پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

لاهور - جنوري مهينے كي ١٨ تاريخ سنه ١٩١٨ع - يوم جمعه

چوتها حصه

ترجمۂ مسودات ايكت جو جناب محتشم اليه كي كونسل واضع آئين و قوانين مين درپيش يا مطابق قاعده ٢٣ - مشتهر كيئے گئے.

گورمنٹ هند

صيغۂ ليجسليٹو

مسوده مندرجه ذيل جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند كي كونسل واضع آئين و قوانين مين بتاريخ ٢٦ ستمبر سنه ١٩١٧ كو درپيش هوا

نمبر ٢٠ سنه ١٩١٧ ع

بل

ترميم مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ و ايکٹ کورٹ فيس سنه ۱۸۷۰

نوٹ — (۱) حاشيه کے نمبرون سے جو بریکٹ مين لکے هوے هين سابق بل کي دفعات سمجهنا چاهيے اور سلکٹ کميٹي کي رپورٹ مين ارنهين کيطرف حواله هی

(۲) بل کے متن مين " مجموعه مذکور " سے مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ اور نمبر دفعات سے مجموعه مذکور کي دفعات سمجهنا چاهيئے

چونکه قرين مصلحت هی که مجموعه ضابطه فوجداري (ايکٹ ۵ سنه ۱۸۹۸) اور ايکٹ کورٹ فيس (ايکٹ ۷ سنه ۱۸۷۰) مين کچهه ترميمين کيجائين - لهذا احکام ذيل صادر هوتے هين :—

دفعه ۱ — جايز هی اس ايکٹ کا نام ايکٹ ترميم ضابطه فوجداري سنه ۱۹۱— رکها جاے [۱]

مختصر نام

دفعه ۲ — (۱) ضمن (۲) مين الفاظ " ايسي ميعاد کيليئے جو چهه مهينے سے زياده نهو " خارج کرو اور بعد " مجموعه هذا " کے " يا کسي ديگر قانون نافذالوقت " اضافه کرو [۲]

ترميم دفعه ۱۰

(۲) ضمن (۲) کے بعد ضمن (۳) حسب ذيل اضافه کرو :—

" (۳) دفعه ۱۹۲ اور دفعه ۴۰۷ (۲) کي اغراض کيليئے اڈيشنل دسٹرکٹ مجسٹریٹ دسٹرکٹ مجسٹریٹ کا ماتحت سمجها جايگا "

دفعه ۳ — ضمن (۲) کے آخر مين ذيل کي دو ضمنين اضافه کرو :— [۳]

ترميم دفعه ۱۸

" (۳) دفعه هذا کي رو سے پريسيڈنسي مجسٹریٹ اوس مدت کيليئے مقرر هوسکتا هے جسکو لوکل گورمنٹ ايک عام يا خاص حکم کي رو سے مقرر کريگي

(۴) لوکل گورمنٹ کسي پريسيڈنسي مجسٹریٹ کو اڈيشنل چيف پريسيڈنسي مجسٹریٹ مقرر کرسکتي هی اور ايسا مجسٹریٹ جمله يا بعض اختيارات چيف پريسيڈنسي مجسٹریٹ کے تحت ايکٹ هذا يا کسي ديگر قانون نافذالوقت کے حسب هدايات لوکل گورمنٹ کے رکهيگا "

[دفعه ۴ — ضمن (۲) مين بعد " پريسيڈنسي مجسٹریٹ " کے " جنمين اڈيشنل چيف پريسيڈنسي مجسٹریٹ داخل هين " اضافه کرو

ترميم دفعه ۲۱

[۴] دفعه ۵ — ضمن (۱) مين قبل " دفعه ۴۴۷ " کے " دفعه ۱۰ اور " اضافه کرو

ترميم دفعه ۲۹

[۵] دفعه ۶ — (۱) ضمن (۱) مين بجاے " جب کسي شخص پر ايک هی تجويز مين دو يا زياده جداگانه جرايم ثابت کيئے جائين تو عدالت مجاز هی " کے " جب کسي شخص پر ايک هي تجويز مين دو يا زياده جرايم ثابت کيئے جائين تو عدالت مجاز هی که بپابندي دفعه ۷۱ مجموعه تعزيرات هند کے " پڑهو

ترميم دفعه ۳۵

(۲) ضمن (۳) مين بجاے " سزاے مجموعي " کے " مجموعه مسلسل سزاونکا " پڑهو

(۳) دفعه هذاکي تشريح اور تمثيل خارج هوگئي

[۶] دفعه ۷ — دفعه هذا مين بجاے " منتقل کيا جاے " اور " منتقل هوا هو " کے " مقرر کيا جاے " اور " مقرر هوا هو " اور " اختيارات نافذ کرتا رهے " کي جگهه " اختيارات نافذ کرے " پڑهو

ترميم دفعه ۳۰

[۷] دفعه ۸ — (۱) ضمن (۱) مين بعد " ۱۴۸ " کے " ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ " بڑهاو

ترميم دفعه ۳۲

(۲) اور بعد " ۴۸۰ " کے " ۴۸۹ الف و ۴۸۹ ب و ۴۸۹ ج و ۴۸۹ د " اضافه کرو

(۲-2)

[۸] دفعه ۹ — (۱) ضمن (۱) میں —

ترمیم دفعه ۴۵

(۱) بجاے " اوسکو معلوم هو " کے " جو وه رکهتا هو یا اوسکو معلوم هو " پڑهو

(۲) ضمن (د) کے آخر میں الفاظ ذیل اضافه کرو " یا اوس گاون میں یا اوسکے قریب کوئي ایسی لاش یا لاش کا ٹکڑا پایا گیا جس سے بوجه معقول شبهه هوتا هی که وهاں کوئي موت بحالات مشتبهه واقع هوئي هی - یا اوس گاؤں سے کوئي شخص غایب هوگیا هی اسطرح که جس سے بوجه معقول شبهه هوتا هی که کوئي جرم اوسکے متعلق سرزد هواهی "

(۳) ضمن (ه) میں " دفعات مرقوم الذیل " کے بعد " دفعات ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ " اور بعد " ۳۶۰ " کے " ۳۸۹ الف و ۳۸۹ ب و ۳۸۹ ج و ۳۸۹ د " اضافه کرو

(۴) ضمن (۳) میں " مجسٹریٹ ضلع " کے بعد " سب ڈیوژنل مجسٹریٹ " اضافه کرو

[۸ الف] دفعه ۱۰ — (۱) ضمن (۱) اولا کے آخر میں الفاظ ذیل اضافه کرو :—

ترمیم دفعه ۵۴

" یا جسکي گرفتاري کیواسطے کوئي حکمنامه کسی ایسے افسر پولیس کیطرفسے وصول هوا هو جو اوسکے گرفتاري کا خود مجاز هو "

(۲) ضمن (۲) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه هوگی :—

" (۳) دفعه هذا میں لفظ " پولیس افسر " میں ایسے دیہي افسران پولیس داخل هیں جو عام طور پر یا خاص طور پر لوکل گورمنٹ کے حکم سے اس بارےمیں مجاز کیے جائیں "

[۸ ب] دفعه ۱۱ — ضمن (۱) میں بعد " عهده‌دار مهتمم پولیس اسٹیشن " کے " یا کوئي افسر پولیس جو زیر باب ۱۴ تفتیش کرتا هو " اضافه کرو

ترمیم دفعه ۵۶

[۹] دفعه ۱۲ — ضمن (۱) کي جگهه ذیل کي ضمن داخل کرو :—

ترمیم دفعه ۵۹

گرفتاري خانگي آدمیوں کے ذریعه سے

" (۱) هر شخص خانگي مجاز هی که کسي ایسے شخص کو گرفتار کرے جو اوسکے روبرو کوئي جرم غیر قابل ضمانت اور قابل دست‌اندازي کر رها هو یا جو مجرم اشتهاري هو اور اوسکو لازم هی که بلا توقف غیر ضروري گرفتار شده شخص کو کسي عهده‌دار پولیس کے حواله کرے - یا عهده‌دار پولیس کي عدم موجودگي میں اوس کو پاس کے تهانه میں لے جائے یا زیر حراست کسي دوسرے کے ذریعه سے پہنچوادے "

[۱۱] دفعه ۱۳ — ضمن (۶) کے بعد ذیل کي ضمنیں اضافه کرو :—

ترمیم دفعه ۸۸

" (۶ الف) اگر کوئي دعوي یا عذرداري نسبت قرقي کسي جایداد زیر دفعه هذا کے تاریخ قرقي سے ۶ ماه کے اندر سواے شخص اشتهاري کے کسي دوسرے شخص کے طرفسے پیش کیجاے اس بنا پر که دعوي‌دار یا عذردار اوس جایداد میں کچهه حق رکهتا هی اور وه حق قابل قرقي زیر دفعه هذا نهیں هی تو عدالت ایسے دعوي یا عذرداري کي تحقیقات کریگي اور اوسکو اختیار هی که اوس دعوي یا عذرداري کو کلاً یا جزاً منظور کرے یا خارج کردے

مگر شرط یه هی که (الف) ایسي تحقیقات کي نسبت کچهه حکم نهوگا جبکه عدالت کي راے میں اوس دعوي یا عذرداري کے پیش کرنیمیں عمداً کسي بري نیت سے یا بلا ضرورت تاخیر کیگئي هو - اور

(ب) اگر دعوي یا عذرداري وقت مقرره ضمن هذا کے اندر پیش کیجاوے تو در صورت انتقال هوجانے دعویدار یا عذردار کے اوسکے کارروائي اوسکا قایم مقام قانوني جاري رکهه سکتا هی

(۶ ب) دعوي یا عذرداري زیر ضمن (۶ الف) اوس عدالت میں دایر کیجایگي جهاں سے حکم قرقي صادر هوا هو اور اگر وه دعوي یا عذرداري کسی ایسے جایداد کے نسبت هو جو کسي ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے حکم سے زیر ضمن (۲) قرق هوئي هو تو مجسٹریٹ مذکور کي عدالت میں دایر کیجایگي

(۶ ج) کوئي شخص جسکا دعوي یا عذرداري کلاً یا جزاً کسي حکم زیر ضمن (۶ الف) کے بموجب خارج کیا جاے مجاز هی که تاریخ حکم مذکور سے ایک سال کے اندر نالش واسطے استقرار حق جایداد مذکور کے دایر کرے - مگر بپابندي

(3-۳)

نتیجه اس نالش کے ، اگر کوي نالش دایر کیجاے ، حکم مذکور قطعي هوگا "

[۱۲] دفعه ۱۴ — (۱) ضمن (۱) کے اخیر مین
ترمیم دفعه ۱۰۳ الفاظ ذیل اضافه کرو :—

" اور اگر ضروري سمجھے تو اونکے یا اونمین سے کسیکے نام حکم نامه تحریري درباره حاضري کے جاري کرے "

(۲) ضمن (۴) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه هوگي :—

" (۵) کوي شخص جو بخلاف ورزي حکم مجریه زیر دفعه هذا بلاوجه معقول حاضر نهوگا یا حاضري مین غفلت یا اوس سے انکار کریگا وه ایک جرم زیر دفعه ۱۸۷ مجموعه تعزیرات هند کا مرتکب سمجھا جایگا "

[۱۳] دفعه ۱۵ — (۱) ضمن (۱) مین بجاے
ترمیم دفعه ۱۰۶ لفظ " بلوه " کے " کوي جرم زیر باب ۸ مجموعه تعزیرات هند " پڑھو اور الفاظ " یا اوسکے ارتکاب کي نیت صریح سے اشخاص مسلح کے مجتمع کرنے اور تدبیر ناجایز عمل مین لاے کا " اس ضمن سے منسوخ کیئے گئے

(۲) ضمن (۳) مین بعد " عدالت اپیل " کے " جسمین وه عدالت داخل هی جو دفعه ۴۰۷ کي اپیلیین سنتي هی " بڑهاؤ

[۱۳ الف] دفعه ۱۶ — ضمن (۴) مین بجاے " اس
ترمیم دفعه ۱۰۷ دفعه " کے " ضمن (۳) " اور بجاے " جب تلک که وه تحقیقات جو آینده مقرر هوي هی ختم نهولے " کے " جب تلک که کوي مزید کارروایي زیر باب هذا نکرے " پڑھو

[۱۴] دفعه ۱۷ — دفعه هذا مین بعد الفاظ " تقریراً یا
ترمیم دفعه ۱۰۸ تحریراً " کے " یا اسکے سوا کسی دوسري طرح " اور " چھاپي یا شایع کي گئي هو " کے بعد " بتعلق کسي امر کے جو اوس اشاعت مین داخل هو " اضافه کرو

[۱۵] دفعه ۱۸ — (۱) ضمن (الف) مین لفظ
ترمیم دفعه ۱۱۰ " چور " کے بعد " جعلي دستاویزات بنانیوالا " اضافه کرو

(۲) ضمن (د) کے بجاے ذیل کي ضمن داخل کرو :—

" (د) عادةً انسان کو لے بھاگنا ، استحصال بالجبر ، دغا ، نقصان رساني ، یا کسي جرم زیر باب ۱۲ مجموعه تعزیرات هند کا مرتکب هوتا هی یا جرایم مذکوره کا عادةً اقدام کرتا هی - "

[۱۶] دفعه ۱۹ — (۱) ضمن (۲) کے آخر مین الفاظ
ترمیم دفعه ۱۱۷ ذیل اضافه کرو :— " اور نه کوي گواه بغیر اجازت عدالت به نیت جرح طلب کیا جاسکیگا "

(۲) ضمن (۲) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه کرو :—

" (۳) تحقیقات زیر ضمن (۱) کے دوران مین اگر مجسٹریٹ کي راے مین فوري تدابیر واسطے انسداد نقض امن یا آسایش عامهٔ خلایق یا کسي ارتکاب جرم کے روکنے کے لئے یا امن عام قایم رکھنے کے واسطے عمل مین لانا ضروري هون تو مجسٹریٹ وجوهات تحریري کے ساتھه اوس شخص کو جسپر دفعه ۱۱۲ کا حکم صادر هوا هو حکم دیسکتا هی که وه ایک مچلکه مع یا بلا ضامنان بوعدهٔ حفظ امن تادوران تحقیقات تحریر کرے اور مجسٹریٹ کو اختیار هی که جب تلک ایسا مچلکه تحریر نکیا جاے اوس شخص کو تا دوران تحقیقات زیر حراست رکھے

مگر شرط یه هی که شرایط ایسے مچلکه کي ، خواه بتعلق تعداد زر مچلکه یا تعداد ضامنان یا نوعیت ضمانت کے ، اون شرایط سے ، متجاوز نهونگي جنکي تصریح حکم مذکور مین کردیجاے "

(۳) ضمن (۳) ضمن (۴) هوجایگي اور اوسمین بعد " عادةً مجرم هی " کے " یا ایک ایسا خطرناک شخص هی جسکا بلا ضمانت چھوٹا رهنا قیام امن عام کے خلاف هی " اضافه کرو اور الفاظ " یا اور نہج پر " نکال ڈالو

(۴) ضمن (۴) ضمن (۵) هوجایگي

[۱۷] دفعه ۲۰ — بجاے دفعه ۱۲۲ کے ذیل کي
ترمیم دفعه ۱۲۲ دفعه داخل هوگي :—

" دفعه ۱۲۲ — (۱) صاحب مجسٹریٹ کو
ضمانت نامنظور کرنیکا اختیار اختیار هی که کسي ضامن کو جو باب هذا کے بموجب حاضر کیا جاے اس بنا پر که وه اغراض مچلکه کے واسطے ناقابل هی منظور کرنیسے انکار کرے

مگر قبل نامنظوري کے مجسٹریٹ کو لازم هی که یا تو خود ضامن کي قابلیت کي تحقیقات

(۴۰۹)

بعلف کرے یا کسي مجسٹریٹ ماتحت کےذریعه سے کرائے اور اوس سے تحقیقات کي رپورٹ طلب کرے

(۲) هر تحقیقات مذکوره بالا مین تحقیقات کننده مجسٹریٹ شهادت کا خلاصه قلم بند کریگا

(۳) اگر اوس شهادت پر غور کرنیکے بعد جو حکم دینے والے مجسٹریٹ کے سامنے پیش هو یا اوس مجسٹریٹ کے سامنے پیش هو جسکے پاس ضمن (۱) کے بموجب تحقیقات بهیجي جاے اور مجسٹریٹ مذکور کی رپورٹ پر غور کرنیکے بعد مجسٹریٹ حکم دهنده کا اطمینان هوجاے که ضامن واسطے اغراض مچلکه کے ناقابل هی تو اوسکي نامنظوري کا حکم صادر کریگا اور وجوه نامنظوري تحریر کریگا "

[۱۸] دفعه ۲۱ — ضمن (۳) کے بعد ذیل کي در ضمنین اضافه هونگي :—

ترمیم دفعه ۱۲۳

"(۳ الف) اگر ایکهي کارروائي مین دو یا زیاده آدمیونسے ضمانت طلب کیجاے جنمین سے کسی ایک شخص کي بابت سیشن جج یا هائي کورٹ سے ضمن (۲) کے بموجب استصواب کیا جاے ، تو اس استصواب مین وه دیگر اشخاص بهي شامل هونگے جنهون نے ضمانت مطلوبه نه داخل کي هو اور احکام ضمن (۲) و (۳) اس صورت مین اونلوگونسے بهي متعلق هونگے سواى اسکے که اونکي قید کي مدت اوس میعاد سے زاید نهوگي جسکے واسطے اون سے ضمانت طلب کي گئي هو

(۳ ب) سیشن جج کو اختیار هی که کوئی کارروائي جو ضمن (۲) یا ضمن (۳ الف) کے بموجب اوسکے پاس بهیجي جاے اوسکو کسي اڈیشنل سیشن جج یا اسسٹنٹ سیشن جج کے پاس منتقل کردے اور بعدازان وه اڈیشنل سیشن جج یا اسسٹنٹ سیشن جج اوس کارروائي مین اختیارات سیشن جج زیر دفعه هذا عمل مین لا سکتا هی "

[۱۹] دفعه ۲۲ — دفعه ۱۳۳ کي جگهه ذیل کي دفعه داخل هوگي :—

ترمیم دفعه ۱۳۳

حکم بالشرط واسطے دفعه کرنے امر باعث تکلیف عام کے

"دفعه ۱۳۳ — (۱) جب کوئي مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ سب ڈویژن یا کوئي مجسٹریٹ درجه اول عندالحصول کسي رپورٹ پولیس یا

لینے ایسي شهادت کے (اگر کچهه هو) جو مناسب معلوم هو یه تصور کرے -

که کسی راسته یا دریا یا نهر سے جسے عوام بطور جایز استعمال مین لاتے یا لا سکتے هون یا کسي مقام عام سے کوئی سد ناجایز یا امر باعث تکلیف عام دور هو جانا چاهیئے - یا

که کوئی تجارت یا پیشه یا کسي مال یا مال تجارتي کا رکهنا خلایق کی تندرستي یا آسایش جسماني کیلیئے مضر هی - اور اسوجه سے وه موقوف کیا جاے یا دوسري جگهه اٹها دیا جاے یا اوسکے بارے مین کوئي قاعده مقرر کیا جاے - یا

که تعمیر کسی عمارت کي یا صرف کسي چیز کا جس سے احتمال آگ لگنے یا بهك سے اڑ جانے کا پیدا هو لایق روک دینے یا بند کردینے کے هی - یا

که کوئی عمارت خیمه یا تعمیر یا کوئی درخت ایسي حالت مین هی که غالباً گر پڑیگا جس سے ان لوگونکو جو اوسکے قریب رهتے یا کاربار کرتے یا اوسکے پاس هوکر گذرتے هین نقصان پهنچیگا - اور اس سبب سے اوسکا گرانا جانا یا مرمت یا اوسمین ٹیک لگانا ضرور هی - یا

که کسی تالاب یا چاه یا غار کے گرد جو کسي ویسے راسته یا مقام عام کے متصل هو ایسا جنگله قایم کرنا چاهیئے که اوس سے جو خطره عوام کو پیدا هوتا هی وه مسدود هوجاے - یا

که کوئی خطرناک جانور مار ڈالا جاے یا باندها جاے یا کوئي اور کارروائي اوسکي نسبت کیجاے

تو مجسٹریٹ مجاز هوگا که جو شخص اوس سد راه یا امر باعث تکلیف کا سبب هو یا وه تجارت یا پیشه کرتا هو یا کوئي ویسا مال یا مال تجارتي رکهتا هو یا اوس عمارت یا خیمه یا تعمیر یا چیز یا تالاب یا چاه یا غار کا مالک یا قابض هو یا اوسپر اختیار رکهتا هو یا اوس جانور یا درخت کا مالك یا قابض هو اوسکے نام حکم شرطیه اس هدایت سے صادر کرے که وه میعاد معینه حکم کے اندر اوس سدراه یا امر باعث تکلیف کو دور کرے - یا

اوس تجارت یا پیشه کو موقوف کرے یا اٹها دے یا اوسکو حکم کے موافق چلاے - یا

اوس مال یا مال تجارتي کو اٹها دے یا حکم

کے مطابق

(٥ - 5)

اوس عمارت یا خیمه یا تعمیر کو روک دے یا بند کردے یا اوسکو گرا دے یا اوسکي مرمت کرادے یا اوسمین ٹیک لگا دے - یا

اوس درخت کو گروا دے یا اوسمین کوئي آڑ لگادے - یا

اوس چیز کے صرف کرنیکا طریقه بدل دے - یا

اوس تالاب یا چاہ یا غار کے گرد جیسي صورت هو جنگلا لگا دے - یا

اوس جانور کو مروا ڈالے یا اوسکو بند رکھے یا کوي اور کارروايي جسکا حکم هو اوسکي نسبت کرے

اور اگر ایسا نکرے تو اوسی مجسٹریٹ یا کسی اور مجسٹریٹ درجه اول یا درجه دوم کے روبرو وقت اور مقام مندرجۀ حکم پر حاضر هوکر درخواست واسطے منسوخي یا ترمیم حکم مذکور کے حسب طریقه مندرجه آینده داخل کرے

(۲) کسی حکم کی نسبت جو اس دفعه کے بموجب کسی مجسٹریٹ کے حضور سے حسب ضابطه جاري هوا هو کسي عدالت دیواني مین اعتراض نه کیا جایگا

تشریح — " مقام عام " مین وہ جایداد جو سرکاري هو اور پڑاؤ کي جگهه اور وہ زمین جو که حفظان صحت اور تفریح کی اغراض کے لیئے خالي چهوڑ دي گئي هو داخل هی "

دفعه ۲۳ — (۱) دفعه کے شروع مین " (۱) " اضافه کرو اور ضمن (الف) مین بعد لفظ " میعاد " کے " اور طریقه " بڑهاؤ اور ضمن (ب) مین بجاے " حکم مذکور " کے " وہ تدابیر جنکا مجسٹریٹ نے حکم دیا هو " پڑهو [۲۰]

ترمیم دفعه ۱۳۵

(۲) ضمن (۱) کے بعد ذیل کي ضمنین اضافه هونگي :—

" (۲) اگر وجه دکهلانے مین وہ شخص جسکے نام حکم صادر هوا هو کسي حق سے انکار کرے جو کسی شارع عام ، دریا ، نهر ، یا مقام متذکرہ حکم کے متعلق ظاهر کیا جاے تو مجسٹریٹ اوس حق کے بارے مین تحقیقات کریگا اور اوسکا فیصله بتعلق کارروايي زیر باب هذا ناطق هوگا

(۳) وجه دکهلانا بربناے وجوہ مذکورہ ضمن (۲) اور اوسی کے ساتهه جوري کي درخواست کرنا زیر ضمن (۱) (ب) دونون جایز هوگا "

دفعه ۲۴ — ضمن (۱) مین بعد الفاظ " یا کسي اور مجسٹریٹ کے " " (جو مجسٹریٹ درجه سیوم نهو) " اضافه کرو [۲۰ الف]

ترمیم دفعه ۱۴۴

دفعه ۲۵ — (۱) ضمن (۱) مین بعد " مجسٹریٹ ضلع " کے " پریسیڈنسي مجسٹریٹ " بڑهاؤ [۲۱]

ترمیم دفعه ۱۴۵

(۲) ضمن (۶) مین بعد " قبضه رکهتا تها " کے " یا سمجها جاے که رکهتا تها " اضافه کرو اور اسي ضمن کے آخر مین الفاظ ذیل اضافه کرو :—

" اور جب مجسٹریٹ عبارت شرطیه زیر ضمن (۴) کے مطابق کارروايي کرے تو اوس شخص کو جو بزبردستی اور ناجایز طور پر بیدخل کیا گیا هو پهر قبضه دلا سکتا هی "

(۳) بجاے ضمن (۷) کے ذیل کي ضمن داخل هوگي :—

" (۷) اگر کوي فریق کارروايي فوت هوجاے تو مجسٹریٹ اوسکے قایم مقام قانوني کو فریق کارروايي بنا سکتا هی اور اگر کوي سوال اس امرکي نسبت پیدا هو که اغراض کارروايي کیواسطے متوفی کا قایم مقام کون هی تو جمله اشخاص جو قایم مقام هونیکا دعوی کرتے هون فریق کارروايي بنادیے جاینگے "

(۴) ضمن (۷) کے بعد ذیل کي ضمنین اضافه کرو :—

" (۸) اگر مجسٹریٹ کی راے مین فصل یا پیداوار کسي جایداد متنازعه فیه کي سڑجانے والي یا خراب هوجانے والي هو تو وہ اوس چیز کو احتیاط کے ساتهه رکهنے یا فروخت کرڈالنیکا حکم دے سکتا هی اور بعد ختم تحقیقات اوس چیز یا اوسکي قیمت کے متعلق جو حکم مناسب سمجهے صادر کریگا

(۹) دفعه هذا مجسٹریٹ کے اوس اختیار مین مزاحم نهوگی جو دفعه ۱۰۷ کے مطابق کارروايي کرنیکا اوسکو حاصل هی "

دفعه ۲۶ — ضمن (۲) کے آخر مین ذیل کي عبارت اضافه کرو :— [۲۱ الف]

ترمیم دفعه ۱۴۶

" مگر شرط یه هی که اگر بعد تقرر ایسے رسیور کے کوي رسیور منجانب عدالت دیواني مقرر

(۹ - 6)

هو تو رسيور مقرره مجسٹريٹ اوسکو جايداد متنازعه فيه سپرد کرديگا اور خود برخاست کرديا جايگا "

[۲۲] دفعه ۲۷ — بجاے دفعه ۱۴۷ کے ذيل کي دفعه داخل هوگي :—

ترميم دفعه ۱۴۷

" دفعه ۱۴۷ — (۱) جب کسي مجسٹريٹ ضلع يا مجسٹريٹ پريسيڈنسي يا سب ڈيوژنل مجسٹريٹ يا مجسٹريٹ درجه اول کو پوليس کي رپورٹ يا ديگر اطلاع سے اس بات کا اطمينان هو که اوسکے علاقه کي حدود مين کسي اراضي يا آب کے حق استعمال زير دفعه ۱۴۵ (۲) کي بابت ايسا تنازع هي (عام اس سے که اوس حق کا بطور حق آسايش يا کسي نهج سے دعوي کيا جاے) که اوس سے امن خلايق مين خلل واقع هونے کا احتمال هي تو مجسٹريٹ مذکور کو اختيار هي که اس امر کي تحقيقات اوس طريقه پر کرے جيسا که دفعه ۱۴۵ مين حکم هي

تنازعات درباره حقوق استعمال جايداد غيرمنقوله

(۲) اگر اوسکے نزديک اوس حق کا وجود پايا جاے تو حکم صادر کرسکتا هي که اوس مين کوي مزاحمت نکيجاے

مگر شرط يه هي که کوي حکم اس دفعه کے بموجب صادر نه هوگا جب اوس فعل کے کرنيکا استحقاق هر وقت سال مين نفاذ پاسکتا هو تو سواے اوس صورت کے که نفاذ اوس حق کا قبل رجوع هونے تحقيقات کے تين مهينے ماقبل کے اندر بطور معمول کيا گيا هو - يا اگر وه استحقاق صرف خاص خاص موسمون مين يا خاص خاص اوقات مين قابل نفاذ هو تو بجز اوس صورت کے که وه استحقاق تحقيقات کے شروع هونے کے قبل اخير موسم مين يا اخير موقع پر نافذ هوا هو

(۳) اگر مجسٹريٹ کے نزديک اوس حق کا وجود نه پايا جاے تو حکم صادر کرسکتا هي که اوس حق کا کوي نفاذ نه کيا جاے

(۴) احکام زير دفعه هذا عدالت ديواني صاحب اختيار کے فيصله کے تابع هونگے "

[۲۳] دفعه ۲۸ — (۱) ضمن (۱) مين بعد " مجسٹريٹ ضلع " کے " چيف پريسيڈنسي مجسٹريٹ " بڑهاؤ

ترميم دفعه ۱۴۸

(۲) ضمن (۳) مين الفاظ " گواهونکي يا

خارج کرکے بعد " بحساب رسدي ديا پڑيگا " کے " اوس خرچه مين خرچه گواهان اور محنتانه وکلا ' جو عدالت مناسب سمجھے ' داخل هوگا " اضافه کرو

] دفعه ۲۹ — (۱) ضمن (۱) مين بعد " اپنے کسي عهده‌دار ماتحت کو " " جو سب انسپکٹر سے کم نهو " اور قبل " تدابير ضروري " کے " اگر ضرورت هو " اضافه کرو

ترميم دفعه ۱۵۷

(۲) ضمن (۲) کے آخر مين عبارت ذيل اضافه کرو :—

" اور اوس صورت مين جو ضمن (ب) مين بيان هوي افسر مذکور مخبر کو حسب طريقه مقرره لوکل گورمنٹ فوراً مطلع کريگا که کوي تحقيقات عمل مين نهين آئيگي "

۶] دفعه ۳۰ — ضمن (۱) مين بعد " تفتيش کرتا هو " کے " يا کوي اور افسر پوليس جو اوس درجه سے کم نهو جسکو لوکل گورمنٹ مقرر کرے اور جو افسر مذکور کے حکم کي تعميل کرے " اضافه کرو

ترميم دفعه ۱۶۱

۷] دفعه ۳۱ — ضمن (۱) کي جگهه ذيل کي ضمن داخل هوگي :—

ترميم دفعه ۱۶۲

" (۱) کوئي بيان جو کسي شخص نے دوران تفتيش زير باب هذا مين کسي عهده‌دار پوليس کے سامنے کيا هو ' اگر وه قلمبند کيا جاے ' اوسپر بيان کرنے والے کے دستخط نهين هونگے اور وه بيان يا اوسکا کوي اندراج ' عام اس سے که وه اندراج پوليس کي ڈايري (روزنامچه) مين هو يا کهين اور هو ' يا اوس بيان يا اندراج کا کوي جزو کسي تحقيقات يا تجويز مين به تعلق جرم زير تحقيقات کے کسي غرض کے واسطے کام نه آ سکيگا سواے اوسکے جيسا که ذيل مين صراحت کيجاتي هي

پوليس کے سامنے جو بيانات کيئے جائين اونپر گواه کے دستخط نهين هونگے

مگر شرط يه هي که جب تحقيقات يا تجويز مذکور مين کوي گواه از جانب استغاثه طلب کيا جاے ' جسکا بيان حسب مذکوره بالا قلمبند کيا هو ' تو عدالت حسب درخواست ملزم کے اوس تحرير کو ديکهيگي اور اوس وقت اگر عدالت بنظر انصاف ضروري سمجھے تو حکم ديسکتي هي

(7-۷)

مذکور کے کسي جزو سے ' اگر وه پورے طرح پر ثابت هو جاے ' گواه کي تردید حسب طریقه مقرره دفعه ۱۴۵ ایکٹ شهادت هند (نمبر ۱ سنه ۱۸۷۲ع) کیجاسکے - اور جب بیان کا کوي جزو اسطرح استعمال کیا جاے تو اوسکا کوي جزو اوس گواه سے سوالات مکرر پوچهنے مین بهي استعمال هو سکتا هی مگر صرف اونهین معاملات کے صاف کرنیکے لیئے جو سوالات جرح مین اوس سے پوچهے گئے هون "

دفعه ۳۲ — (۱) دفعه ۱۶۵ مین بجاے ضمن (۱) و (۲) کے ذیل کي ضمنین داخل هونگي :— [۲۸]

ترمیم دفعه ۱۶۵

" (۱) جب کسي افسر انچارج پولیس اسٹیشن یا افسر تفتیش کننده کے پاس معقول وجهه اس امر کے یقین کرنیکي هو که کوي ایسي چیز جو تفتیش کي اغراض کے واسطے ضروري هی ' جسکے کرنیکا وه مجاز هو ' اوسکے تهانه کے حلقه مین یا جس تهانه سے که اوسکا تعلق هو کسي مقام پر وه ملسکتي هی اور یه که اوسکي راے مین وه چیز بغیر تلاشي کے بلاتاخیر نا مناسب نهین ملیگي تو افسر مذکور اوس کے واسطے اپنے تهانه کے حلقه مین کسي جگهه تلاشي خود لیسکتا هی یا کسي دوسرے سے لیوا سکتا هی

تلاشي کے متعلق

(۲) افسر مذکور کو چاهیئے که تلاشي زیر ضمن (۱) حتی الامکان بذات خود لے "

(۲) ضمن (۳) مین بجاے " دستاویز یا دوسري شي جسکي تلاشي مقصود هو اور مقام تلاشي طلب " کے " صراحت اوس مقام کي جهان تلاشي لیجاے اور حتی الامکان اوس چیز کي بهي جسکے واسطے تلاشي لیجاے " پڑهو

(۳) ضمن (۴) مین بعد " وارنٹ تلاشي " کے " اور احکام متعلقه تلاشي مشموله دفعه ۱۰۲ و ۱۰۳ " اضافه کرو

دفعه ۳۳ — (۱) ضمن (۱) مین بعد " افسر انچارج پولیس اسٹیشن " کے " افسر تفتیش کننده " اضافه کرو [۲۹]

ترمیم دفعه ۱۶۶

(۲) ضمن (۲) کے بعد ذیل کي دو ضمنین اضافه کرو :—

" (۳) جب کبهي یقین کرنیکي وجه هو که کسي دوسرے تهانه کے افسر انچارج سے حسب ضمن (۱) تلاشي لیوانے مین کسي جرم کا ثبوت چهپا دیا یا غایب کردیا جایگا تو کسي افسر انچارج پولیس اسٹیشن یا افسر تفتیش کننده زیر باب هذا کو اختیار هی که دوسرے تهانه کے حلقه مین بهي حسب ضابطه مقرره دفعه ۱۶۵ تلاشي خود لے یا کسي دوسرے سے لیواے گویا که وه تهانه بهي خود اوسي کے حلقه مین واقع هی

(۴) جو افسر زیر ضمن (۳) دوسرے حلقه مین تلاشي لیگا اوسکو لازم هی که تلاشي کي اطلاع اوس حلقه کے افسر انچارج کو فوراً کردے نیز اگر کوي فهرست تلاشي زیر دفعه ۱۰۳ اوسنے تیار کي هو تو اطلاع کے ساتهه اوسکو بهي ارسال کرے "

[۳۰] دفعه ۳۴ — ضمن (۱) مین :—

ترمیم دفعه ۱۶۷

(۱) بعد " جب کبهي " کے " کوي شخص گرفتار کیا جاے اور زیر حراست رکها جاے اور " اضافه کرو اور الفاظ " متعلقه باب هذا " خارج کردو

(۲) بجاے " افسر انچارج پولیس اسٹیشن " کے " افسر تحقیقات کننده " پڑهو اور الفاظ " (اگر کوي هو) " خارج کرو

[۳۱] دفعه ۳۵ — دفعات مذکور مین بجاے " بروقت هونے " کے " بعد تکمیل " اور بجاے " افسر انچارج پولیس استیشن " کے جهان یه لفظ آیا هو " افسر تفتیش کننده " پڑهو

ترمیم دفعه ۱۶۹ و ۱۷۰

[۱۳۱] دفعه ۳۶ — دفعه ۱۷۱ مین بجاے " افسر انچارج پولیس اسٹیشن " کے " افسر تفتیش کننده " پڑهو

ترمیم دفعه ۱۷۱

[۳۲] دفعه ۳۷ — بجاے ضمن (۱) کے ذیل کي ضمن داخل هوگي :—

ترمیم دفعه ۱۷۳

" (۱) هر تفتیش زیر باب هذا بلا توقف غیر ضروري ختم کیجائیگي اور جب ختم هوجاے تو افسر تفتیش کننده کو لازم هی —

پولیس کي رپورٹ

(الف) که اوسکي رپورٹ مطابق نمونه مقرره لوکل گورنمنٹ با اندراج اسماے فریقین و نوعیت اطلاع اور نام اون اشخاص کے جو مقدمه کے حالات سے واقف معلوم هون ساتهه تذکره اس امر کے که آیا ملزم (اگر گرفتار هوا)

(8-۸)

حراست مین بهیجا گیا یا اوسنے
اپنے مچلکه پر مخلصی پائی اور
اگر مخلصي پائی تو آیا بضمانت
یا بلا ضمانت پائي اوس مجسٹریٹ
کے پاس ارسال کرے جو پولیس
کی رپورٹ پر جرم کی سماعت
کرنے کا اختیار رکهتا هو — اور

(ب) جو کارروائی اوس مقدمه مین خود اوسنے
کی هو اوسکو ضابطه مقرره لوکل
گورمنٹ کے مطابق اوس شخص
کے پاس ارسال کرے جسنے که جرم
کی اطلاع اول مرتبه دي هو"

[۳۳] دفعه ۳۸ — ضمن (۵) مین بعد "مجسٹریٹ
ترمیم دفعه ۱۷۴ سب ڈیویژن" کے "مجسٹریٹ
درجه اول" اضافه کرو

[۳۴] دفعه ۳۹ — بجاے ضمن (۳) کے ذیل کی
ترمیم دفعه ۱۸۱ ضمن پڑهنا چاهیئے

"(۳) جایز هی که تحقیقات یا تجویز جرم
سرقه کی تحقیقات سرقه یاکسي جرم کي جسمین سرقه
یا مال مسروقه کا رکهنا داخل هی
اوس عدالت مین کیجاے جسکے علاقه کی حدود
مقامی کے اندر جرم کا ارتکاب هوا هو یا مال مسروقه
چور یا کسی ایسے شخص کے قبضه مین پایا جاے جسنے
اوسکو مسروقه جانکر یا جاننے کي وجه رکهکر اوسکو
حاصل کیا یا لے رکها هو"

[۳۴ الف] دفعه ۴۰ — دفعه ۱۸۸ مین بعد "مگر شرط
ترمیم دفعه ۱۸۸ یه هی" کے "بارجود اسکے که باب
هذا کي گذشته دفعات مین اسکے
خلاف حکم هو" اضافه کرو

[۳۴ ب] دفعه ۴۱ — بجاے ضمن (۱) (ب) کے
ترمیم دفعه ۱۹۰ ذیل کي ضمن پڑهنا چاهیئے :—

"(ب) جب ان واقعات کي رپورٹ کوئي افسر
پولیس کرے"

[۳۵] دفعه ۴۲ — ضمن (۲) مین الفاظ "اسسٹنٹ
ترمیم دفعه ۱۹۳ سیشن ججونکي صورت مین"
خارج کردو

[۳۶] دفعه ۴۳ — (۱) بجاے ضمن (۱) کے ذیل
ترمیم دفعه ۱۹۵ کي ضمن داخل هوگي :—

"(۱) کوئي عدالت سماعت نکریگي —
(الف) ایسے جرم کي جو حسب دفعات ۱۷۲
لغایت ۱۸۸ (بشمول ان دونون
دفعات کے) مجموعه قوانین تعزیرات
هند قابل سزا هی الا برطبق ارجاع
نالش منجانب اوس ملازم سرکاري
کے جس سے سروکار هو یا کسي
اور ملازم سرکاري کے جسکا وه
ماتحت هو —

(ب) ایسے جرم کي جو مجموعه مذکور کي
دفعه ۱۹۳ یا ۱۹۴ یا ۱۹۵ یا ۱۹۶ یا
۱۹۹ یا ۲۰۰ یا ۲۰۵ یا ۲۰۶ یا ۲۰۷
یا ۲۰۸ یا ۲۰۹ یا ۲۱۰ یا ۲۱۱ یا
۲۲۸ کے بموجب قابل سزا هی،
جب وه جرم کسي کارروائي عدالت
مین یا به تعلق اوسکے سرزد هو،
الا برطبق نالش از طرف اوس
عدالت کے یا کسي دوسري عدالت
کے جسکي وه عدالت ماتحت هو
یا از طرف لوکل گورمنٹ یا کسي
افسر کے جسکو لوکل گورمنٹ نے
اس بارےمین مجاز کیا هو -

(ج) ایسے جرم کي جسکي تصریح مجموعه
مذکور کي دفعه ۴۶۳ مین هی
یا جو حسب دفعه ۴۷۱ یا ۴۷۵ یا
۴۷۶ مجموعه مذکور قابل سزا هی،
جب وه جرم کسي مقدمه مرجوعۀ
عدالت کے کسي فریق کے طرف سے
نسبت کسي دستاویز کے سرزد هو
جو اوس مقدمه مین بطور وجه ثبوت
کے پیش یا داخل هوئي هو، الا
برطبق نالش از طرف اوسي عدالت
کے یا کسی دوسري عدالت کے
جسکي وه عدالت ماتحت هو یا
از طرف لوکل گورمنٹ یا کسي افسر
کے جسکو لوکل گورمنٹ نے اس
بارےمین مجاز کیا هو"

(۲) ضمن (۲) مین بجاے "مراد هی"
کے "داخل هی" پڑهنا چاهیئے

(۳) ضمن (۴) و (۵) و (۶) منسوخ
هوگئین

(۴) ضمن (۷) ضمن (۳) هوگئي اور ضمن
(۳) ضمن (۴) هوگئي

(۹ - ۹)

[۳۷] دفعه ۴۴ — دفعه ۱۹۶ (الف) کے بعد ذيل کي دفعه داخل هوگي :—

دفعه جديد بعد دفعه ۱۹۶ الف

" دفعه ۱۹۶ (ب) — اون جرايم مين جنکا ذکر دفعه ۱۹۶ يا ۱۹۶ (الف) مين هي مجسٹريٹ ضلع يا چيف پريسيڈنسي مجسٹريٹ کو اختيار هي که باوجود دفعات مذکور يا باب هذا کي کسي دوسري دفعه کے ايک ابتدائي تحقيقات کسي افسر پوليس کے ذريعه سے کراے جو انسپکٹر کے درجه سے کم نهو - اور اس صورت مين افسر مذکور کو اختيارات دفعه ۱۵۵ (۳) حاصل هونگے "

[۳۸] دفعه ۴۵ — اس دفعه مين بجاے " اوسکي ججي يا ملازمي کي حيثيت سے کسي جرم کے کرنيکا الزام لگايا جاے " کے " کسي ايسے جرم کا الزام لگايا جاے جو اوسنے اپني سرکاري خدمات کي انجام دهي کي حالت مين کيا هو " پڑهو

ترميم دفعه ۱۹۷

[۳۹] دفعه ۴۶ — اس دفعه کے آخر مين ذيل کي شرط اضافه هوگي :—

ترميم دفعه ۱۹۸

" مگر شرط يه هي که جب ايسا شخص کوئي عورت هو جو حسب رواج ملک پرده کرتي هو، يا ۱۸ سال سے کم عمر مين هو، يا فاترالعقل يا مجنون هو، يا بيماري يا کمزوري کي وجه سے نالش کرنيکے قابل نهو، تو کوئي دوسرا شخص اوسکي طرفسے عدالت کي اجازت ليکر نالش داير کرسکتا هي "

[۳۰] دفعه ۴۷ — اس دفعه کے آخر مين شرط ذيل اضافه هوگي :—

ترميم دفعه ۱۹۹

" مگر شرط يه هي که جب شوهر ۱۸ سال سے کم عمر کا هو يا فاترالعقل يا مجنون هو يا بيماري يا کمزوري کي وجه سے نالش کرنيکے قابل نهو تو کوئي دوسرا شخص اوسکي طرفسے عدالت کي اجازت ليکر نالش داير کرسکتا هي "

[۳۰ الف] دفعه ۴۸ — دفعه ۱۹۹ کے بعد ذيل کي دفعه اضافه هوگي :—

دفعه جديد

" دفعه ۱۹۹ (الف) — جب کسي مقدمه زير دفعه ۱۹۸ يا ۱۹۹ مين وه شخص جسکي طرفسے نالش داير کي جانيکو هو عمر مين ۱۸ سال سے کم هو اور وه شخص جسنے اجازت کي درخواست دي هو نابالغ کا ولي نهو جو باضابطه مقرر هوا هو تو اوسکي اطلاع ولي کو ديجايگي (اگر کوئي ايسا ولي هو) اور عدالت قبل درخواست کي سماعت کے ولي کے عذرات سنيگي اگر وه کچهه عذرات کرنا چاهتا هو "

[۱ دفعه ۴۹ — ضمن (الف) کے بعد ذيل کي ضمن اضافه هوگي :—

ترميم دفعه ۲۰۰

" (الف الف) جب نالش بربناے اظهار تحريري کسي ملازم سرکاري بحيثيت ملازمت سرکاري کے داير کيجاے اور اظهار پر ملازم مذکور کے دستخط ثبت هون تو مجسٹريٹ کو اختيار هي که اگر مناسب سمجهے تو مقدمه کي تحقيقات يا تجويز مين بدون لينے بيان حلفي مستغيث کے کارروائي کرے - اور اگر ايسي نالش کسي عدالت کي جانب سے حسب دفعه ۴۷۶ داير کيجاے تو مجسٹريٹ کو ايسا کرنا لازم هوگا "

[۲ دفعه ۵۰ — (۱) بجاے ضمن (۱) و (۲) کے ذيل کي ضمنين پڑهنا چاهيئے :—

ترميم دفعه ۲۰۲

" (۱) جب کسي مجسٹريٹ کے پاس کوئي مقدمه جسکي سماعت وه کرسکتا هو داير هو يا دفعه ۱۹۲ کے بموجب اوسکے پاس منتقل کيا جاے تو اوسکو اختيار هي که مستغيث کا بيان لينے کے بعد ، اگر اوسکا بيان لينا قانون کي رو سے ضروري هو، اگر مناسب سمجهے تو وجوه تحريري کے ساتهه طلبي نامه نسبت حاضري مدعا عليه کے جاري کرنا موقوف رکهکے مقدمه کي تحقيقات خود کرے يا اگر وه کوئي مجسٹريٹ سواے مجسٹريٹ درجه سوم کے هو تو هدايت کرسکتا هي که تحقيقات يا تفتيش کسي مجسٹريٹ ماتحت يا کسي افسر پوليس يا کسي اور شخص کے ذريعه سے، جسکو وه مقدمه کي سچي سچي حقيقت دريافت کرنيکے قابل سمجهتا هو، عمل مين آئے

(۲) اگر تحقيقات يا تفتيش زير دفعه هذا کسي ايسے شخص کے ذريعه سے عمل مين آئے جو کوئي مجسٹريٹ يا افسر پوليس نهو تو وه شخص وه تمام اختيارات عمل مين لائيگا جو اس مجموعه کي رو سے عهدهدار مهتمم پوليس اسٹيشن کو حاصل هين، مگر اوسکو بلا وارنٹ گرفتاري کا اختيار نهوگا "

(۲) ضمن (۲) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه هوگي :—

" (۲ الف) کوي مجسٹریٹ جو دفعه هذا کي رو سے تحقیقات کرتا هوا گر مناسب سمجھے حلفیه شهادت لے سکتا هی "

[۴۳ ترمیم دفعه ۲۰۳ — **دفعه ۵۱** — اس دفعه مین بجاے الفاظ " بعد لینے زبانبندي فریادي کے اور غور کرنے اوپر نتیجه تفتیش مقتضیه دفعه ۲۰۲ کے (اگر کوي هوي هو) " عبارت ذیل یعنے " بعد غور کرنے اوپر بیان حلفي مستغیث (اگر اوسنے کوي ایسا بیان کیا هو) اور اوپر نتیجه کسي سابق تحقیقات یا تفتیش زیر دفعه گذشته کے " پڑهو

[۴۴ ترمیم دفعه ۲۰۶ — **دفعه ۵۲** — ضمن (۱) مین بعد لفظ " وه مجسٹریٹ " کے " (جو مجسٹریٹ درجه سوم نهو) اضافه کرو

[۴۵ ترمیم دفعه ۲۱۰ — **دفعه ۵۳** — ضمن (۲) مین بعد " فرد قرارداد جرم " کے " مذکور " اضافه کرو

[۴۷ ترمیم دفعه ۲۱۹ — **دفعه ۵۴** — (۱) ضمن (۱) مین بجاے " مجسٹریٹ " کے " دوره سپرد کرنے والے مجسٹریٹ یا اوسکي عدم موجودگي مین کسي دوسرے مجسٹریٹ " پڑهو

(۲) ضمن (۲) مین " اگر وه درخواست کرے " خارج کردو

[۴۸ ترمیم دفعه ۲۲۱ — **دفعه ۵۵** — ضمن (۷) مین بجاے " اگر ملزم کسي جرم سابق مین ماخوذ هوکر سزایاب هوا هو اور ویسی سزایابی سابق کا ثابت کرنا اس وجه سے منظور هو که اوسکا اثر اوس سزا پر پهنچے جو عدالت دینے کي مجاز هی " کے " اگر ملزم کسي سزایابی کي وجه سے اضافه سزا یا مختلف سزا کا جرم مابعد کے واسطے مستحق هو اور سزایابي سابق کا ثابت کرنا اس وجه سے ضروري هو که اوسکا اثر اوس سزا پر پهنچے جو عدالت جرم مابعد کے واسطے دینا چاهتي هو " پڑهو

[۴۹ ترمیم دفعه ۲۳۴ — **دفعه ۵۶** — (۱) ضمن (۱) مین بعد لفظ " سرزد هوے هون " کے " عام اس سے که وه جرایم ایک هي شخص کي نسبت یا مختلف اشخاص کي نسبت هون " اضافه کرو

(۲) ضمن (۲) مین ذیل کي شرط اضافه هوگي :—

" مگر شرط یه هی که اس دفعه کي اغراض کے واسطے جرم زیر دفعه ۳۷۹ مجموعه تعزیرات هند اوسی قسم کا سمجها جایگا جیسا که جرم زیر دفعه ۳۸۰ مجموعه مذکور کا هی اور یه که کوي جرم جسکي سزا مجموعه تعزیرات هند یا کسی قانون خاص یا مختص المقام کے بموجب هوسکتي هو وه اوسی قسم کا سمجها جایگا جیسا که اوس جرم کا اقدام ایک جرم هی جبکه اقدام مذکور کوئي جرم هو"

[۵۰ ترمیم دفعه ۲۳۷ — **دفعه ۵۷** — اس دفعه کي ضمن (۲) خارج هوگئي

[۵۱ ترمیم دفعه ۲۳۸ — **دفعه ۵۸** — ضمن (۲) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه کرو :—

" (۲ الف) جب ملزم پر فرد قرارداد جرم لگائي جاے تو جایز هی که اوسکو اقدام جرم مذکور کي سزا دیجاے گوکه اقدام کے واسطے کوي علیحده فرد قرارداد جرم نه لگي هو"

[۵۲ ترمیم دفعه ۲۳۹ — **دفعه ۵۹** — بجاے دفعه ۲۳۹ کے ذیل کي دفعه داخل هوگي :—

کن اشخاص کي تجویز ایکساتهه هوسکتي هی

" **دفعه ۲۳۹** — اشخاص ذیل کي فرد قرارداد جرم اور تجویز ایک ساتهه هوسکتي هی :—

(الف) وه سب اشخاص جو ایک هي جرم کے بمعاملهٔ واحد ملزم هون

(ب) وه سب اشخاص جو ارتکاب کسی جرم کے ملزم هون مع اون سب کے جو اوسي جرم کي اعانت یا اقدام کے ملزم هون

(ج) وه سب اشخاص جو، حسب منشا دفعه ۲۳۴، ایک دوسرے کي شراکت مین باره ماه کے عرصه مین ایک هی قسم کے ایک سے زیاده جرایم کے مرتکب هوے هون

(11 - 11)

(د) وه سب اشخاص جو مختلف جرايم كے معامله واحد مين ملزم هون

(ه) وه سب اشخاص جو جرايم سرقه ' استحصال بالجبر ' يا تصرف بيجا مجرمانه كے ملزم هون نيز وه سب جو اس قسم كے مال كے وصول كرنے يا لے ركهنے يا منتقل كرنے يا چهپانے يا جرايم مذكور كي اعانت يا اقدام كے ملزم هون

(و) وه سب اشخاص جو جرايم دفعات ۴۱۱ اور ۴۱۴ مجموعه تعزيرات هند يا انمين سے كسي ايك دفعه كے ' ايسي جايداد مسروقه كے نسبت كه جو ايك هي جرم كے ذريعه سے منتقل هوئي هو ' ملزم هون - اور

(ز) وه سب اشخاص جو كسي جرم زير باب ۱۲ مجموعه تعزيرات هند ' متعلق سكه جعلي ' كے ملزم هون نيز وه جو كسي دوسرے جرم باب مذكور كے بتعلق اوسي سكه كے يا جرم مذكور كي اعانت يا اقدام كے ملزم هون

اور احكام دفعات گذشته باب هذا كے ' جهان تك ممكن هوگا ' ايسے فرد قرارداد جرم سے متعلق هونگے "

[۵۳] دفعه ٦٠ — اس دفعه مين بجاے " لازم هوگا " كے " اختيار هوگا " پڑهو
ترميم دفعه ۲۴۳

[۵۴] دفعه ٦١ — (۱) ضمن (۱) كے شروع مين الفاظ " اگر مجسٹريٹ ملزم كو زير دفعه گذشته سزا ندے يا " اضافه كرو
ترميم دفعه ۲۴۴

(۲) ضمن (۲) مين بجاے " حكمنامه واسطے جبراً حاضر كرانے كسي گواه يا پيش كرنے كسي دستاويز " كے " سمن واسطے طلبي كسي گواه يا درپيشي دستاويز " پڑهو

[۵۵] دفعه ٦٢ — ضمن (۲) كے آخر مين " الا جبكه وه مطابق دفعه ۳۴۹ يا ۵٦۲ كے كارروائي كرے " اضافه كرو
ترميم دفعه ۲۴۵

[۵٦] دفعه ٦۳ — (۱) بجاے ضمن (۱) و (۲) كے ذيل كي ضمنين داخل كرو :—
ترميم دفعه ۲۵۰

" (۱) اگر كسي مقدمه مين ' جو بذريعه نالش يا بر بناے اطلاع جو كسي افسر پوليس كو ديجاے رجوع هو ' ايك يا زياده اشخاص مجسٹريٹ كے پاس كسي جرم قابل سماعت كے ملزم ٹهيراے جائين اور مجسٹريٹ سماعت كننده ملزمون كو يا اونمين سے كسي كو رها يا بري كردے اور اوسكي يه راے هو كه اون سب پر يا اونمين سے كسي پر جو جرم لگايا گيا تها وه جهوٹ تها يا محض دق كرنے يا تكليف پهنچانے كيواسطے لگايا گيا تها تو اوس كو اختيار هے كه اگر مناسب سمجهے اپنے حكم رهائي يا بريت مين هدايت كرے كه وه شخص جسكي نالش يا اطلاع پر وه جرم لگايا گيا تها وجه دكهائے كه ملزم كو يا جب چند اشخاص ملزم هون تو اونمين سے هر ايك يا بعض كو ايك رقم بطور هرجه كے اوس سے كيون نه دلائي جاے

(۲) اگر كوئي وجه منجانب مستغيث يا مخبر پيش كيجاے مجسٹريٹ اوسكو قلمبند كركے اوسپر غور كريگا اور اگر اوسكا اطمينان هو جاے كه الزام جهوٹا هے يا محض دق كرنے يا تكليف دينے كے واسطے لگايا گيا هے تو وجوه تحريري كے ساتهه حكم ديگا كه مستغيث يا مخبر ملزم كو يا اگر ملزم زياده هون تو اونمين سے هر ايك يا بعض كو ايك رقم بطور هرجه كے ' جو سو روپيه سے زياده نهوگي ' ادا كرے

(۲ الف) جو هرجه مجسٹريٹ زير ضمن (۲) دلائے مثل جرمانه كے وصول كيا جايگا اور مجسٹريٹ كو اختيار هے كه جس حكم كي رو سے هرجه دلاے اوس مين يه بهي لكهدے كه در صورت عدم ادائي هرجه كے اوس شخص كو جس سے هرجه دلايا جاے ۳۰ دن قيد محض كي سزا اوسكے بدله مين هوسكتي هے

(۲ ب) جب كوئي شخص ضمن (۲ الف) كي رو سے قيد هو تو احكام دفعه ٦۸ و ٦۹ مجموعه تعزيرات هند اوس سے متعلق هونگے

(۲ ج) كوئي شخص جس سے زير دفعه هذا هرجه دلايا جاے بوجه اس حكم كے كسي ديواني يا فوجداري ذمهداري سے ' جو اوسپر اوس نالش يا اطلاع كي بابت عايد هوسكتي هو ' بري نهين هوگا

مگر شرط يه هے كه اگر كوئي رقم ملزم كو بطور هرجه دفعه هذا كي رو سے دلائي جاے تو اوسكا لحاظ اوس هرجه كے دلانے مين جو كسي مابعد

(12 - ۱۲)

دیوانی نالش مین اوسي معامله کي بابت دلایا جاے رکها جایگا "

(۲) ضمن (۳) مین بجاے " ضمن (۱) " کے " ضمن (۲) " پڑهو

(۳) ضمن (۴) کے آخر مین " یا دیگر صورتونمین جب تک ایک مهینه تاریخ صدور حکم سے نه گذرے " اضافه کرو

(۴) ضمن (۵) خارج هوگئی

[۵٦ الف] دفعه ٦۴ — دفعه ۲۵۵ کے بعد ذیل کي دفعه داخل هوگي :—

اضافه دفعه جدید

" دفعه ۲۵۵ (الف) — جس صورت مین کسي سزایابي سابق کا چارج حسب دفعه ۲۲۱ (۷) لگایا جاے اور ملزم اقبال نکرے که اوسکو حسب بیان چارج کے سابق مین کوي سزا ملي هی تو مجسٹریٹ کو اختیار هی که مجرم کو حسب دفعه ۲۵۵ ضمن (۲) یا دفعه ۲۵۸ سزا دینے کے بعد سزایابی سابق کی شهادت طلب کرے اور اوسپر اپنا فیصله صادر کرے "

ضابطه جبکه سابق سزایابي ثابت هو

[۵۷] دفعه ٦۵ — ضمن (۱) مین بعد " اوس سے پوچها جایگا " کے " خواه فوراً یا اگر مجسٹریٹ مناسب سمجهے تو دوسري پیشي کے شروع مین " اضافه کرو

ترمیم دفعه ۲۵٦

[۵۸] دفعه ٦٦ — ضمن (۲) کے آخر مین " الا جبکه وه حسب دفعه ۳۴۹ یا ۵٦۲ کارروای کرنا چاهے " اضافه کرو

ترمیم دفعه ۲۵۸

[۵۹] دفعه ٦۷ — اس دفعه مین الفاظ " اور جرم ایسا هو که اوسکي بابت صلح کرنا جایز هو " خارج کردو

ترمیم دفعه ۲۵۹

[٦۰] دفعه ٦۸ — اس دفعه کي ضمن (۱) کی دوسري (ج) مین الفاظ " اقدام خودکشي حسب دفعه ۳۰۹ اور " شروع مین اضافه کرو

ترمیم دفعه ۲٦۰

[٦۱] دفعه ٦۹ — (۱) ضمن (الف) مین " ۳۴۷ " کے بعد " ۵۰۴ " اضافه کرو

ترمیم دفعه ۲٦۱

(۲) ضمن (ب) مین بعد الفاظ " جو ایک مهینه سے زیاده نهو " کے " خواه ساتهه یا بغیر جرمانه کے " اضافه کرو

[٦۱ الف] دفعه ۷۰ — دفعه هذا مین بجاے " اس باب کی اغراض کے لیے " کے " باب هذا اور باب ۱۸ کي اغراض کے لیے " پڑهو

ترمیم دفعه ۲٦٦

[٦۲] دفعه ۷۱ — دفعه هذا کی تیسري شرط مین بجاے " بلاد پریسیدنسی مین " کے " مقدمات هائي کورٹ کے واسطے اوس شهر مین که جس مین وه هائي کورٹ معمولاً اجلاس کرتی هو " پڑهو

ترمیم دفعه ۲۷٦

[٦٦] دفعه ۷۲ — (۱) بجاے " جو حسب ضابطه ملزم کے مواجهه مین اور مجسٹریٹ سپرد کننده کے روبرو لي گئي هو " کے " جو ملزم کے مواجهه مین حسب باب ۱۸ قلمبند کی گئي هو " پڑهو

ترمیم دفعه ۲۸۸

(۲) بجاے " بطور شهادت کے مقدمه مین تصور کیجاے " کے " جمله اغراض کیلیے تصور کیجاے " پڑهو

[٦۷] دفعه ۷۳ — بجاے " کوي شهادت پیش کرے " کے " کسي گواه سے حسب دفعه ۲۰۴ سوالات کرے " پڑهو اور دفعه کے آخر مین شرط ذیل اضافه کرو :—

ترمیم دفعه ۲۹۲

" مگر شرط یه هی که پیروکار استغاثه هر صورت مین عدالت کي اجازت لیکر کسی پوائنٹ آف لا (مسئله قانوني) کا جواب دینے کا مجاز هوگا "

[٦۸] دفعه ۷۴ — ضمن (۲) کے آخر مین " الا جبکه وه دفعه ۵٦۲ کي کارروای کرنا چاهے " اضافه کرو

ترمیم دفعه ۳۰٦

[٦۹] دفعه ۷۵ — (۱) ضمن (۱) مین :—

ترمیم دفعه ۳۰۷

(۱) بجاے " ملزم " کے " کسي ملزم " پڑهو

(۲) قبل " مقدمه کا هائي کورٹ مین بهیجنا ضروري هی " کے " ملزم مذکور کے " اضافه کرو

(۳) ضمن کے آخر مین عبارت ذیل اضافه کرو :—

" اور اس صورت مین اگر ملزم پر دفعه ۳۱۰ کا بهی چارج لگایا گیا هو تو چارج مذکور کي سماعت اوسیطرح کرے که گویا جوري کے فیصله کے بموجب ملزم سزایاب هوا "

(13 - ۱۳)

(۲) ضمن (۲) و (۳) مین بجاے لفظ " ملزم " کے هرجگهه جهان یه لفظ آیا هو " ملزم مذکور " پڑهو

[۷۰] دفعه ۷٦ — (۱) ضمن (۱) مین بجاے " اور اوسکے بعد لازم هی که اسیسرونکو حکم دے که هر ایک اپني اپني راے زباني ظاهر کرے اور عدالت ویسي راے قلمبند کریگي " کے عبارت ذیل پڑهو :—

ترمیم دفعه ۳۰۹

" اور اوسکے بعد اسیسر هر هر چارج کي بابت اپني اپني راے دینگے اور صاحب جج اونسے سوالات ضروري نسبت دریافت کرنے اونکي راے کے پوچهه سکتا هی اور ایسے کل سوال و جواب قلمبند کر لیے جاینگے "

(۲) ضمن (۳) کے آخر مین " الّا جبکه وه دفعه ۵٦۲ کي کارروائي کرے " اضافه کرو

[۷۱] دفعه ۷۷ — بجاے دفعه ۳۱۰ کے ذیل کي دفعه داخل هوگي :—

ترمیم دفعه ۳۱۰

" دفعه ۳۱۰ — جس مقدمه مین تجویز معرفت جوري یا بتائید اسیسرون کے هو اور ملزم پر کسي جرم کا چارج لگایا جاے اور نیز یه چارج بهي لگایا جاے که ملزم برجه سزایابي سابق کے اضافه سزا یا مختلف قسم کي سزا کا مستحق هی تو کارروائي مرقومه دفعات گذشته باب هذا مین حسب ذیل ترمیم هوگي :—

ضابطه درصورت سزایابي سابق

(الف) وه دوسرا چارج عدالت کے سامنے نهین پڑها جایگا اور ملزم سے جوابدهي کے واسطے نهین کها جایگا ' اور نه پیروکار استغاثه اوسکا کوئي حواله دیگا اور نه کوي شهادت اوسکے متعلق لیجایگي تاوقتیکه -

(۱) ملزم کو اوس جرم مابعد مین سزا نه ملي هو - یا

(۲) اوس جرم مابعد مین جوري نے اپني راے نه داخل کي هو یا اسیسرونکي راے قلمبند نه کي گئي هو

(ب) اون مقدمات مین جو بتائید راے اسیسرون کے هون عدالت کو اختیار هی که سزایابي سابق کے چارج کے متعلق خواه کارروائي جاري رکهے یا اوس کے کرنے سے باز رهے "

[۷۲] دفعه ۷۸ — دفعه ۳۱۲ کي جگهه ذیل کي دفعه داخل هوگي :—

ترمیم دفعه ۳۱۲

" دفعه ۳۱۲ — هائي کورٹ اون اشخاص کي تعداد مقرر کرسکتي هی جنکے نام خاص جوري کي فهرست مین داخل هونگے "

خاص جوري کي تعداد

[۷۳] دفعه ۷۹ — ضمن (۱) مین بجاے " هر بلده پرسیڈنسي مین " کے " هر شهر مین جس مین هائي کورٹ کا اجلاس معمولا هوتا هو " اور بجاے " اقل درجه ۲۷ شخص اون اشخاص مین سے جو خاص جوري کے خدمات ادا کرنیکے مستوجب هون اور ۵۴ شخص اون مین سے جو عام جوري کے خدمات ادا کرنیکے مستوجب هون " کے " اوتنے آدمي جو خاص جوري یا عام جوري کے واسطے کلارک آف دي کراون ضروري سمجهے " پڑهو

ترمیم دفعه ۳۱۵

[۷۴] دفعه ۸۰ — بجاے " بلاد پرسیڈنسي " کے " وه شهر جسمین هائي کورٹ کا اجلاس معمولا هوتا هو " پڑهو

ترمیم دفعه ۳۱٦

[۷۵] دفعه ۸۱ — (۱) ضمن (۱) مین :—

ترمیم دفعه ۳۳۷

(۱) بعد " جو محض لایق تجویز عدالت سیشن یا هائي کورٹ کے هو " کے " یا جسکي سزا سات برس کي قید هو " اضافه کرو

(۲) بجاے " هر مجسٹریٹ درجه اول جو جرم کي تحقیقات کرتا هو یا بعد منظوري مجسٹریٹ ضلع کے هر دوسرا مجسٹریٹ " کے " کوئي سب ڈیویزنل مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ ضلع کي اجازت سے کوئي مجسٹریٹ درجه اول " پڑهو

(۳) اور اسي ضمن کے آخر مین " اور هر مجسٹریٹ ' سواے پرسیڈنسي

(۱۱ - ۱۴)

مجسٹریٹ کے ' جو ضمن هذا کي رو سے معافي کا وعده کرے اپني وجوه قلمبند کريگا " اضافه کرو

(۲) ضمن (۲) مين بجاے " بطور گواه مقدمه کے لي جايگي " کے " بطور گواه مجسٹریٹ تحقيقات کننده کي عدالت مين ليجايگي " پڑهو

(۳) ضمن (۲) کے بعد ذيل کي ضمن اضافه کرو :—

" (۲ الف) هر مقدمه مين جس مين کوئي شخص وعده معافي قبول کرلے اور اوسکا بيان ضمن (۲) کے مطابق هوجاے تو مجسٹریٹ بشرط مطمين هوجانيکے که کافي وجوه ثبوت جرم کے موجود هين ملزم کو عدالت سيشن يا هائي کورٹ مين سپرد کرديگا

مگر شرط يه هی که اگر ضلع مين کوئي مجسٹریٹ اختيارات دفعه ۳۰ رکهتا هو اور اوسنے خود وعده معافي نکيا هو تو وه مقدمه کو تجويز کے واسطے بجاے عدالت سيشن بهيجنے کے مجسٹریٹ مذکور کے پاس ارسال کريگا اگر يه مجسٹریٹ ديگر نهج سے اوسکي تجويز کا مجاز هو "

(۴) ضمن (۳) مين بجاے " اگر ايسا شخص ضمانت پر رها نهوا هو " کے " الا جبکه وه پہلے سے ضمانت پر رها هو " پڑهو

(۵) ضمن (۴) خارج هوگئي

ترميم دفعه ۳۳۹

دفعه ۸۲ — (۱) ضمن (۱) مين بعد ' دفعه ۳۳۸ کے مطابق کيا جاے اور " کے " پيروکار استغاثه يه ظاهر کرے که " اضافه کرو اور ضمن کے آخر مين شرط ذيل داخل کرو :— ۱۷

" مگر شرط يه هی که ايسے شخص کا مقدمه دوسرے ملزمون کيساتهه نهين کيا جايگا اور وه جواب دهي مين يه کهه سکيگا که اوسنے شرايط معافي کي تعميل کي اور اس صورت مين پيروکار استغاثه کو ثابت کرنا هوگا که شرايط مذکور کي تعميل نهين کي گئي "

(۲) ضمن (۲) مين بجاے " جب معافي اسدفعه کے بموجب اوس سے اوٹها لي جاے " کے " مقدمه مذکور مين " پڑهو

ترميم دفعه ۳۴۰

[۷۷] دفعه ۸۳ — دفعه ۳۴۰ کي جگهه ذيل کي دفعه داخل هوگي :—

ملزم کا استحقاق جواب دهي

" دفعه ۳۴۰ — (۱) کوئي شخص جسپر کوئي جرم کسي عدالت فوجداري مين قايم هو يا جسکے خلاف کوئي کاروائي مجموعه هذا کے بموجب عدالت مذکور مين داير کيجاے استحقاق رکهتا هی که اپني جواب دهي کسي وکيل کے ذريعه سے کرے

(۲) کوئي شخص جسکے خلاف کوئي کارروائي زير باب ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۳۶ يا زير دفعه ۵۵۲ داير هو مجاز هی که اوس مين اپنے تئين بطور گواه پيش کراے "

ترميم دفعه ۳۴۵

[۷۸] دفعه ۸۴ — (۱) ضمن (۱) مين " بيان " کي جگهه " تصريح " پڑهو [يه لفظ ترجمه مين پيشتر سے موجود هی]

(۲) بجاے ضمن (۲) کے ذيل کي ضمن داخل هوگي :—

" (۲) جرايم ذيل مين ' جو حسب تصريح نقشه ذيل مجموعه تعزيرات هند کي رو سے قابل سزا هين ' عدالت کي اجازت سے جسمين مقدمه داير هو ' وه اشخاص راضي نامه کرسکتے هين جو نقشه کے تيسرے خانه مين درج هين :—

تصريح جرم	دفعات مجموعه تعزيرات هند	کون اشخاص راضي نامه کرسکتے هين
خطرناک هتيار يا وسايل کے ذريعه سے بالاراده ضرر پهونچانا .	۳۲۴	وه شخص جسکو ضرر پهونچايا جاے
بالاراده ضرر شديد پهنچانا	۳۲۵	ايضاً
ايضاً بحالت اشتعال طبع	۳۳۵	ايضاً

(۱۵ - 15)

تصریح جرم	دفعات مجموعه تعزیرات هند	کون اشخاص راضي‌نامه کرسکتے مین
بالاراده ضرر پہونچانا کوي ایسا فعل بے احتیاطي یا غفلت سے کرے جس سے انسان کي جان یا اورونکي عافیت ذاتي کو خطره هو	۳۳۷	وه شخص جسکو ضرر پہونچایا جاے
بالاراده ضرر شدید پہونچانا ایضاً ایضاً . .	۳۳۸	ایضاً
کسي شخص کو ۳ دن یا زیاده حبس بیجا مین رکہنا .	۳۴۳	وه شخص جو حبس کیا جاے
مخفي طور پر حبس بیجا مین رکہنا	۳۴۶	ایضاً
حمله یا جبر مجرمانه بحالت اقدام حبس بیجا . .	۳۵۷	وه شخص جسپر حمله یا جبر مجرمانه کیا جاے
نقصان رساني آب پاشي مین بذریعه پاني کا رخ پهیر دینے کے درحالیکه کسي پرایوٹ شخص کا نقصان یا هرجه کیا جاے	۴۳۰	وه شخص جسکا نقصان یا هرجه کیا جاے
•داخلت بیجا بخانه ایسے جرم کے ارتکاب کے لیئے (سواے سرقه کے) جسکے واسطے سزاے قید مقرر هی . .	۴۵۱	وه شخص جسکے قبضه مین وه مکان هو
کسي عورت کي توهین ازنا الفاظ یا اشاره یا فعل سے .	۵۰۹	وه عورت جسکي توهین کیجاے

(۳) ضمن (۳) کے بعد ذیل کي ضمنین اضافه هونگي :—

" (۳ الف) جبکه وه شخص جو حسب ضمن (۱) و (۲) راضي نامه کرنیکا مجاز هو ایسا شخص هو جسپر شرط متعلقه دفعه ۱۹۸ کا اطلاق هوسکتا هو تو کوي شخص جو اوسکي طرفسے نالش دایر کرسکتا هی راضي‌نامه بهي کرسکتا هی

(۴) کوي شخص جو سواے جرایم مصرحه ضمن (۱) و (۲) کے کسي اور جرم کي نالش کرے وه عدالت کي اجازت سے جسمین مقدمه دایر هو اوسمین راضي‌نامه کرسکتا هی اگر جرم ایسا نهو جسکے واسطے سزاے موت یا حبس بعبور دریاے شور یا قید ۶ مهینه سے زیاده کي مقرر هو "

(۴) ضمن (۴) خارج هوگئي

(۵) ضمن (۶) مین بعد " ملزم " کے " جس سے راضي‌نامه کیا جاوے " اضافه کرو

دفعه ۸۵ — ضمن (۱) مین الفاظ " کارروایي مزید موقوف کرکے " خارج کردو [۷۱]

ترمیم دفعه ۳۴۷

دفعه ۸۶ — (۱) دفعه هذا ضمن (۱) هوگئي جس مین بعد لفظ " سپرد کیا جایگا " کے " اگر اوس مجسٹریٹ کا جسکے اجلاس مین مقدمه دایر هو اطمینان هو [۸۰]

ترمیم دفعه ۳۴۸

که دوره سپرد کرنیکے کافي وجوه هین " اضافه کرو اور الفاظ " جسکے روبرو معامله دایر هو " خارج کردو

(۲) اسي ضمن کي شرط مین بجاے " مجسٹریٹ ضلع " کے " کوي مجسٹریٹ ضلع کا " پڑهو

(۳) ضمن (۱) کے بعد ذیل کي ضمن داخل هوگي :—

" (۲) جب کوي شخص ضمن (۱) کي رو سے دوره سپرد هو تو کوي دوسرا شخص بهي جو اوسکے ساتهه اوسي تحقیقات یا تجویز مین مجرم قرار پاے دوره سپرد کیا جایگا مگر مجسٹریٹ کو اختیار هی که اگر مناسب سمجهے تو ایسے دوسرے شخص کو دفعه ۲۰۹ کي رو سے چهوڑ دے "

[دفعه ۸۷ — ضمن (۱) کے بعد ذیل کي ضمن داخل هوگي :—

ترمیم دفعه ۳۴۹

" (۱ الف) جب کئي ملزمون کي تجویز ایکساتهه هو اور اون مین سے کسي کي نسبت مجسٹریٹ ضمن (۱) کي کارروایي کرنا ضروري سمجهے تو وه سب ملزمونکو جو اوسکي راے مین مجرم هون مجسٹریٹ ضلع یا سب ڈیویژنل مجسٹریٹ کے پاس بهیج دیگا "

[۸۳] دفعہ ۸۸ — ضمن (۲) کے آخر مین عبارت ذیل اضافہ کرو :— " یا جنمین دفعہ ۳۴۹ کے مطابق کارروائي کسي بالا تر مجسٹریٹ کے پاس بھیجي جاے " اور اس ضمن کے بعد ذیل کي دو ضمنین اضافہ کرو :—

ترمیم دفعہ ۳۵۰

" (۳) جب کوي مقدمہ حسب ایکٹ ھذا ایک مجسٹریٹ سے دوسرے مجسٹریٹ کے پاس منتقل کیا جاے تو اول الذکر مجسٹریٹ کا اختیار سماعت اوس مقدمہ مین ختم ہو جایگا اور آخرالذکر مجسٹریٹ حسب منشا ضمن (۱) اوسکا جانشین سمجھا جایگا

(۴) احکام دفعہ ھذا ، جہانتک ممکن ہوگا ، کارروائي بنچ قایم شدہ زیر دفعہ ۱۵ سے بھي متعلق ہونگے اگر وہ مجسٹریٹ جو کسي کارروائي مین بطور بنچ اجلاس کرین اونسے مختلف ہون جنہون نے اوس کارروائي کي آخري سماعت کي ہو "

(۸۴] دفعہ ۸۹ — (۱) ضمن (۱) مین بجاے الفاظ " ہر مقدمہ مین جس مین مجسٹریٹ پریسیڈنسي کسي قدر جرمانہ عاید کرے جو دو سو ۲۰۰ روپیہ سے زیادہ ہو یا قید جو چھہ مہینے سے زیادہ ہو تجویز کرے اوسکو لازم ہی " کے " ہر ایسے مقدمہ قابل اپیل مین جسکي تجویز کوي پریسیڈنسي مجسٹریٹ کرسکتا ہو مجسٹریٹ مذکور کو لازم ہی " پڑھو

ترمیم دفعہ ۳۶۲

(۲) ضمن (۳) کے آخر مین عبارت ذیل اضافہ کرو :— " الا جبکہ وہ احکام سزا ایسي قید کے بارے مین ہون جو ساتھہ ساتھہ شمار کیجاے "

(۳) ضمن (۳) کے بعد ذیل کي ضمن اضافہ کرو :—

" (۴) اون مقدمات کے علاوہ جنکي تصریح ضمن (۱) مین ہوي دیگر مقدمات مین پریسیڈنسي مجسٹریٹ کے واسطے شہادت قلمبند کرنا یا چارج شیٹ لگانا ضروري نہ ہوگا "

[۸۵] دفعہ ۹۰ — دفعہ ھذا مین بجاے "اختیار ہی" کے " لازم ہی " پڑھو اور " (اگر کوي مقرر ہوا ہو) " خارج کردو

ترمیم دفعہ ۳۶۵

[۸۶] دفعہ ۹۱ — دفعہ ھذا کے آخر مین شرط ذیل اضافہ کرو :—

ترمیم دفعہ ۳۶۷

" نیز یہ بھي شرط ہی کہ تجویز کسي ہاي کورٹ یا عدالت سیشن یا کسي ایسے مجسٹریٹ کي جسکو لوکل گورمنٹ نے اس بارے مین اختیار دیا ہو عدالت کے افسر اعلی کے بولنے سے لکھواي جاسکتي ہی مگر اس صورت مین تجویز کے ہر صفحہ پر افسر مذکور کے دستخط ہونگے "

[۸۶] دفعہ ۹۲ — دفعہ ھذا کے آخر مین شرط ذیل اضافہ کرو :—

ترمیم دفعہ ۳۷۸

" مگر شرط یہ ہی کہ اگر کوي جج اوس بنچ کا ایسا چاہے تو مقدمہ کي سماعت اوس بنچ کے جج اور ایک دوسرا جج ، یا اگر چیف جسٹس یا صاحب جوڈیشل کمشنر ایسي ہدایت کرین تو تین اور جج ، کرینگے اور تجویز یا حکم غلبہ آرا کے مطابق صادر ہوگا "

[۸۷] دفعہ ۹۳ — (۱) دفعہ ھذا ضمن (۱) ہوگئي

ترمیم دفعہ ۳۸۶

(۲) ضمن مذکور کے بعد ذیل کي ضمن اور شرط اضافہ کرو :—

" (۲) لوکل گورمنٹ کو اختیار ہی کہ قواعد نسبت طریقہ تعمیل وارنٹ زیر دفعہ ھذا اور نسبت سرسري فیصلہ اون دعاوي کے جو کوي شخص ، سواے مجرم کے ، کسي جایداد مقروقہ زیر وارنٹ مذکور کے متعلق پیش کرنا چاہے جاري کرے

مگر شرط یہ ہی کہ کسي مقدمہ مین عدالت کو اختیار ہی کہ کلکٹر ضلع کو جرمانہ مطابق قرقي دیواني وصول کرنیکا مجاز گردانے پس اس صورت مین عدالت کا حکم ایک ڈگري اور کلکٹر ایک ڈگري دار حسب منشا مجموعہ ضابطہ دیواني (نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸) سمجھا جایگا اور ڈگري مذکور کا اجرا قریب ترین عدالت دیواني جو اوس تعداد کي ڈگري کا اجرا کرسکتي ہو کریگي اور جملہ احکام مجموعہ مذکور متعلقہ اجراے ڈگري ایسي صورت سے متعلق ہونگے "

[۸۸] دفعہ ۹۴ — بجاے " ویسا وارنٹ " کے " وارنٹ مجریہ زیر دفعہ ۳۸۶ (۱) " پڑھو

ترمیم دفعہ ۳۸۷

[۸۹] دفعہ ۹۵ — ضمن (۱) مین —

ترمیم دفعہ ۳۸۸

(۱) بجاے " اور عدالت دفعہ ۳۸۶ کے مطابق وارنٹ جاري کرے تو اوسکو اختیار ہی " کے " تو عدالت کو اختیار ہی " پڑھو

(۱۷ - 17)

(۲) الفاظ " واسطے واپسي ويسے وارنٹ کے مقرر هي که وه تاريخ " خارج کرو

[۹۰] دفعه ۹٦ — (۱) ضمن (۱) مين بعد " جو باره مهينے سے زياده نهو " کے " يا جرمانه کرے جسکي تعداد ۵۰۰ روپيه تک هوسکتي هي " اضافه کرو

ترميم دفعه ۳۹۵

(۲) ضمن (۲) مين بعد " اوس ميعاد سے زياده ايام تک قيد " کے " يا اوس مقدار سے زياده جرمانه " اضافه کرو

[۹۱] دفعه ۹۷ — (۱) بعد الفاظ " جو پہلے مرتبه اوسکے ليئے تجويز هوئي تهي " کے " الا جبکه عدالت حکم دے که سزاے ما بعد سزاے ماقبل کے ساتهي ساتهه دیجاے " اضافه کرو

ترميم دفعه ۳۹۷

(۲) دفعه کے آخر مين ذيل کي تشريح اضافه هوگي :—

" تشريح — حکم زير دفعه ۱۲۳ مشعر اس هدايت کے که کوئي شخص ضمانت نداخل کرنے کے قصور مين قيد کيا جاے يا قيد مين رکها جاے حسب منشاے دفعه هذا قيد کا حکم سمجها جايگا "

[۹۲] دفعه ۹۸ — (۱) ضمن (۲) کے آخر مين الفاظ " نيز يه که اپني راے کے ساتهه ايک باضابطه نقل مثل مقدمه کي يا اون کاغذات کي جو مقدمه کے متعلق موجود هون ارسال کرے " اضافه کرو

ترميم دفعه ۴۰۱

(۲) ضمن (۵) مين بعد " ملکه معظمه " کے " يا نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل جب اونکو ايسا استحقاق حاصل هو " اضافه کرو

(۳) ضمن (٦) کے بعد ذيل کي تشريح اضافه کرو :—

" تشريح — جو شخص حسب دفعه ۱۲۳ قيد کيا جاے يا قيد مين رکها جاے حسب منشاے دفعه هذا ايک ايسا شخص هي جسکے واسطے کسي جرم کي پاداش مين حکم سزا صادر هو "

[۹۳] دفعه ۹۹ — دفعه هذا ضمن (۱) هوگئي جسکے بعد ذيل کي ضمن اضافه کرو :—

ترميم دفعه ۴۰۲

" (۲) دفعه هذا مجموعه تعزيرات هند کي دفعه ۵۴ يا دفعه ۵۵ کے احکام مين خلل انداز نهوگي "

دفعه ۱۰۰ — (۱) دفعه هذا مين لفظ " نيک چلني " کے قبل " حفظ امن " اضافه کرو

ترميم دفعه ۴۰٦

(۲) دفعه کے آخر مين شرط ذيل اضافه کرو :—

" مگر شرط يه هي که دفعه هذا اون اشخاص سے متعلق نهوگي جنکے خلاف کوئي کارروائي سيشن جج کے پاس حسب دفعه ۱۲۳ ضمن (۲) يا ضمن (۳ الف) داير هو "

دفعه ۱۰۱ — دفعه ۴۰٦ کے بعد ذيل کي دفعه داخل هوگي :—

دفعه جديد

" دفعه ۴۰٦ (الف) — کوئي شخص بناراضي حکم انکار ضمانت زير دفعه ۱۲۲ حسب ذيل اپيل کرسکتا هي —

اپيل بناراضي حکم انکار ضمانت

(الف) بناراضي حکم پريسيڈنسي مجسٹريٹ - هائي کورٹ مين

(ب) بناراضي حکم مجسٹريٹ ضلع - عدالت سيشن مين

(ج) بناراضي حکم کسي مجسٹريٹ کے جو مجسٹريٹ ضلع نهو - مجسٹريٹ ضلع کے " پاس "

دفعه ۱۰۲ — ضمن (۱) مين بعد " صادر هوا هو " کے " يا جسکے واسطے دفعه ۳۸۰ کا کوئي حکم يا حکم سزا صادر هو " اضافه کرو

ترميم دفعه ۴۰۷

دفعه ۱۰۳ — (۱) بعد " صادر هوا هو " کے " يا جسکے واسطے دفعه ۳۸۰ کا کوئي حکم يا حکم سزا صادر هو " اضافه کرو

ترميم دفعه ۴۰۸

(۲) بجاے ضمن (الف) کے ذيل کي ضمن پڑهو :—

" (الف) کوئي يورپين برٹش رعايا جو حسب مذکوره بالا مجرم قرار پاے بجاے عدالت سيشن مين اپيل کرنيکے هائي کورٹ مين اپيل کرسکتا هي - اور اگر وه ايسا کريگا تو کسي دوسرے شخص کي اپيل بهي ، جسکا مقدمه اوسکے ساتهه سنا گيا هو

(18 - ۱۸)

اور سزا بهي اوسکے ساتهه ملي هو ' هاي کورٹ هي سنيگي "

(۳) ضمن (ب) مين بعد لفظ " اپيل " " کل يا بعض ملزمونکي جنکو اوس مقدمه مين سزا کا حکم هو " اضافه کرو

[۹۷] دفعه ۱۰۴ — دفعه ۴۱۵ کے بعد ذيل کي دفعه داخل هوگي :—

دفعه جديد

" دفعه ۴۱۵ (الف) — باوجود احکام باب هذا کے ' جب ايک سے زياده اشخاص ايک هي مقدمه مين سزا پائين اور اونمين سے بعض اشخاص ' جنکے متعلق کوي قابل اپيل تجويز يا حکم صادر هو " اپيل کرين تو ايسے جمله يا بعض اشخاص سزايافته کو حق اپيل حاصل هوگا "

خاص حق اپيل بعض صورتونمين

[۹۸] دفعه ۱۰۵ — دفعه ۴۱۸ ضمن (۱) هوگئي جسکے بعد ذيل کي ضمن اضافه کرو :—

ترميم دفعه ۴۱۸

" (۲) باوجود کسي چيز کے جو دفعه هذا کي ضمن (۱) يا دفعه ۴۲۳ کي ضمن (۲) مين بيان هوي ' جب کسي جوري کے مقدمه مين کسي شخص کو پهانسي کا حکم هو تو کوي دوسرا شخص جسکو بهي اوسي مقدمه مين سزا دیجاے کسي امر واقعه کي نسبت مثل کسي امر قانوني کے اپيل کرنيکا مجاز هوگا "

[۹۹] دفعه ۱۰۶ — دفعه ۴۲۹ کے آخر مين ذيل کي شرط اضافه کرو :—

ترميم دفعه ۴۲۹

" مگر شرط يه هی که اگر عدالت اپيل کا کوي جج ايسا چاهے تو اوس اپيل کي سماعت مکرر وهي صاحبان جج مع کسي دوسرے جج کے ' يا اگر چيف جستس يا صاحب جوڈيشل کمشنر هدايت کرين ' تو مع تين اور ججون کے کرينگے اور انکا فيصله يا حکم مطابق غلبه آرا کے صادر هوگا "

[۱۰۰] دفعه ۱۰۷ — (۱) ضمن (۱) کے آخر مين عبارت ذيل اضافه کرو :—

ترميم دفعه ۴۳۵

" اور جب کاغذات مثل طلب کیئے جائين تو اوسکے ساتهه حکم هوسکتا هی که اونکے معاينه تک حکم سزا ملتوي رکها جاے اور اگر ملزم قيد مين هو تو ضمانت يا مچلکه پر رها کيا جا ے "

(۲) اسي ضمن کے بعد ذيل کي تشريح اضافه کرو :—

" تشريح — تمام مجسٹريٹ ' علم اس سے که اختيارات سماعت ابتدای يا اختيارات اپيل رکهتے هون ' ضمن هذا کی اغراض کے ليئے سيشن جج سے نيچے سمجهے جاينگے "

(۳) بجاے ضمن (۳) کے ذيل کي ضمن پڑهو :—

" (۳) احکام زير دفعات ۱۴۳ و ۱۴۴ يا کارروايي زير باب ۱۲ يا دفعات ۱۷۶ و ۴۷۶ و ۴۷۶ (الف) و ۴۷۶ (ب) حسب منشا دفعه هذا کارروايي نهين هين "

[۱۰۱] دفعه ۱۰۸ — دفعه ۴۳۶ مين بجاے الفاظ " بجاے حکم ديئے تحقيقات جديد کے " " حکم دے که مقدمه مين مزيد تحقيقات کیجاے " پڑهو

ترميم دفعه ۴۳۶

[۱۰۲] دفعه ۱۰۹ — بجاے " شخص ملزم " کے " کسي شخص کے جسپر کوي جرم لگايا جاے " پڑهو

ترميم دفعه ۴۳۷

[۱۰۳] دفعه ۱۱۰ — ضمن (۲) مين بعد " منتقل کيا جاے " کے " يا جمله مقدمات کي بابت اگر سشن جج کسي عام حکم کي رو سے ايسي هدايت کرے " اضافه کرو

ترميم دفعه ۴۳۸

[۱۰۴] دفعه ۱۱۱ — (۱) ضمن (۱) کے بعد ذيل کي ضمن اضافه کرو :—

ترميم دفعه ۴۶۴

" (۱ الف) دوراننا ايسے معاينه ڈاکٹري اور تحقيقات کے مجسٹريٹ ملزم کي نسبت حسب دفعه ۴۶۶ کارروايي کرسکتا هی "

(۲) ضمن (۲) مين بعد لفظ " وه " کے " اپني تجويز قلمبند کريگا " اضافه کرو

[۱۰۵] دفعه ۱۱۲ — ضمن (۱) مين بجاے " اور اگر اوسکو امر مذکور کا اطمينان هوجاے تو اوسکے مطابق راے صادر کرے اور تب مقدمه کي تجويز ملتوي کردیجائيگي " کے يه الفاظ پڑهو :—

ترميم دفعه ۴۶۵

" اور اگر جوري يا عدالت کا اوسکے فاترالعقلي کي نسبت اطمينان هو تو جج اس واقعه کے

(۲) الفاظ "واسطے ایسی ویسے وارنٹ کے مقرر ہی کہ وہ تاریخ" خارج کرو

[۹۰] **ترمیم دفعہ ۳۹۵**

دفعہ ۹۶ — (۱) ضمن (۱) مین بعد "جو بارہ مہینے سے زیادہ نہو" کے "یا جرمانہ کرے جسکی تعداد ۵۰۰ روپیہ تک ہوسکتی ہی" اضافہ کرو

(۲) ضمن (۲) مین بعد "اوس میعاد سے زیادہ ایام تک قید" کے "یا اوس مقدار سے زیادہ جرمانہ" اضافہ کرو

[۹۱] **ترمیم دفعہ ۳۹۷**

دفعہ ۹۷ — (۱) بعد الفاظ "جو پہلے مرتبہ اسکے لیئے تجویز ہوئی تھی" کے "الا جبکہ عدالت حکم دے کہ سزاے مابعد سزاے ماقبل کے ساتھہی ساتھہ دیجاے" اضافہ کرو

(۲) دفعہ کے آخر مین ذیل کی تشریح اضافہ ہوگی :—

"تشریح — حکم زیر دفعہ ۱۲۳ مشعر اس ہدایت کے کہ کوئی شخص ضمانت نداخل کرنے کے قصور مین قید کیا جاے یا قید مین رکھا جاے حسب منشاے دفعہ ہذا قید کا حکم سمجھا جایگا"

[۹۲] **ترمیم دفعہ ۴۰۱**

دفعہ ۹۸ — (۱) ضمن (۲) کے آخر مین الفاظ "نیز یہ کہ اپنی راے کے ساتھہ ایک باضابطہ نقل مثل مقدمہ کی یا اون کاغذات کی جو مقدمہ کے متعلق موجود ہون ارسال کرے" اضافہ کرو

(۲) ضمن (۵) مین بعد "ملکہ معظمہ" کے "یا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل جب اونکو ایسا استحقاق حاصل ہو" اضافہ کرو

(۳) ضمن (۶) کے بعد ذیل کی تشریح اضافہ کرو :—

"تشریح — جو شخص حسب دفعہ ۱۲۳ قید کیا جاے یا قید مین رکھا جاے حسب منشاے دفعہ ہذا ایک ایسا شخص ہی جسکے واسطے کسی جرم کی پاداش مین حکم سزا صادر ہو"

[۹۳] **ترمیم دفعہ ۴۰۲**

دفعہ ۹۹ — دفعہ ہذا ضمن (۱) ہوگئی جسکے بعد ذیل کی ضمن اضافہ کرو :—

"(۲) دفعہ ہذا مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۴ یا دفعہ ۵۵ کے احکام مین خلل انداز نہوگی"

ترمیم دفعہ ۴۰۶

دفعہ ۱۰۰ — (۱) دفعہ ہذا مین لفظ "نیک چلنی" کے قبل "حفظ امن" اضافہ کرو

(۲) دفعہ کے آخر مین شرط ذیل اضافہ کرو :—

"مگر شرط یہ ہی کہ دفعہ ہذا اون اشخاص سے متعلق نہوگی جنکے خلاف کوئی کارروائی سیشن جج کے پاس حسب دفعہ ۱۲۳ ضمن (۲) یا ضمن (۳ الف) دایر ہو"

دفعہ جدید

دفعہ ۱۰۱ — دفعہ ۴۰۶ کے بعد ذیل کی دفعہ داخل ہوگی :—

اپیل بناراضی حکم انکار ضمانت

"دفعہ ۴۰۶ (الف) — کوئی شخص بناراضی حکم انکار ضمانت زیر دفعہ ۱۲۲ حسب ذیل اپیل کرسکتا ہی —

(الف) بناراضی حکم پریسیڈنسی مجسٹریٹ - ہائی کورٹ مین

(ب) بناراضی حکم مجسٹریٹ ضلع - عدالت سیشن مین

(ج) بناراضی حکم کسی مجسٹریٹ کے جو مجسٹریٹ ضلع نہو - مجسٹریٹ ضلع کے "پاس"

ترمیم دفعہ ۴۰۷

دفعہ ۱۰۲ — ضمن (۱) مین بعد "صادر ہوا ہو" کے "یا جسکے واسطے دفعہ ۳۸۰ کا کوئی حکم یا حکم سزا صادر ہو" اضافہ کرو

ترمیم دفعہ ۴۰۸

دفعہ ۱۰۳ — (۱) بعد "صادر ہوا ہو" کے "یا جسکے واسطے دفعہ ۳۸۰ کا کوئی حکم یا حکم سزا صادر ہو" اضافہ کرو

(۲) بجاے ضمن (الف) کے ذیل کی ضمن پڑھو :—

"(الف) کوئی یورپین برٹش رعایا جو حسب مذکورہ بالا مجرم قرار پاے بجاے عدالت سیشن مین اپیل کرنیکے ہائی کورٹ مین اپیل کرسکتا ہی - اور اگر وہ ایسا کریگا تو کسی دوسرے شخص کی اپیل بھی جسکا مقدمہ اوسکے ساتھہ سنا گیا ہو

(18 - ۱۸)

اور سزا بهي اوسكے ساتهه ملي هو ' هاي كورٹ هي سنيگي "

(۳) ضمن (ب) مين بعد لفظ " اپيل " " كل يا بعض ملزمونكي جنكو اوس مقدمه مين سزا كا حكم هو " اضافه كرو

دفعه جديد

دفعه ۱۰۴ — دفعه ۴۱۵ كے بعد ذيل كي دفعه داخل هوگي :— [۹۷]

خاص حق اپيل بعض صورتونمين

" دفعه ۴۱۵ (الف) — باوجود احكام باب هذا كے ' جب ايك سے زياده اشخاص ايک هي مقدمه مين سزا پائين اور اونمين سے بعض اشخاص ' جنكے متعلق كوي قابل اپيل تجويز يا حكم صادر هو " اپيل كرين تو ايسے جمله يا بعض اشخاص سزايافته كو حق اپيل حاصل هوگا "

ترميم دفعه ۴۱۸

دفعه ۱۰۵ — دفعه ۴۱۸ ضمن (۱) هوگئي جسكے بعد ذيل كي ضمن اضافه كرو :— [۹۸]

" (۲) باوجود كسي چيز كے جو دفعه هذا كي ضمن (۱) يا دفعه ۴۲۳ كي ضمن (۲) مين بيان هوي ' جب كسي جوري كے مقدمه مين كسي شخص كو پهانسي كا حكم هو تو كوي دوسرا شخص جسكو بهي اوسي مقدمه مين سزا ديجاے كسي امر واقعه كي نسبت مثل كسي امر قانوني كے اپيل كرنيكا مجاز هوگا "

ترميم دفعه ۴۲۹

دفعه ۱۰۶ — دفعه ۴۲۹ كے آخر مين ذيل كي شرط اضافه كرو :— [۹۹]

" مگر شرط يه هي كه اگر عدالت اپيل كا كوي جج ايسا چاهے تو اوس اپيل كي سماعت مكرر رهي صاحبان جج مع كسي دوسرے جج كے ' يا اگر چيف جسٹس يا صاحب جوڈيشل كمشنر هدايت كرين ' تو مع تين اور ججون كے كرينگے اور انكا فيصله يا حكم مطابق غلبه آرا كے صادر هوگا "

ترميم دفعه ۴۳۵

دفعه ۱۰۷ — (۱) ضمن (۱) كے آخر مين عبارت ذيل اضافه كرو :— [۱۰۰]

" اور جب كاغذات مثل طلب كيئے جائين تو اوسكے ساتهه حكم هوسكتا هي كه اونكے معاينه تک حكم سزا ملتوي ركها جاے اور اگر ملزم قيد مين هو تو ضمانت يا مچلكه پر رها كيا جاے "

(۲) اسي ضمن كے بعد ذيل كي تشريح اضافه كرو :—

" تشريح — تمام مجسٹريٹ ' عام اس سے كه اختيارات سماعت ابتداي يا اختيارات اپيل ركهتے هون ' ضمن هذا كي اغراض كے ليئے سيشن جج كے نيچے سمجهے جاينگے "

(۳) بجاے ضمن (۳) كے ذيل كي ضمن پڑهو :—

" (۳) احكام زير دفعات ۱۴۳ و ۱۴۴ يا كارروايي زير باب ۱۲ يا دفعات ۱۷۶ و ۴۷۶ و ۴۷۶ (الف) و ۴۷۶ (ب) حسب منشا دفعه هذا كارروايي نهين هين "

ترميم دفعه ۴۳۶

[۱۰۱] دفعه ۱۰۸ — دفعه ۴۳۶ مين بجاے الفاظ " بجاے حكم دينے تحقيقات جديد كے " " حكم دے كه مقدمه مين مزيد تحقيقات كيجاے " پڑهو

ترميم دفعه ۴۳۷

[۱۰۲] دفعه ۱۰۹ — بجاے " شخص ملزم " كے " كسي شخص كے جسپر كوي جرم لگايا جاے " پڑهو

ترميم دفعه ۴۳۸

[۱۰۳] دفعه ۱۱۰ — ضمن (۲) مين بعد " منتقل كيا جاے " كے " يا جمله مقدمات كي بابت اگر سشن جج كسي علم حكم كي رو سے ايسي هدايت كرے " اضافه كرو

ترميم دفعه ۴۶۴

[۱۰۴] دفعه ۱۱۱ — (۱) ضمن (۱) كے بعد ذيل كي ضمن اضافه كرو :—

" (۱ الف) دورانثا ايسے معاينه ڈاكٹري اور تحقيقات كے مجسٹريٹ ملزم كي نسبت حسب دفعه ۴۶۶ كارروايي كرسكتا هي "

(۲) ضمن (۳) مين بعد لفظ " وه " كے " اپني تجويز قلمبند كريگا " اضافه كرو

ترميم دفعه ۴۶۵

[۱۰۵] دفعه ۱۱۲ — ضمن (۱) مين بجاے " اور اگر اوسكو امر مذكور كا اطمينان هوجاے تو اوسكے مطابق راے صادر كرے اور تب مقدمه كي تجويز ملتوي كردنجاويگي " كے يه الفاظ پڑهو :—

" اور اگر جوري يا عدالت كا اوسكے فاترالعقلي كي نسبت اطمينان هو تو جج اس واقعه كے

(19 - ۱۹)

متعلق اپنی تجویز قلمبند کریگا اور مزید کارروائی ملتوی کردیگا اور اگر کوئی جوری طلب کی گئی ہو تو وہ برخاست کردیجائیگی "

[۱۰۶] دفعہ ۱۱۳ — (۱) ضمن (۱) مین بجاے الفاظ " اگر مقدمہ قابل ضمانت ہو"

ترمیم دفعہ ۴۶۶ کے " عام اس سے کہ مقدمہ قابل ضمانت ہو یا نہو " پڑھو

(۲) بجاے ضمن (۲) کے ذیل کی ضمن داخل ہوگی :—

" (۲) اگر مجسٹریٹ یا عدالت کی راے مین مقدمہ قابل ضمانت نہو یا کافی ضمانت داخل نکیجاے تو وہ مجسٹریٹ یا عدالت، جیسی صورت ہو، حکم دیگی کہ ملزم حفاظت مین رکھا جاے کسی ایسی جگہہ پر اور ایسے طریقہ سے جو اوسکے نزدیک مناسب ہو اور اس کی رپورٹ لوکل گورمنٹ مین کیجیگی

مگر شرط یہ ہی کہ —

(الف) پاگل خانہ مین رکھنے کا حکم اونہین قواعد کے مطابق صادر ہوگا جو لوکل گورمنٹ نے حسب ایکٹ مجانین (نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۲) جاری کیے ہون - اور

(ب) لوکل گورمنٹ کو اختیار ہی کہ کسی حکم ضمن (۱) کو بدلدے اور یہ ہدایت کرے کہ وہ شخص جسکے متعلق حکم مذکور صادر ہوا ہو کسی پاگل خانہ مین یا کسی جیل مین یا کسی دوسری حفاظت کی جگہہ رکھا جاے "

[۱۰۷] دفعہ ۱۱۴ — ضمن (۲) مین لفظ " شخص "

ترمیم دفعہ ۴۶۸ جو " ملزم " کے پیشتر ہی نکالدو اور ضمن کے آخر مین الفاظ ذیل اضافہ کرو :—

" اور اگر ملزم فاترالعقل اور جواب دہی کے ناقابل قرار پایا ہو تو اوسکے متعلق دفعہ ۴۶۶ کی کارروائی کیجائیگی "

[۱۰۸] دفعہ ۱۱۵ — (۱) ضمن (۱) مین بجاے

ترمیم دفعہ ۴۷۱ " راے " کے " تجویز " اور بجاے " حراست محفوظ مین رکھاجاے "

کے " رہنے دیا جاے " پڑھو اور بعد " مناسب معلوم ہو " کے " اور اسکی رپورٹ لوکل گورمنٹ مین کردیجائیگی " اضافہ کرو

(۲) ضمن (۱) کے بعد ذیل کی دو شرطین اور ضمن اضافہ کیجاینگی :—

" مگر شرط یہ ہی کہ مجسٹریٹ یا عدالت کو اوپر درخواست کسی رشتہ دار یا دوست ملزم کے اختیار ہی کہ بجاے ملزم کو پاگل خانہ بھیجنے کے یہ حکم دے کہ وہ اوس رشتہدار یا دوست کے حوالہ کیا جاے بشرطیکہ وہ شخص حسب اطمینان مجسٹریٹ یا عدالت کے اس بات کی ضمانت کرے کہ ملزم کی اچھی طرح خبر گیری کریگا اور اوسکو کوئی نقصان خواہ اپنے تئین یا دوسرے کو پہنچانے ندیگا اور جو افسر وہ مجسٹریٹ یا عدالت کی طرفسے مقرر ہوجاے نیز جو اوقات اور مقام مقرر ہوجائین اونکے مطابق ملزم کو معاینہ کے واسطے پیش کریگا

نیز یہ کہ پاگل خانہ مین رکھنے کا حکم اونہین قواعد کے مطابق صادر ہوگا جو لوکل گورمنٹ نے حسب منشا ایکٹ مجانین (نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۲) جاری کیے ہون

(۲) لوکل گورمنٹ کو اختیار ہی کہ کسی حکم ضمن (۱) کو بدلدے اور یہ ہدایت کرے کہ وہ شخص جسکے متعلق حکم مذکور صادر ہوا ہو کسی پاگل خانہ مین یا کسی جیل مین یا کسی دوسری حفاظت کی جگہہ رکھا جاے "

(۳) ضمن (۴) ضمن (۳) ہوگئی

دفعہ ۱۱۶ — بجاے " محبوس ہو " کے " پاگل خانہ بھیجا جاے "

ترمیم دفعہ ۴۷۳ اور بجاے " انسپکٹر جنرل یا معائینان " کے " درصورت ایسے شخص کے جو جیل بھیجا جاے انسپکٹر جنرل جیل اور درصورت ایسے شخص کے جو پاگلخانہ بھیجا جاے اوس پاگلخانہ کے وزیٹر یا اونمین سے کوئی دو وزیٹر " پڑھو

دفعہ ۱۱۷ — بجاے " محبوس ہو " کے " پاگل خانہ بھیجا جاے " اور

ترمیم دفعہ ۴۷۴ بجاے " رہا کیا جاے " کے " چھوڑ دیا جاے " پڑھو اور الفاظ " دفعہ ۴۶۶ یا" خارج کردو

[۱۱۰] دفعہ ۱۱۸ — بجاے " دفعہ ۴۷۵ کے ذیل کي دفعہ داخل ہوگي :—

ترمیم دفعہ ۴۷۵

" دفعہ ۴۷۵ — (۱) اگر کوی رشتہدار یا دوست کسي مجنون کا جسکے متعلق دفعہ ۴۶۶ یا دفعہ ۴۷۱ کا حکم صادر ہو درخواست کرے کہ وہ مجنون اوسکي حفاظت اور خبر گیري مین دیا جاے تو اوپر درخواست اوس رشتہدار یا دوست کے نیز جب حسب اطمینان لوکل گورمنٹ وہ اس امر کي ضمانت کرلے کہ —

مجنون کو اوسکے رشتہدار یادوست کے سپرد کرنا

(الف) کہ اوسکي پوري طرح سے حفاظت کیجایگی اور وہ اپنے تئین یا کسي دوسرے کو کوي نقصان نہ پہونچانے پایگا - اور

(ب) مطابق حکم لوکل گورمنٹ وقت اور مقام مقررہ پر مقررہ افسر کے سامنے معاینے کے لیئے حاضر کیا جایگا - اور

(ج) درصورت ایسے شخص کے جو دفعہ ۴۶۶ کے موافق پاگل خانہ بہیجا گیا ہو یہ کہ وہ حسب طلب مجسٹریٹ یا عدالت کے سامنے حاضر کیا جایگا

تو لوکل گورمنٹ حکم دیسکتي ہی کہ وہ مجنون اوس رشتہدار یا دوست کے حوالہ کیا جاے

(۲) اگر ایسے مجنون سے کوي جرم سرزد ہوا ہو، جسکا مقدمہ بہ سبب اوسکي علالت اور عدم قابلیت جواب دہي کے ملتوي کیا گیا ہو، اور وہ معاینہ کرنے والا افسر جسکا حوالہ ضمن (۱) (ب) مین ہوا مجسٹریٹ کے پاس یا عدالت مین کسي وقت اس امر کي تصدیق کردے کہ وہ شخص اب اپني جوابدہي کے قابل ہی تو مجسٹریٹ یا عدالت اوس رشتہدار یا دوست کو جسکے وہ حوالہ کیا گیا ہو حکم دینگے کہ وہ مجسٹریٹ کے پاس یا عدالت مین پیش کیا جاے اور جب وہ حاضر کیا جاے تو اوسکے متعلق دفعہ ۴۶۸ کي کارروائي کیجایگي اور معاینہ کرنے والے افسر کا سرٹیفکٹ وجہ ثبوت مین لیا جاسکیگا "

[۱۱۱] دفعہ ۱۱۹ — بجاے دفعہ ۴۷۶ کے ذیل کي جدید دفعات داخل ہونگي :—

ترمیم دفعہ ۴۷۶

" دفعہ ۴۷۶ — (۱) جب کسي عدالت دیواني یا مال یا فوجداري کي یہ راے ہو کہ انصاف کے لحاظ سے قرین مصلحت ہی کہ کسي ایسے جرم کي، جسکا ذکر دفعہ ۱۹۵ (۱) (ب) یا (ج) مین ہی اور جسکا ارتکاب اوس عدالت کے سامنے بیان کیا جاے یا جو کسی عدالتي کارروائي کے اثنا مین اوسکے نوٹس مین لایا گیا ہو، تحقیقات کیجاے تو عدالت اوسکے واسطے ایک درخواست تحریري، بدستخط اعلی افسر عدالت کے، قریب ترین مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس جو اوس مقدمہ مین اختیار سماعت رکھتا ہو ارسال کریگي اور اگر وہ جرم غیر قابل ضمانت ہو تو ملزم کو زیر حراست مجسٹریٹ مذکور کے پاس بہیج سکتي ہی ورنہ دیگر صورتونمین حاضري کے واسطے اوس سے کافي ضمانت لیسکتي ہی اور کسي شخص سے مجسٹریٹ مذکور کے پاس حاضر ہونے اور شہادت دینے کا مچلکہ لے سکتي ہی

ضابطہ درصورت مقدمات دفعہ ۱۹۵

ضمن ہذا کي اغراض کے واسطے چیف پریسیڈنسي مجسٹریٹ مجسٹریٹ درجہ اول سمجھا جایگا

(۲) مجسٹریٹ مذکور اوس درخواست پر قانوني کارروائي کریگا اوسیطرح گویا کہ وہ درخواست حسب دفعہ ۲۰۰ گذري اور قلمبند کي گئي

(۳) اگر اوس مجسٹریٹ کو، یا کسي اور مجسٹریٹ کو جسکے پاس مقدمہ منتقل کیا جاے، یہ معلوم ہو کہ اوس فیصلہ سے جسکي عدالتي کارروائي مین معاملہ متنازعہ فیہ پیدا ہوا کوي اپیل ہوي ہی تو اوسکو اختیار ہی کہ اگر مناسب سمجھے مقدمہ کي پیشي کو کسي نوبت پرتا فیصلہ اپیل ملتوي رکھے

دفعہ ۴۷۶ (الف) — درخواست دفعہ ۴۷۶ (۱) کوي عدالت دیسکتي ہی جسکا ذکر دفعہ ۱۹۵ (۱) یا (۳) مین ہی خواہ اپني تحریک سے یا اوس عدالتي کارروائی کے کسي فریق کي درخواست پر جس سے وہ معاملہ متنازعہ فیہ پیدا ہو - اور کوي عدالت درخواست مذکور کرنے سے محض اسوجہ سے ممنوع نہوگي کہ اوسکي عدالت ماتحت نے اوسکے کرنے سے انکار کیا ہو

کون عدالتین درخواست حسب دفعہ ۱۹۵ دیسکتي ہین

تشریح — دفعہ هذا کي اغراض کیواسطے لفظ " فریق " مین بہ تعلق کسي فوجداري کارروائي کے سرکار داخل هی

دفعہ ۴۷۶ (ب) — کوئي شخص جو یا تو کارروائي مذکور کا فریق هو یا ایک ایسا شخص هو جسکے خلاف کوئي درخواست حسب دفعہ ۴۷۶ یا دفعہ ۴۷۶ (الف) گذري هو اور جو اوس کارروائي سے ناراض هو جو کسي عدالت نے دفعات مذکور مین سے کسي کي رو سے کي هو اوسکے بعد سے ایک مہینے کے اندر ایک درخواست اوس عدالت مین دیسکتا هی کہ جہان حسب منشا دفعہ ۱۹۵ (۳) عدالت مذکور کي اپیلین معمولا دایر هوتي هون - اور بنابران عدالت اعلي کو اختیار هی کہ بعد جملہ فریقونکو نوٹس دینے کے هدایت کرے کہ وہ گذري هوي درخواست واپس لیجاے یا خود ایک درخواست متعلق اون جرایم مین سے کسي جرم کے دے جنکا ذکر دفعہ ۱۹۵ (۱) (ب) یا (ج) مین هی اور کوئي اور کارروائي بھي جو عدالت ماتحت حسب دفعہ ۴۷۶ (۱) کرسکتي خود کرے

درخواست عدالت اعلی مین

لفظ " کارروائي کي هو " مین 'جو اسدفعہ مین مستعمل هوا هی' درخواست دینا اور اوس سے انکار کرنا داخل هین "

دفعہ ۱۲۰ — (۱) ضمن (۳) مین بجاے " عمداً غفلت کرے " کے " بلا وجہ موجہ غفلت کرے " پڑھو [۱۱۲]

ترمیم دفعہ ۴۸۸

(۲) اس ضمن کے آخر مین ذیل کي شرط اضافہ کرو :—

" نیز شرط یہ هی کہ کسي رقم واجب زیر دفعہ هذا کي وصولیابي کے واسطے کوئي وارنٹ نہین نکلیگا تاوقتیکہ اوس کے واسطے ایک درخواست عرصہ ایکسال کے اندر اوس تاریخ سے جبکہ وہ رقم واجب هو عدالت مین نہ گذراني جاے "

(۳) ضمن (۷) منسوخ هوگئي

(۴) ضمن (۸) اور (۹) ضمن (۷) اور (۸) هوگئین اور آخرالذکر ضمن مین بجاے " جایز هی کہ ملازم کے مقابل کارروائي کیجاے " کے " کارروائي زیر دفعہ هذا کسي شخص کے خلاف کیجا سکتي هی " پڑھو

دفعہ ۱۲۱ — ضمن (۳) مین بعد " اسیدان سلطنت کے ایکٹ سنہ ۱۸۵۸ " کے " یا ایکٹ حوالگي مجرمان سنہ ۱۹۰۳ (نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۳) " اضافہ کرو

ترمیم دفعہ ۴۹۱

دفعہ ۱۲۲ — (۱) ضمن (۲) مین " هر مقدمہ مین جو عدالت سیشن کو تجویز کے لیئے سپرد کیا جاے " خارج کردو اور بجاے " ریسے مقدمہ " کے " کسي مقدمہ " پڑھو

ترمیم دفعہ ۴۹۲

(۲) اس ضمن کے آخر مین عبارت ذیل اضافہ کرو :—

" اس ضمن مین لفظ " اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ " مین کوئي شخص داخل هی جسکو لوکل گورمنٹ نے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کي خدمات کي انجامدهي کے واسطے مجاز کیا هو "

دفعہ ۱۲۳ — (۱) الفاظ " جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورمنٹ کے حکم سے مقرر هوا هو " خارج کردو

ترمیم دفعہ ۴۹۴

(۲) بعد " دست بردار هو " کے " خواہ عام طور پر یا کسي ایک یا زیادہ جرایم کي نسبت جسکے واسطے اوسپر مقدمہ چلایا جاے " اضافہ کرو

(۳) ضمن (الف) مین قبل " رهاي دیجایگي " کے " جرم یا جرایم مذکور کي نسبت " اضافہ کرو

(۴) اسیطرح ضمن (ب) مین قبل " بري قرار دیا جایگا " کے " جرم یا جرایم مذکور کي نسبت " اضافہ کرو

دفعہ ۱۲۴ — بعد " مخلصي دیجایگي " کے " سواے اوسکے جیسا کہ دفعہ ۱۰۷ (۴) اور دفعہ ۱۱۷ (۳) مین حکم هی " اضافہ کرو

ترمیم دفعہ ۴۹۶

دفعہ ۱۲۵ — ضمن (۱) مین ذیل کي شرط اضافہ کرو :—

ترمیم دفعہ ۴۹۷

" مگر شرط یہ هی کہ عدالت کسي مقدمہ مین، ساتھہ وجوهات تحریري کے ' هدایت کرسکتي هی کہ کوئي شخص جسکي عمر ۱۶ برس سے کم هو یا کوئي عورت یا کوئي بیمار یا کمزور آدمي جسپر کوئي غیر قابل ضمانت جرم لگایا گیا هو حاضر ضامنی پر رها کیا جاے "

(22 - ۲۳)

[۱۱۸ دفعه ۱۲۶ — ضمن (۱) کے بعد ذيل کي ضمن اضافه کرو :—

ترميم دفعه ۵۰۴

" (۱ الف) جب دفعه هذا کي رو سے کميشن کسي چيف پرسيډنسي مجسٹريٹ کے نام جاري هو تو وه اپنے اختيارات و خدمات متعلقه کميشن کو اپنے کسي ماتحت پرسيډنسي مجسٹريٹ کو سپرد کرسکتا هی "

[۱۱۹ دفعه ۱۲۷ — ضمن (۱) مين بعد " بهيجا جاے " کے " يا جسکو تعميل کميشن کي خدمت تفويض کيجاے " اضافه کرو

ترميم دفعه ۵۰۵

[۱۲۰ دفعه ۱۲۸ — ضمن (۶) مين الفاظ " ليکن جس فريق نے مچلکه لکها هو اوسپر حکم هوسکتا هی که کوي نيا ضامن مهيا کرے " خارج کردو اور اس ضمن کے آخر مين ذيل کي ضمن اضافه کرو :—

ترميم دفعه ۵۱۴

" (۷) جب کوي شخص جسنے دفعه ۱۰۶ يا دفعه ۱۱۸ يا دفعه ۵۶۲ کے مطابق ضمانت داخل کي هو کسي ايسے جرم کا مجرم قرار پاے جسکے ارتکاب کي وجه سے اوسکے مچلکه کي شرايط فسخ هوجاتي هون تو ايسا مجرم قرار پانا جب ثابت هوجاے فسخ شرايط کا ثبوت قطعي هوگا - مگر شرط يه هی که هر حال مين جبکه وه شخص اپنے اقرار سے مجرم قرار پاے تو ضامن اس بات کے ثابت کرنيکا مجاز هوگا که ملزم سے جرم مذکور سرزد نهين هوا مگر اسکا بار ثبوت خود ضامن پر هوگا "

[۱۲۱ دفعه ۱۲۹ — دفعه ۵۱۴ کے بعد ذيل کي دو دفعات اضافه هونگي :—

اضافه دفعات جديد

" دفعه ۵۱۴ (الف) — جب کوي ضامن مچلکه ديواليه هو جاے يا فوت هو جاے يا جب کوي مچلکه دفعه ۵۱۴ کي رو سے ضبط هو جاے تو وه عدالت جسکے حکم سے مچلکه ليا گيا هو يا کوي پريسيډنسي مجسٹريٹ يا مجسٹريٹ درجه اول اوس شخص کو جس سے ضمانت طلب کي گئي هو حکم ديسکتا هی که حکم ابتدايي کي هدايت کے مطابق ايک دوسري ضمانت داخل کرے - اور اگر ايسي ضمانت داخل نکيجاويگي تو وه عدالت يا مجسٹريٹ اوسيطرح کارروايي کرنيکا مجاز هوگا که گويا حکم ابتدايي کي تعميل نهين کي گئي

ضابطه درصورت ديواليه يا فوت هوجانے ضامن کے

دفعه ۵۱۴ (ب) — جب وه شخص جس سے کوي عدالت يا افسر مچلکه طلب کرے نابالغ هو تو عدالت يا افسر مذکور اوسکے مچلکه کے عوض مين اوسکے ضامن يا ضامنونکا مچلکه قبول کرسکتا هی "

اگر مچلکه لکهنے والا نابالغ هو

[۱۲۲ دفعه ۱۳۰ — باب ۴۳ مين دفعه ۵۱۷ کے پہلے ذيل کي دفعه اضافه هوگي :—

اضافه دفعه جديد

" دفعه ۵۱۶ (الف) — جب کوي جايداد جسکے متعلق کسي جرم کا ارتکاب يا کسي ارتکاب جرم کے واسطے اوسکا استعمال هونا پايا جاے در اثناے تحقيقات يا تجويز کسي مقدمه کے کسي عدالت فوجداري مين حاضر کيجاے تو عدالت تا قيام تحقيقات يا تجويز مذکور کے اوس جايداد کے حفاظت سے رکهے جانيکي نسبت حکم ديسکتي هی اور اگر وه چيز جلد يا از خود خراب هوجانے والي هو تو بعد قلمبند کرنے شهادت ضروري کے حکم ديسکتي هی که وه فروخت کيجاے ياکوي اور کارروايي اوسکي نسبت کيجاے "

حکم درباره ايسي جايداد کے جو اثناے مقدمه مين عدالت مين پيش کيجاے

[۱۲۳ دفعه ۱۳۱ — (۱) ضمن (۱) مين بعد " تصرف " کے " خواه وه از قسم اوس چيز کے ضايع کر ڈالنے يا ضبط کر لينے يا اوسکو کسي ايسے شخص کے حواله کرنے کے هو جو اوسکے استحقاق کا دعوي کرتا هو " اضافه کرو

ترميم دفعه ۵۱۷

(۲) بجاے ضمن (۳) کے ذيل کي ضمن پڑهو :—

" (۳) جب کوي حکم دفعه هذا کي رو سے صادر هو تو اوسکا اجرا ايک مهينه تک يا در صورت داير هونے اپيل کے تا فيصله اپيل نهين هوگا الا جبکه وه مال از قسم کسي جاندار چيز کے هو يا کوي بگڑنے يا خراب هو جانے والي چيز هو اور نيز حسب استثنا مذکوره ضمن (۴) آينده "

(۳) ضمن (۳) کے بعد ذيل کي ضمن اضافه کرو :—

" (۴) دفعه هذا سے اس امر کي ممانعت نهين هی که کوي عدالت ضمن (۱) کي رو سے

(۲۳ - 23)

کسي مال کو اوس شخص کے حواله نکرے جو اوسکے استحقاق کا دعوي رکھتا هو بشرطیکه وه ایك مچلکه ساتهه یا بغیر ضمانت کے حسب اطمینان عدالت اس امر کا لکھدے که اگر دفعه هذا کا حکم کسي صورت سے ترمیم پاے یا اپیل مین منسوخ کیا جاے تو وه اوس مال کو عدالت مین حاضر کردیگا "

[۱۲۴] دفعه ۱۳۲ — (۱) ضمن (۱) مین بعد " جبر مجرمانه " کے هر دو جگهه " یا نمایش جبر مجرمانه یا تخویف مجرمانه " اضافه کرو

ترمیم دفعه ۵۲۲

(۲) اسي ضمن مین بعد " اگر مناسب سمجھے " کے " شخص مذکور کو سزا دیتے وقت یا کسي وقت تاریخ سزادہي سے ایك مہینه کے اندر " اضافه کرو

(۳) ضمن (۲) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه کرو :—

" (۳) دفعه هذا کا حکم کوي عدالت اپیل یاکوي هائیکورٹ به صیغه نگراني صادرکرسکتي هی "

[۱۲۵] دفعه ۱۳۳ — دفعه هذا مین " مجسٹریٹ کي راے مین " کے پیشتر لفظ " اگر " اور " مالک کا فایده مترتب هو " کے بعد " یا اُس چیز کي قیمت دس روپیه سے کم هو " اضافه کرو

ترمیم دفعه ۵۲۵

[۱۲۶] دفعه ۱۳۴ — (۱) ضمن (۱) کي ضمن تحتي دوم اور سوم مین لفظ " فوجداري " بعد " مقدمه " کے هر دو جگهه اور ضمن تحتي دوم مین " ایسے " قبل " مقدمات " کے خارج کردو

ترمیم دفعه ۵۲۶

(۲) ضمن (۶) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه کرو :—

" (۶ الف) جب کوي درخواست دفعه هذا نامنظور یا خارج کیجاے تو هائیکورٹ حکم دیسکتي هی که جسقدر خرچه کسي شخص کا اوس درخواست کے جوابدهي مین هوا هو اوسکو درخواست دهنده ادا کریگا - اور جمله اس قسم کا خرچه مثل جرمانه کے وصول کیا جایگا "

(۳) ضمن (۸) کے بدله مین ذیل کي ضمن پڑھو :—

" (۸) اگر کسي مقدمه یا تحقیقات کي سماعت ' یا سماعت اپیل ' شروع هونیسے پہلے پیروکار سرکار یا مستغیث یا ملزم عدالت کو ' جسمین وه مقدمه یا اپیل دایر هو ' نوٹس دے که وه اوسمین ایك درخواست دفعه هذا کے مطابق دینا چاهتا هی تو قبل اسکے که ملزم کي جوابدهي یا اپیل کي سماعت شروع کیجاے عدالت مقدمه یا اپیل کو اوتني مدت کے واسطے ملتوي کردیگي جس سے کافي موقع درخواست مذکور کي سماعت اور فیصلے کا دیا جاے

مگر شرط یه هی که اگر ایسي صورت مین ملزم بعد اپني جوابدهي شروع کردینے کے ' بربنا وجوه مذکوره ضمن (۱) (الف) ' هائیکورٹ مین انتقال مقدمه کي درخواست دینا چاهے تو وه فوري التوا کا مستحق هوگا بشرطیکه ایك مچلکه خواه ساتهه یا بغیر ضمانت کے تاریخ درخواست سے ۱۵ دنکے اندر لکھدے اور اوسکے ساتهه ایك افیڈیوٹ اپنا یا اپنے وکیل کا جسمین که وجوهات درخواست پوري طور پر بیان کیگئي هین داخل کرے

باوصف کسي چیز کے جو اوپر بیان هوي ' سشن جج کسي مقدمه کو ضمن هذا کي رو سے ملتوي نهین کریگا اگر اوسکے نزدیک مستغیث یا ملزم کو ' جیسي صورت هو ' کافي موقع درخواست دینے کا ملا هو مگر اوسنے بلاوجه موجهه اوس سے فایده نه اوٹھایا هو "

دفعه ۱۳۵ — ضمن (۱) مین " فوجداري " بعد " مقدمه " کے هرجگهه خارج کردو

ترمیم دفعه ۵۲۷

دفعه ۱۳۶ — (۱) ضمن (۲) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه کرو :—

ترمیم دفعه ۵۲۸

" (۲ الف) کوي چیف پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایك عام یا خاص حکم کے ذریعه سے اپنے ماتحت کسي مجسٹریٹ کو اختیارات ذیل دیسکتا هی -

(الف) اختیار منتقل کرنے کسي مقدمه کا جو خود اوسنے یا اوسکے چیف پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ماتحت کسي مجسٹریٹ نے سنا هو ' یا جسکي کارروائي اوسکے یہاں زیر تجویز هو

(24 - ۲۴)

کسي دوسرے مجسٹریٹ کے پاس جو اوسکي سماعت اور فیصلہ کا مجاز ہو - اور

(ب) اختیار واپس لینے کسي مقدمہ کا کسي مجسٹریٹ کے پاس سے جو اوس چیف پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا ماتحت ہو اور اوسکا فیصلہ خود آپ کرنے کا

مگر شرط یہ ہی کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سواے مجسٹریٹ درجہ اول کے اور کسیکو اختیار ضمن ہذا مقدمات منتقل کرنے یا واپس لینے کا نہین دیگا "

(۲) ضمن (۴) کي جگہہ ذیل کی ضمن پڑھو :—

" (۴) گاون کا مُکھیا زیر مدراس ریگولیشن نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۱۶ یا ایضاً نمبر ۴ سنہ ۱۸۲۱ ' اغراض دفعہ ہذا کے واسطے ' ایک مجسٹریٹ ہی "

دفعہ ۱۳۷ — (۱) بجاے ضمن (ب) کے ذیل کي ضمن پڑھو :— [۱۱

ترمیم دفعہ ۵۳۷

" (ب) بوجہ بیضابطگي کسي حکم زیر دفعہ ۱۹۶ یا ۱۹۶ (الف) یا بیضابطگي کسي کارروای زیر دفعہ ۴۷۶ و ۴۷۶ (الف) و ۴۷۶ (ب) کے "

(۲) ضمن (د) مین لفظ " عدم منظوري " بعد " بیضابطگي " کے خارج کردو

(۳) اسدفعہ کی تمثیل بھي خارج کردو

دفعہ ۱۳۸ — دفعہ ہذا مین " اِنڈِیجیمنٹ (فردقی) " بجاے " ڈسٹرس " کے پڑھو [لفظ " فردقي " پیشتر سے ترجمہ مین موجود ہی] ۱ الف]

ترمیم دفعہ ۵۳۸

دفعہ ۱۳۹ — دفعہ ۵۳۹ کے بعد ذیل کي دفعات اضافہ کرو :— [۱۳

دفعہ جدید

" دفعہ ۵۳۹ (الف) — (۱) جب کسي تحقیقات یا تجویز یا اپیل یا دیگر کارروای کے اثنا مین کوي درخواست مجموعہ ہذا کي رو سے کسي عدالت مین گذرے اور اوسمین کسی ملازم سرکاري کے چالچلن کے نسبت کچھہ بیان کیا جاے تو سایل بیان واقعہ مندرجہ درخواست کا ثبوت بذریعہ ایک افیڈیوٹ کے دیسکتا ہی اور عدالت کو اختیار ہی کہ اگر مناسب سمجھے واقعات مذکور کا ثبوت لیئے جانیکا حکم دے - مگر شرط یہ ہی

افیڈیوٹ نسبت چالچلن ملازم سرکاري

کہ کوي ملزم دفعہ ہذا کا افیڈیوٹ کرنے پر مجبور نہین کیا جایگا

جو افیڈیوٹ دفعہ ہذا کي رو سے سواے ہایکورٹ کے کسي دوسري عدالت کے واسطے کیا جاے وہ بحلف یا بہ اقرار صالح دفعہ ۵۳۹ کے مطابق یا کسي مجسٹریٹ کے سامنے کیا جاسکتا ہی

افیڈیوٹ دفعہ ہذا مین صرف وہي واقعات دفعہوار بیان ہونگے جنکو سایل اپنے علم و یقین سے ثابت کرسکتا ہو - نیز ایسے واقعات بھي جنکو وہ بربناے وجوہ باور کرتا ہو مگر اس آخري صورت مین سایل کو اپنے یقین کي وجوہ صاف طور پر تحریر کرنا ہونگي

(۲) عدالت کسي ہتک آمیز اور غیر متعلق واقعہ کو افیڈیوٹ سے خارج کرسکتي ہی یا اوسمین ترمیم کرسکتی ہی

(۳) جو شخص دفعہ ہذا کا افیڈیوٹ کرے عدالت اوسکو حکم دیسکتی ہی کہ سوالات جرح کے واسطے عدالت مین طلب کیا جاے

دفعہ ۵۳۹ (ب) — (۱) کوي جج یا مجسٹریٹ تحقیقات یا تجویز یا اپیل یا دیگر کارروای کي کسي نوبت پر بعد فریقین کو نوٹس دینے کے کسي موقع کا معاینہ کرسکتا ہی جسکي نسبت بیان کیا جاے کہ کسي جرم کا ارتکاب وہان ہوا ' یا کسي دوسري جگہہ کا بھي جسکا معاینہ اوسکي راے مین اسوجہہ سے ضروري ہو کہ جو شہادت اوس تجویز یا تحقیقات مین دیگئی ہو اچھي طرح سمجھہ مین آسکیگي اور اوسکو لازم ہی کہ ایک یادداشت واقعات متعلقہ کي جو اوس مقام مین نظر آوین فوراً قلمبند کرلے

معاینہ موقع

(۲) یہ یادداشت مثل مقدمہ کے شامل رہیگي اور اگر پبلک پراسیکیوٹر یا مستغیث یا ملزم اوسکي نقل چاہیگا تو دیجایگی

مگر شرط یہ ہی کہ ایسے مقدمات مین جن مین تجویز بذریعہ جوري یا اسیسرونکے ہو جج دفعہ ہذا کے مطابق کارروای نہین کریگا تاوقتیکہ ممبران جوري یا اسیسرون نے دفعہ ۲۹۳ کے مطابق اوس موقع کا معاینہ نہ کیا ہو "

(25 - ۲۵)

[۱۳۱] دفعه ۱۴۰ — دفعه ۵۴۰ کے بعد ذیل کي دفعه اضافه هوگي :—

دفعه جدید

"دفعه ۵۴۰ (الف) — (۱) اگر کسي تحقیقات یا تجویز مین دو یا زیاده ملزم عدالت کے سامنے هون اور جج یا مجسٹریٹ کا ' برنباے رجوه تحریري ' اطمینان هو که اونمین سے ایك یا زیاده ملزم عدالت مین ٹهیرنے کے قابل نهین هین تو حکم هوسکتا هی که اگر ایسے ملزم یا ملزمون کي طرفسے کوي وکیل پیروکار هو تو وه عدالت کے حاضري سے معاف کیئے جائین اور مقدمه اونکي عدم موجودگي مین چلایا جاے نیز یه که کسي نوبت مابعد مین حکم هوسکتا هی که وه عدالت مین حاضر کیئے جائین

تحقیقات اور تجویز ملزم کي عدم موجودگي مین

(۲) اگر ایسے ملزم کي طرف سے کوي وکیل پیروکار نهو یا جج یا مجسٹریٹ ملزم کی حاضري کو ضروري سمجھے تو اوسکو اختیار هی که اگر مناسب سمجھے ' وجوه تحریري کیساتھ تحقیقات یا مقدمه کو ملتوي کردے یا یه حکم دے که ایسے ملزم کا مقدمه علیحده کیا جاے "

[۱۳۲] دفعه ۱۴۱ — دفعه هذا مین الفاظ " بعد حصول منظوري نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے " خارج کردو

ترمیم دفعه ۵۴۴

[۱۳۳] دفعه ۱۴۲ — (۱) ضمن (ب) کي جگهه ذیل کي ضمن پڑهو :—

ترمیم دفعه ۵۴۵

" (ب) اوس هرجه یا نقصان کے معاوضه کي ادائي مین جو ارتکاب جرم کي وجه سے هواهو جبکه کافي معاوضه عدالت کي راے مین اوس شخص کو کسي مقدمه دیواني کے ذریعه سے ملسکتا هو "

(۲) ضمن (ب) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه کرو :—

" (ج) جب کسي شخص پر جرم سرقه یا تصرف بیجا مجرمانه یا خیانت مجرمانه یا دغا یا مال مسروقه کو مال مسروقه جانکر یا جاننے کي وجه رکھکر لینے یا رکھنے کا لگایا جاے تو کسي شخص کو جسنے وه چیز نیک نیتي سے خریدي هو اوسکے نقصان کا معاوضه دینے مین - اگر وه چیز اوس شخص کو واپس دیجاے جو اوسکا مستحق هو "

[دفعه ۱۴۳ — دفعه ۵۴۶ کے بعد ذیل کي دفعه اضافه هوگي :—

دفعه جدید

"دفعه ۵۴۶ (الف) — (۱) جب کوي مقدمه غیر قابل دست اندازي پولیس عدالت کے سامنے آے اور عدالت اوسمین ملزم کو سزا دے تو علاوه اوس سزا کے جو ملزم کو دیجاے عدالت اوسکو حکم دیگي که رقوم ذیل مستغیث کو ادا کرے —

مقدمات غیر قابل دست اندازي پولیس مین فیس کي ادائي کا حکم

(الف) جو فیس مستغیث نے سوال پر یا اپنے بیان کیواسطے دي هو (اگر ایسي فیس دینا پڑي هو) - اور

(ب) جو فیس مستغیث نے بابت تعمیل پروسس گواهان یا ملزم کے اداکي هو

(۲) حکم زیر دفعه هذا کوي عدالت اپیل یا هایکورٹ بصیغه نگراني کسي مقدمه مین صادر کرسکتي هی اگر حاکم مذکور عدالت ابتدائي سے سهواً رهگیا هو "

[دفعه ۱۴۴ — بعد " واجب الادا هو " کے " اگر اوسکے واسطے دوسري نهج کا حکم نهو " اضافه کرو

ترمیم دفعه ۵۴۷

[دفعه ۱۴۵ — دفعه ۵۵۹ کے بعد ذیل کي دفعه اضافه هوگي :—

دفعه جدید

" دفعه ۵۵۹ (الف) — (۱) بپابندي دیگر دفعات ایکٹ هذا کے ' ججون اور مجسٹریٹون کے اختیارات و خدمات کو اونکے جانشین عهده انجام دینگے

مجسٹریٹون اور ججون کے جانشین عهده

(۲) اگر کسي مجسٹریٹ کے جانشین کے نسبت شبهه واقع هو تو پریسیڈنسي ٹاون مین چیف پریسیڈنسي مجسٹریٹ اور دیگر مقامات مین رهانکا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حکم تحریري کے ذریعه سے تجویز کردیگا که کون مجسٹریٹ اغراض ایکٹ هذا یا کسي کارروائي یا حکم زیر ایکٹ هذا کے واسطے اوس مجسٹریٹ کا جانشین عهده سمجھا جایگا

(٢٦ - 26)

(٣) اگر کسي اڈيشنل يا اسسٹنٹ سشن جج کے جانشين کي نسبت شبهه واقع هو تو سشن جج حکم تحريري کے ذريعه سے تجويز کرديگا که کون شخص اغراض ايکٹ هذا يا کسي کارروائي يا حکم زير ايکٹ هذا کے واسطے اوس اڈيشنل يا اسسٹنٹ سشن جج کا جانشين عهده سمجها جايگا "

[١٢ دفعه ١۴٦ — دفعه ٥٦١ کے بعد ذيل کي دفعه اضافه هوگي :—

دفعه جديد

" دفعه ٥٦١ (الف) — مجموعه هذا کي کسي دفعه سے هائيکورٹ کے اون اختيارات اصلي مين کوي فرق نهين آيگا جو ايسے احکام صادر کرنيکي نسبت اوسکو حاصل هين جو کسي حکم ايکٹ هذا کو موثر کرنيکے واسطے يا کسي عدالت کے حکمنامه کو بيجا استعمال سے روکنے کے واسطے صادر کيے جاسکتے هين "

هائيکورٹون کے اختيارات اصلي

[١٣ دفعه ١۴٧ — دفعه ٥٦٢ کے بدله مين ذيل کي دفعه داخل هوگي :—

ترميم دفعه ٥٦٢

" دفعه ٥٦٢ — (١) جب کسي مقدمه مين کسي شخص کو کسي ايسے جرم کي سزا ديجاے جسکے واسطے تين سال سے زياده کي قيد مقرر نهو يا کسي ايسے جرم کي جسکے واسطے مجموعه تعزيرات هند کي دفعه ٣١٧ يا ٣٢٥ يا ٣٣٥ يا ٣٨٠ يا ٣٨١ يا ۴٢٠ کے بموجب سزا هوسکتي هي ' اور وه شخص سابق کا سزا يافته نهو تو اگر عدالت ملزم کي عمر يا چالچلن يا حالات سابق نيز وه حالات که جنمين ارتکاب جرم هوا هو ان سب کا لحاظ کرکے مناسب سمجهے که ايسا مجرم چهوڑ دیے جانيکے قابل هي بشرطيکه وه نيک چلن رهنيکا وعده کرے تو عدالت بجاے سزا تجويز کرنيکے حکم ديسکتي هي که وه چهوڑ ديا جاے اگر وه ايک مچلکه ساتهه يا بغير ضمانت کے لکهدے که جب کبهي عدالت اوسکو عرصه مقرره عدالت (جو تين سال سے زياده نهوگا) کے اندر طلب کريگي تو وه حاضر هوگا اور سزا کو قبول کريگا اور اس عرصه مين کسي قسم کا فتنه و فساد نکريگا اور نيک چلن رهيگا

عدالت کا اختيار بعض مجرمون کو چهوڑ دينے کي نسبت

مگر شرط يه هي که جب کوي مجسٹريٹ درجه سوم يا مجسٹريٹ درجه دوم ' جسکو لوکل گورمنٹ سے اس باره خاص مين اختيار نه ملا هو کسي مجرم اول کو سزا دے مگر اوسکي راے مين اختيارات دفعه هذا ايسے مجرم کے واسطے استعمال هونا چاهيے تو اپني راے تحريري مع کارروائي مقدمه کے کسي مجسٹريٹ درجه اول يا سب ڈيويژنل مجسٹريٹ کے پاس ارسال کريگا اور ملزم کا چالان کرديگا يا اوس سے حاضر ضامني طلب کريگا اور مجسٹريٹ موصوف ايسے مقدمه کو حسب دفعه ٣٨٠ فيصل کريگا

(٢) حکم دفعه هذا کسي عدالت اپيل يا هائيکورٹ سے بصيغه نگراني صادر هوسکتا هي

(٣) جب کسي مجرم کي نسبت دفعه هذا کا حکم صادر هو تو هائيکورٹ کو اختيار هي که اپيل داير هونے پر ' جب عدالت مذکور مين اپيل داير کرنيکا حق هو ' يا اپنے اختيارات نگراني کي رو سے حکم مذکور منسوخ کرکے مجرم کو اوسکے بدله مين قانون کے بموجب سزا دے

مگر شرط يه هي که جب حکم دفعه هذا کو کسي مجسٹريٹ نے سواے دفعه ٣۴ کسي دوسري دفعه کے بموجب صادر کيا هو تو هائيکورٹ ضمن هذا کي رو سے اوس سزا سے زياده مجرم کے واسطے تجويز نهين کريگي جو کوي پريسيڈنسي مجسٹريٹ يا مجسٹريٹ درجه اول تجويز کرسکتا '

(۴) احکام دفعه ١٢٢ اوس کل ضمانت سے جو دفعه هذا کے بموجب ديجاے ' جهانتک ممکن هوگا ' متعلق هونگے "

[١٣٨] دفعه ١۴٨ — دفعه ٥٦٥ کے بدله مين ذيل کي دفعه داخل هوئي :—

ترميم دفعه ٥٦٥

" دفعه ٥٦٥ — (١) جب کسي شخص کو —

اعلان جاے سکونت اشخاص سزا يافته

(الف) کسي عدالت واقع برٹش انڈيا سے کسي جرم زير دفعه ٢١٥ يا ۴٨٩ (الف) يا ۴٨٩ (ب) يا ۴٨٩ (ج) يا ۴٨٩ (د) مجموعه تعزيرات هند يا کسي جرم زير باب ١٢ يا باب ١٧ مجموعه مذکور کيواسطے ٣ سال يا زياده کي قيد کي سزا سابق مين ملچکي هو ' يا

(ب) کسي عدالت يا اجلاس واقع کسي رياست هندوستاني سے ' جو نواب گورنر

(27 - ۲۷)

جنرل بهادر باجلاس کونسل یا کسي لوکل گورمنٹ کے عام یا خاص حکم کے بموجب عمل کرتا هو ' کسي جرم کے واسطے سابق مین سزا ملچکي هو جو اگر برٹش انڈیا مین واقع هوتا تو مجموعه تعزیرات هند کي مذکوره بالا دفعات یا ابواب کے بموجب اوتنے هي اور اوسي قسم کي سزا اوسمین دیجاتي

اور پهر اوسي قسم کے جرم کیواسطے ' یا جسکي سزا انهي دفعات یا ابواب تعزیرات هند کي رو سے هوسکتي هو ' کسي هاي کورٹ یا عدالت سیشن یا پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا سب ڈیوژنل مجسٹریٹ یا کسي مجسٹریٹ درجه اول سے تین سال یا زیاده کي سزا اوسکو ملے تو عدالت یا مجسٹریٹ کو اختیار هی که اگر مناسب سمجھے بروقت صدور حکم قید یا کالا پاني کے یه حکم بهي دے که مجرم اپني جاے سکونت سے نیز اگر اوسمین کچهه تغیر تبدل واقع هو یا جبکه وه وهان سے غیر حاضر هو تاریخ اختتام سزا سے پانچ سال تک بعد رهاي پانے کے برابر مطلع کرتا رهے

(۲) اگر اپیل پر یا کسي نهج سے حکم سزا منسوخ هوجاے تو حکم نسبت اعلان جاے سکونت بهي منسوخ هوجایگا

(۳) نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي اجازت سے لوکل گورمنٹ قواعد زیر دفعه هذا نسبت اعلان یا تبدیلي جاے سکونت اشخاص سزا یافته کے جاري کرسکتي هی

(۴) حکم زیر دفعه هذا کسي عدالت اپیل یا هائیکورٹ سے بهي بصیغه نگراني صادر هوسکتا هی

(۵) جس شخص پر دفعه هذا کا حکم صادر هو اور وه کسي قاعده متعلقه حکم مذکور کي تعمیل مین غفلت کرے یا اوس سے انکار کرے اوسکو تین مهینه کي قید یا پانسو روپیه جرمانه یا دونون سزائین هوسکتي هین

(۶) جس شخص پر کسي قاعده مذکوره بالا کي خلاف ورزي کا جرم عاید هو اوسکا مقدمه اوس ضلع مین جسمین اوسکا آخري بتلایا هوا مقام سکونت واقع هو کوي مجسٹریٹ مجاز سن سکیگا "

ترمیم ضمیمه دوم

دفعه ۱۴۹ — ضمیمه دوم مین ذیل کي [illegible] ترمیمین هونگی :—

(۱) کالم ۱ مین نمبر " ۴۰۵ " جو درمیان [illegible] " ۴۰۴ " اور " ۴۰۶ " کے هی خارج کردو

(۲) کالم ۳ مین بمقابله دفعه ۲۱۳ کے " [illegible] وارنٹ گرفتار نهین کرسکتا " کي جگهه " ایضاً " پڑهو [illegible]

(۳) کالم ۳ مین بمقابله دفعه ۲۱۴ کے " ایضاً " [illegible] کي جگهه " بغیر وارنٹ گرفتار نهین کرسکتا " پڑهو [illegible]

(۴) کالم ۳ مین بمقابله دفعه ۲۱۵ " ایضاً " [illegible] کي جگهه " بغیر وارنٹ گرفتار کرسکتا هی " پڑهو [illegible]

(۵) کالم ۳ مین بمقابله دفعه ۲۱۶ " بغیر [illegible] وارنٹ گرفتار کرسکتا هی " کي جگهه " ایضاً " پڑهو [illegible]

(۶) کالم ۳ مین بمقابله دفعه ۳۷۴ " ایضاً " [illegible] کي جگهه " بغیر وارنٹ گرفتار نهین کرسکتا " پڑهو [illegible]

(۷) کالم ۵ مین بمقابله دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ [illegible] و ۱۲۰ کے " اگر جرم کا ارتکاب نهوا هو " کے مقابله [illegible] مین بجاے " ایضاً " اور " اگر وه جرم جسمین [illegible] اعانت کي گئي هو قابل ضمانت هو الخ " کے [illegible] " قابل ضمانت " پڑهو - اور اوسي کالم مین بمقابله [illegible] " اوس جرم کے ارتکاب کي تدبیر کا مخفي کرنا [illegible] جسکي سزا قید هی اگر جرم کا ارتکاب هوا هو " [illegible] بجاے " ایضاً " کے " اگر وه جرم جسمین [illegible] اعانت کي گئي هو قابل ضمانت هو الخ " پڑهو [illegible]

(۸) کالم ۵ مین بمقابله دفعه ۳۶۳ بجاے [illegible] " غیر قابل ضمانت " کے " قابل ضمانت " [illegible] اور اوسي کالم مین بمقابله ۳۶۴ بجاے " ایضاً " [illegible] کے " غیر قابل ضمانت " پڑهو

(۹) کالم ۵ مین بمقابله دفعه ۴۷۷ (الف [illegible] بجاے " ایضاً " " قابل ضمانت " پڑهو

(۱۰) کالم ۵ مین بمقابله دفعه ۴۹۵ بجاے [illegible] " غیر قابل ضمانت " " ایضاً " پڑهو

(۱۱) کالم ۵ مین بمقابله دفعه ۴۹۷ بجاے [illegible] " قابل ضمانت " " ایضاً " پڑهو

(۱۲) کالم ۶ مین بمقابله دفعات ۳۴۳ و ۳۴۶ [illegible] و ۳۵۷ بجاے " راضي نامه نهین هوسکتا " [illegible] " ایضاً " " ایضاً " کے " عدالت کي اجازت سے [illegible] راضي نامه هوسکتا هی " پڑهو اور اوسي کالم مین [illegible]

بمقابله دفعه ۳۴۴ و ۳۴۷ بجاے " ایضاً " کے " راضي نامه نهین هوسکتا " پڑهو

(۱۳) کالم ۶ مین بمقابله دفعه ۴۳۰ بجاے " ایضاً " کے " عدالت کي اجازت سے راضي نامه هوسکتا هی " اور اوسي کالم مین بمقابله دفعه ۴۳۱ بجاے " ایضاً " کے " راضي نامه نهین هوسکتا " پڑهو

(۱۴) کالم ۶ مین بمقابله دفعه ۴۵۱ بجاے " راضي نامه نهین هوسکتا " کے " عدالت کی اجازت سے راضي نامه هوسکتا هی " اور اوسي کالم مین اوسکے نیچے بجاے " ایضاً " کے " راضي نامه نهین هوسکتا " پڑهو

(۱۵) کالم ۶ مین بمقابله دفعه ۵۰۹ بجاے " ایضاً " کے " عدالت کي اجازت سے راضي نامه هوسکتا هی " اور اوسي کالم مین بمقابله دفعه ۵۱۰ بجاے " ایضاً " کے " راضي نامه نهین هوسکتا " پڑهو

(۱۶) کالم ۷ مین بمقابله دفعه ۴۷۷ (الف) بجاے " ایضاً " کے " قید دونوں قسمون مین سے کسي قسم کي ۷ برس تک یا جرمانه یا دونون سزائین " پڑهو

(۱۷) کالم ۸ مین بمقابله دفعه ۲۹۴ بجاے " ایضاً " کے " کوئي مجسٹریٹ " پڑهو

(۱۸) کالم ۸ مین بمقابله دفعه ۳۱۷ بجاے " ایضاً " کے " عدالت سشن یا پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجه اول " پڑهو

(۱۹) کالم ۸ مین بمقابله دفعه ۳۱۸ بجاے " عدالت سشن یا پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجه اول " کے " ایضاً " پڑهو

(۲۰) کالم ۸ مین بمقابله دفعه ۳۲۷ بجاے " عدالت سشن " کے " ایضاً " اور اوسي کالم مین بمقابله دفعه ۳۲۸ بجاے " ایضاً " کے " عدالت سشن " پڑهو

(۲۱) کالم ۸ مین بمقابله دفعه ۳۶۸ بجاے " ایضاً " کے " عدالت سشن یا پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجه اول " اور اوسي کالم مین بمقابله دفعه ۳۶۹ بجاے " عدالت سشن یا پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجه اول " کے " ایضاً " پڑهو

(۲۲) کالم ۸ مین بمقابله دفعه ۴۷۷ (الف) بجاے " ایضاً " کے " عدالت سشن یا پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجه اول " پڑهو

(۲۳) کالم ۸ مین بمقابله دفعه ۴۹۴ بجاے " ایضاً " کے " عدالت سشن یا پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجه اول " اور اوسي کالم مین بمقابله دفعه ۴۹۵ بجاے " ایضاً " کے " عدالت سشن " پڑهو

(۲۴) اس ضمیمه کے آخري اندراج کے دوسرے کالم مین بجاے " اگر ایک سال سے کم قید یا صرف جرمانه کي سزا کے لایق هو " کے " اگر ۶ مهینے سے زیاده مگر ایک سال سے کم قید کي سزا کے لایق هو " پڑهو اور اوسکے نیچے اندراج ذیل اضافه کرو :—

	اگر ۶ مهینے سے کم قید یا صرف جرمانه کي سزا کے لایق هو	ایضاً	ایضاً	ایضاً	عدالت کي اجازت سے راضي نامه هوسکتا هی	......	ایضاً

دفعه ۱۵۰ — اس ضمیمه مین ذیل کي ترمیمین هونگي :— [۱۳۰]

ترمیم ضمیمه سوم

(۱) معمولي اختیارات مجسٹریٹ درجه سوم مین —

(ا) نمبر (۵) مین بعد " اختیار قرقي و نیلام مال " کے " اور فیصله دعاوي متعلقه جایداد مقروقه " اضافه کرو

(۲) نمبر (۱۴) کے بعد ذیل کا نمبر اضافه کرو :— " (۱۴ الف) اختیار التواے اجراے پروسس - دفعه ۲۰۲ "

(۲۹ - 29)

(۳) نمبر (۱۸) کے آخر مین " اور اختیار در خصوص طلبي ضمانت جدید - دفعه ۱۴ع (الف) " اضافه کرو

(۴) نمبر (۱۸) کے بعد ذیل کا نمبر اضافه کرو :— " (۱۸ الف) اختیار صدور حکم نسبت حفاظت و مصرف جایداد درائناے تحقیقات یا تجویز - دفعه ۵۱۶ (الف) "

(۵) نمبر (۲۰) مین الفاظ " جو جلد خراب هوجانیکے لایق هون " خارج کردو

(۶) نمبر (۲۰) کے بعد ذیل کے نمبر اضافه کرو :— " (۲۱) اختیار درباره افیدیوٹ به تائید درخواست - دفعه ۵۳۹ (الف) اور (۲۲) اختیار درباره معاینه موقع - دفعه ۵۳۹ (ب) "

(۲) معمولي اختیارات مجسٹریٹ درجه دوم مین نمبر (۳) خارج کرکے نمبر (۴) کو نمبر (۳) کردو

(۳) معمولي اختیارات مجسٹریٹ درجه اول مین —

(۱) درمیان نمبر (۶) اور (۷) کے ذیل کا نمبر اضافه کرو :— " (۶ الف) اختیار صدور حکم نسبت امور باعث تکلیف عام مقامي کے - دفعه ۱۳۳

(۲) درمیان نمبر (۷) اور (۸) کے ذیل کا نمبر اضافه کرو :— " (۷ الف) اختیار متعلق تحقیقات وجه مرگ - دفعه ۱۷۴ "

(۳) نمبر (۱۲) کے بعد ذیل کا نمبر اضافه کرو :— " (۱۲ الف) اختیار طلبي ضمانت جدید - دفعه ۵۱۴ الف "

(۴) نمبر (۱۳) کے بعد ذیل کا نمبر اضافه کرو :— " (۱۴) اختیار صدور حکم نسبت اسکے که رهاي یافته مجرم اپني جاے سکونت سے مطلع کرتے رهین - دفعه ۵۶۵ "

(۴) معمولي اختیارات سب ڈیویژنل مجسٹریٹ مین —

(۱) سرخي کي عبارت مین " مجسٹریٹ " کے بعد " مقرره زیر دفعه ۱۳ " اضافه کرو

(۲) نمبر (۴) و (۱۰) و (۲۰) خارج کردو

(۵) معمولي اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نمبر (۹) مین " نیک چلني " کے پیشتر " حفظ امن " اضافه کرو

ترمیم ضمیمه چهارم

دفعه ۱۵۱ — (۱) اختیارات مجسٹریٹ درجه اول عطاکرده لوکل گورمنٹ مین نمبر (۳) اور (۹) اور (۱۴) خارج کردو

(۲) اختیارات مجسٹریٹ درجه اول عطا کرده ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مین نمبر (۳) خارج کردو

(۳) اختیارات مجسٹریٹ درجه سوم عطا کرده لوکل گورمنٹ مین نمبر (۲) اور (۶) اور ایضاً عطاکرده ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مین نمبر (۲) خارج کردو

ترمیم ضمیمه پنجم

دفعه ۱۵۲ — (۱) فارم (۶) مین —

(الف) " حکم قرقي بابت جبراً حاضر کرانے گواه " مین بجاے " اشتهار جاري کیا گیا تها " کے " اشتهار جاري هوا یا جاري هورها هی " پڑهو اور " وه حاضر نهین هوا هی " خارج کردو

(ب) " حکم قرقي بغرض احضار بالجبر شخص ملزم " مین بجاے " اشتهار جاري

(30 • ۳۰)

کیا گیا تھا " کے " اشتہار جاري ھوا یا جاري ھو رھا ھی " پڑھو

(ج) " حکم جسکي رو سے صاحب ڈپٹی کمشنر کو مثل صاحب کلکٹر کے قرق کرنیکا اختیار دیا جاتا ھی " مین بجاے " اشتہار جاري کیا گیا تھا " کے " اشتہار جاري ھوا یا جاري ھو رھا ھی " پڑھو اور وہ حاضر نہین ھوا ھی " خارج کردو

(۲) فارم (۱۰) اور (۱۱) مین بعد " میعادسي ——— " کے " یا تا اختتام تحقیقات بمعاملہ ——— جو بالفعل عدالت ——— مین دایر ھی " اور بعد " میعاد مذکور " کے " یا تا اختتام تحقیقات مذکور " اضافہ کرو

(۳) فارم (۱۱) کے بعد ذیل کا فارم اضافہ کرو:—

فارم نمبر ۱۱ (الف)

(فارم مچلکہ زیر دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداري)

بعدالت ———

نمبر ———

ھرگاہ ——— (نام سایل) ولد ——— ساکن ——— نے ایک درخواست عدالت مرقومہ بالا مین بغرض التواے مقدمہ دي ھی تاکہ سایل ایک درخواست ھایکورٹ مین واسطے انتقال مقدمہ مذکورہ بالا کے حسب دفعہ ۵۲۶ (۱) (الف) مجموعہ ضابطہ فوجداري داخل کرے

اور ھرگاہ سایل سے ضمانت مبلغ ——— کي (مع ایک ضامن مبلغ ——— کے) طلب کي گئي ھی پس مچلکہ ھذا کي رو سے سایل اقرار کرتا ھی کہ سایل تاریخ مچلکہ ھذا سے ۱۵ دن کے اندر ایک درخواست مع افیڈیوٹ مطابق دفعہ ۵۲۶ (۸) عدالت ھایکورٹ ——— مین واسطے انتقال مقدمہ مذکورہ بالا کے گذرانیگا اور اگر اسمین وہ قصور کرے تو مبلغ ——— کا تاوان دیگا

دستخط سایل مورخہ ———

مین (فلان) ولد ——— ساکن ——— اقرار کرتاھون کہ مین (نام سایل مذکورہ بالا) کا ضامن ھون کہ وہ آج کي تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر ھایکورٹ ——— مین ایک درخواست انتقال مقدمہ کي حسب دفعہ ۵۲۶ (۱) (الف) گذرانیگا اور اگر اسمین وہ قصور کرے تو مین مبلغ ——— کا تاوان دونگا

دستخط ضامن مورخہ———

(۴) فارم نمبر (۳۰) کي سرخي اور متن دونون مین بعد " قرقي " کے " نیلام " اضافہ کرو

(۵) فارم نمبر (۳۷) اور (۴۱) مین بجاے " قرقي بذریعہ قبضہ مین لانے کسي مال منقولہ " کے " قرقي کسي جایداد کے " اور بجاے " جایداد منقولہ " کے صرف " جایداد " پڑھو

دفعہ ۱۵۳ — ایکٹ کورٹ فیس (نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰) کي دفعہ ۳۱ منسوخ کي گئي

ترمیم دفعہ ۳۱ ایکٹ کورٹ فیس سنہ ۱۸۷۰

بل كي اغراض و وجوه كا بيان

ايك بل براے ترميم مجموعه ضابط فوجداري ۲۱ مارچ سنه ۱۹۱۴ كو كونسل مين پيش ه
تها اور اوسكے بعد لوكل گورمنٹون مين استصواب راے كے واسطے بهيجا گيا تها - نواب گورنر جنرل بها
باجلاس كونسل نے اب اوسكي نسبت يه تجويز كيا هى كه وه بل مع تمام رايونكے جو اوسكے متعل
وصول هوري هين ايك مختصر كميٹي كے حواله كيا جاے جسمين قانون‌دان اصحاب كثرت سے هونگے
پس يه موجوده بل اسي كميٹي كے نتايج افكار كا نتيجه هى اور اوسكي دفعات كي تشريح كميٹي -
اپنے رپورٹ مين كردي هى

مورخه ۲۰ اگست سنه ۱۹۱۷ ڈبليو - ايچ - ونسنٹ

رزوليوشن مصدره هوم ڈيپارٹمنٹ

نمبر ۱۱۰۸

صيغه جوڈيشل

شمله - مورخه ۱۸ ستمبر سنه ۱۹۱۶

كچهه عرصه سے مسئله ترميم مجموعه ضابطه فوجداري (نمبر ٥ سنه ۱۸۹۸) گورمنٹ آف انڈ
كے پيش نظر هى چنانچه اسي غرض سے ايك ترميمي بل بتاريخ ۲۱ مارچ سنه ۱۹۱۴ امپيريل
ليجسليٹيو كونسل مين پيش هوا تها اور لوكل گورمنٹون اور ديگر صوبونمين استصواب راے كيواسط
بهيجا گيا تها - اون لوگونكي رائين اب وصول هوگئي هين اور اون پر كچهه غور بهي كيا جاچكا هى مگ
آينده كارروائي بل مذكور كي تا اختتام جنگ موقوف رهيگي - مگر اس عرصه مين نواب گورنر جنرل
بهادر باجلاس كونسل نے تجويز فرمايا هى كه بل مع تمام رايونكے جو اوسكي نسبت وصول هوي هير
ايك مختصر كميٹي كے سپرد كيا جاے جسمين قانون‌دان حضرات زياده تر هونگے - وثوق كے ساتهه اميد
كيجاسكتي هى كه ايسي كميٹي كي تجاويز پر پبلك پوري طرح بهروسه كريگي اور جب يه بل آيند
سشن مين كونسل مين پيش هوگا تو بحث مين بهت آساني هوگي

كميٹي مذكور مين اصحاب ذيل شريك هونگے :—

پريسيڈنٹ — آنريبل مسٹر جي آر لونڈز - بيرسٹر ايٹ لا - لا ممبر

ممبران كميٹي — آنريبل مسٹر جسٹس پگٹ آي سي اس - جج الهٰباد هاي كورٹ

آنريبل مسٹر جسٹس كمار سوامي شاستري - ديوان بهادر - اڈشنل ج
هاي كورٹ مدراس

آنريبل سر اس پي سنها نايٹ بيرسٹر ايٹ لا - ايڈوكيٹ جنرل بنگال

آنريبل مسٹر جے واكر سي آي اي - كمشنر ممالك متوسط

سكتري — مسٹر ڈاسن - ڈسٹركٹ و سشن جج بنگال

اجلاس كميٹي شمله مين بتاريخ ۱۸ ستمبر سنه ۱۹۱۶ يا قريب اوسكے هوگا

[سلكٹ كميٹي كي رپورٹ اور دفعات كے نوٹ بعد كو شايع هونگے]

اے - پي - مڈيمين

سكريٹري گورمنٹ هند

S. G. P. L.—138 L. D.—7-1-18.—555.

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

لاهور - فروري مهينے کي ۸ تاريخ سنه ۱۹۱۸ع - يوم جمعه

چوتها حصه

ترجمهٔ مسودات ايکٹ جو جناب معتشم اليه کي کونسل واضع آئين و قوانين مين درپيش يا مطابق قاعده ۲۳ - مشتهر کيئے گئے

گورمنٹ هند

صيغهٔ ليجسليٹو

مسوده مندرجه ذيل جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند کي کونسل واضع آئين و قوانين مين بتاريخ ۲۶ ستمبر سنه ۱۹۱۷ کو درپيش هوا

نمبر ۲۰ سنه ۱۹۱۷ع

رپورٹ کمیٹي براے نظرثاني و ترمیم بل متعلقہ مجموعہ ضابطہ فوجداري

شملہ میں ۱۸ ستمبر کو کمیٹي منعقد هوي اور اونتیس دن تک برابر بیٹھتي رهي - قبل اسکے کہ قطعي طور پر کام ختم هو سر اس - پي - سنہا علیحدہ هوجانے پر مجبور هوگئے - تاهم جب تک کہ وہ شریک کمیٹي تھے تمام بل پر نظرثاني کرلی گئي تھي اور محض بہ نظر مقابلہ مختلف دفعات پر دوبارہ نظر دوڑانا باقي تھا - ان کے چلے جانے کے بعد مزید تغیرات جو مسودہ میں ضروري معلوم هوئے اونکے خدمت میں پیش کیئے گئے اور اونکي نسبت بھي اونکي صریح منظوري حاصل هوگئي هی

وہ بل جو هملوگون کو غور کے لیئے ملا تھا سنہ ۱۹۱۴ کے ماہ مارچ میں لیجسلیٹو کونسل میں پیش هوا تھا اور مقامي حکومتون میں گشت کرایا گیا تھا - اون اعتراضونکو جو موصول هوئے مختلف دفاتر میں جانچا گیا اور بل میں جن تبدیلیونکي تحریک کي گئي تھي اون سب پر بہ لحاظ اون رائیون کے جو ظاهر کي گئي تھین اچھي طرح سے غور کرلیا گیا هی - هر هر دفعہ کو اصل بل کے هم نے غور سے پڑھا هی اور بعض اوقات اون ترمیمون پر جو پیش کي گئي هین دیر تک بحث رهي هی -

همارے نتائج افکار اس جدید بل میں اور دفعات کے نوٹون میں جو بل کے بعد بطور ضمیمہ کے شامل هین، ملینگے - اس بل میں جسکو کہ هملوگ پیش کر رهے هین جو ترمیمین کي گئي هین اور جو باتین زیادہ کیگئي هین اور وہ دفعات بھي جنکو اس صورت میں جیسا کہ پہلے پہل مسودہ اونکا تیار کیا گیا تھا اور هملوگون نے منظور کیا تھا هر لحاظ سے هم اونکي متفقہ طور پر تائید کرتے هین - سب سے اهم مسائل جنھین هم کو طے کرنا تھا وہ مسائل معلوم هوئے جو حسب ذیل مباحث سے متعلق هین :—

	دفعات مجموعہ ضابطہ فوجداري	دفعات بل سابق
توسیع اختیارات افسران تفتیش	۱۵۷ اور ۱۶۲ لغایت ۱۷۳	۲۵ اور ۲۹
بیانات مندرجہ پولیس کا استعمال	۱۶۲	۲۷
مقدمہ چلانے کي اجازت	۱۹۵ اور ۴۷۶	۳۶ اور ۱۱۱
مقدمات هائیکورٹ اور عدالتهاے سیشن میں		
بیان داخل کرنے کا حق	۲۹۲	۶۷
اپرور (سرکاري گواہ)	۳۳۷ اور ۳۳۹	۷۵ اور ۷۶
جرمانون کي وصولي	۳۸۶	۸۷
مجانین	باب ۳۴	۱۰۴ لغایت ۱۱۰
انتقال مقدمہ کي درخواستین	۵۲۶	۱۲۶

بعض ترمیمین جنکو هم تجویز کرتے هین مختلف هائیکورٹون کے فیصلون کي وجہہ سے ضروري معلوم هوتي هین - جسجگہہ مجموعہ کي کسي خاص دفعہ کے معني کے متعلق شبہہ ظاهر هوا هی صاف اور صریح الفاظ میں مطلب کو صاف کردینا مناسب سمجھا گیا هی - دوسري ترمیمین اون اعتراضات سے پیدا هوئین جو بل کے مشتہر کرنے سے نظر آئے ، اونکے سوا بہت سي جزئي ترمیمین محض لفظي تبدیلیان هین جنپر کسي خاص تبصرہ کي حاجت نہین -

(۳۳ - 33)

هم جانتے هين كه اهم مسائل مين سے بعض بيحد مشكل امور سے متعلق هين اور اونكے دونون پهلوون پر بهت كچهه كها جاسكتا هى - دعوي سے نهين كها جاسكتا كه اون تمام مسائل كے ليئے جنمين عدالتين گذشته ترميم مجموعه ضابطه فوجداري كے وقت سے مصروف هين كلية كوئي تشفي بخش صورت اونكے حل كرديني كي مهيا كي گئي هى - ليكن هر حالت مين همارا يه ضرور مقصد رها هى كه ضابطه كي كارروائي يا دستورالعمل آسان هوجائے ' الفاظ كے معني صاف صاف نظر آئين اور اون برائيون كا جو ظاهر هوري هين ' جهانتك ممكن هو ' انسداد هوجائے - مختصر يه كه هماري يه كوشش هى كه عدالتي اختيارات كي ضرورتون اور ملزمون كي بهتري كے خيال كے مابين وزن مساوي قائم ركها جائے ليكن شبهه كي هر حالت مين ملزم هي كے فايده كا خيال ركها جائے

هم خاص طور پر اوس قيمتي اعانت كا جو برابر مسٹر وي - ڈاسن - آئي - سي - اس سكريٹري كميٹي سے ملتي رهي هى تهه دل سے شكريه ادا كرتے هين -

جي - آر - ڈرائكز

لي - سي - پگٹ

سي - اے - كمار سوامي شاستري

اس - پي - سنها

جے - واكر

۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۶

دفعات پر نوٹ

دفعه ۱ — پر کسي نوٹ کي ضرورت نهين

دفعه ۲ — ضمن (۲) کي ترميم منظور هى - مجوزه ضمن (۳) کے متعلق، هم ترميم کو صرف دفعات ۱۹۲ اور ۴۳۷ (۲) سے متعلق کرنا چاهتے هين - همارے نزديک نامناسب هى که اڈيشنل مجسٹريٹ ضلع جوڈيشيئل حيثيت سے مجسٹريٹ ضلع کا ماتحت هو - اسليئے حواله دفعات ۴۳۷ و ۵۲۸ کا حذف کرنا ضروري معلوم هوتا هى - درصورتيکه يه تسليم کرليا جاے که اڈيشنل مجسٹريٹ ضلع کو تمام اختيارات مجسٹريٹ ضلع کے تفويض هونگے وه حسب دفعه ۴۳۷ هر مقدمه کي مثل طلب کرسکيگا اور مزيد تحقيقات کا حکم دے سکيگا اور حسب دفعه ۵۲۸ (۱) اپنے فائل مين مقدمه کو تبديل کرسکيگا -

اس موقع پر مناسب هى که دفعه ۲۹ مين " دفعه ۱۰ " قبل " دفعه ۴۴۷ " کے اضافه کيجاے چنانچه يه ترميم همنے دفعه ۴ (الف) کے ذريعه سے کردي هى -

دفعه ۳ — يه ترميم بهي منظور هى ليکن اس شرط کے ساتهه که صرف وهي لوگ جو قبل سے پريسيڈنسي مجسٹريٹ هين اڈيشنل چيف پريسيڈنسي مجسٹريٹ مقرر هون

دفعه ۴ — منظور هى

دفعه ۴ (الف) — ديکهو نوٹ متعلقه دفعه ۲

دفعه ۵ — ايضاً

دفعه ٦ — همکو پورا اطمينان نهين که کوي دقّت موجوده مجموعه ضابطه فوجداري کي دفعه ۴۰ کے متعلق پيدا هوتي هى - صرف ايك هى فيصله جو اس امر سے متعلق هى (بائي هرکو بنام سيتارام - ۲ بمبئي لا رپورٹ - صفحه ۵۳۹) پنجاب گورمنٹ کي راے کا مويد نهين هى - همارے نزديك بعوض دفعه کو ترميم کرنے کے، جيسا که بل مين تجويز هى، ان دونون جگهه پر جهان دفعه ۴۰ مين لفظ " منتقل کيا جاے " واقع هى بجاے اسکے " مقرر کيا جاے " اور بجاے " نافذ کرتا رهے " کے " نافذ کرے " پڑهنا چاهيئے -

دفعه ۷ — اس دفعه پر نظرثاني کرکے بعض ان دفعات کو جنکو شامل کرنا تجويز تها حذف کرديا گيا -

دفعه ۸ — ضمن ذيلي (۱) منظور هى -

" (۲) هم ان دفعات کے شامل کرنے کے خلاف هين لهذا اس ضمن کو نامنظور کرتے هين - جهانتك همکو علم هى بالفعل کوي ضرورت جرائم متعلقه اسٹامپ (دفعات ۲۵۵ لغايت ۲٦۴ تعزيرات هند) کو داخل کرنيکي نهين هى - اگر کوي موقع کسي ضلع مين پيدا هو تو وه مجموعه کي دفعه ۴۵ (۱) کے تحت مين آجائيگا -

" (۳) يه ضمن از سرنو تحرير هوي هى

" (۴) منظور هى

(۳۵ - 35)

ضمن (۲) بھی منظور ہی

دفعہ ۸ (الف) — ہماری راے میں دفعہ ۵۴ (۱) ضمن اولاً میں ترمیم ہونا ضروری ہی تاکہ ایسی صورت بھی شامل ہوجائے کہ ملزم کسی افسر پولیس کے حکم سے فاصلے پر گرفتار کیا جاسکے - ہمارے نزدیک افسران تفتیش کو ضرور اختیار ملنا چاہیئے کہ ایسے لوگوں کی گرفتاری کیواسطے جو مثلاً موقع تفتیش سے عمداً فرار کرگئے ہوں تار سے کام لیا جائے - اسلیئے ہم دفعہ ۵۴ (۱) ضمن یعنی اول کے آخر میں یہ الفاظ اضافہ کرنا چاہتے ہیں " یا جسکی حراست کے واسطے کسی ایسے افسر پولیس نے درخواست کی ہو جو خود گرفتار کرنے کا مجاز ہو " -

دفعہ مذکور کے آخر میں ایک جدید ضمن یعنے ضمن (۳) ہم تجویز کرتے ہیں جسکے واسطے ہمارا نوٹ متعلقہ دفعہ ۹ دیکھنا چاہیئے -

دفعہ ۸ (ب) — دفعہ ۵۶ (۱) کی گرفتاری کا اختیار اپنے کسی ماتحت کو سپرد کرنیکا ہمارے نزدیک مثل افسران مہتمم تھانہ کے افسران تفتیش کو بھی ملنا چاہیئے - پس اسی منشا سے ہمنے دفعہ مذکور میں ترمیم کی ہی -

دفعہ ۹ — ہمارے نزدیک گرفتاری کا عام اختیار شبہہ کے صورتوں میں اشخاص خانگی کو دینا بڑی غلطی ہوگی مگر دیہی افسروں کو اسکے دینے میں کچھہ مضائقہ نہیں چنانچہ جدید ضمن ۳ جو دفعہ ۵۴ میں ہم تجویز کرتے ہیں اوسکا منشا یہی ہی (دیکھو نوٹ متعلقہ دفعہ ۸ (الف)) پس ہمنے دفعہ مذکور سے وہ اختیار خارج کردیا جو اشخاص خانگی کو بحالت شبہہ گرفتاری کی نسبت حاصل تھا اور کچھہ لفظی تغیرات بھی کیئے ہیں -

دفعہ ۱۰ — ہمارے نزدیک کوئی وجہہ موجہ اوس جدید ترمیم کی تائید میں نہیں پیش کی گئی جو دفعہ ہذا کے ذریعہ سے مقصود تھی لہذا ہم اوسکو خارج کرتے ہیں -

دفعہ ۱۱ — دفعہ ہذا جزاً از سرنو تحریر ہوئی ہی جسکے اغراض حسب ذیل ہیں - (الف) قیام سلسلہ کارروائی منجانب قایم مقام کسی عذردار یا دعویدار کے در صورتیکہ وہ عذردار یا دعویدار دوران تحقیقات دعوی ہی میں فوت ہو جاے - (ب) ایسی جایداد کے دعووں کے متعلق جو اون اضلاع کے سوا جنمیں حکم قرقی صادر ہوا ہو کسی دوسرے ضلع میں واقع ہو - (ج) اون دعووں کے لئے جو مجسٹریٹ کے یہاں سے خارج ہوگئے ہوں عدالت دیوانی میں استقرار حق دایر کرنے کی ایک میعاد مقرر کرنا جسکے بعد تمادی لازم آئیگی -

دفعہ ۱۲ — ہم اس تجویز کو منظور کرتے ہیں کہ اگر کوئی گواہ تلاشی بلا وجہ معقول موجود نہ ہو تو وہ مجرم سمجھا جاے لیکن ساتھی اسکے اس شرط کا اضافہ ضروری سمجھتے ہیں کہ افسر پولیس نے حاضری کے واسطے اوسکے پاس کوئی حکم تحریری بھیجا ہو پس اس امر کو صاف کردینے کی غرض سے ، علاوہ نئی ضمن (۵) کے ، ضمن (۱) کے آخر میں کچھہ الفاظ زیادہ کردیئے ہیں -

پولیس کو اس اختیار کے دینے سے جس سے موقع تحقیقات کے قرب و جوار کے معزز لوگوں کو حاضر ہونا ضروری ہوگا امید کی جاتی ہی کہ مقامات دور دراز سے نیم پیشہ گواہان تلاشی کو بلوا نے کا طریقہ مسدود ہو جائیگا اور بلا وجہ معقول گواہوں کے حاضر نہ رہنے سے تلاشیوں میں جو رکاوٹیں آئے دن پیدا ہوتی تھیں اب دور ہوجاینگی - اگر کچھہ عملی ہدایتیں پولیس کو دیجائیں کہ اس جدید ضمن کے رو سے ، جہاں ممکن ہوسکے ، وہ معزز گواہوں کو نزدیک سے طلب کرنیکا مجاز ہی تو امید ہی کہ معقول سہولت اور ترقی عمل میں آئیگی -

(۳۶ - 36)

مجوزہ بل كي جديد ضمن (۶) كو نافذ كرنا دور از عقل هوگا لهذا هماري سفارش هى كه وه حذف كيجائے - هماري راے مين اس معامله مين جديد نيصله بنچ كامل مدراس (انڈيڈن لا رپورٹ ۳۴ مدراس صفحه ۳۴۹) پر عمل كرنا بالكل كافي هوگا جس سے ظاهر هى كه واقعات متعلقه تلاشي كا سواے فهرست تلاشي كے ديگر نهج سے ثابت كيا جانا ضروري هى

دفعه ۱۳ — (۱) همكو يه ترميم پسند نهين مگر همنے دفعه ۱۰۶ (۱) كو ' جيسا كه ترميم شده بل سے ظاهر هى ' از سرنو تحرير كيا هى - همارے نزديک دفعه مذكور كے منشا كي توسيع جرايم باب ۸ مجموعه تعزيرات هند كے شامل كرديني سے بهتر هوگي به نسبت اسكے كه عدالت اس تحقيقات مين مصروف كيجائے كه آيا وه جرم جسكے واسطے مجرم سزاياب هوا ' گرچه وه مخل امن عامه نه تها ' پهر بهي نقض امن كا اوس سے احتمال تها يا نهين -

(۲) — يه ترميم منظور هى كيونكه يه اصلي منشاے ضمن (۳) مين داخل هى

دفعه ۱۳ (الف) — هم تجويز كرتے هين كه دفعه ۱۰۷ (۴) ترميم كيجاے - اسكي تشريح دفعه ۱۶ (آينده) كے نوٹ مين مليگي

دفعه ۱۴ — منظور هى

دفعه ۱۵ — هماري متفقه راے هى كه عادتاً انسان كو لے بهاگنے والے لوگ اس دفعه كے ذيل مين آجاوين ليكن بهگا ليجانيوالون كي ضرورت نهين هى - هماري راے مين تمام جرائم زير باب ۱۲ تعزيرات هند اور نيز جعل بنانيوالون كو بهي اس ذيل مين ركهنا مناسب معلوم هوتا هى اسليئے دفعه ۱۱۰ (الف) مين " جعل بنانيوالا " اضافه كرديا گيا هى

دفعه ۱۶ — ترميم شده دفعه ۱۱۷ (۳) ' جواب ضمن (۴) هى ' منظور هى - مجوزہ جديد ضمن (۵) دوباره تحرير هوري هى اور اب همنے اسكو ضمن (۳) كرديا هى -

هماري راے مين ضمن (۲) مين بهي ترميم كي ضرورت هى - چونكه ملزم پر كوي چارج شيٹ نهين لگيگا تو كوي وجهه نهين كه اوسكو گواهان استغاثه كے جرح كے ملتوي كرنيكي اجازت ديجاے - پس يهي مضمون همنے اس ضمن كے آخر مين داخل كيا هى -

يه تحريک كي گئي هى كه سابق كي ضمن (۳) مين ' جو اب ضمن (۴) هى ' " شهرت عام " كي تشريح كردي جائے - تمثيلاً يا صراحتاً اسكي تعريف بيان كرنے كے ليئے هم اسوقت تيار نهين هين - البته " شهرت عام " كے بعد " يا اور نهج پر " اوسى كے بعد جو الفاظ هين نكال ديئے گئے - چونكه يه دفعه الٹ پلٹ گئي هى لهذا ضمن (۴) اب ضمن (۵) هوجائيگي -

اسي سلسله مين دفعه ۱۰۷ (۴) مين بهي ترميم كي ضرورت هى كيونكه هماري راے مين اس دفعه سے جسقدر اختيارات كه دیے گئے هين وه بلا ضرورت بهت زياده وسيع هين - هماري راے مين مجسٹريٹ كو ملزم كے گرفتار ركهنے كا اختيار ديدينا كافي هى " جب تک اس باب كي رو سے مزيد كارروائي مجسٹريٹ اوسكے خلاف عمل مين نه لاوے " - اسليئے دفعه ۱۳ (الف) سے يه تبديلي عمل مين لائي گئي هى -

دفعه ۱۷ — همارے نزديک " ناقابليت ضامن " كي تعريف كي كوشش كرنا فضول هى - پس هم سفارش كرتے هين كه دفعه ۱۴۲ (جو بل مين ۱۲۲ (۱) هى) يون هي چهوڑ دي جائے اور آخر مين " اغراض مچلكه كے واسطے " اضافه كرديا جاے -

(37 - ۳۷)

جدید ضمن (۲) اصولاً منظور هی لیکن همارے نزدیک تحقیقات به حلف هونا چاهیئے اور مجسٹریٹونکو چاهیئے که بیانات کا خلاصه قلمبند کرلیا کرین - همنے جدید ضمن کو از سرنو تحریر کیا هی - اسکا ایک جزو موجوده دفعه ۱۲۲ (جدید ۱۲۲ (۱)) کي شرط اور جزواً ضمن (۲) اور (۳) مین شامل هی -

هماري یه بهی رائے هی که ایسي کارروایون مین ضمانتون کي نامنظوري کے خلاف اپیل کرنے کا حق عام هونا چاهیئے اور جبکه ضامن فوت هوجائے یا دیوالیا هوجائے تو جدید ضمانت طلب کرنیکا قاعده مقرر کیا جائے - مگر اسکے سوا اور کسي صورت مین نهین - یه ترمیمین بل کي دفعه ۹۴ اور ۱۲۱ مین ملینگي

دفعه ۱۸ — هم اس دفعه کو منظور کرتے هین مگر دو اضافون کے ساتهه ' جنکے واسطے کسي تشریح کي ضرورت نهین - لیکن اسکا شمار بطور ضمن (۳ ب) هوگا - همارے نزدیك اگر کئي آدمیون سے ضمانت طلب کي گئي هو جنمین سے بعض یا ایك هي شخص کو ایك سال سے زاید کے لیئے ضمانت دینے کا حکم هوا هو تو جمله فریقین کا ' جن سے که ضمانت طلب کي گئی هو ' مقدمه سیشن جج هي کریگا (الا جبکه وه ضمانت دینا قبول کرے) - ایك نئي ضمن (۳ الف) اسکے لیئے همنے بڑهادي هی لهذا قدیم بل کي ضمن (۳ الف) اب (۳ ب) هوگئی -

دفعه ۱۹ — اس دفعه کي اول ترمیم منظور هی لیکن دوسري نامنظور - لفظ "عمارت" کے آگے " خیمه " یا تعمیر " اضافه کردیا هی - اس دفعه مین خطرناک جانور اور خطرناک درخت دونون هم داخل کرتے هین - دفعه هذا مین بعض اور ترمیمون کي بهي ضرورت هوي اسلیئے دوباره لکهي گئي هی -

دفعه ۲۰ — یه دفعه نامنظور هی لیکن اوسکے عوض مین دفعه ۱۳۵ مین ایك ترمیم کردي هی - همارے نزدیک جوري کو صرف یهي تجویز کرنا هوگا که مجسٹریٹ نے جو هدایتین کي هین وه معقول اور مناسب هین یا نهین اور مطابق فیصله مندرجه لا رپورٹ ۳۰ الهآباد صفحه ۳۶۴ یه نکته صاف کردیا گیا هی -

اگر وه شخص جسکے خلاف حکم صادر کیا گیا هو کسي راسته یا دریا وغیره کے پبلک حق سے انکار کرے تو هماري رائے مین یه مسئله بذریعه مجسٹریٹ طے پانا چاهیئے جسکا فیصله اغراض باب هذا کے واسطے قطعي هوگا

هماري یه بهي راے هی که یه امر صاف هوجانا چاهیئے که کوي شخص پبلک حق سے انکار بهي کرسکتا هی اور ساتهي اوسکے اس بات کا دعوی بهي کرسکتا هی که یه مسئله که آیا وه تدابیر جنکي هدایت کي گئي تهي مناسب هین یا نامناسب ایک جوري کے حواله کیا جاے -

دفعه ۱۳۳ مین جو ترمیمین تجویز کي گئي هین اونکے وجه سے ایک مختصر ترمیم دفعه ۱۳۵ (الف) مین بهي ضروري هی - بوجه هماري نئي تجاویز کے اس دفعه مین بهت کچهه تغیر تبدل کرنا پڑا هی -

دفعه ۲۰ (الف) — همارے نزدیک تیسرے درجه کے مجسٹریٹون کو دفعه ۱۴۴ کے اختیارات دینا مناسب نهین جسکو همنے دفعه ۱۴۴ (۱) کي ایك مختصر ترمیم سے ظاهر کردیا هی - اسي کے ساتهه بل کي دفعه ۴۴ ' جس سے مجموعه کي دفعه ۲۰۶ (۱) ترمیم هوتي هی ' پڑهو

(۳۸ - 38)

دفعہ ۲۱ — یہ تجویز تھي کہ تعزیرات ہند کا باب ۱۲ بالکل خارج کردیا جائے لیکن ہم اسکے لیئے تیار نہین ہین -

دفعہ ۱۴۵ (۱) — ہم اسکے بلکل متفق نہین کہ یہ ضمن بجاے لازمي کے اختیاري کي جائے - ہمارے نزدیک حالات مفروضہ مین حکم صادر کرنا لازمي ہونا ضروري ہی جیسا کہ بالفعل ضابطہ ہی - مگر ہم ایک اور ترمیم اسمین تجویز کرتے ہین وہ یہ کہ بعد " ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ " کے " پریسیڈنسي مجسٹریٹ " ضمن کے شروع مین بڑھنا چاہیئے

ایضاً (۶) — اس ضمن مین جو ترمیم تجویز کی گئي ہی منظور ہی - ہماري رائے مین جو ترمیم کہ سنہ ۱۸۹۸ مین ہوي تھي اسکا یہ نتیجہ لازمي ہی - ہماري یہ بھی رائے ہی کہ اس ضمن سے صرف وہي لوگ مقصود نہ ہون جو درحقیقت قابض ہین بلکہ حسب شرط متعلقہ ضمن (۴) وہ لوگ بھی متصور ہون جو قابض سمجھے جائین -

ایضاً (۷) — ہمنے اس ضمن کو وسیع کردیا ہی اور وہ صورت بھي شامل کردي ہی کہ جب کوئي فریق دوران مقدمہ مین فوت ہوجائے [دیکھو بل کی ضمن (۳)]

ایضاً (۸) — [دیکھو بل کي ضمن ۴] یہ ترمیم منظور ہی اگر الفاظ " یا یہ کہ حکم مذکور جو فریقین کے فایدہ کے واسطے ہو " حذف کردیئے جائین - کیونکہ اس سے مجسٹریٹ کے اختیارات صوابدید بہت زیادہ ہوجاینگے

دفعہ ۲۱ (الف) — دفعہ ۱۴۶ (۲) کے ساتھہ ہم ایک شرط تجویز کرتے ہین تاکہ رسیور مقررہ عدالت دیواني اور رسیور مقررہ عدالت فوجداري کے اختیارات مین باہم تصادم نہ واقع ہو

دفعہ ۲۲ — دفعہ ۱۴۷ ہمنے از سر نو تحریر کي ہی اور مزید ترمیمون کیواسطے ' جنکو ہمنے تجویز کیا ہی ' کسي نوٹ کي حاجت نہین -

دفعہ ۲۳ — یہ دفعہ منظور ہی لیکن دفعہ ۱۴۸ (۳) مین ہم کچھہ اضافہ کرنا چاہتے ہین جس سے خرچہ کی تصریح ہوجائیگي -

دفعہ ۲۴ — دفعہ ہذا کے ذریعہ سے جو ترمیم تجویز کي گئي ہی اسکے لیٔے ہم تیار نہین " انڈین لا رپورٹ ۲۶ بمبئي صفحہ ۱۵۷ کے فیصلہ سے جو دقت پیش آتي ہی ہماري راے مین اس ترمیم سے جو دفعہ ۱۹۱ (ب) (بل کي دفعہ ۳۴ (ب)) مین ہمنے تجویز کي ہی دور ہوجایگي "

دفعہ ۲۵ — (متعلقہ دفعہ ۱۵۷ (۱)) - یہ ترمیم ' جو بل کي ضمن (۱) کے ذریعہ سے تجویز کی گئي ہی ' منظور ہی - بہ لحاظ ان مزید تغیرات کے جو باب ہذا مین دربارہ اختیارات افسران تفتیش ' جو افسر انچارج تھانہ سے بلکل علیحدہ ہین ' ہم نے تجویز کیئے ہین ہماري راے مین

(39 - ۳۹)

" افسر ماتحت " سے اس ضمن مین سب انسپکٹر سے کم عہدہ‌دار تصور نه کیا جائے - یه ترمیم پولیس کمیشن کي تجویزات کے مطابق بهي هی -

(متعلقهٔ دفعه ۱۵۷ (۲)) - یه ترمیم بهي منظور هی لیکن مُخبر کو مطلع کرنے کا عنوان لوکل گورنمنٹ سے مقرر هوگا -

دفعه ۲٦ — هم اس دفعه کے اصول کو منظور کرتے هین لیکن پولیس افسر کے درجه کا تقرر لوکل گورمنٹون پر چهوڑتے هین

دفعه ۲۷ — دفعه ۱۶۲ کي ترمیم کے متعلق کمیٹي مین بڑي شد و مد سے بحث رهي هی - اس دفعه مین متواتر ترمیمین هوچکین هین اور عدالتونمین اوسکے متعلق سخت دقتین واقع هوي هین - نظر براین هم اس دفعه کو از سر نو تحریر کرتے هین - همارے نزدیک اوسکي ترمیم کي گذشته تاریخ بهي خالي از دلچسپي اور فایده نهوگي

۲ — مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸٦۱ کي دفعه ۱۴۵ کے بموجب پولیس افسرونکو اختیار تها که ضروري گواهون کے اظهار لین اور اونکے بیانات کو قلمبند کرلین مگر یه تحریر داخل مثل نهین هوتي تهي اور نه شهادت مین لیجاسکتي تهي - اوسکے بعد سنه ۱۸۷۲ کے ضابطه فوجداري مین بهي یهي حکم قایم رها مگر اتنا اضافه هوا که کوي شخص جسکا بیان پولیس نے لیا هو ایسے سوالات کا جواب دینے پر مجبور نه کیا جایگا جنسے وه کسي جرم مین ماخوذ هوسکے (دیکهو مجموعه مذکور کي دفعه ۱۱۹) - اوسکے بعد جب سنه ۱۸۸۲ کا ضابطه فوجداري پاس هوا تو اوسمین صرف اتني ترمیم هوي که بجاے دفعه ابتدائي کے یعنے جب کسي گواه کا اظهار تحریر مین آجاے تو وه شهادت مین نه پیش هوسکے ، اب یه قرار پایا که کسي گواه کا بیان جب تحریر مین آے تو ملزم کے خلاف شهادت مین پیش نه هوسکے (دفعه ۱۶۲) جس سے صاف ظاهر هی که یه دفعه ملزمونکے فایده کے لیٔے هی

۳ — مگر دفعه مذکور مین صاف الفاظ مین کهین اسکي صراحت نه تهي که ملزم کسی گواه کے تحریري بیان کو اپني جوابدهي مین نه پیش کرسکے بلکه اوسکے خلاف یه مترشح هوتا تها که وه ایسا کرنیکا مستحق هی - چنانچه ایسے مقدمات دایر هوے جنمین ملزم نے درخواست کي که وه بیانات جو پولیس نے تحریر کیئے تهے اونکو وه دیکهه سکے بدین غرض که اونمین جو باتین اوسکے مفید مطلب هون انکو وه اپني ڈیفنس مین پیش کرے اور کلکته هائیکورٹ نے فیصله کردیا که وه ایسا کرنیکا پوري طرح مجاز هی - مگر برخلاف اسکے الهآباد هائیکورٹ کي یه راے هوي که اس قسم کي تحریرین در اصل پولیس ڈایري کي ایک جزو هین اور اس وجه سے اونکے معاینه کا حق ملزم کو نهین هوسکتا - چنانچه معامله کي یهي صورت تهي جب سنه ۱۸۹۸ کا ترمیمي ایکٹ زیر بحث تها - اسکے دونون پهلوون پر بهت کچهه کها جاسکتا هی جیسا که ایکٹ مذکور کي سیلکٹ کمیٹي کي رپورٹ سے ظاهر هوگا جسکو هم بالتفصیل آگے لکهینگے - بل مذکور مین الهآباد هائیکورٹ هي کي راے تسلیم کي گئي اور وه بیانات جنکو پولیس دفعه ۱٦۱ کے بموجب قلمبند کرے پولیس ڈایري کي طرح سمجهے گئے اور اسي وجه سے اونکے استعمال کا استحقاق بهي اوسي حد تک محدود رها جیسا که ڈایري مذکور کا دفعه ۱۷۲ کے بموجب تها - یعنے یه که ملزم اونکو کسي حال مین نه دیکهه سکیگا سواے اسکے که جب پولیس افسر اونکو اپني یاد تازه کرنیکے واسطے استعمال کرنا چاهے که اس صورت مین ملزم بهي اونکے دیکهنے کا اور اونکي نسبت سوالات جرح کرنیکا مستحق هوگا

(40 - ۴۰)

۴ — موجوده دفعه ۱۶۲ ' جو سنه ۱۸۹۸ کے ضابطه فوجداري مين داخل کي گئي ' سلکت کميٹي کي باهمي مصالحت کا ايک نتيجه تهي - کميٹي مذکور کي رپورٹ دفعه مذکور کے متعلق ان الفاظ مين هی :—

" دفعه ۱۶۲ — يه دفعه جو از سرنو تحرير هی الهآباد هائيکورٹ کے اوس فيصله کو تسليم کرتي هی جو کلکته هائيکورٹ کے فيصله کے مخالف تها - صوبجات بنگال و ممالک مغربي و شمالی و مدراس و بمبئي و برهما اور نيز ديگر حکام جنسے اس باره مين مشوره کيا گيا سب کے سب الهآباد هائيکورٹ کے فيصله کي تائيد کرتے هين مگر اصل يه هی که يه مسئله يعنے آيا ملزم ان بيانات کے ديکهنے کا مجاز هوسکتا هی جو پوليس نے دفعه ۱۶۱ کے بموجب قلمبند کيئے هون ' مشکلات سے مملو هی - اولاً اس وجه سے که بنظر انصاف يه بهت ضروري هی که ذرايع پوليس کي اطلاع کے پوشيده رهين اگر مخبرون يا ڈيٹکٹيو لوگونکے نام اور اطلاع کي نوعيت ظاهر هوجايگي تو اسکي وجه سے جرم کي سراغرساني مين سخت دقت واقع هوگي - دوسري وجه يه که گواه کے حق مين يه بڑي بے انصافي هوگي که اوسکي شهادت غير معتبر کرديجاے محض ايک ايسے بيان کي بنياد پر جو اوسنے پوليس کے سامنے کيا هو اور جسکي تصديق يا اصلاح کا اوسکو موقع بهي نه ملا هو - اس قسم کے بيانات ظاهر هی که جلدي مين لکهے جاتے هين اور نقل کرتے وقت اونکي صحت کا بهي زياده خيال نهين رکها جاتا بلکه وه مثل بيان اور مطابق قواعد تحرير شهادت کے لکهے هي نهين جاتے بلکه صرف پوليس کو در اثناے تفتيش مدد دينے کي غرض سے لکهے جاتے هين - تيسرے اس وجه سے که ملزم کے واسطے يه بهت ضروري هوسکتا هی که وه يه دکهلاے که ايک گواه جو استغاثه کي طرفسے پيش کيا گيا ايک ايسا واقعه بيان کر رها هی جو اوس واقعه کے بالکل خلاف هی جسکو اوسنے پوليس کے سامنے بيان کيا تها - پس هم نے ان سب مختلف باتون کو آپس مين متفق کرنيکي اسطور پر کوشش کي که سنه ۱۸۶۱ اور سنه ۱۸۷۲ کے پرانے ضابطه فوجداري کے ابتدائي الفاظ کي طرف پهر رجوع کيا مگر اتني شرط اضافه کردي که اگر ملزم عدالت سے درخواست کرے تو عدالت کا فرض هی که ايسے بيانات کو طلب کرے مگر يه اوسکو اختيار هی که ملزم کو اوسکي نقل لينے دے يا نه لينے دے - اسکے بعد هم اوس طريقه کو مقرر کرتے هين که جسکے بموجب ايسے بيانات استعمال مين آسکين - ظاهر هی که يه کسقدر نامناسب هی که کسي گواه کا اعتبار ضايع کيا جاے محض ايک ايسے بيان کي بنياد پر جو اوسنے پوليس کے سامنے کيا هو جب تک يه نه ثابت هولے که اوسنے ايسا بيان واقع مين کيا هی "

۵ — اسکا نتيجه بهي کچهه ٹهيک نهين هوا - خود دفعه کے الفاظ سے ظاهر هوگا که وه خاصکر تحرير کے متعلق هی اور مطلب يه هی که تحرير بطور شهادت استعمال نکيجاسکے اور ايک شرط بهي هی

(۴۱ - 41)

وه يه كه عدالت اپني صوابديد كے بموجب حكم دے سكتي هى كه ملزم كو اوسكي نقل دیجاے (يه يقيناً اسوجه سے تاكه ملزم دريافت كرسكے كه آيا اوسمين كوي چيز ايسي هى جو جوابدهي مين اوسكو مفيد مطلب هوگي) - آگے دفعه كا يه مطلب هى كه وه بيان ' يعنے جو گواه نے پوليس افسر كے سامنے كيا هو ' معمولي طور پر كسي گواه كے اعتبار كو خراب كرنيكے واسطے استعمال هوسكتا هى ظاهر هى كه اوسيوقت جبكه وه اس غرض سے پورے طور پر ثابت بهي كيا جاے

۶ — يه امر صاف هى كه سنه ۱۸۹۸ كي ترميم كى غايت و غرض اس امر كو واضح كردينا معلوم هوتي هى كه تاوقتيكه عدالت خود تجويز نه كرے كه به نظر انصاف بيانات قلمبند كرده پوليس حسب دفعه ۱۶۱ ملزم كو ديكهنے كے ليئے دئے جائين اوسوقت تك اوسكو كوئي حق اونكے طلب كرنے يا ديكهنے كا نهين هى - مگر اوس ترميم نے اس امر كو صاف نهين كيا كه جو بيان گواه نے حسب دفعه ۱۶۱ كيا هو (علاوه اوسكے اندراج كے) ' وه حسب دفعه ۱۵۷ قانون شهادت استغاثه كے طرف سے بغرض تصديق كسي گواه استغاثه كے استعمال كيا جاسكتا هي يا نهين - اور همارے ليئے يهي سب سے اهم مسئله هى جسكو همين حل كرنا هى -

۷ — دفعه هذا جو از سرنو تحرير هوي هى واضح كرديگي كه جو بيانات حسب دفعه ۱۶۱ ليئے جائين (نه كه اونكے اندراجات) وه كسي عنوان سے يا كسي مقصد كے ليئے استعمال نهين كيئے جاسكتے جبتك كه وه حسب شرط متعلقه دفعه نه استعمال كيئے جائين - اس امر كا لحاظ كرتے هوئے كه از روئے دفعه ۱۶۱ بيان دينا لازمي هى اور اون صورتون كا بهي اور حالات كا بهي جنمين يه بيانات بالعموم قلمبند كيئے جاتے هين هماري رائے مين درصورتيكه گواه عدالت مين اپنے بيان كا محض اعاده كرے اوس بيان سے تصديق كرانے كا فايده نهين اوٹهايا جاسكتا - اسليئے حسب دفعه ۱۵۷ قانون شهادت وه بيانات بغرض تصديق استعمال نه كيئے جاوين - اگر استغاثه كو دراصل يه دكهاناهو كه كوئي بيان پوليس كے سامنے كسي خاص جگهه يا كسي خاص تاريخ پر كيا گيا تها تو يه واقعه معمولي اصول شهادت كے بموجب ثابت كيا جاسكتا هى - اور اس واقعه سے اور جو كارروائي اوسپر كي گئي هو معقول نتيجه نكالنا عدالت يا جوري كا كام هوگا - اس ترميم سے يه بهي ظاهر هوتا هى كه اگر ملزم كسي گواه سركاري كے بيان سابق مين ' جسكي نقل به اجازت عدالت اوسے ملي هو ' كوئي بات اپنے مفيد مطلب پاوے تو اوسكو وه معمولي طريقه سے ثابت كرسكيگا - اگر گواه جرح مين اوس بيان كي تصديق كرے تو بس كافي هوگا اور اگر انكار كرجائے اور منجانب استغاثه وه افسر پوليس طلب هو جسنے اوس بيان كو قلمبند كيا تها تو وه گواه كے بيان سابق كو ثابت كرسكتا هى - اور اگر منجانب استغاثه وه افسر پوليس نه طلب كيا جائے تو يقيناً عدالت اوسكو خود طلب كريگي - اور اگر ملزم اپنے ڈيفينس مين شهادت پيش كرتا هو تو وه بهي اوس افسر پوليس كو طلب كرسكتا هى - مگر يه واضح رهے كه جب تك بيان سابق كي ترديد كسي طريقه سے بموجب قانون نه كيجائے گواه كا حلفي بيان غير معتبر قرار نه ديا جايگا - هماري ترميم سے ظاهر هوگا كه اگر ملزم گواه استغاثه كے بيان سابق كا كوئي جزو استعمال كرے تو اظهار ثاني مين اوسي بيان كا دوسرا كوئي جزو استغاثه كے طرف سے بهي استعمال كيا جاسكتا هى - همارے نزديك يهي ايك صورت هى كه جسمين استغاثه كسي گواه كے بيان سابق سے فايده اوٹها سكتا هى -

دفعه ۲۸ — كچهه لفظي تغير كے ساتهه منظور هى - دفعه ۱۶۵ (۳) مين ايك مختصر ترميم هم تجويز كرتے مين تاكه حتى الامكان وه شئ جسكے ليئے خانه تلاشي كيجائے معين و مشخص هوجائے -

دفعه ۲۹ — کچهه لفظی تغیر کے ساتهه منظور هی - دفعه ۱۶۶ (۱) اور (۳) مین همنے مزید ترمیم کی هی تاکه وه افسر تفتیش جو دفعه ۱۶۵ کے معمولی اختیارات خانه تلاشي کا مجاز هو اس دفعه کے اختیارات کو بهي عمل مین لا سکے - اس قسم کي ترمیم دفعات ۱۵۷ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ اور ۱۷۳ مین بهي هوي هی -

دفعه ۳۰ — همارے نزدیك دفعه هذا کي تجویز کا منشا همارے طریقه تحریر سے بهتر ظاهر هوگا -

دفعه ۳۱ — (دفعه ۲۹ کا نوٹ دیکهو) - همارے نزدیک اس صورت مین بجائے افسر انچارج تهانه کے افسر تفتیش هونا چاهیئے - دفعات ۱۶۹ اور ۱۷۰ کا تعلق ، همارے خیال مین ، اوسي صورت مین هوسکتا هی جبکه تحقیقات مکمل هوجائے - یه امر دفعات مذکور کے شروع هي مین صاف کردیا گیا هی -

دفعه ۳۱ (الف) — اس دفعه کي شرط مین بهي بجائے افسرانچارج تهانه کے افسر تفتیش هونا چاهیئے -

دفعه ۳۲ — اس دفعه مین بهي وهي ترمیم ضروري هی اور ایك مختصر لفظي ترمیم جدید ضمن (۱) (ب) مین کردي هی

دفعه ۳۳ — منظور هی -

دفعه ۳۴ — یه دفعه بهي منظور هی مگر سرقه مین مال مسروقه کا رکهنا بهي داخل کردیا هی - یه استحصال بالجبر پر بهي حاوي هی - دیکهو تعریف مندرجه دفعه ۴۱۰ مجموعه تعزیرات هند -

دفعه ۳۴ (الف) — مدراس هائیکورٹ کے بعض فیصلون سے یه مشکوک هی که دفعه ۱۸۸ کو دفعات ۱۷۹ لغایت ۱۸۴ کے ساتهه کوئي تعلق هی یا نهین - همنے اسکو صاف کردینا مناسب سمجها هی - همکو پورا اطمینان نهین هی که دفعه ۱۸۸ کا یه منشا تها - همارے نزدیك بهتر هوگا که جب کوي شخص کسي جرم موقوعه ریاست هندوستاني کیواسطے برٹش انڈیا مین گرفتار هو تو اس صورت مین پولیٹکل ایجنٹ کا سرٹیفکٹ حاصل کرنا ضروري هی - هماري ترمیم سے یه امر صاف هوجاتا هی -

دفعه ۳۴ (ب) — (دیکهو نوٹ متعلقه دفعه ۲۴) همارا خیال یه نهین هی که لفظ " رپورٹ پولیس " مندرجه دفعه ۱۹۰ (۱) (ب) کوي اصطلاح هی بلکه افسر پولیس کا هر رپورٹ اوس سے مقصود هوسکتا هی - هماري ترمیم سے یه شک جاتا رهیگا -

دفعه ۳۵ — یه تجویز تهي که دفعه ۱۹۳ (۲) کے ساتهه دفعه ۵۲۸ شامل کردي جائے لیکن همکو یه منظور نهین بلکه همارے نزدیك دفعات کي ترتیب بلا ضرورت بدلنا ایک غلطي هوگي کیونکه اس سے عدالت نیز اشخاص قانون پیشه سب کو دقت واقع هوگي - همارے نزدیک دفعه مذکور مین " چیف پریسیڈنسي مجسٹریٹ " کے داخل کرنے کي بهي کوي ضرورت نهین کیونکه اوسکے اختیارات کي تصریح دفعه ۲۱ (۱) مین کافی طور پر کردي گئي هی اور اوس ترمیم کي موجودگي مین جسمین اڈیشنل چیف پریسیڈنسي مجسٹریٹ کے تقرري کي تجویز همنے کي هی (دیکهو دفعه ۳) اسکي اور بهي ضرورت باقي نهین رهتي - اسلیئے هم دفعه هذا کو نامنظور کرتے هین لیکن یه تجویز کرتے هین که دفعه ۱۹۳ (۲) سے الفاظ " اسسٹنٹ سیشن جج کي صورت مین " حذف کردئے جائین -

یه دفعه ، جسطور سے که بالفعل هی ، اڈیشنل سیشن جج اور اسسٹنٹ سیشن جج کے درمیان فرق کرتي هی اور سیشن جج کو بحق ثانيالذکر هی اختیار انتقال مقدمات کا مجاز کرتي هی -

(43 - ۴۳)

همارے نوٹس مين لايا گيا هی که اوس بل مين جو سنه ۱۸۹۸ کا ترميم شده ايکٹ هوا تها يه تجويز هوا تها که سيشن جج کو اس باره مين اختيار دينا چاهيئے که اسسٹنٹ سيشن جج يا اڈيشنل سيشن جج کے پاس ' جسکو چاهے ' مقدمات بهيجے اور سيلکٹ کميٹي کے رپورٹ سے بهي نهين معلوم هوتا که اسسٹنٹ سيشن جج هي تلک کيون اسکو محدود کرديا هی - اس حد کے لگا دينے سے بهت سي دقتين پيش آئي هين جنکو اب هم الفاظ مذکوره بالا کے خارج کرنے سے رفع کرنا چاهتے هين -

دفعه ۳۶— دفعه ۱۹۵ سے سخت دقتين برابر پيش آتي رهتي هين - اور بهت سي ترميمين بهي اسکے متعلق تجويز کي گئي هين جنپر همنے کافي طور پر غور کيا هی - همارے خيال مين اس دفعه کی خرابيون کو اوسوقت تک دور کرنا ممکن نهين جبتک که جرائم متعلقه قيام انصاف کے مقدمات چلانے کا اختيار خانگي اشخاص کے هاتهه مين رهيگا - همارے نزديك اس دفعه کي برائيون کا سد باب صرف اوسي وقت هوسکتا هی جبکه مقدمه چلانے کا اختيار محض عدالت کو ديا جاے يا خاص حالتون مين لوکل گورمنٹ کو ' جنکي طرف سے ايسے معاملات مين ايک ڈائرکٹر آف پبلك پروسيکوشن اکثر صوبون مين عنقريب مقرر هوجايگا - همارے نزديک کوئي وجه نهين معلوم هوتي که ايسے حالات مين جبکه عدالت يا لوکل گورمنٹ کي يه رائے قرار پاے که انصاف کے لحاظ سے اس قسم کا کوئي جرم هوا هو تو تحقيقات هوني چاهيئے تو اونکي جانب سے استغاثه کي درخواست اوسيطرح کيون نه ديجائے جسطرح که دوسري صورتون مين خانگی اشخاص ديا کرتے هين - اس دفعه کي ترميمون کا ماحصل نيز دفعه ۴۷۶ کي توسيع کا مقصد اسي اصول پر مبني هی - همارے نزديک دفعه ۱۹۵ کي رو سے عدالتون سے اختيار سماعت اس قسم کے جرائم کا يکقلم لے ليا جائے جبتک که درخواست مذکورالصدر شرائط کے ساتهه موصول نه هو - اور جب عدالت يا لوکل گورمنٹ مستغيث هو تو جو طريقه عمل اختيار کيا جاے اوسکي تشريح دفعه ۴۷۶ مين هونا چاهيئے -

اس اصول کے اختيار کرنے سے منظوري کو (جو کسي شخص خانگي کو ديگئي هو) التوا مين ڈال رکهنے کا بُرا دستور جو چهه ماه تک ملزم کو ستاتا رهتا هی اور اکثر دوسري قسم کي انتقامي کارروايون کے ليئے صرف کيا جاتا هی هماري اس تجويز سے يکقلم موقوف هوجايگا - هماري نزديک اوس صورت مين که جب عدالت يا لوکل گورمنٹ مدعي هو کسي ميعاد کا مقرر کرنا ضروري نهين هی - هماري رائے مين لفظ " منظوري " کا ايسے استغاثون سے نکال دينا بهت مفيد هوگا - يه ديکهنے سے معلوم هوگا که دفعه ۱۹۵ مين درحقيقت زياده تغير نهين کيا گيا - ضمن ۴ ' ۵ ' اور ۶ حذف هوگئي هين کيونکه ايسے استغاثون کے متعلق کارروائي کا ضابطه دفعه ۴۷۶ کي ترميمون مين خوب واضح کرديا گيا هی - همارے نزديك ضمن (۲) مين جهان " عدالت " کي تعريف هی وهين ضمن (۷) لانا بهتر هوگا اور ضمن (۳) اب ضمن (۴) هوجايگي - جو ترميمين دفعه ۴۷۶ مين هم تجويز کرتے هين نوٹ متعلقه دفعه ۱۱۱ مين ملينگي - هم مانتے هين که دفعه ۱۹۵ (۱) (الف) ضمن (ب) و (ج) سے کچهه مختلف هی ليکن هماري راے مين " منظوري " کي طرف کسی قسم کا اشاره اسمين بهي باقي رکهنے کي کوئي ضرورت نهين کيونکه ضمن (الف) کي رو سے هر حالت مين پبلک سرونٹ کے خود استغاثه پر مقدمه معقول طور سے چلايا جا سکتا هی -

دفعه ۳۷ — هم اوس دقت کو تسليم کرتے هين جسکي وجه سے يه ترميم تجويز کی گئي هی - ليکن هماري رائے مين وه دقت دفعات ۱۹۶ اور ۱۹۶ (الف) کو يون هي چهوڑ دينے اور اونکے بعد دفعه ۱۹۶ (ب) اضافه کرنے سے ' جيسا که هم تجويز کرتے هين ' دور هو جايگي - اس جديد دفعه کي رو سے دفعات ۱۹۶ اور ۱۹۶ (الف) کے مقدمات مين ايك عهده‌دار پوليس ' جو انسپکٹر سے کم

(۴۴ - 44)

نه هوگا ' ابتدايي تحقيقات کرنے کا مجاز هوگا - اور همارے نزديك جس دقت کے طرف اشاره کيا گيا هی وہ اس جديد دفعه سے دور هوجايگي -

دفعه ۳۸ — منظور هی -

دفعات ۳۹ و ۴۰ — ان سے دفعات ۱۹۸ و ۱۹۹ مجموعه ضابطه فوجداري کي ترميم مقصود هی يعنے شرايط متعلقه دفعات مذکور بدلگئي هين - هماري راے مين شرط متعلقه دفعه ۱۹۸ مين پرده‌دار عورتين داخل هونا چاهيئے اور هر دو دفعات مين نابالغونکے واسطے ۱۸ سال سے کم عمرکي قيد هونا ضروري هی - ديکهو ايکٹ سن بلوغ (نمبر ۹ سنه ۱۸۷۵) - ايک جديد دفعه يعنے ۱۹۹ (الف) بهي داخل کي گئي هی تاکه باضابطه مقرر کئے هوے اوليا کے حقوق کي حفاظت هوجاے

دفعه ۴۱ — اس دفعه کا اصول منظور هی ليکن هم چاهتے هين که جو نالش کسي ملازم سرکاري کي طرفسے داير هو اوسپر اوسکے دستخط هونا ضروري هون تاکه دفعه کے احکام زياده موثر هوجائين - اون تجاويز کي مناسبت سے جو همنے دفعه ۱۹۵ اور دفعه ۴۷۶ کي نسبت کي هين هم اس دفعه مين اتنا اور بڑهانا چاهتے هين که اگر نالش حسب دفعه ۴۷۶ داير هو تو مستغيث کے بيان کي کوئي ضرورت نهوگي

دفعه ۴۲ — هم اون ترميمونکو منظور کرتے هين جو دفعه هذا کي رو سے تجويز هين مگر جديد ضمن (۴) اب ضمن (۲ الف) هوگئي - ايك اور مختصر ترميم دفعه ۲۰۲ (۱) مين هوي هی تاکه وہ مقدمات بهي داخل هوجائين جو دفعه ۱۹۲ کے بموجب مجسٹريٹ کے پاس منتقل هوکر آئين - يه جو تجويز تهی که مجسٹريٹ کو اختيار ديا جاے که اگر ضرورت سمجهے تو دوسري تحقيقات يا تفتيش کا حکم دے اگر پهلي تحقيقات يا تفتيش نا کافي ثابت هو يه تجويز همکو منظور نهين

دفعه ۴۳ — مجوزه ترميم همنے از سرنو لکهدي هی

دفعه ۴۴ — اون دقتون پر غور کرکے جو دفعه هذا کي روسے رفع کرنا منظور هين هماري مختصراً راے يه هی که موجوده دفعه ۲۰۶ (۱) کے الفاظ کم سے کم اوتنے صاف ضرور هين جيسے که وہ الفاظ جو اونکے مقابله مين تجويز کيئے گئے هين - همنے مانا که موجوده الفاظ بالکل حسب دلخواه نه هون مگر پهر بهي صاف اور واضح ضرور هين لهذا هم دفعه هذا کي ترميم کو منظور نهين کرسکتے - مگر ساتهي اوسکے ايک مختصر ترميم ' بطرز ترميم دفعه ۱۴۴ (۱) ' ضمن (۱) مين کيئے ديتے هين

دفعه ۴۵ — دفعه هذا کي ترميمين بهي نامنظور هين - دفعه ۲۱۰ (۱) کي ترميمونکے متعلق ديکهو همارا نوٹ دفعه مذکوره بالا پر - مجوزه ضمن (۱ الف) کي نسبت ' هماري راے مين يه حکم دفعه ۲۰۹ (۱) کے آخر مين پہلے سے موجود هی - مگر هم بنگال گورمنٹ کي تجويز کے مطابق ايک لفظي ترميم دفعه ۲۱۰ (۲) مين کرنا چاهتے هين

دفعه ۴۶ — يه ترميم نامنظور هی - ديکهو نوٹ متعلقه دفعه ۴۴

دفعه ۴۷ — هماري راے مين گواهان حاشيه کا بيان دوره سپرد کرنيوالے مجسٹريٹ کو لينا چاهيئے اور اوسکي عدم موجودگي مين کوئي دوسرا مجسٹريٹ ليسکتا هی مگر اسکے سواے کسي صورت مين نهين - دوسري ترميم منظور هی کيونکه وہ ملزم کے فايده کے ليئے هی

دفعه ۴۸ — يه ترميم منظور هی مگر الفاظ " يا دوسرے قسم کي سزا " بعد " اضافه سزا " کے جو همارے نزديك ضروري هين بڑها دیے هين - نيز ديکهو دفعه ۵۶ (الف)

دفعه ۴۹ — بجاے اوس تمثيل کے جو دفعه هذا کي رو سے تجويز کي گئي تهي ' مگر جسکو هم پسند نهين کرتے ؛ همنے کچهه لفظ دفعه ۲۳۴ (۱) مين بڑها ديئے هين جنسے يه صاف

هوجايگا كه ملزم پر ايكهي مقدمه مين تين جرايم ايک هي قسم كے ' جنكا ارتكاب تين مختلف شخصون كے خلاف ' هوا هو ' قايم كيئے جاسكتے هين - اس سے همارے نزديک وه دقت دور هوجايگي جسكا حواله اكثر جگهه پايا جاتا هى

دفعه ۲۳۴ (۲) كے ساتهه ايك شرط بهي همنے اضافه كي هى جسكي همارے نزديک ضرورت هى - مجموعه تعزيرات هند كى دفعات ۳۷۹ و ۳۸۰ سرقه عام اور سرقه عمارت سے متعلق هين اور ظاهر هى كه يه جرايم ايكهي قسم كے هين - هماري راے مين يه بهي صاف هوجانا چاهيئے كه كسي جرم كا اقدام بهي نوعيت مين اوسيطرح كا هوتا هى جيسا كه اصل جرم درحاليكه اوس اقدام كو قانون نے جرم قرار ديا هو

دفعه ۵۰ — ترميم منظور هى - خارج كيا هوا ٹكڑا دفعه ۵۱ (۲ الف) مين مليگا

دفعه ۵۱ — ديكهو نوٹ دفعه ۵۰

دفعه ۵۲ — يه دفعه منظور هى مگر بعض لفظي ترميمونكے ساتهه اور اسمين ايک جديد ضمن بهي داخل هى جو جرايم زير دفعات ۴۱۱ و ۴۱۴ تعزيرات هند سے متعلق هى

دفعه ۵۳ — يه ترميم بهي منظور هى جس سے هماري راے مين سنه ۱۸۷۲ كے قانون كے الفاظ كا اعاده هوجايگا

دفعه ۵۴ — اصلي دقت الفاظ " پروسس گواه كو جبراً حاضر كرانے كے واسطے " كے منشا مين پڑتي هى ' جيسا كه كلكته هائيكورٹ كے فيصلون سے ظاهر هى ' سب سے بهتر طريقه اسكے رفع كرنيكا يه هوگا كه ساده الفاظ " سمن واسطے حاضري گواه " ركهے جائين جس سے همارے نزديك دفعه ۹۰ صاف طور پر متعلق هوجايگي اور هماري راے مين صرف اسي كي ضرورت هى - دفعه ۲۴۴ (۱) كے شروع مين همنے ايك لفظي ترميم كي هى

دفعه ۵۵ — ترميم منظور هى - ديكهو دفعه ۵۸ جسمين بهي اسي قسم كي ترميم هولي هى

دفعه ۵۶ — هم ان ترميمونكو منظور كرتے هين مگر دو تبديلونكے ساتهه - پہلے يه كه وه الزام جو دفعه ۲۵۰ كے ذيل مين آوے جهوٹ هونيكے ساتهه پريشان كرنيكي نيت سے بهي لگايا گيا هو - دوسرے يه كه معارضه كي مقدار همنے پچاس روپيه سے سو روپيه كردي هى اور يه اضافه همارے نزديك زمانه موجوده كي ضرورتونكے مطابق هى - هم سمجهتے هين كه دفعه ۴۰۴ كے مضمون پر نظر ركهتے هوے وه احكام جو دفعه ۲۵۰ كے بموجب بالفعل قابل اپيل نهين هين آينده بهي نهين هونگے - ضمن (۵) كسيقدر وسيع صورت مين اب ضمن (۲ ج) هوگئي

جو ترميم ضمن (۴) كے آخر مين هم كرنا چاهتے هين اوسكا منشا يه هى كه وه صورتين بهي داخل هوجائين جنمين گو كه اپيل نهين هوسكتي مگر اوس شخص كي رهاي يا بريت ' جسكو معاوضه دلايا جاے ' نگراني پر مسترد هوسكتي هى اور اسكے ليئے عدالت اعلى مين درخواست كرنيكے واسطے ايک مهينه كا عرصه كافي هوگا

دفعه ۵۶ (الف) — همارے نزديك يه جديد دفعه ضروري هى تاكه وه صورتين بهى داخل هوجائين جنمين سابق سزايابي كا چارج لگايا جاے - ايسي صورتونمين مقدمات سشن كے ليئے تو ايک خاص دفعه (۳۱۰) پہلے سے موجود هى مگر مجسٹريٹي كے مقدمات كا مجموعه مين كهين ذكر نهين

دفعه ۵۷ — همارے نزديک " فوراً " كا لفظ جو اسدفعه مين پيشتر سے هى ممكن هى كه بعض صورتونمين اوس سے ملزم كو نقصان واقع هو پس بنظر انصاف هم تجويز كرتے هين كه " فوراً يا

(۴۶ - 46)

اگر مجسٹریٹ مناسب سمجھے تو دوسري پیشي کے شروع مین "ملزم یه ظاهر کردے که وه گواهون سے جرح کریگا یا نهین - ممکن هی که چارج شیٹ لگنے تك اوسنے کوي وکیل نه کیا هو پس مناسب هی که ایسي صورت مین اسکو موقع دیا جاے که دوسري پیشي مین وکیل کرکے وه جرح کے متعلق بهي تصفیه کرلے

دفعه ۵۸ — منظور هی

دفعه ۵۹ — همارے نزدیک معمولي نالشات مین اس سے کوي فایده نهین نکلتا که مستغیث اپني مرضي کے خلاف مقدمه چلانے پر مجبور کیا جاے لهذا هم نے بعض الفاظ حسب تجویز بنگال گورمنٹ دفعه ۲۵۹ سے نکال دیے - همارے نزدیك انصاف کي پوري حفاظت اوس اختیار صوابدید سے جو مجسٹریٹ کو اس دفعه کي رو سے پیشترسے حاصل هی پوري طرح هوجایگي - یه ترمیم بجاے اوسکے هی جو ابتدایي بل مین تجویز تهي

دفعه ۶۰ — اس دفعه کي رو سے بعض جرایم اوس فهرست جرایم مین اضافه کرنا مقصود هین جانکي تجویز سرسري طور پر کیجاسکتي هی - جرایم زیر دفعات ۲۲۳ و ۲۲۵ (الف) تعزیرات هند اس قسم کے هین جنمین غفلت کا ثبوت ضروري هی لهذا سرسري تجویز مین انکو نه داخل هونا چاهیئے - اسیطرح دفعه ۵۰۹ کے جرایم بهي سرسري تجویز کے لیئے نامناسب هین - مگر البته اقدام خود کشي کا جرم حسب دفعه ۳۰۹ ' جو معمولاً کوي زیاده اهم جرم نهین هی ' هم اس دفعه مین داخل کیئے دیتے هین - یهي ایك ترمیم هی جو دفعه هذا کي رو سے جایز رکهي گئي هی

دفعه ۶۱ — هم تسلیم کرتے هین که دفعه ۲۶۱ کي ضمن (الف) مین دفعه ۵۰۴ کے بهي جرایم ' حسب تجویز بل ' داخل هونا چاهیئے - دفعه ۲۶۱ مین درجه دوم و سوم کے بنچ مجسٹریٹونکو سرسري تجویز کا اختیار دیا گیا هی اور همارے نزدیك دوسري تجویز یعنے سواے پینل کوڈ کے تمام قسم کے جرایم کے لیئے صرف جرمانه یا ایك مهینه کي سزا هونا چاهیئے گویا ایك تاریک مکان مین قدم رکهنا هی - مثلاً جرایم قانون آبکاري یا قانون جنگلات همارے نزدیک ایسے نهین جو اس دفعه مین داخل کیئے جائین اور بدون تمام قوانین کو غور سے پڑهے هوے هم یه نهین بتلاسکتے که کن کن جرمون کا داخل کرنا نامناسب هی اور کن کا مناسب هی - اگر کسي خاص معامله مین ضرورت واقع هوگي تو اوس خاص ایکٹ کي ترمیم سے وه معامله درست هوسکتا هی - پس هم اس دفعه کو زیاده بدلنا نهین چاهتے البته ضمن (ب) کے اخیر مین الفاظ " ساتهه یا بغیر جرمانه کے " اضافه کرتے هین جو همارے نزدیک ضروري هین

دفعه ۶۱ (الف) — یه ترمیم ایسي هی جو قرینه سے معلوم هوتا هی که سنه ۱۸۹۸ کے ایکٹ مین سهواً رهگئي تهي

دفعه ۶۲ — همارو مجوزه ترمیم اصولاً منظور هی لیکن همارے خیالمین دفعه ۲۷۶ کي تیسري شرط مین بهي وهي ترمیم هونا ضروري هی جو دفعات ۳۱۵ و ۳۱۶ مین هوي -

یه سچ هی که چیف کورٹ پنجاب اس دفعه کے زیر اثر نهین آنا چاهتي لیکن یه دیکهتے هوے که اوس وقت جب یه بل پاس هوجایگا ' یا قریب اوسکے ' پنجاب مین بهي ایك هائیکورٹ قایم هوجایگي همارے نزدیك اسکي کوي ضرورت باقي نهین رهتي که پنجاب کو خاصکر اس مفید ترمیم سے مستثنی کیا جاے

(47-۴۷)

دفعہ ٦٣ — هم اس نئي تجويز کے اختيار کرنيکے واسطے کسيطرح تيار نہين کيونکہ همارے نزديك يہ خطرناک هی لہذا هم اسکو خارج کرتے هين

دفعہ ٦۴ — يہ دفعہ بهي مثل دفعہ ٦٣ کے نامنظور هی

دفعہ ٦٥ — همنے اس دفعہ پر بتعلق دفعہ ۴٧ بحث کي اور همارے نزديك اس دفعہ کو بهي خارج هونا چاهيئے - تجويز يہ تهي کہ کوي گواہ جسکا بيان سابق مين کسي مجسٹريٹ کے سامنے ' خواہ ابتدائي تحقيقات مين يا دفعہ ٢١٩ کي رو سے ' نہ ليا جاچکا هو عدالت سشن مين اوسکا بيان نہ ليا جاوے - مگر اکثر ايسا هوتا هی کہ عدالت سشن مين جرح کيوقت ايک شخص کا نام پہلے پہل ليا جاتا هی جسکو استغاثہ کيطرفسے طلب کيا جانا ضروري هی پس - يہ انصاف کے بالکل خلاف هوگا اگر قانون کي رو سے يہ امر ناممکن کرديا جاے

دفعہ ٦٦ — همارے نزديک مجوزہ ترميم کي غرض اس طريقہ سے بہتر پوري هوگي کہ دفعہ ٢٨٨ کے بيانات " جملہ اغراض کے واسطے " شہادت سمجهے جائين - ايک اور بهي مختصر ترميم اس دفعہ مين هوي هی تاکہ وہ شہادت بهي داخل هوجاے جسکو کسي مجسٹريٹ نے ' سواے دورہ سپرد کرنيوالے مجسٹريٹ کے - قلمبند کيا هو (ديکهو نوٹ متعلقہ دفعہ ۴٧)

دفعہ ٦٧ — هماري راے مين هائيکورٹ يا عدالت سشن کے مقدمات مين ڈيفنس کو آخري موقع جوابکا ملنا چاهيئے الا جبکہ ملزم يا چند ملزمون سے کوي ملزم اپني طرفسے کوي گواہ پيش کرے - اس مسئلہ پر هائيکورٹون مين بڑي بحث رهي هی مگر جس اصول کو هم قايم کرتے هين اوسکو سب نے تسليم کيا هی - يہ دفعہ پيشتر بهي ترميم هوچکي هی مگر کچهہ شبہہ باقي تها لہذا اب وہ صاف هوجانا چاهيئے - ديگر تجاويز سے همکو انکار هی

دفعہ ٦٨ — منظور هی

دفعہ ٦٩ — يہ دفعہ بهي منظور هی مگر کچهہ لفظي تغيرات کے ساتهہ - همارے نزديک دفعہ ٣٠٧ مين ايك اور ترميم کي ضرورت هی تاکہ وہ صورت بهي داخل هوجاے کہ جب کسي شخص پر سابق سزايابي کا چارج حسب دفعہ ٣١٠ لگايا جاے - ظاهر هی کہ اگر جج کي راے جوري کي راے سے اصل چارج کی نسبت مختلف هو اور مقدمہ هائيکورٹ مين بهيجا جاے تو انسب يهي هی کہ ريکارڈ مکمل هونا چاهيئے - لہذا هم تجويز کرتے هين کہ دفعہ ٣٠٧ (١) کے اخير مين ايك ترميم اسي مضمونکي هونا چاهيئے

دفعہ ٧٠ — همارے نزديك اسيسرون سے سوالات کرنيکا اختيار صرف اونکي راے دريافت کرنے تک محدود هونا چاهيئے - اسکے متعلق سوالات جرح کي اون سے کوي ضرورت نہين - اسي مطلب کو مدنظر رکهکر دفعہ هذا کا پہلا حصہ همنے بدلديا هی اور ترميم مندرجہ حصہ آخر منظور هی

دفعہ ٧١ — اس دفعہ کو همنے اکثر جگہہ سے بدلديا هی مگر مضمون مين کچهہ زيادہ تغير نہين هونے پايا - لفظ " تارقتيکہ " جو ضمن (الف) کے آخر مين هی " تارقتيکہ اور جبتك " هونا چاهيئے جيسا کہ بالفعل قانون مين موجود هی - اور ضمن (ب) کا ابتدائي حصہ دفعہ ٦٩ مين مليگا

دفعہ ٧٢ — منظور هی مگر بجاے لازمي کے اختياري کردي گئي هی

دفعه ۷۳ — همارے نزدیک دفعه ۳۱۵ کا بلاد پریسیڈنسي کے ساتهه مخصوص هونا اوس زمانه کي يادگار هی جبکه هائيکورٹين صرف اونهين شهرون مين تهين - مقدمات هائيکورٹ مين اهل جوري کي تعداد کے متعلق جو تجويز همنے کي هی وهي انسب معلوم هوتي هی - دفعه هذا کا دوسرا حصه منظور هی

دفعه ۷۴ — دفعه هذا دفعات ۶۲ و ۷۳ کے مطابق کرديگئي

دفعه ۷۵ — اس دفعه پر بڑي بحث رهي هی اور همارا پہلے اراده تها که دفعات ۳۳۷ و ۳۳۸ کو بالکل بدلدين مگر آخر مين هماري تجاويز وهي ٹهرين جو دفعه هذا مين مندرج هين - خاص خاص ترميمين جو هم تجويز کرتے هين حسب ذيل هين :—

(۱) دفعه ۳۳۷ علاوه اون جرايم کے جنکا فيصله عدالت سشن يا هائيکورٹ سے مخصوص هی اون جرايم سے بهي متعلق هوگي جنکي سزا سات سال تک هی (۲) معافي کا اختيار صرف سب ڈويژنل مجسٹريٹون کو ' اور بعض خاص صورتونمين درجه اول کے مجسٹريٹون کو ' هوگا (۳) هر صورت مين جس مين کسي اپرور کا بيان مجسٹريٹ نے ليا هو اور جرم باديالنظر مين ثابت هو مقدمه سيشن يا هائيکورٹ مين بهيجا جايگا يا کسي ايسے مجسٹريٹ کے پاس منتقل کيا جايگا جسکو دفعه ۳۰ کے اختيارات حاصل هون

ضمن (۴) کو همنے دو حصون پر تقسيم کرديا جسکا پهلا حصه ضمن (۱) کے آخر مين شامل هوگيا جو اوسکے واسطے زياده مناسب جگهه هی ' اور دوسرا حصه هماري جديد ضمن (۲ الف) کي موجودگي مين بيکار هوگيا - همنے يه امر بهي صاف کرديتا مناسب سمجها که ضمن (۲) کا تعلق اوس مجسٹريٹ کي عدالت سے هو جسنے ابتدائي تحقيقات کي هو - يه بالکل ممکن هی که اپرور کا وه بيان جو مجسٹريٹ کے سامنے وه کرے اوس بيان کے مطابق نهو جو اوسنے استغاثه کے مواجهه مين کيا هو اور جسکي بنياد پر اوسکو معافي ملي هو - پس اس صورت مين استغاثه کو اختيار صوابديد حاصل هونا چاهيئے که مقدمه مين اوسکو طلب کرے يا نه کرے

دفعه ۷۶ — اس دفعه مين اوس اپرور پر مقدمه چلانے کا ذکر هی جسنے اپني معافي کے شرايط سے انحراف کيا هو - پهلي ترميم مجوزه بل ' جو اس باره مين هی که جب اپرور پر مقدمه چلايا جاے تو وه کهه سکتا هی که شرايط منظور کرده کي اوسنے تعميل کي هی ' منظور هی - همارے نزديک يه استغاثه کو طے کرنا چاهيئے که اوسپر مقدمه چلايا جاے يا نهين - اسليئے ضمن ۲ اور ۳ کي تجويزين ' جنکا منشا يه هی که بغير اوس مجسٹريٹ کي اجازت کے جسنے معافي بخشي تهي اس قسم کا استغاثه هرگز نه داير کيا جايگا ' نامنظور هين - هماري يه بهي راے هی که اپرور کا مقدمه دوسرے ملزمون سے هميشه عليحده کيا جاے - اور هم اسکو صاف کرديتا چاهتے هين که استغاثه کو اثباتاً يه ثابت کرنا هوگا که اپرور نے شرايط منظور کرده کي تعميل نهين کي - پس يه دفعه اسي منشا سے از سرنو تحرير هوي هی -

دفعه ۷۷ — منظور هی

دفعه ۷۸ — اس دفعه کا مقصد يه هی که وه جرايم جو به اجازت عدالت قابل مصالحه هين اونکي توسيع کي جاے - همارے نزديک ازدواج ثاني به موجودگي زوجه يا شوهر (دفعه ۴۹۴ مجموعه تعزيرات هند) اور دغا (دفعه ۴۱۷ ايضاً) کو شامل کرنا ايک غلطي هوگي - اسليئے ان دفعات کو هم خارج کرديتے هين - ليکن دوسرے جرايم مجوزه دفعه هذا منظور هين اور ساتهي اونکے جرايم متعلقه دفعه ۴۳۰ مجموعه تعزيرات هند کو بهي داخل کرنا چاهتے هين ' هماري راے مين جرايم مذکورالصدر کا

(49 - ۴۹)

ضمن (۱) کے طرز پر نقشہوار لکھنا بہتر ہوگا - جدید ضمن (۲ الف) کي ترمیم منظور ہی لیکن ہمنے اوسکو ضمن (۴) کردیا ہی - ترمیم دفعہ ۱۹۸ کے طرز پر ہمنے دفعہ ۳۴۵ (۳) کي مجوزہ ترمیم از سرنو تحریر کي ہی اور اوسکو (۳ الف) کردیا ہی - ضمن (۱) مین بجاے " بیان " کے " تصریح " لکھدي ہی اور ضمن (۲) مین کچھہ تشریحي الفاظ اضافہ کیے ہین -

دفعہ ۷۹ — منظور ہی

دفعہ ۸۰ — ترمیم کے حصۂ اول مین دفعہ ۲۰۹ (۱) کے طرز پر کچھہ لفظي تغیر کردیا ہی (دیکھو نوٹ متعلقہ دفعہ ۴۴) - دوسرے حصہ مین بھي کچھہ لفظی تغیر کیا ہی یعنے ایک شرط کي صورت مین مجسٹریٹ کو اختیار رہاي عطا کیا ہی اور دفعہ ۳۴۸ کي شرط مین بھي کچھہ لفظي تغیرکیا ہی

دفعہ ۸۱ — اس دفعہ مین بھي لفظی تغیرات کچھہ کئے گئے ہین -

دفعہ ۸۲ — یہ ترمیم منظور ہی - ضمن (۲) کے آخر مین ہمنے کچھہ الفاظ اضافہ کردے ہین اور ایک جدید ضمن یعني ضمن(۴) بھي اضافہ کي ہی تاکہ وہ صورت بھي داخل ہوجاے جبکہ کوي مجسٹریٹ ' جسنے بنچ مین کسي مقدمہ کي سماعت کي ہو ' اپنے جگہہ سے غیر حاضر ہو -

دفعہ ۸۳ — اس ترمیم کي بڑي سخت مخالفت ہوي - اور اسکے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد ہمنے اسکے خارج کرنے کي راے قائم کي ہی -

دفعہ ۸۴ — مجوزہ ترمیمین منظور ہین اور ترمیم نمبر ۲ سے ہمارے نزدیک موجودہ قانون زیادہ واضح ہوجاتا ہی - ہماري راے مین دفعہ ۳۶۲ (۱) کے ابتداي الفاظ مین ترمیم کي ضرورت ہی کہ اس دفعہ سے ' جسطور سے وہ بالفعل ہی ' یہ معلوم ہوتا ہی کہ پریسیڈنسي مجسٹریٹ کو قبل تحقیقات شروع کرنے کے انتہائي سزا کے دینے کا ارادہ کرلینا چاہیئے - پس ہماري راے مین اس ضمن کو یون پڑھنا چاہیئے " ہر مقدمہ مین جسکو پریسیڈنسي مجسٹریٹ تجویز کرسکتا ہی اور جسکي اپیل ہوسکتي ہی مجسٹریٹ کو لازم ہی کہ گواہ کا بیان خود قلمبند کرے یا . . . الخ " (دفعہ ۲۶۴ سے مقابلہ کرو) -

ہمارے نزدیک پریسیڈنسي مجسٹریٹونکے اختیارات کا مسئلہ بہت کچھہ ترمیم طلب ہی مگر یہ امر ہمارے موجودہ فرائض سے تعلق نہین رکھتا - ضابطہ مقررہ دفعہ ہذا ضابطہ مقررہ باب ۲۲ (تجویز سرسري) کے قدم بقدم معلوم ہوتا ہی - مگر مشکل یہ ہی کہ اس دفعہ کے جرایم بہت سنگین ہوسکتے ہین اور پریسیڈنسي ٹاون مین کامون کي اہمیت کو قطع نظر کرکے بھي کوي وجہہ نہین معلوم ہوتي کہ پریسیڈنسی مجسٹریٹون کو ' جو اکثر اوقات مخصوص قابلیت یا تجربہ کے اشخاص نہین ہوتے ؛ اول درجہ کے مجسٹریٹون سے اونکو زیادہ اختیار کیون دیا جاے -

دفعہ ۸۵ — یہ ترمیم منظور ہی جس سے اب ہائیکورٹون کو بذریعہ قواعد بیانات قلمبند کرنے کا طریقہ بتانا ضروري ہوگا - مگر قواعد مذکور کي صورت معین کرنے کا اختیار ہائیکورٹ ہي کو رہیگا

دفعہ ۸۶ — بجاے مجوزہ ترمیم کے دفعہ ۳۶۷ کے آخر مین ایک اور شرط ہمنے اضافہ کردي ہی تاکہ ہائیکورٹ یا عدالت سیشن یا اجلاس مجسٹریٹ مقررہ منجانب لوکل گورمنٹ کے حاکم اعلی اپنے فیصلون کو دوسرون سے بول کر تحریر کراسکین - اس لئے ہمارے نزدیک کل معقول شکایتین رفع ہوجاینگي -

دفعہ ۸۶ (الف)— ہماري راے ہی کہ اون مقدمات مین جو فیصلۂ قطعي کے لیا بھیجے جائین اگر وہ جج جو مقدمہ کي سماعت کرتے ہون مساوي طور پر آپسمین اختلاف رکھین تو ہمیشہ یہ کافي

(۵۰ - 50)

نہین هی که مقدمه کو فیصله کے لیئے ایک دوسرے جج کے سپرد کردیا جاے بلکه اون ججون مین سے کوي جج ' جسکے سامنے پہلے پہل هائیکورٹ مین مقدمه پیش هوا تها ' اسکا مجاز کردیا جاے که اگر وه چاهے تو ایک اور جج کو اپنا شریک کرکے از سرنو مقدمه سنے - مگر چونکه بعض اوقات اسمین دشواري هوگي تو ایسي صورت مین چیف جسٹس تین اور ججون کے سامنے مقدمه کے دوباره سماعت کیے جانے کا حکم دے سکتا هی اگر ججون کي تعداد کافي هو - یه ترمیم مطابق ترمیم دفعه ۹۹ کے هی -

دفعه ۸۷ — دفعه ۳۸۶ مین بجاے " ڈسٹرس " کے " اٹیچمنٹ " منظور هی کیونکه زیاده مناسب هی - هم منظور کرتے هین که دفعه مذکور ضمن (۱) کردیجاے اور ایک دوسري ضمن اسمین اضافه کیجاے - ضمن (۱) مین لفظ " جایداد منقوله " هم بدلنا نہین چاهتے اور بجاے قرقي و نیلام جایداد غیر منقوله کے ضمن (۲) کے بعد ایک شرط اضافه کرتے هین تاکه کلکٹر کے ذریعه سے جرمانه وصول اسیطرح هوسکے گویا که حکم صادر شده عدالت دیواني کي ایک ڈگري هی - همین کوي وجهه نہین معلوم هوتي که اوس مالک سے جو اپني جایداد منقوله کو چهپا سکتا هی وه جرمانه جو عدالت فوجداري اوسپر کرے اوس سے اوسي طریقه سے اور اوسي مقدار مین بطور ایک دیواني قرضه کے کیون نه وصول کیا جاے - یه واضح رهے که یه ذمهداري مجموعه تعزیرات هند کي دفعه ۷۰ نیز ازروے فیصله بمقدمه سرکار بنام سیتا ناتهه مترا (مندرجه انڈیئن لا رپورٹ ۲۰ کلکته صفحه ۴۷۸) قابل پذیراي هی - لہذا هم اسکو اس دفعه کي رو سے صاف کیئے دیتے هین - سواے کلکٹر ضلع کے ' جو ڈگريدار متصور هوگا ' اور کون شخص ایسے جرمانون کے وصول کرنے کا ذمهدار هوسکتا هی

دفعه ۸۸ — منظور هی - ایک اور مختصر ترمیم دفعه هذا مین مطابق دفعه ۳۸۶ کردي هی

دفعه ۸۹ — منظور هی

دفعه ۹۰ — ترمیم منظور هی لیکن جرمانه کي مقدار ۵۰۰ سے زیاده نه هوگي -

دفعه ۹۱ — ترمیم منظور هی - حسب دفعه ۱۲۳ " جیل بهیجنے یا جیل مین رکھے جانے " کے حکم کا مقصد یه هی که مجرم کوئي نقصان نه پہنچاسکے - پس یه نتیجه پوري طرح سے حاصل هوگا اگر وه کسي جرم مین قید رهے - همارے نزدیک کوي وجه نہین که جرم مابعد کي سزا سابق سزا کے ساتهي ساتهه کیون نه دیجاے -

دفعه ۹۲ — دفعه هذا کي پہلي ترمیم مجوزه سے اس امر کي ضرورت پڑیگي که کسي مقدمه کے کاغذات مثل گورمنٹ مین بهیجے جائین اگر اونکي ضرورت دفعه ۴۰۱ کي درخواست رحم کیواسطے پڑے - اس تجویز کي دقتونکا خیال کرکے اوسپر اعتراض کیا گیا تها - مگر همارے نزدیک اوس کو دور کرنیکے واسطے اتنا لکهنا کافي هوگا که کاغذات مثل کي ایک تصدیق شده نقل بهیجي جاے - مقدمات هائیکورٹ مین ' جیسا که مشهور هی ' جج لوگ اپنے نوٹونکو مقدمه کے کاغذات مثل کے ساتهه شامل کرنا پسند نہین کرتے - چنانچه اسي خیال سے ضمن (۲) مین همنے اتنا اضافه کردیا " یا جسقدر کاغذات مثل مقدمه مین موجود هون "- مگر جن مقدمات مین گورمنٹ کو خاص طور پر شہادت کي نوعیت دیکهنا مقصود هوگي ' جیسا که یقین هی که اکثر مقدمات مین هو ' تو صاحبان جج براه مهرباني اپنے نوٹونکي نقل بهیجنے کي ضرور اجازت دینگے

همنے دفعه مذکور کي تشریح مین بهي ایک مختصر سي لفظي ترمیم اخیر مین کردي هی اور ایک ضابطه کي ترمیم ضمن (۲) مین بهي کي هی چونکه اب نواب گورنر جنرل بهادر کو اعلی حضرت ملک معظم کا مخصوص حق معافي خاص طور پر عطا هوا هی

(51 - ۵۱)

دفعه ۹۳ — دفعه هذا کي تجويز منظور هی - مگر ضمن (۲) مين علاوه دفعه ۵۵ تعزيرات هند کے دفعه ۵۴ کا بهي حواله هم اضافه کرنا چاهتے هين

دفعه ۹۴ — يه دفعه بهي منظور هی مگر تهوڑي سي ترميم کے ساتهه جو شرط جديد کے الفاظ مين کردي هی (ديکهو ترميم دفعه ۱۲۳ (۳ الف) مندرجه دفعه ۱۸ بل سابق جسطرح که اب همنے اوسکو ترميم کيا هی)

دفعه ۹۴ (الف) — يه جديد دفعه ان اپيلون کے متعلق هی جنکو ضامن، جنکي ضمانت حسب دفعه ۱۲۲ نامنظور کيجاے ، داير کرسکتے هين (ديکهو نوٹ متعلقه دفعه ۱۷ کا آخري فقره)

دفعه ۹۵ — منظور هی

دفعه ۹۶ — دفعه هذا کي ترميمين بهي منظور هين مگر شرط کي ضمن (الف) کو هم اسطرح ترميم کرنا چاهتے هين که جب منجمله چند ملزمون کے ، جنکي تجويز ايک ساتهه هو ، ايک شخص بحيثيت يوروپين برٹش رعايا هونيکے هائيکورٹ مين اپيل کي درخواست کرے تو ايسي صورت مين ديگر اشخاص کي اپيل بهي هائيکورٹ هي مين سني جاے

دفعه ۹۷ — بجاے اسکے که دفعه ۴۱۳ مين کوي شرط اضافه کيجاے بهترهوگا که هم ايك جديد دفعه يعنے ۴۱۵ (الف) ، کچهه لفظي تغير کے ساتهه ، داخل کردين

دفعه ۹۸ — منظور هی

دفعه ۹۹ — هم بهترسمجهتے هين که دفعه ۴۲۹ موجوده صورت مين رهنے دلجاے مگر اوس مين ايك شرط مثل اوسکے جو دفعه ۳۷۸ مين هی لگائي جاے (ديکهو نوٹ متعلقه دفعه ۸۶ (الف))

دفعه ۱۰۰ — هم ضمن (۱) سے الفاظ " جنکو لوکل گورمنٹ نے اس بارے مين اختيارات ديے هون " خارج کرنا نهين چاهتے اور همارے نزديك بے عقلي هوگي که کاغذات مثل طلب کرنے اور معاينه کرنيکا اختيار تمام سب ڈيويژنل مجسٹريٹوںکو عموميت کے ساتهه ديا جاے خاص کر جب هم يه ديکهتے هين که ڈيويژنل عدالتونکے واسطے مزيد اختيارات تجويز کيئے گئے هين جنکے منظور کرنے پر هم تيار هين بشرطيکه ضمن (۱) کا پهلا حصه اپني موجوده صورت مين رهنے ديا جاے

ضمن (۳) کے الفاظ کچهه بدل ديئے هين - بوجهه دفعه ۴۷۶ کي توسيع کے (جو هماري راے مين اس ضمن مين داخل هونا چاهيئے) همارے نزديک بهتر هوگا که دفعه ۴۷۶ (الف) اور ۴۷۶ (ب) کا بهي حواله ضمن مذکور مين داخل کيا جاے - ان دفعات کي رو سے همنے ايک محدود حق اپيل ديا هی پس هم انکو اختيارات نگراني سے خارج کردينا چاهتے هين - تشريح مين بهي کچهه لفظي ترميم هوئي هی

دفعه ۱۰۱ — همارے نزديک اسمين الفاظ کچهه مبهم تهے جو اب صاف هوگئے - تجويز شده ترميم همکو منظور هی

دفعه ۱۰۲ — منظور هی

دفعه ۱۰۳ — همارے نزديک سشن ججونکو اختيار هونا چاهيئے که اپني عدم موجودگي مين اپنے تمام اختيارات کا نفاذ ، ايك عام حکم کي رو سے ، اڈيشنل سشن ججون کے سپرد کردين

دفعه ۱۰۴ — منظور هی

دفعه ۱۰۵ — يه دفعه بهي کچهه لفظي تغير کے ساتهه منظور هی

(٥٢ - 52)

دفعه ۱۰۶ — پهلي ترميم منظور هی - همارے نزدیک جب کسي شخص کے متعلق پاگلخانه مين رکهے جانيکا حکم عدالت سے صادر هو تو اوسکے رهنيکا مقام اور طريقه نيز اوسکي خبرگيري اور معاينه اور بالاخر اوسکي رهائي کي نسبت احکام کا اختيار لوکل گورمنٹ کو هونا چاهيئے نه که عدالت کو - چنانچه يهي منشا هماري اس دفعه کي نيز دفعات ذيل کي ترميمونکا هی

ضابطه فوجداري مين اس ماده مين دو عليحده صورتين هين - پهلي صورت يه که جبکه ملزم پر اسوجه سے مقدمه نهين چلايا جاسکتا که وه بوجهه اپني علالت (جنون) کے جوابدهي کے قابل نهين هی اور چونکه بعد کو جوابدهي کے قابل هوسکتا هی لهذا اس اثنا مين ' يعنے جبتک اوسکي ناقابليت باقي رهے ' اوسکے ٹههرنے کا اور بعد کو جبکه ناقابليت جاتي رهے تو عدالت مين اوسکے حاضر کرانے جانيکا انتظام هونا چاهيئے - دوسري صورت اوس شخص کي هی که جسپر کوئي جرم قايم کيا جاے مگر وه اسوجه سے چهوڑ ديا جاے که وه بوقت ارتکاب جرم کے حسب دفعه ۸۴ تعزيرات هند مجنون تها - صورت اول کا پهلا سوال ' يعنے آيا کوئي شخص جسپر جرم لگايا جاتا هی جوابدهي کے قابل هی يا نهين هی ' دفعه ۴۶۴ اور ۴۶۵ مين مذکور هی - اور دفعه ۴۶۶ مين ايسے شخص کے متعلق کارروائي کا ذکر هی يعنے آيا وه ضمانت پر چهوڑ ديا جائيگا يا پاگلخانه مين رکها جائيگا

هماري ترميم متعلقه ضمن (۲) دفعه ۴۶۶ کا يه منشا هی که عدالت يا مجسٹريٹ کو لازم هی که ايسي صورت مين جب پاگلخانه بهيجنے کا حکم صادر کرين تو اوسکي رپورٹ لوکل گورمنٹ مين کردين اور لوکل گورمنٹ اپني عاملانه حيثيت سے مجاز هی که اگر ضرورت هو تو ايسے حکم کو بدلدے - همنے يه امر بهي صاف کرديا که پاگلخانه بهيجنے کا حکم حسب قواعد مرتبه زير ايکٹ مجانين سنه ۱۹۱۲ کے هوگا - دفعه ۴۶۸ کا يه منشا هی که جب مجنون اپني جوابدهي کے قابل هوجاے تو مقدمه کے واسطے پهر حاضر کيا جاے - اور دفعه ۴۷۳ کا يهه مضمون هی که اگر کوئي شخص کسي جيل يا پاگلخانه مين هو تو وهانکے افسران معاين اوسکو مقدمه کے واسطے بهيج سکتے هين - اور دفعه ۴۷۵ کا يه منشا هی که لوکل گورمنٹ ايسے شخص کو ضمانت پر چهوڑ سکتي هی يا يه حکم ديسکتي هی که جب وه جوابدهي کے قابل هوجاے ' اور اس کي تصديق عملي حکام کردين ' تو وه پهر حاضر کيا جاے

دوسري صورت کا ذکر دفعه ۴۷۱ مين هی - اس مين بهي عدالت کو اختيار هی که ملزم کو يا تو ضمانت پر چهوڑ دے يا لونيسي رولس کے مطابق اوسکو کسي پاگلخانه مين رکهواے اور اوسکي اطلاع لوکل گورمنٹ کو کردے جو دفعه مذکور کي ضمن (۲) کے بموجب اس حکم کو بدل سکتي هی - اور دفعه ۴۷۴ کا يه منشا هی که عملي حکام ايسے ملزم کو چهوڑ سکتے هين اور اوسکا ڈاکٹري معاينه بذريعه کميشن کے هوسکتا هی - اور دفعه ۴۷۵ کے بموجب لوکل گورمنٹ ايسے شخص کو اوسکے عزيز يا دوستونکے سپرد کرسکتي هی بشرطيکه وه ايک ضمانت داخل کرين

دفعات ۱۰۷ لغايت ۱۱۰ — ان دفعات کي ترميمين (جسمين جديد دفعه ۱۰۸ (الف) بهي داخل هی) همارے گذشته نوٹ سے کافي طور پر سمجهه مين آجائينگي - دفعه ۴۷۱ اور ۴۷۲ کے بعض جزو ايکٹ مجانين سنه ۱۹۱۲ اور ايکٹ ترميمي سنه ۱۹۱۴ کے ذريعه سے منسوخ هوگئے هين

دفعه ۱۱۱ — همنے دفعه ۴۷۶ از سرنو تحرير کي هی اور دو جديد دفعات يعنے ۴۷۶ (الف) اور ۴۷۶ (ب) ' مطابق نوٹ متعلقه دفعه ۳۶ کے ' داخل کي هين - ان جديد دفعات مين اوس ضابطه کا ذکر هی جو ايسے تمام مقدمات مين ملحوظ رهيگا جو جرايم محوله دفعه ۱۹۵ (ب) اور (ج) کے متعلق داير کيئے جارين (نيز ديکهو جديد شرط (الف الف) متعلقه دفعه ۲۰۰)

(53 - ۵۳)

دفعہ ۴۷۶ (۱) کا یہ مطلب ہی کہ نالش سب سے قریب کے مجسٹریٹ کے پاس دایر ہونا چاہیئے جسمین چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ بھی داخل ہی - ضمن (۲) مین ایسی نالشات کا معمولی ضابطہ درج ہی - اور ضمن (۳) کا یہ مطلب ہی کہ درصورت اپیل دایر ہونیکے مجسٹریٹ کو مقدمہ ملتوی کرنیکا اختیار ہی -

دفعہ ۴۷۶ (الف) کی رو سے نالش خواہ اوس عدالت کی طرفسے دایر ہوسکتی ہی جسمین ارتکاب جرم ہوا ہو یا ' حسب منشا دفعہ ۱۹۵ (۳) ' کسی عدالت اعلی کی طرفسے اور خواہ عدالت کی تحریک سے یا کسی فریق کی درخواست پر - اور تشریح سے یہ ظاہر ہوجاتا ہی کہ درخواست مذکور کسی فوجداری کارروائی مین سرکار کی طرفسے گذرسکتی ہی

دفعہ ۴۷۶ (ب) کی رو سے ایک محدود حق اپیل کسی فریق کو حاصل ہوتا ہی - اب چونکہ " نالش عدالت کی جانب سے " بجاے قدیمی " اجازت کی کارروائی " کے قایم ہوئی ہی لہذا یہ غیر ضروری ہوگیا کہ اون اشخاصکو جنپر چارج لگایا جاے ایک مزید حق اپیل دیا جاے کیونکہ معمولی نالشات مین اس قسم کا کوئی حق نہین ہی - اگر عدالت اعلی (جسکی تعریف دفعہ ۱۹۵ (۳) مین ہی) دستاندازی سے انکار کرے تو ہمارے نزدیک کوئی وجہ نہین ہی کہ وہ معاملہ معمولی طریقہ سے کیون نہ تفتیش کیا جاے - درصورتیکہ کوئی عدالت ماتحت نالش کرنیسے انکار کرے تو اسی قسم کا محدود حق اپیل کسی فریق کو بھی ملنا ضروری ہی - انہین وجوہ سے ہمارا خیال ہی کہ عدالتونکے اختیارات نگرانی خارج کردیے جائین (دیکھو نوٹ متعلقہ دفعہ ۱۰۰)

دفعہ ۱۱۲ — یہ دفعہ اون ترمیمونکے متعلق ہی جو دفعہ ۴۸۸ مین تجویز کی گئی ہین - پہلی تجویز جو اضافہ ماہوار کے متعلق ہی ' یعنے ۵۰ روپیہ سے ۱۰۰ روپیہ کردیے جائین ' ہمارے نزدیک نامناسب ہی - اون صورتون مین جنمین ۵۰ روپیہ مہینہ متروکہ بی بی یا بچون کے نان نفقہ کے واسطے درکار ہو دعویدارونکو چاہیئے کہ معمولی دیوانی چارہ جوئی کی طرف رجوع کرین اور سرسری ضابطہ جو اس دفعہ کی رو سے مقرر ہی وہ صرف چھوٹے مقدمات کے لیئے ہی - ہمارے نزدیک بھی ضمن (۲) مین " عمداً " کا لفظ نکال دیا جاے مگر اوسکی جگہہ " بلا وجہہ موجہہ " ہونا چاہیئے - اس ضمن کے متعلق جو ایک دوسری ترمیم تھی وہ ہمنے خارج کردی کیونکہ اوسپر اکثر اعتراض ہوے ہین - ضمن ہذا کی شرط بھی ہمکو منظور ہی کیونکہ کچھہ میعاد سماعت باقیات کے وصول کرنیکے واسطے ہونا ضروری ہی - ایک سال کا عرصہ جیسا کہ بل مین تجویز ہی مناسب ہی

ہم اسکے بالکل خلاف ہین کہ ضمن (۴) و (۵) مین الفاظ " وہ زناکاری کی حالت مین رہتی ہی " کی جگہہ " اوسنے کسی وقت زنا کیا ہی " رکھے جائین کیونکہ یہ امر کہ کوئی عورت ایک خراب زندگی بسر کرتی ہی اکثر صورتون مین مشہور ہوگا اور اسی وجہہ سے اوسکا ثبوت بھی آسانی سے مل سکتا ہی - برخلاف اسکے جب شوہر سے نان نفقہ طلب کیا جاے تو جوابدہی مین اوسکا یہ عذر کہ بی بی نے زنا کیا ہی (جو ممکن ہی کہ بوجہہ تنگ دستی کے کیا ہو) اکثر اوقات اس سے مجسٹریٹ کو ایک نہایت نازیبا قسم کی تحقیقات کرنا پڑیگی جس سے یہ بھی ممکن ہی کہ کوئی عصمتدار عورت اپنی بدنامی کے خوف سے اس دفعہ سے فایدہ اوٹھانے سے باز رہے - ہمارے نزدیک بھی اوس شخص کو جس سے نان نفقہ طلب کیا جاے " ملزم " کہنا نامناسب ہی - ضمن (۷) چونکہ اب بے ضروری ہی اسلیئے خارج کی گئی (دیکھو بل کی دفعہ ۷۷)

دفعہ ۱۱۳ — ترمیم مجوزہ کی اب کوئی ضرورت نہین ہی

دفعہ ۱۱۴ — ہم اس ترمیم کو منظور کرتے ہین کیونکہ اسکی ضرورت فیصلہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ ۳۹ کلکتہ صفحہ ۱۶۴ کی وجہہ سے پڑی ہی - اسمین کوئی شک نہین کہ اکسٹرادیشن ایکٹ

(۵۴ - 54)

کے مقدمات دفعه ۴۹۱ کے اثر سے خارج ہونا چاہیئے - یه امر صاف ہی که واضعان ایکٹ مذکور کا یہی منشا تھا

دفعه ۱۱۵ — پہلی ترمیم منظور ہی اور دوسری ترمیم بہی اصولاً منظور ہی لیکن یه خیال کرکے که پولیس ایکٹ سنه ۱۸۶۱ تمام ممالک برٹش انڈیا سے متعلق نہین ہی لہذا ہم ترمیم کو ایک دوسری صورت سے رکھتے ہین

دفعه ۱۱۶ — مجوزه ترمیمین منظور ہین مگر پہلی ترمیم مین کچھه لفظی تغیر کیا گیا ہی- دفعه ہذا کے شروع سے ہمنے الفاظ " مقرره نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورمنٹ " خارج کردیے تاکه ہر پبلک پراسکیوٹر کو، جسکی تعریف دفعه ۴ (۱) مین ہی ، واپسی کا اختیار حاصل ہوجاے - اس سے وه دقت رفع ہوجایگی جو گورمنٹ بمبئی نے بتائی ہی

دفعه ۱۱۶ (الف) — ہمارے نزدیک ایک مختصر ترمیم دفعه ۴۹۶ مین بہی، مثل دفعه ۱۰۷ (۴) اور دفعه ۱۱۷ (۳) کے ، ہونا ضروری ہی (دیکہو بل کی دفعات ۱۴ و ۱۶)

دفعه ۱۱۷ — دفعه ۴۹۷ (۱) کی شرط منظور ہی مگر بجاے " نابالغ " کے " کوئی شخص جسکی عمر ۱۶ برس سے کم ہو " رکہنا بہتر ہوگا کیونکه اس سے زیاده عمر والے لوگونکے لیئے کم سنی کا عذر قابل پذیرائی نہین ہوسکتا (دیکہو نوٹ متعلقه دفعه ۳۹) - اسکے سوا دیگر تجاویز متعلقه دفعه ہذا پر بہی ہمنے خوب غور کیا مگر اون مین سے کسیکو ہم منظور نہین کرسکتے

دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ — منظور ہین

دفعه ۱۲۰ — ضمن (۶) کی ترمیم منظور ہی اور ضمن (۳) مین ایک لفظی تغیر کیا ہی - جدید ضمن (۷) از سرنو تحریر ہوئی ہی - ہمارے نزدیک سزایابی شکست مچلکه کے واسطے ایک قطعی ثبوت ہی البته سواے اوس صورت کے که جب سزا اقرار جرم پر دیجاے که اس صورت مین ضامن کو اختیار دیا جاے که جس شخص کی وه ضمانت کرے اوسکی تردید جرم کا وه ثبوت دیسکے ہرچند که ایسی صورتین عملاً بہت شاذ و نادر ہونگی

دفعه ۱۲۱ — ترمیم منظور ہی مگر ہم وه صورت بہی داخل کیے دیتے ہین جبکه ضامن دیوالیه ہوجاے (دیکہو نوٹ بل کی دفعه ۱۷ پر) - ایک جدید دفعه یعنے دفعه ۵۱۴ (ب) بہی ہمنے داخل کی ہی تاکه وه صورت بہی داخل ہوجاے جبکه مچلکه کسی نابالغ سے طلب کیا جاے

دفعه ۱۲۲ — کچھه لفظی تغیر کے ساتھه منظور ہی

دفعه ۱۲۳ — کچھه لفظی تغیر کے ساتھه منظور ہی - ضمن (۱) مین بجاے " واپسی " کے " حوالگی " بہتر ہوگا اور ضمن (۳) مین اپیل دایر کرنیکے واسطے یا نظرثانی کی درخواست کے واسطے ، اگر اسکی اجازت ہو ، صرف ایک مہینه کافی ہوگا

دفعه ۱۲۴ — ترمیمین کچھه لفظی تغیر کے ساتھه منظور ہین لیکن درخواست واپسی جایداد کے واسطے بجاے ۶ مہینه کے صرف ایک مہینه ہم بہتر سمجھتے ہین - ہمارے نزدیک حکم واپسی جایداد کا حکم سزا کے ساتھی ساتھه ہونا کچھه ضرور نہین مگر یه ضرور ہی که واپسی جایداد کی درخواست جلد گذرنا چاہیئے جسکے لیے ایک مہینه کی مہلت کافی ہوگی

دفعه ۱۲۵ — دفعه ہذا مین جایداد کی قیمت کے متعلق ہم بجاے بیس روپیه کے دس روپیه رکہنا بہتر سمجھتے ہین مگر مجوزه الفاظ " یا وه جایداد اس قسم کی ہو که مالک اوسکی شناخت نکرسکے " داخل کرنا پسند نہین کرتے کیونکه اسبارے مین مجسٹریٹ کی راے ممکن ہی که قابل وثوق نہو - ایک اور بہی مختصر سی لفظی ترمیم اس دفعه مین ہوئی ہی

(55 - ۵۵)

دفعه ۱۲۶ (۱) — کچهه لفظي تغير کے ساتهه منظور هی -

(۲) — اسمين کوي کلام نهين که دفعه ۵۲۶ کے بعض احکام کا برابر بُرا مصرف هوتا هی - اور وه فريق جسپر کوي فوجداري کا مقدمه داير هوتا هی بظاهر ناکافي وجوهات پر انتقال مقدمه کي اکثر درخواست کوديا کرتا هی - همين اسکا بهي يقين هوا هی که اکثر اس دفعه کا مصرف ايسے مقدمات کو ملتوي کرانے کے ليئے کيا جاتا هی جنکے انتقال کے ليئے هائيکورٹ مين درخواست دينے کي نيت تک نهين هوتي - مثلاً يه دکهلايا گيا هی که ڈهاکه ڈيويژن مين تين سال کے عرصه مين کم از کم ۱۲۵ مقدمات مين مهلت طلب کي گئي جنکي نسبت هائيکورٹ مين انتقال مقدمه کي کوي کوشش بهي نهين کي گئي تهي - اسليئے ظاهر هی که ايسي برائيون کے روکنے کيليئے اس دفعه مين حفظ ماتقدم کي کچهه صورتين قائم کيجائين - پس هماري راے هی که اس ضمن مين زياده تغير و تبدل کي ضرورت هی - اسيکے ساتهه هم کامل طور پر تسليم کرتے هين که بعض مقدمات بيشک ايسے هوتے هين جنمين ملزم اور استغاثه دونون کے فايده کي نظر سے مهلت لينا اسوجه سے مناسب هی که انتقال مقدمه کے ليئے هائيکورٹ مين درخواست ديجاے - هماري راے مين اولاً قبل شروع کرنے روز کي کارروائي عدالت کے يا قبل سماعت اپيل کے ايک نوٹس دينا کافي هوگا که ايسي درخواست (انتقال مقدمه کي) دي جايگي اور اس صورت مين قبل ملزم کے صفائي دينے کے يا قبل سماعت اپيل کے اوس درخواست کے دينے کي مهلت ديني چاهيئے - جديد ضمن ۶ (الف) کي رو سے همنے ناجايز درخواستون کيواسطے تاوان کي سزا تجويز کي هی -

ثانياً همارے نزديک اوس صورت مين که ملزم صفائي پيش کرتے وقت عدالت کے بجانب استغاثه جنبه‌داري کرنے کا مشکوک هو تو انتقال مقدمه کيليئے فوري مهلت اوسکو ملنا چاهيئے - مگر اس صورت مين اوسکو ايک مچلکه يا اگر ضرورت هو تو ضمانت دينا هوگي جس سے وه ۱۵ يوم کے اندر درخواست دينے کا پابند هوگا - اور اسکي تائيد مين وه خود يا اوسکا وکيل ايک افيڈيوٹ داخل کريگا جسمين مفصل طور پر وجوهات درخواست مندرج هونگي -

هماري راے مين اسي قسم کي شرطون سے مذکورالصدر برائيان بهت کچهه دور هوسکتي هين - درصورتيکه انتقال مقدمه کيواسطے درخواست ايمانداري سے ديجاوے تو ايسي صورت مين مچلکه وغيره لينا کچهه ظلم نهين هی کيونکه شرايط مچلکه تو صرف اسيقدر هونگے که درخواست ديجايگي اور اوسکے وجوهات ايک حلفي بيان پر مبني هونگے -

دفعه ۱۲۷ — منظور هی

دفعه ۱۲۸ — انتقال مقدمه کي صورت کو شامل کرنے کي غرض سے ضمن (۲ الف) مين چند الفاظ کے اضافه کے ساتهه يه ترميم منظور هی - يه تجويز بهي پيش کي گئي هی که دفعه ۵۲۸ (۳) بهي ترميم کيجاے - کيونکه موجوده صورت مين مجسٹريٹ کو وجوهات انتقال مقدمه معمولي صورتون مين بهي لکهنے پڑتے هين جس سے بيکار کي محنت اوٹهانا پڑتي هی - مگر همارے نزديک معمولي صورتون مين اس دفعه کے منشا کو پورا کرنے کيليئے محض ايک ضابطه کا نوٹ کافي هوگا - ليکن اهم مقدمات مين ظاهر هی که مجسٹريٹ کيواسطے وجوهات انتقال کا تحرير کرنا لازمي هی - اسليئے همارے نزديک اس ضمن مين دراصل کسي ترميم کي ضرورت نهين -

دفعه ۱۲۹ — يه دفعه اُصولاً منظور هی ليکن به لحاظ هماري ترميمات متعلقه دفعه ۱۹۵ (بل کي دفعه ۳۶) اور دفعه ۴۷۶ (بل کي دفعه ۱۱۱) کے دفعه ۵۳۷ (ب) اب يون هوني چاهيئے -

(۵٦ - 56)

" بوجه بيضابطگي کسي حکم زير دفعه ۱۹٦ يا ۱۹٦ (الف) يا بيضابطگي کسي کارروائي زير دفه ۴۷٦ و ۴۷٦ (الف) و ۴۷٦ (ب) کے " - هماري راے مين دفعه ۵۳۷ کي تمثيل ' جو نامرزون هی ' خارج کردي جاے - اس دفعه کي ترميم کيليئے اور بهي بہت سي تحريکين کي گئي هين جسکو منظور کرنے کيليئے هم تيار نہين -

دفعه ۱۲۹ (الف) — اس دفعه مين بجاے " دسترس " کے " اٹيچمنٹ " هم تجويز کرتے هين - يهي ترميم دفعات ۳۸٦ اور ۳۸۷ (بل کي دفعه ۸۷ و ۸۸) مين بهي هوئي هی

دفعه ۱۳۰ — جديد دفعه ۵۳۹ (الف) اصولاً منظور هی ليکن اکثر مختصر ترميمين اسمين هوئي هين اور ترتيب بهي کسيقدر بدل گئي هی - همارے نزديك اس دفعه کو تمام فوجداري کارروائيون سے ' جسمين اپيلين بهي داخل هين ' متعلق هونا چاهيئے - هم جائز رکهتے هين که سايل انيڈيوٹ کے ذريعه سے اپنا اظهار دے اور يه عدالت کو اختيار هوگا که جس مقدمه مين چاهے ايسا کراے مگر اس شرط کيساتهه که ملزم انيڈيوٹ کرنے پر مجبور نه کيا جايگا - دوسرے تغيرات محض لفظي هين -

جديد دفعه ۵۳۹ (ب) اصولاً منظور هی ليکن اسمين بهي کچهه تغير کي ضرورت هی - هماري راے مين صرف شهادت کا صحيح اندازه کرنے کے ليئے جج يا مجسٹريٹ کو موقع کا معاينه کرنا چاهيئے اور ان مقدمات مين جو جوري يا اسيسرون کي شموليت مين هون جج صرف اسي صورت مين موقع کا معاينه کريگا که جب جوري يا اسيسرون نے موقع کا معاينه حسب دفعه ۲۹۳ کرليا هو - همارے راے مين معاينه موقع کا نوٹس فريقين کو دينا ضروري هی - همنے ايک اور ضمن اضافه کردي هی تاکه جج اور مجسٹريٹ کي يادداشت شامل مثل مقدمه هو اور اوسکي نقل فريقين کو ديجاے - دوسرے تغيرات محض ضابط کے هين -

دفعه ۱۳۱ — جديد دفعه ۵۴۰ (الف) اصولاً منظور هی مگر همنے اوسکو از سرنو تحرير کيا هی - ضمن (۱) کا يه منشا هی که اگر کوئي ملزم عدالت مين ٹهيرنے کے قابل نه هو تو اوسکي حاضري معاف هوسکتي هی - اور اوسکے طرف سے اوسکا وکيل ره سکتا هی - اور ضمن (۲) کا يه منشا هی که اگر ايسے کسي ملزم کے طرف سے کوئي وکيل نه هو يا خود ملزم کي حاضري عدالت کے نزديك ضروري هو تو عدالت کو اختيار هی که يا تو تمام ملزمون کا مقدمه ملتوي کردے يا اوس خاص ملزم کا مقدمه عليحده کرے -

دفعه ۱۳۲ — منظور هی -

دفعه ۱۳۳ — ترميم منظور هی مگر ضمن (ج) مين کچهه مختصر ترميمين کي گئي هين - مال مسروقه کے حواله مين " رکهنا اور لينا " دونون شامل هين (ديکهو تعزيرات هند کي دفعه ۴۱۱) " خريدار جسنے نيک نيتي سے خريدا هو " همارے نزديک تمام مطلب پر حاوي هی -

دفعه ۱۳۴ — ترميم منظور هی ليکن ايک جديد ضمن (۲) اضافه کردي هی تاکه هائيکورٹ نظرثاني کا حکم دفعه هذا کي رو سے صادر کرسکے -

دفعه ۱۳۴ (الف) — همارے نزديک دفعه ۵۴۷ مين ايك مختصر ترميم کي ضروت هی - مجموعه مين اکثر دفعات مثلاً خرچه (دفعه ۱۴۸ (۳)) معاوضه (دفعه ۲۵۰ (۲)) اور نان نفقه (دفعه ۴۸۸ (۳)) بطور جرمانه وصول کرنے کے متعلق موجود هين - اسليئے هم دفعه ۵۴۷ مين بعد " مجموعه هذا " کے " اگر اوسکے واسطے دوسرے نہج کا حکم نه هو " اضافه کرتے هين -

(۵۷ - 57)

دفعه ۱۳۵ — جديد دفعه ۵۵۹ (الف) (۱) اور (۲) کچهه لفظي تغيرات کے ساتهه منظور هين اور ايک جديد ضمن (۳) اضافه کردي هی تاکه اڈيشنل اور اسيسٹنٹ سشن جج شامل هوسکين -

دفعه ۱۳۶ — همارے نزديک جديد دفعه ۵۶۱ (الف) سے هائيکورٹ کے اختيارات اصلي اپني حالت پر بدستور قايم رهينگے -

دفعه ۱۳۷ — جديد دفعه ۵۶۲ مين کچهه تغير همنے کيا هی اور بجاے "سزاے قيد جو تين سال سے زياده نه هو اور جرمانه" کے "سزاے قيد جو تين سال سے زياده نه هو" هم تجويز کرتے هين - مجموعه تعزيرات هند کي اون دفعات مين جنکا حواله ضمن (۱) مين هی همنے دفعه ۳۸۰ (سرقه مکان مين) اور ۴۲۰ (فريب سے مال کسي شخص سے لينا يا کسي شخص کو حواله کرنا) شامل کردي هين کيونکه يه اس مقام کے ليئے زياده مناسب هين - دوسري ترميمين محض لفظي هين -

دفعه ۱۳۸ — ۵۶۵ جو از سرنو تحرير هوي هی منظور هی - ضمن (۱) (الف) مين کچهه اور دفعات بهي داخل کرنيکي تجويز هی جنمين سے دفعات ۴۸۹ (الف) لغايت ۴۸۹ (د) تعزيرات هند (جرايم متعلقه کرنسي نوٹ وغيره) کے داخل کرنے مين کوي مضائقه نهين - ليکن دفعه ۲۱۵ ايك دوسري قسم کي دفعه هی مگر پهر بهي پوليس کميشن کے رپوٹ کا لحاظ کرکے هم اسکو داخل کرنا بهي منظور کرتے هين - (ديکهو پاره ۱۳۶ رپورٹ مذکور) - ضمن (۵) کي رو سے همنے سزا کي حد تين مهينه کي قيد يا پانچ سو روپيه جرمانه يا دونون تجويز کيا هی -

دفعه هذا مين اور بهي دو ايک مختصر ترميمين هوي هين اور ايك جديد ضمن (۶) اضافه هوي هی تاکه خلاف ورزي قواعد کے مقدمات کي سماعت کي جگهه مقرر هوجاے -

دفعه ۱۳۹ — ضميمه ۲ کي مجوزه ترميمون پر بالتفصيل همنے غور کيا اور اون مين سے زياده تر منظور هين - مگر اس سے هم اتفاق نهين کرتے که وه جرايم جنکي محض عدالت سيشن سماعت کرسکتي هی اونکي تجويز کا مجسٹريٹ بهي مجاز هو - (ديکهو نمبر ۱۸ لغايت ۲۴) - همکو يه تجويز بهي نامنظور هی که دفعه ۳۴۱ تعزيرات هند کے جرايم غير قابل سماعت کيلئے جائين - همنے جرايم قابل ضمانت کي موجوده فهرست مين کچهه اضافه کيا هی (ديکهو نمبر ۸ (الف) لغايت ۸ (ه)) اور ضميمه کے آخري نمبر مين بهي ترميم کردي هی (ديکهو دفعه ۷۸ جديد ضمن (۲ الف) متعلق ترميم دفعه ۳۴۵)

دفعات ۱۴۰ اور ۱۴۱ - ضميمه (۳) اور (۴) مين کچهه ترميمين هم تجويز کرتے هين جنپر کسي خاص نوٹ کي ضرورت نهين کيونکه وه ديگر ترميمات کے لحاظ سے بطور لازم ملزوم کے هين -

دفعه ۱۴۲ — ايک جديد مچلکه کا فارم حسب دفعه ۵۲۶ همنے داخل کيا هی

دفعه ۱۴۳ — منظور هی -

S. G. P. L.– No. 138 L.D.—25-1-18.—555.

غلطي کي درستي

ايکٹ پوليس (نمبر ۵ سنه ۱۸٦۱) کي دفعه ۳۴ ضمن (۷) مين بجاے الفاظ " يا کسي ايسے تالاب يا حوض مين پيشاب کرے يا پاخانه پهرے يا غسل کرے يا کچهه دهوے جو ان کامون کيليے مخصوص نهو" کے الفاظ ذيل پڑهو :—" يا بول و براز کرنے يا ايسے تالاب يا حوض مين نهانے يا بدن دهونيسے جو اوس مصرف کيليے مقرر نه کيا گيا هو مرتکب باعث تکليف عام کا هو"

اے - پي - مڈيمين
سکريٹري گورمنٹ هذه

S. G. P. I.—180 L. D.—25-1-18.—555.

کورکشن سلپ

ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع - ایکٹ براے ترمیم مزید ایکٹ جنگلات هند سنہ ۱۸۷۸ع -
ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۸ع ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ سکہ جات هند سنہ ۱۹۰۶ع -
ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۸ع - ایکٹ براے ترمیم مزید ایکٹ پیپر کرنسی سنہ ۱۹۱۷ع -

یہہ ہر سہ ایکٹ حالے ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کے گزٹ میں لگایا گیا ہے جو ۵-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کے گزٹ میں لگانا تھا - اسلئے ان ایکٹ ہائے کو ۵-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کے گزٹ کے ساتھہ شامل کیا جائے -

گورمنٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

لاهور - اپریل مہینے کی ۵ تاریخ سنہ ۱۹۱۸ع - یوم جمعہ

چوتھا حصہ

ترجمۂ ایکتہاے مصدرۂ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بہادر جنکي نسبت محتشم الیہ کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صیغۂ لیجسلیٹو

ایکٹہاے مندرجۂ ذیل مصدرۂ جناب نواب گورنر جنرل بہادر هند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۲۷ فروري و ۶ و ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو جناب محتشم الیہ کي پیشگاہ سے منظور کیے گئے - اور اس تحریر کي رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتہر کیئے جاتے هین

نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع

ACT No. I OF 1918.

ایکٹ نمبر ١ سنه ١٩١٨

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ٢٧ فروري سنه ١٩١٨ منظور فرمایا)

ایکٹ براي ترمیم مزید ایکٹ جنگلات هند سنه ١٨٧٨

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ جنگلات هند (نمبر ٧ سنه ١٨٧٨) مین مزید ترمیم کیجاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ١ — جایز هی که ایکٹ هذا ایکٹ ترمیم جنگلات هند سنه ١٩١٨ کے نام سے موسوم هو

ترمیم دفعه ٢٩

دفعه ٢ — ایکٹ جنگلات هند سنه ١٨٧٨ (نمبر ٧ سنه ١٨٧٨) کي دفعه ٢٩ ضمن (ب) مین بجاے لفظ " بیس " کے " تیس " پڑهنا چاهئے -

اضافه دفعه جدید

دفعه ٣ — ایکٹ مذکور کي دفعه ٥٢ کے بعد ذیل کي دفعه اضافه هوگي :—

اشیاء گرفتار شده زیر دفعه ٥٢ کے چهوڑنے کا اختیار

" ٥٢ (الف) — اگر کسي افسر جنگلات نے جو رینجر کے درجه سے کم نه هو یا اوسکے کسي ماتحت نے کوئي اوزار یا کشتي یا چهکڑے یا مویشي حسب دفعه ٥٢ گرفتار کرلئے هون تو افسر مذکور اون چیزون کو چهوڑ سکتا هی اگر اون چیزون کا مالک ایک مچلکه لکهدے که وه اون اشیاء کو عندالضرورت مجسٹریٹ مجاز کے سامنے حاضر کردیگا "

ترمیم دفعه ٦٣

دفعه ۴ — ایکٹ مذکور کي دفعه ٦٣ مین " بلا توقف غیر ضروري " کے بعد " اور برعایت اوس دفعه کے جو مچلکه سے متعلق هی " اضافه کرو -

اضافه دفعه جدید

دفعه ٥ — دفعه ٦٣ کے بعد ذیل کي دفعه اضافه هوگي :—

اشخاص گرفتار شده کے رها کرنے کا اختیار

" ٦٣ (الف) — اگر کسي افسر جنگلات نے جو رینجر کے درجه سے کم نه هو یا اوسکے کسي ماتحت نے حسب اختیارات دفعه ٦٣ کسي شخص کو گرفتار کرلیا هو تو افسر مذکور اوسکو رها کرسکتا هی بشرطیکه وه عندالضرورت مجسٹریٹ ذي اختیار یا قریب کے افسر انچارج تهانه کے پاس حاضر هونے کا ایک مچلکه تحریر کردے "

ترمیم دفعه ٧٨

دفعه ٦ — (١) دفعه ٧٨ اب ضمن (١) هوجایگي اور اوسمین بجاے عبارت ذیل کے :—

" هر عهده‌دار جنگل یا اهلکار جنگل کي اعانت کرے :—

(الف) آگ بجهانے مین جو اوس جنگل مین لگي هو

(ب) آگ کے روکنے مین جو اوس جنگل کے قریب کسي جگهه لگے تاکه وه اوس جنگل تک پهیل کر نه آسکے "

(2-۲)

حسب ذیل عبارت پڑھو :—

" اوسکو تدابیر ذیل کرنا لازمي هونگي علم اس سے که کوئي افسر جنگل یا پولیس افسر اوس سے مدد مانگے یا نه مانگے :—

(الف) اگر اوسکے علم یا اطلاع مین جنگل مین کوئي آگ لگي هو تو اوسکے بجھانے مین

(ب) اگر اوسکے علم یا اطلاع مین جنگل کے قریب کوئي آگ لگي هو تو اس بات کي پوري کوشش کرنے مین که وہ اوس جنگل تک پھیل کر نه آسکے "

(۲) دفعه مذکورہ بالا مین ذیل کي ضمن اضافه هوگي :—

" (۲) اگر کسي شخص پر امور ذیل کي پابندي لازمي هو اور وہ اونمین بغیر کسي وجه معقول کے (جسکا بار ثبوت خود اوسي پر هوگا) قصور کرے :—

(الف) کوئي اطلاع حسب ضمن (۱) قریب کے افسر پولیس یا افسر جنگلات کے پاس بلا تاخیر پہنچانے مین -

(ب) اگر کسي محفوظ یا ریزرو جنگل مین آگ لگے تو اوسکے بجھانے مین -

(ج) اگر جنگل مذکور کے قریب کہین آگ لگي هو تو اوسکے روکنے مین که جنگل تک پھیلکر نه آسکے -

(د) جرایم متعلقه جنگلات کے روکنے مین اگر کوئي افسر جنگلات یا افسر پولیس اوس سے مدد مانگے یا اس بات کے باور کرنے کي کافي وجه رکھتا هو که جنگل مین کسي جرم مذکور کا ارتکاب هوا هی جسکے لئے مجرم کي سراغرساني اور گرفتاري مین اوس سے مدد مانگي جاے -

تو اوسکو سزاے قید هوگي جسکي میعاد ایک مہینه تک هوسکتي هی یا جرمانه جسکي تعداد دو سو روپیه تک هوسکتي هی یا دونون سزائین هونگي "

دفعه ۷ — دفعه ۸۴ مین :— (۱) بجاے الفاظ "مطابق کسي ایسے قاعدے کے جو اس ایکٹ کے بموجب بنایا گیا هو" کے " مطابق کسي دفعه ایکٹ هذا کے یا کسي ایسے قاعدے کے جو اس ایکٹ کے بموجب بنایا گیا هو" پڑھنا چاهئے - ترمیم دفعه ۸۴

(۲) هر جگهه بجاے صرف " دستاویز" کے " مچلکه یا دستاویز" پڑھنا چاهئے -

ACT No. IV OF 1918.

ایکٹ نمبر ۴ سنہ ١٩١٨

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ھند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر کي منظوري اس ایکٹ کي نسبت بتاریخ ٦ مارچ سنہ ١٩١٨ حاصل ہوي)

ایکٹ بغرض ترمیم مزید ایکٹ سکجات ھند سنہ ١٩٠٦

چونکہ قرین مصلحت ھی کہ ایکٹ سکجات ھند سنہ ١٩٠٦ (نمبر ٣ سنہ ١٩٠٦) مین مزید ترمیم کی جاے لہذا ازروي ایکٹ ھذا احکام ذیل صادر ھوتے ھین :—

دفعہ ١ — (١) جائز ھی کہ اس کا نام ایکٹ ترمیم سکجات ھند سنہ ١٩١٨ رکھا جاے

مختصر نام اور شروع نفاذ

(٢) جو تاریخ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا مین اسکے نفاذ کي مقرر کرین اوسي تاریخ سے اسکا نفاذ شروع ھوگا

دفعہ ٢ — ایکٹ ٣ سنہ ١٩٠٦ کي دفعہ ۴ سے الفاظ " (د) آٹھوان حصہ روپیہ کا یعني دواني " خارج کردیے گئے -

ترمیم دفعہ ۴ ایکٹ ٣ سنہ ١٩٠٦

دفعہ ٣ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ٥ ضمن (٢) کے نقشہ مین بجاے تیسرے اور چوتھے نمبر کے ذیل کا نمبر پڑھنا چاھیئے :—

ترمیم دفعہ ٥

چوني	ہزار مین ٧ جزو	ہزار مین ٣ جزو

دفعہ ۴ — ایکٹ مذکور مین بجاے دفعہ ٦ کے ذیل کي دفعہ قایم ھوگي :—

دفعہ جدید بجاے دفعہ ٦

" ٦ — دارالضرب شاھي مین صرف ذیل کے نکل کے سکے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے ڈھالے جائینگے :— دوانیان اور اکنیان "

نکل کے سکے

دفعہ ٥ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ٧ مین بجاے " اکني کا وزن ٦٠ گرین ترائے ھوگا " کے " دواني کا وزن نوے گرین ترائے اور اکني کا وزن ساٹھہ گرین ترائے ھوگا " پڑھنا چاھیئے -

ترمیم دفعہ ٧

دفعہ ٦ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ١٢ ضمن (٢) سے الفاظ " اور دواني " خارج کردیے گئے -

ترمیم دفعہ ١٢

دفعہ ٧ — ایکٹ مذکور مین بجاے دفعہ ١٣ کے دفعہ ذیل قایم ھوگي :—

دفعہ جدید بجاے دفعہ ١٣

" ١٣ — نکل کے وہ سکے جنکا ذکر دفعہ ٦ مین ھی ' ادائي مین یا حساب مین ایک روپیہ تک بحساب آٹھہ یا سولہ في روپیہ جیسي صورت ھو - سکہ جائز ھونگے "

نکل کے سکے کب سکہ جائز ھین

دفعہ ٨ — ایکٹ ھذا ان چاندي کي دوانیون سے متعلق نہ ھوگا جو اسکے نفاذ کے قبل سے جاري ھین اور ایکٹ مذکور کي وہ دفعات جو ایسي دوانیون سے متعلق ھین ان پر اسکا کوئي اثر نہ پڑیگا -

ان دفعات کا متعلق ھونا جو چاندي کي دوانیون سے متعلق ھین

S. G. P. I.—N. 220 L D —25-3-18 510.

ACT No. VI OF 1918.

ایکٹ نمبر ٦ سنہ ۱۹۱۸

جاری فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری اس ایکٹ کی نسبت بتاریخ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ حاصل ہوی)

ایکٹ برای ترمیم مزید ایکٹ پیپر کرنسی سنہ ۱۹۱۷

چونکہ قرین مصلحت ہی کہ ایکٹ ترمیم پیپر کرنسی (نمبر ۱۹ سنہ ۱۹۱۷) مین مزید ترمیم کیجاے لہذا اسکے رو سے احکام ذیل صادر ہوتے ہین :—

مختصر نام

دفعہ ۱ — جایز ہی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم پیپر کرنسی سنہ ۱۹۱۸ رکھا جاے

ترمیم دفعہ ۲ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۹۱۷

دفعہ ۲ — ایکٹ ترمیم پیپر کرنسی سنہ ۱۹۱۷ (نمبر ۱۹ سنہ ۱۹۱۷) کی دفعہ ۲ مین بجاے "چارسو بیس میلین" کے "چھہ سو ساٹھہ میلین" پڑھنا چاھیئے -

اے - پی - مڈیمین

سکریٹری گورمنٹ ہند

S. G. P. I.—No. 226 L. D.—25-3-18.—510.

گورمنٹ پنجاب گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

لاهور - اپريل مهينے کي ۲۶ تاريخ سنه ۱۹۱۸ع - يوم جمعه

چوتها حصه

ترجمهٔ ايکٹهاے مصدرهٔ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر
جنکي نسبت محتشم اليه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صيغهٔ ليجسليٹو

ايکٹهاے مندرجهٔ ذيل مصدرهٔ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاريخ ۱۹ و ۲۱ مارچ سنه ۱۹۱۸ع کو جناب محتشم اليه کي پيشگاه سے منظور کيے گئے - اور اس تحرير کي رو سے اطلاع عام کے ليئے مشتهر کيئے جاتے هين

نمبر ۸ سنه ۱۹۱۸ ع

ACT No. VIII OF 1918.

ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۸

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۱۸ منظور فرمایا)

ایکٹ ترمیم ایکٹ انڈین ڈیفنس فورس سنہ ۱۹۱۷

چونکہ قرین مصلحت هی کہ ایکٹ انڈین ڈیفنس فورس سنہ ۱۹۱۷ (نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۷) مین ترمیم کیجاے لہذا احکام ذیل صادر ہوتے هین :—

مختصر نام

دفعہ ۱ — جایز هی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم انڈین ڈیفنس فورس مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ رکھا جاے -

ترمیم دفعہ ۱۲ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۱۷

دفعہ ۲ — ایکٹ انڈین ڈیفنس فورس سنہ ۱۹۱۷ کي دفعہ ۱۲ مین حسب ذیل تبدیلیاں هونگي :—

(۱) بجاے ضمن (۱) کے ذیل کي در ضمنین داخل هونگي :—

"(۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار هی کہ کسي رقبہ مقامي مین هندوستانیون کے انڈین ڈیفنس فورس مین بھرتي هونے کے واسطے ' کور ' یا ' یونٹ ' مقرر کرین -

(۲) جب کوئي ' کور ' یا ' یونٹ ' ضمن (۱) کے بموجب مقرر هوجاے تو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا مین اعلان فرماسکتے هین کہ مقام مشتہرہ مین تمام ایسے هندوستاني جنمین مقررہ شرایط پائي جائین اور وہ بھرتي کي درخواست کرین تا بقاے مدت اشتہار ' کور ' یا ' یونٹ ' مذکور مین مقررہ طریقہ سے بھرتي هوسکتے هین "

(۲) موجودہ ضمن (۲) اور (۳) اب ضمن (۳) اور (۴) هوجائینگي -

اغراض و وجوہ کا بیان

ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۱۷ کي دفعہ ۱۲ کي رو سے هندوستانیون کي بھرتي کا زمانہ صرف چھہ ماہ تک بعد نفاذ ایکٹ مذکور کے مقرر تھا اور وہ زمانہ اب منقضي هوگیا - لہذا اب تجویز هی کہ دفعہ مذکور اسطرح ترمیم کیجاے کہ مقامات مقررہ مین بھرتي وقتاً فوقتاً جاري رهے -

دستخط سي - سي - منرو (جنرل) مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸

S. G. P. L.—236 L.D.—18-4-18.—510.

ACT No. IX OF 1918.

ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۱۸

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ھند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اُس ایکٹ کو بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۸ منظور فرمایا)

ایکٹ براے یکجاے و ترمیم قوانین متعلقہ خاص تحفظ مقدمات دیواني و مال اون ھندوستاني سپاھیونکے جو جنگي خدمت پر مقرر ھین

چونکہ قرین مصلحت ھی کہ قوانین متعلقہ خاص تحفظ مقدمات دیواني و مال اون ھندوستاني سپاھیونکے جو جنگي خدمت پر مقرر ھین یکجا اور ترمیم کیئے جائین لہذا احکام ذیل صادر ھوتے ھین :—

مختصر نام اور دایرہ نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) اس ایکٹ کا نام ایکٹ مقدمات سپاہ ھندوستاني سنہ ۱۹۱۸ ھوگا

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین ھوگا جس مین برٹش بلوچستان داخل ھی

تعریفات

دفعہ ۲ — اس ایکٹ مین —

" عدالت " سے کوي عدالت دیواني یا مالی مراد ھی

" ھندوستاني سپاھي " سے کوي شخص مراد ھی جو ایکٹ فوجي ھند (نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۱) کا تابع ھی

" مقررہ " سے اس ایکٹ کے قواعد کي رو سے مقرر کیا ھوا مراد ھی

" کارروایي " مین نالشات اور اپیلین داخل ھین

جنگي خدمت سے کیا مطلب ھی

دفعہ ۳ — کوي ھندوستاني سپاھي جنگي خدمت پر سمجھا جایگا -

(الف) دراثناے زمانہ جنگ اور چھہ مہینہ تک بعد اوسکے :—

(۱) جبکہ وہ ھندوستانکے باھر کام کرتا ھو

(۲) جبکہ اوسکو لڑایي پر جانیکا حکم ملگیا ھو

(۳) جبکہ وہ ' یونٹ ' جسمین وہ داخل ھو نقل و حرکت کررھا ھو

(۴) جبکہ حاکم مقررہ کي راے مین لڑایي کیوجھہ سے اوسکو اپنے مقدمہ کي پیروي کیواسطے حاضري عدالت کي چھٹي نہ ملسکتي ھو - اور

(ب) بعد مدت مذکور گذرجانے کے جبکہ وہ کسي جگہ کوي خدمت انجام دیرھا ھو اور وہ خدمت حسب اعلان نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ایک جنگي خدمت قرار دیگئی ھو

(2-۲)

عرضيدعوي درخواست يا اپيل مين تصريح

دفعہ ۴ — اگر کوي شخص کوي عرضيدعوي يا درخواست يا اپيل کسي عدالت مين گذرانے اور يہ باور کرنيکي وجھہ رکھتا ہو کہ فريق ثاني ايک هندوستاني سپاهي هی جو جنگي خدمت پر هی تو اوسکو اس کي تصريح اپنے عرضيدعوي يا اپيل يا درخواست مين کرنا لازم هی

کلکٹر کو دست اندازي کرنيکا اختيار

دفعہ ۵ — اگر کلکٹر يہ باور کرنيکي وجھہ رکھتا هو کہ کوي هندوستاني سپاهي ' جو معمولاً اوسکے ضلع مين سکونت رکھتا هی يا جسکي جايداد اوسکے ضلع مين واقع هی ' کسي مقدمہ مين جو کسي عدالت مين داير هی فريق هی اور وہ اوسمين حاضر نہين هوسکتا تو کلکٹر اسکي تصديق مقررہ طريقہ سے عدالت مين کرسکتا هی

مقررہ حاکم کو اطلاع

دفعہ ۶ — اگر کلکٹر نے حسب دفعہ ۵ اسکي تصديق کردي هو ' يا عدالت يہ باور کرنيکي وجھہ رکھتي هو ' کہ کوي هندوستاني سپاهي جو کسي مقدمہ مين فريق هی حاضر نہين هوسکتا اور اسکي طرفسے کوي ايسا شخص بهي کارپرداز نہين هی جو اوسکي طرفسے حاضري يا جوابدهي کرنيکا مجاز هو تو عدالت مذکور کارروائي ملتوي کرکے اوسکي اطلاع مقررہ طريقہ سے مقررہ حاکم کو ديگي

التواے کارروائي

دفعہ ۷ — اطلاع مذکورہ دفعہ ۶ کے وصول هونے پر اگر حاکم مذکور عدالت مذکور مين تصديق کردے کہ مدعا عليہ جنگي خدمت پر هی اور التواے کارروائي بمقابلہ اوسکے ازروے انصاف ضروري هی تو عدالت بربنا اس تصديق کے کل کارروائي مدعاعليہ کے مقابلہ مين مقررہ ميعاد کے ليئے ' يا اگر کوي ميعاد مقرر نهو تو جتنے عرصہ کيواسطے عدالت مناسب سمجھے ' ملتوي کرديگي

کارروائي درصورت عدم وصولي سرٹيفکٹ

دفعہ ۸ — اگر بعد اجراے نوٹس زير دفعہ ۶ حاکم مذکور تصديق کردے کہ مدعا عليہ جنگي خدمت پر نہين هی ' يا التوا کي کوي ضرورت نہين هی يا ايسے مدعاعليہ کي صورت مين جو عدالت کے علاقہ اختيار کا رهنے والا هو تاريخ نوٹس سے دو مهينہ تک کوي سرٹيفکٹ نہ بهيجے اور ديگر صورتون مين تين مهينہ تک نہ بهيجے تو اس صورت مين اگر عدالت مناسب سمجھے کارروائي جاري رکھہ سکتي هی ۔

التواے کارروائي بمقابلہ سپاهي فريق کارروائي جبکہ وہ چهٹي پر هو

دفعہ ۹ — جب کوي کاغذ عدالت کے روبرو از طرف کسي هندوستاني سپاهي فريق کارروائي کے پيش کيا جاے جسپر اوسکے کمان افسر کے دستخط ثبت هون اور وہ اس مضمون کا هو کہ وہ (الف) دو مهينہ کي چهٹي پر هی اور چهٹي کے بعد هندوستان کے باهر نوکري پر جايگا ۔ يا (ب) تين مهينہ کي بيماري کي چهٹي پر هی اور چهٹي کے بعد اپنے ' يونٹ ' کے ساتهہ هندوستان کے باهر نوکري پر جايگا تو عدالت ايسے شخص کے مقابلہ مين حسب دفعہ ۷ کارروائي ملتوي کرديگي

اختيار تنسيخ ڈگري و احکام بمقابلہ سپاهي فريق کارروائي

دفعہ ۱۰ — (۱) اگر کسي عدالتي کارروائي مين کوي ڈگري يا حکم بمقابلہ کسي هندوستاني سپاهي کے ' جو جنگي خدمت پر هو ' صادر هو تو وہ عدالت مذکور مين درخواست ديسکتا هی کہ وہ ڈگري يا حکم منسوخ کيا جاے اور اگر عدالت کا اطمينان هو کہ بعد ۵ مائي سنہ ۱۹۱۵ کے دفعہ ۴ يا دفعہ ۶ کي خلاف ورزي عمل مين آئي تو ايسي صورت مين عدالت کو لازم هوگا ' ورنہ دوسري صورتون مين اگر انصاف مقتضي هو تو عدالت

(3-۳)

کو اختیار هوگا ' که وه ڈگري یا حکم اوس کے مقابله مین منسوخ کیا جاے مگر عدالت جو شرایط مناسب سمجھے عاید کرسکتي هی ۰ اور اس ضمن کیساتھه حسب ذیل شرایط هین :—

(الف) یه که درخواست سپاهي کي جنگي خدمت ختم هونیکي تاریخ سے تین مهینه کے اندر داخل کیگئي هو

(ب) یه که کوي ڈگري یا حکم اوس درخواست کي بنا پر منسوخ نه کیا جایگا تاوقتیکه فریق ثاني کو اوسکي اطلاع نه دي جاے - اور

(ج) یه که اگر ڈگري یا حکم اس قسم کا هو که فقط اوس سپاهي کے مقابله مین منسوخ نهوسکتا هو تو وه کل یا بعض اون فریقونکے مقابله مین جنکے خلاف وه جاري هوا هو منسوخ هوسکیگا

(۲) دفعه ۵ ایکٹ میعاد سماعت (نمبر ۹ سنه ۱۹۰۸) اس دفعه کي درخواستون سے متعلق هوگي -

ترمیم قانون میعاد سماعت ایسے مقدمات مین جنمین کوي هندوستاني سپاهي مدعي یا اپیلانٹ یا سایل هو

دفعه ۱۱ — کسي نالش یا اپیل یا درخواست کي میعاد سماعت شمار کرنے مین (خواه ایکٹ میعاد سماعت سنه ۱۹۰۸ یا کسي دوسرے قانون کے بموجب) جو کسي عدالت مین گذراني جاے جس مین مدعي یا اپیلانٹ یا سایل کوي هندوستاني سپاهي هو ۴ اگست سنه ۱۹۱۴ کے بعد کا زمانه جب تک وه جنگي خدمت پر رها هو میعاد سماعت مین شمار نهین کیا جایگا

عدالت کا استفسار جنگي خدمت دریافت کرنیکے متعلق

دفعه ۱۲ — اگر کسي عدالت کو اس امر کي نسبت شبهه واقع هو که آیا حسب اغراض دفعه ۱۰ یا دفعه ۱۱ کوي سپاهي جنگي خدمت پر مقرر هی یا کسي خاص وقت پر مقرر تها یا نهین تو وه اس معامله کو تصفیه کیواسطے مقرره حاکم کے پاس پیش کرسکتي هی جسکا سرٹیفکٹ اسکے متعلق بمنزله ثبوت قطعي کے هوگا

وضع قواعد کا اختیار

دفعه ۱۳ — لوکل گورمنٹ کو اختیار هوگا که هائیکورٹ سے راے لیکر قواعد ذیل گزٹ مقامي مین شایع کرے :—

(الف) نسبت طریقه اور فارم اون نوٹسون اور سرٹیفکٹون کے جو ایکٹ هذا کے بموجب جاري هونگے اور کن حکام کو نوٹس دیے جاینگے اور کون لوگ اختیارات ایکٹ هذا پر عمل کرینگے

(ب) کتنے عرصه کیواسطے کوي کارروای یا کوي قسم کارروای ایکٹ هذا کي رو سے ملتوي هوسکتي هی - اور

(ج) عام طور پر نسبت تعین کل ایسے امور کے جو اغراض ایکٹ هذا سے متعلق هین

دفعات ایکٹ هذا کا تعلق علاوه سپاهیونکے دیگر اشخاص سے

دفعه ۱۴ — نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا کے اعلان کے ذریعه سے هدایت کرسکتے هین که یه کل ایکٹ یا اسکي بعض دفعات علاوه سپاهیونکے دیگر ملازمین سرکاري سے بهي جنکي تصریح اعلان مین کردیجایگي متعلق هوسکتي هین - اور بر بنا اس اعلان کے دفعات مذکور اون اشخاص سے متعلق هوجائینگي

منسوخي ایکٹ ۱۲ سنه ۱۹۱۵

دفعه ۱۵ — ایکٹ مقدمات سپاه هند سنه ۱۹۱۵ (نمبر ۱۲ سنه ۱۹۱۵) ایکٹ هذا کے ذریعه سے منسوخ کیا گیا

اے - بي - مڈیمین

سکریٹري گورمنٹ هند

S. G. P. L.— 234 L. D.—18-4-18.—510.

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

لاهور - مئی مهینے کي ۲۴ تاریخ سنه ۱۹۱۸ع - یوم جمعه

چوتها حصه

ترجمهٔ ایکٹہاے مصدرهٔ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر
جنکي نسبت محتشم الیه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صیغهٔ لیجسلیٹو

ایکٹ مندرجهٔ ذیل مصدرهٔ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۱۹ مارچ سنه ۱۹۱۸ع کو جناب محتشم الیه کي پیشگاه سے منظور کیا گیا - اور اس تحریر کي رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتهر کیا جاتا هی

نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸ع

ACT No. VII OF 1918.

ایکٹ نمبر ۷ سنه ۱۹۱۸

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۹ مارچ سنه ۱۹۱۸ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض یکجائي و ترمیم قوانین متعلقه انکم ٹکس

چونکه قرین مصلحت هی که تمام قوانین متعلقه انکم ٹکس یکجا اور ترمیم کیئے جائیں لهذا احکام ذیل صادر هوتے هیں :—

مختصر نام ' دایرہ نفاذ ' و شروع نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی اس ایکٹ کا نام ایکٹ انکم ٹکس سنه ۱۹۱۸ رکھا جاے

(۲) ایکٹ هذا کل برٹش انڈیا میں نافذ هوگا جسمیں سونتال پرگنے شامل هیں اور اون والیان ملک کي قلمرو اور هندوستاني ریاستوں میں ' جو اعلیحضرت ملک معظم سے رابطه اتحاد رکھتے هیں ' ایسي انگریزي رعایا سے بھي متعلق هوگا جو گورمنٹ هند یا کسي ایسے حاکم مقامي کي ملازمت میں هوں جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے اختیارات کے نفاذ کے ذریعه سے مقرر هوا هو - نیز ریاستہاے مذکور میں جمله دیگر ملازمین اعلیحضرت ملک معظم سے بھي متعلق هوگا - اور

(۳) اسکا نفاذ یکم اپریل سنه ۱۹۱۸ سے شروع هوگا

تعریفات

دفعه ۲ — تاوقتیکه مضمون یا سیاق عبارت سے اسکے خلاف نه پایا جاے اس ایکٹ میں الفاظ ذیل سے ذیل کے معني مراد لیئے جاینگے :—

(۱) " زراعتي آمدني " سے ذیل کي آمدني مراد هی -

(الف) وہ زرلگان یا مالگذاري جو ایسي اراضي سے حاصل هو جو اغراض زراعت کے کام میں آتي هو اور اوسپر خواہ مالگذاري لگتي هو یا کوي لوکل ریٹ دینا پڑتا هو جسکو سرکاري افسر تشخیص اور وصول کرتے هوں — یا

(ب) کوئي آمدني جو ذیل کے ذرایع سے حاصل هو :—

(۱) زراعت — یا

(۲) عمل میں لانا کسي ایسے طریقه کا منجانب کاشتکار یا بٹائي‌دار کے جسکو کاشتکار یا بٹائي‌دار لوگ معمولاً اس غرض سے عمل میں لاتے هوں که پیداوار بازار میں لیجانے کے قابل هوجاے - یا

(۳) پیداوار کي فروخت منجانب کاشتکار یا بٹائي‌دار کے جبکه کوي دوکان یا تھڑي اوس کي فروخت کے واسطے نه رکھي جاے - یا

(2-۲)

(۴) كوي مكان جو مملوكه و مقبوضه ايسي اراضي كے مالك لگان يا مالگذاري كا هو جسكا حواله ضمن (الف) مين هى يا ايسي اراضي كے كاشتكار يا بٹائي‌دار كا مقبوضه هو جسكے متعلق يا جسكي پيداوار كے متعلق كوي عمل مذكوره ضمن تحتي (۲) و (۳) اختيار كيا جاتا هو -

مگر يه ضروري هى كه وه مكان اراضي مذكور پر يا اوسكے عين قريب واقع هو اور اس قسم كا هو كه مالك لگان يا مالگذاري يا كاشتكار يا بٹائي‌دار كو به سبب قربت اراضي كے اوس مكان كي ضرورت به حيثيت مكان سكونت يا گدام يا شاگرد پيشه كے پڑتي هو

(۲) ”ٹكس دهنده“ سے كوي شخص مراد هى جو ٹكس ادا كرے اور اس لفظ مين ”فرم“ (كوٹھي) اور هندوؤنكا خاندان غير منقسمه داخل هى

(۳) ” كاربار“ مين كوي تجارت يا صنعت‘ يا كوي كام جو تجارت يا صنعت كي قسم كا هو‘ داخل هى

(۴) ” اعلى حاكم مال “ سے بورڈ آف ريونيو يا فنانشل كمشنر اون صوبونمين جهان يه حكام هين - اور ديگر صوبونمين وه حكام جنكو وهانكي لوكل گورمنٹ اس ايكٹ كي اغراض كے واسطے اعلى حاكم مال مقرر كرے مراد هين

(۵) ” كلكٹر “ مين كوي افسر داخل هى جسكو لوكل گورمنٹ اون اختيارات اور خدمات كي انجام دهي كے واسطے مقرر كرے جو اس ايكٹ كي رو سے كلكٹر كو حاصل هين - اور اس لفظ سے كارباري ٹكس دهندون كے ليئے اوس مقام كا كلكٹر مراد هى جهان اونكے كاربار كا اصل مقام واقع هو اور عام ٹكس دهندون كي نسبت اوس مقام كا كلكٹر جهان كه اونكي جاے سكونت هو -

(۶) ” كمشنر “ كے لفظ مين كوي افسر داخل هى جسكو لوكل گورمنٹ اون اختيارات اور خدمات كي انجام دهي كے واسطے مقرر كرے جو اس ايكٹ كي رو سے كمشنر كو حاصل هين

(۷) ” كمپني “ سے وه كمپني مراد هى جسكي تعريف ايكٹ كمپنى‌هاے هند (نمبر ۷ سنه ۱۹۱۳) مين كيگئي هى يا بموجب كسي ايكٹ پارليمنٹ يا رايل چارٹر (شاهي فرمان) يا ليٹرس پيٹنٹ يا كسي ايكٹ مصدره مقبوضات برطانيه كے قائم كيگئي هو - اور اس لفظ مين كوي ايسي غير ملكي اسوسي‌ايشن (جماعت) بهي داخل هى جو برٹش انڈيا مين كاربار كرتي هو عام اس سے كه اوسكي رجسٹري هوي هو يا نهوئي هو اور اوسكے كاربار كا اصلي مقام برٹش انڈيا مين هو يا نهو مگر جسكو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل نے ايك عام يا خاص حكم كي رو سے اس ايكٹ كي اغراض كيليئے ايک كمپني قرار ديا هو

(۸) ” حاكم مقامي “ مين كوئي شخص داخل هى جو كسي ميونسپل يا لوكل فنڈ (مقامي سرمايه) كے انتظام يا نگراني كا قانوناً مستحق هو

(۹) ” مجسٹريٹ “ سے كوئي پريسيڈنسي مجسٹريٹ يا كوي مجسٹريٹ درجه اول يا ايسا مجسٹريٹ درجه دوم مراد هى جسكو لوكل گورمنٹ سے اختيارات خاص درباب سماعت مقدمات ايكٹ هذا كے ملے هون ،

(۱۰) ” مقرره “ سے قواعد ايكٹ هذا كي رو سے مقرر كيا هوا مراد هى

(۱۱) ” سال گذشته “ سے وه باره مهينے مراد هين جو مارچ كي ۳۱ تاريخ كو ختم هوتے هون عين قبل اوس سال كے جسكي بابت ٹكس واجب‌الادا هو - يا اگر ٹكس دهنده كا حساب باره ماه مذكور

(۳ - 3)

کے اندر کسي دوسري تاريخ کو ختم هوتا هو تو اوسکو اختيار هی که اس لفظ سے وہ سال مراد لے جو اوس تاريخ کو ختم هوتا هو جسدن اوسکا حساب بند هوتا هو

مگر شرط يه هی که جب ايک مرتبه ٹکس دهنده کوي " سال گذشته " اختيار کرلے تو پهر اوسکو اوس کے بدلنے کا اختيار نهوگا جب تلک کلکٹر کي اجازت اس باريمين نه حاصل کيجاے اور وہ شرايط نه پوري کيجائين جو کلکٹر اس باريمين مقرر کرے

(۱۲) " اعلیٰ افسر " سے بہ تعلق کسي حاکم مقامي يا کمپني يا کسي ايسي پبلک جماعت يا اسوسي ايشن کے جو حاکم مقامي يا کمپني نهو -

(الف) اوسکا سکريٹري يا خزانچي يا منيجر يا ايجنٹ مراد هی - يا

(ب) کوي ايسا شخص جو اوس حاکم مقامي يا کمپني يا جماعت يا اسوسي ايشن سے تعلق رکهتا هو اور کلکٹر نے بذريعه نوٹس اوسکو مطلع کرديا هو که اوسکا " اعلیٰ افسر " سمجها جايگا

(۱۳) " مجموعي آمدني " سے وہ کل آمدني مراد هی جو اون مختلف ذرايع سے حاصل هو جن سے ايکٹ هذا کا تعلق هی

باب ۱

آمدني قابل ٹکس

دفعه ۳ — (۱) سواے اوسکے جيسا که آينده ايکٹ هذا مين مقرر کيا گيا هی ' ايکٹ هذا اوس کل آمدني سے متعلق هوگا ' خواہ وہ کسي ذريعه سے هو ' جو برٹش انڈيا مين پيدا يا حاصل يا وصول هوتي هو يا حسب ايکٹ هذا سمجها جاے که وہ برٹش انڈيا مين پيدا يا حاصل يا وصول هوتي هی

ايکٹ هذا کا تعلق

(۲) ايکٹ هذا کا تعلق اقسام ذيل کي آمدنيونسے نهين هوگا :—

(۱) کوي آمدني جو کسي ايسي جايداد سے حاصل هو جو زير امانت هو يا قانوناً اغراض مذهبي يا خيراتي کے کام مين کليةً آتي هو اور درصورتيکه کوي جزو جايداد اغراض مذکور کيواسطے مخصوص هو تو جسقدر آمدني غرض مذکور کيواسطے صرف کيجاتي هو يا آخر مين عليحده کرديجاتي هو

(۲) کوي آمدني کسي مذهبي يا خيراتي اسوسي ايشن (جماعت) کي جو چنده سے حاصل هوتي هو اور صرف مذهبي يا خيراتي کامون مين صرف کيجاتي هو

(۳) حکام مقامي کي آمدني

(۴) اون کفالتون کا سود جو کسي ايسے پراويڈنٹ فنڈ مين ' جس سے ايکٹ پراويڈنٹ فنڈ (نمبر ۹ سنه ۱۸۹۷) متعلق هو ' جمع هون يا اوسکي ملک هون يا کسي پراويڈنٹ انشورنس سوسائيٹي مين جمع هون يا اوسکي ملک هون جس سے ايکٹ پراويڈنٹ انشورنس سوسائيٹي (نمبر ۵ سنه ۱۹۱۲) متعلق هو يا هوسکتا هو مگر بوجه کسي استثنا ايکٹ مذکور کے متعلق نهو

(۴ - ۴)

(۵) وه يكمشت روپيه جو كل يا كسي جزو پنشن كے تبادله مين ' يا بطور معاوضه مجموعي درصورت واقع هونے موت يا حادثه كے ' يا كسي انشورنس پاليسي كي ادائي مين ' يا بطور زر مجموعي بنام كسي شريك پراويڈنٹ فنڈ مذكور كے وصول هو

(۶) كوئي خاص الاونس يا منافع يا انعام جو خاص طور پر اون اخراجات كے واسطے ديا جاے جو كسي عهده يا منافع كے كام كي انجام دهي مين كلية اور لازمي طور پر صرف هوے هون

(۷) جايداد متروكه

(۸) كوئي آمدني جو كسي كاربار يا كسي پيشه حرفه يا شغل سے نه حاصل هوتي هو بلكه اتفاقيه قسم كي هو اور باربار نه حاصل هوتي هو يا كام كرنيوالے كي اجرت كے علاوه نه ديجاتي هو

(۹) كوئي رقم منافع يا انعام جو نه زر نقد هو اور نه زر نقد كي صورت مين بدلا جاسكتا هو

اس ضمن مين لفظ " خيرات " مين جمله امور رفاه عام ' تعليم ' امداد طبي ' اور نيز كل ديگر اغراض جو عام پبلك فايده كي هون داخل هين

دفعه ۴ — زراعتي آمدني پر كوئي انكم ٹكس نهين لگيگا

زراعتي آمدني

اقسام آمدني جنپر ٹكس لگيگا

دفعه ۵ — سواے اوسكے جيسا كه ايكٹ هذا مين حكم كرديا گيا هي ' ذيل كي آمدنيون پر حسب طريقه مصرحه دفعات آينده انكم ٹكس لگيگا :— (۱) تنخواهين (۲) سود كفالتنامجات (۳) آمدني مكانات (۴) آمدني كاربار (۵) آمدني پيشه (۶) آمدني ديگر ذرايع سے

آمدني بمد تنخواه

دفعه ۶ — (۱) ذيل كي آمدني پر بمد " تنخواه " ٹكس لگيگا :— كل تنخواه يا اجرت ' اينوئٹي (رقم سالانه) ' پنشن يا گريچوئٹي (رقم انعام) ' اور كل فيس ' كميشن ' انعام ' يا منافع ' جو تنخواه يا اجرت كے بدله مين يا اوسكے علاوه گورمنٹ يا كسي حاكم مقامي يا كمپني سے يا اونكي طرفسے يا كسي اور پبلك جماعت يا ايسوسي ايشن (جو حاكم مقامي يا كمپني نهو) سے يا اوسكي طرفسے ' يا كسي ايسے شخص خانگي سے يا اوسكي طرفسے جسنے كلكٹر سے حسب شرايط مقرره طے كرليا هو كه وه گورمنٹ كيطرفسے ٹكس وصول كريگا ' وصول هوتا هو — مگر اقسام ذيل كي آمدني ٹكس سے معاف هي —

(الف) كوئي تنخواه جو پانسو روپيه ماهوار سے زياده نهو اور اعليحضرت ملك معظم كي فوج يا اعليحضرت ملك معظم كي هندوستاني فوج كے كسي ممبر كو بطور تنخواه ايسي جگه كے ملتي هو جو معمولاً فوج مذكوره كے ممبرون كيواسطے مخصوص هو - يا

(ب) كوئي رقم جو گورمنٹ كے حكم سے كسي شخص كي تنخواه سے اس غرض سے كاٹي جاتي هو كه اوس سے اوسكو آينده ايك اينوئٹي (رقم سالانه) مليگي يا اوسكے اهل و عيال كو كچهه ديا جايگا مگر يه رقم تنخواه كے چهٹے حصه سے زياده نهوگي

(5 -.۵)

(۲) کوي آمدني جو برٹش انڈيا مين حاصل هونے کي صورت مين اس مد کي رو سے قابل ٹکس هوتي اوس صورت مين بهي قابل ٹکس هوگي جب وه کسي برٹش رعايا يا اعلحضرت ملک معظم کے کسي ملازم کو هندوستان کے کسي حصه مين از طرف گورمنٹ يا کسي حاکم مقامي کے ' جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے حکم سے مقرر هوا هو ' ديجارے

دفعه ۷ — گورمنٹ آف انڈيا کي جاري کي هوي کفالتون کے سود پر اور ان ڈبنچرون اور کفالتون کے سود پر جو کسي حاکم مقامي يا کمپني کيطرفسے جاري هوے هون ٹکس دهنده کو بمد " سود کفالت‌نامجات " ٹکس دينا هوگا -

سود کفالت نامجات

مگر شرط يه هي که گورمنٹ آف انڈيا کي وه کفالتين جن پر انکم ٹکس معاف هي اونکے سود پر کچهه ٹکس نهين لگيگا

دفعه ۸ — ٹکس دهنده‌کو اپنے مملوکه مکانات‌کي صحيح قيمت سالانه پر بمد "آمدني مکانات" ٹکس دينا هوگا

آمدني مکانات

مگر اسکے ساتهه ذيل کي رعايتين ملحوظ رهينگي :—

(۱) جب مکان خود مالک کے قبضه مين هو يا اگر کرايه پر هو مگر مالک نے مرمت اپنے ذمه لي هو تو ايک رقم برابر چهٹے حصه قيمت سالانه کي رعايت کيجايگي

(۲) جب جايداد مين کرايه‌دار هو اور مرمت اوسي کے ذمه هو تو جسقدر فرق درميان قيمت سالانه اور زر کرايه کے نکلے اوسکي رعايت کيجايگي مگر يه رعايت قيمت مذکور کے چهٹے حصے تک هوگي اوس سے زياده نهين هوگي

(۳) اگر جايداد کا بيمه هو تو جسقدر سالانه پريميم بيمه کي بابت ديا جاتا هو

(۴) اگر جايداد پر کوي رهن يا بار هو يا زمين کا کرايه دينا پڑتا هو تو جسقدر سود رهن يا بار پر يا جسقدر کرايه زمين کي بابت ديا جاتا هو

(۵) رقم مالگذاري جو جايداد کے متعلق ديجاتي هو

(۶) اخراجات وصولي کرايه بشرطيکه مقرره تعداد سے زياده نهون

(۷) غير آباد رهنے کي صورت مين جسقدر رقم کلکٹر نظر به حالات معامله تجويز کرے -

دفعه هذا اور دفعه ۹ کي اغراض کيليئے " قيمت سالانه " سے وه رقم مراد هي جسپر جايداد کے سال به سال کرايه پر اوٹهنے کي معقول اميد کيجاسکتي هو

مگر شرط يه هي که اگر مکان خود مالک کے قبضه مين هو تو رقم مذکور دفعه هذا کي اغراض کے ليۓ مالک کي مجموعي آمدني کي دس فيصدي سے زياده نه خيال کيجايگي -

دفعه ۹ — (۱) کاربار کے منافع پر ٹکس بمد " آمدني کاربار " ليا جايگا

کاربار کي آمدني

(۲) منافع مذکور بعد رعايات مصرحه ذيل کے ' نسبت ادا شده رقمون يا درصورت کمي قيمت جمع شده رقمون کے ' شمار کيا جايگا :—

(۱) جسقدر روپيه مکان کاربار کے کرايه کي بابت ديا جاتا هو تو زرکرايه کي ' يا اگر مکان ٹکس دهنده کا ذاتي هو تو اوسکي صحيح صحيح سالانه قيمت کي رعايت کيجايگي -

(4 - 6)

مگر جب ٹکس دهنده اسکے کسي حصه مین سکونت بهي رکهتا هو تو رعایت ضمن هذا بلحاظ متناسب حصه کے حسب تجویز کلکٹر کیجایگی

(۲) مرمت کي بابت ' اگر کاربار کرایه کے مکان مین کیا جاتا هو اور ٹکس دهنده نے مرمت اپنے ذمه لي هو تو ٹهیک جسقدر رقم مرمت مین صرف هوتي هو اوسکي رعایت کیجایگي - مگر جب ٹکس دهنده کسي جزو مکان مین سکونت بهي رکهتا هو تو رقم مذکور کے متناسب حصه کي رعایت کیجایگي

(۳) سرمایه کي بابت ' جو کاربار کے واسطے قرض لیا جاوے ' اگر سود کي ادائي کسیطرح منافع حاصل هونے پر موقوف نهو تو جسقدر روپیه سود مین ادا کیا جاوے اوسکي رعایت کیجایگي

(۴) جو رقم بابت بیمه اون مکانات و آلات وکلون کے دیجاتي هو جو کاربار مین استعمال هوتے هون

(۵) مکانات یا آلات وکلات مذکوره کي ضروري مرمت مین جسقدر روپیه واقعي صرف هوتا هو

(۶) مکانات یا آلات وکلات مذکوره مملوکه ٹکس دهنده کي کمي قیمت کے واسطے جسقدر رقم اونکي اصلی قیمت پر اوتني فیصدي کے حساب سے لوکل گورمنٹ به منظوري نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل مختلف قسم کے مکانات و آلات وکلات کیواسطے ' بلحاظ اونکي عمر تخمیني کے ' مقرر کرے - جسکے واسطے فرض کیا جایگا که اونکي ضروري مرمت وقتاً فوقتاً کرائیگئي تهي

مگر اس ضمن کے ساتهه شرایط ذیل ملحوظ رهینگي :-

(الف) کوئي رعایت اوسوقت تك نهین کیجایگي جب تك که وه رقم جسکي ٹکس دهنده رعایت چاهتا هی کاربار کے معمولي حساب مین سال گذشته کیواسطے دکهائي نجاے اور مقرره امور کي تفصیل باقاعده طور پر نه دکهائي جاے

(ب) اگر کسي سال مین پوري رعایت کا مطالبه نه کیا جاے تو باقیمانده رقم آینده سال یا سالون کي رقمون کیساتهه شامل کیجاسکتي هی

(ج) مجموعي رعایت زیر ضمن هذا جو ایکٹ هذا یا کسي منسوخ شده ایکٹ کي رو سے کیگئي هو کسي صورت مین مکانات و آلات و کلات کي اصلي قیمت سے جو ٹکس دهنده کو دینا پڑي هو متجاوز نهوگي

(۷) اون کلات اور آلات کي نسبت جو بیکار هوکر فروخت کردي جاوین یا نکال دي جاوین ' اونکي اصل قیمت سے جو ٹکس دهنده کو دینا پڑي هو کل رعایتین زیر ضمن (۶) نیز وه قیمت جنپر وه در اصل فروخت هون یا اونکي اندازي قیمت منها کرنیسے جو رقم بچے اوسکي بهي رعایت کیجائیگي -

(۸) جسقدر روپیه بطور مالگذاري یا لوکل ریٹ یا میونیسپل ٹکس کے مکان کار بار کیواسطے ادا کیا جاوے

(۹) جو روپیه (جو ابتدائي خرچه کي قسم کا نهو) محض واسطے حاصل کرنے منافع مذکور کے صرف کیا جاوے

(7 - ۷)

دفعه ۱۰ — (۱) پيشه يا حرفه کي آمدني پر ٹکس بمد " آمدني پيشه " ليا جايگا

آمدني پيشه

(۲) آمدني مذکور بعد وضع کرنے اون اخراجات کے (جو اخراجات اصلي کي قسم کے نهون) جو محض پيشه يا حرفه مذکور کي غرض سے کيئے گئے هون شمار کيجايگي مگر کوئي رعايت ٹکس دهنده کے ذاتي اخراجات کي بابت نهين کيجايگي

(۳) کسي ايسے شخص کے پيشه کي فيس جسکي سکونت معمولي طور پر برٹش انڈيا مين هو مگر فيس هندوستان کے کسي حصه مين ليجارے اوسکے پيشه کي آمدني سمجهي جايگي

دفعه ۱۱ — (۱) زراعتي آمدني کے سواے هر قسم اور هر ذريعه کي آمدني اور منافع پر ' جنکا اس ايکٹ سے تعلق هی ' ٹکس بمد " ديگر ذرايع آمدني " لگيگا (اگر وه ديگر مدات گذشته کے ذيل مين نه آتے هون)

ديگر ذرايع آمدني

(۲) يه آمدني اور منافع بعد وضع کرنے اون اخراجات کے (جو اخراجات اصلي کي قسم کے نه هون) جو محض بغرض حصول نفع ر آمدني مذکور کے کيئے گئے هون شمار کيا جايگا مگر کوئي رعايت ٹکس دهنده کے ذاتي اخراجات کي بابت نهين کيجايگي

دفعه ۱۲ — (۱) اوس آمدني مين جسپر کسي گذشته مد کي بابت ٹکس لگ سکتا هو وه آمدني شمار نهين کيجايگي جو ٹکس دهنده کو بحيثيت شريک کسي کمپني يا کسي فرم يا خاندان غير منقسمه اهل هنود کے ملتي هو اگر اوس کمپني يا فرم يا خاندان پر ٹکس لگتا هو

مستثنيات عامه

(۲) اور وه رقم بهي شمار نهين کيجايگي جو ٹکس دهنده اپنے يا اپني زوجه کي زندگي کے بيمه کيواسطے ديتا هو - يا جس سے اپنے يا اپني زوجه کيواسطے کوئي اينوئيٹي (رقم سالانه) خريد کرے - يا جو کسي ايسے پراويڈنٹ فنڈ مين ديتا هو جو ايکٹ پراويڈنٹ فنڈ سنه ۱۸۹۷ (نمبر ۹ سنه ۱۸۹۷) کے رو سے قايم هو يا فنڈ مذکور ايکٹ پراويڈنٹ انشيورنس سوسائيٹي سنه ۱۹۱۲ (نمبر ۵ سنه ۱۹۱۲) کے شرائط کو پورا کرتا هو يا ايکٹ مذکور کے اختيارات سے مستثني کرديا گيا هو -

مگر شرط يه هی که ايسي رقمون کا مجموعه ' اون مستثنيات کو شامل کرلينے کے بعد جو بمد " تنخواه " معين کردیے گئے هين ' ٹکس دهنده کي اوس آمدني کے چهٹے حصه سے زياده نهوگا جسپر علاوه مستثني اور خارج شده رقمون کے ٹکس لگسکتا هو

دفعه ۱۳ — ضميمه اول کي اغراض کيواسطے ٹکس دهنده کي مجموعي آمدني شمار کرنے مين وه تنخواهين اور وضع هونے والي رقمين جو حسب ضمن (۱) دفعه ۹ مستثني هين نيز وه آمدني جسکا ذکر دفعه ۱۲ (۱) مين هی اور وه رقمين جو دفعه ۱۲ (۲) کے بموجب وضع هونا چاهيئے يه سب مجموعي آمدني مين داخل سمجهي جائينگي

مستثني اور خارج هونيوالي رقمين مجموعي آمدني مين داخل هونگي

دفعه ۱۴ — (۱) ٹکس دهنده کي قابل ٹکس آمدني سے اوسکي وه مجموعي آمدني مراد هی جسپر دفعات ۶ لغايت ۱۱ کي رو سے ٹکس لگ سکتا هو -

قابل ٹکس آمدني اور اوس پر تشخيص ٹکس

(۲) شرايط مرقومه بالا کيساتهه ٹکس دهنده سے ٹکس اوس سال کا جسکي ابتدا يکم اپريل سنه ۱۹۱۸ سے هوگي نيز هر سال آينده کا اوس سال کي کل قابل ٹکس آمدني پر مطابق شرح مقرره ضميمه اول کے اوسي سال نيز حسب شرايط تصفيه مندرجه دفعه آينده ليا جايگا

(۸ - ۸)

مگر جب ٹکس دهنده کوئي رجسٹري شده کمپني یا فرم هو جسکے شرکا کے حصے معین اور مشخص هون اور اوس کمپني یا فرم کي قابل ٹکس آمدني مبلغ ایک هزار سالانه یا اوس سے زیاده هو تو ٹکس سب سے بڑي شرح مقرره ضمیمه اول کے بموجب لگایا جایگا

باب ۲

ٹکس وضع کیا جانا اور تشخیص کي بابت

دفعه ۱۵ — (۱) انکم ٹکس بوقت ادائي اوس آمدني کے جو بمد " تنخواه " اور " سود کفالتنامجات " قابل ٹکس هی کاٹ لیا جایگا الا جبکه کسي سرکاري کفالت نامه کے واسطے اسکے خلاف طریقه مقرر هو

تنخواه اور سود کفالتنامجات کي ادائي کا طریقه

(۲) مالک یا کوئي دوسرا شخص جو تنخواه بانٹنے کا ذمه‌دار هوگا تنخواه دیتے وقت ٹکس مطابق شرح مقرره ضمیمه اول کے هر قابل ٹکس رقم سے وضع کرلیگا - مگر شرط یه هی که اگر دهائیده برابر دونیدوالي هو اور اتني مدت کے واسطے هو جو ایک سال سے کم هو تو ٹکس کي شرح سالانه رقم کے حساب سے تجویز هوگي اور جو رقم اسطرح وضع کیجاے اوس شخص کي طرفسے جسکي تنخواه سے وه وضع کیجاے ٹکس کي ادائي متصور هوگي اور آینده تصفیه حسب دفعه ۱۹ مین اوسکے نام پر جمع کیجایگي

(۳) جو شخص کفالتنامون کا سود بانٹنے کا ذمه‌دار هو اوسکو لازم هی که سود دیتے وقت جسقدر ٹکس سب سے بڑي شرح مقرره ضمیمه اول کے حساب سے سود پر واجب نکلے اوسکو پہلے وضع کرلے اور جو رقم اس طرح وضع کیجاے مالک کفالتنامه کي طرفسے ٹکس کي ادائي سمجھي جایگي اور آینده تصفیه حسب دفعه ۱۹ مین اوسکے نام پر جمع کیجایگي

مگر شرط یه هی که اگر مالک کفالتنامه حسب قواعد مقرره ایکٹ هذا کوئي جزو ٹکس وضع شده واپس پاے تو واپس شده رقم اوسکے نام پر جمع نهین کیجایگي

(۴) جمله رقمین جو ضمن (۲) یا ضمن (۳) کے بموجب وضع کیجائین اونکو وه شخص جو اونکو وضع کرے بنام گورمنٹ آف انڈیا ، یا جسطرح نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل هدایت کرین ، مقرره وقت کے اندر جمع کردیگا

(۵) اگر شخص مذکور کوئي رقم ٹکس وضع نکرے یا داخل نکرے تو بلا لحاظ دیگر نتایج کے جسکا وه اوس فعل سے ذمه‌دار هو اوس رقم کي ادائي کا خود ذمه‌دار هوگا

(۶) وضع کرنے کا اختیار جو دفعه هذا کي رو سے دیا گیا هی بلا مزاحمت کسي دوسرے طریقه وصولیابي کے هوگا

(۷) اون مدات آمدني کے علاوه جو اوپر بیان هوے دیگر مدات کیواسطے ٹکس دهنده کو ٹکس ، مطابق تشخیص زیر ایکٹ هذا اور بلحاظ تصفیه مذکوره بالا ، براه راست دینا هوگا

دفعه ۱۶ — هر سرکاري دفتر کیواسطے ایک مقرره شخص ، اور هر حاکم مقامي اور هر کمپني اور هر ایسي پبلک جماعت یا اسوسي‌ایشن جو حاکم مقامي یا کمپني نهو اونکي طرفسے اونکا افسر اعلی ، اور هر خانگي مالک جسنے گورمنٹ کي

نقشه سالانه منجانب افسران کمپني و مالکان خانگي وغیره

(۹-۹)

جانب سے انکم ٹکس وصول کرنیکا اقرار کیا هو هر سال ۳۱ مارچ سے پندرہ دن کے اندر ایک نقشه کلکٹر کے پاس ارسال کریگا جسمین امور ذیل کي تصریح هوگي :—

(الف) نام اور جهانتک معلوم هو پته هر ایسے شخص کا جسنے بتاریخ ۳۱ مارچ مذکور یا اوس سال مین کسي وقت جو تاریخ مذکور پر ختم هوتا هو اوس حاکم مقامي یا کمپني یا جماعت یا اسوسي ایشن یا خانگي مالک سے کوي رقم بمد " تنخواه " جو مبلغ چهه سو سالانه سے کم نهو ' وصول پاي هو

(ب) رقم تنخواه جو هر شخص کو وصول هوي هو مع تاریخ

(ج) رقم ٹکس جو هر شخص کي تنخواه سے کاٹا گیا

نقشه آمدني

دفعه ۱۷ — (۱) هر کمپني کا افسر اعلیٰ هر سال ۱۵ جون کو یا اوس سے قبل ایک نقشه مقررہ فارم کے مطابق ' جسکي تصدیق باقاعده طور پر هو جاوے ' کمپني کي مجموعي آمدني کا جو سال گذشته مین هوي هو کلکٹر کے پاس ارسال کریگا ۔

مگر کلکٹر کو اختیار هی که اگر مناسب سمجھے تو کسي خاص کمپني یا کمپنیون کیواسطے ارسال نقشه کي تاریخ کو بڑها دے ۔

(۲) سواے کمپني کسي دوسرے شخص کي صورت مین جسکي قابل ٹکس آمدني کلکٹر کي راے مین مبلغ دو هزار سے کم نهو کلکٹر اوسکو ایک نوٹس دیگا که ایک نقشه مقررہ فارم کے مطابق ' جسکي تصدیق باقاعده طور پر هو جاوے ' اپني مجموعي آمدني سال گذشته کا (مع دیگر تفصیل کے جو طلب کیجاوے) کلکٹر کے پاس میعاد معینه نوٹس کے اندر ارسال کرے

(۳) سواے کمپني کسي دوسرے شخص کي صورت مین جسکي قابل ٹکس آمدني کلکٹر کي راے مین ایکهزار روپیه یا اوس سے زیاده مگر دو هزار روپیه سے کم هو کلکٹر اگر مناسب سمجھے تو زیر ضمن (۲) ایک نوٹس جاري کرسکتا هی ورنه اوسکو اختیار هی که حسب طریقه مندرجه باب سوم اوسکي آمدني پر سرسري تشخیص کي کارروائي کرے ۔

تشخیص ٹکس

دفعه ۱۸ — (۱) اگر کلکٹر کا اطمینان هوجاے که جو نقشه دفعه ۱۷ کي رو سے داخل هوا وه مکمل اور صحیح هی تو اوس سال کیواسطے جسمین نقشه بهیجا گیا هو ٹکس اوسي نقشه کي بنیاد پر تجویز کریگا

(۲) اگر کلکٹر کو باور کرنے کي وجه هو که نقشه مذکور مکمل یا صحیح نهین هی تو وه ارسال کننده کے پاس ایک نوٹس بهیجیگا که تاریخ مقررہ نوٹس پر یا تو وه خود کلکٹر کے دفتر مین حاضر هو اور حساب اور دیگر کاغذات وغیرہ جو کلکٹر نے طلب کیے هون اور جو شهادت که وه اپنے نقشه کي تائید مین پیش کرنا چاهتا هو پیش کرے یا کسي دوسرے کے ذریعه سے پیش کراوے

(۳) کلکٹر تاریخ مقررہ پر یا اوسکے بعد جسقدر جلد ممکن هو حساب اور کاغذات جانچکر اور ٹکس دهنده کي پیش کي هوي شهادت لیکر - نیز کوي دوسري شهادت لیکر جو کلکٹر خود لینا چاهے اپنے حکم تحریري کے ذریعه سے ٹکس دهنده کي سال گذشته کي مجموعي آمدني تجویز کرديگا اور اوس سال کیواسطے جسمین نقشه بهیجا گیا هو ٹکس اوسي تجویز شده رقم کي بنیاد پر تجویز کریگا

(۴) اگر کسي کمپني کا افسر اعلیٰ یا کوي شخص دفعه ۱۷ ضمن (۱) (۲) یا (۳) کے بموجب نقشه داخل نه کرے ' یا نقشه داخل کرنیکے بعد حاضر نه هو ' یا نوٹس مجریه زیر دفعه ۱۸ ضمن (۲) کے تمام شرایط کي تعمیل مین قاصر رهے تو کلکٹر خود اپنے تجویز سے ٹکس مقرر کریگا ۔

(10-۱۰)

(۵) تشخیص شدہ رقم هر حالت مین وہ رقم هوگي جو ٹکس دهندہ کي سال گذشتہ کي مجموعي آمدني پر بموجب دفعات ۸ لغایت ۱۱ مختلف مدات مین لگائي جاسکے اوس شرح کے بموجب جو اوس سال کي مجموعي آمدني پر عاید هوتي هو -

تصفیہ ٹکس جب اصل آمدني دریافت هوجاے

دفعہ ۱۹ — جب کلکٹر کو بعد نفاذ ایکٹ هذا کے کسي سال مین جسکے لیئے ٹکس زیر دفعہ ۱۴ ضمن (۲) واجب‌الادا هو ٹکس دهندہ کے داخل کیئے هوے نقشہ سے یا مزید تحقیقات سے ٹکس دهندہ کي سال گذشتہ کي مجموعي آمدني صحیح طور پر دریافت هوجاے تو اوسپر وهي ٹکس تجویز کریگا جو سال گذشتہ اوسي آمدني پر اور قانون نافذالوقت کے مطابق وہ تجویز کرسکتا - اور تجویز شدہ رقم اور سال گذشتہ کي ادا کي هوي مجموعي رقم مین جسقدر فرق نکلیگا وہ ٹکس دهندہ کو درصورت کمي کے ادا کرنا هوگا یا فاضل هونے پر اوسکو واپس ملیگا -

لیکن شرط یہ هی کہ جو ٹکس نفاذ ایکٹ هذا کے قبل تشخیص یا ادا کر دیا گیا هو اوسکي نسبت دفعہ هذا کي رو سے کوئي تصفیہ نهین کیا جایگا -

اور نیز یہ بهي شرط هی کہ

(الف) ٹکس دهندہ خود یا

(ب) بحالت انتقال یا دیوالیہ هوجانے ٹکس دهندہ کے اوسکا قایم مقام حقیت یا

(ج) کسي سال کے متعلق جسکے لیئے حسب دفعہ ۱۴ ضمن (۲) ٹکس واجب‌الادا هو تو کلکٹر مجاز هوگا کہ کسي سال مین ان مجموعي رقمون کا جو ٹکس دهندہ نے اوس سال مین ادا کي هون یا اوسکے طرف سے ادا کي گئي هون اوس مجموعي آمدني کي بنیاد پر جو سال مذکور مین ٹکس دهندہ کو هوي هو فوري تصفیہ کرالینے کا دعوي کرے - اور جب ایسا دعوي کیا جاے تو باب هذا کي تمام دفعات جهانتک واسطے تجویز کرنے اوس رقم کے ضروري هون جو ٹکس دهندہ یا اوسکے قایم مقام کو بابت ٹکس تا تاریخ تصفیہ ادا کرنا چاهیے یا واپس ملنا چاهیئے اوس دعوي سے متعلق هونگي اور بنابرآن وہ ادا کي جائینگي یا واپس دي جائینگي -

نوٹس مطالبہ

دفعہ ۲۰ — بعد تعین رقم ٹکس قابل ادا زیر دفعہ ۱۸ یا ۱۹ کے کلکٹر ٹکس دهندہ پر ایک نوٹس مطالبہ کا بہ تصریح رقم واجب‌الادا جاري کریگا -

عذرداري نسبت تشخیص ٹکس

دفعہ ۲۱ — (۱) اگر کسي شخص کو تشخیص شدہ رقم کي نسبت یا اوس شرح کي نسبت جس سے زیر دفعہ ۱۸ اوس پر ٹکس لگایا جاے یا زیر دفعہ ۱۹ تصفیہ کے متعلق کوئي عذر هو ، یا اوسکا یہ دعوي هو کہ اوسپر ٹکس مطلق نہ لگنا چاهیئے ، تو وہ کمشنر کے پاس ایک درخواست عذرداري نسبت دادرسي بمقابلہ حکم کلکٹر متعلقہ تشخیص یا تصفیہ مذکور کے گذران سکتا هی - الا جبکہ ٹکس دهندہ نے یا درصورت کسي کمپني کے اوسکے افسر اعلی نے دفعہ ۱۷ کے مطابق نقشہ ارسال کرنے یا نوٹس دفعہ ۱۸ کي تمام شرائط کي تعمیل مین عمداً اور دیدہ و دانستہ کوئي قصور کیا هو

(۲) درخواست عذرداري علم طور پر نوٹس مطالبہ کي تعمیل سے ۳۰ دن کے اندر گذرنگي مگر کمشنر کو اختیار هی کہ مدت مذکور گذرجانے کے بعد بهي درخواست منظور کرے اگر اوسکے نزدیک تاخیر کي وجہ موجہ پائي جاے

(۳) درخواست مقررہ فارم کے مطابق اور حسب ضابطہ تصدیق شدہ هوگي

(11 - ۱۱)

درخواست کي سماعت

دفعه ۲۲ — کمشنر ایک تاریخ اور مقام درخواست کي سماعت کیواسطے مقرر کریگا اور اوسي دن یا کسي اور تاریخ پر جسپر سماعت ملتوي کیجاے درخواست کي سماعت کرکے جو حکم مناسب سمجھے اوسکي نسبت صادر کریگا ' خواه یه حکم از قبیل بحالي یا تخفیف یا اضافه یا منسوخي ٹکس یا رقم تصفیه کے هو یا اسکے سوا کچھه اور هو ' اور ادائي کا وقت بھي جو مناسب سمجھے مقرر کریگا

اختیار نگراني

دفعه ۲۳ — اعلی حاکم مال کو اختیار هی که کل کاغذات مثل متعلقه تشخیص ٹکس کسي مقدمه کے جسکي کارروائي کسي افسر ماتحت نے کي هو اپني تحریک سے طلب کرکے اور مناسب تحقیقات کرکے جو حکم اوسکي نسبت مناسب سمجھے صادر کرے

مگر یه شرط هی که کوئي حکم اضافه ٹکس بلا سماعت ٹکس دهنده یا بدون دینے کافي موقع سماعت کے ' خواه اصالتاً هو یا وکالتاً ' صادر نهین کیا جایگا

تعزیري تشخیص

دفعه ۲۴ — اگر کلکٹر یا کمشنر کو دوراثناے کارروائي تشخیص یا تصفیه زیر باب هذا یه ثابت هو که ٹکس دهنده نے اپنے ذرائع آمدني چھپا ڈالے یا عمداً غلط بتاے هین اور اسوجه سے اصل سے کم آمدني دکھائي گئي هی تو وه حکم دیسکتا هی که اوس فرق پر جو درمیان آخري تشخیص شده رقم اور تعداد مظهره ٹکس دهنده کے نکلے اوسپر ٹکس ایسي شرح سے لگایا جاے جو اوس شرح کے دونے سے زیاده نهوگي جو بحالت صحت نقشه کے اوسپر تجویز کیجاتي

مگر یه شرط هی که یه حکم بلا سماعت ٹکس دهنده یا بغیر دینے کافي موقع سماعت کے نهین صادر کیا جایگا

نیز یه که جن واقعات کی بنا پر کوئي تعزیري تشخیص دفعه هذا کي رو سے تجویز کیگئي هو اونهي واقعات کی بنا پر کوئي مقدمه اس ایکٹ کي خلاف ورزي کا نهین چل سکتا

اگر کوئي آمدني تشخیص سے رهجاوے اوسپر دوسرے سال تشخیص هوسکتي هی

دفعه ۲۵ — اگر کسی وجه سے کوئي آمدني کسي سال تشخیص سے بچ جاوے یا بهت کم شرح سے تشخیص کیجاوے تو سال آینده جسوقت چاهے کلکٹر اوسپر ٹکس تجویز کرسکتا هی یا صحیح شرح کے بموجب مقرر کرسکتا هی اور جمله دفعات ایکٹ هذا کي ایسي صورت سے متعلق هونگي -

غلطي کي درستي

دفعه ۲۶ — کلکٹر کو اختیار هی که تاریخ مطالبه ٹکس سے ایک سال کے اندر کسي وقت کوئي غلطي جو تشخیص مین ره گئی هو اور جو ٹکس دهنده اوسکو دکھلاوے درست کرسکتا هی اور جسقدر رقم ٹکس دهنده کي واجبي نکلے اوسکو واپس کرسکتا هی -

اظهار حلفي لینے کا اختیار

دفعه ۲۷ — کسي تحقیقات باب هذا کیواسطے امور ذیل کے متعلق کلکٹر یا کمشنر کے وهي اختیارات هونگے جو حسب ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) کسي عدالت دیواني کو حاصل هین :—

(الف) کسي شخص کو جبراً حاضر کرانا اور اوسکا بیان بحلف یا باقرار صالح لینا

(ب) دستاویزات جبراً پیش کرانا

(ج) گواهون کے اظهار کیواسطے بذه کمیشن جاري کرنا

(۱۲ - 12)

اور کوئي کارروائي جو کلکٹر یا کمشنر کے سامنے باب ھذا کے بموجب عمل مین آئے حسب منشا دفعات ۱۹۳ اور ۲۲۸ تعزیرات ھند کے ایک " عدالتي کارروائي " متصور ھوگي -

دفعہ ۲۸ — کلکٹر یا کمشنر کو اختیار ھی کہ -

نقشه طلب کرنے کا اختیار

(۱) کسي شخص سے ایک نقشہ مقررہ فارم کے مطابق طلب کرے مشعر تفصیل نام اور پتہ ھر ایسے شخص کے جو اوسکي ملازمت مین ھو اور اوسي ملازمت کي وجہ سے اوس سے ایسي رقم پاتا ھو جو " بمد تنخواہ " قابل ٹکس نہ ھو مگر مقررہ تعداد کي ھو مگر مبلغ چھہ سو سالانہ سے کم نہو

(۲) کسي فرم یا ھندو خاندان غیر منقسمہ کو حکم دے کہ فرم کے شرکا یا خاندان کے بالغ مردون کے نام مع پتہ کے ارسال کرے

(۳) کسي شخص کو جو اوس کي راے مین کسي کا ٹرسٹي یا ولي یا ایجنٹ ھو حکم دے کہ اون لوگون کے نام جنکا وہ ٹرسٹي یا ولي یا ایجنٹ ھو مع پتہ کے ارسال کرے

دفعہ ۲۹ — کلکٹر یا کمشنر یا کوئي شخص جسکو کلکٹر یا کمشنر اس بارہ خاص مین مجاز کرے کسي کمپني کے ممبرون کا رجسٹر معاینہ کرسکتا ھی اور اگر ضرورت ھو تو اوسکي یا اوسکے کسي اندراج کي نقل لیسکتا ھی یا کسي دوسرے سے لواسکتا ھی

رجسٹر معائنہ کرنے کا اختیار

باب ۳

سرسري تشخيص

سرسري تشخيص

دفعہ ۳۰ — (۱) ایسے لوگون کیلئے جنکي قابل ٹکس آمدني کلکٹر کي راے مین مبلغ ایکہزار یا زیادہ مگر دو ھزار سے کم ھو ' تو سواے اوس صورت کے جبکہ ایک نوٹس زیر دفعہ ۱۷ ضمن (۳) جاري کیا گیا ھو ' کلکٹر ایک سرسري تشخیص اونکي آمدني پر اپني تجویز سے کریگا -

(۲) ایسی تشخیص اور مقدار ٹکس کا نوٹس نیز یہ کہ کس وقت اور مقام پر اور کس شخص کے پاس ٹکس ادا کرنا چاھیے مقامي اخبارات مین شایع کیا جایگا - یا کسي دوسرے مقررہ طریقہ سے اوسکي اشاعت کیجایگی -

مگر شرط یہ ھی کہ اس بات کي بھي اشاعت واجبي طور پر کیجایگی کہ ٹکس دھندہ کو حق ھی کہ حسب ضمن آیندہ کلکٹر کے پاس وقت مقررہ کے اندر عذرداري کرے اور یہ کہ معقول نوٹس دیا جایگا کہ کسي مقام پر اور کس شخص کے پاس سے عذرداري کے فارم ملینگے -

(۳) ھر ٹکس دھندہ جسپر سرسري ٹکس دفعہ ھذا کي رو سے تجویز ھو مقررہ میعاد کے اندر تشخیص کي تنسیخ یا نظر ثاني کیلئے کلکٹر کے پاس درخواست دے سکتا ھی اور کلکٹر بعد معاینہ حساب و کاغذات اور سماعت شہادت کے جو ٹکس دھندہ پیش کرنا چاھے ' یا کوئي دوسري شہادت طلب کرکے ' اگر ٹکس دھندہ پر کچھہ ٹکس لگنا چاھیے تو اپنے تحریري حکم کے ذریعہ سے مقدار ٹکس تجویز کردیگا - اور یہ فیصلہ قطعي ھوگا -

مگر جبکه درخواست کننده درخواست کے ساتهه اپني آمدني کا ایك نقشه مقرره فارم کے بموجب داخل کرے اور اوسکي تصدیق بهي باضابطه کردے تو یه درخواست دفعه ۱۷ کا نقشه متصور هوگي اور اوسکے ساتهه ویسي هي کارروائي کي جایگي -

---

باب ۴

ذمه‌داري خاص کے بیان مین

اولیا اور ٹرسٹیون اور ایجنٹون کے متعلق

دفعه ۳۱ — اگر کوئي شخص کسي ایسے شخص کا ٹرسٹي یا ولي یا ایجنٹ هو جو نابالغ یا مجنون یا فاترالعقل یا برٹش انڈیا کے باهر کا رهنے والا هو اور وه ٹرسٹي یا ولي یا ایجنٹ کوئي قابل ٹکس آمدني اوسکے طرفسے وصول کرتا هو تو اوسپر اوسي طریقه سے اور اوسي حد تک ٹکس لگیگا جیسا که خود اوس نابالغ یا مجنون یا فاترالعقل یا ساکن بیرون برٹش انڈیا پر لگتا اگر وه بالغ یا صحیح‌العقل یا برٹش انڈیا کا رهنے والا هوتا اور اوس آمدني قابل ٹکس کا مالک هوتا اور بنابرآن جمله احکام ایکٹ هذا اوس سے متعلق هونگے

کورٹ آف وارڈس کے متعلق

دفعه ۳۲ — ایسي آمدنیون پر جو کورٹ آف وارڈس ، ایڈمنسٹریٹر جنرل ، آفیشل ٹرسٹي ، یا کسي رسیور یا منیجر مقرره عدالت (اور اس لفظ مین هر وه شخص داخل هی جو کسي دوسرے کي جایداد کا انتظام کرتا هو عام اس سے که وه کسي نام سے مشهور هو) کے ذریعه سے وصول هوتي هون انکم ٹکس اوسي کورٹ آف وارڈس ، ایڈمنسٹریٹر جنرل ، افیشل ٹرسٹي ، رسیور یا منیجر سے اوسي طریقه سے اور اوسي حدتک وصول کیا جایگا جیسا که خود اوس شخص سے وصول کیا جاتا جسکي جایداد کا وه انتظام کرتا هو اور بنابران جمله احکام ایکٹ هذا اوس سے متعلق هونگے

اشخاص غیر ساکن برٹش انڈیا

دفعه ۳۳ — (۱) ایسے اشخاص کي صورت مین جو برٹش انڈیا کے رهنے والے نهون جمله منافع اور آمدني جو اونکو خواه بالواسطه یا بلا واسطه کسي کاربار متعلقه برٹش انڈیا سے وصول هوتي هو ایسي آمدني سمجهي جایگي جو برٹش انڈیا مین وصول هوئي اور اوسپر ٹکس اونکے اجنٹ کے نام سے لگیگا جو جمله اغراض ایکٹ هذا کیواسطے " ٹکس دهنده " سمجها جایگا

مگر جو باقي ٹکس کے متعلق رهجایگي وه احکام ایکٹ هذا کے مطابق اوس غیر ساکن کي کسي جایداد سے بهي جو برٹش انڈیا مین هو یا آینده کسي وقت ملے وصول کیجاسکتي هی

(۲) اگر کوئي شخص جو برٹش انڈیا کا ساکن نهو اور برٹش رعایا بهي نهو اور نه کوئي ایسا فرم یا کمپني هو جو اعلیحضرت ملك معظم کے مقبوضه ممالك مین قایم هو اور نه اوسکي کوئي شاخ هو ، کسي ایسے شخص کي شرکت مین جو برٹش انڈیا کا رهنے والا هو کاربار کرتا هو اور کلکٹر یا کمشنر کو دریافت هو که به سبب ان دونون کے باهمي تعلقات کے اور نیز اوس اختیار کي وجه سے جو غیر ساکن ساکن کے اوپر رکهتا هی کاربار ان دونون کے درمیان اسطرح چلایا جاتا هی که اوس سے ساکن کو یا تو کچهه منافع نهین هوتا یا اوس منافع سے جو معمولي صورت مین هوتا کم هوتا هی تو اوسي منافع پر یا اوسپر جو بطور معقول فرض کیا جاے که هوا ٹکس ساکن کے نام سے لگیگا اور یهي شخص جمله اغراض ایکٹ هذا کیواسطے " ٹکس دهنده " سمجها جایگا

(۱۴ - 14)

دفعہ ۳۴ — کوئي شخص جسکو کسي غیر ساکن برٹش انڈیا نے ملازم رکھا ھو یا اوسکی طرفسے ملازم ھوا ھو یا اوسکے ساتھہ کاربار مین شریک ھو اور جسکو کلکٹر نے نوٹس دیا ھو کہ وہ اوس غیر ساکن کا اجنٹ سمجھا جایگا جملہ اغراض ایکٹ ھذا کیواسطے اوسکا اجنٹ سمجھا جایگا

اجنٹ کے علاوہ دیگر اشخاص بھی اجنٹ سمجھے جاسکتے ھین

مگر کوئي شخص اوسوقت تک اجنٹ نہین سمجھا جایگا جبتک اوسکو اپني ذمہداري کے متعلق کلکٹر سے کہنے کا موقع نہ ملا ھو ۔

باب ۵
وصولي ٹکس کے متعلق

دفعہ ۳۵ — جسقدر ٹکس نوٹس زیر دفعہ ۲۰ یا حکم زیر دفعہ ۲۲ یا دفعہ ۲۳ یا دفعہ ۲۴ یا نوٹس یا حکم زیر دفعہ ۳۰ مین مقرر ھو جاے مقررہ وقت کے اندر مقررہ مقام پر اور مقررہ شخص کے پاس داخل کیا جایگا اور اگر کوئي وقت مقرر نہو تو تاریخ مقررہ نوٹس یا حکم کے عین بعد جو مہینہ آوے اوسکي پہلي تاریخ یا اوس سے قبل ادا کیا جایگا ورنہ ٹکس دھندہ باقیدار سمجھا جایگا - مگر جب ٹکس دھندہ نے کوئي عذرداري حسب دفعہ ۲۱ داخل کي ھو تو اس صورت مین کلکٹر مجاز ھی کہ تا فیصلہ عذرداري اوسکو باقیدار نہ سمجھے

ٹکس داخل کرنے کا وقت

دفعہ ۳۶ — (۱) اگر کوئي رقم باقي رھجاے تو کلکٹر اپني صوابدید سے ایک رقم ' جو ٹکس کے دونے سے زیادہ نہوگي ' بطور بقایا مالگذاري کے یا بقایا کسي ایسے میونیسپل ٹکس یا لوکل ریٹ کے جو قانون نافذالوقت کي رو سے اوس صوبہ مین لگایا جاتا ھو جہان کا وہ کلکٹر ھو ' وصول کرسکتا ھی

باقي کي وصولي کا طریقہ

(۲) اگر ٹکس دھندہ کوئي آمدني بمد " تنخواہ " پاتا ھو تو کلکٹر اوس شخص کو جو اوسکو تنخواہ دیتا ھو حکم دیسکتا ھی کہ کوئي رقم جو ضمن (۱) کے بموجب قابل وصول ھو اوسکي آیندہ تنخواہ سے کاٹ لیجاے اور شخص مذکور اس حکم کا پابند ھوگا اور وضع کئي ھوئي رقم کو گورمنٹ آف انڈیا کے نام سے یا جسطرح نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ھدایت کرین جمع کردیگا

(۳) لوکل گورمنٹ ھدایت کرسکتي ھی کہ کون حکام وہ اختیارات و فرایض انجام دینگے جو قانون نافذالوقت کے بموجب کسي میونیسپل ٹکس یا لوکل ریٹ کي وصولي کي کارروائي سے متعلق ھین جب اون اختیارات و فرایض کا نفاذ وصولي ٹکس کے متعلق ضمن (۱) کے بموجب کیا جاے

(۴) لوکل گورمنٹ ھدایت کرسکتي ھی کہ کسي مصرحہ رقبہ مین انکم ٹکس کسي میونیسپل ٹکس یا لوکل ریٹ کے ساتھہ ساتھہ ایک ھي شخص کے ذریعہ سے اور اوسي طریقہ سے جسطرح کہ وہ میونیسپل ٹکس یا لوکل ریٹ وصول کیا جاتا ھو ' وصول کیا جایگا

(۵) باستثنا دفعہ ۳۳ ضمن (۲) کے کوئي کارروائي وصولي انکم ٹکس کي بعد گذر جانے ایک سال کے اوس سال کي آخري تاریخ سے جس مین ایکٹ ھذا کي رو سے مطالبہ کیا جاے شروع نہین کیجایگي

باب ۶
واپسي کے متعلق

دفعہ ۳۷ — (الف) اگر کسي کمپني کا کوئي حصہدار جسنے کمپني سے کوئي ڈیویڈنڈ (منافع) پایا ھو - یا

زیادہ رقم کي واپسي

(15 - ۱۵)

(ب) کسي فرم کا کوي شریک جسپر انکم ٹکس حسب دفعه ۱۴ سب سے بڑي شرح کے حساب سے لگا هو اور جسنے فرم کے منافع کا حصه پایا هو - یا

(ج) کسي کفالتنامه کا مالک جسکے سود سے انکم ٹکس حسب دفعه ۱۵ کاٹ لیا گیا هو

کلکٹر کا اطمینان کردے که اوسکي سال گذشته کی مجموعي آمدني رقوم مصرحه ضمیمه ۲ سے کم تهي تو وه مستحق هوگا که اوسقدر رقم اپنے ڈیویڈنڈ یا حصه منافع یا سود کفالتنامه پر جو ضمیمه مذکوره کے حساب سے واجبي نکلے واپس پاے

دعاوي واپسي ٹکس مین میعاد سماعت

دفعه ۳۸ — کوي دعوي واپسي ٹکس کا زیر دفعه ۳۷ دایر نهین هوسکتا تاوقتیکه ایک سال کے اندر اوس سال کي آخري تاریخ سے جسکي بابت دعوي کیا جاے دایر نه کیا جاے

باب 7

جرائم اور سزائین

دفعه ۳۹ — اگر کوي شخص بلا سبب یا عذر معقول کے —

ٹکس نه کاٹنا یا نقشه نه داخل کرنا یا معاینه نه کرانا

(الف) کوي ٹکس حسب دفعه ۱۵ یا دفعه ۳۶ (۲) کاٹکے نه داخل کریگا ؛

(ب) نقشه حسب دفعه ۱۶ یا دفعه ۱۷ یا دفعه ۲۸ کلکٹر کے پاس مقرره وقت پر نه داخل کریگا ؛

(ج) حسب دفعه ۲۹ معاینه کاغذات یا اونکی نقل دینے سے انکار کریگا - یا

(د) نوٹس زیر دفعه ۱۸ کي مقرر کی هوي تاریخ پر یا اوس سے قبل حاضر نهوگا یا حساب یا مطلوبه کاغذات پیش نه کریگا

اوسپر ثبوت جرم کے بعد مجسٹریٹ دس روپیه یومیه جرمانه کرسکتا هی جبتک خلاف ورزي جاري رهے

بیان تصدیق مین دروغ بیاني

دفعه ۴۰ — اگر کوي شخص کسي بیان تصدیق مذکوره دفعه ۱۷ یا دفعه ۲۱ (۳) مین کوي ایسا امر درج کرے جو غلط هو اور جسکو وه غلط جانتا یا باور کرتا هو یا سچ نه باور کرتا هو تو سمجها جایگا که وه دفعه ۱۷۷ مجموعه تعزیرات هند (ایکٹ نمبر ۴۵ سنه ۱۸۶۰) کا مرتکب هوا

مقدمه چلانے کے واسطے کلکٹر کي اجازت

دفعه ۴۱ — (۱) کسي شخص پر کوي مقدمه حسب دفعه ۳۹ یا ۴۰ بغیر اجازت کلکٹر کے نهین چلایا جائیگا

(۲) کلکٹر ایسي کسي کارروائي کو روک سکتا هی یا اوس مین مصالحه کرا سکتا هی

اگر کوي ملازم سرکاري افشاے راز کرے

دفعه ۴۲ — جمله امور جو کسي بیان یا نقشه مدخله زیر ایکٹ هذا مین درج هونگے بطور راز خفیه سمجهے جائینگے اور اگر کوي ملازم سرکاري کسي امر مندرجه بیان یا نقشه مذکور کو ظاهر کردیگا اوسکو قید کي سزا هوگي جسکي میعاد چهه مهینے تک هوسکتي هی اور جرمانه بهي هوگا

(16 - ۱۶)

مگر یه شرط هی که کوئي مقدمه زیر دفعه هذا بغیر اجازت لوکل گورمنٹ کے نہین چلایا جایگا

باب ۸

متفرقات

وضع قواعد کا اختیار

دفعه ۴۳ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که قواعد نسبت تجویز و تشخیص آمدني قابل ٹکس نیز عموماً نسبت تعمیل اغراض ایکٹ هذا کے وضع فرمائین اور اس اختیار کو ان شرائط اور پابندیون کے ساتھه جنکو وہ خود مناسب سمجھین کسي لوکل گورمنٹ کو صرف اوسي صوبه کے متعلق تفویض کر سکتے هین

(۲) بغیر مزاحمت عمومیت اختیار مذکوره بالا کے قواعد مذکور امور ذیل کي نسبت هونگے :—

(الف) جس صورت مین که کوئي آمدني جزءاً زراعت اور جزءاً کاربار سے حاصل هوتي هو تو قابل ٹکس آمدني خواه عام طور پر یا خاص خاص صورتونمین کس طریقه سے تشخیص کیجایگی

(ب) انشورنس کمپنیونکي قابل ٹکس آمدني کے ضابطه تشخیص کے متعلق

(ج) اشخاص غیر ساکن برٹش انڈیا یا وہ لوگ جو اونکے واسطے ٹکس دهنده سمجھے جائین اونکي قابل ٹکس آمدني کے ضابطه تشخیص کے متعلق

(د) طریقه مصالحه کے متعلق نیز یه که کن شرایط کیساتھه کلکٹر ٹکس دهنده کیساتھه مصالحه کر سکتا هی

(ہ) درخواستہاے واپسي ٹکس کے ضابطه کے متعلق

(و) کسي معامله کے متعلق جو ایکٹ هذا کي رو سے تجویز کیا جاے

(۳) قواعد زیر دفعه هذا گزٹ آف انڈیا یا لوکل سرکاري گزٹ مین شایع هونگے اور اشاعت کے بعد ایکٹ هذا هي کي طرح موثر هونگے

ٹکس معاف کرنیکا اختیار

دفعه ۴۴ — نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که کسي قسم کي آمدني یا کسي طبقه کے اشخاص کي کل یا جزو آمدني کو بذریعه اشتہار مندرجه گزٹ آف انڈیا انکم ٹکس سے معاف کردین یا شرح مین تخفیف یا ترمیم کردین

ٹکس کي رسید

دفعه ۴۵ — جب کوئي رقم ایکٹ هذا کي رو سے کلکٹر کو ادا کیجاے ، یا وہ اوسکو وصول کرے ، تو وہ اوسکي بابت ایک رسید دیگا جس مین مقرره امور کي تفصیل درج هوگي

تعمیل نوٹس کا طریقه

دفعه ۴۶ — ایکٹ هذا کا کوئي نوٹس یا حکم بذریعه ڈاک بھیجا جایگا یا اوسکی ایک نقل حسب طریقه مقرره ضابطه دیواني (ایکٹ ۵ سنه ۱۹۰۸) ، جو تعمیل سمن کیواسطے مقرر هی ، ٹکس دهنده کو دستي طور پر حواله یا پیش کیجائیگي

ٹکس دهنده کا اصلي مقام کاربار

دفعه ۴۷ — (۱) اگر ٹکس دهنده کاربار کے مختلف مقام مختلف لوکل گورمنٹون کے حلقه مین رکھتا هو تو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل تجویز کرینگے که ان مین سے کون مقام اغراض ایکٹ هذا کے واسطے اوسکا اصلي مقام کاربار سمجھا جائیگا

[3]

(۱۷ - 17)

(۲) اگر ٹکس دهنده کاربار کے مختلف مقام ایکهي لوکل گورمنٹ کے حلقه مین رکهتا هو تو لوکل گورمنٹ تجویز کریگي که ان مین سے کون مقام اعراض ایکٹ هذا کے واسطے اوسکا اصلي مقام کاربار سمجها جائیگا

(۳) دفعه هذا کا اختیار ایسے افسرون کو تفویض هو سکتا هی جنکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل یا لوکل گورمنٹ اس بارے مین مقرر کردین

نالش سے بریت

دفعه ۴۸ — هر شخص جو ایکٹ هذا کي رو سے کسي دوسرے کي آمدني سے کوي ٹکس کاٹے یا رکھے یا ادا کردے اوسکے واسطے اوسپر کوي نالش نهین هوسکتي

اختیارات کا نفاذ

دفعه ۴۹ — جمله اختیارات جو ایکٹ هذا کي رو سے دیئے گئے یا دیے جا سکتے هین ان کا نفاذ وقتاً فوقتاً حسب موقع هوگا

تفویض اختیارات لوکل گورمنٹ

دفعه ۵۰ — لوکل گورمنٹ کو اختیار هی که جمله یا بعض اختیارات ایکٹ هذا به تعلق تقرر ایسے افسرون کے جو کلکٹر یا کمشنر کے اختیارات و خدمات کو انجام دینے کے مجاز هون نیز جمله یا بعض اختیارات زیر دفعه ۳۶ و شرط متعلقه دفعه ۴۲ بذریعه اشتهار لوکل گزٹ سرکاري کے اپنے یهان کے اعلی حاکم مال کو تفویض کردے

هائي کورٹ سے استصواب رائے

دفعه ۵۱ — (۱) اگر کسي کارروائي تشخیص زیر ایکٹ هذا یا کسي دوسري کارروائي مین، سوائے کارروائي زیر باب ۷، ایکٹ هذا کي کسي دفعه یا اوسکے کسي قاعدے کا مطلب سمجهنے مین شبهه واقع هو تو اعلی حاکم مال خود اپني تحریک سے، یا اپنے کسي ماتحت افسر مال کے استفسار پر، اوس معامله کو معه اپني رائے کے استصواب کیواسطے هائي کورٹ مین بهیجدیگا - نیز اوسیطرح کسي ٹکس دهنده کي درخواست پر بهي بهیج سکتا هی بشرطیکه اوسکا اطمینان هو که معامله مهمل نهین هی یا که استصواب ضروري هی -

(۲) اگر هائي کورٹ کي رائے مین بیانات مندرجه مقدمه سے امور متنازعهفیه کا فیصله کافي طور پر نهوسکتا هو تو وه مقدمه کو اوسي حاکم مال کے پاس جسنے استصواب کیا هو واپس بهیجدیگي تاکه وه ضروري امور جنکي نسبت هائي کورٹ هدایت کرے اوسمین کیے جائین یا ترمیم کیے جائین

(۳) هائي کورٹ مقدمه کي سماعت کرکے جن امور کي نسبت استصواب کیا گیا هو ان کا فیصله کریگي اور اونکي نسبت اپني تجویز سناویگي، جسمین وجوهات فیصله درج هونگے، اور اوس حاکم مال کے پاس جسنے مقدمه کو استصواب کیواسطے بهیجا هو ایک نقل اپنے فیصله کي به مهر عدالت اور بدستخط رجسٹرار ارسال کریگي اور حاکم مال اوسي کے مطابق مقدمه فیصله کریگا یا اگر مقدمه کسي حاکم ماتحت نے بهیجا هو تو اوس فیصله کي ایک نقل اوسکے پاس بهیجدیگا اور وه اوسکا فیصله اوس کے مطابق کریگا -

(۴) جبکه کسي ٹکس دهنده کي درخواست پر هائي کورٹ سے استصواب کیا جاے تو خرچه هائي کورٹ کي رائے پر موقوف هوگا -

نالشات دیواني

دفعه ۵۲ — جو تشخیص ایکٹ هذا کي رو سے کي جاے اوسکي منسوخي یا ترمیم کیواسطے کوي مقدمه کسي عدالت دیواني مین نهین چل سکتا - اور کوي مقدمه فوجداري یا دیواني یا کوي کارروائي کسي سرکاري افسر کے نام کسي امر کي بابت جو اوسنے ایکٹ هذا کے بموجب نیک نیتي سے کیا هو یا جسکا اراده کیا هو دایر نهین هوسکتي -

(۱۸ - 18)

منسوخي

دفعه ۵۳ — ايكٹهاے مندرجه ضميمه ۳ ايكٹ هذا كي رو سے به تصريح خانه چهارم منسوخ كيئے گئے

مگر يه منسوخي كسي شخص كي اوس ذمه‌داري پر جو كسي رقم كي ادائي كے باريمين اوسپر عايد هوتي هو يا كسي حق واپسي ٹكس كے متعلق كسي منسوخ شده قانون كي رو سے اوسكو حاصل هو كسيطرح موثر نهوگي

نيز يه كه وه منسوخي ايكٹ سوپر ٹكس سنه ۱۹۱۷ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۷) مين كسيطرح مزاحم نهوگي بلكه منسوخ ايكٹونكي جو دفعات ايكٹ مذكور مين شامل كرليگئي هين يا جنكا حواله اوسمين هي ايكٹ هذا كي اغراض كيلئے جاري سمجهي جائينگي

ضميمه ۱
(متعلقه دفعه ۱۴)

شرح ٹكس

	شرح ٹكس
۱ — جب قابل ٹكس آمدني ۱۰۰۰ سے كم هو	ٹكس معاف هي
۲ — جب قابل ٹكس آمدني مبلغ ۱۰۰۰ يا زياده هو :—	
(۱) جب مجموعي آمدني ۱۰۰۰ يا زياده هو مگر ۲۰۰۰ سے كم هو	روپيه مين ۴ پائي
(۲) ايضا ۲۰۰۰ يا زياده هو مگر ۵۰۰۰ سے كم هو	روپيه مين ۵ پائي
(۳) ايضاً ۵۰۰۰ يا زياده هو مگر ۱۰۰۰۰ سے كم هو	روپيه مين ۶ پائي
(۴) ايضاً ۱۰۰۰۰ يا زياده هو مگر ۲۵۰۰۰ سے كم هو	روپيه مين ۹ پائي
(۵) ايضاً ۲۵۰۰۰ يا اوس سے زياده هو . .	روپيه مين ايك آنه

ضميمه ۲
(متعلقه دفعه ۳۷)

شرح واپسي

تعداد	شرح واپسي
۱ — ۱۰۰۰ سے كم پر	روپيه مين ايك آنه
۲ — ۱۰۰۰ يا زياده مگر ۲۰۰۰ سے كم پر	روپيه مين ۸ پائي
۳ — ۲۰۰۰ يا زياده مگر ۵۰۰۰ سے كم پر	روپيه مين ۷ پائي
۴ — ۵۰۰۰ يا زياده مگر ۱۰۰۰۰ سے كم پر	روپيه مين ۶ پائي
۵ — ۱۰۰۰۰ يا زياده مگر ۲۵۰۰۰ سے كم پر	روپيه مين ۳ پائي

ضميمه ۳
(متعلقه دفعه ۵۳)

ايكٹهاے منسوخ شده

۱	۲	۳	۴
سنه	نمبر	مختصر نام	مقدار منسوخي
۱۸۸۶	۲	ايكٹ انكم ٹكس سنه ۱۸۸۶ . . .	جسقدر حصه منسوخ نهين هوا تها
۱۸۹۷	۱۴	ايكٹ مختصر نام سنه ۱۸۹۷ .	ضميمه كا اوسقدر حصه جو ايكٹ انكم ٹكس سنه ۱۸۸۶ سے متعلق هي
۱۹۰۳	۱۱	ايكٹ انكم ٹكس (ترميمي) سنه ۱۹۰۳	جسقدر حصه منسوخ نهين هوا تها
۱۹۱۴	۴	ايكٹ ڈيسنٹرليزيشن سنه ۱۹۱۴ .	ضميمه كا اوسقدر حصه جو ايكٹ انكم ٹكس سنه ۱۸۸۶ سے متعلق هي
۱۹۱۶	۵	ايكٹ انكم ٹكس (ترميمي) سنه ۱۹۱۶	كل ايكٹ
۱۹۱۷	۷	ايضاً سنه ۱۹۱۷	ايضا

اے - پي - مڈيمين
سكريٹري گورمنٹ هند

S. G. P. I.—No. 4 L. D.—10-5-18.—510.

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

مقام لاهور - مئی مہینے کی ۳۱ تاریخ سنه ۱۹۱۸ع - یوم جمعه

چوتھا حصه

ترجمهٔ ایکٹہاے مصدرهٔ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بہادر
جنکی نسبت محتشم الیه کی منظوری حاصل هوئی

گورمنٹ هند

صیغهٔ لیجسلیٹو

ایکٹہاے مندرجهٔ ذیل مصدرهٔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر هند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۶ و ۲۲ مارچ و ۲۵ اپریل سنه ۱۹۱۸ع کو جناب محتشم الیه کی پیشگاه سے منظور کیے گئے - اور اس تحریر کی رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتهر کیے جاتے هیں

نمبر ۳ سنه ۱۹۱۸ ع

ACT No. III OF 1918.

ایکٹ نمبر ۳ سنه ۱۹۱۸

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۶ مارچ سنه ۱۹۱۸ منظور فرمایا)

ایکٹ براي قیام محصول ایسے نیل پر جو برٹش انڈیا سے باهر روانه کیا جاے

چونکه قرین مصلحت هی که هندوستان کي صنعت نیل کي ریسرچ کي ترقي کیواسطے ایک سرمایه فراهم کیا جاے اور اس مقصد کیلیئے اوس نیل پر جو هندوستان مین پیدا هوتا هو اور یهان سے باهر روانه کیا جاتا هو ایک محصول لگایا جاے لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین -

مختصر نام اور شروع نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ محصول نیل مصدره سنه ۱۹۱۸ رکها جاے

(۲) اسکا نفاذ یکم اپریل سنه ۱۹۱۸ سے شروع هوگا -

محصول

دفعه ۲ — (۱) جسقدر نیل هندوستان مین پیدا هو اور یهانکے کسي کسٹم پورٹ (محصول نیل اور اوسکے مرکبات پر وصول کرنیوالا بندرگاه) سے کسي بندرگاه بیرون برٹش انڈیا یا عدن مین روانه کیا جاے اوسپر محصول ایکروپیه في من (مساوي ۸۲۴/۷ پاونڈ) کے حساب سے لگایا جایگا -

مگر جس صورت مین نیل کسی مرکب صورت مین بطور رنگ کے روانه کیا جاے تو محصول اوس مرکب کے مجموعي وزن پر اوس مناسبت سے لگیگا جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل بذریعه قواعد کے مقرر کرینگے -

(۲) دفعه هذا مین "کسٹم پورٹ" کے وهی معني هین جو ایکٹ سي کسٹم (نمبر ۸ سنه ۱۸۷۸) مین مقرر کیئے گئے هین اور جو محصول ایکٹ هذا کی رو سے لگیگا وه ایکٹ محصولات هند (نمبر ۸ سنه ۱۸۹۴) کي دفعه ۵ کي اغراض کیلیئے " محصول کسٹم " سمجها جایگا -

محصول کا مصرف

دفعه ۳ — ایکٹ هذا کی رو سے جمع کیا هوا محصول ایسے کامون مین صرف کیا جایگا جنکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل هندوستان کي صنعت نیل کي ریسرچ کي ترقي کے واسطے مناسب تصور فرماینگے -

وضع قواعد کا اختیار

دفعه ۴ — نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل ایکٹ هذا کے مطابق قواعد ذیل وضع فرماسکتے هین :—

(الف) محصول تشخیص کرنے اور لگانے اور وصول کرنے کے طریقه کے متعلق

(ب) اون خاص اغراض کو متعین کرنے کے واسطے جنپر محصول صرف کیا جایگا -

(ج) عموماً اغراض ایکٹ هذا کي تعمیل کیلیئے

ACT No. X FO 1918.

ایکٹ نمبر ۱۰ سنه ۱۹۱۸

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۲ مارچ سنه ۱۹۱۸ منظور فرمایا)

ایکٹ، بغرض دینے مزید اختیارات کے عدالتونکو ایسے مقدمات میں جنمیں نقد یا جنس، کے ناجایز سود کا دعوی کیا جاے

چونکه قرین مصلحت هی که عدالتوں کو ایسے مقدمات مین مزید اختیارات دیے جائین جنمین نقد یا جنس کے ناجایز سود کا دعوي کیا جاے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

دفعه ۱ — (۱) جایز هی اس ایکٹ کا نام ایکٹ سود ناجایز سنه ۱۹۱۸ رکها جاے

مختصر نام اور دایره نفاذ

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین هوگا جسمین برٹش بلوچستان شامل هی

(۳) لوکل گورمنٹین اشتہار گزٹ مقامی کے ذریعه سے هدایت کرسکتي هین که خاص رقبه یا خاص قسم کے لوگ یا خاص قسم کے معاملات اسکے دایره نفاذ سے مستثنی هونگے جنکا ذکر اشتہار مذکور مین کردیا جایگا -

دفعه ۲ — تاوقتیکه مضمون یا سیاق عبارت سے اسکے خلاف نه پایا جاے اس ایکٹ مین الفاظ ذیل سے ذیل کے معني مراد لیے جائینگے :—

تعریفات

(۱) " سود " سے شرح سود مراد هی اور اوسمین وه رقم بهي شامل هی جو زو اصل سے زاید جو مدیون کو دیا گیا هو مدیون کو ادا کرني هو خواه اوسکي صراحت بطور سود کے کیجاے یا نه کیجاے

(۲) " قرضه " سے نقد یا جنس کا قرضه مراد هی اور اسمین کوئي معامله داخل هی جو عدالت کي راے مین قرض کي نوعیت رکهتا هو -

(۳) " مقدمه زیر ایکٹ هذا " سے وه مقدمات مراد هین —

(الف) جو وصولي قرضه کیلئے بعد نفاذ ایکٹ هذا کے دایر کیئے جائین - یا

(ب) جو مقدمات کسي ضمانت یا اقرارنامه کي تکمیل کیواسطے دایر کیئے جائین جو واسطے تصفیه حساب یا کسي دوسري غرض سے بعد نفاذ ایکٹ هذا کے کیا گیا هو - مگر وه اقرارنامه یا ضمانت ایسے قرضه کے متعلق هو جو خواه قبل یا بعد نفاذ ایکٹ هذا کے دیا گیا هو -

دفعه ۳ — (۱) باوجود نفاذ ایکٹ تنسیخ قانون منافع ناجایز (نمبر ۲۸ سنه ۱۸۵۵) کے ، اگر کسي مقدمه ایکٹ هذا مین ، جسمین سماعت یکطرفه یا روبرو فریقین کے هو - عدالت یه باور کرنے کي وجه رکهتي هو که —

تفتیش معامله کا حکم

(الف) سود بهت زیاده هی ، اور

(۲-۲)

(ب) يه كه معامله درميان فريقين در اصل نامنصفانه تها

تو عدالت كو اختيار هى كه ذيل كے كل يا بعض اختيارات كو عمل مين لاوے - يعني :—

(۱) معامله مين تفتيش از سرنو كرے - فريقين سے حساب طلب كرے اور جو رقم از روے انصاف زياده سمجهي جاے اوس سے مديون كو سبكدوش كرے

(۲) هر چند كه كوئي اقرارنامه درميان فريقين هوگيا هو جس سے معامله سابق ختم هوكر ايك نئي ذمهداري مديون پر عايد هوتي هو مگر پهر بهي عدالت كو اختيار هى كه جو حساب مابين فريقين ليا جاچكا هو اوسكو پهر از سرنو لے اور جو رقم از روے انصاف زياده سمجهي جاے اوس سے مديون كو سبكدوش كردے اور اگر كوئي رقم منجانب مديون ادا يا داخل حساب كيگئي هو تو عدالت داين كو حكم دے سكتي هى كه وه ايك رقم مناسب جو عدالت كے نزديك قرين انصاف هو مديون كو واپس كرے -

(۳) اگر كوئي ضمانت يا اقرارنامه قرضه مذكور كے متعلق هوا هو تو اوسكو كليةً يا جزواً مسترد كرسكتي هى يا نظرثاني يا ترميم كرسكتي هى اور اگر داين نے ضمانت‌نامه منتقل كرديا هو تو اوسكو حكم دے سكتي هى كه جس طريقه سے اور جس حد تك عدالت تجويز كرے وه مديون كا نقصان پورا كردے

مگر شرط يه هى كه ان اختيارات كے نفاذ مين عدالت امور ذيل كي مجاز نه هوگي :—

(۱) از سرنو تفتيش كسي ايسے اقرارنامه كي جسكي رو سے معامله سابق ختم هوكر ايك نئي ذمهداري عايد هوتي هو جسكو فريقين نے يا دوسرے اشخاص نے ، جنسے فريقين نے حق حاصل كيا هو ، كسي ايسي تاريخ پر كيا هو جسكو تاريخ معامله سے چهه سال سے زياده گذرچكے هون

(۲) ايسي كوي كارروايي جو كسي عدالت كي ڈگري كے خلاف هو -

تشريح — مسلسل كئي ايک معاملات كے متعلق اگر كوئي مقدمه داير هو تو شرط گذشته كي ضمن (۱) كي اغراض كيلئے لفظ "معامله" سے پهلا معامله مراد هوگا -

(۲) — (الف) دفعه هذا مين لفظ "زياده" سے يه مطلب هى كه جو عدالت كو ايك مناسب رقم سے زياده معلوم هو بعد اوس خطره كا لحاظ ركهنے كے جو داين كو قرض لينے كي تاريخ پر معلوم تها يا فرض كرليا جاے كه معلوم تها -

(ب) دفعه هذا كي رو سے عدالت سود كي "زيادتي" كا لحاظ ركهتے هوے حسب ذيل رقمون كا بهي لحاظ ركهيگي :— يعني جو نقد يا جنس كي صورت مين اخراجات يا تحقيقات يا جرمانه يا بونس يا پريميم يا تجديد كے واسطے يا انكے سوا ديگر اخراجات كيواسطے ديگئي هون - نيز يه كه اگر سود در سود لگايا جاے تو كتني مدت كا جوڑا جايگا - اور اوس معامله مين كل مجموعي نفع كي كيا اميد كيجاسكتي تهي -

(ج) "خطره" كے لحاظ مين عدالت امور ذيل كا بهي لحاظ ركهيگي :— يعني كسي ضمانت كي موجودگي يا عدم موجودگي اور اوسكي قيمت نيز مديون كي مالي حالت كا - اور يه كه مديون كے سابق لين دين كے حالات قرضه كے متعلق داين كو كهانتك معلوم تهے يا فرض كرليا جاے كه معلوم تهے -

(۳ - 3)

(ں) اس امر کا لحاظ رکھنے مین کہ آیا کوئي معاملہ " غیر منصفانہ " تھا عدالت اون تمام گرد و پیش کے حالات کا لحاظ رکھیگي جنسے فریقین کے تعلقات پر بہ تاریخ قرضہ اثر پڑتا ہو یا ثابت ہوتا ہو کہ وہ معاملہ غیر منصفانہ تھا - اور اون حالات مین مدیون کي ضرورتین یا فرضي ضرورتین قرضہ لینے کے وقت ' جہانتک کہ وہ داین کو معلوم تھین یا فرض کرلیا جاے کہ معلوم تھین ' داخل ہین -

تشریح — خود سود کسي معاملہ کے غیر منصفانہ ہونیکي بین دلیل ہی -

(۳) دفعہ ہذا ہر نالش سے متعلق ہوگي ' گو کہ وہ کسي صورت سے ہو ' جو در اصل وصولي قرضہ یا کسي اقرارنامہ یا ضمانت متعلقہ قرضہ کي تکمیل کیواسطے دایر کیجاے -

(۴) دفعہ ہذا اوس شخص کے حقوق مین کسیطرح مزاحم نہوگي جو عدالت کا اطمینان کردے کہ انتقال نیک نیئتي سے اور بہ معارضہ قیمت کیا گیا اور یہ کہ اوسکو بوقت انتقال مذکور اسکي اطلاع نہ تھي کہ مدیون زیر دفعہ ہذا کسي دادرسي کا بمقابلہ داین کے مستحق ہوگا -

اغراض ضمن ہذا کیلئے لفظ " اطلاع " کے وہي معني ہونگے جو ایکٹ انتقال جایداد سنہ ۱۸۸۲ (نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲) مین لیئے گئے ہین -'

(۵) دفعہ ہذا کسي عدالت کے موجودہ اختیارات یا اختیار سماعت مین کسیطرح مخل نہ ہوگي -

دیوالہ کي کارروای

دفعہ ۴ — جب کوئي درخواست متعلق ادخال یا مقدار ثبوت کسي قرضہ کے کسي دیوالہ کي کارروائي مین گذراني جاے تو عدالت کو اختیار ہی کہ وہي اختیارات عمل مین لاے جو دفعہ ۳ کي رو سے کوئي عدالت مقدمات زیر ایکٹ ہذا مین عمل مین لاسکتي ہی

ACT No. XI OF 1918.

ایکٹ نمبر ۱۱ سنه ۱۹۱۸ع

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۲ مارچ سنه ۱۹۱۸ع منظور فرمایا)

ایکٹ براے ترمیم مزید ایکٹ افواج ہند سنه ۱۹۱۱

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ افواج هند سنه ۱۹۱۱ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۱) مین مزید ترمیم کي جاے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہین -

مختصر نام اور شروع نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم افواج هند سنه ۱۹۱۸ رکھا جاے -

(۲) اسکا نفاذ اوس تاریخ سے شروع هوگا جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بذریعه اشتہار گزٹ آف انڈیا مقرر فرماینگے -

تبدیل لفظ " انڈین " بجاے " نیٹو "

دفعه ۲ — ایکٹ افواج هند سنه ۱۹۱۱ (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۱) مین هر جگهه بجاے لفظ " نیٹو " کے " انڈین " (هندوستاني) پڑهنا چاهیئے

ترمیم دفعه ۶ ایکٹ مذکور

دفعه ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۶ (۱) کے عوض ذیل کي ضمن داخل هوگي :—

" دفعه ۶ — (۱) جب کبهي وہ لوگ جنسے یہ ایکٹ متعلق هی —

(الف) هندوستان کے باهر کسي ایسے افسر کي ماتحتي مین هون جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا تابع فرمان نہو یا

(ب) خاص هندوستان مین کهي ایسے افسر کي ماتحتي مین هون جو فوج کے کسي ایسے حصه کا کمان افسر هو جسکا نام اس دفعه مین صراحت کے ساتهه موجود نہین هی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کي راے مین وہ بریگیڈ سے کم نه هو -

تو معتشم الیه ایسي صورت مین کوي ایسا افسر مقرر کرسکتے هین جو اون لوگون پر رهي اختیارات رکھیگا جو ایکٹ هذا کے بموجب " آرمي " " آرمي کور " " ڈیویزن " اور " بریگیڈ " کے کمان افسر رکھتے هین " -

ترمیم دفعه ۷

دفعه ۴ — بجاے دفعه ۷ کي ضمن (۸) کے ذیل کي ضمن داخل هوگي -

" (۸) " آرمي " " آرمي کور " " ڈیویزن " اور " بریگیڈ " سے وہ " آرمي " " آرمي کور " " ڈیویزن " اور " بریگیڈ " مراد هی جو ایسے افسر کي کمان مین هو جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے احکام کا تابع هو - یا لڑاي پر وہ ' آرمي ' ' آرمي کور ' ' ڈیویزن ' یا " بریگیڈ " جو ایسے افسر کے زیر کمان هو جسکو هزمیجسٹي کي افواج بري کا کوئي کمیشن ملا هو "

(۲-2)

دفعہ ۵ — دفعہ ۹ مین بعد الفاظ " وہ اپنی دستخط بھرتی کے کاغذ پر کردیگا " کے " اور اوس شخص سے بھي اوسپر دستخط کرالیگا " اضافہ کرو -

ترمیم دفعہ ۹

دفعہ ۶ — دفعات ۱۴ - ۱۹ - ۲۱ - ۲۳ - ۱۰۲ اور ۱۰۸ مین بعد " آرمي " کے " آرمي کور " اضافہ کرو -

ترمیم دفعات ۱۴ و ۱۹ و ۲۱ و ۲۳ و ۱۰۲ و ۱۰۸

دفعہ ۷ — دفعہ ۱۸ ضمن (۲) کے بعد ذیل کي شرط اضافہ ہوگي :—

ترمیم دفعہ ۱۸

" مگر شرط یہ هی کہ جب کسي شخص کو قسمس کا حکم کسي دوسري سزا کے ساتھہ دیا جاے تو وہ دوسري سزا ، یا درصورت کالے پاني یا قید کے اوس سزا کے کسي جزو کیواسطے قبل اوسکے هندوستان بھیجے جانے کے وهین سزا دي جاسکتي هی "

دفعہ ۸ — دفعہ ۲۵ ضمن (ي) کے بعد ذیل کي ضمن اضافہ هوگي -

ترمیم دفعہ ۲۵

" (ک) درحالیکہ لڑاي پر هو اور اوس ملک کے کسي رهنے والے یا باشندے کي جان یا مال کے خلاف کسي جرم کا مرتکب هو "

دفعہ ۹ — دفعہ ۲۷ ضمن (الف) مین بعد " اوسکا باعث هو " کے " یا دوسرے لوگون کي شرکت مین اوسکا باعث هو " اضافہ کرو -

ترمیم دفعہ ۲۷

دفعہ ۱۰ — دفعہ ۳۹ کے بعد ذیل کي دفعہ اضافہ کرو :—

اضافہ دفعہ جدید

"دفعہ ۳۹ (الف) — اگر کوي شخص کسي جرم ایکٹ هذا کے ارتکاب کا اقدام کرے' یا کسي دوسرے کے ذریعہ سے ارتکاب کراوے اور اقدام خود کرے اور اوس اقدام مین کوي ایسا فعل اوس سے سرزد هو جو ارتکاب جرم کي طرف منتج هو

اقدام کي سزا

تو اوس صورت مین کہ جب اقدام کیلیئے ایکٹ هذا مین کوي صاف اور صریح حکم موجود نہ هو تو وهي سزا دي جایگي جو ایکٹ هذا مین خود ارتکاب کیلیئہ مقرر هی "

دفعہ ۱۱ — دفعہ ۴۳ مین -

ترمیم دفعہ ۴۳

(۱) ضمن (ج) مین بجاے الفاظ مندرجہ بریکٹ " (ساتھہ یا بغیر قید تنهائي کے) " " قید سخت یا قید محض " پڑھو -

(۲) ضمن (د) مین بجاے " ایک مقررہ زمانہ تک " کے " اوتنے عرصہ کیلیئے جو دو مهینہ سے زیادہ نہ هوگا " پڑھو -

(۳) ضمن (ز) کے بعد ذیل کي ضمن اضافہ کرو :—

" (ز ز) درصورت افسرون کے تنبیهہ یا سخت تنبیهہ "

(۴) ضمن (ح) مین ضمن تحتي (۴) کے بعد ذیل کي ضمن تحتي اضافہ کرو -

(3-۳)

"(ه) لڑائي پر تنخواه اور الاؤنس کي ضبطي اوتنے عرصه کیلئے جو تین مہینه سے زیاده نه هوگا "

دفعه ۱۲ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۴۷ مین " (و) " کے بعد " (زز) " اضافه کرو -

ترمیم دفعه ۴۷

دفعه ۱۳ — باب ۶ مین دفعه ۴۹ کے بعد ذیل کي دفعه اضافه هوگي :—

اضافه دفعه جدید

" دفعه ۴۹ (الف) جب کسي شخص کو جو لڑائي پر هو کورٹ مارشل سے موقوفي یا کالے پاني یا قید کي سزا هو ' خواه اوسکے ساتهه موقوفي کي سزا شامل هو یا نه هو ' تو مقرره افسر حکم دے سکتا هی که مجرم مثل معمولي سپاهیونکے لڑنیکے واسطے روک لیا جاے اور اگر اوسکو کالے پاني یا قید کا حکم هو تو اسکي بهي هدایت کرسکتا هی که وه مدت خدمت اوسکي بصورت میعاد سزا شمار کیجاے "

جو شخص لڑائي پر هو اور سزا پاے وه مثل معمولي سپاهیونکے لڑنیکے واسطے روکا جاسکتا هی

دفعه ۱۴ — دفعه ۵۰ مین ضمن (ج) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه هوگي :—

ترمیم دفعه ۵۰

" (ج ج) جب تک وه شخص اسپتال مین رهے اور بیماري کي نسبت وهان کا مڈیکل افسر ' جو اوسکا معالج هو ' تصدیق کردے که خود اوسکی بد چلني یا بیوقوفي سے پیدا هوي هی تو اوسقدر رقم یومیه وضع هوگي جو کمانڈرانچیف بهادر مقرر کرینگے "

دفعه ۱۵ — دفعه ۷۴ کي عبارت شرطیه مین بعد الفاظ " ڈسٹرکٹ کورٹ مارشل " کے " یا لڑائي مین سمري جنرل کورٹ مارشل " اضافه کرو -

ترمیم دفعه ۷۴

دفعه ۱۶ — دفعه ۸۶ ضمن (ه) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه هوگي :—

ترمیم دفعه ۸۶

" (۶) اگر کسي شخص پر کورٹ مارشل مین کوي جرم ایکٹ هذا کا قایم کیا جاے تو بجاے ارتکاب جرم کے وه اقدام یا اعانت کا مجرم قرار پاسکتا هی اگرچه اقدام یا اعانت کا چارج اوسپر علیحده نه قایم کیا جاے "

دفعه ۱۷ — دفعه ۹۱ مین بجاے " نیز یه که وه بهرتي هوگیا " کے ذیل کي عبارت پڑهو یعنی :—

ترمیم دفعه ۹۱

" ایسے آدمي کي بهرتي اوسکے انرول منٹ پیپر (بهرتي کے کاغذ) کي نقل پیش کرنیسے ثابت هوسکتي هی جسکي صحت کي تصدیق اوس افسر نے کي هو جسکي تحویل مین وه کاغذ رهتا هو "

دفعه ۱۸ — دفعه ۹۱ کے بعد ذیل کي دفعه داخل هوگي :—

اضافه دفعه جدید

" دفعه ۹۱ (الف) — (۱) کوي خط یا نقشه یا دیگر کاغذ متعلق ملازمت فوجي کسي شخص کے ' یا فوج سے اوسکي برطرفي یا موقوفي کے متعلق ' یا کسي ایسے امر کے متعلق جس سے ظاهر هو که کسي شخص نے فوج مین کبهي

بعض دستاویزات کے نسبت قیاس

(۴ - ۵)

ملازمت نہین کي یا اوسکو اوس سے کچھہ تعلق نہ تھا ' اگر اوس خط یا نقشہ یا کاغذ پر نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا کمانڈرانچیف افواج ھند یا کسي افسر مقررہ کے دستخط یا اونکے طرفسے کسي دوسرے کے دستخط ثبت ہون تو وہ خط یا نقشہ یا کاغذ واقعات مندرجہ کا ثبوت متصور ہوگا

(۲) کوئي آرمي لسٹ یا گزٹ ' جو سرکاري حکم سے چھپا ہو ' اون افسرون یا وارنٹ افسرون کے مرتبہ اور درجہ کا جنکا ذکر اوسمین ہو ' اور اوس عہدے کا جو اون افسرون یا وارنٹ افسرون کو ملا ہو ' اور اوس کور یا بٹالین یا آرم یا برانچ کا جنکے ساتھہ اون افسرون یا وارنٹ افسرون کا تعلق ہو ثبوت متصور ہوگا

(۳) اگر کوئي اندراج کسي رجمنٹل بک (رجمنٹ کي کتاب) مین اس ایکٹ یا اسکے قواعد کي رو سے یا فوجي قواعد کي رو سے کیا جاے اور اوس اندراج پر کمانڈنگ افسر کے یا اوس افسر کے دستخط ثبت ہون جسکا کارمنصبي یہ ہو کہ وہ اندراج تحریر کرے تو اندراج مذکور واقعات مظہرہ کا ثبوت متصور ہوگا

(۴) کسي رجمنٹل بک کے اندراج کي نقل جسکي صحت کي تصدیق اوس افسر نے کردي ہو جسکے حوالہ مین کتاب مذکور رہتي ہو اوس اندراج کا ثبوت متصور ہوگي

(۵) اگر کسي پر بھاگ جانے یا بغیر چھٹي غیر حاضر ہونیکا جرم لگایا جاے اور وہ اپنے تئین کسي پرووسٹ مارشل یا اسسٹنٹ پرووسٹ مارشل یا کسي اور افسر یا سرکاري فوج کے کسي حصہ کے سپرد کردے یا افسران مذکور اوسکو گرفتار کرین تو سارٹیفکٹ دستخطي افسران مذکور یا اوس حصہ فوج کے کمان افسر کا جسمین اوس شخص کي سپردگي یا گرفتاري کا حال مع تفصیل تاریخ اور مقام کے درج ہو واقعات مظہرہ کا ثبوت متصور ہوگا

(۶) اگر کسي پر بھاگ جانے یا بغیر چھٹي غیر حاضر ہونیکا جرم لگایا جاے اور وہ اپنے تئین کسي افسر پولیس کے سپرد کردے جو درجہ مین تھانہ کے افسر انچارج سے کم نہو یا افسر مذکور اوسکو گرفتار کرے تو سارٹیفکٹ افسر مذکور کا جسمین اوس شخص کي سپردگي یا گرفتاري کا حال مع تفصیل تاریخ اور مقام کے درج ہو واقعات مظہرہ کا ثبوت متصور ہوگا "

دفعہ ۱۹ — دفعہ ۹۸ کي ضمن (۱) مین :—

ترمیم دفعہ ۹۸

(۱) — (الف) کے قبل لفظ " منظوري " کے بعد " یا اگر کورٹ مارشل جمع کرنیوالا افسر ایسی ھدایت کرے تو اوسکے افسر اعلی کي منظوري " اضافہ کرو

(۲) — ضمن تحتي (ج) مین بجاے " افسر مذکور " کے " کورٹ مارشل جمع کرنیوالا افسر " پڑھو-

دفعہ ۲۰ — دفعہ ۹۹ کے بعد ذیل کي دفعہ اضافہ ہوگي :—

اضافہ دفعہ جدید

" دفعہ ۹۹ (الف) — اگر کسي شخص پر درحالیکہ وہ جہاز پر ہو ' مقدمہ چلایا جاے اور کورٹ مارشل سے اوسکو سزا ملے تو جسقدر سزا کا عملدرآمد جہاز پر نہوسکے اوس بندرگاہ مین ہوگا جہان وہ شخص جہاز سے اوتارا جاے گویا کہ اوسکا مقدمہ اوسي بندرگاہ مین ہوا تھا "

اگر حکم سزا جہاز پر دیا جاے

(5-۵)

دفعه ۲۱ — دفعه ۱۰۷ کي شرط کے بعد ذیل کي شرط اضافه هوگي :—

ترمیم دفعه ۱۰۷

" نیز یه که جب مجرم لڑائي پر هو تو قید سخت کے حکم کي تعمیل اسطرح هوگي که مجرم کسي ایسي جگهه نظر بند رکها جایگا جسکو میدان جنگ کي فوج کا کمان افسر وقتاً فوقتاً مقرر کریگا "

دفعه ۲۲ — دفعه ۱۰۸ کے بعد ذیل کي دفعه اضافه هوگي :—

اضافه دفعه جدید

"دفعه ۱۰۸ (الف) — هر اوس صورت مین جسمین زیر ایکٹ هذا مجرم کے لیئے کالے پاني کا حکم صادر هو تو جب تک وه کالے پاني نه بهیجا جاے اوسکے ساتهه اوسیطرح کارروائي کي جائیگي گویا که اوسکے لیئے قید سخت کا حکم صادر هوا هی اور یه میعاد اوسکے کالے پاني کي سزا مین محسوب هوگي "

کالے پاني کے مجرمون کے ساتهه کیا کارروائي کیجائیگي جب تک وه کالے پاني بهیجے نه جاین

دفعه ۲۳ — ایکٹ مذکور کے باب ۹ مین دفعه ۱۱۱ کے بعد ذیل کي دفعه اضافه هوگي :—

اضافه دفعه جدید

" دفعه ۱۱۱ (الف) — جب کورٹ مارشل سے دفعه ۴۱ یا دفعه ۴۲ کے بموجب جرمانه کیا جاے ، گو که تجویز برٹش انڈیا مین یا برٹش انڈیا کے باهر هوي هو ، تو حکم کي نقل جسپر عدالت کے افسر اعلی یا تجویز کرنیوالے افسر کا دستخط اور تصدیق ثبت هوگي " برٹش انڈیا کے کسي مجسٹریٹ کے پاس بهیجي جاسکتي هی اور وه مجسٹریٹ اوس جرمانه کو حسب مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ (نمبر ۵ سنه ۱۸۹۸) اوسیطرح وصول کرسکتا هی گویا که وه جرمانه خود اوسنے کیا تها "

حکم جرمانه کي تعمیل

دفعه ۲۴ — دفعه ۱۱۲ کے عوض ذیل کي دفعه داخل هوگي :—

دفعه جدید

" دفعه ۱۱۲ — (۱) جب کسي شخص کو ایکٹ هذا کے بموجب کورٹ مارشل سے کسي جرم کي سزا ملے تو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل ، یا کمانڈرانچیف افواج هند ، یا درصورت ایسے حکم سزا کے جسکي منظوري وه افسر خود دے سکتا هو یا جسکي منظوري کي ضرورت هی نه هو تو کمان افسر اوس " آرمي " یا " آرمي کور " یا " ڈیویزن " یا " بریگیڈ " کا جسمین مجرم بوقت سزا یابي ملازم هو ، یا افسر مقرره ، امور ذیل کے مجاز هین —

معافي اور تخفیف سزا

(الف) بغیر کسي شرط کے یا ایسي شرایط کے ساتهه جنکو مجرم قبول کرے مجرم کو بالکل معاف کردین یا اوسکي سزا کلیةً یا جزاً معاف کرین -

(ب) سزا کو تخفیف کردین یا اوس سزا کے عوض کوي خفیف سزا یا سزائین جو ایکٹ هذا مین مذکور هین دین -

مگر شرط یه هی که کالے پاني کے بدلے مین کالے پاني کي میعاد سے زیاده قید کي سزا نهین دي جایگي -

(۲) اگر کسي شرط کي ، جسپر مجرم کو معافي دي گئي هو یا سزا مین تخفیف کي گئي هو اوس حاکم کي راے مین جس نے حکم معافي یا تخفیف سزا صادر کیا هو ، تعمیل نه کي جاے تو

[٦ - 6]

حاکم مذکور اپنے حکم کو منسوخ کرسکتا هی اور پهر عدالت کے حکم پر اوسي طرح سے عمل درآمد هوگا گویا که کوي معافي نهین دي گئي تهي یا سزا تخفیف نهین کیگئي تهي -

مگر شرط یه هی که اگر مجرم کو کالے پاني یا قید کي سزا دي گئي هو تو ایسي صورت مین اوسکو صرف بقیه میعاد کي سزا کاٹنا پڑیگی -

(۳) جب دفعه ۴۹ کے مطابق کسي غیر کمیشن یافته افسر کي تنزلي معمولي سپاهي کے درجه مین کي جاے تو یه تنزلي اغراض دفعه هذا کیلئے کورٹ مارشل کي تجویز کي هوي سزا سمجهي جایگي "

دفعه ۲۵ — دفعه ۱۲٦ کے بعد ذیل کي دفعات اضافه هونگي :—

اضافه دفعات جدید

" دفعه ۱۲٦ (الف) — اگر کوئي مال جسکے متعلق کسي جرم کا ارتکاب هوا هو یا جوکسي جرم کے ارتکاب مین استعمال هوا هو تجویز مقدمه کے اثنا مین کورٹ مارشل کے سامنے پیش کیا جاے تو عدالت تادوران تجویز اوس کي حفاظت کے متعلق جو حکم مناسب سمجهیگي صادر کریگي اور اگر وه جلد یا از خود خراب هوجانیوالي چیز هو تو ضروري شهادت لینے کے بعد اوسکے فروخت یا دوسرے طریقه سے علیحده کردینے کا حکم دے سکتي هی

حفاظت مال کے متعلق حکم دوران مقدمه مین

دفعه ۱۲٦ (ب) — (۱) تجویز مقدمه ختم هونے کے بعد عدالت کورٹ مارشل ' یا وه افسر جو کورٹ مارشل کے احکام کي منظوري کا مجاز هو ' یا کوئي دوسرا حاکم جو افسر مذکور کا افسر بالا دست هو ' یا درصورت ایسے کورٹ مارشل کے جسکے حکم کے لیئے منظوري کي ضرورت نهین هی کمان افسر اوس " آرمي " " آرمي کور " " ڈیژن " یا " بریگیڈ " کا جسمین که تجویز مقدمه هوي هو اوس مال یا دستاویز کو جو عدالت مین پیش هوي تهي یا جو عدالت کي حفاظت مین هو یا جسکے متعلق کوي جرم کیا گیا تها یا کسي جرم کے کرنے مین اوس سے مدد لي گئي تهي ضایع کردیا جاے یا ضبط کیا جاے یا جو شخص اوسکي ملکیت کا دعوي کرے اوسکو واپس دیا جاے

مال کے متعلق حکم بعد ختم تجویز

(۲) جب کسي ایسے مال کے متعلق جسکے متعلق جرم کیا گیا هو کوي حکم زیر ضمن (۱) صادر هو تو حکم کي نقل ' جسپر حکم دینے والے افسر کے دستخط اور تصدیق ثبت هوگي ' گو که سماعت مقدمه برٹش انڈیا مین یا برٹش انڈیا کے باهر هوي هو ' اوس پریسیڈنسي مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ ضلع کے پاس بهیجي جایگي جسکے علاقه مین وه مال اوسوقت موجود هو ' اور وه مجسٹریٹ اوس حکم کي اوسي طریقه سے تعمیل کرایگا گویا که وه خود اوسیکا حکم تها جو حسب اختیارات ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ اوسنے صادر کیا تها -

تشریح — دفعه هذا مین لفظ " مال " سے جسکے متعلق کوي جرم سرزد هو صرف وهي چیز مراد نهین هی جو ابتداءً کسي کے قبضه یا اختیار مین تهي بلکه وه بهي جس سے پهلي چیز بدل کر کوي دوسري چیز بني هو یا پهلي چیز کے بدله مین وه حاصل کي گئي هو اور کوي چیز جو اُس تغیر یا تبدیل کیوجه سے خواه فوراً یا کچهه عرصه بعد حاصل کي گئي هو "

دفعه ۲٦ — ایکٹ مذکور کا عنوان اور وه دفعات جو ضمیمه مین درج هین به تصریح خانه دوم منسوخ کیگئے -

منسوخي

(7 - ۷)

ضمیمہ

دفعات منسوخ شدہ ایکٹ افواج ہند سنہ ۱۹۱۱

(دیکھو دفعہ ۲۶)

	مقدار منسوخی
عنوان میں	لفظ " نیٹو "
دفعہ ۲ "	شرط متعلقہ ضمن (۱)
دفعہ ۱۰ "	الفاظ " (آخر ماہ کی تنخواہ کا نقشہ ثبوت میں پیش ہوسکتا ہی) "
دفعہ ۱۵	کل
دفعہ ۱۸ میں	ضمن (۳)
دفعہ ۴۳ "	ضمن (ح) کی ضمن تحتی (۳) میں " یا کوی ایسی سزا جسمیں نام کٹنا لازمی ہی"
دفعہ ۵۰ "	ضمن (ج) میں لفظ " اسپتال کا " اور شرط میں " یا کوی ایسی سزا پاے جسمیں موقوفی لازمی ہو"
دفعہ ۹۳ "	ضمن (۲) میں الفاظ " اور خلاصہ مذکور کے دستخط کو ثابت کرنا ضروری نہیں ہی "
دفعہ ۱۲۶ "	ضمن (۳)

Ordinance No. I of 1918.

آرڈننس نمبر ۱ سنه ۱۹۱۸ع

[مصدرہ شمله ۱۵ اپريل سنه ۱۹۱۸]

آرڈننس بغرض حصول اختيار اس امر کي نسبت که جو چاندي سکريٹري آف اسٹيٹ هند بهادر باجلاس کونسل يا نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے نام سے رکھي جاوے اگر وه يونائيٹڈ اسٹيٹس امريکه مين هو يا وهان سے روانه کردي گئي هو تو حسب منشا دفعه ۱۹ ايکٹ انڈين پيپر کرنسي سنه ۱۹۱۰ سرمايه رزرو کا جزو سمجھي جايگي

چونکه ايك ضرورت شديد پيدا هوگئي هی جسکي وجه سے ضروري سمجھا گيا هی که جو چاندي سکريٹري آف اسٹيٹ هند بهادر باجلاس کونسل يا نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے نام سے رکھي جاوے اگر وه يونائيٹڈ اسٹيٹس امريکه مين هو يا وهان سے روانه کي جاچکي هو تو وه حسب منشا دفعه ۱۹ ايکٹ انڈين پيپر کرنسي سنه ۱۹۱۰ (نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰) سرمايه رزرو کا ايک جزو سمجھي جايگي -

لهذا حسب اختيار زير دفعه ۷۲ ايکٹ گورمنٹ آف انڈيا سنه ۱۹۱۵ (سال جلوس ۵ و ۶ جارج پنجم باب ۶۱) نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند ذيل کا آرڈننس صادر اور جاري فرماتے هين :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جايز هی که اس آرڈننس کا نام انڈين پيپر کرنسي آرڈننس سنه ۱۹۱۸ رکھا جاے

تعريف

دفعه ۲ — اس آرڈننس مين چاندي سے چاندي کے سکے يا اينٹ کي چاندي مراد هی

چاندي کے متعلق حکم

دفعه ۳ — باوجود موجودگي ايکٹ انڈين پيپر کرنسي (نمبر ۲ سنه ۱۹۱۰) کے نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل حکم تحريري کے ذريعه سے هدايت کرسکتے هين که —

(الف) جو چاندي يونائيٹڈ اسٹيٹس امريکه مين سکريٹري آف اسٹيٹ هند بهادر باجلاس کونسل يا نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے نام سے رکھي جاے حسب منشا دفعه ۱۹ ايکٹ مذکور سرمايه رزرو کا جزو متصور هوگي - يا

(ب) جو چاندي يونائيٹڈ اسٹيٹس امريکه سے روانه هوچکي هو اور روانگي کے وقت يا بعد روانگي کے کسي وقت سکريٹري آف اسٹيٹ هند بهادر باجلاس کونسل يا نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے نام سے بغرض بھيجے جانے هندوستان کے رکھي جاوے تو اوس عرصه تک جب تک وه اسطرح رکھي جاوے حسب منشا دفعه ۱۹ ايکٹ مذکور سرمايه رزرو کا جزو متصور هوگي

چمسفورڈ
وايسراے و گورنر جنرل هند

اے - پي - مڈيمين
سکريٹري گورمنٹ هند

S. G. P. I.—No. 18 L. D.—23. 5.18.—510.

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورمنٹ کے حکم سے جاري هوا

مقام لاهور - جولائی مهینے کی ۱۹ تاریخ سنه ۱۹۱۸ع - یوم جمعه

چوتها حصه

ترجمۀ ایکٹہاے مصدرۀ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جنکي نسبت محتشم‌الیه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صیغۀ لیجسلیٹو

ایکٹہاے مندرجۀ ذیل مصدرۀ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۷ مارچ و ۳۱ ستمبر سنه ۱۹۱۷ع و ۱۴ جولائي سنه ۱۹۱۸ کو جناب محتشم‌الیه کي پیشگاه سے منظور کیے گئے - اور اس تحریر کی رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتهر کیے جاتے هیں

نمبر ۸ سنه ۱۹۱۷ع

[یہ ترجمہ اوس ترجمہ کی تصحیح مین شائع کیا جاتا ھی جو سنہ ۱۹۱۷ مین اس ایکٹ کا شائع ہوا تھا]

ACT No. VIII OF 1917.

ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۷

جاری کردہ انڈین لیجسلیٹو کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۷ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض قایم کرنے ایک ٹکس آمدنی کے علاوہ اوسکے جو ایکٹ انکم ٹکس سنہ ۱۸۸۶ کے بموجب لگ سکتا ھو

چونکہ قرین مصلحت ھی کہ ایک ٹکس آمدنی پر علاوہ اوسکے جو ایکٹ انکم ٹکس (نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶) کی رو سے لگتا ھو قایم کیا جاے - لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ھین :—

دفعہ ۱ — (۱) جایز ھی اس ایکٹ کا نام ایکٹ سوپر ٹکس سنہ ۱۹۱۷ رکھا جاے

مختصر نام دایرہ نفاذ اور شروع نفاذ

(۲) اسکا نفاذ کل برٹش انڈیا مین ھوگا - نیز اسکا تعلق کل ایسی ھندوستانی ریاستون مین جو اعلیحضرت ملک معظم سے رابطہ اتحاد رکھتی ھین ایسے برٹش رعایا سے بھی ھوگا جو گورمنٹ آف انڈیا کی ملازمت مین یا کسی ایسے حکام مقامی کی ملازمت مین ھون جنکا قیام بہ نفاذ اختیارات عطا کردہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے ہوا ھو - اور

(۳) اسکا نفاذ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ سے شروع ھوگا

دفعہ ۲ — (۱) ایکٹ ھذا مین الفاظ ذیل سے ذیل کے معنے مراد لیے جاوینگے تاوقتیکہ مطلب یا قرینہ عبارت سے اوسکے خلاف نہ پایا جاے :—

تعریفات

" مقررہ " سے ایکٹ ھذا کے قواعد کی رو سے مقرر کیا ہوا مراد ھی

" سال گذشتہ " سے وہ سال مراد ھی جو عین اوس سال کے قبل جسمین تشخیص ھونیوالی ھو ۳۱ مارچ کو ختم ھوتا ھو، یا اگر کسی شخص یا کمپنی کا حساب سال تشخیص کے عین قبل کے سال مین کسی دوسری تاریخ پر بند ہوا ھو تو اوس شخص یا کمپنی کو اختیار ھی کہ اس لفظ سے وھی سال سمجھے جو اوس دن ختم ھوتا ھو جس دن کہ اوسکا حساب بند ہوا ھو

مگر شرط یہ ھی کہ جب کوئی شخص یا کمپنی ایک مرتبہ کوئی " سال گذشتہ " اختیار کرلے تو پھر اوسکو اوسکے بدلنے کا اختیار نہوگا تاوقتیکہ اوسکے واسطے کلکٹر کی اجازت نہ لیجاے اور وہ شرایط نہ پوری کیجاوین جو کلکٹر کے نزدیک مناسب ھون

" ایکٹ مذکور " سے ایکٹ انکم ٹکس (نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶) سمجھنا چاھیئے

" سوپر ٹکس " سے وہ ٹکس مراد ھی جو اس ایکٹ کی رو سے لگایا جاے

" قابل ٹکس آمدنی " سے کسی شخص یا کمپنی کی اوسقدر مجموعی آمدنی مراد ھی جو پچاس ھزار روپیہ سے زاید ہو

(۲-2)

" مجموعي آمدني " سے وہ آمدني مراد ھی جو گذشتہ سال ممین کل ذرایع سے حاصل هوي هو سواے ذرایع ذیل کے —

(الف) وہ کل ذرایع آمدني جو ایکٹ مذکور کي دفعہ ۵ ضمن (۱) (الف) و (ب) و (ج) و (۰) و (ز) و (ح) ممین درج هیں

(ب) کسي هندو غیر منقسمہ خاندان کي صورت میں اوس خاندان کي مشترک آمدني کا اوسقدر حصہ جو کسي شریک خاندان کے کھانے پینے کے اخراجات یا دیگر اخراجات کیواسطے في الواقع صرف هوا هو یا دیا گیا هو یا خود اوس شریک کو دیا گیا هو یا آخر میں اوسکے واسطے رکھا گیا هو

(ج) فرم کي صورت میں فرم کي آمدني کا اوسقدر حصہ جو کسي شریک فرم کو دیا گیا یا آخر میں اوسکے واسطے علیحدہ کیا گیا هو - اور

(د) کمپنی کی صورت میں کمپني کي آمدنی کا اوسقدر حصہ جو کسي شریک کمپني کو دیا گیا یا بطور ڈیویڈنڈ اوسکے واسطے ظاہر کیا گیا هو

مگر اس تعریف کي ضمن (ب) و (ج) و (د) سے کوي آمدني جسکا حوالہ اوسمیں هی سوپر ٹکس سے مستثنی نہ هوگي جب کہ وہ کسي شریک خاندان مذکور یا کسي فرم یا کمپني کے شریک کو دیدي جاوے

(۲) جو الفاظ اور اصطلاحات ایکٹ هذا میں استعمال هوے هیں مگر اونکی تعریف اسمیں نہیں هی اور ایکٹ مذکور میں موجود هی اونکے وهي معنے لیے جاوینگے جو ایکٹ مذکور میں اونکے واسطے مقرر کیے گئے هیں

دفعہ ۳ — اوس ٹکس کے علاوہ جو ایکٹ مذکور کي دفعہ ۳ کي رو سے لگتا هو هر شخص اور کمپنی جسپر اس ایکٹ کی رو سے سوپر ٹکس لگ سکتا هے ایک سوپر ٹکس اوسکی قابل ٹکس آمدنی پر یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ سے اور اوسکے بعد هر سال ، مطابق شرح مصرحہ ضمیمہ ایکٹ هذا کے ، لگیگا اور یہ ٹکس گورمنٹ آف انڈیا کے نام سے یا جسطرح نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل هدایت کریں داخل کیا جایگا

آمدني قابل سوپر ٹکس

دفعہ ۴ — کلکٹر وقتاً فوقتاً تجویز کریگا کہ کن اشخاص اور کمپنیوں پر کس مقدار سے سوپر ٹکس لگایا جایگا

کلکٹر اشخاص لائق ٹکس تجویز کرسکتا هی

مگر شرط یہ هی کہ کسی هندو غیر منقسمہ خاندان یا کسی فرم یا کمپني کیواسطے تعداد سوپر ٹکس کے تجویز کرنے میں کلکٹر اوس خاندان یا فرم یا کمپني کي قابل ٹکس آمدنی سے کل آمدني قابل ٹکس زیر ایکٹ انکم ٹکس کا دسواں حصہ مجرا دیگا

دفعہ ۵ — (۱) ایسے اشخاص یا کمپنیونکے واسطے جنکي مجموعي آمدنی کلکٹر کي راے میں سوپر ٹکس کے قابل هو کلکٹر کو اختیار هی کہ بجاے یا علاوہ نوٹس مذکورہ دفعہ ۱۴ (الف) ایکٹ مذکور کے اوس شخص یا کمپني کو نوٹس دے کہ وہ ایک نقشہ مقررہ فارم پر ، مع ڈیکلریشن جسکا مضمون وهي هوگا جو دفعہ مذکور کے نقشہ کے ڈیکلریشن کا هوتا هی ، اپني کل آمدنی سال گذشتہ کا مع دیگر تفصیل ضروري کے ، جسکی هدایت فارم میں هو ، میعاد مقررہ نوٹس کے اندر داخل کردے

نقشہ طلب کرنیکا اختیار

(3-۳)

(۲) هر نوٹس زير ضمن (١) اور هر نقشه مع ڈيکلريشن جو اوس نوٹس کے مطابق داخل کيا جاے دفعه ١۴ (الف) کے نوٹس اور نقشه و ڈيکلريشن کي طرح سمجها جايگا اور ايکٹ مذکور کي دفعات ٣۴ و ٣۵ و ٣٦ اوس سے متعلق هونگي

(٣) جب کوي نقشه بجواب نوٹس زير دفعه هذا يا دفعه ١۴ (الف) ايکٹ مذکور کے داخل کيا جاے تو کلکٹر سوپر ٹکس کي تشخيص اوس نقشه پر لحاظ رکهه کے کريگا اور اگر کوي نقشه نه داخل کيا جاے تو بعد تحقيقات ضروري کے تشخيص تجويز کريگا

تفصيل نوٹس ميں امور ضروري کي

دفعه ٦ — ان اشخاص يا کمپنيون کے واسطے جنپر سوپر ٹکس کلکٹر کي راے ميں لگ سکتا هو کلکٹر انکو ايک نوٹس حسب تفصيل ذيل ديگا :—

(الف) اوس شخص يا کمپني کا نام مع تفصيل اونکے ذرايع آمدني قابل ٹکس کے

(ب) اوس سال يا جزو سال کا نام جسکي بابت ٹکس تجويز کيا جاے

(ج) اوس مقام يا مقامات يا ضلع يا اضلاع کا نام جهان آمدني حاصل هوي هو

(د) ٹکس کي مقدار

(ه) کس مقام پر اور کس شخص کے پاس ٹکس داخل کيا جايگا

اور يه بهي نوٹس مين درج هوگا که وه شخص يا کمپني تاريخ مقرره نوٹس سے ساٹهه دن کے اندر ٹکس داخل کردے يا کوي عذرداري کلکٹر کے پاس نسبت تخفيف يا تنسيخ ٹکس کے تاريخ مذکور سے تيس دن کے اندر داخل کرے

مگر شرط يه هى که اگر کسي قواعد ايکٹ هذا کي رو سے سوپر ٹکس کي ادائي قسطون مين کيجاوے تو نوٹس مين وه تاريخ مقرر هوگي جس مين هر هر قسط ادا کيجايگي اور يه بهي درج هوگا که تاريخ مقرره سے فلان ميعاد کے اندر قسط داخل کيجايگي يا عذرداري کلکٹر کے پاس تاريخ مقرره سے تيس دن کے اندر حسب مذکوره بالا گذرنا چاهيئے

ادائي کا وقت اور مقام

دفعه ٧ — هر رقم جو نوٹس دفعه ٦ کي رو سے واجب الادا هوگي ميعاد مقرره کے اندر مقرره مقام پر مقرره شخص کے پاس داخل کيجايگي جيسا که نوٹس مين حکم هوگا

ايکٹ ۲ سنه ١٨٨٦ کا تعلق

دفعه ٨ — ايکٹ هذا کے احکام کي پابندي کيساتهه —

(الف) ايکٹ مذکور کي دفعات ٢٠ لغايت ٢۴ سوپر ٹکس سے اسيطرح متعلق هونگي که گويا وه ايک انکم ٹکس هى جو ايکٹ مذکور کے حصه ۴ کے بموجب لگ سکتا هى

(ب) ايکٹ مذکور کے باب ۴ کے احکام سوپر ٹکس کي کارروائي نگراني سے اسيطرح متعلق هونگے که گويا وه ايک انکم ٹکس هى جو ايکٹ مذکور کے حصه ۴ کے بموجب لگ سکتا هى

مگر وه مدت جسمين درخواست عذرداري حسب دفعه ٢۵ (٢) ايکٹ مذکور معمولاً گذرنا چاهيئے نوٹس زير دفعه ٦ ايکٹ هذا کي مدت سمجهي جايگي اور بناءبران درخواست کے فارم مين مطابق ضرورت اغراض ايکٹ هذا کے ضروري تبديل کيجايگي

(ج) ایکٹ مذکور کا باب ۵ اور دفعات ۳۲ و ۳۷ و ۳۹ لغایت ۵۰ (الف) ' اون معاملات کے متعلق جو اونمیں مذکور ہیں ' سوپر ٹکس سے اسیطرح متعلق ہونگی کہ گویا وہ ایک انکم ٹکس ہی جو ایکٹ مذکور کے بموجب لگ سکتا ہی

قواعد بنانے کا اختیار

دفعہ ۱۹ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو امور ذیل کے متعلق قواعد بنانے کا اختیار ہی :— نسبت تجویز و تشخیص آمدني قابل ٹکس ' نسبت ممانعت افشاے مضمون اون دستاویزات کے جو تشخیص کے متعلق حوالہ یا پیش کیجالیں ' نسبت ضابطہ درخواستہاے واپسي سوپر ٹکس ' نسبت اداي ٹکس باقساط ' نیز دیگر اغراض ایکٹ ہذا کے متعلق — اور محتشم الیہ کو یہ بھي اختیار ہی کہ دفعہ ہذا کا اختیار کسي لوکل گورمنٹ کو اوسکے صوبہ کے واسطے تفویض کریں

(۲) نسبت ممانعت افشاے مضمون دستاویزات قواعد کے وضع کرنے میں نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہدایت کرسکتے ہیں کہ جو ملازم سرکاري کسي ایسے قاعدہ کي خلاف ورزي کا مرتکب ہوگا وہ دفعہ ۱۶۶ مجموعہ تعزیرات ہند کا مجرم سمجھا جایگا

مگر شرط یہ ہی کہ کسي شخص پر جو ضمن ہذا کے جرم کا مرتکب ہوگا بغیر منظوري لوکل گورمنٹ کے مقدمہ نہیں چلایا جایگا

(۳) قواعد زیر دفعہ ہذا گزٹ سرکاري میں مشتہر ہونگے

ضمیمہ

(۱) قابل ٹکس آمدني کے پہلے پچاس ہزار روپیہ پر	ایک آنہ في روپیہ
(۲) اوسکے بعد پچاس ہزار پر	ایک آنہ چھہ پائي في روپیہ
(۳) اوسکے بعد پچاس ہزار پر	دو آنہ في روپیہ
(۴) اوسکے بعد پچاس ہزار پر	دو آنہ چھہ پائي في روپیہ
(۵) کل قابل ٹکس آمدني پر دو لاکھہ کے اوپر	تین آنہ في روپیہ

S. G. P. I.—67 L. D.—117-18.—510

[یہ ترجمہ اوس ترجمہ کي تصحیح میں شائع کیا جاتا هی جو سنہ ۱۹۱۷ مین اس ایکٹ کا شایع هوا تها]

ACT No. XV OF 1917.

ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۱۷

جاري کردہ انڈین لیجسلیٹو کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ رجسٹري هند مصدرہ سنہ ۱۹۰۸

چونکہ قرین مصلحت هی کہ ایکٹ رجسٹري هند سنہ ۱۹۰۸ (نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۸) مین ترمیم کیجاے لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعہ ۱ — جایز هی اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم ایکٹ رجسٹري هند مصدرہ سنہ ۱۹۱۷ رکها جاے

اضافہ دفعہ جدید

دفعہ ۲ — ایکٹ رجسٹري هند سنہ ۱۹۰۸ (نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۸) مین دفعہ ۲۳ کے بعد ذیل کي دفعہ اضافہ هوگي :—

مکرر رجسٹري بعض دستاویزات کي

" دفعہ ۲۳ (الف) — باوجود اسکے کہ ایکٹ هذا مین اسکے خلاف کوي چیز درج هو' اگر کسي صورت مین کوي دستاویز قابل رجسٹري کسي رجسٹرار یا سب رجسٹرار کے پاس کسي ایسے شخص کیطرفسے رجسٹري کے واسطے پیش کیجاوے جو اوسکے پیش کرنیکا باضابطہ مجاز نہو اور اوسکي رجسٹري هوجاوے تو کوي شخص جو اوس دستاویز کي رو سے دعوي کرسکتا هو مجاز هی کہ چار ماہ کے اندر پہلے مرتبہ اپنے مطلع هونیسے کہ دستاویز مذکور کي رجسٹري ناجایز هی دستاویز مذکور کو حسب احکام حصہ ۶ ایکٹ هذا اوس ضلع کے رجسٹرار کے دفتر مین جسمین کہ دستاویز کي ابتداءً رجسٹري کیگئي تهي رجسٹري مکرر کیواسطے پیش کرے یا کسی دوسرے سے پیش کراوے ۔ اور جب رجسٹرار کا اطمینان هوجاے کہ دستاویز رجسٹري کیواسطے ایک ایسے شخص کیطرفسے پیش کیگئي تهی جو اوسکے پیش کرنیکا باضابطہ مجاز نہ تها تو وہ اوسکي رجسٹري مکرر اوسیطرح کریگا کہ گویا وہ ابتداءً رجسٹري نهین هوي تهي اور گویا اوسکا رجسٹري مکرر کیواسطے پیش کیا جانا رجسٹري کیواسطے پیش کیا جانا عرصہ مقررہ حصہ ۴ کے اندر هی - اور جملہ احکام ایکٹ هذا متعلقہ رجسٹري دستاویزات ایسی رجسٹري مکرر سے متعلق هونگے - اور دستاویز مذکور کي اگر دفعہ هذا کي رو سے باضابطہ رجسٹري هوجاوے تو وہ جملہ اغراض کیلئے ابتدائي رجسٹري کي تاریخ سے باضابطہ رجسٹري شدہ سمجهی جایگی

مگر شرط یہ هی کہ تاریخ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ سے تین ماہ کے اندر کوي شخص جو کسي دستاویز محولہ دفعہ هذا کي رو سے دعوي کرسکتا هو اوسکو رجسٹري مکرر کیواسطے حسب دفعہ هذا پیش کرسکتا هی یا کسي دوسرے سے پیش کرواسکتا هی گوکہ وہ وقت جبکہ وہ اول مرتبہ رجسٹري کي ناجوازي سے واقف هوا تها کچهہ هی کیون نہو "

Ordinance No. II of 1918.

آرڈننس نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۸

[مصدرہ ۱۳ جون سنہ ۱۹۱۸]

آرڈننس متعلقہ ضرب سکہ طلاي در ٹکسالہاے محولہ ایکٹ سکہ سنہ ۱۹۰۶

چونکہ ایک ضرورت شدید پیدا ہوگئی ہی جسکي وجہ سے ضروري سمجھا گیا کہ ٹکسالہاے محولہ ایکٹ سکہ سنہ ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۶) میں ایک سکہ طلاي کي ضرب کے متعلق احکام صادر کیے جالیں - لہذا حسب اختیار زیر دفعہ ۷۲ ایکٹ گورمنٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۱۵ (سال جلوس ۵ و ۲ جارج پنجم باب ۶۱) نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند ذیل کا آرڈننس صادر اور جاري فرماتے ہیں :—

مختصر نام

دفعہ ۱ — جایز ہی اس آرڈننس کا نام آرڈننس سکہ طلاي سنہ ۱۹۱۸ رکھا جاے

الفاظ کے معنی

دفعہ ۲ — تمام الفاظ اور اصطلاحیں جو اس آرڈننس میں استعمال کیگئي ہیں اور اونکي تعریف ایکٹ سکہ سنہ ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۶) میں موجود ہی اونکے وہي معنے سمجھے جالینگے جو ایکٹ مذکور میں مقرر کردیے گئے ہیں

نیا سکہ طلاي

دفعہ ۳ — ذیل کا طلاي سکہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے جاري ہونیکے لیے سرکاري ٹکسال میں ڈھالا جایگا یعنے :— ایک طلاي اشرفي قیمتي پندرہ روپیہ کي

سکہ مذکور کا وزن اور عیار

دفعہ ۴ — اشرفي مذکور کا پکا وزن ۱۲۳٫۲۷۴۴۷ گرین ٹراے اور اوسکا پکا عیار حسب ذیل ہوگا یعنے ۱۱/۱۲ خالص سونا اور ۱/۱۲ ملوني

مگر شرط یہ ہی کہ سکہ مذکور کي ساخت میں حسب ذیل چھوٹ بعد دیجایگي :— وزن میں ۱/۴ گرین سے زیادہ نہیں اور عیار میں ۲/۱۰۰۰ سے زیادہ نہیں

سکہ مذکور کے ڈھالے جانے اور اوسکي قطع اور نقشہ وغیرہ کے متعلق ہدایت کرنیکا اختیار

دفعہ ۵ — نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اشتہار گزٹ آف انڈیا کے ذریعہ سے سکہ مذکور کے ڈھالنے اور جاري کرنے کے متعلق ہدایت کرسکتے ہیں نیز اوسکي جسامت اور اوسکے نقشے تجویز کرسکتے ہیں

یہ اشرفي کب سکہ جایز ہوگي

دفعہ ٦ — اشرفي مذکور بحساب پندرہ روپیہ في اشرفي اداي میں یا حساب میں سکہ جایز سمجھي جایگي

مگر ان شرایط کیساتھہ کہ

(الف) اوسکا وزن اتنا نہ کم ہوگیا ہو کہ ۱۲۲½ گرین سے کم رہگیا ہو - اور

(ب) وہ گہسي ہوي نہ ہو

(۲-2) .

دفعه ۷ — (۱) جب کوي اشرفي جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے حکم سے ڈهالي اور جاري کيگئي هو کسي ايسے شخص کے پاس پيش کيجاے جو ايکٹ سکه سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) کي دفعه ۱۶ کي رو سے کارروائي کرنيکا مجاز هو اور وه شخص يه يقين کرنيکي وجه رکهتا هو که وه اشرفي -

کم وزن اور گهسي هوي اشرفيون کو کاٹ ڈالنے کا اختيار

(الف) وزن مين اتني کم رهگئي هی که ۱۲۲½ گرين سے کم هی - يا

(ب) گهسي هوي هی

تو لازم هی که وه اوسکو خود کاٹ يا توڑ ڈالے يا کسي دوسرے سے کٹوا يا تڑوا ڈالے

(۲) جو شخص کوي اشرفي ضمن (۱) کي رو سے کاٹ يا توڑ ڈالے اوسکو لازم هی که اوسکے ٹکڑے اوس شخص کو واپس کردے جو اشرفي لايا هو جو اس کاٹنے يا توڑنے کے نقصان کا ذمهدار هوگا

مگر شرط يه هی که گهسي اشرفي کے متعلق اگر کاٹنے يا توڑنے والا شخص يه يقين کرنيکي وجه رکهتا هو که وه دغابازي سے حسب مراد دفعه ۱۸ ايکٹ سکه سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) بگاڑي نهين گئي هی اور اوسکا وزن ۱۲۲½ گرين سے کم نهين هی تو وه اوسکو ليليگا اور اوسکي اسمي قيمت حواله کرديگا

دفعه ۸ — ايکٹ سکه سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) کي دفعه ۲۰ کے احکام اشرفيون سے بهي متعلق هونگے گويا که دفعه مذکور سونے کے سکون اور ايذٹ کے سونے سے متعلق هی اور جو شخص دفعه مذکور کي رو سے کارروائي کرنيکا مجاز هو اون اختيارات کو اشرفيون کے متعلق بهي نافذ کرسکتا هی

جعلي اشرفيون کے کاٹنے کا اختيار

دفعه ۹ — نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل اس آرڈننس کے اغراض و مقاصد پورے کرنيکے واسطے قواعد بناسکتے هين

قواعد بنانے کا اختيار

دفعه ۱۰ — کوي نالش يا ديگر کارروائي کسي شخص کے خلاف کسي چيز کي بابت جو اوسنے اس آرڈننس کے احکام کے بموجب نيک نيتي سے کي هو يا نيک نيتي سے اوسکے کرنيکا اراده کيا هو داير نهين هوسکتي

نالشات کي ممانعت

چمسفورڈ

وايسراے و گورنر جنرل هند

اے - پي - مڈيمين

سکريٹري گورمنٹ هند

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورمنٹ ے حکم سے جاري هوا

لاهور - نومبر مهینے کي ۸ تاریخ سنه ۱۹۱۸ع یوم جمعه

چوتها حصه

ترجمۀ مسودات ایکٹ جو جناب محتشم الیه کي کونسل واضع آئین و قوانین مین درپیش یا مطابق قاعده ۲۳ - مشتهر کیئے گئے - اور ترجمۀ ایکٹهاے مصدرۀ کونسل جناب نواب گورنر جنرل بهادر جنکي نسبت محتشم الیه کي منظوري حاصل هوئي

گورمنٹ هند

صیغۀ لیجسلیٹو

مسودات مندرجۀ ذیل جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند کي کونسل واضع آئین و قوانین مین بتاریخ ۴ و ۵ و ۱۱ ستمبر سنه ۱۹۱۸ کو درپیش هوئے - اور ایکٹهاے مندرجۀ ذیل مصدرۀ جناب نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل جو بتاریخ ۱۲ و ۲۰ و ۲۶ ستمبر سنه ۱۹۱۸ع کو جناب محتشم الیه کي پیشگاه سے منظور کیے گئے - اور اس تحریر کي رو سے اطلاع عام کے لیئے مشتهر کیے جاتے هین

نمبر ۱۴ سنه ۱۹۱۸ع

بل براے ترمیم مزید ایکٹ دیوالہ مفصلات سنہ ۱۹۰۷ ع

چونکہ قرین مصلحت هی کہ ایکٹ دیوالہ مفصلات سنہ ۱۹۰۷ (نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۷) مین مزید ترمیم کیجائے لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعہ ۱ — جائز هی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم دیوالہ مفصلات سنہ ۱۹۱ رکھا جائے -

ترمیم دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۷

دفعہ ۲ — ایکٹ دیوالہ مفصلات سنہ ۱۹۰۷ (جو بعد ازین ایکٹ مذکور کہا جائیگا) کي دفعہ ۲ ضمن (۱) مین ترمیمات ذیل کیجائینگي - یعنی :—

(۱) " کار آمد فعل موجب دیوالہ " کي تعریف خارج کیگئي -

(۲) " جایداد " کي تعریف مین الفاظ ذیل اضافہ کئے گئے :—

" لیکن اس مین وہ جایداد شامل نهین هی جو بطور امانت کسي دوسرے کے واسطے رکھي جائے " - اور

(۳) تعریف ذیل اضافہ کیجائیگي - یعني :—

" (ک) ' انتقال جایداد ' مین کسي قسم کي حقیت کا انتقال جو اوس جایداد مین هو اور کسي قسم کے بار دین کا انتقال جو اوسپر عاید کیا گیا هو شامل هی " -

اضافہ دفعہ جدید

دفعہ ۳ — ایکٹ مذکور کي دفعہ ۳ کے بعد دفعہ ذیل اضافہ هوگي :—

اختیارات عدالت براے انفصال جملہ امور متعلقہ دیوالہ

دفعہ ۳ (الف) — ایکٹ هذا کي دفعات کي پابندي کے ساتھہ ' عدالت کو پورا اختیار هوگا کہ کل امور متعلقہ ترجیح نیز کل دیگر امور واقعاتي و قانوني کا فیصلہ کرے - جو کسي مقدمہ مین پیدا هون جو عدالت کي حد سماعت کے اندر واقع هو - یا جنکا فیصلہ عدالت مناسب یا ضروري سمجھے تاکہ مقدمہ مین پوري طرح انصاف کیا جاسکے یا جایداد پورے طور پر تقسیم کیجاسکے " -

دفعات جدید بجاے دفعہ ۶

دفعہ ۴ — ایکٹ مذکور کی دفعہ ۶ کي عوض دفعات ذیل قائم هونگی -

مقدمات دیوالہ سے کار پوریشن وغیرہ کا استثنا

" دفعہ ٦ (الف) — کوبي درخواست دیوالہ بنام کسي کاربوریشن یا کسي ایسي ایسوسی ایشن یا کمپني کے جسکي رجسٹري کسی قانون نافذالوقت کی رو سے هوئي هو نهین گذریگي -

شرایط ادخال درخواست منجانب دائن

دفعہ ٦ (ب) — (۱) کوبي دائن درخواست دیوالہ بنام مدیون گذراننے کا مستحق نهوگا تاوقتیکہ -

(الف) قرضہ جو دائن کو مدیون سے یافتني هو ' یا اگر دو یا زیادہ دائن ملکر درخواست دین تو مجموعي تعداد قرضہ کي ' جو دائنان مذکور کو یافتني هو ' پانچ سو روپیہ نهو - اور

(ب) قرضہ ایسي مقررہ رقم نهو جو فوراً یا کسي معین زمانہ آیندہ پر قابل ادائي هو - اور

(ج) فعل موجب دیوالہ ' جسپر درخواست مبنی هو ' تین مهینہ کے عرصہ مین قبل درخواست گذرنے کے وقوع مین نہ آیا هو -

(۲) اگر درخواست دینے والا دائن ایک ذي کفالت دائن هو تو اوسکو لازم هی کہ اپني درخواست مین یہہ بیان کرے کہ درصورت دیوالیہ قرار دئے جانے مدیون کے وہ دائنون کے نفع کے لئے اپني کفالت چھوڑ دینے پر راضی هی یا کفالت کي مالیت کا ایک تخمینہ داخل کرے - آخرالذکر صورت مین بہ مقدار اوس باقي رقم کے جو بعد منهائي مالیت تخمینہ شدہ اوسکي یافتني نکلے وہ درخواست دینے والا دائن تسلیم کیا جاسکیگا گویا کہ وہ ایک بے کفالت دائن هی -

شرایط ادخال درخواست منجانب مدیون

دفعہ ٦ (ج) — کوبي مدیون درخواست دیوالہ گذراننے کا مستحق نهوگا تاوقتیکہ

(۲ - 2)

(الف) اوسکے قرضه کي تعداد پانچ سو روپیه نهو - یا

(ب) وه کسي عدالت کی اجراے ڈگري اداے زر مین گرفتار یا قید نهرا هو - یا

(ج) کوئی حکم قرقي بعلت اجراے ڈگري مذکور نسبت اوسکي جالداد کے صادر نه هوا هو اور اوس وقت تک قائم نهو -

مگر شرط یهه هی که کوي مدیون جسکے باره مین اس ایکٹ کی رو سے کوي حکم قرارداد صادر هوکر اسوجه سے منسوخ هوگیا هو که اوسنے اپني بریت کي درخواست نهین دي تهي یا درخواست دیکر اوسکي آینده پیروي نهین کي تهي بغیر اجازت اوس عدالت کے جسنے حکم قرارداد منسوخ کیا هو' درخواست دیواله گذراننے کا مستحق نهوگا - اور عدالت مذکور درخواست کي اجازت اوسوقت تلک ندیگي جب تلک عدالت کو اطمینان نهو جالے که درخواست في الحقیقت ایسے واقعات پر مبني هی جو اون واقعات سے بالکل علیحده هین جنکا ذکر اوس درخواست مین کیا گیا تها جسکي بنا پر حکم قرارداد صادر هوا تها -

عدالت جسمین درخواست گذراني جائیگي

دفعه ٦ (ه) — هر درخواست دیواله اوس عدالت مین گذرني چاهئے جو اوس مقام مین جهان مدیون معمولاً رهتا یا کاروبار کرتا یا بذات خود منفعت کے لئے کوئي کام کرتا هو' یا اگر وه گرفتار یا قید هوگیا هو تو جهان وه قید هو' اختیار سماعت بتحت ایکٹ هذا رکهتي هو -

مگر شرط یه هی که کوئي عدالت مجاز سماعت اپیل یا نجرنز ثاني کوئي عذر نسبت مقام ادخال درخواست نهین سنیگي تاوقتیکه اس قسم کا عذر اوسي عدالت مین جهان درخواست کی سماعت هوئي هو سب سے پیشتر نه پیش کیا گیا هو - اور تاوقتیکه اوسي وجهه سے بے انصافي نه هوئي هو -

تصدیق اورضابطه ادخال درخواست

دفعه ٦ (و) — هر درخواست دیواله تحریري هوگي - اور اوسپر دستخط اور عبارت تصدیق اوسیطرح درج هوگي جیسا که مجموعه ضابطه دیواني (نمبر ٥ سنه ۱۹۰۸ مین) دستخط اور تصدیق عرضي دعوي کے باب مین حکم هی - اور جو ضابطه که مجموعه مذکور مین ادخال عرضي دعوی کے واسطے مقرر

هی اوسي پر جهانتک ممکن هوگا ایسي درخواستون کي نسبت بهي عملدرآمد هوگا "

ترمیم دفعه ۱۰

دفعه ۵ — ایکٹ مذکور کی دفعه ۱۰ مین الفاظ " گویا وه زنده هی" کے عوض الفاظ ذیل پڑهے جائینگے - " جهان تک مدیون کي جالداد کے ایصال یا تقسیم کیلئے ضروري سمجها جائے "

ترمیم دفعه ۱۱

دفعه ٦ — ایکٹ مذکور کی دفعه ۱۱ ضمن (۱) کے آخر مین ذیل کي ضمنین اضافه هونگي :—

"(و) بیان اس امر کا که آیا مدیون نے کبهي اس سے پہلے کوئی درخواست دیوالیه قرار دئے جانے کی گذراني تهي یا نهین - اور

(۱) اگر درخواست مذکور نا منظور هوئي هو تو وجوه نامنظوري - یا

(۲) اگر مدیون دیوالیه قرار دیا گیا هو تو دیواله کي مختصر کیفیت معه اس بیان کے که آیا کوئي سابق حکم قرارداد اسوجهه سے منسوخ هوا هی که مدیون نے اپني بریت کي کوئي درخواست نهین دي تهی یا اوسکي پیروي نهین کي تهي "

ترمیم دفعه ۱۲

دفعه ۷ — ایکٹ مذکور کي دفعه ۱۲ ضمن (۳) کے بعد ذیل کي ضمن اضافه هوگي :—

"(۴) بوقت صدور حکم ازروے ضمن (۱)' عدالت کو لازم هی که ایک درمیاني رسیور واسطے کل یا جزو جالداد مدیون کے مقرر کرے (اور اگر ایسا نه کرے کوئي اور حکم صادر کرے تو اوسکی وجوهات تحریري هوني چاهئیں) اور اوسکو هدایت کرے که مدیون کي کل یا جزو جالداد پر فوراً قبضه کرلے - اسکے بعد درمیاني رسیور کو' عدالت کی هدایت کے مطابق' وه اختیارات حاصل هوجائینگے جو اوس رسیور کو ملتے هین جو مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸ (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸) کي رو سے مقرر هوتا هی - اور اگر کوئي درمیاني رسیور اس طریقه سے مقرر نه کیا جائے تو عدالت کو اختیار هی که بعد ازان کسیوقت قبل صدور فیصله اوسیطرح پر ایک درمیاني رسیور واسطے کل یا جزو جالداد مدیون کے

مقرر کرلے - اور شرائط مندرجہ ضمن ھذا کا اثر اسیطرح ہوگا "

ترمیم دفعہ ۱۳
دفعہ ۸ — ایکٹ مذکور کي **دفعہ ۱۳** مین ضمن (۲) خارج کیگئي اور دفعہ مذکور کي عبارت شرطي مین ضمن مذکور کي طرف جو حوالہ ھی وہ بھي خارج کیا گیا -

ترمیم دفعہ ۱۴
دفعہ ۹ — ایکٹ مذکور کي **دفعہ ۱۴** مین ضمن (ج) کے بعد ضمن (د) اضافہ کي گئي - یعني :—

"(د) اگر درخواست کسي مدیون کي طرف سے گذري ھو تو یہ کہ وہ اپنا قرضہ نہین ادا کرسکتا ھی "

ترمیم دفعہ ۱۵
دفعہ ۱۰ — (۱) ایکٹ مذکور کي **دفعہ ۱۵** ضمن (۱) کے شروع مین فقرہ ذیل اضافہ ہوگا :— " جب درخواست منجانب دائن داخل ھو "

(۲) دفعہ مذکور کي ضمن (۱) کے بعد ضمن ذیل اضافہ ہوگي :—

"(۱ الف) جب درخواست منجانب مدیون داخل ھو تو عدالت درخواست خارج کردیگي -

(۱) اگر اوس ثبوت سے کہ جو درخواست گذراننے کے حق کي نسبت یا اِس کي نسبت کہ مدیون اپنا قرضہ ادا نہین کرسکتا عدالت کي تشفي نہو - اور

(۲) اگر عدالت کي اِس امر کے متعلق تشفي ہوجائے کہ درخواست در حقیقت اونہی واقعات پر مبني ھی جنکي بنا پر درخواست منجانب مدیون داخل کي گئي تھي جسپر حکم قرار داد صادر ہوا تھا اور جو اسوجہ سے منسوخ ہوگیا تھا کہ مدیون نے اپني بریت کي درخواست نہین دي تھي یا اوسکي پیروي نہین کي تھي "

ترمیم دفعہ ۱۶
دفعہ ۱۱ — ایکٹ مذکور کي **دفعہ ۱۶** مین ترمیمات ذیل ہونگي - یعني :—

(۱) ضمن (۱) مین الفاظ " اور مدیون کوئي تجویز تصفیہ باھمي یا تدبیر انتظام کہ جسکو حسب طریقہ مقررہ آیندہ دائن قبول کرین اور عدالت منظور کرے پیش نہ کرسکے " حذف کیئے جائینگے - اور ضمن کے آخر مین الفاظ ذیل اضافہ ہونگے :— " اور اوسي حکم مین ایک میعاد مقرر کردیگي جسکے اندر مدیون کو اپني بریت کي درخواست کرني چاھئے " -

(۲) ضمن (۲) مین الفاظ ذیل متروک کئے جائینگے :— " اور (ب) دیوالیہ اگر قرضہ کي وجہ سے قید ہوگیا ھو تو چھوڑ دیا جائیگا " اور " یا ذات " -

(۳) ضمن (۷) مین بعد " تاریخ صدور حکم " کے الفاظ ذیل اضافہ ہونگے :— " اور وہ میعاد جسکے اندر مدیون کو اپني بریت کي درخواست کرني چاھئے " -

(۴) ضمن (۷) کے بعد ضمن ذیل اضافہ ہوگي :—

" (۸) اگر کافي وجہ دکھلائي جائے تو عدالت کو اختیار ھی کہ وہ میعاد جسکے اندر مدیون کو اپني بریت کي درخواست کرني چاھئے بڑھا دے "

اضافہ دفعہ جدید
دفعہ ۱۲ — ایکٹ مذکور کي **دفعہ ۱۶** کے بعد دفعہ ذیل اضافہ ہوگي :—

حکم تحفظ
" **دفعہ ۱۶ (الف)** — (۱) کوئي دیوالیہ جسکي نسبت حکم قرارداد صادر ہوچکا ھو مجاز ھی کہ عدالت مین اپنے تحفظ کے واسطے درخواست دے - اور ایسي درخواست گذرنے پر عدالت کو اختیار ھی کہ دیوالیہ کو گرفتاري یا حراست سے محفوظ رہنے کا حکم صادر کرے -

(۲) یہ حکم تحفظ مدیون کے جملہ قرضون سے متعلق ہوسکتا ھی یا اون مین سے کسي خاص سے جیسا کہ عدالت مناسب سمجھے - اور اوسکا نفاذ اوسوقت سے شروع ہوگا اور اوسوقت تک رہیگا جسوقت سے اور جسوقت تک کہ عدالت ہدایت کرے - اور وہ مسترد کیا جاسکتا ھی یا اوسکي تجدید ہوسکتي ھی جیسا عدالت مناسب خیال کرے -

(۳) حکم مذکور دیوالیہ کو کسي قرضہ کے باعث ' جسپر اِس قسم کا حکم عائد ہوتا ھو ' گرفتار کئے جانے یا حراست مین رکھے جانے سے محفوظ

(۴ - 4)

رکھیگا - اور اگر اِس قسم کے حکم کے برخلاف کوئي دیوالیہ گرفتار یا قید هوجائے تو وہ رهائي کا مستحق هوگا -

مگر شرط یہ هی کہ ایسے حکم کا آثر کسي دائن کے حقوق پر نہ پڑیگا اگر وہ حکم خود یا حکم قرارداد منسوخ هوجاے -

(۴) هر دائن حکم تحفظ دئے جانے کے خلاف کاروائی کرنے کا پوري طرح مستحق هوگا " -

ترمیم دفعہ ۲۴

دفعہ ۱۳ — دفعہ ۲۴ ضمن (۱) کے شروع مین الفاظ ذیل اضافہ هونگے :—

" جب کوئی حکم قرارداد حسب ایکٹ هذا صادر کیا جائے تو "

اور دفعہ مذکور کي ضمن (۳) مین الفاظ " دوسرے قرضخواهون " کے بعد الفاظ ذیل اضافہ هونگے :— " جنهون نے اپنا قرضہ ثابت کردیا هو "

ترمیم دفعہ ۲۷

دفعہ ۱۴ — دفعہ ۲۷ مین ترمیمات ذیل هونگي :—

(۱) ضمن (۱) مین ' الفاظ :— " خواہ قبل یا " حذف کردئے جائینگے -

(۲) ضمن (۷) مین " اگر کوئي حکم قرارداد صادر هوا هو تو وہ " کے عوض صرف " حکم قرارداد " پڑھا جائیگا -

(۳) ضمن (۸) مین " دیوالیہ قرار دے " کے عوض " پهر دیوالیہ قرار دے " اور " دیوالیہ قرار دیا جائے " کے عوض " پهر دیوالیہ قرار دیا جائے " پڑھا جائیگا -

ترمیم دفعہ ۳۴

دفعہ ۱۵ — دفعہ ۳۴ ضمن (۱) کے آخر مین عبارت ذیل اضافہ کرو :—

" اور قبل اسکے کہ اوس شخص کو اطلاع ملي هو کہ کوئی درخواست دیوالہ منجانب یا بنام مدیون داخل هوچکي هی " -

ترمیم دفعہ ۳۷

دفعہ ۱۶ — دفعہ ۳۷ ضمن (۱) مین الفاظ :— " یا کسي حق جایداد کا " حذف کئے جائینگے -

ترمیم دفعہ ۳۸

دفعہ ۱۷ — دفعہ ۳۸ کی شرط مین الفاظ :— " اور نیك نیتي سے کیا گیا هو " اضافہ کئے جائینگے -

ترمیم دفعہ ۴۳

دفعہ ۱۸ — دفعہ ۴۳ مین ترمیمات ذیل هونگي :—

(۱) ضمن (۱) کے شروع مین الفاظ :— " ازروے دفعہ ۱۲ (۱) حکم صادر هونے کے بعد اور " اضافہ هونگے - اور الفاظ :— " جو مدد کہ وصولیابي جایداد اور قرضخواهون پر تقسیم جایداد مین اوس سے مانگي جائے وہ دے " کے عوض الفاظ :— " ایسي کارروائي اپني جایداد کے متعلق کرے جسکے کرنے کے لئے اوس سے کہا جائے " پڑھے جائینگے -

(۲) ضمن (۲) کے عوض ضمن ذیل پڑھي جائیگي :—

" (۲) مدیون کو لازم هی کہ دیوالیہ قرار دئے جانے کے بعد وہ پوري طرح اپني جایداد کي وصولي مین اور قرضخواهون پر تقسیم جائداد مین مدد دے " -

اضافہ دفعات جدید

دفعہ ۱۹ — دفعہ ۴۳ کے بعد دفعات ذیل اضافہ هونگي :—

جرائم منجانب مدیون

" دفعہ ۴۳ (الف) — اگر کوئي مدیون خواہ قبل یا بعد صادر هونے حکم قرار داد کے -

(الف) قصداً اون فرائض کے ادا کرنے سے قاصر رہے جو اوسپر دفعہ ۴۳ کي رو سے عاید کئے گئے هین یا اپني جایداد کے کسي جزو کو - جو اس ایکٹ کی رو سے اوسکے قرضخواهون کے درمیان قابل تقسیم هو اور جو اوسوقت اوسکے دخل یاقبضہ مین هو - عدالت کے یا کسي ایسے شخص کے قبضہ مین ندیدے جسکو عدالت نے قبضہ لینے کیلئے مجاز کیا هو - یا

(ب) اپنے معاملات کي حالت کو چهپانے یا اس ایکٹ کي اغراض کو نہ پوري هونے دینے کي نیت سے ازروے فریب -

(۱) معاملات مذکور کے متعلق جو زیر تحقیقات هون کسي کاغذ کو تلف کردے یا کسي اور طریقہ سے اوسکي درپیشي کو عمداً روکے - یا

(5 - ٥)

(۲) کوئی جھوٹا بہی کھاتہ رکھے یا کسی دوسرے سے رکھوائے - یا

(۳) معاملات مذکور کے متعلق جو زیر تحقیقات ہون کسی کاغذ مین کوئی غلط اندراج تحریر کرے یا کوئی صحیح اندراج نہ کرے یا قصداً کوئی تغیر تبدل کرے یا اوس کاغذ کو غلط کردے - یا

(ج) اوس رقم کو کم کرنے کی نیت سے جو اوسکے قرضخواہون کے درمیان تقسیم ہونی چاہئے - یا اپنے قرضخواہون مین سے کسی کو بیجا ترجیح دینے کے خیال سے از روے فریب -

(۱) کسی قرضہ کو جو اوسکا کسی کے ذمہ یا کسی اور کا اوسکے ذمہ باقی ہو چھپا ڈالے یا ادا کردے - یا

(۲) اپنی جائداد کے کسی جزو کو خواہ وہ کسی قسم کی ہو لیکر بھاگ جائے یا اوسکو زیر بار کرے یا مکفول کرے یا چھپا ڈالے

تو ثبوت جرم پر عدالت اوسکو قید کی سزا دیگی جسکی میعاد ایک سال تک ہوسکتی ہی -

ضابطہ کارروائی مقدمات دفعہ ۴۳ (الف) مین

دفعہ ۴۳ (ب) — (۱) جب عدالت کا اطمینان ہو جائے کہ کسی جرم محولہ دفعہ ۴۳ (الف) مین تحقیقات ہونی چاہئے تو عدالت ہدایت کریگی کہ ایک نوٹس مدیون پر حسب طریقہ مقررہ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع (نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع) جاری ہونا چاہئے جسمین اوسکو حکم ہوگا کہ وجہ دکھلائے کہ کیون ایک یا چند جرائم اوسپر قائم نہ کئے جائین -

(۲) اس نوٹس مین جرم مذکورہ کی تفصیل ہوگی - اور جائز ہی کہ ایک ہی نوٹس مین چند جرائم شامل کردئے جائین -

(۳) بر وقت سماعت نوٹس اور کسی جرم قائم کردہ زیر نوٹس کے عدالت جہانتک ممکن ہوگا اوس ضابطہ کی پابندی کریگی جو باب ۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع (نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع) مین مقدمات وارنٹ کی تجویز کے متعلق مقرر کیا گیا ہی - اور مجموعہ مذکور کا باب ۲۳ جو ہائیکورٹ اور عدالت سشن کی تجاویز سے متعلق ہی دفعہ ہذا کی تجاویز سے متعلق نہ ہوگا -

(۴) متعدد جرائم زیر دفعہ ہذا ایک ہی ساتھہ قائم کئے جاسکتے ہین -

بریت یا تصفیہ کے بعد مجرمانہ ذمہ داری

دفعہ ۴۳ (ج) — جب کوئی دیوالیہ جرائم محولہ دفعہ ۴۳ (الف) مین سے کسی کا مرتکب ہو تو وہ محض اوسوجہ سے مقدمہ چلائے جانے سے معاف نہین کیا جائیگا کہ اوسکی بریت ہوگئی یا کوئی مصالحت یا تصفیہ باہمی طے پا گیا ہی "

ترمیم دفعہ ۴۴

دفعہ ۲۰ — دفعہ ۴۴ ضمن (۱) مین بعد لفظ " گذران سکتا ہی " کے الفاظ ذیل اضافہ کئے جائینگے :—

" اور میعاد معینہ عدالت کے اندر اوسکو ایسا کرنا لازم ہوگا " اور ضمن (۵) کے بعد ذیل کی ضمنین اضافہ ہونگی :—

" (۶) اگر مدیون اوس تاریخ پر جو اوسکی درخواست بریت کی سماعت کیلئے مقرر ہو یا عدالت کی ہدایت کے مطابق کسی دوسری تاریخ پر حاضر نہو - یا اگر مدیون میعاد مقررہ عدالت کے اندر حکم بریت کے لئے درخواست نہ دے تو حکم قرار داد منسوخ کردیا جائیگا - اور دفعہ ۴۲ ضمن (۲) و (۳) کے احکام ایسی صورت سے متعلق ہونگے -

(۷) اگر ایکٹ ہذا کی دفعات کے مطابق کوئی مدیون حراست سے رہا کیا جائے - اور بعد کو حکم قرار داد ضمن (۶) کی رو سے منسوخ کیا جائے تو عدالت اگر مناسب سمجھے مدیون کو پھر زیر حراست کرسکتی ہی - اور جیلر یا محافظ قید خانہ جسکی حراست مین مدیون دوبارہ دیا جائے مدیون کو اپنی حراست مین اس حکم ثانی کے مطابق رکھیگا اور بنابر آن جملہ احکام جو مدیون کی ذات پر بوقت رہائی اوسکے نافذ تھے ابتک برابر نافذ سمجھے جائینگے گویا کہ کوئی حکم رہائی اوسکے متعلق صادر نہین ہوا تھا " -

ترمیم دفعہ ۴۵

دفعہ ۲۱ — دفعہ ۴۵ (۱) مین ضمن (ج) کے بعد ضمن ذیل اضافہ ہوئی :—

" (د) کوئی ذمہ داری زیر حکم متعلقہ نان و نفقہ حسب دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع (نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع) " -

(۶-۹)

دفعه ۲۲ — دفعه ۴۶ ضمن (۱) مین قبل لفظ "حکم" الفاظ "فیصله یا" اضافه هونگے -

ترمیم دفعه ۴۶

اور ضمن (۲) مین قبل لفظ "حکم" الفاظ "فیصله عدالت ضلع جو عدالت مذکور نے زیر اختیار دفعه ۳ (الف) صادر کیا هو یا" اضافه هونگے - اور بجائے "۴۳ ضمن (۲)" کے "۴۳ (الف)" پڑها جائیگا -

دفعه ۲۳ — دفعه ۴۸ کے عوض دفعه ذیل قائم هوگی :—

دفعه جدید بجائے دفعه ۴۸

"دفعه ۴۸ — جب کوئی درخواست مدیون گذرانے یا اوسکے خلاف گذرانی جائے تو اگر عدالت کو بیان حلفی سے یا کسی اور طریقه سے اطمینان هوجائے که اوسکی جائداد کی مالیت غالباً دو سو روپیه سے زیاده نهوگی تو عدالت حکم دیسکتی هی که اوسکی جایداد کا انتظام سرسری طریقه سے کیا جائے - اور بنابر آن ایکٹ هذا کا تعلق ایسی صورت سے ترمیمات ذیل کے ساتهه هوگا :—

جائداد کا سرسری انتظام

(۱) تاوقتیکه عدالت اور نهج پر هدایت نه کرے - کوئی نوٹس حسب ایکٹ هذا مقامی سرکاری گزٹ مین نهین دیا جائیگا -

(۲) مدیون کی درخواست منظور هوجانے پر مدیون کی جائداد کی عدالت خود رسیور هوگی -

(۳) درخواست کی سماعت کے وقت عدالت کو لازم هی که مدیون کے کل قرضه اور جائداد کے متعلق تحقیقات کرے - اور حکم تحریری کے ذریعه سے اوسکو معین کردے - اور ایسی صورت مین دفعه ۲۴ کا شڈول مرتب کرنے کی ضرورت نه هوگی -

(۴) مدیون کی جائداد نهایت عجلت کے ساتهه وصول کرکے اگر ممکن هوا تو ایک هی مرتبه تقسیم کردیجائیگی -

(۵) مدیون کو لازم هی که حکم قرار داد کی تاریخ سے چهه مهینه کے اندر اپنی بریت کیلئے درخواست کردے - اور

(۶) اسی طرح کی دوسری ترمیمین جو کمی اخراجات اور آسانی ضابطه کے لحاظ سے مقرر کیجائین -

مگر شرط یهه هی که عدالت کسی وقت یهه هدایت کرسکتی هی که معمولی طریقه جو اس ایکٹ مین مقرر کیا گیا هی مدیون کی جائداد کے متعلق اختیار کیا جائے - اور اوسکے بعد ایکٹ هذا پوری طرح اثر پذیر هوگا" -

دفعه ۲۴ — دفعه ۵۳ کے بعد دفعه ذیل اضافه هوگی :—

اضافه دفعه جدید

"دفعه ۵۳ (الف) — (۱) اگر کوئی مدیون حسب ایکٹ هذا پہلی مرتبه یا دوباره دیوالیه قرار دیا جائے تو دفعه هذا کی پابندی کے ساتهه وه امور ذیل سے ناقابل هوجائیگا :—

دیوالیه کی ناقابلیت

(الف) مقرر کیا جانا یا کام کرنا به حیثیت مجسٹریٹ -

(ب) کسی حکام مقامی کے کسی ایسے عهده کے واسطے منتخب کیا جانا جسکا تقرر بذریعه ایلکشن کے هوتا هو - یا کسی ایسے عهده پر کام کرنا جسکے واسطے کوئی تنخواه مقرر نه هو - اور

(ج) به حیثیت ممبر کسی حکام مقامی کے منتخب کیا جانا یا بیٹهنا یا ووٹ دینا -

(۲) دفعه هذا کی ناقابلیتین ذیل کی صورتون مین دور هو جائینگی اور جاتی رهینگی :—

(الف) جب کوئی حکم قرار داد دفعه ۴۳ ضمن (۱) کی رو سے منسوخ کردیا جائے - یا

(ب) دیوالیه عدالت سے حکم بریت حاصل کرلے - علم اس سے که وه حکم قطعی هو یا شرطیه - اور عدالت اسکا سرٹیفکٹ دے که دیواله کا سبب مدیون کی بدقسمتی تهی نه که اوسکی کوئی بد معاملگی -

عدالت کو پوری طرح اختیار هی که یهه سرٹیفکٹ عطا کرے یا دینے سے انکار کرے جیسا وه مناسب سمجهے - لیکن حکم انکاری کی اپیل هوسکیگی" -

دفعه ۲۵ — دفعه ۱۲ ضمن (۲) اور دفعه ۴۷ ضمن (۱) اور دفعه ۴۳ ضمن (۱) سے الفاظ :— "بذریعه اشتهار مشتهره مقامی گزٹ سرکاری کے اور" اور لفظ :— "دوسرے" خارج کئے جائینگے -

دفعات ۱۲ ' ۴۷ اور ۴۳ مین بعض الفاظ کی منسوخی

بل کے اغراض و مقاصد کا بیان

اس بل کي غرض یہه هی که ایکٹ دیواله مفصلات سنه ۱۹۰۷ ع (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۷ ع) ' جسمین وہ قانون دیواله درج هی جو برٹش انڈیا کے بلاد پریسیڈنسي اور شہر رنگون کے باهر جاري هی ترمیم کیا جائے - ایکٹ مذکور یکم جنوري سنه ۱۹۰۸ ع سے نافذ هی - مگر جب سے ابتدٰک سواے چند معمولي ترمیمات کے ' جو سنه ۱۹۱۴ ع مین هوئین تهین ' کوئي اور ترمیم اوسمین نهین هوئي هی - اس دس برس کے عرصه مین که جب سے ایکٹ مذکور نافذ هی ' اکثر نقص وقتاً فوقتاً اوسمین پائے گئے جنکو اکثر لوکل گورنمنٹون اور ان صاحبان جج نے جنکو ایکٹ مذکور کے مقدمات فیصل کرنے کا موقع ملا تها ظاهر کیا - انکے علاوہ اکثر ترمیمات کي تجاویز وقتاً فوقتاً تاجرون اور قانون پیشه اصحاب سے وصول هوتي رهي هین -

۲ — سب سے بڑي خرابی ایکٹ مذکور مین یہه بتائي جاتي هی که وہ بے ایمان قرضدارون کا پشت پناہ هی - اوس سے دیوالیون کو کوئي دقت و تکلیف محسوس نهین هوتي - اور وہ دفعات جو بے ایمان لوگون کي سزا کے متعلق اوسمین موجود هین وہ کوئي اثر نهین رکهتین -

۳ — یہ بڑا نقص قانون موجودہ مین اسوجهه سے هی که مدیون کے افعال اکثر حالات مین عدالت سے بالکل پوشیدہ رهتے هین - وہ وقت که جب مدیون کي بد معاملکي عدالت کے سامنے کهلنا چاهئے ' اور اوسي وقت قانون کي اکثر وہ دفعات جو بے ایمان لوگون سے متعلق هین ایسي صورت سے متعلق هونگی ' وہ موقع هوتا هی جبکه مدیون اپني بریت کیلئے درخواست دیتا هی - لیکن ایکٹ موجودہ مین کوئي ایسی دفعه موجود نهین جسکی رو سے مدیون کیواسطے اپني بریت کیلئے درخواست دیني ضروري ٹهیرے - اور عملاً بهي ایسي درخواستین شاذ و نادر گذرتي هین - قانون کي یه خرابي دور کرنے کیلئے اب یہه تجویز هی که ایکٹ مذکور مین ایسي دفعات اضافه کیجانا چاهئیں جنکي رو سے دیوالیه اپني بریت کیلئے ایک مقررہ میعاد کے اندر عدالت مین درخواست دینے کیلئے مجبور کیا جائے ورنه اوس حفاظت سے جو اوسکو کارروائي دیواله کي وجه سے حاصل هوسکتي وہ محروم رهے - عدالت کو میعاد مقررہ کے بڑهانیکا اختیار تو ضرور رهیگا مگر جبکه حکم قرار داد اسوجهه سے منسوخ کیا جائے که دیوالیه نے مقررہ وقت کے اندر بریت کي درخواست ندي هو تو پهر کوئي نئي درخواست انهي واقعات کي بنیاد پر قابل سماعت نهوگي - یہه ترمیمین شرط متعلقه جدید دفعه ۶ (ج) (بل کی دفعه ۴) اور جدید ضمن ۱ (الف) (۲) (بل کي دفعه ۱۰) اور ترمیمات مندرجه بل کي دفعه ۱۱ (۱) و (۳) و (۴) و دفعه ۲۰ کے ذریعه سے عمل مین آئي هین -

۴ — بالفعل یہه طے شدہ قانون هی که ایکٹ موجودہ کے مطابق اگر کوئي سائل درخواست دیتا هی تو عدالت اس وجہه سے که سائل نے قانون کي خلاف ورزي کي درخواست نامنظور نهین کرسکتي - گو یہه تسلیم کیا جاتا هی که قانون دیواله کا تعلق هر قسم کے اشخاص سے هی - عام اس سے که وہ ایماندار هون یا نهون - اور کوئي شخص جو فی الواقع دیوالیه هو اسکا مستحق نهین که اوسکي درخواست شروع هي مین خارج کردیجائے - مگر پهر بهي مناسب معلوم هوتا هی که عدالت کو پورا اختیار ملنا چاهئے جسکي رو سے وہ یہه طے کرسکے که هر هر صورت مین سائل کي کسقدر دادرسي کیجاے - البته سائل یہه ثابت کردے که وہ اپنا قرضه ادا نهین کرسکتا اور یہه که اوسنے

(۸-8)

اپنی کوئي جائداد چھپائي نہین هی - یہہ سب ترمیمات بل کي دفعات ۹ اور ۱۰ (۲) اور دفعہ ۱۲ سے عمل مین آئي هین - بل کي دفعہ ۱۲ کي رو سے ایک جدید دفعہ یعني دفعہ ۱۶ (الف) قانون موجودہ مین بطرز دفعہ ۲۵ ایکٹ دیوالہ بلاد پریسیڈنسي سنہ ۱۹۰۹ع کے داخل هوئي هی -

۵ —ایک اور نقص ایکٹ مذکور مین ایسي دفعات کي عدم موجودگي هی جن مین امور قانوني و واقعاتي متعلق مقدمات دیوالہ کے انفصال کي نسبت عدالت کے اختیار کي پوري طور سے تشریح کردیگئي هو - بعض حالتون مین مثلاً وہ جو دفعات ۱۸ (۳) اور ۳۶ اور ۳۷ مین بیان هوئي هین عدالت کو حکم صادر کرنے کا اختیار دیا گیا هی - اور دفعہ ۴۷ مین مقدمات دیوالہ کي نسبت عدالت کے عام اختیارات کي تشریح موجود هی مگر کسي دفعہ کي رو سے عدالت کو عام اختیار نسبت انفصال ضروري واقعات قانوني و واقعاتي متعلق مقدمات دیوالہ کے (مثلاً بمسئلہ حقیت جائداد) نہین دیا گیا هی - اِس مسئلہ کے متعلق حال هي مین هائیکورٹ الہ آباد اور کلکتہ نے مختلف فیصلے صادر کئے هین - بمقدمہ فلمني چودهري بنام درگا چرن چودهري (۲۲ کلکتہ ویکلي نوٹس - صفحہ ۷۰۳) هائیکورٹ کلکتہ نے هائیکورٹ الہ آباد سے اختلاف کرکے یہہ قرار دیا کہ عدالت کو مذکورہ بالا اختیار حاصل نہین هی اور یہہ کہ مسئلہ حقیت ایک علیحدہ مقدمہ مین فیصلہ هونا چاهیئے - اب یہہ نہایت ضروري ٹھیرا کہ اِس قسم کا اختلاف درمیان دو هائیکورٹون کے رفع کردیا جائے - اور چونکہ هندوستان مین بینامي معاملات کثرت سے هوا کرتے هین اور ضرور هی کہ عدالتون کو اِس قسم کا کافي اختیار دیا جائے کہ مدیون کي جائداد اوسکے قرضخواهون کے فائدہ کے واسطے جلد سے جلد وصول کیجاسکے لہذا گورنمنٹ آف انڈیا کي راے هی کہ عدالت کو مقدمات دیوالہ مین تمام مسائل کے فیصلہ کا پورا اختیار حاصل هوجائے - نظر برین بل کي دفعہ ۳ کے ذریعہ سے ایک جدید دفعہ بطرز دفعہ ۷ ایکٹ دیوالہ بلاد پریسیڈنسي کے داخل کیگئي هی -

۶ — وہ مقدمات جو دغا باز دیوالیون پر چلائے جاتے هین اکثر اوقات بے نتیجہ هوتے هین - یہہ زیادہ تر اسوجہہ سے هی کہ ایکٹ مذکور مین وہ ضابطہ جو کارروائي کنندہ عدالت کو اختیار کرنا چاهئے صاف الفاظ مین بیان نہین کیا گیا هی - یہہ لحاظ رکھتے هوئے کہ دفعہ ۴۳ (۲) ایک جرم سے متعلق هی اوسکي عبارت بالکل مُبہم هی اور تجربہ سے ثابت هوا هی کہ اوسمین اکثر دقتین پیدا هوتي هین - پس تجویز هی کہ جو جزو دفعہ مذکور کا سزا سے متعلق هی اوسکي ترمیم بطرز دفعہ ۱۰۳ ایکٹ دیوالہ بلاد پریسیڈنسي هونا چاهیئے - اور جو ضابطہ چارج قائم کرنے کے بعد اختیار کیا جائے وہ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۰۴ کے مطابق هونا چاهئے - پس یہہ تغیر بذریعہ جدید دفعات ۴۳ (الف) اور ۴۳ (ب) کے هوا هی جو بل کي دفعہ ۱۹ کي رو سے داخل هوي هین - اور اِسي دفعہ کي رو سے جو جدید دفعہ ۴۳ (ج) داخل هوئي هی وہ ایکٹ مذکورہ بالا کي دفعہ ۱۰۵ کے طرز پر هی - یہہ امر صاف کردینا مناسب معلوم هوتا هی کہ ایک بے ایمان دیوالیہ جو کسي جرم ایکٹ مذکور کا مرتکب هوا هو گو کہ وہ بریت حاصل کرلے یا اوسکا پیش کیا هوا تصفیہ باهمي منظور هوجائے مگر اوسکے خلاف مقدمہ چلایا جاسکتا هی -

۷ — آجکل چھوٹے چھوٹے دیوالون مین سرسري کارروائي اکثر اون قواعد کے مطابق هوا کرتي هی جو هائیکورٹون نے ایکٹ مذکور کي دفعہ ۵۱ (۲) (ج) کي رو سے بنائے هین - لیکن اب یہہ مناسب معلوم هوتا هی کہ خود ایکٹ مین زیادہ وضاحت کیساتھہ دفعات داخل کي جائین اور ضابطہ زیادہ آسان کردیا جائے - اِسلئے تجویز هی کہ علاوہ اون ترمیمات کے جو آئندہ قواعد کے ذریعہ سے هوا کرین

[2]

(۹-۹)

دفعه ۴۸ مین بعض باتین صراحت کے ساتھه اضافه کیجائین - اُمید هی که اگر یهه ترمیمات عمل مین آئین تو سرسري کارروائي کا ضابطه صرف اونهي صورتون کے ساتھه محدود رهیگا جنکي مالیت دو سو روپیه سے زیاده نهوگي بجاے پانچسو کے جیسا که بالفعل هوتا هی - اور عدالت کو اختیار رهیگا که جن مقدمات مین وه ضروري سمجهے اپني صوابدید کے مطابق معمولی ضابطه اختیار کریگي -

۸ — اِن ترمیمات سے امید هی که جو نقص قانون موجوده مین بالفعل پائے جاتے هین اونکي بهت کچهه روک هوجائیگي -

۹ — اِسي موقع پر ایکٹ مذکور مین کچهه جزئي ترمیمین بهي کردیگئین - اور ترمیمات کي تشریح مفصل طور پر ذیل کے نوٹون مین ملیگي -

جي - آر - لونڈز

شمله
۲۰ اگست ۱۹۱۸ ع

نوٹ متعلقه دفعات بل

دفعه ۲ — لفظ "فعل موجب دیواله" اس ایکٹ مین کسي اور مقام پر استعمال نهین هوا هی لهذا اوسکي تعریف یهان بیکار هی اور ایکٹ دیواله بلاد پریسیڈنسي مین بهي کوي تعریف اسکي نهین هی - "جائداد" کي تعریف مین جو ترمیم هوئي هی اوس سے اب صاف هو جاتا هی که جائداد امانت ایکٹ مذکور مین مثل جائداد دیواله کے نه خیال کیجائے - "انتقال جائداد" کي تعریف بطرز تعریف مندرجه دفعه ۲ ایکٹ دیواله بلاد پریسیڈنسي اضافه کیگئي -

دفعه ۴ کي رو سے ایک ایسي ترمیم هوي هی جو در اصل طرز تحریر سے متعلق هی یعني ایکٹ کي دفعه ۶ کے اب پانچ علیحده علیحده حصے کردئے گئے اور اونکي ترتیب منطقي طریقه سے کیگئي - جدید دفعه ۶ (الف) وهي هی جو سابق مین دفعه ۶ ضمن (۶) تهي - جدید دفعه ۶ (ب) مین اون شرائط کا ذکر هی جنپر کوي دائن درخواست دیسکتا هی اور یهه وهي هی جو سابق مین اس دفعه کي ضمن (۴) اور (۵) تهین - جدید دفعه ۶ (ج) کا تعلق مدیون کي درخواست سے هی اور یهه سابق کي دفعه ۶ ضمن (۳) کا اعاده هی - مگر اسکے ساتھه ایک شرط اضافه هی جسکو ترمیمات مندرجه دفعات ۱۱ و ۲۰ بل هذا (متعلقه تنسیخ حکم قرار داد) کا ایک نتیجه لازمي سمجهنا چاهیئے -

جدید دفعه ۶ (د) وهي هی جو سابق کي دفعه ۶ ضمن (۲) تهي به اضافه ایک شرط کے جس سے ایک نقص رفع کرنا مقصود هی - ضمن مذکور بتلاتي هی که دیواله کي درخواست کس عدالت مین گذراني جائے مگر اوسمین یهه کچهه ذکر نهین که اگر درخواست کسي غلط عدالت مین گذراني جائے تو ایسي صورت مین کیا کیا جائے - یهه پوائنٹ بمقدمه مادهو پرشاد بنام رانسن (۱۸ کلکته ویکلي نوٹس صفحه ۱۰۵۰) پیدا هوا تها جسمین دیوالیه نے ایک اپیل نهایت کامیابي

(۱۰-10)

کے ساتھه اس بنیاد پر پیش کردی که درخواست غلط عدالت میں پیش کیگئی تھی - پس مجوزہ ترمیم سے قانون موجودہ کا یہه نقص رفع کرنا مقصود هی - جدید دفعه ۲ (۰) وهي هی جو موجودہ دفعه ۹ (ا) هی -

دفعه ۵ سے ایکٹ کي دفعه ۱۰ ترمیم هوتي هی تاکه یہه امر صاف هو جائے که کارروائي دیواله کو بعد انتقال مدیون جاري کرنے کي غرض صرف یہي هی که اوسکي جائداد وصول اور تقسیم کیجاسکے -

دفعه ۶ — اس ترمیم کي ضرورت صرف اس وجه سے هوئي چونکه شرط متعلقه دفعه ۲ (ج) (بل کي دفعه ۳) اور دفعه ۱ (الف) ضمن (۲) (بل کي دفعه ۱۰) داخل کیگئیں -

دفعه ۷ — موجودہ دفعه ۱۳ (۲) کي رو سے ایلٹ انٹیرم (یعني درمیاني) رسیور مقرر کرنے کا حق کسیوقت درمیان ادخال درخواست اور صدور حکم قرار داد کے هی مگر اس رسیور کے اختیارات کے متعلق ایکٹ مذکور بالکل ساکت هی لہذا مناسب معلوم هوتا هی که یہه رسیور عام طور پر اوسوقت مقرر کیا جائے جب درخواست منظور هو جائے اور اوسکے اختیارات وهي هوں جو مجموعه ضابطه دیواني کے رو سے رسیوروں کے هوتے هیں (ایکٹ دیواله بلاد پریسیڈنسي کي دفعه ۱۹ سے مقابله کرو)- مگر ان سب ترمیموں کے واسطے زیادہ مناسب مقام ایکٹ کي دفعه ۱۲ هی -

دفعه ۸ — ترمیم مندرجه دفعه گذشته کي وجه سے داخل هوئي -

دفعه ۱۱ — اس دفعه کي پہلي ترمیم بل کي دفعه ۱۳ کی پہلی ترمیم کي وجه سے داخل هوئي - ایکٹ کي دفعه ۱۶ (۲) کی ترمیم بل کي دفعه ۱۲ کیوجه سے داخل هوئي جس سے ایک نئي دفعه متعلق حکم تحفظ کے اضافه هوتي هی - دیگر ترمیمات کي تشریح بیان اغراض کي تیسري اور چوتھي دفعات میں ملیگي -

دفعه ۱۳ — پہلي ترمیم محض لفظي هی اور دوسري کا یہه منشا هی که ایسے قرضخواهوں کو جنھوں نے اپنا قرضه ثابت نه کیا هو کوئي نوٹس بھیجنے کي ضرورت نہیں - اس سے کارروائي بہت هلکي هو جائیگي -

دفعه ۱۴ — ایکٹ موجودہ کي دفعه ۱۹ (۱) اور دفعه ۲۷ کي رو سے تصفیه باهمي یا تدبیر انتظام کا قبل حکم قرار داد عمل میں آنا ممکن هی - مگر برخلاف اسکے ایکٹ دیواله بلاد پریسیڈنسي کي دفعه ۳۸ کے منشا کے مطابق تصفیه باهمي صرف بعد حکم قرار داد هوسکتا هی - انگلش لا کي رو سے تصفیه باهمي ان دو صورتوں میں هو سکتا هی یعنے (۱) بعد حکم وصولي اور قبل حکم قرار داد یا (۲) بعد حکم قرار داد - لیکن هندوستاني قانون کے مطابق حکم وصولي کوئي چیز نہیں هی اور حکم قرار داد درخواست کي سماعت کے بعد صادر هوتا هی - پس یہه امر مشکوک هی که آیا ایکٹ دیواله مفصلات کي رو سے عدالت کے سامنے وہ سب ضروري واقعات موجود هونگے جنکي بنا پر وہ تصفیه باهمي یا تدبیر انتظام قبل حکم قرار داد تجویز کرسکیگي - اسلیئے تجویز هی که اس امر میں ایکٹ دیواله بلاد پریسیڈنسي کے ضابطه کي پیروي کیجائے یعني تصفیه باهمي اور تدبیر انتظام کي اجازت صرف حکم قرار داد کے بعد دیجائے - یہي منشا پہلي دو ترمیموں کا هی - تیسري ترمیم محض جزئي هی - دیکھو دفعه ۲۷ (۷)

(11-11)

دفعه ۱۵ — ایکٹ موجوده کي دفعه ۳۴ کي رو سے مدیون کي پوري جائداد کسي ایک قرضخواه کے فائده کیلیئے بعد ادخال درخواست اور قبل صدور حکم قرار داد بک جانے سے رک نہین سکتي - اِس ترمیم سے اِسکي روک هوجائیگي - اور دفعه مذکور دفعه ۵۳ ایکٹ دیواله بلاد پریسیڈنسي کے طرز کي هوجائیگي -

دفعه ۱۶ — یهه ترمیم " انتقال جائداد " کي مجوزه تعریف کیوجهه سے کرنا پڑي -

دفعه ۱۷ اِس امر کو واضح کرديتي هی که معاملات محوله دفعه ۳۸ نیک نیتي کے هین - اور اِسمین شک نہین که واضعان قانون کا یهي منشا هی

دفعه ۱۸ — ظاهر هی که جو فرائض مدیون کے واسطے دفعه ۴۳ (۱) کي رو سے مقرر کیئے گئے هین وه اوسپر اوسي وقت عائد هوجاتے هین جبکه عدالت دفعه ۱۲ (۱) کا حکم اوسکي نسبت صادر کرتي هی - بس اِسي کو صاف کرديناا مناسب معلوم هوتا هی - یهه سمجهه مین نہین آتا که مدیون خود اپني جائداد کي تقسیم مین مدد دینے کیلئے کیونکر مجبور کیا جاسکتا هی تاوقتیکه وه دیوالیه نه قرار دیا جائے - پس ضمن (۱) کا آخري حصه ترمیم هوجانا چاهیئے اور مدیون کا مذکوره بالا فرض ایک علیحده ضمن مین رکها جائے تو بهتر هوگا - دفعه ۱۸ کي ترمیمون کا یهي منشا هی -

دفعه ۲۱ — موجوده دفعه ۴۵ کے بموجب ایک بریت یافته دیوالیه حکم نان و نفقه زیر دفعه ۴۸۸ مجموعه ضابطه فوجداري سنه ۱۸۹۸ ع کي ذمه داري سے بري هوجاتا هی مگر اس باره مین دفعه مذکور اور دفعه ۴۵ ایکٹ دیواله بلاد پریسیڈنسي مین اختلاف هی - پس اِسي اختلاف کو رفع کرنا اور ایکٹ دیواله مفصلات کو ایکٹ دیواله بلاد پریسیڈنسي کے مطابق کردینا همارا مقصود هی -

دفعه ۲۲ — چونکه مجوزه جدید دفعه ۳ (الف) کے بموجب عدالتهاے دیواله کو جدید اختیارات ملینگے لهذا مناسب هی که اِسکي صراحت کردیجائے که اونکے فیصلون کي اپیل بهي جائز هوگي -

دفعه ۲۴ — همارے هندوستاني قانون مین کوئي قانوني ناقابلیتین ایک غیر بریت یافته دیوالیه کے واسطے مقرر نہین هین اور اِسمین شک هی که آیا اِس ملک کي عام راے موجوده حالت اور وقت مین اِس قسم کي ذلت کو ایک مصیبت زده شخص کے واسطے پسند کریگي - مگر پهر بهي یهه مناسب معلوم هوتا هی که پبلک کا احساس غیرت اِس معامله مین ذرا تیز کیا جائے اِسطور پر که چند قانوني ناقابلیتین مقرر کیجائین علاوه اونکے جو پیشتر سے مقرر هین - مثلاً وه جو ریگیولیشن متعلقه ممبران لیجسلیٹو کونسل کي رو سے مقرر هین - اسي قسم کا مضمون ایکٹ دیواله سنه ۱۸۸۳ ع (۴۶ و ۴۷ وکٹوریا باب ۵۲) کي دفعه ۳۲ مین ملیگا -

دفعه ۲۵ — اِن ترمیمون کا یهه منشا هی که بالفعل جس کثرت سے نوٹس گزٹون مین چهپا کرتے هین اونکي تعداد مین کمي هونا چاهیئے -

S. G. P. I.—126 L. D.—30-10-18.—510.

نمبر ۱۷ سنه ۱۹۱۸

بل بغرض طے کرنے اِس امر کے که مختلف ذات کے هندون کے آپس مین شادي بیاه جائز هی

چونکه قرین مصلحت هی که یهه امر بذریعه قانون کے طے کردیا جائے که مختلف ذات کے هندوءن مین شادي بیاه جائز سمجها جائے لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اور دائره نفاذ.

دفعه ۱ — (۱) جائز هی اِس ایکٹ کا نام ایکٹ جواز شادي اهل هنود سنه ۱۹۱ رکھا جائے -

(۲) یهه ایکٹ کل برٹش انڈیا سے تعلق پذیر هوگا -

مختلف ذات کي شادیان ناجائز نهین هونگي

دفعه ۲ — کوئي شادي درمیان اهل هنود محض اِسوجه سے ناجائز نهوگي که فریقین ایک هي ذات کے نهین هین هرچند که آنکا کوئی رسم و رواج یا دهرم شاستر کا کوئي مفهوم اسکے خلاف کیون نهو -

بل کے اغراض ومقاصد کا بیان

دهرم شاستر کے مطابق ، جیسا که اُسکا مطلب سمجها جاتا هی ، مختلف ذات کے هندوءن کے آپس مین شادي بیاه ناجائز قرار دیا گیا هی - یهه امر قابل اعتراض هونے کے علاوه بعض حالتون مین نهایت سخت مشکلات بعض اوقات پیدا کردیتا هی - اور یه خیال هوتا هی که وه قومي ترقی کے حق مین بهي بهت مضر هوگا - لهذا یهه بل اِس امر کو طے کردینا چاهتا هی که اس قسم کي شادیان ناجائز نه سمجهي جالین -

باندره
یکم جولائي سنه ۱۹۱۸ ع

وي - جے - پٹیل

S. G. P. I.— 116 L. D.—30-10-18.—510.

نمبر ۲۱ سنه ۱۹۱۸ ع

بل براے ترمیم مزید ایکٹ حصول اراضي سنه ۱۸۹۴ ع

چونکه قرین مصلحت هی که ایکٹ حصول اراضي سنه ۱۸۹۴ ع (نمبر ۱ سنه ۱۸۹۴ ع) مین مزید ترمیم کیجائے لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام — دفعه ۱ — جائز هی که اِس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم حصول اراضي سنه ۱۹۱ ع رکھا جائے -

دفعه جدید بجاے دفعه ۵۴ ایکٹ نمبر۱ سنه۱۸۹۴ — دفعه ۲ — ایکٹ حصول اراضي سنه ۱۸۹۴ ع (نمبر۱ سنه ۱۸۹۴ع) کي دفعه ۵۴ کے عوض مین دفعه ذیل قائم هوگي :—

"دفعه ۵۴ — دفعات مجموعه ضابطه دیواني سنه ۱۹۰۸ ع (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸ ع) متعلقه اپیل کي پابندي کے ساتھه ' مقدمات ایکٹ هذا مین عدالت ابتدائي یا عدالت اپیل کے فیصله یا کسي جزو فیصله کي اپیل هائیکورٹ مین دائر هوگي اور هائیکورٹ کے کسي فیصله یا کسي جزو فیصله کي اپیل پریوي کونسل مین دائر هوگي "

بل کے اغراض و مقاصد کا بیان

اس بل کي دو غرضین هین :—

پہلے یهه که هائیکورٹ مین اپیل دائر کرنے کا حق حاصل هو عام اس سے که معاوضه کے دعوی کي تعداد کتني هی کیون نهو - اس ترمیم کي ضرورت اسوجهه سے پڑي که هائیکورٹ بمبئي نے قرار دیا که اگر پانچ هزار روپیه کي مالیت سے کم کا دعوی کسي عدالت ابتدائی سے فیصله هوگیا هو تو اوسکي اپیل ازروے دفعه ۱۶ ایکٹ عدالتهاے دیواني بمبئي (نمبر ۱۴ سنه ۱۸۶۹ ع) عدالت ضلع مین دائر هوگي - لهذا اپیل کا حق جو دفعه ۵۴ کے رو سے حاصل هی ختم هوجاتا هی - پس کوي اپیل هائیکورٹ مین دائر نهین هوسکتي (دیکھو مقدمه نتهو بهائي بنام منوهرداس ۱۴ بمبئي لا رپورٹر صفحه ۳۲۵ - اور احمد بهائي بنام رامن ۱۶ بمبئي لا رپورٹر صفحه ۷۲)

دوسرے یهه که پریوي کونسل مین اپیل دائر کرنے کا حق حاصل هو - پریوي کونسل کي اپیل کا حق حصول اراضي کے مقدمات مین به پابندي دفعات ۱۰۹ و ۱۱۰ مجموعه ضابطه دیواني (نمبر ۵ سنه ۱۹۰۸ ع) لازمي طور پر حاصل تها - مگر پریوی کونسل کي جوڈیشیل کمیٹي نے بمقدمه رنگون بٹا ٹانگ کمپني لمیٹڈ بنام کلکٹر رنگون (لا رپورٹ ۳۹ انڈین اپیل سنه ۱۹۱۷ع) یهه طے کردیا که ایکٹ حصول اراضي کے مقدمات مین لوئر برهما کي چیف کورٹ کے فیصلون سے کوئي اپیل پریوي کونسل مین دائر نهین هوسکتي کیونکه دفعه ۵۴ کے رو سے ایک خاص اور محدود حق اپیل عدالت کے فیصله سے صرف هائیکورٹ مین حاصل هوتا هی - لهذا پریوي کونسل مین کوئي مزید اپیل نهین هوسکتي - اسي فیصله کي بنیاد پر هائیکورٹ بمبئي نے بهي حال مین فیصله صادر کیا هی که هائیکورٹ مذکور کے ایکٹ حصول اراضي کے فیصلون کي اپیل پریوي کونسل مین نهین هوسکتي (دیکھو اسپشل آفیسر- سالسیٹ بلڈنگ سائیٹس بنام دوسا بهائي - ۱۴ بمبئي لا رپورٹر صفحه ۱۱۹۴) - پس هماري اِس مجوزه ترمیم کي غرض یهه هی که پریوي کونسل کا حق اپیل صاف صاف الفاظ مین دیا جائے - اور یهه ایک ایسا حق هی جسکے باره مین کوئي شک نهین هی اور جس سے مذکوره بالا رنگون والے مقدمه کے فیصله تک برابر فائده اُٹھایا جاتا تها -

باندره
۲۸ - جولائي سنه ۱۹۱۸ ع

وي - جے - پٹیل

S. G. P. I.—128 L. D.—30-10-1918. -510.

ACT No. XIII OF 1918.

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۱۸

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض حصول اختیار اس امر کي نسبت کہ جو چاندي سکریٹري آف اسٹیٹ ہند بہادر باجلاس کونسل یا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نام سے رکھي جاوے اگر وہ یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ مین ہو یا وہان سے روانہ کردي گئي ہو تو حسب منشا دفعہ ۱۹ ایکٹ انڈین پیپر کرنسي سنہ ۱۹۱۰ سرمایہ رزرو کا جزو سمجھي جایگي

چونکہ موجودہ جنگ کي وجہ سے قرین مصلحت ہی کہ جو چاندي سکریٹري آف اسٹیٹ ہند بہادر باجلاس کونسل یا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نام سے رکھي جاوے اگر وہ یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ مین ہو یا وہان سے روانہ کي جاچکي ہو تو وہ حسب منشا دفعہ ۱۹ ایکٹ انڈین پیپر کرنسي سنہ ۱۹۱۰ (نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۰) سرمایہ رزرو کا ایک جزو سمجھي جاے — لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہی :—

مختصر نام اور مدت نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) جایز ہی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ انڈین پیپر کرنسي سنہ ۱۹۱۸ رکھا جاے ۔

(۲) اس ایکٹ کا نفاذ تاقیام زمانہ جنگ اور بعد اختتام جنگ چھہ مہینے تک رہیگا ۔

تعریف

دفعہ ۲ — اس ایکٹ مین چاندي سے چاندي کے سکے یا اینٹ کي چاندي مراد ہی

چاندي کے متعلق حکم

دفعہ ۳ — باوجود موجودگي ایکٹ انڈین پیپر کرنسي (نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۰) کے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل حکم تحریري کے ذریعہ سے ہدایت کرسکتے ہین کہ —

(الف) جو چاندي یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ مین سکریٹري آف اسٹیٹ ہند بہادر باجلاس کونسل یا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نام سے رکھي جاے حسب منشا دفعہ ۱۹ ایکٹ مذکور سرمایہ رزرو کا جزو متصور ہوگي ۔ یا

(ب) جو چاندي یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ سے روانہ ہوچکي ہو اور روانگي کے وقت یا بعد روانگي کے کسي وقت سکریٹري آف اسٹیٹ ہند بہادر باجلاس کونسل یا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نام سے بغرض بھیجے جانے ہندوستان کے رکھي جاوے تو اوس عرصہ تک جب تک وہ اسطرح رکھي جاوے حسب منشا دفعہ ۱۹ ایکٹ مذکور سرمایہ رزرو کا جزو متصور ہوگي

منسوخي آرڈننس نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ ع

دفعہ ۴ — آرڈننس نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ ع ایکٹ ہذا کے ذریعہ سے منسوخ کیا جاتا ہی ۔

S. G. P. L.—120 L. D.—30-10-18.—510.

ACT No. XIV OF 1918.

ایکٹ نمبر ۱۴ سنه ۱۹۱۸

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۲ ستمبر سنه ۱۹۱۸ع منظور فرمایا)

ایکٹ متعلقه ضرب سکه طلاي در ٹکسالهاے محوله ایکٹ سکه سنه ۱۹۰۶

چونکه قرین مصلحت هی که ٹکسالهاے محوله ایکٹ سکه سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) مین ایک سکه طلاي کي ضرب کے متعلق احکام صادر کیے جائین - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام اور مدت نفاذ

دفعه ۱ — (۱) جایز هی اس ایکٹ کا نام ایکٹ سکه طلاي سنه ۱۹۱۸ رکها جاے

(۲) اس ایکٹ کا نفاذ تا قیام زمانه جنگ اور بعد اختتام جنگ چهه مهینے تک رهیگا -

الفاظ کے معنے

دفعه ۲ — تمام الفاظ اور اصطلاحین جو اس ایکٹ مین استعمال کیگئي هین اور انکي تعریف ایکٹ سکه سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) مین موجود هی انکے وهي معنے سمجهے جائینگے جو ایکٹ مذکور مین مقرر کردیے گئے هین

نیا سکه طلاي

دفعه ۳ — ذیل کا طلاي سکه نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے حکم سے جاري هونیکے لیے سرکاري ٹکسال مین ڈهالا جایگا یعنے :— ایک طلاي اشرفي قیمتي پندره روپیه کي

سکه مذکور کا وزن اور عیار

دفعه ۴ — اشرفي مذکور کا پکا وزن ۱۲۳٫۲۷۴۴۷ گرین ٹراے اور اوسکا پکا عیار حسب ذیل هوگا یعنے ۱۱/۱۲ خالص سونا اور ۱/۱۲ ملونی

مگر شرط یه هی که سکه مذکور کي ساخت مین حسب ذیل چهوٹ بعد دیجایگي :— وزن مین ۱/۵ گرین سے زیاده نهین اور عیار مین ۲/۱۰۰۰ سے زیاده نهین

سکه مذکور کے ڈهالے جانے اور اوسکي قطع اور نقشه وغیره کے متعلق هدایت کرنیکا اختیار

دفعه ۵ — نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل اشتهار گزٹ آف انڈیا کے ذریعه سے سکه مذکور کے ڈهالنے اور جاري کرنے کے متعلق هدایت کرسکتے هین نیز اوسکي جسامت اور اوسکے نقشے تجویز کرسکتے هین

یه اشرفي کب سکه جایز هوگي

دفعه ۶ — اشرفي مذکور بحساب پندره روپیه في اشرفي اداي مین یا حساب مین سکه جایز سمجهي جایگي

مگر ان شرایط کیساتهه که

(الف) اوسکا وزن اتنا نه کم هو گیا هو که ۱۲۲½ گرین سے کم رهگیا هو - اور

(ب) وه گهسي هوي نه هو

(۲-2)

کم وزن اور گھسي هوي اشرفيون کو کاٹ ڈالنے کا اختيار

دفعه ۷ — (۱) جب کوي اشرفي جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے حکم سے ڈهالي اور جاري کيگئي هو کسی ایسے شخص کے پاس پيش کيجاے جو ايکٹ سکه سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) کي دفعه ۱۶ کي رو سے کارروای کرنیکا مجاز هو اور وه شخص یه یقین کرنیکي وجه رکهتا هو که وه اشرفي -

(الف) وزن مین اتنی کم رهگئي هی که ۱۲۲½ گرین سے کم هی - یا .

(ب) گهسي هوي هی

تو لازم هی که وه اوسکو خود کاٹ یا توڑ ڈالے یا کسی دوسرے سے کٹوا یا تڑوا ڈالے

(۲) جو شخص کوي اشرفي ضمن (۱) کي رو سے کاٹ یا توڑ ڈالے اوسکو لازم هی که اوسکے ٹکڑے اوس شخص کو واپس کردے جو اشرفي لایا هو جو اس کاٹنے یا توڑنے کے نقصان کا ذمهدار هوگا

مگر شرط یه هی که گهسي اشرفي کے متعلق اگر کاٹنے یا توڑنے والا شخص یه یقین کرنیکي وجه رکهتا هو که وه دغابازي سے حسب مراد دفعه ۱۸ ایکٹ سکه سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) بگاڑي نهین گئي هی اور اوسکا وزن ۱۲۲½ گرین سے کم نهین هی تو وه اوسکو لیلیگا اور اوسکي اسمي قیمت حواله کردیگا

جعلي اشرفيون کے کاٹنے کا اختيار

دفعه ۸ — ایکٹ سکه سنه ۱۹۰۶ (نمبر ۳ سنه ۱۹۰۶) کي دفعه ۲۰ کے احکام اشرفيون سے بهي متعلق هونگے گویا که دفعه مذکور سونے کے سکون اور ایذٹ کے سونے سے متعلق هی اور جو شخص دفعه مذکور کي رو سے کارروای کرنیکا مجاز هو اون اختیارات کو اشرفيون کے متعلق بهي نافذ کرسکتا هی

قواعد بنانے کا اختيار

دفعه ۹ — نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل اس ایکٹ کے اغراض و مقاصد پورے کرنیکے واسطے قواعد بناسکتے هین

نالشات کي ممانعت

دفعه ۱۰ — کوي نالش یا دیگر کارروای کسي شخص کے خلاف کسي چیز کي بابت جو اوسنے اس ایکٹ کے احکام کے بموجب نیک نیتي سے کي هو یا نیک نیتي سے اوسکے کرنیکا اراده کیا هو دایر نهین هوسکتی

منسوخي آرڈننس نمبر۲ سنه ۱۹۱۸

دفعه ۱۱ — آرڈننس نمبر ۲ سنه ۱۹۱۸ ایکٹ هذا کے ذریعه سے منسوخ کیا جاتا هی .

S. G. P. I.— 122 L. D.—30-10-18.—510.

ACT No. XV OF 1918.

ایکٹ نمبر ۱۵ سنه ۱۹۱۸

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۱۲ ستمبر سنه ۱۹۱۸ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض رفع کردینے اون شکوک کے جو اس امر کے متعلق پیدا هوگئے هین که آیا وہ اشتهارات اور احکام و قواعد جو دشمن کے ساتهه تجارت کے آرڈننس مصدره سنه ۱۹۱٦ع کي رو سے بنائے یا جاري کئے گئے تهے ابتک جاري هین یا نهین هین

چونکه اس امر کے متعلق شکوک پیدا هوگئے هین که آیا وہ اشتهارات اور احکام اور قواعد جو دشمن کے ساتهه تجارت کے آرڈننس مصدره سنه ۱۹۱٦ع (نمبر ٥ سنه ۱۹۱٦ع) کي رو سے بنائے یا جاري کئے گئے تهے بعد منسوخي آرڈننس مذکور بذریعه دشمن کے ساتهه تجارت کے ایکٹ مصدره سنه ۱۹۱٦ع (نمبر ۱۰ سنه ۱۹۱٦ع) کے ابتک جاري هین یا نهین هین - اور چونکه ایسے شکوک کو رفع کردینا قرین مصلحت هی لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جایز هی که اس ایکٹ کا نام ایکٹ جواز احکام متعلقه تجارت با دشمن مصدره سنه ۱۹۱۸ع رکها جاے -

وہ احکام جو دشمن کے ساتهه تجارت کے آرڈننس کي رو سے صادر هوئے تهے ابتک جاري هین اور همیشه سے جاري تهے

دفعه ۲ — هر اشتهار یا حکم یا قاعده جو دشمن کے ساتهه تجارت کے آرڈننس مصدره سنه ۱۹۱٦ع (نمبر ٥ سنه ۱۹۱٦ع) کي رو سے بنایا یا جاري کیا گیا تها اور آرڈننس مذکور کي منسوخي تلک جاري تها وہ ابتک جاري سمجها جائیگا باوجود اسکے که آرڈننس مذکور منسوخ هو گیا اور یهه سمجها جائیگا که وہ اشتهار یا حکم یا قاعده دشمن کے ساتهه تجارت کے ایکٹ مصدره سنه ۱۹۱٦ع (نمبر ۱۰ ۱۹۱٦ع) کي رو سے بنایا یا جاري کیا گیا تها -

S. G. P. L.—124 L.D.—30-10-18.—510.

ACT No. XVII OF 1918.

ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۱۸

جاري فرمودہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل ۰

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض عارضي ممانعت اون لوگون کے جو ایسي چیزونکا کاروبار کرتے هون جنکا تعلق بعض غیر آهني دهاتون اور کچے دهاتون سے هو

چونکہ قرین مصلحت هی که ایسے اشخاص عارضي طور پر روک دئے جائین جو ایسي چیزونکا کاروبار کرتے هون جنکا تعلق بعض غیر آهني دهاتون اور کچے دهاتون سے هو - لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام - دائرہ نفاذ - اور شروع اور مدت نفاذ

دفعہ ۱ — (۱) جائز هی اس ایکٹ کا نام غیر آهني دهاتون کے کاروبار کا ایکٹ سنہ ۱۹۱۸ع رکھا جائے -

(۲) اسکا تعلق کل برٹش انڈیا سے هوگا جسمین برٹش بلوچستان بهي داخل هی -

(۳) اسکا نفاذ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع سے هوگا - اور

(۴) اسکي مدت نفاذ تازمانہ قیام جنگ اور پانچ سال بعد تک رهیگي -

تعریفات

دفعہ ۲ — (۱) ایکٹ هذا مین الفاظ ذیل سے ذیل کے معني سمجھے جائینگے تاوقتیکہ مضمون یا سیاق عبارت سے اوسکے خلاف نہ پایا جائے :—

(الف) " هندوستاني کمپني " سے ایسي کمپني مراد هی جسکي تعریف ایکٹ کمپنیہاے هند سنہ ۱۹۱۳ (نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۳ع) کي دفعہ ۲ مین کي گئي هی -

(ب) " لائسنس " سے وہ لائسنس مراد هی جو اس ایکٹ کے بموجب دیا جائے - اور " لائسنس یافتہ " اور " لائسنس دار " سے بهي یہي مطلب هی -

(ج) " مقررہ " سے قواعد ایکٹ هذا کي رو سے مقرر کیا هوا مراد هی -

(د) " بئرر یعني حامل کے شئر وارنٹ " کے لفظ مین کوي ایسي کفالت بهي داخل هی جس سے اوسکے قابض کو ووٹ دینے کا اختیار دربارہ انتظام کمپني کے حاصل هوتا هو -

وہ دهات اور کچے دهات جن سے ایکٹ هذا کا تعلق هی

دفعہ ۳ — وہ دهات اور کچے دهات جنسے ایکٹ هذا کا تعلق هی حسب ذیل هین - یعني :— جستا - تانبا - ٹین - سیسا - نکل اور الومینیم - اور انکے علاوہ اور غیر آهني دهات اور کچے دهات بهي جنسے ایکٹ هذا کو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا کے اعلان کے ذریعہ سے متعلق فرماوین -

(۲-2)

مگر شرط یہہ ھی کہ " دھات" کے لفظ مین کوبی ایسا دھات شامل نہ ھوگا جسپر کوبی صنعتی کارروابی کیگئی ھو سواے اون کے جو مقرر کردیجاوین - اور " کچے دھات " کے لفظ مین کنسنٹریٹ (ایسے دھات جو میل وغیرہ چھانٹکر خالص رھجاتے ھین) اور میٹ (ایسا تانبا جس سے پگھلاکر لوھا نکالدیتے ھین اور تانبا خالص رھجاتا ھی) - اور پریسیپٹیٹ (ایسا دھات جو کسی سلوشن سے علیحدہ کرکے حاصل کیا جائے) اور نیز دیگر درمیانی حالتین دھات کی داخل ھین -

بغیر لائسنس بعض دھاتون کی تجارت کی ممانعت

دفعہ ۴ — (۱) ایکٹ ھذا کے نفاذ سے چھہ مہینے کے بعد یا اس سے زیادہ مدت کے بعد، جیسا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل عام طور پر یا کسی خاص صورت مین مقرر کردین ، کوبی شخص مجاز نہوگا کہ وہ دھات اور کچے دھات جن سے ایکٹ ھذا کا تعلق ھی ، علیحدہ کرنے یا پگھلانے یا ترتیب دینے یا صاف کرنے یا بطور تھوک فروشی اونکی تجارت کا کاروبار کرے تاوقتیکہ اوسکو ایکٹ ھذا کے بموجب ان کامون کا لائسنس نہ ملجائے -

مگر شرط یہہ ھی کہ دھات کی خرید یا فروخت اوس دھات کا کاروبار نہین سمجھی جائیگی اگر وہ خرید یا فروخت اوس تجارت سے کہ جسکو بیچنے والا یا مول لینے والا کرتا ھو محض ضمنی طور پر تعلق رکھتی ھو -

نیز شرط یہہ ھی کہ جب دھات کا علیحدہ کرنا یا پگھلانا یا ترتیب دینا یا صاف کرنا یا اوسکی تجارت کا کاروبار ھندوستان سے بالکل باھر کیا جائے تو کسی لائسنس کی ضرورت نہوگی -

(۲) کسی شخص کو جسکے ساتھہ شرائط مندرجہ شڈول مین سے کسی شرط کا تعلق ھوسکے یا جو ایک ایسے شخص کے زیر اختیار ھو جسکے ساتھہ شرائط مذکور کا تعلق ھوسکے لائسنس نہین دیا جائیگا الا جبکہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی راے مین لائسنس کا دیا جانا قرین مصلحت ھو -

(۳) باستثناے مضمون ضمن (۲) کے اگر کوبی شخص کوبی کاروبار متذکرہ ضمن (۱) کرتا ھو یا کرنا چاھتا ھو تو لوکل گورمنٹ مین مقررہ طریقہ پر درخواست دینے اور ایسی اطلاع بہم پہونچانے اور ایسے بہی کھاتون اور کاغذات کو دیکھنے کی اجازت دینے کے بعد جنکو لوکل گورمنٹ حاصل کرنا یا دیکھنا چاھے اور مقررہ فیس ادا کردینے کے بعد ، جسکی مقدار پندرہ روپیہ سے زیادہ نہوگی ، وہ لائسنس پانے کا مستحق ھوگا -

(۴) لائسنس مذکور برابر جاری رھیگا تاوقتیکہ معطل یا منسوخ نہ کیا جائے -

(۵) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ھی کہ کسی لائسنس کو جو ضمن (۲) کے بموجب دیا جائے معطل یا منسوخ کردین اگر محتشم الیہ کا اطمینان ھو کہ ایسا کرنا قرین مصلحت ھی - نیز کسی لائسنس کو جو ضمن (۳) کے بموجب دیا جائے معطل یا منسوخ کرسکتے ھین اگر اون وجوھات کی بنا پر جو لائسنس دینے کے وقت لوکل گورمنٹ کے سامنے پیش نہوبی ھون محتشم الیہ کا اطمینان ھو جائے کہ شرائط مندرجہ شڈول مین سے کوبی شرط لائسنس دار پر عائد ھوتی ھی -

(۶) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا فیصلہ امور مفصلہ ذیل کے متعلق قطعی سمجھا جائیگا - یعنی :—

(الف) آیا وہ کاروبار جسکو کوبی شخص کرتا ھی اس قسم کا ھی کہ اوسکے واسطے لائسنس کی ضرورت ھی یا نہین - یا

(ب) آیاکوبی شرط مندرجہ شڈول کسی شخص پر عائد ھوتی ھی یا نہین - یا

(۳-3)

(چ) آیا کوئي شخص کسی ایسے شخص کے زیر اختیار هی یا نہین جسپر کوئي شرط عائد هوتي هو -

(۷) لوکل گورنمنٹ لائسنس‌دارون کے نام نیز اون لوگون کے نام جنکے لائسنس معطل یا منسوخ هوجائین مقررہ طریقہ سے شایع کرتي رهیگی -

اطلاع حاصل کرنے اور کاغذات معاینہ کرنے کا اختیار

دفعہ ۵ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ مجاز هین کہ حکم تحریري کے ذریعہ سے لائسنس کے سائل یا لائسنس‌دار سے یا کسي ایسے شخص سے جو کسی کمپنی یا فرم کا ڈائرکٹر یا شریک یا منیجر یا افسر یا اوسکے حصون یا کفالتون کا قابض یا اون مین کوئي حقیت رکھنے والا هو ' جسنے ایکٹ هذا کے بموجب لائسنس کیلیئے درخواست دي هو ' یا جسکو لائسنس ملچکا هو ' یا جو لائسنس کے سائل یا لائسنس‌دار پر اختیار رکھتا هو ' یا کسی ایسے کاروبار کا منیجر هو جسکو درخواست دینے والا یا لائسنس‌دار چلاتا هو ' اور جو اوس کمپنی یا فرم کي ساخت یا اختیار یا اهتمام کے متعلق یا اوس کاروبار کے متعلق جسکو وہ کمپنی یا فرم یا ایک اکیلا شخص چلا رها هو یا کمپنی یا فرم کے حصون یا کفالتون یا کاروبار مین کسي شخص کي شرکت کے متعلق کوئي اطلاع دیسکتا هو ' ایسي اطلاع ایک وقت معینہ کے اندر طلب کرین جسکي تفصیل اوس حکم مین درج هوگي -

(۲) کوئي شخص جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ کی طرف سے اس بارہ خاص مین مجاز هو جاوے اون بہی کھاتون اور کاغذات کو جو اوس کمپنی یا فرم یا شخص کي ملک هون یا اوسکے اختیار مین هون ' جنکا معاینہ ضروري سمجھا جاے ' اطلاع محولہ ضمن (۱) کي تصدیق یا حاصل کرنے کي غرض سے اونکے معاینہ کرنے کا پوري طرح مجاز هوگا

حامل کے شئر وارنٹ

دفعہ ۶ — (۱) کوئي هندوستاني کمپني جو کوئي ایسا کاروبار کرتي هو جس سے دفعہ ۳ (۱) متعلق هی اور جسنے حامل کے شئر وارنٹ جاري کئے هون قابضان شئر وارنٹ کو نوٹس دیسکتي هی کہ وہ اپنے شئر وارنٹ تنسیخ کیلئے واپس کرین اور اپنے نام ممبرون کے رجسٹر مین درج کرالین -

(۲) یہ نوٹس گزٹ آف انڈیا مین دیا جائیگا اور نیز کسی دوسرے طریقہ سے جیسا کہ قواعد کمپني یا وارنٹ مذکور کي شرائط لجرا کے مطابق قابضان شئر وارنٹ کو نوٹس دیا جاتا هو -

(۳) جب دفعہ هذا کے بموجب نوٹس دیا جائے تو کوئي شخص بحیثیت قابض شئر وارنٹ مستحق نہوگا کہ کمپنی کے کسی جلسہ مین شریک هو یا ووٹ دے - اور کوئي ڈیویڈنڈ یا سود جو شئر وارنٹ کے حصون کی نسبت واجب‌الادا هو کمپنی اوسکو روک لیگي تاوقتیکہ شئر وارنٹ منسوخي کیلئے واپس نہ کردئے جائین -

حصہ‌دارون کے اقرار کے متعلق

دفعہ ۷ — (۱) کوئي هندوستاني کمپني جو کوئي ایسا کاروبار کرتي هو جس سے دفعہ ۳ (۱) متعلق هی نوٹس دیسکتی هی کہ کوئي حصہ‌دار یا قابض ڈبنچر ایک تحریري اقرار اپنے دستخط سے اس بات کا کرے کہ جو حصے یا ڈبنچر اوسکے نام سے هین وہ اصل مین کسکي ملکیت هین اور وہ مالک کس قوم کا آدمي هی -

(۲) یہہ نوٹس کسي ایسے طریقہ سے دیا جائیگا جیسا کہ کمپني کے قواعد یا ڈبنچر کي شرائط اجرا کے مطابق حصہ‌دارون یا قابضان ڈبنچر کو نوٹس دیا جاتا هو -

(۴-۴)

(۳) جب دفعہ ہذا کے بموجب نوٹس دیا جائے تو کوئی شخص بہ حیثیت حصہ‌دار مستحق نہوگا کہ کمپنی کے کسی جلسہ مین شریک ہو یا ووٹ دے - اور کوئی ڈویڈنڈ یا سود جو حصون اور ڈبنچرون کی نسبت واجب‌الادا ہو کمپنی اوسکو روک لیگی تاوقتیکہ حصہ‌دار یا قابض ڈبنچر اقرار مذکورہ بالا نہ کرے -

(۴) دفعہ ہذا کی اغراض کیلئے "حصہ" اور "ڈبنچر" کے لفظ مین اسٹاک اور ڈبنچر اسٹاک بھی شامل ہین - اور "حصہ‌دار" اور "قابض ڈبنچر" سے بھی وھی مطلب سمجھنا چاھئے -

کوئی اطلاع زیر ایکٹ ہذا افشا نہین کیجائیگی

دفعہ ۸ — کوئی اطلاع جو کسی شخص یا کسی کاروبار کے متعلق حسب دفعہ ۵ یا دفعہ ۷ حاصل کیجائے مشتہر یا افشا نہ کیجائیگی سواے واسطے اغراض کسی مقدمہ کے جو ایکٹ ہذا کے بموجب چلایا جائے -

سزائین

دفعہ ۹ — (۱) جو کوئی شخص افعال ذیل مین سے کسی کا مرتکب ہوگا اوسکو قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین مہینہ تک ہوسکتی ہی یا جرمانہ جسکی مقدار دو سو روپیہ تک ہوسکتی ہی یا دونون سزائین دیجائینگی :—

(الف) ایکٹ ہذا کی خلاف ورزی مین کسی دھات یا کچے دھات کو علیحدہ کرنے یا پگھلانے یا ترتیب دینے یا صاف کرنے کا کاروبار یا اوسکی تجارت کرنا - یا

(ب) وقت مقررہ کے اندر کسی ایسی اطلاع کی بہم رسانی سے انکار کرنا یا غافل رھنا جو بذریعہ حکم زیر دفعہ ۵ اوس سے طلب کیجائے - یا جان بوجھکر ایسی اطلاع دینا جو کسی ضروری امر مین غلط ہو - یا

(ج) کسی بھی کھاتے یا کاغذات کے معاینہ کرانے سے انکار کرنا درحالیکہ وہ اوسکے قبضہ مین ہون اور معاینہ کرنیوالا دفعہ ۵ کی رو سے معاینہ کا مجاز ہو - یا

(د) کوئی لائسنس جو ایکٹ ہذا کی رو سے ملا ہو خود فریباً استعمال کرنا یا کسی دوسرے سے فریباً استعمال کرانا - یا

(ہ) بجواب نوٹس زیر دفعہ ۷ ایسا اقرار کرنا جو غلط ہو اور جسکو وہ شخص جانتا یا یقین کرتا ہو کہ غلط ہی یا سچ نہ یقین کرتا ہو - یا

(و) دفعہ ۸ کی خلاف ورزی مین کوئی اطلاع جو اس ایکٹ کے بموجب حاصل کیجائے عمداً شایع یا افشا کردینا -

(۲) اگر کسی جرم زیر ایکٹ ہذا کی مرتکب کوئی کمپنی ہو تو ہر ڈائرکٹر اور منیجر اور سکریٹری اور کمپنی کے دیگر افسران بھی جنھون نے جان بوجھکر قصور مین شرکت کی ہو اوسی جرم کے مرتکب سمجھے جائینگے اور اوسی سزا کے مستوجب ہونگے -

مقدمات ایکٹ ہذا چلانے کے واسطے لوکل گورمنٹ کی منظوری

دفعہ ۱۰ — کوئی عدالت کسی جرم زیر ایکٹ ہذا کی سماعت نکریگی تاوقتیکہ لوکل گورنمنٹ سے اوسکے واسطے تحریری منظوری نہ ملجائے -

(5 - ۵)

دفعہ ۱۱ — (۱) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہی کہ ایکٹ ہذا کے مقاصد کي تکمیل کي غرض سے قواعد وضع کرین - اختیار وضع قواعد

(۲) خاصکر اور اختیار مذکورہ بالا کي عمومیت کو بغیر نقصان پہونچائے قواعد مذکور امور ذیل کي نسبت ہونگے :—

(الف) لائیسنس زیر ایکٹ ھذا کے واسطے فیس کسقدر لیجائیگي -

(ب) عام طور پر یا کسي خاص دھات یا کچھے دھات کي نسبت اجازت ملسکتي ھی کہ فلان مقدار سے کم اوسکا کاروبار ایکٹ ھذا کي رو سے بطور تھوک فروشي ممنوع نہین ہوگا - اور

(ج) کوئي اور معاملہ جو ایکٹ ھذا کي رو سے مقرر کیا جائے -

شڈول

تعریفات

اِس شڈول مین " سرمایہ " سے بہ تعلق کسي کمپني کے اوس کمپني کے ایسے حصے یا اوسکي جاري کي ہوئي کفالتین مراد ھین جنسے انتظام کمپني کے متعلق ووٹ دینے کا حق حاصل ہوتا ہو یا ضروري ضابطہ کي پابندي کے ساتھہ وہ حق حاصل ہوسکتا ہو - اور اِس لفظ مین ڈبنچر اور ڈبنچر اسٹاک اور وہ روپیہ جو کمپني کو قرض دیا جائے داخل ھی -

" غیر ملکي دشمن " سے کسي ایسے ملک کي رعایا مراد ھی جو في الحال اعلی حضرت ملک معظم سے بر سر جنگ ھی -

" ایسوسي ایشن زیر اختیار دشمن " سے کوئي ایسي اسوسي ایشن مراد ھی -

(الف) جسکے اکثر ڈائرکٹر یا شریک یا منیجنگ ایجنٹ یا وہ اشخاص جو یہہ کام کرتے ہون گو کہ اونکے عہدون کا نام کچھہ اور ہو غیر ملکي دشمن ہون - یا

(ب) جسمین کثرت تعداد ووٹون کي ایسے اشخاص کے ہاتھہ مین ہو جو غیر ملکي دشمن ہون ، یا جو اپنے ووٹ دینے کے اختیار کو ضمناً یا صراحتاً اون لوگون کي طرف سے استعمال کرتے ہون جو غیر ملکي دشمن ہون - یا

(ج) جسکا اہتمام کسي طریقہ سے ایسے اشخاص کے ہاتھہ مین ہو جو غیر ملکي دشمن ہون - یا

(د) جسکے کارکن اشخاص ایک ایسي ایسوسي ایشن ہون جو ضمن (الف) یا (ب) یا (ج) مذکورہ بالا کے ذیل مین آتي ہو - یا جن کي کثرت تعداد کا تقرر کوئي ایسوسي ایشن مذکور کرتي ہو -

شرائط

۱ — یہہ کہ وہ شخص خود یا اوسکا منیجر یا اعلی افسر یا اگر وہ شخص کوئي کمپني یا فرم ھی تو اوسکا کوئي ڈائرکٹر یا شریک یا منیجر یا کوئي اور اعلی افسر ایک غیر ملکي دشمن یا ایسوسي ایشن زیر اختیار دشمن ہو یا کبھي رہا ہو -

(6 - ٦)

۲ — یهه که درصورت کسي کمپني کے اوسکا کوئي سرمایه کسی وقت یکم اکتوبر سنه ۱۹۱۸ع کے بعد کسی غیر ملکی دشمن یا کسي ایسوسی ایشن زیر اختیار دشمن کے قبضه مین هو یا کبهي رها هو -

مگر شرط یهه هی که کمپني مذکور کا کوئي اسٹاک یا حصے جو کسی محافظ یا دوسرے شخص کي سپردگي مین ازروے حکم زیر ایکٹہاے تجارت با دشمن سنه ۱۹۱۴ ع لغایت سنه ۱۹۱٦ ع یا ایکٹ تجارت دشمن سنه ۱۹۱۵ ع یا ایضاً سنه ۱۹۱٦ ع یا کوئي اسیطرح کا دوسرا قانون جو اعلی حضرت ملک معظم کي سلطنت مین کسي مقام پر نافذ هو دئے گئے هون تو اونپر بهي اوسیطرح کا قبضه سمجها جائیگا -

۳ — یهه که وہ شخص کسي وقت بعد یکم اکتوبر سنه ۱۹۱۸ ع کے کسي ایسے معاهده یا انتظام یا سمجهوته مین شریک هو یا کبهي رها هو جسکي وجهه سے کسي غیر ملکي دشمن یا ایسوسي ایشن زیر اختیار دشمن نے اوس کاروبار کی پالیسي یا اهتمام پر اپنا اثر ڈالا هو -

۴ — یهه که وہ شخص یکم اکتوبر سنه ۱۹۱۸ ع کے بعد سرمایه یا منافع یا ووٹون کے اختیار کے ⅕ یا زیاده کا شریک کسي معامله مین ضمناً یا صراحتاً هو یا رها هو - عام اس سے که وہ معامله برٹش انڈیا مین یا اوسکے باهر هوا هو - یا کسي ایسے کاروبار مین جس سے دفعه ۴ (۱) متعلق هی شریک هو جسمین غیر ملکي دشمن یا کوئي ایسوسي ایشن زیر اختیار دشمن بهي بمقدار ⅕ یا اس سے زیاده سرمایه یا منافع یا ووٹ کے ضمناً یا صراحتاً شریک هو -

۵ — یهه که وہ شخص اپنے کاروبار کے اهتمام مین ضمناً یا صراحتاً کسي طریقه سے زیر اثر کسي غیر ملکي دشمن یا ایسوسي ایشن زیر اختیار دشمن کے هو -

٦ — یهه که کسي کمپني کي صورت مین اوس کمپني نے حامل کے شئر وارنٹ جاري کئے هون مگر قابضان شئر وارنٹ کو نوٹس ندیا هو که وہ اپنے حصے تنسیخ کے واسطے حواله کردین -

ACT No. XVIII OF 1918.

ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۱۸ع

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بہادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بہادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ التواے احکام سزا متعلقہ افواج هند سنہ ۱۹۱۷ع

چونکہ قرین مصلحت هی کہ ایکٹ التواے احکام سزا متعلقہ افواج هند سنہ ۱۹۱۷ (نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۷ع) مین ترمیم کیجائے لہذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعہ ۱ — جائز هی کہ اس ایکٹ کا نام ایکٹ ترمیم التواے احکام سزا متعلقہ افواج هند سنہ ۱۹۱۸ع رکھا جائے -

ترمیم دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۷ع

دفعہ ۲ — ایکٹ التواے احکام سزا متعلقہ افواج هند سنہ ۱۹۱۷ع کي دفعہ ۲ ضمن (٥) مین الفاظ " جسمین کہ ملزم بوقت سزا پانے کے ملازم رها هو " کے عوض عبارت ذیل پڑهنا چاهئے :— جسمین کہ ملزم اوسوقت ملازم هو یا جسکي کمان کي حدود مین ملزم جسنے سزا پائي هو اوسوقت اپني سزا کي میعاد کاٹ رها هو" -

ترمیم دفعہ ۳

دفعہ ۳ — دفعہ ۳ مین ذیل کي ترمیمین هونگي :—

(۱) ضمن (۱) مین الفاظ " یا (اگر برطرفي کا مستوجب هو) ملازمت سے برطرف نہ کیا جائے " خارج کرو -

(۲) ضمن (٥) مین الفاظ " حکم هو سکتا هی " کے قبل الفاظ " کسي اعلی حاکم فوجي کا " اضافہ کرو -

(۳) ضمن (٦) مین لفظ " تین " کے عوض لفظ " چار " پڑهو -

(۴) ضمن (۷) مین الفاظ " اور اگر ملزم حسب دفعہ ۱٥ ایکٹ مذکور برطرفي کا مستوجب هوگا تو فوراً ملازمت فوجي سے برطرف کیا جائیگا " خارج کرو -

(٥) ضمن (۸) کے عوض ذیل کي ضمن داخل هوگي :—

"(۸) اگر سزا حسب ایکٹ هذا ملتوي کیگئي هو اور دوبارہ پهر ملزم کو کسي جرم کے واسطے سزا ملے تو

(الف) اوس صورت مین جبکہ یہ دوسري سزا بهي ایکٹ هذا کے بموجب ملتوي کیجائے حاکم ملتوي کنندہ کو اختیار هوگا کہ ان دونون سزاؤن کو خواہ ایک ساتهہ شروع هونے کا حکم دے یا یکے بعد دیگرے - بشرطیکہ دو یا زیادہ سزاؤن کي مجموعي میعاد چودہ سال سے زیادہ نہو -

(۳ - 2)

(ب) اگر دوسری سزا کی میعاد تین مهینه سے زیاده هو اور وه ایکٹ هذا کے بموجب ملتوی نه کیجائے تو خیال کیا جائیگا که ملزم کی سزا اوس تاریخ سے شروع هوئی جبکه دوسری سزا کا حکم دیا گیا تاوقتیکه کوئی اعلی حاکم فوجی اسکے خلاف حکم ندے -

(ج) اور اگر دوسری سزا کالا پانی هو تو عام اس سے که وه ملتوی کی جائے یا نه کی جائے قید ملتوی شده اوس حدتک موقوف کردیجائیگی که قید کی میعاد کالے پانی کی میعاد سے بڑھکے نهو" -

(۶) ضمن (۹) مین بجاے "۹۹" کے "۱۱۲" پڑھو -

(۷) ضمن (۹) کے بعد ذیل کی ضمنین اضافه هونگی :—

" (۱۰) جب ایکٹ هذا کا نفاذ ارتهه جائے تو وه سزائین جو بموجب ایکٹ هذا ملتوی کیگئین هون سمجها جائیگا که معاف هوگئین -

(۱۱) اگر ایسی کسی سزا کے علاوه جس سے ایکٹ هذا کا تعلق هی کورٹ مارشل سے برطرفی کی بهی سزا صادر هو تو باوجود کسی چیز مندرجه ایکٹ فوجی (نمبر ۸ سنه ۱۹۱۱) کے یا کسی قاعده کے جو بموجب ایکٹ مذکور کے بنا هو یه برطرفی اوسوقت تک موثر نه هوگی جب تک که وه سزا پوری نهو جائے یا ایکٹ هذا موقوف نهو جائے - یعنی ان دونون مین سے جو پہلے واقع هو -

مگر شرط یه هی که اگر وه سزا ایکٹ هذا کے بموجب معاف هو جائے تو برطرفی کی سزا بهی معاف هو جایگی "

ACT No. XX OF 1918.

ایکٹ نمبر ۲۰ سنه ۱۹۱۸

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۹ ستمبر سنه ۱۹۱۸ع منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض حصول اختیار نسبت انسداد تغیر تبدل شرائط شراکت جنسے بعض کمپنیون مین غیر ملکي اشخاص کے حقوق محدود هوجاوین، الا جبکه اوس تغیر تبدل کے واسطے نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي منظوري حاصل کرلیجائے، اور نیز دیگر اغراض متعلقه ایکٹ هذا کے متعلق

چونکه قرین مصلحت هی که بغرض انسداد تغیر تبدل شرائط شراکت جن سے بعض کمپنیون مین غیر ملکي اشخاص کے حقوق محدود هوجاوین، الا جبکه اوس تغیر تبدل کے واسطے نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي منظوري حاصل کرلیجائے، اور نیز دیگر اغراض متعلقه ایکٹ هذا کے متعلق اختیار حاصل کیا جائے - لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جائز هی اس ایکٹ کا نام کمپنیون کے غیر ملکي حقوق کا ایکٹ سنه ۱۹۱۸ع رکها جائے

تعریفات

دفعه ۲ — (۱) اس ایکٹ مین —

(الف) " برٹش رعایا " کے لفظ سے وهي مطلب هی جو ایکٹ برٹش نیشنلٹي اینڈ اسٹیٹس آف ایلینس سنه ۱۹۱۴ع (۴ و ۵ جارج پنجم باب ۱۷) کي دفعه ۲۷ مین هی - مگر اس لفظ مین هر وه شخص داخل هوگا جسکو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے جاري کئے هوئے کسي نافذالوقت ایکٹ کے بموجب ایک سرٹیفکٹ حقوق باشندگي برٹش رعایا هونے کا ملا هو نیز کوئي ایسي ایسوسی ایشن جو اعلی حضرت ملک معظم کي عملداري موسومه "ڈومینین" مین کسي مقام پر قائم هوئي هو - مگر شرط یهه هی که لفظ مذکوره بالا مین اس ایکٹ کي اغراض کیلئے کسي هندوستاني ریاست کا باشنده بهي داخل سمجها جائیگا -

(ب) " محدود کرنیوالي شرط " سے کسي کمپني کے قواعد شراکت کي کوئي ایسي شرط مراد هی جو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کي راے مین اس نیت

(۲ - 2)

سے بنائي گئي هو ' يا جسكا يهه اثر هو ' كه اشخاص غير برٹش رعايا كا حصه يا حصے يا حق جو وه اوس كمپني مين ركهتے هون يا وه حقوق يا اختيارات يا حكومت جو اوس كمپني مين يا به تعلق اختيار يا انتظام يا اهتمام اوس كمپني كے اونكو عطا هوسكتي هو يا جنكا نفاذ وه كرسكتے هون يا اونكي طرف سے هوسكتا هو محدود كرديا جائے -

(۲) تمام الفاظ اور اصطلاحات جو ايكٹ هذا مين استعمال هوے هين اور جنكي تعريف ايكٹ كمپنيهاے هند سنه ۱۹۱۳ ع (نمبر ۷ سنه ۱۹۱۳ ع) مين موجود هى اونكے وهي معني سمجهے جائينگے جو ايكٹ مذكور مين اونكے واسطے مقرر هين -

ايكٹ هذا كا تعلق

دفعه ۳ — ايكٹ هذا كا تعلق ايسي كمپنيون سے هوگا جنكو نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل گزٹ آف انڈيا كے اعلان كے ذريعه سے ايسي كمپنيان قرار دين جنكے قواعد مين محدود كرنيوالي شرائط موجود هين - اور اس اعلان مين شرائط مذكور كي تصريح كرديجائيگي -

شرائط مذكور كے تغير اور موقوفي كاروبار كے متعلق

دفعه ۴ — جبتك اعلان مجريه زير دفعه ۳ كسي كمپني كے متعلق نافذ رهے اوسوقت تك بارجود كسي امر كے جو كسي ديگر قانون مين موجود هو —

(۱) كوئي تغير تبدل كمپني كے قواعد شراكت مين ايسا نهوگا جس سے ضمناً يا صراحتاً كسي محدود كرنيوالي شرط پر اثر پڑتا هو تاوقتيكه اوسكے واسطے نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل كي تحريري منظوري حاصل نه كرليجائے -

(۲) هر رزوليوشن جو متعلق خوشي سے ختم كرنے كاروبار كمپني كے هو بے اثر هوگا تاوقتيكه نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل ايك تحريري اجازت يا منظوري اوسكي نسبت نديديں

(۳) كوئي عدالت جو كمپني كا كاروبار بند كرديني كا اختيار ركهتي هو اپني صوابديد كے مطابق حكم موقوفي كاروبار ديني سے انكار كرسكتي هى - اور عدالت اس امر مين اس بات كا لحاظ ركهيگي كه آيا كاروبار بند كرنا نيك نيتي سے محض اِس خيال سے هى كه كاروبار ختم كرديا جائے يا اِس نيت سے كه جاري ركها جائے مگر محدود كرنيوالي شرائط اوسمين سے نكالديجائين يا بعض ركهي جائين اور بعض خارج كيجائين -

(۴) نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس كونسل كي منظوري مين' يا عدالت كے موقوفي كاروبار كے حكم مين ' ايسي شرائط مقرر هوسكتي هين جو محتشم اليه يا عدالت كو بغرض موثر بنانے اغراض ايكٹ هذا كے مناسب معلوم هون -

S. G. P. I.– 146 L. D.–30-10-18.– 510.

ACT No. XXIII OF 1918.

ایکٹ نمبر ۲۳ سنه ۱۹۱۸

جاري فرموده نواب گورنر جنرل بهادر کشور هند باجلاس کونسل

(نواب گورنر جنرل بهادر نے اس ایکٹ کو بتاریخ ۲۶ ستمبر سنه ۱۹۱۸ منظور فرمایا)

ایکٹ بغرض حصول اختیار نسبت اس امر کے که غریب لوگون کے واسطے سستے سوتي کپڑے بهم پهونچائے جائین

چونکه قرین مصلحت هی که غریبون کے واسطے دیسي سوتي کپڑے سستي قیمت پر بهم پهونچائے جانے کے متعلق اختیارات حاصل هون لهذا احکام ذیل صادر هوتے هین :—

مختصر نام

دفعه ۱ — جائز هی اس ایکٹ کا نام سوتي کپڑون کا ایکٹ سنه ۱۹۱۸ رکها جائے -

تعریفات

دفعه ۲ — تاوقتیکه مضمون یا قرینه عبارت سے اسکے خلاف نه پایا جاے اس ایکٹ مین الفاظ ذیل سے ذیل کا مطلب لیا جائیگا :—

(الف) " کنٹرولر " سے وه کنٹرولر مراد هی جو اس ایکٹ کے بموجب مقرر کیا جائے -

(ب) " سوتي کپڑے " سے وه سوتي کپڑا مراد هی جو اس ملک مین تیار کیا جائے - اور

(ج) " موٹے کپڑے " سے اوس قسم کے سوتي کپڑے مراد هین جنکو کنٹرولر وقتاً فوقتاً موٹے کپڑے قرار دیسکتا هی -

کنٹرولر مقرر کرنے کا اختیار

دفعه ۳ — نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کو اختیار هی که گزٹ آف انڈیا مین اشتهار دیکر ایک یا زیاده اشخاص کو جنکو وه مناسب تصور کرین اس ایکٹ کي اغراض کے واسطے کنٹرولر مقرر فرمائین - اور اس اشتهار مین وه رقبه بهي مقرر کردیا جائیگا جسکے اندر کنٹرولر مذکور اپنے اختیارات نافذ کرسکیگا

کنٹرولر کے اختیارات

دفعه ۴ — (۱) جب کبهي کنٹرولر مناسب سمجهیگا که یهه امر ضروري یا قرین مصلحت هی که غریب لوگون کے واسطے موٹے کپڑے مناسب قیمت پر بهم پهونچاے جائین تو اوسکو اختیار هی که (به پابندي ایکٹ هذا اور ان قواعد کے جو اسکے بموجب بنائے جائین اور نیز زیر اختیار نواب گورنر جنرل بهادر به اجلاس کونسل) عام یا خاص احکام اوس رقبه کے واسطے که جسکے واسطے وه مقرر هو بعض هدایتین صادر کرنے کے متعلق ' نسبت تیاري اور روانگي اور تقسیم اور خرید و فروخت یا اسکے سوا دیگر کارروائي متعلق سوتي کپڑونکے ' جاري کرے -

(۲) اختیار مذکوره بالا کي عمومیت کو بغیر نقصان پهونچائے کنٹرولر کے یهه احکام امور ذیل کي نسبت هوسکتے هین :—

(الف) موٹے کپڑے کي اقسام مقرر اور معین کرنا

(ب) وه خاص نشانیان مقرر کرنا جو مختلف اقسام کے موٹے کپڑون کي بناوٹ مین یا بذریعه چهاپے کے یا اسکے سوا دوسرے طریقه سے اوسپر بنائي هونگي -

(2-۲)

(ج) کسي شخص کو جو معمولاً سوتي کپڑے تیار کرتا ہو حکم دینا که موٹے کپڑے فلان مقدار مین اور فلان قسم کے اور فلان تاریخ تک ' جیسا که کنٹرولر ہدایت کرے ' تیار کراوے یا تیار کرانے کا انتظام کردے - اور

(د) وہ قیمت مقرر کرنا جو تیار کرنیوالے کو موٹے کپڑونکے واسطے یا کسي خاص قسم کے موٹے کپڑے کے واسطے دیجائیگي - نیز یہه که اوسکي اداي مال کي حوالگي پر ہوگي

مگر شرط یہه ہی که ان قیمتون کے مقرر کرنے مین کنٹرولر تیاري کے خرچه اور ایک مناسب نفع کا خیال رکھیگا اور اسکي کچھه ضرورت نہین که بازار کي قیمت کا خیال رکھا جائے - اور اگر کنٹرولر کو ثابت ہو جائے که بوجه ان معاہدون کے جو ایکٹ ہذا کے شروع ہونے سے پہلے کیے گئے تیار کرنے والے کا واقعي نقصان ہوا ہی اور اس نقصان کي اصلي وجه کوي ایسا حکم ہی جو اس ایکٹ کے بموجب دیا گیا ہی تو وہ اوس نقصان کا بھي خیال رکھه سکتا ہی

دوسري شرط یہه ہی که کنٹرولر مختلف مقامات کے واسطے مختلف قیمتین ' یا اگر خاص وجوہ ہون تو ایک ہي مقام مین مختلف تیار کرنے والون کے واسطے مختلف قیمتین ' مقرر کرسکتا ہی -

دفعه ۵ — جب کوي کنٹرولر دفعه ۳ کے رو سے مقرر ہوجائے تو نواب گورنر جنرل بہادر به اجلاس کونسل ایک کمیٹي مقرر کرینگے جسمین ایسے اشخاص شریک ہونگے جنکو سوت یا سوتي کپڑون کي تجارت سے بخوبي واقفیت ہوگي اور جنکي تعداد محتشم الیه کي تجویز پر موقوف ہوگي تاکه یہه لوگ اپني راے اور مشورہ سے کنٹرولر کو اوسکے کام مین مدد پہونچائین - قبل اسکے که کنٹرولر کوي حکم نسبت قرار دینے اور معین کرنے اقسام موٹے کپڑون کے یا نسبت ادائي اونکي قیمت کے جاري کرے اوسکو لازم ہوگا که اِس کمیٹي سے مشورہ کرلے اور دیگر امور کي نسبت بھي جو اوسکے فرائض سے متعلق ہون کمیٹي سے مشورہ لیا جاسکتا ہی -

ایڈوائیزري یعني صلاح دینے والي کمیٹیون کا تقرر

مگر شرط یہه ہی که اگر ممبران کمیٹي موجودہ جلسه کي کثرت آرا کي راے کسي حکم کے جاري کرنے سے خلاف ہوگي تو اگر کنٹرولر کمیٹي کی اس راے پر عمل کرنا نه چاہے اوس معامله کو نواب گورنر جنرل بہادر به اجلاس کونسل کے فیصله کے واسطے پیش کریگا -

دفعه ٦ — جب دفعه ۴ کے اختیارات کے بموجب کنٹرولر کسي کپڑا بنانیوالے کو حکم دے که وہ موٹے کپڑے تیار کرائے یا تیار کرنے کا انتظام کردے اور اونکي قیمت بھي کنٹرولر سے طے ہوجائے تو بنانیوالا مال کی ڈیلیوري (حوالگی) ایسے وقت اور مقام پر اور ایسے طریقه سے کریگا جو کنٹرولر کي طرف سے وقتاً فوقتاً مقرر ہوگا اور کنٹرولر مال کی قیمت مع محصول (اگر کچھه محصول دیا جائے) ' جو بنانیوالے نے فی الواقع دیا ہو ' بنانیوالے کو ادا کریگا یا کسي دوسرے کے ذریعه سے دلوادیگا

موٹے کپڑون کي تیاري اور قیمت کي ادائي

دفعه ۷ — به پابندي ضبط و اختیار نواب گورنر جنرل بہادر به اجلاس کونسل کنٹرولر مجاز ہوگا که اپنے جمله یا بعض اختیارات حکم تحریري کے ذریعه سے وقتاً فوقتاً تفویض کرے ایسي شرائط اور قیود کے ساتھه جو اوسي حکم مین مقرر ہونگی -

اختیارات کا تفویض کیا جانا

دفعه ۸ — اگر کوئي شخص کسي حکم زیر دفعه ۴ کي خلاف ورزي کریگا یا بلا معقول وجه اوسپر عمل نه کریگا یا کسي کپڑے پر کوئي ایسي خاص نشاني جو کنٹرولر نے مقرر کردي ہو جعلي طور پر بنائیگا تو اوسکو قید کي سزا ہوگي جسکي میعاد چھه مہینه تک ہوسکتي ہی یا جرمانه یا دونون سزائین ہونگی -

احکام زیر دفعه ۴ کي خلاف ورزي کي سزا

(۳ - 3)

موٹے کپڑون کي قیمت مقرر کرنے کا اختیار

دفعه ۹ — (۱) اگر موٹے کپڑے کسي صوبه مین فروخت هوتے هون تو وهان کي لوکل گورنمنٹ حکم تحریري کے ذریعه سے ' جو مقامي سرکاري گزٹ مین چھپ جالیگا ' وه قیمت مقرر کردیگي جسپر موٹے کپڑے یا کسي خاص قسم کے موٹے کپڑے لوگون کے هاتھه فروخت هونگے -

(۲) حکم هوسکتا هی که موٹے کپڑے مختلف مقامات مین مختلف قیمتون پر یا مختلف طریقون سے فروخت کئے جالین -

(۳) هر ایسے حکم کي اشاعت ایسے طریقه سے هوگي جو لوکل گورنمنٹ کے نزدیک مقرره قیمت کو غریبون تک پہونچانے کي نسبت سب سے بہتر خیال کیا جالیگا -

فروخت کي شرائط

دفعه ۱۰ — (۱) کوئي شخص مجاز نہوگا که موٹے کپڑے لوگون کے هاتھه بیچے یا بیچنے کے لیئے پیش کرے یا کھولکے رکھے سوائے اوسي مقرره قیمت کے جو لوکل گورنمنٹ سے مقرر هوجالیگي اور ایک ایسے لائیسنس کي شرائط کي پابندي کے ساتھه جو اس باره مین دیا جالیگا -

(۲) اگر کوئي شخص ضمن (۱) کي خلاف ورزي کریگا اوسکو قید کي سزا هوگي جسکي میعاد چھه مہینه تک هوسکتي هی یا جرمانه یا دونون سزائین هونگي

فروخت کے واسطے لائیسنس

دفعه ۱۱ — موٹے کپڑون کي فروخت کا لائیسنس ایسے حاکم سے اور ایسے فارم پر اور ایسي شرائط کي پابندي کے ساتھه ملیگا جو لوکل گورنمنٹ سے بذریعه قواعد مقرر هوجالیگا

قواعد بنانے کا اختیار

دفعه ۱۲ — (۱) نواب گورنر جنرل بهادر به اجلاس کونسل امور ذیل کي نسبت قواعد وضع فرماسکتے هین :—

(الف) نسبت اختیارات و فرائض کنٹرولر

(ب) یهه که کس طریقه سے کنٹرولر کے احکام شایع هونگے یا تعمیل پالینگے ' جیسي صورت هوگي ' - اور

(ج) عموماً احکام ایکٹ هذا کو موثر کرنے کے لئے

(۲) اگر موٹے کپڑے کسي صوبه مین بکتے هون تو وهان کی لوکل گورنمنٹ اوس حاکم کے متعلق جو فروخت کے لائیسنس دیگا نیز اون لائیسنسون کي فارم اور شرائط کے متعلق قواعد جاري کریگي

(۳) جو قواعد اِس ایکٹ کي رو سے بنین گزٹ آف انڈیا یا مقامي سرکاري گزٹ مین شایع هونگے - اور اشاعت کے بعد اسی ایکٹ کي طرح موثر هونگے -

اون افعال کا استثنا جو ایکٹ هذا کے بموجب عمل مین آئین

دفعه ۱۳ — کوئي نالش یا مقدمه یا دیگر قانوني کارروائي کسي شخص کے خلاف چلائي جا نہین سکتي کسي چیز کي بابت جو اوسنے زیر ایکٹ هذا نیک نیتي سے کي هو یا جسکے کرنیکا اراده کیا هو -

اختیارات ایکٹ هذا دیگر ایکٹون پر موثر نهونگے

دفعه ۱۴ — تمام اختیارات جو ایکٹ هذا کي رو سے دئے جاتے هین دیگر ایکٹون کے اختیارات کے علاوه هونگے اور اون مین کسیطرح مزاحم نہونگے اور دیگر ایکٹون کے اختیارات کا نفاذ اوسي طریقه سے اور اوسي حاکم کے ذریعه سے عمل مین آلیگا گویا که ایکٹ هذا بنایا نهین گیا تها -

اے - بي - ھڈیمین
سکریٹري گورمنٹ هند

S. G. P. I.—142 L. D. -30-10-18.—510.

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱] لاہور — ۴ جنوری (مطبوعہ ۱۱ جنوری) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۳۶

پانچوان حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کی اغراض کے لئے منعقد کیگئی-

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند مصدرہ سنہ ۱۹۱۵ع کے احکام کے بموجب وضع آئین و قوانین کی اغراض کیلئے منعقد ہوئی-

---

کونسل ھذا کا اجلاس گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کو جمعہ کے دن ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پر قبل دوپہر منعقد ہوا-

---

حاضرین جلسہ

ہز آنر سر مائیکل فرانسس او ڈوائر بہادر جی-سی-آئی-ای-کے-سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس لفٹننٹ گورنر-صدر جلسہ-

آنریبل مسٹر جان پیرونٹ ٹامسن آئی-سی-ایس-

۲۰۳۸ ; م-ج-

آنریبل مسٹر جیمز الگزینڈر رچی۔
آنریبل مسٹر ہربرٹ جان مینارڈ سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس-
آنریبل مسٹر آسولڈ فار کوہر لمسڈن آئی-سی-ایس-
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ۔
آنریبل چودھری لال چند۔
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ۔
آنریبل پنڈت جواہر لال بھار گو۔
آنریبل رائے بہادر رام سرن داس سی-آئی-ای-
آنریبل مسٹر ڈیوڈ وان ایکمین ـ-آئی-ای-
آنریبل مسٹر جیمز کری-
آنریبل رائے زادہ بھگت رام-
آنریبل سید مخدوم راجن شاہ۔
آنریبل مسٹر کریو آرمنڈ ہملٹن ٹاؤنزینڈ آئی-سی-ایس-
آنریبل مسٹر پیٹرک جیمز فیگن آئی-سی-ایس-
آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان-
آنریبل مسٹر ایکون و رڈال پارکر-
آنریبل مسٹر ہنری ڈفیلڈ کریک آئی-سی-ایس-
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خاں-
آنریبل کرنل ہیرالڈ ہینڈلے ایم-ڈی-آئی-ایم-ایس-
آنریبل مسٹر سٹیفن ولیم گریسی آئی-سی-ایس-
آنریبل سردار بہادر رسالدار پرتاب سنگھ-
آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین-

کاغذات جو میز پر رکھے گئے

۱—اوس کانفرنس کی رپورٹ جو مقامی جماعتوں کے مابین تعلیمی عطیات کی تقسیم کے لئے منعقد ہوئی تھی-

(دیکھو سوال نمبر ۶ کا جواب)

۲—صیغہ تعمیرات سرکاری کے شعبہ عمارات و سڑکہائے کے انتظام کی رپورٹ بابت سنہ ۱۰-۱۹۰۹ع-

۳—صیغہ تعمیرات سرکاری کے شعبہ عمارات و سڑکہائے کے انتظام کی رپورٹ بابت سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع-

۴—رپورٹ کارروائی ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب بدوران سال سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع-

(دیکھو سوال نمبر ۱۱ کا جواب)

۵—پنجاب کے انتظام ابکاری کی رپورٹ بابت سالہائے سنہ ۱۳-۱۹۱۲ع و سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع و سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع و سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع-

(دیکھو سوال نمبر ۲۴ کا جواب)

سوالات و جوابات

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا—

۱—* (الف) کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ آیا یہ ٹھیک ہے کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ع سے گورنمنٹ نے مواجب گرانی غلہ بہت کم دیا ہے؟ مواجب گرانی غلہ کا بند کرنا

" (ب) کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ گندم کی قیمت جو تمام صوبہ کی عام طور پر خوراک ہے گذشتہ دو سالوں کے دوران میں بہت سے عرصہ کے لئے ۱۲ یا ۱۰ سیر فی روپیہ سے گران رہی ہے - یعنی اوس حد سے کم ہی ہے جو مجموعہ ضوابط سول کے دفعہ ۷۲ میں مقرر کی گئی ہے۔

" (ج) کیا یہہ امر واقعہ ہے کہ سنہ ۱۹۱۳ع و سنہ ۱۹۱۴ع اور سنہ ۱۹۱۵ع میں جبکہ بحیثیت مجموعی سارے پنجاب میں گندم کی اوسط قیمت ۳،۵۱۴ و ۳،۸۲ اور ۳،۵۴۵ روپیہ فی من یعنی ۱۱،۳ و ۱۰،۵ و ۸،۸ سیر فی روپیہ تھی- مختلف عملوں کو مواجب گرانی غلہ عطا کیا گیا تھا۔

" (د) کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ گندم کی قیمتیں جو یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ع سے رائج ہیں اون قیمتوں سے کم نہیں جو سنین سنہ ۱۹۱۳ع و سنہ ۱۹۱۴ع اور سنہ ۱۹۱۵ع میں رائج تھیں -

" (ہ) کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان فرمائیگی کہ آیا عطائیگی مواجب گرانی غلہ کے بند کرنے کی وجہ گندم کی ارزانی نہیں بلکہ گندم کی قیمت کے محسوب کے کرنے کے طریق میں یک لخت تبدیلی ہے۔

" (و) کیا گورنمنٹ از راہ عنایت کونسل ہذا کو مطلع فرمائیگی کہ آیا گذشتہ دو سالوں کے دوران میں قیمتوں کی اوسط نکالتے وقت کیلی گندم کی قیمت پر غور کی جاتی ہے یا کہ بعض گھٹیا اناجوں کی یعنی جوار باجرا چنے وغیرہ کی قیمتوں کو بھی محسوب کیا جاتا ہے جو اس صوبہ کی خوراک نہیں ہیں۔ حساب لگانے کا ٹھیک ٹھیک طریقہ مہربانی کر کے بیان کیا جاوے۔

" (ز) کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ آجکل جبکہ جنگ کے باعث تقریباً ہر قسم کی اشیاء گران ہیں مواجب گرانی غلہ بند کر دینے سے سرکار کے ادنے تنخواہوں والے ملازمین کو سخت تکلیف ہو رہی ہے؟

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا —

" (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے۔

" (ج) مواجب گرانی غلہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۲ع سے منظور کیا گیا تھا اور ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۶ع تک جاری رہا۔ یہہ سنہ ۱۹۱۳ع میں نہیں دیا گیا۔

" (د) آنریبل ممبر کا سوال اتنا مبہم ہے کہ اوسکا ٹھیک ٹھیک جواب نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ع سے پنجاب میں گندم کی قیمت میں بہت سی کمی و بیشی ہوتی رہی ہے۔ تاہم اوسکی قیمت اب بہی اور پہلے بہی ہمیشہ فروری سنہ ۱۹۱۵ع کی ایزاد شدہ قیمت سے بہت کم رہی ہے۔

" (ہ) و (و) آنریبل ممبر نے یقیناً وہ سرکاری اعلام دیکھی ہوگی جو ۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کو مواجب گرانی غلہ کے بارہ میں جاری کی ہوئی ہے۔ اور جس میں مواجب گرانی غلہ کا مفصل بیان درج ہے اوس میں جو غلہ جات خوردنی کی اوسط قیمت نکالنے کا جو مروجہ طریق بیان کیا گیا ہے وہ یکم نومبر سنہ ۱۹۱۶ع کو جاری کیا گیا تھا اور جیسا کہ سوال ہذا کے فقرہ (ج) کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے اس رعایت کے بند کرانیکی وجہ طریقہ کی تبدیلی نہیں ہے

" (ز) گورنمنٹ اس بات کو پوری طرح محسوس کرتی ہے کہ بہت سے لوازمات زندگی کی قیمتیں بڑہ جانے سے کم آمدنی والے لوگوں کو کسقدر تکلیف ضرور ہوتی ہے۔ اور ان لوگوں کو اسیقدر امداد دینے کے خیال ہی سے مقامی جماعتوں کو بعض لوازمات زندگی کی کم نرخوں پر خورد و فروش کی دوکانیں کہولنے کی ترغیب دیگئی ہے۔

گورنمنٹ نے اپنی طرف سے یکم نومبر سنه ۱۹۱۷ع سے ایسے تمام اضلاع میں
گراني غله دینا منظور کردیا هے-جهان یهه قواعد کی رو سے دیا جاسکتا
گورنمنٹ هند نے اس گورنمنٹ کی سفارش پر في الحال اس صوبه
کرنیکی غرض سے گندم کی خرید بند کردی هے اور ساتهه هی اس امر کی
کردي هے که سوائے خاص لائیسنس کے اس صوبه اور صوبه دهلی کی حدود
ریل کے ذریعه گندم اور آٹا نه لیجایا جاوے۔

" میں یهه بهي جتلا دینا هوں که ابتداء جنگ سے پنجاب میں لوازمات زندگي کي قیمتوں میں
اضافه هوا هے-وه بر طانیه کلان اور دیگر حلیف ملکوں کي نسبت بهت کم هے "۔

آنریبل رائے بهادر رام سرنداس نے سوال کیا –

۲—" کیا گورنمنٹ براه مهرباني عوام کی اطلاع کے لئے بیان فرمائیگی که ۱۷۵۰۰۰ روپیه کا جو امپیریل
عطیه سال حال میں معلمین کي تنخواهوں کی اصلاح اور اون کی ٹریننگ کے لئے دیا گیا تها وه
خرچ کیا گیا هے یا اوسکے کس طریق میں خرچ کرنیکي تجویز هے "۔

معلمین کی تنخواهوں میں اصلاح کرنے کے لئے امپیریل عطیه۔

آنریبل مسٹر رچي نے جواب دیا—

" یهه فیصله کیا گیا هے که ۱۷۵۰۰۰ روپیه کے امپیریل عطیه کے سالانه خرچ کي مفصل سکیم تیار هو
پہلے سال کا حصه نارمل سکول هائے روهتک لاهور اور کرنال کي عمارتوں کي تعمیر پر صرف کیا جائے-یه
معلوم نہیں که عطیه مذکور کا کسقدر حصه محکمه تعمیرات سرکاري اس سال صرف کریگا-لیکن باقي مانده رقم
سال ان هي کاموں پر صرف کیا جائیگا۔

آنریبل رائے بهادر رام سرنداس نے سوال کیا—

۳—" (الف) کیا گورنمنٹ از راه عنایت بیان فرمائیگي که کم تنخواه والے سرکاری کلرکوں کی تنخواهوں
میں اصلاح کرنیکي سکیم میں کہان تک ترقی کي گئی هے "۔

" (ب) کیا گورنمنٹ براه مهرباني غور فرمائیگی که آیا آجکل جنگ کی وجه سے گرانی الخ
باعث یهه مناسب نه هوگا که تنخواه کي مستقل اصلاح کی سکیم کے مکمل طور
طے هونے تک ان کلرکوں کو ایک عارضي الاؤنس جنگ عطا کیا جائے۔

کم تنخواه والے سرکاري کلرکوں کو لڑائی کے عارضی الاؤنس کی عطائیگی۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

" (الف) دفاتر ضلع میں عمله ماتحت کي مکرر تنظیم کي سکیم پر جسکي طرف اغلباً آنریبل ممبر
اشاره هے مفصل غور اس وجه سے کچهه عرصه کے لئے ملتوي کردي گئي تهی که گورنمنٹ هند نے جنگ کے دوران
میں تازه اخراجات کے خلاف قیود عاید کردي تهیں تاهم لوکل گورنمنٹ اُمید کرتي هے که وه اس
کے متعلق عنقریب گورنمنٹ هند سے خط و کتابت کریگي لیکن یهه یقین نہیں دلایا جاسکتا هے که جنگ
پہلے اس سکیم کے جاري کرنے کي منظوري مل جائیگی کیونکه اس پر ۵۰۰۰۰ روپیه سالانه سے زیاده کا
زاید باز گشت خرچ کرنا پڑیگا۔

" (ب) اون اجناس کي قیمت کے ایک خاص حد سے زیاده هونے کي صورت میں جو لوگوں
عام خوراک هیں جمله سرکاري ملازمان کو جو ۳۰ روپیه یا اس سے کم تنخواه پاتے هیں لوکل گورنمنٹ
منظوري سے مواجب گراني غله مل سکتا هے چنانچه گورنمنٹ نے اون مقامات میں جہان یهه شرائط پوري هوتی هیں
ان مواجب کے یکم نومبر سے دئے جانے کي منظوري دے دي هے - موجوده مالي حالت میں یهه غیر ا
هے که مزید مواجب کی کوئي تجویز منظور هوسکے کیونکه ایسا کوئي مواجب کسي ایک صوبه تک محدود
کیا جاسکتا هے - پنجاب گورنمنٹ کو اون تکالیف کا بخوبي علم هے جو بعض لوازمات زندگي کی موجوده

ایزاد شدہ قیمتوں کے باعث لوگوں کو اٹھانی پڑتی ہیں اور وہ مزید گرانی کو روکنے کے لئے ایسے انتظام عمل میں لا رہی ہے جو ممکن ہوسکتے ہیں مثال کے طور پر مقامی جماعتوں کو غلہ خوردنی و ایندھن و نمک کے ارزاں قیمت پر فروخت کیلئے مدد دی جارہی ہے کے اس علاوہ لوکل گورنمنٹ کے ایماء پر گورنمنٹ ہند نے فی الحال غلہ خوردنی کی سمندر پار یا دیگر صوبوں کو برآمد کیلئے خرید کی ممانعت کردی ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

۴—" چونکہ پرائمری تعلیم کے مدارس کی تعداد میں معقول بیشی ہوگئی ہے اور محاصل صوبہ میں بھی ایزادی ہورہی ہے اسلئے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی عوام کی اطلاع کیلئے بیان فرمائیگی کہ آیا پرائمری تعلیم کیلئے مقامی جماعتوں کو جو پراونشل عطیات دئے جاتے ہیں اون میں ایزادی کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا نہیں ؟"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"ایک لاکھ روپیہ کی ایک زائد رقم پرائمری تعلیم کی توسیع و اصلاح کیلئے اور ایک لاکھ کی رقم ورنیکولر مدارس کی عمارات کے لئے آئندہ سال کے نقشہ میں مشروط طور پر درج کی گئی ہے"۔

آنریبل بہادر رام سرنداس نے سوال کیا—

۵—" کیا یہہ امر واقع ہے کہ مقامی جماعتوں کے پراونشل عطیہ جات علاوہ اوس رقم کے جو امپیریل عطیہ جات میں سے پرائمری تعلیم کے لئے دی جاتی ہے کئی سالوں سے دو لاکھ روپیہ ہی چلے آئے ہیں ؟"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

" ورنیکولر تعلیم کیلئے پراونشل عطیہ سنہ ۱۹۰۸ع میں ۱۲۰۰۰۰ روپیہ مقرر کیا گیا تھا سنہ ۱۲-۱۹۱۱ع میں اس کو ۲۰۰۰۰۰ روپیہ تک بڑھا دیا گیا تھا۔گذشتہ پانچ سالوں کے دوران میں محاصل صوبہ میں سے حسب ذیل خرچ کیا گیا ہے :—

	روپیہ
بدوران سنہ ۱۳-۱۹۱۲ع	۲۰۱۲۰۰
ایضاً ۱۴-۱۹۱۳ع	۲۰۱۲۰۰
ایضاً ۱۵-۱۹۱۴ع	۲۲۶۲۴۲
ایضاً ۱۶-۱۹۱۵ع	۲۲۰۹۷۵
ایضاً ۱۷-۱۹۱۶ع	۴۵۵۲۸۷

آنریبل ممبر دیکھینگے کہ جنگ کے باعث مالی قیود کے باوجود خرچ کو گذشتہ سال کے اندر دگنا کردیا گیا ہے اور ابھی آئندہ سال اس میں دو لاکھ کی اور ایزادی کرنے کی تجویز ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

۶—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ہذا کی میز پر اوس کانفرنس کی رپورٹ رکھیگی جو حال ہی میں مقامی جماعتوں کے مابین تعلیمی عطیات تقسیم کرنے کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی تھی ؟"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا —

" رپورٹ کی نقول میز پر رکھی جاتی ھین " ـ

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا —

سنہ ۱۹۱۷ ع کے دوران مین پنجاب مین گندم کی کل پیداوار اور برآمد

۷ — " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ھذا کی اطلاع کے لئے بیان فرمائیگی کہ گذشتہ ربیع مین صوبہ کے اندر گندم کی کل کتنی پیداوار ہوئی اور موجودہ سال کے دوران مین آج تک صوبہ ھذا سے کل کتنی گندم برآمد کیجا چکی ھے ؟ " ـ

آنریبل مسٹر ٹاؤنزینڈ نے جواب دیا —

" گذشتہ فصل سے پنجاب مین گندم کی کل پیداوار کا تخمینہ (بشمول دیسی ریاستون کے) ۲۹۳۱۲۱۲ ٹن لگایا گیا ھے اور یکم اپریل اور ۳۰ ستمبر (جس کے بعد کے اعداد ابھی نہین مل سکتے) کے مابین کل برآمد شدہ گندم کی مقدار درآمد شدہ گندم کے وضع کرنے کے بعد ۷۳۸۳۶۱ ٹن ھے معلوم ھوتا ھے کہ ۳۰ ستمبر کے بعد برآمد کی غرض سے خرید بہت کم ھوئی ھے اور اب بالکل بند ھوگئی ھے " ـ

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا —

بقایا گندم برائے استعمال صوبہ بعد منہائی برآمد ـ

۸ — " کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ گذشتہ پانچ مین سے ھر ایک برآمد شدہ گندم کو نکالکر اور درآمد شدہ کو جمع کرکے کس قدر گندم صوبہ مین اوس کے اندرونی استعمال کے لئے باقی بچی کیا وہ براہ مہربانی موجودہ سال کے بھی ایسے اعداد کا تخمینہ بہم پہنچائیگی ؟ " ـ

آنریبل مسٹر ٹاؤنزینڈ نے جواب دیا —

" مطلوبہ اعداد حسب ذیل ھین :—

—	پیداوار	خالص برآمد (برآمد بعد منہائی درآمد) ـ	بقایا جو صوبہ مین استعمال کے لئے رہا ـ
	ٹن	ٹن	ٹن
سنہ ۱۹۱۲ ع	۳۸۳۰۴۵۳	۱۱۲۹۲۳۸	۲۷۰۱۲۱۵
سنہ ۱۹۱۳ ع	۳۲۴۲۳۷۵	۹۰۰۰۰۲	۲۳۴۲۳۷۳
سنہ ۱۹۱۴ ع	۳۱۸۸۵۳۷	۹۵۷۲۹۲	۲۲۳۱۲۴۵
سنہ ۱۹۱۵ ع	۳۷۲۵۰۰۰	۶۴۱۴۲۶	۳۰۸۳۵۷۴
سنہ ۱۹۱۶ ع	۲۴۸۱۲۹۶	۸۰۸۱۶۳	۱۶۷۳۱۳۳
سنہ ۱۹۱۷ ع	۲۹۳۷۴۱۲	۷۳۸۳۶۱	۲۱۹۸۸۵۱

" مگر مین آنریبل ممبر کو جتا دینا چاھتا ھون کہ جو اعداد ھر ایک سال کی پیداوار کی بابت دکھائے گئے ھین اور جن پر ان تمام اعداد کا دارومدار ھے وہ صرف تخمینی اعداد ھی اور ھوسکتے ھین ـ

" جو اعداد سنہ ۱۹۱۷ء کے لئے دکھائے گئے ہیں اون سے جیسا کہ میں نے سوال نمبر ۷ کے جواب میں کہا تھا صرف ۳۰ ستمبر تک کی حالت کا اظہار ہوتا ہے مگر یہہ بالکل غیر اغلب ہے کہ مکمل سال سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء جو ۳۰ مارچ آئندہ کو ختم ہوگا۔ کے اعداد بابت برآمد گندم ان اعداد سے بہت زیادہ ہونگے کیونکہ گورنمنٹ حتی المقدور ہر ممکن انتظام اس غرض سے عمل میں لا رہی ہے کہ نئی فصل کی پیداوار کی بازار میں آنے تک اسی گندم پنجاب سے برآمد نہ کی جائے۔

" اخیر پر میں آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ بھی اس امر کی اتنی ہی خواہشمند ہے جتنا کہ آنریبل ممبر کہ صوبہ میں سے حد سے زیادہ گندم برآمد نہ کی جائے اور اس امر کی عظیم اہمیت کو اچھی طرح محسوس کرتی ہے کہ اندرونی استعمال کے لئے گندم کی کافی مقدار موجود رکھنی چاہئے۔ مگر یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ موجودہ عالمگیر جنگ کی وجہ سے بہت سے ملکوں میں خوراک اور باربرداری کی کمی ہو گئی ہے اور اس وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے اور یہہ اُمید نہیں کیجا سکتی کہ پنجاب ان اثرات سے بالکل محفوظ رہ سکے۔"

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا —

امپیریل بازگشت عطیہ کا ابتدائی تعلیم کیلئے مخصوص کرانا۔

۹ — " کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے عوام کی اطلاع کیلئے بیان فرمائیگی کہ ۸۳۸۰۰۰ روپیہ کے امپیریل بازگشت عطیہ میں سے جو اس صوبہ کو تعلیم کے لئے دیا گیا تھا کسقدر رقم ابتدائی تعلیم کے لئے ہے ؟"

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا —

اصل میں ۳۸۲۰۰۰ روپیہ گورنمنٹ ہند نے ابتدائی تعلیم کے لئے مخصوص کیا تھا لیکن عطیہ دیتے وقت گورنمنٹ ہند نے واضح طور پر بیان کردیا تھا کہ تعلیم کی مختلف مدات یعنی کالجوں، سکنڈری، ابتدائی اور صنعتی وغیرہ کے لئے روپیہ کا تقسیم کرنا زیادہ تر لوکل گورنمنٹ کی مرضی پر چھوڑا جاتا ہے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا —

بعض سرکاری تعمیرات کی تجاویز پر خرچ کی رقم۔

۱۰ — " کیا گورنمنٹ عوام کی اطلاع کے لئے بیان فرمائیگی کہ مندرجہ ذیل سرکاری تعمیرات کی تجاویز پر کسقدر خرچ اس سال ہونیکی اُمید ہے اور کسقدر خرچ کے آئندہ سال کرنیکا ارادہ ہے —

(الف) لاہور میں افسروں کے لئے مکانات رہائش۔

(ب) شملہ   ایضاً   ایضاً۔

(ج) دیگر مقامات ایضاً   ایضاً۔

(د) شملہ کی اصلاح۔

(ہ) تعمیرات جیل۔

(و) تعمیرات محکمہ مال۔

(ز) تعمیرات تعلیم۔

(ح) تعمیرات حفظان صحت ؟ "۔

آنریبل مسٹر فیگن نے آنریبل مسٹر ایکمین کی طرف سے جواب دیا —

معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سوال صرف ابتدائی تعمیرات کے متعلق ہے بجٹ کے اعداد جو اغلب ہے کہ تقریباً برابر ہونگے حسب ذیل ہیں —

تعمیرات	عطیہ بجٹ سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء روپیہ	مجوزہ عطیہ سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء روپیہ
(الف) لاہور میں افسروں کے لئے رہائش کا مکان ...	۱۰۸۰۰۰	۲۰۰۰۰۰-
(ب) شملہ میں افسروں کے لئے رہائش کا مکان ...	۱۶۱۰۰۰	...
(ج) دیگر مقامات میں افسروں کے لئے رہائش کا مکان	۱۰۸۰۰۰	۱۳۰۰۰-

(یاد رہے کہ ان جملہ مدات کا خرچ منفعت بخش ہے۔جو کرایہ لیا جاتا ہے اوس مین ابتدائی لاگت
سود اور مرمت کا خرچ شامل ہے)۔

(د) اصلاحات شملہ کے متعلقہ تعمیرات صیغہ تعمیرات سرکاری پنجاب کے اہتمام مین نہین ہیں
اسلئے اونکی اطلاع بہم نہین پہنچائی جاسکتی۔

			روپیہ		روپیہ
(ہ)	تعمیرات جیل	...	۱۱۵۰۰۰	...	۷۵۰۰۰
(و)	تعمیرات صیغہ مال	...	۳۲۷۰۰۰	...	۳۵۰۰۰۰
(ز)	تعمیرات تعلیم	...	۳۵۸۰۰۰	...	۳۸۷۰۰۰

(تعمیرات تعلیم کے عطیہ بابت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع مین وہ ۱۰۰۰۰۰ روپیہ شامل نہین ہے جو صیغہ خزانہ
لوکل بورڈون کو پرائمری مدارس کی عمارات کے لئے براہ راست دیا ہے)۔

(ح) سکریٹری بورڈ حفظان صحت نے اطلاع دی ہے کہ یہہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ امسال ۴ لاکھ روپیہ
عطیات امدادی لوکل بورڈون کو دئے جائینگے اور اسیقدر رقم آئندہ سال بہی دیجاویگی
اون دقتون کے باعث جو مصالحہ اور مزدورون کے حاصل کرنے مین پیش آرہی ہیں
یہہ غیر اغلب ہے کہ ساری رقم صرف کیجا سکے۔ کوئی ایسی اطلاع دستیاب نہین ہوسکتی
ہے جس سے یہہ ظاہر ہو کہ تعمیرات زیر تکمیل پر اوس وقت تک کیا کچھ صرف
ہوچکا ہے۔اور یہہ اعداد صرف مقامی جماعتون سے دریافت کرنے پر حاصل ہوسکتے ہین

آنریبل رائے بہادر رام سوکداس نے سوال کیا—

۱۱—"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ایک ایسا نقشہ بہم پہنچائیگی جس سے ہر ایک ضلع کی بابت
(الف) وہ اصلی مجموعی رقم ظاہر ہو جو صیغہ تعمیرات سرکاری نے سنہ ۱۹۰۹—۱۰ع اور سنہ ۱۹۱۵—۱۶
ہر دو سالون مین پختہ سڑکون پر واقعی صرف کی ہو اور نیز جس سے ایسی سڑکون کی کل لمبائی ظاہر ہو جنکی
انہین سالون مین محکمہ مذکور نے غور و پرداخت کی ہو۔

وہ رقم جو صیغہ تعمیرات سرکاری اور ڈسٹرکٹ بورڈون نے پکی سڑکوں پر صرف کی۔

(ب) وہ اصلی مجموعی رقم ظاہر ہو جو ڈسٹرکٹ بورڈون نے سنہ ۱۹۱۵—۱۶ع مین پکی سڑکون
صرف کی ہو اور نیز جس سے ایسی سڑکون کی کل لمبائی ظاہر ہو جنکی سال مذکور مین اون کے بورڈون
غور و پرداخت کی ہو۔

(ج) وہ شرح ظاہر ہو جو پکی غور و پرداخت فی میل کی بابت گورنمنٹ نے جدید سکیم کی رو
مقررہ مجتمع عطیات کا اندازہ لگانے مین مقرر کی ہے۔

آنریبل مسٹر فیگن نے مسٹر ایکمین کی جگہہ جواب دیا—

(الف) اسبارہ مین جو اطلاع قابل استفادہ ہے وہ صیغہ تعمیرات سرکاری شعبہ عمارات و سڑکات
کی رپورٹ نظم و نسق کے بابت سنہ ۱۹۰۹—۱۰ع صفحات ۵ و ۱۴ لغایت ۲۰ پر درج
ہے ہمچو قسم رپورٹ نظم و نسق بابت سنہ ۱۹۱۵—۱۶ع کے صفحات ۱۳ اور
لغایت ۲۱ درج ہے۔

"(ب) اسبارہ مین جو اطلاع قابل استفادہ ہے وہ کار گذاری ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب
رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۵—۱۶ع کے نقشہ نمبر ۳ کے صفحہ ۵ پر درج ہے۔

"رپورٹ ہائے مذکور کی نقول غالباً پہلے ہی سے آنریبل ممبرون کے پاس موجود ہین تاہم برا
سہولیت ملاحظہ وہ میز پر رکھہ دی گئی ہین۔

"(ج) اطلاع مطلوبہ اوس نقشہ مین درج ہے جو میز پر رکھا گیا ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سونداس نے سوال کیا—

مجتمع عطیات کی جدید سکیم کے خلاف ڈسٹرکٹ بورڈون کے اعتراضات—

۱۲— " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی کہ کن ڈسٹرکٹ بورڈون نے اس جدید سکیم کے خلاف اعتراض کئے ہین۔ براہ شفقت ان اعتراضات کی نوعیت اور وہ طریقہ بیان کیا جائے جس سے ان کا تصفیہ کیا جانا تجویز کیا گیا ہے۔

آنریبل مسٹر ۔ سمتھ نے جواب دیا—

" تا حال گورنمنٹ کو مجتمع عطیات کی جدید سکیم کے خلاف کسی ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے کوئی اعتراضات موصول نہین ہوئے۔ گورنمنٹ کے پاس جو اطلاع موجود ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے ڈسٹرکٹ بورڈ اس امر کو محسوس کرتے ہین کہ گورنمنٹ نے اون کے ساتھہ سلوک کرنے مین بہت بڑی بلکہ غیر متوقعہ فیاضی سے کام لیا ہے۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا—

ڈسٹرکٹ بورڈون کے خرچ کے لئے مجتمع مقررہ عطیات کی جگہہ معاملات صوبہ کے ایک خاص حصہ کا عطا کرنا۔

۱۳ " اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مختلف مدات مین ڈسٹرکٹ بورڈون کے اخراجات روز بروز بڑھ رہے ہین حالانکہ وہ مجتمع عطیات معاملات صوبہ مین سے اونہین دئے جاتے ہین مقررہ ہین کیا گورنمنٹ از راہ شفقت بیان کریگی کہ آیا روز افزون اخراجات کے لئے متزاید آمدنی بہم پہنچانے کی غرض سے مجتمع مقررہ عطیات کی جگہہ معاملات صوبہ کی بعض روز افزون مدات کا ایک خاص حصہ عطا کرنے کی تجویز زیر غور ہے (جیسا کہ سنہ ۱۸۸۲ ع مین امپیریل گورنمنٹ نے پراونشل گورنمنٹون کی صورت مین کیا تھا)۔

آنریبل مسٹر ایمرسن نے جواب دیا—

" جواب نفی مین ہے آنریبل ممبر کے سوال مین یہہ غلط طور پر فرض کر لیا گیا تھا کہ مجتمع عطیات ہمیشہ کے لئے مقرر کردئے گئے ہین کیونکہ مین نے کونسل ہذا کے گذشتہ اجلاس مین آنریبل ممبر کے متعدد سوالات کے جواب مین بیان کر دیا تھا کہ ہر پانچ سال کے بعد ان عطیات پر نظر ثانی کیا جایا کریگی۔

مین یہہ بھی بیان کئے دیتا ہون کہ موجودہ انتظام کی رو سے ان بورڈون کو مقامی خرچ کے ذریعہ جو اون کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے میعادی بندوبست مالیہ اراضی مین معاملات صوبہ مین اضافہ ہونے سے براہ راست فائدہ پہنچتا ہے مین یہ بھی جتانا چاہتا ہون کہ ان بورڈون اور پراونشل گورنمنٹ کی باہمی حیثیت امپیریل گورنمنٹ اور گورنمنٹ پنجاب کی باہمی حیثیت کے کسی طرح بھی مشابہ نہین ہے۔

سچ تو یہہ ہے کہ بورڈون کا یہہ اپنا فرض ہے کہ وہ اوس روز افزون خرچ کے لئے جس کا آنریبل ممبر ذکر کیا ہے اور اون کامون کے لئے جس کے وہ ذمہ دار ہین مطلوبہ سرمایہ مقامی ٹیکس کے ذریعہ خود بہم پہنچائین اور یہہ ایک ایسا اصول ہے کہ اگر مقامی حکومت خود اختیاری کو واقعی مستحکم بنیادون پر قائم کرنا مقصود ہے تو اوس کو زیادہ ثبات قدم کے ساتھہ رائج کرنا چاہئے۔

(یاد رہے کہ ان جملہ مدات کا خرچ منفعت بخش ہے۔ جو کرایہ لیا جاتا ہے اوس میں ابتدائی لاگت کا سود اور مرمت کا خرچ شامل ہے)۔

(د) اصلاحات شملہ کے متعلقہ تعمیرات صیغہ تعمیرات سرکاری پنجاب کے اهتمام میں نہیں ہیں اسلئے اونکی اطلاع بہم نہیں پہنچائی جاسکتی۔

		روپیہ	روپیہ
(ﮪ)	تعمیرات جیل	۱۱۵۰۰۰	۷۵۰۰۰
(و)	تعمیرات صیغہ مال	۳۲۷۰۰۰	۳۵۰۰۰۰
(ز)	تعمیرات تعلیم	۳۵۸۰۰۰	۳۸۷۰۰۰

(تعمیرات تعلیم کے عطیہ بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع میں وہ ۱۰۰۰۰۰ روپیہ شامل نہیں ہے جو صیغہ خزانہ نے لوکل بورڈوں کو پرائمری مدارس کی عمارات کے لئے براہ راست دیا ہے)۔

(ح) سکریٹری بورڈ حفظان صحت نے اطلاع دی ہے کہ یہہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ امسال ۴ لاکھہ روپیہ کے عطیات امدادی لوکل بورڈوں کو دئے جاوینگے اور اسیقدر رقم آئندہ سال بھی دیجاویگی۔ اون دقتوں کے باعث جو مصالحہ اور مزدوروں کے حاصل کرنے میں پیش آرہی ہیں یہہ غیر اغلب ہے کہ ساری رقم صرف کیجا سکے۔ کوئی ایسی اطلاع دستیاب نہیں ہوسکتی ہے جس سے یہہ ظاہر ہو کہ تعمیرات زیر تکمیل پر اوس وقت تک کیا کچھہ صرف ہوچکا ہے۔ اور یہہ اعداد صرف مقامی جماعتوں سے دریافت کرنے پر حاصل ہوسکتے ہیں۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا۔

۱۱۔ " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ایک ایسا نقشہ بہم پہنچائیگی جس سے ہر ایک ضلع کی بابت

(الف) وہ اصلی مجموعی رقم ظاہر ہو جو صیغہ تعمیرات سرکاری نے سنہ ۱۹۰۹۔۱۰ ع اور سنہ ۱۹۱۵۔۱۶ ع ہر دو سالوں میں پختہ سڑکوں پر واقعی صرف کی ہو اور نیز جس سے ایسی سڑکوں کی کل لمبائی ظاہر ہو جنکی انہیں سالوں میں محکمہ مذکور نے غور و پرداخت کی ہو۔

(ب) وہ اصلی مجموعی رقم ظاہر ہو جو ڈسٹرکٹ بورڈوں نے سنہ ۱۹۱۵۔۱۶ ع میں پکی سڑکوں پر صرف کی ہو اور نیز جس سے ایسی سڑکوں کی کل لمبائی ظاہر ہو جنکی سال مذکور میں اون کے بورڈوں نے غور و پرداخت کی ہو۔

وہ رقم جو صیغہ تعمیرات سرکاری اور ڈسٹرکٹ بورڈوں نے پکی سڑکوں پر صرف کی۔

(ج) وہ شرح ظاہر ہو جو پکی غور و پرداخت فی میل کی بابت گورنمنٹ نے جدید سکیم کی رو سے مقررہ مجتمع عطیات کا اندازہ لگانے میں مقرر کی ہے۔

آنریبل مسٹر فیگن نے مسٹر ایکمین کی جگہہ جواب دیا۔

(الف) اسبارہ میں جو اطلاع قابل استفادہ ہے وہ صیغہ تعمیرات سرکاری شعبہ عمارات و سڑکہا کی رپورٹ نظم و نسق کے بابت سنہ ۱۹۰۹۔۱۰ع صفحات ۵ و ۱۴ لغایت ۲۰ پر درج ہے ہمقسم رپورٹ نظم و نسق بابت سنہ ۱۹۱۵۔۱۶ ع کے صفحات ۱۳ اور ۱۹ لغایت ۲۱ درج ہے۔

" (ب) اسبارہ میں جو اطلاع قابل استفادہ ہے وہ کار گذاری ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۵۔۱۶ ع کے نقشہ نمبر ۳ کے صفحہ ۵ پر درج ہے۔

" رپورٹ ہائے مذکور کی نقول غالباً پہلے ہی سے آنریبل ممبروں کے پاس موجود ہیں تاہم براے سہولیت ملاحظہ وہ میز پر رکھہ دی گئی ہیں۔

" (ج) اطلاع مطلوبہ اوس نقشہ میں درج ہے جو میز پر رکھا گیا ہے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا—

مجلسمع عطیات کی جدید سکیم کے خلاف ڈسٹرکٹ بورڈون کے اعتراضات۔

۱۲— * کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی کہ کن ڈسٹرکٹ بورڈون نے اس جدید سکیم کے خلاف اعتراض کئے ہین۔ براہ شفقت ان اعتراضات کی نوعیت اور وہ طریقہ بیان کیا جائے جس سے ان کا تصفیہ کیا جانا تجویز کیا گیا ہے۔

آنریبل مسٹر مسکن نے جواب دیا—

* تا حال گورنمنٹ کو مجلسمع عطیات کی جدید سکیم کے خلاف کسی ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے کوئی اعتراضات موصول نہین ہوئے۔ گورنمنٹ کے پاس جو اضلاع موجود ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے ڈسٹرکٹ بورڈ اس امر کو محسوس کرتے ہین کہ گورنمنٹ نے اون کے ساتھ سلوک کرنے مین بہت بڑی بلکہ غیر متوقعہ فیاضی سے کام لیا ہے۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا—

ڈسٹرکٹ بورڈون کے خرچ کے لئے مجلسمع مقررہ عطیات کی جگہہ محاصلات صوبہ کے ایک خاص حصہ کا عطا کرنا۔

۱۳ * اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مختلف مدات مین ڈسٹرکٹ بورڈون کے اخراجات روز بروز بڑہ رہے ہین حالانکہ وہ مجلسمع عطیات محاصلات صوبہ مین سے اونہین دئے جاتے ہین مقررہ ہین کیا گورنمنٹ ازراہ شفقت بیان کریگی کہ آیا روز افزون اخراجات کے لئے متزاید آمدنی بہم پہنچانے کی غرض سے مجلسمع مقررہ عطیات کی جگہہ محاصلات صوبہ کی بعض روز افزون مدات کا ایک خاص حصہ عطا کرنے کی تجویز زیر غور ہے (جیسا کہ سنہ ۱۸۸۲ع مین امپیریل گورنمنٹ نے پراونشل گورنمنٹون کی صورت مین کیا تھا)۔

آنریبل مسٹر مسکن جواب دیا—

* جواب نفی مین ہے آنریبل ممبر کے سوال مین یہہ غلط طور پر فرض کر لیا گیا تھا کہ مجلسمع عطیات ہمیشہ کے لئے مقرر کردئے گئے ہین کیونکہ مین نے کونسل ہذا کے گذشتہ اجلاس مین آنریبل ممبر کے متعدد سوالات کے جواب مین بیان کر دیا تھا کہ ہر پانچ سال کے بعد ان عطیات پر نظر ثانی کیا جایا کریگی۔

مین یہہ بھی بیان کئے دیتا ہون کہ موجودہ انتظام کی روسے ان بورڈون کو مقامی شرح کے ذریعہ جو اون کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے میعادی بندوبست مالیہ اراضی مین محاصلات صوبہ مین اضافہ ہونے سے براہ راست فائدہ پہنچتا ہے مین یہ بھی جتانا چاہتا ہون کہ ان بورڈون اور پراونشل گورنمنٹ کی باہمی حیثیت امپیریل گورنمنٹ اور گورنمنٹ پنجاب کی باہمی حیثیت کے کسی طرح بہی مشابہ نہین ہے۔

سچ تو یہہ ہے کہ بورڈون کا یہہ اپنا فرض ہے کہ وہ اوس روز افزون خرچ کے لئے جس کا آنریبل ممبر ذکر کیا ہے اور اون کامون کے لئے جس کے وہ ذمہ دار ہین مطلوبہ سرمایہ مقامی ٹیکس کے ذریعہ خود بہم پہنچائین اور یہہ ایک ایسا اصول ہے کہ اگر مقامی حکومت خود مختاری کو واقعی مستحکم بنیادون پر قائم کرنا مقصود ہے تو اوس کو زیادہ ثبات قدم کے ساتھہ رائج کرنا چاہئے۔

آنریبل رائے بہادر رمسوندداس نے سوال کیا۔

۱۴—(الف) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ایک ایسا نقشہ بہم پہنچائیگی جس میں صوبہ کے محکمہ جسٹریشن کے ایسے سب رجسٹراروں کی فہرست درج ہو جن کی عمر اب ۵۵ یا ۶۰ سال کی ہو چکی ہے۔

ایسے سب رجسٹرار جنکی عمر ۵۵ یا ۶۰ سال کی ہو جائے قواعد پنشن متعلقہ ضابطہ مجریہ قواعد ملازمت سول کا اطلاق۔

*(ب) کیا گورنمنٹ براہ شفقت بیان کریگی کہ آیا سلطنت کے ان عہدہ داروں پر قواعد ملازمت سول متعلقہ پنشن اطلاق پذیر نہیں ہوتے۔

آنریبل مسٹر کوبک نے جوابدیا

(الف) * فہرستیں جن میں مطلوبہ اطلاع (جہاں تک کہ وہ بہم پہنچ سکی ہے) درج ہے میز پر رکھی گئی ہیں جن ۲۵ سب رجسٹراروں کے نام فہرست ہائے مذکور میں شامل نہیں کئے گئے اون کی تاریخ پیدائش کے متعلق کوئی کاغذات موجود نہیں ہیں مگر تحقیقات کی جا رہی ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل اقسام کے سب رجسٹراروں کو ایک دوسرے سے میز کیا گیا ہے—

(اول) وہ سب رجسٹرار محکمہ جو سرکاری ملازم ہوئے ہیں—اور

(دوم) وہ آنریری سب رجسٹرار اور سب رجسٹرار محکمہ جو پنشن یافتہ اصحاب ہیں اور سرکاری ملازم نہیں ہوئے اول الذکر ۵۵ برس کی عمر میں پنشن دے دی جاتی ہے مگر کام کے قابل ہونے کی صورت میں اون کی ملازمت میں ۶۵ سال کی عمر تک توسیع کی جاتی ہے مؤخر الذکر جو اکثر ۵۵ سال کی عمر کے بعد مقرر کئے جاتے ہیں عام طور پر ۶۵ برس کی عمر تک اپنی اسامیوں پر فائز رہتے ہیں۔

* مکمل اطلاع دستور العمل رجسٹری پنجاب کی طبع سنہ ۱۹۱۰ ء کے صفحات ۴۷ و ۴۸ پر درج ہے۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے خان بہادر خواجہ یوسف شاہ کی طرف سے سوال کیا—

رشوت ستانی کے استیصال کی تدابیر

۱۵—کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اون تدابیر کے علاوہ جو اوس نے سرکاری ملازمین کی رشوت ستانی اور بدیانتی کے استیصال کے لئے اختیار کی ہیں مندرجہ ذیل تجاویز بھی اختیار کرنے کی ملاحظت پر غور فرمائیگی۔

(الف) کہ سرکاری ملازمت کے ہر شعبہ میں بالخصوص پراونشل سول اور پراونشل پولیس (صوبہ کی ملازمت سول اور ملازمت پولیس) ادنیٰ سے اعلیٰ ترین درجہ تک ہر ایک درجہ ترقی کا انحصار ہمیشہ ہر ملازم کی شہرت دربارہ ایمانداری پر منحصر ہونی چاہئے۔

* دیکھو ضمیمہ ب و ج

(ب) که خاص ترقیان دینے کا طریق جو اب صرف ۴۰۰ روپیه کے درجه سے ۵۰۰ روپیه کے درجه پر ترقی تک محدود هے پراونشل سروس کے جمله درجوں کی ترقی پر حاوی کر دیا جائے۔

(ج) که کسی افسر کی درجه اعلے پر ترقی کا انحصار تمام و کمال طور پر اوس کی عمدگی اور ایمانداری کے ساتھ کام کرنے پر هونا چاهئے اور فهرست مین اوس کے نام کے اعلے یا ادنے درجه پر هونیکا کوئی لحاظ نهین کرنا چاهئے۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

" صوبه کی ملازمت سول کے متعلق گورنمنٹ قدامت ملازمت کا لحاظ کئے بغیر اعلے درجون پر ترقی دینے کا حق اپنے لئے محفوظ رکھتی هے اور امر واقعه یهه هے که جس عهده دار کی نیکنامی پر کوئی دهبا هو اوسکو ترقی سے محروم کر دیا جاتا هے صوبه کی ملازمت پولیس مین بهی عملی طور پر اس پر عمل کیا جاتا هے۔

" مجهے معلوم هوا هے که آنریبل ممبر کے سوال کے دوسرے حصه سے اس تجویز کا پیش کرنا مقصود هے که ملازمت صوبه کے جمله شعبون کی عام ترقیان بذریعه انتخاب عمل مین آئین تا که ایسے عهده دارون ... کے لئے بدنام هون اعلے درجون مین ترقی نه پا سکین یهه تجویز اس موجوده قاعده پر مبنی هے که ... کی ملازمت سول مین درجه پنجم سے درجه چهارم میں ترقی بذریعه انتخاب عمل مین آیا کرے یهه ... زیر بحث معامله کے بالکل منطبق نهین هے کیونکه جن امور کو مد نظر رکهه کر درجه چهارم مین ... دی جاتی هے اون مین قابلیت اور کیرکٹر (چال چلن) دونو شامل هون مگر گورنمنٹ فی الحقیقت ... عهده دارون کی نیکنامی کو ملحوظ خاطر رکهتی هے جنکے حقوق پر غور کی جاتی هو جو کچهه مین بیان ... چکا هون اوس سے آنریبل ممبر کو معلوم هو گیا هوگا که کسی عهده دار کی نیکنامی یا بدنامی ارسکی ... کی ترقی درجه پر کس حد تک موثر هوتی هے۔

" اب قابلیت کو لیجئے گورنمنٹ کو هر وقت یهه اختیار حاصل هے که وه کسی شخص کو اوسکے ... کے خراب هونے کیوجه سے ترقی نه دے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر کی رائے مین ملازمت ... کے ادنے درجون مین اسی امر کی سب سے زیاده ضرورت هے ان افسرون کی ملازمت نے ... خالی سالون مین انتخاب کے سخت طریقه کو رائج کرنے سے جو نقصان اونهین پهنچیگا وه ... من الشمس هے بعض کو به نسبت دوسرون کے ترقی کا موقع جلدی مل جاتا هے او ممکن هے که ... درجے کے افسرون نے جنهون نے امتیاز خاص حاصل کیا هو ترقی کیلئے منتخب کرنے سے ایسے اشخاص ... حق تلفی هو جو ویسی هی قابلیتی رکهتے هون لیکن اونهین ایسا امتیاز حاصل کرنے کے موقع نه ملے ... کسی دوسرے افسر کی حق تلفی کئے بغیر کسی افسر کو ترقی کیلئے منتخب کرنا صرف اوسی ... مین ممکن هو سکتا هے جبکه تمام عهده دار اپنی ملازمت مین ایک ایسی منزل پر پهنچ چکے هون ... یهه بات واجب طور پر فرض کی جا سکے که اونهین اپنی قابلیتین دکهانے کے کافی مواقع مل ... ابتدائی درجون مین ترقی بذریعه انتخاب قابلیت کی بجائے اکثر قسمت کا معامله هو جائیگا ... اگر یهه بات عام طور پر پهیل گئی تو ملازمت ملک کو اس سے نقصان پهنچیگا اور بڑے بڑے ... نوجوان بدین خوف سرکاری نوکری سے روگردانی کرنے لگ جائینگے که ممکن هے که پیشتر اسکے که ... اپنے جوهر دکهانے کا کوئی موقع ملے وه بغیر کسی اپنے قصور کے ترقی کرنے سے محروم کر ... دئے جائینگے۔

آنریبل خانصاحب مرزا محمد اکرام الله خان نے سوال کیا۔

نقصان جو ناله ایک میں رکاوٹ پیدا کرنے سے هوا هے۔

۱۹۔ کونسل هذا کے گذشته اجلاس منعقده ۲ نومبر سنه ۱۹۱۷ ع مین مجوزہ سوال نمبر ۲ (ب) کے ... مین مسٹر ایکمین نے فرمایا تها که گورنمنٹ کو علم نهین هے که روکاوٹ سے وه اثر هوا هے جو که سوال مین ... کیا گیا هے کیا گورنمنٹ براہ مهربانی بیان فرمائیگی که اونهون نے اوس کے بعد کوئی تحقیقات کی هے او ... بالعموم امر هے که جب سے یهه نهرین تعمیر هوئی هین هر سال ناله ایک کے پانی سے رقبه مذکوره مین ... آتی هے اور نقصانات هوتے هین؟"۔

آنریبل مسٹر فیگن نے آنریبل مسٹر ایکمن کی طرف سے جواب دیا—

"۲۵-اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ع کو جو رپورٹ پیش کی گئی تھی اوس سے پہلے مکمل تحقیقات کر لی گئی تھی اور اس میں سوال نمبر ۳ (ب) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ بہت سے مکان گر گئے لیکن یہہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا ورنہ ہی کہا تھا کہ یہہ نقصان اوس پل کی وجہ سے ہوا جو تعمیرات انہار کی وجہ سے رک گیا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اگر پل نہ بھی ہوتی تو بھی بہت سے مکان گر جاتے۔

"یہہ امر واقع نہیں ہے کہ تعمیر انہار مذکور کے وقت سے ہر سال اوس رقبہ میں جسکی بابت شکایت کی گئی ہے نالہ ایک کے پانی میں روکاوٹ پیدا کرنے کے باعث طغیانی آتی ہے اور نقصان ہوتا ہے۔

گیکو ڈسٹری بیوٹری-یعنی نہر زیر بحث جو صرف ایک ایسی نہر ہے جس سے روکاوٹ پیدا ہونی ممکن ہوسکتی ہے سنہ ۱۹۱۳ع میں تعمیر کی گئی تھی-سنہ ۱۹۱۳ع سنہ ۱۹۱۴ع اور سنہ ۱۹۱۵ع میں نالہ ایک سے کوئی طغیانی کا پانی ڈسٹری بیوٹری مذکور تک نہیں پہونچا سنہ ۱۹۱۶ع میں مقامی فصلوں کو کچھ نقصان پہونچا اور اوس کا پورا معاوضہ بقدر ۶۸۱ روپیہ کے دیا گیا تھا سنہ ۱۹۱۳ع سے پہلے کسی طغیانی کا ذکر نہیں ہے لیکن نظام آباد کے باشندگان کہتے ہیں نہ اون کے رہائشی مکانات پر زیادہ اثر برسات والے سالوں میں طغیانی کا اثر ہوا کرتا تھا"۔

آنریبل خانصاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا—

قانون گویان کی تنخواہ

۱۷—"کیا گورنمنٹ از راہ عنایت کونسل کی میز پر وہ نقشہ رکھیگی جس کے پیش کرانیکا کونسل ہذا کے گذشتہ اجلاس میں میرے سوال نمبر ۳ (د) کے جواب میں وعدہ کیا گیا تھا"۔

آنریبل مسٹر فیگن نے جواب دیا—

"بعض اعداد جو نقشہ کی تکمیل کے لئے درکار ہیں ابتک موصول نہیں ہوئے یہہ امید کی جاتی ہے کہ مکمل نقشہ کونسل ہذا کے آئندہ اجلاس میں میز پر رکھا جائیگا"۔

آنریبل خانصاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا—

وزیرآباد میں بعض جگہوں کی مضر صحت حالت

۱۸—"بحوالہ سوال نمبر ۲ جو میں نے گذشتہ اجلاس میں کیا تھا کیا گورنمنٹ از راہ عنایت صاحب ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ سے وہ مثل منگوائیگی جو وزیرآباد میں بعض جگہوں کے مضر صحت حالت میں ہونیکے متعلق ہے اور بیان فرمائیگی کہ

"(الف) آیا یہہ امر واقع ہے کہ میونسپل کمیٹی وزیرآباد کی کارروائیاں گورنمنٹ اور اوس کے افسروںکی منظوری کے تابع ہوتی ہیں"۔

"(ب) یہہ سوال اب میونسپل کمیٹی اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے زیر غور لایا گیا تھا۔

"(ج) کتنے سال تک حفظان صحت کی اصلاح کا یہہ سوال تجویز غور رہا"۔

"(د) کیا اب صورت حال مذکور کی پنجاب گورنمنٹ کو اطلاع دی گئی ہے اور کیا اوس پر کوئی کارروائی کی گئی ہے"۔

آنریبل مسٹر مسکن نے جواب دیا—

"(الف) گورنمنٹ اور اسکے افسران میونسپل کمیٹی وزیرآباد پر نگرانی کے وہ اختیارات استعمال کرتے ہیں جو اونکو زیر میونسپل ایکٹ سنہ ۱۹۱۱ع (بذریعہ دفعات ۲۴ و ۱۹ و ۳۵ و ۷۱ و ۲۳۱-۲۳۴ اور ۲۳۸) تفویض کئے گئے ہیں۔

"(ب) گورنمنٹ کوئی وجہ نہیں دیکھتی کہ وہ مثل طلب کرے یا ایک مقامی حفظان صحت کا معاملہ میونسپل کمیٹی یا مقامی افسروں کے ہاتھ سے لے لیوے جن کو یہہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر میونسپل کمیٹی انتظام کرنے سے قاصر رہے تو وہ اپنے قانونی اختیارات استعمال کرلیں ہاں اگر گورنمنٹ سے کسی ایسے معاملہ کے لئے درخواست کی جائے جس میں اوس کی دخل اندازی درکار ہو تو اوس پر باضابطہ غور کی جائیگی۔

"(ج) کا جواب (ب) میں دیدیا گیا ہے پر اونشل گورنمنٹ کسی مقامی حفظان صحت کے معاملہ متعلق ابتدائی کارروائی عمل میں نہیں لا سکتی۔

"(د) گورنمنٹ کو کسی ایسے میموریل کا علم نہیں ہے اگر اس قسم کا کوئی میموریل یا درخواست موصول ہوگی تو وہ حکام مقامی کے پاس برائے تصفیہ بھیجدی جائیگی"۔

آنریبل خانصاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا—

نقشہ جات زیر ایکٹ انکم ٹیکس سنہ ۱۹۱۷ع کی بابت مواخذہ۔

۱۹—"(الف) بحوالہ سوال نمبر ۸ جو میں نے کونسل ہذا کے گذشتہ اجلاس میں کیا تھا کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ آیا دوسرے اضلاع سے بھی اطلاع موصول ہوگئی ہے اور اگر ہوگئی ہے تو اس سال ہر ایک ضلع میں کتنے مقدمات زیر ایکٹ انکم ٹیکس دائر کئے گئے ہیں اور خاص کر ضلع گوجرانوالہ میں کتنے ؟۔

"(ب) کتنے اشخاص کو جن پر انکم ٹیکس کے بارہ میں زیر دفعہ ۱۷۷ مجموعہ تعزیرات ہند مقدمہ چلایا گیا تھا بری کردیا گیا ہے ؟"۔

آنریبل مسٹر میینارڈ نے جواب دیا—

"تمام اضلاع سے جواب موصول ہوچکے ہیں—کل ۶۲ مقدمات چلائے گئے ۲۴ زیر دفعہ ۱۷۷ مجموعۂ تعزیرات ہند اور ۳۸ زیر دفعہ ۳۴- ایکٹ انکم ٹیکس ان میں سے ۴۵ گوجرانوالہ میں تھے- یعنی ۲۲ زیر دفعہ ۱۷۷ مجموعہ تعزیرات ہند اور ۲۳ زیر دفعہ ۳۴ ایکٹ انکم ٹیکس"۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا—

بہم رسانی کوئلہ کا انصرام۔

۲۰—"(الف) کونسل کے گذشتہ اجلاس میں میرے سوال نمبر ۱۰ کے حوالہ سے کیا گورنمنٹ کو اوس اطلاع کا علم ہے جو صاحب کول کنٹرولر نے ۵ نومبر سنہ ۱۹۱۷ع کو جاری کیا کہ پنجاب کے کوئلہ استعمال کرنے والوں کے مطالبات پر پنجاب کا چیمبر آف کامرس دہلی بدستور تصدیق کیا کریگا ؟۔

"(ب) کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان فرمائیگی کہ پنجاب کا چیمبر آف کامرس کس قانون کی رو سے ہر ایک مطالبہ کیلئے ۱۰ روپیہ وصول کرتا ہے ؟۔

"(ج) پنجاب کی مختلف صنعتوں کے فائدہ کے لحاظ سے کیا گورنمنٹ صاحب کنٹرولر کے پاس سفارش کریگی کہ پنجاب کے لئے تصدیق کنندہ حاکم لاہور میں یا صوبہ کے اندر کسی اور مرکزی مقام میں مقرر کرنا چاہئے"۔

آنریبل مسٹر ٹونزینڈ نے جواب دیا—

"(الف) سوال کے پہلے حصہ کا جواب اثبات میں ہے۔

"(ب) مذکورہ بالا رقم چیمبر کو اوس بھاری تکلیف کا معاوضہ دینے کے واسطے لی جاتی ہے جو پنجاب کے استعمال کرنے والوں کے بھیجے ہوئے مطالبات کی تصدیق کرنے میں اٹھاتا ہے اسکو کوئلے کی قیمت کا ایک حصہ خیال کرنا چاہئے۔

"(ج) گورنمنٹ اوس تجویز پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار نہیں ہے جو آنریبل ممبر نے پیش کی ہے صاحب ڈائرکٹر صنعت و حرفت نے حال میں اسبارہ میں دہلی میں جو تحقیقات کی ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چیمبر مذکور ایسے مطالبات پر جو اس کے پاس بھیجے جاتے ہیں کارروائی کرنے میں ہر ممکن عجلت سے کام لے رہا ہے اور کہ ایک مفصل شکایت جو صاحب موصوف کو چیمبر کے کسی مطالبہ کی تصدیق میں دیر کرنے کے بارہ میں موصول ہوئی تھی تحقیقات پر بے بنیاد ثابت ہوئی توقف کی جو شکایت کی گئی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ استعمال کنندگان جو مطالبات بھیجتے ہیں اونکی تفصیل ٹھیک نہیں ہوتی یہہ باور

کیا جاسکتا ہے کہ بہت سے استعمال کنندگان جو کوئلہ کے لئے چیمبر کو درخواستیں بھیجتے ہیں اس قسم کے بیان خاصکر اپنے کوئلہ کے موجودہ ذخیرہ اور سالانہ مصرف کے متعلق ارسال کرتے ہیں جو درست نہیں ہوتے اسلئے جہاں ایسے حالات ہوں وہاں قدرتی طور پر چیمبر آف کامرس کو مطالبات کی تصدیق میں زیادہ دیر لگے گی بہ نسبت اس کے کہ صورت حالت اس کے برخلاف ہو"۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا—

۲۱—"کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے بیان فرمائیگی کہ جنگ کے ابتداء سے اون ہندوستانی سپاہیوں اور افسروں کے وارثوں کو جو میدان میں کام آئے یا جو آئندہ کام کرنے کے ناقابل ہوگئے ہیں کیا امداد (اگر کوئی) دی گئی ہے؟"۔

ہندوستانی سپاہیوں اور افسروں کے وارثوں کی مالی امداد۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

" اون ہندوستانی افسروں اور سپاہیوں کے وارثوں کی جو میدان میں کام آئے امداد کا کام ایسی کمیٹیوں کے سپرد کیا گیا ہے جو حسب الحکم جناب کمانڈر انچیف بہادر ہر ایک بریگیڈ کے رقبہ کے لئے مقرر کی گئی ہیں اور جہاں کہیں ضرورت ہوتی ہے یہہ کمیٹیاں کام آئے ہوئے اشخاص کے وارثان کے صحیح حالات کی تصدیق کیلئے ڈپٹی کمشنر اور ضلع کی مقامی کمیٹیوں سے مشورہ کرتی ہیں۔

" مارچ سنہ ۱۹۱۷ع میں جائنٹ آنریری سیکریٹری امپیریل ریلیف فنڈ نے لوکل گورنمنٹ کو اطلاع دی کہ پنشنیں ادا کرنے کے وقت تک گذارہ چلانے کے لئے ہر ایسے ہندوستانی سپاہی کے وارثان کو ۵۰ روپئے اور ہر ایسے ہندوستانی افسر کے وارثان کو ۱۰۰ روپئے دئے جاتے ہیں جو میدان جنگ میں مارے گئے ہوں یا فوت ہوگئے ہوں پنجاب گورنمنٹ کو اوس رقم کا علم نہیں ہے جو امداد کے طور پر تقسیم کی گئی ہے تمام ہندوستانی افسروں اور سپاہیوں کو جو میدان جنگ میں ناکارہ ہوگئے ہیں سرکاری طرف سے پنشنیں ملتی ہیں اون اشخاص کے وارثان کو بھی جو میدان میں کام آئے ہیں سرکار سے پنشنیں ملتی ہیں"۔

آنریبل پنڈت جواہر لال بھارگو نے سوال کیا—

۲۲—" (الف) کیا گورنمنٹ کی توجہ ایک مضمون بعنوان "ایزاد شدہ نرخ اور سرکاری ملازم" کی طرف دلائی گئی ہے جو ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۱۷ع کے اخبار ٹریبیون کے صفحہ اول پر شائع ہوا ہے؟۔

۵۰ روپیہ سے کم تنخواہ پانے والے اشخاص کو عطاء مواجب گرانی غلہ۔

" (ب) اوس سخت تکلیف کو مد نظر رکھکر جو سرکاری ملازم لوازمات زندگی کے ایزاد شدہ اور روز افزوں نرخوں سے اٹھا رہے ہیں کیا گورنمنٹ ایسے اشخاص کو ۵۰ روپیہ سے کم تنخواہ پاتے ہیں مواجب گرانی غلہ کے عطا کرنے کی معقولیت پر غور فرمائیگی؟"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

" (الف) جواب اثبات میں ہے۔

" (ب) جیسا کہ آنریبل ممبر کو شاید اب معلوم ہو گیا ہے گورنمنٹ نے یکم نومبر سنہ ۱۹۱۷ع سے حسب معمول مواجب گرانی غلہ کی منظوری دے دی ہے یہہ رعایت اون اشخاص کے لئے نہیں ہے جو ۳۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ تنخواہ پاتے ہیں۔ ایسے اشخاص کو مواجب گرانی غلہ دینے کی منظوری کا اختیار لوکل گورنمنٹ کو نہیں ہے"۔

آنریبل پنڈت جواہر لال بھارگو نے سوال کیا—

۲۳—" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان فرمائیگی۔

معلمین کی تنخواہ کی ... اور ... ۱۷۵۰۰ روپیہ کے امپیریل ... کا ... صرف۔

(الف) کہ آیا امپیریل محاصل سے جو ۱۷۵۰۰۰ روپیہ کا عطیہ معلمین کی تنخواہوں کی اصلاح اور تعلیم کیلئے دیا گیا ہے اوس میں سے کوئی رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ب) اگر ایسا ہے تو اوس میں سے کسقدر معلمین کی تنخواہوں کی اصلاح کیلئے اور کسقدر اونکی تعلیم کیلئے صرف کی گئی ہے۔

(ج) بقایا کو کسطرح صرف کرنیکی تجویز کی گئی ہے"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

" (الف) ۴۰۰۰۰ روپیہ کی ایک رقم نارمل سکولوں کی عمارتوں کیلئے صیغہ تعمیرات سرکاری کے پاس منتقل کردی گئی ہے۔

" (ب) موجودہ سال کا سارا عطیہ معلمین کی تعلیم کے لئے عمارات پر صرف کیا جا رہا ہے۔

" (ج) آئندہ سال اس کو مندرجہ ذیل کاموں پر صرف کرنے کی تجویز کی گئی ہے :—

(اول) کالج کے عملہ میں اضافہ کرنا جسمیں اورینٹل ٹیچروں کی تعلیم کیلئے بھی جماعتوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

(دوم) لاہور کے باہر مختلف مرکزوں میں چار زنانہ نارمل سکولوں کا کھولنا۔

(سوم) خاص عطیات کے ذریعہ پراویڈنٹ فنڈوں کے قائم کرنے میں امداد دینا۔

(چہارم) ماتحت ملازمت تعلیم کی سکور تنظیم۔

پہلے دو کاموں کے متعلق مکمل تجاویز گورنمنٹ کے زیر غور ہیں۔اور تیسری آئندہ مالی سال سے پہلے پہلے مکمل ہو جائیگی۔

" چوتھی تجویز کسی حدتک گورنمنٹ ہند کے فیصلہ کے تابع ہے جہانتک کہ اوسکا ملازمت تعلیم صوبہ سے تعلق ہے۔ اور اسلئے گورنمنٹ مذکور کا فیصلہ معلوم ہونیتک اوسکے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی"۔

آنریبل پنڈت جواہر لال بھارگو نے سوال کیا—

ممالک غیر کی اور دیسی شرابوں کی تہوک و خوردہ فروشی کی قیمتیں۔

۲۳—" اوس جواب کے حوالہ سے جو کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۱۷ع میں میرے اوس سوال پر دیا گیا تہا جو پنجاب میں استعمال ہونیوالی ممالک غیر کی اور دیسی شرابوں کی قیمتوں کے بارہ میں تہا کیا گورنمنٹ ہر دو قیمت ہائے تہوک و خوردہ فروشی شراب ممالک غیر (بشمول محصول آبکاری) و شراب دیسی (بشمول محصول بہٹا) کے متعلق گذشتہ پانچ سالوں کی بابت ضلعوار نقشہ میز پر رکہینگی ؟"

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا—

" جہانتک کہ دیسی شراب کا تعلق ہے تمام مطلوبہ امور نقشہ صوبہ منسلکہ رپورٹ آبکاری صوبہ کے خانہ جات العلامت ۶ میں پائے جائینگے۔گذشتہ پانچ سالوں کی بابت آبکاری کی رپورٹیں جنمیں یہ نقشہ موجود ہے میز پر رکھی جاتی ہیں

" جہانتک ممالک غیر کی شراب کا تعلق ہے وہاں سکہ اور قسم کے مطابق بہت بڑے فرق ہیں اگر آنریبل ممبر اس امر کی توضیح کر دیویگے کہ آیا اونکی مراد (۱) در آمد شدہ شراب سے ہے یا (۲) ایسی شرابوں سے مراد ہیں جو ہندوستان میں بنائی جاتی ہیں لیکن اونکی قسم بندی اور اونپر محصول ممالک غیر کی شراب کی طرح لگایا جاتا ہے کیونکہ وہ ممالک غیر کے نمونہ پر بنائی جاتی ہیں۔اور نیز یہہ بہی کہ آیا جس قسم شراب کا اونہوں نے حوالہ دیا ہے وہ عام بازاری لائیسنسوں کے بموجب فروخت ہونیوالی ہے اور اسلئے اوسکا دیسی شرابوں کے ساتھ مقابلہ ہو جانیکا احتمال ہے تو اونکی خواہش پوری کرنیکی کوشش کی جائیگی۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا—

نقشہ جس سے زیر ایکٹ دیوالہ سزایابون کی تعداد ظاہر ہو۔

۲۵—" کیا آنریبل گورنمنٹ براہ مہربانی گذشتہ پانچ سالون کے دوران میں صوبہ کے ہر ایک ضلع کے ایسے مقدمات کی تعداد بیان کریگی جن میں دیوالیون کو ایکٹ دیوالہ صوبہ نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۰۷ ع کی دفعہ ۴۳ (۲) کی رو سے سزا ہوئی"؟

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

" نقشہ مطلوبہ میز پر رکھا گیا ہے "

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا—

نقشہ جس سے ڈگری کی وصولی ظاہر ہو۔

۲۶—" کیا گورنمنٹ از راہ شفقت میز پر ایک ایسا نقشہ رکھیگی جس سے گذشتہ ۱۲ سالون کی بابت—

" (الف) ایسے زرڈگری کی مقدار جس کے لئے درخواستیں بغرض اجرائے ڈگری گذرین ظاہر ہوتی ہوں—

" (ب) وہ رقم ظاہر ہوتی ہو جو اس قسم کی درخواستوں کے گذارنے سے وصول ہوئی؟"—

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

" آنریبل ممبر کو مطلوبہ اطلاع نقشہ نمبر ۶ سے ملیگی جو نظام و نسق دیوانی کی سالانہ رپورٹ کے ساتھہ ملحق ہے۔

آنریبل مسٹر تھامسن نے جواب دیا—

" سوال نمبر ۱۱۷ کے متعلق جو آنریبل چودھری لال چند نے کونسل وضع الآئین وقوانین کے اجلاس منعقدہ ۹ نومبر سنہ ۱۹۱۷ ع میں کیا تھا اور میرے اوس درمیانی جواب کے متعلق اون سکھوں کی تعداد کے بارہ میں تھا جو پنجاب گورنمنٹ کے ماتحت ایسے عہدون پر کام کر رہے ہیں جنکی تنخواہ ۱۵۰ روپیہ یا اس سے زیادہ ہے میں اب آنریبل ممبر کی اطلاع کیلئے یہہ بیان کرتا ہوں کہ صاحبان کمشنر و اعلے افسران محکمہ جات کی طرف سے موصولہ اطلاع سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ کل ۴۷ جاٹ سکھہ اور ۱۱۵ غیر جاٹ سکھہ یا کل ۱۶۲ سکھہ ہیں جو صوبہ کے مختلف محکمہ جات میں ملازم ہیں"

[باقی آئندہ]

۲۰۳۸ سی ایس — ۵۵۰ — ۱۱-۱-۱۹۱۸ — سیکرٹریٹ پریس

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸٦۵

ضمیمہ گزٹ پنجاب

غیر معمولي

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ھوا

لاھور — یوم شنبہ — ۱۲ جنوري سنہ ۱۹۱۸ ع

پانچوان حصہ

ایکٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل جو معلے القاب واگسرائے و گورنر جنرل بہادر کي پیشگاہ سے منظور ھوا۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جناب ممدوح کي پیشگاہ سے بتاریخ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع اور معلے القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کي پیشگاہ سے بتاریخ ۵ جنوري سنہ ۱۹۱۸ ع منظور ھوا اور وہ بذریعہ تحریر ھذا مشتہر کیا جاتا ھے :—

۲۱۳۵ پي سي جي۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ ع

ایکٹ بغرض اس امر کے کہ عرصہ جنگ کے دوران مین شملہ مین مکانون کے کرایہ اور اون مین رھائش رکھنے کا انصرام کیا جائے۔

ھرگاہ یہ قرین مصلحت ھے کہ عرصہ جنگ کے دوران مین شملہ مین مکانون کے کرایہ اور اون مین

رہائش رکہا کا انصرام کیا جائے لہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

نام۔

۱۔ (اول) ایکٹ ہذا ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

نفاذ اور میعاد۔

(دوم) یہ فی الفور نافذ ہوگا اور دوران جنگ اور اوس تقویمی سال کے اندر نافذالعمل رہیگا جو صلح کے بعد کی پہلی جنوری سے شروع ہو۔

۲۔ایکٹ ہذا میں اگر کوئی بات مضمون یا سیاق عبارت کے نقیض نہ ہو تو۔

تعریفات۔

۳۔کورم تین ممبروں کا ہوگا اور اختلاف رائے کی صورت میں فیصلہ کثرت رائے پر منحصر ہوگا۔

* مکان * سے مراد ایسا مکان ہے جو رہائش کے قابل ہو اور اوس میں آرائشی اسباب۔ باغیچہ۔ زمین اور جملہ باہر کے مکانات جو مکان مذکور سے متعلق ہوں شامل ہیں۔

* مالک * میں وہ شخص شامل ہے جو مکان کا کرایہ خواہ اپنے لئے خواہ اپنی اور دوسروں کی طرف سے یا بطور کارندہ یا امین وصول کرتا ہو یا وصول کرنے کا مستحق ہو یا جو مکان کے کسی کرایہ دار کو کرایہ پر دینے کی صورت میں اس طرح کرایہ وصول کرتا ہو یا کرنے کا مستحق ہو۔

کمیٹی رہائشی مکانات۔

۳۔شملہ کے لئے فی الفور ایک کمیٹی قائم کی جائیگی جو کمیٹی رہائشی مکانات کے نام سے موسوم ہوگی۔ یہہ پانچ ممبروں پر مشتمل ہوگی جن میں سے دو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اور ایک جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نامزد فرمائینگے اور دو کو مالکان مکانات شملہ اون قواعد کے مطابق مقرر کرینگے جو لوکل گورنمنٹ بنائیگی۔

مکان کا کرایہ بڑھانے کے خلاف قیود۔

۴۔بجز اوس کے جیسا کہ ایکٹ ہذا میں بعد ازیں انتظام کیا گیا ہے میونسپلٹی شملہ کی حدود کے اندر کے کسی مکان کا سالانہ یا ماہوار کرایہ اوس سالانہ یا ماہوار کرایہ سے زائد نہیں ہوگا جو مکان مذکور کے لئے تقویمی سال سنہ ۱۹۱۷ع کی بابت واجب الادا ہو اور اوس سے زائد کرایہ کی ادائیگی کا ہر ایک معاہدہ ایسی ایزادی کے متعلق کالعدم ہوگا اور اوس سے یہ متصور ہوگا کہ گویا وہ معاہدہ اوتنی رقم کے کرایہ کی ادائیگی یا اوتنی ہی شرح کے حساب سے ادائیگی کے متعلق ہے جو سنہ ۱۹۱۷ع کے لئے واجب الادا تھی۔

کسی ایسے مکان کی صورت میں جو سنہ ۱۹۱۷ع میں کرایہ پر نہ دیا گیا ہو کرایہ قابل ادا کا فیصلہ کمیٹی رہائشی مکانات کریگی جو ایسا فیصلہ کرتے وقت اون کرایوں کا مناسب لحاظ رکہہ لیگی جو شملہ میں ایسی حیثیت کے مکانوں کے لئے سنہ ۱۹۱۷ع میں ادا کیا گیا ہو۔کسی تنازعہ کی صورت میں کمیٹی رہائشی مکانات اس بات کا بہی فیصلہ کریگی کہ ایکٹ ہذا کی اغراض کیلئے سنہ ۱۹۱۷ع میں کرایہ پر دئے ہوئے مکان کا سنہ ۱۹۱۷ع کیلئے کیا کرایہ متصور ہوگا۔

اصلاح وغیرہ کی وجہ سے کرایہ میں اضافہ۔

۵۔کرایہ میں اضافہ کرنے کی اجازت صرف اوسی صورت میں ہوگی جب سنہ ۱۹۱۷ع کے لئے کرایہ مقرر ہو چکنے کے بعد کوئی ایزادی یا اصلاح یا تبدیلی کسی مالک مکان نے اپنے خرچ پر اوس ضروری مرمت یا ایسی مرمتوں کے علاوہ کی ہو جو عام طور پر شملہ کے مکانوں میں کی جاتی ہیں یہہ اضافہ ایسی ایزادی یا اصلاح یا تبدیلی کی لاگت کی اوس فیصدی سالانہ سے زیادہ نہیں ہوگا اور اوس وقت تک قابل وصول نہیں ہوگا جبتک کہ ایسی ایزادی یا اصلاح یا تبدیلی مکمل نہ ہوچکے۔

کرایہ کے ایسے اضافہ کے متعلق جسکا زیر دفعہ ہذا تقاضا کیا گیا ہو مالک مکان اور کرایہ دار کے کسی باہمی تنازعہ کا فیصلہ کمیٹی رہائشی مکانات کریگی۔

مکانات پر تصرف۔

۶۔ایکٹ ہذا کے دیگر احکام کے تابع کسی ایسے سرکاری یا میونسپل ملازم کی رہائش کے لئے جو شملہ میں اپنے کار منصبی پر مامور ہو ہر ایک مکان واقع شملہ تصرف میں لیا جا سکیگا کسی شک کی صورت میں کمیٹی رہائشی مکانات اس بات کا فیصلہ کریگی کہ آیا کوئی سرکاری یا میونسپل ملازم شملہ میں فرائض منصبی پر مامور ہے۔

تصرف میں لانے کا ضابطہ۔

۷—جب کمیٹی رہائشی مکانات کا اطمینان ہو جائے کہ دفعہ ۶ کی رو سے عاید شدہ ذمہ واری کو کسی سرکاری یا میونسپل ملازم متعینہ کار منصبی شملہ کی طرف سے عمل میں لانا چاہئے تو وہ مجاز ہوگی کہ اوس ضابطہ کے مطابق جو ایکٹ ہذا کی رو سے تجویز کیا گیا ہے اور ایکٹ ہذا کے دیگر احکام کے تابع مالک مکان کو نوٹس کے ذریعہ اس بات کا حکم دے کہ وہ مکان مطلوبہ سرکاری یا میونسپل ملازم مذکور کو کرایہ پر دے دے اور موجودہ قابض کو اگر کوئی ہو حکم دے کہ وہ مکان مذکور کو ایک مہینہ کے اندر خالی کر دے۔

مستثنیات۔

۸—دفعہ ۶ کی رو سے عاید شدہ ذمہ واری کسی ایسے مکان کے متعلق عمل میں نہ لائی جائیگی جو (الف) کسی ایسے سرکاری یا میونسپل ملازم کے قبضہ میں ہو جو شملہ میں کار منصبی پر مامور ہو یا (ب) جس میں مالک مکان رہتا ہو یا (ج) کسی ایسے کرایہ دار کو ذاتی یا اوسکے کنبہ کی رہائش کے لئے کرایہ پر دیا ہوا ہو جس کو مکان مذکور سنہ ۱۹۱۷ع یا ما بعد سینزن (اگر کوئی ہوں) کیلئے کرایہ پر دیا گیا ہو یا (د) جس میں کوئی ایسا شخص سکونت پذیر ہو جسکا کار و بار تجارت یا پیشہ اوسکو شملہ میں رہائش رکھنے پر مجبور کرے یا (ہ) زیادہ تر اسپتال یا بنک یا ہوٹل یا دوکان یا سکول کے طور پر یا اغراض عامہ یا مذہبی کے لئے استعمال کیا جاتا ہو اور سنہ ۱۹۱۷ع کے دوران میں اسی طرح استعمال ہوتا رہا ہو یا (و) جس پر کمیٹی منتظم رہائشی مکانات کی تحریری اجازت سے قبضہ کیا گیا ہو۔

نوٹس کرایہ کی ادائیگی کے متعلق شرائط۔

۹—بجز اوس کے جیسا کہ دفعہ مابعد میں حکم دیا گیا ہے نوٹس محولہ دفعہ ۷ ہر سال ۱۵ فروری کے بعد جاری نہیں کیا جائیگا اور کرایہ جو کسی سرکاری یا میونسپل ملازم کو ادا کرنا ہوگا وہی کرایہ ہوگا جو کل سال کے لئے واجب الادا ہو۔

۱۵ فروری کے بعد کرایہ داروں کی تبدیلی۔

دفعہ ۱۰—اگر کوئی مکان کسی سال ۱۵ فروری تک کرایہ پر نہ دیا گیا ہو یا اگر تاریخ مذکور کے بعد کرایہ داروں میں تبدیلی واقع ہو (یا اگر کرایہ دار کی طرف سے مکان کسی دیگر شخص کو کرایہ پر دے دیا جائے) تو نوٹس محولہ دفعہ ۷ سال مذکور کے دوران میں کسی وقت جاری ہوسکتا ہے اور کرایہ جو کوئی سرکاری یا میونسپل ملازم ادا کریگا یا تو وہ اوس سالانہ کرایہ کی کل رقم یا اوسکا کوئی حصہ جیسا کہ کمیٹی رہائشی مکانات مناسب و معقول خیال کرے ہوگا۔

کرایہ ادا نہ کرنے کی صورت میں کرایہ کی وصولی۔

۱۱—اگر کوئی کرایہ دار جس کے لئے مکان زیر احکام ایکٹ ہذا تصرف میں لایا گیا ہو ایک مہینہ سے زاید عرصہ تک اوس کرایہ کو ادا کرنے سے قاصر رہے جو اوس سے ایسے مکان کی بابت واجب الوصول ہو تو مالک مکان مجاز ہوگا کہ ایسے کرایہ کی وصولی کیلئے کمیٹی رہائشی مکانات کے پاس درخواست کرے اور اگر کمیٹی رہائشی مکانات کا اطمینان ہوجائے کہ کرایہ متدعویہ ہنوز واجب الوصول ہے تو وہ یہ حکم دینے کی مجاز ہوگی کہ کرایہ مذکور کرایہ ادا نہ کرنے والے کرایہ دار کی تنخواہ یا الاؤنس (مواجب) میں سے وضع کر لیا جائے اور جب اوس عہدہ دار کو جسکے ذمہ تنخواہ و مواجب بانٹنے کا کام سپرد ہو ایسا حکم پہونچ جائے تو اوسکو لازم ہوگا کہ تاوقتیکہ ایسی تنخواہ یا مواجب کسی دیوانی عدالت کے حکم سے قرق نہ ہوچکے ہوں کرایہ کی اوس رقم کو جو کمیٹی مذکور کے حکم میں درج ہو منہا کرکے کمیٹی رہائشی مکانات کے پاس مالک کو ادا کرنے کیلئے بھیجدے۔

مالکان مکانات کو مکانات کا قبضہ دینے پر مجبور کرنا۔

۱۲—اگر کوئی مالک مکان نوٹس زیر دفعہ ۷ کی تعمیل میں کسی مکان کا قبضہ دینے سے قاصر رہے یا اگر کوئی موجودہ کرایہ دار ایسے نوٹس کے مطابق مکان خالی کرنے سے قاصر رہے تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ کمیٹی رہائشی مکانات کی طرف سے درخواست گزرنے پر یا تو خود یا کسی ایسے شخص کی وساطت سے جسے اوس نے عام یا خاص طور پر اس بارہ میں اختیار دیا ہو مکان متذکرہ میں داخل ہو کر مالک یا کرایہ دار مکان کو اوس کا قبضہ دینے پر مجبور کرے۔

کمیٹی رہائشی مکانات کے فیصلوں کا ناطق ہونا

۱۳—کسی ایسے معاملہ کے متعلق جس کو فیصل کرنے کا اختیار کمیٹی رہائشی مکانات کو ایکٹ ھذا کی رو سے تفویض ہو چکا ہو اوس کا فیصلہ ناطق ہوگا۔

زیر ایکٹ ھذا کام کرنے والے اشخاص کی حفاظت

۱۴—کوئی نالش یا دیگر قانونی کارروائی کسی شخص کے برخلاف اوس کے کسی ایسے فعل کے متعلق نہیں کی جائیگی جو اوس نے ایکٹ ھذا کی رو سے یا کسی نوٹس یا حکم مجریہ زیر ایکٹ ھذا کے مطابق انجام دیا ہو یا نیک نیتی سے انجام دینا چاہتا ہو۔

دستخط—او-ایف لمسڈن
فنانشل سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

صیغہ خزانہ

۱۲ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع

نمبر ۱۰۲۳—بہ نفاذ اختیارات عطیہ از روئے دفعہ ۳-ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۸ع اور بہ تنسیخ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ۷۵۹-مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۱۷ع-جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کمیٹی رہائشی مکانات شملہ کے ممبروں کے تقرر و انتخاب مالکان مکانات شملہ و کمیٹی کے لئے مندرجہ ذیل قواعد مرتب فرماتے ہیں۔—

قواعد

۱—کمیٹی رہائشی مکانات کے ممبران کو شملہ کمیٹی کے مالکان مکانات ایک ایسے جلسہ میں بر اجلاس کے ذریعہ منتخب کرینگے جو صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ اس غرض کے لئے منعقد کرینگے پہلے جو ممبروں کے انتخاب کا پہلا جلسہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع کو یا اوس سے پہلے منعقد ہو۔

۲—جلسہ کے انعقاد کے وقت و تاریخ اور مقام و عام نوٹس صاحب ڈپٹی کمشنر اشتہار یا ڈھنڈورہ یا کسی ایسے دیگر ذریعہ سے دلائینگے جو صاحب ڈپٹی کمشنر مناسب خیال کریں۔

۳—جملہ اشخاص جو میونسپلٹی شملہ کی حدود کے اندر یا کمیٹی میں مکانات کے مالک ہوں اس بات کے مستحق ہونگے کہ جلسہ مذکور میں حاضر ہوکر خواہ بذات خود یا مختار کارندہ کی وساطت سے رائے دیں۔

۴—جو مالکان مکانات اس طرح جمع ہونگے وہ اپنے میں سے کسی شخص کو میر مجلس مقرر کرینگے۔

۵—جب میر مجلس مقرر ہوچکے تو وہ ایسے امیدواران کے نام طلب کریگا جو کمیٹی رہائشی مکانات شملہ کے ممبران کے طور پر منتخب کرنے کے لئے نامزد کئے گئے ہوں۔

۶—ہر ایک امیدوار کیلئے لازمی ہوگا کہ اوسکی نسبت کوئی ایسا شخص تجویز کرے اور کوئی ایسا شخص تائید کرے جو شملہ یا کمیٹی میں مالک مکان ہو اور امیدوار خود بھی اسی قسم کا مالک مکان ہو۔

۷—میر مجلس تمام ایسے امیدواروں کے جو باقاعدہ نامزد کئے گئے ہوں نام معہ اونکی تجویز اور تائید کرنیوالے اشخاص کے ناموں کے قلمبند کریگا۔

۸—اگر خالی اسامیوں کی تعداد سے زیادہ امیدوار باقاعدہ نامزد نہ کئے جائیں تو اسطرح نامزد کردہ امیدواروں کی نسبت متصور ہوگا کہ وہ باقاعدہ منتخب کئے گئے ہیں۔

۹۔ اگر خالی آسامیوں کی تعداد سے زیادہ اُمیدوار باقاعدہ نامزد کئے گئے جاویں تو میر مجلس حاضر رائے دہندگان کو پرچیاں تقسیم کروادیگا اور اُمیدواروں کے نام پڑھکر سناویگا۔

۱۰—پھر ہر ایک رائے دہندہ اپنی پرچی پر اوس اُمیدوار کا نام لکھدیگا جس کے لئے وہ رائے دینا چاہتا ہو اور پرچی میر مجلس کو واپس کردیگا۔

۱۱—ہر ایک رائے دہندہ کو خالی آسامیوں کی تعداد کے برابر رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔

۱۲—پھر میر مجلس رائوں کو شمار کرکے ایسے اُمیدوار کو منتخب شدہ قرار دیگا جس نے سب سے زیادہ رائیں حاصل کی ہوں—اگر کسی خالی آسامی کیلئے دو اُمیدواروں نے برابر برابر رائیں حاصل کی ہوں تو میر مجلس قرعہ اندازی کے ذریعہ یہہ فیصلہ کریگا کہ کون اُمیدوار کامیاب سمجھا جاوے۔

۱۳—میر مجلس کامیاب اُمیدواروں کے نام کی اطلاع فوراً صاحب ڈپٹی کمشنر کو کردیگا اور صاحب موصوف اونکی اطلاع لوکل گورنمنٹ کو دینگے۔

۱۴—اگر کسی نامزدگی یا رائے یا پرچیوں کے متعلق کسی معاملہ کے جواز کے بارہ میں کوئی تنازعہ ہو تو اوسکا میر مجلس فوراً فیصلہ کردیگا اور اوسکا فیصلہ ناطق ہوگا۔

۱۵—کوئی ممبر مندرجہ ذیل حالات میں اپنا عہدہ خالی کریگا:—

(الف) منصفی ہونے پر۔
(ب) مالک مکان نہ رہنے پر۔
(ج) دیوالیہ قرار دیا جانے پر۔
(د) شملہ یا کمیٹی سے مسلسل چار ماہ سے زیادہ عرصہ کیلئے غیر حاضر رہنے پر۔
(ہ) کسی میعاد کی سزائے قید پانے پر۔

۱۶—کسی آسامی کے خالی ہونے پر صاحب ڈپٹی کمشنر ایک ماہ کے اندر شملہ اور کسولی کے مالکان مکانات کا ایک جلسہ قواعد ماقبل کے مطابق خالی آسامی کے لئے ممبر منتخب کرنے کی غرض سے منعقد کرینگے۔

دستخط—او ایف لمسڈن
فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۲۱۳۵ سی ایس—۵۱۰—۱۸-۱-۱۹۱۸—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲] لاہور — ۱۱ جنوری (مجریہ ۱۸ جنوری) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچوان حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کی اغراض کیلئے منعقد کیگئی-

پنجاب گورنمنٹ

محکمہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند مصدرہ سنہ ۱۹۱۵ع کے احکام کے بموجب وضع آئین و قوانین کی اغراض کیلئے منعقد ہوئی-

عادی مجرمان (پنجاب) کی نقل و حرکت کو محدود کرنے کے متعلق بل

آنریبل مسٹر کوریک —

"یور آنر! جس بل کے آج کونسل میں پیش کرنے کی میں اجازت چاہتا ہوں اوسکے ذریعہ عادی مجرموں کے تدارک کیلئے ایک خاص ضابطہ کا انتظام کیا گیا ہے - میرے خیال میں ہم اس امر کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ پنجاب میں اس قسم کے مجرموں پر ایک خاص قسم کی نگرانی ہونی چاہئے کیونکہ اصلی۔ذرا بھی شک نہیں کہ صوبہ ہذا میں جرائم کے جزو کثیر کا ارتکاب ایسے اشخاص کی طرف سے عمل میں آتا ہے جنہوں نے ارتکاب جرم کو اپنا پیشہ بنا لیا ہے اس صوبہ میں زائد از ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰۰) اشخاص ایسے ہیں جنکا موروثی پیشہ ہی کسی نہ کسی قسم کی چوری ہے انکے علاوہ ان لوگوں کا ایک بڑا فریق ایسا ہے جنکے ارتکاب جرم سب سے بڑا ذریعہ معاش ہے وہ صرف مال کی چوری ہی

۲۱۱ ...

نہیں کرتے - مجھے افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ صوبہ ہذا کے بعض حصص میں اب بھی ایکو ایسے کہن عمل پیشہ ور قاتل ملسکتے ہیں جو تقریباً ۲۰ یا ۳۰ روپیہ فی کس لے کر ایکے دشمن کا فیصلہ کرنے پر آمادہ ہو جاوینگے میں اپکو اپنے تجربہ سے اس قسم کی کئی واردا تیں دتا سکتا ہوں۔

" ایسے جرائم کی تعداد کے متعلق جنکا ارتکاب پیشہ ور مجرمون کی طرف سے عمل مین اتا ہے نہایت تجربہ کار پولیس افسرون کی رائے ہے کہ وہ کل رپورٹ شدہ جرائم کی نصف تعداد سے زیادہ ہوتے ہین یہہ ایک ایسا امر ہے جس کا ثابت کرنا قدرے مشکل ہے مگر کل تفتیش شدہ جرائم مین سے ۱۰ فیصدی جرائم کا ارتکاب فی الواقع پیشہ ور مجرمون کی طرف سے عمل مین آتا ہے اور رپورٹ شدہ جرائم کی مجموعی تعداد مین سے ۵۴ فیصدی کا تو کوئی سراغ ہی نہین ملتا اور یہہ فرض کر لینا بالکل صحیح ہے کہ یہہ پیشہ ور مجرمون ہی کا کام ہوتا ہے جو اپنے کام مین اسقدر ہوشیار ہوتے ہین کہ کوئی سراغ پیچھے نہین چھوڑتے اس خیال کی تصدیق کہ ارتکاب جرم کا جزو کثیر پیشہ ور مجرمون کی طرف سے ہی عمل مین آتا ہے اون بعض نمایان اعداد و شمار سے ہوتی ہے جو مین اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے درج کرونگا کہ سال گذشتہ کے پہلے دس مہینون کے مقابلہ مین موجودہ سال کے پہلے دس مہینون کے اندر ارتکاب جرائم مین کمی واقع ہوئی ہے - آنریبل ممبران کو یاد ہوگا کہ صرف موجودہ سال ہی کی ابتدا سے ہم نے اقوام جرائم پیشہ کی نقل و حرکت کی نگہداشت کا خاص انتظام کیا ہے جنکا جزو غالب پیشہ ور چورون پر مشتمل ہے تقریباً سال ہذا کی جنوری کی ابتدا سے تمام آوارہ جرائم پیشہ اقوام کی نقل و حرکت کو جنکی کل تعداد میرے خیال مین سات اور دس ہزار اشخاص کے مابین ہے اون تہانہ جات پولیس کی حدود کے اندر محدود کر دیا گیا جن مین وہ تاریخ مذکور پر پائے گئے اور آباد شدہ اقوام جرائم پیشہ مین سے بد ترین بد معاشون کے ایک کثیر جزو کو ایسی نو آبادیون مین بھیجدیا گیا ہے جہاں اونکی بخوبی نگرانی ہوتی ہے اور جہان سے وہ بھاگ نہین سکتے سنہ ۱۹۱۶ ع کے پہلے دس مہینون مین رپورٹ شدہ جرائم کی وارداتون کی کل تعداد ۳۳۸۳۸ تھی موجودہ سال مین اوتنے ہی عرصہ کے اندر اونکی تعداد ۲۸۱۲۶ رہی - اس سے ۵۶۸۲ یا تقریباً ۱۷ فیصدی کی کمی ظاہر ہوتی ہے میرے خیال مین آنریبل ممبران اس بات سے اتفاق ظاہر کرینگے کہ یہ اعداد و شمار نظر انداز کئے جانے کے قابل نہین ہین صرف نقب زنیون ہی کی تعداد مین ۲۷۵۱ کی کمی ہوئی اس مین کوئی شک نہین کہ اقوام جرائم پیشہ کی نقل و حرکت کو محدود کرنے کے علاوہ دیگر اسباب سے بھی مدد مل رہی ہے - مثلاً بہت سے چالاز اشخاص کا فوجی ملازمت پر چلا جانا۔

مگر فی الحقیقت میرے خیال مین یہہ فرض کرنا بعید از انصاف نہین ہوگا کہ ارتکاب جرام مین جو نہایت معقول کمی ہوئی ہے اوسکی سب سے بڑی وجہ وہ تدابیر دربارہ بندش ہین جو اقوام جرائم پیشہ کے متعلق اختیار کی گئی ہین اور دیگر پیشہ ور مجرمون کے متعلق جو اتفاق سے اقوام جرائم پیشہ کے زمرہ مین داخل نہین ہین اس قسم کی تدابیر اختیار کرنے کے فعل کو اگر کوئی چیز جائز قرار دے سکتی ہے تو وہ صرف یہی امر ہے یہہ کہا جا سکتا ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ضمانت مین عادی مجرمون کے تدارک کے لئے ایک کارگر حربہ موجود ہے اس امر کے متعلق مین آنریبل ممبران کو اون الفاظ کی طرف توجہ دلاؤنگا جو بل سے منسلکہ بیان اغراض و وجوہات مین اس طرح بیان کئے گئے ہین کہ ضابطہ ضمانت پیشہ ور مجرمون کی نگہداشت کا موثر ذریعہ نہیں ہو سکتا مین اوس چٹھی کا ایک فقرہ بھی درج کرنا چاہتا ہون جو لوکل گورنمنٹ نے بل ہذا کو پیش کرنے کی اجازت طلب کرنے کے لئے گورنمنٹ ہند کو لکھی تھی - چٹھی مذکور مین درج ہے۔

" کہ تجربہ سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب کسی ایسے جرائم پیشہ شخص کے خلاف جو خود بارسوخ ہو یا جیسا کہ اکثر دیکھنے مین آیا ہے بارسوخ مددگار رکھتا ہو زیر دفعہ ۱۱۸ مجموعہ ضوابط فوجداری ادخال ضمانت کا حکم صادر ہو تو اوسے ضامن حاصل کرنے مین کچھہ بھی دقت پیش نہین آتی - ضامن عام

اور پر اس بات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں کہ وہ شخص جسکی نیک چلنی کے متعلق وہ ضامن ٹھہرے ہیں اپنی مجرمانہ عادات کو ترک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا مگر وہ اس خطرہ کو اس بات کے عام پر قبول کر لیتے ہیں کہ قانون کی رو سے کئی ایسے ذرائع موجود ہیں جن کی بدولت اونکی ضمانت نامے ضبط ہونے سے بچ سکتے ہیں اور بعض اوقات وہ اس خطرہ کو اس خفیہ سمجھوتے کی بناء پر قبول کر لیتے ہیں کہ اون کے نقصان کی تلافی آئندہ جرموں کے لوٹ مار کے روپیہ سے کر دی جاویگی - بر خلاف اسکے غریب یا بے یار مددگار شخص کو جو ممکن ہے کہ جو تنگئی حالات کی وجہ سے ارتکاب جرم پر مجبور ہوا ہو ضامن حاصل کرنے کی کوئی امید نہیں ہوتی خواہ اوسکے دلمیں شریفانہ زندگی بسر کرنے کی حقیقی خواہش ہی کیوں نہ ہو اور اسلئے اس بیچارہ کو ضمانت ادا نہ ہونے کی وجہ سے جیل خانہ کا منہ دیکھنا پڑتا ہے "-

" میں کارروائی ضمانت کے متعلق چیف کورٹ کے ایک یا دو قواعد کا بہت مجمل ذکر کرکے اس نقطہ کو ذرا تفصیل سے بیان کرونگا سنہ ۱۹۰۰ع کے ایک فیصلہ میں آنریبل صاحبان جج نے مطلوبہ ضمانت کی رقم کو ۲۰۰ سے گھٹا کر ۱۰۰ کر دیا تھا فیصلہ مذکور میں یوں بیان کیا گیا ہے - " ایک طرف تو بہبودی عامہ اس امر کی مقتضی ہے کہ واجبی انسدادی تدابیر اختیار کی جاویں تا کہ ایسے شخص کو ارتکاب جرم کا کم موقع ملے اور دوسری طرف معمولی انصاف بھی اس امر کا مقتضی ہے کہ بشرطیکہ مفاد عامہ کی کسی دلگر قسم پر کافی نگہداشت ہو سکے اوس شخص کو جو کسی قسم کے جرم کے ارتکاب سے مبرا ہو مجرم کے طور پر سزا نہیں دیجانی چاہئے "-

مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبران اس بات کو سمجھتے ہونگے کہ قانون کا جو مقصد آنریبل صاحبان جج نے لیا ہے میں اوسپر ہرگز نقطہ چینی کرنی نہیں چاہتا جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر ہم قانون کے اسی نکتۂ خیال کو بالکل صحیح مان لیں تو پھر قانون اس لحاظ سے ناقص ہے کہ اوسمیں نظم و نسق کو ایسے ذرائع سے مسلح نہیں کیا گیا جن کی بدولت وہ ایسے اشخاص کی نگرانی کر سکے جنکا پیشہ یہ ہے کہ وہ اپنے ہمسایوں پر دست تطاول دراز کریں -

مشکل ہے کہ ۱۰۰ روپے کی قلیل رقم کی ضمانت اوس شخص کو جس نے نقب زنی کو اپنا پیشہ یا ذریعہ معاش بنایا ہو عمدہ موقع حاصل ہونے پر ارتکاب جرم سے باز رکھے اسی طرح سنہ ۱۹۰۱ع کے ایک فیصلہ میں رقم ضمانت ۵۰۰ سے گھٹا کر ۲۰۰ روپیہ کر دی گئی تھی - پھر منظوری ضمانت کے سوال کے متعلق مختلف قواعد میں سنہ ۱۹۰۵ع کے ایک فیصلہ میں چیف کورٹ نے یہ قاعدہ قرار دیا تھا کہ جب ایک ضمانت ایک دفعہ پیش ہو کر منظور ہو جائے تو پھر مجسٹریٹ کا تازہ ضمانت کے داخل کرنے کا حکم دینا خلاف قانون ہے -

اوس مقدمہ میں ضمانت طلب کرنے والے مجسٹریٹ نے ایسے دو اشخاص کو بطور ضامن قبول کر لیا تھا جو نہ تو ملزم کی رہائش گاہ کے نزدیک رہتے تھے اور نہ اوسکی نگہداشت قرار واقعی طور پر کر سکتے تھے -

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ملزم کو یہہ ہدایت کی کہ وہ دو ایسے معزز اشخاص بطور ضامن پیش کرے جو اوسی شہر میں رہتے ہوں جہاں وہ رہتا ہے - چیف کورٹ نے اسے نا جائز قرار دیا اور بیان کیا کہ چونکہ پہلے دونوں ضامن منظور ہو چکے ہیں اسلئے مزید ضامن طلب نہیں کئے جا سکتے -

پھر سنہ ۱۹۰۶ع کے ایک فیصلہ میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ مجسٹریٹ کو یہہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ پیش کردہ ضامنوں کے کافی اور با حیثیت ہونے کی تحقیقات کا کام کسی دوسرے شخص یا دوسرے عہدہ دار کے سپرد کرے کارروائی ضمانت کے موثر ہونے کے راستے میں یہ ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے فرض کریں کہ ایک مجسٹریٹ جسے بہت سا کام کرنا ہوتا ہے کسی ملزم کو دو ضامن پیدا کرنے کا حکم دیتا ہے عدالت کے روبرو کئی ایسے گواہ گذارنا جو حلفاً یہ بیان کریں کہ مطلوبہ ضمانت کیلئے ان دو اشخاص کو ضامن ٹھہرانا کافی ہے بہت آسان کام ہے -

اس قاعدہ کی رو سے مجسٹریٹ اس امر کا پابند ہے کہ مجوزہ ضامنوں کی حیثیت و ذرائع کی بذات خود تحقیقات کرے وہ اس کام کو کسی تحصیلدار یا عہدہ دار پولیس یا کسی دیگر عہدہ دار کے سپرد کرنے کا مجاز نہیں ہے عملی طور پر بلا شبہ اسکا یہ مطلب ہے کہ اوسکے کام میں بہت حرج واقع ہو اسی فیصلہ کی بناء پر یہ قاعدہ قرار پایا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا وہ حکم جس کے ذریعہ لمبرداروں-انعامداروں یا چوکیداروں کو بطور ضامن منظور کرنے کی ممانعت کی گئی ہے خلاف قانون ہے اسکے بعد سنہ ۱۹۱۱ ع کے ایک مقدمہ میں ایک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک بڑے نامی بدمعاش کے رشتہ داروں کو بطور ضامن قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا ان رشتہ داروں میں ایک نا بالغ تھا -چیف کورٹ نے یہہ قرار دیا کہ مجسٹریٹ کا پیش کردہ اشخاص کو بطور ضامن قبول کرنے سے اس بناء پر انکار کر دینا کہ وہ ملزم کے رشتہ دار ہیں حق بجانب نہیں ہے-

* ایک اور بات ہے - جب کوئی شخص ایک دفعہ ضمانت بہم پہنچا کر بد چلنی کا مرتکب ہو تو ایسی صورت میں ضمانت کے طور پر داخل کردہ رقم کی ضبطی پر عملدرآمد کرنے میں بڑی بھاری دقت پیش آتی ہے چیف کورٹ کا قاعدہ یہہ ہے کہ وہ شخص جسکی نیک چلنی کی ضمانت ہو چکی ہو اگر وہ جرم زیر دفعہ ۳۲۹ مجموعہ ضوابط تعزیرات ہند کی علت میں سزا یاب ہو جائے تو اسوجہ سے اوسکی ضمانت قابل ضبطی نہیں ہوتی-

* ضابطہ ضمانت کے غیر تسلی بخش ہونے کی آخری مثال کے طور پر میں ایک آوارہ گروہ موسومہ ہرنا کی نظیر پیش کرتا ہوں میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ آیا یہ ایک جرائم پیشہ قوم ہے-یہ قوم جموں اور گورداسپور کی سرحد پر خانہ بدوشوں کی سی زندگی بسر کرتی تھی اور غالباً اب بھی کر رہی ہے- بظاہر اون کے ذریعہ معاش کی کوئی صورت نہ تھی بلکہ وہ سرکاری علاقہ میں لوٹ مار کر کے اپنا پیٹ پالتے تھے جہاں وہ رات کے وقت تمام مواضعات کی فصلوں کو آگ لگا دیتے تھے اور اُنہیں کاٹ لیجاتے تھے اور پھر سرحد پار اُتر کر علاقہ جموں میں جا داخل ہوتے تھے - گاؤں والوں نے قدرتاً اس صورت واقعات سے بیزار ہو کر پولیس سے استدعا کی کہ وہ ان حملہ آوروں کے خلاف انضباط کے ساتھہ کچھہ کارروائی کرے - گورداسپور پولیس نے ایک بڑی جمعیت میں اون کا تعاقب کیا اور وہ قوم مذکور کے افراد کی ایک بڑی تعداد کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوئے جن میں اسی مرد بھی شامل تھے - ان میں سے کچھہ لڑکے اور ضعیف العمر آدمی بھی تھے قریباً ۵۰ یا ۶۰ کے خلاف زیر دفعات ضمانت مقدمہ چلایا گیا ان سے بڑی بڑی ضمانتیں طلب کی گئیں مگر ہر ایک شخص ایسے آدمی بطور ضامن پیش کرتا تھا جو لاہور اور امرتسر میں رہتے تھے اور جنہیں نہ تو اون سے کچھہ تعلق تھا اور نہ وہ کسی طرح ان کے چال چلن کے ذمہ وار ہو سکتے تھے اونکی نسبت یہ مشہور تھا کہ وہ اپنے ضامنوں کو خود اپنے لوٹ مار کے روپیہ سے مطلوبہ رقوم ضمانت بہم پہنچاتے تھے-

* اس قسم کا ضابطہ محض بچوں کا کھیل ہے اور یہہ صاف ظاہر ہے کہ اس سے اون اشخاص کی نقل و حرکت کی نگہداشت کا کوئی طور طریق نہیں ہو سکتی جن کی نگرانی اوس کا اصل مقصد ہے-اب جو کچھہ ہم اس بل میں تجویز کرنا چاہتے ہیں وہ یہہ ہے کہ ضابطہ ضمانت کی جگہ ایک ایسا حکم وضع کیا جائے جس سے ایک خاص رقبہ میں جس کی تصریح حکم مذکور میں کیجائے عادی مجرموں کی نقل و حرکت کی نگہداشت ہوا کرے -ایسا رقبہ عام طور پر اون کا اپنا گاؤں ہوگا مگر بل میں ایسے رقبہ کی تصریح مجسٹریٹ کی اقتضائے رائے پر چھوڑ دی گئی ہے- اقوام جرائم پیشہ کا جو تجربہ ہمیں حاصل ہوا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کی مقامی نگرانی زیر نگرانی اشخاص کی مجرمانہ کارروائیوں کو محدود کرنے کے لئے نہایت ہی کارگر ہے میں وہ اعداد و شمار بیان کر چکا ہوں جن سے ارتکاب جرائم کی تعداد میں وہ کمی ظاہر ہوتی ہے- جو اوس وقت سے ہوئی ہے جب سے کہ ہم نے اقوام جرائم پیشہ کے خلاف خاص تدابیر اختیار کرنے کا کام شروع کیا ہے میں اوس کامیابی کا بھی ذکر کرونگا جو اون واپس آمدہ ترک الوطنوں کی ایک بڑی تعداد کی نقل و حرکت کو اون کے اپنے گاؤں میں محدود کرنے سے حاصل ہوئی ہے جو سنہ ۱۹۱۵—۱۶ ع میں اس ملک میں واپس آئے تھے - ان میں سے کئی ہزار کی نقل و حرکت کو جو میرے خیال میں ۳۰۰۰ سے زیادہ تھے - آرڈیننس

داخلہ ہند کے احکام کی رو سے ان کے اپنے اپنے گاؤں میں محدود کیا گیا تھا اور نمبرداران دہ کو اس امر کا ذمہ وار ٹھہرایا گیا تھا کہ وہ گاؤں سے باہر نہ نکلنے پائیں ۔ اس طریق میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔ بہت کم آدمیوں نے احکام بندش کی خلاف ورزی کی نمبرداران احکام کی تعمیل کروانے میں مدد دینے کے لئے حقیقی طور پر خواہ ممنون پائے گئے ۔ بہت سی صورتوں میں احکام بندش اب منسوخ کر دئے گئے ہیں اور زیر بندش اشخاص کو آزاد کر دیا گیا ہے ۔ ان میں سے بعض فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں ۔ وہ اشخاص جنہوں نے احکام بندش کے بعد جرم کا ارتکاب کیا اتنے تھوڑے ہیں کہ وہ کسی شمار میں نہیں ہو سکتے میرے خیال میں آنریبل ممبر میرے ساتھ اس امر میں متفق ہونگے کہ یہ اس ضابطہ کی عمدگی کا عملی ثبوت ہے جو ہم کاروائی ضمانت کے نعم البدل کے طور پر عادی مجرموں کے متعلق اب پیش کرنا تجویز کرتے ہیں۔

" جس بل کے پیش کرنے میں اجازت چاہتا ہوں اوس پر گورنمنٹ باحتیاط غور کر چکی ہے ۔ دو سال ہوئے کہ ابتداء میں اسکا مسودہ تیار کیا گیا تھا اور یہہ صوبہ کے سرکاری و غیر سرکاری اصحاب میں بغرض استصواب رائے پوری طرح متداول کیا گیا تھا ۔ عام طور پر بل ہذا کے اصول کو تقریباً سب نے ایک صحیح اصول تسلیم کیا تھا۔ میرے خیال میں کونسل ہذا کے صرف دو غیر سرکاری ممبر ایسے ہیں جنہوں نے بل ہذا کے اصول کی مخالفت کی تھی اور اونکی مخالفت فی الحقیقت اس غلط فہمی پر مبنی تھی کہ اس بل کی بدولت پولیس کے ظلم کا ایک نیا ذریعہ ہاتھ آجائیگا ۔ جیسا کہ میں ابھی بیان کرونگا معاملہ کی یہ صورت نہیں ہے ۔ ہمنے اس سے بچاؤ کی صورت نکال لی ہے تفصیلات کے متعلق نہایت مفید و مناسب آرائے موصول ہوئی تہیں جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ بل کا مسودہ دوبارہ تیار کیا گیا اور وہ دوبارہ سنہ ۱۹۱۵ء میں صوبہ میں متداول کیا گیا اوس وقت اوسے ہر طرف سے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا اور سوائے چند ایک کے عملی طور پر ہر ایک سرکاری اور غیر سرکاری ممبر نے جس سے مشورہ لیا گیا اس تجویز کی تفصیلات اور اصول ہر دو سے اتفاق کیا ایک سال ہوا اسے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بغرض منظوری ارسال کیا گیا تھا اور اونکی نکتہ چینی کو ملحوظ خاطر رکھ کر اس میں بعض پہلوؤں میں ترمیم کردی گئی تہی اب میں بل کے اصلی احکام آپکو بتاتا ہوں"

" فقرہ ۱ میں بل کا نام درج ہے اور اس کے متعلق میں آنریبل ممبران کی توجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ۱۰۹ اور ۱۱۰ کیطرف دلاتا ہوں جہاں اون اشخاص کی تعریف درج ہے جنہیں ہم عادی مجرم کہتے ہیں میرے خیال میں اون دفعات کو پڑھ کر سنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

" فقرہ ۲ میں حکم بندش کی تشریح کی گئی ہے یعنی مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ وہ کسی شخص کی نقل و حرکت کو رقبہ مندرجہ حکم مذکور میں محدود کردے جو عام طور پر اوسکا اپنا گاؤں ہوگا یا خاص خاص صورتوں میں جبکہ گاؤں اتنا چھوٹا ہو کہ اسمیں گذارہ کی کوئی صورت نہ ہو سکتی ہو اوس کی نقل و حرکت کو پاس کے دو یا تین گاؤں میں محدود کردے اور حکم مذکور کی رو سے یہہ بہی حکم دیا جاسکتا ہے کہ وہ شخص حکم میں مندرجہ وقت اور مقامات پر حاضر ہو۔

" فقرہ ۳ میں درج ہے کہ جس صورت میں مجسٹریٹ کسی ملزم سے ضمانت طلب کرے وہ بل ہذا کی رو سے ضمانت کے طلب کرنے کے علاوہ یا اوس کی جگہہ ملزم کو یہہ حکم بہی دے سکتا ہے کہ وہ اس امر کی وجہ بیان کرے کہ کیوں اس کے خلاف حکم بندش یا ایک ایسا حکم صادر نہ کیا جائے جس کی رو سے حکم مذکور میں مندرجہ مقام پر وہ حاضر ہوا کرے۔

" فقرہ ۴ میں ضابطہ پر بحث کی گئی ہے جو بالکل وہی ہوگا جو کاروائی ضمانت زیر مجموعہ ضابطہ فوجداری کی صورت میں ہوتا ہے۔

" فقرہ ۵ میں سمنوں کے علاوہ یا اونکی جگہہ وارنٹ جاری کرنے کا انتظام کیا گیا ہے جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۰ میں ہے۔

" فقرہ ۶ بہی مجموعہ ضابطہ فوجداری سے لیا گیا ہے۔

" فقرہ ۷ میں احکام وضع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے اور دفعہ مذکور کی شرط کی رو سے کوئی مجسٹریٹ ایک ہی وقت میں بندش کا حکم اور ضمانت طلبی کا حکم جاری نہیں کرسکتا مجسٹریٹ کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے حکم میں اوس مقام کی تصریح کرے جس میں کسی شخص کی نقل و حرکت محدود کی جائے۔

اور اس بارہ میں اوس کا حکم اون قواعد کے مطابق ہونا چاہئے جو لوکل گورنمنٹ نے زیر دفعہ ۱۶ مرتب کئے ہیں اس موقع پر یہہ بیان کردینے سے سہولت ہوگی کہ ہم نے گورنمنٹ ہند سے خاص طور پر یہہ بات ذہن نشین کردی ہے کہ زیر دفعہ ۱۰ لوکل گورنمنٹ یہہ قاعدہ وضع کرنے کی مجاز ہوگی کہ سوائے خاص خاص حالات کے وہ شخص جس کی نقل و حرکت کو محدود کیا جائے اپنی حاضری کی رپورٹ پولیس یا کسی تھانہ پولیس میں نہ دے بلکہ ہمیشہ نمبردار کو دے۔

اس سے اس اعتراض کا تصفیہ ہو جاتا ہے کہ بل ہذا کے ذریعہ پولیس کو ظلم کا ایک نیا حربہ ہاتھ آجائیگا۔سچ تو یہہ ہے کہ پولیس کو اس بل کی کارروائی سے کچھہ بھی تعلق نہیں ہوگا بجز اس کے کہ کارروائی گاؤں کے نمبرداروں کے سپرد کی جائیگی فقرہ ۷ میں اس بات کا انتظام بھی کیا گیا ہے کہ حکم بندش تین سال سے زیادہ کا نہیں ہوگا یہہ مجموعہ ضوابط میں سے حکام ضمانت کے متعلقہ اسی قسم کے احکام سے لیا گیا ہے۔فقرہ ۸ میں اس امر کا انتظام کیا گیا ہے کہ جب کسی شخص کو ایک سال سے زیادہ کے لئے ضمانت بہم پہنچانے کا حکم دیا جائے اور وہ اوسے پیش نہ کرسکا ہو اور زیر دفعہ ۱۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری وہ کارروائی سشن جج کے پاس بغرض منظوری پیش کی جائے تو سشن جج کو اختیار ہے کہ وہ حکم ضمانت کو منسوخ کرکے اوس کی جگہہ حکم بندش صادر کردے۔

یہہ شرط اوس پر مبنی ہے جس کا مقصد یہہ ہے کہ اون اشخاص کو جو فی الحقیقت شریفانہ زندگی بسر کرنے کے خواہشمند ہوں ضمانت ادا نہ کرنے کی صورت میں طویل المعیاد کے لئے جیل میں جانے سے بچایا جاوے۔جب کوئی شخص سزایاب ہو اور حکم زیر دفعہ ۵۶۵ کا مستوجب ہو تو فقرہ ۸ کی دوسری ذیلی دفعہ کی روسے مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ وہ اس امر کی ہدایت کرنے کی بجائے کہ مجرم سزا بھگتنے کے بعد کچھہ سالوں کے لئے پولیس کو جائے رہائش کی اطلاع دیتا رہا کرے حکم بندش صادر کرے۔

" فقرہ ۹ میں اس امر کا انتظام کیا گیا ہے کہ کسی شخص کی نقل و حرکت کو کسی رقبہ میں محدود کرنے کا حکم اوسوقت تک نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ حکم جاری کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ کی اسبارہ میں تسلی نہ ہوجائے کہ ایسے شخص کے لئے رقبہ بندش میں کافی ذرائع معاش موجود ہیں۔عام طور پر مجسٹریٹ عدالت میں پاس کے لوگوں پر یہہ سوال کرکے کہ آیا شخص زیر بندش کے لئے ایسے گاؤں میں گذارہ کی صورت ہوسکتی ہے اپنی تسلی کرلیگا۔مگر بالعموم موجودہ اقتصادی حالات میں جو ایک شخص اپنے گاؤں میں رہ کر زراعت داری سے اپنا گذارہ کر سکتا ہے۔جیسے جیسے مواضعات میں صورت حالات اس کے خلاف ہوسکتی ہے۔زراعتی کار و بار کیلئے آدمیوں کی مانگ اسقدر بڑھگئی ہے کہ وہ شخص جسکی نقل و حرکت کو کسی گاؤں میں محدود کیا گیا ہو عام طور پر وجہہ معاش سے محروم نہیں رہ سکتا"۔

" دفعہ ۱۰ کی روسے کسی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایسی عدالت کے صادر کردہ حکم بندش کو منسوخ کردے جسے اوس کے ضلع میں اختیار سماعت حاصل ہو۔اس میں سشن جج بھی شامل ہے یعنی اگر کوئی سشن جج حکم بندش زیر دفعہ ۸ صادر کرے تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اوسے منسوخ کرسکتا ہے۔یہہ فقرہ بھی تقاضاء المصلحت پر مبنی ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ عام طور پر کسی حکم کو اوسوقت تک منسوخ نہیں کریگا جب تک کہ اس امر کے متعلق اوس کا اطمینان نہ ہوجائے کہ ایسے حکم کی ضرورت نہیں رہی یعنی یہہ کہ شخص مذکور نے دیانتداری کے ساتھہ روزی کمانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور اوس نے پیشہ جرم کو ترک کردیا ہے۔ایسی صورت میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بخوبی اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ آیا حکم بندش بلا خوف و خطر منسوخ کیا جا سکتا ہے اور وہ سشن جج کو اطلاع دئے بغیر کارروائی کرسکتا ہے۔

" فقرہ دوم میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہہ اختیار دیا گیا ہے اوس رقبہ کو جس میں کسی شخص کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو بدل سکے مگر ایسی تبدیلی صرف اوسی صورت میں کی جا سکتی ہے جب کہ شخص متعلقہ کو اس کے خلاف اعتراض کرنے کا موقعہ دیا جا چکا ہو۔

" دفعہ ۱۲ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو عام طلبی ضمانت کی بجائے حکم بندش جاری کرنے کا اختیار دیا گیا ہے بشرطیکہ حد بندش ضمانت کے غیر منقضی حصہ سے زیادہ نہ ہو۔اس فقرہ کی عبارت ناقص ہے اور مذبذب

کمیٹی میں اس میں ترمیم کرنی پڑیگی۔میرے خیال میں اصول واضح ہے - یہہ اختیار صرف اوس صورت میں استعمال کیا جائیگا جب کوئی نا تجربہ کار ماتحت مجسٹریٹ طلبی ضمانت کے لئے حکم صادر کردے مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی رائے حکم بندش جاری کرنے کے حق میں ہو نیز ایسی صورت میں جب کوئی شخص ضمانت بہم نہ پہنچانے کی وجہ سے جیل خانہ میں بھیجدیا گیا ہو اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی رائے میں ایسا حکم سخت ہو تو وہ ایسے حکم کی جگہہ حکم بندش صادر کرنے کا مجاز ہوگا۔

"فقرہ ۱۳ میں اپیل یا نظر ثانی کا بعینہٖ اوسی طرح انتظام کیا گیا ہے جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے کار روائی ضمانت کی صورت میں کیا گیا ہے۔

"فقرہ ۱۴ میں نظر ثانی کی درخواستوں اور اپیلوں کے متعلق قیود پر بحث کی گئی ہے"۔

"دفعہ ۱۵ میں کسی پولیس افسر ذیلدار انعامدار گاؤن کے چودھری یا گاؤن کے چوکیدار کو کسی ایسے شخص کے گرفتار کرنے کے متعلق اختیار دیا گیا ہے۔ جسکی نقل و حرکت کو محدود کیا گیا ہو اور جو رقبہ بندش سے باہر کسی مقام میں پایا گیا ہو۔

"فقرہ ۱۶ قواعد مرتب کرنے کے متعلق ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں لوکل گورنمنٹ تحتی دفعہ دوم کی ذیل میں یہہ قاعدہ بنانے کا ارادہ رکہتی ہے کہ سوائے خاص خاص صورتوں کے زیر بندش شخص کو اپنی حاضری کی اطلاع پولیس کو نہیں بلکہ گاؤن کے نمبردار کو دینی ہوگی اگرچہ میں فی الحال کوئی خاص وعدہ نہیں کرسکتا تاہم اس بات کا انتظام کیا جا سکیگا کہ وہ اشخاص جنہیں عارضی غیر حاضری کے لئے پاسوں کی ضرورت ہو پولیس کی بجائے یا تو ذیلدار کے پاس درخواست پیش کریں یا نمبردار کے پاس۔

"فقرہ ۱۷ میں اون سزاؤن کا انتظام کیا گیا ہے جو حکم بندش کی خلاف ورزی کی صورت میں دی جائینگی۔یہہ سزائیں وہی ہیں جو ایکٹ ۳-سنہ ۱۹۱۱ء کی رو سے اقوام جرائم پیشہ کے لئے تجویز کی گئی ہیں۔ کسی شخص کے حکم بندش کی خلاف ورزی کی صورت میں عدالت اس امر کی پابند ہے کہ وہ سزا کے قید کا حکم دے مگر جرمانہ کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔گورنمنٹ نے اس بات پر باحتیاط غور کیا ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ان عادی مجرموں کے ساتھہ اقوام جرائم پیشہ کے افراد کی نسبت زیادہ نرمی کا سلوک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

"میں نے اب بل کو پڑھکر سنا دیا ہے اور اوس کے ضروری احکام کی تشریح کردی ہے۔ا گے منتخب کمیٹی مفصل طور پر اوس کی پڑتال کریگی مگر مجھے یقین ہے کہ اوس کے بڑے بڑے اصولوں میں (اگر کسی تبدیلی کی ضرورت ہو) بہت تہوڑی تبدیلی کی جائیگی مجھے اُمید ہے کہ کونسل اسبات میں متفق ہوگی کہ اس طریق سے اوسکا اصلی مقصد حاصل ہوجائیگا اور جرم کی تعداد میں کمی ہوجائیگی۔

"یور آنر میں اس بل کے پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں"۔

یہہ تحریک پیش کی گئی اور منظور ہوئی۔

آنریبل مسٹر کریک—"یور آنر-میں اب اس بل کو پیش کرتا ہوں اور تحریک کرتا ہوں کہ اسے منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جاوے جسمین میرے علاوہ آنریبل مسٹر فیگن - آنریبل مسٹر کریسی - آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھہ - آنریبل لالہ لال چند اور آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ شامل ہوں"۔

تحریک ہذا پیش ہو کر منظور ہوئی۔

بل دربارہ رہائش مکانات شملہ

آنریبل مسٹر لمسڈن—"یور آنر-میں دوران جنگ میں شملہ میں مکانات کے کرایون اور اون میں رہائش کے انصرام کے متعلق ایک بل پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں - مجھے افسوس ہے کہ اس تحریک کو پیش کرنے کیلئے ممبروں کو ایسے وقت میں بلانے کی ضرورت پڑی جبکہ اون میں سے اکثر کو تکلیف ہوئی ہوگی کیونکہ چھٹیاں بالکل قریب ہیں مجھے امید تھی کہ یہہ بل تیار ہو جائیگا اور میں اسے کونسل کے گذشتہ اجلاس میں پیش کر سکونگا۔

مگر ایسے حالات کی وجہ سے جن پر صحیح کوئی قابو نہیں تھا میں ایسا نہ کر سکا اور ہم نے اس اجلاس کو کمیٹی حال کے اجلاس (جو کل منعقد ہوا تھا) اور پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ کانووکیشن کے مابین جو کل ہونیوالا ہے منعقد کرکے آپ صاحبان کی تکلیف کو کم کرنے میں حتی المقدور کوشش کی ہے اس امر کے متعلق میں کسی قسم کی معذرت کا خواستگار نہیں ہونگا یہہ سراسر ایک جنگی کارروائی ہے جو محض ایسے افسروں کے فائدہ کیلئے مقصود ہے جو جنگ کی وجہ سے صدر مقامات شملہ میں اچھے کار منصبی پر مامور ہیں ایسے افسروں کی تعداد میں جو شملہ میں مقیم ہیں ایک بھاری اضافہ ہو گیا ہے اور جیسا کہ میں اعداد و شمار کے ذریعہ آپ پر واضح کرونگا یہہ بڑھتی الا جنگی ضروریات کی وجہ سے ہوئی ہے افسروں کی تعداد میں جو کل بیشی ہوئی ہے اوس میں سے ۹۹ فیصدی جنگی صدر مقامات کے باعث ہوئی ہے اور یہ کلرکوں کی صورت میں ۱۰۶ فیصدی کی جو بیشی ہوئی ہے اوسکی بھی یہی وجہ ہے سو فیصدی سے زیادہ جو اضافہ ہوا ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ اون دوسرے کلرکوں کی تعداد میں ایک خفیف سی کمی ہوئی جو گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب کے ماتحت ملازم ہیں ملک و ملکی افسروں کی صورت میں جنگی صدر مقامات میں جو بیشی ہوئی ہے وہ ۸۲ فیصدی ہے۔

یہہ واضح ہوگا کہ افسروں کی تعداد میں جو کل بیشی ہوئی ہے وہ عمل طور پر براہ راست جنگ کی وجہ سے ہوئی ہے اب شملہ کے حالات بھی کچھ عجیب قسم کے ہیں اس بات کو ہر ایک شخص تسلیم کریگا کہ جنگ سے پہلے مقام شملہ میں ایک حد سے زیادہ تو نہیں تھی مگر مزید گنجائش بھی نہ تھی۔

ایسے مکانات جو شملہ کی سخت آب و ہوا کا بخوبی مقابلہ کر سکیں ایک آدھ دن میں تیار نہیں ہو سکتے اور مزید برآں فی الحال تمام قسم کے مصالحہ عمارت کے حاصل کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے علاوہ ازیں مکانات کیلئے زمین کہاں لیکن رہی جو موجودہ حالت کی ایک خاص وجہ ہے جسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ مکانات کی اس روز افزوں مانگ کو پورا کرنے کی کوئی تدبیر معلوم نہیں ہوتی میرے خیال میں صحیح اعداد پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ آنریبل ممبران کو بخوبی معلوم ہے کہ گذشتہ موسم گرما میں شملہ میں کسی اجلاس کے منعقد نہ کرنے کی ایک اصلی وجہ یہہ بھی تھی کہ رہائش کی جگہہ حاصل کرنے کیلئے بڑی تکلیف ہوتی تھی میرے خیال میں اگر مجھے صحیح طور پر یاد ہے تو آپ صاحبان میں سے ایک ممبر کو جو گذشتہ سال شملہ میں آئے تھے صرف سکریٹریٹ کی تنگ و تاریک عمارات ہی میں جگہ مل سکتی تھی بہرحال یہہ حالات رو بہ اصلاح نہیں ہیں ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ سول سرجن شملہ ایسٹ کی طرف سے ہمیں یہہ شکایت موصول ہوئی تھی کہ اونہیں شملہ میں کوئی ایسا مکان نہیں ملتا جو اونکی ضروریات کے لحاظ سے کافی ہو سول سرجن شملہ شملہ میں تمام سال رہتے ہیں اور وہ مقام مذکور پر ہر وقت موجود رہتے ہیں اور جب کبھی کوئی مکان خالی ہو تو وہ نہایت آسانی سے لے سکتے ہیں مگر باوجود حالات اونہیں بھی اوکل گورنمنٹ سے امداد کی درخواست کرنی پڑی ہے اس سے آپ صاحبان کو صورت حالات کا کچھ اندازہ ہو گیا ہوگا اسواسطے یہہ کہنا صحیح ہوگا کہ معاملات کی اب یہہ حالت ہو گئی ہے کہ گورنمنٹ کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح کی دست اندازی کرے میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک معاملہ میں بل پر نکتہ چینی ضرور ہو سکتی ہے یعنی یہہ کہ مسودہ بل بہت ہی نرم ہے جیسا کہ بعض کہینگے نہ حد سے زیادہ نرم ہے۔

مثال کے طور پر یہہ بالکل جائز ہوتا اگر ہم کرایہ کی شرحیں جنگ سے پیشتر یعنی سنہ ۱۹۱۴ع کے کرایوں کے مطابق مقرر کرتے۔ لیکن اگرچہ اوس وقت سے کرایوں میں بہت اضافہ ہوگیا ہے۔ پھر بھی ہم مالکان مکان کو اس تمام بیشی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتے ہیں اور شرحیں صرف سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایوں کی بناء پر مقرر کی گئی ہیں۔

اسی طرح میں یہہ بھی خیال کرتا ہوں کہ موجودہ نازک حالات میں یہہ بھی بالکل جائز ہوتا کہ ایسے آدمیوں کو شملہ میں آنیکی اجازت نہ دی جاتی جو محض سیر و سیاحت کیلئے اور شملہ کے آرام و آرائش سے فائدہ اوٹھانے کیلئے آتے ہیں اور جنکا یہاں نہ تو کوئی کار و بار ہوتا ہے اور نہ ملازمت ہوتی ہے۔ میرا خیال

ب بہت جلد تسلیم کرینگے که وہ افسر جو ڈیوٹی پر هوتے هین دوسرون سے زیادہ حق رکھتے هین لیکن هم
ن کي خاطر بہت آگے نہین بڑھے اور اون تمام کرایه دارون کو مستثنی کر دیا هے جلہون نے سنه ۱۹۱۷ع
ن لئے هوئے تھے خواہ وہ ڈیوٹی پر تھے یا نه — مین یہه بالکل تسلیم کرتا هون که مسودہ مین یہه کمزوری هے
ن اصحاب سے جو اسکی لزوم شرائط کي وجه سے مایوس کئے هین درخواست کرونگا که وہ اس امر پر بہي
ن که هم اعتراضات کو رفع کرنیکي سر توڑ کوشش کر رهے هین اور اگر وہ مایوس هین تو کم از کم دوسري
ے مسودہ کے خلاف تو کسی اعتراض کي گنجائش نہین هے۔

مسودہ مذکور قدرتی طور پر دو حصون مین منقسم هوتا هے پہلا حصه کرایون کے انصرام کے بارہ مین
ر دوسرا مکانات کے حکماً لینے کے متعلق اب کرائے بہي معمولي بازاري اجناس کیطرح مانگ اور
ني کے اقتصادی قوانین کے تابع هین — معمولي اوقات مین بہمرسانی اور مانگ کے قواعد کسي چیز کے
ہ ذخیرہ کی کمی بیشی کے بموجب قیمتون کو کم و بیش کرنے کا باعث هوا کرتے هین جب کسي چیز
نگ اوس کي بہمرسانی سے زیادہ هوتي هے یا تو اوسکے پیدا وار کرنے والے اوس کی پیدا وار کو بڑھا دیتے
ا دیگر اشخاص جن کو اوس خاص چیز سے کوئي تعلق نہین هوتا نفع کي خاطر اوس کي ساخت شروع
ے هین جسکا نتیجه یہه هوتا هے که بہت جلد بہمرسانی مانگ سے بڑہ جاتي هے اور نرخ کم هو جاتا هے
طرح اگر کسی چیز کی مانگ مین کمي هوجائے تو اوسکے پیدا کرنے والے اپني پیدا وار کو محدود کردیتے هین
ہ کسي زیادہ نفع بخش کام کو شروع کردیتے هین — اس طرح معمولي حالات مین چیزون کي قیمتیں خاص
ہ حدود مین رهتي هین — لیکن جب کوئی غیر معمولي حالات حائل هوجاتے هین تو کسي شے کے بقایا کي کمي
ی مین فرق آجاتا هے یا کمي بیشي کا کوئي اثر هي نہین هوتا یہه بات زمانه امن مین بہي هوسکتي هے — مثلاً دنیا
خاص ضرورت کي چیز کو اگر کوئی خاص کمپنی یا سنڈیکیٹ اپنے پاس جمع کر لے تو لوگون کے آرام و آسائش
اس قدر هرج واقع هوتا هے که گورنمنٹ کو دست اندازی کرني پڑتي هے زمانه جنگ مین عام قوانین مین
ت اندازی کا زیادہ خطرہ هوتا هے۔

مثال کے طور پر آپکو صرف ایک ایسے معامله پر غور کرنا هے جس مین که استعمال کرنے والا
پیدا کرنے والا ایک ملک مین نه رهتے هون بلکه اون کے درمیان سمندر حائل هو — اگر جنگ کي وجه سے
در کی تجارت بند هوجاتي هے تو تمام سلسله درهم برهم هو جاتا هے ایک ایسے عظیم الشان جنگ مین جیساکه
ل هو رها هے قدرتي طور پر کچھہ نه کچھہ کار روائي عمل مین لانی ضروري هے یہان تک که اس ملک
ن بہي بعض ایسے معاملات مین سرکاري نگراني کي ضرورت پیش آئي هے جن مین لڑائي کے پہلے تجارت کے
قواعد کے مطابق کار روائي کی جاتي تھی جیسا که هم نے گندم کی غائت قیمتین مقرر کی هین —
نے ایک ایسا آرڈیننس وضع کیا هوا هے جس کی رو سے کئي ایک چیزین حکماً سرکار کے استعمال
لئے لی جا سکتي هین اور کئي چیزون کي برآمد درآمد پر بڑي قیود عاید کی گئی هین یه سب عمل مطالبه و
رسانی کے معمولي قواعد مین ایک اهم دخل اندازي هے برطانیه عظمی مین بہي جس پر موجودہ حالات کا
ب سے زیادہ اثر هے سرکاري نگراني بڑي حد تک بڑہ گئی هے۔

امر واقعه یہه هے که وهان غایت قیمتین قریباً هر چیز کے لئے مقرر کي گئي هین کسی خاص شے کا
ی ذکر نہین — قواعد بہي بڑي سختی سے نافذ کئے جاتے هین کوئي تین یا چار مہینے هوئے که ایک کسان کو
س نے آلو اوس نرخ سے زیادہ نرخ پر فروخت کئے جو گورنمنٹ نے ایام قحط کیلئے مقرر کئے تھے ۵۵۰۰ پونڈ
رمانه کیا گیا جو تقریباً ایک لاکھه روپیه کے برابر هوتا هے صرف قیمتین هي مقرر نہین کي گئین بلکه اس سے
هر چیزون کي پیدا وار اور فروخت کو بہي گورنمنٹ نے اپنے اختیار مین کرلیا هے — حکومت نے اس امر کا اعلان کردیا
ر که هر ایک شخص اون اشیاء کے پیدا کرنے مین جنکی حکومت کو ضرورت هو حتی الوسع گورنمنٹ کی
مداد کرے — اگلے دن مین نے اخبار ٹائمز مین پڑھا تھا که ایک کسان کو محض اس خطا پر ۲۰ پونڈ جرمانه کیا گیا
ہ اس نے کھیت کو حکام کے حسب اطمینان کاشت نہین کیا تھا اگرچه مقدمه کی تجویز کے وقت یہه بات ثابت
وگئي تھی که نتائج کے غیر تسلی بخش هونے کي وجه یہه نہین هے که اوس نے عمداً ایسا کیا هے بلکه اسکي وجه
ے پرواهي اور بد انتظامي هے۔

۲۱۲۰ سی جی جی

یہ مثال معاملہ زیر غور پر ٹھیک طور پر عاید نہیں ہوتی لیکن میرا اس مثال کے بیان کرنے سے یہہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ برطانیہ عظمے میں حکومت کی انگوالی جزئیات پر کس حد تک حاوی ہے جہاں لوگوں کا یہہ خیال ہے کہ وہاں ہر ایک فرد واحد کو دنیا کے دیگر ممالک کی نسبت آزادی کی برکات زیادہ حاصل ہیں۔ دار الامراء میں مزدوران کے معاملہ پر حال میں بحث کرتے ہوئے لارڈ سینٹ ڈیوڈس نے یہ اصول بیان کیا تھا کہ کوئی شخص موجودہ جنگ سے کسی طرح فائدہ اٹھانے کا اوس وقت تک حقدار نہیں ہے جبتک ایسا منافع وہ براہ راست اپنی ذاتی زائد محنت سے حاصل نہ کرے۔ اس امر سے کہ ایسے اہم اعلان کا اخبارات نے خوشی سے خیر مقدم کیا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انگلستان میں اوس قماش کے لوگوں کو کن نظروں سے دیکھا جاتا ہے جو اپنا الو سیدھا کرنے کی غرض سے حکومت کی ضروریات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہی حال اون بد قسمت لوگوں کا بھی ہے جو خلاف ضمیر اعتراضات کی بناء پر اپنے فوجی فرائض سے گریز کرتے ہیں وہ ملک کی بہبودی کو اپنے ذاتی مفاد کے تابع سمجھتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے دست اندازی کے معاملہ پر طوالت سے بحث کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ میں آنریبل ممبران پر ثابت کردوں اور اگر ہو سکے تو اونکو اطمینان دلا دوں کہ لوگوں کو موجودہ جنگ سے فائدہ اٹھانے سے روکنے کی جو تجویز کی گئی ہے وہ کسی طرح خلاف معمول یا خلاف قدرت نہیں ہے۔ میں نے اون اعداد شمار سے جنکا میں ذکر کر چکا ہوں قبل ازین یہ ثابت کر دیا ہے کہ شملہ میں سکونتی مکانات کی بیش از بیش مانگ ہونے کی وجہ براہ راست موجودہ جنگ ہے۔ میں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ اس قسم کی کارروائی اب حکماً ضروری معلوم ہوتی ہے ایک یا دو مثالوں کا ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ میں اون اعداد کا ذکر کرکے کونسل کو دق کرنا نہیں چاہتا جن سے وہ بیشی ظاہر ہوتی ہے جو سنہ ۱۹۱۴ء سے لیکر سنہ ۱۹۱۷ع تک کرایہ میں ہوئی ہے کیونکہ ہم نے اپنے مسودہ میں سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ پر انحصار کیا ہے۔ لیکن میں کونسل پر یہ پورے طور پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ شملہ کے مالکان مکان کرایہ کے اوس بڑے اضافہ سے مطمئن نہیں ہیں جس سے وہ قبل ازین متمتع ہو رہے ہیں بلکہ وہ اپنے جنگ کے منافع کو اور بھی زیادہ بڑھانے کے خواہشمند ہیں۔ آپ میں سے بعض صاحبان نے "پاؤنیر" کی ایک حال کی اشاعت میں اوس چٹھی کو پڑھا ہوگا جو ایک مشہور عہدہ دار نے لکھی ہے۔ چٹھی کے بیانات کی صحت کے متعلق کسی شک کرنے کی ذرا بھی وجہ موجود نہیں ہے جنکی آسانی کے ساتھہ تصدیق ہو سکتی ہے۔ عہدہ دار مذکور بیان کرتا ہے کہ اوس نے آیندہ سال کے لئے شملہ میں قریباً چار مکانوں کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ ایک صورت میں مالکان مکان نے سال ماسبق کے کرایہ سے ۳۵۰ روپیہ زیادہ مانگا۔ دوسری صورت میں مالک مکان نے ۴۰۰ روپیہ زیادہ کرایہ طلب کیا ہے۔ باقی دونوں مکانوں میں سے ہر ایک مکان کے متعلق مالک مکان نے ۵۰۰ روپیہ زیادہ طلب کیا ہے یہہ سب تقاضا سال ماسبق کے اضافہ شدہ کرایہ کے علاوہ کیا گیا ہے ایک اور صورت میں جس کی سرکاری طور پر مجھے اطلاع ملی ہے ایک مالک مکان نے جس نے سنہ ۱۹۱۷ع میں کرایہ پوری ۲۰ فیصدی بڑھا دیا تھا کرایہ دار کو یہہ دھمکی دی تھی کہ اگر وہ سنہ ۱۹۱۸ع کے لئے کرایہ میں مزید اضافہ منظور نہیں کریگا تو وہ اوس کو نکال دیگا میں ایسی مثالیں مستزاد کر سکتا ہوں اور ایسے حالات میں ہمارے لئے وہ الفاظ حیرانی کا باعث نہیں ہوسکتے جو چٹھی مذکور کے راقم نے استعمال کئے ہیں جبکہ وہ مالکان مکان کے مطالبات کا خاکہ ان الفاظ میں کھینچتا ہے کہ " وہ حد سے زیادہ سخت گیری اور شوخ چشمی پر مبنی ہوتے ہیں"۔ میں شملہ کے مالکان مکان کے متعلق سخت سخت الفاظ استعمال کرنا نہیں چاہتا انسانی فطرت اسی قسم کی واقع ہوئی ہے۔ میری یہہ خواہش نہیں ہے کہ سب سے پہلے میں ہی اون پر آوازے کسوں اور نہ ہی میرا خیال ہے کہ کوئی آنریبل ممبر اس ناگوار فرض کو اپنے ذمہ لینا پسند کریگا۔ لیکن تین سوال ہیں جو میں شملہ کے مالکان مکان سے کرنا چاہتا ہوں پہلا یہہ ہے کہ کیا وہ اس امر سے انکار کرسکتے ہیں کہ شملہ میں توسیع کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے عملی طور پر لوگوں کو اونہیں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اختیار کامل حاصل ہے اور وہ کئی گذشتہ سالوں سے وہ اسی طرح اون کے دست نگر رہتے ہیں۔ دوسرا سوال یہہ ہے کہ کیا وہ ایمانداری کے ساتھہ یہہ دعوے کرسکتے ہیں کہ وہ بیش از بیش کرایہ کے لئے جو اونچے مطالبات کر رہے ہیں وہ اون کے اپنی کسی زاید کوشش کی بناء پر حقدار ہو سکتے ہیں۔ تیسرا سوال یہہ ہے کہ وہ یہہ ثابت کرسکتے ہیں کہ شملہ میں مکانات کی جو بیش از بیش

لت ہوگئی ہے اوس کی وجہ براہ راست موجودہ جنگ نہیں ہے اگر وہ ان سوالات کا جواب نہیں دے سکتے جو میرا خیال ہے کہ وہ واقعات پیش نظر کی موجودگی میں نہیں دے سکینگے تو میری یہہ گذارش ہے کہ گورنمنٹ کی 'فوری دست اندازی کی کما حقہ' ضرورت ثابت ہوتی ہے۔

لیکن قطع نظر ان نہایت ہی عام اصولوں کے شملہ کے مالکان مکان کے متعلق ایک اور امر بہی قابل ذکر ہے شملہ اوس وقت سے وجود میں آیا ہے جب سے گورنمنٹ نے اس مقام کو موسم گرما کے لئے بطور ییلاق منتخب ہوا ہے۔مزید برآں شملہ اس وقت جو مقبول عام ہو رہا ہے اوس کی وجہ یہہ بہی ہے کہ وہ گورنمنٹ ہند آرمی ہیڈ کوارٹرز اور سب سے آخیر پنجاب گورنمنٹ کا صدر مقام ہے شملہ کی ہر دل عزیزی کی وجہ زیادہ تر یہہ امر ہے کہ گورنمنٹ ہائے مذکور وہاں رہتی ہیں اور کہ وہاں گورنمنٹ کے خرچ پر بڑی بڑی آسائشیں مہیا کی گئی ہیں مجہے یہہ معلوم نہیں ہے۔کہ آیا شملہ کے مالکان مکان کو سلیمان جیسی حشمت و اقبال حاصل ہے اگر چہ اوس منافع کے لحاظ سے جو اون کو مل رہا ہے اون کو یہہ جاہ و حشم بخوبی حاصل ہونی چاہئے لیکن وہ اس بات میں یقیناً اون پہولوں سے مشابہ ہیں " جن کو کوئی محنت و مشقت کا کام پیش نہیں کرنا مگر ان کو ہر طرح کا آرام و آسائش حاصل ہے اون کا کام صرف ہاتہ پر ہاتہ رکہکر بیٹہ رہنا ہے حالانکہ گورنمنٹ اون کی جائداد کی قیمت میں لکہو کہا روپیہ کا اضافہ کر رہی ہے۔ اندریں حالات گورنمنٹ کو ان مالکان مکان پر یقیناً از بس حق حاصل ہے اور اگر یہہ مالکان مکان سرکاری ملازموں کا خون پینے کے لئے اس پر آشوب زمانہ سے فائدہ اٹہانا چاہتے ہیں تو اون کو بلاشبہہ عام دنیا کے لوگوں کی نسبت شکایت کا سب سے کم حق حاصل ہونا چاہئے اگر گورنمنٹ ذاتی آکر دست اندازی کرے اور یہہ فرمان صادر کرے " کہ بس اس سے زیادہ تم فائدہ نہیں اٹہا سکتے "۔

" حکماً مکانات لینے کے سوال کے متعلق مجہے زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم نے کافی سے زیادہ مستثنیات وضع کردی ہیں اور مستثنیات کو بیان کرنے کی نسبت قاعدہ کو پڑہ کر سنا دینا زیادہ آسان ہے مکانات کو حکماً لینے کے اس اختیار کا اثر صرف اونہی لوگوں پر ہوگا جو سنہ ۱۹۱۷ ع کے دوران میں شملہ میں کرایہ دار نہیں تہے اور جو اپنے فرض منصبی یا کاروبار کی وجہ سے وہاں رہنے پر مجبور نہیں ہیں لیکن اگر وہاں کوئی فالتو مکانات موجود ہوں تو یہہ لوگ بہی کمیٹی رہائشی مکانات کی تحریری اجازت سے اون کو کرایہ پر لے سکتے ہیں مجہے یقین ہے کہ آنریبل ممبر یہہ تسلیم کرینگے کہ اس بارہ میں کوئی وجہ موجود نہیں ہے کہ ایسے لوگ کیوں شملہ میں جائیں اون کے استفادہ کے لئے اور پہاڑ موجود ہیں وہ مری یا ڈلہوزی یا کشمیر میں جاسکتے ہیں اور اون کو اوس انتہائی تکلیف میں اضافہ کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے جو کثرت مانگ کی وجہ سے شملہ میں رہائشی مکانوں کے حاصل کرنے میں پیش آتی ہے۔

لہذا کرایوں کے انتظام اور نیز مکانوں کے حکماً لینے کے متعلق میں کسی قدر وثوق کے ساتہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ مسودہ ہذا کی پوری پوری ضرورت ثابت ہوتی ہے "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—" یور آنر مسودہ کی موجودہ صورت میں میں کسی قسم کے خیالات کا اظہار کرنا نہیں چاہتا ۔مسودہ ہذا جنگ کی وجہ سے خاص طور پر اس غرض سے پیش کیا گیا ہے کہ فوجی ہیڈ کوارٹروں اور بورڈ سامان جنگ کے افسروں کی رہائش کا انتظام کیا جائے اور اس حیثیت میں اسپر کونسل ہذا کو ہمدردانہ غور کرنی چاہئے۔میں اس حقیقت کا پورے طور پر معترف ہوں کہ آرمی ہیڈ کوارٹروں اور بورڈ سامان جنگ کے افسران کے لئے رہائش کا انتظام کرنے سے جنگ کے متعلق ایسی ہی امداد ملیگی جیسی کہ میدان جنگ میں سپاہی بہیجنے سے ملتی ہے یہہ نہایت ہی ضروری ہے کہ ہم اونکے لئے رہائش کا انتظام واجبی کرایہ پر کر دیں۔

" ان جملہ واقعات کو تسلیم کرتے ہوئے یہ ماننا پڑیگا کہ صرف شملہ کے مالکان مکان کے دلوں میں ہی نہیں بلکہ باہر کے لوگوں کے دلوں میں بہی ایک قسم کی بدظنی پائی جاتی ہے اس بدظنی کی وجہ کیا ہے۔میں یورآنر کو یقین دلاتا ہوں۔کہ اس کی وجہ یہہ نہیں ہے کہ مسودہ ہذا جنگ کی ضرورت کی وجہ سے پیش کیا گیا ہے بلکہ برخلاف اسکے اسکی وجہ وہ خاص خطرہ ہے (خواہ وہ معقول ہو یا غیر معقول) جو گورنمنٹ کے بعض تجاویز کے متعلق مالکان مکان کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے

اور میرے ان خیالات کے اظہار کی وجہ وہ خاص الفاظ ہیں جو آنریبل ممبر مہتمم مسودہ کی زبان سے نکلے ہیں۔

شملہ مدت مدید سے امپیریل گورنمنٹ کا اور علی ہذالقیاس گورنمنٹ ہذا کا موسم گرما کا صدر مقام رہا ہے اس میں کچھہ شبہ نہیں کہ مکانوں کی تعمیر کے لئے مفید زمینوں کی مقدار محدود ہے لیکن وہ اب معدود نہیں ہو گئی میرا خیال ہے کہ مفید زمین جو اب قابل استفادہ ہے وہ اس سے ۳۰ سال قبل بھی ٹھیک اسی قدر تھی۔ اسکی کیا وجہ ہے کہ کیوں امپیریل گورنمنٹ یا لوکل گورنمنٹ نے اپنے افسروں کیلئے رہائش کا انتظام کرنے کے واسطے ۱۵ سال پیشتر کوئی زمین نہیں لی ہر ایک تجارتی فرم بھی ایسا ہی کرتی تھی لیکن امپیریل گورنمنٹ یا لوکل گورنمنٹ نے اپنے افسروں کیلئے مکان تعمیر کرنے کے واسطے یہ مفید زمین خریدنے کے کام پر تھوڑا سا روپیہ بھی خرچ نہیں کیا شملہ کے مالکان مکان کو جس بات کا خدشہ ہے وہ یہہ ہے کہ مبادا مسودہ ہذا اس بات کا پیش خیمہ ہو کہ گورنمنٹ اپنے اہلکاروں کیلئے معمولی حالات میں رہائش کا انتظام کرنے کے واسطے اسی قسم کا کوئی اور قانون وضع کرے کونسل ہذا کے روبرو یورایکسیلنسی کے اس اعلان سے کہ مسودہ ہذا جنگ کی ضرورت کی وجہ مرتب کیا گیا ہے یہ خطرات بالکل رفع ہو جاوینگے۔ مجھے اس بارہ میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ یہہ مسودہ جنگ کی وجہ سے تجویز کیا گیا ہے اور اس حیثیت میں اس کا کونسل ہذا میں اور نیز باہر تپاک سے خیر مقدم ہونا چاہئے۔

"مکانوں کی محدود تعداد اور بہم رسانی اور مانگ کے مسئلہ کے اثر کے متعلق شملہ کے مالکان مکان کہتے ہیں ہمارا کوئی اور کار و بار نہیں تہا ہم نے روپیہ اس امید پر صرف کیا تہا کہ شملہ سر سبز و شاداب ہونے والا مقام ہے ہم نے دیکھا تہا کہ گورنمنٹ شملہ میں آنے والے لوگوں کے لئے ریلوے بنا رہی ہے اور ہر قسم کی سہولتیں مہیا کر رہی ہے اس میں کچھہ شک نہیں کہ شملہ امپیریل گورنمنٹ و لوکل گورنمنٹ کا دارالخلافہ ہے لیکن سرکاری عہدہ داروں کو بات چیت کرنے کے لئے ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو سرکاری عہدہ دار نہ ہوں چونکہ گورنمنٹ نے اپنے اہلکاروں کے لئے مکان بنانے کے لئے زمین خریدنے میں فراست سے کام نہیں لیا اسواسطے اگر وہ اب ہمارے مکان لینا چاہتی ہے تو ہم کو فائدہ اٹھانے کا حق ہے۔

" مجھے اس بارہ میں کچھہ شک نہیں ہے کہ مسودہ ہذا کے کسی حکم کی رو سے اس قسم کے اعتراضات پیدا کرنے متصور نہیں ہیں یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکو اس کی اپنی قرائن پر فیصلہ کرنا چاہئے میں صرف اسی قدر کہنا چاہتا ہوں "۔

مسودہ مذکور کو کونسل میں پیش کرنے کی تحریک پیش ہوکر منظور ہوگئی۔

آنریبل مسٹر لمسڈن۔ ۔ یور ایکسیلنسی میں اب تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ پر غور کی جائے جیساکہ میں قبل ازیں بیان کر چکا ہوں مسودہ جنگ کی وجہ سے مرتب کیا گیا ہے اور یہہ محدود میعاد تک نافذ رہیگا اور نیز یہہ اشد ضرورت کی وجہ سے مرتب کیا گیا ہے دفعہ ۹ کے مطالعہ سے معلوم ہو جائیگا کہ کسی مکان کو حکماً لینے کا حکم صرف ۱۵ فروری سے پہلے جاری ہو سکتا ہے یہہ واضح رہے کہ نوٹس ہذا کے جاری کرنے کا انتظام کرنے کے لئے بہت ہی کم وقت مقرر کیا گیا ہے مسودہ ہذا کو اگر کونسل ہذا نے پاس کر دیا تو اس کے متعلق جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی منظوری لینی پڑیگی جس کے بعد اوس کو گورنر جنرل بہادر کی منظوری کے لئے بھیجا جائیگا۔ کمیٹی رہائشی مکانات منتخب کرنی پڑیگی اور اون ممبروں کے انتخاب کے لئے قواعد وضع کرنے پڑینگے جو شملہ کے مالکان مکان کے قائم مقام ہونگے اس ساری کارروائی کے لئے وقت درکار ہوگا اور اگر اس سارے معاملہ کو اشد ضروری سمجھکر کارروائی کیگئی تو کہیں اگلے موسم میں جاکر مسودہ مذکور سے کوئی فائدہ حاصل ہوسکیگا۔

" مسودہ فی نفسہ سادہ نوعیت کا ہے اور میں مختلف دفعات کا سرسری ذکر کردینا چاہتا ہوں اگرچہ اون کے متعلق کسی مبسوط تذکرہ کی ضرورت نہیں ہے۔

دفعہ ۱ ۔ آنریبل ممبر یہہ تسلیم کرینگے کہ میعاد یعنی عرصہ جنگ اور اوس کے بعد ایک سال زیادہ نہیں ہے۔ جنگ کے متعلقہ کار و بار کا تصفیہ ایک ہفتہ میں نہیں ہوسکتا۔

"دفعہ ۲ میں ۳۰۰ روپیہ کی رقم آزمائش کے طور پر مقرر کی گئی ہے جس سے کم رقم مقرر کرنا ضروری خیال نہیں کیا گیا۔ہم نے اس رقم کو مالیت مالیت کے حساب سے مقرر کیا ہے میونسپل ایکٹ کی رو سے یہہ ایک قطعی ثبوت ہے۔لیکن میں یہہ بلا تامل کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس رقم سے کوئی خاص اُنس نہیں ہے اگر کسی آنریبل ممبر کا خیال ہو کہ اس رقم کو کم و بیش کردیا جائے تو ہم اون کی تجویز پر غور کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ہم نے لفظ "مالک" کو وسیع معنوں میں لیا ہے اسکی وجہ سے آخر میں کوئی جامع تعریف تجویز کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرنی پڑیگی۔دفعہ ۳ کمیٹی رہائشی مکانات کے تقرر کے متعلق ہے جس میں ۵ ممبر شامل ہونگے۔اس کمیٹی کے فرائض گونا گون ہونگے۔یہہ نوٹس جاری کریگی و اون صورتوں میں کرایہ مقرر کریگی جن میں سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایوں پر انحصار نہ کرسکے و تنازعات کا فیصلہ کریگی اور اسکے فیصلے ناطق ہونگے۔دفعہ ۵ میں بعض خاص صورتوں میں کرایہ کے بڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔دفعہ ۶ مکانوں کو تصرف میں لانے کے متعلق ہے اور ۷ میں ضابطہ قابل عمل کی تشریح کی گئی ہے۔دفعہ ۸ میں مستثنیات کی وہ فہرست درج ہے جو میرے خیال میں اس امر کے لحاظ سے جامع ہے کہ سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ داروں کو تنگ نہیں کیا جائیگا۔ہم نے مذہبی معابدوں اور رفاہ عامہ کی دیگر عمارتوں کو خاص طور پر شامل نہیں کیا کیونکہ ہمارے خیال میں ایسی عمارتوں کو شامل کرنا ضروری نہیں تھا۔عام طور پر جو مکانات اس غرض کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں وہ رہائش کے قابل نہیں ہوتے۔اور برخلاف اس کے وہ مکانات کسی خاص جماعت کے نام پر کرایہ پر لئے جاتے ہیں اور یہہ اغلب نہیں ہے کہ اوس جماعت کا نام بدل جائیگا اگر کسی آنریبل ممبر کی یہہ رائے ہو کہ کسی مزید احتیاط کی ضرورت ہے تو ہم اس معاملہ پر غور کرنے پر تیار ہونگے۔دفعہ ۹ میں یہہ حکم درج ہے کہ ۱۵ فروری کے بعد جو مناسب تاریخ ہے نوٹس جاری نہیں کیا جائیگا اگر کسی شخص کو ۱۵ فروری تک اس امر کا نوٹس موصول ہوجائے کہ اون کا مکان درکار ہے تو موسم گرما کے شروع ہونے سے پہلے کوئی اور انتظام کرنا بالکل آسان ہوگا۔دفعہ ۱۰ اون خاص صورتوں کے متعلق ہے جن میں کرایہ دار کی تبدیلی مطلوب ہو اس دفعہ میں یہہ حکم درج کہ اگر کوئی مکان ۱۵ فروری تک کرایہ پر دیا گیا ہو یا اگر تاریخ مذکور کے بعد کرایہ دار تبدیل ہوجائے تو نوٹس سال مذکور کے دوران میں کسی وقت جاری ہوسکتا ہے۔دفعہ ۱۱ میں سرکاری کرایہ دار سے ایسے طریق میں کرایہ وصول کرنے کے متعلق حکم درج ہے جو دیوانی عدالتوں کے معمولی ضابطہ سے زیادہ آسان ہونا چاہئے۔اس دفعہ کا استعمال اختیاری ہے اور اگر مالک اس دفعہ سے فائدہ نہ اٹھائے تو وہ معمولی طریقہ میں دیوانی عدالت میں نالش دائر کرسکتا ہے۔دفعہ ۱۲ میں کوئی ایسا حکم درج نہیں ہے جو ایسی کار روائی کرنے کے راستہ میں حائل ہو۔دفعہ ۱۳ محض اون اشخاص کی معمولی حفاظت کے متعلق ہے جو زیر ایکٹ مذکور نوٹس دیتے ہیں کار روائی کریں اور میرے خیال میں یہہ دفعہ کسی طرح بھی ارجاع نالش کے سد راہ نہیں ہوگی۔دفعہ ۱۴ میں اوس کار روائی کی کیفیت درج ہے جو مکان کو کرایہ پر دینے سے انکار کرنے والے شخص کی صورت میں کی جائیگی یہہ دفعہ بہت ہی نرم قسم کی ہے اور اس میں کوئی سزا مقرر نہیں کی گئی۔ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کمیٹی رہائشی مکانات کی درخواست پر مکان میں داخل ہوکر مالک مکان کو قبضہ دینے پر مجبور کر سکتا ہے۔دفعہ ۲۳ میں یہہ حکم درج ہے کہ کمیٹی رہائشی مکانات کا فیصلہ ناطق ہوگا۔دفعہ ۱۴ میں حفاظتی دفعہ ہے جو ایکٹ رہائشی مکانات چھاؤنی کے اصولوں پر وضع کی گئی ہے۔

"یہہ سمجھنا مشکل امر ہے کہ یہہ مسودہ جنگ کے متعلق وضع کیا گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ میں کسیقدر وثوق کے ساتھ یہہ دعوے کر سکتا ہوں کہ جنگ کے متعلق ایسی نرم قسم کی کوئی کار روائی کبھی ذہن میں نہیں آئی۔لائسنسنگ بل کے دارالعوام میں دوسری دفعہ پیش ہونے کے وقت مخالف فریق کے ایک ممبر نے گورنمنٹ کو ان الفاظ میں مخاطب کیا گیا تھا کہ — پرانے زمانہ کے قزاق لوگوں کا مال یا جان لیتے ہی قانع ہوا کرتے تھے لیکن گورنمنٹ غریب رعایا کی جان و مال دونوں لینے پر تلی ہوئی ہے۔میرے خیال میں اس قسم کا کوئی الزام مسودہ ہذا کے برخلاف عائد نہیں کیا جا سکتا۔اگر یہہ مسودہ پاس ہوگیا جو مجھے اُمید ہے کہ باتفاق رائے پاس ہوجائیگا تو میرے خیال میں شملہ کے مالکان مکان کو حکام دارالغربا سے امداد کی درخواست کرنے یا تجہیز و تکفین کا انتظام کرنے والوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔امر واقع یہہ ہے کہ مالکان مکان منافع سے بدستور بہرہ اندوز ہوتے رہینگے جو اگر اون کی موہوم اُمیدوں کی برابر نہ بھی ہو تو بھی کم از کم جملہ معقول توقعات سے متجاوز ہوگا۔اور اگر کوئی منافع پرست آدمی اس اشد ضرورت کے موقع پر گورنمنٹ کی ضروریات سے جرأت پکڑ کر مسودہ

هذا کی وجہ سے اک اونہاٹھیگا تو اس پر افسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور میرے خیال میں ہمیں اس قسم کے اشخاص سے بے فائدہ ہمدردی نہیں ہونی چاہئے۔

ان مختصر الفاظ کے ساتھ میں یہہ تجویز کرتا ہوں کہ مسودہ هذا پر اب غور کی جائے "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر نے تحریک کی کہ عرصہ جنگ کے دوران میں شملہ کے مکانوں کے قبضہ اور اون کے کرایہ کے انصرام کے مسودہ پر غور کی جائے

تحریک منظور کی گئی۔

آنریبل مسٹر لمسڈن۔—" یوور آنر کسی آنریبل ممبر نے کسی ترمیم کا نوٹس نہیں دیا کونسل واضع آئین و قوانین کے اجلاس کی کارروائی کے انصرام کے قواعد کے قاعدہ ۲۷ میں یہہ حکم درج ہے کہ اگر کوئی ممبر کوئی ترمیم پیش کرنا چاہے تو کونسل کے سیکریٹری کو اوس کے ارادہ کی اطلاع اجلاس سے تین دن پہلے پہونچ جانی چاہئے۔ لہذا با ضابطہ طور پر سوائے محض لفظی ترمیم کے کسی اور قسم کی ترمیم پر اب بحث نہیں ہوسکتی لیکن میں یہہ تسلیم کرتا ہوں کہ مسودہ هذا کسی قدر غیر معمولی ہے لہذا اون ترمیمات کو سماعت میں لانے کی غرض سے جو غیر سرکاری ممبر پیش کرنا چاہیں تو بندگان عالی میری یہہ درخواست ہے کہ قواعد کارروائی کو معطل کر دیا جائے "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر۔—" میں قواعد کارروائی کونسل کو معطل کرتا ہوں "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس۔—" یوور آنر یوور آنر کی اجازت سے میں مندرجہ ذیل ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں کہ دفعہ ۲ میں " مکان " کی تعریف میں الفاظ " اور جس کی مالیت ۳۰۰ روپیہ سے کم نہ ہو " حذف کر دئے جائیں۔ مسودہ هذا سے مقصود یہ ہے کہ کسی ایسی مشکل کو رفع کیا جائے جو شملہ کے سرکاری ملازمون کے لئے رہائش کا انتظام کرنے میں پیش آئے۔ لیکن مسودہ هذا سے بہت موجودہ یہہ مشکل سرکاری دفتروں کے اون کلرکوں و ملازموں کی صورت میں رفع نہیں ہوتی جو کسی ایسے مکان کو کرایہ پر نہیں لے سکتے جس کی سالانہ مالیت ۳۰۰ روپیہ سے زیادہ ہو ایسے ملازموں کی صورت میں میری گذارش ہے کہ اگر میری ترمیم کو منظور نہ کیا گیا تو یہہ مشکل بدستور موجود رہیگی۔ ترمیم جو میں تجویز کرتا ہوں مسودہ مجوزہ کے احکام کے منشاء کے بالکل مطابق ہے اور مجھے اعتماد ہے کہ یوور آنر گورنمنٹ کے غریب و محنت کش کلرکوں کو جن کے مفاد کا یوور آنر کو ہمیشہ خیال رہا ہے اس مجوزہ قانون سے مستفید کرنے کی غرض سے میری ترمیم کو بطیب خاطر منظور فرمائینگے "۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن۔—" میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام۔—" میں اس ترمیم کی مزید تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن۔—" میں مسودہ هذا کو پیش کرتے وقت اپنی تقریر میں قبل ازین بیان کرچکا ہوں کہ ۳۰۰ روپیہ کی یہہ رقم آزمائشی ہے اور کہ ہم اس پر نظر ثانی کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں اگر آنریبل ممبروں کے دل میں یہہ تمام خیال ہے کہ اس رقم کو کم کرنا ضروری ہے تو میں اس خیال سے اتفاق کرنے اور الفاظ مذکور کو حذف کرنے پر بالکل تیار ہوں مجوزہ تبدیلی کے بعد سالانہ مالیت کے متعلق دفعہ غیر ضروری ہو جائیگی میرے خیال میں مجوزہ تبدیلی کا مدعا یہہ ہے کہ گورنمنٹ کے کم تنخواہ کے عہدہ داروں کو مستفید ہونے کا موقع دیا جائے میں کونسل کو یقین دلاتا ہوں کہ اون کے مفاد کو نظر انداز کرنے کا ارادہ نہیں تہا ہمارا خیال تہا کہ ۳۰۰ روپیہ کی حد اغلباً اون اکثر مکانوں پر حاوی ہو جائیگی جن کے متعلق کوئی ناواجب مانگ نہیں اگر اس خیال کو غلط خیال کیا جاتا ہے تو میں اس کو بدل دینے پر رضا مند ہوں اس تبدیلی سے کمیٹی رہائشی مکانات کے کام میں کسی قدر اضافہ ہو جائیگا لیکن چونکہ میں اوس کمیٹی کا ممبر نہیں ہونگا اسواسطے میرے خیال میں مجھے اس وجہ سے کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہئے "۔

ترمیم پیش ہو کر منظور ہو گئی۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن۔—یوور آنر میں تین ترمیمات تجویز کرنا چاہتا ہوں۔

" پہلی ترمیم یہہ ہے کہ میں دفعہ ۵ میں نقرہ " اور کمیٹی رہائشی مکانات کے فیصلہ پر کسی عدالت

میں اعتراض نہیں ہوسکیگا " ایزاد کرنا چاھتا ہوں یہہ فقرہ اوس صورت میں حفاظت کا کام دیگا جس میں کہ بقیہ رہائشی مکانات کی کسی کارروائی یا ہمچوقسم کے کسی دیگر معاملہ کے برخلاف عدالت میں چارہ جوئی کی جائے "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر۔"شاید آنریبل ممبر ایک ہی ترمیم کو علیحدہ علیحدہ پیش کرینگے "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن۔-" اس ترمیم کے متعلق میں آنریبل ممبر کی توجہ دفعہ ۱۳ کی طرف دلاتا ہوں میرے خیال میں دفعہ مذکور میں اس ضرورت کا علاج موجود ہے "۔

ترمیم اجازت کے ساتھہ واپس لے لی گئی۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن—" میں دفعہ ۱۴ میں الفاظ " نیک نیتی سے " دونوں مقامات پر ایزاد کرنا چاھتا ہوں جس کے بعد دفعہ مذکور حسب ذیل طور پر پڑھی جائیگی :—

' کوئی نالش یا دیگر قانونی کارروائی کسی شخص کے برخلاف اوس کے کسی ایسے فعل کے متعلق نہیں کی جائیگی جو اوس نے نیک نیتی سے انجام دیا ہو یا انجام دینا چاھتا ہو وغیرہ وغیرہ '۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر—" یہہ ترمیم دفعہ مذکور کے الفاظ میں ایک بدیہی اصلاح ہے اور اوس پر نکتہ چینی کرنے کی ضرورت نہیں "۔

ترمیم پیش ہو کر منظور کی گئی۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن—" میں دفعہ ۷ میں آخری دو سطروں - یعنی الفاظ ' اور موجودہ قابض کو اگر کوئی ہو حکم دے کہ وہ مکان مذکور کو ایک مہینہ کے اندر خالی کردے ' کی بجائے الفاظ ' اور موجودہ قابض کو اگر کوئی ہو حکم دے کہ وہ مکان کو معقول میعاد کہ از کم ایک مہینہ کے اندر خالی کردے ' اس کے متعلق میری دلیل یہہ ہے کہ بعض اوقات مکان کو خالی کرنا اور کسی اور جگہہ مکان حاصل کرنا سخت مشکل ہوتا ہے اس کے متعلق ایسا انتظام کر دینا چاھئے جس سے قابض مکان کو ایسی مہلت مل جائے جو کمیٹی معقول خیال کرے لیکن یہہ ضروری نہیں ہے کہ یہہ میعاد ایک مہینہ تک ہی محدود ہو کمیٹی مجاز ہوگی کہ وہ یہہ میعاد ۲ مہینہ یا ۲½ مہینہ یا کسی صورت میں اس کے قریب مقرر کردے۔اقل میعاد ایک مہینہ ہونی چاھئے بابت موجودہ دفعہ مذکور کی رو سے کرایہ دار کو ہر حالت میں مکان ایک مہینہ کے اندر خالی کرنا پڑیگا "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن—" میرے خیال میں یہہ ترمیم ضروری نہیں ہے جو مکانات درکار ہونگے وہ اغلباً صرف وہی مکان ہونگے جن پر وہ کرایہ دار قابض ہوں جو شملہ میں فرائض منصبی پر مامور نہ ہوں یا کاروبار نہ کرتے ہوں اور اگر ایسا کرایہ دار کو ۱۵ فروری کو یا اوس سے پہلے مکان خالی کر دینے کا نوٹس دیا جائے تو اوس کو مکان ایک مہینہ کے اندر خالی کر دینا چاھئے وہ لوگ جو شملہ میں سیر و تفریح کی غرض سے جاتے ہیں وہ عام طور پر سردیوں میں وہاں نہیں رہتے لہذا اون مکانوں کو چھوڑنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئیگی جن پر کوئی فی الواقع قابض نہ ہو اگر ایسے مکان ایک مہینہ کے اندر خالی نہ کئے گئے تو مسودہ ہذا کا مدعا جز واً پورا نہیں ہوگا "۔

آنریبل مسٹر گریسی—" ایکٹ رہائشی مکانات چھاونی ہائے میں یہی میعاد مقرر کی گئی تھی "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر—" کیا آنریبل ممبر اس ترمیم کو اب بھی پیش کرنا چاھتے ہیں "۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن—" اگر باقی ماندہ ممبر اسکی تائید کریں "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام—" میں اسکی تائید کرتا ہوں "۔

ترمیم پیش ہو کر منظور کی گئی۔

آنریبل مسٹر فضل حسین۔—" جیسا کہ آنریبل ممبر مہتمم مسودہ نے مسودہ کو پیش کرتے وقت اپنی تقریر میں بیان کیا تھا کہ مدعا یہ ہے کہ کرایوں کی بنیاد سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایوں پر ہوگی۔ یعنی کمیٹی رہائشی مکانات اسی مکان کا کرایہ سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے کم مقرر نہیں کریگی میں سمجھتا ہوں کہ مسودہ کی یہی پالیسی ہے لیکن فی الحال مسودہ میں اشارہ میں کوئی صریح حکم موجود نہیں ہے کہ کمیٹی رہائشی مکانات کو کسی مکان کے کرایہ کو اوس کرایہ سے کم کرنے کا اختیار نہیں ہوگا جو سنہ ۱۹۱۷ع میں اوس مکان کا لیا جاتا ہے اس معاملہ کو صاف کر دینے کی غرض سے میں یہہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ مسودہ ہذا کی دفعہ ۷ کی پانچویں سطر میں الفاظ " ملازم مذکور کو کرایہ پر دے دے " کی جگہہ الفاظ " ملازم مذکور کو ایسے کرایہ پر دے دے جو سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے زیادہ نہ ہو " ثبت کئے جائیں۔

مسودہ میں اشارہ میں صریح حکم موجود ہے کہ کرایہ سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے تجاوز نہیں کر سکتا ترمیم مجوزہ کی رو سے یہہ واضح ہو جائیگا کہ کمیٹی سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے کم کرایہ ادا نہیں کر سکیگی "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن—" میں اس قسم کی تبدیلی کو منظور کرنے پر بالکل تیار ہوں۔ مسودہ ہذا کا منشاء یقیناً یہہ تھا کہ کرایوں کی بنیاد سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایوں پر ہونی چاہئے اگر آنریبل ممبر اس معاملہ کو صاف کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے "۔

آنریبل مسٹر پارکر—" میرے خیال میں اشارہ میں مسودہ ہذا کی دفعہ ۴ میں قبل ازین حکم درج ہے "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—" اس امر کی وجہ کہ میں کیوں اس معاملہ کو صاف کر دینا چاہتا ہوں یہہ ہے کہ دفعہ ۳ میں یہہ حکم صاف طور پر درج ہے کہ سالانہ یا ماہوار کرایہ اوس کرایہ سے زاید نہیں ہوگا جو مکان مذکور کے لئے تقویمی سال سنہ ۱۹۱۷ع کی بابت واجب الادا ہو ' اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ یہہ کرایہ اوس سے کم نہیں ہوگا "۔

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر—" آپکو الفاظ کی ترتیب پر کوئی اعتراض ہے "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن—" مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے "۔

آنریبل مسٹر مینارڈ—" بندگان عالی اگر مجھے اجازت ہو تو میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے پورے طور پر یقین نہیں ہے کہ اصلی معنی پورے طور پر سمجھے گئے ہیں۔ ہم مکانوں کو سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے کم کرایہ پر نہیں لینا چاہتے۔ ہم مکانوں کو ایسے کرایہ پر لینا چاہتے ہیں جو سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے زیادہ نہ ہو پیش شدہ الفاظ کو درج کرنا خلاف معمول ہوگا "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—" میں آنریبل ممبر کا مطلب پورے طور پر سمجھتا ہوں لیکن مسودہ ہذا کی دفعہ ۳ میں یہہ حکم مندرجہ درج ہے کہ ' میونسپلٹی شملہ کا افسر کسی مکان کا سالانہ یا ماہوار کرایہ اوس سالانہ یا ماہوار کرایہ سے زاید نہیں ہوگا جو مکان مذکور کے لئے تقویمی سال سنہ ۱۹۱۷ع کی بابت واجب الادا ہو ' یہہ صاف طور پر عیاں ہے کہ سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے تجاوز نہیں ہو سکتا۔ اب دوسری تشریح طلب بات یہہ ہے کہ کسی مکان کے مالک کو یہہ حکم نہیں دیا جا سکتا کہ وہ اپنے مکان کو کسی سرکاری یا میونسپل ملازم کی رہائش کے لئے ایسے کرایہ پر دیدے جو سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے کم ہو "۔

آنریبل مسٹر فیگن—" میں یہہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ دفعہ ۷ کے آخر میں حسب ذیل حکم الزائد کو دیا جائے۔

" مگر شرط یہہ ہے کہ ایسی صورت میں مقرر شدہ کرایہ سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے کم نہیں ہوگا "۔

آنریبل مسٹر گودیسی —" کرایہ مقرر کرنے کے متعلق اس دفعہ کی رو سے کوئی اختیار ...ض نہیں ہوتا کرایہ کا فیصلہ مسودہ ہذا کی دیگر دفعات میں کیا گیا ہے "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —" کیا میں یہہ تجویز پیش کر سکتا ہوں کہ دفعہ ۴ کے الفاظ ...ب ذیل بنا دئے جائیں —

" بجز اوس کے جیسا کہ ایکٹ ہذا میں بعد ازین انتظام کیا گیا ہے میونسپلٹی شملہ کی حدود کے ...ر کسی مکان کا سالانہ یا ماہوار کرایہ اوس سالانہ یا ماہوار کرایہ سے زیادہ یا کم نہیں ہوگا جو مکان مذکور کیلئے ...سی سال سنہ ۱۹۱۷ع کی بابت واجب الادا ہو "۔

آنریبل مسٹر گودیسی —" سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے کم کرایہ مقرر کرنے کا اختیار مالک ...ں کو کیوں تفویض نہ کیا جائے "۔

آنریبل مسٹر تھامسن —" سوال یہہ ہے کہ آیا مالکان مکان کو اوس کرایہ سے زیادہ کرایہ ...ی کے لئے جو وہ طلب کرنے میں مجبور کرنے کے واسطے ہم کو قانونی اختیار حاصل کرنا چاہئے "۔

...ز آنر پریذیڈنٹ بہادر —" یہہ مسلمہ ہے کہ مالکان مکان اپنی طرف سے جس قدر ہو سکے ...ادہ کرایہ طلب کرینگے سوال یہہ ہے کہ وہ کیا کرایہ لے سکتے ہیں "۔

آنریبل مسٹر ا... سکن —" سنہ ۱۹۱۷ع کا کرایہ "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —" جہاں تک میں دیکھ سکتا ہوں مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ...ات ضروری ہے کہ ہم کمیٹی رہائشی مکانات کے اوس اختیار کی تصریح کر دیں جو اونکو سرکاری اہلکاروں کیلئے ...کانات حاصل کرنے کے بارہ میں حاصل ہونا چاہئے اگر ان اختیارات کی صراحت کے ساتھ تشریح نہ کر دی گئی ...اسکی وجہ سے کمیٹی کے برخلاف ... قسم کی شکایتیں ہونے لگ جاوینگی اس سے کمیٹی کا کام بڑھ جائیگا ...ر یہہ شکایتیں ہونے لگ جائینگی کہ کمیٹی رہائشی مکانات عملی طور پر کرایوں کو گھٹا رہی ہے میری ...ذارش یہہ ہے کہ مسودہ کے مدعا کو صاف طور پر بیان کر دیا جائے میں یہہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں ...دفعہ ۷ میں الفاظ " ملازم مذکور کو کرایہ پر دیدے " کی جگہہ وہ الفاظ ثبت کر دئے جائیں جو میں نے ...جویز کئے ہیں۔

میری تجویز پر اعتراض یہہ کیا جاتا ہے کہ دفعہ ۷ کا منشاء یہہ نہیں ہے کہ کمیٹی رہائشی مکانات کے ...الک معین کئے جائیں۔ جملہ آداب کو ملحوظ رکھکر میری یہہ گذارش ہے کہ اگرچہ یہہ اعتراض ٹھیک ہے تاہم ...کا یہہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کرایہ کے مقرر کرنے کے متعلق کمیٹی رہائشی مکانات کے اختیار کو دفعہ مذکور میں ...امل کر دیا جائے تو اسکے کرنے میں کوئی مشکل پیش آئیگی میری گذارش یہہ ہے کہ اس امر کی تصریح کر دینی ...اہئے کہ کمیٹی رہائشی مکانات سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے کم کرایہ مقرر نہیں کریگی اس میں کچھہ شبہ نہیں ...ہ اگر مالک مکان بہت متواضع شخص ہوا اور سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے کم کرایہ لینے پر رضامند ہوگیا تو اوسکو ...وئی شخص ایسا کرنے سے باز نہیں رکھہ سکتا۔ لیکن اگر وہ متواضع شخص نہ ہوا اور سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے کم ...رایہ لینے پر رضامند ہوا۔ تو اوس صورت میں کمیٹی کو مکان کے کرایہ کو گھٹا کر سنہ ۱۹۱۷ع کے کرایہ سے کم ...رنے کا اختیار حاصل نہیں ہونا چاہئے "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام —" جس حد تک کرایہ کے تصفیہ کے سوال کا تعلق ہے ...سودہ ہذا کی دفعہ ۴ کی رو سے کمیٹی رہائشی مکانات کو کچھہ اختیار حاصل ہے اور وہ اختیار صرف اوس ...ورت میں استعمال ہو سکتا ہے جب مکان سنہ ۱۹۱۷ع میں کرایہ پر نہ دیا گیا ہو۔ لیکن اگر مجھے یہہ سمجھہ میں ...نہیں آتا کہ اگر وہ الفاظ جو میرے فاضل دوست نے تجویز کئے ہیں ایزاد کر دئے جائیں اور مکان سنہ ۱۹۱۷ع ...میں کرایہ پر نہ دیا گیا ہو۔ تو ہمیں یہہ کس طرح معلوم ہوگا کہ مکان کا کرایہ کیا تھا مسودہ کے موصول ہونے کے ...وقت میری بھی یہی رائے تھی۔ لیکن میری گذارش یہہ ہے کہ اس دفعہ میں کسی ترمیم کی ضرورت ...نہیں ہے "۔

ترمیم پیش ہو کر نا منظور کی گئی۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام ۔۔۔ "میں یہہ تجویز کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ دفعہ ۸ کی ضمن (ہ) میں الفاظ "سکول کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو" کے بعد الفاظ "یا ایسی غرض کے لئے استعمال ہوتا ہو جو مذہبی یا رفاہ عامہ کی قسم کی ہو" ایزاد کئے جائیں۔

فاضل ممبر مہتمم مسودہ کا بیان ہے کہ فہرست بالکل جامع ہے۔ لیکن میری گذارش یہہ ہے کہ ان عمارتوں کو شامل کرنا ضروری ہوگا ایسا کرنے میں مطلقاً کوئی مضائقہ نہیں اور میرے خیال میں کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں کیوں خدشہ پیدا کیا جائے جو ان مذہبی یا رفاہ عامہ عمارتوں کے مہتمم ہیں"۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر ۔۔۔ "تو آنریبل ممبر کی ترمیم کا مطلب یہہ ہے کہ وہ الفاظ "رفاہ عامہ یا نیم رفاہ عامہ کی قسم کی عمارتیں" ایزاد کرنا چاہتے ہیں۔

آنریبل مسٹر طامسن ۔۔۔ "کیا الفاظ "عمارتیں جو مذہبی اغراض کے لئے استعمال ہوں" کی موجودگی میں ایک مشنری اس بنا پر مستثنیٰ کئے جانے کا دعوے نہیں کر سکیگا کہ وہ نماز کا فرض اپنے ڈرائنگ روم میں ادا کرتا ہے"۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام ۔۔۔ "میرا خیال ہے کہ نہیں وہ یہہ دعوے صرف اوس صورت میں کر سکتا ہے جب اوس عمارت کو عام لوگ استعمال کر سکتے ہوں یہہ لازم بلکہ الزم ہے کہ ایسی عمارات کیلئے مستثنیات منظور کی جائیں"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن ۔۔۔ "مجھے ان الفاظ کے ایزاد کرنے میں کوئی اعتراض نہیں۔ میرے خیال میں آنریبل ممبر کے اعتراض کی وجہ یہہ ہے کہ چونکہ ہم نے بہت سی خاص مستثنیات منظور کی ہیں اسواسطے ہمیں اصول کو اسکے منطقی نتیجہ پر پہونچانا چاہئے"۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر ۔۔۔ "بہر کیف اگر اس استثنا کے نا جائز استعمال کا خدشہ ہے تو کمیٹی رہائشی مکانات کا فیصلہ اسبارہ میں ناطق ہوگا"۔

آنریبل مسٹر گریسی ۔۔۔ "یہہ الفاظ ایکٹ رہائشی مکانات میں سے لئے گئے تھے۔ اور ایکٹ مذکور کی کاروائی سے کوئی قباحت پیدا نہیں ہوئی"۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر ۔۔۔ مجوزہ ترمیم کو منظور کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہے تو ترمیم یہہ ہوئی کہ دفعہ ۸ کی ضمن (ہ) میں لفظ "سکول" کے بعد الفاظ "مذہبی اغراض کے لئے اور رفاہ عامہ یا نیم رفاہ عامہ کی عمارتیں" ایزاد کرنے چاہئیں۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام ۔۔۔ "میں چاہتا ہوں کہ ضمن (ہ) کے الفاظ حسب ذیل ہوں جو ابتدا میں بطور ہسپتال یا بنک یا ہوٹل یا دوکان یا سکول یا رفاہ عامہ یا مذہبی اغراض کیلئے استعمال کیا جاتا ہو اور سنہ ۱۹۱۷ء کے دوران میں اسطرح استعمال ہوتا رہا ہو"۔

ترمیم پیش ہو کر منظور کی گئی۔

آنریبل مسٹر لمسڈن ۔۔۔ "میں دو چھوٹی چھوٹی ترمیمات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی ترمیم اوس ترمیم کا نتیجہ ہے جو آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے تجویز کی ہے اور منظور ہو چکی ہے "سالانہ مالیت" کی تعریف مسودہ ہذا سے خارج کر دینی چاہئے اس تعریف کی ضرورت صرف اوس حد کے متعلق تھی جو لفظ مکان کی تعریف میں مقرر کی گئی ہے چونکہ یہہ حد اب حذف کر دی گئی ہے اسواسطے "سالانہ مالیت" کی تشریح غیر ضروری ہے اور اوسکو خارج کر دینا چاہئے"۔

ترمیم پیش ہو کر منظور کی گئی۔

آنریبل مسٹر لمسڈن ۔۔۔ "دوسری ترمیم یہ ہے کہ دفعہ ۳ کے آخیر میں الفاظ "تین ممبروں کا کورم (تعداد معینہ ممبران) ہوگا" ایزاد کر دئے جائیں۔ ہم نے مسودہ میں کورم کے متعلق کوئی حکم وضع نہیں کیا اور میرا خیال ہے کہ اگر کسی اجلاس میں سارے ممبر حاضر نہ ہونگے تو ضابطہ کے جو

متعلق اعتراض ہونے کا احتمال تھا - لہذا ہمیں کورم کے متعلق قطعی حکم وضع کر دینا چاہئے "

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—" جن میں سے ایک مالک مکان ہونا چاہئے - مالکان مکان یہ کہہ سکتے ہیں کہ اونکی عدم موجودگی میں کوئی کارروائی چھپ چھپا کر کر لی گئی ہے "-

آنریبل مسٹر لاسکن—" اگر کوئی مالک مکان حاضر نہ ہو تو کوئی کارروائی نہیں ہو سکیگی " -

آنریبل پنڈت جواہر لعل—" میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ الفاظ " اور اختلاف والی صورت میں اکثرت رائے کا فیصلہ منظور کیا جائیگا " ایزاد کر دئے جائیں -

آنریبل مسٹر لاسکن—" میں اس ترمیم کو منظور کرتا ہوں -

یہہ ترمیم—" کہ دفعہ ۳ کے اخیر میں الفاظ " تین ممبروں کا کورم ہوگا اور اختلاف رائے کی صورت میں فیصلہ کثرت رائے کے مطابق ہوگا " —پیش ہوکر منظور کی گئی "-

آنریبل مسٹر لاسکن—" یورآنر میں یہ تحریک کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ مسودہ ترمیمہ صورت میں اب منظور کر لیا جائے -

میں اون آنریبل ممبروں کا بڑا مشکور ہوں جنہوں نے مسودہ کی اصلاح کے متعلق مشورے دئے ہیں " -

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—" تحریک کو کونسل کے روبرو پیش کرنے سے پیشتر میں مسٹر فضل حسین کو اس بارہ میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مسودہ ہذا بالکل جنگ کی ضرورت کی وجہ سے تیار کیا گیا ہے اور اس کے ذریعہ جنگ کے بعد نافذالوقت انتظامات میں کسی طرح دست اندازی کرنے کا خیال نہیں ہے نہ ہی اسکو وہ تیز حربہ بنانا مقصود ہے جسکے ذریعہ گورنمنٹ کسی طرح معمولی قانون کے احکام کے علاوہ کسی اور قسم پر شملہ میں مکانات کو تصرف میں لانے کے قابل ہو جائیگی میرے لئے یہہ امر خوشی کا باعث ہے کہ کونسل کو اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ یہ مسودہ حقیقی ضرورت کی وجہ سے تیار کیا گیا ہے اور اس پر آج بآسانی بحث ہو سکتی ہے -

کونسل ہذا کی مجوزہ ترمیمات سے مسودہ کی ایک بڑی حد تک اصلاح ہو گئی ہے اور میں اس امر کا خوشی سے اقرار کرتا ہوں کہ گورنمنٹ نے ان میں سے بہت سی ترمیمات کو منظور کر لیا ہے مسودہ ہذا کی ضرورت کو ثابت کرنے کے لئے میں اس امر کا ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ گذشتہ دو سالوں کے دوران میں صورت حال اس قدر مشکل ہو گئی تھی کہ گورنمنٹ کو شملہ کے غیر سرکاری مالکان مکان مثلاً والیان ریاست و رؤسا سے یہہ درخواست کرنی پڑی تھی کہ وہ محکمہ فوج اور بورڈ مصالحہ حرب کے مختلف شعبوں کے عہدہ داروں کی رہائش کے لئے جنگ کے دوران میں اپنے مکانات عاریتاً عطا کریں - میں اس امر کا اظہار کر دینا چاہتا ہوں کہ والیان ریاست و رؤسا نے اس درخواست کا جواب اوس جوش و فراغ حوصلگی اور دریا دلی سے دیا ہے جسکی ان سے توقع تھی ساتھہ ہی اس کے یہہ صریحاً نا مناسب ہے کہ گورنمنٹ رؤسا سے مکان مانگنے پر مجبور ہو اور واجب صرف یہی ہے کہ اس بوجھہ کو لوگ اور شملہ کے مالکان مکان خود برداشت کریں میرے خیال میں یہہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ اون کو مالی لحاظ سے کوئی نقصان نہیں پہنچیگا جس کی وجہ یہہ ہے کہ سنہ ۱۹۱۷ ع کا کرایہ بطور معیار تسلیم کیا جائیگا جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے جنگ کے دوران میں کرایہ بڑھ گیا ہے جیسا کہ آنریبل ممبر محرک مسودہ نے بیان کیا ہے یہہ مسودہ بہت ہی نرم ہے اور یہہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کو جنگ ختم ہونے یا صلح ہوچکنے کے بعد کسی زیادہ سخت و درشت قانون کا پیش خیمہ بنانا مقصود ہے اگر گورنمنٹ کو اپنے عہدہ داروں کے مفاد کی حفاظت کے لئے کوئی مستقل تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہوگی تو وہ عام قانون کی رو سے یہہ کام انجام دے سکیگی اور اس قسم کے اشد ضرورت کے قانون سے استمداد نہیں کریگی میرے خیال میں یہہ بہتر ہے کہ اس مسودہ کے متعلق کسی قسم کی بد ظنی کو راہ نہ دیا جائے -

" اب میں تحریک کرتا ہوں کہ جنگ کے دوران میں شملہ میں مکانوں کے قبضہ اور ان کے کرایوں کے انصرام کے متعلق مسودہ کو (جیسا کہ اوس کی ترمیم ہوئی ہے) قانون کی شکل میں پاس کر دیا جائے " -

تحریک پیش ہوکر منظور کی گئی -

رزولیوشن بمراد اس امر کے کہ کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب کی کارروائی چلانے کے عام قواعد کے قاعدہ ۷ کے فقرہ اول میں لفظ "انگریزی" کی جگہہ "اردو" اور فقرہ دوم میں لفظ "اردو" کی جگہہ "انگریزی" درست کیا جائے۔

حضور والا—

جو رزولیوشن میں اس وقت اس کونسل کی منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں وہ حسب ذیل ہے:—

"یہہ کونسل حضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب سے کمال ادب کے ساتھہ سفارش کرتی ہے کہ حضور ممدوح اپنے اون اختیارات کے رو سے جو اون کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۱۵ع کی دفعہ ۸۳ کے مطابق حاصل ہیں اوس قاعدہ نمبر ۷ میں جو جنرل قواعد دستور العمل کارروائی کونسل ہذا میں شامل ہے۔ اور جو پنجاب گورنمنٹ کے اعلان نمبری ۳۳ مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۰ع (ہوم ڈیپارٹمنٹ لیجسلیٹو) کے مطابق بذیل جنرل قواعد مذکور قایم ہو چکا ہے اوس میں یہہ ترمیم فرمائیں کہ قاعدہ مذکور کے فقرہ اول کا آخری لفظ بجائے "انگلش" کے "اردو" کر دیا جائے اور قاعدہ مذکور کے فقرہ دوم کا آخری لفظ بجائے "اردو" کے "انگلش" کر دیا جائے اور حضور ممدوح سے یہہ استدعا بھی کی جاتی ہے کہ وہ حضور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی خدمت میں اس امر کی سفارش کریں کہ وہ اس ترمیم کو منظور فرمائیں"۔

اس رزولیوشن کے مقصود کی توضیح کے لئے یہہ عرض کرنا ضروری ہے کہ قاعدہ نمبر ۷ جو اس وقت ہے اوس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:—

"کوئی ممبر کسی ایسے دوسرے ممبر کی درخواست پر جو خود انگریزی میں تقریر نہیں کر سکتا اوس کی طرف سے انگریزی میں تقریر کر سکتا ہے صاحب پریزیڈنٹ کی اجازت سے کوئی ممبر اردو میں تقریر کر سکتا ہے"۔

جو ترمیم کونسل کی منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں اوس کے مطابق صورت برعکس ہو جائیگی یعنی قاعدہ کا مضمون یہہ ہو جائیگا کہ—

"کوئی ممبر کسی ایسے ممبر کی درخواست پر جو خود اردو میں تقریر نہیں کر سکتا اوس کی طرف سے اردو میں تقریر کر سکتا ہے صاحب پریزیڈنٹ کی اجازت سے کوئی ممبر انگریزی میں تقریر کر سکتا ہے"۔

المختصر قاعدہ مذکور کے رو سے عام طور پر کونسل کی زبان انگریزی قرار دی گئی ہے اور مستثنی صورتوں میں اردو کی تقریر کو بھی جائز رکھا گیا ہے اور میرا منشاء اس رزولیوشن کو پیش کرنے سے یہہ ہے کہ عام طور پر کونسل کی زبان اردو رہے اور مستثنی صورتوں میں انگریزی تقریروں کی بھی اجازت مل سکے۔

پہلی دلیل میرے اس رزولیوشن کے حق میں یہہ ہے کہ جو مجمع کسی ملک کے [illegible] باشندگان کے متعلق وضع قوانین کے لئے مقرر ہو اس مجمع میں وہی زبان استعمال ہونی چاہئے جو عام باشندگان ملک سمجھہ سکتے ہیں نہ وہ زبان جس کے پوری طرح سمجھنے سے قریباً ۹۸ فی صدی باشندگان ملک بالکل قاصر ہوں۔

دوسری وجہ یہہ ہے کہ ایک ایسے مجمع میں جو اون قوانین کے مرتب کرنے کے لئے مقرر ہو جن کا گہرا اثر اہل ملک پر پڑتا ہو اوس مجمع کے اراکین کے انتخاب میں باشندگان ملک کا ہاتھہ حتے الامکان کھلا رہنا چاہئے اور منتخب کنندگان کو یہہ مجبور نہیں کرنا چاہئے کہ وہ ضرور ایسے ہی اشخاص کو ممبری کونسل کے لئے منتخب کریں جو انگریزی دان ہوں۔

یہہ امر لوگوں و بہت ہی حیرت میں ڈالتا ہے کہ ایک طرف تو بعض حکام کی طرف سے یہہ شکایت ہوتی ہے کہ انگریزی تعلیم یافتہ اشخاص جو بالعموم باشندگان ملک کے نائب نہیں ہوتے اپنی انگریزی تعلیم یافتہ جماعت کی تعداد کی نسبت سے بہت زیادہ قانونی کونسلوں میں غلبہ حاصل کرتے جاتے ہیں اور کونسلوں میں بہت زیادہ بھرتی بیرسٹروں اور وکیلوں کی ہوتی جاتی ہے اور دوسری طرف قواعد کارروائی کونسل ہائے ایسے بنائے جاتے ہیں۔جن کا عملی طور پر میلان یہہ ہوتا ہے کہ سوائے انگریزی تعلیم یافتوں کے دوسرے علوم کے فاضل ترین اور دوسری جماعتوں کے قابل ترین اشخاص بھی کونسل کی ممبری سے ہمیشہ کے لئے خارج رہیں۔

گو قاعدہ زیر بحث بحالت موجودہ صاف الفاظ میں باشندگان ملک کو اس امر کے لئے قطعی طور پر مجبور نہیں کرتا کہ وہ ضرور ہی انگریزی دان نائب کونسل کے لئے انتخاب کریں۔لیکن وہ باطنی طور پر اون کے سامنے اعلان کرتا ہے کہ کونسل کی زبان معمولی طور پر انگریزی ہے۔اور اون کے جو نائبان انگریزی نہ جانتے ہونگے وہ یقیناً مباحثات کونسل کے بہت بڑے حصوں کو سمجھنے سے قاصر رہیں گے اور وہ انگریزی دان ممبروں کے مساوی اون کی خدمت نہیں کرسکینگے۔بلکہ مجموعی طور پر اون کی حیثیت انگریزی دان ممبروں سے گھٹیل درجہ کی رہیگی۔

تفصیل اس امر کی یوں ہے کہ ایک غیر انگریزی دان ممبر کو اگر کوئی سوالات کونسل میں پوچھنے ہوں تو وہ محتاج اس امر کا ہے کہ کسی انگریزی داں سے اُن سوالات کا ترجمہ انگریزی میں کرائے۔اور نہایں ہمہ اوسکو بوجہ محتاط ہونے کے اس امر کا اندیشہ رہتا ہے کہ کسی لفظ کی کمی بیشی یا ترجمہ کی کمزوری سے اُس کا اصلی مقصد کسی طرح سے فوت نہ ہوگیا ہو۔پھر جب کونسل میں اون سوالات کا جواب ملتا ہے تو غیر انگریزی دان ممبر عملی طور پر ایک بہت بہرے آدمی کی حیثیت میں ہوتا ہے جس کو کچھہ سنائی نہیں دیتا کہ جوابات کیا دئے گئے اور اگر بطور ضمیمہ کسی سوال کے پوچھنے کی ضرورت ہو تو وہ اوس حق سے بھی محروم رہتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی ریزولیوشن کسی غیر انگریزی دان ممبر کی طرف سے پیش ہو تو اُس کے انگریزی ترجمہ کے لئے اس کو وہی دقتیں پیش آتی ہیں۔جن کا سوالات کے متعلق تذکرہ ہوچکا ہے اور بعد ازاں اوس کے لئے صرف دو صورتیں حسب قاعدہ زیر بحث پیش ہوتی ہیں۔یعنی (۱) یا تو وہ کسی انگریزی داں سے اونہیں دقتوں کی موجودگی میں جو مذکور ہوچکی ہیں۔اُس کو ترجمہ کراکر کسی انگریزی دان ہم جلیس سے درخواست کرے کہ اُس کی طرف سے وہ انگریزی میں تقریر پڑہ دیوے اور (۲) یا یہہ کہ وہ خود اردو میں تقریر کرکے بیٹھہ جائے اور بعد ازاں دوران مباحثہ میں اپنے دوسرے ہم جلیسوں کی فصیح و بلیغ انگریزی تقریروں کو معصومانہ نا واقفیت کے ساتھہ خود بت بنے رہیں یا تصویر دیوار بن کر سنتا رہے اور چونکہ وہ اُن تقریروں کو بالکل نہیں سمجھہ سکتا۔لہذا وہ اپنے اوس حق سے بھی محروم رہتا ہے۔جو کسی تقریر کے غیر متعلق ہونے کی صورت میں اس کو اعتراض کرنے کا حاصل ہے۔

یہہ سچ ہے کہ سب تقریروں کے ختم ہونے پر ریزولیوشن پیش کرنے والے ممبر کو حسب قواعد کونسل ہذا جواب دینے کا حق حاصل ہے۔مگر کیا اوس کے لئے یہہ ممکن ہے کہ وہ ان تقریروں کا جواب دے جن کا وہ ایک لفظ بھی نہیں سمجھہ سکتا ؟ علاوہ بریں کسی اُردو دان ممبر کونسل کو بغیر امداد کسی اپنے انگریزی دان ہم جلیس کی امداد کے یہہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ جن سوالات کے پوچھنے کا نوٹس اُس نے کونسل میں دیا ہے۔ اون سوالات کے پوچھنے کی نوبت بھی آگئی ہے یا نہیں ؟

خلاصہ کلام یہہ ہے کہ قاعدہ زیر بحث بصورت موجودہ ایک غیر انگریزی دان ممبر کونسل کی حیثیت کو کمتر اور اصولاً ادنیٰ درجہ کی قرار دیتا ہے۔ اُس کو آیا ایک ایسے حقوق سے محروم کرتا ہے۔ جو ظاہرا انگریزی دان ممبران کونسل کے ساتھہ مساوی طور پر اُس کو حاصل ہونے چاہئیں۔ اور قاعدہ مذکورہ اکثر صورتوں میں اوس کو پبلک کی اوس کماحقہ فائدہ رسانی سے روکتا ہے جس کی اوس کے منتخب کنندگان اُس سے توقع رکھہ سکتے ہیں۔

حضور والا مجھے معاف فرمائینگے کہ عملی طور پر ہر ایک غیر انگریزی دان ممبر اور اس کے منتخب کنندگان کے لئے یہہ سب ایک قسم کی سزائیں ہیں۔ اور میں کمال ادب کے ساتھہ التماس کرتا ہوں کہ یہہ سزائیں ایک ایسے ممبر اور اوس کے منتخب کنندگان کو کس جرم میں دیجانی حق بجانب ہو سکتی ہیں؟ کیا انگریزی دان نہ ہونا کوئی جرم ہے؟ کیا انگریزی زبان کوئی ایسا لازمہ سمجھا جاسکتا ہے جو دانشمندی پیدا کرنے کا یا عالی دماغ ہونے کا ہے۔ جس کے استعمال کے بغیر قانون سازی کے کام میں کوئی پنجابی امداد نہیں دے سکتا۔ اور اپنے ملک کی ضروریات کو اس مجمع میں حضور والا کے سامنے پیش نہیں کر سکتا؟ ہم کو یقین ہے۔ اگر گورنمنٹ کی رائے یہہ ہوتی تو امپیریل کونسل میں نواب سر نوازش علی خان صاحب بہادر اور سر سید احمد خان صاحب بہادر۔ اور سر راجہ رام سنگھ صاحب بیدی۔ اور پنجاب کونسل میں آنریبل نواب سر بہرام خان صاحب۔ اور نواب ملک مبارز خان صاحب وغیرہ جیسے قابل اراکین کی نامزدگی منظور گورنمنٹ نہ ہوتی۔

قانون سازی کے لئے میری عاجزانہ رائے کے مطابق زیادہ ضرورت باشندگان ملک سے میل جول رکھنے اور اُن کی ضروریات کو سمجھنے۔ اور محسوس کرنے کی قابلیت رکھنے اور جو تکلیفیں وہ برداشت کر رہے ہوں۔ اُن کے بیان کرنے اور اُن کے انسداد کی تدابیر جتانے کے مادے کی ہے۔ اور اگر یہہ امور انگریزی دانی پر موقوف نہیں ہیں۔ تو میں جرات کے ساتھہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ کوئی غیر انگریزی دان ممبر اون سزاؤں کا مستوجب نہیں ہو سکتا۔ جن کا تذکرہ اوپر کر چکا ہوں۔

بخلاف اس کے مجھے معاف کیا جائیگا۔ اگر میں یہ عرض کروں۔ کہ اُس زبان سے نا واقف ہونا جو اس صوبہ میں عام طور پر سمجھی جا سکتی ہو۔ در حقیقت نہ صرف اس کونسل کی ممبری کے لئے بلکہ اس صوبہ کے ہر ایک صیغۂ حکومت میں کام کرنے کے لئے ایک نقص اور کمی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ نے تمام یورپین سرکاری افسران کے لئے اُن زبانوں کا سیکھنا۔ اور اُن میں امتحان پاس کرنا لازمی قرار دے دیا ہے۔ جو مختلف صوبہ جات ہند میں عام طور پر بولی یا سمجھی جا سکتی ہوں۔ جن میں اُن کو تعینات کیا جاتا ہے۔

ہماری مادر مہربان حضور قیصر ہند کوئین وکٹوریہ نے بھی جن کی یاد آج تک ہمارے دلوں میں کمال عظمت کے ساتھہ زندہ ہے۔ صرف اپنی وفادار ہندوستانی رعایا کی خاطر اُردو زبان کی نوشت و خواند میں عمدہ واقفیت حاصل کرلی تھی۔ اور حضور وائسرائے صاحبان و گورنران مختلف صوبہ جات جو وقتاً فوقتاً مقرر ہوتے رہے۔ انہوں نے بھی اپنی حاکمانہ ذمہ واری کو محسوس کر کے اُردو زبان دانی کو اپنے لئے لازمی سمجھا۔ جن غیر انگریزی دانوں کو حضور والا کے ساتھہ ملاقات کی عزت حاصل ہے وہ بخوبی اس امر کو جانتے ہیں کہ حضور والا کیسی خوبی کے ساتھہ اُن سے ٹھیٹھ اُردو میں گفتگو کرتے ہیں۔ او دیگر کئی پبلک موقعوں پر جن لوگوں کو حضور والا کی اُردو تقریروں سننے کا موقع ملا ہے وہ بھی اس امر کی تصدیق کرینگے کہ حضور والا کیسی اچھی طرح اپنا مطلب اُردو میں سمجھا سکتے ہیں اور دوسروں کا سمجھہ سکتے ہیں۔ علاوہ حضور والا کے جو اس کونسل کے پریسیڈنٹ ہیں۔ ہماری کونسل میں تین قسم کے ممبر ہیں۔ (۱) یورپین۔ (۲) انگریزی دان ہندوستانی ممبر (۳) غیر انگریزی دان ہندوستانی ممبر۔

جس قدر یورپین صاحبان ممبران کونسل ہیں وہ اچھی طرح اُردو بول سکتے ہیں اور سمجھہ سکتے ہیں۔ خصوصاً آنریبل مسٹر مینارڈ صاحب بہادر۔ اور آنریبل مسٹر نیکی صاحب بہادر اور آنریبل مسٹر ٹامسن صاحب ... جن کی اُردو دانی پر اگر ہمارے اکثر ایک ہم وطن رشک کریں تو بجا ہے۔ ... ممبروں کے علاوہ آنریبل ... جیسے اراکین بھی اس کونسل میں موجود

ہیں — جن کی اُردو دانی تمام پنجاب میں مشہور ہے اور جو نہایت بے تکلف طور اُردو میں تقریر کر سکتے ہیں — ان کے علاوہ اس کونسل کے دیگر بھی ممبر صاحبان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے — جو اُردو زبان سے بالکل نا آشنا ہو اور دیگر بھی ممبر صاحبان میں سے کوئی یہہ کہنے کو تیار نہیں ہوگا — کہ ان کو وہ دقت اُردو کے بولنے یا سمجھنے میں ہو سکتی ہے — جو غیر انگریزی دان ممبروں کو انگریزی کے بولنے یا سمجھنے میں ہوسکتی ہے — کیونکہ ایسے ممبر تو عملی طور پر انگریزی کے بولنے میں گونگے اور سننے میں قطعی بہرے ہیں —

اب باقی رہ گئے انگریزی دان ہندوستانی ممبر — سو اس بارہ میں کوئی دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اون میں سے بھی (خواہ وہ ادنے درجہ یا اوسط درجہ یا اعلے درجہ کے انگریزی خوان ہوں) کوئی بھی یہہ کہنے کو تیار نہیں ہوسکتا کہ اوسے بہ نسبت اُردو کے انگریزی تقریر کرنے میں زیادہ سہولت ہے تھوڑے ہی دن ہوئے کہ ممالک متحدہ کے بیدار مغز اور ہر دلعزیز لفٹنٹ گورنر حضور آنریبل سر جیمس میسٹن صاحب بہادر نے پبلک طور پر اس امر کی شکایت کی تھی کہ کونسل کے بعض آنریبل ممبر صاحبان جو خود انگریزی میں پوری مہارت نہیں رکھتے — دوسرے انگریزی خوانوں سے انگریزی تقریریں لکھوا کر کونسل میں پڑہ کر سنا دیتے ہیں اور اس کارروائی سے جو نقص پیدا ہوتے ہیں اون کو تفصیل کے ساتھہ بیان کیا تھا یہہ تو ایک برٹش ممبر کی رائے ہے — لیکن انگریزی تعلیم یافتوں کے نہایت برگزیدہ ہندوستانی لیڈر بھی اس نقص کی موجودگی کو تسلیم کرتے ہیں کہ اعلے درجہ کے انگریزی دان بھی ایک اجنبی زبان میں اپنے مطالب کے پوری طرح ادا کرنے سے قاصر رہتے ہیں بطور نمونہ اس امر کا تذکرہ کر دینا کافی ہے کہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ جب آنریبل سر دنشا ایڈل جی واچا ممبر امپیریل کونسل نے اس امر پر اعتراض کیا کہ امپیریل کونسل میں جو ہندوستانی ممبران انگریزی میں تقریریں کرتے ہیں وہ اکثر بے موقع اور غیر متعلق ہوتی ہیں اور غیر ضروری طوالت اون میں ہوتی ہے تو اوس کے جواب میں آنریبل پنڈت مدن موہن مالویا نے (جن کو ہندوستان بھر کے انگریزی دان منجملہ انگریزی زبان کے بہترین سپیکروں کے تسلیم کرتے ہیں) صاف الفاظ میں اس امر کا اقرار کیا تھا کہ ہندوستانی ممبروں سے یہہ اُمید کرنا کہ وہ انگریزی میں جو ایک اجنبی زبان ہے پوری طرح اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں کمال درجہ کی سختی ہے اور یہہ بھی کہا کہ جو نقص انگریزی دان ممبروں کی تقریروں میں سر دنشا نے بیان کئے تھے وہ صرف اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ایک اجنبی زبان میں پوری خوبی کے ساتھہ اپنے مطالب کا ادا کرنا نہ صرف ہندوستانیوں بلکہ ہر ایک فرد بشر کے لئے کمال ہی مشکل ہوتا ہے —

نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان بھر کے اعلے درجہ کے انگریزی دانوں کی بھی بالعموم یہی رائے ہے کہ ہندوستانی کونسلوں کی زبان دیسی ہونی چاہئے نہ کہ انگریزی بطور نمونہ یہہ تذکرہ کافی ہوگا کہ مسٹر وی پی مادھو راؤ سی — آئی — ای جو جنوبی ہندوستان کے انگریزی تعلیم یافتوں میں منجملہ نامور و برگزیدہ ہندوستانی لیڈروں کے سمجھے جاتے ہیں اور جن کی انگریزی دانی کی لیاقت مسلم ہے اونہوں نے اپنی اوس تقریر میں جو حال ہی میں اونہوں نے بمقام کنالور کی تھی اس امر پر بہت زور دیا تھا کہ کونسلوں اور عدالتوں کی زبان دیسی ہونی چاہئے اوس تقریر میں اونہوں نے فرمایا — کہ : —

" اگر ہماری غرض یہہ ہے کہ ملک میں اصلی ہر دلعزیز گورنمنٹ ہو تو یہہ ضروری ہے کہ کونسلوں اور عدالتوں کی کارروائیاں ملک کی دیسی زبان میں ہوں — اوس وقت برٹش انڈیا میں ایک خلاف قانون قدرت حالت مروج ہے اور ہم اس موجودہ طریقہ میں تبدیلی چاہتے ہیں جن لوگوں نے جاپان کو نیا جنم دیا اگر وہ جاپانی لوگوں کو اس امر پر مجبور کرتے — کہ وہ اپنی عدالتوں اور انتظامی دفاتر یا قانونی کونسلوں میں کوئی اجنبی زبان — مثلاً جرمنی یا فرنچ یا انگریزی استعمال کیا کریں تو اسوقت جاپانی کہاں ہوتے —

یہہ تو مسٹر وی — پی راؤ کا مقولہ ہے — مگر میں یہہ استفسار کرتا ہوں کہ اگر لنڈن کی پارلیمنٹ میں تقریر بزبان اُردو کرنا لازمی قرار دیا جائے تو وہاں پبلک کو کیسی دقت عاید ہو ؟ چونکہ مسٹر راؤ دیسی ریاستوں میں بھی نہایت اعلے عہدوں پر ممتاز رہے ہیں — اسلئے اونہوں نے اپنی اوس تقریر میں اپنے اوس تجربہ کی بنا پر بھی اس امر کی تصدیق کی کہ جو لوگ انگریزی نہیں جانتے — وہ کمال معقولیت کے ساتھہ پبلک معاملات پر دیسی زبان میں بحث کرکے اپنی عالی دماغی کا ثبوت دیتے رہے ہیں —

اخبار ٹریبیون جو اس صوبہ میں اہل ہنود انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کا نائب اور وکیل سمجھا جاتا ہے اوس نے بھی اپنے پرچہ مطبوعہ ۴ اپریل سنہ ۱۹۱۷ع میں اس بحث کے متعلق لکھا تھا کہ : —

"کیا تمام دنیا میں کوئی اور بھی پولیٹکل مجمع ہے جہاں لوگوں کے منتخب کردہ نائبوں کے لئے یہہ امر لازمی ہو کہ وہ گورنمنٹ پر اثر ڈالنے کے لئے ایک اجنبی زبان میں تقریر کریں۔ اس امر میں کیا اعتراض ہوسکتا ہے کہ ان صوبوں میں اُردو یا ہندی یا بنگالی یا مرہٹی یا تامل عام طور پر اوس صوبہ کے باشندوں میں سمجھی جاسکتی ہو اور جس کو سرکاری اسپیکر بھی سمجھتے ہوں اوس زبان میں تقریریں کونسل میں ہوا کریں ہم یقین کرتے ہیں کہ حکومت کو قومی رنگ دینے کے لئے اور اہل ملک کو یہہ یقین دلانے کے لئے کہ گورنمنٹ ہماری اپنی ہے یہ سب سے پہلی ضروری اصلاح ہے کہ کونسلوں میں دیسی زبان میں تقریریں ہوا کریں"۔

اس مضمون میں اخبار مذکور نے یہہ خواہش ظاہر کی تھی کہ پنجاب کونسل میں بھی کونسل کی زبان انگریزی نہیں رہنی چاہئے۔

یہہ تحریر اخبار ٹریبیون نے آنریبل پنڈت مدن موہن مالویا کی تقریر کی تائید کے موقع پر قریباً آٹھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ شائع کی تھی مگر اب کمال تعجب کا مقام ہے کہ پرسوں کی تاریخ کے اخبار ٹریبیون (مطبوعہ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع) میں موسوم اس ریفارم اسکیم کا تذکرہ کرتے ہوئے اخبار مذکور نے بڑے زور کے ساتھہ ممبران کونسل کو موسوم اس ریفارم اسکیم کی مخالفت کے لئے ابھارا ہے خلاصہ اوس کے اس تازہ مضمون کا یہہ ہے کہ کونسل کی کارروائی انگریزی میں رہنی چاہئے اور مرکز دیسی زبان میں کارروائی ہونی چاہئے۔ بلکہ جس قدر جلد غیر انگریزی دان ممبروں کو کونسل سے خارج کردیا جائے اسی قدر کونسل کے حق میں بہتر ہے کیونکہ جو لوگ انگریزی نہیں جانتے وہ کونسل کی ممبری کے قابل نہیں۔ غرض کہ اخبار مذکور نے اپنے سابقہ مضمون کے بالکل متناقض اور متضاد مضمون شائع کیا ہے چونکہ اخبار مذکور نے اپنی سابقہ رائے کا کوئی تذکرہ ابھی کیا اور نہ اپنی تبدیلی رائے کی کوئی وجہ بیان کی ہے اس لئے یہہ کہنا بہت مشکل ہے۔ کہ آیا اخبار مذکور کو اپنا یہہ مضمون بوجہ ضعف حافظہ کے یاد نہیں رہا یا یہہ کہ اس گذشتہ آٹھ ماہ کے عرصہ کے اندر اخبار مذکور کی عقل و تجربہ میں کوئی غیر معمولی ترقی ہوگئی ہے یا یہہ کہ آٹھ ماہ پیشتر موسوم اس ریفارم اسکیم کے ہم مضمون تقریر ایک پنڈت (آنریبل مسٹر مالویا) نے کی تھی جس کی تائید کرنا اخبار مذکور کو لازمی معلوم ہوا اور اب اس مضمون کو بعینہ ایک پنڈت کے ایک ہندو کے منہ سے نکلتا ہوا دیکھکر اخبار مذکور نے اوس کی تردید کرنا اپنا فرض منصبی سمجھا۔ اگر آخر الذکر بات صحیح ہو تو مجھے یہہ کہنے میں کوئی تامل نہیں ہے۔ کہ ایسی انگریزی دانی جس کا نتیجہ یہہ ہو کہ ایک طرف تو ہوم رول قائم کرنے کے وعظ کئے جائیں اور غیر انگریزی دان ہموطنوں کی ہمدردی کے راگ گائے جائیں اور ہندو و مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کے ترانے گائے جائیں اور استقلال رائے کی تعلیم ہموطنوں کو دی جائے اور کسی شخص کی ذرا سی تبدیلی و خواہش پر تہمت آزاری جائیں اور دوسری طرف ہندو مسلمانوں کے متعلق ایسی ناجائز امتیاز پیدا کرنے والی تنگ خیالی کا اظہار کیا جائے کہ استقلال رائے کا وہ وصف جس کو انگریزی میں "کونسس ٹنسی" کے شاندار لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اوس کو اس طرح کہلے بندوں خیر باد کہنا قرین مصلحت سمجھا جائے۔ اور ایسے کثیر التعداد وغیرہ انگریزی دان ہموطنوں سے کہ اون غیر انگریزی دان ممبران کونسل کو بھی جو گورنمنٹ کی طرف سے نامزد شدہ اور رعایا کی طرف سے منتخب شدہ ہوں۔ صرف انگریزی نہ جاننے کے جرم میں ایسی حقارت اور نفرت کے ساتھہ بالکل طور پر باہر کیا جائے اور علاوہ یہہ مقدس وعدے دینے کے بعد کہ ہوم رول کی نعمت حاصل کرنے سے انگریزی تعلیم یافتوں کا مطلب خود غرضی سے تمام اختیارات حکومت کو غصب کرلینے کا نہیں۔ اس وعدے کے ساتھہ ہی یہہ خواہش ظاہر کرنا کہ قانونی کونسلوں کو بھی صرف انگریزی تعلیم یافتوں کے لئے مستغرق اور محفوظ کر دیا جائے اور غیر انگریزی دانوں کو جو حقوق موجودہ کونسٹی ٹیوشن کی رو سے حاصل ہیں اون سے بھی انکو محروم کردیا جائے جس انگریزی دانی کا یہہ نتیجہ ہو اس قسم کی انگریزی دانی کی ملک میں جسقدر کمی ہو اوسی قدر بہتر ہے۔

بہر حال مجھے اُمید ہے کہ اخبار ٹریبیون نے اپنے مضر خیالات کا جو اثر اس کونسل کے کمرہ میں پیدا کیا چاہا ہے اس سے یہہ کمرہ محفوظ رہیگا۔

میں زیادہ انتخابات اور خلاصوں سے اپنی تقریر کو طویل کرنا نہیں چاہتا میرا مقصد صرف یہہ ہے کہ ہندوستان کے کئی اعلی درجہ کے انگریزی دانوں کی رائے بھی بالعموم اس امر کی تائید میں ہے کہ ہندوستانی کونسلوں کی زبان انگریزی نہیں ہونی چاہئے اور اس بدیہی امر کے لئے کوئی دلائل پیش کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کہ جو لوگ انگریزی دان نہیں وہ قدرتی طور پر میرے اس ریزولیوشن کی تائید میں ہیں اور پنجاب میں ایسے اشخاص کی تعداد اس قدر کثیر ہے کہ بمقابلہ اون کے انگریزی دانوں کی تعداد کو کوئی قابل تذکرہ نسبت نہیں ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ میری اس تجویز کو ایسے خفیف اور ناقابل وقعت اعتراضات سے شکست دینے کی کوشش نہ کیجائیگی کہ اُردو میں کوئی شارٹ ہینڈ تحریر کا طریقہ نہیں اور اس لئے ممبران کونسل کی اُردو میں تقریروں کی رپورٹ کرنے میں مشکل ہوگی اول تو یہہ اعتراض بہت ہی خفیف قسم کا ہے دوم یہہ کہ اُردو شارٹ ہینڈ کا طریقہ ایجاد ہوچکا ہے اور تھوڑی سی حوصلہ افزائی سے وہ بہت جلد رائج ہوسکتا ہے بہرحال ایسے خفیف اعتراضات کا جواب دینے سے میں کونسل کا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا۔

میرا اپنا خیال یہہ ہے کہ میں نے اس امر کو بخوبی ثابت کردیا ہے۔ کہ

اول—اس کونسل کے جو پنجابی ممبران انگریزی سے ناآشنا ہیں ان کی سہولت کے لئے قاعدہ زیر بحث میں ترمیم کی نہ صرف ضرورت بلکہ اشد ضرورت ہے۔

دوم—اس قاعدہ زیر بحث کا واقعی اثر یہہ ہے کہ یہ انتخاب کنندگان کو اون کی مرضی کے خلاف اس امر پر مجبور کرتا ہے کہ خواہ وہ کسی غیر انگریزی دان پنجابی کو اپنی نیابت کے لئے کتنا ہی موزون سمجھتے ہوں اور اوس کو کیسا ہی پسند کرتے ہوں تاہم وہ اوس کے منتخب کرنے میں بہت کچھہ تامل کریں۔

سوم—درانحالیکہ تمام ممبران کونسل ہذا کے حقوق مساوی ہیں مگر قاعدہ زیر بحث کی موجودگی سے غیر انگریزی دان ممبروں کے حقوق میں بہت کچھہ کمی آجاتی ہے۔

چہارم—تمام انگریزی دان پنجابی ممبروں کے لئے خواہ وہ اعلی یا متوسط یا ادنی درجہ کے انگریزی دان ہوں سب کے لئے میری تجویز باعث سہولت ہے۔

پنجم—اس کونسل کے موجودہ یوروپین ممبران کے لئے بھی میری تجویز کوئی تکلیف یا دقت پیدا نہیں کرتی۔

ششم—اگر بالفرض کبھی کوئی مستثنی صورت ایسی بھی پیش آجائے کہ کوئی ایسے یوروپین ممبر صاحبان کونسل میں شامل ہوں جو اُردو سمجھنے یا بولنے سے قاصر ہوں تو جس طریق سے قاعدہ زیر بحث کی ترمیم میں نے پیش کی ہے اوس کے مطابق ایسے ممبر صاحبان انگریزی میں تقریر کرسکینگے۔

ہفتم—میں ایک ایسے قاعدہ کی ترمیم چاہتا ہوں جس قسم کا قاعدہ ہندوستان سے باہر دنیا کی کسی قانونی کونسل میں اصولی طور پر آج تک تسلیم کیا گیا نہ کبھی اوس کے آئندہ تسلیم کئے جانے کی توقع ہوسکتی ہے۔

ہشتم—اس قاعدہ کی ترمیم جس طرح سے میں چاہتا ہوں عام رائے باشندگان پنجاب کے مطابق ہے۔

نہم—نہ صرف اس صوبہ بلکہ دیگر صوبہ جات ہند میں بھی جن اعلی درجہ کے انگریزی دانوں نے اپنی رائے اس مسئلہ کی نسبت ظاہر کی ہے وہ میرے ریزولیوشن کے مضمون کی تائید میں ہے اور کسی ایک کے منہ سے بھی صدائے مخالفت نہیں سنی گئی۔

دہم—میری مجوزہ ترمیم کی منظوری بہترین ذریعہ صوبہ پنجاب کے لائقوں کو اس کونسل میں کثرت کے ساتھہ شامل ہونے کا ثابت ہوگی اور اس کونسل کی کارروائیوں کو پنجابی پبلک میں بہت ہی ہردلعزیز کردے گی۔

حضور والا — اس صوبہ کی عدالتوں میں بالعموم اُردو زبان رائج ہے اور حضور والا نے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ ایک سابقہ سرکاری نوٹیفکیشن کو منسوخ کرکے لاہور کی عدالت سشن کے لئے بجاے اُردو کو عدالت کی زبان قرار دے کر اپنی بیدار مغزی کا ثبوت دیا ہے اگر عدالتوں میں اُردو زبان کو بالعموم ترجیح دی گئی ہے تو جو صیغہ اُن عدالتوں کے لئے قانون وضع کرتا ہے اوس کی زبان اُردو ہونا لازمی ہے۔

میں نے اس رزولیوشن کو اس یقین کے ساتھ پیش کیا ہے کہ اس کونسل میں چاروں طرف سے اس کی تائید ہوگی اور کوئی ایک صداے مخالفت بھی اس کی نسبت سنائی نہ دیگی اور اس رزولیوشن کی منظوری سے پنجاب اپنے آپ کو اوسی طرح دیگر صوبہ جات ہند کا لیڈر ثابت کریگا۔ جس طرح موجودہ جنگ میں اوس نے فوجی امداد میں اپنے آپ کو کل دیگر صوبہ جات کا لیڈر بزبان سوپریمیسی حضور والا ثابت کیا ہے اور نیز یہ کہ اس رزولیوشن کی منظوری حضور والا کے عہد حکومت کی ایک نہایت مستحکم اور زندہ تاریخی یادگار رہیگی۔

خاتمہ پر کیا میں حضور والا اور آنریبل ممبران کونسل سے اس مذاہت و رعایت کی توقع کرسکتا ہوں کہ اس رزولیوشن کے متعلق جس قدر تقریریں آج کے اجلاس کونسل میں ہوں وہ حضور کی اجازت سے اُردو ہی میں فرمائی جائیں تا کہ غیر انگریزی دان ممبر بھی اون کی سماعت کا فائدہ اُٹھاسکیں۔

۲۱۲۰ سی ایس — ۵۵۰ — ۱۸-۱-۱۹۱۸ — ایس

[باقی آئندہ]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

۳] لاهور — ۱۸ جنوری (مجریه ۲۵ جنوري) سنه ۱۹۱۸ع — یوم جمعه [جلد ۴۶

پانچوان حصه

روائي کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کی اغراض کیلئے منعقد کیگئي-

پنجاب گورنمنٹ

صیغه وضع آئین و قوانین

خلاصه کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ هند مصدره سنه ۱۹۱۵ع احکام کے بموجب وضع آئین و قوانین کي اغراض کیلئے منعقد هوئي-

---

آنریبل خان صاحب مرزا اکرام الله خان نے اردو مین مندرجه ذیل تقریر کی-

" مین اوس رزولیوشن کی بڑے زور کے ساتهه تصدیق کرتا هون جو میرے آنریبل دوست سید ...ن شاه نے پیش کیا هے اونهون نے اس رزولیوشن پر ایسی قابلیت اور فصاحت کے ساتهه بحث کی هے که ...ے لئے اوس مین کچهه اضافه کرنے کی گنجائش نهین رهي اخبار ٹریبون نے اپني ۱۹ و ۲۱ تاریخ کی اشاعت ... جو رائے اس کے متعلق ظاهر کي هے اوس کي اوس سے توقع نهین تهي-

آنریبل ممبر نے اپنے مطالبه کو زبردست دلائل کے ساتهه پیش کیا هے اور مین اس رزولیوشن کي صدق دل سے تائید کرتا هون-

۲۱ پي جي جي-

آنریبل مسٹر طامسن — "یور آنر میں اپنی تقریر کو شروع کرنے سے پہلے آنریبل ممبر کا اون عنایت آمیز الفاظ کے بدلے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو اونہوں نے از راہ عنایت میرے حق میں بیان کئے ہیں اور جا بجا میں مطلق مستحق نہیں میرے لئے یہہ خیال تلق کا باعث ہے کہ یہہ زیادہ مناسب ہوتا اگر میں اون کی دلائل کا جواب اردو میں دیتا ۔ لیکن میں اون سے معافی کا خواستگار ہوں اس کی وجہ صرف یہہ ہے کہ اگر میں اپنے خیالات اردو میں ظاہر کروں تو اس کے لئے اپنی مادری زبان میں ظاہر کرنے کی بنسبت بہت زیادہ وقت صرف ہوگا ۔ وقت ایک ایسی چیز ہے جس کو میں اس موقعہ پر ضائع نہیں کر سکتا ۔

"آنریبل ممبر کی تقریر میں بہت درد بہرا ہوا ہے اور اونہوں نے اوس ترمیم کے لئے جو وہ کرانا چاہتے ہیں بعض نکتہ خیال سے اپنے مطالبہ کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھہ پیش کیا ہے ۔ لیکن میرے خیال میں انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جسکی وجہ سے ہم یہہ کہ سکیں کہ اونکی پیش کردہ تجویز بہترین مشورات کے زمرہ میں داخل نہیں ہو سکتی ۔ ساتھہ ہی اس کے میں یور آنر کے حکم سے اس امر کا خوشی کے ساتھہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ اون آنریبل ممبروں کے سوالات کا جواب تا حد امکان اردو میں دیا جا ئیگا جو انگریزی نہیں جانتے اور جو کہ نسل ہذا کو انگریزی میں مخاطب کرنے کے عادی نہیں ہیں ۔

لیکن بندگان عالی ہمیں اس رزولیوشن پر زیادہ وسیع وجوہات کی بنا پر غور کرنی چاہئے اور سب سے پہلے میں اس رزولیوشن کے مفہوم کو بیان کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں ۔ قاعدہ بہیت موجودہ حسب ذیل ہے ۔

"کوئی ممبر کسی دوسرے ممبر کی درخواست پر یا اس کی طرف سے جو انگریزی میں اپنے خیالات کا اظہار نہ کر سکتا ہو تقریر کر سکتا ہے صاحب میر مجلس کی اجازت سے کوئی ممبر اردو میں تقریر کر سکتا ہے ۔

"تجویز یہہ پیش کی گئی ہے کہ قاعدہ ہذا میں لفظ "انگریزی" کی جگہہ "اردو" اور "اردو" کی جگہہ "انگریزی" رکہہ دیا جائے ۔ اس کا مطلب یہہ ہے کہ کوئی آنریبل ممبر جو کونسل ہذا میں انگریزی میں تقریر کرنی چاہئے اوس کو ایسا کرنے کیلئے میر مجلس کی اجازت لینی پڑیگی نیز اوسکا یہہ مطلب ہے کہ اگر کوئی آنریبل ممبر اردو میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے فرض سے عہدہ برآ نہ ہو سکے تو وہ کسی دوسرے آنریبل ممبر سے اس مشکل میں امداد لے سکتا ہے اور اوسکو اپنی طرف سے تقریر کرنیکی اجازت دے سکتا ہے میں مانتا ہوں کہ اس میں بعض فوائد مضمر ہیں ۔ مثلاً اگر میں انکم ٹیکس کو فی روپیہ آٹھہ آنہ تک بڑھانے کی ضرورت کو ثابت کرنا چاہوں تو مجہے اپنے دوست آنریبل رائے بہادر رام سرنداس سے یہہ درخواست کرنی پڑیگی کہ وہ میری طرف سے قائل کردیں ۔ علی ہذا القیاس اگر میں کسی پریس کی ضبطی کے متعلق کہنا چاہوں یا اگر میں ہوم رول کی ضرورت کو واضح کرنا چاہوں تو میں اپنے دوست مسٹر فضل حسین کی امداد پر بھروسہ کر سکتا ہوں ۔ اگر اس نظام کی ضرورت ہے تو میرے خیال میں ہم میں سے بہت سے اصحاب صوفی بن جائینگے اور مباحثہ کو چمکانے کی غرض سے اس رزولیوشن کے حق میں رائے دینے کی طرف مائل ہونگے ۔ لیکن بندگان عالی صرف اسکا کیا نتیجہ ہو گا ۔ ذاتی طور پر میرا یہہ خیال ہے کہ اسکا مطلقاً کوئی نتیجہ نہیں ہوگا ۔ ساتھہ ہی اس کے میرا یہہ خیال ہے کہ رزولیوشن ہذا پر اس قیاس کی بنا پر بحث کرنا ضروری ہے کہ آنریبل ممبر اپنے مدعا پیش نظر کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائینگے جیسا کہ اونہوں نے صاف صاف الفاظ میں ہمیں بتلایا ہے اون کا مدعا بلا شبہ یہہ ہے کہ اون تقریروں کی تعداد کو بڑھایا جائے جو کونسل ہذا میں اردو میں کی جاتی ہیں ۔ فرض کرلو کہ رزولیوشن منظور ہوگیا ہے اور قاعدہ ترمیم کردیا ہے اور کونسل کی اردو تقریروں کی تعداد میں بہت بڑا اضافہ ہوگیا ہے ۔ اب بندگان عالی ہمیں ان تقاریر کا محفوظ رکہنا ضروری ہے ۔ وہ کس طریق پر کیا جائیگا ۔ تقاریر مذکور میں سے بہت سی تقریریں فی البدیہہ ہونگی ۔ اور مختصر نویسوں کی امداد کے بغیر فی البدیہہ تقریروں کا قلمبند کرنا نا ممکن ہے ۔ آنریبل ممبر نے اس اعتراض کو جس کے لئے جانے کی اونہیں توقع تہی بالائے طاق رکہہ دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اون کو معلوم ہے کہ اردو مختصر نویسی کا طریق ایجاد ہو چکا ہے ۔ بندگان عالی میں اسبارہ میں صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ تہوڑا عرصہ ہوا ہے کہ عدالتوں میں شہادت قلمبند کرنے کے مسئلہ کے متعلق

ارہ میں تحقیقات کی گئی تھی کہ آیا کوئی ایسا طریق ایجاد کیا گیا ہے۔لیکن اسکا جواب نفی میں ملا تھا۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ ممکن ہے کہ چند ایک ایسے نرالی طبیعت کے اشخاص موجود ہوں جنہوں نے اردو مختصر نویسی کا طریق ایجاد کرلیا ہو لیکن اسبارہ میں کوئی مسلمہ مکمل موجود نہیں ہے اور تا وقتیکہ کوئی ایک ایسا ول موجود نہ ہو جسپر ہم کونسل هذا کے لئے اردو مختصر نویس حاصل کرنے کی غرض سے ہمیشہ بھروسہ کر سکیں اوس وقت تک میرے خیال میں مسٹر رزولیوشن پر غور کرنا قبل از وقت ہوگا لہذا میرا یہہ خیال ہے کہ زولیوشن هذا کو نا منظور کرنے کے لئے پہر کیف یہہ ایک نہایت ہی پختہ دلیل ہے۔

" اگر موجودہ سے زیادہ تقریریں اردو میں کی جائیں تو یہہ امر یقینی ہوگا کہ سب سے پہلے ہماری روئداد منتشر اور نا مکمل ہوا کریگی جناب میرے خیال میں یہہ وجہ اس بات کے لئے کافی ہے کہ میں کونسل سے درخواست کروں کہ وہ اس ریزولیوشن کو نامنظور کردے لیکن یہہ صرف ایک ہی دلیل نہیں ہے جسکی بناء پر میری عرضداشت قائم ہے۔

" اگر تقریریں اردو میں کی جائیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری روئداد کا دوسرے صوبوں والے بھی دلچسپی سے مطالعہ کرتے ہیں اور یہہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دوسرے صوبوں کے سرکردہ اصحاب اور سیاست دانوں کو اپنی کونسل کی روئداد ایک ایسی حالت میں بھیجیں جسکو وہ بخوبی سمجھ سکیں۔ اس غرض کے لئے یہہ ضروری ہے کہ کارروائی انگریزی میں کی جایا کرے اسلئے اردو تقریروں کا بھی ترجمہ کرانا لازمی ہوگا۔ کون اس کام کو کریگا۔ کیا تقریر کرنے والے آنریبل ممبر اوسکا ترجمہ کیا کرینگے یہہ میرے خیال میں اونپر ایک بھاری بوجھہ ڈالنا ہوگا جسکے متحمل ہونیکے لئے بعض صورتوں میں وہ رضامند ہونگے۔ اور بعض صورتوں میں وہ اسکی سر انجام دہی کے نا قابل ہونگے۔آپ کہینگے کہ ہمیں ایک خاص عملہ ترجمان رکھنا چاہئے۔ میں مانتا ہوں لیکن تقریروں کا ترجمہ اعلی قسم کا ہونا چاہئے اور اونکو ایسی عمدہ شکل میں ظاہر کرنا چاہئے جو بالکل اصل کی طرح ہو مترجم جو اس قسم کا کام سرانجام دے سکتے ہوں تعداد میں بہت کم ہیں اور اونکی اجرت بہت بھاری ہے۔ اس کام کے لائق آپ کو کوئی شخص سوائے اون اشخاص کے نہیں مل سکیگا جنہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنی تعلیم کا کچھ حصہ انگلستان میں حاصل کیا ہو اور میں یقین کرتا ہوں کہ اگر دنیا کے سب اعلی درجہ کے ترجمانوں کا عملہ بھی رکھہ لیا جائے تو بھی بہت سی صورتوں میں نتیجہ بے لطف اور غیر تسلی بخش ہوگا ترجمے ایک ہی طرز اور ایک ہی رنگت کے ہونگے اور تقریریں بالکل بے معنی ہو جائینگی۔ میرے آنریبل دوست شیو نرائن صاحب کی خوش طبعی اور ہر نہور سلی کے نمائندہ کی فصاحت اپنی خوبی سے محروم رہ جائیگی۔ جیسا کہ کلام حافظ کی رنگت ترجمہ کرنے سے پھیکی پڑ جاتی ہے۔ اسکا نتیجہ نہایت خوفناک اور حالات میں بھی غیر آسلی بخش ہوگا یہہ ایک ایسی چیز بن جائیگی جو نہ انگریزی ہوگی اور نہ اردو یعنی ایک چیز جس کو نہ پڑھکر لطف آئیگا اور نہ اوسکو پھینک دینے کو طبیعت چاہیگی ۔

" جناب عالی میں خیال کرتا ہوں کہ یہاں تک تو میں اس رزولیوشن کی مخالفت کرنے میں مضبوط دلائل پیش کر چکا ہوں میں نے اون عملی مشکلات کا ذکر کر دیا ہے جن سے موجودہ حالت میں گورنمنٹ کے لئے تقریباً نا ممکن ہے کہ وہ اوس ترمیم کو منظور کر لے جو آنریبل ممبر نے تجویز کی ہے مجھے حیرت ہے کہ اس ریزولیوشن کی نسبت اون ہندوستانی ممبروں (جنکی تعداد میرے خیال میں اس کونسل کا جزو غالب ہے) کی کیا رائے ہوگی جو اپنے مطلب کو بغیر کسی دقت کے فصیح اور با محاورہ انگریزی میں ظاہر کر سکتے ہیں چند وجوہات کی بناء پر میں یہہ پیشگوئی کر سکتا ہوں کہ وہ اسکو نظر التفات سے نہیں دیکھینگے مجھے یاد ہے چند سال ہوئے جبکہ میں ایک جوڈیشل افسر تھا تو میں نے حکم دے دیا تھا کہ جملہ وکلاء میری عدالت میں زبان اردو میں بحث کیا کریں اس قاعدہ کو پلیڈروں نے پسند نہ کیا اونکو قانونی بحث اردو کی نسبت انگریزی میں زیادہ آسان معلوم ہوتی تھی

درحقیقت یہ ہے کہ قانون میں اونکی مادری زبان اردو کی بجائے انگریزی بن گئی ہے۔ قانون کی تعلیم کے ابتدا ہی سے کالجوں قانونی مباحثوں، یونیورسٹی کے امتحانوں میں اور لا کی مباحثات کی سوسائٹیوں میں اونہوں نے قانون کو الف ب سے لیکر آخیر تک انگریزی میں پڑھا انگریزی میں اوسپر مباحثے کئے انگریزی میں اوس پر گفتگو کی اور انگریزی میں ہی اوس پر خیالات دوڑائے نہ کہ اردو میں اور مجھے یقین ہے کہ یہی حال سیاسیات میں ہے آجکل کے نوجوانان ہند کو سیاسی تعلیم بڑی حد تک اوسی طریق میں دیجاتی ہے جس طرح کہ انگلستان میں۔ ہندوستانی طلباء آزادی کی تعلیم جان۔ سٹوارٹ مل کی کتابوں سے حاصل کرتے ہیں اونکو ہربرٹ سپنسر کی امداد سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کو کن معاملات میں دست اندازی کرنی جائز ہے وہ ہابس کے اصولوں کی اوسی زبان میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جس میں ہابس نے اپنے مضامین لکھے ہیں اور یہاں تک کہ وہ غیر زبانوں کے مضامین کے بھی وہی ترجمے پڑھتے ہیں جو اون کے یورپین ساتھی طالب علم کو پڑھائے جاتے ہیں اور ان کے ہندوستانی ہمعصر جن سے وہ سیاسی سبق اور رہنمائی حاصل کرتے ہیں گوکھلے اور شاستری جیسے آدمی ہیں جنکی کتابوں کا وہ صرف انگریزی زبان کے ذریعہ مطالعہ کرسکتے ہیں اگر میں آنریبل ممبر سے درخواست کروں کہ وہ نصف درجن اصلی سیاسی کتابوں کا نام لے دیں جو اردو میں [illegible] اونکو یہہ فہرست پوری کرنے میں دقت محسوس ہوگی۔

"اس حالت میں مجھے چنداں تعجب نہیں ہوتا کہ ہندوستانی شرفاء سیاسی امور پر بحث کرتے وقت اپنے مطلب کا اظہار ایسی زبان میں کرنا پسند کرتے ہیں جسمیں اونہوں نے تعلیم حاصل کی ہے اور جسمیں کہ اونکو ایسے الفاظ مل جاتے ہیں اور اردو میں تقریر کرنا پسند نہیں کرتے جس میں سیاسیات کی اصطلاحات کا ابھی حال فیصلہ نہیں ہوا۔

"جناب عالی — چند ایک اور احساسات قابل اظہار ہیں جو اوس ریزولیوشن کے متعلق جو ہمارے سامنے پیش ہے انگریزی خواں طبقہ کے دلوں میں موجود ہیں آنریبل ممبر نے خود ہی اوس مضمون کا حوالہ دیکر اوس پر اظہار افسوس کیا ہے جو حال ہی میں ٹریبیون میں شائع ہوا تھا۔ لیکن اگر آنریبل ممبر غور کرینگے تو اونکو معلوم ہو جائیگا کہ اس ملک میں سیاسی امور کے متعلق کوئی ایسا جلسہ نہیں ہوتا جس میں زیادہ تعداد تقریروں کی انگریزی میں نہ ہوتی ہو اور اس کے علاوہ ہماری اپنی کونسل کا تجربہ یہہ اخذ کرنے میں امداد دیگا کہ اوس مضمون کے متعلق عام رائے کیا ہے۔ میں اب تقریباً دس سال سے اس کونسل کا ممبر ہوں۔ اس تمام عرصہ میں قواعد وہی رہے ہیں جو ہمارے مجوزہ قواعد کونسل میں درج ہیں اس تمام عرصہ میں میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی درخواست اردو میں تقریر کرنیکی اجازت کیلئے پیش کی گئی ہو اور سوائے آنریبل ممبر موصوف اور مزاری نواب صاحب کے جو کہ انگریزی بالکل نہیں جانتے کبھی کسی کو ایسی اجازت کیلئے درخواست کرتے نہیں سنا۔ جناب عالی اس سے [illegible] جاتا کہ کونسل ہذا کے وہ ہندوستانی ممبر جو اپنا مطلب انگریزی میں ظاہر کرتے وقت کوئی دقت محسوس نہیں کرتے اوس ترمیم کو منظور کرینگے اور اوس پر عمل درآمد کرینگے جو آنریبل ممبر نے تجویز کی ہے۔

"لیکن جناب عالی اگرچہ اس ریزولیوشن کی مخالفت کرنا میں اپنے لئے لازمی خیال کرتا ہوں اور ایسا کرنے میں گورنمنٹ کی طرف سے تقریر کر رہا ہوں تاہم آنریبل ممبر موصوف اور اونکے ساتھیوں کے ساتھ جنکی تعداد بہت کم ہے اور جو انگریزی نہیں سمجھ سکتے میں بڑی ہمدردی ظاہر کرتا ہوں وہ کونسل کے جلسوں میں متواتر آتے ہیں اور گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں اور میں اکثر سوچتا ہوں کہ وہ اپنی حالت کو ایسا ہی خیال کرتے ہونگے جیسے ایک نابینا آدمی کی سنیما کے کھیل میں ہوا کرتی ہے۔ آواز سے اونکو معلوم ہو جاتا ہے کہ مشین ابھی تک کام کر رہی ہے لیکن تمام قسم کی فلمیں اون کے لئے یکساں ہوتی ہیں اونکو شاید کچھ فائدہ بھی پہنچتا ہو لیکن عموماً اون کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور وہ میر مجلس کی زبان سے کسی عظیم ترین اعلی اور ادنی کوائف اور اعداد کے درمیان کوئی تمیز نہیں کرسکتے جو کسی سوال کے جواب میں بیان کئے جاتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ یہ دیکھ سکیں کہ فلاں صاحب نے لمبی تقریر کی ہے اور فلاں صاحب نے مختصر۔

" جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس ترمیم کے منظور کرنے سے بعض فوائد تو حاصل ہونگے مثلاً اس سے کونسل ہذا کے بعض ممبر اس قابل ہوجائینگے کہ وہ کسی قسم کی دقت محسوس کئے بغیر مباحثوں میں اس سے زیادہ ممتاز حصہ لے سکینگے جتنا کہ وہ اب لیتے ہیں میں اسبات کو پوری طرح تسلیم کرتا ہوں کہ اونہوں اپنے مدعا کو اپنی زبان میں بیان کرتے ہوئے سن کر ہمیں بڑی خوشی ہوگی- فصاحت و بلاغت ابھی تک ہندوستانیوں میں عام پائی جاتی ہے گو انگریزوں میں اون کے معاشرتی حالات کی وجہ سے اسکی ترقی نہیں ہوتی کو تا حال ہم فصاحت و بلاغت کے مداح ضرور ہیں اور ہمیں اوس جامع اور وسیع زبان میں جس میں آنریبل ممبر نے اپنے آپ کو ماہر ثابت کیا ہے پر فصاحت تقریریں سن کر بڑی مسرت حاصل ہوگی مگر افسوس ہے کہ عملی وجوہات کی بناء پر گورنمنٹ کو اس ریزولیوشن کی مخالفت کرنی پڑتی ہے ساتھہ ہی اس کے میں نے وہ وجوہات بھی بیان کردی ہیں جو میرے خیال میں انتظامی ہیں- میں نے واضح کردیا ہے کہ ایسے عملی اعتراضات موجود ہیں جن کی وجہ سے آنریبل ممبر کی تجویز کردہ ترمیم بے اثر ہوجاتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر اسے منظور بھی کر لیا جائے تو اس پر عملدرآمد نہیں ہوگا اور ہماری تقریریں اوسی زبان میں ہوتی رہینگی جس میں وہ اب کیجاتی ہیں-

ان وجوہات کی بناء پر میں کونسل سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس ریزولیوشن کو نامنظور کردے-

آنریبل رائے بہادر پنڈت ہرنوائن—

" کیا حضور والا مجھے کونسل کے روبرو اُردو میں بولنے کی اجازت دینگے-

ہز آنر پریذیڈنٹ—" بے شک"-

آنریبل رائے بہادر پنڈت ہرنوائن نے اُردو میں حسب ذیل تقریر کی

" یورآنر نے از راہ عنایت مجھے اجازت اُردو میں عرض کرنے کی عطا کردی ہے لہذا میں اس ریزولیوشن کے متعلق چند ایک الفاظ عرض کرتا ہوں بیشک آنریبل سید راجن شاہ صاحب کی دلائل بہت ہی وزن دار و زبردست ہیں چونکہ میں اس ریزولیوشن کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں اس واسطے میں یہہ بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ میری مخالفت کی وجہ یہہ نہیں ہے کہ مجھے ہندو ہونے کے باعث اُردو کے برخلاف کوئی تعصب ہے بلکہ آنریبل ممبر اغلباً جانتے ہیں کہ میں اُردو کا بہت مشتاق ہوں اور جب کبھی مجھے موقع ملتا ہے میں اُردو علم ادب پڑھتا ہوں-

" جیسا کہ آنریبل مسٹر طامسن نے فرمایا ہے کہ اس ریزولیوشن کے منظور کرنے کے راستہ میں عملی مشکلات حائل ہیں میں مزید برآں اور مشکلات بھی جتانا چاہتا ہوں مجھے خوشی ہوگی جب ہز ہائینس حضور نظام کی اُردو یونیورسٹی اون کی قلمرو میں قائم ہوجائیگی اور جب تمام ضروری کتابیں ترجمہ ہوجائینگی اور جب ہم اپنے خیالات کو پورے طور پر اُردو میں ظاہر کرنیکے قابل ہوجائینگے اور انگریزی عہدہ داروں میں دیسی زبانوں کے سیکھنے کا بہتر مذاق پیدا ہوجائیگا جو اس وقت انحطاط کی حالت میں ہے اوس وقت سب سے پہلے میں نہ صرف اس قسم کے ریزولیوشن کے تائید کرونگا بلکہ میں اس سے زیادہ ایک قدم آگے بڑھا کر یہہ کہونگا کہ جملہ ایکٹ اردو میں پاس کئے جائیں اور اوس کے متعلق کل بحث مباحثہ اُردو میں ہوا کرے فی الحال سارے ایکٹ انگریزی میں پاس ہوتے ہیں اور اکثر ہر ایک لفظ کی تشریح پر بحثیں ہوتی ہیں اور مجھے معلوم نہیں کہ جب ایکٹ انگریزی میں پاس ہوتے ہیں تو ہم اس مشکل پر کس طرح غالب آسکینگے-

" مزید برآں میری یہہ گذارش ہے کہ آج کل اُردو کی استعداد ایسی نہیں جیسی جو زمانہ سابق میں ہوا کرتی تھی حقیقت کہ انگریزی تعلیم یافتہ صاحبان کے لئے اُردو میں صحیح تقریر تیار کرنا بہت مشکل ہے علاوہ ازیں وہ صاحب بھی جو انگریزی نہیں جانتے گفتگو میں بہت سے انگریزی لفظ استعمال کرتے ہیں ایسے صاحب بہت ہی کم ہیں جو اپنے خیالات کا اظہار با محاورہ اُردو میں کرسکتے ہوں-

" مثال کے طور پر محکمہ آبپاشی کو لیجئے محکمہ مذکور کے متعلق جملہ الفاظ انگریزی میں ہیں اور اپنی تقریر میں انگریزی الفاظ استعمال کئے بغیر اپنے خیالات کو مناسب طور پر کوئی صاحب اُردو میں ظاہر نہیں کرسکتے علے ہذالقیاس طب کے پیشہ کی اصطلاحات کے ترجمے بھی کسی اُردو کی کتاب میں نہیں مل سکتے-

" اگر ریزولیوشن زیر بحث پاس ہوگیا تو دو یا تین سالوں کے بعد شاید یہہ اعتراض بھی پیدا ہوجائے کہ بعض لوگ کہنے لگ جائیں کہ اون کی مادری زبان اُردو نہیں بلکہ پنجابی ہے اور چونکہ وہ پنجابی بولنے والے لوگوں کے قایمقام ہیں وہ اس بات کا تقاضا کرینگے کہ ساری کارروائی پنجابی میں ہوا کرے اور گورمکھی میں چھپا کرے اسی طرح ہندی بولنے والے لوگ ہندی زبان کو رائج کرنیکا مطالبہ کرینگے۔

" چیف کورٹ و کونسلوں میں اور دیگر محکموں میں غرضیکہ عام تقریرین انگریزی میں کیجاتی ہیں لہذا میری گذارش ہے کہ زبان انگریزی اب اکثر موقعوں پر عادی ہوگئی ہے اور یہہ اوسوقت تک نہایت ضروری رہیگی جب تک کہ کتب اُردو میں ترجمہ نہ ہوجائیں اور اون کے طریقہ انگریز و ہندوستانی ہر دو اوس زبان میں بخوبی ماہر نہ ہوجائیں۔

" میں پھر اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہر چند کہ مجھے اُردو نظم و نثر سے بہت ہمدردی اور اون کا شوق ہے مگر محض اون مشکلات کی وجہ سے جو میں نے بیان کی ہیں میں ریزولیوشن کی مخالفت کرتا ہوں "۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین ——" بولر الو—مجھے یقین ہے کہ یہہ معاملہ علمی نقطۂ خیال سے ہی نہیں بلکہ سیاسی زاویۂ نگاہ سے بھی بہت دلچسپ ہے۔ میرے خیال میں آنریبل محرک نے اپنے ریزولیوشن کے متعلق جو دلائل پیش کی ہیں اون کا تا حال پوری طرح جواب نہیں دیا گیا۔ اونہوں نے جس امر کا دعوے کیا ہے وہ یہہ ہے کہ کونسلوں کا وجود صرف اس لئے ہے کہ ایسے قوانین وضع کئے جائیں جو صوبہ ہذا میں استعمال کئے ہوں - اونہوں نے یہہ بھی بیان کیا ہے کہ مقامی کونسل واضع آئین و قوانین میں جیسا کہ وہ فی الحال ملاحظہ ہے بہت سے منتخب شدہ ممبر ہیں اور کہ اصول انتخاب کے رائج کرنے کی وجہ صرف یہی ہے کہ لوگوں کی نیابت حقیقی طور پر ہو سکے اون کی تیسری وجہ یہہ ہے کہ چونکہ ممبروں کو اون کے انتخاب کرنے والے اپنی نیابت کے لئے مقرر کرتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ وہ اون کی نیابت کرسکیں۔ جب تک کہ ان قواعد میں کوئی ترمیم نہ ہو ایسے ممبر جو انگریزی سے نابلد ہیں اپنے انتخاب کرنے والوں کی نمائندگی سے قاصر رہینگے - اگر کسی خاص انتخاب کنندگان کا ایسے شخص پر جو انگریزی سے نابلد ہو بہت سا اعتقاد ہو اور وہ اوسے ہی منتخب کر دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اس قسم کے قواعد کیوں وضع کئے جا ئیں جن سے وہ کونسل ہذا کے مباحث میں حصہ نہ لے سکے یا اپنے انتخاب کنندگان کے حق نیابت کو خوش اسلوبی اور مستعدی کے ساتھ ادا کرنے سے قاصر رہے۔ میرے خیال میں یہی منطق ہے جو اون دلائل میں مضمر ہے جو ریزولیوشن زیر بحث کی تائید میں پیش کی گئی ہیں۔

" میرے خیال میں آنریبل مسٹر طامسن نے اپنی تقریر میں معاملہ کے اوس پہلو کا جواب دینے کی کوشش نہیں کی۔

" دوسرا امر جو آنریبل ممبر نے بیان کیا ہے یہہ ہے کہ سرکاری عہدہ دار اکثر کہا کرتے ہیں کہ انگریزی جاننے والے ہندوستانی لوگوں کے اصلی نمائندے نہیں ہوتے اور کہ وہ اپنی تعلیم و تربیت اور غالباً اپنے پیشہ کی وجہ سے اون عوامی سوالات کو جو کونسل کے رو برو آتے ہیں ایک خاص نکتۂ خیال سے دیکھتے ہیں۔ برخلاف اس کے یہہ بالکل صریح ہے کہ انگریزی نہ جاننے والے پنجابیوں کے نمائندے اون سوالات کے ایک مختلف پہلو پر نظر ڈالتے ہیں - اس لئے قواعد اس طرح کیوں وضع کئے جائیں کہ کونسل میں پنجابیوں کے اس فریق کی کماحقہ نیابت نہ ہوسکے ؟ - انگریزی نہ جاننے والے آنریبل ممبر نہ تو مباحثہ میں کوئی حصہ لے سکتے ہیں نہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں اور نہ دوسروں کی دلائل سمجھہ سکتے ہیں - عمل طور پر اس کا یہہ مطلب ہے کہ اگرچہ لوگ بروئے قانون کسی انگریزی نہ جاننے والے شخص کو جس پر اُنہیں اعتبار ہو منتخب کرنے کے مجاز ہیں مگر کونسل ہذا کے قواعد شخص مذکور کو اپنے فرائض ادا کرنے سے مانع ہوتے ہیں میرے خیال میں یہہ ایک بھاری زیر بحث اعتراض ہے اور جن ممبروں نے اس بحث میں حصہ لیا ہے اونہوں نے اس بات کے ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی اس دلیل کی منطق میں کیا غلطی ہے -

" ایک اور امر جو آنریبل محرک نے بیان کیا ہے یہہ ہے کہ موجودہ قواعد سے صوبہ ہذا کے باشندوں اور تعلیم یافتہ پنجابیوں کے درمیان ایک خلیج حائل ہو رہی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب [illegible] بہت سے اشخاص ایسے ہیں جنہوں نے کم و بیش اوسی قسم کی انگریزی تعلیم حاصل کی ہے جیسی کہ ہندوستان

کے دوسرے صوبوں کے ممبروں نے - یہہ تعلیم یافتہ جماعت ایک خاص قسم کے خیالات کی موید ہے آنریبل ممبر معزز کا اعتراض تو یہہ ہے کہ ایک طرف تو گورنمنٹ یہہ دعوے کرتی ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ کل طبقہ ہائے آبادی کے نمائندے نہیں اور دوسری طرف گورنمنٹ نے ایسے قواعد وضع کر رکھے ہیں جن سے تعلیم یافتہ جماعت کو ایک خاص امتیاز حاصل ہوتا ہے میرے خیال میں اوسکا یہہ اعتراض بالکل صحیح ہے اور گورنمنٹ نے اس خاص ریزولیوشن کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے وہ ہرگز مناسب نہیں ہے-

" اب اوس سوال کو مدنظر رکھتے ہوئے جو گورنمنٹ کی طرف سے انگریزی دان ہندوستانیوں سے کیا گیا ہے میں اس ریزولیوشن کی بڑے زور سے تائید کرتا ہوں - میں اس بات کو پورے طور پر محسوس کرتا ہوں کہ ہندوستان کی بحیثیت مجموعی سیاسی ترقی اس امر کی مقتضی ہے کہ کل ہندوستان میں انگریزی ایک مشترکہ زبان ہو - مگر میں اس سے آگے نہیں بڑھتا اور میرے خیال میں آنریبل مسٹر طامسن کو اس صوبہ کے ساتھ جو محبت ہے وہ کافی طور پر زبردست نہیں ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مدراس اور بمبئی کے لوگوں کو اپنی کارروائی سے آگاہ کرنے کے لئے پنجاب کے مفاد کو قربان کر دینا چاہئے اور اپنی تقریروں کو پنجاب سے اپنی اصلی ظرافت اور خوبصورتی-لیکر دوسرے صوبوں میں نہیں جانا چاہئے اسکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں ہم اپنی تقریریں دیسی زبان میں نہ کریں اور اونہیں لوگوں تک نہ پہنچاویں اور دیکھیں کہ وہ اونکی کیسی قدر کرتے ہیں-اسطرح لوگ آہستہ آہستہ واقفیت حاصل کرکے ہمارے ہم خیال ہوجائینگے اور اپنی اصلاح کرائینگے اگر ہم یہہ دیکھینگے کہ لوگ ہماری زبان نہیں سمجھ سکتے تو ہم اونکے ہم خیال ہی ہوجائینگے میرے خیال میں آنریبل مسٹر طامسن کو چاہئے کہ وہ اسطرح اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کریں اور بیان فرمائیں کہ آیا وہ اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ ہم انگریزی میں بولیں تاکہ بنگالی اور مدراسی ہماری تعریف و توصیف کریں یا آیا ہمیں اپنی زبان ہی میں تقریر کرنی چاہئیں تاکہ ہمارے اپنے صوبہ کے لوگ ہمیں قدردانی کی نگاہ سے دیکھیں-

" جو یہہ کہا جاتا ہے کہ ہمیں اپنی زبان میں تقریر کرنیکی طرف کم رغبت ہوتی ہے میرے خیال میں اوس کے متعلق ہمارے انگریز دوستوں کے دلوں میں غلط فہمی ہے یہہ سچ ہے کہ جب کبھی کوئی یورپین افسر خاصکر جوڈیشل افسر مقدمہ کے متعلق مباحثہ اُردو زبان میں سننا چاہتا ہے تو وکیلوں کے درمیان اس حکم کی کسیقدر مخالفت پیدا ہوجاتی ہے لیکن میں یقین کرتا ہوں کہ مخالفت زیادہ تر غلط فہمی کے باعث ہوتی ہے وہ یہہ سمجھتے ہیں کہ حاکم کا خیال ہے کہ اون کو اس قدر انگریزی نہیں آتی کہ وہ اپنے مقدمہ کے متعلق اوس زبان میں اچھی طرح مباحثہ کرسکیں اونکو یہہ بات بہت بری معلوم ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ اونہوں نے اس زبان کے سیکھنے میں ۱۴ سال کے قریب وقت صرف کیا ہے-لیکن اب بھی حاکم مذکور کے خیال میں اونکو اسقدر انگریزی نہیں آتی کہ وہ اونکو عدالت میں گفتگو کرنیکی اجازت دے-لیکن جب کبھی اون کو یہہ بات واضح کردی جاتی ہے کہ حکام کا یہہ خیال نہیں ہے کہ وکلا انگریزی میں مباحثہ کرنا نہیں جانتے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ اونکو ملکی زبان میں زیادہ مہارت حاصل ہوسکے تو اونکو اسکی وجہ معلوم ہوجاتی ہے-

اور وہ اوسکی مخالفت نہیں کرتے اس کے علاوہ بعض وقت اونکو اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ جب حاکم صوبہ کی زبان میں مہارت پیدا کر رہا ہے تو وہ اونکی بحث پر کیا غور کرتا ہوگا اوس صورت میں ممکن ہے کہ بعض نہایت عمدہ دلیلیں جو دعوے کے حق میں دی گئی ہوں اونکا حاکم کو مطلق پتہ نہ لگے جب کبھی کوئی افسر اپنی عدالت کی کار روائی اُردو زبان میں کرنا چاہتا ہے تو اوس پر جو ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے اوسکی وجہ تو یہہ ذاتی خیال ہے کہ افسر جلیس سمجھتا ہے کہ وکلا کو اسقدر انگریزی نہیں آتی کہ وہ زبان مذکور میں اپنے مقدمہ کے متعلق بحث کرسکیں-

" جہانتک کہ اردو کی تقریروںکے قلمبند کرنے کی دقت کا تعلق ہے میرے خیال میں آنریبل مسٹر طامسن سے بہتر اور کوئی صاحب نہیں جانتے کہ اردو کی نوشت بجائے خود مختصر نویسی ہے - تیز اردو لکھنے والے اردو تقریروں کو ویسی ہی تیزی سے لکھ سکتے ہیں جیسا کہ انگریزی کے مختصر نویس میرے خیال میں اونکو اس بارہ میں کسی عملی دقت کا سامنا نہیں ہوگا -ہماری تقریروں کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے متعلق میں خیال کرتا ہوں کہ نہ تو ہمیں ایوان کے ممبران کی تقاریر [illegible] پڑینگی اور نہ ترجمہ کرنے والا عملہ مقرر کرنا پڑیگا-

آج کل اُردو اخبارین انگریزی تقریرون کا اُردو مین ترجمہ کرکے اخبارون مین شایع کرنے مین ذرا دیر نہیں لگاتین جو ہم یہہ کیون فرض کرلین کہ انگریزی اخبارون والے ہماری تقریرون کا ترجمہ کرکے شایع کرنے کے لئے مترجم حاصل نہ کرسکینگے میرے خیال مین انگریزی اخبارات کو اس تکلیف سے بچانے کا ہمین خاص طور پر خواہشمند نہین ہونا چاہئے میرے خیال مین تو یہہ اُردو اخبارون کے لئے مفید ہوگا اور وہ ہماری تقریرین فی الفور عوام مین جو صرف اُردو ہی جانتے ہین مشتہر کرنے کے قابل ہو جائینگے انگریزی اخبارون کو غیر اُردو خوان لوگون کی آسائش کے لئے ایک مترجم عملہ رکھنا پڑیگا۔

* کونسل ہذا کی کارروائی کے بارہ مین جہانتک یورپین ممبرون کی دقت کا تعلق ہے مین کونسل ہذا کو یقین دلاتا ہون کہ مشق سے سب کچھہ ٹھیک ہو جائیگا۔مجھے ذرا بھی شک نہین کہ اگر یہہ ریزولیوشن منظور ہو گیا تو صرف وہ ممبر جنکو دیسی زبان مین خاص طور پر ماہر بیان کیا جا چکا ہے بلکہ دوسرے ممبر بھی اُردو مین تقریرین اوسی طرح کرنے کے قابل ہوجائینگے جس طرح کہ وہ اب کرتے ہین اور مجھے اس مین ذرا بھی شک نہین ہے کہ اگر آنریبل مسٹر لمسڈن کونسل ہذا کو اُردو مین مخاطب کرین تو اونکی تقریر کی خوبی اور ظرافت مین ذرا بھی کم نہین ہوگی۔وہ ایسی ہی خوش اسلوبی سے اپنی تقریر کرسکینگے جیسے وہ آج کل انگریزی زبان مین کرتے ہین ساتھہ ہی یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ چونکہ غیر سرکاری ممبران اپنے انتخاب کرنے والی جماعت کے قائم مقام ہوتے ہین اسلئے اونکو معاملات زیر بحث مین بہت کچھہ حصہ لینا پڑتا ہے برخلاف اسکے سرکاری ممبرون کے فرائض ہرگز اسقدر سخت نہین ہوتے سچ تو یہہ ہے کہ سرکاری ممبرون کو ریزولیوشنون کی تائید یا مخالفت کرتے وقت بہت طویل تقریرین نہین کرنی پڑتین اور اس امر کے فرض کرنے کی بھی کوئی وجہ نہین کہ اونہین تقریرین کرنے مین بہت دقت ہوگی۔

میرے خیال مین کونسل کے موجودہ ضوابط کی رو سے سرکاری ممبرون کو ذاتی رائے دینے کا *اختیار نہین ہے یا بالفاظ دیگر وہ کسی معاملہ مین ذاتی یا شخصی خیالات ظاہر کرنے کے لئے تقریرین نہیں کرتے اونکو ہمیشہ گورنمنٹ کی فیصل شدہ رائے ظاہر کرنی پڑتی ہے اگر یہہ صحیح ہے تو اون کو اپنی تقریرون مین صرف گورنمنٹ کے خیالات کا اظہار کرنا پڑتا ہے اس کے علاوہ اور کچھہ کہنے کی ضرورت نہین ہوتی بعض لوگون کا خیال ہے کہ معمولی طور پر سرکاری ممبرون کی موجودگی بہت سی صورتون مین محض اس لئے ہوتی ہے کہ وہ کسی خاص معاملہ کی تائید یا مخالفت کرسکین اسمین زبان کے بہت بڑے استعمال کی ضرورت نہین پس مین خیال کرتا ہون کہ کونسل ہذا کو اس امر پر بھی ضرور غور کرنا چاہئے کہ سرکاری ممبران کو لوگون کی ایک بڑی تعداد کی نیابت کرنی پڑتی ہے اور وہ اس کام کو کسی طرح بھی بخوبی انجام نہین دے سکتے جبتک کہ کارروائی اوسی زبان مین نہ کی جائے جسے وہ اچھی طرح جانتے ہون۔

* مجھے اسمین ذرا بھی شک نہین کہ ہم مین سے بہت سے اصحاب بلحاظ مذہب و ملت اس عام سوال کو لیتے ہین کہ آیا یہہ ممکن اور قابل عملدرآمد ہے یا نہین کہ تقریرین اس صوبہ کی زبان مین ہی کی جایا کرین مین صرف تقریرون پر خاص زور دیتا ہون کیونکہ تقریرون کے کسی خاص زبان مین لکھے جانے کے متعلق تو ہمارا خواہ کچھہ ہی اختلاف رائے ہو لیکن مین دعوے سے عرض کرسکتا ہون کہ بولنے کے متعلق ہمارا کوئی اختلاف نہین تقریر تو خواہ ہم پنجابی مین کرین یا ہندی یا اُردو مین اوسمین کوئی فرق نہین ہوگا کہ آیا وہ گورمکھی یا ہندی یا اُردو مین لکھی جائے۔

عملی طور پر بولنے مین خواہ آنریبل پنڈت جواہر لال جو جنوب مشرقی اضلاع کے باشندے ہین یا پنڈت شیو نرائن جو وسطی اضلاع کے نمائندے ہین یا ملک محمد امین خان یا دیوان دولت رائے جو راولپنڈی سے تعلق رکھتے ہین یہ سب قریباً ایک ہی زبان مین گفتگو کرینگے اور وہ زبان ایسی ہوگی جسکو سب لوگ آسانی سے سمجھ لینگے۔ در اصل پنجابی۔ ہندی اُردو کے مقابلہ کا سوال تا امروز زیر بحث کے متعلق نہین اور کونسل کو اب یا آئندہ اسکے متعلق کوئی فکر کرنیکی ضرورت نہین۔

* اردو تقریرون مین انگریزی الفاظ بیشک استعمال کئے جاتے رہین ہین اور اسکی طرف اب بھی عام میلان ہے اور مجھے اپنے آنریبل دوست سے اتفاق ہے کہ یہہ میلان واقعی قابل افسوس ہے تاہم

ضمیمہ الف

(دیکھو سوال ۷۱ (ج) کا جواب)

نقشہ جس سے وہ شرحیں ظاہر ہوتی ہیں جو فی میل پختہ سڑک کی غور و پرداخت کے خرچ کے لئے گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے بالمقطع عطیات مقرر کرتے وقت منظور کی ہیں۔

قسمت	ضلع	گورنمنٹ کی طرف سے منظور کردہ۔	کیفیت
		روپیہ	
انبالہ	حصار	۵۰۰	
	رہتک	۳۲۵	
	گوڑگانوہ	۴۰۰	
	کرنال	(الف) ۳۲۵ ...	(الف) کنکر۔
		(ب) ۷۲۵ ...	(ب) پتھر۔
	انبالہ	۷۰۰	
	شملہ	...	شملہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ کی کوئی سڑک نہیں ہے۔
جالندھر	کانگڑہ	...	کانگڑہ میں کوئی پختہ سڑک نہیں۔
	ہوشیارپور ...	۷۵۰	
	جالندھر ...	۷۰۰	
	لدھیانہ	۵۰۰	
	فیروزپور ...	۵۵۰	
لاہور	لاہور	۱۱۰۰	
	امرتسر	۷۲۰	
	گورداسپور	۷۲۰	
	سیالکوٹ	۶۵۰	
	گوجرانوالہ ...	۵۲۰	
راولپنڈی	گجرات	۳۹۷	
	شاہ پور	۵۰۰	
	جہلم	۳۵۰	
	راولپنڈی	۳۵۰	
	اٹک	۵۰۰	
	میانوالی	۲۰۰	
ملتان	منٹگمری	...	
	لائل پور	۱۰۰۰	
	جھنگ	۵۰۰	
	ملتان	۳۰۰	
	مظفرگڑھ	۳۰۰	
	ڈیرہ غازی خاں ...	۳۰۰	

ضمیمہ ب

(دیکھو سوال ۱۴ کا جواب)

ایسے سب رجسٹراروں کی فہرست جنکی عمر ۵۵ سال کی ہو گئی ہے اور ابھی ۶۰ سال سے کم ہے۔

نمبر	ضلع	مقام	نام	تاریخ پیدائش	آنریری یا محکمانہ
۱	حصار ...	سرسہ ...	رائے صاحب رام گوپال ...	نومبر سنہ ۱۸۶۲ء۔	محکمانہ۔
۲	رہتک ...	جھجر ...	رسالدار رام سنگھ ...	۱۰ جنوری سنہ ۱۸۵۹ء۔	ایضاً۔
۳	ایضاً ...	گوہانہ	خان صاحب ذوالفقار خان	۱۵ جنوری سنہ ۱۸۶۰ء۔	ایضاً۔
۴	کانگڑہ ...	نادون	راجہ نرندرا چند ...	جنوری سنہ ۱۸۶۰ء۔	آنریری۔
۵	ہوشیار پور ...	ہوشیار پور	شیخ سراج الدین ...	یکم نومبر سنہ ۱۸۶۱ء۔	محکمانہ۔
۶	فیروز پور ...	مکتسر ...	سردار بھگت سنگھ ...	۹ مئی سنہ ۱۸۶۱ء۔	ایضاً۔
۷	ایضاً ...	فاضلکا	سوڈھی دیوان سنگھ ...	۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ء۔	ایضاً۔
۸	لاہور ...	چونیاں ...	سوڈھی کرم سنگھ ...	یکم اپریل سنہ ۱۸۶۲ء۔	ایضاً۔
۹	گورداسپور ..	بٹالہ ...	رسالدار محبوب علی شاہ	۱۲ اگست سنہ ۱۸۶۲ء۔	ایضاً۔
۱۰	گوجرانوالہ ...	وزیر آباد ...	سردار چرنجیت سنگھ ..	۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۵۷ء۔	ایضاً۔
۱۱	جہلم ...	چکوال ...	ایم نادر علی شاہ ...	دسمبر سنہ ۱۸۵۹ء۔	ایضاً۔
۱۲	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	شیخ خان محمد ...	۵ فروری سنہ ۱۸۵۹ء۔	ایضاً۔
۱۳	ایضاً ...	گوجر خان ...	قاضی باغ علی ...	۲۴ جنوری سنہ ۱۸۶۰ء۔	ایضاً۔
۱۴	اٹک ...	اٹک ...	ایس محمد شاہ ...	سنہ ۱۸۶۰ء۔	ایضاً۔

ضمیمہ ج

(دیکھو سوال ۱۴ کا جواب)

سب رجسٹراروں کی فہرست جو ۶۰ سال سے زیادہ عمر کے ہیں

نمبر شمار	ضلع	مقام	نام	تاریخ پیدائش	آنریری یا مستقل
۱	گوڑگانوہ ...	گوڑگانوہ ...	ایم سید محمد ...	۱۲ اگست سنہ ۱۸۵۲ء	آنریری
۲	ایضاً ...	ریواڑی ...	لالہ مکھن لال ...	۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۵۵ء	مستقل
۳	ایضاً ...	فرید آباد ...	سید مصطفی حسین ...	یکم اپریل سنہ ۱۸۵۳ء	ایضاً
۴	کرنال ...	پانی پت ...	کرنل محمد اکرم خان ...	سنہ ۱۸۵۵ء	ایضاً
۵	انبالہ ...	کھرڑ ...	سردار بہادر ہرنام سنگھ ..	سنہ ۱۸۵۷ء ..	آنریری
۶	کانگڑہ ...	کٹلہر ...	راجہ رام پال ...	۲۳ نومبر سنہ ۱۸۴۹ء	ایضاً
۷	ایضاً ..	الھورہ ...	چودھری [illegible] سنگھ ...	۸ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء	ایضاً
۸	فیروزپور ...	زیرہ ...	لالہ جوالا پرشاد ...	۲۸ فروری سنہ ۱۸۵۴ء	مستقل
۹	جھنگ ...	گڑھ مہاراجہ ...	مسٹر اے [illegible] ...	۲۲ جولائی سنہ ۱۸۴۴ء	آنریری
۱۰	منٹگمری ...	پاکپتن ...	لالہ گنگا رام ...	۱۹ جنوری سنہ ۱۸۵۶ء	ایضاً
۱۱	گورداسپور ...	گورداسپور ...	صوبیدار میجر الہٰ بخش	۱۷ جولائی سنہ ۱۸۵۷ء	مستقل

ضمیمہ د

(دیکھو سوال نمبر ۲۵ کا جواب)

نقشہ جس میں صوبہ کے ہر ایک ضلع کے ان مقدمات کی تعداد ظاہر ہوتی ہے جس میں دیوالہ نکالنے والے اشخاص کو زیر دفعہ ۴۳ (۲) ایکٹ دیوالیہ صوبہ نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۱۷ء سزاء دی گئی۔

ضلع		سنہ ۱۹۱۲ع	سنہ ۱۹۱۳ع	سنہ ۱۹۱۴ع	سنہ ۱۹۱۵ ع	سنہ ۱۹۱۶ع
…الہ …	…	…	..	…	۱	۳
…نہ …	…	…	…	…	…	…
…ال …	…	…	…	…	…	…
…رہتک …	…	…	…	…	…	…
…دھیانہ …	…	…	…	۷	…	…
…الندھر …	…	…	۱	…	۲	…
…وشیار پور	…	…	…	…	…	…
…کوہ …	…	…	…	…	…	۱
…لو …	…	…	…	…	…	…
…مرتسر …	…	…	…	…	…	۱
…ورداسپور	…	…	…	۳	۳	…
…سیالکوٹ …	…	…	…	۱	…	…
…وجرانوالہ	…	…	۱	۱	…	…
…جرات …	…	۱	…	…	…	…
…منٹگمری	…	…	…	۳	…	…
…اہور …	…	…	۱	…	۵	…
…فیروزپور	…	…	…	…	۳	۲
…حصار …	…	…	…	…	…	۲
…کو زگانوہ…	…	…	…	۱	…	…
ملتان …	…	۱	…	…	…	…
مظفرگڑھ…	…	…	…	…	…	…
…ڈیرہ غازیخان	…	…	…	…	…	…
جہلم …	…	…	…	…	…	۹
راولپنڈی	…	۳	…	…	۳	…
اٹک …	…	..	۲	..	…	…

ضلع		سنہ ۱۹۱۲ ع	سنہ ۱۹۱۳ ع	سنہ ۱۹۱۴ ع	سنہ ۱۹۱۵ ع	سنہ ۱۹۱۶ ع
میانوالی ...	...	...	...	۱	...	...
شاہپور ...	...	...	...	...	...	...
جھنگ (میانوالی)	...	...	...	۲	...	...
لائلپور ...	...	...	۳	۳	۱	...
جھنگ (فوجداری)	..	...		...	...	...
میزان	...	۵	۸	۲۳	۱۷	۱۸

۲۱۷۸ سی اس—۵۵۰—۱۸—۱—۱۹۱۸—سائس جی.پی.ایل، ۲۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۸] لاهور ــ ۲۲ فروري (مطابق یکم مارچ) سنه ۱۹۱۸ع ــ یوم جمعه [جلد ۴۶

پانچواں حصه

مسودات ایکٹ جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر کي کونسل
واضع آئین و قوانین میں پیش هوئے و رپورٹ هائے
منتخب کمیٹي جو کونسل میں پیش هوئیں
اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائي
جلسه هائے کونسل کے قاعده ۸ کے
بموجب شائع کئے گئے۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغه وضع آئین و قوانین

عادي مجرموں کے مسوده کے متعلق کونسل واضع آئین و قوانین کی منتخب کمیٹی کی رپورٹ۔

[پنجاب میں عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے کے مسوده کے متعلق منتخب کمیٹی کی مندرجه ذیل رپورٹ کونسل واضع آئین و قوانین جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر پنجاب میں بتاریخ ۶ فروري سنه ۱۹۱۸ع پیش هوئی] -

منتخب کمیٹی کے هم مندرجه ذیل ممبروں نے مسوده مذکور کي ایک ایک دفعه کو ملاحظه کیا هے

اور ہم مندرجہ ذیل تبدیلیوں کی سفارش کرتے ہیں۔

(اول) دفعہ ۲ میں لفظ "رقبہ جات" کی جگہہ لفظ "رقبہ" پڑھو - اول الذکر لفظ غلطی سے چھپ گیا ہے۔

(دوم) دفعہ ۹ (۲) کی آخری سطر میں الفاظ "اختیار ہوگا" کی جگہہ الفاظ "لازم ہوگا" پڑھو اگر مجسٹریٹ کو اس بارہ میں اطمینان ہو جائے کہ اظہار دادہ شدہ شخص کو نظربندی کے رقبہ کے اندر اپنی روزی کمانے کا ذریعہ دستیاب نہیں ہوگا تو یہہ صاف ظاہر ہے کہ اوس صورت میں رقبہ مذکور کو ضرور بدل دینا چاہئے مجسٹریٹ کو ایسی تبدیلی سے انکار کرنے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہونا چاہئے۔

(سوم) دفعہ ۱۲ میں الفاظ "کوئی شخص جسکے برخلاف" حذف کرو اور اونکی جگہہ الفاظ "جب کہ شخص کے برخلاف" لکھو یہہ صرف عبارت کی غلطی کی تصحیح ہے۔

(چہارم) دفعہ ۱۵ کے اوپر کی جگہہ ۱۵ (۱) پڑھو اور تیسری سطر میں الفاظ "کسی مقام پر" حذف کردیئے یہہ الفاظ فالتو ہیں۔

(پنجم) مندرجہ ذیل دفعہ بطور دفعہ ۱۵ (۲) ایزاد کرو —

"۱۵ (۲) اگر کوئی شخص جو عہدہ دار پولیس نہ ہو زیر دفعہ ہذا کسی شخص کو گرفتار کرے تو اوسکو لازم ہوگا کہ غیر ضروری تاخیر کئے بغیر اس طرح گرفتار شدہ شخص کو کسی عہدہ دار پولیس کے حوالہ کر دے یا کسی عہدہ دار پولیس کی عدم موجودگی میں ایسے شخص کو نزدیک ترین تھانہ میں لیجائے یا بھیج دے۔

دفعہ مذکور بصورت موجودہ ناقص ہے اور کیونکہ اس میں وہ کارروائی تجویز نہیں کی گئی جو عہدہ دار پولیس کے سوا کوئی اور گرفتار کرنے والا شخص کریگا جدید اضافی دفعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۹ (۱) کے اصولوں پر تجویز کیگئی ہے۔

۲—مسودہ بمعہ بیان اغراض و وجوہات پنجاب گزٹ مورخہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع میں طبع کیا گیا ہے ہمارے خیال میں اس میں اتنی تبدیلیاں نہیں ہوئیں کہ اسکی مکرر اشاعت کی ضرورت ہو۔

دستخط—ایچ-ڈی کریک
پی-جے فیگن
گجن سنگھ
لال چند
مہدی شاہ
ایس-ڈبلیو گریسی-

ملفوفہ رپورٹ منتخب کمیٹی

مسودہ نمبر ۲ مصدرہ سنہ ۱۹۱۷ ع

(جیسا کہ اوسکو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا)

(زیر خط الفاظ وہ ترمیمات ہیں جو منتخب کمیٹی نے تجویز کی ہیں)

پنجاب میں عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے اور اونکو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم دینے کے متعلق مسودہ ایکٹ۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے اور پنجاب میں عادی مجرموں کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم دینے کے متعلق قانون وضع کیا جائے اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ ع کی دفعہ ۷۹ (۲) کے مطابق معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کی کونسل کی منظوری حاصل کرلی گئی ہے۔ لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

نام و وسعت نفاذ

۱—(الف) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ایکٹ نظر بندی عادی مجرمان (پنجاب) سنہ ۱۹۱۸ء کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(ب) یہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا۔

نظربندی کے حکم کا مذکورہ اثر

۲—نظر بندی کے حکم صادرہ زیر ایکٹ ہذا کی رو سے کسی شخص کی نقل و حرکت اوس رقبہ کے اندر محدود ہوسکتی ہیں جس کی حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہو—یا

حکم مذکور کی رو سے کسی شخص کو یہ حکم دیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی حاضری کی رپورٹ اون اوقات پر اور اون مقامات میں اور اوس طریق میں دیا کرے جس کی حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہو یا

حکم مذکور کی رو سے ہر دو باتوں کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع

عادی مجرموں کے برخلاف نظر بندی کا حکم

۳—(الف) کسی ایسی صورت میں جس میں کوئی مجسٹریٹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۱۰ کے احکام کے مطابق جیسا کہ وہ اس وقت موجود ہے یا جیسا کہ اوسکی وقتاً فوقتاً ترمیم کی جائے کسی شخص سے اس بات کی وجہ طلب کرے کہ کیوں اوسکو نیک چلنی کا مچلکا لکھنے کا حکم نہ دیا جائے تو مجسٹریٹ مذکور مجاز ہوگا کہ ایسا حکم دینے کی بجائے یا اوسکے علاوہ ایسے شخص سے یہ وجہ طلب کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے۔

مشترکہ کارروائی اور مشترکہ مثل

(ب) اگر مجسٹریٹ مذکور ایسے شخص سے یہ وجہ طلب کرنے کے علاوہ کہ کیوں اوسکو نیک چلنی کا مچلکا لکھنے کا حکم نہ دیا جائے یہ وجہ طلب کرے کہ کیوں اوسکے برخلاف نظربندی کا حکم صادر نہ کیا جائے تو نظر بندی کے حکم کے متعلق کارروائی ضمانت کی کارروائی کے ساتھ ملا کر کی جا سکتی ہے اور اوسکی ایک ہی مثل میں درج کیا جا سکتا ہے اور اوسکو اوسکا جزو سمجھا جا سکتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع

نظر بندی کا حکم صادر کرنے کا ضابطہ

۴—جب کوئی مجسٹریٹ کسی شخص سے یہ وجہ طلب کرنی ضروری خیال کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے تو اوسکو لازم ہوگا کہ حتی الامکان اوس ضابطہ کی پیروی کرے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعات ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۷ میں تجویز کیا گیا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ—

(۱) تحریری حکم محولہ دفعہ ۱۱۲ ضابطہ مذکور میں اطلاع موصولہ کا مطلب درج کرنے کے علاوہ اوس میعاد کو درج کیا جائیگا جو تین سال سے زیادہ نہ ہو اور جس کے دوران میں نظربندی کا حکم نافذ العمل رہیگا لیکن حکم مذکور میں اس امر کی تصریح کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ آیا نظر بندی کے حکم مذکور کی رو سے شخص مذکور کو کسی رقبہ خاص کے اندر نظر بند کر دیا جائیگا یا اوسکو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنی پڑیگی یا ہر دو احکام کی تعمیل کرنی پڑیگی—اور

(۲) مجموعہ ضابطہ مذکور کی دفعہ ۱۱۷ (۲) کی اغراض کے لئے نظربندی کے کسی حکم کے متعلق یہ متصور ہوگا کہ وہ نیک چلنی کی ضمانت طلب کرنے کے حکم کے برابر ہے۔

ایکٹ ھاد نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع

سملوب کی جگہ یا اونکے علاوہ وارنٹ جاری کرنا مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۰۔

۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ ع کی دفعہ ۹۰ کے احکام کارروائی زیر ایکٹ ھذا پر اطلاق پذیر ہونگے گویا کہ وہ کارروائی زیر ضابطہ مذکور کی گئی ہے۔

اوس شخص کو رہا کرنیکا اختیار جس کے برخلاف رپورٹ موصول ہوئی ہو۔

دفعہ ۶۔ اگر دفعات ما سبق کے مطابق تحقیقات ہونے پر مجسٹریٹ کی یہہ رائے ہو کہ نظر بندی کا حکم صادر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو مجسٹریٹ مذکور مثل میں اسبارہ میں اندراج کر دیگا اور اگر وہ نیک چلنی کا مچلکا لکھہ دینے کا حکم صادر نہ کرے تو وہ شخص مذکور کو اگر وہ صرف تحقیقات کی غرض سے حراست میں ہو مخلصی بخشیگا یا اگر ایسا شخص حراست میں نہو تو اوسکو رخصت کر دیگا۔

نظر بندی کا حکم صادر کرنا۔

دفعہ ۷۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اگر تحقیقات کے بعد مجسٹریٹ کی یہہ رائے ہو کہ نظر بندی کا حکم کسی ایسے شخص کے برخلاف صادر کرنا چاہئے جس کے متعلق تحقیقات جاری ہو تو مجسٹریٹ اسبارہ میں حکم صادر کریگا۔

ایکٹ ملد نمبر ۵۔ حصہ ۵ سنہ ۱۸۹۸ع۔

مگر شرط یہہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہیں کریگا جس کے برخلاف اوس نے مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۱۸ کے مطابق نیک چلنی کا مچلکا لکھنے کا حکم صادر کیا ہو۔

وہ امور جن کو نظر بندی کے حکم میں درج کیا جائیگا

مجسٹریٹ زیر دفعہ ھذا اپنے حکم میں یہہ بیان کریگا کہ آیا شخص مذکور کی نقل و حرکت محدود کیجائیگی یا اوس کو ھر دو احکام کی تعمیل کرنی پڑیگی۔ مجسٹریٹ کا حکم اون قواعد کے منشاء کے مطابق ہوگا جو لوکل گورنمنٹ زیر دفعہ ۱۶ مرتب کرنے اور اوس میں نظر بندی کے رقبہ قیود مجوزہ کی نوعیت اور مقامات و اوقات اور طریق رپورٹ کی (جیسی کہ صورت ہو) تصریح کی جائیگی۔

نظر بندی کا کوئی حکم کسی ایسی میعاد کے لئے نہیں ہوگا جو تین سال سے متجاوز ہو اور نہ ہی وہ کسی ایسی میعاد کے لئے ہوگا جو اوس میعاد سے لمبی ہو جس کی زیر دفعہ ۴ حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہو۔

ایکٹ ملد نمبر ۵۔ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع۔

نظر بندی کا حکم زیر دفعہ ۱۲۳ (۳) ضابطہ فوجداری۔

دفعہ ۸۔(۱) کسی ایسے حکم کے ذریعہ جو صاحب سشن جج نے زیر دفعہ ۱۲۳ (۳) مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع صادر کیا ہو طلبی ضمانت کے حکم کی جگہہ اوسی عرصہ کے لئے یا اوس سے کمتر عرصہ کے لئے نظر بندی کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

سزایافتہ مجرم کے برخلاف نظر بندی کا حکم۔

(۲) کسی ایسی صورت میں جس میں کسی عدالت یا مجسٹریٹ کو زیر دفعہ ۵۶۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کسی سزایافتہ شخص کے برخلاف کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہو ایسی عدالت یا مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ اگر وہ ایسے شخص کے برخلاف سزا کا حکم صادر کرتے وقت مناسب خیال کرے اور زیر دفعہ مذکور حکم صادر کرنے کی بجائے شخص مذکور کے برخلاف نظر بندی کا حکم کسی ایسے عرصہ کے لئے صادر کر دے جو سزا مذکور کی میعاد کے گذرنے کی تاریخ سے تین سال سے زیادہ نہو۔

(۳) اگر ایسی سزا اپیل دائر ہونے پر یا کسی اور وجہ پر منسوخ ہو جائے تو ایسا حکم کالعدم ہوجائیگا۔

نظر بندی کے رقبہ کے اندر روانی کرانے کا ذریعہ۔

دفعہ ۹۔(۱) کسی شخص کو کسی رقبہ کے اندر نظر بند کرنے کے متعلق کوئی حکم اوسوقت تک صادر نہیں کیا جائیگا جب تک کہ حکم صادر کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ کا اسبارہ میں اطمینان نہ ہو جائے کہ شخص مذکور کے لئے نظر بندی کے رقبہ کے اندر روزی کمانے کا کافی ذریعہ موجود ہے۔

(۲) اگر کسی وقت کوئی ایسا شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کا حکم صادر ہو چکا ہو ایسا حکم صادر کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس بارہ میں اطمینان دے کہ اوس کے لئے اوس رقبہ کے اندر جس میں وہ نظربند کیا گیا ہے اپنی روزی کمانے کا کافی ذریعہ موجود نہیں ہے تو عدالت یا مجسٹریٹ مذکور کو لازم ہوگا کہ رقبہ مذکورہ کو بدل دے۔

اوس رقبہ کی تبدیلی جہاں روزی کمانے کا ذریعہ نا کافی ہو۔

دفعہ ۱۰ — ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ کافی وجوہات کی بنا پر جس کو قلمبند کرنا پڑیگا کسی وقت نظر بندی کے اوس حکم کو منسوخ کر دے جو اوس کے ضلع میں کسی عدالت مجاز نے صادر کیا ہو۔

نظر بندی کے حکم کو منسوخ کرنیکا اختیار

دفعہ ۱۱ — ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ وہ کسی وقت اوس رقبہ کو بدل دے جس کے اندر نظر بندی کے کسی حکم مصدرہ زیر ایکٹ ہذا کی رو سے کسی شخص کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو۔

نظر بندی کے رقبہ کو بدلنے کا اختیار۔

مگر شرط یہہ ہے کہ شخص مذکور کو یہہ وجہ بتلانے کا موقع دیا جائیگا کہ کیوں ایسی تبدیلی عمل میں نہ لائی جائے۔

دفعہ ۱۲ — جب کسی شخص کے برخلاف زیر دفعہ ۱۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کسی عدالت نے خواہ ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے سے پہلے یا اس کے بعد نیک چلنی کی ضمانت دینے کا حکم صادر ہو چکا ہو تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ ضمانت کی میعاد کے منقضی ہونے سے پہلے کسی وقت ضمانت کے حکم مذکور کی جگہ نظر بندی کا حکم دیدے۔

نیک چلنی کے مچلکہ کے حکم کی بجائے نظر بندی کا حکم دینے کا اختیار۔

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع۔

مگر شرط یہہ ہے — کہ

(الف) نظر بندی کے حکم کی میعاد ضمانت کی غیر منقضی شدہ میعاد سے زیادہ نہیں ہوگی اور

(ب) زیر دفعہ ہذا کسی شخص کے برخلاف نظر بندی کا کوئی حکم اوس وقت تک پاس نہیں کیا جائیگا جب تک کہ اوس کو یہہ وجہ بتلانے کا موقع نہ دے دیا جائے کہ کیوں ایسا حکم نہ دیا جائے۔

دفعہ ۱۳ — جس شخص کے برخلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے علاوہ کسی مجسٹریٹ نے نظر بندی کا حکم صادر کیا ہو وہ ایسے حکم کی منسوخی کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کر سکتا ہے۔

اپیل یا نگرانی۔

جس شخص کے برخلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نظربندی کا حکم صادر کیا ہو یا ایسے حکم کو اپیل پر بحال رکھا ہو وہ نگرانی کے لئے چیف کورٹ میں درخواست کر سکتا ہے۔

ایکٹ ھذا نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع

اپیلوں و نگرانی کی درخواستوں پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کا اطلاق۔

دفعہ ۱۴ — مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کے احکام و ہدایات درخواست ہائے نگرانی زیر ایکٹ ھذا اس طرح اطلاق پذیر ہونگے گویا کہ وہ اپیلیں یا نگرانی کی درخواستیں مجموعہ ضابطہ مذکور کی رو سے پیش کیگئی ہیں۔

اون اشخاص کی گرفتاری جو مقررہ حدود کے باہر پائے جاویں۔

دفعہ ۱۵ — (۱) اگر کوئی ایسا شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ھذا نظر بندی کا حکم صادر ہوچکا ہو پاس (اجازت نامہ) مجوزہ بروئے قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ھذا کے بغیر اوس رقبہ سے باہر جس کے اندر اوس نقل و حرکت بند کی گئی ہو کسی مقام پر یا کسی ایسے وقت پر یا کسی ایسے مقام میں دیکھا جائے جس وقت اور جس مقام پر اوس کو ایسے پاس کی شرائط کے مطابق جانے کی اجازت نہ ہو تو اوسکو کوئی پولیس افسر یا ذیلدار یا انعام دار یا نمبردار یا چوکیدار دیہہ بلا وارنٹ گرفتار کر سکتا ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص جو عہدہ دار پولیس نہ ہو زیر دفعہ ھذا کسی شخص کو گرفتار کرے تو اوسکو لازم ہوگا کہ غیر ضروری تاخیر کئے بغیر اس طرح گرفتار شدہ شخص کو کسی عہدہ دار پولیس کے حوالہ کردے یا کسی عہدہ دار پولیس کی عدم موجودگی میں ایسے شخص کو نزدیک ترین تھانہ میں لیجائے یا بھیج دے۔

قواعد مرتب کرنے کا اختیار۔

دفعہ ۱۶ — لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے انتظام و انصرام کے لئے قواعد وضع کرے —

(اول) وہ رقبہ جات جنکے اندر لوگوں کو زیر ایکٹ ھذا نظر بند کیا جاسکتا ہے اور اون قیود کی نوعیت کے متعلق جنمیں نظر بند اشخاص کو ملحوظ رکھنا پڑیگا۔

(دوم) وہ اوقات و مقامات جن میں اور وہ طریق جس میں لوگ علے الطلب زیر ایکٹ ھذا اپنی حاضروں کی رپورٹ کرینگے۔

(سوم) ایسے پاسوں کو قبضہ میں رکھنے کی شرائط جنکی رو سے نظر بند شدہ اشخاص کو اوس رقبہ سے باہر جانے کی اجازت ہوگی جس کے اندر اون کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو۔

(چہارم) وہ شرائط جو —

(الف) اون مقامات کے متعلق جہاں قابض پاس (اجازت نامہ) جاسکتا ہو یا نہ۔

(ب) اون اشخاص کے متعلق جن کے سامنے وقتاً فوقتاً حاضر ہونا اوس کا فرض ہوگا اور

(ج) اوس وقت کے متعلق جس کے اندر وہ غیر حاضر ہوسکتا ہو۔

پ ایسے پاس میں درج کی جاوینگی۔

۱۷—(۱) اگر کوئی شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ھذا نظر بندی کا حکم صادر ہوچکا ہو ایسے حکم یا کسی قاعدہ مرتبہ زیر ایکٹ ھذا کی خلاف ورزی کریگا تو اوسکو کسی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے بعد اثبات جرم ہر دو اقسام قید میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید کسی ایسی میعاد کے لئے دی جاسکتی ہے جو

سزائیں۔

(الف) پہلی دفعہ سزایاب ہونے پر ایک سال تک۔

(ب) دوسری دفعہ سزایاب ہونے پر دو سال تک۔اور

(ج) بعد ازاں ہر دفعہ سزایاب ہونے پر تین سال تک ہوسکتی ہے

(۲) اوس میعاد کو محسوب کرتے وقت جس کے لئے نظر بندی کا حکم نافذالعمل رہیگا اوس قید کی میعاد کو شامل نہیں کیا جائیگا جو وہ دفعہ ھذا کی ضمن (۱) کی رو سے عاید شدہ حکم قید کی تعمیل میں بھگت چکا ہو۔

سزا قید کی میعاد کو نظر بندی کے حکم کی میعاد میں شامل نہیں کیا جائیگا۔

دستخط— ایس-ڈبلیو-گریسی-
سکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین-

ایکٹ ھذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جنکی نسبت معلی القاب جناب نواب وائسرائے گورنر جنرل بہادر کی منظوری حاصل ہوگئی-

---

گورنمنٹ پنجاب

(طبع دوم)

صیغہ وضع آئین و قوانین

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل کے مندرجہ ذیل ایکٹ کی نسبت جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی منظوری ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کو اور معلی القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی منظوری ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کو حاصل ہوئی تھی لہذا وہ بذریعہ تحریر ھذا اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۲۵ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع

ایکٹ بغرض ترمیم قانون متعلقہ ٹیکہ چیچک پنجاب۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء۔

ہر گاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ قانون متعلقہ ٹیکہ چیچک پنجاب کی ترمیم کی جائے اور ہر گاہ ٹیکہ چیچک ۔سنہ ۱۸۸۰ء کی ترمیم کے متعلق معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری مطلوبہ بروئے دفعہ ۷۹ ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ء حاصل کر لی گئی ہے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :—

دفعہ ۱—حکم ہے کہ ایکٹ ہذا کو ترمیمی ایکٹ قانون ٹیکہ چیچک پنجاب سنہ ۱۹۱۸ء کے نام سے موسوم کیا جائے۔

نام و وسعت نفاذ۔

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء۔

دفعہ ۲—ایکٹ ٹیکہ چیچک سنہ ۱۸۸۰ء کی دفعہ ۲ تعلقی دفعہ (۱) کی بجائے مندرجہ ذیل تعلقی دفعہ ثبت کی جائیگی :—

(۱) اصطلاح "میونسپلٹی" میں "رقبہ مشتہرہ" شامل ہوگا اور اصطلاح "میونسپل کمشنروں" سے کوئی اوسی میونسپل کمیٹی مراد ہوگی جو کسی قانون نافذ الوقت کے احکام کی رو سے منضبط کی گئی ہو اور اوس میں کسی رقبہ مشتہرہ کی کمیٹی کے ممبر شامل ہونگے۔

ایکٹ ٹیکہ چیچک کی دفعہ ۲ کی ترمیم۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

دفعہ ۳—ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۹ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کی جائیگی یعنی :—

"دفعہ ۱۹—الف—جب ایکٹ ہذا کسی رقبہ مشتہرہ پر یا اوسکے کسی حصہ پر اطلاق پذیر ہو جائے تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ایکٹ ہذا کو اون حدود کے اندر جن سے وہ متعلق کیا گیا ہو مناسب طور پر نافذ کرنے کی غرض سے ایکٹ ہذا کے منشاء کے مطابق قواعد وضع کرے۔ایسے قواعد مقامی سرکاری گزٹ میں شایع ہونے کے بعد قانون کا اثر رکھینگے"۔

ایکٹ نمبر ۱۳ مصدرہ سنہ ۱۸۸۰ء کی دفعہ ۱۹ کے بعد جدید دفعہ کی ایزادی۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

دفعہ ۴—ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۱ میں لفظ "۱۹" کے بعد لفظ و حرف "۱۹—الف" ایزاد کئے جائینگے۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء کی دفعہ ۲۱ کی ترمیم۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

دفعہ ۵—ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۲ ضمن (ج) میں لفظ "۱۹" کے بعد لفظ و حرف "۱۹—الف" ایزاد کئے جائینگے۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۵ء کی دفعہ ۲۲ (ج) کی ترمیم۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

دفعہ ۶—ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۳ میں لفظ "ذیل" کے بعد الفاظ یا "سرمایا رقبہ مشتہرہ" ایزاد کئے جائینگے۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء کی دفعہ ۲۳ کی ترمیم۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

دستخط او۔ایف لمسڈن
فنانشل سیکریٹری
گورنمنٹ پنجاب۔

(کار)روائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو واضع آئین و قوانین
کی اغراض کیلئے منعقد کی گئی۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب۔ جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ء کے احکام کے بموجب وضع قوانین کی اغراض کیلئے منعقد ہوئی۔

کونسل کا اجلاس گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں بروز چہار شنبہ بتاریخ ۶ فروری سنہ ۱۹۱۸ء دن کے ساڑھے دس بجے منعقد ہوا۔

حاضرین

ہز آنر سر مائیکل فرانسس اوڈوائر بہادر جی۔سی۔آئی۔ای و کے۔سی۔ایس۔آئی و آئی۔سی۔ایس لفٹننٹ گورنر۔صدر جلسہ۔

آنریبل مسٹر جان ہیو وٹ طامس آئی۔سی۔ایس۔

آنریبل مسٹر جیمز الیگزنڈر رجی۔

آنریبل مسٹر ہربرٹ جان مینارڈ سی۔ایس۔آئی و آئی۔ سی۔ ایس

آنریبل مسٹر آرنولڈ فار کوہر لسکن آئی۔سی۔ایس۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ۔

آنریبل راؤ بہادر چودھری لال چند۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت ہری کشن کول (؟) — آنریبل رائے بہادر پنڈت شو نرائن۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس سی۔آئی۔ای۔

آنریبل مسٹر ولیم فریڈرک ہوٹز۔

آنریبل مسٹر چارلس جوزف ہیلیفیکس۔

آنریبل مسٹر جیمز کری۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام۔

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔

آنریبل مسٹر لوئیو آرملڈ ہملٹن ککونزہلڈ آئی۔سی۔ایس۔

آنریبل نواب میر بہرام خان مزاری کے۔سی۔آئی۔ای۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان۔

آنریبل مسٹر الفوس و وقال پارکر۔

آنریبل مسٹر ہنری ڈنھلڈ کریک آئی۔سی۔ایس۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان۔

آنریبل کرنل ہیرلڈ ہینڈلی ایم۔ڈی۔آئی۔ایم۔ایس۔

آنریبل مسٹر سٹیفن ولیم گریسی آئی۔سی۔ایس۔

آنریبل سردار بہادر رسالدار پرتاب سنگھ۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین۔

حلف عہدہ

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ ایف۔ ہومز و آنریبل مسٹر سی۔ جے ہیلیفکس نے تاج برطانیہ کے متعلق اطاعت کی مجوزہ حلف اٹھائی۔

کاغذات جو میز پر رکھے گئے

تفصیل

نقشہ متعلق اجراء لائسنس ہائے اسلحہ جو ضلع کانگڑہ میں دئے گئے (دیکھو جواب متعلق سوال ۲۰) (دیکھو ضمیمہ الف)۔

نقشہ مظہر بر آبادی و رقبہ مزروعہ و مویشیان تحصیل نور پور ضلع کانگڑہ (دیکھو جواب متعلق سوال ۲۳) (دیکھو ضمیمہ ب)۔

نقشہ مظہر بر خرچ جو گورنمنٹ ہند نے مصنوعات کی ترقی کے متعلق گذشتہ پانچ مالی سالوں (سنہ ۱۳—۱۹۱۲ء لغایت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ء) کے دوران میں برداشت کیا (دیکھو جواب متعلق سوال ۳۷) (دیکھو ضمیمہ ب)۔

روئداد کمیٹی جس نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کی مالی معاملات دربارہ تعلیم پر بحث کرنے کی غرض سے ۲۹ و ۳۰ اور ۳۱۔ اکتوبر کو اجلاس کیا (دیکھو جواب متعلق سوال ۳۱) (طبع ہذا کی گئی)۔

نقشہ کسانی معطی الوہم (دیکھو جواب متعلق سوال ۳۳) (دیکھو ضمیمہ ب)۔

نقشہ پنشن یافتہ فوجی افسران (دیکھو جواب متعلق سوال ۳۱) (دیکھو ضمیمہ ب)۔

نقشہ تعداد" فیصل شدہ مقدمات و اپیل ہائے عدالت ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنال از یکم اگست سنہ ۱۹۱۳ع لغایت ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع (دیکھو جواب متعلق سوال ۳۸ (الف) (دیکھو ضمیمہ و)۔

نقشہ مظہر بر دیوانی اپیل ہا کہ جو جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کے بعد ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنال کی عدالت سے دیگر اضلاع کی عدالتوں میں منتقل کی گئیں (دیکھو جواب متعلق سوال ۳۸ (الف) (دیکھو ضمیمہ ز)۔

نقشہ مظہر بر تعداد دیوانی و فوجداری اپیل ہا کہ جو دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کے اختتام پر ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنال کی عدالت میں زیر تجویز تھیں (دیکھو جواب متعلق سوال ۳۸ (ب) (دیکھو ضمیمہ ح)۔

نقشہ مظہر بر مقدار روپیہ جسکی وصولی کے واسطے ضلع رو ہتک کی مختلف دیوانی عدالتوں میں نالشات دائر کی گئیں اور کل تعداد ہمچو قسم نالشات بابت سال سنہ ۱۹۱۲ع و سنہ ۱۹۱۳ع و سنہ ۱۹۱۴ع و سنہ ۱۹۱۵ع و سنہ ۱۹۱۶ع و سنہ ۱۹۱۷ع (دیکھو جواب متعلق سوال ۴۰ (الف) (ب)) (دیکھو ضمیمہ ا)۔

نقشہ جس سے اون ضلعداران کے نام ظاہر ہوتے ہیں جنکی مستقل ملازمت بصیغہ تحصیلدارات سرکاری نہر ہائے پنجاب ۱۰ سال سے زیادہ ہے (دیکھو جواب متعلق سوال ۵۸ (الف) (طبع نہیں کیا گیا)۔

نقشہ مظہر بر تعداد انسپکٹران و سب انسپکٹران امدادی انجمن ہائے پنجاب و تعداد آسامی ہا کہ جنپر سکھ و ہندو اور مسلمان فائز ہیں اور نیز تعداد آسامی ہائے انسپکٹران جنکو تعلیمی قابلیتوں کے مطابق براہ راست پر کیا گیا (دیکھو جواب متعلق سوال ۷۳) (دیکھو ضمیمہ ی)۔

اون سب رجسٹراروں کی فہرست جو ۵۵ سال کی عمر کو پہونچ گئے ہیں۔لیکن ۶۰ سال کی عمر سے کم ہیں۔۔ (دیکھو جواب متعلق سوال نمبر ۱۳ (الف) جو آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع میں پوچھا تھا (طبع نہیں کی گئی)۔

اون سب رجسٹراروں کی فہرست جنکی عمر ۶۰ سال سے زیادہ ہے (دیکھو جواب متعلق سوال نمبر ۱۳ (الف) جو آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع میں پوچھا تھا) (طبع نہیں کی گئی)۔

نقشہ مظہر بر ترقیات جو قانونگووں کو دی گئیں اور رقوبات جو ان ترقیات کو اون کل تقررات سے ہے جو نائب تحصیلداروں و سب انسپکٹران آبکاری و مثل خوانان سال و ضلعداروں کے درجوں میں گذشتہ دس سالوں کے اندر عمل میں آئے (دیکھو جواب متعلق سوال ۳ (د) جو آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے ۹ نومبر سنہ ۱۹۱۷ع کے اجلاس کونسل میں کیا تھا) (دیکھو ضمیمہ ک)۔

سوالات و جوابات

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔۔

فور سٹ رینجروں کی ترقی۔ ا۔۔ بحوالہ اون جوابات کے جو کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ع و ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۷ع میں آنریبل مسٹر کریک نے میرے سوالات کے جواب میں دئے تھے کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے ذیل احکام و نقشہ میز پر رکھیگی ۔۔۔

" (الف) اوس اسکیم کی منظوری کے متعلق گورنمنٹ ہند کے احکام جو جاری ہوئے براہ راست نامزدگی اور فورسٹ رینجروں میں سے ترقی دیکر پراونشل فارسٹ سروس میں اُمیدوار بھرتی کرنے کے متعلق ہے۔

" (ب) اون شرائط کے متعلق گورنمنٹ ہند کے احکام جن میں ایک رینجر کو پراونشل سروس میں مستقل آسامی حاصل کرنے کا حق دار بننے کے لئے بطور اکسٹرا اسسٹنٹ کنزرویٹر دو سال تک قائمقامی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

" (ج) ایک نقشہ جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ پراونشل سروس کی مستقل آسامیاں حکم اپیل سے اس وقت تک کس طرح پر ہوتی رہی ہیں جب کہ مسٹر بی۔سالم

وارڈ جو براہ راست نامزد شدہ عہدہ دار۔ اسکیم مذکور کی رو سے منتخب کیا گیا تھا۔

"(د) ایک نقشہ جس سے یہہ معلوم ہو سکے کہ ایسی آسامیوں کو پر کرنے کے متعلق مندرجہ ذیل فہرست کس حد تک درست ہے:—

نمبر شمار	مقرر شدہ عہدہ دار کا نام	تقرری کی تاریخ	رینجروں کے درجہ یا پروبیشنروں کے درجہ میں مقرر کیا گیا
۱	مسٹر بی۔ایچ۔ وارڈ	یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع ...	پروبیشنر۔
۲	محمد افضل	۱۸-اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع ...	ایضاً
۳	میاں بدھی سنگھ	یکم جون سنہ ۱۹۱۵ ع ...	رینجر۔
۴	بھائی کرتار سنگھ	۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ ع ...	پروبیشنر
۵	میاں ایشر چند	۱۶ مئی سنہ ۱۹۱۶ ع ...	ایضاً
۶	لالہ بخشی رام	۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ ع ...	رینجر۔
۷	خان محمد خان	یکم نومبر سنہ ۱۹۱۷ ع ...	پروبیشنر۔

۲—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا یہہ صحیح ہے کہ اس امر کے باوجود کہ اگرچہ نصف کی بجائے دو ثلث آسامیاں قبل ازین پروبیشنروں کو دی جا چکی ہیں مگر گورنمنٹ اون دو آسامیوں پر ابھی پروبیشنروں کو مقرر کرنا چاہتی ہے جو ابھی سنہ ۱۹۱۸ ع میں پر ہونے والی ہیں یعنی۔— محکمہ جنگل کی خالی آسامیاں۔

"(۱) وہ آسامی جو یکم نومبر سنہ ۱۹۱۷ ع کو خان بہادر امام دین کے پنشن پر جانے سے خالی ہوئی ہے۔

"(۲) وہ آسامی جس کے لالہ مولراج ایکسٹرا ڈپٹی کنسرویٹر جنگلات کے پنشن پر جانے کے باعث سنہ ۱۹۱۸ ع میں خالی ہونے کی توقع ہے۔

۳—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی یہہ بیان فرمائیگی کہ آیا یہہ صحیح ہے کہ سنہ ۱۹۱۸ ع میں لالہ مولراج کے پنشن پر جانے کے بعد معمولی طور پر پراونشل فورسٹ سروس میں سنہ ۱۹۲۹ ع تک کوئی آسامی خالی ہونے کی توقع نہیں اور کہ موجودہ فارسٹ رینجروں کو جن کو آسامیاں حاصل کرنے کا کوئی اور طریقہ نہیں مل سکتا پنشن پر جانے کے متوقع وقت کے پورا ہونے سے پہلے پراونشل فارسٹ سروس میں ترقی پانے کا کوئی موقع نہیں ملیگا؟ محکمہ جنگل کی خالی آسامیاں

۴—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا اون دو آسامیوں کو جنکو سنہ ۱۹۱۸ ع میں پر کرنا مقصود ہے اس غرض سے صرف فارسٹ رینجروں کے لئے محفوظ رکھنے کے متعلق کوئی تجویز زیر غور ہے۔ تا کہ محکمہ جنگل کی خالی آسامیاں۔

(الف) ان آسامیوں کو اوس وقت تک خالی رکھکر جبتک دو فارسٹ رینجروں اون آسامیوں کے لئے اپنے آپ کو قابل بنانے کی غرض سے دو سالوں کی قائمقامی کی میعاد کو پورا نہ کرلیں یا

(ب) اس شرط کو ہٹا کر یا قائمقامی کی دو سالہ میعاد مذکور میں ایسی تخفیف کرکے کہ جس سے یہہ آسامیاں خاص طور پر فارسٹ رینجروں کے لئے قابل استفادہ ہو سکیں۔

فارسٹ رینجروں میں سے اور براہ راست نامزد ہونے والوں میں سے بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد مساوی ہوجائے"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔—

"میں آنریبل ممبر کے پہلے چار سوالوں کا جواب اکٹھا دونگا۔ سوال اول کے حصص (الف) و (ب) کے متعلق یہہ عرض ہے کہ گورنمنٹ ہذا کے مراسلات گورنمنٹ مذکور کے قواعد کے مطابق اوسکی صریح اجازت کے بغیر مشتہر نہیں کئے جاسکتے۔ آنریبل ممبر کے دیگر استفسارات کے متعلق میں کوئی مفصل جواب دینا نہیں چاہتا کیونکہ گورنمنٹ کے خیال میں خاص خاص افراد یا سرکاری اہلکاروں کے ایک خاص طبقہ کی شکایات پر (جو اس صورت میں بالکل خیالی ہیں) بحث کرنے کیلئے کونسل واضع آئین و قوانین کوئی مناسب جگہہ نہیں ہے۔ ایسی بحث و مباحثہ سے دیگر اشخاص متعلقہ کی طرف سے بالمقابل اعتراضات کے باسانی پیدا ہونے کا احتمال ہے اور یہہ قطعاً نا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کونسل کو لوگوں کے بالمقابل دعاوی پر بحث کرنے کا مجمع بنا دیا جائے۔ لیکن اگر آنریبل ممبر کسی مناسب موقع پر میرے پاس تشریف لائیں تو میں اس موضوع کے متعلقہ کاغذات اونکو بڑی خوشی سے دکھاؤنگا۔ مجھے خوف ہے کہ آنریبل ممبر نے ان جوابات پر توجہ کے ساتھ غور نہیں کیا جو میں نے ان سوالات کے دئے تھے جو انہوں نے ۱۳ مارچ و ۶ نومبر سنہ ۱۹۱۷ع کو کئے تھے اگر انہوں نے توجہ کے ساتھ غور کی ہوتی تو اونکو معلوم ہو گیا ہوتا کہ رینجروں کے شکوہ شکایت کی در اصل کوئی بنیاد نہیں ہے۔ آنریبل ممبر نے اپنے موجودہ سوالات میں جو امور بیان کئے ہیں اون میں سے بہت غلط فہمی پیدا کرنے والے ہیں مثلاً اونہوں نے سوال اول کے حصہ (د) میں جو نقشہ پیش کیا ہے اوس میں سنہ ۱۹۰۹ع کی دو، سنہ ۱۹۱۲ع کی ایک اور سنہ ۱۹۱۴ع کی اوس ایک آسامی کا ذکر نہیں کیا جو سب کے سب فہرست رینجروں سے ترقی دیکر پر کی گئی تہیں۔ آنریبل ممبر کے دوسرے سوال کا یہہ بیان بھی ویسے ہی غلط ہے کہ دو ثلث سے زیادہ آسامیاں قبل ازیں امتحانی امیدواروں کو دی جا چکی ہیں۔ جیسا کہ میں نے ۶ نومبر کو کونسل ہذا کے اجلاس میں بیان کیا تہا اصل بات یہہ ہے کہ کل آسامیوں میں سے نصف سے کم آسامیاں امتحانی امیدواروں کو دی گئی ہیں"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔—

فارسٹ ڈویژن راولپنڈی۔

۵۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا یہہ صحیح ہے کہ راولپنڈی فارسٹ ڈویژن کو حال میں دو ڈویژنوں میں منقسم کر دیا گیا ہے جس میں سے ایک ڈویژن کا نام میجر ڈویژن رکھہ دیا گیا ہے اور دوسرے کا مائنر۔ اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ ہر ایک ڈویژن کے افسران مہتمم اور ہر ایک ڈویژن کے ہیڈ کوارٹروں کے نام بیان فرمائیگی؟"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔—

"سوال کے پہلے حصہ کا جواب مثبت میں ہے۔ مسٹر اے ڈی بلاسچک مغربی ڈویژن کے اہتمام پر ہیں اور اون کا ہیڈ کوارٹر راولپنڈی و گھوڑا گلی میں ہے اور میاں بخشی سنگھ مشرقی ڈویژن کے مہتمم ہیں اور انکا ہیڈ کوارٹر راولپنڈی میں ہے آنریبل ممبر یہہ اطلاع پنجاب گورنمنٹ کے اشتہارات نمبری ۱۷۱۵۳ و ۱۷۱۵۴ مورخہ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ع سے حاصل کر سکتے تھے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔—

فارسٹ ڈویژن راولپنڈی۔

۶۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ہر دو جدید منضبط شدہ ڈویژنوں میں سے ہر ایک ڈویژن کے رقبہ جات رخاوت جنگل اور اوصاف کو بیان کریگی اور وہ خاص خصوصیتیں بتلائیگی جن کی وجہ سے ایک کو میجر (کلاں) اور دوسرے کو مائنر (خورد) ڈویژن کے نام سے موسوم کیا گیا ہے"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔—

"راولپنڈی ویسٹ ڈویژن کا رقبہ ۱۷۶٫۸۶۶ ایکڑ اور راولپنڈی ایسٹ ڈویژن کا رقبہ ۸۱۲۳۷ ایکڑ ہے اول الذکر ڈویژن میں آخرالذکر ڈویژن کی نسبت کام بہت ہی زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ دونوں ڈویژنوں کو میجر و مائنر ڈویژنوں کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جب دونوں فارسٹ ڈویژن ترقی پا جائینگے

تو اس تقسیم پر نظر ثانی کرنا اور ہر دو ڈویژنوں کو مجموعہ بنانا شاید ضروری ہو جائے۔ فی الحال یہہ تقسیم عارضی ہے اور اس تبدیل کرنے کی گورنمنٹ کوئی وجہ نہیں دیکھتی۔"

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

ماہوار واسطے ڈویژنوں کے اہتمام رکھنے کے مواجب

۷۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی یہہ بیان فرماوینگی کہ آیا یہہ صحیح ہے کہ ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر کو جو کسی حالوںکو ڈویژن کے اہتمام پر ہو اہتمام رکھنے کے مواجب نہیں مل سکتا حالانکہ اگر وہ کسی معمولی ڈویژن یا سالم ڈویژن کے اہتمام پر ہو تو اوسکو یہہ مواجب مل سکتے ہیں۔"

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

"اگر کوئی پراونشل سروس کا عہدہ دار کسی میجر ڈویژن کے اہتمام پر ہو تو اوسکو ۵۰ روپیہ ماہوار مواجب دیا جاتا ہے کیونکہ ایسی ڈویژنوں کے اہتمام پر عام طور پر امپیریل سروس کے افسر اور اکسٹرا ڈپٹی کنسرویٹر فائز ہوتے ہیں پراونشل سروس کا عہدہ دار کسی حالوںکو ڈویژن کے اہتمام پر مامور ہونے کی حالت میں کسی خاص مواجب کا مستحق نہیں ہوتا۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

افسران جنگل کا سفر خرچ

۸۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرماویگی کہ آیا گورنمنٹ ہند نے جملہ درجوں و رتبوں کے افسران جنگل کے معمولی خرچ میں جو پہاڑی اقطاع میں کام کرتے ہیں ۵۰ فیصدی کا اضافہ منظور کیا ہے لیکن جہاں امپیریل اور انڈین فارسٹ سروس کے عہدہ داروں کو سفر خرچ اضافہ شدہ شرحوں پر دیا جاتا ہے وہاں ماتحت ملازمت کے عہدہ داروں کو ڈویژن ہائے راولپنڈی و کانگڑہ کے پہاڑی اقطاع میں اس رعایت سے فائدہ نہیں اوٹھانا دیا جاتا۔"

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

"سنہ ۱۹۱۱ء میں گورنمنٹ ہند نے اوس روزانہ سفر خرچ میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ منظور کیا تھا جو عام طور پر جملہ درجوں کے افسران جنگل کو شملہ و اوسکے ڈویژن کے سوا کے باقی پہاڑی علاقوں میں مقیم ہونے کی صورت میں مل سکتا ہے اور ہر ایک عہدہ دار کی صورت میں ۲ روپیہ ۸ آنہ یومیہ کی غایت مقدار مقرر کی تھی یہہ رعایت رینجر کے درجہ کے یا اس سے کم درجہ کے عہدہ داروں پر عاید نہیں ہوتی۔

"سنہ ۱۹۱۰ء میں بعض رینجروں نے یہہ درخواست کی تھی کہ اون کو میدانوں کی نسبت پہاڑی علاقہ میں ۵۰ فیصدی زیادہ سفر خرچ دیا جائے صاحب کنسرویٹر نے اون کی درخواست پر پورے طور پر غور کی تھی جسکو معلوم ہوا تھا کہ چار اعلے درجہ کے رینجروں کی صورت میں سفر خرچ کا کل روپیہ جو اونہوں نے ایک سال کے عرصہ کے دوران میں وصول کیا تھا سفر خرچ کے تشخیص شدہ خرچ سے بہت بڑی مقدار میں تھا لہذا اون کے سفر خرچ کی مقدار میں کوئی اضافہ کرنا مناسب خیال نہیں کیا گیا تھا پنجم و ششم درجہ کے رینجروں کی صورت میں یہہ معلوم ہوا تھا کہ برداشت شدہ خرچ سفر خرچ کے طور پر دئے گئے ہوئے روپیہ کی مقدار سے تجاوز کر گیا تھا۔ چنانچہ کنسرویٹر نے یہہ سفارش کی تھی کہ (رینج کانگڑہ و راولپنڈی اور کالا چٹا رینج والے کے سوا کے) کلو و کانگڑہ اور راولپنڈی ڈویژن والے میں روزانہ سفر خرچ کی شرح جو پانچویں و چھٹے درجہ کے رینجروں کو مل سکتی ہے ۱ روپیہ ۲ آنہ ۸ پائی تک بڑھا دیا جائے۔ بالائی شرح رینجر درجہ پنجم کیلئے ۱۳ آنے ۴ پائی و درجہ ششم کے لئے ۱۰ آنے ۸ پائی تھی۔

"اس تجویز کو پنجاب گورنمنٹ نے منظور کیا تھا اور جہاں تک مجھے معلوم ہے اس بارہ میں بعد ازاں گورنمنٹ کو کوئی عرضداشت موصول نہیں ہوئی۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

افسران جنگل کی کانفرنس واقع [illegible] کی رپورٹ

۹۔ "بحوالہ اوس جواب کے جو آنریبل مسٹر کریک نے کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۶ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء میں موسومہ سوال نمبر ۱۰۶ کے متعلق دیا تھا کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اوس فیصلہ کی ایک نقل میز پر رکھے گی جو گورنمنٹ ہند نے افسران جنگل کی اوس کانفرنس کی رپورٹ پر صادر کیا ہے جو گذشتہ ماہ جولائی میں [illegible] میں منعقد ہوئی تھی۔

آنریبل مسٹر کوک نے جواب دیا—

"گورنمنٹ ہند نے اس امر کا فیصلہ گورنمنٹ ہائے صوبجات متحدہ و پنجاب کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ کانفرنس مذکور کی سفارش پر جو کارروائی مناسب خیال کریں عمل میں لائیں"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

نواب عطا محمد خان رئیس کالا باغ کے برخلاف شکایتیں۔

۱۰—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی —

" (الف) آیا اسکی توجہ اون مضامین کی طرف دلائی گئی ہے جو " دکھیا لکو کی فریاد " کے عنوان سے اردو بلٹین مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع و ہندوستان مورخہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع میں شائع ہوئے ہیں۔

" (ب) آیا کالا باغ کے باشندوں نے نواب عطا محمد خان کے برخلاف اپنی شکایتوں کو ایک درخواست میں قلمبند کرکے صاحب کمشنر و لوکل و امپیریل گورنمنٹوں کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔اور

" (ج) گورنمنٹ نے ان درخواستوں پر اور عام طور کالا باغ کے لوگوں کی شکایتوں کو دور کرنے کے لئے کیا کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے "؟۔

آنریبل مسٹر تھامسن نے جواب دیا—

" گورنمنٹ کی توجہ اون شکایتوں کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جو نواب عطا محمد خان رئیس کالا باغ کے برخلاف کی گئی ہیں۔ درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور اونکو تصفیہ کی غرض سے کمشنر قسمت متعلقہ کے پاس بھیج دیا گیا ہے جسکو بعض مقامی شکایتوں کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے پہلے ہی لکھا جا چکا ہے۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

نواب عطا محمد خان رئیس کالا باغ کے برخلاف شکایتیں۔

۱۱—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی یہہ بیان فرمائیگی کہ آیا یہہ صحیح ہے —

(الف) کہ صاحب کمشنر قسمت راولپنڈی نے اپنے دربار منعقدہ میانوالی میں بتاریخ ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۷ع اس امر کا اعلان فرمایا تھا کہ خان بہادر نواب عطا محمد خان رئیس کالا باغ کے جوڈیشل اختیارات (دیوانی و فوجداری) گورنمنٹ کے حکم سے واپس لے لئے گئے ہیں۔

" (ب) کہ نواب مذکور نے اعلان مذکور کے صادر ہونے کی تاریخ کے بعد اپنے اختیارات کو استعمال کرنا ترک کردیا ہے لیکن اختیارات مذکور کو واپس لینے کا حکم ابھی تک پنجاب گزٹ میں شائع نہیں ہوا۔

" (ج) اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ اس امر کو گزٹ میں مشتہر نہ کرنے کی وجہ بیان کریگی "۔

آنریبل مسٹر تھامسن نے جواب دیا—

" نواب مذکور کے اختیارات واپس نہیں لئے گئے اور جہاں تک گورنمنٹ کو اس معاملہ کا علم ہے کمشنر موصوف نے اپنے دربار مذکور میں نواب مذکور کے اختیارات کو واپس لینے کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا تھا "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

تعلیمی عطیہ جات کا خرچ۔

۱۲—بحوالہ اون جوابات کے جو آنریبل مسٹر رچی نے کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ع میں سوال نمبر ۷ و ۲۳ کے متعلق دئے تھے کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی۔

" (الف) آیا جدید عمارات کا خرچ بازگشت خرچ ہے یا غیر بازگشت۔

"(ب) آیا ۳۰۰۰۰ روپیہ کی رقم کو عمارات پر خرچ کرنے کے لئے صیغۂ تعمیرات سرکاری کے سپرد کردینے اور عمارات کے باز گشت عطیہ کے باقی ماندہ ۱۳۵۰۰۰ روپیہ کو مدرسین کی ٹریننگ پر صرف کرنے کے متعلق گورنمنٹ کی منظوری پہلے حاصل کرلی گئی تھی۔

"آیا ۱۷۵۰۰۰ کا عطیہ ملازمت تعلیم کے مدرسین کی تنخواہ کو بڑھانے اور مدرسین کی ٹریننگ کی مصرحہ اغراض کے لئے باز گشت عطیہ تھا۔

"(د) آیا عطیہ مذکور میں سے کچھ روپیہ سال رواں کے دوران میں مندرجہ ذیل ضرورتوں پر صرف کرنے کے متعلق کوئی تجویز زیر غور ہے۔

"(۱) ملازمت تعلیم کے مدرسین کی تنخواہ میں اضافہ کرنے پر۔

(۲) مدرسین کی ٹریننگ پر۔

(۳) طالبعلموں کے وظیفوں یا موجودہ ٹریننگ سکولوں کے مدرسین کی تنخواہ میں اضافہ کرنے پر۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

"(الف) جدید عمارات کا خرچ غیر باز گشت خرچ ہے۔

(ب) کا والی جو کی گئی تھی اوس کے متعلق گورنمنٹ ہند کی منظوری نہ تو طلب کی گئی تھی اور نہ ضروری تھی۔

"(ج) گورنمنٹ ہند کے اصل الفاظ کے مطابق عطیہ مذکور پنجاب کے ابتدائی و ثانوی مدارس کے مدرسین کی ٹریننگ و تنخواہ کی اصلاح کے لئے مطلوب تھا"۔

"نیز یہ صراحت کے ساتھ مقرر کر دیا گیا تھا کہ عطیہ مذکور کا ایک حصہ سرمایہ دور اندیشی کی ترقی کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔

"(د) جیسا کہ میں نے قبل ازیں بیان کیا ہے گورنمنٹ مدرسین کی ٹریننگ کے لئے عمارتیں تعمیر کرنے کے کام پر امسال ۳۰۰۰۰ روپیہ صرف کرنے کی توقع رکھتی ہے۔

"میں آنریبل ممبر کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ٹریننگ کے متعلق صرف یہی اوس قسم کا خرچ ہے جو تعلیمی سال کے وسط میں مفید طور پر برداشت کیا جاسکتا ہے۔

"سکولوں کی ٹریننگ کالج کے عملہ کی اصلاح کے متعلقہ تجاویز (جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے) غور کے لئے گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کی گئی ہیں"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

۱۳۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا محکمہ تعلیم کے درجہ اول کی ملازمت کی اسامی کو ملازمت تعلیم کی اون ۱۷ اسامیوں میں سے جن کی ماہوار تنخواہ ۲۵۰ یا اس سے زیادہ ہے اس غرض سے ملازمت تعلیم صوبہ میں منتقل کردینے کے متعلق کوئی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے کہ ملازمت مروجہ اول کے تجربہ کار ہیڈ ماسٹروں کو جن کی تنخواہ ۲۵۰ روپیہ ماہوار یا اس سے زیادہ ہو پراونشل سروس کے سلسلہ انسپکٹروں میں ترقی مل سکے؟"

بعض اسامیوں کا ملازمت تعلیم صوبہ میں انتقال

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

"آنریبل ممبر کی توجہ مسٹر گولہ کے اوس جواب کی طرف دلائی جاتی ہے جو اونھوں نے آنریبل مسٹر شادی لال کے ایک اسی قسم کے سوال کے متعلق کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء میں دیا تھا پنجاب گورنمنٹ نے اپنی اوس رائے کو تبدیل نہیں کیا کہ ہر ایک مکرر ترقی یافتہ ملازمت تعلیم صوبہ میں اب اسامیوں کو داخل کر لینا چاہئے۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا—

ماتحت ملازمت تعلیم میں سالانہ ترقی۔

"۱۴ ۳—اگر سوال ماسبق کا جواب نفی میں ہے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا ملازمت تعلیم کے اس درجہ میں ملازمت ہذا کے دیگر درجوں کی طرح سالانہ ترقی کے طریق خیال کو رائج کرنے کے متعلق کوئی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور ان ہیڈ ماسٹروں کے حالات ترقی کی اصلاح کی ہو جائے جو محکمہ تعلیم کے درجہ اول میں ماتحت ملازمت کی آسامیوں میں "۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

" ملازمت تعلیم صوبہ کی نظر ثانی کی تجویز اب گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا—

محکمہ تعمیرات سرکاری کی اپر سب آرڈینیٹ سروس۔

۱۵—" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت یہہ بیان فرمائیگی کہ آیا یہہ معلوم ہے—

" (الف) کہ صیغہ تعمیرات سرکاری پنجاب کی اپر سب آرڈینیٹ سروس کے لئے منظور شدہ تنخواہ کے مروجہ معیار کا عملہ مذکور کے سینیئر آدمیوں کی ترقیوں کے سلسلہ پر مضر اثر پڑا ہے کیونکہ سب ڈویژنل اہتمام کا لوکل مواجب اور اول درجہ کا سفر خرچ جو پرانے معیار کے مطابق ان میں سے ۳۱ اشخاص کو ملتا تھا بند کر دیا گیا ہے۔

" (ب) کہ ان جملہ ترقیوں کو روک دیا گیا ہے جو یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ع سے (یعنی مروجہ معیار کے نافذ العمل ہونے کی تاریخ) پہلے بعض عہدہ داران مندرجہ فہرست کو ملنی چاہئے تھیں اور اسطرح پر دو شعبوں کے عملہ کے کثیر التعداد اشخاص ان ترقیوں سے محروم کر دئے گئے ہیں جو ان کو پچھلے ایک یا دو سالوں سے ملنے والی تھیں۔

(ج) " کہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ کی اپر سب آرڈینیٹ سروس کے لئے منظور شدہ مروجہ معیار میں ان عہدہ داروں کی تعداد کو بڑھا دیا گیا ہے جن کو اول درجہ کا سفر خرچ لینے کی اجازت ہے۔

(د) " کہ آنریری انجینیئروں کا تناسب جیسا کہ وہ مجموعہ قواعد صیغہ تعمیرات سرکاری جلد اول کے فقرہ ۹۴ میں منظور ہو چکا ہے کل عملہ کی ۲ فیصدی ہونا چاہئے اور چونکہ آبپاشی کے عملہ کی کل تعداد ۱۸۰ اور شعبہ عمارات و سڑکہائے کے عملہ کی تعداد ۴۱ ہے اسواسطے ہر دو شعبوں میں آنریری اسسٹنٹ انجینیئروں کی تعداد ۳ و ۱ کی بجائے (جو اسوقت موجود ہے) علی الترتیب ۱۱ و ۳ ہونی چاہئے "۔

آنریبل مسٹر ہومز نے جواب دیا—

" (الف) شعبہ عمارات و سڑکہائے میں سب ڈویژنل اہتمام کا مقامی مواجب اپر سب آرڈینیٹ کے ان ملازموں کو دیا جاتا تھا جو بعض منتخب شدہ سب ڈویژنوں کے اہتمام پر تھے پس مواجب مذکور ذاتی مواجب نہیں تھا اور اس کا دعوے اس وقت تک نہیں ہوسکتا تھا جبتک کہ عملہ اپر سب آرڈینیٹ کا عہدہ دار کسی ایک منتخب شدہ سب ڈویژن کے اہتمام پر مقرر نہ ہوتا۔ شعبہ مذکور کے عملہ اپر سب آرڈینیٹ کے ایک عہدہ دار کو جدید معیار کے مطابق جو تنخواہ ملتی تھی وہ اس کی اس تنخواہ و مقامی مواجب کے مجموعہ سے کم تھی جو قدیم معیار کے مطابق اس کو

ملتی جاتی تھی- چنانچہ اوس کو ایک ذاتی مواجب دیا گیا تھا لیکن اس مواجب کے باوجود اوس کی تنخواہ اوس مقدار تک نہیں پہونچتی تھی جو اوسکو جدید معیار کے رائج ہونے سے پہلے تنخواہ و مواجب ملا کر ملا کرتی تھی "۔

" شعبہ آبپاشی میں جہاں مقامی مواجب ذاتی مواجب خیال کیا جاتا تھا عملہ اپر سب آرڈینیٹ کے کسی ملازم کو ترمیم شدہ معیار کے مطابق اوس تنخواہ سے کم تنخواہ نہیں مل رہی جو اوسکو قدیم معیار کے مطابق مقامی مواجب ملا کر ملتی تھی-

" سفر خرچ درجہ اول کے مسئلہ پر گورنمنٹ ہند نے غور کرنے کا ارادہ ملتوی کرنا مناسب خیال کیا تھا کیونکہ اس کا اثر دیگر صوبجات کے عملہ جات اپر سب آرڈینیٹ پر بھی واقع ہوتا تھا اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اول درجہ کا سفر خرچ لینے کا حق جو قدیم مقامی مواجب لینے والے عہدہ داروں کو مل سکتا تھا معرض التوا میں ہے "۔

" (ب) آبپاشی میں بسرعت ترقی ہونے کی وجہ سے عملہ سب آرڈینیٹ کے تنخواہوں کے معیاروں کی بار بار ترمیم ہونے کے باعث سلیں حال میں ترقی بسرعت ملتی رہی ہے اسلئے آخری ترمیم شدہ معیار کو جو جزواً مقررہ اوقات پر ترقی دینے کے متعلق تھا رائج کرنے کی غرض سے جب آرڈیننس دی گئی تھیں تو اوس وقت جملہ ممکن آسامیوں کو فی الفور پر کر دینا اس وجہ سے مناسب خیال نہیں کیا گیا تھا کہ مبادا قلیل ملازمت و خام تجربہ کے آدمیوں کو حد سے زیادہ سرعت کے ساتھہ ترقیاں نہ مل جائیں-

" (ج) گورنمنٹ ہذا کو یہہ بالکل معلوم نہیں ہے کہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کے عملہ اپر سب آرڈینیٹ کے ان عہدہ داروں کی تعداد کیا ہے جن کو اول درجہ کا سفر خرچ مل سکتا ہے "۔

" (د) آنریبل ممبر نے جس قاعدہ کا حوالہ دیا ہے اوس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ عملہ سب آرڈینیٹ کے ان ملازموں کا تناسب جن کو اسسٹنٹ انجینیئر کا اعزازی درجہ عطا کیا جائیگا ضرور ۲ فیصدی ہونا چاہئے بلکہ یہہ ۲ فیصدی تک ہو سکتا ہے- اعزازی درجہ عملی طور پر ایسا رتبہ خیال کیا گیا ہے جو صرف خاص صورتوں میں تفویض کرنا چاہئے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا—

ایضاً ۱۶— " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی مزید بیان فرمائیگی کہ آیا۔

" (الف) ہیئت تعمیرات سرکاری کی اپر سب آرڈینیٹ ملازمت کے اراکین نے اس بارہ میں کوئی عرضداشت ارسال کی ہے "۔

" (ب) محکمہ تعمیرات سرکاری پنجاب کی اپر سب آرڈینیٹ سروس کے اراکین کی شکایات کو رفع کرنے کے متعلق کوئی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے "۔

آنریبل مسٹر ہومز نے جواب دیا—

" اپر سب آرڈینیٹ سروس کے بعض اکثر اراکین کی طرف سے عرضداشتیں موصول ہو رہی ہیں جن کو موجودہ معیار کے مطابق کوئی زیادہ فائدہ نہیں پہونچا اور اب ان پر غور کی جا رہی ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا—

ضلع کانگڑہ میں اسلحہ کے لائسنس ۱۷— " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی یہہ بیان فرمائیگی کہ آیا یہہ صحیح ہے —

" (الف) کہ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کانگڑہ نے دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع و جنوری سنہ ۱۹۱۸ع کے مہینوں میں سنہ ۱۹۱۸ع کے لئے کثیر التعداد لائسنس ہائے اسلحہ کو تجدید کرنے سے بلا وجہ انکار کر دیا ہے-

" (ب) کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے تجدید کی بہت سی درخواستوں کو اس حکم کے ساتھہ واپس کر دیا ہے کہ سائل اپنی درخواستیں پیش کرنے کے لئے بذات خود اون کے

اجلاس میں حاضر ہوئے اور اونکی حاضری کیلئے کوئی تاریخ و مقام مقرر نہیں کیا اور نہ ہی اونکو اپنی طرف سے کوئی اٹارنی یا وکیل یا ایجنٹ پیش کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

" (ج) کہ اون اشخاص کو جن کے لائسنسوں کی میعاد ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کو منقضی ہو گئی تھی لیکن جنکے لائسنسوں کو سنہ ۱۹۱۸ع کیلئے ابھی تک تجدید نہیں کیا گیا اپنے لائسنسوں کی میعاد کے اندر اپنی بندوقوں کو فروخت کرنے کا کوئی موقع نہیں دیا گیا۔

" (د) کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کی اس کارروائی سے جملہ طبقات کے لوگوں میں بہت ناراضگی پیدا ہو گئی ہے۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

(الف) صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اطلاع دی ہے کہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع تک لائسنس ہائے ...ہتھیار کی تجدید کے متعلق ۴۹ درخواستیں اور زمینات کی حفاظت کے لائسنس ہائے کی تجدید کے متعلق ۱۰۴

...درخواستیں نامنظور کی گئی تھیں ہر دو قسم کے لائسنسوں کی تعداد کے مقابلہ میں جو ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کو ...نافذ العمل تھے نامنظور شدہ درخواستوں کی فیصدی لائسنس ہائے شکار کی صورت میں ۱۴ اور لائسنس ہائے حفاظت ...ات کی صورت میں ۴ ہے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ ۱۹۱۷ع کے وسط میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس بارہ میں ایک ...نوٹس جاری کیا تھا کہ اون اشخاص کے حق میں لائسنسوں کی تجدید اون کی جانبازی جنہوں نے موجودہ ...جنگ کے متعلق اصالتاً یا اپنے نزدیکی رشتہ داروں کے ذریعہ گورنمنٹ کی کسی طرح امداد نہیں کی تجدید ...لائسنس کی درخواست کرنے والوں کو یہہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنی درخواستوں میں یہہ بیان کریں کہ اونہوں نے ...اس قسم کی کونسی خدمات انجام دی ہوئی۔

" (ب) بعض صورتوں میں اون درخواست کرنے والوں کو جنہوں نے اون ہدایتوں کی تعمیل نہیں کی ...اصالتاً حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دورہ پر ہونے کی صورت میں اوس مقام کو ...نامہ میں درج کر دیا گیا تھا جہاں اون کو حاضر ہونے کا حکم تھا بجز اس کے درخواست کرنے والوں کی طرف سے ...وکیل پیش ہوئے ہیں۔

" (ج) آنریبل ممبر کا مطلب بظاہر یہہ ہے کہ جن لوگوں کے لائسنسوں کی میعاد گزر گئی ہے اونکو ...اپنے اسلحہ کے فروخت کرنے کے لئے کچھہ مہلت دینی چاہئے یہہ مشتبہ امر ہے کہ آیا یہہ رعایت ایسی ہے جو ...کبھی اس سے پہلے کسی ضلع میں عطا کی گئی ہو۔

ایکٹ اسلحہ کی دفعہ ۱۴ میں یہہ حکم درج ہے کہ جب لائسنس کی میعاد گزر جائے تو اسلحہ کو ...نزدیک ترین تھانہ میں داخل کر دیا جائے اور اگر مالک دوبارہ لائسنس لیلے تو وہ تین سال کے اندر کسی وقت ...اونکی واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ضلع کانگڑہ میں یہہ دستور رائج ہے جس کے مطابق ...داخل کردہ اسلحہ کے مالک تین سال کے اندر کسی وقت اسلحہ کو فروخت کر سکتے ہیں لیکن دفعہ ۱۶ کے ...الفاظ کے لحاظ سے یہہ مشتبہ امر ہے کہ آیا ایسا دستور با قاعدہ رائج ہے۔

" (د) گورنمنٹ کے پاس یہہ خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ کارروائی جو کی گئی ہے اوس ...سے جملہ طبقات کے لوگوں میں ناراضگی پیدا ہو گئی ہے یہہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ناراضگی (جو پیدا ہوئی ...ہے) صرف اونہی لوگوں تک محدود ہے جن پر اس کارروائی کا براہ راست اثر ہوا ہے اور (معلوم ہوتا ہے کہ اون ...میں سے اکثر لوگوں ایسے ہوں جنہوں نے اس جنگ میں کوئی امداد نہیں دی۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا—

ضلع کانگڑہ میں اسلحہ کے لیسنس

۱۸—اگر اہل کانگڑہ کی شکایات مندرجہ سوال مذکور ماسبق فرضی ہیں تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا ڈپٹی کمشنر کی کار روائی مذکور کی معقولیت پر غور کرلے اور یکم جنوری سنہ ۱۹۱۸ء سے لیسنسوں کی تجدید کا حکم دینے کی غرض سے کوئی تجاویز گورنمنٹ کے زیر غور ہیں تاکہ لوگ اپنے پہلے لیسنسوں کی میعاد کے گزرنے کے بعد اسلحہ کو قانوناً اپنے قبضہ میں رکھ سکیں"

"معلوم ہوتا ہے کہ صاحب کمشنر قسمت متعلقہ اس معاملہ پر توجہ مبذول کر رہے ہیں"

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل صاحب نے سوال کیا—

ضلع کانگڑہ میں اسلحہ کے لیسنس

۱۹—"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی وہ وجوہات بیان فرمائیگی کہ جنکی بنا پر ڈپٹی کمشنر نے ضلع کانگڑہ کے کثیرالتعداد لوگوں سے اسلحہ واپس لے لینے کا حکم دیا ہے اور آیا ڈپٹی کمشنر کی یہہ کار روائی اونکے کسی بالا دست افسر کی نظروں سے گزری ہے یا اونکو اونکے کسی بالا دست افسر نے منظور کر لیا ہے"۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

ضلع کانگڑہ میں اسلحہ کے لیسنس

"واقعات مذکورۃ الصدر سے اس بیان کی تصدیق نہیں ہوتی کہ ضلع کانگڑہ کے کثیرالتعداد لوگوں سے اسلحہ واپس لے لئے گئے ہیں۔ جیسا کہ قبل ازیں بیان جاچکا ہے اس معاملہ پر کمشنر غور کر رہا ہے۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

نمبر ۲۰—کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ضلع کانگڑہ کے لیسنس ہائے اسلحہ (بشمول ابتدائی و تجدید شدہ لیسنس ہائے) کے اجرا کے متعلق ایک ایسا نقشہ میز پر رکھیگی جس سے امور ذیل ظاہر ہوتے ہوں۔

"(الف)۔ اون لیسنس ہائے کی تعداد جو سنہ ۱۹۰۵ء سے سنہ ۱۹۱۸ء تک ہر ایک سال کے لئے۔

(۱) شکار کی اغراض کے واسطے۔

(۲) فصلات کی حفاظت کے واسطے جاری کئے گئے۔

"(ب) تجدید لیسنس کی اون درخواستوں کی تعداد جو—

(۱) لیسنس ہائے شکار کے متعلق۔

(۲) لیسنس ہائے حفاظت فصلات کے متعلق۔

دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء و جنوری سنہ ۱۹۱۸ء میں نامنظور کیگئیں۔

"(ج) تجدید لیسنس کی اون درخواستوں کی تعداد جو۔

(۱) لیسنس ہائے شکار کے متعلق۔

(۲) لیسنس ہائے حفاظت فصلات کے متعلق۔

تحقیقات و صدور احکام کی غرض سے ابھی تک زیر تجویز ہیں۔

"(د) تجدید لیسنس کی اون درخواستوں کی تعداد جو درخواست کرنے والوں کی طرف سے اصالتاً پیش کرنے کیلئے سے اون کو دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء و جنوری سنہ ۱۹۱۸ء میں واپس کر دیگئیں۔

(ہ) اون بندوقوں کی تعداد جو سنہ ۱۹۱۸ء کے لئے لیسنسوں کو تجدید نہ کرنے کی وجہ سے گورنمنٹ نے ضبط کر لیں اور اون بندوقوں کی تعداد جو ان اشخاص نے جن کے لیسنسوں کی میعاد ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء کو گزر گئی تھی اور جو سنہ ۱۹۱۸ء کے لئے تجدید نہیں کئے گئے ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۸ء کے دوران میں تھانوں یا سرکاری مال خانوں میں داخل کرائیں۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

"نقشہ مطلوبہ میز پر موجود ہے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

ضلع کانگڑہ میں وائیلڈ ہائے اسلحہ کی تعداد میں تخفیف۔

۲۱—" کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی یہ بیان فرمائیگی کہ آیا یہ معلوم ہے کہ ضلع کانگڑہ میں گذشتہ ۱۲ سالوں کے دوران میں اسلحہ آتش زنی کے لائیسنسوں کی تعداد میں بتدریج تخفیف ہونے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جنگلی جانوروں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو گیا ہے جو فصلات اور زراعتی مویشیوں کو تباہ کر دیتے ہیں اور اس طرح ضلع کانگڑہ میں زراعت کا پیشہ سوداروں کی نسبت جو جنگلی جانوروں کی دست برد سے نسبتاً مامون و محفوظ ہوتے ہیں زیادہ مشکل اور کم نفع بخش ہو گیا ہے"۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

" آنریبل ممبر یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آیا ضلع کانگڑہ میں گذشتہ ۱۲ سالوں کے دوران میں اسلحہ کے لائیسنسوں کی تعداد میں بتدریج تخفیف ہونے سے جنگلی جانوروں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو گیا ہے۔

" چونکہ اون اعداد سے جو سوال نمبر ۲۰ کے جواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ ۱۲ سالوں کے دوران میں لائیسنسوں کی تعداد میں بتدریج تخفیف ہونے کے متعلق آنریبل ممبر کا قیاس بے بنیاد ہے اسواسطے اس سوال کا جواب دینا غیر ضروری ہے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

ضلع کانگڑہ کی تحصیل نور پور میں زراعتی انحطاط۔

۲۲—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی یہ بیان فرمائیگی کہ آیا یہ درست ہے کہ تحصیل نور پور ضلع کانگڑہ میں دیہی آبادی و مزروعہ رقبہ اور زرعی مویشیوں کی مقدار میں بتدریج کمی ہو رہی ہے"۔

آنریبل مسٹر میناڈ نے جواب دیا—

" سنہ ۱۸۶۸ء و سنہ ۱۸۹۱ء کے درمیانی عرصہ کے دوران میں تحصیل نور پور کی دیہی آبادی میں ۱۵ فیصدی کی ظاہرہ کمی واقع ہوئی ہے۔ آخرالذکر سال کے بعد یہ کمی جاری رہی ہے لیکن بہت کم رفتار میں اور سنہ ۱۹۱۱ء کے اعداد سے سنہ ۱۸۹۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں ۳ فیصدی کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی وجہ معاش کیلئے گھروں سے نکل جانا جو عموماً ضلع کانگڑہ میں نہایت ہی عام دستور ہے یہ کوشش سنہ ۱۸۶۸ء کے بعد دیہی آبادی کے بظاہر کم ہو جانے کی جزوی وجہ ہے۔ مزروعہ رقبہ ۱۱۵۰۰۰ ایکڑ بابت سنہ ۱۸۶۸ء سے کم ہو کر سنہ ۱۸۹۱ء میں ۱۰۸۰۰۰ ایکڑ اور سنہ ۱۹۱۷ء میں ۱۰۴۰۰۰ ایکڑ رہ گیا ہے آخر الذکر تعداد سنہ ۱۸۹۱ء کے بندوبست کی پیمائش پر مبنی ہے۔ جو بندوبست کہ اس وقت ہو رہا ہے اوس کی پیمائش کے نتائج ابھی قابل استفادہ نہیں ہیں زرعی مویشیوں کی تعداد میں ۱۸۶۸ء کے بعد کمی واقع نہیں ہوئی بر خلاف اسکے قابل استفادہ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحصیل کے مویشیوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو گیا ہے۔ ابتدائی بندوبستوں میں بھینسوں و بچوں کو عام طور پر مویشیوں سے علیحدہ نہیں دکھایا گیا"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

۲۳—کیا گورنمنٹ براہ مہربانی مندرجہ ذیل کاغذات میز پر رکھیگی :—

" (الف) ایک نقشہ جس سے تحصیل نور پور کی آبادی بابت سنہ ۱۸۵۵ء و ۱۸۶۸ء و سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء اور سنہ ۱۹۱۱ء ظاہر ہوتی ہو۔

" (ب) ایک نقشہ تحصیل نور پور کے اوس رقبہ کا جو سنہ ۱۸۵۲ء و سنہ ۱۸۶۸ء و ۱۸۹۱ء اور سنہ ۱۹۱۷ء کے بندوبستوں میں زیر کاشت تھا۔

" (ج) ایک نقشہ اون زراعتی مویشیوں یعنی گائوں و بھینسوں اور بیلوں کا جو تحصیل نور پور کے متذکرۃ الصدر بندوبستوں میں موجود تھے"۔

آنریبل مسٹر میناڈ نے جواب دیا—

" آنریبل ممبر نے جو اعداد طلب کئے ہیں اوز جس حد تک وہ دستیاب ہو سکے ہیں اون کا ایک نقشہ میز پر رکھ دیا ہے۔

*—دیکھو ضمیمہ ب۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے دریافت کیا۔

تحصیل نورپور ضلع کانگڑہ میں زراعتی انحطاط

۳۳۔ "تحصیل نورپور ضلع کانگڑہ کی دیہی آبادی کے مادی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا گورنمنٹ ازراہ مہربانی بیان کریگی کہ آیا مندرجہ ذیل امور کے متعلق ضروری تحقیقات کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے۔

(الف) تحصیل نورپور میں دیہی جماعتوں کی خوشحالی کے اس طرح معطل اور بتدریج زوال پذیر ہونے کے اصلی اسباب کیا ہیں۔

(ب) تحصیل نورپور میں زراعت کو پیش از پیش نفع بخش اور مقبول بنانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں۔

(ج) تحصیل نورپور کے باشندوں کی مادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کیا کارروائی کی جانی چاہئے؟"

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا۔

"آنریبل ممبر کے تجویز کردہ طریق کے مطابق مزید تحقیقات کی ضرورت معلوم کرنے کا سوال زیر غور ہے"۔

آنریبل بخشی سوہن لال نے دریافت کیا۔

پنجاب میں فارم ہائے نسل کشی مویشیاں

"کیا گورنمنٹ ازراہ مہربانی بیان کریگی کہ وہ فارم ہائے جو پنجاب میں گورنمنٹ یا مقامی جماعتوں نے مندرجہ ذیل اغراض کے لئے قائم کئے ہوئے ہیں کہاں کہاں واقع ہیں"۔

(الف) زرعی اور دودھ دینے والے مویشیوں مثلاً گائے، بیل اور بھینسوں کی نسل کشی اور چرائی کے لئے۔

(ب) گھوڑوں، خچروں اور اونٹوں کی نسل کشی اور چرائی کے لئے۔

آنریبل مسٹر ٹولنٹن نے جواب دیا۔

"(الف) صوبہ میں صرف بمقام حصار ایک ایسا فارم نسل کشی مویشیاں موجود ہے جس پر آنریبل ممبر کی تعریف کا اطلاق ہوتا ہے یہ فارم گورنمنٹ کے زیر انتظام ہے۔

"حال ہی میں گورنمنٹ نے لوئر باری دوآب کی نوآبادی میں مختلف طول و عرض کے عطیہ جات اراضی جنکا کل رقبہ ۱۵۷۹ ایکڑ ہے ہندوستانی اصحاب کو اعلیٰ نسل کے دودھ دینے والے اور ہل چلانے والے مویشیوں کی اعلیٰ ترین نسل کشی کی حوصلہ افزائی کے لئے مختلف شرائط پر دئے ہیں مگر فی الواقع وہ نہ تو گورنمنٹ کے زیر انتظام ہیں اور نہ کسی مقامی جماعت کے صوبہ ہذا کی کسی مقامی جماعت نے کوئی فارم مویشیان قائم نہیں کیا ہے۔

(ب) حصار فارم میں ایک مخصوص پیمانہ پر عربی سانڈوں کی نسل کشی کی ایک واجبی تجویز کو گورنمنٹ نے حال ہی میں منظور فرما لیا ہے علاوہ ازیں اگر ان فارموں کو جو محکمہ اصطبل فوج نے موضع ... اور سرگودھا میں اس غرض کے لئے قائم کئے ہوئے ہیں اور گھوڑوں کی ان چراگاہوں کو جو مختلف ملحدار رسالوں کو عطا ہوئی ہیں اور لوئر باری دوآب کے ان دو عطیہ جات کو جو دیسی رسالہ کے پنشن یافتہ افسران کو دئے گئے ہیں نظر انداز کر دیا جائے جو غالباً آنریبل ممبر کی مراد میں نہیں ہے۔ تو صوبہ ہذا میں نسل کشی اسپان کا کوئی فارم نہ تو گورنمنٹ کے پاس ہے اور نہ کسی مقامی جماعت کے پاس۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے دریافت کیا۔

فارم ہائے نسل کشی مویشیاں

۳۹۔ "کیا گورنمنٹ ازراہ مہربانی بیان کریگی کہ آیا

(الف) پنجاب میں زرعی اور دودھ دینے والے مویشیوں کی نسل کشی اور چرائی کے موجودہ قائم ہائے میں اضافہ کرنے اور
(ب) غیر سرکاری اصحاب یا انجمنوں کو اراضی اور نقد عطیہ جات دے کر پنجاب میں زرعی اور دودھ دینے والے مویشیوں کی نسل کشی اور چرائی کو ترقی دینے کے متعلق کیا رائے گورنمنٹ کے زیر غور ہیں"۔

آنریبل مسٹر فونز ینگ نے جواب دیا —

"سوال کے ہر دو حصوں کا جواب نفی میں ہے۔

گورنمنٹ نے حصار فارم سے ۵ سرٹیفکٹ یافتہ رکنوں کو رعایتی شرحوں پر کئی سانڈ بہم پہونچا کر اور سوال متعلق کے جواب میں مذکورہ اشخاص کو خاص شرائط پر جو عطیہ جات اراضی دے کر نسل کشی مویشیاں کو ترقی دینے میں بہت کچھ کیا ہے اس کارروائی سے صوبہ میں زرعی مویشیوں کی حالت میں بہت ترقی ہو رہی ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے پوچھا—

ایندھن کی قیمت میں کمی کرنا

۲۷ — "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا ایندھن کی قیمتوں میں بھاری اضافہ ہوجانے کے باعث اون قیمتوں میں تخفیف کرنے کا سوال زیر غور ہے جو محکمہ جنگل اون ایندھن کے لئے لیتا ہے جو استعمال کرنے والے یا خریدار جنگل سے لیجاتے ہیں"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

"میرے خیال میں آنریبل ممبر اوس ایندھن کا ذکر کرتے ہیں جو محکمہ کی طرف سے پبلک کے پاس فروخت کرنے کی غرض سے نکالی جاتی ہے جیسا کہ چھانگا مانگا میں کیا جاتا ہے ایسی لکڑی کے چٹے کے چٹے بذریعہ نیلام سب سے زیادہ بولی دینے والے کو دے دئے جاتے ہیں اور فی الحال محکمہ جنگل لاہور کے میونسپل کمیٹیوں کو لکڑی بہم پہونچا رہا ہے میونسپل کمیٹیوں کو لکڑی بشرح ۲۳ روپے فی ہزار مکعب فٹ چٹوں کے حساب سے بہم پہونچائی جا رہی ہے اون اخراجات عملہ اور رائلٹی کو جو محکمہ جنگل نے اس لکڑی کے بہم پہونچانے میں برداشت کیا ہے درج کرکے اوسط خرچ چٹوں کے حساب سے ۱۷ روپے ۳ آنہ فی ہزار مکعب فٹ ہوتا ہے اور اس لکڑی کی اوسط شرح جو گذشتہ تین سالوں کے نیلاموں سے وصول ہوئی ۲۱ روپے ۲ آنہ ۸ پائی ہے گذشتہ نیلام کے موقع پر جو میونسپل کمیٹیوں کو لکڑی بہم پہونچانے سے پہلے منعقد کیا گیا تھا وصول شدہ قیمت ۳۵ روپے فی ہزار مکعب فٹ تھی اس لئے جو رعایت محکمہ جنگل اب میونسپل کمیٹیوں کو دے رہا ہے وہ بہت بڑی ہے اور اسے گورنمنٹ نے صورت حال کو رفع کرنے کے لئے منظور فرمایا ہے لاہور میں فی الحال ایندھن کی گرانی کا باعث زیادہ تر یہ ہے کہ باربرداری کے لئے ریلوے گاڑیاں نہیں ملتیں ایندھن فروش گذشتہ دو مہینوں میں چھانگا مانگا سے لاہور تک بالکل کوئی ایندھن نہیں لا سکے اور اس وقت صرف چھانگا مانگا میں ۵۰۰۰۰۰ مکعب فٹ لکڑی چٹوں (۳۵۰۰ فٹ) میں موجود ہے جو لاہور کے ایندھن فروشوں کے پاس فروخت کردی گئی ہے مگر جسے وہ لاہور میں بذریعہ ریل نہیں لا سکے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس کا ضمنی سوال—

"اور آگے میں سوال نمبر ۲۷ کے ضمن میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں"۔

ایندھن کو بذریعہ ریل لانے کے لئے چھکڑوں کی بہمرسانی۔

"کیا گورنمنٹ اس غرض کے لئے چھکڑے بہم پہونچانے کی ضرورت کی طرف حکام ریلوے کی توجہ منعطف نہیں کر سکتی ہے"۔

آنریبل مسٹر کریک—

"ریلوے حکام کی توجہ اس سے پیشتر اس امر کی طرف دلائی جا چکی ہے اور ریلوے حکام اوس ایندھن کو بذریعہ ریل لانے کے لئے جو میونسپلٹی لاہور اور میرے خیال میں میونسپلٹی امرتسر نے بھی خریدا ہے ہر ممکنہ کچھ چھکڑے بہم پہونچانے پر رضامند ہو گئے ہیں"۔

آنریبل رائے بہادر رامسرنداس نے پوچھا—

۲۸ — "کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع کانگڑہ میں لائسنس والے شکار کی تعداد گذشتہ سالوں کی تعداد کی نسبت بہت کم ہے؟" — کانگڑہ میں لائسنس شکار۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

"اگر اس سوال کا کوئی جواب ممکن ہے تو وہ ان اعداد سے ملتا ہے جو سوال نمبر ۲۰ کے جواب میں درج ہیں معلوم ہوا ہے کہ اجدید لائسنس کی درخواستیں اب تک موصول ہو رہی ہیں"۔

آنریبل رائے بہادر رامسرنداس نے سوال کیا—

۲۹ — "چونکہ تقریباً جملہ اجناس کی قیمتوں میں ایک بھاری اضافہ ہو گیا ہے اس لئے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ قلیل تنخواہ دار سرکاری ملازموں کو دوران جنگ میں مواجب جنگ عطا کرنے کے متعلق گورنمنٹ ہند کے پاس سفارش کرنے کا سوال زیر غور ہے؟" — قلیل تنخواہ دار ملازموں سرکار کو مواجب جنگ۔

آنریبل مسٹر امسٹن نے جواب دیا—

"فی الحال کوئی ایسی تجویز زیر غور نہیں ہے مگر میں یہہ کہونگا کہ اول مواجب گرانی غلہ منظور کر دی گئی ہیں جن سے قلیل تنخواہ دار ملازمین سرکار کو غلہ خوردنی کی قیمتوں کی بیشی کا معاوضہ مل جاتا ہے اور دوئم آئندہ سال کے بجٹ میں کئی ایک محکمہ جات کی تنخواہ بڑھانے کے کثیر باز گشت خرچ کا انتظام کر دیا گیا ہے جن میں تنخواہ کا معیار معاش کی روز افزوں خرچ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ان مدوں میں سے زیادہ اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

آخری خرچ بازگشت (تخمینہ شدہ)	خرچ بدوران سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع تخمینہ شدہ	—
روپیہ	روپیہ	
-۱۶۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱—انڈین محکمہ کارکمیٹی کی رپورٹ کے مطابق محکمہ جات دفتر ضلع کی مکرر ترتیب
-۱۲۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۲—چپراسیوں اور قلیل تنخواہ دار ادنیٰ ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ
-۱۳۹۸۰	۱۲۸۱۵	۳—محکمہ چیف کورٹ کی مکرر ترتیب
-۵۰۰۰۰	۳۰۰۰۰	۴—پولیس کے محکمہ کی مکرر ترتیب ...
-۱۹۹۶۸	۱۹۹۶۸	۵—سوار کارکنوں کی تنخواہ میں اضافہ ...
-۱۲۵۰۰	۱۲۵۰۰	۶—دفتر شعبہ عمارات و سڑکہا کے محکمہ کی مکرر ترتیب

زمانہ جنگ میں نہایت کفایت شعاری سے کام لینے کی ضرورت کو مد نظر رکھکر پہلے یہہ ارادہ تھا کہ معمولی مالی حالت کے عود کرانے تک ان تمام تجاویز کو ملتوی رکھا جائے اور اجناس کی قیمت میں بھاری بیشی ہونے کی وجہ سے ہی جس کا ذکر آنریبل ممبر نے کیا ہے گورنمنٹ نے یہہ مناسب خیال کیا ہے کہ ان پر مکرر غور کیا جائے علاوہ ازاں آنریبل ممبر کو معلوم ہے کہ ابھی تھوڑے

...ولے؟ کہ پولیس کی تنخواہ میں اضافہ کیا گیا تھا میں آپکی توجہ اون جوابات کی طرف بھی ... جو آنریبل مسٹر طامسن نے اور میں نے اون سوالوں پر دئے گئے جو اس بارہ میں گذشتہ اجلاس ... آنریبل ممبر نے پوچھے تھے۔

آنریبل رائے بہادر رامسونداس نے دریافت کیا—

۳۰—" (الف) چونکہ تمام قلیل تنخواہ دار سرکاری ملازمین کی سب سے بڑی خوراک گندم ہے ... کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اس بات پر غور کریگی کہ آیا مواجب گرانی غلہ کے متعلق سنہ ۱۹۱۵ع ... احکام کا منسوخ کرنا مناسب نہ ہوگا جو صرف ایک غلہ (یعنی گندم) کی بجائے کل غلہ جات کی اوسط ... کو مد نظر رکھنے کی وجہ سے ایسے مواجب کی عطائیگی کے مانع تھے"۔

مواجب گرانی کے متعلق سنہ ۱۹۱۵ع کے احکام کی منسوخی۔

" (ب) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اعلان کریگی کہ آیا یہہ مناسب نہیں ہے کہ اندازہ صرف ... کی اوسط قیمتوں پر مواجب گرانی غلہ کا اندازہ کیا جایا کرے"۔

آنریبل مسٹر لسکن نے جواب دیا—

" (الف) اور (ب)—معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر اوس سرکاری ... کا مطلب ٹھیک طور پر نہیں سمجھے جو ان مواجب کے متعلق گورنمنٹ نے ... نہی اور جس کی طرف میں نے اوس سوال کے جواب میں جو اوانہوں نے گذشتہ اجلاس میں کیا تھا اونکی ... ملتفت کرائی تھی۔ سنہ ۱۹۱۵ع کے احکام اون مواجب کے مانع نہیں ہیں جو مل سکتے ہیں بعض صورتوں ... فی الواقع اون قواعد کی وجہ سے مواجب اوس سے زیادہ ملتے رہے ہیں جو قدیم قواعد کی رو سے ... مل جا سکتے تھے"۔

" آنریبل ممبر کا یہہ خیال غلط ہے کہ سنہ ۱۹۱۵ع سے پہلے صرف گندم کی قیمت کو مد نظر رکھا جاتا تھا جیسا کہ سرکاری اطلاع میں بیان کیا گیا تھا معاملہ اس کے برعکس ہے مثلاً ضلع حصار میں سب سے بڑی ... راک تمام سال چنے ہے۔انبالہ میں یہہ خوراک سال میں چھ مہینے چنے اور چھ مہینے مکئی ہے۔ہوشیارپور ... چھ مہینے گندم اور چھ مہینے مکئی ہے اور علے ہذالقیاس۔فی الوقت طریق کی رو سے اگر ... ضلع میں گندم کی قیمت بہت چڑہ جائے تو خواہ سال کا کوئی وقت ہی کیوں نہ ہو اوس ... قیمت پر جس پر مواجب کا دارو مدار ہے اوسکا اثر ہوتا ہے - قدیم طریق کے مطابق ... صورت نہیں تھی۔ مثلاً ضلع گوڑگاؤں میں نومبر۔دسمبر۔جنوری اور فروری کے مہینوں میں باجرا سب سے ... خوراک بیان کیا گیا تھا۔مالی سال سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع میں گندم کی قیمت انہی مہینوں میں بہت ہی ... گئی چنانچہ سنہ ۱۹۱۵ع میں لاہور میں ۵ روپے ۱۴ آنے ۹ پائی فی من تک پہونچ گئی تھی اون ... مہینوں میں سرکاری ملازمین کو قدیم طریق سے بالکل کوئی فائدہ حاصل نہ ہو سکتا تھا بجز اوس صورت کے ... جب باجرا بھی روپیہ کا بارہ سیر سے کم ہو۔ مواجب کرنال میں قدیم طریق کے مطابق دسمبر میں سب سے بڑی ... راک جوار تھی۔دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کے آخری دو ہفتوں میں نرخ ۱۴ سیر فی روپیہ رہا جس کے مطابق ... مواجب نہیں مل سکتے تھے موجودہ طریق کی رو سے اوسط نرخ ۱۱ سیر ۴ چھٹانک فی روپیہ نکلا اور ... ضلع مذکور کے سرکاری ملازمین مواجب سے فائدہ اوٹھا سکے۔

" آنریبل ممبر کا یہہ خیال بھی غلط معلوم ہوتا ہے کہ جملہ قلیل تنخواہ دار سرکاری ملازمین کی ... سے بڑی خوراک گندم ہے یہہ سچ ہے کہ بہت سے کلرک خاص کر بڑے شہروں میں گندم کو زیادہ ... کرتے ہیں مگر معلوم ہوا ہے کہ دیہی رقبہ جات میں دیگر غلہ جات بہت بکثرت استعمال ہوتے ہیں اور ... قحط سالی کے وقت گندم کی جگہہ دوسرے غلہ جات کا استعمال صرف ممکن ہی نہیں بلکہ مناسب ہے۔

" مواجب گرانی غلہ کے سوال پر سنہ ۱۹۱۵ع میں جبکہ وہ احکام جن کا آنریبل ممبر نے ذکر کیا ہے ... ری کئے گئے تھے باحتیاط غور کیا گیا تھا اور فی الحال گورنمنٹ اس طریق کے بدلنے کے لئے تیار نہیں ہے۔صرف ... گندم کی اوسط قیمت پر مواجب گرانی غلہ کے مقرر کرنے کی تجاویز سے ان صورتوں جبکہ گندم کی قیمتیں ... معمولی طور پر بڑھی ہوئی ہوں صرف خرچ ہی میں زیادتی نہیں ہوگی بلکہ ان مواجب کی اصلی غرض ... ایک بڑی حد تک فوت ہوجائیگی جن کا مقصد یہہ تھا کہ واقعی مفلوک الحال اشخاص کی امداد کی جائے نہ ... کہ ان اشخاص کے آرام و خواہشات کا خود بخود سامان بہم پہونچایا جائے جو غریبوں کے زمرہ میں داخل نہیں ہوں

لہٰذا اس طریق کا مساوی طور پر فائدہ نہیں پہونچ سکتا کیونکہ اون اضلاع میں جہاں عام طور گندم کے علاوہ کوئی اور غلہ استعمال کیا جاتا ہے خواہ کسی خاص غلہ کی قیمت کتنی ہی گراں کیوں نہ ہو جاوے اوس وقت تک کسی قسم کی امداد نہیں دی جاسکیگی جب تک کہ گندم کا نرخ جسے وہ استعمال نہیں کرتے ۱۲ سیر کی حد سے کم نہ ہو جاوے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس کا ضمنی سوال—

"یور آنر— میں سوال نمبر ۳۰ کے ضمن میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی عوام الناس کی غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے اس مضمون کے متعلق تمام گذشتہ و موجودہ احکام شائع کردیگی"۔

آنریبل مسٹر لوسن نے جواب دیا—

"اگر آنریبل ممبر یہہ بیان فرماویں کہ سرکاری اطلاع میں مشرحہ واقفیت کے علاوہ کیا مزید اطلاع درکار ہے تو میں اون کی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرونگا۔ میں ابھی ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ کیا مزید اطلاع درکار ہے کیا وہ تقسیم طریق کی تشریح چاہتے ہیں"

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس—

"ہاں میں چاہتا ہوں کہ دونو طریق کی تشریح کی جاوے تاکہ عوام الناس کی غلط فہمی دور ہو جاوے"۔

آنریبل مسٹر لوسن—

"طریق مذکور کی اوس سرکاری اطلاع میں تشریح کر دی گئی ہے جو شائع کیا گیا تھا۔ میرے خیال میں آنریبل ممبر نے اوسے پڑھا ہوگا"۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

"شاید آنریبل ممبر آئندہ اجلاس میں سوال کرینگے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے دریافت کیا—

سالانہ مالی روئیداد میں پرائمری تعلیم کے خرچ کا علیحدہ خانہ۔

۳۱—"چونکہ پرائمری تعلیم کی طرف ہندوستانیوں کی توجہ دن بدن بڑھ رہی ہے اسلئے کیا گورنمنٹ از راہ شفقت بیان فرماویگی کہ آیا یہہ مناسب نہیں ہے کہ اس خرچ کو اب امدادی عطیہ جات یا مدارس عام نہ دکھایا جاوے (جیسا کہ اب کیا جاتا ہے) بلکہ سالانہ مالی روئیداد میں علیحدہ دکھایا جاوے"۔

آنریبل مسٹر لوسن نے جواب دیا—

"اخراجات تعلیم کی قسم بندی کا سوال صرف اس صوبہ سے ہی تعلق نہیں رکھتا بلکہ اسکا تعلق تمام ہندوستان سے ہے اور گورنمنٹ ہند کی مجوزہ مدات کی ترتیب میں کوئی تغیر و تبدل کرنے کیلئے امپیریل اور آکونٹنٹ جنرل کی منظوری لازمی ہے۔ حال ہی میں ہم نے گورنمنٹ مذکور کو عطیہ جات امدادی برائے تعلیم کی قسم کے متعلق لکھا ہے اور اسکے جواب کا انتظار ہے مگر میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے خرچ کی مکمل تفصیل نقشہ جات متعلقہ رپورٹ تعلیم میں موجود ہے۔ اگر ان نقشوں کا ملاحظہ کرنے کے بعد بھی آنریبل ممبر کی یہی رائے ہو کہ گورنمنٹ اور زیادہ مفصل واقفیت بہم پہنچائے تو میں بخوشی اون مفصل تجاویز پر غور کرونگا جو آنریبل ممبر اس بارہ میں پیش کرنے کی تکلیف گوارا کریں"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے دریافت کیا—

مقررہ مجتمع عطیہ جات کا مد ۳۲ کی ایک علیحدہ تفصیلی مد میں دکھانا۔

۳۲—"اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مقرر مجتمع عطیہ جات کی جدید سکیم کا منشا یہہ ہے کہ مقامی حکومت خود اختیاری کی طرف ایک اور قدم اوٹھایا جاوے کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بیان فرماویگی کہ آیا یہہ لوگوں کی اطلاع کیلئے مناسب نہیں ہے کہ ان مجتمع عطیہ جات کو سالانہ مالی نقشہ میں تفصیلی مد جات کی بجائے (جیسا کہ فی الحال کیا جاتا ہے) مد ۳۲ کی علیحدہ تفصیلی مد میں دکھایا جاوے؟"

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

"جیسا کہ میں نے آنریبل ممبر کے اون دو سلسلہ سوالات کے جواب میں بیان کیا تھا جو انہوں نے
دو اجلاس میں کئے تھے یہہ مجموعی عطیہ جات پانچ سال کیلئے مقرر کئے گئے ہیں۔ایک ریزولیوشن جو
ممبر نے یقیناً ملاحظہ فرمایا ہوگا گورنمنٹ گزٹ میں شایع کر دیا گیا ہے جسمیں ان عطیہ جات کی مکمل
درج ہے۔اور چونکہ ان تفصیلات میں عرصہ پانچ سال کے ختم ہونے سے پہلے کوئی تبدیلی کرنے کا ارادہ
ہے اسلئے اس خرچ کو بجٹ کی ایک علیحدہ مفصل مد میں درج کرنے سے یہہ اطلاع عوام الناس میں
وسیع اوٹھانے پر مشتہر نہیں ہو سکتی"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے دریافت کیا۔

بجٹ میں شامل شدہ خرچ کی رقم میں بچت۔

۳۳—"کیا گورنمنٹ از راہ شفقت بیان فرمائیگی کہ سال رواں کے دوران میں اوس خرچ کی رقم سے جو
مارچ میں شامل بجٹ کیا گیا تھا تقریباً کتنی بچت ہونے کی امید ہے"؟۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

اون تخمینہ جات سے جو بجٹ کی پہلی اڈیشن میں درج ہیں اور جنہیں گورنمنٹ ہند نے منظور
کیا تھا اوس خرچ کی رقم میں جو گذشتہ مارچ کو شامل بجٹ کیا گیا تھا ۳۳۶۱۰۰۰ روپیہ کی بچت ظاہر
ہے۔ ان اعداد میں اوس اطلاع کی بناء پر جو اصلی خرچ کے متعلق بعد میں معلوم ہو تبدیلی کی
سکتی ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس کا ضمنی سوال—

"یور آنر۔میں سوال نمبر ۳۳ کی ضمن میں ایک سوال کرنے کی استدعا کرتا ہوں"۔

بچتوں کے تازہ تخمینہ جات۔

"میں ایسی بچتوں کے تازہ ترین تخمینہ جات معلوم کرنے چاہتا ہوں"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن۔—"مجھے اندیشہ ہے کہ میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکونگا۔دوسری
... ابھی کل گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کی گئی ہے اور ابھی تک اوس کے متعلق اون کے احکام
... ل نہیں ہوئے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس—

بچتوں کے تازہ تخمینہ جات۔

"میں وہ اعداد دیکھنے چاہتا ہوں جو آپ نے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کئے ہیں"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن۔—"ہم وہ اعداد ابھی اسوقت تک نہیں بتا سکتے جب تک گورنمنٹ ہند
... منظور نہ فرمالے جب گورنمنٹ ہند اونہیں منظور فرمائیگی وہ شایع کر دئے جاوینگے"۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

"دوسری اڈیشن کے اعداد اوس وقت نہیں بتائے جاسکتے جب تک کہ گورنمنٹ ہند اونہیں منظور
فرمالے کیونکہ اوسے نظر ثانی قانونی کے اختیارات حاصل ہیں"

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

صوبہ کے حسابات کے ریویو کی اشاعت۔

۳۴—"اوکون کو صوبہ کی مالی حالت کے متعلق بیش از بیش اطلاع بہم پہنچانے کی غرض سے کیا
... گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا یہہ مناسب نہیں ہے کہ آئندہ ہر سال صوبہ کے حسابات کا جسقدر
... کہ وہ قابل استفادہ ہوں ایک ریویو شایع کیا جاوے"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

"جیسا کہ آنریبل ممبر کو یقیناً معلوم ہے گورنمنٹ ہر سال کے آخری حسابات کو گزٹ میں شایع
... ہے۔اس کا مختصر ریویو (تبصرہ) ریونیو ناظم و نسق میں درج ہے جو مالی سال کے بند ہونے کے کئی
... بعد تک شایع نہیں کی جاسکتی۔

ہر ایک مالی سال کی آمدنی اور خرچ کی مفصل اطلاع جیسا کہ جنوری کے اختتام تک اوس کا تخمینہ لگایا جا سکتا ہے اوس یاد داشت میں پیش کی جاتی ہے جو ممبر مال کونسل کے روبرو پیش کرتے ہیں اوس یاد داشت میں سال کے موجودہ تخمینہ جات اور تخمینہ جات بجٹ کی تمام اہم تبدیلیوں کی تشریح پہلے ہی درج ہوتی ہے اور چونکہ مقدم الذکر کے اعداد ۱۰ مہینوں کی اصلی رقوم پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس لئے شاذ و نادر صورتوں ہی میں جبکہ آخری دو مہینوں کی اصل رقوم میں غلط پیشگوئیاں ہوں کہ ایسے ریویو میں جو آنریبل ممبر تجویز کرتے ہیں کوئی جدید اطلاع ملے گی مزید برآں ایسا ریویو اوس مالی سال کے ختم ہونے کے کچھ مہینے بعد شائع کیا جا سکتا ہے جس سے اوس کا تعلق ہو۔ اور اس لئے ضروری ہے کہ وہ دلچسپی جو یاد داشت میں لی جاتی ہے بہت کم ہو جائے۔

"بظاہر گورنمنٹ ہند کیطرف سے کوئی ایسا ریویو شائع نہیں کیا جاتا اور اگر آنریبل ممبر یہ چاہتے ہیں کہ یاد داشت کے شائع کرنے کے علاوہ یہ ریویو بھی شائع کیا جائے تو گورنمنٹ اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہے اور میں آنریبل ممبر کی طرف سے اس امر کے متعلق کہ اون کی رائے میں یہ ریویو کس شکل میں ہونا چاہئے خاص تجاویز کو بخوشی وصول کرونگا۔"

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس کا ضمنی سوال—

صوبہ کے حسابات کے ریویو کی اشاعت۔

"میں سوال نمبر ۳۴ کے ضمن میں ایک سوال کرنے کی استدعا کرتا ہوں۔"

"کیا گورنمنٹ ازراہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ حسابات کے متعلق پنجاب کا ایک ریویو اوس شکل میں شائع کیا جاوے جس میں صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ شائع کرتی ہے۔"

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا

"اس تجویز پر غور کیا جائیگا۔"

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے دریافت کیا—

مقامی حکومت خود اختیاری کے متعلق گورنمنٹ ہند کا ریزولیوشن

۳۵— "کیا گورنمنٹ ازراہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ گورنمنٹ ہند کے اوس ریزولیوشن پر جو دو سال ہوئے مقامی حکومت خود اختیاری کے متعلق اونہوں نے جاری کیا تھا گورنمنٹ صوبہ نے کیا کارروائی کی ہے؟ کیا ریزولیوشن مذکور مقامی جماعتوں اور عوام الناس کے پاس استصواب رائے کی غرض سے متداول کیا گیا ہے۔ اگر کیا گیا تو اوس سے کیا نتائج مرتب ہوئے۔"

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

"میں آنریبل ممبر کی توجہ اوس جواب کی طرف دلاؤنگا جو اجلاس کونسل منعقدہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع میں آنریبل رائے بہادر ہری چند کے اسی قسم کے سوال پر دیا گیا تھا۔ (ریزولیوشن کی نقول جملہ مقامی جماعتوں کے پاس ارسال کر دی گئی تھیں اور ریزولیوشن پنجاب گزٹ مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۱۵ع میں شائع کیا گیا تھا۔

میں یہ بھی بیان کر دیتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ نے حال ہی میں میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں طریق انتخاب کو (اگر ممکن العمل ہو) وسعت دینے پر غور کر کے اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں سرکاری عناصر کو گھٹانے کی غرض سے استصواب رائے کیا ہے۔ اس کے متعلق جو جوابات موصول ہوئے ہیں وہ فی الحال زیر غور ہیں۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے دریافت کیا—

پنجاب کے لوکل بورڈ

۳۶— "کیا گورنمنٹ ازراہ عنایت بیان فرمائیگی کہ پنجاب میں ہر تحصیل کے لئے لوکل بورڈ قائم کرنے کے تجربات میں کس قدر کامیابی ہوئی ہے۔

اگر بہت تھوڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے تو اس میں ان لوکل بورڈوں کی کمی ذرائع اور اون مالی [...]وں کا جو ان پر عاید ہیں کہاں تک دخل ہے ؟ "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔۔

" پنجاب میں لوکل بورڈیں کامیاب ثابت نہیں ہوئی ہیں اس قسم کی بورڈیں ۱۹ ضلعوں میں قایم [...]ی گئی تھیں مگر صرف دو اضلاع میں اون کا وجود باقی ہے اور مؤخر الذکر دو میں سے ایک کے متعلق منسوخی [...]ں تجاویز زیر غور ہیں ۔

" اس ناکامیابی کی مختلف وجوہات معلوم ہوتی ہیں اور یہہ فرض کرنا مناسب نہیں ہوگا کہ [...]کامیابی کی بڑی وجہ مالی قیود ہیں اگرچہ کمی ذرائع کا اس نتیجہ کے پیدا کرنے میں حصہ ہے۔تاہم فی الحال [...]ورنمنٹ کا خیال ہے کہ لوکل بورڈوں کو از سر نو زندہ کرنیکی کوشش کرنے کی بجائے ڈسٹرکٹ بورڈوں کی مالی [...]الت کو مستحکم بنانے اور اونہیں بااختیار خود کام کرنے کی اجازت دینے سے مقامی حکومت خود اختیاری میں سب [...]ے زیادہ ترقی ہوگی "۔

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے دریافت کیا۔۔۔

اخراجات مصنوعات

۳۷ ـــ " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ھذا کی اطلاع کیلئے ایک ایسا نقشہ پیش فرمائیگی جس [...]ے یہ طرح ظاہر ہوتا ہو جو گذشتہ پانچ سال میں ہر سال ترقی مصنوعات پر کیا گیا اور نیز جس سے وہ رقم [...]ی ظاہر ہوتی ہو جو ہر ایک صنعت کو ترقی دینے کیلئے صرف کی گئی "۔

آنریبل مسٹر ڈونڈ نے جواب دیا۔۔

نقشہ جس میں مطلوبہ اطلاع درج ہے میز پر رکھا گیا ہے *؟ "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن نے سوال کیا۔۔

امپیریل و پراونشل عطیہ جات برائے اغراض حفظان صحت کا کام میں لانا۔

۳۸ ـــ " (الف) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ ۲۲۰۰۰ روپیہ سالانہ کے امپیریل [...]لاگھٹ عطیہ جات سے حفظان صحت کے کاموں میں کسقدر اصلاح کی گئی ہے ؟ جس طریق میں اور جس حد [...]ک اس عطیہ کو کام میں لایا گیا ہے براہ مہربانی اوس کی تفصیل بھی کو دی جائے

" (ب) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ھذا کو مطلع کریگی کہ امپیریل عطیہ جات میں سے [...]جماعتوں کو اغراض حفظان صحت کیلئے کسقدر عطیہ دیئے گئے ہیں اور یہہ عطیہ جات کس حد تک پورے طور پر [...]صرف کئے گئے ہیں ؟ ۔

" (ج) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ وہ عطیہ جات جو پراونشل گورنمنٹ نے [...]مقامی جماعتوں کو اغراض حفظان صحت کیلئے دیئے گذشتہ دس سالوں کے دوران میں ہر سال معاملات [...]صوبہ میں سے کس حد تک دیئے گئے ؟ "۔

" (د) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا ان سالوں کے دوران میں مقامی جماعتوں [...]کو دیہی حفظان صحت کے لئے عطیہ جات دیئے گئے ؟ حفظان صحت کے کن کاموں پر یہہ عطیہ جات صرف [...]کئے گئے ہیں ؟ "

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔۔

" مجھے افسوس ہے کہ اس عرصہ میں آنریبل ممبر کی مطلوبہ اطلاع دستیاب نہیں ہوسکی مگر مجھے [...]امید ہے کونسل ھذا کے آئندہ اجلاس تک بہم پہنچانے کے قابل ہو جاؤنگا "

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے دریافت کیا۔۔

۳۹ ـــ " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ وہ صوبہ میں ہر سال کتنے جدید پرائمری مدارس [...]کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اور دیہی رقبہ جات میں پرائمری تعلیم کی باقاعدہ توسیع و اشاعت کے لئے کیا مالی انتظام [...]کیا جارہا ہے ؟ "۔

پرائمری تعلیم کی اشاعت

دیکھو ضمیمہ ج

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"انسپکٹران مدارس ڈسٹرکٹ بورڈوں کے غور کے لئے فی الحال پرائمری تعلیم کی اشاعت کے پنجسالہ پروگرام تیار کرنے میں مصروف ہیں۔جب تک کہ یہہ پروگرام تیار نہ ہو جائیں یہہ تخمینہ ابھی نہیں لگایا جا سکتا کہ ہر سال کتنے مدارس جاری کئے جاوینگے اور نہ ہی اوس رقم امداد کی تشخیص کی جا سکتی ہے جو محاصلات صوبہ میں سے نہیں بڑھائی اور جو ان مدارس کی غور و پرداخت کیلئے درکار ہوگی"

"الغرض [illegible] گورنمنٹ نے آئندہ سال کے بجٹ میں اس غرض کے لئے مشروط طور پر ایک لاکھ روپیہ کی زائد رقم شامل کرلی ہے۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے دریافت کیا—

دیہاتی مدارس کی تعمیر۔

"۳۰—کیا گورنمنٹ براہ کرم مہربانی بیان فرمائیگی کہ کیا وہ آئندہ سال دیہاتی مدارس کی تعمیرات کیلئے کتنا روپیہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو عطا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اس غرض کیلئے سال رواں کے دوران میں کتنا روپیہ درحقیقت صرف کیا گیا ہے۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"آئندہ سال کے بجٹ میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کو تعلیمی عمارات کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی خاص رقم دینے کا انتظام کیا گیا ہے سال رواں کے بجٹ میں اس قسم کے عطیہ کے لئے کوئی سرمایہ بہم نہیں پہنچایا گیا تھا مگر ۱۵۰۰۰ روپیہ کی ایک رقم فی الحقیقت ان اغراض پر واقعی صرف کی گئی جو دیگر مدات میں سے حاصل کیگئی تھی۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے دریافت کیا—

میز پر رکھے ہوئے کاغذات کی اشاعت۔

۳۱—"کیا گورنمنٹ اس امر سے آگاہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کی تعلیمی عطیات تقسیم کرنے کی غرض سے جو تعلیمی کانفرنس حال ہی میں منعقد ہوئی تھی اوسکی رپورٹ کونسل کے گذشتہ اجلاس میں میں نے طلب کی تھی اور گورنمنٹ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ میز پر رکھ دی جاویگی مگر ابھی تک وہ گزٹ کے پانچویں حصہ میں ان سوالوں جوابوں کے ہمراہ جو کونسل میں پوچھے گئے تھے اور جو گزٹ میں شائع ہوئے تھے ابھی تک شائع نہیں ہوئی"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"میز پر کاغذ رکھنے کے ضابطہ کے متعلق آنریبل ممبر کی توجہ اوس نوٹ کی طرف دلائی جاتی ہے جو آج کے اجلاس کے ایجنڈا (امور زیر غور) سے ملحق ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے دریافت کیا—

چرائی کے لئے زمین کا مخصوص کرنا۔

۳۲—"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ اوسنے گذشتہ دس سال کے دوران میں جدید نو آبادیات میں درحقیقت کتنے ایکڑ زمین چرائی کے لئے مخصوص کی ہے۔

یہہ بھی بیان کیا جائے کہ اس رقبہ چرائی اور اون اراضیات میں کیا تناسب ہے جو کاشت کے لئے مخصوص ہیں"۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا—

"عام طور پر اوس رقبہ کی دس فیصدی جو موروثی مالکان اراضی کے سوا اور تمام جماعتوں کو عطا کیا گیا ہے۔

انہار اپر جہلم-اپر چناب اور لوئر باری دواب کی تین جدید نو آبادیوں کی سکیم ہائے نو آبادی میں چرائی کی اغراض کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ نو آبادی کا کام ان نو آبادیوں میں سے کسی میں ختم نہیں ہوتا اور اس لئے وہ خاص رقبہ جو اغراض چرائی کیلئے رکھا گیا ہے معلوم نہیں ہو سکتا مگر مذکورہ بالا عام تناسب کو ترک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ نیلام کے ذریعہ خریدنے والے اس امر کے پابند نہیں ہیں کہ اوس زمین کا کوئی حصہ چرائی کیلئے مخصوص کریں جو اونہوں نے خریدی ہوئی ہو"۔

آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند نے دریافت کیا —

۴۳ — "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی وہ اطلاع معز پوراکریگی جو میں نے اجلاس کونسل منعقدہ ...نومبر سنہ ۱۹۱۷ع میں اپنے سوال نمبر ۱۰ میں طلب کی تھی"۔ گورنمنٹ کی طرف سے موبدوں کی مطابقت۔

"میں یہہ بیان کردیتا ہوں کہ میں نے لفظ "کسان" کو اون ہی معنوں میں استعمال کیا ہے جن میں ...ہور وائسرائے نے اپریل سنہ ۱۹۱۷ع میں بمقام لاہور اپنی تقریر دربار میں اسے استعمال کیا تھا۔

"اپنے مطلب کو اور بھی واضح کرنے کے لئے میں یہہ بیان کرتا ہوں کہ لفظ "کسان" سے میری ...ادنی مالکان اراضی سے مراد ہے جنکو عطیہ جات معز زمالکان اراضی نہیں مل سکتے"۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا —

"ایک نقشہ میز پر رکھا جاتا ہے جس سے ضلع وار رقبہ ظاہر ہوتا ہے جو گذشتہ پانچ سالوں کے ...دوران میں مندرجہ ذیل کو عطا ہوا ہے: —*

(ب) پنشن یافتہ ہندوستانی فوجی افسران۔

(ج) طبقہ شرفا کے اصحاب۔

(د) کسان۔

(الف) پنشن یافتہ انگریزی افسروں کے متعلق مطلوبہ اطلاع فی الحال قابل استفادہ نہیں ہے۔ آئندہ اجلاس میں بہم پہنچا دی جائیگی۔

آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند نے سوال کیا —

۴۴ — "(الف) ذیلدار وں کی تنخواہ کے متعلقہ قواعد کیا ہیں۔ ذیلداروں کی تنخواہ۔

(ب) کیا ذیلدار وں کی تنخواہ کو ضلع کے معاملہ اراضی سے کوئی تناسب ہے؟"۔

(ج) کیا ادائیگی کے اوس جدید طریق سے جو ذیلدار وں کی صورت میں اختیار کیا ہے گورنمنٹ ...کو کوئی بچت ہوئی ہے؟ اگر ایسا ہے تو صوبہ کی سالانہ بچت کی مقدار کیا ہے۔

"(د) چونکہ ذیلدار وں سے جو کام لیا جاتا ہے وہ بہت بڑھ گیا ہے اس لئے کیا گورنمنٹ براہ ...مہربانی ذیلدار وں کی تنخواہ میں اضافہ کرنے کی مناسبت پر غور کریگی"۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا —

(الف) صوبہ کے تقریباً تمام اضلاع میں ذیلدار وں کے تین درجے ہیں جن میں ہر ایک کے لئے سالانہ انعام یا تنخواہ کی ایک خاص شرح مقرر ہے تنخواہیں تخصیص کردہ معاملہ اراضی میں سے ادا کی جاتی ہیں اور ہرایک ضلع کی بابت اونکی مجموعی مقدار معاملہ اراضی کی ایک فیصدی تک محدود ہے۔ اون چند ضلعوں میں جہاں درجہ مقرر کرنے کا طریق ابھی تک رائج نہیں کیا گیا ہر ایک ذیلدار کا انعام اپنی ذیل کے معاملہ اراضی کی ایک فیصدی تک محدود ہے۔ ذیلدار وں کی ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں تقرری ترقی یا تنزل کلکٹر قواعد ۱۲ — ۱۳ معاملہ اراضی کے مطابق عمل میں لاتے ہیں۔

(ب) زیر قاعدہ ۳ معاملہ اراضی کسی ضلع کے ذیلدار کے حق الخدمت کی رقم عام طور پر ضلع کے معاملہ اراضی کی ایک فیصدی کے برابر ہو سکتی ہے مگر اوس سے زیادہ نہیں۔

"(ج) معلوم ہوتا ہے کہ ذیلدار وں کی تنخواہ کے جدید نیا طریق سے آنریبل ممبر کی مراد درجہ وار طریق سے ہے۔ اگرچہ فی الواقع یہہ طریق نیا کسی طرح ایک جدید طریق نہیں ہے کیونکہ وہ گذشتہ بیس سالوں سے رائج ہو رہا ہے اسکے رائج ہونے سے گورنمنٹ کو کوئی قابل ذکر بڑی بچت نہیں ہوئی"۔

* دیکھو ضمیمہ (ج) اور (د)۔

"(د) گورنمنٹ کے خیال میں نمبرداروں کی تنخواہیں تھوڑی نہیں ہیں اور اون میں اضافہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں خاصکر اس وجہ سے کہ جب تشخیص مالیہ اراضی بڑھ جاتا ہے تو اون کی تنخواہیں بھی خود بخود بڑھ جاتی ہیں"۔

آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند نے دریافت کیا۔

صوبہ کی سرکاری ملازمت میں زمینداروں کی تعداد۔

۳۵ — "ملحوظ رکھکر زمینداروں کے موجودہ جنگ میں آدمیوں کے مطالبہ کا جو شاندار جواب دیا ہے اوسکو اور اون کی کل قابل قدر خدمات کو اور نیز صوبہ کی سرکاری ملازمت میں اونکی موجودہ ناکافی تعداد کو (جیسا کہ وہ میرے سوالات نمبر ۲۰-۲۲-۲۳ اور ۱۱۳-۱۱۷-۱۲۵ کے جوابات سے ظاہر ہوتی ہے جو میں نے اجلاس ہائے کونسل منعقدہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۷ع ۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ع اور ۶ نومبر سنہ ۱۹۱۷ع میں علی الترتیب کئے تھے) مد نظر رکھتے ہوئے کیا گورنمنٹ از راہ شفقت اون کو پہلے سے زیادہ تعداد میں ملازم رکھنے کے متعلق کارگر تدابیر اختیار کریگی"۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

"گورنمنٹ صوبہ کی سرکاری ملازمت میں زمینداروں کی تعداد کے سوال کی تحقیقات کرنے کیلئے موسم گرما سے پہلے سرکاری و غیر سرکاری اصحاب کی ایک چھوٹی سی کمیٹی مقرر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے"۔

آنریبل چوہدری لال چند نے دریافت کیا۔

روہتک اور کرنال کے مابین ریل گاڑیوں کا وقت۔

۳۶ — "(الف) کیا گورنمنٹ اس امر سے آگاہ ہے کہ جنوبی پنجاب ریلوے اور دہلی انبالہ کالکا ریلوے کے وقت کی ترتیب اس قسم کی ہے کہ مقامات روہتک اور کرنال کے درمیان جو ضلع کے جو بڑے صدر مقامات میں اور روہتک و موضع تحصیل سونی پت ضلع روہتک کے درمیان سفر کرنے میں اہل مقدمہ کو بہت بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

"(ب) کیا گورنمنٹ اس امر سے آگاہ ہے کہ ۹ بجے صبح اور ۵-۰ بجے شام کے درمیان دہلی سے روہتک کو اور ۷-۱۵ بجے صبح اور ۹ بجے شام کے درمیان روہتک سے دہلی کو کوئی گاڑی نہیں جاتی اور چونکہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب کے تمام عرصہ میں دونو طرف کو کوئی جاتی نہیں اسلئے مسافروں کو بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

"(ج) مذکورہ بالا امور کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی دونو طرف دہلی اور جیند کے مابین زیادہ لوکل گاڑیوں کے چلانے کا حکم دیگی یا گاڑیوں کے موجودہ وقت میں اسطرح تبدیلی کروائیگی تا کہ جنوبی پنجاب ریلوے اور دہلی انبالہ کالکا ریلوے اور نیز دہلی روہتک کے درمیان دن کے وقت گاڑیوں کی آمد و رفت کے لئے مناسب تعلقات قائم ہو جائیں؟

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

"آنریبل ممبر نے اپنے سوال میں جو کیفیت بیان کی ہے اوس کی ریلوے حکام کو اطلاع دیدی گئی ہے"۔

آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند نے دریافت کیا۔

ہندو جاٹوں کا بطور انسپکٹر پولیس منظور ہونا۔

۳۷ — "میرے اوس سوال ۷۸ کا جو میں نے کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ع میں کیا تھا اور اوس امید کا جو صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے ہندو جاٹوں کے ملازم رکھنے کے متعلق مجھ دلائی تھی ذکر کرتے ہوئے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ اوس وقت سے کتنے ہندو جاٹ (اگر کوئی ہیں) بطور امیدوار انسپکٹر کے منظور کئے گئے ہیں۔

"اگر اب تک کوئی ایسے امیدوار منظور نہیں کئے گئے تو کیا گورنمنٹ اب منظور کرنے کے لئے تیار ہے"۔

آنرابل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

"میں سنہ ۱۹۱۶ع سے صرف چھ امیدوار بطور انسپکٹر پولیس براہ راست منظور کئے گئے ہیں ان میں سے کوئی بھی ہندو جاٹ نہیں ہے۔ انسپکٹر جنرل پولیس ہمیشہ ایسے ہندو جاٹوں کے حقوق پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں جو ضروری قابلیتیں رکھتے ہوں"۔

آنرابل رائے بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا۔

صاحب سشن جج کرنال کا روہتک میں مقدمات روہتک کی سماعت کرنا

۴۸۔(الف) "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اضلاع روہتک و کرنال کے ان مقدمات سشن۔ دیوانی اپیلوں اور فوجداری اپیلوں کی مجموعی تعداد علیحدہ علیحدہ بتائیگی جنکو ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنال کی عدالت نے سماعت یا فیصل کیا یا جو جولائی سنہ ۱۹۱۴ع سے عدالت مذکور سے انبالہ دہلی یا حصار کو بغرض تصفیہ نقل کی گئیں۔

"(ب) اضلاع روہتک و کرنال کی ان دیوانی اور فوجداری اپیلوں کی علی الترتیب تعداد کیا ہے جو اب ڈسٹرکٹ و سشن جج روہتک کی عدالت میں زیر تجویز ہیں۔

"(ج) روہتک میں کام کے زیادہ ہوتے جانے اور وہاں کے اہل مقدمہ کے زائد خرچ اور تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی سشن جج کرنال کو روہتک کے مقدمات کو سماعت اور فیصل کرنے کی غرض سے مہینے میں دو ہفتہ روہتک میں ٹھہرنے کی ہدایت کریگی۔

آنرابل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

"(الف) اور (ب)۔ وہ نقشے جن سے مطلوبہ اطلاع بہم پہنچتی ہے میز پر رکھے ہیں۔

"(ج) ڈسٹرکٹ و سشن جج پہلے ہی سے مقدمات سشن اور فوجداری اپیلوں کے تصفیہ کی غرض سے ہر مہینے میں ایک ہفتہ روہتک میں گذارتے ہیں اور اس عرصہ کو ۱۰ دن تک بڑھا دینے کا ارادہ ہے۔ اس بات کا انتظام کیا جا رہا ہے کہ دیوانی اپیلیں اور متفرق درخواستیں روہتک ہی میں لی جایا کریں اور ۱۰۰۰ روپیہ سے کم مالیت کی دیوانی اپیلوں کا جہاں تک ممکن ہو وہیں فیصلہ کیا جایا کرے اس سے وہ تکلیف بہت کم ہو جائیگی جسکی شکایت کی جاتی ہے"۔

[باقی مضمون آئندہ]

۲۴۹۰ سی ـ ایس ـ ۵۱۰ ـ ۱ ـ ۳ ـ ۱۹۱۸ ـ ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

۹] لاہور ـــ یکم مارچ (مجریہ ۸ مارچ) سنہ ۱۹۱۸ع ـــ یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

روائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو آئین و قوانین
کی اغراض کیلئے منعقد کی گئی۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کار روائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ ع
ب وضع قوانین کی اغراض کیلئے منعقد ہوئی۔ (بقایا مضمون)

آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند نے سوال کیا۔

مقدار روپیہ جس کی وصولی کیلئے سنہ ۱۹۱۲ع سے سنہ ۱۹۱۷ع کے درمیان ضلع رہتک میں جو نالشات دائر کی گئیں—

۱۳ـــ " (الف) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی وہ کل رقم بتائیگی جس کی وصولی کے لئے ضلع
کی مختلف عدالتوں میں سنہ ۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۹۱۲ ع میں نالشیں دائر کی گئیں۔

" (ب) ایسی نالشوں کی کل تعداد کیا ہے اور (الف) سوال کے حصہ میں مذکورہ سالوں میں سے ہر
دعویداروں سے کتنے مقدمات میں ڈگریاں دی گئیں۔

" (ج) ان نالشوں میں جس سود کا دعوی رکھا گیا اوسکی کل مقدار کیا تھی"۔

جو

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

* (الف) و (ب) * واقعہ جات مندرجہ ذیل ہیں موجود ہیں۔

* (ج) ان مقدمات کی تعداد کی بابت جن میں ڈگریاں دی گئیں اور سود کی مقدار جسکا کہ مطالبہ کیا گیا اطلاع موجود نہیں ہے اونکو اکٹھا کرنے کے واسطے ہر ایک مقدمہ کی مثل کا ملاحظہ کرنا ضروری ہوگا۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا۔

رقبہ زیر کاشت کپاس ۵۰۔(الف) * کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ ہانسی فارم میں گذشتہ خریف پر کتنا رقبہ زیر کاشت کپاس تھا اور کتنی پیداوار کپاس کی وہاں پر ہوئی۔

(ب) * اگر فصل کو بارش کی زیادتی اور دیر سے ہونے کے باعث نقصان نہ پہونچتا تو اس رقبہ کی کتنی پیداوار ہوتی۔

(ج) * جنوب مشرقی پنجاب کی گذشتہ خریف کی کپاس کی بابت صیغہ زراعت کی سرکاری رائے کیا ہے۔

(د) گذشتہ خریف میں نہر جمن غربی پر کل کتنا رقبہ زیر کاشت کپاس تھا اوس رقبہ پر کل کتنا آبیانہ قابل وصول تھا اور گورنمنٹ نے کل کتنی معافی منظور کی ہے۔

آنریبل مسٹر ٹاؤنزینڈ نے جواب دیا۔

(الف) * ہانسی فارم میں گذشتہ خریف کل رقبہ زیر کاشت کپاس ۳۰ ایکڑ تھا اور کپاس کی کل پیداوار ۷۶¾ من ہوئی۔

(ب) * یہہ جانتا کہ اگر شدید اور دیر سے بارش نہ ہوتی تو کل کتنی پیداوار ہوتی البتہ صرف قیاساً ہی بتایا جا سکتا ہے پیداوار کی اون شرحوں کے مطابق جو بندوبست کے موقع پر فرض کی گئی تہیں اور جنکو خاص اوسط شرحیں تصور کیا جا سکتا ہے کپاس کی پیداوار ۲۲۰ من ہوتی اس سال کی شرح کے مطابق ۷۶¾ من کی قیمت ۱۱۰۰ روپیہ ہے حالانکہ بندوبست کے موقع پر فرض کردہ شرحوں کے مطابق ۲۲۰ من کی قیمت ۹۶۰ روپیہ ہوتی۔

(ج) *یہہ ٹہیک سمجھہ میں نہیں آیا کہ آنریبل ممبر کا سرکاری رائے سے کیا مطلب ہے صیغہ زراعت کے افسروں نے جنوب مشرقی پنجاب کی حال کی فصل کپاس کی کوئی سرکاری رپورٹ نہیں بہیجی۔ در حقیقت پیداوار توسط سے بہت کم ہوئی ہے۔ لیکن جیسا کہ سوال کے حصہ (ب) کے جواب سے ظاہر ہے اور جیسا کہ کونسل کے ماہ نومبر کے اجلاس میں بیان کیا گیا تہا قیمت کے غیر معمولی طور پر بڑہ جانے کے باعث اس کمی کی بہت کچھہ تلافی ہو گئی ہے۔

(د) * جنوب مشرقی پنجاب میں نہر جمن غربی پر کل رقبہ زیر کاشت کپاس گذشتہ خریف پر ۱۲۸,۳۷۸ ایکڑ تہا اور اس پر کل آبیانہ قابل وصول بشرح ۳ روپیہ فی ایکڑ-۵۹۳۹۱۲ روپیہ تہا اس میں سے ۱۰۶۳۳۲ روپیہ کی معافی دی گئی اسکے ساتھہ کپاس کی آجکل کی بہت بڑھی ہوئی قیمت کا بہی خیال رکھنا چاہئے۔

ماسوا نے اوس رقبہ کے جو کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے ۳۷۱۹۷ ایکڑ رقبہ زیر کاشت کپاس نہر جمن غربی ریاستہا نے پٹیالہ و جیند میں بہی تہا اور ریاستہا نے مذکور معافیاں خود دیتی ہیں۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا۔

رقبہ زیر کاشت کی بابت معافی آبیانہ ۵۱۔(الف) * جیسا کہ ۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۷ء کو سوال نمبر ۱۳۱ میں عرض کی گئی تہی جنوب مشرقی پنجاب میں رقبہ زیر کاشت کپاس پر قابل وصول آبیانہ کی معافی کے سوال کے متعلق گورنمنٹ کیا مزید کارروائی کرنا چاہتی ہے۔

(ب) کیا تب سے صیغہ آبپاشی نے اس معاملہ میں کچھہ تحقیقات کی ہے اگر کی ہو تو کیا اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کا اوس سے کچھہ تعلق تہا اور کیا افسران صیغہ زراعت کا اسمیں مشورہ لیا گیا اور ان کی اسکے متعلق کیا رائے ہے۔

---

* دیکھو ضمیمہ ی۔

(ج) " کیا علاقہ متعلقہ کے غیر عہدہ دار اور زمینداروں کی اصلی صلاح لینگے اگر ایسا کیا گیا ...یا رائے ہے ؟ "۔

آنریبل مسٹر ہومز نے جواب دیا۔

" (الف) لیہ جس غربی کے چار انگزیکٹو انجینیروں سے دریافت کیا گیا تھا اور ان سب نے ...ی کہ فصل کپاس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ کسی ایک شاخ پر کل یا آدھی معافی دی جاتی ...صل کی حالت ایک کھیت میں دوسرے کھیت سے مختلف تھی۔ جن جگہوں میں کپاس جلدی بوئی ...ں یا اونچی زمین پر بوئی گئی تھی وہاں ستمبر اور اکتوبر کی چنائی سے خاصی پیدا وار ہوئی ہے ...ہاں خاص آپ کمشنر صاحب بہادر ، فنانشل کمشنر صاحب بہادر سے مشورہ کرنے کے بعد یہہ فیصلہ ...یا۔ کہ

(الف) معافی صرف عرضی کرنے پر دی جاوے۔

(ب) تمام فصلوں پر جو کہ ۱۵۔اکتوبر سے پہلے اونچائی گئی پوری معافی دیجاوے۔

(ج) اون فصلوں پر جن کی تخمینہ شدہ پیدا وار فی ایکڑ ۱ ½ من سے کم ہوئی ہے ان پر پوری معافی دیجاوے۔

(د) اون فصلوں پر جن کی تخمینہ شدہ پیداوار فی ایکڑ ۱ ½ من سے زیادہ یا ۲ ½ من سے کم ہو آدھی معافی دیجاوے۔

" سپرنٹنڈنگ انجینیر صاحب نے بھی اوس عرصہ کو بڑھانے کا حکم دے دیا تھا جو عام طور پر ...بوالے معافی کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے مقرر ہے۔

" یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ پچھلی فصل کے موقعہ پر کپاس کی قیمت گذشتہ بندوبست کی قیمت سے ...ے آٹھ چار گنا زیادہ ہوگئی ہے۔ پس یہہ معیار زمینداروں کے حق میں یقیناً فائدہ مند ثابت ہوا جنہوں نے ...پاس کے فصل کی کمی کو اگلی فصل سے پورا کر لیا جو کہ اون گاؤں میں جہاں کپاس کا فصل کم ہوا ہے ...یا ہوا تھا۔

" مذکورہ بالا معافی کا اصول صاحب کمشنر و صاحب فنانشل کمشنر کے مشورہ سے مقرر کیا ...اور جہاں تک ممکن ہو سکتا تھا ڈپٹی کمشنر اور عملہ مال سے بھی مشورہ لیا گیا تھا۔

" ان کی والے عموماً افسران محکمہ آبپاشی سے اس امر میں متفق ہیں کہ کپاس کا فصل بارش کی افراط ...ے ہونے کے سبب کم ہوا ہے۔

" اضلاع ہیڈ آبپاشی میں محکمہ زراعت کا عملہ بہت کم ہے اسلئے یہہ مشکل تھا کہ اس محکمہ سے اس قسم کی ...لت پر جو کہ اکتوبر کے اختتام پر بارش ہونے کے سبب سے ہوئی ہے مشورہ لیا جاتا۔

" معافی کی مفرد درخواستوں کا فیصلہ کرنے کے لئے بیشک غیر سرکاری اشخاص کو عام رو یہ کے ...پیداوار کے بارہ میں اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقع دیا گیا تھا اور ان کی رائے خاص حالات ...ں مختلف تھیں۔

" جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے ایک دفعہ جب اس عام اصول کا فیصلہ وسیع اور منصفانہ اصول پر کیا جا ...باقی صرف اوسط اون صورتوں پر اطلاق باقی رہ جاتا ہے جس میں کہ معافی کی عرضی دی ...ی۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا۔

ایک اوڈ گورنمنٹ کالج کا کھولنا۔

۲۳۔ " اعلے تعلیم کی روز بروز ترقی مانگ کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گورنمنٹ ہوا ئے ...ایک اور گورنمنٹ کالج شمال مشرقی پنجاب کے کسی مناسب مقام پر صوبہ کی مالی حالت کے ...لحاظ پر جلد جاری کرنے کے سوال پر غور کریگی "۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"پنجاب گورنمنٹ نے بہت دفعہ ایک اور گورنمنٹ کالج حالات کے اجازت دینے پر کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے ابھی اس کے واسطے جگہہ مقرر نہیں کی گئی"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان نے سوال کیا—

۵۳—کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ—

(الف) پنجاب میں کل کتنے پبلک پراسیکوٹر ہیں—

(ب) ان میں سے کتنے اہل اسلام سے عام طور پر—اور

(ج) کتنے زمینداروں جماعتوں سے خاص طور پر تعلق رکھتے ہیں—

۵۴—"مسلمانوں کی سیاسی اہمیت کو اور مسلمان زمینداروں کی جنگی خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گورنمنٹ اس اسامی پر ان کی تعداد کو بڑھانے کے سوال پر غور کریگی"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا—

"میں ان سوالوں کا اور سردار بہادر کچھی کے سوال نمبر ۷۲ کا جواب اکٹھا دونگا—

کل ۲۵ اسامیاں پبلک پراسیکوٹروں کی ہیں—ان پر یکم جنوری کو ۱۳ ہندو—۱۰ مسلمان—ایک عیسائی اور ایک سکھ مقرر تھے—

"ان کل ۲۵ اسامیوں میں سے ۸ پر اقوام زراعت پیشہ کے افراد مامور ہیں—یعنی دو ہندو اور چھ مسلمان—اس ملازمت پر مقرر کرنے کے لئے جسا کہ اور سرکاری ملازمتوں کیواسطے قاعدہ ہے مختلف اقوام کا لحاظ رکھا جاتا ہے لیکن جس ملازمت میں اس پیشہ کی خاص مہارت درکار ہو قابلیت کو ترجیح دیجاتی ہے—

"اس کے متعلق مفصلہ ذیل اعداد باعث دلچسپی ہونگے پنجاب میں کل ۱۷۷۰—ایڈووکیٹ اور پلیڈر ہیں جن میں ۳۵۱ یعنی ۲۰ فیصدی مسلمان ہیں حالانکہ ۴۰ فیصدی پبلک پراسیکوٹر مسلمان ہیں—۱۰ سال ہوئے کل ۱۳ پبلک پراسیکوٹر تھے اور ان میں سے صرف ۲ یعنی ۱۵ فیصدی مسلمان تھے۔اس سے صاف عیاں ہے مسلمانوں کو ان اسامیوں کے تناسب کے خلاف کوئی شکایت کی گنجائش نہیں"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان نے سوال کیا—

۵۵—(الف) "کیا گورنمنٹ کی توجہ ان دو مضمونوں کی طرف دلائی گئی ہے جو کہ ۲۴ نومبر اور یکم دسمبر کی اخبار آبزرور میں بہ عنوان انجمن اسلامیہ اور اس کا ایڈریس شایع ہوئے ہیں—

(ب) "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ آیا انجمن اسلامیہ پنجاب کی طرف سے کوئی ایڈریس رائٹ آنریبل ایڈون سیموئل مانٹگو صاحب بہادر اعلی حضرت ملک معظم کے سیکریٹری آف سٹیٹ ہند کی خدمت میں پیش ہونیکے واسطے بھیجا گیا تھا—

(ج) "اگر بھیجا گیا تھا۔تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ کن حالات کو مد نظر رکھکر ایڈریس اس انجمن کے ڈیپوٹیشن کی طرف سے صاحب سیکریٹری آف سٹیٹ کی خدمت میں پیش نہیں ہوسکا"۔

آنریبل مسٹر ٹامسن نے جواب میں کہا—

"مذکورہ بالا انجمن نے گورنمنٹ کو ایک ایڈریس بھیجا تھا—ہز ایکسیلینسی وائسرا ئے اور آنریبل سیکریٹری آف سٹیٹ کے پاس وقت محدود تھا اور یہہ سفارش کرنا ناممکن تھا کہ ہر ایک درخواست کنندہ انجمن کو ڈیپوٹیشن بھیجنے کی عزت دی جاوے—

"اس انجمن نے جو ایڈریس بھیجا تھا وہ بہت کچھہ ان ایڈریسوں سے جو اور انجمنوں نے مثلا کانفرنس صوبہ اور صوبہ کی مسلم لیگ نے بھیجا تھا ملتا جلتا تھا اور انجمن کے چلہ ایک چیدہ ممبر کانفرنس اور لیگ سے تعلق رکھتے تھے—ان حالات میں انجمن کی طرف سے ایڈریس کا پیش کیا جانا صرف دیگر ایڈریسوں کا غیر ضروری اعادہ تھا—

"اسواسطے حضور لفٹننٹ گورنر بہادر نے گورنمنٹ کو ایڈریس کا سب اسباب بھیج دیا اور یہہ سفارش کرنی مناسب نہ سمجھی کہ اوس کو کوئی خاص قاعدہ تجویز پیش کرے۔ میں ساتھہ یہہ بھی بتلا دوں کہ گیارہ ایڈریسوں میں سے جو کہ پنجاب کے مختلف انجمنوں نے پیش کئے پانچ کلاً مسلمانوں کے تھے اور دو جزواً مسلمانوں کے تھے"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان نے سوال کیا۔—

ہندوستان کی انگریزی اخبارون کا فہرست "سیاہ" میں درج کیا جانا۔

۵۶—"(الف) کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان فرمائیگی کہ آیا پنجاب کی مندرجہ ذیل انگریزی اخباروں یعنی—

(اول) آبزرور۔
(دوم) ٹریبیون—
(سوم) پنجابی۔

میں سے کوئی فہرست "سیاہ" میں درج شدہ ہے اور اگر ہیں تو کب سے۔

(ب) "کیا گورنمنٹ کونسل ہذا کی اطلاع کیلئے بیان فرمائیگی کہ اخبارون کو فہرست سیاہ میں درج کرنے کا یہہ طریق کب سے پنجاب میں جاری ہوا ہے کس اصول کی بناء پر اور کن صورتوں میں اوسکو نافذ کیا جاتا ہے اور اس کے رائج کرنے میں کوانسی خاص غرض مقصود ہے"۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔—

"(الف) (ب) آنریبل ممبر کو اوس جواب کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جو کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۹ نومبر گذشتہ میں آنریبل خان بہادر میان فضل حسین کے اسی مضمون کے متعلق سوال کرنے پر دیا گیا تھا۔ جیسا کہ میں نے اوس وقت عرض کیا تھا دوسرے اشتہار دینے والوں کی طرح گورنمنٹ کو یہہ حق حاصل ہے جن اخبارون کو وہ مناسب خیال کرے اونہیں اپنا کام سپرد کرے۔ اس اختیار کے مطابق سرکاری اشتہار اب بعض اخبارون کو نہیں بھیجے جاتے اون میں وہ بھی شامل ہیں جنکا آنریبل موصوف نے ذکر کیا ہے۔ یہہ طریق اپریل سنہ ۱۹۱۳ء میں جاری کیا گیا تھا۔ وہ اصول جس کے مطابق اس پر عملدرآمد کیا جاتا ہے گورنمنٹ کی اپنی تدبیر ہے جس پر گورنمنٹ حتی الوسع نہایت صحیح اظہار کے بعد عوام کے فوائد کو مد نظر رکھکر عمل کرتی ہے"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان نے سوال کیا۔—

۵۷—(الف) "کیا یہہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ تعمیرات سرکاری کے اسسٹنٹ انجینیئر ایکٹ اسلحہ ہند کے اثر سے مستثنے ہیں حالانکہ سرکاری ریلوے کے ہندوستانی اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کو ہتھیار رکھنے کے واسطے لائسنس لینا پڑتا ہے۔

(ب) "کیا براہ مہربانی گورنمنٹ ریلوے کے اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحبان کے لئے لائسنس سے بریت کے لئے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں سفارش کرنے کے سوال پر غور کریگی"۔

آنریبل مسٹر ٹامسن نے جواب دیا۔

"سوال کے پہلے حصے کا جواب اثبات میں ہے۔ دوسرے حصہ کا جواب یہہ ہے کہ گورنمنٹ جدول ایکٹ اسلحہ کی ترمیم کے سوال پر غور کر رہی ہے"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان نے سوال کیا۔—

۵۸—(الف) "کیا گورنمنٹ از راہ عنایت کونسل ہذا کی اطلاع کے لئے میز پر ایک فہرست محکمہ آبپاشی کے ایسے ضلعداروں اور اوورسیئروں کی رکھیگی جنکی مستقل ملازمت ۱۰ سال کی ہو چکی ہے اور ساتھہ ہی اس کے ابتدائی اور موجودہ تنخواہیں بھی درج ہوں۔

(ب) * کیا یہہ درست ہے کہ تحصیلداروں کی ترقی کی رفتار بمقابلہ اور محکموں اور اونچے عہدہ داروں کے جو اوسی معیار سے تعلق رکھتے ہیں بہت سست ہے۔

(ج) * اگر ایسا ہے تو ایک ہی محکمہ کی دو مختلف جماعتوں کی آئندہ ترقی میں اس فرق کا کیا باعث ہے۔

(د) * اگر سوال نمبر ۵۸ (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی تحصیلداروں کی ذمہ داری کی حالت اور فرائض پر غور فرما کر اونکے درجوں کی مکرر تنظیم کا انتظام کریگی تاکہ اونکی آئندہ ترقی کا معیار اور دوسروں کے برابر ہوجائے ؟ *۔

آنریبل مسٹر ھومز نے جواب دیا۔

(الف) * فہرست مطلوبہ میز پر رکھی جاتی ہے۔

* (ب) و (ج) تحصیلداروں کے فرائض اور ذمہ واریوں کا مقابلہ اور عہدوں کے فرائض اور ذمہ واریوں سے نہیں ہوسکتا جو عملہ اہل سب آرڈینیٹ کے سب سے ادنی درجہ میں بھی اور جنہیں تقرر سے پہلے اچھے پیشہ کی قابلیت حاصل کرنے کے لئے کالج میں نصاب انجینئرنگ میں پاس ہونا پڑتا ہے اور عملی تعلیم بھی حاصل کرنی پڑتی ہے۔ تحصیلدار اپنی تمام ملازمت میں عام طور پر اوس وقت تک تحصیلدار ہی رہتا ہے جب تک کہ وہ عہدہ ڈپٹی کلکٹر کے لئے منتخب نہ کیا جائے حالانکہ، مرمہا کے درجہ کی قابلیت کا اوور سیر عام طور پر سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر اور نہایت عمدہ قابلیت والا سب انجینیئر کے عہدہ پر بھی ترقی کر سکتا ہے۔

(د) عملہ جات تحصیلداروں و اپر سب آرڈینیٹوں کی تعداد، ابتدائی تنخواہ اور گریڈ (درجوں) میں فرق ہونے کے باعث عملہ کی ان ہر دو جماعتوں کی مقابلتاً ترقی کا کوئی مقابلہ نہیں ہوسکتا *۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین نے سوال کیا

۵۹—(الف) * کیا یہہ امر واقع ہے کہ محکمہ آبپاشی کے تحصیلداروں کو جب وہ دورہ پر ہوں اپنے ٹٹو وں اور کیمپ کے سامان وغیرہ کا خود انتظام کرنا پڑتا ہے اور برخلاف اس کے محکمہ آبپاشی کے اوورسیروں کو جنہیں مواجب سفر اوسی طرح سے ملتے ہیں گورنمنٹ خود ٹنٹو اور سامان کیمپ بہم پہنچاتی ہے ؟

(ب) اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ ایک ہی ملازمت کے دو عہدوں میں ایسے نمایاں فرق کی کیا وجہ ہے ؟

(ج) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی تحصیلداران آبپاشی کے اوس بھاری دباؤ کو جو ان کے محدود ذرائع پر پڑتا ہے رفع کریگی اور اونہیں ٹنٹو وغیرہ سرکاری خرچ پر مہیا کرنے کا انتظام کریگی ؟ *۔

آنریبل مسٹر ھومز نے جواب دیا—

(الف) مواجب بار برداری کے لحاظ سے اپر سب آرڈینیٹ (جن میں اوورسیر شامل ہیں) کا معیار تحصیلداروں کے معیار سے مختلف ہے۔ اولذکر کو ۳۰ روپیہ اور آخرالذکر کو ۱۵ روپیہ ماہوار ملتے ہیں لیکن ہر دو کو ایک روپیہ ۸ آنہ روزانہ مواجب مل سکتا ہے لیکن یہہ مواجب لینے کے لئے تحصیلدار کو خیمہ ضرور رکھنا پڑتا ہے سرکاری خرچ پر ہر دو عہدہ داران کو خیمہ نہیں ملتے۔

* (ب) دوروں عملوں کا سفر خرچ گورنمنٹ ہند نے مقرر کیا تھا اور جن وجوہات کی بناء پر تحصیلداروں کے عملہ کی نسبت اپر سب آرڈینیٹ عملہ کی تنخواہیں بڑھائی گئیں تھیں غالباً اونہی وجوہات کی بناء پر اونکو سفر خرچ بھی زیادہ ملتا ہے۔

* یہہ فہرست طبع نہیں کی گئی۔

(ج) جواب نفی میں ہے۔ تنخواہ روپیہ روزانہ مواجب کے حصہ سے یہہ مقصود ہے کہ اوس سے تعلقدار خیموں کے متعلق اپنے خرچ کو پورا کر لیا کریں اور گورنمنٹ دوروں کے قریب تعلقداروں کے لئے خیمہ خریدنے کا خرچ تو کیا اونکی قائمی کا خرچ بھی اپنے ذمہ لینے پر تیار نہیں ہے۔

آنریبل دیوان بہادر رد لعل رائے نے سوال کیا۔

راولپنڈی میں طاعون۔

۹۰۔ * کیا گورنمنٹ کو اسبات کا علم ہے کہ طاعون راولپنڈی میں سنہ ۱۹۰۱ع سے ایک کم و بیش شدت کے ساتھہ نمودار رہی ہے اور پچھلے سال یہہ خاص طور پر خوفناک تھی

۹۱۔ * کیا یہہ امر واقع ہے کہ گذشتہ دو سالوں میں طاعون راولپنڈی سے پنجاب کے اوس سے اضلاع میں پھیلائی گئی ہے۔

راولپنڈی میں طاعون۔

۹۲۔ * کیا یہہ امر واقع ہے کہ راولپنڈی میں طاعون تقریباً ہمیشہ شہر کے ایک خاص حصہ سے شروع ہوتی رہی ہے۔

۹۳ * اگر سوالات ۹۰ و ۹۱ کے جواب مثبت میں ہیں تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ اس خطرناک بیماری کی بیخ کنی کے لئے گورنمنٹ نے کیا کارروائی کی ہے یا کرنا چاہتی ہے ؟"۔

۹۴۔ * اگر سوالات ۹۰ و ۹۱ کے جواب مثبت میں ہیں تو کیا گورنمنٹ اس معاملہ کے متعلق مقامی فنڈ کے لحاظ سے کارروائی کرنے کی بجائے بڑا وسیع خیال سے کارروائی کریگی اور کسی ایسی تجویز کیلئے روپیہ مہیا کرتے وقت جو اس بیماری کے انسداد کے لئے گورنمنٹ کے پیش نظر ہو اوس اہمیت کا خاص لحاظ رکھیگی جو راولپنڈی کو ہندوستان کا اہم ترین فوجی اسٹیشن ہونے کی وجہ سے حاصل ہے "۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا۔

"میں اکٹھے پانچوں سوالات کا جواب اکٹھا دونگا۔

طاعون پہلے پہل راولپنڈی میں سنہ ۱۹۰۳ع میں نمودار ہوئی۔ جب اس سے ۹۴۳ - اموات واقع ہوئی تھیں شہر راولپنڈی میں طاعون سے اتنی زیادہ اموات کبھی واقع نہیں ہوئیں۔ سنہ ۱۹۰۴ع میں صرف ۹۹۔ اموات واقع ہوئیں تھیں لیکن اس کے بعد سنہ ۱۹۰۸ع و سنہ ۱۹۰۹ع کے سوائے جب کوئی موت واقع نہیں ہوئی تھی ہر سال ۲۰۰ سے ۳۰۰ تک اموات ہوتی رہی ہیں اور سنہ ۱۹۰۶ع و سنہ ۱۹۱۶ع میں یہہ تعداد ۵۰۰ و ۹۰۰ کے درمیان ہوتی رہی ہے کلہم شہر راولپنڈی میں ۴۳۸۱ اموات واقع ہوئی ہیں لیکن چونکہ اسی عرصہ کے دوران میں ضلع میں ۲۱۰۷۵ اموات ہوتی ہیں اسواسطے جب اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ جب کسی شہر میں وباء بار بار پھیلے تو یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ جہاں تک اصلی تعداد کا تعلق ہے راولپنڈی کو مقابلتاً حد سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔

لہذا یہہ اموات کی اصل تعداد نہیں ہے جس نے راولپنڈی میں طاعون کے نمودار ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے بلکہ یہہ وباء کی موجودگی ہے جو سنہ ۱۹۰۷ع و سنہ ۱۹۱۵ع کے سوائے باقی سالوں میں شدت کے ساتھہ نمودار ہوتی تھی اور جو اکتوبر کے مہینہ میں انتہائی درجہ تک پہنچ گئی تھی حالانکہ اسی مہینہ میں باقی ماندہ پنجاب اس بیماری سے کم از کم اسکی وبائی صورت میں نمودار ہونے سے کلیتاً یا مقابلتاً محفوظ ہوتا ہے۔

" معمولی حالات سے مختلف ہونے کی خصوصیت کی وجہ سے راولپنڈی طاعون کی بیماری کو اسکے ضلع میں پھیلنے کا مرکز و منبع مانا جاتا ہے جب صوبہ کا بیشتر حصہ عموماً اس بیماری سے نجات پایا ہوا ہوتا ہے اور یہہ امر واقع ہے کہ طاعون اس شہر سے اور دوسرے تحصیلات میں اور اوسکے مواضعات میں بار بار یقیناً اوس وقت سے پہلے پہنچ جاتی ہے جو اس بیماری کے وبائی صورت میں پھیلنے کے لئے عام طور پر مقرر ہے۔

"یہ ایک بڑی حد تک یقین کے ساتھہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر دفعہ جب طاعون از سر نو راولپنڈی میں نمودار ہوتی ہے تو اسکا سر چشمہ غلہ کی بڑی مرکزی منڈی ہی ثابت ہوئی ہے۔ لوگوں کی رائے بھی بالکل یہی ہے"۔

"گورنمنٹ نے اوس مسئلہ خطرہ پر پوری توجہ مبذول کی ہے جو راولپنڈی صوبہ کے لئے بحیثیت مجموعی بن گیا ہے کیونکہ جولائی میں صاحب کمشنر حفظان صحت اور صاحب کمشنر حفظان صحت گورنمنٹ ہند نے اس بارہ میں میونسپل کمیٹی و مقامی حکاموں کے ساتھہ تبادلہ خیال کیا تھا جسکی وجہ سے بعض سفارشیں کی گئی تھیں جنکو لوکل گورنمنٹ نے میونسپل کمیٹی راولپنڈی کے پاس ارسال کر دیا ہے۔ میونسپلٹی اون تبدیلیوں کے متعلق جو غلہ رکھنے کے طریق میں تبدیلیاں کرنے کے لئے تجویز کی گئی ابھی کسی خاص نتیجہ پر نہیں پہونچی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ حفظان صحت کے اون نقائص کا تدارک کرنے میں مصروف ہے جن سے کمشنر حفظان صحت نے اوسکو مطلع کیا تھا۔

"گورنمنٹ خود راولپنڈی کو اور اسکے ذریعہ بحیثیت مجموعی کل صوبہ کو طاعون کی دست برد سے بچانے کی ضرورت سے پورے طور پر واقف ہے اور وہ کسی خاص قسم کی تجاویز عمل میں لانے کیلئے مالی امداد کے متعلق میونسپلٹی کی درخواستوں پر غور کرنے کے لئے آمادہ ہے علاوہ ہی اس کے گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ مشکلات جو اس شہر میں پیش آتی ہیں اونکی وجہ یہہ ہے کہ لوگ خاص طور پر اور منڈی ہائے غلہ میں جائدادوں کے مالک اور ان کے کرایہ دار اور زیادہ خصوصیت کے ساتھہ ان تجاویز کی مخالفت کرتے رہے ہیں جو اس بیماری کا قلع و قمع کرنے کی کوشش کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً تجویز کی گئی ہیں"۔

آنریبل دیوان بہادر دولت رائے نے سوال کیا۔

۶۵—" کیا گورنمنٹ صوبہ کی ایسی میونسپلٹیوں کو جنکو اسکی ضرورت معلوم ہو اس غرض سے مالی امداد دیگی تا کہ وہ اپنے ماتحت عملہ کو بیش از بیش مواجب دے سکیں کیونکہ تقریباً جملہ ضروریات زندگی کا نرخ ۱۰۰ فیصدی تک اور بعض صورتوں میں اس سے بھی زیادہ بڑھ گیا ہے"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

میونسپلٹیوں کا اپنے ملازمین کو بیش از بیش مقدار میں مواجب دینا لازمی طور پر ایک ایسا معاملہ ہے جو خود ان مقامی جماعتوں کی مرضی پر منحصر ہے۔ اور گورنمنٹ کوئی خاص مالی امداد دیکر یا کسی اور طریق سے اونکے اختیار تمیزی میں مداخلت کرنا نہیں چاہتی۔

" میں یہہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مالی امداد کے لئے صوبہ کی کسی میونسپلٹی کی طرف سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی"۔

آنریبل دیوان بہادر دولت رائے

پنجاب کے سکولوں میں بائے سکاوٹ کی تحریک۔

۶۶—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ پنجاب کے کن سکولوں میں بائے سکاوٹ کی تحریک جاری کی گئی ہے اور اگر کی گئی ہے تو کب سے اور اوس کا کیا نتیجہ ہوا ہے"۔

۶۷—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اس تحریک کو فی الحال صوبہ کے کم از کم بعض منتخب شدہ سرکاری مدارس میں فروغ دینے کے لئے کوئی ایسی کارروائی کریگی جو وہ قرین مصلحت و ضروری خیال کرے"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

" کمشنر بائے سکاوٹ پنجاب کرنل راؤتھ متعلقہ اول پنجاب رائفلز سے یہہ معلوم ہوا ہے کہ کسی ہندوستانی سکول کے متعلق کوئی باقاعدہ کھلی جواب اجازت نہیں دی گئی۔ بائے سکاوٹ کی تحریک یورپین

...میں بھی سکاؤٹ ماسٹروں کے نہ ملنے کی وجہ سے اپنی جگہ پر قائم ہے۔ اور وہ لڑائی کے بعد ہونے تک ... طرح ...اکن رہیگی۔اگرچہ گورنمنٹ کو بائے سکاؤٹ کی تحریک سے کامل ہمدردی ہے لیکن یہہ تحریک غیر ... تحریک ہے اور اسکی ابتداء ان لوگوں کی طرف سے ہونی چاہئے جو اس میں حصہ لینگے۔

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ نے سوال کیا—

...کے گورنمنٹ ہائی سکولوں میں ...دو فریق۔

۶۸—"کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ صوبہ کے کن گورنمنٹ سکولوں میں ایک جماعت کے دو دو فریق ہیں اور کن سکولوں میں ایک ایک فریق ہے"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"۲۸ گورنمنٹ ہائی سکولوں میں سے ۲۳ سکولوں میں دو دو فریق والی جماعتیں ہیں اور باقی میں ایک فریق والی۔

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ نے سوال کیا—

۶۹—"مدارس کو کس اصول پر دو دو فریق رکھنے کی اجازت ہے۔کیا شہر کی اہمیت کو بھی اس ... میں دخل ہوتا ہے؟"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"جہاں تک مجھے معلوم ہے حال ہی میں کوئی دو دو فریق والا سرکاری مدرسہ ایک ایک فریق ... مدرسہ میں تبدیل نہیں کیا گیا یا اس کے برعکس بھی نہیں ہوا مگر صاحب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں ... کسی سرکاری مدرسہ میں دوسرے فریق کھولنے کی اجازت دی گئی ہوگی تو شہر کی اہمیت کا ... ور لحاظ رکھا گیا ہوگا۔

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ نے سوال کیا—

گورنمنٹ ہائی سکول ملتان

۷۰—"کیا گورنمنٹ ہائی سکول ملتان کی زیر تعمیر جدید عمارت میں تمام جماعتوں کیلئے انتظام کیا گیا ہے ... نہیں تو کیا نئی عمارت میں چند جماعتیں ہی منتقل کی جائینگی اور باقی پرانی عمارت میں ہی رہینگی ... صورت میں کیا گورنمنٹ مہربانی کر کے آئندہ حال نئی عمارت کے ساتھ اور کمرے زیادہ کریگی ... تمام جماعتیں ایک ہی جگہ سما سکیں؟"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"گورنمنٹ ہائی سکول کے لئے اصلاح شدہ نمونہ نقشہ صرف ایک فریق والے سکول کے لئے تیار کیا گیا ہے ... والے سکول کے لئے عمارت مہیا کرنے کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ نمونہ نقشہ کے ساتھہ کمروں کا ایک زائد ... اضافہ کیا جائے۔امید کی جاتی ہے کہ ملتان میں ایسا بلاک تیار کیا جاویگا۔

آنریبل سید مخدوم راجن نے سوال کیا—

[illegible]

۷۱—"کیا گورنمنٹ نے ازراہ ملاحظہ ملتان کے شرفا کی اس عرضداشت پر جو انہوں نے نئی عمارت ... شہر میں تمام موجودہ جماعتوں کے لئے جگہ مہیا کر جانے کے بارہ میں صاحب جنٹ سیکریٹری کی معرفت ... میں پیش کی تھی کوئی کارروائی کی ہے؟"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"عرضداشت انسپکٹر مدارس کے پاس رپورٹ بھیجدی گئی تھی یہہ رپورٹ ... میں موصول ہوئی ہے یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس زائد عمارت کی تعمیر سے درخواست کنندگان کی ... حاجت پوری ہوجائیگی"۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ نے سوال کیا۔

۷۲۔ " کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگی۔

پنجاب میں ہندو مسلمان اور سکھ سپرنٹنڈنٹوں کی تعداد

" (الف) پنجاب میں گورنمنٹ پلیڈروں کے عہدوں کی یکم جنوری سنہ ۱۹۱۸ع کو کل تعداد کتنی تھی۔

" (ب) ایسے عہدوں کی تعداد جن پر یکم جنوری سنہ ۱۹۱۸ع کو سکھ۔ ہندو اور مسلمان مقرر تھے۔

" اس سوال کے جواب کے لئے براہ مہربانی سوالات نمبر ۵۳ و ۵۴ کے جو آنریبل ملک محمد امین خان نے کئے تھے جواب ملاحظہ ہوں "۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ نے سوال کیا۔

سکھ ہندو اور مسلمانوں کی بطور ڈسٹرکٹ انسپکٹر اور اسسٹنٹ انسپکٹران

۷۳۔ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی۔

(الف) پنجاب میں ڈسٹرکٹ انسپکٹروں اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹروں کے عہدوں کی کل کتنی تعداد ہے۔

(ب) ایسی آسامیوں میں سے کتنی آسامیوں پر سکھ۔ ہندو اور مسلمان مقرر ہیں ؟ "۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

" ڈسٹرکٹ انسپکٹروں اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹروں کے عہدوں کی کل تعداد ۸۱ ہے۔

" ان میں سے ۳۶ ہندو۔ ۳۶ مسلمان۔ ۸ سکھ اور ایک عیسائی ہے "۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ نے سوال کیا۔

سکھ۔ ہندو اور مسلمانوں کی بطور انسپکٹر اور سب انسپکٹر انجمن ہائے امداد باہمی پنجاب کے تقرری۔

۷۴۔ کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگی۔

(الف) پنجاب میں انجمن ہائے امداد باہمی کے انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں کی تعداد کتنی ہے۔

(ب) کتنی ایسی آسامیوں پر سکھ۔ ہندو اور مسلمان مقرر ہیں۔

(ج) گذشتہ پانچ سال میں کتنی آسامیوں پر سکھ۔ ہندو اور مسلمان بطور انسپکٹر براہ راست مقرر کئے گئے اور اونکی تعلیمی قابلیتیں کیا تہیں ؟ "۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا۔

" جو واقفیت آنریبل ممبر نے طلب کی ہے وہ اوس نقشہ میں درج ہے جو میز پر رکھا ہوا ہے "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا۔

ہندوستانی بیرسٹر جو ممالک میں آنے کی اجازت نہیں دیگئی۔

۷۵۔ " کیا گورنمنٹ کی توجہ پنجاب کے دو بیرسٹر صاحبان غلام رسول اور بدرالدین کے معاملہ کی طرف دلائی گئی ہے جنکو ممالک میں آنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے ؟ "۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

" جواب اثبات میں ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بھگت رام نے سوال کیا—

اخبار۔ ۷۶—کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی فرمائیگی۔ کہ آیا گورنمنٹ نے اون وجوہات کے متعلق کوئی …قات کی ہے جسکے باعث ان دو بیرسٹروں کو ممباسہ میں لڑنے کی ممانعت کی گئی اور اگر ایسا ہے تو … کا نتیجہ کیا ہوا"۔

اگر ایسی انکی کوئی تحقیقات نہیں ہوئی تو کیا گورنمنٹ ایسا کرنے کا حکم صادر فرمائیگی؟"—

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

"پنجاب گورنمنٹ نے اون وجوہات کے متعلق کوئی تحقیقات نہیں کی جن کے باعث مسٹر غلام رسول اور …لم الدین کو ممباسہ میں لڑنے کی ممانعت ہوئی تھی۔ لیکن پنجاب نے گورنمنٹ ہند کو یہہ لکھا تھا کہ وہ اوسکی …ل سے برٹش ایسٹ افریقہ کی گورنمنٹ سے اس معاملہ میں استفسار کرے۔ گورنمنٹ ہند نے جواب دیا اونہوں نے پہلے ہی پولیٹیکل کمشنر ممباسہ سے معاملہ کی تشریح کر دی ہے اور یہہ استدعا کی ہے کہ …سٹران مذکور کو لڑنے کی اجازت دی جائے۔ ممالک مذکور کے گورنر نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ وہ گورنمنٹ … استدعا کو منظور نہیں کر سکتے۔ جسپر گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ پنجاب کو مطلع کیا کہ وہ مزید … کاروائی کرنے میں قاصر ہے۔ کیونکہ وہ حکم برٹش ایسٹ افریقہ سے اس بارہ میں خصوصاً زمانہ جنگ میں مداخلت … کر سکتی الہذا ان حالات کسی مزید تحقیقات کرنے کا ارادہ نہیں ہے"

آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

۷۷—"کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگی کہ آیا اوس نے ان دو بیرسٹروں کے متعلق کوئی رپورٹ حکم …ش ایسٹ افریقہ کے پاس بھیجی ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی رپورٹ مذکور کو …پر رکھیگی؟"—

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

"جواب نفی میں ہے"۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن نے سوال کیا—

شہر لاہور میں پانی کے نلکے۔ ۷۸—"کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگی کہ شہر لاہور میں میونسپل کمیٹی کی طرف سے پانی کے … کس سال لگائے گئے تھے"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

"شہر میں پانی کے نلکے سنہ ۱۸۸۱ء میں لگائے گئے تھے۔ جنکو حسب ضرورت وسعت دی …تی رہی ہے"۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن نے سوال کیا—

نلوں کی صفائی۔ ۷۹—کیا انکی صفائی … تالاب اور نلوں کی صفائی وقتاً فوقتاً کی جاتی ہے اگر ایسا ہے تو کتنی …ہ کے بعد اور کس طریقہ سے"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

"پانی کے نلوں کو بذریعہ واش اوٹ والو (دھونے کے والو) مہینہ میں ایک دفعہ صاف کیا جاتا ہے …ر تالاب کو سال میں ایک دفعہ۔

* دیکھو ضمیمہ ل

شہر لاہور میں نالیوں کے پانی کا تجزیہ

آنریبل شیو نرائن نے سوال کیا—

۸۰۔ "کیا لاہور میں اوس پانی کا جو نالیوں کے ذریعہ بہم پہونچایا جاتا ہے کبھی کوئی ماہر فن تجزیہ کرتا ہے"۔

آنریبل مسٹر لمصقن نے جواب دیا—

"مذکورہ پانی کا تجزیہ میونسپل کمیٹی کا موظف مستقل مقررہ اوقات پر کیا کرتا ہے"۔

آنریبل میاں فضل حسین نے سوال کیا—

۸۱۔ "بحوالہ سوالات ۵۶ و ۵۷ اور ان کے جوابات جو کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ بروز سہ شنبہ بتاریخ ۹ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء میں دیئے گئے تھے کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتلائیگی۔ کہ—

(الف) "کیا ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۴ کی شرط کے مطابق کوئی کارروائی نہیں کیگئی ہے۔

(ب) کیا اس پاگل کے باپ اور بھائی اوسکو اپنے گھر لیجانے کے خواہش مند نہیں ہیں اور کیا اون کی مالی حالت ایسی نہیں کہ وہ اوسکی خبرگیری کر سکیں اور اوس کا مناسب معالجہ کرا سکیں"۔

آنریبل مسٹر کوبیک نے جواب دیا—

"سوال کے حصہ (الف) کا جواب نفی میں ہے۔ حصہ (ب) کا جواب اثبات میں۔ پاگل کی حالت اس قابل نہیں ہے کہ اوسکو پاگل خانہ سے رہا کر دیا جائے۔ سپرنٹنڈنٹ نے حال ہی میں اس امر کی تصدیق کی ہے کہ اس (پاگل) کو خیالی آوازیں سنائی دینے کا عارضہ ہے۔ جس سے وہ بظاہر کسی شخص کو مضروب کرنے کی غرض سے چاقو ہاتھ میں اُٹھا لینے پر مجبور ہوتا ہے اور کہ وہ بالفعل اس وجہ سے رہا نہیں کیا جا سکتا کہ اوس سے اوسکی ذات یا دیگر اشخاص کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے"۔

مسودات ایکٹ جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل میں پیش ہوئیں اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب شائع کئے گئے۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغۂ وضع آئین و قوانین

عادی مجرموں کے مسودہ کے متعلق کونسل واضع آئین و قوانین کی منتخب کمیٹی کی رپورٹ۔

[پنجاب میں عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے کے مسودہ کے متعلق منتخب کمیٹی کی مندرجہ ذیل رپورٹ کونسل واضع آئین و قوانین جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب میں بتاریخ ۶ فروری سنہ ۱۹۱۸ ع پیش ہوئی] ۔

منتخب کمیٹی کے ہم مندرجہ ذیل ممبروں نے مسودہ مذکور کی ایک ایک دفعہ کو ملاحظہ کیا ہے اور ہم مندرجہ ذیل تبدیلیوں کی سفارش کرتے ہیں —

(اول) دفعہ ۲ میں لفظ "رقبہ جات" کی جگہہ لفظ "رقبہ" پڑھو- اول الذکر لفظ غلطی سے چھپ گیا ہے-

(دوم) دفعہ ۹ (۲) کی آخری سطر میں الفاظ "اختیار ہوگا" کی جگہہ الفاظ "لازم ہوگا" پڑھو اگر مجسٹریٹ کو اسبارہ میں اطمینان ہو جائے کہ نظر بند شدہ شخص کو نظر بندی کے رقبہ کے اندر اپنی روزی کا کافی ذریعہ دستیاب نہیں ہوگا تو یہہ صاف ظاہر ہے کہ اوس صورت میں رقبہ مذکور کو ضرور بدل دینا چاہئے مجسٹریٹ کو ایسی تبدیلی سے انکار کرنے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہونا چاہئے۔

(سوم) دفعہ ۱۲ میں الفاظ "کوئی شخص جسکے برخلاف" حذف کرو اور اونکی جگہہ الفاظ "جب کسی شخص کے برخلاف" ثبت کرو یہہ صرف عبارت کی غلطی کی تصحیح ہے۔

(چہارم) دفعہ ۱۵ کے نمبر کی جگہہ ۱۵ (۱) پڑھو اور تیسری سطر میں الفاظ "کسی مقام پر" حذف کرو یہہ الفاظ فالتو ہیں۔

(پنجم) مندرجہ ذیل دفعہ بطور دفعہ ۱۵ (۲) ایزاد کرو —

* ۱۵ (۲) اگر کوئی شخص جو عہدہ دار پولیس نہ ہو زیر دفعہ ہذا کسی شخص کو گرفتار کرے تو اوسکو لازم ہوگا کہ غیر ضروری تاخیر کئے بغیر اس طرح گرفتار شدہ شخص کو کسی عہدہ دار پولیس کے حوالہ کردے یا کسی عہدہ دار پولیس کی عدم موجودگی میں ایسے شخص کو نزدیک ترین تھانہ میں لیجائے یا بھیج دے۔

دفعہ مذکور بہیئت موجودہ ناقص ہے اور کیونکہ اس میں وہ کارروائی تجویز نہیں کی گئی جو عہدہ دار پولیس کے سوائے کوئی اور گرفتار کرنے والا شخص کریگا جدید تصریح دفعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۹ (۱) کے اصولوں پر تجویز کیگئی ہے۔

۲—مسودہ بمعہ بیان اغراض و وجوہات پنجاب گزٹ مورخہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع میں طبع کیا گیا ہے ہمارے خیال میں اس میں اتنی تبدیلیاں نہیں ہوئیں کہ اسکی مکرر اشاعت کی ضرورت ہو۔

دستخط—ایچ-ڈی کریک
پی-جے فیگن
گجن سنگھ
لال چند
مہدی شاہ
ایس-ڈبلیو گریسی-

ملفوفہ رپورٹ منتخب کمیٹی

مسودہ نمبر ۲-مصدرہ سنہ ۱۹۱۷ ع

(جیسا کہ اوسکو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا)

(زیر خط الفاظ وہ ترمیمات ہیں جو منتخب کمیٹی نے تجویز کی ہیں)

پنجاب میں عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے اور اونکو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم دینے کے متعلق مسودہ ایکٹ۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے اور پنجاب میں عادی مجرموں کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم دینے کے متعلق قانون وضع کیا جائے اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ ع کی دفعہ ۷۹ (۲) کے مطابق معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کی کونسل کی منظوری حاصل کرلی گئی ہے۔ لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

نام و وسعت نفاذ۔

۱—(الف) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ایکٹ نظر بندی عادی مجرمان (پنجاب) سنہ ۱۹۱۸ء کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(ب) یہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا۔

نظر بندی کے حکم کا دائرہ اثر۔

۲—نظر بندی کے حکم صادرہ زیر ایکٹ ہذا کی رو سے کسی شخص کی نقل و حرکت اوس رقبہ کے اندر محدود ہوسکتی ہیں جس کی حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہو—یا

حکم مذکور کی رو سے کسی شخص کو یہ حکم دیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی حاضری کی رپورٹ اون اوقات پر اور اون مقامات میں اور اوس طریق میں دیا کرے جس کی حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہو—یا

حکم مذکور کی رو سے ہر دو باتوں کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع

عادی مجرموں کے برخلاف نظر بندی کا حکم۔

۳—(الف) کسی ایسی صورت میں جس میں کوئی مجسٹریٹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۱۰ کے احکام کے مطابق جیسا کہ وہ اس وقت موجود ہے یا جیسا کہ اوسکی وقتاً فوقتاً ترمیم کی جائے کسی شخص سے اس بات کی وجہ طلب کرے کہ کیوں اوسکو نیک چلنی کا مچلکہ لکھنے کا حکم نہ دیا جائے تو مجسٹریٹ مذکور مجاز ہوگا کہ ایسا حکم دینے کی بجائے یا اوسکے علاوہ ایسے شخص سے یہ وجہ طلب کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے۔

مشترکہ کارروائی اور مشترکہ مثل

(ب) اگر مجسٹریٹ مذکور ایسے شخص سے یہ وجہ طلب کرنے کے علاوہ کہ کیوں اوسکو نیک چلنی کا مچلکہ لکھنے کا حکم نہ دیا جائے یہ وجہ طلب کرے کہ کیوں اوسکے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے تو نظر بندی کے حکم کے متعلق کارروائی ضمانت کی کارروائی کے ساتھ ملا کر کی جا سکتی ہے اور اوسکی ایک ہی مثل میں درج کیا جا سکتا ہے اور اوسکو اوسکا جزو سمجھا جا سکتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع

نظر بندی کا حکم صادر کرنے کا ضابطہ

۴—جب کوئی مجسٹریٹ کسی شخص سے یہ وجہ طلب کرنی ضروری خیال کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے تو اوسکو لازم ہوگا کہ حتی الامکان اوس ضابطہ کی پیروی کرے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعات ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۷ میں تجویز کیا گیا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ—

(۱) تحریری حکم محولہ دفعہ ۱۱۲ ضابطہ مذکور میں اطلاع موصولہ کا مطلب درج کرنے کے علاوہ اوس میعاد کو درج کیا جائیگا جو تین سال سے زیادہ نہ ہو اور جس کے دوران میں نظر بندی کا حکم نافذ العمل رہیگا لیکن حکم مذکور میں اس امر کی تصریح کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ آیا نظر بند کے حکم مذکور کی رو سے شخص مذکور کو کسی رقبہ خاص کے اندر نظر بند کر دیا جائیگا یا اوسکو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنی پڑیگی یا ہر دو احکام کی تعمیل کرنی پڑیگی—اور

(۲) مجموعہ ضابطہ مذکور کی دفعہ ۱۱۷ (۲) کی اغراض کے لئے نظر بندی کے کسی حکم کے متعلق یہ متصور ہوگا کہ وہ نیک چلنی کی ضمانت طلب کرنے کے حکم کے برابر ہے۔

ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ع

سمن کی جگہ پر اوسکے علاوہ وارنٹ جاری کرنا مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۰۔

۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۹۰ کے احکام کارروائی زیر ایکٹ ہذا پر اطلاق پذیر ہونگے گویا کہ وہ کارروائی زیر ضابطہ مذکور کی گئی ہے۔

اوس شخص کو رخصت کرنیکا اختیار جس کے برخلاف رپورٹ موصول ہوئی ہو۔

دفعہ ۶۔ اگر دفعات ماسبق کے مطابق تحقیقات ہونے پر مجسٹریٹ کی یہہ رائے ہو کہ نظر بندی کا حکم صادر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو مجسٹریٹ مذکور مثل میں اسبارہ میں اندراج کر دیگا اور اگر وہ نیک چلنی کا مچلکہ لکھہ دینے کا حکم صادر نہ کرے تو وہ شخص مذکور کو اگر وہ صرف تحقیقات کی غرض سے حراست میں ہو مخلصی بخشیگا یا اگر ایسا شخص حراست میں نہو تو اوسکو رخصت کر دیگا۔

نظر بندی کا حکم صادر کرنا۔

دفعہ ۷۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اگر تحقیقات کے بعد مجسٹریٹ کی یہہ رائے ہو کہ نظر بندی کا حکم کسی ایسے شخص کے برخلاف صادر کرنا چاہئے جس کے متعلق تحقیقات جاری ہو تو مجسٹریٹ اسبارہ میں حکم صادر کریگا۔

ایکٹ نمبر ۵ حصہ دوم سنہ ۱۸۹۸ع۔

مگر شرط یہہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہیں کریگا جس کے برخلاف اوس نے مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۸ کے مطابق نیک چلنی کا مچلکہ لکھنے کا حکم صادر کیا ہو۔

وہ امور جو نظر بندی کے حکم میں درج کیا جائیگا۔

مجسٹریٹ زیر دفعہ ہذا اپنے حکم میں یہہ بیان کریگا کہ آیا شخص مذکور کی نقل و حرکت محدود کیجائیگی یا اوس کو ہر دو احکام کی تعمیل کرنی پڑیگی۔ مجسٹریٹ کا حکم اون قواعد کے منشاء کے مطابق ہوگا جو لوکل گورنمنٹ زیر دفعہ ۱۶ مرتب کرے اور اوس میں نظر بندی کے رقبہ قیود مجوزہ کی نوعیت اور مقامات و اوقات اور طریق رپورٹ کی (جیسی کہ صورت ہو) تصریح کی جائیگی۔

نظر بندی کا کوئی حکم کسی ایسی میعاد کے لئے نہیں ہوگا جو تین سال سے متجاوز ہو اور نہ ہی وہ کسی ایسی میعاد کے لئے ہوگا جو اوس میعاد سے ابید ہو جس کی زیر دفعہ ۶ حکم مذکور میں تصریح کی اگئی ہو۔

ایکٹ نمبر ۵ حصہ سنہ ۱۸۹۸ع۔

نظر بندی کا حکم زیر دفعہ ۱۲۳ (۳) ضابطہ فوجداری۔

دفعہ ۸۔(۱) کسی ایسے حکم کے ذریعہ جو صاحب سشن جج نے زیر دفعہ ۱۲۳ (۳) مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع صادر کیا ہو طلبی ضمانت کے حکم کی جگہہ اوسی عرصہ کے لئے یا اوس سے کمتر عرصہ کے لئے نظر بندی کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

سزایافتہ مجرم کے برخلاف نظر بندی کا حکم۔

(۲) کسی ایسی صورت میں جس میں کسی عدالت یا مجسٹریٹ کو زیر دفعہ ۵۶۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کسی سزایافتہ شخص کے برخلاف کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہو ایسی عدالت یا مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ اگر وہ ایسے شخص کے برخلاف سزا کا حکم صادر کرتے وقت مناسب خیال کرے اور زیر دفعہ مذکور حکم صادر کرنے کی بجائے شخص مذکور کے برخلاف نظر بندی کا حکم کسی ایسے عرصہ کے لئے صادر کرے جو سزا مذکور کی میعاد کے گذرنے کی تاریخ سے تین سال سے زیادہ نہو۔

(۳) اگر ایسی سزا اپیل دائر ہونے پر یا کسی اور نہج پر منسوخ ہو جائے تو ایسا حکم کالعدم ہوجائیگا۔

نظر بندی کے رقبہ کے اندر دوری کرانے کا ذریعہ۔

دفعہ ۹۔(۱) کسی شخص کو کسی رقبہ کے اندر نظر بند کرنے کے متعلق کوئی حکم اوسوقت تک صادر نہیں کیا جائیگا جب تک کہ حکم صادر کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ کا اسبارہ میں اطمینان نہ ہو جائے کہ شخص مذکور کے لئے نظر بندی کے رقبہ کے اندر روزی کمانے کا کافی ذریعہ موجود ہے۔

(۲) اگر کسی وقت کوئی ایسا شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کا حکم صادر ہو چکا ہو ایسا حکم صادر کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس بارہ میں اطمینان دلادے کہ اوس کے لئے اوس رقبہ کے اندر وہ نظر بند کیا گیا ہے اپنی روزی کمانے کا کافی ذریعہ موجود نہیں ہے تو عدالت یا مجسٹریٹ مذکور کو لازم ہوگا کہ رقبہ مذکور کو بدل دے۔

اوس رقبہ کی تبدیلی جہاں روزی کمانے کا ذریعہ نا کافی ہو۔

دفعہ ۱۰ — ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ کافی وجوہات کی بنا پر جس کو قلمبند کرنا پڑیگا کسی وقت نظر بندی کے اوس حکم کو منسوخ کر دے جو اوس کے ضلع میں کسی عدالت مجاز نے صادر کیا ہو۔

نظر بندی کے حکم کو منسوخ کرنیکا اختیار۔

دفعہ ۱۱ — ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ وہ کسی وقت اوس رقبہ کو بدل دے جس کے اندر نظر بندی کے کسی حکم مصدرہ زیر ایکٹ ہذا کی رو سے کسی شخص کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو۔

نظر بندی کے رقبہ کو بدلنے کا اختیار۔

مگر شرط یہ ہے کہ شخص مذکور کو یہہ وجہ بتانے کا موقع دیا جائیگا کہ کیوں ایسی تبدیلی عمل میں نہ لائی جائے۔

دفعہ ۱۲ — جب کسی شخص کے برخلاف زیر دفعہ ۱۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کسی عدالت نے خواہ ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے سے پہلے یا اس کے بعد نیک چلنی کی ضمانت دینے کا حکم صادر ہو چکا ہو تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ ضمانت کی میعاد کے منقضی ہونے سے پہلے کسی وقت ضمانت کے حکم مذکور کی جگہہ نظر بندی کا حکم دیدے۔ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع۔

نیک چلنی کے مچلکہ کے حکم کی بجائے نظر بندی کا حکم دینے کا اختیار۔

مگر شرط یہہ ہے کہ

(الف) نظر بندی کے حکم کی میعاد ضمانت کی غیر منقضی شدہ میعاد سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور

(ب) زیر دفعہ ہذا کسی شخص کے برخلاف نظر بندی کا کوئی حکم اوس وقت تک پاس نہیں کیا جائیگا جب تک کہ اوس کو یہہ وجہ بتانے کا موقع نہ دے دیا جائے کہ کیوں ایسا حکم نہ دیا جائے۔

دفعہ ۱۳ — جس شخص کے برخلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے علاوہ کسی مجسٹریٹ نے نظر بندی کا حکم صادر کیا ہو وہ ایسے حکم کی منسوخی کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کر سکتا ہے۔

اپیل یا نگرانی۔

جس شخص کے برخلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نظر بندی کا حکم صادر کیا ہو یا ایسے حکم کو اپیل پر بحال رکھا ہو وہ نگرانی کے لئے چیف کورٹ میں درخواست کر سکتا ہے۔

دفعہ ۱۴۔۔مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ء کے احکام و اپیلات و درخواست ہائے نگرانی زیر ایکٹ
ہذا اس طرح اطلاق پذیر ہونگے گویا کہ وہ اپیلیں یا نگرانی کی درخواستیں
مجموعہ ضابطہ مذکور کی رو سے پیش کیگئی ہیں۔

اپیلوں و نگرانی کی درخواستوں پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کا اطلاق۔

دفعہ ۱۵۔۔ (۱) اگر کوئی ایسا شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کا حکم صادر ہوچکا
ہو پاس (اجازت نامہ) مجوزہ بروئے قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ہذا کے
بغیر اوس رقبہ کے باہر جس کے اندر اوس کی نقل و حرکت بند کی گئی ہو

اون اشخاص کی گرفتاری جو مقررہ حدود کے باہر پائے جائیں۔

کسی مقام پر یا کسی ایسے وقت پر یا کسی ایسے مقام میں دیکھا جائے جس وقت اور جس مقام پر اوس کو
اپنے پاس کی شرائط کے مطابق جانے کی اجازت نہ ہو تو وسکو کوئی پولیس افسر یا ذیلدار یا انعام دار یا نمبر دار
یا چوکیدار دیہہ بلا وارنٹ گرفتار کرسکتا ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص جو عہدہ دار پولیس نہ ہو زیر دفعہ ہذا کسی شخص کو گرفتار کرے تو اوسکو
لازم ہوگا کہ غیر ضروری تاخیر کئے بغیر اس طرح گرفتار شدہ شخص کو کسی عہدہ دار پولیس کے حوالہ کردے
یا کسی عہدہ دار پولیس کی عدم موجودگی میں ایسے شخص کو نزدیک ترین تھانہ میں لیجائے یا بھیج دے۔

دفعہ ۱۶۔۔لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ وہ مندرجہ ذیل امور
کے انتظام و انصرام کے لئے قواعد وضع کرے —

قواعد مرتب کرنے کا اختیار۔

(اول) وہ رقبہ جات جنکے اندر لوگوں کو زیر ایکٹ ہذا نظر بند کیا جاسکتا ہے اور اون قیود کی
نوعیت کے متعلق جنمیں نظر بند اشخاص کو ملحوظ رکھنا پڑیگا۔

(دوم) وہ اوقات و مقامات جن میں اور وہ طریق جس میں لوگ عند الطلب زیر ایکٹ ہذا اپنی
حاضریوں کی رپورٹ کرینگے۔

(سوم) ایسے پاسوں کو قبضہ میں رکھنے کی شرائط جنکی رو سے نظر بند شدہ اشخاص کو اوس رقبہ
سے باہر جانے کی اجازت ہوگی جس کے اندر اون کی نقل و حرکت محدود
کی گئی ہو۔

(چہارم) وہ شرایط جو۔

(الف) اون مقامات کے متعلق جہاں قابض پاس (اجازت نامہ) جا سکتا ہو
یا نہ۔

(ب) اون اشخاص کے متعلق جن کے سامنے وقتاً فوقتاً حاضر ہونا اوس کا
فرض ہوگا۔ اور

(ج) اوس وقت کے متعلق جس کے اندر وہ غیر حاضر ہوسکتا ہو۔

کسی ایسے پاس میں درج کی جائینگی۔

۱۷--(۱) اگر کوئی شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ہذا نظربندی کا حکم صادر ہوچکا ہو ایسے حکم یا کسی قاعدہ مرتبہ زیر ایکٹ ہذا کی خلاف ورزی کریگا تو اوسکو کسی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے بعد اثبات جرم ہر دو اقسام قید میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید کسی ایسی میعاد کے لئے دی جاسکتی ہے--جو

سزائیں-

(الف) پہلی دفعہ سزایاب ہونے پر ایک سال تک-

(ب) دوسری دفعہ سزایاب ہونے پر دوسال تک-اور

(ج) بعد ازاں ہر دفعہ سزایاب ہونے پر تین سال تک ہوسکتی ہے-

(۲) اوس میعاد کو محسوب کرتے وقت جس کے لئے نظربندی کا حکم نافذا لعمل رہیگا اوس قید کی میعاد کو شامل نہیں کیا جائیگا جو وہ دفعہ ہذا کی ضمن (۱) کی رو سے عاید شدہ حکم قید کی تعمیل میں بھگت چکا ہو-

سزا قید کی میعاد کو نظربندی کے حکم کی میعاد میں شامل نہیں کیا جائیگا-

دستخط--ایس-ڈبلیو-گریسی-
سکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین-

ایکٹ ھائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جنکي نسبت معلےالقاب جناب نواب وائیسرائے گورنر جنرل بہادر کي منظوري حاصل ہوگئي-

---

گورنمنٹ پنجاب

(طبع دوم)

صیغۂ وضع آئین و قوانین

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل کے مندرجہ ذیل ایکٹ کی نسبت جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی منظوری ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کو اور معلےالقاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کي منظوری ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کو حاصل ہوئی تھی لہذا وہ بذریعہ تحریر ہذا اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے-

ایکٹ نمبر ۲ صدرہ سنہ ۱۹۱۸ع

ایکٹ بغرض ترمیم قانون متعلقہ ٹیکہ چیچک پنجاب۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ قانون متعلقہ ٹیکہ چیچک پنجاب کی ترمیم کی جاوے اور ہرگاہ ٹیکہ چیچک سنہ ۱۸۸۰ء کی ترمیم کے متعلق معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری مطلوبہ بروئے دفعہ ۷۹ ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع حاصل کر لی گئی ہے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :— ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ع۔

نام و وسعت نفاذ۔

دفعہ ۱ — جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ترمیمی ایکٹ قانون ٹیکہ چیچک پنجاب سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جاوے۔

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا۔

ایکٹ ٹیکہ چیچک کی دفعہ ۲ کی ترمیم۔

دفعہ ۲ — ایکٹ ٹیکہ چیچک سنہ ۱۸۸۰ع کی دفعہ ۲ تحتی دفعہ (۱) کی بجائے مندرجہ ذیل تحتی دفعہ ثبت کی جاویگی :— ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ع۔

(۱) اصطلاح "میونسپلٹی" میں "رقبہ مشتہرہ" شامل ہوگا اور اصطلاح "میونسپل کمشنروں" سے کوئی ایسی میونسپل کمیٹی مراد ہوگی جو کسی قانون نافذ الوقت کے احکام کی رو سے منضبط کی گئی ہو اور اوس میں کسی رقبہ مشتہرہ کی کمیٹی کے ممبر شامل ہونگے۔

ایکٹ نمبر ۱۳ مصدرہ سنہ ۱۸۸۰ع کی دفعہ ۱۹ کے بعد جدید دفعہ کی ایزادی۔

دفعہ ۳ — ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۹ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کی جاویگی یعنی :- ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ع

"دفعہ ۱۹ — الف جب ایکٹ ہذا کسی رقبہ مشتہرہ پر یا اوسکے کسی حصہ پر اطلاق پذیر ہو جاے تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ایکٹ ہذا کو اون حدود کے اندر جن سے وہ متعلق کیا گیا ہو مناسب طور پر نافذ کرنے کی غرض سے ایکٹ ہذا کے منشاء کے مطابق قواعد وضع کرے۔ ایسے قواعد مقامی سرکاری گزٹ میں شایع ہونے کے بعد قانون کا اثر رکھینگے"۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ع کی دفعہ ۲۱ کی ترمیم۔

دفعہ ۴ — ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۱ میں لفظ "۱۹" کے بعد لفظ و حرف "۱۹ — الف" ایزاد کئے جاوینگے۔ ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ع

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۵ع کی دفعہ ۲۲ (ج) کی ترمیم۔

دفعہ ۵ — ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۲ ضمن (ج) میں لفظ "۱۹" کے بعد لفظ و حرف "۱۹ — الف" ایزاد کئے جاوینگے۔ ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ع

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ع کی دفعہ ۲۳ کی ترمیم۔

دفعہ ۶ — ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۳ میں لفظ "فاق" کے بعد الفاظ یا "سرمایا رقبہ مشتہرہ" ایزاد کئے جاوینگے۔ ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ع

دستخط - او-ایف لمسڈن
فنانشل سیکرٹری
گورنمنٹ پنجاب۔

۲۵۳۸ سی ایس—۵۱۰—۸-۳-۱۹۱۸—ایس جی پی ار لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۰] لاہور ۸ مارچ (مطبوعہ ۱۵ مارچ) سنہ ۱۹۱۸ع ـ یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جنکی نسبت معلی القاب جناب نواب وائیسرائے گورنر جنرل بہادر کی منظوری حاصل ہوگئی۔

گورنمنٹ پنجاب

(طبع دوم)

صیغہ وضع آئین و قوانین

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل کے مندرجہ ذیل ایکٹ کی نسبت جناب نواب
ٹ گورنر بہادر کی منظوری ۱۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع کو اور معلی القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر
ل بہادر کی منظوری ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع کو حاصل ہوئی تھی لہذا وہ بذریعہ تحریر ہذا اطلاع عام
رمشتہر کیا جاتا ہے
ایم ۔ ص ۔

ایکٹ نمبر ۲۵ - مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ ع

ایکٹ بہ اراد ترمیم قانون متعلقہ ٹیکہ چیچک پنجاب۔

ہر گاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ قانون متعلقہ ٹیکہ چیچک پنجاب کی ترمیم کی جاوے اور ہرگاہ ایکٹ ٹیکہ چیچک سنہ ۱۸۸۰ء کی ترمیم کے متعلق معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری مطلوبہ بروئے دفعہ ۷۹ ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۲ ع حاصل کر لی گئی ہے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :— ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

نام و وسعت نفاذ۔

دفعہ ۱ - جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ترمیمی ایکٹ قانون ٹیکہ چیچک پنجاب سنہ ۱۹۱۸ ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا۔

دفعہ ۲ - ایکٹ ٹیکہ چیچک سنہ ۱۸۸۰ ع کی دفعہ ۲ تعریفی فقرہ (۱) کی بجائے مندرجہ ذیل تعریفی دفعہ ثبت کی جاویگی :— ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

ایکٹ ٹیکہ چیچک کی دفعہ ۲ کی ترمیم۔

(۱) اصطلاح "میونسپلٹی" میں "رقبہ مشتہرہ" شامل ہوگا اور اصطلاح "میونسپل کمشنروں" سے کوئی ایسی میونسپل کمیٹی مراد ہوگی جو کسی قانون نافذ الوقت کے احکام کی رو سے منضبط کی گئی ہو اور اوس میں کسی رقبہ مشتہرہ کی کمیٹی کے ممبر شامل ہونگے۔

دفعہ ۳ - ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۹ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کی جاویگی یعنی :— ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

ایکٹ نمبر ۱۳ مصدرہ سنہ ۱۸۸۰ ع کی دفعہ ۱۹ کے بعد جدید دفعہ کی ایزادی۔

" دفعہ ۱۹ — الف جب ایکٹ ہذا کسی رقبہ مشتہرہ پر یا اوسکے کسی حصہ پر اطلاق پذیر ہو جائے تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ایکٹ ہذا کو اون حدود کے اندر جن سے وہ متعلق کیا گیا ہو مناسب طور پر نافذ کرنے کی غرض سے ایکٹ ہذا کے منشاء کے مطابق وقتاً فوقتاً قواعد وضع کرے - ایسے قواعد مقامی سرکاری گزٹ میں شایع ہونے کے بعد قانون کا اثر رکھینگے "۔

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ ع کی دفعہ ۲۱ کی ترمیم۔

دفعہ ۴ - ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۱ میں لفظ "۱۹" کے بجائے لفظ و حرف "۱۹ — الف" ایزاد کئے جاوینگے۔ ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۵ ع کی دفعہ ۲۲ (ج) کی ترمیم۔

دفعہ ۵ - ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۲ ضمن (ج) میں لفظ "۱۹" کے بعد لفظ و حرف "۱۹ — الف" ایزاد کئے جاوینگے۔ ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ ع کی دفعہ ۲۳ کی ترمیم۔

دفعہ ۶ - ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۳ میں لفظ "فاق" کے بعد الفاظ " یا سرمایا رقبہ مشتہرہ " ایزاد کئے جاوینگے۔ ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء

دستخط - او - ایف لمسڈن
فائنشل سیکریٹری
سکریٹری گورنمنٹ پنجاب

مسودات ایکٹ جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل میں پیش ہوئیں اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب شائع کئے گئے۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین قوانین

مندرجہ ذیل مسودہ قانون جو گورنمنٹ پنجاب نے ایکٹ مکانات شملہ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی ترمیم کیلئے مرتب کیا ہے کونسل واضع آئین و قوانین میں ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو پیش ہوگا۔لہذا وہ اطلاع عام کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

مسودہ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۸ع

مسودہ بغرض ترمیم ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۸ع

ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۸ع کو ترمیم کیا جائے۔لہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں

نام۔

۱۔اس ایکٹ کو ایکٹ ترمیم ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائیگا

ترمیم تعریف "مکان"

۲۔ لازم ہے کہ ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۲ میں تعریف مکان کو ترمیم کرکے حسب ذیل بنا دیا جائے۔

مکان سے مراد کوئی ایسا مکان یا حصہ مکان ہے جو بطور ایک علیحدہ رہائش گاہ کے کرایہ پر دیا جائے۔اس میں سامان آرائش و باغ و احاطہ و جملہ بیرونی مکانات متعلقہ مکان شامل ہیں۔اس میں فلیٹ حصہ مکان جو ایک کنبہ کی رہائش کے قابل ہو شامل ہے لیکن کسی ہوٹل یا کلب کا کمرہ شامل نہیں۔

دستخط۔ایس ڈبلیو گریسی
سیکرٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

دستخط—او۔ایف۔لمسڈن
ممبر۔

بیان اغراض و وجوہات

اس مسودہ کا مدعا یہ ہے کہ ایکٹ مکان شملہ سنہ ۱۹۱۸ع کے دائرہ اثر کو اس طرح وسیع کیا جائے کہ اس سے ایسے ملازمین گورنمنٹ و میونسپلٹی کو سہولت مل سکے جو ایسے کمروں و چھوٹے چھوٹے مکانوں یا ملازمین یا دیگر قسم کی رہائش گاہوں میں رہتے ہوں جو کسی مکان یا عمارت کا جز و ہوں۔

دستخط—ایس۔ڈبلیو گریسی
سیکرٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

دستخط—او۔ایف۔لمسڈن۔
ممبر۔

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو آئین و قوانین کی اغراض کیلئے منعقد کی گئی۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ ع کے بموجب وضع قوانین کی اغراض کیلئے منعقد ہوئی۔ (بقایا مضمون)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ضمیمہ الف

(سوال نمبر ۲۰ کا جواب دیکھو)

نقشہ متعلقہ سوال ۲۰ دربارہ اجرائے لائسنس ہائے اسلحہ بہ ضلع کانگڑہ

(الف) ان لائسنسوں کی تعداد جو سنہ ۱۹۰۵ ع سے لیکر سنہ ۱۹۱۸ ع تک ہر سال جاری کئے گئے۔

سال			شکار کی غرض سے	فصلوں کی حفاظت کیلئے
سنہ ۱۹۰۵ ع	...	...	۳۳۵	۲۶۰۶
سنہ ۱۹۰۶ ع	...	...	۳۰۵	۲۲۹۹
سنہ ۱۹۰۷ ع	...	...	۳۰۷	۲۲۳۳
سنہ ۱۹۰۸ ع	...	...	۳۹۲	۲۲۴۳
سنہ ۱۹۰۹ ع	...	...	۳۹۸	۲۱۷۳
سنہ ۱۹۱۰ ع	...	...	۲۷۴	۲۲۳۷
سنہ ۱۹۱۱ ع	...	...	۳۴۳	۲۳۸۲
سنہ ۱۹۱۲ ع	...	...	۳۵۰	۲۵۲۲
سنہ ۱۹۱۳ ع	...	...	۳۲۹	۲۶۶۳
سنہ ۱۹۱۴ ع	...	...	۳۱۳	۲۶۹۱
سنہ ۱۹۱۵ ع	...	...	۳۳۲	۲۶۷۸
سنہ ۱۹۱۶ ع	...	...	۳۴۰	۲۵۰۷
سنہ ۱۹۱۷ ع	...	...	۳۴۱	۲۳۳۷
سنہ ۱۹۱۸ ع (۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۸ ع تک)			۱۸۹ (۱) ۱۱۹ اور زیر تصفیقات ہیں۔	۲۰۸۸ (۲) ۱۸۹ اور زیر تصفیقات ہیں

تجدید لائسنس کی ان درخواستوں کی تعداد جو دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع میں اور ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۸ ع تک نامنظور ہوئیں —

(۱) بغرض شکار ... ... ۳۹۔

(۲) فصلوں کی حفاظت کیلئے ... ... ۱۰۴۔

تجدید لائسنس کی ان درخواستوں کی تعداد جو ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع کو زیر تجویز و زیر تصفیقات تھیں۔

(۱) بغرض شکار ۱۱۹

(۲) فصلوں کی حفاظت کیلئے ۲۹۱

(د) تجدید لائسنس کی ان درخواستوں کی تعداد جو درخواست کنندگان کو دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع میں اور ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۸ ع تک واپس کی گئیں —

(۱) ذاتی طور پر حاضر ہونے کیلئے ۲۵۰

(۲) جنگی خدمت کی تفصیل اور بہادری کرنے کیلئے کہ کن رشتہ داروں نے فوج میں خدمت کی ہے یا کر رہے ہیں ۳۰

(۴) (۱) سنہ ۱۹۱۸ ع کیلئے لائسنسوں کو تجدید نہ کرنے کی وجہ سے کوئی بندوقیں بحق گورنمنٹ ضبط نہیں ہوئیں۔

(۲) اون بندوقوں کی تعداد جو جاری سنہ ۱۹۱۸ ع میں تھانوں یا مالخانوں میں ایسے اشخاص نے جمع کیں جن کے لائسنس ۳۱ دسمبر کو منقضی المیعاد ہو گئے اور اونکی سنہ ۱۹۱۸ ع کے لئے تجدید نہیں ہوئی ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔

ضمیمہ ب

(سوال نمبر ۲۳ کا جواب دیکھو)

نقشہ جس سے تحصیل نور پور ضلع کانگڑہ کی آبادی۔ رقبہ مزروعہ اور مویشی ظاہر ہوتے ہیں

الف—آبادی

سنہ ۱۸۵۵ ع	اعداد دستیاب نہیں ہیں۔
سنہ ۱۸۶۸ ع	۱۴۷۳۶۸
سنہ ۱۸۸۱ ع	۱۰۵۲۳۳
سنہ ۱۸۹۱ ع	۱۰۳۸۹۵
سنہ ۱۹۰۱ ع	۱۰۲۲۸۹
سنہ ۱۹۱۱ ع	۱۰۰۰۳۰

(ب) رقبہ مزروعہ نور پور

	ایکڑ	
سنہ ۱۸۵۲ ع	۹۷۰۸۱	
سنہ ۱۸۶۸ ع	۱۱۵۳۲۵	
سنہ ۱۸۹۱ ع	۱۰۸۳۴۰	
سنہ ۱۹۱۷ ع	۱۰۳۳۵۱	یہ قدیم پیمائش کے اعداد ہیں جدید پیمائش کے اعداد ابھی قابل اشاعت نہیں ہیں۔

(ج) مویشی

	بیل اور گائے	بھینسے	بھیڑ بکری (بچے)
سنہ ۱۸۵۲ ع	۱۰۸۲۷۰*		...
سنہ ۱۸۶۸ ع	٠٨٦٩٨*		...
سنہ ۱۸۹۱ ع	۸۲۱۱۱*	۲۱۹۳۶	...
سنہ ۱۹۱۳ ع	۷۵۱۳۲	۲۲۸۷۰	۳۷۵۷۰

* یہ دونو اعداد بیلوں۔ گاؤں اور بھینسوں کی مجموعی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔

ضمیمہ ج

(سوال نمبر ۳۷ کا جواب دیکھو)

نقشہ جس سے وہ خرچ ظاہر ہوتا ہے جو گورنمنٹ نے گذشتہ پانچ مالی سالوں (۱۹۱۲-۱۳ع لغایت ۱۹۱۶-۱۷ع) کے دوران میں ترقی صنعت و حرفت پر صرف کیا۔

مالی سال		خرچ گورنمنٹ سنٹرل وِیوِنگ (مرکزی کارخانہ پارچہ بافی)	خرچ سکول رنگریزی واقع سنٹرل وِیوِنگ	خرچ سکول بافندگی متعلقہ فوج واقع لودھیانہ	خرچ اوقو الو سنک اسٹی ٹیوٹ شاہدرہ	عطیہ جو وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کو چھوٹی چھوٹی صنعتوں کی تحقیقات کیلئے دیا گیا۔	شہد کی مکھیوں کی پرورش کا خرچ۔	خرچ جو کارخانہ مہلے انبالہ میں کام سیکھنے والوں پر صرف ہوا	عطیہ جو پنجاب پبلک لائبریری اور پبلشروں کے صنعتی اور تجارتی کتابیں خریدنے کیلئے دیا گیا۔	میزان
		روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ
سنہ ۱۹۱۲-۱۳ع	...	۷۸۲۶	...	۳۱۰۰	—	...	...	۲۵۰	۷۳۰	۱۲۱۱۶
سنہ ۱۹۱۳-۱۴ع	...	۹۰۲۸	...	۳۶۰۰	...	...	...	۱۶۶	۶۳۰	۱۳۴۲۴
سنہ ۱۹۱۴-۱۵ع	...	۲۳۶۸۸	...	۳۶۰۰	...	...	۱۰۰۰	...	۶۳۰	۱۸۹۲۸
سنہ ۱۹۱۵-۱۶ع	...	۲۳۰۶۸	...	۳۱۰۰	۲۰۰۰	...	۱۲۰۰	..	۶۳۰	۳۱۰۰۸
سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع	...	۱۸۱۱۰	۱۲۵۰	—	۷۰۰۰	۵۰۰۰	۱۲۰۰	...	۶۳۰	۳۳۲۰۰

ضمیمہ (د)

(سوال نمبر ۴ کا جواب دیکھو)

کسان معطلی الیہ

قسمت	ضلع	نو آبادی منٹگمری	نو آبادی لوئر چناب	ضلع گجرات	میزان
انبالہ ...	حصار	۱	...	...	۱
	روہتک ...	۸	...	...	۸
	گوڑگاؤں ...	...	...	...	...
	کرنال ...	...	...	...	...
	انبالہ ...	...	...	...	...
	شملہ ...	...	...	...	...
	میزان	...	...	...	...
جالندھر ...	کانگڑہ ...	...	...	...	...
	ہوشیارپور	۸۵۸	...	...	۸۵۸
	جالندھر ...	۸۰۵	...	...	۸۰۵
	لودھیانہ ...	۱۳	...	...	۱۳
	فیروزپور	۱۹۳	...	...	۱۹۳
	میزان	...	...	...	...
لاہور ...	لاہور ...	۳۱۹	...	...	۳۱۹
	امرتسر ...	۳۲۰	...	...	۳۲۹
	گورداسپور	۳۱۳	...	...	۳۱۳
	سیالکوٹ ...	۳۰۶	...	...	۳۰۶
	گوجرانوالہ	۲۹۵	۹۳۷	...	۱۲۳۲
	میزان	...	...	...	...

قسمت	ضلع	نو آبادي منٹگمري	نو آبادي اپر چناب	گجرات	میزان
راولپنڈي ...	گجرات	۳۳۵	...	۳۰۲½	۷۳۷½
	شاه پور	۳۱۸	...	۳۹½	۳۹۷½
	جہلم	۵۰۶	...	۳۶½	۵۴۲½
	راولپنڈي	۱۱۱	...	۲۳	۱۳۵
	اٹک	۱۹۲	...	۲۶	۱۸۸
	میانوالی	۲۰۹	..	۸	۲۱۷
	میزان ...	...	...	...	...
ملتان	منٹگمري	۳۵۳۳	...	...	۳۵۳۳
	لاہور	۱۳۰	...	...	۱۳۰
	جھنگ	...	...	...	...
	ملتان	۱۵۲۵	...	...	۱۵۲۵
	مظفر گڈه	...	...		...
	ڈیره غازیخان	...	...	...	...
	پھلور	۳	...	...	۳
	ریاست پٹیاله	۲	...	...	۲
	دہلی	۶۹	...	...	۶۹
	میزان ...	۱۰۷۱۳	۹۶۷	۳۹۵½	۱۲۱۳۶½

ضمیمہ (ہ)

(سوال نمبر ۴۳ کا جواب دیکھو)

پلٹن ہاے فوجی افسر

ضلع	نو آبادی منٹگمری	نو آبادی لوئر چناب	ضلع گجرات	میزان
انبالہ	۲	...	...	۲
کانگڑہ	۲	...	۲	۴
ہوشیارپور	۲	...	...	۲
امرتسر	۲	...	۲	۴
گوجرانوالہ	۲	۴	...	۶
جہلم	...	...	۴	۴
راولپنڈی	..	...	۲	۲
منٹگمری	۲	...	...	۲
پشاور	۲	...	...	۲
متفرق	۲	...	..	۲
میزان ...	۱۶	۴	۱۰	۳۰

ضمیمہ (و)

(سوال نمبر ۴۸ (الف) کا جواب دیکھو)

نقشہ جس سے وہ مقدمات ظاہر ہوتے ہیں جو ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنال کی عدالت میں یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ء سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء تک فیصل ہوئے۔

ضلع	یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ء سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء تک۔			سنہ ۱۹۱۵ء			سنہ ۱۹۱۶ء			سنہ ۱۹۱۷ء		
	مقدمات سشن۔	فوجداری اپیلیں۔	دیوانی اپیلیں۔	مقدمات سشن۔	فوجداری اپیلیں۔	دیوانی اپیلیں۔	مقدمات سشن۔	فوجداری اپیلیں۔	دیوانی اپیلیں۔	سشن متفرقات۔	فوجداری اپیلیں۔	دیوانی اپیلیں*۔
رہتک ...	۲۳	۹۸	۳۷	۱۹	۲۱۱	۲۵۳	۱۶	۱۳۹	۳۲۹	۱۵	۱۰۱	۲۳۵
کرنال ...	۱۱	۱۴۲	۳۴	۲۳	۳۰۰	(الف) ۱۹۹	۲۳	۳۱۵	(الف) ۵۸	۲۰	۲۷۱	۳۱۶

*نوٹ۔ ان اعداد میں متفرق دیوانی اپیلیں شامل نہیں ہیں۔

(الف) اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ جج انبالہ نے سنہ ۱۹۱۵ء اور سنہ ۱۹۱۶ء میں کرنال کی ۳۲۸ دیوانی اپیلوں کا فیصلہ کیا مگر ہر ایک کے اعداد علیحدہ علیحدہ معلوم نہیں ہوسکے۔

ضمیمہ (ز)

(سوال نمبر ۴۸ (الف) کا جواب دیکھو)

نقشہ جس سے اُن دیوانی اپیلوں ظاہر ہوتی ہیں جو جولائی سنہ ۱۹۱۴ع سے ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنال کی عدالت سے دوسرے اضلاع میں منتقل کی گئیں۔

	اضلاع ذیل میں منتقل شدہ اپیلوں کی تعداد		
	دہلی	انبالہ	حصار
کرنال کی دیوانی اپیلیں	۲۷۷	*۳۳۱	ندارد۔
کرنال کے مقدمات سشن	ندارد	ندارد	ندارد۔
کرنال کی فوجداری اپیلیں	ندارد	ندارد	ندارد۔

* ان میں سے ۱۰۳ جو کرنال کو منتقل کردی گئی تھیں۔

ضمیمہ ح

(سوال نمبر ۳۸ (ب) کا جواب دیکھو)

اُن دیوانی و فوجداری اپیلوں کی تعداد جو دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع کے اختتام پر ڈسٹرکٹ و سشن جج کرنال کی عدالت میں زیر تجویز تھیں۔

اپیلیں	ضلع (کرنال)	ضلع (رہتک)
دیوانی اپیلیں	۳۲	۷۸
فوجداری اپیلیں	۱۱	۸

ضمیمہ ط

(سوال نمبر ۳۹ (الف) و (ب) کا جواب دیکھو)

نقشہ جس سے وہ رقم ظاہر ہوتی ہے جس کی وصولی کے لئے ضلع رہتک کی مختلف دیوانی عدالتوں میں نالشیں دائر کی گئیں اور نیز سنہ ۱۹۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ع میں ایسی دائر شدہ نالشوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے

سال	نالشات روپیہ کی مالیت کا میزان	دائر شدہ نالشات روپیہ کی کل تعداد۔	کیفیت
سنہ ۱۹۱۲ع	روپیہ ۹۷۱۶۵۱	روپیہ ۳۵۷۳	
سنہ ۱۹۱۳ع	۵۵۹۱۷۰	۳۷۹۰	
سنہ ۱۹۱۴ع	۶۰۳۳۹۳	۳۶۵۷	
سنہ ۱۹۱۵ع	۹۷۱۱۹۶	۵۱۹۶	
سنہ ۱۹۱۶ع	۷۰۹۰۷۹	۳۹۳۲	
سنہ ۱۹۱۷ع	۸۳۵۵۷۳	۵۶۶۶	

ضمیمہ ی

(سوال نمبر ۷۳ کا جواب دیکھو)

(الف) پنجاب کی انجمنی مالی امداد کے انسپکٹران اور سب انسپکٹروں کی کل تعداد		(ب) ایسے آسامیوں کی تعداد جن پر مندرجہ ذیل فائز ہیں						(ج) عہدہ انسپکٹری کے اور براہ راست تقرریات کی تعداد جن پر گذشتہ پانچ سالوں میں سکھ، ہندو اور مسلمان مقرر ہوئے اور ایسے امیدواروں کی تعلیمی قابلیتیں			
		سکھ		ہندو		مسلمان					
انسپکٹر	سب انسپکٹر	انسپکٹر	سب انسپکٹر	انسپکٹر	سب انسپکٹر	انسپکٹر	سب انسپکٹر	سال	سکھ	ہندو	مسلمان
								سنہ ۱۹۱۳ء	...	...	...
								سنہ ۱۹۱۳ء	—	...	...
۱۹	۸۲	۶	۱۳	۵	۱۰	۹	۵۱	سنہ ۱۹۱۵ء	...	...	...
								سنہ ۱۹۱۶ء	۱ (بی-اے)	—	...
								سنہ ۱۹۱۷ء	۳ (بی-اے ۲) (ایم-اے-۱)	لے انٹرنس پاس	۱ (بی-اے)

ضمیمہ ک

نقشہ جس سے وہ ترقیاں ظاہر ہوتی ہیں جو قانونگوؤں کو ملی کُلی اور نیز وہ تناسب ظاہر ہوتا ہے جو اونہیں ایسے کل تقررات سے ہے جو گذشتہ دس سالوں کے دوران میں متفرقہ ذیل درجوں میں عمل میں آئے۔

ماجانب	نائب تحصیلدار			سب انسپکٹر آبکاری			مثل خوان مال			ضلعدار			کیفیت
	ایسے قانونگوؤں کی تعداد جنکو ترقی ملی۔	کل تقررات جو عمل میں آئے۔	تناسب۔	ایسے قانونگوؤں کی تعداد جنکو ترقی ملی۔	کل تقررات جو عمل میں آئے۔	تناسب۔	ایسے قانونگوؤں کی تعداد جنکو ترقی ملی۔	کل تقررات جو عمل میں آئے۔	تناسب	ایسے قانونگوؤں کی تعداد جنکو ترقی ملی۔	کل تقررات جو عمل میں آئے۔	تناسب	
			فیصدی			فیصدی			فیصدی			فیصدی	
کمشنر انبالہ ...	۵	۲۶	۵۷٫۷	۲	۱۰	۲۰	۶	۲۵	۲۳	...	...	...	
کمشنر جالندھر ...	۱۳	۲۳	۵۶٫۵	۱	۲	۵۰	۹	۲۲	۳۱٫۳	...	...	...	
کمشنر لاہور ...	۲۰	۲۹	۶۸٫۹	...	۱۸	...	۷	۲۷	۲۵٫۹۳	...	...	...	
کمشنر راولپنڈی...	۱۷	۳۳	۵۱٫۵	...	۷	...	۱۰	۲۳	۳۳٫۳۸	...	...	...	
کمشنر ملتان ...	۱۳	۲۳	۵۶٫۵	...	۵	...	۵	۳۰	۱۶٫۶۶	...	...	...	
چیف انجینئر...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳	۱۱۸	۳٫۳۹	
میزان ...	۷۸	۱۳۲	۵۸/۱۰۰	۳	۳۲	۷/۱۰۰	۳۷	۱۲۷	۲۹/۱۰۰	۳	۱۱۸	۳/۱۰۰	

مسودہ (ترمیمی) میونسپل ایکٹ پنجاب

آنریبل مسٹر لسڈن —

" یور آنر — میں میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ ع کو اس غرض سے ترمیم کرنے کے متعلق ایک مسودہ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں تا کہ ٹرمینل ٹکس کو عائد کرنے کے واسطے قانون وضع ہو جائے۔ آپ سے چند مدت پیشتر مجھے ایکٹ ٹیکہ چیچک کی ترمیم کے متعلق ایک چھوٹا سا مسودہ پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہوا تھا اور اوس وقت میں نے یہہ بیان کیا تھا کہ صاحب ممبر خزانہ نے جو مسودات پیش کئے ہیں وہ عام طور پر نہایت ہی واجبی اور معقول ہیں موجودہ مسودہ اوس مسودہ سے بھی زیادہ سادہ اور سہل ہے جسکا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اور جسکو کونسل پاس کر چکی ہے۔

" ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۹۱۱ ع کے پاس ہونے کے وقت ٹرمینل ٹکس کی عملی طور پر ہندوستان میں بالکل آزمائش نہیں ہوئی تھی۔ میرے خیال میں اس قسم کی کوئی تجویز صوبہ ہذا میں پیش نہیں ہوئی تھی چنانچہ کوئی قطعی تجاویز گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال نہیں کی گئی تہیں — در اصل یہہ اوائل سنہ ۱۹۱۳ ع کا واقعہ ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ٹرمینل ٹکس کی تشخیص کے متعلق تجاویز پر غور کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور یہہ صرف اوسی زمانہ کا ذکر ہے کہ گورنمنٹ ہند نے اس اصول کو تسلیم کیا کہ خاص حالات میں ٹرمینل ٹکس کا محصول چنگی اور راہداریوں کے طریق کی نسبت تجارت پر کم بوجہہ پڑتا ہے اوس وقت سے لیکر اس قسم کے محصول کے متعلق نمایاں ترقی ہوئی ہے اور اسکو صوبہ ہذا و دیگر صوبوں کی مختلف میونسپلٹیوں اور رقبہ جات مشتہرہ میں نافذ کیا گیا ہے اس ٹکس کے متعلق مزید تجربہ حاصل ہو جانے کے بعد گورنمنٹ ہند نے حال میں ٹرمینل ٹکس کے متعلق ایک ہدایت نامہ جاری کیا ہے اور گورنمنٹ موصوف کا اب یہہ خیال ہے کہ اون جملہ صورتوں میں جن میں محصول چنگی کے موجودہ طریق کی جگہہ ٹرمینل ٹکس کا طریق نافذ کرنا ضروری معلوم ہو وہاں ایسے ٹکس کے نفاذ کی منظوری دینے کا کام مستقل طور پر لوکل گورنمنٹ پر چھوڑ دینا چاہئے۔ جیسا کہ آنریبل ممبروں کو بلا شبہ اس بات کا علم ہے ٹکس کے نفاذ کی منظوری میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۶۱ کے مطابق دی جاتی ہے دفعہ مذکور کی ضمن (ب) میں بعض ایسے ٹکسوں کی تفصیل درج ہے جنکو لوکل گورنمنٹ منظور کر سکتی ہے اور اون ٹکسوں کی عایدگی کے متعلق جو دفعہ مذکور کی ضمن (ب) میں درج نہیں ہیں گورنمنٹ ہند سے استمزاج کرنا پڑتا ہے اون وجوہات کی بناء پر جنکا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ٹرمینل ٹکس کو عاید کرنے کے متعلق ضمن (ب) میں کوئی حکم درج نہیں ہے لہذا مسودہ ہذا اس غرض سے مرتب کیا گیا ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو مطلوبہ اختیار حاصل ہو جائے۔

" نفس مسودہ کے متعلق یہہ امر باعث دلچسپی ہے کہ ایوان تجارت پنجاب نے اپنی حال کی رپورٹ میں اس امر کی پورے طور پر تصدیق کی ہے کہ ٹرمینل ٹکس کو دہلی میں محصول چنگی کے مقابلہ ٹکس کے مقابلہ میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مسودہ ہذا کی رو سے اصول میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی بلکہ ضابطہ میں صرف خفیف تبدیلی واقع ہوگی اور صرف معدودے چند صورتوں میں جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے لوکل گورنمنٹ کو یہہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ گورنمنٹ ہند سے استمزاج کئے بغیر میونسپلٹیوں کی درخواست پر ٹکس مذکور کو عاید کرنے کی منظوری عطا کر دے لہذا میں یہہ تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ کونسل میں پیش کر دیا جائے "۔

تحریک پیش ہو کر منظور کی گئی۔

آنریبل مسٹر لسڈن —

" یور آنر — میں مسودہ کو پیش کرتا ہوں اور یہہ تحریک کرتا ہوں کہ اس پر غور کیا جائے جیسا کہ میں نے بیان کر دیا ہے مسودہ ہذا محض رسمی ہے اور میرے خیال میں اسکو منتخب کمیٹی کے روبرو پیش کرنا ضروری نہیں ہے — اگر آنریبل ممبر صاحبان کا عام طور پر یہہ خیال ہو کہ اسکو منتخب کمیٹی کے سپرد کرنا چاہئے تو میں اس تحریک کو منظور کرنے پر بالکل تیار ہوں "۔

تحریک پیش ہو کر منظور کی گئی۔

آنریبل مسٹر لسکن —

"یور آنر — میں یہہ تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ اب منظور کر لیا جائے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا —

"میری ناچیز رائے یہہ ہے کہ مسودہ ہذا کو بغرض رائے متداول کرنے سے عام رائے سے ابھی اسکی تائید ہو جائیگی اور اگر ہم نے مسودہ کو آج ہی اجلاس میں پاس کر دیا تو شاید عوام الناس کے لئے یہہ کار روائی آسانی بخش نہ ہو میری سمجھہ میں نہیں آتا کہ اس معاملہ میں معمولی ضابطہ کو کیوں اختیار نہ کیا جائے بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ ایک ٹیکس عاید کرنے کی تجویز در پیش ہے"۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر —

"اس بارہ میں کوئی شک و شبہ نہیں کرنا چاہئے کہ اس معاملہ کی تہ میں گورنمنٹ کی کوئی اور اغراض مخفی ہیں مجھے معلوم ہے کہ ٹرمینل ٹیکس کے عاید کرنے کے متعلق کئی میونسپلٹیوں کی بہت سی ارسال کردہ تجاویز اس وقت زیر غور ہیں — فی الواقعہ قانون کی رو سے تجاویز مذکور کو گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کرنا پڑیگا - گورنمنٹ ہند نے یہہ مشورہ دیا ہے کہ ان تجاویز کا فیصلہ کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹ کو خود اختیار حاصل کر لینا چاہئے ـ مسودہ ہذا کا مدعا یہہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو کوئی ایسا اختیار حاصل ہونا چاہئے جس کی رو سے وہ ان تجاویز کو تا حد امکان بہت جلد منظور کر سکے - لہذا یہہ خود میونسپلٹیوں کے مفاد کے لحاظ سے ضروری ہے - موجودہ مسودہ کی رو سے لوکل گورنمنٹ کو یہہ اختیار حاصل ہو جاویگا کہ وہ کمیٹیوں کی تجاویز کو گورنمنٹ ہند سے استمزاج کئے بغیر منظور کر لیا کرے"۔

آنریبل مسٹر لسکن —

"عوام الناس اور میونسپلٹیوں کا تعلق بعینہ وہی رہیگا جو اس وقت ہے - اس میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوگی - فرق صرف اتنا ہے کہ معاملہ کو گورنمنٹ ہند کی خدمت میں پیش کرنے کے بغیر ضروری منظوری لوکل گورنمنٹ خود دیدیا کریگی - لوکل گورنمنٹ کو از خود ٹیکس عاید کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا - اس قسم کا اختیار صرف میونسپلٹیوں کو حاصل ہوگا - فرق صرف اتنا ہے کہ جب کوئی تجویز گورنمنٹ کو موصول ہوگی تو وہ مذکورہ بالا صورتوں میں قطعی احکام صادر کرنیکی قابل ہو جائیگی اور ایسے معاملہ مذکور کو آگے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کرنے کی ضرورت نہیں رہیگی حالانکہ فی الحال ایسا کرنا ضروری ہوتا ہے"۔

"آنریبل نواب سر بہرام خان صاحب نے اردو میں تقریر کی اور انہوں نے فرمایا کہ مسودہ ہذا کو پاس کرنے سے پیشتر میونسپلٹیوں کو اظہار رائے کا موقع دینا چاہئے"۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر —

"معلوم ہوتا ہے کہ کچھہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے - بہتر ہوگا کہ آنریبل ممبر (محرک مسودہ) اوس کو رفع کر دیں"۔

آنریبل مسٹر لسکن —

"مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسودہ ہذا کے دائرہ اثر کے متعلق کچھہ بدظنی پیدا ہو گئی ہے جس کی رو سے اصول میں اسی قسم کی تبدیلی کوئی مقصود نہیں ہے - میونسپلٹیوں کو اس بارہ میں کامل اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ٹرمینل ٹیکس کے طریق کو رائج کرنے کی منظوری حاصل کرنے کے واسطے درخواست کریں یا نہ - یہہ اونکی اپنی مرضی پر منحصر ہوگا - مسودہ ہذا کی رو سے صرف یہہ تبدیلی واقع ہوگی کہ معاملہ کو گورنمنٹ ہند کی خدمت میں پیش کرنے کی بجائے لوکل گورنمنٹ کو یہہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ٹیکس کو عاید کرنے کی منظوری ٹھیک اوسی طریق میں دے دے جس طرح کہ وہ اس وقت اور مختلف ٹیکسوں کے عاید

کرنے کے متعلق دیتی ہے جسکا ذکر دفعہ ۶۱ کی ضمن (ب) میں درج ہے۔ اس قسم کی کوئی تجویز پیش نہیں ہے کہ لوکل گورنمنٹ ٹکس کو عاید کرنے کا کام اپنے ذمہ لے لے۔ اس کی رو سے صرف گورنمنٹ ہند کا خفیف سا اختیار لوکل گورنمنٹ کو حاصل ہو جائیگا اور وہ بھی صرف اس غرض سے کہ گورنمنٹ ہند اون بہت سی ایسی کم و بیش معمولی خط و کتابت کی زحمت سے بچ جائے جس کی وہ ضرورت خیال نہیں کرتی۔ میرے خیال میں آنریبل ممبروں کو مسودہ ہذا کے مدعا کو سمجھنے میں غلط فہمی واقع ہوئی ہے۔ اگر آنریبل ممبر میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۶۱ کو دیکھینگے تو اونکو معلوم ہوجائیگا کہ زیر ضمن (الف) ترمینل ٹکس کو عاید کرنے کے متعلق ہر ایک تجویز کو منظوری کے لئے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کرنا پڑتا ہے۔ مسودہ ہذا کی رو سے صرف یہہ تبدیلی واقع ہو گی کہ ضمن (ب) میں ایک اور فالتو تحتی ضمن ایزاد ہو جائیگی تاکہ ترمینل ٹکس کے متعلق تجویز منظور کرنے کے تابع اوسی طریق میں کارروائی کی جایا کرے جس طریق میں زیر ضمن مذکور دیگر ٹکسوں کے متعلق کارروائی کی جاتی ہے"۔

مسودہ کو منظور کرنے کی تحریک پیش ہوکر منظور کی گئی۔

(پنجاب میں) عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے کا مسودہ

آنریبل مسٹر کریک —

"میں پنجاب میں عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے کے مسودہ پر منتخب کمیٹی کی رپورٹ کو پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

"اس کے متعلق مجھے کچھہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ منتخب کمیٹی کی مجوزہ ترمیمات خفیف اور غیر وقیع ہیں ضمن ۴ و ضمن ۱۲ اور ضمن ۱۵ کی ترمیمات صرف مسودہ کی عبارت کی خفیف غلطیوں کی تصحیح کے متعلق ہیں اور اونکی رو سے کوئی عملی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ ضمن ۹ (۲) میں ایک حقیقی ترمیم کی گئی ہے جس میں الفاظ "جائز ہوگا" کی بجائے الفاظ "لازمی ہوگا" ثبت کر دئے گئے ہیں منتخب کمیٹی نے یہہ خیال کیا ہے کہ اگر کسی صورت میں مجسٹریٹ کا اطمینان ہو جائے کہ نظر بندی کے حکم کے مطابق کوئی شخص کسی ایسے مقام میں نظر بند ہو جائیگا جہاں اوسکو اپنی روزی کمانے کا کافی موقع نہیں مل سکیگا تو اوس صورت میں مجسٹریٹ کا یہہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ اس مقام کو بدل دے۔ پھر ہم نے دفعہ ۱۵ میں ایک اور تحتی ضمن ۱ ایزاد کرکے اوس شخص کے متعلق کارروائی کرنے کیلئے صاف طور پر حکم وضع کر دیا ہے جس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر ہو چکا ہو اور وہ اس حکم کی خلاف ورزی کرے اور اوسکو کسی عہدہ دار پولیس کے سوا کے کسی اور شخص نے گرفتار کیا ہو۔ دفعہ مذکور میں اس سے پہلے کوئی ایسا حکم درج نہیں تھا جس کے مطابق کسی ذیلدار یا نمبردار یا چودھری یا چوکیدار کو یہہ معلوم ہو سکتا کہ اوسکو کسی ایسے شخص کو گرفتار کر لینے کی صورت میں کیا کارروائی کرنی چاہئے۔ یہہ ہیں وہ تبدیلیاں جو منتخب کمیٹی نے مسودہ میں کی ہیں۔

"اب میں یہہ تحریک کرتا ہوں کہ رپورٹ و مسودہ پر (جیسا کہ اوسکو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا ہے) غور کی جائے"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

"مسودہ ہذا جس کو شروع شروع میں "عادی جرائم پیشہ لوگوں کے مسودہ" کا لقب دیا گیا تھا اور اب "عادی مجرموں کے مسودہ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے کونسل ہذا کے گذشتہ اجلاس میں پیش کیا گیا تھا پیش ہونے کے وقت میں نے اس کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنی مناسب خیال نہیں کی تھی کیونکہ میں یہہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ منتخب کمیٹی جو مقرر ہونے والی تھی اس کے متعلق کیا کارروائی کرتی ہے"۔

"آج صبح ہمارے سامنے منتخب کمیٹی کی ایک رپورٹ پیش کر دی گئی ہے اور ہمیں یہہ معلوم ہوتا ہے کہ منتخب کمیٹی نے صرف و نحو کی بعض غلطیاں درست کرنے اور مسودہ کی عبارت میں بعض اصلاحات کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے اور ایک چھوٹا سا فقرہ ایزاد کر دیا ہے۔ لیکن جس حد تک بڑے بڑے احکام کا تعلق ہے

ہے بقول صاحب کمیٹی کوئی تبدیلیاں نہیں کی گئیں اب وقت آگیا ہے کہ میں مسودہ کے اصولوں کے متعلق اور اون تبدیلیوں کے متعلق جو مسودہ ھذا کے ذریعہ صوبہ کے نظم و نسق فوجداری میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے بعض خیالات کا اظہار کرنے کی جرات کروں اور چونکہ وہ تبدیلیاں اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت گہرا اثر ڈالنے والی ہیں اسواسطے یہہ دکھاؤں کہ وہ رعایا کی آزادی کے لحاظ سے اور نیز عوام الناس کے مفاد کے لحاظ سے کس حد تک مناسب ہیں۔ مسودہ ھذا پر بحث کرتے وقت میں یوکر آنو سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ایک لمحہ کیلئے اجازت دی جائے کہ میں یورا آنر کی گہری توجہ اوس نہایت ہی اہم معاملہ کی طرف مبذول کراؤں جسکو معلوم ہوتا ہے کہ واضعان مسودہ نے کم و بیش نظر انداز کر دیا ہے۔ اور وہ یہہ ہے۔ یہہ واقع رہے کہ اس بات کو ایک عرصہ گذر چکا ہے جب سنہ ۱۸۶۱ ع میں مجموعہ تعزیرات ہند اس ملک میں رائج کیا گیا تھا اور اسکے بعد سنہ ۱۸۶۶ ع میں مجموعہ ضابطہ فوجداری رائج کیا گیا تھا۔ ان فوجداری قوانین کے رائج ہونے سے پہلے جو اس ملک میں نظم و نسق فوجداری کی انجام دہی کیلئے مدون کئے گئے تھے اونکے نفاذ سے چند سال پیشتر پنجاب میں ایک طرز حکومت رائج تھا جو سکھا شاہی کے نام سے مشہور تھا (ان الفاظ سے میرا مدعا اظہار حقارت نہیں ہے)۔ اوس وقت کی گورنمنٹ کا اصول عمل طرز یہہ تھا کہ انگریزی ... یعنی جس شخص پر شبہہ ہو اوسکو پکڑ کر اوسکی مشکیں باندھ دو اور پھر اسکے متعلق نہایت سے بہتر طریق میں انصاف ہو۔ یہہ تھی سکھا شاہی۔ لوگوں نے اوس تبدیلی کا بڑا بھاری تپاک کے ساتھہ خیر مقدم کیا جو انگریزی حکومت نے اس ملک میں رائج کی اس تبدیلی کی رو سے سکھا شاہی عملداری اوس عملداری میں منتقل ہو گئی جو مہذب حکومت کے اصولوں پر مبنی تھی۔ اور جسنے انگریزی عملداری کو فی الفور لوگوں میں مقبول بنا دیا اور جب ہم مسودہ ھذا کی قسم کا کوئی قانون رائج کرنا چاہتے ہیں تو لوگ عام گفتگو میں یہہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ گورنمنٹ یقیناً سکھا شاہی کی طرف رجعت نہیں کریگی کیونکہ یہہ سرکاری حکومت ہے جب کسی ایسے قانون کے احکام میں تبدیلی کرنے کے متعلق کوئی مسودہ زیر غور ہو جو اب سے بہت پیشتر یعنی کہیں سنہ ۱۸۶۱ ع و سنہ ۱۸۶۶ ع میں رائج ہو چکا ہو تو میرے خیال میں اوسکو اوس ظاہرہ ضرورت کے لحاظ سے رائج کرنا چاہئے جو محسوس ہو رہی ہو اور کہ ایسی تبدیلی ایک مہذب حکومت کے اصولوں پر اصلاح کا پہلو لئے ہوئی چاہئے تا کہ رجعت قہقری کر کے ۵۰ یا ۶۰ سالوں کے فرسودہ اصولوں کو اختیار کر لینا چاہئے۔

" اب سوال کہ مسودہ کے مدعا کو ہم سب نے بالاتفاق منظور کر لیا ہے مسودہ کا مدعا مسلمہ طور پر یہہ ہے کہ جرائم کی تعداد میں کمی واقع ہو کوئی شخص بھی ایک لمحہ کیلئے یہہ نہیں کہہ سکتا کہ یہہ غرض عمدہ نہیں ہے یا یہہ کہ ہم میں سے کوئی شخص اس مدعا کو حاصل کرنا نہیں چاہتا یہہ سوال کہ آیا مدعا مذکور مسودہ ھذا کی رو سے حاصل ہوگا یا نہیں اور کہ اگر یہہ حاصل ہوگا تو کسقدر؟۔ ایسے امور ہیں جن پر کونسل ھذا کو مسودہ ھذا پر بحث کرتے وقت نہایت احتیاط کے ساتھ غور کرنی چاہئے"۔

" جس حد تک جرائم پیشہ لوگوں کا تعلق ہے آپ اونکو بیشک گرفتار کر کو پروائیگین اون کے ساتھہ قانونی سلوک کریں اور اگر اون پر جرم ثابت ہو تو اون کو سزا دیں میرا خیال ہے کہ میں جو کچھہ کہہ رہا ہوں وہ جرائم پیشہ لوگوں کی حمایت میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اون لوگوں کی طرف سے کہہ رہا ہوں جو مشتبہ ہوں یعنی جنپر کسی جرم کے ارتکاب کا شبہہ ہو لیکن جن کے بر خلاف اس امر کا کوئی ثبوت پیش نہ کیا گیا ہو کہ اونہوں نے فی الواقع کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے میں نے اپنی اسی ابتدائی شروع تقریر میں یہہ بیان کر دیا ہے کہ عادی جرائم پیشہ شخص اور عادی مجرم کے درمیان فرق ہے مسودہ ھذا ابتداً میں در اصل عادی جرائم پیشہ لوگوں کے متعلق ہی مقصود تھا اگر آنریبل ممبر صاحبان بیان اغراض و وجوہات پر ملاحظہ کریںگے تو اون کو معلوم ہو جائیگا کہ پہلے ہی فقرہ میں یہہ مرقوم ہے کہ مسودہ ھذا اون خاص سفارشوں کی وجہ سے مرتب کیا گیا ہے جو پولیس نے اسبارہ میں کی تھیں کہ ایسے اقدام جرائم پیشہ کے احکام اون اشخاص پر عاید ہونے چاہئیں جو ہر دفعہ سزایاب ہو چکے ہوں بظاہر یہہ بڑی معقول تجویز ہے فرض کرو کہ ایک شخص ہے جس نے جرم

کا ارتکاب کیا ہے وہ معلوم ہو کر مجرم ثابت ہوا ہو وہ اوسی جرم کا دوبارہ ارتکاب کرتا ہے اور اوس کو اغلباً سزا قید دی جاتی ہے پھر اوسکو ۵ یا ۷ سال کی سزا دی جاتی ہے اور دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند یہہ سزا قید اوس سزا کے علاوہ ہوتی ہے جو اوسکو دوسری دفعہ ارتکاب ہونے پر ملتی تھی ایڈوکیٹ جنرل صاحب کا بظاہر یہہ مطلب تھا کہ اگر یہہ شخص تیسری دفعہ جرم کا ارتکاب کرے تو ہمیں اوسکو کیا سمجھنا چاہئے ہر کیف وہ مسلمہ جرائم پیشہ ہے ہمیں اوسکے برخلاف چارہ جوئی کرنے اور اوس کے برخلاف سخت کارروائی کرنے کی اجازت ہونی چاہئے اس تجویز کی کم از کم میں تو مخالفت نہیں کرونگا لیکن یہہ معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ کے گذرنے کے ساتھ ساتھ اس بارہ میں رائیں بھی [illegible] ہوتی رہی تھیں اور صاحب ایڈوکیٹ جنرل کی سفارشوں کو مد نظر رکھنے کی بجائے قانون مذکورہ کا دائرہ وسیع ہو گیا ہے اس میں کچھہ شک نہیں کہ عام طور پر یہہ خیال کیا گیا تھا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ کے احکام یعنی اون اشخاص کے متعلق احکام جن پر جرائم پیشہ ہونے کا الزام ہو تسلی بخش نہیں ہیں ہم سب کو معلوم ہے کہ احکام مذکورہ کو در حقیقت مجموعہ ضابطہ فوجداری میں جگہہ نہیں ملنی چاہئے اون سے فی الواقع کوئی مفید غرض پوری نہیں ہوتی میں اسبارہ میں آنریبل ممبر کے ساتھ متفق ہوں لیکن جب وہ یہہ کہتے ہیں کہ چونکہ احکام مذکورہ کا کوئی فائدہ نہیں ہے اسواسطے ایک جدید حکم کے وضع کرنے کی ضرورت ہے یعنی نظر بندی کا حکم عادی جرائم پیشہ لوگوں کے برخلاف ہی نہیں بلکہ اون اشخاص کے برخلاف بھی صادر ہونا چاہئے جن پر مجرم ہونے کا شبہہ ہو اور جن کو اصطلاحاً عادی مجرمین کا خطاب دیا جاتا ہے اس بارہ میں اون کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتا قانون کے اصول اور انصاف کے وہ اصول جن پر دفعہ ۱۱۰ مبنی ہے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ اگر کسی شخص پر اوسکے ہمسایوں اور اوسکے گاؤں والوں یا اوسکے شہر والوں کو شبہہ ہو اور وہ اون میں بدنام ہو تو اوسکو سزا ملنی چاہئے کیونکہ ہمسایوں کی نظروں میں اچھا نہ سمجھا جانا کوئی جرم نہیں ہے بلکہ عامۃ الخلائق کی بہبودی کے لحاظ سے وہ یہاں تک اجازت دیتے ہیں کہ کسی ایسے شخص کو کہا جاوے کہ نیک چلنی کی اس قدر ضمانت دو اور اگر تم نیک چال چلن نہ رہے اور جرم کا ارتکاب کیا تو پھر تمکو نہ صرف سزا دی جاویگی بلکہ تمہاری ضمانت بھی ضبط کرلی جاویگی یعنی ہندوستان میں مجموعہ ضابطہ فوجداری میں اس انسدادی قانون کو انگلستان کے قانون کے علاوہ ایزاد کر دیا جاتا ہے اور عدالت ہائے قانون میں ہمیشہ یہہ قرار دیا جا چکا ہے کہ اس قانون کو بہت ہی احتیاط کے ساتھ نافذ کرنا چاہئے کیونکہ جس شخص کے برخلاف دفعہ ۱۱۰ کی کارروائی کی جانے والی ہو وہ مجرم نہیں ہے وہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے جرم کا ارتکاب کیا ہے اور ہمارے چیف کورٹ نے اور دیگر مختلف ہائی کورٹوں کے جج صاحبان نے ہمیشہ یہہ قرار دیا ہے کہ ایسے شخص کو ان معنوں میں بےگناہ سمجھنا چاہئے کہ وہ مجرم نہیں ہے اور میں یہہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ آنریبل ممبر موصوف نے اپنی تقریر کے دوران میں بعض ایسے خیالات کا اظہار فرمایا تھا جن سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اونہوں نے مسودہ ہذا کی تائید میں اچھے دعوے کو مبنی قرار دیا ہے اونکی تقریر میرے پیش نظر ہے اونہوں نے اپنی تقریر کو ان لفظوں سے شروع کیا تھا کہ موجودہ قانون نا تسلی بخش ہے اور اوس کی تعبیر اس طرح کی جاتی ہے کہ اوس کا کچھہ فائدہ نہیں اور کہ اوس سے وہ غرض پوری نہیں ہوتی جس کے واسطے وہ مقصود تھا اونہوں نے سنہ ۱۹۰۵ ع کے ایک مقدمہ کا ذکر کیا ہے اور اونہوں نے چیف کورٹ کے ایک فیصلہ کا حوالہ دیا ہے جس کی نسبت اونہوں نے فرمایا تھا کہ چیف کورٹ نے یہہ قرار دیا تھا کہ جب ایک دفعہ ضمانت دے دی جائے اور اوس کو منظور کر لیا جائے تو اوس کے بعد مجسٹریٹ کا مزید ضمانت داخل کرنے کا حکم دینا قانوناً ناجائز ہے یہہ وہ مقدمہ تھا جس میں ضامن پیش کر دیا گیا تھا اور اوس کو منظور کر لیا گیا تھا اور ملزم کو رہا کر دیا گیا تھا اور معاملہ وہاں بظاہر ختم ہو گیا تھا مجسٹریٹ مجوزہ نے ملزم کی ضمانت منظور کرلی تھی معلوم ہوتا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس اس کارروائی سے مطمئن نہیں ہوا اور اوس نے اس معاملہ کی اطلاع مجسٹریٹ مجوزہ کو نہ دی بلکہ براہ راست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دے دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں عجیب قسم کی کارروائی کی کیونکہ اوس نے پہلی ضمانت کو منسوخ کرکے نئی ضمانت داخل کرنے کا حکم دے دیا یہہ معاملہ [illegible] جج کی عدالت میں پیش ہوا اور اونہوں نے اس معاملہ

کہ چیف کورٹ نے اس پر لحاظ دیا اور خود لکھ دیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ فعل سراسر ناجائز اور خلاف منشا قانون ہے چیف کورٹ کے معزز جج نے بالکل اتفاق رائے ظاہر کیا اور اوسپر مسٹر جسٹس رٹیگن نے یہ فیصلہ صادر کیا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رپورٹ پر (جو ایک ماتحت کی وساطت سے ملزم کے چال چلن کا ذمہ دار تھا) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ حکم دینا جائز نہیں تھا کہ ملزم کو الگ اور ضمانت دینی چاہیئے یا کہ اوسکی ضمانت منظور نہیں ہوگی۔ چاہئے ہمیں سمجھ میں نہیں آتا کہ آنریبل ممبر صاحب مسودہ یہ قانون کرتے کیونکر کس طرح اس فیصلہ پر انحصار کرسکتے ہیں۔ کہ قانون کے احکام ناتسلی بخش ہیں۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کارروائی صریحاً ظلم و اصول کی تلافی کی غرض سے جملہ الفاظ مسودہ کی طرح کم و بیش منصفانہ ہوا کرتی ہے اور صاحب سیشن جج اور چیف کورٹ کا فیصلہ نہایت مناسب تھا اس کے بعد آنریبل ممبر نے یہ فرمایا کہ اوس سے اگلے سال یعنی ۱۹۰۷ء میں چیف کورٹ نے پھر دفعہ ۱۱۰ کے معاملہ پر غور شروع کی اب سنئے کہ سنہ ۱۹۰۶ء کا یہ مقدمہ جو نمبر ۱۸ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۰۹ء کے نام سے مشہور ہے مذکورہ بالا میں ایسا صادر تھا جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ الفاظ مسودہ مذکورہ کے اختیار و تجویز پر قانون کہا جو ذیل (قانونی) افسروں کے لئے کس قدر ضروری ہے معلوم ہوتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے اپنے نام میں امن و امان قائم رکھنے کی غرض میں اس مضمون کا حکم صادر کر دیا کہ آئندہ کسی نمبردار یا ذیلدار کو کسی ایسے شخص کی ضمانت دینے کی اجازت نہیں دینی چاہئے جس پر مجرم ہونے کا شبہ ہو کسی شخص کو ضمانت کا حکم دینے کے ساتھ ہی اوس کو جیل خانہ میں بھیج دینا چاہئے اور اوس کو اوس وقت تک حوالات میں رکھا نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ وہ شخص جو اوسکی ضمانت دینے کا خواہاں ہو اپنے تحصیلدار اور پھر سب انسپکٹر پولیس کے پاس سے نہ ہو آئے یعنی ملزم کو کم از کم دو ہفتہ تک ضرور جیل خانہ میں رہنا چاہئے یہ معاملہ مسٹر سکاٹ سمتھ یعنی ہم حال مسٹر جسٹس سکاٹ سمتھ کے اجلاس میں پیش ہوا اونہوں نے یہ قرار دیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ سرکلر (گشتی چٹھی) خلاف منشا و قانون ہے اور اونہوں نے اس معاملہ کے متعلق نہایت اچھا طور پر ایک زبردست رپورٹ لکھی اور مقدمہ کو چیف کورٹ میں بھیج دیا چیف کورٹ نے اس مذکورہ معاملہ پر غور کی اور سر آرتھر رنگ چیف جج نے خود اس سارے مقدمہ کو پڑھا اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم مذکور خلاف قانون ہے اور کہ جس ضابطہ کو اوس نے اختیار کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اوس سے انصاف کی نہایت سخت اور اگر فیصلہ کے الفاظ کو دہرایا جائے تو شرمناک خلاف ورزی ہوتی ہے فرض کرو کہ ایک شخص ہے جسکو ضمانت دینے کا حکم دیا جاتا ہے اور وہ عدالت کے حسب اطمینان ضمانت دینے پر رضامند ہے مگر ایسے کئی ہیں کہ میں اس ضامن کو نہیں دیکھنا چاہتا مجھے تمہارے ضامنوں کی مطلقاً پرواہ نہیں ہے پہلے اونکو تحصیلدار کے پاس جانے دو اور وہ اونکو آگے سب انسپکٹر کے ملاحظہ کے لئے بھیجے۔ اس اس طرح وہ شخص جس پر جرم کا اشتباہ ہو کم از کم دو ہفتہ تک جیل خانہ میں رہیگا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی روبکار کے اس معاملہ پر چیف کورٹ نے اپنے اس فیصلہ میں غور کی ہے اور اوس نے بالکل بجا طور پر یہ قرار دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے روبکار جاری کرنے میں سخت غلطی کھائی ہے۔

* میرے خیال میں آنریبل ممبر مسودہ کی تائید کیلئے اس فیصلہ میں سے کوئی زیادہ امداد نہیں مل سکتی جسکی نسبت میرا یہ دعویٰ ہے کہ اوس میں نہایت اچھا طور پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ دفعہ ۱۱۰ کے احکام اوس طریق میں استعمال نہیں ہوسکتے جس طریق میں اونکو استعمال کیا گیا ہے اس سے اگلا مقدمہ جس کا آنریبل ممبر مہتمم مسودہ نے اپنے حق میں حوالہ دیا ہے سنہ ۱۹۱۴ء کا مقدمہ ہے۔

* صاحبان یہ مقدمہ ایسا ہے جس میں چیف کورٹ کے ایک سول جج نے اپنی مرضی سے یعنی لوکلی کے حاضر ہونے بغیر اوس نقص کی اصلاح کرنی چاہی جو اوسکی دانست میں قانون کی بعض خلاف ورزی تھی اور اونہوں نے نہایت بجا طور پر یہ اعلان کیا کہ نیک چلنی کی ضمانتوں کے متعلق قانون کا منشا یہ

نہیں ہے کہ جنرل خاں کو بدمعاشوں سے چھوڑ دیا جاوے بلکہ اس کا مدعا یہہ ہے کہ قانون کی اطاعت پر مجبور کرنے کے لئے اوس پر مناسب دباؤ ڈالا جائے۔

" صاحبان میں یہہ بیان کردینا چاہتا ہوں کہ میں نے اوس اپیل مقدمہ کو جس کا اپیل نمبر مہتمم مسودہ نے حوالہ دیا ہے پڑھا ہے۔ سنہ ۱۹۰۰ع کے ؛ والنگ کو ارادتاً ۔ سب سے اعلیٰ انصاف کرنے کے لئے محفوظ رکھا تھا اس مقدمہ کا فیصلہ اپیل مسٹر جسٹس راٹیگن نے کیا تھا اور اپیل نمبر ۱۰ مطبوعہ مسودہ نے اوس میں سے ایک فقرہ پڑھکر سنایا ہے جس کا مطلب یہہ ہے کہ جو شخص کسی جرم کے ارتکاب کا مجرم نہ ہو اوسکو مجرم سمجھکر سزا دینی جائز نہیں ہے۔

[باقی مضمون آئندہ]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸٦۴

گورنمنٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۱] لاہور ۔ ۱۵ مارچ (مجریہ ۲۲ مارچ) سنہ ۱۹۱۸ع ۔ یوم جمعہ [جلد ۴٦

پانچواں حصہ

کارروائي کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو آئین و قوانین کي اغراض کیلئے منعقد کي گئي۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائي کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کے بموجب وضع قوانین کي اغراض کیلئے منعقد ہوئی۔ (بقایا مضمون)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر۔۔

" میں آنریبل ممبر کو یہہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے وقت سے تجاوز کر رہے ہیں "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین۔۔

" کیا مجھے آدھ گھنٹہ تک تقریر کرنے کا حق حاصل نہیں ہے "۔

۲٦٦۲ ایل صرص۔

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر—

"مسودہ کے متعلق تقریریں عام طور پر ۱۵ منٹ تک ہوا کرتی ہیں"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"اگر یور آنر مجھے اپنی تقریر پوری کرنے کے لیے ۵ منٹ کی اجازت دیں تو میں اوسکو ختم کرنے کی کوشش کرونگا"۔

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر—

"بہت اچھا"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"اب میں پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۰۰ع پر بحث کرنے کے ارادہ کو ترک کرتا ہوں اور کونسل کے روبرو وہ امور پیش کرنا چاہتا ہوں جو میرے دعوے کا انحصار ہے۔ میرا دعوے یہہ ہے کہ اس مسودہ کو بنانا میں اون اشخاص کے برخلاف نافذ کرنا مقصود تہا جو عادی مجرم ہوں اور مسودہ ہذا کے ذریعہ کو اس غرض سے وسیع کرنے کی تجویز کرنا کہ اوس میں اون اشخاص کو بہی شامل کر لیا جائے جو عادی مجرم نہ ہوں لیکن صرف زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری مشتبہ ہوں ناجائز ہے فاضل ممبر مہتمم مسودہ نے یہہ بیان کیا ہے کہ کثیر التعداد اشخاص جن سے اونہوں نے مشورہ کیا ہے اونہوں نے مسودہ ہذا کے اصول کے حق میں رائے دی ہے مجہے اس دعوے کی صحت پر سخت اعتراض ہے میری اون سے التماس ہے کہ وہ اون رایوں پر نظر ڈالیں جو اونکی خدمت بہیجی گئی ہیں اور دیکہیں کہ آیا یہہ امر واقع نہیں ہے کہ تقریباً جملہ ممبروں نے اون سے یہہ درخواست کی ہے کہ وہ اصطلاح "عادی مجرم" کی تشریح کردیں تا کہ اصطلاح مذکور صرف اونہی اشخاص پر اطلاق پذیر ہو سکے جو سابقہ سزا یافتہ ہوں بعض صاحبان نے یہہ رائے دی ہے کہ ایسا شخص قبل ازیں کم از کم دو مقدمات میں سزایاب ہوچکا ہو پس انہیں حالات یہہ کہنا ٹہیک نہیں ہے کہ اون ممبروں نے جن سے مشورہ لیا گیا ہے مسودہ ہذا کی تائید کی ہے کیونکہ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم مسودہ کی تائید کرتے ہیں بشرطیکہ جن اشخاص کے برخلاف ہم کارروائی کریں وہ ایسے اشخاص ہونے چاہئیں جو سابقہ سزایافتہ ہوں اور میرا خیال ہے کہ خود مذاہب کمیٹی کے ممبروں میں بہی ایسے اصحاب موجود ہیں جنہوں نے ایسی مشروط تائید کی ہے"۔

" پھر دوسرا امر یہہ ہے کہ نظر بندی یا ممانعت کے اس حکم کا کیا مطلب ہے اسکا اثر یہہ ہوتا ہے کہ ایک شخص عملی طور پر ایک خاص رقبہ کے اندر قید کر دیا جاتا ہے۔یعنی ایک محدود رقبہ کے اندر قید جہاں اوس کی امداد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔میں یور آنر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ یہہ اس قسم کی قید ہے جسمیں قید کئے ہوئے شخص کے مصارف کا بوجھہ سرکار کو نہیں اٹھانا پڑتا - یہہ قانون حد سے زیادہ سخت ہے کیونکہ اوسپر جرم کے ارتکاب کا صرف شک ہی ہوتا ہے۔میری گذارش ہے کہ یہہ انصاف کے اون اصولوں کے خلاف ہے جنکو تمام ایسے فوجداری ایکٹوں میں ملحوظ رکھا گیا ہے جو آج تک رائج ہیں اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قسم کا کوئی قانون ابھی تک کسی دوسرے صوبہ میں جاری نہیں ہوا اسکے بعد یہہ بھی اشارتاً کہا جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ اسکا عملدرآمد پولیس کے ہاتھوں میں نہ رکھا جائیگا اس کا کوئی ایسا خطرہ نہیں میرا ذاتی خیال ہے کہ اگر یہہ کام سب انسپکٹر پولیس کی بجائے موضع کے ذیلدار یا نمبردار کے حوالہ کیا جائیگا تو اس تبادلہ سے کوئی بہتری نہیں ہوگی۔کیونکہ وہ اشخاص جو ذیلداری اور نمبرداری پر مقرر ہیں سرکاری ملازموں سے بہتر نہیں ہوتے کہ جنکے برخلاف اونکے افسران سختی سے کارروائی کر سکتے ہیں -بدیں وجوہات ان آرائے کے ساتھہ میں اس مسودہ پر کونسل ہذا میں غور کئے جانے کی مخالفت کرتا ہوں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال —

" یور آنر—میں اس تجویز کی تائید کرتا ہوں جو میرے آنریبل دوست خان بہادر میاں فضل حسین نے ایسی قابلیت سے پیش کی ہے کہ مسودہ ہذا کی اگرچہ منتخب کمیٹی نے سفارش کر دی ہے پھر بھی اوسکو نامنظور کر دیا جائے مجھے ڈر ہے کہ سرکاری ممبروں اور بعض غیر سرکاری ممبروں کی ووٹوں سے یہہ تجویز نامنظور ہو جائیگی۔تاہم میں خیال کرتا ہوں کہ اگر میں اس توقع کے مذافی اور سخت نقصان دہ انتظام کے خلاف اپنی زبان کو بند رکھوں جسکو آنریبل ممبر مہتمم اس کونسل میں پاس کرانا چاہتے ہیں تو میں اپنے ہم وطن بھائیوں کے فوائد کی نیابت کے متعلق اپنے فرائض کی انجام دہی میں کرونگا۔مجھے اس امر سے تعجب ہوتا ہے کہ بیسویں صدی میں اور خصوصاً ایسے وقت جبکہ اس ملک میں لوگوں کو ذمہ واری حکومت عطا کرنے کے بارہ میں چند آئینی اصلاحات امپیریل گورنمنٹ کے زیر غور ہیں۔اور جبکہ اس صوبہ کے لوگ اپنا تن من اور دھن اپنی سرکار کے اوپر نثار کر رہے ہیں اور جبکہ یہاں کے نوجوانوں کا بہترین حصہ دور دراز ملکوں میں اپنے شہنشاہ کی خاطر لڑرہاہے صوبہ ہذا کی مجلس واضع قوانین کے روبرو موجودہ مسودہ کی قسم کا بحث طلب اور مضر قانون پیش کیا جاتا ہے آج کل اس قسم کا قانون وضع کرنا نہایت بے موقعہ ہوگا تمام ذی عقل پنجابیوں کا خیال تھا کہ اوس قابل تعریف حب الوطنی کے باعث جو اس صوبہ کے لوگوں نے دکھائی ہے یہاں امن و امان اور خوش حالی کا دور دورہ ہوگا - لیکن برخلاف اسکے مسودہ ہذا سے یہہ پایا جاتا ہے کہ مجریہ ضابطہ فوجداری کی دفعات دربارہ ضمانت میں مندرجہ قانون اور ایکٹ اقوام جرائم پیشہ سنہ ۱۹۱۱ع کے احکام عادی مجرماں کا انتظام کرنے کے لئے ناکافی ہیں یہہ مسودہ ایک ایسے قانونی آلہ سے کم نہیں ہوگا جس سے عوام کے دلوں سے خود داری اور آزادی کے جذبہ کو خارج کرکے اونکو چھوٹے سے چھوٹے عہدہ دار دیہہ سے لیکر کل با اختیار عہدہ داروں کے دست نگر اور خوشامدی بنا دیا جائیگا میں یہہ خیال کرنے میں ذرا تامل نہیں کرتا کہ اگر یہہ قانون پاس کر دیا گیا تو یہہ ظلم و تشدد کا ایک ایسا آلہ ثابت ہوگا جو کبھی کسی مہذب ملک کی مجلس واضع قوانین نے وضع نہیں کیا۔کیا اس مسودہ کے واضعان نے اوس بڑھی خطرہ عظیم کا بھی خیال کیا ہے جو اس قانون کے پاس ہو کر نافذ الفعل ہونے کے صورت میں دیہاتیوں کی اخلاقی حالت کے بگڑ جانے کا ہوگا عہدہ دار دیہہ کے ہاتھوں میں چونکہ ایک ایسا اختیار ہوگا جس سے وہ اپنے دشمنوں کے خلاف حسب دلخواہ کارروائی کر سکتا ہے اور اوسکو وہ اپنے ذاتی رنجشوں کے نکالنے کا موقع مل سکتا ہے اسلئے وہ اپنے دشمنوں کو نقصان پہونچانے کے لئے مسودہ ہذا کے احکام کا ممکن ہے کہ ناجائز طریق میں استعمال کرے اور ایسے طرز عمل سے نہ صرف سزایافتہ اور مشتبہ اشخاص بلکہ بے گناہ لوگ بھی خوف زدہ ہو جائینگے اور اونکو عہدہ داروں دیہہ اور پولیس کے خلاف اپنی شکایات بیان کرنیکی جرات تک نہ ہوگی اور اگر اون کو موضع میں رہنا مطلوب ہوگا تو اونہیں ہمیشہ ان عہدہ داروں کو قہراً و جبراً خوش رکھنے کی کوشش کرنی پڑیگی۔

" چونکہ حال ہی میں جرائم پیشہ اقوام کی نقل و حرکت پر جائز طور پر قیود لگائی گئی ہیں اور اونکو ایسی زراعتی اور صنعتی بستیوں میں آباد کر دیا گیا ہے جو گورنمنٹ مکتی فوج آریہ سماج اور ہندو

سول ضلعوں کے زیر انتظام میں جو جرائم پیشہ لوگوں کی اصلاح کے کام میں ایسی سرگرمی سے کوشاں ہیں میری رائے ہے کہ موجودہ قانون عادی مجرموں کے انتقال اور نقل و حرکت کے انسداد کے لئے کافی ہے اور اس کی موجودگی میں یہہ مسودہ بالکل غیر ضروری معلوم ہوتا ہے اگر جرائم کا پتہ نہیں لگتا اور مجرموں کو سزائیں نہیں ملتی تو اس کا ٹھیک علاج تو یہہ ہے کہ تحقیقات کرنیوالے عملہ کی ایزادی اور اصلاح کی جائے نہ یہہ کہ موقع کے قابل تنخواہ والے ملازمان کے ہاتھہ میں نہایت وسیع اور دل آویز اختیارات دے دئے جائیں۔

* کیا میں مسٹر پالمر صاحب مسودہ ہذا سے دریافت کرسکتا ہوں کہ آیا یہہ اس صوبہ کا ہی حصہ ہے کہ جہاں جرائم کا پتہ نہیں چلتا اور مجرموں کو سزا نہیں ملتی۔کیا یہہ درست نہیں ہے کہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں اور انگلستان اور یورپ امریکہ اور جاپان میں پولیس بعض ایسے شدید ترین جرائم کے ارتکاب کرنیوالوں کا پتہ لگانے سے قاصر رہی ہے جس کے پتہ لگائے جانے کی ہر ایک امن پسند شخص خواہش کرتا ہے دنیا بہر کے مہذب ملکوں میں سے ایک اسی صوبہ کو ہی یہہ خصوصیت کیوں دیجاتی ہے کہ وہاں ایک ایسا جبر آمیز قانون موجود ہو جس سے لوگوں کی اخلاقی حالت کے بگڑ جانیکا احتمال ہے یہہ مسودہ نہایت بے محل اور بالکل غیر ضروری ہے اور مجھے ہر طرح امید ہے کہ صائب رائے غالب آئیگی اور کہ اس منزل پر بھی گورنمنٹ عوام کی رائے کا پاس کرکے اس مسودہ کو واپس لے لیگی ان الفاظ کے ساتھہ میں اس تحریک کی کہ رپورٹ اور مسودہ کو جیسا کہ منتخب کمیٹی نے اوسکو ترمیم کیا ہے زیر غور لایا جاوے مخالفت کرتا ہوں"۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت ہیرو لال—

* یور آنر- میں ان اشخاص میں سے ہوں جنہوں نے ابتداء میں جبکہ یہہ مسودہ تیار کرکے آرائے کیلئے مشتہر کیا گیا تھا اس کے عام اصول کو منظور کیا تھا۔ اسلئے اب میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ اوسوقت مجھے مسودہ میں ظاہر کوئی قابل اعتراض بات معلوم نہیں ہوئی لیکن اپنی رائے ارسال کرچکنے کے بعد مجھے اس معاملہ کے متعلق بعض ایسے اشخاص سے گفتگو کرنیکا اتفاق ہوا جو نظم و نسق کا کچھہ علم رکھتے تھے اور نیز ایسے اشخاص سے جنہوں نے اس مسودہ کے اصولوں پر عام نکتہ خیال سے غور کی ہے اور مجھے اس امر کا نہایت ہی رنج و افسوس ہے کہ پہلے مسودہ کی جو تائید کی تہی اوس پر میں اب قائم نہیں رہ سکتا اپنی غلطی پر ضد کرنا کوئی صفت نہیں ہوتی اور میں اپنی اوس وقت کی رائے کو تبدیل کرتا ہوں کیونکہ بحث کرنے سے اس مضمون کے متعلق میرے خیالات بدل گئے ہیں۔ میں کونسل ہذا کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کے احکام کے فوائد کو بیان کرکے یا اپنے دوست آنریبل بھائی سوہن لال کے پیش کردہ دلائل بیان کرکے تکلیف نہیں دینا چاہتا بلکہ میں مختصر الفاظ میں صرف ایک امر بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہہ ہے کہ اس مسودہ سے خطرہ یہہ نہیں ہے کہ مجرمان سزا سے بچ جائینگے یا یہہ کہ مجرمان مسودہ ہذا سے ڈرکے ہاں وہ تو ضرور ڈرینگے خطرہ تو یہہ ہے کہ عہدہ دار کارروائی میں جانبداری کرینگے کیونکہ اگر عہدہ دار کسی بے قصور شخص کو نقصان پہونچانا چاہئے تو اوس کے لئے یہہ بہت ہی آسان بات ہوگی عہدہ دار پہلے اوسکی رپورٹ کردیگا کہ وہ خطرناک آدمی ہے اور اوسکے لئے بندش کا حکم حاصل کرلیگا اور پہر دقت کے بغیر دو ایک گواہ پیدا کرلیگا جو کہینگے کہ فلاں شخص نے احکام قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور اوسکو کسی نہ کسی طرح وہ سزا دلوا دیگا جو مسودہ ہذا میں تجویز کی گئی ہے۔ جو کہ پہلی دفعہ کی سزایابی پر ایک سال دوسری دفعہ دو برس اور تیسری بار تین برس کی قید ہے میری رائے میں یہہ سزا نہایت سخت ہے نیز اصحاب نے جن کے ساتھہ میں نے اس معاملہ میں گفتگو کی ہے ایکٹ کے صحیح الفاظ اور عمل درآمد کے بارہ میں بدگمانیوں اور بے اعتباری کا اظہار کیا ہے مسودہ ہذا کے عمل در آمد کے متعلق میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہہ مسودہ (قانون) کامیاب ثابت نہیں ہوسکتا حالانکہ میں نے پہلے ایسا ہی خیال کیا تھا اسلئے میں افسوس کرتا ہوں کہ میں اس مسودہ کے لئے واسطے زیر غور لانیکی مخالفت کرتا ہوں جبکہ اسکی نسبت اون اصحاب میں بھی غلط فہمی پھیلنے کا احتمال ہے جن کے لئے یہہ مقصود نہیں"۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ—

* یور آنر- مجھے افسوس ہے کہ میرے آنریبل دوست مسٹر فضل حسین نے ایک ایسی حکومت کے بارہ میں ایسے کلمات استعمال کئے ہیں جو کہ درحقیقت اس وقت زیر غور نہیں ہیں۔مجھے سخت افسوس ہے

کہ گورنمنٹ کے ایک مفید قانون کا ایسے ناگوار طریق میں مقابلہ کیا گیا ہے اگر ان الفاظ سے یہہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ سکھوں کی حکومت اسقدر طاقتور تھی کہ وہ اشخاص متذکرہ دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا انتظام بگاڑ سکتے تھے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں-لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی اور مدعا ہے تو اسکی میں مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں-مسودہ ہذا کے مقاصد سے مجھے پورا اتفاق ہے اور میں اس کی دلی تائید کرتا ہوں-آنریبل مسٹر فضل حسین نے فرمایا ہے کہ جیسا کہ ابتداء میں تجویز کیا گیا مسودہ ہذا کا مدعا صرف عادی جرائم پیشہ اشخاص کا انسداد کا تھا-اب ہم سب کو معلوم ہے کہ بعض افسروں کی رائے کے بموجب الفاظ جرائم پیشہ کی بجائے لفظ 'مجرم' رکھہ دیا گیا ہے-محض اس سبب سے کہ لفظ 'مجرم' زیادہ واضح ہے-اس مسودہ کے خلاف اس وجہ سے میرے خیال میں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا باقی رہا یہہ اصول کہ اگر یہہ مسودہ اون اشخاص پر عائد کیا جاتا جو دو دفعہ سزایاب ہو چکے ہوں تو آنریبل ممبر یعنی مسٹر فضل حسین کو کوئی اعتراض نہ ہوتا اس بارہ میں مجھکو اونکے ساتھہ ہم اتفاق نہیں ہے-میری رائے میں اس مسودہ میں بالکل بجا طور پر اون لوگوں کا انسداد کیا گیا ہے جو سزایابی سے بچ جاتے ہیں-بعض عادی مجرمان یا جرائم پیشہ اشخاص (خواہ اون کو کسی نام سے موسوم کیا جائے) اس قسم کے ہیں جو کسی نہ کسی طرح ہمیشہ سزا پانے سے بچ جاتے ہیں-میرے خیال میں یہہ مسودہ انہی اشخاص پر عائد ہوگا-تجربہ سے یہہ پورے طور پر ظاہر ہو گیا ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ تقریباً بالکل نا کام ثابت ہوئی ہے-میں خیال نہیں کرتا کہ مسودہ کے موجودہ احکام سے اون اشخاص کی مشکلات میں کوئی ایزادی ہوتی ہو جنکی تجویز اس کے مطابق کی جائیگی-سب سے پہلے تو میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اشخاص جنکو مجسٹریٹ اپنے مواضعات میں نظر بند رہنے کے قابل خیال کریگا بلا شبہہ اون اشخاص کی نسبت زیادہ آسودہ حال ہونگے کہ جنکو ضمانت نہ داخل کرنے پر جیلخانہ میں دن گذارنے کیلئے بھیجا جاتا ہے-اون اشخاص کیلئے جو ضمانت داخل نہ کر سکیں یہہ ایک رعایت ہوگی جو میرے خیال میں کسی کو بھی نا پسند نہیں کرنی چاہئے کہ اون کو کسی موضع یا مواضعات میں جیسی کہ صورت ہو اوس مجسٹریٹ کی اقتضاء رائے کے مطابق نظر بند کر دیا جائے جو ہر ایک مقدمہ کی تجویز کریگا-میرے خیال میں اس انتظام سے ایسے شخص مجرمانہ خیالات کی پیروی کرنیسے باز رہینگے-ہم سب کو علم ہے کہ پنجاب میں بد قسمتی سے مختلف مقامات میں چوری-ڈاکے اور اسی قسم کے دیگر جرائم کا ارتکاب اکثر ایسے لوگ کرتے ہیں جو مختلف مقامات اور مختلف مواضعات میں رہتے ہیں-وہ اکٹھے ہو کر حکام اور لوگوں ہر دو کو تکلیف دیتے ہیں-اگر یہہ مسودہ جاری ہوگیا اور ایسے اشخاص کو اپنے اپنے مواضعات کے اندر نظر بند کر دیا گیا تو یہہ بالکل ظاہر ہے کہ یہہ لوگ اپنے ساتھیوں کے ساتھہ نہ مل سکینگے اور اسطرح جرائم کا ارتکاب کرنے کے قابل نہ رہینگے-اسلئے میں خیال نہیں کرتا کہ یہہ قانون کسی طرح سخت ہے مسودہ ہذا کے متعلق ملاحظہ کمیٹی کی رپورٹ میں یہہ واضح کر دیا گیا ہے کہ یہہ حکم اون احکام کی صرف ایک قسم ہے جو کہ مجسٹریٹ دے سکیگا-پس میرے خیال میں اون امور پر نکتہ چینی کرنیکی اب ضرورت نہیں جنکی بابت پر صاحبان مجسٹریٹ ضمانتین لیکر احکام صادر کر سکتے ہیں-اون احکام کی ایکٹ ہذا کے علاوہ بھی دفعہ ۱۱۰ کی رو سے اجازت ہے-اگر یہہ ایکٹ پاس نہ بھی ہوا تو اختیارات موجود ہیں اور ایسے اشخاص کے برخلاف استعمال کئے جا سکتے ہیں جو اوسکی تحت میں آئیں-اسلئے صرف سوال جو کونسل ہذا کے فیصلہ کیلئے پیش کیا گیا ہے یہہ ہے کہ آیا احکام مذکور بہت زیادہ سخت ہیں یا نہایت ہی معقول ہیں-میری گذارش یہہ ہے کہ وہ سخت نہیں-وہ زیادہ تر اشخاص متعلقہ کے اپنے فائدہ کے لئے ہیں-اور اوس کے علاوہ وہ عوام اور حکومت کیلئے بھی مفید ہیں-جیسا کہ آنریبل محرک نے بجا طور پر فرمایا ہے تجربہ نے ظاہر کر دیا ہے کہ ممالک غیر سے واپس آئے ہوئے تارکان وطن کی صورت میں اون کو اپنے مواضعات میں نظر بند کرنیکا طریق نہایت مفید ثابت ہوا ہے-جب سے یہہ انتظام عمل میں لایا گیا اون کے برے خیالات رفع ہو گئے پورا یقین ہے کہ اگر یہہ ایکٹ پاس ہو کر قانون بن گیا تو یہہ مفید ثابت ہوگا-

" محکمہ پولیس کے متعلق میری گذارش ہے کہ پولیس کو ایسے اشخاص کے ساتھہ واسطہ پڑتا ہے اور اونکا انسداد کرنا پولیس کا فرض ہے لیکن نا جائز افعال کے انسداد کے لئے انتظام موجود ہے اس کے علاوہ وکلا کی امداد حاصل کیجا سکتی ہے اور پولیس کے طرز عمل اور واسطہ داری وغیرہ سے صاحب پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو مطلع کیا جا سکتا ہے-میرے خیال میں ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ لمبر دار اور ذیلدار سوسائیٹی میں

جب سے بعض اشخاص ہیں جن سے نظم و نسق کو امداد حاصل کرنی لازمی ہے۔کبھی کبھی عداوت اور دھوکہ بازی اور اس قسم کی عداوت کی بنا پر بھی کام کیا جاتا ہے۔مگر اونکو مجسٹریٹ تجویز کنندہ کے گوش گذار کیا جا سکتا ہے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ جب ایسی صورت ہوگی تو کوئی مجسٹریٹ زیر اونکے ہذا یا نیز زیر دفعہ ١١٠ کارروائی نہیں کریگا۔

" جناب والا بلحاظ وجوہات مذکورہ میں اس قانون کی بابت تائید کرتا ہوں اور اوس کے ساتھہ مجھے کسی ایسی ترمیم کی تائید کرنیکا بھی حق حاصل ہوگا جو کونسل ہذا کے پیش کی جائیگی "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے—

" یورآنر—میں بھی اون اشخاص میں سے ہوں جنہوں نے اس مسودہ کے اظہار کیلئے متداول کئے جانیکی نسبت اسکے عام اصول کی تائید کی تہی مگر اب تک یہی خیال ہے کہ وہ اغراض جن سے یہہ مسودہ متداول کیا گیا تہا واقعی بہت عمدہ تہیں اور اون کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن مزید غور کرنے پر اور بہت سے اہل اشخاص کے ساتھ مشورہ کرنے سے جو ایسے معاملہ کے متعلق صائب رائے دے سکتے ہیں مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں مسودہ ہذا کی ایسی غیر مشروط تائید نہیں کر سکتا جیسی کہ موجودہ آنریبل درست ہر داریں ابھی سمجھ لے کی ہے اوس رائے میں جو میں نے گذشتہ سال ہوا آنریبل ممبر مہتمم کو ارسال کی تہی میں نے کہا تہا کہ جس شخص کے خلاف اس مسودہ کے بموجب کارروائی کیجائے اوس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ کسی ایسے جرم کی پاداش میں دو دفعہ کا سزا یافتہ ہو جو جسم انسانی کے متعلق ہو اور نیز میرے خیال میں اون اصحاب کی بابت رائے ہے جنہوں نے ابتداً اون امور کی جو کہ مسودہ زیر بحث میں ملحوظ ہیں [illegible] آج صبح میں نے آنریبل ممبر مہتمم سے ذکر کیا تہا کہ آیا وہ مسودہ کے احکام میں ایک ایسی ترمیم کرنے کے لئے تیار ہیں جس سے اس ایکٹ میں عادی مجرم کی تعریف ہوجائے اگر وہ مجھے اجازت دیں تو میں عرض کر دیتا ہوں کہ اونہوں نے مجھے اس مسودہ کی شرط میں ترمیم پیش کرنے کی اجازت دیدی لیکن اس کی تائید کرنے کا وعدہ نہیں کیا مطلب یہہ ہے کہ ایکٹ میں لفظ " عادی مجرم " کی تعریف قریباً قریباً اس طرح ہونی چاہئے کہ مسودہ ہذا کے مطلب میں ایک عادی مجرم سے مراد ایسا مجرم ہوگا جو جائیداد کے متعلق جرم کی پاداش میں کم از کم ایک دفعہ سزایاب ہو چکا ہو میری گذارش ہے کہ اگر ہم ایسی ضروری امر پر غور کریں کہ جرائم مذکورہ دفعہ ١١٠ مجموعہ ضابطہ فوجداری کس آسانی سے عدالتوں میں پیش کئے جاتے ہیں اور مجسٹریٹ بھی بلا تکلف اون کو تسلیم کر لیتے ہیں تو یہہ امر نہایت نازک ہوجاتا ہے کہ آیا ہم اس مسودہ کی جیسا کہ وہ منتخب کمیٹی کے روبرو پیش ہوا ہے دلی کے ساتھہ تائید کریں مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ جن قانون پیشہ اشخاص نے اس معاملہ کے متعلق تقریر کی ہیں اونہوں نے کم و بیش اچھے تجربہ کی بنا پر کی ہیں لیکن بد قسمتی سے چونکہ مجھے دن رات مجرموں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے اس مسودہ کے متعلق مجھے اچھے تجربہ سے یہہ سوال پیدا ہوا ہے کہ اس قسم کا کوئی قانون اگر کسی ایسی ترمیم کے بغیر رائج ہوگیا جو میں بعد ازاں یورآنر کی اجازت سے پیش کرنا چاہتا ہوں تو وہ بہت سخت ہوگا اور مجھے ڈر ہے کہ وہ معاملات انصاف کی ضروریات کے مناقض ہوگا جہاں تک پولیس کا تعلق ہے یہہ میرا افسوس ناک تجربہ ہے کہ پولیس جب کوئی بات ثابت کرنا چاہتی ہے تو نمبردار اور ذیلدار اونہیں کئے بتاتے کا کام دیتے ہیں نیز ایک اور امر بھی ہے یعنی تریباً ہر ایک موضع میں دھڑہ بندیاں ہوتی ہیں – گو میں مسودہ کے اصولوں کی تائید ولیکا ہوا خواہشمند ہوں لیکن پنجاب کے مواضعات کی موجودہ حالت میں مجھے افسوس ہے کہ میرے لئے اس مسودہ کی تائید کرنا نا ممکن ہے۔الفاظ عادی مجرمان کی تعریف کے بغیر میں اس مسودہ کی کسطرح بھی تائید نہیں کر سکتا۔اس کے علاوہ حضور والا ایک اور بات ہے کہ تقریباً تمام مواضعات میں دھڑہ بندیاں ہوتی ہیں اس عام اصول کی تائید کا میں کتنا ہی خواہشمند کیوں نہوں لیکن میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ ہمارے مواضعات کی ایسی حالت ہونے کی صورت میں اس مسودہ کی تائید کرنا ممکن ہے [illegible] عادی مجرم کی تعریف معلوم نہ ہو حالانکہ اب تک میں اس مسودہ کی تائید نہیں کرسکونگا "۔

آنریبل مسٹر کوریک —

" اس موقع پر میں آنریبل مہتہ دولت رائے صاحب کی اطلاع کے لئے تھوڑی سی تشریح کرنا چاہتا ہوں کیونکہ جب کہ میں اس کمرہ میں داخل ہوا تو آنریبل ممبر نے مجھ سے ذکر کیا کہ وہ اس بارہ میں ایک ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں کہ مسودہ میں لفظ " عادی مجرم " کی تعریف کر دی جائے - میں نے اون سے کہا تھا کہ وہ مسودہ کے اصول پر حملہ کر رہے ہیں - پہلے میں اس بات پر رضامندی ظاہر کرنے پر آمادہ تھا کہ میں اونکی ترمیم کی تحریک کے خلاف اعتراض نہیں کرونگا لیکن چونکہ اس کونسل کے قواعد کی رو سے جبتک سیکرٹری کو دو روز پیشتر اطلاع نہ دی جائے کوئی ترمیم پیش نہیں کی جا سکتی ہے - بعد ازاں یہہ معلوم کرنیکے لئے معاملہ پر غور کی کہ ایسی ترمیم کا کیا اثر ہوگا اور میں نے اپنی پہلی رائے کو تبدیل کر لیا - میں نے دیکھا کہ ایسی ترمیم کا یہہ مطلب ہوگا کہ مسودہ کی متعدد دفعات کو از سر نو لکھنا پڑیگا اور اسلئے آنریبل ممبر موصوف یہہ خیال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ میں ایسی ترمیم پر کونسل میں بحث کرنے پر متفق تھا "۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند

" یوئر آنر چونکہ میں اوس منتخب کمیٹی کا جو اس مسودہ کے متعلق رپورٹ کرنیکے واسطے مقرر کی گئی تھی ممبر ہوں میں خیال کرتا ہوں کہ میں چند الفاظ عرض کر سکتا ہوں مجھے ایک تشریح کے ساتھ شروع کرنا پڑیگا - آنریبل ممبر باہتمام مسودہ امید ہے میری اس بات میں تصدیق کرینگے کہ میں نے ہی منتخب کمیٹی میں جتلایا تھا کہ " عادی مجرم کی " کی ایک باقاعدہ تعریف ہونی چاہئیے اور اس معاملہ پر ایک طویل بحث مباحثہ کے بعد میں نے اپنی تجویز کو واپس لے لیا - اسکی وجہ یہہ تھی کہ ہم کسی شخص کی عام شہرت کو نظرانداز کرنے کے ذرائع بہم نہیں پہنچا سکے کیونکہ ہم مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ کے منشا سے توڑ نہیں کر سکتے -

" مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ۱۱۰ اور ۱۱۷ (۳) کو ترمیم کرنا یقیناً اس کونسل کے احاطہ اختیارات سے باہر ہے اور عام شہرت کے متعلقہ شہادت ضرور پیش ہوسکیگی خواہ وہ مذکورہ نمبردار کے بیان پر مبنی ہو یا ملعون لمبر دار کی قسم ہو - یہاں ہم اس امر پر بحث نہیں کر رہے کہ آیا ضمانت والی دفعات ہمارے قانون فوجداری میں شامل رہیں یا نہ بلکہ یہاں ہم صرف اس امر پر غور کر رہے ہیں کہ آیا ایک عادی مجرم سے ضمانت طلب کرلینگی یا اوس کو کسی خاص رقبہ کے اندر نظر بند کر دیا جائے - میں اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا اور مسودہ کے اصول کی تائید کرتا ہوں "

آنریبل مسٹر پارکو —

" یوئر آنر — اس مسودہ سے عادی مجرمان زیر دفعہ ۱۱۰ کے انسداد کا ایک اور ضابطہ یا طریقہ بہم پہونچتا ہے - میں یہہ تجویز کرتا ہوں کہ ہم دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی اس طرح ترمیم کر دیں کہ ہم اس کے آگے ایک تشریح ایزاد کر دیں کہ یہہ صرف اون مجرمان پر عاید ہوگا جو اس سے پہلے کم از کم ایک دفعہ سزایافتہ ہوں - میرے خیال میں جو جدید ضابطہ مسودہ ہذا نے بہم پہونچایا ہے وہ دو طرح فائدہ مند ہوگا دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو آسانی سے ضمانت حاصل نہیں کر سکتے - اور دوسرے وہ جو نہایت آسانی سے ضمانت پیش کرسکتے ہیں - مجرمان جو جانتے ہیں کہ اون کو سزا مل جائیگی نہایت آسانی سے ضمانت بہم پہنچا دیتے ہیں - یہہ ایک نہایت بے ضرر قانون ہے اور بہت فائدہ مند ہوگا "۔

آنریبل رائے بہادر لالہ بھگت رام —

" یوئر آنر — یہہ یقیناً ایک متنازعہ اور پیچیدہ انتظام ہے اور یہہ اس امر سے ظاہر ہے کہ کونسل کے چند آنریبل ممبران نے جنہوں نے اس وقت مسودہ کے حق میں رائے دی تھی جبکہ وہ اظہار رائے کیلئے متداول کیا گیا تھا اپنا خیال بدل لیا ہے اور اب اس سے بالکل مختلف رائے دی ہے جو انہوں نے مسودہ کے رائوں کے لئے متداول ہونیکے وقت دی تھی - میں اس قسم کی کوئی معافی نہیں مانگتا کیونکہ شروع سے ہی جب کہ یہہ مسودہ موصول ہوا میری یہہ رائے تھی کہ یہہ اچھا قانون نہیں اور میں نے اپنا خیال یہہ ظاہر کر دیا تھا کہ یہہ درست نہیں ہے

کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے احکام کافی ہیں اور کہ وہ احکام جو قانون میں اوسکی موجودہ صورت میں درج ہیں ان اشخاص کا انتظام کرنے کے لئے کافی ہیں جو اوچاں مشہور ہوں۔ یورآنر گو یہہ مسئلہ براہ راست کونسل کے روبرو پیش نہیں ہے تاہم میں عرض کرتا ہوں کہ دفعہ ۱۱۰ کی موجودہ شرائط بعض صورتوں میں مفید ہیں مگر سخت ہیں۔ حضور والا مہی کونسل ہذا کی توجہ اس بارہ میں چیف کورٹ کے ایک حکم کی طرف مبذول کرواتا ہوں۔امبو ۴ سنہ ۱۹۰۸ع میں درج ہے کہ دفعہ ۱۱۰ کے احکام اکثر مشتبہ اشخاص کو ناجائز طور پر سزا دلوانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور یہہ مشہور ہے کہ اوس کو دشمنوں کے بدنام کرنے اور کینہ اور بغض نکالنے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔میرا اپنا تجربہ ہے کہ آنریبل ججان نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ بالکل جائز ہے اور اوس میں کوئی شک نہیں کہ جتنے مقدمات زیر دفعہ ۱۱۰ چلائے جاتے ہیں اون میں سے ایک بڑی تعداد ایسے مقدمات کی ہوتی ہے جو کینہ اور عناد کی بناء پر ترتیب کئے جاتے ہیں جیسا کہ فیصلہ مذکور میں درج ہے یہہ احکام نہایت سادہ ہیں کو رجوالہ یہہ مقدمات غیر معمولی قسم کے ہوتے ہیں اس لئے اون قانون شہادت کو دخل نہیں دیا جاتا۔ پھر دفعہ ۱۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں درج ہے کہ چند گواہان شفید کے پیش ہو کر یہہ بیان کرنے پر کہ فلان شخص کی موضع میں شہرت اچھی نہیں ہے یہہ کافی ہوگا کہ اوس کے خلاف دفعہ ۱۱۰ کے احکام کو عمل میں لایا جائے اس لئے یہہ ایک ایسا ضابطہ ہے جس کو بڑے مشہور ججون نے بہت سخت قرار دیا ہے کیونکہ اس سے ایسے لوگوں کو تنگ کرنے کا کام لیا جاتا ہے جنہوں نے کسی جرم کا ارتکاب نہ بھی کیا ہو۔جناب والا میری گذارش ہے کہ میں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ کے ساتھہ تعلق نہیں اون اختیارات میں جو مسودہ ہذا کی رو سے مجسٹریٹوں کو مل جائینگے سب سے بڑا فرق یہہ ہوگا کہ کسی شخص کو جیلخانہ میں بھیجنے کی بجائے اوس کو کسی خاص رقبہ کے اندر نظربند کر دیا جاویگا۔آنریبل مسٹر اور آنریبل سردار گجن سنگھ نے اس تبدیلی کو نہایت اہم بتلایا ہے لیکن حضور والا میں افسوس سے کہتا ہوں کہ میرے خیال میں میرا ایسے مقدمات کے متعلق تجربہ خوشگوار نہیں ہے جن میں لوگوں کو زیر ایکٹ تحفظ ہند نظربند کیا گیا۔

" ایسے ضلع جالندھر میں بھی اون اشخاص کے برخلاف ایکٹ تحفظ ہند کے احکام کی خلاف ورزی کے بے شمار مقدمے چلائے گئے ہیں اور سوائے ایک کے جس کی اپیل سشن جج صاحب نے منظور کر لی ہر ایک مقدمہ میں اونکو سزا مل گئی۔عدالت کی تجویز صحیح ہے کہ درست ہو مگر وہ بہت سخت ضرور تھی۔مثال کے طور پر میں صرف تین کا ذکر کرونگا ایک مقدمہ میں ایک شخص نے جو کہ نظربند تھا یہہ دیکھکر کہ گاؤں کا کوئی آدمی اوسکی مدد کرنے کو نہیں آیا اور اوسکی ماں قریب المرگ پڑی ہے اسپتال سے دوا لینے کیلئے گاؤں سے چلا گیا لیکن بجائے اس کے کہ اوس کو واپس جاکر اپنی ماں کی امداد کرنے کی اجازت دی جاتی اوس کو پولیس نے گرفتار کرکے اوس کا چالان کر دیا اور مجسٹریٹ کے روبرو پیش کرکے اوس کو سزا دلوا دی - ایک اور واقع جس کا ذکر میں اپنی یادداشت سے بیان کرتا ہوں کہ ایک شخص کو لمبردار نے ضلع جالندھر میں موجودہ قواعد کے مطابق وہ گاؤں چھوڑ کر نہیں جاسکتا تھا حالانکہ لمبردار نے اوس کو پکڑا تھا وہ شخص تھانہ میں رپورٹ لکھوانے گیا بجائے اس کے کہ اوس کی کچھہ مدد کی جاتی الٹا اوس کو گرفتار کر لیا گیا اور مقدمہ چلاکر سزا مل گئی۔تیسرا واقعہ اگر مجھے ٹھیک طور پر یاد ہے تو اس طرح ہے کہ ایک شخص نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سے ملاقات کے لئے گاؤں میں اور وہ اپنے گاؤں میں نظربند تھا۔ اوس کی زمین ساتھہ کے موضع میں تھی اوس شخص نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو ایک درخواست دینی چاہی جو کہ تھانہ کے پاس ہی آئے ہوئے تھے۔پس وہ تھانہ میں گیا لیکن بجائے اس کے کہ اس کی رپورٹ لکھکر اوس کو ڈپٹی کمشنر صاحب کے حضور میں پیش ہونیکی اجازت دی جاتی الٹا اوس کو گرفتار کر لیا گیا اور مقدمہ چلاکر تین ماہ قید کی سزا ہو گئی۔پس حضور والا میں نے تو شروع میں ہی کہدیا تھا کہ یہہ قانون درست نہیں کیونکہ اس سے ہم ایسے اشخاص کے ہاتھہ میں اختیار دے رہے ہیں جن پر بہروسہ نہیں کیا جاسکتا اور میں پورے وثوق سے عرض کرتا ہوں کہ یہہ قانون مقبول عام نہوگا۔

" یہہ امر کہ اس بندش سے کسی شخص کو کسی خاص رقبہ میں رہنے کی اجازت ہوگی ممکن ہے کہ شخص متعلقہ کے ساتھہ رعایت سمجھی جائے۔ لیکن جب ایک آدمی ضمانت دے سکتا ہے تو کیوں نہ اوس سے ضمانت لیلی جائے اوس صورت میں چند شخصوں کو اوس کے چال چلن کی اصلاح کرنے کا خیال ہوگا۔لیکن دوسری صورت میں ایک عادی مجرم کو کوئی روکنے والا نہوگا اور وہ اپنی خواہش کے مطابق جو چاہیگا کرتا رہیگا۔اس لئے گو یہہ

ایک طرح ایک ایسے شخص کے ساتھ رعایت ہوگی جو ایسا بد چلن ہے کہ وہ ضمانت داخل نہیں کرسکتا اور نہ اوسکا کوئی ضامن بننے کیلئے تیار ہے اور جو عام طور پر جیل میں بھیجا جاتا - تاہم یہہ ایک ایسی رعایت ہے جس کے خلاف میں صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں کیونکہ اس میں کوئی محفوظیت کا انتظام نہیں - لہذا میں مسودہ کی مخالفت کرتا ہوں"-

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان — نے کہا کہ اصطلاح "عادی مجرم" سے مراد ایسا مجرم ہونا چاہئے جو پہلے دو دفعہ سزایاب ہوچکا ہو-

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ — نے اردو میں تقریر کی اور مسودہ کی مخالفت کی-

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس —

"حضور والا - میں اپنے دوست آنریبل خان بہادر ملک محمد امین سے اتفاق رائے ظاہر کرتا ہوں اگر "عادی مجرم" کی تعریف اوسطرح نہ کی گئی جیسی کہ اونہوں نے تجویز کی ہے تو میں اس بل کی مخالفت کرونگا"-

آنریبل مسٹر کریک — "الفاظ 'عادی مجرم' کی تعریف مجوزہ ضابطہ فوجداری میں کی گئی ہے"-

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس — "میں اوسکی تعریف آنریبل خان بہادر ملک محمد امین کی تجویز کے مطابق چاہتا ہوں"-

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ —

"حضور والا - میں اس مسودہ کی تائید کرتا ہوں - میرے خیال میں امن داروں اور ذیلداروں سے بڑھکر اور کوئی بہتر ذریعہ نہیں ہوسکتا - میری رائے میں اوس قانون کے خلاف کچھہ نہیں کہا جاسکتا جس کے استعمال کے لئے اس قسم کے لوگ ہوں - میرا ذاتی تجربہ ہے کہ یہہ لوگ تخفیف جرم میں مفید ثابت ہوئے ہیں مزید برآں میں یہہ کہونگا کہ اگر آپ کسی شخص کو جیل خانہ میں بھیجدیں تو وہ ایک مسلمہ مجرم ہو جاتا ہے - بخلاف اسکے اس صورت میں اوسے اپنی اصلاح کرنے کا موقع ملجاتا ہے جب تک کہ اس قسم کی کارروائی جس کی اوسوقت تجویز کی گئی ہے نہ کی جائیگی گاؤں میں امن امان قائم نہیں ہوسکتا - سرحد میں اس قسم کی کارروائی میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے میں اس مسودہ کی زور سے تائید کرتا ہوں"-

آنریبل نواب سر بہرام خان —

"میں اس مسودہ کی تائید کرتا ہوں یہہ مسودہ اون اشخاص تک محدود ہونا چاہئے جو دو یا دو سے زیادہ دفعہ سزایاب ہوچکے ہوں"-

آنریبل خان بہادر مرزا اکرام اللہ خان —

"میں آنریبل خان بہادر ملک محمد امین کے اس خیال سے متفق ہوں کہ یہہ مسودہ صرف اون اشخاص پر اطلاق پذیر ہو جو کم از کم دو دفعہ پہلے سزایاب ہوچکے ہوں"-

آنریبل مسٹر کریک —

"حضور والا - آج اس مسودہ کی جو مخالفت کی گئی ہے اوس سے مجھے بہت تعجب ہوا ہے - ایک آنریبل ممبر تو یہہ بھی فرما گئے ہیں کہ یہہ ظلم و ستم کا بدترین حربہ ہے جو پہلے آج تک کسی متمدن گورنمنٹ نے ایجاد نہیں کیا تھا مگر میرے خیال میں یہہ مبالغہ آمیز کلام ہے اور اس سے آنریبل ممبر کی

بالعموم یہہ مراد لیجاتی ہے۔ میرے نزدیک فی الواقع یہہ ایک حیرت انگیز امر ہے کہ وہ آنریبل ممبران جنہوں نے اس بل کے اصولوں کو اوس وقت جبکہ وہ ماخوذ کیا گیا تھا صحیح تسلیم کیا تھا آج اوس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ۲½ سال ہوئے جبکہ یہہ بل متداول کیا گیا تھا تو اوسکے خلاف ایک بھی صدائے احتجاج بلند نہیں کی گئی تھی۔ آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے کہا ہے کہ وہ بل کی سراسر مخالفت کر رہے ہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اونکا یہہ خیال غلط ہے اگر مجھے اونکی رائے بتانے کی اجازت دی جائے تو اونہوں نے یہہ فرمایا تھا کہ وہ بصورت مجموعی اس بل کے حق میں ہیں مگر اب وہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کے مخالف ہیں۔ آنریبل ممبر کونسل کے روبرو بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ عادی مجرم کے لفظ کا خیال ہے یہہ بل ایک رحمدلانہ کارروائی ہے مگر وہ اسکی مخالفت اوسکے طریقۂ عملدرآمد کے لحاظ خیال سے کرتے ہیں۔ جس شخص کو ضمانت ادا نہ کرنے کی صورت میں اپکو جیل میں قید کرنے کا اختیار حاصل ہے وہ اوسکی نقل و حرکت کو اوسکے گاؤں تک محدود کرنے کے مخالف ہیں۔ باوجود اس امر کے آنریبل ممبر نے اپنی تقریر دوران میں فرمایا تھا کہ بل ہذا کے احکام بعض صورتوں میں اور خاص کر ایسی صورتوں میں جبکہ کوئی ایسا شخص جس سے ضمانت طلب کی جائے ضامن بہم نہ پہونچا سکے اور اوسے جیل میں جانا پڑے بہت مفید ثابت ہونگے۔ آنریبل ممبر نے تصور کیا تھا کہ اگر ایسے شخص کی نقل و حرکت کو کسی خاص رقبہ تک محدود کرنے یا اوسکے مقررہ اوقات اور مقامات پر اپنی حاضری کی اطلاع دینے کے متعلق حکم جاری کر دیا جائے تو وہ قید سے بچ جائیگا۔

" اور ممبر صاحبان نے موجودہ بل کے متعلق اپنی رائے تبدیل کر لی ہے۔ آنریبل پنڈت شیو نرائن اور آنریبل دیوان دولت رائے ہیں میں اونہیں اس امر کے تسلیم کرنے کی جرأت پر مبارکباد دیتا ہوں کہ اونہوں نے اپنی رائے بالکل بدل لی ہے۔ مگر میں یہہ کہنے کا استحقاق رکھتا ہوں کہ اگر کونسل ہذا کے وہ آنریبل ممبر جن کی رائے کو گورنمنٹ کی افعال میں امداد و راہنمائی حاصل ہے کسی کارروائی کے ابتدائی مراحل میں گورنمنٹ کو یہہ کہیں کہ وہ اوسکے حق میں ہیں اور بعد میں اوسکی مخالفت کرکے ایسی ترمیمیں تجویز کریں جن سے وہ کونسل میں بالکل ناکارہ ہو جائے تو اس سے گورنمنٹ کو بہت کم مدد ملسکتی ہے "۔

آنریبل دیوان بہادر دولت رائے ---

" میں نے ابھی کہا ہے اور صاف طور گورنمنٹ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر الفاظ " عادی مجرم " سے مراد ایسا شخص لی جائے جو پہلے سزایاب ہو چکا ہو تو اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہہ بل اپنی ابتدائی شکل میں نہایت منفعت بخش ثابت ہوگا "۔

آنریبل مسٹر کوبک —

" آنریبل ممبر کو چاہئے تھا کہ وہ اپنی ترمیم ہر وقت پیش کرتے۔ صرف تین دن پہلے اطلاع دیجاتی ہوتی ہے مگر ایک ممبر نے بھی ہر وقت ترمیم بھیجنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ آنریبل مسٹر فضل حسین نے کہا تھا کہ بہت سے آنریبل ممبروں نے اپنی رایوں میں ایسی خیال کا اظہار کیا ہے جو دیوان دولت رائے نے کیا۔ میں اونہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ سراسر غلطی پر ہیں صرف آنریبل دیوان دولت رائے ہی ایک ایسے ممبر ہیں جنہوں نے اس خیال کا اظہار کیا۔ اصل " عادی مجرم " کے سوال کو لیجئے۔ آنریبل مسٹر فضل حسین نے اپنی تمام تقریر میں الفاظ " عادی مجرم " کو اسطرح بیان کیا ہے گویا اوس سے مراد ایک ایسا شخص ہے جو کسی جرم کی علت میں سزایاب ہوا ہو یا جسپر کسی جرم کا شبہ ہو۔ " عادی مجرم " کی تعریف مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ۱۰۹ و ۱۱۰ میں درج ہے اوس سے مراد ایسا شخص ہے جو عادتاً ڈاکو۔ نقب زن اور چور ہو یا مال مسروقہ کا لینے والا ہو یا جو عادتاً چوروں کی حفاظت کرتا ہو یا اونکو پناہ دیتا ہو۔ فتنہ پرداز ہو یا بعض دیگر جرائم کے ارتکاب کا عادی ہو یا جسکا طرز عمل ایسا خطرناک اور بے باکانہ ہو جس سے اوسکے بغیر ضمانت آزاد رہنے میں لوگوں کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو اس میں اور کسی جرم کے ارتکاب کا شبہ ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر ایک دفعہ کسی آدمی کی نسبت جرم کا شبہ پیدا ہو جائے تو اوس سے وہ عادی مجرم نہیں ہو جاتا اور مزید براں محض شبہ ہی کافی و شافی نہیں ہے۔ بلکہ اوسکی عام شہرت کے مطابق خاص شہادت

ہو یہہ کہنا کہ اس بل کا یہہ اثر ہوگا کہ اون اشخاص کی نقل و حرکت کو جن کے خلاف کسی جرم کے ارتکاب کا شبہ ہو کسی خاص رقبہ تک محدود کر دیا جائیگا بل کی نسبت غلط بیانی ہوگی۔ آنریبل مسٹر فضل حسین نے بل کے مقصد کو پسند کیا تہا اور اسبارہ میں بہی اونہوں نے میرے ساتھہ اتفاق ظاہر کیا تہا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات متعلقہ عملی طور پر غیر موثر ہیں "۔

آنریبل میاں فضل حسین —

" میں آپ سے بالکل متفق ہوں "۔

آنریبل مسٹر کریک —

" مگر اونہوں نے اس تجویز کی تائید کی تہی کہ عادی مجرم کے خلاف کارروائی زیر ایکٹ اقوام جرائم پیشہ عمل میں لائی جانی چاہئے۔ پیشتر اسکے کہ میں کچھہ اور کہوں میں یہہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آنریبل ممبر کو یہہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ چونکہ بل کے نام کو " ایکٹ عادی جرائم پیشہ " سے بدل کو " ایکٹ عادی مجرمان " کر دیا گیا ہے اسلئے اس سے اوس کے دائرۂ اثر میں وسعت ہو گئی ہے وہ تبدیلی صرف یہہ ہے۔ لفظ " جرائم پیشہ " مجموعہ ضابطہ فوجداری میں اور جہاں تک مجھے علم ہے کسی ایسے قانون میں جو ہندوستان میں نافذ العمل ہے اسم کے طور پر کبہی استعمال نہیں کیا گیا۔ لفظ " مجرمانہ " اسم صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اسم کے طور پر کبہی بہی استعمال نہیں ہوا برعکس اس کے لفظ " مجرم " کی تعریف مجموعہ ضابطہ فوجداری میں موجود ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس کا نام " عادی جرائم پیشہ " سے بدل کر " عادی مجرمان " کردیا ہے "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے —

" میں پورے یقین سے نہیں کہ سکتا کہ آیا اسکی تعریف مجموعہ ضابطہ فوجداری میں کی گئی ہے "۔

آنریبل مسٹر کریک —

" میرے خیال میں اسکی تعریف مجموعہ ضابطہ فوجداری میں درج ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آنریبل مسٹر فضل حسین عادی مجرموں یا جرائم پیشہ اشخاص کے خلاف ایکٹ اقوام جرائم پیشہ کی رو سے کارروائی کرنا زیادہ مناسب سمجھتے ہیں قانونی لحاظ سے اونکی تجویز بہت مضحکہ معلوم ہوتی ہے ایکٹ اقوام جرائم پیشہ کا عادی مجرموں و اشخاص جرائم پیشہ پر فرداً فرداً پر عاید کرنا ناممکن ہے ایکٹ مذکور صرف کم و بیش باقاعدہ گروہوں پر ہی عاید ہو سکتا ہے اس کا فرداً فرداً عاید کرنا قانونی لحاظ سے بہت مضحکہ ہوگا۔ اس سے آنریبل بخشی سوہن لال کے اعتراضات کا جواب بہی ملجاتا ہے کیونکہ اونہوں نے بہی یہہ تجویز پیش کی تہی کہ ایکٹ اقوام جرائم پیشہ مفید طور پر عاید کیا جا سکتا ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں اس بل کے متعلق (جو متداول کرنے کے وقت عملی طور پر اپنی موجودہ شکل میں تہا) جو آرا کہ موصول ہوئی تہیں اون میں معمولی تبدیلیوں کی تجویز کی گئی تہی اون تمام ممبروں نے جن سے مشورہ لیا گیا تہا اس بل کے اصول کی بالاتفاق تائید کی تہی اس کی مخالفت صرف آنریبل مسٹر فضل حسین اور میرے خیال میں اوسکے دوبارہ متداول ہونے پر آنریبل رائے بہادر سوہن لال نے کی تہی باقی منتخب شدہ اور نامزد شدہ دیہاتی اور شہری تمام ممبروں کی رائیں بل کے عام مقاصد اور اصول کے حق میں تہیں اس لئے مجھے یہہ دیکھکر سخت حیرت ہوتی ہے کہ یک لخت سب بل کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں جو میرے خیال میں خاص اس بات پر مبنی ہے کہ بل کی اشخاص پر اطلاق پذیر ہو۔ کسی آنریبل ممبر نے اس کے متعلق مجھے ترمیم بہیجنے کی تکلیف گوارا نہیں کی اور عین وقت پر آکر کونسل سے یہہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ ایک ایسی ترمیم پر غور کرے جو نہ صرف بل کے بنیادی اصول کے متناقض ہے بلکہ اوس سے بل کی مختلف دفعات میں نصف درجن مزید طلب اور دور الاثر ترمیمات کرنی پڑینگی۔ اس لئے میں یہہ تحریک کرتا ہوں کہ اس بل پر غور کیا جائے "۔

آنریبل رائے بہادر رامسرنداس —

"اور آنرےبل یہہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ بل پر غور کرنے کا کام ملتوی کیا جاوے"۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے —

"یہہ نہایت ہی موزوں ہوگا"۔

آنریبل مسٹر کریک —

"حضور والا۔مجھے یہہ بیان کر دینا چاہئے تھا کہ عادی مجرم کی اس تعریف پر کہ آیا وہ ایسا شخص ہونا چاہئے جو ایک یا دو دفعہ سزایاب ہو چکا ہو کمیٹی انتخاب نے غور کیا تھا اور میرے خیال میں آنریبل چودھری لال چند نے ابھی فرمایا ہے کہ وہ ابتداء میں تبدیلی کرنے کے حق میں تھے اور بحث ہو چکنے کے بعد اونہوں نے اپنی تجویز کو واپس لے کر اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ تو سیم اس بل کی بجائے جائز طور پر مجموعہ ضابطہ فوجداری میں کی جائے کوئی وجہ نہیں کہ اوس شخص کی نقل و حرکت کو جسکی بہ سبب اوسکی بد چالی کی ضمانت لی جا سکے اور جو ضمانت بہم نہ پہنچانے کی صورت میں جیل خانہ میں بھیجا جا سکے خاص رقبہ کے اندر محدود نہ کیا جائے اوسکی نقل و حرکت کو اوسکے اپنے گاؤں کے اندر محدود کرنا ایک نہایت ہی کار گر کارروائی ہوگی۔ بلکہ زیادہ تر اوس اصول پر بنی ہے جسکے لئے میں آنریبل مسٹر فضل حسین کا مشکور ہوں جنہوں نے اپنی تحریری رائے میں فرمایا تھا کہ یہہ عام طور پر مشہور ہے کہ جرائم پیشہ اشخاص کا یہہ دستور ہے کہ وہ اپنے گاؤں یا اپنے ہمسایہ میں ارتکاب جرم نہیں کرتے بلکہ عام طور پر وہ اپنی غارتگری کے لئے دور دراز جاتے ہیں۔ میرے خیال میں بل کی تائید میں یہہ ایک بڑی زبردست دلیل ہے کیونکہ مجرم پیشہ شخص کو اپنے دوستوں کے درمیان رکھنے سے ہم اوسے ارتکاب جرم کا موقع نہیں دیتے جسکے لئے اوسے گرفتاری کے خوف کے علاوہ دور دراز کا سفر کرنا پڑتا ہے"۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر —

"اس تحریک کو کونسل کے روبرو پیش کرنے سے پہلے میں ایک یا دو الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔یہ بد قسمتی ہے کہ اس آخری مرحلہ پر ایسا اختلاف رائے ہوا ہے۔کونسل ہذا کے گذشتہ اجلاس میں معلوم ہوتا تھا کہ عوام الناس اور اس کونسل کے اون ممبروں نے جنہیں صوبہ ہذا کے مفاد کی نیابت کا حق حاصل ہے اس بل کے اصول کا ہی نہیں بلکہ عام طور پر اوسکی تفصیلات کا خیر مقدم کیا ہے مگر آج وہ امید پوری نہیں ہوئی۔ اور صرف بل کی تفصیلات کی کسیقدر مخالفت ہی نہیں کی جا رہی ہے بلکہ اوسکے اصول کی مخالفت بھی کی جا رہی ہے میں یہہ خیال کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج بل کی جو مخالفت کی گئی ہے وہ زیادہ تر غلط فہمی پر مبنی ہے اور میرے اس خیال کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ اون آنریبل ممبروں نے جنہوں نے بل کے اصول اور اوسکی تفصیلات کی بڑی شد و مد سے مخالفت کی ہے اس مضمون کو عملی نکتہ خیال سے نہیں بلکہ زیادہ تر قیاسی نکتہ خیال سے دیکھا ہے اون میں سے اکثر اصحاب قانون دان ہیں جنکی معلومات ان سوالات کے متعلق قدرتی طور پر ابتدائی نہیں ہوتیں۔مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس بل کی سب سے زیادہ زبردست تائید اون آنریبل ممبروں نے کی ہے جو صرف قانون دان ہی نہیں ہیں بلکہ اتفاق سے زمیندار بھی ہیں اور اس وجہ سے اونکا تعلق اوس دیہی آبادی سے براہ راست ہے جنپر اس مسودہ کا اثر ہوگا اور اسلئے وہ بخوبی معلوم کر سکتے ہیں کہ کہاں نقص واقع ہے اور اس قسم کی کارروائی کا عملی طور پر کیا اثر ہوگا یہہ امر کہ منتخب کمیٹی کے تمام آنریبل ممبروں نے منتخب کمیٹی میں بل کے ہر ایک فقرہ پر غور کرنے کے بعد بل کے اصول اور اوسکی تفصیلات کی بڑے زور سے تائید کی ہے اور کہ اون اصحاب کو دیہی حالات کا عملی تجربہ حاصل ہے میرے خیال میں اسبات کی ایک زبردست دلیل ہے کہ گورنمنٹ اس بل کے متعلق کارروائی کرنے میں کوئی غلطی نہیں کر رہی ہے بلکہ برخلاف اسکے گورنمنٹ اس بل کے ذریعہ دیہی لوگوں کی بڑی بہتری کیلئے کام کر رہی ہے۔اس وجہ سے میرے خیال میں یہہ مناسب نہیں ہے کہ بحث و مباحثہ کی اس آخری منزل پر بل کے اصولوں پر اعتراض کیا جائے تا کہ گورنمنٹ پھر اوسی مقام پر واپس جائے جو وہ طے کر چکی ہے اور دوبارہ اس سوال پر غور کرے کہ آیا اس بل کے دائرہ اثر کو صرف اونہیں جرائم پیشہ اشخاص

کی محدود کیا جائے جو پہلے دو دفعہ سزایاب ہو چکے ہوں - آنریبل ممبر باہتمام اور آنریبل ممبران منتخب کمیٹی نے واضح کر دیا ہے کہ تمام بل اس سوال پر مبنی ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ کو (جس میں لفظ "عادی مجرم" کی تعریف کی گئی ہے) بل کی بنیاد قرار دیا جائے اور اون اشخاص کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے جن پر دفعہ ۱۱۰ عائد ہو ایک ایسا اور جدید قانون وضع کیا جائے جو دفعہ مذکور کی بجائے استعمال میں لایا جاسکے - ہمارے پیش نظر یہہ سوال ہے کہ دفعہ ۱۱۰ کی رو سے تجویز کردہ ضابطہ کی اصلاح کسطرح کیجائے اور اس امر پر غور کرنے میں یہہ مشورہ دیا گیا ہے کہ ہمیں نظر بندی اور ضمانت ہر دو کا انتظام کرنا چاہئے اسلئے ہمیں بل پر اسی اصول کی بناء پر کار روائی کرنی چاہئے - میرے خیال میں جن آنریبل ممبران نے آج مسودہ کی مخالفت کی ہے اون کو اوس کی ابتدائی منشاء کے متعلق غلط فہمی ہوئی - جیسا کہ آنریبل ممبر باہتمام نے بیان کیا ہے لفظ "عادی مجرم" کی تشریح دفعہ ۱۱۰ میں کی گئی ہے - جیسا کہ بل ہذا صرف دفعہ مذکور میں مذکورہ لوگوں کے متعلق ہے اور اشخاص مذکورہ کے علاوہ دیگر اشخاص کے بارہ میں اس بل کے ذریعہ کوئی انوکھا ضابطہ مرتب نہیں کیا گیا - مجھے امید ہے کہ جو ترمیم اب میں نے کی ہے وہ آنریبل ممبر باہتمام اور ممبران منتخب کمیٹی کے الفاظ پر متزاد ہوگی اور اوس سے کونسل پر یہہ بات واضح ہو جائیگی کہ اس کارروائی کا مقصد کیا ہے اور موجودہ بنیادوں پر بل پر غور کرنا کیوں مناسب ہے -

" ایک اور نکتہ ہے جو آنریبل سردار گجن سنگھ نے اس بل کی تائید میں بیان کیا ہے اور وہ یہہ ہے کہ وہ بندشیں جو واپس آمدہ تارک الوطنان پر عائد کی گئیں تھیں بہت ہی کارگر ثابت ہوئی ہیں - میں اس بارہ میں اونکی تائید کرتا ہوں - تین سال ہوئے اس قسم کے کئی ہزار تارک الوطنان کا گورنمنٹ کو انتظام کرنا پڑا اور اوسوقت گورنمنٹ کے پاس صرف دو علاج تھے ایک تو یہہ تھا کہ اون سب کو اوس وقت تک مقید کر دیا جائے جب تک کہ ہمارا یہہ اطمینان نہ ہو جائے کہ وہ امن عامہ کے لئے موجب خطرہ نہیں ہیں گورنمنٹ نے اسکو ناممکن خیال کیا اول اون میں سے بہت سے باغیانہ خیالات رکھتے تھے اور اونہیں مقید کرنا یا اندھا دھند طریق میں اونکے خلاف کوئی کار روائی کرنا مناسب خیال نہیں کیا گیا تھا - دوسری تجویز یہہ تھی کہ اونکی نقل و حرکت کو اونکے اپنے گاؤں میں محدود کر دیا جائے اور اگر اوہاں گورنمنٹ کی اسبارہ میں تسلی ہو جائے کہ اونہوں نے اپنی اصلاح کر لی ہے تو اونکی بندشوں کو اوٹھا دیا جائے - آنریبل مسٹر لچھمن رام نے اون تکالیف کی بعض مثالیں بتائی ہیں جو احکام نظر بندی کیوجہ سے اٹھانی پڑیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اسکے عملدرآمد میں خاص کر جبکہ ایک جسم غفیر کا علاج کرنا پڑا ہے - بعض نقص رہ گئے ہونگے لیکن اگر وہ اون خاص مثالوں کو گورنمنٹ کے گوش گذار کر دیں تو وہ حتی الوسع اون تکالیف کو بخوشی رفع کر دیگی اس کار روائی میں بحیثیت مجموعی حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی ہے بعض صورتوں میں وہ اشخاص جنکی نقل و حرکت کو اونکے گاؤں تک محدود کر دیا گیا تھا بعد میں انقلاب پسند جماعتوں کے ساتھ مل گئے تھے اور اون میں سے کئی ایک کو سزائیں دی گئیں - لیکن اون کا جز و غالب گھر کے خوشگوار اثرات میں رہ کر آہستہ آہستہ امن پسند زندگی بسر کرنے لگ گیا اور اون ۳۰۰۰ اشخاص میں سے جنکو ابتداء میں زیر بندش رکھا گیا تھا سوائے تقریباً پانچ یا چھ سو آدمیوں کے باقی سب کو رہا کرنا ممکن ہو گیا ہے - مقامی افسروں - نمبرداروں اور ذیلداروں نے جو کار روائی کی وہ نہایت کارگر ثابت ہوئی اور ان تارک الوطنوں نے اپنی عادات کو اتنا سدھار لیا ہے کہ اب ہم اونہیں نہ صرف رہا کر رہے ہیں بلکہ اون میں سے بہت سے اب فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں میرے خیال میں اس کام کی تائید میں کہ 'عادی مجرموں' کی جن سے یہہ بل متعلق ہے نقل و حرکت کو اون کے گاؤں تک محدود کیا جائے یہہ ایک قوی زبردست دلیل ہے اول یہہ اونہیں ارتکاب جرم سے باز رکھتا ہے جیسا کہ آنریبل مسٹر فضل حسین نے بیان کیا ہے جرائم پیشہ اشخاص کے بھی چند اصول ہوتے ہیں اور اسکے مطابق وہ اپنے گاؤں میں جرائم کا ارتکاب نہیں کرتے دوسرے نمبرداروں - ذیلداروں اور اونکے اپنے رشتہ داروں کے اثر سے اونکی حالت سدھر جاتی ہے انہیں وجوہات کی بناء پر گورنمنٹ نے علاج بندش کو اختیار کیا تھا کیونکہ یہہ اوس سے زیادہ زبردست ہے کہ اوس شخص کو جو ضمانت بہم نہ پہنچا سکے جیلخانہ کا منہ دیکھنا پڑے ہمارے گذشتہ تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس طریق کو ایک بڑی جماعت کی صورت میں کامیابی حاصل ہو چکی ہے اور کہ اسے ایک دوسری اور شاید اس سے زیادہ خطرناک جماعت (جماعت عادی مجرمان جیسا کہ اونکی تعریف مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ میں درج ہے) کے انسداد میں بھی ویسی ہی کامیابی ہوگی - اب میں اس تحریک کو کونسل کے سامنے پیش کرتا ہوں "-

یہہ تحریک کہ بل پر غور کی جائیگی پیش ہو کر منظور ہوئی -

آنریبل مسٹر فضل حسین —

" حضور والا — جو ترمیم میرے نام درج ہے وہ فقرہ ۳ کے متعلق ہے اس میں سفارش کی گئی ہے کہ الفاظ " یا ایسا کرنے کے علاوہ " حذف کئے جائیں اور اونکی جگہ لفظ " اوسکی " ثبت کیا جائے بل کے

فقرہ ۳ کا اطلاق اوسکے احکام پر دو طرح ہوتا ہے مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ وہ ابتدا کرنے "کی بجائے" یا اوسکے "علاوہ" ایسے شخص کو بلا کہے کہ وہ اس بات کی وجہ بیان کرے کہ اوسکے خلاف کیوں حکم بندش جاری نہ کیا جاوے۔ اس ترمیم کا مدعا یہہ ہے کہ ایسے شخص کے خلاف دو طریقوں میں سے ایک میں کارروائی کرنے کی بجائے یہہ بہتر ہوگا کہ پولیس اس امر کا فیصلہ کرے کہ آیا ایسے شخص سے قیام امن کی ضمانت لیجائے یا محض اوسکی نقل و حرکت کو محدود کردیا جائے۔ یعنی وہ ۲ کی بجائے صرف ایک حملہ کا مورد بنے۔ اگر پولیس کی اس بارہ میں تسلی ہو جاوے کہ وہ اپنے رہنے کی جگہہ کے باہر جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اوسکی نقل و حرکات کے محدود کرنے کی سفارش کرینگے۔ دونوں طریق پر عملدر آمد کرنے اور اسطرح مذکورہ تحقیقات کو وسیع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں پولیس کو یہہ نہ کہا جائے کہ وہ اس امر کا فیصلہ کرلیں کہ آیا کسی شخص سے ضمانت لینے کی ضرورت ہے یا اوس کی نقل و حرکت کو محدود کرینگی۔ میں گذارش کرتا ہوں کہ اگر کسی شخص پر ایک ہی الزام عائد کیا جائے تو کارروائی بصورت ہو سکتی ہے اگر ایسے کیا جائے کہ تمہاری نقل و حرکت محدود کی جائیگی تو وہ اوس کے خلاف وجہ بیان کریگا اور اگر کسی شخص کی نقل و حرکت بند کرنی ہے تو کیا ضرورت ہے کہ معاملہ کو موہوم رکھا جائے میری غرض یہہ ہے کہ یہہ غیر ضروری ہے کیونکہ اس سے نظم و نسق میں کوئی بہتری نہیں ہوگی اور دوسرے سوال میں اس طریق سے معاملہ پیچیدہ ہو جائیگا تحقیقات طویل ہوجائیگی۔ اور ملزم کو بلا وجہ زیر بار ہونا پڑیگا اور اس سے بصورت کارروائی بھی نہیں ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس ترمیم کو کونسل کے غور کے لئے پیش کر رہا ہوں۔

آنریبل مسٹر کریک —

"مجھے افسوس ہے کہ میں آنریبل ممبر سے اتفاق رائے نہیں کر سکتا آنریبل ممبر کا دعوے ہے کہ اس ترمیم کی رو سے کارروائی بسرعت ہو جایا کریگی۔ فقرہ ۳ کا جوہا کہ وہ اب ہے یہہ مدعا نہیں کہ مجسٹریٹ کو اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ حکم بندش اور حکم ضمانت ایک ہی ساتھہ جاری کر سکے فقرہ ۷ کے مطابق مجسٹریٹ دونوں میں سے ایک حکم دے سکتا ہے۔ ایک ساتھہ ہی جاری کرنیکا۔ وہ دونوں حکم دینے کا مجاز نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ایسے شخص کو اس بات کا نوٹس دے سکتا ہے کہ وہ وجہ بیان کرے کہ کیوں اس کی نقل و حرکت کو محدود نہ کیا جائے یا اوس سے ضمانت نہ لی جائے۔ دفعہ ۳ میں ابتدائی امور اور اجرا نوٹس کے متعلق بحث کی گئی ہے اس بات کا فیصلہ مجسٹریٹ خود کریگا کہ آیا ضمانت زیادہ مناسب ہے یا نقل و حرکت کا محدود کرنا۔ اور وہ یہہ کیسے کر سکتا ہے جب تک کہ وہ شہادت نہ سن لے؟ اگر یہہ ترمیم منظور ہو گئی تو اس کے معنی یہہ ہیں کہ مجسٹریٹ پہلے طلب ضمانت کا نوٹس جاری کرے اور پھر اوسکو معلوم ہو کہ حکم بندش زیادہ مناسب ہوگا اس ترمیم کا یہہ اثر ہوگا کہ اوسے کارروائی پھر از سر نو کرنی پڑیگی عملی طور پر اس ترمیم سے دیر ہو جایا کریگی اور یہی بات ہے جو ہم دور کرنی چاہتے ہیں"۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر —

"کیا آنریبل ممبر اس تشریح کے بعد بھی جو اب کی گئی ہے اپنی ترمیم کو پیش کرنا چاہتے ہیں"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین — "نہیں"۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر —

"ترمیم واپس لے لی گئی ہے"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین

"حضور والا دوسری ترمیم فقرہ ۹ میں ہے۔ وہ یہہ ہے کہ فقرہ ۹ میں الفاظ "حکم جاری ہو چکا ہو" کی بجائے الفاظ "حکم جاری ہونے والا ہو" لکھے گئے جائیں"

میں عرض کرتا ہوں کہ فقرہ ۹ میں فقرہ (۲) کے بارہ میں احکام درج ہیں جو نہیں کہ عدالت یہہ فیصلہ کردے کہ ملزم کی نقل و حرکت کو محدود کیا جاتا ہے تو وہ فی الفور حکم بندش جاری کردیگی کہ مجرم کی نقل و حرکت کو کسی خاص رقبہ تک محدود کردیا جائے۔ پھر آگے دفعہ ۱۰ آتی ہے جسکی روسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کسی خاص رقبہ کے متعلق حکم کو منسوخ کرنے یا اوس میں ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

آنریبل مسٹر کریک —

" دفعہ ۱۰ کی رو سے کوئی ایسے اختیارات تفویض نہیں ہوئے "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

"مجھے میری غلطی معلوم ہوگئی ہے میری مراد دفعہ ۱۱ سے ہے۔ دفعہ ۱۱ کی روسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو زاو بندش ملزم کے متعلقہ حکم میں ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ یعنی اس کے دو مرحلے ہیں۔ پہلے میں تو عدالت ایک حکم جاری کرتی ہے جس کے ذریعہ وہ اوسکی نقل و حرکت کو ایک خاص رقبہ تک محدود کرتی ہے بعد ازاں پولیس یا ملزم کو یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ خاص رقبہ اوس کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اسلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس یہہ تحریک کوئی ہوتی ہے کہ رقبہ کے متعلقہ حکم کو بدل دیا جاوے۔ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی استبارہ میں اصلی ہوجائے کہ وہ رقبہ جس میں کسی خاص ملزم کی نقل و حرکت کو محدود کیا گیا ہے ذرائع معاش کی کمی کے باعث یا اوسکے ارتکاب جرم کے اندیشہ کے باعث یا کسی دیگر وجہ سے موزوں نہیں ہے تو وہ اوس رقبہ کو بدل سکتا ہے۔ میرے خیال میں دفعہ ۱۱ کا یہی مدعا ہے میری گذارش یہہ ہے کہ ہم اس فیصلہ کو دو حصوں میں کیوں تقسیم کریں۔ ایک صورت میں تو اوس کی نقل و حرکت کو ایک خاص رقبہ تک محدود کیا گیا ہے۔ اس سے اوسکی تسلی ہوجاتی ہے اور وہ پھر اس معاملہ پر از سر نو غور کروانے کے لئے سوال اوٹھاتا ہے اوس کے متعلق ایک اور حکم جاری کیا جاتا ہے۔ میری ترمیم یہہ ہے کہ جونہی کہ مجسٹریٹ کسی شخص کی نقل و حرکت کو کسی خاص رقبہ تک محدود کرنے کا فیصلہ کردے تو اوسے چاہئے کہ وہ اوس سے پوچھے کہ آیا اوسے اوس خاص رقبہ کے متعلق کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔ جو ضابطہ میں نے تجویز کیا ہے وہ مجموعۂ ضابطۂ فوجداری کی دفعہ ۲۵۰ سے بہت کچھہ ملتا جلتا ہے۔ یعنی فرض کیجئے کہ الف نے ب کے خلاف استغاثہ دائر کیا ہے اور مجسٹریٹ کی رائے ہے کہ الف کا استغاثہ بالکل بے معنی ہے اور اوسے ب کے خلاف استغاثہ دائر نہیں کرنا چاہئے تھا۔ جونہی کہ مجسٹریٹ اپنے دل میں یہہ رائے قائم کرلے کہ الف کو مجموعۂ ضابطۂ فوجداری کی دفعہ ۲۵۰ کی رو سے ب کے خلاف استغاثہ دائر نہیں کرنا چاہئے تھا تو وہ مجاز ہے کہ وہ مستغیث الف کو اس بات کی وجہ بیان کرنے کے لئے کہے کہ وہ کیوں ب کو معاوضہ نہ دے اور الف کا بیان سنکر اس معاملہ میں حکم جاری کرے۔ دفعہ ۹ کے فقرہ ۲ میں جو ترمیم میں کرنی چاہتا ہوں وہ اس طرح ہوگی کہ جونہی کہ مجسٹریٹ یہہ فیصلہ کردے کہ اس شخص کی نقل و حرکت کو کسی گاؤں تک محدود کردیا جائے تو اوس شخص سے پوچھنا چاہئے کہ آیا اوسے اوس خاص رقبہ کے متعلق کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔

" بالفرض وہ یہہ کہے کہ جناب پاس ہی کے گاؤں میں میری زمین ہے جسکا بہت سا حصہ وہیں واقع ہے اور میں وہیں رہنا پسند کرتا ہوں۔ اگر مجسٹریٹ کی تسلی ہوجائے کہ اوس نقطۂ خیال سے وہ گاؤں زیادہ موزوں ہے تو وہ حکم صادر کردیگا۔ مجسٹریٹ کہیگا "بہت اچھا تمہاری نقل و حرکت اوس گاؤں تک محدود کی جائیگی" اور اوس کی نقل و حرکت اوس رقبہ تک محدود ہوجائیگی۔ یاد رہے کہ اس ترمیم سے صرف اتنا ہی نہیں ہوگا کہ ملزم کے اخراجات گھٹ جائینگے بلکہ عدالتوں کے مقدمات کی تعداد بھی تھوڑی ہوجائیگی۔ اگر میں نے اس مضمون کو بوضاحت بیان کردیا ہے تو فبہا نہیں تو میں مزید تشریح کرنے کے لئے بھی تیار ہوں۔ اس ترمیم کی غلت غائی یہہ ہے کہ ملزموں کے اخراجات میں کمی ہو اور عدالتوں میں فوجداری کارروائی کم ہوجائے تاکہ وہ جہاں تک ممکن ہو معاملات کو بسہولت دیکھہ کے انکے فیصل کرسکیں "۔

آنریبل مسٹر کریک —

" میں اس ترمیم کو ہرگز قبول نہیں کرسکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کا مدعا یہہ ہے کہ کوئی عدالت کسی شخص کی نقل و حرکت کو کسی رقبہ تک اوس وقت تک محدود نہ کرے جب تک کہ اوسکی اس بارہ میں تسلی نہ ہولے کہ وہاں اوس کے ذریعۂ معاش کا کافی سامان ہے "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

"میرا مطلب یہ ہے کہ عدالت حکم بندش جاری کرکے کسی شخص کی نقل و حرکت کو کسی خاص رقبہ تک محدود تو کرے مگر ایسا حکم جاری کرنے سے پہلے وہ ملزم سے دریافت کرے کہ آیا اوس خاص رقبہ کے متعلق اوسے کوئی اعتراض تو نہیں ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو ملزم کو زیر دفعہ ۱۱ اور درخواست کرنی پڑیگی جس کا مطلب یہہ ہوگا کہ نہ ایک اور علیحدہ مثل تیار ہو اور اوس میں کچھہ وقت ضرور خرچ ہوگا۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر — "صریح منشاء تو یہہ ہے کہ کونسا رقبہ بندش کے لئے اچھا ہوگا"۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام —

"میں اپنے آنریبل دوست کی تائید کرتا ہوں۔ ترمیم کا یہہ نتیجہ ہوگا کہ ملزم کو زیر دفعہ ۱۰ درخواست کرنے کا صرف ایک ہی موقع نہیں ملیگا بلکہ اوسے دو موقع ملجائینگے۔ جس وقت مجسٹریٹ حکم جاری کرنے لگے اور وہ اپنے ذہن میں فیصلہ کرلے کہ فلاں شخص کی نقل و حرکت خاص رقبہ تک ضرور محدود کرلی جائیگی تو اوس وقت ملزم کو اوس خاص رقبہ کے متعلق عذر بیان کرنے کے لئے کہہ دیا جائیگا۔ اگر ایسا کیا گیا تو اس سے ہرگز کوئی حرج نہیں ہوگا۔ اس طرح اوسے اور عرضی کرنے کا خرچ بھی برداشت نہیں کرنا پڑیگا بلکہ وقت بھی بچ جائیگا"۔

آنریبل مسٹر کریک —

"میرے خیال میں آنریبل صاحب کی ترمیم غیر ضروری ہے۔ زیر فقرہ ۹ (۱) عدالت اوس وقت تک حکم بندش جاری نہیں کر سکتی جبتک کہ اس بارہ میں اوس کی تسلی نہ ہو جاوے کہ اوس کے پاس کافی ذریعۂ معاش ہے اگر آپ ترمیم کو لفظ بلفظ لیں اور "حکم جاری ہوچکا ہو" کی بجائے "حکم جاری ہونے والا ہو" تبدیل کریں تو اوس کی عبارت اس طرح ہو جائیگی:— "اگر کسی وقت کوئی شخص جس کے خلاف زیر ایکٹ ھذا حکم بندش جاری ہونے والا ہو حکم جاری کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اس بارہ میں تسلی کردے کہ اوس رقبہ کے اندر جس میں اوس کی نقل و حرکت کو محدود کیا گیا ہے اوس کے پاس کافی ذرائع معاش نہیں ہیں تو عدالت یا مجسٹریٹ مذکور کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ رقبہ کو تبدیل کردیں" یا بالفاظ دیگر اوس رقبہ کو جو ابھی مقرر ہی نہیں ہوا تبدیل کرنا پڑیگا"۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر —

"یقیناً سب سے اچھا یہہ ہوگا کہ زیر دفعہ ۹ کارروائی کی جائے اور ملزم سے اوس رقبہ کے متعلق دریافت کرلیا جائے جس میں اوس کی نقل و حرکت کو محدود کرنا ہو۔ ان قواعد میں جو دفعہ ۱۶ میں مرتب کئے جاوینگے یہہ درج کردیا جائیگا کہ زیر دفعہ ۹ کوئی حکم جاری کرنے سے پہلے مجسٹریٹ ملزم سے رقبہ بندش کے متعلق دریافت کرے اور حکم جاری کرنے سے پیشتر اوس کے اعتراضات پر غور کرے"۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام —

"اس سے وقت بچ جائیگا"۔

آنریبل مسٹر کریک —

"کیا اس سے آنریبل ممبر کی تسلی ہوگئی ہے؟"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

"اس معاملہ میں آنریبل ممبر باہتمام کو یقین دلاتا ہوں کہ عدالتوں کی کارروائی کے انصرام کے لئے فقرہ ۱۶ سے استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ زیر فقرہ ۱۶ ہدایات اون بعض امور کے متعلق جو گورنمنٹ کے دائرہ اختیار

میں ہیں قواعد وضع کرنے کا اختیار حاصل ہے - جوڈیشل عدالتوں کا ضابطہ اس کے تحت میں نہیں - مجھے افسوس ہے کہ آنریبل ممبر باہتمام نے اس ترمیم کو منظور نہیں کیا جو میں نے اس وجہ سے تجویز کی ہے کہ فی الحال ابتدائی حکم مجوزہ زیر کارروائی ضمانت میں دو باتیں عام لفظوں میں بیان کی گئی ہیں - پہلی بات وہ میعاد ہے جس کے لئے ضمانت طلب کی جاتی ہے اور دوسری مقدار ضمانت اور دونوں صورتوں میں پولیس اس زیادہ سے زیادہ مقدار اور زیادہ سے زیادہ میعاد بیان کرتا ہے اور مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ میعاد یا مطلوبہ ضمانت کو کم کرے - پھر دوران تحقیقات ملزم کی مالی حالت کا سوال بھی پیدا ہوتا ہے تاکہ اس بات کا اندازہ لگایا جائے کہ اوس سے ۱۰۰ روپیہ یا ۱۰۰۰ روپیہ یا اس سے زیادہ کی ضمانت طلب کی جائے - جب حکم بندش"۔

آنریبل مسٹر اوریک -

"میں اعتراض کرتا ہوں کہ آنریبل ممبر قواعد کے خلاف جا رہے ہیں وہ دفعہ ۹ (۲) پر بحث کر رہے ہیں"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"میں یہ بیان کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ جس طرح مقدار ضمانت یا حکم ضمانت کے نافذالعمل رہنے کی میعاد کا سوال تحقیقات کی ایک جزو ہوتا ہے اسی طرح اوس رقبہ کا سوال جس میں کسی شخص کی نقل و حرکت کو محدود کیا جاوے اوس تحقیقات کا جزو ہوگا جو مجسٹریٹ کر رہا ہو - پس ضرورت اس امر کی ہے کہ مجسٹریٹ اوس وقت تک حکم جاری نہ کرے جب تک کہ ملزم کو اوس خاص رقبہ کے متعلق عذرداری کا موقع نہ دیا جائے جس میں اوس کی نقل و حرکت کو محدود کیا جاتا ہو آنریبل ممبر باہتمام نے بیان کیا ہے کہ ابھی تک رقبہ کی کبھی تخصیص نہیں کی گئی اور یہ ترمیم نہیں ہے جو ہمیں کہ اوس شخص کے خلاف جس وجہ بیان کرنے کے لئے کہا گیا ہو کارروائی شروع کر دیجائے رقبہ کی تخفیف کونسی پڑیگی اگر یہ ابتدا میں ایسا مشروط طور پر ہی کیوں نہ کیا جاوے ہم یہ بات کہ عنقریب تمہاری نقل و حرکت کو محدود کیا جائیگا صاف بتا رہی ہے کہ استغاثہ کو کسی نہ کسی رقبہ کا ضرور ذکر کرنا پڑیگا اور میں یہ کہتا ہوں کہ ابتدا ہی میں آپ یہ بتا دیں کہ آپ رقبہ کی تخصیص کریں اب وقتی طور پر یہ ممکن ہے کہ ملزم ابتدا میں رقبہ کے سوال کا خیال نہ کرے کیونکہ اوسے امید ہوگی کہ اوس کی نقل و حرکت کو ہرگز محدود نہیں کیا جائیگا درآں حالیکہ اوس کی امیدوں پر پانی پھر جائے اور مجسٹریٹ اوس کے خلاف حکم بندش جاری کرنے والا ہو تو اوس میں کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اوس خاص رقبہ کے متعلق جس میں اوسکی نقل و حرکت کو محدود کیا جاتا ہو عذر پیش کرے یہ اعتراض کہ اس سے وقت میں کفایت نہیں ہوگی بالکل بے بنیاد ہے اگر کسی وقت کوئی شخص جسکے خلاف زیر ایکٹ ہذا حکم بندش صادر ہونے والا ہو حکم جاری کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ یا سرکاری مجسٹریٹ کی اس بارہ میں تسلی کردے کہ اوس رقبہ کے اندر جس میں اوس کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہے اوسکے پاس اپنی روزی کمانے کے کافی ذرائع نہیں تو عدالت یا مجسٹریٹ مذکور کیلئے اوس رقبہ کا بدل دینا لازمی ہوگا اور اگر اوسکا مدعا یہ ہے کہ ملزم کو اس بات کا نوٹس (اطلاع) دیا جائے کہ اوس کی نقل و حرکت فلاں رقبہ تک محدود کی جانے والی ہے جیسا کہ کارروائی ضمانت میں کیا جاتا ہے جس میں مقدار ضمانت اور میعاد ضمانت کی تخصیص کی جاتی ہے فی الواقع آنریبل ممبر نے بلحاظ سرشتہ جوڈیشل افسر کے تجربہ حاصل ہو چکا ہے ایسے مقدمات کا فیصلہ کیا ہوگا جن میں کسی شخص کے نام نوٹس جاری کیا گیا ہو اور اوسے پانچسو روپیہ کی ضمانت بہم پہونچانے کا حکم دیا گیا ہو اور دوران تحقیقات میں معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ بڑا مالدار آدمی ہے آپ اوس سے اوس رقم سے زیادہ کی ضمانت دینے کا حکم نہیں دے سکتے جسکی تصریح ابتدا میں کی گئی ہو اسی طرح جہانتک میرا خیال ہے یہ ضروری ہے کہ اوس رقبہ کی نوٹس میں تصریح کردی جائے اور مجسٹریٹ کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اسے بدل دے اور ملزم کو اختیار ہوگا کہ وہ اوس کے خلاف عذر کرے - میں نہیں دیکھتا کہ اس پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے -

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام—

"میں ایک ترمیم پیش کرنی چاہتا ہوں کہ اوس رقبہ کی بجائے جسکی بابت فاضل دوست ترمیم کروانی چاہتے ہیں عبارت کو بدل دیا جاوے فقرہ (۱) میں الفاظ "تسلی ہوجائے" کے بعد "شہادت یا تحقیقات سے" یا "ملزم سے دریافت کرنے پر" ایزاد کر دیا جائے۔

آنریبل مسٹر کریک—میں اس بات کو منظور کرنے کے لئے تیار ہوں کہ الفاظ "بعد تحقیقات" ثبت کئے جائیں۔

ہز آنر وینڈ یک صاحب—

"میرے خیال میں الفاظ "مناسب تحقیقات کے بعد" ایزاد کئے جائیں اس سے پورا اطمینان ہوجائیگا

کیا آنریبل ممبر اس سے متفق ہیں"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین

"ہاں جناب والا میں اس سے متفق ہوں"۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام—

"اگر الفاظ "مناسب تحقیقات کے بعد" ثبت کئے گئے تو اس سے جس چیز کی ضرورت ہے وہ پوری ہوجائیگی۔

"موجودہ قانون کے احکام کے مطابق جب کوئی تحقیقات کی جاتی ہو تو پہلی بات جو مجسٹریٹ کو کرنی لازمی ہوگی کہ وہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ کی رو سے اوسی قسم کی تحقیقات کرے جیسی وہ اب کرتا ہے یعنی یہہ کہ آیا وہ شخص عادی مجرم ہے یا نہیں یہہ تحقیقات صرف اس بات تک محدود ہوگی پھر اگر مجسٹریٹ کی رائے ہو کہ وہ اوسے کسی خاص رقبہ میں نظربند کرے تو اس معاملہ کے متعلق کہ آیا اوسکے پاس ذرائع معاش ہیں یا نہیں مزید تحقیقات کی ضرورت ہوگی"۔

آنریبل مسٹر طامسن—"جناب عالی کیا میں یہہ دریافت کر سکتا ہوں کہ آیا ہم مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳۵۰ کی مانند کارروائی نہیں کر سکتے جسمیں درج ہے کہ مجسٹریٹ مجاز ہے کہ اپنے اختیار سے اوس شخص کو جسکی شکایت یا اطلاع پر الزام عاید کیا گیا ہو ہدایت کرے کہ وہ ملزم کو یا ایک سے زیادہ ملزموں کی صورت میں ہر ایک کو ایسا معاوضہ ادا کرے جو وہ مناسب خیال کرے مگر شرط یہہ ہے کہ ایسی ہدایت جاری کرنے سے پہلے مجسٹریٹ کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ شکایت کنندہ یا اطلاع دہندہ کے اوس اعتراض کو قلمبند کرے اور اوس پر غور کرے جو وہ ایسی ہدایت کے خلاف پیش کرے"۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام—

"اس سے مطلب پورا ہوجائیگا"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"میری بھی یہی خواہش ہے"۔

آنریبل مسٹر کریک—

"پھر شرط حسب ذیل ہوگی—"مگر شرط یہہ ہے کہ ایسا حکم جاری کرنے سے پیشتر عدالت یا مجسٹریٹ کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ اوس اعتراض کو قلمبند کرے اور اوس پر غور کرے جو ایسا شخص مجوزہ رقبہ کے متعلق پیش کرے' فقرہ ۹ میں اس شرط کو ایزاد کرکے اوسکی ترمیم کردی جائیگی"۔

پھر آنریبل مسٹر فضل حسین نے اپنی قاعدہ ۹ کی ترمیم کو واپس لے لیا اور اوسکی جگہ یہہ تحریک کہ فقرہ ۵ (۱) میں الفاظ " مگر شرط یہہ ہے کہ ایسا حکم جاری کرنے سے پیشتر عدالت یا مجسٹریٹ کے لئے " ضروری ہوگا کہ وہ اوس اعتراض کو قلمبند کرے اور اوس پر غور کرے جو ایسا شخص مجوزہ رقبہ کے متعلق پیش کرے " – ایزاد کئے جائیں پیش ہوکر منظور ہوئی۔

آنریبل مسٹر فضل حسین۔–

" اس سے اگلی ترمیم بل کے فقرہ ۱۱ کے متعلق ہے اور وہ حسب ذیل ہے۔ فقرہ ۱۱ میں لفظ " وقت " کے بعد ' زیر بلاضمانت شخص کی درخواست پر ' ثبت کر دیئے جائیں جیسا کہ حضور والا نے فرمایا ہے یقین کو عین الیقین کے درجہ تک پہنچانا ہوگا یہہ اس خیال پر مبنی ہے کہ جونہی کہ صاف توقع کسی شخص کی نقل و حرکت کو محدود کر دیا جائے ممکن ہے کہ اوس کے پاس اوس خاص رقبہ میں حصول معاش کا کوئی ذریعہ نہ ہو اس قسم کی درخواست کو پورا کرنے ہی کی غرض سے اس فقرہ میں یہہ انتظام کیا گیا تھا اور یہہ مقصد نہاں تھا کہ مسافرت بھی اوسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتا رہے ترمیم یہہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہو کہ وہ کسی وقت " اوس شخص کی درخواست پر جسکی نقل و حرکت کو حکم بلاضمانت مجریہ زیر ایکٹ ھذا محدود کر دیا گیا ہو " اوس رقبہ کو بدل دے جسمیں اوس شخص کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو اور اوس صورت میں شرط کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ میں نہیں دیکھتا کہ اگر کسی شخص کی نقل و حرکت کو کسی خاص رقبہ تک محدود کر دیا جائے تو ایسا موقع پیش آ سکتا ہے جبکہ گورنمنٹ اوسے اوس خاص رقبہ سے منتقل کرنے کی خواہش کرے۔ میری تجویز یہہ ہے کہ اس شرط کو حذف کر دیا جائے اور فقرہ مذکور کی دوسری سطر میں الفاظ ' وقت ' اور ' تبدیل ' کے درمیان الفاظ " زیر بلاضمانت شخص کی درخواست پر " ایزاد کئے جائیں "۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام

" تو ترمیم کے یہہ معنی ہونگے کہ صرف واسطہ دار شخص ہی لوکل گورنمنٹ کے پاس درخواست کر سکتا ہے "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین۔–

" میری ترمیم کا مقصد ہے ایک دفعہ جب کسی شخص کی نقل و حرکت کو کسی خاص رقبہ تک محدود کر دیا جائے تو پولیس کی اس سے تسلی ہو جانی چاہئے اور رقبہ صرف اوس شخص کی درخواست پر تبدیل ہونا چاہئے جس کا اوس سے واقعی تعلق ہو "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام۔–

" میں اوس ترمیم کے مخالف ہوں "۔

آنریبل مسٹر کریک۔–

" میں بھی اس ترمیم کے مخالف ہوں۔ عام طور پر رقبہ بلاضمانت کو نظر بند شخص کی درخواست پر تبدیل کیا جائیگا۔ ایسی صورت میں وہ اپنی درخواست زیر قاعدہ ۹ (۲) پیش کریگا۔ مگر عدالت کو بھی رقبہ تبدیل کرنے کا اختیار دیا جانا چاہئے ورنہ تو فقرہ نامکمل رہ جائیگا۔ بالفرض زیر بلاضمانت شخص کی صحبت پرانے دوستوں میں اور قمار بازوں سے ہو جائے ایسی صورت میں صاف ظاہر ہے کہ اوسے وہاں سے علیحدہ کرنا چاہئے یہہ بھی مناسب ہوگا کسی شخص کو اوس گاؤں سے منتقل کر دیا جائے جہاں اوسے اپنی روزی کمانے میں دقت پیش آتی ہو اور اوسے کسی نو آبادی میں رکھا جائے۔ رقبہ کے بدلنے کا اختیار صرف لوکل گورنمنٹ کے لئے محفوظ رکھنا چاہئے "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر —

" کیا آنریبل ممبر اب بھی اپنی ترمیم پر زور دینا چاہتے ھین ؟ "

آنریبل مسٹر فضل حسین —

" کیا مجھے جواب مین ایک لفظ کہنے کی اجازت ہے ؟ میری گذارش یہہ ہے کہ آنریبل ممبر باھتمام نے جو دلائل پیش کی ھین وہ پہلے تو یہہ ھین کہ اگر وہ گاؤن جس مین کسی شخص کی نقل و حرکت کو محدود کر دیا جائے ڈاکوون سے بھرا ہوا ھو تو اوس صورت مین اوسے اون کے اثر سے بچانے کی کوشش کرنی چاھئے اور گورنمنٹ کو موقع ملنا چاھئے کہ وہ اوسے کسی بہتر مقام مین لیجائے جہان اوسکے اخلاق بگڑنے نہ پائین - گورنمنٹ یقیناً اوس گاؤن کی حفاظت کی کوشش کریگی اور اسطرح وہ آدمی اوسی گاؤن کے آدمیون کے ساتھہ رہ سکتا ہے مجھے اس خطرہ کی کوئی حقیقت نظر نہین آتی - بہر حال یہہ دلیل میری ترمیم کے خلاف نہین ہے - دوسرا امر یہہ ہے کہ اوسکے پاس بالکل ذرائع معاش نہ ھون اور اوس صورت مین ھمارے لئے ضروری ہوگا کہ ھم اوسے ایسی کسی نو آبادی مین رکھین جو اقوام جرائم پیشہ کے لئے ھین میرے خیال مین یہہ دلیل آنریبل ممبر باھتمام کے اپنے خلاف ہے - کیونکہ اس کارروائی کا مدعا باوجود اس امر کے کہ عدالت کو یہہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ کسی شخص کی نقل و حرکت کو کسی خاص رقبہ تک محدود کردے یقیناً یہہ نہین ہے کہ واقعی اوسے اقوام جرائم پیشہ کا فرد بنایا جائے - یہہ دونو باتین جو آنریبل ممبر باھتمام نے پیش کی ھین کسی طرح میری تجویز کے خلاف نہین ھین - یقیناً میرا یہہ خیال ہے کہ ایک دفعہ جب حکم بندش صادر ھوچکے تو مجسٹریٹ اور پولیس کو مزید کارروائی کرنے کی اجازت نہ دی جائے جو کچھہ ان کے اختیار مین تھا کہ وہ کر چکے ھین اور زیادہ فصاحت سے نہین - بلکہ روزمرہ کی بول چال مین مین کہنا چاھتا ہون کہ انہین شخص مذکور مزید پریشان کرنے کی اجازت نہ دی جائے "۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر —

" فرض کیجئے کہ وہ گاؤن طغیانی سے بہہ جاوے یا ریلوے یا نہر کے لئے درکار ھو تو "۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

" حضور والا — مین آپکو یقین دلاتا ھون کہ اوس صورت مین ملزم عدالت مین جا کر کہیگا کہ براہ مہربانی مجھے کہین اور جانے کی اجازت دیجاوے ضروری نہین کہ مجسٹریٹ اوسکی طرف سے درخواست کرنیکی تکلیف گوارا کرے - میرا مطلب صرف یہہ ہے کہ فی الحال جب عدالت زیر دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکدفعہ ضمانت طلب کر چکی ھو اور حکم کی تعمیل ھو جائے تو عدالت اوس حکم کو میعاد ضمانت کے دوران مین تبدیل نہین کر سکتی نہ ھی میعاد مین اوس وقت تک ترمیم کیجا سکتی ہے جب تک کہ وہ ختم نہ ھولے اور پیشتر اسکے کہ عدالت کسی شخص کو قصور وار قرار دے یہہ ضروری ہے کہ اسقدر طویل عرصہ گذر چکا ھو حکم بندش کی صورت مین توسیع اختیارات کی ایک ھی وقت مین کیون اجازت دی جائے ضمانت کی جگہ آپ حکم بندش جاری کر دین مگر آپ کو اوس عرصہ کے دوران مین ملزم کے خلاف حکم بندش کو تبدیل کرنے کا اختیار ھرگز حاصل نہین ہونا چاھئے کیونکہ ضمانت کی صورت مین آپکو وہ اختیار حاصل نہین ہے اوس کے یہہ معنی ھونگے کہ ھم اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہے ھین یعنی ھم اون اختیارات مین جو زیر دفعہ ۱۱۰ استعمال کئے جا سکتے ھین تبدیلی کرتے ھین بجائے ھم نہ صرف اوس اختیار کو حکم بندش کے اجراء سے وسعت دیتے ھین بلکہ اوس حکم بندش کو بار بار تبدیل کرکے اپنے اختیارات کو اور وسیع بناتے ھین یہان کہا گیا ہے کہ میری ترمیمات ملزمون کے لحاظ خیال سے ھین بے شک وہ ایسی ھی ھین کیونکہ یہہ ایک ایسا سوال ہے جس سے لوگون کی آزادی مین فرق آتا ہے اور یقیناً اسی لحاظ خیال سے مین نے اپنی ترمیمات مرتب کی ھین تا کہ اونکی آزادی مین جہان تک ممکن ھو کم فرق آئے اور عوام الناس کے مفاد محفوظ رھین واقعی انصاف اور عوام الناس کی بہبودی کیلئے اس ترمیم کی تحریک کی گئی ہے "۔

آنریبل مسٹر کوپک

"میرا اب تک اطمینان نہیں ہوا جیسا کہ میں آنریبل ممبر کو بتلا چکا ہوں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دفعہ ۱۱ کو صرف غیر معمولی حالات میں استعمال کریگا عام طور رقبہ ملزم کے درخواست کرنے پر تبدیل کیا جائیگا مگر نہایت ضروری ہے کہ رقبہ کو ملزم کی رضامندی کے بغیر تبدیل کرنے کے اختیارات کسی حاکم کے ہاتھ میں رکھے جائیں ممکن ہے کہ بعض صورتوں میں حکم بندش زیر بندش شخص کے پیروؤں کے اور گورنمنٹ کے نکتہ خیال سے غیر مناسب خیال کیا جائے۔

اصلی رقبہ بدلنے کا اختیار مجسٹریٹ کے ہاتھوں میں نہیں ہونا چاہئے جیسا کہ آنریبل ممبر نے کہا ہے بلکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہاتھوں میں ہونا چاہئے تا کہ وہ ضرورت کے موقع پر رقبہ بدل سکے اس اختیار کو بہت کم استعمال کیا جائیگا اور صرف چند ہی صورتوں میں استعمال کیا جائیگا مگر یہ ضروری ہے کہ ایسا اختیار حاصل ہو ممکن ہے کہ مجرم اوس رقبہ کے اندر رہنے سے انکار کرے جو اوسکی رہائش کے بالکل ناقابل ہو گیا ہو اس وجہ کی رو سے گورنمنٹ بالکل بے اختیار ہو جائیگی اس لئے میں اوس کی مخالفت کرتا ہوں۔"

آنریبل پنڈت شیو نرائن

"کیا حکم زیر دفعہ ۱۲ کی نگرانی ہوسکتی ہے"۔

آنریبل مسٹر کوپک

"میرے خیال میں اسکی نگرانی ہوسکتی ہے"۔

یہ تحریک کہ لفظ وقت کے بعد الفاظ "شخص زیر بندش کی درخواست پر" ثبت کئے جائیں پیش ہو کر نامنظور ہوئی۔

التوائے کونسل

کونسل ۷ فروری سنہ ۱۹۱۸ تک ملتوی کی گئی

لاہور
۷ فروری سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط ایس-ڈبلیو-گریسی
سکریٹری کونسل وضع آئین و قوانین پنجاب۔

۲۶۶۲ سی ایس—۵۱۰—۲۲—۳—۱۹۱۸—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۲] لاہور — ۲۲ مارچ (مجریہ ۲۹ مارچ) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

مسودہ ایکٹ جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل میں پیش ہوئیں اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب شایع کئے گئے۔

پنجاب گورنمنٹ

کونسل واضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل مسودہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین میں ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو پیش ہوا۔

مسودہ نمبر ۲ـ سنہ ۱۹۱۸ع

مسودہ بمراد اس امر کے کہ پنجاب کے مواضعات اور چھوٹے چھوٹے قصبات کے باشندوں کے رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب کے مواضعات اور چھوٹے چھوٹے قصبات میں وہاں کے باشندوں کے رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :—

نام و وسعت نفاذ۔

۱—(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کی گشت کے ایکٹ سنہ ۱۹۱۱ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

۲۷۳۰ پی جی پی۔

(۲) یہہ ایکٹ پنجاب سے متعلق ہوگا۔

تعریف۔

۲—ایکٹ ہذا میں لفظ "موضع" میں کوئی ایسا قصبہ شامل ہے جس کی آبادی دس ہزار نفوس سے زیادہ نہ ہو۔

دیہاتیوں کو گشت کا کام انجام دینے کا حکم دینا۔

۳—(۱) اگر ڈپٹی کمشنر کی یہہ رائے ہو کہ اوس کے ضلع کے کسی گاؤں کے باشندوں نے خود چوکی پہرہ کا انتظام نہیں کیا ہوا یا یہہ کہ جس چوکی پہرہ کا انہوں نے انتظام کیا ہوا ہے وہ کافی نہیں ہے تو جائز ہے کہ وہ اس امر کا تحریری حکم دے کہ ایسی تاریخ سے جو وہ حکم مذکور میں مقرر کرے موضع مذکور کے جملہ تنآور بالغ مردوں کو گشت کا انجام دینا ہوگا۔

حکم مذکور کے نافذالعمل رہنے کی میعاد۔

(۲) زیر تحتی دفعہ (۱) صادر شدہ حکم ایک سال تک نافذالعمل رہیگا لیکن اوس کی تجدید سال بسال یا ایسے کمتر عرصہ یا عرصوں کے لئے ہوسکتی ہے جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے۔

حکم مذکور کی تنسیخ۔

(۳) زیر تحتی دفعہ (۱) یا (۲) صادر شدہ حکم کو ڈپٹی کمشنر کسی وقت منسوخ کر سکتا ہے۔

گشت کے آدمیوں کی تعداد اور اون کا انتخاب۔

۴—(۱) دفعہ ماسبق کے مطابق صادر شدہ حکم کی رو سے جائز ہے کہ ڈپٹی کمشنر موضع کے نمبرداروں کو یہہ حکم دے کہ وہ حسب ذیل امور کے متعلق فی الفور رپورٹ کریں :—

(الف) موضع کے تنآور بالغ مرد یا باشندوں کی تعداد۔

(ب) اون اشخاص کی تعداد جو اون کی رائے میں ہر رات گشت کے کام کے لئے مطلوب ہونگے۔

(ج) وہ طریق جس میں اون کی رائے میں ایسے اشخاص منتخب کئے جائینگے یعنی آیا باری بروں یا قرعہ اندازی کے ذریعہ یا کسی اور طریق میں۔

(۲) نمبرداروں کی رپورٹ کے موصول ہونے پر ڈپٹی کمشنر اون اشخاص کی تعداد مقرر کریگا جو گشت کے کام کے لئے مطلوب ہونگے اور اون کے انتخاب کا طریق تجویز کریگا اور نمبرداروں کو اپنے فیصلہ سے مطلع کریگا۔

(۳) گشت کے کام کے لئے لوگوں کا انتخاب نمبردار ایسی تعداد میں اور ایسے طریق کے مطابق عمل میں لائینگے جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے۔

(۴) نمبردار اون اشخاص کے نام وقتاً فوقتاً مشتہر کرینگے جن کو گشت کا کام انجام دینا ہوگا اور اس کے ساتھہ ایسے کام کی تاریخ و وقت اور قبہ مشتہر کرینگے۔

عوض پہرہ دار۔

۵—جس شخص پر گشت کا کام فرض ہو اوسکو لازم ہوگا کہ وہ خود یہہ کام انجام دے یا اپنی جگہہ کوئی ایسا تنآور شخص مہیا کردے جسکو نمبرداروں نے منظور کرلیا ہو۔

گشت کے کام کی میعاد اور رقبہ۔

۶—گشت کا کام غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک انجام دیا جائیگا اور موضع کے سارے رقبہ سے متعلق ہو سکتا ہے۔

پہرہ سے مستثنیٰ کرنے اور عام نگرانی کے متعلق ڈپٹی کمشنر کا اختیار۔

۷—ڈپٹی کمشنر کو گشت کے کام سے مستثنیٰ کرنے اور گشت کے کام کے لئے مطلوبہ اشخاص کی تعداد اور اون کے انتخاب کے طریق کو بدلنے اور عام طور پر گشت کے کام کے متعلق جملہ امور کے انتظام و نگرانی کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

تفویضکی اختیارات۔

۸—جائز ہے کہ ڈپٹی کمشنر کسی سب ڈویژنل افسر یا کسی مجسٹریٹ درجہ اول کو اپنے بعض یا جملہ اختیارات زیر دفعات ۴ یا ۷ ایکٹ ہذا تفویض کردے۔

تاوان۔

۹—اگر نمبرداروں کی رپورٹ پر یا کسی اور طریق میں صاحب ڈپٹی کمشنر کا اطمینان ہو جائے کہ کوئی شخص گشت کے کام کو بذات خود یا قائمقام کے ذریعہ انجام دینے سے قاصر رہا ہے تو جائز ہے کہ وہ ایسے شخص کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد ایسے جرمانہ کی سزا دے جو ۲۵ روپیہ سے زیادہ نہ ہو یہہ جرمانہ زمین کے بقایا کے

طور پر وصول کیا جائیگا اور ملبوہ یا کسی دیگر ایسے سرمایہ موضع میں جمع کیا جائیگا جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے۔

احکام کی بجا آوری سے قاصر رہنے والے موضع کے لئے سزائے جرمانہ۔

۱۰۔ اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کی رائے میں کوئی موضع یا اوسکا کوئی ایسا حصہ جس کے متعلق تعمیل دفعہ ۳ (۱) کی رو سے حکم صادر کیا گیا ہو گشت کے کام کی مناسب انجام دہی کا انتظام کرنے سے قاصر رہا ہے تو وہ موضع مذکور یا اوس کے حصہ کو ایسی سزاء جرمانہ دے سکتا ہے جو کسی ایک صورت میں ایک سو روپیہ سے متجاوز نہ ہو۔

ڈپٹی کمشنر ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جو وہ ضروری خیال کرے جرمانہ مذکور کو موضع کے باشندوں پر ایسی نسبت سے منقسم کریگا جو وہ اونکی آمدنی کے لحاظ سے اپنی رائے میں مناسب خیال کرے۔

جرمانہ زیر دفعہ ھذا معاملہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کیا جائیگا اور گورنمنٹ کے حساب میں جمع کیا جائیگا۔

اپیل۔

۱۱۔ ڈپٹی کمشنر کے حکم زیر دفعات ۳ یا ۹ یا ۱۰ کے خلاف اپیل کمشنر کی عدالت میں ہوگا۔

گشت کرنے والے آدمیوں کے اختیارات و حقوق۔

۱۲ (۱) زیر ایکٹ ھذا گشت کا کام کرنے والے جملہ اشخاص وہی اختیارات استعمال کرینگے اور ان کو وہی رعائیتیں اور حقوق حاصل ہونگے جو گاؤں کے چوکیدار استعمال کرتے ہیں اور ان کو حاصل ہوتے ہیں۔

(۲) ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ گشت کا کام کرنے والے شخص کو ہر ایسی امداد دے جو پولیس افسر کو دینا اوسکا فرض ہے۔

ایکٹ ہند نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء۔

(۳) گشت کا کام کرنے والا ہر ایک شخص مجموعہ تعزیرات ہند کی اغراض کے لئے سرکاری عہدہ دار ہوگا۔

دستخط۔ ایس۔ ڈبلیو گریسی
سکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

دستخط۔ ایچ۔ ڈی کریگ
ممبر۔

بیان اغراض و وجوہات

مسودہ ھذا کا مدعا یہہ ہے کہ پنجاب میں دیہات و چھوٹے چھوٹے قصبات کے باشندوں سے رات کے وقت گشت کا کام لینے کے متعلق قانون وضع کیا جائے۔

گاؤں کے چوکی پہرہ کا طریق موسومہ ٹھیکری پہرہ پنجاب کے بہت سے اضلاع میں پہلے ھی سے رائج ہے۔ اور وہ ایک قدیم رواج کے مطابق ہے۔ دیہاتی اس کی قدر ہالی کرتے ہیں اور اسکو اچھا طریق سمجھتے ہیں۔ لیکن اوس پر عمل درآمد کرنے کے لئے کسی نہ کسی قسم کی سرکاری امداد و رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضلع امرتسر میں مسٹر سی - ایم کنگ کی رہنمائی میں اس کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور گروہوں کی طرف سے سرزد شدہ کردہ جرائم کو کم کرنے کا یہ ایک بڑا ذریعہ ثابت ہوا ہے۔

مارچ سنہ ۱۹۱۶ع میں کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب نے اس طریق کو ترویج دینے کی حمایت میں بالاتفاق ایک رزولیوشن پاس کیا تھا۔ ایک ابتدائی مسودہ تیار کرکے بغرض استصواب رائے متداول کیا گیا تھا اگرچہ فروعات کے متعلق نکتہ چینی ہوئی لیکن اس کے اصل اصول کی عام طور پر تائید کی گئی ہے۔ لہذا ایک ترمیم شدہ مسودہ تیار کیا گیا ہے۔

مسودہ ہذا سے یہہ مراد نہیں ہے کہ ٹھیکری پہرہ کے کسی اختیاری طریق کو اون مقامات میں موقوف کردیا جائے جہاں یہہ اصلی بخشی طور پر رائج ہے بلکہ مسودہ ہذا کا مدعا یہہ ہے کہ اون مقامات میں جہاں پہرہ کا کوئی طریق رائج نہیں ہے وہاں چوکی پہرہ کا طریق رائج کرنے اور جن مقامات میں کوئی موجودہ طریق ناکافی ثابت ہوا ہو وہاں اوس کو مستحکم کرنے کے لئے انتظام کیا جائے علاوہ ازیں یہہ مقصود نہیں کہ ہر ایک گاؤں میں چوکی پہرہ کا طریق بالضرور رائج کیا جائے - اس طریق کو صرف اون مواضعات میں رائج کیا جائیگا جہاں جرائم کی حالت کے لحاظ سے یا کسی دیگر کافی وجوہات کی بناء پر صاحب ڈپٹی کمشنر کی رائے میں کوئی خاص تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہو۔

مسودہ ہذا کا اثر صرف مواضعات تک ہی محدود نہیں ہوگا بلکہ وہ اون مقامات میں بھی نافذ کیا جاسکے گا جنکو مناسب طور پر چھوٹے چھوٹے قصبات کہہ سکتے ہیں اور جن میں سے بعض میں جرائم کے انسداد کے متعلق تجاویز اختیار کرنے کی کسی وقت ضرورت ہوسکتی ہے اس غرض کے لئے موضع کی ایسی تعریف تجویز کیگئی ہے کہ اوس میں کوئی ایسا قصبہ شامل ہوگا جس کی آبادی دس ہزار نفوس سے زیادہ نہ ہو - امید ہے کہ اس تعریف میں کوئی ایسا قصبہ شامل نہیں ہوگا جس میں اس طریق کو نافذ کرنا مناسب خیال نہ کیا جائے اور نہ وہ ایسی میونسپلٹیاں شامل ہونگی جن میں پولیس کے پہرہ کا طریق کافی ہوتا ہے۔

اس امر کا فیصلہ کہ آیا گشت کا کام کسی گاؤں پر فرض قرار دینا چاہئے ڈپٹی کمشنر کے اختیار میں ہوگا لیکن گشت کے کام کو انجام دینے کے متعلق مابعد انتظامات زیادہ تر خود دیہاتیوں کے ہاتھ میں ہونگے چنانچہ گشت کے لئے آدمی منتخب کرنے کا طریق تجویز کرنے اور اون اشخاص کی تعداد مقرر کرنے کا کام جو ہر رات پہرہ کے لئے مطلوب ہونگے نمبرداروں کے ذمہ ہوگا اور اگرچہ ان امور کے متعلق قطعی فیصلہ ڈپٹی کمشنروں کی مرضی پر منحصر ہوگا لیکن وہ اغلباً نمبرداروں کی خواہشات کے مطابق چلینگے - علی ہذالقیاس پہرہ کے آدمیوں کی فہرستوں کی تیاری اور اونکی اشاعت کا کام نمبرداروں کے سپرد ہوگا۔

یہہ تجویز کی گئی ہے کہ گشت کے کام کے متعلق ڈپٹی کمشنر کا حکم ابتداً ایک سال کے لئے نافذالعمل رہے لیکن اوسکی حسب ضرورت وقتاً فوقتاً تجدید ہوسکیگی - گشت کا کام گاؤں کے جملہ صحیح الجسم بالغ مردوں پر فرض ہوگا لیکن وہ نمبرداروں کی منظوری سے اپنے قائم مقام مقرر کرسکتے ہیں۔

انفرادی خلاف ورزی کی صورتوں میں صاحب ڈپٹی کمشنر کوئی ایسا جرمانہ عاید کرسکتے ہیں جو ۲۵ روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور جو وصول ہونے پر گاؤں کے سرمایہ میں جمع کیا جائیگا - مواضعات کی خلاف ورزی کی صورتوں میں صاحب ڈپٹی کمشنر گاؤں پر کوئی ایسا جرمانہ عاید کرسکتے ہیں جو ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور جس کو گورنمنٹ کے حساب میں جمع کیا جائیگا - ہر دو صورتوں میں اپیل صاحب کمشنر کی عدالت میں رجوع ہوگا۔

اصلی مسودہ میں یہہ تجویز کیا گیا تہا کہ کسی فرد واحد کی صورت میں جرمانہ مجسٹریٹ کی طرف سے عاید ہونا چاہئے - اس تجویز کی لوگوں نے اس بنا پر سخت مخالفت کی کہ عدالت میں فوجداری کارروائی موجب تکلیف ہوگی اور اس سے نمبرداروں اور قصوروار شخص ہر دو کو بہت سی تکلیف و پریشانی ہوگی - لہذا ڈپٹی کمشنر کو مجاز کر دیا گیا ہے کہ وہ خلاف ورزی کرنیوالے شخص کو اپنی صفائی کا موقع دینے کے بعد سرسری طور پر جرمانہ کی سزا دے دیا کرے۔

دستخط ایس - ڈبلیو گریسی
سکریٹری کونسل وضع آئین و قوانین۔

دستخط - ایچ ڈی کریک
ممبر۔

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو واضع آئین و قوانین کی اغراض کیلئے منعقد کی گئی۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغۂ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ ع کے احکام بموجب وضع قوانین کی اغراض کیلئے منعقد ہوئی۔

کونسل کا اجلاس گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں بروز پنجشنبہ بتاریخ ۷ فروری سنہ ۱۹۱۸ع دن کے ساڑھے دس بجے منعقد ہوا۔

حاضرین جلسہ

ہز آنر سر مائیکل فرانسس او ڈوائر بہادر جی-سی-آئی-ای و کے-سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس لفٹننٹ گورنر بہادر—صدر جلسہ۔

آنریبل مسٹر جان ہنری وڈ تھامسن آئی-سی-ایس-

آنریبل مسٹر جیمز الگزانڈر رچی-

آنریبل مسٹر ہربرٹ جان مینارڈ سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس-

آنریبل میجر فرکوہر لسڈن آئی-سی-ایس-

آنریبل نواب سر بہرام خان مزاری کے-سی-آئی-ای-

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ۔

آنریبل چودھری لال چند-

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس سی-آئی-ای-

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن-

آنریبل مسٹر ولیم فریڈرک ہومز-

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال-

آنریبل مسٹر جیمز کری-

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ-

آنریبل مسٹر کریو آرمانڈ ہملٹن ٹاؤن زانڈ آئی-سی-ایس-

آنریبل مسٹر چارلس جوزف ہیلیفکس-

آنریبل خان بہادر مرزا محمد اکرام اللہ خان-

آنریبل مسٹر اڈون ووڈ آل پارکر-

آنریبل مسٹر ہنری ڈینیلز کریک آئی-سی-ایس-

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان-

آنریبل کرنل ہیرالڈ ہینڈلی ایم-ڈی و آئی-ایم-ایس-

آنریبل مسٹر سٹیفن ولیم گریسی آئی-سی-ایس-

آنریبل سردار بہادر رسالدار پرتاب سنگھ-

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین-

مسودہ نظر بندی عادی مجرمان (پنجاب)

(گذشتہ سے پیوستہ)

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"یور آنر—ترمیم نمبر ۳ جو میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں یہہ ہے کہ مسودہ مذکور کی دفعہ ۱۲ حذف کر دی جائے۔مسودہ کی دفعہ ۱۲ کا مدعا دو قسم کا ہے۔ایک تو یہہ کہ مسودہ کو اس کے پاس ہونے کی تاریخ سے پہلے عرصہ پر اطلاق پذیر قرار دیا جائے۔یعنی اون اشخاص کے برخلاف قانونی کیا جائے جو مسودہ ہذا کے پاس نہ ہونے کی تاریخ سے پہلے زیر دفعہ ۱۱۰ مجرم ثابت ہوئی ہوں۔مسودہ ہذا کا منشاء یہہ ہے کہ اشخاص مذکور مسودہ ہذا کی رو سے اوس عرصہ کے دوران میں نظر بند ہو سکتے ہیں جس کے لئے اون سے ضمانت نامون کی رو سے ضمانت لیگئی ہو۔میری ترمیم کا مطلب یہہ ہے کہ مسودہ ہذا کو اس کے پاس ہونے کی تاریخ سے پہلے عرصہ سے کچھہ تعلق نہو۔میرا دعوے یہہ ہے کہ مسودہ ہذا کو اس کے پاس ہونے کی تاریخ سے پہلے عرصہ پر اطلاق پذیر نہیں ہونے دینا چاہئے اور کہ جن اشخاص سے حفظ امن کی ضمانتیں لی گئی ہیں وہ اون کے ضمانت نامون کی باقی ماندہ میعاد کے دوران میں بدستور ضمانتون پر رہا رہنے چاہئیں۔جب اونکی ضمانتون کی میعاد ختم ہو جائے اور اونکو آزادی حاصل ہو جائے تو پھر اگر پولیس کو یہہ معلوم ہو جائے کہ اونکا چال چلن درست نہیں ہے تو اوس صورت میں اوس کو یہہ حق حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ زیر مسودہ ہذا اون کے برخلاف کار روائی کرے اور اونکی نظر بندی کے لئے درخواست کرے۔میرا دعوے یہہ ہے کہ مسودہ ہذا کو کسی گذشتہ تاریخ سے رائج کرنے کے لئے کوئی دلائل پیش نہیں کی گئین۔یہہ میری ترمیم کا ایک حصہ ہے دوسرا حصہ یہہ ہے کہ جس حد تک مسئلہ کا تعلق ہے مسودہ ہذا کی موجودہ دفعات کے مطابق مجسٹریٹ کو یہہ اجازت ہوگی کہ وہ قیاساً ایک یا دو سالوں کے لئے اور بعض صورتوں میں تین سال کے عرصہ کے لئے خواہ ضمانت لے لے یا نظر بندی کا حکم صادر کرے۔میرا یہہ بھی دعوے ہے کہ پولیس کو ضمانت کے اس حکم کو نظر بندی کے حکم میں تبدیل کرانے کا اختیار نہیں ہونا چاہئے۔پولیس کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔میں اپنے اس دعوے کی تائید میں جو دلیل پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہہ ہے کہ خواہ کچھہ ہی کیوں نہ ہوں ہمیں پھر بھی چیف کورٹ کے صاحبان آنریبل جج کی اس رائے کا کچھہ لحاظ کرنا چاہئے کہ اگر وہ اشخاص جن کو کسی شخص کو اوس کے کردار کی سزا دلانے کے لئے اوس کا چالان کرنے کا اختیار حاصل ہو کسی عدالت انصاف سے کچھہ سالون تک اوس کی نیک چلنی کی ضمانت لینے کا حکم حاصل کرلیں تو اونکو اوس کے برخلاف کوئی مزید کار روائی نہیں کرنی چاہئے۔اگر اوس عرصہ کے دوران میں وہ جرم کا ارتکاب کرے بشرطیکہ کہ وہ جرم اوس کے برخلاف ثابت ہو سکے تو اوسکو عدالت میں پیش کیا جا سکتا ہے اور بعد ثبوت جرم سزا قید دی جاسکتی ہے اور اوس صورت میں اوس کی ضمانت بھی ضبط ہو جائیگی اگر وہ اوس عرصہ کے دوران میں کسی جرم کا ارتکاب نہ کرے تو پھر اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم کیون حاصل کیا جائے؟ میری دانست میں یہہ طرز عمل عملی طور پر کسی شخص کو تنگ کرنے کی حد تک پہونچ جائیگا۔پولیس کو ایسا کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہونا چاہئے۔ایک اور دلیل سن لیجئے فرض کرو کہ پولیس کسی شخص کو نظر بند کرانا چاہتی ہے اور اوس سے ایک سال کی ضمانت لی جائے۔اب اگر ہم یہہ سمجھتے ہیں کہ عہدہ دار پولیس انسان ہے جیسا کہ وہ بلا شبہہ ہے تو وہ قدرتاً یہہ پسند نہیں کریگا کہ مجسٹریٹ نظر بندی کے حکم کے متعلق اوس کی درخواست نا منظور کر دے وہ بظن غالب اپنی درخواست کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کریگا اور وہ اوس پہلے معاملہ پر زور دے جائیگا جو وہ عدالت کے روبرو پیش کرنا چاہتا تھا اور وہ اپنی ہٹ پر قائم رہیگا یہان تک کہ وہ ضمانت کے حکم کو نظر بندی کے حکم سے تبدیل کرا لیگا یہہ مناسب نہیں ہے کہ اگر ہم دفعہ ۱۲ کو بہئیت موجودہ قائم رہنے دیں تو پولیس کے لئے یہہ بہت ہی آسان ہوگا کہ وہ ضمانت کے حکم کو نظر بندی کے حکم میں تبدیل کرا دے۔اگر ہم کسی شخص سے ضمانت لے لیں تو اوس کو کافی سمجھنا چاہئے اور ہمیں اس سے مطمن رہنا چاہئے ہمیں اس معاملہ کو پولیس یا کسی دیگر انتظامیہ افسر کے اختیار میں نہیں چھوڑنا چاہئے تاکہ وہ

مشتبہ اشخاص کو سزا ملے نہ رہیں۔

"اس موقع پر میں الفاظ "مشتبہ اشخاص" کے متعلق اپنا عندیہ بیان کر دینا چاہتا ہوں - آنریبل ممبر مہتمم مسودہ نے اسکی مخالفت کی تھی۔میں مشتبہ اشخاص سے مراد زیادہ تر اون اشخاص سے لے رہا ہوں جنکے برخلاف کارروائی کی جا رہی ہو۔اور یہہ امر واقع ہے کہ اگر اوس شخص پر جس کے برخلاف کارروائی کی جا رہی ہو کوئی جرم ثابت ہو جائے۔تو بلا شبہ معمول یہہ ہے کہ اثبات جرم کے بعد فی الفور اوسکو سزا دی جاتی ہے اگر وہ جرم کرتا ہے تو وہ اوسکی سزا بھی پا لیتا ہے۔اور معاملہ وہاں ختم ہو جاتا ہے۔اسکے بعد اگر اوسپر مجرمانہ میلان کا شبہ ہو تو جہاں تک مجھے معلوم ہو سکتا ہے عام لفظوں میں بھی اور قانونی اصطلاع میں بھی یہہ کہینگے کہ اوس پر مجرمانہ ارادوں کا شبہ ہے۔وہ سابقہ سزا یافتہ ہے اور دفعہ ۱۱۰ کی اغراض کے لئے وہ ایسا شخص ہے جس پر مجرمانہ ارادوں کا شبہ ہے یوئر آنر دفعہ ھذا اور میری ترمیم کا لب لباب یہہ ہے"۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند۔

"یوئر آنر- میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں۔اس دفعہ کی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہہ اختیار حاصل ہو جائیگا کہ وہ اون اشخاص کو جیل خانہ سے مخلصی بخش دیں جو ضامنوں کے نہ ملنے کی وجہ سے وہاں قید ہوتے ہیں اور اس وجہ سے اسکی مخالفت کی بجائے اسکا خیر مقدم کرنا چاہئے - معلوم ہوتا ہے کہ نظر بندی کا حکم ضمانت کے حکم سے زیادہ سخت خیال کیا جاتا ہے - چند ایک خاص صورتوں میں ممکن ہے کہ ایسا ہو - لیکن ہر حالت میں ایسا نہیں ہو سکتا۔موجودہ قانون کی روسے ضمانت دینے کا تازہ نوٹس اوس شخص کو نہیں دیا جاسکتا۔جو قبل ازیں ضمانت داخل کرچکا ہو خواہ یہہ صاف ظاہر بھی ہو کہ پہلی ضمانت کافی نہیں ہے۔ کیا ہم اس صورت میں حق بجانب ہونگے کہ اوس سے کوئی باز پرش نہ کریں اور اوسکو ضمانت کی میعاد کے ختم ہونے تک ہر قسم کے بد دیانتی کے افعال کرنے کی اجازت دیں۔میری رائے میں ہم راستی پر نہیں ہونگے۔ آپ اوس شخص کو اپنی صفائی پیش کرنے اور اپنی بے گناہی ثابت کرنے کا ہر طرح موقع دیں۔لیکن اگر وہ ایک دفعہ بدمعاش ثابت ہو جائے تو اوسکے ساتھہ نرمی کا سلوک نہیں کرنا چاہئے۔لوگ ہم پر کچھہ حق رکھتے ہیں اور اونکی حفاظت اس بات کی مقتضی ہے کہ ہم بد دیانت لوگوں کی آزادی پر قیود عائد کریں۔شرائط (الف) و (ب) میں کافی پیش بندیاں کر دی گئی ہیں۔کیونکہ (نظر بندی) کے حکم کی میعاد اصل حکم کی میعاد سے زیادہ نہیں ہوگی اور مجرم کو احکام کے صادر کرنے کے برخلاف وجہ دکھانے کا پورا موقع دیا جائیگا"

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن ---

"یوئر آنر - میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ مجھے شک ہے کہ اوس ترمیم سے کوئی غرض پوری نہیں ہوگی جو میرے آنریبل دوست نے پیش کی ہے۔امر واقع یہہ ہے کہ اگر یہہ فرض کر لیا جائے کہ بعض اشخاص جن سے مجموعہ ضابطہ فوجداری کے احکام کے مطابق ضمانت لی گئی ہے عدم ادخال ضمانت کی وجہ کے جیل خانہ میں ہیں۔لیکن اونکی میعاد بہت لمبی نہیں ہو سکتی کم از کم باقی ماندہ میعاد لمبی نہیں ہو سکتی - لمبی میعاد کی مثالیں خال خال ہو سکتی ہیں۔ میرے خیال میں اوس شخص کے لئے جو ضمانت داخل نہ کرنے کی وجہ سے جیل خانہ میں ہو تکلیف دہ ہونے کی بجائے تھوڑے آرام دہ ہوگا اگر اوسکو باقی ماندہ میعاد کے لئے کسی خاص رقبہ کے اندر نظر بند کر دیا جائے۔ مجھے اوس ترمیم کا کوئی زیادہ فائدہ معلوم نہیں ہوتا جو میرے آنریبل دوست نے تجویز کی ہے"۔

آنریبل مسٹر کریک ---

"یوئر آنر - اون تقاریر سے جو ابھی کی گئی ہیں اس ترمیم کی قلعی کھل گئی ہے اور میں اس کے متعلق چند ایک الفاظ سے زیادہ کہنا ضروری خیال نہیں کرتا میرے خیال میں آنریبل ممبر دفعہ ھذا کے مدعا کو پورے طور پر نہیں سمجھے۔

اس سے تین ممکن صورتوں کا انتظام کرنا مقصود ہے - اس رقبہ کے مرتب کرنے کی پہلی وجہ یہہ ہے کہ ممکن ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نظر سے کسی جیل خانہ کا دورہ کرتے وقت ایسے اشخاص گزریں جنکو عدم ادخال ضمانت کی وجہ سے قید کیا گیا ہو۔ اس دفعہ کی رو سے اوسکو یہہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اوس کو جیل خانہ سے رہا کرکے کسی خاص مصرحہ رقبہ کے اندر نظر بند کر دے جیل خانہ کا ملاحظہ

کرنے وقت وہ یہہ حکم دے سکتا ہے کہ ملزمان کو زیر دفعہ ھذا بغرض صدور احکام اوسکے پاس بھیج دیا جائے۔

میرے خیال میں کوئی شخص اس دفعہ کی معقولیت سے انکار نہیں کر سکتا اور اس کی بدولت حکومت جیلخانہ میں قیدیوں کی پرورش کے بوجھ سے سبکدوش ہو جائیگی۔ دوسری وجہ یہہ ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ماتحت مجسٹریٹوں کے فیصلوں کی غلطیوں کی اصلاح کرنے کا اختیار دیا جائے۔ ایک ماتحت مجسٹریٹ کی نسبت یہہ احتمال ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بد معاش کو نظر ثانی یا ضمانت کا حکم دیدے۔ میں اصابت رائے سے کام لے اس دفعہ کی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایسی غلطیوں کی اصلاح کرنے کا اختیار حاصل ہو جائیگا۔ تیسری صورت وہ ہے جسکا آنریبل چودھری لعل چند نے ذکر کیا ہے یعنی جب کسی شخص سے ضمانت لے لی جائے اور مجسٹریٹ کو معلوم ہو کہ ضمانت کی مقدار کافی نہیں ہے یا ملزم ایسے دو اشخاص یا ایک شخص کو بطور ضامن پیش کرے جنکو یا جسکو بطور ضامن تسلیم کیا جا سکتا ہو۔ اور بعد ازاں یہہ تحقیق ہو جائے کہ ضامن مذکور ایسے حقیقت اشخاص ہیں جو بد معاش کے اوپر اپنا رسوخ استعمال کرنے کے بالکل اہل نہیں اور جو بد معاش کی طرف سے قانون کی خلاف ورزی ہونے پر اسکو مجسٹریٹ کے روبرو پیش نہیں کر سکینگے آنریبل ممبر نے کرنال کے جس مقدمہ کا کل حوالہ دیا تھا اور جو پنجاب ریکارڈ میں درج ہے وہ اس موقع کو ٹھیک مثال ہے اس مقدمہ میں مجسٹریٹ نے ضمانت کا حکم صادر کیا تھا اور جہاں تک میرا حافظہ گواہی دیتا ہے اوس نے دو اشخاص کو بطور ضامن تسلیم کیا تھا جن میں سے ایک دہلی میں تھا اور دوسرا ایک اور دور و دراز مقام کا رہنے والا تھا۔ بد معاش کی نقل و حرکت پر رسوخ استعمال کرنا ان اشخاص کے امکان میں نہیں تھا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے معا بد معاش کو دو ایسے معزز اشخاص بطور ضامن پیش کرنے کا حکم دیا جو شہر کرنال کے رہنے والے ہوں۔ چیف کورٹ کی رائے یہہ تھی کہ نئے ضامن طلب کرنا خلاف قانون تھا جب ایک دفعہ ضامن منظور کر لئے جائیں تو نئے ضامن طلب نہیں کئے جا سکتے۔ اس فیصلہ کا اثر اگرچہ قانوناً بالکل صحیح ہے یہہ ہے کہ ضمانتوں کا ضابطہ بعض صورتوں میں بالکل بے معنی ہو جاتا ہے اس دفعہ کا مقصد یہہ ہے کہ اسی قسم کی صورتوں کا تدارک کیا جائے۔

"لہذا مجھے افسوس ہے کہ میں اس ترمیم کو منظور نہیں کر سکتا۔"

"آنریبل ممبر نے یہہ بھی فرمایا ہے کہ ہمیں اسبارہ میں چیف کورٹ کے آنریبل جج صاحبان کی رائے کا احترام کرنا چاہئے۔

اسکے متعلق گذارش ہے کہ مسودہ کو موجودہ صورت میں بغرض اظہار رائے آنریبل جج صاحبان کی خدمت میں ارسال کیا گیا تھا اور اون کی رائے یہہ تھی کہ مسودہ بحیثیت مجموعی نہایت مفید انسدادی قانون ہے جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے مسودہ ھذا کی کسی دفعہ کی مخالفت نہیں کی۔

آنریبل مسٹر فضل حسین۔

اور آلوداعی نکتہ چینیوں کے متعلق میں صرف ایک لفظ کہنا چاہتا ہوں جو میرے آنریبل دوستوں نے اس ترمیم کے متعلق کی ہیں۔ پہلی وجہ بلا شبہہ نہایت ہی قوی ہے وہ یہہ ہے کہ جیل خانہ میں بعض ایسے اشخاص ہیں جنکو ضمانت دینے کا حکم دیا گیا ہے لیکن وہ ضمانت داخل نہیں کر سکے لہذا یہہ بہت مناسب ہوگا کہ اون کو جیل خانہ سے مخلصی دیکر کسی خاص موضع یا واضعات میں نظر بند کر دیا جائے پس میں ممنون ہونگا اگر آنریبل ممبر متکلم مسودہ مجھے اون اشخاص کی تعداد کی کچھ کیفیت بتا سکیں جو پنجاب کے جیل خانوں میں صرف اس وجہ سے محبوس ہیں کہ وہ ضمانت مطلوبہ داخل نہیں کر سکے۔"

آنریبل مسٹر کریک۔

"میرے خیال میں میں بلا خوف کہہ سکتا ہوں کہ پنجاب کے جیل خانوں میں ایسے اشخاص [illegible] کی تعداد میں موجود ہیں۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

" اگر آنریبل ممبر کا بیان صحیح ہے تو میں بلا حیل و حجت یہہ تسلیم کرتا ہوں کہ میری ترمیم کے برخلاف اور بہت موجودہ دفعہ ہذا کے حق میں نہایت قوی دلائل موجود ہیں۔ صرف اسی وجہ کی بناء پر میں اوس ترمیم پر زور دینا نہیں چاہتا جو میں نے کونسل کے روبرو پیش کی ہے میں اس اطلاع کے بہم پہونچانے کے لئے آنریبل ممبر مہتمم مسودہ کا ممنون ہوں"۔

یہہ ترمیم کہ دفعہ ۱۲ حذف کردی جائے اجازت کے ساتھہ واپس لیلی گئی۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

" یور آنر—میری اگلی ترمیم حسب ذیل ہے۔ دفعہ ۱۳ میں الفاظ " ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے علاوہ " حذف کرو اور الفاظ " ڈسٹرکٹ جج کی جگہہ الفاظ " سشن جج " لکھ کرو۔

" دفعہ ۱۳ کے متعلق میں پہلے یہہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ نافذ الوقت قانون کی رو سے اپیل کا ضابطہ دیا ہے۔ اپیل کا ضابطہ یہہ ہے کہ کسی مجسٹریٹ کے فیصلہ کے برخلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل ہوتی ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی نگرانی چیف کورٹ میں ہوتی ہے۔ اون صورتوں میں جن میں کسی شخص کو ایک سال سے زیادہ عرصہ کے لئے ضمانت داخل کرنے کا حکم دیا گیا ہو ضابطہ یہہ ہے کہ مقدمہ سشن جج کی اطلاع و فیصلہ اخیر کیا جاتا ہے۔ مسودہ ہذا کی رو سے اس ضابطہ میں تبدیلی مقصود ہے اور وہ تبدیلی یہہ ہے کہ مقدمہ سشن جج کی عدالت میں نہ بھیجا جائے خواہ ضمانت کا حکم ایک سال سے زیادہ عرصہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو میری گذارش یہہ ہے کہ یہہ ایک بڑا اہم سوال ہے۔ یہہ واضح رہے کہ یہہ کارروائی بالکل انتظامیہ کارروائی نہیں ہوا کرتی۔ وہ لازمی طور پر جوڈیشل (قانونی) کارروائی بھی ہوا کرتی ہے۔ میری دانست میں گذشتہ تجربہ سے بالخصوص اون مقدمات کے متعلق جنکا آنریبل ممبر مہتمم مسودہ نے حوالہ دیا ہے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان مقدمات پر حد سے زیادہ انتظامیہ حیثیت میں دیکھنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ کرنال کے مقدمہ نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۵ع میں جس کا حوالہ دیا گیا تھا یہہ سوال پیدا ہوا تھا کہ ضامن لازمی طور پر اوس مقام کا رہنے والا ہونا چاہئے جو ملزم یا مجرم کی جائے سکونت ہو میری گذارش یہہ ہے کہ یہہ بالکل ضروری نہیں ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ملزم کے یہہ امر ذہن نشین ہو جانا چاہئے کہ ایک اور شخص بھی ہے جو اوسکا ضامن ہے اور کہ اوسکو ایک معقول ضرور لکھ کر دینا پڑیگا اور کہ اگر وہ اس کے بعد بھی جرم کا ارتکاب کریگا تو وہ قانونی گرفت میں آئیگا اور اوسکا ضامن بھی اوسکا ذمہ وار ہوگا۔ یہہ ہے وہ دباؤ جو اوس کو اپنی خواہشات سے روکنے کے لئے قانون اوس پر ڈالتا ہے۔ میری گذارش یہہ ہے کہ اس فرض کو صرف وہی شخص ادا کر سکتا ہے جو اوس کا ضامن ہو خواہ وہ خود اوس جگہہ کا رہنے والا نہ ہو جہاں ملزم رہتا ہو۔ مقدمہ نمبر ۱۶ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۰۵ع میری رائے میں بذات خود میرے دعوے کے حق میں قوی ثبوت ہے۔ میں کونسل کو یہہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مقدمہ مذکور میں مجسٹریٹ نے ملزم کو ضامن پیش کرنے کا حکم دیا تھا جو ملزم نے پیش کر دئے تھے اور جن کو اوس نے منظور کر لیا تھا۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس واقعہ کی رپورٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں کر دی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اون اختیارات کے بموجب جو قانونا اوسکو حاصل نہیں تھے ملزم کو دوبارہ گرفتار کر لیا اوس کے ضامنوں کو منسوخ کر دیا اور اوس کو جیل خانہ میں بھیج دیا۔ سشن جج نے اس مقدمہ کو اپنی اس رائے کے ساتھہ چیف کورٹ میں بھیج دیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی یہہ کارروائی خلاف قانون تھی اور اوسنے مزید یہہ حکم دے دیا کہ ملزم کو اوسکے مقدمہ کے چیف کورٹ میں فیصلہ ہونے تک ضمانت پر رہا کر دیا جائے۔ یہہ مقدمہ چیف کورٹ میں پیش ہوا اور چیف کورٹ نے سشن جج کے فیصلہ کو بحال رکھا مگر اسپر بھی چیف کورٹ کو معلوم ہوا کہ اگرچہ سشن جج نے ملزم کو ضمانت پر رہا کر دینے کا حکم دیا تھا مگر وہ ابھی تک جیل خانہ میں ہے۔ چیف کورٹ کو مجبورا جواب طلب کرنا پڑا تھا کہ کیوں سشن جج کے حکم کی تعمیل نہیں کی گئی۔ میں یہہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک انتظامیہ عہدہ دار اپنے فرائض کے تقاضا سے بضرورت انتظامیہ افسر کے بعض ایسی خواہشات کو پیدا کر لیتا ہے جو ایسی جوڈیشل (قانونی)

نہیں ہوتیں جیسی کہ ایک جوڈیشل عہدہ دار کی خواہشات ہوتی ہیں جسکو گورنمنٹ نے سشن جج کا کام کرنے کیلئے مقرر کیا ہوتا ہے۔میری ترمیم کا منشا یہہ ہے کہ سشن جج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نسبت ایسے اشخاص کے مقدمات میں قانونی کارروائی زیادہ خوش اسلوبی کے ساتھہ کر سکیگا۔صاف لفظوں میں ہماری ترمیم کا یہی منشا ہے جو میرے پیش نظر ہے اور چونکہ مسودہ هذا میں مجرم کے لئے اوس سزا سے زیادہ سخت سزا تجویز کی گئی ہے جو دفعہ ۱۱۰ میں موجود ہے - اس واسطے میرا دعوے یہہ ہے کہ میں کونسل سے یہہ درخواست کرنے میں حق بجانب ہوں کہ اپیل کے اوس ضابطہ کو جو مسودہ میں تجویز کیا گیا ہے بدل دیا جائے۔میرا اعتراض یہہ ہے کہ چونکہ یہہ قانون عدالتی کارروائی کے مقابلہ میں بہت سخت ہے اس واسطے اپیل کے طریق کو قرار واقعی بدل دینا چاہئے اور اپیل کسی ایسے جوڈیشل افسر کی عدالت میں رجوع ہونی چاہئے جس کے پاس جوڈیشل کام کے سوائے کوئی کام نہ ہو اور کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو جو کام کے بوجھہ میں دبا ہوتا ہے اور جس کی خواہشات بہ نسبت زیادہ انتظامیہ ہوتی ہیں ان مقدمات میں اپیلیں فیصل کرنے کا کام نہیں دینا چاہئے۔

" اس سزا کے متعلق جو تجویز کی گئی ہے میں صرف ایک لفظ کہنا چاہتا ہوں - یہہ بار بار کہا گیا ہے کہ مجرموں کے تصفیہ کرنے کے لئے یہہ بہت ہی نرم ضابطہ ہے اور بہت ہی ملائم طریق ہے ہمارا دعوے یہہ ہے کہ اس میں در حقیقت دونوں باتیں نہیں ہیں - میں اس قانون کے اثر کو از حد محسوس کرتا ہوں اور اس واسطے میں کونسل کو اسبارہ میں اپنی ٹھیک ٹھیک رائے سے مطلع کرنے کی جرات کرتا ہوں -کسی شخص کو جیل خانہ میں قید کرنے سے بلا شبہہ اوسکی آزادی بالکل سلب ہو جاتی ہے کیونکہ اوس نے جرم کا ارتکاب کیا ہوتا ہے لیکن اگر مجھے یہہ کہنے کی اجازت دی جائے تو حکومت اوسکی بہت اچھی طرح حفاظت کرتی ہے-ساتھہ ہی اسکے اوسکی طبی غور و پرداخت اوس سے بہتر اچھی ہوتی ہے جاتنی کہ جیل خانہ سے باہر اوسکی ہو سکتی ہے - جس حد تک لباس کا تعلق ہے اوسکا بھی اچھا انتظام کر دیا جاتا ہے - وہ کسی شخص کو اپنی جائداد کا سربراہ بنا سکتا ہے - اوسکو سپرنٹنڈنٹ جیل کی نگرانی کے تابع کسی شخص کو ہر قسم کا مختار نامہ لکھہ دینے کا اختیار حاصل ہے-اوسکی دوسرے قیدیوں وغیرہ کے حملوں سے حفاظت کی جاتی ہے - کوئی شخص اوسپر حملہ نہیں کر سکتا - اس کے برعکس جناب والا اوس شخص کی حالت کا اندازہ فرمائیں جو کسی گاؤں میں نظر بند ہو -اگر اوسپر کوئی شخص حملہ کرے تو وہ تھانہ میں جا کر اپنے حملہ آور کی شکایت نہیں کر سکتا-میرے آنریبل دوست رائے زادہ بھگت رام نے ہم کو متعدد ایسے واقعات بتائے ہیں جن میں ایسی مصائب نازل ہوئی ہیں- ایک نظر بند شدہ آدمی پر حملہ کیا گیا تھا وہ اس حملہ کی رپورٹ تھانہ میں کرنے کے لئے گیا - لیکن اوسکو الٹا خمیازہ بھگتنا پڑا تھا کیونکہ اوسنے ساتھہ ہی اسکے اپنے نظر بندی کے رقبہ سے نکلنے کا جرم بھی کیا تھا - علے هذا القیاس جو شخص کسی موضع کی حدود کے اندر نظر بند ہو وہ ایک جرم کا ارتکاب کئے بغیر تھانہ یا عدالت قانون میں نہیں جا سکتا - یہہ ہے اسکا حاصل مطلب۔اب آپ سخت بیماری کا معاملہ لیجئے - آپ کو معلوم ہے کہ ہر ایک گاؤں میں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ہوتا - فرض کرو کہ ایک شخص بیمار ہے اور وہ کسی ایسے شخص کو ملنا چاہتا ہے جو گاؤں سے باہر رہتا ہو -اوسکو کیا کرنا چاہئے - یا فرض کرو کہ کوئی اوسکا عزیز دوست موضع سے باہر بیمار ہے - تارقیدیہ اوسکے تعلقات نمبردار کے ساتھہ بہت ہی اچھے نہ ہوں وہ موضع سے باہر جانے کی اجازت حاصل نہیں کر سکتا - وہ اپنے عزیز ترین و نزدیک ترین رشتہ داروں کو جو کسی پاس ہی کے موضع میں بیمار ہوں امداد نہیں دے سکتا بلاشبہ اوس کو بڑی سخت تکلیف کا سامنا ہوگا - اب آپ اوس گاؤں کا معاملہ لیجیئے جہاں ڈاکخانہ نہ ہو اور آپ خیال کریں کہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھہ کس طرح خط و کتابت قائم رکھہ سکتا ہے -

" میں نے صرف اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کرنے کی غرض سے اس ترمیم کو پیش کیا ہے - میں نہیں جانتا کہ دوسرے ممبروں کو بھی میرے خیالات سے اتفاق ہے یا نہیں - پس نظر بندی کا قانون ایسا سخت ہے کہ اگر کوئی شخص قید اور نظر بندی میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا چاہے تو اس کا فیصلہ کرنا کوئی آسان معاملہ نہیں ہے-بعض آدمی تو جیل خانہ کو پسند کرینگے اور بعض کسی گاؤں میں نظر بند ہونے کو ترجیح دینگے "-

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل۔

" یور آنر—چونکہ اس مسودہ کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں اون ضابطہ کی پابندی کی گئی ہے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ضمانتوں کی دفعات کے لئے تجویز کیا گیا ہے اسواسطے میں یہہ مشورہ دونگا کہ اپیل و نگرانی کے متعلق ماتحت مجسٹریٹوں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کو اون قواعد کے ماتحت سمجھنا چاہئے جو چیف کورٹ وقتاً فوقتاً مرتب کرے میں دفعہ مذکور میں یہہ ترمیم کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں کہ الفاظ " حکم صادر کیا ہو " کے بعد یہہ الفاظ ایزاد کر دئیے جائیں وہ مجسٹریٹ کا یہہ حکم اپیلوں و نگرانی کی درخواستوں کے متعلق اون قواعد کے ماتحت ہوگا جو چیف کورٹ کے مقدمات میں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے وقتاً فوقتاً مرتب کئے جائیں۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

" کیا آنریبل ممبر نے اس ترمیم کا نوٹس دیا ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال۔

" چونکہ اس دفعہ پر بحث ہو رہی ہے اسواسطے میں اس ترمیم کو پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں "

آنریبل مسٹر کوبک—

میں آنریبل ممبر کی دلیل کو بالکل نہیں سمجھا اگر وہ مسودہ کی دفعہ ۱۲ پر نظر کرینگے تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ یہہ حکم وضع کیا گیا ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے احکام زیر ایکٹ ہذا اپیلات و نگرانی کی درخواستوں پر اس طرح اطلاق پذیر ہونگے گویا کہ وہ اپیلیں و نگرانی کی درخواستیں مجموعہ ضابطہ مذکور کی رو سے پیش کی گئی ہیں۔ دفعہ ۱۳ میں جس پر ہم اس وقت بحث کر رہے ہیں اوسی قسم کی اپیل کا انتظام کیا گیا ہے جس کی اجازت مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے ضمانت کی کارروائی کی صورت میں ہے۔ آنریبل ممبر اور کیا چاہتے ہیں۔فی الحال مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے وہ شخص جس کو ضمانت دینے کا حکم دیا گیا ہو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل کر سکتا ہے۔ سشن جج کی عدالت میں کوئی اپیل نہیں ہوسکتی۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فیصلہ کے برخلاف اپیل ہو سکتی ہے "۔

آنریبل مسٹر کوبک—

" نہیں— اپیل نہیں بلکہ نگرانی کی درخواست ہوتی ہے۔

" مجوزہ ترمیم کے متعلق یہہ عرض ہے کہ آنریبل ممبر نے ہمارے جیل خانوں کا نقشہ آویزاں پیش کیا ہے اور صاحبان سپرنٹنڈنٹ جیل کو یہہ سنکر خوش ہونا چاہئے کہ اون کے جیل خانوں میں قیدیوں کے آرام و آسائش کا انتظام اعلےٰ پیمانہ پر موجود ہونے کی شہادت مل رہی ہے۔ساتھ ہی اس کے مجھے خوف ہے کہ بدمعاش لوگ آنریبل ممبر کے خیالات کی تائید نہیں کرینگے۔ میرے خیال میں وہ جیل خانوں میں جانے کی نسبت اپنے مواضعات میں نظربند ہونا زیادہ پسند کرینگے۔میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ رہا ہوں مجھے جرائم پیشہ اقوام کی بستیوں میں جانے اور وہاں رہنے والے آدمیوں سے گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے وہ ایک بڑی حد تک وہاں خوش ہیں۔ اون میں سے بعض نے یہہ درخواست کی کہ اون کو بستی سے باہر جا کر آوارہ پھرنے کی اجازت دی جائے یا یہہ التجا کی کہ اون کو سرکار کی طرف سے زمین ملنی چاہئے اون میں سے کسی ایک نے حد ابھی جیل خانہ میں جانے کی اجازت طلب نہیں کی برخلاف اسکے وہ بہانات مجموعی اپنی حالت پر شاکر معلوم ہوتے ہیں۔

اب میں پھر نفس ترمیم کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ آنریبل ممبر ضابطہ اپیل کو بدلنا چاہتے ہیں جیسا کہ مجھے اونکی تقریر سے معلوم ہوا ہے اون کا دعوے اس دلیل پر مبنی ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے عدم ادخال ضمانت کے مقدمات میں کارروائی کو زیر دفعہ ۱۲۳ سشن جج کے روبرو پیش کرنا ہوتا ہے

گور کہ یہہ حکم موجودہ مسودہ سے حذف کر دیا گیا ہے مسودہ ھذا میں دفعہ ۱۲۳ کا ذکر نہ کرنے کی وجہ یہہ ہے کہ بموجب موجودہ زمانہ دفعہ ۱۲۳ سشن جج کی عدالت میں مقدمہ کو بھیجنے کی ضرورت صرف اوس وقت ہوتی ہے جب کسی شخص کو عدم ادخال ضمانت کی وجہ سے جیل خانہ میں بھیجا لے کسی شخص کو ۳ سال کے لئے ضمانت دینے کا حکم دیا جا سکتا ہے۔اگر اوس کو ضامن مل جائے تو سشن جج کے روبرو معاملہ کو پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی لیکن اگر وہ ضامن پیش نہ کر سکے تو اوس کو جیل خانہ میں بھیج دیا جاتا ہے اور صرف ایسی ہی صورت میں سشن جج کی عدالت میں مقدمہ بھیجا جاتا ہے موجودہ مسودہ کی رو سے کسی شخص کو جیل خانہ میں بھیجنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔کسی شخص کو اپنے موضع میں یا کسی خاص رقبہ کے اندر رہنے کا حکم دیا جاتا ہے۔یہہ وجہ معقولہ اور وجوہات کے ہے جس کے باعث ہم نے مسودہ ھذا میں سشن جج کا ذکر نہیں کیا۔دوسری وجہ یہہ ہے۔مجھے معلوم نہیں ہے کہ آیا آنریبل ممبر سشن جج کی عدالت میں کبھی کسی ایسے مقدمہ میں پیش ہوئے ہیں۔سشن جج کی حیثیت میں میں نے کئی ایسے مقدمات سنے ہیں۔عجیب بات یہہ ہے کہ ان مقدمات میں سے کسی ایک مقدمہ میں بھی کوئی وکیل ملزم کی طرف سے پیش نہیں ہوا۔ایسے مقدمہ کا سشن جج کی عدالت میں پیش کرنا محض نمائش ہے۔سشن جج کی عدالت میں مقدمہ مثل خوانی نمائش کرتا ہے۔سشن جج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فیصلہ کو پڑھتا ہے اور وہ اوس میں اوس وقت تک کوئی دست اندازی نہیں کرتا جب تک کہ اوس میں کوئی خاص نقص موجود نہ ہو۔آنریبل مسٹر گریسی جنکو بحیثیت سشن جج ان احکام کا کافی تجربہ ہو چکا ہے میرے خیال کی تصدیق کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کیوں ہم نے سشن جج سے استصواب یا اپیل کرنے کے لئے مسودہ ھذا میں حکم وضع نہیں کیا۔میرے ان الفاظ سے آنریبل ممبر کی دلائل کی ایک بڑی حد تک تردید ہو جاتی ہے۔لہذا میں اس ترمیم کو منظور نہیں کر سکتا"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"میں کو ان صرف دو امور اور بھی جانا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ایک امر یہہ ہے کہ آنریبل ممبر مہتمم مسودہ نے اقوام جرائم پیشہ کی مثال پیش کی ہے جنکو ایک خاص رقبہ کے اندر نظر بند کیا جاتا ہے اور اونہوں نے فرمایا ہے کہ وہ سب وہاں اکٹھا رہنے میں بالکل خوش ہیں اس واسطے اس آدمی کو کیوں ناخوش رہنا چاہئیے اس کا جواب بالکل صاف ہے۔وہ سب اقوام جرائم پیشہ کے افراد ہیں اور وہ اکٹھا رہنے میں بالکل خوش ہیں وہ وہاں اپنے ہمجنسوں سے علیحدہ نہیں ہوتے لیکن اگر یہہ آدمی مجرم ہے تو وہ گاؤں میں نرالا آدمی ہوتا ہے اقوام جرائم پیشہ کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔اگر نظر بند شدہ اشخاص کو ایک ایسے گاؤں میں رکھ دیا جائے جہاں سب بدمعاش رہتے ہوں تو وہ بلاشبہ وہاں آپس میں ملکر رہنے سے خوش ہونگے۔خیر یہہ الفاظ بطور جملہ معترضہ کے آ گئے تھے۔

"اصل سوال اپیل کے ضابطہ کے متعلق ہے اور میں بہت خوش ہوں کہ آنریبل ممبر نے انتظامیہ و قانونی (جوڈیشل) دونوں کاموں سے واقف کار ہونے کے باوجود یہہ ظاہر نہیں کیا کہ میں نے ہردو سلسلوں کے عہدہ داروں کی علیحدہ علیحدہ خواہشات میں جو فرق کر کے دیکھا یا ہے وہ غلط ہے۔اونہوں نے اس پر زور دیا ہے کہ سشن جج سے استصواب کرنے کی کارروائی نظر فریب ہوتی ہے کیونکہ فریقین کی طرف سے کوئی وکیل پیش نہیں ہوتا۔اور یہہ کارروائی کم و بیش نمائش کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہہ جوڈیشل افسروں کے فرائض میں شامل ہے اور یہہ علاوہ اونکا فرض ہے کہ وہ ان مقدمات میں خواہ انمیں حاضر ہونے کے لئے فریقین کے وکیل موجود نہ بھی ہوں ویسے ہی گہری توجہ اور غور و خوض سے کام لیں جیسا کہ وہ اوس صورت میں لیتے جب فریقین کے وکیل موجود ہوتے۔اس موقع پر میں سنہ ۱۹۱۳ع کے اوس مقدمہ کا ذکر دینا چاہتا ہوں جس کا آنریبل ممبر مہتمم مسودہ نے صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔اس مقدمہ میں چیف کورٹ میں ایک درخواست گزاری گئی تھی لیکن اوس درخواست کی پیروی کے لئے کوئی وکیل پیش نہیں ہوا تھا معلوم ہوتا ہے کہ سائل درخواست داخل کرنے کے بعد مطمئن ہوکر بیٹھ گیا تھا۔کسی وکیل کے پیش نہ ہونے کے باوجود ہر قوانگ سواستکن جوسے عالی مرتبہ جج نے اس درخواست پر غور شروع کی اور یہہ بیان کیا کہ کوئی شخص درخواست مذکور کی پیروی کے لئے پیش نہیں ہوا عام طور پر اوس کو

پہونچ دیا جا سکتا تھا لیکن اونہوں نے فرمایا کیونکہ یہہ معاملہ از اس اہم و ضروری ہے اس واسطے مجھے اس پر ضرور غور کرنی چاہئے - پھر اونہوں نے مقدمہ کا فیصلہ کرنا شروع کیا - میرے خیال میں یہہ مقدمہ منجملہ اون مقدمات کے ہے جن کی بابت آنریبل ممبر مہتمم مسودہ نے یہاں ذکر فرمایا ہے کہ اس میں ضامنوں میں سے ایک شخص بچہ اور نا بالغ تھا وغیرہ وغیرہ امر واقع یہہ ہے کہ اگر آنریبل ممبر نے پنجاب ریکارڈ نمبر ۹ سنہ ۱۹۱۳ع کے سارے فیصلہ کو پڑھا ہوتا تو اونکو معلوم ہوگیا ہوتا کہ چیف کورٹ کو معلوم ہوا تھا کہ مثل میں اسبات کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ ضامنوں میں سے ایک شخص نابالغ تھا - کوئی نابالغ ضامن نہیں تھا - چیف کورٹ کو معاملہ اس کے برخلاف ثابت ہوا تھا - اور بظاہر فیصلہ مذکور کو بحال رکھا گیا تھا - پس ایسے مقدمہ میں سشن جج سے استصواب کرنا خواہ اوس میں مجرم وکیل پیش نہ بھی کرسکا ہو مہری رائے میں غیر انگیز اور بغاوتی کار روائی نہیں ہے - سشن جج کا فرض ہے کہ پیش شدہ مقدمہ کو اوسی توجہ سے سماعت کرے جیسا کہ وہ اوس وقت کرتا جب اوس کی امداد کے لئے کوئی قابل وکیل موجود ہوتا - بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ملزم اشخاص سشن جج سے استصواب کرنے کی کار روائی پر اس درجہ بیزارمند ہو گئے ہیں کہ وہ ضمانت دینے کے قابل ہونے کے باوجود ضمانت نہیں دیتے اور کچھ عرصہ کے لئے اس خیال سے جیل خانہ میں چلے جاتے ہیں تاکہ اون کے مقدمہ کو سشن جج سماعت کرسکے - پس آنریبل ان وجوہات کی بنا پر میں درخواست کرتا ہوں کہ اپیل کے اس ضابطہ کو بہر کیف میری اس ترمیم کے مطابق بدل دیا جائے -

تحریک کونسل میں پیش ہو کر نا منظور کی گئی -

آنریبل مسٹر فضل حسین --

یور آنر جس حد تک میری دوسری ترمیم کا تعلق ہے وہ صرف عبارت کے متعلق ہے - میرے خیال میں دفعہ ۱۳ کا فقرہ ۲ غیر ضروری ہے - میں اس پر زور دینا نہیں چاہتا - میں اس کا فیصلہ آنریبل ممبر مہتمم پر چھوڑتا ہوں - اگر وہ میرے ساتھ اتفاق کریں تو میں یہہ کہونگا کہ چونکہ جملہ فوجداری کار روائیوں میں نگرانی کا اختیار مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۳۹ کے مطابق چیف کورٹ کو حاصل ہے اسواسطے فقرہ مذکور کو رکھنا ضروری نہیں ہے - میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہونگا "-

آنریبل مسٹر کوپک —

" میں اس مشورہ کے لئے آنریبل ممبر کا بہت مشکور ہوں - میں اس ترمیم کو قبول کرتا ہوں "-

آنریبل مسٹر ٹہامسن —

" جناب عالی کیا ساری دفعہ حذف کردی جائیگی "-

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر —

صرف دفعہ ۱۳ کا دوسرا فقرہ -

یہہ تحریک کہ دفعہ ۱۳ کا دوسرا فقرہ حذف کر دیا جائے پیش ہوکر منظور کی گئی -

آنریبل مسٹر فضل حسین —

" یور آنر - اس سے اگلی ترمیم مسودہ ہذا کی دفعہ ۱۹ سے متعلق ہے - دفعہ ۱۶ وہ دفعہ ہے جسکی رو سے گورنمنٹ کو خاص اغراض کیلئے قواعد و ضوابط وضع کرنے کا اختیار تفویض ہوتا ہے چار اغراض کی تصریح کی گئی ہے - پہلی غرض اون رقبہ جات کے متعلق ہے جس میں اشخاص زیر ایکٹ ہذا نظر بند کئے جاسکتے ہیں اور اون قیود کے متعلق ہے جو اونکو ملحوظ رکھنی پڑینگی - یعنی یہہ کہ آیا وہ کسی پاس کے گاؤں میں جاسکتے ہیں یا یہہ کہ آیا کسی خاص موضع کے اندر اوس کی نقل و حرکت محدود ہوگی - فرض کرو کہ کسی شخص کے

جو باہر کے گاؤں میں یا ان ہر دو مواضعات میں اوس کی اپنی ہی زمین موجود ہے۔کیا اوسکو ان میں سے ایک یا دونوں گاؤں کے اندر نظر بند کیا جائیگا؟"۔

"دوسری غرض ان اوقات و مقامات کے متعلق ہے جن میں اور اوس طریق کے متعلق ہے جس میں اشخاص زیر ایکٹ ھذا مطلوب اپنی حاضری کی رپورٹ کرینگے۔

"تیسری غرض ان اجازت ناموں کے متعلق ہے جن کی رو سے نظر بند شدہ اشخاص کو اوس رقبہ سے باہر جانے کی اجازت ہوسکتی ہے جس میں اونکی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو۔

"چوتھی غرض ان شرائط سے متعلق ہے جو ایسے اجازت ناموں میں درج کی جائینگی۔میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ جو ترمیم میں کونسل کے روبرو پیش کر رہا ہوں وہ تمامتر میری اپنی ذاتی رائے پر منحصر ہے۔اور اسکا مطلب یہہ ہے کہ ضرور یہ قواعد جو مسودات مذکور کے عمل کے لئے ضروری ہوں وہ مسودات مذکور کا ہی حصہ ہونے چاہئیں کہ واضعان قانون کو اون کے انضباط میں دخل ہونا چاہئیے۔میں اس بات کو پورے طور تسلیم کرتا ہوں کہ تمام فروعی سوالات کو مسودہ میں درج نہیں کیا جاسکتا اور کہ بہت سی صورتوں میں فروعی سوالات کا فیصلہ انتظامیہ افسروں پر چھوڑنا پڑتا ہے لیکن ساتھہ ہی اس کے میرا دعوے یہہ ہے کہ اس کی صراحت کردینی چاہئے اور انتظامیہ افسروں کے فیصلہ کے لئے حتے الامکان بہت کم امور چھوڑے جانے چاہئیں۔بہت سی باتیں جنکے تصفیہ کا کام زیر دفعہ ۱۶ مسودہ ھذا انتظامیہ افسروں پر چھوڑا گیا ہے میری رائے میں ایسی ہیں جو کونسل ھذا میں فیصل ہونی چاہئے تھیں۔اور میں نے صرف اپنی معدودے چند ایسی باتوں کو شامل کیا ہے۔میں کم و بیش مشورہ کے طور پر ترمیم ھذا کو پیش کرنے کی جرأت کی ہے۔ہمیں اپنے مسودات میں انتظامیہ افسروں کے فیصلہ کے لئے حتی الامکان بہت کم باتیں چھوڑنی چاہئیں اور بہت سی باتوں کے تصفیہ کا کام واضعان قانون پر چھوڑنا چاہئیے۔ان الفاظ کے ساتھہ میں اس ترمیم کو ترمیم کے طور پر نہیں بلکہ زیادہ تر اعتراض کے طور پر کونسل ھذا کے روبرو پیش کرتا ہوں۔مجھے پورے طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی باتوں کا فیصلہ انتظامیہ افسروں پر چھوڑنا پڑیگا"۔

آنریبل مسٹر کریک۔

"یور آنر۔ میں آنریبل ممبر کے اس خیال کو پورے طور پر تسلیم کرتا ہوں کہ جملہ اصولی سوالات کو قانون میں درج کرنا چاہئے اور صرف فروعی سوالات کو انتظامیہ گورنمنٹ کے قانون سازی کے اختیار پر چھوڑنا چاہئے لیکن جن امور کا ذکر دفعہ ۱۶ میں کیا گیا ہے وہ میری رائے میں بالکل فروعی امور ہیں۔مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر نے صرف دفعہ ھذا (دفعہ ۱۶) کو حذف کردینے کی تحریک کی ہے اور اس کی جگہہ کوئی دفعہ تجویز نہیں کی۔میں اتنا اور کہہ سکتا ہوں کہ آنریبل ممبر اپنی فراست و ذہانت کے باوجود اون امور کو انفس مسودہ میں جمع نہیں کرسکینگے جو فروعات کی شق میں شمار ہونے چاہئیں یہہ عملی طور پر ناممکن سا کام ہے۔اس لئے ان معاملات کے تصفیہ کا کام ٹھیک اوسی طرح لوکل گورنمنٹ پر چھوڑا جاتا ہے جس طرح کہ ہمیشہ قسم کے معاملات کے انصرام کا کام زیر دفعہ ۲۰۔ایکٹ انسداد جرائم پیشہ لوکل گورنمنٹ کی مرضی پر موقوف ہوتا ہے۔دفعہ ھذا بمقتضاء ایکٹ جرائم پیشہ سے لی گئی ہے۔مجھے افسوس ہے کہ میں اس ترمیم کو منظور نہیں کرسکتا"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین۔

"میں اس ترمیم پر زور دینا نہیں چاہتا۔ترمیم کو پیش کرتے وقت مجھے یہہ اچھی طرح سے معلوم تھا کہ اس ترمیم کو کسی طرح منظور نہیں کیا جائیگا۔اون خیالات کے لحاظ سے جو آنریبل ممبر نے ظاہر فرمائے ہیں میں اس ترمیم کو پیش کرنا نہیں چاہتا"۔

یہہ ترمیم کہ دفعہ ۱۶ حذف کردی جائے واپس لیلی گئی۔

آنریبل مسٹر فضل حسین۔

"یور آنر۔میری یہہ آخری ترمیم جو فہرست کار روائی کونسل میں درج ہے مسودہ ھذا کی

آخری دفعہ کے متعلق ہے-اور میں ابھی یہہ ثابت کرونگا کہ یہہ نہایت ہی ضروری ترمیم ہے اور ساتھہ ہی اس کے ایسی ہے جسکو اگر منظور یا تسلیم کرایا گیا تو اس سے مسودہ کی کارروائی میں کسی طرح کا حرج واقع نہیں ہوگا-اور اس حیثیت میں مجھے امید ہے کہ اس پر آنریبل ممبر مہتمم مسودہ اور کونسل ہمدردانہ غور کرینگے-یہہ دفعہ ۱۷ نہایت موجودہ سزاؤں کے متعلق ہے-اس میں وہ سزا تجویز کی گئی ہے جو اجازت نامہ کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو مل سکیگی-یعنی اگر کوئی شخص کسی خاص رقبہ میں نظربند ہونے کے بعد اجازت نامہ مذکور کی خلاف ورزی کریگا اور رقبہ مذکور کے باہر جائیگا تو اوس کو سزا دی جائیگی-صاف ظاہر ہے کہ اس کے متعلق کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا وہ سزا کیا ہوگی-اس کا فیصلہ زیادہ تر مجسٹریٹ کی اختیار رائے پر ہوگا-مثلاً اگر وہ قانونی کے ارادہ سے باہر گیا ہوگا تو بلا شبہ اوسکو بڑی اسخت سزا دی جائیگی-اگر برخلاف اسکے ساتھہ کے گاؤں میں کوئی ہونے والی ہو اور نظربند شدہ شخص کا کبھی کھیلنے پر دل آیا ہو اور نمبردار نے ضروری اجازت دینے میں مناسب خیال نہ کی ہو تو بظاہر غالب اوسکو وہ سزا نہیں دی جائیگی جو اوس کو اوس صورت میں ملتی جب وہ کسی جرم کے ارادہ سے باہر جاتا وغیرہ وغیرہ-علی ہذا القیاس فرض کرو کہ اگر اوس کو اپنی والدہ یا بیوی کیلئے دوائی لانے کے واسطے کسی پاس کے گاؤں میں جانا پڑا ہو اور نمبردار نے اوس کو اس اجازت دینے میں مناسب خیال نہ کی ہو تو اس صورت میں اوس کو جو سزا دی جائیگی وہ صاف ظاہر ہے کہ بہت ہی خفیف ہوگی-میرا مطلب صرف یہہ ہے کہ مجسٹریٹ کیلئے خفیف سزا دینی ممکن ہونی چاہئے اور کہ اوس کے لئے یہہ نیز ممکن ہونا چاہئے کہ اوس کو اس قسم کے قصوروں کیلئے جنکا میں نے ذکر کیا ہے خواہ مخواہ سزا قید نہ دینی پڑے-احکام مشرحہ دفعہ ۱۷ مسودہ ہذا کی رو سے مجسٹریٹ کو اس بارہ میں کوئی اختیار تمیزی حاصل نہیں ہوگا-اوس کا فرض ہوگا کہ وہ ملزم کو ضرور سزا قید دے-خواہ خلاف ورزی قانون کا سبب کیسا ہی معقول کیوں نہ ہو اور خواہ کسی خاص صورت میں جرم کی نوعیت کو کم کرنے والے حالات کیسے ہی مضبوط کیوں نہ ہوں-میرا یہہ دعوے ہے کہ یہہ درحقیقت بڑی سختی ہوگی-میری ترمیم کو منظور کرنے کا یہہ ہرگز مطلب نہیں ہوگا کہ مجسٹریٹ کو ہر حالت میں مجبور کیا جائے کہ وہ جرمانہ سے زیادہ سزا نہ دے سکے-میری غرض صرف یہہ ہے کہ مجسٹریٹ کے لئے یہہ ممکن ہونا چاہئے کہ اگر وہ مقدمہ کو جرمانہ کے قابل سمجھے تو جرمانہ کی سزا دے سکے-مجسٹریٹ کے لئے خاص صورت میں جرمانہ کی سزا دینی کیوں ممکن نہیں ہونی چاہئے-فرض کرو کہ ایک شخص پاس کے گاؤں میں نیشکر کی چوری جیسے حقیر جرم یا اسی قسم کی کسی اور حرکت کا ارتکاب کرتا ہے-یقیناً اوس کو اکثر صورتوں میں اس جرم کے لئے سزا قید نہیں دینی چاہئے-پھر انتہائی کروں و چوروں اور ڈاکوؤں کو ایک ہی لاٹھی سے کیوں ہانکا جائے میں اپنی ترمیم کی تائید میں دلائل گنا کر کونسل کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا-مجھے اعتماد ہے کہ آنریبل ممبر مہتمم اسپر ہمدردانہ غور کرینگے"-

آنریبل پنڈت شیو نرائن-

"یور آنر-میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں جو میرے دوست نے پیش کی ہے ایسی صورتوں میں صرف برائے نام سزا دینی چاہئے"-

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ-

"یور آنر-میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں-مناسب کمیٹی میں اس معاملہ پر کچھہ بحث ہوچکی ہے اوس وقت آنریبل ممبر مسودہ نے یہہ بیان فرمایا تھا کہ دفعہ ہذا میں جو سزا تجویز کی گئی ہے وہ سوچ سمجھکر تجویز کی گئی ہے اور بہت مناسب ہے-لیکن باوجود اسکے یور آنر میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ آنریبل مسٹر فضل حسین کی دلائل میں بہت وزن ہے جیسا کہ آنریبل مسٹر فضل حسین نے فرمایا ہے ایسی صورتیں ہو سکتی ہیں جن میں جرمانہ کی سزا بالکل کافی ہوگی اس ترمیم کو منظور کر لینے سے مجسٹریٹ پر یہہ پابندی عاید نہیں ہوگی کہ وہ سزا قید صادر کرنے میں اپنے اختیار و تمیزی کو استعمال نہ کرے بلکہ میری یہہ التماس ہے کہ مسودہ کا اثر بالکل زائل نہیں ہوگا اگر دفعہ ہذا کی رو سے مجسٹریٹ کو یہہ اختیار دیا جائے کہ چھوٹے چھوٹے قصوروں کی صورت میں جرمانہ کی سزا بھی دے دی جائے ان الفاظ کے ساتھہ میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں"-

آنریبل بخشی سوہن لال—

"یور آنر میں اس ترمیم کی تائید مزید کرتا ہوں کیونکہ میرا خیال ہے کہ مجسٹریٹ کو اس بات پر مجبور نہیں کرنا چاہئے کہ وہ اوس صورت میں بھی جب اوس کو جرم نہایت ہی خفیف قسم کا معلوم ہو ملزم کو ضرور بالضرور سزا قید دے۔ اور جیسا کہ آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے کل بیان فرمایا تھا ایسی صورتیں پیش آسکتی ہیں جن میں قواعد کی خلاف ورزی چنداں سنگین جرم نہیں ہوتا ایسی حالت میں سزا قید کی بجائے ہلکا سا جرمانہ کر دینا زیادہ مناسب ہوگا۔ میری رائے میں یہ ترمیم ضروری ہے"۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند—

"میں اوس ازالہ کی پورے طور پر تائید کرتا ہوں جو آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ نے قائم کی ہے میں اوس رزولیوشن کی تائید کرتا ہوں جو میرے دوست مسٹر فضل حسین نے پیش کیا ہے"۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ—

"میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل نواب سر بہرام خان—

"مجسٹریٹ کو جرمانہ کی سزا دینے کا اختیار دینا مناسب ہے۔ میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل مسٹر کریک—

"یور آنر جب مسودہ پہلی دفعہ تیار کیا گیا تھا تو اوس وقت میں خود اس تجویز کے حق میں تھا کہ بعض صورتوں میں جرمانہ کی سزا کی اجازت ہونی چاہئے لیکن جس وجہ سے ہم نے سزا جرمانہ کو بجنسہ مسودہ دفعہ ہذا میں تجویز نہیں کیا وہ یہ ہے کہ ایکٹ اقوام جرائم پیشہ کی رو سے جرمانہ کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے اور اون اصحاب کی رائے میں جو مسودہ ہذا کے انضباط کے ذمہ وار ہیں یہ تفاوت پیدا کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں تھی جن اشخاص پر مسودہ ہذا اطلاق پذیر ہوگا وہ ہر حالت میں بدمعاش ہونگے اور بدمعاش جو محض اس وجہ سے کہ وہ ایک خاص جماعت کے آدمی ہیں ایکٹ اقوام جرائم پیشہ کے احکام کے تابع نہیں ہیں ممکن ہے کہ کسی جرائم پیشہ قوم کے فرد پر کسی جرم کے ارتکاب کا کبھی شبہ بھی نہ ہوئے ایکٹ اقوام جرائم پیشہ کی رو سے اوس رقبہ سے باہر نکلنے کے سوال ہی جس میں وہ درج رجسٹر ہو کوئی سزا قید کا مستوجب ہے آپ کو ایک عادی چور کے ساتھ زیادہ ہمدردانہ سلوک کیوں کرنا چاہئے اس ترمیم کی تائید میں کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ ساتھ ہی اسکے چونکہ اس ترمیم کی کونسل ہذا میں عام طور پر تائید ہو گئی ہے جن میں وہ ممبر بھی شامل ہیں جو منتخب کمیٹی میں موجود تھے اسواسطے میں اس رائے کو تسلیم کرتا ہوں کہ جرمانہ کی سزا کو دفعہ ہذا میں شامل کر دینا چاہئے۔ گورنمنٹ اس حد تک اجازت دینے پر تیار ہے کہ پہلی خلاف ورزی کے موقع پر جرمانہ کی سزا دینی چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ آنریبل محرک اس سے اتفاق کرینگے۔ میرے خیال میں دوسری یا مابعد سزایابی کے لئے جرمانہ کی سزا تجویز کرنا قرین صواب نہیں ہے۔ جو شخص دوبارہ جرم کی خلاف ورزی کرے اوسکو سزا قید ملنی چاہئے"۔

"اگر کوئی نظر بند شدہ شخص جائز وجوہات کی بناء پر غیر حاضر ہونا چاہے تو اوسکو ہمیشہ رخصت مل سکتی ہے یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ ذیلدار یا نمبردار جس سے اوسکو رخصت کی درخواست کرنی ہوگی اتنا غیر معقول واقع ہوگا کہ جائز وجوہات کی موجودگی میں بھی اوسکو رخصت دینے سے انکار کر دیگا۔ کیا آنریبل ممبر اس تجویز کو منظور کرتے ہیں"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین— "مجھے منظور ہے"۔

آنریبل مسٹر کریک—

"تو آنریبل ممبر اپنی ترمیم واپس لے لیں اور مجھے اوس اصول پر ترمیم پیش کرنے کی اجازت دیں جو منظور کر لیا گیا ہے"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین — " مجھے اتفاق ہے "۔

آنریبل مسٹر کوربک —

" میں مندرجہ ذیل ترمیم پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں —

" دفعہ ۱۷ (۱) میں الفاظ " بعد اثبات جرم " کے بعد کی ساری عبارت حذف کرو اور اوسکی جگہ حسب ذیل عبارت ثبت کرو —

(الف) پہلی دفعہ سزایاب ہونے پر ہر دو اقسام قید میں سے کسی ایک قسم کی سزا ایسی میعاد کیلئے دی جائیگی جو ایک سال تک ہو سکتی ہے یا سزا جرمانہ یا ہر دو سزائیں دی جائینگی۔

(ب) دوسری دفعہ سزایاب ہونے پر ہر دو اقسام قید میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید ایسی میعاد کے لئے دی جائیگی جو دو سال تک ہو سکتی ہے۔

(ج) بعد ازاں ہر دفعہ سزایاب ہونے پر ہر دو اقسام قید میں سے کسی ایک قسم کی سزا ایسی میعاد کے لئے دی جائیگی جو تین سال تک ہو سکتی ہے۔

" اب دفعہ مذکور حسب ذیل طور پر پڑھی جائیگی —

" اگر کوئی شخص جسکے برخلاف زیر ایکٹ ھذا نظر بندی کا حکم صادر ہو چکا ہو ایسے حکم یا کسی قاعدہ مرتبہ زیر ایکٹ ھذا کی خلاف ورزی کریگا تو اوسکو کسی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے بعد اثبات جرم حسب ذیل قسم کی سزا دی جائیگی :—

(الف) پہلی دفعہ سزایاب ہونے پر ہر دو اقسام قید میں سے کسی ایک قسم کی سزا ایسی میعاد کے لئے دیجائیگی جو ایک سال تک ہو سکتی ہے یا سزائے جرمانہ یا ہر دو سزائیں دی جائینگی۔

(ب) دوسری دفعہ سزایاب ہونے پر ہر دو اقسام قید میں سے کسی ایک قسم کی سزا کسی ایسی میعاد کے لئے دی جائیگی جو دو سال تک ہو سکتی ہے۔

(ج) بعد ازاں ہر دفعہ سزایاب ہونے پر ہر دو اقسام قید میں سے کسی ایک قسم کی سزا کسی ایسی میعاد کے لئے دیجائیگی جو تین سال تک ہو سکتی ہے "۔

تحریک پیش ہو کر منظور کی گئی۔

آنریبل مسٹر کوربک —

" پوائنٹ آف آرڈر میں یہہ تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ جیسا کہ اوسکو منتخب کمیٹی اور کونسل ھذا نے ترمیم کیا ہے پاس کر دیا جائے "۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نارائن —

" حضور والا کی اجازت سے میں اون دو معاملات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کا بل ھذا میں ذکر نہیں کیا گیا اور بیماری کے باعث میں اپنی ترمیمات کو بر وقت نہیں بھیج سکا میرے خیال میں میں ان ہر دو معاملات کو حضور والا اور کونسل کے روبرو پیش کرتا ہوں پہلا معاملہ یہہ ہے کہ ایکٹ ھذا کے احکام کی روسے نظر بند شخص کو اپیل یا درخواست نگرانی دائر کرنے کیلئے بشرطیکہ اوس کا ارادہ ایسا کرنے کا ہو اپنے رہنے سے باہر جانے کی اجازت دیجائے۔ دوسرا امر یہہ ہے کہ زیر ایکٹ ھذا نظر بند اشخاص کی اپیلوں یا درخواست ہائے نگرانی بغرض ڈاک بھیجی جا سکیں تاکہ اس قسم کی درخواستوں کا گزارنا ہونا قانون جائز قرار دیا جائے اور کہ جس حکم کے خلاف کرانی اپیل یا نگرانی دائر کی جائے اوسکی مصدقہ نقول نظر بند صاحب کو دی جائیں میں ان دو معاملات کے پیش کرنے کے لئے حضور والا کی اجازت چاہتا ہوں اگر مجھے اجازت مل گئی تو میں ان ترمیمات کی وجوہات بھی بیان کر دونگا۔"

آنریبل مسٹر کریک۔

"میں ان ترمیمات پر اعتراض کرتا ہوں کیونکہ ان کا نوٹس نہیں دیا گیا تھا"۔

هز آنر پریزیڈنٹ۔

"میرے خیال میں آنریبل ممبر ان معاملات کو اوس وقت پیش کریں جب ہم قواعد مرتب کرینگے۔ اوس وقت ان معاملات پر غور کی جاویگی۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ۔

حضور والا۔ میں آنریبل ممبر باهتمام مسودہ هذا کی اس تحریک کی تائید کرتا ہوں کہ بل کو جیسا کہ اوس کی ترمیم کر دی گئی ہے اب پاس کر دیا جاوے ہمارے سامنے ایک بڑی دلچسپ اور متعلق امور بحث ہوئی ہے اور میرے خیال میں اس بحث سے بل هذا میں بہت کچھ اصلاح ہو گئی ہے بل کی تائید کرتے ہوئے میں ایک یا دو الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ آنریبل مسٹر فضل حسین نے بیان کیا کہ کم از کم لمبی امداد اور مقدار نامہ دیکر جائداد کا انتظام کرنے کے اختیار اور هر قسم کے معاملات میں [illegible] کو جو رعایتیں حاصل هیں وہ اوس سے بہت زیادہ هیں جو اوس شخص کو دی گئی هیں جس کی نقل و حرکت کو کسی گاؤں تک محدود کر دیا جاوے حضور عالی میری گزارش ہے کہ میں اس بارہ میں آنریبل ممبر سے پورا اتفاق رائے نہیں رکھتا اگر یہ خیال واقعی ان اشخاص کے دلوں میں آئے جن پر ایکٹ هذا کے فقرہ جات نافذ ہوتے هیں تو اس کا علاج ان کے اپنے هاتھوں میں ہے۔ [illegible] حالی میں [illegible] سے بھی کہونگا کہ [illegible] کا حقیقی علاج اون کے اپنے پاس ہے میرے خیال میں اگر وہ ایسا کرینگے تو وہ بالکل محفوظ ہونگے جیل خانہ کی زندگی کی سختی اور اطراف کی ایک قسم کی دوامی نام نگہداشت کی جاتی ہے مگر عملی طور پر وہ اپنی روزی کما سکتے هیں اور بعض اوقات شخص کی آزادی کی تکلیف کے لحاظ سے معاملہ بالکل صاف ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ نظر بند اشخاص کے تابع وہ اقریباً بالکل آزاد ہوتے هیں سوائے اس کے کہ وہ اوس رقبہ سے باہر نہیں جا سکتے جس میں اون کی نقل و حرکت کو محدود کیا جاتا ہے۔

آنریبل پنڈت شیو نارائن۔ کچھ بعض ایسے امور کے متعلق میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کو رقمات کی توجہ قواعد وضع کرنے کی دفعہ کے اون فقرہ جات کی طرف ضرور مبذول کرانا چاہتا هوں جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اون حالات کے متعلق قواعد مرتب کئے جانے چاهئیں جن میں نظر بند اشخاص کو اپنے رقبہ نظر بندی سے باہر جانے کی اجازت دی جا سکے۔ اور واقعی ضرورت کی صورت میں علاج کروانے کے لئے بھی جا سکیں قطعی دفعہ (۲) میں مجھے یقین ہے کہ [illegible] قواعد وضع کرتے وقت ایسے احکام مرتب کرینگے جن سے ایسے اشخاص عدالت والے اوقات اور مقامات درج ہوں جن پر اور وہ طریقہ جس میں ایسے اشخاص عندالطلب اپنی حاضری کی اطلاع دینگے پس بالواسطہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ یہ اشخاص اون اشخاص کی نسبت جو فی الحقیقت جیل خانہ میں هوں اس طرح اوس حالت میں بہتر ہونگے۔ اس قانون کی عمدگی اور منفعت کے متعلق تو کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ میں آنریبل کونسل کا قیمتی وقت زیادہ نہیں لینا چاهتا مگر اتنا ضرور کہونگا کہ میں اوس تحریک کی تائید کرتا ہوں جو آنریبل ممبر باهتمام نے پیش کی ہے"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین۔

بل مذکور ترمیمات پر غور کرنے کی تحریک کل کے اجلاس میں منظور ہوگئی تھی اور کونسل نے اون ترمیمات پر جن کا نوٹس قواعد کی رو سے دیا گیا تھا آج اور کل بحث کی ہے جسکا نتیجہ یہ هوا ہے کہ اون میں سے تین کو میں نے واپس لیلیا ہے اور ایک ترمیم۔ میرے خیال میں دو عملی طور پر منظور هوگئی هیں اور باقی بحث ہونے کے بعد نامنظور کر دی گئی هیں۔ بالفاظ دیگر ایک اهم تبدیلی کو چھوڑ کر یعنی مجسٹریٹ

پہلی سزا یابی کی صورت میں سزا کے جرمانہ دینے کا جو اختیار دیا گیا ہے اوس کو چھوڑ کر بل اوسی حالت میں ہے جس میں وہ کل تھا۔ کہ ایک دو ضرورتوں میں ایسے بیش از پیش واضح کر دیا گیا ہے۔اس لئے اس موقع ہے فائدہ اُٹھا کر میں بل کے خلاف جو اس کونسل میں اپنی آخری منازل میں ہے صدا ئے احتجاج بلند کرتا ہوں۔کل وقت کے متعلق غلط فہمی ہونے کی وجہ سے میں بل مذا کے متعلق اپنے خیالات کو کونسل کے روبرو ٹھیک ٹھیک بیان نہیں کر سکا۔چنانچہ اب میں ان کا اظہار کرنا چاہتا ہوں " پہلی بات یہہ ہے کہ بل کی ابتدا کیسے ہوئی ؟ یعنی ہر ایک بل کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔کوئی نہ کوئی اس کا باعث ضرور ہوگا۔کیا جدید بل کے جاری کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے یا نہیں اور اگر ہوئی ہے تو وہ کونسی ضرورت ہے ۔ اوس ضرورت کے کیا ثبوت پیش کئے گئے ہیں ؟ اس مسودہ سے جیسا کہ وہ ابتدا میں تیار کیا گیا تھا اور اوسکی اغراض وجوہات کے بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابتداء میں بل کا مقصد یہہ تھا یا یہ حال انسپکٹر جنرل پولیس کی یہہ تجویز تھی کہ اس کا تعلق صرف پہلے سے سزا یافتہ اشخاص سے ہو یعنی ایسے اشخاص جو پہلے دو مرتبہ سزایاب ہوچکے ہوں۔ مگر بعد میں وہ اشخاص بھی شامل کر لئے گئے ہیں جن پر دفعہ ۱۱۰ عائد ہوتی ہے۔ میں بتایا گیا ہے کہ یہہ بل دو دفعہ بغرض استصواب رائے متداول کیا گیا تھا اور کہ رائیوں عام طور پر اس کے حق میں تھیں۔بل پر اس سے پیشتر کوئی بحث نہیں کی گئی۔صرف کل ہی کونسل کے اجلاس میں اسپر بحث شروع ہوئی۔میرے خیال میں یہہ ظاہر ہے کہ بہت سے اصحاب نے بل کے متعلق جو رائیں ظاہر کی تہیں اون میں سے بہت سی اوسی وقت ترمیم کرلی ہوں جب اونہوں نے اس کا مطالعہ کیا۔یہہ سوال بھی ہو سکتا ہے کہ بل کے متعلقہ رائے جس پر آنریبل ممبر باہتمام نے اعتماد کرلیا کیا واقعی ایسی ہیں کہ رائے دہندگان جو اون اصحاب نے سوال کے تمام پہلوؤں پر نظر ڈال کر ظاہر کی تہیں۔میں یہہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔پوری تو وہی مثال ہے کہ کہا یہی قاضی روٹی۔راضی آئی۔

" اب چونکہ اس بل پر شرح و بسط سے بحث ہوئی ہے مجھے اُمید ہے کہ بہت لوگ اس کارروائی کی ضرورت اور تاثیر کے مخالف ہو نگے۔حضور والا۔میں یہہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ دفعہ ۱۲۰ تمام ہندوستان کے قانون یعنی مجموعہ ضابطہ فوجداری کا جزو ہے۔ اگر دفعہ مذکور کارگر نہیں ہے تو امپیریل کونسل واضع آئین و قوانین سے اوس پہہ مفارش نہ کی جاوے کہ وہ اس میں ترمیم کرے تا کہ یہہ پہلے سے زیادہ موثر ہوجاوے ؟کیا یوں کہنے کہ اگر کسی خاص صوبہ میں اوسکی کونسل کے روبرو یہہ تجویز پیش ہو کہ اس قانون میں ترمیم کیا جائے تو ثابت کرنا پڑیگا کہ اوس خاص صوبہ کے حالات اون دیگر صوبجات سے مختلف ہیں جن میں وہ قانون گذشتہ ۵۰ یا ۶۰ سالوں سے نافذ ہے اور کسی نے اوس میں ترمیم کرانا مناسب خیال نہیں کیا نہ ہی امپیریل کونسل نے اس قانون میں ترمیم کرنی مناسب سمجھی ہے۔اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہہ ثابت کرنا پڑیگا کہ یہاں پنجاب میں دوسرے صوبوں کی نسبت یا تو مجرم زیادہ بیباک ہیں یا عادی مجرم کی تعداد زیادہ ہے یا ہمارا تفتیش جرائم کا سلسلہ ایسا اچھا نہیں ہے جیسا کہ دوسرے صوبوں کا ہے۔میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی صحیح نہیں - مزید براں میں یہہ کہتا ہوں کہ آنریبل ممبر باہتمام کا یہہ خیال ہے کہ پنجاب میں جرائم کی تعداد میں بیشی ہو رہی ہے صحیح نہیں۔برخلاف اسکے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ گذشتہ دو یا تین اور غالباً چار سالوں کے عرصہ میں جرائم کی تعداد میں جو معتدبہ کمی ہوئی ہے اوس کے لئے نظم و نسق مبارکباد کا مستحق ہے جبکہ جرائم کی تعداد میں تخفیف ہو رہی ہے تو نظم و نسق کا یہہ کہنا حق بجانب نہیں ہوگا کہ اوس کے ہاتھوں میں ایک اور حربہ دیدیا جائے تا کہ وہ جرائم کی تعداد گھٹا سکے۔فی الواقع ہم نے دیکھہ لیا ہے کہ ایکٹ اقوام جرائم پیشہ بڑی احتیاط اور خوبی کے ساتھہ نافذ کیا جا رہا ہے اور غالباً اوس سے بھی تعداد جرائم کے گھٹانے میں مدد ملی ہے۔تخفیف جرائم میں مدد لینے کی غرض سے ایک زائد قانون وضع کرنے کے لئے فی الفور واضعان قانون کی طرف رجوع کرنے کی بجائے کیوں اسی قانون کی زیادہ عرصہ کے لئے آزمائش نہیں کی جاتی تاکہ یہہ دیکھا جاسکے کہ آیا صرف اوس سے ہی جرائم کی تعداد میں کوئی معقول کمی واقع ہوتی ہے یا نہیں - جیسا کہ میں نے قبل ازیں بیان کیا ہے جرائم کی تعداد میں فی الواقع کمی کرنے کی مناسبت کے متعلق کوئی اختلاف رائے نہیں ہے۔سوال صرف یہہ ہے کہ حصول مدعا کے لئے کہاں تک کارروائی کرنی ضروری ہے اور کسی شخص کی آزادی پر دست اندازی کرنے کے لئے آپ کو کس حد تک بڑھنا چاہئے ۔ نہ صرف ہماری یہہ دو حالتیں ہیں کہ ایک تو

جرائم کی تعداد میں بیشی نہیں ہو رہی اور جیسا کہ آنریبل ممبر باهتمام نے اظہار کیا ہے نہ صرف زیادہ منچلے اشخاص ملک سے باہر چلے گئے ہیں بلکہ مزید براں یہہ کہ گذشتہ ۶۰ سالوں کے دوران میں ہم یقینی سے نہ کہہ سکتے ہیں کہ اس صوبہ میں تعلیم نے اسی قدر ترقی کی ہے۔ تقریباً صوبہ میں ۶۰ سال کی تعلیمی تصدیق کے بعد ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ صوبہ میں جو حالات اب پائے جاتے ہیں وہ ویسے ہی ہیں جیسا کہ وہ ۶۰ سال پہلے تھے میں یہہ امر وثوق سے کہتا ہوں کہ ہمارے انتظام پولیس میں گذشتہ ۶۰ سالوں کے اندر بہت اصلاح ہوگئی ہے تو پھر اندر آ یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اقوام جرائم پیشہ کی پہلے سے زیادہ نگہداشت ہورہی ہے - اگر جرائم کی تعداد میں بیشی نہیں ہو رہی اگر منچلے اشخاص ملک سے باہر چلے گئے ہیں اور اگر پولیس میں بھی اصلاح ہو گئی ہے تو پھر کیوں اوس اسلحہ ایکٹ میں کمی اور صوبہ کا اضافہ کیا جاوے جرائم و نسق کے پاس تمام امن اور حفاظت مال کے لئے موجود ہے؟ اس کی ضرورت کہاں ہے؟ دو گز اوس کی کوئی ضرورت نہیں ہے - آنریبل ممبر باهتمام نے بیان کیا ہے کہ ارتکاب جرائم کے دو اسباب ہوتے ہیں یا تو مجبوری کا شرارت کی طرف رجحان یا فاقہ کشی - میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے اوس صوبہ میں ترقی نہیں کی ہے - کہ میں لوگوں کے مجرمانہ رجحان - اگر مجھے ایسا کہنے کی اجازت ہے - اوس سے بہتر ہو گئے ہیں جیسے وہ آج سے ۶۰ سال پہلے تھے اور کہ اس صوبہ کی آبادی بحیثیت مجموعی پہلے سے زیادہ فاقہ کش ہوگئی ہے - مجھے افسوس ہے کہ ہم اسباب پر نازاں ہیں کہ اقتصادی لحاظ سے صوبہ ہذا نے بڑی ترقی کی ہے اور فاقہ کشی اور جرائم میں کمی ہے - اگر میرا یہہ بیان صحیح ہے تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آنریبل ممبر باهتمام نے اس بل کے لئے کوئی معقول اور وجوہات نہیں بتلائیں - میرے خیال میں جس بنیاد پر اس بل کا انحصار تھا وہ نابود ہو گئی ہے

"دوسری بات جو آنریبل ممبر باهتمام نے کہی ہے وہ یہہ ہے کہ دفعہ ۱۱۰ جیسا کہ اوس کے معنی چیف کورٹ نے لئے ہیں بالکل بے فائدہ ہے - میں اوس کے جواب میں یہہ کہوں گا کہ فی الواقع یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جو واضعان قانون ہذا (امپیریل کونسل) کے غور کے قابل ہے - بہر حال میں یہہ رائے رکھتا ہوں کہ ان احکام کے جو صادر کئے جاتے ہیں وہ معلوم ہیں اور ہر شخص جس کے اندر برطانوی انصاف کا مادہ موجود ہے اس کے یہی معنے لگا سکتا ہے میں یہہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ جب کبھی آنریبل ممبر باهتمام صوبہ ہذا کے چیف کورٹ میں خود رونق افروز ہونگے اوس فیصلہ کی تائید کرینگے جس پر اونہوں نے اپنی تقریر میں کم و بیش نکتہ چینی کی ہے"۔

آنریبل مسٹر کرک —

"میں نے احتیاط کے ساتھ یہہ کہا تھا کہ میں فیصلہ کی صحت پر نکتہ چینی نہیں کرتا"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین —

"میری مراد جوڈیشل خیال سے نہیں تھی اگرچہ (انتظامی) انتظامی خیال سے تھی میں نے کئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو دیکھا ہے جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی حیثیت میں ان معاملات کو اوس انتظامی خیال سے دیکھنے کے عادی ہیں لیکن وہ اونہیں کو جوڈیشل افسر کی حیثیت میں اوسی نکتہ خیال سے نہیں دیکھتے - دوسری بات جو میں کونسل کے روبرو پیش کرنی چاہتا ہوں وہ یہہ ہے کہ آیا حکم نظر بندی کا سوال واقعی ایسا سادہ اور رحم دلانہ ہے جیسا کہ وہ بیان کیا جاتا ہے - میں قبل ازیں اپنی ترمیموں کے دوران میں حکم نظر بندی کی نوعیت کے متعلق چند خیالات عرض کرچکا ہوں اور میں اونکا اعادہ کرنا نہیں چاہتا میرا ایسا خیال ہے اطمینان نہیں ہوا حالانکہ میرے آنریبل دوست جلسوں کے خطبوں نے یہہ سے اشخاص کو کسی خاص رقبہ میں نظر بند رکھنے کا یقین دلایا ہے - میں ابھی تک اس بات کو محسوس کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جو لاہور سے ملحقہ کسی گاؤں میں پیدا ہونے والی جائیداد کو فروخت کرکے بسر اوقات کرتا ہو اسے گاؤں میں نظر بند کیا جائے تو وہ اپنی روزی نہیں کما سکیگا - میں نہیں دیکھ سکتا کہ وہ اپنے گذارہ کے لئے روپیہ کہاں سے پیدا کریگا کہ اوس کے پاس

گاؤں میں نہیں جائینگے اوسے اپنی ترکاری فروخت کرنے کے لئے شہر میں آنا پڑیگا ہاں اگر آنریبل ممبر باہتمام کو اُمید ہے کہ وہ ایسے قواعد وضع کرینگے جن کی رو سے اشخاص متعلقہ کو شہر میں آکر اپنی ترکاری وغیرہ کے فروخت کرنے کی اجازت ہو تو بلا شبہ میں اسے ایک بڑی اچھی بات جانونگا مگر ذاتی طور پر میرا یقین ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور یہہ بھی ایک وجہ ہے کہ کیوں میں حکم نظر بندی کو واقعی ایک خوفناک چیز سمجھتا ہوں - میری دوسری وجہ جس کا غالباً یہہ باعث ہے کہ میں انتظامی کاروبار سے بخوبی واقف نہیں یہ ہے کہ جس چیز کو میں نے پہلے نہ دیکھا ہو میں اوس سے ڈرتا ہوں - میں نے پہلے حکم نظر بندی کا نام کبھی نہیں سنا اور قدرتاً اس سے مجھے ڈر لگتا ہے - دیگر مہذب ممالک کے قانون فوجداری کا مطالعہ کرتے ہوئے بھی میں نے اس حکم نظر بندی کا نام نہیں سنا - یہہ موجب دلچسپی ہوتا اگر آنریبل ممبر باہتمام ہمیں یہہ بتلاتے کہ اسی قسم کے احکام بعض مہذب ممالک یا ہندوستان کے کسی دوسرے صوبہ میں پائے جاتے ہیں - ممکن ہے کہ ملک اوس میں اس قسم کی کسی چیز ہو مگر وہ اس قابل نہیں کہ اوسکی تقلید کی جائے خواہ وجوہات کچھہ ہی ہوں میں یہہ کہہ دیتا ہوں کہ میں حقیقی طور پر اس کارروائی کو کارروائی سزا یا کارروائی انسداد جرائم قرار دینے کے مخالف ہوں -

" سابقہ سزا یافتہ اشخاص کی نسبت میں یہہ کہونگا کہ قانون فوجداری کے موجودہ احکام یعنی مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۷۵ اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۶۵ کی رو سے مجسٹریٹوں وغیرہ کو کافی اختیار حاصل ہیں کہ وہ ایسے اشخاص کو اونکے جیل خانہ سے رہا ہو جانے کے بعد بھی ارتکاب جرائم سے باز رکھیں یعنی یہہ کہ زیر دفعہ ۵۶۵ اوس شخص کو جو جرم خلاف جائداد کی علت میں سزا یاب ہو چکا ہو جیلخانہ سے رہا ہونے کے بعد بھی عرصہ تین سال تک کسی خاص تھانہ پولیس میں اون قواعد کی رو سے جو گورنمنٹ مرتب کرے اپنی حاضری کی اطلاع دینے کا حکم دیا جا سکتا ہے - میرے خیال میں گورنمنٹ کے پاس یہہ ہتھیار بہت کافی ہے - تو پھر کیوں آنریبل ممبر باہتمام نے ہر ایسی کوشش کی بڑے زور سے مخالفت کی ہے جو اس بل کو سابقہ سزا یافتہ اشخاص تک محدود کرنے کے متعلق کی گئی ہے - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اون اشخاص کے خلاف کارروائی کرنے کے اختیارات حاصل کرنا چاہتے ہیں جو پہلے سزا یاب نہ ہو چکے ہوں مگر اون پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ کے احکام عائد ہوتے ہوں - یہاں تک تو بل ہذا کے حسن و قبح کا بیان ہوا ہے اب یہہ کونسل کے روبرو پیش ہے - میں کہتا ہوں کہ کونسل ہذا میں اس بل کا جو خیر مقدم ہوا ہے اوسے کونسل اور گورنمنٹ کو خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے - اگرچہ بہت سے آنریبل ممبروں نے بل کو پہلی دفعہ ہی پڑھکر اوس کے متعلق اپنی رائے ظاہر کردی تھی مگر جب اونہوں نے اس بل کا کونسل ہذا میں پاس کرنے کی نیت سے مطالعہ کیا تو اونہوں نے اس بات کو محسوس کیا اور واقعی اون کا یہہ محسوس کرنا بجا ہے کہ جس قدر زیادہ وہ اوس کا مطالعہ کرتے ہیں اوسی قدر زیادہ اونکو اوس کی مخالفت کرنی ہوتی ہے یا مخالفت کرنے کے قابل ہوگئے ہیں اگرچہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ گورنمنٹ اب اتنی کارروائی کر چکنے کے بعد اس بل کو ترک نہیں کر سکتی لیکن تاہم بھی گورنمنٹ کو یہہ بھی معلوم ہوگیا ہے کہ اس کونسل میں اور میں یقین دلاتا ہوں کہ کونسل کے باہر بھی اس کے خلاف زبردست احساس پیدا ہو رہا ہے -

" جہاں تک میونسپلٹیوں کا تعلق ہے کسی میونسپلٹی کے نمائندہ موجودہ کونسل نے بھی اس بل کی تائید نہیں کی - اب لیجئے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو - ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ۵ نمایندوں میں سے ۲ منتخب کمیٹی میں شامل تھے اور اونہوں نے بل کی تائید کی ہے مگر دوسروں نے اس کی تائید نہیں کی بلکہ مخالفت کی ہے - نامزد شدہ ممبروں میں سے جو حاضر تھے صرف دو نے اس کی تائید کی ہے اور باقی تین نے مخالفت کی ہے "-

ہز آنر پونڈی یتی لعل بہادر —

" یقیناً آنریبل ممبر کو اس موقع پر اوس طریق کا ذکر کرنے کا استحقاق حاصل نہیں ہے جس میں دوسرے آنریبل ممبروں کے رائے دینے کا خیال ہے "-

آنریبل مسٹر فضل حسین۔

"میں کونسل میں اس کی مخالفت کا ذکر کرتا ہوں۔

"جہاں تک دیگر اشخاص اور میرے ہم پیشہ اصحاب کا تعلق ہے اون میں سے اکثر نے بلکہ اون کے جزو غالب نے اس بل کی مخالفت کی ہے ایسے حالات میں جب کہ کونسل میں اون اصحاب نے بھی بل کی پرزور مخالفت کی ہے جو ابتداء میں عام طور پر اس کے حق میں تھے میری گذارش ہے کہ کونسل کو اس پر اب یا کبھی آئندہ غور نہیں کرنا چاہئے میں ذاتی طور پر یعنی تعلیمی ایسوسی ایشن کے نمایندہ کی حیثیت اس بل کے خلاف اپنی عاجزانہ صدا بلند کرتا ہوں میرا ذاتی خیال زیادہ تر عالمانہ ہے اور میری مخالفت سرا سر ایک مسئلہ اصول پر مبنی ہے ہمیں لوگوں کو تعلیم دینی چاہئے کہ اون کے مجرمانہ رجحان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لوگوں کو تعلیم دینی چاہئے تا کہ وہ تفتیش جرائم میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں اور ہمیں نظم و نسق پولیس میں اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تا کہ وہ جرائم کی تفتیش کرسکیں اور کسی جرم کو اوس کا کھوج نکالے بغیر نہ چھوڑیں۔ ہمیں لوگوں کو ایسی تعلیم دینی چاہئے جس سے ارتکاب جرائم کی طرف سے اون کی موجودہ رغبت دور ہو جائے ان چند الفاظ کے ساتھ میں اپنا اعتراض کونسل کے روبرو پیش کرتا ہوں"۔

آنریبل مسٹر ھیلیفکس۔

"حضور والا۔ چونکہ اس کونسل کے پہلے ہی اجلاس میں جس میں حاضر ہونے کا مجھے فخر حاصل ہوا ہے میں تقریر کرنے کی جرات کرتا ہوں اس لئے مجھے امید ہے کہ یوں اگر مجھے بھی بعد ازیں عادی مجرموں کے زمرہ میں داخل کرنا ضروری نہیں سمجھینگے میں چند ایک الفاظ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کیونکہ ایک عرصہ تک مجھے قانون زیر غور سے خاص تعلق رہا ہے اور اس کے متعلقہ بحث کی نمایاں خصوصیتوں کا مجھ پر اثر ہوا ہے۔ ہندوستانی ممبروں کی مخالفت قابل ذکر ہے خصوصاً اس لحاظ سے کہ بعض ممبروں نے اپنی رائے کو تبدیل کر لیا ہے خواہ اونہوں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے یا نہیں کیا ہے مگر یہ بھی قابل ذکر بات ہے کہ جن باتوں کی بنا پر یہ مخالفت کیگئی ہے وہ اون آنریبل ممبروں کو جن کا دیہی تعلقات اور مفاد سے واسطہ ہے اس بل کی تائید سے باز نہیں رکھ سکے۔ جیسا کہ حضور انور نے فرمایا ہے کہ اس بل کا عملی طور پر زیادہ تعلق مواضعات سے ہوگا اور اس لئے اون ممبروں کی رضامندی جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے نہایت قابل قدر ہے۔ امر واقع یہ ہے کہ بل کی مخالفت کاکم اون آنریبل ممبروں نے کی ہے جنکا تعلق زیادہ تر شہروں سے ہے اور جو خاص کر قانون پیشہ ہوں۔ آنریبل خان بہادر مسٹر فضل حسین نے جو سب سے زیادہ بل کی مخالفت کرتے رہے ہیں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ اون کی مخالفت علمی ہے اور کہ وہ کسی عملی امور پر مبنی نہیں ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ بل پنجاب کے لوگ نام پر ایک بد نما دھبا ہے اور وہ ظلم و ستم کا ایک ایسا آلہ ہے جو نمبردار وغیرہ جھوٹے گواہوں کی مدد سے اپنے دشمنوں کے خلاف محض اس الزام پر استعمال کر سکینگے کہ اون پر ارتکاب جرم کا اشتباہ ہے۔ مگر اسے اس طریق میں استعمال کرنے کے لئے جھوٹے الزام لگانیوالوں اور جھوٹے گواہوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ پولیس کی امداد حاصل کریں اور عدالتوں کی آنکھ میں خاک جھونکیں پولیس اور عدالتیں جو مقدمات زیر بل کا تصفیہ کرینگی قریباً سب کی سب ہندوستانی ہیں اور وہ اپنے ہم وطنوں کے خصائص سے بخوبی واقف ہیں مگر بل کے مخالفین اونہیں اس قابل نہیں سمجھتے کہ وہ اپنی عقل۔ دیانتداری اور لیاقت کی بدولت اون حالتوں میں پھنسنے سے بچ جائینگے جو اون کے راستہ میں بچھائے جائینگے میرے خیال میں یہ بات عجیب اور خلاف منطق ہے کہ جب ہم کسی خاص جرم کے الزام پر کسی عدالت کے فیصلہ کو منظور کر سکتے ہیں لیکن جب اوس عدالت کے سامنے چال چلن کا فیصلہ پیش ہو اوس کے فیصلہ کو منظور نہیں کر سکتے دونو صورتوں میں شہادت واقعات فیصلہ کی اصل ہے اگر ہماری عدالتیں اس کی جانچ نہیں کر سکتیں تو پھر ضروری ہے کہ معاملہ کسقدر فوجداری کے نظم و نسق کی مکرر تنظیم کی جائے اور اس سے اہم وسیع امور پیدا ہو جاتے ہیں جنکا فیصلہ موجودہ بحث مباحثہ سے نہیں ہو سکتا۔

"مگر بل کی مخالفت پولیس - مجسٹریٹوں اور نمبرداران وغیرہ کی بے اعتباری پر ھی مبنی ایون ہے بلکہ اس غلط فہمی پر بھی ہے کہ قانون زیرغور نے الحقیقت کیا ہے - بل کی سب سے اہم اصطلاح "عادی مجرم" کا مقصود ہے ۔ ترجمہ یہہ بتا سکتا ہے کہ اس کا قصد کیا ہے - اصطلاح "عادی مجرم" جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے انگریزی میں بالکل صریح ہے - ایکی ھندوستانی قالب میں اونکے اون معنوں کے متعلق جو آج کے مباحثہ میں استعمال کئے گئے ھیں کوئی شک و شبہہ نہیں ہو سکتا ہے اور وہ معنے صرف بدمعاش ھیں - اس بل کے احکام کو کسی بیگناہ شخص کے خلاف محض اس وجہ سے استعمال کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے کہ اوس کے متعلق ارتکاب جرم کا شبہہ کیا جاتا ہے اور میں یہہ دیکھکر خوش ہوں کہ آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے اپنی اون دوکل کو واپس لے لیا ہے جو انہوں نے اس بارہ میں پیش کی تہین۔ وہ ضابطہ جس کی رو سے کسی بد چلن آدمی کو "بدمعاش" قرار دیا جائے یا اوس کو بطور بدمعاش ضمانت دینے کا حکم دیا جائے اب بخوبی واضح ہو گیا ہے - اس بل میں اوس کو بالکل نہیں چھوا گیا اس ضابطہ کی رو سے جہاں تک کسی بے انصافی کے ہونیکا احتمال ہے وہ صرف یہہ ہے کہ ممکن ہے کہ بعض شخصوں سے محض اشتباہ کی بنا پر بے انصافی کیجائے - مگر اس بل سے بے انصافی کے کوئی زیادہ مواقع نہیں ملینگے اس سے غیر سرکاری اشخاص یا پولیس یا مجسٹریٹوں کے ہاتھ میں ظلم و ستم کا کوئی جدید حربہ نہیں آ جاتا جو کچھ ظلم ہو سکتا ہے وہ صرف موجودہ قانون کی رو سے جیسا کہ وہ اب ہے ہو سکیگا لیکن جس اعتدال سے قانون مذکور کا آج تک استعمال کیا جاتا رہا ہے - وہ قابل غور ہے - پنجاب بھر میں اب تقریباً صرف ۳۰۰۰ اشخاص زیر ضمانت ھیں - یہہ صاف ظاہر ہے کہ موجودہ قانون پولیس - مجسٹریٹوں یا نمبرداروں وغیرہ کیطرف سے ناجائز طور پر استعمال نہیں کیا جاتا اسلئے میں اس امر پر زور دینا چاہتا ہوں کہ اس بل کا تعلق صرف ایسے "بدمعاش" ھی سے ہے جسے موجودہ ضابطہ کی رو سے بدمعاش قرار دیا جا چکا ہو اور کہ اس کا اثر صرف چند ہزار اشخاص پر ھی ہو سکتا ہے -

"بدمعاش کی نگہداشت کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر بڑی دیر سے غور و خوض سے بحث ہی ہے - ہر ہو راہک ملک نے اس کا اپنے خاص طریق میں حل کیا ہے یہاں ھندوستان میں ہم نے بدمعاشوں کو اون کی اپنی قوم کے زیر اثر رکھکر اونکی روک تھام کی کوشش کی ہے ہم نے بدمعاشوں کی نگرانی کے کام میں با رسوخ دیہاتیوں کو ضامن ٹھیرا کر اونکی امداد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے - مجھے اون مقدمات کے بالتفصیل ذکر کرنے کی ضرورت نہیں جو پنجاب ریکارڈ سے اقتباس کرکے کونسل ھذا کے گوش گذار کئے گئے ھیں یہ کہہ دینا کافی ہے کہ مختلف وجوہات سے ضمانت کے ذریعہ نگرانی کرنے کا طریق ناقص ثابت ہوا ہے اوس غریب آدمی کو جو (اصلاح کا) موقع دئے جانے کا مستحق ہوتا ہے جیلخانہ میں جانا پڑتا ہے اور جیلخانہ کی زندگی کا مضر اثر اوسکی آئیندہ زندگی کو برباد کر دیتا ہے - مالدار بدمعاش جنکے حامی بڑے بارسوخ ہوتے ہیں مزے سے زندگی گذارتے ہیں - اگرچہ اونکی تعداد محدود ہے مگر جب تک وہ آزاد رہینگے جرائم کی تعداد ضرور بڑھتی رہیگی - بل زیر بحث پر غور کرتے ہوئے اس بات کا لحاظ نہیں ہونا چاہئے کہ آیا جرائم کی تعداد میں کوئی کمی ہوئی ہے یا نہیں - میں اس دلیل کو نہیں مان سکتا کہ اگر آپ اون جرائم کی تعداد میں کمی کر دیں جن کا ارتکاب آپ کے پڑوسیوں نے کیا ہو تو آپکو کم از کم جزوی طور پر اپنے جرائم کی تعداد میں بیشی کرکے اعداد کو اونکی پہلی اوسط پر لے آنے کا حق حاصل ہے یاد رہے کہ جائداد کے خلاف بہت سے جرائم کا ایسے عادی مجرم ارتکاب کرتے ہیں جنہیں اپنے پیشہ میں اتنی مہارت ہوتی ہے کہ اگر اونکے ایک جرم کا پتہ لگ بھی جائے تو وہ کئی مزید جرائم کا ارتکاب اسطرح کرتے ہیں کہ اونکا پتہ ھی نہیں چل سکتا - عادی مجرم عام طور پر اپنا کام اپنے گھروں سے باہر دور مقامات میں کرتے ہیں اور اپنے آپکو اون خطروں

سے محفوظ رکھتے ھیں جنکا اونہیں اپنے گھروں کے گرد و نواح میں جہاں وہ مشہور اور بد نام ھوتے ھیں جرائم کا ارتکاب کرنے میں سامنا ھوتا ھے۔

" آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے پوچھا ھے کہ بل کی ابتدا کسطرح ھوئی - اوس بات سے جسکا میں نے ابھی ذکر کیا ھے اور اوس کامیابی سے جو ایکٹ اقوام جرائم پیشہ کی عملی کارروائی میں اوسکے مکرر ملاحظہ ھونے سے پہلے حاصل ھوئی ظاھر ھو گیا ھے کہ بد معاشوں کی نگرانی کا سب سے زیادہ کارگر بذریعہ اونکو اونکے گاؤں میں نظر بند کرنا ھے سنه ۱۹۱۴ع میں جب کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا ترمیمی بل زیر غور تھا میں نے بڑے زور سے شفارش کی تھی کہ مقامی مجسٹریٹوں کی نگہداشت اور نظر بندی میں ھمیں اونکے گاؤں کے نمبرداران وغیرہ کے رسوخ اور رعب سے کام لینا چاھئے۔

" واپس آمدہ تارکان وطن کے حال ھی کے تجربوں سے ثابت ھو گیا ھے کہ یہہ طریق کسقدر مئوثر ھے اوس عرصہ دراز میں جس کے اندر یہہ مسودہ زیر غور رھا ھے جو بحث مباحثہ اسکے متعلق ھوا ھے اوس نے اس کا دائرہ بڑھا دیا ھے اور ثابت کردیا ھے کہ عام جرائم پیشہ اشخاص پر بھی اوس کے احکام کا اطلاق مناسب ھوگا۔ ممالک غیر سے واپس آئے ھوئے تارکان وطن کی نظر بندی کے متعلق ممکن ھے کہ کوئی ایسے ناگوار واقعات پیش آئے ھوں جنکا آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام نے ذکر کیا ھے - اس امر کا شک ھو سکتا ھے کہ آیا آنریبل ممبر موصوف کو اون واقعات کی پوری خبر ھے جنکا وہ ذکر کر رھے ھیں اور چونکہ ان امور کے متعلق تحقیقات لازمی ھے اسلئے میں اون کے متعلق صحیح حالات دریافت کرکے حضور انور کی اطلاع کیلئے پیش کرونگا۔ میرا یقین ھے کہ یہہ واقعات ضرور غیر معمولی اور کہیں ایک آدھ جگہہ واقع ھوئے ھونگے کیونکہ وہ گورنمنٹ کے کانوں تک نہیں پہنچے ھیں اور نیز یہہ سب کو معلوم ھے کہ گورنمنٹ کسی نظر بند شدہ شخص کو اون قانونی حقوق سے محروم نہیں کرنا چاھتی جن سے وہ سرکار کو نقصان پہنچائے بغیر فائدہ اٹھا سکتا ھو۔ گورنمنٹ کو قواعد وضع کرنیکا اختیار ھوگا جو اس مسودہ میں شامل ھے جسکو خوش قسمتی سے آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین منسوخ کرنیکے لئے کونسل کو آمادہ نہیں کر سکے۔ اور اسطرح وہ ایسے قواعد تجویز کرنیکے قابل ھو جائیگی جس سے ھر ایک نظر بند شخص کو ایسے حقوق سے فائدہ اٹھانیکی پوری آزادی ھوگی۔ اسلئے آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن کو مطمئن رھنا چاھئے۔

" اس مسودہ کا مطلب یہہ ھے کہ موجودہ قانون کو جسکی رو سے بد معاش کے مقدمات فیصل کئے جاتے ھیں استعمال کئے بغیر مجسٹریٹوں کو اختیار دیدیا جائے کہ وہ کسی شخص سے ضمانت طلب کرنیکی بجائے اوس کی نظر بندی کا حکم دیدیں۔ یہہ ایک ایسی تبدیلی ھے جس سے نہ صرف حکومت کا بلکہ بد معاش کا بھی فائدہ ھے آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے یہہ ثابت کرنیکے لئے جو خاص دلائل پیش کی ھیں کہ قید نظر بندی سے اچھی ھے اونکا جواب دینے کی ضرورت نہیں مجھے یہہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کسطرح کوئی شخص خواہ وہ بد معاشوں کا کتنا ھی خیر خواہ کیوں نہ ھو یہہ خیال کر سکتا ھے کہ طلبی ضمانت کی بجائے نظر بندی کا قاعدہ جاری کرنے سے پنجاب کی ھتک ھوتی ھے۔ برخلاف اسکے صوبہ کو یہہ فخر کرنیکا حق حاصل ھے کہ اوسنے ایسا قانون وضع کرنے میں ابتدا کی ھے اور امید ھے کہ اسکی پیروی دوسرے صوبوں میں کی جاویگی۔

"مسودہ ھذا کی رو سے امبر داروں اور عہدہ داران دیہہ کو اونکے موجودہ اختیارات سے زیادہ اختیار نہیں ملتا بجز اسکے کہ اونکو اس بات کا ذمہ وار ٹھیرایا جائیگا کہ نظر بند شدہ بدمعاشوں کے حدود مصرحہ سے باھر نکلنے پر اونکی رپورٹ کردیں۔ اپنی اون کی رپورٹ پر پولیس اور عدالتیں تحقیقات کرینگی۔ اور اوس اعلے کام کو مد نظر رکھکر جو ان لوگوں نے ایک عرصہ سے انجام دیا ھے میں اون صاحب سے اتفاق نہیں کرسکتا جو اس بات کا خوف کرتے ھیں کہ یہہ لوگ اپنے اختیارات کا ناجائز طور پر استعمال کرینگے۔ ھمارے ذیلداروں اور امبر داروں نے اپنی جانوں

کی کو خطرہ میں ڈالکر ثابت کردیا ہے کہ وہ ملک ملال اور حکومت و قانون اور امن کے مفید حامی ہیں۔ ان پر یہہ الزام لگاناکہ وہ اپنے اختیارات کو اپنا مطلب نکالنے کیلئے ناجائز طور پر استعمال کرینگے بے انصافی اور اونکی ہتک عزت ہے۔اور ساتھہ ہی یہہ کہنا بھی کہ اون کے لئے ایسا کرنا ممکن ہوگا بعید از انصاف اور پولیس اور عدالتوں اور عملہ ضلع کی ہتک کا باعث ہے۔نمبردارون اور ذیلداروں کے اختیارات اور حیثیت کو گھٹانیکی بجائے بڑھانا ایک ایسا طرز عمل ہے جسکا اون لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے جو حکومت خود اختیاری کے دلدادہ ہیں اور مجھے یہہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ دیہاتی آبادی کے متعلق کونسل ہذا میں اسقدر بے اعتباری کا اظہار کیا گیا ہے حالانکہ حکومت خود اختیاری (سیلف گورنمنٹ) سے پہلے یہہ لازمی ہے کہ ان لوگوں کا پورا لحاظ رکھا جائے۔

" مجھے اون لوگوں کی ایمانداری اور فہم پر بھروسہ ہے جنکے ذریعہ مسودہ کے احکام کو نافذ کیا جائیگا اور مجھے اعتماد ہے کہ حکام ضلع اپنی ہوشیاری اور مغزی سے اس ایکٹ کے ناجائز استعمال کا بھی اسیطرح انسداد کرسکینگے جس طرح وہ بعض دیگر ایسے اختیارات کا کرتے ہیں جن سے لوگوں پر ظلم و تشدد کیا جاسکتا ہے۔ان وجوہ سے میں پورے زور سے مسودہ کی تائید کرتا ہوں اور اس کے قانون بنائے جانیکے حق میں رائے دونگا "۔

آنریبل مسٹر جیمز کری۔

"مجھے یہہ عرض کرنیکی اجازت دی جائے کہ میں تہ دل سے اس مسودہ کی تائید کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ پنجاب کے لوگ اس قانون کو بہت پسند کرینگے جس سے اونکی جان و مال کی حفاظت ہوسکیگی۔ اس سے مجھے ایک قانون یاد آتا ہے جو میرے اپنے ملک میں ایک قومی بادشاہ نے جاری کیا تھاجس نے یہہ دیکھکر کہ بدمعاشی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلی ہوئی ہے۔کہا کہ سب سے پہلے اوسکو ایک ایسا قانون بنانا چاہئے جس سے کسی ایسے شخص کو جو بدمعاش ہو نظر بند رکھنا ممکن ہوسکے میں امید کرتا ہوں کہ یہہ قانون بدمعاشوں کی نظر بندی کے ذریعہ جرائم کی تخفیف کا موجب ہوگا جیسا کہ میرے ملک میں بادشاہ مذکور کا قانون ہوا تھا۔میرا خیال ہے کہ اوس کو سزا دینے کی بجائے اوسکو نظر بند کرنا زیادہ اچھا ہے "۔

اس تحریک پر کہ مسودہ کو جیسا کہ اوسکی ترمیم کی گئی ہے پاس کیا جاوے۔رائے لی گئی اور اوسکو پاس کر دیا گیا۔چھہ رائیں اسکے خلاف تھیں۔

ریزولیوشن دربارہ حفظان صحت

آنریبل مسٹر فضل حسین۔

" یور آنر۔میرے نام پر جو ریزولیوشن ہے وہ حسب ذیل ہے۔

" یہہ کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے سفارش کرتی ہے کہ اس صوبہ کی حفظان صحت کے لئے گورنمنٹ ہند کے عطیہ جات و رقوم کے غیر صرف شدہ بقایا کو سال ہذا اور آئندہ مالی سال کے دوران میں صرف کر دیا جائے "۔

" آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایسے کئی جو ریزولیوشن وقتاً فوقتاً اس کونسل میں پیش کئے ہیں وہ ضمیمہ تعلیم سے تعلق رکھتے تھے اور اس ریزولیوشن کو اپنے نام پر پیش کرنے سے پہلے مجھے کسیقدر تامل تھا کیونکہ میں کسی طرح بھی اون مختلف اُمور سے واقفیت رکھنے کا دعوے نہیں کرسکتا جو حفظان صحت کے مضمون سے تعلق رکھتے ہیں۔لیکن ساتھہ ہی اسکے میں نے محسوس کیا کہ اموات کی خوفناک تعداد جو ملیریا۔طاعون اور دیگر وبائی امراض کے پھیلنے سے واقع ہوتی ہے ایک ایسا معاملہ ہے کہ اوس پر ہر ایک ایسے شخص کو توجہ کرنا لازمی ہے جو اس ملک کی بہبودی میں دلچسپی لیتا ہو۔اس کے علاوہ مجھے یہہ دیکھکر بھی دلگیری ہوگئی کہ جہانتک گورنمنٹ ہند کا تعلق ہے انہوں نے تعلیم اور حفظان صحت کو کسی نہ کسی وجہ کے باعث اکٹھا رکھا ہوا ہے۔

اس کے علاوہ حفظان صحت کے سوال پر غور کرتے ہوئے حفظان صحت صوبہ کے متعلق گذشتہ سال کی ر
میری نظروں سے گذری - اوس میں میری نظر ان الفاظ پر پڑی جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی
مبارک سے نکلے ہیں کہ جس شخص کی آنکھیں اور ناک بخوبی کام کرتے ہوں وہ اس صوبہ میں مسائل حفظان صحت
پر رائے زنی کرنے کے پوری طرح قابل ہو سکتا ہے - چونکہ میں ان ہر دو صفات سے بہرا نہیں م
نے خیال کیا کہ میں اس ریزولیوشن کو کونسل کے روبرو پیش کرنے میں حق بجانب ہوں تاکہ ا
مضمون کے متعلق اظہار خیالات ہو اور حفظان صحت کے متعلق مقامی جماعتوں کے کام کی پڑتال اور اوس طر
کی دیکھ بھال ہو ہم اس صیغہ سے مالی معاملات میں کیا سلوک کرتے رہے ہیں - شاید ہم آئندہ کے
بہتر طرز عمل اختیار کر سکیں اور صوبہ ہذا میں حفظان صحت کے مسئلہ کے متعلق آئندہ کچھ زیادہ کام کر سک
اس صیغہ میں قدم رکھنے کے لئے ان عذرات کو پیش کرتے ہوئے میں فوراً یہ عرض کرتا ہوں کہ اس صوبہ
بلکہ اس ملک میں بھی حفظان صحت کا سوال بالکل پیچیدہ نہیں ہے - صاف ستھرے مکانات - بکثرت
روشنی اور مصفا بہم رسانی آب اور عمدہ پھل اور اشیاء خوردنی ایسی چیزیں ہیں جنہیں ہر انسان پ
کرتا ہے - میں یہ بھی تسلیم کر لیتا ہوں کہ یہ بڑی حد تک ایسا سوال ہے جو لوگوں کے جواب د
کے قابل ہے - حفظان صحت کا انتظام ہرگز نہیں ہو سکتا جبتک کہ لوگ خود حالات کو درست کر اونکے
حکام کی امداد کرنیکو تیار نہ ہوں - میں اس امر کو بھی پورے طور پر مانتا ہوں کہ یہ خوش آئند حا
اوس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتے جب تک کہ لوگوں کو واقفیت حاصل نہ ہو اور جہالت دور نہ ہو جا
اور میرے خیال میں سب سے زیادہ نا امیدی اوس صورت میں ہوتی ہے جب کہ جہالت کا اتنا
ہو کہ آدمی یہ بھی نہ معلوم کر سکے کہ گرد و پیش کے حالات حفظان صحت اصلاح کے محتاج ہیں - جب
اس قسم کی جہالت دور نہ ہو جائے اور جب تک اس کاہلی کا قلع قمع نہ ہو جائے گورنمنٹ کے لئے یہ نہ
ہی ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے اندر یہ خیال پیدا کرنے کیلئے کوشش کرے کہ لوگ مضر صحت ح
سے نفرت کرنے لگ جائیں - اس ابتدائی مرحلہ کے لئے تعلیم دینے کیواسطے روپیہ کا ہونا ضروری ہے - روپیہ
بغیر کسی گورنمنٹ یا لوگوں کیلئے خواہ وہ حکام کے ساتھ امداد کرنیکے کتنے ہی خواہاں کیوں نہ ہوں اون
صحت حالات کی اصلاح کرنا نا ممکن ہے جو اس ملک میں بکثرت موجود ہیں - اب اس صوبہ میں حفظان صـ
کے سوالات کو تین مدات پر منقسم کیا جا سکتا ہے یعنی میونسپل امور برائے قصباتی رقبہ جات - دیہاتی سوا
برائے دیہاتی رقبہ جات جن سے ڈسٹرکٹ بورڈوں کا تعلق ہے اور تیسرے جو میرے خیال کے بموجب
حفظان صحت کے ایسے سوالات جنکا مذکورہ جماعتوں میں سے کسی کے ساتھ بھی براہ راست تعلق نہیں یعنی
طغیانیوں سے تعلق رکھتے ہیں - سالانہ طغیانیاں اور چند سالوں کے بعد آنے والی طغیانیاں جنکا نتیجہ یہ ہوتا ہے
بڑے بڑے نالوں کا پانی کناروں سے باہر نکل جاتا ہے اور تمام علاقہ میں بہت سا پانی جمع ہو جاتا ہے
اس طرح تمام مواضعات میں اور اس کے علاوہ بہت سی میونسپلٹیوں کی صورت میں بھی نہایت مضر صحت
پیدا ہو جاتے ہیں - ان طغیانیوں سے نہ صرف دیہاتوں اور امرتسر و بٹالہ اور اس قسم کے دیگر شہروں کے گرد
بن جاتے ہیں بلکہ اون سے انسانوں مکانوں اور مال و اسباب کا اور دیگر ہر قسم کا نقصان ہوتا ہے - اس قسم
واقعات گذشتہ دس سال کے عرصہ میں کئی دفعہ ظہور میں آ چکے ہیں - جیسا کہ میں عرض کر چکا
اس معاملہ کے لئے بڑا روپیہ درکار ہے - میں یہ دیکھکر خوش ہوں کہ اس مسئلہ پر اوس کانفرنس
صحت نے بالتفصیل بحث کی تھی جو سنہ ۱۹۱۳ع میں منعقد ہوئی - کانفرنس مذکور نے سفارش کی کہ
سالانہ ان طغیانیوں کو بند کرنیکا انتظام کیا جاوے جن سے شہروں اور دیہاتوں کے گرد تمام نشیب
پانی سے پر ہو جاتا ہے اور اوس سے مضر صحت حالات پیدا ہو جاتے ہیں - اب جس حد تک لوکل گور
کا تعلق ہے حفظان صحت کے سوالات کا مطالعہ کرنے سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ لوکل گور
اس خاص معاملہ کی طرف اسقدر توجہ نہیں کرتی رہی جسقدر کہ مطلوب تھی - میں سنہ ۱۹۰۸ع کا ذکر
میں نے دیکھا ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ع سے سنہ ۱۹۰۸ع تک - یعنی پورے پانچ سال جہاں تک حفظان صحت کا
کیا خرچ کی تین مدات ہیں - سب سے اول پانی بہم رسانی و سینیٹیشن دوم پلیگ اور وبائی امراض اور سوم حفظان ص
اور تعلیم سنہ ۱۹۰۳ـــ۰۸ع کے پنجسالہ عرصہ کے دوران میں ۲۷۷۹۸۳۷ روپیہ خرچ ہوا - یعنی حفظان
کی مختلف مدات پر اوسطاً ۵½ لاکھ روپیہ سالانہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس سے ۵½ لاکھ روپیہ سالانہ

...ہ بڑھانی ہے۔اسکے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ہز اکسلنسی گورنمنٹ آف انڈیا نے اس امر کو محسوس کیا کہ حفظان صحت کے سوال اس ملک میں سب سے زیادہ ضروری ہیں اور اوس نے فیصلہ کیا کہ اوسے مختلف صوبوں کو حفظان صحت کے کاموں میں امداد دینے کے لئے خاص عطیات دینی چاہئیں اور اس غرض سے اوس نے عطیہ جات دینے کا فیصلہ کر لیا۔اس صوبہ کو ۴ لاکھ روپیہ سالانہ کا ایک عطیہ سنہ ۱۹۰۸ع میں دیا گیا۔یہہ عطیہ سنہ ۱۹۰۸ع سے سنہ ۱۹۱۱ع تک چار سال جاری رہا۔یہہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہہ عطیہ اون پراونشل رقوم کی بجائے نہیں دیا گیا تھا جو حفظان صحت پر خرچ کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹ کے پاس موجود تھیں بلکہ یہہ اون اخراجات کے علاوہ تھا جو صوبہ میں حفظان صحت کی اغراض پر صرف ہوتے تھے۔جسکا یہہ مطلب ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو اوس رقم سے چار لاکھ روپیہ زیادہ صرف کرنا چاہئے تھا جو وہ خود اپنے معاملات میں سے خرچ کرتی تھی۔یعنی ۵½ لاکھ کی بجائے جو حفظان صحت پر خرچ کرنے کے لئے اسکے پاس موجود تھا لوکل گورنمنٹ کے پاس حفظان صحت کے کاموں پر خرچ کرنے کے لئے ۹½ لاکھ روپیہ ہو گیا - میں دیکھتا ہوں کہ گورنمنٹ نے سنہ ۱۹۰۸ع سے سنہ ۱۹۱۱ع تک صرف ۱۶۵۹۷۵۲ روپیہ صرف کیا۔جو ۵½ لاکھ روپیہ سالانہ سے بھی کم بیٹھتا ہے یعنی حالانکہ لوکل گورنمنٹ کو امپیریل گورنمنٹ کی طرف ۴ لاکھ روپیہ کا مزید عطیہ برائے حفظان صحت دیا جاتا تھا۔اوس نے اس ۵½ لاکھ میں جو لوکل گورنمنٹ گذشتہ پانچ سالوں سے صرف کرتی آئی تھی اضافہ کرنے کی بجائے اوسکو ۵½ لاکھ سے بھی گھٹا کر اوسطاً ۵½ لاکھ روپیہ کر دیا۔۴ لاکھ روپیہ سالانہ لوکل گورنمنٹ کو امپیریل گورنمنٹ کی طرف سے اغراض حفظان صحت پر صرف کرنے کے لئے بدین وجہ دیا گیا تھا کہ گورنمنٹ ہند کی رائے میں حفظان صحت کے سوالات اہم ترین سوالات تھے اور اوسکی رائے تھی کہ لوکل گورنمنٹ کو اپنے فرائض سے آگاہ ہو کر اصلاحات حفظان صحت کا کام ہاتھہ میں لینا چاہئے جہاں تک میں کاغذات سے دیکھہ سکا ہوں یہہ ظاہر ہے کہ یہہ تمام روپیہ صرف نہیں کیا گیا اور میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہہ ۱۲ لاکھہ روپیہ کہاں گیا جو سنہ ۱۹۰۸ع سے سنہ ۱۹۱۱ع تک امپیریل گورنمنٹ کی طرف سے موصول ہوا تھا۔اس نے یہہ ۱۲ لاکھہ روپیہ کسطرح صرف کیا ؟ اگر صرف نہیں کیا تو وہ کہاں ہے اور کیا گورنمنٹ اوسکو خرچ کرنا چاہتی ہے یا نہیں۔ اس موقع پر میں یہہ ذکر کرتا ہوں کہ سال سنہ ۱۹۰۵—۰۶ع میں گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ کے مابین ایک قرار داد عمل میں آئی۔میں نے اسکا ذکر اس امر کو واضح کرنے کے لئے کیا ہے کہ جب تک یہہ فیصلہ نہیں ہوا لوکل گورنمنٹ حفظان صحت کے کاموں پر ۵½ لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ کرتی رہی - سنہ ۱۹۰۸ع سے سنہ ۱۹۱۱ع تک وہ گورنمنٹ ہند سے ۴ لاکھہ روپیہ کا زائد عطیہ لیتی رہی۔سنہ ۱۹۱۱ع میں ایک اور معاہدہ ہوا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ سر مالکم ہیلی کی کوشش سے ہمیں صوبہ میں صرف کرنے کے لئے پہلے سے بہت زیادہ رقم مل گئی۔مجھے یقین ہے کہ آج تک جو زائد رقم موصول ہوئی ہے وہ ۵۰ لاکھہ کے قریب ہے - سالہائے سنہ ۱۹۱۱—۱۳ع کے دوران میں حفظان صحت کی تین مدات پر کل خرچ ۱۸۱۸۱۳۲ روپیہ ہوا جو ۴ لاکھہ روپیہ سالانہ ہوتا ہے۔اس سے یہہ نہیں پایا جاتا کہ لوکل گورنمنٹ نے ۵½ لاکھہ روپیہ اپنے معاملات میں سے بعد اوس ۴ لاکھہ روپیہ کے صرف کیا ہو جو گورنمنٹ ہند سے ملتا تھا۔سنہ ۱۹۱۴ع کے بعد یہہ عطیہ بند کر دیا گیا اور لوکل گورنمنٹ سے توقع کی گئی کہ وہ اپنے معاملات میں سے ۶ لاکھہ روپیہ کی رقم صرف کرے میں جو اوسکو پہلے گورنمنٹ ہند امپیریل خزانہ میں سے دیتی تھی۔نہیں۔یہہ ۹½ لاکھہ روپیہ صرف نہیں کیا گیا۔بلکہ یہہ وہ خاص غیر بازگشت عطیہ جات تھے جو سنہ ۱۹۱۰—۱۱ع اور ۱۹۱۱—۱۲ع کے دوران میں دئے گئے۔یعنی پہلے سال کے دوران میں پانچ لاکھہ اور دوسرے سال میں ۶ لاکھہ ۱۷ ہزار روپیہ۔اس ۱۱۱۷۰۰۰ روپیہ میں سے کچھہ غیر بازگشت خرچ سنہ ۱۹۱۱—۱۳ع کے دو سالوں میں کیا گیا۔سنہ ۱۹۱۱—۱۴ع کے عرصہ سے چلکر میں اخیر کے چار سال۔یعنی سنہ ۱۹۱۳—۱۷ع میں آتا ہوں - مجھے معلوم ہوا ہے کہ کل خرچ جو اس عرصہ میں کیا گیا۔اور جسے میں مختلف تصفی مدات دکھا کر معاملہ کو اور بھی پیچیدہ نہیں بنانا چاہتا ۳۴۳۷۴۹۳ روپیہ ہے جس کی اوسط تقریباً ۸½ لاکھہ روپیہ سالانہ بیٹھتی ہے۔لیکن پھر ۱۹۱۲—۱۳ع میں ۱۴۶۰۰۰۰ روپیہ کا ایک غیر بازگشت عطیہ امپیریل گورنمنٹ کی طرف سے دیا گیا - دوسرے الفاظ میں اگر ہم ان پانچ سالوں کو اکٹھا کر دیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند نے جو غیر بازگشت عطیہ جات دئے وہ عملی طور پر ۲۵ لاکھہ تھے۔ اور غیر بازگشت عطیہ جات ۱۶ لاکھہ روپیہ ہوتے ہیں - جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اس ۶ سال کے عرصہ میں دبا گیا تھا۔ میرے خیال میں لوکل گورنمنٹ نے وہ ۱۲ لاکھہ روپیہ سنہ ۱۹۰۸—۱۱ع

میں صرف نہیں کیا اور جیسا کہ آنریبل ممبر خزانہ نے بیان فرمایا تھا ۲۵ لاکھ کے ان غیر باز گشت عطیہ جات میں سے ۷۰۱۰۰۰ روپیہ صرف نہیں ہو سکا۔ میں یہہ بھی عرض کرتا ہوں کہ جو عطیات سنہ ۱۳-۱۹۱۱ع میں دئے گئے وہ جنگ کے ملتوی ہو اثر پذیر ہونے سے بہت پہلے دئے گئے تھے اور میری دانست میں کوئی ایسی وجہ نظر نہیں آتی کہ کیوں وہ عطیہ جات جو سنہ ۱۲-۱۹۱۱ع میں دئے گئے تھے جنگ سے بہت پہلے صرف نہ کر لئے جاتے۔ لیکن وہ صرف نہیں کئے گئے۔ اسکے علاوہ اور قابل ذکر امر یہہ ہے کہ ۲۵ لاکھ کا یہ عطیہ جو گورنمنٹ ہذا کو امپیریل گورنمنٹ کی طرف سے دیا گیا۔ حضور انور یہہ اوس عظیم غیر باز گشت عطیہ کا ایک جزو ہے جو گورنمنٹ ہند نے مختلف لوکل گورنمنٹوں کو دیا۔ چار کروڑ چھہ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ کا ۲۵ لاکھ روپیہ تقریباً عطیہ مذکور کا $\frac{1}{16}$ حصہ ہوتا ہے ۴ کروڑ کے اس بھاری عطیہ میں سے ہمیں کیوں اتنا تھوڑا حصہ دیا گیا۔ اسکا ظاہرا سبب یہہ ہے کہ جیسا کہ اوس کانفرنس حفظان صحت کی رپورٹ سے جو سنہ ۱۹۱۲ع میں لکھنؤ میں منعقد ہوئی ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ہند کو معلوم ہوا کہ صرف دو صوبوں یعنی بمبئی اور بنگال میں اوسی سکیمیں تیار کیگئیں جن پر وہ روپیہ صرف کر سکتے تھے۔ اور کہ دوسرے صوبجات میں کوئی سکیم تیار نہیں تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ گورنمنٹ ہند نے ۴ کروڑ روپیہ میں سے جو حفظان صحت پر صرف ہونا تھا دوسرے صوبوں کو زیادہ عطیات دینے ضروری خیال نہیں کئے اور یہاتک وہ حق بجانب تھے کیونکہ ان تمام سالوں میں ہم وہ ۲۵ لاکھ روپیہ بھی صرف نہیں کر سکے جو ہم کو دیا گیا۔ قدرتاً یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس صوبہ میں حفظان صحت کے سوال اتنے زیادہ اور مختلف نہیں اور کیا ان پر اسقدر بھی لاگت نہیں تھی کہ ان پر ۲۵ لاکھ کی وہ رقم بھی صرف ہوگی جو ہمیں اوس ۴ کروڑ روپیہ میں سے دی گئی تھی جو گورنمنٹ ہند کے ہاتھ میں تھا۔ جہاں تک باز گشت عطیہ جات کا تعلق ہے میں دیکھتا ہوں کہ ان تمام سالوں یعنی سنہ ۱۷-۱۹۱۸ع کے دوران میں صرف ۴۹ لاکھ ہم نے صرف کیا ہے اس ۴۹ لاکھ میں سے اگر ہم وہ ۱۷ لاکھ نکال دیں جو غیر باز گشت عطیہ جات میں سے صرف کیا گیا ہے تو بقایا ۳۲ لاکھ رہ جاتا ہے جو ہم نے سنہ ۱۷-۱۹۰۸ع کے دوران میں صرف کیا۔ یعنی $5\frac{1}{2}$ لاکھ روپیہ سالانہ سے بھی کم اوسط پڑتی ہے یعنی وہی رقم جو ہم سنہ ۱۹۰۸ع سے پہلے صرف کیا کرتے تھے دوسرے الفاظ میں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے سنہ ۱۱-۱۹۰۸ع تک کے باز گشت عطیہ جات اور وہ غیر باز گشت عطیات جو اوسی عرصہ کے دوران میں اور سنہ ۱۹۱۳ع اور سنہ ۱۹۱۷ع کے مابین ہے کل ۵۰ لاکھ روپیہ کے قریب ہوتے ہیں جن کو حفظان صحت پر صرف ہونا چاہئے تھا لیکن اسکو بالکل صرف نہیں کیا گیا حاصل کلام صورت حالات یہہ ہے کہ سنہ ۱۹۰۸ع سے ۱۹۱۷ع تک ہم کو ۴ کروڑ کے عطیہ میں سے کل ۲۵ لاکھ ملا کیونکہ ہم کسی ایسی سکیم کو شروع کرنے کے لئے تیار نہ تھے وہ ۲۵ لاکھ جو ہمیں ملا ہم کو جنگ سے پہلے صرف کر لینا چاہئے تھا اب بھی ہم اوس تمام روپیہ کو صرف نہیں کر رہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ شہروں وغیرہ کو پانی کا سوال بڑا ضروری ہے ہم جانتے ہیں کہ تقریباً ہر سال یا تیسرے چوتھے سال ان علاقوں سے دیہات کے ارد گرد دلدل بن جاتے ہیں اور اس سے بہت سے شہروں کی بہبودی اور آمد ناقص ہو جاتی ہے اس میں بہت سا روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت ہے یہہ ایک ایسی اصلاح ہے جس سے یقیناً دیہاتی اور قصباتی حفظان صحت کو فائدہ پہنچیگا مگر ابھی تک اس کو ہاتھ میں نہیں لیا گیا۔ یہہ ایک ایسا خرچ ہے جس میں کسی خاص مطلب کی ضرورت نہیں۔ مجھے واقعی یہہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیوں اس کو شروع نہیں کیا جاسکتا میرا خیال ہے کہ سنہ ۱۹۱۳ع کی بورڈ حفظان صحت میں جو شملہ میں منعقد ہوئی تھی یہہ مسئلہ زیر بحث اور میں نے آیا اور اس کے بارہ میں بہت سے صاحبان نے اتفاق کیا اس امر پر بھی غور کی گئی تھی کہ گورنمنٹ ہند کی طرف سے عطا کردہ رقم اس کام کو شروع کرنے کے لئے کافی نہیں۔

* باز گشت عطیہ جات کے متعلق میں صرف اتنا عرض کرتا ہے کہ اگر حفظان صحت کے سوالات کی طرف ابھی توجہ کی جائے تو شاید اوس ابھی رقم کو جو ہمارے اختیار میں ہے صرف کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئیگی۔ مجھے یہہ کہا گیا ہے کہ یہہ روپیہ اس وجہ سے صرف نہیں کیا جاتا کہ کوئی سکیمیں اوس کے صرف کرنے کے موجود نہیں ہیں۔ اب اس کا یہہ مطلب ہے کہ کسی دوسرے کا یعنی اغلباً مقامی جماعتوں کا

فرض ہے کہ وہ سکیمیں تیار کرکے گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کریں۔ اگر گورنمنٹ اس بات کا انتظار کریگی کہ سکیمیں مقامی جماعتوں کی طرف سے پیش کی جائیں تو میں بدون مزمت کے خیال کے بغیر کہونگا کہ وہ ہرگز موصول نہیں ہونگی۔ جب کوئی حفظان صحت کے متعلق اصلاح کی جاتی ہے تو ہم جانتے ہیں کہ اس کی ابتداء گورنمنٹ کرتی ہے۔بہت سے معاملات ہیں جن میں ابتداء کرنا گورنمنٹ کا کام ہے لیکن اس صورت میں یہ کام افسر ضلع کے ذمہ ہے جس کے اپنے فرائض یقیناً اتنے ہیں کہ اس کو کسی نئی سکیم کی تجویز کرنے کی مہلت ہی نہیں ملتی۔یہ دیکھا جائیگا کہ اوس کا سارا وقت بے حد کاموں میں صرف ہوتا ہے اور اوس سے ایک نہ ایک پر اسی کی ہر وقت توجہ دینی پڑتی ہے۔وہ کس طرح تمام حفظان صحت اور دیگر تمام امور کے متعلق اصلاحی سکیموں کے ایجاد کرنے یا تیار کرنے کے لئے وقت نکال سکتا ہے۔اوس سے یہ توقع نہیں ہوسکتی کہ وہ ان کاموں کے لئے وقت نکال سکے۔میرا خیال ہے کہ گورنمنٹ ہمیشہ اصلاحی سکیموں کو اچھے خاص افسروں کی وساطت سے تیار کرتی ہے۔اسی طرح اس معاملہ کے متعلق بھی گورنمنٹ کو ہی کارروائی کرنی چاہئے میں ایک قسم کی تحریک ہو رہی اور میونسپلٹیاں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹا سکتی ہیں۔اگر میں یہ حساب لگانے میں غلطی پر ہوں اور یہ تمام روپیہ حفظان صحت کی اغراض پر صرف کرنے کے لئے قابل استفادہ ہوں تو اس موقع پر میری غلطی کی اصلاح کر دیجائے تو میں بہت مشکور ہونگا میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا ہے۔

آنریبل رائے بہادر رام سونداس—

"یورپ اور تمام مہذب ملکوں میں صحت عامہ ایک بھاری قومی ضرورت سمجھی جاتی ہے موجودہ کشمکش کے دنوں میں سلطنت برطانیہ کے ہر ایک ملک کو انسانوں کی حفاظت کرنی چاہئے نہ صرف اس لئے کہ وہ جنگ کے وقت ساتھ مل کر برطانیہ کی خدمت کر سکیں بلکہ اس لئے بھی کہ امن کے زمانہ میں وہ اقتصادی اور مادی پہلوؤں میں سلطنت کو تقویت دیسکیں۔پنجابیوں کو بالخصوص ہندوستان کے نہایت بہادر لوگ خیال کیا جاتا ہے اس صوبہ کے مردوں سے ہمیشہ تاج برطانیہ کی خدمت کا کام لیا جاتا رہا ہے اسلئے اس میں نہ صرف لوگوں بلکہ گورنمنٹ کا بھی فائدہ ہے کہ اس صوبہ کی انسانی طاقت کی حفاظت پرورش اور اصلاح کیلئے ہر ممکن انتظام عمل میں لایا جاوے ہمارے حفظان صحت اور طب کے محکمہ جات کو صحت عامہ کی اصلاح کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ہر قوم کے اچھی صحت والے افراد ہی اپنے بادشاہ اور ملک کی خدمت کرسکتے ہیں۔ جناب جب گذشتہ سال میں نے دیکھا کہ ان نوجوانوں میں سے جنہوں نے اپنی خدمات فوج تحفظ ہند اور یونیورسٹی قبل اپلی میں پیش کیں ایک بڑی تعداد کو ڈاکٹری معائنہ میں ناقابل قرار دیکر نامنظور کیا گیا تو میں نے اس کو بہت محسوس کیا۔ مجھے یقین ہے کہ حضور انور بھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو نامنظور ہوتے دیکھکر خوش نہیں ہوئے ہونگے۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکام اس صوبہ کی انسانی طاقت کی حفاظت اور ترقی کے سوال کیطرف توجہ کررہے ہیں۔اموات جو ہمارے سامنے گذشتہ ۱۰ سالوں کے اعداد اموات ہیں۔ہر سال ہمارے بہت سے آدمی بخار۔سل۔طاعون۔ہیضہ۔چیچک اور پیچش کا شکار ہوتے ہیں۔

حضور انور اب میں آنریبل ممبر کے لئے ان اعداد کو سنانے کی اجازت چاہتا ہوں سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے جانی دشمن بخار نے کسقدر نقصان پہنچایا ہے اس بیماری سے مندرجہ ذیل سالوں میں حسب ذیل اموات وقوع میں آئیں—

سنہ ۱۹۰۷ع ...	... ۳۹۵۳۸۱
سنہ ۱۹۰۸ع ...	... ۲۹۹۷۳۹
سنہ ۱۹۰۹ع ...	... ۳۱۲۰۵۰
سنہ ۱۹۱۰ع ...	... ۳۳۵۶۶۵
سنہ ۱۹۱۱ع ...	... ۳۰۳۵۹۳
سنہ ۱۹۱۲ع ...	... ۲۷۷۱۳۸
سنہ ۱۹۱۳ع ...	... ۳۳۳۸۶۸

سنہ ۱۹۱۴ء	۳۳۷۳۴۵۔ ...
سنہ ۱۹۱۵ء	۲۸۶۳۰۰۔ ...
سنہ ۱۹۱۶ء	۳۷۷۸۰۶۔ ...

یعنی سنہ ۱۹۰۷ء کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۶ء کے اعداد ۳۰۵۳۸۱ سے کم ہوکر صرف ۳۷۷۰۰۶ تک پہونچے ہیں۔ مگر یہہ آخر الذکر تعداد سنہ ۱۹۰۹ء کے بعد کے کل سالوں سے زیادہ ہے اس کا دوسرے الفاظ میں یہہ مطلب ہے کہ ہمارے حفظان صحت اور طب کے محکمہ جات گذشتہ ۸ سالوں کے دوران میں کوئی اصلاح نہیں کر سکے بلکہ اس کے برخلاف حالت پہلے کی نسبت بہت خراب ہو گئی ہے۔اس کے بعد طاعون کو لیجئے اس بیماری سے صوبہ میں حسب ذیل اموات وقوع میں آئیں۔

سنہ ۱۹۰۷ء	۲۹۸۶۸۵۔ ...
سنہ ۱۹۰۸ء	۳۰۷۴۲۔ ...
سنہ ۱۹۰۹ء	۳۵۶۶۱۔ ...
سنہ ۱۹۱۰ء	۱۳۵۵۴۷۔ ...
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۷۵۶۹۷۔ ...
سنہ ۱۹۱۲ء	۲۹۸۵۰۔ ...
سنہ ۱۹۱۳ء	۱۷۹۰۳۔ ...
سنہ ۱۹۱۴ء	۶۳۰۷۷۔ ...
سنہ ۱۹۱۵ء	۲۲۲۰۸۰۔ ...
سنہ ۱۹۱۶ء	۳۳۲۵۔ ...

یہہ اعداد اس قدر کم و بیش ہیں کہ یہہ فیصلہ کرنا نا ممکن ہے کہ آیا حالت میں اصلاح ہوئی ہے یا نہیں۔ ہم ان اعداد سے صرف ایک نتیجہ اخذ کر سکتا ہوں اور وہ یہہ ہے کہ محکمہ جات طب و حفظان صحت اس بیماری پر غالب نہیں آ سکے۔ جب اس بیماری کو قدرتی امداد ملتی ہے تو اموات بڑہ جاتی ہیں اور جب قدرتی حالات اس کے مخالف ہوتے ہیں تو اموات کم ہو جاتی ہیں۔اسکے بعد ہیضہ کو لیجئے اس کے اعداد حسب ذیل ہیں۔—

سنہ ۱۹۰۷ء	۳۳۷۔ ...
سنہ ۱۹۰۸ء	۱۲۳۳۰۔ ...
سنہ ۱۹۰۹ء	۱۵۲۰۔ ...
سنہ ۱۹۱۰ء	۲۱۳۱۔ ...
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۲۹۲۔ ...
سنہ ۱۹۱۲ء	۱۸۳۱۔ ...
سنہ ۱۹۱۳ء	۵۸۳۵۔ ...
سنہ ۱۹۱۴ء	۶۷۰۳۔ ...
سنہ ۱۹۱۵ء	۱۳۲۳۸۔ ...
سنہ ۱۹۱۶ء	۱۶۹۳ ...

ان اعداد میں کمی کچھہ زیادتی کا میلان پایا جاتا ہے۔سنہ ۱۹۰۹ء سے سنہ ۱۹۱۵ء تک اعداد مجموعی اور پر کو بڑھتے چلے گئے ہیں۔

دوسرے الفاظ میں جہاں تک ہیضہ کا تعلق ہے اس میں بیشی ہو رہی ہے۔یہ قدرے خوفناک صورت حالت ہے ایک اور مرض یعنی پیچش کو لیجئے۔ ذرا اعداد ملاحظہ ہوں—

سنہ ۱۹۰۷ع	۱۵۰۹۱
سنہ ۱۹۰۸ع	۲۱۲۶۵
سنہ ۱۹۰۹ع	۱۰۵۱۹
سنہ ۱۹۱۰ع	۱۰۱۸۱
سنہ ۱۹۱۱ع	۱۱۵۰۳
سنہ ۱۹۱۲ع	۹۹۰۵
سنہ ۱۹۱۳ع	۱۱۲۰۵
سنہ ۱۹۱۴ع	۱۳۳۹۰
سنہ ۱۹۱۵ع	۱۲۶۷۰
سنہ ۱۹۱۶ع	۱۵۶۹۳

اس مرض کی صورت میں بھی دیکھا جائیگا کہ سنہ ۱۹۰۹ع سے اعداد عملی طور پر بتدریج مگر یقیناً بڑھ رہے ہیں سنہ ۱۹۰۹ع کے مقابلہ میں اس مرض کے نقصانات میں ۵۰ فیصدی کی بڑھتی ہوئی ہے۔یہ صورت حال بھی سخت اندیشناک ہے۔چیچک کے اعداد بھی حوصلہ افزا نہیں ہیں۔حضور والا گذشتہ دس سالوں کے اندر پنجاب کی صحت عامہ کی بابت ایک مختصر تاریخ ہے میں نے مندرجہ بالا اعداد رپورٹ ہائے حفظان صحت سے مرتب کئے ہیں۔جیسا کہ میں نے ان اعداد میں دکھایا ہے صورت واقعات بد سے بدتر ہو رہی ہے۔کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ امر کے انحطاط کے انسداد کے لئے گذشتہ دس سالوں کے دوران میں جو کارروائی کی گئی ہے اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔حضور والا گذشتہ پانچ چند روز کو کچھ اعداد اخبارات میں شائع ہوئے ہیں ان اعداد سے وہ رقوم ظاہر ہوتی ہیں جو گورنمنٹ صوبہ نے مقامی جماعتوں کو خرچ حفظان صحت کے لئے دی ہیں میں نے ان اعداد کی صحت کی پڑتال کی ہے اور وہ صحیح معلوم ہوتے ہیں۔معلوم ہوتا ہے کہ کل رقم جو گورنمنٹ صوبہ نے سنہ ۱۹۰۹-۱۰ع سے آج تک مقامی جماعتوں کو خرچ حفظان صحت کے لئے دی ہے وہ ۳۳۶۷۱۲۳ روپیہ ہے۔برخلاف اس کے گورنمنٹ ہند نے حفظان صحت کے خرچ کے لئے قریباً ۸۰ یا ۸۷ لاکھ روپیہ کے عطیہ جات دئے ہیں اس لئے زیر سوال میں امپیریل عطیہ جات میں سے پنجاب گورنمنٹ کے پاس غیر صرف شدہ بقایا کم از کم ۵۲ لاکھ ہے حضور والا یہ صورت واقعات حقیقی توجہ کی محتاج ہے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ دس سالوں سے صوبہ کے لوگوں کی صحت روبزوال ہے لیکن پھر بھی اپنے ذرائع میں سے کچھ خرچ کرنا تو در کنار ہم امپیریل عطیہ جات کو بھی روکے ہوئے رہے ہیں۔جناب والا اگر میں نے [illegible] طاعون۔حفظان صحت اور چیچک کے متعلق صوبہ کے اخراجات کے اعداد دیکھے ہیں۔ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۸—۹ع سے ماقبل کے چھ سالوں کے دوران میں جبکہ ہمیں امپیریل گورنمنٹ کی طرف سے حفظان صحت کے لئے کوئی عطیہ جات نہیں ملا کرتے تھے ہمارا خرچ زیر مد طاعون۔چیچک اور حفظان صحت حسب ذیل تھا :—

	طاعون	حفظان صحت
	روپیہ	روپیہ
سنہ ۳-۱۹۰۲ع	۷۷۶۵۸۷	۹۳۳۴۴
سنہ ۴-۱۹۰۳ع	۴۳۴۷۰۸	۹۶۶۴۱
سنہ ۵-۱۹۰۴ع	۲۹۴۸۹۳	۹۷۷۹۱
سنہ ۶-۱۹۰۵ع	۴۶۳۳۰۷	۱۰۲۰۸۲
سنہ ۷-۱۹۰۶ع	۴۲۷۹۹۱	۱۰۱۶۶۶
سنہ ۸-۱۹۰۷ع	۶۰۲۹۹۷	۸۹۴۷۸

اس کے بعد طاعون کے خرچ میں برابر کمی ہوتی رہی ہے یہاں تک کہ سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع میں یہ ۱۷۵۰۰۰ روپے آیا حفظان صحت اور چیچک کا خرچ مان کمی بیشی ہوتی رہی اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ان عطیات کے امداد جو مقامی جماعتوں کو حفظان صحت کی اغراض کے لئے دئے گئے ۳۵ لاکھ سے زیادہ نہیں۔حضور والا سنہ ۰۹-۱۹۰۸ع سے ماقبل چھ سالوں کے دوران میں طاعون کا اوسط سالانہ خرچ تقریباً ۵ لاکھ تھا اور حفظان صحت کا اوسط فی سال ایک لاکھ۔ اوس زمانہ میں ان دو مدات کے متعلق صوبہ کا زیادہ سے زیادہ خرچ چھ لاکھ فی سال تھا معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۰۹-۱۹۰۸ع سے لوکل گورنمنٹ نے اپنے خزانہ عامہ سے خرچ بند کردیا بلکہ امپیریل عطیہ جات سے ہی کچھہ روپیہ بچانا شروع کردیا۔ فرض کریں کہ خزانہ صوبہ میں سے حفظان صحت پر کوئی اضافہ شدہ خرچ کرنا مقصود نہیں ہوا تو بھی گذشتہ دس سالوں کے دوران میں پنجاب گورنمنٹ کو علاوہ اون عطیوں کے جو اسے امپیریل گورنمنٹ نے دئے ۹۰ لاکھہ روپیہ صرف کرنا چاہئے تھا۔ پراونشل و امپیریل ذرائع میں سے کل خرچ تقریباً ۱۵۰۰۰۰۰۰ روپیہ ہونا چاہئے تھا۔مگر وہ رقم جو اس عرصہ کے دوران میں پنجاب گورنمنٹ نے طاعون۔حفظان صحت اور چیچک پر خرچ کی وہ ۷۰ لاکھ روپیہ سے کم ہے یعنی کم سے کم رقم جو اونہیں خرچ کرنی چاہئے تھی اوس سے بھی ۸۰ لاکھہ روپیہ کم۔

" میرے آنریبل دوست میاں فضل حسین نے اس مضمون کے متعلق اپنے ریزولیوشن کی تحریک قبل از وقت نہیں کی۔مجھے یقین ہے کہ حضور انور حفظان صحت کے عطیہ جات کو غیر صرف شدہ نہیں رہنے دینگے۔مجھے کامل وثوق ہے کہ آپ جیسے بیدار مغز اور ہمدرد حاکم چاہیں اہل پنجاب سے اسقدر محبت ہے اس صوبہ کے لوگوں کی طاقت و صحت کی حفاظت وغیرہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرینگے۔حضور انور دیکھینگے کہ گذشتہ زمانہ میں لوگوں کی صحت تو روبزوال رہی ہے مگر حفظان صحت کے امپیریل عطیہ جات جمع ہوتے رہے ہیں۔

" ہمارے سامنے جو ریزولیوشن پیش ہے وہ اس صورت معاملات کا سد باب کرنا چاہتا ہے حضور انور اب بھی گورنمنٹ ہند سے منظوری حاصل کرسکتے ہیں اور حتے الوسع اون تجاویز کو جو ریزولیوشن میں پیش کی گئی ہیں ترمیم شدہ بجٹ اور آئندہ سال کے بجٹ میں شامل کرسکتے ہیں ان الفاظ کے ساتھہ میں اوس ریزولیوشن کی دلی تائید کرتا ہوں جس کی تحریک میرے آنریبل دوست نے کی ہے "

آنریبل مسٹر لمسڈن ـــ " یور آنر ـــ جب یہہ ریزولیوشن مجھے پہلے ملا تو میرا خیال تھا کہ اس کے متعلق مجھے بہت کچھہ کہنا نہیں پڑیگا۔اول تو مجھے یہہ اُمید تھی کہ آنریبل ممبر نے اپنی غلطی کو محسوس کرکے عین وقت پر کسی پشیمانی میں اپنے ریزولیوشن کو واپس لے لیا ہوگا اور دوسرے مجھے یقین تھا کہ جب آنریبل پریذیڈنٹ بورڈ حفظان صحت ایکدفعہ اپنے بھاری توپخانے کو اس ریزولیوشن کے مقابل میں رکھہ دینگے تو پھر میرے منہدم کرنے کے واسطے باقی کچھہ نہیں رہیگا۔مگر اون کی عارضی عدم موجودگی میں یہہ فرض مجھے ادا کرنا پڑا ہے کہ کچھہ ہلکا سا توپخانہ لیکر یہہ حملہ کردوں اور باقی کو اون کے لئے چھوڑدوں کہ وہ کچھہ عرصہ بعد اپنی زیادہ بھاری توپوں سے اس مضمون کو اڑالیں۔

" اگر میں کسی عدالت قانون میں مدعاعلیہ ہوتا تو میں کسیقدر وثوق کے ساتھہ اس ریزولیوشن کے خلاف دو ابتدائی اعتراض کرتا اول میں یہہ واضح کردیتا کہ آنریبل ممبر کمیٹی مال کے ممبر ہیں۔اوس بل کے ممبر بااہتمام نے جو ابھی پاس کیا گیا ہے کل اسباب کو تسلیم کیا تھا کہ اونہیں اپنے بل کے متعلق غیر متوقع نوعیت کے حیرت انگیز امور پیش آئے مگر اونکے احساسات کو اس قدر سخت صدمہ نہیں پہنچا ہوگا جتنا کہ مجھے اوس وقت پہنچا جب کہ میں نے دیکھا کہ ایک ایسے ریزولیوشن کی جو ضابطہ بجٹ کے اسقدر متخالف ہے کمیٹی مال کے ایک سربرآوردہ رکن کیطرف سے تحریک ہونے والی ہے ۔ آنریبل ممبر کمیٹی مال کے اجلاس میں حاضر تھے۔حفظان صحت کی مد میں جو رقم مہیا کی گئی ہے اوسے اونہوں نے پورے غور سے دیکھا ہے۔اونہوں نے غیر مخصوص شدہ خرچ کی تقسیم کا بھی ملاحظہ کیا ہے مگر اونہوں نے ہرگز ہرگز یہہ نہیں کہا کہ حفظان صحت کیلئے مہیا کردہ رقم ناکافی ہے ۔ اس لئے میری گذارش ہے اور مجھے یقین ہے کہ کونسل ہذا میں میرے قانونی پیشہ دوست میری تائید کرینگے کہ آنریبل ممبر کو اس قسم کا کوئی ریزولیوشن پیش کرنیکا کوئی استحقاق نہیں۔

"دوسرا ابتدائی اعتراض بھی وزن دار ہے۔ جیسا کہ آنریبل ممبر کو معلوم ہے بجٹ کی اصلی اقامت گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ا سال کی جا چکی ہے۔ دوسری اقامت ۵ ماہ سال کو روانہ کی گئی ہے اب بجٹ میں سوائے کسی خاص وجوہات کے کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اسلئے میں یہہ پیش عرض کرتا ہوں کہ یہہ ریزولیوشن زائد المیعاد بھی ہے یہہ بھی واضح رہے کہ اس ریزولیوشن کا تعلق صرف موجودہ سال سے (جس کے صاف حصہ ابھی باقی ہیں) اور آئندہ سال سے ہے۔

عام وجوہات کی بناء پر بھی میں اس ریزولیوشن کی مخالفت کرنی چاہئے۔ اپنے اس ریزولیوشن کی تحریک کرنے میں مالی نکتہ خیال پر اونکی ضمیر نے بظاہر اون کی [illegible] مخالفت کی ہے۔ فی الواقع جہاں تک میں دیکھتا ہوں اونہوں نے اس کے متعلق کوئی الفاظ کہنے سے احتیاط کے ساتھ احتراز کیا ہے یقیناً۔ یہہ ریزولیوشن اس تجویز پر مشتمل ہے کہ ایک ایسی رقم کو جو پہلے ہی خاص اغراض کیلئے مخصوص کیجا چکی ہے سال رواں میں اور آئندہ مالی سال کے دوران میں حفظان صحت پر صرف کیا جائے۔ اس معاملہ کے متعلق کچھہ کہنے کی بجائے اونہوں نے بعض اعداد کے متعلق (جنکا میں بعد میں ذکر کرونگا) ایک لمبی بحث کی ہے اور صوبہ میں مزید اصلاحات حفظان صحت کرنے کی ملامت کے متعلق چند عام الفاظ کہے ہیں۔ اعداد کے متعلق میں یہہ کہونگا کہ جب آنریبل ممبر تقریر کر رہے تھے تو مجھے یہہ شبہہ ہوا تھا کہ اونہوں نے یہہ اعداد کسی [illegible] ذریعہ سے حاصل نہیں کئے بلکہ ایک مضمون سے لئے ہیں جو ایک ایسے اخبار میں شائع ہوا ہے جسکی رائے مالی معاملات کے متعلق لازمی طور پر صحیح نہیں کہی جا سکتی۔ اس شبہہ کی آنریبل رائے بہادر رام شرن داس کے اس ریزولیوشن کی تائید کرنے سے اور بھی تصدیق ہوگئی۔ میرے خیال میں اون اعداد پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں جیسا کہ میں پہلے دکھا چکا ہوں ریزولیوشن سے اونکا کوئی تعلق نہیں مگر یہہ میں کہہ دیتا ہوں کہ وہ بالکل غلط ہیں۔ مضمون نگار کو خود بھی اونکے متعلق بہت شک تھا کیونکہ اوس نے انکسار کے ساتھ جو عام طور پر اخبارات میں نہیں پایا جاتا یہہ لکھہ دیا ہے کہ اوسکی تصحیح صحت کے تابع ہے۔ معاملات میں کسی چیز کا نامکمل علم خطرناک ہوتا ہے اور مالی معاملات اس عام قاعدہ کی مستثنیٰ نہیں ہیں۔ میرے خیال میں آنریبل محرک سمجھتے ہیں کہ ۵۰ لاکھہ روپیہ کی رقم خرچ کیلئے قابل استفادہ ہے۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"ہاں"۔

آنریبل مسٹر ایمرسن—

"مضمون مذکور لکھنے والے نے کئی عجیب غلطیاں کی ہیں مثلاً اس نے اس بات کو قطعاً نظر انداز کردیا ہے کہ مستقل معاہدہ ہونے کے سالوں میں ۳ لاکھہ روپیہ کا ایک عطیہ بند کر دیا گیا تھا۔ اوس نے اس بات کا بھی بالکل لحاظ نہیں رکھا کہ اصلی عطیہ حفظان صحت کے لئے نہیں بلکہ صحت عامہ کے لئے دیا گیا تھا جس میں مد موزوں "اغراض حفظان صحت کے لئے عطیہ جات" کے علاوہ دیگر اغراض بھی شامل ہیں مثلاً طاعون۔ ٹیکہ چیچک اور اسی قسم کے اور معاملات اوس نے اوس خرچ کو بھی بالکل نظر انداز کر دیا ہے جو اسی اغراض حفظان صحت پر ہوا جو زیر مد ۳۵۔ تعمیرات سرکاری دکھائی گئی ہیں۔ اس لئے اون اعداد میں جو اس ریزولیوشن میں ہے قریباً ۱۳ لاکھہ کی غلطی ہے ۵۲۱۳۰۰۰ روپیہ کے بقایا میں جو نامہ نگار نے محسوب کیا ہے کم از کم ۳۰ لاکھہ روپیہ کی غلطی ہے جو ایک بہت بھاری فرق ہے۔ اسلئے یہہ بہتر اور مناسب ہوتا اگر ریزولیوشن کے محرک اپنے ریزولیوشن کی بناء سرکاری اعداد پر رکھتے جو ہر سال شائع ہوتے ہیں یہہ اعداد صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کے منظور کردہ ہوتے ہیں اور اونہیں صحیح خیال کیا جا سکتا ہے۔

* ہر مالی پہلو سے ایک اور اعتراض یہ ہے کہ آنریبل ممبر کو بخوبی معلوم ہے کہ ہر ایک ریزولیوشن میں جو ہدایات خود گورنمنٹ نے منظور کردہ کل خرچ سے تجاوز کرنے کا اثر رکھتا ہو مصرف کو جانچنے اور خود بخود کسی دیگر مد میں زائد رقم کے برابر تخفیف کی تجویز پیش کرے تاکہ مطلوبہ روپیہ کا انتظام ہو سکے۔ موجودہ صورت میں انہوں نے کسی بالمقابل تخفیف کی کوئی تجویز پیش نہیں کی ہے کیا ایک [illegible] سے میں انہوں نے اخراج (از بجٹ) کیلئے پیش نہیں کیا انہوں نے اشارۃً تک بھی نہیں کیا یہ ۵۰ لاکھ روپیہ کہاں سے آئیگا پچاس لاکھ روپیہ ہمارے بجٹ کا ایک بڑا حصہ ہے۔ اس روپے کے نکالنے کیلئے تمام مدات میں بہت سی تخفیف کرنی پڑیگی جیسا کہ آنریبل ممبران کو معلوم ہے کہ آنریبل ممبر [illegible] مال کے [illegible] اور انہیں معلوم ہے کہ اس سال کا غیر مخصوص شدہ خرچ ۳۱ لاکھ ہے۔ [illegible] مطلوبہ روپیہ حاصل کرنے کی غرض سے انہیں یہ کل رقم لینا پڑیگی اور علاوہ ازیں ۹ لاکھ کی اور رقم درکار ہوگی یہ تمام رقم حاصل کرنے میں بڑی سخت دقت ہوگی اور تمام ترقی رک جائیگی۔ چنانچہ صرف اسی وجہ سے اس ریزولیوشن کے پاس ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

* میرے خیال میں مالی پہلو کے متعلق میں نے کافی بیان کر دیا ہے مگر میں دیگر نکات خیال کے متعلق بھی چند ایک الفاظ کہنا چاہتا ہوں اس صوبہ میں فنانشل سیکریٹری کا کام نہایت مشکل ہے گو کسیقدر کم حیثیت ہے۔ پہلے سیکریٹری ہیلتھ میں ہر قسم کا کام کرنا پڑتا ہے۔ لہذا بحیثیت ایسی سیکرٹری کے جو حفظان صحت کا کام کرتا ہے۔ اور سیکرٹری برائے اہتمام تجارت، صنعت و حرفت کی حیثیت سے اور علاوہ ازیں اوس سیکرٹری کی حیثیت سے بھی جو بورڈ اور کمیٹیوں کے کام کا ذمہ وار ہے اوسے اس ریزولیوشن سے تعلق ہے۔ میں اب دیگر نکات مالی خیال سے بھی ایک لفظ کہنا چاہتا ہوں۔ حفظان صحت کے متعلق کسی قسم کی رائے زنی کرکے میں کونسل کا وقت نہیں لینا چاہتا کیونکہ وہ کام آنریبل پبلک ہیلتھ [illegible] حفظان صحت کے ہاتھوں میں ہے جو اب واپس آگئے ہیں اور بد شدہ صورت حالات کونسل کے روبرو بیان کرینگے۔ تجارت و صنعت و حرفت کے پہلو سے میں صرف اتنا کہونگا کہ تمام قسم کا مصالحہ جو سکیم حفظان صحت کیلئے درکار ہے بڑی مشکل سے دستیاب ہوتا ہے۔ اس لئے فی الحال اس قسم کی سکیموں کے شروع کرنے سے بہت بھاری خرچ برداشت کرنا پڑیگا۔ بہت سا ایسا سامان جو سکیم حفظان صحت کیلئے نہایت ہی ضروری ہے بالکل دستیاب ہو ہی نہیں سکتا اور بورڈ سامان حرب نے ہمیں کہدیا ہے کہ وہ مقامی ضرورت کے کاموں مثلاً سکیم بہم رسانی آب و حفظان صحت کے کاموں کیلئے مصالحہ حاصل کرنے میں عملی طور پر ہمیں بالکل کوئی مدد نہیں دے سکتے خواہ وہ کام مقامی نکتہ خیال سے کتنے ہی ضروری کیوں نہ ہوں۔ فی الحال کسی قسم کے زیادہ خرچ کے راستہ میں یہ ایک بڑی رکاوٹ ہے۔

* بورڈوں اور کمیٹیوں کے نکتہ خیال سے میں اب یہ بیان کئے دیتا ہوں کہ چونکہ مقامی جماعتیں اون اغراض کیلئے جنہیں وہ ضروری خیال کرتی ہیں روپیہ بہم پہنچانے کے خیال سے اپنے بجٹ تیار کرچکی ہیں اور اون کے پاس کسی جدید سکیم حفظان صحت کیلئے کوئی روپیہ موجود نہیں ہے اور اگر کوئی سکیمیں اون کے ذمے لگا دی گئیں تو اونہیں اپنے محاصل جات میں سے روپیہ بہم پہنچانے میں سخت تکلیف کا سامنا ہوگا۔ علاوہ ازیں اون کے پاس کوئی سکیمیں تیار نہیں اور نہ وہ ایسی سکیمیں فی الفور تیار کرسکتے ہیں۔ جنگ کے باعث اونہیں مصالحہ واجبی نرخ پر نہیں مل سکتا۔ میرے خیال میں اس ریزولیوشن کو اوس کے بلحاظ نکتہ خیال سے دیکھنا ضروری ہے۔ آنریبل ممبر نے تو اس میں فصاحت و بلاغت سے بہت گلفشانی کی ہے مگر یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس کا اصل اصول کیا ہے حقائق و واقعات اپنی جگہ کے بہت ہوتے ہیں۔ اور اگر فصاحت و بلاغت کے دربار میں اونہیں ایک ادنے درجہ ہی حاصل ہو مگر جب الفاظ کو عملی جامہ پہنانا ہوتا ہے تو وہ بالکل نظر انداز نہیں ہوسکتے۔ آنریبل ممبر فی الحقیقت گورنمنٹ سے جو کچھ چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم مقامی جماعتوں کو حسب ذیل خطاب کریں :—

ہمیں معلوم ہے کہ آپ کے پاس نہ تو کوئی سکیم تیار ہے اور نہ آپ سکیمیں فی الفور تیار کرسکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ جو سکیمیں اچھی طرح تیار نہ کیجائیں اون سے آخر میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپکے پاس خرچ کیلئے کوئی روپیہ نہیں ہے اور کہ روپیہ حاصل کرنے کیلئے آپکو بہت ہی قربانی کرنی پڑیگی۔ ہمیں معلوم ہے کہ موجودہ وقت میں اگر آپ دس روپے صرف کرینگے تو آپکو صرف پانچ روپے کے برابر

کام ملیگا۔ ہم جانتے ہیں کہ ان محکموں کے بغیر بھی آپ کا کام کچھ عرصہ چلتا رہا ہے اور کہ ابھی آپکو الٹی اصلاحات کرنے کی کوئی بڑی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس امر سے آگاہ ہیں کہ جب یہ روپیہ خرچ ہوجائیگا آپکو اور ذریعہ سے کوئی مزید مدد ملنے کی بہت کم اُمید ہے۔ ہم یہ سب کچھ جانتے ہیں لیکن پھر بھی چونکہ اس روپیہ کا رکھنا ہم پر بوجھ ثابت ہو رہا۔ اس سے جسقدر جلد ممکن ہو ہم اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے گو ہم اس بات کو بخوبی محسوس کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روپیہ محض ضائع ہوجائیگا میرے خیال میں آنریبل محرک نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ وہ گورنمنٹ کو کیا کرنے کے لئے التماس کر رہے ہیں اگر ہم اس طریق میں اس حد تک اپنی ذمہ داریوں کو ایک طرف ڈال دیں تو مجھے یقین ہے کہ اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ پبلک کے روپیہ کو اس طرح بیجا ضائع کرنے کے خلاف ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جائیگا اور میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ آنریبل محرک خود اوس جلسہ کی صدارت کو پسند نہ کرینگے۔ پھر ایک یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ ایزادیاں ایک نکتہ خیال سے خام ہے اور مجھے اس کی بڑے زور سے مخالفت کرنی چاہئے۔"

آنریبل سودار بہادر رسالدار پرتاب سنگھ —

"یور آنر — میں اس ریزولیوشن کی مخالفت اس بڑی سادی اور مختصر وجہ سے کرتا ہوں کہ جو مالی جو ہمارے پاس ہے وہ تمامی جنگ کے بہم پہنچانے میں صرف ہونی چاہئے اور کہ اس غرض کے لئے اور زخمیوں کے علاج کے لئے جو قربانی ہم کر سکتے ہیں ضرور کرنی چاہئے۔ آنریبل محرک پر واضح رہے کہ پنجاب فوج کی ضروریات کو پورا کرتا رہیگا اور اگر ہم حفظان صحت کے لئے کوئی خاص انتظام نہ بھی کریں تو اس سے کوئی بڑی تکلیف نہیں ہوگی"۔

آنریبل مسٹر مینارڈ —

"حضور والا — میں سیدھا بورڈ حفظان صحت کے جلسہ سے آ رہا ہوں جہاں ہم اصلاحات کی مخالف ملتوی اور اچھے الیس روز افزوں کاروبار کو (جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ہم نے امدادی عطیہ جات کی صورت میں روپیہ تقسیم کرنا اس وجہ سے ترک کر دیا تھا کہ روپیہ صرف کرنے کے لئے کوئی انجنیئر مہیا نہیں تھے) مزید ترقی دینے کے امکانات پر بحث کر رہے تھے اور جو تقریریں ہم نے آج سنیں اون میں سے ایک کو سن کر میرے دل پر عجیب کیفیت طاری ہوئی ہے میں نے اپنے دل میں کہا کہ آیا یہ خواب ہے جو میں دیکھ رہا ہوں یا تقریر کرنے والے اصحاب خود خواب دیکھ رہے ہیں یا کیا یہ ممکن ہے کہ اس بات کے فرض کرنے میں میں غلطی کر رہا ہوں کہ گذشتہ دس سالوں کے دوران میں حفظان صحت کے بارہ میں گورنمنٹ کے کاروبار میں بڑی بھاری ترقی ہوتی دیکھی ہے یا کیا یہ ممکن ہے کہ وہ اشخاص جو مقامی جماعتوں کے (جنکو ہمارے عطیہ جات کا زیادہ حصہ دیا جاتا ہے) رکن ہیں اور جو ہمارے صلاح و مشورہ سے کام کرتے ہیں اور جن کے پاس واقفیت حاصل کرنے کے ذرائع موجود ہیں باوجود ان سب باتوں کے اون تمام کوششوں سے جو ہو رہی ہیں اس قدر لا علم ہیں۔ جب میں نے اس بات پر ذرا اور غور کی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ اوس غیر معمولی لا علمی کا جو ہم اپنے گرد و پیش کے اشخاص میں دیکھتے ہیں نتیجہ کسی حد تک میں اور میرے جیسے دوسرے اشخاص ذمہ وار ہیں میں نے خیال کیا کہ ممکن ہے کہ ہم نے اپنی کارگذاری کو کافی طور پر مشتہر نہیں کیا اور کہ ہم نے لوگوں کو اپنی ان کوششوں کی عظمت سے آگاہ نہیں کیا جو اوس بارہ میں کی جا رہی ہیں جس کی بابت وہ اس زور سے تاکید کرتے ہیں۔ جناب والی — اس لئے میں یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں کہ اس معاملہ میں کسی حد تک ہم بھی قصور وار ہیں اور میرے خیال میں مشتہری کی تلافی مافات کا عمدہ ترین طریقہ یہ ہے کہ جو کچھ بورڈ حفظان صحت آجکل کر رہا ہے اور جو کچھ اسنے گذشتہ زمانے میں کیا ہے اوس کا کچھ مختصر ذکر کر دیا جائے اول میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بورڈ حفظان صحت وہ بڑی منظم جماعت ہے جس کی وساطت سے گورنمنٹ اپنی پالیسی دربارہ اصلاحات حفظان صحت عمل میں لاتی ہے۔ بورڈ حفظان صحت کی پیدائش کے دن سے ہی

کسی نہ کسی صورت میں اوس سے میرا تعلق رہا ہے۔ اون دنوں میں جوائنٹ سکریٹری تھا اور میں نے اوس
ریزولیوشن کے مسودہ کے تیار کرنے میں بہی مدد دی تھی جس میں سر جیمس وال صاحب نے اپنی پالیسی
در بارہ حفظان صحت کا اظہار کیا تھا۔ اوس دن سے لیکر آج تک کسی نہ کسی طریق سے میرا تعلق رہا ہے
میں نے ریزولیوشن کا مسودہ لکھنے سے ابتداء کی۔ بعد ازاں ڈپٹی کمشنر کی حیثیت میں میں نے مقامی
جماعتوں کی طرف سے ان کے سرمایہ میں سے امداد حاصل کرنے کی درخواست کی۔ پھر میں بورڈ حفظان صحت کا
سکریٹری رہا اور بعد ازاں کمشنر ہو گیا اور صاحب فنانشل کمشنر کی حیثیت میں میں اسکی بورڈ کا چیئرمین
ہوں اسلئے میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ میں اوس طریق سے پوری طرح واقف ہوں جس میں گورنمنٹ کی
پالیسی اس معاملہ کے متعلق ترقی کرتی رہی ہے۔ جناب عالی واضح رہے کہ ابتدائی دس سالوں میں تو بورڈ
حفظان صحت کے پاس بالکل کوئی روپیہ نہیں تھا اور اسلئے اس نے صوبہ کے کاروبار میں ممتاز حصہ نہیں لیا
اس کے بعد اسے کچھ روپیہ دیا گیا جو ابتداء میں بہت ہی تھوڑا تھا اور مجھے یاد ہے کہ اوس سال [illegible] اصل
رقم جو ہمارے پاس بغرض تقسیم موجود تھی ٹھیک ۳۰۰۰۰ روپیہ تھی۔ گذشتہ سال اس غرض کے لئے جو روپیہ دیا
گیا تھا وہ ۴ لاکھ تھا جو سب کا سب تقسیم کر دیا گیا۔ اس سال یہہ رقم ۴ لاکھ ہے اور ممکن ہے کہ اوس میں اور
ایک لاکھ کا اضافہ ہو جاوے۔ گذشتہ دس سالوں کے اندر بورڈ حفظان صحت کے پاس پنجاب کی مقامی جماعتوں
میں حفظان صحت کی اغراض کے لئے تقسیم کرنے کے واسطے قابل استفادہ روپیہ تو۔ تقریباً ۱۵ یا ۱۶ گنا ہو گیا ہے
صرف یہی نہیں اگر ہم بورڈ کی تاریخ کا ملاحظہ کریں تو ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ اگرچہ حفظان صحت کی
[illegible] جو کسی حد تک وہ فرائض ادا کر رہے ہیں جنکی بابت آنریبل محرک نے اپنے ریزولیوشن میں یہ
تجویز پیش کی ہے کہ گورنمنٹ اونہیں خود اپنے ذمہ لے) بورڈ کی کارگذاری میں بہت ترقی ہو گئی ہے
جناب عالی۔ اگرچہ اب تک ہم نے بورڈ حفظان صحت کی پالیسی در بارہ تقسیم سرمایہ کے موضوع پر کوئی
نکتہ چینی نہیں سنی تاہم اس بحث کے ختم ہونے سے پہلے اس مضمون کے متعلق ایک سوال کیا جائیگا۔ یعنی
بورڈ حفظان صحت کیوں اس بات پر زور دیتا ہے کہ کسی کام کی لاگت کا کچھ حصہ مقامی جماعتیں
مہیا کریں۔ اصول در اصل یہہ ہے۔ اگر میں ہر ایک روپیہ جو میں خرچ کر سکتا ہوں ایسے طریق میں خرچ کر سکوں
کہ اوس سے دوسرے شخص کو بھی اوسی وقت ایک روپیہ خرچ کرنے کی ترغیب ملے تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ ایک
کی بجائے کل خرچ دو روپے ہو جائیگا۔ بورڈ حفظان صحت ٹھیک اس اصول پر کاربند ہے۔ وہ اپنے ایک ایک
دو لاکھ یا تین لاکھ روپیہ کو اسطریق میں خرچ کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ مقامی جماعتیں بھی اوتنی ہی
رقم مہیا کریں جتنی کہ بورڈ دیتا ہے تا کہ اوس کو ایک [illegible] دو لاکھ یا تین لاکھ سے ایسا مفید نتیجہ پیدا ہو
جو اوس نتیجہ سے دو چند ہو جو دوسری صورتوں میں پیدا ہوتا جبکہ سرمایہ صرف اوسقدر ہوتا جسقدر کہ بورڈ
حفظان صحت نے مہیا کیا ہے۔ بہر حال یہی سب سے بڑی وجہ ہے جسکی بناء پر مقامی جماعتوں کو اون کاموں
کے لئے روپیہ دینے پر زور دیا جاتا ہے جن کے لئے بورڈ حفظان صحت عطیہ دیتا ہے۔ مگر ایک اور بہی وجہ ہے
اوس [illegible] حملہ میں جو ریزولیوشن ہذا کے آنریبل محرک نے مقامی حکومت خود اختیاری کے اصولوں اور
کارروائی پر کیا ہے اونہوں نے ہمیں بتایا ہے کہ یہہ فرض نہیں کیا جاسکتا کہ مقامی جماعتیں گورنمنٹ کی پالیسی
حفظان صحت کے مناسب رفتار پر جاری رکھنے کے لئے کافی تعداد میں [illegible] پیش کر سکینگی بلکہ اونہوں نے
اس اصول کو نظر انداز کر دیا ہے (جو میرے خیال میں ہمیشہ گورنمنٹ کے دل میں رہتا ہے) کہ مقامی حکومت
کو صرف اپنی امداد آپ کرنے کے طریق ہی سے فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں وہ شخص مقامی
حکومت خود اختیاری کا سب سے زیادہ خوفناک اور جانی دشمن ہے جو بیمار اور محتاج ہے اسکی جان [illegible] کے
اور اوسکے لئے وہ کام کرنے پر مصر ہوتا ہے جو اوسے سکھانا چاہئے کہ وہ اپنے لئے بذات خود کرے۔ یہہ دوسری وجہ ہے
کہ کیوں بورڈ حفظان صحت مقامی جماعتوں کو روپیہ بہم پہونچانے پر زور دیتی ہے اور رکھتی ہے تمام کا تمام روپیہ
جو کسی پروجیکٹ کے لئے ضروری ہو اونکو نہیں دیتی۔ لیکن اگرچہ بورڈ حفظان صحت اس اصول پر زور دیتی ہے
تاہم وہ مدد دینے یا نہ دینے کے طریق میں نمائش سے کام نہیں لیتی۔ ایسے حالات بہی ہیں جن میں وہ نصف
سے زیادہ یا سارے کا سارا روپیہ جسکی ضرورت ہو دینے کے لئے بالکل تیار ہے۔ اور کئی صورتوں میں عملی طور پر
ایسا کیا گیا ہے۔ بعض خاص صورتیں ایسی ہیں جن میں وہ مقامات جن کے لئے اصلاحات حفظان صحت کی ضرورت
ہوتی ہے واقعی بیماری کے پھیلانے کے مرکز ہوتے ہیں مثلاً اس صوبہ یا دیگر صوبجات کے تیرتھ یا مقامات جاترا

ایسی صورت میں اس اصول پر تماکشی طور پر اصرار نہیں کیا جاتا ہے کہ مقام متعلقہ نصف یا اوس کا کچھہ حصہ ضرور مہیا کرے۔دوسری صورت یہہ ہے کہ جب وہ مقام جسکے لئے کوئی اصلاح مطلوب ہو کسی شاہی سڑک پر واقع ہو اور مقامی مفاد کے علاوہ اون اشخاص کی صحت کی بھی حفاظت کرنی پڑے جو وہاں سے گذرتے یا وہاں ٹھہرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی بورڈ حفظان صحت کو تمام مطلوبہ روپیہ دینے کے لئے آمادگی ظاہر کرنی پڑیگی۔ایک تیسری قسم بھی ہے جسمیں بورڈ حفظان صحت کو اپنے پہلے رویہ کو بدلنا پڑتا ہے۔ میری مراد اون صورتوں سے ہے جن میں کوئی مقامی جماعت بہ تقاضائے حالات جو بالکل ایک ایک غیر متوقعہ نوعیت کے ہوں اپنے ذرائع سے محروم ہو جائے اس قسم کی ایک مثال میونسپلٹی ڈیرہ غازی خاں کی ہے جسے تمام روپیہ یا تو بورڈ حفظان صحت نے دیا یا گورنمنٹ نے کیونکہ دریا کے سیلاب سے نقصانات کی وجہ سے وہ اپنے کل سرمایہ سے محروم ہو گئی۔جناب عالی یہہ اصول ہے جس پر بورڈ حفظان صحت کاربند ہے اور زیادہ حالات گورنمنٹ اس اصول کے خلاف عمل کرنیکی وجوہات نہیں ہیں۔

"ایک اور غالباً سب سے سخت الزام یہہ دیا جاتا ہے کہ اون سرکاری محکموں نے جو حفظان صحت کے کام سے تعلق رکھتے ہیں ایسی سرگرمی نہیں دکھائی اور کہ ہم تجاویز کے شروع کرانے سے پہلے مقامی جماعتوں کی طرف سے سکیموں کی انتظار کرتے رہے۔جناب عالی میری رائے میں یہہ طرز عمل مقامی حکومت خود اختیاری میں امداد دینے اور اوسکو قائم رکھنے کی پالیسی کا جزو ہے۔کیا آنریبل محرک ریزولیوشن ہذا کی یہہ دلی خواہش ہے کہ ہم مقامی جماعتوں کے اختیار چھین کر اون سے ایسی سکیموں پر زبردستی عمل کرائیں جو اونہوں نے خود تجویز نہ کی ہوں۔ میں ہرگز یہہ خیال نہیں کرتا کہ آنریبل ممبر موصوف یا وہ اصحاب جو اونکی طرح مقامی حکومت خود اختیاری کی ترقی کو صحیح اصلاح کی اصل بنیاد سمجھتے ہیں ایسے تباہ کن طریقہ کیلئے مشورہ دینگے۔ لیکن یہاں بھی اوس اصول کی طرح جسکو قطعہ جات کے مقرر کرنے میں مد نظر رکھا گیا ہے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بورڈ حفظان صحت نے گورنمنٹ کے ایک جزو کی حیثیت سے ان ابتدائی کارروائی کے سوال کے کوئی تحکمانہ طرز عمل اختیار نہیں کیا وہ ہمیشہ اور شائد حال ہی سے بالخصوص ایسا طرز عمل اختیار کرتا رہا ہے کہ اوسکو از خود کام کرانیکے عمل سے تمیز نہیں کیا جا سکتا۔ پھر کیونکہ اسکا طرز عمل سرگرمی سے حوصلہ افزائی کرنیکا رہا ہے اور ایک خاص موقعہ پر جبکہ پنجاب کی ایک قسمت کی چند مقامی جماعتوں نے ظاہر کیا کہ وہ چند خاص سکیموں کے لئے جو اونکے لئے ضروری خیال کی گئی تھیں روپیہ نہیں بہم پہونچا سکینگی تو بورڈ مذکور نے اس بارہ میں اونکی امداد کی۔ وہ افسر جسکی وساطت سے یہہ خط و کتابت ہوئی اس بارہ میں اتفاق کرنے پر راغب تھا۔ بورڈ حفظان صحت نے اونکی آمدنی و خرچ کے اعداد منگوائے تا کہ یہہ معلوم کرسکے کہ کسطرح اور کس طریق میں ان جماعتوں کیلئے قرضہ کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ اور اون کو بتایا کہ اون کو کسطرح سے کارروائی کرنی چاہئے اور اون سکیموں کو شروع کردینے کے متعلق اونکی حوصلہ افزائی کی۔اس کارروائی کو محض سکیموں کا انتظار کرنا نہیں کہا جا سکتا۔ یہہ طرز عمل ہے جس پر آجکل بورڈ حفظان صحت عمل کرتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اسی پر عمل کریگا۔جناب عالی میرے لئے یہہ غیر ممکن ہے کہ وقت کی معقول میعاد کے اندر اور کونسل ہذا کا بہت سا وقت بیجا طور پر ضائع کئے بغیر میں حفظان صحت کے متعلق گورنمنٹ کی کارروائیوں کا ایک مکمل نقشہ پیش کرسکوں۔ لیکن میں اس امر کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ حال کی کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی جس میں حفظان صحت کی اصلاح کے متعلق کسی تجویز کو روپیہ کے نہونے کی وجہ سے بورڈ حفظان صحت یا مقامی جماعت متعلق نے ملتوی کیا ہو۔ میں نے اون تمام امور کا مطالعہ کیا ہے جو حال میں بورڈ حفظان صحت کے پیش کئے گئے اور میں نے دیکھا ہے کہ سنہ ۱۹۱۵ع میں چند ایسے کام تھے جن کیلئے

روپیہ نہ ہونیکے باعث کام شروع کرنے میں توقف ہوا - لیکن سنہ ۱۹۱۶ع اور سنہ ۱۹۱۷ع کے اخیر
ایسا موقع پیش نہیں آیا ہوا کہ ایک کہ جس کے ساتھ بورڈ حفظان صحت کا براہ راست کوئی تعلق نہیں
یہہ ایک بہت ہی بڑا کام ہے یعنے لاہور کی گندے پانی کی نالیوں کی سکیم - میں آنریبل ممبران
خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر جنگ سے پیشتر کے تخمینہ کے مطابق ۴۸ لاکھ روپیہ خرچ
ہے جس میں ۱۲ لاکھ بہمرسانی آب کی اصلاح کیلئے شامل کیا جائیگا کیونکہ اس کی اصلاح بھی اوس کے
لازمی ہوگی - یہہ کہنے سے کہ لڑائی سے پہلے حالات کے مطابق اس پر اتنا روپیہ صرف ہوگا یہہ مطلب ہے
آجکل اوس کا تخمینہ بہت زیادہ ہوگا یعنے ممکن ہے کہ اب اس پر ۸۰ لاکھ روپیہ صرف ہو - پس اس خاص
میں تاخیر ہونے سے آنریبل ممبران حیران نہیں ہونگے - میں صرف زیادتی خرچ کی وجہ سے توقف نہیں کیا
بلکہ اس خیال سے ابھی اسکو شروع نہیں کیا گیا کہ اس قسم کے گراں خرچ کام جو ایسی حالت میں روپیہ
کرنا مناسب نہیں جبکہ قیمتیں بہت بڑھ ہوئی ہیں اور حالات کفایت شعاری کے مقتضی ہیں اور
تاخیر کی جزواً وجہ یہہ شک بھی ہے کہ آیا یہہ سکیم ہر ایک پہلو میں مکمل ہے - اس خاص صورت کے حوالے
وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ حفظان صحت کے متعلق کوئی ایسی سکیم نہیں جو شروع کرنیکے لئے تیار ہو
جسمیں روپیہ نہونیکے باعث توقف کر دیا گیا ہو - اگر اجازت ہو تو میں اس مضمون کے متعلق چند اور
کہوں میرا خیال ہے کہ اوس ریزولیوشن کی طرز سے جو کونسل کے روبرو پیش کیا گیا ہے یہہ صاف ظاہر ہوتا
کہ آنریبل محرک حفظان صحت کے کاموں کے متعلق کار روائی کرنے کے لئے مصارف کا تقاضا کرتے ہیں - جناب عا
میں کونسل ہذا کو ایک واقعہ سناتا ہوں جو حال ہی میں پیش آیا - تا کہ یہہ واضح ہو جائے کہ کسی حفظ
صحت کی سکیم پر کار روائی کرنے میں حد سے زیادہ تیزی کرنے سے نقصان کا کتنا خطرہ ہوتا ہے - یہہ تو
صاحبان کو معلوم ہے کہ امرتسر اور اس کے قرب و جوار میں پانی بہت زیادہ ہے اور تمام زمین سیم زدہ
چند سال ہوئے کہ زمین کے نیچے پانی کی زیادتی کے باعث پیدا شدہ سیم کو دور کرنیکے لئے گورنمنٹ
ہوئے اور تجرباتی پیمانہ پر پمپ نصب کرادئے تا کہ زمین کے نیچے سے پانی خشک ہو جائے - خیال یہہ تھا
اگر اس میں کامیابی ہوئی تو اس میں توسیع کر دی جائیگی اور اس طرح نکالا ہوا پانی آبپاشی کے کام آئیگا
ایک پنتھ دو کاج - زمین کے نیچے کا پانی بھی نکل جائیگا اور سطح پر آبپاشی بھی ہو جائیگی - ک
عرصہ ہوا مجھے بمعہ چند ماہران کے امرتسر جانیکا اتفاق ہوا - ان میں سے ایک نہایت ہی تجربہ کار ہندوستان
انجینیر تھے - میں ان کو ساتھ لیکر گیا اور انجنوں کو کام کرتے ہوئے دیکھا - اونہوں نے ان نلوں اور اون
سے نکلتے ہوئے پانی کا ملاحظہ کیا اور پھر کہنے لگے " آپ کو کس طرح معلوم ہے کہ اس زمین سے جو پانی
نکال رہے ہیں اوس کی جگہہ گورداسپور کے ضلع سے اور پانی نہیں آجاتا - مجھے تو یہہ کار روائی بالکل بے
معلوم ہوتی ہے " یہہ رائے اس تجربہ کو بند کر دینے کے لئے کافی وجہ نہیں اور نہ اوس کی بنا پر
دریافت کرنیکی کوشش کو ترک کیا جا سکتا ہے کہ زمین کے نیچے والے پانی کو نکالنے کے لئے کیا کار روائی
جا سکتی ہے - مگر اس تجربہ میں مزید ترقی کرنے سے پہلے مزید تحقیقات کے لئے یہہ رائے یقیناً تمام ممکن
میں سے قابل تعریف تھی - دوسرے الفاظ میں اس بات کی مضبوط ترین دلائل میں سے ایک یہہ ہے کہ حفظ
صحت کی اصلاحات کے بارہ میں باحتیاط اور معقولیت کے ساتھہ آگے قدم بڑھانا چاہئے - میں جانتا ہوں
در حقیقت اس طریق کار روائی پر حضور انور کی گورنمنٹ واقعی عملدر آمد کرنیکی تجویز کر رہی ہے
خیال ہے کہ ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کیجگی ہے تا کہ جملہ حالات کے متعلق تحقیقات کیجائے ا
کوئی ایسی تجویز نکالی جائے جس سے امرتسر کے مضر صحت حالات رفع ہو جائیں - اس معاملہ میں تعجیل
ممکن ہے کہ کل صرف کردہ روپیہ ضایع ہو جائے - خاص تحقیقات کرانیکا جو طرز عمل گورنمنٹ نے اختیار
ہے وہی ایک ایسا طرز عمل ہے جس سے کوئی معقول النتیجہ نکلنا ممکن ہو سکتا ہے - یہی اوس طرز عمل
وجہ ہے جس پر گورنمنٹ عمل کرتی ہے اور جس کی نسبت مجھے ڈر ہے کہ آنریبل ممبران کو زیادہ واقفیت
نہیں - یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کے بارہ میں چند الفاظ عرض کر دئے ہیں - میرے لئے اس محدود وقت
میں آنریبل ممبران کے سامنے یہہ بیان کرنیکی کوشش کرنا بالکل نا ممکن ہے کہ تحقیقات کے متعلق اور حفظ
صحت کے کاموں کے بارہ میں گورنمنٹ کیا کیا کام کر رہی ہے - مجھے پوری امید ہے کہ جو چند الفاظ اس
متعلق عرض کرونگا اون سے آنریبل ممبران کو اس معاملہ کے متعلق تحقیقات کرنے کا شوق پیدا ہوگا اور م

اون سے یہہ بھی عرض کرتا ہوں کہ جن اصحاب کا ان معاملات سے تعلق ہے وہ بڑی خوشی سے ہر ایک طرح واقفیت بہم پہونچاوینگے۔ اور آنریبل ممبران کی ہر طرح امداد کرینگے تا کہ وہ اون کوششوں کو سمجھہ سکیں جو اس صوبہ کی طرف سے کی جارہی ہیں۔ علم کے معاملہ میں واقعی کوئی ایسا مرحلہ نہیں جہاں اوس کا کام بند ہو سکے اس لئے جیسا کہ اس ملک میں واقعی کیا جا رہا ہے یہہ لازمی ہے کہ تحقیقات کا کام ہمیشہ لگا تار جاری رہے ۔ میں نے سنا ہے کہ اس امر کے دریافت ہوچکنے کے بعد بھی کہ مچھر ملیریا بخار کا باعث ہوتے ہیں لوگوں کا یہہ یقین تھا کہ چلتے پانی میں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا۔ رفتہ رفتہ تحقیقات سے یہہ معلوم ہوگیا کہ ایک قسم کا مچھر ہوتا ہے جو صاف اور بہتے ہوئے پانی میں نشوونما پاتا ہے۔ جب یہہ معلوم ہوگیا تو کئی ایسے مسئلے صاف ہوگئے جو پہلے معلوم نہ ہوسکے تھے اور یہہ پایا گیا کہ اس امر کا اطمینان کر لینا کافی نہیں ہے کہ کسی جگہہ بدبو دار اور گندا پانی نہ رہے۔ کیونکہ صاف پانی میں بھی وہی بیماری پیدا ہو سکتی ہیں۔ جسکی نسبت جملہ ماہران حفظ صحت کا منشا ہے کہ خاص حالات پیدا نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے ایک ملیریا بیورو قائم کیا ہے اور تحقیقات ملیریا کیلئے ایک لیبارٹری منظور کی ہے جو عنقریب قصور کی جائیگی۔ ریسرچ انسٹیٹیوٹ واقعہ کسولی میں ابھی تک بیش از بیش تحقیقات ہو رہی ہے۔ لیکن وہ صوبہ ہذا کی انسٹیٹیوشن نہیں ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اسکا ایک حصہ عنقریب لاہور میں تبدیل کیا جائیگا جہاں یہہ بیکٹیریالوجیکل لیبارٹری کہلائیگا۔ اس لیبارٹری میں پنجاب کی میونسپلٹیوں کے پانی کی نسبت تحقیقات کرنی ممکن ہوجائیگی۔ کیونکہ اون کا جراثیم کے متعلق اوسی طرح امتحان کیا جاسکیگا جسطرح کہ اب اوسکا کیمکل ایگزامینیشن یا ڈاکٹر میں کیمیائی معائنہ کیا جاتا ہے۔

" میں دو اور امور کا ذکر کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک جسمانی صفائی وغیرہ کے بارہ میں ہے جو اس لوگوں کی تعلیم ہے۔ یہہ کام ایک ایسی انسٹیٹیوشن کر رہی ہے جو ابتدا میں غیر سرکاری تھی یعنی سوسائٹی برائے ترقی علم طبیعیات۔ گورنمنٹ نے اس سوسائٹی کی بڑی کشادہ دلی سے معاونت و امداد کی ہے اور اوسکو اس عمارت کی تعمیر کیلئے جسمیں وہ مقیم ہے بہت سا روپیہ دیا ہے اور اس کے علاوہ اس غرض کے لئے روپیہ دیا ہے کہ وہ ایک عجائب خانہ حفظان صحت وہاں جاری قائم کرسکے۔ دوسرا امر اوس عملہ کی تعلیم ہے جس کا فرض قصبات میں حفظان صحت کی کاروائی کی نگرانی کرنا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ پنجاب میں ایک ایسی لیبارٹری عنقریب قائم ہونیوالی ہے جسمیں عام پبلک ہیلتھہ کے ڈپلوما (سند صحت عامہ) کے امیدوار تعلیم پائینگے۔ فی الحال ہمکو ضرورتاً ایسے اشخاص مقرر کرنے پڑتے ہیں جنہوں نے اس خاص تعلیم کو انگلینڈ میں جاکر بصرف کثیر حاصل کیا ہے۔ البتہ ایسے اشخاص کو مقرر کرنا ممکن ہوجائیگا جنہوں نے پنجاب میں تعلیم پائی ہو۔ اس تعلیم پر انگلینڈ کی نسبت کم روپیہ صرف ہوگا اور اس لئے نسبتاً کمتر تنخواہ پر زیادہ آدمی رکھنے ممکن ہوجائینگے۔ اس سے قدرتی طور پر حفظان صحت کے عملی کاموں میں معقول ترقی ہوسکیگی۔

" جناب والا میں ایک لفظ اور کہنا چاہتا ہوں۔ میں بڑا تعجب کرتا ہوں کہ آنریبل ممبروں نے اموات کے اعداد پر جس طریق سے آج صبح بحث کی ہے اوس میں اونہوں نے تمام کوششوں کو فراموش کر دیا ہے جو ہم سب صوبہ کی حالت کو سدھارنے کے لئے انتہائی محنت سرگرمی اور تندہی سے کر رہے ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ وہ ایک غار کے اندر اندھیرے میں ہماری طرف پیٹھہ کرکے بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم خود باہر دھوپ میں کام کر رہے ہیں کاش کہ میں اونکو یہہ ترغیب دے سکتا کہ اندھیری غار میں سے باہر روشنی میں نکلیں اور دیکھیں کہ لوگ کیا کر رہے ہیں اور اونکی مدد کریں۔ کاش کہ وہ اس طریق پر کام کریں اور اندھیرے میں اپنی ہی اندھیری میں نہ پڑے رہیں۔ اس حالت میں اون معاملات میں سچی ترقی کی بہتر امید ہوسکتی ہے جسکے ہم سب خواہشمند ہیں۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال—

"یور آنر—میں اس ریزولیوشن کی جیسا کہ یہہ موجودہ صورت میں ہے تہ دل سے تائید کرتا ہوں تاہم جیسا کہ آنریبل ممبر خزانہ اور آنریبل مینارڈ نے بیان فرمایا ہے—یہہ بڑے اطمینان کا مقام ہے کہ گورنمنٹ اور بورڈ حفظان صحت صوبہ کی ترقی حفظان صحت کے لئے سکیموں کے تیار کرنے اور اون پر غور کرنے اور اونکو جاری کرنے میں ہر طرح کوشش کر رہی ہیں—اور امید کی جاتی ہے کہ جونہی کہ یہہ سکیمیں مکمل ہو جاوینگی—گورنمنٹ کے عطیہ جات کی غیر صرف شدہ رقوم محاصلات صوبہ میں بہت سا روپیہ اور نیز علاوہ مقامی جماعتوں کی طرف سے پیش کردہ رقومات صوبہ کی دیہاتی اور قصباتی حفظان صحت کی اصلاح پر صرف کیجاوینگی—لیکن میری خواہش ہے کہ ان سکیموں کو موجودہ سال کے اندر خاص بہتری کے ساتھہ مکمل کیا جائے۔ کیونکہ گذشتہ ۲ یا ۳ سالوں کی نسبت اس سال طاعون کے زیادہ پھیلنے کا احتمال ہے—اور اس امر سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ ترقی حفظان صحت سے وبا کم پھیلتی ہے"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"یور آنر—مجھے اس امر سے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ میری وجہ سے آنریبل ممبر مہتمم اور پریزیڈنٹ بورڈ حفظان صحت نے محکمہ حفظان صحت کی کار گذاری پر بہاری روشنی ڈالی ہے—میں اونکو یقین دلا سکتا ہوں کہ یہہ میرا ہرگز مطلب نہیں تھا کہ بورڈ کی کار گذاری پر نکتہ چینی کی جائے اور میں بہت خوش ہوں کہ میرے ریزولیوشن کے باعث جماعت مذکور کی کار گذاری پر روشنی ڈالی گئی ہے—میں آنریبل مسٹر مینارڈ سے اتفاق کرتا ہوں کہ غیر متعلقہ اصحاب بورڈ کی کار گذاری کو معلوم نہیں کرسکتے۔ میرے خیال میں بورڈ حفظان صحت کی کار گذاری لوگوں کیلئے نہایت مفید امر ہے اور مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ کوئی ایسی بورڈ جس کے پریزیڈنٹ آنریبل مسٹر مینارڈ ہوں یقیناً نہایت محنت و سرگرمی سے کام کریگی۔ ان باتوں کو تسلیم کرتے ہوئے میں اس لئے مزید معافی چاہتا ہوں کہ میرے الفاظ سے سمجھا جاتا ہے کہ میرے خیال میں گورنمنٹ کا کوئی خاص محکمہ یا دفتر ایسا ہے جو اپنا فرض منصبی ادا نہیں کرتا میرا ہرگز یہہ مطلب نہیں تھا۔ جو کچھہ کہ میں گورنمنٹ کے گوش گذار کرنا چاہتا تھا وہ یہہ ہے کہ محکمہ حفظان صحت ایک اہم ترین محکمہ ہے اور سنہ ۱۹۰۸ع سے اس کی اہمیت کو گورنمنٹ ہند نے اور بھی بڑھا دیا ہے یہہ خیال میرے دل میں تھا جب میں نے اس سوال کا مطالعہ شروع کیا میرا خیال ہے کہ اس کی تصدیق صاحب پریزیڈنٹ بورڈ حفظان صحت کے ان الفاظ سے ہو گئی ہے کہ سنہ ۱۹۰۸ع سے پیشتر اون کے پاس ۳۰۰۰۰ سے زیادہ روپیہ کبھی بھی نہیں ہوا سنہ ۱۹۰۸ع کے بعد اون کو زیادہ مقدار میں روپیہ ملنے لگا میں دیکھتا ہوں کہ سنہ ۱۹۰۸ع سے سنہ ۱۹۱۳ع تک اون کو خرچ کرنے کے لئے ۱۱۵۰۰۰ سے کبھی زیادہ روپیہ نہیں ملا اور میں نے یہہ بھی دیکھا ہے کہ سوائے ایک سال کے وہ حفظان صحت کے کاموں کی اصلاح کی غرض سے اپنا سارا روپیہ صرف کرلینکا انتظام کر لیا کرتے تھے یہہ سب کچھہ ہم جانتے ہیں لیکن ایک سال کے دوران میں اون کے پاس صرف کرنے کے لئے قریباً ۷ لاکھہ روپیہ موجود تھا لیکن اونہوں نے صرف ۳۸۰۰۰ روپیہ صرف کیا میں یہہ نہیں کہ سکتا کہ آیا اونہوں نے ایسا اس خیال سے کیا کہ کہیں ڈسٹرکٹ بورڈ سے تعجیل سے کام لینے کے باعث وہ حکومت خود اختیاری کے سیکھنے سے قاصر نہ رہ جائیں یا کوئی اور سبب تھا لیکن بہر صورت ایسا ہوا ضرور تھا میں پوری طرح نہیں سمجھہ سکا کہ اون کی یہہ کہنے سے کیا مراد ہے کہ ہم اوس رقم سے ۱۵ گنا زیادہ بچا رہے ہیں جو کہ اوس وقت سے پہلے ہمارے پاس موجود تھی میں دیکھتا ہوں کہ سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع میں ۵۰۰۰۰ روپیہ بورڈ کے حوالے کیا گیا تھا لیکن سال کے دوران میں ۵ لاکھہ کے قریب واپس لیلیا گیا۔ پھر دوبارہ مجھے سمجھہ نہیں آئی کہ کیوں اسی طرح سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع میں ۸ لاکھہ اون کے سپرد کیا گیا اور سال کے دوران میں ۳۲۸۰۰۰ روپیہ واپس لوایا گیا جناب والا یہہ میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اعداد جو میں پیش کر رہا ہوں کسی ایسے کاغذات سے نہیں لئے گئے جو آنریبل ممبر خزانہ کے قبضہ میں نہیں بلکہ یہہ گورنمنٹ ہند کے حساب میں سے اخذ کئے گئے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ صحیح ہیں غلط نہیں—میرا خیال ہے کہ مقامی

جماعتوں کو حکومت خود اختیاری کا کام سکھانیکی اس کوشش کی بدولت بھی زیادہ تر اون کو یہہ کام سیکھنے میں کوئی امداد نہیں مل سکتی۔ میرا خیال ہے کہ حکومت خود اختیاری کا سیکھنا کسی نہ کسی طریق میں کسی ابتدائی مدرسہ کے لڑکے کو اعلی تربیت یافتہ اُستاد کے پڑھانے کے مشابہ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اوس کے دماغ میں حد سے زیادہ علم نہیں ٹھونس دینا چاہئے بلکہ اوس کے ذہن کو موقع دینا چاہئے کہ وہ خود بخود ترقی کرے۔ میرے خیال میں تعلیم کے بارہ میں یہہ سب سے جدید رائے ہے اسی طرح سمجھانیکے وقت یہہ خیال رکھنا چاہئے کہ کہیں مقامی جماعتوں کے لئے حد سے زیادہ کام نہ کر دیا جائے۔ تاکہ وہ اس مہربانی سے کہیں مر ہی نہ جائیں یہہ ہے وہ طرز عمل جس پر بقول آنریبل فنانشل کمشنر بورڈ حفظان صحت عملدرآمد ہو رہا ہے اور میں تہ دل سے اس طرز عمل کی تائید کرتا ہوں لیکن جہاں کنوؤں وغیرہ کے بنانے کی ضرورت ہو وہاں ہر گز یہہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ مقامی جماعتوں کو سبق حاصل کرنے کا موقع دیا جاوے بلکہ یہہ تو ایک بیمار شخص کے علاج کا سا معاملہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی مرض میں مبتلا ہو تو آپ کو اوس مرض کی دوا دینا چاہئے جب تک آپ ایسا نہ کرینگے بلکہ اوسے یہہ سیکھنے کا موقع دینگے کہ قدرت بہت سی امراض کو خود بخود اچھا کر دیتی ہے تو وہ غالباً اچھا نہیں ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض صورتوں میں قدرت سے ضروری شفا ہوجاتی ہے۔ لیکن ہر ایک صورت میں نہیں اور میرے خیال میں حفظان صحت کے معاملات میں مقامی جماعتوں کے ساتھہ بھی اسی خاص طریق میں سلوک کرنا چاہئے اور اون کو ضرور دوا دینی چاہئے۔ بعض صورتوں میں تو ضرور مقامی جماعتیں ترقی حفظان صحت کی سکیمیں پیش کرنے کو بالکل تیار ہونگی۔ لیکن شاید اس امر کے متعلق میں غلطی کرتا ہونگا۔ بہر حال میں کونسل ھذا کو یقین دلا سکتا ہوں کہ اگر "واٹر ورکس" لازمی طور پر کسی قصبہ میں لگانے کی تجویز کی جائے تو کوئی عام جلسہ اوس کے خلاف اعتراض کرنے کے لئے منعقد نہیں ہوگا اور بالفرض کوئی جلسہ منعقد ہو بھی تو وہ میرے زیر صدارت نہیں ہوگا۔

* اسی کام کی ابتدا کرنے کے کام کے متعلق میں یہہ سنکر بہت خوش ہوا ہوں کہ بورڈ حفظان صحت نے کچھہ اس قسم کا ابتدائی کام ہاتھہ میں لیا ہوا ہے۔ مگر میں یہہ عرض کردینا چاہتا ہوں کہ بہت سی مقامی جماعتوں کے پاس ہر وقت کوئی انجنیئر نہیں ہوتا ہے جس کا یہہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ بعض کاموں کی تجویز نہیں تیار کرسکتی۔ کیا بورڈ حفظان صحت کے لئے ممکن ہوسکیگا کہ وہ اپنے عملہ انجنیئری کے کچھہ حصہ کو مقامی جماعتوں کی امداد کے لئے قابل استفادہ بنانے کی معقولیت پر غور کرے۔ میں اس تجویز کو بورڈ حفظان صحت کے غور کے لئے پیش کرتا ہوں۔

* اب اعداد کے سوال کو لیجئے۔ حضور انور میں یہہ عرض کرتا ہوں کہ اوس شخص کی طرح جس کا کسی تعلیمی درسگاہ سے تعلق ہو میری حد سے زیادہ یہہ خواہش ہے کہ میں کسی اوستاد سے وہ علم سیکھوں جو سیکھنے کے قابل ہیں خاص کر اصلاحی معاملات کے بارہ میں مثلاً خزانہ کے متعلق۔ لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ میرے آنریبل دوست نے اپنی رائے قائم کرنے میں جلد بازی کی ہے کہ میں نے اپنے اعداد وغیرہ صرف اخبار یعنی ٹریبیون کے مضامین سے لئے ہیں۔ یہہ امر واقعہ نہیں ہے مجھے واقعی اسکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اونہوں نے کیوں جلدی سے میرے تخیلات کو اوس اخبار کے مطالعہ سے منسوب کردیا۔ کیونکہ جیسا کہ میں عرض کرچکا ہوں میں نے ان کوائف کو درحقیقت گورنمنٹ ہند کی فنانشل رقوم اور حساب میں سے لیا ہے میں نے دیکھا ہے کہ بالغراس حفظان صحت کی رپورٹ میں بھی جو حصہ دوم میں چھپی ہوئی ہے۔ ایک چٹھی درج ہے جو صاحب انڈر سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے صاحب سیکرٹری بورڈ حفظان صحت کے نام ہے اور اوسکے فقرہ ۲ میں ۳۰ لاکھہ روپیہ کی ایک رقم کا ذکر ہے جسے خرچ کیا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اوس میں ۱۴ لاکھہ کا غیر باز گشت عطیہ بھی شامل ہے۔ لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ ۱۲ لاکھہ روپیہ جس کا ذکر کیا گیا ہے وہ ۱۲ لاکھہ ہے جو گورنمنٹ ہند کی طرف سے ملا ہے۔ اور جسے لوکل گورنمنٹ نے صرف کرنا ہے یہاں تک کہ وہ اوس غرض کے لئے مختص کردیا گیا۔ گو میرے ذریعہ اطلاع پر بڑے زور شور سے حملہ کیا گیا تھا۔ لیکن آنریبل ممبر خزانہ خود یہہ بتا نہیں سکتے کہ آیا یہہ ۱۲ لاکھہ کی رقم اغراض مخصوصہ پر صرف کی گئی ہے یا نہ۔

"اب خرچ کی مختلف مدات کو لیجئے۔ مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ تین مختلف مدات ہیں جن میں یہہ خرچ درج کیا جاتا ہے۔ یعنی حفظان صحت۔ پلیگ اور پاسچور انسٹیٹیوٹ - میں ابھی تک اس امر کا ابھی قائل نہیں ہوا کہ اون اعداد کی جو میں نے پیش کئے ہیں تشریح کردی گئی ہے۔ اون واقعات کی بناء پر جو میرے پاس موجود ہیں میں یہہ خیال کرنے کی طرف مائل ہوں کہ جسوقت گورنمنٹ ہند نے ۴ لاکھ کا عطیہ دیا تو لوکل گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ وہ ۵½ لاکھ روپیہ تو صرف کر ہی رہی ہے اس ۴ لاکھ کی رقم کے خرچ کرنے کے لئے بجٹ میں کوئی انتظام نہیں کیا۔ جیسا کہ اوس کو مالی نائب والی کے بموجب موصول شدہ فاضلہ رقم کی بابت کرنا چاہئے تھا۔ اون نقشہ جات سے ابھی جنکا میں نے مختلف بجٹوں کے متعلق مطالعہ کیا یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ خیال درست ہے۔ گوکہ جب میں نے ابتداء ہی میں عرض کردیا ہے میں واقعات کو کونسل کے روبرو ایک ایسے شخص کی طرف سے پیش کر رہا ہوں کہ جو کسی طرح بھی حفظان صحت یا خزانہ کے معاملات میں مہارت رکھنے کا دعوے نہیں رکھتا اور یہہ امور صحت کے تابع پیش کئے گئے ہیں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ اصلاح ابھی تک نہیں کی گئی گو میرے ذریعہ اطلاع پر کسی قدر زیادہ زور سے حملہ کردیا گیا ہے۔

"اب میں بعض ابتدائی اعتراضات اور اصطلاحی عذرات کا ذکر کرتا ہوں جیسا کہ دیگر تمام اصطلاحی عذرات اور ابتدائی اعتراضات کا حال ہوا کرتا ہے میں خیال نہیں کرتا کہ اونکا ریزولیوشن کے مضمون سے کوئی تعلق ہے۔ یہہ بالکل سچ ہے کہ میں کمیٹی خزانہ کا ممبر تھا اور کمیٹی خزانہ میں اسپر بحث کی گئی تھی۔ اسی کمیٹی میں ہی مجھے معلوم ہوا کہ موجودہ سال کے دوران میں ۳۰ لاکھ کی ایک فاضلہ رقم موجود ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اوس روپیہ کوبابت نہ کمیٹی خزانہ کا کوئی ممبر چھو سکتا ہے اور نہ کمیٹی خزانہ اسکی بابت کسی ریزولیوشن کی تحریک کر سکتی ہے۔ مجھے سیکریٹری کمیٹی خزانہ سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر اسکے متعلق کوئی تجویز پیش کرنی ہو تو یا تو وہ گورنمنٹ کے حضور میں چٹھی کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ یا اس مضمون کا ریزولیوشن کونسل میں پیش کیا جا سکتا ہے جو کچھ کہ میں نے کیا ہے وہ محض اونکی صلاح پر عمل کیا ہے۔ اسلئے اب اوس کو کسی اعتراض اٹھانیکا حق نہیں۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ بجٹ گورنمنٹ ہند تک جا چکا ہے۔ لیکن اس ریزولیوشن کے پیش کرنے سے میرا مدعا یہہ تھا کہ صرف طور پر گورنمنٹ کی توجہ اس معاملہ کی اہمیت کی طرف دلاؤں اور کہ یہہ دکھاؤں کہ آیا حفظان صحت کی اغراض پر اسقدر روپیہ صرف کیا جا رہا ہے جسکی وہ مستحق ہیں۔ حضور والا جانتے ہیں کہ جو محکمہ اپنی کارروائی کی خوبی کی وجہ سے عوام کی توجہ اپنی طرف نہیں کھینچ سکتا وہ کسی حد تک خطرہ کی حالت میں ہوتا ہے اور اسلئے ممکن ہو سکتا ہے کہ اوسکے ساتھ لاپرواہی برتی جائے - میں نہیں خیال کرتا کہ اس معاملہ کو کھلے طور پر کونسل کے روبرو پیش کرنے میں کوئی خاص حرج ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

"اگر حضور والا اور کونسل ہذا کے خیال میں سال رواں کے اندر اسقدر روپیہ صرف کرنے اور اوسکے اندر اندر سال میں صرف کرنیکا انتظام کرنیکے حق میں کوئی قوی دلائل پیش کیگئی ہیں تو حضور والا اور کونسل اوسکی رقم معین کر سکتی ہے۔ بقایا موجودہ یعنی سال ہذا کے غیر صرف شدہ بقایا کی موجودگی! میں میں خیال نہیں کرتا کہ کسی تخفیف کی تجویز کرنیکی کوئی ضرورت ہے۔

"اب لیجئے ضروری سامان وغیرہ کا سوال۔ میرا اعتراض اوس کے عرصہ کے متعلق جبکہ ابھی جنگ شروع نہیں ہوا تھا یعنی اگست سنہ ۱۹۱۴ع سے پیشتر تھا۔ اس امر کا جواب صاحب ممبر خزانہ نے بالکل نہیں دیا جو تجویز میں نے اسوقت پیش کی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ اسکے لئے کسی سامان کی درآمد درکار ہو یا جسکے لئے کوئی اور چیز کہیں سے منگانی پڑتی ہو۔ جو تجویز میں نے صریح طور پر پیش کی وہ اون سیم زدہ رقبہ جات کے پورنے کے متعلق ہے جنمیں ہر سال طغیانی کے باعث ملیریا کے جرم پیدا ہونیکا سامان مہیا ہوجاتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ جوہڑوں اور نشیبوں کے پورنے کے لئے صرف مزدوری کی ضرورت ہوتی ہے اور کوئی

خاص مشقیں درکار نہیں ہوتیں - میں اس امر سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ کسی کام میں جلدی نہیں کرنی چاہئے اور کہ ہر ایک صورت میں تعجیل سے بچنا چاہئے تھا لیکن حضور والا مجھے یہہ خیال تو ضرور کرنا چاہئے تہا کہ سنہ ۱۹۰۸ع سے لیکر ایک بورڈ حفظان صحت کو پنجاب کے واسطے کوئی ایسی عام سکیم تیار کرنا کوئی مشکل نہیں ہونا چاہئے تھا کہ جس سے اوہن کو جو ملیریا کے بوھنے کا باعث ہوتے ہیں بہر دیا جاتا یہہ کام تو اپنی نوعیت ہی سے صوبہ سے تعلق رکہتا ہے - مجھے اس امر سے بہت بالکل اتفاق ہے کہ تجربات عمل میں لائے گئے ہوں اور میں یہہ بہی نہیں چاہتا کہ بورڈ حفظان صحت یا کوئی دیگر جماعت ایسی کارروائی کرتی جس کی ضرورت نہوتی -

" اب سوسائٹی ہوا لے ترقی علم سائنس کو لیجئے - اس سوسائٹی کا میں لائف (تا زیست) ممبر ہوں میں یہہ سنکر بہت خوش ہوا ہوں کہ بورڈ حفظان صحت اوسکی نسبت اچھی عمدہ رائے رکھتی ہے - مجھے اسمیں ذرا بہی شک نہیں کہ یہہ جماعت نہایت مفید کام کر رہی ہے - حضور والا مجھے اس امر سے بالکل اتفاق ہے جو آنریبل پریزیڈنٹ بورڈ حفظان صحت کی زبان مبارک سے نکلے ہیں لیکن ضرورت جماعت کاری سے نکلے جانے کوئی نہان باہر کام کرنے کی ہے اور سب سے پہلے اوس ان تھک جوش اور سرگرمی کا اعتراف کرونگا جس سے بورڈ اپنا کام سر انجام دیتی آئی ہے - اور جسے رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ اسی طرح دیتی رہیگی - ہم ایسے کام کرنوا لے چاہتے ہیں جو یہہ کام کہلم کہلا کریں - کیوں وہ دفتر کی چار دیواری کے اندر مقفل ہوکر کام کریں اور اون لوگوں کو جو باہر روشنی میں ہیں اس بات کا موقع دیں کہ وہ اوس مفید کام کا جو اون کے لئے اندھیرے میں کیا جا رہا ہے اپنے خیالات کے مطابق اندازہ لگائیں - ہم اون اشخاص کو مدعو کرتے ہیں کہ روشنی میں نکلیں - ہمارے ساتھ ملکر کام کریں اور اس طرح روشنی سے فائدہ اٹھائیں - جو کام کیا گیا ہے اوس کو کیوں مشتہر نہ کیا جاوے تا کہ ہم اوس اچھے کام کی تعریف کرسکیں " -

" میں یہہ بہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہہ میرا ہرگز ارادہ نہیں ہے کہ میں اس رزولیوشن پر کونسل میں رائے طلب کروں - میرا مطلب یہہ ہے کہ اس نہایت ہی ضروری معاملہ پر خیالات کا تبادلہ ہو جائے یہہ ایک ایسا مضمون ہے کہ جس کے پبلک کے لئے دلکش ہونے کے باعث اندھیرے ہی میں رہ جانیکا احتمال ہے " -

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر

" میں خیال کرتا ہوں کہ آنریبل محرک نے بورڈ حفظان صحت کی کارروائی کے متعلق مفصل اطلاع حاصل کرنیکے متعلق اپنا مطلب حل کر لیا اور کہ اب وہ رزولیوشن پر مزید زور نہیں دینا چاہتے -

آنریبل محمد فضل حسین —

" ہاں میں اوس واقفیت کے لئے بہت خوش ہوں جو میں نے حاصل کی ہے میری خواہش ہے کہ بورڈ حفظان صحت طویل عرصہ تک مفید کام کرتا رہے رزولیوشن با اجازت واپس لے لیا گیا " -

التواء

کونسل ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع تک ملتوی کی گئی -

لاہور
مورخہ ۷ فروری سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط — ایس - ڈبلیو گریس
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین -

۲۷۳۰ سی ایس — ۵۱۰ — ۲۹ — ۳ — ۱۹۱۸ — سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا۔

نمبر ۱۳] لاہور — ۲۹ مارچ (مجریہ ۵ اپریل) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو واضع آئین و قوانین کی اغراض کیلئے منعقد کی گئی۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغۂ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کے احکام کے بموجب وضع قوانین کی اغراض کیلئے منعقد ہوئی۔

کونسل کا اجلاس گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں بروز چہار شنبہ بتاریخ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع دن کے ساڑھے دس بجے منعقد ہوا۔

حاضرین جلسہ

ہز آنر سر مائیکل فرانسس او ڈوائر بہادر جی-سی-آئی-ای و کے-سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس لفٹنٹ گورنر بہادر — صدر جلسہ۔

آنریبل مسٹر جان پیرونٹ تھامسن آئی-سی-ایس-سی-ایس-آئی-

آنریبل سردار بہادر رسالدار پرتاپ سنگھ۔
آنریبل مسٹر جیمز الگزانڈر رچی۔
آنریبل مسٹر ہربرٹ جان مینارڈ سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر اسوالڈ فرکوہر لمسڈن آئی-سی-ایس۔
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ۔
آنریبل چودھری لال چند۔
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ۔
آنریبل پنڈت جواہر لال بھارگو۔
آنریبل رائے بہادر رامسرن داس سی-آئی-ای۔
آنریبل مسٹر ولیم فریڈرک ھومز۔
آنریبل مسٹر جیمز کوپ۔
آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال۔
آنریبل رائے بہادر والی زادہ بھگت رام۔
آنریبل سید مخدوم راجن شاہ۔
آنریبل مسٹر کریو آرمانڈ ھیملٹن ٹاون زانڈ آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر چارلس جوزف ھیلیفکس آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان بہادر مرزا محمد اکرام الہی خان۔
آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔
آنریبل مسٹر اڈوین ووڈ آل پارکر۔
آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین۔
آنریبل مسٹر ھنری ڈنیلڈ کریک آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان۔
آنریبل کرنل ھیرالڈ ھینڈلے ایم-ڈی و آئی-ایم-ایس۔
آنریبل مسٹر سٹیفن ولیم گریسی آئی-سی-ایس۔

سوالات و جوابات

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے دریافت کیا۔

گندم بطور خاص خوراک سرکاری ملازمان۔

* (الف) کیا گورنمنٹ مہربانی فرما کر یہہ بتلائیگی کہ کیا یہہ درست ہے یا غلط کہ ادنیٰ خوا[ندہ] ملازموں اور نیز شہروں کے غریب سے غریب لوگوں کی روزمرہ خوراک گندم ہے ؟

* (ب) کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بتلائیگی کہ سنہ ۱۹۱۵ع کے احکام کے لفافہ سے پہلے مقامی حکام اس بارہ میں تحقیقات کی گئی تھی کہ سرکار کے خواندہ ملازموں اور شہروں کے زیادہ غریب لوگوں کی روزمرہ خوراک کیا ہے ؟

* (ج) اگر اس قسم کی تحقیقات کی گئی تھی۔تو کیا گورنمنٹ لوگوں کے دلوں سے غلط فہ[می] دور کرنے کی خاطر تحقیقات کی نوعیت اور اس کے نتائج کونسل ھذا کی میز پر رکھنے کے لئے تیار ہے ؟

* (د) اگر اس قسم کی تحقیقات نہیں ہوئی تو کیا گورنمنٹ مہربانی فرما کے غور فرمائیگی کہ لوگوں کے مفاد کی خاطر ایسی تحقیقات ہونی چاھئیے ؟

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

* (الف) یہہ یقین کیا جاتا ہے کہ بہت سے ضلعوں میں سرکار کے خواندہ ملازموں کی ایک کثیر تعد[اد] معمولاً گندم کھاتی ہے۔البتہ وہ ملازم جن کا تعلق زراعت پیشہ اقوام یا ایسے اضلاع سے ہو جن میں دوسر[ی] قسم کے اناج کے استعمال کا رواج ہو اکثر اوقات دوسرے ھی اناج کھاتے ہیں۔اور غالباً یہہ بھی صحیح ہے شہروں کے زیادہ غریب لوگ اگر انہیں مل سکے تو گندم ھی کھاتے ہیں۔لیکن جب اس کا نرخ بہت بڑھ جاتا تو صوبہ ھذا کے بہت سے حصوں کے لوگ اور سستے اناجوں کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

"(ب) میں ایک دفعہ اور آنریبل ممبر کی توجہ سرکار کے اوس عام نوٹس کی طرف منعطف کراتا ہوں جو اس قسم کے الاونسوں کے متعلق ہے اور جس کا حوالہ میں پہلے بھی دو دفعہ دے چکا ہوں ذیل کا اقتباس اوس عام نوٹس سے لیا گیا ہے —

"موجودہ طریق پر تمام سوال کے متعلق احتیاط سے غور و خوض کرلے اور حکام ضلع سے مشورہ لینے کے بعد عمل درآمد کیا گیا ہے"۔

اسی سلسلہ میں یہہ بھی کہونگا کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر نے اون قواعد کا مطالعہ نہیں کیا جو ان الاونسوں کے دئے جانے کے متعلق ہیں۔ ان قواعد کا ذکر سول اکونٹ کوڈ (ضابطہ حساب دیوانی) کی دفعہ ۷۴ میں کیا گیا ہے۔ نوٹ نمبر ۱ جو دفعہ کے خاتمہ پر دیا ہوا ہے مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے —

"ضلع۔ تعلقہ یا دیگر سب ڈویژن کی روزمرہ خوراک سے وہ اناج مراد ہے جو سب سے سستا ہو اور جسے عام طور پر لوگ استعمال کرتے ہیں۔

"اب دیکھینگے کہ قواعد خواندہ اور ناخواندہ ملازموں کی کوئی تمیز روا نہیں رکھتے اور نہ اون کا یہہ مقصد ہے کہ سرکاری ملازموں کے کسی فرقہ کے خاص مذاق کی خاطر اون سے رعایت کی جائے۔ روزمرہ کی خوراک سے جس کی قیمت پر تخمینہ کا دار و مدار ہوتا ہے کسی خاص جماعت کی روزانہ خوراک مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ ایسا کرنا گورنمنٹ ہند کے احکام کی علانیہ خلاف ورزی ہے۔

"(ج) گورنمنٹ اس امر سے آگاہ نہیں اور نہ اس کے پاس یہہ باور کرنے کی وجہ ہے کہ مواجب گرانی غلہ کے متعلق لوگوں کے دلوں میں کوئی غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ سنہ ۱۹۰۸ء اور سنہ ۱۹۱۵ء کی جدولوں کی نقلیں بمعہ ایسے نقشوں کے جن سے اون کے نتائج معلوم ہوں میز پر رکھے جاتے ہیں۔ موجودہ طریق جو تحقیقات مذکورہ کے نتائج پر پورے غور و خوض اور صاحبان فنانشل کمشنر کے مشورہ کے بعد نفاذ پذیر ہوا۔ اس قسم کے ایک طریق پر مشتمل ہے۔ گورنمنٹ ہند کے مصدرہ احکام کے عین مطابق ہونے کے علاوہ یقین کیا جاتا ہے کہ اس کی بنیاد ایک ایسے اصول پر ہے جو سرکار اور اس کے ملازموں کے لئے یکساں مفید اور مناسب ہے۔

"(د) سوال کے پہلے تین حصوں کے جوابات سے معلوم ہوگا کہ سوال ہذا پیدا ہی نہیں ہوتا"۔

آنریبل رائے بہادر راجمون داس نے سوال کیا —

پرائمری تعلیم کا خرچ۔ ۲ — "اکیسویں سوال کے متعلق جو میں نے گذشتہ کونسل میں کیا تھا۔ میں یہہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ابتدائی تعلیم کا خرچ روئداد مالی میں علیحدہ دکھانا صوبہ کی گورنمنٹ کے اختیار تمیز میں نہیں ہے۔ تو کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتادیگی کہ کیا یہہ ممکن ہے کہ خرچ مذکور کو اوس یادداشت میں علیحدہ طور پر دکھلا دیا جائے جسے صاحب فنانشل ممبر ہر سال تیار کرتے ہیں"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا —

"جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے سابقہ مالی سال کی رقوم کی پوری پوری تفصیل اون نقشہ جات میں پائی جاتی ہے جو تعلیمی رپورٹ کے ساتھہ لگے ہوئے ہیں۔ فنانشل سیکریٹری کی یادداشت میں سال رواں کے ترمیم شدہ تخمینہ جات اور آئندہ سال کے بجٹ کے تخمینہ جات کا ذکر ہوتا ہے۔ چونکہ ابتدائی تعلیم کا خرچ صوبہ کے حسابات میں علیحدہ نہیں دکھایا جاتا اور چونکہ بہت سے ہائی اور مڈل سکول ایسے ہیں جن کے ساتھہ پرائمری کی جماعتیں بھی لگی ہوئی ہیں اس لئے ترمیم شدہ اور آنے والے سال کے تخمینہ جات میں ابتدائی تعلیم پر خرچ ہونے والی صحیح رقوم کا اندازہ لگانا ایک مشکل بات ہے۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم شاید ان خرچ کی رقوم کا اندازہ اوس وقت بتا سکیں جب وہ اپنی مد بجٹ پیش کرتے ہیں اور اس قسم کی تفصیلوں کو مالی یادداشت میں شامل کرنے سے بہتر یہاں میں یہہ بہتر ہے کہ انہیں ڈائرکٹر صاحب موصوف کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا جائے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

مقامی جماعتوں میں سرکاری عنصر—

۳— "پینتیسویں سوال کے متعلق جو میں نے گذشتہ کونسل میں کیا تھا میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا گورنمنٹ مہربانی فرما کے بتلائیگی کہ مقامی جماعتوں کے طریق انتخاب کی توسیع اور اوس میں سرکاری عنصر کی کمی کے متعلق آخری احکام نافذ کرنے سے پہلے گورنمنٹ لوگوں کو اپنے اظہار میں لیگی اور مضمون ہذا کے متعلق تمام تجویزوں کو سرکاری گزٹ میں شائع کرے گی تا کہ لوگ اوس کی تنقید وغیرہ کر سکیں"؟

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

"معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر یہ خیال کرتے ہیں کہ احکام مذکور کا اطلاق عام ہوگا حالانکہ حالات نہ صرف ایک ضلع کے دوسرے ضلع سے بلکہ ایک قصبہ کے دوسرے قصبہ سے اسقدر مختلف ہیں کہ ہر صورت واقعہ کا فیصلہ اس کی نوعیت اور حیثیت کے لحاظ سے ہونا چاہئے۔ ان حالات میں اگر کوئی رائے پر عمل ہوسکتی ہے تو وہ علاقہ متعلقہ کی رائے ہے اور اس رائے کے اظہار کا پورا پورا موقع دیا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ موجودہ انتظام کی رو سے گورنمنٹ اون لوگوں کو اپنے راز میں نہیں رکھتی جن کا اس سے براہ راست تعلق ہے اور اس کے پاس یہ قیاس کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ سرکاری گزٹ میں اون کی اشاعت سے کوئی عملی فائدہ ہوگا۔ تاہم گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ ایک ایسا رزولیوشن شائع کیا جائے جس میں گورنمنٹ کے ابتدائی خیالات۔ تحقیقات۔ اوس کے نتائج و اعتراضات اور آخری فیصلہ کا اظہار ہو"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

ایک مکانات شملہ میں 'مکان' کی تعریف—

۴— "(الف) کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بتلائے گی کہ کیا اسے سیکریٹریٹ گورنمنٹ ہند کے کلرکوں اور اہلکاروں کی وہ درخواست وصول ہوچکی ہے جو شملہ میں رہائش کے انتظام کے متعلق ہے؟

"(ب) کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ شملہ ہوس ایکوموڈیشن کمیٹی (کمیٹی رہائشی مکانات شملہ) نے لفظ "مکان" کی اس طرح میں تعبیر کی ہے جو مجلس واضع آئین و قوانین کا ہرگز منشاء نہ تھا؟

"(ج) کیا گورنمنٹ مہربانی فرما کے بتلائیگی کہ وہ کمیٹی مذکور کی اس تعبیر کے متعلق کیا کار روائی کرنے کی تجویز کرتی ہے؟ کیا گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ وہ قانون کی اس طرح ترمیم کرے جس سے لفظ 'مکان' میں تمام مکانات یا حصہ ہائے مکانات جن میں کلرک اور اہلکار عموماً رہتے ہیں شامل ہوں؟

"(د) کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے بتلائیگی کہ قانون مذکور شملہ کے نچلے بازار پر کیوں حاوی نہیں کیا گیا؟"

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

"(الف) و (ب) اور (ج) کے آخری حصہ کا جواب اثبات میں ہے۔ ایکٹ کو طریقہ مذکور میں ترمیم کرنے کی غرض سے ایک مسودہ تیار کیا گیا ہے جو آج پیش کیا جائیگا۔

"(د) آنریبل ممبر کا یہ خیال غلط ہے کہ ایکٹ مذکور تمام شملہ پر حاوی نہیں"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

"(الف) کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ حفظان صحت کے کاموں کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے اونکے خرچ کے نصف برابر عطیہ اون مقامی جماعتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے کافی نہیں جن کے ذرائع اس قدر کم ہیں کہ وہ اس قسم کے کاموں کے متعلق کسی بھاری سکیم کو اختیار نہیں کرسکتے؟

" (ب) کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے بتاویگی کہ آیا اس کا ارادہ ہے کہ حفظان صحت کے کاموں کے لئے اپنی امداد کی رقم کو بڑھا کر کل خرچ کے نصف حصے کے برابر کردے جیسا کہ اب شہری سکولوں کی صورت میں کیا جاتا ہے ؟ "۔

آنریبل مسٹر میننارڈ نے جواب دیا—

" سنہ ۱۹۱۶ء ۔ سنہ ۱۹۱۷ء یا سنہ ۱۹۱۸ء میں کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جس میں حفظان صحت کے کسی کام کو اس لئے رد کیا گیا ہو کہ مقامی جماعت اپنا حصۂ خرچ ادا کرنے کے قابل نہیں ۔ واٹر ورکس کی سپلائی کے ذریعہ غلاظت کو بہانے کی سکیم کے جس کے خرچ کا تخمینہ پہلے ارزانی کے حساب سے ساٹھ لاکھ روپیہ کا اندازہ لگایا گیا ہے جس میں نالیاں دھونے کے زاید پانی کی قیمت بھی شامل ہے۔

" (ب) حفظان صحت کے کاموں کے متعلق جو مقامی جماعتوں کے ذمے ایک معقول رقم ڈالی جاتی ہے اس کا ایک بڑا فائدہ ہے کہ حفظان صحت کے کاموں کے خرچ کی کل رقم میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایسا ہونا چاہئے اور ہوتا بھی ہے کہ جو رقم بطور عطیہ دینے کے لئے قابل استفادہ ہو اوس کو ایسے طریق میں استعمال کیا جاتا ہے کہ مقامی جماعت کی طرف سے بھی اتنی ہی رقم خرچ کرانی لازمی ہو جاتی ہے اس پالیسی کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ مقامی جماعتوں سے مدد مانگ کر اس بات کو پرکھ لیا جاتا ہے کہ جماعت مذکور کام مذکور کی واقعی خواہش مند ہے اگر کوئی مقامی جماعت کسی اصلاح کی واقعی خواہش مند ہو جیسا کہ کسی مقامی رقم کے خرچ کرنے کی خواہش سے ظاہر ہو جاتا ہے تو غیر اغلب ہے کہ وہ کام کو بعد اختتام اچھی حالت میں رکھنے کی کوئی پرواہ کرے۔ ایسی وجہ یہ ہے کہ اکثر عطیوں کا دینا مقامی سیلف گورنمنٹ کی نوعیت اور اصلیت کے منافی ہے۔

" عطیوں کے متعلق گورنمنٹ اپنی پالیسی بدلنا نہیں چاہتی اور پالیسی مذکور یہ ہے کہ شہر کے کاموں کی صورت میں یہ عطیہ عموماً کل خرچ کی نصف رقم کے برابر ہوتا ہے اس پالیسی سے اوس وقت انحراف کیا جاتا ہے جب مقامی فرائع آمدنی حقیقی طور پر صرف ہو چکے ہوں (مثال کے طور پر انبالہ اور ڈیرہ غازی خان کی حالت کو دیکھئے) اور جب صرف مقامی مفاد ہی مد نظر ہوں (مثلاً جہاں رگ یا تروایا زیارت کے لئے جاتے ہوں یا وہ جگہ عام آمد و رفت کی شاہراہ پر واقع ہو) جب تک کہ مقامی ذاتی مدد کے اصول کو نظر انداز نہ کیا جائے تو بعض دیہاتی حفظان صحت کے کاموں کی صورت میں بھی اسکے متعلق سختی سے اصرار نہیں کیا جاتا "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

۶ " کیا گورنمنٹ مہربانی فرما کے بتائیگی کہ کیا ہر ضلع کے حفظان صحت کے کاموں کا چند سالہ پروگرام قبل از وقت اوسی طرح تیار کرنے کا ارادہ ہے جس طرح کہ ابتدائی تعلیم کے لئے تجویز کیا گیا ہے "۔

آنریبل مسٹر میننارڈ نے جواب دیا—

" جیسا کہ سوال ۵ (الف) کے جواب سے ظاہر ہے فی الحال یہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ حفظان صحت کے متعلق کوئی قابل عمل تجویزیں اس قدر جلدی تیار ہوسکتی ہوں جس قدر جلدی کہ اون کے لئے روپیہ مہیا ہوسکتا ہے ۔ لیکن یہ بات مقامی جماعتوں کے ہاتھ میں ہے کہ جس قدر جلدی ممکن خیال کریں ایسی تجویزیں تیار کرلیں "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا—

بعض افسرا حفظان کے فرا　۷ " کیا گورنمنٹ مہربانی فرما کے بتائیگی کہ کمشنر حفظان صحت، سینیٹری انجینیئر اور ڈسٹرکٹ افسر حفظان صحت کے کیا فرائض ہیں ۔ کیا حفظان صحت کے کاموں کے پروگرام ابتدا تیار کرنے میں اونہیں کوئی اختیارات حاصل ہیں ؟ "

آنریبل مسٹر میینارڈ نے جواب دیا۔

* کمشنر حفظان صحت اور اس کے نائب کے فرائض پنجاب میڈیکل مینول مصدرہ سنہ ۱۹۱۰ع کے فقرات ۴۵۹ لغایت ۴۸۰ میں درج ہیں ایسی تدابیر کے متعلق مشورہ دینا جن سے حفظان صحت کے حالات میں ترقی اور بیماری میں کمی ہو ان کے فرائض کا جزو ہے۔ایسے مشورے عموماً معائنہ کی رپورٹوں میں درج ہوتے ہیں جو افسران مذکور مقامی دوروں کے بعد تیار کرتے ہیں - اور یہ مشورے عملی طور پر حفظان صحت کے کاموں کی ابتدا کرنے کے مترادف ہیں چونکہ حفظان صحت کے فرائض میڈیکل مینول مجموعہ تعمیرات سرکاری کی تیسری فصل اور ضمیمہ ۳ (الف) میں درج ہیں وہ سینیٹری بورڈ کا انجینئر افسر ہے اور سینیٹری انجینئرنگ کے تمام کاموں کے متعلق گورنمنٹ اور بورڈ مذکور کا ماہر مشیر ہے - وہ ایسے مقام کا جس کی سینیٹری بورڈ ہدایت کرے معائنہ کرتا ہے اور حفظان صحت کے معاملہ میں جو کمی نظر آتی ہے اوسکی رپورٹ کرتا ہے۔ حفظان صحت کے کاموں کی ابتدا کرنا براہ راست اوس کا کام نہیں - لیکن عملی طور پر وہ نقائص کو ظاہر کرتا ہے اور ان کی اصلاح کی تجویز بتاتا ہے اور حال ہی میں اوس نے سینیٹری بورڈ کو اطلاع دی ہے کہ اہم رسالے آب اور دوسرے حفظان صحت کے کاموں کے بارہ میں مقامی جماعتیں غفلت اور کوتاہی ظاہر کرتی ہیں اور بورڈ نے اس اطلاع کی بنا پر کارروائی شروع کی ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا۔۔۔

امپیریل اور پراونشل عطیات برائے حفظان صحت کا مصرف۔

۸۔کیا گورنمنٹ براہ مہربانی وہ امور کونسل ھذا کے پیش کریگی جو میں نے اپنے سوال نمبر ۳۸ میں جو میں نے گذشتہ کونسل میں کیا تھا دریافت کئے تھے؟

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔۔۔

(الف) ۲۱۹۹۷ (یعنی ۲۲۰۰۰) کا امپیریل عطیہ مقامی جماعتوں کے ہیلتھ افسروں اور ایگزیکٹیو ڈپٹی سینیٹری انجینئر کی تنخواہ پر صرف ہوا ہے اس خرچ کی تفصیل ایک علیحدہ نقشہ میں درج ہے۔ آپ دیکھینگے کہ کل خرچ جو اس نقشہ میں درج ہے ۸۲۰۶۴ روپیہ ہے۔برخلاف اس کے سابقہ چہار سالہ عطیوں کی کل رقم (۸۶۷۶۸) روپیہ ہوتی ہے اصلی رقم میں ایگزیکٹیو ڈپٹی سینیٹری کمشنر کا سفر خرچ اور اوس کے دفتر کے اسٹیبلشمنٹ کی بابت کوئی رقم شامل نہیں - ان اخراجات کی تفصیل دستیاب نہیں ہو سکی۔لیکن اگر اون کو شامل کر لیا جائے تو غالباً عطیہ کی رقم سے خرچ بڑھ جائیگا۔

(ب) سنہ ۱۲-۱۹۱۱ع سے پہلے کی تفصیلات مطلوبہ آنریبل ممبر مہیا نہیں کی جا سکتیں کیونکہ اس سے پہلے امپیریل عطیوں کے خرچ کا کوئی باضابطہ حساب نہیں رکھا جاتا تھا اس لئے یہ نہیں معلوم ہو سکتا ہے کہ لفظ صحت عامہ میں مندرجہ مختلف مدات پر ان عطیات کو کس طرح تقسیم کیا گیا تاہم آپ دیکھینگے کہ حفظان صحت کی مد میں ہر سال امپیریل عطیہ کی رقم سے بہت بڑھ کر خرچ ہوتا رہا ہے جدید معاہدہ صوبہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۱ع سے نافذ ہوا اور سابقہ عطیے معہ حفظان صحت اور صحت عامہ کی چار لاکھ کی رقم کے منسوخ کر گئے۔ مالی سال سنہ ۱۱-۱۹۱۰ع کے اختتام پر مقامی گورنمنٹ کو مالہا بعد میں خرچ کرنے کیلئے پانچ لاکھ کا عطیہ معہ بقیہ دیا اس رقم کے حفظان صحت کے کاموں کیلئے امپیریل عطیہ کی رقم جو چھ سالوں یعنی سنہ ۱۹۱۱ع سے سنہ ۱۹۱۷ء تک وصول ہوئی وہ تقریباً ۴۶۵۸۰۰۰ ہوتی ہے اس میں سے باضابطہ حساب میں چند رقوم جنکی میزان ۳۵۳۱۰۰۰ ہوتی ہے امپیریل عطیات میں سے خرچ شدہ دکھائی گئی ہیں اور اس طرح مالی سال رواں کے شروع میں ۱۷۰۰۰ کا بقایا رہ گیا۔

* ضمیمہ اول

(ج) جیسا کہ پچھلے سوال کے جواب میں بیان کیا گیا ہے سنہ ۱۲-۱۹۱۱ع سے ماقبل سالوں کے متعلقہ امداد مہیا کرنے نا ممکن ہیں - گذشتہ چھ سالوں کے متعلق ضروری واقفیت اوس نقشہ میں درج ہے جو میز پر رکھا گیا ہے* - مقامی جماعتوں کو جو امدادی رقوم علاوہ افسروں کے لئے دی گئی ہیں انہیں اس نقشہ میں درج کیا گیا - کیونکہ سوال کے پہلے حصہ کے جواب میں انکا ذکر کیا جا چکا ہے علاوہ ازیں گورنمنٹ نے بلا واسطہ طور پر بھی کئی مقامی جماعتوں کو امداد دی ہے یعنی ایسی تعمیرات کی صورت میں جنکو محکمہ تعمیرات سرکاری نے انجام دیا ہو اونکا کل یا جزوی محکمانہ خرچ معاف کر دیا گیا ہے - چونکہ یہہ محکمانہ اخراجات محض زائد خرچ کے تخمینہ پر مشتمل ہوتے ہیں ا اونکو کل لاگت پر ایک خاص فیصدی شرح سے محسوب کیا جاتا ہے اسلئے یہہ بتلانا نا ممکن ہے کہ ٹھیک ٹھیک کسقدر رقم اس خرچ کی بابت محاصل صوبہ میں سے ادا کیگئی ہے - صاحب اکونٹنٹ جنرل سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس خرچ کی رقم چھ سالہ مدت میں غالباً قریباً تین لاکھ ہوگی -

(د) جواب اثبات میں ہے -

ایسی دیہاتی تعمیرات حفظان صحت کی ایک فہرست † میز پر رکھی جاتی ہے جنکے لئے سالہائے سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع لغایت ۱۸-۱۹۱۷ع میں امپیریل عطیات میں سے رقوم دی گئی ہیں "-

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا --

" (الف) کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے ایک اب نقشہ مہیا کریگی جس سے علیحدہ علیحدہ یہہ ظاہر ہو کہ (۱) سالہائے ۳-۱۹۰۲ع سے ۰۸-۱۹۰۷ع تک اور (۲) سنہ ۰۹-۱۹۰۸ع سے ۱۸-۱۹۱۷ع تک مد مائے حفظان صحت وآبنوشی دائم طاعون پر ہر سال محاصل صوبہ میں سے کیا خرچ ہوا - (۳) اول الذکر عرصہ میں ہر سال اوسط خرچ کیا تھا - (۴) دوسرے عرصہ میں اوسط خرچ کیا تھا - گذشتہ دس سال میں جو خرچ ان مدوں پر ہوا اوسکی کل مقدار کیا ہے - یہہ بھی بتلا دیا جائے کہ گورنمنٹ ہند کے اون بار بار گشت اور غیر بار گشت عطیوں کی کل مقدار کیا تھی - جو گذشتہ دس سال میں اوسکو گورنمنٹ کو ملی -

" (ب) کیا گورنمنٹ مہربانی فرما کے عام لوگوں کی اطلاع کیلئے بتلائیگی کہ سنہ ۰۹-۱۹۰۸ع سے سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع تک ہر سال مقامی جماعتوں کو حفظان صحت کے کاموں کے لئے کسقدر عطیہ عطا دئیے گئے -

"ج - اگر گذشتہ دس سال میں کوئی ایسا خرچ بابت حفظان صحت جو امپیریل عطیہ میں سے لیا گیا ہو مد ۳۵ " سول ورکس " میں شامل کیا گیا ہے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اوس کی تفصیل بیان فرمائیگی ؟" -

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا --

" (۱) اور (۲) - نقشہ* میز پر رکھا ہے - مگر اس میں وہ خرچ شامل نہیں جو یا سپیریر انسپکشن پر ہوا - کیونکہ اوس وقت خرچ مذکور حفظان صحت کی مد خورد میں شمار نہیں ہوتا تھا عرصہ مذکور میں ہر سال قریباً ۱۶ ہزار روپیہ اس پر خرچ ہوا ہے -

(۳) آنریبل ممبر کی توجہ اوس نقشہ کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے جو آنریبل خان بہادر فضل حسین کے ایک اسی قسم کے سوال کے جواب میں جو وہ ابھی پوچھنے والے ہیں میز پر رکھا ہے -

اس سے سنہ ۰۹-۱۹۰۸ع لغایت ۱۷-۱۹۱۶ع کا خرچ ظاہر ہوتا ہے - سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع کی رقوم ابھی تک دستیاب نہیں ہو سکیں - لیکن تر میم شدہ تخمینہ - جو تازہ ترین تعداد پر مبنی ہے اس بادداشت میں شامل ہے جو آنریبل ممبر ون کے ہاتھ میں ہے (۴) مختلف تفصیلی مدون کا کل خرچ جو اب مد کلی

* ضمیمہ دوم

† ضمیمہ سوم

* دیکھو ضمیمہ چہارم

٢٣ ب۔ حفظان صحت میں شامل ہیں گذشتہ دس سال میں (جس میں سال رواں کا تخمینہ شدہ تخمینہ شامل ہے قریب قریب اٹھاسی لاکھ پانوے ہزار ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ سالانہ اوسط آٹھ لاکھ نواسی ہزار ہے۔

" آنریبل ممبر کے سوال کا آخری حصہ اسقدر مبہم ہے کہ کوئی ٹھیک جواب نہیں دیا جا سکتا اگر اون کا اشارہ اون عطیوں کی طرف ہے جو قصباتی حفظان صحت کی تجویزوں کی بابت ہیں تو یہہ واقفیت اوس نقشہ سے مل سکتی ہے جو اون کے آخری سوال کے جواب میں میز پر رکھا گیا ہے - اگر وہ ہر قسم کے عطیوں کی کل مقدار معلوم کرنا چاہتے ہیں جن میں ایسی امدادی رقوم شامل ہوں جیسی کہ معاہدہ صوبہ کی رو سے ٣ لاکھ ٨٦ ہزار کا مقررہ عطیہ ہے اور نیز شہروں میں دوکانوں اور مکانوں کے لئے خرید اسامی کی فروخت میں سے امپیریل حصہ کی بابت رقم بھی شامل ہو تو میں آنریبل ممبر کی توجہ اوس مالی روئداد کے ضمیمہ الف کی طرف منعطف کراتا ہوں جو ممبروں کو ہر سال بہم پہنچایا جاتا ہے۔

" (ب) نقشہ جس میں تفصیلات مطلوبہ درج ہیں میز پر موجود ہے۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

سال	عطیوں کی تعداد	عطا شدہ رقم کی کل میزان
سنہ ١٩٠٨-٠٩ع	٨	٧٢٨٧٨
سنہ ١٩٠٩-١٠ع	٢٠	١٤٨١٢٥
سنہ ١٩١٠-١١ع	١٢	٥٧٠٣٧
سنہ ١٩١١-١٢ع	٢٦	٣٦٠٩٨٠
سنہ ١٩١٢-١٣ع	١٧	٢٤٩٧٥٤
سنہ ١٩١٣-١٤ع	٣٠	١٦٦٨٣٣٦
سنہ ١٩١٤-١٥ع	٢٦	٥٧٩٠١١
سنہ ١٩١٥-١٦ع	١٩	٣٨٣٥٢٦
سنہ ١٩١٦-١٧ع	٢٣	٣٩٩٧٠٠
سنہ ١٩١٧-١٨ع	١٢	٣٨٩٠٠٧

" سوال نمبر دس میں جو تفصیل دریافت کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

سنہ ١٩١٢-١٣ع	٢٨٥٠٠٠
سنہ ١٩١٣-١٤ع	١٠١٦٠٠

اعداد تفصیلی میں اور اون میں ١٩١١-١٢ع سے پہلے سالوں کا خراج بوجوہات بیان کردہ شامل نہیں اور نہ ہی ان میں بلا واسطہ اخراجات شامل ہیں جو ایسے عملہ اور سامان پر ہوئے جو محکمہ تعمیرات سرکاری نے مقامی جماعتوں کی طرف سے کسی حفظان صحت کو سر انجام دینے کیلئے مہیا کیا "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا ۔۔

روداد مالی پر اوس کی ابتدائی حالت میں و سرکاری ممبران کا بحث کرنا۔

چونکہ امپیریل کونسل میں یہہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ غیر سرکاری ممبران کو مالی نقشہ پر اوسکی ابتدائی حالت میں بحث مباحثہ کرنے کی اجازت دیجا ئیگی کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے بتلائیگی کہ آیا وہ اس طریق کو کونسل ھذا میں بھی رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر گورنمنٹ ایسا نہیں کرنا چاہتی تو عوام کی اطلاع کے لئے براہ مہربانی بتلائیگی کہ ایسا نہ کرنیکی کیا وجوہات ہیں ؟"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جوابدیا۔

" گورنمنٹ ھند کی منظوری کے بغیر یہہ گورنمنٹ موجودہ دستور العمل میں رد و بدل نہیں کرسکتی [آنریبل ممبر نے اس حقیقت کو بھی نظر انداز کر دیا ہے کہ غیر سرکاری ممبروں کے نمایندوں کو مالی کمیٹی کے جلسوں میں پہلے ہی سے مالی نقشہ پر بحث مباحثہ کرنے کا موقع حاصل ہے - تا ہم معاملہ زیر غور ہے اور گورنمنٹ مزید بحث کی خاطر معقول عذروں کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہے اور گورنمنٹ خوش ہوگی اگر ممبران بجٹ پر بحث کے موقع پر اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرینگے"۔

طبع نہیں ہوا -

آنریبل رائے بہادر رام سونداس نے سوال کیا۔

۱۲— " گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ آیا ابتدائی تعلیم کی توسیع کے متعلق پانچ سالہ پروگرام مکمل ہو چکا ہے اور اگر ہو چکا ہے تو کیا وہ مہربانی کرکے اوس کو کونسل ہذا کی میز پر رکھہ دیگی "۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

" تا حال انسپکٹر ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مشورہ سے پنجسالہ پروگرام طیار کر رہے ہیں اون کے مکمل ہونے پر یہ ضروری ہوگا کہ اونکو ڈسٹرکٹ بورڈ اور گورنمنٹ منظور کریں اس وقت اوس کی نقلیں آنریبل ممبر کی حسب منشاء میز پر رکھہ دی جائینگی "۔

آنریبل رائے بہادر رام سونداس نے سوال کیا

۱۳ — کیا گورنمنٹ کونسل ہذا کی آگاہی کے لئے مہربانی کرکے ایسے کاموں کی بابت اون میں سے ہر ایک کی لاگت کے ایک فہرست پیش کریگی جو کہ سال سنہ ۱۹۱۸-۱۹ ع کے لئے زیر مد ۳۵ سول ورکس درج کئے گئے ہیں "۔

آنریبل مسٹر ہومز نے جواب دیا۔

" جن جدید تعمیرات کو محکمہ خزانہ نے سنہ ۱۹۱۸-۱۹ ع میں سر انجام دہی کے لئے عارضی طور پر منظور کیا ہے اون فہرستوں میں درج ہیں جو میز پر رکھی گئی ہیں لیکن بعد ازاں مالی حالت میں تبدیلی ہو جانیکی صورت میں ان فہرستوں میں رد و بدل ہو سکتا ہے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا۔

۱۴— " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا نہر اپر باری دوآب کی شرح آبیانہ کی ترمیم یا اضافہ کے متعلق کوئی تجویز اس کے زیر غور ہے اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے اون وجوہات کو بیان کریگی جن کی بنا پر وہ ایسا کرنے لگی ہے؟ "۔

آنریبل مسٹر ہومز نے جواب دیا۔

" شرح آبیانہ کا موجودہ گوشوارہ سنہ ۱۸۹۱ع میں رائج کیا گیا تھا اور اس لئے وہ قریبا ستائیس سال سے رائج ہے اس کی شرحیں ان شرحوں سے بہت کم ہیں جو صوبہ ہذا کی اور بڑی بڑی معاشی نہروں پر عاید ہیں اس لئے اس بات کو دیکھنے کے لئے کہ یہ فہرست موجودہ حالات کے کسقدر مطابق ہے تحقیقات کی جا رہی ہے اس تحقیقات کے نتیجہ سے پتہ لگیگا کہ آیا کسی اضافہ کی ضرورت ہے اور اگر ہے تو کتنے اضافے کی لیکن گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ جنگ کے بعد تک موجودہ گوشوارہ پر کاربند رہے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سونداس نے سوال کیا۔

۱۵— " الف کیا یہ سچ ہے کہ موجودہ شرح آبیانہ مقرر کرنے کے بعد اوس رقبہ کو جو نہر اپر باری دوآب سے آبپاش ہوتا ہے بڑھا دیا گیا ہے اگر یہ سچ ہے تو مہربانی کرکے بتلایا جاوے کہ کس قدر رقبہ بڑھایا گیا۔

" ب— کیا یہ امر واقع ہے کہ نہر اپر باری دوآب سے آبپاش شدہ رقبہ میں اس لئے اضافہ ہو سکا ہے کہ سابقہ آبپاشی کرنیوالوں کو کمتر مقدار میں پانی بہم پہنچایا جاتا ہے۔

" ج— کیا پانی کی اوس مقدار کو جو دریا راوی سے اس نہر میں آتا ہے اس عرصہ کے اندر بڑھا دیا گیا ہے اگر بڑھایا گیا ہے تو کس حد تک؟ "۔

آنریبل مسٹر ہومز نے جواب دیا۔

"الف جب موجودہ شرح آبیانہ مقرر کی گئی تھی اس وقت آبپاش شدہ رقبہ چھ لاکھ سے قدرے کم تھا اور سال مختتمہ مارچ سنہ ۱۹۱۷ء میں یہہ رقبہ بارہ لاکھ ایکڑ سے قدرے زیادہ تھا۔ یہہ باور کرنے کے لئے اول وجہ نہیں کہ آبپاش رقبہ کے اضافہ سے پیداوار میں کوئی کمی ہو گئی ہے۔

"ب و ج۔ سال سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء میں نہر کا کل نکاس جیساکہ تجویز کیا گیا تھا صرف ۳۰۰۰ مکعب فٹ فی سیکنڈ تھا آج کل نہر میں آسانی سے ۶۷۰۰ مکعب فٹ فی سیکنڈ پانی بہہ سکتا ہے اور اکثر بہتا بھی ہے اور اس بات کی وجہ کہ یہہ نہر اب ۲۷ سال پہلے کی نسبت دوگنا رقبہ آبپاش کرتی ہے زیادہ تر یہہ ہے کہ نہر کا حجم بڑھا دیا گیا ہے اور یہہ وجہ بھی ضرور ہے کہ آبپاشی کی سائنس اور طریقوں میں ترقی ہو گئی ہے جس سے دریا سے کھیتوں تک پانی اس طرح پہنچایا جاتا ہے کہ وہ بہت کم ضائع ہوتا ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے سوال کیا۔

۱۶۔ کیا گورنمنٹ مہربانی فرما کے بیان فرمائیگی کہ کیا بڑی بڑی میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں غیر سرکاری پریذیڈنٹ مقرر کرنے کی تجویز کو بطور تجربہ رواج دینے کا سوال اس کے زیر غور ہے؟ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں غیر سرکاری پریذیڈنٹ

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

"میونسپل کمیٹیوں کے متعلق میں آنریبل ممبر کو اوس جواب کی طرف متوجہ کرتا ہوں جو میں نے آنریبل مخدوم سید راجن شاہ کے اس سوال کے متعلق دیا تھا جو اونہوں نے کونسل منعقدہ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء میں کیا تھا۔

ڈسٹرکٹ بورڈوں کے متعلق بھی میں آنریبل ممبر کو اوس جواب کی طرف متوجہ کرتا ہوں جو آنریبل چودھری لعل چند کے سوال کے متعلق کونسل کے مذکورہ صدر اجلاس میں دیا گیا تھا۔

گورنمنٹ نے حال ہی میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے پریذیڈنٹوں کی بجائے غیر سرکاری پریذیڈنٹ مقرر کرنے کی تجویز کے متعلق خاص تحقیقات کی ہے لیکن جو جوابات موصول ہوئے ہیں اون سے پتہ چلتا ہے کہ غیر سرکاری ممبر اس تجویز کے صریح طور پر مخالف ہیں۔ جہاں غیر سرکاری ممبر خوشی اور اتفاق سے غیر سرکاری پریذیڈنٹ کی خواہش ظاہر کرینگے گورنمنٹ اون خواہشوں کو پورا کرنے کے سوال پر بہت جلد غور فرمائیگی"

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔

"۱۷۔ کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے ایسا نقشہ میز پر رکھیگی جس سے بجٹ کی مد ۴۵ کا ایسا بازگشت اور عمارت کا خرچ علیحدہ علیحدہ ظاہر ہو جو (۱) صوبہ کے معاملات میں (۲) گورنمنٹ ہند کے عطیوں میں سالہا سنہ ۱۹۱۰-۱۱ء و سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء و سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء و سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء میں علی الترتیب ابتدائی سیکنڈری اور کالج کی تعلیم پر ہوا"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

"یہہ بات پورے طور پر واضح نہیں کہ آنریبل ممبر بازگشت اور عمارات کے خرچ میں کیا تمیز کرنا چاہتے ہیں۔

"بجٹ کی مد ۴۵ تعمیرات سول کا بازگشت خرچ کل عمارات کی غور و پرداخت اور مرمت پر صرف ہوتا ہے۔

"تاہم سال ہائے سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء و سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء اور سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء کے متعلق مندرجہ ذیل

...د مہیا هوے سال سنه ۱۱-۱۹۱۰ ع کے لئے اسی قسم کی تفصیل وار رقوم دستیاب نہیں هوئیں۔

بازگشت خرچ (اموے)

پراونشل محاصل

سال	کالج	سکنڈری (ثانوی) سکول	ابتدائی سکول
سنه ۱۳-۱۹۱۲ع	۷۱۸۶	۱۹۴۳۰	...
سنه ۱۶-۱۹۱۵ع	۹۰۶۲	۳۲۱۸۴	...
سنه ۱۷-۱۹۱۶ع	۲۲۵۶۵	۳۹۶۶۰	...

امپیریل محاصل

ندارد

خرچ غیر بازگشت (اصل تعمیرات)

محاصل صوبه

سال	کالجہا	ثانوی مدارس	پرائمری مدارس
سنه ۱۳-۱۹۱۲ ع	۷۹۴۸۴	۵۴۵۶۶	...
سنه ۱۶-۱۹۱۵ ع	۹۱۸۴۷	۱۸۵۶۳۱	...
سنه ۱۷-۱۹۱۶ ع	۵۰۵۲۲	۱۴۶۴۹۶	...

امپیریل محاصل هند

سال	کالجہا	ثانوی مدارس	پرائمری مدارس
سنه ۱۳-۱۹۱۲ ع	۸۴۸۷	۲۷۰۴۶۸	...
سنه ۱۶-۱۹۱۵ ع	...	۲۳۱۹۴۵	...
سنه ۱۷-۱۹۱۶ ع	...	...	...

نقشه بالا سے معلوم هوگا که پرائمری سکولوں کی عمارات پر کوئی خرچ نہیں هوا - اسکی وجه یه هے که ...ھائی سکولوں کی پرائمری جماعتوں اور نیز ان مدرسوں کو جنھیں نارمل سکولوں کے متعلم لڑکوں کو پڑھانے کی مشق کرنے میں اولہی کی مملوکه عمارات میں جگه ملی هوئی هے۔اور کوئی سرکاری پرائمری مدرسے نہیں هیں"۔

آنریبل خان بہادر میان فضل حسین نے سوال کیا۔

۱۸۔ کیا گورنمنٹ براہ عنایت کونسل کی میز پر ایک نقشه رکھدیگي جس سے یه ظاهر هو که حفظان صحت پر اسکي تین تحتي مدات اور بجٹ کي مد نمبر ۳۵ اور نیز دیگر مدات میں (اگر کوئي ایسي مدات هیں) - (الف) محاصل صوبه (ب) گورنمنٹ هند کے عطیه جات میں سے سالہا ئے ذیل میں کیا خرچ هوا :— *(حفظان صحت پر خرچ)*

سنه ۰۹-۱۹۰۸ ع و سنه ۱۰-۱۹۰۹ ع و سنه ۱۱-۱۹۱۰ ع و سنه ۱۲-۱۹۱۱ع و سنه ۱۳-۱۹۱۲ع
سنه ۱۴-۱۹۱۳ ع و سنه ۱۵-۱۹۱۴ ع و سنه ۱۶-۱۹۱۵ ع اور سنه ۱۷-۱۹۱۶ ع۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

* نقشه میز پر رکھدیا گیا هے - جیسا که آنریبل رائے بہادر لاله رام سرنداس کے اس قسم کے ایک سوال کے جواب میں جتلایا گیا تھا ان اعداد میں وه بلا واسطه اخراجات شامل نہیں جو که ان تعمیرات کے متعلق - عمله کي تنخواهوں اور سامان اور اوزاروں کي خرید پر صرف هوئے جنکو محکمه تعمیرات سرکاری نے مقامی جماعتوں کے لئے انجام دیا اور چونکه سنه ۱۲-۱۹۱۱ ع سے پہلے اوس خرچ کا جو که گورنمنٹ هند کے عطیات کي مد میں درج کیا جاتا هے کوئی بالتفصیل حساب نہیں رکھا جاتا تھا - لہذا یه بتلانا ممکن نہیں که عطیات کا کسقدر حصه خاص حفظان صحت کي مد میں درج کیا گیا اور کسقدر حصه صحت عامه کے متعلقه دیگر اغراض مثل غرباء شفا خانوں کي امداد پر صرف کیا گیا۔

---

* دیکھو ضمیمه ۰

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔

آئی-ایم-ایس افسروں کی اسامیوں کو پر کرنا جو کہ جنگی خدمت پر چلے گئے ہیں۔

"۱۹ - کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتلائیگی (۱) کہ پنجاب کے کتنے آئی-ایم-ایس افسر جنگی خدمت پر گئے ہیں (۲) انڈین میڈیکل سروس کی کتنی اسامیوں پر پرائیویٹ طبابت پیشہ اشخاص (جو پہلے سے سرکاری ملازمت میں نہیں) تعینات ہوئے ہیں اور ایسے پرائیویٹ طبابت پیشہ اشخاص کے نام اور مشاہرے کیا ہیں؟"۔

آنریبل کرنیل ہینڈلی نے جواب دیا۔

"(الف) پنجاب کے اکتیس انڈین میڈیکل سروس افسر-لڑائی کے آغاز سے جنگی خدمت پر واپس بھیجے گئے ہیں۔

(ب) براہ نقل عملہ (کیڈر) کی خالی آسامیوں پر کرنے کیلئے تین پرائیویٹ طبابت پیشہ اشخاص ملازم رکھے گئے ہیں۔ اونکے نام اور اونکے عہدے اور مشاہرے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ڈاکٹر ایچ۔ ایف۔ ایچسوں ٹیلر ایم-ڈی۔ پرو فیسر "اوپ تھیل مولوجی" (علم چشم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور تنخواہ مبلغ ۷۰۰ روپیہ ماہوار اور مبلغ ۳۰۰ روپیہ الاونس پرو فیسری۔

(۲) ڈاکٹر فیض-ایس رابوسن ایم-بی-سی-ایچ-بی پرو فیسر علم جراحی۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور۔ تنخواہ ۷۰۰ روپیہ ماہوار اور ۳۰۰ روپیہ ماہوار الاونس پرو فیسری۔

(۳) ڈاکٹر اے ای موز ایم-آر-سی-ایس ایل-آر-سی-پی سول سرجن تنخواہ ۷۰۰ روپیہ ماہوار"۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین نے سوال کیا۔

زیر ایکٹ تحفظ ہند نظر بند شدہ اشخاص کی تعداد۔

"۲۰-کیا گورنمنٹ براہ عنایت کونسل کی میز پر ایک نقشہ رکھیگی جس سے (الف) اون اشخاص کی کل تعداد ظاہر ہو جو لوکل گورنمنٹ کے احکام زیر ایکٹ تحفظ ہند یا دیگر قانون جنگ نظر بند ہیں اور (ب) اون اشخاص کی تعداد ظاہر ہو جو ۲۸ فروری سنہ ۱۹۱۸ع کو دو سال سے زائد یا ایک یا دو سال یا ایک سال سے کم عرصہ سے نظر بند ہیں۔

کیا گورنمنٹ کو اون مضامین کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو (لاہور کے اخبار) "پیسہ" اخبار المنیر میں مورخہ ۱۶ جنوری اور ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۸ع میں شائع ہوئے؟"۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

"نقشہ مطلوبہ کونسل کی میز پر رکھدیا گیا ہے۔ اشتہار کے دوسرے حصے کا جواب اثبات میں ہے"۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا۔

امتحان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری۔

"۲۱-کیا گورنمنٹ براہ عنایت کونسل کی میز پر ہر اوس کتاب کا ایک نسخہ رکھیگی جس کا امیدواران امتحان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کو امتحان کی تیاری کے لئے مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔

(ب) کیا یہہ امر واقع ہے کہ امتحان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری میں حسابات خزانہ اور اس قسم کے دیگر مضامین کے پرچے علیحدہ علیحدہ بنائے جاتے ہیں مگر قانون دیوانی اور فوجداری کے سوالات ایک ہی پرچے میں دئے جاتے ہیں۔ اگر یہہ صحیح ہے تو کیا گورنمنٹ براہ عنایت دیوانی اور فوجداری کے پرچے علیحدہ علیحدہ مرتب کرنیکی مناسبت پر غور فرمائیگی۔

(ج) کیا یہہ بھی امر واقع ہے کہ سوالات میں چیف کورٹ اور ہائی کورٹوں کے تازہ ترین فیصلوں کا حوالہ ہوتا ہے۔ اور اگر یہہ صحیح ہے تو کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتلائیگی کہ امتحان کی تاریخ تک کے صادر شدہ فیصلوں کے امیدواروں کو مہیا کرنے کا کیا انتظام کیا گیا ہے؟"۔

* دیکھو صفحہ ۲۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

" معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر کی مراد ڈیپارٹمنٹل امتحان کے سوالات سے ہے - ان کتابوں کی فہرست پنجاب گزٹ میں مشتہر کی جاتی ہے اس لئے یہ ضروری معلوم نہیں ہوتا کہ آنریبل ممبر کے معائنہ کے لئے یہ کتابیں پیش کی جائیں۔

" (ب) یہ امر واقع نہیں کہ دیوانی اور فوجداری قانون کے سوالات ایک ہی پرچے میں ملا دئیے جاتے ہیں قانون دیوانی کے دو پرچے علیحدہ اور فوجداری کے دو پرچے علیحدہ ہوتے ہیں۔

" (ج) چیف کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلوں کی بنا پر سوالات وضع کئے جا سکتے ہیں لیکن گورنمنٹ امیدواران امتحان کے استعمال کے لئے کتابیں مہیا نہیں کرتی - لیکن در حقیقت اکثر امیدوار ضلع اور عدالتوں کی لائبریریوں میں جاسکتے ہیں جہاں قانونی رپورٹیں موجود ہوتی ہیں "۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا۔

لاہور اور امرتسر میں پیدائش و اموات۔

" ۲۲ - کیا گورنمنٹ براہ عنایت کونسل کی میز پر ایک نقشہ رکھیگی جس سے یہ ظاہر ہو کہ لاہور اور امرتسر کے شہروں میں سال سنہ ۱۹۱۷ ع کے ہر تقویمی مہینہ میں ہندوؤں بشمول سکھوں اور مسلمانوں میں فرداً فرداً پیدائش اور اموات کی تعداد کیا تھی اور کہ ان کا تناسب مذکورہ کی آبادی کے ساتھ کیا تناسب ہے اور نیز کم از کم ایک سال عمر کے بچوں کی اموات علیحدہ درج ہوں؟ "۔

آنریبل کرنیل ہنٹلے نے جواب دیا۔

" نقشے* جن میں اعداد مطلوبہ آنریبل ممبر درج ہیں میز پر رکھ دئیے گئے ہیں۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا۔

غیر ممالک سے آمدہ شراب کے کوائف۔

۲۳۔ بہ تسلسل سوال نمبر ۲۱ جو میٹنگ کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۴ اپریل میں پوچھا تھا اور سوال نمبر ۲۳ جو میٹنگ کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع میں پوچھا تھا کیا گورنمنٹ براہ عنایت سوال متذکرہ میں طلب کردہ نقشہ میں شراب ممالک کی جملہ اقسام و نمونہ جات کی بابت کونسل کی میز پر رکھیگی یعنی ایسی شرابوں کا نقشہ جو درآمد کی گئیں اور جو ہندوستان میں ساخت کی گئیں اون کی قسمبندی اور ٹیکس ممالک غیر کی شراب کی طرح عمل میں آیا "۔

آنریبل مسٹر میننارڈ نے جواب دیا۔

"† اعداد مطلوبہ کونسل کی میز پر رکھ دئیے گئے ہیں "۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا۔

ریواڑی میں بہم رسانی آب۔

۲۴۔ کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتائیگی :۔

(الف) کہ ریواڑی میں واٹر ورکس کی تعمیر میں کس قدر ترقی ہوئی ہے اور اوس کی تکمیل میں دیر کی کیا وجہ ہے۔

(ب) اور اوس کے مکمل ہونے کی کب تک امید کی جاسکتی۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

(الف) نالیاں لگ چکی ہیں بورے لال پہپ کارڈ لے گئے ہیں۔ پمپ و انجن لگ چکے ہیں - مکانات تالاب اور بنیادیں تیار ہوگئی ہیں اور آمدنی تالاب بن رہے ہیں - چھتات مکمل ہوگئے ہیں اور اون میں نالیاں لگائی جا رہی ہیں اور منقش پائپوں کے لئے خندقیں بن رہی ہیں دیر کی وجہ یہ ہے کہ لڑائی کی وجہ سے مزدور اور سامان حاصل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ علاوہ ازیں گذشتہ ستمبر کی طغیانی بھی اس دیر کا موجب ہے جس کی وجہ سے ابھی تک کام میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔

(ب) امید ہے کہ جولائی آئندہ میں کام مکمل ہوجائیگا "۔

---

* دیکھو ضمیمہ جات ۷ و ۸۔

† طبع نہیں کیا گیا۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا۔

میونسپل کمیٹیوں کو تعلیم اور حفظان صحت کے لئے گورنمنٹ کے عطیے۔

۲۵۔ کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتائیگی کہ وہ کونسے اصول ہیں جن کے مطابق میونسپل کمیٹیوں کو تعلیم اور حفظان صحت کے عطیات مقرر کئے جاتے ہیں۔

انبالہ ڈویژن میں تعلیم اور حفظان صحت کے لئے عطیے۔

۲۶۔ کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتائیگی کہ گذشتہ پانچ سالوں میں سے ہر ایک میں انبالہ ڈویژن کی میونسپل کمیٹیوں کو تعلیم اور حفظان صحت کے لئے گورنمنٹ نے کس قدر عطیات دئے ہیں۔ ہر ایک میونسپل کمیٹی کے عطیات کی تفصیل درج ہونی چاہئے۔

آنریبل مسٹر لجسکن نے جواب دیا۔

حفظان صحت کے واسطے امدادی عطیات میونسپل کمیٹیوں کو سینیٹری بورڈ کی معرفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جس کو اس غرض کے واسطے سالانہ ایک رقم دی جاتی ہے گورنمنٹ نے سینیٹری بورڈ کے اختیار کو خاص ضوابط کے ذریعہ محدود نہیں کیا مگر یہ سفارش کی ہے کہ سٹرکٹ بورڈوں کو جو عطیات دئے جائیں وہ عام طور پر ان کاموں کے جن کے لئے وہ دئے جائیں۔ نصف خرچ سے تجاوز نہ کریں اور سوائے خاص حالتوں کے اس قاعدہ کے خلاف نہیں عمل کرنا چاہئے۔ مثلاً ایسے مقامات کی صورت میں جہاں میلے ہوتے ہیں یا جو سڑکوں کے کناروں پر واقع ہیں اور جہاں حفظان صحت کے کسی کام کی ضرورت محض مقامی باشندگاں کے مفاد کے لئے نہیں بلکہ عوام الناس کے فائدہ کے لئے مطلوب ہو۔

تعلیم کے متعلق عام اصول حسب ذیل ہیں:۔

میونسپل کمیٹیوں کو اینگلو ورنیکلر تعلیم کے لئے سنہ ۱۸۸۶ء سے عطیات مل رہے ہیں جیسا کہ سکول کمیٹیوں کے انتظام میں دئے گئے تھے۔ جب میونسپل ہائی سکول دوبارہ ہائی سکول بنائے گئے تو امداد کی رقم گھٹا دی گئی اور بتدریج گھٹتے گھٹتے اب گذشتہ تین سال سے صرف پانچ ہزار رہ گئی۔

ورنیکلر تعلیم کے لئے میونسپل کمیٹیوں کو عطیات اوس قاعدہ کے مطابق دئے جاتے ہیں جس کے مطابق ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دئے جاتے ہیں یعنی ہر ایک نئے سکول کے لئے ایک مقررہ بازگشت رقم دی جاتی ہے۔ اور ہر ایک سال کے تمام نئے عطیات اگلے سال میں آئندہ سالہا کی مقررہ بازگشت رقم میں ہی شامل ہو جاتے ہیں۔ اس رقم کو صرف اوس صورت میں کم کیا جاسکتا ہے جبکہ اون سکولوں میں سے جن کے لئے وہ رقم دی گئی ہو کوئی سکول بند ہوجائے۔ کبھی کبھی میونسپلٹیوں کو تعمیرات کے لئے اوس رقم کے برابر عطیات دئے جاتے ہیں جو اونہوں نے خود اون تعمیرات کیلئے مہیا کی ہو۔

*

نقشہ جات جن میں مطلوبہ اطلاع درج ہے کونسل کی میز پر رکھہ دئے گئے ہیں۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا۔

ڈگریوں کے اجرا میں زرعی زمین کی قرقی۔

۲۷۔ کیا گورنمنٹ نے پنجاب ریکارڈ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۷ء میں مذکورہ فیصلہ ملاحظہ کیا ہے۔

(ب) قانون کی اوس تعبیر کو مدنظر رکھکر جو کہ فیصلہ مذکور میں کی گئی ہے اور جسکی رو سے اجرا کنندہ عدالتوں کو زراعت پیشہ مدیونوں کی اراضی کو محض قرق کرنیکے سوائے (جو بے سود ہوتا ہے) اور کسی کار روائی کرنیکا اختیار نہیں اور اون مشکلات کو ملحوظ رکھکر جو ڈگریداروں کو اپنی ڈگریات کی وصولی کے متعلق پیش آتی ہیں کیا گورنمنٹ زراعت پیشہ لوگوں کی اراضیات کو ایسی ڈگریوں کی تعمیل کے لئے قابل استفادہ بنانے کے لئے جلد اور موثر کار روائی عمل میں لانے کی مناسبت پر غور فرمائیگی۔

آنریبل مسٹر کوک نے جواب دیا۔

(الف) جواب اثبات میں ہے۔

(ب) گورنمنٹ اسوقت یہہ کہنے کے لئے تیار نہیں کہ آیا کسی کاروائی کی ضرورت ہے-لیکن اس امر کے متعلق تحقیقات ہو رہی ہے کہ فیصلہ مقدمہ کی وجہ سے اجرا ڈگریات کے لئے ایسی اراضیات کے عارضی انتقال کے متعلق موجودہ دستور سے کہاں تک انحراف کرنا پڑیگا-

میں یہہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آنریبل ممبر کے استفسار کے پہونچنے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ چیف کورٹ گورنمنٹ کو اس معاملہ کے متعلق لکھنے والا ہے-لیکن اوسکی چٹھی ابھی میرے پاس نہیں آئی-

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا—

مقدمات آبکاری کی آنریری مجسٹریٹوں کی عدالت میں سماعت-

۲۸—(الف) کیا یہہ امر واقع ہے کہ دستور العمل آبکاری پنجاب سنه ۱۹۱۶ع کے فقرات ۱۸۱ و ۱۸۲ میں پولیس کو تاکید کی گئی ہے کہ آبکاری کے مقدمات کو آنریری مجسٹریٹوں کی عدالتوں میں سماعت کے لئے بھیجنا مناسب نہیں-

(ب) اگر یہہ صحیح ہے تو گورنمنٹ براہ مہربانی ان فقرات کو یا تو ترمیم کرے یا ان کو دستورالعمل آبکاری سے خارج کرے-

آنریبل مسٹر میتارڈ نے جواب دیا—

پیرا گرافس جنکا حوالہ دیا گیا ہے حسب ذیل ہیں:—

عدالتوں کا طرز عمل-

۱۸۱—جو جرائم قانون آبکاری اور افیون کے خلاف ہوتے ہیں انمیں عموماً تشدد کا استعمال نہیں ہوتا اور نہ ہی خاص امن کا خطرہ ہوتا ہے-اس وجہ سے فوجداری عدالتیں ان جرائم کو معمولی خیال کرتی ہیں-ملازمان آبکاری کی شہادت کو قابل وقعت خیال نہیں کرتے اور مقدمات کو بلا وجہ معقول خارج کر دیتی ہیں اور جب کبھی ملزمان کو مجرم بھی قرار دیتی ہیں تو سزا نہایت ناکافی دیتی ہیں-اس میں کا یہہ نتیجہ ہوتا ہے کہ محکمہ آبکاری کی مستعدی پر نہایت برا اثر ہوتا ہے اور اجارہ میں جو قانون ہے اوسکی عام طور پر تحقیر ہوتی ہے-

[illegible] آبکاری کی سماعت کی قابلیتیں-

۱۸۲—یہہ مناسب ہے کہ جو مجسٹریٹ ایسے مقدمات کی سماعت کریں انکو اجارہ میں ضابطہ سے واقفیت ہو اور ساتھہ ہی آبکاری کی پالیسی سے بھی [illegible] ہوں-عموماً آنریری مجسٹریٹوں میں ان دونوں قابلیتوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتی اور انصرام آبکاری کے نقطہ خیال سے یہہ امر نہایت ہی نامناسب ہے کہ آبکاری کے مقدمات کی سماعت آنریری مجسٹریٹ کریں-

ان فقرات میں مندرجہ وجوہات کے باعث پالیسی کا تبدیل کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا-

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا—

موسم گرما میں دیہات میں آب نوشیدنی حاصل کرنے کی تکلیفات-

۲۹—کیا گورنمنٹ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ موسم گرما کے آتے ہی پنجاب کے بعض اضلاع میں یہہ شکایت شروع ہو جاتی ہے کہ اون دیہات سے کئی میل کے فاصلے پر جائیکر بغیر انہیں پینے کا پانی دستیاب نہیں ہوتا-

(ب) اگر گورنمنٹ کی توجہ دلائی گئی ہے تو کیا پنجاب گورنمنٹ [illegible] کے اس مسئلہ پر غور کیا ہے اور کیا گذشتہ پانچ سال میں سرکاری خرچ سے چاہات لگائے گئے ہیں یا پانی کی بہمرسانی کیلئے کوئی اور طریقہ اختیار کیا گیا ہے-

(ج) اگر (ب) کا جواب نفی میں ہے تو کیا گورنمنٹ یہہ احکام جاری کریگی کہ ان مقامات میں جہاں پانی کی شکایت ہے حفظان صحت کے معطیات کی فاضلہ رقوم میں سے عمدہ پانی کی بہمرسانی کے لئے اقدام کیا جائے-

آنریبل کرنل ہینڈلی نے جواب دیا—

(الف) کسی خاص دیہات میں پینے کے پانی کی قلت کی طرف گورنمنٹ کو آوضیحاً بطور شکایت کے توجہ نہیں دلائی گئی۔

"(ب) و (ج)— لیکن مقامی حکام کی درخواستوں پر ڈسٹرکٹ بورڈ کے پاس وقتاً فوقتاً دیہات میں پانی کی بہم رسانی کی تجاویز کے متعلق امداد کے لئے استدعا کی گئی ہے اور سینٹری بورڈ نے اس امر کو ملحوظ رکھکر کہ آیا پانی کی عوام الناس کے لئے یا صرف مقامی باشندگان کے لئے ضرورت ہے۔ بہم رسانی کا خرچ یا اوسکا کچھ حصہ عطا کیا ہے۔

اس طرح گذشتہ پانچ برس میں ۳۲۲۷۵ روپیہ اوس رقبہ میں پانی بہم پہنچانے کے لئے دیا گیا جہاں نور پور شاہاں کا میلہ ہوتا ہے۔ ۱۷۷۰ روپیہ ضلع راولپنڈی کے ۱۴ دیہات میں پینے کے پانی کے لئے کنوئیں اور تالاب بنانے کے لئے دیا گیا۔ ۵۰۰۰ روپیہ ضلع سیالکوٹ میں اوس رقبہ میں پانی بہم پہنچانے کے لئے دیا گیا جہاں گلو شاہ کا میلہ ہوتا ہے۔ ۷۱۰۰ روپیہ ضلع گجرات کے چار دیہات میں چاہات بنانے کے لئے دیا گیا۔

۲۳۰۰۰ روپیہ ڈانڈیانوالہ میں پانی بہم پہنچانے کے لئے اور ۷۵۴۰ روپیہ ضلع لاہور کے دیہات میں ۴۸ چاہات کی اصلاح کے لئے دیا گیا۔ ۲۷۶۷ روپیہ چلی دل ضلع شاہ پور الیوں کے ذریعہ پانی کی بہم رسانی کھلنے اور سوک سکیسر ضلع شاہ پور کے پتھر ہونی میل پر ایک حوض بنانے کے لئے دیا گیا ہے اور ۲۷۰۹ روپیہ ضلع کرنال میں اوس رقبہ میں چاہات نکالنے کے لئے دیا گیا جہاں پہلگو کا میلہ ہوتا ہے۔

میرے پاس اون رقوم کے متعلق ضروری اطلاع موجود نہیں جو ڈسٹرکٹ بورڈوں نے آب نوشیدنی کو آسانی سے حاصل کرنے کے لئے ذرائع بہم پہنچانے کے واسطے خرچ کی ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ اضلاع گوڑگاؤں اور انبالہ میں ڈسٹرکٹ بورڈوں نے ایسے دیہات کے چاہات میں نالیاں لگائی ہیں جہاں زمین کے نیچے پانی کے اتر جانے کے باعث چاہات میں پانی کی بہم رسانی کم ہوگئی ہے۔ اور انبالہ اور امرتسر میں چاہات بھی نئے بنائے گئے ہیں۔ اسی طرح کئی اور اضلاع میں بھی اسی قسم کی امداد دی گئی ہوگی۔"

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا—

۳۰ *(الف) چونکہ اس صوبہ کے بعض مقامات میں شہر کے ارد گرد بہت کثرت سے مرتے ہیں کیا گورنمنٹ نے بطریقہ کفایت جملہ مقامی جماعتوں کو بہت خرچ سے لائق دائیاں اور [illegible] دائیوں کو ملازم رکھنے کی اہمیت کی طرف متوجہ کیا ہے۔ مقامی جماعتوں کا دائیوں [illegible] کا ملازم رکھنا۔

*(ب) اگر ایسا کیا ہے تو گورنمنٹ براہ مہربانی بتلائیگی کہ ایسے ملازمان کی تعداد اور اون مقامات کے نام کیا ہیں جہاں وہ ملازم رکھے گئے ہیں۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا—

۳۰ *(الف) دیسی دائیوں کو کام سکھانے کی غرض سے حال ہی میں ایک سکیم تیار کی گئی ہے جس کے مطابق جزواً گورنمنٹ اور جزواً مقامی جماعتوں کے خرچ پر مختلف مقاموں میں تعلیم دینے کا انتظام کیا جائیگا۔ کمشنروں سے التماس کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں کی مقامی جماعتوں کو اس سکیم کی تفصیل سے آگاہ کر دیں اور اون سے دریافت کریں کہ اوس کے سر انجام دینے کے لئے اون میں سے ہر ایک کسقدر مالی

ذمہ داری اُٹھانے کے لئے تیار ہے - اون کے جوابات تا حال موصول نہیں ہوئے - تعلیم کا نصاب پنجاب کے سٹئول مڈوائفس بورڈ کے قواعد کے مطابق ہوگا - یہہ بورڈ - جیسا کہ آنریبل ممبر کو غالباً معلوم ہو گیا - پچھلے سال محض اس غرض سے قائم کیا گیا تھا کہ قابل دائیاں بہم پہنچا کر شہر خوار بچوں میں اموات گھٹائی جائیں - زنانہ ہیلتھ وزٹروں کی تقرری کے متعلق میں یہہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس مضمون کے بارہ میں گورنمنٹ ھند کی طرف سے ایک استصواب ہونے پر چند ماہ ہوئے اُس کے متعلق مختلف میونسپل کمیٹیوں اور سول سرجنوں سے تحقیقات کی گئی تھی - اون جوابات موصولہ پر غور کرنے کے بعد پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ کی مالی مشکلات کو نظر انداز نہ کرتے ہوئے یہہ رائے دی ہے کہ کم از کم بڑے بڑے قصبات میں زنانہ ہیلتھ وزٹر ملازم رکھنے کی مناسبت کی طرف توجہ دلائی جائے - ان ہیلتھ وزٹروں کا کام مشورہ دینے تک محدود ہوگا - اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ تمام زنانہ مدرسوں میں خانگی صفائی (ہائی جین) کی تعلیم نصاب کا لازم جزو قرار دی جائے - گورنمنٹ ہند کی جانب سے ایک مزید چٹھی کا انتظار ہے۔

"(ب) گورنمنٹ کو کوئی علم نہیں کہ مقامی جماعتوں نے کتنی دائیاں ملازم رکھی ہوئی ہیں - لاہور میں ایک ایسی میونسپل کمیٹی ہے جس میں زنانہ ہیلتھ وزٹر موجود ہیں - لیکن حال ہی میں میونسپل کمیٹی شملہ نے بھی ایک پورے زنانہ سانیٹری انسپکٹر مقرر کی ہے جو پوری قابلیت رکھنے والی دائی بھی ہے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا —

قسمت ہائے راولپنڈی اور ملتان کے ڈسٹرکٹ بورڈوں میں انتخاب۔

۳۱—"(الف) کیا گورنمنٹ براہ عنایت کونسل ھذا کو مطلع کریگی کہ آیا قسمتہائے راولپنڈی و ملتان کے ڈسٹرکٹ بورڈوں میں نامزدگی کی بجائے انتخاب کا اصول تا حال رائج کیا گیا ہے یا نہیں"۔

"(ب) اگر نہیں — تو کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتلائیگی کہ یہہ اصول کب تک رائج کیا جائیگا"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا —

"(الف) انتخاب کا اصول ضلع گجرات میں پہلے ہی سے رائج ہے اور حال ہی میں مقامی تحقیقات کے بعد اس کو ضلع لائلپور میں تجربتاً رائج کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے - یہہ دریافت کرنے کے لئے کہ آیا قسمت ہائے مذکورہ کے باقی اضلاع میں نامزدگی کی بجائے انتخاب کا طریق رائج کرنا چاہئے - مفصل تحقیقات کی گئی ہے - لیکن اس تحقیقات سے ظاہر ہوا ہے کہ تا حال ایسی کارروائی کے خلاف بہت سی مقامی مخالفت موجود ہے - مثلاً ضلع راولپنڈی میں ۷۵ سربرآوردہ اشخاص سے اس کے متعلق فرداً فرداً دریافت کیا گیا ہے - مگر اون میں سے ہر ایک نے انتخاب کی مخالفت کی ہے۔

"(ب) اگرچہ گورنمنٹ نے اون مقامات میں جہاں اس کے لئے سچی اور عام خواہش موجود ہو اس طریق کے رائج کرنے کی بار بار آمادگی ظاہر کی ہے تاہم وہ نا رضامند لوگوں کے اندر انتخاب کا طریق ابر دستی جاری کرنے کے لئے تیار نہیں - اس لئے گورنمنٹ یہہ بتانے کے قابل نہیں کہ اس طریق کا کب مزید اجرا کیا جائیگا - میں اس بارہ میں آنریبل ممبر کو عبارت ذیل کی طرف متوجہ کرتا ہوں جو اس صوبہ کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتظام اور حسابات کی رپورٹوں کے گذشتہ ریویو میں درج ہے :—

"جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی رائے میں اس حقیقت کو چھپانا بے سود ہوگا کہ دیہات کے رہنے والے رائے کے ذریعہ منتخب کرنے کے طریق سے رغبت نہیں رکھتے اور کہ دیہاتی انتخابات میں شوق پیدا کرنے کی کوششیں عام طور پر رائگاں ثابت ہوئی ہیں - اس سے یہہ ظاہر کرنا مقصود نہیں ہے کہ دیہات کے باشندے کسی ایسے شخص کو منتخب کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے جو محض مقامی معاملات میں بھی اون کی نیابت کرے - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ عام لوگ اکثر اپنے آپ کو مناسب شخص کے منتخب کرنے کے قابل ثابت کرتے ہیں مگر (جیسا کہ یورپ میں مقامی حکومت خود اختیاری کے ابتدائی مراحل میں ہوتا تھا) یہہ بات ہندوستان میں عوام الناس کے بحث مباحثہ اور باہمی رضامندی سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ رائے دہندہ کے رجسٹر اور پرچیاں ڈالنے کے صندوق کے جیسے اور غیر معمولی طریق سے"

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

لوکل سلف گورنمنٹ کی سکیم

۳۲—"کیا گورنمنٹ براہ عنایت فرمائیگی کہ پنجاب میں مقامی حکومت خود اختیاری کو کب وسعت دی جائیگی جس کی بابت سنہ ۱۹۱۶ع میں کہا گیا تھا کہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے"۔

آنریبل مسٹر ماکلیگن نے جواب دیا۔

"اس کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ع میں آنریبل رائے بہادر چوہدری چند نے جو سوال کیا تھا اوس کے جواب میں یہہ بتلایا گیا تھا کہ گورنمنٹ ہند کے ریزولیوشن دربارہ حکومت خود اختیاری میں مذکورہ اصولوں میں سے اکثر کو جہاں تک کہ وہ اس صوبہ کے خاص حالات کے مناسب حال تھے پہلے ہی عمل کیا جا چکا ہے۔

"گورنمنٹ ہند کے ریزولیوشن مذکور کے مزید معائنہ سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے اور یہہ واضح نہیں کہ آنریبل ممبر نے اپنے سوال میں کس توسیع کی طرف اشارہ کیا ہے۔

"اس جواب سے جو کہ آنریبل ممبر کے پہلے سوال کے جواب میں دیا گیا ہے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ اس احساس کو بالکل نظر انداز کر کے کسی قسم کی تبدیلیاں عمل میں نہیں لا سکتی اور نیز اوس جواب سے جو کہ آج آنریبل رائے بہادر رام سرن داس کو دیا گیا ہے آنریبل ممبر کی تشفی ہو جائیگی کہ طریق انتخاب اجرا اور سرکاری عنصر کم کرکے گورنمنٹ مقامی جماعتوں کو مزید ترقی کرنیکا پورا موقع دینے میں قاصر نہیں رہی۔ جیسا کہ آنریبل ممبر کو معلوم ہے حال میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کو مجموعہ عطیات دینے کے بارہ میں جو حکم مرتب کیا گیا ہے وہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو مالی معاملات میں زیادہ اختیارات دینے کی ایک مزید کوشش ہے اور اگر ممکن ہوا تو بہت کے مزید قیود اور بھی نرم کر دی جاوینگی۔

"مقامی جماعتوں کو زیادہ خود مختار اور ذمہ وار بنانے کے متعلق معقول تجاویز پر گورنمنٹ ہمیشہ غور کرنے کے لئے تیار ہے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

غریبوں کو امداد دینے کے لئے دکانات غلہ کا افتتاح

۳۳—چونکہ اشیاء خوردنی کی قیمتیں بے نظیر طور پر بڑہ گئی ہیں اور چونکہ اس موقع پر عوام کی غلط فہمیوں کا رفع کرنا ضروری ہے کیا گورنمنٹ نے آبادی کے غریب طبقہ کو کوئی امداد دی ہے یا ارزاں نرخوں پر غلہ فروخت کرنے کے لئے کھولنے کے متعلق مقامی جماعتوں کو لکھا گیا ہے۔

آنریبل مسٹر ماکلیگن نے جواب دیا۔

"غربا کی امداد کے لئے سستا غلہ بیچنے کے لئے دکانات کے افتتاح کے متعلق مقامی جماعتوں کو ملحوظ رکھا گیا۔ اور ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ پنجاب کی دفعہ ۲۰ (۲) (ع) کے بموجب ایک اعلان بدیں مضمون جاری کیا گیا ہے کہ امدادی دکانات کے کھولنے کا خرچ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے سرمایہ کا ایک جائز خرچ سمجھا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ کئی مقامات پر امدادی دکانات کھولی گئی ہیں اور کہ پنجاب امپیریل انڈین ریلیف فنڈ کی کمیٹی مقامی جماعتوں کو اس کام میں امداد دینے کے لئے بہت سی رقوم عطا کر چکی ہے۔ لیکن میں یہہ بھی جتلانا چاہتا ہوں کہ لفظ بے نظیر کا استعمال واقعات کی رو سے جائز نہیں مثلاً سنہ ۱۸۹۶ع میں غلہ جات کا نرخ آجکل سے زیادہ مہنگا تھا اور گندم کا نرخ فروری سنہ ۱۹۱۵ع کے نرخ سے بہت کم ہے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

تحصیل نورپور ضلع کانگڑہ میں بارانی زمینوں کی ربیع کی فصلیں

۳۴—"(الف) کیا گورنمنٹ براہ عنایت کونسل کی میز پر ایک نقشہ رکھیگی جس میں تحصیل نورپور ضلع کانگڑہ کی بارانی اراضیات پر ایستادہ فصل ربیع کی حالت کے بارہ میں تازہ ترین سرکاری رپورٹ درج ہو

"(ب) اون فصلوں کی اوسط حالت کیا تھی جو تحصیل نور پور کی بارانی اراضیات پر گذشتہ تین سالوں میں پیدا ہوئیں"۔

آنریبل مسٹر ٹاؤنز اینڈ نے جواب دیا—

"ڈپٹی کمشنر نے ۲۸ فروری کو رپورٹ کی تھی کہ تحصیل نور پور میں غیر آبپاشی شدہ زمین پر فصل ربیع کی حالت اچھی نہیں اور کہ اوس کے لئے بارش کی ضرورت ہے۔

"(ب) سنہ ۱۹۱۵ع کی فصل ربیع جہاں تک کہ تحصیل نور پور کی غیر آبپاش شدہ اراضیات کا تعلق ہے اوسط درجہ کی تھی۔

"سنہ ۱۹۱۵ ع کی فصل خریف متوسط اور اچھی کے مابین تھی۔

ربیع سنہ ۱۹۱۶ ع متوسط سے بہت کم تھی۔

خریف سنہ ۱۹۱۷ ع درمیانہ اور اچھی کے مابین تھی۔

ربیع سنہ ۱۹۱۷ ع متوسط سے کم تھی۔

خریف سنہ ۱۹۱۷ ع درمیانہ اور اچھی کے مابین تھی"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

صوبہ میں بارانی زمینوں کی فصل ربیع کی حالت۔

۳۵—"(الف) کیا گورنمنٹ براہ عنایت کونسل ھذا کو آگاہ کریگی کہ صوبہ بھر میں موجودہ فصل ربیع کی خصوصاً غیر آبپاش رقبوں میں کیا حالت ہے۔

اجناس خوردنی کی حفاظت اور اشیاء خوردنی کی برآمد پر قیود۔

"(ب) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی یہہ بھی بیان فرمائیگی کہ اجناس خوردنی کی فصلوں کی حفاظت کے لئے کیا تدابیر اختیار کی گئی ہیں اور آیا غیر ممالک کو اشیاء خوردنی کی برآمد پر کوئی قیود عائد کی گئی ہیں"۔

آنریبل مسٹر ٹاؤنز اینڈ نے جواب دیا—

"(الف) صوبہ بھر میں آبپاش شدہ فصل کی حالت عموماً خاصی متوسط اور اچھی کے مابین ہے۔

"غیر آبپاش شدہ فصل کو بارش کی عموماً ضرورت ہے۔ دوسرے مقامات کی نسبت وسط پنجاب میں اسکی ضرورت زیادہ ہے۔

"اس مضمون کے متعلق زیادہ مفصل واقفیت رپورٹ دربارہ فصل و موسم سے ملیگی جو ہر ہفتہ پنجاب گزٹ میں شائع ہوتی ہے۔ اور آئندہ بھی اگر آنریبل ممبر اس مضمون کے متعلق کوئی واقفیت حاصل کرنا چاہیں تو میں سفارش کرونگا۔ کہ وہ ایسی رپورٹ کو ملاحظہ کیا کریں۔

"(ب) چند ماہ سے کوئی گندم اس صوبہ میں بطور گندم باہر بھیجنے کے لئے خریدی نہیں گئی۔ گو اسکی ایک تھوڑی سی مقدار بمشکل آٹا باہر بھیجنے کے لئے خریدی جا رہی ہے۔ یہہ آٹا زیادہ تر عراق عرب اور فلسطین کی افواج کے لئے بھیجا جائیگا۔ گندم کا اس صوبہ سے صوبہ جات متحدہ کو بھی بذریعہ ریل لیجانا فی الحال منع ہے۔

"جب تک کہ موجودہ فصل پک نہ جائے یہہ فیصلہ کرنا نا ممکن ہے کہ گندم کے ذخائر میں کمی کو روکنے کے لئے کونسی کارروائی مناسب ہوگی۔ لیکن قیمتوں کی رفتار پر گورنمنٹ کی پوری نظر ہے"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

فارسٹ رینجروں کی ترقی۔

۳۶۔"(الف) بحوالہ اوس جواب کے جو آنریبل مسٹر کریک نے میرے سوال نمبر (الف) اور (ب) کے متعلق اس کونسل کے اجلاس منعقدہ ۶ فروری سنہ ۱۹۱۸ع میں دیا تھا کیا گورنمنٹ مہربانی فرما کر بتلائیگی کہ آیا اسنے احکام متذکرہ کی نقول کو اس کونسل کی میز پر رکھنے کے لئے گورنمنٹ ہند کی منظوری حاصل کرنے کے لئے درخواست کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

"(ب) اگر متذکرہ بالا کا جواب نفی میں ہے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اس کونسل کو وہ تاریخ بتلائیگی جس پر گورنمنٹ ہند نے یہہ احکام صادر کئے تھے اور ان احکام کے مطابق اول آسامی کب پر کی گئی"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

"میں خیال کرتا ہوں کہ جو واقفیت آنریبل ممبر اب طلب کرتے ہیں وہ گورنمنٹ ہند کی منظوری کے بغیر بھی مہیا کی جا سکتی ہے۔

" پراونشل فارسٹ سروس (ملازمت جنگلات صوبہ) پر ترقی دینے کا موجودہ طریقہ جس کے مطابق کہ کم از کم نصف آسامیاں اون اشخاص کو دی جاتی ہیں جو براہ راست لگے جاتے ہیں مقامی گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند کی چند تجاویز کو مد نظر رکھکر سنہ ۱۹۰۵ع میں تجویز کیا تھا۔ اس کے عملدرامد کی ابتدا سنہ ۱۹۰۸ع سے خیال کیجا سکتی ہے۔ کیونکہ براہ راست تقرری کی شرائط کے متعلق قواعد ۳۰-اپریل سنہ ۱۹۰۸ع کو شائع کئے گئے تھے۔ اس تاریخ کے بعد پہلی آسامی یکم جولائی سنہ ۱۹۰۹ع کو خالی ہوئی۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹری کے امیدوار رینجروں کو بطور اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر جو دوسال کی امتحانی ملازمت کرنی پڑتی ہے اسکے متعلق یہہ عرض ہے کہ گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۹۰۹ع میں مقامی گورنمنٹ کو اختیار دے دیا تھا کہ وہ ایسی شرائط خود تجویز کرلے جن کے مطابق رینجر اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر مقرر ہو سکیں اور قاعدہ زیر بحث مقامی گورنمنٹ نے بنایا تھا"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال نے سوال کیا۔

شکایات بر خلاف نواب عطا محمد خاں رئیس کالا باغ۔

۳۷—" بحوالہ اس جواب کے جو آنریبل مسٹر طامسن نے میرے سوال نمبر ۹ کا اس کونسل کے اجلاس منعقدہ ۹ فروری سنہ ۱۹۱۸ع میں دیا تھا کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی بتائیگی کہ آیا جو تحقیقات کمشنر راولپنڈی کو رہے تھے وہ ختم ہو لئی ہے۔ اور اگر ہو گئی ہے تو اونہوں نے کالا باغ کے لوگوں کی تکالیف دور کرنے کے لئے کیا احکام جاری کئے ہیں"۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

" ابھی تک کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی"۔

مسودہ ترمیم شملہ ہوس ایکٹ

آنریبل مسٹر لمسڈن۔

"یور آنر—میں شملہ ہوس ایکٹ سنہ ۱۱۱۸ع کی ترمیم کے لئے مسودہ قانون پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔یہہ یاد ہوگا کہ اس مسودہ قانون میں جیسا کہ وہ ابتدآ مرتب کیا گیا تھا ہم نے صرف انہی مکانوں کو شامل کیا تھا جن کا کرایہ کم سے کم تین سو روپیہ ہو۔ اس مسودہ قانون کو پیش کرتے وقت میں نے یہہ بیان کیا تھا کہ فقرہ ۲ میں ۳۰۰ روپیہ کی رقم کی حد تجربتآ درج کی گئی ہے اور کہ اس سے کم رقم مقرر کرنی ہمارے خیال میں ضروری نہیں۔ یہہ حد سالانہ مالیت پر مشتمل تھی جو کہ میونسپل ایکٹ کے مطابق ایک خاص معیار ہے لیکن ساتھ ہی میں نے یہہ ظاہر کر دیا تھا کہ ہم اس خاص قید کو کوئی فوقیت نہیں دیتے۔ اور اگر آنریبل ممبران خیال کریں کہ یہہ بڑھانی یا کم دینی چاہئے تو ہم اون کی تجویز پر غور کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ مباحثہ کے دوران میں میرے خیال میں آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے یہہ ترمیم پیش کی تھی کہ اس تین سو روپیہ کی قید کو دور کر دیا جائے۔ اس ترمیم کو منظور کرتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ میں اس تجویز سے متفق ہوں اور ان الفاظ کو خارج کرنے کے لئے بالکل تیار ہوں میں نے یہہ بھی کہا تھا کہ میری دانست میں اس تبدیلی سے

مدعا یہ ہے کہ گورنمنٹ کے کم تنخواہ والے کلرکوں کو بھی اس ایکٹ سے فائدہ پہونچے- لیکن ممبران ہوس ایکوموڈیشن کمیٹی کے اس فیصلہ نے بے سود بنا دیا ہے کہ لفظ " مکان " کی تعریف میں جیسا کہ وہ ایکٹ میں کی گئی ہے وہ مکانات وغیرہ شامل نہیں ہیں جن میں کلرک رہتے ہیں-

" گو یہ امر شاید بحث طلب ہے تاہم میرے خیال میں اس فیصلہ کو قانوناً صحیح تسلیم کرنے کے لئے کافی دلائل موجود ہیں- موجودہ ترمیم اس لئے پیش کی جاتی ہے کہ ہوس ایکوموڈیشن کمیٹی کے اس فیصلہ کے باعث کم تنخواہ والے کلرک اس ایکٹ کے فوائد سے محروم نہ رہیں- لفظ مکان کی تعریف جیسا کہ وہ اب کی گئی ہے جملہ ایسی صورتوں پر حاوی ہوگی- یہ تعریف جزواً ہمبئی ایکٹ پر مبنی ہے اور اسکے متعلق برطانیہ عظمے کے ایکٹوں کو بھی دیکھا گیا ہے- میں خیال کرتا ہوں کہ مسودہ ہذا کا مدعا ایسا ہے کہ اسکی جملہ ممبران تائید کرینگے-

" ہوس ایکوموڈیشن کمیٹی بیشک اس مسودہ قانون کے پاس ہونے پر خوش نہیں ہوگی- لیکن ہمارے لئے انکے خیال کا بہت کچھ لحاظ کرنا ضروری نہیں- میں خیال نہیں کرتا کہ مالکان مکان کسی قسم کا اعتراض کر سکتے ہیں- اس مسودہ قانون کے وجوہ میں انکا وہ خودھی موجب ہیں- ہمارے پاس اس بات کی کوئی خاص وجہ نہیں کہ کیوں ہم ایسے مالکان مکان کے مابین تمیز اور فرق رکھیں جو اچھے مکانوں کو سالم کرایہ پر دیتے ہیں یا جو انکو دو یا زیادہ حصوں میں تقسیم کرکے دیتے ہیں-

" ہمارے پاس اس مضمون کی بہت سی عرضیاں شملہ کے سرکاری کلرکوں وغیرہ کی طرف سے موصول ہوئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے- کہ جونہی کہ مالکان مکان کو ہوس ایکوموڈیشن کمیٹی کے اس فیصلہ کا علم ہوا ہے کہ ایکٹ مذکور مکانات متذکرہ پر عاید نہیں ہوتا تو انہوں نے کرایہ فی الحقیقت بہت ہی بڑھا دیا ہے-

" ان چند الفاظوں کے ساتھ میں اس مسودہ کے پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں "-

" تحریک پیش ہو کر منظور کی گئی اور آنریبل مسٹر لمسڈن نے مسودہ قانون کو پیش کیا "-

آنریبل مسٹر لمسڈن —

یور آنر- میں تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ قانون پر اب غور کیا جائے- جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ مسودہ قانون ایک بہت ہی سادہ قسم کا ہے- اس کا اثر صرف ایکٹ کے دائرہ اثر پر ہے اور اوس کے اصول پر اس کا کوئی اثر نہیں- اس کے ذریعہ مسودہ قانون مذکور اس شکل میں آجائیگا جس میں ہم اوسے لانا چاہتے تھے- میں درخواست کرتا ہوں کہ مسودہ قانون پر آج ہی غور کیا جائے کیونکہ موسم گرما نزدیک آرہا ہے اور اگر ابھی اس پر غور نہ کی گئی تو بہت سے کلرکوں کو جن پر اس مسودہ کا اثر پڑتا ہے اسسال فائدہ نہیں پہونچ سکیگا "-

آنریبل رائے بہادر راے سوہنلال —

" یور آنر- یہ سنتے ہوئے مجھے معلوم ہوا کہ شملہ ہوس ایکٹ جو کہ اس کونسل نے حال ہی میں پاس کیا تھا ان کمروں پر یا ان کمروں کے حصوں پر عاید نہیں ہو سکتا جو گورنمنٹ کے کلرکوں اور ماتحت ملازمان کی رہائش کے لئے کرایہ پر دئے جاتے ہیں- کونسل کو یاد ہوگا کہ میں نے گورنمنٹ کے کم تنخواہ دار ملازمین ہی کے فائدہ کے لئے ایکٹ مذکور کے زیر بحث ہونے وقت ایک ترمیم پیش کی تھی حالانکہ اس ترمیم کو گورنمنٹ نے فوراً منظور کر لیا گیا تھا مگر پھر بھی مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹ مذکور ان کمروں پر عاید نہیں ہو سکتا جن میں گورنمنٹ کے ایسے ملازمان عموماً رہتے ہوں- میں جانتا تھا کہ واضعان قانون کا یہ منشاء نہیں تھا- مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا گورنمنٹ ہند کے دفاتر کے کلرکوں نے گورنمنٹ کے پاس اس مضمون کی ایک عرضی بھیجی تھی- ان واقعات کی وجہ سے مجھے سوالات کرنیکی ضرورت پڑی- اور میں بہت خوش ہوں کہ گورنمنٹ نے ان تجاویز کو جو میں نے ان سوالات میں پیش کی تھیں اختیار کرلیا ہے- میں اس ترمیم کو جو اب اس ایکٹ میں کی گئی ہے خوشی سے تسلیم کرتا ہوں اور آنریبل مسٹر لمسڈن کی اس تحریک سے میرا پورا اتفاق ہے "-

یہ تحریک کہ مسودہ قانون پر غور کی جائے پیش ہوکر منظور ہوگئی۔

آنریبل مسٹر لمسڈن —

" یور آنر- میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کو اب پاس کر دیا جائے میں خیال نہیں کرتا کہ جو کچھ ابھی کہا گیا ہے اس میں کسی ایزادی کی ضرورت ہے- مسودہ قانون نہایت ہی سادہ قسم کا ہے اور اس کا مدعا ایک ایسی تکلیف کو دور کرنا ہے جو ہم ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ وجود میں آئے "-

تحریک پیش ہوکر منظور ہوگئی-

[باقی آئندہ]

سی ایس-۱۰-۵-۱۹۱۸- سنٹرل جیل پریس لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۳

گورنمنٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۴] لاہور ــ ۵ ــ اپریل (مجریہ ۱۲ ــ اپریل) سنہ ۱۹۱۸ع ــ یوم جمعہ [جلد ۵۶

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو واضع آئین و قوانین کی اغراض کیلئے منعقد کی گئی۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کار روائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کے احکام کے بموجب وضع قوانین کی اغراض کیلئے منعقد ہوئی۔

گذشتہ سے پیوستہ

ضمیمہ ا

(دیکھو سوال نمبر ۸ کا جواب)

حفظان صحت کے کاموں کا بہت سے سالوں کا خرچ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔اگرچہ اس میں سے دو اول درجہ اور ۵ دوم درجہ کے ہیلتھ افسروں کا نصف خرچ اور ایک زائد ڈپٹی ہیلتھ کمشنر کا کل خرچ ۱۱،۰۰۰ روپ۔

گورنمنٹ هذا کے مبلغ ۲۱۶۶۷ روپیہ (قریباً ۲۲۰۰۰ روپیہ) اوس عطیہ میں سے کیا گیا ہے جو سکرٹری تعلیم گورنمنٹ هذا نے اپنی چٹھی نمبر ۹۶۰-مورخہ ۲۳-اپریل سنہ ۱۹۱۳ع اسمی پنجاب گورنمنٹ میں منظور کیا تھا —

سنہ ۱۴—۱۹۱۳ع

	روپے
تنخواہ دو ہیلتھہ افسران درجہ اول	۱۵۲۲۹
تنخواہ زاید ڈپٹی سینٹری کمشنر از ۱۶-اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ع لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع بحساب ۵۰۰ روپیہ فی ماہ	۲۷۵۸
میزان	۱۷۹۸۳

سنہ ۱۵—۱۹۱۴ع

تنخواہ دو ہیلتھہ افسران درجہ اول (ایک ہیلتھہ افسر عارضی طور پر یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ع سے ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۴ع تک کمتر شرح تنخواہ پر رکھا گیا)	۱۳۰۹۰
تنخواہ زاید ڈپٹی سینیٹری کمشنر از یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ع تا ۶-اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ع بحساب ۵۰۰ روپیہ فی ماہ	۳۲۳۲
نیز ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۴ع سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ع تک بحساب ۵۰۰ روپیہ فی ماہ	۲۱۸۳
میزان	۱۸۵۱۵

سنہ ۱۶—۱۹۱۵ع

تنخواہ دو ہیلتھہ افسران درجہ اول	۱۵۰۰۰
تنخواہ زاید ڈپٹی سینیٹری کمشنر از یکم اپریل سنہ ۱۹۱۵ع تا ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۱۵ع بحساب ۵۰۰ روپیہ فی ماہ	۳۸۱۷
تنخواہ زاید ڈپٹی سینیٹری کمشنر از ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۵ع تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع بحساب ۶۰۰ روپیہ فی ماہ	۲۶۲۰
میزان	۳۱۴۳۷

سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع

	روپے
تنخواہ دو ہیلتھہ افسران درجہ اول	۱۵۰۰۰
راولپنڈی کے ایک ہیلتھہ افسر درجہ دوم کی نصف تنخواہ	* ۹۲۴
سیالکوٹ کے ایک ہیلتھہ افسر درجہ دوم کی نصف تنخواہ	* ۸۷۱
لودھیانہ کے ایک ہیلتھہ افسر درجہ دوم کی نصف تنخواہ	* ۱۳۳
* ان دوئم درجہ ہیلتھہ افسران کی تنخواہ کا دوسرا نصف حصہ میونسپل کمیٹیوں نے ادا کیا تھا۔	
تنخواہ زاید ڈپٹی سینیٹری کمشنر از یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ع تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۷ع بحساب ۶۰۰ روپیہ فی ماہ	۷۲۰۰
میزان	۲۴۱۲۸
کل میزان	۸۲۰۶۴

ضمیمہ ۲

(دیکھو جواب سوال نمبر ۸)

نقشہ مشعر عطیات جو محاصل صوبہ میں سے حفظان صحت کے لئے مقامی جماعتوں کو دئے گئے -

(روپئے کے اعداد ہزاروں میں ھیں)

	عطیات از گورنمنٹ ہند-	خرچ		
		بمد امپیریل	بمد پرونشل	میزان
سنہ ۱۲—۱۹۱۱ ع	۹۱۷	۱۵۹	۴۳۳	۵۹۲
سنہ ۱۳—۱۹۱۲ ع	۱۳۵۰	۶۵۱	۴۱۶	۱۰۶۷
سنہ ۱۴—۱۹۱۳ ع	۴۰۰	۱۰۳۱	۴۶۹	۱۵۰۰
سنہ ۱۵—۱۹۱۴ ع	۷۳۰	۱۰۶۵	۱۴	۱۰۷۹
سنہ ۱۶—۱۹۱۵ ع	۴۰۰	۲۲۳	۱۶۲	۳۸۶
سنہ ۱۷—۱۹۱۶ ع	۵۶۱	۳۱۱	۱۶۲	۵۷۳
جو عطیات سنہ ۱۰—۱۹۱۰ ع کے آخیر میں دئے گئے جمع کرو-	۵۰۰	...	...	...
میزان	۴۹۶۸	۳۵۴۱	۱۶۵۶	۵۱۹۷

ضمیمہ ۳

(دیکھو جواب سوال نمبر ۸)

نقشہ مشعر عطیات جو دیہاتی حفظان صحت کے کاموں کے لئے بطور امداد (گرانٹ ان ایڈ) سنہ ۱۵—۱۹۱۴ ع تا ۱۸—۱۹۱۷ ع کے دوران میں دئے گئے-

سال	تفصیل کام	تخمینی لاگت	امدادی عطیہ	آرائے
سنہ ۱۵—۱۹۱۴ ع ...	(۱) سڑک مری کوھالہ	۵۲۵۸۵	۵۰۰	
	(۲) (ضلع کرنال) پکی سڑک اور سکیم نالی نکاس گوہانا	۶۷۳۶	۳۳۶۸۰	
	(۳) سلطان ونڈ ضلع امرتسر کے فرش اور سکیم نالی نکاس	۲۳۹۳۰	۱۰۰۰۰	
	(۴) موضع گلو شاہ (ضلع سیالکوٹ) کے رقبہ کے لئے پانی مہیا کرنے کی سکیم-	۳۲۳۹۰	۵۰۰۰	
سنہ ۱۶—۱۹۱۵ ع ...	(۵) کوٹلی لوہاراں کی سکیم نالی نکاس (ضلع سیالکوٹ) -	۱۰۵۰۰	۳۵۰۰	
	(۶) ضلع گجرات کی دیہاتی سکیم	۷۷۵۳	۷۱۰۰	
	(۷) بنگلہ چنی دل (ضلع شاہ پور میں پانی کا نالہ	۱۶۰۸	۸۰۳	
سنہ ۱۷—۱۹۱۶ ع ...	(۸) موضع پولکو (ضلع کرنال) کے رقبہ کی اصلاح ...	۳۸۳۸	۳۸۳۸	
	(۹) ضلع شاہ پور میں چنی دل بنگلہ کے لئے پانی کا نل-	۲۱۶۸	۱۰۶۹	

سال	تفصیل کام	وگت اندازہ شدہ۔	عطیہ بطور امداد۔	آراء
سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع ..	(۱۰) ضلع لائل پور کی دیہاتی سکیمیں ...	۲۲۵۶۰	۷۵۲۰	
	(۱۱) کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کی سکیم نالی نکاس۔	۱۰۵۰۰	۳۱۰۰	
	(۱۲) بلکلہ چنی دل (ضلع شاہ پور) کے لئے پانی کا نل۔	۳۳۸۵	۵۹۳	
	(۱۳) سلکاہرہ (ضلع سیالکوٹ) کے دیہاتی رقبہ کے لئے نالی اور فرش کی سکیم۔	۲۷۷۹	۹۵۰	
	(۱۴) موضع ر ر کس (ضلع سیالکوٹ کے لئے نالی ہائے نکاس اور بازاروں کے فرش کی سکیم۔	۷۳۵	۲۳۸	
سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع ...	(۱۵) رقالہ (ضلع سیالکوٹ) کی سکیم نالی ہا ئے نکاس۔	۱۲۰۸۶	۳۰۰۰	

ضمیمہ ۴

(دیکھو سوال نمبر ۹ کا جواب)

نقشہ مشعر خرچ بابت حفظان صحت و تدابیر انسداد طاعون۔

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں)

سال	حفظان صحت	تدابیر انسداد طاعون	میزان
سنہ ۰۳-۱۹۰۲ع	۶۱	۶۹۰	۷۵۱
سنہ ۰۴-۱۹۰۳ع	۶۲	۳۱۷	۳۷۹
سنہ ۰۵-۱۹۰۴ع	۷۳	۲۷۱	۳۴۴
سنہ ۰۶-۱۹۰۵ع	۷۶	۳۲۱	۳۹۷
سنہ ۰۷-۱۹۰۶ع	۸۰	۳۱۵	۳۹۵
سنہ ۰۸-۱۹۰۷ع	۷۶	۴۳۶	۵۱۲
میزان	۴۳۸	۲۳۵۰	۲۸۷۸
اوسط	۷۱	۳۰۸	۳۷۹

ضمیمہ ۵

(دیکھو سوال نمبر ۱۸ کا جواب)

خرچ بابت حفظان صحت

(روپے کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

سال	خرچ جو زیر مد "۲۴۔طب یا حفظان صحت" دکھایا گیا ہے۔ — عملہ حفظان صحت و ٹیکہ چیچک۔	عطیات برائے اغراض حفظان صحت۔	اخراجات بابت بیوبانک پلیگ یا ملیریا اور دیگر وبائی امراض۔	بیکٹیریالوجیکل لیبورٹری اور پاسچر ویکسین انسٹی ٹیوٹ۔	میزان	خرچ زیر مد ۴۵۔تعمیرات سول ۔ دکھایا گیا ہے۔	کل میزان	خرچ جو مد امپیریل میں ڈالا گیا ہے۔	خرچ جو مد پراونشل میں ڈالا گیا ہے۔
سنہ ۰۹—۱۹۰۸	۹۸	...	۴۹۶	۲۴	۹۱۸	۲۰۷	۸۲۵	اعداد دستیاب	نہیں ہوئے۔
سنہ ۱۰—۱۹۰۹	۹۹	۸	۳۷۶	۲۲	۵۰۵	۹۰	۵۹۵		
سنہ ۱۱—۱۹۱۰	۱۰۴	۵۹ (الف)	۳۶۵	۲۴	۵۵۴	۹۰	۶۱۲		
سنہ ۱۲—۱۹۱۱	۹۷	۲۳۶ (ب)	۳۹۱	۵۲۰ (ج)	۱۲۱۴	۳۶۶	۱۵۸۰	۰۵۹	۹۲۱
سنہ ۱۳—۱۹۱۲	۹۹	۶۹۲	۲۹۹	۶۱۴ (د)	۱۷۰۴	۳۷۶	۲۰۸۰	۱۲۵۱ (ہ)	۳۲۹
سنہ ۱۴—۱۹۱۳ء	۸۳	۱۶	۲۸۶	۳۱	۴۱۵	۱۵۰۰	۱۹۱۵	۱۰۴۹ (ہ)	۸۶۶
سنہ ۱۵—۱۹۱۴ء	۸۲	۱۰۸۶	۲۷۱	۲۱	۱۴۶۰	۶	۱۴۶۶	۱۰۸۴ (ہ)	۳۸۲
سنہ ۱۶—۱۹۱۵ء	۹۳	۳۹۶	۲۴۱	۲۴	۷۲۵	۵	۷۳۰	۲۴۵ (ہ)	۴۸۵
سنہ ۱۷—۱۹۱۶ء	۹۲	۵۸۳	۱۵۹	۲۵	۸۲۹	۶	۸۳۵	۳۳۵	۳۰۰
میزان ...	۷۸۸	۳۰۷۵	۲۸۵۴	۱۳۰۵	۸۰۲۲	۲۶ ۱۶	۱۰۹۳۸	...	...

(الف) اس رقم میں ۰ ۱۳۰ روپیہ ان انعامات کی بابت شامل ہے جو اصلاحات حفظان صحت کے لئے اور آبادی پنجاب کے دیہات کو دئے گئے۔

(ب) اس رقم میں ۱۱۰۰۰ ان انعامات کی بابت شامل ہے جو اصلاحات حفظان صحت کے لئے اور آبادی پنجاب کے دیہات کو دئے گئے۔

(ج) اس رقم میں سنٹرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے ۵ لاکھ کا خاص عطیہ شامل ہے۔

(د) اس رقم میں سنٹرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے ۶ لاکھ کا خاص عطیہ شامل ہے۔

(ہ) اس رقم میں وہ خرچ شامل ہے جو حفظان صحت کے کاموں کے لئے ۲۲ ہزار کے امپیریل عطیہ میں ڈالا گیا ہے۔

ضمیمہ نمبر ۶

(دیکھو سوال نمبر ۲۰ کا جواب)

فقرہ

(الف) کل تعداد اشخاص جو اس وقت نظر بند ہیں۔

زیر آرڈیننس داخلہ ہند نظر بند ہیں	۴۷
زیر ایکٹ تحفظ ہند	ندارد۔

کل تعداد اشخاص جنکی اسوقت نقل و حرکت محدود ہے۔

زیر آرڈننس داخلہ ہند	۸۱۲
ایکٹ تحفظ ہند	۲۲
میزان ...	۹۴۱

(ب) ان اشخاص کی کل تعداد جو زیر آرڈیننس داخلہ ہند ۲۸ فروری کو نظر بند تھے۔

(۱) دو سال سے زیادہ عرصہ کے لئے	۲۶
(۲) ایک اور دو سال کے مابین عرصہ کے لئے	۴
(۳) ایک سال سے کم عرصہ کے لئے	۱۷
میزان ...	۴۷

ان اشخاص کی کل تعداد جنکی نقل حرکت زیر ایکٹ تحفظ ہند ۲۸ فروری کو محدود تھی۔

(۱) دو سال سے زیادہ عرصہ کے لئے	۵۸
(۲) ایک سال اور دو سال کے مابین عرصہ کے لئے ...	۱۷
(۳) ایک سال سے کم عرصہ کے لئے	۷
میزان ...	۸۲

آرڈننس داخلہ ہند کی رو سے نظر بند اشخاص کے متعلق مجھو قسم کے اعداد اس قدر جلد مہیا نہیں ہو سکے

ضمیمہ ۷

(دیکھو جواب سوال نمبر ۲۲)

نقشہ پیدائش و اموات جو لاہور اور امرتسر کے میونسپل اضلاع میں سال سنہ ۱۹۱۷ع کے ہر تقویمی ماہ میں مسلمانوں اور ہندؤں میں (جس میں سکھ بھی شامل ہیں) درج رجسٹر ہوئیں۔اور نیز ایک سال سے کم عمر کے بچوں کی اموات کا نقشہ ــ

ماہ	قصبہ لاہور — پیدائش — ہندو	قصبہ لاہور — پیدائش — مسلمان	قصبہ لاہور — اموات — ہندو	قصبہ لاہور — اموات — مسلمان	قصبہ لاہور — اموات — ایک سال سے کم عمر کے بچے۔	قصبہ امرتسر — پیدائش — ہندو	قصبہ امرتسر — پیدائش — مسلمان	قصبہ امرتسر — اموات — ہندو	قصبہ امرتسر — اموات — مسلمان	قصبہ امرتسر — اموات — ایک سال سے کم عمر کے بچے۔
جنوری	۲۱۹	۵۳۰	۲۰۵	۳۹۹	۱۵۲	۳۰۷	۲۱۴	۲۰۶	۱۷۷	۹۳
فروری	۱۷۹	۳۳۹	۱۵۲	۳۱۲	۱۳۳	۲۷۸	۲۸۳	۱۷۳	۱۱۲	۸۷
مارچ	۱۷۲	۳۹۷	۲۱۲	۳۳۱	۱۸۶	۲۸۵	۳۱۸	۲۱۷	۱۷۶	۱۲۹
اپریل	۱۳۹	۳۳۶	۱۴۵	۳۹۷	۱۲۲	۲۲۶	۲۷۷	۱۸۱	۱۷۶	۱۰۳
مئی	۱۳۲	۳۳۰	۱۳۰	۳۱۹	۱۳۲	۲۰۱	۲۳۵	۱۹۸	۱۸۰	۱۰۳
جون	۱۱۰	۳۱۰	۲۱۲	۳۶۷	۱۶۹	۲۰۶	۲۳۹	۲۳۵	۲۰۷	۱۰۶
جولائی	۱۳۹	۳۳۰	۱۹۸	۳۲۳	۱۹۳	۲۲۳	۲۶۹	۲۲۵	۲۰۸	۱۱۰
اگست	۲۲۲	۵۰۹	۱۸۳	۳۸۹	۱۹۷	۳۳۰	۳۵۳	۲۸۵	۳۰۰	۱۳۷
ستمبر	۲۲۶	۳۷۶	۲۶۶	۵۵۶	۲۵۶	۳۰۰	۳۱۸	۵۶۲	۸۶۳	۲۶۵
اکتوبر	۳۰۲	۶۱۸	۳۵۷	۸۲۳	۳۰۸	۳۵۸	۳۲۰	۹۳۳	۱۵۹۹	۵۰۶
نومبر	۲۳۰	۵۲۳	۳۹۷	۸۸۷	۲۸۷	۲۸۷	۲۹۷	۸۲۶	۹۸۲	۳۲۹
دسمبر	۲۱۷	۳۵۹	۳۷۳	۷۸۳	۱۹۹	۲۷۳	۲۸۰	۳۸۳	۵۳۹	۱۳۲

نوٹ ــ ایک سال سے کم عمر کے بچوں کی اموات کی تعداد قوم وار قابل استفادہ نہیں ہے۔

ضمیمہ ۸

(دیکھو سوال نمبر ۲۳ کا جواب)

سال سنہ ۱۹۱۷ء کے ہر تقویمی ماہ کی بابت ہندو اور مسلمانوں کی شرح اموات و پیدائش کا نقشہ

ماہ	قصبہ لاہور				قصبہ امرتسر			
	پیدائش		اموات		پیدائش		اموات	
	ہندو	مسلمان	ہندو	مسلمان	ہندو	مسلمان	ہندو	مسلمان
جنوری	۲.۷	۴.۳	۲.۵	۳.۲	۳.۹	۳.۴	۲.۶	۲.۵
فروری	۲.۲	۳.۷	۱.۹	۲.۵	۳.۶	۴.۰	۲.۲	۱.۶
مارچ	۲.۱	۳.۲	۲.۶	۲.۸	۳.۷	۴.۴	۲.۸	۲.۴
اپریل	۱.۷	۲.۷	۱.۸	۳.۲	۲.۹	۳.۹	۲.۳	۲.۴
مئی	۱.۸	۲.۷	۲.۸	۳.۴	۲.۶	۳.۳	۲.۵	۲.۵
جون	۱.۴	۳.۹	۲.۶	۳.۸	۲.۷	۳.۳	۳.۰	۲.۹
جولائی	۱.۸	۳.۶	۲.۵	۳.۵	۲.۸	۳.۸	۲.۹	۲.۹
اگست	۲.۷	۴.۱	۲.۳	۳.۲	۳.۲	۵.۰	۳.۹	۳.۲
ستمبر	۲.۸	۳.۹	۳.۳	۴.۵	۵.۱	۵.۸	۹.۲	۱۲.۱
اکتوبر .. .. —	۳.۷	۵.۰	۴.۴	۹.۷	۵.۷	۵.۹	۱۱.۸	۲۲.۴
نومبر	۳.۰	۴.۳	۵.۸	۷.۲	۳.۷	۳.۷	۱۰	۱۳.۷
دسمبر	۲.۷	۳.۷	۵.۹	۹.۴	۳.۵	۳.۹	۹.۱	۷.۵

آبادی (مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء کے مطابق)

قصبہ	ہندو	مسلمان
لاہور ...	۸۰۷۸۴	۱۴۴۷۶۵
امرتسر ...	۷۸۸۹۹	۷۱۵۴۰

نمبر ۹

(دیکھو جواب سوال نمبر ۲۶)

ان امدادی عطیات کا نقشہ جو قسمت انبالہ کی میونسپل کمیٹیوں کو حفظان صحت کے کاموں کے لئے گذشتہ پانچ سالوں میں (سنہ ۱۳—۱۹۱۲ ع تا سنہ ۱۷—۱۹۱۶ ع) بطور امداد دئے گئے۔

نمبر شمار	ضلع	تفصیل کام	عطیہ گورنمنٹ	ارائے
		۱۳—۱۹۱۲ ع۔		
۱	حصار ...	حصار—نالی ہائے نکاس موری دروازہ اور اٹھیر محلہ...	۱۰۰۰	
۲	ایضاً ...	ہانسی—گڑھے پر کرنے کے لئے	۱۵۰۰	
۳	ایضاً ...	بھوانی—گڑھے پر کرنے اور حصول اراضی کے لئے ...	۳۵۰۰	
۴	انبالہ ...	انبالہ—واٹر ورکس کی اصلاح کیلئے سنہ ۱۴—۱۹۱۳ ع ...	۳۰۰۰۰	
۵	حصار ...	ہانسی—تالاب دل ڈگی کو پر کرنے کیلئے ...	۵۳۶۰	
۶	انبالہ ...	انبالہ—سکیم نالی ہائے نکاس	۳۱۹۴	
۷	ایضاً ...	روپڑ—سکیم نالی ہائے نکاس	۱۵۸۲۵	
۸	ایضاً ...	تھانیسر—میلہ کے رقبہ کی سکیم نالی ہائے نکاس سنہ ۱۶—۱۹۱۵ ع۔	۳۰۲۶	
۹	انبالہ ...	کالکا—بہم رسانی آب کی سکیم کی مرمت ...	۱۱۸۰	
۱۰	ایضاً ...	کالکا—سکیم نالی ہائے نکاس	۲۱۰۳۵	
۱۱	گوڑگاؤں ...	ریواڑی—بہم رسانی آب	۷۰۰۰۰	
۱۲	انبالہ ...	کالکا—سکیم نالی ہائے نکاس سنہ ۱۷—۱۹۱۶ ع ...	۲۸۳۱	عطیہ ما بعد۔
۱۳	کانگڑہ ...	دھرمسالہ—مشترکہ بہم رسانی آب کی سکیم ...	۱۹۳۰	
۱۴	انبالہ ...	کالکا—سکیم نالی ہائے نکاس	۱۲۹۳۵	
۱۵	ایضاً ...	انبالہ—بہم رسانی آب	۹۰۷۱۰	
۱۶	کرنال ...	کرنال—سکیم نالی ہائے نکاس	۳۳۱۰۲	
۱۷	گوڑگاؤں ...	ریواڑی—بہم رسانی آب کی سکیم	۹۰۰۰۰	

ضمیمہ ۱۰

(دیکھو سوال نمبر ۲۶ کا جواب)

نقشہ مشعر عطیات جو قسمت انبالہ کی میونسپل کمیٹیوں کو سال سنہ ۱۳-۱۹۱۲ع لغایت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع میں دئے گئے

	کمیٹیوں	سنہ ۱۳-۱۹۱۲ع				سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع				سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع				سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع				سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع				کیفیت
		عطیہ برائے [illegible] تعلیم	عطیات [illegible]	عطیہ برائے عمارات	میزان	عطیہ برائے [illegible] تعلیم	عطیات [illegible]	عطیہ برائے عمارات	میزان	عطیہ برائے [illegible] تعلیم	عطیات [illegible]	عطیہ برائے عمارات	میزان	عطیہ برائے [illegible] تعلیم	عطیات [illegible]	عطیہ برائے عمارات	میزان	عطیہ برائے [illegible] تعلیم	عطیات [illegible]	عطیہ برائے عمارات	میزان	
	ضلع حصار	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	
۱	میونسپل کمیٹی بھوانی ...	...	۸۳۰	...	۱۸۳۰	۱۰۱۷	...	...	۱۰۱۷	۲۱۶۶	...	...	۲۱۶۶	۱۸۹۷	...	...	۱۸۹۷	۲۲۳۱	...	...	۲۲۳۱	
۲	" " سرسہ ..	...	۱۰۷۰	...	۱۹۷۰	۳۶۲	۱۰۷۰	...	۱۴۳۲	۹۴۷	۱۰۰۰	..	۱۹۴۷	۹۵۸	۱۰۰۰	...	۱۹۵۸	۹۵۸	۱۰۰۰	..	۱۹۵۸	
۳	" " ہانسی ..	...	...		...	۱۳۶	...	...	۱۳۶	۷۸۳	...	...	۷۸۳	۷۸۸	...	...	۷۸۸	۷۸۸	...	..	۷۸۸	
۴	" " حصار ...	...		...	...	۳۴۴	...	...	۳۴۴	۳۴۷		...	۳۴۷	۴۸۶	...	...	۴۸۶	۴۳۰	...	...	۴۳۰	
۵	رقبہ مشمولہ قابل ... ملحق	...	...	...	...	...	...	...	...	..	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	
	میزان ...	...	۲۹۱۰	...	۲۹۱۰	۱۸۵۹	۱۰۷۰	...	۲۹۲۹	۴۲۴۳	۱۰۰۰	...	۵۲۴۳	۴۱۲۹	۱۰۰۰	...	۵۹۲۹	۴۳۰۷	۱۰۰۰	...	۵۳۰۷	
	ضلع روہتک																					
۱	میونسپل کمیٹی جھجر ..	...	...	...	۵۰	۳۱۹	۵۰۰	...	۹۱۹	۹۳۵	۵۰۰	...	۱۴۳۵	۱۳۱۰	۵۰۰	...	۱۹۱۰	۱۷۵۸	۵۰۰	...	۲۲۵۸	
۲	" " روہتک ..	...	...	...	...	۹۳۷	...	...	۹۳۷	۱۰۹۹	...	--	۱۰۹۹	۱۶۹۸	...	...	۱۶۹۸	۲۰۶۳	...	...	۲۰۶۳	
۳	" " گوہانہ ...	..	...	...	...	۱۷	...	...	۱۷	۲۹۸	...	۲۰۳۰	۲۳۲۸	۳۰۲	..	...	۳۰۲	۳۰۳	...	..	۳۰۳	
۴	" " بیری ...	...	...	...	...	---	...	...	...	۷۸۵	...	...	۷	۳۱۱	...	—	۹۱۱	۶۱۱	...	...	۶۱۱	
۵	" " بہادر گڑھ	...	...	...	..	۱۱۷۰	...	...	۱۱۷۰	۱۱۹۳	...	..	۱۱۹۳	۲۰۳۲	...	...	۲۰۳۲	۲۲۸۲	...	...	۲۲۸۲	
۶	" " سونی پت	...	...	...	..	۳۰۳	...	---	۳۰۳	۳۸۱	...	...	۳۸۱	۵۰۳	...	...	۵۰۳	۵۲۲	...	...	۵۲۲	

نمبر	نام	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	کیفیت
	ضلع گوڑگانوہ																					
۱	میونسپل کمیٹی پلول	...	...	...	...	۳۱۸	...	...	۳۱۸	۷۷۱	...	...	۷۷۱	۹۲۳	..	...	۹۹۳	۹۷۷	...	...	۹۷۷	
۲	" " ...	...	...	...	...	۱۱۳۵	...	...	۱۱۳۵	۱۳۲۱	...	...	۱۳۲۱	۱۳۳۸	...	...	۱۳۳۸	۱۶۶۷	...	...	۱۶۶۷	
۳	" " فرید آباد ...	...	...	...	...	۹۳۰	...	...	۹۳۰	۱۰۶۰	...	...	۱۰۶۰	۱۰۹۱	...	...	۱۰۹۱	۱۱۳۰	...	...	۱۱۳۰	
۴	" " فیروزپور جھرکہ	..	...	...	...	۹۲۹	...	...	۹۲۹	۱۰۷۰	...	...	۱۰۷۰	۱۲۹۷	...	...	۱۲۹۷	۱۳۹۳	...	...	۱۳۹۳	
۵	" " ہوڈل ...	(الف)	...	...	...	۸۵۱	...	...	۸۵۱	۱۳۵۴	...	...	۱۳۵۴	۱۹۹۴	...	...	۱۶۹۳	۱۸۲۲	..	...	۱۸۲۲	(الف) عطیات برائے صنعتی سکول ریواڑی:-
۶	" " ریواڑی ..	۴۰۵۶	...	...	۶۰۵۹	۲۳۳۵	...	...	۲۳۳۵	۳۲۹۱	...	..	۹۲۹۱	۳۳۴۳	...	...	۳۲۳۶	۳۵۰۲	...	...	۳۵۰۳	
	میزان ...	۴۰۵۶	..	...	۴۰۵۶	۹۵۹۹	...	...	۹۵۱۶	۸۹۹۷	...	..	۸۹۹۷	۹۹۰۹	...	...	۹۹۰۹	۱۰۳۶۱	...	...	۱۰۳۶۱	عطیہ تنخواہ ۱۰۸۰ روپیہ معہ ساز و سامان ۹۷۶-
	ضلع کرنال																					
۱	میونسپل کمیٹی کرنال ...	...	...	...	...	۱۰۵۰	...	...	۱۰۵۰	۱۲۷۸	...	...	۱۲۷۸	۱۲۹۳	...	...	۱۲۹۳	۱۲۶۳	..	...	۱۲۹۳	
۲	" " پانی پت...	...	...	...	...	۵۳۳	...	...	۵۳۳	۱۲۷۲	...	...	۱۲۷۲	۱۱۷۱	...	...	۱۱۷۱	۱۰۹۷		...	۱۰۶۷	
۳	" " " ...	...	۵۰۰	...	۵۰۰	۲۸۲	۵۰۰	...	۷۸۲	۷۹۵	۵۰۰	...	۱۲۹۵	۲۱۸۶	۵۰۰	--	۲۶۸۶	۲۳۰۱	۵۰۰	..	۲۹۳۱	
۴	" " تھانیسر ...	...	...	..	...	۹۲۳	..	...	۹۰۳	۱۳۷۳	...	...	۱۲۷۳	۱۹۹۵	...	...	۱۹۹۵	۱۹۹۵	...	...	۱۹۹۵	
۵	" " شاہ آباد...	...	..	...	...	۱۱۸۳	...	--	۱۱۸۳	۲۱۳۰	...	...	۲۱۳۰	۲۱۳۰	..	..	۲۱۳۰	۲۶۸۵	...	...	۲۶۸۵	
	میزان ...	...	۵۰۰	..	۵۰۰	۳۹۸۲	۵۰۰	...	۳۴۸۲	۶۸۵۸	۵۰۰	...	۷۳۵۸	۸۸۵۶	۵۰۰	...	۲۵۶	۹۱۰۲	۵۰۰	...	۹۱۳۲	
	ضلع انبالہ																					
۱	میونسپل کمیٹی انبالہ ...	...	...	...	...	۸۹۰	...	...	۸۹۰	۱۹۳۶	...	...	۱۹۳۶	۱۹۳۵	...	...	۱۹۳۵	۱۳۸۵	...	...	۱۳۸۵	
۲	" جگادھری...	...	۱۵۰۰	...	۱۵۰۰	۹۲۹	۱۵۰۰	۱۰۲۱۵	۱۲۳۳۴	۸۳۲	۱۵۰۰	...	۲۳۳۲	۷۶۶	۵۰۰	--	۴۲۶۶	۸۵۲	۵۵۰۰	...	۲۳۵۲	
۳	" " بوڑیہ ...	...	...	...	...	۶۸۰	...	...	۶۸۰	۸۵۳	...	..	۸۵۳	۱۰۳۳	..	...	۱۰۳۳	۱۰۸۰	...	...	۱۰۸۰	
۴	" " سڈھورا ...	...	...	...	...	۱۰۸	..	...	۱۰۹۸	۵۸۵	...	...	۵۸۵	۶۲۳	...	...	۹۲۳	۷۵۸	..	...	۷۵۸	
۵	رقبہ مشتہرہ ...	...	...	...	..	۹۰	...	...	۹۰	۹۰	...	...	۹۰	۹۰	...	...	۹۰	۹۰	...	...	۹۰	
۶	میونسپل کمیٹی روپڑ ...	..	۱۵۰۰	...	۱۵۰۰	۹۳۸	۱۰۰ (ب)	۱۳۲۳ (ج)-	۳۵۷۲	۳۲۶	۱۵۰۰	۱۵۰۰۰	۱۹۸۲۹	۱۸۷۷	۱۵۰۰	...	۳۳۷۷	۱۷۹۰	۱۵۰۰	..	۳۲۹۰	(ب) عطیہ تنخواہ برائے صنعتی سکول روپڑ-
۷	رقبہ مشتہرہ کالکا ...	...	...	...	...	۳۰۳		...	۳۰۳	۱۳۷	...	...	۱۳۷	۲۵۳	...	۲۵۰۰	۲۷۵۳	۶۵۳	...	...	۶۵۳	
	میزان ...		۳۰۰۰	..	۳۰۰۰	۳۳۱۹	۳۰۰۰	۱۱۹۳۹	۱۷۱۵۸	۳۷۷۳	۳۰۰۰	۱۵۰۰۰	۲۲۷۷۳	۹۲۸۳	۳۰۰۰	۲۵۰۰	۱۱۷۸۳	۹۹۰۹	۳۰۰۰	.	۹۹۰۹	
	ضلع شملہ																					(ج) ۳۲۵ روپیہ کا عطیہ برائے سامان آرائش شامل ہے-
۱	میونسپل کمیٹی شملہ ...	.	...	...	...	۱۲۳۳	...	..	۱۲۳۳	۱۶۹۰	...	..	۱۶۹۰	۲۲۳۱	...	...	۲۲۳۱	۲۲۹۲	...	...	۱۲۹۲	
	میزان ...	...	...	...	..	۱۲۳۲		...	۱۲۳۳	۱۶۹۰	...	...	۱۶۹۰	۲۲۳۱	..		۲۲۳	۲۲۹	...	...	۱۰۹۱	
	میزان قسمت انبالہ ...	۲۰۵۶	۹۹۱۰	..	۸۹۶۶	۱۹۸۳۶	۵۰۷۰	۱۱۶۳۹	۳۶۵۵۵	۳۱۲۰۳	۵۰۰۰	۱۷۰۳۰	۵۳۲۵۳	۳۷۹۷۵	۵۰۰۰	۴۹۰۰	۳۵۳۷۵	۳۰۵۵۱	۱۵۰۰	...	۳۵۱۵۱	

موسومہ روئداد مالی بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء

آنریبل مسٹر امسٹن —

"یور آنر — میں موسومہ مالی روئداد مشعر اصل رقوم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ء و بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء اور ترمیم شدہ بابت سال مذکور اور نیز بجٹ بابت سال آئندہ سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں گذشتہ سال کی نظیر پر عمل کرونگا اور ان مبسوط تشریحات کے لحاظ سے جو مالی روئداد میں درج ہیں میں اس موقع پر حتی الامکان اختصار سے کام لونگا۔ اگر مجھے یہہ یقین ہوتا کہ سب آنریبل ممبر صاحبان نے مالی روئداد کو غور و خوض سے پڑھا ہے تو اس وقت میرا کام نہایت ہی ہلکا ہوتا کیونکہ مجھے یہ یقین ہوجاتا کہ انکو سال کی مالی کارگذاری کی پوری پوری کیفیت معلوم ہوگئی ہے۔ لیکن بحالات حال مجھے یہہ توقع نہیں ہے کہ اس خوفناک اور کسی قدر غیر مرغوب دستاویز پر غور کرنے کی سب ممبروں نے جرأت کی ہو اور جس حد تک فنانشل برانچ (شعبہ خزانہ) کا تعلق ہے میں سال کے نظم و نسق کے بڑے بڑے واقعات کو نہایت اجمال کے ساتھہ بیان کرونگا خواہ ایسا کرنے میں مجھے بعض امور کا اعادہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔*

"مالی روئداد کے متعلق کچھہ بیان کرنے سے پیشتر میں اوس سوال کے متعلق چند ایک الفاظ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں جو امپیریل کونسل کے تبدیل شدہ ضابطہ کارروائی کے متعلق آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے کیا تھا۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ آیا آنریبل ممبر کے دل میں اس بات کا کوئی خیال نہ تھا کہ مالی معاملات پر بحث کرنے کے معاملہ میں پراونشل کونسل کے غیر سرکاری ممبروں کو وہ مواقع حاصل نہیں ہیں جو امپیریل کونسل کے ممبروں کو حاصل ہیں۔ میرے خیال میں اس امر کو کسی قدر تفصیل کے ساتھہ واضح کردینا بہتر ہوگا۔ امپیریل کونسل کی مالی کارروائی آنریبل ممبر مال کی تقریر سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد تشخیص ٹیکس و قرضہ جات اور لوکل گورنمنٹوں کے عطیہ جات کے معاملہ پر بحث کی جاتی ہے مگر یہہ واضح رہے کہ میں پرانے طریقہ کارروائی کا ذکر کر رہا ہوں۔ لوکل کونسل کو ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ ہمیں محصول عاید کرنے و قرضہ جات لینے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے اور ہمیں لوکل گورنمنٹوں کو عطیہ جات دینے کی بھی یقیناً کوئی خواہش نہیں۔ اس کے بعد ایک اور اجلاس ہوتا ہے جس میں مختلف مدات کے مہتمم ممبر اپنی مدات کو پیش کرتے ہیں اور ازاں بعد غیر سرکاری ممبر جو رزولیوشن پیش کرنا چاہیں اپنے رزولیوشن پیش کرتے ہیں۔ پھر بجٹ پیش کیا جاتا ہے اور بجٹ کی بحث کے بعد مالی کاروبار ختم ہوتا ہے۔ اس صوبہ میں مالی مدات میں دلچسپی اس سے بہت پہلے شروع ہوجاتی ہے۔ امپیریل کونسل میں غیر سرکاری ممبروں کو مالی حالت کے متعلق عملی طور پر اوس وقت تک کچھہ معلوم نہیں ہوتا جبتک کہ آنریبل ممبر خزانہ تقریر نہ کرلے۔ برخلاف اسکے صوبہ ہذا میں بعض غیر سرکاری ممبروں کو بجٹ کی تیاری کے کام میں دسمبر سے ہی شریک کرلیا جاتا ہے جبکہ اوس خاص رعایت کی بدولت جو میرے علم میں کسی دیگر صوبہ کو حاصل نہیں ہے کمیٹی خزانہ کے ممبروں کو بجٹ کو اوس حالت میں ملاحظہ کرنے کا موقع دیا جاتا ہے جبکہ ابھی غیر تقسیم شدہ خرچ بھی درج نہیں کیا ہوتا۔ اس کے بعد جنوری میں کمیٹی خزانہ کا دوسرا اجلاس ہوتا ہے جس میں غیر تقسیم شدہ خرچ کا کل گوشوارہ اور بجٹ کی مختلف مدات کمیٹی مذکور کے پیش کی جاتی ہیں جو کل اعداد پر غور کرتی ہے۔ حالانکہ امپیریل کونسل میں غیر سرکاری ممبروں کو یکم مارچ تک بجٹ کا کچھہ حال معلوم نہیں ہوتا مگر ہم اپنے غیر سرکاری ممبروں کو اس کام میں دسمبر سے ہی شریک کرلیتے ہیں۔ پھر اس اجلاس سے قریباً ایک ہفتہ پہلے فنانشل سیکریٹری ہر ایک غیر سرکاری ممبر کو مالی یادداشت کی ایک کاپی ارسال کرتا ہے جس میں صوبہ کے خزانہ اور محکمہ خزانہ کے کام کی مفصل کیفیت درج ہوتی ہے۔ یہہ یادداشت کم و بیش اوس تقریر کے بجائے ہوتی ہے جو آنریبل ممبر خزانہ امپیریل کونسل میں کرتا ہے۔ یہہ تقریر یا خلاصہ ایک زائد شے ہے جو امپیریل کونسل کے پروگرام میں شامل نہیں۔ پھر میری اس مختصر تقریر کے بعد مختلف مہتمم ممبر صاحبان اپنی اپنی مدات کو پیش کرتے ہیں۔ ہماری کونسل و امپیریل

* دیکھو ضمیمہ یازدہم

کونسل کے طریقہ کارروائی میں یہہ فرق ہے۔ فنانشل سیکریٹری کی تقریر اور افسران سررشتہ کی طرف سے مختلف مدات کے پیش ہونے کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ لیکن یہہ فرق زیادہ تر ظاہرائی قائم ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے مالی یادداشت جولوں کسی حد تک اوس تقریر کے بالمقابل متداول کی جاتی ہے جو آنریبل مہتمم ممبر خزانہ امپیریل کونسل میں کرتے ہیں اس کونسل هذا کے غیر سرکاری ممبر اس بارہ میں امپیریل کونسل کے ممبروں کے مقابلہ میں درحقیقت کسی طرح خسارہ میں نہیں رہتے۔ جیسا کہ میں نے قبل ازیں بیان کیا ہے اون کو مختلف مدات کے پیش ہونے سے پہلے کم و بیش ایک ہفتہ پہلے ہر ایک قسم کی مطلوبہ اطلاع حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ امپیریل کونسل کے ممبروں کی طرح صوبہ هذا کے ممبروں کو رزولیوشن پیش کرنے کا پورا موقع دیا جاتا ہے اور اس قسم کا ایک رزولیوشن آج کے اجلاس کی فہرست کارروائی میں بھی درج ہے۔ بجٹ کے پیش کرنے کے لئے ہمارا اختیار ہے کہ چاہے ہم کوئی خاص اجلاس کریں یا نہ۔ اگر مسودہ مالی روئداد میں کوئی اہم تبدیلیاں واقع ہو جائیں تو ہم اور ایک خاص اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ جس میں بجٹ پیش کیا جاتا ہے اور فنانشل سیکریٹری اون تبدیلیوں کی تشریح کرتا ہے جو عمل میں آتی ہیں۔ اگر کوئی اہم تبدیلیاں عمل میں نہ آئیں اور مسودہ روئداد مالی میں کوئی تغیر نہ ہو تو پھر کوئی خاص اجلاس منعقد نہیں کیا جاتا کیونکہ اوس چیز کو پیش کرنے کیلئے اجلاس منعقد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جو پہلے ہی پیش ہو چکا ہو اور بعد کے اجلاس میں جس میں بجٹ پر بحث کی جاتی ہے فنانشل سیکریٹری کا کام صرف یہی رہ جاتا ہے کہ وہ بجٹ کو باضابطہ طور پر

پیش کرے۔ میرے خیال میں آپ دیکھینگے کہ بجائے اس کے کہ کونسل هذا کے غیر سرکاری ممبروں کو مالی معاملات پر بحث کرنے کی اتنی سہولتیں حاصل نہ ہوں جتنی کہ امپیریل کونسل کے ممبروں کو حاصل ہوتی ہیں صورت معاملہ صاف طور اسکے بالکل برعکس ہے۔

* اب رہی وہ تبدیلی جو خود امپیریل کونسل کے طریقہ کارروائی میں واقع ہوئی ہے۔ اسکے متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا اوس سے اونکی بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جیسا کہ میں نے اس بارہ میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا تھا گورنمنٹ هذا کو اپنی کونسل کے طریقہ کارروائی کو گورنمنٹ ہند کی منظوری کے بغیر بدلنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور تاریخوں کے متعلق مشکلات پیدا ہونے کا احتمال ہے کیونکہ خزانہ کے کام میں بہت سخت پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہے۔ تاہم اگر ممبر صاحبان اس قسم کی تبدیلی کرانے کے خواہشمند ہوں تو جیسا کہ میں نے قبل ازیں بیان کیا ہے ہم ایسا کرنے کے امکان پر غور کرنے کیلئے بالکل آمادہ ہیں۔ لیکن میں یہہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جہاں تک امپیریل کونسل کا تعلق ہے تبدیلی کا مدعا یہہ ہے کہ تخصیص ٹیکس و قرضہ جات اور لوکل گورنمنٹوں کو عطیہ جات دینے کے متعلق خیالات کے اظہار کیلئے سہولتیں مہیا کی جائیں یہہ مدعا بلا شبہہ ایسا ہے جس سے ہمیں کسی قسم کا تعلق نہیں کیونکہ جیسا کہ میں نے قبل ازیں بیان کیا ہے ہمیں ٹیکس عائد کرنے یا قرضہ جات لینے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے اور لوکل گورنمنٹوں کو عطیہ جات دینے کی ہمیں کوئی خواہش نہیں ہے۔ ہاں فائدہ بلا شبہہ یہہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر بجٹ کی بحث کے متعلق اجلاس منسوخ کر دیا جائے اور اسکی جگہ مسودہ مالی روئداد کی بحث کا اجلاس شروع کر دیا جائے تو اس سے مالی روئداد کی مدات پر حال کی نسبت زیادہ توجہ مبذول کی جاسکیگی معلی القاب جناب نواب وایسرائے بہادر نے امپیریل کونسل میں اپنی افتتاحی تقریر کے دوران میں یہہ فرمایا تھا کہ اولوں بجٹ کی بحث بہت سودمند ثابت نہیں ہوتی اور ایک آنریبل ممبر نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ بجٹ کی بحث گویا خرگوش کے سلاوہ شکار کی ملفو اوقت ہے لیکن میرا اپنا خیال نہیں ہے کہ صوبہ هذا میں بجٹ کی بحث (خواہ مالی امور پر بحث کرنے کی خوبیاں کچھ ہی کیوں نہ ہوں) قطعاً بالکل بیکار ہے۔ میرے خیال میں یہہ عام طور پر نہایت ہی دلچسپ ہوتی ہے۔ اگر طریقہ کارروائی کو بدل دیا گیا تو ہمیں بجٹ کو حسب منشاء قواعد اس بات کا پابند ہونا پڑیگا کہ ہم اپنے خیالات کے اظہار کو بجٹ مجموعی روئداد مالی کی یا اوسکے متعلق اصولی سوالات تک محدود رکھیں۔ میرے خیال میں اوس صورت میں

ہمارا دائرہ بحث اوس حد تک وسیع نہیں ہوگا جس حد تک سابقہ سالوں میں رہا ہے بحث کا دائرہ یقیناً محدود ہو جائیگا یادگان عالی ! یہہ ہے صورت حال کی مختصر کیفیت اور مجھے اعتماد ہے کہ غیر سرکاری ممبر بجٹ پر بحث کرنے کے وقت اسبارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرینگے کہ آیا وہ اس تبدیلی کو کرانا چاہتے ہیں۔

اب میں روئداد مالی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یہہ واضح رہے کہ ہمیں سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء کے شروع میں ۱۰۳ لاکھ بقایا کے موجود ہونے کی توقع تھی۔ ہمارا ابتدائی بقایا فی الواقع بڑھکر ۱۲۲۷۵۰۰۰ روپیہ تک پہونچ گیا ہے۔ با لفاظ دیگر ہمارا سرمایہ ۲۰ لاکھ کے قریب بڑھ گیا ہے۔ ذاتی طور پر خیال سے میں اپنے آپکو اس نتیجہ پر مبارکباد دینا ہوں۔ لیکن میں اس بیشی کے متعلق وجوہات قبل ازین بیان کر چکا ہوں۔ اس بیشی کی وجہ محکمہ آبپاشی کی حد سے زیادہ کفایت شعاری اور نیز وہ غیر معمولی وغیرہ متوقع آمدنی ہے جو شاید جنگ کی وجہ سے زائد ہو گئی ہے جو متفرقات حاصل ہوئی ہے۔ مزید براں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بعض خرچ کرنے والے محکمہ جات اون عطیہ جات کو صرف میں لانے کے متعلق جو اونکو دئے جاتے ہیں اپنے اختیارات کی نسبت قدرے حد سے زیادہ مطمئن رہتے ہیں۔ سامان کے حاصل کرنے میں مشکل پیش آنے اور محکمہ ریلوے کی قیود کی وجہ سے جنکے باعث ضروری سامان کے پہونچنے میں تاخیر ہو گئی تھی وہ اپنے عطیات کی پوری پوری رقوم استعمال نہیں کر سکے۔ تاہم اگر محض بحث کے لحاظ سے خیال نہ دیکھا جائے تو توقع بہت تسلی بخش ہوئی ہے۔ اور اس ترقی کو سال مذکور کے دوران میں قائم رکھا گیا ہے جسکی وجہ سے ہمیں امید ہے کہ سال کے اختتام پر بقایا توقع کی نسبت قریباً ۸۴ لاکھ زیادہ ہوگا یا با لفاظ دیگر ۲۰ لاکھ کی اوس فالتو رقم کے علاوہ جو سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع میں موصول ہوئی تھی۔ ہمیں موجودہ سال کی آمدنی کے مقابلہ میں قریباً ۶۷ لاکھ روپیہ زائد وصول ہونے کی توقع ہے۔ شاید اس سے یہہ خیال کیا جائے کہ ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ فنانشل سکریٹری حد سے زیادہ احتیاط کے اثر سے بچ نہیں سکے۔ جس میں اون کا پچھلے سال مبتلا ہونا بیان کیا گیا تھا۔ در اصل میں آنریبل ممبر خزانہ کے اون الفاظ کے بموجب بقایا لینا چاہتا ہوں جو اونہوں نے امپیریل کونسل میں استعمال کئے تھے کہ ہمیں احتیاط کے ساتھ چلنا چاہئے اور اگر نتائج ہماری توقعات سے زیادہ اچھے رہیں تو یہہ قابل مبارکباد ہونے چاہئیں نہ کہ قابل تنقید۔ لیکن اگر میں نے صرف اس مقولہ پر ہی اکتفا کیا تو یہہ ممکن ہے کہ شاید آنریبل ممبر یہہ خیال کریں کہ میں نے حد سے زیادہ احتیاط کی مرض میں مبتلا ہونے کے الزام کو درپردہ تسلیم کر لیا ہے لیکن چونکہ اس سے اونکو غلط فہمی پیدا ہونے کا احتمال ہے لہذا میں وضاحت کے طور پر چند ایک الفاظ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اولاً میں یہہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ تخمیناً ۱۳ لاکھ کے فرق کی وجہ وہ عطیہ جات ہیں جو گورنمنٹ ہند نے منافع گندم کے متعلق دئے ہیں اور نیز وہ باز گشت عطیات ہیں جو اوس نے مدرسوں کی تنخواہوں کی ترقی اور اون کی ٹریننگ کیلئے دئے ہیں۔

سال مذکور کے دوران میں ان عطیہ جات کو تمام و کمال خرچ نہیں کیا جا سکا اور باضابطہ رقم کسی بجٹ میں درج نہ کی جا سکی۔ نیز یہہ واضح رہے کہ فرق مذکور کا بیشتر حصہ خرچ کے کھاتہ سے حاصل ہوا ہے۔ مختلف مدات مثلاً معاملہ زمین و عدالت ہائے قانون و پولیس و تعلیم و زراعت اور تعمیرات سرکاری وغیرہ وغیرہ کی ذیل میں خرچ توقع سے بہت کم ہوا ہے۔ لیکن میرے خیال میں محکمہ خزانہ اسکی ذمہ واری اپنے سر پر نہیں لے سکتا۔ مختلف محکمہ جات اعلیٰ مطالبات محکمہ خزانہ کو بھیج دیتے ہیں اور محکمہ خزانہ اونکو اونکی توقعات کے برابر روپیہ کبھی نہیں دے سکتا۔ لہذا اگر وہ اوس روپیہ کو ابھی خرچ نہ کر سکیں جو اونکو دیا جاتا ہے تو میرے خیال میں محکمہ خزانہ اسکا ذمہ وار نہیں کہلا سکتا۔ میں نے یادداشت مالی میں اون بعض وجوہات کی تشریح کر دی ہے جنکے باعث خرچ کرنے والے محکمہ جات اپنے عطیہ جات کی فہرست حد تک نہیں پہنچ سکے۔

اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ جنگ کا بالخصوص تعمیرات سرکاری کی صورت میں مصالحہ و مزدوروں کی بہم رسانی پر سخت اثر پڑا ہے اور اس محکمہ کو اپنا کام اپنے پروگرام (فہرست کارروائی)

کے مطابق انتظام دہلی میں اپنی کوششوں میں سخت رکاوٹ پیش آئی ہے۔ یہہ سچ ہے کہ خرچ کے کھاتہ میں دو رقوم ایسی ہیں جنکے لئے محکمہ خزانہ براہ راست ذمہ وار ہے۔ یہہ رقوم سوا جب گرانی غلہ اور امداد قحط کی رقوم ہیں۔ لیکن میرا یہہ خیال نہیں ہے کہ ان ہر دو اغراض کیلئے گذشتہ سال جو روپیہ مہیا کیا گیا تھا اوسکی نسبت یہہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ اوسے مہیا کرتے وقت حد سے زیادہ احتیاط سے کام لیا گیا تھا آنریبل ممبروں کو وہ حالات یاد ہونگے جو اوسوقت موجود تھے جبکہ مجھے گذشتہ سال بجٹ کے موقع پر کونسل کو خطاب کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ فصلات ربیع کے متعلق حالات اس وقت کسی طرح امید افزا نہیں تھے بعض معاملہ زمین کی اون رقوم کے متعلق اضلاع سے پاس انکی رپورٹیں موصول ہوئی تھیں جنکے التواء کا احتمال تھا اور غلہ ہائے خوردنی کا نرخ پہلے ہی کافی بڑھا ہوا تھا۔ یہہ بھی بالکل ممکن تھا کہ گرانی غلہ کا مواجب سارے سال کے لئے دینا پڑتا۔ اور یہہ امر واقع ہے کہ ہم کو مواجب مذکور بکم نومبر سے دینا پڑا اور واضح رہے کہ مواجب گرانی غلہ کیلئے جو کل روپیہ مہیا کیا گیا تھا وہ اعلیٰ شرح کے حساب سے صرف ۴½ ماہ کے لئے کافی ہو سکتا تھا اور اوس حالت کے لحاظ سے جو بجٹ مرتب کرنے کے وقت موجود تھی میرے خیال میں کوئی شخص یہہ نہیں کہ سکتا کہ رقم مذکور کے مہیا کرنے میں بیجا احتیاط سے کام لیا گیا تھا۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اس قسم کے حالات میں ہر ایک بجٹ کمیٹی اوس رقم سے بہت زیادہ روپیہ مہیا کرتی جو ہم نے مہیا کی تھی۔ امداد قحط کے واسطے ہم نے صرف ۱۸۵۰۰۰ روپیہ مہیا کیا تھا۔ جس حد تک صوبہ ہذا کا تعلق ہے سلسلہ آبپاشی کی توسیع نے لوگوں کو قحط کے خطرات سے ایک بڑی حد تک بچا لیا ہے۔ لیکن بارشوں کے بالکل نہ ہونے کی صورت میں چارہ کی رعایتیں منظور کرنی ضروری ہوتی ہیں۔ صرف ایک ہی سال پہلے ہم نے چارہ کی رعایتوں پر پورا ۱۲½ لاکھہ روپیہ خرچ کیا تھا جس میں سے ۵۵۶۰۰۰ روپیہ پراونشل حصہ کا ہے۔ اب جبکہ گذشتہ حالات ابتر ہیں اور امسال موسم سرما میں بارش نہیں ہوئی اور آئندہ کی بابت یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ بارشیں کیا رنگ دکھائینگی تو میرے خیال میں ۱۸۵۰۰۰ روپیہ کی رقم کو جو زیر مد امداد قحط مہیا کی گئی ہے حد سے زیادہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا میں یہہ دعوے کے ساتھہ کہ سکتا ہوں کہ جس حد تک خرچ کے کھاتہ کا تعلق ہے محکمہ خزانہ نے اون مدات کی ذیل میں تخمینہ لگانے میں بڑی جسارت سے کام لیا ہے جنکا وہ ذمہ وار ہے۔ خرچ کرنے والے محکمہ جات کے متعلق محکمہ خزانہ جیسا کہ میں نے قبل ازیں بیان کیا ہے کوئی ذمہ واری نہیں لے سکتا۔

* آمدنی کے کھاتہ میں بھی ہمارے پاس بڑی بڑی فاضلہ رقوم ہیں اور آپ بلا شبہہ یہہ کہینگے کہ اگر فنانشل سکریٹری نے خرچ کے متعلق حد سے زیادہ احتیاط سے کام لیا تو اوس نے آمدنی کی صورت میں کسی حد تک اس قسم کی احتیاط ضرور کی ہے۔ لہذا میں آمدنی کے متعلق صورت حال کی نہایت اختصار کے ساتھہ تشریح کر دینا چاہتا ہوں۔ قطع نظر اوس افزون شدہ رقم کے جو مد امپیریل سے مد پراونشل میں روپیہ کا انتقال ہونے سے حاصل ہوتی ہے اور جسکا ایک حصہ ۱۱۰۷ لاکھہ کی وہ غیر متوقعہ رقم ہے جو منافع گودام کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے اور قطع نظر ۸۰۰۰ روپیہ کی اوس رقم کے جس میں سے ۴۰۰۰ روپیہ امرتسر کی حالت حفظان صحت کی اصلاح کیلئے اور ۴۰۰۰ روپیہ راولپنڈی میں طاعون کی انسدادی تدابیر کے عمل میں لانے کیلئے دیا گیا ہے جن دونوں امثال دوسری رقوم کے ساتھہ نمودار ہی ہے بڑی بڑی بیشیاں زیر مدات ذیل عمل میں آئی ہیں۔ اور مد بست و پنجم یہہ بیشی ایک لاکھہ ہے۔ صاحبان! مد متفرق کے متعلق میں یہہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مد مذکور میں وہ دو رقوم شامل ہیں جنکا عملی طور پر صحیح صحیح اندازہ لگانا نا ممکن ہے میری مراد فروخت اراضیات و مکانات اور غیر متدعو داخل شدہ رقوم سے ہے۔ کوئی شخص یہہ نہیں کہ سکتا کہ کونسی اراضیات و مکانات فروخت کرنے مناسب ہونگے یا اونکی فروخت سے کیا قیمتیں وصول ہونگی نہ ہی یہہ کہا جا سکتا ہے کہ کس قدر اشخاص اپنی امانتوں کا دعوے کرنا بھول جائینگے۔ یہہ رقوم سال بسال بہت بدلتی رہتی ہیں۔ اگر کچھہ کیا جا سکتا ہے تو صرف یہی کہ اندازاً اوسط لگا لی جائے اگرچہ گذشتہ اصل رقوم سے محفوظ طور پر منہائی نہیں ہوتی اور یہی ہم نے بھی کیا ہے۔ میرے خیال میں یہہ نہیں کہا جا سکتا کہ زیر مد ہذا کوئی نا واجب احتیاط عمل میں لائی گئی ہے۔

* بیشی زیر مد بست و یکم۔ الف۔ زراعت محض ایک رسمی معاملہ ہے۔ بڑی بیشی کی وجہ بیج کی فروخت اور وہ عطیہ ہے جو مکرر فروخت کی غرض سے کپاس کے خالص بیج کو خریدنے کیلئے دیا گیا ہے۔

" اب لیجئے مد شانزدہم - ب - قانون و عدالت عدالتی - جیل خانہجات کو - زیر مد ہذا تخمینہ جات بجٹ کے مقابلہ میں نمایاں بیشی ہوئی ہے - اسکی وجہ تمام تر یہہ ہے کہ محکمہ فوج نے اون اشیاء کی قیمت ادا کرنے میں قدرے درنگی ظاہر کی تھی جو محکمہ جیل نے گذشتہ سال اونکو مہیا کی تھیں - جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ بجائے اوس کے کہ اس روپیہ کو گذشتہ سال کے حساب میں جمع کرایا جاتا یہہ صرف موجودہ مالی سال کے آغاز میں موصول ہوا چنانچہ سال ماسبق میں زیر مد جیل ہماری اصل رقوم ہماری توقعات سے قدرے کم تھیں اور علی ہذا القیاس موجودہ سال کے دوران میں ہماری آمدنی تخمینہ بجٹ سے تجاوز کر گئی ہے - اس صورت میں بھی میں یہہ خیال نہیں کرتا کہ محکمہ خزانہ کو حد سے زیادہ احتیاط کے عارضہ میں مبتلا ہونے کا الزام دیا جا سکتا ہے - بلا شبہہ آپ پر یہہ واضح رہنا چاہئے کہ ہم اپنے بجٹ کو سال رواں کی اصل رقوم معلوم ہونے سے بہت پہلے تیار کر لیا کرتے ہیں -

" اب میں مد - جنگلات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں - اس مد کی ذیل میں بیشی ہوئی ہے جسکو مجھے یقین ہے کہ ہر ایک شخص بہت پسند کریگا - کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نہایت ہی ضروری مد - کی ذیل میں حقیقی ترقی ہوئی ہے - ان اعداد کے متعلق میں صرف یہی کہونگا کہ یہہ بیشی افسر محکمہ کیلئے ایسی ہی حیرت زا تھی جیسی کہ وہ ہمارے لئے تھی - جنگلات کے بجٹ جو گذشتہ سالوں کے دوران میں ارسال کئے گئے تھے نہایت ہی درست تھے اور اوس بجٹ پر غور کرنے کے بعد جو موجودہ سال کیلئے گذشتہ سال ارسال کیا گیا تھا ہم نے کنسرویٹر کے اعداد کو بجنسہ منظور کیا تھا یعنی کنسرویٹر نے خود ۱۵۷۳۰۰۰ روپیہ کا بجٹ تیار کیا تھا - پس جب اوس نے ۱۹ لاکھہ ۷۴ ہزار روپیہ یا اپنے اصل بجٹ سے ۴ لاکھہ روپیہ زیادہ کا ترمیم شدہ بجٹ فی الواقع پیش کیا تو یہہ صاف ظاہر ہے کہ یہہ بڑی بیشی سر تا پا حیرت زا تھی -

" اب لیجئے انکم ٹیکس کو - میں یہہ تسلیم کرنے کو تیار ہوں کہ شاید ہم نے اپنی توقعات میں قدرے زیادہ جسارت سے کام لیا ہے - ہم نے سال ماسبق کے بجٹ کے مقابلہ میں بہت بڑا اضافہ کیا تھا اور ہم نے اصل رقوم کو نہیں دیکھا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ اس مد کے متعلق ہم شاید قدرے زیادہ فراخدلی سے تخمینہ جات تیار کر سکتے تھے - اگر چہ گذشتہ چند مہینوں میں ہی اس مد میں بیشی ہوئی ہے - پہلے چند مہینوں کی اصل رقوم سے کسی طرح یہہ ظاہر نہیں ہوا تھا کہ تخمینہ بجٹ سے موصولہ اس حد تک زیادہ ہو جائیگا موصولہ میں ہم نے رقم مندرجہ زیر مد ہذا کو ۱۲۹۰۰۰۰ روپیہ سے بڑھا کر ۱۵۲۳۰۰۰ روپیہ کر دیا ہے -

" اب مد آبکاری کو لیجئے - اس مد کے اعداد قدرے تعجب خیز ہیں - وہ گذشتہ تین یا چار سالوں سے حیرت انگیز طور پر یکساں چلے آتے ہیں - اور اس مد کی ذیل میں روپیہ بہت جلد جلد وصول ہوا ہے - اصل واقعہ یہہ ہے کہ جب آنریبل ممبر نے جو محکمہ آبکاری کا مہتمم ہے اپنا موصولہ تخمینہ ارسال کیا تھا تو انہوں نے تخمینہ بجٹ میں تخفیف کرنے کا فی الواقع مشورہ دیا تھا - لیکن اصل رقوم سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف مدات کی ذیل میں بڑی بیشی ہوئی ہے - جب ملک میں روپیہ بکثرت موجود ہوتا ہے تو یہہ یقینی امر ہے کہ اسکا کچھہ حصہ آمدنی زیر مد ہذا میں اضافہ کا باعث بنے -

" زیر مد اول - معاملہ زمین نمایاں بیشی ہوئی ہے - اب سالم مد خورد معاملہ زمین کی کہانی جو کسی قدر دلچسپ ہے اور میں مختصر طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ بجٹ کس طرح بڑھتا گیا ہے - گذشتہ سال کے اوس اجلاس میں جس میں مالی روئداد پیش کی گئی تھی ہمیں زیر مد معاملہ زمین ۸ لاکھہ کی تخفیف کی اطلاع دیدی گئی تھی جس میں سے ۴ لاکھہ پراونشل روپیہ تھا - یہہ تخفیف افسران اضلاع کی اون نہایت ہی یاس انگیز رپورٹوں کی وجہ سے کی گئی تھی جو انہوں نے فصل ربیع کے آئندہ حالات کے متعلق ارسال کی تھیں افسران ضلع نے مجموعی طور پر ۱۶ لاکھہ روپیہ کے قریب تخفیف کرنے کا مشورہ دیا تھا لیکن محکمہ خزانہ نے اپنی معمولی جسارت سے کام لیکر یہہ فیصلہ کیا تھا کہ ۸ لاکھہ کی تخفیف کافی ہے اور یہہ امر واقع ہے کہ فصل ربیع کی اصل رقوم موصول ہونے کے وقت یہہ ثابت ہو گیا کہ وہ ہماری توقع سے ٹھیک ۸ لاکھہ زیادہ نہیں - جو اس امر کی دلیل ہے کہ ہمارا ابتدائی تخمینہ درست تھا - آنریبل ممبروں کو یاد ہوگا کہ موسمی بارشیں جو شروع شروع میں بہت مرغوب تھیں ضرورت سے زیادہ دیر تک جاری رہیں اور سخت و طویل بارشوں کا نتیجہ یہہ ہوا تھا کہ ہمیں فصل خریف کی بابت موصولہ میں ۳ لاکھہ کی تخفیف کرانی پڑی تھی - گورنمنٹ ہند نے ماہ دسمبر کی اصل رقوم کو پیش نظر رکھکر مجوزہ تخفیف کو تسلی بخش خیال نہیں کیا اور اونہوں

...لاکھ کی مزید تخفیف کروں - درمیانی اثنا ہم اس بارہ میں اطلاع فراہم کرتے رہے اور طبع دوم
...ہم نے انجام کار یہ رپورٹ کی کہ ہمارا خیال ہے کہ ہم بجٹ میں ۷½ لاکھ کا اضافہ کر سکینگے بشرطیکہ
...لاکھ کی اوس رقم کو ماورا ٹھہرا کر سکینگے جو گورنمنٹ ہند نے کاٹ لی ہے اور اس کے علاوہ ۴½ لاکھ کا
اضافہ بھی کر سکینگے - صاحب اکونٹنٹ جنرل نے اس خیال کی صحت کے متعلق سخت شکوک ظاہر کئے تھے
اونہوں نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اگر ایسا کیا گیا تو ہمیں فروری میں اوس روپیہ سے ۱۰½ لاکھ روپیہ
زیادہ فراہم کرنا پڑیگا جو اس سے پہلے ماہ فروری میں جمع کیا گیا تھا ہم نے اپنا حساب لگاتے وقت
...ی کی اصل رقوم کو نہیں دیکھا تھا جو بجٹ پاس انگریز تھیں لیکن ہمیں اپنی معلومات پر اعتقاد تھا اور
...نے اپنے اعداد پر بھروسہ کیا - ہم کو فروری کی اصل رقوم ابھی موصول ہوئی ہیں جن سے گذشتہ سال کے
فروری کے اعداد کے مقابلہ میں ۱۰½ لاکھ کی بیشی ظاہر ہوتی ہے - پس ہماری مقرر کردہ رقم سے قریباً
...ہزار روپیہ کی کمی رہ گئی ہے اور اگر ہمیں مارچ کے مہینہ میں گذشتہ سال کی نسبت ۲۵۰۰۰ روپیہ
...موصول ہو جائے تو ہمارا تخمینہ پورے طور پر ٹھیک ثابت ہو جائیگا - میں نے ان واقعات پر صرف
...خیال سے قدرے زور دیا ہے کہ محکمہ خزانہ تمام سال بیجا احتیاط سے کام لینے کی بجائے بڑی جسارت کا
...کرتا رہا ہے اور یہ صورت انتہائی عمدہ نتائج اون کوششوں کے باوجود حاصل ہوئے ہیں جو اون کو
...نے کے لئے کی گئی تھیں - ان جملہ امور کو پیش نظر رکھ کر میرے خیال میں خود محکمہ خزانہ اپنے آپ کو
نہایت ہی عمدہ نتائج پر مبارکباد دے سکتا ہے جو سال کی کارگزاری سے
...ا ہوئے ہیں -

" میں اب بجٹ کے متعلق چند ایک الفاظ کہنا چاہتا ہوں - یہ معلوم ہو جائیگا کہ بجٹ پھر بہت
امید افزا اصولوں پر تیار کیا گیا ہے - اعداد قدرے تعجب خیز ہیں - ہم نے ۵½ کروڑ کی آمدنی کا تخمینہ
...ہے - ممکن ہے کہ یہ موجودہ اعداد سے بہت زیادہ معلوم نہ ہوں - لیکن یہ واضح رہے کہ اون
...ہی عمدہ اعداد میں جن تک ہم سال رواں کے دوران میں پہنچنا چاہتے ہیں ۱۰½ لاکھ کی
نالکو رقوم شامل ہیں جو مد امپیریل سے مد پراونشل میں منتقل کی گئی ہیں -

" خرچ کے متعلق ہم نے پھر عملی طور پر آمدنی کے برابر بجٹ تیار کیا ہے اور ہم
۵۴۹۹۱۰ روپیہ کے کم خرچ کا انتظام کر رہے ہیں - جیسا کہ ممبر صاحبان کو معلوم ہے ہمیں بجٹ میں
...دکھانے کی اجازت نہیں ہے اور ہم نے اس قدر بجٹ دکھائی ہے جس قدر کہ ہم حتے الامکان
...سکتے تھے - تخمینہ شدہ آمدنی اور تخمینہ شدہ خرچ میں صرف ۳۴۰۰۰۰ روپیہ کا فرق ہے - اور
...میں دو لاکھ کی وہ زائد رقم شامل ہے جسکا ذکر نوٹ (الف) منسلکہ مرحمہ روئداد مالی میں
...کیا ہے - یہ خرچ اوس رقم سے پورے ۵۶½ لاکھ زیادہ ہے جسکا لڑائی کے پہلے سال سنہ ۱۴-۱۹۱۳ ع
...بجٹ تیار کرایا گیا تھا - اور میرے خیال میں ہم اپنے آپ کو مبارکباد دے سکتے ہیں کہ ۳½ سال کی عالمگیر
...کے بعد ہم ایسی روئداد پیش کرنے کے قابل ہیں جس میں اوس روپیہ سے جو ہم لڑائی کے آغاز سے
خرچ کرنے کے قابل تھے ۵۶½ لاکھ روپیہ زیادہ خرچ کا انتظام کیا گیا ہے ہم جدید خرچ کیلئے ۴۴ لاکھ
...عطیہ دے سکے ہیں جو سال ھذا کیلئے مہیا کردہ رقم سے ۱۴ لاکھ اور سنہ ۱۷-۱۹۱۶ ع کے بالمقابل اعداد
قدرے ۳۰ لاکھ زیادہ ہے - ہم نے ۴۴ لاکھ کی اس رقم میں بازگشت خرچ کیلئے کم از کم ۱۱ لاکھ روپیہ
...ل کر دیا ہے جو ایک ایسا بوجھ ہے جسکو ہم برداشت کرنے کے قابل ہونے کی وجہ سے خوش ہیں
...للہ اسکی بدولت ہم اون مختلف اشد ضروری تجاویز کو جاری کرنے کے قابل ہو جائینگے جن کو
...ی کرنے کیلئے ہم زیادہ تسلی بخش مالی حالت کا انتظار کر رہے تھے - زرعی اصلاحات کے خرچ کے لئے
...م کے منافع کے روپیہ میں سے ۵ لاکھ کی بالمقطع رقم شامل کر دی گئی ہے اور اسکے علاوہ بہت سی
مفید و مستحق تجاویز بھی فہرست میں درج ہیں - میرے خیال میں مجھے بجٹ کی فروعات کا ذکر کرنے
...ضرورت نہیں - مد اول - معاملہ زمین کی آمدنی کے کھاتہ میں پہلی نظر میں کمی ظاہر ہوتی ہے لیکن در اصل
...صورت نہیں ہے - محکمہ آبپاشی نے واصلات بقایا کی طرف سے سال موجودہ کے ۶۱ لاکھ کے مقابلہ میں
...لاکھ کا مطالبہ کیا تھا - یہاں تک بجٹ میں روپیہ کا انتظام محکمہ آبپاشی کے مطالبات کے مطابق کیا گیا ہے
...محکمہ آبپاشی اپنے واجبی تخمینہ جات کے متعلق نہایت ہی معقول واقع ہونے کے باوجود ہماری مد معاملہ

زمین کا بہت بڑا حصہ ابھی صرف میں لانے میں کوئی کوتاہی ظاہر نہیں کرتا اور ان اصولوں کے متعلق جو اس طرح روپیہ تصرف میں لایا جاتا ہے اس وقت تک جو تحقیقات کی گئی ہے اوس سے کوئی بہت زیادہ تسلی بخش جواب معلوم نہیں ہوا۔

* لیکن یہ محض ضابطہ کا معاملہ ہے اور اسکا اعداد پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

* اب مد آبکاری و انکم ٹیکس کو لیجئے - ہم نے فقط موجودہ سال کے نظرثانی تخمینہ جات پر انحصار کیا ہے اور مزید معمولی ترقی کے لئے بجٹ مرتب کر دیا ہے۔ یہ غیر اغلب نہیں ہے کہ زیر مد انکم ٹیکس ہماری آمدنی کافی اعلی درجہ تک نہیں پہونچی کیونکہ ہم خاص عملہ تشخیص کو ترقی دے رہے ہیں جسنے اپنے اثر کی ضرورت کو پورے طور پر ثابت کر دیا ہے۔

* معاملہ جنگل کی کار گذاریوں میں بڑی توسیع ہونے کی وجہ سے خرچ و نیز آمدنی کے کھاتہ میں افزونی شدہ رقم مہیا کی گئی ہے۔

* زراعت کے متعلق بجٹ میں آمدنی و خرچ کے ہر دو کھاتوں میں بڑی بڑی بیشیوں کا انتظام کیا گیا ہے میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ خالص تخم کی خرید کے لئے خاص عطیہ دیا گیا ہے۔ اور اس قسم کے بیج کی فروخت سے آمدنی ہوتی ہے۔ جو ایک ایسا معاملہ ہے جس کے متعلق مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑا و نفع بخش ہونے والا ہے۔

* محکمہ آبپاشی کی مد واصلات بلا واسطہ تعمیرات سرکاری میں ۲۶ لاکھ کی بیشی ہوتی ہے - یہ بہت تسلی بخش ہے - ۵۰ مذکور تقسیم شدہ ہے - اور اس واسطے تخمینہ سے درحقیقت ۹½ لاکھ کی ترقی ظاہر ہوتی ہے

* خرچ کے کھاتہ کے متعلق میں نے اول ازاں مدات جنگل و معاملہ زمین کا ذکر کر دیا ہے - بجٹ میں آخرالذکر مد کی ذیل میں ان مختلف تجاویز کے لئے روپیہ کا انتظام کر دیا گیا ہے جو لڑائی کے ختم ہونے کے انتظار میں معرض التوا میں پڑی ہوئی تہیں۔ مثال کے طور پر عملہ دفتر ضلع کی مکرر تنظیم کی تجویز کو لیجئے۔ ازاں مد جنگلات منجملہ دیگر اغراض کے موٹر لاریوں کی خریداری اور جدید فارسٹ سروس میں ضرورتہائے والوں کی تعمیر کے لئے روپیہ کا انتظام کر دیا گیا ہے - نیز زاید مطالبات کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ ہذا کے نظم و نسق میں بیشتر از پیش سرگرمی ظاہر کی جا رہی ہے -

* اب مد پولیس کو لیجئے - اگرچہ اس مد کی ذیل میں ترمیم شدہ کے مقابلہ میں بیشی ہوتی ہے تاہم یہ اعداد ملک رجہ بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۷ - ۱۸ء سے ابھی تک کم ہیں جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح کے کام میں بصورت ترقی ہو رہی ہے - اور اس غرض کے لئے بجٹ میں بہت بڑے عطیہ کا انتظام کیا گیا ہے - گرانئ غلہ کی رقم مد ہذا کی ذیل میں بلا شبہ ضروری رقم ہے - اور زاید ریلوے پولیس کے مطالبات کے لئے بہی زاید خرچ کی ایک خاص رقم مہیا کی گئی ہے -

* ہم زیر مد تعلیم ایک بہت بڑی بیشی دکہا رہے ہیں جس میں سے ۲ لاکھ کی رقم گورنمنٹ ہند کا عطیہ ہے - گورنمنٹ ہند نے ابتدائی تعلیم کے لئے ۲ لاکھ کا جو بار بار گشت عطیہ منظور کیا ہے اس بیشی کے ایک قلیل حصہ کی وجہ گورنمنٹ ہند کے ۱۷۵۰۰۰ روپیہ کے اوس بازگشت عطیہ کا غیر صرف شدہ بقایا بہی ہے - جو مد رسان کی تنخواہ کی اصلاح اور اون کی ترقی کے لئے دیا گیا تہا لیکن صوبہ ہذا نے اوس مد کی ذیل میں یقیناً اپنا پورا پورا حصہ ادا کر دیا ہے مجھے یقین ہے کہ اس مد کی ذیل میں جو بہت بڑی رقم مہیا کی گئی ہے وہ اون آنریبل ممبروں کے لئے تسلی کا باعث ہونی چاہئے جو اس ضرورت میں مزید ترقیاں دیکہنے کے متمنی ہیں -

* مد حفظان صحت ..... کی .... ہے کیونکہ اصلی ذیل میں سال ہذا کے ترمیم شدہ اعداد کے مقابلہ میں تخفیف ظاہر ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سال کے اعداد میں ۳۰۰۰۰ کا وہ خاص عطیہ شامل ہے جو گورنمنٹ ہند نے بمدد اسکولوں شفاخانہ کی حفظان صحت کی اصلاح کے لئے دیا ہے - مزید براں ہم نے

تجاویز حفظان صحت کے لئے مقامی جماعتوں میں تقسیم کرنے کے واسطے بورڈ حفظان صحت کی درخواست پر اوسکو ایک لاکھ کا زائد عطیہ دیا ہے۔

" تجاویز حفظان صحت کی عدم موجودگی میں بورڈ حفظان صحت کو عام طور پر اپنے معمولی عطیہ کو خرچ کرنے میں فی الحال مشکل پیش آتی ہے اور فی الحال ہم بورڈ حفظان صحت کے لئے صرف ۴ لاکھ کا معمولی بازگشت عطیہ مہیا کر رہے ہیں۔ اگر مالی حالت نے اجازت دی اور مزید امداد کی ضرورت ہوئی تو عطیہ مذکور کو بڑھانے کے سوال پر بعد ازاں غور کیا جائیگا۔

" مد زراعت میں ۵ لاکھ کا وہ عطیہ شامل ہے جو تجاویز متعلق گندم کی آمدنی میں سے دیا گیا ہے اور صاحب ڈائرکٹر زراعت بلا شبہہ بتلائینگے کہ وہ اس رقم کو کس طرح استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

" مد متفرق بالکل رسمی مد ہے۔ اس میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے عطیہ جات اور وہ رقم شامل ہے جو آبپاشی نقول کی اوس تجاویز کے لئے مہیا کی گئی ہے جو حکم اکتوبر کو رائج کی گئی تھی اس میں معمولی سرکاری رقم محفوظ بھی شامل ہے۔

" دوسری مد جسکا میں ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں صرف مد ۴۵ — تعمیرات سول (افسران صیغہ تعمیرات سرکاری) ہے جسکی ذیل میں ہم اوس رقم سے ۱۷ یا ۱۸ لاکھ روپیہ زیادہ مہیا کر رہے ہیں جو ہم اس سال خرچ کر رہے ہیں۔ زیر مد ہذا تعلیمی اغراض کے متعلقہ عمارات کے لئے پورے ۵ لاکھ اور راستوں کی اصلاح کے لئے قریباً ۷ لاکھ کی رقم شامل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آنریبل ممبر اس بات کو تسلیم کرینگے کہ ان کاموں کے لئے روپیہ بہت فراخ دلی سے مہیا کیا گیا ہے۔ اسکے ساتھ ہی مد تعمیرات سول زیر اہتمام افسران سول کی ذیل میں نو آبادی کی سڑکوں کیلئے ۴ لاکھ کی رقم مہیا کی گئی ہے جس آئندہ سال کے لئے ہم نے صوبہ کے راستوں کی اصلاح کے لئے کل ۱۱ لاکھ کی رقم مہیا کی ہے۔

" اسکا خالص نتیجہ یہ ہے کہ ہمیں امید ہے کہ سال کے اختتام پر ہمارے پاس ایک کروڑ ۹۳ لاکھ کا بقایا ہوگا۔ جو آڑے وقت میں کام آنے کے لئے نہایت ہی گراں قدر امداد ثابت ہوگی۔

" میں نے قبل ازیں یہ بیان کر دیا ہے کہ لڑائی کے آغاز سے پہلے سال سنہ ۱۴—۱۹۱۳ء کے اعداد کے مقابلہ میں سال ہذا کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ خرچ میں نمایاں اضافہ ہو گیا ہے۔ یعنی خرچ اوس رقم سے ۵۲½ لاکھ زیادہ ہے جسکا سال مذکور میں تخمینہ لگایا گیا تھا۔ لیکن شاید کچھہ زیادہ تفصیل دلچسپی کا باعث ہوگی۔ سنہ ۱۴—۱۹۱۳ء میں تخمینہ شدہ آمدنی ۴ کروڑ ۴۶ لاکھ تھی۔ اصل جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ آمدنی ۵½ کروڑ ہے یا بہ الفاظ دیگر سنہ ۱۴—۱۹۱۳ء کے اعداد سے ۱۰۳ لاکھ زیادہ ہے۔ اس عظیم الشان بقایا کے بڑے بڑے ذرائع حسب ذیل ہیں —

معاملہ زمین ۳۲¾ لاکھ۔
آبپاشی ۱۸¾ لاکھ۔
آبکاری ۱۰½ لاکھ۔
انکم ٹیکس ۷¾ لاکھ۔
جنگل ۹½ لاکھ۔

" اگر ہم محکمہ آبپاشی کو معاملہ زمین میں سے اس کا پورا پورا حصہ دیں تو مد آبپاشی سے حاصل شدہ رقم ۲۲½ لاکھ سے کم نہیں ہوگی۔ دوسرے الفاظ میں اس رقم سے صاف طور پر یہ واضح ہو جائیگا کہ مد آبپاشی کو صوبہ ہذا میں کتنی بڑی اہمیت حاصل ہے اور اس میں جو افزائش کی جاتی ہے اوس سے ہماری سالانہ آمدنی میں بڑا اضافہ ہوتا ہے۔ مد جنگل کی ذیل میں بھی بہت بڑی حقیقی اور خوش آئند ترقی ظاہر ہوتی ہے۔ اس محکمہ میں ترقی کی زیادہ وسعت امید ہے اور یہ اب بسرعت صوبہ کا بڑا اہم اثاثہ ثابت ہو رہا ہے۔

" خرچ کے لحاظ میں ہم نے قریباً ۵½ کروڑ کا بجٹ تیار کیا ہے اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۴-۱۹۱۳ء کی رقم ۴ کروڑ ۹۰ لاکھ ہے اور اس سال کے اعداد ابھی ظاہری حالت سے بھی بہتر ہیں۔ سنہ ۱۴-۱۹۱۳ء میں جو رقم خرچ کے لئے درج بجٹ کی گئی تھی اوس سے بالاختتام بقایا میں سے پورے ۴۳¾ لاکھ کی کمی کرنی پڑی تھی حالانکہ اب ہم خرچ کو سال کی آمدنی ہی سے پورا کرنے کی امید رکھتے ہیں۔ لیکن اگرچہ

یہ سب کچھ از حد حوصلہ افزا ہے مگر ہمیں اس امر کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ باز گشت خرچ
رہا ہے - اس دیکھتا ہوں کہ سنہ ۱۳-۱۹۱۲ع کا باز گشت خرچ جیسا کہ وہ اعداد بجٹ سے اندازاً ظاہر ہوتا
جدید خرچ کو نکالکر ۳ کروڑ ۴۳ لاکھ تھا-امسال یہ ۵ کروڑ ۳ لاکھ ہوگیا ہے بالفاظ دیگر پانچ سالوں
دوران میں باز گشت خرچ میں بقدر ۹۰ لاکھ کے فرق ہا ہے - یہ بہت بڑی بیشی ہے اور خرچ کے مقابل
میں خالص فاضلہ آمدنی کا تخمینہ لگاتے وقت اسکا لحاظ رکھ لینا چاہئے - اس کے علاوہ ایک اور امر بھی
جس کو اون پورے بقایا جات کے متعلق جو ہم جمع کر رہے ہیں ملحوظ رکھہ لینا چاہئے تھا - اس بعد
عرصہ پانچ سالہ کے دوران میں سرکاری مسافات اور بنجر اراضیات وغیرہ کی فروخت سے کم از کم ۸۸ لاکھ روپیہ
وصول ہوچکا ہے یہہ کل روپیہ درحقیقت سرمایہ ہے نہ کہ آمدنی-اور صوبہ کے عظیم الشان بقایا پر ہر طرح
غور کرتے وقت اس امر کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے-کوئی معمولی کاروبار کمپنی وغیرہ اپنے واصلات
آمدنی خیال نہیں کریگی اور ایسی فروخت ہائے کے روپیہ کو محض ایسی آمدنی خیال کرنا سخت غلطی
جو باز گشت خرچ پر صرف ہوسکے اسکو سرمایہ سمجھکر منافع پر لگانا چاہئے تا کہ صوبہ کو اس کا مناسب
معاوضہ مل سکے-

" میرے خیال میں مجھے کونسل کو زیادہ روک رکھنے کی ضرورت نہیں ہے-کیا بلحاظ واقعات گذشتہ
اور کیا بنظر حالات آئندہ میرے خیال میں مالی حالت بہت تسلی بخش ہے اور اوس سے اوس بہت ہی
فیاضانہ بجٹ کی پورے طور پر تصدیق ہوتی ہے جو ہم نے تیار کیا ہے - محکمہ آبپاشی کے لئے مزید ترقی
کی ابھی گنجائش ہے اور ہمیں اُمید ہے کہ یہہ بدستور اس آمدنی میں بہت بڑا اضافہ کرتا رہیگا جو اس
مد سے حاصل ہوتی چاہئے - محکمہ جنگل کے لئے بھی مزید ترقی کرنے کے زیر دست آثار موجود ہیں زراعت
کو معاملہ زمین سے علیحدہ اگرچہ مالی لحاظ سے کوئی بہت بڑی وقعت حاصل نہیں-مگر اقتصادی لحاظ سے
عظیم الشان اہمیت رکھتی ہے اور صرف علمی زراعت کے اصلاح شدہ طریقوں کو کام میں لانے و اعلے قسم کے بیج
استعمال کرنے اور سرکوں کے ساتھہ کاشت کرنے سے صوبہ کی آمدنی میں براہ راست بہت بڑا حقیقی اضافہ
ہوسکتا ہے صوبہ کی خوشحالی میں ترقی ہونے کے ساتھہ انکم ٹکس کی آمدنی میں بلاشبہ بڑا اضافہ ہوجائیگا
اور عام طور پر صورت حالات نہایت ہی اُمید افزا ہے- صنعت و حرفت بلاشبہ ابھی اپنی ابتدائی حالت میں
لیکن انجام کار اوس سے بڑی امداد ملنی چاہئے خاتمہ پر ہمیں محکمہ ماہی گیری کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے
میں بذات خود اس محکمہ کے اقتصادی مستقبل کا سب سے زیادہ قائل ہوں جملہ واقعات کو ملحوظ رکھکر
میرے خیال میں یہہ محفوظ طور پر کہا جاسکتا ہے کہ صوبہ ھذا کا مستقبل مالی نکتہ خیال سے اُمید افزا ہے
بشرطیکہ کوئی سخت تجاویز اختیار نہ کی جائیں اور کہ ترقی اونہیں باقاعدہ اصولوں پر جاری رہے اور جنگ کا کوئی
خاص اثر نہ ہو-پھر کیف میں بلا خوف تردید یہہ کہسکتا ہوں کہ فی الحال مالی حالت بالکل محفوظ
و تسلی بخش ہے-

" میں اپنی جگہہ پر بیٹھنے سے پہلے ابھی چند ایک مدات کو پیش کرنا چاہتا ہوں میں نے کونسل ھذا
کے گذشتہ اجلاس میں یہہ بیان کیا تھا کہ فنانشل سیکریٹری بمنزلہ اوس کلید کے ہے جسکو سیکریٹری ایک
سارا کام انجام دینا پڑتا ہے-جو مدات میں پیش کرنے والا ہوں اون سے میرے خیال کی تصدیق
ہوتی ہے - کیونکہ وہ سب ایسی نوعیت کی ہیں کہ کوئی اور شخص اون کی طرف دیکھنا بھی
پسند نہیں کریگا-

وہ مدات آمدنی کے کھاتہ میں حسب ذیل ہیں :-

نمبر دوازدھم—سود-

نمبر شانزدھم—سائنس و دیگر محکمہ جات متورہ-

نمبر بست و نہم—مواجب پورانہ سالی-

نمبر بست و سوم—کاغذ-قلم-دوات وغیرہ-

نمبر بست و پنجم—متفرق-

خرچ کے کھاتہ میں وہ مدات حسب ذیل ہیں:—

نمبر ۱—واپسیاں۔

نمبر ۱۳—سود۔

نمبر ۲۶—ب—سائینٹفک و دیگر محکمہ جات خورد (صرف ایک قلیل حصہ)۔

نمبر ۲۹—مواجب پیرانہ سالی۔

نمبر ۳۰—کاغذ قلم و دوات وغیرہ۔

نمبر ۳۲—متفرق-اور

نمبر ۳۳—امداد قحط۔

"مد سود کے متعلق میں یہہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ زیر مد ہذا جو تخفیف کی گئی ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ ہمیں اوس روپیہ کا ½۴ روپیہ سینکڑہ سود دینا پڑتا ہے جو ہم قرض دیتے ہیں حالانکہ ہمیں ½۳ روپیہ سینکڑہ پر روپیہ مل جایا کرتا تھا چونکہ ہم نے سود کی اوس شرح کو ابھی بڑھایا جو ہم قرضہ جات تقاوی کی بابت کاشتکاروں سے لیتے ہیں اسواسطے اوس سود کے کل فرق سے جو ایسے قرضوں کے لئے ادا کیا جاتا ہے صوبہ کو نقصان ہو رہا ہے۔

"میرے خیال میں مجھے مد بیست و یکم-ب کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں صرف دو ضروری رقوم ہیں بیرسٹروں کی فیس اور کمپنی ہائے سرمایہ مشترکہ کی فیس جب تک لڑائی جاری ہے ہم ان میں سے کسی ایک کی ذیل میں بھی زیادہ ترقی کی امید نہیں کرسکتے۔ بازار تو مندا ہی ہے اور کوئی نئی کمپنی سرمایہ مشترکہ قائم نہیں کی جارہی۔

"مد بیست و سوم—کاغذ قلم دوات کے متعلق میں یہہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حساب کتاب کے طریق میں تبدیلی ہوئی ہے وہ تخفیف زیر مد ہذا کے حصہ کی ذمہ وار ہے۔

"زیر مد بیست و پنجم—متفرق آمدنی۔ تقاول کی سکیم قبول کرلی گئی ہے جو سکیم انگلینڈ کو جاری کی گئی ہے اور جس سے ہم کو نفع کی امید ہے ایک بڑی ایک خاص رقم جو زیر مد غیرہ متفرق دکھائی گئی ہے امپیریل انڈین ریلیف فنڈ کی واپسی ظاہر کرتی ہے۔

"خرچ کے کھاتہ میں زیر مد ۱۳—سود—میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس وقت تک ازدیاد شدہ شرح سود سے کوئی بڑا اثر نہیں ہوا۔ کیونکہ ہمارے روپیہ کا غالب حصہ پہلے ہی سے ½۳ یا ½۴ فیصدی پر لے رکھا ہے۔ اور بہت تھوڑے قرضہ جات کا ازدیاد شدہ شرح سود پر لینے کا انتظام کیا گیا ہے اس لئے شرح سود میں افزائی اس مد پر کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

"مد ۲۶—ب—سائینٹفک و متفرق کے بارہ میں میں نے گذشتہ سال بیان کیا تھا کہ صرف ایک ہی دلچسپ مد جو میرے پاس باقی رہ گئی ہے محکمہ شکار ماہی گیری کی مد ہے۔ لیکن یہہ محکمہ ابھی تک ابتدائی حالت میں ہے اس کے متعلق میں فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ یہہ ابھی تک تجربات کے مرحلہ سے آگے نہیں بڑھا۔

"زیر مد—مواجب پیرانہ سالی ہم نے پنشن کے ایک حصہ کی یکمشت ادائیگی کے ازدیاد شدہ خرچ کی گنجائش رکھ لی ہے پنشن کے ایک حصہ کی یکمشت ادائیگی کا طریق نہایت ہی پسندیدہ ثابت ہوا اور تھوڑے عرصہ سے بہت سے عہدہ داران جو پنشن یاب ہوئے ہیں اس رعایت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں تاکہ اون کو بہت سا روپیہ یکمشت مل جائے جس سے یا تو وہ رہنے کے لئے مکان بنا لیں یا اسے قرضہ جنگ پر لگا دیں۔ اس لئے ہم نے زیر مد ہذا زیادہ روپیہ کا انتظام کیا ہے۔"

"کاغذ قلم دوات وغیرہ کے متعلق اعداد بہت تسلی بخش ہیں میں نے اپنے پریس کے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے بعض تفصیلیں حاصل کی ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ عام کاغذ کی قیمت ۱۰۰ فیصدی اور رنگدار کاغذ کی قیمت ۳۰۰ فیصدی بڑھ گئی ہے۔ ان حالات میں حسابات کے طریق میں فرق کی بابت گنجائش رکھنے کے بعد بھی مہیا کردہ رقم کی خفیف سی افزائش جو گذشتہ سال کی بجٹ میں درج کردہ رقم سے بھی کم ہے ضرور تسلی بخش خیال کرنی چاہئے اور یہہ ہر ممکن صیغہ میں کاغذ کے استعمال میں کفایت شعاری کوششوں کا نتیجہ ہے۔

" میں مد امداد قحط کے متعلق صرف ایک لفظ کہنا چاہتا ہوں - میں نے گذشتہ سال ظاہر کیا تھا کہ مد نمبر ۳۶ موقوف ہو جانے والی ہے . یہہ اس سال صرف ۷ ،۱۹۱۶ء کی اصل رقوم دکھانے کے لئے کاغذات میں درج کیگئی اس کے بعد یہہ فہرست سے کالعدم ہو جائیگی - میں نے بیان کر دیا ہے کہ یہہ کس طرح مد ۳۳ امداد قحط میں جذب ہوگئی ہے ہمارے موجودہ انتظام کے مطابق (جو مد ھذا جس قدر روپیہ کا انتظام کیا جائیگا اوس کی ایک چوتھائی معاملات صوبہ میں سے اور تین چوتھائی امپیریل معاملات میں سے دی جائیگی یعنے آئندہ سال کیلئے چھہ لاکھہ کا انتظام کیا ہے - چونکہ کسی موسم میں بارش نہ ہونے سے چارہ کی رعایت کے لئے بھاری خرچ کی ضرورت ہو جایا کرتی ہے اس لئے میں اسکو زیادہ خیال نہیں کرتا۔

" ان مختصر الفاظ کے ساتھہ میں نہایت ادب سے مالی روئداد اور ان مدات کو جو میرے نام پر درج ہیں پیش کرتا ہوں"۔

آنریبل مسٹر مینارڈ—

" واصلات معاملہ زمین اول - چونکہ ۱۹۱۷-۱۸ ع کا بجٹ تیار ہو رہا تھا - تو موسم سرما اور بہار میں بارش نہ ہونے سے فصلوں کے بڑی حد تک ناکام رہنے کا احتمال نظر آتا تھا - پھر اون بھاری اور مسلسل بارشوں نے جو ذرا دیر سے ہوئیں جنوب اور جنوب مشرق میں فصلوں کو نقصان پہنچایا - لیکن ان سے شمالی حصہ میں فصلوں کو فائدہ پہنچا جہانکہ فصل دیر سے کاٹی جاتی ہیں - اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ گذشتہ فصل بہار کی نسبت آبپاش شدہ رقبہ ۲۳ فیصدی زیادہ ہو گیا اور بڑی بڑی اجناس کی پیداوار معمول سے بہت کم نہ تھی - گندم معمول کی ۹۸ فیصدی اور چنے ۱۰۸ فیصدی حاصل ہوئے گو جو اور وغیرہ تخم صرف ۹۰ فیصدی حاصل ہوئے اس لئے غیر مستقل معاملہ زمین توقع سے بڑھ گیا اور مستقل معاملہ زمین کی تھوڑی سی رقمیں (یعنی کل ۳۹۰۰۰ روپیہ) ملتوی اور معاف کی گئیں - معاملہ زمین کے کل واصلات میں گذشتہ غیر تسلی بخش فصل ربیع کے واصلات کی نسبت ۱۴½ کی افزائش ہوئی خریف کی تخم ریزی میں (سوائے نیشکر اور کپاس کے) موسم برسات کے قبل از وقت شروع ہو جانے سے حرج واقعہ ہوا اور بعض فصلوں خاصکر کپاس اور جوار کو اون بھاری بارشوں سے نقصان پہنچا جو ستمبر تک لگاتار ہوتی رہیں - فصل خریف ایک بڑی حد تک گذشتہ سال کی فصل خریف کی نسبت خراب تھی - معاملہ زمین بقدر ۳½ لاکھہ کے ملتوی اور معاف کرنا پڑا اور واصلات کے گذشتہ سال کی خریف کی واصلات کی نسبت بقدر ۶ لاکھہ کم ہونیکی توقع ہے -

"بارش کے دیر سے ہونے کے باعث کپاس کو بہت نقصان پہنچا خاصکر صوبہ کے جنوب مشرقی حصہ میں - لیکن اوس غیر معمولی ایزاد شدہ قیمت سے جو کاشتکاروں کو وصول ہوئی اس کا کچھہ معاوضہ مل گیا - میری خواہش تھی کہ آنریبل ممبران کپاس کے بعض نیلاموں کے وقت میرے ساتھہ موجود ہوتے جو محکمہ زراعت کے زیر نگرانی کئے گئے پنجاب امریکن قسم کی کپاس کیلئے جو آجکل نو آبادیوں میں سب سے زیادہ کاشت کی جاتی ہے ۲۲ روپیہ فی من تک ادا کئے گئے - اس قیمت سے ۱۳۲ روپیہ فی ایکڑ وصول ہوتا ہے - اگر چھہ من ہی فی ایکڑ پیداوار ہو تو نو آبادی لوئر باری دوآب میں اس قسم کے ایکڑ سے گورنمنٹ کو ۲ روپیہ معاملہ زمین اور ۴ روپیہ آبیانہ وصول ہوتا ہے - یعنے اوس پیداوار کا سولہواں حصہ جو اوسط سے ذرا کم ہے اور جو ایسی قیمت پر فروخت کی گئی ہے جو غایت قیمتوں سے بہت ہی کم ہے - کاشتکاران نے امریکہ کی کپاس سے جو نفع اٹھایا ہے اوس سے اونکی ایک سال کی آمدنی میں ۳۵ لاکھہ کا اضافہ ہوگیا ہے - ان نیلاموں پر رالی برادرس جیسی بڑی درآمد کرنیوالی فرموں - بمبئی کی فرموں مثلاً ٹاٹا برادرس اور ممالک غیر کی فرموں مثلاً جاپان کاٹن کمپنی سب کو ایک دوسرے کے مقابل بولیاں دیتے دیکھتے ہیں - اور جو روپیہ کاشتکاروں کو وصول ہوتا ہے وہ زیادہ تر ایسا روپیہ ہوتا ہے جو براہ راست ممالک غیر کے لوگوں سے آتا ہے۔

" نو آبادی لوئر باری دوآب میں سرکاری زمین کے حال ہی کے نیلاموں میں جو بہت زیادہ قیمت کی بولیاں - یعنی ۳۳۰ روپیہ فی ایکڑ دی گئی ہیں اسکو بھی یقیناً اوس ایزاد شدہ قیمت سے منسوب کرنا چاہئے جو حال ہی میں پیداوار خصوصاً کپاس کی فروخت کیا گیا ہے۔

* موجودہ موسم ربیع میں اجناس خوردنی کی کاشت زیادہ وسیع پیمانے پر کرنے کی لوگوں کو ترغیب دینے کے لئے خاص انتظام کیا گیا تھا۔جس سے اکیلے ضلع لائلپور میں ہی ۶۳۰۰۰ ایکڑ سرکاری اراضی نو توڑ کر کے کاشت کیگئی۔گندم کے متعلق تازہ ترین اندازہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ رقبہ زیر کاشت گندم میں دس لاکھ ایکڑ کی ابزادی ہوگئی ہے۔اسلئے یہہ پنجسالہ اوسط سے ۱۳ فیصدی زیادہ ہے۔اوس غیر معمولی نمی سے جو ستمبر اور اکتوبر کی بارشوں میں پیدا ہوگئی اس اُمید کو تقویت ہوتی ہے کہ موسم سرما میں بہت عرصہ تک بارشوں کے نہ ہونے سے فصلوں کو نقصان نہیں پہونچا ہوگا اور گذشتہ چند دنوں کی خفیف بارشوں سے حالات کو بہتر بنانے میں اور بھی امداد ملی ہے بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ء کے اعداد ایسے مقرر کئے گئے ہیں کہ اگر معاملہ زمین کی بعض واصلات کو مد آبپاشی میں انتقال کا لحاظ رکھا نہ جائے تو بھی رقم اوتنی رہیگی جتنا کہ سال کا موجودہ تخمینہ۔اور اس امر کے توقع کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ اگر موسم برسات اوسط درجہ کا ہو تو یہہ وصول نہ ہوسکے۔

* سنہ ۱۹۱۸—۱۹ء کے بجٹ میں مندرجہ ابزادہ شدہ خرچ کی بڑی وجہ عملہ جات ضلع کی مکرر تنظیم اور عملہ جات کلرکان و چپڑاسیوں و پیادوں اور بعض ادنے ملازموں کی تنخواہوں میں ابزادی ہے۔عملہ جات کی مکرر تنظیم کی تجویز ایک کمیٹی کی سفارشوں کے مطابق کی جاری ہے جس نے عملہ کلرکان کے سوال کی تحقیقات سنہ ۱۹۱۲—۱۳ء میں کی تھی جو تبدیلیاں کی جاوینگی اونمیں ایک ضروری خاصہ یہہ ہوگا کہ کلرکوں کی اون تمام اسامیوں کی تنخواہ جنکو ۲۰ روپیہ ماہوار سے کم ملتا ہے ۲۰ روپیہ تک بڑھا دیا جاویگا۔جسوقت ضلع کے لئے تجویز کردہ نقشہ جات تبدلات جملہ کی صاحب اکونٹنٹ جنرل نے تصدیق کردی اوسوقت یہہ تجویز گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بغرض منظوری ارسال کردی جاویگی۔چپڑاسیوں اور دیگر پورےوقت کے ملازموں کیلئے جنکی تنخواہ ۷ روپیہ ماہوار سے کم ہے جو امداد تجویز کی گئی ہے وہ اونکی تنخواہوں میں ایک روپیہ ماہوار کی ایک شرطی اور عارضی ابزادی ہے جو اوس افسر کے جو اس مطلب کیلئے کار خاص پر لگایا جائیگا ان ملازموں کی تعداد میں تخفیف کے امکان کے متعلق عمیق غور کرنے تک جاری رکھی جائیگی۔

* ۱½ لاکھہ روپیہ کی رقم کا شیخوپورہ میں جدید ضلع قائم کرنے کیلئے انتظام کیا گیا ہے۔اس انتظام کی ضرورت محسوس ہونیکی وجہ یہہ ہے کہ اضلاع سیالکوٹ و گوجرانوالہ اور لاہور میں نہر اپر چناب سے آبپاشی بڑھ گئی ہے نیا ضلع ان تین ضلعوں کے کچھہ حصوں کو ملاکر قائم کیا جاویگا۔

* سنہ ۱۹۱۸—۱۹ء کے خرچ معاملہ زمین میں ایک دلچسپ بات ۲ لاکھہ کی ایک رقم ہے جو سندہ ساگر کی پیمائش کیلئے جو گذشتہ اکتوبر میں شروع ہوئی مہیا کیگئی ہے۔اس سے اُمید ہے کہ وہ آخیری ریگستانی قطعے جو پنجاب کے بڑے دریاؤں کے درمیان بلندی پر واقعہ ہیں جلد ہی زیر کاشت لائے جاوینگے۔تازہ ترین اعداد سے سالانہ آبپاشی شدہ رقبہ میں پانچ سال کے عرصہ کے اندر ۱۰ لاکھہ کی بیشی ظاہر ہوتی ہے اور ایک سال کے اندر اندر سے ۹۰ لاکھہ ایکڑ اراضی آبپاشی ہوئی ہے۔کیا آنریبل ممبر سمجھتے ہیں کہ اسکا کیا مطلب ہے دنیا بھر میں کسی جگہہ مصنوعی آبپاشی کا ایسا انتظام نہیں ہے جو پنجاب کی نہری آبپاشی سے حجم اور مقدار میں مقابلہ کرسکے۔اس سے کم از کم ۹۰ لاکھہ نفوس کیلئے خوراک مہیا ہوتی ہے دیگر ملکوں والے اپنے خدا داد فائدوں یا اپنی اقتصادی کارروائیوں پر فخر کرتے ہیں۔یہاں پنجابیوں کے فخر کرنیکے لئے ایک نرالی چیز ہے۔اس امر کے متعلق اہل امریکہ کے قول کے مطابق ہم قدرت کی تصحیح کر رہے ہیں۔

* آمدنی زیر مد پنجم آبکاری کیلئے مرتبہ امداد میں ابزادی دیسی شراب کی کھپت میں زیادتی اور اوسکی وجہ سے محصول شراب کے بڑہ جانیکے باعث ہوئی ہے۔یہہ بحیثیت مجموعی عمدہ اقتصادی حالات اور خاصکر زراعتی پیداوار کی ابزادشدہ قیمتوں کا نتیجہ ہے۔بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ء مد آبکاری میں مزید بیشی فصل ربیع کے متعلق نہایت تسلی بخش توقعات کے باعث ہوئی خاصکر اس وقت جبکہ جنوری اور فروری میں لائسنس نیلام کئے گئے تھے۔موجودہ حالات میں اور جبتک لوگ اپنے فالتو روپیہ کو بہتر طریق میں صرف کرنا نہ سیکھ لینگے زراعت کے بہتر حالات کا ضرور یہہ مطلب ہوگا کہ منشیات کی کھپت میں ابزادی ہو اور ایسے حالات کی توقعات سے حق فروخت کی قیمتیں اور بڑھتی جاوینگی۔آئندہ سال کے لائسنسوں کی فروخت کا بڑا قابل غور خاصہ یہہ ہے :۔جس کی دوکانوں کی تعداد میں ۲۳ فیصدی کی

کمی کردی گئی ہے-اور چرس کا براہ راست ٹیکس ۲۸ فیصدی بڑھا دیا گیا ہے-پھر بھی دوکانوں کی تعداد کم ہونے اور چرس کی قیمت میں اضافہ کرنیکے باوجود لائیسنسوں کی قیمتوں میں ۱۴ فیصدی کا اضافہ ہوگیا ہے-

" افیون کا معاملہ کسیطرح قابل ذکر نہیں-سرکاری افیون کی قیمت میں ۱۸ فیصدی کی بڑھی کی گئی اور اوسکے بالمقابل پہاڑی افیون کی قیمت میں بھی افزائش کی گئی ہے - افیون کی اوس مقدار میں بھی کمی کر دی گئی ہے جسکی استعمال کی غرض سے رکھنے کی اجازت دیجاتی ہے تا کہ بردہ فروشی کو افیون چوری اوچاڑنیکا کم موقع مل سکے-ان امور کے باوجود دوکانوں کی قیمتوں میں ۲۸ فیصدی کی بڑھی ہو گئی ہے-

" شراب کو دوکانوں سے باہر استعمال کرانیکے لئے بند اور سربمہر بوتلوں میں فروخت کرنیکے طریق کو چار لئے ساکم اضلاع یعنی لاہور - شاہپور - جالندھر اور انبالہ میں رائج کیا جا رہا ہے - اسطریق کو باعث تیزی سے رائج کیا جاتا اگر بوتلوں کے حاصل کرنے میں مشکل پیش نہ آتی - ایک ہندوستانی شیشہ گر سے کہا گیا تھا اگر وہ چاہے تو وہ بوتلوں کی بہم رسانی کے لئے اس شرط پر ٹھیکہ لے سکتا ہے کہ آئندہ دس سال تک ایک خاص قیمت میں جسقدر بوتلیں استعمال ہونگی ان میں سے نصف ہندوستان کی ساختہ کردہ ہونگی مگر اوسنے اپنے آپکو ٹنڈر داخل کرنیکے ناقابل پایا اور اسطرح ایک دیسی صنعت کی امداد کرنیکا موقعہ ہاتھ سے نکل گیا-

" بجٹ میں مندرجہ خرچ زیر مد آبکاری میں بڑھی کی وجہ یہ ہے کہ عملہ کی تنخواہوں کی زائد تنخواہ کیلئے جسمیں عرصہ گذرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا ہے روپیہ مہیا کیا گیا ہے اس افزائش کی عملہ آبکاری کی الہلمد ترقی کی امیدوں کو ایسا ہی مرغوب خاطر بنانے کیلئے ضرورت ہے جیسا کہ اسی "قسم" کے اون عہدہ داروں کی آئندہ امید ترقی ہے-جو معاملہ زمین کے کام پر ملازم ہیں-

" واصلات انکم ٹیکس میں زیادتی کی توقع زیادہ تر بہتر اصولوں پر شرح ٹیکس کے بڑھانیکے باعث ہے - لیکن اسکی کچھ وجہ نظر ثانی کرانیوالے خاص عملہ کی کارروائی بھی ہے جس نے بعض قصبات میں بشمول لاہور و امرتسر بہت موثر طریق میں کام کیا ہے-پرانا طریق یہ تھا کہ تشخیص کا کام تحصیلداروں پر چھوڑ دیا جاتا تھا جنکے پاس دوسرا کام اسقدر زیادہ ہوتا تھا کہ وہ اس زائد کام پر دوسرے سے زیادہ توجہ نہیں دے سکتے تھے-جدید طریق جو قصبات پر اطلاق پذیر ہے (دیہات پر نہیں جہانکہ ٹیکس کی تشخیص کے قابل آمدنی والے اشخاص بہت کم ہوتے ہیں) یہ ہے کہ گھر گھر پھر کر پڑتال کی جاتی ہے تا کہ کوئی پوشیدہ نظر انداز نہ ہو جائے - اسکے بعد ہر ایک شخص کی نسبت اون اشخاص کی مدد سے تحقیقات کی جاتی ہے جو ہندوستانی طریق حساب میں اچھی طرح مہارت رکھتے ہوں-اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کئی ایسے اشخاص کو خارج کر دیا جاتا ہے جنکی آمدنی قلیل اور جنہیں پرانے سرسری طریق سے غلط تشخیص ہو گئی ہو-مگر برخلاف اسکے اون اشخاص کو فہرست میں درج کر لیا جاتا ہے جو نظر انداز ہو چکے ہوں اور عام طور پر تشخیصات کو ایک معقول حد تک بڑھا دیا جاتا ہے-ان طریقوں اور انکے نتائج کی مثال ایک واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے جو لاہور میں پیش آیا ہے-یعنے ایک خاص چوب فروش کی کمپنی کو گذشتہ تشخیصات میں بالکل نظر انداز کر دیا گیا تھا-اس ایک امر کے معلوم ہو جانے سے ضلع مذکور کی واصلات انکم ٹیکس میں ۱۰۰۰۰ روپیہ سالانہ کی افزائش ہو گئی ہے-

" خاص عملہ جات کے ذریعہ تشخیص کرنے کے طریق کو اور وسعت دی جا رہی ہے-سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع میں زیر مد انکم ٹیکس خرچ کی رقم میں ۱۵ سے ۳۱ ہزار تک کی بڑھی چار عملوں کے مقرر کرنیکے باعث کی گئی ہے-جنمیں سے ہر ایک عملہ ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ماتحت ہوگا - ان میں سے دو قسمت لاہور میں کام کرینگے ایک قسمت ہائے ملتان و راولپنڈی میں اور ایک قسمت ہائے جالندھر و انبالہ میں "-

آنریبل مسٹر طامسن—

" حضور والا—صرف ایک مد جو میں نے پیش کرنی ہے نمبر ۱۸-عام نظم و نسق ہے جس کے متعلق جلد الفاظ یاد داشت ممبر خزانہ کے صفحات ۱۷ و ۱۸ میں درج ہیں -اس مد میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر

...م اور اونکے عملہ و فنانشل کمشنران و کمشنران و سیکریٹریان اور اونکے ماتحت دفتروں کی تنخواہیں ...سل واضع آئین و قوانین کا خرچ اور ایگزیمینر حسابات لوکل فنڈ اور اونکے ہڑتال کنندگان و کلرکان کے مصارف ...ل میں۔قدرتی طور پر اس قسم کے مصارف میں سال بسال بہت کم کمی بیشی ہوتی ہے۔سب سے بڑی تعلق ...سول سکریٹریٹ کی ہے جسکی بابت بجٹ میں ۳ لاکھ سے زیادہ کا انتظام کیا گیا ہے۔معمولی اوقات میں ...یکریٹریٹ کے مصارف میں کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے۔جس کی زیادہ تر وجوہات یہہ ہوتی ہیں۔اون افسران ...رقی جو سیکریٹریٹ کی اسامیوں پر مامور ہوتے ہیں ایسے افسران کی تعداد جن کو کار خاص پر لگانا ضروری ...ال کیا گیا ہو۔ علاوہ جس کے لئے خاص عارضی عملہ کو مقرر کیا گیا ہو۔اور ایسے افسران کی تعداد جو رعایتی ...رخصت پر ہوں۔آنریبل ممبران دیکھینگے کہ آئندہ سال کے بجٹ میں سیکریٹریٹ کے کلرکوں کی تنخواہوں میں ...معقول اضافہ کرنے کے لئے روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس سکیم کی مکمل تفصیلات کا ابھی اعلان نہیں ہوا لیکن ...سکریٹریٹ کے درجہ دوئم کے کلرک اگلے سال سے اپنی موجودہ تنخواہیں لے رہے ہیں اور میرے خیال میں ...ن کے لئے جو بیشی منظور کی جا کر اوس کی ضرورت کے ثبوت کے لئے کسی دلیل کی حاجت نہیں۔

ہ صرف دوسرا امر جس کی طرف میں آنریبل ممبران کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ مرمدہ تخمینہ ...ہی اور بجٹ میں کونسل واضع آئین و قوانین پر صرف کرنے کے لئے زیادہ روپیہ کا مہیا کرنا ہے۔ جیسا کہ ...نریبل ممبران کو علم ہے ہم قانون سازی کے ایک نہایت سرگرم عرصہ میں سے گذر رہے ہیں اور اس ...سرگرمی کے آئندہ سال کے اندر بھی جاری رہنے کی توقع ہے۔

"جناب والا ان الفاظ کے ساتھ میں بجٹ کی مد ۱۸۔عام نظم و نسق کو پیش کرتا ہوں"۔

آنریبل مسٹر کریک۔

"حضور انور جن مدات کے لئے میں ذمہ وار ہوں وہ آمدنی کی کھاتہ میں۔

ششم۔شورچھاک (رزیٹ ہائے) صوبہ۔

نہم۔جنگلات۔

دہم۔رجسٹری۔

چہاردہم۔دالوں و معدلات گستری۔

ہفتدہم۔پولیس۔

اور خرچ کے کھاتہ میں حسب ذیل ہیں۔

۲۔عطیات۔

۱۱۔جنگلات۔

۱۲۔رجسٹری۔

۱۹۔دالوں و معدلات گستری۔

۲۰۔پولیس۔

"ان میں سے شورچھاک صوبہ و عطیات اور رجسٹری غیر ضروری اور معمولی مضمون ہیں اور میں خیال ...نہیں کرتا کہ کونسل مجھہ سے اونکے متعلق کسی رائے زنی کی توقع کرے دوسرے مضامین کے متعلق میری آرائے ...ایسی ہونگی کہ اون سے آنریبل ممبروں کو ان محکمہ جات کے متعلق خالص مالی واقفیت ہی نہیں بلکہ عام امور ...کے متعلق بھی اطلاع بہم پہنچ سکے۔

"سب سے پہلے میں محکمہ جنگلات کا ذکر کرتا ہوں۔اس کی مالی حالت ایسی ہے کہ محکمہ ...اپنے آپ کو مبارک باد دے سکتا ہے۔ اس سال آمدنی ۱۹¾ لاکھ یا متوقع ہے ۴ لاکھ زیادہ ہے جیسا کہ مالی ...روئیداد میں بیان کیا گیا ہے اس کی زیادہ تر وجہ یہہ ہے کہ عمارتی لکڑی کے اس ملک میں استعمال کرلینکے ...لئے اور عراق عرب اور دیگر میدان ہائے جنگ کو بھیجنے کے لئے محکمہ فوج نے بہت بڑے مطالبات کئے ہیں ...اس کا بہت سا حصہ جھونپڑیوں اور مکانوں کے بنانے اور دیگر اسی قسم کے کاموں پر صرف ہوتا ہے۔ لیکن ...آنریبل ممبروں کو یہہ سن کر بے خوشی ہوگی کہ کوہستان ہمالیہ کے صنوبر کی ایک خاص قسم ہوائی جہازوں

کی ساخت میں مفید پائی گئی ہے - دیگر اسباب جو ہماری آمد کے اس اضافہ کا باعث ہوئے ہیں اون میں سے ایک تو کارخانہ بیروزہ واقعہ جلو کا عمدہ منافع ہے جس کا گذشتہ سال منافع (۱½ لاکھ) کارخانہ کی ساری لاگت سے بھی بڑھ گیا تھا - اور دوسرے اس زمین کی عارضی کاشت ہے جو چند جات میں جو آبپاش شدہ قطعوں کے لئے محفوظ کی گئی ہے - آئندہ سال ہمکو اپنی آمدنی میں ۲¾ لاکھ مزید اضافہ ہونیکی توقع ہے کیونکہ محکمہ فوج کے مطالبات کے بدستور جاری رہنے کی اُمید ہے اور عمارتی لکڑی محکمہ کے عملہ کے ذریعہ راست زیر نگرانی سابق سے زیادہ مقدار میں نکالی جائیگی -

" ان باتوں سے ظاہر ہے کہ اون کے لئے عملہ کی توسیع اور خرچ کی ایزادی کی ضرورت ہوگی - لکڑی کاٹنے اور نکالنے کے جدید طریقوں کا مطالبہ کرکے اون میں ترقی کرنی پڑیگی مثلاً مشین کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ لکڑی کو لیجانا - اس کی عملی چند ایک موٹر لاریاں خرید کر ابتداء کر دی ہے - ایسی اگر اس قسم کی کار برداری میں ترقی ہوگی تو اس کامطلب یہہ ہو گا کہ زیادہ سڑکیں تعمیر کرنی پڑینگی - عملی گورنمنٹ ہند کی خدمت میں عرض کر دی ہے کہ پنجاب میں دو مزید فارسٹ انجنیئر مفید طور پر مقرر کئے جاسکتے ہیں - اسی اثناء میں میدانوں میں آبپاش شدہ قطعوں کی وجہ سے محکمہ کے زیر نگرانی رقبہ میں بہت بڑا اضافہ ہوا ہے - کوکچھ عرصہ کے بعد اس سے آمدنی میں بہت سا اضافہ ہوجائیگا - عملی خرچ کے لئے جو انتظام کیا ہے وہ موجودہ سال کے خرچ کی نسبت ۳¾ لاکھ زیادہ ہے - صاحب سیکریٹری آف سٹیٹ بہادر نے محکمہ کی مکرر انتظام اور توسیع کی اجازت دیدی ہے - اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ چند ہفتوں تک ایک دوسرا کنسرویٹر بمعہ ضروری عملہ کلرکاں کے مقرر کرکے اسکی ابتداء کردیجائیگی - محکمہ کے مالیات - اس بہت بڑے رقبہ کی نگرانی ایک آدمی کی طاقت سے واقعی باہر ہے خواہ وہ کتنا ہی بیدار مغز اور قابل کیوں نہو - اور یہہ خرچ ایسا ہے جو بہت جلدی مفید ثابت ہوگا -

" میں یہہ خوشی سے عرض کرتا ہوں کہ گذشتہ نظام و نسق کے سال میں مفت چرائی کے معاملہ میں کھاندہ دلی سے رعایت دینے کے طرز عمل کی بدولت محکمہ اور لوگوں یعنی جنگل میں حقوق رکھنے والوں کے باہمی تعلقات بہت اچھے رہے - جنگل کے جرائم اور آتشزدگیاں کم ہو گئیں - اور مفت چرائی کی جو اجازت دیگئی ہے اوسکی قیمت کا تخمینہ ۲۰ لاکھ سے زیادہ لگایا گیا ہے - صوبہ کے مویشی رکھنے والوں کو صریحاً بہت فائدہ پہونچا ہے - میں نے ابھی کارخانہ بیروزہ واقعہ جلو کا ذکر کیا تھا - اگلے دن رائے بہادر بخشی سوہن لال نے اس کارخانہ کے بیچنے میں لیجانیکی تجویز کے متعلق مجھ سے ایک سوال کیا تھا - آنریبل ممبر موصوف یہہ سن کر خوش ہونگے کہ گورنمنٹ نے اس تجویز کو قطعی طور پر بدیں وجوہات نا منظور کر دیا ہے - کہ بیروزہ کی تجارت مقامی صنعتی ترقی کے واسطے نہایت مفید ہے - اور کہ ایک ایسے کامیاب کارخانہ کا جاری رہنا صوبہ کی عام صنعتی ترقی کے لئے ایک نہایت مفید ترغیب ہے -

" مد ھائے ۱۹ ب (قانون و معدلت کستوری - جیلخانجات) کے متعلق کونسل ملاحظہ فرمائیگی کہ اس سال کی آمدنی توقع سے ½ ۱ لاکھ زیادہ ہے اور خرچ میں ۳۳۰۰۰ کی کمی ہے - اس بچت کی یہہ وجہ ہے کہ میسوپوٹیمیا میں آدمی لے جانے کے باعث جیلخانوں کی آبادی کم ہو گئی ہے - اور جرائم میں عام کمی ہو جانے کے باعث جیلخانجات میں داخل ہونے والے اشخاص کی تعداد گھٹ گئی ہے -

" کونسل شاید اوس امداد کی کچھہ تفصیل سننا پسند کریگی جو پنجاب کے جیلخانوں نے لڑائی کے متعلق دی ہے - میرا خیال ہے کہ میں شاید یہہ عرض کرنے میں درست ہوں کہ اس غرض کے لئے قیدیوں سے کام لینے کی تجویز پہلے پہل پنجاب کے محکمہ جیل ہی کی طرف سے پیش کیگئی ہے -

" مزدوروں کے نہ ملنے کے باعث یہہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ دھاریوال میں فوجی کام کے لئے نیو اجرٹن وولن ملز میں ایک کیمپ قائم کیا جاوے - اور یہہ ۶ فروری سنہ ۱۹۱۷ع کو قائم کر دیا گیا ہے - اسوقت اس میں ۳۰۰ آدمی ہیں جن میں ۲۹۰ کام کرنے والے اور باقی قیدی عہدہ دار ہیں - ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع تک انکی خور و پرداخت کا کل خرچ بشمول ابتدائی مصارف ۳۷۹۳۸ روپیہ ہوا - ۲۲۵۲۵ روپیہ کی رقم گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع کر دی گئی ہے اور اسکے علاوہ ۱۹۲۸ روپیہ لوگوں کے حسابات میں جمع کرایا گیا ہے - ۱۰۲ ایسے

مطلب ہے کہ تین سو قیدیوں کا سال بھر کا خالص خرچ جو گورنمنٹ کو کرنا پڑا صرف تقریباً ۱۵۰۰۰ روپیہ ہوا۔ یہ خرچ اونکو جیلخانہ میں رکھنے کے خرچ سے بہت کم ہے ۔ خالص خرچ فی کس بعد ملہائی اوس ابتدائی خرچ کے جو کیمپ کے بنانے پر ہوا-۳۶ روپیہ بیٹھتا ہے اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۱۶ء میں جیلخانہ میں رہنے والے قیدیوں پر فی کس ۹۶ روپیہ ۱۳ آنہ صرف ہوا تھا۔ بہت سے لڑکوں نے ۳۰ روپیہ ماہوار تک کا کام کیا ہے بارہانہ والے اون کے کام اور چال چلن کی بڑی تعریف کرتے ہیں-اور انہوں نے اس بات کی آمادگی ظاہر کی ہے کہ اون میں سے بعض کو قید سے رہا ہونے پر مستقل ملازمت دیدی جاویگی-کئی لڑکوں نے ایسی ملازمت منظور بھی کر لی ہے-لڑکوں کو بوالی سے بچانے کے لئے جو کوشش عمل میں لائی جا رہی ہے - کیمپ سے کوئی قیدی فرار نہیں ہوا اور نہ کسی نے بھاگنے کی کوشش کی ہے-جس رغبت سے لڑکوں نے پیچیدہ مضمونوں پر کام کرنیکی واقفیت حاصل کی ہے وہ حیرت انگیز ہے-اور اسکے باعث منتظموں نے بہت سے لڑکوں کو اعلیٰ اور زیادہ منفعت بخش کاموں پر لگایا ہے-

" ایک اور کامیاب کام ایک عارضی کیمپ جیل ہے - جو کھوڑہ میں نمک کی کانوں کے متعلق قائم کیا گیا ہے-یہہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ء میں کھولا گیا تھا اور اوس کے ابتدائی مصارف معاملات امپیریل میں سے ادا کئے گئے تھے - کیمپ مفید ثابت ہوا ہے-قیدی عہدہ داران کو چوتر کر تقریباً ۲۰۰ قیدی کام کر رہے ہیں-اور ابھی اور بھیجے جاویں گے-

" جیلخانوں کے اندر ہم تقریباً تمام تر فوجی کام میں مصروف ہیں-صرف ایک دو مستثنیات ہیں پہلی قسم کی ساخت جس کے واسطے جنگ کے باعث گورنمنٹ کی طرف سے بھاری مطالبہ کیا گیا ہے - پٹھو کی چھپائی - محکمہ کے کپڑوں کے مطالبات اور عوراک پہنچانے کی ضروریات - پہلی جدول کے متعلقہ کوٹھیوں میں کام ہوتے ہوئے اسلحہ خانوں فوجی گراس فارموں اور دارکوں کی تعمیر کے لئے مزدوروں کی مانگ کو ہمیشہ پورا کیا جاتا ہے - اس غرض کے لئے ۱۰۰۰ آدمی روزانہ بہم پہونچائے جاتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے ہر ایک قسم کی چیزیں جیلخانوں میں بنائی جاتی ہیں- مثلاً کمبل-خیمے-ودرال-تویں-کپڑے کے ڈول اور رسے و ہزاروں چیزیں مرمت کی جاتی ہیں - مثلاً ڈرام جاکٹوں-ٹراچ بوٹ-سائیکل-راشن ٹین-وائیلوں-کپڑوں سے بچنے کے لئے گھٹا ٹوپ

اور پیٹیں-اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء سے تقریباً ۵۰۰۰ آدمی میسوپوٹیمیا میں بھیجے جا چکے ہیں اور بہت سے دیگر اشخاص نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا ہے اور روانہ کئے جانے کی انتظار میں ہیں - ۳۰۰ مہتر بھیجے جا چکے ہیں اور اسی قدر دھوبیوں کو کام سکھایا گیا ہے-ہمارے اپنے قلیوں اور مزدوروں کی دو کوریں میسوپوٹیمیا میں-سب سے بڑی ہیں اور اس کے علاوہ ہم نے مدراس جیل کے لیبر کور کے لئے ۲۰۰ آدمی مہیا کئے ہیں-پنجاب کے ہر دو کوروں کے متعلق اون کے کمانڈنگ افسران نے بہت عمدہ رپورٹیں کی ہیں اور ریلوے کی تعمیر کے متعلق عمدہ کام کرنے کے باعث جنرل ماڈ صاحب کے مراسلہ میں اون کا بڑی عزت سے ذکر کیا گیا ہے کرنل ایس صاحب سی - آئی - ای جو میسوپوٹیمیا میں انتظامی کور کے انسپکٹر ہیں اور جو خود ایک تجربہ کار افسر جیلخانہ ایک تازہ - ترین سہ ماہی رپورٹ میں تصریح کرتے ہیں کہ نمبر ۱۰ جیل لیبر کور (پنجاب) میں سے ایک شخص بھی مفرور نہیں ہوا-اوس کے بعد تمام ہندوستان کے جیل کوروں میں اوصاف کے لحاظ سے نمبر ۲ جیل پورٹر کور (پنجاب) ہے جس میں سے صرف ۸ مفرور ہوئے - وہ یہہ بھی تصریح فرماتے ہیں کہ یہہ لوگ اکثر اپنی خوشی سے زائد کام انجام کرتے رہے ہیں۔

" چونکہ مذکورہ بالا کاموں کے باعث ایسے وقت میں قیدیوں کی مانگ بڑھ گئی ہے جب کہ جرائم میں کمی کے باعث جیل کی آبادی کم ہو رہی ہے - اور چونکہ وار ڈپوں - مصالحہ خام اور ذرائع بار برداری کے حاصل کرنے میں مشکل پیش آ رہی ہے-اس لئے بہت سی مکرر تنظیم کی ضرورت محسوس ہوئی ہے - جدید صنعتیں جاری کی گئی ہیں پرانی صنعتوں کو وسعت دی گئی ہے - اور خاص پیشوں کا کام قیدیوں کو سکھایا گیا ہے - چونکہ قیدیوں کو ان کاموں کے لئے جمع کرنا پڑا اس لئے بہت سے جیلخانوں کو امدادی جیل بنا دیا گیا ہے-محکمہ کی کوششوں نے ہز ایکسلنسی معلیٰ القاب جناب کمانڈر انچیف سے تعریف حاصل کی ہے-اور صاحب ممدوح محکمہ جیل خانہ کے کام کے لئے اس کا شکریہ ادا فرماتے ہیں - میرے خیال میں آنریبل ممبران اس امر میں متفق ہونگے کہ میجر وارڈ انسپکٹر جنرل اور اون کا عملہ ان اعلیٰ نتائج کے لئے تعریف کے مستحق ہیں-

* آئندہ مالی سال کے شروع سے عملہ دارو گروں کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائیگا جس کی مجموعی مقدار بیس ہزار روپیہ سالانہ ہوگی۔ ہر ایک درجہ کی تنخواہ میں ایک روپیہ ماہوار کا اضافہ کیا گیا ہے اور اوس بڑی تعداد کے لئے جو لاہور میں مقیم ہے۔ الاؤنس شہر منظور کیا گیا ہے اس کی ضرورت معلق فوج کے لئے سپاہیوں کی مانگ اور عام طور پر مزدوروں کی مانگ بڑھ جانے کے باعث ہوئی جن کے باعث کچھ عرصہ سے دارو گروں کے عملہ کی منظور شدہ تعداد کو پورا رکھنا مشکل ہوگیا ہے۔ چنانچہ آج کل بھی عملہ دارو گراں میں بہت سے آدمی کم ہوگئے ہیں۔

* ایک ہی اور مد ہے جسکا میں ذکر کرتا ہے یعنی مد پولیس۔ یہہ مد صرف خرچ کے لحاظ سے اہم ہے اس سال نمایاں بچت ہوئی ہے آئندہ سال کے بجٹ میں خرچ کے لئے بقدر ۲½ لاکھ کے زائد روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا بڑا حصہ اقوام جرائم پیشہ کی اصلاح کی سکیم کی بابت ہے۔ جس کے لئے چلتے سال ہذا کے ۱۳۵۰۰۰ روپیہ کے مقابلہ میں ۲۸۰۰۰۰ روپیہ مہیا کیا ہے۔ ۲۰۰۰۰ روپیہ کی ایک زائد رقم زیر مد محکمہ تحقیقات جرائم مہیا کیجگئی ہے۔ یہہ صدر مقام میں عملہ کلرکان کی مکرر تنظیم کے لئے مطلوب ہے۔ لیکن اگرچہ سکیم پر غور ہے۔ تاہم میں یہہ عرض کو دیتا ہوں کہ غالباً اس رقم کی نصف سے زیادہ کی ضرورت نہیں پڑیگی اسی طرح ۳۸۰۰۰ روپیہ کی ایک زائد رقم ریلوے پولیس کے لئے مہیا کی گئی ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ غالباً کوئی زائد خرچ نہیں ہوگا۔ مگر اس صورت میں بھی سکیم ابھی تک زیر غور ہے۔

* کونسل شاید جدید محکمہ جرائم پیشہ کی کار گذاری کے کچھ حالات سننا پسند کریگی۔ جسکے عملی کام کی ابتدا جنوری سنہ ۱۹۱۷ء سے سمجھی جا سکتی ہے۔ خانہ بدوش گروہوں کو جو ابتک تمام نگرانی سے آزاد تھے اور جن کی تعداد حال ہی میں بہت بڑھ گئی تھی باقاعدہ درج رجسٹر کرنے اور اونکی نقل و حرکت کو محدود کرنے کے علاوہ متعدد جدید بستیاں قائم کی گئی ہیں۔ اسوقت گیارہ بستیاں عملی طور پر موجود ہیں۔ ان میں سے پانچ چھوٹی چھوٹی پرانی بستیاں ہیں۔ یعنی دو سیالکوٹ میں اور تین لاہور میں۔ نئی بستیاں جو قائم کی گئی ہیں وہ امرتسر کی ریفارمیٹری (تادیبی) بستی اور دھاریوال۔ شاہدرہ۔ بھوانی۔ منٹگمری اور پالم پور میں مزدوروں کی بستیاں ہیں۔ موخر الذکر بستی چائے کے ایک بڑے کارخانہ میں کام کرنے کے لئے ہے۔ چار اور بستیاں عنقریب قائم کی جائینگی جنمیں سے ایک لائلپور بار میں دوآب پر ہوگی جو زراعت کی سب سے پہلی بستی ہے اور دوسری مغلپورہ میں ریلوے ورکشاپوں کے متعلق ہوگی۔ موجودہ بستیوں کی اسوقت آبادی تقریباً ۳۰۰۰ افراد ہے اور یہہ عملی طور پر ۸۰۰۰ تک بڑھ جائیگی۔

مختلف بستیوں میں کام مختلف ہے۔ لیکن اون سب میں ہم باشندگان کو کم از کم ایک مفید تجارت سکھانیکی کوشش کر رہے ہیں۔ اور بچوں کا سکول میں داخل کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

* تمام بستیوں میں صبح شام حاضری لی جاتی ہے۔ اور باشندگان بعض قواعد کے تابع ہیں جو سختی کے لحاظ سے مختلف ہیں یعنی ریفارمیٹری بستی میں اون کو ہر وقت زیر نگرانی رکھا جاتا ہے اور زراعتی بستیوں میں عملی طور پر اونکے لئے حاضری دینے کے سواء اور کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ صرف ۸۰ باشندگان مفرور ہوگئے ہیں اور ان میں سے ۵۲ دوبارہ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

* بستیوں میں بود و باش کی بدولت بعض گروہ جو کلیۃً مردار خور اور نیم برہنہ وحشی تھے اب کافی حد تک اصلاح پذیر ہوکر خوش لباس اور عزت دار کہلانے لگے ہیں۔ صفائی کے معاملہ میں اصلاح قابل ذکر ہے۔ اور بستیوں کے کم خرچ باشندے اپنی فاضل آمدنیوں کو سیونگ بنک میں جمع کرا رہے ہیں۔

* شائد اس ساری سکیم کا سب سے تسلی بخش خاصہ اقوام جرائم پیشہ کے اون اشخاص کی تعداد ہے جو فوج میں بھرتی ہوگئے ہیں۔ اب اون کی میزان ۶۰۰ ہے اور وہ زیادہ تر ضلع فیروزپور کے باورے سکھ اور جھنگ کے بعض بلوچی ہیں۔ ڈیکو قوموں نے بھی اس میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ چونکہ ماہر چوروں کی اسقدر بڑی تعداد کو بستیوں میں رکھا جاتا ہے جہاں سے وہ رات کو باہر نہیں جا سکتے اس لئے ضروری ہے کہ اسکا جرائم پر بڑا اثر ہوا ہو۔ اسمیں شک نہیں کہ چند دیگر اسباب کا اثر بھی ہوا ہے لیکن یہہ کسی طرح کم اہم نہیں ہیں۔ جرائم میں کمی اس سے ظاہر ہے کہ مقدمات قابل دست اندازی

پولیس کی کل تعداد میں جو مقدمات پولیس نے سنہ ۱۹۱۷ع میں درج رجسٹر کیے سنہ ۱۹۱۶ع کی نسبت ۱۷ فیصدی کی کمی ہے۔ نقب زنی کی وارداتوں میں کمی ۱۹ فیصدی ہے۔

"میرا خیال ہے کہ میں اس امر کا بجا طور پر دعویٰ کر سکتا ہوں کہ سکیم کے حالات آئندہ کے لئے عام طور پر نہایت امید افزا ہیں۔ جرائم پیشہ لوگ اب تبدیل شدہ حالات سے رفتہ رفتہ مانوس ہوتے جاتے ہیں۔ اور بستیوں میں آباد ہو کر محنت مشقت کی بے خطر زندگی بسر کرنے لگ پڑے ہیں اور واقعی صلاح کے راستہ پر قدم رکھ چکے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہم بڑی عمر والوں سے کچھ توقع نہیں رکھ سکتے۔ ہماری زیادہ تر امیدیں نو عمر لوگوں کے ساتھ وابستہ ہیں جنکو باقاعدہ تعلیم مل رہی ہے اور وہ اس سے بھاری فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ بچوں کا جزو غالب ذہین اور جلدی کام سیکھنے والا ہے۔

"اس موقع پر میں گورنمنٹ کی طرف سے مختلف مذہبی سوسائٹیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بعض بستیوں کے انتظام کا بیڑا اٹھایا ہے مکتی فوج سب سے سبقت لیگئی ہے اور اوسکے اہتمام میں ۵ یا ۶ بستیاں ہیں۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے بڑی سرگرمی ظاہر کی ہے اور آریہ سماج نے بھی بڑی مستعدی دکھائی ہے۔ اسکے علاوہ خالصہ دیوان۔ انجمن حمایت اسلام اور دیو سماج سب کی کارگذاری دلی اعتراف کی مستحق ہے۔"

آلریہل مسکوہومز

"حضور والا تعمیرات سرکاری کی مدات پیش کرتے وقت میں پہلے شعبہ عمارات و سڑکہائے کا ذکر کرتا ہوں اور اوس یادداشت کا ایک اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں جو مجھے صیغہ مذکور نے بہم پہنچایا۔

"زیر مد "۳۵ - تعمیرات سول" ۵۳½ لاکھ کے عطیہ بجٹ کو سال کے دوران میں ۵۸ لاکھ تک بڑھانا پڑا۔

"بیشی کی کچھ وجہ دھرم سالہ کا وہ زلزلہ ہے جو وہاں مئی سنہ ۱۹۱۷ع میں آیا اور جس پر گورنمنٹ کا ۵۵۰۰۰ روپیہ خرچ ہوا اور اسکی جزواً وجہ سنہ ۱۹۱۷ع کے موسم برسات کی غیر معمولی بھاری بارشیں ہیں جنسے عمارتوں اور سڑکوں کو تقریباً ایک لاکھ روپیہ کے برابر نقصان پہنچا۔ باقی بیشی یعنی ۱۹۰۰۰ روپیہ شملہ میں رہائشی مکانات کے حاصل کرنیکے خرچ کی بابت ہے۔ برخلاف اس کے موجودہ تخمینہ کے ۴۹¾ لاکھ ہونیکی توقع ہے۔ اور کمی خرچ کی صرف ایک ہی وجہ ہے یعنی ریلوے کے ذریعہ مال نہ آسکنا۔ اسکے باعث کوئلہ ختم ہو گیا ہے جسکے بغیر اینٹیں نہیں بنائی جا سکتیں۔ اسکے علاوہ لوٹا ہوا پتھر نہیں مل سکتا جسکے باعث ایسے ضلعوں میں سڑکیں پختہ نہیں بنائی جا سکتیں جہاں کنکر نہیں ہوتا۔

"آئندہ سال کے دوران میں ۹۷½ لاکھ صرف کرنیکی توقع ہے مگر ایسی تعمیرات ہیں جن کا ذکر کیا جائیگا۔

"ضلع اٹک میں نشیب و فراز والے علاقہ میں فتح جنگ سے کھوڑ تک ایک جدید ۲۷ میل لمبی پختہ سڑک کی تعمیر پر اندازاً ۳۴۳ ہزار روپیہ صرف ہوگا۔ اس سڑک کی غرض ضلع اٹک کی ان پہاڑیوں تک جن میں سے تیل نکلتا ہے آمد و رفت کے بہتر ذرائع بہم پہنچانا ہے۔

"مری تک آمد و رفت کی سڑک کی اصلاح کیلئے اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ اس سڑک پر آجکل حد سے زیادہ آمد و رفت ہوتی ہے جسمیں سست رفتار ذریعہ بار برداری بھی شامل ہے۔ ایک اور تخمینہ سڑک کوڑجی منڈی واقعہ ضلع کانگڑہ کے باقی ماندہ حصہ کے لئے تیار ہو رہا ہے۔

" ایک پروجکٹ دریا لے لنگوری پر جو اپلی سڑک کا پل بنانے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے جو ایک ایسا معبر ہے جس سے برسات میں مسافروں کو سخت دقت ہوتی ہے۔

" جدید ضلع شیخوپورہ کی عمارتوں کے لئے ۱۲۰۰۰۰ روپیہ کی ایک رقم مخصوص کر دیگئی ہے۔ روہتک میں ایک نارمل اور مشنری مذکورہ کے لئے ۷۰۰۰۰ روپیہ خرچ حساب کیا گیا ہے۔ نیز لاہور میں گورنمنٹ کالج کے ایک ہوسٹل کے لئے ایک لاکھ کی ضرورت ہے۔ جالندھر میں مجوزہ جونیئر ٹریننگ کالج کی مستقل عمارات کے لئے ۹۵۰۰۰ روپیہ کی ضرورت ہوگی۔

" علاوہ ازیں لاہور میں کمرشل ایگزامینر کے لئے ایک لیبارٹری درکار ہے جس پر ۹۸۰۰۰ روپیہ صرف ہوگا۔

" آبپاشی کی مدات کے متعلق تازہ ترین اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیر مد " بست و نہم - تعمیرات - کلاں - واصلات بلاواسطہ " سال ہذا کے تخمینہ تعدادی ۲ کروڑ ۷۱ لاکھ کے مقابلہ میں ایک لاکھ کی ایزادی ہوگی - تخمینہ مذکور گذشتہ سال کے اعداد سے ۲ لاکھ کم ہیں حالانکہ سال مذکور خاص طور پر اچھا تھا۔ یہ ایزادی تخمینہ سے اور بھی زیادہ ہوتی اگر موسم خراب نہ ہو جاتا۔

" ربیع سنہ ۱۹۱۶-۱۷ ع میں بارشیں نہ ہوئیں - اور دریاء جہلم چناب اور راوی بہت ہی اتر گئے۔ اور خریف سنہ ۱۹۱۷ ع میں بھاری بارشوں سے نہر سرہند کا رقبہ آبپاشی کم ہوگیا اور بے موسم بارشوں سے اپر جمنا غربی پر فصلوں کو نقصان پہنچا - اور اپر اپر جہلم پر آبپاشی متوقع صورت سے ترقی نہیں ہوئی۔

" آئندہ سال کا تخمینہ ۳ کروڑ $81\frac{1}{2}$ لاکھ لگایا گیا ہے جس میں انہار ثلاثہ کی توسیع کی گنجائش رکھی گئی ہے - بعد از وقت اور بکثرت برسات اگرچہ بارانی فصلات ربیع کی تخم ریزی کے لئے تو مفید تھی لیکن اس سے آبپاش شدہ رقبہ میں بھاری کمی ہو گئی - خاص کر جنوب مغربی پنجاب میں - اور اس میں ابھی شبہ ہے کہ آیا اس سال نہر جمنا غربی یا نہر سرہند کا آبپاش شدہ رقبہ گذشتہ سال کے رقبہ کے دو تہائی سے بڑھیگا یا نہیں۔

" موجودہ سال کے واصلات بالواسطہ کے ایک کروڑ ۳۲ لاکھ کے تخمینہ میں نصف لاکھ کی کمی ہو گئی ہے اور آئندہ سال کے لئے تخمینہ بجٹ ایک کروڑ $30\frac{1}{2}$ لاکھ رکھا گیا ہے کیونکہ زیر مد ہذا جدید انہار سے زیادہ آمدنی کی توقع ہے۔

" زیر مد " ۴۲- تعمیرات کلاں - مصارف کار روائی ایک کروڑ ۹۶ لاکھ کے عطیہ بجٹ میں ۲ لاکھ کی ایزادی کی گئی ہے - اگرچہ اب خرچ کا تخمینہ ایک کروڑ ۳۵و۳ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے - اس بڑھتی کی ضرورت جزواً بھاری بارشوں کے باعث وسیع مرمتوں کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے ہوئی خاصکر انہار ثلاثہ پر جہاں نہروں کے کنارے ابھی پورے طور پر پختہ نہیں ہوئے اور کچھہ اس وجہ سے کہ انہار ثلاثہ کے تخمینہ جات تعمیر بند کرانے کے باعث مصارف عملہ کی بابت زائد خرچ اس مد میں شامل کرنا پڑا۔

" آئندہ سال کا تخمینہ بجٹ ایک کروڑ ۶۵و۹ لاکھ مقرر کیا گیا ہے - اور آنریبل ممبران کو تسلی رکھنی چاہئے کہ صرف ایسے اخراجات کئے جاوینگے جو ان نہروں کو عمدہ حالت میں رکھنے کے لئے ضروری ہوں - جنکی بابت آنریبل مسٹر مینارڈ نے نہایت فصاحت سے فرمایا ہے کہ پنجاب اونہیں بجا طور پر فخر کرسکتا ہے اور کہ وہ خوراک پیدا کرنے کے ذریعہ کی حیثیت میں نہ صرف صوبہ ہذ کی زندگی کے لئے بلکہ تمام سلطنت کے لئے نہایت ہی مفید ہیں۔

" آب و ہوا کے اون نا موافق حالات میں جنکا ابھی ذکر کیا گیا ہے آبپاش شدہ رقبہ کا موجودہ بجٹ کے سال کے دوران میں ۹۰و۲۳ لاکھ ایکڑ تک پہنچ جانا غیر تسلی بخش خیال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ سنہ ۱۹۱۵-۱۶ ع و ۱۹۱۶-۱۷ ع میں اس کے اعداد ۸۰و۸۸ لاکھ اور ۹۰و۵۸ لاکھ تھے۔

" محض بجٹ کے معاملات کے متعلق ان مختصر الفاظ کے بعد اغلباً آنریبل ممبران محظوظ ہونگے اگر میں چند الفاظ عام معاملات کے متعلق عرض کردوں۔

" یہہ صاف ظاہر ہے کہ موجودہ وقت ایسی بڑی پراجکٹوں کے شروع کرنے کا نہین ہے جن میں سے ہر ایک کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ۵ یا ۱۰ سال درکار ہوں۔ ان پراجکٹوں کے لئے روپیہ بہم پہنچانے کی دقتین - ضروری مصالحہ جات کی از بس گران قیمتیں - اور مزدورں اور ہمارے عملہ انجینیئری کی قلت یہہ سب باتین عیاں ہیں بہر حال تعمیرات کے پروگرام میں رکاوٹ خالی از نفع نہین ہوگی - ایسا کرنے سے ہم دوبارہ آگے قدم بڑھانے سے پہلے اپنی حالت کو مستحکم پا لینگے - اور جب ہم اونہیں شروع کرینگے تو ممکن ہے کہ مناسب آباد کاروں کی کافی تعداد مہیا کرنا ایک ایسا مسئلہ ہو جائے جس کا حل کرنا آسان نہ ہو اگرچہ بڑی تعمیرات کو وجوہات متذکرہ کی بنا پر معرض التواء میں ڈالنا پڑا ہے تاہم اسی جدید اور نہایت ہی ضروری پراجکٹوں کی بھی کمی نہین جو اب زیر غور ہیں - ستلج ویلی پروجکٹ سال ہذا کے دوران میں گورنمنٹ ہند کی خدمت میں پیش کی گئی تھی - بھکرا ڈیم پروجکٹ کا بیرونی کام ختم ہو چکا ہے اور اب مفصل نقشہ جات و تخمینہ جات مرتب ہو رہے ہیں علاقہ تھل کے ایک حصہ کو آبپاش کرنے کے لئے نہر سندھ ساگر کی ابتدائی پراجکٹ بھی اب ہاتھ میں لے لی ہے - ان تینوں پراجکٹوں میں سے ہر ایک تقریباً ۱۰ لاکھ پچاس ہزار ایکڑ رقبہ آبپاش کریگی یا تینوں ملکر ۳۰ لاکھ اور پچاس ہزار ایکڑ آبپاش کرینگی - دریائے جہلم کے پانی کو محفوظ رکھنے کے لئے جھیل ولر نوٹ نال کے متصل ایک بند بنانے کے متعلق دربار کشمیر سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔

" اور بھی پروجکٹیں ہیں مگر وہ بڑی سکیموں جنکا ذکر کیا گیا ہے محکمہ آبپاشی کو کئی آئندہ سالوں تک پوری طرح مصروف رکھنے کے لئے کافی ہیں "۔

آنریبل کونسل ہذا کے لئے

" مدات ۲۰-الف اور ۲۳-الف-طب اور ۲۰-ب و ۲۳-ب حفظان صحت کے ایک حصہ کے امداد کو پیش کرتے ہوئے میں نے کئی ایک معاملات آنریبل ممبروں کے گوش گذار کرنے ہیں جو میرے خیال میں خالی از دلچسپی نہین - سنہ ۱۹۰۸ع سے لوکل گورنمنٹ کرنل بیٹ صاحب کی عرضداشتوں کے مطابق قلیل البضاعت مقامی جماعتوں کو شفاخانوں کی تعمیر اور اونکے لئے ضروری سامان بہم پہنچانے کی غرض سے دینے کیلئے ۲۰۰۰۰ روپیہ سالانہ صاحب انسپکٹر جنرل کو دیتی آئی ہے۔ ہر سال اس روپیہ کو بڑے مفید طور پر صرف کیا جاتا رہا ہے۔ اور اب اسبارہ میں کامل تحقیقات (جو حسب منشاء جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی گئی ہے) کے بعد کہ مختلف ضلعوں نے کس حد تک طبی امداد بہم پہنچائی ہے لوکل گورنمنٹ نے اس رقم کو بڑھا کر ایک لاکھ کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے جو شرائط میں مناسب تبدیلیاں کر کے مقامی جماعتوں اور انجمنوں کو امدادی عطیہ جات کے طور پر اوسی طریق میں دینجائیگی جس میں وہ عطیہ جات دئے جاتے ہیں جو تعلیمی اغراض کے لئے مخصوص - میں گورنمنٹ اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ صوبہ ہذا کے لوگوں کو طبی امداد سے کافی طور پر بہرہ اندوز ہونے کیلئے بہت سے سال چاہئیں - لیکن گورنمنٹ نے یہہ جدید طریق صرف اس امید پر ہی اختیار نہیں کیا کہ اوس سے مقامی جماعتوں کو بیش از بیش کوشش کرنے کی تحریک ملے بلکہ اس امید پر بھی کہ اوس سے خیراتی انجمنوں کے دلوں میں مصیبت زدہ اشخاص کی امداد میں حصہ لینے کی خواہش پیدا ہو جو مسلمہ طور پر حق العباد کے زمرہ میں داخل ہے۔

" لودھیانہ کا زنانہ طبی سکول سنہ ۱۸۹۴ع میں قائم کیا گیا تھا اور سنہ ۱۹۰۶ع تک اوسے گورنمنٹ کی مدد کے بغیر مگر موخرالذکر سال میں کرنل بیٹ صاحب کے کہنے پر لوکل گورنمنٹ نے اوسے مالی امداد دینے کا فیصلہ کر لیا ۔ آخر کار سنہ ۱۹۱۴ع میں کئی وجوہات کی بناء پر جنکی تصریح کرنے کی میں ضرورت نہیں سمجھتا - لیکن جو کونسل ہذا کے آنریبل ممبروں کو ضرور اپیل کرینگی - لاہور میں مردانہ جماعتوں میں عورتوں کا داخلہ بند کر دیا گیا - اسکا لازمی نتیجہ یہہ ہوا کہ ہر مذہب و ملت کی عورتوں کے مفاد اور رسوم کی نگہداشت کے لئے جو سہولتیں بہم پہنچائی گئیں اور جو شرائط اس غرض کیلئے عاید کی گئیں اونکے عوض گورنمنٹ کو ابتدائی اور بار گشتی دونو قسم کے مجموعی خرچ کا بہت سا حصہ بہم پہنچانا پڑا - مگر ایسا کرنے میں گورنمنٹ کی پالیسی کا رخ سکول کی معمولی غور و پرداخت کیلئے روپیہ ادا کرنے کی بجائے زنانہ قابلیت کو افزائی کی طرف رہا ہے - اس موقع پر میں آنریبل ممبران کو یہہ

جتانا چاہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ غیر سرکاری اصحاب کی مستعدی اور گرمجوشی سے اوسکی افواج کے لئے ایک ایسی انسٹیٹیوشن مہیا کر دی گئی ہے جو قطع نظر لڑکیوں کے اس فائدہ کے کہ وہ ایک ایسے سکول میں تعلیم حاصل کر سکتی ہیں جہاں کل عہدہ دار عورتیں ہی ہیں اس میں لوگوں کا بھی فائدہ ہے کیونکہ اونکی لڑکیاں جنہوں نے آئندہ عورتوں کا ہی علاج کرنا ہے ایک ایسے اسپتال میں تعلیم حاصل کرتی ہیں جو عورتوں کے علاج کے لئے مخصوص ہے- اگرچہ گورنمنٹ نے صوبہ کے علیحدہ علیحدہ حصوں میں کام کرنے کیلئے سفری شفا خانے بہم پہنچانے کا سلسلہ ۱۹۰۸ع میں بیڑا اوٹھایا تھا لیکن اونکے لئے بجٹ میں صرف اب ہی خاص انتظام کیا گیا ہے- اس گذشتہ موسم کے دوران میں ان قابل قدر شفاخانوں میں سے ۲۳ نے جن میں سے ہر ایک ایک اسسٹنٹ سرجن کے زیر اہتمام ہے اون رقبہ جات میں کام کیا جہاں بیماری اوس شدت سے پھیلی ہوئی تھی- آئندہ یہہ ارادہ ہے کہ اونہیں جلدی کام پر لگا کر اونکے کام کو دیر تک جاری رکھا جائے- اسمیں کوئی شک نہیں کہ اون سے بہت فائدہ پہنچا ہے اور یہہ میری قطعی رائے ہے کہ وہ کونین جو ان ذرائع سے تقسیم کی جاتی ہے اوس سے بہت زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے جو غیر طبی اور ناتجربہ کار اشخاص کے ذریعہ تقسیم کی جاتی ہے-

" ۳۵۰۰۰ روپیہ کی رقم جو سال رواں کے بجٹ میں کونین کے لئے بہم پہنچائی گئی تھی ناکافی ثابت ہوئی اور اسلئے عطیہ کو بڑھا کر ۸۰۰۰۰ روپیہ کر دیا گیا- اس کمی کی وجہ جزواً یہہ ہے کہ کونین کی قیمت بڑھ جانے کے باعث ہمیں زیادہ روپیہ ادا کرنا پڑا اور جزواً یہہ کہ کونین کی مانگ بڑھ گئی- کل ۳۱۷۴ پونڈ کونین بہ صرف ۹۷۰۰۰ روپیہ تقسیم کیگئی اور ۱۱۵۳ پونڈ ذخیرہ میں باقی رہگئی- کونین کے کسی مطالبہ کی تعمیل سے ہرگز انکار نہیں کیا گیا اگرچہ ابتدائی موسم میں ہمنے وزیرستان فیلڈ فورس کیلئے دس لاکھ گولیاں محکمہ فوج کو قرض دیں-

" اخراجات طاعون کے عطیہ میں سے جس بڑی بچت کی امید کیگئی ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ اس مرض کے انسداد کیلئے طبی عملہ جات کے مہیا کرنے میں بڑی دقت کا سامنا ہوا ہے- چونکہ صوبہ ہذا محکمہ فوج کو امداد دینے کا خواہشمند تھا اسلئے اوس نے اون تمام مطالبات کو پورا کیا جو طبی اشخاص کیلئے اوس سے کئے گئے- مگر اونکی جگہ دیگر اشخاص کو بھرتی کرنے کی کوششوں سے صرف ۲۹ پنشن یافتہ عہدہ دار اور دو نیم کے طبابت پیشہ اشخاص دستیاب ہوسکے اور ان میں زیادہ تر عام نوعیت کے کام پر لگانا پڑا- میں نہیں کہہ سکتا کہ پنجاب کے غیر سرکاری طبابت پیشہ اشخاص میں ایسے کام کو اختیار کرنے کی اونچی رجحان پایا گیا ہے جسکی وجہ سے اونہیں اپنی پریکٹس چھوڑنی پڑے اور جس کی وجہ سے اونہیں ایسے مقامات میں جانا پڑے جو ایسی ہی خانگی وجوہات کی بنا پر اونکے لئے باعث تکلیف ہوں- بہر حال ان طبابت پیشہ اشخاص کی یہہ قلت اون دقتوں کا موجب نہیں ہے جو ہم زیادہ پلیگ کے خاص کام کے متعلق محسوس کر رہے ہیں- بدقسمتی سے چونکہ ہندوستان میں ویکسین رکھنے کے لئے سرد ... کی قلت ہے اسلئے عملہ جات کی بجائے (اگرچہ اوسپر کام کا بوجھ بہت زیادہ ہے) بسطور ویکسین ہمیں ملسکتی ہے وہ ہم بخوشی استعمال کر رہے ہیں-

" حضور والا- میں اسبات کو تسلیم کرتا ہوں کہ میری تقریر کا تعلق (تقریباً لازمی طور پر) صرف خرچ سے ہے- مگر میں آنریبل ممبران کو یہہ کہونگا کہ عام طور پر تندرستی کی نعمت کو دولت کی نعمت پر ترجیح دیجاتی ہے"-

آنریبل مسٹر گونریفک

"یور آنر— میں مد آمدنی بست و یکم- الف- زراعت اور اوسکے مقابل کی مد خرچ "۲۹- الف" کا اور آمدنی کی مد خورد " بست و یکم ب" اور خرچ کی مد "۲۶ ب" کے ایک حصہ کا ذمہ وار ہوں- ان مدات کی آمدنی اور خرچ پر یادداشت منسلکہ بجٹ میں پورے طور پر بحث ہو چکی ہے اور اب میں کونسل کو اوس باقی لاکھ روپیہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جو ہم آئندہ مالی سال میں عطیہ منافع گندم میں سے خرچ کرنے کی امید کرتے ہیں- اس رقم کا جزو کثیر گندم اور روئی کے بیج کی فروخت پر استعمال کیا جائیگا اور میں کونسل کی اطلاع کیلئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا کرنے میں ہم صوبہجات متحدہ کی

مثال کی تقلید کر رہے ہیں۔ اس عطیہ میں سے لائلپور اور گورداسپور کے فارموں اور لائلپور کالج کی لیبارٹری (تجربہ گاہ) میں اصلاحات اور افزائشیں کی جا رہی ہیں۔ ایک کثیر رقم نو آبادی لوئر باری دو آب میں "بارانی" اراضی کی اصلاح کے لئے مخصوص کیگئی ہے۔ اور تقریباً ۵۰ ہزار روپیہ ایسے علاقوں میں زائد اسپتالہائے حیوانات کھولنے پر صرف کیا جائیگا جہاں اونکی اشد ضرورت ہے جیسا کہ صوبہ کے جنوب مشرقی حصہ میں۔

"اب میں ایک ایسی بات کا ذکر کرتا ہوں جو میرے خیال میں بڑی ضروری ہے اور وہ امر یہ ہے کہ مختلف فارم ہائے ضلع جن میں سے کچھ ڈیمونسٹریشن (مظاہرہ کے) فارم ہوں اور کچھ فارمہائے بیج اون ضلعوں کو بہم پہنچانے کیلئے جن میں وہ واقع ہوں جزواً یا کلاً قائم کئے جائیں۔ ان فارموں کا ابتدائی خرچ جزواً یا کلاً گورنمنٹ سال رواں کے عطیہ منافع گندم میں سے پورا کر رہی ہے اور ان کا خرچ بازگشت ڈسٹرکٹ بورڈیں ادا کرینگی۔ دس لاکھ روپیہ کی کل رقم کو بھی ایسے فارموں پر صرف کرنے میں مجھے کوئی بڑی تکلیف پیش نہیں آ سکتی۔

"اب معاملہ ہذا کی عام کار گذاری کو لیجئے۔ آنریبل مسٹر میلارڈ نے ہمارے کام کے سب سے بڑے شعبوں میں سے ایک کا ذکر کیا ہے یعنی امریکہ کی روئی کی اشاعت۔ اور کونسل اس بات کو دلچسپی کے ساتھ سنیگی کہ موجودہ سال میں امریکہ کی روئی کی پیداوار سے تینوں نہری نو آبادیوں میں کاشتکاروں کی آمدنی میں جو خالص اضافہ ہوا وہ نہایت محتاط تخمینہ کے مطابق صوبہ ہذا کے محکمہ زراعت کے مجموعی خرچ کے تین گنا سے بھی بہت زیادہ ہے۔

"ڈائرکٹر مصنوعات کی حیثیت میں اپنے فرائض کے متعلق میں دو باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اول میں ایک جیسا کہ یادداشت متعلقہ بجٹ میں بیان کیا گیا ہے یہ ہے کہ مجھے اپنا کل عطیہ بجٹ صرف کرنے میں بڑی دقت پیش آئی۔ اصحاب۔ جنابعالی میرا مطلق کوئی قصور نہیں ہے۔

"میرا بہت سا وقت ڈائرکٹر زراعت کے فرائض کی ادائیگی میں صرف ہوتا ہے۔ لیکن خواہ میں ڈائرکٹر زراعت یا ڈائرکٹر مصنوعات کے طور پر کام کروں میں جدید کاموں کے جاری کرنیکے متعلق تجاویز بخوشی موصول کرونگا۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ میرے پاس بہت سی تجاویز پہنچتی ہیں۔ لیکن امتحان کرنے کے بعد اون میں سے جو قابل نفاذ پائی جاتی ہیں وہ معدودے چند ہی ہوتی ہیں باقی صرف ایک ہی بات قابل ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ آئندہ سال زیر مد معائنہ کارخانجات خرچ میں بڑی کمی ہوئی ہے۔ اوس کی وجہ یہ ہے کہ انسپکٹر کارخانجات کی خدمات محکمہ فوج کے سپرد کر دی گئی ہیں اور اونکے واپس آنے تک معائنہ کارخانجات کا کام صاحبان ڈپٹی کمشنر کرینگے (جیسا کہ ایک علیحدہ انسپکٹر کارخانجات مقرر کرنے سے پہلے کیا جاتا تھا) اور کچھ میں خود کرونگا۔

آنریبل مسٹر رچی—

"یور آنر۔ آئندہ سال کے تعلیمی تخمینہ جات بجٹ میں صرف تین مدات ایسی ہیں جو اوس سے زیادہ مفصل تشریح کی محتاج ہیں جو ممبر خزانہ کی یادداشت کے صفحہ ۳۰ پر دی گئی ہے۔ مجھے اسے بیان کرتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ ان تینوں مدات سے موجودہ سال کے تخمینہ بجٹ کے مقابلہ میں بہت بڑی تفاوتیں ظاہر ہوتی ہیں لیکن میں بخوشی عرض کرتا ہوں کہ وہ سب کی سب افزائش خرچ کے صحیح پہلو میں ہوئی ہیں۔

"ان میں سے پہلی مد گورنمنٹ سکول عام ہے۔ اس مد کی ذیل میں ۲۰۰۰۰ روپیہ کی رقم جیسا کہ یادداشت میں بیان کیا گیا ہے۔ اون سپاہیوں کے یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے خاص سہولتیں پیدا کرنے کے واسطے بہم پہنچایا گیا ہے جو میدان جنگ میں کام آئے ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ یہ رقم ان یتیم بچوں کو ورنیکولر سکول تک مفت ورنیکولر تعلیم دینے اور حسب ضرورت بورڈنگ کا خرچ اور سکول کی کتابوں کی قیمت ادا کرنے کے لئے وظائف عطا کرنے میں خرچ کی جائے۔ بدقسمتی سے اس وقت یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ یہ رقم کسقدر ہوگی لیکن مجھے یقین ہے کہ خواہ یہ رقم کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو کونسل ہذا کے آنریبل ممبران اوس مقصد پر صاد کرینگے جس کے لئے وہ صرف کی جائیگی

" دوسری مد۔ گورنمنٹ مدارس۔ خاص ہے۔ اس مد کی ذیل میں موجودہ سال کے مرمتہ اور سال کے تخمینہ بجٹ میں زائد از تین لاکھ کا فرق ہے۔ اس مد میں آئندہ سال ہمارے پاس اوس تمام ا عطیہ کے علاوہ جو آئندہ سال کیلئے واجب الوصول ہے ۱۷۵۰۰۰ روپے کے باز گشت امپیریل عطیہ کا بقایا جو ۱۳۵۰۰۰ روپیہ کے ہے موجودہ ہوگا جیسا کہ آنریبل ممبران کو معلوم ہے اس سال کے عطیہ کا بقایا نارمل سکو عمارتوں کی تعمیر پر خرچ کیا جائیگا جو ایک نہایت ضروری کام ہے۔ اس عطیہ کو آئندہ سالوں میں ان اغراض پر صرف کرنا چاہتے ہیں وہ جیسا کہ میں کونسل کو بتا چکا ہوں یہہ ہیں چار زنانہ نارمل مدار جاری کرنا۔ عملہ سنٹرل ٹریننگ کالج میں ایک بڑا بھاری اضافہ کرنا۔ سرمایہ جات اور انڈیپھی کی افزائی کرنے اور ملازمت ماتحت تعلیم میں اوستادوں کی تنخواہ بڑھانے کے لئے خاص عطیہ جات ع آخری دو اغراض کے متعلق میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ نارمل مدارس کی مفصل تجویز کو گورنمنٹ منظور فرما لیا ہے اور ایک ضروری سب نہایتی کمیٹی نے جسمیں مقامی ہائی سکولوں کے میڈیجر بھی شامل تھے اجلاس کرکے سرمایہ جات اور انڈیپشی کیلئے نمونہ کے مسودہ قواعد مرتب کئے ہیں ا طریق تجویز کئے ہیں جن کے مطابق گورنمنٹ کو مدد دیلی چاہئے۔

" اب ماتحت ملازمت تعلیم کو لیجئے جیسا کہ آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ یہہ سکیم اسوجہ سے ہے کہ ہم ملازمت ہائے تعلیم کی ری ار گانائزیشن کے عام مسئلہ کے متعلق گورنمنٹ ہند کے فیصلہ کا انتظار ہیں۔ مگر اس اثناء میں میں اوس آنریبل ممبر کو جس نے اس موضوع کے متعلقہ ریزولیوشن کی تحریک کی اور اون اصحاب کو جنہوں نے اون کی تائید کی تھی خوشی کیساتھہ مطلع کرتا ہوں کہ ملازمت مذکور کی ترتیب کے معلدرامد ہونے تک مقامی گورنمنٹ نے اضافہ شرح کے اون معلموں کو جو ۲۰-۳۰ روپیہ کے میں ہیں یکم اپریل آئندہ سے (پرسنل) ذاتی مواجب عطا کرنے منظور کر لئے ہیں۔

" دوسری بڑی رقم عطیہ جات امدادی کی بابت ہے۔ اس مد میں ہمیں تقریباً ۱/۲ ۵ لاکھ کی معلوم ہوئی ہے۔ اسمیں ۵۰۰۰۰ روپیہ کی ایک رقم شامل ہے جو گورنمنٹ ہند کے اوس عطیہ کی باب جو اونہوں نے بمقام سناور اوستادوں کی ٹریننگ جماعت کیلئے عمارت بنانے کی غرض سے دیا ہے یہہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ شمالی ہند میں اس قسم کی کوئی اور ٹریننگ جماعت موجود نہیں گورنمنٹ ہند نے یہہ عطا دے کر پنجاب کی اوس خدمت کا اعتراف کیا ہے وہ باقی ہندوستان کے لئے کر اور اونہوں نے مزید معقول عطیہ جات کے عطا کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

" زائد از ۳۰۰۰۰ روپیہ امدادی ثانوی مدارس کے اضافہ شدہ عطیہ جات کو پورا کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس پہلو میں خرچ ہر سال بسرعت بڑھ رہا ہے اور چونکہ اس بیشی کیوجہ زیادہ تر یہہ نہیں امدادی مدارس کی تعداد میں کوئی اضافہ ہوگیا ہے بلکہ یہہ ہے کہ اوستادوں کی قابلیتوں اور تنخوا اصلاح کیگئی ہے اسلئے یہہ بھی قابل مبارکبادی ہے کہ اس سے ہمارے ثانوی مدارس کی استعداد و قابلیت دن بدن اضافہ کا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن اس مد میں سب سے بڑی رقم وہ چار لاکھ کی رقم ہے جو تعلیم کے لئے رکھی گئی ہے۔ اس میں سے ۲ لاکھ تو محاصلات صوبہ میں سے دیا گیا ہے اور دو لاکھ ا گورنمنٹ کے عطیہ کا ہے۔ مجھے یہہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ موجودہ وقت میں یہہ عطیہ کسقدر جیسا کہ آنریبل ممبر خزانہ ایک سوال کے جواب میں بیان فرماچکے ہیں انسپکٹروں و ڈسٹرکٹ ان مدارس پرائمری تعلیم کی باقاعدہ توسیع و اصلاح کے لئے پانچسالہ پروگرام کے تیار کرنے میں مصروف ہیں اوس جواب میں یہہ اضافہ کرتا ہوں کہ ان پروگراموں میں سے بہت سے موصول ہوچکے ہیں اور عملہ کلانہ نے باقی پروگراموں کو تقریباً مکمل کرلیا ہے۔ اب اونکی نہایت احتیاط سے جہاں بین کرنی باقی ہے مقامی جماعتوں اور گورنمنٹ دونوں نے اوانپر غور و خوض کرنا ہے۔ اوس آنریبل ممبر کی اطلاع کے لئے جنہ ہمارے پرائمری مدارس کے موضوع کے متعلقہ ریزولیوشن کی تحریک کی تھی میں خوشی سے سا کہہ سکتا ہوں کہ موجودہ مدارس کی اصلاح ان پروگراموں کا ایک ضروری جزو ہے۔

" آنریبل ممبر وں نے وقتاً فوقتاً پرائمری تعلیم کے خرچ کے زیادہ مفصل اعداد طلب کئے ہیں۔ آنریبل منسٹر لمسڈن نے آج بیان کیا ہے پرائمری تعلیم کے صحیح اعداد جدا کانہ نہیں بتائے جاسکتے

...نیکلر مڈل سکولوں اور بعض صورتوں میں ہائی سکولوں کے ساتھہ پرائمری کی جماعتیں منسلک ہوتی ہیں
...ں گذشتہ دو سالوں کے ورنیکلر تعلیم کے اعداد بتا سکتا ہوں - سال رواں میں ہم نے ۱۳۳۵۱۸۸ روپیہ
...نیکلر تعلیم پر خرچ کیا ہے جو سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع کے خرچ سے بقدر ۸۸۴۴۱ روپیہ کے زیادہ ہے - اس رقم میں
۳۲۳۱۴ روپیہ جدید مدارس پر صرف کیا گیا ہے اور تخمینہ جات کی رقم جو مقامی جماعتوں کیطرف
...آئندہ سال یعنی سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع میں جدید مدارس جاری کرنے کے لئے اور ان کی ضروریات کے متعلق
...صول ہوئے ہیں ۱۰۰۰ روپیہ ہے - ان تخمینہ جات کے موصول ہونے سے پہلے گورنمنٹ باقاعدہ اصلاح اور توسیع
...پنجسالہ پروگرام کی جدید پالیسی کو منظور کرچکی تھی اسلئے گورنمنٹ نے اس ۴۱۰۰۰ روپیہ کو
...ا کرنے تک اپنے آپ کو محدود نہ کیا گورنمنٹ اسکی بجائے اصلاح اور توسیع پر خرچ کے لئے ایک لاکھہ روپیہ
...یہ بہم پہنچا رہی ہے - گورنمنٹ ہند نے ہمیں اس غرض کے لئے دو لاکھہ دیا ہے - ہم بلا خوف کہہ سکتے ہیں
... آئندہ سال ہم اس رقم سے اپنا کام قابل اطمینان طریق میں شروع کرسکینگے۔

" سال رواں کے دوران میں ۲۹۴۱۲ روپیہ مقامی جماعتوں کو ورنیکلر سکولوں کی عمارات کے لئے
...یا گیا ہے - سال رواں کے بجٹ میں اس خرچ کے لئے کوئی روپیہ مہیا نہیں کیا گیا تھا اور یہہ روپیہ مکرر
...تسوم کے ذریعہ حاصل کرنا پڑا - بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع میں لوکل گورنمنٹ نے ورنیکلر مدارس کی
...مارات کے لئے مقامی جماعتوں کو دینے کی غرض سے ایک لاکھہ روپے کی رقم کا خاص انتظام کیا ہے "۔

" آخیر میں میں یہہ جتلا دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ سال تخمینہ جات میں آٹھہ لاکھہ ۴۵ ہزار کی پیشی
...ں ہے (یہہ پیشی گذشتہ سالوں کی پیشیوں کی نسبت بہت زیادہ ہے) ۴ لاکھہ اور ۲۰ ہزار روپیہ محاصلات
...وبہ میں سے مہیا کیا گیا ہے - ان چند الفاظ کے ساتھہ میں اوس مد کو پیش کرتا ہوں جس کا
...ان متعلق ہوں "۔

ریزولیوشن

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس—

یو ر آنر— " میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن کی تحریک کرتا ہوں جو میرے نام درج ہے :—

" کونسل ہذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ۳۰۰۰۰۰ روپیہ
کی ایک رقم۔

(الف) مدات ۲۱-الف و ۲۶ الف کی ہر دو مدات خورد " زراعت " کے مجوزہ تخمینہ جات
میں سے وضع کی جائے۔

(ب) منافع گندم کی بابت مخصوص شدہ امپیریل عطیہ کے مجوزہ غیر صرف شدہ بقایا
میں جمع کی جائے اور اوسے ۴۱۸۰۰۰ روپیہ سے بڑھا کر ۷۱۸۰۰۰ روپیہ
کو دیا جائے۔

(ج) اسطرح اضافہ شدہ تمام بقایا اختتام سال میں سے ڈسٹرکٹ بورڈوں کی سڑکوں پر
زائد خرچ کے لئے مہیا کرکے مد خورد " چندہ " زیر مد ۳۲ متفرق میں ایزاد
کردی جائے "۔اور

(د) تین لاکھہ کی جو رقم فروخت کی غرض سے خالص بیج کی خرید کے لئے مہیا کی گئی
ہے وہ پیشگی حساب میں خرچ کی جائے اور اوسکو بعد ازاں قیمت فروخت میں
سے وضع کرلیا جائے۔

" حضور والا کی اجازت سے میں حصہ (الف) و (ب) و (د) پر پہلے بحث کرونگا اور حصہ (ج)
کو اوسکے بعد لونگا۔

" گذشتہ سال جب اس بات کا اعلان کیا گیا تھا کہ ۱۰۷۰۰۰۰ روپیہ کا ایک غیر بازگشت عطیہ (جسمیں
اب ۱۰۰۰۰۰ روپیہ کا اور اضافہ کردیا گیا ہے) صوبہ ہذا کو گورنمنٹ ہند کیطرف سے سکیم گندم کے منافع کی
بابت موصول ہوا ہے تو میں نے ۲۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو مندرجہ ذیل سوال پوچھا تھا —

" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ھذا کو بتلائیگی کہ وہ منافع گندم جو ابھی اس صوبہ کو دیا گیا ہے (یعنی مد " زراعت " کی خاص اغراض پر صرف کیا جائیگا ؟ " - آنریبل مسٹر ٹولنٹن نے جواب دیا تھا گورنمنٹ ھند نے یہہ فیصلہ کردیا ہے کہ ۱۰۷۰۰۰۰ کی رقم جو پنجاب کو منافع گندم میں سے دی گئی ہے وہ زراعت پیشہ جماعتوں کے براہ راست فائدہ کی سکیموں کے غیر باز گشت اخراجات میں لگائی جائیگی اور اگر اوس کے بعد کوئی باز گشت خرچ کرنا پڑا تو وہ محاصلات صوبہ میں سے ادا کیا جائیگا ' آنریبل ممبر باانتظام نے اوس وقت کوئی دس یا گیارہ ایسی بڑی بڑی اغراض بیان کی تھیں جو محکمہ زراعت نے اس عطیہ میں سے روپیہ صرف کرنے کے لئے پیش کی تھیں - اون اغراض میں بیجوں کی خرید و مکرر فروخت کا کوئی ذکر نہیں تھا - اور نہ ہی - حضور والا— اس قسم کے معاملات غیر باز گشت خرچ کا مصرف ہوسکتے ہیں - انہیں ہر سال روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے اور اس لئے میری گذارش ہے کہ جہاں تک اونکا تعلق ہے اس عطیہ میں سے خالص بیجوں کی خرید اور مکرر فروخت کے لئے روپیہ کا خرچ کرنا گورنمنٹ ھند کی ھدایت کے برعکس معلوم ہوتا ہے—علاوہ بریں حضور اندریں صورت کوئی خرچ نہیں ہے - کیونکہ جو رقم خالص بیجوں کی خرید میں صرف ہوتی ہے وہ ساری کی ساری مکرر فروخت سے حاصل ہو جاتی ہے امسال ہمیں یہہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ جو بیج تین لاکھ روپیہ میں خریدے جاتے ہیں وہ ۴ لاکھ روپیہ کو فروخت کئے جائینگے یعنی ایک لاکھ روپیہ منافع ہوگا امپیریل عطیہ بابت منافع گندم میں کوئی کمی نہیں ہوئی بلکہ برخلاف اس کے اوس میں اس سودا سے اضافہ ہو جائیگا - لہذا میرے خیال میں صیغہ خزانہ خالص بیج کی خرید اور مکرر فروخت کے خرچ کی بنا پر اس مخصوص شدہ عطیہ کو کم کرنے میں حق بجانب نہیں ہے - اس لئے میری تجویز یہہ ہے کہ اس مخصوص کردہ عطیہ کے غیر صرف شدہ بقایا کو ۴۱۸۰۰۰ روپیہ کی بجائے ۷۱۸۰۰۰ روپیہ سمجھا جاوے -

" میری عرض ہے کہ خالص بیج کی خرید اور مکرر فروخت حساب پیشگی اور قرضہ سے ہونی کی چاہئے - مجھے یقین ہے کہ میری یہہ تجویز گورنمنٹ کے مالی قواعد کے عین مطابق ہے - مجموعہ حسابات سول کی دفعہ ۱۱۹ میں درج ہے کہ پیشگی رقوم میں منجملہ دیگر پیشگیوں کے خاص محکمہ جات مال کی پیشگیاں شامل ہیں مثلاً نمک و آبکاری کی پیشگیاں جو تجارتاً افیون کی خرید کے لئے لی جائیں گورنمنٹ افیون آبکاری خریدتی ہے اور پھر اوسے نفع پر فروخت کر دیتی ہے - یعنی مد آبکاری کھاتہ آمدنی میں صرف منافع درج کیا جاتا ہے اور قیمت خرید کو پیشگی حساب کی ذیل میں دکھایا جاتا ہے اس قسم کا طریق خالص بیجوں کی خرید اور مکرر فروخت کی صورت میں بھی بخوبی اختیار کیا جا سکتا ہے - اس وجہ سے میں نے یہہ تجویز پیش کی ہے کہ مدات بسمت و یکم الف و ۲۶ الف کی مد خورد " زراعت " کی ذیل میں خرچ اور آمدنی کے کھاتوں میں تین لاکھ کی تخفیف کر دی جائے (جو بیج کی تخمینہ شدہ قیمت خرید ہے) اور کہ خالص بیجوں کی خرید اور مکرر فروخت پیشگی حساب میں سے عمل میں لائی جاوے - چونکہ وہ پیشگی رقوم جو اس غرض کے لئے دی جائینگی سال کے اندر کلاً وصول ہو جائینگی اس لئے میری تجویز پر عمل در آمد کرنے کے لئے اس معاملہ میں گورنمنٹ ھند کی خاص منظوری حاصل کرنیکی کوئی ضرورت نہیں - اگر گورنمنٹ میری اس تجویز کو منظور فرمالے تو میں یہہ کہنے کی جراءت کرتا ہوں کہ اس سے امپیریل گورنمنٹ کے تخمینہ جات " ریز ایڈنگ ہیڈز " میں کوئی حرج واقع نہیں ہوگا - حضور والا علاوہ ازیں موجودہ طریق کے خلاف دو بڑے زبردست اعتراض ہیں - اول اس سے زراعت کے کھاتہ خرچ اور کھاتہ آمدنی میں بلا ضرورت اضافہ ہوتا ہے دوسری ایسی داد و ستد جو خرچ کی قسم نہیں مگر بطور خرچ ظاہر کی جاتی ہے میرے خیال میں اس سے پبلک کو مالی حالات کی صحیح کیفیت معلوم نہیں ہوتی بلکہ اس سے غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں - نہ صرف گورنمنٹ مخصوص کردہ عطیات کے غیر صرف شدہ بقایا کو محاصل صوبہ کے مفاد کے لئے اس طرح استعمال کرتی ہے کہ اوس سے بقایا مذکور میں کوئی اضافہ نہیں ہوتی بلکہ وہ عطیات مذکور کو اون کا مقصد پورا کئے بغیر کم کر رہی ہے -

" علاوہ آئیں - اگر میری تجاویز کے مطابق خالص بیجوں کی قیمت خرید کو " زراعت " کے کھاتہ خرچ اور کھاتہ آمدنی میں شامل نہ کیا جائے اور اگر بیج پیشگی حساب ہی میں سے خریدے جائیں اور اوس ۳ لاکھ روپیہ کو جو اب بیجوں کی خرید کے لئے درج حساب کیا گیا ہے مقررہ امپیریل عطیہ جات کے غیر صرف شدہ بقایاجات کی ذیل میں اونکی ٹھیک جگہہ پر درج کر دیا جائے تو سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع کے اختتام پر صوبہ کا کل بقایا ۱۹۳۱۸۰۰۰ روپیہ سے بڑھکر ۱۹۶۱۸۰۰۰ روپیہ ہو جائیگا اسمیں مخصوص کردہ عطیوں کا غیر صرف شدہ بقایا ۱۳۷۵۰۰۰ روپیہ سے بڑھ کر ۱۲۷۵۰۰۰ روپیہ ہو جائیگا - لیکن اصلی بقایا صوبہ ماسوا کے مخصوص کردہ بقایا کے

۱۷۸۴۳۰۰۰ روپیہ ہی رہیگا - حضور انور - میں نے اپنے ریزولیوشن کے حصہ (ج) میں یہہ تجویز کی ہے کہ غیر مخصوص کردہ بقایا کی رقم ۱۷۸۴۳۰۰۰ روپیہ سے گھٹا کر ۱۷۵۴۳۰۰۰ روپیہ کر دی جائے اور اس طرح جو ۳ لاکھ روپیہ حاصل ہو وہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو عطا کر دیا جائے تا کہ اونکے پاس اپنے زیر اهتمام سڑکوں کی غور و پرداخت کے لئے کافی سرمایہ ہو جائے - اس طریق سے صوبہ کے مجموعی بقایا جات پر کوئی اثر نہیں ہوگا اور میں یہہ وثوق کے ساتھ کہ سکتا ہوں کہ میرے اس طرز عمل سے گورنمنٹ ہند کے فیصلہ کو کوئی ضعف نہیں پہنچیگا - حضور والا - اس تین لاکھ روپیہ کی رقم کی جو میں آپ سے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو عطا کرنے کی التماس کرتا ہوں اشد ضرورت ہے - مجوزہ مقررہ عطیہ جات کی جدید سکیم کی رو سے ڈسٹرکٹ بورڈوں کا سڑکوں کا خرچ بقدر ۲۲۸۰۰۰ روپیہ کے کم کردیا گیا ہے - اوس نقشہ میں جو پنجاب گزٹ سنہ ۱۹۱۸ع کے حصہ پنجم صفحہ ۴۸۰ پر شایع ہوا ہے ہر ایک ضلع میں سڑکوں کی غور و پرداخت کے خرچ کی شرح فی میل درج ہے جو آنریبل مسٹر لمسڈن نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مجوزہ مقررہ عطیہ جات کو محسوب کرنے کی غرض سے مقرر کی ہے - صیغہ تعمیرات سرکاری کی رپورٹ ہائے نظم و نسق میں ہر ایک ضلع کی ایسی سڑکوں کی لمبائی درج ہے جو ڈسٹرکٹ بورڈوں کے زیر انتظام ہیں - اگر ہر ایک ضلع کی سڑکوں کی لمبائی کو جو اسیطرح درج کیگئی ہے - اوس شرح فی میل کے ساتھہ ضرب دیں جو گورنمنٹ نے مجوزہ مقررہ عطیات کے محسوب کرنے کیلئے مقرر کی ہے تو ہمیں وہ رقم حاصل ہوجاتی ہے جو فنانشل سیکریٹری صاحب کی رائے میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اپنی سڑکوں پر خرچ کرنی چاہئے - سنہ ۱۹۱۵—۱۶ع کیلئے یہہ رقم اندازاً ۹ لاکھ روپیہ کے قریب ہوتی ہے - عرصہ مذکور میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کی سڑکوں کا اصلی خرچ ۱۱۲۸۰۰۰ روپیہ تھا - اس سے ظاہر ہے کہ محکمہ خزانہ کے جدید طریق حساب کے بموجب ڈسٹرکٹ بورڈوں کا سڑکوں کے خرچ میں ۲½ لاکھ سے زیادہ کی کمی کردی گئی ہے - یہہ کمی اس مفروضہ کی بنا پر کیگئی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے سڑکوں کے خرچ کے معاملہ میں فضول خرچی کرتے ہیں - مگر گورنمنٹ کے پبلک ریکارڈ سے یہہ بات ثابت نہیں ہوتی ہے - صیغہ تعمیرات سرکاری نے سنہ ۱۵—۱۹۱۴ع میں سڑکوں پر فی میل ۸۶۶ روپیہ صرف کیا اور سنہ ۱۶—۱۹۱۵ع میں ۹۱۸ روپیہ اور سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع میں ۹۰۲ روپیہ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی سڑکوں کا خرچ فی میل سنہ ۱۵—۱۹۱۴ع میں ۷۶۷ روپیہ سنہ ۱۶—۱۹۱۵ع میں ۷۶۶ روپیہ اور سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع میں صرف ۶۳۲ روپے تھا - اسلئے ڈسٹرکٹ بورڈوں کی شرح فی میل میں مسلسل کمی ہو رہی ہے - لیکن گورنمنٹ صوبہ کے زیر اهتمام سڑکوں کی نسبت یہہ نہیں کہا جاسکتا - حضور انور - الغرض حالات صیغہ خزانہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے سڑکوں کے اخراجات کو کم کرنے میں ہرگز حق بجانب نہیں ہے - اس ملک کی زرعی خوشحالی کا دار و مدار ایک بڑی حد تک سڑکوں کی مناسب غور پرداخت اور حالت پر ہے - ان دنوں جب کہ قیمتوں میں اضافہ ہونے کیساتھہ مزدوروں کی بھی قلت ہے - مجھے اندیشہ ہے کہ اگر سڑکوں کا خرچ جدید مجوزہ سکیم کی رو سے اسی طرح تخفیف شدہ رہا تو ڈسٹرکٹ بورڈ اپنی سڑکوں کو مناسب حالت میں نہیں رکھہ سکینگے - تخفیف شدہ خرچ جسکا ایک حصہ [illegible] عطا کردیا ہے ضرورت کو پورا کرنے کیلئے بالکل ناکافی ہے - اول تو جہاں تک سڑکوں کے اخراجات کا تعلق ہے یہہ رقم جدید سکیم کے رائج ہونے سے پہلے بھی ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ملتی تھی - اسلئے اونکے لئے یہہ کوئی خاص امداد نہیں ہے - بلکہ اس سے بعض ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دقت پیش آتی ہے - کیونکہ یہہ عطیہ ترقی تمام ڈسٹرکٹ بورڈوں میں تقسیم نہیں ہوتا چنانچہ ۳۵۰۰۰ روپیہ کے عطیہ ترقی میں سے جو قسمت لاہور کو دیا گیا تھا ضلع لاہور کو ایک پائی بھی نہیں ملی - اگر جناب والا تمام ڈسٹرکٹ بورڈوں سے یہہ دریافت کریں کہ جدید سکیم کا اونکی سڑکوں کی غور پرداخت پر کیا اثر ہوا ہے تو مجھے یقین ہے کہ آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ اس سے اون پر بہت ضرررساں اثر پڑا ہے - ان نقائص کو دفع کرنے کے لئے میں یہہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ تین لاکھہ روپیہ کی ایک اور رقم ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دی جائے اور اسی سلسلہ میں مد مورد " چاهئے " زیر ۵۰ - ۳۲ - متفرق ۱۰۵۲۰۰۰ روپیہ سے بڑھاکر ۱۳۵۲۰۰۰ کردی جائے - یہہ رقم بآسانی بقایا جات صوبہ میں سے بہم پہنچائی جاسکتی ہے بشرطیکہ ان بقایا جات میں ۵۰ کلاس ۲۶ - الف سے بقایا اختتام سال میں منتقل کرکے اولاً ہی رقم کا اضافہ کیا جائے جیسا کہ میں پہلے تجویز کر چکا ہوں - اور آلو - ڈسٹرکٹ بورڈوں کو کمی سرمایہ کی وجہ سے پہلے ہی دقت پیش آ رہی ہے اور عطیہ جات ترقی کو خارج کرکے جو ہر ایک ڈسٹرکٹ کو نہیں مل سکتے اگر ان کے ذرائع آمدنی میں کوئی

مزید کمی کی گئی تو امر سے خود اختیار جماعتوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوجائیگی - اضلاع بارہ دوآب میں مثلاً دہلی ریلوے کے افتتاح جانے کے باعث اس علاقہ کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے فرائض جہاں تک سڑکوں کی مرمت و پرداخت کا تعلق ہے اور بھی بڑھ گئے ہیں - اگر وہ اپنی سڑکوں کو مناسب حالت میں رکھیں تو اونہیں طبی امداد - حفظان صحت - یا تعلیم جیسی مدات میں اپنے خرچ کو کم کرنا پڑیگا - اور آنریبل ممبر صاحب اس بات میں متفق ہونگے کہ ایسا کرنا مناسب نہیں ہوگا مجھے اعتماد ہے کہ گورنمنٹ کا ہرگز یہ منشا نہیں تھا -

" پونکر آنر - مجھے معلوم ہے کہ میرے اس ریزولیوشن کے خلاف ایک اصطلاحی اعتراض ہو سکتا ہے - یہہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ میں نے خرچ میں کوئی کمی نہیں کی - لیکن میں نے مد خورد " زراعت " سے ۳ لاکھ روپیہ وضع کرکے آمدنی کو گھٹا دیا ہے - مجھے معلوم ہے کہ ممبر خزانہ اس اصطلاحی دلیل کی بناء پر میرے ریزولیوشن کی مخالفت کر سکتے ہیں - مگر حضور والا - میں اسکا ذمہ وار نہیں ہوں اور میرا جرم اوس جرم سے زیادہ سنگین نہیں ہے جسکا ارتکاب محکمۂ خزانہ نے کیا ہے - خالص بچتوں کے خریدنے کی رقم کے متعلق جو کارروائی اونہوں نے کی ہے اوس سے میرے لئے ایسا ہوا اور کوئی چارہ نہیں رہا - اپنے کاروباری تجربہ میں جو ۲۰ سال سے زیادہ عرصہ کا ہے میں نے کوئی ایسی مثال نہیں دیکھی جسمیں خالص بچتوں کی خرید اور مکرر فروخت جیسے سودا کو پیشگی حساب کے علاوہ کسی دیگر حساب میں شامل کیا گیا ہو - اس ریزولیوشن کی تحریک سے میرا ایک خاص مقصد یہہ تھا کہ اس بے قاعدگی کو صاف طور پر حضور والا کے گوش گذار کروں اور اگر ممکن ہو تو اسے عمل میں آنے سے روکوں - اس ریزولیوشن کی تحریک سے میرا دوسرا مقصد یہہ ہے کہ حضور انور پر یہہ بات روشن کروں کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مجتمع مقررہ عطیات کی اس جدید سکیم نے ان خود اختیار مقامی جماعتوں کے ذرائع کو کم کر دیا ہے اور اسطرح پونکر آنر کو ان ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اور روپیہ دینے پر مائل کروں - اس میں کوئی شک نہیں کہ جدید سکیم نے حتے المقدور تمام مخصوص شدہ عطیہ جات کو منسوخ کر دیا ہے - اور اسطرح بورڈوں کو ان کی بعض موجودہ مالی قیود سے آزاد کر دیا ہے - لیکن ساتھ ہی اسکے مجھے اندیشہ ہے کہ ایسی تخفیف شدہ ذرائع سے مقامی حکومت خود اختیاری میں کوئی مزید ترقی نہیں کی جاسکتی جو سکیم کے اعلان کردہ مقاصد میں سے ایک مقصد ہے - ممبر خزانہ نے اوس سوال کے جواب میں جو آنریبل رائے بہادر لال چند نے ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۷ع کو اسی موضوع پر کیا تھا ڈسٹرکٹ بورڈوں پر اخراجات سڑک میں فضول خرچی کرنے کا الزام لگایا ہے - اوس گشتی چٹھی میں بھی جو ڈسٹرکٹ بورڈوں کے نام جاری کی گئی تھی اس الزام کا اعادہ کیا گیا ہے - پونکر آنر جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں گورنمنٹ کے پبلک ریکارڈ سے اس الزام کی کوئی تصدیق نہیں ہو سکتی - جہاں ایکطرف ڈسٹرکٹ بورڈوں کے زیر اہتمام سڑکوں کا خرچ فی میل مسلسل گھٹ رہا ہے وہاں دوسری طرف صیغہ تعمیرات سرکاری کے اخراجات بحیثیت مجموعی بڑھ گئے ہیں اور اسپر بھی ممبر خزانہ نے اس عذر کی بناء پر کہ ڈسٹرکٹ بورڈیں فضول خرچی کرتی ہیں اونکے اخراجات سڑک کم کرکے از خود شرح فی میل مقرر کر دی ہے - پونکر آنر میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کی کار گذاری سے واقف ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ کن مشکلات سے یہہ بورڈیں اپنا کام سر انجام دے رہی ہیں اور میرے خیال میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے وہ نمایندے بھی جو اس کونسل میں موجود ہیں ان مشکلات کو ویسی ہی خوب جانتے ہیں - غالباً اس وجہ سے آنریبل رائے بہادر لال چند اور آنریبل سید راجن شاہ نے اس معاملہ کے متعلق گورنمنٹ سے سوالات کئے تھے - حضور والا - جدید سکیم کے مطابق ڈسٹرکٹ بورڈوں کے اخراجات سڑک کو ایک تخفیف شدہ شرح پر بلا وجہ محسوب کیا گیا ہے - یہی بات ہے جسکے خلاف میں نے اپنی صدائے احتجاج بلند کی ہے - چونکہ ایسا کوئیکا کرلی اور مناسب موقع نہیں تھا - اسلئے میں نے اس موقع پر اس معاملہ کو ایک ریزولیوشن کی صورت میں پیش کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ پونکر آنر ڈسٹرکٹ بورڈوں کی دستگیری کرینگے اور اونہیں ۳ لاکھ کا ایک عطیہ دیگر اونکے ذرائع کو بڑھا دینگے - میں پونکر آنر سے استدعا کرتا ہوں کہ پونکر آنر مکمل تحقیقات فرماویں - مقامی افسروں سے دریافت کریں - اور اگر گورنمنٹ مقامی حکومت خود اختیاری کے مقصد کو ترقی پذیر کرنا چاہتی ہے تو مجھے ضرور امید ہے گورنمنٹ یہ منت یہہ التجا کرونگا کہ وہ اس غریب قوم فاقہ کش خود اختیار مقامی جماعتوں کے ذرائع کو بڑھا دے - میرا یہہ مدعا نہیں ہے کہ تین لاکھ روپیہ کا یہہ مزید عطیہ خاص طور پر سڑکوں کے خرچ کے لئے مخصوص کیا جائے - کیونکہ جدید سکیم کی رو سے مخصوص شدہ عطیہ جات کا طریق بند کر دیا گیا ہے - بلکہ میرا مقصد یہہ ہے کہ ضلع کی سڑکوں کے خرچ کو جسے صیغہ خزانہ نے ناحق کم کر دیا ہے جزواً اس جدید عطیہ سے پورا کیا جائے جو فی الحقیقت

فلاح کے عام کاموں کے لئے دوگا۔مرصعہ مالی روئداد میں گورنمنٹ کے واصلات میں ۲۶۵۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔جو رقم میں نے مانگی ہے وہ اگر کسی دوسری مد سے نہیں دیجاسکتی تو آمدنی کے اس اضافہ سے باسانی دیجاسکتی ہے۔ یور آنر مجھے اُمید ہے کہ محض اصطلاحی اعتراضات آپکو اس ریزولیوشن کے منظور کرنے یا اون اصولونکے تسلیم کرانیسے باز نہیں رکھینگے جو اسکی تہ میں مضمر ہیں۔ہم غیر سرکاری ممبر کئی طریق سے خسارہ میں رہتے ہیں۔ہم اوس ضروری اطلاع سے مستفید نہیں ہوسکتے جو سرکاری ممبروں کو ہر وقت دستیاب ہوسکتی ہے اس لئے ہمارے ریزولیوشن کو کسی نہ کسی اصطلاحی اعتراض سے ضعف پہنچانے کا احتمال ہوتا ہے۔ جب ہم غیر سرکاری ممبران اس قسم کے ریزولیوشنوں کی تحریک کرتے ہیں تو ہم عام طور پر گورنمنٹ سے اون اصولوں کے تسلیم کرنے کی استدعا کرتے ہیں جن پر وہ مبنی ہوتے ہیں۔ اگر یور آنر مجھے اس بات کا یقین دلائیں کہ مخصوص شدہ امپیریل عطیہ جات اوس طریق میں صرف نہیں کئے جاوینگے جس میں وہ منافع گندم کی صورت میں کئے گئے ہیں اور اگر ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مجتمع مقررہ عطیہ جات میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ اوس سے سڑکوں کے خرچ میں کوئی کمی واقع نہ ہو تو میرے ریزولیوشن کے مقاصد پورے ہو جاوینگے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا یہہ مطالبہ غیر معقول نہیں ہے اور مجھے اعتماد ہے کہ یور آنر ازراہ شفقت اسے منظور فرماوینگے ان الفاظ کے ساتھ میں اوس ریزولیوشن کو جو میرے نام درج ہے کونسل کے غور کے لئے پیش کرتا ہوں۔

آنریبل مسٹر اسمتھ۔—

" یور آنر—مجھے خوف ہے۔کہ یہہ میرا ایک ناگوار فرض ہے۔کہ میں مالی وجوہات کی بناء پر اس ریزولیوشن کی مخالفت کروں۔میں آنریبل ممبر کو اونکے اوس حسن تدبیر پر مبارکباد دئے بغیر نہیں رہ سکتا جس سے اونہوں نے ایک ایسے ریزولیوشن کی تحریک میں کام لیا ہے۔جو بادی النظر میں معقول معلوم ہوتا ہے مگر میں یہہ کہونگا کہ اونہوں نے اپنے آپ کو کسی قدر متضاد امور کے بیان کرنے کے الزام کا مورد بنا لیا ہے۔ کیونکہ پہلے اجلاس کے موقع پر اونہوں نے ایک ایسے ریزولیوشن کی تائید کی تہی جسکا اگر وہ منظور ہو جاتا یہہ اثر ہوتا کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو جن کے دعاوی پر وہ اس قدر سختی سے زور دے رہے ہیں۔گورنمنٹ کی طرف سے ایک پیسہ کی امداد بہی نہ مل سکتی میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ آیا اس ریزولیوشن کا سب سے بڑا مدعا یہہ ہے کہ منظورہ مالی بے قاعدگی ظاہر کی جائے یا ڈسٹرکٹ بورڈوں کے دعاوی کی تائید کی جائے۔ لیکن میرے خیال میں مالی بے قاعدگی ایک ادنیٰ سی بات ہے۔

" دو مالی اعتراضات میں جنکی بناء پر اس ریزولیوشن کو جیسا کہ وہ ہے منظور نہیں کیا جا سکتا یہہ تجویز کہ خالص بچتوں کی خوراک کا روپیہ عام حسابات میں سے خارج کرکے علیحدہ پیشگی حسابات میں لے لینا چاہئے ایک معقول تجویز ہے۔مگر بد قسمتی سے قواعد کی روسے اس کی اجازت نہیں ہے۔صیغہ خزانہ خود یہی طریق اختیار کرنا چاہتا تہا۔مگر ہم نے اپنے پہلے کاغذات سے معلوم کیا ہے کہ سنہ ۱۹۱۳ء میں بہم رسانی کونین کے لئے روپیہ مہیا کرنے وقت اسی قسم کی کارروائی کے اختیار کرنے کے خلاف اکونٹنٹ جنرل نے بڑے زبردست اعتراضات اُٹہائے تہے۔ امر واقع یہہ ہے کہ پہلے ہی ہمیں یہہ احکام موصول ہوئے تہے کہ جو رقم کونین پر صرف ہو یا اوس سے وصول ہو وہ باقاعدہ حسابات میں دکہائی جاوے اوس فیصلہ کو مد نظر رکہتے ہوئے ہم نے یہہ معاملہ موجودہ اکونٹنٹ جنرل کے پیش کیا۔افسر مذکور نے ہمیں ان اعداد کو پیشگی حسابات میں دکہانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے اور اونہوں نے کئی وزنی اعتراضات کرکے فیصلہ مذکور کی تائید کی ہے۔آنریبل ممبر نے مجموعہ حسابات سول کی بعض دفعات کا ذکر تو کیا ہے۔لیکن پہلی دفعہ کا کوئی ذکر نہیں کیا جسمیں عام اصول درج ہے اسلئے ہم اس سفارش کو اس بناء پر منظور نہیں کرسکتے۔یہ میرا پہلا اعتراض۔

" دوسرا اعتراض وہ ہے جسکا آنریبل ممبر پہلے ذکر کرچکے ہیں۔اونہوں نے اپنی احتیاط سے تیار کردہ تقریر میں اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کوئی اضافہ شدہ خرچ نہیں ہوتا کیونکہ وہ تین لاکہ روپیہ جو بچتوں پر صرف کیا جاتا ہے مکرر فروخت سے وصول ہو جاتا ہے۔ لیکن قواعد بجٹ کی رو سے ہم اس موقع پر مجوزہ واصلات میں کوئی کمی نہیں لاسکتے جب تک کہ ہم کہاتہ خرچ میں اوسکے برابر کمی نہ دکہائیں چونکہ ریزولیوشن میں کہاتہ خرچ میں کوئی بالمقابل کمی تجویز نہیں کی گئی اسلئے اسے منظور نہیں کیا جاسکتا۔

" معلوم ہوتا ہے کہ منافع گندم میں سے روپیہ کی جو رقم بہم پہنچائی گئی ہے اوس کے استعمال کے متعلق آنریبل ممبر کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے اور اون اعداد سے جو اونہوں نے بیان کئے ہیں اونکا شبہہ معلوم

معلوم ہوتا ہے کیونکہ اعداد سے یہہ بات صاف طور پر معلوم نہیں ہوتی کہ تین لاکھ روپیہ کی یہہ رقم حسابات صوبہ
کسطرح محسوب کیجائیگی۔ محکمہ منافع گندم میں سے ۵ لاکھ روپیہ کی ایک یکمشت رقم ہم صیغہ زراعت کے استعمال
کیلئے بہم پہنچا رہے ہیں اور یہہ ۵ لاکھ روپیہ کی رقم مخصوص شدہ عطیہ میں سے خرچ میں ڈالی گئی ہے۔ مگر اس
روپیہ کے اوس حصہ کا جو گندم اور خالص بیج کی خرید میں صرف کیا جائیگا ایک باقاعدہ حساب رکھا جائیگا
اور آمدنی باقاعدہ حسابات میں کل خرچ میں سے وضع کی جائیگی۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ محکمہ منافع گندم
اس انتظام سے کوئی نقصان نہیں پہنچیگا۔ اوس کا خرچ محض عارضی ہے اور جو آمدنی ہوگی وہ خرچ
میں سے منہا کی جائیگی۔ کوئی مستقل خرچ جو منافع گندم کے روپیہ سے کیا جائیگا محض وہ نقصان ہوگا
اس خرید وفروخت سے برداشت کرنا پڑیگا۔ مگر اغلبا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنریبل ممبر
کے خیال میں حسابات صوبہ میں باقاعدہ رقوم کے درج کرنیکا یہہ طریق سخت قابل اعتراض ہے کیونکہ اس
سے اصلی حالت کسیقدر چھپ جاتی ہے۔ اون کی شکایت کس حد تک بجا ہے۔ مگر ہم
مجموعہ حسابات سول کے قواعد کے پابند ہیں جن میں درج ہے کہ جو روپیہ وصول ہوا ہو یا خرچ کیا گیا ہو
کھاتہ خرچ یا آمدنی میں اپنی مناسب جگہہ پر دکھایا جانا چاہئے۔

"ڈسٹرکٹ بورڈوں کی سڑکوں کے متعلق مجھے ہر گز یہہ امید نہیں تھی کہ ہماری ایک تسلی بخش
انتظام بہم پہنچانے کی عاجزانہ کوششوں کو ایسے زبردست نکتہ چینی کی آماجگاہ بنایا جائیگا۔ میں آنریبل ممبر
کو یقین دلاتا ہوں کہ مقامی جماعتوں کی سڑکوں کی غور پرداخت کے اصلی اعداد حاصل کرنے کے لئے ہم نے
مکمل واقفیت طلب کی تھی اور نہایت طول و طویل حساب لگائے تھے اور پھر کہیں کمال و غور وخوض کے بعد
جاکر مختلف ضلعوں کی شرحوں کا فیصلہ کیا تھا یہہ صحیح ہے کہ بعض صورتوں میں ہم نے پکی سڑکوں کی
غور و پرداخت کی شرحوں کو کم کر دیا تھا کیونکہ تحقیقات کرنے پر یہہ معلوم ہوا کہ اون میں پرلے درجہ کی
فضولخرچی سے کام لیا گیا ہے لیکن بہت سی صورتوں میں ہم اون اوسط شرحوں سے بھی متجاوز کو گئے جو ڈسٹرکٹ
بورڈوں نے اپنے سالانہ حسابات میں دکھائی ہیں۔ اوس عطیہ کا جو خاص اغراض کے لئے مخصوص ہے امدادی عطیہ
کے طور پر عطا کرنا جیسا کہ آنریبل ممبران تجویز کرتے ہیں ہماری عام پالیسی کے خلاف ہے اور زائد عطیہ جات اور
عطیہ ترقی کی ذیل میں دئے جا سکتے ہیں۔

"بلا شبہ یہہ کسیقدر صحیح ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے لئے موجودہ نازک وقت میں سڑکوں کی غور
پرداخت کا کام سر انجام دینا قدرے مشکل ہے۔ بہت سی دقتیں حائل ہیں مثلاً مصالحہ جات کے حاصل کرنے میں
اور مزید برآں جنگ کی وجہ سے قیمتیں بھی بہت گراں ہیں اور میں آنریبل ممبر کی اس خواہش سے
ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اس غرض کے لئے ابر روپیہ دیا جائے پوری پوری ہمدردی رکھتا ہوں۔ مالی روئداد کی
آخری یادداشت میں ہم نے کہا تھا آمدنی میں اور جو لاکھ کا انتظام کر دیا ہے اور میں یقین سے نہیں کہ سکتا
کہ آیا گورنمنٹ ہند کو اس بات پر رضامند کیا جا سکتا ہے کہ وہ خرچ میں بھی اوسیقدر اعداد رقم بڑھانے کی
اجازت دیں۔ اگر گورنمنٹ ہند ایسا کرنے پر رضامند ہو جائے۔ اگرچہ میں یقین سے نہیں کہ سکتا کہ آیا وہ اتنی دیر
ہو جانے کے بعد ایسا کرینگے۔ تو میں ذاتی طور پر ڈسٹرکٹ بورڈوں کو پکی سڑکوں میں مدد دینے کے لئے جو لاکھ
کا بخوشی اضافہ کرونگا۔

اگر اس سے آنریبل ممبر کی خواہش پوری ہوجاتی ہے تو وہ شاید اپنے ریز ولیوشن کو واپس لے لینگے"۔

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر۔ "کیا آنریبل ممبر اب بھی اپنے ریزولیوشن پر زور دینا چاہتے ہیں؟"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس۔ "جو اطمینان مجھے دلایا گیا ہے اوس کی بنا پر میں
اپنا ریز ولیوشن واپس لیتا ہوں"۔

ریز ولیوشن واپس لیا گیا۔

التواء

کونسل کا اجلاس پنجشنبہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء تک ملتوی کیا گیا۔

لاہور
۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط — ایس۔ ڈبلیو گریسی

سکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

مرممہ مالی روئداد مشعر اعداد زیر مدات کلاں بابت سنین ۱۷--۱۹۱۶ع لغایت ۱۹--۱۹۱۸ع

نوٹ

مرممہ مالی روئداد اوس پیشگی کاپی سے جو آنریبل ممبر صاحبان کو ماہ حال کی ۶ تاریخ کو مہیا کی گئی تھی مندرجہ ذیل امور میں مختلف ہے۔

مرممہ تخمینہ جات بابت سنہ ۱۸--۱۹۱۷ع

زیر مد "فروخت بنجر از اضیات" معاملہ زمین کے پراونشل حصہ میں ۱۵۰۰۰ روپیہ کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ واصلات زیر مد پانچم-- آبکاری و ہشتم-- انکم ٹیکس-- فوری کے اعداد کے لحاظ سے علی الترتیب ۵۰۰۰۰ روپیہ و ۱۵۰۰۰۰ روپیہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے - مد الانتقال میں ۸۰۰۰۰ روپیہ کی وہ فالتو رقم شامل ہے جو گورنمنٹ ہند نے قصبات امرتسر و راولپنڈی کی حالات حفظان صحت کی اصلاح کے لئے میونسپل کمیٹی ہائے امرتسر و راولپنڈی میں سے ہر ایک کو ۴۰۰۰۰ روپیہ کے خاص عطیات کے دینے کے واسطے عطا کی ہے۔

خرچ کے کھاتہ میں مد ۲۴-ب-حفظان صحت سے ۸۰۰۰۰ روپیہ کی وہ زائد رقم ظاہر ہوتی ہے جو گورنمنٹ ہند نے عطا کی ہے زیر مد ۴۲-آبپاشی-تعمیرات کلاں اخراجات کارروائی (تعمیرات سرکاری) ۷۵۰۰۰ روپیہ کی تخفیف دکھلائی ہے۔

تخمینہ جات بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع

واصلات زیر مد آبکاری و انکم ٹیکس میں اونہی وجوہات کے باعث جو مرممہ تخمینہ جات مذکور میں درج ہیں علی الترتیب ۴۰۰۰۰ روپیہ و ۱۵۰۰۰۰ روپیہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۰۰۰۰ روپیہ مد خورد "اخراجات نظم و نسق عام" سے مد خورد "پیمائش و بندوبست" میں جو مد کلاں مذکور کی ایک تعلقی مد ہے منتقل کیا گیا ہے۔

بحیثیت مجموعی ان تبدیلیوں کی وجہ سے ۶۲۵۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہو گیا ہے اور اختتام سال کا بقایا بڑھکر ۱۹۳۱۸۰۰۰ روپیہ تک پہونچ گیا ہے۔

مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط--او۔ ایف امسکن

فنانشل سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

موجمه مالی روئداد مشعر اعداد زیر مدات کلان بابت
روپیه کے اعداد هزاروں میں هیں-

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ع-	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۷-۱۸ع-	نظر ثانی بابت سنه ۱۹۱۷-۱۸ع-	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۸-۱۹ع-
بقایا ابتداء سال	۹۳۵۵	۱۰۳۰۸	۱۲۲۷۵	۱۸۹۷۸
محاصل و آمدنی صوبه				
اول—معامله زمین	۱۳۲۹۰	۱۳۰۳۱	۱۳۸۲۰	۱۳۳۸۲
چهارم—اسٹامپ	۲۹۹۱	۳۰۵۰	۳۰۳۷	۳۰۷۵
پنجم—آبکاری	۳۷۹۳	۳۸۹۷	۳۲۹۳	۳۵۷۳
ششم—ریٹ هائے صوبه	۳۲	۳۰	۳۴	۳۱
هفتم—انکم ٹیکس	۱۲۳۱	۱۲۹۰	۱۹۷۲	۱۷۵۰
نهم—جنگل	۱۹۸۸	۱۵۷۴	۱۹۷۴	۲۲۵۸
دهم—رجسٹری	۳۷۱	۳۵۸	۳۸۳	۳۸۴
دوازدهم—سود	۲۷۷	۲۴۴	۲۵۵	۲۴۸
شانزدهم (الف)—قانون و دادگستری—عدالت هائے قانون ...	۶۹۰	۷۰۰	۷۳۰	۷۹۰
شانزدهم (ب)—قانون و دادگستری—جیل خانجات ...	۴۱۶	۴۳۸	۶۰۳	۵۹۶
هفدهم—پولیس	۲۷۱	۲۱۸	۲۲۸	۱۷۶
نوزدهم—تعلیم	۵۲۲	۵۲۴	۵۲۳	۵۳۰
بستم (الف)—طب	۳۹	۴۰	۴۴	۴۲
بستم (ب)—حفظان صحت	۱۱۹	۸۱	۱۲۹	۹۶
بست و یکم (الف)—زراعت	۲۵۰	۲۴۱	۳۸۹	۹۷۴
بست و یکم (ب)—سائنس و محکمه جات متفرق	۳۱	۳۰	۳۴	۳۴
بست و دوم—آمدنی بابت داد پیرانه سالی	۹۰	۸۰	۹۰	۹۰
بست و سوم—کاغذ قلم دوات و چهپائی	۱۱۳	۱۱۴	۸۵	۹۳
بست و پنجم—متفرق	۵۵۰	۵۴۹	۶۶۴	۶۳۸
بست و نهم—آبپاشی—تعمیرات کلان { محاصل بلاواسطه—				
سول	۴	۱	۳	۳
تعمیرات سرکاری ...	۱۳۸۵۴	۱۳۵۵۰	۱۳۶۰۰	۱۴۰۷۵
محاصل بالواسطه—				
حصه معامله زمین بابت آبپاشی	۵۹۶۶	۶۱۰۰	۶۰۷۸	۶۵۲۵
سی ام—آبپاشی—تعمیرات خورد و کهتی والی— { سول	۲۵	۴۹	۱۹	۱۸
تعمیرات سرکاری ...	۳۹	۵۰	۱۰۵	۸۵
سی و یکم—تعمیرات سول ... { سول	۱۸۱	۱۷۵	۱۵۷	۱۵۴
تعمیرات سرکاری ...	۲۴۱	۲۱۰	۲۳۲	۲۲۵
امپیریل و پراونشل مدات کے مابین انتقالات (دیکهو ضمیمه الف) ...	۲۷۴۸	۴۳۵۲	۴۵۴۱	۳۴۷۷
کل آمدنی و محاصل صوبه	۵۱۷۸۹	۵۱۹۳۰	۵۴۶۸۶	۵۵۰۰۱
میزان کل	۵۸۱۴۴	۶۲۲۳۸	۶۶۹۶۱	۷۳۹۷۹

سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع لغایت ۱۹—۱۹۱۸ع —

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	نظرثانی بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع
اخراجات صوبہ					
۱—واپسی و کمی	...	۱۰۷	۹۲	۱۲۳	۹۶
۲—تفریقکی و معاوضہ جات	...	۳۵	۳۹	۳۵	۳۷
۳—معاملۂ زمین	...	۳۷۲۹	۵۱۱۳	۳۸۱۰	۵۵۳۵
۶—اسٹامپ	...	۸۸	۸۹	۹۵	۱۰۲
۷—آبکاري	...	۱۱۹	۱۲۹	۱۲۱	۱۳۰
۱۰—انکم ٹیکس	...	۱۳	۱۳	۱۵	۳۱
۱۱—جنگل	...	۹۳۵	۱۱۳۳	۱۰۹۹	۱۵۷۲
۱۲—رجسٹري	..	۱۲۳	۱۳۰	۱۲۵	۱۳۰
۱۳—معمولی قرضہ پر سود	...	۱۹۳	۲۰۵	۱۹۵	۲۰۳
۱۸—عام نظم و نسق	..	۱۲۳۹	۱۲۹۹	۱۲۲۱	۱۲۸۷
۱۹—(الف)—قانون و داد گستري—عدالت ہائے قانون	...	۳۳۹۵	۳۹۷۳	۳۳۸۵	۳۷۱۳
۱۹—(ب)—قانون و داد گستري—جیل خانجات ...	...	۱۷۶۱	۱۹۳۹	۱۹۱۳	۲۰۲۳
۲۰—پولیس	...	۶۳۵۲	۷۰۱۳	۶۵۹۰	۶۹۳۹
۲۲—تعلیم	...	۳۲۷۸	۳۹۳۲	۳۳۶۱	۵۳۷۷
۲۴—(الف)—طب	...	۸۰۳	۱۱۰۵	۸۹۰	۱۱۵۷
۲۴—(ب)—حفظان صحت	...	۸۲۹	۷۹۷	۹۵۰	۸۱۸
۲۶—(الف)—زراعت	..	۱۲۳۱	۲۳۳۵	۱۳۳۹	۱۸۵۳
۲۶—(ب)—سائنس و محکمہ جات متفرق ...	...	۱۳۸	۱۷۵	۱۵۵	۱۵۷
۲۹—مواجب پیرانہ سالی و پنشن	...	۲۳۲۵	۲۶۹۸	۲۵۸۰	۲۷۲۰
۳۰—کاغذ قلم دوات و چھپائي	...	۷۰۳	۸۳۷	۷۷۷	۸۱۵
۳۲—متفرق	...	۵۲۷	۱۱۷۵	۱۳۷۶	۲۰۹۴
۳۳—امداد قحط	...	۵۵۹	۱۸۵	۱۳	۱۵۰
۳۶—قرضہ کی تخفیف یا روک	...	۱۳۰	...	...	...
۴۲—آبپاشي—تعمیرات کلاں ... اخراجات کار و مالي—					
سول ...	...	۱	...	...	...
تعمیرات سرکاري	...	۵۱۷۳	۵۰۳۸	۵۱۸۰	۵۳۲۷
قرضہ پر سود	...	۳۵۰۲	۳۷۹۲	۳۵۵۹	۳۶۰۷
۴۳—تعمیرات خورد و کشتي راني — سول ...	...	۹۷	۷۸	۳۳	۳۵
تعمیرات سرکاري	...	۱۹۷	۲۷۷	۲۵۹	۱۵۰
۴۵—تعمیرات سول ... — سول ...	...	۱۱۱۵	۱۲۷۲	۳۹۲	۷۱۰
تعمیرات سرکاري	...	۳۸۹۵	۵۳۵۸	۳۹۸۰	۹۷۲۹
میزان خرچ ...	...	۳۵۸۶۹	۵۱۷۳۹	۳۷۹۸۳	۵۳۶۹۱

ضمیمہ الف

انتقالات مابین معاملات امپیریل و پراونشل

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین ہیں)

	حسابات سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	کیفیت
انتقالات امپیریل معاملات سے پراونشل معاملات مین					
بازگشت :—					
۱ —مقررہ رقم برو لے معاہدہ متعلقہ صوبہ ...	۳۸۹	۳۸۹	۳۸۹	۳۸۹	
۲ —بقایا جات صوبہ مین سے ایک کرور روپیہ کے لوکل گورنمنٹ کی طرف سے گورنمنٹ ہند کے حوالہ کئے جانے کے متعلق عطیہ	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	
۳ —پنجاب کے قصبات میں دوکانون و رہائشی مکانون کی زمین کی آمدنی فروخت کے امپیریل حصہ کی بابت۔	۳۸۰	۷۶	۱۲۸	۱۳۶	
۴ —عطیہ برائے تعلیم	۸۳۸	۸۳۸	۸۳۸	۸۳۸	
۴-الف—عطیہ برائے ابتدائی تعلیم ...	...	...	...	۲۰۰	
۵ —اسلامیہ کالج لاہور کی لیبوریٹری سائنس کی قائمی و ساز و سامان کے لئے۔	۳۰	...	۳۰	۳۰	
۶ —عطیہ برائے یونیورسٹی	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	
۷ —قرنس ملٹری اسکول سنادر کے عطیہ کی بابت ..	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	
۸ —لارنس میموریل سکول مری کے لئے عطیہ... ...	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	
۹ —مدرسین کی تنخواہ کی اصلاح و انکی ٹریننگ کے لئے ...	...	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵	
۱۰—حفظان صحت کے لئے عطیہ	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰	
۱۱—تعمیرات حفظان صحت کی اصلاح کے لئے عطیہ ...	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	
۱۲—اخراجات از حد حبوب کی معافی کے لئے عطیہ ...	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸	
۱۳—عدالتی ادائی جات کی فیس اسٹامپ مین وصول کرنے کی بابت محاصل صوبہ کے نقصان کی تلافی کے لئے۔	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	
۱۴—مقامی جماعتون سے بعض واجب الوصول رقوم کی معافی کی بابت۔	۳۰۳	۳۰۳	۳۰۳	۳۰۳	
۱۵—میونسپلٹیون کو اخراجات پولیس سے سبکدوش کرنے کے لئے	۵۲۲	۵۲۲	۵۲۲	۵۲۲	
۱۶—بازگشت عطیہ جو مہاراجہ پٹیالہ شمس العلما کے خطاب دارون کو ۱۰۰ روپیہ سالانہ عطیہ دینے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے دیا گیا۔	۱	۱	۱	۱	
۱۷ —محکمہ سول ویٹرنری کے افسرون کی تنخواہون اور دعوی داروں کے اخراجات کو صوبہ کے حساب مین درج کرنے کے لئے۔	۱۳۱	۱۳۱	۱۱۳	۱۰۰	
۱۸—جدید صوبہ دہلی کے منضبط ہونے کے متعلق ...	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	
۱۹—چرس و بھنگ کو زیر بندش پنجاب سے دہلی مین درآمد کرنےکی اسکیم کے متعلق۔	...	۱۳	۱۳	۱۳	
۲۰—بابت تجویز امداد قحط	۱۳۰	...	...	...	
۲۱—اس روپیہ کی بابت جو والیان کیونٹونمنٹ کورٹ کو ادا کیا جائیگا	...	...	۱۱	۲۹	
	۳۹۲۲	۳۹۳۶	۳۷۱۱	۳۹۲۳	

	حسابات بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع	کیفیت
غیر باز گشت ہے—					
(۲۲) حصہ جو اسکیم گندم کے منافع میں سے دیا گیا ...	...	۱۰۷۰	۱۱۷۰	...	
(۲۳) راکو اسپتال شملہ کے چندہ کے حصہ امپیریل کی بابت	۶	...	۶	۶	
(۲۴) آرکیو لوجیکل (آثار قدیمہ) کے خرچ کے لئے ...	۵	...	۵	...	
(۲۵) خالص آمدنی صوبہ از مد آبپاشی کو ۱۴۰ لاکھ تک پہنچانے کیلئے-	...	...	...	...	
(۲۶) بمقام سفار سرکاری ٹریننگ جماعت کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے-	...	...	۵۰	۵۰	
(۲۷) سوہارا میں ماہر شکریات کی آسامی کے خرچ کو حساب صوبہ میں درج کرنے کے متعلق غیر باز گشت خرچ کو پورا کرنے کے لئے-	۲	..	...	...	
(۲۸) مزار داہ رخ واقع حسن ابدال میں واٹر ریم (Water Ram) بنانے کیلئے-	۱	...	...	...	
(۲۹) دھار ہا ر سنگ سینیم شملہ (تعمیر مکانات دھار) کے لئے-	۱۶۱	...	...	...	
(۳۰) بہلوا نیوٹ (صدال) کی گلہ سے پانی کی اسکیم واقع شملہ کے لئے-	...	...	۳۰	...	
(۳۱) ڈویژن کے پراونشل سرکل واقع امرتسر کی ڈویژن کے کوارٹرون کی تعمیر کے لئے-	۶	...	...	...	
(۳۲) ان طلبا کو وظائف دینے کے لئے جو مٹی کے برتن و کاشی بنانے کا کام سیکھنا چاہتے ہیں-	...	...	۱	۱	
(۳۳) میونسپلٹی ہائے امرتسر و راولپنڈی کو حفظان صحت عطیات دینے کے لئے-	...	...	۸۰	...	
	۱۸۱	۱۰۷۰	۱۲۵۲	۵۷	
کل عطیہ جات جو مد امپیریل سے مد پراونشل میں دئے گئے	۴۱۰۳	۳۷۰۶	۵۰۶۳	۳۹۸۱	
وہ چندہ جات جو مد پراونشل سے مد امپیریل میں دئے گئے-بازگشت-					
(۳۴) دفاتر حساب کے حصہ تعمیرات سرکاری کے اخراجات کی تقسیم میں تبدیلی ہونے کے باعث-	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	
(۳۵) اضافہ شدہ واصلات از مد آبکاری کے پراونشل حصہ کی بابت-	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	
(۳۶) اضافہ شدہ واصلات از مد انکم ٹیکس کے پراونشل حصہ کی بابت-	۲۲۵	۲۲۵	۳۹۲	۳۷۵	
(۳۷) پہرہ داران خزانہ (پولیس یا برق اندازان) کے خرچ کی بابت جو صیغہ تعمیرات سرکاری میں ملازم رکھے گئے-	۵۲	۵۱	۵۱	۵۱	
کل المقالات جو مد پراونشل سے مد امپیریل میں کئے گئے ...	۳۵۵	۳۵۴	۵۲۲	۵۰۴	
خالص المقالات جو مد امپیریل سے مد پراونشل میں کئے گئے ...	۳۷۴۸	۳۳۵۲	۴۵۴۱	۳۴۷۷	

یادداشت منجانب ممبر خزانہ

حصہ اول

یادداشت ہذا کے پہلے حصہ میں صوبہ کی سال رواں اور سال آئندہ کی عام مالی حالت کا ذکر ہے اور وہ طبع ثانی پر گورنمنٹ ہند کے مشروط احکام کی بنا پر اس غرض سے تیار کیا گیا ہے کہ یہ ممبروں کو مناسب وقت پر پہونچ سکے۔یادداشت ہذا کے دوسرے حصہ میں جو حسب معمول القدر سیکریٹری خزانہ (مسٹر بیری) نے تیار کیا ہے۔آمدنی و خرچ کے تخمینہ جات زیر مختلف مدات کلاں اور ضروری اختلافات زیر مدات خوردہ کی تشریح درج ہے۔

۲—مندرجہ ذیل نقشہ میں پراونشل خزانہ کی اجمالی کیفیت درج ہے—

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

	۱۹۱۶-۱۷ع		۱۹۱۷-۱۸ع		۱۹۱۸-۱۹ع
	ترمیم شدہ	اصل رقوم	بجٹ	ترمیم شدہ	بجٹ
سال کا ابتدائی بقایا ...	۶۳۵۵	۹۳۵۵	۱۰۳۰۸	۱۲۱۷۵	۱۸۵۵۳
آمدنی	۵۰۷۴۳	۵۱۷۸۹	۵۱۹۳۰	۵۴۲۵۶	۵۴۸۰۱
خرچ	۴۶۷۹۰	۴۵۸۹۹	۵۱۷۳۹	۴۷۹۲۸	۵۳۶۶۱
اختتام سال کا بقایا ...	۱۰۳۰۸	۱۲۲۷۵	۱۰۵۰۹	۱۸۵۵۳	۱۸۶۹۳

نقشہ مذکور سے ظاہر ہے کہ گذشتہ سال کا اختتام سال کا بقایا متوقع مقدار سے ۲۰ لاکھ زیادہ ہے۔اس بڑی فاضلہ رقم کی وجہ تقریباً مساوی تناسب میں متوقع واصلات کی بیشی اور تخمینہ شدہ خرچ کی کمی ہے۔اول الذکر (یعنی بیشی) کی وجہ زیادہ تر یہ تھی کہ زیر مد کلاں آبپاشی بہت ہی کم تخمینہ لگایا گیا تھا اور کہ سال مذکور کے آخری دو مہینوں کے دوران میں زیر مد جنگلات غیر معمولی و غیر متوقع آمدنی ہونے سے تخمینہ بقدر ۱½ لاکھ کے غلط ثابت ہوا ہے۔زیر مد جیل خانہ جات تخفیف ہونے کی وجہ یہ تھی کہ فوجی حکام کو بعض مہیا کردہ اشیاء کی قیمت سال مذکور کے اندر ادا نہیں ہوئی تھی۔خرچ کے کھاتہ میں زیر مد ۴۲—* آبپاشی—تعمیرات کلاں—و قرضہ پر سود" ایک خوشگوار کمی درج حساب کیگئی تھی اور شعبہ عمارات و سڑکہائے اپنے پورے پروگرام کو انجام نہ دے سکا۔زیر مدات ۱۹—ب—قانون و داد گستری—جیل خانہ جات ۲۰—پولیس—۲۹—مواجب پیرانہ سالی و پنشن اور ۳۰—کاغذ قلم دوات و چھپائی وغیرہ کم تر تخفیفات ہوئیں۔آخر الذکر صورت میں کمی کے ایک حصہ کی وجہ بہر کیف اغلباً وہ نہایت ہی سخت احکام ہیں جو عام طور پر کاغذ و قلم دوات وغیرہ کے استعمال میں کفایت شعاری کرنے کے متعلق صادر ہوئے تھے۔زیر مد پولیس تفاوت صرف اوس مجموعی رقم کی قلیل فیصدی ہے جو اس مد کی ذیل میں مہیا کی گئی تھی۔بچت کی وجہ یہ ہے کہ عارضی جمعیت کو بتدریج ملازمت سے علیحدہ کیا گیا ہے اور فوجی کام کیلئے پولیس افسروں کی مزید مانگ جاری رہی۔ترمیم شدہ میں اس کی بابت بہت سی تخفیف کی گئی تھی لیکن نتیجہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصف لاکھ روپیہ اور بھی بلا حرج کم کیا جا سکتا تھا۔اون تبدیلیوں کی وجہ سے سال ۱۹۱۷-۱۸ع کا ابتدائی بقایا ۱۲۲۷۵۰۰۰ روپیہ تک بڑھ گیا۔

موجودہ تخمینہ جات بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع

۳—سال رواں کے موجودہ تخمینہ جات سے پھر صوبہ کی عام فارغ البالی اور واصلات پر لڑائی کا نا قابل التفات اثر ظاہر ہوتا ہے موسم سرما میں بارشوں کی کمی اور فصلوں کی کٹائی کے موقع پر بیوقت آندھیوں سے

سنہ ۱۹۱۷ع کی فصلات ربیع کو نقصان پہونچا اور بہت سے مقامات میں فصلات خزاں کو طغیانیوں اور حد سے زیادہ نمی کے باعث انقصان پہونچا بایں ہمہ امید افزا بجٹ جو قدرے مشکوک حالات کی وجہ سے خوف وبیم کی حالت میں تیار کیا گیا تھا پورے طور پر ٹھیک ثابت ہوا ہے اور فصل ربیع کے اصل اعداد اور فصل خریف کی معافیوں اور التواؤں کے متعلق آخری موصول شدہ اطلاع کی بناء پر زیر مد معاملہ زمین ستّی لاکھ کا اضافہ کرنا ممکن ہو گیا ہے - زراعت پیشہ لوگوں کو ہر ایک قسم کی پیداوار کی اعلی قیمتوں کی وجہ سے فائدہ پہونچا ہے اور اونہوں اوس نہایت ہی واجبی مطالبہ کو پورا کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی جو گورنمنٹ نے معاملہ زمین کی شکل میں اون سے کیا - مد آبکاری و انکم ٹیکس ہر دو سے روزافزوں دولت مندی کی تصدیق ہوتی ہے اور یہہ بلا خوف کہا جا سکتا ہے کہ جس حد تک حساب کے کھاتہ آمدنی کا تعلق ہے افزون شدہ اصلات زیر مدات نہم- جنگلات و شانزدہم ب جیلخانجات کی ممکن استثنا کے سواء اور کسی امر سے اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ ایک عالمگیر جنگ زاید از ساڑھے تین سال سے جاری ہے۔

۴- خرچ کے کھاتہ میں صورت حال کسی قدر جداگانہ ہے تجویز گیہون (جو بذات خود جنگی تجویز ہے) کے منافع کی بابت ۱۱۶۷ لاکھ کی خاص غیر مترقبہ رقم کو چھوڑ کر پورے عطیات کے خرچ کرنے میں نمایاں کوتاہی کی وجوہات حسب ذیل ہو سکتی ہیں :-

(۱) کثیر التعداد عہدہ داران کی خدمات فوجی حکام کے سپرد ہونے کی وجہ سے زیر مد تنخواہ بچت کا ہونا۔

(۲) بعض اقسام کا مصالحہ ملنے میں مشکل کا پیش آنا اور اسکی وجہ سے تعمیرات کا مجبوراً ملتوی کرنا۔

(۳) مختلف قسم کی اشیاء مثلاً کاغذ کے استعمال میں سخت کفایت شعاری کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کرنا۔

(۴) زیر مد امداد قحط کے حقیقی خرچ کی عدم موجودگی۔

(۵) مواجب گرانی غلہ کا صرف محدود عرصہ کے لئے یعنی صرف یکم نومبر سنہ ۱۹۱۷ع سے منظور کرنے کی ضرورت کا پیش آنا۔

متذکرہ الصدر وجوہات سے یہہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حساب کے اس کھاتہ پر لڑائی کا بہت بڑا اثر ہوا ہے۔

۵- صوبہ کی مسلسل خوشحالی کی وجہ سے اور اس کے ساتھ سال مذکور میں خرچ کو ضرورتاً گھٹا دینے سے یہہ توقع ہے کہ پراونشل بقایا جات میں زائد از ۹۰ لاکھ کا اضافہ ہو جائیگا - یہہ رقم بلا شبہہ بڑی ہے لیکن یہہ خیال کرنا غلطی ہے کہ اسکی موجودگی اس بات کی دلیل ہے کہ صوبہ میں روپیہ با فراط موجود ہے - ایسی رائے کے قائم کرنے سے پیشتر سال کی کارروائی کے خاص حالات پر پورے طور پر غور کر لینا چاہئے اول تو خرچ کے متعلق خاص قیود تمام سال کے اندر بدستور جاری رہیں دوسرے اس فاضلہ رقم کے قریباً ⅗ حصہ کی وجہ یہہ ہے کہ خرچ کرنے والے محکمہ جات اپنے حصہ کے پورے روپیہ کو استعمال نہیں کر سکے اور جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے اس خرچ نہ کر سکنے کی وجہ زیادہ تر جنگ ہے اسبارہ میں اس امر کو بلا شبہہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ محکمہ زراعت کو ۱۱۶۷ لاکھ کی اچانک غیر مترقبہ رقم حاصل ہوئی- تیسرے واصلات کا ایک بڑا حصہ جو محالات سرکاری اور بنجر اراضیات کی قیمت فروخت کی بابت ہے حقیقت میں اصل سرمایا پر مشتمل ہے اور اوسکو عام کاروبار میں آمدنی کے کھاتہ میں نہیں دکھایا جائیگا - خاتمہ پر یہہ واضع رہے کہ زیر مد جنگلات و جیل خانجات بیشیوں کے ایک حصہ کی وجہ حکام فوج کے خاص مطالبات ہیں اگر ان مختلف وجوہات کا مناسب لحاظ رکھہ لیا جائے تو حالت بالکل ہی بدل جاتی ہے اور اگرچہ یہہ حالت تسلی بخش ہے لیکن اس کے بہروسہ پر ہم کوئی ایسی ہی بڑی تجاویز اختیار نہیں کر سکتے جن پر بہت سا بازگشت خرچ کرنا پڑتا ہو تاہم اس قدر اطمینان تو ہے کہ صوبہ اس بڑی رقم بقایا سے گورنمنٹ ہند کو ذرایع آمد و رفت وغیرہ (Ways and means) کے متعلقہ عظیم تکلیفات کے رفع کرنے میں کچھہ امداد ملتی ہے۔

۶- آمدنی کے کھاتہ میں بجٹ و مرممہ کے باہم بڑے بڑے تفاوتوں کی مختصراً تشریح کی جاتی ہے بذیل زیر مد اول- معاملہ زمین کی طرف قبل ازیں اشارہ کیا جاچکا ہے- مرممہ اعداد کا ممکن ہے قدرے

زمین اور نیز غیر مستقل معامله کے مطالبه کا بھي پورا لحاظ رکھا گیا ھے۔ باحتیاط تحقیقات سے یه معلوم ھوا که عاید شده نقصان اتنا زیاده نهین تھا جتنا که ایک وقت مین اس کا اندازه لگایا گیا تھا اور ضلع گوڑگانوں نے جسکو معلوم ھوتا که پچھلی موسم خریف مین سب سے زیاده نقصان پہونچا تھا۔ التوا شده معامله کے ابتدائی تخمینه کو ایک بڑی حد تک گھٹا دیا۔ گرچه مکی و جوار کی فصلات بعض اضلاع مین مایوس کن تھین اور کپاس کی بھلی جدائی متوسط تھی کیونکه کثرت باران سے کپاس تلف ھوگئی تھي تاھم اعلی قیمتوں سے کمی پیداوار کی ایک بڑی حد تک تلافی ھوگئی ھے۔

۷- مد آبکاري مین لگا تار ترقی ھو رھي ھے۔ اون مشکلات کي وجه سے جو کسي چیز کو باھر سے در آمد کرنے مین پیش آتی ھین دیسي ساخته اشیا کي مانگ زیاده ھوگئي ھے۔ یه اثر شراب بوزه کے محصول کي صورت مین خاص طور پر نمایان ھے جس مین ۳۵۰۰۰۰ روپیه (پراونشل حصه) کے تخمینه کے مقابله مین سنه ۱۹۱۵-۱۶ع مین اصل رقوم قریباً ⅔ لاکھه روپیه تھین۔ لیکن محصول کي بیشي کا بھي ضرور کچھه لحاظ رکھه لینا چاھئے۔ ساتھه ھی اسکے درآمد کے سوال پر بہت زیاده زور نهین دیا جاسکتا۔ کیونکه افیون کی آمدنی غیر معمولی طور پر زیاده ھے ھوئی اور دیسي شراب کی کشید کے محصول مین بھي بڑي بیشي ھوگئی ھے۔ حالانکه ھر دو صورتون مین درآمد شده اشیا کے ساتھه کوئي مقابله نه تھا۔

۸- آمدني انکم ٹکس سے بھي روز افزون دولت کي تصدیق ھوتی ھے۔ اگرچه سابقه سالون کے ساتھه مقابله کرتے وقت ٹکس کي شرحون کے فرق کا ضرور لحاظ رکھه لینا چاھئے۔ یه بلا تامل کہا جا سکتا ھے که تا حال آمدني زیر مد ھذا اخري حد تک نهین پہونچي اور اوس خاص عمله کي تحقیقاتون سے جسکو انکم ٹکس کل مستحکم کیا جا رھا ھے بلا شبه موجوده اعداد مین حقیقي اضافه ھو جایگا اب تک جو توقي ھوئي ھے وه تسلي بخش ھے لیکن اس مد کي آمدنی کو مناسب حد تک پہونچانے کیلئے ابھي بہت کچھه کرنا باقي ھے۔

۹- بیشي زیر مد جنگلات کي وجه جزواً وه کثیر التعداد ٹھیکے ھین جو عارضی کاشت کے لئے جدید ذخیرون مین دیئے گئے اور جزواً وه عمده قیمتین ھین جو اوس گھاس کي فروخت سے وصول ھوئین جو امسال بکثرت بارشون کي وجه سے بافراط تھا اور جزواً اون بقایا درختون کي کٹائي ھے جن کو فوجي ضروریات کی وجه سے زیاده تعداد مین کاٹا گیا آمدني زیر مد زیر مد جیل خانه اون کملون کی بقایا قیمتون کی ادائیگی کي وجه سے بڑھ گئي ھے۔ جو سال ماسبق مین فوجي اغراض کے لئے مہیا کئے گئے تھے جس کی آمدني جیسا که فقره ۲ مین جتایا گیا ھے متوقع حد تک نهین ھوئي بیشي زیر مد زراعت برائے نام ھے جس کي وجه اوس بیج کی فروخت ھے جس کي خرید کے لئے سال مذکور کے دوران مین زائد عطیه دیا گیا تھا۔

۱۰- زیر مد انتقالات صرف چند ایک قابل تبدیلیان ھوئي ھین۔ تجویز منافع گندم کي بابت مزید ایک لاکھه روپیه ملا اس طرح پراونشل حصه ۷ و ۱۱ لاکھه تک پہونچ گیا اسلامیه کالج کی سائنس لیبوریٹریون کی قائمي کے لئے ۳۰ ھزار کا بار گشت عطیه جس کی میعاد گزر گئي تھي دو باره جاری کر دیا گیا ھے اور قطعات مین دوکانون و رھائشي مکانون کے لئے سفید زمین کي فروخت کي آمدني توقع سے بڑھ گئي جسکي وجه سے عطیه از امپیریل حصه مین بیشي ھوگئي سرکاري ٹوپنگ جهات واقع سناور کی عمارتون کي ترمیم کے لئے اور بمد اسلامیه شمله کی اصلاحات کے واسطے خاص غیر باز گشت عطیات موصول ھوئے۔ برخلاف اس کے محکمه سول ویٹرنری کے عہده دارون کي تنخواھون کے خرچ کو حساب صوبه مین درج کرنیکے متعلق جو دیا گیا تھا وه ماھر شکران کے خرچ کو امپیریل خرچ شمار کرنیکے باعث کم کر دیا گیا ھے اور انکم ٹکس کي اضافه شده آمدني کے پراونشل حصه کا تخمینه ۲۲۵۰۰۰ سے بڑھا کر ۳۹۳۰۰۰ کر دیا گیا ھے یه ایک ایسي بیشي ھے جو موجوده اطلاع کي بناء پر زیاده صواب معلوم نهین ھوتی لیکن یه تخمینه مسلمه طور پر صرف اندازه پر مبني ھے۔ گورنمنٹ ھذا کے حساب کے مطابق یه تخمینه کم از کم بقدر ایک لاکھه کے زیاده معلوم ھوتا ھے۔

۱۱- خرچ کے کھاته مین مد معامله زمین پر بہت سے اسباب مندرجه فقره ۴ کا اثر ھوا ھے اور علاوه ازین اس مد مین سنده ساگر سروے کے خرچ کا زیاده تخمینه لگایا گیا تھا اور اس مین بعض ایسی رقوم بھي شامل ھین جنکو بمقام شیخو پوره جدید ضلع کے انضباط کے متعلق استعمال نهین کیا جاسکا زیر مد ۱۹- الف قانون و داد گستري عدالتہائے قانون تفاوت کي وجه زیاده تر یه ھے که زیر مد اخراجات متفرق (کنٹنجنٹ) و تنخواه اور اخراجات خوراک گواھان بچت ھوئي ھے اور عمله پیادگان عدالت کے متعلق تبدیلیان

ہونے کی وجہ سے بعض اخراجات کو مد معاملہ زمین میں منتقل کر دیا گیا ہے مد پولیس میں اوس زائد ریلوے پولیس کا خرچ شامل ہے جسکو بھرتی کرنے کی منظوری ابھی حاصل نہیں ہوئی اور محکمہ فوج کی طرف سے عہدہ داران پولیس کی خدمات کی مانگ ہونے کی وجہ سے اونکی تنخواہوں کے خرچ میں بہت سی بچت ہوئی ہے - زیر مد ۲۲-تعلیم تخفیف ہونے کی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ ۱۳/۴ لاکھ کے اوس کل باز گشت عطیہ کو استعمال کرنا ممکن نہیں ہو سکا جو مدرسین کی تنخواہوں کی اصلاح اور اونکی ٹریننگ کیلئے گورنمنٹ ہند نے دیا تھا- غیر صرف شدہ بقایا کو آئندہ سال کی بجٹ میں درج کر دیا گیا ہے - زیر مد حفظان صحت غیر معمولی بیشی کی وجہ یہہ ہے کہ ایک لاکھ کی مزید رقم بورڈ حفظان صحت کو عطا کی گی تھی اور اس طرح امدادی عطیہ جات کی رقم بڑھ کر ۵ لاکھ ہو گئی - زیر مد زراعت جو بھاری بیشی ہوئی ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ سال کے دوران میں منافع گندم کی بابت ۱۱٫۷ لاکھ کے خاص عطیہ کے کسی بڑے حصہ کو صرف کرنا ممکن نہیں ہو سکا اسکے علاوہ جو رقم کلوں کی خریداری کیلئے مہیا کیگئی تھی وہ بھی بہم رسانی میں مشکلات حائل ہونے کے باعث صرف نہیں ہو سکی-

۱۲-اب مد متفرق ۳۲ میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مجتمع اور عطیات ترقی شامل ہیں جنکی رقم ۱۰٫۴۵ لاکھ کے برابر ہے اس بیشی کی تلافی کسی حد تک گورنمنٹ کی محفوظ رقوم کے جز وکثیر کو خارج کر دینے اور عملہ ایجنسی نقول کی بابت تخمینہ شدہ خرچ میں کمی ہونے کے باعث ہو گئی ہے کیونکہ جدید طریق صرف یکم اکتوبر سے جاری کیا گیا ہے-

۱۳-آبپاشی کے اعداد جو تخمینہ بجٹ سے بڑھ گئے ہیں اونکی وجہ یہہ ہے کہ بھاری بارشوں سے جدید نہروں کو نقصان پہونچنے کے باعث مرمتوں پر غیر متوقع بھاری خرچ ہوا اور اس کے علاوہ انہار ثلاثہ کا پروجکٹ بند کر دیا گیا ہے جسکی وجہ سے خرچ کا بڑا حصہ مد سرمایہ کی بجائے مد آمد نی پر پڑ گیا ہے- حساب کے طریقہ میں تبدیلی ہونے کے باعث اب عملہ کا زائد خرچ امدانی کی مد میں درج کیا جاتا ہے تخفیف زیر مد ۴۵ تعمیرات سول- سول کی وجہ تبدیلی زیر مد ۳۲- متفرق ہے اور دوسری ہمچوقسم مد باہتمام افسران تعمیرات سرکاری میں جو تخفیف درج ہے اوس میں جدید تعمیرات اور مرمتوں کے لئے مخصوص کردہ روپیہ میں سے قریباً آٹھہ لاکھہ روپیہ کی وہ غیر صرف شدہ رقم شامل ہے جو کہ بہت سی تجاویز کو ضروری سامان حاصل کرنے میں دقت پیش آنے کی وجہ سے ترک کر دینے کے باعث صرف نہیں ہوئی-اور جو زائد خرچ بھونچال اور طغیانیوں کی وجہ سے مرمتوں پر کرنا پڑا وہ زیادہ تر آئندہ سال کے تخمینہ جات پر پڑیگا-

بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع

۱۴-باوجود جنگ کے اور خرچ کے بارہ میں عام بندشوں کے جو ابھی تک موجود ہیں اسکی دفعہ پھر بجٹ کو کشادہ دلی سے تیار کرنا ممکن ہو گیا ہے اور جو رقوم خرچ کے لئے مہیا کی گئیں وہ اون رقوم سے بقدر ۲۹۱/۲ لاکھ کے زائد ہیں جو گذشتہ سال اسوقت کے لئے بجٹ میں درج کیگئی تہیں اور مرممہ میں تخمینہ کردہ اعداد سے بقدر ۲۶۳/۴ لاکھ کے زیادہ ہیں - جدید خرچ سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع کے قریباً ۷ لاکھ اور سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع کے زائد از ۳۰ لاکھ کے مقابلہ میں ۴۴ لاکھ ہے - امید کی جاتی ہے کہ دیگر سکیموں کے علاوہ کدیتی عملہ کارکنان کی سفارشوں کو بہی عمل میں لایا جائیگا اور اس کے علاوہ متعدد ملازمان سرکاری بشمول پیادگان و چپڑاسیوں اور دیگر کم تنخواہ والے ادنی ملازموں کی تنخواہ اور الاؤنس کی امید میں اصلاح کی جائیگی- اس قسم کی تمام اصلاحات کو جنگ کے اختتام تک ملتوی کرنیکا ارادہ کیا گیا تھا لیکن قیمتوں کے بڑھ جانے کے باعث یہہ فیصلہ کرلیا گیا کہ ان انتظامات کو ضروری سمجھا جائے اور ان کو بغیر مزید توقف کے جاری کر دیا جائے- شیخوپورہ میں نیا ضلع قایم کرنے کے لئے جسکی سخت ضرورت ہے روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے اور منافعہ جات گندم میں سے ۵ لاکھ روپیہ کی ایک رقم زراعتی اصلاحات کے خرچ کے لئے شامل کرلی گئی ہے- مقامی جماعتوں کو سکول کی عمارات بنانے اور جدید شفاخانے کہولنے میں امداد دینے کیلئے ایک ایک لاکھ روپیہ کے خاص عطیہ جات مہیا کئے گئے ہیں- حکام ریلوے کے ساتھ بندوبست کرکے گورنمنٹ نے یکم جولائی سنہ ۱۹۱۸ع سے ریل کے پلوں کے محصول موقوف کرا دئے ہیں اور اب صوبہ ٹیکس کے اس قدرے دقیانوسی طریق سے سبکدوش ہو جائیگا گو سڑک راولپنڈی-مری کے متعلق فی الحال کوئی کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوا - ۳ لاکھ کی حسب معمول رقم کے علاوہ ۵۰۰۰۰ روپیہ کی ایک زائد رقم نو آبادی

کی سڑکوں کی ترقی کیلئے تقسیم کی گئی ہے اور لو آبادی لوئر باری دوآب میں اراضیات کی اصلاح کے متعلق نہایت اہم تجویزات کے لئے مزید روپیہ کا انتظام کیا جا رہا ہے تعمیرات کلاں متعلقہ تعلیم کے لئے تقریباً ۵ لاکھ روپیہ کی رقم مخصوص کر دی گئی ہے اور سالٹھی الہالہ کے قریب دریا انگلی اور نالا عمر پر پل بنانے کے نہایت ضروری کام کے لئے روپیہ مہیا کیا گیا ہے-

۱۵—آمدنی کے کہاتہ میں فرد آفرد آمدات پر مفصل رائے زنی کی ضرورت نہیں - تخمینہ شدہ واصلات مرمعہ اعداد سے ½۵ لاکھ کے قریب اور بجٹ بابت سال رواں سے تقریباً ½۲۸ لاکھ زیادہ ہیں-زیر مد اول معاملہ زمین جو کمی ظاہر ہوتی ہے وہ بالکل برائے نام ہے کیونکہ مکمل ا۰۵ان حاصل کرنے کے واسطے اوس حصہ کو شامل کرنا ضروری ہے جو مد بست و لہم آبپاشی تعمیرات کلاں میں درج کیا گیا ہے ایسا کرنیسے یہ معلوم ہوجائیگا کہ واصلات میں بقہ رقیاوہ لاکہ کے بیشی ہونے کی توقع ہے زیر مد پنجم آبکاری متوقع ایزادی کا آبکاری کے ایلاسات کے نتائج اور افیم وچرس کے محصول میں اضافہ پر مبنی ہے - زیر مد ہشتم انکم ٹیکس معمولی بیشی کی توقع ہے-زیر مد نہم جنگلات—بشہر ڈویژن میں معاملہ کام جاری رکھنے اور معکمہ فوج کی طرف سے چوب عمارتی کی مانگ جاری رہنے رکھنے کنجائش کی گئی ہے - مگر اسکا عارضی کاشت کے ٹھیکوں کی آمدنی میں تخفیف ہونے سے جزواً ازالہ ہو جاتا ہے-زیر مد بست و یکم الف زراعت-کوئی میں سوراخ کرنے کی آمدنی میں کمی کی توقع ہے کیونکہ ضروری سامان کا حاصل کرنا نا ممکن ہے اس کے بر خلاف گندم اور امریکہ کی کپاس کے تخم کی فروخت میں ایک معقول توسیع کی توقع ہے-

۱۶—انتقالات مابین امپیریل و پراونشل سے مرمعہ کے مقابلہ میں تقریباً دس لاکھ کی کمی ظاہر ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سال کے اعداد میں منافع گندم کی بابت ۷۰ و ۱۱ لاکھ کا ایک خاص غیر باز گشت عطیہ شامل ہے-آئندہ سال کے عطیہ جات میں بڑا قابل ذکر امر یہ ہے کہ المدین پرائمری تعلیم کے لئے ۲ لاکھ کا ایک جدید باز گشت عطیہ شامل کیا گیا ہے-ماہر شکران کے اخراجات جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے اب امپیریل ہو گئے ہیں - اسلئے اوس باز گشت عطیہ میں جس میں یہ اخراجات شامل تھے انکے برابر تخفیف کر دی گئی ہے-۰۰۰۰۵ روپیہ کا ایک مزید غیر باز گشت عطیہ گورنمنٹ ٹریننگ کلاس واقعہ سناور کی عمارات کی تعمیر کے لئے دیا گیا ہے اور اسکے علاوہ کچھہ رقم اون طلباء کے وظائف کے لئے دی گئی ہے جو ظروف سازی اور کاغذ سازی کی تعلیم حاصل کرنا چاہئیں-پراونشل سے امپیریل میں انتقالات کے بارہ میں صرف آمدنی انکم ٹیکس کے حصہ میں تبدیلی واقع ہوئی ہے-اور جو رائے زنی اعداد مرمعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کی گئی ہے وہ اس رقم پر بھی اوتنی ہی زور سے عاید ہوتی ہے-

۱۷—خرچ کے کہاتہ میں جو بیشی زیر مد ۳-معاملہ زمین درج ہے اوسکی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ جدید ضلع شیخوپورہ کے لئے اور دفاتر ضلع کی مکرر تنظیم اور چپراسی و ادنے ملازموں کی تنخواہ میں اضافہ کرنے کے لئے روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے ایک خاص عملہ تشخیص کنندہ کی توسیع کو بابت زیر مد ۱۰ انکم ٹیکس ایک زاید رقم مہیا کی گئی یہ خرچ اغلباً فائدہ مند ثابت ہو گا - محکمہ جنگل میں آری سے لکڑی کے کام ہو رہا ہے-یہ صرف نفع بخش کارخانہ ہیروزہ کے متعلق بلکہ بڑے سامان حرب ہند کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے بھی-اس لئے بجٹ زیر مد ہذا نہایت فیاضی سے تیار کیا گیا ہے اور معمولی اغراض کے علاوہ موٹر لاریوں (اسباب لادنے والی موٹروں) کی خریداری اور جدید ٹھیکوں میں ضروری عمارات کی تعمیر کیلئے بھی روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے-اعداد زیر مد ۱۹-الف-قانون و معدلت کسٹری-عدالتہائے دیوانی عملہ پیادگان کی اصلاح-ڈسٹرکٹ و سشن ججوں کی عدالتوں میں مختصر نویسوں کے تقرر اور ایک ایسی سکیم جاری کرنیکی گنجائش رکھی گئی ہے جس سے اہل مقدمہ کی کاغذات مال تک آسانی رسائی ہو سکے-زیر مد ۱۹-ب-قانون و معدلت کسٹری جیلخانجات تخمینہ جات اس امر کو مد نظر رکھکر لگائے گئے ہیں کہ خوراک اور بار جات کی قیمت بدستور بڑھتی رہیگی-اور ساتھہ ہی اسکے وارڈر گارڈ کی تنخواہ کی اصلاح اور اوس زاید عملہ کے اخراجات کیلئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے جو کیمپ جیل واقع کہوڑہ اور بورسٹل سنٹرل جیل کیلئے درکار ہے-زیر مد ۲۰-پولیس جو بیشی درج ہے اوسکا جزو کثیر اقوام جرائم پیشہ کی اصلاح کی سکیم کے متعلق زاید مطالبات کی بابت ہے اور ریلوے کیلئے زاید پولیس کی ضرورت کیوجہ سے بھی بیشی کی رقم بڑہ گئی ہے-پھر بھی یہ رقم اوس رقم سے کسیقدر کم ہے جو سال ہذا کے بجٹ میں مہیا کی گئی ہے-

۱۸—مد ۲۲۔ تعلیم میں جو بھاری بیشی ہے اور جسکو یقیناً بہت سے حضرات پسند کرینگے مختلف رقوم پر مشتمل ہے۔اس میں سے اہم ترین یہ ہیں۔یعنی گورنمنٹ ہند کا ۲ لاکھ کا عطیہ برائے ابتدائي تعلیم۔ معلموں کی ترقی اور تنخواہ کی بلنگ کیلئے گورنمنٹ ہند کے ۱¾ لاکھ روپیہ کے بازگشت عطیہ کا غیر صرف شدہ حصہ شامل کیا گیا ہے جدید عمارات کی تعمیر اور جدید مدارس کے جاری کرنے کیلئے عطیہ جات خاص عطیہ جات عمارت اور ایک رقم کیلئے ایک لاکھ کی ایک زائد رقم جو اون سپاہیوں کے بچوں کی تعلیم میں امداد کرنیکے لئے مخصوص کی گئي ہے جو میدان جنگ میں کام آئے۔

۱۹—زیر مد ۲۴۔الف۔طب جو بیشی درج ہے اوس میں جدید شفا خانوں کے جاری کرنے کیلئے ایک لاکھ روپیہ کی رقم زنانہ میڈیکل سکول پنجاب واقعہ لودھیانہ کیلئے زائد امداد۔اور پاگل خانہ پنجاب کی توسیع کے واسطے حصول اراضي کیلئے رقم شامل ہے۔

۲۰—زیر مد ۲۶۔الف۔زراعت موجودہ تخمینہ کے مقابلہ میں جو بیشی ہوئي ہے اوس کي تقریباً تمامتر وجہ یہہ ہے کہ مالیہ گندم میں سے ۵ لاکھ روپیہ مہیا کیا گیا ہے مگر امداد باہمي کے کام کي ترقی کے لئے بھی کچھہ گنجائش رکھہ لي گئي ہے۔مد ۳۲ متفرق کے نصف امداد ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مجموع عطیہ جات وعطیہ جات ترقي کي بابت ہیں اور باقي امداد میں سے ۳½ لاکھہ روپیہ سکیم صلہ اپجاسی لقول کی بابت (جو اُمید کیجاتي کہ منفعت بخش ثابت ہوگي) اور ۵ لاکھہ کی محفوظہ رقم کی بابت ہے۔

۲۱—زیر مد ۳۳۔تعمیرات خورد تعمیرات سرکاري جو کمی ہوئي ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ بعض تجاویز پایہ تکمیل کو پہنچ گئي ہیں۔ ۷ لاکھہ روپیہ کي اوس رقم میں جو زیر مد ۴۵ تعمیرات سول۔سول مہیا کی گئي ہے ۴ لاکھہ روپیہ نو آبادیوں کي سڑکوں کي بابت ہے اور مختلف محکمہ جات کي جدید تجاویز کو شامل کرنے کے علاوہ اس مد کلاں کے حصہ تعمیرات سرکاری میں ۲½ لاکھہ روپیہ کے غیر صرف شدہ رقوم کي مکرر عطائیگی کي گنجائش رکھی گئي ہے۔ان تجاویز میں سے جنکے لئے روپیہ مہیا کیا گیا ہے اور جنکا ابھی تک ذکر نہیں کیا گیا مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں۔ ایک لاکھہ روپیہ کي رقم مری اور کشمیر اور مری اور ایبٹ آباد کے مابین ذرائع آمد و رفت کي اصلاح کے لئے مخصوص کر دی گئي ہے اُمید کیجاتی ہے کہ سڑک سبزی منڈی واقع ضلع کانگڑہ کا دوسرا حصہ تیار کیا جائیگا قریباً ۴۰۰۰۰ روپیہ کي رقم منٹو پارک لاہور میں سڑکوں کے لئے مہیا کی گئي ہے اور اسوقت رقم تار (تنک) کے ذریعہ گرد کی تکلیف کو رفع کرنے کے لئے مہیا کي گئي ہے۔عمارات میں حسب ذیل شامل ہیں۔ لیہ اور علی پور کے سب ڈویژنل افسروں کے رہائشي مکانات۔روہتک میں ایک جدید نارمل سکول مختلف ہوسٹل جن میں گورنمنٹ کالج ہوسٹل بمقام لاہور بھی شامل ہے۔ایک مشترکہ ملیریا و کیمیکل لیبارٹری۔ ایک جدید ہسپتال حیوانات بمقام حصار اور آنڈلیانوالہ ضلع لائلپور میں ایک جدید تھانہ پولیس۔

۲۲—اُمید ہے کہ وہ مختلف تعمیرات جو موجودہ سال کے دوران میں زیر تعمیر تھیں سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع کے اندر مکمل ہو جائینگي وہ حسب ذیل ہیں۔جدید نارمل سکول بمقام سرگودھا۔ملتان و حصار میں گورنمنٹ ہائی سکول کی جدید عمارات۔مختلف تعلیمي درسگاہوں کے بورڈنگ ہوس جن میں میو سکول آف آرٹ کا بورڈنگ ہوس بھی شامل ہے۔جدید پولیس لائنز و ہسپتال بمقام امرتسر۔فتح جنگ سے کہوٹ تک کی پکي سڑک جو کان ہائے نمک کی توسیع و ترقي کے لئے ضروري ہے اور ضلع سیالکوٹ و امرتسر کے درمیان بمقام رام داس کشتیوں کا پل۔

۲۳—اگر آمدني حسب توقع ہوئي اور خرچ کے پروگرام کا کل کام سر انجام دیا جا سکا تو آئندہ سال کی کار گذاري کا خالص نتیجہ یہہ ہوگا کہ صوبہ کے بقایا کی رقم ۱۸۶۹۳۰۰۰ روپیہ ہوگی یا یہہ کہ سال رواں کے متوقع بقایا اختتام سال سے ۱۴۰۰۰۰ روپیہ زیادہ ہوگی۔

۲۴—سال کے دوران میں طریق حسابات میں بہت کم تبدیلی ہوئی ہے۔مد کلاں تعمیر میں ایک جدید مد خورد گورنمنٹ کالج ہائے پیشہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔مفصل تخمینہ جات میں کار خانہ پرزہ واقع جلو کی کار گذاري آئندہ علیحدہ دکہائي جائیگي۔اس کا ایک دلچسپ بیان رپورٹ بابت انتظام و نسق جنگلات پنجاب کی گذشتہ اشاعت میں درج ہے۔رپورٹ پڑتال و حساب صوبہ کی ابتدائی اشاعت کو بند کر دیا گیا ہے اور آخری رپورٹ کی حسب ہدایات صاحب کمپٹرولر جنرل توسیع کر دیگئی ہے۔

۲۵—یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ع سے اوس سود کی شرح کو جو قرضہ جات کی بابت لوکل گورنمنٹوں
لیا جاتا ہے بڑھاکر ۵½ فیصدی کر دیا گیا چونکہ لوکل گورنمنٹ زیر ایکٹ قرضہ جات کاشتکاروں کو روپیہ
فیصدی شرح پر دیتی ہے (شرح یہہ وہ ہے جو اوسوقت مقرر کی گئی تھی جب گورنمنٹ کو روپیہ ۳½ فیصدی
پر مل سکتا تھا) اسلئے منافع جملہ اخراجات اور نقصانات کو پورا کرنے کے لئے بالکل ناکافی ہے اسلئے ا
شرح سود کو جو کاشتکاروں سے لیجاتی ہے بڑھانے کے سوال پر غور کیا گیا۔ پوری احتیاط غور کرنے کے بعد
فیصلہ کیا گیا ہے کہ فی الحال شرح سود کو نہ بڑھایا جاوے قرضہ کی رقم مقابلتاً بھاری ہونیکے باعث جو نقصان
سود کی شرح میں اضافہ کے باعث معاملات کو ہوتا ہے وہ کسی طرح کم اہم نہیں ہے اسلئے اس نقصان کا کم ا
کچھہ حصہ قرضخواہاں زیر ایکٹ قرضہ سے سود کی شرح میں اضافہ کرکے وصول کرنا شائد ضروری ہوگا۔

۲۶—چونکہ قبل ازاں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مجتمع عطیہ جات کی سکیم کی مفصل تشریح کر د
گئی ہے اس لئے غیر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اب اس پر شرح و بسط سے بحث کی جا
یہہ طریق جو گذشتہ مالی سال میں قسمت راولپنڈی میں جاری کیا گیا تھا اب یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷
سے تمام صوبہ میں نافذ کر دیا گیا ہے یہہ دعوے ابھی کیا جاتا کہ اس کے نتائج بالکل مکمل ہیں البتہ یہہ ا
کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ ہر ایک ضلع کی رقم بڑی احتیاط اور صفائی سے محسوب کیگئی ہے ہلچ
کے بورڈوں کو اپنے فرائض کے صرف کرنے میں نہ صرف پہلے سے زیادہ آزادی ملگئی بلکہ اونہیں گورنمنٹ
طرف سے روپیہ بھی پہلے کی نسبت زیادہ مساوی طور پر ملنے لگ گیا ہے۔ عطیہ آمدنی جو ڈسٹرکٹ بورڈوں کو
کرانیکیلئے صاحبان کمشنر کے سپرد کیا جاتا ہے اور جس کے لئے ۲۶۰۰۰۰ روپیہ کی معمولی رقم خرچ حساب کیگئی
اس سال عطا کر دیا گیا ہے اور آئندہ سال کے بجٹ میں بھی اوسکا انتظام کیا گیا ہے ج
صورتوں میں مجتمع عطیہ جات ۵ سال کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور میعاد مذکور کے گذرنے کے ب
ان پر مکرر غور کی جائیگی۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مالی معاملات کا ایک تسلی بخش خواص یہہ
کہ عام طور پر ان اضلاع کی صورت میں جو قبل ازیں اپنا پورا حصہ نہیں اپنے رکھ سکتے شرح کو قا
درجہ تک بڑھا دیا گیا ہے۔ عطیہ جات مقرر کرتے وقت عائد شدہ خرچ کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

۲۷—سال کے دوران میں سروس بکوں کے متعلق ایک بڑی اہم تبدیلی ہوگئی ہے۔ گورنمنٹ ہند
یہہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ادنی ملازموں کے لئے سروس بکوں کی بجائے سروس رول رکھے جائیں اور کہ اون جما
سرکاری ملازموں کی صورت میں جنکے لئے ایسے رول مرتب کئے جاتے ہیں کاغذات پنشن کو دفتر پرتال (اک
اوفس) میں بھیجنے سے پہلے کوئی حاکم مجاز پنشن منظور کر سکتا ہے بشرطیکہ پنشن کے قواعد کے مد
معاون کے مطابق صوبجاتا وہ مل سکتی ہو۔ اس تبدیلی سے تصریح کے کام میں تخفیف بھی ہو جائیگی ا
اکثر صورتوں میں پنشن کے ملنے میں بہت زیادہ دیر بھی ہوا کریگی۔

۲۸—گورنمنٹ ہذا نے گذشتہ اکتوبر میں پنشنوں کے متعلق تمام محکمہ جات کے افسرون
نام ایک چٹھی جاری کی تھی جس میں مجموعہ ملازمت سول کی دفعہ ۴۷۰ (الف) اور (ب)
احکام کیطرف خاص توجہ منعطف کرائی گئی تھی اور بیان کیا گیا تھا کہ لوس پوری پنشن کے منظ
کرنے سے پیشتر جو کسی شخص کو مستحق ہو پنشن منظور کرنے والے حاکم کا یہہ فرض ہوگا کہ وہ اسا
میں اپنی تسلی کرلے کہ آیا پنشن پر جانے والے شخص کی ملازمت واقعی پسندیدہ رہی ہے اور
جن صورتوں میں یہہ شرط پوری نہ ہوئی ہو پنشن میں مناسب تخفیف کر دے۔ جن اعلے افسر
محکمہ کے نام یہہ چٹھی جاری کی گئی تھی اونکو تاکید کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے ماتحت ملاز
کو چٹھی کے مضمون سے بخوبی آگاہ کر دیں۔

۲۹—انتظامی محکمہ جات کو مزید مالی اختیارات تفویض کرنے کا سوال گورنمنٹ ہند کے ا
ریزولیوشن کے سلسلہ میں جو اس موضوع کے متعلق جاری ہوا ہے فی الحال زیر غور ہے چند ایسے بنیاد
قواعد مرتب کئے گئے ہیں جنمیں اصول کی تصریح کر دی گئی ہے کہ صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہند کی منظور
بغیر یہہ اختیار زیادہ سے زیادہ کس حد تک تفویض کئے جا سکتے ہیں اس طریق سے پالیسی میں

وسیع تبدیلی کرنیکا ارادہ نہیں ہے جو اختیارانکو قواعد کے ذریعہ عطا کئے گئے ہیں وہ ایک ہی عام منظوری کے ذریعہ وسیع طور پر استعمال نہیں کئے جائینگے بلکہ ہر صورت میں کسی خاص معاملہ کے حالات پر خاص غور کر لینے بعد استعمال کئے جائینگے۔ اور تبدیلی صرف اوسی صورت میں مناسب سمجھی جائیگی جبکہ اوسکے ذریعہ واقعی کوئی انتظامی سہولت حاصل ہوتی ہو۔ تفویض اختیارات کا ہر ایک حکم ایسی مزید قیود کے تابع ہوگا جو مالی حالات کے لحاظ سے مناسب معلوم ہوں۔ یہہ تمام سوال سخت پیچیدہ سوال ہے اور کچھہ عرصہ گذرنے سے پہلے اسپر احکام جاری نہیں کئے جا سکتے۔ دریں اثناء تفویضگی اختیارات کے عام سوال کے قطع نظر صاحب ڈائرکٹر سرشتہ تعلیم پنجاب کو صیغہ مال کی منظوری کے بغیر گنجائش بجٹ کے تابع ایک خاص حد تک امدادی عطیہ جات منظور کرنے کے خاص اختیارات دیئے گئے ہیں اور صاحبان کمشنر قسمت کو بھی بعض ادنے مالی اختیارات تفویض کر دئے گئے ہیں۔

۳۰۔ گذشتہ سال کی مالی یادداشت کے فقرہ ۲۹ میں اوس تجربہ کا ذکر کیا گیا تھا کہ ڈاک کے سرکاری ٹکٹوں کی قیمت نقد ادا کرنے کی بجائے کاغذات میں اندراج کے ذریعہ ادا کی جایا کرے۔ اس طریق کے فوائد اظہر من الشمس ہیں اور اس تجربہ میں اسقدر کامیابی حاصل ہوئی کہ اس سکیم کو مستقل طور پر اختیار کرنے کے لئے امسال گورنمنٹ ہند کی منظوری حاصل کرلی گئی ہے۔

حصہ دوئم

آمدنی

۱۔۔معاملہ زمین

(روپیہ کے تعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء	بجٹ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	ترمیم شدہ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	بجٹ سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء
معاملہ و آمدنی—				
معمولی معاملہ	۳۶۲۹۵	۳۶۳۹۱	۳۷۲۵۷	۳۷۵۹۰
فروخت سرکاری املاک	۶۵۶	۳۰۸	۵۶۷	۵۰۱
بنجر اراضی کی فروخت اور محصول زمین کی واگزاری—	۲۲۷۹	۲۵۸۹	۲۵۱۴	۲۵۳۵
منتقل شدہ اراضی کا لگان بعد منہائی معافی لگان نقد بالعوض خدمت۔	۱۷۰	۱۷۵	۱۷۱	۷۵
ماہی گیری کے لگان وغیرہ	۱۴	۱۱	۱۴	۱۳
متفرق	۹۳۷	۸۱۸	۹۷۳	۹۸۷
میزان	۴۰۳۵۱	۴۰۲۹۲	۴۱۴۹۶	۴۱۸۱۵
منہا کرو—معاملہ زمین کا حصہ بابت آبیاشی جو مد بست و ترمیم آبپاشی تعمیرات کلاں میں منتقل ہوا۔	۱۱۹۳۱	۱۲۲۰۰	۱۲۱۵۵	۱۳۰۵۰
خالص رقم تقسیم کردہ	۲۸۴۲۰	۲۸۰۹۲	۲۹۳۴۱	۲۸۷۶۵
منہا کرو—خالص گورنمنٹ ہند کا حصہ نصف ...	۱۴۲۶۰	۱۴۰۳۱	۱۴۶۷۱	۱۴۳۸۳
مقامی گورنمنٹ کا حصہ نصف	۱۴۲۶۰	۱۴۰۳۱	۱۴۶۷۰	۱۴۳۸۲

امید ہے کہ اس سال بہ نسبت گذشتہ سال کے گورنمنٹ کی معاملہ زمین کی آمدنی اوس سے بہت زیادہ ہوگی جسکی گذشتہ سال بجٹ تیار کرتے وقت توقع کی جاتی تھی فروری اور مارچ میں فصل ربیع کی حالت غیر تسلی بخش تھی اور اوس اعداد میں جو ابتدائی مارچ میں گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کئے گئے تھے تقریبا آٹھ لاکھ کی تخفیف اس وجہ سے تخمینہ جات میں کر دی گئی تھی مگر بعد میں حالات رو بہ اصلاح ہو گئے اور اوائل بہار کی بارشوں سے کئی نشیب علاقوں میں جہاں فصلوں کو نا قابل تلافی نقصان نہیں پہنچا تھا وہ بچ گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ واصلات معاملہ گذشتہ سال کی معمولی فصل ربیع کے واصلات معاملہ سے ۱۳½ لاکھ زیادہ ہو گئے اس سال فصل خریف کو جس کے ایک وقت غیر معمولی طور پر عمدہ ہونیکی امید تھی اکتوبر کی بے موقع بارشوں سے کئی مقامات میں نقصان پہنچا جن میں سے ضلع گوجرانوالہ میں سب سے زیادہ نقصان ہوا۔ اب واصلات معاملہ کے گذشتہ سال کی فصل خریف کے واصلات معاملہ سے بقدر چھ لاکھ روپیہ کے کم ہونے کی توقع کی جاتی ہے مگر موجودہ الذکر رقم واصلات میں التوا شدہ معاملہ کے اٹھایا جانے کی غیر معمولی وصولیوں سے اضافہ ہو گیا تھا تعداد بجٹ کے مقابلہ میں معمولی معاملہ کے ترمیم شدہ تخمینہ میں جو بڑی بڑھتی ہوئی ہے اوس میں ۲۰۸۰۰۰ روپیہ غیر مستقل جمع کی بابت اور ۵۸۸۰۰۰ مستقل جمع کی بابت شامل ہے اس بڑھتی میں سب سے زیادہ روپیہ (۲۰۰۰۰۰ روپیہ) گجرات سے وصول ہوا اس سے دوسرے درجہ پر ملتان (۸۲۰۰۰ روپیہ) شاہپور (۳۶۰۰۰ روپیہ

اور (۲۹۰۰۰ روپیہ) مہالگزاری سے سنہ ۱۹-۱۹۱۸ میں زیر مد معمولی معاملہ تقریباً ۴/۳ لاکھ روپیہ کی جس بیشی کی توقع کی جاتی ہے وہ جزواً مستقل اور جزواً غیر مستقل اصلاحوں پر مشتمل ہے۔ مقدم الذکر صورت میں اس کی وجہ نصلوں کے عمدہ ہونے کی امید اور بعض اضلاع میں تشخیص میں اضافہ ہونے اور اوسکی بتدریج ادائی ہے اور موخرالذکر کی وجہ آبپاشی اخراجات میں ترمیم ہے۔

ترمیم شدہ تخمینہ میں زیر مد فروخت سرکاری املاک جو بڑی بیشی ہوئی ہے اوسکی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ لائلپور سے دو لاکھ کے قریب روپیہ زیادہ وصول ہوا ہے اور تخمینہ میں بنجر اراضیات کی فروخت کی مد میں منٹگمری کی نہری اراضیات کے نیلام کی گنجائش رکھ لی گئی ہے جو مارچ میں منعقد ہونے والا ہے۔ آئندہ سال کے بجٹ کے اعداد کسقدر احتیاط کے ساتھ مقرر کئے گئے ہیں کیونکہ اس وقت یہہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ کسقدر بنجر اراضی کا فروخت کرنا مناسب ہوگا۔

آخری مد خورد میں ترمیم شدہ تخمینہ جات اور تخمینہ جات بجٹ میں جو بیشیاں ہیں وہ زیادہ تر اوس اراضی کی لگان کی بابت ہیں جو صرف ایک سال یا ایک فصل کے واسطے اجارے پر دی گئی ہیں۔ ان بیشیوں کو اوس بیش از پیش وسیع کاشت سے منسوب کیا جاتا ہے جو ترقی آبپاشی اور عمدہ بارشوں اور اون کوششوں کی وجہ سے ہوئی جو رقبہ زیر کاشت غلہ جات خوردنی کے بڑھانے میں کی گئیں۔

چہارم — اسٹامپ

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء	بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	بجٹ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء
عام اسٹامپ کی فروخت	۱۸۹۶	۱۱۳۳	۱۹۰۰	۱۹۳۰
اسٹامپ کورٹ فیس کی فروخت ...	۳۸۳۳	۳۸۸۹	۳۹۰۰	۳۹۳۵
فروخت سادہ کاغذ جو کہ اسٹامپ کورٹ فیس کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔	۸۴	۸۱	۸۴	۸۲
دستاویزات منقش کا محصول	۱۳۶	۱۳۹	۱۵۰	۱۵۰
جرمانے اور تاوان	۳۳	۳۲	۳۲	۳۴
متفرق	۱	۱	۱	۱
میزان ...	۵۹۸۴	۶۱۰۰	۶۰۷۵	۶۱۵۰
منہا کرو امپیریل حصہ نصف	۲۹۹۱	۳۰۵۰	۳۰۳۸	۳۰۷۵
پراونشل کا حصہ نصف	۲۹۹۱	۳۰۵۰	۳۰۳۷	۳۰۷۵

معاصلات زیر مد ہذا کسی مفصل بحث کے محتاج نہیں ہیں گذشتہ سالوں میں جو بتدریج ترقی ہوئی ہے وہ بحیثیت مجموعی بخوبی جاری ہے اور آئندہ سال کے تخمینہ جات میں اس کے لئے گنجائش رکھ لی گئی ہے۔

پنجم — آبکاری

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں دئے ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	بجٹ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع
فیس ولایتی بنی کشید شراب اور شراب اور اشیاء منشی کی فروخت کا محصول	۶۶۷۶	۹۸۳۰	۷۳۸۰	۷۸۸۰
اون اراضیات کا محصول فی ایکڑ جن میں پوست کاشت کیا جاتا ہے۔	۳	۲	۲	۲
محصول راہداری افیون آبکاری ...	۱۵۳	۱۰۰	۱۵۰	۱۵۰
افیون آبکاری کی فروخت سے منافع ...	۷۵۰	۷۹۵	۸۸۸	۱۰۰۷
جرمانہ ضبطیات و متفرق ...	۵	۸	۹	۸
میزان ...	۷۵۸۷	۷۷۳۵	۸۳۴۶	۹۰۳۷
ملہا کر امپیریل حصہ نصف ...	۳۷۹۳	۳۸۶۸	۴۲۱۳	۳۵۲۳
پراونشل حصہ نصف ...	۳۷۹۳	۳۸۶۷	۴۲۱۳	۳۵۲۳

معاملات زیر مد ہذا پر وہی اسباب موثر ہوئے ہیں جو گذشتہ سال ہوئے تھے - فصل ربیع جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے امید سے زیادہ عمدہ ہوئی جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ کاشتکار جماعتوں کی روز افزوں خوشحالی میں کوئی بڑی روکاوٹ نہیں ہوئی۔

جیسا کہ گذشتہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے اس خوشحالی کا عام طور پر معاملات آبکاری پر اثر پڑتا ہے مگر اوپر مد نمبر اول جو بڑھی ہوئی ہے اوسکی زیادہ تر وجہ یہہ ہے کہ جو لی شرابیں بہت استعمال ہوئیں مثلاً ٹھیک و ٹونی میں بھی ایک لاکھ کا اضافہ ہوا اور افیون اور اوس سے تیار شدہ اشیاء سے تقریباً نصف لاکھ روپیہ اور دیگر منشیات سے اس سے کسیقدر زیادہ رقم موصول ہوئی - افیون آبکاری کے محصول راہداری کے ترمیم شدہ تخمینہ میں جو بڑھتی ہے وہ زیادہ تر کم اندازہ لگانیکی وجہ سے معلوم ہوتی ہے اور افیون آبکاری کی فروخت کے منافع سے جو بڑی آمدنی ہونے کی توقع ہے اوسکی وجہ افیون آبکاری کا بکثرت استعمال ہے۔

اعداد بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ ع ولسنسوں کے نیلاموں کے نتائج پر غور کرنے کے بعد مرتب کئے گئے ہیں اور اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ سال کے نتائج کے مقابلہ میں تقریباً ۴ لاکھ کی زیادتی ہوئی ہے منافع فروخت افیون آبکاری کی مد میں قیمت بڑھا کر ۲۷ روپے ۸ آنے فی سیر سے بڑھا کر ۳۲ روپیہ ۸ آنے فی سیر کر دینے سے اعداد پر اثر پڑا ہے - محصول چرس کی زیادتی کی وجہ سے بھی مندرجہ بالا مدات خورد میں سے پہلی مد کی آمدنی میں تقریباً ایک لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔

ششم شرح ہائے مبادلہ

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع-	بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع-	ترمیم شدہ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع-	بجٹ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع-
رعایت ہائے) شرح ہائے و حقوق اراضی ...	۳۲	۳۰	۳۴	۳۱

ہفتم ــ انکم ٹیکس

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع-	بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع-	بجٹ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع-
سپر ٹیکس امپیریل	...	۱۰۰	۱۰۰	۱۵۰
انکم ٹیکس	۲۴۶۲	۲۵۸۰	۲۳۳۰	۳۲۰۰
منہا کرو امپیریل حصہ نصف	۱۲۳۱	۱۲۹۰	۱۵۲۲	۱۶۰۰
حصہ صوبہ نصف	۱۲۳۱	۱۲۹۰	۱۵۲۲	۱۶۰۰

اس مد میں ترقی کی رفتار بدستور تیز ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ کی تجارت پیشہ جماعتوں نے جنگ کے اثرات کو شدت سے محسوس نہیں کیا مگر اس بیشی کا جز کثیر خاص عملہ تشخیص کنندہ کی کامیاب کوششوں کی طرف منسوب کیا جانا چاہئے جس نے بہت سے ایسے مالدار اشخاص الیہ کا پتہ لگایا ہے جو پہلے یا تو ٹیکس بالکل ہی ادا نہیں کرتے تھے یا تھوڑا ادا کرتے تھے - مگر بیشی کا وہ حصہ جو اون اضافہ شدہ شرحوں کی بابت ہے جو گذشتہ مالی سال کی ابتدا میں جاری کی گئی تھیں گور امداد ملک کو مد التفاوت میں اندراج کے ذریعہ دردیا جاتا ہے تا کہ گورنمنٹ کے فیصلہ کے مطابق جدید شرحوں کی تمام آمدنی شاہی خزانہ کی ضروریات میں صرف کی جایا کرے -

نہم - جنگلات

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع-	بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع-	ترمیم سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع-	بجٹ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع-
اول ــ چوب عمارتی و دیگر پیداوار جو سرکار نے جنگلات سے نکالی -	۹۷۵	۷۲۹	۸۷۱	۱۳۳۱
دوم ــ چوب عمارتی و دیگر پیداوار جو صرف کرنے والوں یا خریداروں نے جنگلات سے نکالی -	۸۰۲	۹۵۶	۸۲۳	۹۱۹
سوم ــ ضبط شدہ لکڑی اور آوارہ لکڑی -	۳۳	۲۲	۱۹	۲۳
چہارم ــ ان جنگلات کی آمدنی جن کا انتظام سرکار نہیں کرتی -	۳	۳	۱	۱
پنجم ــ متفرق -	۱۷۲	۱۱۳	۲۶۰	۱۷۳
میزان ...	۱۶۸۸	۱۵۷۳	۱۹۷۳	۲۲۵۸

اول—زیر مد چوب عمارتی وغیرہ جو سرکاری عملہ نے جنگل سے نکالي ۹۱۶۰۰ روپیہ کا ا
ہے-اس بیشی میں سب سے زیادہ حصہ (۶۶۰۰۰ روپیہ) راولپنڈی کا ہے جسکي وجہ جز واً (۰۰۰
بقایا درختوں کے کاٹنے کی کوششین اور جز واً (۲۵۰۰۰ روپیہ) افواج مقیم مری کو بیش از پو
کی بہم رسانی اور کلہ چڈہ سے لکڑي کی زیادہ مقدار مین برامد ہے-

دوم— ٭ چوب عمارتی وغیرہ مین جو خریدار ون نے نکالی ۱۶۷۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوا
تر ۳۶۳۲۰ روپیہ کی بیشی کی وجہ ایک خاص رقم ہے اور باقیماندہ بیشي کي وجہ بشہر ڈو
امدنی کا کمتر اندازہ اور ڈویژن ہاي کانگڑہ اور ملتان مین علی الترتیب چیل کے درختون اور ا
بیش از پیش فروخت اور لاہور-ملتان- جہلم-چناب راولپنڈي مین عمدہ بارشون کے باعث ا
زیادہ قیمت کا وصول ہونا بیان کیجاتی ہے-

پنجم—متفرق ۱۴۶۰۰۰ روپیہ کی بیشي- چناب ڈویژن مین ۱۱۶۰۰۰ روپیہ کي بیشیا
زیادہ تر وجہ یہہ ہے کہ ذخیرہ ٹھٹھو میں عارضی کاشت کے اجارون سے زائد آمدنی ہوئي ڈویژ
مین ۲۰۰۰۰ روپیہ محکمہ نہر کی طرف سے فراہم کردہ شرح آب سے وصول ہوا اور جہلم ڈو
۱۰۰۰۰ روپیہ الگ ڈپو ہاي اور تلون کی فیسون کي کی بابت وصول ہوا-

تخمینہ بجٹ سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع

٭مد (اول)—زیر مد مفصل چوب عمارتی ۴۶۳۷۰۰ روپیہ کی جو بیشی ہوئي ہے اوسکي زیا
یہہ ہے کہ بشہر ڈویژن میں محکمانہ کام از سر نو شروع کر گیا دیا ہے اور باقي بیشی کی بڑی وجہ یہ
کانگڑہ ڈویژن مین صیغہ کي طرف سے بانسون کے کاٹنے کا کام بڑے وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے اور
سامان حرب ہاے کو سپروس کی لکڑی بہم پہنچانے کي ایک جدید سکیم جاري کیگئی ہے-

٭ مد (دوئم)—زیر مد چوب عمارتي ۱۷۷۰۰۰ روپیہ کي کمی زیادہ تر اسوجہ سے ہوئي ہے
ڈویژن میں خریدار ون کی بجاي صیغہ کیطرف سے کام شروع کیا گیا ہے اور باقی کمی کی وجہ
شدہ تخمینہ ہے جس میں ۳۶۳۱۰ روپیہ کی وہ خاص رقم شامل ہے جس کا ذکر فقر
کیا گیا ہے-

٭ مد (پنجم)—کمی کی وجہ زیادہ تر یہہ بتائي جاتی ہے کہ ڈویژن چناب کی امدنی بابت سنہ
کی رقم ذخیرہ ٹھٹھو میں عارضي کاشت کے اجار ون کے زائد واصلات سے بڑھ گئی تھی-

دہم-رجسٹري

(روپیہ کے اعداد ہزار ون مین ہین)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء	بجٹ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	ترمیم شدہ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	سنہ
رجسٹري دستاویزات کی فیس ...	۲۸۳	۲۷۰	۲۹۵	۲۹۵
رجسٹري شدہ دستاویزات کی نقل کی فیس ...	۶۸	۶۸	۶۸	۶۹
متفرق	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
میزان ...	۳۷۱	۳۵۸	۳۸۳	۳۸۴

بجٹ کے مقابلہ مین ۲۵۰۰۰ روپیہ کي بیشی کي وجہ (۱) رجسٹریون کي وہ بڑی تعداد
ہوشیار پور- فیر وز پور- لاہور- امرتسر اور اٹک مین ہوئین اور (۲) آبادی منتقلہ
ہے—یہہ بتانا مشکل ہے کہ آئندہ سال یہہ اسباب کس حد تک موثر رہینگے اور ترمیم شدہ تخمینہ
بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع مین عملی طور پر اعادہ کیا گیا ہے-

دوازدہم - سود

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۷-۱۹۱۶ ع	بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ ع	ترمیمہ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ ع	بجٹ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ ع
میونسپل و دیگر پبلک کارپوریشنوں کو (بجز پورٹ ٹرسٹ کارپوریشنوں کے) دئے ہوئے قرضہ کا سود	۱۳۴	۱۲۳	۱۲۵	۱۲۷
زمینداران و معززین کو دئے ہوئے قرضہ کا سود	۱	۱	۱	۱
زمینداروں کی تقاویات پر سود ...	۱۲۸	۱۱۲	۱۱۶	۱۰۶
متفرق قرضہ جات اور پیشگیوں پر سود ..	۱۰	۵	۸	۷
انجمن ہائے امداد باہمی کو دئے ہوئے قرضہ کا سود	۴	۳	۵	۳
میزان ...	۲۷۷	۲۴۴	۲۵۵	۲۳۸

ترمیم شدہ تخمینہ اور سال رواں کے بجٹ کے درمیان جو تفاوت ہیں وہ کل مقابلتاً خفیف ہیں اور کسی تنقید کے محتاج نہیں - چونکہ گذشتہ دو سالوں کے دوران میں تقاویات کی مانگ اس قدر نہ تھی جتنی کہ اس سے پہلے ہوا کرتی تھی اس لئے آئندہ سال ابتدائی سال میں قابل وصول بقایا جات کے کسیقدر کم ہونے کی توقع کی جاتی ہے زمینداروں کی تقاویوں کے سود کی آمدنی بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع میں جس کمی کی توقع کی جاتی ہے اسکی وجہ یہی ہے-

شانزدہم - الف - قانون و معدلت دستوری - عدالتہائے قانون

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقم سنہ ۱۷-۱۹۱۶ ع	بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ ع	ترمیمہ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ ع	بجٹ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ ع
توارث اور ضبط شدہ مال کی فروخت سے آمدنی-	۲۳	۲۱	۲۲	۲۲
کورٹ فیس جو نقدی میں وصول ہوئی ...	۶	۵	۷	۷
عام فیس جرمانے و ضبطیاں ...	۵۳۲	۵۳۵	۵۶۳	۵۸۸
متفرق فیس اور جرمانے ...	۱۲۵	۱۲۵	۱۳۴	۱۳۹
متفرق	۴	۳	۳	۴
میزان ...	۶۹۰	۷۰۰	۷۳۰	۷۶۰

سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں ترمیم شدہ تخمینہ کے اعداد سے جو بیشیاں ظاہر ہوتی ہیں ان کی وجہ یہ ہے کہ مختلف مفصل مدات میں بہت سی مقابلتاً چھوٹی چھوٹی تفاوتیں ہیں بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع میں حسب معمول زیادتی کی گنجائش رکھی گئی ہے-

شانزدهم ب ـ قانون و معدلت گستري ـ جیلخانجات

(روپیه کے اعداد هزار ون مین هین)

مدات حساب	اصل رقم سنه ۱۷-۱۹۱۶ع	بجٹ سنه ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شده سنه ۱۸-۱۹۱۷ع	بجٹ سنه ۱۹-۱۹۱۸ع
جیلخانجات	۲۷	۱۸	۹۳	۶۶
اشیاء ساخته جیلخانجات	۳۸۹	۴۲۰	۵۱۰	۵۳۰
میزان ...	۴۱۶	۴۳۸	۶۰۳	۵۹۶

زیر مد جیلخانجات بیشي کي تقریباً تمامتر وجه وه بڑي آمدني هے جسکے قیدیون کی مزدوری سے وصول هونے کی توقع کی جاتي هے - دهاریوال اور کهیوڑا مین کمپ جیلخانجات کهول لئے گئے هین (موخر الذکر جیلخانه حکام کان کو نمک کي پیدا وار کے بڑهانے مین مدد دینے کے الئے کهولا گیا هے) اور آرسنل هائے (سلحه خانه جات) واقع فیروزپور و راولپنڈی مین و گواش فارم واقع سیالکوٹ مین کام کرنیکے لئے قیدي بهم پہنچائے جا رهے هین جیلخانون کی ساخته اشیاء کی مد مین تقریباً ۸۰۰۰۰ روپیه کي وه رقم جو محکمه فوج سے جیلخانه منٹگمری کے مهیا کرده کمبلون کی بابت گذشته سال واجب الوصول تهي اس سال تک وصول نهین هوئي-

تخمینه بجٹ زیر مد هذا تیار کرتے وقت یهه فرض کر لیا گیا هے که مزدوري کے کام کے الئے قیدیون اور نوجی بهم رسانی کي مانگ تمام سال برابر جاری رهیگي اور که خام مصالحه کی قیمتین کم از کم اپنی موجوده سطح پر رهینگي-جیلخانون کی ساخته اشیاء مین ترمیم شده تخمینه کے مقابله میں جو خفیف کمی هولي هے اوس کی وجه یهه هے که ترمیم شده تخمینه مین وه خاص رقم شامل هے جس کا ابهی ذکر کیا گیا هے-

هفتدهم ـ پولیس

(روپیه کے اعداد هزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم سنه ۱۷-۱۹۱۶ع	بجٹ سنه ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شده سنه ۱۸-۱۹۱۷ع	بجٹ سنه ۱۹-۱۹۱۸ع
پولیس جو محکمه ریلوے کے الئے مهیا کی گئي	...	...	...	
پولیس جو سرکاري محکمون نیز کي کمپنیون اور اشخاص کو مهیا کی گئي-	۱۹۷	۱۴۶	۱۵۲	۹۹
نقل آمدنی زیر ایکٹ اسلحه ...	۱۰	۱	...	۱
فیس-جرمانه اور ضبطیان ...	۳۷	۳۶	۳۷	۳۸
آمدنی بابت پیرانه سالی ...	۲	۱	۲	۱
متفرق	۲۵	۳۴	۲۷	۲۷
میزان ...	۲۷۱	۲۱۸	۲۲۸	۱۷۶

ترمیم شدہ بجٹ اور سال رواں کے بجٹ میں جو تفاوت ہے وہ چنداں اہم نہیں - آئندہ بجٹ میں تعزیری چوکی ہا کے پولیس کی تعداد میں مزید تخفیف کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

نوز دہم—تعلیم

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب		اصل رقوم ساہ ۱۷-۱۹۱۶ ع-	بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ ع-	ترمیم شدہ سنہ ۱۸ ۱۹۱۷ ع-	بجٹ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ ع-
فیس گورنمنٹ کالج ہا ئے عام ...	...	۶۸	۷۰	۷۳	۷۵
فیس گورنمنٹ کالج پیشہ ...	...		...	۳	۳
فیس سکول عام	...	۳۸۳	۳۷۵	۳۸۰	۳۸۰
فیس خاص	...	۱۳	۱۵	۹	۱۰
متفرق	...	۵۸	۹۳	۵۸	۹۴
میزان	...	۵۲۲	۵۲۴	۵۲۳	۵۴۰

ترقی تعلیم کے باعث اس مد کے اعداد سے عموما لگاتار بیشی ظاہر ہوتی ہے-ایک جدید مد خورد قائم کی گئی ہے یعنی " فیس گورنمنٹ کالج پیشہ "-جس کی آمدنی اب تک مد خورد " فیس مدارس خاص " میں جمع کی جاتی رہی ہے-

بستم الف—طبی

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب		اصل رقوم سنہ ۱۷-۱۹۱۶ ع-	بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ ع-	ترمیم شدہ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ ع-	بجٹ سنہ ۱۹-۱۹۱۸ ع-
میڈیکل سکول اور کالجوں کی فیس	...	۲۲	۲۰	۲۶	۲۴
امدنی شفاخانجات ...	...	...	...	...	...
آمدنی پاگل خانہ ...	...	۱۱	۱۵	۱۱	۱۲
ادویات جو سول سرجنوں نے فروخت کیں	...	...	...	۱	...
چندے	...	...	...	...	...
متفرق	...	۶	۵	۶	۶
میزان	...	۳۹	۴۰	۴۴	۴۲

بسلسلہ (ب)—حفظان صحت

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹۱۶-۱۷ ع	بجٹ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ ع	ترمیم شدہ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ ع	بجٹ سنہ ۱۹۱۸-۱۹ ع
لمف (یا چیچک) ٹیکہ چیچک کی فروخت ...	۲۵	۲۳	۲۸	۳۰
کونین کے پیکٹوں کی فروخت	۵۶	۳۶	۸۶	۵۴
پبلک ہلتھ انفکشن ڈپو کی اشیاء کی فروخت ...	۳۱	۱۲	۸	۸
دیگر آمدنی	۴	...	۴	۴
میزان ...	۱۱۶	۸۱	۱۲۶	۹۶

کونین کے پیکٹوں کی فروخت کی مد میں جو بڑی بڑھتی درج ہے اوس کی وجہ یہ ہے کہ مالی سال کا بہت سا عرصہ گذرنے کے بعد ۸۰۰۰۰ روپیہ کا ایک زائد عطیہ مقامی جماعتوں کی طرف سے تقسیم کے لئے کونین خریدنے کے واسطے دیا گیا تھا ان مقامی جماعتوں کی طرف سے ادائیگیاں کچھہ تو اس سال کے بجٹ میں اور کچھہ آئندہ سال کے بجٹ میں درج کی جائینگی - گذشتہ دو سالوں کے موسم خزاں کی بکثرت بارشوں سے موسمی بخار ہو گیا ہے اور اس وجہ سے تقسیم کونین کی ضرورت لاحق ہوئی ہے-

بسلسلہ ویکم الف—زراعت

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم سنہ ۱۹۱۶-۱۷ ع	بجٹ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ ع	ترمیم شدہ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ ع	بجٹ سنہ ۱۹۱۸-۱۹ ع
آمدنی زراعت	۱۰۶	۱۱۹	۲۳۸	۵۳۶
آمدنی وٹیرنری	۱۴۴	۱۲۲	۱۴۸	۱۳۸
میزان ...	۲۵۰	۲۴۱	۳۸۶	۶۷۴

پہلی مد خورد میں اعداد بجٹ کے مقابلہ میں ترمیم شدہ اعداد کی زیادتی اون بڑھتوں پر مشتمل ہے جو کئی متفرق مدات میں ہوگئی ہیں جن میں سے اہم ترین مندرجہ ذیل ہیں-—

روپیہ

(الف) فارمہائے ۶۰۰۰

(ب) زراعتی کالج (کالج اور اوس سے ملحقہ انسٹی ٹیوشنوں کی توسیع کے باعث)... ۷۰۰۰

(ج) آمدنی محکمہ جات (سوراخ نکالنے کے کام کے وسعت پذیر ہونے کی وجہ سے) ۱۸۰۰۰

(د) فارم مویشیاں واقع حصار ۲۴۰۰۰

(ہ) فروخت بیج (اوس زائد عطیہ کے باعث جو مالی سال کے آغاز میں اعلیٰ قسم کے بیج گندم کی خرید کیلئے دیا گیا تاکہ اوس کو مکرر فروخت کیا جائے)... ۹۰۰۰۰

سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع میں زیر آمد صیغہ محکمہ جات ۱۵۰۰۰ روپیہ کی کمی کا احتمال ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ جنگ کے باعث ضروری مصالحہ کا دستیاب ہونا مشکل ہے اور زراعتی انجینیئر کی خدمات صیغہ فوج کے سپرد کر دی گئی ہیں بجٹ مد خرچ میں ۳ لاکھ روپیہ کی ایک خاص رقم خالص گندم کا بیج خریدنے کیلئے مہیا کی گئی ہے - اس وجہ سے اور امریکن روئی کے بیج کے متعلق وسیع طور پر کام کرنے کے باعث فروخت بیج ۱۲۵۰۰۰ روپیہ کے ترمیم شدہ تخمینہ کے مقابلہ میں ۴ لاکھ روپیہ کی آمدنی کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

بست و یکم — سائینٹفک اور محکمہ جات متفرق

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع
فیس امتحانات	۲	۳	۱	۲
مرور اور ترک وطن	...	...	...	...
فیس بابت معائنہ بائلر ہائے	۲۰	۲۱	۲۲	۲۲
محکمہ شکار مچھلی	...	...	...	...
متفرق	۷	۶	۱۰	۹
آمدنی سنٹرل وولنگ (پارچہ بافی)	۲	...	۱	...
میزان ...	۳۱	۳۰	۳۳	۳۳

بست و دوم — آمدنی بابت مواجب پیرانہ سالی پنشن و انعام

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع
چندہ برائے پنشن و انعامات	۶۰	۸۰	۹۰	۹۰

بست و سوم — کاغذ قلم دوات و چھپائی

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع
واصلات کاغذ قلم دوات وغیرہ	...	...	...	...
گزٹ و دیگر مطبوعات کی فروخت ...	۵	۷	۸	۸
دیگر آمدنی چھاپہ خانہ	۱۰۸	۱۱۷	۷۷	۸۵
میزان ...	۱۱۳	۱۲۴	۸۵	۹۳

اعداد زیر مد دیگر آمدنی چهاپه خانه پر اوس کاغذ کی قیمت کو درج حساب کرنیکے طریقه مین تبدیلی کرنے سے اثر ہوا ہے جو جیل کے چهاپه خانون نے سرکاری محکمون کے کام کے لئے استعمال کیا پیشتر ازان یہه خرچ اس کے بالمقابل مد " ۳۰ کاغذ قلم دوات اور چهپائی " مین دکهایا جاتا تها اور جب محکمه جات متعلقه سے قیمت وصول کی جاتی تهی تو اوس کو بطور آمدنی کے دکهایا جاتا تها آئنده اس کے عوض اون کو خرچ کی کمی مین دکهایا جائیگا۔ اس امر کی ترقی ایک تهوڑی سی حد تک مصالحه کی قیمت مین اضافه ہونے سے ہو گئی ہے جس سے آمدنی بهی بڑہ گئی ہے۔

بسمه و پنجم—متفرق

(روپیه کے اعداد ہزارون مین ہین)

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سنه ۱۸-۱۹۱۷ء	ترمیمه بابت سنه ۱۸-۱۹۱۷ء	بجٹ بابت سنه ۱۹-۱۹۱۸ء
لاوارث جمع شده رقوم ...	...	۱۰۲	۹۲	۱۰۰	۹۹
تحائف دربار کی فروخت سے آمدنی		...	...	...	...
پرانے ذخائر و اسباب کی فروخت	...	۳	۲	۳	۳
اراضیات و مکانات کی فروخت...	...	۹۷	۱۱	۹۰	۵۰
فیس پوٹال سرکاری ...	...	۱۲	۱۲	۱۲	۱۳
ٹکس	...	۹	۹	۹	۸
متفرق فیس، جرمانے اور ضبطیان	...	۲۶	۲۱	۲۸	۲۹
متفرق	...	۳۰۰	۳۳۸	۳۵۱	۳۳۸
اعلی افسران کو بہم پہونچائے ہوئے اسباب کی کل لاگت پر فیصدی۔		۱	۱	۱	۱
دفینه	...	...	...	...	...
غیر معمولی رقوم ...	...	...	...	...	...
میزان	...	۵۵۰	۵۳۶	۶۶۳	۶۳۸

لاوارث جمع شده رقوم اور آمدنی فروخت اراضیات و مکانات کا ٹهیک تخمینه لگانا حسب معمول ناممکن ثابت ہوا ہے ترمیم شده تخمینه جات مین زیر مد مؤخر الذکر بیشی زیاده تر اضلاع گوجرانواله- گوڑگانوه- میانوالی اور منٹگمری مین ہوئی ہے ایجنسی نقول کے جدید طریق کے جاری کرنے سے آمدنی توقع سے بهی زیاده ہو رہی ہے یہه ایزادی اندازاً ایک لاکهه سالانه ہوگی جس مین سے نصف رقم سال مین وصول ہوگی کیونکه یہه طریق یکم اکتوبر سنه ۱۹۱۷ سے جاری کیا گیا ہے سال ہذا کے بجٹ اور ترمیم شده تخمینه زیر مد خورد " متفرق " مین ایک لاکهه کی اوس خاص رقم کا اضافه کیا گیا ہے جس کا ذکر گذشته سال کی یادداشت مین کیا گیا تها۔

وسعت و نہر—آبپاشی—تعمیرات کلاں

(روپیه کے اعداد هزاروں میں هیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۷-۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنه ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شده بابت سنه ۱۸-۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنه ۱۹-۱۹۱۸ع
...ات بلا واسطه—				
...به اهتمام افسران سول (شروع مالکانه) ...	۸	۳	۷	۶
امپیریل حصه نصف... ...	۴	۲	۴	۳
حصه صوبه نصف	۴	۱	۳	۳
...ات بلا واسطه—				
...به اهتمام افسران تعمیرات سرکاری ...	۲۷۷۰۸	۲۷۱۰۰	۲۷۲۰۰	۲۸۱۵۰
امپیریل حصه نصف ...	۱۳۸۵۴	۱۳۵۵۰	۱۳۶۰۰	۱۴۰۷۵
حصه صوبه نصف	۱۳۸۵۴	۱۳۵۵۰	۱۳۶۰۰	۱۴۰۷۵
...ات بالواسطه—				
...معامله زمین کا حصه بابت آبپاشی (جو "مد اول معاملات اراضی" سے منتقل کیا گیا)—	۱۱۹۳۱	۱۲۲۰۰	۱۲۱۵۵	۱۳۰۵۰
امپیریل حصه نصف... ...	۵۹۶۵	۶۱۰۰	۶۰۷۷	۶۵۲۵
حصه صوبه نصف	۵۹۶۶	۶۱۰۰	۶۰۷۸	۶۵۲۵

سال هذا کے دوران میں آمدنی زیر مد هذا کے اوسط رقم کے برابر هونیکی توقع هے جسکی بجٹ کے تیار ...ایک وقت توقع کی گئی تھی مرمت تخمینه میں واصلات فصل ربیع کے مقابله میں تقریباً ۳½ لاکھ اور واصلات ...یف کے مقابله میں ½۱ لاکھ کی کمی بمقابله اصل رقوم بابت سنه ۱۷—۱۹۱۶ع کے دکھائی گئی هے جو که ایک ...معمولی سال تھا-تخمینه بجٹ بابت سنه ۱۹—۱۹۱۸ع میں نو آبادی هائے نہر میں آبپاشی کی لگا تار توسیع ...کی گنجائش رکھی گئی هے-گذشته خزاں میں بارش کے ضیاع سے اور بافراط هونے کے باعث اصل ربیع میں ...اس قدر رقبه آبپاشی نہیں هوا جتنا که پہلے اندازه کیا گیا تھا-لیکن موسم سرما میں بارشوں کے رک جانے سے ...میں اغلباً ضرور معقول بیشی هوگی بیشی زیر آمدنی بالواسطه کی وجه وه زائد آمدنی هے جس کے آئنده سال ...زار تلافی سے وصول هونیکی توقع هے-لیکن ان رقومات کے جو اس طرح هر سال مد معامله زمین سے منتقل کی ...ان مخصوصاتی اپریل کا سارا مسئله زیر غور هے-

سی-ایم-آبپاشی-تعمیرات خورد و کشتی رانی

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہے)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	بابت بجٹ سنہ ۱۹—۱۹۱۸
باہتمام سول افسران	۲۵	۴۶	۱۹	۱۸
باہتمام افسران تعمیرات سرکاری ...	۳۹	۵۰	۱۰۵	۸۵

آمدنی از تعمیرات زیر اہتمام سول افسران کے تخمینہ بجٹ بابت سال رواں میں انہار کچھی اروگ کی آمدنی شامل تہی-مگر یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس آمدنی کودوسری مد خورد میں منتقل کیا جائے اور اسی وجہ سے مرمعہ تخمینہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع اور آئندہ سال کے بجٹ میں کمی ہوئی ہے اعداد زیر مد تعمیرات باہتمام افسران تعمیرات سرکاری میں بہی بند" ڈین کی اور نہر ڈین غیر متوقع زیادہ آمدنی سے بیشی ہوئی ہے جس میں اس سال گذشتہ تمام سالوں کی نسبت زیادہ پانی آیا ہے-

سی و یکم-تعمیرات سول

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸
باہتمام سول افسران	۱۸۱	۱۷۵	۱۵۷	۱۵۴
باہتمام افسران تعمیرات سرکاری ...	۲۳۱	۲۱۰	۲۳۲	۲۲۵

زیر مد تعمیرات باہتمام سول افسران ترمیم شدہ تخمینہ اور سال ہذا کے بجٹ میں تفاوت کی وجہ محض معبروں کی آمدنی میں کمی ہے ضلع ڈیرہ غازیخان میں چھوٹے معبروں کی آمدنی ڈسٹرکٹ بورڈ کے سپرد کردی گئی ہے اور دریائی معبر نے صرف ڈیرہ ماہ کام کیا اور اوس کے بعد اوس کو محکمہ فو[illegible] نے لے لیا-

تعمیرات زیر اہتمام افسران تعمیرات سرکاری کی آمدنی میں زیادہ تر لگان اور اوزاروں اور کلوں اور پرانی اسباب وغیرہ کی فروخت کی رقوم شامل ہیں موخر الذکر مد ہمیشہ غیر یقینی ہوتی ہے-

انتقالات مابین مد امپیریل و پراونشل

(روپیہ کے اعداد ہزارون مین هین)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء
تفصیل یادداشت مال کے گوشوارہ الف مین درج ہے۔	۳۷۴۸	۳۳۵۲	۳۳۶۱	۳۳۷۷

سال هذا کے بجٹ کی نسبت ترمیمہ تخمینہ کے اعداد مین زیادتی چند تفاوتون کے باعث هوئی ہے
سب سے پہلے قصبہ جات نو آبادی مین رهائیشی زمینون کی فروخت کی آمدنی کے زیادہ هونیکی توقع ہے اور
اسکے متعلق امپیریل مین سے پراونشل معاصلات کو جو رقم دی جائیگی وہ نصف لاکھ کے قریب زیادہ هوگی۔
۳۰۰۰۰ روپیہ کا عطیہ جو اسلامیہ کالج کی سائنس کی لیبارٹری کی غور پرداخت اور ساز و سامان کیلئے دیا جاتا
ہے وہ مستقل کردیا گیا ہے اور اسلئے اسکو ترمیم شدہ تخمینہ مین شامل کو لیا گیا ہے۔ منافع سکیم گندم مین سے
ایک لاکھ روپیہ کی ایک زائد رقم کو رنمنٹ هذا کو دی گئی ہے اور اسکے علاوہ گورنمنٹ ٹریننگ کلاس واقعہ
سناور کی عمارت کی تعمیر کیلئے ۵۰۰۰۰ روپیہ اور سهال بهلولی کی سکیم کلاس اکاس شملہ کے لئے ۴۰۰۰۰ روپیہ
کے عطیہ بھی دئے گئے هین۔ انکا کسی حد تک ازالہ اوس بیشی سے هوگیا ہے جو انکم ٹیکس کے جدید شرحون کی
وجہ سے ایزاد شدہ واصلات مین سے امپیریل حصہ کے طور پر گورنمنٹ هذا کو واجب الادا رقم مین هوئی ہے۔
بجٹ کے اعداد مین ایک عظیم کمی کا باعث منافع سکیم گندم کی ایک بھاری رقم کی عدم موجودگی
ہے جس سے اس سال کے اعداد مین بیشی هوگئی تھی۔ ٹریننگ سکول واقعہ سناور کے عطیہ کیلئے ۵۰۰۰۰ روپیہ
کی ایک اور رقم شامل کو لی گئی ہے اور ۲ لاکھ اوس جدید امپیریل عطیہ کو بھی درج کیا گیا ہے جو
حال مین کونسل وضع آئین و قوانین مین ابتدائی تعلیم کیلئے مشتہر کیا گیا تھا۔

خرچ

۱—واپسیان و کمیان

(روپیہ کے اعداد هزارون مین هین)

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء
واپسی معاملہ صوبہ ..	...	۱۰۷	۹۲	۱۲۳	۹۶

واپسی هائے معاملہ زمین کے اعداد کے بجٹ سے ۵۷۰۰۰ روپیہ زیادہ هونیکی توقع ہے۔ کیونکہ
۳۶۳۲۰ روپیہ کی ایک واپسی متعلقہ جنگل کو نو آبادی اپر چناب کی بعض اراضیات کی پیداوار جنگل کی
بابت اور اسکے علاوہ ۲۱۳۸۸ روپیہ کی ایک اور بڑی رقم ضلع منٹگمری مین چند اراضیات نوآبادی کی فروخت
کی بابت دی گئی۔
جدید ایکٹ کے عمل درآمد اور معاصلات مین ایک عام بیشی هوجانیکے باعث تخمینہ بابت
سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء مین واپسی هائے انکم ٹیکس مین کسی قدر توسیع کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

۲-عطیہ جات و معاوضہ جات

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۷—۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء
عطیہ جات و معاوضہ جات-پراونشل ...	۳۵	۳۹	۳۵	۳۷

۳-معاملہ زمین

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء
نظم و نسق ضلع کے اخراجات ...	۲۴۱۳	۲۴۹۱	۲۳۰۸	۲۸۰۶
پیمائش و بندوبست ...	۶۸۴	۹۲۹	۸۲۲	۱۰۴۹
کاغذات زمین و رجسٹری ...	۱۶۲۰	۱۶۷۹	۱۶۰۷	۱۶۷۷
مواجب افسران ضلع وغیرہ ...	۹	۱۰	۱۰	۱۰
انتظام محالات سرکاری ...	۳	۳	۳	۳
میزان ...	۴۷۲۹	۵۱۱۳	۴۸۱۰	۵۵۴۵

سال رواں کے ترمیم شدہ او تخمینہ جات بجٹ میں جو تفاوت زیر مصارف انتظام ضلع ہے وہ زیادہ تر مندرجہ ذیل دو تعلقی مدات میں تخفیفات ہوجانیکے باعث ہے :—

روپیہ
(الف) عام عملہ ۷۴۹۰۰
(ب) عملہ سب ڈویژنل ۳۸۱۰۰

زیر " (الف) بقدر ۱۴۳۰۰ روپیہ کی تخفیف تنخواہوں کی بابت ہے جسکی زیادہ تر وجہ یہہ ہے کہ مواجب معاوضہ تبادلہ کی شرحوں میں تخفیف کردی گئی ہے اور ۲۹۸۰۰ کی تخفیف اخراجات کنٹنجنٹ کی بابت ہے-موخر الذکر ابھی کسی حد تک گورنمنٹ کے ان احکام کا نتیجہ ہے کہ جنگ کے دوران میں سخت کفایت شعاری سے کام لیا جاوے-جدید ضلع شیخوپورہ کی سکیم کے التوا سے بھی منظور شدہ بجٹ میں بچت ہوتی ہے-زیر تعلقی مد (ب) بہت زیادہ تر تحصیلداران و نائب تحصیلداران کے مواجب رخصت اور مواجب گرانی غلہ کی بابت ہے-

آئندہ سال کے بجٹ میں دیگر کاموں کے علاوہ مندرجہ ذیل جدید سکیموں کے لئے بھی روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے جو کہ فی الحال اس مد خورد ہی میں دکھائی گئی ہیں :—

روپیہ
(۱) عملہ جات دفتر ضلع کی مکرر تنظیم ۱۰۰۰۰۰
(۲) جدید ضلع شیخوپورہ کیلئے عملہ و مصارف کنٹنجنٹ ... ۱۳۳۰۰۰
(۳) چپراسیوں اور کم تنخواہ والے ادنے ملازموں کی تنخواہ میں اضافہ ۱۰۰۰۰۰

مرصدہ تخمینہ کے مقابلہ میں جسقدر بقایا بیشی ہے وہ زیادہ تر مواجب گرانی اجناس کیلئے روپیہ کا انتظام کرنے کے باعث ہوئی ہے۔

زیر مد پیمائش و بندوبست تقریباً ۴۵۰۰۰ روپیہ کی بچت کی زیر پروفیشنل سروے پارٹی ہائے ہونیکی توقع ہے کیونکہ اس سال پیمائش سندہ ساگر کے خرچ کا تخمینہ بہت زیادہ ثابت ہوا نیز جالندھر اور ملتان کے بندوبستون کے مواجب گرانی اجناس کی رقوم سے بڑی بچت کی توقع ہے۔

سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع کے لئے تقریباً دو لاکھ روپیہ کا سندہ ساگر کی پیمائش کیلئے ۱۲۵۰۰ روپیہ کا بندوبست موسہ کیلئے اور ۲۵۰۰۰ روپیہ کا بندوبست منٹگمری کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔

زیر کاغذات زمین اس سال مواجب گرانی غلہ کے لئے مہیا کردہ رقم میں سے بچت کی توقع ہے۔

۶—اسٹامپ

(روپیہ کے اعداد ہزارون میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع
نگرانی	۲۸	۲۶	۳۲	۳۱
عام اسٹامپ کی فروخت کے لئے اخراجات ...	۷۴	۷۲	۷۳	۷۵
اسٹامپ رسوم عدالت کی فروخت کے اخراجات	۲۸	۲۸	۲۸	۲۹
سادہ کاغذ کی کٹوتی	۵	۷	۵	۵
کاغذ اسٹامپ جو سنٹرل سٹورز سے مہیا کیا گیا	۴۲	۴۴	۵۱	۵۳
میزان ..	۱۷۷	۱۷۷	۱۹۰	۲۰۳
منہا کرو—امپیریل حصہ نصف	۸۹	۸۸	۹۵	۱۰۱
پراونشل حصہ نصف	۸۸	۸۹	۹۵	۱۰۲

مرصدہ تخمینہ زیر نگرانی میں بیشی زیادہ تر ایزاد شدہ اخراجات کنٹنجنسی کی بابت ہے جسکی وجہ رسوم عدالت کی زیادہ وسیع فروخت ہے۔زیر مد کاغذ اسٹامپ جو سنٹرل سٹورز سے مہیا کیا گیا جو اسٹامپ افسران کراچی و کلکتہ کے تجویز کردہ اعداد درج کر دئے گئے ہیں۔

بجٹ بابت سنہ ۱۹ - ۱۹۱۸ع میں غیر متوقع خرچ زیر تقسیم شدہ مدات کو پورا کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی رقم محفوظ رکھ لی گئی ہے۔اسکو زیر مد خورد " نگرانی " دکھایا گیا ہے۔

۷—آبکاری

(روپیہ کے اعداد ہزارون میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع
انتظامیہ عملہ جات ضلع	۱۹۷	۲۲۴	۲۰۶	۲۲۴
بھٹی ہائے کشید شراب	۳۵	۳۴	۳۶	۳۶
میزان ...	۲۳۲	۲۵۸	۲۴۲	۲۶۰
منہا کرو—امپیریل حصہ نصف	۱۱۶	۱۲۹	۱۲۱	۱۳۰
پراونشل حصہ نصف	۱۱۶	۱۲۹	۱۲۱	۱۳۰

سال رواں کے دوران میں انعامات و افیون کی سراغرسانی کے عملہ کے لئے مہیا کردہ رقم ۹۰ بچت ہونے کی توقع ہے۔

۱۰ – انکم ٹیکس
(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷–۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸–۱۹۱۷ع	مرمہ بابت سنہ ۱۸–۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹–۱۹۱۸ع
تحصیل انکم ٹیکس	۲۷	۲۹	۳۱	۸۲
منہا کرو امپیریل حصہ-نصف	۱۴	۱۵	۱۶	۲۱
پراونشل حصہ-نصف	۱۳	۱۴	۱۵	۴۱

خاص عملہ تشخیص ٹیکس جو ابتدا میں کم و بیش آزمائشی طور پر قائم کیا گیا تھا قطعی طور پر مفید ثابت ہوا ہے اور آئندہ سال اسکو وسیع پیمانہ پر توسیع دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے لہذا اس غرض کے لئے بجٹ میں روپیہ کا انتظام کر دیا گیا ہے۔

۱۱ – جنگلات
(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷–۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸–۱۹۱۷ع	مرمہ بابت سنہ ۱۸–۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹–۱۹۱۸ع
الف – حفاظت اور تعمیرات				
اول – چوب عمارتی اور دیگر پیداوار جو سرکاری ایجنسی نے جنگل سے اٹھائی۔	۲۳۷۰	۳۱۴	۳۳۸	۶۸۰
دوم – چوب عمارتی اور دیگر پیداوار جو صرف کرنیوالوں یا خریداروں نے جنگل سے اٹھائی۔	۶	۶	۶	۶
سوم – ضبط شدہ آوارہ اور لاوارث لکڑی ...	۹	۱۰	۱۱	۹
چہارم – محاصل جنگل جو زیر انتظام گورنمنٹ نہیں۔	...	...	...	...
پنجم – ٹھیکہ پر دئے ہوئے جنگلات کا لگان اور وہ رقوم جو ان جنگلات کے حصہ ۱۵ روپے کو دی گئیں جو زیر انتظام سرکار ہیں۔	۵۳	۵۲	۳۰	۳۰
ششم – مویشی اور دیگر سامان ...	۱۹	۴۷	۲۷	۵۲
ہفتم – راستے اور عمارات	۴۳	۵۶	۶۵	۸۲
ہشتم – جنگلات کی حد بندی و ترقی اور توسیع	۹۳	۱۲۵	۱۲۸	۱۲۵
نہم – متفرق	۷	۱۵	۳۹	۶۵
میزان حفاظت و تعمیرات ...	۴۷۹	۶۲۵	۶۴۴	۱۰۴۹
ب – عملہ				
اول – تنخواہیں	۱۲۵	۱۳۹	۱۲۰	۱۵۸
دوم – عملہ جات	۲۱۰	۲۲۷	۲۱۵	۲۳۰
سوم – مواجب	۸۵	۹۲	۸۲	۸۹
چہارم – مصارف کفدجات	۳۶	۴۱	۳۸	۳۶
میزان عملہ ...	۴۵۶	۵۰۹	۴۵۵	۵۲۳
میزان ...	۹۳۵	۱۱۳۴	۱۰۹۹	۱۵۷۲

زیر مد الف---اول مرمت تخمینہ میں سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں مقابلتاً صرف قلیل بیشی کی گنجائش ہے لیکن حال میں جو اطلاع موصول ہوئی اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خرچ پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہوگا اس کی وجہ جزوی طور پر وہ زاید خرچ ہے جو بھمبر ڈویژن میں محکمہ کی طرف سے چوب عمارتی کو نکالنے کا کام شروع کرنے اور قسمت راولپنڈی میں محکمہ فوج کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے چوب عمارتی کو بیش از پیش مقدار میں نکالنے کے لئے درکار ہے۔بورڈ مصالحہ جوب ہند کو صنوبر کی لکڑی بہم پہونچانے کی سکیم کے لئے بھی ۳۰۰۰۰ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔زیر مد الف پلچھم کمی ہونے کی وجہ وہ امدادی عطیہ ہے جو جنگل کی فاضلہ رقم میں سے ریاست بھمبر کو دیا گیا ہے جسکو اب مد "۳۲-متفرق میں درج کیا جاتا ہے محکمہ جنگل کو چھانگا مانگا کے ذخیرہ تک لگانے کے لئے تمام وسعت حاصل کرنے کے متعلق اپنی کوششوں میں ا بھی مایوسی ہوئی ہے زیر مد الف قسم اس بجٹ کی کسی کسی حد تک ۱۲۰۰۰ روپیہ کے اوس زاید خرچ سے نکل گئی ہے۔جو جہلم کے کارخانہ ریال کے لئے زاید ذخائر کی دوبارہ پر ہوا ہے۔زیر آخری مد "الف" بیشی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ محصول اب کی وہ رقم محکمہ آبپاشی کو ادا کرنی پڑی ہے جو اوس کی طرف سے قسمت ملتان میں فراہم کی گئی تھی زیر مد عملہ امسال متوقع بجٹ کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ بہت سے عہدہ دار کار خاص پر رخصت پر چلے گئے ہیں اور بعض اسامیاں خالی پڑی رہیں۔

امید ہے کہ آئندہ سال بھمبر میں محکمانہ کارروائی جاری رہیگی اور اوس کام میں مزید ترقی ہونے کی ہر طرح سے امید ہے جو بورڈ سامان جنگ ملٹری فوجی حکام کے لئے محکمہ جنگل کی طرف سے انجام دیا گیا ہے قسمت راولپنڈی میں پیدا وار جنگل کو لیجانے کے لئے دو موٹر لاریوں کی خرید اور غور و پرداخت کے واسطے بھی روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے اور نئے ذخیرہ کی حفر واقع چناب ڈویژن میں محکمہ جنگل کے لئے ایک ریسٹ ہاوس (آرام گھر) اور فورسٹ رینجروں کے لئے کوارٹر بنانے پڑینگے زیر مد ب-عملہ اڈیشنل کنسرویٹر جنگلات اور اوسکے عملہ کے لئے ۳۰۰۰۰ روپیہ مہیا کیا گیا ہے اور گرانی مواجب غلہ کی رقم اوس رقم سے قدرے زیادہ ہے جس کے امسال خرچ ہونے کی توقع ہے۔

۱۲---رجسٹری

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء
اخراجات ضلع	۱۲۳	۱۳۰	۱۲۵	۱۳۰

۱۳---معمولی قرضہ پر سود

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء
پراونشل پیشگی رقوم اور حساب قرضہ کا سود۔	۱۹۳	۲۰۵	۱۹۵	۲۰۳

سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں (مرممہ تخمینہ میں کمی ہونے کی وجہ زیادہ تر یہ امر ہے کہ لاعمدہ فصل خریف کی وجہ سے گذشتہ سال کے اختتام کے قریب تقاوی کے بڑے بڑے بقایاجات وصول ہوگئے اور کہ تقاوی کے قرضوں کیلئے اوس رقم کی جو صاحبان فنانشل کمشنر بہادر کے سپرد کی گئی تھی ضرورت نہیں رہی۔

۱۷-عام نظم و نسق

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	مرممہ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع
تنخواہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ..	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
سمپچوری مواجب	۶	۶	۶	۶
اخراجات عملہ و خانگی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر۔	۵۶	۶۱	۵۶	۷۰
خرچ از مقررہ مواجب	۱۵	۱۸	۱۸	۱۸
اخراجات دورہ	۳۳	۵۰	۳۰	۵۰
کونسل واضع آئین و قوانین	۱۱	۷	۹	۹
سول سیکریٹریٹ	۳۸۰	۳۸۰	۳۵۸	۳۰۲
فنانشل کمشنران	۲۳۳	۲۳۶	۲۳۱	۲۳۰
کمشنران	۳۰۶	۳۰۰	۳۱۰	۳۰۹
دفتر سول حساب و پڑتال	۹۳	۹۳	۹۷	۱۰۰
میزان ...	۱۲۳۹	۱۲۶۶	۱۲۲۱	۱۲۸۷

بہت سی مدات موجود کی ذیل میں مندرجہ اعداد پر کسی مفصل بحث ضرورت نہیں ہے۔زیر مد سول سیکریٹری ایٹ کمی کی وجہ زیادہ تر ڈپٹی کمشنر اقوام جرائم پیشہ اور اوسکے عملہ کا خرچ ہے جو اقوام جرائم پیشہ کی اصلاح کی تجویز کے لئے صاحب سیکریٹری آف سٹیٹ کی پیشگاہ سے منظور ہونیکے وقت سے زیر مد ۲۰ پولیس دکھایا جاتا ہے۔

زیر مد اخراجات عملہ خانگی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آئندہ سال کیلئے نسبتاً بڑی رقم زیادہ تر آرائیشی اسباب کے خرچ کیلئے مہیا کی گئی ہے۔سول سیکریٹری ایٹ کے عملہ کلرکان کی مکرر ترتیب کیلئے بھی روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

۱۹-الف-قانون و عدالت گستری-عدالتہائے قانون

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سال سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع	بجٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	ترمیم شدہ بابت سال سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	بجٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع
چیف کورٹ	۴۸۳	۵۰۲	۴۸۲	۵۱۲
افسران قانون	۳۱۰	۳۱۲	۲۲۷	۳۱۸
ایڈمنسٹریٹر جنرل و آفیشل ٹرسٹی ...	۳	۲	۲	۲
عدالت ہائے سول و سشن	۱۷۲۸	۱۸۰۸	۱۹۷۲	۱۸۲۳
عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ	۴۶	۵۱	۵۳	۵۲
عدالت ہائے فوجداری	۱۸۲۳	۱۹۱۸	۱۸۴۹	۱۹۰۷
رجسٹریاں	۱۰۱	۸۰	۱۰۰	۱۰۰
میزان ..	۴۴۹۵	۴۶۷۳	۴۴۸۵	۴۷۱۳

چیف کورٹ کیلئے عطا شدہ رقم مندرجہ بجٹ میں امسال زیر مد تنخواہ ۱۳۰۰۰ روپیہ کی اور [زیر] مد مصارف کنٹنجنٹ ۷۰۰۰ روپیہ کی بچت ہونے کی توقع ہے زیر مد افسران قانون کمی ہونے کی وجہ [...]ی رخصت کے مواجب اور مسٹر اے س-ڈبلیو گریسی کی تنخواہ کا اضافہ ہے اور سرکاری تالیفات کی چھپوائی ٹھیکہ پر کام کرانے پر بھی بیش از پیش خرچ ہوا ہے۔ زیر مد عدالت ہائے سول سشن بڑی بڑی بچتیں [...]د شرح مدات کی ذیل میں ہوئی ہیں۔ ان میں سے زیادہ ضروری بچتیں حسب ذیل ہیں۔

	روپیہ
(۱) ڈسٹرکٹ و سشن ججوں کی تنخواہ (جسکی وجہ جزواً مواجب معاوضہ تبادلہ میں تخفیف اور جزواً مواجب رخصت کیلئے مہیا کردہ رقم کا استعمال نہ ہونا ہے)	۱۳۶۰۰
(۲) جوان مالصت	۳۰۰۰۰
(۳) مواجب گرانئی غلہ	۱۵۰۰۰
(۴) سفر خرچ	۱۱۵۰۰
(۵) مصارف متفرق	۱۹۰۰۰
(۶) عملہ پیادگان عدالت (جسکی وجہ زیادہ تر تقسیم حسابات میں تبدیلی ہے)	۲۸۰۰۰

زیر مد عدالت ہائے فوجداری بچت زیادہ تر زیر مد تنخواہ (۱۳۰۰۰ روپیہ) ہوئی جسکی وجہ شرح [مو]اجب معاوضہ تبادلہ کی تخفیف ہے مواجب گرانی غلہ میں (۸۰۰۰ روپیہ) اور مصارف متفرق میں (۲۷۰۰۰ روپیہ) [...] بچت ہوئی ہے۔ آخرالذکر مد کی ذیل میں اہم تر بن رقم " گواہوں کی خوراک و سفر خرچ " اور " اجرت پر [...]ی " کی بابت ہے آئندہ سال کے بجٹ میں قریباً ۱۳۰۰۰ روپیہ عملہ چیف کورٹ کی منظور ترتیب کیلئے مہیا [کی]ا گیا ہے۔ زیر مد عدالت ہائے سول و سشن مندرجہ ذیل کاموں کیلئے روپیہ مہیا کیا گیا ہے یعنی ڈسٹرکٹ و سشن [ج]جوں کی عدالتوں میں مترجم نویسوں کی تقرری اور عملہ پیادگان عدالت کی مکرر [ترت]یب کیلئے اور اوس اسکیم کو نافذ کرنے کیلئے جو ۱۹۲۰ء سال کے متعلق ایسے انتظام کیلئے مرتب کی گئی ہے [...] اصل مقدمہ اون سے زیادہ آسانی کے ساتھ فائدہ اٹھا سکیں-بلکوں کے حسابات کے تصفیہ کیلئے ایک عارضی [ا]یڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج کیلئے بھی روپیہ کا انتظام کرنا ضروری معلوم ہوا ہے۔ زیر مد عدالت ہائے [فو]جداری بچتیاں زیادہ تر زیر مد تنخواہ و مصارف متفرق اور مواجب گرانی غلہ ہوئی ہیں اور ان جملہ [م]دات کی ذیل میں اعداد مندرجہ ترمیمہ تخمینہ غیر متوقع طور پر کم ہیں۔

۱۹-ب—قانون و عدالت گستری—جیلخانہجات

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سال سنہ ۱۷—۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سال سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ء
جیل خانہجات	۱۵۱۹	۱۷۰۵	۱۵۲۵	۱۶۶۸
جیل خانہ کی ساختہ اشیاء	۲۳۲	۲۳۱	۳۸۹	۳۷۶
[...]ایسیاں	...	...	...	...
میزان ...	۱۷۶۱	۱۹۳۶	۱۹۱۳	۲۰۳۳

جیل خانوں کی آبادی امسال گذشتہ سال کی نسبت کم رہی ہے بلکہ اندازہ اوس سے بھی کم ہے جو بجٹ [...]ے تیار کرنے کے وقت کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ قیدیوں کو لاہور کور میں کام کرنے کے لئے

عراق عرب کو بھیج دیا گیا ہے۔ لہذا زیر مد اخراجات و خوراک و نیز خوراک بیماران بڑی بچت ہوئیکی توقع ہے۔ برخلاف اس کے مصارف متفرق کا خرچ اس وجہ سے بڑھ جائیگا کہ چھوٹی چھوٹی تعمیرات و مرمتوں کا خرچ مالی سال رواں سے مد "۴۵- تعمیرات سول" میں درج کرنے کی بجائے اس مد کلاں میں درج کیا جائیگا۔ اون و روئی کے سوت کے نرخ میں اضافہ ہونے کی وجہ سے قیدیوں کی وردی و بستروں پر بھی بیش از بیش خرچ برداشت کیا گیا ہے۔ اور دھاریوال و کھوڑا میں کیمپ جیل کھولے گئے ہیں۔ مرمت تخمینہ میں زیر مد "اشیاء ساختہ جیل" بڑی بیشی ہونیکی وجہ یہ ہے کہ اوس کام میں بڑی ترسیع ہو گئی ہے جو فوجی محکمہ کیلئے کیا جاتا ہے آئندہ سال کے بجٹ میں وارڈر گارڈ (جو حال میں منظور کیا گیا ہے) کی تنخواہ میں اضافہ کرنے اور نیز کھوڑا کیمپ جیل اور بورسٹل سنٹرل جیل لاہور کے زاید عملوں کے لئے روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ مرمت تخمینہ کے مقابلہ میں بیشی ہونے کی وجہ ایک بڑی حد تک یہ ہے کہ غلہ دانہ کے خوردنی کے نرخ میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اخراجات خوراک کے لئے بیش از بیش روپیہ مہیا کرنا پڑا۔

۲۰- پولیس

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب			اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء
نگرانی (سپرنٹنڈنس)	...	...	۱۹۱	۱۸۸	۱۸۵	۱۸۵
انتظامیہ پولیس ضلع	...	...	۵۳۲۱	۵۸۵۹	۵۵۰۷	۵۷۹۵
خاص پولیس	..	...	۱۳۲	۱۳۳	۱۲۷	۱۳۵
ریلوے پولیس	...	...	۳۱۰	۵۱۸	۳۶۵	۵۰۳
محکمہ تفتیش جرائم	...	...	۲۷۷	۲۸۸	۲۸۵	۳۰۵
پہاٹک ہائے مویشی	...	...	۱۲	۱۷	۱۲	۱۶
متفرق	...	...	۸	۹	۸	۹
واپسات	...	...	۱	۱	۱	۱
میزان		...	۶۳۵۲	۷۰۱۳	۶۵۹۰	۶۹۳۹

پچھلے سال کی طرح زیر مد ہذا بہت بڑی بچت بتائی جاتی ہے وجہ ہوسکتی ہے کہ صوبہ میں امن و امان قائم رہا ہے۔ مزید براں زاید از ایک لاکھ روپیہ اس وجہ سے بچ رہا ہے کہ اشیاء خوردنی کا نرخ اس حد تک نہیں بڑھا کہ نومبر سے پہلے گرانی مواجب غلہ دینے کی ضرورت پڑتی۔ دیگر کمیاں حسب ذیل ہیں :-

انتظامیہ پولیس ضلع

						روپیہ
تنخواہ	...	...	...	...	...	۵۰۰۰۰
جمعیت پولیس	...	...	...	...	...	۷۱۰۰۰
سفر خرچ و مواجب بار برداری		...	...	...	...	۵۳۰۰۰
مصارف متفرق	...	...	...	...	...	۳۱۰۰۰
تعزیری پولیس	...	...	...	...	...	۲۰۰۰۰
جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح		...	...	...	...	۳۵۰۰۰

زیر مد پولیس بھی بہت بڑی بچت ہونے کی توقع ہے جس کی وجہ یہہ ہے کہ ریلوے اسٹیشن الٰہی دھلی وریلوے اسٹیشن سبزی منڈی کے لئے زائد پولیس بہم پہنچانے کی تجویز کو ملتوی کر دیا گیا۔

آئندہ سال کے بجٹ میں مواجب گرانی غلہ کے لئے اوس شرح پر روپیہ کا انتظام کر دیا گیا ہے جس شرح پر سال رواں کے تخمینہ میں کیا گیا تھا۔ محکمہ تفتیش جرائم کی مکرر تنظیم اور کسی قدر زائد ریلوے پولیس کے لئے بھی روپیہ مہیا کرنا پڑا ہے اور نرخ تنخواہ میں اضافہ ہونے کی وجہ سے مصارف متفرق کے بھی بڑھ جانے کی توقع ہے۔ مد انتظامیہ پولیس ضلع کی ذیل میں انتظام جرائم پیشہ کی اصلاح کے لئے ۲۸۰۰۰۰ روپیہ رکھا دیا گیا ہے بجائے رقم مرحمہ تخمینہ میں ۱۴۵۰۰۰ روپیہ ہے۔

۲۲ - تعلیم

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع
یونیورسٹی	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
ڈائرکشن	۷۹	۷۹	۷۵	۷۳
معائنہ	۳۲۹	۳۳۹	۳۴۲	۳۵۵
گورنمنٹ کالج ہائے—عام	۱۷۹	۱۸۲	۱۸۲	۱۹۰
گورنمنٹ کالج ہائے—پیشہ	...	...	۱۰	۱۰۶
گورنمنٹ مدارس—عام	۲۲۵۷	۲۳۲۸	۲۳۰۹	۲۳۰۲
گورنمنٹ مدارس—خاص ...	۳۱۸	۳۱۳	۳۳۰	۶۶۸
گرانٹس ان ایڈ (امدادی عطیہ جات)	۷۴۳	۸۲۳	۸۳۶	۱۳۸۱
وظائف	۱۵۴	۱۳۲	۱۶۴	۱۶۵
متفرق	۳۱	۳۶	۳۲	۳۸
واپسیات	...	۱	...	...
میزان ...	۴۲۷۸	۴۹۳۲	۴۴۶۱	۵۴۷۷

زیر مد ۲۲ — تعلیم "گورنمنٹ کالج ہائے پیشہ" کے نام سے ایک جدید مد کھولی گئی ہے۔ان پروفیشنل کالجوں کا خرچ قبل ازیں گورنمنٹ مدارس خاص میں درج کیا جاتا تھا آخرالذکر مد کے مرحمہ تخمینہ میں جو کمی ہے اوس کی وجہ یہی تقسیم حساب کی تبدیلی ہے۔ مختلف مشروح مدات کی ذیل میں بھی بہت سی مقابلتاً چھوٹی چھوٹی بچتوں کے ہونے کی توقع ہے اور مدرسین کی تنخواہ و ٹریننگ کی اصلاح کے لئے مہیا کردہ ۱۲ لاکھ کی بالمقطع رقم کا بہت سا حصہ ایسے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مطلوب نہیں ہوگا جو مد ھذا میں درج کئے جا سکتے ہیں - زیر مد سرکاری مدارس- عام مرحمہ تخمینہ میں جو کمی ہوئی ہے وہ بہت سے تغا وتوں کی بابت ہے - میونسپل یا لوکل سکولوں و ملٹری اسائیلم سناور ار ر ایچیسن کالج لاہور کو وجب الادا رقوم میں جو بچت ہوئی ہے اوس کا جزو اوس بیشی سے ازالہ ہو گیا ہے جو نرخ تنخواہ میں اضافہ ہونے اور ٹریننگ سکول مری کی توسیع کے باعث خرچ میں ہوئی ہے۔زیر مد "وظائف" مرحمہ تخمینہ میں بیشی ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ سال [illegible] کے بجٹ میں کم اندازہ لگایا گیا تھا۔

اب آئندہ سال کے بجٹ کے مدات کو لیجئے جو پیش نظر مد مطالعہ درج ہے وہ جزواً مد تنخواہ اور جزواً مد مواجب کی بابت ہے زیر مد سرکاری مدارس عام جنگ میں کام آئے ہوئے سپاہیوں کے یتیم بچوں کی تعلیم کوالئے خاص سہولتیں مہیا کرنے کے واسطے ۲۰۰۰۰ روپیہ بجٹ میں درج کیا گیا ہے لڑکوں و لڑکیوں کے ثانوی مدارس کیلئے اور میونسپل یا لوکل سکولوں اور ملٹری ایسائلم سناور کے امدادی عطیہ جات کے لئے پہلے سے زیادہ رقم مہیا کی گئی ہے۔ لیکن لارنس سکول مری کے خرچ میں خفیف کمی ہونے کی توقع ہے جدید سرکاری تعلیمی عمارتوں کے ساز و سامان کے لئے ۱۵۰۰۰ روپیہ مہیا کیا گیا ہے زیر مد مدارس سرکاری خاص مدرسین کی تنخواہ و ٹریننگ کی اصلاح کے متعلقہ گورنمنٹ ہند کے عطیہ میں سے ۳۱۰۰۰۰ روپیہ خرچ کے لئے مہیا کیا گیا ہے اس مد کے ماتحت دیگر مشروح مدات کی ذیل میں بھی بیش از پیش خرچ کا انتظام کیا گیا ہے زیر مد امدادی عطیہ جات مدرسوں کی عمارتوں کی تعمیر کے واسطے مقامی جماعتوں کو عطیہ جات دینے کے لئے ۱۰۰۰۰۰ روپیہ کی ایک خاص (غیر باز گشت) رقم مہیا کی گئی ہے اور جدید سکولوں کے کھولنے کے لئے مقامی جماعتوں کو عطیات دینے کے واسطے کچھ کی ایک اور (بازگشت) رقم مہیا کی گئی ہے۔ گورنمنٹ ہند کے خاص عطیہ برائے ابتدائی تعلیم (جسکا حال میں اعلان کیا گیا ہے) میں سے خرچ کے لئے دو لاکھ روپیہ کی ایک مجتمع رقم ایزاد کر دی گئی ہے۔ عمارتی عطیہ جات کی معمولی رقم مندرجہ بجٹ میں بھی مرمت [illegible] اور سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں ایک لاکھ کا اضافہ کر دیا گیا ہے دیگر بیشتر امدادی مدارس کے عطیہ جات و ورنیکولر و ثانوی مدارس کے متعلقہ مقامی جماعتوں کے عطیہ جات اور متفرق عطیہ جات میں ہوئی ہیں۔ زیر مد متفرق [illegible] ان تحائف کے لئے جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اور دیگر سرکاری افسروں کی طرف سے معائنہ کے وقت سکولوں کو دئے جاتے ہیں اور معلموں کی فیس کے لئے بیش از پیش روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔

۲۴-الف-طبی

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء
عملہ جات طبی	۳۵۰	۳۶۸	۳۳۶	۳۹۲
اسپتالہائے و شفاخانہ جات ...	۱۳۵	۳۹۴	۴۱۲	۳۹۰
طبی اغراض کے لئے عطیہ جات ...	۵	۵	۵	۵
میڈیکل سکول و کالج ...	۲۴۵	۲۹۹	۲۹۰	۳۳۵
پاگل خانہ جات	۶۱	۹۵	۹۰	۸۸
اکس رے انسٹیٹیوٹ	...	...	...	...
کیمیکل اگزامینر	۸	۷	۷	۷
دائیہاں	...	...	...	...
میزان ...	۸۰۳	۱۱۰۵	۸۹۰	۱۱۵۷

زیر مد عملہ طبی جو بجٹ درج ہے اوس کے تقریباً تمام زیر مد تنخواہ ہونے کی توقع ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ توقع سے زیادہ افسر فوجی کام پر مامور ہیں اور کہ طبی افسیکٹران سکول کی ۰ اسامیاں خالی ہیں زیر مد اسپتال و شفاخانہ جات تصویر یادگار شاہ ایڈورڈ کے لئے ۱۰۰۰۰۰ روپیہ کی جو بالمقطع رقم سال رواں کے بجٹ میں مہیا کی گئی تھی اوس کی ضرورت ابھی نہیں۔

سکول اور میو والڈورف اسپتال لاہور کی توسیع کے لئے جو رقم مہیا کی گئی تھی اوس میں سے ۲۶۰۰۰ روپیہ کی بچت ہونے کی توقع ہے۔ آئندہ سال کے بجٹ میں جدید شفاخانوں کی قائمی کے لئے امدادی عطیہ کے طور پر ۲۰۰۰۰ روپیہ کی معمولی رقم کی بجائے ۱۰۰۰۰۰ روپیہ کی ایک خاص رقم مہیا کی گئی ہے زنانہ ڈاکٹری سکول پنجاب واقع لدھیانہ کے لئے خاص شرائط کے تابع قریباً ۷۰۰۰۰ روپیہ کے مجموعی عطیہ جات منظور کئے گئے ہیں یہ عطیہ جات زیر مد "طبی سکول و کالج" دکھائے گئے ہیں جسکی تفصیل میں بیکٹیریالوجیکل لیبوریٹری واقع لاہور کے عملہ و مصارف متفرق کے لئے بھی ۷۳۰۸ روپیہ مہیا کیا گیا ہے زیر مد "پاگل خانہ جات" بیشی ہونے کی وجہ ۲۳۵۴۸ روپیہ کی وہ رقم ہے جو لاہور میں پاگل خانہ کے لئے اراضی خریدنے کے واسطے عطا کیگئی۔

۲۴۔ حفظان صحت

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع
عملہ حفظان صحت اور ٹیکہ چیچک	۶۲	۶۲	۶۵	۶۳
عطیہ جات برائے اغراض حفظان صحت ..	۵۸۳	۳۲۰	۵۶۰	۳۲۱
اخراجات متعلقہ بیوبانک پلیگ - ملیریا اور وبائی امراض۔	۱۵۹	۳۶۰	۲۲۰	۳۰۸
بیکٹیریالوجیکل لیبوریٹری ہائے اور پاسچر انسٹیٹیوٹ ہائے۔	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
واپسیاں۔	...	...	...	...
میزان ...	۸۲۹	۷۶۷	۸۷۰	۸۱۸

اس غرض کیلئے امپیریل عطیہ جات میں سے ۴۰۰۰۰ روپیہ کا ایک عطیہ میونسپل کمیٹی شملہ کو سکیم نالی ہائے نکاس مصارف پہلو کے لئے دیا گیا تھا ترمیم شدہ تخمینہ زیر مد عطیہ جات برائے اغراض حفظان صحت میں اس وجہ سے مزید افزادی ہوئی کہ ایک لاکھ کی ایک فاضلہ رقم مالی سال کا بہت سا عرصہ گذر جانے کے بعد بورڈ حفظان صحت کے سپرد کی گئی تھی اس کے بعد کی مد میں بیوبانک پلیگ کے متعلق اخراجات کیلئے علیحدہ کردہ رقم میں سے بہت سی بچت کی توقع ہے مگر موسم خزاں میں ملیریا کے شروع ہوجانیکے باعث کونین کی خریداری میں ۷۵۰۰۰ ہزار روپیہ زیادہ خرچ ہونیکی توقع ہے۔

آئندہ سال کے بجٹ میں حسب معمول ۳۰۰۰۰۰ روپیہ کا انتظام عطیہ جات منجانب بورڈ حفظان صحت کیلئے کیا گیا ہے پلیگ کے انتظام کیلئے جس رقم کا انتظام کیا گیا ہے وہ سال رواں کے بجٹ کی نسبت قدرے کم ہے لیکن ترمیم شدہ تخمینہ کی نسبت یہ تقریباً ۱۰۰۰۰۰ روپیہ کم ہے تاکہ بیماری کے سخت حملے کی صورت میں اس کا انسداد ممکن ہوسکے کونین کی خریداری میں ترمیم شدہ تخمینہ سے ۲۵۰۰۰ روپیہ کم مہیا کیا گیا ہے کیونکہ سال رواں بالکل غیر معمولی تھا زیر تحقیقات ملیریا بقدر ۱۲۰۰۰ روپیہ کے زائد انتظام کیا گیا ہے جسکی وجہ جزواً ملیریا کے سفری شفا خانوں کی مجوزہ توسیع ہے۔

۲۶-الف — زراعت

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ ع-	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ ع-	بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع-
زراعت	۵۷۹	۱۷۲۹	۷۳۲	۱۲۱۳
اخراجات و ویٹرنری	۵۸۹	۶۲۳	۵۱۱	۵۳۷
قرضہ باہمی امداد	۷۹	۹۲	۲۶	۱۰۴
میزان ..	۱۲۴۰	۲۴۴۵	۱۳۳۹	۱۸۵۴

منافع جات سکیم گندم عطیہ گورنمنٹ ہند میں سے زیر مد خورد زراعت ۱۰۷۰۰۰۰ روپیہ کی ایک رقم مہیا کی گئی ہے اس رقم کے اخراجات کا بہت سا حصہ دیگر مدات میں خرچ کیا گیا ہے لیکن امید کی جاتی ہے کہ اس سال ۲۰۰۰۰ روپیہ تجرباتی فارموں کی توسیع پر صرف کیا جائیگا ترمیم شدہ اور سال رواں کے بجٹ کے تحت بنہ ور دیگر تفاوتوں حسب ذیل ہیں—

(۱) زراعتی کالج پنجاب (— ۳۳۰۰۰ روپیہ) جسکا یہ باعث ہے کہ ۲۵۸۳۰ روپیہ کی ایک مجموعی رقم جسکا انتظام ایک جدید ورکشاپ واقعہ لائلپور کی مشینوں اور عملہ کیلئے کیا گیا تھا اس سال صرف نہیں ہوئی نیز مصارف تنخواہ اور کنٹنجنٹ میں بھی بچت ہوئی ہے-

(۲) زراعتی تجربات (+ ۵۳۰۰۰ روپیہ) زیر مد زراعتی اسسٹنٹان ۱۴۰۰۰ کی بچت کی توقع ہے - مگر گندم اور کپاس کے تخم کو بیچنے کے لئے خرید کرنے کے خرچ کی بجٹ کے ۳۵۰۰۰ روپیہ کے مقابلہ میں ۱۳۵۰۰۰ روپیہ تک پہونچنے کی توقع ہے ۵۰۰۰۰ روپیہ کی بچت جو چاہات میں سوراخ کرنیکی مشین کی مد میں ہوئی ہے اوسکی وجہ وہ مشکل ہے جو ضروری کلوں کے حاصل کرنے میں پیش آئی ہے-

زیر مد مصارف ویٹرنری خورد مہوم میں ۵۰۰۰۰ روپیہ کی بچت کی توقع ہے - اس کی تخفی اوس بچت سے ہو گئی ہے جو زیر مد تنخواہ (جس کی وجہ یہ ہے کہ جتنے افسروں کے لئے بجٹ میں انتظام کیا گیا تھا اوس سے کم تعداد میں وہ محکمہ میں تعینات رہے) اور زیر مدات ویٹرنری اسسٹنٹان اور عمل حالے نعل کشی اور ماہر شتران میں ہوئی ہے - موخرالذکر صورت میں بچت کی وجہ یہ ہے کہ ماہر شتران کا دفتر واقعہ سوہاوا محکمہ فوج کے زیر اہتمام کو دیا گیا ہے-تقریباً ۵۶۰۰۰ روپیہ جو بجٹ میں زیر مد خورد ہذا ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ویٹرنری اغراض کے لئے عطیات دینے کے واسطے مہیا کیا گیا تھا وہ مجموع عطیہ جات امدادی کی جدید سکیم کے جاری ہونیکی وجہ سے اب زیر مد " ۳۲-متفرق " دکھایا جائیگا-

منافع سکیم گندم میں سے علاوہ سال صرف کرنیکے لئے ۵ لاکھ روپیہ مہیا کیا گیا ہے اسمیں سے ۳ لاکھ اغلباً نصل کے موقعہ پر فروخت کرنے کے لئے تخم کی خریداری پر صرف ہوگا- نصف لاکھ نو آبادی نہر لوار باری دو آب میں اراضیات کی اصلاح پر صرف کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہے پر خلاف اس کے چاہات میں سوراخ کرنے والے عملہ کے کام کو ایک بڑی حد تک کم کر دیا جائیگا کیونکہ سامان کے حاصل کرنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اور اسکے علاوہ زراعتی انجینئر فوجی کام پر روانہ ہو گیا ہے زیر مد زراعتی

کالج پنجاب زائد اسسٹنٹ پروفیسروں و ڈیمانسٹریٹروں اور دیگر عملہ کے لئے جو حال ہی میں منظور کئے گئے ہیں روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے بیشی زیر مصارف ویٹرنری مختلف مدات پر منقسم ہے ان میں سے سب سے بڑی بیشیاں تقریباً ۲۰۰۰۰ روپیہ کی زیر عملہ ہائے نسل کشی اور ۸۰۰۰ روپیہ کی زیر نگرانی ہیں اول الذکر کی وجہ زیادہ تر حصار کے فارم مواشی کے خرچ کی زیادتی ہے۔ برخلاف اسکے ماہر شتران کے لئے کوئی روپیہ مہیا نہیں کیا گیا۔ بیشی زیر مد قرضہ امداد دامی اضافہ شدہ عملہ کی بابت ہے جو آئندہ سال ملازم رکھا جائیگا۔

۳۶-ب-سائنٹفک اور محکمہ جات متفرق

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء
پراونشل و مواکب خانہ جات ...	...	۹	۱۰	۹	۱۰
امپیریل انسٹیٹیوٹ ...	...	...	...	...	...
عطیہ جات جو سائنٹفک سوسائیٹیوں کو دئے گئے		...	...	۱	۱
امتحانات	...	۳	۵	۵	۳
گزٹیر و کوائفی یادداشتیں ...		۲	۲	۳	۲
کوائف صوبہ	...	۹	۹	۹	۱۲
کتبہ جات قدیمی کی حفاظت اور ...	..	...	...	...	...
اسٹیشنری کارخانہ جات ...	...	۱۳	۱۳	۱۰	۲
رجسٹرار کمپنی ہائے سرمایہ مشترکہ	...	۲۷	۳۱	۳۲	۳۵
بائلر ہائے دخانی کے معائنہ کرنے والا عملہ	...	۱۳	۱۵	۱۷	۱۷
محکمہ ماہی گیری ...	...	۲۱	۳۰	۱۹	۲۶
عطیہ جات برائے صنعت آبادی دانے	...	۱۳	۲	۳	۲
ترقی صنعت	...	۲۳	۳۶	۲۵	۳۳
متفرق	...	۱۴	۱۱	۱۱	۲
واپسیاں	...	...	...	...	...
میزان	...	۱۳۸	۱۷۵	۱۵۵	۱۵۷

زیر مد ہذا بہت سی تفاوتیں غیر اہم ہیں اس سال بجٹ محکمہ ماہی گیری میں جو اضافہ ہونے کی توقع ہے وہ کچھ تو زیر مصارف کنٹنجنٹ اور کچھ زیر تنخواہ و مواجب ہے اور موخرالذکر صورت میں بہت زیادہ تر وارڈن کے دو مہینے کے لئے فوجی تعلیم کے واسطے چلے جانے کے باعث ہے مناسب سکیموں کے نہ ہونے کے باعث عطیہ برائے ترقی صنعت کے کل صرف کرنے کے راستہ میں اس دفعہ بھی دقت پیش آئی اور آئندہ سال کے تخمینہ بجٹ زیر مد متفرق میں کمی کی وجہ یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ یونیورسٹی کو ۱۱۰۰۰ روپیہ کا ایک خاص عطیہ دینے کے باعث اس سال کے اعداد بڑھ گئے تھے۔

۲۹—مواجب پیرانہ سالی و پنشن

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	ترمیمہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع
پنشن کے ایک حصہ کی یکمشت ادائیگی ...	۹۲	۱۳۵	۱۵۰	۱۹۰
مواجب پیرانہ سالی و پنشن ..	۲۲۶۲	۲۴۵۰	۲۳۵۰	۲۴۷۵
مواجب ترحم	۳۱	۳۳	۳۱	۳۵
انعامات	۲۹	۳۳	۳۳	۳۳
نسابات و قابل قدر خدمات کی پنشن ...	۳	۵	۴	۵
واپسیہات	...	۱	۱	۱
میزان ...	۲۴۲۵	۲۶۶۸	۲۵۸۰	۲۷۲۰

زیر بحث محدود پنشن کے ایک حصہ کی یکمشت ادائیگی تو منظور شدہ اور بجٹ کے اعداد ہر دو میں بیشی کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے پنشنروں نے حصہ پنشن کی یکمشت ادائیگی کے لئے اس غرض سے درخواستیں دیدیں کہ اس روپیہ کو قرضہ جنگ میں لگا سکیں - اس سے جو مدہ باز گشت اخراجات میں خفیف سی کمی ہوگی۔ تاہم تخمینہ زیر مواجب پیرانہ سالی و پنشن بابت سال رواں غیر ضروری کھاتہ دلی سے تیار کیا ہوا معلوم ہوتا ہے - آئندہ سال کے لئے معمولی بیشی کا انتظام کیا گیا ہے۔

۳۰—کاغذ-قلم-دوات وغیرہ و چھپائی

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقم بابت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع	بجٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	ترمیمہ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع
کاغذ قلم دوات وغیرہ جو اسی ملک میں خریدے گئے۔	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۵
سرکاری مطابع	۲۶۰	۳۰۴	۲۶۰	۳۶۳
چھپائی جو غیر سرکاری مطابع میں کرائی گئی	۳۰	۳۸	۲۹	۳۴
لتھوگرافی	۵۵	۹۸	۵۵	۷۱
کاغذ قلم دوات وغیرہ جو سنٹرل سٹورز سے مہیا کئے گئے۔	۲۳۶	۲۷۳	۳۰۹	۳۲۲
واپسیہات	...	...	...	..
میزان	۷۰۳	۸۳۷	۷۷۷	۸۱۵

زیر مد مطابع سرکاری جو بچتیں مرمہ تخمینہ میں دکھائی گئی ہیں وہ زیادہ ظاہری ہیں اور حسابات کے ایک جدید طریق کو رائج کرنے کی وجہ سے ہوئی ہیں - جس کی رو سے اوس کاغذ کی قیمت کے برابر رقم کو جو جیلخانوں میں ساخت نہیں ہوتا اور دیگر محکموں کے اوس چھپائی کے کام میں استعمال ہوتا ہے جو جیل کے چھاپہ خانوں میں کیا جاتا ہے حسابات میں زیر مد خرچ مطابع جیلخانجات کم کر دیا جاتا ہے اور کاغذ کی وصول شدہ قیمت کو زیر "بست و سررشتہ کاغذ قلم دوات و چھپائی" بطور آمدنی درج نہیں کیا جاتا۔ دیگر خرچ زیر مطابع جیلخانجات کے بجٹ میں مقرر کردہ رقوم سے تجاوز کرنے اور زیر مطبع سیکریٹریٹ غالباً کم ہونیکی توقع ہے - زیر مد چھپائی از مطابع غیر سرکاری جس بچت کی توقع ہے وہ کئی مشرح مدات کی تھوڑی تھوڑی کمی پر مشتمل ہے اور شاید اس کی وجہ مختلف صیغوں کی کفایت شعاری کی کوششیں ہیں- زیر فوٹو گرافی کمی کی کچھ وجہ تو تخمینہ کی زیادتی اور کچھ کفایت شعاری ہے-

اکثر سرکاری دفتروں کا کام جنگ کی وجہ سے کسی حد تک بڑھ گیا ہے - اس کی وجہ سے اور اچھی قسم کے کاغذ کی قیمت میں بڑی بیشی ہونے کے باعث مرمہ تخمینہ اور بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع میں زیر مد کاغذ قلم دوات وغیرہ جو سنٹرل سٹور سے مہیا ہوا ہے ایزادی ہوئی ہے

۳۲—متفرق

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۶—۱۷ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۷—۱۸ع	مرمہ بابت سنہ ۱۹۱۷—۱۸ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع
لگان ربٹ اور محصولات	۳	۳	۳	۳
انعامات برائے قابلیت بزبان ہائے مشرقی و مواجب برائے کمیٹی ہائے امتحان زبان-	۲۰	۱۰	۱۰	۱۰
چندہ جات برائے اغراض خیراتی ...	۳	۳	۳	۱۵
اخراجات بابت یورپین آوارہ گرداں-	۳	۵	۳	۳
انعامات برائے ہلاکت جنگلی جانوراں ...	۳	۶	۳	۳
چھوٹے چھوٹے میلے	۲۸۶	۳۵۷	۳۲۱	۳۹۸
عارضی قرضہ جات ناممکن الوصول جو قلمزن کر دئے گئے-	۱	۱	۱	...
متفرق اخراجات بابت معالجہ مریضان پاسٹر انسٹیٹیوٹ کسولی-	۱۹	۱۵	۱۵	۵
چندہ جات	۱۶۱	۲۳۲	۱۰۶۰	۱۰۵۲
متفرق وغیر متوقع اخراجات ..	۲۲	۵۲۰	۴۵	۵۸۳
متفرق واپسیاں	۷	۱۰	۱۰	۱۰
سالانہ وظائف برائے ملس خطاب یافتگان-	۱	۱	۱	۱
کتب و رسالہ جات	...	۱	...	۱
میزان ...	۵۲۷	۱۱۲۵	۱۳۷۶	۲۰۹۳

سال رواں کے تخمینہ جات تیار کرتے وقت سکیم جدید انجینئری بقول کے یکم اپریل سے رائج کرنے کا انتظام کیا گیا تھا لیکن عملی طور پر یہ یکم اکتوبر تک جاری نہیں ہوئی - جس کی وجہ سے زیر مد عملہ جات خورد اچست ہوگی . اسی سکیم کے متعلقہ واصلات اور خرچ مد دو اغلباً توقع سے زیادہ ہونگے اور اس کے لئے آئندہ سال کے بجٹ میں انتظام کرایا گیا ہے-

زیر مد چندہ جات ایشی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو مجتمع عطیہ جات دینے کی جدید سکیم رائج کی گئی ہے جن کا خرچ آئندہ مختلف دیگر مدات اور کی بجائے مد ھذا میں درج کیا جائیگا۔آئندہ سال کے بجٹ میں ان مجتمع عطیہ جات کے لئے ۷۷۲۷۰۰ روپیہ اور عطیہ جات ترقی کے لئے ۲۶۰۰۰۰ روپیہ مہیا کیا گیا ہے-

زیر مد اخراجات متفرق و غیر متوقع لوکل گورنمنٹ کی ۵۰۰۰۰۰ روپیہ کی محفوظ رقم کے برخلاف خرچ حسب معمول زیادہ تر دیگر مدات کلاں کی ذیل میں برداشت کیا گیا ہے تمونہ پر دلی ہوگے جانگلات کے انتظام کے متعلق (جس کا خرچ ذیل ازیں مد "۱۱—جانگلات" میں ڈالا جاتا تھا) ریاست بشہر کو عطیہ دینے کے لئے موجودہ تخمینہ میں ۲۰۰۰۰ روپیہ مہیا کیا گیا ہے برطانوی رعایا کی اعلٰی بلندی کی وجہ سے ابھی بیش از بیش خرچ ہونے کی توقع ہے۔زیر مد ھذا آئندہ سال کے اعداد میں ۵۰۰۰۰۰ روپیہ کی معمولی محفوظ رقم کے علاوہ ۳۰۵۰۰ روپیہ کی رقم کو مقرر رہ عطیات کی اس مالیت رقوم کو مکرر عطا کرنے کے لئے شامل کیا گیا ہے اس رقم کا زیر مد ھذا خرچ کرانا درحقیقت صرف حساب کا معاملہ ہے کیونکہ مقرر رہ عطیہ جات میں اغلب بچت ہونے کے خیال سے دیگر مدات کلاں میں بالمقطع تخفیف کی گئی ہے-

۴۳—امداد قحط

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء-	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء-	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء-	بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ء-
امداد قحط	۱۲۵۱	۷۳۰	۵۰	۹۰۰
امپیریل سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء سے تین چوتھائی ...	۹۹۵	۵۵۵	۳۷	۳۵۰
پراونشل سنہ ۱۸-۱۷ء سے ¼ حصہ ...	۵۵۶	۱۸۵	۱۳	۱۵۰

سنہ ۱۹۱۷ء کے موسم بہار کے شروع میں بارشیں ہونے سے یہ خطرہ دور ہو گیا جو ایک وقت میں چارہ کے سخت قحط واقع ہونے کے متعلق تھا جس کی وجہ سے چارہ کی کھیتوں کے لئے ریلوے کی رعایتی شرحیں اس وقت تک صرف ضلع اٹک کے لئے ہی منظور کرنی پڑی ہیں لہذا خرچ زیر مد ھذا کے ۵۰۰۰۰ روپیہ کی اوس رقم سے بڑھنے کی امید نہیں ہے جس میں پراونشل حصہ صرف ¼ ہے-

سر دست یہ بتانا بلا شبہہ بالکل ناممکن ہے کہ مد ھذا کی ذیل میں آئندہ سال کیا کیا ضرورتیں پیش آئینگی لیکن اگر موسم سرما کی بارشیں بدستور بند رہیں تو خوف ہے کہ موسم برسات کے شروع ہونے تک بہت سے اضلاع میں چارہ کی خشک سالی رہیگی- لہذا ۶۰۰۰۰۰ روپیہ کا انتظام کر دیا گیا ہے-

٣٦—تخفیف یا روک قرضہ

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

٥٠ حساب	اصل رقوم بابت سنہ ١٩١٦-١٧ء	بجٹ بابت سنہ ١٩١٧-١٨ء	ترمیمہ بابت سنہ ١٩١٧-١٨ء	بجٹ بابت سنہ ١٩١٨-١٩ء
تخفیف یا روک قرضہ	١٣٠	...	...	...

جیسا کہ گذشتہ سال کی یادداشت میں بیان کیا گیا تھا امداد قحط کے خرچ کو محسوب کرنے کے طریق میں تبدیلی ہونے کے باعث مد ھذا کی ضرورت نہیں رہی۔

٤٢—آبپاشی—تعمیرات کلاں

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب	اصل رقم بابت سنہ ١٩١٦-١٧ء	بجٹ بابت سنہ ١٩١٧-١٨ء	ترمیم شدہ بابت سنہ ١٩١٧-١٨ء	بجٹ بابت سنہ ١٩١٨-١٩ء
کارروائی چلانے کے اخراجات باھتمام افسران سول—				
واپسیاں بابت شرح مالکان	٢	...	...	...
امپریل حصہ—نصف	١	...	...	...
پراونشل حصہ—نصف	١	...	...	...
کارروائی چلانے کے اخراجات باھتمام افسران تعمیرات سرکاری۔	١٠٣٣٥	١٠٠٩٦	١٠٥١٠	١٠٦٥٥
امپریل حصہ—نصف	٥١٧٢	٥٠٣٨	٥٢٥٥	٥٣٢٨
پراونشل حصہ—نصف	٥١٧٣	٥٠٣٨	٥٢٥٥	٥٣١٧
قرضہ پر سود	٧٠٠٣	٧٥٢٥	٧١١٨	٧٢١٣
امپریل حصہ—نصف	٣٥٠٢	٣٧٦٣	٣٥٥٩	٣٦٠٧
پراونشل حصہ—نصف	٣٥٠٢	٣٧٦٢	٣٥٥٩	٣٦٠٧

زیر مد کار روائی چلانیکے اخراجات باہتمام افسران تعمیرات سرکاری توسیعات کا خرچ رقم منظ
بجٹ سے کم ہوگا-لیکن برخلاف اسکے موسم خزاں کی بھاری بارشوں کی وجہ سے مرمتوں پر قریباً ۳ لاکھ ر
زائد خرچ ہوگا- نیز زیر مد عملہ قریباً ۳ لاکھ کی بیشی ہوئی ہے جسکی وجہ جزواً یہ ہے کہ اظہار ثلاثہ کا بو
تخمینہ باد کر دیا گیا ہے جسکی وجہ سے اس مد کلاں پر زائد اخراجات کا بوجھ پڑ گیا ہے اور جزواً یہ ہے
اخراجات عملہ کو منسوب کرنے کے طریق کی ترمیم ہوگئی ہے جسکے باعث ۲۸½ فیصدی کی بجائے (جیساکہ
میں دستور تھا) اب ایسے اخراجات کا صرف ۲۱½ فیصدی حصہ اصل خرچ میں درج کیا جاتا ہے
گورنمنٹ کی طرف سے قابل ادا سود کی شرح جو سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع کے انتظامیہ حسابات کی اغراض
کیپٹل حاول کے تجویز کی ہے " مد قرضہ پر سود " کی ذیل میں مرمت تخمینہ کے لئے اور نیز آئندہ سال
بجٹ کے لئے اختیار کی گئی ہے - یہ شرح اوس شرح سے قدرے کم ہے جو سال رواں کے تخمینہ کو تیار
تحت اختیار کی گئی تھی-

آئندہ سال کے تخمینہ میں مرمت کے مقابلہ میں زیر مد توسیعات واصلاحات قریباً ۲ لاکھ کی
اور زیر مد تالاب و مرمت ہائے ۵ لاکھ کی کمی کا انتظام کیا گیا ہے-لیکن زیر مد عملہ قریباً ۲ لاکھ کی بیشی ہ
توقع ہے کیونکہ زیر مد " ۴۹—سرمایہ کمتر خرچ ہونے کی توقع ہے جسکی وجہ سے زیر مد ھذا اخراجات
بطور بوجھ جائینگے-زیر مد ' مواجب کرانے تھا ' یہی بیش از بیش خرچ کا انتظام کیا گیا ہے-زیر مد "
سود " بیشی کی وجہ معمولی ترمیم ہے-

۴۳—آبپاشی—تعمیرات خورد و کھتی والی

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	ترمیمہ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	بجٹ بـ[illegible] سنہ ۱۹-[illegible]
باہتمام سول افسران ...	...	۹۷	۷۸	۳۳	۳۵
باہتمام افسران تعمیرات سرکاری	...	۱۹۷	۲۲۷	۲۵۹	۱۵۰

نہر کھین اروانگ واقع منٹگمری کا خرچ جسکے استمال ۴۷۰۰۰ روپیہ کے قریب ہونے کی امید ہے مذکورہ بالاد
خورد کی ایک مد سے دوسری مد میں منتقل کر دیا گیا ہے - اول الذکر مد میں نیز تقریباً ۷۰۰۰ روپ
بچت ہوئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عطیہ جات امدادی جو ڈسٹرکٹ بورڈ حصار کو نہر رنگوئی کے
گوڑگاؤں کو ایک انجینئر کی تنخواہ کے لئے دئے گئے تھے جدید مجتمع عطیہ جات میں شامل کر لئے گئے
مد خورد باہتمام افسران تعمیرات سرکاری کی بجٹ زیادہ تر زیر مد تعمیرات اور مرمت واقع ہوئی ہے-

تخمینہ جات بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع میں پروجکٹ ڈویژن نہر سر ھاد اور پیمائش ھائے
پروجکٹ تھل کیلئے کوئی روپیہ مہیا نہیں کیا گیا کیونکہ ان کاموں کے سال رواں میں مکمل ہو جانے کی

۴۵—تعمیرات سول

(روپیہ کے اعداد ہزاروں میں ہیں)

مدات حساب		اصل رقوم سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء	بجٹ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	بجـ[illegible] سنہ ۱۹[illegible]
باہتمام سول افسران ...	...	۱۱۱۵	۱۲۷۲	۳۹۲	۱۰[illegible]
باہتمام افسران تعمیرات سرکاری	...	۳۸۹۵	۵۳۵۸	۳۹۸۰	[illegible]۹

زیر مد خورد اول تقریباً ۷ لاکھ روپیہ کی بیشی اس وجہ سے ہوگی کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے عطیہ جات کا خرچ اس سال زیر مد "۳۲- متفرق" درج کیا گیا ہے جسکا قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے دیگر ملازم بجٹوں کے لئے ہیں- ۱۰۰۰۰ روپیہ زیر مد تعمیرات خفیف مرمت - ۷۰۰۰ روپیہ زیر مد تنخواہ ادنی ملازمان اور ۳۳۰۰۰ روپیہ کی بچت - اوس عطیہ سے ہوئی جو رانا صاحب کوٹی کو ادائیگی کے لئے دیا گیا تھا - مد خورد باہتمام افسران تعمیرات سرکاری کے متعلق صحیح حالت کا اندازہ لگانا قدرے مشکل ہے ایکطرف تو کچھ مہینے ہوئے اون مکانات کی مرمت کے لئے جن کو دھرم سالہ میں بھونچال سے نقصان پہنچا تھا زائد روپیہ محکمہ مذا کو دینے کی ضرورت پڑی اور دوسری طرف کچھ عرصہ بعد اون مرمتوں کے زائد خرچ کے لئے روپیہ دینا پڑا جو بھاری بارشوں کے باعث کرنی پڑیں مگر اخیر میں ریل کے ذریعہ عمارتی مصالحہ کے لانے اور دھے کے شہتیروں وغیرہ کے حاصل کرنے میں جو دقت پیش آئی اوس سے سال کے عطیہ جات میں بہت سی بچت ہونیکی توقع ہے سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں ترمیم شدہ تخمینہ ۳۰۰۰۰ جو کمی ہوئی ہے اوسکی وجہ یہی ہے-

آئندہ سال کے بجٹ میں ان آبادیوں کی سڑکوں کے لئے ۴ لاکھ روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے- رانا صاحب کوٹی کی واجب الوصول رقوم کے ادا کرنے کا بھی انتظام کر لیا گیا ہے جو آئندہ سال ۳۶۰۰۰ روپیہ کے قریب ہو جائیگی دیگر امور جن کے لئے انتظام کر لیا گیا ہے حسب ذیل ہیں—

	روپیہ
(۱) امدادی عطیہ جو رقبہ مشتہرہ پوٹھوہار کو بعض تعمیرات کیلئے دیا جائیگا۔ ...	۸۰۰۰
(۲) عطیہ جات جو جدید میونسپلٹیوں کو اور نوآبادیوں کے رقبہ جات مشتہرہ اور نوآبادیوں کے دیگر قصبہ جات کو خرچ کیلئے دئے گئے	۱۰۰۰۰۰
(۳) رقم جو نارتھ ویسٹرن ریلوے پلوں کے محصول راہداری کی منسوخی کے معاوضہ کے طور پر دی گئی	۳۰۰۰۰

(سکیم کی کل آخری لاگت— ۴۰۰۰۰۱ روپیہ باز گشت)

یہہ ضروری معلوم ہوا کہ صیغہ تعمیرات سرکاری مد خورد میں اوس ۶ لاکھ کے علاوہ جو زیر تکمیل تعمیرات کی بابت ابتداً بجٹ میں درج کیا گیا تھا غیر صرف شدہ عطیہ جات کی مکرر عطائیگی کے لئے (جن کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے) ۲ لاکھ روپیہ کا اضافہ کیا جائے - کئی ایسی ضروری سکیموں کے لئے جو دوران جنگ میں کفایت شعاری سے کام لینے کی ضرورت کے باعث پہلے ملتوی کر دی گئی تھیں روپیہ مہیا کرنا ممکن ہو گیا ہے اور بہت سی ضروری تعمیرات کو نظر انداز کرنا پڑا ہے جن تعمیرات کے لئے روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے اون پر احتیاط کے ساتھ غور کر لی ہے-

بقایا جات صوبہ

مالی سال رواں کے شروع میں ابتدائی بقایا کی رقم ۱۲۲۷۵۰۰۰ روپیہ تھی یا یوں کہو کہ اوس اعداد سے ۱۹۶۷۰۰۰ روپیہ زیادہ تھی جس کی ترمیم شدہ تخمینہ بابت سال سنہ ۱۹۱۶-۱۷ ع میں توقع کیگئی تھی اس تفاوت کی وجوہات یاد داشت کے حصہ اول میں بیان ہو چکی ہیں اور گذشتہ سال کے بقایا (۳۵۵۰۰۰۰ روپیہ) کے مقابلہ میں یہہ رقم بقدر ۵۹۲۰۰۰ روپیہ کے زیادہ ہے-

بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ ع میں ۱۰۵۰۹۰۰۰ روپیہ کے بقایا اختتام سال کا اندازہ کیا گیا تھا اور اون وجوہات کے باعث جنکی قبل ازیں مختلف مدوں کی ذیل میں بالتفصیل تشریح کی جا چکی ہے ترمیم شدہ تخمینہ میں ۸۰۳۳۰۰۰ روپیہ کی بیشی ہوگی ہے چنانچہ امید کی جاتی ہے کہ بقایا اختتام سال ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۷ ع کو ۱۸۵۵۳۰۰۰ روپیہ ہوگا جس میں ۲۱۷۱۰۰۰ روپیہ گورنمنٹ ہند کے مخصوص شدہ عطیہ جات

کے مندرجه ذیل غیر صرف شده بقایا جات بھی شامل ھیں -

			روپیه	روپیه
تعلیم کیلئے ...	باز گشت	... ...	۱۳۵۰۰۰	
	غیر باز گشت	... ...	۴۰۰۰۰	
				۱۷۵۰۰۰
حفظان صحت کیلئے	باز گشت	... ...	۲۲۷۰۰۰	
	غیر باز گشت	... ...	۷۹۰۰۰۰	
				۱۰۱۷۰۰۰
عطیه منافع گندم ...	...	... ...	...	۹۷۹۰۰۰ ...
میزان	...	...	...	۲۱۷۱۰۰۰ ...

بجٹ بابت سال سنه ۱۹-۱۹۱۸ع میں ۱۴۰۰۰۰ روپیه فاضله رقم درج هے جس سے بقایا کی رقم بڑھ کر ۱۸۶۹۳۰۰۰ روپیه هو جاتی هے اور اندازه لگایا گیا هے که اس رقم میں مخصوص شده امپریل عطیه جات کا غیرصرف شده بقایا حسب ذیل هوگا۔

			روپیه
تعلیم کیلئے	... ...	... ...	۴۰۰۰۰
حفظان صحت کے لئے	...	... ...	۱۰۱۷۰۰۰
عطیه منافع گندم	...	... ...	۳۱۸۰۰۰
میزان		... ...	۱۳۷۵۰۰۰

دستخط—او۔ایف لمسڈن

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

لاهور ...

۷ مارچ سنه ۱۹۱۷ع ...

ضمیمہ

نقشہ جس سے زاید از ۱۰۰۰۰ روپیہ کی وہ مکرر تصرف میں لائی ہوئی رقوم ظاہر ہوتی ہیں جنکی مالی سال کی ابتداء کے بعد سے لوکل گورنمنٹ نے منظوری دی ہے۔

۱ — اپسیان — واپسی ہائے معاملہ زمین	زاید خرچ کو پورا کرنے کے لئے	روپیہ ۴۸۰۰۰
۱۱ — جنگلات	بیروزہ کی ساخت کیلئے پیپے خریدنے کے واسطے صاحب کنسرویٹر جنگلات کیلئے عطیہ۔	۳۰۰۰۰
	مختلف مصرحہ مدات کی ذیل میں زاید خرچ کو پورا کرانیکے لئے۔	۱۰۰۰۰۰
۲۴ب — حفظان صحت ...	مقامی جماعتوں وغیرہ کو بہموصافی کونوں کے لئے	۵۰۰۰۰
	زاید عطیات	۳۰۰۰۰
۲۹ — واجب پیرانہ سالی و پنشن ...	پنشن کے ایک حصہ کی یکمشت ادائیگی کیلئے عطیہ جات	۱۵۰۰۰ ۱۰۰۰۰
۳۶ — کاغذ قلم دوات و چھپائی مطابع سرکاری	پٹواریوں و قانونگویوں کی فارموں کی چھپائی ...	۲۳۵۰۰
کاغذ قلم دوات جو سنٹرل سٹورز سے مہیا کی گئی۔	چھپائی کے کاغذ اور جلد بندی کے سامان کے لئے زاید عطیہ۔	۴۰۰۰۰
۳۲ — متفرق — (بجز مخصوص کردہ رقوم)۔	جنگل کی فاضلہ رقم میں سے ریاست بشہر کو امدادی عطیہ۔	۲۰۰۰۰
	بجٹ زیر مد مقررہ اخراجات کانفرنس کی مکرر عطائیگی۔	۳۰۰۰۰
۴۲ — آبپاشی — تعمیرات کلاں ...	تخمینہ پراجکٹ اپار تلاڈہ کو بند کرنے اور خرچ عملہ کو محسوب کرانیکے طریق میں تبدیلی کرانیکے متعلق زاید خرچ کو پورا کرنے کے لئے۔	۶۰۰۰۰۰
۴۵ — تعمیرات سول — (تعمیرات سرکاری)	ریفارمیٹری سکول واقعہ امرتسر	۱۷۰۰۰
	کانگڑہ میں بعض عمارات کیلئے جنکی تعمیر کی بھونچال کے باعث ضرورت ہوئی۔	۵۵۰۰۰
	شملہ میں سرکاری افسروں کی جائے رہائش کیلئے بروکھرسٹ اسٹیٹ کی خرید کا خرچ ادا کرانیکے لئے۔	۱۳۱۵۰۰۰
	شملہ میں سرکاری افسروں کی مکانات رہائش کے حاصل کرنیکے لئے افزونی شدہ معاوضہ جات کی ادائیگی کیواسطے۔	۲۹۳۲۵
	خرچ کی ایزادی کو پورا کرنیکے لئے ...	۱۰۰۰۰۰
	لائلپور میں موجودہ فارم کی عمارت میں ایزادی کرنے کے واسطے۔	۱۶۰۰۰
	اوس زمین کو حاصل کرنے کے خرچ کے لئے جس پر چوکی پولیس چیرنگ کراس لاہور واقعہ ہے۔	۱۱۰۰۰

نوٹ — مکرر تصرف میں لائی ہوئی رقوم جنکی وجہ محض یہ ہے کہ خرچ کی ایک رقم اوس مد کے سوائے کسی اور مد میں ڈال دی گئی ہے جس کی ذیل میں بجٹ میں روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے حذف کردی گئی ہیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۵] لاہور ۔۔ ۱۲ - اپریل (مطبوعہ ۱۹ - اپریل) سنہ ۱۹۱۸ع ۔۔ یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو واضع آئین و قوانین کی اغراض کیلئے منعقد کی گئی۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہٴ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کے احکام کے بموجب وضع قوانین کی اغراض کیلئے منعقد ہوئی۔

کونسل کا اجلاس گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں بروز پنجم شنبہ بتاریخ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع صبح کے ساڑھے دس بجے منعقد ہوا۔

حاضرین جلسہ

ہز آنر سر مائیکل فرانسس او ڈوائر بہادر جی۔سی۔آئی۔ای و کے۔سی۔ایس۔آئی و آئی۔سی۔ایس لفٹننٹ گورنر بہادر ۔۔ صدر جلسہ۔

آنریبل مسٹر جان پار ونٹ تھامسن آئی۔سی۔ایس۔

۱۲۰ پی۔جی۔ پی

آنریبل سردار بہادر رسالدار-سردار پرتاب سنگھ-
آنریبل مسٹر جیمز الگزانڈر رچی-
آنریبل مسٹر ہربرٹ جان مینارڈ سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس-
آنریبل مسٹر اسولڈ فرکوہر لمسڈن آئی-سی-ایس-
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ-
آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند-
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ-
آنریبل پنڈت جواہر لال بھارگو-
آنریبل رائے بہادر رامسرن داس سی-آئی-ای-
آنریبل مسٹر ولیم فریڈرک ہومز-
آنریبل مسٹر جیمز کری-
آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام-
آنریبل سید مخدوم راجن شاہ-
آنریبل مسٹر کریو آرمنڈ ہملٹن ٹاون زانڈ آئی-سی-ایس-
آنریبل مسٹر چارلس جوزف ہیلیفکس آئی-سی-ایس-
آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان-
آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے-
آنریبل مسٹر اڈون ووڈ آل پارکر-
آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین-
آنریبل مسٹر ہنری ڈنیلز کریک آئی-سی-ایس-
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان-
آنریبل کرنل ہیرالڈ ہوڈلے ایم-ڈی و آئی-ایم-ایس-
آنریبل مسٹر سٹیفن ولیم گریسی آئی-سی-ایس-

پنجاب کے مواضعات وچھوٹے قصبات کی گشت کا مسودہ-

آنریبل مسٹر کوپک—

"یور آنر—ٹھیکری پہرہ کے اوس طریق سے جس کو اوس مسودہ کی رو سے میں آج کونسل میں پیش
کرنے کی اجازت چاہتا ہوں- قانوناً جائز قرار دینا مقصود ہے-ایسی گشت کا قدیم ورواجی طریق مراد ہے
کسی موضع کے ایسے تھا ور سود الجملہ دیہے میں جنکو فرعہ اندازی کے ذریعہ منتخب کیا جاتا ہے-اور جن کو
کی کثرت کے زمانہ میں اپنے موضع و جائداد کی حفاظت کے کام میں امداد دینے کیلئے کہا جاتا ہے طریق مذکو
اپنے دائرہ اثر و مدعا کی رو سے زیادہ تر انسدادی طریق ہے-اور کسی طرح تعزیری یا مکافاتی اثر نہیں ہے -
خاص اسی ملک کا طریق ہے-اور انگریزی عملداری سے پہلے پنجاب میں اور اغلباً ہندوستان کے دیگر حصہ
میں موجود تھا الحاق پنجاب کے بعد طریق مذکور کے نفاذ سے میرے خیال میں وقتاً فوقتاً کامیابی ہوئی
کونسل ہذا کو یاد ہوگا - کہ لڑائی کے آغاز سے پہلے دو سالوں میں جن سے میری مراد سنہ ۱۵—۱۹۱۳ ع
سال ہے-تعداد و خطرناک جرائم کا بڑا زور تھا - جس کے استیصال کے لئے گورنمنٹ نے اپنا یہ فرض خیا
کیا کہ جہاں تک ہو سکے عوام لوگوں کی امداد پر بھروسہ کیا جائے- چنانچہ دیہی گشت کے اس طریق کو بڑ
شد ومد کے ساتھ رائج کیا گیا اور میرے خیال میں یہ عالم آشکار حقیقت ہے-کہ جرائم مذکور کے انسد
کے متعلق طریق مذکور سے بہت کامیاب نتائج مترتب ہوئے-لوگوں کی امداد سے استفادہ کرنے کا یہ بہتر
طریق خیال کیا گیا کیونکہ یہ ایسا طریق تھا - جسکی ماہیت سے وہ واقف تھے اور جسکو وہ آسانی کے سا
اختیار کرسکتے تھے عام طور پر لوگوں کی یہ رائے ہے - کہ ان سالوں میں ٹھیکری پہرہ کا طری
جرائم و بد امنی کے استیصال و انسداد کے لئے نہایت ہی کارگر ثابت ہوا ہے او

اگر گورنمنٹ اوس تسلی بخش کمی کو جو جرائم کی حالت میں سنہ ۱۹۱۶ع میں واقع ہوئی تھی اور سنہ ۱۹۱۷ع کے دوران میں جاری رہی تھی کسی واقعہ سے منسوب کرتی ہے تو وہ زیادہ تر یا ایک بڑی حد تک طریق مذکور کا وسیع ترین پیمانہ پر نفاذ ہی ہے۔شاید آنریبل ممبرون کیلئے یہہ دلچسپی کا باعث ہوگا اگر میں اس موقع پر یہہ بیان کردوں کہ قرعہ اندازی کے ذریعہ انتخاب کے طریق سے عام طور پر در اصل کیا مراد ہے۔مختلف اضلاع میں اپنا اپنا طریق انتخاب ایجاد کرنے کا کام لوگوں پر چھوڑا جاتا ہے لیکن عام طور پر وہ طریق جسکو میں بیان کرنے لگا ہوں وہ طریق ہے جو نافذ العمل ہے۔جملہ تندرست مردوں کی ایک فہرست تیار کر لی جاتی ہے۔پھر اون کے ناموں کو پرچیوں پر لکھکر گھڑے یا کسی ہمچو قسم کے برتن میں ڈال دیا جاتا ہے ہر روز برتن مذکور میں سے اوس قدر پرچیاں نکال لی جاتی ہیں جسقدر کہ گشت کے لئے آدمی درکار ہوتے ہیں اور جن آدمیوں کے نام اون پرچیوں پر لکھے ہوتے ہیں وہ اوس رات گشت پر چلے جاتے ہیں۔پھر وہ پرچیاں دوسرے گھڑے میں ڈال دی جاتی ہیں۔ہر روز اسی طریق پر عمل کیا جاتا ہے یہاں تک کہ پہلا گھڑا خالی ہو جاتا ہے اور پھر از سر نو دوسرے گھڑے سے پرچیاں نکالنی شروع کر دی جاتی ہیں۔ یہہ بالکل منصفانہ طریق ہے اور ہر ایک شخص اس کو منصفانہ خیال کرتا ہے۔میں جانتا ہوں کہ پرچیاں نکالنے کی کارروائی ہمیشہ بوسر عام عمل میں آتی ہے اور جن اشخاص کی باری آتی ہے اونکو فی الفور یہہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اون کو اوسی رات گشت پر جانا ہوگا۔بلا شبہ یہہ ہو سکتا ہے کہ جن اشخاص کے نام پہلے گھڑے سے آخیر میں برآمد ہوں اونہی کے نام دوسرے گھڑے سے پہلے ہی نکل آئیں۔اس صورت میں اون کو یکے بعد دیگرے دو باریاں دینی پڑتی ہیں لیکن کسی شخص کو متواتر تین باریاں دینے کی نوبت نہیں آ سکتی جبتک کہ گاؤں کا ہر ایک شخص دو باریاں نہ دے چکے۔پس انجام کار طریق مذکور منصفانہ رہتا ہے۔صاحبان جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے طریق ہذا کئی سالوں سے نافذ العمل ہے اور اس وقت میرے خیال میں یہہ کم و بیش صوبہ کے تقریباً جملہ اضلاع میں رائج ہے۔اس طریق کو قانوناً لازمی قرار دینے کا سوال سنہ ۱۹۱۵ع میں یعنی اب سے ۲½ سال سے پیشتر پیدا ہوا تھا۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے سال ماسبق کی پولیس رپورٹ کا تبصرہ کرتے وقت یہہ فرمایا تھا کہ اونہیں یقین ہے کہ آیا اس طریق کو زیادہ باقاعدہ قانونی بنیادوں پر چلانے کا وقت آ گیا ہے اور کہ وہ اس بارہ میں موصول شدہ تجاویز پر غور کرنے پر آمادہ ہونگے۔اوس کے بعد بہت جلد سنہ ۱۹۱۶ع کے موسم بہار میں ایک غیر سرکاری ممبر آنریبل لالہ لکشمی رام نے اس بارہ میں ایک ریزولیوشن کونسل ہذا میں پیش کیا تھا اور انجام کار کونسل ہذا نے یا یوں کہنا چاہئے کہ اس سے پہلی کونسل نے با تفاق رائے یہہ سفارش کی تھی کہ "چیدہ علاقوں میں اسلحہ آتشیں تقسیم کیا جائے اور ڈکیتی کی وارداتوں کے انسداد کے لئے افسران ضلع و پولیس کی امداد کے لئے پہرہ کے طریق کی زیادہ وسیع پیمانہ پر رائج کیا جائے"۔کونسل ہذا کی اجازت سے میں اوس تقریر میں سے چند ایک الفاظ پڑھکر سنانا چاہتا ہوں جو ریزولیوشن مذکور کے محرک نے کی تھی۔انہوں نے فرمایا تھا کہ :۔کیا ہمارا یہہ درخواست کرنا جائز نہیں ہے کہ دیہاتی لوگوں کو بھی حیثیت الجماعت پہلی ذمہ واریاں پھر تفویض کرنی چاہئیں۔ان ذمہ واریوں کو وہ گذشتہ زمانہ میں بطریق سر انجام دیتے رہے ہیں اور یہہ باور کرنے کی ہر ایک وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ان ذمہ واریوں کو وہ آئندہ بہتر طور پر سر انجام دینگے چونکہ ہمارے افسران ضلع اون کی مدد پر ہونگے اور اون کو صلاح و مشورہ دیتے رہینگے دیہاتی پولیس کا طریق اتنا پرانا ہے جتنا کہ ملک خود کہن سالہ ہے"۔

"پھر اس سے آگے چلکر اونہوں نے فرمایا :۔" یوئر آنر اس ریزولیوشن کے پیش کرنے سے میرا مدعا یہہ ہے کہ لوگوں کو ایسا بنایا جائے کہ وہ اپنے آپ پر بھروسہ کر سکیں اور اپنی اوس ذمہ واری کو ۔۔جسمیں نہ صرف اس لئے کہ گاؤں کی حفاظت کر سکیں بلکہ اسلئے بھی کہ وہ پولیس ضلع کو موثر امداد دے سکیں۔۔یہہ دوسرا مدعا اسطرح حاصل ہو سکتا ہے کہ دیہات کے لوگوں کو تھوڑی پہرا کا کام سکھایا جائے اور ساتھ ہی اس کے اونکو آتشی ہتھیاروں کو خوش اسلوبی سے استعمال کرنا بھی سکھایا جائے"۔

" صاحبان اسلحہ آتش فشاں کی تقسیم میں گورنمنٹ سے جو کچھ امداد بن پڑی ہے اوسنے دی ہے لیکن یہہ ایک ایسا موضوع ہے جس سے اس وقت مجھے کوئی تعلق نہیں ہے۔یہہ سچ ہے کہ آنریبل ممبر کا اوس وقت بظاہر یہہ خیال نہیں تھا کہ طریق مذکور کو قانوناً رائج کیا جائے۔میں یہہ مانتا ہوں کہ مسودہ ہذا پر

اس لحاظ سے اعتراض ہو سکتا ہے کہ ہم ایک اختیاری فرض کی جگہ جسکو لوگ خوشی سے ادا کو قانوناً ایک جبریہ طریق رائج کر رہے ہیں لیکن میری رائے میں یہہ اعتراض مسودہ ہذا کی اغر مقاصد کی نسبت بالکل غلط فہمی واقع ہونے سے پیدا ہو سکتا ہے۔اس معاملہ پر میں بہت زیادہ ز چاہتا ہوں۔اول تو طریق مذکور کی نسبت یہہ کہنا کہ وہ اختیاری طریق ہے بالکل غلط بیانی ہے۔اختیار صرف ان معنوں میں ہو سکتا ہے۔ کہ یہہ قانوناً ضروری نہیں ہوا۔ لیکن یہہ خیال کرنا حقیقت سے دور ہے کہ دیہاتی کسی بیرونی تحریک کے بغیر رات کو گشت کیلئے آدمی برضا و رغبت خود مہیا کر دیتے یہہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ پنجاب کے دیہات میں لوگوں کا گشت کیلئے آدمی مہیا کرنے کا طریق صدی یا اس سے کم و بیش عرصہ کے دوران میں ایک بڑی حد تک کمزور ہو گیا ہے اور اب یہہ بات میں نہیں آتی کہ اس گاؤں کے ہر قماش و ہر مشرب کے لوگ اوس "وقت" میں کسی بڑی ح بر صدق و رضا خود ادا کرنے والی جو اسی غرض سے ضروری ہے کہ حصول کیلئے کی جائے - لیکن سا اسکے الٹی اکثر دیہات میں ایسے لوگوں کی کافی تعداد موجود ہے جو اوس تحریک کی تعمیل پر میں جو مشترکہ مالیہ کیلئے ذمہ دار حکام کی طرف سے کی جائے۔اور موجودہ مسودہ سے قطع نظر جسک لحصہ کے لئے نظر انداز کر دینا چاہئے لیکن پہرہ کے طریق کا یہہ ایک لازمی خواص ہے کہ اسکی تـ مجسٹریٹ کی طرف سے تحریک کی جاتی ہے اور کسی حد تک اسکا انتظام بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ طرف سے کیا جاتا ہے اور اسکو صرف اونہی مقامات میں کامیابی ہوتی ہے جہاں یہہ تحریک سرکا ساتھ اور انتظار کی جائے اور جہاں اس طریق کو پولیس کے ساتھ مل کر چلایا جائے۔ ملکر کام کر ہو رہے کے معاملہ کے متعلق میں ذرا وضاحت سے کام لینا چاہتا ہوں۔بلاشبہ جرائم کی انسداد کی کوشـ بلا شبہہ ہماری گاؤں دار پولیس کا اولین فرض ہے لیکن موجودہ حالات کے اندر اونکو لوگوں کی امداد پر کرنا پڑتا ہے۔ہمارے تھانوں کا اوسط رقبہ ۲۰۰ مربع میلوں سے بہت زیادہ ہے اور رقبہ مذکور کی مہام کے لئے اپنے علاقہ کے اندر گشت کا کام توجہ احسن انجام دینا بالکل ناممکن ہے۔ کسی تھانہ کی متعینہ میں عام طور پر ایک سب انسپکٹر دو ہیڈ کانسٹیبل اور ۱۰ پیادہ کانسٹیبل شامل ہوتے ہیں۔سارے ا اندر باقاعدہ و باضابطہ طور پر گشت کا کام انجام دینا اونکے لئے ناممکن ہوتا ہے۔ لیکن جن مقامات میں گشت کا طریق مناسب طور پر قائم کرکے سرگرمی کے ساتھ چلایا جاتا ہے وہاں وہ بہت کامیاب ثابت ہوا۔ جہلم میں گشت کرنے والوں نے مشہور نقب زن مجرموں کو بصد اس ارتکاب جرم گرفتار کیا صرف ایک ہی سال میں نقب زنی کی تعداد میں ۵۰ فیصدی اور ڈکیتی کی وارداتوں میں ۷۵ فیصدی کمی ہو گئی ہے۔راولپنڈی کی صورت میں ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں ان دیہاتی گشت کرنے والو ہوا کہ ڈاکوں کو موقعہ میں گرفتار کیا ہے۔ امرتسر میں صرف ایک ہی سال میں نقب زنی اور دیگر کی تعداد میں حیرت انگیز کمی ہوئی ہے۔ برخلاف اسکے ایسے اضلاع موجود ہیں جن میں کوشش کم طور پر کیگئی ہیں اور جہاں گشت کا کام استعداد کے ساتھ انجام نہیں دیا گیا اور وہاں کامیاب پیدا نہیں ہوئی۔

" اب جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ اوس اعتراض کے متعلق ہے جسکی نسبت میں نے ابھی کہ وہ مسودہ ہذا پر ہو سکتا ہے یعنی یہہ کہ اسکی رو سے اختیاری طریق کی جگہ قانونی طریق را مقصود ہے۔ میں قبل ازیں یہہ بیان کر چکا ہوں کہ موجودہ طریق درحقیقت اختیاری نہیں ہے۔ ہمارا مقصد یہہ ہے کہ ہم بالفعل وقت طریق کی جگہ کوئی جدید طریق قائم کرنا نہیں چاہتے۔اگر آنریبل ممبر صـ دفعہ ۳ کے الفاظ کو دیکھینگے تو وہ اوس کو حسب ذیل پائینگے :—اگر ڈپٹی کمشنر کی یہہ رائے ہو کہ اوسکے کسی گاؤں کے باشندوں نے خود ہی کوئی پہرہ کا انتظام اپنے کیا ہوا یا یہہ کہ جس چوکی پہرہ کا اونہوں نے کیا ہوا ہے وہ کافی نہیں ہے تو جائز ہے کہ وہ اس امر کا تحریری حکم دے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی جس مقا طریق مذکور تسلی بخش طور پر چل رہا ہو اور اوس سے موجودہ اصولوں پر عمدہ نتائج مترتب ہو ر

وہاں مسودہ ہذا بالکل اطلاق پذیر نہیں ہوگا۔ یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر میں بہت زیادہ زور دینا چاہتا ہوں کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ اسکے متعلق کچھ غلط فہمی واقع ہو جاوے۔ مسودہ ہذا صرف اون اضلاع میں یا اون رقبہ جات پر اطلاق پذیر ہوگا جہاں موجودہ نام نہاد اختیاری طریق کو بے قاعدہ یا غلط اصولوں پر چلایا جاتا ہے اور وہ ناکام ثابت ہوا ہے لیکن اس صورت میں بھی یہہ افسران ضلع کے کامل اختیار میں ہوگا کہ وہ مسودہ ہذا کو نافذ نہ کریں عام طور پر وہ اسکو اوس وقت تک نافذ نہیں کرینگے جبتک اونکی رائے میں حالات اسکے نفاذ کی اجازت نہیں دینگے۔ میں یہہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ میرا یہہ بیان اس ممکن اعتراض کا کافی و شافی جواب ہے کہ مسودہ ہذا کی رو سے ایک کامیاب اختیاری طریق کو منسوخ کرکے ایک جدید قانونی طریق رائج کیا جاویگا۔ مسودہ ہذا کے انضباط کا اصلی سبب یہہ ہے کہ موجودہ طریق اختیاری نہ ہونے کے باوجود کسی قانونی منظوری پر مبنی نہیں ہے۔ درحقیقت یہہ اوس حکم کے مطابق چلایا جاتا ہے جسکو عام طور پر انتظامیہ حکم کہتے ہیں۔ کونسل ہذا کے وہ آنریبل ممبر جو قانون پیشہ ہیں میرے خیال میں میرے ساتھ اس بارہ میں متفق ہونگے کہ یہہ صورت معاملہ تسلی بخش نہیں ہے۔ یہہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اپنی حفاظت کے لئے گشت کا انتظام کرنا موضع کے لوگوں کا فرض ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنا فرض ادا کرنے سے انکار کرے تو اوسکو سزا دینے کا کوئی طریقہ موجود نہیں ہے۔ ڈپٹی کمشنر کسی نمبردار کو جرمانہ کرکے یا اوسکے انعام کا کچھ حصہ ضبط کرکے سزا دے سکتا ہے۔ یہہ نمبردار پر بڑی سختی ہوگی کیونکہ وہ فرض سے پہلو تہی کرنے والے شخص پر قابو نہیں پا سکتا۔ فرض سے جی چرانے والے شخص کو کسی طرح سزا نہیں دی جا سکتی۔ ڈپٹی کمشنر اوسکو طلب کر سکتا ہے اگرچہ مجھے یقین نہیں ہے کہ آیا ایسی طلبی جائز ہوگی لیکن جب وہ اوسکو طلب کر چکیگا تو وہ اوسکو سرزنش کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر وہ سرزنش کافی نہ ہو تو وہ اوسکو پھر طلب کر سکتا ہے لیکن اس صورت میں اس کارروائی کا عدم جواز اور بھی زیادہ ثابت ہوگا۔ یہہ صاف ظاہر ہے کہ یہہ صورت معاملہ تسلی بخش نہیں ہے۔

"تھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ مجھے اپنے ایک پرانے دوست سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا جو ضلع امرتسر میں مالک اراضی ہے۔ میں نے اوس سے ذکر کیا کہ ٹھیکری پہرہ کے طریق کے متعلق تھوڑے دنوں تک ایک قانون کونسل میں پیش ہونے والا ہے۔ مجھے اوسکو مسودہ کے احکام کے متعلق کچھہ بتانے کا موقع نہیں ملا تھا۔ کیونکہ اوس نے فی الفور قطع کلام کرکے کہا کہ "ٹھیکری پہرہ بہت اچھا انتظام ہے لیکن اس میں ایک سخت نقص یہہ ہے کہ آپ اوس شخص کو کوئی سزا نہیں دے سکتے جو اپنا فرض ادا کرنے سے جی چرائے"۔

" باقی رہا اگر آنریبل ممبر کوئی ایسا طریق بتا سکیں جس سے اجارہ میں سب لوگوں سے یکساں طور پر کام لیا جاسکے تو میں اوس پر بڑی خوشی سے غور کرونگا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہر ایک شخص میرے ساتھہ اس بارہ میں متفق ہوگا کہ یہہ ٹھیکرا ایک ایسا معاملہ ہے جس میں سب لوگوں کو یکساں حصہ لینا چاہئے۔ یہہ مناسب نہیں ہے کہ کسی موضع کے وہ باشندے جن میں اپنے فرض کا احساس زیادہ ہو باہر نکل کر گشت کا کام انجام دیں جس میں اکثر اونکو بہ شدید بڑی تکلیف کا سامنا ہوتا ہے اور ایک یا دو کام سے جی چرانے والوں کو جو حصہ سے زیادہ بڑا دل یا ہمت ہونے کی وجہ سے معاف کردیا جاوے۔ مسودہ ہذا کے رائج کرنے کی یہہ ایک بڑی وجہ ہے۔

" دوسرا اعتراض جو مسودہ ہذا پر وارد ہوسکتا ہے اور جسکی بابت میں یہہ مانتا ہوں کہ اسکا جواب دینا میں مجھے کچھہ زیادہ مشکل معلوم ہوتی ہے یہہ ہے کہ ٹھیکری پہرہ کے موجودہ طریق کی رو سے دیہاتدار باہر نکل کر اپنا رات کا آرام زیادہ تر ہندوؤں کی دولت کی حفاظت کیلئے قربان کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ڈاکوؤں کی چشم آرزو زیادہ تر کانئی کے ساہوکار کے مکان پر ہوتی ہے۔ اور ٹھیکری پہرہ کے طریق کا اولین مقصد ڈاکوؤں کی تعاقب ہوتی ہے۔ میں یہہ مانتا ہوں کہ اس اعتراض میں کچھہ وزن ہے برخلاف اسکے یہہ واضح رہے کہ گشت کے طریق سے نہ صرف مسلح ڈاکوؤں کا قلع و قمع ہی ہو جاویگا بلکہ وہ مویشیوں کے چوروں کے برخلاف یا اوس شخص کے برخلاف بھی کارگر ہوتا ہے جو رات کو اپنے ہمسایہ کی فصل کاٹنے یا اپنے ہمسایہ کے کھلواڑہ سے غلہ چرانے کے ارادہ سے جاتا ہے۔ کاؤں کے باشندے کو دوسرے آدمیوں کی طرح باہر نکل کر اپنا فرض ادا کرنا پڑیگا۔

یہہ ایک ایسی مثال ہے جسکو ہم مددگاری کے ساتھہ رفع نہیں کرسکتے۔ ہمیں سارے گاؤں کو ایک واحد ناقابل تقسیم جماعت تصور کرنا چاہئے۔

"اسکے متعلق میرے خیال میں یہہ دعوے غیر معقول نہیں ہے کہ ٹھیکری پہرہ کے اس طریق کو رائج کرنے سے اور گذشتہ چار سالوں کے دوران میں اسکو پوری طاقت کے ساتھہ وسعت و رواج دینے سے ہم نے گاؤں کے لوگوں کی ذمہ واری کے اوس پرانے خیال کو از سرنو تازہ کرنے و تقویت دینے کی بھی کچھہ کوشش کی ہے جس پر آنریبل لالہ کالشی رام نے دو سال قبل اپنے ریزولیوشن کو پیش کرتے وقت بہت زور دیا تھا۔

"نفس مسودہ کے متعلق میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسکو زائد از ایک سال ہوئے استصواب رائے کیلئے متداول کیا گیا تھا اوس وقت یہہ کسی حد تک اپنی موجودہ صورت میں نہیں تھا اور موصول شدہ آرائے بلا استثنای واحد مسودہ کے اصول کے حق میں تھیں۔ یہہ بھی ایک ایسا معاملہ ہے جسپر میں زور دینا چاہتا ہوں۔ ہر ایک موصول شدہ رائے سے مسودہ کے اصول کی تائید ہوتی تھی۔ فروعات پر کچھہ اعتراضات کئے گئے تھے۔ اون میں سے زیادہ ضروری اعتراضات کا موجودہ مسودہ میں تدارک کر دیا گیا ہے۔ مسودہ ہذا کی دفعات کا سرسری ذکر کردینا شاید سہولت بخش ہوگا۔ یہہ ایک چھوٹا سا مسودہ ہے جس میں صرف ۱۲ دفعات ہیں۔

"دفعہ ۲ میں لفظ "موضع" کی تعریف کی گئی ہے اس میں وہ قصبہ شامل ہے جسکی آبادی دس ہزار نفوس سے زیادہ نہ ہو۔ یہہ بات اوس مسودہ میں درج نہیں تھی جو ابتدا میں متداول کیا گیا تھا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہہ بات ایک غیر سرکاری ممبر میرے خیال میں یونیورسٹی کے نمائندہ کے اعتراض کی وجہ سے درج کی گئی تھی۔ اونہوں نے فرمایا تھا کہ وہ اس مسودہ کو چھوٹے چھوٹے قصبات پر اطلاق پذیر دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیا یہہ درست ہے؟"

آنریبل مسٹر فضل حسین ۔۔ "درست ہے"۔

آنریبل مسٹر کریک ۔۔

"صاحبان ہمیں چھوٹے قصبات کی تسلی بخش تعریف تجویز کرنے میں قدرے مشکل پیش آئی تھی۔ صاف ظاہر ہے کہ ہم اس تعریف میں اون بڑی بڑی میونسپلٹیوں کو شامل کرنا نہیں چاہتے۔ جنہوں نے اپنے خرچ پر مستقل پولیس رکھی ہوئی ہے اور جہاں باشندوں کو گشت کا کام انجام دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ساتھہ ہی اسکے ہم ملک کے اون چھوٹے چھوٹے قصبات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہتے جن میں میونسپل پولیس موجود نہیں ہے یا جو کسی تھانہ کا صدر مقام نہیں ہیں یا جو اتنے بڑے ہیں کہ تھانہ کا عملہ وہاں گشت کا کام کافی و شافی طور پر انجام نہیں دے سکتا۔ ہم نے گذشتہ مردم شماری کے مطابق پنجاب کے قصبات کی آبادی کے اعداد پر غور کیا تھا اور ہم اس نتیجہ پر پہونچے تھے کہ اگر ہم نے زائد از دس ہزار نفوس کی آبادی کے قصبات کو مستثنای کر دیا تو اس سے وہ جملہ قصبات خارج ہو جائینگے جن کو مسودہ کے دائرہ اثر سے مستثنای کرنا مناسب ہے۔ لیکن میں یہہ تسلیم کرنے پر تیار ہوں کہ اس تعریف میں اصلاح کی گنجائش ہے۔ اور بلا شبہہ منتخب کمیٹی احتیاط کے ساتھہ اس امر پر غور کریگی کہ آیا ہم (محض مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں) مقررہ تعداد کو دس ہزار سے گھٹا کر پانچ ہزار قرار دے دیں یا آیا ہم کو اوس رقبہ کے تعین کے لئے کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہئے جس پر ایکٹ ہذا اطلاق پذیر کرنا مقصود ہے۔

"دفعہ ۳ کی صورت بہت ساری بدل دی گئی ہے۔ اصل مسودہ میں یہہ حسب ذیل تھی:۔ "اگر ڈپٹی کمشنر کی یہہ رائے ہو کہ اس کے ضلع کے کسی گاؤں میں چوکی پہرہ کے لئے مزید انتظام کرنا چاہئے تو وہ مجاز ہوگا کہ کمشنر ڈویژن متعلقہ کی منظوری سے حکم صادر کرے وغیرہ وغیرہ اب جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ڈپٹی کمشنر کو یہہ معلوم کرنے کا حکم دینے کی بجائے کہ "مزید انتظام کرنا چاہئے" اوس کے لئے یہہ ضروری ہوگا کہ اوس کی یہہ رائے ہو کہ اوس کے ضلع کے کسی گاؤں کے باشندوں نے خود چوکی پہرہ کا انتظام نہیں کیا ہوا یا یہہ کہ جس چوکی پہرہ کا اونہوں نے انتظام کیا ہوا ہے وہ کافی نہیں ہے یہہ تبدیلی

اون نمبردار کے اعتراض کی وجہ سے کی گئی ہے جس کو اس طریق کی اصلی انتظامیہ کار روائی کے متعلق دیگر نمبرداروں کی نسبت اغلباً زیادہ تجربہ ہے میری مراد کمشنر لاہور سے ہے - انہوں نے یہہ مشورہ دیا تھا کہ جن مقامات میں موجودہ طریق مکلفی و تسلی بخش ہے وہاں اس میں کوئی تبدیلی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ایسی صورتوں میں دفعہ ہذا کی رو سے کوئی تبدیلی نہیں کی جائیگی - لہذا ہم نے یہہ الفاظ " کمشنر کی پیشگی منظوری سے " حذف کر دیئے ہیں لیکن ہم نے دفعہ ۱۱ میں کمشنر کے پاس اپیل کرنے کی اجازت دے دی ہے - ہم نے خیال کیا کہ پیشگی منظوری جتنی زیادہ تسلی بخش ہے ویسے ہی وہ ایک ضابطہ کی بات ہے اور اگر صاف لفظوں میں کہا جائے تو وہ اکثر محض تضیع اوقات ہوتی ہے - مزید برآں دفعہ (۳) دفعہ کی ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق گشت کے متعلق صادر شدہ حکم ایک سال تک نافذ العمل رہیگا اور اوس کی وقتاً فوقتاً تجدید ہو سکتی ہے اور زیر ذیلی دفعہ (۳) وہ کسی وقت منسوخ ہو سکتا ہے -

" زیر دفعہ ۳ ڈپٹی کمشنر نمبرداروں کو یہہ حکم دیگا کہ وہ موضع کے تنومند مرد باشندوں کی تعداد و اون اشخاص کی تعداد کے متعلق جو ہر رات گشت کے کام کے لئے مطلوب ہونگے اور انتخاب کے طریق کے متعلق رپورٹ کریں - یہہ مشورہ دیا گیا ہے کہ تنومند مرد باشندہ کی عمر کی تصریح کر دی جائے اور یہہ ایک ایسی تجویز ہے جس سے مجھے ہمدردی ہے - لیکن اس کے اختیار کرنے کے راستہ میں عملی مشکلات حائل ہیں - دیہاتیوں کو جملہ صورتوں میں اپنی عمریں معلوم نہیں ہوتیں بلکہ وہ تو اپنی عمروں پر ثابت بھی نہیں کر سکتے فرض کرو کہ ہم نے غایت تعداد ۵۵ سال مقرر کر دی ہے ان ایک شخص ۵۶ سال کی عمر کا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے - اوس کی عمر کو ثابت کرنا ہر طرح سے مشکل ہوگا حالانکہ یہہ سوال کہ آیا وہ تنومند شخص ہے ایسا ہے جس پر ہر ایک عقلمند شخص معقول رائے قائم کر سکتا ہے تنومند مرد باشندوں کی تعداد و گشت کے لئے مطلوبہ آدمیوں کی تعداد اور طریق انتخاب کے متعلق نمبردار کی رپورٹ پر ڈپٹی کمشنر مطلوبہ اشخاص کی تعداد اور طریق انتخاب کے تقرر کے متعلق حکم دیگے عام طور پر وہ طریق اختیار کیا جائیگا جو نمبردار تجویز کریگا اور جو ۹۹ فیصدی صورتوں میں بوجہاں اکہکر دو گہروں میں تقسیم کا وہی طریق ہوگا جس کا میں نے ابہی ذکر کیا ہے - لیکن اون صورتوں میں جن میں نمبرداروں یا دیہاتیوں کے درمیان اختلاف رائے ہو طریق انتخاب کا اصل فیصلہ ضرور ڈپٹی کمشنر پر ہی چھوڑنا چاہئے - دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۴) میں یہہ حکم درج ہے کہ نمبردار تمام مشتہر کریگا اس کے متعلق بہی منتخب کمیٹی کو اون بہت سی تجاویز پر غور کرنی پڑی جو ناموں کی اشاعت اور منتخب شدہ اشخاص کو اطلاع دینے کے متعلق پیش کی گئی ہیں - دفعہ ۵ میں ہر ایک شخص پر گشت کا کام اصالتاً یا کسی ایسے تنومند شخص کی معرفت انجام دینا فرض قرار دیا گیا ہے جسکو نمبردار منظور کر لے - یہہ حکم اہی اوس مروجہ دستور کے مطابق ہے جو تقریباً ہر ایک جگہہ موجود ہے -

" دفعہ ۶ میں یہہ حکم درج ہے کہ گشت کا کام جیسا کہ وہ اب عام طور پر انجام دیا جاتا ہے غروب آفتاب و طلوع آفتاب کے درمیان انجام دیا جائے -

" دفعہ ۷ میں ڈپٹی کمشنر کو لوگوں کو گشت کے کام سے مستثنیٰ کرنے اور عام طور پر گشت کے کام کے متعلق جملہ امور کا انتظام و نگرانی کرنے کا اختیار ہوگا - گشت کے کام کی انجام دہی کے طریق کے متعلق کسی گاؤں کے باشندوں کے باہمی تنازعہ کا فیصلہ ڈپٹی کمشنر کریگا -

" دفعہ ۸ کی رو سے ڈپٹی کمشنر کو اپنے فرائض سب ڈویژنل افسر یا مجسٹریٹ علاقہ کو سپرد کرنے کا اختیار حاصل ہوگا - یہہ بہی ایک ایسا حکم ہے جو میرے خیال میں نہایت ضروری ہے - کسی بڑے ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے جس میں ۱۵۰۰ یا ۲۰۰۰ مواضعات شامل ہوں یہہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ سارے ضلع کے اندر گشت کے طریق کی کار روائی کی بذات خود نگرانی کر سکے - اور یہہ لازمی طور پر ایسا معاملہ ہے جس کو کسی ایسے مجسٹریٹ کے سپرد کر دیا جائے جو رقبہ مذکور کے براہ راست اہتمام پر ہو -

" دفعہ ۹ میں اوس شخص کے لئے سزا مقرر کی گئی ہے جو اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر رہے - اصل مسودہ میں سزا دینے کا اختیار مجسٹریٹ کو دیا گیا تھا اور ایسی سزا جرمانہ تجویز کی گئی تھی جس کی مقدار ۵۰ روپیہ تک ہو سکتی تھی - اس تجویز پر بہت سخت نکتہ چینی اور میرے خیال میں بجا نکتہ چینی کی گئی تھی -

اگر آپ اس بات پر زور دیں کہ مقدمہ کی باقاعدہ سماعت کرکے ملزم کو سزا دی جائے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ملزم اشخاص و گواہان استغاثہ و گواہان صفائی کو بہت دور و دراز مقام تک اور ممکن ہے کہ ضلع کے صدر مقام تک جانا پڑے جو کئی میلوں کے فاصلہ پر واقع ہوگا۔ یہہ کارروائی اتنی اضیع اوقات اور تکلیف کا باعث ہوگی جس کو جرم کی اہمیت سے مطابقت کوئی نسبت نہیں ہوگی۔ چنانچہ بہت سے معترضین نے یہہ مشورہ دیا تھا کہ مسودہ میں یہہ حکم وضع کر دینا چاہئے کہ ڈپٹی کمشنر ملزم کا اور گاؤں کے دیگر لوگوں کا بیان لینے کے بعد بشرط ضرورت اتفاقیہ حکم کی رو سے جرمانہ کی سزا دے سکے۔ جرمانہ کی آمد ۲۵ روپیہ تک محدود کی گئی ہے۔ یہہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ پہلی دفعہ ارتکاب جرم پر بہت قلیل جرمانہ کیا جائیگا ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا صرف عادی و گستاخ مجرموں کو دی جائیگی۔ آنریبل ممبران کو معلوم ہوجائیگا کہ جرمانہ کی آمدنی مالیہ یا کسی دوسرے داخلی سرمایہ میں جمع کرائی جائیگی یعنی یہہ سرکاری حساب میں جمع نہیں کی جائیگی بلکہ یہہ مدعیہ کے مشترکہ سرمایہ میں داخل کی جائیگی اور اس کو ان اشخاص کو انعام دینے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے جو گشت کا کام خاص طور پر عمدگی کے ساتھ انجام دینگے یا اس کو گاؤں کے لوگوں کی کسی دیگر مشترکہ غرض کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

" اس کے بعد دفعہ ۱۰ میں ہمارے گاؤں یا اوس کے کسی حصہ کو جو اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر رہے جرمانہ کی سزا دینے کا حکم وضع کیا گیا ہے۔ یہہ جرمانہ ۱۰۰ روپیہ تک ہو سکتا ہے اور ڈپٹی کمشنر اسکو گاؤں کے لوگوں سے بحصہ رسدی وصول کریگا۔ یہہ جرمانہ سرکاری حساب میں جمع کر دیا جائیگا۔ اس کی وجہہ یہہ نہیں ہے کہ گورنمنٹ روپیہ لینا چاہتی ہے بلکہ یہہ ہے کہ اگر آپ گاؤں پر جرمانہ کریں تو اوس کی آمدنی کو پھر گاؤں ہی کے سرمایہ میں جمع کرانا مضحکہ خیز حرکت ہوگی۔ اگر کوئی آنریبل ممبر ایسے جرمانہ کے روپیہ کو جمع کرنے اور اوس کو خواہ ان مواضعات کو انعامات دینے کے لئے جو مشہور مجرموں کو گرفتار کرنے کے کام میں کامیاب رہیں یا کسی ایسی قسم کی غرض کے لئے استعمال کرنے کے واسطے کوئی مناسب طریق بتلا سکیں تو میں اوس پر مناسب کمیٹی میں بڑی خوشی سے غور کرونگا۔

" دفعہ ۱۱ میں اوس حکم کے برخلاف جس کی رو سے گشت کے طریق کو رائج کرنے کی ہدایت کی گئی ہو یا اوس حکم کے برخلاف جس کی رو سے کسی فرد واحد کو یا کسی گاؤں پر یا اوس کے کسی حصہ پر جرمانہ کیا گیا ہو کمشنر کی عدالت میں اپیل کرنے کا حکم وضع کیا گیا ہے۔

" اس کے بعد دفعہ ۱۲ میں گشت کا کام کرنے والے آدمیوں کی حفاظت و حقوق کے متعلق اور اولاد امداد دینے کے بارہ میں عوام الناس کے فرض کے متعلق حکم وضع کیا گیا ہے۔

" علاوہ بریں مسودہ میں یہ حکم وضع کیا گیا ہے کہ گشت کا کام کرنے والے جملہ اشخاص کو سرکاری ملازم سمجھا جائیگا جسکا مطلب یہہ ہے کہ اگر کوئی شخص اون کی مزاحمت کریگا تو وہ مجموعہ تعزیرات ہند کی خاص دفعات کے مطابق جرم کا مرتکب سمجھا جائیگا۔

" یادگان عالی! مسودہ ہذا کے متعلق جو کچھہ میں کہنا چاہتا تھا میں نے عرض کر دیا ہے۔ لہذا میں اب مسودہ ہذا کو پیش کرنے کی باضابطہ اجازت چاہتا ہوں "۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ۔

" یور آنر — میں اس مسودہ کے پیش کرنے کی مخالفت کرتا ہوں جس کے پیش کرنے کی آنریبل ممبر کونسل نے اجازت طلب کی ہے۔ یادگان عالی! یہہ سوال جو میں کونسل ہذا کے روبرو پیش کرنا چاہتا ہوں یہہ ہے کہ آیا اس قسم کے قانون کو وضع کرنے کی ضرورت ثابت کر دی گئی ہے۔ میری رائے میں کوئی ضرورت ثابت نہیں کی گئی۔ میں نے مسودہ ہذا کی اغراض و وجوہات پر احتیاط کے ساتھہ غور کی ہے اور آنریبل ممبر مہتمم مسودہ کی قابلانہ تقریر کو ابھی بغور سنا ہے۔

" مسودہ ہذا کے حق میں پہلی دلیل اونہوں نے یہہ دی ہے کہ ٹھیکری پہرہ کا طریق اس ملک کا قدیم دستور ہے۔ یادگان عالی! میری گذارش یہہ ہے کہ جہاں تک معلوم ہوا ہے ایسا کوئی قدیم دستور موجود نہیں ہے مجھے پنجاب میں ۳۳ سال سے تجربہ ہے اور اس طویل عرصہ کے دوران میں میں نے یہہ کبھی نہیں سنا

ان چوکیوں پہرہ کا یہہ طریق کسی قدیم رواج پر مبنی ہے- شاید یہہ سچ ہو کہ انگریزی عملداری سے پہلے زمانہ میں جب حکومت وقت کمزور ہونے کی وجہ سے دیہاتیوں کی حفاظت کے قابل نہیں تھی بعض دیہاتوں میں یا ممکن ہو کہ بعض شہروں میں لوگوں نے اپنی حفاظت کے لئے کوئی طریقہ ایجاد کر لیا ہو لیکن یہہ صرف اوسی خاص زمانہ میں ہوا ہوگا- اس میں کچھہ شک نہیں کہ یہہ الفاظ موجودہ انگریزی حکومت پر عاید نہیں ہو سکتے- جس کی بابت ہم سب ایسے فخر کے ساتھہ یہہ کہہ سکتے ہیں کہ بہت زبردست ہے اور ہر حالت میں ہر ایک قسم کی بد امنی کا سد باب کرنے پر بالکل قادر ہے- ثانیاً یہہ کہا جاویگا (اور بلا شبہہ آنریبل محرک کو بذات خود یہہ تسلیم کرنا پڑا ہے) کہ طریق مذکور انگریزی عملداری سے بہت پہلے پنجاب میں رائج تھا پھر یہ کہا جاتا ہے کہ دیہاتی اسکو پسند کرتے ہیں- بلا شبہہ گورنمنٹ نے غیر سرکاری اصحاب سے استمزاج کرنے میں بڑی زحمت اٹھائی ہے لیکن مجھے یہہ معلوم نہیں ہے کہ آیا جن لوگوں پر اس قانون کا اثر ہوگا ان سے بھی ابھی مشورہ لیا گیا ہے یا نہیں- یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جسپر مجھے امید ہے کہ آنریبل محرک اعتراضات کا جواب دیتے وقت کچھہ روشنی ڈالینگے- امر واقع یہہ ہے کہ اسکیم مذکور کا کل بوجھہ زمینداروں پر پڑتا ہے- کیا ڈسٹرکٹ بورڈوں سے مشورہ لیا گیا ہے؟ مجھے اسبارہ میں کچھہ معلوم نہیں ہے- ابھی کچھہ عرصہ سے میں اپنے ضلع میں ودل پور اور لاہور میں از خود تحقیقات کر رہا ہوں-

اس ضلع میں زمیندار متفقہ طور پر مسودہ ہذا کے بر خلاف ہیں- وہ اسکو پسند نہیں کرتے- کل میں ایک ایک دوست سے ملا تھا جو آنریری مجسٹریٹ ہیں- اوس نے مسودہ ہذا پر نہایت سختی کے ساتھہ نکتہ چینی کی اور کوئی ایک صاحب رائے زمیندار بھی ایسا نہیں ہے جس نے اسوقت تک مسودہ ہذا کے اصول سے اتفاق رائے کیا ہو- لہذا بندگان عالی تا وقتیکہ زمینداروں کی رائے معلوم نہ ہولے گورنمنٹ کو مسودہ ہذا کے پیش کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے- میرا اپنا خیال یہہ ہے کہ زمیندار نہ صرف مسودہ ہذا کو نا پسند ہی کرینگے بلکہ اون میں ایک قسم کی ناراضگی پھیل جاویگی جس سے ہم سب اس موقع پر اجتناب کرنا چاہتے ہیں- اور مجھے خدشہ ہے کہ مبادا اس سے زمینداروں میں یہہ خیال پیدا ہو جائے کہ "ہم پر یہہ مصیبت اب کیوں ڈالی جا رہی ہے؟ کیا گورنمنٹ اس قابل نہیں ہے کہ وہ اس قسم کی ذمہ واریوں کو خود اپنے سر پر لے سکے"- لوگوں کے دلوں میں اس قسم کے شکوک پیدا ہونے کا احتمال ہے-

"نیز بندگان عالی یہہ واضح رہے کہ شہروں میں ہماری پولیس کا بہت مکمل انتظام موجود ہے- اس پولیس کو جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے ۴ یا ۵ سال پیشتر تک میونسپل سرمایہ سے تنخواہ ملا کرتی تھی کچھہ عرصہ سے گورنمنٹ نے از راہ عنایت اس خرچ کو معاف کر دیا ہے اور اب اسکا خرچ و تنخواہ گورنمنٹ ادا کرتی ہے- جناب والا یہہ ایک ایسی کارروائی ہے جسکو میں نے اجلاس کے متعلق اپنی ایک تقریر کے دوران میں سراہا تھا اور جسپر میں نے گورنمنٹ کو مبارکباد دی تھی- اوس وقت میں نے یہہ امید ظاہر کی تھی کہ یہہ کارروائی اس طریق کو دیہات میں یا کم از کم بڑے بڑے مواضعات میں رائج کرنے کا پیش خیمہ ہوگی- میں حیران ہوں کہ کچھہ عرصہ کے بعد دیہاتیوں کو یہہ رعایت عطا کرنے کی بجائے الٹا اونکو یہہ حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی جان و مال کی خود حفاظت کریں- ہم سب جانتے ہیں کہ دیہات میں ابھی اسوقت چوکیداروں کا ایک ایسا مکمل طریق موجود ہے- جسکو میرے خیال میں پولیس کمشن نے صرف دو سال پیشتر پسند کیا تھا- بلا شبہہ دیہی چوکیداروں کا خرچ زمیندار خود ادا کرتے ہیں- گورنمنٹ صرف اس طریق کو چلانے میں اونکو امداد دیتی ہے- میرا خیال تھا کہ وہ وقت آ جائیگا جب شہریوں کی طرح زمینداروں کو بھی ان اخراجات سے سبکدوش کر دیا جائیگا- لیکن جنگ کی وجہ سے میں نے خیال کیا کہ ہمیں کچھہ انتظار کرنا چاہئے اور مزید خرچ کا تقاضا کر کے گورنمنٹ کو پریشان نہیں کرنا چاہئے- بہر کیف کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں دیہی چوکیداری کا طریق کافی خیال نہ کیا جائے- اگر گورنمنٹ کا کسی خاص وجہ سے یہہ خیال ہے کہ طریق مذکور میں اصلاح کی ضرورت ہے تو اوسکو چاہئے کہ زمینداروں سے مشورہ کرے- میں نے ان امور کے متعلق خاص طور پر زمینداروں سے دریافت کیا ہے- وہ صاف طور پر کہنے لگے- 'اگر ہمیں چوکیداروں کا دو چند خرچ بھی ادا کرنا پڑا تو ہم پرواہ نہیں کرینگے' گورنمنٹ کو عملہ چوکیداروں کو مضبوط کرنا چاہئے اور ہماری حفاظت کے لئے زیادہ چوکیدار مقرر کرنے چاہئیں- لیکن اگر گورنمنٹ ہمیں رات کا آرام بھی ترک کرنے کا حکم

دیگی جسکے ہم ہر طرح سے مستحق ہیں تو ہمارا خیال ہے کہ یہہ ہم پر بہت سختی ہوگی - لہذا بلند کان عالی میری یہہ گذارش ہے کہ اس قانون کی مطلقاً کوئی ضرورت نہیں ہے - میرے خیال میں اس قانون کی تائید صرف مالظوں کے نکتہ خیال سے ھی نہیں ہونی چاہئے اور صرف یہی ایک نکتہ خیال نہیں ہے جسپر گورنمنٹ کو غور کرنی چاہئے - بلکہ اوسکو دوسرے پہلو کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے - یعنی اسکو دیہاتیوں کی حالت پر بھی احتیاط کے ساتھہ غور کرنی چاہئے - اسکے علاوہ مسودہ کے اصول کے برخلاف اور وجوہات بھی ہیں جو بہت وزن دار ہیں - پنجاب حکام وقت و پولیس کو امداد دینے میں کم از کم اوس وقت سے کبھی قاصر نہیں رہا جب سے جناب والا نے صوبہ ہذا کے لفٹنٹ گورنر کے جلیل القدر عہدہ کا اہتمام لیا ہے - اور میں اس نظم و نسق پولیس کے ریویو میں مسٹر فرلم کی اون آرائے کو پڑہ کر خوش ہوا تہا جنکو میں اس وقت پڑھکر سنانا چاہتا ہوں —

" جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے عہدہ کی میعاد کے آغاز سے پولیس کے اخلاق کی اصلاح کرنے کے کام پر اور اس ضرورت پر خاص توجہ مبذول کی ہے کہ پولیس کو اون لوگوں کا اعتماد و عملی امداد حاصل کرنی چاہئے جنکی حفاظت کے لئے وہ مقصود ہے - جناب ممدوح یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ ہر سال ان پہلوؤں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے - گذشتہ پر آشوب سالوں کے دوران میں گورنمنٹ پولیس کی وفاداری اور استعداد پر اور اون مطالبات کو پورا کرنے کے متعلق جو اس کے ذمہ ڈالے گئے تو اسکی قابلیت پر وثوق کے ساتھہ اعتماد کرسکتی ہے " -

" لہذا بلند کان عالی مجھے آنریبل مسٹر کریک سے کل یہہ سنکر خوشی ہوئی کہ یہہ امداد گذشتہ سال میں بھی جاری رہی - قطع نظر اسکے ہمارے پاس سرکاری و پرائیویٹ کی شہادت موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہز ایکسیلنسی کے عہد حکومت میں جرائم کے ظہور میں کمی ہو رہی ہے - آنریبل مسٹر کریک نے کل اسکے متعلق تقریر کرتے ہوئے اس کو تسلیم کیا تہا اور اسی رپورٹ کے آغاز میں یہہ بیان کیا گیا ہے -

" گذشتہ سال کے ریویو میں یہہ ذکر کیا گیا تہا کہ جرائم کے ظہور میں لگاتار تخفیف جو سنہ ۱۹۱۳ء و سنہ ۱۹۱۴ء میں ہوئی ہے اون مختلف ناگوار اسباب کی وجہ سے عارضی طور پر رک گئی ہے جنکی وجہ سے سنہ ۱۹۱۵ء کا سال صوبہ کی تاریخ میں یادگار رہیگا - یہہ نہایت ہی طمانیت بخش امر ہے کہ سنہ ۱۹۱۶ء میں سنہ ۱۹۱۵ء والی بد امنی و بد عملی بالکل مفقود ہو گئی اور اس سے قابلہ شدہ جرائم کی تعداد میں اتنی کمی واقع ہوئی ہے کہ سنہ ۱۹۱۰ء کے بعد کسی سال میں نہیں ہوئی -

" آنریبل مسٹر کریک سے مجھے یہہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ یہہ کمی سال سنہ ۱۹۱۷ء میں بھی جاری رہی ہے - لہذا بلند کان عالی یہہ ثابت کرنے کے لئے مطلقاً کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ پنجاب میں کوئی خاص ایسے اسباب موجود ہیں جنکی وجہ سے اس قانون کے وضع کرنے کی ضرورت ہے - اگر یہہ درست ہے تو میں آنریبل کونسل و ہز آنر کی گورنمنٹ کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں کہ یہہ ایسا قانون ہے جو اس وقت تک کسی دیگر صوبہ میں رائج نہیں کیا گیا - یقیناً کوئی وجہ موجود نہیں ہے کہ جرائم کی موجودہ تخفیف کے باوجود پنجاب کو اس قانون کے رواج کے لئے کیوں منتخب کیا جائے - قطع نظر اسکے گورنمنٹ کچھہ عرصہ سے جرائم کو گھٹانے کی غرض سے بہا طور پر تجاویز اختیار کرنے میں بہت مشغول ہے - گورنمنٹ نے اقوام جرائم پیشہ کے اہتمام پر ایک ڈپٹی کمشنر مقرر کیا ہے - اونکی نقل و حرکت کی نگرانی کی گئی ہے اور ہمیں ہر طرح سے یقین ہے کہ طریق مذکور سے جرائم میں زیادہ تخفیف واقع ہوگی - ابھی کل کی بات ہے کہ ہم نے عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے کے متعلق کونسل ہذا میں ایک قانون پاس کیا تہا - قانون مذکور کا پلا شدہ بد معاشوں کی مجرمانہ خواہشات کو روکنے پر خوشگوار اثر پڑیگا - بلند کان عالی میری یہہ گذارش ہے کہ ان حالات جب گورنمنٹ کو خاص اختیارات حاصل ہیں اور اوسکے پاس مناسب حربے موجود ہیں تو اس قانون کی ضرورت بالکل ثابت نہیں ہوتی - آنریبل ممبر مہتمم مسودہ نے اوس رزولیوشن کا ذکر کیا ہے جو کونسل ہذا نے تہوڑی دیر کے طریق کے حق میں پاس کیا تہا - یہ شاید اسبار رزولیوشن پاس کیا گیا تہا - لیکن یہہ بھی بالکل سچ ہے کہ رزولیوشن کا منشا یہہ تہا کہ لوگوں کی امداد صرف خود اختیاری ہونی چاہئے اور ایسی امداد کا دینا اونکی مرضی پر منحصر ہونا چاہئے - آنریبل سردار بہادر لالہ کاشی رام نے فرمایا تہا :— " میری رائے میں لوگوں کی امداد ہمیشہ خود اختیاری ہونی چاہئے اور اوس پر قانونی قیود عائد نہیں کرنی چاہئیں - لوگ اپنے گاؤں کے باشندوں کی اور اپنی گورنمنٹ کی خود بخود امداد کرنا ہمیشہ باعث عزت خیال کرینگے لیکن جب ایک دفعہ اون پر قانونی قیود عائد ہوگئیں تو قومی عزت کا دلکش احساس مفقود ہوجائیگا

" آنریبل لالہ کاشی رام کی تقریر کا یہہ نہایت ہی ضروری جزو ہے جسکی طرف میں کونسل ھذا اور یور آنر کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ رز ولیوشن مذکور کا لب لباب یہہ تھا کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ رعایا سے امداد لینے کیلئے اون کی حوصلہ افزائی کرے اور بندگان عالی یہہ تسلی بخش امر ہے کہ گذشتہ ۵ یا ۶ سالوں کے دوران میں لوگوں سے امداد لینے کے لئے یور آنر کی گورنمنٹ کی نسبت اور کسی نے زیادہ کام نہیں کیا اور یور آنر نے لوگوں کو امداد دینے پر مائل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔حضور والا اس بارہ میں مطلقاً کوئی شک نہیں ہے کہ اگر ایک دفعہ لوگوں کو یہہ معلوم ہوگیا کہ اس میں کوئی عزت نہیں ہے تو اسکی کوئی دلچسپی اور کوئی قدر باقی نہیں رہیگی - اگر کوئی سخت گیر قواعد وضع کردئے گئے تو مجھے خوف ہے کہ خوشگوار امداد رک جائیگی اور لوگوں کے دلوں میں خوف پیدا ہو جائیگا کہ اون سے جبراً امداد لی جارہی ہے جو یہہ ھی غیر مرغوب بات ہے۔نیز بندگان عالی میں یور آنر اور آنریبل کونسل ھذا کی خدمت میں یہہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف تجربہ کار سرکاری عہدہ داروں کو اس قسم کا قانون وضع کرنے کی ضرورت کا یقین نہیں ہے۔ میں کرنل ڈنلپ اسمتھ کی رائے پڑھکر سنانا چاہتا ہوں جو ایک تجربہ کار افسر ہیں اور ملک کے حالات سے اچھی طرح واقف ہیں۔پولیس رپورٹ سنہ ۱۹۱۳ع میں کرنل ڈنلپ اسمتھ لکھتے ہیں۔—

" تعزیری پیونہ کے طریق کو مستقل نہیں بنایا جاسکتا۔ بلاشبہ یہہ موثر و کار آمد طریق ہے۔اسکی روسے لوگوں کو فوراً قریباً اپنی مرضی سے جوکچہ اونکے پاس ہے اوسکی توقع ہی جاسکتی ہے- جملہ اختیاری اصلاحات کی طرح یہہ تحریک اصل ضرورت یا سرکاری دباؤ پر مبنی سرگرمی کے ساتھہ ساتھہ گھٹتی بڑھتی رہیگی۔

" اس رائے کے متعلق صاحب انسپکٹر جنرل پولیس رقمطراز ہیں—

" میں کرنل ڈنلپ اسمتھ کے ساتھہ متفق ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ جیسا کہ پچھلے سال ضلع جہلم میں کیا گیا تھا لوگوں کو فیاضانہ انعامات دیکر گشت کے طریقوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے لیکن جیسا کہ گذشتہ سال کی رپورٹ میں بیان کیا گیا تھا یہہ بد قسمتی کی بات ہے کہ بدمعاشوں کی نگرانی کے لئے ہمارا نظام حکومت اتنا کمزور ہو کہ افسران ضلع کو یہہ ضروری معلوم ہو کہ وہ ایک ہی وقت میں طویل عرصوں کے لئے اپنے علاقہ کی نصف آبادی کو بدمعاشوں کی دست و برد کا مقابلہ کرنے کے کام پر لگادیں۔

" یہہ آراء سنہ ۱۹۱۴ع میں یعنی تین یا ۴ سال پیشتر ظاہر کی گئی تھیں اور وہ اس وقت بھی ایسی ہی صحیح ہیں جیسی کہ اوس وقت تھیں کیونکہ تین یا چار سال کا عرصہ گزرنے کے بعد ہم جرائم کو روبتنزل دیکھتے ہیں۔

۴—نیز بندگان عالی آنریبل محرک نے اس امر پر بڑا زور دیا ہے کہ یہہ قانون صرف اوسی صورت میں نافذالعمل ہوگا جب ڈپٹی کمشنر کی رائے میں کسی خاص ضلع میں اسکی ضرورت ثابت ہوگی۔جناب والا میں لوگوں پر جبر کرنے کا مخالف ہوں۔لوگوں کو ساری رات جاگنے پر کیوں مجبور کرنا چاہئے۔لوگوں کو یہہ خیال کرنے کا کیوں موقع دینا چاہئے کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کی جان و مال کی حفاظت نہیں کرسکتی۔اب اپنے مسودہ ھذا کے احکام کو میں یہہ تسلیم کرتا ہوں کہ مسودہ ھذا میں اصل مسودہ کی نسبت بہت اصلاح کردی گئی ہے - لیکن اوسمیں اب بھی بعض نقائص موجود ہیں - مجسٹریٹ کی جگہہ ڈپٹی کمشنر کو تہمت کرنے سے میں خیال نہیں کرتا کہ معاملات میں کوئی بہت بڑی اصلاح ہوگئی ہے۔غرض تو یہہ ہے کہ تکلیف و پریشانی کو دور کیا جائے لیکن وہ تو بدستور موجود رہیگی۔میں حیران ہوں کہ آیا کوئی ڈپٹی کمشنر کسی مجرم کو اوس وقت تک جرمانہ کرنا پسند کریگا جبتک کہ وہ بذات خود اوس کا اظہار نہ لے لے۔اس میں کچھہ شک نہیں کہ مجرم کو اپنا اظہار دینے کا حق دیا گیا ہے۔لیکن سوال تو یہہ ہے کہ وہ ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں کس طرح حاضر ہوکر اپنے معروضات پیش کرسکیگا۔اسکا یہہ مطلب ہے کہ اوسکا ایک دن ضایع ہوجائیگا۔اس اس تبدیلی پر بھی وہی اعتراض وارد ہوسکتا ہے اور مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ اس نقص کی کس طرح اصلاح ہوسکتی ہے۔مزید برآں حضور والا اگر آپ اون بد قسمت آدمیوں کی حالت پر غور کریں جو اپنے خاندان کے صرف واحد رکن ہیں تو میرا خیال ہے کہ طریق مذکور اون کے لئے اوس سختی کا باعث ہوگا فرض کرو کہ ایک شخص ہے جسکو اپنی فصل کی نگرانی کے لئے وہاں

موجود رہنا ضروری ہے اور چونکہ گھر میں کوئی اور مرد موجود نہیں ہے۔کیا اوسکو اپنی فصل کی نگرانی کرنی چاہئیے یا گشت کا کام انجام دینا چاہئے۔مجھے معلوم ہے کہ فصلات کے موقع پر عوضی آدمی ایک روپیہ یا ۸ آنہ اجرت دیئے بغیر نہیں مل سکتے اس سے شخص متعلقہ کو نقصان ہوگا - اسی طرح اوس بد قسمت اکیلا شخص کی صورت اوٹھئے جو اسوج کے مہینہ میں اپنی فصلوں کے کام میں ازبس مصروف ہو جبکہ کوئی جاٹ اپنی فصلوں کی خاطر اپنی ماں کے مردہ کی تجہیز و تکفین کیلئے بھی وقت نہیں نکال سکتا۔اس طریق سے اوسے مجبوراً بعض دنوں پر حاضر ہونا پڑیگا۔ممکن ہے کہ جب وہ خود دوسروں کے کھیتوں کی حفاظت کر رہا ہو تو اوسکے اپنے کھیتوں میں نقب لگ جائے یا اوسکی فصلیں چرائی جائیں۔ آنریبل مسٹر کریک بلا شبہ مواضعات کے طول و عرض سے واقف ہیں۔بعض اوقات ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اگر وہ شخص جو گشت لگانے کے کام پر مامور ہوں فصلوں کی حفاظت کے لئے جائیں تو گاؤں میں کوئی وقت دنگا ہوجائے یا اگر وہ گاؤں میں ہوں تو اس قسم کی تکلیف فصلوں کے متعلق پیدا ہوجائے۔

"اسلئے میرے خیال میں یہہ کار روائی نہایت نامناسب اور غیر مدبرانہ ہے اور اس سے ۸۰ یا ۹۰ فیصدی لوگوں کے دلوں میں ناراضگی پیدا ہوجائیگی۔ان الفاظ کے ساتھ میری گذارش ہے کہ میں حکومت اور زمینداروں کی فلاح و بہبود کی خاطر اس بل کی مخالفت کئے بغیر نہیں رہ سکتا (اگرچہ مجھے ایسا بادل ناخواستہ کرنا پڑا ہے)"۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند۔

"حضور والا—مجھے اندیشہ ہے کہ میں اس رزولیوشن کی تائید نہیں کرسکتا۔اور میں آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ کے الفاظ سے اتفاق کرتا ہوں۔میرے خیال میں وہ آنریبل ممبر جو دیہی آبادی کے نمایندے ہیں میرے ان الفاظ کے ساتھ متفق اللسان ہونگے کہ گاؤں والوں کے دل میں اس مشورہ کے خلاف ایک حقیقی احساس پیدا ہوگیا ہے۔گاؤں والے پہلے ہی سے خسارہ میں ہیں کیونکہ انہیں اپنے چوکیداروں کو تنخواہ دینی پڑتی ہے حالانکہ اون کے شہروں اور قصبات میں رہنے والے بھائیوں کی پولیس کا خرچ گورنمنٹ خود ادا کرتی ہے۔گاؤں والے اپنی موجودہ خدمات کے عوض میں اس بات کے مستحق ہوگئے ہیں کہ گورنمنٹ اونکو خوب چوکیداران کے بارے بھی مطمئن کردے—یہہ معلوم کرکے اونکی مایوسی کی کوئی انتہا نہیں رہیگی کہ شہریوں کے ہم پایہ و ہم پلہ بنائے جانے کی بجائے اونہیں خود چوکیداروں کا کام سر انجام دینا پڑیگا۔

"آنریبل ممبر نے قابلیت کے ساتھ اوس کامیابی کا ذکر کیا ہے جو طریق ٹھیکری پہرہ کو حاصل ہوتی ہے۔ مسودہ ہذا کی مخالفت کرتے ہوئے بھی میں آنریبل محرک کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں کہ ہم گاؤں والے اشد ضرورت کے وقت ٹھیکری پہرہ کے ذریعہ ہمیشہ انتظام میں مدد دینے کے لئے تیار ہیں مگر باقاعدہ ذمہ داری عاید کرنے کو نہ تو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائیگا اور نہ وہ جائز ہے۔میں بالتفصیل بحث کرنا نہیں چاہتا لیکن غریب دیہاتیوں کی خاطر جنکی بدولت پنجاب کو وہ شہرت حاصل ہے جو ہم سب کے لئے اس قدر مایۂ ناز ہے میری گذارش ہے کہ مسودہ ہذا سراسر ناجائز ہونے کے ساتھ بے ضرورت بھی ہے۔اور مجھے امید ہے کہ یور آنر از راہ شفقت اس مسودہ کو آگے نہیں بڑھنے دینگے"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"یور آنر—ہر آنریبل ممبروں کی تقریر سننے کے بعد جنہیں دیہی آبادی کا حق نیابت حاصل ہونے کے ساتھ ٹھیکری پہرہ کا خاطر خواہ تجربہ بھی حاصل ہے میں مسودہ ہذا پر کم و بیش عام نکتہ خیال سے رائے زنی کرنے کی غرض سے اوٹھا ہوں۔میرے خیال میں جب کبھی کونسل ہذا میں کوئی جدید قانون پیش ہونے والا ہو تو یہہ عموماً ضروری ہے کہ اوس مضمون کے متعلقہ قانون کی تاریخ بیان کی جائے تاکہ اول یہہ معلوم ہوجائے کہ آیا موجودہ وقت میں اوس کی کوئی خاص ضرورت ہے اور اگر ضرورت ہے تو کیا نافذ الوقت قانون اوس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے کافی ہے یا نہیں اور اگر نافذ الوقت قانون ناکافی ہے تو کیا مجوزہ کار روائی معقول ہے یا نہیں؟۔اب جہاں تک یہہ امر یعنی ضرورت قانون کا تعلق ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۲-۱۹۱۱ء کے قریب پنجاب میں جرائم یا ایسے جرائم کی تعداد میں جنکا سراغ نہیں لگ سکا بالخصوص ایک نہایت بیشی ہوگئی تھی اور قدرتی طور پر حاکم و محکوم دونوں اس بیشی کے اسباب معلوم

کرنے اور اوسکے قلع قمع کے عمدہ ترین ذرائع نکالنے کی فکر میں تھے لیکن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جب سے حکومت نے اس سوال کے انسداد کیلئے توجہ کی ہے اوسوقت سے اس مضمون کے متعلقہ ہر ایک سالانہ رپورٹ سے اون تدابیر کے کار گر ہونے کی کافی تصدیق ہوتی ہے جو جرائم کے استیصال اور تخفیف کے لئے اختیار کی گئیں - میں کہتا ہوں کہ نظم و نسق کو فی الواقع بڑی عمدہ کامیابی حاصل ہوئی اور میرے خیال میں سال ماسبق سے اور ذرائع کے استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی - میں اس معاملہ کو شرح و بسط سے بیان کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اسپر کونسل ھذا میں کئی مرتبہ بحث ہوچکی ہے - اسلئے اول تو میں یہہ کہونگا کہ اون جرائم کے استیصال کے لئے جو آجکل صوبہ ھذا میں پائے جاتے ہیں کوئی جدید کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے بفرض محال اگر کوئی ضرورت ہو بھی تو دیکھنا یہہ ہے کہ اس مضمون کے متعلق نافذ الوقت قانون کیا ہے؟ اگرچہ آنریبل ممبر باھتمام نے ہمیں کچھہ نہیں بتلایا تاہم ہمیں معلوم ہے کہ جہانتک انسداد جرائم اور تفتیش جرائم کا تعلق ہے ہر دو سو مربع میلوں میں صرف ایک تھانہ پولیس ہی قائم نہیں ہے بلکہ ہر ایک گاؤں یا قریبا ہر ایک گاؤں میں "ایک طریق چوکیدار" رائج ہے اور وہ ایکٹ قوانین پنجاب سنہ ۱۸۷۲ع نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ کی رو سے موجود ہے - قانون مذکور کی دفعہ ۳۹ (الف) کے مطابق مقامی حکومت کو تمام صوبہ میں طریق چوکیداری کے قائم کرنے کا اختیار حاصل ہے اور قانون مذکور کی دفعات ۲۹ الف - ۳۹ ب اور ۲۹ ج کی روسے ہر ایک ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو ہر ایک گاؤں میں چوکیداروں کی تعداد مقرر کرنے کے پورے پورے اختیار حاصل ہیں یعنی عام طور پر ہر ایک گاؤں کو ایک چوکیدار رکھنا پڑتا ہے - اور جس صورت میں کوئی گاؤں اتنا چھوٹا ہو کہ وہ چوکیدار کے بوجھہ کو برداشت نہ کرسکے تو اوس صورت میں بہت سے گاؤں ملکر ایک ایک چوکیدار رکھہ لیتے ہیں - جس صورت میں گاؤں اتنا بڑا ہو کہ ایک چوکیدار اوسکی حفاظت کیلئے کافی نہ ہو تو اوس صورت میں ایک سے زیادہ چوکیدار رکھے جاتے ہیں - جہاں تک مجھے یاد ہے اون قواعد میں (جو میرے خیال میں ۷۰ یا ۸۰ کے قریب ہیں) جو گورنمنٹ نے ایکٹ قوانین پنجاب کے احکام کی رو سے مرتب کئے یہہ حکم درج ہے کہ عام طور پر تقریبا ۵۰ گھروں کے لئے ایک چوکیدار ہونا چاہئے - میری سمجھہ میں نہیں آتا کہ اس مسودے کی کیا ضرورت ہے جبکہ ایک قانون پہلے سے موجود ہے - جبکہ وہ قواعد بھی موجود ہیں جو لوکل گورنمنٹ نے قانون مذکور کی روسے مرتب کئے ہیں اور جنکی بدولت ڈپٹی کمشنر ہر ایک گاؤں میں چوکیدار رکھا سکتے ہیں اور اون کی تعداد عند الضرورت بڑھا سکتے ہیں - اس مضمون کے متعلق لوکل گورنمنٹ نے قواعد وضع کئے ہوئے ہیں اور چوکیداروںکی تنخواہ کا انتظام کرنے کے لئے بھی مزید قواعد مرتب کئے گئے تھے - یہہ قواعد بظاہر کہیں سنہ ۱۸۷۲ع میں بنائے گئے تھے - اون میں درج ہے کہ ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ایک خاص ٹکس عاید کیا جاسکتا ہے اور یہہ ٹکس ہر ایک گھر سے اخذ کیا جائیگا - ہر ایک بڑا گھر محصول چوکیدار میں بڑا حصہ دیتا ہے - اگر کوئی ایسا کمین ہو جسے محصول حق پورا مالک کو ادا کرنا ہو تو وہ براہ راست مالک کو ادا کر دیتا ہے وہ کوئی ٹکس ادا نہیں کرتا کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ اوس کے گھر میں کوئی ایسی چیز ہی نہیں جس کی حفاظت کی جاتی ہو - نہایت عمدہ - مناسب اور منصفانہ قواعد کی موجودگی میں جو لوکل گورنمنٹ نے قانون مذکور کی بعض دفعات کی رو سے مرتب کئے ہوئے ہیں اور جو سنہ ۱۸۷۲ع سے نافذ العمل ہیں کیا کوئی ایسی صورت پیدا ہوگئی ہے جس سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ قانون مذکور کے احکام ناکافی ہیں یا اون کی عملی کارروائی عمدہ ثابت نہیں ہوئی ہے؟ اگر ایسا ہے تو اون میں کیا نقص ہیں؟ کیا ہم ان نقصوں کو دور نہیں کر سکتے؟ اگر نافذ الوقت قواعد ناکافی یا غیر موثر ہیں تو کیا گورنمنٹ نئے قواعد وضع کرکے اونکا علاج نہیں کرسکتی؟ جہاں تک مجھے معلوم ہوسکتا ہے معاملہ کے اس حصہ کو جو میرے خیال میں بڑا ضروری ہے (یعنی آیا مضمون کے متعلقہ قانون کے نافذ الوقت احکام اچھے ہیں یا برے - موثر ہیں یا غیر موثر - آیا وہ بالکل بے فائدہ ہو گئے ہیں یا نہیں) نہیں چھیڑا گیا -

"اب میں اس موقع پر اس بات کا سرسری طور پر ذکر کرتا ہوں کہ تمام اضلاع کے بندوبستوں کے اشتمالات سے ظاہر ہوگا کہ چوکیدارہ اوتنا ہی قدیم ہے جتنی کہ ہر ایک ایسی چیز جسکا موجودہ حکومت سے تعلق ہے - اگر میں غلطی پر نہیں تو چوکیدارا کا طریق دو یا تین صدی پہلے بھی رائج تھا - آخر چوکیدارہ کیا ہے؟ میرے خیال میں یہہ تقسیم کار کے نہایت سادہ اصول پر مبنی ہے - میرے خیال میں وہ وقت گئے - صدیاں گذر گئیں جب کہ ہمارے گاؤں والوں کوکسی کا دست نگر نہیں ہونا پڑتا تھا - میں ان دیہاتی لوگوں کو عالمانہ نکتہ

خیال سے خواہ کتنا ہی از سر نو زندہ کرتے ہوئے دیکھوں تاہم مجھے اندیشہ ہے کہ زمانہ اوسکی مخالفت پر کمر بستہ ہے - ہندوستان کے گاؤں دیگر ممالک کے مواضعات کے ہم پایہ ہو گئے ہیں اور اس ملک کو دیگر ممالک کے دوش بدوش رکھنے کے لئے انہوں نے پہلے ہی سے زراعت اور صنعت کے میدان ترقی میں قدم رکھا ہوا ہے - بھاپ اور بجلی کی بدولت کسی گاؤں یا ملک کے لئے تقریباً یہہ ناممکن ہے کہ وہ اوس حالت میں رہے جسے میرے جیسے اگلی قیاسات بعض اوقات ایام عہد مناسب خیال کرتے ہیں - یہہ ناممکن العمل ہے -

" مزید براں میں یہہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ جدید قانون میں غالباً اوس بات کو دوبارہ رائج کرنے کی کوشش کی گئی ہے جسے میرے خیال میں لوگ نہایت غیر منصفانہ طریق سمجھتے ہیں یعنی یہہ کہ غریب لوگ اپنے متمول ہمسایوں کی حفاظت کریں - میرا مطلب یہہ ہے - یہہ کہنا بالکل بجا ہے کہ کوئی وجہ نہیں کہ کوئی آدمی خواہ وہ کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو اپنے ہمسایہ کی خواہ وہ کتنا ہی امیر ہو حفاظت نہ کرے - لیکن میرے خیال میں یہہ قرین انصاف نہیں ہے - ایک شخص کے گھر میں کچھہ نہیں اور وہ کسی کی حفاظت کا محتاج نہیں ہے بخلاف اس کے ایک شخص کے پاس ہزاروں روپے ہیں جنکی حفاظت ضروری ہے - اب دیکھنا یہہ ہے کہ تقاضائے انصاف کیا ہے - انصاف کہتا ہے کہ جس کے پاس سب سے زیادہ مال ہو وہی مطلوبہ حفاظت میں بھی سب سے زیادہ حصہ لے اور جس کے پاس کچھہ بھی نہ ہو وہ اس کی حفاظت میں اتنا حصہ نہ لے پھر جب یہہ کہا جاتا ہے کہ سوال ایک جیسی قربانی کا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ یہہ کس اصول پر مبنی ہے - برعکس اس کے گورنمنٹ کا یہہ فی الوقت قاعدہ کہ کسی شخص کو اپنے مکان کی مالیت اور اہمیت کے لحاظ سے چوکیداری وغیرہ دینا چاہئے مجھے اوس اصول سے زیادہ عمدہ اور منصفانہ معلوم ہوتا ہے جس پر یہہ مسودہ مبنی ہے - میں یہہ بھی کہونگا بعض (آئی قیاسات) ابھی موجود ہیں جو انفرادی اور مساوی ذمہ واری کے موجودہ طریق کو اوس کے مقابل کے دوسرے طریق سے بہتر سمجھتے ہیں جو غالباً حال ہی میں رائج ہوا ہے -

" اب دوسری دلیل جو پیش کی گئی ہے یہہ ہے کہ آخر ٹھیکری پہرہ اب نافذ العمل ہے اور کہ وہ ٹھیکری پہرہ اختیاری نہیں ہے کیونکہ لوگوں کو اوس پر مجبوراً عمل کرنا پڑتا ہے - جب حکام اون سے ایسا کروانا چاہتے ہیں - اور اس لئے اس قانون کے وضع کرنے سے آپ کوئی جدت آفرینی نہیں کر رہے بلکہ آپ صرف اوس بات کو دوامی بنا رہے ہیں جسے لوگ بطیب خاطر نہیں کرتے - میں کہونگا کہ ضرورت حالات پر نظر ڈالنے کا یہہ ایک بڑا غیر منصفانہ طریق ہے - ٹھیکری پہرہ اس لحاظ سے اختیاری ہے - فرض کریں کہ کوئی زمیندار اس پر عمل کرنے سے قاصر رہتا ہے یعنی وہ کام سے گریز کرتا ہے تو آپ اوسے ایسا کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے - بوضا و رغبت کام کرنے کے لئے معاہدہ ہیں - اور میرے خیال میں جو سادہ لوح آنریبل ممبروں نے جنہوں نے مسودہ ہذا کی مخالفت میں تقریریں کی ہیں بالکل صحیح فرمایا ہے کہ آپکے اس مضمون کے متعلق قانون وضع کرنے کی دیر ہے کہ بوضا و رغبت ملکر کام کرنے کی خوبی - نعمت اور فائدہ جاتا رہیگا - آپکا کسی شخص کو ٹھیکری پہرہ کے لئے مجبور کرنا ہی طریق مذکور کو اوسکی پسندیدہ خوبی سے عاری کردیگا ہے کیونکہ اوسے یہہ کام طوعاً و کرہاً کرنا پڑتا ہے اس لئے اسمیں وہ پہلی خوبی نہیں رہتی لہذا میرے خیال میں گورنمنٹ کے لئے یہہ مناسب ہے کہ وہ اشد ضرورت کی صورتوں میں لوگوں کی خوش فہمی پر بھروسہ کرے نہ وہ نظم و نسق میں از خود دیہات کی ملکی اور آمادگی ظاہر کریں نہ کہ اس مضمون کے متعلق قانون وضع کر کے اونہیں مجبور کیا جائے - جونہی کہ آپ کسی شخص کو نیک کردار ہونے پر مجبور کرینگے تو اوسکی نیک کرداری میں کوئی خوبی نہیں رہ رہتی - جب کسی کام کو برضا و رغبت کرنے کے اسباب رفع کر دئے جائیں تو پھر باقی کچھہ بھی نہیں رہتا - تب ضرور ہی ہے کہ ہم صاحبان میں سے ہر ایک کو بلکہ سرکاری ممبران میں سے بھی ہر ایک کو اس قانون کے انگریزی احکام سخت گیر اور غیر ضروری معلوم ہوں - صاحبان ذرا اوس حالت کا تصور کیجئے جب کہ دیہاتی گورنمنٹ کی امیدوں کے مطابق نظم و نسق میں مدد دینے کے لئے آگے بڑھ رہے ہوں اور ٹھیکری پہرہ میں اپنا پورا حصہ لے رہے ہوں نہ اچانک اونہیں یہہ کہا جائے کہ تم اپنے ہمسایوں سے اپنا کام بوجہ احسن سرانجام دے رہے ہو لیکن یہہ کام بخوشی نہیں کیا گیا بلکہ تم کو ایسا کرنے پر مجبور کیا گیا تھا - اور اب ہم قانون وضع کر دیتے ہیں کہ تمہیں ایسا کرنا ہو گا -

"میں واضح کئے دیتا ہوں کہ اس قسم کے استدلال سے لوگوں کے دلوں میں غلط فہمی پیدا ہوجاتی ہے جب کوئی قانون خواہ وہ کتنی ہی نیک نیتی پر مبنی کیوں نہ ہو رائج کیا جاتا ہے۔ تو لوگ اوس کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگ جاتے ہیں - جس کی وجہ یہ نہیں ہوتی کہ وہ ضابطہ برا ہوتا ہے بلکہ یہ کہ ادسے اوس سے زیادہ بری چیز کا پیش خیمہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی قسم کی کارروائیوں سے لوگوں کے دلوں میں شک پیدا ہوجاتا ہے۔ اس وجہ سے بھی میں گورنمنٹ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ ایسے مسودہ پر زور نہ دے جس کے خلاف اون لوگوں نے اپنی صدائے احتجاج بلند کی ہے - جن کے فائدہ کے لئے وہ مقصود ہے۔

"اس موقع پر فقرہ خاص قانون کے متعلق میں سوائے اس کے کچھ اور نہیں کہنا چاہتا کہ وہ بڑی سخت ہیں - کیا آپ یہہ چاہتے ہیں کہ لوگ اپنی اور اپنے پڑوسیوں کی حفاظت کریں - اپنے چوکیداروں کی تعداد میں اضافہ کریں اور اور بصورت عدم تعمیل صدر مقامات اضلاع کی عدالتوں میں حاضر ہوں اور اگر ممکن ہو تو وکیل بھی پیش کریں اور بہت سا روپیہ صرف کریں - متعدد صورتوں میں اون کی تکالیف کی کوئی انتہا ہی نہ ہوگی گویا کہ وہ خود جرائم پیشہ ہیں - آپ لوگوں سے ایک زائد چوکیدار کی تنخواہ لیں مگر اونہیں خود چوکیدار کا کام کرنے پر مجبور نہ کریں - ممکن ہے کہ آئندہ اصلاح کسی شخص کو باقاعدہ کا کام کرنے پر مجبور کیا جائے - کیونکہ یہہ بھی ایک قسم کی اپنی امداد آپ کرنا ہے - مگر اس قسم کی بات فی الحقیقت رائج نہیں ہو سکتی"۔

آنریبل پنڈت جواہر لال—

"یور آنر— میں بھی اپنے اون فاضل ہم جلیسوں سے متفق ہوں جو ابھی مجھ سے پیشتر یہہ بیان کرچکے ہیں کہ موجودہ مسودہ ایسے نازک وقت میں مناسب نہیں ہے - اون وجوہات کے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں جو وہ ابھی پیش کر چکے ہیں - مگر میں اتنا ضرور کہونگا - کہ مسودہ ہذا سے دیہاتوں میں ہی نہیں بلکہ قصبہ جات میں رہنے والے اشخاص میں بھی جن پر اسکا اطلاق مقصود ہے - بے چینی پیدا ہوجائیگی ممکن ہے کہ ایسا انتظام زمانہ سلف میں بھی موجود ہو لیکن چوکیداروں اور پولیس والوں کی حفاظت اور نگہبانی کا طریق تو عرصہ دراز سے رائج ہے اور قدیم طریقوں کو از سر نو اختیار کرنے پر لوگ بڑی ناراضگی کا اظہار کرینگے - اور اسے اپنے فرض کا ایک خوشگوار حصہ تصور نہیں کرینگے - اس میں شک نہیں کہ اشد ضرورت کے موقعوں پر لوگ ضلع کے عہدہ داروں کا ہاتھ بٹانے کے لئے آمادہ پائے گئے ہیں لیکن رضامندی سے مدد دینے اور جبراً کام کرنے پر جاری حکم میں بعد المشرقین ہے - جب لوگوں کو یہہ خیال ہوتا ہے کہ اونہیں ایک خاص اور مقررہ قاعدہ کی رو سے کام کرنا ہے تو اوس کام کو خوشی سے کرنے کی بجائے (جو وہ یقیناً خوشی کرتے اگر اونہیں یہہ ترغیب اپنی مرضی کی طرف سے ملتی) وہ اوس کے کرنے سے جھجکتے ہیں - اور اونہیں وجوہات کی بنا پر اس مسودہ کو قانون بنانے کی اجازت نہیں دینی چاہئے"۔

آنریبل مسٹر مہتا رک—

"یور آنر— جب میں اس کمرہ میں داخل ہوا تو اس مسودہ کے متعلق کچھ بیان کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تہا مگر اوس مخالفت سے مجھے بڑی حیرت ہوئی ہے جو کئی اصحاب کی طرف سے کی گئی ہے - میں کہونگا کہ اون دلائل میں سے جو عرصہ زور سے کی گئی ہیں - بعض صرف بظاہر معقول معلوم ہوتی ہیں - باوجودیکہ میں نے اس مضمون پر بہ نظر امعان غور نہیں کیا تاہم میں کونسل کے روبرو اس مضمون کے متعلق اپنے خیالات پیش کرنے کی جرات کرتا ہوں-

"میں دیکھتا ہوں کہ مسودہ ہذا کے اصول کے خلاف جو دلائل دیگئی ہیں اون میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ یہہ بات سخت نامناسب ہے کہ گورنمنٹ لوگوں کے دلوں میں اس خیال کو جگہ دے کہ وہ جرائم سے اونکی قرار واقعی حفاظت نہیں کر سکتی - میرے نزدیک یہہ خیال رعایا اور رعایا کے تعلقات کی ایک بڑی غلطی پر مبنی ہے - حکومت رعایا سے کوئی مختلف چیز نہیں ہے - یہہ ایک مجموعہ ہے جس کی وساطت سے بعض فرائض اور کام سرانجام دئے جاتے ہیں - بعض فرائض ایسے ہیں جو حکومت رعایا کی باہمی امداد کے بغیر ادا نہیں کئے جاسکتے خواہ گورنمنٹ اچھے

فرائض انجام دینے کیلئے ایک تنخواہ دار ملازم کے رکھنے سے مرا انصرام دے یا خواہ وہ یہہ فرائض لوگوں کو اپنے گھروں اور جائداد کی حفاظت میں حصہ لینے کے لئے حکم جاری کرکے پورا کرے۔ دونوں صورتوں میں گورنمنٹ ہی رعایا کے حقوق کے طور پر کام کرتی ہے اس لئے میرے خیال میں یہہ کہنا کہ جب گورنمنٹ لوگوں کو اپنے گھروں اور جائداد کی حفاظت کیلئے تیار رہنے کا حکم دیتی ہے تو اس سے لوگوں کے دلوں میں گورنمنٹ کی کمزوری کا خیال پیدا ہوتا ہے سراسر غلط ہے۔

* ایک اور دلیل جو دی گئی ہے یہہ ہے کہ پور آپ کی گورنمنٹ نے انسداد جرائم کے لئے پہلے ہی سے ایسا اچھا انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہیں۔ جنابعالی اس دعوے کے پیش کرنے والے اصحاب اوس لطیف فرق کو محسوس نہیں کرتے جو ہمیشہ جرائم پیشہ شخص کی تنبیہہ اور نظام و امن کی کامیابی میں پایا جاتا ہے۔ جرائم کی عارضی روک تھام ہی کافی نہیں ہے۔ جرائم سے محفوظ رہنے کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اور صرف ہوشیاری اور ایسی تدابیر اختیار کرنے سے ہی جو ایسے فرق کو گورنمنٹ کے حق میں قائم رکھنے کے لئے ضروری ہوں اب تک ایسی کامیابی حاصل ہوتی رہی ہے۔

* یہہ امر بھی بیان کیا گیا ہے کہ پیشتر ہی ایک ایسا طریق موجود ہے جو کافی ہے یا جسکو کافی بنا دیا جائے۔ یعنی طریق چوکیدارہ جسکی قانون کی رو سے اجازت دی گئی ہے ایسی نوعیت کا ہے کہ اوسکو تمام اغراض کیلئے کافی ہونا چاہئے۔ جنابعالی جب میں نے اون الفاظ کو سنا جو کہ آنریبل ممبران نے اس معاملہ کے متعلق بیان فرمائے ہیں تو میرے دل میں خیال گذرا کہ اون کو دراصل معلوم نہیں کہ چوکیدار کون ہوتا ہے اور درحقیقت اوسکے فرائض کیا ہیں۔ غالباً وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ایک قسم کی باقاعدہ پولیس ہوگی۔ چوکیدار کو دن کے وقت بے شمار کام کرنے پڑتے ہیں۔ مثلاً پیغام پہونچانا اور بہت سی اغراض کیلئے وہ فی الحقیقت گاؤں کے ملازم ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ اکثر اوکے پاس اپنی زمین کاشت کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ جہانتک میرا تجربہ ہے اکثر اوقات یہہ تجاویز پیش کی گئی ہیں کہ چوکیدار دن کو تمام رات جاگتے رہنا چاہئے اور اس فرض کی انجام دہی میں قاصر رہنے کی پاداش میں اونکو جرمانہ کرنا چاہئے کسی شخص کیلئے یہہ ممکن نہیں کہ وہ تمام دن کام کرے اور پھر تمام رات جاگتا رہے۔ چوکیدار اوسطاً ۱۰۰ گھروں کیلئے ایک مقرر کیا جاتا ہے۔ بہت سے مواضعات میں صرف ایک ایک چوکیدار ہوتا ہے۔ اور اکثر میں صرف دو اور اونکے فرائض وہ نہیں ہیں جو مسودہ ہذا کی مخالفت کرنیوالے آنریبل ممبران خیال کرتے ہیں۔

* اور میں بعض آنریبل ممبران کو یہہ فرماتے سنا ہے جو اپنی کہ یہہ طریق اختیاری نہیں رہیگا۔ اسکی تمام عزت و وقار جاتا رہیگا۔ لیکن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جو آنریبل ممبران اس اعتراض کو پیش کرتے ہیں اونہوں نے اس امر کو نظر انداز کر دیا ہے کہ موجودہ صورت میں بھی لوگ رات کے وقت باہر نکلنے میں کوئی خوشی یا کوئی خاص عزت نہیں سمجھتے اس مسودہ کے بنانے کا مدعا یہہ ہے کہ کام سے گریز کرنیوالوں کی سرزنش کی جائے اور اون سے وہ کام کرایا جائے جس میں اونکو حصہ لینا چاہئے۔ یہہ محض اونکو کام سے جی چرانیکی عادت میں پڑنے سے روکنے کیلئے ہے (نعرہ تحسین)۔

* پھر جنابعالی ایک آنریبل ممبر نے اعتراض کیا ہے جو میرے خیال میں یہہ ہے کہ کیوں ایک غریب آدمی کو اپنے مرفہ الحال ہمسایہ کی خاطر اپنا آرام کھونے کیلئے کہا جائے۔ جو آسودہ حال ہیں اونکو اپنا کام خود کرنا چاہئے بندہ ضرور یہہ کہتا ہے ہی خود غرضی کا عقیدہ ہے بلکہ میں تو اسکو مفسدانہ عقیدہ کہونگا اس سے یقیناً لوگوں کی وہ بہترین مجموعی ذمہ داریاں نظر انداز کر دی گئی ہیں جنکی بابت میں ہمیشہ خیال کرتا آیا ہوں کہ بہت سے آنریبل ممبران کا خیال تھا کہ اونکی تجدید کرکے اونکو مستحکم بنایا جاوے۔ یہہ بات تو اون اہلیت ہی، محدود قومی ذمہ داریوں کی ضرورت نہیں کر سکتی جو کہ اسوقت صوبہ ہذا میں موجود ہیں۔

* ایک آنریبل ممبر نے تو اپنی تجویز کو یہانتک طول دیا ہے کہ وہ صلاح دیتے ہیں کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ مواضعات کو جو ایجاداوں کے رکھنے کے فرائض سے مستثنے کر دے۔ جنابعالی مجھے معلوم

ہوتا ہے کہ اون اصحاب کے اس طرز عمل سے جو اپنے ہمسایوں کے تمام فرائض سے انکار کرتے ہیں یا جو مرافعات سے وہ ذمہ داریاں بھی چھین لینا چاہتے ہیں جو اسوقت اونکے اپنے موضع کے امن و حفاظت وغیرہ کیلئے موجود ہیں - لوگوں کی رہی سہی مجموعی ذمہ داری بھی جاتی رہیگی-

"اسکے بعد جنابعالی میں ایک غلط فہمی دور کرنا یا اوسکو دور کرنیکی کوشش کرنا چاہتا ہوں جو ایک آنریبل ممبر کے الفاظ سے پیدا ہوئی ہے یہہ خیال کر لیا گیا ہے کہ ہماری اپنی باقاعدہ پولیس دیہاتی علاقہ میں نہ صرف مجرموں کی گرفتاری اور جرم کی تحقیقات ہی عمل میں لا سکتی ہے بلکہ وہ عملی طور پر نقب زنیوں اور ڈاکوں کو روک سکتی ہے - یعنی وہ عملی طور پر ہر جگہ جرائم کے ارتکاب کی دریافت اور اسکے انسداد کیلئے موجود ہوتی ہے - جو اصحاب دیہاتی علاقوں میں دورا کرچکے ہیں (اور دورا کرنا افسروں کا ہی کام ہے کیونکہ ایسا کوئی غیر سرکاری ممبر مشکل ہوگا جسکو اس بارہ میں اسی قسم کے فرائض انجام دینے پڑتے ہوں) اونکو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ آپکو ایک ایسے رقبہ میں غالباً ۱۲ یا ۱۶ پولیس کے آدمی ملینگے جو ۲۰ میل لمبا اور ۱۲ میل چوڑا ہوتا ہے - اور اوسمیں ۵۰ یا ۶۰ یا ۱۰۰ گاؤں شامل ہوتے ہیں - اسلئے یہہ پولیس کی طاقت میں نہیں ہے کہ وہ ایک ہی وقت ہر ایک جگہ موجود ہو سکے - پولیس کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ اون فرائض کو انجام دے جنکی نسبت آنریبل ممبر خیال کرتے ہیں کہ وہ انجام دے سکتی ہے اگر اوسکی تعداد کو دس گنا بھی کر دیا جائے تو بھی اوس کے لئے یہہ کام کرنا ممکن نہیں "-

آنریبل سردار بہادر رسالدار پرتاب سنگھ—

"حضور والا جیسا کہ آنریبل مسٹر کریک فرما رہے ہیں اس طریق کو قدیم رواج بھی تسلیم کرتا ہے - میرے خیال میں اسکو ٹھیکری پہرا بندی کہتے تھے - یہہ سکھوں کے زمانہ میں رائج تھا - اس طریق کے مطابق لوگ گاؤں کے درمیان بیٹھکر اسکی حفاظت کرتے تھے - یہہ ٹھیکری پہرا بندی کہلاتی تھی - اسلئے آنریبل مسٹر کریک کی اسبارہ میں اطلاع بالکل درست ہے کہ یہہ ایک قدیم دستور ہے - میں نہایت عجز و انکسار سے عرض گزارتا ہوں کہ اس وقت جبکہ ہمارے تمام نوجوان لڑائی پر گئے ہوئے ہیں اس مسودہ کو اوسوقت تک ملتوی رکھا جائے جبتک کہ ہم جنگ کا عظیم الشان خاتمہ نہ دیکھ لیں - یہہ سب سے بہتر ہوگا کہ اس کو تا اختتام جنگ ملتوی رکھا جائے "-

آنریبل دیوان بہادر دولت رائے—

"یور آنر - میں ایک یا دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں - اول یہہ کہ اس قانون کے وضع کرنے کیلئے کوئی وجہ بیان نہیں کی گئی - دوسرے یہہ کہ اس معاملہ میں موجودہ اختیاری امداد کے طریق میں بڑی کامیابی ہوئی ہے - میں ملک کے ایک ایسے حصہ کا رہنے والا ہوں جہاں اس طریق میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی ہے - اسمیں [illegible] کرنل پاپہم ینگ صاحب بڑی کامیابی ہوئی جنہوں نے اسمیں ذاتی طور سے بھی زیادہ دلچسپی لی ہے - مجھے آنریبل مسٹر کریک کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر کنگ کمشنر لاہور نے بھی فرمایا ہے کہ یہہ اختیاری طریق حیرت انگیز طریق میں کامیاب ثابت ہوا ہے - اگر یہہ اختیاری طریق یعنی وہ طریق جو اسوقت مروج ہے کامیاب ثابت ہوا ہے تو جبر سے کام لینے کی کیا ضرورت ہے - میرے خیال میں یہہ بھی خلاف قانون نہیں کہ تحصیلدار کسی شخص کو بلانے کے لئے اپنے انتظامی اختیارات استعمال کرے - فرض کیجئے کہ وہ کسی موضع میں دورہ پر جاتا ہے اور وہ کسی خاص دیہاتی سے بات کرنا چاہتا ہے - کیا اوسکا اوس شخص کو بلوانا جائز ہے یا نا جائز - میں اسمیں کوئی نا جائز بات نہیں دیکھتا - میرے خیال میں کام ایسی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے کہ تجویز کردہ قانون کے وضع کرانیکی کوئی ضرورت ہی نہیں - خاصکر جبکہ یہہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جرائم میں بھاری تخفیف ہوئی ہے - ان وجوہات لہذا میں مسودہ ہذا کے پیش کئے جانیکی نہایت ادب سے مخالفت کرتا ہوں "-

آنریبل مسٹر پارکر—

"یور آنر - میں ہر طرح اس مسودہ کے اصول کی تائید کرتا ہوں گو میں مانتا ہوں کہ اسمیں کسی قدر ترمیم کی ضرورت ہوگی - میرا خیال ہے کہ ۵۵ سال کا عرصہ ہوا جب میں پنجاب میں

مجسٹریٹ مقرر ہوا تھا-اوسوقت لوگوں کی بہبودی مجموعی ذمہ واری حقیقی طور پر موجود تھی اور اوسپر پوری طرح عملدر آمد کیا جاتا تھا - میں نہایت افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ جب سے میں اس صوبہ میں آیا ہوں میں نہایت رنج کے ساتھہ دیکھہ رہا ہوں کہ وہ بہبودی مجموعی ذمہ واری دن بدن کم ہو رہی ہے-میرے خیال میں لوگوں اور گورنمنٹ ہر دو کیلئے شکر کا مقام ہے کہ اسکو اب مکرر تقویت دیجا سکتی ہے - جہانتک کہ اصول کا تعلق ہے میرے خیال میں یہ مسودہ نہایت خوشگوار ہے - گو مجھے چند ایک تفصیلات پر اعتراض ہے - میرا خیال ہے کہ اسکو فوراً پیش کر دینا چاہئے میرے خیال میں جس بات پر سخت اعتراض کیا گیا ہے وہ یہہ ہے کہ اسکی رو سے لمبردار کو اختیار مل جائیگا ایک اور مسودہ میں بھی جو اگلے دن کونسل کے روبرو پیش تھا آنریبل ممبروں نے یہی اعتراض اٹھایا تھا کہ مرطرح کے لمبرداروںکو اختیار نہ دئے جائیں اور میرا خیال ہے کہ اسوقت بھی وہی احساس موجود ہے- بعض لمبردار نہایت قابل اعتبار ہوتے ہیں اور میری رائے میں اس مسودہ سے کوئی نقصان پیدا نہیں ہو سکتا"-

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان-

" حضور والا میں اس مسودہ کے پیش کئے جانیکی مخالفت کرتا ہوں میں حضور کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام دیہاتی اصحاب مسودہ کے خلاف ہیں اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ فی الحال اس مسودہ کی کوئی ضرورت نہیں "-

آنریبل مسٹر طامسن-

" یورآنر- آنریبل مسٹر مینارڈ کی طرح میں بھی اس مسودہ کی مخالفت پر کسی قدر حیران ہوں- اور مجھپر اس کا برا اثر ہوا ہے کیونکہ یہہ ایسے آنریبل ممبران کی طرف سے کی گئی ہے جو مختلف حلقوں سے تعلق رکھتے ہیں- مثلاً ممبر برائے یونیورسٹی و ممبران جو دیہاتی جماعتوں کے نائب ہیں مسٹر مینارڈ نے بعض غلط فہمیاں بیان کی ہیں جو پیدا ہو رہی ہیں-ایک اور غلط فہمی ہے جو میرے خیال میں ہمارے پیش نظر اصل معاملہ کو تاریکی میں ڈال رہی ہے اس امر کو نظر انداز کر دیا گیا ہے کہ یہہ انتظام محض مقامی امداد ضروریات کے پورا کرنے کے لئے ہے-گورنمنٹ تمام صوبہ پر مہیا ایک یکسان ٹھیکری پہرہ کے طریق کو رائج نہیں کرنا چاہتی--اگر یہہ ارادہ ہوتا تو اوسر مسودہ کی تائید میرے لئے یقیناً مشکل ہوتی-مگر یہہ منشاء نہیں ہے-

" گورنمنٹ جرائم کے ساتھہ ایسی مسلسل جنگ میں اوس جرنیل کے مشابہ ہے جو ایک طویل محاذ پر دشمن کا مقابلہ کر رہا ہو اوسکو یہہ ہرگز معلوم نہیں ہوتا کہ دشمن کس مقام پر حملہ کریگا یا کہاں کمک بہیجنی لازم ہوگی-اس مسودہ سے جو بات مد نظر ہے وہ یہہ ہے کہ گورنمنٹ کو جلتی جلدی جلدی اور موثر طریق میں ممکن ہو مقامی کمک بہم پہنچانیکا اختیار دیدیا جائے تاکہ کسی یک لخت حملہ کا مقابلہ ہو سکے-ہم ڈپٹی کمشنر کو اپنے ضلع کے کسی مقام میں جہاں وہ ضروری خیال کریں اس طریق کو فی الفور نافذ کرنے کا اختیار تفویض کر کے اس امر کا انتظام کرنا چاہتے ہیں--گویا ہمارا یہہ ارادہ ہے کہ ہم ڈپٹی کمشنر کو جرائم کی شدت کے انسداد کے لئے خاص کانسٹیبل بھرتی کرنے کا اختیار دے دیں-بعض آنریبل ممبروں نے یہہ دلیل پیش کی ہے کہ چونکہ گذشتہ چند سالوں کے دوران میں جرائم کی تعداد مسلسل طور پر گھٹ گئی ہے اسلئے اس قسم کے قانون کی کوئی ضرورت نہیں جرائم کا بھی الف لیلے کی کہانیوں کے جن کی طرح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اوس کو ایک بوتل میں قید کیا جا سکتا ہے پھر بھی وہ نہایت نازک وقتمیں بھاگ سکتا ہے-آپ کبھی بھی نہیں بتا سکتے کہ وہ کب بوتل سے باہر نکلیگا-جو کچھہ اس مسودہ کے ذریعہ انتظام کرنیکا ارادہ ہے وہ یہہ ہے کہ گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہو جائے کہ وہ اس جن کو پکڑ کر دو بارہ بوتل میں بند کردے-بعض آنریبل ممبروں نے اس کے بدل بھی پیش کئے ہیں--ایک آنریبل ممبر یہہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ چوکیداروں کی تعداد میں عارضی طور پر افزائش کر دی جائے-یہہ بدل ممکن العمل ہے لیکن اس میں اوس سکیم جیسی مستعدی اور سرعت نہیں پائی جاتی جسکی مسودہ میں تجویز کی گئی ہے-یہی کچھہ مجھے عرض کرنا تھا-مجھے اعتماد ہے کہ آنریبل ممبران اس مسودہ کو منتخب کمیٹی کے پاس غور و خوض

کے لئے جائے دیاجائے--ممکن ہے کہ یہ کسی ترمیم شدہ شکل میں نمودار ہو--یہہ بھی ممکن ہے کہ آنریبل ممبران متعصب کمیٹی غور و غرض کے نتائج سے قائل نہ ہوں-اوس صورت میں اون کو اختیار ہوگا کہ وہ بعد ازاں مسودہ نا منظور کر دیں"-

آنریبل مسٹر کریک—

"حضور والا--اور آنریبل ممبران کی طرح جنہوں نے ابھی تقریر فرمائی ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اوس مخالفت سے جو اس مسودہ کے بارہ میں کی گئی ہے مجھے تعجب ہے اور ایک حد تک صدمہ پہنچا ہے-مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی قانون ہو سکتا تھا جسکی بابت محرک کو کونسل ہذا میں تائید کی امید رکھنی چاہئے تھی تو وہ یہی مسودہ تھا-یہہ قانون اوس ریزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار کیا گیا تھا جسکو کونسل ہذا نے متفقہ طور پر پاس کر دیا تھا-یہہ کونسل ہذا کے ہر ایک ممبر کو تقسیم کیا گیا تھا اور ہر ایک ممبر نے جس نے جواب دیا اسکی تائید کی- میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک ممبر نے بھی اس امر کا ذکر نہیں کیا کہ اختیاری طریق کی بجائے قانونی طریق اختیار کرنا غلطی ہے--آنریبل ممبر نے جو یونیورسٹی کے نمائندہ ہیں حسب ذیل تحریر فرمایا--(اونکی رائے اس رقعہ میرے پاس موجود ہے) —

"میں اس مسودہ کے اصول کی بڑے زور سے تائید کرتا ہوں اور اگر ممکن ہوا تو میں اسکو چھوٹے چھوٹے قصبات میں اونکو بہت مراعات کا مجموعہ سمجھکر، بھی رائج کرانا پسند کرونگا"-

"اب آنریبل ممبر اپنے ملاحظہ کنندگان کو اپنے اس اصول سے انحراف کا کیا جواب دینگے میں خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ یونیورسٹی میں منطق کے پروفیسر سے ملیں تو اونکو اپنی اس خلاف بیانی کی وجہ سمجھانے میں کافی مشکل پیش آئیگی"-

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"وہ پرو فیسری گورنمنٹ نے تخفیف کر دی ہے"-

آنریبل مسٹر کریک -

"آنریبل ممبر کے لئے یہہ اور بھی اچھا ہوا - ذاتی طور پر میں آنریبل ممبر کے اس طرز عمل کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا اونہوں نے مجھہ سے بیان کیا تھا کہ وہ مسودہ کی تائید کرتے ہیں اور غالباً وہ مسودہ کی تائید کرنے کے لئے تیار ہو کر یہاں آئے تھے کیا میں یہہ خیال کروں کہ اون پر پہلے دو آنریبل ممبروں کی جوش بیانی کا جادو نے مسودہ کی مخالفت کی اس قدر اثر ہوا کہ اونہوں نے اپنی رائے کو بالکل بدل دیا کیا وہ اس امر کو دل سے تسلیم کرتے ہیں کہ وہ خوش بیانیاں جو ابھی ہمنے سنی ہیں فوراً فی البدیہہ کہنگی ہیں مجھے ڈر ہے کہ ایسا نہیں ہوا - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس وقت ہمارے پیش نظر ایک ایسا قانون ہے جو اس کونسل کی منشاء کو پورا کرنے کے صریح مقصد سے تیار کیا گیا ہے-ہر ایک ممبر نے باری باری تحریری اوس کی تائید کی اور اب وہ کھڑے ہو کر اسکی مخالفت کرتے ہیں کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ اس قسم کی خلاف بیانی عوام کی نظروں میں آپکی سیاسی تدبیر اور فہم کی شہرت زیادہ کر دیگی خواہ میں اس مسودہ کا محرک ہی ہوں ذاتی طور پر مجھے اس امر کی چنداں پرواہ نہیں کہ اس کا کیا حشر ہو - میں جانتا ہوں کہ موجودہ صورت حالات بہت اچھی ہے لیکن اوس کونسل کی بابت عوام کیا خیال کرینگے جو متفق ہو کر ایک ریزولیوشن کو پاس کرتی ہے اور جب اس کی خواہش کے مطابق گورنمنٹ ریزولیوشن مذکور پر عمل در آمد کرنے کے لئے قانون تجویز کرتی ہے تو وہ بالکل اپنی رائے کو بدل دیتی ہے"-

"چاہئے آنریبل ممبران نے آج اس مسودہ پر نکتہ چینی کی ہے اون میں سے ایک نے بھی مسودہ اصلی منشا کو نہیں سمجھا اگر یہہ مان لیا جائے کہ ہم اس نوکری پیشہ کے طریق کو وسعت دینا چاہتے ہیں جیسا کہ کونسل نے اسکی متفقہ سفارش کی ہے-تو کیا ہمکو اسکی ترسیع بالکل اوس طرح کرنی چاہئے جسکو آنریبل ممبران اختیاری کے نام سے موسوم کرتے ہوں یا نہ- میں کچھہ زیادہ باتیں نہیں بنانا چاہتا لیکن آپ یہہ نہیں چاہتے کہ گورنمنٹ کسی خلاف قانون طرز عمل پر مصر ہو کیا آنریبل ممبر اس امر کو جانتے ہیں کہ ہر ایک قبائلی کمشنر کو جو کسی شخص کو گشت پر نہ جانے کے لئے سزا دیتا ہے اپنے آپ کو دیوانی نالش کا

مورد بنانا ہے-یہہ ایک مشکل ہے جسکا کسی آنریبل ممبر نے خیال کیا ؟ راجی وہ مشکل ہے جسکی دفع کرنیکی مسودہ میں تجویز کی گئی ہے جو ! کہ آنریبل مسٹر طامسن نے فرمایا ہے اس وقت پنجاب میں ہر ایک موضع میں دیہاتی پہرہ کے عام طریق کو جاری کرنیکا ارادہ نہیں ہے بہاں اغراض و وجوہات میں بہہ واضح اور صاف طور پر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ صرف اون مواضعات میں کار روائی کی جائیگی جہاں جرائم کی حالت کا لحاظ رکھکر یا دیگر کافی وجوہات کی بناء پر ڈپٹی کمشنر خیال کرے کہ وہاں خاص انتظام کی ضرورت ہے اس وقت پنجاب میں امن قایم ہے اور جرائم سے بری ہے کیا کوئی آنریبل ممبر یہہ پیشین گوئی کرنیکی دلیری کر سکتے ہیں کہ یہہ حالت اوس وقت بہی بدستور رہیگی جب کہ جنگ کے بعد ہزاروں اور لاکھوں من چلے اشخاص اپنے وطن کو واپس آ جاوینگے اور جب کہ ہمارے ہزاروں قیدی جو اس وقت میسوپوٹیمیا میں کام کر رہے جیسا کہ میں نے کل بیان کیا تہا رہا کر دئے جاوینگے اور دیہاتوں میں آزادانہ پہرنے لگینگے - کیا آنریبل ممبران واقعی یہہ دعوے کر سکتے ہیں کہ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ جرائم خلاف جائداد کی تخفیف مستقل ہے- کم از کم مجہے تو اس میں شک ہے یہہ بالکل اغلب ہے کہ آپ آج سے دو سال بعد دیکہیں کہ لہ مسلح ڈاکوں یا مویشی کی چوری یا رہزنی کی وار داتیں پہر بڑے زور سے عود کرآئیں-

" آنریبل سردار بہادر گجن سنگہ نے بیان فرمایا ہے کہ یہہ ایسے شخص کے لئے سختی ہوگی جو گہر میں صرف ایک ہی مرد ہو- اسمیں کوئی واقعی سختی نہیں ہے-ایسا شخص مسودہ کی دفعہ ۷ کی رو سے مستثنی کیا جاسکتا ہے - آنریبل ممبر نمائندہ یونیورسٹی نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے اور میرا خیال ہے کہ میں اون کے الفاظ کو دہرا سکتا ہوں کہ موجودہ طریق کی رو سے ہم کسی پہرہ دینے والے شخص کو اپنا فرض ادا کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتے اور وہ مسودہ کی مخالفت اس بناء پر کرتے ہیں کہ اختیاری خدمت مو... موزوں اور بہتر ہوتا ہے اسبارہ میں میں کہنا چاہتا ہوں کہ اون کی تقریر سے ظاہر تہا کہ اونکو موجودہ طریق کے اصلی مطلب سے بالکل ناواقفیت ہے - میں مانتا ہوں کہ آپ کسی پہرہ دینے والے کو قانوناً کام کرنیپر مجبور نہیں کر سکتے میرا مطلب تو یہہ ہے کہ آپ موجودہ حالات میں اوسکو فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کے بدلے سزا دینے میں خلاف قانون کار روائی کرتے ہیں "-

آنریبل مسٹر فضل حسین—

" کیا یہہ ٹہیک ہے کہ ڈپٹی کمشنر ایسے اشخاص کو سزا دیتے ہوں جو اپنا فرض ادا نہیں کرتے تو اگر اسکی گورنمنٹ نے اجازت دے دی ہے تو یہہ ایک عجیب اقبال ہے کیا کوئی ایسی مثالیں موجود ہیں جنمیں ڈپٹی کمشنروں نے کسی آدمی کو جرمانہ کیا ہو ؟ "-

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر—

" محرک کا مدعا یہہ ہے کہ اگر ڈپٹی کمشنر موجودہ خود اختیاری طریق کو عمل میں لائیں تو اونپر دیوانی نالش ہوسکتی ہے-آنریبل ممبر اس امر کی وضاحت کر رہے ہیں "-

آنریبل مسٹر فضل حسین—

" میں یہہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا کبہی کسی شخص کو جرمانہ کیا گیا ہے "-

" اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہو تو میں ضرور گورنمنٹ سے اس کے متعلق سوال کرونگا "-

آنریبل مسٹر کوریک—

" میں نے " جرمانہ کیا " نہیں کہا بلکہ میں نے ' سزا دی ' کہا ہے میں جانتا ہوں کہ موجودہ طریق کے مطابق اگر کسی شخص کی بابت رپورٹ کی جائے کہ وہ جی چراتا ہے تو اوسکو ڈپٹی کمشنر بلاکر ڈانٹ دیتا ہے - سوال یہہ ہے کہ اوس سے اوسکو لازمی طور پر کام کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جاسکتا - اور اوسکو طلب کرنیکا کوئی قانونی ذریعہ موجود نہیں-اسوقت کونسل سے ہم جو کچہہ کرانا چاہتے ہیں وہ یہہ ہے کہ جہاں ضرورت ہو اس اختیاری طریق کو ایک باقاعدہ قانونی اصول پر قائم کرکے ایک ایسا طریق مرتب کردے جسکی فی الحال قانون کی رو سے کوئی منظوری نہیں-اس مسودہ کی ایک بڑی غرض یہہ ہے جیسا کہ میں پہلے ہی کہا ہے کہ سب کا ایک جیسا فرض ادا کرنا یقینی ہو جائیگا-مجہے یاد نہیں کہ کسی ممبر نے یہی جانچوں -کہ اسکی مخالفت کی ہے اسبارہ میں میرا مطلب سمجہا ہو-میں نہیں سمجہہ سکتا کہ کس طرح اسکے بغیر ہم اس امر کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ہر ایک شخص فرض کی انجام دہی میں اپنا حصہ لیگا "-

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر—

"پیشتر اسکے کہ یہ تحریک کونسل کے روبرو پیش کی جائے میں دو ایک باتیں مسودہ کی تائید میں اضافہ
مسودہ کی مخالفت کی بڑی دلیل یہ ہے کہ موجودہ خود اختیاری طریق سے بہت اچھا کام چل رہا ہے-
اوسکے اختیاری" سے لازمی بنانے کی لوگ مخالفت کرینگے اور اسکے علاوہ فی الحال اس تبدیلی کی کوئی
وجہ نہیں ہے جبکہ جرائم رفتہ رفتہ کم ہوگئے ہیں اور لوگ اسباوہ میں حکم کو بیش از پیش امداد
دے رہے ہیں۔ ان تمام دلیلوں میں بڑا وزن ہے لیکن جیسا کہ آنریبل مسٹر طامسن نے فرمایا ہے اور آنریبل
مسودہ ہذا نے ظاہر کیا ہے اسکا اصل مطلب یہہ کہ یہہ انتظام اشد ضرورت کے لئے ہے جو ایسے خاص اور
حالات کے موقع پر استعمال کیا جائیگا جنکے قانون وامن میں خلل انداز ہونیکا احتمال ہو گذشتہ ایام میں
کے موقع پیش آتے رہے ہیں اور اس امر کا کوئی یقین نہیں کہ آئندہ ایسے اچانک مواقع پیش نہیں
آنریبل مسٹر طامسن نے نہایت مناسب طور پر صوبہ کی جرائم کی حالت کو الف لیلی کے جن سے تشبیہ
جن بوتل میں بند کیا ہوا ہے لیکن ہم ہمیشہ یہہ ذمہ واری نہیں اٹھا سکتے کہ وہ اسی میں بند رہیگا
معلوم ہے کہ کسطرح تین سال ہوئے باغیانہ سازش سے ہمارے صوبہ کے امن و چین میں خلل پیدا ہونے کا
ہوگیا تھا-یہہ بھی ہم سب جانتے ہیں کہ کس مشکل سے گورنمنٹ نے لوگوں کی امداد حاصل کرکے اور
ٹھیکری پہرہ کے طریق کے ذریعہ اس سازش کا مقابلہ کیا اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا-ہم سب
ہیں کہ ان اشخاص کو جن کا مدعا صوبہ میں خوف اور بغاوت پھیلانے کا تھا-سزائیں ہی گئیں-بعض
کیا گیا-بعض کو پھانسی دی گئی بعض کو عبور دریائے شور کی سزا دی گئی اور بعض کو جیل واقع
باغ میں بھیجا گیا-ہمکو چند دن ہوئے سنا ہے کہ ان میں سے ۱۸ آدمی اوس بوتل سے بھاگ گئے ہیں
ہم نے اونکو اپنے خیال میں نہایت محفوظ طریق میں بند کیا ہوا تھا-اس بات کا دعوے نہیں کیا
کہ وہ اونہی باغیانہ اور مجرمانہ تحریکوں کو جاری کرنے کی امید پر جلکہ پھیلانے کی اونہوں نے
۱۹۱۵ء میں کوشش کی تھی اپنے ضلعوں کو واپس نہیں آئینگے-مجھے بھروسہ ہے کہ گذشتہ کی طرح ہم اسی
حالت کا مقابلہ کرسکتے ہیں مگر گورنمنٹ کو تب ہی یقین آئیگا کہ وہ اسکا کافی طور پر مقابلہ کرسکتی
کو الزامات کو ان اضلاع اور ان مقامات سے لوگوں کی باقاعدہ امداد طلب کرنے کے لئے کوئی اختیار دے دیا
سے ان خطرناک مجرموں کا تعلق ہے ان لوگوں میں سے بہت سے وسطی پنجاب کے رہنے والے ہیں اور میرا خیال ہے کہ
آنریبل ممبر کے ضلع سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے اس مسودہ کی مخالفت کی ہے اور جن کی نسبت میں یہہ ضرور
کہ غدر کی سازش کے خاتمہ کرنے میں اونکی کوششوں سے گورنمنٹ کو خاص امداد ملی ہے-مجھے یقین ہے
ممبر موصوف بھی اس خیال کو مد نظر رکھکر کہ یہہ خطرناک مجرم ضلع لودھیانہ میں اپنے وطن کو گورنمنٹ
خلاف بغاوت اور بد امنی کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے آرہے ہیں سب سے پہلے اس امر کو تسلیم کرینگے کہ اونکا
کو ایک سب سے موثر طریق یہہ ہوگا کہ ان مقاموں کے لوگ جن سے ان مجرموں کا تعلق ہے رات کو
کو گشت کریں اور اسی طرح ان خطرناک مجرموں کو گرفتار کرلیں - میں نے اس مثال کا ذکر
اس حالت کو ظاہر کرنے کے لئے کیا ہے جس میں اس مسودہ کو استعمال کرنے کا ارادہ ہے - جب تک کہ
امن و امان سے گذر جاتے ہیں اس خاص انتظام کی ضرورت نہیں مگر میں آنریبل ممبروں سے درخواست
کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں - یہہ بہتر ہوگا کہ کسی نازک موقع کا انتظام کرنے کے لئے پہلے ہی تیار
بجائے اسکے کسی نازک موقع کے نمودار ہونیکی انتظار کی جائے اور اوس کے نمودار ہونے
کے تدارک کے لئے جلدی سے کوئی تجویز نکالنے کی کوشش کی جائے-میں اپنے تجربہ سے جو
گذشتہ پانچ یا اندازہ سالوں میں اس صوبہ کے اعلیٰ افسر ہونیکی حیثیت میں حاصل ہوا ہے کہ سکتا ہوں
کی حفاظت کے لئے اس سے زیادہ نقصان دہ اور کوئی طرز عمل نہیں ہوگا کہ پہلے کسی بڑے خطرہ
کے نازل ہوجانے تک انتظار کی جائے اور پھر جلدی جلدی اوس کے تدارک کی تجویز ہی سوچی
۔ اگر ہمارے پاس انتظام موجود ہیں اور ہم ان لوگوں کی امداد کے ساتھ استعمال کرنا جانتے ہیں تو
حالت کا بھی جو پیش آئے - اعتماد سے اور بے خطر ہو کر قلع قمع کرسکتے ہیں-

"مسودہ کی تفصیل کے متعلق بہت کچھ کہا جا چکا ہے بہت سے امور ایسے ہیں جو غور طلب ہیں میں نہایت زور سے آنریبل ممبروں کو کہونگا کہ وہ اس مسودہ کو منتخب کمیٹی کے پاس جانے دیں یہہ ممکن ہے کہ منتخب کمیٹی میں اسمیں بہت کچھ تبدیلیاں کی جائیں اگر بہت سی تبدیلیاں ہونگی تو مسودہ کو پھر آراء کیلئے متداول کیا جا سکتا ہے اس بارہ میں صرف ایک امر ہے جسپر میں زور دینا چاہتا ہوں آنریبل مسٹر کرانک نے کونسل ہذا کے بعض ممبران کے اس مسودہ کے متعلق طرز عمل پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کسیقدر گرمجوشی سے جو قابل معافی ہے کام لیا ہے - آنریبل ممبر نے بیان فرمایا ہے کہ اس مسودہ سے اوس ریزولیوشن کو عملی جامہ پہنانیکا مقصد تھا جسکو کونسل ہذا نے پاس کیا تھا کہ یہہ تمام غیر سرکاری ممبران کونسل ہذا کی آراء کیلئے تقسیم کیا گیا تھا اور کہ تمام ممبران نے جنہوں نے جواب دیا (سوائے دو کے سب نے جواب دیا) مسودہ کے اصول کی تائید کی تھی اسلئے میرے خیال میں آنریبل ممبر کو شکایت کرنیکی معقول وجہ ہے اور گورنمنٹ ایسی اس مخالفت پر شکایت کی وجہ رکھتی ہے جو آج بمقابلت کونسل میں مسودہ کے برخلاف کی گئی ہے - میں یہہ امر ظاہر کر دیتا ہوں کہ مسودہ مقامی جماعتوں میں آراء کے لئے اس وجہ سے تقسیم نہیں کیا گیا تھا کہ کہ کونسل میں مقامی جماعتوں کے نمائندوں نے متفقہ طور پر اس کے اصول کو تسلیم کر لیا تھا اور اس کے علاوہ قسمت کمشنروں اور میونسپلٹیوں کے نمائندگان موجودہ کونسل ہذا نے اپنی آراء میں اس اصول کو پسند کیا ہے جو اونہوں نے مسودہ کے متعلق ارسال کیں - چونکہ جن مقامی جماعتوں کے نمائندوں نے جواب دیا تھا - اونہوں نے مسودہ کے اصولوں کی تائید کی تھی ہملے ضرورتاً خیال کیا کہ دیہاتی اور شہری جماعتوں کا بھی جنکے وہ نمائندے کہلاتے تھے یہی خیال ہوگا نہ صرف دیہاتی بلکہ شہری رقبہ جات میں بھی جہاں اس مسودہ کو نافذ کرنا تھا اگر اس کے خلاف کوئی احساس موجود تھا تو یقیناً آنریبل ممبران موصوف کا فرض تھا کہ وہ امر کو ابتدائی منازل میں گورنمنٹ کے گوش گذار کرتے - یقیناً یہہ نہایت ہی معمولی چیز ہے جس کی گورنمنٹ کو مذکورہ جماعتوں کے اون نمائندوں سے جو کونسل ہذا میں موجود ہیں توقع ہو سکتی ہے۔

"اس لئے میں آنریبل ممبران سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس بل کی مخالفت پر مصر نہ ہوں تاکہ اسے منتخب کمیٹی کے سپرد کئے جانے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے - منتخب کمیٹی میں اس مسودہ پر بالتفصیل غور کی جائیگی - ممکن ہے کہ آنریبل ممبروں کی اون خواہشات اور خیالات کا احترام کرتے ہوئے جو ظاہر کئے گئے ہیں اس مسودہ میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو جائے - اگر اوس میں بہت سی تبدیلیاں ہوگئیں تو پھر گورنمنٹ کا یہہ فرض ہوگا کہ وہ اسے دوبارہ متداول کرا دے اور اوس تبدیل شدہ مسودہ کے متعلق اشخاص متعلقہ کی رائے لے - میرے خیال میں ہم اچھا طور پر یہہ فرض کر سکتے ہیں کہ اگر مسودہ ہذا نے قانون کی مکمل اختیار کر لی تو اوسے صرف میں قیام امن ہی کیلئے استعمال کیا جائیگا اور اوس میں ہر کسی قسم کی مداخلت کو دخل نہیں ہوگا - میں پھر یہہ بیان کئے دیتا ہوں کہ یہہ قانون صرف اشد ضرورت کے لئے وضع کیا گیا ہے - اور - شدید نازک رقعات کے تدارک کے لئے جو ایسے حالات میں رو نما ہوں جنکا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور جس کو آنریبل ممبر اقدام بیان کرچکے ہیں گورنمنٹ نے یہہ ضروری خیال کیا کہ اشد ضرورت کے وقت کیلئے اوس کے پاس اس قسم کا کوئی قانون ہونا چاہئے - اگر آنریبل ممبران نے اس بات کی اجازت دینے سے انکار کیا کہ مسودہ ہذا کو منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور ہمارا اس پر کامل غور و خوض کی جائے تو وہ اس طرح وہ اپنے اوپر بڑی بھاری ذمہ داری لینگے۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل—

"پوائنٹ آف آرڈر - میں اون وجوہات کی تشریح کے لئے جن کی بنا پر میں مخالف ہوں سے چاہتا ہوں ایک الفاظ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں"۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

"آنریبل ممبر کا تقریر کرنا ضابطہ کے خلاف ہے"۔

یہہ تحریک کہ مسودہ کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے پیش ہوئی اور ۱۷ موافق اور ۷ مخالف رائے سے پاس ہوئی۔

آنریبل مسٹر کریک—

"یور آنر—میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ ہذا ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جاوے جس
آنریبل مسٹر گریسی - آنریبل مسٹر ہیلی (Hailey) - آنریبل سردار بہادر پرتاپ سنگھ - آنریبل خانصاحب
زا اکرام اللہ خاں - آنریبل رائے زادہ بھگت رام اور محرک شامل ہوں۔"

آنریبل مسٹر طامسن—

"جناب عالی میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ آنریبل رائے بہادر چوہدری لعل چند اور آنریبل
دار بہادر گجن سنگھ کو بھی منتخب کمیٹی میں شامل کر لیا جائے"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"میں اس کی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام—

"میں اس کی تائید مزید کرتا ہوں"۔

آنریبل مسٹر کریک —

"میں ان دونوں آنریبل ممبروں کو منتخب کمیٹی میں بخوشی لینے کے لئے تیار ہوں"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس—

"یور آنر—چونکہ حضور والا نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ یہ قانون صرف اشد ضرورت کے لئے مقصود ہے
س لئے میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں کہ مسودہ ہذا ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جاوے - میں ابھی
آرا لے کر منتخب کمیٹی کی بدراہ روت کے موصول ہونے تک ملتوی کرتا ہوں"۔

یہ تحریک کہ مسودہ ہذا ایک کمیٹی کے سپرد کیا جاوے جس میں آنریبل مسٹر گریسی-آنریبل رائے
در رائے زادہ بھگت رام - آنریبل مسٹر ہیلی - آنریبل سردار بہادر سردار پرتاپ سنگھ - آنریبل خان
احب مرزا اکرام اللہ خاں - آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ - آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند اور محرک
مل ہوں پیش ہوکر منظور ہوئی۔

بل ٹمباکو نوشی نوجوان اشخاص

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

"حضور والا—مجھے ان الفاظ کے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں جو میں نے تمباکو نوشی
ر سگرٹ پینے کے مضر اثرات کے متعلق دو سال ہوئے کونسل ہذا میں مسودہ تمباکو نوشی نوجوان
خاص کے پیش کرنے کے وقت بیان کئے تھے - طبابت پیشہ اصحاب اس معاملہ کے متعلق متفق الرائے ہیں اور
م دنیا کے سربر آوردہ اطباء نے بڑے زبردست الفاظ میں اس عادت کے متعلق ناپسندیدگی کا
ہار کیا ہے۔

"اسطرح یہ بالکل قدرتی امر تھا کہ یور آنر کی گورنمنٹ اس مسودہ کے اغراض سے دلی ہمدردی
اظہار کرتی - سنہ ١٩١٦ ع میں جب میں نے کونسل ہذا میں اس مسودہ کے پیش کرنے کی اجازت چاہی
ں تو آنریبل مسٹر کریک نے یقین دلایا تھا کہ یور آنر کی گورنمنٹ کو بل ہذا کے اغراض سے پوری
مدردی ہے اور کہ ان کے خیال میں یہ دعوا ہے کہ نوجوان اشخاص کے درمیان تماکو نوشی کی عادت دن
ں بڑھ رہی ہے وزن دار ہے۔

"صرف اتنی ہی بات کی نسبت شبہ تھا کہ عوام الناس میں ایسے قانون کی خواہش کس حد تک پائی جاتی
- آنریبل مسٹر کریک نے کہا تھا:— "گورنمنٹ کے پاس اس موضوع کے متعلق کوئی صحیح اطلاع نہیں ہے اور ابھی

اس بات کے متعلق گورنمنٹ کا اطمینان کرانا باقی ہے کہ عوام الناس مسودہ ہذا کی قسم کے قانون کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھینگے" چنانچہ میری مسودہ ہذا کو پیش کرنے کی تحریک منظور ہوئی اور پھر ہذا عوام الناس کی رائے کے لئے متداول کیا گیا۔

"میں حقیقی مسرت سے کونسل ہذا کو مطلع کرتا ہوں کہ جو آرا کہ آج تک موصول ہوئی ہیں انہوں نے خاطر خواہ طور پر مسودہ ہذا کی تائید کی ہے۔ براہ مہربانی مجھے گورنمنٹ کے ایگزیکٹو اور جوڈیشل افسروں کی بعض وقیع راؤں کے بیان کرنے کی اجازت دی جائے۔ چیف کورٹ کے چار آنریبل ججوں نے اس معاملہ کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے مسودہ ہذا کی تائید کی ہے۔ آنریبل مسٹر ڈبلیو جیوس صاحب جج چیف کورٹ حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں۔ 'اس میں کوئی شک نہیں کہ مسودہ ہذا کا منشاء نہایت عمدہ ہے' آنریبل مسٹر اے-بی براڈوے صاحب نے جو چیف کورٹ کے جج ہیں بیان کیا کہ 'بلا شبہ یہ قانون منفعت بخش ہے' آنریبل مسٹر جسٹس سکاٹ سمتھ صاحب لکھتے ہیں 'میں اسوقت سے اتفاق ظاہر کرتا ہوں کہ تمباکو نوشی ۱۶ سال سے کم عمر کے اشخاص کے لئے مضر ہے' آنریبل مسٹر ڈبلیو اے-ای روز کنال صاحب یوں رقمطراز ہیں 'مجھے اس مسودہ پر کوئی خاص اعتراض نہیں ہے' اب ایگزیکٹو عہدہ داران کو لیجئے۔ مسٹر سی-ایچ اٹکنس صاحب کمشنر قسمت انبالہ تحریر فرماتے ہیں کہ 'عام اصول سے میں متفق ہوں' علی ہذا القیاس مسٹر ای ٹیپ ڈیکس صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ یوں تحریر فرماتے ہیں۔ 'یقین ہے کہ یہ مسودہ اگر قانون کی شکل میں پاس ہوگیا تو اوس سے نوجوانوں کی صحت تمباکو نوشی کے مضر اثرات سے محفوظ رہیگی'۔ لفٹننٹ کرنل ایف پاپہم ینگ صاحب کمشنر قسمت راولپنڈی کی رائے بھی کم امید افزا نہیں ہے۔ آپ بیان فرماتے ہیں۔ 'میرے خیال میں مسودہ ہذا اگر قانون کی شکل میں پاس ہوگیا تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔ بلکہ فائدہ ہوگا' مسٹر بی-ایس باسورتھ سمتھ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی ایسی ہی رائے ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ 'نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی سے روکنے کے مجوزہ مسودہ کے احکام نہایت عمدہ ہیں' مسٹر ایچ-بی ٹالنٹی صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور فرماتے ہیں 'کوئی قانون جو نوجوان اشخاص کی اصلاح کے لئے مقصود ہو ہندوستان جیسے ملک میں خاص طور پر مفید ہے جہاں کہ والدین کی سہل انگاری ایک مضر سماجی اور معاشرتی خطرہ ہے' کرنل بوائی طامسن صاحب کمشنر ملتان۔ مسٹر ایف-ایچ پوکلی صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ۔ مسٹر ای-آر ایباٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ۔ مسٹر سی-ایچ بک صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ مسٹر ایچ-ڈی-واٹسن صاحب ڈپٹی کمشنر جالندھر۔ مسٹر ایس-ہملٹن ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ۔ لفٹننٹ کرنل اے-ای بارنی صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی مسٹر جے-اے فریسن صاحب ڈپٹی کمشنر منٹگمری و مسٹر ایچ-اے سمتھ صاحب ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان ان تمام افسروں نے جو بڑے تجربہ کار ہیں نہایت موزوں الفاظ میں مسودہ ہذا کی تائید کی ہے"۔

"جیسا کہ مسٹر ایچ-اے سمتھ صاحب ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان نے کہا ہے اس قانون کا انحصار ابتداً ہندوستانی اصحاب کی رائے پر ہونا چاہئے۔ میں یہ امر بخوشی بیان کرتا ہوں کہ ہندوستانی اصحاب نے بھی میرے اس مسودہ کی بالاتفاق تائید کی ہے۔ کنور رگبیر سنگھ صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر فیروزپور۔ شیخ اصغر علی صاحب ڈپٹی کمشنر لدھیانہ۔ مسٹر جوالا سہائے صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر ملتان اور نواب خدابخش خان صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر جہلم نے بیان کیا ہے کہ اس کارروائی کے اختیار کرنے کی بڑی خواہش کی جاتی ہے۔ ایک یا دو اصحاب کو چھوڑ کر باقی کسی ہندوستانی صاحب نے جس سے گورنمنٹ نے مشورہ کیا مسودہ ہذا کی مخالفت نہیں کی۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے۔ [illegible] ڈپٹی کمشنروں کے ایک جزو غالب نے اپنی رائے سے اس مسودہ کی تائید کی ہے۔ میرے خیال میں وہ چند اصحاب (جو تقریباً ۷ ہیں) جنہوں نے مسودہ ہذا کی مخالفت کی ہے۔ سوائے ڈپٹی کمشنر امرتسر کے ایسے دور افتادہ اضلاع سے متعلق ہیں - جہاں عوام الناس کی رائے ابھی بڑی قوی نہیں ہے۔ مجھے اس امر کا اندیشہ بھی ہے کہ ان مذکورالذکر اصحاب میں سے بعض نے اپنی رائے اس عجیب و غریب عذر کی بناء پر ظاہر کی ہوگی جو صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ نے پیش کیا کہ گورنمنٹ اوس بیانات اغراض و وجوہات کو جو مسودہ ہذا میں درج ہیں منظور نہیں کرسکتی کیونکہ اوسکے اپنے ایسے

سے مدبر اعتدال کے ساتھ تمباکو پینے والے ہیں یہ مخالفانہ رائیں تھیں جو ہی ہوں مگر یہ امر یقینی ہے - کہ وہ بہت ہی کمزور ہیں - اور خود ہندوستانیوں نے ان کی کافی تائید نہیں کی ہے - مسٹر ای - اے اسکوٹ صاحب ڈپٹی کمشنر گوڑگاؤں نے مسودہ ہذا کی مخالفت کرتے ہوئے حسب ذیل تحریر فرمایا - میں اس بات کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا - کہ اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے میں تقریباً ان تمام ہندوستانی اصحاب کی مخالفت کر رہا ہوں جن سے میں نے اس مضمون کے متعلق گفت و شنید کی ہے - اگرچہ دیوان (اب راجہ) نریندر ناتھ صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور نے مسودہ ہذا کے خلاف تحریر کیا ہے - تاہم تین سربرآوردہ ہندوستانی اصحاب کی یعنی رائے بہادر رام داس - مسٹر عبد العزیز بیرسٹر ایٹ لاء - سردار امر سنگھ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس نے جن سے انہوں نے ہوشیارپور میں مشورہ کیا اس کارروائی کی پوری تائید کی ہے۔

"میں اس موقع پر بعض ہندوستانی عہدہ داروں کی رائے اختصار کے ساتھ درج کرتا ہوں - اس سے اس برائی کی وسعت اور اس عام رائے کی کیفیت کے متعلق تمام شکوک رفع ہوجائینگے - جو مسودہ ہذا کے بارہ میں ظاہر کی گئی ہے۔

"لودھیانہ کے قابل اور ہر دلعزیز ڈپٹی کمشنر شیخ اصغر علی صاحب نے اس مضمون کے متعلق اپنی رائے کا اس طرح اظہار کیا ہے "میں مسودہ تمباکو نوشی نوجوان اشخاص کے حق میں ہوں جہاں تک میرا تجربہ ہے نوجوان اشخاص میں تمباکو نوشی کی عادت دن بدن بڑھ رہی ہے - میں نے ذاتی طور پر شریف خاندانوں کے کم سن بچوں کو جن کا کوئی سرپرست نہیں ہے - سستی قسم کے سگرٹ پیتے ہوئے دیکھا ہے - اور میں نے ان سے سگرٹ چھین لئے اور ان کے ایک طمانچہ لگانے کی خواہش کو بڑی مشکل سے روکا ہے۔

"نواب خدا بخش خان صاحب ڈپٹی کمشنر جہلم اس معاملہ کے متعلق یوں گویا ہیں - "یہ متفق علیہ ہے کہ مجوزہ قانون نوجوان اشخاص کو بڑی حد تک تمباکو پینے سے روکنے کے لئے از بس مفید ثابت ہوگا - تمباکو نوشی کی خرابیاں لوگوں پر بخوبی واضح ہیں اور جو کارروائی گورنمنٹ نے اختیار کی ہے عوام الناس اس سے متفق الرائے ہیں" ایک اور ہندوستانی جس سے گورنمنٹ نے مشورہ لیا لکھتے ہیں "مسودہ ہذا کے فوائد اظہر من الشمس ہیں - لڑکوں میں سگرٹ پینا بھی اب فیشن میں داخل ہوتا جاتا ہے"۔

"میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ایک یا دو ہندوستانی اصحاب اور چند یورپین ڈپٹی کمشنروں نے بھی مسودہ ہذا کی مخالفت کی ہے لیکن انکی رائے ان کثیر رایوں کے مقابلہ میں جو مسودہ ہذا کے حق میں ہیں کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔

"انھیں حالات میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ہر دو صاحبان لائق الفضل افسر اور کمشنر قسمت لاہور کس طرح ایسے نتیجہ پر پہنچے ہیں جو عوام الناس کی رائے کے بالکل مخالف ہے جسکی نسبت آخر انہیں بھی تسلیم کرنا پڑا کہ وہ مسودہ ہذا کے حق میں ہیں۔

"یہاں تک تو میں نے عوام الناس کی اوس رائے کا ذکر کیا ہے جو پنجاب کے مختلف اضلاع کے اعلی انگریزی افسروں نے ظاہر کی یا جو انکی وساطت سے ظاہر کی گئی - اب میں عوام الناس کی وہ رائے بیان کرتا ہوں جو غیر سرکاری جماعتوں نے براہ راست اخبارات اور لکچروں کے ذریعہ اور براہ راست عرضداشت کی وساطت سے ظاہر کی ہے۔

"یہ رائے جو بل کے حق میں ظاہر کی گئی ہے سرکاری آراء سے بھی زیادہ واضح اور پرزور ہے۔

"چیف خالصہ دیوان امرتسر - ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر - ٹمپرنس فیڈریشن امرتسر - ٹمپرنس ایسوسی ایشن لاہور - ٹمپرنس لیگ لاہور - ٹمپرنس ایسوسی ایشن ڈولکیا - ینگ مینز لیگ سرگودھا - ٹمپرنس ایسوسی ایشن راولپنڈی - ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن لاہور - ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن جالندھر - آریہ سماج دیو سماج - برہمو سماج اور کئی دیگر جماعتوں نے جنکی تفصیل خالی از طوالت نہیں ہے مسودہ ہذا کی

بڑے زور سے تائید کی ہے۔ اگرچہ پنجاب ہندو سبھا نے اس قانون کی مخالفت کی ہے تاہم جیسا کہ میں آگے چلکر ثابت کرونگا تمام ہندو اصحاب بشمول سناتن دھرمی ہیں۔ جونہی مسلم لیگ کے سکریٹری نے مسودہ ہذا کی مخالفت کی ہے۔ مگر پنجاب کے زیادہ با رسوخ مسلمانوں نے اس مسودہ کی اتنے زور سے تائید کی ہے جتنے زور سے وہ کر سکتے تھے۔

" شہر میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا تھا جس کے صدر جناب آنریبل خان بہادر نواب محمد شفیع صاحب سی۔ آئی۔ ای قرار پائے اور داعیان جلسہ میں حاجی شمس الدین سکریٹری انجمن حمایت اسلام۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ سکریٹری انجمن اشاعت اسلام۔ محمد بشیر ملا خان جاول۔ سکریٹری انجمن اسلامیہ پنجاب محسن شاہ سکریٹری کشمیری کانفرنس شامل تھے۔

" تمام پنجاب کے تعلیمی حکام۔ بہت ماسٹروں اور انسپکٹروں نے بالاتفاق و یکزبان ہو کر مسودہ ہذا کی تائید کی ہے اور اوسکے حق میں اپنی رائے ظاہر کی ہے۔

" مجھے یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ میاں چراغ الدین رئیس نے جنہوں نے آبپاشی کے معاملہ میں بڑی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں ایک بڑی لمبی چوڑی عرضداشت جسپر ۱۰۰۰۰ سو کردہ اشخاص کے دستخط ہیں گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کی جسمیں مسودہ ہذا کے احکام اور اغراض کی تائید کی گئی ہے۔ یہہ اس عرضداشت کے مختلف جماعتوں کیطرف سے ہونے کا بہترین اندازہ تقریباً ۱۵۰ چندہ ناموں کی فہرست سے لگایا جا سکتا ہے۔ مگر میں یہہ نام سنا کر کونسل ہذا کی سمع خراشی نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ایک فہرست پہلے آنریبل ممبروں کے پاس ملاحظہ کی جا چکی ہے جو بلا شبہہ اوسکا بڑے غور سے مطالعہ کرینگے۔

" ان کثیر التعداد جلسوں میں جو مسودہ ہذا کی تائید میں منعقد کئے گئے یہہ بات قابل ذکر ہے کہ ایک شخص نے بھی اسکے خلاف صدائے بلند نہیں کی اور جہاں تک مجھے معلوم ہے صوبہ بھر میں ایک جلسہ بھی مسودہ ہذا کی مخالفت میں منعقد نہیں کیا گیا۔ پنجاب کے اردو اور انگریزی اخبارات نے اس قانون کی بھی تائید کی ہے۔ ۲ یا ۳ اخبارات اور ایک یا دو کم نام جریدوں کے سوائے باقی سب مسودہ ہذا کے حق میں ہیں۔ مسلمہ اخبارات کو جن کی صدائے اچھے طور پر بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ ٹریبیون۔ پنجابی۔ بلٹن۔ پیسہ اخبار۔ العصر۔ اخبار عام۔ راجپوت گزٹ۔ اخبار وکیل اور کئی دیگر ہندوستانی اخبارات نے بارہا حکومت سے اس امر کی استدعا کی ہے کہ وہ مسودہ ہذا کو ایکٹ کی صورت میں پاس کرنے میں مدد دے۔ پنجاب کی تعلیم یافتہ جماعتیں اپنے خیالات کا اظہار کئی بار اخبار ٹریبیون میں کر چکی ہیں جس نے اس مسودہ کی طرف خاص توجہ دی۔ اس اخبار میں کئی موقعہ عرصہ دراز تک پنجاب کے مختلف حصوں اور دیگر مقامات سے اس بل کی تائید میں خطوط چھپتے رہے ہیں۔

" عوام الناس کی رائے جیسی کہ اوسکی اس کونسل میں اہانت کی جاتی ہے آنریبل سر بی۔ سی چٹرجی مرحوم نے واضح طور پر بیان کی تھی۔ اس ذی عزت سن رسیدہ جنٹلمین نے بل کی تائید کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ " میری رائے میں بھی یہہ مسودہ خوشگوار ہے اور کہ اوس نو عمر بچوں میں ایک قسم کی اصلاح ہو جائیگی ہے۔ اسلئے اس خیال سے اس پیش کرنیکی اجازت ہونی چاہئے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ نو عمر بچوں میں غالباً تمباکو نوشی کی بری عادت دن بدن ترقی پذیر ہے پنجاب کے بعض حصوں میں میں نے دیکھا ہے کہ ۴ یا ۵ سال کے کم عمر کے بچے تمباکو پینا شروع کردیتے ہیں اور میری خواہش ہوا کرتی ہے کہ تمباکو کی جو شے اونکے ہاتھوں میں ہوتی ہے اوسکو چھین لوں "۔ کونسل کے دوسرون ممبروں نے بھی موزوں لفظوں میں اس بل کو پیش کرنے والے ممبر کی تائید کی ہے۔

" پور آخر میں کسی حد تک بحیثیت عہدہ دار اور غیر عہدہ دار اصحاب کی رائے بیان کرچکا ہوں تاکہ کونسل کے روبرو ضروری معلومات بیان کرکے آنریبل ممبران اور گورنمنٹ کو یقین ہو۔ کیونکہ عوام الناس کی رائے اس مسودہ کو قانون کی صورت میں دیکھنے کی بڑی حد تک حق میں ہے۔

" مجھے اجازت دی جاوے کہ اب میں اس مسودہ کی مختلف دفعات کا ذکر کروں۔بعض حلقوں میں اس قانون کے مسودہ کی مخالفت محض اس کے انشاء کے حسن و قبح کے لحاظ سے کیگئی ہے۔میں کونسل کو بتلانا چاہتا ہوں کہ میں اس مسودہ کے اصول کرنے میں کسی اختراع کا دعویدار نہیں - یہہ بل جیسا کہ وہ کونسل کے پاس ہے زیادہ تر ساؤتھ آسٹریلیا کے ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۰۸ع کی بنیاد پر بنایا گیا تھا - مگر مجھے اس کے انشا کے نقائص کے متعلق کوئی خاص اصرار نہیں۔مجھے امید ہے کہ منتخب کمیٹی میں اس قدر اصلاح ہوجائیگی کہ اسکے خلاف کل اعتراضات رفع ہوجائینگے۔

" ابتدائی اغراض و وجوہات پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا- مسودہ کے مدعا کے خلاف صرف ایک ہی آواز اٹھائی گئی ہے اور جو مناسب بھی معلوم نہیں ہوتی ہے کہ اوس میں یہی میں کے کوئی نئی بات درج نہیں ہے- میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اوسے تمام دنیا کی قابل رحم طبی رائے سمجھا جاتا ہے اور جو اصحاب اوس کے برخلاف کچھہ کہتے ہیں وہ اپنے آپکو تمام پڑھے لکھے طبقہ کی مخالفت کرتے ہیں اور بجائے کسی معقول وجہ پیش کرنے کے اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں-

" تمباکو کے بارہ میں مشورہ دیا گیا ہے کہ حقہ نوشی کو بھی شامل کیا جاوے-اس کے خلاف مجھے کوئی اعتراض نہیں-

" فقرہ اول کے متعلق یہہ کہا گیا ہے کہ بل کو ایسے طور پر ترمیم کیا جاوے کہ مختلف [علاقوں]پر اطلاق کرنیکا کام لوکل گورنمنٹ کی اقتضاء رائے پر منحصر ہو جائے اور کہ شروع میں صرف بڑے اور مشہور شہروں میں اسکے زیر عمل لایا جائے- یہہ میری معلومات اور تجربہ ہے اس میں عوام کا بڑا حصہ میرے ساتھہ متفق ہے اور یہہ برائی دیہات میں بھی تیزی سے پھیل رہی ہے اور دیہاتی بات یہہ ہے کہ برائی کو اسکے شروع ہی میں دبایا جاوے یعنی جس جگہ یہہ برائی ابھی زیادہ نہیں پھیلی-

" دفعہ ۲ میں بعض خفیف ترمیمات تجویز کیگئی ہیں امید ہے کہ ان پر ابھی منتخب کمیٹی میں غور کیا جائیگا -فقرہ نمبر ۳ میں لفظ ظاہر پر بہت اعتراض کیا گیا ہے-یہہ لفظ انگلستان کے ایکٹ سے لیا گیا ہے- اور وہ پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین کے ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۴ع کی دفعہ ۲۹ اور ۴۲ میں بھی پایا جاتا ہے-دفعہ ۲۹ کے دوران میں " کہ کوئی لائیسنسدار اور ایسے لائیسنسدار کا کوئی ملازم یا اوسکی بجائے کام کرنیوالا شراب یا کوئی منشی چیز کسی ایسے شخص کے پاس جسکی عمر بظاہر ۱۸ سال سے کم ہو نہیں فروخت کریگا اور اوسکو دیگا خواہ وہ ایسے شخص کے اپنے استعمال یا کسی اور شخص کے استعمال کے لئے ہو-اور خواہ فروخت کنندہ کی دوکان پر یا اوسکے باہر اوسکا استعمال کیا جاتا ہو-

" پھر دفعہ نمبر ۴۲ فقرہ نمبر ۴ حسب ذیل ہے:—

اگر کوئی لائیسنسدار یا اوسکا کوئی ملازم یا اوسکی بجائے کام کرنے والا دفعہ ۲۹ کی خلاف ورزی میں کسی قسم کی شراب یا کوئی منشی چیز کسی ایسے شخص کے پاس جسکی عمر بظاہر ۱۸ سال سے کم ہو فروخت کریگا یا دیگا تو وہ اوس سزا کے علاوہ جسکا وہ مستوجب ہو ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پانچ سو روپیہ تک ہوسکتی ہے-

تمباکو وغیرہ فروخت کرانیوالے نوجوان کی عمر شکل سے جان سکتے ہیں مزید بر آں دوکاندار کے ساتھہ کسی قدر معقول نرمی بھی ہونی چاہئے - اوسکو سہوا اور بغیر ارادہ کے غلطی کرنیکی صورت میں سزا نہیں ہونی چاہئے-

لفظ "سموکنگ" پر بھی بہت سی نکتہ چینی کیگئی ہے-میں اسے واپس لینے کو تیار ہوں - الفاظ " اوس کے اپنے استعمال کے لئے ہو یا نہ " پر بھی اعتراض کیا گیا ہے اور یہہ کہا گیا ہے کہ غریب والدین کو جو اپنے بچوں کے ذریعہ تماکو وغیرہ منگواتے ہیں کسیقدر تکلیف برداشت کرنی پڑیگی - کسی ایسی وجہ پر غور کرنا اس بل کے خاص مدعا کے منافی ہوگی صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کی رائے اور دفعہ ۲۹ جسکا حوالہ دیا جا چکا ہے مطابق حال ہیں ۔ انبالہ کے صاحب ڈپٹی کمشنر بیان کرتے ہیں - کہ " میں بل کی دفعہ ۳ کو ترمیم نہیں کرونگا سوائے اسکے کہ لفظ بظاہر اور سگار سگریٹ یا " کو حذف کردوں دوکاندار کیواسطے یہہ بتلانا ناممکن ہے کہ لڑکا تماکو اپنے یا دوسروں کے استعمال کیواسطے خریدتا ہے اور اگر تمباکو کی نلکی تو دوکانداروں کو سمجھہ بچوں کے ہاتھ فروختگی کا کافی عذر مل جاویگا - والدین کی تھوڑی سی تکلیف کو ایک ایسی اصلاح کے سدراہ نہیں ہونے دینا چاہئے جس کا ہماری آئندہ نسلوں کی صحت کے ساتھہ گہرا تعلق ہے-

* حد عمر کی بابت بھی اعتراض کیا گیا ہے بعض اوس کو کم اور بعض زیادہ کرنا چاہتے ہیں- انگلستان میں یہہ ۱۹ سال ہے اور میں نے یہہ عمر وہیں سے لی ہے - میں نے سنا ہے کہ دوسرے مغربی ممالک میں بھی یہی عمر مقرر ہے - بنگال والے اسے ۲۱ سال کرنا چاہتے ہیں مگر بمبئی والے اور میسور والے ۱۸ سال - میں چاہتا ہوں کہ اس عمر کو جہانتک ممکن ہو سکے بڑھا دیا جائے مگر جو عمر مقرر کی جائے اوس میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ وہ بالغ اشخاص کی آزادی میں مخل نہو - جب تک ہمارے بچوں کو بیرونی حفاظت کی ضرورت ہے اون کو اس بل میں محفوظ رکھا جانا چاہئے -

* ایک اور اعتراض اون لوگوں کے خلاف اوٹھایا گیا ہے - جو اس ایکٹ کی تعمیل کا کام کرینگے مشورہ دیا گیا ہے کہ معمولی پولیس کانسٹیبل کو یہہ اختیارات نہیں دینے چاہئیں - چند گروہی اور عجیب شکایت معززان سرکار کی اس جماعت کی سرکوبی کے لئے پیش کئے گئے ہیں - میرا یہہ مطلب نہیں کہ پولیس کا ہر ایک کانسٹیبل پارسا ہوتا ہے مگر فاضل ممبر صاحبان کا یہہ فرمانا کہ ان کے پاس ہو جانے پر پولیس کے ہاتھہ میں تشدد کا ایک حربہ آجائیگا اور اس دعوی کی تائید میں کئی شدید مثالیں بیان کرنا میرے خیال میں کوئی معقول دلیل نہیں ہیں پنجاب پولیس نے باوجود اپنے نکتہ چینیوں کے گذشتہ چند سالوں میں ملک معظم کی رعایا کی جان و مال کی حفاظت کا کام نہایت عمدگی سے انجام دیا ہے یہہ اپنے فرائض منصبی کے احساس میں دن بدن ترقی کر رہی ہے اور جب تمباکو سگرٹ وغیرہ پکڑنے کا اختیار ایک ہیڈ کانسٹیبل کو جسے شراب اور دیگر منشی اشیا کے متعلق پہلے ہی اختیارات حاصل ہیں اور نیز دیگر معززین مثلاً ذیلدار نمبردار میونسپل کمشنر وغیرہ کو یہہ اختیارات دئے جائیں تو کونسل کے دل میں کوئی شبہ باقی نہیں رہنا چاہئے کہ جو اختیارات اس بل کے بموجب دئے جاوینگے اون کا خاص طور پر نا جائز استعمال کیا جاویگا - خواہ قانون تمباکو نوشی موجود ہو یا نہ جو شخص شرارت کرنے پر تلے ہوئے ہیں وہ سینکڑوں دیگر طریقوں میں ایسا کرتے رہینگے - محض ایسی شاذ مثالوں کی بنا پر اس بل کو رد نہیں کر دینا چاہئے - میں فاضل ممبر صاحبان کے اس خوف کو بھی رفع کئے دیتا ہوں کہ میرا یہہ بل عورتوں پر عائد نہ ہو - پنجاب میں لڑکیاں اس برائی سے بچی ہوئی ہیں -

* فقرہ ۵ کے ضمنی فقرہ (ب) پر بھی اعتراض کیا گیا ہے - تجویز پیش کی گئی ہیں کہ جو اشیاء زیر دفعہ ہذا ماخوذ کی جائیں وہ اسی وقت اور فوراً تلف کر دی جائیں - بجائے اس کے ان کو تھانہ پولیس میں لیجایا جائے اس امر پر بھی منتخب کمیٹی پوری توجہ دیگی -

* بل کی مناسب عبارت آرائی کے متعلق دیگر ایسی ترمیمات پیش کی گئی ہیں - جو زیادہ اہم ہیں یہہ بھی تجویز پیش کی گئی ہے نہ استغاثہ کرنیوالوں اور اون کے فرائض کو مسودہ میں پورے طور پر واضح کر دیا جائے - میں منتخب کمیٹی کے کام بجائے خود کونسل میں انجام دینا نہیں چاہتا - فقط میں کونسل کو ایک دفعہ پھر یہہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی جملہ تجاویز پر کمیٹی پورا غور کریگی -

* ان اصطلاحی اعتراضات کو ماہرین پر چھوڑ کر جو منتخب کمیٹی میں اس بل پر غور کرینگے میں اون تمام دلائل کی طرف آتا ہوں جو اس بل کے برخلاف پیش کی گئی ہیں -

دیگر اعتراضوں کو چھوڑ کر جس اعتراض کی طرف میرا پہلے خیال دوڑا ہے اگرچہ وہ اس قدر ضروری نہیں ہے یہہ ہے کہ اس بل کی تحریک کا کام ایک سکھ کے حصے میں کیوں آیا - جس کے ہم قوم حقہ نوشی سے پرہیز کے لئے مشہور ہیں - میرا جواب اس اعتراض کی نسبت یہہ ہے کہ ایک حقہ نوش کے ہاتھوں اس بل کو اخلاقی تقویت اس قدر نہ آتی جسقدر کہ اب ملی ہے - میں یہہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ حقہ نوشی کے برخلاف یہہ تحریک سکھوں کی طرف سے شروع نہیں ہوئی - گورنمنٹ کے پاس صوبہ کے مختلف حصوں سے مختلف انجمنوں کی طرف سے ریزولیوشن پہنچے - ایک ریزولیوشن کے متعلق جو کہ پراونشل ٹمپرنس صوبہ پنجاب و شمال مغربی سرحد نے ایک سر کردہ اصحاب کے ایک اجلاس منعقدہ امرتسر میں پاس کیا تھا گورنمنٹ نے تجویز کی کہ یہہ بل ایک غیر سرکاری ممبر کی طرف سے پیش ہونا چاہئے - میرا تصور غلط نہ ہے کہ میں نے اس تجویز پر عمل کر کے اس کونسل میں یہہ بل پیش کر دیا ہے -

* انڈین ایسوسی ایشن امرتسر کی کارروائیوں سے ظاہر ہوگا کہ پنجاب ہندو سبھا - آل انڈیا لبرل کانفرنس - اہل حدیث - راجپوت سبھا - دیوسماج آل انڈیا طبیہ کانفرنس اور دیگر بہت سی غیر سرکاری ایسوسی ایشن پیشتر ہی اس امر کے متعلق بڑی تندہی سے کام کر رہی تھیں - میں ممبران کی خدمت میں درخواست کرونگا کہ وہ اس بل پر اس کی اپنی خوبیوں کے لحاظ سے اور غیر ضروری و غیر متعلقہ امور کا خیال کئے بغیر غور کریں - میں ایک دفعہ پھر لودھیانہ کے باخبر صاحب قاضی کھلو کی رائے جو انہوں نے اس امر کے متعلق دی بیان کرتا ہوں - یہہ یاد رہے کہ وہ ایک مسلمان ہیں - انہوں نے اپنی رائے میں جو اونہوں نے گورنمنٹ کو ارسال کی تصریح کیا ہے کہ یہہ سچ ہے کہ حقہ ارضی اس قوم میں بالکل ممنوع ہے جس سے کہ بل پیش کرنے والے آنریبل ممبر صاحب تعلق رکھتے ہیں - لیکن اگر آج تک کسی ہندو یا مسلمان ممبر نے اس کے متعلق کارروائی کرنیکی جراءت نہیں کی تو یہہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ کیوں ہم ایک معزز ممبر کی واجب کوشش کو جو انہوں نے اس برائی کے انسداد کے لئے کی ہے لبیک نہ کہیں - تھوڑے روز کا ذکر ہے کہ ایک پارسی جنٹلمین نے جس قوم کی مجموعی آبادی بہت تھوڑی ہے امپیریل کونسل میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی نیچ جماعتوں کی حالت کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا اس کی وجہ یہہ ہے کہ آخرالذکر اصحاب نے اس معاملہ میں ہاتھ پاؤں نہیں ہلائے-

* میں اس امر کے متعلق کچھ مزید کہنا نہیں چاہتا صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ لاہور کا وہ بڑا جلسہ جسکا کہ میں نے پیشتر اپنی تقریر کے پہلے حصہ میں حوالہ دیا ہے ہندو اور مسلمانوں کے سواد اعظم قائم مقاموں کی طرف سے منعقد ہوا تھا اور جس ممبر نے ایک اسی قسم کا بل بنگال کی کونسل میں پیش کیا ہے وہ مسلمان ہے-

* یہہ اعتراض بھی اٹھایا گیا ہے کہ یہہ قانون پولیس اور لوگوں کے درمیان جھگڑے کا باعث ہوگا-یہہ قانون ہندوستان سے باہر عوام الناس اور پولیس کے درمیان جھگڑے کا باعث نہیں ہوا-اس سے پیشتر تالاب نرنجن کوٹ حیدرآباد-بڑودہ اور دیگر ہندوستانی ریاستوں میں ہو کوئی بد مزگی پیدا نہیں ہوئی- تعجب ہے کہ صوبہ پنجاب کو اس کے متعلق کیوں خاص خوف ہے پنجابی قانون کی اطاعت کے لئے مشہور ہیں-جب یہہ تجویز پاس ہوجائیگی تو وہ یقیناً امید ہے اس طریقہ سے عمل کرینگے مجھے یقین ہے کہ ایسی صورتیں بہت شاذ و نادر ہونگی جن میں پولیس کو مداخلت کرنی پڑے-

* ایک اور اعتراض جو اس کے برخلاف اٹھایا گیا ہے وہ یہہ ہے کہ مجلسی نقائص کی اصلاح تعزیری آئین سے نہیں ہونی چاہئے - بیسویں صدی میں اس قسم کی دلیل دقیانوسی معلوم ہوتی ہے - تعزیرات ملک کئے ہوے مجلسی برائیوں کو روکنے کے لئے تعزیری قوانین سے پر ہے-خود پنجاب میں ہمارے پاس آگے ہی ایکٹ ۱ سنہ ۱۹۱۳ ع کی شکل میں ایک تعزیری قانون مروجہ ہے - جو اس قانون سے بھی زیادہ سخت ہے جسکو میں وضع کرانا چاہتا ہوں وہ قانون الکحل شراب و منشی اشیاء مثلاً چرس-بھنگ-گانجا وغیرہ کے استعمال اور روکنے کے واسطے پاس کیا گیا تھا - جو لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ یہہ قانون پنجاب میں ایک نئی قسم کا ہے انکو شاید اس امر کی خبر نہیں کہ ہم نے آگے ہی ایسی چیزوں کے خلاف جنکا کہ استعمال کم ہوتا ہے قانون پاس کرلیا ہے- بس یہہ اور بھی ضروری ہے کہ اس نقص کا بھی جو ہندوستانیوں کی رائے کے مطابق مسلمہ طور سے ہمیں سخت نقصان پہونچا رہا ہے ویسا ہی علاج کیا جائے-

میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہہ مشورہ نہایت نیک نیتی سے دیا گیا ہے کہ اس نقص کا علاج ملک کی عام رائے پر چھوڑ دینا چاہئے - اور کہ عوام الناس کی آزادی میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہونی چاہئے کاش کہ میں بھی ایسی توقع کر سکتا اور احسن خیالات سے متفق ہوسکتا - لیکن بدقسمتی سے ہندوستان میں عوام الناس کی رائے اس قدر کافی طور پر مستحکم نہیں ہے کہ وہ ایسے نقائص کا خود بخود انسداد کر سکے-خود مغربی ممالک میں جہانکہ عوام الناس کی رائے بہت مستحکم ہے اور جہاں شخصی آزادی کی محبت ضرب المثل ہے اور وہاں میں جو آزادی کا گہوارہ مشہور ہیں بہت سی تمدنی برائیوں کو دور کرنے کے لئے تعزیری قانون بنانے پڑے ہیں اور ان برائیوں میں سے [illegible] میں افیونخوری فقط ایک برائی ہے - ہندوستان کے لوگوں سے ایسے کام کی توقع کرنا جو مغربی ممالک میں بھی ممکن نہ ہوسکے معجزہ سے کچھہ کم نہیں ہے-

"اگر اس بات کا اور زیادہ انتظار کیا گیا کہ عوام الناس خود بخود اس برائی کے دبانے کے لئے جدو جہ
کرینگے تو اس کے یہہ معنے ہونگے کہ یہہ مفید اور نہایت ضروری اصلاح ملتوی ہوجائیگی - ستی - بچہ کشی اور
بہت سی دیگر مذموم رسوم کو مٹانے کے لئے سرکار انگلشیہ نے لوگوں کی رائے کا انتظار نہیں کیا اور تمام ملک
اونکی اس دلیرانہ کار روائی کا ممنون ہے تو پھر کیوں اس اصلاح کے لئے زیادہ تاخیر کی جائے خصوصاً جبکہ
لڑکوں کی جز و غالب کو نقصانات کے - البتہ ہے یہہ بل شاید ایسا کارگر ثابت نہ ہو کہ لو عمر بچوں تمباکو او
بالکل ہی سے الگ کر دے اور یہی حالت اسی قسم کے دوسرے قوانین کی بھی ہے لیکن اس سے بہت سا فائدہ
ضرور ہوگا - ہمارے بچے کھلم کھلا اور بلاشبہ تمبا کو پینے کی بجائے (جیسا کہ وہ اب کرتے ہیں)بعض اصحاب
شبہ ہے کہ وہ چھپ کر تمباکو پینے لگ جائینگے گو ایسے شبہ سے مجھے بالکل اتفاق نہیں لیکن یہ ظاہر ہے
چھپ کر تمباکو نوشی شاذ و نادر ہی کر سکینگے - جب بل پاس ہوجائیگا تو ان بچوں کو بھی جو تمباکو پینے
باز نہ آئینگے ہر وقت یہہ خیال لگا رہیگا کہ وہ ایک جرم کر رہے ہیں - اونکی ضمیر اونکو ضرور ملامت کریگی ا
اس طرح سے وہ اپنی اصلاح کرنے کے قابل ہوجا ئینگے - ایک اور فائدہ یہہ ہوگا کہ بل کے پاس ہونے
بعد تمباکو پینے والوں کو اپنے ان دوستوں کی نقلوں کا کم موقع ملیگا جو اب کھلم کھلا تمباکو نوشی کرتے ہ
یہہ ایک مشہور بات ہے کہ اس قسم کی بد عادتیں زیادہ تر دو سروں کی دیکھا دیکھی لگ جایا کرتی ہیں۔اس
پہلو میں یہہ بل یقیناً بہت مفید ثابت ہوگا۔

"پھر اگر یہہ نہ سمجھا جائے کہ اس بل کے عملدرآمد میں جو مشکلات پیش آئینگی مجھے اونکا خیال نہ
کوئی اور اشخاص مجھ سے زیادہ اون کو محسوس نہیں کر سکینگے۔ یہہ مشکلات ایک ایسی کار روائی کی لے
ہماری سد راہ نہیں ہونی چاہئیں جو ہم خیال کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کے لئے نہایت ہی مفید ہے - لوگو
کی بھلائی کے لئے سرکار برطانیہ سخت قسم کی مشکلات اور روکاوٹوں پر غالب آئی ہے موجودہ صورت میں مشکلا
اس قسم کی نہیں ہیں کہ جیسا کہ بعض اصحاب نے مشورہ دیا ہے ہم اپنی کوششوں سے دست بردار ہو کر ہاتھ
پر ہاتھ رکھکر اور بے کس ہو کر بیٹھے رہیں اور خاموشی سے اپنے بچوں کو ایک ایسی برائی سے تباہ ہو
دیکھیں جسے اگر ہم چاہیں تو دبا سکتے ہیں۔

"پھر آئندہ زندگی کی کش مکش میں قوم کی صحت ہمیشہ بڑی بیش بہا چیز سمجھی جاتی ہے
خصوصاً موجودہ زمانہ میں جب کہ یہہ جد و جہد اس قدر خوفناک اور شدید ہوگئی ہے
ساری قوم کی صحت کا انحصار براہ راست بچوں ہی کی صحت پر ہے - بڑے بڑے مشہور اصحا
نے یہہ امر پوری طرح ثابت کردیا ہے کہ تمباکو اور سگرٹ نوشی سے بچوں کی صحت بہت بگڑ جاتی ہے
امپیریل کونسل میں گورنمنٹ ہند نے آنریبل ملک عمر حیات خان صاحب ٹوانہ کے ایک سوال کا جوا
دیتے ہوئے تسلیم کیا تھا کہ ملک میں تمباکو نوشی کی مذموم عادت ترقی پر ہے - پنجاب کے حکام تعلیم - ہندو او
مسلمان سربرآوردگان - عوام - قریباً تمام دیسی اصحاب و نیز سرکاری حکام کی ایک کثیر تعداد نے تسلی
کرایا ہے کہ تمبا کو نوشی اس صوبہ میں موجود ہے اور اسکے قلع قمع کرنے کی اشد ضرورت ہے اب یہہ جناب و
کی گورنمنٹ کے اختیار میں ہے کہ وہ اوس قانون کے پاس کرنے میں مدد دے جو کہ اس غرض کے واسط
مفید تسلیم کیا گیا ہے۔ اب تک پنجاب گورنمنٹ نے اس تجویز کو ہمدردی سے دیکھا ہے۔لیکن اب وقت آگیا
کہ اس ہمدردی کو مفید اور نتیجہ خیز کار روائی میں مبدل کیا جائے۔ سلطنت متحدہ - جاپان اور بہت س
برطانوی امریکہ علاقوں کی نوآبادیوں اور بہت سی ہندوستانی ریاستوں - مثلاً بروودہ - پٹیالہ - ٹانک - میسور
فرید کوٹ - مالیر کوٹلہ اور حیدر آباد نے اپنے اپنے بچوں کو محفوظ رکھنے کی غرض سے اس قسم کے قانو
پاس کئے ہیں - میرا خیال ہے کہ ریاست ٹانک کے روشن خیال فرمانروا نے بھی جناب والا کو بذات خود ایک
چٹھی تحریر کر کے اوس اعلے تجربہ اور وجاہت کے ذریعہ سے جو اونکو حاصل ہے مجوزہ قانون کی تائی
کی ہے - ہندوستان کے دیگر حصص کے لوگ اس قانون کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں بلکہ صوبہ بنگا
میں تو ابھی سے انسداد تمباکو نوشی کے لئے ایک مسودہ قانون بھی پیش کردیا گیا ہے جب ایسی نظیر
موجود ہیں تو میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ کیوں پنجاب گورنمنٹ آگے سے بڑھ زیادہ حوصلے کے ساتھ
نوجوانوں کی صحت کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنے فیاض ہاتھوں کو نہ بڑھائے۔

جناب والا — دسمبر سنہ ۱۸۹۹ع میں ٹوکیو کی مجلس شوریٰ نے اس قسم کے ایک قانون پر بحث کرکے اوسکو اپنے ملک کے لئے پاس کیا۔ بحث کے دوران میں مجلس شوریٰ کے ایک ممبر نے کہا تھا :—

" اگر ہم یہہ چاہتے ہیں کہ ہماری قوم یورپ اور امریکہ کی قوموں سے اعلیٰ بن جائے تو ہمیں چاہئے کہ اون نوجوانوں کو جو عام مدرسوں میں تعلیم پارہے ہیں اور جو عنقریب ہماری ملک میں صاحب اولاد بننے والے ہیں۔ تمباکو پینے کی اجازت نہ دیں۔ اگر ہمارا یہہ منشا ہے کہ ہماری قوم اپنی روشنی سے دنیا کو منور کرے تو ہمیں چاہئے کہ چین اور ہندوستان کی پیروی نہ کریں "۔

جناب والا یہہ بات ہمارے لئے واقعی بڑی شرمناک ہے کہ دوسرے ممالک ہم پر اسطرح سے انگشت نمائی کر رہے ہیں۔ جناب والا کے عہد عدالت مہد میں یہہ صوبہ ترقی کے معراج پر پہنچ گیا ہے۔ جناب والا نے ہمارے لئے اسقدر بہتری کی ہے کہ سلطنت برطانیہ کے لوگ ہمیں رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ حضور والا کی گورنمنٹ اس صوبہ کی آئندہ نسلوں کو تمباکو اور سیگرٹ نوشی کی قبیح عادت سے بچا کر ہماری مزید بہتری کا موجب ہوسکتی ہے و ہمیں آسانی سے اوس شرمساری اور ذلت سے جس کے ہم تمباکو نوشی کے عیب کی وجہ سے شکار ہو رہے ہیں بچا سکتے ہیں۔

" جناب والا کی تشریف آوری سے پیشتر پنجاب ہندوستان کا پنجہ آہنی کہلاتا تھا۔ جناب والا کے عہد میں پنجاب کی افواج کو جیسا کہ لارڈ کرزن نے ایک تازہ کتاب میں یورپ میں ہندوستانی فوج کے کام کے متعلق بحث کرتے ہوئے جتلایا ہے۔ سلطنت کا نجات دہندہ بننے کا شرف حاصل ہوگیا ہے۔ مجھے توقع ہے کہ جناب والا ہمیں اس عزت کو برقرار رکھنے کے لئے جو کہ ہمنے اپنی قربانیوں کے بعد حاصل کی ہے امداد دینگے۔ اگر تمباکو نوشی کا انسداد نہ کیا گیا تو بہت برے نتائج ظہور میں آئینگے۔ اوس شرف کو جو کہ پنجاب کے بہادر سپوتوں نے خون بہا کر حاصل کیا ہے نکوٹائن کے برے اثر کے نیچے اس صوبہ کے آئندہ ناکارہ نسلیں نہایت بری طرح سے ضائع کر دینگی۔

" میں کوئی مبالغہ آمیز تصویر نہیں کھینچ رہا۔ اس وجہ کی بناء پر جاپان کی مجلس شوریٰ کو اپنے بچوں کی صحت کو محفوظ رکھنے کے لئے اس قسم کا ایک قانون پاس کرنا پڑا۔ اوس بحث کے دوران میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ مسٹر جے کراما نے حسب ذیل الفاظ کہے تھے — " میں نے امریکہ کے ایک شریف آدمی کی زبان سے سنا ہے کہ ملک امریکہ میں بہت سے آدمی ضعف دل کی وجہ سے فوجی ملازمت کے لئے منظور نہیں ہوسکے۔ اور ضعف دل کی بڑی وجہ ان کی تمباکو نوشی کی عادت بیان کیگئی ہے۔ تعلیمی نقطہ نگاہ سے میں مزید کچھہ نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن اگر تمباکو نوشی کی وجہ سے ہمارے نوجوان فوجی ملازمت کے لئے نا قابل ہو جائینگے تو یہہ امر نہایت خوفناک ہے۔ جس طرح ہو سکے ہمیں چاہئے کہ نوجوانوں کو تمباکو نوشی سے روکیں "۔

" جناب والا — اس حالت میں میں حضور والا اور حضور والا کی کونسل سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس صوبہ کو اس تباہ کن نتیجہ سے بچائیں۔ میں حضور والا سے انگریزی راج کے نام پر اپیل کرتا ہوں جس نے اس ملک پر اسقدر دیگر نعمتیں برسائی ہیں۔ میں حضور والا سے ہمدردی کے نام پر اپیل کرتا ہوں جسکو سب لوگ ہندو، مسلمان، عیسائی اور دیگر مذہب و ملت کے لوگ مستحق جانتے ہیں۔ میں اس صوبہ کے تعلیمی افسران کے نام سے اپیل کرتا ہوں جو متفقہ طور سے تمباکو نوشی پر نفرین کرتے ہیں۔ میں بچوں کے سمجھدار والدین اور سرپرستوں کے نام سے جو کہ اس معاملہ میں بے بس ہیں اپیل کرتا ہوں اور آخر میں میں اپنے چھوٹے چھوٹے پیارے بچوں کے نام سے اپیل کرتا ہوں جو اوس نقصان سے بے خبر ہیں جو تمباکو نوشی کی وجہ سے انکو پہونچ رہا ہے اور جنکی صحت ہماری آنکھوں کے سامنے بگڑ رہی ہے۔

حضور والا — ان الفاظ کے ساتھ میں تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ ایک منتخب کمیٹی کے جس میں حسب ذیل صاحبان شامل ہوں سپرد کیا جائے:—

(۱) آنریبل مسٹر کریسی۔
(۲) آنریبل مسٹر کریک۔
(۳) آنریبل کرنل ہینڈ لے۔
(۴) آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین۔
(۵) آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند او-بی-ای۔

آنریبل خان صاحب، مرزا محمد اکرام اللہ خان —

" حضور والا — میں بڑے زور سے اس بل کے خلاف جو کونسل کے روبرو پیش ہے — صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں۔ گو مجوز بل کی غرض سے جو بیشک قابل تعریف ہے ہمدردی ہے۔ لیکن مجھے شک ہے کہ ایک تعزیری قانون کے ذریعہ اس غرض کو حاصل کرنا کہاں تک دانائی پر مبنی ہوگا۔ یہ امر نہایت ہی قابل افسوس ہے کہ ملک کے سربرآوردہ اشخاص یہ ذلت آمیز اقرار کریں کہ ہمارا اپنے بچوں پر بالکل قابو نہیں رہا اور کہ اپنے بچوں کی تربیت کے متعلق ہمیں سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ ہاتھ باندھ کر گورنمنٹ کے پاس درخواست کریں کہ وہ ہمارے نابالغ لڑکے اور لڑکیوں کے اخلاق کی اصلاح کے لئے ایک تعزیری قانون وضع کردے۔ وہ لوگ جو ایک ایسے ملک پر جس میں مختلف اقوام آباد ہیں۔ حکومت کرنے کے خواہشمند ہیں انہیں کم از کم ہر کام میں مداخلت ہونا چاہئے اور حکومت خود اختیاری کی تائید کرتے ہوئے ساتھ ہی اس بات کا اعتراف نہیں کرنا چاہئے کہ وہ اپنے خاندان کے ایک محدود حلقہ کے نابالغ اشخاص کو قابو میں نہیں رکھ سکتے۔ یہ مسودہ نہ صرف اصولاً مسترد ہونے کے قابل ہے۔ بلکہ الفاظ بھی مبہم ہیں اور اس امر کا اظہار ان کثیر التعداد افسران نے بھی کیا ہے جنہوں نے سرکاری طور پر گورنمنٹ کو اس کے متعلق لکھا ہے۔ یہ قانون مختلف اقوام اور پولیس اور عوام کے مابین جھگڑے کا موجب ہوگا۔ یہ شریر لوگوں کے ہاتھ بدلہ لینے کا ایک ذریعہ ہوگا۔ یہ بچوں کے لئے بھی باعث تکلیف ہوگا کیونکہ شہادت دینے کی غرض سے ان کو بازار سے تھانہ میں اور تھانہ سے عدالت میں گھسیٹا جاویگا انکی تلاشی لی جاویگی اور اوس کی آڑ میں بدمعاش لوگ لڑکوں اور لڑکیوں کو بازاروں میں ستاوینگے اور بچوں اور اونکے سرپرستوں پر یہ تہمت لگاوینگے کہ انہوں نے سرکاری ملازموں کی مزاحمت کی اور اُن پر حملہ کیا۔

" آنریبل فنانشل کمشنران سے لیکر پنجاب کے صاحبان ڈپٹی کمشنر کے جزو غالب نے اور محکمہ پولیس کے اعلےٰ افسران اور نیز صوبہ کی اعلےٰ ترین عدالت کے سینئر ججوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اس صوبہ کے اہل ہندو اور اہل اسلام کی دو سربرآوردہ اور قائم مقام مجالس اور اقوام مذکور کی دیگر بڑی بڑی مجلسوں نے بھی اوس کی مخالفت کی ہے مسودہ ھذا کے کونسل میں پیش ہونے کے وقت بھی سر پروتول چندر چٹرجی نے جو پنجاب میں اہل ہنود کے مسلمہ لیڈر تھے اوسکی پورے طور سے تائید کی تھی اور سر پروتول چندر کے جانشین جو اس وقت پنجاب میں اہل ہنود کے لیڈر ہیں یعنی محترم راجہ نریندرا ناتھ نے بھی بڑے زور سے اس کی مخالفت کی ہے۔ کثیر تعداد مسلمانوں کو شبہ ہے کہ یہ قانون ایک مذہب کے عقائد کی پابندی دیگر مذاہب کے لوگوں پر عائد کرنے کیلئے مزید قوانین مرتب کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ اگرچہ یہ اشتباہ بے بنیاد ہوں لیکن اونکی موجودگی میں کوئی شک نہیں اگر یہ قانون پاس ہو گیا تو نو جوان تو علیحدہ رہے اُن غریب اور بوڑھے والدین کو سخت تکلیف ہوگی جو تماکو نوشی کے عادی ہیں۔ ہمیں ایک نہایت غریب اور ضعیف نابینا اور از کار رفتہ مرد یا عورت کی قابل افسوس حالت کا خیال کرنا چاہئے جو اپنے نا بالغ لڑکے یا لڑکی کو بازار میں تمباکو لینے کیلئے بھیجیگا اور اُس بے عزتی کا بھی قیاس کرنا چاہئے جسکا بازار میں لڑکے یا لڑکی کو مورد بنایا جائیگا۔

" کیا مسودہ میں ایسے لوگوں کے لئے بالغ نوکر مہیا کرنیکا انتظام کیا گیا ہے کیا ان حالات میں اُس شخص سے جسکو تمباکو پینے کی عادت ہے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ تمباکو نوشی کو جو کہ اُسکے رگ و ریشہ میں گھس گئی ہے الوداع کہہ دے۔ ان جوانوں میں تماکو نوشی کی عادت بری ہے لیکن اسکا جو تدارک بل میں تجویز کیا گیا ہے وہ بد تر ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ مجوزہ علاج بیماری سے بد تر ہے۔

ایک مختصر زمانہ پر چند حد سے زیادہ جوشیلے حامیان ٹمپرنس یا ایسے اشخاص کے جو کہ آنکے زیر اثر ہوں ایک تمدنی اصلاح کا خیال دیکر دستخط حاصل کر لینا بڑی آسان بات ہے لیکن ہر ایک سمجھدار پنجابی اگر وہ غور سے مسودہ کو دیکھے تو اوسکے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ وہ بل کی پورے طور سے مخالفت کرے۔

بہتر ہوگا اگر میرے دوست آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ مسودہ کو واپس لے لیں۔ چونکہ ایک سکھ جنٹلمین اس مسودہ کے محرک ہیں اس لئے لوگوں کے دلوں میں شبہے اور غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں اگر ایسا نہیں کیا جائیگا تو میں مسودہ کو ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کئے جانے کے خلاف رائے دونگا اور تحریک کرونگا کہ بل کو مسترد کیا جاوے۔

جناب والا کو بخوبی معلوم ہے کہ اگر یہہ قانون پاس ہو گیا تو اوس پر عمل درآمد کرانے کے حکام ہی ذمہ وار ہونگے۔ لوگوں کے لئے بڑی مصیبت ہوگی اگر سرکاری ممبران کو یہہ ہدایت کی گئی کہ وہ چپ رہیں۔ اسلئے یہہ توقع کی جاتی ہے کہ جناب والا اس کونسل میں اس کے متعلق ہوم رول کے اصول کو رائج ہونے دینگے۔ آنریبل سرکاری ممبران اپنے مونہہ پر مہر سکوت نہ لگائیں بلکہ انکو آزادانہ رائے دینے کی اجازت دی جاوے۔

میں حضور والا سے اور آنریبل ممبران سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ذاتی تجربہ کو کام میں لائیں اور غور کریں کہ آیا آجتک کثرت تمباکو نوشی سے کوئی موت واقع ہوئی ہے لیکن کثرت مےنوشی کی وجہ سے بہت سی اموات ہوئی ہیں۔ مجھے بڑی خوشی اور تسلی ہوتی اگر آنریبل ممبر بجائے محرک بل ہذا اپنا قیمتی وقت جو اونہوں نے کونسل کے پیش شدہ مسودہ پر صرف کیا ہے ایک مسودہ شراب خوری کی تیاری میں صرف کرتے جس سے بہت سے لوگوں کی جانیں بچ جاتیں۔

حضور والا۔ ان الفاظ کے بعد میں بل کی مخالفت کرتا ہوں۔

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس۔

حضور والا۔ مجھے ان اصولوں سے جو اس مسودہ میں مضمر ہیں پورا اتفاق ہے۔ نو عمر اشخاص میں تمباکو نوشی کا ضرور انسداد ہونا چاہئے اور مجھے نہایت خوشی ہوگی اگر اس برائی کے تدارک کیلئے کوئی طریقہ نکالا جائے۔ میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ مجوزہ بل اسبارہ میں کہاں تک مفید ہوگا۔ جیسا کہ کئی ایک تجربہ کار افسران نے رائے دی ہے۔ پولیس اور عوام کے مابین جھگڑے روکنے کیلئے بڑی احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ نیز اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ مجوزہ قانون کے احکام کا ناجائز استعمال ہرگز نہ ہو سکے۔ مجھے امید ہے کہ منتخب کمیٹی جو اس پر غور کرنے کیلئے مقرر ہوگی ان تمام امور پر غور کریگی اور مسودہ میں جو نقائص ہیں انکو رفع کردیگی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ منتخب کمیٹی میں یہہ مسودہ کیا شکل اختیار کریگا۔ تا وقتیکہ مسودہ منتخب کمیٹی سے نہ ہو آئے میں اپنی رائے زنی کو ملتوی کرتا ہوں۔ فی الحال میں آنریبل سردار گجن سنگھ کی تحریک کی تائید کرتا ہوں کہ بل منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

آنریبل مسٹر کریک۔

حضور والا۔ پیشتر اس کے کہ بحث آگے بڑھے یہہ نہایت مناسب ہوگا کہ میں مختصراً بتلا دوں کہ اس معاملہ میں گورنمنٹ کیا رویہ اختیار کریگی۔

قریباً دو سال ہوئے جب آنریبل ممبر نے یہہ مسودہ پیش کیا تھا تو میں نے بتلایا تھا کہ گورنمنٹ غیرجانبدار رہیگی۔ لیکن اوس وقت جتلایا تھا کہ اگرچہ گورنمنٹ کا خیال ہے کہ نوجوانوں میں تمباکو نوشی کی عادت بڑھ رہی۔ مگر گورنمنٹ کے پاس اس بارہ میں کوئی ٹھیک اطلاع موجود نہیں لہذا گورنمنٹ اس تحریک کی مخالفت نہیں کریگی کہ عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے مسودہ متداول کیا جائے۔

بعد ازاں جب مسودہ متداول ہو چکا اور اسکے متعلق رائیں بھی گورنمنٹ ہو کر چکیں تو میرے آنریبل ممبر کو لکھ کر دریافت کیا کہ سرکاری اور غیر سرکاری ہر دو اصحاب نے مسودہ کے حق میں اور مخالف رائے دی ہیں اور کہ آیا اور اونکی اس مخالفت کو ملحوظ رکھکر وہ مسودہ کے متعلق مزید کارروائی کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ میں نے آنریبل ممبر کو بتلایا تھا کہ اگر وہ مسودہ کے متعلق مزید کارروائی کرنا چاہتے ہیں تو گورنمنٹ کو اس امر پر غور کرنا ہوگا کہ آیا بل کے اصول یا موجودہ مسودہ کی احکام کے خلاف کثیر التعداد اصحاب کی رائے کے لحاظ سے گورنمنٹ کیلئے یہہ مناسب ہوگا کہ وہ مسودہ کے پاس کئے جانیکے متعلق کسی مزید کارروائی کی مخالفت کرے۔ میرے آنریبل ممبر کو یہہ بھی جتلا دیا تھا کہ حضور والا کی دالست میں آنریبل ممبر کی غرض جسکے ساتھ حضور والا کو ہمدردی ہے یا تو تمام تمباکو کی دکانوں اونکے خفیف سی فیس کی ادائیگی پر لائسنس جاری کرنے کے طریق سے حاصل ہو سکتی ہے جنکی ایک شرط یہہ ہو کہ تمباکو کم عمر اشخاص کے پاس فروخت نہ کیا جائے۔ یا سگرٹ اور سگاروں پر محصول لگا کر حاصل ہو سکتی ہے۔

میرے آنریبل ممبر کو عرض کر دیا تھا کہ ان ہر دو طریقوں میں سے کسی ایک سے بھی مسودہ زیر غور کی نسبت کم مخالفت ہونیکی امید ہے اور میں نے یہہ بھی کہہ دیا تھا کہ گورنمنٹ اس بات پر غور کریگی کہ ان دونو طریقوں میں سے کونسا صوبہ کے حالات کے زیادہ موزوں ہوگا۔

آنریبل ممبر نے کچھ مدت کے بعد چٹھی مذکورہ بالا کا یہہ جواب دیا کہ وہ بل کے متعلق فی الحال کوئی مزید کارروائی نہیں کرنا چاہتے۔ حالانکہ یہہ معاملہ معرض التوا میں رہا حتی کہ تحریک زیر بحث کا اعلان کیا گیا۔ گورنمنٹ کا وجہ اسوقت غیر یقینی تھا گورنمنٹ نے بل کے خلاف مختلف اعتراضات کو دیکھکر یہہ خیال کیا کہ یہہ قانون صریحاً متنازعہ ہے لیکن اسکے بعد گورنمنٹ کے پاس بہت سی عرضداشتیں مختلف اشخاص اور انجمنوں کی طرف سے اس مسودہ کی تائید میں موصول ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے گورنمنٹ نے خیال کیا کہ اس معاملہ میں اوسے عوام الناس کی رائے کی پیروی کرنی چاہئے۔ لہذا گورنمنٹ اس تحریک کی مخالفت نہیں کریگی کہ مسودہ منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جاوے اور گورنمنٹ کی طرف سے کونسل کے سرکاری ممبروں کو پوری آزادی ہے کہ وہ اپنے ذاتی خیالات و خواہشات کے مطابق اس تحریک کے متعلق رائے دیں اور تقریر کریں۔

اب میں اپنے چند ذاتی خیالات کا اظہار کرتا ہوں یعنی گورنمنٹ کی جانب سے نہیں بلکہ محض شخصی حیثیت سے۔ میں ذاتی طور سے اس تحریک کی مخالفت نہیں کرونگا۔ لیکن یہہ رویہ میں اسلئے اختیار نہیں کرتا کہ میں مسودہ کو پسند کرتا ہوں بلکہ میں ایسے مطالبہ کی جو شاید صحیح اور سچے طور سے عوام الناس کا مطالبہ ہو مخالفت نہیں کرنا چاہتا علاوہ ازیں چونکہ مجھے آنریبل محرک کا بہت پاس ہے اور میں اونکے اصلاح کے لئے جوش کا معترف ہوں اسلئے میرا دل ہرگز نہیں چاہتا کہ میں اس تحریک کی مخالفت کروں لیکن ساتھ ہی میں یہہ تسلیم کرتا ہوں کہ جب میں نے سنا کہ آنریبل ممبر نے مجھے منتخب کمیٹی کا ممبر تجویز کیا ہے تو میرا خیال آیا کہ میں اس مسودہ کی مخالفت کروں میں منتخب کمیٹی کی ممبری کو ہرگز رشک سے نہیں دیکھتا بہر حال میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ میرے لئے اس تحریک کی مخالفت نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

میرے خیال میں مسودہ ہذا اپنی موجودہ صورت میں نقائص سے خالی نہیں۔ تیسری دفعہ بجائے خود مضمون اصولاً درست ہے اس کی رو سے ہر شخص جو کسی لڑکے کے ہاتھ تمباکو بیچتا ہے یا اوسے تمباکو دیتا ہے مستحق سزا ہے۔ چوتھی دفعہ کے متعلق مجھے شک ہے مسودہ ہذا کے آنریبل محرک میرے خیال میں نمبردار ہیں اور اگر نہیں ہیں تو انہیں نمبردار ہونا چاہئے اون کی تصویر میری آنکھوں میں کھچ جاتی ہے کہ وہ اپنے شہر لودھیانہ کے کہنہ گرد سگرٹ پینے والے ایک لڑکے کو پکڑنے کے لئے چکر لگا رہے ہیں یہہ نظارہ کوئی زیادہ پسندیدہ نہیں مگر دفعہ مذکور کی رو سے ایسا نظارہ عمل میں آ جانا بالکل ممکن ہے فرض کر لیا جائے کہ وہ لڑکے کو پکڑ لیتے ہیں مگر وہ کیا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ سکھ مذہب کے پکے معتقد ہیں وہ قدرتاً سگرٹ کو نہ چھوئینگے وہ لڑکے کو کسی اور طرح سزا نہیں دے سکتے اور مجھے ڈر ہے کہ جب وہ لڑکے کو پکڑ لینگے تو زیادہ سے زیادہ وہ

یہی کہ سکتے ہیں کہ ایسے جوڑ ہیں اس قسم کی دقتیں ہے مسودہ ہذا پاک نہیں مگر یہ معاملہ میں آپ کی رائے ہے جیساکہ میں نے پہلے کہا ہے کہ وہ اصول جو تیسری دفعہ کی بنیاد ہے صحیح ہے اور منتخب کمیٹی کی مدد سے مسودہ ہذا میں اصلاح ہوکر اوس کو قابل عمل بنایا جا سکتا ہے۔

آنریبل دیوان بہادر دولت رائے۔

یور آنر—جن خیالات کا اظہار آنریبل رائے بہادر راجہ رام اس نے کیا ہے اون سے میں متفق ہوں اور مسودہ کے پاس کئے جانے کی تائید کرتا ہوں۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لعل چند۔

میں دل سے اس مسودہ کو لبیک کہتا ہوں نہ صرف اس لئے کہ میں بھی آنریبل مسٹر کی طرح تمباکو نوشی نہیں کرتا بلکہ اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کا کوئی نہ کوئی قانون جس پر مسودہ مذکور مشتمل ہے اب سے کہیں پہلے رائج ہو جانا چاہئے تھا اور ان تمام اشخاص کو جو ہمارے نوجوانوں کے خیر سگال ہیں آنریبل مسٹر کا موجودہ مسودہ کے لئے مشکور ہونا چاہئے۔

* تمباکو نوشی کے مضر اثرات کے متعلق اختلاف رائے نہیں ہو سکتا اور جو تدارک اس کا کیا گیا ہے نہایت ہی موزوں ہے۔

* آنریبل مرزا اکرام اللہ خاں کا یہ خدشہ کہ مسودہ مذکور لڑکیوں پر بھی حاوی ہوگا غلط فہمی پر مبنی ہے۔

* آنریبل مسٹر نے تسلیم کیا ہے کہ مسودہ مذکور مستورات پر حاوی نہ ہوگا۔ میں مسودہ کی پوری پوری حمایت کرتا ہوں اور اس کے کونسل کے روبرو پیش کئے جانے کی تائید کرتا ہوں۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل۔

یور آنر—میں اوس تحریک کی تائید کے لئے کھڑا ہوا ہوں جو آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ نے پیش کی ہے جب مسودہ پیش ہوا تھا اوس وقت گو میں کونسل ہذا کا ممبر نہیں تھا لیکن میں نے اون تمام تقریروں کو جو اوس وقت کی گئی تھیں اور اون خیالات کو جن کا بعد ازاں سرکاری و غیر سرکاری اصحاب نے اظہار کیا ہے مطالعہ کیا ہے مجھے معلوم ہے کہ عام رائے اس بات پر متفق ہے کہ بچوں کا تمباکو نوشی کرنا خواہ سگرٹ یا سگار یا کسی اور شکل میں صریحاً مضر ہے۔

* سوال صرف یہ ہے کہ اس برائی کا سد باب کس طرح ہو۔ اس بات کا فیصلہ برائی کی نوعیت اور مقدار پر ہے خاص کر بڑے شہروں میں آج کل روز مرہ کے مشاہدہ کی بات ہے کہ آٹھ اور دس سال کے بچے سگرٹ ہاتھ میں لئے اپنے نازک دہن سے مزے لیکر اونچے دھوئیں اُڑاتے نظر آتے ہیں یہ عادت بدروز مرہ ترقی پا رہی ہے اور سوال یہ ہے کہ آیا اس کا تدارک قانون سے ہو یا عام رائے سے۔

میں اون اشخاص میں سے ہوں جو اس برائی کے تدارک کے لئے جہاں تک ممکن ہو ایسے ذرائع کا استعمال چاہتے ہیں جو قانونی حدود سے باہر ہوں مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ گورنمنٹ ایسے معاملوں میں مداخلت کرنے سے اوس وقت تک احتراز کرتی ہے جبتک کہ عام رائے مختلف سے کسی خاص قانون کا مطالبہ نہ کرے اور موزوں طور پر اوس کی ضرورت پر زور نہ دے لیکن اس عادت بد کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اس بات کا خیال کرکے کہ والدین کی پند و نصائح اور اُستادوں کی تنبیہ و تادیب حصول مطلب میں ناکام رہے ہیں اور کہ ٹیمپرانس ایسوسی ایشن کو اس بارہ میں گورنمنٹ سے مدد طلب کرنی پڑی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ وقت آ گیا ہے کہ اس قباحت کے تدارک کے لئے کوئی قانون وضع کیا جائے۔ بچوں میں تمباکو نوشی کے تدارک کا ایک بڑا نقص یہ ہوگا کہ پولیس کے ہاتھ اور طاقتور ہو جائینگے۔ میں یہ کہ سکتا ہوں کہ تمباکو نوشی کی ممانعت سے کسی کے مذہب کا تعلق نہیں یہ ممانعت ہر مذہب و ملت کے بچوں کے لئے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان یا سکھ کے لئے

یکساں مفید ہوگا۔ اور قانون زیر بحث قباحت مذکور کا سد باب کردیگا۔ مسودہ کی دفعات کے متعلق میں آنریبل ممبر با اہتمام مسودہ کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ نقائص سے بری نہیں ہیں۔ میرے خیال میں مسودہ بہت ہی مختصر ہے اور کافی واضح نہیں ہے۔ اس میں وہ احکام نہیں جن کا اس قباحت کی پوری پوری بیخ کنی کے لئے ہونا ضروری ہے لیکن مجھے ان جزویات میں نہیں جانا چاہئے اور ان کی بحث منتخب کمیٹی پر چھوڑ دینی چاہئے تاہم میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ مسودہ بہت کچھہ اصلاح طلب ہے۔ اس میں بہت سی کمی و بیشی کی ضرورت ہے اس کی اس طور ترمیم ہونی چاہئے کہ مطلوبہ مقصد پوری طرح حاصل ہو جائے۔

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ—

حضور والا—پہلا امر یہ ہے کہ کونسل میں یہہ فیصلہ کیا جائے کہ یہہ مسودہ قانون غور کے لئے منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ میں حضور کی اجازت سے اس مسودہ قانون کے متعلق کچھہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

۲—حضور والا مجھے معاف فرماوینگے اگر میں شروع میں اپنی نسبت ایک ذاتی امر کا تذکرہ کروں جو یہہ ہے کہ میں اور میرے کنبے کے تمام اراکین تمباکو نوش نہیں ہیں۔ اور صرف یہی امر نہیں بلکہ ہم تمباکو نوشی کو ایک ناپسندیدہ حرکت سمجھتے ہیں اور اس لئے میری ہمدردی قدرتاً اوس فریق کے ساتھہ ہونی چاہئے—جو تمباکو نوشی کی عادت کو مسدود کرنیکی کوشش کرتا ہو۔

۳—اس مسودہ قانون کے متعلق اس امر میں تو کسی شخص کا اختلاف نہیں ہے۔ کہ بچوں میں تمباکو نوشی کی عادت مضرت پہنچانے والی ہے اور نہ اس امر میں کسی کا اختلاف ہے کہ اس مضر عادت کو روکنا چاہئیے۔ اسلئے ان دونوں امور کے متعلق کوئی دلیل پیش کرنا بالکل فضول ہے۔

۴—اختلاف رائے جہاں واقع ہوتا ہے وہ صرف یہہ امر ہے کہ اس ناپسندیدہ عادت کو روکنے کی بہترین تجویز کونسی ہے۔ صاحبان مسودہ ہذا کی رائے یہہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک تعزیری قانون کا نفاذ ہی بہترین ذریعہ اسکے انسداد کا ہے۔ کیونکہ والدین اور استادوں کا بچوں پر وہ دباؤ اور اثر نہیں ہے—جو پہلے زمانے میں تھا۔ اور اس لئے قانونی دباؤ سے امداد لینا ضروری ہوگیا ہے بجواب اسکے مخالفین مسودہ ہذا کی رائے میں بچوں کی تربیت اور اصلاح اخلاق کے لئے قانونی مداخلت کا راستہ کہولنا ایک نہایت نامناسب امر ہے اور اصولی طور پر یہہ ایک بہت ہی مضر رواج کو قائم کرنا ہے۔ بچوں کی تربیت اور اصلاح اخلاق ایسے امور ہیں۔ جنکی ذمہ واری خدائی قانون کے مطابق والدین یا بچوں کے سرپرستوں اور استادوں تک ہی محدود رکھنی ہے اور اوس ذمہ واری میں کوئی ذرہ سی بیرونی مداخلت بہی نہ ہونی چاہئے۔ اگر بچوں کے والدین یا سرپرست یا استاد اپنے فرائض منصبی کو اس بارے میں کما حقہ ادا نہیں کرتے۔ تو سوشل ریفارمروں اور معلمین و واعظوں کا فرض ہے کہ وہ اون لوگوں کو اپنے اصلی فرائض محسوس کرائیں اور اون تدابیر سے آگاہ کریں جن سے بچوں پر اون کا اخلاقی اثر اور دباؤ مستحکم ہو۔ یہہ ایک قدرتی طریقہ اوس مقصد کے حصول کا ہے۔

۵—میں خیال کرتا ہوں کہ مخالفین مسودہ ہذا کی اس دلیل میں بہت ہی زور و طاقت ہے۔ اور اس لئے میں اصولی طور پر اس مسودہ قانون کی مخالفت کے لئے مجبور ہوں۔ اگر ہم لوگ ایسے بودے اور پست ہمت ہو گئے ہیں کہ ہم اپنے بچوں پر بہی اپنا اثر قائم نہیں رکھہ سکتے اور جو قدرتی رعب داب خدا نے بچوں پر ہمکو دیا ہے۔ اسکو بہی ہم اپنی نالائقی کی وجہ سے قائم نہیں رکھہ سکتے۔ اور دوسرے الفاظ میں بحالت بے بسی و بے کسی گورنمنٹ سے یہہ فریاد کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ—حضور—ہمارے بچے ایسے شوخ ہوگئے ہیں اور ہمارا کہنا نہیں مانتے—آپ اپنی حکومت کے ڈنڈے سے ان شوخ بچوں کو ہمارے قابو میں کر دیجئے—تو یہہ ہماری قومی پستی اور ذلت و ادبار کی یقیناً انتہائی حالت ہے اور اگر ہم اس مسودہ قانون کے اصول کو صحیح تسلیم کرلیں تو اسکے بعد اور بہت سے اسی قسم کے مسودے پیش کرانیکی آغاز میں بہی ہمیں مخالفت کرنیکا کوئی حق نہ رہیگا۔ مثلاً بہت سے بچے ہیں جو مدرسے جانے میں ضد کرتے ہیں اور گہر سے ہمارا مدرسے بہیجا جائے تو مدرسے نہیں جاتے۔ بلکہ آوارہ پہرتے رہتے ہیں۔ یہہ بہت

بد عادت ہے اور اس مسودہ قانون کی نظیر دیکھکر اگر یہ تجویز پیش کی جائے کہ جس طرح ہمارے بچوں کو تمباکو نوشی کی بد عادت سے روکنے کے لئے حکومت نے امداد فرمائی ہے اس طرح ایک مسودہ قانون اس امر کا بھی پاس کر دیا جائے کہ ایسے بچوں کو گھروں سے مدرسے پہنچانے اور مدرسے سے گھر پہنچانے کے سامان مہیا کرنے کا کوئی قانون جاری فرمایا جائے تو موجودہ مسودہ کے نظیر کے ہوتے ہوئے کوئی وجہ اس قسم کی مسودہ قانون کی مخالفت کی بھی پیش نہ ہو سکیگی۔

۶۔ یہ تو اصولی اعتراض اس مسودے کی نسبت ہے۔لیکن جب مسودہ ہذا کو غور کے ساتھ دیکھا جائے تو اسمیں بہت سی نقص دکھائی دیتے ہیں:۔

اول۔ تو یہ کہ اس مسودہ کے الفاظ و فقرات بہت ہی مبہم اور مشکوک ہیں اور انمیں وہ صفائی اور وضاحت نہیں پائی جاتی جو ہر ایک قانون کے لوازم میں سے ہے۔مثلاً دفعہ نمبر ۳ و دفعہ نمبر ۴ میں یہ الفاظ ہیں کہ "کوئی شخص جس کی عمر بظاہر سولہ برس سے کم ہو" اب اس بظاہر کے کوئی قانونی معنی سمجھ میں نہیں آتے۔عمر کا مسئلہ ایسا نازک ہے کہ جب دیوانی اور فوجداری مقدمات میں اس کے متعلق تحقیقات کی ضرورت پیش آتی ہے تو بڑے بڑے نامور اور پرانے تجربہ کار ڈاکٹروں کی رائوں میں بھی اختلاف ہو جاتے ہیں لیکن اس مسودے میں یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ ہر تمباکو فروش اور ہر وہ شخص جسکو تمباکو چھیننے کا حق دیا گیا ہے وہ علم ڈاکٹری میں ایسا کامل ہے کہ وہ پانچ منٹ میں ایک لڑکے کی شکل دیکھتے ہی فی الفور یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ بچہ پورے سولہ سال کا ہے یا ساڑھے سولہ سال کا یا سترہ سال کا۔ حالانکہ یہ ایک بالکل ناممکن امر ہے اور دیہات میں بہت سے والدین ایسے ہیں جو خود بھی اپنے بچوں کی عمر سال و ماہ کے لحاظ سے ٹھیک ٹھیک نہیں بتا سکتے۔ اسطرح مسودہ کی دفعہ نمبر ۴ میں "سرسری طور پر اثبات جرم" کے الفاظ کے کوئی معنی سمجھ میں نہیں آتے اگر اسکے معنی یہ ہوں کہ کوئی باضابطہ شہادت یا ثبوت وغیرہ نہیں لیا جاویگا تو ظاہر ہے کہ یہ ایک نہایت ہی ظالمانہ قانون ہوگا۔

دوم۔ گو اس مسودے میں بچوں کو ملزم ٹھہرانے کی اجازت نہیں دی گئی۔لیکن اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ اس مسودہ قانون کے مطابق وہ ایک ضروری گواہ استغاثہ ہونگے اور اس صورت میں ان کا پولیس کے تھانوں اور عدالتوں میں حاضر رہنا ان کے لئے باعث تکلیف اور انکی تعلیم میں باعث حرج ہوگا۔

سوم۔ بد دیانت ادنی اہلکاران پولیس اور بدچلن اور آوارہ اشخاص کے ہاتھ میں اس قانون کے ذریعہ سے لڑکے اور لڑکیوں کو چھیڑنے اور راستہ چلتے ہوئے ان کی مزاحمت کرنیکا ایک کار آمد ہتھیار ہاتھ آ جائیگا۔

چہارم۔ بد طینت اشخاص کو بچوں کے ذریعہ اپنے مخالفین کے برخلاف جھوٹے مقدمات برپا کرنیکا آلہ اس قانون کے ذریعہ سے مل جائیگا۔

پنجم۔ بقول صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اس قانون کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پبلک اور پولیس کے درمیان تنازعات و فساد بڑھ جائینگے۔

ششم۔ اس مسودہ قانون میں بچوں کا اپنے گھروں میں یا کسی اور محفوظ مقام پر تمباکو پینا منع نہیں کیا گیا۔لیکن صرف ممانعت اس بات کی ہے کہ پبلک مقامات میں وہ تمباکو کو نہ پی سکیں یہ در اصل اس ناپسندیدہ عادت کی بیخ کنی نہیں ہے بلکہ گویا قانون ہذا کے ذریعہ سے ان کو یہ درس دیا جائیگا کہ بجائے کھلے طور پر تمباکو پینے کے وہ احتیاط اور حفاظت کے ساتھ چوری سے اپنے گھروں یا دیگر محفوظ مقامات میں تمباکو پیا کریں۔

علاوہ بریں دفعہ نمبر ۳ میں جن لوگوں کے ذمہ ڈیوٹی تمباکو پکڑنے کی لگائی گئی ہے اون کی مشکلات کا جو بچوں کے پکڑنے اور اون کے ساتھ کشمکش کرنے میں لاحق ہونگی مطلق اندازہ نہیں کیا گیا۔ بچوں کی عمر ایک بے تمیزی کی عمر ہوتی ہے اور خصوصاً اس عمر میں شوخی اور دلیری بھی زیادہ ہوتی ہے۔ کوئی پولیس مین یا نمبردار وغیرہ سرکاری ملازم جس کے ذمہ ڈیوٹی تمباکو پکڑنے کی لگائی گئی ہے وہ ایک لڑکے سے تمباکو چھیننا چاہیگا اور اگر اس اثنا میں بچہ مقابلہ یا مزاحمت کرے تو ایک مقدمہ مزاحمت و مقابلہ بملازم سرکار کا ہو جائیگا اور اکثر موقع پر مار پیٹ اور فساد تک نوبت پہونچنے کا بھی احتمال ہو سکتا ہے۔ غرضکہ مسودہ ہذا بحیثیت مجموعی ایک مضمون مقدمہ بازی اور فساد پیدا کرنیوالی ثابت ہوگا اور بہ نسبت فائدے کے اسکا نقصان بہت ہی زیادہ ہوگا۔

۷۔ ممکن ہے کہ میری اس تقریر پر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ مرحلہ ان تمام تفصیلات پر بحث کرنیکا نہیں اور اگر کوئی لفظی اصلاحات کی یا مضامین مسودہ میں ترمیمات کی ضرورت ہے تو اس مسودہ قانون کو منتخب کمیٹی میں جانیکی اجازت دینی چاہئے وہاں پر ترمیمات ہو کر یہ مسودہ باقاعدہ صورت میں مرتب ہو سکیگا۔ لیکن میرا جواب یہ ہے کہ اول تو جیسا میں پہلے عرض کر چکا کر چکا ہوں میں اصولاً طور پر اس مسودہ قانون کے مخالف ہوں اور دوئم بہت غور کے بعد میں اس نتیجے پر پہونچا ہوں۔ کہ اوس مسودہ قانون کی مشینری کا کوئی ایک پرزہ بھی سیدھا نہیں ہے اور یہ بالکل نا قابل اصلاح ہے اور سوائے اس کے کہ منتخب کمیٹی اور کونسل کے آنریبل ممبران کا قیمتی اوقات اسکے متعلق غور اور مباحثہ میں ضائع ہوں۔ اور انجام میں اس مسودہ قانون کو مسترد کرنا پڑے اور کوئی نتیجہ اس کا نہیں ہوگا۔ کونسل کا وقت بہت قیمتی ہے۔ اور غیر ضروری امور میں ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

۸۔ میں اپنے آنریبل دوست سردار بہادر گجن سنگھ صاحب سے معافی مانگتا ہوں کہ میں نے کسیقدر اون کے ساتھ ان کے مجوزہ قانون کی مخالفت کی ہے۔ لیکن میں انکو صداقت کے ساتھ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں اوس فیلنگ کی نہایت قدر کرتا ہوں جس کی بناء پر انہوں نے یہ مسودہ قانون پیش کیا ہے۔ میں خود ایک مذہبی شخص ہوں اور جو صاحبان اپنے مذہبی اعتقاد میں پکے ہوں اون کی بہت ہی عزت کرتا ہوں یہ ظاہر ہے کہ ہمارے خالصہ ہموطنوں کے لئے کسی ایسے قانون کی ضرورت نہیں ہے اور آنریبل سردار بہادر کی یہ ایک قابل تعریف ہے کہ جس چیز کو وہ اپنے اعتقاد کے مطابق برا سمجھتے ہیں اور جس سے ان کے ہم مذہب بھائی محفوظ ہیں اوس سے وہ اپنے ہندو مسلمان بھائیوں کے بچوں کو بھی محفوظ رکھنا چاہتے ہیں میرا اپنا دل بھی یہی چاہتا ہے کہ شراب وغیرہ چیزوں سے جو مذہب اسلام کی روسے حرام ہیں اور جو مسلمہ طور پر نہایت ہی مضر اور بے شمار خرابیوں کا باعث ہیں اپنے برادران وطن کو بچاؤں۔ لیکن سوال صرف یہ ہے کہ آیا اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے قانون سے مدد لینا زیادہ قرین مصلحت ہے یا وعظ اور پند و نصیحت اور اخلاقی دباؤ سے اثر ڈالنا زیادہ تر کار آمد ہو سکتا ہے۔

۹۔ یہ بات غلط طور پر فرض کر لی گئی ہے کہ اس مسودہ قانون کا اثر صرف ہندوستانیوں پر پڑیگا اور صاحبان انگریز کے بچوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ مسودہ ہذا میں کوئی تفریق مابین انگریزوں اور ہندوستانیوں کے بچوں کے قائم نہیں کی گئی اور اس لئے یہ نہایت غلطی ہوگی کہ جو صاحبان انگریز اس کونسل میں آنریبل ممبران ہیں اون کے ووٹ کے فائدے سے کونسل کو محروم رکھا جائے۔ یہ معاملہ کوئی متنازعہ امر درمیان افسران گورنمنٹ اور رعایا کے نہیں ہے اور افسران گورنمنٹ کی نسبت یہ رائے قائم کر لینا کہ وہ اس معاملہ میں رائے دینے کے قابل نہیں یا انکی رائے لینے کی اس معاملہ میں کوئی ضرورت نہیں۔ ان افسران کی تجربہ کاری اور ذہانت اور قابلیت کے توہین ہوتا ہے اور اونکی رائے اور ووٹ کے فائدے سے کونسل کو محروم رکھنا ایک حد تک حق تلفی رعایا کی ہے اس لئے میں کمال ادب کے ساتھ حضور والا سے التماس کرتا ہوں۔ کہ اس معاملہ کے متعلق سرکاری ممبروں کو اونکی ووٹ دینے کے حق سے محروم نہ رکھا جائے۔ جو حسب قواعد کونسل انکو حاصل ہے کیونکہ رعایا کی بہتری و بہبودی میں سرکاری اور غیر سرکاری ممبران یکساں دلچسپی رکھتے ہیں اور جب گورنمنٹ نے

اس معاملہ میں اپنے افسروں سے رائے طلب کرنی ضروری سمجھی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اون افسران کے جو سرکاری ممبران اس کونسل میں قائم مقام ہیں اونکی زبانوں پر مہر سکوت لگادی جائے اور اونکو حکم دیا جائے کہ وہ اس معاملہ کے متعلق مباحثہ میں بطور ایک خاموش تماشائی کے چپ چاپ بیٹھے رہیں - اگر یہہ مسودہ قانون پاس بھی ہو جائے - تو آخر کار اسکی تعمیل لامحالہ طور پر سرکاری افسران کے ذریعہ سے ہوگی اور اگر اونکو کوئی دقتیں کسی ایسے قانون کی تعمیل میں پیش آتی نظر آئیں - تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اونکو اس مسودہ قانون کی مخالفت سے روکا جائے - سرکاری اور غیر سرکاری ممبران کی اغراض اس کونسل میں متحدہ ہیں - اور وہ در اصل ایک ہی ہیں - اور کوئی ایسی کارروائی اس کونسل میں نہ ہونی چاہئے جو ہمارے اوراون کے درمیان غیریت اور اجنبیت کی حد فاصل قائم کرنے والی ہو -

۱۰ - جہانتک مجھے معلوم ہے پنجاب کے ہندو مسلمانوں کی عام رائے یعنی تائید میں ہے پنجاب ہندو سبھا اور پنجاب مسلم لیگ - اور پنجاب کی کئی دیگر معزز جماعتوں کی رائے جو سرکاری طور پر گورنمنٹ کے پاس پہنچی ہیں ان میں بھی اس مسودہ قانون کی مخالفت کی گئی ہے - پنجاب کے قابل ترین اور نہایت ہی تجربہ کار صاحبان ڈپٹی کمشنران و کمشنران اور جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر اور صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب وغیرہ نے بھی اس مسودہ قانون کو ناقابل تعمیل اور مضر ظاہر کیا ہے - آنریبل جناب چیف کورٹ پنجاب جو قانونی معاملات میں بہترین رائے دینے کی قابل ہیں - انہوں نے بھی قریباً سب نے اسکی تائید سے پہلوتہی کی ہے اس سرکاری اور غیر سرکاری رائے کے اجتماع کے مقابلہ میں تمبپاس کے بعض سرگرم ممبروں کا سرسری طور پر اظہار کے سوا دیگر سو معزز اشخاص سے کسی محضر نامہ پر دستخط کروا لینا کوئی وجہ اس امر کی نہیں کہ پنجاب کے لاکھوں باشندگان کو انکی رائے کا پابند کیا جائے -

خلاصہ یہ ہے کہ اول تو اپنے آنریبل دوست سے جو اس مسودہ قانون کے مجوز ہیں یہہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مسودہ ہذا کو خود واپس لیں - لیکن اگر انکی رائے مجھ سے متفق نہ ہو تو میں کونسل سے درخواست کرتا ہوں کہ مسودہ ہذا کے سپرد سلکٹ کمیٹی کئے جانے کی تجویز کو منظور نہ کیا جاوے اور مسودہ ہذا اسی طرح مسترد فرمایا جائے - جیسا کہ اسی مضمون کا مسودہ صوبہ بنگال کی کونسل میں مسترد ہو چکا ہے -

کارروائی یہانتک پہنچی تھی کہ حضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے کرسی صدارت کو چھوڑا اور آنریبل مسٹر ملیارڈ وائس پریزیڈنٹ نے مجلس کی صدارت اختیار کی -

آنریبل مسٹر فضل حسین —

میرا آنریبل دوست آنریبل ممبر سے جو ابھی بیٹھے ہیں ایک نہایت ہی قابلانہ اور مدلل تقریر سنی ہے اور انہوں نے نہایت ہی پرزور الفاظ میں جس قدر اعتراضات اس قانون پر ہو سکتے ہیں کر دئے ہیں - مجھے ان سے کلی اتفاق ہے کہ ہمیں ایک تمدنی برائی کی بیخ کنی کے لئے قانون سے کام نہیں لینا چاہئے مجھے ان کے اس خیال سے بھی اتفاق ہے کہ ایسے امور جو بچوں کی تربیت اور خانگی معاملات سے تعلق ہو والدین کے ذمے ہی رہیں - لیکن میرے خیال میں یہہ سمجھہ لینا کہ اس قانون کا یہہ منشا ہے کہ اس قسم کے اختیارات ان سے چھینے جائیں کم و بیش اوسکی غلط تعبیر ہے جیسا کہ پہلے بھی اچھا طور پر جتلایا جا چکا ہے - اس میں کوئی ایسا دفعہ نہیں جس کی رو سے سولہ سال سے کم عمر کا لڑکا اگر اپنے گھر میں سگرٹ نوشی کرتا ہوا پکڑا جائے تو اوسے قانونی عدالت سے سزا مل سکے یا اس شخص کو سزا مل سکے جسنے اوس کو سگرٹ دیا - میرے خیال میں اس قانون کا منشا یہہ ہے کہ عوام میں بری اطوار پیدا ہوں - اس ایکٹ کا مدعا صرف یہہ ہے کہ عام گذر گاہوں اور بازاروں میں لڑکے تمباکو نوشی کرتے ہوئے نظر نہ آئیں - اس میں کچھہ ہے جس کے حصول کی اس مسودہ میں خواہش کی گئی ہے - مخفی اور پوشیدہ جگہوں میں تمباکو نوشی کی ممانعت کے متعلق یہہ بالکل خاموش ہے - اور یہہ بات بالکل واضح ہے کہ ایسی جگہوں کی دیکھہ بھال لڑکوں کے والدین - استاد اور اتالیقوں کے ہاتھہ میں ہے - لیکن یہہ آپ ہرگز نہیں توقع کرسکتے کہ والدین اور اتالیق ہمیشہ اپنے لڑکوں اور بچوں کے ساتھہ پھریں -

جیسا کہ لوگوں کی خواہش اطلاعی کا تقاضا ہے یا با لفاظ دیگر ملک کا نیک نام مقتضی ہے کہ عام جگہوں میں لڑکے تمباکو نوشی کرتے ہوئے نظر نہ آئیں یہہ ضروری ہے کہ کسی نہ کسی قسم کا قانون ہونا چاہئیے جس سے لوگ اس برائی کی بیخ کنی کر سکیں- اس لئے میرے خیال میں یہہ اعتراض درست نہیں ہے کہ اس مسودہ کا مقصد گورنمنٹ سے ایک ایسی برائی کے انسداد کے لئے امداد طلب کرنا ہے جو در اصل لوگوں کی ذاتی برائی ہے- اگر صرف ایسی قدر باعث میں یہہ بہی کہونگا کہ مجھے وہ اعتراض نظر نہیں آتا ہے جو ان لوگوں کے درمیان کیا گیا ہے جو اپنے معاملات آپ سلجھاتے ہیں اور جو گورنمنٹ کے پاس دوڑے آتے ہیں کہ فلاں معاملہ کے متعلق قانون بنا دیا جائے- یقیناً یہہ کونسل لوگوں کی نمائندہ جماعت ہے اور جب لوگ اس کونسل میں کسی ضروری امر کے انسداد کرانے کے لئے درخواست کرتے ہیں تو وہ اپنے ہی پاس درخواست کرتے ہیں اور جب یہہ کونسل اس بات کو مانتی ہے کہ تمباکو نوشی ایک برائی ہے اور جب وہ یہہ بہی تسلیم کرتی ہے کہ یہہ قانون مناسب اور موزوں ہے تو آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ کے اس مسودہ کو پیش کرنے کی کارروائی کسی طرح ناجائز یا غلط نہیں ہے- میں کونسل کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس مسودہ کے مقصد کا تعلق ہے وہ صرف یہہ ہے کہ عام گذرگاہوں اور جگہوں میں بچوں کو تمباکو نوشی سے منع کیا جائے- میں اس کی پوری تائید کرتا ہوں اور میرے خیال میں اس بات پر کوئی اختلاف رائے نہیں ہے-

" جہاں تک موجودہ صورت مسودہ میں اس قانون کی عمدگی کا تعلق ہے مجھے ضرور شک ہے- موجودہ صورت مسودہ پر کئی اعتراض ہو سکتے ہیں مگر ان باتوں کا خیال کرکے کہ اول مسودہ کا مدعا نہایت اعلی ہے- دوم چونکہ مسودہ ایک غیر سرکاری ممبر کی طرف سے ہے اس لئے خاص حوصلہ افزائی کا مستحق ہے اور سوم میرا ذاتی میلان طبع اور میری رائے تمباکو نوشی کے بالکل خلاف ہیں میں نے مناسب کمیٹی میں کام کرنے سے انکار اجتناب کیا ممکن ہے کہ مناسب کمیٹی میں یہہ قانون ان خاص جگہوں سے جو مسودہ میں درج ہیں زیادہ مقامات پر عاید کر دیا جائے یا ممکن ہے کہ مناسب کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچے کہ گورنمنٹ کی یہہ تجویز معقول ہے کہ مسودہ کی رو سے صرف تمباکو فروشی کی دکانوں پر لائسنس لگا دیا جائے اور زیادہ کوئی کارروائی نہ کی جائے یا ممکن ہے کہ وہ اس مسودہ کو زیادہ وسیع الاثر کر دے- بہر حال ان اصلاحات کی ہر طرح گنجائش ہے- میرے خیال میں مسودہ کو اس موسمہ مناسب کمیٹی کے سپرد ضرور ہونا چاہئیے تاکہ وہ جو مناسب سمجھے اس کے متعلق کارروائی کرے-

" جو کچھہ میں کہہ چکا ہوں اس میں صرف میں اتنا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ مسودہ کے مدعا کے بہت سے لوگ پوری طرح موید ہیں- نہ صرف حکام تعلیم بلکہ ملک کے سربر آوردہ اصحاب بہی خواہش مند ہیں ان دو برائیوں یعنی شراب نوشی و تمباکو نوشی کا سد باب کیا جائے- میں اس بات کا بہی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اب سے پہلے لوگوں کو تمباکو نوشی جیسی برائی کے تدارک کی لوگوں کو کوئی ضرورت نہ تھی- کیونکہ لوگ حقہ پیتے تھے جو تمباکو نوشی کا ایسا آلہ ہے جسے لوگ ہاتھوں میں لئے ہوئے نہیں پہر سکتے- اسے گلی کوچوں میں لئے پہرنا کوئی آسان کام نہیں اور اس کا نتیجہ یہہ تہا کہ لڑکے عام گذرگاہوں اور بازاروں میں حقہ پیتے نظر نہ آ سکتے تھے- لیکن سگرٹ بہت ہلکی شے ہے اور اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا بہت آسان ہے اور اس لئے اب یہہ برائی پیدا ہوگئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت اس مسودہ کو کونسل میں پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے- آنریبل میرزا اکرام اللہ خاں کا یہہ اعتراض کہ شراب نوشی حقہ سے کہیں بدتر ہے بہت زور دار ہے- اور مجھے ذرا بہی شک نہیں کہ اگر وہ اس قسم کا مسودہ پیش کریں جس سے شراب نوشی کا تدارک مقصود ہو تو ہم تمام اس کی تائید کرینگے- چونکہ ہم سارا کام جو ہم کر سکتے ہیں یکلخت نہیں کر سکتے یہہ لازم نہیں آتا کہ کوئی اچہا کام بہی نہ کیا جائے- ان الفاظ سے میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں کہ مسودہ کو مناسب کمیٹی کے سپرد کیا جائے-

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ—

جناب — میں جناب کی اجازت سے آنریبل مخدوم راجن شاہ کے اعتراضات کا جواب دینا چاہتا ہوں جنہوں نے اردو میں اس مسودہ کی مخالفت کی دلائل کی بنا پر کی ہے- مجھے افسوس ہے کہ وہ طویل تقریر جو میں نے کونسل کے سامنے کی انگریزی میں تہی اور وہ میرے نقطہ خیال کو سمجھہ نہ سکے- اس لئے جناب

کی اجازت سے میں اون کے اعتراضات کا جواب اُردو میں دونگا۔ انہوں نے اول یہہ فرمایا کہ یہہ والدین کا فرض ہے کہ بچوں میں اس عادت بد کا تدارک کریں۔ میں اس بات کو پورے طور پر تسلیم کرتا ہوں۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں نے کوئی اس قسم کی دفعہ نہیں رکھی جس سے ایسے بچوں کے خلاف کوئی کار روائی ہوسکے جو اپنے مکانات میں تمباکو نوشی کریں چونکہ گھروں میں وہ اپنے والدین اور لواحقین کے زیر اثر ہوتے ہیں اس لئے اس کے متعلق میں نے کوئی دفعہ نہیں رکھی۔ میرا مسودہ صرف عام جگہوں میں تمباکو نوشی کے متعلق ہے۔ ایشیائی رواج کے مطابق کوئی بچہ اپنے والدین یا لواحقین کے سامنے تمباکو نوشی نہیں کرتا۔ بچے جب اپنے والدین کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اوس وقت تمباکو نوشی کرتے ہیں کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ اون کے بزرگ انہیں دیکھ نہیں رہے۔ اس لئے میرا مسودہ والدین کے فرائض غصب نہیں کرتا۔ شاہ صاحب نے یہہ بھی فرمایا ہے کہ ہمیں گورنمنٹ سے اون کاموں میں مدد نہیں لینی چاہئے جو ہمیں خود کرنے چاہئیں۔ آگے چلکر انہوں نے یہہ فرمایا ہے کہ اگر آج ہم گورنمنٹ سے اس بارہ میں مدد طلب کرتے ہیں تو کل ہم گورنمنٹ سے یہہ کہینگے کہ وہ کوئی ایسے ذرائع پیدا کرے جس سے ہمارے بچوں کی سکول میں حاضری یقینی ہوجائے۔ مجھے ڈر ہے کہ انہوں نے اصلیت نہیں سمجھی۔ گورنمنٹ اپنی رعایا کی محافظ ہے اور اگر والدین اپنے فرائض ادا نہ کریں تو گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کی بہبودی کے خیال سے دخل دے۔ میں شاہ صاحب کی اطلاع کے لئے ذکر کرتا ہوں کہ انگلستان۔ امریکہ اور دیگر مہذب ممالک میں اس قسم کے قوانین پاس ہوچکے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اس تقریر کے بعد سید صاحب موصوف میرے ساتھ متفق ہوجائینگے۔

" آنریبل ممبر نے پھر فرمایا ہے کہ مسودہ کی عبارت ناقص ہے۔ میں یہہ کہہ دیتا ہوں کہ میں نے اپنی سابقہ تقریر میں ان تمام باتوں کا ذکر کیا ہے۔ میں نے اس بات کو عیاں کر دیا ہے کہ مسودہ لڑکیوں پر اطلاق پذیر نہ ہوگا۔ لفظ " ظاہرا " پر اعتراض میں کیا گیا ہے۔ یہہ لفظ میں نے انگلستان قانون سے لیا ہے ہمیشہ یہہ خیال رہا ہے کہ انگریزی مجالس واضع آئین و قوانین کے پاس کردہ قانون نہایت ثقہ ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ میں نے یہہ لفظ اوس قانون سے لیا۔ میں یہہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ایکٹ آبکاری نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع میں یہہ لفظ عمر کے سوال کے متعلق استعمال ہوا ہے۔ یہہ لفظ دکانداروں کے فائدہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ وہ کہ سکیں کہ لڑکا جس کے ہاتھ اونہوں نے تمباکو بیچا ظاہرا سولہ سال سے زیادہ یا کم عمر کا تھا۔ اگر وہ یہہ کہ سکیں کہ لڑکا مذکور ظاہرا سولہ سال سے زیادہ عمر کا تھا تو انہیں مجرم نہیں ٹھیرایا جا سکیگا۔ اگر میں نے کسی خاص عمر پر اصرار کیا ہوتا تو اس سے وہ تکالیف پیدا ہوتیں جو آنریبل مخدوم راجن شاہ نے جتائی ہیں۔ انگریزی مجالس واضع آئین و قوانین اور اس کونسل نے لفظ " ظاہرا " کا استعمال مناسب سمجھا ہے اگر منتخب کمیٹی اس لفظ کو پسند نہیں کرے تو وہ اسکی بجائے کوئی اور معقول لفظ رکھ سکتی ہے۔

" پھر مقدمہ کے ضابطہ پر اعتراض کیا گیا ہے۔ میں نے تجویز کیا ہے کہ سرسری تحقیقات کے بعد سزا ہونی چاہئے۔ کیونکہ باقاعدہ کار روائی تکلیف دہ ہے اور بہت وقت لیتی ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۶۰ کی رو سے خفیف جرائم کی سرسری تحقیقات ہوتی ہے۔ یعنی مجسٹریٹ طرفین کے بیانات سنکر حکم دیتا ہے۔ میں نے یہہ دفعہ بھی انگریزی قانون سے لی ہے۔ اگر لفظ سرسری مناسب نہیں تو اسکے خارج کر دینے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

" اب رہی پولیس مداخلت کا اختیار میں نے ہیڈ کانسٹیبل کو دیا ہے۔ لیکن اگر اس کونسل کی یہہ رائے ہو کہ پولیس کو کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے تو مجھے کوئی عذر نہیں۔ ہم ہیڈ کانسٹیبل کی بجائے ذیلداروں اور میونسپل کمشنروں کو اختیارات دے سکتے ہیں اور جیسا کہ دوسرے اسی قسم کے مقدمات میں ہوتا ہے ہم پولیس کے اعلیٰ عہدہ داروں کو تمباکو نوشی کے مقدمات میں دخل دینے کا اختیارات دے سکتے ہیں۔ ایکٹ آبکاری میں بھی اس قسم کا حکم ہے۔ ایکٹ آبکاری میں اس بات کا وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ ۱۸ سال سے کم عمر کے اشخاص کے ہاتھ شراب فروخت نہیں کرنی چاہئے۔ حالانکہ میں نے اقل عمر ۱۶ سال رکھی ہے۔ ایکٹ آبکاری کی رو سے ۵۰۰ روپیہ تک جرمانہ ہو سکتا ہے حالانکہ موجودہ مسودہ کی رو سے صرف ۱۰ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ مجھے اون اصحاب سے کلی اتفاق ہے جو یہہ کہتے ہیں کہ شراب نوشی بری چیز ہے۔ ایکٹ آبکاری کے پاس ہونیکے وقت میں منتخب کمیٹی کا ممبر تھا اور میں نے اس مضمون پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

" مندرجہ بالا جواب آنریبل مخدوم راجن شاہ کے اعتراضات کے متعلق ہے۔

* اب رہے دوسرے اعتراضات - ان میں سے صرف ایک اعتراض آنریبل راجہ اکرام اللہ خاں کا ہے - وہ یہہ کہتے ہیں کہ مسودہ لوکلوں پر حاوی نہ ہو - میں نے اپنی سابقہ تحریر میں واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ مسودہ کا ہرگز منشا نہیں کہ لوکلوں پر اطلاق پذیر ہو - ہاں البتہ میں نے یہہ بھی کہا ہے کہ ایک کاغذ کے ٹکڑے پر لوگوں کی ایک خاص تعداد کے دستخط حاصل کر لینا بھی درخواست آسان کام ہے اور گورنمنٹ اس مسودہ پر غور نہ کرے اور ایک برائے نام معمولی کی پرواہ نہ کی جائے - میں آنریبل ممبر صاحبان اور کونسل ہذا کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں کہ ان اصحاب کے نام جنہوں نے دستخط کئے ہیں ان کی تصدیق کی جائیگی کہ وہ کسی ایسی درخواست پر بغیر اسکے اثر کو سمجھنے کے کبھی دستخط نہیں کرسکتے - دستخط کنندگان بڑی حیثیت کے اور اعلی تعلیم یافتہ آدمی ہیں - مثلاً ایڈوکیٹ ہائیکورٹ، اور کئی ذمہ دار جماعتوں کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ وغیرہ ہیں - اس لئے میں ان اعتراض سے اتفاق نہیں کرتا جو آنریبل مرزا اکرام اللہ خان نے کیا ہے - میرے دوست آنریبل راجہ اکرام اللہ خاں مجھے معاف فرمائینگے اگر میں یہہ کہوں کہ میں یہہ سمجھکر حیران ہوں کہ انہوں نے نہ صرف میرے مسودہ کی تفصیلات پر ہی اعتراض کیا ہے بلکہ اس کے اصول پر بھی - ایک میں صاحب موصوف اور کونسل کے آنریبل ممبروں کی یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ کچھ عرصہ ہوا میں نے کونسل کے غیر سرکاری ممبروں کو ایک چٹھی لکھی تھی اور ان سے مندرجہ ذیل تین سوالات کئے تھے -

(۱) کیا آپ کو بل کے اصول سے اتفاق ہے -

(۲) کیا آپ موجودہ مسودہ کے احکام سے متفق ہیں -

(۳) موجودہ مسودہ کی دفعات کے متعلق آپ کیا ترمیم تجویز کرینگے -

* یہہ خط میں نے اپنے دوست راجہ اکرام اللہ خاں کو بھی بھیجا تھا اور جو جواب ان سے موصول ہوا تھا نہایت ہی حوصلہ افزا تھا - انہوں نے اپنے جواب مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۱۷ع میں یہاں کہا —

* مجھے آپکی یاد داشت مورخہ ۲۷ فروری معہ مسودہ کی ایک نقل کے ملی اور میں اس کے لئے آپکا مشکور ہوں - میرے پہلے سوال کا جواب میرے دوست آنریبل راجہ اکرام خان نے یہہ دیا کہ وہاں مجھے مسودہ کے اصول سے ضرور اتفاق ہے اور بڑی خوشی سے اسکی تائید کرونگا - مسودہ نہایت معقول ہے - اور اگر ضرورت ہو تو منتخب کمیٹی اس میں ترمیم کر سکتی - انہوں نے یہہ بھی تجویز کیا تھا کہ دفعہ ۴ میں الفاظ معمولی سہل کھیلوں یا کوئی دیگر معزز شخص ایزاد کر دئے جائیں - میرے دوست نے نہایت صاف الفاظ میں مسودہ کے اصول کو تسلیم کر لیا تھا - میں نے انہیں خط بھیجا اور مذکورہ بالا جواب پایا اس لئے یہہ بات نہایت ہی حیرت انگیز ہے کہ اب وہ اس مسودہ کی مخالفت کرتے ہیں -

* ان کی دوسری بات یعنی یہہ کہ شراب زیادہ قابل اعتراض ہے اور اسلئے اس قباحت کا سد باب پہلے ہونا چاہئے - میں انہیں یاد دلاتا ہوں کہ ایکسائز ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع میں ایسی دفعات ہیں جو اس برائی کا انسداد کر سکتی ہیں جو گورنمنٹ جہانتک کہ ممکن ہے ہمیں شراب کے بد اثرات سے بچا رہی ہے - ہم سب کو علم ہے کہ حال ہی کے ایکٹ میں سزا ۲ مہینے سے بڑھا کے ایک سال کر دی گئی ہے اور قانون کو زیادہ سخت اور جامع بنا دیا گیا ہے تا کہ سرکار کی پالیسی کے حسب منشا اس شراب کی عادت بد کا سد باب ہو سکے - اس لئے میری گذارش ہے کہ اس لحاظ سے میرا مسودہ قابل اعتراض نہیں اگر میرے دوست کی رائے میں بل کی کسی دفعہ میں نقص ہے تو ان کو اختیار ہے کہ وہ اپنی طرف سے ترمیمات پیش کریں اور مجھے یقین ہے کہ گورنمنٹ ان پر مناسب غور کریگی - بل کے خلاف صرف یہی اعتراضات کئے گئے ہیں اور میرے خیال میں مجھے اپنی تقریر کو طوالت دیکر کونسل کا وقت لینے کی ضرورت نہیں اب میرے لئے صرف یہی کافی ہے کہ میں آنریبل ممبر سرکاری باہتمام کا اوس پالیسی کے لئے شکریہ ادا کروں جس کا انہوں نے منجانب گورنمنٹ اظہار کیا ہے کہ گورنمنٹ وہ میری تحریک کی مخالفت نہیں کریگی اور کہ وہ اسبات پر رضامند ہیں کہ بل منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے - مجھے یقین ہے کہ منتخب کمیٹی

یہہ بل۔جیسا کہ اور صاحبوں نے فرمایا ہے اون تمام اعتراضات سے جنپر خوب بہی غور کیا ہے۔مبرا ہوکر نکلیگا ...م اعتراضات پر اور خصوصاً اوس اعتراض پر جو آنریبل ممبر انچارج نے کیا ہے۔منتخب کمیٹی غور کریگی۔ ...سا کہ میں نے کہا ہے میں کسی خاص شرائط کے حق میں نہیں ہوں۔میں نے بیان کردیا ہے کہ میں نے اپنے ...اظ کہاں سے لئے ہیں۔ ان الفاظ کے بعد میں اپنے بل کو منتخب کمیٹی کے ہاتہوں میں چہوڑتا ہوں اور منتخب ...ٹی کو یہہ سفارش کرسکتی ہے کہ نوجوانوں کو تمباکو نوشی سے روکنے کے لئے بجائے اس بل کے منظور وہ طریقہ ...ختیار کرنا چاہئے جو کہ فاضل فنانشل کمشنر صاحبان نے تجویز کیا ہے۔اور منتخب کمیٹی کو یہہ بہی اختیار ... کہ وہ فنانشل کمشنروں کے خیالات کے مطابق موجودہ بل میں ایکسائز ایکٹ کی طرح ایک فقرہ ...زاد کردے۔

یہہ تحریک کہ بل مندرجہ ذیل کی ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جاوے پیش ہو کر ...منظور ہوگئی۔—

(۱) آنریبل مسٹر کریک۔(۲) آنریبل خان بہادر فضل حسین۔(۳) آنریبل خان بہادر ملک محمد امین۔(۴) آنریبل راجا بہادر چودھری لعل چند۔(۵) آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل۔(۶) آنریبل مسٹر گریفتی۔(۷) آنریبل کرنل ہنڈلے اور محرک۔

التواء

اسکے بعد کونسل آئندہ اجلاس کی تاریخ مقرر کئے بغیر برخاست ہوگئی۔

دستخط—ایس۔ڈبلیو گریسی
سیکریٹری لیجسلیٹو کونسل پنجاب

لاہور
۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

نمبر ۱۶] لاہور ۱۹- اپریل (مجریہ ۲۶- اپریل) سنہ ۱۹۱۸ع - یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

مسودات ایکٹ جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کي کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹي جو کونسل میں پیش ہوئیں از مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائي جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب شایع کئے گئے-

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کے باشندوں سے اشد ضرورت کي صورت میں رات کے وقت گشت کا کام لینے کا انتظام کرنے کے متعلقہ مسودہ پر منتخب کمیٹي کی مندرجہ ذیل رپورٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین میں ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع کو پیش ہوگی۔—

پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کی گشت کے مسودہ کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ

۱- ہم نے اس امر کی توضیح کرنے کیلئے کہ مسودہ ہذا اشد ضرورت کے لئے مرتب کیا گیا ہے ہم

۱۹۱ ایس جی جی

[illegible] گو بدل دیا ہے۔ یہہ امر بیان اغراض و وجوہات میں درج کیا گیا تھا۔ لیکن ہم نے یہہ مناسب خیال کیا کہ اسکا ذکر خود نفس مسودہ میں حکم وضع کر دیا جائے۔

٢۔ دفعہ ٢ میں " موضع " کی تعریف کو بڑھا دیا گیا ہے تا کہ اوس میں کسی موضع یا چھوٹے قصبہ کا کوئی سب ڈویژن بھی شامل ہو جائے اور اس امر کے انسداد کیلئے کہ چھوٹے قصبات کی اصلی آبادی کے متعلق کوئی تنازعات پیدا نہ ہو سکیں ہم نے یہہ واضح کر دیا ہے کہ آبادی کے اعداد گذشتہ مردم شماری کے اعداد ہونگے نیز ہم نے " نمبردار " کی تعریف ایزاد کردی ہے جو باضابطہ مقرر شدہ قائم مقاموں پر بھی حاوی ہوگی۔

ہم نے " دیہی پنچایت " کی تعریف ایزاد کر دی ہے جو اب وہ فرائض انجام دیگی جو پہلے مسودہ ہذا کی رو سے نمبرداروں کو تفویض کئے گئے تھے میونسپلٹیوں میں میونسپل کمیٹی پنچایت کا کام کریگی۔ لیکن اس بات کے حق میں نہیں کہ اٹھایا ت۔ ذکر ر کمیٹی ہائے رقبہ مشتہرہ کو بھی دی جائیں جو محض نامزد شدہ جماعتیں ہوتی ہیں ایسے " مواضعات " میں جہاں میونسپلٹیاں نہوں ایسی پنچائتیں مقرر کرنے کا بہترین طریق دریافت کرنے کے مسائل پر بہت سی بحث ہوئی لیکن آخر الامر سب ممبروں نے بالاتفاق رائے یہہ فیصلہ کیا کہ چونکہ ہر ایک شخص کو کوئی ذمہ وار عہدہ دار منتخب نہیں کر سکتا اس لئے اس دفعہ میں جو طریقہ تجویز کیا گیا ہے وہ اس عقدہ کا بہترین حل ہے۔ یعنی یہہ کہ نمبر دار لوگوں کے ساتھہ مشورہ کر کے رپورٹ پیش کیا کرے۔

٣۔ دفعہ (٣) کی اصلی دفعہ (١) میں اب حقیقی تبدیلی کر دی گئی ہے اس میں اب یہہ حکم وضع کیا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کی لازمی طور پر یہہ رائے ہونی چاہئے کہ حسب ذیل دو شرایط پوری ہوتی ہیں یعنی اول مفاد عامہ کے لئے خاص تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے ثانیاً کہ لوگوں نے چوکی پہرہ کا اپنی مرضی سے کوئی انتظام نہیں کیا ہوا یا اگر کیا ہے تو وہ کافی نہیں ہے۔ ضمن مذکور کی رو سے ڈپٹی کمشنر کو یہہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ ایکٹ ہذا کو نافذ کرنے سے پہلے دیہاتیوں کو کسی اختیاری گشت کے طریق کو رائج کرنے کا موقع دے۔ دفعہ ٣ کی ضمن (٢) میں ایک خفیف تبدیلی کی گئی ہے۔

٤۔ دفعہ ٣ میں یہہ تبدیلی کی گئی ہے کہ اوس میں جہاں کہیں نمبرداروں کا لفظ آیا ہے وہاں اوسکی جگہہ سے دیہی پنچایت کے الفاظ ثبت کر دیئے گئے ہیں اور نتیجتی دفعات کے نمبر بدل دیئے گئے ہیں۔ اور نیز ہم نے قرعہ اندازی کے ذریعہ انتخاب کے طریق سے بطور رعایت استعفاء کرنے کیلئے ایک نئی ضمن نمبر (٣) ایزاد کر دی ہے۔

سابقہ دفعہ (٣) کا نمبر (٥) کر دیا گیا ہے اور اوس میں خفیف سی ترمیم کردی گئی ہے تا کہ اس امر کا انتظام کر دیا جائے کہ گشت کے کام کے قابل اشخاص کو اس کام کی نوعیت سے باضابطہ مطلع کیا جائے نہ [illegible] مسودہ میں کام کی نوعیت کی تصریح نہیں کی جا سکتی جو مقامی حالات کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے۔

٥۔ مسودہ کی اصلی دفعہ ٦ کو بالکل ہی حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ ہماری رائے میں دفعہ ٧ کی [illegible] سے (جیسا کہ اوسکو اب بڑھا دیا گیا ہے) ڈپٹی کمشنر کو انتظام و نگرانی کا جو عام اختیار دیا گیا ہے اوس [illegible] ان معاملات کیلئے کافی انتظام ہو جاتا ہے جنکا ابتداً دفعہ ٦ میں ذکر کیا گیا تھا۔ ہم نے لوگوں کو گشت کے کام سے مستثنیٰ کرنے کے متعلق ایک نئی دفعہ ٩ ایزاد کر دی ہے۔ ہمارے رفیق آنریبل رائے زادہ بھگت رام صاحب کی یہہ رائے ہے کہ کوئی مستثنیات نہیں ہونی چاہئیں لیکن صاحب کمیٹی کے جملہ دیگر ممبران کی یہہ رائے ہے کہ ذیلداروں یا ایسے دیگر اشخاص کی صورت میں جنکو اپنے فرائض منصبی کی وجہ سے اکثر بڑی بڑی دیر تک اپنے گاؤں سے غیر حاضر رہنا پڑتا ہے مستثنیٰ کرنے کا اختیار ضرور حاصل ہونا چاہئے۔ نیز کمیٹی کے ممبروں کے غالب کی رائے ہے کہ فوجی فوج کے اون سپاہیوں سے جو رخصت پر ہوں گشت کا کام نہیں لینا چاہئے۔

٦۔ دفعہ ٨ میں بدیں غرض ایک خفیف سی ترمیم کی گئی ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو اس امر کا [illegible]

کیاجائے کہ وہ مسلمہ واجبات منظور کرنے کے متعلق اپنا اختیار ممبروں کو تفویض کرسکے آنریبل رائے زادہ بھگت رام صاحب اور آنریبل خان صاحب مرزا اکرام اللہ خان صاحب اس تجویز کے متفق ہیں کہ غیر عہدہ دار اشخاص کو بھی اون اشخاص کے زمرہ میں شامل کر لیا جائے جن کو زیر دفعہ ہذا اختیار تفویض ہو سکتا ہے۔لیکن کمیٹی کے دیگر ممبر اس تجویز کے مخالف ہیں۔

۷- دفعہ ۹ کو از سر نو مرتب کیا گیا ہے اور اب وہ اون قواعد کے مطابق کردی گئی ہے جو مسٹر سی-ایم-کنگ سی-آئی ای نے بحیثیت ڈپٹی کمشنر امرتسر مرتب کئے تھے-گشت کے کام سے گریز کرنے والے اشخاص پر جرمانہ کرنے کا اختیار اب دیہی پنچایت کو تفویض کردیا گیا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ اکثر صورتوں میں ایسے جرمانے بلا عذر و حجت ادا کردئے جائینگے لیکن انکار کی ممکن صورتوں کے متعلق ہم نے یہ حکم وضع کردیا ہے کہ پنچایت کلکٹر سے یہہ درخواست کر سکے کہ جرمانہ معاملہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کیا جائے یہہ امر کلکٹر کی اقتضائے رائے پر منحصر ہوگا کہ وہ ایسی درخواست کو منظور کرے یا نہ اس سے ایک طرح اوس شخص کو اپیل کا موقعہ مل جائیگا جسپر جرمانہ کیا گیا ہو وصول شدہ جرمانہ کا سارا روپیہ دیہی پنچایت کے حوالہ کردیا جائیگا جو اوس کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کریگی-اُمید ہے کہ پنچایت ایسے روپیہ کو دیہی آبادی کے فائدہ کے کاموں پر یا مسودہ ہذا کی اغراض کو فروغ دینے کے کام پر خرچ کریگی اور کہ آمدنی و خرچ کا مناسب حساب رکھا جائیگا-لیکن ہم اس بارہ میں کوئی قانونی حکم وضع کرنا ضروری یا مناسب خیال نہیں کرتے-

۸- دفعہ ۱۰ الگ ہے اور اس میں یہہ حکم وضع کیا گیا ہے کہ پنچایت کے ممبروں کے جزو غالب کا فیصلہ ناطق ہوگا-

۹- اصلی دفعہ ۱۰ کا نمبر ۱۱ کردیا گیا ہے اور اوس میں بعض ترمیمات کی گئی ہیں-صاحب ڈپٹی کمشنر جرمانہ صرف تحریری حکم کی رو سے اور صرف اوس صورت میں عائد کریگا جبکہ عدم تعمیل کرانے والے کو پہلے دس دن کا نوٹس دے دیا گیا ہو اور موصول شدہ اعتراضات پر غور کرلیا گیا ہو جرمانوں کا روپیہ اب ڈسٹرکٹ بورڈ کے حساب میں جمع کیا جائیگا جو اوسکو گشت کے کام پر متعینہ اشخاص کو حسن خدمات کے صلہ میں انعام دینے پر صرف کریگا-

۱۰- دفعات ۱۱ و ۱۲ کے نمبر ۱۲ و ۱۳ کردئے گئے ہیں-جسکی وجہ سے دفعہ ۱۲ میں ایک خفیف ترمیم کی گئی ہے-

۱۱- ہماری بحث و مباحثہ کا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ مسودہ کے احکام میں حقیقی تبدیلیاں کردی گئی ہیں اور بالخصوص سلا فصل عامہ آمد لوگوں کے ہاتھوں میں دیا جائے-مسودہ مذکور بزبان انگریزی پنجاب گزٹ مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۱ع میں اور بزبان اردو پنجاب گزٹ مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع میں شائع ہوچکا ہے-ہمارے خیال میں اس میں اسقدر ترمیمات کردی گئی ہیں کہ اسکی مکرر اشاعت ضروری ہے-

دستخط - ایچ-ڈی-کریک
ایس-ڈبلیو-گریسی
پرتاب سنگھ
گجن سنگھ
لال چند
سی-جے-ہیلیفکس
بھگت رام
اکرام اللہ خاں

مقام لاہور
مورخہ ۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع

ملفوفہ رپورٹ منتخب کمیٹی

(الفاظ زیر خط سے وہ ترمیمات ظاہر ہوتی ہیں جو منتخب کمیٹی نے تجویز کی ہیں)۔

مسودہ نمبر ۲۔مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع

(جیسا کہ اوسکو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا)

مسودہ بمراد اس امر کے کہ پنجاب کے مواضعات اور چھوٹے چھوٹے قصبات کے باشندوں کے اشد ضرورت کے موقع پر رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ اشد ضرورت کی صورت میں پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات میں وہاں کے باشندوں کے رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :—

نام و وسعت نفاذ۔

دفعہ ۱—(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کے گشت کے ایکٹ سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا۔

تعریفات۔

۲—ایکٹ ہذا میں—

"موضع" میں کوئی ایسا قصبہ شامل ہے جسکی آبادی گذشتہ مردم شماری کے مطابق دس ہزار نفوس سے زیادہ نہ ہو نیز کسی موضع یا قصبہ کا کوئی حصہ حسب ضرورت شامل ہے۔

"نمبردار" سے وہ شخص مراد ہے جسکو موضع کے نمبردار کے فرائض بجا لانے کے لئے باضابطہ طور پر مقرر کیا گیا ہو۔

"دیہی پنچائت" سے کسی میونسپلٹی کی صورت میں میونسپل کمیٹی اور کسی دیگر موضع کی صورت میں کل نمبرداران اور ایسے دیگر اشخاص مراد ہونگے جنکو ڈپٹی کمشنر ذیلدار کی اوس رپورٹ پر جو اوس نے دیہی آبادی متعلقہ سے مشورہ لینے کے بعد پیش کی ہو مقرر کرے مگر شرط یہہ ہے کہ ایسے اشخاص کی تعداد نمبرداروں کی تعداد کے دو چند سے نہ تو کم اور نہ زیادہ ہوگی۔

گشت کا کام انجام دینے کا حکم۔

دفعہ ۳—(۱) جب ڈپٹی کمشنر کی یہہ رائے ہو کہ اوسکے ضلع کے اندر کسی گاؤں میں (الف) تحفظ عامہ کے لئے خاص تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور (ب) اوسکے باشندوں نے خود بخود یا ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایسا کرنیکا حکم ملنے پر چوکی پہرہ کا کافی انتظام نہیں کیا تو وہ مجاز ہوگا کہ اس امر کا تحریری حکم دے کہ ایسی تاریخ سے جو وہ حکم مذکور میں مقرر کرے موضع مذکور کے جملہ تندرست بالغ مردوں کو گشت کا کام انجام دینا پڑیگا۔

حکم مذکور کے نافذالعمل رہنے کی میعاد۔

(۲)—زیر تحتی دفعہ (۱) صادر شدہ حکم ایسے عرصہ کے لئے نافذالعمل رہیگا جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے اور جو ایک سال سے زائد نہو لیکن اسکی تجدید وقتاً فوقتاً ڈپٹی کمشنر کی ہدایت کے مطابق ہو سکتی ہے۔

حکم کی منسوخی۔

(۳)—زیر تحتی دفعہ (۱) یا (۲) صادر شدہ حکم کو ڈپٹی کمشنر کسی وقت منسوخ کر سکتا ہے۔

دیہی پنچائت کا تقرر۔

دفعہ ۴—(۱) جب ڈپٹی کمشنر زیر دفعہ ۳ حکم صادر کر چکے تو وہ موضع کے لئے اگر وہ موضع میونسپلٹی نہ ہو ایک دیہی پنچائت مقرر کریگا۔

گشت کے لئے آدمیوں کی تعداد اور انکا انتخاب۔

(۲) کسی ایسے موضع کی دیہی پنچائت جسکے متعلق زیر دفعہ ۳ حکم صادر کیا گیا ہو حسب ذیل امور کے متعلق فی الفور رپورٹ کریگی :—

(الف) موضع کے تندرست بالغ مرد باشندوں کی تعداد۔

(ب) اون اشخاص کی تعداد جو اونکی رائے میں ہر رات گشت کے کام کیلئے مطلوب ہونگے۔

(ج) وہ طریق جس میں اونکی رائے میں ایسے اشخاص منتخب کئے جائینگے یعنی آیا باریوں یا قرعہ اندازی کے ذریعہ یا کسی اور طریق سے۔

(۲) دیہی پنچایت کی رپورٹ کے وصول ہونے پر ڈپٹی کمشنر اون اشخاص کی تعداد مقرر کریگا جو گشت کے کام کے لئے مطلوب ہونگے اور اونکے انتخاب کا طریق تجویز کریگا اور دیہی پنچایت کو اپنے فیصلہ سے مطلع کریگا۔

(۳) گشت کے کام کے لئے لوگوں کا انتخاب دیہی پنچایت ایسی تعداد میں اور ایسے طریق کے مطابق عمل میں لائیگی جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے۔

(۴) جہاں انتخاب قرعہ اندازی کے ذریعہ عمل میں لایا جائے وہاں ایک دفعہ جو نام نکال لئے جائیں وہ اوس وقت تک دوبارہ نہیں نکالے جائینگے جبتک کہ باقی ماندہ سارے نام مندرجہ فہرست نہ نکال لئے جائیں۔

(۵) دیہی پنچایت ایک فہرست مشتہر کرے یا کسی اور طریق پر اون اشخاص کو جن پر گشت کا کام فرض ہو ایسے کام کی تاریخ و وقت و رقبہ اور نوعیت سے مطلع کریگی۔

موضع پہرہ دار۔

دفعہ ۵۔ جس شخص پر گشت کا کام فرض ہو اوس کو لازم ہوگا کہ وہ خود یہہ کام انجام دے یا اپنی جگہہ کوئی ایسا تندرست شخص مہیا کرے جسکو دیہی پنچایت نے منظور کرلیا ہو۔

مستثنیات۔

دفعہ ۶۔ مندرجہ ذیل اشخاص مستثنیٰ متصور ہوسکتے ہیں :۔

(الف) ڈپٹی کمشنر۔ اور

(ب) دیہی پنچایت بہ تصدیق منظوری ڈپٹی کمشنر۔

عام نگرانی کے متعلق ڈپٹی کمشنر کا اختیار۔

دفعہ ۷۔ ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہوگا کہ وہ گشت کے کام کے لئے مطلوبہ اشخاص کی تعداد اور اون کے انتخاب کے طریق کو بدل دے اور یہہ ہدایت کرے کہ گشت کا کام کا موضع میں یا اوس کے کسی حصہ میں انجام دیا جائے اور عام طور پر گشت کے کام کے متعلق جملہ امور کا انتظام و نگرانی کریگا۔

تفویضی اختیارات۔

دفعہ ۸۔ جائز ہے کہ ڈپٹی کمشنر کسی سب ڈویژنل افسر یا کسی مجسٹریٹ درجہ اول کو اپنے بعض یا جملہ اختیارات زیر دفعات ۴ یا ۶ یا ۷ ایکٹ ہذا تفویض کر دے۔

عدم تعمیل کرنے والے اشخاص کیلئے سزا جرمانہ۔

دفعہ ۹۔ (۱) جائز ہے کہ دیہی پنچایت اوس شخص کو پانچ روپیہ تک جرمانہ کرے جو کافی وجہ کے بغیر بذات خود یا قائمقام کے ذریعہ گشت کا کام انجام دینے سے قاصر رہے مگر شرط یہہ ہے کہ جرمانہ ایسی عدم تعمیل کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر کیا جائیگا۔

(۲) جائز ہے کہ زیر ضمن (۱) عاید شدہ جملہ جرمانوں کو کلکٹر دیہی پنچایت کی درخواست پر معاملہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کرے۔

(۳) دیہی پنچایت کے صادرہ حکم سزائے جرمانہ کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکیگا لیکن کلکٹر حسب اقتضائے رائے خود مجاز ہوگا کہ جرمانہ کی وصولی کا حکم دینے سے انکار کر دے۔

(۴) زیر دفعہ ہذا وصول شدہ جملہ جرمانہ کے روپیہ کو ایسے طریق میں صرف کیا جائیگا جو دیہی پنچایت تجویز کرے۔

جز و غالب کا فیصلہ ناطق ہوگا۔

دفعہ ۱۰۔ دیہی پنچایت کے کسی اجلاس میں حاضر ممبروں کے جز و غالب کا فیصلہ پنچایت کا فیصلہ سمجھا جائیگا۔

احکام کی عدم تعمیل کرنے والے موضع کے لئے سزائے جرمانہ۔

دفعہ ۱۱ (۱) جب ڈپٹی کمشنر کی رائے میں کوئی موضع یا اوس کا کوئی حصہ جس کے متعلق حکم زیر دفعہ ۳ (۱) صادر کیا گیا ہو گشت کے کام کی مناسب انجام دہی

کا انتظام کرنے سے قاصر رہا ہو تو جائز ہے کہ وہ تحریری حکم کے ذریعہ موضع مذکور یا اوس کے کسی حصہ پر ایسا جرمانہ عاید کرے جو کسی ایک صورت میں ایک سو روپیہ تک ہو سکتا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر زیر دفعہ ۱۰۵ جرمانہ عاید کرنے سے پہلے ڈھنڈورا پٹوا کر یا کسی اور طریق میں موضع کو اوس دن کا نوٹس دیگا اور اون اعتراضات پر غور کریگا جو اوس کو موصول ہوں۔

(۲) ڈپٹی کمشنر ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جو وہ ضروری خیال کرے جرمانہ مذکور کو موضع کے باشندوں پر ایسی نسبت سے منقسم کریگا جو وہ فرداً فرداً اونکی آمدنی کے لحاظ سے اپنی رائے میں مناسب خیال کرے۔

(۳) جرمانہ زیر دفعہ ھذا معاملہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کیا جائیگا اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حساب میں جمع کیا جائیگا اور ایسے اشخاص یا دیہات کو انعام دینے پر صرف کیا جائیگا جنہوں نے زیر ایکٹ ھذا ممتاز خدمات انجام دی ہوں۔

اپیل۔

دفعہ ۱۲ ڈپٹی کمشنر کے حکم زیر دفعہ ۳ یا دفعہ ۱۱ کے خلاف اپیل کمشنر کی عدالت میں ہوگا۔

گشت کرنیوالوں کے اختیارات و حقوق۔

دفعہ ۳ــ(۱) زیر ایکٹ ھذا گشت کا کام کرنے والے جملہ اشخاص وہی اختیارات استعمال کرینگے اور اونکو وہی رعائتیں و حقوق حاصل ہونگے جو گاؤں کے چوکیدار استعمال کرتے ہیں اور اونکو حاصل ہوتے ہیں۔

(۲) ہر شخص کا فرض ہوگا کہ وہ گشت کا کام کرنے والے شخص کو ہر ایسی امداد دے جس کا پولیس افسر کو دینا اوس کا فرض ہے۔

(۳) گشت کے کام پر متعینہ ہوا ایک شخص مجموعہ تعزیرات ہند کی اغراض کے لئے سرکاری عہدہ دار متصور ہوگا۔

دستخط ــ ایس-ڈبلیو گریسی

سیکرٹری کونسل و آئین و قوانین

پنجاب میں بچوں کے پاس تمباکو کو فروخت کرنے یا اونکو تمباکو دینے کے انسداد کے متعلق مسودہ قانون پر منتخب کمیٹی کی مندرجہ ذیل رپورٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل بغرض وضع آئین و قوانین میں ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع کو پیش ہوگی —

مسودہ ایکٹ تمباکو نوشی نوعمر اشخاص پنجاب کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ۔

۱— دفعہ ۲ میں ہم نے سگار و سگرٹوں کی تعریف کو حذف کر دیا ہے اور "تمباکو" کی تعریف کو وسیع کر دیا ہے تاکہ اسمیں ہر ایک شکل میں تمباکو شامل ہو سکے۔

۲— دفعہ ۳ کی صورت میں خفیف ترمیم کر دی گئی ہے اور اس میں انعام کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ لفظ "وسوسی" جو "اثبات جرم" کی تصریح کرتا تھا حذف کر دیا گیا ہے لیکن ہم نے ایک جدید دفعہ ایزاد کر دی ہے جسکی رو سے لوکل گورنمنٹ کو یہہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ مجسٹریٹوں کی ان بنچوں کو جنہیں دوم و سوم درجہ کے اختیارات حاصل ہوں سرسری اختیار سماعت تفویض کردے۔

۳— آنریبل ممبر ک نے یہہ ترمیم پیش کی کہ دفعہ ۴ میں لفظ "شخص" کی جگہہ لفظ "لڑکا" اور الفاظ "کا فرض ہوگا" کی جگہہ الفاظ "کیلئے قانوناً جائز ہوگا" ثبت کر دئے جائیں۔ ممبر موصوف لڑکیوں کو دفعہ ہذا کے اثر سے بالکل مستثنا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن کمیٹی کی رائے جسکی پانچ اصحاب نے تائید اور دونے مخالفت کی ہے کہ ان ترمیمات کے باوجود بھی دفعہ مذکور کے عمل سے نا پسندیدہ نتائج کے پیدا ہونے کا احتمال ہوگا اور لڑکے بچوں کو تمباکو نوشی کی عادت سے روکنے کیلئے اسکا کوئی عملی نتیجہ پیدا نہیں ہوگا۔ لہذا ہم نے دفعہ ۴ کو مسودہ سے خارج کر دیا ہے اور تمہید میں ضروری تبدیلی کر دی ہے۔ لیکن ہماری متفقہ رائے ہے کہ بچوں کو تمباکو نوشی سے روکنے کا بہترین ممکن طریقہ یہہ ہے کہ تمباکو کی فروخت کو قابل سزا بنانے کے علاوہ سگرٹوں پر ٹیکس لگا دیا جائے۔ لیکن ہم یہہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس قسم کا کوئی حکم موجودہ مسودہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۱۷ کے لحاظ سے دفعہ ۵ (الف) کو حذف کر دیا گیا ہے اور دفعہ ۴ کے حذف ہو جانیکے باعث دفعہ ۵ (ب) بھی خارج ہو جاتی ہے۔ مسودہ ہذا بزبان انگریزی پنجاب گزٹ مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع میں اور بزبان اردو پنجاب گزٹ مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع میں شایع کیا گیا تھا۔ چونکہ اب اس میں حقیقی تبدیلیاں کی گئی ہیں اسواسطے ہمارے خیال میں اس کو مکرر شایع کرنا چاہئے۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین صاحب منتخب کمیٹی کے اجلاس میں شامل نہیں ہو سکے۔

مقام لاہور
مورخہ ۵ اپریل سنہ ۱۹۱۶ع۔

دستخط — ایچ۔ ڈی۔ کریک۔

ایس۔ ڈبلیو۔ گریسی۔
ایچ۔ ہیلی۔
گجن سنگھ
محمد امین خان۔
لال چند۔
موہن لال۔

مسودہ پر رپورٹ منتخب کمیٹی

(الفاظ زیر خط سے وہ ترمیمات ظاہر ہوتی ہیں جو منتخب کمیٹی نے پیش کی ہیں)

مسودہ ایکٹ نمبر ۲- مصدرہ سنہ ۱۹۱۶ع

(جیسا کہ اوسکو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا)

مسودہ بمراد اس امر کے کہ پنجاب میں بچوں کے ہاتھہ تمباکو فروخت کرنے یا انکو دینے کی ممانعت کر دی جائے ہر گاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں بچوں کے ہاتھہ تمباکو فروخت کرنے یا اونکو دینے کی ممانعت کر دی جاوے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں-

مختصر نام و وسعت اطلاق- دفعہ ۱ (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ تمباکو نوشی نو عمر اشخاص سنہ ۱۹۱ ع کے نام سے موسوم کیا جائے-

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا-

تعریف- دفعہ ۲ ایکٹ ہذا میں "تمباکو" سے مراد ہر ایک قسم اور اس میں بطور تمباکو پینے کے قابل ہر ایک ایسا مرکب شامل ہے جسکو تمباکو کے بدل کے طور پر ظاہر کرنا مقصود ہو-

بچوں کے پاس تمباکو فروخت کرنے کی پاداش میں سزا- دفعہ ۳- جو شخص کسی ایسے بچے کے ہاتھہ جو بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر کا ہو کسی قسم کا تمباکو خواہ وہ اوسکے ذاتی استعمال کے لئے ہو یا نہ ہو فروخت کریگا یا اوسکو دیگا یا اوسکے ہاتھہ فروخت کرنے یا اوس کو دینے کا اقدام کریگا وہ کسی مجسٹریٹ کے روبرو ثبوت جرم پر اول جرم کی صورت میں ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور دوسرے جرم کی صورت میں ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو بیس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور تیسرے جرم یا کے جرم کی صورت میں ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو-

سرسری اختیارات سماعت- دفعہ ۴- جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجسٹریٹوں کی کسی بنچ کو جسے مجسٹریٹ درجہ دوم یا سوم کے اختیارات حاصل ہوں زیر ایکٹ ہذا کسی جرم کے سرسری طور پر تجویز کرنے کا اختیار تفویض کرے-

دستخط- ایس- ڈبلیو گریسی

سیکریٹری کونسل وضع آئین و قوانین-

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جنکی نسبت معلی القاب جناب نواب وائیسرائے و گورنر جنرل بہادر کی منظوری حاصل ہو چکی ہے۔

گورنمنٹ پنجاب

محکمہ وضع آئین و قوانین

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل کا مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی پیشگاہ سے ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو اور معلی القاب جناب نواب وائیسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہوا۔لہذا وہ بذریعہ تحریر ہذا اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے —

ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۸ع

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۸ع

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۸ع کو ترمیم کیا جائے۔لہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں —

نام۔

۱—اس ایکٹ کو ایکٹ ترمیم ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔

ترمیم تعریف "مکان"۔

۲—ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۲ میں تعریف مکان کو ترمیم کرکے حسب ذیل بنا دیا جائیگا۔

مکان سے مراد کوئی ایسا مکان یا حصہ مکان ہے جو بطور ایک علیحدہ رہائش گاہ کے کرایہ پر دیا جائے۔ اس میں سامان آرائش و باغ و احاطہ و جملہ بیرونی مکانات متعلقہ مکان مذکور شامل ہیں اس میں فلیٹ (حصہ مکان جو ایک کنبہ کی رہائش کے قابل ہو) شامل ہے لیکن کسی ہوٹل یا کلب کا کمرہ شامل نہیں۔

دستخط — او-ایف لمسڈن

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸٦۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۹] لاہور ۱۰ مئی (مجریہ ۱۷ مئی) سنہ ۱۹۱۸ء ـ یوم جمعہ [جلد ۳٦

پانچواں حصہ

مسودات ایکٹ جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے و رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل میں پیش ہوئیں اور مسودات جو قواعد کارروائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب مشتہر کئے گئے۔

پنجاب گورنمنٹ

محکمہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل مسودہ کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب میں بتاریخ ۲۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع پیش ہوا۔

مسودہ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۸ ع

۲۰ اپ جی جی-

مسودہ بمراد اس امر کے ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع کو اسکی درست صورت میں وضع کیا جائے اور ان تمام افعال کو جائز قرار دیا جاوے جو ایکٹ مذکور کی رو سے (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع کی رو سے کی گئی ہے) انجام پاچکے ہیں—

ہر گاہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع میں جیسا کہ اوس کے متعلق جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی منظوری ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع کو اور معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری ۲۷- اپریل سنہ ۱۹۱۴ع کو حاصل ہوئی تھی اور جیسا کہ وہ پنجاب گزٹ میں بتاریخ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۴ع مشتہر ہوا تھا ایک تصحیفی دفعہ یعنی تصحیفی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) اوس صورت سے مختلف صورت میں شائع ہوگئی تھی جس صورت میں کہ اوس کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین نے منظور کیا تھا اور ہر گاہ ایکٹ مذکور اور ترمیمی ایکٹ پنجاب نمبر ۳- مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع کے جواز کے متعلق شکوک پیدا ہوگئے ہیں-

اور ہر گاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ مذکور کو (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۳- مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع سے ہوئی ہے) اسکی درست صورت میں وضع کیا جائے اور ان جملہ کاموں کے جواز کے متعلق شکوک کو رفع کیا جائے جو ایکٹ مذکور کی رو سے انجام پاچکے ہیں اسواسطے بذریعہ ایکٹ ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :-

مختصر نام و وسعت نفاذ۔

دفعہ ۱- جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب کو ترمیم و اوسکو جائز قرار دینے والے ایکٹ سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) ایکٹ ہذا کل پنجاب پر اطلاق پذیر ہوگا۔

تعریفات۔

دفعہ ۲- ایکٹ ہذا میں—

اصطلاح "ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع" سے وہ تحریر مراد ہوگی جو ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع کے طور پر پنجاب گزٹ مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۴ع کے حصہ پنجم میں مشتہر ہوئی تھی اور اصطلاح "ایکٹ پنجاب نمبر ۳- مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع" سے وہ تحریر مراد ہوگی جو بطور ایکٹ پنجاب نمبر ۳- مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع پنجاب گزٹ مورخہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۴ع کے حصہ پنجم میں مشتہر ہوئی ہے-

ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب کا (جیسا کہ اوسکی ترمیم ہوئی ہے) وضع کیا جانا۔

دفعہ ۳-(۱) ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع کو (جیسا کہ اوسکی ایکٹ پنجاب نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع سے ترمیم ہوئی ہے) ملفوفہ ذیل تبدیلی کے ساتھہ یعنی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) میں الفاظ "(ب) چیف کورٹ میں کسی ابتدائی مقدمہ میں جس کی مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو یا جس میں بلا واسطہ طور پر ایسی مالیت کی جائداد کے متعلق کوئی دعوے یا سوال ہو" کی جگہہ الفاظ "(ب) چیف کورٹ میں کسی دیگر صورت میں" ثبت کر کے بذریعہ تحریر ہذا یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع سے وضع کیا جاتا ہے-

سر انجام پائے ہوئے کاموں کا جواز-

(۲) جملہ افعال جو زیر ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع سے ہوئی ہے) سر انجام پا چکے ہیں اونکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ ہر ایک صورت میں اوسی طرح جائز ہیں گویا کہ ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع ہوئی ہے) یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع سے پورے طور پر نافذ العمل اور رائج رہا ہے-

شرط۔

مگر شرط یہہ ہے کہ اول کوئی اپیل جسکو چیف کورٹ نے اوس اختیار سماعت کی رو سے سماعت و فیصل کیا ہو جسکی نسبت یہہ متصور ہو کہ وہ ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع کی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) کے مطابق استعمال کیا گیا ہے اوسکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ جائز طور پر سماعت و فیصل کی گئی ہے اور محض اس ایکٹ میں مندرجہ کسی ام[illegible] کی وجہ سے اوسپر کوئی اعتراض نہیں کیا جائیگا او[illegible] (دوم) کہ کوئی اپیل جو ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہ[illegible] زیر دفعہ ۳۹ (۱) (ب) ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع چیف کورٹ میں پیش ہو چکی ہو او[illegible] جو اس طریق میں پیش نہ ہونی چاہئے تھی اگر دفعہ مذکور اون الفاظ میں موجود ہوتی جن الفا[illegible] میں کہ دفعہ ہذا میں موجود ہے مناسب عدالت میں پیش کرنے کی غرض سے اپیلانٹ یا اوسکے وکیل کو [illegible] میعاد کے اندر واپس کردی جائیگی جو چیف کو[illegible] مقرر کرے بشرطیکہ اوسکو سماعت کر کے فیص[illegible] کیا ہو اور اگر وہ ایسی عدالت میں اسطرح پیش کی جائے تو اوسکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ [illegible] میعاد کے اندر پیش کی گئی ہے-

اور (سوم) کہ کوئی اپیل جو ایکٹ عدالتہا[illegible] پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع کی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) کے مطا[illegible] چیف کورٹ میں رجوع ہونی چاہئے تھی لیکن [illegible] ایکٹ ہذا کے احکام کے مطابق عدالت ضلع میں [illegible] ہونی چاہئے اور جو اگر ایکٹ ہذا کے آغاز کے [illegible] چیف کورٹ میں پیش کی جاتی تو میعاد کے اندر ہو[illegible] اوسکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ میعاد کے ا[illegible] پیش کی گئی ہے بشرطیکہ وہ عدالت ضلع میں ایک[illegible] ہذا کے آغاز کی تاریخ سے تیس ایوم کے اندر [illegible] کر دی جائے-

بیان اغراض و وجوہات

جب قانون متعلقہ عدالت ہائے پنجاب کو ترمیم و مجتمع کرنے کے متعلق مسودہ سنہ ۱۹۱۳ع میں کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب میں زیر غور تھا تو اوس وقت مسودہ مذکور کی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) کی ترمیم کا نوٹس با ضابطہ دیا گیا تھا اور ترمیم کو ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع کو منعقد ہونے والے اجلاس کی کار روائی کی فہرست میں درج کر دیا گیا تھا۔ترمیم مذکور حسب ذیل تھی :—

" کہ دفعہ ۳۹ ـ اصلی دفعہ (۱) کی جگہہ مندرجہ ذیل اصلی دفعہ ثبت کردی جائے—

د (ب) چیف کورٹ میں کسی ایسے ابتدائی مقدمہ میں جسکی مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو یا جس میں بلا واسطہ طور پر ایسی مالیت کی جائیداد کے متعلق کوئی دعوے یا سوال ہو "

کونسل کے اجلاس میں یہہ ترمیم خلاف ضابطہ سمجھکر نا منظور کی گئی تھی۔

لیکن کونسل کے سیکریٹری کے دفتر میں غلطی ہونے سے مسودہ کی اون نقول میں جو منظوری کی غرض سے جناب کو جناب نوب لفٹننٹ گورنر بہادر اور معلے القاب جناب نواب والسرائے بہادر کی خدمت میں ارسال کی گئی تھیں دفعہ ۳۹ (۱) (ب) اوسی صورت میں موجود رہی جس صورت میں کہ وہ ترمیم مذکور میں تجویز کی گئی تھی غلطی مشاہیر شدہ ایکٹ میں بھی موجود ہے اور سنہ ۱۹۱۷ع کے اختتام تک اوسکا پتہ نہ لگا۔

موجودہ مسودہ کا مدعا یہہ ہے کہ دفعہ مذکور کی درست عبارت کو بحال کر دیا جائے و ایکٹ مذکور کو اسکی درست صورت میں جائز قرار دیا جائے اور نیز اوس جملہ کار روائی کو جائز قرار دیا جائے جو زیر ایکٹ مذکور گذشتہ زمانہ میں کی جا چکی ہے۔

جملہ اپیلیں جو زیر دفعہ ۳۹ (۱) (ب) ایکٹ مذکور فیصل ہو چکی ہیں بدستور قائم رہینگی عام اس سے کہ چیف کورٹ کو ضمن مذکور کی درست عبارت کی رو سے سماعت کا اختیار تھا یا نہ یہہ خیال ہے کہ در اصل ایسی کوئی مثال موجود نہیں ہے جس میں کوئی ایسی اپیل چیف کورٹ میں فیصل کی گئی ہو جو کہ عدالت ضلع میں فیصل ہونا چاہئے تھا اون اپیلوں کے لئے جو قبل ازیں چیف کورٹ میں پیش ہو چکی ہیں لیکن جنکا ابھی فیصلہ نہیں ہو چکا اور اون اپیلوں کے لئے جو چیف کورٹ میں فیصل ہونے کی غرض سے ابھی تک میعاد کے اندر ہیں لیکن عدالت ضلع میں فیصل ہونے کی غرض سے زائد المیعاد ہو چکی ہیں مدد کے عرصہ کو بڑھا دیا گیا ہے تا کہ اپیلانٹ کو اپنی اپیلوں درست عدالتوں میں پیش کرنے کی غرض سے معقول وقفہ مل سکے۔

دستخط—ایس-ڈبلیو-کوئسی-
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین-
دستخط -جے-پی-تھامسن
ممبر-

گورنمنٹ پنجاب

محکمہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل مسودہ کونسل واضع آئین و قوانین میں ۲۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو پیش ہوا تھا۔

مسودہ نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع

مسودہ ایکٹ بمراد اس امر کے کہ پنجاب میں پرائمری مدارس میں بچوں کی حاضری کو لازمی قرار دینے کا انتظام کیا جاوے۔

تمہید

ہرگاہ یہہ مناسب ہے کہ پنجاب میں بچوں کے پرائمری مدارس میں لازمی حاضری کے متعلق انتظام کیا جاوے—لہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :—

پہلا حصہ

مختصر نام نفاذ و وسعت

۱—(۱) لازم ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ لازمی تعلیم پنجاب سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے:

(۲) یہہ ایسی تاریخ کو نفاذ پذیر ہوگا جو لوکل گورنمنٹ اس بارہ میں مشتہر کرے۔

(۳) ایکٹ ہذا کا پہلا حصہ تمام پنجاب پر اطلاق پذیر ہوگا۔ ایکٹ ہذا کا دوسرا حصہ صرف اون مقامی رقبہ جات پر اطلاق پذیر ہوگا جن پر کہ پہلے حصہ کے احکام کے مطابق اطلاق پذیر کیا جائے۔

۲—ایکٹ ہذا میں اگر کوئی چیز مضمون یا سیاق عبارت کے نقیض نہ ہو تو-

تعریفات۔

"والدین" میں وہ سرپرست اور ہر وہ شخص شامل ہے جو کسی بچہ کی پرورش کا ذمہ دار ہو یا فی الحقیقت کوئی بچہ اوس کے زیر حفاظت ہو۔

"سررشتہ تعلیم" سے مراد وہ سررشتہ ہے جو گورنمنٹ پنجاب کے ماتحت تعلیم کے اہتمام پر ہو۔

"مقامی حکام" سے مراد ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپل کمیٹی۔ کمیٹی چھاؤنی یا کسی چھوٹے قصبہ یا رقبہ مشتہرہ کی کمیٹی ہے۔

"پرائمری تعلیم کے لئے منظورشدہ مدرسہ" سے مراد وہ مدرسہ یا مدرسہ کا وہ حصہ ہے جسے سررشتہ تعلیم نے منظور کرلیا ہو اور جس کے نصاب تعلیم وہی ہوں جو سررشتہ تعلیم کی طرف سے پرائمری مدارس کے لئے تجویز کئے گئے ہوں۔

"کمیٹی حاضری مدرسہ" سے وہ کمیٹی مراد ہے جو ایکٹ ہذا کی دفعہ ۱۹ کے مطابق مقرر کی گئی ہو۔

پہلے حصہ کے احکام کی توسیع کے متعلق ضابطہ۔

دیکھو دفعہ ۳۰ و ۳۱ ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب سنہ

۳—(۱) بہ تبعیت ایسے قواعد کے جو لوکل گورنمنٹ اس بارہ میں مرتب کرے کوئی مقامی حاکم کسی ایسے جلسہ میں جو لوکل گورنمنٹ کے مجوزہ طریق کے مطابق منعقد یا منضبط کیا جائے یہ تجویز پاس کرسکتا ہے کہ ایکٹ ہذا کا دوسرا حصہ سارے رقبہ پر یا اوسکے کسی حصہ پر اطلاق پذیر ہوگا جو اوس کے اختیارات کی مقامی حدود کے اندر واقع ہو۔

(۲) جب کوئی ریزولیوشن زیر تعلقی دفعہ (۱) پاس ہوچکا ہو تو مقامی حاکم اوسے مقامی طور پر شائع کریگا اور کوئی شخص جس پر غالباً اوس کا اثر ہوتا ہو اور جسکو اوس کے متعلق کوئی اعتراض ہو وہ اپنا اعتراض تحریری طور پر مقامی حاکم کی خدمت میں ریزولیوشن کی تاریخ مشتہری سے ۳۰ یوم کے اندر ارسال کرسکتا ہے۔ موخرالذکر اوس جلسہ میں جو مذکورہ بالا طریق پر منعقد یا منضبط کیا جائے اوس کے اعتراض پر غور کریگا۔

(۳) اگر مذکورہ عرصہ تیس یوم کے اندر کوئی اعتراض موصول نہ ہو یا اگر اعتراضات موصولہ مذکورہ بالا طریق کے مطابق غور کرنے کے بعد ناکافی معلوم ہوں تو جائز ہے کہ مقامی حاکم اپنی تجاویز ب[...] اعتراضات کے (اگر کوئی ہوں) جو اوسے موصول ہوں اور بمع اپنے فیصلہ کے لوکل گورنمنٹ کی [...] میں ارسال کرے۔

(۴) مقامی حاکم اس کے ساتھ ہی [...] گورنمنٹ کی خدمت میں ایک نقشہ ارسال کریگا ج[...] مدرسہ کی عمارت سامان اور تعلیمی عملہ [...] مہیا کرے اور جس کا خرچ دینے کے لئے وہ ت[...] ظاہر ہوتا ہو۔

(۵) جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ تجاویز اور [...] موصول ہونے پر اونہیں منظور کرے یا منظور[ی] سے انکار کردے یا اونہیں مقامی حاکم کے پاس غور کے لئے واپس کرے۔

(۶) جب لوکل گورنمنٹ تجاویز اور نقش[ہ] منظور کرلے تو مقامی حاکم ایک ایسے جلسہ [...] جو حسب طریق بالا منعقد یا منضبط کیا جائے ہدایت کر سکتی ہے کہ تجاویز مذکور کے مطابق ای[کٹ] ہذا کا دوسرا حصہ یا تمام رقبہ پر یا اوس کے [...] حصہ پر اطلاق پذیر ہوگا جو اوس کے اختیارات [...] مقامی حدود کے اندر واقع ہو۔

(۷) ہر ایک ہدایت زیر تعلقی دفعہ (۶) م[...] طور پر شائع کی جائیگی اور پنجاب گزٹ میں [...] کی جائیگی اور اشتہار مذکور اس امر کی [...] شہادت ہوگا کہ اوس اشتہار کی تاریخ [...] سے یا ایسی دیگر تاریخ سے جس کی اوس میں [...] کی جائے ایکٹ ہذا کے دوسرے حصہ کی رقبہ [...] پر یا ضابطہ توسیع کردی گئی ہے۔

زائد ٹیکس کا عاید کیا جانا۔

۴—(۱) بہ تبعیت ایسے قواعد کے جو [...] گورنمنٹ اس بارہ میں کرے جائز ہے کہ کسی رقبہ کا مقامی حاکم جس پر ایکٹ ہذا کے دو[سرے] حصہ کی توسیع کی گئی ہو یا کی جانیکی تجویز ہو [...] رقبہ میں رہائش رکھنے والے بچوں کی پرائمری تعل[یم] [...] انتظام کے متعلقہ تمام خرچ یا خرچ کے کسی حص[ہ] [...] ادا کرنے کے لئے زائد ٹیکس عاید کرے۔

محصول برائے تعلیم۔

(۲) ایسا زائد ٹیکس کسی ایسے محصول یا [...] کے عاید کرنے سے جو [...] ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پن[جاب] سنہ ۱۸۸۳ع یا میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ [...] کسی دیگر ایسے ایکٹ کے مطابق جسکی رو سے [...] مقامی حاکم کا جیسی کہ صورت ہو انضباط عمل میں آ[...]

رقبہ مذکور میں عائد کی جا سکے یا کسی ایسے محصول یا شرح کو جو ایسے رقبہ میں لی جاتی ہو اوس زیادہ سے زیادہ حد تک بڑھا کر حاصل کیا جا سکتا ہے جو ایکٹ مذکور میں مقرر کیگئی ہو یا یا کسی ایسے خاص محصول بغرض تعلیم کے لگانے سے حاصل کیا جائیگا جو ایسے تمام یا بعض اشخاص کو ادا کرنا پڑیگا جو ایسے رقبہ کے اندر رہائش رکھتے ہوں یا مالکان جائداد ہوں۔

(۳) رقم سرانے بغرض تعلیم عاید کرنے کا طریق وہی ہوگا جو اون ٹیکسوں کے عاید کرنے کے لئے تجویز کیا گیا ہو جو ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب سنہ ۱۸۸۳ع یا میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ع یا کسی ایسے دیگر ایکٹ کے مطابق لگائے جاسکتے ہوں جس کی رو سے حاکم مقامی کا جیسی کہ صورت ہو انضباط عمل میں آیا ہو۔

ایکٹ ہند نمبر ۲۰ مصدرہ سنہ ۱۸۸۳ع پنجاب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۱ع۔

لڑکیوں پر دوسرے حصہ کا اطلاق۔

۵—(۱) جب ایکٹ ہذا کے دوسرے حصہ کی توسیع دفعہ ۳ کے مطابق کسی رقبہ پر ہو جائے تو مقامی حاکم بہ تعمیل ایسے قواعد کے جو لوکل گورنمنٹ اس بارہ میں حسب طریق مندرجہ دفعہ ۳ مرتب کرے اس امر کی ہدایت کر سکتا ہے کہ دوسرے حصہ کے احکام لڑکیوں پر اطلاق پذیر ہونگے۔

(۲) ہر ایک ہدایت زیر دفعہ (۱) مقامی طور پر شائع کی جائیگی اور پنجاب گزٹ میں مشتہر کی جائیگی اور اشتہار مذکور اس امر کی قطعی شہادت ہوگا کہ اشتہار مذکور کی تاریخ مشتہری سے یا کسی ایسی دیگر تاریخ سے جس کی اوس میں تصریح کگئی ہو ایکٹ ہذا کا دوسرا حصہ رقبہ مذکور میں لڑکیوں پر اطلاق پذیر ہوگا۔

جماعتوں اور قوموں کا مستثنیٰ کرنا۔

۶— جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار خاص جماعتوں یا قوموں کو ایکٹ ہذا کے عمل در آمد سے مستثنیٰ کردے۔

ایکٹ ہذا کے عملدرآمد سے کسی رقبہ کا خارج کرنا۔

۷—جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار کسی مقامی رقبہ کو ایکٹ ہذا کے دوسرے حصہ کے عملدر آمد سے خارج کردے۔

زائد ٹیکس کی تخفیف یا منسوخی۔

۸—جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ اشتہار کے ذریعہ اس امر کی ہدایت کرے کہ وہ زائد ٹیکس جو دفعہ ۳ کی رو سے عاید کیا گیا تھا ایسی تاریخ سے جو وہ مقرر کرے کم یا منسوخ کیا جائیگا ہے۔

قواعد۔

۹—جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ ہذا کے احکام کی تعمیل کے لئے بعد از مشتہری قواعد مرتب کرے۔

(۲)—بالخصوص اور اختیارات ماسبق پر متاثر ہوئے بغیر لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ وہ ایسے قواعد وضع کرے۔

(الف) جلسوں حاضری مدرسہ عمارت سامان اور عملہ کے متعلق ایسی شرائط تجویز کی جاویں جن کی تعمیل ہر ایک حاکم مقامی کو جو زیر دفعہ ۳ یا ۵ کوئی ہدایت جاری کرنی تجویز کرے لازمی ہو۔

(ب) اس امر کا انتظام کیا جاوے کہ اوس رقبہ کے مقامی حاکم کی طرف سے جس پر دوسرے حصہ کی توسیع کی گئی ہو یا کی جانی تجویز ہو کافی روزانہ بہم پہنچایا جائیگا۔

(ج) اون شرائط کی تصریح کی گئی ہو جن کے مطابق لوکل گورنمنٹ ایکٹ مذکور کی رو سے پرائمری تعلیم مہیا کرنیکے خرچ کے ایک حصہ کو برداشت کریگی۔

دوسرا حصہ

لڑکے کو مدرسہ پر بھیجنے متعلق ماں یا باپ کا فرض۔

۱۰—ہر اوس رقبہ میں جس پر اس حصہ کی توسیع کی گئی ہو ہر ایک لڑکا جو چھ سال سے کم اور ۱۰ سال سے زیادہ عمر کا نہ ہو یا جو اتنی عمر کا ہو جتنی لوکل گورنمنٹ مقامی حاکم کی درخواست کرنے پر اس بارہ میں مشتہر کرے اور جو ایسے رقبہ کے اندر رہائش رکھتا ہو ماں یا باپ کا فرض ہوگا کہ وہ اوسے پرائمری تعلیم کیلئے منظور شدہ مدرسے میں سال بھر میں اوتنے ایام کے لئے اور حاضری کے ہر دن الیے وقت کے لئے جو مقامی حاکم بہ تجویز منظوری سر رشتہ تعلیم اس بارہ میں مقرر کرے بھیجا کرے بجز اوس کے کہ لڑکے کی غیر حاضری کے لئے دفعہ مابعد کے معنوں میں معقول عذر موجود ہو۔

غیر حاضری کیلئے معقول عذر۔

۱۱ ۔ مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک غیر حاضری کے لئے معقول عذر خیال کیا جائیگا۔

(الف) کہ لڑکے کی جائے رہائش سے نزدیک ترین راستہ کے ذریعہ دو میل کے اندر پرائمری تعلیم کے لئے کوئی ایسا منظور شدہ مدرسہ نہیں ہے جہاں لڑکا حاضر ہو سکے۔

(ب) کہ لڑکے کو مذہبی وجوہات کی بناء پر کمیٹی حاضری مدرسہ نے حاضر ہونے سے معاف کر دیا ہے۔

(ج) کہ لڑکا کسی اور امر پر عمدہ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

(د) کہ کسی ایسے حاکم نے جو اس بارہ میں مجموعہ ضابطہ تعلیم پنجاب میں تجویز کیا جائے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ اوس نے پرائمری کا نصاب ختم کر لیا ہے۔

(ہ) کہ لڑکے کو ضوابطہ مرتبہ مقامی حاکم زیر ایکٹ ہذا کے مطابق مدرسہ سے غیر حاضر رہنے کی عارضی رخصت عطا ہو گئی ہے۔

(و) کہ اوس طبی عہدہ دار نے جو اس غرض کیلئے حاکم مقامی کی طرف سے منظور ہو چکا ہو اس امر کی تصدیق کردی ہے کہ لڑکا کسی دائمی جسمانی نقص یا کمزوری کی وجہ سے سکول میں حاضر ہونے کے نا قابل ہے۔

مدرسے کی عمارت سامان اور عملہ

۱۲۔۔۔ہر ایسے رقبہ کا حاکم مقامی جس پر اس حصہ کی توسیع کی جائے ایسی عمارت مدرسہ اور سامان بہم پہنچائیگا اور اوس کی غور و پرداخت کریگا اور ایسا تعلیمی عملہ ملازم رکھیگا جو مرقومہ تعلیم ضروری اور کافی خیال کرے

معافی فیس۔

۱۳۔۔۔ہر ایسے رقبہ کا حاکم مقامی جس پر اس حصہ کی توسیع کی جائے ایسی فیس کلا یا جزوا معاف کر سکتا ہے جو کسی ایسے لڑکے کے ماں یا باپ کی طرف سے جو کسی منظور شدہ مدرسہ پرائمری تعلیم میں حاضر ہوتا ہو واجب الوصول ہو۔۔۔مگر شرط یہ ہے کہ وہ اوس معافی کے برابر رقم اوس مدرسہ کے منتظمین کو بطور معاوضہ ادا کرے جس کا کل خرچ مقامی سرمایہ یا سرمایہ صوبہ پر نہ عاید ہوتا ہو۔

ماں یا باپ کی طرف سے غفلت کے لئے تاوان۔

۱۴۔۔۔جو ماں یا باپ دفعہ ۱۰ کے احکام کی تعمیل میں غفلت کرینگے مجرم ثابت ہو نیز ایسی سزائے جرمانہ کے مستوجب ہونگے جو دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

لڑکے سے ناجائز طور پر کام لینا۔

۱۵۔۔۔کوئی شخص جو مدرسہ میں حاضری کے مجوزہ اوقات کے دوران میں کسی ایسے لڑکے کو جس کے ماں یا باپ کو زیر دفعہ ۱۰ لڑکے کو سکول میں حاضر کرانیکے لئے حکم دیا گیا ہو کسی کام پر لگائے خواہ اوس کے لئے معاوضہ دیا گیا ہو یا نہ مجرم ثابت ہونے پر ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو ۵۰ روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

کمیٹی ہائے حاضری مدرسہ۔

۱۶ ۔ اوس رقبہ کا حاکم مقامی جس پر اس حصہ کی توسیع کی جائے۔ایک یا ایک سے زیادہ ایسی کمیٹی ہائے حاضری مدرسہ مقرر کریگا جو ایسے طریق میں منضبط کی جائیگی جو اون ضوابط کے مطابق تجویز کیا جائے جو ایسا حاکم اس بارہ میں مرتب کرے۔

کمیٹی حاضری مدرسہ کیطرف سے تنبیہہ۔

۱۷۔۔۔جب کبھی کمیٹی حاضری مدرسہ کے پاس اس امر کے باور کرنے کی وجوہات موجود ہوں کہ اوسکے رقبہ کے اندر رہائش رکھنے والے کسی لڑکے کے ماں یا باپ اوس دفعہ ۱۰ کے مطابق سکول میں نہیں بھیجتے یا کہ کوئی شخص کسی لڑکے سے ایسے طریق میں کام لے رہا ہو جو دفعہ ۱۵ کی روسے جرم ہے تو وہ اونہیں تنبیہہ کریگی کہ وہ ایک خاص تاریخ سے پہلے لڑکے کو مدرسہ میں حاضر کریں یا اوس سے کام لینا ترک کردیں (جیسی کہ صورت ہو)۔

استغاثہ جات پر روک۔

۱۸ ۔ کوئی عدالت کسی جرم زیر دفعہ ۱۴ یا ۱۵ کی سماعت نہیں کریگی سوائے اس کے کہ کمیٹی حاضری مدرسہ کی طرف سے کوئی شکایت کی جائے اور جب کہ زیر دفعہ ۱۷ تنبیہہ کی گئی ہو اوس کی تعمیل نہ کی گئی ہو۔

ضوابط

۱۹ — لوکل گورنمنٹ یا ایسے حاکم کی پیشگی منظوری سے جسے لوکل گورنمنٹ اس بارہ میں مقرر کرے مقامی حاکم ایسے ضوابط مرتب کرسکتا ہے جن میں :—

(الف) کمیٹی حاضری مدرسہ کے انضباط فرائض اور اختیارات تجویز کئے گئے ہوں۔

(ب) ایسی شرائط تجویز کی گئی ہوں جنکے مطابق لوگوں کو زیر دفعہ ۱۱ (ھ) رخصت عطا کی جائے اور اوس حاکم کی تصریح کی جائے جو ایسی رخصت عطا کرنے کا مجاز ہو۔

(ج) ایسی شرائط تجویز کی گئی ہوں جنکے مطابق فیس معاف کی جائیگی اور ایسے طریقے مقرر کئے جائیں جن میں ایسی معافی کی وجہ سے آمدنی میں نقصان کا معاوضہ سکولوں کو ادا کیا جائے۔

بیان اغراض و وجوہات

مسودہ ہذا کا منشاء یہہ ہے کہ مقامی حکام کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنے زیر نگرانی رقبہ جات میں پرائمری تعلیم لازمی قرار دے سکیں۔

دیگر ممالک کے تجربہ سے یہہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ عوام الناس کے درمیان پرائمری تعلیم کو وسیع پیمانے پر پہیلانے میں اگر کوئی طریق کار کارگر ہوسکتا ہے تو وہ صرف لازمی تعلیم کے اصول پر کاربند ہونے کا طریق ہے اور اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ پنجاب کے بعض رقبہ جات میں اس اصول پر کاربند ہونا ممکن العمل معلوم ہوتا ہے اور یہہ عمل عوام الناس کے اوس فریق کی آرزوؤں کے بھی مطابق ہے جو اس مضمون کے متعلق رائے قائم کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ یہہ مسودہ مقامی رضامندی کے اصول پر مبنی ہے اور اس امر کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے کہ لازمی پرائمری تعلیم کسی رقبہ میں اوس وقت تک جاری نہیں کی جائیگی جب تک کہ وہاں کے رہنے والے حقیقی طور پر اوس کا مطالبہ نہ کریں اور جب تک کہ پنجاب گورنمنٹ کی تسلی نہ ہوجائے کہ مقامی حکام کی مالی حالت اور اوس رقبہ کی تعلیمی حالت جس میں لازمی تعلیم جاری کرنے کا ارادہ ہو ایسی ہے جس سے لازمی تعلیم وہاں کارگر طریق میں جاری کی جاسکتی ہے۔

مسودہ ہذا گو اختیاری ہے مگر وسیع الاثر ہے اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میونسپلٹیوں اور اسی قسم کی دیگر مقامی جماعتوں پر اطلاق پذیر ہوسکتا ہے۔ زیادہ تر اس کا تعلق لڑکوں سے ہے مگر اسکی لڑکیوں پر توسیع کرنے کیلئے بہی ایسا انتظام کیا گیا ہے۔

مسودہ ہذا کے احکام اوس مسودہ بغرض ابتدائی تعلیم کے احکام سے بہت ملتے جلتے ہیں جو مسٹر گوکھیل مرحوم نے سنہ ۱۹۱۱ع میں امپیریل کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش کیا تہا۔ مگر یہہ مسودہ صورت میں مسٹر گوکھیل کے بل سے مختلف ہے۔ مسودہ ہذا دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ جو مسودہ کے قانون کی صورت میں پاس ہونے کے ساتھ ہی نفاذ پذیر ہو جاتا ہے حکام مقامی کو اپنے زیر نگرانی رقبہ جات میں لازم تعلیم جاری کرنے اور اخراجات پورے کرنے کیلئے زائد محصول عائد کرنے کا اختیار عطا کرتا ہے۔ دوسرے حصہ میں جو صرف ان رقبہ جات میں نفاذ پذیر ہوگا جن میں کوئی مقامی حاکم پہلے حصہ کی رو سے مفوضہ اختیارات کے مطابق لازمی تعلیم جاری کرے مدرسہ میں لازمی حاضری کے متعلقہ شرائط اور وہ ذرائع درج ہیں جو مقامی حاکم لازمی حاضری کے حکم کی تعمیل کیلئے استعمال کر سکتا ہے۔

پہلا حصہ

فقرہ جات ۱ و ۲ کسی قسم کی رائے زنی کے محتاج نہیں ہیں۔

فقرہ ۳ (۱) کی رو سے مقامی حکام اپنے زیر نگرانی رقبہ جات میں لازمی تعلیم کے اجراء کو مشتہر کر سکتے ہیں اور فقرہ مذکور میں اوس ضابطہ کی تشریح کی گئی ہے جو اونہیں ایسا اشتہار جاری کرنے کے لئے اختیار کرنا چاہئے۔

فقرہ ۴ مقامی حکام کو لازمی تعلیم کے اخراجات پورا کرنے کے زائد محصول عائد کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

فقرہ ۵ کی رو سے حکام مقامی مسودہ هذا کے احکام کی توسیع لڑکیوں پر کر سکتے ھیں۔

فقرہ ۶ و ۷ کی رو سے لوکل گورنمنٹ کو خاص جماعتوں یا قوموں کو مسودہ هذا کے عملدر آمد سے مستثنے کرنے یا خاص رقبوں کو اوسکے عملدرآمد سے خارج کرنے کا اختیار حاصل هوتا ہے۔

فقرہ ۸ کی رو سے لوکل گورنمنٹ کو اوس خاص ٹیکس کے گھٹانے یا منسوخ کرنے کا اختیار حاصل هوتا ہے جو مسودہ هذا کے قاعدہ ۴ کی رو سے عائد کیا جائے۔

فقرہ ۹ میں لوکل گورنمنٹ کی طرف قواعد مرتب کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

دوسرا حصہ

فقرہ ۱۰ کی رو سے رقبہ مشتہرہ میں رھنے والے کسی ایسے لڑکے کے جس کی عمر ۶ اور ۱۰ سال کے درمیان هو (یا ایسی دیگر عمر جو مقامی حاکم اور لوکل گورنمنٹ مقرر کرے) ماں یا باپ یا سرپرست پر یہ ذمہ واری عائد هوتی ہے کہ وہ اوسے اسی معقول عذر کے نہ هونے کی صورت میں منظور شدہ پرائمری مدرسہ میں داخل کریں۔

فقرہ ۱۱ میں اون حالات کی تصریح کی گئی ہے جو معقول عذر کہلاسکتے ھیں۔

فقرہ ۱۲ کا منشاء یہہ ہے کہ حکام مقامی ایسے رقبہ میں جہاں لازمی تعلیم رائج کی جائے سکول کیلئے کافی عمارت سامان اور عملہ بہم پہنچائیں۔

فقرہ ۱۳ کی رو سے حاکم مقامی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ والدین کو فیس مدرسہ کی ادائیگی سے مستثنے قرار دے۔

فقرہ ۱۴ میں اوس تاوان کی تشریح کی گئی ہے جو ایسے والدین کو ادا کرنا پڑیگا جو اپنے لڑکے کو مسودہ هذا کے احکام کے مطابق مدرسہ میں حاضر کرنے سے قاصر رھیں۔

فقرہ ۱۵ میں ایسے لڑکے کے جسے مسودہ هذا کے احکام کے مطابق مدرسہ میں حاضر هونا چاهئے اوقات مدرسہ کے دوران میں کام پر لگانے کی ممانعت کی گئی ہے اور اوس تاوان کی تشریح کی گئی ہے جو ایسے کام پر لگانے والے شخص پر عائد هوگا جو اس مسودہ کے فقرہ مذکور کی خلاف ورزی کریگا۔

فقرہ ۱۶ کی رو سے حکام مقامی کمیٹی هائے حاضری مدرسہ مقرر کر سکتے ھیں۔

فقرہ ۱۷ اور ۱۸ میں اوس ضابطہ کی تشریح کی گئی ہے جو کسی والد یا کام پر لگانے والے شخص کی صورت میں سے جن سے مسودہ هذا کے احکام کی خلاف ورزی عمل میں آوے کمیٹی حاضری مدرسہ اختیار کریگی۔

فقرہ ۱۹ میں مقامی حکام کی طرف سے ضوابط مرتب کئے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

دستخط ایس۔ڈبلیو۔گریس،
سکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

دستخط جے-اے رچی
ممبر۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل مسودہ کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب ۲۵ - اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع کو پیش ہوا۔

مسودہ نمبر ۶ سنہ ۱۹۱۸ع

مسودہ ایکٹ جس کا منشا اس امر کے کہ پنجاب میں اشیاء خوردنی کے خالص و اصلی حالت میں فروخت کرنے اور اوس میں آمیزش کے انسداد کے متعلق انتظام کیا جائے۔

ہر گاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں اشیاء خوردنی کو صاف و خالص حالت میں فروخت کرنے اور اوس میں آمیزش کا انسداد کرنے کا انتظام کیا جائے لہذا تصریح ہذا کے ذریعہ سے حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے—

مختصر نام و وسعت اطلاق

۱—(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ آمیزش اشیاء خوردنی پنجاب سنہ ۱۹۱۸ ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ دفعہ کل پنجاب سے متعلق ہے اور اس ایکٹ کا باقی حصہ پنجاب کے صرف ایسے مقامی رقبہ جات سے متعلق ہوگا جن کی نسبت لوکل گورنمنٹ پنجاب گزٹ میں اشتہار کے ذریعہ ہدایت کرے۔

(۳) اس ایکٹ کے باقی ماندہ حصہ کی تعمیل دفعہ (۲) کے بموجب توسیع کرتے وقت لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ وہ اوس کی توسیع کسی مصرحہ شے خوردنی کے متعلق یا عام طور پر کل اشیاء خوردنی کے متعلق کرے۔

تعریفات

۲—اس ایکٹ میں سوائے اوس صورت کے کہ کوئی امر مضمون یا سیاق عبارت کے نقیض ہو۔

"غذائی چیز" میں ہر ایسی چیز سوائے ادویات پانی کے شامل ہے جس کو آدمی بطور کھانے یا پانی کے پینے کی چیز کے استعمال کرتے ہیں اور کوئی ایسی چیز شامل ہے جو عام طور پر انسانی خوراک کے بنانے یا تیار کرنے میں پڑتی ہو یا استعمال کی جاتی ہو اور نیز اوس میں ذائقہ یا خوشبودار بنانے والی اشیاء اور مصالح شامل ہیں۔

"مقامی حاکم" سے مراد میونسپلٹی کی صورت میں میونسپل کمیٹی اور چھاؤنی کی صورت میں حاکم چھاؤنی اور کسی دیگر مقامی رقبہ کی صورت میں ڈسٹرکٹ یا سب ڈویژنل مجسٹریٹ ہے۔

"سرکاری تجزیہ کنندہ" سے ہر ایسا شخص مراد ہے جس کو لوکل گورنمنٹ سرکاری تجزیہ کنندہ کے فرائض اور اختیارات انجام دینے اور عمل میں لانے کے لئے مقرر کرے جو اس ایکٹ میں معین تجویز کئے گئے ہیں۔

آمیزش

آمیزش۔

۳—ایسی صورتوں کے سوائے جن کو ذیل میں مستثنیات میں داخل کیا گیا ہے جو شخص اس طور پر جسکا نتیجہ خریدار کا نقصان ہو کوئی ایسی غذا کی چیز فروخت کریگا جو اوس نوعیت کی یا اوس چیز کی بنی ہوئی یا اوس قسم کی نہ ہو جسکی کہ خریدار مذکور نے طلب کی ہو یا کوئی ایسی غذا کی چیز فروخت کریگا یا فروخت کے لئے پیش یا نمایاں کریگا یا فروخت کے لئے تیار کریگا جو اوس نوعیت کی یا اوس چیز کی بنی ہوئی یا اوس قسم کی نہ ہو جس کا اوس سے ظاہر ہونا مقصود ہے یا جو تجزیہ کے بعد کسی سرکاری تجزیہ کنندہ کو صفائی کے اوس معیار سے کم معلوم ہو جو ایسی غذا کی چیز کے متعلق ایکٹ ھذا کے ذریعہ یا زیر دفعہ ۱۶ لوکل گورنمنٹ کے کسی اشتہار کی رو سے مقرر کیا گیا ہو تو پہلے جرم کے لئے وہ ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار ایک سو روپیہ تک ہو سکتی ہے اور کسی مابعد جرم کے لئے ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جسکی مقدار پانچ سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

مستثنیات۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں کسی جرم کی نسبت یہہ تصور نہیں کیا جائیگا کہ اوس کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ یعنی—

اول—اوس صورت میں جب اوس غذا کی چیز میں کوئی مادہ یا جزو جو مضر صحت نہ ہو اس وجہ سے ملا دیا گیا ہو کہ مادہ یا جزو مذکور غذا کی شے مذکور کے بطور تجارتی شے کے اس طور پر نکالنے یا تیار کرنے کے لئے ضروری ہو کہ وہ استعمال کئے جانے کے قابل ہو جائے مگر وہ براہ فریب غذا کی چیز کی جسامت یا وزن یا ناپ کے بڑھانے کی غرض سے یا اوس کی خرابی کو چھپانے کی غرض سے نہ ملایا گیا ہو۔

دوم—اوس صورت میں جب غذا کی ایسی چیز کے بنانے یا تیار کرنے یا اکٹھا کرنے میں کوئی خارجی چیز اس وجہ سے مل گئی ہو کہ اوس کے اس طور پر مل جانے کی روک نہیں کی جا سکتی تھی۔

سوم—اوس صورت میں جب کوئی ایسا مادہ یا جزو جو مضر صحت نہ ہو اور جس سے براہ فریب غذا کی ایسی شے کی جسامت یا وزن یا ناپ بڑھانا یا اوس کی خرابی پر پردہ ڈالنا مقصود نہ ہو اوس میں ایزاد کر دیا گیا یا ملا دیا گیا ہو اور اوس کے فروخت کرنے سے پہلے فروخت کنندہ نے خریدار کو اس امر سے کہ وہ مادہ یا جزو اوس میں داخل کیا گیا یا ملایا گیا ہے بذریعہ ایسے لیبل یعنی پرچہ کے جو خوراک کی شے مذکور پر یا اوس کے ساتھ ہو اور ایسا صاف صاف لکھا ہوا یا چھپا ہوا ہو کہ آسانی کے ساتھ پڑھا جا سکے مطلع کر دیا ہو۔

چہارم—اوس صورت میں جب غذا کی شے کسی خاص بنانے والے کی مخصوص غذا کی چیز ہو یا پیٹنٹ شدہ ہو اور آخر الذکر صورت میں پیٹنٹ کی شرائط کے مطابق مہیا کی جاتی ہو۔

پنجم—اوس صورت میں جب کہ غذا کی فروخت شدہ یا فروخت کے لئے پیش شدہ یا فروخت کے لئے نمایاں کردہ شے فروخت کنندہ نے اوس نوعیت کی اور اوسی شے کی بنی ہوئی اور اوسی قسم کی دکھی ہوئی خریدی تھی جو خریدار نے طلب کی ہو اور اوس نے تحریری ذمہ داری اس امر کی حاصل کرلی تھی کہ وہ اسی نوعیت کی اور اسی چیز کی بنی ہوئی اور اوسی قسم کی ہے اور فروخت کرنے والے کے پاس فروخت کے وقت یہہ یقین کرنے کی وجہ نہیں تھی کہ غذا کی شے مذکور اوس نوعیت کی اور اوس چیز کی بنی ہوئی اور اوس قسم کی نہیں ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور اوسی حالت میں فروخت کیا گیا ہو جس حالت میں اوس خریدا تھا—یہہ استثناء دفعہ مابعد کے احکام کے تابع ہے۔

تحریری ذمہ داری کے عذر پر قیود۔

۵—کسی تحریری ذمہ داری کی بناء پر کوئی معاملہ زیر استثناء پنجم دفعہ ۴ نہیں آ سکتا۔ الا اس صورت میں کہ فروخت کنندہ کے برخلاف قانونی کارروائی شروع ہو جانے کی صورت میں وہ تحریری ذمہ داری کو عدالت میں اپنی پہلی دفعہ حاضری کے وقت یا اس پر سمن کی باضابطہ تعمیل ہو چکنے کی تاریخ سے ۷ یوم کے اندر (دونوں میں سے جو پہلے تاریخ ہو) پیش کرے۔

تحریری ذمہ داری دینے والے کے برخلاف قانونی کارروائی۔

۶—جب تحریری ذمہ داری کامیابی کے ساتھ ثابت ہو جائے تو اوس شخص کے برخلاف جس نے اوس تحریری ذمہ داری دی ہو کسی ایسی عدالت مجاز میں قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے جس کی حدود سماعت میں وہ مقام واقع ہو جس میں غذا کی شے فروخت کی گئی یا فروخت کے لئے پیش کی گئی یا فروخت کے لئے نمایاں کی گئی ہو۔

غذا کی شے کی تیاری کے متعلق قیاس۔

۷—زیر ایکٹ ہذا کسی استغاثہ میں عدالت قیاس کر سکتی ہے کہ غذا کی کوئی شے جو اوس شخص کے قبضہ سے نکلی جو اس قسم کی شے تیار کرنے کا عادی ہو فروخت کے لئے بنائی گئی ہے۔

۸—زیر ایکٹ ہذا کسی استغاثہ میں ابریت کے لئے یہ عذر کافی نہیں سمجھا جائیگا کہ فروخت کنندہ کو اوس غذا کی شے کی جو اوس نے فروخت کی یا فروخت کے لئے پیش کی یا فروخت کے لئے نمایاں کی نوعیت کا یا اوس چیز کا جس سے وہ بنی ہو یا اوس کی قسم کا علم نہ تھا یا یہ کہ چونکہ شے مذکور خریدار نے صرف تجزیہ کی غرض سے خریدی تھی اسواسطے اوس کو فروخت مذکور سے نقصان نہیں ہوا۔

لاعلمی کا عذر۔

سرکاری تجزیہ کرنے والا

۹—لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ پنجاب گزٹ میں اشتہار شائع کرکے کسی ایسے شخص کو جسے وہ قابل خیال کرے کسی رقبہ مندرجہ اشتہار مذکور کے متعلق سرکاری تجزیہ کرنے والا مقرر کردے۔

سرکاری تجزیہ کرنیوالا۔

۱۰—بہ تعمیل اون قواعد کے جو لوکل گورنمنٹ زیر دفعہ ۱۷ ایکٹ ہذا وضع کرے ہر ایک شخص جس کو اس بارہ میں کسی مقامی حاکم یا لوکل گورنمنٹ نے حسب ضابطہ اختیار خواہ خاص طور پر یا عام طور پر دیا ہو مجاز ہوگا کہ غذا کی شے کا کوئی نمونہ تجزیہ کی غرض سے حاصل کرے اور اوس کو تجزیہ کی غرض سے اوس سرکاری تجزیہ کرنے والے کے پاس بھیجے جو اوس رقبہ کے واسطے مقرر ہوا ہو جس کے اندر نمونہ مذکور خریدا گیا ہو۔

نمونہ کا خریدنا۔

۱۱—اگر کوئی شخص جو بروئے دفعہ ۱۰ ایکٹ ہذا با ضابطہ مجاز ہو غذا کی کسی ایسی شے کو خریدنے کے لئے درخواست کرے جو فروخت کے لئے پیش یا نمایاں کی گئی ہو اور اوسی قدر مقدار کے لئے قیمت پیش کرے جو اوس مقدار سے زیادہ نہ ہو جو معقول طور پر تجزیہ کی غرض سے مطلوب ہو اور وہ شخص جس نے اس کو فروخت کے لئے پیش یا نمایاں کیا ہو اوس کے فروخت کرنے سے انکار کرے تو انکار کرنے والے شخص کو ایسی سزا کے جرمانہ دی جائیگی جس کی مقدار ایک سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

نمونہ کی فروخت سے انکار کرنا۔

۱۲—(۱) اگر کوئی شخص جو زیر دفعہ ۱۰ ایکٹ ہذا با ضابطہ طور پر مجاز ہو یا کوئی غیر سرکاری شخص جو غذا کی کوئی چیز اس ارادہ سے خریدے کہ وہ اوس کو تجزیہ کے واسطے سرکاری تجزیہ کنندہ کے پاس بھیجیگا تو اوس کو لازم ہوگا کہ خریداری کی تکمیل ہو چکنے کے بعد فوراً اوس فروخت کرنے والے یا اوس کے کارندہ کو جس نے وہ (غذا کی) چیز فروخت کی ہو حسب مذکورہ بالا تجزیہ کرانے کے قصد کی اطلاع دے اور غذا کی چیز مذکور کو تین حصوں میں تقسیم کرکے اوسی وقت وہیں علیحدہ علیحدہ کردے اور ہرایک حصہ پر نشانی لگا کر مہر لگا دے یا اوس کو ایسے طریقہ میں باندھ دے جس طرح کہ بلحاظ اوس کی نوعیت کے ممکن ہو اور کہ اگر اوس کو ایسا کرنے کے لئے کہا جائے تو اس طرح نشانی لگا کر مہر کئے ہوئے یا باندھے ہوئے حصوں میں سے ایک حصہ فروخت کرنے والے یا اوس کے کارندے کے حوالہ کرے۔

نمونوں کی تقسیم اور انپر مہریں لگانا۔

اسکے بعد اوسکو لازم ہوگا کہ مذکورہ بالا حصوں میں سے ایک حصہ آئندہ مقابلہ کے لئے اپنے پاس رکھے اور اگر وہ اوس چیز کا تجزیہ کرانا مناسب سمجھتا ہو تو تیسرے حصہ کو جو حسب طریق مذکور نشانی لگا کر مہر شدہ یا بندھا ہوا ہو تجزیہ کنندہ کے پاس بھیج دے۔

دفعہ ۱۳—(۱) احکام مندرجہ دفعہ ۱۲ ایکٹ ہذا کے با وجود غذا کی چیز کا کوئی خریدار اس بات کا مستحق ہوگا کہ اوس قدر رسوم ادا کرنے کے بعد جو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے شے مذکور کا تجزیہ اوس سرکاری تجزیہ کنندہ سے کرائے جو اوس رقبہ کے لئے مقرر کیا گیا ہو جس کے اندر شے مذکور خریدی گئی اور اوس سے تجزیہ کے نتیجہ کا ایک سرٹیفکیٹ حاصل کرے۔

خریدار کی درخواست پر تجزیہ۔

(۲) اس سرکاری تجزیہ کرنے والے کو جسے غذا کی کوئی چیز تجزیہ کے واسطے زیر تعمیل دفعہ (۱) موصول ہو لازم ہوگا کہ اوسکو تین حصوں میں تقسیم کردے اور اون میں سے دو حصوں کو علیحدہ علیحدہ مہر لگا دے یا اوسکو باندھ دے اور اون کو یا تو پارسل کے موصول ہونے پر یا اوس وقت جبکہ وہ زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ ہذا تجزیہ کا سرٹیفکیٹ دے۔ خریدار کے حوالہ کرادے جسکو لازم ہوگا کہ وہ اون کو اوس حالت میں پیش کرنے کی غرض سے اپنے پاس رکھے جبکہ بعد ازاں اوس معاملہ کے متعلق عدالتی کارروائی کی جائے۔

تجزیہ کا سارٹیفکیٹ۔

۱۴—(۱) ہر ایک سرکاری تجزیہ کنندہ کو جسکو کوئی غذا کی چیز بغرض تجزیہ ایکٹ ھذا کے احکام کے مطابق بہیجی گئی ہو لازم ہوگا کہ اوس شخص کو جس نے وہ چیز بہیجی ہو ایک سارٹیفکیٹ مطابق نمونہ مندرجہ ضمیمہ ملحقہ ایکٹ ھذا دے جس میں اوس تجزیہ کا جو اوس نے کیا ہو نتیجہ درج ہو اور سارٹیفکیٹ مذکور کی ایک نقل حاکم مقامی متعلقہ کے پاس بہیج دے۔

(۲) ہر ایک نوشتہ جس سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ سارٹیفکیٹ مذکور دستخطی کسی سرکاری تجزیہ کنندہ کا ہے کسی تحقیقات یا تجویز مقدمہ یا اور کار روائی زیر ایکٹ ھذا میں بطور شہادت اون امور واقعہ کے جو اوس میں درج ہوں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ کوئی عدالت جس میں کوئی مقدمہ زیر ایکٹ ھذا زیر تجویز ہو خواہ اوسکو ابتدائی اپیل کی سماعت کا اختیار حاصل ہو یا نگرانی کا حسب التماس فریقین یا از خود مجاز ہوگی کہ ملزم یا مستغیث کی درخواست پر غذا کی کسی چیز کو تجزیہ کی غرض سے کیمیکل اگزیمنر گورنمنٹ کے پاس بہیج دے جو شے مذکور کے پہنچنے پر اوس کا تجزیہ کریگا اور تجزیہ کے نتائج کی عدالت مذکور کو رپورٹ کریگا۔ایسے تجزیہ کا خرچ عدالت کی ہدایت کے مطابق یا تو ملزم ادا کریگا یا مستغیث۔

معیار مقررہ

مکھن وگھی کا معیار۔

۱۵—مکھن وگھی صرف دود یا بالائی یا دہی سے کسی محفوظ رکھنے والے یا رنگ دینے والے امیز لوازمہ کے مصالحہ کو ایسی مقدار میں ڈال کر یا اوس کے بغیر بنایا جائیگا جس سے دودھ یا مکھن صحت کے لئے مضر نہ ہو جائے۔جو مکھن یا گھی اس طرح تیار نہ کیا گیا ہو وہ ایکٹ ھذا کی اغراض کے لئے معیار مقررہ سے کم سمجھا جائیگا۔

مقررہ معیار۔

۱۶—لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ پہلے مشتہر کر کے اور ایسی تحقیقات کے بعد جو وہ مناسب خیال کرے پنجاب گزٹ میں اشتہار کے ذریعہ اس امر کا اعلان کرے کہ کسی غذا کی شے کے معمولی اجزاء ترکیبی میں کس قدر کمی یا بیشی ہونے یا کسی خارجی مادہ کی کس قدر مقدار موجود ہونے سے یہہ قیاس کیا جائیگا کہ غذا کی شے مذکور ایکٹ ھذا کی اغراض کے لئے معیار مقررہ سے کم ہے۔

قواعد

قواعد۔

۱۷—لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ایکٹ ھذا کے احکام کے مطابق امور ذیل کی نسبت قواعد بنائے۔—

(الف) اون اشخاص کے تقرر و قابلیتوں کے متعلق جنکو دفعہ ۱۱ کی رو سے غذا کی شے کے نمونے حاصل کرنے کا اختیار ہے۔

(ب) اون رقبہ جات کے تعین کے متعلق جن میں ایسے اشخاص اپنے اختیارات استعمال کرینگے

(ج) ایکٹ ھذا کے احکام عام طور پر عملدرآمد کرنے کے متعلق۔

قواعد مرتب کرے۔

دفعہ ۱۸—کوئی مجسٹریٹ درجہ دوم زیر ایکٹ ھذا کسی جرم کی تجویز کرنے کا مجاز نہیں ہوگا الا اوس صورت میں کہ لوکل گورنمنٹ نے اوس کو کسی عام یا خاص حکم کی رو سے اس بارہ میں اختیار دے دیا ہو۔

ضمیمہ

نمونہ سارٹیفکیٹ

*بنام ______

میں سرکاری تجزیہ کنندہ متعلقہ ______

جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس تحریر کی رو سے تصدیق کرتا ہوں کہ مجھکو بتاریخ ______ ماہ ______ سنہ ۱۹ء †

*یہاں اس شخص کا نام درج کرنا چاہئے جو چیز کو بغرض تجزیہ بہیجے۔

†یہاں اوس شخص کا نام درج کرنا چاہئے جو نمونہ حوالہ کرے—اگر نمونہ بذریعہ ڈاک یا بذریعہ ریل موصول ہو تو ایسا ہی اندراج کرنا چاہئے۔

سے ایک نمونہ

کا غرض تجزیہ وصول ہوا (جسکا وزن اوس وقت ‡ تھا) اور میں نے اس کا تجزیہ کیا ہے اور میں بیان کرتا ہوں کہ متذکرہ تجزیہ کا نتیجہ حسب ذیل ہے :-

میری رائے میں وہ نمونہ اصلی ہے کا ہے

میری رائے میں نمونہ مذکور میں خارجی جزو یا اجزا تخمیناً مندرجہ ذیل مقدار یا مقداروں میں شامل تھے
یا

اور کہ مقدار یا مقدار ہائے مذکور $\frac{\text{حد سے زیادہ ہے}}{\text{قابل درگزر نہیں}}$

§ اظہار رائے

آج بتاریخ ماہ سنہ ۱۹ ع دستخط کئے گئے
(الف ــ ب)

مقام

بیان اغراض و وجوہات

موجودہ مسودہ کا مدعا یہ ہے کہ کوئی ایسا انتظام کیا جائے جس سے انسانی خوراک کیلئے مقصود اشیاء آمیزش کے بغیر صاف اور خالص حالت میں فروخت ہوسکیں - مسودہ اشیاء خوردنی و ادویہ کی فروختوں کے انگریزی ایکٹوں اور اوس ایکٹ کے اصولوں پر مبنی ہے جو اس بارہ میں صوبجات متحدہ میں نافذالعمل ہے لیکن ترتیب و تنظیم اور جزئیات میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں - مسودہ ہذا ادویہ کے متعلق نہیں ہے کیونکہ خیال ہے کہ ادویہ کی فروخت و آمیزش اور اون کی بدل اشیاء استعمال کرنے کے متعلق مجموعہ تعزیرات ہند میں پہلے سے کافی احکام موجود ہیں-

مسودہ ہذا کی ترتیب حسب ذیل ہے :- چند تعریفات کے بعد اون دفعات کو درج کیا گیا ہے جو آمیزش کے جرم اور اسکے متعلق مستثنیات کے بارہ میں ہیں اور اون کے بعد اون دفعات کو درج کیا گیا ہے جو بعض عذرات و قیاسات اور عذر داریوں کے بارہ میں ہیں-اس کے بعد سرکار تجزیہ کرنے والوں و ان کے خریداروں کی درخواست پر تجزیہ کرنے و معائنہ کرنے داروں کے نمونے حاصل کرنے اور ایسے نمونوں کے تجزیہ و تجزیہ طلب نمونوں کی تقسیم اور اون پر مہر لگانے اور تجزیہ کے سارٹیفکیٹوں کے متعلق دفعات درج ہیں- مکھن و گھی کے خالص ہونے کے متعلق ایک ابتدائی معیار مقرر کیا گیا ہے اور کسی خاص قسم کی اشیاء غذا کیلئے معیار مقرر کرنے کیلئے احکام وضع کئے گئے ہیں-آخری دفعہ کی رو سے قواعد وضع کرنے کا اختیار تفویض کیا گیا ہے-

---

‡جس حالت میں کہ چیز کے تولنے میں دقت ہو اس حصہ کو قلمزد کر دینا چاہئے یا خالی جگہ وہیں ہی چھوڑ دینی چاہئے-

§یہاں تجویز کنندہ اگر چاہے تو اپنی رائے اس امر کی نسبت لکھ سکتا ہے کہ آیا کوئی شے (اگر کوئی ہو) اس غرض سے ملائی گئی ہے کہ وہ چیز کھانے پینے کے قابل یا مزہ دار ہوجائے یا اس غرض سے ملائی گئی ہے کہ وہ چیز بگڑنے سے محفوظ رہے یا اس غرض سے ملائی گئی ہے کہ وہ چیز دیکھنے میں اچھی معلوم ہو یا اوس شے کا مل جانا ناگزیر تھا اور وہ ایسی درج کرنے کا مجاز ہوگا کہ آیا ملائی ہوئی شے مقدار معمولی سے زیادہ ملائی گئی ہے یا نہیں یا آیا وہ اجزا یا مادے جو ملائے گئے ہیں صحت کے لئے مضر ہیں یا نہیں-

درصورت ایسے سارٹیفکیٹ کے جو دودھ یا مکھن یا کسی ایسی چیز کی نسبت جو بگڑ جانے والی قسم کی ہو تجزیہ کنندہ کو لازم ہوگا کہ یہ خاص طور پر تصریح کرے کہ آیا چیز مذکور کی حالت میں کوئی ایسی تبدیلی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے تجزیہ کے کام میں خلل ہوتا-

اب خاص دفعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ خوراک کی تعریف وہی مبسوط تعریف اختیار کی گئی ہے جو اس وقت انگلستان میں نافذالعمل ہے۔ دفعہ ۳ جو آمیزش کے جرم کے متعلق ہے اوسے مجموعہ تعزیرات ہند کی اس قسم کی دفعات کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہئے اور اگر اس دفعہ کو دفعات مذکور کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو انگریزی ایکٹوں کی نافذالعمل دفعات کا منشاء ایک بڑی حد تک پورا ہو جاتا ہے۔ لہذا کی ادن اشیاء کے متعلق احکام اسی دفعہ میں درج ہیں جو مسودہ ہذا یا اوسکی رو سے کسی اختیار کے ذریعہ مقرر کردہ معیار سے کم ثابت ہوں۔

مستثنیات مندرجہ دفعہ ۴ وہ ہیں جو اسوقت انگلستان میں تسلیم کی جاتی ہیں۔ تجارتی ذخیرہ داری کے متعلق دفعات ۵ و ۶ میں خاص طور پر احکام وضع کئے گئے ہیں۔ فروخت کنندہ و ذخیرہ دار کے مابین لزوم کے انسداد کے متعلق یہ دفعات ضروری معلوم ہوتی ہیں۔ دفعات ۹ لغایت ۱۴ تجزیہ کے متعلق ہیں اور زیادہ ایک ترمیمات کے ساتھ انگریزی ایکٹوں کے احکام پر مبنی ہیں۔ ان کے متعلق کسی خاص نکتہ چینی کی ضرورت نہیں۔

دفعات ۱۵ و ۱۶ معیاروں کے متعلق ہیں۔ یہی وہ مضمون ہے کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے دیکھو دفعہ ۳ ایکٹ ما و گوالگی سنہ ۱۸۸۷ء۔ دفعہ ۱۵ حاوی کل اشیاء ہے اور لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ وہ زیر دفعہ ۱۶ ان دو چیزوں کے خالص ہونے کے متعلق مزید معیار مقرر کرے۔ یعنی اولیویں مشمولہ پانی اور ثقیل اجزائے دودھ اور دودھ کی چکنائی (ملک فیٹ) وغیرہ کی غایت اقل مقدار مقرر کردے دیگر اشیاء کے لئے معیار مقرر کرنا کسی قدر مشکل کام ہے اور اس امر کا فیصلہ لوکل گورنمنٹ پر چھوڑا گیا ہے کہ جوں جوں ضرورت پیدا ہوتی جائے اور حالات معلوم ہوتے جائیں وہ تدابیر عمل میں لاتی جائے۔ اگر کسی شے کے متعلق کوئی مسلمہ یا آئینی معیار نہیں مقرر ہوا تب عدالت اس امر کی مجاز ہوگی کہ وہ پیش نظر شہادت کی بناء پر شے مذکور کی نسبت یہ قرار دے کہ اوس میں اس حد تک ناجائز آمیزش کی گئی ہے کہ آمیزش کرنے والے پر مسودہ ہذا کی رو سے جرم قائم ہو سکتا ہے۔ ایکٹ صوبجات متحدہ کی بعض دفعات کو غیر ضروری یا عام مقامی ضابطہ کے لئے غیر موزوں سمجھکر مسودہ ہذا سے حذف کردیا گیا ہے۔

میونسپلٹیوں میں میونسپل ایکٹ پنجاب کے احکام کو اٹھوا دے کر گرفتار و تلاش کرنے اور اس کا لائسنس دینے کے متعلق موجودہ مسودہ کے احکام کو مستزاد سمجھکر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سزائیں وہی تجویز کی گئی ہیں جو دیگر صوبجات میں رائج ہیں۔ نمونہ کو فروخت کرنے سے انکار کرنے کی پاداش میں قرار واقعی سزا مقرر کی گئی ہے کیونکہ ایسے انکار کی آڑ میں مجرم آمیزش کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوسکیگا۔

دستخط۔ ا۔ و۔ ایف لمسڈن ممبر۔

دستخط۔ ایس۔ ڈی بلیو کریپس

سیکرٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

پنجاب میں بچوں کے پاس تمباکو کو فروخت کرنے یا اونکے تمباکو پینے کے انسداد کے متعلقہ مسودہ قانون پر منتخب کمیٹی کی مندرجہ ذیل رپورٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل بغرض وضع آئین و قوانین میں ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع کو پیش ہوئی—

مسودہ ایکٹ تمباکو نوشی نو عمر اشخاص پنجاب کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ۔

۱—دفعہ ۲ میں ہم نے سگار و سگرٹوں کی تعریف کو حذف کر دیا ہے اور "تمباکو" کی تعریف کو وسیع کر دیا ہے تا کہ اس میں ہر ایک شکل میں تمباکو شامل ہو سکے۔

۲—دفعہ ۳ کی عبارت میں خفیف ترمیم کر دی گئی ہے اور اس میں انعام کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ لفظ "دوسری" جو "اثبات جرم" کی تصریح کرتا تھا حذف کر دیا گیا ہے لیکن ہم نے ایک جدید دفعہ ایزاد کر دی ہے جسکی رو سے لوکل گورنمنٹ کو یہہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ مجسٹریٹوں کی ان جماعتوں کو جنہیں دوم و سوم درجہ کے اختیارات حاصل ہوں دوسری اختیار سماعت تفویض کردے۔

۳—آنریبل ممبر نے یہہ ترمیم پیش کی کہ دفعہ ۴ میں لفظ "شخص" کی جگہہ لفظ "لڑکا" اور الفاظ "کا فرض ہوگا" کی جگہہ الفاظ "کیلئے قانوناً جائز ہوگا" نہیں کو دئے جاویں۔ ممبر موصوف اوکاون کو دفعہ ہذا کے اثر سے بالکل مستثنا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن کمیٹی کی رائے میں جسکی پانچ اصحاب نے تائید اور دونے مخالفت کی ہے ان ترمیمات کے باوجود بھی دفعہ مذکور کے عمل سے نا پسندیدہ نتائج کے پیدا ہونے کا احتمال ہوگا اور کہ بچوں کو تمباکو نوشی کی عادت سے روکنے کیلئے اسکا کوئی عملی نتیجہ پیدا نہیں ہوگا۔ لہذا ہم نے دفعہ ۴ کو مسودہ سے خارج کر دیا ہے اور تمہید میں ضروری تبدیلی کر دی ہے۔ لیکن ہماری متفقہ رائے ہے کہ بچوں کو تمباکو نوشی سے روکنے کا بہترین ممکن طریقہ یہہ ہے کہ تمباکو کی فروخت کو قابل سزا بنانے کے علاوہ سگرٹوں پر ٹیکس لگا دیا جائے۔ لیکن ہم یہہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس قسم کا کوئی حکم موجودہ مسودہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۱۷ کے لحاظ سے دفعہ ۵ (الف) کو حذف کر دیا گیا ہے اور دفعہ ۴ کے حذف ہو جانیکے باعث دفعہ ۵ (ب) بھی خارج ہو جاتی ہے مسودہ ہذا بزبان انگریزی پنجاب گزٹ مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع میں اور بزبان اردو پنجاب گزٹ مورخہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۱۶ع میں شایع کیا گیا تھا۔ چونکہ اب اس میں حقیقی تبدیلیاں کی گئی ہیں اسواسطے ہمارے خیال میں اس کو مکرر شایع کرنا چاہئے۔

آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین صاحب منتخب کمیٹی کے اجلاس میں شامل نہیں ہو سکے۔

مقام لاہور
مورخہ ۵-اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع۔

دستخط—ایچ-ڈی-کریک۔

ایس-ڈبلیو-گریسی۔
ایچ-ہینڈ لے۔
گجن سنگھ۔
محمد امین خاں۔
لال چند۔
سوہن لال۔

ملفوف رپورٹ منتخب کمیٹی

(الفاظ زیر خط سے وہ ترمیمات ظاہر ہوتی ہیں جو منتخب کمیٹی نے پیش کی ہیں)

مسودہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۶ع

(جیسا کہ اوسکو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا)

مسودہ بمراد اس امر کے کہ پنجاب میں بچوں کے ہاتھ تمباکو فروخت کرنے یا ان کو دینے کی ممانعت کر دی جائے۔

ہرگاہ کہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں بچوں کے ہاتھ تمباکو فروخت کرنے یا اونکو دینے کی ممانعت کر دی جائے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

مختصر نام و وسعت نفاذ

دفعہ ۱ (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ تمباکو نوشی نو عمر اشخاص سنہ ۱۹۱۶ ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا۔

تعریف

دفعہ ۲ — ایکٹ ہذا میں "تمباکو" سے مراد ہر ایک قسم کا تمباکو ہے اور اس میں بطور تمباکو پینے کے قابل ہر ایک ایسا مرکب شامل ہے جسکو تمباکو کے بدل کے طور پر ظاہر کرنا مقصود ہو۔

بچوں کے پاس تمباکو فروخت کرنے کی پاداش میں سزاء

دفعہ ۳ — جو شخص کسی ایسے بچے کے ہاتھ جو بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر کا ہو کسی قسم کا تمباکو خواہ وہ اوسکے ذاتی استعمال کے لئے ہو یا نہ ہو فروخت کریگا یا اوسکو دیگا یا اوسکے ہاتھ فروخت کرنے یا اوس کو دینے کا اقدام کریگا وہ کسی مجسٹریٹ کے روبرو اثبات جرم پر اول جرم کی صورت میں ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور دوسرے جرم کی صورت میں ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو بیس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور تیسرے جرم یا بعد کے جرم کی صورت میں ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

سرسری اختیارات سماعت

دفعہ ۴ — جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجسٹریٹوں کی کسی بنچ کو جسے مجسٹریٹ درجہ دوم یا سوم کے اختیارات حاصل ہوں زیر ایکٹ ہذا کسی جرم کے سرسری طور پر تجویز کرنے کا اختیار تفویض کرے۔

دستخط — ایس۔ ڈبلیو گریسی

سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

گورنمنٹ پنجاب

محکمہ وضع آئین وقوانین

پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کے باشندوں سے اشد ضرورت کی صورت میں رات کے وقت گشت کا کام لینے کا انتظام کرنے کے متعلقہ مسودہ پر منتخب کمیٹی کی مندرجہ ذیل رپورٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین میں ۲۵۔ اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع کو پیش ہوگی۔

پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کی گشت کے مسودہ کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ

۱۔ ہم نے اس امر کی غور کرلی کہ آیا کہ مسودہ ہذا اشد ضرورت کے لئے مرتب کئے گیا ہے آمواث

کو بدل دیا ہے - یہہ امر یوں اغراض و وجوہات میں درج تھا - لیکن ہم نے یہہ مناسب خیال کیا کہ اسبارہ میں خود نفس مسودہ میں حکم وضع کر دیا جائے -

۲—دفعہ ۲ میں " موضع " کی تعریف کو بڑھا دیا گیا ہے تا کہ اوس میں کسی موضع یا چھوٹے قصبہ کا کوئی سب ڈویژن بھی شامل ہو جائے اور اس امر کے انسداد کیلئے کہ چھوٹے قصبات کی اصلی آبادی کے متعلق کوئی تنازعات پیدا نہ ہو سکیں ہم نے یہہ واضح کر دیا ہے کہ آبادی کے اعداد گذشتہ مردم شماری کے اعداد ہونگے - نیز ہم نے " نمبردار " کی تعریف ایزاد کر دی ہے جو باضابطہ مقرر شدہ قائم مقاموں پر حاوی ہوگی -

ہم نے " دیہی پنچایت " کی تعریف ایزاد کر دی ہے جو اب وہ فرائض انجام دیگی جو پہلے مسودہ ہذا کی رو سے نمبرداروں کو تفویض کئے گئے تھے - میونسپلٹیوں میں میونسپل کمیٹی پنچایت کا کام کریگی - لیکن ہم اس بات کے حق میں نہیں کہ اختیارات مذکور کمیٹی ہائے رقبہ مشتہرہ کو بھی دئے جائیں جو محض نامزد شدہ جماعتیں ہوتی ہیں - ایسے " مواضعات " میں جہاں میونسپلٹیاں نہوں ایسی پنچائتیں مقرر کرنے کا بہترین طریق دریافت کرنے کے مسئلہ پر بہت سی بحث ہوئی لیکن آخر الامر سب ممبروں نے باتفاق رائے یہہ فیصلہ کیا کہ چونکہ ہر ایک شخص کو کوئی ذمہ وار عہدہ دار منتخب نہیں کر سکتا اس لئے اس دفعہ میں جو طریقہ تجویز کیا گیا ہے وہ اس مقصد کا بہترین حل ہے - یعنی یہہ کہ نمبردار لوگوں کے ساتھہ مشورہ کر کے رپورٹ پیش کیا کرے -

۳—دفعہ (۳) کی اصلی دفعہ (۱) میں اب حقیقی تبدیلی کر دی گئی ہے اس میں اب یہہ حکم وضع کیا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کی لازمی طور پر یہہ رائے ہونی چاہئے کہ حسب ذیل دو شرائط پوری ہوتی ہیں یعنی اول مفاد عامہ کے لئے خاص تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے ثانیاً کہ لوگوں نے چوکی پہرہ کا اپنی مرضی سے کوئی انتظام نہیں کیا ہوا یا اگر کیا ہے تو وہ کافی نہیں ہے - ضمن مذکور کی رو سے ڈپٹی کمشنر کو یہہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ ایکٹ ہذا کو نافذ کرنے سے پہلے دیہاتیوں کو کسی اختیاری گشت کے طریق کو رائج کرنے کا موقع دے - دفعہ ۳ کی ضمن (۲) میں ایک خفیف تبدیلی کی گئی ہے -

۴—دفعہ ۴ میں یہہ تبدیلی کی گئی ہے کہ اوس میں جہاں کہیں نمبرداروں کا لفظ آیا ہے وہاں اوسکی جگہہ دیہی پنچایت کے الفاظ درج کر دیئے گئے ہیں اور اصلی دفعات کے نمبر بدل دیئے گئے ہیں - اور نیز ہم نے قرعہ اندازی کے ذریعہ انتخاب کے طریق سے بلا رعایت استفادہ کرنے کیلئے ایک نئی ضمن نمبر (۳) ایزاد کر دی ہے -

سابقہ دفعہ (۴) کا نمبر (۵) کر دیا گیا ہے اور اوس میں خفیف سی ترمیم کر دی گئی ہے تا کہ اس امر کا انتظام کر دیا جائے کہ گشت کے کام کے قابل اشخاص کو اس کام کی اوقات سے باضابطہ مطلع کیا جائے - نفس مسودہ میں کام کی اوقات کی تصریح نہیں کی جا سکتی جو مقامی حالات کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے -

۵—مسودہ کی اصلی دفعہ ۶ کو بالکل ہی حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ ہماری رائے میں دفعہ ۷ کی رو سے (جیسا کہ اوسکو اب بڑھا دیا گیا ہے) ڈپٹی کمشنر کو انتظام و نگرانی کا جو عام اختیار دیا گیا ہے اوس سے اون معاملات کیلئے کافی انتظام ہو جاتا ہے جنکا ابتدائی دفعہ ۶ میں ذکر کیا گیا تھا - ہم نے لوگوں کو گشت کے کام سے مستثنیٰ کرنے کے متعلق ایک نئی دفعہ ۶ ایزاد کر دی ہے - اسے ہم جناب آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام صاحب کی یہہ رائے ہے کہ کوئی مستثنیات نہیں ہونی چاہئیں لیکن سلیکٹ کمیٹی کے دیگر ممبروں کی یہہ رائے ہے کہ ذیلداروں یا ایسے دیگر اشخاص کی صورت میں جنکو اپنے فرائض منصبی کی وجہ سے اکثر بڑی بڑی دیر تک اپنے گاؤں سے غیر حاضر رہنا پڑتا ہے مستثنیٰ کرنے کا اختیار ضرور حاصل ہونا چاہئے - نیز کمیٹی کے ممبروں کے جزو غالب کی رائے ہے کہ دیہی فوج کے اون سپاہیوں سے جو رخصت پر ہوں گشت کا کام نہیں لینا چاہئے -

۶—دفعہ ۸ میں بدیں غرض ایک خفیف سی ترمیم کی گئی ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو اس امر کا مجاز

کیا جائے کہ وہ مسالات منظور کرنے کے متعلق اپنا اختیار دوسروں کو تفویض کرسکے۔ آنریبل رائے زادہ بھگت رام صاحب اور آنریبل خان صاحب مرزا اکرام اللہ خان صاحب اس تجویز کے حق میں ہیں کہ غیر مجوزہ اشخاص کو بھی ان اشخاص کے زمرہ میں شامل کر لیا جائے جن کو زیر دفعہ ہذا اختیار تفویض ہو سکتا ہے لیکن کمیٹی کے دیگر ممبر اس تجویز کے مخالف ہیں۔

۷۔ دفعہ ۹ کو از سر نو مرتب کیا گیا ہے اور اب وہ اون قواعد کے مطابق کردی گئی ہے جو مسٹر سی۔ ایم۔ کنگ سی۔ آئی۔ ای نے بعہدہ ڈپٹی کمشنر امرتسر مرتب کئے تھے۔ گشت کے کام سے گریز کرنے والے اشخاص کو جرمانہ کرنے کا اختیار اب دیہی پنچایت کو تفویض کردیا گیا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ اکثر صورتوں میں ایسے جرمانے بلا حیل و حجت ادا کردئے جائینگے لیکن انکار کی ممکن صورتوں کے متعلق ہم نے یہ حکم وضع کیا ہے کہ پنچایت کلکٹر سے یہہ درخواست کر سکے کہ جرمانہ معاملہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کیا جائے یہہ امر کلکٹر کی اقتضائے رائے پر منحصر ہوگا کہ وہ ایسی درخواست کو منظور کرے یا نہ۔ اس سے ایک طرح اوس شخص کو اپیل کا موقعہ مل جائیگا جسپر جرمانہ کیا گیا ہو۔ وصول شدہ جرمانہ کا سارا روپیہ دیہی پنچایت کے حوالہ کردیا جائیگا جو اوس کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کریگی۔ اُمید ہے کہ پنچایت ایسے روپیہ کو دیہی آبادی کے فائدہ کے کاموں پر یا مسودہ ہذا کی اغراض کو فروغ دینے کے کام پر خرچ کریگی اور کہ آمدنی و خرچ کا مناسب حساب رکھا جائیگا لیکن ہم اس بارہ میں کوئی قانونی حکم وضع کرنا ضروری یا مناسب خیال نہیں کرتے۔

۸۔ دفعہ ۱۰ اگلی ہے اور اس میں یہہ حکم وضع کیا گیا ہے کہ پنچایت کے ممبروں کے جزو غالب [کا] فیصلہ ناطق ہوگا۔

۹۔ اصلی دفعہ ۱۰ کا نمبر ۱۱ کر دیا گیا ہے اور اوس میں بعض ترمیمات کی گئی ہیں۔ صاحب ڈپٹی کمشنر جرمانہ صرف تحریری حکم کی رو سے اور صرف اوس صورت میں عائد کریگا جب کہ عدم تعمیل کرنیوالے مرتکب کو پہلے دس دن کا نوٹس دے دیا گیا ہو اور جملہ اعتراضات پر غور کرلیا گیا ہو۔ جرمانوں کا روپیہ [اس] ڈسٹرکٹ بورڈ کے حساب میں جمع کیا جائیگا جو اوسکو گشت کے کام پر متعینہ اشخاص کو حسن خدمات کے [صلہ] میں انعام دینے پر صرف کریگا۔

۱۰۔ دفعات ۱۱ و ۱۲ کے نمبر ۱۲ و ۱۳ کردئے گئے ہیں۔ جسکی وجہ سے دفعہ ۱۱ میں ایک خفیف ترمیم کی گئی ہے۔

۱۱۔ ہماری بحث و مباحثہ کا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ مسودہ کے احکام میں حقیقی تبدیلیاں کردی [گئی] ہیں اور بالخصوص ہر مفصل عملدرآمد لوگوں کے ہاتھوں میں دیدیا گیا ہے۔ مسودہ مذکور بزبان انگریزی پنجاب گزٹ مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع میں اور بزبان اُردو پنجاب گزٹ مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع میں چھپ چکا ہے۔ ہمارے خیال میں اس میں اسقدر ترمیمات کردی گئی ہیں کہ اسکی مکرر اشاعت ضروری ہے۔

مقام لاہور
مورخہ ۳۔ اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع

دستخط - ایچ۔ ڈی۔ کریک
ایس ڈبلیو۔ گریسی
پرتاب سنگھ
گجن سنگھ
لال چند
سی۔ جے ہیلیفیکس
بھگت رام
اکرام اللہ خان

ملفوفہ رپورٹ منتخب کمیٹی

(الفاظ زیر خط سے وہ ترمیمات ظاہر ہوتی ہیں جو منتخب کمیٹی نے تجویز کی ہیں)۔

مسودہ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۸ع

(جیسا کہ اوسکو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا)

مسودہ قانون بابت اسر امر کے کہ پنجاب کے مواضعات اور چھوٹے چھوٹے قصبات کے باشندوں کے اشد ضرورت کے موقع پر رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے۔

ہر گاہ کہ قرین مصلحت ہے کہ اشد ضرورت کی صورت میں پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات میں وہاں کے باشندوں کے رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں:—

نام و وسعت نفاذ۔

دفعہ ۱—(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کے گشت کے ایکٹ سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا۔

تعریفات۔

۲—ایکٹ ہذا میں:—

"موضع" میں کوئی ایسا قصبہ شامل ہے جسکی آبادی گذشتہ مردم شماری کے مطابق دس ہزار نفوس سے زیادہ نہ ہو اور کسی موضع یا قصبہ کا کوئی حصہ یا سب قریہ شامل ہے۔

"نمبردار" سے وہ شخص مراد ہے جسکو موضع کے نمبردار کے فرائض بجا لانے کے لئے باضابطہ مقرر کیا گیا ہو۔

"دیہی پنچایت" سے کسی میونسپلٹی کی صورت میں میونسپل کمیٹی اور کسی دیگر ایسے دیگر اشخاص مراد ہونگے جنکو ڈپٹی کمشنر ذیلدار کی اوس رپورٹ پر جو اوس نے دیہی آبادی متعلقہ سے مشورہ لینے کے بعد پیش کی ہو مقرر کرے مگر شرط یہ ہے کہ ایسے اشخاص کی تعداد نمبرداروں کی تعداد سے نہ تو کم اور نہ دو چند زیادہ ہوگی۔

گشت کا کام انجام دینے کا حکم۔

دفعہ ۳—(۱) جب ڈپٹی کمشنر کی یہ رائے ہو کہ اوسکے ضلع کے اندر کسی گاؤں میں (الف) تحفظ عامہ کے لئے خاص تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور (ب) اوسکے باشندوں نے خود بخود یا ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایسا کرنیکا حکم ملنے پر چوکی پہرہ کا کافی انتظام نہیں کیا تو وہ مجاز ہوگا کہ اس امر کا تحریری حکم دے کہ ایسی تاریخ سے جو وہ حکم مذکور میں مقرر کرے موضع مذکور کے جملہ تنومند بالغ مردوں کو گشت کا کام انجام دینا ہوگا۔

حکم مذکور کے نافذالعمل رہنے کی میعاد۔

(۲)—زیر تحتی دفعہ (۱) صادر شدہ حکم ایسے عرصہ کے لئے نافذالعمل رہیگا جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے اور جو ایک سال سے زائد نہو لیکن اسکی تجدید وقتاً فوقتاً ڈپٹی کمشنر کی ہدایت کے مطابق ہو سکتی ہے۔

حکم کی منسوخی۔

(۳)—زیر تحتی دفعہ (۱) یا (۲) صادر شدہ حکم کو ڈپٹی کمشنر کسی وقت منسوخ کرسکتا ہے۔

دیہی پنچایت کا تقرر۔

دفعہ ۴—(۱) جب ڈپٹی کمشنر زیر دفعہ ۳ حکم صادر کرچکے تو وہ موضع کے لئے اگر وہ موضع میونسپلٹی نہ ہو ایک دیہی پنچایت مقرر کریگا۔

گشت کے لئے آدمیوں کی تعداد اور اونکا انتخاب۔

(۲) کسی ایسے موضع کی دیہی پنچایت جسکے متعلق زیر دفعہ ۳ حکم صادر کیا گیا ہو حسب ذیل امور کے متعلق فی الفور رپورٹ کریگی:—

(الف) موضع کے تنومند بالغ مرد باشندوں کی تعداد۔

(ب) اون اشخاص کی تعداد جو اونکی رائے میں ہر رات گشت کے کام کیلئے مطلوب ہونگے۔

(ج) وہ طریق جس میں اونکی رائے میں ایسے اشخاص منتخب کئے جاوینگے یعنی آیا باریوں یا قرعہ اندازی کے ذریعہ یا کسی اور طریق میں۔

(۳) دیہی پنچایت کی رپورٹ کے موصول ہونے پر ڈپٹی کمشنر اون اشخاص کی تعداد مقرر کریگا جو گشت کے کام کے لئے مطلوب ہونگے اور اونکے انتخاب کا طریق تجویز کریگا اور دیہی پنچایت کو اپنے فیصلہ سے مطلع کریگا۔

(۴) گشت کے کام کے لئے لوگوں کا انتخاب دیہی پنچایت ایسی تعداد میں اور ایسے طریق کے مطابق عمل میں لائیگی جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے۔

(۵) جہاں انتخاب قرعہ اندازی کے ذریعہ عمل میں لایا جائے وہاں ایک دفعہ جن نام نکال لئے جاویں وہ اوس وقت تک دوبارہ نہیں نکالے جاوینگے جبتک کہ باقی ماندہ سارے نام جو فہرست میں ہیں نکال لئے جاویں۔

(۶) دیہی پنچایت ایک فہرست مشتہر کریگی یا کسی اور طریق پر اون اشخاص کو جن پر گشت کا کام فرض ہو ایسے کام کی تاریخ و وقت و رقبہ اور اوقات سے مطلع کریگی۔

دفعہ ۵— جس شخص پر گشت کا کام فرض ہو اوس کو لازم ہوگا کہ وہ خود یہ کام انجام دے یا اپنی جگہ کوئی ایسا آزاد شخص مہیا کرے جسکو دیہی پنچایت نے منظور کرلیا ہو۔

موقعی پہرہ دار۔

دفعہ ۶—مفصلہ ذیل اشخاص مستثنیات منظور کرسکتے ہیں:—

مستثنیات۔

(الف) ڈپٹی کمشنر۔اور

(ب) دیہی پنچایت بہ تصدیق منظوری ڈپٹی کمشنر۔

دفعہ ۷—ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہوگا کہ وہ گشت کے کام کے لئے مطلوبہ اشخاص کی تعداد اور اون کے انتخاب کے طریق کو بدل دے اور یہ ہدایت کرے کہ گشت کا کام کل موضع میں یا اوس کے کسی حصہ میں انجام دیا جائے اور عام طور پر گشت کے کام کے متعلق جملہ امور کا انتظام و نگرانی کریگا۔

عام نگرانی کے متعلق ڈپٹی کمشنر کا اختیار۔

دفعہ ۸ جائز ہے کہ ڈپٹی کمشنر کسی سب ڈویژنل افسر یا کسی مجسٹریٹ درجہ اول کو اپنے بعض یا جملہ اختیارات زیر دفعات ۴ یا ۶ یا ۷ ایکٹ ہذا تفویض کردے۔

تفویض اختیارات۔

دفعات ۹—(۱) جائز ہے کہ دیہی پنچایت اوس شخص کو پانچ روپیہ تک جرمانہ کرے جو کافی وجہ کے بغیر ذات خود یا قائمقام کے ذریعہ گشت کا کام انجام دینے سے قاصر رہے مگر شرط یہ ہے کہ جرمانہ ایسی عدم تعمیل کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر کیا جائیگا۔

عدم تعمیل کرنے والے اشخاص کیلئے سزا جرمانہ۔

(۲) جائز ہے کہ زیر ضمن (۱) عاید شدہ جملہ جرمانوں کو کلکٹر دیہی پنچایت کی درخواست پر معاملہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کرے۔

(۳) دیہی پنچایت کے صادر کردہ حکم سزائے جرمانہ کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکیگا لیکن کلکٹر حسب انتظامیہ رائے خود مجاز ہوگا کہ جرمانہ کی وصولی کا حکم دینے سے انکار کردے۔

(۴) زیر دفعہ ہذا وصول شدہ جملہ جرمانہ کے روپیہ کو ایسے طریق میں صرف کیا جائیگا جو دیہی پنچایت تجویز کرے۔

دفعہ ۱۰—دیہی پنچایت کے کسی اجلاس میں حاضر ممبروں کے جزو غالب کا فیصلہ پنچایت کا فیصلہ سمجھا جائیگا۔

جزو غالب کا فیصلہ ناطق ہوگا۔

دفعہ ۱۱ (۱) جب ڈپٹی کمشنر کی رائے میں کوئی موضع یا اوس کا کوئی حصہ جس کے متعلق حکم زیر دفعہ ۳ (۱) صادر کیا گیا ہو گشت کے کام کی مناسب انجام دہی

احکام کی عدم تعمیل کرنے والے موضع کے لئے سزائے جرمانہ۔

کا انتظام کرنے سے قاصر رہا ہو تو جائز ہے کہ وہ تحریری حکم کے ذریعہ موضع مذکور یا اوس کے کسی حصہ پر ایسا جرمانہ عاید کرے جو کسی ایک صورت میں ایک سو روپیہ تک ہو سکتا ہے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر زیر دفعہ ہذا جرمانہ عاید کرنے سے پہلے ڈھنڈورا پٹوا کر یا کسی اور طریق میں موضع کو دس دن کا نوٹس دیگا اور اون اعتراضات پر غور کریگا جو اوس کو موصول ہوں۔

(۲) ڈپٹی کمشنر ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جو وہ ضروری خیال کرے جرمانہ مذکورہ کو موضع کے باشندوں پر ایسی نسبت سے منقسم کریگا جو وہ فرداً فرداً اونکی آمدنی کے لحاظ سے اپنی رائے میں مناسب خیال کرے

(۳) جرمانہ زیر دفعہ ہذا معاملہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کیا جائیگا اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حساب میں جمع کیا جائیگا اور ایسے اشخاص یا دیہات کو انعام دینے پر صرف کیا جائیگا جنہوں نے زیر ایکٹ ہذا ممتاز خدمات انجام دی ہوں۔

اپیل۔

دفعہ ۱۲ ڈپٹی کمشنر کے حکم زیر دفعہ ۳ یا دفعہ ۱۱ کے خلاف اپیل کمشنر کی عدالت میں ہوگا۔

گشت کرنیوالوں کے اختیارات و حقوق۔

دفعہ ۳—(۱) زیر ایکٹ ہذا گشت کا کام کرنے والے جملہ اشخاص وہی اختیارات استعمال کرینگے اور اونکو وہی رعایتیں و حقوق حاصل ہونگے جو گاؤں کے چوکیدار استعمال کرتے ہیں اور اونکو حاصل ہوتے ہیں۔

(۲) ہر شخص کا فرض ہوگا کہ وہ گشت کا کام کرنے والے شخص کو ہر ایسی امداد دے جس کا پولیس افسر کو دینا اوس کا فرض ہے

(۳) گشت کے کام پر مقرر ہر ایک شخص مجموعہ تعزیرات ہند کی اغراض کے لئے سرکاری عہدہ دار متصور ہوگا۔

دستخط — ایس. ڈبلیو. گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو پیشگاہ جناب نواب معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر سے منظور ہوچکے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب

[طبقہ اول]

محکمہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل جناب ممدوح کی پیشگاہ سے ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع کو اور جناب معلے القاب جناب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۴-اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع کو منظور ہوا اور تحریر ہذا کے ذریعہ سے اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے —

ایکٹ نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ ع

ایکٹ بغرض ترمیم میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ع تا کہ ٹرمینل ٹیکس کے نفاذ کا بندوبست کیا جائے۔

ہرگاہ کہ میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ع کی ایسی ترمیم قرین مصلحت ہے جس سے ٹرمینل ٹیکس کے نفاذ کا بندوبست ہو جائے۔ لہذا حسب ذیل احکام صادر ہوتے ہیں:—

مختصر نام و وسعت نفاذ

(۱) اس ایکٹ کو ایکٹ ترمیم میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا۔

دفعہ ۶۱ میونسپل ایکٹ پنجاب کی ترمیم۔

(۲) فقرہ ب (ج) دفعہ ۶۱ میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ ع کے بعد مندرجہ ذیل ایزاد کیا جائیگا:—

پنجاب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۱ع

(۱) اسباب پر ایک ٹرمینل ٹیکس عاید کیا جائیگا۔ مگر شرط یہہ ہے کہ اون میونسپلٹیوں کی صورت میں جہاں ۶ جنوری سنہ ۱۹۱۷ ع سے پہلے محصول چونگی عاید نہیں تھا۔ معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی پیشگی منظوری لازمی ہوگی۔

دستخط — ایس ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

گورنمنٹ پنجاب

[طبع اول]

پہلا رضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل پیشگاہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو اور پیشگاہ معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر سے ۲ اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہوا اور وہ بذریعہ تحریر ہذا اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے :—

ایکٹ نمبر ۵ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع

پنجاب میں عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے اور اون کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم دینے کے متعلق ایکٹ۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں عادی مجرموں کو اونکی نقل و حرکت کو محدود کرنے اور پنجاب میں عادی مجرموں کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم دینے کے متعلق قانون وضع کیا جائے اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کی دفعہ ۷۹ (۲) کے مطابق معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری حاصل کرلی گئی ہے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

نام و وسعت عمل۔

۱—(الف) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ایکٹ نظر بندی عادی مجرمان (پنجاب) سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(ب) یہہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا۔

نظر بندی کے حکم کا دائرہ اثر۔

۲—"نظر بندی کے حکم" صادرہ زیر ایکٹ ہذا کی رو سے کسی شخص کی نقل و حرکت کوس رقبہ کے اندر محدود ہوسکتی ہے جسکی حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہوگیا

حکم مذکور کی رو سے کسی شخص کو یہہ حکم دیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی حاضری کی رپورٹ اون اوقات پر اور اون مقامات میں اور اوس طریق میں دیا کرے جس کی حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہوگیا

حکم مذکور کی رو سے ہر دو باتوں کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

عادی مجرموں کے برخلاف نظر بندی کا حکم۔

۳—(الف) کسی ایسی صورت میں جسمیں کوئی مجسٹریٹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۱۰ کے احکام کے مطابق جیسا کہ وہ اس وقت موجود ہے یا جیسا کہ اوس کی وقتاً فوقتاً ترمیم کی جائے کسی شخص سے اس امر کی وجہ طلب کرسکتا ہو کہ کیوں اوس کو نیک چلنی کا مچلکہ لکھنے کا حکم نہ دیا جائے مجسٹریٹ مذکور مجاز ہوگا کہ ایسا حکم دینے کی بجائے یا اوس کے علاوہ ایسے شخص سے یہہ وجہ طلب کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے۔

مشترکہ کارروائی اور مشترکہ مثل۔

(ب) اگر مجسٹریٹ مذکور ایسے شخص سے یہہ وجہ طلب کرنے کے علاوہ کہ کیوں اوس کو نیک چلنی کا مچلکہ لکھنے کا حکم نہ دیا جائے یہہ وجہ طلب کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے تو نظر بندی کے حکم کے متعلق کارروائی ضمانت کی کارروائی کے ساتھ مذکور کی جاسکتی ہے اور اوس کو ایک ہی مثل میں درج کیا جاسکتا ہے اور اوس کو اوسکا جزو سمجھا جاسکتا ہے

نظر بندی کا حکم صادر کرنے کا ضابطہ۔

۴—جب کوئی مجسٹریٹ کسی شخص سے یہہ وجہ طلب کرنی ضروری خیال کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے تو اوسکو لازم ہوگا کہ حتی الامکان اوس ضابط کی پیروی کرے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعات ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۷ میں تجویز کیا گیا ہے

مگر شرط یہہ ہے کہ—

(۱) ابتدائی حکم محولہ دفعہ ۱۱۲ ضابطہ مذکورہ میں اطلاع موصولہ کا مطلب درج کرنے کے علاوہ اوس میعاد کو درج کیا جائیگا جو تین سال سے زیادہ نہ ہو اور جس کے دوران میں نظر بندی کا حکم نافذالعمل رہیگا لیکن حکم مذکور میں اس امر کی تصریح کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ آیا نظر بندی کے حکم مذکور کی رو سے شخص مذکور کو کسی رقبہ خاص کے اندر نظر بند کردیا جائیگا یا اوس کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنی پڑیگی یا ہر دو احکام کی تعمیل کرنی پڑیگی-اور

(۴) مجموعہ ضابطہ مذکور کی دفعہ ۱۱۷ (۲) کی اغراض کے لئے نظر بندی کے کسی حکم کے متعلق یہ متصور ہوگا کہ وہ نیک چلنی کی ضمانت طلب کرنے کے حکم کے برابر ہے۔

۵۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۹۰ کے احکام کارروائی زیر ایکٹ ھذا پر اسطرح اطلاق پذیر ہونگے کہ گویا وہ کارروائی زیر ضابطہ مذکور کی گئی ہے۔

> سمن کی جگہ یا اسکے علاوہ وارنٹ جاری کرنا مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۔

ایکٹ ۵ مجریہ ۱۸۹۸ع

دفعہ ۶۔ اگر دفعات ماسبق کے مطابق تحقیقات ہونے پر مجسٹریٹ کی یہ رائے ہو کہ نظر بندی کا حکم صادر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو مجسٹریٹ مذکور مثل میں اسبارہ میں اندراج کر دیگا اور اگر وہ شخص جس کے خلاف رپورٹ وصول ہوئی ہو نظر بندی کا حکم صادر نہ کرے تو وہ شخص مذکور اگر وہ صرف تحقیقات کی غرض سے حراست میں ہو رہائی حاصل کریگا یا اگر ایسا شخص حراست میں نہ ہو تو اسکو رخصت کر دیگا۔

> اس شخص کو رخصت کرنے کا اختیار جس کے بر خلاف رپورٹ وصول ہوئی ہو۔

دفعہ ۷۔ اگر تحقیقات حسب مذکورہ بالا کے بعد مجسٹریٹ کی یہ رائے ہو کہ نظر بندی کا حکم کسی ایسے شخص کے بر خلاف صادر کرنا چاہئے جس کے متعلق تحقیقات جاری ہو تو مجسٹریٹ اسبارہ میں حکم صادر کریگا۔

> نظر بندی کا حکم صادر کرنا۔

مگر شرط یہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے بر خلاف نظر بندی کا حکم صادر نہیں کریگا جس کے بر خلاف زیر مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۱۸ کے مطابق نیک چلنی کا مچلکہ لکھانے کا حکم صادر کیا ہو۔ ایکٹ ۵ مجریہ سنہ ۱۸۹۸

مجسٹریٹ اپنے حکم زیر دفعہ ھذا میں یہ بیان کریگا کہ آیا شخص مذکور کی نقل و حرکت محدود کیجائیگی یا اوسکو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنی ہوگی یا دونوں ہو احکام کی تعمیل کرنی پڑیگی۔ مجسٹریٹ کا حکم اون قواعد کے منشاء کے مطابق ہوگا جو لوکل گورنمنٹ زیر دفعہ ۱۶ مرتب کرے اور اوس میں نظر بندی کے رقبہ۔ قیود مجوزہ کی

> وہ امور جن کو نظر بندی کے حکم میں درج کیا جائیگا۔

نوعیت اور مقامات و اوقات اور طریق رپورٹ کی (جیسی کہ صورت ہو) تصریح کی جائیگی۔

نظر بندی کا کوئی حکم کسی ایسی میعاد کے لئے جاری ہوگا جو تین سال سے متجاوز ہو اور نہ ہی وہ کسی ایسی میعاد کے لئے ہوگا جو اوس میعاد سے لمبی ہو جس کی حکم زیر دفعہ ۳ میں تصریح کی گئی ہو۔

ایکٹ ۵ مجریہ سنہ ۱۸۹۸

دفعہ ۸۔ (۱) کسی ایسے حکم کے ذریعہ جو صاحب سشن جج نے زیر دفعہ ۱۲۳ (۳) مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع صادر کیا ہو طلبی ضمانت کے حکم کی جگہہ اوسی عرصہ کے لئے یا اوس سے کمتر عرصہ کے لئے نظر بندی کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

> نظر بندی کا حکم زیر دفعہ ۱۲۳ (۳) ضابطہ فوجداری

ایکٹ ۵ مجریہ سنہ ۱۸۹۸

(۲) کسی ایسی صورت میں جس میں کسی عدالت یا مجسٹریٹ کو زیر دفعہ ۵۶۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کسی سزا یافتہ شخص کے بر خلاف کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہو ایسی عدالت یا مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ اگر وہ ایسے شخص کے بر خلاف سزا کا حکم صادر کرتے وقت مناسب خیال کرے اور زیر دفعہ مذکور حکم صادر کرنے کی بجائے شخص مذکور کے بر خلاف نظر بندی کا حکم کسی ایسے عرصہ کے لئے صادر کردے جو سزا مذکور کی میعاد کے گذرنے کی تاریخ سے تین سال سے زیادہ نہو۔

> سزا یافتہ مجرم کے بر خلاف نظر بندی کا حکم۔

(۳) اگر ایسی سزا اپیل دائر ہونے پر یا کسی اور طرح پر منسوخ ہو جائے تو ایسا حکم کالعدم ہو جائیگا۔

دفعہ ۹۔ (۱) کسی شخص کو کسی قریہ کے اندر نظر بند کرنے کے متعلق کوئی حکم اوسوقت تک صادر نہیں کیا جائیگا جب تک کہ حکم صادر کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ اسبارہ میں اطمینان نہ ہو جائے کہ شخص مذکور کے لئے نظر بندی کے رقبہ کے اندر روزی کمانے کا کافی ذریعہ موجود ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسا حکم صادر کرنے سے پہلے عدالت یا مجسٹریٹ ایسی اغراض کی تشخیص کرکے اون پر غور کریگا جو شخص مذکور مجوزہ رقبہ کے خلاف پیش کرے۔

> نظر بندی کے رقبہ کے اندر روزی کمانے کا ذریعہ۔

(۴) اگر کسی وقت کوئی ایسا شخص جسکے برخلاف زیر ایکٹ ھذا نظر بندی کا حکم صادر ہو چکا ہو ایسا حکم صادر کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اس بارہ میں اطمینان کرادے کہ جس رقبہ کے اندر وہ نظر بند کیا گیا ہے اوس میں اوسکے اپنی روزی کمانے کا کافی ذریعہ موجود نہیں ہے تو عدالت یا مجسٹریٹ مذکور کو لازم ہوگا کہ رقبہ مذکور کو بدل دے۔

اوس رقبہ کی تبدیلی جہاں روزی کمانے کا ذریعہ ناکافی ہو۔

دفعہ ۱۰۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ کافی وجوہات کی بنا پر جن کو قلمبند کیا جائیگا کسی وقت نظر بندی کے اس حکم کو منسوخ کردے جو اوس کے ضلع میں کسی عدالت ماتحت نے صادر کیا ہو۔

نظر بندی کے حکم کو منسوخ کرنے کا اختیار۔

دفعہ ۱۱۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ وہ کسی وقت اوس رقبہ کو بدل دے جس کے اندر نظر بندی کے کسی حکم صادرہ زیر ایکٹ ھذا کی رو سے کسی شخص کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو۔

نظر بندی کے رقبہ کو بدلنے کا اختیار۔

مگر شرط یہ ہے کہ شخص مذکور کو یہ وجہ بتلانے کا موقع دیا جائیگا کہ کیوں ایسی تبدیلی عمل میں نہ لائی جائے۔

دفعہ ۱۲۔ جب کسی شخص کے برخلاف زیر دفعہ ۱۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کسی عدالت کے جو ایکٹ ھذا کے نافذ العمل ہونے سے پہلے یا اوس کے بعد نیک چلنی کی ضمانت دینے کا حکم صادر ہو چکا ہو تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ ضمانت کی میعاد کے منقضی ہونے سے پہلے کسی وقت ضمانت کے حکم مذکور کی جگہ نظر بندی کا حکم دیدے۔

نیک چلنی کے مچلکہ کے حکم کی بجائے نظر بندی کا حکم دینے کا اختیار۔

مگر شرط یہ ہے کہ

(الف) نظر بندی کے حکم کی میعاد ضمانت کی غیر منقضی میعاد سے زیادہ نہ ہوگی—اور

(ب) زیر دفعہ ھذا کسی شخص کے برخلاف نظر بندی کا کوئی حکم اوس وقت تک صادر نہیں کیا جائیگا جب تک کہ اوس کو یہ وجہ بتلانے کا موقع نہ دے دیا جائے کہ کیوں ایسا حکم صادر نہ کیا جائے۔

دفعہ ۱۳۔ جس شخص کے برخلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے علاوہ کسی مجسٹریٹ نے نظر بندی کا حکم صادر کیا ہو وہ ایسے حکم کی منسوخی کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کر سکتا ہے۔

اپیل۔

دفعہ ۱۴۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کے احکام کے اپیلات و درخواست ہائے نگرانی زیر ایکٹ ھذا پر اسی طرح اطلاق پذیر ہونگے کہ گویا یہ اپیلیں یا نگرانی کی درخواستیں مجموعہ ضابطہ مذکور کی رو سے پیش کی گئی ہوں۔

اپیلوں و نگرانی کی درخواستوں پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کا اطلاق۔

دفعہ ۱۵۔ اگر کوئی ایسا شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ھذا نظر بندی کا حکم صادر ہو چکا ہو پاس (اجازت نامہ) مجوزہ برئے قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ھذا کے بغیر اوس رقبہ کے باہر جس کے اندر اوس کو نظر بند کیا گیا ہو کسی مقام پر یا کسی ایسے وقت پر پایا جائے جس وقت اور جس مقام پر اوس کو اپنے پاس کی شرائط کے مطابق جانے کی اجازت نہ ہو تو اوسکو کوئی پولیس افسر یا ذیلدار یا انعامدار یا نمبردار یا چوکیدار بغیر وارنٹ گرفتار کر سکتا ہے

ان اشخاص کی گرفتاری جو مقررہ حدود کے باہر پائے جائیں۔

(۲) جب کوئی شخص جو عہدہ دار پولیس نہ ہو زیر ضمن (۱) دفعہ ھذا کسی شخص کو گرفتار کرے تو اوسکو لازم ہوگا کہ غیر ضروری تاخیر کے بغیر اس طرح گرفتار کردہ شخص کو کسی عہدہ دار پولیس کے حوالہ کردے یا کسی عہدہ دار پولیس کی عدم موجودگی میں اس شخص کو نزدیک ترین تھانہ میں لیجائے یا بھیج دے۔

دفعہ ۱۶۔ لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ وہ ماحصلہ ذیل امور کے انتظام و انصرام کے لئے قواعد وضع کرے—

قواعد مرتب کرنے کا اختیار۔

(اول) وہ رقبہ جات جنکے اندر لوگوں کو زیر ایکٹ ہذا نظر بند کیا جا سکتا ہے اور اون قیود کی نوعیت جنمیں نظر بند اشخاص کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔

(دوم) وہ اوقات و مقامات جن پر اور وہ طریق جس میں لوگ علی الطلب زیر ایکٹ ہذا اپنی حاضری کی رپورٹ کرینگے۔

(سوم) ایسے پاسوں کی قسم میں رکھنے کی شرائط جنکی رو سے نظر بند شدہ اشخاص کو اوس رقبہ سے باہر جانے کی اجازت ہوگی جس کے اندر اون کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو۔

(چہارم) وہ شرائط جو—

(الف) اون مقامات کے متعلق جہاں قابض پاس (اجازت نامہ) جا سکتا ہو یا نہ۔

(ب) اون اشخاص کے متعلق جن کے سامنے وقتاً فوقتاً حاضر ہونا اوس کا فرض ہوگا۔ اور۔

(ج) اوس وقت کے متعلق جس کے اندر وہ غیر حاضر ہو سکتا ہو۔

کسی ایسے پاس میں درج کی جاوینگی۔

سزائیں۔

۱۷۔(۱) اگر کوئی شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کا حکم صادر ہو چکا ہو ایسے حکم یا کسی قاعدہ مرتبہ زیر ایکٹ ہذا کی خلاف ورزی کریگا تو وہ کسی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے بعد اثبات جرم حسب ذیل سزا دی جائیگی:—

(الف) پہلی دفعہ اثبات جرم پر ہر دو اقسام میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید ایسی میعاد کیلئے جو ایک سال تک ہوسکتی ہے یا سزا جرمانہ یا ہر دو سزائیں۔

(ب) دوسری دفعہ اثبات جرم پر ہر دو اقسام میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید ایسی میعاد کے لئے جو دو سالوں تک ہو سکتی ہے۔

(ج) بعد ازاں ہر دفعہ اثبات جرم پر ہر دو اقسام میں سے کسی ایک قسم کی قید جسکی میعاد تین سالوں تک ہوسکتی ہے۔

سزا قید کی میعاد کو نظر بندی کے حکم کی میعاد میں شامل نہیں کیا جائیگا۔

(۲) اوس میعاد کو محسوب کرتے وقت جس کے لئے نظر بندی کا حکم نافذ العمل رہیگا اوس قید کی میعاد کو شامل نہیں کیا جائیگا جو وہ دفعہ ہذا کی ضمن (۱) کی رو سے عاید شدہ حکم قید کی تعمیل میں بھگت چکا ہو۔

دستخط — ایس۔ ڈبلیو۔ گریسی

سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

قواعد زیر ایکٹ عادی مجرمان (پنجاب) سنہ ۱۹۱۸ ع

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بہ نفاذ اختیارات عطیہ از روے دفعہ ۱۹۔ ایکٹ عادی مجرمان (پنجاب) سنہ ۱۹۱۸ ع مندرجہ ذیل قواعد مرتب فرماتے ہیں:—

تعریف۔

۱۔ قواعد ہذا میں اصطلاح "عدالت" میں "مجسٹریٹ" شامل ہے۔

نظر بندی کا رقبہ۔

۲۔ وہ رقبہ جات جن میں لوگوں کو حکم مصدرہ زیر ایکٹ ہذا کی رو سے نظر بند کیا جا سکتا ہے عام طور پر حسب ذیل ہونگے:—

(الف) اگر کوئی شخص کسی گاؤں میں رہتا ہو تو موضع مذکور کا رقبہ اس رقبہ میں عدالت کی الفضالی راے سے اون متصلہ مواضعات کے رقبہ جات بھی شامل کئے جا سکتے ہیں جن میں شخص مذکور کسی جائداد غیر منقولہ کا مالک یا قابض ہو یا کوئی تجارت یا پیشہ کرتا ہو۔

(ب) اگر شخص مذکور کسی قصبہ میں رہتا ہو تو قصبہ مذکور کا رقبہ لیکن خاص
میں عدالت اس سے بڑا رقبہ مقرر کرسکتی ہے۔

مستثنیات۔

(اول) تا وقتیکہ نظر بند شدہ شخص مالک اراضی یا مزارعہ دخیل کا رتہ ہو عدالت مجاز
کہ اگر اوسکو یہہ رائے ہو کہ متذکرۃ الصدر رقبہ جات کے اندر نظر
قرین مصلحت نہیں ہے تو اوس ضلع کے اندر جس میں شخص مذکو
طور پر بود و باش رکھتا ہو کسی اور گاؤں یا قصبہ کو (جیسی کہ صورت ہو) منتخب کرے۔

(دوم) اگر نظر بند شدہ شخص جرائم زیر باب ہفتدہم مجموعہ تعزیرات ہند کی پاداش
دفعہ ۔زایاء مرتکب ہوا اور مالک اراضی یا مزارعہ دخیل کار نہ ہو تو نظر بندی کا رقبہ کوئی ایسی بست
ہوسکتی ہے جو زیر دفعہ ۱۶۔ایکٹ اقوام جرائم پیشہ سنہ ۱۹۱۱ع قائم کی گئی ہو اوکی عدالت مذکور
ہوگا کہ کسی شخص کو ایسی بستی میں نظر بند کرنے سے اپلے ڈپٹی کمشنر اقوام جرائم پیشہ کی ر
حاصل کرے۔

بغیر حاضری بلا رخصت اجازت نامہ (پاس)۔

۳۔کوئی شخص جو زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کے حکم کی رو سے نظر بند کیا گیا ہو تو اح
کے مطابق ایک اجازت نامہ حاصل کرنے کے بغیر اور ایسے پا
شرائط کے خلاف نظر بندی رقبہ سے نکلنے یا حاضری سے غیر حا
کا مجاز نہیں ہوگا۔

شرط۔قاعدہ ہذا کے کسی حکم کی رو سے یہہ متصور نہیں ہوگا کہ کسی نظر بند شدہ شخ
جب کبھی ضروری ہو ماسوجب ذیل اغراض کے لئے نظر بندی کے رقبہ کی حدود سے باہر جانا خلاف
ہے۔

کسی ایسے جرم کا استغاثہ کرنے کیلئے جس کا اوسکی ذات پر یا اوسکے خاندان پر اثر
اسی تھانہ میں یا کسی نزدیک ترین مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہونیکے لئے نظ
حکم کے برخلاف اپیل یا نگرانی کی درخواست پیش کرنیکے لئے زیر قواعد
(اجازت نامہ) حاصل کرنیکے لئے۔بشرطیکہ وہ اپنی روانگی کی مقامی اطلا
گاؤں یا قصبہ کے نمبردار یا بستی کے عہدہ دار متعلقہ کو دے دے اور
یا مجسٹریٹ مذکور کی عدالت میں جائے اور غیر ضروری تاخیر کے بغیر واپس آجا

اوقات رپورٹ۔

۴۔وہ اوقات جن پر کسی شخص کو نظر بندی کے حکم کی رو سے اپنی حاضری کی رپورٹ کرنی
ایسے اوقات ہونگے جنکا درمیانی وقفہ جیسا عدالت مقرر کرے ۲۴
سے کم اور ۷ دن سے زیادہ نہیں ہوگا لیکن ان اوقات کی تعداد سے او
نہیں ہوگی جو عدالت ہر ایک صورت میں از حد ضروری خیال کرے۔

رپورٹ کے مقامات۔

رپورٹ کا مقام نمبردار یا ذیلدار یا ایسے دیگر شخص یا عہدہ دار کا مکان ہوگا جو خاص صورتوں
ان وجوہات کی بناء پر جو قلمبند کی جاوینگی ایسا پولیس افسر
ہے جو کسی تھانہ کے افسر مہتمم کے درجہ سے کم نہ ہو۔جیسا کہ
عدالت کرے مگر شرط یہہ ہے کہ کسی شخص کو کسی ایسے مقام پر جا کر رپورٹ کرنے کا حکم نہیں دیا
جو اوس مقام سے زیادہ از تین میل کے فاصلہ پر واقع ہو جہاں وہ عام طور پر بود و باش رکھتا ہو۔

ہر ایک شخص کو جسے زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کے حکم کے مطابق اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم ہو لازم ہوگا کہ اصالتاً حاضر ہو کر اپنی حاضری کی رپورٹ کرے الا اوس صورت میں کہ وہ کسی جسمانی عارضہ کی وجہ سے ایسا …نے سے قاصر ہو۔

…ورٹ طریق۔

۵۔ جو شخص زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کے حکم کے مطابق کسی رقبہ میں نظر بند ہو اوس کو حسب نمونہ الف منسلکہ قواعد ہذا ایک پاس (اجازت نامہ) عطا ہو سکتا ہے جسکی رو سے اوسکو طلوع آفتاب و غروب آفتاب کے درمیان ایک …ن کے لئے رقبہ مذکور سے باہر جانے کی اجازت ہوگی۔

…ک دن کی رخصت۔

(الف) اگر وہ کسی گاؤں یا مجموعہ مواضعات ملحقہ میں یا اس سے بڑے رقبہ میں نظر بند ہو تو (پاس مذکور) اوس موضع کا کوئی نمبردار عطا کر سکتا ہے جس میں وہ عام طور پر سکونت پذیر ہو۔

(ب) اگر وہ کسی قصبہ میں نظر بند ہو تو (پاس مذکور) کوئی ایسا شخص یا عہدہ دار عطا کر سکتا ہے جسکی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تصریح کی ہو۔

(ج) اگر وہ کسی بستی میں نظر بند ہو تو بستی کا عہدہ دار مہتمم عطا کر سکتا ہے۔

۶۔ اوس تھانہ پولیس یا بستی کا عہدہ دار جسکی حدود کے اندر کوئی شخص کسی حکم بموجب زیر ایکٹ ہذا کے مطابق نظر بند کیا گیا ہو۔ معقول وجہ بیان کئے جانے پر شخص مذکور کو ایک ایسے عرصہ کے لئے رخصت دے سکتا ہے جو ۱۵ دن سے زائد نہو۔ اور اوسے اجازت نامہ بھی عطا کر سکتا ہے۔

…رخصت جو ۱۵ دن سے زائد نہو۔

۷۔ اوس ضلع کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جس میں کوئی شخص زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کے کسی حکم کی رو سے نظر بند ہو یا کوئی ایسا شخص جسکو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسبارہ میں تحریراً یا ضابطہ طور پر اختیار دیا ہو مجاز ہوگا کہ مناسب وجہ بتائے جانے پر ایسے شخص کو کوئی ایسی رخصت غیر حاضری عطا کرے جو وہ مناسب خیال کرے۔ اور اوسکو ایک پاس عطا کرے۔

…طویل رخصت۔

۸۔ جس شخص کو زیر قاعدہ ۶ یا ۷ غیر حاضر ہونے کی رخصت عطا کی گئی ہو اوس کو لازم ہوگا کہ وہ اپنی منزل مقصود کو جانے اور پھر اپنی جائے سکونت کو واپس آنے کے لئے وہی راستہ اختیار کرے جسکی پاس میں تصریح کی گئی ہو۔ اور وہ منزل مقصود کے گاؤں کے نمبردار سے پاس کی پشت پر اپنے پہونچنے کا وقت و تاریخ درج کرائیگا اور اوس کو لازم ہوگا کہ اپنے پہونچنے کی تاریخ سے تین دن کے اندر اپنی حاضری کی رپورٹ اوس تھانہ پولیس میں کرے جسکی حدود کے اندر اوسکی منزل مقصود واقع ہو اور اپنے پاس کو عبارت ظہری درج کئے جانے کے لئے پیش کرے۔

رخصت پر غیر حاضر ہونے کے متعلق شرائط۔

(رخصت پر رہنے کے دوران میں رپورٹنگ۔)

۹—کوئی شخص جو زیر ایکٹ هذا نظربندی کے حکم کی رو سے کسی رقبہ میں نظر بند کیا گیا
اوس وقت کے دوران میں جس کے اندر وہ نظر بندی کے رقبہ سے
حاضر رہے اوس کو لازم ہوگا کہ اپنی حاضری کی رپورٹ هر تین دن
ایک دفعہ اوس موضع کے نمبردار کو کرے جہاں وہ موجود هو اور اوس کے لئے لازم ہوگا کہ (تاوقتیکہ
مجسٹریٹ کے حکم سے وہ مستثنیٰ نہ کر دیا گیا هو) هر ۱۵ دن میں ایک دفعہ تھانہ متعلقہ کے عہدہ
مہتمم کے پاس اپنی حاضری کی رپورٹ کرے اور اپنے پاس کو عارضی ظہری کے تحریر کئے جانے کے
پیش کرے۔

(پاسوں کی حوالگی۔)

۱۰—شخص مذکور کو لازم هوگا کہ اپنی جائے سکونت کو واپس آنے کے بعد پاس کو اوس حاکم
حوالہ کردے جس سے اوسنے لیا هے اس طرح واپس کردہ جملہ پاسوں
شامل مثل کرنے کے لئے اوس تھانہ میں بھیج دیا جائیگا جس کی حد
کے اندر شخص مذکور نظر بند هو۔

(پاسوں کا نمونہ۔)

۱۱—پاس هائے مجوزہ زیر قاعدہ ۶ یا ۷ نمونہ ب منسلکہ قواعد هذا کے مطابق اُردو میں چھ
اور پر کئے جائینگے — ان پاسوں کی تین پرتیں تیار کی جائینگی
هر ایک پرت پر حاکم عطا کنندہ پاس کے دستخط یا مہر ثبت هوگی۔
پرت حاکم مذکور اپنے پاس رکھیگا اور دوسری پرت اوس شخص کو دی جائیگی جسے رخصت عطا کی گئی
اور تیسری پرت اوس تھانہ کے عہدہ دار مہتمم کو بھیجدی جائیگی جسکی حدود کے اندر قابض پاس کی
مقصود واقع هو۔

(رخصتی شخص جو واپس آنے کے قابل نہ هو۔)

۱۲—اگر کوئی شخص جسکو زیر قواعد هذا پاس عطا کیا گیا هو کسی ناگزیر وجہ سے اپنی رخصت
کے عرصہ کے اندر اپنی جائے سکونت پر واپس نہ آسکے تو اوسکو لازم
کہ اس امر کی اطلاع فی الفور نزدیک ترین تھانہ میں دے۔ تھانہ مذ
کا عہدہ دار مہتمم اطلاع مذکور کی تصدیق کریگا اور اپنی تحقیقات کی رپورٹ اوس حاکم کو ارسال
جسنے پاس جاری کیا هو۔

(پاسوں کا واپس لینا۔)

۱۳—کسی پاس عطیہ زیر قواعد هذا کو پاس عطا کرنے والا حاکم یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا کو
دیگر ایسا عہدہ دار جسکو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اسبارہ میں خا
تحریری طور پر مجاز کیا هو کسی وقت واپس لے سکتا هے۔

نمونه الف (قاعده ۵)

(اردو میں چھاپا جائیگا)

(پہلی پرت)

دن کا پاس اُن اشخاص کیلئے جو زیر ایکٹ پنجاب نمبر ۱ - مصدره سنه ۱۹۱۸ع نظر بند ہوں۔

نمبر شمار ______ تاریخ ______ مقام ______

نام	ولدیت	قوم	سکونت	رخصت		وہ مقام جہاں نظر بند شخص جائیگا۔
				تاریخ	دن	

پاس عطا کرنے والے نمبردار کی

مہر یا دستخط

قاعده نمبر ۵ — جو شخص زیر ایکٹ هذا نظر بندی کے حکم کے مطابق کسی رقبه میں نظر بند ہو اسکو حسب نمونه (الف) منسلکه قواعد هذا ایک پاس (اجازت نامه) عطا ہو سکتا ہے جسکی رو سے اوسکو طلوع آفتاب و غروب آفتاب کے درمیان ایک دن کے لئے رقبه مذکور سے باہر جانیکی اجازت ہوگی۔

(الف) اگر وہ کسی گاؤں یا مجموعه مواضعات ملحقه میں یا اس سے بڑے رقبه میں نظر بند ہو تو (پاس مذکور) اوس موضع کا کوئی نمبردار عطا کر سکتا ہے جس میں وہ عام طور پر سکونت پذیر ہو۔

(ب) اگر وہ کسی قصبه میں نظر بند ہو تو (پاس مذکور) کوئی ایسا شخص یا عہده دار عطا کر سکتا ہے جسکی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تصریح کی ہو۔

(ج) اگر وہ کسی بستی میں نظر بند ہو تو بستی کا عہده دار مہتمم عطا کر سکتا ہے۔

(مثنیٰ جو رخصتی شخص کو دیا جائیگا)

دن کا پاس اُن اشخاص کے لئے جو زیر ایکٹ پنجاب نمبر ۱ - مصدره سنه ۱۹۱۸ع نظر بند ہوں۔

نمبر شمار ______ تاریخ ______ مقام ______

نام	ولدیت	قوم	سکونت	رخصت		وہ مقام جہاں نظر بند شخص جائیگا۔
				تاریخ	دن	

پاس عطا کرنے والے نمبردار کی

مہر یا دستخط

قاعده نمبر ۵ — جو شخص زیر ایکٹ هذا نظر بندی کے حکم کے مطابق کسی رقبه میں نظر بند ہو اوسکو حسب نمونه (الف) منسلکه قواعد هذا ایک پاس (اجازت نامه) عطا ہو سکتا ہے جسکی رو سے اوسکو طلوع آفتاب و غروب آفتاب کے درمیان ایک دن کے لئے رقبه مذکور سے باہر جانیکی اجازت ہو گی۔

(الف) اگر وہ کسی گاؤں یا مجموعه مواضعات ملحقه میں یا اس سے بڑے رقبه میں نظر بند ہو تو (پاس مذکور) اوس موضع کا کوئی نمبردار عطا کر سکتا ہے جسمیں وہ عام طور پر سکونت پذیر ہو۔

(ب) اگر وہ کسی قصبه میں نظر بند ہو تو (پاس مذکور) کوئی ایسا شخص یا عہده دار عطا کر سکتا ہے جسکی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تصریح کی ہو۔

(ج) اگر وہ کسی بستی میں نظر بند ہو تو بستی کا عہده دار مہتمم عطا کر سکتا ہے

نمونہ ب (قاعدہ ۱)

(اردو میں چھاپا جائیگا)

(شامل مثل رکھنے کیلئے ہوت۔)

...س رخصت کا پاس جو زیر ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع نظر بند شدہ اشخاص کو دی جائیگی۔

...شمار ______ تاریخ ______ مقام ______

...	ولدیت	قوم	سکونت	عطا شدہ رخصت	راستہ مجوزہ

دستخط افسر
عطا کنندہ پاس۔

...جس شخص کو زیر قاعدہ ۶ یا ۷ غیر حاضر ... رخصت عطا کی گئی ہو اوسکو لازم ہوگا کہ اپنی ... مقصود کو جانے اور اپنی جائے سکونت کو واپس ... لئے وہی راستہ اختیار کرے جسکی پاس میں تصریح ... کی ہو اور وہ منزل مقصود کے گاؤں کے نمبردار سے ... پاس کی پشت پر اپنے پہونچنے کا وقت و تاریخ ... کرائیگا اور اوسکو لازم ہوگا کہ اپنے پہونچنے کی تاریخ ... دن کے اندر اپنی حاضری کی رپورٹ اوس ... تھانہ پولیس میں کرے جسکی حدود کے اندر اس ... منزل مقصود واقع ہو اور اپنے پاس کو عبارت ظہری ...

(اس امر کا لئے ہوت ثانی جہاں نظر بند شدہ شخص جا رہا ہو)

اوس رخصت کا پاس جو زیر ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع نظر بند شدہ اشخاص کو دی جائیگی۔

نمبر شمار ______ تاریخ ______ مقام ______

نام	ولدیت	قوم	سکونت	عطا شدہ رخصت	راستہ مجوزہ

دستخط افسر
عطا کنندہ پاس۔

۸۔ جس شخص کو زیر قاعدہ ۶ یا ۷ غیر حاضر ہونے کی رخصت عطا کی گئی ہو اوسکو لازم ہوگا کہ اپنی منزل مقصود کو جانے اور پھر اپنی جائے سکونت کو واپس آنے کے لئے وہی راستہ اختیار کرے جسکی پاس میں تصریح کی گئی ہو۔ اور وہ منزل مقصود کے گاؤں کے نمبردار سے اپنے پاس کی پشت پر اپنے پہونچنے کا وقت و تاریخ درج کرائیگا اور اوسکو لازم ہوگا کہ اپنے پہونچنے کی تاریخ سے تین دن کے اندر اپنی حاضری کی رپورٹ اوس تھانہ پولیس میں کرے جسکی حدود کے اندر اوسکی منزل مقصود واقع ہو اور اپنے پاس کو عبارت ...

(ہوت ثالث اوس شخص کیلئے جسکو رخصت عطا ہوگئی ہو)

اوس رخصت کا پاس جو زیر ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع نظر بند شدہ اشخاص کو دی جائیگی۔

نمبر شمار ______ تاریخ ______ مقام ______

نام	ولدیت	قوم	سکونت	عطا شدہ رخصت	راستہ مجوزہ

دستخط افسر
عطا کنندہ پاس۔

۸۔ جس شخص کو زیر قاعدہ ۶ یا ۷ غیر حاضر ہونے کی رخصت عطا کی گئی ہو اسکو لازم ہوگا کہ اپنی منزل مقصود کو جانے اور پھر اپنی جائے سکونت کو واپس آنے کے لئے وہی راستہ اختیار کرے۔ جسکی پاس میں تصریح کی گئی ہو۔ اور وہ منزل مقصود کے گاؤں کے نمبردار سے اپنے پاس کی پشت پر اپنے پہونچنے کا وقت و تاریخ درج کرائیگا اور اوسکو لازم ہوگا کہ اپنے پہونچنے کی تاریخ سے تین دن کے اندر اپنی حاضری کی رپورٹ اوس تھانہ پولیس میں کرے جسکی حدود کے اندر اوسکی منزل مقصود واقع ہو اور اپنے پاس کو ...

۹— کوئی شخص جو زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کے حکم کی رو سے کسی رقبہ میں نظر بند کیا گیا ہو اوس وقت کے دوران میں جس کے اندر وہ نظر بندی کے رقبہ سے غیر حاضر ہے او کو لازم ہوگا کہ اپنی حاضری کی رپورٹ ہر تین دن میں ایک دفعہ اوس موضع کے نمبردار کو کرے جہاں وہ موجود ہو اور اوس کے لئے لازم ہوگا کہ (تا وقتیکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے وہ مستثنیٰ نہ کر دیا گیا ہو) ہر ۵ دن میں ایک دفعہ تھانہ متعلقہ کے عہدہ دار مہتمم کے پاس اپنی حاضری کی رپورٹ کرے اور اپنے پاس کو عبارت ظہری کے تحریر کئے جانے کے لئے پیش کرے۔

۱۰— شخص مذکور کو لازم ہوگا کہ اپنی جائے سکونت کو واپس آنے کے بعد پاس کو اوس حاکم کے حوالہ کر دے جس سے اوس نے لیا ہو اس طرح واپس کردہ جملہ پاسوں کو شامل مثل کرنے کے لئے اوس تھانہ میں بھیج دیا جائیگا جس کی حدود کے اندر شخص مذکور نظر بند ہو۔

۱۱— پاس ہائے مجریہ زیر قاعدہ ۶ یا ۷ نمونہ ب منسلکہ قواعد ہذا کے مطابق اردو میں چھاپے اور پر کئے جائینگے ان پاسوں کی تین تین نقلیں تیار کی جائینگی اور ہر ایک پرت پر حاکم عطا کنندہ پاس کے دستخط یا مہر ثبت ہوگی ایک پرت حاکم مذکور اپنے پاس رکھیگا اور دوسری پرت اوس شخص کو دیجائیگی جس کو رخصت عطا کی گئی ہو اور تیسری پرت اوس تھانہ کے عہدہ دار مہتمم کو بھیج دیجائیگی جس کی حدود کے اندر قابض پاس کی منزل مقصود واقع ہو۔

۹— کوئی شخص جو زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کے حکم کی رو سے کسی رقبہ میں نظر بند کیا گیا ہو اوس وقت کے دوران میں جس کے اندر وہ نظر بندی کے رقبہ سے غیر حاضر ہے اوس کو لازم ہوگا کہ اپنی حاضری کی رپورٹ ہر تین دن میں ایک دفعہ اوس موضع کے نمبردار کو اوسے جہاں وہ موجود ہو اور اوس کے لئے لازم ہوگا کہ (تا وقتیکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے وہ مستثنیٰ نہ کردیا گیا ہو) ہر ۱۵ دن میں ایک دفعہ تھانہ متعلقہ کے عہدہ دار مہتمم کے پاس اپنی حاضری کی رپورٹ کرے اور اپنے پاس کو عبارت ظہری کے تحریر کئے جانے کے لئے پیش کرے۔

۱۰— شخص مذکور کو لازم ہوگا کہ اپنی جائے سکونت کو واپس آنے کے بعد پاس کو اوس حاکم کے حوالہ کر دے جس سے اوس نے لیا ہو اس طرح واپس کردہ جملہ پاسوں کو شامل مثل کرنے کے لئے اوس تھانہ میں بھیج دیا جائیگا جسکی حدود کے اندر شخص مذکور نظر بند ہو۔

۱۱— پاس ہائے مجریہ زیر قاعدہ ۶ یا ۷ نمونہ ب منسلکہ قواعد ہذا کے مطابق اردو میں چھاپے اور پر کئے جائینگے ان پاسوں کی تین تین نقلیں تیار کی جائینگی اور ہر ایک پرت پر حاکم عطا کنندہ پاس کے دستخط یا مہر ثبت ہوگی ایک پرت حاکم مذکور اپنے پاس رکھیگا اور دوسری پرت اوس شخص کو دی جائیگی جس کو رخصت عطا کی گئی ہو اور تیسری پرت اوس تھانہ کے عہدہ دار مہتمم کو بھیج دی جائیگی جسکی حدود کے اندر قابض پاس کی منزل مقصود واقع ہو۔

۹— کوئی شخص جو زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کے حکم کی رو سے کسی رقبہ میں نظر بند کیا گیا ہو اوس وقت کے دوران میں جسکے اندر وہ نظر بندی کے رقبہ سے غیر حاضر ہے اس کو لازم ہوگا کہ اپنی حاضری کی رپورٹ ہر تین دن میں ایک دفعہ اوس موضع کے نمبردار کو کرے جہاں وہ موجود ہو اور اوسکے لئے لازم ہوگا کہ (تا وقتیکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے وہ مستثنیٰ نہ کر دیا ہو) ہر پانچ دن میں ایک دفعہ تھانہ متعلقہ کے عہدہ دار مہتمم کے پاس اپنی حاضری کی رپورٹ کرے اور اپنے پاس کو عبارت ظہری کے تحریر کئے جانے کے لئے پیش کرے۔

۱۰— شخص مذکور کو لازم ہوگا کہ اپنی جائے سکونت کو واپس آنے کے بعد پاس کو اوس حاکم کے حوالہ کر دے جس سے اوس نے لیا ہو اس طرح واپس کردہ جملہ پاسوں کو شامل مثل کرنے کے لئے اوس تھانہ میں بھیج دیا جائیگا جسکی حدود کے اندر شخص مذکور نظر بند ہو۔

۱۱— پاس ہائے مجریہ زیر قاعدہ ۶ یا ۷ نمونہ ب منسلکہ قواعد ہذا کے مطابق اردو میں چھپا ہے اور پر کئے جائینگے۔ ان پاسوں کی تین تین نقلیں تیار کی جائینگی اور ہر ایک پرت پر حاکم عطا کنندہ پاس کے دستخط یا مہر ثبت ہوگی۔ ایک پرت حاکم مذکور اپنے پاس رکھیگا اور دوسری پرت اوس شخص کو دی جائیگی جس کو رخصت عطا کی گئی ہو اور تیسری پرت اوس تھانہ کے عہدہ دار مہتمم کو بھیج دی جائیگی جس کی حدود کے اندر قابض پاس کی منزل مقصود واقع ہو۔

رخصت پر رہنے کے دوران میں عبارت ٹھہری

رخصت پر جانے کی تاریخ۔	نمبردار یا عہدہ دار کے دستخط۔	رخصت پر رہنے کے دوران میں عبارت ٹھہری کی تاریخیں۔	نمبردار یا عہدہ دار کے دستخط	رخصت پر رہنے کے دوران میں عبارت ٹھہری کی تاریخیں	نمبردار یا عہدہ دار کے دستخط
رخصت پر رہنے کے دوران میں عبارت ٹھہری کی تاریخیں	نمبردار یا عہدہ دار کے دستخط۔				
				جائے سکونت پر واپس آنے کی تاریخ۔	نمبردار یا عہدہ دار کے دستخط۔
				پولیس کے تھانہ میں پہنچنے کی تاریخ۔	عہدہ دار مہتمم دستخط

دستخط ـــ ایچ ـ ڈی کریک
ڈپٹی سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

۳۸۷ سی ایس ـــ ۵۱۰ ـــ ۱۷ - ۵ ـــ ۱۹۴۸ ـــ ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۳

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۰] لاہور ۱۷ مئی (مجریہ ۲۴ مئی) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچوان حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو پیشگاہ جناب نواب معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر سے منظور ہوچکے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب

[طبع دوم]

محکمہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل جناب ممدوح کی پیشگاہ سے ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع کو اور جناب معلی القاب جناب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۴-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہوا اور تحریر ہذا کے ذریعہ سے اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے —

ایکٹ نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ ع

ایکٹ بغرض ترمیم میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ع تا کہ ٹرمینل ٹیکس کے نفاذ کا بندوبست کیا جائے۔

ہرگاہ کہ میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ع کی ایسی ترمیم قرین مصلحت ہے جس سے ٹرمینل ٹیکس کے نفاذ کا ...

مختصر نام و وسعت نفاذ

(۱) اس ایکٹ کو ایکٹ ترمیم میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا۔

دفعہ ۶۱ میونسپل ایکٹ پنجاب کی ترمیم۔

(۲) فقرہ ب (ح) دفعہ ۶۱ میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ ع کے بعد مندرجہ ذیل ایزاد کیا جائیگا:—

پنجاب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۱ع

(ا) اسباب پر ایک ٹرمینل ٹیکس عاید کیا جائیگا۔ مگر شرط یہہ ہے کہ اون میونسپلٹیوں کی صورت میں جہاں ۹ جولائی سنہ ۱۹۱۷ ع سے پہلے محصول چنگی عاید نہیں تھا۔ معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی پیشگی منظوری لازمی ہوگی۔

دستخط — ایس ۔ ڈبلیو گریسی

گورنمنٹ پنجاب

[طبع دوم]

محکمہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل پیشگاہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو اور پیشگاہ معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر سے ۲-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہوا اور وہ بذریعہ تحریر ہذا اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے :—

ایکٹ نمبر ۵- مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع

پنجاب میں عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے اور اون کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم دینے کے متعلق ایکٹ۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں عادی مجرموں کو اپنی کی نقل حرکت کو محدود کرنے اور پنجاب میں عادی مجرمون کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم دینے کے متعلق قانون وضع کیا جائے اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کی دفعہ ۷۹ (۲) کے مطابق معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری حاصل کرلی گئی ہے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

نام و وسعت نفاذ۔

۱—(الف) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ایکٹ نظر بندی عادی مجرمان (پنجاب) سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(ب) یہہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا۔

نظر بندی کے حکم کا دائرہ اثر۔

۲—"نظر بندی کے حکم" صادرہ زیر ایکٹ ہذا کی رو سے کسی شخص کی نقل و حرکت اوس رقبہ کے اندر محدود ہوسکتی ہے جسکی حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہو۔یا

حکم مذکور کی رو سے کسی شخص کو یہہ حکم دیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی حاضری کی رپورٹ اون اوقات پر اور اون مقامات میں اور اوس طریق میں دیا کرے جس کی حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہو۔یا

حکم مذکور کی رو سے ہر دو باتوں کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

عادی مجرمون کے برخلاف نظر بندی کا حکم۔

۳—(الف) کسی ایسی صورت میں جسمیں کوئی مجسٹریٹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۱۰ کے احکام کے مطابق جیسا کہ وہ اس وقت موجود ہے یا جیسا کہ اوس کی وقتاً فوقتاً ترمیم کی جائے کسی شخص سے اس بات کی وجہ طلب کرسکتا ہو کہ کیوں اوس کو ایک چلانی کا مچلکہ لکہنے کا حکم نہ دیا جائے مجسٹریٹ مذکور مجاز ہوگا کہ ایسا حکم دینے کی بجائے یا اوس کے علاوہ ایسے شخص سے یہہ وجہ طلب کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے۔

مشترکہ کارروائی اور مشترکہ مثل۔

(ب) اگر مجسٹریٹ مذکور ایسے شخص سے یہہ وجہ طلب کرنے کے علاوہ کہ کیوں اوس کو ایک چلنی کا مچلکہ لکہنے کا حکم نہ دیا جائے یہہ وجہ طلب کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے تو نظر بندی کے حکم کے متعلق کارروائی ضمانت کی کارروائی کے ساتھہ ملاکر کی جاسکتی ہے اور اوس کو ایک ہی مثل میں درج کیا جاسکتا ہے اور اوس کو اوسکا جزو سمجھا جاسکتا ہے

نظر بندی کا حکم صادر کرنے کا ضابطہ۔

۴—جب کوئی مجسٹریٹ کسی شخص سے یہہ وجہ طلب کرنی ضروری خیال کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے تو اوسکو لازم ہوگا کہ حتی الامکان اوس ضابط کی پیروی کرے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعات ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۷ میں تجویز کیا گیا ہے مگر شرط یہہ ہے کہ—

(۱) تحریری حکم محولہ دفعہ ۱۱۲ ضابطہ مذکور میں اطلاع موصولہ کا مطلب درج کرنے کے علاوہ اوس میعاد کو درج کیا جائیگا جو تین سال سے زیادہ نہ ہو اور جس کے دوران میں نظر بندی کا حکم نافذ العمل رہیگا لیکن حکم مذکور میں اس امر کی تصریح کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ آیا نظر بندی کے حکم مذکور کی رو سے شخص مذکور کو کسی رقبہ خاص کے اندر نظر بند کردیا جائیگا یا اوس کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنی ہوگی یا ہر دو احکام کی تعمیل کرنی ہوگی-اور

(۲) مجموعہ ضابطہ مذکور کی دفعہ ۱۱۷ (۲) کی اغراض کے لئے نظر بندی کے کسی حکم کے متعلق یہ متصور ہوگا کہ وہ نیک چلنی کی ضمانت طلب کرنے حکم کے برابر ہے۔

سمن کی جگہ یا اوسکے علاوہ وارنٹ جاری کرنا مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۰۔

۵۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۹۰ کے احکام کارروائی زیر ایکٹ ہذا پر اسطرح اطلاق پذیر ہونگے کہ گویا وہ کارروائی زیر ضابطہ مذکور کی گئی ہے۔

اس شخص کو رخصت کرنے کا اختیار جس کے بر خلاف رپورٹ موصول ہوئی ہو۔

دفعہ ۶۔ اگر دفعات ماسبق کے مطابق تحقیقات ہونے پر مجسٹریٹ کی یہ رائے ہو کہ نظر بندی کا حکم صادر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو مجسٹریٹ مذکور مثل میں اسبارہ میں اندراج کردیگا اور اگر وہ نیک چلنی کا مچلکہ لینے کا حکم صادر نہ کرے تو وہ شخص مذکور کو اگر وہ صرف تحقیقات کی غرض سے حراست میں ہو ضمانت پر چھوڑیگا یا اگر ایسا شخص حراست میں ہو تو اوسکو رخصت کردیگا۔

نظر بندی کا حکم صادر کرنا۔

دفعہ ۷۔ اگر تحقیقات حسب مذکورہ بالا کے بعد مجسٹریٹ کی یہ رائے ہو کہ نظر بندی کا حکم کسی ایسے شخص کے بر خلاف صادر کرنا چاہئے جس کے متعلق تحقیقات جاری ہو تو مجسٹریٹ اسبارہ میں حکم صادر کریگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے بر خلاف نظر بندی کا حکم صادر نہیں کریگا جس کے بر خلاف اوسنے مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۱۸ کے مطابق نیک چلنی کا مچلکہ لکھنے کا حکم صادر کیا ہو۔

وہ امور جن کو نظر بندی کے حکم میں درج کیا جائیگا۔

مجسٹریٹ اپنے حکم زیر دفعہ ہذا میں یہ بیان کریگا کہ آیا شخص مذکور کی نقل و حرکت محدود کیجائیگی یا اوس کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنی ہوگی یا اوسے ہر دو احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔ مجسٹریٹ کا حکم اون قواعد کے منشاء کے مطابق ہوگا جو لوکل گورنمنٹ زیر دفعہ ۱۹ مرتب کرے اور اوس میں نظر بندی کے رقبہ۔ قیود مجوزہ کی نوعیت اور مقامات و اوقات اور طریق رپورٹ کی (جیسی کہ صورت ہو) تصریح کی جائیگی۔

نظر بندی کا کوئی حکم کسی ایسی میعاد کے لئے نہیں ہوگا جو تین سال سے متجاوز ہو اور نہ ہی وہ کسی ایسی میعاد کے لئے ہوگا جو اوس میعاد سے لمبی ہو جس کی حکم زیر دفعہ ۴ میں تصریح کی گئی ہو۔

ایکٹ نمبر ۵ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع۔

نظر بندی کا حکم زیر دفعہ ۱۲۳ (۳) ضابطہ فوجداری

دفعہ ۸۔ (۱) کسی ایسے حکم کے ذریعہ جو صاحب سشن جج نے زیر دفعہ ۱۲۳ (۳) مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع صادر کیا ہو طالب ضمانت کے حکم کی جگہہ اوسی عرصہ کے لئے یا اوس سے کمتر عرصہ کے لئے نظر بندی کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۵ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع

سزا یافتہ مجرم کے بر خلاف نظر بندی کا حکم۔

(۲) کسی ایسی صورت میں جس میں کسی عدالت یا مجسٹریٹ کو زیر دفعہ ۵۶۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کسی سزا یافتہ شخص کے برخلاف کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہو ایسی عدالت یا مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ اگر وہ ایسے شخص کے برخلاف سزا کا حکم صادر کرتے وقت مناسب خیال کرے اور زیر دفعہ مذکور حکم صادر کرنے کی بجائے شخص مذکور کے برخلاف نظر بندی کا حکم کسی ایسے عرصہ کے لئے صادر کردے جو سزا مذکور کی میعاد کے گذرنے کی تاریخ سے تین سال سے زیادہ نہو۔

(۳) اگر ایسی سزا اپیل دائر ہونے پر یا اسی اور نہج پر منسوخ ہو جائے تو ایسا حکم کالعدم ہو جائیگا۔

نظر بندی کے رقبہ کے اندر روزی کمانے کا ذریعہ

دفعہ ۹۔ (۱) کسی شخص کو کسی رقبہ کے اندر نظر بند کرنے کے متعلق کوئی حکم اوس وقت تک صادر نہیں کیا جائیگا جب تک کہ حکم صادر کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ کو اسبارہ میں اطمینان نہ ہو جائے کہ شخص مذکور کے لئے نظربندی کے رقبہ کے اندر روزی کمانے کا کافی ذریعہ موجود ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا حکم صادر کرنے سے پہلے عدالت یا مجسٹریٹ ایسے اعتراضات کو قلمبند کرکے اونپر غور کریگا جو شخص مذکور مجوزہ رقبہ کے خلاف پیش کرے۔

(۲) اگر کسی وقت کوئی ایسا شخص جسکے برخلاف زیر ایکٹ ھذا نظربندی کا حکم صادر ہو چکا ہو ایسا حکم صادر کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اس بارہ میں اطمینان کرادے کہ جس رقبہ کے اندر وہ نظر بند کیا گیا ہے اوس میں اوسکے اپنی روزی کمانے کا کافی ذریعہ موجود نہیں ہے تو عدالت یا مجسٹریٹ مذکور کو لازم ہوگا کہ رقبہ مذکور کو بدل دے۔

اوس رقبہ کی تبدیلی جہاں روزی کمانے کا ذریعہ ناکافی ہو۔

دفعہ ۱۰—ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ کافی وجوہات کی بنا پر جن کو قلمبند کیا جائیگا کسی وقت نظربندی کے اوس حکم کو منسوخ کر دے جو اوس کے ضلع میں کسی عدالت مجاز نے صادر کیا ہو۔

نظربندی کے حکم کو منسوخ کرنے کا اختیار۔

دفعہ ۱۱—ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ وہ کسی وقت اوس رقبہ کو بدل دے جس کے اندر نظربندی کے کسی حکم مصدرہ زیر ایکٹ ھذا کی رو سے کسی شخص کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو—

نظربندی کے رقبہ کو بدلنے کا اختیار۔

مگر شرط یہ ہے کہ شخص مذکور کو یہ وجہ بتلانے کا موقع دیا جائیگا کہ کیوں ایسی تبدیلی عمل میں نہ لائی جائے۔

دفعہ ۱۲—جب کسی شخص کے برخلاف زیر دفعہ ۱۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کسی عدالت نے خواہ ایکٹ ھذا کے نافذالعمل ہونے سے پہلے یا اوس کے بعد نیک چلنی کی ضمانت دینے کا حکم صادر ہو چکا ہو تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ ضمانت کی میعاد کے منقضی ہونے سے پہلے کسی وقت ضمانت کے حکم مذکور کی جگہ نظربندی کا حکم دیدے۔

نیک چلنی کے مچلکہ کے حکم کی بجائے نظربندی کا حکم دینے کا اختیار۔

مگر شرط یہ ہے—کہ

(الف) نظربندی کے حکم کی میعاد ضمانت کی غیر منقضی میعاد سے زیادہ نہ ہوگی—اور

(ب) زیر دفعہ ھذا کسی شخص کے برخلاف نظربندی کا کوئی حکم اوس وقت تک صادر نہیں کیا جائیگا جب تک کہ اوس کو یہ وجہ بتلانے کا موقع نہ دے دیا جائے کہ کیوں ایسا حکم صادر نہ کیا جائے۔

دفعہ ۱۳—جس شخص کے برخلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے علاوہ کسی مجسٹریٹ نے نظربندی کا حکم صادر کیا ہو وہ ایسے حکم کی منسوخی کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کر سکتا ہے۔

اپیل۔

دفعہ ۱۴—مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کے احکام کے اپیلات و درخواست ہائے نگرانی زیر ایکٹ ھذا پر اس طرح اطلاق پذیر ہونگے کہ گویا وہ اپیلیں یا نگرانی کی درخواستیں مجموعہ ضابطہ مذکور کی رو سے پیش کی گئی ہیں۔

اپیلوں و نگرانی کی درخواستوں پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کا اطلاق۔

دفعہ ۱۵—اگر کوئی ایسا شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ھذا نظربندی کا حکم صادر ہو چکا ہو پاس (اجازت نامہ) مجوزہ بروئے قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ھذا کے بغیر اوس رقبہ کے باہر جس کے اندر اوس کی نقل و حرکت بند کی گئی ہو کسی مقام پر یا کسی ایسے وقت پر دیکھا جائے جس وقت اور جس مقام پر اوس کو اپنے پاس کی شرائط کے مطابق جانے کی اجازت نہ ہو تو اوسکو کوئی پولیس افسر یا ذیلدار یا انعام دار یا نمبردار یا چوکیدار بغیر وارنٹ گرفتار کر سکتا ہے۔

اون اشخاص کی گرفتاری جو مقررہ حدود کے باہر پائے جاویں۔

(۲) جب کوئی شخص جو عہدہ دار پولیس نہ ہو زیر دفعہ ھذا کسی شخص کو گرفتار کرے تو اوسکو لازم ہوگا کہ غیر ضروری تاخیر کے بغیر اس طرح گرفتار کردہ شخص کو کسی عہدہ دار پولیس کے حوالہ کردے یا کسی عہدہ دار پولیس کی عدم موجودگی میں اس شخص کو نزدیک ترین تھانہ میں لیجائے یا بھیج دے۔

دفعہ ۱۶—لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے انتظام و انصرام کے لئے قواعد وضع کرے—

قواعد مرتب کرنے کا اختیار۔

(اول) وہ رقبہ جات جنکے اندر لوگوں کو زیر ایکٹ ھذا نظر بند کیا جا سکتا ھے اور اون قیود کی نوعیت جنھیں نظر بند اشخاص کو ملحوظ رکھنا پڑیگا۔

(دوم) وہ اوقات و مقامات جن پر اور وہ طریق جس میں لوگ علی الطلب زیر ایکٹ ھذا اپنی حاضری کی رپورٹ کرینگے۔

(سوم) ایسے پاسوں کو قبضہ میں رکھنے کی شرائط جنکی رو سے نظر بند شدہ اشخاص کو اوس رقبہ سے باہر جانے کی اجازت ہوگی جس کے اندر اون کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو۔

(چہارم) وہ شرائط جو—

(الف) اون مقامات کے متعلق جہاں قابض پاس (اجازت نامہ) جا سکتا ہو یا نہ۔

(ب) اون اشخاص کے متعلق جن کے سامنے وقتاً فوقتاً حاضر ہونا اوس کا فرض ہوگا۔ اور

(ج) اوس وقت کے متعلق جس کے اندر وہ غیر حاضر ہو سکتا ہو۔

کسی ایسے پاس میں درج کی جائینگی۔

سزائیں۔

۱۷۔—(۱) اگر کوئی شخص جس کے بر خلاف زیر ایکٹ ھذا نظر بندی کا حکم صادر ہو چکا ہو ایسے حکم یا کسی قاعدہ مرتبہ زیر ایکٹ ھذا کی خلاف ورزی کریگا تو اوسکو کسی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے بعد اثبات جرم حسب ذیل سزا دی جائیگی:—

(الف) پہلی دفعہ اثبات جرم پر ہردو اقسام میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید ایسی میعاد کیلئے جو ایک سال تک ہو سکتی ہے یا سزا جرمانہ یا ہر دو سزائیں۔

(ب) دوسری دفعہ اثبات جرم پر ہردو اقسام میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید ایسی میعاد کے لئے جو دو سالوں تک ہو سکتی ہے۔

(ج) بعد ازاں ہر دفعہ اثبات جرم پر ہر دو اقسام میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید جسکی میعاد تین سالوں تک ہوسکتی ہے۔

سزا قید کی میعاد کو نظر بندی کے حکم کی میعاد میں شامل نہیں کیا جائیگا۔

(۲) اوس میعاد کو محسوب کرتے وقت جس کے لئے نظر بندی کا حکم نافذ العمل رہیگا اوس قید کی میعاد کو شامل نہیں کیا جائیگا جو وہ دفعہ ھذا کی ضمن (۱) کی رو سے عاید شدہ حکم قید کی تعمیل میں بھگت چکا ہو۔

دستخط— ایس۔ ڈبلیو۔ گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

مسودات جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے و رپورٹ ھائے منتخب کمیٹی جو کونسل میں پیش ہوئیں اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائی جلسہ ھائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب مشتہر کئے گئے۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

مسودہ عدالتہائے پنجاب کے متعلق منتخب کمیٹی کی مندرجہ ذیل رپورٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی کونسل واضع آئین و قوانین میں بتاریخ ۲۶-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع پیش کی گئی۔—

مسودہ عدالتہائے پنجاب (نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ ع) کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ۔

ہم مندرجہ ذیل ممبران منتخب کمیٹی جو مسودہ مذکور پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی اپنی رپورٹ ارسال کرتے ہیں۔تمہید کے پہلے حصہ میں ہم نے چند ایک لفظی تبدیلیاں کی ہیں۔

دوسرے حصہ کو اس غرض سے دوبارہ مرتب کیا گیا ہے کہ موجودہ قانون کا مدعا زیادہ ٹھیک طور پر ظاہر ہو سکے۔

مسودہ کی صورت کو از سرے نو مرتب کیا گیا ہے اور اب یہہ دو حصوں میں منقسم ہو گیا ہے۔ مسودہ کے پہلے حصہ میں کسی قدر تبدیل شدہ صورت میں وہ مسودہ درج ہے جو کونسل میں پیش کیا گیا تھا اور دوسرے حصہ میں قانون متعلقہ عدالتہائے پنجاب شامل ہے۔لہذا دوسرا حصہ بجنسہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع (جیسا کہ اوس کی ترمیم ایکٹ نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ ع سے ہوئی تھی) مگر مغالطہ سے بچنے کی غرض سے ہم نے ایکٹ کے نام کو ایکٹ ترمیم و جواز ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع سے بدلکر ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۸ ع قرار دیا ہے۔ہم نے قطعی طور پر اس خیال پر صاد نہیں کیا کہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع و ترمیمی ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۴ ع مطلقاً جواز کے بغیر ہیں بلکہ ہم نے اون کو کلاً یا اوس حد تک منسوخ کرنے کی غرض سے جس حد تک جائز ہے ایک دفعہ ایزاد کر دی ہے۔

مسودہ ھذا کو از سر نو مرتب کرنے کی وجہ سے اصلی مسودہ کی دفعہ ۳(۱) کو بدل دیا گیا ہے اور اب اوس میں یہہ حکم درج ہے کہ حصہ دوم کے احکام وضع کئے جاتے ہیں اور اون کی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ اوسی تاریخ سے نافذالعمل ہیں جس تاریخ کو ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع نافذالعمل ہوا تھا۔

دفعہ ۳-(۲) کی دوسری شرط میں ہم نے یہہ خیال کیا ہے کہ یہہ حکم وضع کر دینا زیادہ آسان ہوگا کہ بہ نسبت اس کے کہ زیر تجویز اپیلوں کو مناسب عدالت میں پیش کرنے کی غرض سے اپیلانٹ کو واپس کر دیا جائے اون کو سیدھا مناسب عدالت میں منتقل کر دیا جائے۔

تیسری شرط میں ہم نے اوس مشکل کے انسداد کے لئے جو موجودہ قانون کی ناواقفی کی وجہ سے پیش آئیگی میعاد کے عرصہ کو ۳۰ دن کی بجائے جو اصل مسودہ میں تجویز کیا گیا تھا بڑھا کر ۶۰ دن کر دیا ہے

مقام لاہور }
مورخہ ۵-اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع۔ }

دستخط۔ جے۔پی۔ طامسن۔

فضل حسین۔

ای۔ڈی بلیو۔یا رکو۔

ڈی ی۔دولت رائے۔

شیو نرائن۔

بھگت رام۔

ایس۔ڈبلیو۔گریسی۔

ملحوظہ رپورٹ منتخب کمیٹی

مسودہ جیسا کہ اوسکو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا تبدیلیاں جو حصہ اول میں کی گئی ہیں وہ زیر خط دکھائی گئی ہیں۔

مسودہ نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ ع

"مسودہ بمراد اس امر کے کہ اون جملہ کاموں کو جو زیر ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع سے ہوئی تھی) انجام پا چکے ہیں جائز قرار دیا جائے و ایکٹ ہائے مذکور کو کلاً یا اون کے اس قدر حصہ کو منسوخ قرار دیا جائے جو جائز ہو اور پنجاب کی عدالتوں کے متعلق ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جس کے جواز پر کسی قسم کے اعتراض نہ ہو سکے۔

ہر گاہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع میں جیسا کہ اوس کے متعلق جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی منظوری ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع کو اور معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۱۴ع کو حاصل ہوئی تھی اور جیسا کہ وہ پنجاب گزٹ میں بتاریخ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۴ع مشتہر ہوا تھا ایک دفعہ یعنی دفعہ ۳۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کی ضمن (ب) شامل تھی جسکو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین نے پاس نہیں کیا تھا اور ہرگاہ اون کاموں کے جواز کے متعلق شکوک پیدا ہو گئے ہیں جو ایکٹ مذکور اور ترمیمی ایکٹ پنجاب نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۴ع کے مطابق سر انجام پا چکے ہیں۔

اور ہر گاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ اون جملہ کاموں کو جائز قرار دیا جائے جو زیر ایکٹ ہائے مذکور انجام پا چکے ہیں اور ایکٹ ہائے مذکور کو کلاً یا اونکے اس قدر حصہ کو منسوخ قرار دیا جائے جو جائز ہو اور پنجاب کی عدالتوں کے متعلق ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جس کے جواز پر اعتراض نہ ہو سکے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :—

حصہ اول

مختصر نام و وسعت نفاذ۔ دفعہ ۱ — جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) ایکٹ ہذا کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا

دفعہ ۲ — ایکٹ ہذا میں۔

تعریفات۔ "اصطلاح "ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع" سے وہ تحریر مراد ہوگی جو ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع کے طور پر پنجاب گزٹ مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۴ع کے حصہ پنجم میں مشتہر ہوئی تھی اور اصطلاح "ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ ع" سے وہ تحریر مراد ہوگی جو بطور ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ ع پنجاب گزٹ مورخہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۴ع کے حصہ پنجم میں مشتہر ہوئی تھی۔

پنجاب کی عدالتوں کے متعلق احکام کا وضع کرنا۔ دفعہ ۳ (۱) — احکام مندرجہ حصہ دوم ایکٹ ہذا بذریعہ تحریر ہذا وضع کئے جاتے ہیں اور اون کی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع سے نافذ العمل ہو چکے ہیں۔

سر انجام پائے ہوئے کاموں کا جواز۔ (۲) جملہ افعال جو زیر ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ ع سے ہوئی ہے) سر انجام پا چکے ہیں اونکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ ہر ایک صورت میں اوس طرح جائز ہیں گویا کہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع سے ہوئی ہے) یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع سے پورے طور پر نافذ العمل رائج رہا ہے۔

شرائط۔ مگر شرط یہہ کہ اول کوئی اپیل جسکو چیف کورٹ نے اوس اختیار سماعت کی رو سے سماعت و فیصل کیا ہو جس کی نسبت یہہ متصور ہو کہ وہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع کی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) کے مطابق استعمال کیا گیا ہے اوسکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ جائز طور پر سماعت و فیصل کی گئی ہے اور محض اس ایکٹ میں مندرجہ کسی امر کی وجہ سے اوس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائیگا۔

اور دوم کہ کوئی اپیل جو ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے زیر دفعہ ۳۹ (۱) (ب) ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع چیف کورٹ میں پیش ہو چکی ہو اور جو اس طریق میں پیش نہ ہونی چاہئے تھی

اگر تحقیق دفعه مذکورہ اون الفاظ مین موجود ہوتی جن الفاظ مین که وہ ایکٹ ہذا کے حصه دوم کی دفعه ۳۹ مین درج ہے اوس کو عدالت مذکور تصفیه کی غرض سے اوس عدالت ضلع مین منتقل کرکے بھیج دیگی جسکو اسکی تجویز کا اختیار سماعت حاصل ہو بشرطیکه اوسکا فیصله نه ہو چکا ہو۔

اور سوم که کوئی اپیل جو ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنه ۱۹۱۴ع کی دفعه ۳۹ (ا) و (ب) کے مطابق چیف کورٹ مین رجوع ہونی چاہئے تھی لیکن جو ایکٹ ہذا کے احکام کے مطابق عدالت ضلع مین دائر ہونی چاہئے اور جو اگر ایکٹ ہذا کے آغاز کے وقت چیف کورٹ مین پیش کی جاتی تو میعاد کے اندر ہوتی۔ اس کی نسبت یہه متصور ہوگا که وہ میعاد کے اندر پیش کی گئی ہے بشرطیکه وہ عدالت ضلع مین ایکٹ ہذا کے آغاز سے ساٹھه دن کے اندر پیش کر دی جائے۔

منسوخی

دفعه ۴۰- ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنه ۱۹۱۴ع و ایکٹ پنجاب نمبر ۳ مصدره سنه ۱۹۱۴ع یا اونکا اوس قدر حصه جو جاری ہو بذریعه تحریر ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

حصه دوم

فہرست مضامین

باب ۱

مراتب ابتدائی

دفعات۔

باب ۲

باب ۳

ماتحت عدالت ہائے دیوانی

اقسام عدالت

دفعات۔

باب ۴

مقدمات دیوانی مین اختیارات صیغه اپیل و نگرانی

دفعات-

۳۸- ڈسٹرکٹ ججون اور زائد ججون کے احکام کے اپیل-

۳۹- ماتحت ججون اور منصفون کے احکام کے اپیل

۴۰- منصفون کے احکام کے اپیلون کو ماتحت ججون کے پاس منتقل کرنیکا اختیار-

۴۱- اپیل ثاني-

۴۲- (۱) کسی اور وجه پر اپیل ثاني نه هوگا-

(۲) بعض نالشات مین اپیل ثانی نهین هوگا-

۴۳- واقعات کے امور تنقیح کے فیصله کرنیکی بابت چیف کورٹ کے اختیارات-

۴۴- نگرانی-

باب ۵

ضمني احکام

۴۵- تقرر اور عطائے اختیارات کا طریق-

۴۶- عهده دارون کے اختیار کا جاري رهنا-

۴۷- تعطیلات-

۴۸- کارروائی کا منتقل کرنا-

۴۹- ایکٹ معامله زمین پنجاب و ایکٹ دخل رعیتانه پنجاب اور ایکٹ رسوم عدالت هند کی ترمیم-

۵۰- ایکٹ عبارات عامه پنجاب مصدره سنه ۱۸۹۸ع مین ڈسٹرکٹ جج کي تعریف کي ترمیم-

ضمیمه

باب ۱

مراتب ابتدائي

دفعه ۱- * * * * * *

تنسیخ-

دفعه ۲- ایکٹ هائے مندرجه ضمیمه کی دفعه هذا کے ذریعه سے اوس حد تک تنسیخ کی جاتي هے جو ضمیمه مذکور کے خانه چهارم مین مندرج هے-

تعریفات-

دفعه ۳- اس ایکٹ مین اگر مضمون یا سیاق عبارت کے کوئي امر مناقض نهو-تو-

ایکٹ هند نمبر ۹ مصدره سنه ۱۸۸۷ع

(۱) الفاظ "مطالبه خفیفه" سے مراد اوس قسم کا مقدمه هے جو زیر ایکٹ عدالت هائے مطالبه خفیفه صوبه مصدره سنه ۱۸۸۷ع کسي عدالت مطالبه خفیفه کے قابل سماعت هو-

ایکٹ هند نمبر ۱۶ مصدره سنه ۱۸۸۷ع

(۲) الفاظ "مقدمه اراضی" سے مراد اوس قسم کا مقدمه هے جو زمین جیسا که اوسکي تعریف ایکٹ دخل رعیتانه پنجاب مصدره سنه ۱۸۸۷ع کی دفعه ۴ (۱) مین کیگئی هے متعلق … یا جو ایسي زمین کے کسي … یا مفاد سے متعلق هو-

(۳) الفاظ "غیر متقسمه مقدمه" سے مراد اوس قسم کا مقدمه … جو نه تو مطالبه خفیفه هو اور نه … مه اراضی هو-اور

(۴) لفظ "مالیت" سے جب … کسي مقدمه کے متعلق استعمال کیا … ئے مراد اوس مقدمه کی بنائے دعوے کی … م یا مالیت هے-

---

باب ۲

چیف کورٹ

چیف کورٹ کا انضباط اور ججون کا تقرر اور انکی میعاد عهده-

دفعه ۴- عدالت چیف کورٹ … بدستور قائم رهیگی جس میں … پانچ یا زیاده جج هونگے جو جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل کے حضور سے مقرر کئے جاوینگے اور اوسوقت تک اپنے عهده پر مامور رهینگے جبتک که جناب ممدوح کو منظور هو-اور اون مین همیشه کم از کم ایک ایسا جج هوگا جو اول درجه پانچ برس تک بیرسٹر ره چکا هو اور ایک ایسا جج هوگا جو عرصه متذکره تک بیرسٹر یا پلیڈر ره چکا هو یا جو چیف کورٹ کا ایڈوکیٹ هو-

جائز هے که جناب معلي القاب نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً اپنے اقتضائے رائے سے عدالت مذکور کے ججون مین سے ایک کو چیف جج مقرر کرین اور چیف جج کے عهده کے خالی هونے کے ایام مین یا چیف جج کی غیر حاضری کے

الہام میں عدالت مذکور کے دیگر ججوں میں سے ایک کو چیف ججی کے فرائض اوسوقت تک انجام دینے کے لئے مقرر کریں جب تک کہ جدید چیف جج مقرر نہ کیا جائے اور وہ اپنے عہدہ کے فرائض کی انجام دہی کا اہتمام نہ لے یا جب تک کہ چیف جج غیرحاضری سے واپس نہ آ جائے۔ جیسی کہ صورت ہو۔

چیف کورٹ کے چیف جج اور ججوں کا درجہ اور رتبہ۔

دفعہ ۵—(۱) چیف جج (اگر کوئی ہو) کا خواہ وہ مستقل ہو یا قائم مقام۔ درجہ اور رتبہ عدالت مذکور کے دیگر ججوں سے مقدم ہوگا۔

(۲) بجز متذکرہ بالا صورت کے اور باتباع کسی عام یا خاص ہدایت جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے ججوں کا درجہ اور رتبہ اون کے تقرر بطور ججان کی تقدیم و تاخیر کے مطابق ہوگا۔ بجز اسکے کہ مستقل طور پر مقرر شدہ جج ایک قائمقام جج سے مقدم سمجھا جائیگا اور اوسکا درجہ اور رتبہ بھی آخر الذکر جج سے مقدم ہوگا۔

(۳) ایکٹ ہذا کی ترکیب میں الفاظ "سینئر جج" سے مراد وہ جج ہے جو موجودہ وقت کے لئے درجہ اور رتبہ میں اول ہو۔

اختیارات سماعت اپیل دیوانی۔

دفعہ ۶—چیف کورٹ تمام قوانین نافذہ وقت کی اغراض کے لئے صیغہ دیوانی کی اعلے ترین عدالت اپیل یا نگرانی سمجھی جائیگی۔

اختیارات فوجداری۔

دفعہ ۷—چیف کورٹ صیغہ فوجداری کی اعلے ترین عدالت اپیل یا نگرانی ہوگی اوسکو بہ حیثیت عدالت مجاز سماعت ابتدائی اختیار ہوگا کہ جو یورپین رعایا ئے برطانیہ عدالت موصوف میں تجویز کے لئے سپرد کیجا ئے اوسکی نسبت تجویز کرے۔

کورٹ کے ججوں کو اختیارات کا تفویض کرنا۔

دفعہ ۸—(۱) اگر اس ایکٹ یا کسی دیگر قانون نافذہ وقت میں کسی اور طرح پر حکم نہ ہو تو جائزہے کہ چیف کورٹ قواعد منضبط کر کے جیسے کہ اوس کے نزدیک مناسب ہو یہہ تجویز کرے کہ اوس کے عطا شدہ اختیارات میں سے کسی کو اوسکا ایک یا زیادہ جج استعمال کریں۔

اجلاس کامل۔

(۲) جائز ہے کہ چیف کورٹ قواعد مرتب کر کے یہہ اعلان کرے کہ کس قدر ججوں کا اجلاس جو تین سے کم نہ ہو عدالت مذکور کا اجلاس کامل تصور ہوگا اور نیز ان قواعد کے ذریعہ اس امر کے فیصل کرنے کا طریق تجویز کرے کہ جب کسی کامل اجلاس کی ضرورت ہو تو کون سے جج بطور کامل اجلاس نشست کرینگے۔

(۳) جائز ہے کہ بپابندی احکام ضمن (۲) سینئر جج اس امر کا فیصلہ کرے کہ ہر صورت میں کونسا جج اجلاس واحد کریگا اور عدالت کے کون سے ججوں کا اجلاس کوئی اجلاس یکجائی تصور ہوگا۔

چیف کورٹ کے احکام ابتدائی کے اپیل۔

دفعہ ۹—اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور طرح پر حکم نہ ہو تو چیف کورٹ کے کسی حکم یا ڈگری کا اپیل جبکہ وہ—

(الف) بہ تعمیل اختیارات سماعت ابتدائی اون مقدمات میں صادر کیا گیا ہو جو مجموعۂ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۴ یا ایکٹ ہذا کی دفعہ ۴۸ کے بموجب اور عدالتوں سے طلب کئے گئے ہوں۔ یا

(ب) بہ تعمیل بعض دیگر اختیارات سماعت ابتدائی بہ صیغہ دیوانی جن سے چیف کورٹ قاعدہ کے ذریعہ اس دفعہ کو متعلق کرے صادر کیا گیا ہو۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں اور حسب طریق ذیل ہوسکیگا۔ (یعنی)—

(۱) اگر ڈگری یا حکم ایک جج نے صادر کیا ہو تو اوسکا اپیل دیگر دو ججوں کے اجلاس یکجائی میں یا اجلاس کامل میں جیسے کہ کورٹ موصوف کسی عام قاعدہ یا خاص حکم کے ذریعہ ہدایت کرے—ہوگا۔

(۲) اگر ڈگری یا حکم ججوں کے ایک ایسے اجلاس یکجائی نے جو اجلاس کامل نہ ہو صادر کیا ہو اور اون ججوں کی رائے میں اختلاف ہو تو اوس کا اپیل اجلاس کامل میں ہوگا۔

ججوں میں اختلاف ہونے کی صورت میں فیصلہ کرنے کا قاعدہ۔

دفعہ ۱۰ — اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور نہج پر حکم نہ ہو۔ تو —

(۱) جب اون ججوں میں اختلاف رائے ہو جن پر چیف کورٹ کا کوئی اجلاس یکجائی مشتمل ہو تو فیصلہ اون ججوں کی کثرت رائے کے مطابق ہوگا۔

(۲) اگر کوئی ایسی کثرت رائے نہ ہو۔ تو —

(الف) اگر وہ اجلاس یکجائی اجلاس کامل ہے یا اجلاس مذکور میں اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی عمل میں لائے جا رہے ہیں تو فیصلہ سینیئر جج کی رائے کے مطابق ہوگا۔

(ب) دیگر صورتوں میں وہ اجلاس یکجائی جس کے روبرو امر بحث طلب پیدا ہوا ہو اسکو استصواباً اجلاس کامل میں بھیجیگا اور اوس کا فیصلہ اجلاس کامل کے فیصلہ کے مطابق کریگا۔

کامل اجلاس سے استصواب لینے کا اختیار

دفعہ ۱۱ — عدالت چیف کورٹ کا کوئی واحد جج یا اوس کے ججوں کا کوئی اجلاس یکجائی جو اجلاس کامل نہ ہو مجاز ہے کہ کسی مقدمہ میں۔ کسی امر قانونی یا کسی امر متعلقہ رواج کو جو حکم قانون رکھتا ہو یا کسی دستاویز کی تعبیر یا کسی شہادت کے جواز کے متعلقہ امر کو جبکہ یہہ امور اوس حاکم یا اجلاس یکجائی کے روبرو پیدا ہوں اجلاس کامل کے فیصلہ کے لئے رجوع کرے اور وہ اوس مقدمہ کا فیصلہ اوس فیصلہ کے مطابق کریگا جو امر مذکور کی نسبت اجلاس کامل میں صادر ہو۔

بعض فوجداری مقدمات میں نظر ثانی۔

دفعہ ۱۲ — جب کسی مقدمہ میں کسی ایسے سوال کا جس کا دفعہ ۱۱ میں ذکر کیا گیا ہے عدالت چیف کورٹ کے کسی ایسے جج نے فیصلہ کیا ہو جو عدالت چیف کورٹ کے اختیارات سماعت ابتدائی بہ حیثیت ایک ایسی عدالت کے استعمال کرتا ہو جس کو کسی یورپین رعایائے برطانیہ کی نسبت جو اوس عدالت میں تجویز کے لئے پیش کیا جائے تجویز کرنیکا اختیار ہو یا غیر معمولی فوجداری اختیارات سماعت ابتدائی زیر دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع استعمال کرتا ہو اور دفعہ مذکور یا دفعہ ۴۳۴ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع کے احکام کے بموجب کوئی استصواب نہ کیا گیا ہو تو عدالت چیف کورٹ مجاز ہے کہ گورنمنٹ ایڈوکیٹ کے اس امر کی تصدیق کرنے پر کہ اوس کی رائے میں فیصلہ مذکور پر مزید غور ہونی چاہئے مقدمہ مذکور کی یا اوس کے ایسے حصہ کی جو ضروری ہو نظر ثانی کرکے سوال مذکورہ کا قطعی فیصلہ کرے اور پھر جج مذکور کے صادر کردہ فیصلہ یا حکم یا سزا کو تبدیل کرے اور ایسا فیصلہ یا حکم یا سزا صادر کرے جو وہ مناسب خیال کرے۔

اہلکاران عملہ۔

دفعہ ۱۳ — (۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ ایک رجسٹرار اور ایک ڈپٹی رجسٹرار اور دیگر ایسے اہلکاران سررشتہ مقرر کرے جو کورٹ مذکور کے انتظام دادگستری اور اون اختیارات و فرائض کے استعمال اور بجا آوری کے لئے ضروری ہوں جو ایکٹ ھذا کے بموجب اوس کو تفویض یا اوس پر عاید کی گئی ہوں۔

(۲) رجسٹرار کا تقرر تابع منظوری لوکل گورنمنٹ ہوگا۔

(۳) جو عہدہ داران اس دفعہ کے بموجب مقرر کئے جائیں وہ اون غیر جوڈیشل اور نیم جوڈیشل قسم کے اختیارات اور فرائض کو استعمال کرینگے اور انجام دینگے جنکی چیف کورٹ ہدایت کرے۔

(۴) جائز ہے کہ ہر ایسا عہدہ دار چیف کورٹ کے حکم سے اپنے عہدہ سے معطل یا معزول کیا جائے۔

مگر یہہ شرط ہے کہ رجسٹرار یا ڈپٹی رجسٹرار لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری کے بغیر موقوف نہ کیا جائے۔

عدالت ہائے ماتحت کی نگرانی اور اہتمام۔

دفعہ ۱۴ — (۱) تمام دیگر عدالت ہائے دیوانی کی عام نگرانی و اہتمام چیف کورٹ کے سپرد ہوگا اور یہہ سب عدالتیں چیف کورٹ مذکور کے ماتحت ہونگی۔

(۲) چیف جج عدالت چیف کورٹ یا کوئی جج چیف کورٹ مذکور جس کو چیف جج نے مقرر کیا ہو وقتاً فوقتاً چیف کورٹ کے ماتحت عدالتوں کا ملاحظہ

اور اونکی کار روائی کا معائنہ کرینگے اور اون معاملات کے متعلق جن کے بارے میں قانون میں کوئی تجویز نہیں کیگئی ایسی ہدایات صادر فرمائینگے جو باقاعدہ داد گستری کے لئے مناسب ہوں۔

قواعد مرتب کرنیکا اختیار

دفعہ ۱۵—(۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ مندرجہ ذیل امور کی نسبت ایسے قواعد مرتب کرے جو اس ایکٹ اور کسی دیگر قانون نافذ الوقت کے مطابق ہوں :—

(الف) کاغذات متعلقہ چیف کورٹ کے ترجمے اور ایسے کاغذات یا ترجموں کی نقل یا چھپائی کا بند و بست اور نیز جن شخصوں کی درخواست پر یا جنکی طرف سے وہ داخل کئے جائیں اون سے اونکی بابت عاید شدہ مصارف کی رقم طلب کرسکنے کا انتظام۔

(ب) جن اشخاص کو عدالتہائے پنجاب میں عرضی نویسی کرنیکی اجازت ہوفی چاہئے اونکا اعلان اور جو شخص عرضی نویسی کرتے ہوں اونکی کارگذاری کے طریق کا انصرام اور اس امر کا فیصلہ کہ کون حاکم قواعد زیر ضمن ہذا کی خلاف ورزی کی تجویز کریگا۔

(ج) اس امر کی تجویز کہ جو لوگ اون عدالتوں میں وکالت کرتے ہوں اون کو کن مقدمات میں عدالت میں بزبان انگریزی تقریر کرنے کی اجازت ہوگی۔

(د) جو مہریں اون عدالتوں میں استعمال ہونی چاہئیں اونکے نمونوں کی تجویز۔

(ہ) جن مقدمات میں کوئی شخص کسی ایسی عدالت کی کسی مسل کے معائنہ یا اوس کی نقل و حاصل کرنیکا مستحق ہو اونمیں ضابطہ مقرر کرنا اور اون رسوم کی تجویز جو ایسے اشخاص سے کاغذات کی تلاش و معائنہ اور نقول کی بابت واجب وصول ہو۔

(و) عدالت ہائے ماتحت کے اہلکاران عملہ کو غیر جوڈیشل یا نیم جوڈیشل قسم کے ایسے اختیارات اور فرائض کا تفویض اور عاید کرنا جو اوس کو مناسب معلوم ہوں اور اس طرح پر تفویض اور عاید کردہ اختیارات اور فرائض کے استعمال اور بجا آوری کے طریق کا انتظام کرنا۔

(ز) جو کتابیں اور اندراجات اور نقشے اور حساب کی کتاب اوس کے نزدیک اون عدالتوں میں رکھنے یا مرتب ہونے یا تالیف کرنے یا کسی حاکم کو بھیجنے ضروری ہوں اون کے نمونوں کا تجویز کرنا۔

(ح) اون عدالتوں کے معائنہ اور اون کی کارروائی کی نگرانی کا انتظام۔

(ط) جو اختیارات چیف کورٹ کو بروئے دفعہ ۳۵ (۴) سپرد کئے گئے ہیں اونکے استعمال کا انتظام - اور

(ی) اون عدالتوں کے جوڈیشل عہدداروں اور اہلکاروں کی استعداد بڑھانے اور ایسے عہدہ داروں کا مناسب انتظام رکھنے کی غرض سے تمام ایسے امور کا بند و بست جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

(۲) کوئی قاعدہ جو ضمن (الف) یا (ب) یا (ج) (د) یا (ز) یا (ح) یا (ط) یا (ی) کے بموجب مرتب کیا جائیگا وہ اوس وقت تک نافذ نہ ہوگا جب تک کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگاہ سے منظور ہوکر سرکاری گزٹ میں مشتہر نہ کیا جائے۔

(۳) جو شخص کسی قاعدہ مرتبہ زیر ضمن (ب) سے انحراف کریگا اوسے جرمانہ کی سزا دی جائیگی جس کی تعداد ۵۰ روپیہ تک ہوسکتی ہے۔

رجسٹر، کتابیں و حساب کتاب اور نقشہ جات جو چیف کورٹ رکھیگی اور ارسال کریگی۔

دفعہ ۱۶—(۱) چیف کورٹ ایسے رجسٹر اور کتابیں اور حساب و کتاب رکھیگی جو اوس کی کارروائی کے انصرام کے لئے ضروری ہوں اور اون میں سے ایسے رجسٹر اور کتابیں اور حساب کتاب اور کورٹ موصوفہ کی کارگذاری کے ایسے نقشے لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کریگی جو گورنمنٹ مذکور طلب کرے۔

(۲) نیز چیف کورٹ اون تمام فرمائیشوں کی تعمیل کریگی جو اوسکو اپنے یا اوس کے ماتحت عدالتوں کے کاغذات کی مصدقہ نقول یا انتخاب کے لئے ملطالب

...جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس ...کونسل یا منجانب لوکل گورنمنٹ کی جاوین۔

...اختیارات دیوانی استعمال میں ضابطہ چیف کورٹ۔

دفعہ ۱۷—(۱) چیف کورٹ جب کہ وہ عدالت صیغہ دیوانی کی حیثیت سے اجلاس کر رہی ہو تو ایسے طریق پر شہادت لیگی اور فیصلہ اور احکام قلمبند کریگی جیسے کہ وہ قاعدہ کے ذریعہ ہدایت کرے اور اوسے جائز ہوگا کہ اپنے اختیارات دیوانی کے نفاذ کے متعلق کورٹ ...سی کارروائی کے امور تجویز کرے۔

(۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مندرجہ ذیل احکام چیف کورٹ سے بصورت استعمال اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی متعلق نہ ہونگے۔ یعنی قاعدہ ۳ حکم نمبر ۱۰ اور قواعد ۵ تا ۹ (بشمول ہر دو) و قاعدہ ۱۱ اور قواعد ۱۳ تا ۱۵ (بشمول ہر دو) اور قاعدہ ۱۹- حکم نمبر ۱۸ (جہاں تک کہ وہ شہادت لینے کے طریق سے متعلق ہے) اور قواعد ۱ و ۳ و ۴ و ۵ حکم نمبر ۲۰ اور قاعدہ ۷ حکم نمبر ۳۳ کا اسقدر حصہ جو یاد داشت مرتب کرنے کے متعلق ہے۔

(۳) مجموعہ مذکور کا قاعدہ ۳۵ - حکم نمبر ۴۱ چیف کورٹ سے بصورت استعمال اختیارات صیغہ اپیل متعلق نہ ہوگا۔

باب ۳

دیوانی کی عدالت ہائے ماتحت

عدالتوں کے اقسام

عدالتہائے کے اقسام۔

دفعہ ۱۸—عدالت چیف کورٹ اور عدالتہائے مطالبہ خفیفہ جو زیر ایکٹ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ ع قائم ہوئی ہوں اور عدالت ہائے جو کسی اور قانون نافذہ وقت کے بموجب قائم ہوئی ہوں اون کے علاوہ عدالت ہائے دیوانی کے مندرجہ ذیل اقسام ہونگے۔ یعنی :—

(۱) عدالت ڈسٹرکٹ جج۔

(۲) عدالت زائد جج۔

(۳) عدالت جج ماتحت۔ اور۔

(۴) عدالت منصف۔

اضلاع دیوانی۔

دفعہ ۱۹—(۱) اس ایکٹ کی اغراض کے لئے گورنمنٹ اپنے ماتحت ممالک کو ضلع ہائے دیوانی میں تقسیم کریگی۔

(۲) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ان اضلاع کی حدود یا تعداد تبدیل کرے۔

ڈسٹرکٹ جج۔

دفعہ ۲۰—لوکل گورنمنٹ جس قدر اشخاص کو ضروری خیال کرے ڈسٹرکٹ جج مقرر کریگی اور اون میں سے ایک ایک شخص کو ہر ایک ضلع میں بطور ڈسٹرکٹ جج ضلع مذکور تعینات کریگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر لوکل گورنمنٹ مناسب خیال کرے تو ایک ہی شخص دو یا زیادہ اضلاع کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا جا سکتا ہے۔

زائد ججان۔

دفعہ ۲۱—(۱) جب کسی ڈسٹرکٹ جج کے روبرو زیر تجویز کام کے بعجلت تصفیہ کے لئے زائد جج یا ججوں کی مدد مطلوب ہو تو لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ایسے زائد جج مقرر کرے جو ضروری ہوں۔

(۲) اس طرح پر مقرر کردہ زائد جج ڈسٹرکٹ جج کے ایسے فرائض انجام دیگا جو ڈسٹرکٹ جج مذکور اوس کے سپرد کرے اور ان فرائض کی انجام دہی میں وہ ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات استعمال کریگا۔

جج ہائے ماتحت۔

دفعہ ۲۲—لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جس قدر اشخاص وہ ضروری خیال کرے اون کو ماتحت جج مقرر کرے۔

منصف۔

دفعہ ۲۳—لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جس قدر منصف مقرر کرنے ہوں اون کی تعداد کا تعین کرے اور جب اس تعداد میں کوئی جگہ خالی ہو تو چیف کورٹ مجاز ہے کہ اس پر بپابندی قواعد مرتبہ زیر ضمن ۲- اگر کوئی ہوں کسی ایسے شخص کو مقرر کرے جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

(۲) چیف کورٹ مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے اون شخصوں کی لیاقت کے باب میں قواعد مرتب کرے جو منصف مقرر کئے ہوں۔

عدالت ضلع اختیارات سماعت ابتدائی کی اعلی عدالت دیوانی ہوگی۔

دفعہ ۲۴—عدالت ڈسٹرکٹ جج عدالت ضلع یا ضلع میں اختیارات سماعت ابتدائی کی اعلی عدالت متصور ہوگی۔

مقدمات میں ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات سماعت ابتدائی۔

دفعہ ۲۵- اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور نہج پر حکم نہ ہو تو عدالت ڈسٹرکٹ جج کو دیوانی کے ابتدائی مقدمات میں بلا لحاظ قید مالیت اختیارات سماعت حاصل ہونگے۔

ماتحت ججوں اور منصفوں کے اختیارات کی مالی حدود۔

دفعہ ۲۶—(۱) دیوانی کے ابتدائی مقدمات میں جو اختیارات باعتبار مالیت کوئی ایسا شخص استعمال کریگا جو جج ماتحت یا منصف مقرر کیا جائے اون کا تعین بصورت جج ماتحت لوکل گورنمنٹ کریگی اور بصورت منصف اونکا تعین چیف کورٹ یا تو شخص مذکور کو کسی جماعت یا درجہ میں داخل کرکے یا اور ایسے نہج پر جو اوس کے نزدیک مناسب ہو کریگی۔

(۲) ماتحت جج کی صورت میں جائز ہے کہ یہہ اختیارات غیر محدود ہوں مگر منصف کی صورت میں وہ اون مقدمات سے متعلق ہونگے جنکی مالیت ایکہزار روپیہ سے زیادہ ہو۔

مگر شرط یہہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ چیف کورٹ کی سفارش پر اشتہار مندرجہ سرکاری گزٹ کے ذریعہ کسی منصف کی نسبت جس کا نام اشتہار مذکور میں درج ہو یہہ ہدایت کرے کہ اوس کے اختیارات مطالبات خفیفہ سے اور ایسے غیر منقسمہ مقدمات سے متعلق ہونگے جنکی مالیت دو ہزار روپیہ سے زاید نہ ہو اور جن کی اشتہار مذکورہ میں توضیح کی گئی ہو۔

اختیارات کی مقامی حدود۔

دفعہ ۲۷—(۱) کسی ماتحت جج کے اختیارات کی مقامی حدود وہ ہونگی جو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے۔

(۲) کسی منصف کے اختیارات کی مقامی حدود وہ ہونگی جو چیف کورٹ مقرر کرے۔

(۳) جب لوکل گورنمنٹ کسی جج ماتحت یا چیف کورٹ کسی منصف کو کسی ضلع میں تعینات کرے تو اس ضلع کی مقامی حدود بشرطیکہ اوس کے خلاف کوئی اور ہدایت نہو اوسکے اختیارات کی مقامی حدود سمجھی جاینگی۔

خاص جج اور پنچایتیں۔

دفعہ ۲۸—(۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ کسی شخص کو تمام یا بعض ایسے اختیارات تفویض کرے جو اس ایکٹ کے بموجب کسی ماتحت جج یا منصف کو خاص اقسام کے مقدمات کی نسبت یا کسی مقامی رقبہ میں مقدمات کی نسبت عموماً تفویض کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ہدایت کرے کہ جن شخصوں کو اس دفعہ کے بموجب ایک ہی قسم کے اختیارات جن کا استعمال ایک ہی مقامی رقبہ کے اندر ہو سکتا ہو تفویض ہوئے ہوں اون کی تعداد طاق بطور پنچ اجلاس یکجائی کرے۔ وہ اختیارات اس طرح پر قایم کی ہوئی پنچ میں اوسوقت تک استعمال کئے جاوینگے جب تک ایسی ہدایت نافذ رہے اور کسی اور نہج پر نہیں۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب قایم کردہ پنچ کے ممبروں کی کثرت رائے کا فیصلہ پنچ مذکور کا فیصلہ سمجھا جاویگا۔

(۴) جن شخصوں کو اس دفعہ کے بموجب اختیارات تفویض کئے جاوینگے اور اس دفعہ کے بموجب قایم کی ہوئی پنچیں اس ایکٹ کی اغراض کے لئے ماتحت جج یا منصف ویسے کہ لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے سمجھی جاوینگی۔

ماتحت جج اور منصف کو عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیارات عطا کرنے کا اختیار۔

دفعہ ۲۹- لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ اشتہار مندرجہ سرکاری گزٹ کے ذریعہ ایسی مقامی حدود کے اندر جو اوس کے نزدیک مناسب ہوں کسی جج ماتحت یا منصف کو ایکٹ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء کے بموجب جج عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیارات اون مقدمات کی تجویز کے لئے جو ایسی عدالتوں کی سماعت کے قابل ہوں اوسقدر مالیت تک جو جج ماتحت کی صورت میں پانسو روپیہ سے اور منصف کی صورت میں اوسوالی سو روپیہ سے زاید نہو جیسے کی اوس کے نزدیک مناسب ہو تفویض کرے اور نیز وہ مجاز ہے کہ اس طرح پر تفویض کئے ہوئے اختیارات واپس لے۔

بعض کارروائیوں میں ماتحت جج یا منصف کا ڈسٹرکٹ کورٹ کے اختیارات سماعت کا استعمال کرنا۔

دفعہ ۳۰—(۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ بذریعہ حکم عام یا خاص کسی جج ماتحت کو یہہ اختیار دے کہ وہ مندرجہ ذیل کارروائیوں میں سے کسی کی یا ایسی کارروائی میں سے کسی قسم

مصرحہ حکم مذکور کی تجویز کرے یا کسی ڈسٹرکٹ جج کو اختیار دے کہ وہ مندرجہ ذیل کار روائیوں میں سے کسی کو یا ایسی کار روائی میں سے کسی قسم مصرحہ حکم مذکور کو اپنے زیر نگرانی کسی جج ماتحت کے محکمہ میں منتقل کرے۔

(۲) ضمن (۱) میں محولہ کار روائیاں حسب ذیل ہیں - یعنی :—

(الف) کار روائی زیر ایکٹ وراثت ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۵ ع اور زیر ایکٹ پروبیٹ و ایڈمنسٹریشن مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ع جنکا فیصلہ ڈیلیگیٹ ضلع نہیں کر سکتے۔

(ب) کار روائی زیر ایکٹ گارڈین و وارڈ ہائے مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ ع۔

(۳) ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ ایسی کارروائیوں کو جو جج ماتحت کے زیر تجویز ہوں یا جو کسی جج ماتحت کے محکمہ میں منتقل کیگئی ہوں واپس منگائے اور خواہ اونکو خود فیصل کرے یا اون کو اپنے ماتحت کسی ایسی عدالت میں منتقل کر دے جو اون کے فیصل کرنے کی مجاز ہو۔

(۴) ایسی کار روائیوں کو جو اس دفعہ کے بموجب کسی ماتحت جج کے زیر تجویز ہوں یا اوس کے محکمہ میں منتقل کیگئی ہوں اون کو جج ماتحت اون قواعد کی پابندی کے ساتھہ فیصل کریگا جو ایسی کار روائیوں سے اوس صورت میں متعلق ہوں جب اونکو ڈسٹرکٹ جج فیصل کرے۔

دفعہ ۳۱—(۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ایسے مقام یا مقامات مقرر کرے جہاں اس ایکٹ کے بموجب قایم کردہ کسی عدالت کا اجلاس ہوا کریگا۔

> عدالت کے اجلاس کا مقام۔

(۲) جائز ہے کہ اس طرح پر مقرر کردہ مقام یا مقامات عدالت کے اختیارات کی مقامی حدود کے باہر ہوں۔

(۳) اگر اس دفعہ کے بموجب صادر کئے ہوئے کسی حکم میں کسی اور نہج پر حکم نہو تو اس ایکٹ کے بموجب منضبط شدہ کسی عدالت کا اجلاس اوس کے اختیارات کی مقامی حدود کے اندر کسی مقام پر کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۳۲—(۱) جائز ہے کہ کسی ڈسٹرکٹ جج یا جج ماتحت کو لوکل گورنمنٹ اوس کے عہدہ سے معطل یا معزول کرے۔

> معطلی اور معزولی۔

(۲) جائز ہے کہ کسی ماتحت کو چیف کورٹ زیر نگرانی لوکل گورنمنٹ اوس کے عہدہ سے معطل یا معزول کرے۔

دفعہ ۳۳—باتباع عام نگرانی و اہتمام چیف کورٹ ڈسٹرکٹ جج اپنے اختیارات کی مقامی حدود کے اندر جملہ عدالت ہائے دیوانی منضبط شدہ زیر ایکٹ ہذا پر نگرانی رکھیگا۔

> نگرانی عدالتہائے۔

دفعہ ۳۴—باوجود کسی حکم مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہر ایک ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ بذریعہ تحریری حکم ہدایت کرے کہ صیغہ دیوانی کا کوئی کام جو اوس کی اپنی اور اوسکی ماتحت عدالتوں کے قابل تجویز ہو وہ اون عدالتوں میں ایسے طریق پر تقسیم کیا جائے جو اوسکے نزدیک مناسب ہو۔

> کام تقسیم کرنیکا اختیار۔

مگر شرط یہہ ہے کہ جو ہدایت اس دفعہ کے بموجب جاری کی جائیگی اوسکی رو سے کسی عدالت کو اوسکے اختیارات سے باہر کسی اختیار کے استعمال کرنے یا کسی کام کو کرنے کا اختیار نہ دیا جائیگا۔

دفعہ ۳۵—(۱) عدالتہائے ضلع اور عدالتہائے مطالبہ خفیفہ کے اہلکاران عملہ کا تقرر علی الترتیب اون عدالتوں کے جج کرینگے اور وہ مجاز ہونگے کہ اونکو معطل اور معزول کریں۔

> عدالت ہائے ماتحت کے اہلکاران عملہ۔

(۲) عدالت ضلع کے ماتحت عدالت ہائے بجز عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ کے اہلکاران عملہ کا تقرر عدالت ضلع کریگی اور وہ مجاز ہوگی کہ اون کو معطل اور معزول کرے۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب جو تقرر ہوگا وہ اون قواعد کی پابندی سے ہوگا جو لوکل گورنمنٹ اس باب میں تجویز کرے اور کسی امر زیر دفعہ ہذا کے متعلق کارروائی کرنے وقت عدالت مطالبہ خفیفہ کا جج عدالت ضلع کی زیر نگرانی عمل کریگا۔

(۴) جو حکم کوئی ڈسٹرکٹ جج زیر دفعہ ہذا صادر کریگا وہ زیر نگرانی چیف کورٹ ہوگا۔

دفعہ ۳۶—(۱) عدالت ضلع یا کوئی عدالت ماتحت عدالت ضلع مجاز ہے کہ اوس عدالت کے اہلکاران عملہ پر بد عملی یا ادائی خدمات کی بجا آوری میں غفلت کرنے کے سبب کسقدر جرمانہ کرے جو ایک ماہ کی تنخواہ سے زیادہ نہو۔

> اہلکاران عملہ پر جرمانہ کرنیکا اختیار۔

(۲) عدالت ضلع مجاز ہے کہ اپنے ماتحت کسی عدالت کے کسی حکم کو جو ضمن (۱) کے بموجب صادر کیا جائے اپیل پر یا اور وجہ پر منسوخ یا ترمیم کرے اور نیز مجاز ہے کہ با تحریک خود اپنے ماتحت عدالت کے کسی اہلکار پر ایک ماہ کی تنخواہ تک جرمانہ کرے۔

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع

ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات کا تفویض کرنا۔

دفعہ ۳۷—عدالت ضلع مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے ضلع میں جج ماتحت کو عدالت ضلع کے اختیارات عطیہ از روئے دفعات ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ ایکٹ ہذا اور دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی تفویض کرے اور یہ اختیارات وہ جج ماتحت اوس عدالت ضلع کی زیر نگرانی ضلع کے کسی مخصوص حصہ میں استعمال کریگا۔

باب ۴

مقدمات دیوانی میں اختیارات اپیل و نگرانی

ڈسٹرکٹ جج اور زائد ججوں کے احکام کے اپیل

دفعہ ۳۸—(۱) اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور طرح پر حکم نہ ہو تو کسی ایسے ڈسٹرکٹ جج یا زائد جج کے جو اختیارات سماعت ابتدائی استعمال کرتا ہو صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل چیف کورٹ میں رجوع ہوگا۔

(۲) کسی زائد جج کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل کسی ایسی صورت میں چیف کورٹ میں رجوع نہ ہوگا جب کہ اوس ڈگری یا حکم کے از پیشگاہ ڈسٹرکٹ جج صادر ہونے کی صورت میں اوس کا اپیل عدالت مذکور میں نہ ہو سکتا ہو۔

ماتحت ججوں اور منصفوں کے احکام کے اپیل۔

دفعہ ۳۹—(۱) بجز صورت ما سبق کے کسی جج ماتحت کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل مندرجہ ذیل عدالتوں میں ہوگا:—

(الف) عدالت ڈسٹرکٹ جج میں جب کہ ابتدائی مقدمہ کی مالیت جس میں حکم یا ڈگری مذکور صادر کی گئی ہو پانچ ہزار روپیہ سے زائد نہ ہو۔ اور

(ب) چیف کورٹ میں کسی اور صورت میں۔

(۲) بجز صورت ما سبق کے کسی منصف کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل عدالت ڈسٹرکٹ جج میں ہوگا۔

(۳) جب ایسے اپیلوں کے موصول کرنے کا کام جو ضمن (۱) یا ضمن (۲) کے بموجب عدالت ڈسٹرکٹ جج میں رجوع ہو سکتے ہوں کسی زائد جج کو تفویض کیا گیا ہو تو جائز ہے کہ وہ اپیل اوس زائد جج کے روبرو پیش کئے جائیں۔

(۴) چیف کورٹ مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے بذریعہ اشتہار مندرجہ مقامی سرکاری گزٹ ہدایت کرے کہ کسی منصف کے کسی ابتدائی مقدمہ میں صادر کردہ کل یا بعض ڈگریوں یا احکام کے اپیل جو زیر ضمن (۲) عدالت ضلع میں قابل رجوع ہوں کسی ایسے جج ماتحت کے روبرو دائر کئے جاوینگے جو اشتہار مذکور میں مندرج ہو اور اوس ہدایت کے جاری ہونے پر اپیل مذکور اوسی طریق پر دائر کئے جاوینگے اور ایسے جج ماتحت کی عدالت اوس طریق پر دائر کردہ کل اپیلوں کی اغراض کیلئے عدالت ضلع متصور ہوگی۔

منصفوں کے احکام کی اپیلوں کو ماتحت ججوں کی عدالتوں میں منتقل کرنے کا اختیار۔

دفعہ ۴۰—(۱) ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ منصفوں کے احکام اور ڈگریوں کے اپیلوں کو جو اوسکے روبرو زیر تجویز ہوں ایسے ماتحت جج کی عدالت میں منتقل کرے جو اوسکے انتظامی اہتمام کے ماتحت ہو۔ اور جو اونکے فیصلہ کرنیکا مجاز ہو۔

(۲) ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ اس طرح پر منتقل کردہ کسی اپیل کو واپس منگالے اور خواہ اوسکو خود سماعت کر کے فیصل کرے یا اوسکو ایسی عدالت میں منتقل کرے جو اوسکے انتظامی اہتمام کے ماتحت ہو اور اوس اپیل کے فیصل کرنے کی مجاز ہو۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب منتقل کردہ اپیل بپابندی ان قواعد کے فیصل کئے جاوینگے جو اوسی قسم کے اپیلوں سے ایسی صورت میں متعلق ہوں جبکہ وہ از پیشگاہ ڈسٹرکٹ جج فیصل ہوں۔

(۴) اس دفعہ کی رو سے عطا کردہ اختیارات بپابندی کسی ایسے عام یا خاص احکام کے استعمال کئے جاوینگے جو چیف کورٹ وقتاً فوقتاً اس باب میں جاری کرے۔

اپیل ثانی۔

دفعہ ۴۱ — (۱) کسی عدالت ماتحت چیف کورٹ کی ہر ایک ایسی ڈگری کا اپیل جو بصیغہ اپیل صادر کی گئی ہو مندرجہ ذیل وجوہات میں سے کسی وجہ پر عدالت چیف کورٹ میں ہوگا۔ یعنے اگر —

(الف) فیصلہ قانون یا کسی ایسے رواج یا رسم کے خلاف ہو جو قانون کا حکم رکھتا ہو۔

(ب) فیصلہ میں کسی ایسے اہم امر تنقیح کا فیصلہ نہ کیا گیا ہو جو قانون یا ایسے رواج یا رسم کے متعلق ہو جو قانون کا حکم رکھتا ہو۔

(ج) اوس ضابطہ میں کوئی اہم غلطی یا نقص ہو جو مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ سنہ ۱۹۰۸ع یا کسی اور نافذہ وقت قانون میں تجویز کیا گیا ہو اور جسکی وجہ سے مقدمہ کے فیصلہ پر بناء روئداد میں کوئی غلطی یا نقص عاید ہو گیا ہو۔

(۲) صیغہ اپیل میں صادر کردہ کسی یکطرفہ ڈگری کا اپیل اس دفعہ کے بموجب ہو سکتا ہے۔

(۳) دفعہ ہذا کی ضمن (۱) میں کوئی حکم درج ہونے کے باوجود کسی دستور یا رواج کے وجود یا جواز کی نسبت کسی عدالت ماتحت چیف کورٹ کی ڈگری بصیغہ اپیل کا اپیل چیف کورٹ میں رجوع نہوگا تاوقتیکہ ماتحت عدالت اپیل کے جج نے اس امر کی تصدیق نہ کی ہو کہ رواج یا رسم مذکور کافی اہمیت رکھتا ہے اور کہ اوسکے متعلق شہادت ایسی متضاد اور غیر یقینی ہے کہ اوسکے جواز اور وجود کی نسبت اسقدر مضبوط شک ہے کہ اپیل مذکور واجب الشنوائی ہے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ اوس تاریخ سے جس پر ماتحت عدالت اپیل کی ڈگری صادر کیگئی ہو ۳۰ دن گذرنے کے بعد کوئی درخواست زیر ضمن (۳) دفعہ ہذا موصول نہوں کی جائیگی تاوقتیکہ درخواست کنندہ جج کا اطمینان نہ کرا دے کہ اوس کے پاس عرصہ مذکور کے اندر درخواست دائر نہ کرنیکی کافی وجہ ہے۔

نیز شرط یہہ ہے کہ کسی اپیل زیر ضمن (۱) دفعہ ہذا کی میعاد محسوب کرتے وقت وہ عرصہ جسکے اندر درخواست زیر ضمن ہذا زیر تجویز رہی ہو حساب میں نہ لیا جائیگا۔

دیگر وجوہات پر اپیل ثانی نہیں ہوگا۔

دفعہ ۴۲ — (۱) کوئی اپیل ثانی رجوع نہیں کیا جائیگا۔ الا وجوہات مذکورہ دفعہ ۴۱ پر۔

بعض نالشات میں کوئی اپیل ثانی نہ ہوگا۔

(۲) کوئی اپیل ثانی کسی اس قسم کی نالش میں رجوع نہ کیا جائیگا۔ جو عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ میں قابل سماعت ہو جب کہ نالش ابتدائی کی بنائے دعوے کی مالیت یا رقم پانچسو روپیہ سے زائد نہو۔

واقع کے امر تنقیح کے فیصلہ کرنیکی بابت چیف کورٹ کا اختیار۔

دفعہ ۴۳ — چیف کورٹ مجاز ہے کہ کسی اپیل ثانی میں اگر شہادت موجود مثل کافی ہو کسی ایسے واقع کے امر تنقیح کا فیصلہ کرے جو اپیل کے تصفیہ کے لئے ضروری ہو۔ لیکن جسکا ماتحت عدالت اپیل نے فیصلہ نہ کیا ہو۔

نگرانی۔

دفعہ ۴۴ — چیف کورٹ مجاز ہے کہ کسی ایسے مقدمہ کی مثل طلب کرے جسکا کسی عدالت ماتحت نے فیصلہ کیا ہو اور جسکا اپیل چیف کورٹ میں رجوع نہ ہو سکتا ہو اور اگر عدالت ماتحت مذکور

کی نسبت ظاہر ہو کہ—

(الف) اوس نے ایسے اختیارات سماعت کا استعمال کیا ہے جو اوسکو قانوناً تفویض نہیں کئے گئے۔

(ب) اس طرح پر تفویض شدہ اختیارات سماعت کے استعمال میں وہ قاصر رہي ہے-یا

(ج) اوس نے اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں خلاف قانون طریق پر یا امر بیقاعدگی کے ساتھہ عمل کیا ہے

تو چیف کورٹ مجاز ہے کہ ایسا حکم صادر کرے جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

میعاد کا عرصہ

دفعہ ۴۴-(الف) (۱) کسی اپیل زیر دفعہ ۴۱ حصہ هذا کی میعاد اوس ڈگری کی تاریخ سے جس کے خلاف اپیل کیا جائے ۹۰ یوم ہوگی-

(۲) اس عرصہ کو محسوب کرنے میں اور جملہ دیگر ایسے امور کے متعلق جنکی اس دفعہ میں تشریح نہیں کی گئی کسی اپیل زیر دفعہ مذکور کی میعاد احکام ایکٹ میعاد هذه سنہ ۱۹۰۸ ع کے تابع متصور ہوگی-

ہ هذه / ور ۹ / صدره / سنہ / ۱۹۰-

باب ۵

احکام ضمنی

تقررات عمل میں لانے اختیارات تفویض کرنیکا طریق-

دفعہ ۴۵—اگر اس ایکٹ میں کسی اور امر پر تجویز نہ کی گئی ہو تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جب اوس کو ایکٹ هذا کی رو سے کسی تقرر کے عمل میں لانے یا بعض اختیارات تفویض کرنیکا اختیار دیا گیا ہو کسی شخص کو بالخصوص نام سے یا اوس کے عہدہ کے اعتبار سے مقرر کرے یا اختیارات تفویض کرے

عہدہ داروں کے اختیارات کا جاری رہنا-

دفعہ ۴۶—جب کبھی کسی ایسے شخص کو جو سرکاری ملازمت میں کسی عہدہ پر مقرر ہو اور جس کو کسی مقامی حدود کے اندر کوئی اختیارات زیر ایکٹ هذا تفویض کئے گئے ہوں بعد میں کسی وقت کسی ہمچو قسم مقامی رقبہ کے اندر اوسی قسم کے مساوی عہدہ پر یا اعلی عہدہ پر تبدیل یا تعینات کیا جائے تو وہ بجز اس کے کہ لوکل گورنمنٹ کسی اور امر پر هدایت کرے یا اوسنے کسی اور امر پر هدایت کر دی ہو اوس مقامی رقبہ میں جس میں وہ اس طرح پر تبدیل یا تعینات کیا گیا ہو وہی اختیارات استعمال کریگا۔

تعطیلات-

دفعہ ۴۷—(۱) بپابندی منظوری لوکل گورنمنٹ چیف کورٹ اون ایام کی ایک فہرست مرتب کریگی جن پر چیف کورٹ میں اور اوس کے ماتحت عدالتہائے دیوانی میں ہر سال تعطیل منائی جائیگی-

(۲) ہر ایک ایسی فہرست سرکاری گزٹ میں شائع کی جائیگی-

کارروائي کا منتقل کرنا-

دفعہ ۴۸—چیف کورٹ مجاز ہے کہ کسی قانون نافذہ وقت کے احکام کی پابندی کے ساتھہ اپنی تحریک پر یا کسی فریق مقدمہ کی درخواست پر کسی کارروائي کو جو اوس کے ماتحت کسی عدالت میں زیر تجویز ہو اور جس کے واپس طلب کرنے کے متعلق مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات ۲۴ و ۱۴۱ میں یا مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۵۲۶ میں تجویز نہ کیگئی ہو واپس طلب کرے اور خواہ اوس کارروائي کو خود فیصل کرے یا بغرض فیصلہ کسي دیگر عدالت ماتحت میں منتقل کرے۔

ایکٹ معاملہ زمین پنجاب اور ایکٹ دخل رہنامہ پنجاب اور ایکٹ رسوم عدالت هذا کی ترمیم

دفعہ ۴۹—(الف) ایکٹ معاملہ زمین پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کی دفعہ ۱۱۷ (۲) کی ضمن (ج) میں الفاظ "ڈسٹرکٹ جج" کی بجائے الفاظ "جج ماتحت" ثبت کئے جائینگے اور ضمن ہائے (د) و (ہ) میں الفاظ "عدالت قسمت" کی بجائے الفاظ "عدالت ضلع" ثبت کئے جائینگے۔

(ب) ایکٹ دخل ریتاتہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کی دفعہ ۹۹ (۱) میں الفاظ "ڈویژنل جج" کی بجائے الفاظ "ڈسٹرکٹ جج" ثبت کئے جاوینگے۔

(ج) ایکٹ رسوم عدالت ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۰ع کی دفعہ ۷ (پنجم) (ب) میں لفظ "پانچ" کی بجائے لفظ "دس" ثبت کیا جاویگا۔

دفعہ ۵۰ — "ڈسٹرکٹ جج" کی تعریف مندرجہ

ایکٹ عبارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع میں مندرجہ تعریف ڈسٹرکٹ جج کی ترمیم۔

دفعہ ۲ (۱۵) ایکٹ عبارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع کی بجائے مندرجہ ذیل تعریف ثبت کیجاویگی:—

"ڈسٹرکٹ جج" سے اختیارات سماعت ابتدائی کی کسی اعلے عدالت دیوانی کا جج مراد ہوگی۔ لیکن اوس میں عدالت چیف کورٹ بصورت نفاذ اپنے معمولی یا غیر معمولی اختیارات سماعت ابتدائی بصیغہ دیوانی شامل نہوگی"۔

ضمیمہ
(دیکھو دفعہ ۲ حصہ ہذا)

۱	۲	۳	۴
سال	نمبر۔	مضمون یا مختصر نام	وسعت تنسیخ۔
		ایکٹ ہائے جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل۔	
سنہ ۱۸۸۴ع ...	۱۸	ایکٹ عدالتہائے پنجاب ...	کل۔
سنہ ۱۸۸۸ع ...	۱۳	ایضاً ایضاً ...	کل۔
سنہ ۱۸۹۵ع ...	۱۹	ایضاً ایضا ...	کل۔
سنہ ۱۸۹۹ع ...	۲۵	ایضاً ایضاً ...	کل۔
		ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل۔	
سنہ ۱۹۰۹ع ...	۱	ترمیم ایکٹ عدالت ہائے پنجاب۔	کل۔
سنہ ۱۹۱۲ع ...	۱	ایضاً ایضا ...	کل۔
سنہ ۱۹۱۲ع ...	۴	ایضاً ایضا ...	کل۔

دستخط — اس۔ ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب۔

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو وضع آئین و قوانین کی غرض سے منعقد ہوئی۔

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ء وضع آئین قوانین کی غرض سے منعقد ہوئی۔

کونسل کا اجلاس ۲۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ء کو بروز چہار شنبہ دن کے ساڑھے دس بجے گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں منعقد ہوا۔

حاضرین جلسہ

پریزیڈنٹ

ہز آنر سر مائیکل فرانسس او ڈوائر بہادر جی-سی-آئی-ای و کے-سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس لفٹننٹ گورنر — صدر جلسہ۔

آنریبل مسٹر جان ہیر ونٹ طامسن آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر جیمز الگزانڈر رچی۔
آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ۔
آنریبل مسٹر ہربرٹ جان میتارڈ سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر اسولڈ فارکوہر لسٹن آئی-سی-ایس۔
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ۔
آنریبل راؤ بہادر چودھری لال چند۔
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ۔
آنریبل پنڈت جواہر لال بھارگو۔
آنریبل رائے بہادر رامسرن داس سی-آئی-ای۔
آنریبل رائے بہادر پنڈت شو نرائن۔
آنریبل مسٹر ڈیوڈ وان ایکھمی۔
آنریبل مسٹر جیمز کری۔
آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل۔
آنریبل رائے بہادر راجہ زادہ بھگت رام۔
آنریبل سید مخدوم راجن شاہ۔
آنریبل مسٹر کریو آرمانڈ ہیملٹن ٹاون زینڈ آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر چارلس جوزف ہیلیفکس آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خاں۔
آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔
آنریبل مسٹر اڈون وڈ آل پارکر۔
آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین۔
آنریبل مسٹر ہنری ڈیفیلڈ کریک آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خاں۔
آنریبل مسٹر سڈنی ولیم گریسی آئی-سی-ایس۔

حلف عہدہ

آنریبل مسٹر ایکمون نے تاج برطانیہ کے لئے مجوزہ حلف اطاعت اٹھائی۔

ہر آنریبل پریذیڈنٹ بہادر نے اوس ترتیب کو جس میں کہ رواں کی جاتی ہیں مختصراً بیان کیا۔

سوالات و جوابات

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس —

"حضور والا — سوال نمبر ۱ کا جو میرے نام درج ہے نوٹس دینے کے بعد مجھے آنریبل مسٹر ... کی یادداشت موصول ہوئی جس میں یہ درج تھا کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ایک سڑکوں کی اصلاح کے لئے ... کی غرض سے (اور مد ' دوم ڈسٹرکٹ سول باہتمام سول افسران ۲ لاکھ روپیہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے ... لئے ہم گورنمنٹ کے حد سے زیادہ ممنون و مشکور ہیں - اس لئے اب سوال نمبر ۱ کی ضرورت ... اور میں اوسے واپس لینا چاہتا ہوں"۔

اس لئے مندرجہ ذیل سوال بروئے اجازت واپس لیلیا گیا :—

ڈسٹرکٹ بورڈوں کا اضافہ شدہ عطیہ۔

۱ — "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا گورنمنٹ نے اوپر مد ' ۳۲ جلدہ جات ' ... بورڈوں کو اس سال اور ۲۰۰۰۰۰ روپیہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے جیسا کہ ممبر خزانہ نے کونسل کے اجلاس میں وعدہ کیا تھا۔

آنریبل رائے بہادر رامسرنداس نے سوال کیا —

غرض جس کالئے گورنمنٹ ہند نے صیغہ تعلیم کو زائد عطیہ دیا۔

۲ — "کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بالتفصیل بیان فرمائیگی کہ وہ اغراض کیا ہیں جن کے لئے گورنمنٹ نے ... سال صوبہ ہذا کو ۱۷۵۰۰۰ روپیہ کا عطیہ دیا آیا اکو اس عطیہ کے ہمراہ کوئی خاص ہدایات (اگر کوئی ہوں) ... تھیں تو ازراہ مہربانی وہ بھی بیان کردی جاوینگی - کیا نارمل سکولوں کی عمارتوں کی تعمیر بھی عطیہ ... مقاصد میں شامل ہے؟"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا —

"میں اون اغراض کو جنکے لئے ۱۷۵۰۰۰ روپیہ کا امپیریل عطیہ دیا گیا تھا اس کونسل میں ایک سے ... زائد بیان کرچکا ہوں - گورنمنٹ ہند کی ہدایات کی عبارت بجنسہ درج ذیل ہے :—

"اون خاص اغراض کے متعلق جن پر یہہ عطیہ صرف کیا جا سکتا ہے آنریبل سر سنکلیر لیو کے مندرجہ ذیل الفاظ کی طرف توجہ منعطف کرائی جاتی ہے جو اونہوں نے ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۷ء کو امپیریل کونسل واضع آئین و قوانین میں بیان فرمائے :—

"ہر ایک صوبہ کو جو عطیہ دیا گیا ہے وہ اوسے باقتضا کی رائے خود ٹریننگ (تربیت) کیلئے یا تنخواہ کے لئے یا ہر دو خرچ کر سکتا ہے - یہہ عطیہ باز گشت عطیہ ہوگا - عطیہ مذکور حسب خواہش پرائمری یا ثانوی تعلیم کے لئے خرچ کیا جا سکتا ہے مگر ہمیں اُمید ہے کہ اسکا جزو غالب معلمین پرائمری کو دیا جائیگا - یہہ عطیہ حقیقت میں اوستادوں کے لئے مقصور ہے کیونکہ غالباً بہترین طریق عمل یہہ ہوگا کہ تعلیم نسواں کے لئے علیحدہ انتظام کیا جاوے مگر لوکل گورنمنٹوں کو عطیہ مذکور کا اوسقدر حصہ جو وہ اوستانیوں پر خرچ کرنا چاہیں استعمال کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہوگی - یہہ عطیہ آئندہ سال کے دوران میں استعمال کیا جا سکیگا اور ہمیں اُمید ہے کہ اسے حتی الوسع اسی طریق میں کام میں لایا جائیگا - میں یہہ بھی بیان کئے دیتا ہوں کہ جیسا کہ ہولیوں نے اپنی چٹھی نمبری ۱۶۶ - مورخہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۱۶ء میں بیان کیا ہے گورنمنٹ ہند اوس ملازمت کیلئے جہاں پنشن نہیں ملتی اوستادوں کے واسطے سرمایہ جات دور اندیشی قائم کرنے کو بڑی اہمیت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اوسے یقین ہے کہ موجودہ عطیہ کا ایک حصہ جسقدر جلد ممکن ہوگا ایسے سرمایہ جات جاری کرنے کیغرض سے مخصوص کیا جائیگا۔

" ان تجاویز کی تفصیل جن پر اس عطیہ کو صرف کرنا تجویز کیا گیا ہے میں نے اوس
کے جواب میں بیان کر دی ہے جو آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے ۶ فروری سنہ ۱۹۱۸ء کو
تھا۔جب تک کہ اون تجاویز پر جاری عملی کارروائی شروع نہ ہولے سالانہ بقایا ضرور کافی بڑھ جائیگا ہے اور خرچ
لگایا جائیگا۔مثلاً سال رواں میں بجٹ سے گذشتہ سال کے عطیہ سال رواں کے ۱۷۵۰۰۰ روپیہ کے
۱۳۵۰۰۰ روپے کا بقایا ظاہر ہوتا ہے۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے دریافت کیا۔

اوس خرچ حفظان صحت کی تفصیلات جو زیر مد حفظان صحت کی صرف ہوا۔

۳۔کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ۳۶۶۰۰۰ روپیہ و ۳۷۶۰۰۰ روپیہ اور ۵۰۰۰۰۰ روپیہ کے خرچ حف
صحت کی تفصیلات بیان کریگی جو سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء و سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء اور ۱۹۱۳-۱۴ء کے دوران
زیر مد " ۴۵ تعمیرات سول صرف ہوا "۔

آنریبل مسٹر لیسکن نے جواب دیا۔

" مطلوبہ تفصیلات میز پر رکھی گئی ہیں "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے دریافت کیا۔

کمیٹی تعلیم کی سفارشات

۴۔" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا گورنمنٹ اوس کمیٹی تعلیم کی سفار
کے متعلق کسی فیصلہ پر پہنچی ہے جو گذشتہ اکتوبر میں منعقد ہوئی تھی "۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

" اوس کمیٹی تعلیم کی سفارشات کے متعلق جو گذشتہ اکتوبر میں منعقد ہوئی تھی کسی فی
پر پہنچنے کے لئے ڈسٹرکٹ و ڈویژنل انسپکٹروں سے کثیر التعداد نقشہ جات کا فراہم کرنا ضروری ہے۔

" اس سال جنوری کے پہلے ہفتہ میں ڈویژنل انسپکٹروں نے اجلاس منعقد کیا جس میں کمیٹی م
کی سفارشات اون کے سامنے وضاحت سے بیان کی گئیں اور ضروری امور پر بھی بحث کی گئی۔

" اب بہت سا مسالہ دستیاب ہو گیا ہے جو گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کیا جائیگا اور
کمیٹی مذکور کی بہت سی سفارشات کے متعلق کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لئے کافی ہوگا "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے دریافت کیا۔

جدید صنعتی مدارس کا جاری کرنا۔

۵۔کیا گورنمنٹ سال سنہ ۱۹۱۸-۱۹ع کے دوران میں کوئی صنعتی مدارس جاری کرنے کا ا
رکھتی ہے ؟ اگر ایسا ہے تو ان مدارس کی تعداد کیا ہوگی اور وہ کن صنعتوں کے لئے جاری کئے جائینگے ؟

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

" صوبہ ہذا کے صنعتی مدارس کی مکرر تنظیم پر گذشتہ سال سٹینڈنگ کمیٹی تعلیم صنعت و ح
نے غور کی تھی۔

" ایک روئداد جس میں اون کی تجاویز شامل تھیں گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کی گئی
جسے گورنمنٹ نے سرکاری اور مقامی جماعتوں کی رائے کے لئے متداول کیا!

یہ تمام رائیں ابھی تک موصول نہیں ہوئیں۔

" یہ سفارشات ایک جامع نوعیت کی تھیں اور اون کی رو سے اس قسم کے مدارس کی نو
میں بڑی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔

" اس تحقیقات کا نتیجہ دریافت ہونے تک گورنمنٹ موجودہ نمونہ کے جدید صنعتی مدارس جا
کھولنے کی ابتدا نہیں کرنا چاہتی "۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے سوال کیا—

پنجاب یونیورسٹی کے فیلوز کی تعداد میں اضافہ

٦— چونکہ پنجاب یونیورسٹی میں زراعت کے لئے ایک جدید قسم فیکلٹی کا اضافہ ہوگیا ہے کیا [گورنمنٹ] کا ارادہ ہے کہ وہ پنجاب یونیورسٹی کے فیلوز کی تعداد بڑھانے کے لئے گورنمنٹ ہند کے [پاس س]فارش کرے؟"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"زراعت کی جدید فیکلٹی کے مرتب ہونے پر گورنمنٹ پنجاب نے ایکٹ یونیورسٹی [بابت] ١٩٠٤ع میں ترمیم کرنے کی غرض سے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں تجاویز ارسال کی تھیں تا کہ یونیورسٹی میں معمولی فیلوز کی تعداد کو بڑھا دیا جائے۔

"مگر گورنمنٹ ہند نے فی الحال اس معاملہ کے متعلق کاروائی ملتوی کر دی ہے جس کی [وجہ یہ] ہے کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں سینیٹوں کے نظام کا تمام مسئلہ گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے سوال کیا—

اوپن یونیورسٹی کی ترمیم تا کہ پنجاب یونیورسٹی میں منتخب شدہ ممبران کی تعداد کے زیادہ ہونے کا انتظام کیا جاوے

٧ "پنجاب کی جدید ترقی یونیورسٹی کے سینٹ میں منتخب شدہ ممبروں کے عنصر غالب کو مد نظر [رکھتے] ہوئے کیا گورنمنٹ انڈین یونیورسٹی سنہ ١٩٠٤ع میں ترمیم کرنے کے لئے گورنمنٹ کے پاس سفارش [کا ار]ادہ رکھتی ہے۔تا کہ پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ میں بھی منتخب شدہ ممبروں کی تعداد کے زیادہ ہونے [کا انتظ]ام ہوجاوے"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"یونیورسٹی کے سینٹ پر نظر ثانی کرنے کی تجاویز گذشتہ سال گورنمنٹ پنجاب ارسال [کی ت]ھیں۔

"معلوم ہوا ہے کہ دوسرے صوبوں کی سفارشات کے ہمراہ گورنمنٹ ہند ان تجاویز پر [غ]ور کر رہی ہے"۔

آنریبل خانصاحب مولوی محمد اکرام اللہ نے سوال کیا—

یورپین نیٹو افسران کے لئے سرکاری آرامگاہ کا استعمال

٨—"کیا گورنمنٹ ازراہ عنایت بیان فرماویگی کہ آیا یہہ امر واقع ہے کہ بعض اضلاع میں جو [آرامگا]ہیں موجود ہیں وہ زیادہ تر یورپین افسروں ہی کے لئے مقصود ہیں اور کہ دوران فرائض میں اون [میں ص]رف وہی دیسی افسر قیام پذیر ہوسکتے ہیں جو یورپین وضع و اطوار اختیار کر سکیں؟۔

"(ب) اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ اون اضلاع کے نام بتلائیگی؟۔

"(ج) کیا گورنمنٹ تمام ہندوستانی عہدہ داروں سے اس بندش کے رفع کرنے کی مناسبت پر غور کریگی؟"۔

آنریبل مسٹر ایکمین نے جواب دیا—

"یہہ امر واقع نہیں ہے کہ بعض اضلاع میں ایسی آرامگاہیں جو زیادہ تر یورپین عہدہ داران کے لئے [ہوں موجود] ہیں۔

"صیغہ تعمیرات سرکاری کی آرامگاہیں جو پنجاب کے ہرایک ضلع میں واقع ہیں فی الحقیقت ایسے [لوگوں] کے "آرام آسائش کے لئے بنائی گئی ہیں جو یورپین طرز ماند و بود رکھتے ہوں اور کسی محکمہ کے کسی افسر کو جو آرامگاہ اور اوسکے اسباب کے استعمال میں یورپین رسم و رواج کا پابند نہ ہو اوسے استعمال کرنے [کی اج]ازت نہیں ہے۔

"یہہ قاعدہ تمام ایسے یورپین اور ہندوستانی افسروں کی خاطر جو آرامگاہوں کے استعمال کے حقدار [ہیں ضر]وری معلوم ہوا ہے اور چونکہ عملی طور پر اس سے تسلی بخش کام ہو رہا ہے اسلئے گورنمنٹ اسمیں تبدیلی نہیں کرنی چاہتی"۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام الٰہی نے سوال کیا —

تحصیلداروں کے مواجب سفر۔

۹ — " (الف) کیا یہہ معلوم ہے کہ تحصیلدار اور منصف کا سرکاری عہدہ و رتبہ ایک جیسا ہے ؟

" (ب) کیا یہہ امر واقعہ ہے کہ منصف کو تو مواجب سفر ۳ روپیہ روزانہ کی شرح سے ملتے ہیں اور تحصیلدار کو صرف ۱ روپیہ کی شرح سے باوجودیکہ مؤخرالذکر کے پاس گھوڑے کا ہونا بھی لازمی ہے ؟

" (ج) اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ تحصیلداروں کو بھی وہی مواجب سفر عطا کرنے کی مناسبت پر غور فرمائیگی "۔

آنریبل مسٹر میناررڈ نے جواب دیا -

" (الف) معلوم نہیں کہ تحصیلدار اور منصف کے اصولاً سرکاری عہدہ و رتبہ کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ یہہ معاملہ گورنمنٹ کے سامنے آج تک کبھی فیصلہ کے لئے پیش نہیں ہوا۔ مگر یہہ بیان کیا جا سکتا ہے کہ تحصیلداروں کے تینوں درجوں کی تنخواہ علی الترتیب وہی ہے جو منصف کے تینوں درجوں کی ہے۔

" (ب) (ب) کا جواب اثبات میں ہے۔

" (ج) حصہ (ج) کے متعلق آنریبل ممبر کی توجہ اون جوابات کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے جو اجلاس کونسل منعقدہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ع میں آنریبل ملک محمد امین خان اور ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ میں آنریبل رائے بہادر ہری چند اور ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۱ع میں آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل کو دئے گئے تھے - اون وجوہات کی بناء پر جو اون جوابات میں بیان کی گئی تھیں گورنمنٹ کے خیال میں مواجب سفر کی موجودہ شرح کو جو تحصیلداروں کو ملتی ہے بڑھانے کی مناسبت پر غور کرنا ضروری نہیں ہے "۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام الٰہی خان نے سوال کیا —

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کے امتحان میں قانون فوجداری و دیوانی کے علیحدہ علیحدہ پرچے۔

۱۰ — " کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کے امتحان صیغہ میں قانون فوجداری و قانون دیوانی کو علیحدہ علیحدہ کر دینے کی معقولیت پر غور فرمائیگی تا کہ امیدوار مال اور خزانہ کے مضامین کی طرح اون کو بھی علیحدہ علیحدہ پاس کرنے کے قابل ہو جائیں ؟ "۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا —

" امتحان صیغہ میں قانون دیوانی اور قانون فوجداری پہلے سے ہی علیحدہ علیحدہ مضمون ہیں جو کچھہ کہ آنریبل ممبر کی خواہش معلوم ہوتی ہے وہ یہہ ہے کہ ان کی علیحدہ شقیں بنا دی جائیں۔ موجودہ قاعدہ اس طرح کئی سالوں سے چلا آتا ہے اور سیکروں افسروں نے اس پر عملدرامد کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کی - اس لئے جناب نواب لفٹننٹ گورنر کے پاس یہہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں کہ اون کو بہت مصیبت کرنی پڑتی ہے "۔

آنریبل خان صاحب مرزا اکرام الٰہی خان نے سوال کیا —

سڑک راولپنڈی و کوہالہ پر محصول

۱۱ — " چونکہ تمام پلوں کا محصول یکم جولائی سنہ ۱۹۱۸ع سے منسوخ ہو جاتا ہے اس لئے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی وہ وجوہات بیان فرمائیگی جن کے باعث اکیلی سڑک راولپنڈی کوہالہ کی سڑک پر محصول کا قائم رکھنا ضروری پایا گیا ہے ؟ "۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا —

" حال کے سالوں میں فوجی موٹروں اور کشمیر کی طرف معمولی آمد و رفت میں اضافہ کے باعث سڑک راولپنڈی کوہالہ کی قائمی کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے - اس وجہ سے اس خاص سڑک پر محصول کی منسوخی سے آمدنی کے اس ذریعہ کو بند کرنا اس وقت ناممکن الوقوع ہے - محصول کی آمدنی قائمی کے خرچ کا ایک بہت ہی تھوڑا حصہ پورا ہوتا ہے "۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام الٰہی خان نے سوال کیا —

جنگ کے دوران میں غیر سرکاری امدادی مدارس کی عمارتوں کی تعمیر کیواسطے مہیا نہ کیا جانا۔

۱۲ — " (الف) — کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ پنجاب میں کوئلہ کے نہونے کے باعث نئی عمارتوں کا کام عملی طور پر بند ہو گیا ہے۔

" (ب) کیا یہہ بھی امر واقعہ ہے کہ تمام عمارتی سامان کی قیمت لڑائی سے پہلے کی قیمت کے دو چند سے بھی اوپر ہو گئی ہے ؟

" (ج) اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ سررشتہ تعلیم کو اس حکم کے صادر کرنیکی ضرورت پر غور فرمائیگی کہ جنگ کے دوران میں غیر سرکاری امدادی مدارس پر عمارتوں کیلئے دباؤ نہ ڈالا جائے "۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

" (الف) یہہ بالکل ٹھیک ہے کہ کوئلہ کے نہ ہونے کے باعث پختہ اینٹوں کی ساخت میں بھاری کمی ہو گئی ہے۔ اور اگر موجودہ صورت جاری رہی تو ہر طرح اغلب ہے کہ اس میں اور بھی بھاری کمی ہو جائیگی۔

" (ب) درآمد شدہ اسباب کی شرحیں بہت سی صورتوں میں لڑائی سے پہلے کی نسبت ۱۰۰ فیصدی سے اوپر چڑہ گئی ہیں اور اسکے علاوہ بہت سے ضروری سامان کی قیمت دو گنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

" (ج) مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر تجویز پیش کرتے ہیں کہ محکمہ تعلیم کے افسران معائنہ کنندہ امدادی عالی سکولوں کے مینیجروں پر جنگ کے دوران میں انکی عمارتیں بنانے کے لئے دباؤ نہ ڈالیں خواہ موجودہ جگہ نا موافق یا نا کافی ہو۔

" گذشتہ سال کے دوران میں تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ درحقیقت غیر سرکاری مینیجر فی الحال کوئی بڑی تعمیر جاری نہیں رکھ سکتے خواہ اونکو گورنمنٹ کی طرف سے مالی امداد بھی مل جائے۔

" ایسی حالت محکمہ تعلیم کو ہدایت کی جائیگی کہ جہاں امر کام کے لئے بہت روپیہ صرف ہوتا ہو وہ امدادی سکولوں کے مینیجروں کو جنگ کے دوران میں سکول کی عمارتیں بنانے کے لئے مجبور نہ کریں "۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان نے سوال کیا۔

وزیر آباد کی سکیم نالی نکاس

" ۱۳۔(الف) کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۶ع میں میرے سوال نمبر ۱۹ کے جواب میں گورنمنٹ نے فرمایا تھا کہ وزیر آباد کی سکیم نالی نکاس فولاد کے نلوں کی کمی کے باعث ملتوی ہے۔ اب گورنمنٹ براہ عنایت بیان فرمائیگی کہ سکیم کے جاری کرنے میں اب کیا دیر ہے جبکہ نل مذکور بہت دیر سے مکمل ہو چکے ہیں۔

" (ب) کیا یہہ ٹھیک ہے کہ ذخیرہ کے تالاب تہ زمین کے پانی سے بھرے رہتے ہیں۔ اور اسلئے اون میں سارا غلیظ پانی نہیں سما سکتا جسکو نالہ پلکھو میں ڈالا جاتا ہے۔ اور اسی کو روکنے کیلئے یہہ سکیم تجویز کی گئی تھی۔

" (ج) اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ اس سکیم کا کون ذمہ وار ہے اور اسپر کسقدر روپیہ صرف ہوا ہے۔ "

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

" (الف) یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ اوس جواب کے دئے جانیکے بعد جسکو آنریبل ممبر نے ذکر فرمایا ہے فولاد کے نل مل گئے تھے۔ لیکن غیر معمولی بارشوں کے باعث تہ زمین کا پانی اونچا چڑہ آیا اسلئے سکیم میں اور بھی دیر ہو گئی۔ اب جونہی کہ پانی نیچا ہوتا ہے۔ باقی ماندہ ذخیرہ کے تالاب بھی تعمیر ہو جاوینگے۔ اور یہہ کام جاری کرنے کے قابل ہو گا

" (ب) اسوقت ذخیرہ کے تالابوں میں تہ زمین کا پانی تقریباً ایک فٹ کی گہرائی میں کھڑا ہوا ہے۔ لہذا پانی ابھی تک ذخیرہ کے تالابوں میں نہیں ڈالا گیا۔

" (ج) اس سکیم کی تجویز صاحب انجینئر حفظان صحت پنجاب نے کی تھی۔ اور اسوقت اسکی کامیابی کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا جبتک کہ یہہ کام مکمل نہ ہو جائے۔ ابتک جو روپیہ صرف ہو چکا ہے اوسکی تعداد ۷۳۲۴۰ ہے "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے نے سوال کیا۔

قتل انسان اور ڈاکہ کی اوسط وار ۱۵ تعداد جنکا ارتکاب ضلع میانوالی میں ہندو اور سکھوں نے کیا۔

۱۴۔ " (ا) کیا گورنمنٹ مہربانی کر کے اون مقدمات کی سالوار تعداد بتائیگی جن میں گذشتہ عرصہ دس سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۱۷ع کے دوران میں ہندوؤں بشمول سکھوں پر (جنکی تعداد بھی بتائی جائے) ضلع میانوالی میں قتل انسان مستلزم بہ سزائے موت ڈاکہ۔ رہزنی اور بغاوت کے جرائم کے لئے مقدمے چلائے گئے۔

" (۲) کتنے ایسے اشخاص کی تجویز عدالت ہائے جوڈیشل نے کی اور کیا نتائج ہوئے ؟

" (۳) کتنے اشخاص کی صورت میں کارروائی زیر قانون جرگہ عمل میں آئی اور کیا نتائج ہوئے "

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" مجھے افسوس ہے کہ اطلاع جو صاحب ڈپٹی کمشنر میانوالی نے بہم پہنچائی ہے اوس سے مقدمات کی تفصیل سالوار نہیں ملتی صرف گذشتہ دس سال کا مجموعہ ہے جو حسب ذیل ہے ۔ ـ

	عدالت	مقدمات	اشخاص جن کو سزا دی گئی۔	جو بری یا رہا کر دئے گئے۔
قتل یا قتل انسان مستلزم بسزائے موت۔	عدالت ہائے جوڈیشل ...	۹	۹	۵
	جرگہ ...	۳	۹	۲
ڈاکہ	عدالت ہائے جوڈیشل ...		کوئی نہیں	
	جرگہ	۳	۲	۳

ان میں سے کسی مقدمہ کے ساتھ ہمیں سکھوں کا تعلق نہیں ہے۔

" ڈاکہ زنی اور بغاوت کی وارداتوں کے متعلق اعداد بہم نہیں پہنچائے گئے اور خیال ہے کہ گذشتہ دس سالوں کے دوران میں ایسی وارداتوں میں کسی ہندو کا نام نہیں ہے "۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان نے سوال کیا۔

۱۵۔" کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب کے اجلاس منعقدہ ۹ فروری سنہ ۱۹۱۸ء میں پیروکاران سرکار کے بارہ میں جو سوال میں نے کیا تھا اوسکے جواب کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان فرمائیگی کہ

" (الف) آیا اون ۱۰ اسامیوں کی تعداد میں جن کی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ اون پر یکم جنوری سنہ ۱۹۱۸ء کو مسلمان فائز تھے وہ دو اسامیاں بھی شامل کر لی گئی تھیں جو قائم مقامی طور پر پر کی گئی تھیں اور کہ بعد ازاں اسامیوں مستقل انتظام کی صورت میں ایسے عہدہ داران کو دی گئی ہیں جو غیر مسلم ہیں ؟

" (ب) آیا اس بیان میں کہ چھ اسامیوں پر زراعت پیشہ اقوام کے ممبر مقرر ہیں کوئی غلطی تو نہیں ہوئی ؟ "

اسامیان تحصیلدار اور پیروکار ...

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا۔

" (الف) پیروکار سرکار کی اون دس اسامیوں میں سے جن پر یکم جنوری سنہ ۱۹۱۸ء کو مسلمان مقرر تھے ۹ مستقل تھیں اور ایک قائم مقامی۔ مذکورالذکر اسامی اب ایک ہندو کو دی گئی ہے جسے مستقل طور پر مقرر کیا گیا ہے ایک اور مسلمان پیروکار سرکار یکم جنوری سنہ ۱۹۱۸ء کو وفات پا گیا ہے جو اپنی وفات کے وقت رخصت پر تھا اور ایک مسلمان (جو اون ۱۰ میں شامل نہیں ہے جنکا میں نے اپنے جواب مورخہ ۹ فروری سنہ ۱۹۱۸ء میں ذکر کیا تھا) اوسکی جگہ کام کرتا رہا اور اب بھی کر رہا ہے۔علاوہ ازیں جھنگ میں پیروکار سرکار کا ایک جدید عہدہ قائم کیا گیا ہے جسے ایک مسلمان کے تقرر سے پر کیا گیا ہے جو زمیندار ہے۔ اسلئے موجودہ صورت حالات یہ ہے کہ پیروکاران سرکار میں سے ۱۵ پر ہندو ممتاز ہیں (۱۴ مستقل اور ایک قائم مقامی) ۱۰ پر مسلمان (۹ مستقل اور ایک قائم مقامی) ایک پر سکھ اور ایک پر عیسائی۔

(ب) آنریبل ممبر کے ٦ فروری سنہ ١٩١٨ع کے سوال میں یہ دریافت کیا گیا تھا کہ کتنے پیروکاران سرکار کا تعلق 'اقوام زمیندار' سے ہے اور موسومہ پیش کردہ اعداد اولیہ جواب ہو مہیا کیے جو پیروکاران سرکار کی اپنی طرف سے موصوف ہوئے تھے اور زمیندار ہونے کے جن دعووں کے متعلق کوئی شک تھا وہ خارج کردئے گئے تھے مجھے افسوس ہے کہ میں نے یہ غلطی سے کہدیا کہ ٦ مسلمان پیروکاران سرکار زراعت پیشہ اقوام کے افراد ہیں۔ صحیح عدد ٥ تھا لیکن چھٹے صاحب اگرچہ وہ کسی مشہورہ زراعت پیشہ جماعت کے فرد تو نہیں تاہم چونکہ اونکے پاس اپنی آبائی زمین کا ایک بہت بڑا رقبہ ہے اس لئے اس لحاظ سے اونہیں زمیندار کہا جاسکتا ہے۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین نے سوال کیا۔

امپیریل کونسل واضع آئین و قوانین میں پنجاب کی طرف سے اہل اسلام کا انتخاب۔

١٦۔ کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان فرمائیگی کہ اوس ریزولیوشن کے متعلق کیا کارروائی (اگر کوئی کی گئی ہے) کی گئی ہے جو ١٣ مارچ سنہ ١٩١٧ع کو کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب میں اجلاس میں پاس کیا گیا تھا کہ امپیریل کونسل واضع آئین و قوانین میں پنجاب کے طبقہ مسلمانان کا نمائندہ نامزد ہونے کی بجائے منتخب کیا جاوے؟"۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

"میں آنریبل ممبر کی توجہ سرکاری اطلاع مورخہ ١٧ جولائی سنہ ١٩١٧ع کی طرف منعطف کراتا ہوں اس سرکاری اطلاع کے آخری فقرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ "اب اس امر کا فیصلہ کردیا گیا ہے کہ امپیریل کونسل واضع آئین و قوانین میں پنجاب کے طبقہ مسلمانان کی نیابت کے طریق کے مسئلہ پر اوس وقت غور کی جائیگی جبکہ آئندہ کونسل ہائے واضع آئین و قوانین کے انضباط کا سوال پیش ہوگا؟"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان نے سوال کیا۔

امپیریل کونسل میں مسلمانوں کا منتخب شدہ نمائندہ۔

١٧۔ "اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ممکن ہے کہ ہندوستان میں آئینی تبدیلیوں کا مسئلہ جس میں فی الحال جناب ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند مصروف ہیں اسقدر جلد حل نہ ہو کہ کونسل واضع آئین و قوانین آئندہ سہ سالہ انتخاب کے وقت ریزولیوشن متذکرہ سوال ١٦ کو نافذ کیا جاسکے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اس امر کا یقین دلائیگی کہ متذکرہ بالا انتخاب کے موقع پر امپیریل کونسل واضع آئین و قوانین میں پنجاب کے طبقہ مسلمانان کے نمائندہ کا تقرر بذریعہ نامزدگی نہیں بلکہ بذریعہ انتخاب عمل میں آئیگا؟"۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

"طبقہ مسلمانان یا کسی دیگر طبقہ کی نیابت کے متعلق اسی بات کا یقین دلانا گورنمنٹ پنجاب کے حیطۂ اختیار سے باہر ہے۔ اس کا فیصلہ ہندوستان کے دائرہ میں ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اوس وقت سے قبل جسکا سرکاری اطلاع متذکرہ بالا میں ذکر کیا ہے اس خاص امر کے متعلق کوئی تجویز پیش کرنا نہیں چاہتے"۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان نے سوال کیا۔

مختلف محکمہ جات کو انگریزی و دیسی اخبارات کی بہم رسانی۔

١٨۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اون انگریزی و دیسی اخبارات کا ایک نقشہ میز پر رکھے گی جو پنجاب گورنمنٹ کے ماتحت مختلف محکمہ جات کے لئے خریدے جاتے ہیں؟"۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

"فہرست مطلوبہ میز پر رکھدی گئی ہے"۔*

* دیکھو ضمیمہ (ب)۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا ــ

۱۹ ــ " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا یہہ امر واقعہ ہے کہ ــ

(الف) ۳۰ سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا جب گرداور قانونگویوں کی ۴۰ روپیہ ۳۵ روپیہ اور ۳۰ روپیہ ماہوار کی تنخواہوں اور ۵ روپیہ ماہوار مواجب گھوڑا کی موجودہ شرحیں ابتدا مقرر کی گئی تھیں اور نہ قیمتوں میں عام طور پر اضافہ ہو جانے کے باوجود ان پر نظر ثانی نہیں کی گئی ؟ ــ

(ب) کہ گورنمنٹ کے کسی ہمرتبہ عہدہ دار کو مواجب گھوڑا ۱۵ روپیہ ماہوار سے کم نہیں ملتا ؟ ــ

" (ج) کہ اون کے عہدہ نائب تحصیلداری پر ترقی پانے کے آئندہ حالات ایسے عمدہ نہیں رہے جیسے کہ وہ اوس وقت تھے جبکہ اونکی تنخواہ کا معیار شروع شروع میں مقرر کیا گیا تھا "۔ ؟

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا ــ

" (الف) سوال کے حصہ (الف) کے جواب میں آنریبل ممبر کی توجہ اوس سوال نمبر ۳ کے جواب کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے جو آنریبل خان صاحب مرزا اکرام اللہ خان نے اجلاس کونسل منعقدہ ۶ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء میں پوچھا تھا نیابت قانونگویوں کو مواجب فالتو ۵ روپے و ۱۰ روپے ماہوار کے حساب سے ملتے تھے ۔ مگر نیابت قانونگویوں کے مواجب نیابت پر اسکا کوئی اثر نہیں ہوتا ــ

" (ج) اسامیات کے خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ قانونگویوں کے عہدہ نائب تحصیلداری پر ترقی پانے کے آئندہ حالات ایسے عمدہ نہیں ہیں جیسے کہ وہ اس وقت ہوا کرتے تھے جبکہ اونکی تنخواہ شروع شروع میں مقرر کی گئی ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا ــ

۲۰ ــ " اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ہذا کو مطلع کریگی کہ اونکی تنخواہوں مواجب گھوڑا اور آئندہ امید ترقی میں اصلاح کرنے کی کوئی سکیم اوسکے زیر غور ہے جس سے گرداور قانونگو کے ذمہ وار عہدہ کے لئے مناسب اشخاص دستیاب ہو سکیں ؟ "ــ

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا ــ

" حال ہی میں صاحب فنانشل کمشنر نے نیابت قانونگویوں کی تنخواہ میں معمولی اصلاح کی بعض تجاویز گورنمنٹ کے پاس بھیجی ہیں جو فی الحال زیر غور ہیں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا ــ

۲۱ ــ " کیا گورنمنٹ مہربانی کرکے فرمائیگی کہ آیا یہہ صحیح ہے ــ

" (الف) کہ وہ پورپین ڈپٹی کمشنر اور عام اس سے کہ وہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری اور وہ افسران ضلع جو میلہ نمائش مویشیاں بمقام حافظ آباد و میلہ بتقریب سالگرہ گورو نانک بمقام ننکانہ صاحب میں جاتے ہیں اونکے کھانے پینے کا انتظام اون کے دوران قیام میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے سرمایہ جات سے کیا جاتا ہے ؟ ــ

" (ب) کہ میلوں میں جانے والے یورپین و ہندوستانی عہدہ داروں کو جب کبھی وہ میلوں پر جاتے ہیں اپنے مواجب سفر اور مواجب قیام گورنمنٹ سے وصول کرنے کی اجازت ہے ــ

(ج) کہ ایکٹ یا قواعد ڈسٹرکٹ بورڈ میں کوئی ایسے احکام نہیں ہیں جن کی رو سے سرمایہ جات ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایسے استعمال کو جائز قرار دیا جاسکے ــ

(د) کہ پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈ کے سرمایہ جات ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایسے مصرف کے متعلق گورنمنٹ یا کسی دیگر حاکم کی منظوری حاصل نہیں کی ہے ؟ ــ

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

"(الف) یقین کیا جاتا ہے کہ بعض ڈسٹرکٹ بورڈوں مقام میلہ پر کمیٹی مصروان اور دیگر … کے لئے جو میلہ جات مویشی میں کام پر لگائے جاتے ہیں سامان خور و نوش بہم پہنچاتی ہیں۔ … متعلق ایسی مہمان نوازی یا خاطر تواضع میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتی جس سے … والوں کو نہ صرف سہولت ہو جاتی ہے بلکہ اونہیں اپنے منصبی فرائض کو تضیع اوقات کے بغیر … دینے میں مدد ملتی ہے۔ میلہ بتقریب سالگرہ گورو نانک بمقام ننکانہ صاحب کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ … سالوں سے اس قسم کا کوئی خرچ برداشت نہیں کیا گیا۔

"(ب) چونکہ پٹواری اور مفصوصلاتی عہدہ داران سرکاری اپنے فرائض پر حاضر کئے جاتے ہیں … کوئی وجہ نہیں کہ عام قاعدہ کی رو سے سواری خرچ وصول نہ کئے جاویں۔

"(ج) ایک ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ ٣٧ (٢) کو دفعہ ٢٠ (٢) کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو … جات ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایسا مصرف صاف طور پر جائز ہے اور گورنمنٹ اس معاملہ میں اون کے … میں دست اندازی کرنیکی کوئی وجہ نہیں دیکھتی۔

(د) فقرہ (ج) کے جواب کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس فقرہ کے جواب کی کوئی ضرورت … نہیں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

روپیہ جو ہائے سالوں میں مندرجہ بالا پر خرچ ہوا۔

٢٢۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی اوس رقم کے متعلق ایک نقشہ میز پر رکھیگی جو سنہ ١٩١٢ء سے … ١٩١٧ء تک ہر سال مذکورہ بالا میلوں میں سے ہر ایک میلے میں مندرجہ بالا اغراض پر صرف ہوئی ؟"

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

"سوال نمبر ٢١ کے جواب میں مندرجہ وجوہات کی بناء پر گورنمنٹ کے خیال میں مطلوبہ اطلاع سے … کار مطلب حاصل نہیں ہوگا اور اسلئے وہ کوئی ایسا نقشہ میز پر نہیں رکھنا چاہتی۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا۔

لائیسنس اسلحہ کا نقشہ۔

٢٣۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی میز پر ایک ایسا نقشہ رکھیگی جس سے مندرجہ ذیل ضلع وار … ظاہر ہوتی ہو۔

"(الف) ایسے لائیسنس ہائے اسلحہ کی تعداد جن کی تجدید سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے سنہ ١٩١٨ء میں پنجاب کے ہر ایک ضلع میں انکار کردیا ہو۔

"(ب) ایسی بندوقوں یا اسلحہ کی تعداد جو سنہ ١٩١٨ء میں عدم تجدید لائیسنس کی وجہ سے تھانوں یا ہر ایک ضلع کے مالخانوں میں جمع کئے گئے ؟"۔

لائیسنس ہائے اسلحہ کا نقشہ۔

٢٤۔ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا یہ صحیح ہے کہ اکثر صورتوں میں لائیسنس کی … کے لئے یہ شرط لگائی گئی تھی کہ تجدید لائیسنس کا درخواست گذار یا تو کسی سرمایہ جنگ میں کچھ چندہ دے یا فوج کے لئے کچھ رنگروٹ بہم پہنچائے ؟"

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

"سوالات ٢٣ اور ٢٤ کے متعلق اطلاع فراہم کی جا رہی ہے اور دستیاب ہونے پر میز پر … رکھی جائیگی "۔

آنریبل بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

لائسنس ہائے اسلحہ کی تجدید۔

۲۵—" اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی :—

(الف) کہ آیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی یہہ کار روائی کسی عام یا خاص ہدایات کی رو سے جو گورنمنٹ نے اسبارہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو جاری کیں۔

(ب) کہ ایسے لائسنسوں کی تعداد کیا ہے جن کی تجدید سے ہر ایک ضلع میں نمبر ۲۴ میں مذکورہ شرط کی عدم تعمیل کی وجہ سے انکار کیا گیا۔

(ج) کہ آیا درخواست گذاروں کی پہلی خدمات کو جو انہوں نے درخواست تجدید لائسنس پہلے کسی وقت سرمایہ جات جنگ-آور ڈے فنڈ-سرمایہ صلیب احمر یا سرمایہ جات جنگ میں روپیہ دینے کی شکل میں کی تھیں تجدید لائسنس استحقاق کے لئے کافی نہیں سمجھا گیا ؟

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

" مطلوبہ اطلاع فراہم کی جا رہی ہے مگر (الف) کے متعلق میں آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں اسبارہ میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی عام یا خاص ہدایات جاری نہیں کی گئی ہیں "۔

آنریبل بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

لائسنس ہائے اسلحہ کی تجدید۔

۲۶—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا سنہ ۱۹۱۸ ع میں لائسنس ہائے اسلحہ تجدید کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی کار روائی کے جواز پر غور کرنے اور ان احکام کی نظر ثانی کرنے کوئی تجویز گورنمنٹ کے سامنے پیش ہے جنکی رو سے ایسے اشخاص کے لائسنسوں کی تجدید سے انکار دیا گیا جنہوں نے تجدید لائسنس کی درخواست کذارنے سے قبل یا اس کے بعد جنگ میں مدد دی

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

" گورنمنٹ کے روبرو کوئی ایسی تجویز زیر غور نہیں ہے - اگر فراہم کردہ اطلاع سے اس کارروائی ضرورت معلوم ہوئی جو آنریبل ممبر نے تجویز کی ہے تو گورنمنٹ ایسی کارروائی سے دریغ نہیں کریگی الفور جیسے حالات مناسب ہو "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

مقامی مواجب و مواجب سفر۔

۲۷—" بحوالہ ان جوابات کے جو آنریبل ممبر مذکور نے میرے ان سوالات پر دئے جو میں اجلاس کونسل منعقدہ ۹ فروری سنہ ۱۹۱۸ ع میں کئے تھے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا معلوم ہے کہ صیغہ تعمیرات سرکاری گورنمنٹ ہند کی جماعت وار فہرست عملہ (جو ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ ع مصحح شدہ ہے) کے صفحات ۱۱۳ لغایت ۱۱۸ میں یہہ درج ہے کہ صوبجات ملحقہ کے ۹۵ سپارنٹینڈنٹوں کو ۵۰ ماہوار کے مقامی مواجب اور درجہ اول کے مواجب سفر ملتے ہیں ؟ "۔

آنریبل مسٹر ایکمن نے جواب دیا—

" صیغہ تعمیرات سرکاری گورنمنٹ ہند کی جماعت وار فہرست عملہ (جو ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ مصحح شدہ ہے) کے صفحات ۱۱۳ لغایت ۱۱۸ میں درج ہے کہ صوبجات متحدہ کے ۱۵۳ سپرنٹنڈنٹوں کو مواجب کیونکر ملتے ہیں مگر یہہ معلوم نہیں ہے کہ آیا یہہ تمام مواجب کیونکر مقامی مواجب ہیں یا وہ درجہ کے مواجب سفر ہیں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

مقامی اور سفری مواجب۔

۲۸—" کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ گورنمنٹ ہند سے یہہ درخواست کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے "—

(الف) که پنجاب کے کم از کم ۳۱ ایر سپارڈینیٹوں کو قدیم معیاروں کے مطابق وہ اول درجہ کے مواجب سفر بدستور ملتے رہیں جو جناب وزیر ہند کے منظور کئے ہوئے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے پیش از پیش شدہ شرائط ملازمت عطا ہونے تک اونکا قدیم رتبہ اور تنخواہ کو برقرار رکھا جا ئے۔

" ب) کہ وہ ملازمت ایر سب آرڈینیٹ پنجاب کے اون افسروں کی حالت پر غور کرے جنہیں سابق شرائط ملازمت کے مطابق سنہ ۱۹۱۳ع وسنہ ۱۹۱۵ ع اور سنہ ۱۹۱۷ع میں بعض جگہوں کے خالی ہونے کے باعث ترقی کی اُمید تھی مگر اون جگہوں کے پر نہ کئے جانے کے باعث وہ ترقی سے محروم ہو گئے۔

"(ج) کہ سب وہ اون ایر آرڈینیٹوں کے تناسب میں اضافہ کرے جنہیں پنجاب میں اسسٹنٹ انجینیئر کا اعزازی رتبہ عطا کیا جائیگا ؟ "۔

آنریبل مسٹر ایکمین نے جواب دیا—

" (الف) درجہ اول کے مواجب سفر عطا کرنے کے سوال کی طرف گورنمنٹ ہند کی توجہ ابتدا ۱۹۱ ع میں دلائی گئی تھی جنہوں نے اوسے معرض التواء میں ڈالنے کا فیصلہ کیا تھا جیسا کہ کونسل ہذا کے اجلاس منعقدہ ۹ فروری سنہ ۱۹۱۸ع میں سوال نمبر ۱۵ (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا تھا۔ مگر یہ معاملہ پھر گورنمنٹ ہند کے گوش گذار کیا جائیگا "۔

" (ب) چونکہ ایر سب آرڈینیٹوں کی ترقیاں قطعاً مقامی گورنمنٹ کے ہاتھوں میں ہیں اسلئے گورنمنٹ ہند کے سامنے اس معاملہ میں کمی و بیشی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے "۔

" (ج) اون ایر سب آرڈینیٹوں کے تناسب میں جنہیں پنجاب میں اسسٹنٹ انجینیئر کا اعزازی رتبہ دیا جائیگا اضافہ کرنے کے لئے گورنمنٹ ہند سے کہنے کا کو ارادہ نہیں ہے کیونکہ ۶ [فیصدی] کی جسکی مخصوص صفحہ تعمیرات سرکاری کی جلد اول فقرہ نمبر ۹۲ کی رو سے اجازت ہے فی الحال کافی و شافی خیال کیجاتی ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

پنجاب میں ملازمت انجینیئرنگ صوبہ۔

۲۹— " کیا گورنمنٹ براہ مہربانی میز پر ایک ایسا نقشہ رکھیگی جس سے پنجاب کی ملازمت انجینیئری تک صوبہ کی ابتداء سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ع تک مندرجہ ذیل ظاہر ہوتے ہوں۔

(الف) " ہر دو شعبہ جات کے ایسے ایر سب آرڈینیٹوں کی تعداد جنہیں پنجاب میں ہر سال اسسٹنٹ انجینیئر کے درجہ پر ترقی دی گئی ہو۔

(ب) ایسے ہندوستانیوں اور یورپینوں کی تعداد جو درجہ ایر سب آرڈینیٹ سے درجہ اسسٹنٹ انجینیئر پر ترقی دئے جانے کے لئے دوسرے صوبوں سے پنجاب میں لائے گئے ہوں۔

آنریبل مسٹر ایکمین نے جواب دیا—

(الف) " ہر دو شعبوں کے ایسے ایر سب آرڈینیٹوں کی تعداد جنکو ملازمت انجینیئر صوبہ کے قیام سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع تک پنجاب میں درجہ اسسٹنٹ انجینیئر پر ترقی دی گئی حسب ذیل ہے—

۱۹۰۵	۱
۱۹۰۶	۲
۱۹۱۰	۱
۱۹۱۳	۱
۱۹۱۴	۱
۱۹۱۵	۱
۱۹۱۶	۱

یعنی کلیم آٹھ جس میں سے ۷ ہندوستانی تھے اور ایک یورپین۔

" (ب) درجہ اپر سب آرکیلیجٹ سے درجہ اسسٹنٹ انجینئران میں ترقی دیانے کے لئے کوئی ...
دوسرے صوبوں سے پنجاب میں نہیں لئے گئے مگر سالہای ۱۸۹۸ع - ۱۸۹۹ع و ۱۹۰۴ع اور ۱۹۰۶ع ...
الگ پور (پنجاب) اپر سب آرکیلیجٹ کو جو ملازمت تعمیرات سرکاری سے متعلق تھا صیغہ تعمیرات سرکاری ...
ملازمت انجینئر صوبہ پر ترقی دی گئی ہے۔

" یہہ ترقیاں اون ترقیوں سے جدا ہیں جنکا سوال اعدا کے تعمای فقرہ (الف) میں ذکر کیا گیا

آنریبل بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

مڈل سکول واقع زیرہ ضلع فیروزپور

۳۰—" کیا گورنمنٹ از راہ عنایت بیان فرمائیگی۔

(الف) کہ آیا اوس کی توجہ لوہدو اخبار ملکی مورخہ ۲۴ و ۲۵ و ۲۸ فروری و ...
سنہ ۱۹۱۸ع کے اون مضامین کی طرف دلائی گئی ہے جو مڈل سکول زیرہ ضلع فیروزپور کے متعلق تھے۔

" (ب) مندرجہ بالا مضامین میں جو امور بیان کئے گئے ہوں وہ کہاں تک صحیح ہیں۔

(ج) آیا باشندگان زیرہ یا پس ماندگان لالہ جیون مل نے اس بارہ میں حکام متعلقہ میں کوئی عرضداشت ارسال کی ہے۔

(د) حکام متعلقہ نے اون عرضداشتوں پر کیا کارروائی (اگر کوئی ہے) کی ہے یا ... ارادہ رکھتے ہیں ؟"۔

آنریبل مسٹر رحیم نے جواب دیا—

(الف) " جواب اثبات میں ہے۔

(ب) مذکورہ بالا مضامین میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اونکی صحت یا عدم صحت ...
گورنمنٹ کو علم نہیں ہے۔

(ج) " بارہ سال کا عرصہ ہوا کہ سنہ ۱۹۰۶ع میں لالہ جیون مل کیطرف سے چار عرضداشتیں ...
ہوئی تھیں جو مقامی حکام متعلقہ کو بغرض تصفیہ بھیج دی گئی تھیں جہاں تک معلوم ہے پھر ...
بعد اس معاملہ کے متعلق کوئی مزید کارروائی نہیں کی گئی۔

" (د) مڈل سکول واقع زیرہ گورنمنٹ سکول نہیں بلکہ ایک میونسپل سکول تھا اور ...
لالہ جیون مل نے سکول مذکور کو دے دیے ہونگے وہ میونسپلٹی کو دے گئے ہونگے اور اون کی شرائط ...
میونسپلٹی ہی سے کیا گیا ہوگا - معلوم نہیں کہ آیا میونسپلٹی زیرہ یا ڈسٹرکٹ بورڈ جس نے حال ...
سکول کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے اس معاملہ کے متعلق جو گیارہ سال ہوئے لالہ جیون مل کی ...
بھی بظاہر طے ہو گیا تھا کوئی مزید کارروائی کرنا چاہتے ہیں یا نہیں ؟"۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

نواب عطا محمد خاں کے خلاف باشندگان کالا باغ کی شکایات

" ۳۱—بحوالہ اون جوابات کے جو آنریبل مسٹر طامسن نے اجلاس کونسل منعقدہ ۶ ...
سنہ ۱۹۱۸ع و ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع میں میرے سوالات پر دئے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فر...

" (الف) کہ آیا نواب عطا محمد خاں کے خلاف باشندگان کالا باغ کی شکایات کے متعلق ...
کمشنر قسمت راولپنڈی نے اپنی تحقیقات شروع کر دی ہے ؟

(ب) کہ آیا صاحب کمشنر مدعیان کو اس بات کا موقع دینگے کہ وہ نواب مذکور کے خلاف ...
الزامات کو ثابت کر سکیں۔

(ج) کہ آیا تحقیقات فریقین کے روبرو کی جائیگی یا ان کی غیر حاضری میں پوشیدہ ...

" (د) کیا مدعیان میں سے کسی کو اپنی شکایات کی تائید میں یا نواب مذکور کی ...
جواب میں سماعت کا موقع دیا جائیگا۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

" جن معاملات میں کمشنر کو تحقیقات کے لئے کہا گیا ہے وہ بعض ایسی اداکیوں سے متعلق ہیں جن کا
ب ..ہ کو رنے دعوسہ کیا ہے۔ طریق تحقیقات جس میں کسیقدر وقت صرف ہوگا کمشنر کی اقتضائے رائے پر
ور دیا گیا ہے۔ مگر یہہ تحقیقات خفیہ نہیں ہوگی اور اوس کے نتائج سے اشخاص متعلقہ کو آگاہ کر دیا جائیگا
ن اصحاب کا اطمینان نہ ہو سکے اون کے لئے عدالتوں کے دروازے کہلے ہیں۔

جیسا کہ آنریبل ممبر کو جواب دیتے ہوئے میں نے پہلے بیان کیا تہا تمام عرضداشتیں جو موصول
کی ہیں صاحب کمشنر کو بغرض تصفیہ بہیجدی گئی ہیں۔ اس کا یہہ مطلب تہا کہ اس بات کا فیصلہ کمشنر پر
ور دیا گیا تہا کہ آیا وہ معاملات جن کا ان عرضداشتوں میں ذکر کیا گیا ہے ایسے اہم ہیں جس سے اونہیں
رامنٹ کے روبرو پیش کرنا ضروری ہو — اس کے بعد گورنمنٹ کو کوئی جواب موصول نہیں ہوا
ر نہ ہی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کوئی ایسا استصواب طلب کرنے کا ارادہ رکہتے ہیں۔

میں شاید یہہ بہی بیان کر دینا مناسب سمجہتا ہوں کہ مظہرہ شکایت محض ایک مقامی شکایت ہے
ر کہ مقامی ممبروں میں سے کسی ایک نے بہی اوسکا ذکر نہیں کیا ہے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل نے سوال کیا—

عملہ کلرکان کی تنخواہ میں اصلاح

۴۳—" کیا گورنمنٹ براہے مہربانی فرمائیگی۔

(الف) کہ کیڈلول صاحب کی کمیٹی کلرکان کی سفارشات کے مطابق کن محکمہ جات میں عملہ کلرکان کی تنخواہ کی شرحوں کو بڑھا یا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا کمیٹی کی سفارشوں کے باوجود کن محکمہ جات میں تنخواہ کی شرحوں کو ابہی تک بڑھایا نہیں گیا۔

(ج) کیا اون باقی محکمہ جات میں جن کا ذکر فقرہ (ب) میں کیا گیا ہے عملہ کلرکان کی تنخواہ کی شرحوں کو بڑھانے کیلئے کوئی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔ اگر ہے تو اونکی تنخواہوں میں کہاں تک اضافہ ہونے کی توقع ہے "۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا—

" (الف) صاحبان فنانشل کمشنر و ایگزامینر کے دفتروں میں عملہ کلرکان کی تنخواہ کی شرحوں کو کیڈلول کی کمیٹی کلرکان کی سفارشات کے مطابق بڑھا دیا گیا ہے۔ دفاتر جنگل میں کلرکوں کی تنخواہ بڑھانے کی تجاویز جو پہلے ہی سے کنسرویٹر جنگلات کی طرف سے موصول ہو چکی تہیں مسٹر کیڈلول کی سفارشات کے مطابق غور کیا گیاتہا۔ محکمہ مذکور کے ڈویژنل و ڈاریکٹر کے دفاتر کے جملہ کلرکوں کی تنخواہ میں عملی طور پر اصلاح کر دی گئی تہی۔

(ب) وہ دفاتر جنکا کمیٹی مذکور نے معائنہ کیا اور جن کی تنخواہوں کی شرحیں ابہی تک بڑھائی نہیں گئیں یہہ ہیں — انسپکٹر جنرل پولیس - انسپکٹر جنرل سول اسپتالہائے و انسپکٹر جنرل جیلخانجات — دفتر کمشنر حفظان صحت — ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب ڈائرکٹر زراعت و کاغذات زمین و چیف سپرنٹنڈنٹ صیغہ سول وٹیرنری پنجاب۔

"(ج) معلوم ہوا ہے کہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب - و کمشنر حفظان صحت اور چیف سپرنٹنڈنٹ صیغہ سول وٹیرنری پنجاب کے دفتروں کے متعلق تجاویز زیر غور ہیں دیگر محکمہ جات متعلقہ کی طرف سے کوئی تجاویز موصول نہیں ہوئیں۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بہارگو نے سوال کیا—

مئی کے تیل کے بہم پہونچانے میں دقت

۴۴—" کیا گورنمنٹ اس امر سے آگاہ ہے کہ صوبہ کے تقریباً ہر ایک ضلع میں مٹی کے تیل کے بہم پہونچانے میں بڑی دقت محسوس ہوتی ہے۔

مٹی کا تیل حاصل کرنے میں مشکل۔

۳۴۔ کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ مٹی کے تیل کی قیمت بتدریج بڑھ رہی ہے یہاں تک کہ وہ خوردہ فروشی کے سابقہ نرخ کے دو چند اور بعض اوقات سہ چند تک پہنچ چکی ہے؟

ایضاً۔

۳۵۔ کیا گورنمنٹ کو اسباب کا علم ہے کہ تیل کی مختلف کمپنیوں کے ایجنٹ و سب ایجنٹ اور مٹی کے تیل کے دیگر بیوپاری مٹی کا تیل اوس نرخ پر بیچ رہے ہیں جو اوس نرخ سے کہیں زیادہ ہے جو تیل کی کمپنیوں نے مقرر کیا ہوا ہے اور جس میں خوردہ فروشوں کیلئے خاصہ منافع شامل ہے؟

ایضاً۔

نمبر ۳۶۔ کیا گورنمنٹ کو اسباب کا علم ہے کہ کمپنیوں کے سب ایجنٹوں یا دیگر تاجران تیل فی الحال یہ معلوم کرنے کے کوئی قانونی یا اور موثر طریقہ نہیں ہیں کہ وہ تیل کو کس نرخ پر خریدتے ہیں اور کس نرخ پر وہ فروخت کر رہے ہیں یا آیا انہوں نے کسی واحد بیوپاری یا گاہک کے پاس بہت زیادہ یا بہت ہی کم تیل فروخت تو نہیں کیا اور انہیں اس بات پر مجبور کرنے کا مذکورہ بالا قسم کا کوئی طریق موجود ہے کہ وہ تیل کو خاص نرخ پر اور خاص مقدار میں بیچا کریں؟

ایضاً۔

۳۷۔ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان کریگی کہ تیل کی عام قلت کا تدارک کرنے اور تیل کی قیمت و فروخت کا انتظام کرنے کیلئے وہ کیا کارروائی کرنا چاہتی ہے؟

ایضاً۔

۳۸۔ منجملہ دیگر تدابیر کے کیا لوکل گورنمنٹ گورنمنٹ ہند سے یہ تحریک کرنے کی مناسبت پر غور کریگی کہ تیل کے متعلق بھی زیر ایکٹ تحفظ ہند وہی کارروائی کی جائے جو اسک کے متعلق کیگئی ہے؟

آنریبل مسٹر ٹاؤن زینڈ نے جواب دیا۔

"یہ سہولت بخش ہوگا اگر میں پہلے چار سوالوں کا جواب جو آنریبل ممبر کے نام پر درج ہیں ایک ہی دفعہ دوں کیونکہ وہ صوبہ ھذا میں مٹی کے تیل کی موجودہ حالت کے متعلق ہیں۔

"اگر پہلے سوال میں لفظ "مشکل" کی جگہ لفظ "خرچ" ثبت کر دیا جائے تو اس کا جواب مثبت میں ہے۔ یہ یقینی امر ہے کہ مٹی کے تیل کی بہم رسانی کی قلت ہے اور وہ اس وقت صوبہ بھر کے اندر بہت مہنگا ہے۔ لیکن سوال مذکور کو فی الحال جن الفاظ میں پیش کیا گیا ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تقریباً ہر حالت میں نا قابل حصول ہے حالانکہ چند ایک مقامات کے سوا کسی جگہ یہ صورت معاملہ نہیں ہے اور وہاں بھی صرف قلیل عرصوں کیلئے۔

"دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ نرخ عام طور پر بڑھ گیا ہے لیکن مقامی اختلافات بہت نمایاں ہیں۔ تیسرے سوال کے متعلق گذارش ہے کہ امرتسر میں جو تحقیقات کی گئی ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیل کی کمپنیوں نے اپنے سب ایجنٹوں کیلئے جو نرخ ملاحظہ کیا ہے اوس میں فی ٹین ایک آنہ سے ایک آنہ ۹ پائی تک کمشن شامل ہے۔ اس بارہ میں اختلاف رائے ہے کہ آیا اس نرخ سے سب ایجنٹوں کو اپنے خرچ کا معاوضہ مل جاتا ہے۔ میونسپل عہدہ داروں و میونسپل کمشنروں کی ایک جماعت امرتسر میں اس معاملہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی تھی کہ سب ایجنٹوں کو فی ٹین دو آنہ سے چار آنہ تک کمشن دینی چاہئے۔ اس رقم میں خوردہ فروشوں کیلئے خاصہ منافع شامل نہیں ہے۔

"لیکن اسبارہ میں بھی کوئی شک نہیں کہ صوبہ کے اکثر حصہ میں تیل کی قلت بہم رسانی کی وجہ سے تیل کے سب ایجنٹ اور خوردہ فروش غیر معمولی قیمتیں وصول کر رہے ہیں۔ اور اس سے بہت منافع اٹھا رہے ہیں۔

"سوال ۳۶ کا جواب مثبت میں ہے۔ اگرچہ میں آنریبل ممبر کو یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ایسی تحقیقات و محاسبہ کے اختیارات جو آنریبل ممبر کے زیر غور ہیں نہایت ہی غیر معمولی ہیں اور کہ گورنمنٹ اونکو صرف اوس صورت میں استعمال کر سکتی ہے جب اون کے استعمال کی ضرورت خاص حالات سے ثابت ہو جائے۔ گورنمنٹ اسبارہ میں مزید تحقیقات کر رہی ہے اور اختیارات مفوضہ زیر ایکٹ تحفظ ہند کو استعمال کرنے سے تامل نہیں کریگی بشرطیکہ ایسی کارروائی کی ضرورت حالات سے ثابت ہو جائے۔ فی الحال تیل کے نرخ کی رپورٹیں مختلف اضلاع سے ہفتہ میں دو دفعہ حاصل کی جا رہی ہیں۔

* سوال نمبر ۳۷ کے متعلق گذارش ہے کہ گورنمنٹ نے اس معاملہ پر متواتر غور کی ہے اور اوس نے اس موضوع کے متعلق حال میں بہت مصالحہ حکومت ہند سے خط و کتابت کی ہے۔ گورنمنٹ کا یہہ ارادہ ہے کہ ایک عہدہ دار کو خاص کام پر مامور کیا جائے جسکا ایک فرض یہہ ہوگا کہ اس مسئلہ اور اسی قسم کے دیگر اقتصادی مسائل کے متعلق جو جنگ کی وجہ سے صوبہ میں پیدا ہوگئے ہیں تحقیقات کرے اور گورنمنٹ کو ان مسائل کے سلجھانے کے متعلق بہترین طریقوں سے مطلع کرے منجملہ ان طریقوں کے بلاشبہ ایکٹ تحفظ ہند کو استعمال کرنے کی مناسبت پر بھی غور کریگا*۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بہار گو نے سوال کیا—

غیر سرکاری امدادی یا غیر امدادی سکولوں یا کالجوں کیلئے زمین حاصل کرنا۔

۳۹ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ گذشتہ ۱۰ سالوں کے دوران میں کس قدر اور کونسے غیر سرکاری امدادی یا غیر امدادی سکولوں یا کالجوں کیلئے ایکٹ حصول اراضی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۴ء کے مطابق زمین حاصل کی گئی ہے۔

۴۰— کیا گورنمنٹ بیان فرمائیگی کہ حصول اراضی کیلئے ایسے غیر سرکاری مدارس یا کالجوں کی کس قدر درخواستوں کو گورنمنٹ نے گذشتہ ۱۰ سالوں کے دوران میں فیصل کیا ہے۔

۴۱— اگر کوئی ایسی درخواست نہیں کی گئی یا ایسی اغراض کیلئے اراضی حاصل کرنے کے واسطے ایکٹ مذکور کے اطلاق پزیر نہ ہونے کی وجہ سے کسی ایسے سکول یا کالج کے لئے زیر ایکٹ حصول اراضی کوئی زمین حاصل نہیں کی گئی تو کیا گورنمنٹ اوس تجویز کے لحاظ سے جو ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۳ (۲) کو ترمیم کرنے کے متعلق گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے دفعہ مذکور کو اسطرح ترمیم کرانے کی مناسبت پر غور کریگی کہ ایسی اغراض یا ایسے ساتھ وابستہ اغراض کے لئے اسطرح زمین حاصل کی جا سکے*۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

* سوالات ۳۹ و ۴۰ کے جواب میں آنریبل ممبر کی توجہ اون جوابات کی طرف دلائی جاتی ہے جو مسٹر کوک نے اس قسم کے اون سوالات کا دیا تھا جو آنریبل لالہ کاشی رام و آنریبل رائے زادہ بھگت رام نے مارچ سنہ ۱۹۱۶ء میں کئے تھے۔

* اون درخواستوں و غیر رسمی تجاویز کی کوئی علیحدہ مثل موجود نہیں ہے جو زیر ایکٹ مذکور غیر سرکاری مدارس کیلئے اراضی حاصل کرنے کے واسطے وقتاً فوقتاً پیش کی گئی ہیں۔ اون درسگاہوں کیلئے جو لوگوں کی اپنی ملکیت و انتظام میں ہیں زمین حاصل کرنا ایکٹ مذکور کے منشاء کے مطابق غرض عامہ تصور نہیں کی جاتی۔

* لوکل گورنمنٹ فی الحال اسبارہ میں گورنمنٹ ہند سے خط و کتابت کرنا نہیں چاہتی لیکن اس معاملہ پر اوس وقت غور کی جائیگی جب کبھی ایکٹ مذکور کی ترمیم کا سوال پیش ہوگا۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

شملہ کی بازاری عورتیں۔

۴۲— * کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ شملہ میں کسبی عورتیں صرف کوچہ نمبر ۵ میں رہا کرتی تھیں *۔

۴۳— کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ سنہ ۱۹۱۹ء میں شملہ میونسپلٹی نے اس مضمون کا ایک رزولیوشن پاس کیا تھا—

* (۱) کہ کسبی عورتوں کو کوچہ نمبر ۵ سے نکال دیا جائے۔ *

* (۲) کہ اونکو شملہ میں کارٹ روڈ کے زیرین حصہ کے سوائے اور کسی مقام میں رہنے کی اجازت نہ دی جائے۔

۴۴— * کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ شملہ میونسپلٹی نے رزولیوشن مذکور کے پہلے حصہ کی تعمیل کر دی لیکن دوسرے حصہ پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔

۴۵—"کیا گورنمنٹ کو اسبات کا علم ہے کہ رزولیوشن مذکور کے صرف پہلے حصہ ہی کی تعمیل کرنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بازاری عورتوں نے کلرک روڈ کے اوپر کی طرف گنج روڈ پر مکانوں میں سکونت اختیار کر لی۔

۴۶—"کیا گورنمنٹ کو اسبات کا علم ہے؟ کہ گنج روڈ ¾ میل تک منظر عام جگہ میں ہے اور سنگھ سبھا ایک مسجد اور ایک شوالہ کے قریب ہے اور وہاں سے معزز اشخاص کے مکان دکھائی دیتے ہیں

۴۷—"کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ اس معاملہ کی اطلاع ایک درخواست کے ذریعہ میونسپل کمیٹی کے میر مجلس کو دی گئی تھی جس نے درخواست کرنے والوں کو زیر دفعہ ۱۵۳ میونسپل ایکٹ پنجاب کارروائی کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

۴۸—"کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ کسی عورتوں کے برخلاف زیر دفعہ مذکور استغاثہ دائر کیا گیا تھا جنہوں نے اثبات جرم کے بعد چیف کورٹ میں اپیل کی جس پر آنریبل ججوں نے یہ قرار دیا کہ دفعہ ۱۵۳ اونپر اطلاق پذیر نہیں ہو سکتی۔

۴۹—"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی عوام الناس کی اس شکایت کو رفع کرنے کی کوشش کریگی اور میونسپلٹی شملہ کو رزولیوشن معروضہ الصدر کے دوسرے حصہ پر عملدر آمد کرنے کا مشورہ دیگی"

آنریبل مسٹر لہسکن نے جواب دیا—

"گورنمنٹ کو ان معاملات کی نسبت کچھ معلوم نہیں ہے جنکا ذکر آنریبل ممبر نے اپنے سوالات نمبر ۴۲—۴۸ میں کیا ہے لیکن تجاویز مندرجہ سوال نمبر ۴۹ سے میونسپل کمیٹی شملہ کو مطلع کر دیا جائیگا"۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

میونسپلٹی لدھیانہ کے حلقہ نمبر ۱۰ کو اپنا ممبر منتخب کرنے کی اجازت نہیں۔

۵۰—"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی وہ وجوہات بیان فرمائیگی جن کی بناء پر میونسپلٹی لدھیانہ کے حلقہ نمبر ۱۰ کو جو سب سے بڑا حلقہ ہے اپنا ممبر منتخب کرنے کی اجازت نہیں ہے"

آنریبل مسٹر لسک نے جواب دیا—

"گورنمنٹ کو اس معاملہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے جو آنریبل ممبر نے پیش کیا ہے لیکن وہ شہر کو حلقوں میں تقسیم کرنے کے متعلق تازہ تجاویز کا انتظار کر رہی ہے۔ تجاویز مذکور پر غور کرتے وقت آنریبل ممبر کے اعتراض پر بھی غور کیا جائیگا۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام نے سوال کیا—

مختلف اضلاع میں چراگاہیں۔

۵۱—"کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ گذشتہ موسم بارش کی رپورٹ بابت سنہ [illegible]ع کے چھپنے کے بعد صوبہ کے مختلف اضلاع میں کافی چراگاہیں مہیا کرنے کے متعلق کیا کارروائی کی گئی ہے اور اگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو کیا کوئی کارروائی زیر غور ہے"۔

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا—

"سرکاری اراضی کی نوآبادی کے متعلق تجاویز مرتب کرتے وقت رقبہ کا اوس قدر حصہ جو عین حال میں قائم شدہ نوآبادیوں کی ان حالات میں ۱۰ فیصدی تک پہونچ جاتا ہے جو کسان نوآباد کاروں کو دینے کے لئے مقصود ہوتی ہیں چراگاہ کی اغراض کیلئے رکھا جاتا ہے۔ اوس استعمال میں دست اندازی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے جو غیر سرکاری اشخاص اپنی مملوکہ اراضیات کا کرتے ہیں"۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ لالہ بھگت رام نے سوال کیا۔

ضلع لدھیانہ کے ہندوؤں و مسلمانوں اور سکھوں کی طرف سے مختلف سرمایہ جات جنگ میں چندہ

۵۲۔ "کیا گورنمنٹ میز پر ایک ایسا نقشہ رکھیگی جس سے وہ کل رقم ظاہر ہوتی ہو جو ضلع کے ہندوؤں و مسلمانوں اور سکھوں نے علی الترتیب اختتام جنوری سنہ ۱۹۱۸ ع تک انڈین ریلیف پنجاب ایر و پلین فنڈ و اور دوسرے فنڈ و انڈین وار لون میں (جس میں ڈاکخانہ کا ۵ سالہ نقدی کا بھی شامل ہے) چندہ دی ہے نیز اونکی آبادی ظاہر ہوتی ہو"۔

متذکرۃ الصدر کی طرف سے اوس رقم میں سے روپیہ واپس لیا جو اونہوں نے ڈاکخانہ کے ۵ سالہ نقدی کے سرٹیفکیٹوں کے خریدنے میں دی تھی۔

۵۳۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ ہندوؤں و مسلمانوں اور سکھوں نے علی الترتیب جنوری سنہ ۱۹۱۸ ع تک اوس مجموعی رقم میں سے جو اونہوں نے اختتام جنوری سنہ ۱۹۱۸ ع تک ۵ سالہ سرٹیفکیٹوں کو خریدنے پر صرف کی تھی کوئی رقم واپس لی تھی اور اگر لی تھی تو کس قدر"۔

ضلع لدھیانہ کے رنگروٹ بھرتی کرانے والے اشخاص

۵۴۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ضلع لدھیانہ کے اون اشخاص کے نام بتائیگی جنہوں نے یکم جنوری ۱۹ ع تک ۲۰ یا اس سے زیادہ رنگروٹ دئے ہیں اور نیز اون رنگروٹوں کی ٹھیک ٹھیک تعداد بتائیگی کہ علیحدہ علیحدہ بھرتی کرائے ہیں"۔

انعامات جو ضلع لدھیانہ کے باشندوں کو دئے گئے۔

۵۵۔ "کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ گذشتہ ۳ سالوں کے دوران میں ضلع لدھیانہ کے ... کو مربعوں و تلواروں و پہناوا اور گھڑیوں و قرضہ جنگ کے سرٹیفکیٹوں کی صورت میں کوئی ... کیا ہے اور اگر دیا گیا ہے تو وہ انعام پانے والے کون سے اشخاص ہیں اور اونکے انعامات علیحدہ علیحدہ کیا ہیں"۔

ضلع لدھیانہ کے کسی ہندو کو اراضی یا قرضہ جنگ کا کوئی سرٹیفکیٹ بطور انعام دیئے کے متعلق تحقیقات۔

۵۶۔ "کیا یہ امر واقع ہے کہ کوئی مربع جات اراضی جنگ کہ قرضہ جنگ کا کوئی سرٹیفکیٹ یا ... شہ ضلع لدھیانہ کے کسی ایک ہندو کو بھی نہیں دی گئی"۔

آنریبل مسٹر طامسن نے جواب دیا۔

سوال نمبر ۵۲۔ نقشہ مطلوبہ میز پر موجود ہے*

سوال نمبر ۵۳۔ "کل روپیہ جو ہندوؤں و مسلمانوں اور سکھوں نے علی الترتیب اختتام فروری ۱۹ ع تک اوس کل رقم میں سے واپس لیا ہے جو اونہوں نے ڈاکخانہ کے نقدی کے سرٹیفکیٹوں کو کے متعلق اختتام جنوری سنہ ۱۹۱۸ ع تک دی تھی حسب ذیل ہے۔

ہندو	...	...	...	...	...	۸۴۳۴۳
مسلمان	...	...	...	...	...	۵۱۸۰۱
سکھ	...	...	...	...	...	۷۷۴۳۸

* دیکھو ضمیمہ ج۔

سوال ۵۴ ۔ " جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا خیال ہے کہ بھرتی ہونے والے اشخاص کی فہرست
اور ہر ایک شخص کی طرف سے بھرتی کرائے ہوئے اشخاص کی تعداد بتانے سے کوئی مفید غرض پوری
نہیں ہو گی ۔ لیکن ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کی رپورٹ سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ضلع مذکور کے ۴۲ اصحاب
فرداً فرداً ۲۰ سے زیادہ رنگروٹ دلے ہیں۔ان میں سے ۲۵ سکھہ ہیں ۵ مسلمان اور ۳ ہندو "۔

سوال ۵۵ ۔ اس سوال کے جواب میں بھی کل مطلوبہ تفصیل بتانا غیر ضروری معلوم
ہوتا ہے۔ لیکن میں اون صورتوں کا اجمالی ذکر کر دینا چاہتا ہوں جن میں خاص قسم کے انعامات جنکا آنریبل ممبر
نے ذکر کیا ہے دئے گئے ہیں ۔ پانچ اشخاص کو اراضی دی گئی ہے و آٹھہ شخاص کو تلواریں عطا کی گئی ہیں
و تین اشخاص کو ریوالور دلے گئے ہیں اور ۷۵ اشخاص کو گھڑیاں عنایت کی گئی ہیں لیکن معلوم ہوا
ہے کہ قرضہ جنگ کے سرٹیفکیٹوں کی شکل میں کوئی انعام نہیں دیا گیا "۔

سوال ۵۶ ۔ ضلع لدھیانہ کے باشندوں کو جملہ اقسام کے ایک سو پینتیس انعام دلے گئے ہیں۔ان میں
سے ۹۷ سکھوں کو دلے گئے ہیں ۲۲ مسلمانوں کو اور ۱۶ ہندوؤں کو۔ان میں سے اکثر انعام بھرتی کے خدمات
کے صلہ میں دلے گئے ہیں۔

قابل استفادہ اعداد و شمار کے مطابق ضلع مذکور کے سکھوں نے ۷۰۰۰ کے قریب و مسلمانوں
۲۵۰۰ کے قریب اور ہندوؤں نے ۴۰۰ کے قریب رنگروٹ بھرتی کرائے ہیں "۔

مسودہ عدالتہائے پنجاب

آنریبل مسٹر طامسن۔

" وہ حالات جن سے اوس مسودہ کو جسکو میں اب کونسل میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں
مرتب کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے میرے خیال میں ایسے حالات ہیں جنکی وضع آئین و قوانین کی تاریخ
میں نظیر نہیں ملتی۔ مختصر سر گذشت حسب ذیل ہے۔ایکٹ عدالتہائے پنجاب مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع کے کونسل
میں پاس ہونے کے آخری مرحلہ پر آنریبل مسٹر محمد شفیع نے ایک ترمیم پیش کی تھی یہہ ترمیم خلاف
ضابطہ سمجھکر نا منظور کر دی گئی تھی۔لیکن کونسل ہذا کے دفتر میں کسی غیر معمولی غلطی کی وجہ
وہ اوس مسودہ کی مصدقہ نقول میں درج ہوگئی جس کے متعلق جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر او
معلے القاب جناب نواب وائسرائے نے منظوری دی جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کونسل ہذا میں جو مسودہ پاس
وہ مسودہ نہیں تھا جس کے متعلق جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اور معلے القاب جناب نواب وائسرائے بہادر
کی منظوری حاصل ہوگی وہ مسودہ نہیں تھا جسکو کونسل ہذا نے پاس کیا تھا۔اسکے متعلق یہہ نا
گریز استدلال پیش کیا جاتا ہے کہ ایکٹ ہذا میں اس نا منظور شدہ ترمیم کی موجودگی اوس مکھی کی طرح
جو جراح کی مرہم میں پڑ جائے کل ایکٹ کے لئے بد نامی و رسوائی کا باعث ہے۔مسودہ ہذا کی دفعہ
(۱) (ب) میں جیسا کہ وہ کونسل ہذا میں پیش ہوکر منظور کیا گیا تھا یہہ حکم درج تھا کہ کسی جج مات
کے احکام کے برخلاف اپیلیں اون نالشات میں جنکی مالیت ۵۰۰۰ روپیہ سے زیادہ نہ ہو ڈسٹرکٹ جج
کی عدالت میں اور جملہ دیگر صورتوں میں چیف کورٹ میں دائر ہونی چاہئیں مسٹر شفیع کی تجویز
تھی کہ اپیلیں اون جملہ صورتوں میں چیف کورٹ میں دائر ہونی چاہئیں جن میں مالیت ۵۰۰۰ روپیہ
سے زیادہ ہو یا جن میں اس مالیت کی جائیداد کے متعلق براہ راست کوئی دعوے یا سوال پیش ہو۔اس
کا نتیجہ یہہ ہوتا کہ اپیل کی غرض کے لئے مالیت کا ایک اور معیار قرار دینا پڑتا جو ابتدائی نالش پر اطلاق
پذیر نہ ہوتا۔نالش کی مالیت ایک بات ہے اور اوس جائداد کی مالیت جس سے وہ متعلق ہو اور بات ہے
نالش کی مالیت وہ ہے جو قانون مقرر کرتا ہے۔جائیداد کی مالیت اوس وقت کے مقامی بازاری نرخ کی
حالت پر منحصر ہوتی ہے اور وہ مالیت سال بسال ہی نہیں بلکہ ضلع بہ ضلع اور بہت سی صورتوں میں موضع
بموضع بدلتی رہتی ہے۔تشریح کے طور پر عرض کئے دیتا ہوں کہ جیسا کہ آنریبل ممبروں کو معلوم ہے نالش
کی مالیت کی غرض سے زمین کی مالیت معاملہ زمین سے ۳۰ گنا سمجھی جاتی ہے حالانکہ زمین کی اصل
مالیت اکثر معاملہ زمین سے ۱۴۰ گنا ہوتی ہے۔اب فرض کیجئے کہ ایک ایسے قطعہ زمین کے متعلق نالش
ہوئی ہے جسکا معاملہ ۱۰۰ روپیہ تشخیص کیا گیا ہے۔سماعت مقدمہ کی اغراض کے لئے نالش کی مالیت

۳۰۰۰ روپیہ ہے اور اس کو زیر دفعہ ۳۹ (۱) (الف) ایکٹ مذکور کسی جج ماتحت نے سماعت کیا ہے لہذا اس کی اپیل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں دائر ہوگی۔ لیکن زمین کی اصلی مالیت ۱۵۰۰۰ روپیہ کے قریب ہوگی لہذا ایس ناقص ترمیم کی رو سے جواب مسودہ ہذا میں درج ہے شکست خوردہ فریق چیف کورٹ میں اپیل دائر کر سکتا ہے اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ جائیداد متنازعہ کی اصلی مالیت کے متعلق چیف کورٹ میں کارروائی کے عین آغاز کے وقت بالکل ایک نیا سوال پیدا ہو جائیگا۔ اس کی وجہ سے یہہ ضروری ہوگا کہ مقدمہ کو ابتدائی عدالت میں پھر واپس بھیجا جائے و مقامی تحقیقات کرائی جائے اور چیف کورٹ میں اپیل کے فیصلہ پر جو وقت صرف ہوتا ہے اوس میں بہت بڑا اضافہ کر دیا جائے۔

" یہہ ایک حیرانی کی بات ہے کہ سترہ تین سال تک اس غلطی کا پتہ ہی نہیں لگا۔ گذشتہ نومبر میں چیف کورٹ کی ایک ڈویژنل بنچ میں ایک مقدمہ سماعت کیا گیا تھا جس میں بحث ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳۹- (۱) کی تشریح پر آٹھہری۔ ججوں نے اس معاملہ پر غور کی اور اونکو معاملہ کی اصلیت معلوم ہو گئی۔ اونہوں نے گورنمنٹ سے استصواب کیا۔ کاغذات کو ملاحظہ کیا گیا اور یہہ معلوم ہوا کہ چونکہ ایک مقدمات میں چیف کورٹ کے اختیار سماعت سے زیادہ اہمیت والے معاملات مخصوص ہیں۔ یہہ قرار دیا جا چکا ہے کہ منظوری کرنے والے حاکم کو کسی مسودہ کے ایک حصہ کو منظور کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اوس کا فرض ہے کہ یا تو اوس کو کلاً منظور کرے یا کلاً نا منظوری یعنی یا تو سب کچھہ منظور کیا جائے یا کچھہ بھی نہ۔ اگر ایسا ہے تو ہر ایک عدالت اور ہر ایک جج کو جس کو زیر ایکٹ مذکور اختیارات تفویض ہو چکے ہوں مقدمات کو فیصل کرنے کا اون وکیلوں کی اسقدر زیادہ اختیار حاصل نہیں ہے جو اوس کی عدالت میں کام کرتے ہوں اور ہر ایک حکم جو وہ دیتا ہے اوس کاغذ سے کم اہمیت رکھتا ہے جس پر حکم مذکور لکھا جاتا ہے۔ پس ان وجوہات کے باعث حالت نازک ہو جاتی ہے۔ اس نقص کے انسداد کا سوال پنجاب گورنمنٹ و گورنمنٹ ہند کے لئے سخت تشویش کا باعث ہوا ہے۔ جس کا نتیجہ وہ مسودہ ہے جس کو میں اب پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

" میں اس کے احکام کا مختصر ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ تمہید میں اون حالات کا ذکر کیا گیا ہے جنکی وجہ سے تازہ قانون وضع کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ دفعہ (۱) میں ایکٹ کے مختصر نام و وسعت نفاذ کے متعلق حکم وضع کیا گیا ہے۔ دفعہ (۲) میں ہم نے ایکٹ عدالت ہائے پنجاب کو سرے سے ایکٹ کے نام سے پکارنے کی معذرت کی ہے اور اس امر کی تشریح کردی ہے کہ جب ہم اس اصطلاح کو استعمال کرتے ہیں تو ہماری مراد اوس مجہول الاسم چیز سے ہوتی ہے جو ایک فرضی ایکٹ کے طور پر نافذ رہا ہے۔ اصلی ایکٹ کا نقص ترمیمی ایکٹ نمبر ۳- مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع کو بھی وراثت میں ملا ہے۔ اور ہمیں اسکے متعلق بھی ویسی ہی معذرت کرنی پڑی ہے۔ تیسری دفعہ میں ایکٹ ہذا کو اوس کی مناسب صورت میں یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع سے نافذ کیا گیا ہے اور اوسکی رو سے اوسی کل روائی کو جائز قرار دیا گیا ہے جو اس وقت تک نام و نہاد نافذ الوقت ایکٹ کے مطابق عمل میں آچکی ہے۔ اس دفعہ کے ساتھہ تین شرائط وابستہ ہیں جن میں اون اپیلوں کے متعلق حکم درج ہے جو مسٹر شفیع کی قابل نظر ثانی ترمیم کے مطابق چیف کورٹ میں دائر ہو سکتی ہیں۔ یہہ اپیلات تین قسموں میں منقسم ہیں گذشتہ و زیر تجویز اور آئندہ۔ پہلی قسم میں وہ اپیلیں شامل ہیں جو فی الواقع فیصل ہوچکی ہیں۔ یہہ خیال ہے کہ ایسی کوئی اپیلیں نہیں ہیں۔ ساتھہ ہی اس کے ہم کوئی خطرہ کا کام اپنے ذمہ نہیں لینا چاہتے۔ دوسری قسم میں وہ اپیلیں شامل ہیں جو چیف کورٹ میں دائر ہو چکی ہیں اور اب وہاں زیر تجویز ہیں۔ تیسری قسم میں وہ اپیلیں شامل ہیں جو دائر تو نہیں ہو چکیں لیکن جو اگر اب چیف کورٹ میں دائر کی جائیں تو قانون میعاد متعلقہ عدالت مذکور کی رو سے میعاد کے اندر ہونگی۔

" پہلی قسم کی اپیلوں کو یعنی وہ اپیلیں جو قبل ازیں فیصل ہوچکی ہیں ہم جائز قرار دینا چاہتے ہیں دوسری قسم کی اپیلیں یعنی وہ اپیلیں جو اب زیر تجویز ہیں ہم ان کی نسبت چیف کورٹ کو یہہ اختیار دینا چاہتے ہیں کہ وہ ان کو ایسی میعاد کے اندر جو اپیلانٹ مقرر کریں مناسب عدالت میں پیش کرنے کی غرض سے واپس کر دے۔ تیسری قسم کی اپیلوں کے متعلق جو ابھی تک دائر نہیں ہوئیں

لوگ جو ابھی چیف کورٹ میں دائر ہو چکے ہیں اور قرار دہ اس طرح دائر کی جائیں میعاد کے اندر ہونگی ہم اون کے متعلق یہہ حکم وضع کرنا چاہتے ہیں کہ ایکٹ ھذا کے آغاز سے ۳۰ دن کی میعاد کا مزید عرصہ ہونا چاہئے۔

"بندگان عالی یہہ ہمارا مسودہ ہے اور میرے خیال میں آنریبل ممبران یہہ تسلیم کرینگے کہ اب جبکہ صورت حالات دنیا کو معلوم ہو چکی ہے یہہ لازم ہے کہ فوری کارروائی کی جائے ورنہ ہماری دیوانی عدالتوں کی کل کارروائی معرض اعتراض میں آجائیگی اور اونکا کام رک جائیگا۔ خوش قسمتی سے ہماری کونسل میں بہت سے قابل قانون دان اشخاص موجود ہیں اور اگر میری موجودہ تحریک منظور ہو گئی تو آگے چل کر جو تجویز میں پیش کرونگا وہ یہہ ہے کہ مسودہ ایک مضبوط منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اوس کو مقررہ وقت پر رپورٹ کرنے کی ہدایات کی جائے تاکہ اس موسم کے جلسوں کے اختتام سے پہلے مسودہ مذکور قانون بن سکے۔ میں مسودہ ترمیم و جواز ایکٹ عدالتہائے پنجاب کو پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

تحریک پیش ہو کر منظور کی گئی۔

آنریبل مسٹر طامسن نے مسودہ کو پیش کیا اور یہہ تحریک کی کہ اس کو ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے جس میں آنریبل مسٹر فضل حسین و آنریبل مسٹر پارکر و آنریبل دیوان دولت رائے و آنریبل پنڈت ھمو نرائن و آنریبل رائے زادہ بھگت رام و آنریبل مسٹر کریسی اور محرک مسودہ شامل ہوں۔

تحریک پیش ہو کر منظور کی گئی۔

(باقی آئندہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۱] لاہور ۲۴ مئی (مجریہ ۳ مئی) سنہ ۱۹۱۸ع—یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو پیشگاہ جناب نواب معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر سے منظور ہوچکے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب

[طبع سوم]

محکمہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل جناب ممدوح کی پیشگاہ سے ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو اور جناب معلے القاب جناب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۴ اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہوا اور تحریر ہذا کے ذریعہ سے اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے —

ایکٹ نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ ع

ایکٹ بغرض ترمیم میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ع تا کہ ٹرمینل ٹیکس کے نفاذ کا بندوبست کیا جاوے۔

ہرگاہ کہ میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ع کی ایسی ترمیم قرین مصلحت ہے جس سے ٹرمینل ٹیکس کے نفاذ کا بندوبست ہو جاوے۔ لہذا مندرجہ ذیل احکام صادر ہوتے ہیں —

مختصر نام و رسعت انفاذ — (۱) اس ایکٹ کو ایکٹ ترمیم میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جاوے۔

(۲) یہ کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا۔

دفعہ ۶۱ میونسپل ایکٹ پنجاب کی ترمیم — (۳) فقرہ ب (م) دفعہ ۶۱ میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ ع کے بعد مندرجہ ذیل ایزاد کیا جائیگا:—

(۱) اسباب پر ایک ٹرمینل ٹیکس عاید کیا جائیگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اوس میونسپلٹی کی صورت میں جہاں ۶ جولائی سنہ ۱۹۱۷ع سے پہلے محصول چنگی عاید نہیں کیا معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہ اجلاس کونسل کی پیشگی منظوری لیے بغیر کوئی ٹرمینل ٹیکس عاید نہیں ہوگی۔

پنجاب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۱ع۔

دستخط — ایس ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

۴۸۳ ب—حوجن

گورنمنٹ پنجاب

[طبع سوم]

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل پیشگاہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو اور پیشگاہ معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر سے ۲ اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہوا اور وہ بذریعہ تحریر ہذا اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے :—

ایکٹ نمبر ۵ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ ع

پنجاب میں عادی مجرموں کی نقل و حرکت کو محدود کرنے اور اون کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم دینے کے متعلق ایکٹ۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں عادی مجرموں کو اونکی نقل حرکت کو محدود کرنے اور پنجاب میں عادی مجرموں کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنے کا حکم دینے کے متعلق قانون وضع کیا جائے اور ہرگاہ ایکٹ ہذا کو پاس کرنے کے متعلق ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کی دفعہ ۷۹ (۳) کے مطابق معلی القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری حاصل کرلی گئی ہے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

نام و وسعت اطلاق۔

۱—(الف) جائز ہے کہ ایکٹ ہذا کو ایکٹ نظر بندی عادی مجرمان (پنجاب) سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(ب) یہہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا۔

نظر بندی کے حکم کا دائرہ اثر۔

۲—* نظر بندی کے حکم * صادرہ زیر ایکٹ ہذا کی رو سے کسی شخص کی نقل و حرکت اوس رقبہ کے اندر محدود ہوسکتی ہے جسکی حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہو۔یا

حکم مذکور کی رو سے کسی شخص کو یہہ حکم دیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی حاضری کی رپورٹ اون اوقات پر اور اون مقامات میں اور اوس طریق میں دیا کرے جس کی حکم مذکور میں تصریح کی گئی ہو۔یا

حکم مذکور کی رو سے ہر دو باتوں کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

عادی مجرموں کے برخلاف نظر بندی کا حکم۔

۳—(الف) کسی ایسی صورت میں جسمیں کوئی مجسٹریٹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۱۰ کے احکام کے مطابق جیسا کہ وہ اس وقت موجود ہے یا جیسا کہ اوس کی وقتاً فوقتاً ترمیم کی جائے کسی شخص سے اس بات کی وجہ طلب کرسکتا ہو کہ کیوں اوس کو نیک چلنی کا مچلکہ لکھنے کا حکم نہ دیا جائے مجسٹریٹ مذکور مجاز ہوگا کہ ایسا حکم دینے کی بجائے یا اوس کے علاوہ ایسے شخص سے یہہ وجہ طلب کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے۔

مشترکہ کارروائی اور مشترکہ مثل۔

(ب) اگر مجسٹریٹ مذکور ایسے شخص سے یہہ وجہ طلب کرنے کے علاوہ کہ کیوں اوس کو نیک چلنی کا مچلکہ لکھنے کا حکم نہ دیا جائے یہہ وجہ طلب کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم * صادر نہ کیا جائے تو نظر بندی کے حکم کے متعلق کارروائی ضمانت کی کارروائی کے ساتھہ ملاکر کی جاسکتی ہے اور اوس کو ایک ہی مثل میں درج کیا جاسکتا ہے اور اوس کو اوسکا جزو سمجھا جاسکتا ہے۔

نظر بندی کا حکم صادر کرنے کا ضابطہ۔

۴—جب کوئی مجسٹریٹ کسی شخص سے یہہ وجہ طلب کرنی ضروری خیال کرے کہ کیوں اوس کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہ کیا جائے تو اوسکو لازم ہوگا کہ حتی الامکان اوس ضابطہ کی پیروی کرے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعات ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵ و ۱۱۷ میں تجویز کیا گیا ہے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ—

(۱) تحریری حکم معمولہ دفعہ ۱۱۲ ضابطہ مذکور میں اطلاع معمولہ کا مطلب درج کرنے کے علاوہ اوس میعاد کو درج کیا جائیگا جو تین سال سے زیادہ نہ ہو اور جس کے دوران میں نظر بندی کا حکم نافذالعمل رہیگا لیکن حکم مذکور میں اس امر کی تصریح کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ آیا نظر بندی کے حکم مذکور کی رو سے شخص مذکور کو کسی رقبہ خاص کے اندر نظر بند کردیا جائیگا یا اوس کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرنی پڑیگی یا ہر دو احکام کی تعمیل کرنی پڑیگی—اور

(۴) مجموعہ ضابطہ مذکور کی دفعہ ۱۱۷ (۴) کی اغراض کے لئے نظر بندی کے کسی حکم کے متعلق یہ متصور ہوگا کہ وہ نیک چلنی کی ضمانت طلب کرنے کے حکم کے برابر ہے۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۰۔

سمن کی جگہ یا اوسکے علاوہ وارنٹ جاری کرنا

۵۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ ع کی دفعہ ۹۰ کے احکام کارروائی زیر ایکٹ ہذا پر اسطرح اطلاق پذیر ہونگے کہ گویا وہ کارروائی زیر ضابطہ مذکور کی گئی ہے۔

اوس شخص کو رخصت کرنے کا اختیار جس کے بر خلاف رپورٹ موصول ہوئی ہو۔

دفعہ ۶۔ اگر دفعات ماسبق کے مطابق تحقیقات ہونے پر مجسٹریٹ کی یہ رائے ہو کہ نظر بندی کا حکم صادر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو مجسٹریٹ مذکور ملل میں اسبارہ میں اندراج کر دیگا اور اگر وہ نیک چلنی کا مچلکہ داخل کرنے کا حکم صادر نہ کرے تو وہ شخص مذکور کو اگر وہ صرف تحقیقات کی غرض سے حراست میں ہو رہا کر دیگا یا اگر ایسا شخص حراست میں نہ ہو تو اوسکو رخصت کر دیگا۔

نظر بندی کا حکم صادر کرنا۔

دفعہ ۷۔ اگر تحقیقات حسب مذکورہ بالا کے بعد مجسٹریٹ کی یہ رائے ہو کہ نظر بندی کا حکم کسی ایسے شخص کے برخلاف صادر کرنا چاہئے جس کے متعلق تحقیقات جاری ہو تو مجسٹریٹ اسبارہ میں حکم صادر کریگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے برخلاف نظر بندی کا حکم صادر نہیں کریگا جس کے برخلاف اوس نے مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۱۱۸ کے مطابق نیک چلنی کا مچلکہ لکھنے کا حکم صادر کیا ہو۔

وہ امور جن کو نظر بندی کے حکم میں درج کیا جائیگا۔

مجسٹریٹ اپنے حکم زیر دفعہ ہذا میں یہ بیان کریگا کہ آیا شخص مذکور کی نقل و حرکت محدود کیجائیگی یا اوس کو اپنی حاضری کی رپورٹ کرانی ہوگی یا دونوں امور ہونگے اور ان احکام کی تعمیل کرنی پڑیگی۔ مجسٹریٹ کا حکم اون قواعد کے منشاء کے مطابق ہوگا جو لوکل گورنمنٹ زیر دفعہ ۱۶ مرتب کرے اور اوس میں نظر بندی کے رقبہ۔ نیز مجوزہ کی نوعیت اور مقامات و اوقات اور طریق رپورٹ کی (جیسی کہ صورت ہو) تصریح کی جائیگی۔

نظر بندی کا کوئی حکم کسی ایسی میعاد کے لئے نہیں ہوگا جو تین سال سے متجاوز ہو اور نہ ہی وہ کسی ایسی میعاد کے لئے ہوگا جو اوس میعاد سے لمبی ہو جس کی حکم زیر دفعہ ۴ میں تصریح کی گئی ہو۔

نظر بندی کا حکم زیر دفعہ ۱۲۳ (۳) ضابطہ فوجداری

ایکٹ نمبر ۵ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع۔

دفعہ ۸۔ (۱) کسی ایسے حکم کے ذریعہ جو صاحب سشن جج نے زیر دفعہ ۱۲۳ (۳) مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ ع صادر کیا ہو طلبی ضمانت کے حکم کی جگہ اوسی عرصہ کے لئے یا اوس سے کمتر عرصہ کے لئے نظر بندی کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

سزا یافتہ مجرم کے بر خلاف نظر بندی کا حکم۔

ایکٹ نمبر ۵ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع

(۲) کسی ایسی صورت میں جس میں کسی عدالت یا مجسٹریٹ کو زیر دفعہ ۵۶۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ ع کسی سزا یافتہ شخص کے بر خلاف کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہو ایسی عدالت یا مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ اگر وہ ایسے شخص کے برخلاف سزا کا حکم صادر کرتے وقت مناسب خیال کرے اور زیر دفعہ مذکور حکم صادر کرنے کی بجائے شخص مذکور کے بر خلاف نظر بندی کا حکم کسی ایسے عرصہ کے لئے صادر کردے جو سزا مذکور کی میعاد کے گذرنے کی تاریخ سے تین سال سے زیادہ نہو۔

(۳) اگر ایسی سزا اپیل دائر ہونے پر یا کسی اور امر پر منسوخ ہو جائے تو ایسا حکم کالعدم ہو جائیگا۔

نظر بندی کے رقبہ کے اندر روزی کمانے کا ذریعہ۔

دفعہ ۹۔ (۱) کسی شخص کو کسی رقبہ کے اندر نظر بند کرنے کے متعلق کوئی حکم اوسوقت تک صادر نہیں کیا جائیگا جب تک کہ حکم صادر کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ کا اسبارہ میں اطمینان نہ ہو جائے کہ شخص مذکور کے لئے نظر بندی کے رقبہ کے اندر روزی کمانے کا کافی ذریعہ موجود ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسا حکم صادر کرنے سے پہلے عدالت یا مجسٹریٹ ایسی اغراض کو قلمبند کرکے اونپر غور کریگا جو شخص مذکور مجوزہ رقبہ کے خلاف پیش کرے۔

(۲) اگر کسی وقت کوئی ایسا شخص جسکے برخلاف زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کا حکم صادر ہو چکا ہو ایسا حکم صادر کرنے والی عدالت یا مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اس بارہ میں اطمینان کرادے کہ جس رقبہ کے اندر وہ نظر بند کیا گیا ہے اوس میں اوسکے اپنی روزی کمانے کا کافی ذریعہ موجود نہیں ہے تو عدالت یا مجسٹریٹ مذکور کو لازم ہوگا کہ رقبہ مذکور کو بدل دے۔

اوس رقبہ کی تبدیلی جہاں روزی کمانے کا ذریعہ ناکافی ہو۔

دفعہ ۱۰—ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ کافی وجوہات کی بنا پر جو کہ قلمبند کیا جاویگا کسی وقت نظر بندی کے اوس حکم کو منسوخ کردے جو اوس کے ضلع میں کسی عدالت مجاز نے صادر کیا ہو۔

نظر بندی کے حکم کو منسوخ کرنے کا اختیار۔

دفعہ ۱۱—ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ وہ کسی وقت اوس رقبہ کو بدل دے جس کے اندر نظر بندی کے کسی حکم مصدرہ زیر ایکٹ ہذا کی رو سے کسی شخص کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو۔

نظر بندی کے رقبہ کو بدلنے کا اختیار۔

مگر شرط یہہ ہے کہ شخص مذکور کو یہہ وجہ بتلانے کا موقع دیا جاویگا کہ کیوں ایسی تبدیلی عمل میں نہ لائی جائے۔

دفعہ ۱۲—جب کسی شخص کے برخلاف زیر دفعہ ۱۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کسی عدالت نے خواہ ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے سے پہلے یا اوس کے بعد نیک چلنی کی ضمانت دینے کا حکم صادر ہو چکا ہو تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ ضمانت کی میعاد کے منقضی ہونے سے پہلے کسی وقت ضمانت کے حکم مذکور کی جگہہ نظر بندی کا حکم دیدے۔

نیک چلنی کے مچلکہ کے حکم کی بجائے نظر بندی کا حکم دینے کا اختیار۔

مگر شرط یہہ ہے—کہ

(الف) نظر بندی کے حکم کی میعاد ضمانت کی غیر منقضی میعاد سے زیادہ نہ ہوگی—اور

(ب) زیر دفعہ ہذا کسی شخص کے برخلاف نظر بندی کا کوئی حکم اوس وقت تک صادر نہیں کیا جاویگا جب تک کہ اوس کو یہہ وجہ بتلانے کا موقع نہ دے دیا جائے کہ کیوں ایسا حکم صادر نہ کیا جائے۔

دفعہ ۱۳—جس شخص کے برخلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے علاوہ کسی مجسٹریٹ نے نظر بندی کا حکم صادر کیا ہو وہ ایسے حکم کی منسوخی کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کر سکتا ہے۔

اپیل۔

دفعہ ۱۴—مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ع کے احکام کے اپیلات و درخواست ہائے نگرانی زیر ایکٹ ہذا پر اس طرح اطلاق پذیر ہونگے کہ گویا وہ اپیلیں یا نگرانی کی درخواستیں مجموعہ ضابطہ مذکور کی رو سے پیش کیگئی ہیں۔

اپیلوں و نگرانی کی درخواستوں پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کا اطلاق۔

دفعہ ۱۵—اگر کوئی ایسا شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کا حکم صادر ہوچکا ہو پاس (اجازت نامہ) مجوزہ ہردئے قواعد مرتبہ زیر ایکٹ ہذا کے بغیر اوس رقبہ کے باہر جس کے اندر اوس کی نقل و حرکت بند کی گئی ہو کسی مقام پر یا کسی ایسے وقت پر دیکھا جائے جس وقت اور جس مقام پر اوس کو اپنے پاس کی شرائط کے مطابق جانے کی اجازت نہ ہو تو اوسکو کوئی پولیس افسر یا ذیلدار یا انعام دار یا نمبردار یا چوکیدار بدیں بلا وارنٹ گرفتار کر سکتا ہے۔

ان اشخاص کی گرفتاری جو مقررہ حدود کے باہر پائے جائیں۔

(۲) جب کوئی شخص جو عہدہ دار پولیس نہ ہو زیر دفعہ ہذا کسی شخص کو گرفتار کرے تو اوسکو لازم ہوگا کہ غیر ضروری تاخیر کے بغیر اس طرح گرفتار کردہ شخص کو کسی عہدہ دار پولیس کے حوالہ کردے یا کسی عہدہ دار پولیس کی عدم موجودگی میں اس شخص کو نزدیک ترین تھانہ میں لیجائے یا بھیج دے۔

دفعہ ۱۶—لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ بہ امور مندرجہ ذیل امور کے انتظام و انصرام کے لئے قواعد وضع کرے—

قواعد مرتب کرنے کا اختیار۔

(اول) وہ رقبہ جات جنکے اندر لوگوں کو زیر ایکٹ ہذا نظر بند کیا جا سکتا ہے اور اون قیود کی نوعیت جنمیں نظر بند اشخاص کو محصور رکھا جائیگا۔

(دوم) وہ اوقات و مقامات جن پر اور وہ طریق جس میں لوگ عند الطلب زیر ایکٹ ہذا اپنی حاضری کی رپورٹ کرینگے۔

(سوم) ایسے پاسوں کو قبضہ میں رکھنے کی شرائط جنکی رو سے نظر بند شدہ اشخاص کو اوس رقبہ سے باہر جانے کی اجازت ہوگی جس کے اندر اون کی نقل و حرکت محدود کی گئی ہو۔

(چہارم) وہ شرائط جو—

(الف) اون مقامات کے متعلق جہاں قابض پاس (اجازت نامہ) جا سکتا ہو یا نہ۔

(ب) اون اشخاص کے متعلق جن کے سامنے وقتاً فوقتاً حاضر ہونا اوس کا فرض ہوگا۔ اور۔

(ج) اوس وقت کے متعلق جس کے اندر وہ غیر حاضر ہو سکتا ہو۔

کسی ایسے پاس میں درج کی جائینگی۔

سزائیں۔

۱۷۔ (۱) اگر کوئی شخص جس کے برخلاف زیر ایکٹ ہذا نظر بندی کا حکم صادر ہو چکا ہو ایسے حکم یا کسی قاعدہ مرتبہ زیر ایکٹ ہذا کی خلاف ورزی کریگا تو اوسکو کسی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے بعد اثبات جرم حسب ذیل سزا دی جائیگی :—

(الف) پہلی دفعہ اثبات جرم پر ہردو اقسام میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید ایسی میعاد کیلئے جو ایک سال تک ہوسکتی ہے یا سزا جرمانہ یا ہر دو سزائیں۔

(ب) دوسری دفعہ اثبات جرم پر ہردو اقسام میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید ایسی میعاد کے لئے جو دو سالوں تک ہو سکتی ہے۔

(ج) بعد ازاں ہر دفعہ اثبات جرم پر ہر دو اقسام میں سے کسی ایک قسم کی سزا قید جسکی میعاد تین سالوں تک ہوسکتی ہے۔

سزا قید کی میعاد کو نظر بندی کے حکم کی میعاد میں شامل نہیں کیا جائیگا۔

(۲) اوس میعاد کو محسوب کرتے وقت جس کے لئے نظر بندی کا حکم نافذ العمل رہیگا اوس قید کی میعاد کو شامل نہیں کیا جائیگا جو وہ دفعہ ہذا کی ضمن (۱) کی رو سے عاید شدہ حکم قید کی تعمیل میں بھگت چکا ہو۔

دستخط — ایس۔ ڈبلیو۔ گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

رجسٹرڈ ۱۸۴ نمبر ۶۳ ل

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۳] لاہور ۷ جون (مجریہ ۱۴ جون) سنہ ۱۹۱۸ع - یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو آئین و قوانین وضع کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی-

---

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر جو وضع آئین و قوانین کی غرض سے ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ ع کی شرائط کے بموجب منعقد ہوئی-

(مسودہ لازمی تعلیم پنجاب)

آنریبل مسٹر رچی—

میں اس مسودہ کے پیش کرنے کی اجازت چاہنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں کہ پنجاب میں ابتدائی مدارس میں بچوں کی لازمی حاضری کا انتظام کیا جائے- اس ملک کے نظام تعلیم میں لازمی تعلیم کو داخل کرنے کا سوال بھی ہے-

خیال میں سے پہلے صوبه ہذا کے لوگوں کے سامنے ایک خاص صورت میں اوس وقت لایا گیا تہا جبکه سنه ۱۹۱۱ع میں مسٹر گوکہلے آنجہانی کے مسوده پرائمری تعلیم کو متداول کیا گیا تہا۔میرا یہه مطلب نہیں هے که تعلیم یافته طبقه لازمی تعلیم کے خیال سے جیسا که وه نه صرف مغربی ممالک میں هی بلکه همارے بالکل نزدیک ریاستوں اور بڑوده میں رائج هے آشنا نہیں هے۔مگر میں یہه کہنے کی جرأت کرتا هوں که نہایت سرگرم اصلاح کنندگان میں سے بہی چند ایک هی ایسے تہے جنہوں نے اوسوقت تک اس طریق کو پنجاب میں جلد رائج کرنے کے امکان پر غور کیا تہا۔مگر جب سے یہه خیال عملی سیاسیات کے سانچے میں ڈهلا هے اس پر نہایت آزادی اور همدردی سے بحث کیجاتی رهی هے اور اب اس سے کوئی شخص نا آشنا نہیں رها اور مجهے اعتماد کیا بلکه یقین هے که آج اس قانون کو پیش کرتے هوئے صوبه هذا کے اون اصحاب کا جزو غالب حکومت پنجاب کا هم نوا هے جو اس مضمون کے متعلق کوئی رائے قائم کرنے کی اهلیت رکهتے هیں۔میں نے صرف جزو غالب کا ذکر کیا هے کیونکه مجهے اندیشه هے (اور اون تمام ممالک کے تجربه سے جن میں یہه قانون جاری کیا گیا هے ثابت هوتا هے که یہه اندیشه بے بنیاد نہیں هے) که بہت سے تعلیم یافته اصحاب کے دلوں میں موجوده قانون کے امکان کے متعلق هی نہیں بلکه اوس اصول کی مصلحت کے متعلق بهی جو اسمیں مضمر هے ابهی تک شبه پیدا هو رها هے۔چونکه ان اصحاب کو جو پہلے هی باخبر هیں مزید وعظ کرنا تحصیل حاصل هے اسلئے مجهے آنریبل ممبران معاف فرمائینگے اگر میں اون بعض شکوک کا نہایت اختصار کے ساتهه ذکر کروں جو (اگرچه اونکا اکثر عام اظہار نه کیا جاتا هو) اس قانون کی مصلحت اور امکان کے متعلق یقیناً موجود هیں میں لازمی تعلیم کے عام اصول کی تائید میں کوئی دلائل پیش نہیں کرنا چاهتا۔

یہه مسلمه امر هے که کسی حکومت کی زبردست ترین طاقت اوس کی رعایا کے دل و دماغ هیں اور که اسلئے دنیا میں اوس سلطنت کا عروج و اقتدار آخرکار اس طاقت کی ترقی سے وابسته هوگا مثلاً جاپان کے تمول اور عظمت کا راز اوس ملک کے مادی ذرائع میں اسقدر پوشیده نہیں هے جتنا که وهاں کے باشندوں کے طرز عمل اور سیرت اور سب سے زیاده اون کے نہم ذکا میں پنہاں هے۔یہه بهی ماننا پڑیگا (اگرچه شاید کسیقدر کم آمادگی سے) که هر ایک قوم اپنے افراد کی دماغی اور اخلاقی بہتری کی ویسی هی ذمه وار هے جیسی که وه اونکی جسمانی تندرستی کی ذمه وار هے اور که جہاں اوس قوم کے ذمه وار اشخاص (موجوده صورت میں والدین) اس فرض کی ادائیگی میں کوتاهی سے کام لیں وهاں یہه ضروری هے که ارباب حکومت اوس فرض کو بلا واسطه اپنے هاتهوں میں لیں۔لیکن بہت سے اشخاص کی یہه رائے هے (اور میں نے دیکها هے که اس ملک میں یہه رائے ظاهر کی جاتی هے اور انگلستان میں بهی یہه رائے پائی جاتی هے) زراعت پیشه اشخاص اور دستکاروں کے بچوں کو جبراً عام تعلیم دینا قرین مصلحت نہیں هے۔ کہا جاتا هے که اگر اونہیں کسی چیز کی ضرورت هے تو وه صرف عملی تعلیم هے۔اچها تو گذشته سال کے دوران میں مجهے ایک سے زیاده ایسی کمیٹیوں میں شریک هونا پڑا هے جن میں زرعی و صنعتی تعلیم پر بحث کی گئی ان کمیٹیوں کی متفقه و متحد رائے یہه تهی (اور اونکا فیصله اوس تجربه پر مبنی هے جو تمام دنیا میں کیا گیا هے) که کسی لڑکے کو منفعت بخش زرعی یا صنعتی تعلیم اوس وقت تک نہیں دیجاسکتی جب تک که وه کسیقدر عام تعلیم حاصل نه کرے۔اسلئے صوبه هذا کی زرعی اور صنعتی مصنوعات کو ترقی دینے کے لئے پرائمری تعلیم کی وسیع اشاعت ایک ضروری ابتدائی امر هے۔

" یہه ثابت کرنا که آیا جدید تجاویز پنجاب میں تعلیم کی موجوده حالت پر حاوی هیں ایک بہت زیاده مشکل کام هے۔یہه ثبوت زیاده تر اعداد و شمار پر مشتمل هوگا اسمیں کسی کو شک نہیں هوسکتا اس صوبه کے بعض مقامات به نسبت دوسروں کے لازمی تعلیم کے رواج کے بہت زیاده خواهاں هیں۔اسی موقعه مقامی رضامندی کا اصول جو مسٹر گوکہلے آنجہانی کے مسوده سے لیا گیا هے هماری دستگیری کرتا هے۔مجهے اپنے تجربه سے معلوم هے که صوبه هذا کی تعلیمی ضروریات کا بحیثیت مجموعی اندازه لگانا ایک نہایت هی مشکل کام هے مگر کسی چهوٹے سے رقبه مثلاً کسی میونسپلٹی کی تعلیمی ضروریات کا جہاں تعلیم پہلے هی سے بخوبی ترقی کرچکی هو اندازه لگانا ایسا زیاده مشکل کام نہیں هے۔یہه معلوم کرنا تسلی بخش هے که بعض مقامی جماعتیں مثلاً میونسپلٹی لاهور و ملتان نے ضروری نقشه جات کے فراهم کرنے کے لئے پہلے هی سے کارروائی شروع

کردی ہے۔ ایسے بچوں کی فیصدی کے متعلق جو کسی خاص میونسپل رقبہ میں سکول میں جاتے ہوں میرے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے مگر اوس تمام اطلاع سے جو میرے پاس موجود ہے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی مونسپلٹیوں میں سے بعض میں یہہ فیصدی ۴۳ فیصدی سے بہی بہت زیادہ ہے جو انگلستان میں اوسوقت پائی جاتی تہی جب کہ اوس سلطنت میں لازمی تعلیم جاری کی گئی تہی

" مجھے معلوم ہوا ہے کہ مقامی رضامندی کے اصول پر نکتہ چینی کی جاتی ہے میرے خیال میں یہہ مسودہ ہذا کی نہایت ضروری خصوصیت ہے۔ اور بہی ایک چیز ہے جو اسے محض مکمل ترین تجویز کے پایہ اصلاح کا عملی ذریعہ بناتی ہے۔ کوئی شخص بہی یہہ مشورہ نہیں دیگا کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ یک لخت تعلیم کو تمام صوبہ میں لازمی قرار دے۔ ابہی ایسے بڑے بڑے رقبہ جات ہیں جہاں کوئی مدرسہ نہیں اور جو لازمی تعلیم کے بالکل ناقابل ہیں اور وہاں لازمی تعلیم جاری کرنے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہوسکتا دوسرا طریق یہہ ہے کہ بعض رقبہ جات منتخب کئے جائیں جن میں لازمی تعلیم کو رواج دیا جائے بعینہ یہی بات ہے جو موجودہ قانون کی رو سے کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہہ انتخاب صرف حکام کی رضامندی سے ہی عمل میں آنا چاہئے بلکہ (اگر اوسے بالائے طاق رکھنا مقصود نہیں ہے) وہ نہایت حقیقی مقامی مطالبہ کے مطابق کیا جانا چاہئے۔ کسی ایسی میونسپل کمیٹی کو جو خود لازمی تعلیم کی ضرورت کو محسوس نہ کرتی ہو یہہ کہنا کہ وہ عوام الناس کی ممانعت کے باوجود تعلیم کو لازمی قرار دے حکومت خود اختیاری کے بالکل منافی ہے ایسی صورت میں میونسپل کمشنر نہ تو اپنی رائے پر عمل کرینگے اور نہ لوگوں کی امانت کا حق ادا کرینگے اول گورنمنٹ نے اس قانون کے پیش کرنے سے مقامی حکام کی توجہ اس بات کی طرف منعطف کی کہ وہ اپنے رقبہ جات میں لازمی تعلیم رائج کرنے کی سکیمیں تیار کریں لوکل گورنمنٹ یہہ کہتی ہے کہ اول تو تعلیم کے لئے ایک حقیقی مقامی مطالبہ ہونا چاہئے اور پہر ایک کافی سکیم ہونی چاہئے اگر مقامی مطالبہ موجود ہو تو پہر سوال زیادہ تر ذرائع و وسائل کا سوال ہوجاتا ہے۔ اور اس دائرہ میں آنریبل ممبران کو میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ کا یہہ مقصد ہوتا کہ یہہ مسودہ بے سود و رائگاں رہے تو گورنمنٹ کبہی اوسے پیش نہ کرتی۔ اگر کوئی مقامی حاکم مناسب سہولیتیں بہم پہنچانے کی ہمہ تن کوشش کرے تو یقین رکھنا چاہئے کہ گورنمنٹ ضرور اوسکی مدد کریگی۔

" اب میں اصل مسودہ کے بڑے بڑے احکام کا مختصراً ذکر کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

" مسودہ ہذا ایسی قسم کے قانون سے جو دیگر مقامات میں جاری کئے گئے ہیں یا جن کے جاری کرنے کی تجویز ہے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس کے دو حصہ ہیں جن میں پہلا حصہ مسودہ ہذا کے پاس ہونے کے ساتھہ ہی نفاذ پذیر ہو جاتا ہے اور دوسرا حصہ مقامی حکام کیطرف سے بذریعہ اشتہار اون رقبہ جات میں نافذالعمل ہوتا ہے جو اون کے زیر نگرانی ہیں۔ اس انتظام میں بعض صریح فوائد پائے جاتے ہیں جن میں سے سب سے بڑا فائدہ اسکی سادگی ہے۔ جو مقامی حاکم اشتہار جاری کرے وہ جانتا ہے کہ وہ صرف ایکٹ مذکور کی دفعات ۱۰ لغایت ۱۹ کو ابتدا سے انتہا تک نفاذ پذیر کر رہا ہے اور اس سے زیادہ کچھہ نہیں۔

" ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲ میں آپ دیکھینگے کہ اصطلاح " مقامی حکام " کے وسیع ترین معنے لئے گئے ہیں مسٹر پٹیل کا مسودہ جو حال ہی میں کونسل واضع آئین و قوانین بمبئی میں پاس ہوا ہے اور دیگر مسودہ جات بل جو دوسرے صوبوں کے لئے تجویز ہوئے ہیں سب اپنے وسعت نفاذ میں میونسپلٹیوں تک محدود ہیں۔ ایسی بندش کوئی چندان فائدہ مند نہیں ہے۔ یہہ محض وقت کا سوال ہے اور مجھے یقین ہے کہ کوئی بہت زیادہ وقت نہیں ملیگا جب کہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں اپنے زیر نگرانی بعض رقبہ جات میں مسودہ ہذا (بشرطیکہ وہ پاس ہوجائے) سے کام لینا شروع کرینگے اور یہہ بالکل ممکن ہے کہ بعض چھوٹے چھوٹے قصبے اور رقبہ جات مشمولہ بڑی بڑی میونسپلٹیوں کی نسبت اس مسودہ سے زیادہ آسانی کے ساتھہ فائدہ اٹھا سکیں۔

" دفعہ ۳ میں اوس ضابطہ کی تصریح کی گئی ہے جو اون مقامی حکام کو ملحوظ رکھنا ہوگا جو لازمی تعلیم کو رواج دینا چاہئیں۔ اسمیں اوس ضابطہ کی جو ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ والے میں درج ہے بالکل پوری تقلید کی گئی ہے کیونکہ مقامی حکام اوس سے پہلے ہی سے آشنا ہیں۔

" دفعہ ۴ میں مقامی حکام کو اسبات کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ لازمی تعلیم کو رواج دینے کے لئے روپیہ جمع کرسکیں آپ صاحبان دیکھینگے کہ اوسی ضابطہ پر عملدرآمد کیا گیا ہے اس سے یہہ مقصود ہے کہ مقامی حکام جیسا کہ دفعات ۳ اور ۴ میں درج ہے ایک ہی وقت میں کاروائی کرسکیں۔ یعنی جو بورڈ لازمی تعلیم جاری کرنے کی خواہشمند ہو اوس کا معمولی طریق عمل یہہ ہوگا کہ وہ پہلے ضروری زائد عمارات اور مطلوبہ خرچ وغیرہ کے متعلق تحقیقات کرے۔ بعد ازاں وہ ایک اجلاس منعقد کرے جیسا کہ دفعہ ۳ کے فقرہ ۱ میں درج ہے جسمیں لازمی تعلیم کو رواج دینے کے کل سوال اور خاص کر مطلوبہ ذرائع و وسائل پر غور کیا جائے۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۳ کے فقرہ جات ۳ اور ۴ کے مطابق گورنمنٹ کے پاس اپنی تجاویز پیش کرچکے ہونگے وہ زیر دفعہ ۴ زائد ٹیکس عائد کرنے (بشرطیکہ تجاویز مذکور کی تکمیل کیلئے خاص سرمایہ کی ضرورت معلوم ہو) کیلئے منظوری حاصل کریگی اسلئے اسطرح یہ تجاویز گورنمنٹ کے روبرو مکمل صورت میں بغرض منظوری پیش ہونگی۔

" دفعہ ۵ میں اس امر کا انتظام کیا گیا ہے کہ اگر ضرورت ہوے تو اسے لڑکیوں پر اطلاق پذیر کیا جاسکے۔ صوبہ ہذا میں تعلیم نسواں کی تحریک کو دن بدن جو تقویت حاصل ہو رہی ہے ممکن ہے کہ اوس سے یہ بات ضروری معلوم ہو کہ دفعہ مذکور کا ثبوت کرنا محض بے بنیاد امیدوں کی نسبت اسے معقول وجوہات کی بنار پر جائز ثابت ہو۔

" دفعات ۶ لغایت ۷ میں غیر معمولی حالات میں ترمیمات کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

" دفعہ ۹ میں ضروری قواعد کے وضع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

" اب ہم دوسرے حصہ کو لیتے ہیں۔

دفعہ ۱۰ میں صرف ایک ہی فقرہ جو سب سے زیادہ طویل ہے میرے خیال میں اسکا مطلب بالکل صریح ہے آپ دیکھینگے کہ لازمی حاضری کا عرصہ ۴ سال مقرر کیا گیا ہے۔

"چونکہ صوبہ ہذا میں اون لڑکوں کی جو آجکل مدرسوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں زندگی مدرسہ کی اوسط میعاد ۳½ اور ۴ سال کے درمیان معلوم ہوتی ہے اسلئے اس مسودہ میں محض موجودہ طریق کو نافذ کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔

" اس سے موجودہ نصاب میں بے شک کسیقدر ترمیم کرنی ہوگی کیونکہ فی الحال مدارس قصبہ میں ۴ ورنیکلر جماعتیں نہیں ہوتیں۔ حاضری کی عمروں کے تبدیل کرنے کیلئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ مثلاً دیہاتی رقبہ جات میں یہ ضروری ہوگا جہاں بچوں کو مدرسہ تک کسیقدر فاصلہ پر چل کر جانا پڑیگا مجھے معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ میں حاضری کی کم از کم عمر ۷ سال ہے اور غالباً اسکی یہی وجہ ہے۔

" دفعہ ۱۱ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ فاصلہ جو تجویز ہوا ہے ۲ میل ہے مسٹر گوکھلے کے بل میں یہہ فاصلہ ایک میل رکھا گیا تھا اور مسٹر پٹیل کے ایکٹ میں بھی یہی فاصلہ اختیار کیا گیا ہے۔ مگر یہ صرف میونسپل رقبہ جات پر اطلاق پذیر ہے جہاں صرف چند ہی لڑکوں کو ایک میل سے زیادہ چل کر مدرسے جانا پڑتا ہے ایک میل کی حد سے اون دیہاتی رقبہ جات میں مسودہ ہذا کا عملدرآمد بہت محدود ہوجائیگا جہاں مدرسوں کا ایک دوسرے سے ۲ میل کے فاصلہ پر ہونا ہمارا نصب العین ہے۔

یہہ دیکھا جائیگا کہ اس دفعہ کے باقی فقروں میں والدین کا یہہ فرض ہوگا کہ وہ اپنے بچے کو سکول نہ بھیجنے کی صورت میں کسی حاکم مجاز کی تسلی کریں۔ مسٹر گوکھلے آنجہانی کے مسودہ میں کسی لڑکے کے " بیماری۔ کمزوری۔ خانگی ضرورت۔ فصل کے موقع پر زرعی ضروریات یا کسی دیگر معقول وجہ سے " مدرسہ میں حاضر نہ ہو سکنے کو معقول وجہ خیال کیا گیا تھا۔ اور تقریباً اسی قسم کا ایک حکم بمبئی ایکٹ میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن اگر عذر کی معقولیت کا فیصلہ والدین پر چھوڑ دیا جائے اور یہہ یاد رہے کہ ہمارا واسطہ ایسے والدین سے ہے جو اپنے لڑکوں کو مدرسہ میں بھیجنا پسند نہیں کرتے۔ تو اس امر کا اندیشہ ہے کہ بے قاعدہ حاضری جو پرائمری تعلیم کے لئے موجب ننگ و عار ہے۔ مستثنیٰ ہونے کی بجائے کہیں قاعدہ ہی نہ بن جائے۔

" دفعہ ۱۲ کسی خاص رائے زنی کی محتاج نہیں ہے۔

" دفعہ ۱۳ معافی فیس کے متعلق ہے۔

" مفت تعلیم کے سوال کے متعلق بہت کچھہ کہا اور لکھا جا چکا ہے۔میں یہہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس بارہ میں جو کچھہ میں نے دیکھا ہے وہ سراپا یاس انگیز ہے۔خیال کیا جاتا ہے کہ تمام لڑکے جو میونسپل رقبہ جات میں سکولوں میں جاتے ہیں وہ میونسپل مدارس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ واقعی یہہ حقیقت حال کے برعکس ہے۔حقیقت نفس الامری تو یہہ ہے کہ تمام صوبہ کے میونسپل مدارس میں لڑکے صرف ۱۰۰۰۰ کے قریب ہیں اور میونسپل مدارس صرف ۱۰۰ ہیں۔بخلاف اسکے اون طلباء کی تعداد جو امدادی مدارس میں خاصکر ثانوی مدارس کے حصہ جات پرائمری میں تعلیم پاتے ہیں غالباً زائد از نصف لاکھہ ہے۔

" آپ امدادی مدارس کے منتظمین سے یہہ نہیں کہ سکتے کہ وہ اپنے حصہ جات پرائمری میں تعلیم مفت کر دیں۔لیکن اگر کوئی میونسپلٹی اپنے مدارس یا مدرسہ میں مفت تعلیم جاری کر دے تو اسے یا تو فیس لینے والے مدارس کے کثیر التعداد طلبا کو داخل کرنے یا امدادی مدارس کے منتظمین کو ہرجانہ دینے کیلئے تیار رہنا چاہئے جنہیں جبراً و قہراً اوسکی پیروی کرنی پڑیگی۔

" میں جملہ معترضہ کے طور پر یہہ بیان کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ جب صوبہ شمال مغربی سرحدی میں تعلیم کو مفت کیا گیا تھا تو ہم نے اس دقت کا سامنا کیا اور ساتھہ ہی ثانوی حصوں میں فیسوں کو بڑھا دیا تا کہ منتظمین کو پرائمری فیسوں کے نقصان کا معاوضہ دیا جا سکے۔

" مگر اس مسودہ میں ہم ثانوی حصوں پر بحث نہیں کر رہے اور ہم نے صورت حالات کا جو اصلی کہ وہ ہے علانیہ مقابلہ کیا ہے۔ہم نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی میونسپلٹی لازمی تعلیم جاری کرنے پر تمام یا بعض لڑکوں کے والدین کو ساری فیس یا اوسکا کوئی حصہ معاف کر دینا چاہے تو اوسکے لئے لازمی ہوگا کہ وہ امدادی مدارس کے منتظمین کو اونکے مالی نقصان کا معاوضہ دے۔مجھے اُمید اور یقین ہے کہ میونسپلٹیوں اس ذمہ واری کو اُٹھالینگی مگر اونہیں خیال رہے کہ یہہ کوئی تھوڑا سا خرچ نہیں ہوگا۔

" ضمناً میں یہہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ مدرسہ کی فیس تعلیم کا ایک ادنے سا حصہ ہے اور کہ وہ والدین جو فیس ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ یقیناً اپنے بچوں کے لئے مدرسہ کے سامان اور کتابوں کا خرچ بھی برداشت نہیں کر سکینگے۔مقامی حکام کو اپنی سکیمیں تیار کرتے وقت اس امر کو بھی مد نظر رکھنا پڑیگا۔

" دفعات ۱۴ لغایت ۱۸ میں اون قواعد کی تصریح کی گئی ہے جو لازمی تعلیم کے نفاذ میں استعمال کئے جاینگے۔اونہیں دیدہ دانستہ جسقدر ممکن تھا سادہ بنایا گیا ہے تا کہ ان پڑھ سے ان پڑھ والدین کو بھی اونکا مطلب آسانی کے ساتھہ سمجھایا جا سکے۔

" دفعہ ۱۵ میں سکول جانے والے لڑکوں کو اوقات سکول کے دوران میں کام پر لگانے کی ممانعت کی گئی ہے۔بمبئی ایکٹ میں سکول جانے والے لڑکوں کو فائدہ کی غرض سے کام پر لگانے کی قطعی ممانعت کیگئی ہے اور مسٹر گوکھلے آنجہانی کا مسودہ تو اس سے بھی ایک قدم اور آگے بڑھ گیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس قانون میں جو تجاویز درج کی گئی ہیں وہ صوبہ ھذا کے مناسب حال ہونگی۔اس قسم کا قانون جاری کرکے اگر اوسے خوش اسلوبی کے ساتھہ چلانا مقصود ہے تو یہہ ضروری ہے کہ اوس سے لوگوں کی روزمرہ زندگی میں اوسی حد تک تبدیلی واقع ہو جس حد تک کہ وہ نہایت ہی ضروری ہو۔

" یہہ اغلب ہے کہ بہت سے لڑکوں کو جو فی الحال مدرسوں میں جاتے ہیں اوقات مدرسہ کے بعد کام ملجاتا ہے۔اور مدرسہ میں جانے والے لڑکوں کو کام پر لگانے کی قطعی ممانعت سے یہہ موجودہ سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا۔میرے خیال میں وہ کام جو ۶ اور ۱۰ سال کے درمیان کی عمر کا لڑکا اوقات مدرسہ کے بعد کرسکتا ہے اتنا مزاحم طلب نہیں ہو سکتا جس سے اوسکی تعلیم میں حرج ہو۔

" دفعہ ۱۹ میں آپ دیکھینگے کہ مقامی حکام کو اس امر کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اگر مناسب خیال کریں تو ایک سے زیادہ کمیٹی حاضری مقرر کریں مجھے یقین ہے کہ یہہ دفعہ اون بڑی بڑی میونسپلٹیوں اور دیہاتی رقبوں میں جہاں اوس کام کی مقدار جو کیا جاتا ہے زیادہ ہے مفید ثابت ہوگی۔ میرے خیال میں اس مسودہ کی یہہ خصوصیت اپنی طرز میں نرالی ہے۔

" دفعہ ۱۹ کسی قسم کی تنقید کی محتاج نہیں ہے۔

" اخیر میں مجھے صرف یہہ کہنا ہے کہ اس قانون کے اجرا سے یہہ مستنبط نہیں ہو تا کہ گورنمنٹ کی پرائمری تعلیم کو اختیاری طور پر توسیع دینے کی کوششوں میں کوئی کمی واقع ہوگی۔ بخلاف اسکے ہم جدید مدارس کہولنے اور موجودہ مدارس کی اصلاح کے کام کو جاری رکھنا چاہتے ہیں حتے کہ دن بدن زیادہ رقبے لازمی تعلیم کے اصول کو رواج دینے کے قابل ہو جائینگے۔

" اگر اس قانون کے پیش کرنے میں میں نے کونسل کا کچھ وقت لیا ہے تو اوسکی وجہ اسکی اہمیت ہے حاضرین جلسہ میں سے کوئی بھی اسبات کا اندازہ نہیں لگا سکتا کہ اوسکے اثرات کسقدر عمیق ہونگے۔ انگلستان میں لازمی تعلیم کو رواج پائے ۴۰ سال سے زیادہ کا عرصہ گذر گیا ہے۔ لیکن اب جا کر کہیں اوسکے اثرات صرف محسوس ہونے لگے ہیں۔ اس صوبہ میں ہم اسے بتدریج اور بہ حزم و احتیاط تجربۃً شروع کرنا چاہتے ہیں اور جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائینگے ہمیں واقفیت حاصل ہوتی جائیگی اور ایک مقامی حاکم دوسرے سے تجربہ حاصل کرتا جائیگا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ جب ایک دفعہ اس تحریک کی ابتدا ہو گئی تو پھر اسے دن بدن اہمیت حاصل ہوتی جائیگی اور کہ وہ وقت اتنا دور نہیں ہے جتنا کہ وہ کونسل ہذا کے آنریبل ممبران میں سے اکثر کو معلوم ہوتا ہے جبکہ لازمی تعلیم کا قانون صوبہ پنجاب میں ایک وسیع رقبہ میں پھیلا ہوا ہوگا۔

" ان الفاظ کے ساتھہ میں اس مسودہ کو جو پنجاب میں لازمی پرائمری تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے ہے پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ —

" حضور والا — میں اوس مسودہ کے پیش کئے جانے کی تائید کرتا ہوں جسکے پیش کرنے کی آنریبل مسٹر رچی نے اجازت مانگی ہے اور ایسا کرتے ہوئے میں جنابعالی آپکو تہہ دل سے مبارک دیتا ہوں کہ آپ نے اس معاملہ میں ابتدا کی ہے۔ جیسا کہ بخوبی معلوم ہے میرے خیال میں کسی دوسرے صوبہ میں وہاں کے اعلے انتظامی حاکم نے آج تک کبھی گورنمنٹ کی طرف سے اس قسم کا مسودہ پیش نہیں کیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بمبئی اور دیگر مقامات میں اس قسم کے مسودے غیر سرکاری ممبر پیش کرتے رہے ہیں۔ حضور عالی اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپکو اس صوبہ کی بہبودی و بہتری کا کسقدر خیال ہے اب اس قانون کی تفصیلات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن میں یہہ ضرور کہونگا کہ میرے خیال میں دیہاتی رقبہ جات کے متعلق کارروائی کرتے ہوئے یور آنر کی گورنمنٹ اونکی مقامی جماعتوں کو خرچ کے اوس حصہ سے زیادہ حصہ دیکر جسکے ادا کرنے کی اون میں استطاعت ہے زیادہ فراخ حوصلگی سے کام لیگی اور بندگان عالی نیز میرا یہہ بھی خیال ہے (جیسا کہ مسودہ ہذا کے آنریبل محرک نے بجا فرمایا ہے) موجودہ مدارس کی اور علی الخصوص اونکی جو مختلف مذہبی انجمنوں نے قائم کئے ہوئے ہیں حوصلہ افزائی ہو جائیگی اور اونہیں آزادانہ کام کرنے کا موقع دیا جائیگا۔ ان الفاظ کے ساتھہ میں اس بل کے پیش کئے جانے کی تائید کرتا ہوں۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس —

" یور آنر — ہم نہایت مسرت سے اس مسودہ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مگر حضور انور ایک سوال ایسا ہے جس کے متعلق لوگ بہت متفکر ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اونہیں خرچ کا وہ حصہ بتایا جائے جو گورنمنٹ پرائمری تعلیم کے لئے دیگی۔ یہہ امر اچھی طرح معلوم ہے کہ مقامی جماعتوں کے ذرائع اس قدر محدود ہوتے ہیں کہ وہ تعلیم کے لئے کسی کثیر خرچ کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ یہہ بھی صاف ظاہر ہے کہ اوس جدید

ٹیکس کا دائرہ جس سے مقامی جماعتیں فائدہ اوٹھا سکتی ہیں بہت محدود ہے - ایسے حالات میں اس مسودہ کی کامیابی ایک بڑی حد تک اوس مالی امداد پر منحصر ہے جو گورنمنٹ دیگی - پور آخر میں آنریبل مسٹر رچی کی تحریک کی دل سے تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ—

پور آنر—میں اس مسودہ کے اصول سے بالکل متفق ہوں مگر اوس کے فروعات کے متعلق اپنی رائے کو کسی آئندہ وقت کے لئے محفوظ رکھتا ہوں۔

" وہ وقت اب بالکل آگیا ہے جب کہ پنجاب میں پرائمری مدارس میں لڑکوں کی لازمی حاضری کا انتظام کیا جائے - ہمارا فرض ہے کہ ہم اوس حقیقی خواہش کی حوصلہ افزائی کریں جو اس بارہ میں صوبہ کے اندر پائی جاتی ہے - مگر میں یہ ضرور کہونگا جہاں ہمیں ایک طرف اس نہایت قابل قدر خواہش کی ترقی کی خوشی کے ساتھ حوصلہ افزائی کرنی چاہئے وہاں دوسری طرف ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم لوگوں کی مرضی کے خلاف زبردستی میدان ترقی میں قدم نہ رکھیں - اس لئے جہاں لوگ خود مجبور کئے جانے پر رضامند نہ ہوں وہاں اس مسودہ کو زبردستی رواج نہیں دینا چاہئے - لیکن میرے خیال میں یہ مسودہ جیسا کہ وہ تیار کیا گیا ہے - فی الفور پیش ہونا چاہئے"۔

یہ تحریک پیش ہو کر منظور کی گئی اور آنریبل مسٹر رچی نے اپنا مسودہ پیش کیا۔

آنریبل مسٹر رچی—

" میں اب اس امر کی تحریک کرتا ہوں کہ یہ مسودہ استصواب رائے کیلئے متداول کیا جائے۔ یہ مسودہ گذشتہ اکتوبر میں طبع ہوچکا ہے اور وہ گزٹ میں تنقید کی غرض سے شایع کیا گیا تھا مگر وہ خاص طور پر آنریبل ممبران میں متداول نہیں کیا گیا۔ابھی تک میرے پاس ایک تنقید پہنچی ہے۔ مگر بہرحال اس مسودہ کو متداول کرکے آرائیں طلب کی جاوینگی جن پر منتخب کمیٹی بعد میں غور کریگی۔

" میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسودہ ہذا ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے جس میں یہ اصحاب شامل ہوں :—

آنریبل مسٹر طامسن-مسٹر امسکن-مسٹر کریسی-فضل حسین صاحب-شوالرکی صاحب-دولت رائے صاحب-سردار گجن سنگھ صاحب-مہدی شاہ صاحب اور میں خود"۔

یہ تحریک پیش ہوکر منظور ہوئی۔

مسودہ تمباکو نوشی نوجوان اشخاص

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

" حضور انور—میں منتخب کمیٹی کی رپورٹ کو پیش کرتا ہوں اور یہ تحریک کرنیکی اجازت چاہتا ہوں کہ اس پر غور کی جائے-آنریبل ممبران-سرکاری و غیر سرکاری ہونوں کے ہمدردانہ خیالات کا پورے طور پر اعتراف کرتے ہوئے میں عرض کرتا ہوں کہ صرف ایک فقرہ (۳) کے سوائے جسکو منتخب کمیٹی کے ۵ اور ۲ کی نسبت سے جزو غالب نے منسوخ کردینے کا فیصلہ کرلیا ہے مسودہ بالکل میری منشاء کے مطابق ہے"۔

تحریک پیش ہوکر منظور ہوئی۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

" حضور والا—جیسا کہ میں پہلے عرض کرچکا ہوں منتخب کمیٹی کے ۵ و ۲ کی نسبت سے جزو غالب

نے فقرہ ۴ کے بالکل حذف کردینے کی سفارش کی ہے حضور عالی فقرہ ۴ جو جس شکل میں میں نے اوسے ابتدا میں پیش کیا تھا منتخب کمیٹی کی رائے میں اوس پر بہت سے اعتراضات ہوسکتے تھے پھر میں نے تمام ضروری پہلوؤں میں مسودہ کو ترمیم کرنیکی تجویز پیش کی۔ اپنی ترمیم جو میں نے مسودہ کے لئے پیش کی یہہ تھی کہ لفظ ' شخص ' کی جگہہ لفظ ' لڑکا ' ثبت کیا جائے جس سے لوگوں کو اس مسودہ کے عمل سے بالکل مستثنئی کردیا گیا۔ دوسری ترمیم جو کہ میں نے منتخب کمیٹی کے روبرو پیش کی وہ یہہ تھی کہ میں چاہتا تھا کہ الفاظ ' کا فرض ہے ' کی بجائے الفاظ ' کیلئے جائز ہے ' ثبت کئے جائیں۔ ان ترمیمات کے باوجود منتخب کمیٹی کے اکثر ممبران کی رائے تھی کہ یہہ فقرہ اس شکل میں بہی باعث تکلیف ہوگا۔ اور کہ اس امر میں بہی کلام ہے کہ آیا اس سے تمباکو نوشی کی عادت رفع ہو سکی یا نہ۔ اوس کے بعد میں اس فقرہ پر غور کرتا رہا ہوں اور میں نے کونسل ہذا کی خدمت میں ایک ترمیم پیش کی ہے اور جناب عالی اوسکے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایک اصلاح پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے میں ان وجوہات کا ذکر کرتا ہوں جن سے منتخب کمیٹی کی رائے میں برے نتائج پیدا ہونیکا احتمال ہے۔ حضور عالی میں خیال کرتا ہوں کہ سب سے بڑی بات یہہ ہے کہ منتخب کمیٹی کی رائے تہی کہ ایسے لوگوں کی صورت میں جنکی ۱۹ برس کی عمر ہو اگر اون سے سگرٹ اور سگار چہین لئے جائینگے تو وہ اسے برا منائینگے اور ممکن ہے کہ فساد تک نوبت پہنچے۔

" اس ترمیم میں اس فقرہ کی غرض کیلئے میں نے عمر کو ۱۶ سے گھٹاکر ۱۴ برس کر دیا ہے۔ یقیناً حضور عالی جیسا کہ میں نے پہلے مسودہ کی ترمیم پیش کی تہی میں نے اب دوبارہ لفظ " شخص " کی جگہہ " لڑکا " ثبت کردیا ہے۔ اسکا یہہ مطلب ہے کہ میں لوگوں کو اس مسودہ کے عمل سے مستثنئی کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میں نے کئی ایک اور تبدیلیاں پیش کی ہیں۔ مثلاً میرے اس اصلی فقرہ میں کہ اون اشخاص کا جنکی تصریح کی گئی ہے فرض ہوگا کہ وہ نوجوانوں کو تمباکو پینے کی عادت سے روکنے کیلئے بعض کارروائیاں عمل میں لائیں۔ یہہ ظاہرا قابل اعتراض امر تھا اسلئے میں نے اکثر ممبروں کی رائے کے مطابق الفاظ ' کا فرض ' کی بجائے الفاظ ' کیلئے جائز ' رکھدینے کا ارادہ کرلیا۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ اشخاص جنکی تصریح میں نے فقرہ مذکور میں کی ہے لوگوں کے ہاتھ سے سگار اور سگرٹ چہین سکتے ہیں اگر وہ ایسا کرنا چاہیں۔ جناب عالی کسی نہ کسی طرح یہہ لفظ ' جائز ' اونکو تمام ممکن مقدمہ بازیوں اور مار پیٹ سے بچالیگا اور اسلئے یہہ ضروری ہے کہ یہہ اختیار ترمیم شدہ صورت میں اونکو تفویض کردیا جائے۔ اسکے علاوہ حضور میں نے مختلف اشخاص کے نام اندراج کردئے ہیں جنکو میں اختیار دینے کی تجویز کرتا ہوں۔ اب میں نے ممبران میونسپل کمیٹی۔ ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ ممبران رقبہ مشاہرہ مجسٹریٹان۔ قانون پیشہ اشخاص اور رسٹی ٹیفکٹ ڈاکٹروں کو بہی شامل کر دیا ہے۔ وہ تمام کے تمام زمانہ میں ذمہ وار شخص ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ اون کے ہاتھوں میں جو اختیار دئے جائینگے وہ بالکل محفوظ ہاتھوں میں رہینگے۔ اسکے علاوہ میں نے اس میں سے سفید پوشوں کا نام بالکل حذف کردیا ہے محض اس وجہ سے کہ سفید پوش عام طور پر نمبردار ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ جناب عالی میں نے سگار اور سگرٹ پر قبضہ کرلینکی غرض سے تلاشی لینے کے اختیارات کو بدل دیا ہے۔ اب میں نے اپنے فقرہ کو محض اسی حد تک محدود کر دیا ہے کہ صرف وہ سگرٹ یا سگار یا پائپ چہین لیا جائے جو کہ اوکا اوسوقت استعمال کرتا ہوا پایا جائے حضور عالی ان احتیاطوں کے ہونے سے میں عرض کرتا ہوں کہ ترمیم شدہ صورت میں اس فقرہ کے تمام برے نتائج رفع ہوگئے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ کونسل ہذا اسکو منظور کر لیگی۔ درحقیقت اسمیں ذرا بہی شک نہیں کہ اگر پہلے میں نے اس فقرہ کی اوس طریق میں ترمیم کرلی ہوتی جسمیں کہ اب میں نے اسے ترمیم کیا ہے تو مجھے تقریباً یقین ہے کہ منتخب کمیٹی بہت سے بلکہ تمام ممبران میری تائید کرتے۔ اس فقرہ کی اصلی ضرورت کے بارہ میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی قسم کا ایک فقرہ ایکٹ اطفال برطانیہ عظمی کی دفعہ ۴۰ کی شکل میں موجود ہے۔ اسکی رو سے بعض اشخاص کیلئے نہ صرف جائز ہی ہے کہ وہ سگرٹ اور سگار چہیننے کیلئے اختیارات استعمال کریں۔ بلکہ ایسا کرنا اونکا فرض ہے اسی طرح کا ایک فقرہ ہماری ایکٹ اطفال ریاست بڑودہ میں ملتا ہے۔ وہاں بہی بعض ایسے اشخاص کا جنکا ذکر فقرہ مذکور میں کیا گیا ہے فرض ہے کہ وہ سگار اور سگرٹ چہین لیا کریں۔ لیکن حضور بعض افسران کی منشاء کے مطابق میں نے پیش کرتے وقت الفاظ " کا فرض " منسوخ کر دئے ہیں اور اونکی بجائے الفاظ " کیلئے جائز " رکھدئے ہیں۔

اسلئے جناب عالی ناظروں سے قدرتی ظاہر ہے کہ اس فقرہ کو رکھا جائے۔ عوام کی رائے کے بارہ میں میرا خیال ہے کہ مذاہب کمیٹی کے مسودہ کو متداول کئے ہوئے بہت عرصہ نہیں گذرا پھر بھی میں کونسل ہذا کے روبرو نہایت جرأت سے دعوے کرتا ہوں کہ عوام نے اس تھوڑے سے عرصہ میں بھی اس فقرہ کے قائم رکھنے کے متعلق نہایت صائب رائے کا اظہار کیا ہے۔ لاہور اور امرتسر میں جلسے منعقد کئے گئے اور سب نے متفق ہوکر اس بات کا فیصلہ کیا کہ یہہ فقرہ پنجاب میں اس قانون کے بہتر نتائج حاصل کرانیکے لئے ہر طرح لازمی ہے۔ اسکے علاوہ جناب والا صوبہ کے بڑے بڑے سرکردہ اخبارات نے بھی اس امر پر بڑا زور دیا ہے کہ اس فقرہ کو قائم رکھا جاوے۔ عوام کی رائے کے بارہ میں بہتوں میں سے صرف ایک یعنی سر پرتول چندر چیٹرجی کی رائے پیش کرتا ہوں :— "پنجاب کے بعض حصوں میں میں نے ۴ اور ۵ سال کی عمر کے چھوٹے لڑکوں کو تمباکو نوشی کرتے ہوئے دیکھا اور اوس وقت میں یہہ چاہتا تھا کہ میں ایک ہاتھ سے جو کچھہ ہے چھین لوں"۔ اور اسی طرح ایک تجربہ کار ڈپٹی کمشنر نے یہہ بات ظاہر کی کہ میں لڑکوں کے ہاتھ سے سگرٹ چھیننے کی خواہش کو بڑی مشکل سے روکتا تھا۔ اسلئے مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ہر دو اخبارات و عوام اور تمام تجربہ کار افسر اسبارہ میں اتفاق کرتے ہیں کہ مسودہ کے اس فقرہ کو قائم رکھا جاوے۔ اور اوس کے علاوہ جناب والا میں یہہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اس معزز کونسل کے ممبران نے ابھی گذشتہ اجلاس میں اس فقرہ کو قائم رکھنے کی بڑے زور سے اس بناء پر تائید کی تھی کہ یہہ ایک معیوب بات ہے کہ لڑکے اس طرح بازاروں اور عام جگہوں میں تمباکو نوشی کرتے ہوئے نظر آئیں۔ اور اس کے علاوہ چند ظاہرا وجوہات کے باعث جن کا مجھے مفصل ذکر کرنے کی ضرورت نہیں اس کونسل کا فرض ہے کہ وہ لڑکوں کے مفاد کی حفاظت کریں جبکہ اون کے والدین کا اثر اون پر سے اٹھ گیا ہو۔ اسلئے میں نہایت زور سے عرض کرتا ہوں کہ ترمیم جو کہ میں نے پیش کی ہے اور جو حسب ذیل ہے:—

"اگر کوئی لڑکا جو ظاہرا ۱۴ برس کا ہو کسی بازار یا عام جگہہ میں سگرٹ یا سگار یا پائپ پیتا ہوا پایا جائے تو کسی پولیس افسر امبودر ڈیلدار۔ مدرس ممبر میونسپل کمیٹی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ۔ ممبر رقبہ مشتہرہ قانون یا پیشہ شخص سند یافتہ ڈاکٹر یا مجسٹریٹ کو جائز ہوگا کہ وہ سگرٹ سگار یا پائپ مذکور پر قبضہ کرے اور اس طرح حاصل کردہ چیز کو تلف کر دے" منظور کرلی جاوے۔ ایک اور بھی اصلاح کی گئی ہے۔ اصلی مسودہ میں یہہ شرط رکھی گئی تھی کہ ایسے سگار اور سگرٹ تھانہ میں بھیج دیئے جائیں۔ لیکن اب میں نے یہہ شرط رکھی ہے کہ سگرٹ اور سگار تلف کر دیئے جائیں کیونکہ بعض موقعہ تھانہ فاصلے پر ہوتا ہے۔ یہہ ترمیم آنریبل ممبران کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں"۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند—

"یوئر آنر—میں اوس مذاہب کمیٹی کا ممبر تھا جس نے فقرہ ۴ کے خلاف فیصلہ کیا۔ میں اس بات کا ضرور اقرار کرونگا کہ اوس وقت میں موجودہ فقرہ کے موافق نہ تھا۔ اوس کے بعد مجھے بہت سے لوگوں کی رائے موصول ہوائیں جنکی رائے ہے کہ فقرہ ۴ مسودہ میں رہنا چاہئے تھا۔ ان آراؤں کو مد نظر رکھکر اور ساتھہ ہی اس خیال سے کہ آنریبل محرک نے عمر کو ۱۶ سال سے گھٹا کو ۱۴ سال کر دیا ہے میرا خیال ہے کہ اگر میں ترمیم کی تائید کروں تو مجھے معاف کر دیا جائیگا۔

"حق بات تو یہہ ہے کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کسی موثر طریق میں بھی جوانوں کی تمباکو نوشی کی عادت رفع نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم اون کو سزا دینے کی بابت کوئی تدبیر نہ نکالیں مگر عوام اس کے لئے تیار نہیں۔ اور کہ اس بارہ میں جو کچھہ تھوڑا بہت کیا جائے اوسکا خیر مقدم کرنا چاہئے۔ ترمیم سے صرف بعض معزز اشخاص کو اختیار مل جاتا ہے کہ وہ لوگوں سے جنکی عمر ۱۶ سال سے کم ہو سگرٹ چھین لیا کریں۔ یہہ کام ہم پہلے سے بہت ہی عام طور پر اب بھی کرتے ہیں جب کہ ہم کسی لڑکے کو تمباکو نوشی کرتا ہوا پاتے ہیں۔ ہم لڑکے کو طعن و تشنیع کرتے ہیں اور تقریباً تمام صورتوں میں لڑکے خود بخود سگرٹوں کو پھینک دیتے ہیں۔ اس لئے آنریبل محرک نے جو مطالبہ کیا ہے وہ بہت ہی نرم ہے اور میں اوس کی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل مسٹر کوریک—

" جناب اعلیٰ—میں منتخب کمیٹی کے جزو غالب کی تائید کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں—اور مجھے اس امر کا افسوس ہے کہ جزو غالب میں ایک ممبر کے منحرف ہو جانے سے کمی ہو گئی ہے پھر میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں کونسل کے روبرو اوس فیصلہ کی وجوہات بیان کروں جو منتخب کمیٹی کے جزو غالب نے ۵ اور ۶ کے تناسب سے کیا - میں یہہ صاف طور پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں بالکل نجی طور پر منتخب کمیٹی کے ایک ممبر کی حیثیت میں بول رہا ہوں اور کسی طریق بھی میں گورنمنٹ کے ارادہ کی نیابت نہیں کر رہا گورنمنٹ کی معاملہ زیر بحث کے متعلق اپنی کوئی رائے نہیں ہے سوا ایک چھوٹے سے معاملہ کے جو کہ میں بعد میں بیان کرونگا—وہ وجوہات جن کے باعث منتخب کمیٹی نے اصل مسودہ میں سے فقرہ ۶ کو حذف کیا اور جواس فقرہ کو دوبارہ پیش کئے جانے کیلئے مجھے آنریبل سردار گجن سنگھ صاحب کی تجویز کی مخالفت کرنے پر آمادہ کر رہی ہیں حسب ذیل ہیں—ہم سمجھتے ہیں کہ یہہ فقرہ ایک انگریزی ایکٹ کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے جو نو جوانوں کی تمباکو نوشی کے سوال کے بارہ میں ہے - انگریزی ایکٹ کا وہ فقرہ تقریباً اس طرح پر ہے—

" کسی پارک کیپر کیلئے جو وردی پہنے ہوئے ہو یا کنسٹیبل کیلئے جائز ہوگا کہ وہ کسی لڑکے کو جو تمباکو پی رہا ہو پکڑ لے اور وہ تمباکو لے لیں جو اوس کے قبضہ میں ہو اس غرض کے لئے وہ کسی لڑکے کی تلاشی لے سکتے ہیں لیکن لڑکی کی نہیں " اس طرح کا فقرہ ہے جو غالباً ایک خوش مزاج خبطی کی طرف سے دارالعوام میں پیش کیا گیا تھا اور بہت تھوڑے ممبروں کی حاضری میں پاس کیا گیا تھا اور میرے خیال میں اغلباً اس کے پاس ہونے کی تاریخ سے آج تک کبھی عمل نہیں ہوا بہر صورت ہندوستان میں کوئی سرکاری افسر پارک کیپر کی طرح کا نہیں ہے اور کہ منتخب کمیٹی میں میرے یہہ تجویز ہوا کہ اس فقرہ کا اغلباً یہہ اثر ہوگا کہ پہلے دو یا تین مہینوں میں اون عہدہ داران کی طرف سے جنکو اس کی روسے اختیار ملیگا تمباکو نوشی کرنے والے لڑکوں کے تعاقب کرنے میں اہم سرگرمی ظہور میں آئیگی—اس قسم کی سرگرمی سے اغلب ہے کہ بہت سی مشکل اور بدمزگی پیدا ہو جائے ممکن ہے کہ لڑکوں کے والدین جاکر شکایتیں کریں کہ اون کے بچہ کے ساتھہ بد سلوکی کی گئی ہے۔ پھر اس کے روبرو حاکم کے جو چلایا جائیگا جس سے دشمنی اور عداوت پیدا ہو جائیگی اور اس سے اغلب ہے کہ مقدمہ بازی کی نوبت آجائے۔پہلے دو یا تین مہینوں کے بعد مجھے پورا یقین ہے کہ یہہ فقرہ بالکل بے اثر ہو جائیگا۔جناب عالی میرے خیال میں جن آنریبل ممبران نے تقریر کی ہے اونہوں نے اس پر ضرورت سے بہی زیادہ اون احکام کے نکتہ خیال سے غور کی ہے جنکو اس قانون کا انتظام کرنا پڑیگا۔اسلئے بہتر ہوگا کہ اس کو نو جوان تمباکو پینے والے کے نکتہ خیال سے بھی دیکھا جائے۔جناب عالی میں اس ایوان کونسل میں نو جوان اصحاب کی ایک تعداد دیکھتا ہوں جنکا اس کونسل کی کارروائی میں دلچسپی لینا ضرور ہم سب کے لئے باعث خوشی ہے۔ممکن ہے کہ اون میں سے بعض وقتاً فوقتاً فرصت کے وقت اس قابل افسوس عادت کے زیر اثر آجاتے ہوں۔اور میں افسوس کرتا ہوں کہ کونسل ہذا کے قواعد کی رو سے ہمیں اجازت نہیں کہ ہم اونکی رائے لیں لیکن آنریبل محرک کی تقریر کے دوران میں جب میں نے اون میں سے بعض کے چہروں پر مسکراہٹ کے آثار دیکھے تھے اور مجھے اس سے ذرا بھی تعجب نہیں ہوا—اگر آنریبل ممبران ترمیم شدہ فقرہ کے الفاظ کو ملاحظہ فرمائینگے تو اون کو معلوم ہوگا کہ بعض افسران یعنی پولیس افسر سے لیکر سند یافتہ ڈاکٹر تک کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی لڑکے سے جسکی عمر ۱۲ سال سے کم ہو کوئی سیگار یا سگرٹ یا پائپ جو کہ وہ استعمال کر رہا ہو چھین لیں—سگرٹ عام طور دکانوں میں فروخت ہوتے ہیں—اسلئے یہہ ظاہرا امر ہے کہ لڑکا ایک دکان میں جاکر دوسرا سگرٹ لیگا—کیا اس امر کا صحیح طور پر دعوے کیا جا سکتا ہے کہ بعض عہدہ داران یا افراد کو ان اختیارات کی تفویضگی تمباکو نوشی کی عادت کے انسداد کے لئے واقعی موثر ہوگی ؟—کیا یہہ بہتر نہیں ہوگا کہ لڑکوں کے ہاتھہ تمباکو کی فروخت بند کر دی جائے جیسا کہ ضمنی ترمیم شدہ مسودہ میں تجویز کیا ہے—اور اگر مزید کارروائی لازمی ہوگی تو اوس متفقہ سفارش پر جو منتخب کمیٹی نے پیش کی ہے عمل درآمد کرکے سگرٹوں پر ٹیکس عاید کر دیا جائے ؟ یہی کچھہ میں نے عام سوال کی بابت عرض کرنا ہے—لیکن فقرہ کے الفاظ کے متعلق ایک یا دو باتیں کہنی ہیں—مثلاً یہہ بالکل کافی ہوگا کہ الفاظ ' سگرٹ سگار یا پائپ ' وغیرہ کی بجائے الفاظ تمباکو کسی شکل میں رکھا جائے—اور کہ لفظ خارج عام کی تعریف زیادہ مختصر اور سادہ کر دی جائے۔ایک ام

جسکی بابت مینے ابھی عرض کیا تھا کہ گورنمنٹ اوس کے متعلق قطعی رائے رکھتی ہے یہہ ہے کہ اس مسودہ کے عمل در آمد کے لئے پولیس سے امداد نہ لی جائے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب یہہ اصلی مسودہ متداول کیا گیا تھا تو صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے رائے ظاہر کی تھی کہ اون کے افسران اور سپاہیوں کو اس معاملہ میں دخل دینے کے لئے نہ کہا جائے جو کہ بالکل خانگی معاملہ ہے۔ اس سے وائے اس کے اور کچھہ نہیں ہوگا کہ میں اون پر بد خلقی اور سختی کے الزام لگا کرینگے۔ میں اسلئے امید کرتا ہوں کہ کسی صورت میں بھی خواہ ترمیم پاس بھی ہو جائے آنریبل محرک پولیس کے افسروں کو اس فقرہ کے دائرہ اثر سے مستثنے کر دینگے۔ پیشتر اسکے کہ بیٹھہ جاؤں میں یہہ امید ظاہر کرنیکی جرات کرتا ہوں کہ منتخب کمیٹی کے دیگر ممبران جنہوں نے جزو غالب میں شامل ہو کہ اس فقرہ کے قائم رکھنے کی مخالفت کی تھی اپنی رائوں کو قائم رکھینگے اور ترمیم کے متعلق میری مخالفت کی تائید کرینگے "۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان۔

" یورآنر :- میں نہایت زور کے ساتھہ ترمیم کی تائید کرتا ہوں جیسا کہ آنریبل محرک نے ارادہ ظاہر کیا اور پنجاب میں عوام کی رائے نے اسکی تائید کی اس مسودہ کا اصل مدعا یہہ تھا کہ لڑکوں کو تمباکو نوشی سے روکا جائے۔ لیکن منتخب کمیٹی سے پاس ہونیکے بعد اس مسودہ میں اس قسم کی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔ منتخب کمیٹی نے جس شکل میں اس کو پاس کیا ہے اس کے مطابق ایک لڑکا جتنی چاہے کھلم کھلا تمباکو نوشی کر سکتا ہے اور یہہ فعل مسودہ کی کسی دفعہ کی بھی تحت میں نہیں آ سکتا۔ میری رائے میں مسودہ اس شکل میں ایک بڑی حد تک اپنے مسلمہ مقاصد میں قاصر ہے۔ فرض کیا جاوے کہ ایک لڑکا جس کی عمر ۱۶ سال سے کم ہے سگرٹ پیتا ہوا پایا گیا ہے۔ اگر کسی شخص کو اوس کے ہاتھہ سے سگرٹ یا اسکا پائپ چھیننے کا اختیار ہو تو لڑکا تمباکو پینے سے رک جائیگا اور ہمارا مطلب حل ہو جائیگا۔ لیکن اگر اس قسم کا کوئی اختیار موجود نہ ہو تو لڑکا تمباکو پیتا چلا جائیگا اور قانون صرف اس سوال تک ہی رہ جائیگا کہ لڑکے کے ہاتھہ کس نے تمباکو فروخت کیا یا دیا۔ یہہ سوال کسطرح فیصل ہوگا۔ ہم کسطرح یہہ بات معلوم کر سکینگے کہ کس نے لڑکے کو تمباکو دیا یا اوس کے ہاتھہ بیچا جبکہ شہادت صرف اوسی لڑکے کی ہوگی جو قدرتی طور پر بیچنے والے یا فروخت کرنے والے کو بچانیکی کوشش کریگا۔ لڑکوں کو کھلم کھلا تمبا کو حاصل نہیں کرنا چاہئے۔

"ان الفاظ کے ساتھہ میں ترمیم کی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔

"حضور والا۔ میں بھی ادب کے ساتھہ ترمیم کی تائید کرتا ہوں۔ تین وجوہات میں جو آنریبل مسٹر کریک نے اس ترمیم کی مخالف میں پیش کی ہیں پہلی یہہ ہے کہ یہہ فقرہ ایک انگریزی قانون کی اصلی دفعہ کی بنیاد پر قائم کیا ہے۔ جو کسی لڑکے یا لڑکی سے تمباکو چھیننے یا اوسکی تلاشی لینے کے متعلق پارک کیپروں اور پولیس افسروں کے اختیارات کے بارہ میں ہے"۔

آنریبل مسٹر کریک۔

" نہیں۔ کسی لڑکی کی تلاشی نہیں "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔

" موجودہ ترمیم اوس حد تک نہیں پہنچتی۔ اسمیں صرف ایسے لڑکوں کا ذکر ہے جو سگرٹ نوشی کر رہے ہوں۔

" دوسرا سوال یہہ تھا کہ لڑکوں کی اس قسم کی آزادی پر قیود کے خلاف والدین کی طرف سے بے شمار شکایتیں ہوا کرینگی۔ میں آنریبل ممبران کونسل کو یقین دلاتا ہوں کہ جب والدین کو یہہ کہا گیا کہ اونکے ۱۴ سال

سے کم عمر کے بچے تمباکو نوشی کر رہے ہیں اور فلاں فلاں انسان دوست اصحاب نے ان کو ایسا کرنے سے روکا ہے تو میں یقین نہیں کرسکتا۔ کہ انکو شکایت کرنیکا موقعہ ملے۔ بلکہ برخلاف اسکے وہ مشکور ہونگے۔

" تیسرا اعتراض یہہ تھا کہ ہمکو نوجوانوں کے لحاظ خیال سے معاملہ پر غور کرنی چاہئے۔ اور کہ چلد حاضرین کے لبوں کی مسکراہٹ ایک دلیل بن گئی جو انہوں نے کونسل میں پیش کی۔ میری عرض تو یہہ ہے کہ تمام ایکٹ اس برائی کو روکنے کیلئے ناقابل ہوجائیگا اگر ہم اس قانون میں وہ اختیار استعمال نہ کریں جس سے لڑکا محسوس کرے کہ وہ آزادی سے تمباکو نوشی نہیں کرسکتا۔ اگر لڑکے سے سگرٹ چھین لیا گیا تو وہ کونہ میں جاکر دوسرا سلگائیگا مگر اوسکو اپنے پہلے تجربہ کا ضرور خیال رہیگا۔

"اسلئے میری استدعا ہے کہ ترمیم جس شکل میں آنریبل سردار گجن سنگھ نے پیش کی ہے منظور کرلی جائے بجز 'افسران پولیس' کے حسب تجویز ترمیم سے خارج کر دیا گیا ہے"۔

آنریبل کرنل ہینڈلے—

" مجھے زیادہ تر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس مسودہ کی اصل غرض سے دور جارہے ہیں۔ مجھے تو اوسکا یقین نہیں آتا جو کچھہ کہ آنریبل ممبر نے گذشتہ کونسل میں فرمایا تھا کہ اس مسودہ کا مدعا عام جگہوں میں تمباکو نوشی کی عادت بد کو رفع کرنا ہے۔ اگر اس مسودہ کو کسی طرح مفید بنانا ہے تو اسے آنریبل ممبر کی منشاء کے مطابق نوعمر لڑکوں کی تمباکو نوشی پر اثر پزیر ہونا چاہئے۔ اس ترمیم میں خاص طور پر ایک بات جس پر میں بڑے زور سے اعتراض کرتا ہوں یہہ ہے کہ فقرہ میں عمر کو ۱۶ سے گھٹا کر ۱۴ کر دیا گیا ہے۔ ۱۴ برس کی عمر میں لڑکوں کی حفاظت بہت لازمی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ایک نوجوان کی جو کالج میں داخل ہوتا ہے صحت خراب ہوجاتی ہے اس کی یہہ وجہ نہیں کہ کالج میں اوس کے ساتھہ کوئی ایسا واقعہ پیش آیا جس سے اوس کی صحت خراب ہوگئی بلکہ تقریباً ہر ایک صورت میں یہی پایا جائیگا کہ کالج میں داخل ہونے سے پہلے اوس پر کوئی اثر ہوا ہوا ہے اور ایسا ۱۲ اور ۱۶ سال کی عمر کے مابین ہوا ہوگا یہہ وہی عمر ہے جس میں اوس کے ہر ایک برائی میں پڑ جانے کا احتمال ہوسکتا ہے۔ میں ہر ایک قسم کی برائیوں کا ذکر نہیں کرونگا لیکن ان میں میں تمباکو نوشی کو شامل کرونگا۔ اب مسودہ میں یہہ شرط رکھی گئی ہے کہ لڑکے کی عمر بظاہر ۱۹ برس سے کم ہو میں نہایت خوش ہوں کہ 'لفظ بظاہر' استعمال کیا گیا ہے یہہ ہر ایک موقعہ پر مسودہ کی شرائط کے عمل درآمد میں کافی ہوگا اس سے ڈاکٹری سرٹیفیکٹ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہیگی۔ میرے خیال میں ایک مجسٹریٹ کے لئے نہایت آسان بات ہوگی کہ وہ ایک لڑکے کو جو دیکھنے میں بڑا جوان ہو اور جس کی شکل ابھی تک لڑکوں کی سی ہو ۱۶ سال سے کم عمر کا قرار دینے کے لئے اپنی رائے پر عمل کرلے"۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے—

" آپ اچھے محکمہ کے لئے بڑے محتاط ہیں"۔

آنریبل کرنل ہینڈلے—

" میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک اوسط درجہ کے طبی افسر کے لئے ایک لڑکے کی عمر معلوم کرنا بڑا مشکل ہے۔ ایک ماہر بہت آسانی سے بتا سکتا ہے کہ ایک لڑکا ۱۹ سال سے کم عمر کا ہے لیکن ایک معمولی طب پیشہ کے لئے یہہ بہت مشکل ہے خیر یہہ بات اصل مضمون سے علیحدہ ہے۔

" اب سالئے کہ کن صورتوں میں اس پر عملدرآمد مشکل ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک نمبردار شہر کے باہر سے آتا ہے اور ایک لڑکے کو تمباکو نوشی کرتا ہوا پاتا ہے۔ اگر وہ لڑکے کو ٹھہرا کر اوس کا سگرٹ چھین لینا چاہتا ہے تو کون کہیگا یہہ شخص نمبردار ہے۔ پھر فرض کیجئے کہ ایک بدمعاش اپنے آپ کو نمبردار ظاہر کرکے کسی لڑکے کو سگرٹ پیتا ہوا دیکھکر اوس کا سگرٹ چھین لیتا ہے۔ ممکن ہے کہ لڑکا جو ۱۶ سال کی عمر کا ہو اوس کا مقابلہ کرے اوس وقت بدمعاش کو کون روکے گا کہ وہ لڑکے کو نہ پیٹ دے۔ پھر اوس کے علاوہ فرض کیا جائے کہ بہت سے لڑکے کسی باہر سے آئے ہوئے شریف آدمی سے ملتے ہیں جو اوس نمبردار کے "مشابہ" معلوم

ہوتا ہو جس نے اون سے سگرٹ چھپائے ہوں - اغلباً اوس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ اوس کو بری طرح مارینگے اور پھر اون کو مجسٹریٹ قید کی سزائیں دیگا - آپ تمام دیکھتے ہیں کہ اس لڑکوں کے والدین کے لئے کسقدر ناگوار ہوگا اور اگر لڑکے کو سزا ہوگئی تو اس سے اوس کے سرکاری ملازمت میں داخل ہونے کی امیدوں پر پانی پھر جائیگا - یہہ تمام تکلیفیں ہیں جو منتخب کمیٹی کے پیش نظر آئیں اور میں خوشی سے منتخب کمیٹی کے جز و غالب کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل —

" ذاتی طور پر میں تمباکو نوشی کی عادت کا سخت مخالف ہوں - نہ صرف بچوں کے لئے بلکہ بالغوں کے لئے بھی - میرے پاس یقین کرنے کی وجہ ہے کہ یہہ عادت تمباکو پینے والے کی صحت اور جسم پر بہت برا اثر کرتی ہے - چونکہ ایک میرا خیال ہے تمام ممبران نقرہ ۳ کے احکام کے ساتھ ہمدردی کرنے کی طرف مائل معلوم ہوتے ہیں - لیکن وہ ڈر گئے کہ لڑکوں اور عمر رسیدہ اشخاص کے مابین شارع عام میں لڑائیاں ہونگی - جس سے ایسے نتائج پیدا ہونگے جو تمباکو نوشی کی عادت سے بھی بدتر ہونگے اور جو لوگوں کو اپنے عمر رسیدہ اصحاب کے ساتھ بے ادبی کا سلوک کرنے پر آمادہ کرینگے - عمر کو ۱۶ سے گھٹا کر ۱۴ سال کر دینے اور لڑکوں کو ایکٹ کے عملدر آمد سے مستثنیٰ کر دینے سے میری ناقص رائے میں بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان تکرار نہیں ہوسکتا - اصلی انسداد جو موثر ہوسکتا ہے وہ لڑکوں کے واسطے بید کی چند ضربوں کی شکل میں سزا ہے لیکن آنریبل ممبر نے اوس کو منظور نہ کیا - عدالتوں میں یہہ بات فیصل کرنی پڑیگی کہ آیا واقعی لڑکے کے منہ میں سگرٹ تھا یا اوس نے اپنی انگلیوں میں پکڑا ہوا تھا - اس کے علاوہ اگر کسی لڑکے کو دق کرنا ہو تو اوس کے برخلاف سگرٹ نوشی کا بہانہ بنا لیا جایا کریگا - میں امر تو میم کی مخالفت کرنے پر مجبور ہوں "۔

آنریبل مسٹر مہتاونگ —

" پیشتر اسکے سب سے پہلے میں اون اصحاب کے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہوں جو آنریبل ممبر کو مدد دیتے ہیں کہ کسی طرح ایک ایسا طریق ڈھونڈ نے کے مشتاق ہیں جس سے لڑکوں کی تمباکو نوشی کی عادت بند رک جائے - لیکن اتناکہہ چکنے کے بعد میں عرض کرونگا کہ میرا خیال ہے کہ اونہوں نے اپنا مطلب حاصل کرنیکیلئے جو طریق تجویز کیا ہے وہ اغلباً موثر نہیں ہوگا اور اوس سے نقص پیدا ہونیکا احتمال ہے - سب سے پہلے میں چاہتا ہوں جیساکہ آنریبل ممبر نے جنہوں نے منتخب کمیٹی کی طرف سے تقریر کی فرمایا کہ یہہ نقرہ کسی طرح بھی نوجوانوں کی تمباکو نوشی سے نہیں رک سکتا جو کچھ اس سے ہوسکتا ہے وہ یہہ ہے کہ عام جگہوں میں لڑکوں کی تمباکو نوشی کی عادت کو روکنے کی کوشش کی جائے - اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہہ بالکل علیحدہ معاملہ ہے - یہہ ایک علیحدہ بات ہے کہ ایسی کوشش کی جائے جس سے عام جگہوں میں تمباکو نوشی کی برائی کا انسداد ہوجائے - اور یہہ ایک بالکل علیحدہ معاملہ ہے کہ ایک ایسی عادت کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے جو لڑکوں کی جسمانی قوت پر گھن کی طرح اثر کر رہی ہو - پھر سب سے پہلے اس نقرہ کے متعلق میرا یہہ اعتراض ہے کہ اسکا اغلباً وہ اثر نہیں ہوگا جو آنریبل ممبر کے دل میں ہے - اس کا سب سے بڑا اثر یہہ ہوگا کہ اس عادت کو پوشیدہ طور پر جاری رکھا جائیگا - اس کے بعد جناب عالی میں بہت مختصر طور پر عرض کرتا ہوں کہ انتظامی افسر کی حیثیت میں میرے ۳۱ سالہ تجربہ نے مجھے یہہ سکھا دیا ہے کہ کسی اختیار کے ناجائز استعمال کیا گیا ہوتے ہیں - جن اشخاص کو قانون کے اصلی عملدر آمد سے قدرے واقفیت ہے اونکا خیال ہے کہ قانون پر عملدر آمد کرنے والے ملازمین کے اصل افعال سے یہہ مترشح ہوتا ہے کہ ان کے خیال میں قانون کا وضع کر دینا ہی اصلاح دہندہ نتائج پیدا کرنے کے لئے کافی ہے - جنابعالی یہہ غلط خیال ہے مجھے یقین ہے اور میرے معاملہ کے اون ناگوار تجربوں نے یقین کرا دیا ہے جو مجھے جبر سے کام لینے کی کوششوں سے حاصل ہوئے ہیں یہہ مجھے یقین ہے کہ جتنے تھوڑے اشخاص کو قانونی اختیارات دئے جائینگے اوتنا ہی ناجائز افعال کا ارتکاب کم ہوگا اور شکائتوں کے موقع کم ہونگے۔

جناب عالی ہم کو کہا گیا ہے کہ اس خاص انتظام کی نظیریں موجود ہیں اور ایک انگریزی قانون کے احکام کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس میں درج ہے کہ پارک کیپر یا کانسٹیبل کو جائز ہے کہ وہ بعض حالت میں کسی شخص سے جس کو وہ تمباکو نوشی کرتا ہوا پائے - تمباکو چھین لے۔

" یہہ کہدینا کافی نہیں ہے کہ ایک خاص ملک میں ایک خاص امر کے متعلق قانون وضع کیا گیا ہے۔ یہہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ قانون کا صحیح عملدرآمد کسطرح ہوتا ہے۔اس بات کا پتہ چلانا چاہئے کہ آیا اوس پر عمل بھی کیا جاتا ہے - اور آیا اوس کا ناجائز استعمال تو نہیں کیا جاتا۔ اور یہہ دلیل پیش کرنا بھی کافی نہیں سمجھا جاسکتا کہ چونکہ ایک خاص قانون میں ایک دفعہ موجود ہے اور اوسکی نقلیں کے لئے وہ کافی نظیر ہے ۔ مزید برآں اگر یہہ ظاہر کیا جائے کہ ایک ایسا قانون موجود ہے جو برطانیہ عظمے و آئرلینڈ کی سلطنت متحدہ کے بعض رقبہ جات میں تمباکو نوشی نوجوان اشخاص کے معاملہ میں زبردستی مداخلت کے متعلق نافذ ہے تو پھر بھی یہہ ثابت کرنا باقی رہ جائیگا کہ آیا پنجاب کے حالات اوس ملک کے حالات سے مشابہت رکھتے ہیں ۔ جنابعالی وہ تمام آنریبل ممبران جو ان دونوں ملکوں میں زندگی کے صحیح واقعات پر آزاد خیالی سے غور کرنا چاہیں اس حقیقت سے یقیناً باخبر ہیں کہ سلطنت متحدہ میں عام رائے اس قسم کی ہے کہ وہ ناجائز کارروائیاں جو اس ملک میں آسانی کے ساتھ کی جاسکتی ہیں اور جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے فی الحقیقت کی جاتی ہیں اوس قسم کی ناجائز کارروائیاں سلطنت متحدہ میں عام رائے اور خصوصی عامہ کے جذبہ کی متحدہ کوشش سے روکی جاسکتی ہیں اور فی الواقع روکی جاتی ہیں۔ یہہ بھی کہا گیا ہے کہ اسی قسم کی ایک شرط ریاست ہائے متحدہ کے قانون میں بھی پائی جاتی ہے لیکن جنابعالی وہاں بھی قانون کا ہونا کافی نہیں ہے۔یہہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آیا وہ قانون فی الحقیقت نافذالعمل ہے یا نہیں اگر مجھے اس قسم کے عظیم الشان مجمع کے سامنے اس عامیانہ محاورہ کے استعمال کرنے کی اجازت دی جائے تو میں یہہ ضرور کہونگا کہ دیگر ممالک میں اس قسم کے احکام محض دکھاوے کی خاطر نہیں بنائے گئے آخیر میں جناب عالی میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی قدرتی ذمہ داری کی جگہہ ایک مصنوعی ذمہ داری قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جسے زبردستی حکومت پر عائد کرنے کا ارادہ ہے۔اگر اس ملک میں والدین اس بات کو شدت کے ساتھ محسوس کرتے ہوں کہ بچوں کو تمباکو نوشی سے ضرور روکنا چاہئے تو صرف والدین ہی ہیں جنہیں اسے روکنے کی کوشش کرنی چاہئے یہہ صرف والدین ہی ہیں جو یہہ معلوم کرسکتے ہیں یا دیکھ سکتے ہیں کہ بچہ نہ صرف کسی پبلک مقام بلکہ اپنے گھر میں کیا فعل کر رہا ہے۔علاوہ ازیں میں یہہ کہونگا کہ فی الحال جیسا کہ ایک آنریبل ممبر نے تجویز فرمایا ہے۔وہ اصحاب جو نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی سے روکنے کے اس معاملہ میں حقیقی اور سچی دلچسپی سے کام لیتے ہیں غالباً اس امر سے آگاہ ہونگے کہ اس ایکٹ کے احکام (اگر یہہ ایکٹ بن بھی جائے) اور یہہ فقرہ (اگر وہ اس ایکٹ کا ایک جزو بن بھی جائے) دیر تک کوئی منفعت بخش اثر نہیں ڈال سکینگے خواہ وہ نوجوان اشخاص کو ایسی چیز سے روکنے ہی کیلئے مقصود کیوں نہ ہوں جو اونکے حق میں مضرت رسان ہے۔اسلئے اس لحاظ سے حالات جوں کے توں رہینگے۔میری گذارش ہے کہ دیگر لحاظ سے تو اس فقرہ کا مطلق کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ اس سے وقتاً فوقتاً تکالیف کے وہ مواقع پیدا ہوجائینگے جو فی الحال اوس اختیار کو ناجائز طور پر استعمال کرنے کے لئے نہیں پائے جاتے جو موجودہ قانون ہذا بعض اشخاص کو حاصل ہے

آنریبل مسٹر رچی —

" حضور والا — میں اس ترمیم کی تائید کرنا چاہتا ہوں۔اس بل کا تعلق عوام الناس کے اوس طبقہ سے ہے جن سے میرے محکمہ کا خاص طور پر تعلق ہے اور اس سے میرے محکمہ کو بہت امداد ملتی ہے۔اون بعض آنریبل ممبروں کی تقریریں سن کر مجھے کسیقدر تعجب ہوا ہے جنہوں نے اس مسودہ کی مخالفت کی ہے۔ ابھی آنریبل مسٹر میذارڈ نے فرمایا ہے کہ جو کام یہہ مسودہ کرنا چاہتا ہے اوسکا انجام دینا فی الحقیقت والدین کا فرض ہے۔یاد رہے کہ عملی طور پر وہ اس کام کو انجام نہیں دیتے۔یہہ کام اُستاد کرتا ہے۔والدین کا بہت سا کام اُستاد پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔تقریباً تمام شائستہ مدرسوں میں طلباء کو تمباکو نوشی کی ممانعت ہوتی ہے۔

فی الحال معلم کو اگرچہ وہ ایک دیانت دار اور معقول آدمی ہوتا ہے اتنے کام کرنے پڑتے ہیں کہ اوسے اونہیں پورا کرنے میں بڑی مشکل ہوتی ہے وہ اپنے شاگردوں کے دماغی و اخلاقی عادات و اطوار کا بھی ذمہ دار خیال کیا جاتا ہے۔ آپ ایک مدرس کے فرائض کو سمجھکر حیران رہ جائینگے۔ چونکہ اس قانون سے مدرس کو پہلے سے زیادہ اختیار حاصل ہو جائیگا اسلئے میں اسکی دل سے تائید کرتا ہوں۔ میری رائے میں فقرہ ۴ کو بھی مسودہ ہذا میں شامل کر لینا چاہئے کیونکہ اوسکے بغیر یہ بالکل بے اثر ہوگا۔ ہم نے یہہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس فقرہ سے تکلیف پیدا ہوگی شاید آنریبل ممبر ہمیشہ طالب علم کی طبعیت کا خیال نہیں رکھتے۔ وہ اکثر سکول کی بلڈنگوں کو توجہ شوق سے تو دیکھتے ہیں مگر قانون کی خلاف ورزی میں اتنی آمادگی ظاہر نہیں کرتے۔ اگر تمباکو نوشی خلاف قانون ہو تو آپ اوسے تمباکو نوشی کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھینگے۔ آنریبل مسٹر مینارڈ نے فرمایا ہے کہ اس سے خاطر خواہ تدارک نہیں ہو سکیگا۔ بلکہ اس سے لڑکے چھپ کر تمباکو پینے لگ جائینگے۔ اچھا تو میرا تجربہ جو خاصہ دیرینہ ہے یہہ ہے کہ بچوں میں تمباکو نوشی کی عادت تفریح یا تفنن طبع کی خاطر اتنی نہیں ہے جتنی کہ عوام الناس میں شیخی بگھارنے کی خاطر ہے اگر اسے روکا گیا تو وہ بہت سی فضول خرچی سے بچ جائیگا۔ میرے خیال میں اس مسودہ کو نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائیگا اگر اسے نفاذ پذیر کرنے کے کام کو مدرسین تک وسعت دی گئی جنکے لئے یہہ ایک بڑی مدد ہوگی۔ ان وجوہات پر میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو۔

"یوئر آنر۔ میں بھی اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں کیونکہ میرے خیال میں اسکے بغیر مسودہ ہذا کی اساسی غرض ایک بڑی حد تک فوت ہو جائیگی۔ ضروری ہے کہ مجرم کو کوئی نہ کوئی سزا دیجائے اور بل ہذا کے مجوزہ فقرہ میں جس سزا کا انتظام کیا گیا ہے وہ نہایت ہی خفیف ہے۔ میں آنریبل دیوان بہادر دولت رائے سے بیشک متفق ہوں کہ الفاظ "عہدہ دار پولیس" کو اس ترمیم سے نکال دیا جائے اور تمباکو نوشی کو روکنے کے لئے تمباکو نوشی کی چیز کو چھین لینے کا اختیار ان دیگر اشخاص کو دیا جائے جنکا ذکر فقرہ مذکور میں کیا گیا ہے"۔

آنریبل مسٹر کری

"یوئر آنر۔ میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں کیونکہ اس سے مدرس کے اختیارات میں اضافہ ہو جائیگا"۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام۔

"حضور انور۔ شاید منتخب شدہ ممبروں کی رائے میں اونکی پرائیویٹ (ذاتی) رائے کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ میں ان اشخاص کی طرف سے بول رہا ہوں جنکی نیابت کا حق مجھے حاصل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ جیسا کہ آنریبل کرنل ہیلک نے بیان کیا ہے۔ کہ نوجوان اشخاص میں تمباکو نوشی کی عادت ایک ایسی خرابی ہے جسے روکنا ضروری ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسا کریں۔

"مجھے اس بل کے عملدرآمد کے متعلق ہمیشہ شک رہا ہے اور یہہ شکوک ابھی میرے دل سے نہیں نکلے۔ بل اپنی موجودہ صورت میں فقرہ ۳ میں لفظ "دے" کو حذف نہیں کر سکتا۔ لیکن میرا مطلب سمجھنے کے لئے آپ فرض کریں کہ میں چند سگرٹ کی ڈبیاں خریدتا ہوں اور ریلوے سٹیشن پر جا کر میں اوسے ایک قلی لڑکے کو دیتا ہوں جو بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر کا ہے"۔

آنریبل مسٹر کوریک۔

"میں اس ضابطہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہم فقرہ ۳ پر بحث نہیں کر رہے"۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام۔

"میں ایکٹ کے عملدرآمد کی محض تشریح کرنیکی غرض سے فقرہ ۳ کا ذکر کر رہا ہوں۔ میں نفس مطلب پر آ رہا ہوں۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام نے—

" ہمیں اس بات پر غور کرنا ہے کہ کیا اس ترمیم کے بغیر یہہ بل قانونی کتاب میں ایک مفید قانون ہوگا۔یہہ امر کہ آیا اس ترمیم سے یہہ مسودہ قابل عملدرآمد ہو جائیگا یا نہیں ایک علیحدہ سوال ہے۔

" حضور والا—ترمیم کے متعلق دو یا تین سوال ایسے ہیں جو قابل غور ہیں۔اول عمر کا سوال ہے جو ۱۶ سال سے گھٹا کر ۱۴ سال کر دی گئی ہے۔کیا یہہ مناسب ہے ؟ دوم میں اس مجمع کی توجہ اس بات کی طرف منعطف کرانی چاہتا ہوں کہ اگر کوئی شریر لڑکا اپنے باپ کا پائپ چرا کر شیشی بگھارنے کے لئے اوسے بازار میں لیجائے تو کیا یہہ مناسب ہوگا کہ پائپ کے تلف کئے جانے سے اوسکا باپ نقصان اُٹھائے ؟ سوم مجھے شک ہے کہ آیا کسی شخص کا کسی لڑکے سے سگریٹ چھین کر خود پینے لگ جانا چھیننے اور تلف کرنے کے مرادف ہے "۔

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ نے مندرجہ ذیل تقریر اردو میں فرمائی :—

" یور آنر—جناب کو یاد ہوگا کہ جب گذشتہ موقعہ پر یہہ مسودہ کونسل میں پیش کیا گیا تھا تو میں نے اس امر کو پورے طور پر واضح کردیا تھا کہ تمباکو نوشی ایک سوشل (معاشرتی) عیب ہے اور قانون کے ذریعہ اوسکا انسداد کرنا محض ہماری سوشل کمزوری کی علامت ہے۔

" اب لازمی ابتدائی تعلیم کے سوال کے متعلق گورنمنٹ کارروائی کرنے لگی ہے جو کہ عنقریب رائج ہوجائیگی اور اس سے ۱۰ برس تک کی عمر کے بچے ۱۵ برس کی عمر تک سکول میں پڑھا کرینگے۔پس طالب علمی کی حالت میں لڑکوں کو اولئے استاد مکمل طور پر اس عادت سے بخوبی روک سکتے ہیں۔

" اب بھی میں اسی رائے پر قائم ہوں کہ اس مسودہ کو پاس نہ کیا جائے۔ان نقائص کے علاوہ جو میں نے قابل ازاں گذشتہ اجلاس میں عرض کئے ہیں مسودہ ہذا کے پاس کرنے میں ایک اور نقص یہہ ہوگا کہ مقدمہ بازی میں بیشی ہوجائیگی۔اسلئے بہتر ہوگا کہ تمباکو نوشی کی عادت کو پند و نصائح اور وعظ کے ذریعہ روکا جائے "۔

آنریبل مسٹر طامس—

" حضور انور—میں بھی مسٹر رجی کی طرح اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں اولاً میرے ایسا کرنے کی یہہ وجہ ہے کہ میرے خیال میں (جیسا کہ بہت سے آنریبل ممبروں نے فرمایا ہے) اس قسم کے احکام کے بغیر یہہ مسودہ بے سود ہوگا۔دوم میں اسکی تائید اسلئے کرتا ہوں کہ میرا خیال ہے کہ اس ترمیم کو قانون کی شکل میں پاس کرنے سے ہم عام رائے کو جس نے مسودہ ہذا کی بڑے زور سے تائید کی ہے اسکی سنجیدگی اور اصلیت کے ثابت کرنے کا ایک عمدہ موقع دینگے اگر وہ اصحاب جن پر اس ترمیم کی رو سے یہہ فرض عائد ہوتا ہے اس فرض کو ایسے طریق میں ادا کریں۔جس میں کہ ان سے توقع کی جاتی ہے۔تو وہ عوام کی ناپسندیدگی کے۔امداد علاوہ ایک ایسے کام کی بیخ کنی کرینگے جو پہلے ہی سے عام طور پر برا سمجھا جاتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ایسا کرنے سے وہ عامۃ الناس کی ایک بڑی خدمت انجام دینگے۔لیکن میری تائید تین شرائط کے تابع ہے۔پہلی شرط یہہ ہے کہ الفاظ " عہدہ دار پولیس " ترمیم میں سے حذف کئے جائیں۔میں یہہ ترمیم اسوجہ سے تجویز نہیں کرتا کہ مجھے پولیس پر اعتبار نہیں ہے بلکہ محض اسوجہ سے کہ میرے خیال میں اس قسم کے معاملہ میں پولیس کو دخل نہیں دینا چاہئے۔عہدہ دار پولیس اپنے فرائض زیر دفعہ ہذا کی انجام دہی کی کوشش میں اپنے بالا دست افسروں کی ہدایات کی تعمیل کریگا۔اور یہہ میرے خیال میں درست نہیں ہے۔یہہ لوگوں کا فرض ہے کہ وہ بتائیں کہ وہ اس ترمیم کے احکام کی کہاں تک تعمیل کرنے کے لئے تیار ہیں اور میں یہہ نہیں چاہتا کہ پولیس اپنی کوششوں میں عام رائے سے بھی دو چار قدم آگے بڑھ جائے۔

دوسرا امر جس کے متعلق میں ایک لفظی ترمیم تجویز کرنا چاہتا ہوں الفاظ " مجوزہ رقبہ مشاہرہ "

متعلق ہے یہہ تو میں جانتا ہوں کہ میونسپلٹی کا ممبر کیا ہوتا ہے اور مجھے یہہ بھی معلوم ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا ممبر کیا ہوتا ہے مگر مجھے یہہ پتہ نہیں چلتا کہ " رقبہ مشتہرہ کا ممبر " کیا چیز ہوتا ہے - ان الفاظ کے معنے " ممبر مشتہرہ کا رقبہ " یا اس قسم کے کوئی اور بے معنی سے معنے ہو سکتے ہیں چونکہ ان الفاظ سے مطلب " ممبر کمیٹی رقبہ مشتہرہ " ہے اسلئے ان الفاظ مطلوبہ میں ترمیم کر دینی چاہئے -

" تیسرا امر ایک معمولی سا ہے مگر الفاظ " قابلیت رکھنے والا ڈاکٹر " کو بدل کر " رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص " کر دینا ضروری ہوگا ان الفاظ سے بظاہر آنریبل محرک کی یہی مراد ہے اور اسلئے میں یہہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ الفاظ " قابلیت رکھنے والا ڈاکٹر " کی جگہ الفاظ " رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص " ثبت کیا جائے " -

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس —

" میں اس ترمیم کی اوسکی ترمیم شدہ شکل میں تائید کرتا ہوں " -

آنریبل مسٹر کوبک —

" یور آنر - میری رائے میں اس ترمیم پر ووٹ لئے جائیں اور اگر اصول ترمیم کو تسلیم کر لیا گیا تو میں یہہ تجویز کرونگا کہ اسکی عبارت کو بدل دیا جائے " -

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ —

" حضور والا - میں ان تمام تجاویز کو جو آنریبل چیف سیکریٹری نے پیش کی ہیں نہایت خوشی سے منظور کرتا ہوں - مجھے اسمیں کوئی اعتراض نہیں کہ الفاظ " عہدہ دار پولیس " بالکل حذف کر دئے جائیں - میرا یہہ ارادہ نہیں ہے کہ لوگوں کی خواہشات سے بڑھ کر قدم رکھا جائے مجھے اسمیں ذرا بھی اعتراض نہیں ہے - جناب من اسی طرح عبارت " رقبہ مشتہرہ کا کوئی ممبر " کی تصحیح کے متعلق لفظ ' کمیٹی ' امزاد کرنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - اسیطرح - حضور عالی - ایک " قابلیت رکھنے والے ڈاکٹر " کی جگہ (جیسا کہ آنریبل چیف سیکریٹری نے تجویز کیا ہے) کوئی " رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص " ثبت کرنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے -

عمر کو ۱۶ سے کم کر کے ۱۴ سال مقرر کرنے کے متعلق میں معاملہ کو کلاً کونسل پر چھوڑتا ہوں ذاتی طور پر میں عمر کے بڑھانے کے حق میں ہوں بشرطیکہ کونسل اس سے متفق ہو لیکن جو کچھ کونسل فیصلہ کرے مجھے اسمیں ذرا بھی اعتراض نہیں ہوگا -

ہز آنر پریزیڈنٹ صاحب —

" اوس ترمیم میں جو کونسل کے روبرو پیش ہے آنریبل محرک نے عمر ۱۴ سال مقرر کی ہے اور یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اوسے بڑھا کر ۱۶ سال کر دیا جائے - میرے خیال میں آنریبل ممبر اس معاملہ کے متعلق فیصلہ کو کونسل پر چھوڑتے ہیں -

آنریبل مسٹر رچی —

" حضور والا - عمر ۱۴ سال ہی ہونی چاہئے ورنہ یہہ قانون کالجوں پر بھی اطلاق پذیر ہوگا " -

رائے زادہ بھگت رام —

" یور آنر - عمر کو بڑھا کر ۱۶ سال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہوگا کیونکہ کالجوں میں داخل ہونیکی کم سے کم عمر ۱۶ سال ہے " -

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے —

" نہیں حضور عالی یہہ عمر ۱۵ سال ہے " -

آنریبل مسٹر رچی—

" حضور انور—کالج میں لڑکوں کو ۱۵ سال کی عمر میں داخل کر لیا جاتا ہے۔

" یہہ تحریک کہ ۱۴ سال کی عمر کو جسکو ترمیمی فقرہ ۴ میں آنریبل محرک نے درج کیا ہے بڑھا کر ۱۶ سال کر دیا جائے پیش ہو کر منظور ہوئی۔

آنریبل مسٹر کوبک—

" حضور والا— شاید آنریبل محرک اس ترمیم کی عبارت کو حسب ذیل الفاظ میں پسند کر لینگے —

" اگر کوئی لڑکا جو بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر کا ہو کسی شارع عام میں تمباکو نوشی کرتا ہوا پایا جائے تو کسی نمبردار۔ ذیلدار۔ مسلمہ سکول کے کسی مدرس۔ میونسپل کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ یا کمیٹی رقبہ مشتہرہ کے ممبر—کسی قانون پیشہ شخص۔ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص یا مجسٹریٹ کے لئے جائز ہوگا کہ وہ ایسا تمباکو چھین کر اوسے تلف کر دے "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

" میں اس سے متفق ہوں—مجھے عبارت کے خلاف کوئی اعتراض نہیں "۔

آنریبل پنڈت ہو نوائن—

" کیا آنریبل ممبر کونسل واضع آئین و قوانین کے مدرسوں کو شامل نہیں کرینگے ؟ "

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

" مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے (قہقہہ) "

یہہ تحریک کہ فقرہ ۳ کے بعد فقرہ ۴ بالفاظ ذیل اضافہ کی جائے پیش ہو کر ہز آنر پریزیڈنٹ کی فیصلہ کن رائے سے منظور ہوئی۔کل ووٹ ۱۳ تھے۔

" اگر کوئی لڑکا جو بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر کا ہو کسی شارع عام میں تمباکو نوشی کرتا ہوا پایا جائے تو کسی نمبردار ذیلدار۔ کسی منظور شدہ مدرسے کے مدرس۔ میونسپل کمیٹی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ کمیٹی رقبہ مشتہرہ کے ممبر۔ قانون پیشہ شخص۔ رجسٹری شدہ طبابت پیشہ شخص یا مجسٹریٹ کے لئے جائز ہے کہ وہ ایسا تمباکو چھین کر اوسے تلف کر دے "۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

" آنریبل ممبر اب ضمنی ترمیمات کی تحریک کر سکتے ہیں "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

" میں اب اون ضمنی ترمیمات کی تحریک کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جو منظور شدہ ترمیم کے لازمی نتیجہ کے طور پر منظور کی جانی چاہئیں حضور انور ملاحظہ فرمائینگے کہ فقرہ ۴ میں الفاظ " بازار یا شارع عام " درج ہیں ان کی تعریف کی ضرورت ہے۔ جنابعالی بہر حال میری یہہ گذارش ہے کہ لفظ ' بازار ' کی اسی طرح تعریف کیجائے جیسے میری ترمیم میں کی گئی ہے۔ یعنی یہہ کہ اصطلاح بازار سے مراد " کوئی ایسی سڑک۔ گلی۔ چوک۔ منڈی۔ گذرگاہ یا راستہ ' ہوگی جہاں عوام الناس ہمیشہ یا عارضی طور پر آ جا سکیں عام اس سے کہ وہ شارع عام ہو یا نہو۔ یہہ فقرہ میں نے میونسپل ایکٹ پنجاب سے لیا ہے۔ اصطلاح ' شارع عام ' کی [illegible] اوس میں ' کوئی ایسا

پارک ـ باغیچہ ـ ریلوے سٹیشن ـ ریلوے گاڑی یا کوئی ایسی جگہ شامل ہے جہاں عام لوگ کرایہ دیکر یا کسی دیگر طریق پر آتے جاتے ہوں یا اونکو آنے جانے کی اجازت ہو ـ جنابعالی یہہ تعریف میں نے ایکٹ انگلستان سے لی ہے ـ حضور انور میری گذارش ہے کہ یہہ تعریفیں اب اس مسودہ میں شامل کرلی جائیں اور بلفظ عالی میں یہہ بھی کہونگا کہ اس ایکٹ کی تمہید میں بھی مناسب ترمیم کردی جائے "

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر ـــ

" بہتر ہوگا اگر آپ تمہید کو پہلے لیں " ـ

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ ـــ

" بہت اچھا جناب من ـ میری یہہ تجویز ہے کہ فقرہ نمبر ۳ کے شامل کئے جانے کیوجہ سے تمہید کو بدل دیا جاوے نام کے متعلقہ الفاظ ذیل یعنی ' مسودہ قانون بدیں غرض کہ پنجاب میں بچوں کے ہاتھہ تمباکو فروخت کرنے یا انہیں دینے کی ممانعت کی جائے ' کی جگہہ الفاظ ' مسودہ قانون بمراد اس امر کے کہ نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی سے روکا جائے ' ثبت کئے جائیں اسی طرح ہمیں تمہید کو بھی تبدیل کر دینا چاہئے جو حسب ذیل ہو جائیگی ہر گاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی سے روکا جائے ; لہذا بذریعہ تحریر ہذا مندرجہ ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں " ـ

یہہ تحریک کہ نام اور تمہید کی عبارت حسب مذکورہ بالا ہو پیش ہو کر منظور ہوئی ـ

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے ـ

" فرض کیجئے کہ ایک دوکاندار جو عام طور پر اپنی دوکان میں حقہ رکھتا ہے اپنی دوکان سے تھوڑے عرصہ کے لئے چلا جاتا ہے اور اوس کا لڑکا حقہ لے کر پینے لگ جاتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ یہہ کام دوکاندار کی اجازت کے بغیر کرتا ہے ـ کیا اس صورت میں اوس حقے کو چھوڑ دیا جائیگا ؟

ہز آنر پریزیڈنٹ

" آنریبل ممبر کی تقریر خلاف ضابطہ ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ انہیں اوس کی اجازت نہیں دی جاسکتی " ـ

آنریبل مسٹر کریک

" حضور انور ہم نے نام اور تمہید کو بدل دیا ہے اب ہمیں ایسی ترمیمات کرنی چاہئیں جنکی اسوجہ سے ضرورت پڑی ہے " ـ

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ ـــ

" حضور انور ـ جیسا کہ میں بیان کر رہا تھا میں نے بازار کی تعریف میونسپل ایکٹ پنجاب سے اور شارع عام ' کی انگریزی قانون سے لی ہے " ـ

آنریبل مسٹر کریک ـــ

" جناب عالی کیا میں یہہ تجویز پیش کر سکتا ہوں کہ ہمیں وہی تعریف منظور کرنی چاہئے جو منتخب کمیٹی نے پیش کی تھی ـ جو تعریف انگریزی قانون میں درج ہے اوس کا کامل احترام کرتے ہوئے اوس تعریف کے مسترد کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی جو منتخب کمیٹی نے تجویز اور منظور کی ہے اور جو حسب ذیل ہے "

' شارع عام ' سے مراد کوئی ایسی جگہہ ہے جہاں عام لوگ کرایہ دیکر یا کسی دیگر طریق پر آ جا سکیں اور اس میں ریلوے سٹیشن و ریل کی گاڑی بھی شامل ہے ـ

" یہہ تعریف بازار ' پر بھی پوری طرح حاوی ہے "

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

" کیا آنریبل محرک اس تعریف کو منظور کرتے ہیں "

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

" ہاں۔حضور انور۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے "

یہہ تحریک پیش ہو کر منظور ہوئی۔

آنریبل مسٹر کوبک—

حضور عالی کیا مجھے یہہ کہنے کی بھی اجازت ہے کہ گورنمنٹ ہند نے بیان کیا ہے کہ فقرہ ۳
اب فقرہ ۵ ہو جائیگا اور جب حسب ذیل ہوگا—لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ وہ کسی بنچ آنریری مجسٹریٹان
کو جسے مجسٹریٹ درجہ دوئم یا درجہ سوئم کے اختیارات تفویض ہوئے ہوں کسی جرم زیر ایکٹ ہذا کی
سرسری تجویز کا اختیار عطا فرمائے ' مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۶۱ کے احکام پر موثر ہوگا اسلئے
اوس کے واسطے گورنمنٹ ہند کی پیشگی منظوری کی ضرورت ہوگی۔یہہ منظوری حاصل ہو چکی ہے لیکن یہ
ضروری ہے کہ حسب معمول اس امر کو مسودہ قانون کی تمہید پر میں درج کر دیا جائے۔مجھے امید ہے کہ ایسا
کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا "

یہہ تحریک پیش ہو کر منظور ہوئی۔

آنریبل مسٹر رچی—

" حضور والا میری تجویز ہے کہ ملحقہ کالجوں کے پروفیسروں کو بھی فقرہ ۴ میں شامل کر لیا
جائے یعنی فقرہ نمبر ۴ اسطرح پر ہو ' کوئی اجیر دار۔فیلدار۔کسی مسلمہ مدرسے یا ملحقہ کالج کا
مدرس وغیرہ "

یہہ تحریک کہ فقرہ ۴ کی جیسی کہ اوسکی ترمیم کیگئی ہے مزید ترمیم کی جائے اور اوس میں
' کسی ملحقہ کالج کے مدرس ' کو شامل کیا جائے پیش ہو کر منظور ہوئی۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

" یور آنر میں کسی اور تبدیلی کی تجویز پیش کرنی نہیں چاہتا۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ -

" یور آنر—اب میں تحریک کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ مسودہ کو جیسا کہ اوس کی ترمیم کی
گئی ہے منظور کیا جاوے - اس تحریک کو پیش کرتے ہوئے میں یور آنر کی گورنمنٹ اور دیگر آنریبل ممبران
کا جنہوں نے نہایت مہربانی سے اس تحریک کی تائید کی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - مجھے حضور عالی
کا شکریہ ادا کرنیکے لئے الفاظ دستیاب نہیں ہوتے - حضور انور مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ جب یہ
مسودہ قانون بن گیا تو اوس کا لوگوں پر نہایت سود مند اثر ہوگا جنہوں نے کل کو قوم بنانا ہے۔

جناب عالی - آج نہایت دلچسپ بحث مباحثہ ہوا اور میں آنریبل ممبران اور حضور عالی کی گورنمنٹ
کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وثوق سے امید کرتا ہوں کہ مسودہ کو ترمیم شدہ شکل میں پاس کر دیا جاوے "۔

یہہ تحریک کہ مسودہ کو ترمیم شدہ شکل میں پاس کیا جائے پیش ہو کر منظور ہو گئی۔

بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع

آنریبل مسٹر لمسڈن—

" یور آنر—جیسا کہ میں یادداشت متعلقہ بجٹ بابت سنہ ۱۹-۱۹۱۸ع میں بیان کر چکا ہوں

اور جو اسوقت آنریبل ممبرون کے ہاتھون مین ہے موصوعہ یاد داشت مال کے اعداد مین جو تبدیلی کی گئی ہے وہ صرف یہہ ہے کہ زیر مد ۴۵' - تعمیرات سول - ڈسٹرکٹ بورڈون کو پختہ سڑکون کی اصلاح کے لئے عطیہ جات دینے کے واسطے ۲ لاکہ کی ابزادی ہے مدات آبکاری و انکم ٹکس کی آمدنی کے تخمینہ جات مین اضافہ کی بدولت یہہ تبدیلی اخری وقت پر عمل مین لائی جا سکی اور یہہ تبدیلی اوس وعدہ کے بموجب کیگئی ہے جو آنریبل رائے بہادر رام سرنداس کے اوس ریزولیوشن کے متعلق کیا گیا تھا جو اونہون نے کونسل کے گذشتہ اجلاس میں پیش کیا تھا۔ان حالات مین یہہ ضروری نہیں کہ بجٹ کو پیش کرنے کے لئے ایک خاص اجلاس منعقد کیا جائے اور موجودہ حالت مین میرے لئے اتنا ہی ضروری ہے کہ میں اس امر کا باقاعدہ ہوا

آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند۔

" یور آنر—پیشتر اسکے کہ میں بجٹ کے متعلق گفتگو کرون میں حضور والا کو حضور انور کے عہدہ کی میعاد توسیع پر دلی مبارکباد کہنا چاہتا ہون اوس لاثانی قابلیت کی وجہ سے جس سے کہ حضور انور نے ان تمام تشویش انگیز اور کش مکش کے سالون میں صوبہ کی حکومت کی رہنمائی کی اور اون شاندار خدمات کے باعث جو حضور عالی نے نہ صرف قانون و امن قائم رکھنے کے متعلق بلکہ لوگون کے جنگ کے حصہ لینے کے لئے صوبہ پنجاب کے شایان شان جوش پیدا کرنے کے سلطنت کیلئے انجام دی ہیں حضور عالی کی میعاد کی توسیع نہایت ضروری تھی اور مجھے اسمیں ذرا بہی شک نہیں کہ جب تک جنگ جاری رہیگی حضور عالی کا سایہ عاطفت اس صوبہ کی حکومت کے سر پر رہیگا اور حضور عالی کی جنگی اقوام کو لئے فتوحات حاصل کرنے اور اپنے بادشاہ اور ملک کی خدمت میں فوجی شہرت حاصل کرنے کے راستہ پر رہنمائی کرتے رہینگے۔

" حضور—گذشتہ سال مینے آنریبل ممبر خزانہ کو اوس قابلیت پر مبارکباد دی تھی جو اونہون نے بجٹ تیار کرنے مین ظاہر کی اور مجھے اس امر کی خوشی ہے کہ مجھے اس سال ہو بارہ اوس مبارکباد کو دہرانے کا موقع ملا ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل مسٹر لسکی نے کیفیت بجٹ پر جو آج ہمارے زیر بحث ہے بہت محنت کی ہے - اور اگرچہ کوئی کیفیت ایسی جامع نہیں ہو سکتی کہ اوس پر نکتہ چینی نہ ہو سکے پھر بہی اس امر کا لحاظ رکہکر کہ ممبر خزانہ کو اس قدر صیغون کے متضاد مطالبات کا انتظام کرنا ہوتا ہے کیفیت مجموعی طور پر نہایت تسلی بخش ہے۔

" پیشتر اسکے کہ میں بجٹ پر مفصل بحث کرون مین چند عام مشاہدات پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہون اور نیز گورنمنٹ کی ہمدردانہ غور کیلئے چند تجاویز پیش کرتا ہون—سب سے پہلے میں گورنمنٹ کی توجہ بجٹ کے کسی قدر غیر متغیر خاصہ کی طرف منعطف کرتا ہون جو ہندوستانی اخبارون کی مسلسل نکتہ چینی کا نشانہ مشق بنا ہوا ہے - یعنی ہمیشہ آمدنی کا کم اندازہ لگانا اور تقریباً اسی طرح خرچ کا تخمینہ زیادہ دکہانا گو مین اوس احتیاط کی وجوہات سے بالکل واقف ہون—جس بنا پر ممبر خزانہ آمدنی کا تخمینہ زیادہ کی بجائے کم لگاتے ہین تاہم چونکہ یہہ تخمینہ جات گذشتہ زمانہ مین سال بسال بلا استثنا غلط ثابت ہوتے چلے آئے ہین اسلئے ممبر خزانہ کو چاہئے کہ وہ اپنی احتیاط میں امید کو بہی کسیقدر دخل دیکر کی معقولیت پر سنجیدگی سے غور کرین - ممبر خزانہ کو ہمیشہ اپنا بجٹ بیم و رضا کی حالت مین نہیں تیار کرنا چاہئے۔مصارف کے کم تخمینہ لگانے پر سب سے بڑا جو اعتراض ہے وہ یہہ ہے کہ اس سے تعلیم اور حفظان صحت وغیرہ کے ابزاد شدہ مطالبات کے لئے کشادہ دلی سے روپیہ کا انتظام کرنیمین رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

" ہمارے بجٹ کا ایک اور مسلسل خاصہ گورنمنٹ کے عطیہ جات کی قصباتی اور دیہاتی آبادیون کے مابین صریح غیر مساوی تقسیم ہے۔انکی باہمی نسبت ٹہیک معلوم نہیں ہوسکتی - کیونکہ وہ رقمیں جو دیہاتی اور قصباتی مفاد کے لئے دیجاتی ہیں وہ علاحدہ علیحدہ ہر ایک ایسی مد میں نہیں دکہائی جاتیں جن میں اونکا کسی عطیہ مین مشترکہ حصہ ہوتا ہے - بہر حال اس امر سے انکار نہیں ہوسکتا کہ میونسپل بورڈ اپنی نالی ہائے نکاس اور واٹر ورکس کی سکیمون کے لئے اوس سے بہت زیادہ رقوم حاصل کر سکتے ہیں جتنا کہ ڈسٹرکٹ بورڈون کو دیہی حفظان صحت اور بہرسانی آب کی اصلاح کے لئے ملتا ہے۔میں نے یہہ شکایت گذشتہ سال بھی کی تھی لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس وقت سے ابتک حالت میں اصلاح نہیں ہوئی- میں اپنی

اوس درخواست کو پھر دھراتا ہوں جو میں نے گذشته سال کی تھی-یعنی یہه که ہر ایک ایسی آمدنی مد میں جو مقامی جماعتوں کو دئے جانے والے عطیه جات کے بارہ میں ہو ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈوں کی رقوم علحده علیحده دکھانی چاہئیں - تاکه مقابله میں آسانی ہوسکے-

"تیسرے ابتدائی تعلیم کی اہمیت کے خیال سے لوگ قدرتی طور پر روپیه کی رقم میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں جو گورنمنٹ ابتدائی تعلیم کی توسیع کے لئے سال بسال عطا کر رہی ہے - اس لئے میں یہه تجویز پیش کرتا ہوں که زیر مد تعلیم ابتدائی تعلیم کو ایک علحده آمدنی مد میں دکھایا چاہئے - میں یہه تجویز گذشته سال بھی پیش کی تھی اور مجھے اُمید ہے که گورنمنٹ اس کے منظور کرنے میں کوئی دقت محسوس نه کریگی-

" میں صرف ایک اور تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں - بجٹ پر بحث اس کے کونسل میں پیش ہونے سے پہلے ہو لی چاہئے نه که بعد میں - اس تبدیلی کے فوائد تشریح کے محتاج نہیں - موجودہ قواعد کی رو سے بحث محض ایک علمی بحث ہوتی ہے اور اوس کا کوئی عملی نتیجه نہیں ہوتا - اس میں جو تبادله خیالات ہوتا ہے وہ بے اثر اور ہماری تقریریں عملی طور پر بے معنی ہوتی ہیں - ہم جانتے ہیں که بجٹ ہمارے سامنے جبکه تکمیل پہنچکر آتا ہے-اور ہماری تجویزیں خواہ کیسی ہی معقول کیوں نه ہوں اس مرحله پر اوس میں شامل نہیں کی جا سکتیں-اس لئے موجودہ طرز عمل میں تبدیلی نہایت مناسب ہے-یہه اصول جس کے لئے میں بغیر اس بات کا دعوے کرنیکے زور دے رہا ہوں که یہه کوئی نئی بات ہے قبل ازیں امپیریل کونسل میں منظور ہوچکا ہے-اور مجھے یقین ہے که گورنمنٹ پنجاب، کو اس اصول پر عمل پیرا ہونے میں کوئی تامل نہیں ہوگا-

" پیشتر اسکے که میں مختلف مدات پر رائے زنی کروں میں گورنمنٹ کو مبارک باد دیتا ہوں که اونہوں نے ادنی تنخواہ دار ملازموں کی بعض جماعتوں کی تنخواہ اور آئندہ امید ترقی میں اصلاح کرنے کی سکیم کو مزید توقف کے بغیر عمل میں لانے کا فیصله کرلیا ہے اسکے علاوہ میں اوس رقم کا دلی خیر مقدم کرتا ہوں جو انکم ٹیکس کی تشخیص کے لئے ایک خاص عمله کے وجود میں لانے کے لئے سنه ۱۹-۱۹۱۸ء کے بجٹ میں دکھائی گئی ہے-اس عمله کے مقرر کرنے سے بہت سے آسودہ حال لوگوں پر ضروری سے کم ٹیکس لگانے یا بالکل مستثنی کر دینے کی کارروائیاں موثر طور پر بند ہوجائینگی-گورنمنٹ کا یہه کوشش جاری کرنا که کسی پنشن پر جانے والے عہدہ دار کیلئے قواعد کے رو سے قابل ادا پوری پنشن منظور کرنے سے پیشتر اوسکے اعمال نامه وغیرہ کی بغور پڑتال کرنی چاہئے نہایت قابل تعریف فعل ہے - اس سے رشوت ستانی کے انسداد میں بالواسطه طور پر امداد ملیگی-

" اب میں فوراً فوراً بجٹ کی اون مدات پر بحث کرونگا جنپر رائے زنی کی ضرورت ہے-آمدنی کے کہاته میں آئریبل ممبر خزانه کو ایک خوشحالی کا بجٹ پیش کرنے کے قابل ہوجانیکی متعلق دلی مبارک باد دیتا ہوں-

" سرکاری زمینوں کی فروخت سے وصول کردہ رقوم واقعی بہت بڑی اور دلفریب ہیں لیکن مجھے ڈر ہے که میں گورنمنٹ کو سال بسال اتنے بڑے رقبه جات کو فروخت کردینے کے اس طرز عمل پر مبارک باد نہیں که سکتا ہمکو ہندوستان کے اون بہادر سپوتوں کے حقوق کا بھی مسلسل طور پر خیال رکھنا چاہئے جو اپنے آپ کو اپنے شہنشاہ معظم کے لئے تین بر اعظموں کے میدانوں میں نچھاور کر رہے ہیں اوس زمین کے رقبه پر جو ہندوستانی سپاہیوں کی وفادارانه و قابل قدر خدمات کے صله میں انعام دینے کے لئے مخصوص کی ہوئی ہے مکرر غور لازمی ہے-۱۷۵۰۰۰ ایکڑ کا ایک رقبه اس غرض کے لئے مختص کیا گیا تھا-لیکن یہه رقبه اوسوقت مقرر کیا گیا تھا جب جنگ کی طوالت اور عظمت کا پورا خیال نه تھا-فوج میں ہمارے بھائیوں کی اسقدر عظیم الشان خدمات اور مسلسل قربانیوں کا خیال کرکے اگر میں گورنمنٹ سے یہه درخواست کروں که وہ اس رقبه زمین میں بھاری اضافه کردے جو ہندوستانی سپاہیوں کو انعام دینے کے لئے علیحدہ کی گئی ہے تو میرے لئے بیجا نہوگا اسی طرح اون غیر سرکاری اصحاب کی خدمات کا صله دینے کے لئے بھی بہت سا رقبه مخصوص کرنا چاہئے جنہوں نے

بهرتي کے کام مین نمایان خدمات انجام دی هین ۔ مین نهایت زور سے ان دو تجاویز کو گورنمنٹ کی سنجیدہ غور کے لئے پیش کرتا هون ۔

" جهانتک آبکاري کی ایزاد شده آمدني کا تعلق هے مین قدرتاً اسپر کسي قدر اندیشه کا اظهار کئے بغیر نهین ره سکتا ۔ ممبر مزالیه نے ان پیشین کی خاصی تسلي بخش وجوهات پیش کی هین ان مین سے ایک وجه زراعت پیشه جماعتون کي خوشحالي هے ۔ مگر هم کو ایسي خوشحالي سے کوئی تسلي نهین هوسکتي جسکا نتیجه میخوري هے ۔

" خرچ کے باره مین بهت کچه کهنا ضروري هے یعني اس کے حق مین اور برخلاف بهي ۔ تاهم مین صرف چند ایک امور پر اکتفا کرتا هون ۔ کوئي شخص اوس کمی کو دیکهکر حیران هوئے بغیر نهین ره سکتا جو بهت سی تعلقی مدات تعلیم مین سنه ۱۹۱۷-۱۸ع کے اعداد بجٹ کے مقابله مین مرمده اعداد سے ظاهر هوتی هے اس کمي سے محکمه تعلیم کے خرچ کرسکنے کی قابلیت نهین ظاهر هوتي ۔ اور مین بهت خوش هونگا اگر آنریبل ممبر رجی اپنے ماتحت محکمه کے افسران مین کشاده دلي کے ساتهه خرچ کرنے کی روح پهونک دین اور اگر ضرورت محسوس هو تو اون مین سے بعض کو صیغه تعمیرات سرکاری مین بهیجدین تا که وهان سے وه خرچ کرنے کا علم سیکه لین ۔ کنجوسي کا خیال جتنا محکمه تعلیم کے لئے ناواجب اور نامناسب هے اوتنا کسي اور صیغه کےلئے نهین اس امر سے انکار نهین هوسکتا که اس محکمه مین توسیع کے لئے نهایت وسیع میدان موجود هے ۔ درحقیقت هم همیشه یهه سمجهتے آئے هین که ابتدائي تعلیم کو مفت اور لازمی کردینے کے راسته مین جو بڑی دقت آئي هے وه روپیه کی کمي هے ۔ ان حالات کے باوجود همکو یهه سمجهه مین نهین آتی که کیون مالی سال کے اخیر پر هم اوس رقم کے بڑے بڑے غیر صرف شده بقایا جات پاتے هین جو اس محکمه کو دی جاتي هے ۔ مجهے یهه دیکهکر مسرت هوتي هے که اون رقوم مین جو سنه ۱۹۱۸-۱۹ع کے بجٹ مین دکهائی گئي هین اوس سال کی رقوم کي نسبت جو ابهی ختم هوا هے ایک معقول اور دل خوش کن بیشی ظاهر هوتی هے ۔ سب سے بڑی بیشی ایک عطیه امدادي هے اور مجهے امید هے ذرا شک نهیں که اسکو پوری طرح استعمال کیا جائیگا مجهے یهه دیکهکر بهی بهت خوشي هوئي هے که ۲۰۰۰۰ روپیه کی ایک رقم اون سپاهیون کے یتیم بچون کي تعلیم کیلئے خاص سهولیت بهم پهنچانے کے لئے مهیا کي گئي هے جو لڑائي مین کام آئے هین مگر میرے خیال مین مهیا کرده رقم ناکافی هے ۔

" قبل اس کے که مین تعلیم کے مضمون کو چهوڑون مین گورنمنٹ کو نهایت هي گرمجوشي کے ساتهه مبارکباد دیتا هون که اس نے ایسا ایکٹ پاس کر دینے کا فیصله کر دیا هے ۔ جو ابتدائي تعلیم کے لازمي کر دینے کی اجازت دیتا هے ۔ مین امید کرتا هون که مقامی جماعتین اون اختیارات کو کشاده دلی کے ساتهه استعمال کرینگی جو اس ایکٹ کی رو سے اون کو تفویض کئے گئے هین اور اگر ضروری هوا تو جدید ٹیکس عاید کرکے بهی اس غرض کیلئے زائد روپیه مهیا کرنے مین تامل نهیں کرینگي ۔

" دوسرا محکمه حفظان صحت کا محکمه هے ۔ جو اپنے افسران کے اون رقوم کو خرچ نه کر سکنے کے باعث جو اس کو دی جاتي هین ترقی نهیں کر سکتا ۔ یهه نهایت مشکل هے که حفظان صحت کیلئے مخصوص کرده امپیریل عطیه جات کے غیر صرف شده بهاری بقایاجات کو صبر کے ساتهه دیکها جا سکے ۔ اونکي مقدار دس لاکه سے زیاده هو گئي هے ۔ ایسے ملک مین جهان وبائي امراض هر سال تباهي مچاتي هین ۔ جهان هر هفته هزارون آدمی طاعون اور موسمی بخار کا شکار هوتے هین جهان هزارون مفید جانین هر مهینه اون بیماریون سے تلف هوتي هین جو اوس جگهه کے قرب و جوار کے مضر صحت حالات سے پیدا هوتی هین جهان ان لوگون کو رهنا پڑتا هے اور جهان که چارون طرف مضر صحت حالات کے باعث سالانه شرح اموات بڑھ رهی هے محکمه کے افسرون کو حفظان صحت کے مطالبات پر نهایت گهری توجه دیني چاهئے ۔ مین نے جو اعتراض ابهی کرنیکي جرات کی هے اوس کا یهه جواب نهین هے که یهه لوگون کا اپنا قصور هے اگر وه کوئی سکیم پیش کرکے گورنمنٹ سے مالي امداد کے لئے درخواست کرین تو گورنمنٹ انهین بخوشی مدد دینے کو تیار هے ۔ جهالت مین مستغرق لوگون سے اس قسم کی توقع کرنا بے فائده هے که وه ان معاملات مین از خود کارروائی کرین ۔ [illegible] محکمه حفظان صحت کے افسرون کا فرض هے که وه لوگون مین ابتدائي حفظان صحت کے اصولون کی تبلیغ کرین اور وه [illegible] زیاده سے زیاده لوگون

کے سر پر نہیں ڈال سکتے - یہہ فرض جہاں تک محکمہ حفظان صحت نے انجام دیا ہے وہ غیر صرف شدہ بقایا جات کی رقوم سے اظہر من الشمس ہے اور ہم اون کے اس کام کی جہاں تک مزمت کریں تھوڑی ہے-

" جب ہم حفظان صحت کے مسئلہ سے گذر کر زراعت کے سوال کو لیتے ہیں تو وہاں بھی ہمکو ایسی ہی ۰۷۰۰۰۰ روپیہ کی رقم کو جو منافع سکیم گندم میں سے دی گئی تھی اوس غرض کے لئے چھوا تک نہیں گیا جسکے لئے ناگوار صورت نظر آتی ہے-وہ مخصوص کی گئی تھی- زراعت اس ملک کی سب سے بڑی دستکاری ہے اور یہی اسکی آبادی کے تقریباً ۸۰ فیصدی کا ذریعہ معاش ہے-زراعت میں ترقی کرانیکے امکانات بے انتہا ہیں اور اصلاح شدہ طریق کی توسیع کیلئے میدان غیر محدود ہے- اندرین حالات محکمہ زراعت کا اس رقم کا معقول حصہ صرف کرنیسے قاصر رہنا سمجھہ میں آسکتا - آئندہ سال کے لئے تجویز کی گئی ہے کہ اس میں سے تین لاکھہ روپیہ فصل کے موقع پر فروخت کے لئے تخم کی خریداری پر صرف کیا جائیگا- خرید شدہ تخم بہر صورت نفع پر بیچا جائیگا- حیوانی کی بات ہے کہ اس کو خرچ کے نام سے کس طرح موسوم کیا جاسکتا ہے-

آنریبل مسٹر فانزنیٹا نے اگلے دن غیر سرکاری ممبروں کو لاہور میں مدعو فرمایا تھا- اور میں اونکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اونہوں نے ہمیں ایسا موقع دیا- میں اونکے محکمہ کو اوس مفید کام کے لئے مبارکباد دیتا ہوں جو وہاں ہو رہا ہے- مگر مجھے ڈر ہے کہ اس سے ہمارے اس خیال کو اور بھی تقویت ہوگئی ہے کہ ہمارے صوبہ میں ایسے اور کالج ہونے چاہئیں- تاہم یہہ امر کسی قدر تسلی بخش ہے کہ اسدفعہ امدادی قرضہ کی تحریک پر سنہ ۱۹۱۷–۱۸ع کیلئے بجٹ میں درج شدہ رقم کی نسبت قدرے زیادہ خرچ کیا گیا ہے- اور کہ وہ رقم جو سنہ ۱۹۱۸–۱۹ع کے لئے بجٹ میں درج کی گئی ہے گذشتہ سال میں صرف کردہ رقم سے ۸۰۰۰ روپیہ زیادہ ہے- مگر میں اس امر کو قطعی طور پر محسوس کرتا ہوں کہ یہہ رقم محکمہ کی روز افزوں ضروریات کے لئے کافی نہیں ہوگی اور کہ ممبر خزانہ نے بہت اچھا کیا ہوتا اگر وہ ایک ایسے محکمہ کے لئے زیادہ کشادہ دلی سے روپیہ کا انتظام کرتے جسکی مفید کارروائی اوس جماعت کے لئے نہایت سود مند سمجھی جاتی ہے جو گورنمنٹ کی بڑی امداد کی مستحق ہے- گذشتہ سال میں نے ایک پراونشل بنک کی فرمائش کی تھی اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ ہمارے سرگرم رجسٹرار صاحب مسٹر کیلورٹ نے ایک ایسے بنک کے لئے اپنی سکیم تقریباً مکمل کرلی ہے اور میں اس ہمدردانہ کام کے لئے گورنمنٹ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں-

" اب میں بجٹ پر رائے زنی کر چکا ہوں- مگر قبل اسکے کہ میں ختم کروں میں چند ایک اور باتوں کا کرنا چاہتا ہوں- سب سے اہم امر وہ معقول امداد ہے جو ہمارا صوبہ سلطنت کو اس جنگ کے دوران میں بہم پہنچانیکے قابل ہوا ہے- اوس امداد کی عظمت جو ہمیں سلطنت کے لئے انجام دینے کا فخر حاصل ہوا ہے ہر ایک پنجابی کے لئے قابل فخر کا موجب ہے اگرچہ صوبہ پنجاب اتنا مالدار نہیں جتنا کہ چند دیگر صوبے ہیں- تاہم اس نے گذشتہ سال کے قرضہ جنگ میں اپنے حصہ سے بڑھکر روپیہ دیا اور جب اس سال دوبارہ اسکو فیاضی دکھانیکا موقعہ دیا گیا تو وہ اس بارہ میں نہایت خوشی اور دلیری سے اپنی ذمہ واریوں کو برداشت کرنے کے لئے مستعد پایا جائیگا - پچھلے سال ہمارے روپیہ کا میزان ہندوستان میں تیسرے نمبر پر تھا- ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہم زیادہ کوشش کرکے آئندہ قرضہ جنگ میں اپنے درجہ کو اور بھی بڑھائینگے- لیکن اگر فرض کر لیا جائے کہ ہم اپنے درجہ کو بڑھانے کے لئے اپنی کوششوں میں کامیاب نہ بھی ہوں تو بھی سلطنت کی خدمات کے لحاظ سے ہمارا مرتبہ باقی ہندوستان سے بہت بلند ہے- اسمیں شک نہیں کہ روپیہ کو لڑائی کا رگ و ریشہ کہا جاتا ہے لیکن پھر بھی لڑائی میں روپیہ ثانوی کام دیتا ہے- اسکے علاوہ قرضہ جنگ میں روپیہ دینا کوئی بخشش نہیں ہے بلکہ روپیہ کو نفع پر لگانا ہے- ۵½ فیصدی شرح سود پر روپیہ قرضہ دینے میں جو قربانی پنہاں ہے وہ جان کی عظیم الشان قربانی کے آگے بالکل ہیچ ہے پنجاب نے روپیہ کی قربانی کے علاوہ جانوں کی قربانی کی ہے اور وہ بھی کشادہ دلی سے یہہ صوبہ کے لئے کم عزت کا باعث نہیں ہے کہ اسکی آبادی ہندوستان کی آبادی کے پچیسویں حصہ سے کم ہے مگر اوس نے رنگروٹوں کی اوس کل تعداد کے ۵۰ فیصدی سے زیادہ رنگروٹ مہیا کئے ہوں جو جنگ کے آغاز سے تمام ہندوستان میں

بھرتی کئے گئے-پنجاب کے نوجوانوں نے اپنے بہترین افراد حفاظت سلطنت کے لئے نچھاور کردئے ہیں اور اون کے اندر وہ جوش موجزن ہے جو نہ کسی خطرہ کی پرواہ کرتا ہے اور نہ کسی قربانی سے پہلو تہی کرتا ہے -اس جوش کے پیدا کرنے میں حضور عالی کا ایک بڑا حصہ ہے اور میں حضور کو اس عظیم الشان جوش کے لئے اور اوس سے برآمد شدہ نتائج کے لئے دلی مبارکباد دیتا ہوں۔

"اگر صوبہ کے اندر کے اعداد کو لیا جائے تو میں خوشی سے عرض کر سکتا ہوں کہ اوس قسمت نے جسکا میں نمائندہ ہوں بہت اعلے کار گذاری دکھائی ہے اور وہ صرف راولپنڈی سے دوسرے درجہ پر ہے-اگر ہم ضلع وار بھرتی کی خدمات کو لیں تو میں یہہ محسوس کرکے فخر کرتا ہوں کہ میرا اپنا ضلع روہتک سنہ ۱۹۱۷ع میں صوبہ بھر میں اول رہا اور اس نے ۶۶۷۵ رنگروٹ دئے-اگر ہم نتائج پر قوم وار غور کریں تو یہہ پایا جائیگا کہ اوس قوم نے جسکے ساتھہ مجھے تعلق رکھنے کا فخر حاصل ہے ملک کی کسی دیگر جنگی قوم سے کم آدمی نہیں دئے-وہ جوش جو ہر دو ہندو اور سکھ جاٹوں میں موجود ہے قابل تحسین ہے-میں اس بارہ میں اس سے بہتر اور کچھہ نہیں کر سکتا کہ اس جوش کو ظاہر کرنے کیلئے ایک ریویو کے الفاظ کو دہراؤں جو حال میں حضور انور کی گورنمنٹ نے شائع فرمایا ہے- یہہ الفاظ حسب ذیل ہیں-

جنوب مشرقی پنجاب کے مشہور جاٹ قبیلوں نے جو لگاتار گرمجوشی و سرگرمی ظاہر کی ہے اوس سے زیادہ ہندوستان کی بھرتی کی تاریخ میں اور کوئی واقعہ قابل تعریف نہیں ہے-

" یہہ الفاظ ہندو جاٹوں کے متعلق ہیں-سکھہ جاٹوں نے بھی ایسا ہی قابل تعریف جوش دکھایا ہے-اون اعداد سے جو حضور عالی نے ۱۶ ماہ حال کو امرتسر کے دربار میں پڑھ کر سنائے ظاہر ہے کہ سکھ رنگروٹوں کی ایک بھاری فیصدی قوم جاٹ سے تعلق رکھتی ہے - سکھہ جاٹوں نے لڑائی میں جو بہادریاں دکھائی ہیں انکی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ ۶۳ اعزازوں میں سے جو اس جنگ میں ضلع امرتسر کے حصہ میں آئے سالہہ جاٹوں کو ملے ہیں-

" قرضہ جنگ میں روپیہ دینے میں بھی جاٹوں نے اسی طرح کشادہ دلی ظاہر کی ہے اور اگر اعداد تیار کرائے جائیں تو یقیناً یہہ پایا جائیگا کہ جتنا روپیہ اونہوں نے قرضہ جنگ میں لگایا ہے کسی دیہاتی قوم نے اتنا نہیں لگایا ہوگا-

" جسمانی اور مالی ہر دو قسم کی قربانیوں کے خیال سے جو جاٹوں نے اس جنگ میں کی ہیں مجھے یہہ دیکھکر کچھہ کم مایوسی نہیں ہوئی کہ حضور انور نے امرتسر کے دربار میں جن اعزازی کرسیوں کا اعلان فرمایا تھا اون میں جاٹوں کو اس اعزاز میں اسقدر حصہ نہیں ملا جسقدر کہ خدمات کے لحاظ سے اونکو ملنا چاہئے تھا چنانچہ ان میں صرف ایک سکھہ جاٹ تھا - اور ہندو جاٹ تو کوئی نظر ہی نہیں آتا تھا-

" صرف ایک بات اور ہے جسکا میں ذکر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں-صوبہ کی سرکاری ملازمتوں میں جاٹوں کو بہت نا کافی حصہ ملتا ہے حالانکہ اون وفادارانہ خدمات کے علاوہ جو وہ گذشتہ زمانہ سے سرانجام دیتے آئے ہیں اور اب بھی دے رہے ہیں وہ اون محاصل کا ایک معقول حصہ ادا کرتے ہیں جو گورنمنٹ کے خزانہ کو معمور کرتے ہیں-میرا یہہ خیال تھا کہ میرے سکھ بھائی سرکاری ملازمتوں کے حاصل کرنے کے بارہ میں ہم سے بہتر ہیں-لیکن کونسل ہذا میں میرے سوالات سے ایسی صورت حالات پائی گئی ہے جس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قربانیاں تو جاٹ سکھوں نے کیں مگر اون کا فائدہ دوسروں کو پہنچا-ہندو جاٹوں کے بارہ میں گورنمنٹ نے سنہ ۱۹۱۵ع میں ایک گشتی چٹھی جاری کی تھی جس میں اون کو زیادہ کشادہ دلی کے ساتھہ ملازمتیں دینے کی تاکید کی گئی تھی لیکن میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ بہت سے صیغوں نے اس چٹھی کی ہدایات کو کم و بیش بالکل بالائے طاق رکھا ہوا ہے-اس طرح پرانے حالات بدستور قائم ہیں اور اون جماعتوں کے افراد جو محض دفتروں کی ملازمت ہی کرنا چاہتی ہیں اور فوجی ملازمت سے کوسوں بھاگتی ہیں جن کے نوجوان بہتا ہوا خون دیکھکر بیہوش ہو جاتے ہیں اور بندوق کی آواز سے اونکے اوسان خطا ہو جاتے ہیں تمام سول ملازمتوں کے فائدے حاصل کر رہی ہیں- برخلاف اس کے اون قوموں کے نوجوانوں کی درخواستیں کسی نہ

اسی وجہ سے واپس یا نامنظور کر دی جاتی ہیں جنہوں نے سیکڑوں میدانوں میں انجود آزمائی کی او
سلطنت کے جاہ و جلال کے لئے اپنا خون بہایا ہے۔

"میں اب اس مضمون پر اور کچھہ نہیں کہونگا گورنمنٹ نے کمال مہربانی سے افسروں اور غی
سرکاری اصحاب کی ایک کمیٹی اس تمام مسئلہ کی چھان بین کے لئے مقرر فرمائی ہے۔میں گورنمنٹ کا اس کمیٹی
کے مقرر کرنے کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔اور اُمید کرتا ہوں کہ کمیٹی مذکور اوس برائی کا کوئی کارگر علاج
تجویز کرنے کے قابل ہوجائیگی جس کی میں اپنے امیدوار بھائیوں کی طرف سے گذشتہ دو سال سے شکایت
کر رہا ہوں۔

"پیشتر اس کے کہ میں تقریر کو ختم کروں میں ایک نہایت اہم معاملہ پر چند ایک الفاظ کہنا
چاہتا ہوں۔مغربی محاذ پر نہایت نازک حالت ہوگئی ہے اور اگرچہ برطانوی افواج نے وفائی شجاعت او
بہادرانہ امتیاز کے ساتھہ اب تک جرمن کے حملہ کی زد کو روکے رکھا ہے تاہم حالت ایسی ہوگئی ہے کہ اس کے
متعلق بڑی تشویش اور تردد ہورہا ہے۔اس حالت کو مد نظر رکھکر وزیر اعظم نے ہندوستان کے روساء اور لوگو
کے نام پیغام بہیجا ہے کہ وہ سلطنت کی امداد کے لئے اپنی کوششوں کو دوچند کریں اور حضور والسرائے نے
جواب میں ہندوستان کی طرف سے امید دلائی ہے۔سلطنت کی تواریخ میں اس نازک موقعہ پر میں یونینسٹ آنر
کو اور یور آنر کی وساطت سے حضور والسرائے اور وزیر اعظم کو اپنے بھائیوں کی طرف سے یقین دلاتا ہوں
کہ قوم جاٹ کسی ایسی قربانی سے دریغ نہیں کریگی خواہ وہ کتنی ہی بڑی ہو اور کسی ایسے فرض سے
خواہ وہ کتنا ہی سخت ہو پہلو تہی نہیں کریگی جو اون کی قوم کی عزت اور گذشتہ روایات کے برقرار رکھن
کے لئے ضروری ہو۔میں یور آنر کو مزید یقین دلاتا ہوں کہ جبتک کہ قوم میں ایک مرد بھی ایسا باقی ہوگا جو
تلوار چلانے یا بندوق اُٹھانے کے قابل ہو تب تک جاٹ قوم اپنے انگریز بھائیوں کے دوش بدوش ہوکر سچائی
اور آزادی کے اون اصولوں کی حفاظت میں لڑتی رہیگی جسکو جرمن ظلم وتعدی برباد کرنا
چاہتی ہے"۔

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ —

"یور آنر—جیسا کہ حضور کو علم ہے میں آج ایوان کونسل میں کئی مہینوں کی مسلسل بیماری
کاٹ کر آیا ہوں۔اگرچہ میری طبیعت آگے کی نسبت بہت اچھی ہے تاہم میری صحت مجھے اجازت نہیں دیتی
کہ میں بجٹ کی تفصیل پر طویل بحث کروں اسلئے اس موقعہ پر میں صرف دو ایک امور پر ہی اکتفا کرونگا
سب سے پہلے میں آنریبل ممبر خزانہ کو اوس نہایت تسلی بخش بجٹ پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں جو اونہوں
ایک دفعہ پھر کونسل ہذا میں اوس عظیم اور مہیب جنگ کے دوران میں پیش کیا ہے جو اب تک
ختم نہیں ہوا۔

"دوسرا اور آخری امر جو میں پیش کرتا ہوں یہ ہے۔

"ابتداء جنگ سے صرف یہی کہنا مناسب ہے کہ پنجاب نے حضور انور کی قابلانہ رہنمائی سے اس
امتحان کے وقت سلطنت کو اپنی بساط سے بڑھکر امداد دی ہے۔اور مجھے یقین ہے کہ جبکہ وزیر اعظم
ایک دفعہ پھر ہندوستانی وفاداری اور حب الوطنی سے اپیل کی ہے پنجاب جو اپنی روایات کے مطابق سب
سبقت لیجائیگا۔

"مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ فی الحال آئینی اصلاحات کے کل مطالبات کو ملتو
کرنے اور موجودہ نازک حالت میں اپنی تمام قوت کو (جیسا کہ ہز ایکسیلنسی معلی القاب جناب والسرا
نے مشورہ دیا ہے) جنگ میں فتح و نصرت حاصل کرنے کے مقصد واحد پر مرکوز کرنے سے پنجاب او
ارادت و اخلاص کا ایک اور ثبوت دیگا جو اوسے آزادی اور حق پسندی کے اون بڑے اصولوں سے
جاکر سلطنت برطانیہ حامی ہے۔میں پنجاب کی امور جنگی اقوام اور دیگر اشخاص سے یہی استدعا کرتا ہو
کہ وہ اپنے بادشاہ اور ملک کی امداد کے لئے یک دل و یک جان ہوکر کمر بستہ ہوں۔ہم حق اور انصاف
خاطر معرکہ آرا ہوئے ہیں اور تمام حق پسند اشخاص نے اسکی تائید کی ہے اور اس سے ہمدردی کا اظ

کیا ہے اور حضور والا کی اجازت کے ساتھ میں اونھیں الفاظ کا اعادہ کرتا ہوں جو آپ نے دربار میرور (لاہور) کے موقع پر اپنی تقریر میں فرمائے تھے یعنی ' ہمت مردان مدد خدا' مجھے پورا یقین ہے کہ اس جنگ میں برطانوی زور اتحادی فوجوں کو کامل فتح حاصل ہوگی۔

التواء

کونسل ملتوی ہوئی روز ۲۵-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع ۱۰ بجے صبح تک ملتوی کیگئی۔

لاہور
یکم مئی سنہ ۱۹۱۸ ع۔

دستخط ایس ۔ ڈبلیو گریسی
سیکریٹری لیجسلیٹو کونسل۔

ضمیمہ الف

(دیکھو سوال ۳ کا جواب)

سنہ ۱۲ ۱۹۱۱ع

بہمرسانی آب

نام تعمیر	خرچ
اصل کارخانہ واقعہ لوئر سلفر سپرنگ (زیرین چشمہ گندھک) واقع شاہپور ڈویژن	
موں بند کی تعمیر	۴۳۶۴۷
عارضی بہمرسانی آب بمقام ڈالکلہاواله	۱۶۱۱۰
بہمرسانی آب جواانواله کی توسیع	۲۸۰۱۷
عارضی بہمرسانی آب واقعہ جواانواله	۳
توسیع بہمرسانی آب سول سٹیشن دھرمساله	۳۳۲
دھرمساله کی میونسپل اور چھاؤنی کے بہمرسانیوں آب کا باہم ملانا ...	۹۴۰۷
چورته کی عارضی بہمرسانی آب کی توسیع	۵۳۱۱۲
چورته کی عارضی بہمرسانی آب کی تعمیر	۱۲۷۷۷
شملہ میونسپل کے لئے امدادی عطیہ	۱۰۲۲۵۰
تعمیرات خورده	۱۴۹۶۰
میزان ...	۲۹۸۹۱۵
مرمت	۶۷۲۱
میزان بابت آب رسانی	۳۰۴۶۳۶
سکیم نکاس آب جواانواله	۵۸۵۴۳
تعمیرات خورد	۲۵۷۵
میزان	۶۱۱۱۸
مرمت	ندارد
میزان بابت نکاس آب اور بدررو ...	۶۱۱۱۸
کل میزان ...	۳۶۵۷۶۴

سنہ ۱۳--۱۹۱۲ع

بہمرسانی آب

نام تعمیر	خرچ
۱ ــــ جدید سول سٹیشن دھرمساله کے لئے بہمرسانی آب کی توسیع ...	۱۸۲۰
۲ ــــ چھاؤنی سول سٹیشن اپر دھرمساله متعدده بہمرسانی آب	۱۸۴۲

۳ — شملہ میونسپلٹی کو امدادی عطیہ	۱۰۰۰۰۰
۴ — جڑانوالہ میں بھمرسانی آب کی توسیع	۲۰۴۰۸
۵ — ٹانڈلیانوالہ میں عارضی بھمرسانی آب	۹۸۸
۶ — سیالکوٹ میں بھمرسانی آب کی سکیم	۱۰۰۰۰۰
۷ — انبالہ میونسپلٹی کو امدادی عطیہ	۳۰۰۰۰
۸ — چورٹہ میں عارضی بھمرسانی آب کی توسیع	۱۵۷۸
۹ — چورٹہ میں آبپاشی کے لئے پانی کی بھمرسانی اور پانی نکالنے کا انجن وغیرہ	۱۵۴۸۸
۱۰ — چورٹہ میں پینے کے پانی کی بھمرسانی	۴۵۵۴۲
۱۱ — چورٹہ میں عارضی بھمرسانی آب کی تعمیر	۴۴۱
تعمیرات خوردہ	۵۹۶۴
میزان بابت ابتدائی تعمیرات ...	۳۱۶۵۱۱
میزان بابت مرمت ...	۳۰۶۳۸
میزان کل بابت بھمرسانی آب ...	۳۴۷۱۴۹

سنہ ۱۳—۱۹۱۲ع

بدررو و نکاس آب

میزان بابت بھمرسانی آب		۳۴۷۱۴۹
۱ — سکیم نکاس آب جڑانوالہ	۴۶۲۹	
۲ — سکیم نکاس آب و نالیوں کے دھونے کا انتظام بمقام جوھرکانہ ...	۱۶۲۵۵	
۳ — ٹانڈلیانوالہ میں سکیم نکاس آب	۴۹۱	
۴ — پلول ضلع گوڑگانوہ میں نکاس آب کی سکیم	۱۰۰۰۰	
تعمیرات خوردہ	۱۸۰	
میزان بابت ابتدائی تعمیرات بدررو و نکاس آب		۲۸۷۷۳
مرمت		ندارد
کل میزان بابت نکاس آب و بدررو		۲۸۷۷۳
کل میزان بابت حفظان صحت ...		۳۷۵۹۲۲

سنہ ۱۴—۱۹۱۳ع

بھمرسانی آب

نام تعمیر	خرچ
۱ — سول سٹیشن دھرمسالہ کے لئے بھمرسانی آب کی توسیع	۱۷۱۵
۲ — چھاونی اور سول سٹیشن اپر دھرمسالہ کی متحدہ بھمرسانی آب ...	۹۵۸۷
۳ — چھاونی اور سول سٹیشن اپر دھرمسالہ کے لئے امدادی عطیہ ...	۱۱۸۹۶
۴ — عیسیٰ خیل میں بھمرسانی آب کی سکیم	۵۰۰۰
۵ — جڑانوالہ میں بھمرسانی آب کی توسیع	۵۱۳۶
۶ — چک جھمرا میں بھمرسانی آب کی توسیع	۵۴۷۷
۷ — دریا کے کنارے ہالوا پر ۲۰ گھوڑے کی طاقت کے بوائلر کا لگانا	۸۹۱
۸ — شملہ میونسپلٹی کو امدادی عطیہ	۳۰۴۹۰۰
۹ — چورٹہ میں بھمرسانی آب برائے آبپاشی اور پانی نکالنے کا انجن وغیرہ ...	

۱۰—چونیاں میں آب نوشی کے لئے بہمرسانی آب	۱۹۲۹
تعمیرات خورد	۲۵۳۸
میزان ...	۳۲۲۷۱۱
موصت	۳۵۹۴
میزان بابت بہمرسانی آب ...	۳۲۶۳۰۵

بدرر و و نکاس آب

نام تعمیر	خرچ
۱—چوہڑ کانہ میں سکیم نکاس آب بمعہ نالیوں کے ڈھولے کا انتظام ...	۵۳۰۰
۲—جوالوالہ میں سکیم نکاس آب	۳۱۶
۳—ٹانگانوالہ میں سکیم نکاس آب	۵۵۱۰۹
۴—پلول میں سکیم نکاس آب	۳۰۰۰
تعمیرات خورد	۸۸۹
میزان ...	۶۵۷۱۴
موصت	ندارد
میزان بابت بدررو و نکاس آب ...	۳۹۲۰۱۹
۱—ہانسی میں تالاب ول ڈگی کی بھرائی	۵۲۶۰
۲—ہوشیار پور میں چند تعمیرات حفظان صحت	۹۰۰۰

نام تعمیر	خرچ
۳—سکیم نالی ہائے نکاس اندرون شہر (فیروز پور)	۱۲۰۰۰
۴—لاہور میں بارش کے پانی کا شمالی بدررو	۱۴۳۵۹
۵—لاہور کی گندے پانیوں کی سکیم	۹۹۰۰۰۰
۶—امرتسر میں بہم رسانی آب کی توسیع	۱۱۰۰۰
۷—امرتسر میں صفائی کی گاڑیوں کا اکھیڑنا	۱۷۰۰۰
۸—امرتسر میں مذبح	۱۵۸۹
۹—مجیٹھا میں سکیم نکاس آب	۱۲۰۶۴
۱۰—گورداسپور میں سکیم نکاس آب	۲۵۳۰
۱۱—بٹالہ میں سکیم نکاس آب	۶۰۰۰
۱۲—پٹھان کوٹ میں سکیم نکاس آب	۱۰۰۰۰
۱۳—مری میں سکیم نکاس آب	۹۰۰۰
۱۴—لالہ موسے میں سکیم نکاس آب	۱۳۳۰۰
۱۵—کوٹ فتح دین خاں وغیرہ (قصور) میں سکیم نکاس آب	۸۷۴۹
۱۶—بدررو متصل شرف خان (حضرو)	۱۴۰۲
۱۷—ملتان میں سڑکوں پر چھڑکاؤ کرنے کے لئے دھائی گاڑی و غیرہ کی خرید ...	۱۴۲۸۶
۱۸—شجاع آباد میں سکیم نکاس آب	۷۷۰۰
۱۹—مظفر گڑھ میں سکیم نکاس آب	۳۵۰۰
۲۰—نالہ گوج (جھنگ) کے پانی کا نکالنا	۱۴۸۸۴
۲۱—چنیوٹ روڈ کی سکیم نکاس آب پر متفرقہ اخراجات	۶۰۴۸
۲۲—گوجرہ میں بہمرسانی آب کی توسیع	۲۹۶۳۹

۲۳—چنیوٹ میں بہم رسانی آب	...	۱۲۱۲
میزان	...	۱۵۰۵۶۴۸
رقبہ مشمولہ چنیوٹ روڈ کے علاوہ کی منسوخی	...	۵۴۷۷
کل میزان	...	۱۵۰۰۱۷۱

حصہ (ب)

(سوال ۱۸ کا جواب دیکھو)

فہرست... اخبارات جنکو گورنمنٹ کے دفاتر خریدتے ہیں۔

سول سیکرٹیریٹ

۱—'پاؤنیر'۔
۲—'سول ملٹری گزٹ'۔
۳—'ڈیلی ٹائمز لنڈن'۔
۴—'سرونٹ آف انڈیا'۔
۵—'ٹریبیون'۔
۶—'پنجابی' (۳ ماہ کے لئے تمام صاحبان کمشنر اور صاحبان ڈپٹی کمشنر کو بھی مہیا کیا جاتا ہے۔
۷—'آبزرور'۔

پریس برانچ

۱—'ٹریبیون'۔
۲—'پنجابی'۔
۳—'آبزرور'۔
۴—'نیو انڈیا' (مدراس)۔
۵—'اسلامیہ میل' (بمبئی)۔
۶—'فوجی اخبار' (شملہ) ۲۰۰ کاپیاں پنشن یافتہ ہندوستانی افسروں کو مہیا کی جاتی ہیں۔
۷—'خواجہ کمال الدین کا اسلامک ریویو' لنڈن۔

انسپکٹر جنرل سول ہسپتالہائے

۱—'سول ملٹری گزٹ'۔
۲—'پاؤنیر'۔
۳—'ٹریبیون'۔

ڈپٹی کمشنر اقوام جرائم پیشہ

ندارد

بعض صنعتی بستیوں کے مدارس کے لئے دا ٹیمز جنگی اخبار کی ایک جلد خریدی جاتی ہے۔

صاحبان فنانشل کمشنر

۱—'سول ملٹری گزٹ'۔
۲—'ٹریبیون'۔
۳—'پیسہ اخبار'۔
۴—'وطن'۔
۵—'راجپوت گزٹ'۔

مشیر قانون (لیگل ریممبرنسر)

۱—'پاؤنیر'۔
۲—'سول ملٹری گزٹ'۔
۳—'ٹریبیون'۔

صیغہ تعمیرات سرکاری شعبہ آبپاشی

۱—'سول ملٹری گزٹ'۔

سپرنٹنڈنٹ چھاپہ خانہ سرکاری

تجارت چھپائی کے متعلق امریکہ اور انگلستان کے دو دو رسالے۔

انسپکٹر جنرل رجسٹری اور ڈائرکٹر کاغذات زمین

ندارد

انسپکٹر جنرل جیل خانجات

ندارد

کنزرویٹر جنگلات شرقی حلقہ

ندارد

صرف کئی انگریزی اور فرانسیسی رسالہ جات۔فہرست مہیا کی گئی ہے۔

چیف کورٹ

۱—'سول ملٹری گزٹ'۔
۲—'پاؤنیر'۔
۳—'پنجابی'۔

پولیٹیکل ایجنٹ ریاستہائے پھلکیاں

ندارد

ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم

۱— 'ٹریبیون'۔
۲— 'پنجابی'۔
۳— 'آبزرور'۔
۴— 'خالصہ ایڈووکیٹ'۔
۵— 'پیسہ اخبار'۔
۶— 'پنجاب ایجوکیشنل جرنل'۔
۷— 'انڈین ایجوکیشن'۔
۸— 'رہنمائے تعلیم'۔
۹— 'میسور یونیورسٹی میگزین'۔
۱۰— 'انڈین ریویو'۔
۱۱— 'ایسٹ اینڈ ویسٹ'۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس محکمہ تفتیش جرائم

۱— 'سول ملٹری گزٹ'۔
۲— 'پاؤنیر'۔
۳— 'پنجابی'۔
۴— 'ٹریبیون'۔
۵— 'ہلالی'۔
۶— 'جاٹی اخبار'۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس (سانگول ریلوے)

۱— 'ٹریبیون'۔

محکمہ تعمیرات سرکاری - شعبہ عمارات و سڑکہا کے

۱— 'بلڈر'۔
۲— 'آرکیٹیکٹ جرنل ریویو'۔
۳— 'آرکیٹیکس اینڈ بلڈرز جرنل'۔
۴— 'میونسپل فیکیشن'۔
۵— 'انجینیئرنگ نیوز ریکارڈ'۔
۶— 'کنکریٹ اینڈ کنسٹرکشنل انجینیئرنگ'۔
۷— 'انجینیئرنگ'۔
۸— 'انڈین انجینیئرنگ'۔
۹— 'انڈین اینڈ ایسٹرن انجینیئرنگ'۔
۱۰— 'انڈین انڈسٹریز اینڈ پاور'۔
۱۱— 'پاؤنیر'۔
۱۲— 'سول ملٹری گزٹ'۔

وارڈن ماہی گیری

۱— 'فشنگ گزٹ لنڈن'۔

پرائیویٹ سیکرٹری جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب۔

۱— 'پاؤنیر'۔
۲— 'سول ملٹری گزٹ'۔
۳— 'ٹائمز آف انڈیا'۔
۴— 'ایمپرس'۔
۵— 'انڈین اینگلی کورئیر'۔
۶— 'ٹریبیون'۔
۷— 'پنجابی'۔
۸— 'آبزرور'۔
۹— 'خالصہ ایڈووکیٹ'۔
۱۰— 'اسلامیہ میل'۔
۱۱— 'ہندو پیٹریاٹ'۔
۱۲— 'انڈین ریویو'۔
۱۳— 'الاسلام'۔

ڈائرکٹر زراعت و صنعت و حرفت

۱— 'ٹائمز آف انڈیا' (بمبئی)
۲— 'ٹائمز لنڈن'۔
۳— 'مانچسٹر گارڈین'۔
۴— 'کیپٹل' کلکتہ۔

رجسٹرار انجمن ہائے باہمی امداد پنجاب

ندارد

کیوریٹر سینٹرل میوزیم

ندارد

کمشنر حفظان صحت پنجاب

ندارد

ضمیمہ ج

(دیکھو سوال نمبر ۵۲ کا جواب)

نقشہ جس سے وہ جملہ رقومات چندہ ظاہر ہوتی ہیں-جو ضلع لدھیانہ میں علی الترتیب اہل ہنود اور اہل اسلام اور سکھوں نے جنوری-سنہ ۱۹۱۸ع کے اختتام تک دیں—

نمبر شمار	نام فنڈ	سکھ ۲۰۷۰۳۲	مسلمان ۱۷۹۰۴۳	هندو ۱۳۱۳۷۰	کیفیت
۱	هندوستانی شاهی امدادی فنڈ ...	۵۸۴۳۲-۱۰-۱۱	۹۳۵۹-۸-۶	۱۹۸۹۷-۵-۸	
۲	فنڈ هوائی جہاز	۲۸۰۲۵-۱۳-۵	۲۲۱۵-۹-۳	۷۱۷۹-۰-۶	
۳	همارا دن (آور رقمہ) ...	۵۰۷۸-۰-۰	۱۳۵۸-۴-۰	۲۲۸۹-۹-۰	

چندہ جنگی قرضہ معہ ۵ سالہ نقدی کے سارٹیفکیٹ هائے ڈاکخانہ-

		روپے
سکھ	... ...	۹۷۴۱۳۹
مسلمان	... ...	۴۹۷۳۹۳
هندو	... ...	۹۵۰۶۷۹

ضمیمہ د

(کاغذات جو میز پر رکھے گئے)

سوال

آنریبل چودھری لال چند کی طرف سے-

"۱۲۳—اضلاع روهتک و گوڑگانوہ میں رقبہ زیر اثر ساهبی ندی کے نکاس آب کی اصلاح کے لئے گورنمنٹ کیا انتظام (اگر کوئی) کرنا چاهتی ہے"-

جواب

جو آنریبل مسٹر ڈی-ڈبلیو ایکمین سی-آئی-ای کی طرف سے دیا گیا-

بسلسلہ اوس جواب کے جو میں نے اس سوال کے متعلق دیا تھا جو آنریبل رائے بہادر چودھری لعل چند صاحب نے کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب کے اجلاس منعقدہ ۶ نومبر سنہ ۱۹۱۷ع میں اس رقبہ کے نکاس آب کے متعلق کیا تھا جو اضلاع روهتک و گوڑگانوہ میں ساهبی ندی کے زیر اثر ہے میں بیان کرنا چاهتا هوں کہ رقبہ متذکرہ کے نکاسی آب کا سوال جماعت هائے مقامی متعلقہ کے زیر غور ہے-اور مقامی جماعتوں نے اس غرض کے لئے کسی امداد کی درخواست لوکل گورنمنٹ کے پاس نہیں کی-مگر جب ان مقامی جماعتوں کی تحقیقات کے نتائج اس کے پیش کئے جائینگے تو اوہ اس قسم کی کسی درخواست پر غور کریگی-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۴] لاہور — ۱۴ جون (مجریہ ۲۱ جون) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۵۶

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو آئین و قوانین وضع کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی۔

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جو زیر ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع وضع آئین و قوانین کے منعقد ہوئی۔

کونسل گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں پانچ ہفتہ کے روز ۲۵-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو دس بجے صبح منعقد ہوئی۔

حاضرین جلسہ

ہز آنر سر مائیکل فرانسس او ڈوائر بہادر جی-سی-آئی-ای و کے-سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس لفٹنٹ گورنر — پریزائڈنگ۔

آنریبل مسٹر جان ہنری ولسن طامسن آئی-سی-ایس-

۶۰۳ پی جی جی-

آنریبل مسٹر جیمز الگزنڈر رچی-
آنریبل خان بهادر خواجه یوسف شاه-
آنریبل مسٹر هربرٹ جان میٹارڈ سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس-
آنریبل مسٹر اوسولڈ فارکوهر لمسڈن آئی-سی-ایس-
آنریبل سردار بهادر سردار گجن سنگه-
آنریبل راؤ بهادر چودهری لال چند-
آنریبل خان بهادر سید مهدی شاه-
آنریبل پنڈت جواهر لال بهارگو-
آنریبل رائے بهادر رامسرن داس سی-آئی-ای-
آنریبل رائے بهادر پنڈت هو کرالی-
آنریبل مسٹر ڈیوڈ وان ایکهن-
آنریبل مسٹر جیمز کری-
آنریبل رائے بهادر بخشی سوهن لعل-
آنریبل رائے بهادر رالی زاده اهلت رام-
آنریبل سید مخدوم راجن شاه-
آنریبل مسٹر کریو آرماک هملٹن ٹاون زینڈ آئی-سی-ایس-
آنریبل مسٹر چارلس جوزف هالیفکس آئی-سی-ایس-
آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام الله خان-
آنریبل دیوان بهادر دیوان دولت رائے-
آنریبل مسٹر ایڈون وڈ آل پارکر-
آنریبل خان بهادر میاں فضل حسین-
آنریبل مسٹر هنری ڈنفلڈ کریک آئی-سی-ایس-
آنریبل خان بهادر ملک محمد امین خان-
آنریبل کرنل میرالڈ هیلڈلی ایم-ڈی-ای-ایس-
آنریبل مسٹر سٹیفن ولیم گراسی آئی-سی-ایس-

مسوده آمیزش اشیاء خوردنی پنجاب

آنریبل مسٹر لمسڈن—

" حضور والا— میں اس مسوده کے پیش کرنے کی اجازت چاهتا هوں جسکا منشاء یهه هے که پنجاب میں اشیاء خوردنی کے خالص اور صاف حالت میں فروخت کرنے کا انتظام اور اضمین آمیزش کا انسداد کیا جائے۔ لفظ ' آمیزش ' کی تعریف حسب ذیل کی گئی هے :— کسی تجارتی شے کو اس غرض سے غیر خالص بنانا که آپ ناجائز فائده کے لئے خالص یا صاف شے کے نام سے یا اوسکے طور پر استعمال کیا جائے یا کسی اعلے درجه کی چیز کی جگهه کهٹیا چیز کا فروخت کرنا جس سے خریدنے والے کو نقصان هو۔ هم لفظ ' آمیزش ' کی یهه تعریف معقول تسلیم کرسکتے هیں۔ یهه رسم قدیم الایام سے چلی آتی هے اور قدیم علوم میں بهی اسکا ذکر آیا هے۔ آرکیمیڈیز نے وزن کے ذریعه اوس ادنے درجه کی دهات کا پته چلایا جو هیرو کے تاج میں ملائی گئی تهی اور پلانی نے سفید مٹی کو آٹامیں ملانے کے رواج کا ذکر کیا هے۔ انگلستان میں سب سے پہلے سنه ۱۲۰۳ع میں سرکاری طور پر اسکا تدارک کیا گیا تها جبکه ایک شاهی اعلان صادر کرکے نانبائی تاجروں کو آمیزش اشیاء کے خلاف متنبه کیا گیا تها معلوم هوتا هے که اس اعلان کو کوئی زیاده کامیابی حاصل نهوئی اور اسی صدی میں پهلا قانون وضع کیا گیا تها۔ قانون کسیقدر دهشت خیز قسم هوگا۔ اون دنوں ارباب حکومت اشیاء خوردنی کی آمیزش کے انسداد کے معامله میں اچهے فکر و تدبیر کو زیاده آزادی کیساتهه کام میں لا سکتے تهے اور وه بعض اوقات سزا کو جرم کے مناسب حال بنانے کی کوشش کرتے تهے۔ مثلاً اس قانون کی رو سے اس نانبائی کو جو اپنی روٹی وغیره میں کوئی غیر خالص چیز ملاتا تها

پہلے جرم پر شہر کے نہایت تیرہ و تاریک بازاروں میں سے پھیرا جاتا تھا اور روٹی کے غیر خالص ٹکڑے اوسکی گردن میں لٹکا دئے جاتے تھے دوسری دفعہ ارتکاب جرم پر اوسے وہی طوق پہنا کر پلوری (ایک قسم کا تختہ جو ایک ستون سے جڑا رہتا تھا اور مجرم کے ہاتھ اور سر اوس تختہ کے سوراخوں میں ڈالدئے جاتے تھے زمانہ قدیم میں اوسکا استعمال ہوا کرتا تھا) کی زیارت کرنی پڑتی تھی۔تیسری دفعہ تکرار جرم پر اوسکی بیکری (کارخانہ روٹی وغیرہ) توڑ دی جاتی تھی اور خود اوسے شہر سے بدر کردیا جاتا تھا ہم دیکھتے ہیں کہ بر اعظم میں اسی قسم کے طریق اختیار کئے جاتے تھے۔مثلاً ایک دفعہ ایک محافظ سرائے اور اوسکی بیوی کو جو لوگوں کو غیر خالص شراب دیا کرتے تھے اوسی غیر خالص شراب کے پیپہ میں باندھ کرکے پلوری میں ڈالدیا گیا ایک اور موقع پر ایک شراب فروش کو جو لوگوں کو غیر خالص شراب دیا کرتا تھا زبردستی شراب کے چار خم پلائے گئے معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں اوسکے خلاف جرم خوب ثابت ہو گیا تھا کیونکہ وہ شراب فروش سزا کو برداشت نہ کرسکا اور اوسکے اثرات سے جان بلب ہوا۔جو نصیحت اس افسوسناک حکایت میں مضمر ہے اوس سے فائدہ اٹھانیکا کام میں اون آنریبل ممبران پر چھوڑتا ہوں جو تحریک ٹمپرنس کے حامی ہیں کیونکہ میں اس قسم کی کوئی دلآویز کیفیت اوس مسودہ میں بیان نہیں کرسکتا جس کے پیش کرنے کی میں اُمید رکھتا ہوں۔ مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا (اور مجھے اُمید ہے کہ میرے آنریبل دوست مجھے اپنے مضمون سے ایک لاتعلق امر بیان کرنے کے لئے معاف فرمائینگے) کہ کل میرے اوس آنریبل دوست نے جو میرے بائیں ہاتھ پر زینت افروز ہیں ہمارے سلسلہ آئین و قوانین میں کسیقدر رنگ آمیزی داخل کرنے کے ایک زریں موقع کو ہاتھ سے کھو دیا۔مثلاً آپ کسی آبادی دیہہ میں ایک ایسے جلوس کے اخلاقی اثر کا اندازہ کرنے کے لئے تصور کریں اوس نظیر کے مطابق جو میں بیان کر چکا ہوں یہ جلوس موضع کی نہایت گندی گلیوں سے گذر رہا ہو اور اوس میں موضع کے لوگوں کا ایک مجمع حصہ لے رہا ہو اور سب سے آگے آگے ایک مقامی سرگردہ شخص دکھائی دے جو اپنے مجرم کو پکڑے ہوئے ہو جس کے منہ میں ایک آدھا جلا ہوا سگرٹ ہو۔کیا مزید ارتکاب جرم کو روکنے کے لئے اس سے بہتر اور کیا علاج ہو سکتا ہے کہ کہانے سے پہلے پبلک میں ایک اجتماع کیا جائے جس میں گاؤں کے تمام بچے اور بوڑھے حاضر ہوں اور کمبخت مجرم کو اونکے سامنے ہوا کے نہایت تیز اور سب سے بڑے ایک یا بشرط ضرورت دو سگار دیدئے جائیں اور اوسے اوس مجمع کے سامنے اونہیں زبردستی ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک ختم کرنے پر مجبور کیا جائے۔زمانہ قدیم کے دور افتادہ واقعات کو یاد کرتے ہوئے میں کامل وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اوس قسم کی کارروائی اوس سے کہیں درجہ زیادہ کارگر ہوگی جو بل ہذا کے ذریعہ تجویز کیگئی ہے) بہر حال میں یہ تجویز اپنے آنریبل دوست کے روبرو پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اپنے مضمون سے اس لاتعلق امر کے تذکرہ کرنے کے لئے مجھے معاف کیا جائیگا۔

"جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر سزائیں معیوب نہیں تو آمیزش کے معلوم کرنے کے طریق بھی اوسیطرح کسیقدر خام تھے۔مثلاً شراب کے پرکھنے والا ایک عجیب و غریب طریق میں شراب کی آزمائش کیا کرتا تھا۔ ان قدیم حکایات کا ذکر کرنے کے لئے میں معذرت کئے بغیر نہیں رہ سکتا مگر آمیزش اشیاء خوردنی کی تاریخ ان سے معمور ہے شراب کے پرکھنے والا چمڑے کا پاجامہ پہنکر جایا کرتا تھا اور لکڑی کی بنچ پر کچھ شراب ڈالتا اور جب بہت سی شراب جمع ہو جاتی تھی تو وہ اوسپر بیٹھ جاتا تھا۔تھوڑی دیر کے لئے کافی وقت دینے کے بعد وہ اٹھتا تھا۔اگر وہ بغیر کسی قسم کی تکلیف کے اٹھ کھڑا ہوتا تو شراب بالکل خالص سمجھی جاتی تھی بخلاف اسکے اگر وہ اپنے آپکو اوس لکڑی کی بنچ کے ساتھ چپکتا ہوا پاتا تو یہ اس بات کا قطعی ثبوت ہوتا تھا کہ شراب میں ملاوٹ کی گئی ہے اور مجرم کو فی الفور سزا دیجاتی تھی۔

"مگر جوں جوں وقت گذرتا گیا ان خام اور سریع الاثر طریقوں کی جگہ زیادہ علمی (سائنٹیفک) طریقوں نے لیلی۔اور سنہ ۱۸۷۲ء میں پہلا ایکٹ جاری ہوا جس میں مسئلہ آمیزش پر عملی بناء پر غور کرنیکی کوشش کی گئی۔ اس ایکٹ کے ذریعہ ایک انجنسی ماہران کو تجویز ہوئی مگر لازمی تجزیہ کا کوئی انتظام نہ کیا گیا۔اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ تین سال کے عرصہ کے اندر اس ایکٹ کو منسوخ کرنا پڑا اور ایک جدید ایکٹ پاس کیا گیا۔یہی ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۷۵ء ہے جو ابھی تک اس موضوع کے متعلقہ تمام نظام آئین و قوانین کی بنیاد ہے۔

اس ایکٹ کی رو سے تجویزہ کو لازمی قرار دیا گیا۔ مگر اسے کسی قدر ملتوی شدہ سی زندگی بسر لائی اور اسے پاس ہوئے بیس سال گذر رہے تھے کہ اس کے نقائص دریافت کرنے کے لئے ایک منتخب مقرر کرنیکی مگر ایکٹ مذکور غور و خوض کے بعد یونہی بدستور قائم رہا۔ سنہ ۱۸۷۵ء سے آمیزش کی گویا ایکٹ تھا (جیسا کہ بلا ریم اوسکی ترمیم ہوتی رہی) اور مجرم کے درمیان ایک مسلسل کشمکش حکایت ہے اور کئی صورتوں میں ابھی تک قانون کو مجرم پر غالب آنے میں کامیابی ن حاصل ہوئی۔

• ہندوستان میں آمیزش کی کوئی ابتدائی تاریخ نہیں ملتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۵ء کے ا ایکٹ کے پاس ہونے کے بعد اس ملک کے ارباب حکومت نے بھی اس سوال کی طرف توجہ کی سنہ ۱۸۸۹ء میں گورنمنٹ ہند نے یہ دریافت کیا کہ آیا اوسی قسم کے کسی قانون مرتب کرنیکی کوئی ض ہے۔ اوسوقت آمیزش کو وہ درجہ کمال حاصل نہیں تھا جو اسے اب حاصل ہے اور نہ ہی عمل آمیزش ویسی مہارت اور صفائی سے کام لیا جاتا تھا۔ اوسوقت عام خیال یہ تھا کہ مجموعہ تعزیرات ہند اور مخ مقامی ایکٹوں میں جو قانون موجود ہے اوس سے زیادہ کسی قانون وضع کرنیکی کوئی ضرورت ثابت نہیں سنہ ۱۹۱۱ء میں آل انڈیا سینیٹری کانفرنس کے پہلے اجلاس میں اس سوال ک اوٹھایا گیا اور کانفرنس مذکور نے یہ فیصلہ کیا کہ قانون کے موجودہ احکام بالکل ناکافی اور کہ اشیاء خوردنی میں کھوٹ ملانے کا فعل روبہ ترقی ہے اور کہ اس طریق کے انسداد بلا تاخیر کچھ تدابیر سوچنی چاہئیں۔ کانفرنس کے اس فیصلہ کی تعمیل میں گورنمنٹ ہند نے سنہ ۲ میں تمام لوکل گورنمنٹوں سے اونکی رائے معلوم کرنے کیغرض سے گفت و شنید کی۔ یہ گورنمنٹ کثیر التعداد افسروں اور دیگر اصحاب سے صلاح و مشورہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی کہ ا شک نہیں کہ آمیزش دن بدن بڑھ رہی ہے اور کہ قانون کے موجودہ احکام ناکافی ہیں تاہم بہتر کہ کسی خاص کارروائی کا فیصلہ کرنے سے پہلے ذرا انتظار کیا جائے تا کہ معلوم ہو جائے کہ صوبجات م میں اوس جدید ایکٹ سے جو وہاں پاس کیا گیا ہے کیا اثر ہوتا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے اپنی سنہ ۱۲ کی خط و کتابت کے جوابات موصول ہونے پر مختلف الاقوام مقامی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا کہ اس غرض کے لئے آل انڈیا ایکٹ کا پاس کرنا مناسب نہیں ہوگا اور کہ لوکل گورنمنٹیں اس م میں اپنے قانون وضع کرکے اس کمی کو آپ سلجھالیں۔ ہم نے صوبجات متحدہ کی حکومت سے اونکے کے عملدرآمد کے متعلق دریافت کیا اور جواب میں انہوں نے لکھا کہ اس ایکٹ کا عملدرآمد ا مجموعی تسلی بخش ہے اگرچہ اسکا ابھی تک کوئی نمایاں اثر نہیں ہوا۔ اسے ۱۳ بڑے بڑے قصبوں رائج کیا گیا ہے اور اوسکو مختلف اشیاء پر حاوی کیا گیا ہے مثلاً مکھن۔ گھی۔ دودھ۔ روغن ہائے خوردنی گندم وغیرہ کا آٹا۔ ایکٹ ہذا کے عملدرآمد اور اس بارہ میں مزید کارروائی کرنے کی ضرورت کے جو تحقیقات ہم نے کی ہے اوسکی بنا پر اس قانون کے وضع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی جس پیش کرنیکی میں اجازت چاہتا ہوں۔

• اس سلسلہ میں قدرتاً دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کیا آمیزش واقعی دن ترقی کر رہی ہے؟ میرے خیال میں اس موقع پر اس سوال کے متعلق کسی بحث کی ضرورت نہیں کیونکہ یقین ہے کہ آپ سب صاحبان کو اسبات کا تجربہ حاصل ہو چکا ہے کہ اشیاء خوردنی میں آمیزش صرف معمولی بات ہی نہیں بلکہ اوسے کھلے بندوں عمل میں لایا جاتا ہے۔ میں کثیر التعداد نظیریں پیش کرکے کونسل ہذا کی سمع خراشی نہیں کرنا چاہتا اگرچہ آمیزش کے ان طریقوں کی ایک طویل فہرست پاس موجود ہے جو پنجاب میں عام طور پر مروج ہیں۔ ان سب کا تفصیلی ذکر کرنا محض تضیع اوقا اور میں صرف دو اشیاء کا ذکر کرونگا۔ ان میں سے پہلی گھی ہے۔ میرے خیال میں اس کے متعلق کچھ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس جنس کے متعلق ملک کے جنوبی حصہ میں جو جو ظلم آفرینی کار کی جا چکی ہیں اونکی یاد ہم سب کے دلوں میں تازہ ہے۔ میرے خیال میں میرے آنریبل دوست کرنل میرے اس بیان کی تصدیق کرینگے کہ اوس شے میں جسکو اس صوبہ میں گھی کہا جاتا ہے گھی کا کو بہت نہیں ہوتا۔ وہ صرف مختلف نباتاتی روغنوں اور جانوروں کی چربی کا مرکب ہوتا ہے۔ د

متعلق ہمارے پاس خاص کوائف موجود ہیں۔ شملہ اور دیگر مقامات میں یہ معلوم کرنے کے لئے پورے تجربات کئے گئے ہیں کہ اگر ہندوستانی اور انگریزی دودھ کو اوس معیار کے مطابق پرکھا جائے جو مذکورالذکر کے لئے مقرر ہے تو اوس میں کتنا فرق نکلتا ہے معلوم ہوا کہ اوس دودھ میں جو تجزیہ کنندہ کے سامنے براہ راست گائے سے دوہا گیا اوسطاً انگریزی معیار سے کسیقدر اچھا تھا۔ اس کے بعد اوس دودھ کے نمونے حاصل ہونے کا انتظام کیا گیا جو خریداروں کے لئے لیجایا جاتا ہے۔ اوس ۳۵ نمونوں میں سے جو اسطرح یکے بعد دیگرے حاصل کئے گئے صرف ایک اصلی حالت میں تھا۔ باقی ۳۴ نمونوں میں پانی کی شکل میں آمیزش کی اوسط ۲۶ فیصدی تھی اور اصلی اوسط ۱۰ اور ۹۵ کے درمیان تھی۔ بالفاظ دیگر دودھ استعمال کرنے والا جسقدر دودھ کی قیمت ادا کر رہا تھا اوسے اوسکے ۳/۴ یا اوس سے کم دودھ ملتا تھا۔ یہہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اس پر چراغ تلے اندھیرا کا مقولہ صادق آتا ہے۔ مگر یہہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حال ہی میں ... بیماری کے اسباب کے متعلق جو تحقیقات کی گئی تھی اوسسے یہ معلوم ہوا کہ کم از کم بیماری کی وجہ جزواً یہہ ہے کہ شیرفروش دودھ میں غیر صاف پانی ملاتے ہیں۔ دودھ اور گھی عام اور روز مرہ کے استعمال کی دو چیزیں ہیں اور میرے یہہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ بہر حال دودھ کی صورت میں اوسکی خالص بہمرسانی کے سوال کو اوس مضمون سے نہایت گہرا تعلق ہے جو ایک خاص اہمیت کا پہلو لئے ہوئے ہے یعنی شیر خوار بچوں کی موت اگر ہم خالص دودھ کی بہمرسانی کا انتظام نہیں کر سکتے تو صاف ظاہر ہے کہ ہمیں لازمی طور پر شیر خوار بچوں کی موت کے عقدہ کو سلجھانے کی بابت کوئی امید نہیں ہو سکتی۔ آمیزش کئی طریقوں سے کی جاتی ہے مثلاً شیرینیوں چاء اور ہر قسم کی اشیاء میں مضر صحت رنگدار مادوں کا استعمال۔ زیادہ مفصل کیفیت بیان کئے بغیر میں کہہ سکتا ہوں کہ کونسل ھذا کی یہہ رائے ہے کہ اس معاملہ میں کسی مزید تحقیق و تدقیق کی ضرورت نہیں ہے۔

"دوسرا سوال یہہ ہے کہ کیا موجودہ قانون اس صورت حالات کے تدارک کیلئے کافی نہیں ہے؟ صوبہ ھذا کا موجودہ قانون جزواً مجموعہ تعزیرات ھند کی دو دفعات پر مشتمل ہے۔ وہ دفعات صرف چند ایک صورتوں پر حاوی ہیں لیکن پیشتر اس کے کہ وہ اطلاق پذیر ہو سکیں لازمی ہے کہ شے خوردنی ضرر رسان ثابت ہوئی ہو اب جیسا کہ اوس تعریف سے جو میں بیان کر چکا ہوں ظاہر ہے کہ آمیزش کو خوراک کے مضر صحت ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے گو اتفاقاً اوس سے ایسا نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے آمیزش فی الحقیقت ایک قسم کی دھوکہ بازی ہے۔ اس بل کا یہہ منشاء ہے کہ ایسے مقدمات کا انتظام کیا جائے جن پر مجموعہ تعزیرات ھند حاوی نہیں ہے مثلاً اس قسم کے مقدمات میں جیسے دودھ میں پانی ملانا مجرم لازمی طور پر مجموعہ تعزیرات ھند مستوجب سزا نہیں ہوتا۔ مجموعہ تعزیرات ھند کی دفعات کے علاوہ میونسپل ایکٹ پنجاب میں کچھہ احکام موجود ہیں۔ ان میں سے صرف ایکٹ ھذا یعنی دفعہ ۲۰۹-۱۵۲ ایکٹ ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۱۱ع ہی ایسی خوراک پر اطلاق پذیر ہے جو قابل استعمال انسانی ہو اور حقیقت یہہ ہے کہ آمیزش سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری جو بلا واسطہ سوال زیر بحث پر اطلاق پذیر ہے دفعہ ۱۵۰ ہے۔ دفعہ مذکور میں انگلستان ایکٹ کی دفعہ ۶ کو درج کیا گیا ہے مگر عملی طور پر اس پر کوئی عملدر آمد نہیں ہوتا کیونکہ نہ تو اسمیں مجرم کو اس کے قصور کی سزا دینے کا کوئی انتظام کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی اس میں تجزیہ تجویز کیا گیا ہے اور آمیزش کی تمام جدید تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجزیہ کے بغیر کسی قانون کے سود مند ہونے کی توقع نہیں ہو سکتی۔ میونسپل ایکٹ کے متعلق ایک اور امر یہہ ہے کہ یہہ صرف میونسپل رقبہ جات پر اطلاق پذیر ہے اور اس لئے میونسپل رقبہ جات کے باہر کے بڑے بڑے بازاروں یا میلوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ میلوں کے ذریعہ اس ردی مال کے خلاصی پانے کا ایک مفید موقع مل جاتا ہے جسکے خریدنے سے اصلاع لوگ انکار کر دیتے ہیں کیونکہ ایسے مجمعوں میں لوگوں کو مجبوراً وہی اشیاء خریدنی پڑتی ہیں جو اونہیں وہاں دستیاب ہو سکتی ہیں اس لئے میں بلا خوف اس سوال کا جواب اس بل کے جاری کئے جانے کے حق میں دے سکتا ہوں۔

"نفس مسودہ کے متعلق میرے خیال میں مجھے کچھہ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بیان اغراض و وجوہات متعلقہ مسودہ ھذا میں احکام کی بابت پوری تشریح کر دی گئی ہے۔ دفعہ ۱ کے متعلق میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ادویات کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ ایکٹ صراحات متحدہ میں ادویات شامل کی گئی ہیں۔ اور انگلش ایکٹ میں بھی ادویات جگہ دی گئی ہے۔ ہم نے اپنے مسودہ میں ادویات کو عمداً شامل

نہیں کیا کیونکہ اس صوبہ میں ادویات کے متعلق توضیع قانون کی کوئی ضرورت یا عام خواہش معلوم نہیں ہوئی۔ دوئم علاوہ ازیں ادویات کے متعلق مجموعہ تعزیرات ہند کے احکام خوراک کے متعلقہ دفعات سے اچھے زیادہ جامع ہیں۔ضمن (۲) کے متعلق میں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ایکٹ کو تمام پنجاب پر اطلاق پذیر ہے مگر اوس کے احکام خاص رقبہ جات میں اشتہار کے ذریعہ بتدریج عاید کئے جا سکتے ہیں۔ضمن (۳) کی رو سے ہم مسودہ ہذا کو ایک یا ایک سے زیادہ اشیاء پر توسیع دے سکتے ہیں مثلاً ایکٹ ہذا کو دیگر اشیاء پر عائد کئے بغیر دودھ مکھن گھی کو اوس کے دائرہ اثر میں لایا جا سکتا ہے اب دفعہ ۲ کو لیجئے خوراک کی تعریف انگلستان کے ایکٹ (جیسا کہ تاتاریخ اوس کی ترمیم کی گئی ہے) اخذ کی گئی ہے اور حکم مقامی کی تعریف ایکٹ صوبجات متحدہ سے لی گئی ہے۔دفعہ ۳ ایک ضروری دفعہ ہے۔اس میں آمیزش کی تشریح کی گئی ہے اور جرم کی سزائیں تجویز کی گئی ہیں - اس دفعہ کے احکام بے شک مجموعہ تعزیرات ہند کے احکام پر متزاد ہیں۔میری رائے میں سزائیں کسی قدر ناکافی ہیں لیکن وہ اس قسم کے مختلف ایکٹوں میں جو پاس ہو چکے ہیں اور اون مسودوں میں جو دیگر صوبوں میں پیش ہیں اختیار کی جا چکی ہیں۔اور اگرچہ ہم اس سزاء کو جو اس قسم کے جرائم کے لئے مجموعہ تعزیرات ہند میں تجویز کی گئی ہے ترجیح دیتے ہیں لیکن ہم نے ضروری خیال کیا کہ اس قسم کے معاملہ میں مساوات مناسب ہے۔دفعہ ۴ میں مستثنیات درج ہیں۔جو مستثنیات وہاں درج ہیں اون سے حکم انگلستان کے تازہ ترین خیال ظاہر ہوتے ہیں۔دفعہ ۵ اور ۹ وارنٹی (ذمہ واری پر بحث ہے) اور اس امر کی تشریح کی گئی ہے کہ کن حالات میں وارنٹی قابل عمل در آمد ہو سکتی ہے - ضمن یہہ دفعات اس وجہ سے موجب کوئی نزاع ہیں کہ فروشندہ اور ساخت کنندہ کے درمیان کوئی جھگڑا نہ ہو سکے احکام نہایت سادہ ہیں اور اس سے ساخت کنندہ کے فروشندہ کو چھوٹی وارنٹی دینے کا خیال نہیں ہو سکتا کیونکہ اوسے اس بات کا علم ہوگا کہ اس طرح وہ اپنے آپ کو مواخذہ کا مستوجب بنائیگا دفعہ ۷ لیبلوں کے متعلق ہے۔دفعہ ۸ معمولی قسم کی ہے۔دفعات ۹ لغایت ۱۳ میں مضمون تجزیہ پر بحث کی گئی ہے۔یہہ نہایت اہم مضمون ہے اور اس سے صوبہ ہذا میں مضمون آمیزش کے متعلقہ قوانین میں ایک بالکل جدید چیز کا اضافہ ہوا ہے۔اس موقع پر میں صرف اتنا کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے ہر ایک شے کو تین حصوں پر تقسیم کرنا تجویز کیا ہے۔اسکی وجہ یہہ ہے کہ ایک حصہ تجزیہ کنندہ کو دیا جائیگا اور ایک حصہ کو باقاعدہ کو مہر سے بند کرکے فروشندہ یا اوس کے ایجنٹ کے حوالہ کردیا جائیگا تیسرا حصہ اس مطلب کے لئے موجود رہیگا کہ اگر پہلے تجزیہ کنندہ کے فیصلہ پر اعتراض ہو تو اوسکو کسی اور تجزیہ کنندہ کے پاس بھیجا جاسکے اگر صرف دو حصے ہوتے تو کسی اور تجزیہ کنندہ سے تجزیہ کرانا ممکن نہ ہو سکتا تھا اور اس حصہ کرنے میں ہم نے انگریزی طریق عمل کی تقلید کی ہے۔دفعہ ۱۳ فیسوں کے متعلق ہے۔صوبجات متحدہ کا معاوضہ دس سے لیکر ۳۰ روپیہ تک ہے۔مگر یہہ تفصیل معاملہ ہے جو بعد میں فیصل کیا جاسکتا ہے۔پھر دفعہ ۱۴ میں سرٹیفکیٹ تجزیہ عطا کرنیکا انتظام کیا گیا ہے جو اوسی طرح شہادت میں پیش ہوسکیگا جس طرح کیمیکل اگزامینر کی رپورٹیں فوجداری مقدمات میں جائز ہیں دفعات ۱۵ اور ۱۶ میں معیار کے سوال پر بحث کی گئی ہے۔وہ اشیاء جن کے لئے فی الحال کوئی معیار مقرر کیا گیا ہے مکھن اور گھی ہیں کیونکہ وہ ایک سیدھی سادھی تعریف کی ذیل میں آجاتی ہیں مگر ممکن ہے کہ بعد میں اس معیار کو بڑھایا جاسکے ہماری موجودہ اغراض کے لئے صرف اسی بات کا انتظام کرنا کافی ہے کہ مکھن اور گھی وہی ہونگے جو وہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ممکن ہے کہ اس تعریف سے مسودہ میں کسر رہ جائے مگر آمیزش کا انسداد ہوجائیگا اس سے آمیزش کے اون بد ترین طریقوں کا جو فی الحال مروج ہیں کم و بیش کارگر طور پر انسداد ہوجائیگا۔پھر دفعہ ۱۶ میں قواعد کا انتظام کیا گیا ہے کہ دیگر اشیاء کے متعلق معیار مقرر کئے جائیں۔معیار کا سوال ایک نہایت ہی پیچیدہ اور اصطلاحی معاملہ ہے۔تعریفیں نہایت احتیاط اور کامل غور کے بعد ہی بتدریج بنائی جاسکتی ہیں۔دفعہ ۱۷ محض اختیارات عطا کرنیوالی دفعہ ہے۔

دفعہ ۱۸ میں ہم نے یہہ تجویز کیا ہے کہ مقدمات زیر ایکٹ ہذا کی عام طور پر اعلیٰ مجسٹریٹ تجویز کریں جو مجسٹریٹ درجہ دوم سے کم نہ ہو مگر مجسٹریٹ درجہ سوم پر ضروری اختیار عطا کرنے کا اختیار محفوظ رکھا گیا ہے۔یہی مسودہ کا لب لباب ہے اور مجھے یقین ہے کہ بالآخر تفصیل میں خواہ کچھ ہی تبدیلیاں کی جائیں مسودہ ہذا کے پیش کئے جانے کا کونسل ہذا خاص طور پر اور لوگ عام طور پر خیر مقدم کرینگے ہم سب اشیاء استعمال کرنیوالے ہیں اور اس لحاظ سے ہماری صرف یہی خواہش نہیں

سکو ایسی اشیاء خوردنی ملیں جو مضر نہ ہوں بلکہ جب ہم کوئی چیز خریدیں تو ہم کو اسبات کا بھی یقین ہوجائے کہ ہمیں وہی چیز ملی ہے جس کی ہم قیمت ادا کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہہ بات تسلیم کی جائیگی کہ اس بل کا پیش ہونا ایک ترقی کی علامت ہے لیکن ترقی ابھی بے نقصوں سے خالی نہیں ہوئی اور ہمیں اس قسم کے بل کے پیش کئے جانے کی ضرورت کو بھی ان نقصوں میں سے ایک کمی خیال کرنا چاہئے۔ ان چند الفاظ کے ساتھہ میں مسودہ ہذا کے پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان—

"حضور انور—میں اس بل کی پوری پوری تائید کرتا ہوں جو میرے خیال میں اس سے بہت پہلے پیش ہونا چاہئے تھا۔ یہہ ہی مناسب وقت ہے کہ اس قانون کو بلا تاخیر جاری کیا جائے۔

"اشیائے خوردنی میں سے نہایت ضروری اشیاء جن پر لاکھوں لوگوں کی صحت کا دار و مدار ہے دودھ اور گھی ہیں اور بد قسمتی سے یہی دو اشیاء ہیں جن میں سب سے زیادہ آمیزش کی جاتی ہے اور جیسی ایسی نا عاقبت اندیش اشخاص مضر صحت ہوتے ہیں جو اپنا الو سیدھا کرنے کی غرض سے ایک ایسے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں جس سے اوسی لوگوں کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے جو اونہیں قیمت ادا کرتے ہیں۔ جو دودھ مختلف مقاموں کے بازاروں میں فروخت ہوتا ہے اوس کے خلاف دور و نزدیک چیخ و پکار کی جاتی ہے اور اب گھی کے متعلق شکایت حد سے بڑھ گئی ہے۔ دن بدن جوں جوں وہ گران ہو رہا ہے ویسے توں اسمیں آمیزش زیادہ ہو رہی ہے۔ آپ کو مشاہدہ سے تھوڑی سی مقدار میں خالص گھی مل جائے تو مل جائے۔ مگر آپ کسی قصبہ کے بازار سے صاف اور خالص گھی ہرگز حاصل نہیں کرسکینگے۔ ہر ایک شخص کو معلوم ہے کہ صرف وہی شخص دودھ اور گھی جیسی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہیں جنکے پاس دودھ دینے والے مویشی ہیں۔ افسوس تو یہہ ہے کہ آجکل کی غیر معمولی گران قیمتوں کے باوجود ہم اس منفعت بخش غذا کے استعمال سے محروم ہیں جس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے۔ مجھے ذاتی علم ہے کہ سادہ سے ناریل کا تیل بڑی مقدار میں درآمد کیا جاتا ہے وہاں کسی طریق سے اس تیل کی بو کو اڑا دیا جاتا ہے پھر اسکا بہت سا حصہ گھی میں ملا دیا جاتا ہے اور اوسے خالص گھی کے طور پر گران نرخ پر فروخت کیا جاتا ہے۔ بعض آمیزش کرنے والے اسمیں آلو کا آٹا ملاتے ہیں اور بعض تو استعمال کرنے والوں کے مذہبی احساسات کا خیال کئے بغیر اوسکی مقدار بڑھانے کے لئے جانوروں کی چربی ملانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

"ملیریا اور طاعون کے موسموں میں جبکہ ہر ایک بیمار شخص کو خالص دودھ کی ضرورت ہوتی ہے دودھ فروش (گوالے) دودھ میں آدھا اور بعض دفعہ آدھے سے زیادہ پانی ملاکر خوب پیسے کماتے ہیں معمولی حالات میں بھی آپ کو کسی دوکاندار سے کسی قیمت پر خالص دودھ نہیں مل سکتا اوسمیں ضرور کچھہ نہ کچھہ پانی ہوتا ہے۔ یہہ مسودہ اگر اسپر عملدرآمد کیا گیا آمیزش کے خطرہ کو دور کرنے کیلئے بہت مفید ثابت ہوگا اور اسلئے میں اسکی دلی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

"حضور انور—میں اس مسودہ کے پیش کئے جانے کی تہہ دل سے تائید کرتا ہوں صورت حالات یہاں تک بگڑ گئی ہے کہ روز مرہ کی زندگی کے تجربہ سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بازار سے کسی خالص چیز کا دستیاب ہونا تقریباً مشکل ہے ہماری رائے میں ایسا قانون بہت اچھا ہوگا اور اوس سے عامۃ الناس کو بہت فائدہ پہنچیگا میرے خیال میں مسودہ ہذا کے اصولوں کی صداقت ثابت کرنیکے لئے کسی دلیل و بحث کی ضرورت نہیں ہے"۔

لہذا میں اسکی تائید کرتا ہوں۔

آنریبل خواجہ یوسف شاہ—

"میں بل کے پیش کئے جانے کی دل سے تائید کرتا ہوں۔ صوبجات متحدہ میں اس کا عملدرآمد

تسلی بخش ثابت ہوا ہے اور یہہ ایک دیرینہ خواہش ہے کہ اسے پنجاب میں رائج کیا جائے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس—

" حضور عالی—جس مسودہ کا یہہ منشاء ہے کہ اشیاء خوردنی کے خالص اور عمدہ حالت میں فروخت کرنیکا انتظام اور انمیں آمیزش کرنے کا انسداد کیا جائے یقیناً پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔یہہ مسودہ کبھی کا پیش ہو جانا چاہئے تھا اور میں اسکے پیش کئے جانے کا خیر مقدم کرتا ہوں۔وہ اصول جن پر یہہ مسودہ مبنی ہے کسی قسم کے بحث و مباحثہ کے محتاج نہیں ہیں اور اسکے احکام سے لوگوں کو یقیناً ایک بڑا بھاری فائدہ پہنچیگا اسلئے میں آنریبل مسٹر امسٹن کی تحریک کی بڑی خوشی سے تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل—

" یور آنر—معلوم ہوتا ہے کہ اشیاء خوردنی کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوجانے سے آمیزش خاص گھی اور دودھ کی آمیزش بہت بڑھ گئی ہے۔اشیاء خوردنی میں اس قسم کی آمیزش کا انسداد کرنا نہایت ضروری ہے جو کم مفید ہو جانے کے علاوہ بسا اوقات مضر صحت ہوتی ہیں۔ضروری نہیں کہ آمیزش کی ابتداء بازاری تاجر ہی سے ہو بلکہ بسا اوقات بعض چوپاؤں میں ابتداء ہی سے آمیزش شروع ہوجاتی ہے۔گھی اور دودھ میں گوجر آمیزش شروع کرتے ہیں اور پھر اوسکے بعد تمام اشخاص جنکا اوس سے واسطہ پڑتا ہے اوسمیں کچھہ نہ کچھہ ملا دیتے ہیں۔اس قسم کی اشیاء خوردنی میں آمیزش کا انسداد کرنا از بس ضروری ہے۔اور اسلئے میں تائید کرتا ہوں کہ یہ مسودہ پاس کیا جائے۔

آنریبل پنڈت ہر نرائن—

" یور آنر—اوس مسودہ کو جسے میرے آنریبل دوست مسٹر امسٹن نے پیش کیا ہے چاروں طرف سے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔یہہ گرانی نرخ کا مسئلہ نہیں ہے۔لوگ کسی چیز کو گراں نرخ پر تو خریدنا گوارا کرسکتے ہیں لیکن وہ زیادہ سے زیادہ قیمت پر کسی ایسی چیز کو خریدنا پسند نہیں کرسکتے جو مضر صحت اور ضرر رساں ہو اور اگر حیرت انگیز حالات کا انکشاف نہ ہوتا تو مجوزہ قانون کی بھی کوئی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔بنگال کونسل نے اسی قسم کا مسودہ اپنی کونسل میں پیش کیا کیونکہ وہاں بھی حیرت انگیز انکشافات ظہور پذیر ہوئے۔اسی طرح اس صوبہ میں ہر ایک شخص دیکھتا ہے کہ گھی خالص نہیں اور لکھے آئے اور ناقص دودھ سے مرض کیسے پر اسرار اور نامعلوم طریق میں پیدا ہو رہی ہے اور اسے عام طور پر طبی شخص بھی نہیں روک سکتا۔وہ صرف مرض کا علاج کرتا ہے مگر اوسکے اصلی اسباب معلوم نہیں کرسکتا اس قسم کا قانون نہایت ہی ضروری ہے اور سچ تو یہہ ہے کہ اسکے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے موجودہ صورت حالات میں ہر ایک شخص گائے یا بھینس رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ہر ایک شخص کی طاقت میں نہیں کہ وہ غلہ پیسنے کے لئے پیسنہاری رکھے۔

ہر ایک شخص بازار کی چیزوں پر قابو نہیں پاسکتا جسکی وجہ یہہ ہے کہ اون کا کچھہ حصہ گاؤں کے ذریعہ عمل میں آتا ہے اور ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں اونکی درآمد برآمد ہوتی رہتی ہے۔تاوقتیکہ کوئی قانون نہ ہو ہم کسی شخص کی نہ تو نگرانی کرسکتے ہیں اور نہ اوسے روک سکتے ہیں۔

" کچھہ سال ہوئے میرے ایک دوست نے مزاقاً مجھہ سے کہا کہ اگر یہی لیل و نہار رہے تو وہ دن دور نہیں جب ہم کالاہور آئل اور دیگر ادویہ کی طرح گھی بھی پلومر کی دوکان سے بوتلوں میں خریدا کرینگے۔اگر صورت واقعات کی رفتار یہی رہی تو یہ کیفیت ضرور اپنا رنگ دکھائیگی مگر مجھے امید ہے کہ یہہ قانون وہ دن نہیں آنے دیگا۔اس وجہ سے اس قانون کی اشد ضرورت ہے۔لہذا میں اس بل کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام۔۔

" حضور والا۔۔۔اس مسودہ کے پیش کرنے کے لئے ہم سب یور آنر کی کرامات کے مشکور ہیں جس... ...شبہ مقبولیت حاصل ہوگی میں مسودہ ہذا کے احکام کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کرتا کیونکہ ان میں سے ...ض محتاج تنقید ہیں۔میں عام طور پر اس بل کے پیش کئے جانے کی تائید کرتا ہوں بل کے پیش کئے ...الیکی تحریک پیش ہوکر منظور ہوئی۔

آنریبل مسٹر لمسڈن۔۔

" یور آنر۔۔ میں بل کو پیش کرکے اس امر کی تحریک کرتا ہوں کہ وہ استصواب رائے کی غرض سے ...تداول کیا جائے اور ایک علحدہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔جس میں آنریبل سید مہدی شاہ۔آنریبل پنڈت ...جواہر لعل بھارگو۔آنریبل خواجہ یوسف شاہ۔آنریبل رنکت شو لرائی۔آنریبل کرنل ھینکاک۔آنریبل سر کریسی اور ...مرک شامل ہوں۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام۔۔

" یور آنر۔۔میں یہہ تحریک کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ آنریبل رائے بہادر رام ...س داس صاحب ...و مذاھب کمیٹی میں شامل کر لیا جاوے "۔

یہہ تحریک کہ مسودہ مذاھب کمیٹی کے سپرد کیا جاوے جس میں آنریبل سید مہدی شاہ۔آنریبل ...لات جواھر لال بھارگو۔آنریبل خواجہ یوسف شاہ۔آنریبل رنکت شو لرائی۔آنریبل کرنل ھینکاک۔آنریبل رائے بہادر ...ام سرنداس۔آنریبل مسٹر کریسی اور مرک شامل ہوں پیش کی جاکر منظور کر لی گئی۔

پنجاب کا مواضعات اور چھوٹے قصبہ جات میں گشت کا مسودہ قانون۔

آنریبل مسٹر کوپک۔۔

" یور آنر۔ جب میں نے کونسل کے ھذا گذشتہ اجلاس میں مسودہ گشت مواضعات پیش کیا تو میں نے ...یہہ امر واضح کر دیا تھا یا کم از کم واضح کر دینے کی کوشش کی تھی کہ گورنمنٹ اس اصلاح کے کل تجاویز ...ا بخوشی غور مقدم کریگی۔اور ان مخالف رائیں کو مد نظر رکھکر جو بعض آنریبل ممبران نے ظاہر فرمائیں ...نے بخوشی اس تحریک کو منظور کر لیا تھا کہ ان کے مخالفوں میں سے دو حضرات کو مذاھب کمیٹی ...میں شامل کر لیا جائے۔حضور والا اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ھماری کمیٹی نہایت زبردست بن گئی جس کے ...متعلق میرے خیال میں ہر ایک کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ان جماعتوں کے کافی نمائندے موجود ہیں جو ...مسودہ کا اثر اور ارنکی عمیق اور مفصل غور کے بعد جیسا کہ مجھے امید تھی اس مسودہ میں بعض اہم تبدیلیاں ...کر دی گئی ہیں۔میرا خیال ہے کہ میں یہہ کہنے میں درستی پر ہوں کہ مذاھب کمیٹی ترمیم شدہ مسودہ ...کی معقولیت کے متعلق متفق الرائے تھی۔اور مجھے امید ہے کہ ان تبدیلیوں سے جو ہمنے اس مسودہ کی ہیئی ...وہ مخالفت کم ہو جائیگی جو بعض آنریبل ممبران نے اس کے پیش کرنے کے موقع پر کی تھی۔میرا خیال ...یہہ ہے کہ میں اس بات کا دعوے کر سکتا ہوں کہ بحیثیت ممبر مقدم میں نے ان مخالف تجاویز کے متعلق جو ...مذاھب کمیٹی کے ممبران نے پیش کیں کوئی تنگ دلی کا اظہار نہیں کیا۔اور ان میں سے بعض ممبران ...کی طرف سے میرے اوس طرز عمل کا اعتراف کئے جانیکہ باعث مجھے یہہ امید کرنے کا حوصلہ ہو گیا ہے ...کہ اب مسودہ کو اوسکی موجودہ شکل میں کونسل ھذا میں عام طور پر شرف قبولیت بخشا جائیگا۔

" اس موقعہ پر میرے لئے ضروری نہیں ہے کہ مسودہ پر مفصل بحث کرکے کونسل کی سمع خراشی کروں ...کیونکہ گذشتہ اجلاس میں میں ایسا کر چکا ہوں میں ان تبدیلیوں کو صرف بصرف بیان کر نہیں سنانا چاہتا ہوں ...جو مذاھب کمیٹی نے کی ہیں۔کیونکہ دس روز ہوئے اوسکی رپورٹ گزٹ اور اخبارات میں شایع ہو چکی ہے ...اور یقیناً آنریبل ممبران ... کا غور سے مطالعہ کر لیا ہوگا۔میں مختصر طور پر صرف چند بڑی بڑی

تبدیلیوں کا ذکر کرونگا۔ جملہ تمہید اور اس کے طویل نام میں یہہ ظاہر کر دیا ہے کہ مسودہ ایک ایسا قانون ہے جو اشد ضرورت کی صورت میں استعمال ہوگا اور اس اصول کو واضح کرنے کے لئے فقرہ ۲ (۱) میں جلد ایسے الفاظ درج کر دئے گئے ہیں جنکی رو سے ڈپٹی کمشنر کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے کہ کسی موضع کو پہرہ وغیرہ کا کام سر انجام دینے کے لئے حکم دینے سے پہلے واضح طور اس امر کی تحقیق کر لے کہ اس عام کے لئے خاص انتظام لازمی ہیں ۔ میرے خیال میں اس قسم کے الفاظ ایکٹ تحفظ ملک میں بھی استعمال کئے گئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اشد ضرورت کے موقعہ کے ظاہر کرانیکے لئے یہہ عام قانونی اصطلاح ہے۔

" میں فقرہ ۳ (۱) میں ایک اور آزادی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں الفاظ ' یا ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایسا حکم ملنے پر ' لئے ہیں ان کا یہہ اثر ہے کہ جہاں کہیں آبادی پہرہ کا اختیاری طریق رائج ہو وہاں ابھی ڈپٹی کمشنر اوس وقت تک مسودہ کو نافذ نہیں کر سکتا جبتک کہ اوسے قبل از ان موضع یا مواضعات متعلقہ کو اختیاری طریق جاری کرنیکا موقعہ نہ دیا ہو

" لیکن سب سے اہم تبدیلی جو منتخب کمیٹی نے کی ہے وہ نمبردار کی جگہہ موضع کی پنچایت کا تعین کرنا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ تمام آنریبل ممبران اتفاق کرینگے کہ اس سے وہ سب سے بڑا اعتراض رفع ہو جائیگا جو گذشتہ اجلاس میں مسودہ کے برخلاف کیا گیا تھا۔ یعنی یہہ کہ مسودہ میں نمبرداروں کو حد سے زیادہ اختیارات مل جائینگے۔ اس تبدیلی کا یہہ اثر ہوگا کہ بالفاظ رپورٹ منتخب کمیٹی اس قانون کے نافذ کرنے کا مکمل کام اون کے اپنے ہاتھوں میں دیدیا جائیگا۔ عام نگرانی کا کام ضرور ڈسٹرکٹ افسر کے ہاتھ میں رہنا چاہئے۔ جو امن کے قائم رکھنے کا اصلی ذمہ وار ہے لیکن جہانتک ممکن ہو سکا ہے یہہ کام پنچایت کے ہاتھوں میں رکھا گیا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہہ امید کی جا سکتی ہے کہ اس جماعت کے قائم کرنے سے ہم لوگوں کی مجموعی ذمہ واری اور فرائض کے احساس کو تازہ کر رہے ہیں جس پر دو سال آنریبل لالہ کاشی رام نے ٹھیکری پہرہ کے سوال کے متعلق اپنی تقریر میں اس قدر زور دیا تھا۔ اور ممکن ہے کہ اگر پنچایتیں اپنی فرائض پوری طرح ادا کریں تو اون کو ایکٹ ھذا کے فرائض سے بھی زیادہ اہم فرائض پر مامور کیا جائیگا مسودہ ھذا کی رو سے اون کے فرائض حسب ذیل ہونگے : گشت کا کام انجام دینے کا طریق تجویز کرنا۔ انتخاب کا طریق اور روند کرنے والوں کی تعداد وغیرہ مقرر کرنے پر گشت کا کام کرنے والے اشخاص کو آکہ کرنا مخفی منظور کرنا اور مستثنیات کی منظوری دینا اور فرائض سے کوتاہی کرنے والوں کو سزائیں دینا۔ آخری مسئلہ کے بارہ میں ہمنے افراد کو جرمانہ کرنے کا اختیار ڈپٹی کمشنر سے منتقل کر کے پنچایت کو دیدیا ہے اور ضابطہ کار روائی کو حتی الامکان سادہ بنا دیا ہے۔ منتخب کمیٹی کے خیال میں با قاعدہ سرسری حکم اور پہر اوس کی اپیل اور اجرائے وغیرہ کی ضرورت نہیں پنچایت کوئی جوڈیشل جماعت نہیں ہوگی جس کے پاس لازمی طور پر مسل اور رجسٹر ہوں۔ جو کچھہ ہم نے ارادہ کیا ہے وہ یہہ ہے کہ پنچایت کسی فرض سے کوتاہی کرنیوالے کو بلوا لیگی۔ اور اگر اوس کے عذرات تسلی بخش نہوں تو اوس کو کہیگی کہ تمہر ایک یا دو روپیہ یا کم و بیش جرمانہ کیا جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ پنچایت کے فیصلہ سے عوام کی وہ اصلی رائے ظاہر ہو جائیگی جو اس کی شخص مذکور کے کام سے کوتاہی کرنے کے بارہ میں ہوگی۔ اور تقریباً تمام صورتوں میں غفلت کرنے والا شخص اس کو منظور کریگا۔ اور اگر اوسکی تسلی نہ ہو تو وہ اوسکے ادا کرنے سے انکار کر سکتا ہے جس کے بعد پنچایت ڈپٹی کمشنر سے درخواست کریگی کہ وہ بحیثیت کلکٹر جرمانہ وصول کر لے ڈپٹی کمشنر عام طور جرمانہ وصول کر دیگا بجز اس کے کہ وہ جرمانہ کو ناجائز یا بہت زیادہ خیال کرے۔

" پھر اون جدید الفاظ سے جو فقرہ ۱۱ میں درج کئے گئے ہیں ہم نے ڈپٹی کمشنر کے گشت کے کام میں کوتاہی کرنے والے کسی موضع یا حصہ موضع کو جرمانہ کرنے کے اختیارات کے بارہ میں بہت سی احتیاطیں رکھہ دی ہیں۔ اب اوس کے لئے لازم ہوگا کہ وہ ایک تحریری حکم جاری کرے اور وہ بھی صرف اوس وقت جبکہ اوس نے موضع کو باضابطہ نوٹس دیدیا ہو اور تمام اعتراضات پر غور کر لیا ہو۔ اوس کے حکم کا زیر دفعہ ۱۲ اپیل ہو سکیگا اور ڈپٹی کمشنر کا جرمانہ کرنے کا اختیار ماتحت عہدہ دار کو تفویض نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح عاید کردہ جرمانہ کی رقوم اب ڈسٹرکٹ بورڈ کے حساب میں جمع کی جائینگی نہ کہ گورنمنٹ کے خزانہ میں جیسا کہ ہم نے اصلی مسودہ میں تجویز کیا تھا۔ اور اوس کو گشت کے کام میں اعلیٰ خدمات کرنے والوں کو انعام دینے والوں پر صرف کیا جا سکتا ہے میں ساتھہ ہی ایک چھوٹی سی ترمیم کی تحریک

...کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں ۔ یعنی کہ فقرہ ۱۱ کے آخری لعنی فقرہ میں الفاظ 'لازم ہے' کی بجائے ...اظ 'جائز ہے' ثبت کئے جائیں۔

" جنابعالی ـــ یہہ بڑی بڑی تبدیلیاں منتخب کمیٹی نے کی ہیں ۔ میں ضروری خیال نہیں کرتا کہ کم ...یت والی یا بڑائے نام تبدیلیوں کو بھی بیان کروں ۔ پہلے صدا دو امور کا جو کسی قدر اہم ہیں ذکر کرنے ... اعتراز کیا ہے۔یعنی پنچایت کے انتخاب کا طریق اور مستثنیات کا سوال ۔ ان دونوں امور کے متعلق ترمیمات ...پیش ہونے والی ہیں اور ہر گفتگو کرنے وقت مجھے مسودہ کی شرائط واضح کرنے اور درست اور حق بجانب ...ت کرنے کا موقع مل جائیگا۔

" ان ارادے کے ساتھہ میں مسودہ ہذا پر منتخب کمیٹی کی رپورٹ ادا پیش کرتا ہوں۔

" اب میں با ادب تحریک کرتا ہوں کہ منتخب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کی جائے "۔

آنریبل رائے بہادر رامسرنداس ـــ

" یورہ آنر ـــ اب مسودہ کے خلاف بہت سے بڑے بڑے اعتراضات رفع ہوگئے ہیں ۔ صرف ایک امر جس کو ...ب بھی قابل اعتراض کہا جا سکتا ہے تعزیری فقرہ جات کی موجودگی ہے ۔ حضور عالی باہمی ملکر کام کرنا ...و رجہ دو مختلف اور متضاد چیزیں ہیں اس لئے یہہ تعزیری فقرے اون اصولوں کے بالکل مخالف ہیں جن پر ...کری بہرہ کا طریق قائم ہے مگر چونکہ یہہ مسودہ صرف انہی ضرورتوں کے وقت استعمال ہوگا اور ایک عام قانون ...ہیں سمجھا جائیگا اس لئے میں اس کی تائید کرتا ہوں ۔ لیکن یورہ آنر میں امید کرتا ہوں کہ تعزیری فقرہ ...ات کو اضلاع کے اعلے افسر نہایت احتیاط سے استعمال کرینگے ۔ ان الفاظ کے ساتھہ میں تحریک کی ...ائید کرتا ہوں

آنریبل دیوان بہادر دولت رائے ـــ

" یوار آنر ـــ جب یہہ مسودہ پہلے پہل اس کونسل میں پیش کیا گیا تھا تو تین وجوہات پر اعتراض ...کیا گیا ۔ پہلا یہہ تھا کہ جب کہ اختیاری طریق سے بہت اچھا کام چل رہا ہے تو قانون بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ...دوسرے یہہ تھا کہ جس شکل میں مسودہ پہلے پیش کیا گیا تھا اوس کی رو سے لمبرداروں کو وسیع اختیار مل ...جانے تھے جن کا ناجائز استعمال کا احتمال تھا ۔ اور تیسرے یہہ کہ قانون بنانے کی کوئی فاضلہ فوری ضرورت ...پیش نہیں آئی ۔ اب مجھے خوشی ہے کہ میں اس تحریک کی تائید کرنے کے باعث وجہ قائل ہو گیا ہوں کہ ...اوس مسودہ میں جو کہ اب منتخب کمیٹی کے ہاتھوں سے نکل کر آیا ہے تینوں اعتراضات رفع ہوگئے ہیں ۔ میں ...تو یور آنر کے یہہ الہامی الفاظ کہ اس کو مسودہ منتخب کمیٹی کے پاس جانے دیجئے جب یہہ وہاں سے واپس ...آئیگا تو یہہ تمام آنریبل ممبروں کے حسب منشاء ہوگا ۔ میں اس لئے مسودہ کی تائید کرتا ہوں۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ ـــ

" یورہ آنر ـــ جیسا کہ کونسل ہذا کو اچھی طرح معلوم ہے میں نے گذشتہ اجلاس میں اس مسودہ کے ...پیش کئے جانے کی مخالفت کی تھی ۔ پر جنابعالی منتخب کمیٹی میں میرے لئے دو ہی راستے تھے۔

آنریبل مسٹر فضل حسین ـــ

" یورہ آنر ـــ میں ایک امر ضابطہ کے متعلق کھڑا ہوتا ہوں ۔ کونسل کے روبرو یہہ تحریک پیش ہے ...کہ منتخب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کی جائے جب تک وہ تحریک پاس نہ ہو جائے مسودہ پر بحث ...نہیں ہونی چاہئے "۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ ـــ

" جنابعالی میرا خیال ہے کہ میں ضابطہ کے خلاف عمل نہیں کر رہا ۔ میں بحیثیت ممبر منتخب کمیٹی ...اس کو واضح کرنے لگا ہوں "۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر

"اس بارہ میں آنریبل ممبر قاعدہ کے مطابق چل رہے ہیں"۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ۔

"میں دو ہی طریقوں پر عمل کر سکتا تھا ۔ یعنی یہہ کہ مخالفت پر زور دیتا جاؤں اور کوئی تجویز پیش نہ کروں اور اس طرح گورنمنٹ کو مسودہ کے اصلی شکل میں پاس کرنے سے روکوں ۔ دوسرا طریق یہہ تھا کہ تجویزیں پیش کر کے مسودہ کی ایسے طریق میں اصلاح کرنے کی کوشش کروں کہ وہ مقبول عام بن جائے ۔ ظاہرا وجوہات کے باعث میں نے موخرالذکر طریق اختیار کیا اور میں ضرور کہلم کھلا کہونگا کہ آنریبل ممبر باہتمام نے قریباً ہر ایک پیش کردہ تجویز کو منظور فرما لیا بجز کسی ایسی تجویز کے جو مسودہ قانون کے توڑ کر دینے کے متعلق ہو چنانچہ مسودہ کی شرائط جو ابھی آنریبل مسٹر کریک نے واضح طور پر بیان فرمائی ہیں اس طریق میں وضع کی گئی ہیں کہ وہ تمام و تمام قابل تسلیم ہیں بدیں حالات میں ان وجوہات کو دہرانا نہیں چاہتا لیکن جناب عالی میں عرض کرونگا کہ موجودہ مسودہ کا اصلی مدعا واضح ہو گیا ہے کہ یہہ مسودہ اشد ضرورت کے لئے ہے ۔ مسودہ کی اس خیال سے مخالفت کی جاتی تھی کہ شاید یہہ مد دلی اوقات میں بھی نافذ کیا جائیگا اور کہ اغلباً اس کو اس امر پر غور کرائے بغیر نافذ کر دیا جایا کریگا کہ آیا کوئی اشد ضرورت ہے بھی یا کہ نہیں ۔ مجھے ذرا شک نہیں کہ میرا یہہ ہرگز منشا نہ تھا کہ خاص ضرورت کی صورت میں بھی گورنمنٹ کی مجوزہ طریق میں تائید نہ کی جائے اس لئے میرا خیال ہے کہ مجھے اپنا طرز عمل تبدیل کرنے میں کوئی عار نہیں کیونکہ اعتراضات کو رفع کر دیا گیا ہے ۔ اس کے بعد جناب عالی ایک یا دو امور ایسے بیان ہیں جنکا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں ۔ مسودہ کے اشد ضرورت کے وقت کہلے ہونے کے علاوہ اس کا سب سے بڑا خاصہ یہہ ہے کہ پنچایت انتخاب کے طریق کے مطابق مقرر کیجایا کریگی ذیلدار موضع کے لوگوں کا عندیہ معلوم کریگا اور ڈپٹی کمشنر امیدواروں کے علاوہ ان اشخاص میں سے جنکی ذیلدار نے رپورٹ کی ہو اون نے امیدوار مقرر کریگا اور اس طرح ہر ایک جماعت و فرقہ کی طرف سے پنچایتوں میں نمائندہ موجود ہوگا ۔ اس اعتبار میں تو یہہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ کسی جماعت کے ساتھ ناجائز سلوک کیا جائیگا ۔ اس کے علاوہ دوسرا خاصہ یہہ ہے کہ اس بات کا بالکل ارادہ نہیں کہ کوئی جرمانہ جو پنچایت نے کسی شخص پر عاید کیا ہو یا ڈپٹی کمشنر نے کسی موضع پر گورنمنٹ کے حساب میں جمع کیا جائے گورنمنٹ نے اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہہ روپیہ انہی لوگوں کے فائدہ پر صرف کیا جا سکتا ہے جن سے یہہ وصول کیا جاتا ہے ۔ پھر جناب ایک اور سب سے تسلی بخش خاصہ یہہ ہے کہ پولیس کو اس سے بالکل خارج کر دیا گیا ہے ۔ بعض ممبروں کے دلوں میں یہہ غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی کہ اگر یہہ قانون پاس ہو گیا تو پولیس کو ایک جبر و تشدد کا زبردست ہتھیار مل جائیگا ۔ اور یہہ خیال بہت صحیح معلوم ہوتا تھا کہ پولیس کو مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر کے روبرو چالان کرنیکا اختیار مل جائیگا اور اس سے ظاہر یہہ نتیجہ ہوتا کہ آہستہ آہستہ ہر ایک آدمی سزایافتہ ہو جاتا وہ خیال اب رفع ہو گیا ہے اور اب یہہ اختیارات موضع کی پنچایت کو دیدئے گئے ہیں جنسے یقیناً توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان اختیارات کو سمجھکر استعمال کرینگی۔

"اس کے بعد جناب عالی بہت کچھہ اس طریق پر منحصر ہے یا ہوگا جس میں ڈپٹی کمشنران کسی موضع یا مجموعہ مواضعات میں مسودہ کو نافذ کرنے کے متعلق اپنے اختیارات کو استعمال کرینگے اس بارہ میں دو شرطیں عاید کی گئی ہیں ۔ اول میں سے ایک یہہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو پہلے اس نتیجہ پر پہنچنا پڑیگا کہ کوئی اشد ضرورت پیدا ہو گئی ہے ۔ دوسرے یہہ کہ مواضعات کے باشندے نوٹس حاصل کرنیکے بعد اختیاری طریق کے مطابق اپنا انتظام کرنے سے قاصر رہے ہیں ۔ میری عرض ہے کہ یہہ مسودہ کی ایک بڑی معقول شرط ہے جس کی بابت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کی باہمی امداد اور خود بخود امداد دینے کے جوش کو قایم رکھیگی۔

ہر ایک موضع کو آزادی ہوگی کہ وہ اپنا انتظام خود کرے اور اس طرح اپنے موضع کو مسودہ کے احکام سے بالکل مستثنیٰ رکھے ۔ اس سے بھی بڑھ کر ڈپٹی کمشنر کے حکم کے خلاف اپیل دائر کرنیکا اختیار دیدیا گیا ہے

اس لئے اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ ڈپٹی کمشنر اس مسودہ کو کسی خاص موضع پر عاید کرنے سے پیشتر اس امر پر غور کرینگے کہ آیا اوسکے عاید کرنے کی واقعی ضرورت ہے اونکو خیال ہوگا کہ اونکے حکم کے خلاف اپیل دائر ہو سکتا ہے اس لئے اون کو یہہ ظاہر کرانیکے لئے ثبوت درکار ہوگا کہ اون کا حکم جائز ہے - اس میں ایک مزید احتیاط مضمر ہے اسلئے ان تمام وجوہات کے باعث میں اپنی مخالفت سے دست کش ہو گیا ہوں اور آنریبل ممبر مہتمم سے یہہ تمام مراعات حاصل کر لی ہیں - مجھے پورا اعتماد ہے کہ صوبہ کے حضور کی عمدہ نگرانی اور نگہداشت میں ہوتے ہوئے مسودہ ہذا کے احکام کے صرف اوسی جگہہ عاید کئے جاوینگے جہاں وہ ضروری ہوں البتہ اور ایسی صورت میں کوئی شخص بھی گورنمنٹ کو امداد دینے سے انکار نہیں کریگا بلکہ ہر ایک قسم کی قربانی کے لئے آمادہ ہوگا - آخر میں اس کے بیان کی یہہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اگرچہ آنریبل مسٹر دولت رائے کا تجربہ میرے خیال کے خلاف ہے تا ہم میری ناقص رائے میں ڈاکوؤں پر یا کم از کم مسلح ڈاکوں پر اس قانون کا کوئی اثر نہ ہوگا - اور اگر اون پر اس کا اثر ہو گیا تو مجھ سے زیادہ اور کسی کو خوشی حاصل نہیں ہوگی -

" جو تجویز میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہہ ہے کہ مناسب حالات میں ڈپٹی کمشنروں کو چاہئے کہ وہ موضع میں گشت کا کام کرنیوالے لوگوں کو ہتھیاروں کے لئے بلا فیس لائسنس عطا کرنیکے متعلق اپنے اختیارات استعمال کریں تا کہ وہ اپنے آپ کو مسلح ڈاکوں سے محفوظ رکھیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی کے قابل ہو جائیں - دوسری بات جو میں حضور انور کے غور کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں یہہ ہے کہ جب حالت حسب معمولی حالت میں آ جائیں یعنی جب لڑائی ختم ہو جائے اور اس امر کا خیال نہ ہو کہ اس ضرورت پیدا ہونیکا احتمال ہو سکتا ہے اوس وقت اس مسودہ کو بالکل منسوخ کر دیا جائے ان آراء کے ساتھ جنابعالی میں مسودہ کی ترمیم شدہ حالت میں تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ—

" یور آنر — میں اس مسودہ کی تائید کرنیکے لئے کھڑا ہوا ہوں میں ایسا دو یا تین وجوہات کے باعث کر رہا ہوں جن کی بابت مجھے یقین ہے کہ وہ بہت اچھی وجوہات ہیں یہہ مسودہ میری رائے میں بہت اچھا ہے -

" یہہ ضلع امرتسر میں اس وقت تک بہت مفید ثابت ہوا ہے - اس کے علاوہ گورنمنٹ نے خود ہی واضح طور پر اس امر کا یقین دلایا ہے کہ یہہ صرف اشد ضرورت کیصورت میں استعمال کیا جائیگا - جیسا کہ حضور والا نے مسودہ کے گذشتہ موقع پر اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ گذشتہ ایام میں ناگہانی ضرورتیں پیش آتی رہی ہیں - اور اس بات کا کوئی یقین نہیں ہو سکتا ہے کہ آئندہ اس قسم کی ناگہانی ضرورتیں پیش نہیں آئینگی ممکن ہے کہ الف لیلا کا جن ہمیشہ بوتل میں بند رہنا پسند نہ کرے - ان عملی وجوہات کی بنا پر میں گورنمنٹ کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے مسودہ کی جیسا کہ اوس کو منتخب کمیٹی اور کونسل نے ترمیم کر دیا ہے تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال—

" یور آنر — جب یہہ مسودہ کونسل ہذا میں پیش کیا گیا اوس وقت میں موجود نہ تھا - لیکن میں اپنی ناقص رائے ظاہر کرنے سے رک نہیں سکتا کہ میری یہہ خواہش ہے کہ اس مسودہ کی اغراض و مقاصد پر موضع کی پنچائتیں بغیر ڈپٹی کمشنر کی سرکاری دخل اندازی کے عملدرآمد کریں - اور میں چاہتا ہوں کہ پنچائتوں کی کارروائی کی نگرانی اور رہنمائی کا کام ڈپٹی کمشنر کی بجائے ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈوں کے ہاتھ میں دیا جائے میں مسودہ کی موجودہ صورت میں تائید نہیں کر سکتا "۔

یہہ تحریک کہ منتخب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کی جائے پیش ہو کر منظور ہوئی -

آنریبل مسٹر فضل حسین—

" مسودہ اب منتخب کمیٹی میں سے ہو کر کونسل کے پاس واپس آ گیا ہے - اور جیسا کہ آنریبل ممبر مہتمم نے پہلے طور پر فرمایا ہے اس میں بہت سی تبدیلیاں ہو گئی ہیں اور جیسا کہ بیا

طور پر محسوس کیا گیا ہے کہ اس نے پہلے سے مفید شکل اختیار کر لی ہے - در حقیقت مسودہ میں اس قدر تبدیلی کی گئی ہے کہ اس کے کونسل میں بغیر مخالفت کے پاس ہو جانے کی ہر طرح امید ہے- عام طور پر میں مسودہ پر رائے زنی کرنیکی ضرورت محسوس نہ کرتا لیکن اوس بحث کے باعث جو مسودہ پر گذشتہ کونسل میں موسمی تقریر کو چکنے کے بعد کی گئی میں ضروری خیال کرتا ہوں کہ ۳ یا ۴ امور کے متعلق جو بہت نمایاں طور پر کونسل کے سامنے پیش کئے گئے اپنی آرائے کا اظہار کروں- سب سے پہلی اور اہم ترین بات یہ ہے کہ بعض ممبروں نے حیرانی ظاہر کی ہے چار سال ہوئے اس کونسل میں متفقہ طور پر اس مضمون کا ایک ریزولیوشن کیوں پاس ہوا تھا کہ ہمکو ٹھیکری پہرہ یا مرضع کی گشت کا کام دیہات کے لوگوں سے کرانا چاہئے- اور اب چند سالوں کے بعد جبکہ گورنمنٹ اوسی انتظام کو جاری کرنیکی کوشش کرتی ہے تو کیوں اس کی اسقدر مخالفت کی جاتی ہے اس حیرانی کا اظہار لازمی ہے- پھر دوسرا سوال جو پوچھا گیا یہ تھا کہ اس کا کیا باعث ہے کہ جب مسودہ آرائے کے لئے مشتہر کیا گیا تو سب نے یک زبان ہو کر اس کی تائید کی لیکن کونسل میں اوپ ممبران نے (جن میں میں شامل ہوں) جنہوں نے مسودہ کے اصول کی تائید کی تھی اب اوسی اصول کی اسقدر مخالفت کی ہے جس کو انہوں نے اسقدر پسند کیا تھا- یہہ ضروری ہے کہ ان سوالوں کو کھلے طور پر بیان کیا جائے تاکہ اون کا کھلے طور پر جواب دیا جا سکے- مجھے معلوم ہوتا ہے کہ نہایت ہی ضروری امر ہے کہ ایسے سوالات کو صاف صاف بیان کیا جائے اور اون کا صاف صاف جواب دیا جائے- مجھے یقین ہے کہ وہ آنریبل ممبر صاحبان نے اوس وقت ریزولیوشن مذکور کی تحریک کی تھی اگر کونسل کے گذشتہ اجلاس میں موجود ہوتے تو وہ بھی اس مسودہ کی جس شکل میں کہ وہ پیش کیا گیا تھا مخالفت کرتے اس کا کیا باعث ہے- جہانتک میرا خیال ہے اس کا یہہ باعث ہے کہ کسی نہ کسی طرح ہم میں سے بعض اصحاب محسوس کرتے ہیں کہ ڈاکے اور رہزنی کے معاملات میں اس صوبہ کے باشندے بہت بد قسمت حالت میں ہیں- وہ بالکل بے ہتھیار ہیں اور اون کو ان لوگوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جو نا جائز طور پر اسلحہ حاصل کرلیتے ہیں اور اسطرح فائدہ میں رہتے ہیں- اوس ریزولیوشن کی ایک اہم شرط یہہ تھی کہ اس حفاظتی جماعت یعنی موضع کی حفاظتی جماعت- (جس کے ریزولیوشن میں قائم کرنے کی تجویز تھی) مسلح ہو جو کہ وہ ایسے لوگوں کا مقابلہ کر سکیں جو نا جائز طور پر ہتھیار رکھتے ہیں اور جو موضع میں بد امنی پھیلانیکے لئے آ جاتے ہیں- در حقیقت آنریبل ممبر باهتمام نے ریزولیوشن کے اوس حصہ کو ملحوظ رکھا ہے اور فرمایا ہے کہ یہہ سچ ہے کہ اوس آنریبل ممبر کا جنہوں نے ریزولیوشن پیش کیا تھا یہہ منشاء تھا کہ ان لوگوں کو جو موضع میں گشت کا کام دینگے ڈاکوؤں کا مقابلہ خالی ہاتھوں یا ڈانگوں سے نہیں کرنا ہوگا بلکہ ایسی چیزوں سے جو اوس سے بہت زیادہ مفید ہیں- اور ڈاکوؤں کا جو کہ محض پستول دکھا کر دیہاتیوں کو ڈرا لوٹنے کے عادی ہو گئے ہیں اس حفاظتی جماعت کی طرف کم از کم اوسی طریق میں اسلحہ کے ساتھہ سامنا ہونا چاہئے تا کہ وہ ڈاکوؤں کا پوری طرح مقابلہ کر سکیں- اب جناب عالی میں یہہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہہ مسودہ موسمی پاس رائے کے واسطے آیا تو مجھے مسودہ کے تمام احکام پر نکتہ چینی کی جیسا کہ رپورٹ سے جو ممبران اس اجلاس کے متعلق تقسیم کی گئی ظاہر ہوتا ہے اونہوں نے مسودہ کی تمام شرائط پر نکتہ چینی کی اور اخیر پر مسودہ کے اصول کو منظور کرلیا میں نے ایسا کیوں کیا؟ اوس وقت میرا یہہ خیال تھا کہ ہم نے در حقیقت دن بدن ہر قسم کے ہتھیار ے کم و بیش ڈرنا شروع کر دیا ہے اور لوگ جو ایسے آوارہ گرد یا بد معاش شخص کے بس میں ہوتے جاتے ہیں جو اپنے ہمراہ دس پندرہ بدمعاشوں کو اٹھا کر کے لوگوں کو ڈانگیں- چھریاں یا کلہاڑیاں دکھا کر ڈرا لیتا ہے- وہ موضع یا محلہ میں جا کر ابتر حالت ہو جائے کر سکتا ہے- جو کچھ میرے دل میں اوسوقت تھا وہ یہہ ہے کہ ہمیں مواضعات میں یا چھوٹے چھوٹے قصبوں میں یا شہروں کے گرد و نواح میں ایسی حفاظتی جماعت قائم کرنی چاہئے جو ہر ایک قسم کے بدمعاشوں کی دراز دستیوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے قابل ہو سکیں- جب مجھکو یہہ معلوم ہوا کہ آنریبل ممبر مہتمم نے آنریبل ممبر کونسل مذکور کی تجویز کے ایک حصہ پر تو عمل کر لیا ہے اور دوسرے کو نا منظور کر دیا ہے اور کہ جس حفاظتی جماعت کا میں خیال کر رہا تھا لوگوں کو محض معمولی چوکیدار کی حیثیت میں رکھدیا ہے تو میرے خیال کیا کہ میں اس مسودہ کی تائید کرنے پر مجبور نہیں ہو سکتا- بلکہ در حقیقت میں نے اسکی مخالفت اپنا فرض سمجھا میں اور آپ کو یقین دلا سکتا ہوں کہ اگر اب ریزولیوشن مذکور کا حقیقی اصول اوس مسودہ میں رکھدیا جائے جو آنریبل ممبر مہتمم نے پیش کیا

تھا تو وہ اصول اور مسودہ بغیر کسی مخالفت کے منظور ہو جائیگا۔مگر جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں تنخواہ دار چوکیداروں کی بجائے حفاظتی جماعتیں قائم کرنے اور ایسے چوکیدار مقرر کرنے میں جو رضا و رغبت خود یہہ کام کرنا چاہیں بڑا اختلاف ہے ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔اس کے علاوہ ایک اور سوال ہے جو میں نے اس امید پر اٹھایا کہ شاید اسکا اچھا جواب ملیگا۔وہ سوال یہہ ہے کہ آنریبل ممبر انچارج نے موجودہ قانونی حالت پر بحث نہیں کی کہ اوس وقت ڈاکوؤں سے مواضعات محفوظ رکھنے کے لئے ہمارے پاس کیا احکام موجود تھیں۔حضور نے یہہ ظاہر کیا ہے کہ سنہ ۱۸۷۲ع میں ایکٹ قوانین پنجاب پاس کیا گیا تھا اور کہ اوس واسطے یا اوس وقت کے قریب اس گورنمنٹ نے ۴۵ قاعدے مرتب فرمائے تھے۔اون قواعد کی رو سے مواضعات کو لوکل انتظام کرنیکا اختیار عطا کیا گیا جسکو دیہاتی پولیس کہتے ہیں اور ضلع کا ڈپٹی کمشنر اوس پولیس کے اہتمام پر مقرر کیا گیا۔جسکو اوس پولیس پر کلی اختیار حاصل ہے۔اور ڈپٹی کمشنر کو اونکی تعداد بڑھانے۔اونکی تنخواہیں مقرر کرنے اور اونکے فرائض تجویز کرانیکا اختیار ہے۔اگر اسمیں کامیابی نہیں ہوئی تو اوس میں کامیابی کس وجہ سے اور کیوں نہیں ہوئی۔جب میں آج اس دفعہ کو دوبارہ پڑھتا ہوں تو مجھے معلوم ہوتا ہے اور دفعہ ۳۹ کے احکام سے یہہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے یہہ منشا تھا کہ کل ضلع بھر میں اس پولیس کا جال بچھا دیا جائے۔اسکے اپنے دفعدار ہوں جو نہ صرف موقع پر کھوجوں کا کام کریں بلکہ پولیس کا کام بھی کریں اور موقع کی حفاظت کا خیال رکھیں اور ان تمام امور کے متعلق مناسب حکام کو اطلاع دیں۔ایسا کہا جا سکتا ہے اور میرے خیال میں ایسا کہا بھی گیا ہے کہ ان چوکیداروں کے اپنے مواضعات ہوتے ہیں۔اپنی زمینوں کی کاشت کرانیکے لئے ہوتی ہوں اور دن کے وقت کرنے کیلئے اون کے پاس اطلاع کام ہوتا ہے۔اوس سے صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی تعداد میں اضافہ کرلینکی حاجت ہے اور کہ ان لوگوں کی کافی تعداد موجود نہیں ہے۔لوکل گورنمنٹ نے اوس دفعہ کی رو سے جو قواعد مرتب کئے وہ اسقدر جامع تھے کہ اون میں ان لوگوں کے لباس۔ہتھیار جو ان کو رکھنے پڑتے تھے۔اختیارات جو یہہ استعمال رکھتے تھے اور رعایتیں جو انکو حاصل تھیں سب کے سب درج تھے۔تا ہم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر باہتمام مسودہ ہذا نے عملی طور پر اس مسودہ اور قواعد مذکورہ کو بالکل بالائے طاق رکھدیا ہے گویا کہ وہ کبھی موجود ہی نہیں تھے۔علی الخصوص اگر وہ قواعد موجود نہ ہوتے اور مسودہ ہذا نہایت ضروری ہوتا تو اس مسودہ کا پیش کرنا بالکل حق بجانب ہوتا۔ لیکن ان قواعد مذکورہ کے ہوتے ہوئے میں یہہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اس مسودہ کی کوئی ضرورت ثابت نہیں کی گئی۔جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں صرف یہی ایک بات موجب تسکین ہے کہ یہہ امر قریب وضاحت سے اور اور کے ساتھہ درج کر دیا گیا ہے کہ یہہ قانون محض ایک ضرورت کے لئے ہے کہ اس پر اوس وقت تک عملدرآمد نہیں ہوسکتا جب تک کہ ڈپٹی کمشنر دیہات والوں کو اختیاری انتظام سے اپنی حفاظت کرنے کا موقع نہ دے لیں۔اور ڈپٹی کمشنر اسے صرف اوسی صورت میں نافذ کرسکتے ہیں جبکہ دیہات والے از خود حفاظت کا انتظام کرنے سے قاصر رہیں۔لیکن میں یہہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اس صورت میں بھی معاملہ صاف نہیں ہوتا۔میرا دعوے یہہ ہے کہ موجودہ قانون کی رو سے ڈپٹی کمشنر خود اسبات کا ذمہ وار ہے کہ طریق چوکیدارہ پر بوجہ احسن عمل درآمد ہو اگر لوکل گورنمنٹ کے مرتبہ قواعد کی رو سے کسی گاؤں کی حفاظت جہاں تک کہ طریق چوکیدار کا تعلق ہے اچھی طرح نہیں ہوتی تو یہہ ڈپٹی کمشنر کا فرض ہے کہ اوسے زیادہ خوش اسلوبی سے سر انجام دلوائے۔پس عملی طور پر اسکا یہہ مطلب ہے کہ ڈپٹی کمشنر طریق چوکیدارہ کو اوسکے مناسب معیار تک وسعت دینے میں اپنا فرض ادا نہیں کرتا۔اور ایکٹ مذکور پر عمل کرنے کی بجائے وہ جدید مسودہ کی دفعات کار روائی کرنے لگ جاتا ہے۔وہ کہتا ہے۔کہ ایکٹ مذکور کی اور اون اختیارات کی جو مجھے حاصل ہیں کچھہ پروا نہیں۔میں اس مسودہ کے بموجب کار روائی کرنی چاہتا ہوں۔میں جانتا ہوں کہ یہہ قانون ایک ضرورت کے لئے ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسکے استعمال کرنے کا موقع بہت شاذ و نادر ہوگا۔اسلئے میرے خیال میں اس مسودہ کی مخالفت کی ضرورت نہیں مگر میں یہہ کہونگا کہ اس قسم کی صورتوں میں شاید یہہ ضروری امر ہے کہ موجودہ قانون اور جدید مسودہ دونوں کو ایک جگہہ رکھکر اون پر غور کی جائے تاکہ معلوم ہوجائے کہ آیا اس زائد قانون کی واقعی ضرورت ہے یا نہیں۔لیکن جیسا کہ میں نے ابتداء میں کہا تھا یہہ قانون جیسا کہ وہ اب ہے ایسا نہیں ہے کہ معمولی حالات میں کسی شخص پر اسکا اثر پڑسکے اور اسلئے بہر حال جیسا کہ حضور والا نے فرمایا دافعہ امن بکار والی صورت ہے۔اس قانون کا مرتب کرنا مفید ہوگا اگرچہ اسے پیش نظر مقصد کے لئے استعمال کرنا ضروری نہ بھی ہو اور اسلئے میں اسکی مخالفت نہیں کرتا ہوں۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل—

"حضور عالی- جب یہہ مسودہ اس کونسل میں پیش کیا گیا تھا تو ممبران کونسل نے اس کے اصول پر اعتراض کیا تھا۔ آنریبل ممبر باہتمام مسودہ نے کہا تھا کہ وہ تنقید بعد از وقت ہے اور اوسے اوس وقت پیش کرنا چاہئے تھا جبکہ مسودہ ہذا بغرض اظہار رائے متداول کیا گیا تھا لیکن اگر اوس چٹھی کو جو مسودہ کے همراہ بھیجی گئی تھی ملاحظہ کیا جائے تو صاف ظاہر ہوگا کہ ممبران کو یہہ کہا گیا تھا کہ وہ اپنی تنقید کو (اگر کوئی ہو) مسودہ کی فروعات تک محدود رکھیں اونھیں اوس اصول پر جسپر کہ مسودہ ہذا مبنی ہے بحث کرنے کے لئے نہیں کہا گیا تھا اس چٹھی کا فقرہ ۳ حسب ذیل ہے "ٹھیکری پہرہ کے متعلق قانون وضع کرانیکو گورنمنٹ نے اصولاً تسلیم کر لیا ہے اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنی تنقید کو (اگر کوئی ہو) مسودہ ہذا کی فروعات تک محدود رکھیں" یہی وجہ ہے کہ کم از کم میں نے مسودہ ہذا کے اصول کو بالکل اچھوتا چھوڑا اور فروعات کے متعلق جو چند الفاظ میں نے کہے تھے وہ بیان کردئے پچھلے اجلاس ہی وہ پہلا موقعہ تھا جب کہ بل کے اصول پر اعتراضات کئے جاسکتے تھے اور چونکہ اس بل کے ایک اشد ضرورت کا قانون ہونے کے متعلق کچھہ غلط فہمی تھی اس پر اعتراض کیا گیا تھا اور اب یہہ صاف ظاہر ہوگیا ہے کہ یہہ قانون خالص طور پر بعض اشد ضرورت کے لئے ہے اور چونکہ مسودہ ہذا میں جیسا کہ اسکو مذاہب کمیٹی نے بنا دیا ہے اصلی مسودہ کے قابل اعتراض امور کو رفع کر دیا گیا ہے اسلئے میں اسکی تائید کرتا ہوں"۔

آنریبل خان صاحب مرزا اکرام اللہ خان—

"حضور انور— میں مسودہ ہذا کے تمام احکام سے جیسا کہ مذاہب کمیٹی نے اسمیں ترمیم کردی ہے بالکل متفق ہوں—اور میں اسکی دلی تائید کرتا ہوں کہ یہہ مسودہ قانون کی شکل میں پاس کردیا جائے۔ سب سے پہلے میں نے طریق ٹھیکری پہرہ پر عمل درآمد ہوتا امرتسر میں دیکھا تھا اور مجھے وہ ایسا دلچسپ معلوم ہوا کہ میں نے اپنے مواضعات میں جاری کردیا اور بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوا۔

میں نے گوجرانوالہ اور دیگر اضلاع میں کئی معزز زمینداروں سے بہت مشورہ کیا ہے اور وہ سب اس مسودہ سے خاص کر جیسا کہ اب اس میں تغیر و تبدل کر دیا گیا ہے متفق ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہہ قانون اشد ضرورت کے مواقع پر جن کے لئے یہہ مقصود ہے نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ لیکن پھر بھی ذاتی طور پر میں اس بات کے حق میں ہوں کہ اون اشخاص میں جنکو ڈپٹی کمشنر زیر ضمن ۶ مسودہ ہذا اختیارات تفویض کرے غیر سرکاری اصحاب کو بھی شامل کر لیا جائے"۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام—

"حضور انور— میرے خیال میں مذاہب کمیٹی کا ممبر ہونے کی حیثیت سے مجھے بدیں وجہ کہ بل ہذا کے اصول کی بالکل کوئی مخالفت نہیں کی گئی کسی طویل تقریر کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضور والا— دو امور ایسے ہیں جن کے متعلق مذاہب کمیٹی کے ممبران کے جزو غالب سے میں اتفاق رائے نہیں کرتا اور وہ دو امور یہہ ہیں۔ میری رائے یہہ تھی کہ اس قسم کے قانون میں کوئی مستثنیات نہیں ہونی چاہئیں میرا اعتراض اس خاص وجہ پر مبنی تھا کہ یہہ ایک احتیاطی تحریک اور طریق خیال کیا جاتا ہے۔ قدیم طریق کی رو سے جیسا کہ میں نے اُس کا حال کتابوں میں پڑھا ہے کوئی مستثنیات نہیں ہوتی تھیں کیونکہ ان سے حسد و بغض پیدا ہوتا ہے—ہر ایک شخص کو خواہ اوسکا رتبہ، اوسکی شان، اوسکی وجاہت کچھہ ہی ہو درجہ مساوات پر رکھا جاتا تھا اور اسوجہ سے میں مذاہب کمیٹی کے ممبروں کے جزو غالب سے متفق نہ ہوا اور میں نے گذارش کی کوئی مستثنیات نہیں ہونی چاہئیں۔ لیکن بندگان عالی مزید غور کرنے پر میں نے اپنی رائے کو بدل لیا ہے اور جہاں تک اسمیں اعتراض کا تعلق ہے میں اسے واپس لیتا ہوں جسکی بڑی وجہ یہہ ہے کہ میرے خیال میں استثنا ایک ایسی رعایت ہے جو بعض صورتوں میں صرف نیک آدمیوں کو ہی نہیں ملتی بلکہ گاؤں کے بدمعاشوں کو بھی ملتی ہے اور یہی سب سے بڑی وجہ ہے کہ میں نے مستثنیات کے خلاف یہہ تجویز پیش کی تھی۔ مگر میں کونسل کے روبرو اس بات پر زور دینا نہیں چاہتا۔

"دوسرا امر وہی ہے جو خانصاحب میرزا اکرام اللہ خان صاحب نے اپنی تجویز کیا ہے یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جو میرے خیال میں اب بھی اہم ہے اور اگر حضور والا اس بات کی اجازت دیں کہ ضمن ۸ میں ان الفاظ کو ایزاد کر دیا جائے جو میں نے منتخبہ کمیٹی کے سامنے تجویز کئے تھے تو اس سے اس قانون کی مقبولیت میں اضافہ ہو جائیگا - یہہ ایک نہایت ضروری ایزادی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس قسم کے قانون میں جو زیادہ تر سرکاری عہدہ داروں کے ہاتھہ میں ہے اگر کسی جگہہ ایسے مناسب اشخاص ملجائیں جو کچھہ مفید کام سر انجام دے سکیں اور اس طریق کے عمدہ عملدرآمد کا انتظام کر سکیں تو کوئی وجہ نہیں کہ کام کے واسطے ہی مواقع غیر سرکاری اشخاص کو کیوں نہ دئے جائیں جو ضلع کے سرکاری عہدہ داروں کو دئے جاتے ہیں۔ یور آنر مجھے یقین ہے کہ ہر ایک گاؤں میں کوئی دو آدمی ایسے پائے جائینگے جو نہ تو آنریری مجسٹریٹ ہیں اور نہ مجسٹریٹ بننے کی کوئی خواہش رکھتے ہیں مگر پھر بھی اونکی حالت ایسی ہے کہ وہ اس قانون کے صحیح اور مناسب عملدرآمد کا انتظام کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے میری گذارش ہے کہ ضمن ۸ میں جسکی رو سے ڈپٹی کمشنر کو کسی سب ڈویژنل افسر یا مجسٹریٹ درجہ اول کو جملہ اختیارات یا کوئی اختیار زیر دفعات ۴ ۶ یا ۷ ایکٹ ھذا تفویض کرنیکا اختیار حاصل ہے لفظ "درجہ" کے بعد الفاظ "یا کوئی شخص" ایزاد کئے جائیں "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔

"کیا یہہ الفاظ کوئی شخص ہونگے "۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام —

"ہاں "۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند —

"یور آنر — جو ترمیم میں پیش کرنے لگا ہوں وہ نہایت سادہ ہے - اصلی مسودہ میں جو اختیارات نمبردار کو دئے گئے تھے وہ منتخبہ کمیٹی نے منتقل کر کے پنچایت کو دیدئے ہیں اس جماعت میں موضع کے تمام نمبردار شامل ہونگے اور ساتھہ ہی ایسے اوتنی ہی تعداد غیر نمبردار باشندگان دیہہ کی ہوگی - ظاہرا تو یہہ بالکل درست معلوم ہوتا ہے اور اس سے ان اصحاب کے اعتراضات رفع ہو جاتے ہیں جنکا دعوے ہے کہ نمبردار صرف پولیس کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی ہوتے ہیں - میں خود نمبردار نہیں ہوں اور مجھے ذاتی طور پر ان عہدہ داران دیہہ کے اختیارات کی توسیع میں کوئی تعلق نہیں ہے - مگر میں یہہ ترمیم ان لوگوں کے فائدہ کیلئے تجویز کرتا ہوں جو مواضعات میں رہتے ہیں - اور چونکہ میں نے تمام عمر دیہات میں بسر کی ہے اسلئے یقیناً مجھپر بانسبت کسی اور ممبر کے ان باشندگان کے حقوق کی حفاظت میں دلچسپی رکھنیکا الزام عاید ہو سکتا ہے - میرے نمبرداروں کے مخالف دوستوں کو اس ترمیم پر قدرے حیرانگی پیدا ہوئی تھی لیکن مجھے افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ چونکہ ان میں سے بہتوں کو دیہاتی زندگی کے ساتھہ کچھ تعلق نہیں ہوتا اور کہ وہ نمبرداروں کو اختیارات سے محروم کرنے کے متعلق اپنے جوش میں سوال کے عملی پہلو کو نظر انداز کر دیتے ہیں - تا ہم اتنا وہ تسلیم کرینگے کہ لفظ پنچایت کے لغوی معنے باشندگان کی ایک جماعت ہے جسمیں پانچ اشخاص شریک ہوں فرض کرو کہ اس جماعت میں ۱۰ سے زیادہ اشخاص شامل ہو جائیں تو یہہ ضرورت سے زیادہ بڑی ہو جاتی ہے - ایک بہت بڑی جماعت کے لئے مشکل ہوتا ہے کہ وہ ہر بار اپنے تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہو سکے - پنچایت کی موجودہ تعریف کی رو سے ایک پنچایت قائم کرنے کے لئے کم از کم نمبرداروں کے برابر تعداد میں دوسرے اشخاص ہونے چاہئیں -

" اب حقائق میں نے بذات خود ... اضلاع کی موقع بموقع پھر کر دیکھا ہوا ہے - اور میں جانتا ہوں کہ ایک ضلع میں ایسے مواضعات کی بھی تعداد ہوتی ہے جن میں دس دس نمبرداروں سے بھی زیادہ ہوتے ہیں - میرے پاس کسی ضلع کی بابت مفصل اعداد تو موجود نہیں ہیں لیکن آنریبل ممبران کی اطلاع کے لئے جنوب مشرقی پنجاب کے مواضعات کی ایک تعداد بتاتا ہوں جنمیں نمبرداروں کی تعداد دس سے زیادہ ہے - [illegible] ۲۰ [illegible]

وغیرہ ہیں حصار میں مجھے علم ہے کہ مواضعات کیرو-دھنانا-سامان-ہالا اور دھاھری وغیرہ ہیں - اور اسیطرح رہتک میں ملکوتھی-چھارا-کہلانا-دہگل-بروددہ بادلی-سوفانا-مالکھی اور بہت سے دیگر مواضعات-اسکے علاوہ میں یہہ بھی عرض کر سکتا ہوں کہ ایسے مواضعات بھی ہیں جہاں یہہ تعداد ۱۵ سے زیادہ اور ۲۰ تک پہونچ گئی ہے- چونکہ ضلع روہتک میں ۱۸ نمبر دار ہیں-میں یہہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ صوبہ بھر میں اس قسم کے مواضعات موجود ہیں-اگر ڈپٹی کمشنر مسودہ ہذا کی رو سے ان میں سے کسی ایک موضع کے متعلق حکم صادر کر دے تو پنچایت میں ۲۰ سے ۳۰ آدمی تک شامل ہو سکتے ہیں-اس امر کو تو تمام آنریبل ممبران تسلیم کرینگے کہ اس قسم کی پنچایت حد سے زیادہ بڑی ہو جائیگی-تا ہم میں حضور والا کی اجازت سے اپنے تجربہ سے اس قسم کی ایک مثال دینا چاہتا ہوں-میں ضلع حصار میں بندوبست کا نائب تحصیلدار ہوتا تھا-اور میں نے ایک موضع (سوام) کے نمبر داروں سے ایک معاملہ کے متعلق مشورہ کرنا تھا جسکا فیصلہ اونکی کثرت رائے سے کرنا لازمی تھا اوس موضع میں ۱۷ نمبر دار تھے اور میں نے خیال کیا کہ میں خود موضع میں چلا جاوں تا کہ اونکو میرے دور مقام پر آنیکی تکلیف نہ برداشت کرنی پڑے-میں نے وہاں جانے کے متعلق پہلے سے اطلاع نامہ بھیجدیا اور حکمدیا کہ وہ سب مجھکو وہاں ملیں-چنانچہ میں وہاں گیا اور دو دن تک اون سبکو ایک جگہہ اکٹھا کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن کامیاب نہ ہو سکا-جب تک میں نے ایک دو دیہاتیوں کو زیر دفعہ ۱۳۹-ایکٹ معاملہ زمین جرمانہ نہ کیا تب تک نمبرداروں کا جزو غالب میرے روبرو پیش نہیں ہوا-

نمبر داروں کو تو چونکہ ایک امور کا خوف بھی ہوتا ہے-مثلاً اونکو موقوف کیا جا سکتا ہے اور اونکا پیچوترا ضبط ہو سکتا ہے-لیکن غیر نمبردار اشخاص کو اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا-میں تو اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے زیر دفعہ ۱۳۹-اختیارات استعمال کر سکتا تھا-لیکن پنچایت کے پاس ایسے کوتاہی کرنیوالے ممبروں کے پاس کوئی ایسا اختیار نہیں ہے-میں خاموش رہتا اگر پنچایت کی طرف سے ایسی کوتاہی سرزد ہونیپر صرف اتنا ہی ہوتا کہ اسکو موقوف کر دیا جائے اور دوسری پنچایت منتخب کر لی جائے - لیکن مسودہ کی موجودہ صورت میں صرف ایک علاج جو ڈپٹی کمشنر کر سکتا ہے یہہ ہے کہ وہ زیر دفعہ ۱۱ اختیارات استعمال کرکے تمام موضع پر جرمانہ کر دے-مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ بڑے بڑے مواضعات موجودہ قانون کے مطابق کوتاہی کرینگے اور نتیجہ یہہ ہوگا کہ فقرہ ۱۱ کا وسیع پیمانے پر استعمال شروع ہو جائیگا-چھوٹے مواضعات میں ایسا ہو سکتا ہے کہ پنچایت کے نمبر داروں سے تین گنا ممبر ہوں اور اوسمیں کوئی عملی دقت پیش نہ آئے-لیکن بڑے مواضعات میں تو اس سے کار روائی نہیں چل سکتی-میری اس ترمیم سے چھوٹے مواضعات سے غیر نمبر دار ممبران کی کافی تعداد کے مقرر کرنے کے متعلق اختیارات چھین نہیں جاتے-اور غالباً بہی مواضعات میرے بہت سے آنریبل ہم جلیسوں کے مدنظر ہوتے ہیں جبکہ وہ نمبر داروں کی مخالفت کرتے ہیں-اونکے نکتۂ خیال میں چندان تبدیلی واقعہ نہیں ہوتی-اور میں ان بڑے مواضعات کی خاطر ہی جو صوبہ کے تمام ضلعوں میں ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں تجویز پیش کرتا ہوں کہ فقرہ ۲ میں موضع کی پنچایت کی تعریف میں سے الفاظ " نہ تو کم اور نہ دو چند سے زیادہ ہوگی " کی بجائے الفاظ " دو چند سے زیادہ ہوگی " ثبت کر دئے جائیں-اور مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبر باہتمام مسودہ کو اسکی منظور کرنے میں تامل نہیں ہوگا "-

آنریبل مسٹر کوہک—

" پونکر آنر— آنریبل ممبر نے اپنی ترمیم کی تائید میں جو دلائل پیش کی ہیں وہ مجھے اسقدر زبردست اور عملی معلوم ہوتی ہیں کہ میں اونکو منظور کرنے کے لئے ہر طرح تیار ہوں-میرے خیال میں منتخب کمیٹی میں اس سوال پر پوری طرح غور نہیں کیا گیا تھا-بعض مواضعات میں نمبر داروں کی بہت زیادہ تعداد کے متعلق میں خود بھی آنریبل ممبر کے تجربہ کی تائید کر سکتا ہوں-مجھے بعض مواضعات ایسے معلوم ہیں جہاں بیس بیس نمبر دار ہیں اور اون کے فرمانے کے مطابق اونکو کسی غرض کے لئے خواہ وہ کیسی ہی ہو جمع کرنا نہایت ہی مشکل ہے-اتنا مشکل کہ تقریباً نا ممکن ہوتا ہے-اس قسم کے کسی موضع میں ہمکو بلا شبہ ایک ایسی پنچایت مقرر کرنی ہوگی جسکے کم از کم ۶۰ ممبر ہونگے-اسکے معنی یہہ ہونگے کہ پنچایت ایک ناممکن العمل چیز بن جائیگی اور عملی طور پر یا تو پنچایت میں مختلف جماعتوں جھگڑوں کی آماجگاہ ہو جائیگی یا اونکا کام عملی طور پر ایک دو آدمی یا زیادہ سے زیادہ ۳ یا ۴ آدمیوں کے ہاتھ میں رہ جائیگا

صورت میں ۵۵ یا ۵۶ اشخاص کو مقرر کرنے کی تکلیف اٹھانے سے کیا حاصل ہوگا۔ اس میں ترمیم کو منظور کرنے کے لئے تیار ہوں"۔

یہہ تحریک کہ فقرہ ۲ میں " پنچایت موضع " کی تعریف کی شرط میں الفاظ دو ذات یا قوم اور زیادہ سے زیادہ کی " کی بجائے الفاظ " دو چوتھائی سے زیادہ نہ ہوگی " ثبت کئے جائیں پیش ہو کر منظور ہوئی"۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس —

" یور آنر — میں اپنی ترمیم کو جو اس امر کے متعلق ہے کہ فقرہ ۲ میں پنچایت موضع کی تعریف میں لفظ ' ذیلدار ' کی بجائے لفظ ' تحصیلدار ' ثبت کئے جائیں واپس لیتا ہوں "۔

آنریبل مسٹر کوپک—

" یہہ بالکل آنریبل ممبر کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اسکو واپس لیلیں مگر میں تو اسے کسی حد تک منظور کرنے کے لئے بالکل تیار ہوں "۔

" ترمیم اجازت سے واپس لیگئی "۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس—

" میں تحریک کرتا ہوں کہ فقرہ ۲ میں ایک اور شرط حسب ذیل ایزاد کیجائے۔ یعنی مزید شرط یہ ہے کہ موضع کی آبادی کی تمام اہم قوموں اور ذاتوں کے نمائندے پنچایت میں ہوں۔ موضع کی پنچایت میں اور اس نمائندگی کے لئے میرے خیال میں موضع کی آبادی جیسی جماعت میں تمام اہم قوموں اور ذاتوں کے ممبروں کو جگہہ ملنی چاہئے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو مجھے ڈر ہے کہ موضع کے پنچایت کا وہ قدر اور وقار نہیں ہوگا جو ہونا چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ اس مسودہ کے واضعان کی یہہ ہی منشاء تھی کہ موضع کی پنچایت لوگوں کی اس طرح قائم مقام ہونی چاہئے۔ کیونکہ صرف اسی صورت میں وہ کامیابی کے ساتھ چل سکتی ہے۔ میری ترمیم کا یہہ مقصد ہے کہ وہ منشاء پہلے سے زیادہ واضح اور صاف ہو جائے۔ مجھے امید ہے کہ کونسل مذا اس ترمیم کو منظور فرمائیگی "۔

آنریبل مسٹر کوپک —

یور آنر — مجھے اندیشہ ہے کہ میں اس ترمیم کو منظور نہیں کر سکتا۔ میرے خیال میں اس سے عملی طور پر کوئی قانونی اثر نہیں ہوگا۔ اور اس وجہ سے میں اسے منظور نہیں کرتا۔ مثلاً کوئی شخص آسانی سے یہہ نہیں کہ سکتا کہ ایک اہم قوم یا ذات کیا ہے یا کون شخص اس بات کا فیصلہ کریگا کہ اہم قوم یا ذات کونسی ہے۔ تمام اہم دار پنچایت کے ضرور ہی نمایاں ہونگے ہیں اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح آپ کو تمام اہم زمیندار جماعتوں کو شامل کر لینا چاہئے دیہات میں سوسائیٹی تمام جماعتوں کی نمائندہ سمجھی جاتی ہے اور عموماً ہوتی ہے۔ مواضعات میں زمیندار جماعتوں کی تعداد ہمیشہ کثیر ہوتی ہے اور ضرور ہے کہ پنچایت میں انکے نمائندے شامل ہوں۔ اگر کوئی دوسری جماعتیں بھی کافی اہمیت رکھتی ہوں۔ تو ڈپٹی کمشنر پنچایت میں ان میں سے ایک یا ایک سے زیادہ ممبر نامزد کریگا۔ لیکن قانون کے نفس مضمون میں ایک مبہم اور میرے خیال میں اس قسم کی ناممکن العمل ہدایت ایزاد کرنے سے کوئی بھی غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ میں یہاں تک کہنے کو تیار ہوں کہ آنریبل ممبر کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنروں کو انتظامی ہدایات جاری کرنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن اوس کی ترمیم ایسی مبہم معلوم ہوتی ہے کہ میں اسے منظور نہیں کرسکتا "۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس—

" اگر اس مضمون کے متعلق انتظامی احکام جاری کئے جائینگے تو میں اپنی ترمیم کو واپس لینا چاہتا ہوں "۔

ترمیم واپس لی گئی۔

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس—

" حضور والا — مسودہ مذا کی رو سے دیہات والوں پر کشت لگانے کے فرض کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے فرض کی ... انتظام ... قاصر رہے تو ... کو اوس کی سزا ...

ہوئے گی۔ اگر کسی گاؤں کی پنچایت کسی شخص کو اس کام سے معافی دینا چاہے تو میرے خیال میں جب تک کہ کام تسلی بخش طور پر سرانجام پاتا رہے ڈپٹی کمشنر کے اس معاملہ میں دست اندازی کرنے کی ضرورت نہیں مزید براں ممکن ہے کہ خاص خاص اشخاص کو معاف کرنے کا سوال ہر روز پیش ہو جایا کرے ڈپٹی کمشنر کی منظوری ناممکن العمل ہو جائیگی۔ اس سے اوس کا کام بہت بڑھ جائیگا اور میرے خیال میں اگر کہ یہہ منظوری با اثر ہو جائیگی ان وجوہات کی بناء پر میری گذارش ہے کہ ضمن ۲ (ب) میں الفاظ "بہ تابعیت منظوری ڈپٹی کمشنر" حذف کر دئیے جائیں۔ ڈاکٹر آنر۔ ان الفاظ کے ساتھہ میں اس ترمیم کی تحریک کرتا ہوں۔

آنریبل مسٹر کریک۔

"ڈاکٹر آنر۔ یہاں پر مجھے افسوس کے ساتھہ اس ترمیم سے کو منظور کرنے سے انکار کرنا پڑتا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آنریبل ممبر نے اپنی ترمیم کو جزواً اس بناء پر رکھا ہوا ہے کہ جیسی کہ ضمن موجودہ صورت میں ہے ڈپٹی کمشنر پر کام کا بہت بوجھ پڑتا ہے یہہ بوجھ واقعی بہت زیادہ نہیں ہو گا۔ ڈپٹی کمشنر معافیوں کی فہرست لیگا اور میرے خیال میں وہ اسے عام طور پر منظور کرلیگا لیکن یہہ ضروری ہے کہ ہم اوس صورت میں فہرست میں ترمیم کرنے کا اختیار اوسے عطا کریں جب کہ اوسے ایک ایسی فہرست ملے جس میں اوس کے خیال کے مطابق کسی خاص جماعت کے ساتھہ حد سے زیادہ مہربانی کی گئی ہو یا گاؤں والوں کے ایک حد سے زیادہ حصہ کو معاف کیا گیا ہو۔ اگر ہم آنریبل ممبر کی ترمیم کو منظور کریں تو میں یہہ کہونگا کہ گاؤں کی پنچایت کو گاؤں کے ہر ایک شخص کو معاف کردینے کا اختیار حاصل ہوگا۔ پھر کیا حالت ہوگی ? میرے خیال میں یہہ اعتراض ترمیم کے حق میں زہر قاتل کا اثر رکھتا ہے۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس۔

"میں آنریبل مسٹر کریک کا مطلب نہیں سمجھہ سکا۔ جو کچھہ میں کہتا ہوں وہ یہہ ہے کہ جب تک کام اوجہ احسن سرانجام پاتا رہے ڈپٹی کی دست اندازی کی ضرورت نہیں۔ میرا مطلب یہہ ہے کہ وہ پنچایت کو معافیات دینے کا اور زیادہ اختیار عطا کرے"۔

آنریبل مسٹر کریک۔

"آنریبل ممبر میرا مدعا نہیں سمجھے۔ اگر معافی ادا کرنے کا غیر محدود اختیار گاؤں کی پنچایت کو دیا گیا تو کونسی چیز پنچایت کو گاؤں کے ہر ایک شخص کو معافی دینے سے روکے گی ? کیا ممکن ہے کہ زمینداروں کی ساری جماعت کو معافی دیکر گشت لگانے کے کام کا تمام بوجھ کمیوں کے سر پر ڈالدے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس ترمیم کو منظور نہیں کرتا۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس۔

"اگر ہم ایک شرط ایزاد کریں"۔

آنریبل مسٹر کریک۔

"پہلے ہی سے ایک شرط موجود ہے "ڈپٹی کمشنر کی منظوری کے تابع" اگر موضع کی پنچایت معافات عطا کرنے میں اعتدال اور عقل سے کام لے تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کیوں ڈپٹی کمشنر دست اندازی کریگا۔ ڈپٹی کمشنر کو دست اندازی کا اختیار صرف اوس صورت میں حاصل ہے جبکہ اوس کے خیال میں پنچایت معافیات عطا کرنے کے اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کر رہی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہہ ضمن اوسی طرح رکھی جائے جیسی کہ وہ اب ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس۔

"تو میں اپنی اس ترمیم کو کہ ضمن ۲ (ب) میں الفاظ "بہ تابعیت منظوری ڈپٹی کمشنر" حذف کر جائیں واپس لیتا ہوں"۔

ترمیم واپس لی گئی۔

آنریبل رائے بہادر رام سونداس —

" یور آنر — اس مسودہ کا یہہ منشا ہے کہ جرائم کی بیخ کنی کے لئے پولیس اور لوگوں کے درمیان اتحاد عمل پیدا ہو جب مسودہ ہذا کا اصول جس قسم کا ہے اور یہہ کسی طرح بھی ظاہر نہیں ہونا چاہئے کہ ایکٹ کو اون اشخاص کے صلاح و مشورہ کے بغیر استعمال کیا جاویگا جنکی باہمی امداد درکار ہے - دیہات والے ایسے مقامی اشخاص ہیں جو موقع و محل پر ہوتے ہیں ہونے کی وجہ سے اپنی ضروریات کو بہتر سمجھتے ہیں اور اسلئے میری گذارش ہے کہ اونکی صلاح و مشورہ کو نظر انداز کرنا قرین مصلحت نہیں ہوگا - ضروری نہیں کہ ڈپٹی کمشنر ہر وقت اونہیں کے مشورہ پر عمل پیرا ہو لیکن میرے خیال میں اوسے لازم ہے کہ وہ اونکا مشورہ لے - مجھے یقین ہے کہ واضعان مسودہ کا ہرگز یہہ منشاء نہیں تھا کہ مسودہ ہذا کے واقعی عملدرآمد میں دیہات والوں کے صلاح و مشورہ کو بالائے طاق رکھا جاوے - میری ترمیم اس امر کو قانون کے اصلی مضمون میں داخل کرکے اوسے منشاء کو اور بھی نمایاں طور پر ظاہر کردینا چاہتی ہے - مجھے امید ہے کہ کونسل ہذا اس ترمیم سے جس کی میں تحریک کرتا ہوں متفق ہوگی کہ پہلی سطر کی ضمن ۷ میں لفظ ' کا ' کے بعد الفاظ " موضع کی پنچائت کے صلاح و مشورہ کے بعد " ایزاد کئے جاویں

آنریبل مسٹر کوریک —

" یور آنر — میں آنریبل ممبر سے اس حد تک متفق ہوں کہ گشت کے کام کے لئے انتخاب کرنے کے طریق کو بدلنے سے پہلے ڈپٹی کمشنر کو چاہئے کہ وہ موضع کی پنچائت کا صلاح و مشورہ لے لے - گو اوسکا جب وہ زیر فقرہ ۳ (۲) پہلی مروجہ طریق انتخاب کا فیصلہ کرتا ہے تو اوسے موضع کی پنچائت سے صلاح کرنی ہوتی ہے اور اس لئے میرے خیال میں یہہ بہت معقول ہے کہ جب وہ کوئی تغیر و تبدل کرے تو پہر بھی اوس سے صلاح و مشورہ کر لینا چاہئے - لیکن میرے خیال میں اس کے لئے یہہ ضروری نہیں کہ وہ ایسے اشخاص کی تعداد کے متعلق جو گشت کے کام کے لئے درکار ہوں اور اس رقبہ کے متعلق جس میں گشت لگائی جاوے ہر پنچائت سے صلاح و مشورہ کرے - آنریبل ممبر کی رائے کا کامل احترام کرتے ہوئے معاملات کو موضع کی پنچائت کی نسبت ڈپٹی کمشنر بہتر سمجھتا ہے - ڈپٹی کمشنر جانتا ہے کہ کس جانب سے خطرہ کا احتمال ہوسکتا ہے مثلاً ڈاکوؤں کی کمینگاہ کہاں ہے یا ضلع کی سرحد کی صورت میں سرحد پار کے علاقوں کے لوگوں کے حملہ کا اندیشہ کس مقام پر ہوسکتا ہے - یہہ واقفیت غالباً گاؤں والوں کی نسبت ڈپٹی کمشنر کو زیادہ معلوم ہوگی - اس لئے گشت کرنے والوں کی مطلوبہ تعداد اور رقبہ گشت کے متعلق فیصلہ ڈپٹی کمشنر کی انتظامی رائے پر چھوڑنا چاہئے - لیکن میں اس فقرہ کے اخیر پر مندرجہ ذیل شرط ایزاد کرنے کے لئے تیار ہوں -

" بشرطیکہ طریق انتخاب کو بدلنے سے پہلے وہ پنچائت موضع سے مشورہ کرلے " - اگر اس سے آنریبل ممبر کا مطلب پورا ہوجاتا ہے تو وہ شاید اپنی ترمیم کو واپس لے لینگے اور میں اس مضمون کی ایک شرط کی ایزادی کے واسطے تحریک کرونگا " -

آنریبل رائے بہادر رام سونداس —

مجھے اس سے اتفاق ہے -

یہہ تحریک کہ دفعہ ۷ کے اخیر پر مندرجہ ذیل شرط ایزاد کی جاوے - پیش کی گئی اور پاس ہو گئی :—

' بشرطیکہ طریق انتخاب کو بدلنے سے پہلے وہ پنچائت موضع سے مشورہ کرلے ' -

آنریبل رائے بہادر رام سونداس —

" یور آنر - موجودہ مسودہ ٹھیکری پہرہ کے رضاکارانہ طریق کو ایک ایسی حد تک تبدیل کرنا چاہتا ہے دفعات ۱۱ اور ۱۲ سے وہ خوبی زایل ہو جاتی ہے جو ایک کام کو بخوشی خود کرنے میں ہوتی ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ ان اس مسودہ سے دیسی طریق (ٹھیکر و پہرہ) میں ایک خطرہ لگ جاتا ہے - ...

تعزیری دفعات کا نفاذ پورے غور و خوض کے بعد ہونا چاہئے ایک تحصیلدار اون قصبہ جات سے جو اس کے اهتمام میں ہوتے ہیں بخوبی واقف ہوتا ہے - اور میرے خیال میں یہہ ضروری ہے کہ کسی قصور وار قصبہ پر جرمانہ کرنے سے پہلے اوس کا مشورہ کیا جائے - اور ان دلائل کی بناء پر میں تحریک کرتا ہوں کہ دفعہ ۱۱ (۱) کی شرط میں الفاظ " ڈپٹی کمشنر کو لازم ہوگا " کے بعد الفاظ " کہ تحصیلدار سے رپورٹ طلب کریں اور " ایزاد کئے جائیں "۔

آنریبل مسٹر کریک۔—

آنریبل ممبر کی تجویز یہہ ہے کہ شرط مذکور کے الفاظ یہہ ہوں :—

" بشرطیکہ زیر دفعہ ہذا کسی جرمانہ کرنے سے پہلے ڈپٹی کمشنر تحصیلدار سے رپورٹ طلب کرے اور بذریعہ منادی یا کسی اور طرح قصبہ کو دس دن کی مہلت دے اور جو اعتراضات موصول ہوں اون پر غور کرلے۔

" مجھے ایک ایسی ترمیم کے رائج کئے جانے سے جسکا یہہ منشا ہو کہ ڈپٹی کمشنر کو تحصیلدار کی رپورٹ طلب کرنی چاہئے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ مسودہ میں ایک ایسی قید کا لگایا جانا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ زیر دفعہ مذکور جیسی کہ وہ اب ہے ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو تحصیلدار سے رپورٹ طلب کرے اور نوے فیصدی صورتوں میں وہ ایسا ہی کریگا - تو پھر کیوں ہم اس مضمون کی ایک صریح ہدایت درج کریں ؟ ہم اس مسودہ کو حتی المقدور مختصر اور سادہ بنانا چاہتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ اس میں ایسے نقائص ہوں جن سے اون افسروں سے جنہوں نے اسپر عملدر آمد کرنا ہے غلطی ہو جانیکا احتمال ہو۔ فرض کیجئے کہ ڈپٹی کمشنر نے کسی نہ کسی وجہ سے تحصیلدار سے رپورٹ طلب نہیں کی فرض کیجئے کہ تحصیلدار کو کوئی اور مصروفیت ہے یا بیمار ہے یا کسی اور کام کے لئے باہر گیا ہوا ہے اور ڈپٹی کمشنر کو اوس کی رپورٹ بہت جلد مطلوب ہے۔ اگر ان وجوہات میں کسی ایک وجہ کی بنا پر ڈپٹی کمشنر تحصیلدار کی رپورٹ طلب نہیں کرتا تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ تمام کی تمام کارروائی ناجائز ہو جائیگی۔ میرا تجربہ ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق حکمی ہدایات کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اون سے قوانین پر عملدر آمد کرانیوالے لوگوں سے غلطیاں سرزد ہونے کی گنجائش رہ جاتی ہے اس لئے میں ترمیم کو تسلیم نہیں کرسکتا "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس۔—

میری ترمیم ڈپٹی کمشنر کے اختیار میں مخل نہیں ہوتی بلکہ اوسے ضروری اختیار دیتی ہے۔

آنریبل مسٹر کریک۔—

ترمیم اپنی موجودہ صورت میں اس بات کو لازم ٹھہراتی ہے کہ تحصیلدار سے رپورٹ طلب کیجائے۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر۔—

کیا آنریبل ممبر اس ترمیم پر کونسل کی رائے لینا چاہتے ہیں۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس۔—

میں اسے واپس لیتا ہوں۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس

" یہہ ترمیم کی دفعہ ۱۱ (۲) کی پہلی سطر میں لفظ " ایسا " جو الفاظ تحقیقات اور بعد کے درمیان واقع ہے حذف کیا جائے اور نیز کہ لفظ " تحقیقات " کے بعد الفاظ " تحصیلدار یا ہمسر قسم کے دوسرے افسر سے " ایزاد کئے جائیں پہلی ترمیم کی طرح ترمیم ہے اسلئے میں اسے بھی واپس لیتا ہوں۔

" میں دوسری ترمیم کو بھی جو حسب ذیل ہے کہ دفعہ ۱۲ کے الفاظ کو الفاظ مندرجہ ذیل سے بدل دیا جائے واپس لیتا ہوں۔

ڈپٹی کمشنر کے کسی حکم زیر دفعہ ۳ یا ۱۱ کے عمل میں لانے سے پہلے اوسکی بابت ڈسٹرکٹ بورڈ کی منظوری حاصل کرنی چاہئے۔

آنریبل مسٹر کوبک—

جناب عالی مسودہ ہذا کے پاس ہونے سے پہلے میں ایک خفیف سی ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ دفعہ ۱۱ کی تیسری [illegible] دفعہ کی سطر میں الفاظ لازمی ہوگا کی بجائے جائز ہوگا لکھے گئے۔ الہی موجودہ صورت میں دفعہ مذکور حسب ذیل ہے :—

" لازم ہوگا کہ جرمانہ زیر دفعہ ہذا بطور بقایا معاملہ زمین وصول کیا جائے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حساب میں جمع کیا جائے اور کہ اوسکو ایسے اشخاص اور مواضعات کو انعام دینے پر صرف کیا جائے جنہوں نے زیر ایکٹ ہذا نمایاں خدمات انجام دی ہوں۔

یہ ایک واضح ہدایت ہے اور تمام رقم اس طرح پر خرچ نہ کرنیکی صورت میں یا اس کا کچھ حصہ کسی ایسے دیگر مصرف پر خرچ کرنیکی صورت میں جس پر قانون کنندہ افسر اس تعریف کے مطابق خیال نہ کرے قانون پورا ہونے کا [illegible] ہے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ بہتر ہوگا کہ ہم ڈسٹرکٹ بورڈ کو پورا اختیار دے دیں کہ وہ جسطرح مناسب اور ضروری سمجھے اس رقم کو خرچ کرے۔

آنریبل مسٹر طامسن—

اگر اس ترمیم کو منظور کرنا ہے تو بہتر ہوگا کہ دفعہ کے آخر پر الفاظ " یا ایک ایسے طریقہ پر جس کی بورڈ ہدایت کرے " ایزاد کر دئے جائیں۔

آنریبل مسٹر کوبک—

میرے خیال میں ان الفاظ کا ایزاد کرنا ضروری نہیں ہے جن اغراض و مقاصد پر ڈسٹرکٹ بورڈ روپیہ صرف کر سکتا ہے اون کی تشریح ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے میں کی گئی ہے۔

آنریبل مسٹر گریسی—

میرے خیال میں یہ ایزادی مناسب ہے۔

یہ تحریک کہ دفعہ گیارہ کی تیسری ذیلی دفعہ کے الفاظ حسب ذیل ہوں پیش ہو کر منظور ہوئی :—

لازم ہے کہ جرمانہ زیر دفعہ ہذا بطور بقایا معاملہ زمین کے وصول کیا جائے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حساب میں جمع کیا جائیگا اور جائز ہوگا کہ اوسکو ایسے اشخاص یا قصبہ جات کو جنہوں نے زیر ایکٹ ہذا نمایاں خدمات سر انجام دی ہوں انعام دینے میں صرف کیا جائے یا کسی ایسے طریق پر خرچ کیا جائے جس کی ڈسٹرکٹ بورڈ ہدایت کرے۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھار گو—

یور آنر—میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ مسودہ ہذا میں کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے جس کی رو سے پنچایت کے ممبروں کی تعداد جو ووٹ کا فیصلہ کرنے کے لئے کورم (تعداد معقولہ) ٹھہرائی جا سکے مقرر ہو۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام—

منتخب کمیٹی نے اس کے متعلق بحث کی تھی اور اوسے دانستہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

آنریبل مسٹر کریک—

منتخب کمیٹی نے اس بات پر غور کیا تھا اور حاضرین کی کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ چونکہ ہم پنچایت کی کارروائی کو ہلکی الحدود پابندہ قواعد نہیں بنانا چاہتے ہیں اسلئے اوس پر کورم کی قید نہیں لگانی چاہئے پنچایت کا فیصلہ حاضرین کی کثرت رائے سے ہوا کرے گا۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے—

یورآنر— فرض کیجئے آراے مساوی مساوی ہوں تو پھر۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام—

"تو پھر دو بارہ اجلاس ہونا چاہئے"۔

آنریبل پنڈت جواہر لال بھارگو—

"میں ایک تبدیلی کی تجویز کرتا ہوں دفعہ ۲ میں میرے خیال میں الفاظ "ڈپٹی کمشنر سے" کے بعد لفظ "اور" کی بجائے لفظ "یا" زیادہ موزوں ہوگا۔

یہ ترمیم پیش ہو کر منظور ہوئی۔

آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام—

یورآنر—میں نے اپنے خیالات کا اظہار پہلے ہی کر دیا ہے کہ اختیارات کا تفویض کرنا صرف سرکاری آدمیوں تک ہی نہیں محدود رکھنا چاہئے بلکہ غیر سرکاری آدمیوں تک بھی پہنچانا چاہئے لہذا یورآنر کی اجازت سے میں تجویز کرتا ہوں کہ دفعہ ۸ کی چوتھی سطر میں لفظ "درجہ اول" کے بعد الفاظ "یا بجز پولیس افسر کے کسی اور شخص کو" یا ایسے الفاظ جس میں غیر سرکاری اشخاص شامل ہوں ایزاد کئے جائیں۔دفعہ الیہ کی عبارت پھر حسب ذیل ہوگی۔

"ڈپٹی کمشنر کسی سب ڈویژنل افسر یا مجسٹریٹ درجہ اول یا پولیس افسر کے سوا کسی اور افسر یا غیر سرکاری آدمی کو اختیارات تفویض کر سکینگے"۔

آنریبل مسٹر کریک—

جناب عالی—مجھے ڈر ہے کہ میں اس ترمیم کو منظور نہیں کر سکتا۔ اول تو یہ بے قاعدہ ہے کیونکہ اس کی کوئی اطلاع پہلے سے نہیں دی گئی۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

آنریبل ممبر کو میں نے ضروری اجازت دے دی ہے۔

آنریبل مسٹر کریک—

بہر حال منتخب کمیٹی نے اس سوال پر جو آنریبل ممبر نے اٹھایا ہے با احتیاط غور کی تھی اور کثرت رائے اس کے مخالف تھی۔ میں نے منتخب کمیٹی میں جتلایا تھا کہ جہاں تک مجھے علم ہے کوئی اور ایسا قانون نہیں ہے جس کے ذریعہ ڈپٹی کمشنر اپنے قانونی اختیارات غیر سرکاری افراد کو تفویض کر سکے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ کونسی ایسی ضرورت ہے جس کے لئے ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ اپنے ضلع میں امن امان قائم رکھنے کے متعلق اپنے فرائض کا ایک نہایت اہم حصہ غیر سرکاری حضرات کو تفویض کر دے جو کسی طرح گورنمنٹ کے ماتحت نہیں ہیں اور لوگوں کے بیچ ایک دور دراز اور بلا واسطہ طریق کے ماتحت ہوں۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اصولاً یہ ترمیم بالکل ناقص ہے۔ عملاً اس کے کیا معنی ہونگے اس کے یہ معنی ہے ڈپٹی کمشنر زیر ایکٹ ہذا اپنے اختیارات ذیلدار کو تفویض کر سکیگا جس کی نسبت آنریبل ممبر نے اسقدر بے اعتباری کا اظہار کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کا صدر بالعموم ایک آنریری مجسٹریٹ درجہ اول ہوا کرے گا۔ پس دفعہ کی موجودہ صورت میں ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہے کہ اوسے اختیارات تفویض کرے۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام—

معاف فرمائیے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا صدر ہمیشہ آنریری مجسٹریٹ نہیں ہوا کرتا۔

آنریبل مسٹر کوربٹ—

"اکثر حالتوں میں آنریری مجسٹریٹ ہی صدر ہوتا ہے آنریبل ممبر کا مدعا دفعہ ہذا کی موجودہ صورت ہی سے کافی طور پر حاصل ہو جاتا ہے۔ آنریری مجسٹریٹ کسی طرح پر بھی گورنمنٹ کا افسر نہیں ہوتا ہے۔ وہ اختیارات مجسٹریٹ کا استعمال کرتا ہے جو گورنمنٹ اوسے عطا کرتی ہے لیکن مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کیوں اختیارات ایک ایسے شخص کو تفویض ہوں جو کوئی مجسٹریٹی فرائض نہیں ادا کرتا اور جسے گورنمنٹ نے ذمہ واری کا کوئی کام نہیں دیا ہوا جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ صاحب کمیٹی نے اس سوال پر پوری پوری بحث کی تھی اور صرف دو ممبر اس کے موافق اور پانچ اس کے مخالف تھے۔ کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کیوں کمیٹی کی رائے کو منظور نہ کیا جاوے۔"

آنریبل صدر مجلس—

کیا آنریبل ممبر اپنی ترمیم واپس لیتے ہیں۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام—

"یور آنر— نہیں بلکہ میں اس ترمیم پر اصرار کرتا ہوں۔ جو تین دلائل آنریبل ممبر نے پیش کئے ہیں ان میں سے اول یہ ہے کہ اختیارات اوس شخص کو نہیں دینے چاہئیں جو ڈپٹی کمشنر کے نزدیک ذمہ وار نہیں ہے۔ یور آنر۔ مجھے یقین ہے کہ ہر ایک ضلع میں ایسے اشخاص کی ایک تعداد ضرور مل سکتی ہے جن پر ڈپٹی کمشنر اعتبار کرسکے ایسے اشخاص جو اون فرائض کو جو انہیں تفویض کئے جائیں اوسی طرح سر انجام دے سکیں جس طرح کہ ایک مجسٹریٹ درجہ اول۔ اس ترمیم کو پیش کرنے میں میرا مدعا یہ ہے کہ اس مسودہ میں جو اب کونسل کے پیش ہے ایسے فرائض ہیں جنہیں ڈپٹی کمشنر سر انجام دیتا ہے اور یہی فرائض قصبہ کی پنچایت کے بہت سے آدمی سر انجام دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر یور آنر ملاحظہ فرمائینگے کہ مسلوبات کی دفعہ (۲) کی رو سے پنچایت لوگوں کو مسلوبات کرسکتی ہے ڈپٹی کمشنر بھی مسلوبات کرسکتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ دفعہ ذیلی کی رو سے پنچایت کی منظور کردہ مسلوبات کے لئے ڈپٹی کمشنر کی منظوری لازمی ہے یہ ایک غیر معمولی دفعہ ہے جس سے دیہات کے لوگوں کو اختیار حاصل ہوتا ہے میں عرض کرتا ہوں کہ اسی طرح یہ بھی بے محل نہ ہوگا اگر اختیارات ایک ایسے شخص کو عطا کئے جاویں جو سرکاری ملازم نہ ہو مگر ڈپٹی کمشنر اوس پر اعتبار کرے۔ دوسری دلیل جو آنریبل ممبر نے پیش کی ہے یہ ہے کہ اختیارات اوس شخص کو تفویض کئے جاویں جو مجسٹریٹ درجہ اول ہو یا ہونا چاہئے یا ایسا شخص ہونا چاہئے جو مجسٹریٹ کے اختیارات استعمال کرتا ہو۔ در اصل یہی میرے اعتراض کی بنیاد ہے۔ لوگ ان اشخاص سے ڈرتے ہیں جو مجسٹریٹ کے اختیارات استعمال کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ہمیں ایک ایسی طریق کو ترقی دینی چاہئے جس کے ذریعہ سے ڈپٹی کمشنر زیر دفعہ (۸) ان اشخاص کو اختیارات تفویض کرے جو مجسٹریٹی اختیارات کا استعمال نہیں کرتے تا کہ لوگ ان کے پاس بلا استمزاج جا سکیں کہ گویا وہ پنچایت کے کسی رکن کے پاس جاتے ہیں۔ لہذا میں ادب سے پھر اب بھی اصرار کرتا ہوں کہ اس دفعہ سے کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ اگر ڈپٹی کمشنر دیکھے کہ اوسکے علاقہ میں ایک مناسب آدمی ایسا ہے جس سے وہ اختیارات تفویض کرسکے تو وہ اسے اختیارات دیدیگا۔ میری ترمیم کا مدعا یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنران کو اختیار حاصل ہو کہ وہ خاص حالتوں میں ایسے شخص کو منتخب کرکے اختیارات تفویض کردے۔ اسلئے میں عرض کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو منظور فرمایا جاوے۔"

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے—

"یور آنر— میں اس ترمیم کی تائید صرف اس لئے کرتا ہوں کہ ڈپٹی کمشنر جب اختیارات تفویض کرنے لگے تو اوس کے مد نظر یہ بات نہیں ہو کہ غیر سرکاری شخص پر بھی اعتماد کیا جاسکتا ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ

اختیارات تفویض کرنے میں کیوں عہدہ دار اشخاص کو ترجیح دی جائے - یہہ صرف ایک اختیاری معاملہ ہے اور ویسا کہ میرے دوست نے جتایا ہے کہ جب ڈپٹی کمشنر کو یہہ معلوم ہو کہ اسکے پاس ایک بہت اچھا آدمی ہے جس پر وہ اعتماد کرسکتا ہے تو کیوں نہ اوسے اختیار حاصل ہو کہ وہ ایسے شخص کو اختیارات تفویض کرے -

آنریبل پنڈت ہو ڈراڈن ——

یور آنر —— میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں - اگر اس طرح اختیارات تفویض کئے گئے تو ایکٹ کی پوالیسی ہی بدل جائیگی - یور آنر اور نیز ممبران کونسل نے بھی کہا ہے کہ مدعا یہہ تھا کہ چھوٹے اور معمولی کا ایک طریقہ منظور کیا جائے اور اس قسم کے قانون کو نافذ کرنے کی وجہ محض یہہ تھی کہ اوس طریق کے منظور کرانیوالا افسر مقرر کیا جائے - اگر ڈپٹی کمشنر اختیارات ہر ایک ایسے آدمی کو تفویض کرے جسے وہ مناسب سمجھتا ہے تو ایکٹ کی تمام سکیم ہی بدل جائیگی - اس میں اختیارات تفویض کرنے کا اختیار تو ڈپٹی کمشنر کو ضرور ہے لیکن یہہ صرف سب ڈویژنل افسر تک ہی محدود ہے جو ڈپٹی کمشنر کے رتبہ کا آدمی ہے یہہ اختیارات ایسے شخص کو دیئے جائیں جو کم از کم مجسٹریٹ درجہ اول ہو - میں یقیناً اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ میرے خیال میں یہہ اوس اصول کے خلاف ہے جو ہمارے پیش نظر ہے -

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ ——

یور آنر —— مجھے آنریبل پنڈت ہو ڈراڈن کے خیالات کے ساتھہ کلی اتفاق ہے - جہاں مجھے ترمیم کے مدعا کے ساتھہ اس خاص صورت میں ہمدردی ہے وہاں میں یہہ بھی کہونگا کہ وہ افسر جسے اختیارات تفویض ہوں ایسا ہو جو قانونی طور پر ڈپٹی کمشنر کو جواب دہ ہو - اگر اختیارات سب ڈویژنل افسر کو تفویض ہوں تو وہ اپنے علاقہ کے امن کا ذمہ دار ہے - اسی طرح مجسٹریٹ درجہ اول بھی ہے - یہہ مجسٹریٹ ڈپٹی کمشنر کے ماتحت ہوتے ہیں اور وہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے ذمہ دار ہیں - فرض کیجیے کہ ڈپٹی کمشنر کو پورا یقین ہے کہ ایک غیر سرکاری آدمی اوس کے فرائض بجالانے کا پورا اہل ہے - لیکن وہ کسی وجہ سے انہیں پورا نہیں کرتا تو پھر مسودہ کا تمام مدعا خبط ہوجائیگا اور قباحت کے نتائج پیدا ہونگے - لہذا یہہ نہایت ضروری ہے کہ یہہ اختیارات ان افسروں کو تفویض ہوں جو از روئے قانون اپنے افعال کے ڈپٹی کمشنر کو جواب دہ ہوں اور وجوہات کے علاوہ یہہ بھی ایک وجہ تھی کہ منتخب کمیٹی نے پورے غور و خوض کے بعد یہہ خیال کیا کہ اختیارات انہیں افسروں کو تفویض ہوں جن کا ذکر دفعہ میں کیا گیا ہے - اس لئے جناب عالی میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

ہز آنر صدر مجلس ——

میں نے اس ترمیم کے بلا اطلاع پیش کئے جانے کی اجازت بغیں وجہ دی تھی کہ معلوم ہوجائے کہ منتخب کمیٹی کے دلائل اس بارہ میں کیا ہیں تاہم میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ گورنمنٹ کے نقطہ خیال سے میں آنریبل پنڈت موصوف کے خیالات سے متفق ہوں کہ اس قسم کی تفویضگی اختیارات گورنمنٹ کے اصول کے بالکل خلاف ہوگی گورنمنٹ قانون کے ذریعہ افسروں کو اختیارات عطا فرماتی ہے اور چند حالتوں میں ڈپٹی کمشنروں کو اختیار ہے کہ وہ ذمہ وار افسران کو اپنے اختیارات تفویض کردیں لیکن گورنمنٹ نے ڈپٹی کمشنران کو ہرگز یہہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اختیارات مذکور اون اشخاص کو تفویض یا تبدیل کریں جن کا کوئی سرکاری عہدہ یا ذمہ داری نہو - اختیارات کا استعمال اور ذمہ داری لازم و ملزوم ہونی چاہئے - - انکے اختیارات کی تفویضگی کو پیش نظر توسیع خواہ کسقدر ہی پسندیدہ کیوں نہ ہو یہہ ناممکن ہوگا کہ انہیں ایسے آدمیوں کو تفویض کیا جائے جو قانونی طور پر ذمہ دار نہیں ہے - اگر ہم اوس ترمیم کو جو آنریبل رائے زادہ صاحب نے پیش کی ہے منظور بھی کرلیں تو مجھے پورا یقین ہے کہ گورنمنٹ اوسے اتکیا یہہ کہے گی کہ یہہ کار روائی نظم و نسق کے معاملہ اصول کے خلاف ہے - جس کے ذریعہ سے اختیارات افسران کو اس بنا پر تفویض کئے جاتے ہیں کہ وہ یا تو انہیں خود استعمال کرینگے یا اون کو ایسے اشخاص کو تفویض کریں جو کسی ذمہ واری کے عہدہ پر فائز ہیں آنریری مجسٹریٹ اگرچہ سرکاری ملازم نہیں مگر وہ ذمہ وار عہدہ دار ضرور ہیں اور یہہ ہی وجہ ہے کہ اونکو اس قسم کو تفویضگی

کا اہل سمجھا گیا ہے ایک ڈپٹی کمشنر کا ایک ایسے آدمی کو اختیارات تفویض کرنا جو آنریری مجسٹریٹ نہیں حکومت کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہوگا کیونکہ اس قسم کی تفویضگی اپنے ساتھ سوالی سرکاری ذمہ داری لئے ہوئے نہیں۔ اس ترمیم کا مدعا غالباً ایسا ہی استفادہ کرنا ہو جو فائدہ مند ہے کہ اسے منظور کیا جائے اگر آنریبل ممبر کی مرضی یہ ہے کہ کثرت رائے سے اس کا فیصلہ ہو تو میں اس کے متعلق رائے دینے کے لئے تیار ہوں۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام۔۔

یور آنر۔۔میں اسے واپس لیتا ہوں۔

ترمیم پیش ہوکر نامنظور ہوئی۔۔

آنریبل مسٹر کریک۔۔

یور آنر۔۔میں تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ مذا جس طرح کہ اس کی منتخب کمیٹی اور کونسل نے ترمیم کی ہے پاس کیا جائے۔میرے خیال میں یہ کہنا چنداں ضروری نہیں کہ جو کام تائید اس مسودہ کی اس کونسل میں کمیٹی نے اوس سے مجھے امید ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ منتخب کمیٹی کے دوسرے ممبروں کو خوشی حاصل ہوئی ہے اور اس سے میرے اس ہمارے مقولہ کی بھی تائید ہوتی ہے کہ جب کبھی عملی کام کرنے والے چند آدمی ایک خاص مقصد کو لیکر جس سے قوم کا فائدہ ہو بحث مباحثہ کریں تو اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ بالعموم ایسی باتیں سلجھایا کرتی ہیں جن سے سب کو اتفاق ہوتا ہے۔ہم نے ایک ایسے قانون کو پاس کرلیا ہے جس کی نسبت ابتدا میں سخت تنازعہ ہونے کا خوف تھا اور میرے خیال میں منتخب کمیٹی کے ممبر اس بات پر اپنے آپ کو مبارکباد کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ ایک ممبر نے جو بولا ہے اس مسودہ کی تائید کی ہے۔البتہ صرف ہولو رسالے کے آنریبل ممبر نے بادل ناخواستہ اس کی تائید کی ہے لیکن اون کی تقریر کے بیشتر حصہ میں اونہوں نے نہایت قابلانہ اپنی پہلی نہ ڈالنے والی تحریک میں گذشتہ اجلاس میں اپنے طرز عمل کی وجہ بیان کی ہے۔چونکہ اب وہ اوراق کونسل سے تشریف لےگئے ہیں اس لئے میں اس کے متعلق اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

" ایک بات جو آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ نے پیش کی ہے وہ میرے خیال میں غلط فہمی پر مبنی ہے۔انہوں نے بیان کیا ہے کہ مسودہ کی اصلی صورت پر جو اعتراضات انہوں نے کئے وہ اس خدشہ پر مبنی تھے کہ اس سے پولیس کو اور زیادہ دخل دینے اور غالباً ظلم کرنے کا موقع مل جائیگا۔ مسودہ کی اصلی صورت پر اس قسم کا گمان بلا شبہ غلط فہمی پر مبنی تھا کیونکہ مسودہ مذکور میں پولیس کا ہرگز کوئی ذکر نہ تھا۔

مسودہ کی پہلی صورت میں پولیس کا اس سے الذا می تعلق لیا جاتا کہ اب اصلی موجودہ صورت میں ہے۔تاہم یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو اب گزر چکا ہے۔دوسرا خیال جو آنریبل ممبر موصوف نے ظاہر کیا یہ تھا کہ مسلم ڈاکوؤں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ٹیکری پہرہ زیادہ سود مند نہیں ہوگا ہمارا تجربہ اس خیال کی تصدیق نہیں کرتا۔میرے خیال میں ضروری اور مناسب ہے کہ ہم کوئی ایسی بات نہ کہیں جس سے ٹیکری پہرہ کے طریق کی حقیقی قدر و منزلت کم ہو جائے کیونکہ ابھی موجودہ ٹیکری پہرہ کے نظام کی آزمائش کی گئی ہے بے شمار مفید نتائج نکلے خاص کر مسلح ڈاکوؤں کی صورت میں جو آنریبل ممبر موصوف کے ضلع میں تو نہیں البتہ شمال مغربی پنجاب میں ضرور واقع ہوئے۔میرے خیال میں اب مجھے کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں اور میں اس بات کی باقاعدہ تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ جیسی کہ اس کی منتخب کمیٹی اور کونسل نے ترمیم کی ہے پاس کیا جائے "۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لعل چند۔۔

یور آنر۔۔میں اس تحریک کی تائید کے لئے کھڑا ہوا ہوں لیکن ایسا کرنے سے پہلے میں اس امر کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔جب مسودہ پہلے پہل کونسل میں پیش ہوا تو میں اپنے آنریبل رفیق سردار بہادر گجن سنگھ کا ہمنوا تھا اس کی مخالفت کی تھی ہم آواز تھا لیکن آنریبل ممبران کو یاد ہوگا کہ جہاں میں نے مسودہ کی مخالفت

کی تھی۔ وہاں میں نے آنریبل ممبر باہتمام کو دکھایا تھا کہ گاؤں کی طرف سے یہ بھی یقین دلایا تھا کہ گاؤں والے بوقت ضرورت ٹھیکری پہرہ کے طریق پر معاملہ آسان کر کے حکومت کی مدد کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اوس وقت سے مسودہ میں بہت سی اہم تبدیلیاں ہو چکی ہیں اور اب یہ اشد ضرورت کے وقت پر استعمال ہونے کا قانون ہو گیا ہے۔ اس لئے میری رائے میں بھی تبدیلی ہو گئی ہے۔

" سلیکٹ کمیٹی کا ممبر ہونے کی حیثیت میں میں اس موقعہ پر آنریبل مسٹر کریک کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مخالفین مسودہ کے مشوروں کو تسلیم کر لیا میں امید کرتا ہوں کہ سب کمیٹی کے میرے رفقاء بھی میرے خیالات کے موید ہیں۔

آنریبل ممبر نے ان تبدیلیوں کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے جو سلیکٹ کمیٹی نے اس مسودہ میں کیں اور مسودہ مذکور اب ہمیں سیلف گورنمنٹ کا اولین سبق سکھاتا ہے۔

" نمبردار بہت سے اختیارات سے محروم کر دئے گئے ہیں اور ڈپٹی کمشنر صرف ضرورت کا فیصلہ کرے گا اور باقی سب کچھ پنچایت کے ہاتھوں میں ہوگا۔ اب جرمانہ سرکار کے خزانہ میں نہیں داخل کیا جائیگا یہ مسودہ ایک معتدل سا قانون بن گیا ہے

" چند دن ہوئے ایک دہقان نے جو ضلع روہتک میں گشت کا کام کر رہا تھا نہایت قابلانہ طریقہ میں مجھے اس مسودہ کا عملی پہلو بتایا۔ جب میں نے اوس سے یہ سوال کیا کہ آیا گاؤں والے اسے پسند بھی کرتے ہیں یا نہیں تو اوس نے مجھے جواب دیا " ہمیں اسے پسند کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ ہر دو میں سے چھوٹی برائی ہے۔ میں نے پوچھا کہ " بڑی برائی کیا ہے " تو اوس نے فوراً یہ جواب دیا کہ " زیر دست پولیس " اوس نے کہا " فرض کیجئے ہمارے علاقہ میں ڈاکہ پڑتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پولیس کا سب انسپکٹر بمعہ کنسٹیبلوں۔ اس پاس کے مواضعات کے شریف آدمیوں اور سپاہیوں کی ایک تعداد کے ساتھ ہمارے گاؤں میں آ جاتا ہے تو سب دور دار کر ہمارے قصبہ میں دیکھے جاتے ہیں جس سے قصبہ کو کثیر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ وہ قصبہ سے اوس وقت تک نہیں جاتے جب تک کہ انہیں علاوہ کے کسی دوسرے قصبہ سے کسی جدید واقعہ چوری یا نقب زنی کی اطلاع نہ ملے جہاں سب انسپکٹر بمعہ اپنے لاؤ لشکر کے نہ جا سکے۔ میں یہ نہیں کہ سکتا کہ اس بیان میں کسقدر سچائی ہے۔ میں اسے آنریبل ممبران کے سوچ بچار پر چھوڑتا ہوں۔ میری اپنی رائے ہے کہ بہتر ہے کہ ہم چوکی پہرہ انتظام دیکر ڈاکوؤں کی وارداتوں کو روک لیں بہ نسبت اس کے کہ کسی واردات کے ارتکاب کے بعد پولیس ہمیں تنگ کرے۔ اس وقت ہم واضعان قانون ہیں اور ہمیں چاہئے کہ واقعات کو اونکی اصل رنگت میں دیکھیں۔ گاؤں میں چوکی پہرہ کا انصرام پنچایت کے سپرد ہونا زائد پولیس مقرر کرنے کی نسبت گاؤں والوں کے حق میں بہتر ہوگا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں کہ مسودہ کو قانونی جامہ پہنایا جاوے "۔

آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ۔

" یور آنر۔ میں صرف ایک لفظ اور کہنا چاہتا ہوں۔ آنریبل مسٹر کریک نے جتایا ہے کہ جہاں تک میری مخالفت پولیس اور ایکٹ کے باہمی تعلق پر مبنی تھی میری غلط فہمی تھی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے اس بات کا اعتراف کرنا چاہئے کہ جہاں تک اس مسودہ کا تعلق ہے پولیس کو اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں پولیس کی روز مرہ کی کارروائیوں کو فراموش نہ کر سکتا تھا۔ موجودہ ٹھیکری پہرہ بلا شبہ پولیس کے ماتحت نہیں ہے۔ اور چونکہ نمبردار کلی پولیس کے زیر اثر ہوتے ہیں اسلئے مسودہ کی اصلی صورت میں ٹھیکری پہرہ کا انتظام بھی انہیں کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ بلا شبہ اب یہ سے سود ہے کہ میں اون نا جائز کارروائیوں کا ذکر کر کے آنریبل ممبران کا وقت لوں جو ٹھیکری پہرہ کے متعلق پولیس کی طرف سے وقتاً فوقتاً عمل میں آئیں اور جن سے لوگ بذات خود تنگ ہوئے۔ اس مسودہ کی مخالفت کرتے وقت میں ان حالات کو بھلا نہیں سکتا تھا۔ اب چونکہ موجودہ صورت مسودہ کے بموجب پولیس کا ٹھیکری پہرہ سے کوئی تعلق نہیں اس لئے میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں۔

آنریبل خواجہ یوسف شاہ۔

" یور آنر۔ ایک بات ہے جسکی طرف میں یور آنر کی توجہ منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ میرا تجربہ صرف ایک

خاص علاقہ یعنی امرتسر کے متعلق ہے جہاں پولیس لوگوں کو بڑی حد تک مدد دیتی رہی ہے - وہ ہمیشہ مدد دینے سے خارج ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہہ ذمہ داری ان کے کندھوں پر آپڑی ہے - گاؤں والوں کو تنگ کرنے کی بجائے وہ ان کی خوشی سے امداد دیتے رہے ہیں - یہ فرض کر لینا کہ جہاں کہیں پولیس آ جاتی ہے لوگوں کو تنگ کرتی ہے ایک نہایت نا منصفانہ بات ہے۔

" کچھ صورتیں ایسی ضرور ہونگی - لیکن عام طور پر پولیس اپنا کام نہایت اچھی طرح کر رہی ہے بعض لوگ بڑے ہوتے ہیں اور ملازمت کے ہر ایک صیغہ میں ایسے آدمی موجود ہیں - اس لئے میں مسودہ کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل مسٹر طامسن۔۔

جناب عالی - اس بحث کے دوران میں ہمیں یاد دلایا گیا ہے کہ آنریبل لالہ کاشی رام ۲ رپورٹ نمبر جس کی بدولت یہہ مسودہ پیش ہوا ہے دو حصوں پر منقسم تھا - پہلے حصہ میں آنریبل ممبر نے یہہ صلاح دی تھی کہ انگریزی قانون کا طریق رائج کیا جاوے - دوسرے حصہ میں اونہوں نے یہہ کہا تھا کہ گاؤں والوں کو ہتھیار دینے میں اور زیادہ کشادہ دلی سے کام لیا جاوے تاکہ وہ اپنی حفاظت کر سکیں اور اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو یہہ ایک اشارہ کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ نے پہلے حصہ پر تو عمل کر لیا ہے لیکن دوسرے حصہ کو نظر انداز کر دیا ہے - یا بالفاظ دیگر کہ اس نے ذمہ واریاں تو بڑھا دی ہیں لیکن مراعات روا نہیں رکھیں۔

" یہہ اشارہ اگر درحقیقت کیا گیا ہے تو وہ واقعات پر مبنی نہیں - اس اضلاع میں جو گذشتہ چند سالوں میں ڈاکوں اور ڈکیتوں کا شکار بنے رہے ہیں گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق ہتھیاروں کے لائسنسوں کی تعداد بہت بڑھا دی گئی ہے - اور بعض اضلاع میں مثال کے طور پر میں میانوالی کا نام لیتا ہوں - جہاں میں یقین کرتا ہوں کہ لوگوں کے پاس آج چند سال پہلے سے دگنے ہتھیار ہیں "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔۔

" یور آنر - میں ایک خفیف سی بات کونسل کے روبرو پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جس میں کل آنریبل ممبر یا علاوہ کے لوگ میں پہنچ چکا ہوں آنریبل ممبر مذکور نے مجھے اس بات کے کہنے کا اختیار دیا ہے کہ وہ مجوزہ ترمیم کی جگہ میں اب پیش کرتا ہوں منتخبہ نہیں کرینگے دفعہ ۲ میں پنچایت لفظ کی تعریف کی گئی ہے - میں تجویز کرتا ہوں کہ الفاظ " جسے ڈپٹی کمشنر ذیلدار کی رپورٹ پر درج کرے " کے بعد الفاظ " یا کوئی اور شخص جسے ڈپٹی کمشنر نے اس کام کے لئے مامور کیا ہو " ایزاد کئے جاویں - ذیلدار ہی صرف ایسا شخص نہیں ہونا چاہئے جس کی رپورٹ پر کارروائی ہو - بہر حال میں یہہ نہیں بتلا سکتا ہوں کہ آنریبل ممبر کو اس تجویز سے دلچسپی ہے "۔

آنریبل مسٹر کوبک۔۔

" جب یہہ ترمیم فہرست میں موجود تھی تو میرا ارادہ اسے منظور کر لینے کا تھا لیکن آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے اسے واپس لے لیا - دوسرے خیال میں اسے کونسل روبرو کے پیش کرنا چاہئے ترمیم کے الفاظ یہہ ہونگے -

" جسے ڈپٹی کمشنر اوس رپورٹ کے موصول ہونے پر مقرر کرے جو ذیلدار یا کوئی اور شخص جسے ڈپٹی کمشنر اس کام کے لئے تعینات کرے گاؤں والوں کے مشورہ کے بعد پیش کرے " اس کام کے لئے ذیلدار کے علاوہ کسی اور وسیلہ کا ہونا آرام دہ ہوگا - یہہ دفعہ اوس صورت میں مفید ہوگی جبکہ ذیلدار اپنے علاقہ سے غیر حاضر ہو اور ڈپٹی کمشنر کو اس رپورٹ کی ضرورت ہو "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔۔

" جناب عالی - کیا یہہ اور بھی بہتر ہوگا اگر ہم اس تعریف میں الفاظ " پنچایت " اور اشخاص کی تعداد جو اسطرح مقرر کئے جاویں " ایزاد کر دیں - اس صورت میں دفعہ مذکور کے الفاظ حسب ذیل ہونگے -

* ایسے اشخاص جن کو ڈپٹی کمشنر اوس رپورٹ کے موصول ہونے پر مقرر کرے جیسے ذیلدار یا کوئی دوسرا شخص جسے ڈپٹی کمشنر اس کام کے لئے مامور کرے گاؤں والوں کے مشورہ کے بعد پیش کرے بشرطیکہ ان اشخاص کی تعداد جو اس طرح مقرر ہوں "۔

یہ تحریک پیش ہو کر منظور کی گئی۔

یہ تحریک کہ مسودہ کو جس طرح کہ منتخب کمیٹی اور کونسل نے اس کی ترمیم کی ہے پاس کیا جائے پیش ہو کر منظور ہوئی۔

آنریبل مسٹر طامسن—

* یورآنر کی اجازت سے میں ایک تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں تا کہ ایک خفیف سی کمی کو پورا کیا جائے جو اوس تحریک میں رہ گئی ہے جو کل پیش ہوئی اور جس کے ذریعہ سے ایکٹ ترمیم معافیات پنجاب اور مسودہ جواز منتخب کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا مسودہ کو پیش کرتے وقت میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ میری خواہش یہ ہے کہ منتخب کمیٹی کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنی رپورٹ ایسے وقت پر پیش کردے کہ موجودہ اجلاس کے ختم ہونے سے پہلے مسودہ کو قانونی شکل دی جا سکے۔ ان ہدایات کا اوس تحریک میں ذکر نہیں کیا گیا جس کے ذریعہ مسودہ منتخب کمیٹی کے سپرد ہوا۔
کونسل مینول صفحہ ۷۳ کے گیارہویں قاعدے کے مطابق منتخب کمیٹی تا وقتیکہ اوسے خاص ہدایت نہ دی جائیں اپنی رپورٹ مسودہ کے گزٹ میں شائع ہونے کے دو مہینے بعد پیش کیا کرتی ہے۔

اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ منتخب کمیٹی کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنی رپورٹ بروز جمعہ بتاریخ ۲۶-اپریل پیش کرے۔

بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء (گذشتہ سے پیوستہ)

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ—

یورآنر—ہم ایک نہایت ہی نازک زمانہ میں سے گذر رہے ہیں۔ سفاک ظالم نے مغربی محاذ میں فتح حاصل کرنے کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کی ٹھان لی ہے۔ جس اندھا دھند طریقے سے دول وسطی اپنے آدمیوں اور سامان کو ضائع کر رہی ہیں اوس سے اس بات کا امکان ہے کہ ہماری بہادر افواج وحشی دشمن سے کسی قدر پس پا ہو جائیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ دشمن جلد ہی اس بات کو دیکھ کر حیران رہ جائیگا کہ ہمارے اتحادیوں کی لڑائی کی کڑی کہاں کہاں خم آ سکتا ہے مگر ٹوٹ نہیں سکتی۔ اور گو ہمارا خط مدافعت کسی قدر پیچھے ہٹ سکتا ہے لیکن ناقابل تسخیر ہے۔

یورآنر—اس کی وجہ فرانس اور فلانڈرز میں ہمارے سپاہیوں کی بے نظیر شجاعت، بہادری اور دلاوری ہے۔ اون سورماؤں کی سخت آزمائش میں ہمارے خیالات اور ہماری دعائیں اون کے ساتھ ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ بالآخر وہ اس آزمائش میں فتح مندی کے ساتھ کامیاب ہونگے کیونکہ وہ انصاف اور ایمانداری کی خاطر لڑ رہے ہیں اور یہ یقین کرنا ممکن ہے کہ اکال پرکھ اون لوگوں کی راستی اور صداقت پر ہوں سایہ چھوڑ دیگا۔

* یورآنر—ہندوستان بھی مقدور بھر خدمت کر رہا ہے "۔ انگلستان نے اوس کی خدمات متعلقہ سلطنت کا فراخی سے اعتراف کیا ہے۔ کوئی میدان جنگ ایسا نہیں ہے جہاں ہمارے بہادر مدفون نہیں جس سے ہمارے سورماؤں کی نا مٹنے والی یادگار ہمیشہ کے لئے قائم ہے۔ کل کی بات ہے کہ انگلستان کے وزیر اعظم نے شہنشاہ معظم کی ہندوستانی افواج کے کارناموں کی فیاضانہ طریقہ میں ستائش فرمائی تھی اگر عراق عرب کے شہروں اور آبادیوں پر برطانوی جھنڈا لہرا رہا ہے اگر مصر ترک سے محفوظ ہو گیا ہے۔ اگر عرب اب آزاد لوگوں کا ملک ہو گیا ہے تو یہ ہندوستان کے سپوتوں کی شجاعت اور قربانی کا نتیجہ ہے۔

* لیکن جب میں ہندوستانی فوج کے کام کا ذکر کرتا ہوں تو مجھے قدرتی طور پر اس صوبہ کی خدمات کا خیال آتا ہے۔

ہمارے تمام لیڈر مسلمہ حال پنجاب نے اپنی تھوڑی سی آبادی اور چھوٹے سے رقبہ کے ساتھ اپنا سر عقیدت حضور ملک معظم کے قدموں میں ڈال دیا ہے اور علاوہ بریں ہر ایک خدمت کرنے کے لئے تیار ہے۔ دوسرے لوگ خواہ کچھ ہی کہیں لیکن یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ دوسرے صوبہ جات کی خدمات پنجاب کی فوجی کوششوں کے مقابلہ میں چراغ روشن نہیں۔

* یور آنر۔ یہ ستائش اور فخر کا درجہ ان پنجابیوں کی خدمات اور ان کی مادر زاد وفاداری اور آپ کی ان تھک کوششوں اور گہری ہمدردی کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ جب وہ وقت آئیگا کہ اس حصہ کی تاریخ لکھی جائے جو پنجاب نے جنگ کے متعلق لیا ہے تو مجھے یقین ہے کہ یور آنر اور یور آنر کے رفقا اور جفا کش لیڈروں کا نام تاریخ مذکور کے صفحات پر ایک نمایاں جگہ میں درج ہوگا۔

* لیکن جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں زمانہ حال اس قدر نازک ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ہم اپنی گذشتہ کارگزاری پر ہی قناعت نہیں کر سکتے۔ اور میں سکھوں کی طرف سے یور آنر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ حکومت برطانیہ کو ہم اپنی حکومت اور اس جنگ کو اپنا جنگ سمجھتے ہیں اور ہم دشمن کو شکست دینے کے لئے آخری دم تک لڑنے کو تیار ہیں۔

پنجاب اور دوسرے صوبوں میں قابل بھرتی سکھوں کی تعداد پانچ لاکھ کے قریب ہے۔ سوا لاکھ کے قریب شہنشاہ معظم کی افواج میں پہلے ہی شامل ہوچکے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ قابل بھرتی مردانہ آبادی میں سے ہر چار سکھوں میں سے ایک فوج میں شریک ہوگیا ہے۔

* میں ان اعداد کو ایک جائز اور قابل معافی فخر سے بیان کرتا ہوں اور گورنمنٹ کو یاد دلاتا ہوں کہ میری قوم کے ہر فرد بشر شہزادے سے لیکر دہقانی تک نے ہماری تاریخ کے اس نازک زمانہ میں گورنمنٹ کا پورا پورا ساتھ دیا ہے۔ صرف حال ہی میں ہر ایک سکھ شہزادہ نے وزیر اعظم کی اپیل کے جواب میں سلطنت کے فوجی وسائل میں اضافہ کی خاطر اپنے آدمیوں کی تعداد کو دوگنا کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور یہ ایک نہایت ہی موزوں بات تھی کہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو جو پنجاب کے مسلمہ جاگیر دار ہیں اور جنہوں نے فوجی خدمت کے لئے اس قدر آدمی دئے ہوئے ہیں جتنے ہندوستان کے کسی اور راجہ نے نہیں دئے اس اپیل کے جواب میں پہل کرنی تھی۔ مہاراجگان جیند۔ کپورتھلہ اور فریدکوٹ نے جیسا کہ آج کے سول اور ملٹری گزٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان کی مثال کی فوراً تقلید کی ہے۔ میں کونسل کے اس نمونہ میں زور سے کہتا ہوں کہ تمام سکھ قوم نے جو ہزاروں کی تعداد میں تعلیمی کانفرنس اجلاس گوجرانوالہ میں شریک تھی اس بات کا تہیہ کرلیا ہے کہ وہ سلطنت کی حفاظت کے لئے آخری دم تک لڑینگے۔ ہم وہ لوگ ہیں جو بولتے کم ہیں مگر کام زیادہ کرتے ہیں۔ میں نے یور آنر کی خدمت میں زور سے یہ عرض کرتا ہے کہ ہماری خاموشی کے کچھ اور معنے نہ لئے جائیں۔ ہم باتوں کے نہیں بلکہ کام کے آدمی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ جہاں ہمارے الفاظ کام دینگے وہاں ہمارے افعال جاری کرینگے۔

* یور آنر۔ سکھوں نے یہ کچھ کیا ہے اور ابھی وہ اور بھی بہت کچھ کرینگے لیکن میں یہاں یہ جتائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہ یہ دیکھکر بہت مایوس ہوتے ہیں کہ جن اصحاب کو گذشتہ سال شہنشاہ معظم کی باقاعدہ فوجوں میں کمیشن عطا ہوئے ان میں ایک بھی سکھ نہ تھا۔ میں اپنی تقریر کو صرف اپنی قوم تک ہی محدود رکھونگا۔ دیگر دوسری جماعتوں کے قابل نمائندے اس کونسل میں موجود ہیں اور وہ اپنی اپنی قوم کی بابت کہہ سکتے ہیں۔

* یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ ان کونسلوں کی جدید ساخت کا سوال زیر غور ہے۔ ذمہ وار احکام خواہ کچھ ہی اصلاح ضروری سمجھیں مجھے امید ہے کہ آپ کی گورنمنٹ سلطنت کے بہترین مفاد کی خاطر اس بات کا خیال رکھیگی کہ گورنمنٹ کی کونسلوں میں سکھوں کے جو زبردست دیہاتی رقبوں میں اہم و خاص رکھتے ہیں کافی اور شایان قائم مقام ہوں۔

میرا یہ مطالبہ کہ کونسل میں ہر ضلع کے کسانوں کا کم از کم ایک نمائندہ ہو کچھ زیادہ نہیں ہے۔ شہری آدمیوں کے لئے تعلیم اور حفظان صحت کے بارہ میں سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں اور انہیں سرکاری ملازمت میں بھی حصہ دیا جاتا ہے۔ ہسپتال۔ سکول۔ پولیس ایسی ہی بے شمار چیزیں ان ہی لوگوں کے لئے موجود ہیں جو بڑے بڑے شہروں میں رہتے ہیں۔ میں اپنے شہری غرض اصحاب بھائیوں سے ان باتوں کے لئے حسد نہیں کرتا لیکن جو بات میں یور آنر کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو سلطنت کی حفاظت کے لئے بھرتی ہو رہے ہیں اور وہ لوگ جو گو غریب ہیں مگر آدمیوں اور روپیہ بہم رسانی کے متعلق اپنے ملک کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے تیار ہیں اس بات کے مستحق ہیں کہ ان سے بھی ان کے ہم وطن اصحاب بھائیوں جیسا سلوک کیا جائے۔ چند دن ہوئے میں اخبارات میں یہ پڑھ کر حیران ہو گیا کہ مدراس اور بنگال میں دیہاتی رقبوں میں رہنے والوں کے لئے صوبہ پنجاب کی نسبت تعلیم اور لوکل سیلف گورنمنٹ کی تربیت کے لئے بہت زیادہ آسائشیں بہم پہنچائی گئی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یور آنر کی گورنمنٹ جلد کوشش کر کے قصبہ جات کے لئے پنچائتیں۔ مفت سکول۔ سفری ہسپتال اور ڈسپنسریاں اور مہذب زندگی کی دیگر ضروریات بہم پہنچائے گی۔

"مجھے اس بات کے علم سے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ یور آنر کی گورنمنٹ اس وقت عوام الناس کی مفت اور جبری تعلیم دینے کی تجاویز پر غور و خوض کر رہی ہے جس کے متعلق حال ہی میں کونسل ہذا میں ایک مسودہ پیش ہوا ہے لیکن چونکہ حضور کی گورنمنٹ اس کام میں مصروف ہے اسلئے میں یہ جتلانا چاہتا ہوں کہ عوام الناس کی کوئی تعلیم ہرگز سود مند اور کامیاب نہ ہوگی تاوقتیکہ بچوں کو ان کی مادری زبان میں تعلیم نہ دی جائیگی۔ سکھوں کو خدشہ ہے کہ اگر عوام الناس کے لئے مفت اور جبریہ تعلیم اسی طریق اور اسی ذریعہ سے دی گئی جو اب رائج ہے تو اس سے صوبہ کی اصلی دیسی زبان کو نہایت سخت نقصان پہنچیگا۔ ایسا نتیجہ تمام پنجابیوں کے مفاد کے لئے تباہ کن اور سکھوں کے لئے بھی مضر ہوگا۔

"گورنمنٹ سے اس امر کی استدعا کرنا بے محل نہ ہوگا کہ وہ اپنی توجہ فی الفور دیہاتیوں کو فوجی کام سکھانے اور بوائے سکوٹ (Boy Seot) کے سوال کی طرف منعطف کرے۔ اس زمانہ میں جبکہ پرانے عہد ناموں کی وقعت کاغذ کے ٹکڑوں سے زیادہ نہیں رہی ضروری ہے کہ اس ملک کی حفاظت کے انتظام کو بڑی اور فراخ بنیادوں پر رکھا جائے۔ اور اس مدعا کے حصول کے واسطے گورنمنٹ کے لئے اس سے بہتر تدبیر اور کوئی نہیں کہ وہ ان ہر دو سوالات پر سنجیدگی اور ملائمت سے غور کرے۔ لوگوں کی امداد کرے اور انکی خواہشات سے وسیع ہمدردی کا اظہار کرے۔

"دوسرا اہم سوال جو میں یور آنر کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں وہ صوبہ کی زراعتی حالت ہے۔ پنجاب کی آبپاشی کی وسیع تجاویز پر پنجاب گورنمنٹ حقوقی طور پر ناز کرسکتی ہے۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجائے کہ جہاں گورنمنٹ کو اس کے متعلق اپنی کامیابی پر بجا ناز ہے وہاں لوگ بھی اس کے بہت مرہون ہیں۔ گزشتہ جنگ کے متعلق چندے۔ فوج کے لئے آدمیوں کا بہم پہنچانا اور سخت ایام میں بلا کسی کشیدگی کے معاملہ کا ادا کیا جانا یہ سب اس امر کی واضح شہادت ہیں کہ لوگ راج برطانیہ کے کس قدر احسانمند ہیں۔

"لیکن پنجاب میں زراعت کے مزید ترقی پانے کی بہت امید ہے۔ سائنس کے ذریعہ سے زراعت کا ابھی تک اس صوبہ میں لوگوں کو علم نہیں۔ بد عملی اور جہالت کی وجہ سے اراضی کی کاشت میں ابھی تک رسمی اور فرسودہ وسائل سے کام لیا جاتا ہے۔ جدید مشین اور دیگر زراعتی کلوں کے استعمال سے لوگ تقریباً بالکل ناآشنا ہیں۔ کھاد کے استعمال کے متعلق بھی یہی حالت ہے ہم یہ پڑھکر بسا اوقات حیران رہ جاتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ میں زمین کی پیداوار بعض اوقات ہندوستان کی پیداوار سے دس گنا ہوتی ہے۔ ان کی کامیابی کی زیادہ تر وجہ سائنٹفک زراعت کا کام اور کسانوں کی زرعی تعلیم ہے۔

گورنمنٹ پنجاب کو چاہئے کہ جب وہ ان اشد ضروری مصروفیتوں سے فارغ ہو جائے تو ان امور کے متعلق ایک وسیع پیمانہ پر کام شروع کرے۔ موجودہ انتظام اس اہم مسئلہ کے حل کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ گورنمنٹ کی اس وقت تک تسلی نہیں ہونی چاہئے جب تک کہ پنجاب کے ہر ایک کسان کو علم

اراضیات میں کھاد ڈالنے اور نہایت موزون کلون کے استعمال کرنے کے متعلق اسکیمیں ہم نہ بھولنا چاہئے
ں - اور جب تک کہ اوس کے لئے نہایت ہی عمدہ بیج نہ مہیا ہو جاویں۔نمونہ کی فارمیں۔کواپرٹو خرید کے
ے کلون کی بہمرسانی۔بیجوں اور کھادوں کی خرید اور پیداوار کی فروخت کے متعلق انجمن ہائے امداد باہمی
حوصلہ افزائی - زراعتی ماہروں کی بہمرسانی دو اور عوام کو زراعتی تعلیم دینا۔ایسی ضرورتیں ہیں جن
ہ دایرے میں پیدا کرنا گورنمنٹ کی توجہ کا محتاج ہے۔جب میں زراعتی معاملات کا تذکرہ کرتا ہوں میں آنریبل
ھری ول چند کے ان خیالات کی پوری تائید کرتا ہوں کہ تمام قابل استفادہ اراضی اون سپاہیوں کو عطا
ے کے لئے محفوظ رکھی جائے جو اس وقت ہماری لڑائیاں لڑ رہے ہیں اور دنیا کے [illegible] جنگ میں
ے گھروں کی حفاظت کر رہے ہیں۔یہ مناسب نہیں ہوگا کہ قابل استفادہ اراضی کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے
آبادی کے پاس فروخت کیا جائے درآن حالیکہ ہمارے بھائی جو اون سے بہتر سلوک کے مستحق ہیں
ان جنگ میں کام کر رہے ہیں۔یور آنر۔پبلک کے جو فرائض میرے ذمے ہیں میں اون کی ادائیگی میں
ر رہونگا اگر میں اوس گہری شکر گزاری کا ذکر نہ کروں جو لوگ کو یور آنر کی اون سرگرم کارروائیوں کیلئے
ـوس کرتے ہیں جنکو ابتدا یور آنر نے رشوت اور جرائم کے سد باب کے متعلق کی ہے۔

راشی افسر نہ صرف اپنے لئے ذلت اور دوسروں کے لئے تکلیف کا موجب ہوتے ہیں بلکہ خود گورنمنٹ
لئے سخت خطرہ کا موجب ہیں۔کیونکہ لوگ گورنمنٹ اور اس کے ملازموں میں تمیز نہیں کر سکتے۔اگر ایک
ہ دار بدنام ہو تو اوس سے تمام گورنمنٹ کی بدنامی ہوتی ہے۔پس پنجاب میں رشوت ستانی کا سد باب
نے کے متعلق یور آنر کی کوشش ہر طرح پسندیدہ ہے اور اس جد و جہد میں لوگ دل سے یور آنر
ساتھ ہیں۔

" اپنی تقریر کو ختم کرنے سے پہلے میں مختصر طور پر اپنی قوم کی خاص ضروریات کا ذکر کرنا چاہتا
ں۔یور آنر کو علم ہے کہ سول نظم و نسق کے تمام شعبوں اور مقامی اور میونسپل بورڈوں میں ہمارا حصہ
کل نا کافی ہے۔ہم یہہ مشکور یور آنر کے مشکور رہیں کہ حضور والا ہماری اس شکایت کو دور کرنیکا انتظام
رہے ہیں لیکن تاوقتیکہ کہ تمام محکموں کے سرکردہ افسروں کو واضح ہدایات جاری نہ کی جاویں۔یور آنر
ں ٹھیک کوششیں کامیاب نہیں ہوسکتیں - کیا یہہ تعجب انگیز نہیں ہے کہ گذشتہ تین سال میں چیف کورٹ نے
گرا اسسٹنٹ کمشنری کے لئے گورنمنٹ کے پاس ایک سکھ کا نام بھی نہیں بھیجا - چیف کورٹ نے صرف
ہالی جوت سنگھ کا نام بھیجا ہے جو اب پنشن پر چلے گئے ہیں - اسی طرح صوبہ تعلیم کے مختلف شعبوں میں
ں ہمارے بہت تھوڑے آدمی ہیں اور اسسٹنٹ انسپکٹر تو کوئی بھی نہیں ہے - میں اپنے قوم کے فرض کی
ادائیگی میں کوتاہی کرونگا اگر میں اس بارہ میں اون کے حقوق احساس کا ذکر نہ کروں اور میں اس بات پر زور
دونگا کہ کم از کم سکھ اضلاع میں تو سکھوں کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکھ ہوں اور انسپکٹر اسسٹنٹ انسپکٹروں کی کافی
تعداد بھی سکھ ہو اسی طرح عدالتوں اور تھانوں اور دیگر محکموں میں بھی سکھوں کی تعداد بڑھائی
جانی چاہئے - اور مجھے یور آنر کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس بارہ میں کوئی خاص کارروائی کی گئی تو اس سے
سکھوں کی بڑی دلجمعی ہوجائیگی اور گورنمنٹ کی خدمت کرنے کا شوق اُن میں اور بھی بڑھ جائیگا۔آخر میں
اپنی قوم کی طرف سے ہز اکسیلنسی والسرائے بہادر کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یور آنر کے
عہدہ کی میعاد بڑھا دی - اگر اس صوبہ کے گذشتہ کے کارنامے شاندار ہیں - اگر اس صوبہ کے مستقبل میں بہت
کچھ کرنا ہے تو اس کا شکر گزاری کا سہرا یور آنر کے سر پر ہے۔اس واسطے سلطنت کے مفاد اس بات کے مقتضی ہیں
کہ یہہ صوبہ ایک ایسے افسر کے ماتحت ہو جو زبردست منتظم اور دور اندیش مدبر ہو - اور ہم شکر گزار
ہیں کہ یہہ صفات یور آنر میں موجود ہیں۔

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ نے مندرجہ ذیل تقریر اُردو میں فرمائی :-

" یور آنر چونکہ ہر ایک ممبر کو بجٹ پر تقریر کرنے اور بحث کرنے کے لئے صرف ۱۵ منٹ وقت
دیا گیا ہے اس لئے اس خیال کو مد نظر رکھکر میری حقیر رائے یہہ ہے کہ ہر ایک آنریبل ممبر کے لئے بہتر ہے کہ
ایک ایسے مضمون کو انتخاب کرلے جس میں اوس کو بہت دلچسپی ہو اور اوسی مضمون تک اپنی تقریر کو
محدود رکھے - اس اصول کو پیش نظر رکھکر میں اپنی تقریر کو صرف ایک مضمون تک محدود رکھتا ہوں - یہہ

ایک ایسا مضمون ہے کہ میرے خیال میں کبھی اس پر اس کونسل میں تو جہ نہیں دلائی گئی۔ اس
متعلق مجھے اُمید ہے کہ آنریبل ممبر خزانہ میرے دلائل کو بغور سنکر گورنمنٹ کے طرز عمل کا اظہار
تاکہ ہزاروں ہندؤں اور مسلمانوں کو جنکی میں نیابت کرتا ہوں اس کے متعلق گورنمنٹ کا طر
معلوم ہو جائے۔ اس امر کو حضور انور سے بہتر اور کوئی نہیں جانتا کہ مشرقی ملک پر حکومت کرا
گورنمنٹ کا اولین فرض یہہ ہے کہ وہ باشندگان کے احساسات اور خیالات کو ملحوظ خاطر رکھے اور
کسی گورنمنٹ کو باشندگان کے مابین ہر دل عزیز بنانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں کہ ا
مذہبی پیشواؤں کی امداد کی جائے اور انکی عزت و تکریم کی جائے اور اون کے مذہبی مقامات کی
کے لئے سرکار کی طرف سے کشادہ دلی سے مالی امداد دی جائے۔ یہی وجہ تھی کہ مسلمان او
گورنمنٹیں جو پنجاب پر حکمران تھیں مذہبی مقامات مثلاً مسجدوں۔ خانقاہوں۔ مندروں اور شوالوں
کے لئے جاگیریں عطا کرنا اور شاہی خزانہ میں سے بڑی بڑی رقمیں مقرر کرنا اپنا سب سے بڑا فرض
کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ ہر ایک مذہب و ملت کے پیشواؤں کو پنشنیں اور جاگیریں دینا سرکاری خ
ایک جائز اور لازمی حصہ سمجھا جاتا تھا۔ ایسی جاگیریں برٹش راج کے شروع میں بکثرت تھیں
افسوس ہے کہ بعد ازاں اونکی تعداد کم ہوگئی۔ وہ جاگیریں نہ صرف مذہبی پیشواؤں کو روزی کی تشویش
سبکدوش کردیتی تھیں بلکہ ان سے وہ پیشوا عوام کو مذہبی اور اخلاقی تعلیم دینے کے لئے بہت سا
بچا سکتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ ان مذہبی مقامات میں بہت سے مدرسے مکتب اور پاٹھ شالہ قائم رکھی جاتی
جن سے گورنمنٹ کو کسی حد تک اپنی رعایا کی تعلیم کے انتظام سے سبکدوشی ہوجاتی تھی اور ا
لوگوں کے دلوں میں کم سنی سے ہی گورنمنٹ کی شکر گذاری اور عقیدت کے خیالات مستقل طور
جاتے تھے۔ اب یہہ فیصلہ کرنا گورنمنٹ کی مرضی پر منحصر ہے کہ آیا موجودہ بجٹ میں اس
طریق کو از سر نو جاری کرنے کے لئے کوئی رقم مہیا کرنی چاہئے یا نہ۔ لیکن مجھے نہایت ا
ہوگا اگر میری یہہ درخواست اس وجہ سے رد کر دیجائے کہ گورنمنٹ کا روپیہ غیر مذہبی کاموں پر
کرانیکے لئے ہے۔ اور اسکے علاوہ کوئی اور دوسرا محکمہ مذہبی اغراض کے لئے گورنمنٹ سے روپیہ طلب نہیں
کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ ہر سال ہزاروں روپے گرجوں پر صرف کرتی ہے۔ اگر اس قسم کی
گورنمنٹ کے طرز عمل کے خلاف نہیں ہے تو اس کی کوئی وجہ نہیں کہ کیوں مسلمانوں اور ہند
مذہبی مقامات کے لئے محاصل صوبہ میں سے امداد دینے کے سوال پر اس وجہ سے اعتراض کیا جاتا
مذہبی خرچ محاصل صوبہ میں سے جائز مصرف نہیں۔

" جیسا کہ رائج الوقت تعلیم کے متعلق موجودہ روشنی کے تعلیم یافتہ لوگوں کو قومی سکول
کالجوں کے لئے امداد دیکر خوش رکھا جاتا ہے اسی طرح پرانی روشنی والے اور مذہبی ہندؤں ا
کا ان مذہبی مقامات کے لئے عطیات دیکر دل خوش کیا جاسکتا ہے جو گورنمنٹ کی وفاداری اپنے مذ
ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ یہہ ظاہر ہے کہ اس ملک کے اندر بہت سی تعداد میں پرانے زمانہ کے
آدمی موجود ہیں اور یہی اشخاص ہیں جن میں سے گورنمنٹ کو لاکھوں جوان فوجی خدمات کے لئ
ہوئے ہیں۔ اگرچہ ہندو اور مسلمان مذہبی پیشواؤں نے اس بارہ میں اپنی خدمات کا ڈھنڈورا ن
جیسا کہ دستور ہے تاہم گورنمنٹ سے پوشیدہ نہیں کہ اس فرض کی انجام دہی کے لئے اونہوں
دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ ایسے مفید فرقہ اور مقامات کی غور و پرداخت گورنمنٹ کے استحکام کے لئ
ضروری ہے۔ اور اگر آنریبل ممبر خزانہ کونسل کے اس اجلاس میں اعلان فرمائیں کہ گورنمنٹ
میں خرچ کے انتظام کرنیکے لئے کوشش کریگی تو یہہ پنجاب کے ہندؤں اور مسلمانوں کے لئے نہایت ہی
کا باعث ہوگا "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس۔

یور آنر۔ آپ کے فیض رسان دوران حکومت کا ایک سال اور گذر گیا ہے۔ اور ہمیں امی
ابھی ہم آپکی ابر رحمت اور ہمدردانہ حکومت کے ایک اور سال سے فائدہ اٹھائینگے۔ یور آنر اس

اعلان ہوا تھا کہ ہز آنر کے عہدہ کی میعاد ایک سال کے لئے اور بڑھادی گئی ہے۔ تو ہر ایک پنجابی خوشی سے پھولا نہیں سماتا تھا۔ یہ صرف ہز آنر کا زبردست ہاتھ ہی تھا جس نے پنجاب کو بد امنی اور بد نظمی سے بالکل پاک و صاف رکھا۔ ہمارا صوبہ ایک سرحدی صوبہ ہے اور یہاں آتش کا مصالحہ بالکل قریب ہے مگر جس طریقہ سے ہز آنر نے اس صوبہ کو ان مصائب سے بالکل بے لوث رکھا ہے اوس کے لئے لوگ ہز آنر کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ انگلستان اس وقت دنیا کی آزادی کی حفاظت میں مصروف ہے اور ہم پنجابیوں کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہز آنر کی رہبری سے پنجاب نے اس جنگ میں جس کا مقصد دنیا کو غلامی سے آزاد کرنا ہے۔ ایک نہایت ہی اہم حصہ لیا ہے۔

زمانہ قدیم سے پنجاب کو اپنی جغرافی حیثیت سے ہندوستان کی حفاظت کا فخر حاصل رہا ہے۔ اور آجکل ہم نے اپنا دست حفاظت و خدمت اور بھی بڑھا دیا ہے اور اب ہماری خواہش ہے کہ ہم اوس عظیم اور عالیشان سلطنت برطانیہ کے محافظ بن جاویں جو تمام روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہز آنر سلطنت کی وزیر اعظم کا پیغام ہندوستان کے نام ہر طرح سے مواساۃ کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ اور ہز آنر سلطنت کی حفاظت کے لئے پنجاب ہر ایک قربانی کرنے کو تیار ہے۔ آدمیوں کے بہم پہنچانے میں پنجاب نے دیگر صوبہ جات سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ قطع نظر کثرت مال اور اگر میں غلطی نہیں کرتا ہر نو آبادی سے زیادہ اور اعلیٰ جیسے ... کے مقابلہ جنگی قرضوں میں ہمارا درجہ انتہا اعلیٰ ہے۔ وزیر اعظم فرماتے ہیں کہ سلطنت کی حفاظت کے لئے ہم اپنی کوششیں دو چند کردیں۔ ہم اہلی عساکر سلطنت کے لئے وقف کرنے اور اپنے آدمیوں وسائل اور طاقت کو بلا پس و پیش ہز آنر کے حوالہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

"ہز آنر اب میں مالی معاملات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے صوبہ کا بقایا بہت بڑھ گیا ہے۔ سنہ ۱۹۱۴-۱۵ع میں وہ چالیس لاکھ سے کچھ ہی زیادہ تھے۔ اس وقت اون کی تعداد تقریباً دو کروڑ ہے۔ سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع میں بقایا اختتام سال کے اعداد بجٹ ۵۵ لاکھ ۱۳ ہزار تھے۔ لیکن حقیقت میں ان کی تعداد ایک کروڑ ۵۲ لاکھ ۷۵ ہزار نکلی۔ یعنی ۹۷ لاکھ اور ۶۲ ہزار کا فرق نکلا۔ یا بالفاظ دیگر اصلی اعداد بقدر ۱۲۲ فیصدی کے زیادہ تھے۔ اب سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع کی حالت کو دیکھئے اس سال کے بقایا اختتام سال کے اعداد بجٹ ایک کروڑ پانچ لاکھ ۹ ہزار تھے۔ ان بقایوں کے ترمیم شدہ اعداد ایک کروڑ ۸۹ لاکھ ۷۸ ہزار ہیں یعنی بقدر ۸۴ لاکھ ۶۹ ہزار کے زیادہ ہیں۔ اصلی اعداد۔ مجھے خوف ہے کہ اس سے بھی زیادہ ہونگے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گذشتہ دو سال میں ان بقایوں کی اصلی تخمین بجٹ کے اعداد سے کہیں بڑھ گئے ہیں۔ ہز آنر اس طرح کی کم بجٹ اعداد دکھانا میری رائے ناقص میں درست طریق عمل نہیں ہے میری رائے ناقص میں یہ طریقہ بھی غلط ہے کہ مصارف سال ان بقایا جات کا اندازہ لگاتا ہے صحیح نہیں ہے۔ صوبہ کی مالی حالت کی صحیح تصویر دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ تخمینے کسی قدر صحت کے ساتھ لگائے جایا کریں۔ ہز آنر مختلف مدوں کی آمد اور خرچ کے اعداد کا ملاحظہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آمدنی کی مدوں کا اندازہ عموماً کم لگایا جاتا ہے اور خرچ کی مدوں کا اندازہ زیادہ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سال کے آخر پر کم از کم عوام الناس بڑے بڑے بقایا جات دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ جب گورنمنٹ کی تجاویز کونسل کے پیش کی جاتی ہیں تو ہم کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ تعلیم کی توسیع صنعت و حرفت اور زراعت کی ترقی۔ زیادہ طبی آسائشوں اور سوسائٹی کی عام بہتری اور اسی قسم کے دیگر مقاصد پر صرف کرنے کے لئے روپیہ بہت کم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم گورنمنٹ کو تکلیف دیتے ہیں کہ ہم ان مفاد عامہ کے مقاصد پر زیادہ خرچ کرنے کے لئے اور نہایت دیانہ۔ ہز آنر مجھے امید ہے کہ آئندہ زیادہ صحیح اندازہ لگایا جایا کرے گا۔

* گذشتہ اجلاس کونسل میں میں نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو زیادہ رقم دینے کے متعلق ایک رزولیوشن

پیش کیا تھا۔ یور آنر کی گورنمنٹ نے از راہ عنایت ان مقامی جماعتوں کو اون کے زیر اہتمام پڑھانے والوں کے لئے ۲ لاکھ کی رقم عطا فرمائی۔ اسکے لئے میں یور آنر کی گورنمنٹ کا نہایت مشکور ہوں۔ لیکن یور آنر۔ یادداشت کہ حال ہی میں فنانس ممبر نے جاری کی ہے اوس میں مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی۔ یادداشت میں یہہ تصریح ہے کہ کنٹریکٹ بورڈوں کو پڑھانے والوں کی فوری ضروریات کے لئے دینے کے واسطے زیر مد "۳۵۔ تعلیمات سول" ۲ لاکھ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ لیکن جو تقریر ممبر موصوف نے میرے رزولیوشن کے متعلق کی تھی اس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ "خاص کاموں کے لئے جیسا کہ آنریبل ممبر تجویز کرتے ہیں امدادی رقوم کا دینا ہماری عام پالیسی کے خلاف ہے" لیکن یادداشت میں جو کچھ ہوا وہ بالکل وہی ہوا جو میں چاہتا تھا۔ میں گورنمنٹ کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے میری سفارش قبول کرنے کیلئے اس بارہ میں اپنی عام پالیسی سے انحراف کیا۔ لیکن اگر وہ اس رقم کو زیر مد "۳۲۔ جائداد" شامل کر لیتے تو بھی مطلب حاصل ہو جاتا اس سے انہیں اپنی عام پالیسی کے خلاف عمل نہ کرنا پڑتا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ سال دو لاکھ کی اس مزید رقم کو مستقل طور پر کنٹریکٹ بورڈ کی معمولی مقررہ عطیہ کی رقوم میں شامل کر لیا جائیگا اور اسے زیر مد "۳۲۔ جائداد" درج کر لیا جائے جو میرے رزولیوشن کا منشا تھا۔

"یور آنر۔ ایک اور بات ہے جس کا ذکر میں اپنے مالی طریق کے متعلق کرنا چاہتا ہوں۔ کونسل کے کسی گذشتہ اجلاس میں میں نے تجویز کیا تھا کہ صوبہ کی گورنمنٹ کے با التفصیل تخمینے غیر سرکاری ممبروں کو مہیا کئے جایا کریں۔ یور آنر دوسرے صوبوں میں اس قسم کے تخمینے غیر سرکاری ممبروں کو دئے جاتے ہیں اور اپنے صوبہ کے متعلق جو اس قسم کے تخمینے مجھے فنانس ممبر نے از راہ عنایت دئے ہیں اون سے ہم جیسے آدمیوں کو گورنمنٹ کی مالی پیچیدگیوں کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ لہذا میں یور آنر سے استدعا کرتا ہوں کہ اس قسم کے تخمینے ہم کو دئے جایا کریں۔ اگر میری درخواست قبول ہوگئی تو مجھے یقین ہے کہ ہم گورنمنٹ کے لئے فنانس کمیٹی میں اور اس سے باہر اور زیادہ مفید ثابت ہونگے۔ مجھے امید ہے کہ ان کے مہیا کرنے کا خفیف خرچ میری درخواست کو شرف قبولیت بخشنے کے سد راہ نہ ہوگا۔

"ہماری کونسلوں میں بجٹ پر بحث کا طریق بھی تواری بجٹ کے سوال کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔ یور آنر۔ ایک پہلے ممبر لوکل امپیریل کونسل میں اس قسم کی بحث کو خرگوش کے شکار کے مشابہ بیان کر گئے ہیں۔ یہہ تصویر کسی حد تک درست ہے۔ لیکن یور آنر۔ اس کے لئے غیر سرکاری ممبر موجب الزام نہیں۔ آج کل یہہ بحث اوس وقت ہوتی ہے جب بجٹ میں مزید ترمیم نا ممکن ہوتی ہے۔ جو کچھ کہ ہم کہتے ہیں اس کا اثر اگر کوئی ہوسکتا ہے تو آئندہ سال کے بجٹ پر ہوتا ہے۔ لیکن اس بحث سے جسے خرگوش کا شکار کہا گیا ہے میرے خیال میں ایک فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ ہمیں انتظام کے ہر ایک مسئلہ پر بحث کرنے کا موقع مل جاتا ہے یہہ ایک ایسا استحقاق ہے جو غیر سرکاری ممبروں کو حاصل ہے۔ اور میں عرض کرتا ہوں کہ انہیں اس رعایت سے محروم نہ رکھا جائے۔ اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ سال میں ایک دن جو اب ہمیں حاصل ہے برابر جاری رکھا جائے۔ تا کہ ہم غیر سرکاری ممبر سال بھر کے انتظام پر حال میں ایک دفعہ نظر دوڑا سکیں۔ لیکن یور آنر۔ اس کے علاوہ ہم یہہ بھی چاہتے ہیں کہ بجٹ کے متعلق بحث ایک حقیقی بحث ہو جس سے گورنمنٹ کے بجٹ کی سالانہ تجاویز میں کوئی ترمیم ہوسکے۔ یہہ بات صرف اوسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ مالی نقشہ کے پیش ہونے پر غیر سرکاری ممبروں کو اجازت دی جائے کہ وہ مالی نقشہ کے متعلق رزولیوشن پیش کرنے کی تاریخ سے پہلے ایک دن تمام بجٹ کی تجاویز کے اصولوں کے متعلق عام نکتہ چینی کر سکیں۔ اس سے گورنمنٹ کسی حد تک اون تجاویز کی ترمیم نکتہ چینی کے حسب منشا کر سکیگی۔ اور اون کو پھر کونسل کے مالی رزولیوشنوں کے مطابق ترمیم کے لئے چھوڑ سکتی ہے میری رائے میں اوس بحث کو جسے خرگوش کے شکار کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جاری رکھا جائے اور اجلاس کے خاتمہ پر جیسا کہ اب طریق ہے عمل میں آنی چاہئے اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ بجٹ کی حقیقی بحث کے لئے ایک اور اجلاس ہوا کرے جو مالی رزولیوشن پیش ہونے کے اجلاس سے پہلے ہوا کرے۔

* معترضین کا فرداً فرداً ذکر کرتے ہوئے میں دیکھتا ہوں کہ اس سال بھی حفظان صحت کے لئے بدستور چار لاکھ کی اولین رقم رکھی گئی ہے اور غالباً اس وجہ سے کہ محکمہ متعلقہ اس سے زیادہ رقم بھی خرچ نہیں کر سکتا۔

یور آنر۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ پورے حفظان صحت کے قواعد ہیں جو زیادہ خرچ کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو تجاویز حفظان صحت بورڈ کے پاس پہنچتی ہیں ان کے لئے تھوڑا بہت روپیہ مہیا کیا جاتا ہے اور انہیں روپیہ کی عدم موجودگی کی بنا پر ترک نہیں کر دیا جاتا۔ لیکن یور آنر قواعد تمام تجاویز کو آگے پہنچنے سے مانع ہیں۔ بسا اوقات ان قواعد کی رو سے کمشنر ایسی ماتحت مقامی جماعتوں کی تجاویز آگے نہیں بھیج سکتا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ان قواعد کی ترمیم کی جائے۔ ابتدا میں جب حفظان صحت کی اصلاحوں کے فوائد کو جاہل اور ناخواندہ لوگ نہیں سمجھ سکتے تو گورنمنٹ کو جو لوگوں کے مفاد کی نگہبان بنتی ہے۔ چاہئے کہ ان لوگوں میں ان کے سمجھنے کا مذاق پیدا کرے۔ اس غرض کے لئے گورنمنٹ کو بہت زیادہ خرچ کرنا چاہئے بلکہ ابتدا میں اکثر اوقات حفظان صحت کی اصلاحوں کے تمام خرچ کے برابر روپیہ خرچ کرنا چاہئے۔ یور آنر کو بخوبی معلوم ہے کہ برطانوی حکومت کے ابتدائی سالوں میں پنجاب میں تعلیم کی کیسی حالت تھی۔ بہت سے لوگوں کو یاد ہے کہ گذشتہ صدی میں سنہ ۱۸۴۰ع سے سنہ ۱۸۵۰ع و سنہ ۱۸۶۰ع کے قریب تعلیم کا تقریباً تمام خرچ گورنمنٹ برداشت کیا کرتی تھی۔ حفظان صحت کی ابتدائی منزلوں میں بھی گورنمنٹ کو خود خرچ برداشت کرنا چاہئے اور جب لوگ حفظان صحت کی قدر و عافیت معلوم کرنے لگ جائیں تو گورنمنٹ خرچ بند کر سکتی ہے اور اس کو غیر سرکاری ذرائع پر ڈال سکتی ہے۔ یور آنر۔ میں امید کرتا ہوں وقت جبکہ یہ التماس کرتا کہ اس سال حفظان صحت کے لئے اور روپیہ مہیا کیا جائے کوئی بعید از وقت نہیں۔ گرجوں کو ابھارنا۔ کونسل کے لئے چوہوں سے بچانے اور وبائی بیماری کی تعدادیں ایسی ہیں جن پر کروڑوں روپیہ صرف ہو سکتا ہے۔ یور آنر۔ اگر گورنمنٹ روپیہ خرچ کرنے کا ایک دفعہ ارادہ کرے اور ملک میں بیماریوں کے تدارک پر اور زیادہ روپیہ لگائے تو میں نہیں خیال کرتا کہ جو رقم حفظان صحت کے لئے مہیا کی گئی ہے وہ کیوں نہ خرچ ہو۔

یور آنر۔ طبی امداد کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے میں دیکھتا ہوں کہ البرٹ وکٹوریہ ہسپتال لاہور کا طبی امداد پر خرچ بہت ہی بڑھ گیا ہے۔ اس ہسپتال میں پہلے پہل اگر میں غلطی نہیں کرتا تو تین روپے اسے سرکاری ملازمین سے اور پانچ روپے ایسے موسوم اشخاص سے فی کس لئے جاتے تھے جو اس ہسپتال میں رہنا چاہتے تھے۔ ڈاکٹری فیس جراحی کا خرچ اور روشنی اور پنکھوں کا خرچ یہ سب اس رقم میں شامل ہوتا تھا۔ لیکن کچھ سالوں سے اُن مریضوں سے جو اس ہسپتال میں رہتے ہیں اور جو سرکاری ملازم نہیں ہیں سرجنوں اور ڈاکٹروں کی مزید فیسیں طلب کی جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ نئے قواعد بن گئے ہیں جن کی رو سے متوسط درجے کے لوگوں اور ان سفید پوشوں کے لئے جن کی حالت تنگ ہو اس ہسپتال سے کوئی فائدہ اٹھانا مشکل ہو گیا ہے۔ یور آنر۔ جب اس ہسپتال کی بنیاد رکھی گئی تھی تو میرے خیال میں ارادہ یہ نہ تھا۔ اور وہ لائق مریضوں طبی آدمی جنکو اس ہسپتال میں کام کرنے کے لئے گورنمنٹ سے تنخواہ ملتی ہے میرے خیال میں ملکور سے کسی مزید فیس وغیرہ لینے کے حقدار نہیں ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس البرٹ وکٹوریہ ہسپتال کو چندہ سے زیادہ تر ان لوگوں نے دیا تھا جو سرکاری ملازم نہیں ہیں اور یہ ہسپتال زیادہ تر متوسط درجہ کے لوگوں کے فائدے کے لئے بنایا گیا تھا۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ابتدائی ارادہ کو کیوں فراموش کر دیا گیا ہے۔ یور آنر طبی امداد کے حصول کے لئے لوگوں کو جس قدر ممکن ہو آسانیاں ملنی چاہئیں۔ اسی سلسلہ میں میں یہ سفارش کرتا ہوں کہ بیماروں اور مریضوں کے آرام کے لئے ہر ایک ضلع میں ایسے سرکاری ہسپتال قائم کئے جائیں جن کا خرچ مقامی جماعتوں کے ذمہ نہ ہو۔ یہ بات مشہور ہے کہ طبی معالجہ کے نہ ہونے کی وجہ سے اس صوبہ میں تعداد اموات بڑھ گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یور آنر جیسا ہمدرد حاکم اس معاملہ میں مناسب کارروائی کرے گا اور البرٹ وکٹوریہ ہسپتال کے ان موجودہ قواعد میں جن کی رو سے فیس وغیرہ لی جاتی ہے مناسب

ترمیم کی جائیگی - اور صوبہ بھر میں سرکاری اسپتالوں اور شفاخانوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائیگا یور آنر ملتان - لدھیانہ اور دوسری جگہوں میں اس دفعہ طاعون سے اموات بکثرت ہوئی ہیں - میرے خیال میں طاعون سے اس غیر معمولی کثرت اموات کی تحقیقات کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر فرمائی جائے -

* تعلیم عام کرنے کے سوال کے متعلق میں یور آنر کی اجازت سے چند الفاظ کہونگا - میں گورنمنٹ سے دریافت کرونگا کہ وہ ازراہ مہربانی ہمیں بتلائے کہ ابتدائی تعلیم کی توسیع کے متعلق اس کا کیا پروگرام ہے - مثال کے طور پر میں یہ پوچھونگا کہ وہ کتنے عرصہ میں سکول میں جانے کے قابل عمر والے کل بچوں کو سکول میں لانا چاہتی ہے - اس سال ابتدائی تعلیم کی توسیع کے لئے ایک لاکھ روپیہ مہیا کیا گیا ہے -

اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر مقامی بورڈ ایسے سکولوں کے خرچ کا ایک ثلث بدستور برداشت کریں تو قریباً ۵۰۰ نئے سکول کھل جائینگے - لیکن اگر ہم ان جماعتوں کے وسائل کو مد نظر رکھیں جن میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے تو انکے سکولوں کا کھلنا مشکوک معلوم ہوتا ہے - ایک لاکھ روپیہ کی یہ رقم تقریباً بیس یا پچیس ہزار طلبا کی تعلیم کی کفیل ہو سکے گی - اگر گورنمنٹ ہر سال سال ماسبق کی رقم سے ایک لاکھ روپیہ زیادہ بہم پہنچاتی رہے تو دس لاکھ زائد طلبا کو سکولوں میں داخل کرنے میں ۴۰ یا پچاس سال کا عرصہ صرف ہوگا - اس طرح سے سکول جانے والی عمر کے تمام لڑکے سو سال میں سکول جا سکینگے - ہماری رائے ناقص میں اس طرح رفتار سے لوگوں کی تسلی نہ ہوگی - لاعلمی اور جہالت کو ملک سے دور کرنے کے لئے گورنمنٹ کو زیادہ روپیہ خرچ کرنا چاہئے - بلکہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ روپیہ صرف کرنا چاہئے -

* حضور والا - مجھے یہ دیکھکر بہت خوشی ہے کہ اس صوبہ کا محکمہ زراعت بہت عمدہ کام کر رہا ہے - امید ہے کہ گورنمنٹ ہند کے اوس خاص عطیہ میں سے جو کلاہم کے منافع میں سے دیا گیا ہے زرعی حلقوں میں بہت سی اہم اصلاحیں عمل میں لائی جائینگی ہمارے مویشیوں کے ہسپتالوں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے اور نمونہ کے لئے زرعی فارم کھولنے اور سابقہ فارموں کو وسعت دینی چاہئے زراعت کے مویشیوں کو بچانے اور اون کی تعداد کو بڑھانے کا مسئلہ زراعتی امور کا ایک جزو ہے - مویشی چرانے کے لئے جو زمین گورنمنٹ نے آزارہ عنایت مخصوص کی ہے نا کافی ہے میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس غرض کے لئے قابل کاشت اراضی میں سے دس فیصدی بہت ہی تھوڑا ہے مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرکے چراگاہوں کے رقبہ میں اضافہ کر دیگی -

حضور والا کے دور حکومت میں صوبہ کی جرائم پیشہ اقوام کی نگہداشت اور اصلاح کا کام بیش از بیش مستعدی سے ہونے لگا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اقوام مذکورہ کے نقطہ خیال سے ان اقوام کی حالت آگے سے اچھی ہے - ان اصلاحات کی وجہ سے حضور والا کا دور حکومت ہمیشہ یادگار رہیگا لوگ گورنمنٹ کی ان کوششوں کے لئے تہ دل سے مشکور ہیں جو وہ پنجاب کی تجارت کو جاری رکھنے کے لئے کر رہی ہے اور خاص کر زمانہ جنگ میں ریل کی گاڑیوں اور دیگر ذرائع بار برداری کے متعلقہ مشکلات کو حل کرنیکی کوشش کر رہی ہے -

جناب والا چونکہ اب مسودہ قانون در بارہ ترمیم ٹال ٹکس منظور ہو چکا ہے اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ جہاں کہیں محصول چنگی اب بھی جاری ہے منسوخ کر دیا جائیگا یہ محصول تجارت کے راستہ میں صریحاً ایک رکاوٹ ہے "۔

آنریبل خان صاحب مرزا اکرام اللہ خان -

* حضور والا - میں دیگر ممبران کونسل کے ساتھ شریک ہو کر آنریبل فائننس ممبر کو کونسل کے سامنے ایک اطمینان بخش بجٹ پیش کرنے پر تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں - میری ذاتی خواہش تو یہ ہے کہ تعلیم اور حفظان صحت کے لئے زیادہ فراخ دلی سے روپیہ مہیا کیا جاتا لیکن اس عظیم جنگ کے حالات کو ملحوظ رکھکر بجٹ پر کسی قسم کی معقول نکتہ چینی نہیں ہو سکتی -

حضور والا- یہی وقت ہے جبکہ کونسل کے ممبروں کو عام دلچسپی کے مختلف مضامین پر تقریریں کرنے کا موقع ملتا ہے اور میرے لئے یہہ حق بجانب ہوگا کہ میں اس موقع سے فائدہ اٹھا کر حضور والا کو سال بھر کے واقعات کے متعلق اپنے اور ممبران کونسل کے خیالات سے مطلع کروں اور یہہ بھی عرض کروں کہ ہماری ایسی خواہشات اور ضروریات کونسی ہیں جو حضور والا کے ہمدردانہ غور و توجہ کی محتاج ہیں۔

"اس جنگ عظیم میں جسکی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی پنجابیوں نے از سر نو ثابت کر دیا ہے کہ لڑاکی قوم دنیا کی نہایت مضبوط اور قوی ترین قوموں میں سے ہے اور ہمیں بجا طور پر فخر ہے کہ ہمارا صوبہ سلطنت برطانیہ کا بازو شمشیر کہلاتا ہے۔ ہمارے لئے یہہ فخر ہے کہ ہمارے قوی ہیکل اور بہادر سپاہی شہنشاہ معظم اور ملک کی خدمت کے لئے اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں ہمیں اس بات پر بھی ناز ہے کہ انہوں نے شاندار فتوحات حاصل کرکے اپنے ملک کا نام روشن کیا ہے۔ ان قربانیوں کے علاوہ جو اہل پنجاب آگے ہی کر چکے ہیں انہوں نے سال رواں میں بھرتی کے متعلق از حد مستعدی دکھلائی ہے- اور ہمارے لئے بڑی خوشی کا مقام ہے کہ حال میں اس صوبہ میں رنگروٹوں کی تعداد نہایت اطمینان بخش رہی ہے۔

جناب والا- سال رواں کا ایک قابل ذکر اور اہم واقعہ یہہ ہے کہ ہندوستانیوں کو شہنشاہ معظم کی فوج میں کمیشنڈ عہدے ملنے شروع ہو گئے ہیں۔ نو اشخاص کو کمیشنڈ عہدے تو عطا ہو چکے ہیں اور اگرچہ کمیشنڈ عہدوں کی عطائیگی کے متعلق کوئی مزید خبر نہیں ملی گئی تاہم لوگوں کو امید ہے کہ جہاں تک ممکن ہوگا یہہ عہدے ہندوستانیوں کو بکثرت دئے جائینگے اور صوبہ پنجاب کو جلد دیگر صوبجات کی نسبت بہت زیادہ دئے جائینگے تا کہ انکی تعداد پنجابیوں کی ان خدمات کے متناسب ہو جائے جو انہوں نے اس جنگ عظیم میں انجام دی ہیں۔

دوسری راے میں سب سے بڑی نعمت جو سال رواں میں حضور والا نے پنجاب کے شہروں کو عطا کی ہے وہ میونسپل کمیٹیوں کو بذریعہ بیلٹ کا حق انتخاب عطا کرنا ہے جیسا کہ قونسل جنرل نے استعاراً لکھا ہے انتخابوں کی لڑائیوں کا کوئی بوسہ نہیں لیگا کیونکہ کسی شخص کو یہہ خبر نہیں کہ مسٹر جانس کس کو ووٹ دیگا- اب امید واران لائیسنس دار پھیری والوں کی طرح در بدر یہہ سوال نہیں کرتے پھرینگے کہ ہمیں اپنے بکس کھول کر اپنے اصولوں کو بیان کرتے ہو اور ہمیں اپنی سرپرستی کا فخر بخشو۔

ہمیں انتخاب بذریعہ بیلٹ عطا کرکے حضور والا نے اس خرابی کا قلع قمع کردیا ہے جو اکثر اوقات تمام میونسپل کمیٹیوں میں برپا رہتی تھی اور اس سے مقدس مقامات کو بھی زہر آلودہ کردیا جاتا تھا۔ دھڑہ بندی سے کام لینے کے موقع کم ہوجائینگے اور انتخاب میں مقابلہ جائز طریق میں ہونے لگ جائیگا۔

دوسری نعمت جس کے باعث شاید حضور والا کو مدت دراز تک یاد رکھینگے پلوں کے محصول کی معافی ہے- دریائے راوی کے پل سے شروع ہوکر صوبہ بھر کے تمام پلوں پر عنقریب ایک بار ادائیگی محصول گذرا کرینگے اگرچہ مرفہ الحال اشخاص کیلئے یہہ رعایت کوئی اہم نہیں لیکن میں نے غریب لوگوں کو بچشم خود دریا کے پار جانے کے لئے ایک پیسہ ادا کرنے میں تامل کرتے دیکھا ہے۔ میں ایک اور امر کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ اب پبلک گاڑیاں وغیرہ کلکتہ سے پشاور تک بلا رکاوٹ سفر کر سکتی ہیں صرف وزیر آباد ہی میں ایک رکاوٹ ہے جہاں الیگزنڈرا پل کی معکمہ فوج کی سڑک اور پبلک کا کشتیوں کا پل ہے تو عوام کے لئے مفید ہے اور نہ معکمہ فوج کے بھاری چھکڑوں وغیرہ کے گذرنے کے قابل ہیں- جنگی نقطہ خیال سے اور نیز پبلک کی آسائش کے لئے اس رکاوٹ کا دور کرنا نہایت ضروری ہے۔

عوام الناس کی بہتری کے متعلق دیگر امور جو حضور والا کی گورنمنٹ کی توجہ کے محتاج ہیں اتنے بے شمار ہیں کہ ان کو تفصیل وار بیان کرنا ناممکن ہے لیکن ان میں سے بعض بہت اہمیت رکھتے ہیں مثلاً مسئلہ تعلیم- اس صوبہ میں تعلیم کی پست اور ناقص حالت خصوصاً دیہات میں اظہر من الشمس ہے اور اس شکایت کو جتنی جلدی دور کیا جائے اتنا ہی بہتر ہوگا۔

یہہ مشکلات بہت ہی دیرینہ ہے اور اسپر بہت کچھہ بحث مباحثہ ہوچکا ہے۔ ذاتی طور پر میرا یقین ہے کہ اگر یہہ معاملہ کلاً حضور والا کے اپنے ہاتھہ میں ہوتا تو حضور کل ملک کو ایک ہی دن میں تعلیم یافتہ بنا دیتے لیکن جب اون مشکلات کا جو حضور والا کے راستہ میں حائل ہیں دیکھا جاتا ہے تو عوام اوس قانون کو جو ابھی وضع کیا گیا ہے اور جس پر مجلس واضع قوانین غور کر رہی ہے قدر دانی کی نگاہ سے دیکھتی ہین تاہم عوام کی رائے ہے کہ اگر اس قانون کو مقامی جماعتوں کی مرضی پر نہ چھوڑا جاتا تو اسکی دوگنی قدر ہوتی مقامی جماعتیں اپنی موجودہ حالت میں اس قانون کو تمام ملک میں رائج کرانے میں بہت مدت لگا دینگی۔ جہاں تک میرا ذاتی تعلق ہے میرے لئے یہہ امر موجب اطمینان ہے کہ میری اوس درخواست کو جو میں نے اس موضوع پر گذشتہ سال تقریر کرتے ہوئے کی تھی لازمی تعلیم کے مسودہ کی شکل میں شرف قبولیت بخشا گیا ہے۔ لازمی تعلیم کی ملک میں اشد ضرورت ہے۔

تعلیم کے بعد سب سے زیادہ اہم مسئلہ حفظان صحت کا مسئلہ ہے۔ اس پہلو میں ترقی کی رفتار مسلمہ طور پر کم ہے۔ موسمی بخار اور ملعون طاعون ہر سال ہزارہا قیمتی جانیں تلف کرتے ہیں۔ لہذا گورنمنٹ کا یہہ صریح فرض ہے کہ وہ حفظان صحت کی تجاویز کو زیادہ فیاضی سے مالی امداد دے اور کل شہروں اور دیہات میں حفظان صحت کے متعلق کانفرنسیں اور نمائشیں منعقد کرکے نوکروں سے امداد حاصل کرنے میں زیادہ مستعدی دکھلائے۔ حفظان صحت کی وہ کمیٹیاں جو ماہوار جلسے کرتی ہیں اور زیادہ آبادیوں کے مختلف مقامات پر جا کر نقائص کو تلاش کرتی ہیں اور اونکو رفع کرتی ہیں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ بس کوئی وجہ نہیں کہ کیوں یہی طریقہ قصبوں اور دیہات میں عام طور سے اختیار نہ کیا جاوے۔ یہہ کمیٹیاں موجودہ میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں سے علیحدہ ہونی چاہئیں۔ ایک ایگزکٹو افسر اونکے معائنہ کے کاغذات کی دیکھہ بھال کرے اور جو نقائص وہ بیان کریں اون کے انسداد کا حکم میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دیا جائے۔

جو تجویز میں نے پیش کی ہے وہ کم خرچ ہے اور شروع میں چھوٹی چھوٹی میونسپل کمیٹیوں میں اوسکی آزمائش ہوسکتی ہے۔

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ حضور والا کے ہر دلعزیز دور حکومت میں جناب وزیر اعظم کے پیغام کا جواب لوگ دل و جان سے اور نیز ملک کے تمام وسائل سے دینگے۔

اپنی جگہ پر بیٹھنے سے پیشتر میں زراعتی کالج لاہور کی تعریف میں کہنا چاہتا ہوں جہاں آنریبل مسٹر [illegible] نے ہمیں مدعو کیا تھا۔ جو کچھہ ہم نے کالج میں دیکھا اوسکو تفصیل بیان کرنے کے لئے میرے پاس نہ تو وقت ہے اور نہ ہی الفاظ کالج ساز و سامان سے عمدہ طور پر آراستہ اور سرسبز حالت میں ہے چونکہ میرے آنریبل دوست کالج کے کام میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں اسلئے کالج ضرور ہر دلعزیز بن جائیگا۔

التوا

کونسل بروز جمعہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۱۸ع ساڑھے دس بجے صبح تک ملتوی ہوگئی۔

مقام لاہور
یکم مئی سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط — ایس۔ ڈبلیو گریسی

۶۰۳ سی اے — ۵۱۰ — ۲۱ — ۶-۱۹۱۸ ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۵] لاہور ۲۱ جون (مجریہ ۲۸ جون) سنہ ۱۹۱۸ع بروز جمعہ [جلد ۳۶

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو آئین و قوانین وضع کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی۔

پنجاب گورنمنٹ

مجلس وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب وضع آئین و قوانین کی غرض سے زیر احکام ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع منعقد کی گئی۔

کونسل کا اجلاس گورنمنٹ ہوس لاہور میں بروز جمعہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو بوقت ساڑھے دس بجے صبح شروع ہوا۔

حاضرین

هز آنر سر مائیکل فرانسس اوڈوائر جی-سی-آئی-ای کے-سی-ایس-آئی-آئی-سی-ایس لفٹننٹ گورنر پنجاب۔

آنریبل مسٹر جے-پی طامسن آئی-سی-ایس

۹۲۶ پی جی جی-

آنریبل مسٹر جیمس الیگزنڈر رچی۔
آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ۔
آنریبل مسٹر ایچ-جے مینارڈ سی-ایس-آئی آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر او-ایف لمسڈن آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ۔
آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو۔
آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس صاحب سی-آئی-ای۔
آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نراین۔
آنریبل مسٹر ٹی-ڈبلیو ایکمن۔
آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل۔
آنریبل رائے زادہ بھگت رام۔
آنریبل مسٹر سی-اے ایچ ٹاونسنڈ آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر سی-جے ہیلیفکس آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان۔
آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔
آنریبل مسٹر ای-ڈبلیو پارکر۔
آنریبل مسٹر ایچ-ڈی کریک آئی-سی-ایس
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان۔
آنریبل کرنل ایچ ہنڈلے ایم-ڈی آئی-ایم-ایس۔
آنریبل مسٹر ایس-ڈبلیو گریسی آئی-سی-ایس۔

مسودہ قانون عدالتہا ئے پنجاب

آنریبل مسٹر جے-پی طامسن۔

"جناب والا - میں ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب کی ترمیم اور جواز کے مسودہ قانون منتخب
کی رپورٹ کو پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں - بل کے پیش ہونے کے بعد منتخب
کے دو اجلاس ہوچکے ہیں اور دوران بہت طویل ہے۔سب سے پہلی مشکل جو پیش آئی وہ موجودہ
عدالہائے پنجاب کا مناسب تصفیہ تھا بل کے پیش ہونے کے وقت میں جو تقریر کی تھی اس میں ظاہر
کیا تھا کہ گورنمنٹ کا خیال ہے کہ ایکٹ سنہ ۱۹۱۴ع بالکل کوئی ایکٹ ہی نہیں ہے۔ منتخب
کے کئی ممبروں کی یہ رائے تھی کہ ایکٹ کا کچھ حصہ بلکہ اوس کا کثیر حصہ قانون کی حیثیت اور
رکھتا ہے اور کہ لفظی مفہوم کے لحاظ سے وہ ہر طرح سے ایک ایکٹ ہے۔تاہم ہمارا یہ کام تھا کہ اس
کا کوئی مناسب تصفیہ کریں - وہ نتیجہ جس پر ہم پہنچے ہیں اس کونسل کے صاحب سکریٹری نے
کیا تھا اور مسودہ کی دفعہ ۳ میں چھپا کہ اوسے منتخب امیٹی نے مرتب کیا ہے موجود ہے یعنی یہ کہ "
عدالتہا ئے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع اور پنجاب ایکٹ سنہ ۱۹۱۴ع یا اونکا جسقدر حصہ جاری ہو بذریعہ
ذریعہ منسوخ کیا جاتا ہے ہم نے مسودہ کی شکل میں جو سب سے بڑی تبدیلی کی ہے وہ یہ ہے کہ
قانون متعلقہ عدالتہا ئے پنجاب یا بالفاظ دیگر ایکٹ پنجاب نمبر ۳ - مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع کو حصہ دوم
طور پر مسودہ کے ساتھ منسلک کردیا ہے - ہم نے ایسا اسلئے کیا ہے کہ ہمارے خیال میں جواز کی
دفعات اور عدالتوں کے اصل قانون کا یکجا ہونا عدالتہا ئے پنجاب کے لئے باعث سہولت ہوگا۔
ہی جامع ایکٹ کی موجودگی اور یہی موجب سہولت ہوگی لیکن چونکہ چیف کورٹ کے
کل دفعات تھوڑے ہی عرصہ کے بعد غیر ضروری ہو جائینگی - اس لئے عدالہا ئے پنجاب کے متعلق

اور جامع ایکٹ کے صدور کا کچھ زیادہ عرصہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا۔ ہم نے ایکٹ میں ایک یا دو چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کی ہیں۔ مثلاً "جواز و ترمیم ایکٹ عدالتہائے پنجاب" جیسے مشکل نام کی بجائے ایک سہل نام یعنی ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۲۸ء رکھ دیا ہے۔

آنریبل ممبران کو یاد ہوگا کہ سرکاری بل کی دفعہ ۳ میں ان اپیلوں کے متعلق ایک اندراج کرنے کا ذکر کیا تھا جو مسودہ شدہ کی غیر منظور شدہ ترمیم کے مطابق چیف کورٹ میں دائر ہو چکی ہیں یا دائر ہو سکتی ہیں مثلاً دوم و سوم قسم کی اپیلوں کے متعلقہ احکام میں ایک دو خفیف تبدیلیاں کی ہیں۔ دوسری قسم کی اپیلیں جیسا کہ آنریبل ممبروں کو یاد ہوگا ایسی اپیلیں ہیں جو کہ چیف کورٹ میں دائر ہو چکی ہیں مگر ابھی انکا فیصلہ نہیں ہوا۔ ابتدائی مسودہ میں جو کونسل میں پیش کیا گیا تھا ہم نے اول یہ تجویز کی تھی کہ چیف کورٹ کو اس بات کا اختیار دیا جائے کہ وہ ان اپیلوں کو ایک ایسی میعاد کے اندر جو کہ چیف کورٹ مقرر کرے مجاز عدالتوں میں پیش کرنے کے لئے واپس کر دے۔ لیکن اغراض اصلاح مثلاً اب یہ تجویز کی ہے کہ چیف کورٹ ان اپیلوں کو عدالت مجاز میں منتقل کردے۔ تیسری قسم کی وہ اپیلیں ہیں جو ابھی پیش نہیں ہوئیں لیکن اگر بطور اپیلوں کے پیش کی جاتیں تو زائدالمیعاد نہیں ہونگی۔ ایسی اپیلوں کے متعلق امکانی مشکلات کو روکنے کے لئے مثلاً ابتداً تجویز کردہ ۳۰ یوم کی میعاد کو بڑھا کر ۹۰ یوم کر دیا ہے اور یہ ۹۰ یوم ایکٹ کے آغاز سے شروع ہونگے۔ اس امر کو بھی محسوس کیا گیا تھا کہ فرض کرو کہ اگر ابتدائی دعوے ایکٹ ہذا کے نفاذ سے ۱۵ یوم پہلے فیصلہ ہو اور اپیل کنندہ کو نئے قانون کا علم ہو تو یہ ممکن ہے وہ اس امر سے ناواقف ہو کہ اپیل دائر کرنے کے لئے ۹۰ یوم کی میعاد ہے اور اوس کو اپنی غلطی کا اوس تیس یوم کی میعاد کے گذرنے کے کئی دن تک بعد پتہ نہ لگے۔ لہذا ہم اوس میعاد کو دو گنا کرنا چاہتے ہیں اور بجائے تیس یوم کے ہم ساٹھ یوم مقرر کرنا چاہتے ہیں یہ ہیں وہ بڑی بڑی تبدیلیاں جو کہ سلکٹ کمیٹی نے مسودہ میں کی ہیں لیکن پیش نظر سوالات نہایت پیچیدہ ہیں اس لئے میں یہ تحریک نہیں کرتا کہ مسودہ پر آج ہی غور کیا جاوے کونسل کے قواعد کی رو سے یہ لازمی ہے کہ اس مسودہ پر غور کرنے سے کم از کم ایک ہفتہ پیشتر سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اور کمیٹی مذکور کا منظور کردہ مسودہ آنریبل ممبروں کے پاس پہنچ جانا چاہئے اور میرے خیال میں ہمیں اس موقع پر اس قاعدہ کے خلاف عمل نہیں کرنا چاہئے اسلئے میں تحریک کرتا ہوں کہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اور بل ترمیم شدہ سلکٹ کمیٹی پر ۳ جولائی کو غور کیا جاوے"۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام—

"حضور والا—میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں۔"

یہ تحریک کہ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اور بل ترمیم کردہ سلکٹ کمیٹی پر ۳ جولائی کو غور کیا جاوے پیش ہوکر منظور ہوئی۔

آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس—

"حضور والا—ذیل کا رزولیوشن میرے نام درج ہے:—

"یہ کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی خدمت میں سفارش کرتی ہے کہ مطالبہ معاوضہ گرانی غلہ کے موجودہ قواعد میں اسطرح ترمیم کیجائے—کہ

(الف) یہ معاوضہ کئی اجناس خوردنی کی مجموعی اوسط قیمت کی بناء پر محسوب نہ کیا جائے۔

(ب) ہمیشہ ہر ضلع میں اوس غلہ کی اوسط قیمت پر محسوب کیا جائے جو واقعی اوس کی آبادی کے ایک کثیر حصہ کی خاص خوراک ہو۔

حضور والا—مطالبہ معاوضہ گرانی غلہ کے موجودہ قواعد کے بارہ میں کچھ عرض کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان پرانے قواعد کا ذکر کیا جاوے جو منسوخ کردئے گئے ہیں اور میں اس رزولیوشن کے ذریعہ انکو بحال کرانا چاہتا ہوں اپریل سنہ ۱۹۰۸ء میں جب آنریبل سر ایڈورڈ میکلیگن چیف سیکرٹری تھے گورنمنٹ نے ہر ایک ضلع کے لئے ایک فہرست تیار کی تھی جس میں وہ غلہ درج تھا جو مجموعہ حسابات کی دفعہ ۳۲ کی اغراض کے لئے لوگوں کا خاص غلہ خوردنی تسلیم کیا گیا تھا ان قواعد کی رو سے افسران ضلع کو

ہدایت تھی کہ وہ ہر وقت ہر ورت غلہ مندرجہ فہرست پر اوس ماہوار اوسط نرخ کو شائع کریں جو ہر پندرہ ایام کے بعد گورنمنٹ گزٹ میں شائع ہوتا ہے اور اگر کسی ضلع میں وہاں کے خاص غلہ خوردنی کی قیمت دفعہ ۷۲ مجموعہ حسابات سول میں مندرجہ قیمت سے گراں معلوم ہو تو معاوضہ گرانی غلہ کے بل حکام اعلےٰ کے استصواب کے بغیر پیش کر دئے جاویں۔ اوس فہرست کے مطابق جو کہ اوسوقت تیار کی گئی تھی۔ اضلاع سیالکوٹ گوجرانوالہ امرتسر۔ لاہور۔ منٹگمری۔ فیروزپور اور شاہپور میں سال بھر کے لئے اور اضلاع جالندھر۔ لدھیانہ۔ راولپنڈی جہلم۔ گجرات۔ اٹک۔ ملتان۔ لائلپور۔ مظفرگڑھ۔ میانوالی اور جھنگ میں چھ ماہ کے لئے لوگوں کی خاص غلہ خوردنی گندم تھی۔ سب سے زیادہ نہری آبپاشی کی آبادی کی بدولت گندم زیادہ رقبوں میں پیدا ہونے لگی اور رفتہ رفتہ کل لوگوں کا خاص غلہ خوردنی بن گئی ہے۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں گورنمنٹ کے پاس شکایتیں آنی شروع ہوئیں اور اوس فہرست میں جو کہ سنہ ۱۹۰۸ء میں مرتب ہوئی تھی کئی تبدیلیوں کی سفارش کی گئی۔ اسلئے سنہ ۱۹۱۵ء میں یہہ فیصلہ ہوا کہ ہر ضلع کی فہرست غلہ جات کا دوبارہ معائنہ کرکے اسکو تاریخ مکمل کیا جاوے۔ لہذا تمام کمشنروں سے استدعا کی گئی کہ سنہ ۱۹۰۸ء کی فہرست کی قسم کی ایک جدید فہرست گورنمنٹ کے پاس ارسال کریں جس سے یہہ ظاہر ہو کہ سال کے ہر مہینہ میں ہر ایک ضلع میں کونسا غلہ لوگوں کا خاص غلہ خوردنی ہے۔ استدعا بالا کے جواب میں مختلف اضلاع کے کمشنروں نے ڈپٹی کمشنروں سے مشورہ کرکے یہہ سفارش کی کہ اضلاع شاہپور۔ میانوالی۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ منٹگمری۔ لائلپور۔ جھنگ۔ ملتان۔ مظفرگڑھ اور ڈیرہ غازیخان میں سال بھر اور ضلع فیروزپور میں ۹ مہینے۔ ضلع لدھیانہ میں آٹھ مہینے۔ انبالہ۔ جالندھر اور گجرات میں سات مہینے اور جہلم۔ راولپنڈی اور اٹک میں چھ مہینے کے لئے لوگوں کی عام خوراک گندم ہے سنہ ۱۹۰۸ء میں گندم سات اضلاع میں سال بھر استعمال کی جاتی تھی لیکن سنہ ۱۹۱۵ء میں تیرہ اضلاع میں سال بھر استعمال ہونے لگی۔ موخر الذکر سال میں گندم اکیس اضلاع میں چھ یا چھ مہینے سے زیادہ عرصہ تک عام طور پر استعمال ہوتی تھی۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ آنریبل مسٹر بارن نے جو اوسوقت چیف سیکریٹری تھے ان تمام امور کو بالائے طاق رکھدیا۔ اور تجربہ کار ڈپٹی کمشنروں کی تحقیقات کے نتائج کی پروا نہ کرکے مصنوعی قواعد کا ایک نیا مجموعہ مرتب کر دیا۔ اس کی چٹھی مورخہ ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء میں مشمولہ سے کوئی وجہ ظاہر نہیں کی کہ مقامی حکام کی سفارشوں کو کیوں نظرانداز کیا گیا ہے۔ ان قواعد کے مطابق معاوضہ گرانی غلہ کو لوگوں کے اس خاص غلہ خوردنی کی شرح پر محسوب کرنے کے بجائے اوسکو ہر ایک ضلع کے بڑے بڑے غلہ جات خوردنی کی اوسط قیمت پر محسوب کیا جاتا ہے۔ اوسط قیمت اوس نرخ خوردہ فروشی سے شمار کیا جاتا ہے جو کہ ضلعدار پنجاب گزٹ کے شائع شدہ نرخوں کے مطابق اوس مہینہ میں رائج رہا ہو۔ گندم۔ نخود۔ جو۔ جوار۔ باجرہ۔ مکئی اور چاولوں میں سے پانچ غلوں کا نرخ لیا جاتا ہے۔ حضور والا میں یہہ تسلیم کرتا ہوں کہ یہہ نئے قواعد اضلاع حصار۔ رہتک۔ گوڑگانوہ۔ کرنال۔ شملہ اور کانگڑہ اور نیز کسی حد تک ہوشیارپور کے لئے فائدہ مند ہیں۔ لیکن باقی اکیس اضلاع کے لئے یہہ قواعد واسطے انصاف کے نہیں۔ یہہ قواعد سول اکونٹ کوڈ کی دفعہ ۷۲ کے احکام کے صریحاً مخالف ہیں اوس دفعہ میں یہہ درج ہے کہ معاوضہ گرانی اوس خاص غلہ خوردنی کے نرخ پر دیا جاویگا جسکو لوگ عام طور سے کھاتے ہوں۔ اوس دفعہ میں یہہ درج نہیں کہ یہہ معاوضہ بہت سے غلوں کے مجموعی اوسط نرخ پر خواہ عوام اون غلوں کو کھاتے ہوں یا نہ۔ عطا کیا جاوے۔ ایسے اضلاع میں جہاں لوگ عام طور پر گندم ہی کا استعمال کرتے ہوں بہت سے غلوں کی مجموعی قیمت کی بنا پر معاوضہ گرانی عطا کرنا قرین انصاف نہیں ہیں وہ اضلاع جن کو موجودہ قواعد کی وجہ سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ حضور والا اگر چھ یا سات اضلاع میں لوگ عام طور پر گندم نہیں کھاتے تو یہہ کوئی وجہ نہیں کہ سارے صوبہ کو اوانوں کے زمرہ میں شامل کر لیا جاوے حضور والا اس صوبہ کی آبادی کے جزو غالب کی خاص خوراک گندم ہے یہی صوبہ ہے جس میں گندم سب دیگر صوبوں سے زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ اس صوبہ میں مزروعہ رقبہ کے حصہ کثیر پر گندم پیدا ہوتی ہے پس یہہ مناسب نہیں کہ گندم پیدا کرنے والوں اور گندم کھانے اور بیرونی ممالک کو بھیجنے والے لوگوں کو اونکو سرکاری ملازمت میں داخل ہونے پر ادنیٰ درجہ کے اناج کھانے پر مجبور کیا جاوے۔ مجھے یقین ہے کہ حضور والا جیسا ہمدرد حکمران اس مسئلے پر از راہ لطف غور کریگا۔

پرانے قواعد کی طرف رجوع کرنے سے گورنمنٹ کو بہت زیادہ خرچ کا متحمل نہیں ہونا پڑیگا۔مجھے یقین ہے کہ اوس صوبہ کی گورنمنٹ جس کے پاس کروڑوں روپیہ کی بچت ہے جو بچت کہ ہر سال بڑھتی رہتی ہے اپنے غریب اور مصلحتی ملازموں کے گزارہ کیلئے تھوڑا سا زائد روپیہ خرچ کرنے میں دریغ نہیں کریگی۔

حضور والا علاوہ ازاں اب معاوضہ گرانی غلہ مد "متفرق عام" میں درج کیا جاتا ہے۔اس کو گورنمنٹ کے مختلف محکموں کے حساب میں درج کرنیکی بجائے کیا معاوضہ گرانی غلہ کی مد "امداد قحط" میں نہیں درج کیا جاسکتا۔ اگر اوس کو اس طرح مد "امداد قحط" میں درج کیا جائے تو گورنمنٹ صوبہ کو معاوضہ مذکور کے صرف ½ حصہ کا متحمل ہونا پڑیگا بہرحال مجھے امید ہے کہ غریب اور مصلحتی ملازمان سرکار کی قائم اور خوش رکھنے کیلئے گورنمنٹ کسیقدر زائد روپیہ خرچ کرنے سے انکار نہیں کریگی۔مجھے اعتماد ہے کہ حضور والا اس گورنمنٹ موجودہ قواعد کو اس طرح ترمیم کر دینگی۔کہ آئندہ معاوضہ گرانی غلہ ضلع میں اوس غلے کے نرخ پر محسوب ہوا کریگا جس کو اوس ضلع کی آبادی کا جز و غالب والی کھاتا ہو۔مجھے یقین ہے کہ حضور والا کی گورنمنٹ موجودہ غیر منصفانہ قواعد کو منسوخ کر دیگی۔ یہہ کلمات کہنے کے بعد میں سفارش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اور کونسل اس ریزولیوشن پر غور کرے "۔

آنریبل خان صاحب مرزا اکرام اللہ خان—

" حضور والا میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے—

" میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان—

" حضور والا—میرے دوست آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے اپنے ریزولیوشن کی تائید میں ایک بڑی قابل اور مفصل تقریر بطور تمہید کی ہے - اون کی تقریر کے بعد کونسل کے دیگر ممبروں کے لئے اسقدر گنجائش نہیں رہتی کہ وہ اس نہایت ہی منصفانہ اور معقول ریزولیوشن کی تائید میں کوئی مزید امور پیش کر سکیں۔چونکہ اس صوبہ کے اکثر کی خاص خوراک گندم ہے میرے خیال میں قابل المعاوضہ ملازمان سرکار کے لئے یہہ مناسب ہے کہ اُن کو معاوضہ گرانی غلہ عطا کرنے کے واسطے گندم اور دیگر غلہجات مثلاً باجرہ - جوار - مکئی اور جو کی مجموعی اوسط قیمت پر غور کیا جاوے - ان کلمات کے ساتھ میں ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل پنڈت شیو نرائن—

"حضور والا—میں بھی اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں - ضروری نہیں کہ کوئی مناسب معیار ہو بہی ہے کہ یہہ دیکھا جائے کہ جن ملازمان کو معاوضہ گرانی غلہ عطا کیا جاتا ہے وہ کونسا غلہ استعمال کرنے کے عادی ہیں اس کے سوا اور کوئی معیار نہیں ہو سکتا اور مجھے یقین ہے کہ اکثر ملازمان جن کو فائدہ پہنچانے کے لئے یہہ معاوضہ دینے کا انتظام کیا گیا ہے گندم کھاتے ہیں نہ کہ ادنی قسم کا اناج جو کہ غرباء خاص کھاتے ہیں "۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو—

" حضور والا—میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل سید مہدی شاہ—

حضور والا میں بھی ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں۔

آنریبل رائے زادہ بھگت رام—

حضور والا—میں ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں۔

آنریبل خواجہ یوسف شاہ—

میں بھی اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں۔

آنریبل صدر لمعکن—

حضور والا—باوجودیکہ معاوضہ گرانی غلہ کے بارہ میں بیشمار استفسارات کے جواب میں کونسل کو مفصل اطلاع دی جا چکی ہے مجھے افسوس ہے کہ غیر سرکاری ممبروں کے دل میں ابھی طریق کے متعلق جسکے

مطابق یہہ معاوضہ محسوب کیا جاتا ہے ابھی تک بہت سی غلط فہمی باقی ہے۔ آنریبل ممبر صاحب کے معزز محرک فرماتے ہیں کہ کونسل اوس طریق پر جو کہ آزمائش کے بعد ناقص ثابت ہو چکا ہے دوبارہ عمل در آمد کرے یہہ دستور نہ صرف اس صوبہ میں بلکہ دوسرے صوبوں میں بھی آزمایا جا کر ناقص ثابت ہو چکا ہے۔ مثلاً ممالک متحدہ میں جہاں پہلے ایک واحد غلہ پر معاوضہ گرانی غلہ محسوب ہوا کرتا تھا اب کئی سال سے ہمارا موجودہ طریق دستور یعنی پانچ غلوں کی اوسط کا طریق رائج ہے یا اسی قسم کا ایک طریق صوبہ شمال مغربی سرحد اور وسطی ممالک میں بھی رائج ہے پیشتر اسکے کہ ہم اس تجربہ کے تمام فائدے کو برطرف کریں یہ ضروری ہے کہ اس تبدیلی کیلئے مضبوط اور معقول وجوہات ظاہر کی جاویں۔ آنریبل ممبر کی تحریک میں مجھے کوئی ایسی وجوہات نظر نہیں آتیں۔ آنریبل ممبر فرماتے ہیں کہ سنہ ۱۹۰۸ ع کے بعد جبکہ اجناس خوردنی کی فہرست تیار کیگئی تھی گندم کی زراعت بہت وسیع ہو گئی ہے اور کہ جب ڈپٹی کمشنروں سے اس معاملہ میں دوبارہ استصواب کیا گیا تو فہرست میں بعض تبدیلیاں کر دی گئیں۔ یہہ کسی حد تک صحیح ہے لیکن آنریبل ممبر نے یہہ نہیں بتلایا کہ گورنمنٹ نے دوسری فہرستوں کو صحیح نہیں تسلیم کیا تھا۔ در حقیقت بعض ڈپٹی کمشنروں نے فہرستیں بھیجتے وقت صاف لکھا تھا کہ اونکے اضلاع میں ان غلوں کو عام لوگ استعمال نہیں کرتے بلکہ یہہ وہ غلے ہیں جنکو زیادہ تر سرکاری ملازم کھاتے ہیں پس یہہ بالکل علیحدہ بات ہے سول اکونٹ کوڈ میں صاف لکھا ہے کہ (جیسا کہ میں نے آگے بھی استفسارات کے جوابات میں جتلایا ہے) غلوں کے چننے کے لئے یہہ معیار قائم نہیں کیا جا سکتا غلہ یا غلے جو اس مطلب کیلئے چنے جائیں صرف وہ غلہ یا غلے ہونے چاہئیں جنہیں ضلع کے باشندے بغیر کسی جماعت کی تمیز کے استعمال کرتے ہوں۔ میرے آنریبل دوست پنڈت شیو نرائن کے ریمارکس سے بھی ایک غلط فہمی ظاہر ہوتی ہے اور وہ یہہ ہے کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ان سرکاری ملازمان کا جزو غالب جنکو معاوضہ زیر بحث ملتا ہے ایسے کلرک ہیں جو قصبات کے باشندے ہوتے ہیں۔ یہہ خیال سراسر غلطی پر مبنی ہے ملازمان سرکاری کی سب سے بڑی تعداد جنکو معاوضہ گرانی ملتا ہے کلرک یا شہروں کے باشندے نہیں ہوتے۔ پولیس قریباً سب کی سب دیہات سے بھرتی کی جاتی ہے اور کل معاوضہ گرانی کا نصف صرف پولیس ہی کو ملتا ہے۔ پٹواری بھی ہزاروں کی تعداد میں ہیں انکو بھی زیادہ تر دیہات ہی سے بھرتی کیا جاتا ہے کیونکہ قواعد کی رو سے پٹواریوں کی ایک معین تعداد زراعت پیشہ اقوام میں سے ہونی چاہئے۔ میں اسوقت صحیح تعداد تو نہیں بتلا سکتا۔ شاید میرے آنریبل دوست مسٹر بہاری غالباً صحیح تعداد بتلا سکینگے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ پٹواریوں کی کثیر تعداد زراعت پیشہ ہے۔ جناب والا۔ ان نہایت اہم معاملات کو آنریبل محرک نے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔

میں یہہ بھی جتلانا چاہتا ہوں کہ پانچ غلوں کے مجموعی اوسط نرخ پر معاوضہ مذکور کے محسوب کرنے سے پہلے سے زیادہ یکسانیت پیدا ہو گئی ہے ایک ہی غلے کے طریق میں ضلع کو ایک یونٹ کے طور پر شمار کرانے کے زمانہ میں مشکلات پیش آتی تھیں۔ راولپنڈی ہی کو لیجئے وہاں مختلف تحصیلوں میں مختلف غلے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسپر شاید یہ اعتراض پیش کیا جائے (اور یہہ دلیل ضلع راولپنڈی پر صادق بھی آتی ہے) کہ ضلع کے مختلف حصص کی ضروریات کے مطابق غلے بھی کم و بیش مختلف ہیں۔ ضلع راولپنڈی کے بعض حصص پہاڑی اور بعض میدانی ہیں۔ یہہ دونوں قسم کے حالات ایک ہی واحد تحصیل میں بھی موجود ہیں۔ اور اوسکے مختلف حصوں میں مختلف غلے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہہ حالت ایک اور ایسے ضلع میں بھی ہے جو کلاً میدانی ہے یعنی ضلع مظفر گڑھ۔ ضلع مظفر گڑھ کی کئی ایک تحصیلوں میں مختلف غلے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یعنی تحصیل ہائے مظفر گڑھ۔ علی پور اور ... میں اضطراری حالات ایک ہی ضلع کی مختلف تحصیلوں کے لئے مختلف غلے مقرر کرنے پر ہیں۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے ہم ایسے اضلاع کے لئے ایک واحد غلے کو کس طرح انتخاب کر سکتے ہیں اگر پانچ غلوں کا اوسط نرخ لیں تو اوس صورت میں لوگوں کو معاوضہ گرانی کا خاصہ حصہ مل جاتا ہے۔ ہم موجودہ دستور کے عملی نتائج کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ میں اکونٹنٹ جنرل سے اون اضلاع کی تعداد حاصل کرنے کی تکلیف گوارا کی ہے جنمیں ماہ جنوری و فروری میں معاوضہ مذکور دیا گیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ موجودہ طریق کے مطابق معاوضہ گرانی غلہ ماہ جنوری و فروری میں ہر ایک ضلع میں دیا گیا ہے۔ اگر ایک غلے کے اوسط نرخ پر معاوضہ دینے کے طریق پر عمل کیا جاتا تو میرے خیال میں پانچ یا چھ اضلاع کے ملازمان کو جنوری میں اور چار کو ماہ فروری میں بالکل کوئی معاوضہ نہ مل سکتا۔

باوجود ان امور کے یہہ کہا جاتا ہے کہ معاوضہ گرانی غلہ عطا کرنے کا نیا طریق گورنمنٹ کی جانب سے ایک قسم کی غلط کفایت شعاری ہے - میں یہ تامل کہونگا کہ یہہ ایسا نہیں ہے معاوضہ گرانی غلہ تقسیم کرنے میں نئے قواعد نہایت منصفانہ ثابت ہو رہے ہیں - معاوضہ مذکور ایک خاص غرض کے لئے دیا جاتا ہے اور جب کبھی اوس کے دینے کی ضرورت پیش آتی ہے وہ بڑی فیاضی کے ساتھ دیا جاتا ہے - میرے خیال میں مجھے زیادہ تقریر کرنے کی حاجت نہیں - مجھے یقین ہے کہ اون غیر سرکاری آنریبل ممبروں نے جنہوں نے اس ریزولیوشن کی تائید کی ہے در اصل ان حالات پر غور نہیں کیا - ریزولیوشن سے جس صورت میں کہ وہ پیش کیا گیا ہے - یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ نیا طریق گورنمنٹ کی طرف سے ایک غلط کفایت شعاری ہے - کفایت شعاری کا کوئی سوال نہیں - ممکن ہے کہ ایک غلہ کے طریق کی نسبت تین طریق سے بعض موجودہ میں کم فائدہ پہونچا لیکن جیسا کہ میں نے عملی مثالوں کے ذریعہ دکہایا ہے آج کل موجودہ طریق معاوضہ حاصل کرنیوالوں کے لئے اکثر زیادہ مفید ہے - مجھے یقین ہے کہ ایک غلہ کے پرانے طریق سے یہہ نیا طریق نسبتاً زیادہ منصفانہ ہے - جیسا کہ میں نے پہلے جتلا دیا ہے کلی حالت میں ہم کو سارے ضلع کے لئے ایک غلہ منتخب نہیں کر سکتے اور وہ طریق جس کی آنریبل محرک سفارش کرتے ہیں اس صوبہ اور دیگر صوبوں میں آزمایا گیا ہے لیکن وہ ناقص ثابت ہوا-

ان کلمات کے ساتھ میں ریزولیوشن کی مخالفت کرتا ہوں

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر—

" ریزولیوشن پر کونسل کی رائے طلب کرتے ہوئے میں غلط فہمی دور کرنے کے لئے چند کلمات کہنا چاہتا ہوں - گورنمنٹ کو جہاں تک قواعد اجازت دیتے ہیں - وہ قابل المعاوضہ ملازمان کو گرانی کی تکلیف سے بچانے کی وسعی میں خواہشمند ہے جیسا کہ آنریبل ممبران - لیکن ایک امر ہے جس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے - معاوضہ ہمارے قواعد گورنمنٹ ہند کے مقرر کردہ اصول پر مبنی ہیں - وہ اصول سول اکونٹ کوڈ کی دفعہ ۷۲ میں ملاحظہ ہے - اس دفعہ میں درج ہے کہ معاوضہ گرانی غلہ اوس سب سے سستے اناج کی قیمت پر محسوب ہونا چاہئے - جس کو بالعموم استعمال کرتے ہوں - معاوضہ مذکور اوس غلہ کی قیمت پر محسوب نہیں کیا جاتا جو کوئی کہانا پسند کرے - دفعہ میں صرف اوس غلہ کا ذکر ہے جس کا ضلع کے لوگ عموماً استعمال کرتے ہوں خواہ وہ گندم ہو یا چاول ہوں یا کوئی دیگر غلہ - شاید آنریبل ممبر سمجھ سکیں اوس دفعہ کے اصل الفاظ پڑھ دیئے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس—

" میں نے اپنی تقریر میں دفعہ مذکور کے اصل الفاظ یہاں کو نقل نہیں پور آنر کی اجازت سے میں ان کو دوہرا دیتا ہوں - وہ حسب ذیل ہیں -

" جب ضلع کے اوس غلہ کا نرخ جسے لوگ عام طور پر کہاتے ہوں ۱۲ سیر فی روپیہ سے گران لیکن دس سیر فی روپیہ سے گران نہ ہو تو محکمہ سول کے تمام پورے وقت کے سرکاری ملازمان کو جن کی تنخواہ تیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہ ہو ایک زائد الاؤنس جو مقررہ نرخوں سے زائد نہ ہو ملیگا "۔

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر—

" ہاں - یہہ اشارہ اوس سب سے سستے غلے کی طرف ہے جس کو لوگ بالعموم کہاتے ہوں - پس اگر ہم یہہ فیصلہ کر دیں کہ تمام اضلاع میں لوگ بالعموم گندم ہی کہاتے ہیں تو ہمارا یہہ فیصلہ واقعات کے خلاف ہوگا کیونکہ بہت سے اضلاع ایسے ہیں جہاں لوگ عام طور پر گندم استعمال نہیں کرتے گو ضلع کے صدر مقام میں لوگ گندم ہی کہاتے ہوں مثلاً اگر ہم یہہ فیصلہ کر دیں کہ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں لوگ بالعموم گندم کہاتے ہیں تو یہہ واقعات کے خلاف ہوگا اور ہم گورنمنٹ ہند کے مقرر کردہ اصول کو بھی نظر انداز کر دینگے -

" میرے خیال میں جواکثر آنریبل ممبران غالباً اون وجوہات کو پورے طور پر نہیں سمجھ سکے کی بنا پر گورنمنٹ نے قواعد کو تبدیل کیا ہے اصلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبران کو اس موضوع کے متعلقہ گورنمنٹ کے کل کاغذات دیکہنے اور ان وجوہات کو سمجھنے کا موقع دیا جائے جنکی بنا پر یہہ فیصلہ کیا گیا ہے اسلئے

مطابق یہہ معاوضہ محسوب کیا جاتا ہے ابھی تک بہت سی غلط فہمی باقی ہے۔آنریبل معزز ممبر فرماتے ہیں کہ کونسل اوس طریق پر جو کہ آزمائش کے بعد ناقص ثابت ہو چکا ہے دوبارہ عمل در آمد کرے یہہ دستور نہ صرف اس صوبہ میں بلکہ دوسرے صوبوں میں بھی آزمایا جا کر ناقص ثابت ہو چکا ہے۔مثلاً ممالک متحدہ میں جہاں پہلے ایک واحد غلہ پر معاوضہ گرانی غلہ محسوب ہوا کرتا تھا اب کئی سال سے ہمارا موجودہ طریق دستور یعنی پانچ غلوں کی اوسط کا طریق رائج ہے یا اسی قسم کا ایک طریق صوبہ شمال مغربی سرحد اور وسطی ہند میں بھی رائج ہے پیشتر اسکے کہ ہم اس تجربہ کے تمام فائدے کو برطرف کریں یہ ضروری ہے کہ اس تبدیلی کیلئے مضبوط اور معقول وجوہات ظاہر کی جائیں۔آنریبل ممبر کی تحریک میں مجھے کوئی ایسی وجوہات نظر نہیں آتیں۔آنریبل ممبر فرماتے ہیں کہ سنہ ۱۹۰۸ ع کے بعد جبکہ اجناس خوردنی کی فہرست تیار کیگئی تھی گندم کی زراعت بہت وسیع ہو گئی ہے اور کہ جب ڈپٹی کمشنروں سے اس معاملہ میں دوبارہ استصواب کیا گیا تو فہرست میں بعض تبدیلیاں کر دی گئیں۔یہہ کسی حد تک صحیح ہے لیکن آنریبل ممبر نے یہہ نہیں بتلایا کہ گورنمنٹ نے دوسری فہرستوں کو صحیح نہیں تسلیم کیا تھا۔مگر حقیقت بعض ڈپٹی کمشنروں نے فہرستیں اچھی وقعت صاف لکھا تھا کہ اونکے ضلع میں ان غلوں کو عام لوگ استعمال نہیں کرتے بلکہ یہہ وہ غلے ہیں جنکو زیادہ تر سرکاری ملازم کھاتے ہیں پس یہہ بالکل علیحدہ بات ہے سول اکونٹ کوڈ میں صاف لکھا ہے کہ (جیسا کہ میں نے آگے بھی استفسارات کے جوابات میں جتلایا ہے) غلوں کے چننے کے لئے یہہ معیار قائم نہیں کیا جا سکتا غلہ یا غلے جو اس مطلب کیلئے چنے جائیں صرف وہ غلہ یا غلے ہونے چاہئیں جنکو ضلع کے باشندے بغیر کسی جماعت کی امتیاز کے استعمال کرتے ہوں۔ میرے آنریبل دوست پنڈت شیو نرائن کے ریمارکس سے بھی ایک غلط فہمی ظاہر ہوتی ہے اور وہ یہہ ہے کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اون سرکاری ملازمان کا جزو غالب جنکو معاوضہ زیر بحث ملتا ہے ایسے کلرک ہیں جو قصبات کے باشندے ہوتے ہیں۔یہہ خیال سراسر غلطی پر مبنی ہے ملازمان سرکاری کی سب سے بڑی تعداد جنکو معاوضہ گرانی ملتا ہے کلرک یا شہروں کے باشندے نہیں ہوتے۔پولیس قریباً سب کی سب دیہات سے بھرتی کی جاتی ہے اور کل معاوضہ گرانی کا نصف صرف پولیس ہی کو ملتا ہے۔پٹواری بھی ہزاروں کی تعداد میں ہیں انکو بھی زیادہ تر دیہات ہی سے بھرتی کیا جاتا ہے کیونکہ قواعد کی رو سے پٹواریوں کی ایک معین تعداد زراعت پیشہ اقوام میں سے ہونی چاہئے۔میں اونکی صحیح تعداد تو نہیں بتلا سکتا۔شاید میرے آنریبل دوست مسٹر مہتا غالباً صحیح تعداد بتلا سکینگے۔لیکن مجھے یقین ہے کہ پٹواریوں کی کثیر تعداد زراعت پیشہ ہے۔ جناب والا۔ان نہایت اہم معاملات کو آنریبل محرک نے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔

میں یہہ بھی جتلانا چاہتا ہوں کہ پانچ غلوں کے مجموعی اوسط نرخ پر معاوضہ مذکور کے محسوب کرنے سے پہلے سے زیادہ یکسانیت پیدا ہو گئی ہے ایک ہی غلے کے طریق میں ضلع کو ایک یونٹ کے طور پر شمار کرانے کے راستہ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔راولپنڈی میں کہ اوسکے وہاں مختلف تحصیلوں میں مختلف غلے استعمال کئے جاتے ہیں اسپر شاید یہہ اعتراض پیش کیا جائے (اور یہہ دلیل ضلع راولپنڈی پر صادق بھی آتی ہے) کہ ضلع کے مختلف حصص کی ضرورت کے مطابق غلہ بھی کم و بیش مختلف ہیں۔ضلع راولپنڈی کے بعض حصص پہاڑی اور بعض میدانی ہیں۔یہہ دونوں قسم کے حالات ایک ہی واحد تحصیل میں بھی موجود ہیں۔اور اوسکے مختلف حصوں میں مختلف غلے استعمال کئے جاتے ہیں۔یہی حالت ایک اور ایسے ضلع میں بھی ہے جو کہ میدانی ہے یعنی ضلع مظفر گڑھ۔ضلع مظفر گڑھ کی کئی ایک تحصیلوں میں مختلف غلے استعمال کئے جاتے ہیں۔یعنی تحصیل علی پور۔مظفر گڑھ۔سنانواں اور علی پور میں انفرادی حالات ایک ہی ضلع کی مختلف تحصیلوں کے لئے مختلف غلے مقرر کرنے پڑینگے ان حالات کے ہوتے ہوئے ہم ایسے اضلاع کے لئے ایک واحد غلہ کو کس طرح انتخاب کر سکتے ہیں اگر پانچ غلوں کا اوسط نرخ لیں تو اوس صورت میں لوگوں کو معاوضہ گرانی کا خاصہ حصہ مل جاتا ہے۔ہم موجودہ دستور کے عملی نتائج کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔مثلاً اکونٹنٹ جنرل سے اون اضلاع کی تعداد حاصل کرنے کی تکلیف گوارا کی ہے جنمیں ماہ جنوری و فروری میں معاوضہ مذکور دیا گیا۔مجھے معلوم ہوا ہے کہ موجودہ طریق کے مطابق معاوضہ گرانی غلہ ماہ جنوری و فروری میں ہر ایک ضلع میں ۵ یا ۶ کیا ہے۔اگر ایک غلہ کے اوسط نرخ پر معاوضہ دینے کے طریق پر عمل کیا جاتا تو میرے خیال میں پانچ یا چھ اضلاع کے ملازمان کو جنوری میں اور چار کو ماہ فروری میں بالکل کوئی معاوضہ نہ مل سکتا

باوجود ان امور کے یہہ کہا جاتا ہے کہ معاوضہ گرانی غلہ عطا کرنے کا نیا طریق گورنمنٹ کی جانب سے ایک قسم کی غلط کفایت شعاری ہے - میں بلا تامل کہونگا کہ یہہ ایسا نہیں ہے معاوضہ گرانی غلہ تقسیم کرنے میں نئے قواعد نہایت منصفانہ ثابت ہو رہے ہیں - معاوضہ مذکور ایک خاص غرض کے لئے دیا جاتا ہے اور جب کبہی اوس کے دینے کی ضرورت پیش آتی ہے وہ بڑی فیاضی کے ساتھ دیا جاتا ہے - میرے خیال میں مجھے زیادہ تقریر کرنے کی حاجت نہیں - مجھے یقین ہے کہ اون غیر سرکاری آنریبل ممبرون نے جنہوں نے اس ریز ولیوشن کی تائید کی ہے در اصل ان حالات پر غور نہیں کیا - ریز ولیوشن سے جس صورت میں کہ وہ پیش کیا گیا ہے - یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ نیا طریق گورنمنٹ کی طرف سے ایک غلط کفایت شعاری ہے - کفایت شعاری کا کوئی سوال نہیں - ممکن ہے کہ ایک غلہ کے طریق کی نسبت نئے طریق سے بعض موسموں میں کم فائدہ پہونچا لیکن جیسا کہ میں نے عملی مثالوں کے ذریعہ دکہایا ہے آج کل موجودہ طریق معاوضہ حاصل کرنیوالوں کے لئے اکثر زیادہ مفید ہے - مجھے یقین ہے کہ ایک غلہ کے پرانے طریق سے یہہ نیا طریق نسبتاً زیادہ منصفانہ ہے - جیسا کہ میں نے پہلے جتلا دیا ہے کئی حالات میں ہم کو سارے ضلع کے لئے ایک غلہ منتخب نہیں کر سکتے اور وہ طریق جس کی آنریبل محرک سفارش کرتے ہیں اس صوبہ اور نیز دیگر صوبوں میں آزمایا گیا ہے لیکن وہ ناقص ثابت ہوا -

ان کلمات کے ساتھ میں ریز ولیوشن کی مخالفت کرتا ہوں

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر —

" ریز ولیوشن پر کونسل کی رائے طلب کرتے ہوئے میں غلط فہمی دور کرنے کے لئے چند کلمات کہنا چاہتا ہوں - گورنمنٹ کو جہاں تک قواعد اجازت دیتے ہیں - وہ قلیل المشاہرہ ملازمان کو گرانی کی تکلیف سے بچانے کی ویسی ہی خواہشمند ہے جیسا کہ آنریبل ممبران - لیکن ایک امر ہے جس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے - معاوضہ ہمارے قواعد گورنمنٹ ہند کے مقرر کردہ اصول پر مبنی ہیں - وہ اصول سول اکونٹ کوڈ کی دفعہ ۷۲ میں ملاحظہ ہے - اس دفعہ میں درج ہے کہ معاوضہ گرانی غلہ اوس سب سے سستی اناج کی قیمت پر محسوب ہونا چاہئے - جس کو بالعموم استعمال کرتے ہوں - معاوضہ مذکور اوس غلہ کی قیمت پر محسوب نہیں کیا جاتا جو کوئی کہانا پسند کرے - دفعہ میں صرف اوس غلہ کا ذکر ہے جس کا ضلع کے لوگ عموماً استعمال کرتے ہوں خواہ وہ گندم ہو یا چاول ہوں یا کوئی دیگر غلہ - شاید آنریبل ممبر مسٹر لنسکن اوس دفعہ کے اصل الفاظ پڑھنا دینگے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس —

" میں نے اپنی تقریر میں دفعہ مذکور کے اصل الفاظ بیان کر دئیے تہیں یور آنر کی اجازت سے میں ان کو دوہرا دیتا ہوں - وہ حسب ذیل ہیں -

" جب ضلع کے اوس غلہ کا نرخ جسے لوگ عام طور پر کہاتے ہوں ۱۲ سیر فی روپیہ سے گران لیکن دس سیر فی روپیہ سے گران نہ ہو تو محکمہ سول کے تمام پورے وقت کے سرکاری ملازمین کو جن کی تنخواہ تیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہ ہو ایک زائد الاؤنس جو مقررہ نرخوں سے زائد نہ ہو ملیگا "۔

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر —

" ہاں - یہہ اشارہ اوس سب سے سستے غلے کی طرف ہے جس کو لوگ بالعموم کہاتے ہوں - پس اگر ہم یہہ فیصلہ کر دیں کہ تمام اضلاع میں لوگ بالعموم گندم ہی کہاتے ہیں تو ہمارا یہہ فیصلہ واقعات کے خلاف ہوگا کیونکہ بہت سے اضلاع ایسے ہیں جہاں لوگ عام طور پر گندم استعمال نہیں کرتے گو ضلع کے صدر مقام میں لوگ گندم ہی کہاتے ہوں - مثلاً اگر ہم یہہ فیصلہ کر دیں کہ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں لوگ بالعموم گندم کہاتے ہیں تو یہہ واقعات کے خلاف ہوگا اور ہم گورنمنٹ ہند کے مقرر کردہ اصول کو بہی نظر انداز کر دینگے -

" میرے خیال میں چونکہ آنریبل ممبران غالباً اون وجوہات کو پورے طور سے نہیں سمجہے جنکی بنا پر گورنمنٹ نے قواعد کو تبدیل کیا ہے اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبران کو اس موضوع کے متعلقہ گورنمنٹ کے کل کاغذات دیکہنے اور اون وجوہات کو سمجہنے کا موقع دیا جائے جنکی بنا پر یہہ فیصلہ کیا گیا ہے اسلئے

میں یہہ تجویز کرونگا کہ غریبا تین سو کا یا دیگر سرکاری معبران کی ایک چھوٹی سی کمیٹی اس معاملہ کی پڑتال کرے اور اوس اصل پالیسی پر غور کرے جو گورنمنٹ نے مقرر کی ہے اگر یہہ معلوم ہو کہ ہم گورنمنٹ ہند کی پالیسی کے بموجب کسی پہلو میں الفیل الشاہرہ ملازمان کے لئے کچھ کرسکتے ہیں تو گورنمنٹ کو ایسا کرنے میں کوئی تامل نہ ہوگا - اس وقت سول اکونٹ کوڈ کی دفعہ ۷۲ کے ہمارے ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں جب تک یہہ قاعدہ جاری ہے ہم واقعات کے خلاف نہیں جاسکتے - اگر آنریبل ممبر میری اس تجویز کو منظور کرلیں کہ ایک چھوٹی سی کمیٹی اس معاملہ پر زیادہ تفصیل کے ساتھ غور کرے تو گورنمنٹ اوس تمام اطلاع کو جو اس کے پاس ہے کمیٹی کے حوالے کر دیگی اور اگر موجودہ قواعد کے باعث کوئی نقصان ہوتا ہوا تو گورنمنٹ اوس کے کم کرنے کی کوشش کریگی -

آنریبل رائے بہادر رامسرنداس---

حضور والا---جو تجویز حضور والا نے ازراہ عنایت کی ہے وہ مجھے منظور ہے - میں یہہ عرض کردیتا ہوں کہ ان کاغذات کی جو کونسل کی میز پر پچھلے اجلاس کے موقع پر رکھی گئی تھی - میں نے مطالعہ نہیں کیا ہے - اور حال میں اوس منتخب کمیٹی میں اپنے خیالات کا اظہار کرونگا اور اوس کے بعد یہہ کونسل میری تجاویز پر دوبارہ غور کرسکتی ہے -

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر---

یہہ ایک چھوٹی سی کمیٹی ہوگی جو گورنمنٹ کے پاس رپورٹ کریگی - میرے خیال میں اوس اطمینان کو ملحوظ رکھکر جو میں نے آنریبل ممبر کو دیا ہے اونکو ریزولیوشن پر اصرار نہیں کرنا چاہئے -

آنریبل رائے بہادر رامسرنداس

یہہ ریزولیوشن اگلے سال تک ملتوی کیا جاوے -

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر---

آنریبل ممبر ایک اور ریزولیوشن پیش کرسکتے ہیں - میں یہہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہہ کمیٹی کونسل کی کمیٹی نہیں ہوگی بلکہ اوس کو گورنمنٹ مقرر کریگی اور اوس میں کونسل ہذا کے ممبر بھی ہونگے - واقعات پر غور کرنے کے بعد کمیٹی گورنمنٹ کے پاس رپورٹ کریگی -

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن---

اس خاص ریزولیوشن سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہوگا -

آنریبل مسٹر ٹامسن---

کیا آنریبل ممبر کا یہہ کو تقریر کرنا حسب ضابطہ ہے -

بجٹ سنہ ۱۹---۱۹۱۸ ع

آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے---

حضور والا---میں دیگر آنریبل معبران کی معیت میں حضور والا اور نیز آنریبل ممبر انچارج کو اس نہایت اطمینان بخش بجٹ پر جو انہوں نے ماہ گذشتہ میں کونسل کے سامنے پیش کیا مبارک باد دیتا ہوں - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اس سال کے جو ابھی ختم ہوا ہے ترمیم شدہ تخمینہ جات صوبہ کی خوشحالی کا اظہار کرتے ہیں - اور بجٹ علی الاعلان تیار رہا ہے کہ اس جنگ کے دوران میں جس کا دنیا کے ہر حصہ پر اثر ہوا ہے اور جس نے برطانیہ کلاں اور اوسکے ذی شان اور بہادر اتحادیوں کے وسائل پر حد درجہ کا بوجھ ڈالا ہے سلطنت ہند کے اس بڑے صوبے کو مالی لحاظ سے بہت کم صدمہ پہنچا ہے دنیا بھر میں بلکہ ان ممالک میں بھی جو اس عظیم جنگ میں جو اب سب بڑا عظموں میں پھیل گئی ہے حصہ نہیں لے رہے شاید ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جسکے مالی امور پر اس جنگ کا اسقدر کم اثر ہوا ہو حالانکہ ملک ہند میں - حالانکہ ہم اوس سلطنت عظیم کے وفادار مقبوضات میں سے ہیں جو اہل جرمن جابر حملہ آوروں کے تباہ کرنے میں سب سے نمایاں حصہ لے رہی ہے -

حضور والا — میں اس قابل ذکر امر واقع کو جسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے سلطنت برطانیہ کی طاقت اور نیک نیتی کا ثبوت سمجھتا ہوں۔ کیا یہہ حیرت انگیز بات نہیں کہ ایک طرف تو برطانیہ عظمیٰ و ممالک اتحادی جنگ و جدل کر رہی ہے اور قدیم سلطنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی ہیں لیکن دوسری طرف برطانیہ کے مضبوط بازو نے ہندوستان کی دور افتادہ سلطنت میں امن و امان و خوشحالی برابر قائم رکھی ہوئی ہے۔

اس سے بھی زیادہ ایک اور حیرت انگیز امر ہے جو قطعی طور سے ثابت کرتا ہے کہ برطانیہ کے خیالات غریب ملک کے لوگوں کی طرف کسقدر نیک ہیں۔ اور وہ یہہ ہے کہ باوجودیکہ موجودہ جنگ سے ہمارا اس قدر گہرا تعلق ہے۔ ملک کے مالی حالت پر جنگ کا عام طور پر کوئی اثر نہیں پڑنے دیا اور ہندوستان اپنا اقتصادی کار و بار اوسی طرح کر رہا ہے گویا کہ دنیا میں کسی شور و شر کا وجود ہی نہیں ہے۔

حضور والا ایسے حالات کی موجودگی میں مجھے جرأت ہوئی ہے کہ میں کونسل میں پیش شدہ تجویز اور نیز اس عالیشان مقصد کے متعلق جس کے لئے جناب وزیر ہند بالقابہ اس ملک میں تشریف فرما ہیں چند الفاظ عرض کروں۔ لیکن ایسا کرنے سے پہلے صوبہ کی طرف سے بالخصوص ان حصص کی طرف سے جن کی نمائندگی کا مجھے فخر حاصل ہے میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب وزیر اعظم کے پر جوش پیغام نے ہم پر کس قدر گہرا اثر کیا ہے اور جو الفاظ جناب وائسرائے بہادر نے وزیر اعظم بہادر کے پیغام کے جواب میں تحریر فرمائے اون کے متعلق ہم حضور ممدوح کے پوری طرح ہم آہنگ ہیں۔ اہل ہند کو مقصد اور مخلصانہ طور پر برطانیہ عظمیٰ کے اس جنگ میں عالی مقصد سے پوری ہمدردی ہے وہ اون امور کو بخوبی سمجھتے ہیں جو اس جنگ میں متنازعہ ہیں اور وہ اس خطرہ سے بھی آگاہ ہیں جو دشمن کی کامیابی سے اون کو پیش آئیگا۔ لیکن اون کو پورا بھروسہ ہے کہ افواج برطانیہ کو کامیابی ہوگی اس کامیابی کے حصول کے لئے وہ مزید حصہ لینے کے لئے تیار اور خواہشمند ہیں۔ ہم نہایت توجہ اور دلچسپی سے اس کانفرنس کی تجاویز کا انتظار کرینگے جو کل دہلی میں اس غرض کے لئے اجلاس کریگی کہ اتحادیوں کی افواج اور وسائل کو مزید تقویت دینے کے لئے ہندوستان کو کیا کچھہ کرنا چاہئے۔

حضور والا — میں گورنمنٹ کو بڑے وثوق سے یقین دلا سکتا ہوں کہ یہہ صوبہ اس فرض کو جو ہندوستان کی طرف سے اوس کے ذمہ ڈالا جائیگا پوری وفاداری اور خوشی سے انجام دیگا خواہ یہہ فرض اوسے کسی شکل و صورت میں ادا کرنا پڑے۔ اس صوبہ نے پہلے بھی برطانیہ کے ساتھہ اپنی عقیدت کا بے انتہا ثبوت دیا ہے۔ ہم سب کے لئے بڑی خوشی کا مقام ہے کہ بھرتی کے کام میں یہہ صوبہ گذشتہ سال سب سے آگے رہا ہے اور حضور والا کی اجازت سے میں یہہ کہونگا کہ وہ قسمت جس سے تعلق رکھنے کا مجھے فخر ہے تمام صوبہ پنجاب میں بلکہ بحیثیت مجموعی ہندوستان میں اول نمبر پر آتا ہے۔ اس نہایت اطمینان بخش حالت کے لئے حضور والا مبارک کے مستحق ہیں۔ حضور والا کے دور حکومت میں پنجاب نے ہندوستان کا بازو شمشیر ہونے کی حیثیت کو پوری طرح برقرار رکھا ہے اور میرے خیال میں حضور والا کا دور حکومت اس کارنمایاں کے لئے اس صوبہ کی تاریخ میں یادگار رہیگا۔ اہل پنجاب نے ملک معظم کی فوج میں بھرتی ہوکر ہی نام پیدا نہیں کیا۔ بلکہ (ہمیں اس امر پر بھی بجا ناز ہے) اوس نے اوس جنگی قرضہ میں بھی کچھہ کم حصہ نہیں لیا جو ہندوستان کی طرف سے برطانیہ کلاں کو ایک عاجزانہ تحفہ دینے کے لیا گیا ہے۔ اگرچہ اس صوبہ میں چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی ہیں اور کوئی بڑے بڑے صنعتی اور تجارتی کار وبار بھی یہاں نہیں ہیں۔ تاہم حضور والا کی دانشمندانہ رہنمائی سے یہہ صوبہ ہندوستان کے دولتمند صنعتی صوبوں سے کسی طرح بھی کم درجہ پر نہیں رہا۔ میں اس موقع پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں طویل میعاد کے بندوبست اراضی کے اصول کو وسیع طور پر نافذ کر دینا ان جفاکش اور وفادار سو زمینداروں کی ترقی اور

بخش بنا امداد ہوگی۔ ہمارے کارگذار موجودہ بیس سالہ [illegible] اسکولوں کو موجب تشویش اور سخت مصیبت خیال کرتے ہیں۔ اسلئے میں اوسے اب مکرر بڑے زور سے سفارش کرونگا کہ [illegible] کی میعاد کو کم از کم بیس سالہ کرنے کے لئے بہت جلد کارروائی کیجاوے۔

پنجاب کے لوگ دل سے وفادار ہیں۔ ملک معظم پر اپنے آپ کو نثار کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہیں اور جب کبھی اون سے امداد کا مطالبہ کیا گیا انہوں نے اوسے جوش سے پورا کیا ہے۔ اوس سال میں جو ابھی ختم ہوا ہے صوبہ میں کسی قسم کا کوئی نقص امن واقع نہیں ہوا اور جرائم میں بھی بہت تخفیف ہوگئی ہے یہہ سب کچھ حضور والا کے قابل قدر انتظام کی بدولت ہے اور یہہ سب باتیں ہماری آئندہ ترقی کی نیک فال ہیں۔ حضور والا اب میں بجٹ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ مجھے مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ مجھے یہہ دیکھکر بہت حیرانی ہوئی کہ آخری پانچ مہینہ میں جن رقوم کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے اون میں سے ایک تعلیمی خرچ میں تخفیف کے متعلق ہے۔ [illegible] بلکہ یہہ تخفیف پچھلے دو تین روپیہ کے برابر ہے۔ آنریبل فنانشل سکریٹری نے اپنی یادداشت کے افتتاحی پیراگراف میں بعنوان "قانون و عدالت گستری" "جیلخانہجات اور مواجب اور پنجاب سالی اور پنشن اور کالونی قائم ہونے" کی معمولی تخفیفات کا تو ذکر کردیا ہے لیکن تعلیمی خرچ میں جو کفایت شعاری کی گئی ہے اوسکا نام تک لینا مناسب نہیں سمجھا۔ حالانکہ اول الذکر مدات میں سے کسی ایک میں بھی اسقدر نہیں ہوئی۔ حضور والا کو آنریبل ممبر خزانہ نے تعلیمی اخراجات کی تخفیف کا ذکر تک نہیں کیا لیکن ہم تعلیمی خرچ کی تخفیف کو اطمینان سے نہیں دیکھ سکتے۔

میں حضور والا کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ نہایت مناسب ہے کہ جنگ کے دوران میں بھی مد تعلیم کو اون قیود سے آزاد رکھا جائے جو بالعموم اخراجات پر عاید کی جارہی ہیں۔ نئے سال کے بجٹ میں سال حال کے مقابلہ میں زیادہ خرچ کا انتظام کیا گیا ہے لیکن معاملہ کی اہمیت کا خیال کرکے اور یہہ دیکھکر کہ اس روپیہ کا جزو غالب محض پر ہی صرف خرچ ہوگا یہہ اضافہ بہت زیادہ نہیں اور علاوہ ازاں ابھی یہہ بھی دیکھنا باقی ہے کہ آیا بجٹ میں مندرجہ رقم کل اس سال خرچ بھی کیجاویگی یا نہیں۔

حضور والا۔ مزید تعلیمی سہولتوں کی بہم رسانی کی ہر طرف ضرورت ہے۔ اس بارہ میں غیر سرکاری اصحاب قابل تعریف کام کررہے ہیں۔ لیکن ہم میں سے اکثروں کا خیال ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ جب گورنمنٹ کو اپنے تعلیمی کام میں بہت سا اضافہ کرنا چاہئے۔ جبری تعلیم کے متعلقہ مسودہ قانون واقعی ایک معمولی کارروائی ہے۔ تعلیم کے بعد عوام کو حفظان صحت کے معاملات میں ترقی کا ازحد احساس ہے اور باوجود اوس بیان کے جو آنریبل فنانشل کمشنر نے دیا ہے پبلک نے اوس رقم کو جو نئے بجٹ میں مد حفظان صحت مہیا کیگئی ہے افسوس کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ حضور والا میں یہہ بھی گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ مد آبکاری میں آمدنی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے اور ہمیں احتیاط سے دیکھنا چاہئے کہ آیا ہمیں اس ترقی کو اب روکنا چاہئے یا نہیں۔

حضور والا۔ میں اپنے دیگر آنریبل رفقا کے ساتھ جنہوں نے بجٹ کے موضوع پر تقریریں کی ہیں گورنمنٹ سے التماس کرونگا کہ وہ اس امر پر غور کرے کہ پنجاب کے بجٹ پر بحث کرنے کے قواعد میں ایسی ترمیمات کرنا مفید ہوگا کہ جس سے اون میں ویسی ہی آزادیاں ہوجائیں جو کہ حال ہی میں امپیریل کونسل میں رائج کی گئی ہیں۔ اس بات کا اکثر احساس کیا جاتا ہے کہ بجٹ پر غور کرنے کے لئے کافی مہلتیں نہیں دی جاتیں اور ہماری بحث ایسی مفید نہیں ہوتی جیسی کہ ہونی چاہئے۔ ہماری کونسل جیسی انجمن کے طرز عمل پر یہہ ایک سخت دھبہ ہے۔ اور اسکو دور کرنے کے لئے ضرور کوئی تدبیر نکالنی چاہئے۔ میں اوس اہم مشن کے متعلق جسکے لئے رائٹ آنریبل مسٹر مانٹیگو اس ملک میں تشریف لائے ہیں صرف ایک لفظ کہونگا۔ ہندوستان کو برٹش کیبنٹ کے اس قطعی فیصلہ پر خوشی ہوئی تھی کہ ملک ہند کی انتظامی اور سیاسی اصلاحات اسقدر ضروری ہیں کہ اون پر غور کرنے کے لئے جنگ کے اختتام تک انتظار کرنا ضروری نہیں۔ اور انہوں نے حضور ذی جاہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے بالقابہ کا جو کہ اس وقت مختلف مسائل زیر بحث کے متعلق بذاتہ تحقیقات کرنے کے لئے ہندوستان میں تشریف فرما ہیں۔ بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ ہندوستان کے ضروری مسائل کی طرف عوام مدت سے توجہ دلاتے رہے ہیں اور سیاسی اصلاحوں کا موجودہ مطالبہ کوئی

اس جنگ کا نتیجہ ہوا ہوں - ہاں یہہ شاید صحیح ہے کہ اس جنگ نے موجودہ طرز حکومت کے نقائص کو آشکارا کردیا ہے اور اسوجہ سے عوام کے دلوں کو غیر معمولی طاقت پہونچی ہے - ہم سب کو امید ہے کہ گو اسوقت گورنمنٹ ہند اور برطانیہ کے لوگ مذہب کے بنیادی اصولوں کی صداقت ثابت کرانے کے لئے دشمن کو شکست دینے کے کام میں منہمک ہیں تا ہم برطانیہ کلاں بطرف اپنے مقررہ اصب العین کی طرف چلتا جائیگا - اور عوام کی جائز خواہشات کے مطابق حکومت خود اختیاری کے اصول میں لا الا مزید توسیع جاری رکھیگا اور اسطرح راج ہند کے عالی مشن کو واقعی کامیاب بنا دیگا -

حضور والا کے عہد عہدہ میں ایکصال کی توسیع کی گئی ہے جو کہ حضور والا کے انتظام کا اعلے اعتراف ہے اور میں اس پر حضور والا کو نہایت تپاک سے مبارکباد دیتا ہوں - ہم دعا کرتے ہیں کہ حضور والا کے دور حکومت کا یہہ نیا سال پورے طور سے کامیاب ثابت ہو اور ہم سب کو مسرت حاصل ہوگی اگر حضور والا کی اس کامیابی کی خود ہمارے پیارے بادشاہ سلامت ویسی ہی قدر دانی کریں "۔

آنریبل رائے بہادر پنڈت شیو نرائن —

حضور والا — میں بجٹ سے بے تعلق چند ایک امور کا ذکر کرنا چاہتا ہوں - سب سے پہلے میں اوس جنگ مہیب کا ذکر کرونگا جس کی طرف سب کی توجہ کھنچی جاتی ہے اور جو آجکل مغربی محاذ پر زور و شور سے جاری ہے - لڑائی کے نتائج کے متعلق کوئی شخص قطعی طور سے پیشینگوئی نہیں کر سکتا - لیکن جہاں تک انسانی عقل کام کرتی ہے نتیجہ دور نہیں اور ہمیں امید ہے کہ تہذیب جسکو شروع میں شدید نقصان پہونچا ہے زمانہ سابق کی طرح اخیر میں وحشی لوگوں پر فتح حاصل کریگی - لڑائی کے گذشتہ چار سال کے عرصہ میں یہہ ڈر رہا ہے کہ جرمنی کی جارحانہ کارروائی کا طوفان تمام دنیا پر پھیل جائیگا - لیکن اس طوفان کی لہر کو بڑی کامیابی سے روک دیا گیا ہے اور اگر موجودہ حالت جاری رہی تو یقین ہے کہ یہہ طوفان بہت جلد گزر جائیگا -

اب ہم اوس کارگزاری کا موازنہ کرتے ہیں جو طرفین سے ظہور میں آئی ہے - برطانیہ کی یہہ حالت ہے کہ اوس نے ایسی ایک انچ زمین بھی دشمن کے حوالے نہیں کی - علاوہ جرمن اوسکی افریقہ کی نوآبادی چھین لیگئی ہے - بصرہ - بغداد - فلسطین بلکہ تمام عراق عرب اس وقت سرکار انگریزی کے ہاتھ میں ہے - اور شاہ حجاز کے ساتھ سرکار انگریزی کا ایسا معاہدہ اور اتحاد دوستی ہے - شاہ حجاز ترکی حکومت کو اپنے ملک سے خارج کررہے ہیں - مصر اسوقت مناسب طور پر برٹش حیطہ اقتدار میں ہے - ان فتوحات کی اہمیت کو کہاں تک بیان کیا جاوے - افریقہ میں جرمن نوآبادی کے فتح ہونے سے سلطنت برطانیہ کو نہ صرف ملک بلکہ ڈرائع وسائل بھی ہاتھ لگ گئے ہیں -

بصرہ ایک بڑا تجارتی بندر ہے - بغداد ایک مقدس مقام ہے جسکی مقدس عمارات کو بچانے اور جس میں مہذب ممالک کی طرح پولیس تعینات کرنے کے لئے ہر طرح سے کوشش ہو رہی ہے - اگر اخبارات پر اعتبار کیا جائے - تو سکھوں کی تاریخ کی ایک کتبہ سے تائید ہوتی ہے - جو بغداد میں ملا ہے اور جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورو نانک صاحب نے بغداد میں ایک مسلمان فقیر سے علم الہی پر بحث کی تھی - فلسطین جسکا دارالخلافہ یروشلیم ہے قوم یہود کا پرانا وطن ہے - فلسطین کو یہودی - عیسائی اور مسلمان یکساں طور سے متبرک مانتے ہیں - بے شمار پرہیزگار عیسائی حضرت عیسے مسیح کے تابوت کی زیارت کے لئے جاتے ہیں - اس تابوت کو شہنشاہ قسطنطین نے اوس قدیم تابوت کی جگہہ تعمیر کیا تھا جسے ایرانیوں و حق رافیوں نے تباہ کر دیا تھا - یروشلیم میں حضرت عمر کی عالیشان مسجد بنی ہے -

"میسوپوٹیمیا" یہہ ایک بلند آواز اور رسیلا لفظ ہے لیکن اسکے معنی بالکل سمجھ میں نہیں آتے - اس سے مجھے اوس بوڑھیا کا قصہ یاد آتا ہے جس نے اپنے پادری سے جا کر کہا کہ یہہ لفظ میرے لئے بڑا تسکین دہ ہے مگر اس لفظ نے یورپ کے اون عالمانہ زبان کو پریشان کر رکھا ہے جو اسکی سنسکرت ماہیت کو نہیں جانتے - یہہ لفظ قدیم ہند و ژں کا الفاظ "مدھیہ و پرتامہ" سے مرکب ہے اسکے معنی "دریاوں کے درمیان" ہیں - عجب نہیں کہ کسی بعید زمانہ قدیم میں ہندوؤں نے اس دوآبہ کی طرف ہجرت کی ہو - دوآبہ کی حالت چند الفاظ میں بیان ہو سکتی ہے - اوسکی تجارت کو صحت دیکھا گیا ہے اوسکا جلکی بڑا مفید ہے

جرمنی نے بیشک اٹلی کو ضرب لگائی ہے۔لیکن اس ضرب سے دشمن نے اٹلی کو کچل نہیں دیا۔اور اگر اوس ملک میں جرمنی نے اور جارحانہ کارروائی کی تو ہمیں توقع رکھنی چاہئے کہ اٹلی سخت مقابلہ کریگا۔جرمنی سلطنت روس کے حصے بخرے کرنے میں کسی نہ کسی طرح سے کامیاب ہو گیا ہے۔جسکی بدولت جرمنی نے اپنی بہت سی فوج روسی سرحدوں سے ہٹا کر مغربی محاذ پر بھیجدی ہے - یہہ کسقدر بد قسمتی کی بات ہے کہ ہم اس موقع پر ایک ایسے اتحادی کی مدد سے محروم ہو گئے ہیں جو طاقتور سمجھا جاتا تھا۔ دشمن باجہائم پر اور نیز کسیقدر روسی اور فرانسیسی علاقہ پر قابض ہے اگر مقابلتاً دیکھا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ حصول علاقہ یا جنگی چال بازی کے لحاظ سے دشمن کو کوئی زیادہ امدوت نہیں حاصل ہوئی۔البتہ ایک بات اظہر من الشمس ہے۔سلطنت برطانیہ اسوقت آگے سے بھی زیادہ متحدہ زیادہ متفق اور زیادہ مضبوط ہے۔دشمن نے پہلے ہی حملہ میں سخت نقصان اٹھایا اور اوسکا دوسرا حملہ بھی بخوبی روک لیا گیا اور اگر ایسی ہی حالت رہی تو اُمید ہے کہ ہم فتحیاب ہونگے۔حالت ابھی تک تشویشناک ہے اور اوسکی طرف سے لاپرواہ نہیں رہنا چاہئے۔دشمن نہ ان حقیر و بیچارہ شمرد۔ اس میں کچھہ شبہہ نہیں کہ ہمیں کل ذرا ئع کو پورے طور سے کام میں لانا پڑیگا۔اور فتح حاصل کرنے کے لئے سلطنت کا ہر فرد و بشر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔

اب میں زراعتی کالج لائلپور کے متعلق کچھہ کہنا چاہتا ہوں۔اس ہفتہ میں مجھے آنریبل مسٹر ٹاونسنڈ کی مہربانی سے زرعی کالج لائلپور کے دیکھنے کا موقع ملا۔مجھے کیمسٹ " اینٹو مولوجیکل " " کیمیکل " اور مالی کولوجیکل مرغیہ اور تجاویب گہر وغیرہ دکھائے گئے۔کالج کو بچشم خود دیکھنے سے پہلے مجھے کبھی یہہ گمان تک نہیں تہا کہ یہہ ایسا عالیشان اور مفید ہوگا۔ جب انسان کالج کی عمارات۔اسکے بڑے بڑے ہالوں اور اسکے کشادہ باغات اور کھیتوں کو دیکھتا ہے تو ایک عجیب نظارہ دکھائی دیتا ہے۔میرے خیال میں کالج پنجاب میں واقع ہے۔مجھے ڈر ہے کہ لوگوں کو ابھی اچھی طرح سے معلوم نہیں کہ کالج کیا فائدہ پہونچا رہا ہے اور آئندہ یہہ کیا کیا مفید کام کرکے دکھلائیگا۔کالج اس صوبہ کی زراعت کے لئے از حد مفید ثابت ہوگا۔کالج کے ایک پروفیسر صاحب نے مجھے ایک ہو ر بین میں ایک گندم کا دانہ دکھلایا جس کے اندر ایک کیڑے کی موجودگی نے اس کو نشو و نما پانے سے روک دیا تھا۔یہہ کیڑے بکثرت ہوتے ہیں اور ظاہر بے حس و حرکت ہوتے ہیں۔لیکن ان کی عمر طویل ہوتی ہے یعنی ۲۰ سال تک۔اور ادار بخارات سے وہ زندہ ہوسکتے ہیں۔میں نے ان میں بہت سے کیڑوں کو زندہ ہوتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ان کی حرکات سانپوں اور ہمچو قسم حشرات الارض کی سی ہوتی ہیں۔

" ضلع مظفر گڑہ میں ایک زمیندار نے اس ودی شدہ دانہ کو اصلی گندم کے تخم سے علیحدہ نہ کیا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ اوسکے گندم کے خوشوں میں سے تین چوتھائی دیکھنے میں تو گندم ہی کی طرح معلوم ہوتے تھے۔ لیکن اونکا رنگ سیاہ اور انسانی خوراک کے بالکل نا قابل تہا۔اسی قسم کی دیگر نباتاتی اور حیوانات کی وباؤں کے متعلق ماہر سائینس دان اون لیبارٹریوں میں تجربات کر رہے ہیں جہاں مختلف اقسام کے باتصویر نقشوں کے علاوہ ان کے مٹی کے ماڈل موجود ہیں۔میں یہہ ضرور کہونگا کہ میرا وہاں جانا خاصہ مفید ہوا۔میں ہر ایک زمیندار کو بھی صلاح دونگا کہ وہ جاکر کالج کو دیکھے اور اوس سے فائدہ حاصل کرے۔

" جیسا کہ میں نے گذشتہ سال عرض کی تھی غیر زراعت پیشہ اقوام کے سرمایہ داروں کے لئے سہولتیں بہم پہونچانی چاہئیں تا کہ وہ زراعت میں سائنس کے علم کا استعمال کرسکیں۔

" اب میں بجٹ کا ذکر کرتا ہوں۔ہر شخص کو اوس شخص کی مشکلات کا اندازہ لگا لینا چاہئے جسے ایک جم غفیر کو روپیہ تقسیم کرنا پڑتا ہو۔ہر ایک محکمہ اپنے مطالبات کیلئے دلائل اور ضروریات کی بنا پر زور دیتا ہے اور مطالبات کے لئے روپیہ کی تقسیم کوئی آسان کام نہیں ہے۔تا ہم تقسیم کنندہ اپنی اقتضاء رائے کو حتی المقدور معقولیت کے ساتھہ استعمال کرتا ہے ایک اور بڑی مشکل ہے جو تقسیم کنندہ کو ملحوظ خاطر رکھنی پڑتی ہے اوسکو یہہ خیال رکھنا پڑتا ہے کہ آجکل لڑائی کے دن ہیں اور کہ روپیہ کے مصرف

میں کفایت شعاری لازمی ہے جو لڑائی کا ایک ایسا جزو ہے جسکو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اجمال مذکورہ کانفرنس کو عمل میں لانا بھی قابل اعتراض نہیں ہے۔

" یہہ تحصیل حاصل ہے کہ بعد از وقت اس قسم کی تجویزوں پیش کی جاویں کہ فلاں مضمون کے لئے کسقدر روپیہ مہیا کرنا چاہئے تہا کیونکہ موجودہ بجٹ میں تو اب تبدیلی نہیں ہوسکتی۔تاہم جہانتک میں نے اعداد کا مطالعہ کیا ہے میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ ممبر خزانہ نے بہت مجموعی روپیہ کی تقسیم خاص معقولیت کے ساتھہ کی ہے۔میں اُمید کرتا ہوں کہ جو روپیہ تقسیم کیا گیا ہے وہ آئندہ سال ہمارا صرف کرلیا جائیگا۔جو کچھہ میں حفظان صحت اور قانون و معدلت گستری کے متعلق عرض کرنے لگا ہوں وہ آئندہ کے لئے مشورہ کے طور پر ہے۔

حفظان صحت

" آنریبل کرنل ہنڈلے سے مجہے یہہ سنکر بہت ہی خوشی ہوئی ہے کہ سکول آف میڈیسن واقعہ لودھیانہ کو زیادہ کی امداد ملیگی اور مجھے یہہ سنکر بھی خوشی ہوئی ہے کہ صوبہ کے ایسے حصوں کو جو ملیریا کے زیر اثر میں جاری امداد بہم پہنچانے کے لئے مقامی شفاخانوں کے لئے ایک خاص رقم مہیا کردی گئی ہے۔میری رائے ناقص میں عوام کی صحت کے خیال سے بڑھ کر اور کوئی مضمون اہم نہیں ہے۔اس ملک میں ہیضہ اور طاعون تو کبھی کبھی پڑتے ہیں لیکن یہہ ملیریا تو سالانہ باز گشت دشمن ہے۔ایک مورخ ہمیں بتاتا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں ملیریا بعض اوقات سلطنتوں کی بنیادیں کھوکھلی کردینے کا بڑی حد تک باعث ہوا ہے جیسا کہ میرے آنریبل دوست فرماتے ہیں کہ صحت کی آمدنی عام طور پر دولت کی آمدنی سے اچھی ہوتی ہے کسی حکومت کے لئے اس امر کا خیال رکھنا سب سے پہلا فرض ہے کہ اسکی رعایا کی جسمانی حالت نہ بگڑنے پائے۔ایک شخص کا تمام دوسری چیزوں کے بغیر گذارہ ہوسکتا ہے لیکن اوسکو سب سے زیادہ صحت کا خیال رکھنا چاہئے۔نہ صرف ملیریا کا ہی قلع قمع کرنا چاہئے بلکہ بجٹ بنانے کے وقت عام حفظان صحت کے لئے بھی کشادہ دلی سے روپیہ کا بندوبست کرنا چاہئے۔

" موجودہ ہائی جین و حفظان صحت کے طریقوں کی طفیل یورپ میں وبائی امراض کے انسداد و تدارک میں بہاری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔اسلئے میری رائے میں حفظان صحت کی اصلاح کے واسطے روپیہ کا بندوبست کرنے میں کوئی کفایت شعاری جائز نہیں ہوگی۔میں افسوس سے یہہ ظاہر کرتا ہوں کہ ایک اوسط درجہ پنجابی حفظان صحت کی قدر و منزلت کو نہیں سمجہہ سکتا کیونکہ اوسکے باپ دادا جنکی جسمانی حالت اوس سے اچھی ہوتی تہی گندگی سے بھری جگہہ میں بیماری کا مقابلہ کرسکتے تہے لیکن اب حالت بدل گئی ہے۔موجودہ نسل کے لوگوں میں خواہ خاص مرضعات میں کثرت آبادی کے باعث یا حد سے زیادہ کام کرنے سے رگوں اور پٹہوں پر زور پڑنے کے باعث یا اور ذرائع سے جو غور بحث طلب ہیں بیماری کے مقابلہ کی طاقت کم ہوگئی ہے اور اگر ہم موجودہ حالت زندگی میں حفظان صحت سے کوتاہی کرینگے تو لوگوں کی جسمانی صحت بہت تیزی سے کم ہونی شروع ہوجائیگی۔اور یہہ ایسی صورت واقعات ہے جس سے کسی کو بھی لا پرواہی نہیں کرنی چاہئے "۔

قانون معدلت گستری

" قانون و معدلت گستری کے متعلق جو ایک ایسا مضمون ہے جسکے ساتھہ میرا بڑا زیادہ تعلق ہے سب سے پہلے میں یہی کہونگا کہ معدلت گستری ہی ہمیشہ ہر ایک گورنمنٹ کی پشت و پناہ ہوتی ہے اور اس بارہ میں برطانوی حکومت کی بہت حد تک تعریف کی گئی ہے۔ممکن ہے کہ میں اوس صیغہ کے ساتھہ جس سے میرا تعلق ہے نادانستہ طرفداری کا اظہار کرتا ہوں لیکن شاید میں یہہ عرض کرنے میں راستی پر ہوں کہ عدالتوں کے اچھا ہونے سے سلطنت مستحکم ہوتی ہے۔چیف کورٹ کو ہائی کورٹ میں تبدیل کرنے کی بہت دیر سے انتظار ہو رہی ہے۔ایسا کرنے میں کوئی بڑا خرچ نہیں ہوتا اور اس معاملہ کو غیر مقررہ میعاد کے لئے ملتوی کردینے کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں ہے۔

"کہا جاتا ہے کہ عطیہ بچت بابت چیف کورٹ میں جن چھٹوں کی توقع کی گئی ہے ان میں سے ایک رقم ۱۳۰۰۰ روپیہ کی ہے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ پٹواریان و قانونگویان کے عملہ کے متعلق قسم بندی میں تبدیلی کے باعث ۲۸۰۰۰ روپیہ کی بچت کی امید ہے۔شاید ان ہر دو معاملات کی تصریح ضرورت ہے"۔

آنریبل رائے بہادر منشی سوہن لعل۔

"یور آنر۔موجودہ نازک حالات کے باعث جو یوروپ کے جنگ عظیم نے دنیا بھر میں برپا کر رکھے ہیں اور وزیر اعظم کے ہندوستانیوں کے نام حال ہی کے پرجوش پیغام کو مدنظر رکھکر ان معاملات پر بحث کرنا نہایت ضروری نہیں ہے جنکا بلاواسطہ یا بالواسطہ جنگ کے کامیابی سے ختم کرنے کے ساتھ تعلق نہو اور میں یہ خوشی سے بیان کرتا ہوں کہ سب سے بڑا سوال جو اس وقت ہر ایک پنجابی کے دل میں پیدا ہو رہا ہے یہ ہے کہ کس طرح دشمن کے بڑے خطرہ کا مردانگی بہادری اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔اس ذی شان صوبہ میں ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ دشمن کا مقابلہ یکجان ہوکر کیا جائے اور اس غرض سے اس امر کا خیال رکھا جائے کہ ہماری فوجوں کو جو مختلف میدانوں میں لڑ رہی ہیں لڑائی کا سامان اور رعایا سلطنت کے دیگر افراد کو جو لڑائی کے مختلف میدانوں میں ہماری لڑائیاں لڑ رہے ہیں باقاعدہ کمک پہنچتی رہے۔اور اس کے علاوہ ہمارے بہادر بھائیوں کو جو میدان جنگ میں ہیں لوازمات زندگی اور سامان حرب باقاعدہ پہنچتا رہے۔

"یور آنر۔صوبہ میں تمام اقوام کے لوگ دل و جان سے اعلےٰ حضرت ملک معظم کے تخت کے ساتھ دلی ارادت و خلوص رکھتے ہیں اور نہایت خوشی سے بڑی بڑی قربانیاں کر رہے ہیں اور یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ وہ اس سے بھی بڑی قربانیاں کرنے اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے اور اپنے روپیہ کی آخری پائی تک دے دینے کو حاضر ہیں۔جو خدمات ان سے طلب کی جائینگی وہ سرانجام دینے کے لئے تیار ہیں۔باقی یہ گورنمنٹ کا کام ہے کہ لوگوں کی عقیدت اور جوش وفاداری سے اچھی طرح فائدہ اٹھائے اور میں یقین کرتا ہوں کہ اگر اس کام کو ہوشیاری سے اور مدبرانہ طور پر کیا گیا تو جو نتائج حاصل ہونگے وہ وزیر اعظم اور سلطنت کی امیدوں سے بہت زیادہ ہونگے۔میری ناقص رائے میں صوبہ کے تمام کالجوں اور ہائی سکولوں میں فوجی کام کی سکھلائی فوراً شروع کردینی چاہئے اور یوروپین والنٹیر کور کی طرح انڈین والنٹیر کور کے قائم کرنے کا کام فوراً ہاتھ میں لے لینا چاہئے۔اس بارہ میں عوام کا احساس اسقدر مضبوط ہے کہ وزیر اعظم کے پیغام کے مشتہر ہونے کے دو ہی دن کے اندر لاہور چیف کورٹ کی بار ایسوسیئیشن کے ۱۲۰ ہندوستانی ارکان نے اپنے نام بھرتی کیلئے پیش کردئے بہت سے دیگر ممبران بار اور خوش حیثیت ملازمان سرکار بھی اونکی پیروی کرنیکو تیار ہیں اگر گورنمنٹ انڈین والنٹیر کور کو اوسی طریق پر اور انہی شرائط کے تابع قائم کرنیکا فیصلہ کرلے جسطرح فی الحال یوروپین ممبران بار اور جوڈیشل اور ایگزیکٹو افسران کے یوروپین گورنمنٹ الیسوان بھرتی کئے جارہے ہیں۔

"یور آنر یہ عام خوشی کا مقام ہے کہ انڈین متعلقہ بھرتی برائے فوج تحفظ ہند (غیر برطانوی حصہ) کی ترمیم کردی گئی ہے۔اور فوج تحفظ ہند میں عنقریب بھرتی شروع ہونیوالی ہے۔نوجوانان۔تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ۔مرکزی کمیٹی براستہ لوح تحفظ ہند کے پاس جسکا اتفاقاً میں پریذیڈنٹ ہوں آکر درخواستوں پر دستخط کرنیکی خواہش ظاہر کرتے ہیں لیکن چونکہ مجھے علم ہے کہ گورنمنٹ کا اشتہار زیر ایکٹ ترمیم جاری نہیں ہوا اسلئے باقاعدہ کارروائی شروع نہیں کی جا سکتی۔اس امر کے ساتھ ایک اور امر وابستہ ہے کہ ان تمام اشخاص کو ایکٹ اسلحہ کے عمل سے مستثنیٰ کر دیا جائے جنہوں نے آدمی بھرتی یا روپیہ دیکر یا کسی اور طریق میں لڑائی میں امداد دی ہے یا جو آئندہ امداد دینگے۔اور مجھے امید ہے کہ یور آنر کی گورنمنٹ اس معاملہ پر اچھی طرح غور کریگی۔

"لوگ ان تجاویز کا نہایت شوق سے انتظار کر رہے ہیں جو اوس کونسل میں مرتب کی جائینگی اور جو معلی القاب جناب وائسرائے دہلی میں ماہ حال کو منعقد فرمائینگے۔اور اسکے علاوہ اوس خاص اجلاس متعلقہ جنگ کی تجاویز کی انتظار کر رہے ہیں جو حضور والا نے ماہ ستمبر میں ۳ شملہ آئندہ کو منعقد فرمانیکا ارادہ کیا ہے۔اور مجھے ہر طرح امید ہے کہ گورنمنٹ جو کچھ بھی اس صوبہ سے امداد طلب کرنا مناسب سمجھیگی

اس صوبہ کے لوگ ایسے نہایت خوشی و رضامندی سے پیش کرینگے-پنجاب نے پہلے ابھی جنگ کے دوران میں بڑا ایثار دکھایا ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ ہم سب اپنی کوششوں کو دو بالا کر دینگے جبکہ وزیر اعظم نے اعلی حضرت ملک معظم کی طرفسے ہمسے مزید امداد طلب کرنا مناسب سمجھا ہے-

" اگرچہ میرا ارادہ نہیں تھا کہ اس موقعہ پر کسی اور مضمون کے متعلق گفتگو کروں-لیکن چونکہ قواعد کی رو سے یہہ صرف ایک ہی موقعہ ہے جو کہ غیر سرکاری ممبروں کو مالی روئداد پر بحث کرنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنیکے لئے دیا گیا ہے-اسلئے میں چند امور کے متعلق ذکر کرنا چاہتا ہوں-اور میں اپنے ہم جلیسوں کے ساتھہ آنریبل ممبر خزانہ کو اس خوشحال بجٹ پر مبارکباد دینے میں شریک ہوتا ہوں جو انہوں نے عالم پر تشویش کے زمانہ میں تیار کیا ہے جسکا ابتدائی بقایا ۱۸۹۷۸۰۰۰ روپیہ ہے یا بالفاظ دیگر گذشتہ سال کے بقایا اختتام سال سے ۸۷ لاکھہ زیادہ-اور علاوہ بریں اس سے بھی زیادہ یعنی ۱۹۱۱۸۰۰۰ روپیہ کے اختتامی بقایا کی توقع کی جاتی ہے-یہہ مالی بیانات اگرچہ بذکرون کے لحاظ سے بہت تسلی بخش ہے لیکن اغلباً ایک مستحکم آمدنی کی پالیسی کے نکتہ خیال سے مبارکبادی کے قابل نہیں ہے-اگر محاصل بہ وسعت ہیں تو انکو مفید عام کاموں یعنی ملک میں حفظان صحت-تعلیمی اور زرعی ترقی پر صرف کرنا چاہئے-اور انکی بری اچھین نہیں کرنی چاہئیں جیسا کہ ہم اس صوبہ میں کر رہے ہیں یو گرانٹوں گورنمنٹ کے حساب میں غیر صرف شدہ بقایا ہر سال بڑہ رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہندوستان میں کسی صوبہ کی گورنمنٹ بھی اتنی کثیر رقم کو سال بسال جمع نہیں ہونے دیتی جیسا کہ گذشتہ پانچ سالوں سے پنجاب میں ہو رہا ہے-بہت بڑے افسوس کی بات ہے کہ جبکہ ہمارے پاس اتنی کثیر رقم ابتدائی بقایا کی موجود ہے اور موجودہ سال میں ہمیں زیادہ آمدنی ہونیکی توقع ہے پھر بھی ہملے خرچ کو زیر مد ۲۲-ب (حفظان صحت) ۹۵۰۰۰۰ روپیہ سے کم کرکے ۸۱۵۰۰۰ روپیہ کر دیا ہے-علاوہ ازیں مجھے آنریبل ممبر خزانہ کی یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ استادوں کی ترقی اور تعلیم کی اصلاح کے لئے گورنمنٹ ہند کی طرف سے بازگشت عطیہ کو صرف کرنا کیوں نا ممکن تھا-میں امید کرتا ہوں کہ کوئی ایسی رقم جو گذشتہ سال میں دیہاتی حفظان صحت اور دیہاتی تعلیم پر صرف نہیں کی جا سکی وہ موجودہ سال میں استعمال کی جائیگی اور بقایا اختتام سال کو بڑھا کر جمع کرنیکی بجائے اسکی قلیل ترین مقدار تک گھٹا دیا جائیگا-زمانہ کی ترقی اور لوگوں کی طرف سے جسمانی اور دماغی ترقی کے مطالبات کی زیادتی کے ساتھہ ساتھہ تعلیم اور حفظان صحت پر خرچ بڑھا دینا چاہئے-تا کہ وہ یورپ کے ممالک میں ان اغراض کے خرچ کے ہمپلہ ہو جائے-ان ہر دو مدات میں سے کسی ایک کے خرچ کی کمی بھی واجبی اور معقول کفایت شعاری نہیں سمجھی جاسکتی خصوصاً جبکہ پلیگ ملیریا اور ہیضہ جیسی وبائی امراض جو عدم حفظان صحت اور جہالت کے باعث پیدا ہوتی ہیں صوبہ میں کثیر التعداد اشخاص کو اپنا شکار بنا رہی ہیں- ایک اور معاملہ جو گورنمنٹ کی خاص توجہ کے قابل ہے وہ گورنمنٹ کی پالیسی آبکاری کی ترمیم ہے اور اجلاس منعقدہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع میں آنریبل ممبر خزانہ کی یہہ تقریر کہ اس ملک میں روپیہ کی کثرت کی وجہ سے اس مد کی آمدنی میں کمی کی بجائے دن دوگنا اور رات چوگنا اضافہ ہوا ہے کسی شخص کے لئے موجب تسلی نہیں ہو سکتی-عام خیال یہہ ہے کہ اوس عالمگیر جنگ نے جو اسوقت دنیا کے تقریباً ہر حصہ میں جاری ہے ہر ایک ملک کی مالی حالت پر بہت مضر اثر ڈالا ہے-اور ہندوستان اور یہہ صوبہ بھی اس معاملہ میں مستثنے نہیں رہے-اور ہر ایک حالیہ ضروریات زندگی کی قیمتوں میں بھاری اضافہ ہو گیا ہے یہہ خیال کرنا سراسر غلطی ہوگی کہ اس ملک کے لوگوں کی مالی خوشحالی بڑہ گئی ہے- شاید ملک کی حالت بالکل دگرگوں ہے اور تقریباً ہر ایک شخص اس تکلیف کو محسوس کر رہا ہے-اگر آنریبل ممبر خزانہ کے اس خیال کو کہ یہہ صوبہ پہلے سے زیادہ دولت مند ہو گیا ہے (جو میری حقیر رائے میں غلط ہے) صحیح بھی مان لیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ زائد روپیہ (اگر کوئی ہو) جو لوگوں کے پاس ہے اس قسم کی برائیوں مثلاً شراب اور دیگر منشی اشیاء کے استعمال کی ضرر رساں عادت میں صرف کیا جائے اور زیادہ نفع بخش طریق میں کام میں نہ لایا جائے-لیکن یہہ صرف ایسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے اگر شراب اور دیگر نشہ آور ادویات کی درآمد - ساخت-فروخت اور استعمال کو اولین حدود تک محدود کر دیا جائے جو صرف طبی اغراض کے لئے ضروری ہوں یا شاید یہہ کہا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے اس پالیسی کا یہہ اثر ہو کہ آمدنی میں کمی ہو اور ادھر

سے بجٹ میں ایسی خسارہ ہے اس دلیل کی ظاہرہ خوبی سے تو انکار نہیں ہو سکتا لیکن لوگوں کو اپنی جسمانی معاشرتی - اخلاقی اور ذہنی حالت میں مختلف طریق میں ترقی کرنے سے اور کئی کروڑوں روپیہ کی بچت سے جو وہ ہر سال شراب پر صرف کرتے ہیں جو فائدہ حاصل ہوگا اور اسوجہ سے جو عام خوشحالی ہوگی اوس سے انجام کار اوس نقصان کی (اگر کوئی ہو) کافی سے زیادہ تلافی ہو جائیگی جو معاملات گورنمنٹ میں ہوا خاص کر جبکہ کفایت شعارانہ بسر اوقات اور عیش و عشرت اور بد عادات کا نا پید ہونا جنگ کو کامیابی کے ساتھ انجام تک پہنچانے کے دو بڑے اسباب ہیں۔

" ایک اور معاملہ جو اس وقت گورنمنٹ اور لوگوں کے پروگرام میں ایک نمایاں جگہ حاصل کئے ہوئے ہے یہہ ہے کہ ملک کے فنون اور مصنوعات کی حوصلہ افزائی کی جائے لیکن با وجود اس بات کے کہ جنگ کی وجہ سے موقع مل گیا تھا اس پہلو میں عملی طور پر کچھ ابھی کیا گیا ہے مجھے امید کامل ہے کہ پنجاب کی گورنمنٹ بہت جلد صوبہ میں جدید مصنوعات کے قیام اور موجودہ مصنوعات کی حوصلہ افزائی اور فروغ کیلئے کچھ تجاویز سوچنے کے قابل ہو جائیگی صوبہ کی زراعت کو عامی بنیاد پر قائم کرنے کا سوال بھی نہایت اہم ہے اور بغیر مزید تاخیر کے اوسے شروع کر دینا چاہئے - لائلپور کالج جو اس مقصد کے حصول کا ایک عمدہ ذریعہ ہے - نہایت مفید کام سر انجام دے رہا ہے - اور میں آنریبل مسٹر ٹونزینڈ اور عملہ کالج کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے کونسل ہذا کے بعض دیگر آنریبل ممبران کے ہمراہ مذکورہ بالا عظیم الشان تعلیم گاہ دکھائی اور مجھے امید ہے کہ اسی قسم کی اور تعلیم گاہیں جلد صوبہ کے دیگر حصص میں بھی قائم ہو جائینگی اور اونہیں پیش از پیش مقبول عام بنانے کی کوشش کی جائیگی۔

" اپنی تقریر کو ختم کرنے سے پیشتر میں آنریبل ممبر خزانہ کو یقین دلاتا ہوں کہ کونسل ہذا کے ممبر اور باہر کے سینکڑوں اصحاب اون کی واضح اور جامع یادداشت اور مالی روئداد کو نہایت خوشی اور کمال دلچسپی سے پڑھتے ہیں - اور یہہ غلط ہے کہ کونسل ہذا کے ممبر اوس روئداد کا جسے وہ ہیبت افزا اور پیچیدہ و غیر دلچسپ کہتے ہیں مطالعہ نہیں کرتے - میں آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر واقعی ان کا یہہ خیال ہے تو وہ بڑی غلطی پر ہیں - اگر مالی روئداد کی تنقید ایسی تعلیق و توجہ سے نہیں کی جاتی جیسی کہ ہونی چاہئے تو اوس کی وجہ یہہ ہے کہ کونسل ہذا کے غیر سرکاری ممبران کے دلوں میں دن بدن اس بات کا احساس پیدا ہو رہا ہے کہ خرچ کے تقسیم کرنے میں انہیں نہ تو کوئی دخل ہے اور نہ کوئی اختیار حاصل ہے کمیٹی مال کے غیر سرکاری ممبروں کو معلوم ہے کہ وہ اس معاملہ میں کس قدر بے بس ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ بجٹ کے تیار کرنے میں واقعی انہیں کوئی دخل نہیں اور ان غیر سرکاری آنریبل ممبران کو بھی جو کمیٹی مال میں نہیں ہیں عطیات بجٹ کے متعلق کوئی اختیار حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اون کی تقریریں کرنے کا وقت آتا ہے تو وہ موقع گذر چکا ہوتا ہے جبکہ وہ آنریبل ممبر خزانہ کے تیار کردہ تخمینہ جات بجٹ میں تخفیف کی کوئی تجویز کئے بغیر یہہ مطالبہ کرسکیں کہ فلاں کام کے لئے جس کے واسطے کوئی روپیہ مہیا نہیں کیا گیا یا ضرور کے لئے کافی روپیہ نہیں مہیا کیا گیا کوئی رقم یا کوئی مزید رقم دیجائے - میں یورایکسلنسی کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سوال کے متعلق احساس دن بدن بڑھ رہا ہے اور صوبوں کی کونسل اوس مفید کام کو سر انجام دینے کے قابل بنائے کیلئے جس کے لئے وہ ایمپیریل کونسل ہائے منہ سنہ ۱۹۰۹ ع کے نمونہ پر قائم کی گئی تھیں یہہ ضروری بلکہ نہایت ضروری ہے کہ کونسل ہذا کے ممبروں کو گورنمنٹ کی پالیسی مرتب کرنے کا زیادہ موقع دیا جائے اور مالی اختیار ہی ایک ایسا اختیار ہے جو سب سے پہلے صوبہ ہذا کے لوگوں کو دیا جانا چاہئے سالانہ مالی روئداد کی بحث کے قواعد میں اسطرح ترمیم کر دی جائے کہ کمیٹی مال کو صوبہ کی مالی روئداد کا مسودہ تیار کرنے کا اختیار حاصل ہو جائے اور کونسل ہذا کے غیر سرکاری ممبران کو مسودہ پر پیشتر اسکے کہ وہ لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند کی منظوری کیلئے پیش کیا جائے اجلاس کونسل میں بحث کرنے کی اجازت مل جائے۔

" اب خاص بجٹ کو لیجئے - یہہ نہایت طمانیت بخش امر ہے کہ گورنمنٹ نے آئندہ سال کے دوران میں جدید شفاخانے جاری کرنے کیلئے ایک لاکھ روپیہ کی رقم مخصوص کی ہے - صوبہ ہذا کے تقریباً تمام ضلعوں میں مزید شفاخانوں کی اشد ضرورت ہے اور مجھے اُمید ہے کہ میرے دوست آنریبل کرنل ہینڈک نے اپنے عہدہ سے پنشن پر جانے سے پہلے کم از کم ۱۰۰ اور شفا خانے جاری کروا جائینگے - تا کہ پنجاب میں ہر جگہ دیہات کے

کسان لوگ طبی امداد سے بآسانی مستفید ہوسکیں اور البتہ، ممبر خزانہ کی یہہ شکایت بھی رفع ہو جائے کہ خرچ کرنے والے محکمہ جات اپنے زیادہ زیادہ عطیات خرچ کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

" میں اس موقع پر حضور والا کی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اونہوں نے اس کونسل میں مسودہ لازمی تعلیم اور مسودہ امیزش خوراک پیش کئے ہیں گورنمنٹ کا ان مسودہ کے اصولوں کو تسلیم کرنا لوگوں کے مقصد کی ایک بھاری امداد ہے جس کے لئے وہ حضور انور کی گورنمنٹ اور ان ممبروں کے انہایت شکر گذار ہیں جو ان مسودات کے مہتمم ہیں "۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو—

" حضور عالی — کسی عام دلچسپی کے معاملہ پر بحث کرنے سے پیشتر میں یہ اصول ارشاد آنریبل ممبر خزانہ بجٹ زیر بحث کے متعلق امپیریل کونسل کے جدید ضابطہ کے اس کونسل میں جاری کرنے کے متعلق چند ایک الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔

" فی الحال کونسل ھذا کے غیر سرکاری ممبر عام دلچسپی کے معاملات پر رائے زنی کرنے۔ عوام الناس کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کرنے۔ لوگوں کی شکایات کو گورنمنٹ کے روبرو بیان کرنے اور پبلک کے مطالبات پیش کرنے اور ساتھہ ہی بجٹ کے متعلق اظہار رائے کرنے کے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

" اگر یہہ تبدیلی کی گئی تو ان کی رائے زنی کا دائرہ بحیثیت مجموعی مالی روئداد یا کسی ایسے مسئلہ اصول تک محدود ہوجائیگا جو اوسمیں مضمر ہو۔ بظاہر اس تبدیلی کا یہہ فائدہ ہوگا کہ آنریبل ممبران اپنی توجہ بجٹ پر صرف کرینگے اور اوسکی چھان بین پہلے سے زیادہ گہری نظر کے ساتھہ کرینگے۔ لیکن اس ظاہری فائدہ کا ازالہ (جیسا کہ آنریبل ممبر خزانہ نے بیان کیا ہے) اس بات سے ہو جاتا ہے کہ ہم ممبران پنجاب کو بجٹ سے کامل واقفیت پیدا کرنیکے لئے امپیریل کونسل یا کسی دیگر کونسل کی نسبت زیادہ سہولتیں حاصل ہیں۔ کونسل ھذا کے غیر سرکاری ممبروں کو مالی روئداد کے متعلق ریزولیوشنوں کی تحریک کا موقع حاصل ہے جس کی ایک نقل اونہیں اوسکے کونسل کے روبرو پیش ہونے کے دن کے اجلاس سے کچھہ دن پہلے بہم پہنچائی جاتی ہے۔ اور ان میں ایسے اصحاب کو جو کمیٹی مال کے ممبر ہوں یہہ موقع بھی حاصل ہوتا ہے کہ وہ مالی معاملات پر بحث کریں اگرچہ وہ صرف اوسی حد تک بحث کرسکتے ہیں جہاں تک کہ اونکا تعلق خرچ کے غیر تقسیم شدہ حصہ کے تصفیہ سے ہوتا ہے۔ اسلئے ایسے حالات میں میرا خیال ہے کہ ان مضامین کو جنکو آنریبل ممبران اپنی بجٹ کی تقریروں میں بحث کرتے ہیں محدود کرنے سے کوئی بڑا مطلب حل نہیں ہوگا۔ اور اسلئے میں موجودہ طریق کو بہتر سمجھتا ہوں بشرطیکہ اوسمیں حسب تجویز آنریبل رائے بہادر لالہ رام سرن داس بعض تبدیلیاں کردیجائیں۔

" اب خالص بجٹ کو لیجئے۔ ایسے بجا طور پر ایک خوشحالی کا بجٹ کہا جا سکتا ہے۔ اس بجٹ میں خرچ میں اضافہ کیا گیا ہے اور بچایا بھی زیادہ گیا ہے اسکی خوش آئند فوقیت گورنمنٹ اور رعایا دونوں کے لئے موجب طمانیت ہے۔ اور آنریبل ممبر خزانہ کو بجا طور پر خرم و شاد ہونا چاہئے۔

" بجٹ کی خوشحالی زیادہ تر اوس آمدنی کی طرف منسوب کی جاتی چاہئے جو اوس نے نظم آبپاشی سے ہوئی ہے جسکا ذکر آنریبل مسٹر مینارڈ نے ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو اپنی تقریر میں ایسے دلپذیر پیرایہ میں کیا تھا ساتھہ ہی اسکے حضور والا کو معلوم ہے کہ پنجاب کا ہر ایک ضلع اس معاملہ میں یکساں طور پر خوش قسمت نہیں ہے۔ صوبہ میں ایسے اضلاع موجود ہیں مثلاً خاص کر حصار، روہتک اور گوڑگاؤں جہاں موسمی بارشوں کی مقدار حالت اسجات کا فیصلہ کرتی ہے کہ آیا وہاں کے لوگوں پر قحط کی مصیبت نازل ہوگی یا وہ افراط آب و گیاہ سے بحال ہونگے اور اکثر اوقات اونہیں قحط ہی کا منہہ دیکھنا پڑتا ہے۔ میں نے گذشتہ سال بھی اس صورت حالات کے بیان کرنے کی جرأت کی تھی اور پور اثر سے درخواست کی تھی کہ ان اضلاع میں آبپاشی نہر کی توسیع کے ذریعہ کسی قدر مساوی سلوک کرنے کا انتظام کرنا چاہئے اور حضور انور نے از راہ شفقت فرمایا تھا کہ جنوب مشرقی پنجاب میں توسیع آبپاشی کی سکیموں کے متعلق باقاعدہ تحقیقات کی جارہی ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا اس بارہ میں کیا کیا گیا ہے۔ اس وقت جبکہ حضور والا کی توجہ اور وقت ضروری اور اہم مطالبات میں مصروف ہے میں آخری شخص ہونگا

جو کسی ایسی سکیم کے شروع کرنے کے متعلق فوری کار روائی کرنے کے لئے حضور والا سے باصرار درخواست کرونگا جس میں بھاری خرچ کی ضرورت ہو لیکن میں یہہ خیال کئے بغیر اور اسپر زور دئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ پور آلر کی غریب اور زیادہ تر زراعت پیشہ رعایا جو ان ضلعوں میں رہتی ہے حضور انور کی نگاہ لطف کی مستحق ہے اور جلد کسی مناسب وقت پر اس مضمون کا محققہ غور کرنا چاہئے۔

* پھر بجٹ کو ایجنڈے اوس بڑی ناتمام رقم کی نسبت جس سے آنریبل صدر لمسکن کے حد سے زیادہ محتاط خیال کئے جانیکا اندیشہ ہے صاحب موصوف نے واضح کر دیا ہے کہ اوسکی وجہ یہہ ہے کہ مختلف مدات کے لئے بجٹ میں مندرجہ رقوم۔ مثلاً۔ مدات معاملہ اراضی عدالت ہائے قانون۔ پولیس۔ تعلیم۔ زراعت وغیرہ کے لئے مہیا کردہ رقوم اشیاء کی بہم رسانی کی دقت اور اون بندشوں کی وجہ سے پورے طور پر خرچ نہیں کی جاتی ہیں جن سے ضروری مصالحہ کے دستیاب ہونے میں رکاوٹ پیدا ہوتی رہی ہے۔

حضور انور نے تمام دیگر رقوم کا ان اغراض کے لئے جس کے واسطے وہ دی گئی ہیں یا کم از کم ان میں سے بعض مثلاً تعلیم۔ زراعت وغیرہ کے لئے خرچ نہ کرنا حق بجانب نہیں ہے۔ اسکی جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ میں ذاتی طور پر یہہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اوستادوں کے لئے ایک ٹریننگ سکول یا لڑکوں کے لئے نارمل مدارس جنکے لئے آئندہ سال میں انتظام کیا گیا ہے ریلوے کی دقتوں کے باعث کیوں جاری نہ کئے جاسکے۔ کوئی عمدہ عمارتیں کرایہ پر لی جاسکتی تھیں اور کام سرگرمی کے ساتھ شروع کیا جاسکتا تھا۔ حضور والا۔ مناسب ہوگا کہ آئندہ سال اس بات پر زور دیا جائے کہ جو رقوم تعلیم اور اسی قسم کی دیگر اغراض کے لئے بجٹ میں مہیا کی گئی ہیں اونہیں ضرور خرچ کیا جاسکے۔

* میں گورنمنٹ ہند کا دو لاکھ روپیہ کے اوس جدید عطیہ باز گشت کے لئے مشکور ہونا چاہئے جو انہوں نے پرائمری تعلیم کے لئے دیا ہے۔ اور یہہ تسلی بخش امر ہے کہ ایک لاکھ روپیہ کی باز گشت اور ایک لاکھ کی غیر باز گشت رقم آئندہ سال پرائمری تعلیم کے لئے رکھی گئی ہے۔ حضور والا کی اون کوششوں کے لئے جو مادر وطن کے کل بچوں تک تعلیم کا فیض پہنچانے کے لئے حضور نے کی ہیں پنجاب ہمیشہ حضور کا ممنون احسان رہیگا۔ یہہ کوششیں اوس مسودہ جدیدہ تعلیم سے جس کے اس کونسل میں پیش کرنے کا ارادہ ہے ظاہر ہیں اور یہہ میرے خیال میں اس مسئلہ کے سلجھانے متعلق گورنمنٹ کی سرگرمی کی ایک صریح علامت ہے۔

اس بارہ میں میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ مقامی جماعتوں کو ایکٹ ہذا کے مفید اغراض کی تعمیل کے قابل بنانے کے لئے گورنمنٹ کے لئے لابد طور پر ضروری ہوگا کہ وہ حقیقی و فیاضانہ امداد دے کیونکہ مقامی جماعتوں بالخصوص مفصل کی مقامی جماعتوں کے ذرائع اس قدر قلیل ہیں کہ حفظان صحت کے معاملات کی اصلاح کے متعلق روز افزوں و جائز مطالبات کا تو کیا ذکر لوگوں کی موجودہ ضروریات کو بھی پورا کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

* لائلپور کی عنایت سے سال کے دوران میں زراعت کی ایک کالج قائم ہوگئی ہے جس کی پنجاب جیسے زراعتی صوبہ میں اشد ضرورت تھی اور میرا یہہ خیال ہے کہ آئندہ دیہی رقبہ جات میں علمی و ابتدائی تعلیم کے ساتھ زراعتی تعلیم مل جانے سے خوشگوار نتیجہ پیدا ہوگا۔

* اور آخر مجھے یہہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تعلیم نسواں کے معاملہ میں ہم بہت پیچھے ہیں اور تعلیم کے پروگرام کے اس حصہ پر اوس مستعدی کے ساتھ عملدرآمد نہیں کیا جا رہا جس سرعت کے ساتھ کہ اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے لیکن مجھے یہہ دیکھکر خوشی ہوئی ہے کہ لڑکیوں کے لئے نارمل سکول قائم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

* اصطلاحی و تجارتی تعلیم کے متعلق جتنا کم کہا جائے اوتنا ہی بہتر ہے۔ جدید ٹریننگ کالج اور موجودہ گورنمنٹ کالج ثانی کے بہت جلد وجود میں آنے کی امید ہے لیکن مجھے صنعتی و تجارتی تعلیم گاہ کے مستقبل قریب میں قائم ہوجانے کے کوئی آثار معلوم نہیں ہوتے اگر کسی ایسے مطالبہ کے لئے وقت کا موزوں نہ ہوتا تو میں یقیناً اس امر پر زور دیتا کہ اسبارہ میں بہت جلد کار روائی کیجائے۔

* اور آخر یہہ قابل افسوس امر ہے کہ پورا حفظان صحت کو اوس روپیہ کو جو اس کے قبض و دخل میں ہے۔ حفظان صحت کی تجاویز کی عدم موجودگی کے باعث خرچ کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ تعل

حفظان صحت عوام کی اشد ضرورت باقی ہوں اور حیرانی یہ ہے کہ گورنمنٹ جو روپیہ دیتی ہے وہ بھی صرف نہیں کیا جاتا - میری گذارش یہہ ہے کہ معاملات کی اس عجیب و غریب حالت کو آئندہ جاری نہیں رہنے دینا چاہئے - پنجاب کے دیہات و قصبات اپنی صفائی کے لئے مشہور نہیں ہیں اور خالص پانی و خالص ہوا اور خوراک پنجاب میں ہر ایک جگہ آسانی کے ساتھ دستیاب نہیں ہو سکتی - مجھے امید ہے کہ یور آنر ازراہ عنایت کوئی ایسا انتظام کرا دینگے جس سے بورڈ حفظان صحت و مقامی جماعتیں عطا شدہ روپیہ کو سال آئندہ کے دوران میں استعمال کرسکیں۔

* صنعتی و تجارتی تعلیم کی عدم موجودگی میں یہہ کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے کہ صنعت کے لحاظ سے پنجاب بہت پست حالت میں ہے اور اس کی تجارت و صنعت سازی ابھی تک اپنی ابتدائی حالت میں ہے معمولی حالات میں گورنمنٹ کا فرض یہہ ہوتا ہے کہ وہ دستکاریوں کے احیا کے لئے ابتدائی کام انجام دے - لیکن اگر جنگ کے دوران میں کلوں و غیرہ کے منگوانے میں مشکل پیش آنے کی وجہ سے یہہ قابل عمل معلوم نہیں ہوتا تو گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ اون موجودہ دستکاریوں کو فروغ دینے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے جن کے لئے کلوں کی چنداں ضرورت نہیں اور جو پنجاب میں قدیم الایام سے رواج پا چکی ہیں۔

* گورنمنٹ اوس کمی کی وجہ سے قابل معافی رکھی جا سکتی ہے جو جرائم میں ہوئی ہے اور جس کی وجہ ایک بڑی حد تک بہبودی نوع انسان کے متعلق گورنمنٹ کی وہ کوشش ہے جو اوس نے جرائم پیشہ اقوام کے عادات کو سلجھانے میں کی ہے۔لوگوں نے اس کی ایک بڑی حد تک قدردانی کی ہے اور اوس جرائم پیشہ قوم کی اولاد نسلاً بعد نسل جس نے امن و اطمینان کے ساتھ دستکاریوں کی زندگی اختیار کر لی ہے گورنمنٹ کی اوس حکیمانہ کارروائی کو پسندیدگی کی نظروں سے دیکھیگی جس کو آج ممکن ہے کہ اون کے باپ دادا قدردانی کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔

* دیوانی نظم و نسق میں رشوت ستانی و بد اعمالی کے برخلاف یور آنر نے جو انسدادی کارروائی کی ہے اوس سے بہت سے عہدہ دار سزایاب ہوگئے ہیں - اس کارروائی سے غلط کار لوگ اپنی بد اعمالیوں سے رک جائینگے اور اس سے نظم و نسق کے نقائص کو دور کرنے میں امداد ملیگی - لیکن رشوت ستانی سرکاری ملازمین کے کسی ایک فرقہ تک محدود نہیں ہے - میں یہہ کہنے میں معافی کا خواستگار ہوں کہ رشوت ستانی دیگر محکمہ جات میں بھی زوروں پر ہے اور اگر اس انسدادی کارروائی کو کامیاب و وسیع الاثر بنانا مقصود ہے تو اس کے دائرہ عمل کو بہت زیادہ وسیع کر دینا چاہئے - اس بارہ میں یقیناً کوئی وجہ نہیں ہے کہ انسداد رشوت ستانی کے متعلق گورنمنٹ کی کوششوں کے دافع اقص اثرات کو دیگر محکمہ جات کے رشوت ستان افسر کبھی محسوس نہ کریں۔

* پراونشل سول سروس کے متعلق جس کے اراکین اسوقت تک زیادہ تر اس انسدادی کارروائی کا شکار ہو چکے ہیں - ایک لفظ کہنا چاہتا ہوں۔

" سرکاری اہلکاروں کی یہہ جماعت انڈین سول سروس کے بعد سب سے زیادہ ذمہ داری کا کام انجام دیتی ہے اور اس کی تنخواہیں ایسی ہونی چاہئیں جن سے اوس کے اراکین ایسے آرام و اعزاز کے ساتھہ زندگی بسر کر سکیں کہ اون کے وسوسوں میں مبتلا ہونے کا احتمال نہ رہے اور وہ اپنے ساری ملازمت کے دوران مستعدی سے کام کر سکیں۔پبلک سروسس کمشن نے اون کے لئے جو سفارشیں کی ہیں اون میں الٹا اونکی تنخواہوں میں مقابلتاً کمی کرنے کی سفارش کی ہے جو بہت ہی نا تسلی بخش ہے اور میری گورنمنٹ سے یہہ مودبانہ التجا ہے کہ وہ اس مسئلہ پر اپنی طرف سے پوری غور کرے۔

" یور آنر ان جملہ تجاویز کے لئے جو میں نے یور آنر کی التفاتہ و ہمدردانہ غور کے لئے پیش کی ہیں روپیہ درکار ہے۔اب میں اوس معاملہ کی طرف رجوع ہوتا ہوں جس کے متعلق آنریبل ممبر خزانہ کے قول کے مطابق گذشتہ سال بہت سا روپیہ یکلخت جمع ہو گیا تھا۔بدقسمتی سے میری یہہ دعا ہے کہ دولت کی وہ لہر جس سے وہ بہت سے مطالبات پورے ہو سکتے تھے جن کے خرچ کا بار گورنمنٹ پر ہوتا تھا ایک قابل قدر حد تک بڑھنی اوس حد تک رک جاتی جہاں پہونچ کر اس سے لوگوں کی عادات سے نوشی میں ترقی ظاہر ہونے لگ گئی تھی یور آنر آنریبل ممبر مہتمم مد مذا کے اون خیالات کا کافی اعتماد و احترام

ملحوظ رکھنے ہونگے جو اونہوں نے گذشتہ سال اپنی تقریر میں ظاہر فرمائے تھے یعنی یہہ واضح کر دینا اپنا فرض خیال کرتا ہوں کہ ہندوستانی لوگ حد سے زیادہ مے نوشی کی آزادی کو صرف محدود کرنے کے حق میں ہی نہیں ہیں بلکہ وہ اس حد تک بھی گوارا کرینگے کہ اگر گورنمنٹ کثرت مے نوشی کے متعلق سزائیں تجویز کرے تو اسکے برخلاف صدائے احتجاج بلند نہ کریں اس برائے نام آزادی یا اختیار کی باگ اس حد تک ڈھیلی نہیں چھوڑنی چاہئے کہ وہ بدمعاشی کی حد تک پہونچ جائے مے نوشی کے برے اثرات ایسے بدیہی ہیں کہ اس موقع پر اون کے بیان کی ضرورت نہیں اور اس عادت میں دوسرے لوگوں کا نقصان بھی مضمر ہے۔ شراب نوشی پنجاب کے جملہ بڑے بڑے مذاہب کی رو سے ممنوع ہے اور شراب کے استعمال میں بیشی ہونے سے لوگوں کے مذہبی ضمیر کو ٹھیس لگتی ہے لہذا مے نوشی کی عادت میں بیشی ہونے کو خوف و تشویش کی نظروں سے دیکھنا چاہئے اور اس کے انسداد و تخفیف کے متعلق کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرنا چاہئے۔ نتائج آبکاری کو پرکھنے کا مناسب معیار وہ مالی منافع نہیں ہے جو اس سے حاصل ہوتا ہے بلکہ وہ الٹا نقصان ہے جو شرابیوں کو پہونچتا ہے۔ اس بارہ میں میں یہہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ میلوں میں شراب کی دوکانوں کا کھولنا فی الفور مطلقاً بند کر دیا جائے اور شراب خانوں میں شراب کے پینے کی قانوناً ممانعت کر دینی چاہئے اور اگر گورنمنٹ یہہ قرین مصلحت خیال کرے تو ایک شخص کے ہاتھ شراب کی ایک خاص مقدار فروخت کرنے کی اجازت دینی چاہئے۔ گورنمنٹ کو جو نقصان آمدنی کی صورت میں ہوگا اوسکا معاوضہ اوس کو اپنی رعایا کی بہبودی و خوشحالی میں مل جائیگا۔

* پچھلے سال کے دوران میں ملکی اہمیت کے بڑے بڑے واقعات ظہور میں آئے ہیں جو ہم سب کے لئے دیرپا دلچسپی کا باعث ہیں۔ سنہ ۱۹۱۷ع کو ہندوستان کے آئیندہ مورخ اپنی تاریخوں میں سنہری حروف سے لکھینگے انگریزی وزارت کا یہہ وزنی دو اعلان کہ ہندوستان میں انگریزی نظم و نسق کا مطمح نظر ذمہ وار حکومت ہے۔

* حضرت ملک معظم کے دیرینہ وزیر ہند رائٹ آنریبل مسٹر مانٹیگو کا ہندوستانی حالات کو معلوم کرنے اور اصلاحات کے رائج کرنے کے متعلق آنا اور گورنمنٹ کے دلائل سننے کے لئے ورود ہندوستان ایسے امور ہیں جو ہندوستانیوں کے لئے اہم دلچسپی کا باعث ہیں۔ اور ان سے ہندوستانیوں کو لا انتہا فائدہ پہونچنے کی توقع ہے۔ موجودہ جنگ کے دوران میں پنجاب نے سلطنت کی جو خدمات کی ہیں وہ عالم آشکارا ہیں۔ پنجاب جو اپنا فرض خاموشی مگر گرم جوشی کے ساتھ ادا کر رہا ہے اس بات کا متوقع ہے کہ مہربان گورنمنٹ اس کی داد دیگی اور کہ اصلاحات میں اسکا حصہ کسی طرح بھی دیگر بڑے بڑے صوبوں کے حصہ سے کم نہیں ہوگا۔

* پیدا آلو عالم گیر فتنہ ابھی تک فرو نہیں ہوا۔ دشمن دنیا کو خطرہ و مصیبت میں ڈالنے کے لئے اپنی آخری فیصلہ کن و جان توڑ کوشش کر رہا ہے۔ مغربی محاذ میں بہادر برطانوی فوجیں اور اون کے ہمراہ اتحادی فرانسیسی ایسی شجاعت کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں کہ دنیا اون کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ وائسرائے اعظم کے اوس پیغام جس میں ہندوستان کو یہہ حکم دیا گیا ہے کہ غنیم کی پیشہ دوانیوں کے انسداد کے لئے جو مشرق میں پھیل رہی ہیں اپنی کوششوں کو دو چند کر دیا جائے اور ایشیا کو جرمنی کے مظالم سے بچانے کے اعلے ترین مقصد کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا جائے ہندوستان کے طول و عرض میں نیا جوش پیدا ہو گیا ہے

ہر ایک شخص نے خواہ وہ کسی فرقہ کا آدمی ہو یہہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے کہ ہمارا فی زمانہ مقدم فرض یہہ ہے کہ ہم اپنی ساری توجہ و طاقت کو جنگ کو کامیابی کے ساتھ ختم کرنے پر صرف کردیں۔ در اصل موجودہ موقع کی اہم ضرورت اس بات کی مقتضی ہے کہ ہم اپنے جملہ مفاد کو جنگ میں فتح حاصل کرنے کے عالیشان مقصد کی نظر کردیں۔

* پنجاب موجودہ موقع کی طرح جملہ مواقع پر ہمیشہ مدد دینے میں سب سے اول اور مستعد رہا ہے اور اسپر اچھا طور پر یہہ اعتماد کیا جاسکتا ہے کہ وہ یور آنر کی راہنمائی و ہدایت میں اپنا فرض عزت و وقار کے ساتھ ادا کریگا جس سے فائدہ اٹھانے کے لئے صوبہ ہذا کی یہہ بہت خوش قسمتی ہے کہ اوسکو یور آنر کے عہدہ کی میعاد میں توسیع ہوجانے سے موقع مل گیا ہے۔

"ضلع حصار نے جس کا باقاعدہ ہونے کا مجھے افتخار حاصل ہے گذشتہ عرصہ میں اپنے آپکو ممتاز ثابت کیا ہے اور اوسکو کیا باعتبار اون رنگروٹوں کی تعداد کے جو اوس نے جنگ کے آغاز سے بہم پہنچائے ہیں اور کیا باعتبار اون چندوں کے جو اوس نے جنگ کے متعلقہ مختلف سرمایہ جات میں دئے ہیں صوبہ ھذا میں کافی اعلے درجہ حاصل ہے سنہ ۱۹۱۷ع کے اختتام پر ایک مہینہ کے اندر یہہ سارے ہندوستان کے ضلعوں سے سبقت لے گیا تھا۔ اسکو اسبات کا فخر حاصل ہے کہ اسکے نام کا ایک ہوائی جہاز موجود ہے اور اگر میں غلطی نہیں کرتا تو میں کہہ سکتا ہوں کہ غرصہ جنگ میں اسکا نام صوبہ میں پانچویں درجہ پر ہے۔ اسنے امپریل وار ریلیف فنڈ میں فیاضانہ امداد دی ہے اور اسنے حال میں سیلنٹ جارج اسٹوارفس اسوسی ایشن کا مرکز قائم کیا ہے اوسکو اون اضلاع میں سے شمار کیا جاسکتا ہے جو موجودہ ضرورت کے اشد مطالبات کو پورا کرنے میں اپنا حصہ ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کریگا اور کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کریگا۔

"ہم راستی کی حمایت میں ہیں اور استوارہ ہیں ذرا بھی شک نہیں کہ انجام کار صداقت کی فتح ہوگی ہندی زبان میں مقولہ ہے کہ جہاں دھرم ہوتا ہے وہاں ہی جے ہوتی ہے۔

"میری دعا ہے کہ وہ فتح مندی کا دن جلد آئے تا کہ ہندوستانی و انگریز جو اس مقدس لڑائی میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر لڑ رہے ہیں اور جو سچی رفاقت اور دائمی تعلق کی کڑیوں سے وابستہ ہیں سلطنت برطانیہ کی مساوی رعایا کے طور پر اپنی مشترکہ فلاح اور باہمی فائدہ کی خاطر اپنے مشاغل میں امن و امان کے ساتھہ شریک ہوسکینگے۔

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان—

"یور آنر۔ گذشتہ سال بجٹ کی بحث کے موقع پر مجھے یہہ حق حاصل ہوا تھا کہ میں مفت و لازمی ابتدائی تعلیم کے دعاوی کو پیش کروں اور علم کی روشنی کو ہندوستانی گھروں میں اوس واحد موثر اصول کے ذریعہ پہنچانے کا سوال پیش کروں جسکو جملہ مہذب ملکوں میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ میں خوش ہوں کہ یور آنر کی گورنمنٹ نے اسبارہ میں حقیقی و عملی کام کرنے کا بہت جلد موقع حاصل کرلیا ہے اور کہ میرے معزز دوست آنریبل مسٹر رجی نے آج ہی کے اجلاس میں جدید اصول پر عملی ایک احتیاط کے ساتھہ تیار شدہ مسودہ پیش کیا ہے۔ میں اس عاقلانہ و سود مند کارروائی پر گورنمنٹ کو مبارکباد دیتا ہوں اور مجھے اعتماد ہے کہ یہہ مسودہ صوبہ ھذا کے لوگوں کے لئے حقیقی نعمت ثابت ہوگا۔ اور اس کی بدولت یور آنر کے مدبرانہ و حکیمانہ عہد کی یاد اونکے شکر گذار دلوں میں ہمیشہ تازہ رہیگی۔ یور آنر ایک اور معاملہ جسکی طرف میں یور آنر کی نہایت ہی ہمدردانہ توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ امپیریل کونسل واضع آئین و قوانین میں مسلمانوں کی نیابت کا سوال ہے۔

"یور آنر کی گورنمنٹ کونسل ھذا کا ایک رزولیوشن پہلے ازیں منظور کرچکی ہے جس میں یہہ سفارش کی گئی ہے کہ صوبہ ھذا کے مسلمانوں کا آئندہ قائم مقام اونکے وہ ہم مذہب اشخاص اپنی مرضی سے منتخب کیا کریں جو اوس حلقہ انتخاب میں شامل ہیں جو گورنمنٹ اس غرض کے لئے قائم کرتی ہے۔ آئندہ سہ سالہ انتخاب اگلے سال منعقد ہوگا اور میرے مسلمان بھائی جائز طور کے ساتھہ اس بات کی توقع کر رہے ہیں کہ اوس اصول پر جو رزولیوشن مذکور میں درج ہے بہت جلد عمل کیا جائیگا۔ جس وقت رزو لیوشن پر بحث کرکے اوسکو منظور کیا گیا تھا تو اوسی وقت یہہ خیال تھا کہ اس کے اصول کو امر مقام انتخاب اصلاحی تجاویز میں وضع کردیا جائیگا جو جنگ کے بعد نافذ ہونے والی ہے۔ لیکن چونکہ لڑائی طوالت پکڑتی معلوم ہوتی ہے اور چونکہ جنگ کے جلدی ختم ہونے کی کوئی امید نہیں ہے اسواسطے اس بات کی سخت ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ صوبہ ھذا کے مسلمانوں کو اوس وقت تک انتظار کی تکلیف جسمیں پر مجبور نہیں کرنا چاہئے جبتک کہ دیوتاؤں کو جنگ کے مندر کو بند کرنا منظور نہ ہو بلکہ اونکو اپنے دیگر ہم مذہبوں کی طرح جو دیگر صوبوں میں رہتے ہیں امپیریل کونسل کے لئے اپنا قائم مقام منتخب کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ مجھے اعتماد ہے کہ یور آنر ازراہ عنایت اپنی مسلمان رعایا کی اس عام گہری جائز خواہش کو دل میں جگہہ دینگے اور اون کو اس بات کا یقین دلا دینگے کہ امپیریل کونسل میں آئندہ انتخابات کے واسطے مسلمانوں کا نمائندہ وہ شخص ہوگا کہ جسکے انتخاب پر وہ اپنی پسندیدگی اور خوشنودی کی مہر لگا دینگے۔

"یور آنر جنگ ایک نہایت ہی نازک مرحلہ پر پہونچ رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ میں صرف خدا کی دینی و نصرانی اقوام کے ساتھہ انصاف نہیں کرونگا اگر میں یور آنر کو اس امر کا یقین نہ دلاؤں کہ وہ سلطنت کی حمایت میں ہر قسم کی قربانی کرنے پر بطیب خاطر آمادہ و رضامند ہیں۔ ہم اوس راہ نمائی کے لئے اشتیاق کے ساتھہ چشم براہ ہیں جسکی ملک کو اوس کانفرنس سے توقع ہے جو معلی القاب جناب آنریبل وائسرائے ۲۷ ماہ حال کو دہلی میں منعقد کرنے والے ہیں اور میں یہہ کہنے میں محض اپنے صداقت کا اظہار کر رہا ہوں کہ پنجاب کی جنگجو و مالدار اقوام پر یہہ بھروسہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ ضرورت کے اس نازک موقع پر اپنا فرض ادا کرینگی اور سلطنت عظمی کو آدمیوں و زر ذرائع سے ایسی امداد دینگی جو اوس عظیم الشان امداد کے ہر طرح شایان شان ہو جو پنجاب نے ہمیشہ ملک و سلطنت کے تحفظ میں کی ہے۔ مزید براں یور آنر کی محبوب اور شخصیت ایسی ہے جو لوگوں کو تاج برطانیہ کے ساتھہ اوس جانثاری و عقیدت پر آمادہ کر رہی ہے جو پنجاب کی پر افتخار روایات کا جزو ہے۔ میں موجودہ حالات کو نہایت اطمینان و اعتماد کی نظروں سے دیکھتا ہوں اور مجھے اپنے ہی سے معلوم ہے کہ پنجاب یور آنر کی پر احتیاط وان تھک اور ہمدردانہ راہنمائی میں سلطنت کی حمایت میں قربانی کرنے میں اپنی پرانی روش کے مطابق سب سے آگے ہے۔ اسوقت میں بھی جملہ معترضہ کے طور پر یور آنر کی توجہ اوس نہایت ہی بڑی اور لازمی ضرورت کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو پنجاب میں معذور افسر سپاہیوں کے لئے ایک سکول اوس سکول کے اصولوں پر کھولنے کے متعلق موجود ہے جسکو ہندی گورنمنٹ نے کھولا ہے۔ مجھے اور آنریبل رائے بہادر لالہ [illegible] جند کو ہندی سکول کے دیکھنے کا موقع مل گیا اور ہم دونوں اس نتیجہ پر پہونچے تھے کہ ایسا سکول نہایت ہی مفید اور فیض رساں ہوگا۔ پنجاب میں جو جنگجو اقوام کا مرکز ہے ایسے سکول کی موجودگی ایک اشد ضرورت ہے۔

"یور آنر خاتمہ پر میں اپنے آنریبل دوست مسٹر لمسڈن کو اوس کمال کفایت شعاری پر مبارکباد دیتا ہوں جسکے ساتھہ اونہوں نے اوس سال کے اندر صوبہ ہذا کے ذرائع کی نگہداشت کی ہے جو ابھی ختم ہوا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ اوس اُمید افزا بجٹ کی جو اونہوں نے آئندہ سال کے لئے تیار کیا ہے نتائج سے تصدیق ہو جائیگی اور کہ اونہوں نے روپیہ کی جو تقسیم کی ہے اوس میں اونکو نمایاں کامیابی ہوگی اور موجودہ جنگ کے اثرات کا اوس پر اوتنا ہی کم اثر پڑیگا جتنا کہ پچھلے سال کے اثرات کا ہوا تھا۔"

آنریبل رائے زادہ بھگت رام——

"یور آنر— میں معزز فنانس ممبر کو جو آشوب حالات کے اندر اُمید افزا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دینے میں اپنے آنریبل ہمراہیوں کے ساتھہ شریک ہوتا ہوں۔

"ہماری ضروریات کا گورنمنٹ کو اچھی طرح سے علم ہے۔ ہم قصبات و مواضعات کی حفظان صحت کی حالت کی اصلاح کرانا چاہتے ہیں ہم مفت ابتدائی تعلیم و بیش از پیشتر مدارس اور کالجوں کی کثیر تعداد مانگتے ہیں اور ہم پکی اور عمدہ سڑکیں بنوانا چاہتے ہیں۔ لیکن ان سب کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ آجکل روپیہ مہیا کرنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ لہذا میں صرف ان ضرورتوں کا ذکر کرنے پر ہی اکتفا کرونگا اور اسکے بعد دوسرے امور کی طرف متوجہ ہونگا۔

"جنگ کا مسئلہ ہی ایک ایسا اہم ترین مسئلہ ہے جو ہر ایک شخص کے دل میں جاگزین ہے۔ ہمیں یہ بات کی ضرورت نہیں ہے کہ میں یور آنر کو اپنی وفاداری کا اور اس بات کا یقین دلاؤں کہ ہمارا یہہ پختہ ارادہ ہے کہ یہہ لڑائی کامیابی کے ساتھہ ختم ہو۔ ہم نے اپنی وفاداری کو روز روشن کیطرح ثابت کر دیا ہے۔ پچھلے دنوں سے لڑائی نے جو رخ اختیار کیا ہے اوس سے اور اسکے متعلقہ واقعات سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر آخیر میں ہماری اپنی کوششوں و قربانیوں سے کامیابی ہوگی لیکن مدعا پیش نظر کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں میدان جنگ میں امن لانے سے پہلے زیادہ کوشش و قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر اعظم کے پیغام نے ہمارے دلوں میں بہت جوش پیدا کر دیا ہے۔ میں اس موقع پر ان فرائض پر شرح و بسط کے ساتھہ بحث نہیں کرونگا جو ہم نے انجام دینے ہیں یا جنکو ہمیں انجام دینا چاہئے۔ ہم دہلی میں منعقد ہونے والی امپیریل کونسل کے ریزولیوشنوں کا انتظار کرینگے اور ان ریزولیوشنوں کو عملی جامہ پہنانے کی از حد کوشش کرینگے۔

" پنجاب نے قبل ازیں جنگ کے متعلق ہر طرح نہایت عمدہ خدمات انجام دی ہیں

" یور آنر صرف چند ایک امور ایسے ہیں جنکے متعلق میں کچھہ عرض کرنا اور جنکی طرف یور آنر کی توجہ دلانا میں اپنا فرض خیال کرتا ہوں۔ یور آنر نے اوس سستی کے متعلق جو پنجاب کی بعض اقوام مثلاً کھتریوں و برہمنوں نے بطور رنگروٹ بھرتی ہونے میں ظاہر کی ہے دربار منعقدہ امرتسر میں جو سرزنش کی تھی وہ شاید جائز تھی - لیکن کیا مجھے یہہ عرض کرنے کی اجازت ہے کہ اگر یہہ اقوام اس وقت تک ایسی بڑی مقدار میں فوج میں بھرتی نہیں ہوئیں جتنی اون کی تعداد میں اونکا بھرتی ہونا مناسب تھا تو اس میں اون کا کوئی بڑا قصور نہیں ہے گذشتہ زمانہ میں ان اقوام نے هندوستانی فوجوں میں معقول امداد بہم پہنچائی تھی اور وہ اپنی قوم کے بہت سے جلیل القدر و مشہور جوانوں پر فخر کر سکتے ہیں - لیکن گذشتہ کچھہ عرصہ سے اون کے لئے فوج میں داخل ہونے کا راستہ مسدود کر دیا گیا ہے جسکی وجہ سے اون کو دوبارہ کاہلی و سستی کے پیشے اختیار کرنے پڑے ہیں اونکا جنگی جوش تقریباً ضایع ہو چکا تھا اور اون کا شوق لڑائی سرد پڑ چکا تھا پس فوجی کام کا صرف خاص خاص اقوام کا حصہ رہ گیا تھا - لیکن اون کے ساتھہ صرف یہی سختی نہیں ہوئی تھی - بلکہ ان اقوام کو زراعت کا کام بھی عملی طور پر کرنے سے روک دیا گیا ہے جو ایک ایسا پیشہ ہے جس کی نسبت سب لوگ یہہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس سے صحیح قسم کی نشو و نما ہوتی ہے۔

" ان مجبوریوں کے با وجود بھی وہ رنگروٹوں کی بھرتی میں اپنا واجبی حصہ لینے کے بڑے خواہشمند ہیں کیونکہ اوس میں جس قدر گورنمنٹ کا فائدہ ہے اوسی قدر اون کا اپنا مفاد مضمر ہیں - وہ اپنے وجودوں میں مردانگی کا جوہر زندہ رکھنا چاہتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کیلئے صرف مناسب تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

" یور آنر گورنمنٹ کی یہہ مسلمہ پالیسی رہی ہے کہ ترجیحی سلوک کرکے اون پسندیدہ اوصاف کی آزمائش کی جاوے اور اون کو فروغ دیا جائے جو کسی قوم میں موجود نہ ہوں - میں ان اقوام کی طرف سے اور ان کے مفاد کے لحاظ سے اس قسم کے ترجیحی سلوک کا خواستگار ہوں - عدم استعمال کی وجہ سے حکومت کا یہہ عضو سست اور بیکار ہو گیا ہے - اور همیں اسکو اسکی سابقہ تندرست حالت پر لانے کیلئے خاص طریقے اختیار کرنے چاهئیں - میری عاجزانہ تجویز یہہ ہے کہ ان اقوام کی خاص حوصلہ افزائی اس طرح کرنی چاهئے کہ اونکو ایک خاص بڑے پیمانہ پر فوج میں کمیشن دی جاوے اور دیگر بڑے بڑے فوجی عہدے دئیے جاویں میں یہہ واضح کر دینا چاهتا ہوں کہ جب ایک دفعہ اون کے جسمانی ضعف کا عذر دور کر دیا گیا اور اوس نفرت کا ازالہ ہو گیا جو کاہلانہ مشاغل کی وجہ سے اون میں پیدا ہو گئی ہے تو یہہ اقوام اپنی بقیہ اعلے جسمانی قابلیت کی وجہ سے یقیناً زیادہ سمجھدار سپاهی اور اعلے قسم کے عہدہ دار مہیا کرینگی مزید برآں ان اقوام کی وفاداری شک و شبہ سے پاک ہے کیونکہ اوسط درجہ کی صاحب ملکیت اقوام کی حیثیت سے اون کی همدردی اور میلان هر طرح سے قانون و حکومت کی طرف ہے۔

" اس کے علاوہ ایک اور امر بھی ہے جس کی طرف میں یور آنر کی توجہ مبذول کرانا چاهتا ہوں موقع الحال اقوام و لوگوں کی بالخصوص تحصیلات میں همیشہ یہہ سرگرم آرزو رہی ہے کہ اون کو اپنی حفاظت و سلامتی کے لئے اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جاوے - یہہ خواهش جنگ اور حال کے واقعات کی وجہ سے اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے - میری یہہ درخواست نہیں ہے کہ ایکٹ اسلحہ کو منسوخ کر دیا جاوے یا اس کے احکام کو عملاً ملحوظ نہ رکھا جاوے لیکن میں اس ضرورت کو محسوس کرتا ہوں اور اوس کی طرف آپ کی توجہ منعطف کراتا ہوں کہ ایکٹ مذکور کی غیر ضروری سختیوں کو بالکل دور کر دیا جاوے - حکام ضلع جو اسلحہ کے لیسنس عطا کرنے میں نہ صرف ضرورت سے زیادہ احتیاط سے کام لیتے ہیں جنگ کے شروع ہونے کے بعد جبکہ لوگوں کی ضروریات اس کے متعلق اور بھی بڑھ گئی ہیں اور بھی زیادہ سخت گیر ہو گئے ہیں حکام ضلع نہ صرف جدید لیسنسوں کے عطا کرنے میں ہی سخت مزاجی سے کام لیتے ہیں بلکہ پرانے لیسنس بھی اس بناء پر واپس لئے جاتے ہیں کہ وثیقہ داروں نے گورنمنٹ کو روپیہ و آدمیوں سے امداد نہیں دی میں بڑے زور کے ساتھہ عرض کرتا ہوں کہ اس پالیسی کو ترک کر دینا چاهئے اور لیسنسوں کی عطائگی میں زیادہ آزادی اور سہولت پیدا کرنی چاهئے لہذا میری التجا یہہ ہے کہ رعایا کے چند بہتر طبقات کو مثلاً جملہ سرکاری ملازموں کو جن کی

ماہوار آمدنی ۱۰۰ روپیہ یا اس سے زیادہ ہے و پیشہ قانون و طب کے جملہ اراکین کو و جاگیرداروں اور جملہ ٹیکس ادا کرنے والے اشخاص کو ادنی درجہ کے پولیس افسروں کے ہاتھوں تحقیقات کی ذلت اٹھانے کے بغیر بلا تامل لائسنس عطا کر دیئے جاویں۔

* پور اثر پولیس کا ذکر کرنے سے مجھے یورآنر کی توجہ اس محکمہ کی طرف مبذول کرانے کا خیال آیا ہے۔ ملک کے امن اور ہمارے مال و متاع کی حفاظت کا انحصار پولیس پر ہے۔ کسی ایسی سرکاری جماعت کا چال چلن اور طرز عمل جسکو وہ اختیار حاصل ہو جو پولیس کو تفویض ہوا ہوا ہے ہمیشہ ملامت کی حد سے بالا ہونا چاہئے۔ پولیس کو لوگوں کا اعتماد و اعتبار حاصل کرنا چاہئے تا کہ لوگ ہمیشہ اس کے ساتھ عملی طور پر ملکر کام کرنے پر رضامند ہوں۔ لیکن مجھے بڑے سخت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پولیس کا چال چلن ایسا نہیں ہے کہ وہ لوگوں کا اعتماد حاصل کرسکے اور اس کا طرز عمل ہمیشہ ملامت سے بالا نہیں ہوتا لوگ پولیس سے اس درجہ خائف و ترساں ہیں کہ وہ کسی اقصر کو پولیس کی وساطت سے رفع کرنے کی نسبت اس بات پر آمادہ ہوجاتے ہیں کہ وہ اس سے تکلیف اٹھاتے رہیں۔ ہم یور آنر کے مستحکم رویہ سے بہت مطمئن تھے جو یور آنر نے جوڈیشل لائن میں رشوت ستانی کے انسداد کے متعلق اختیار کیا تھا لیکن میں یہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ یہ پولیس کی لائن ہے جس کے متعلق اور بھی زیادہ راسخ کارروائی اور اوسکی زیادہ چھان بین کی ضرورت ہے۔ کیا مجھے یہ واضح کردینے کی اجازت ہے کہ عملہ جوڈیشل (عدالتی) پر جو پولیس کا تصرف ہے اور جو پہلے ہی زیادہ تھا وہ اوس وقت سے اور بھی زیادہ ہوگیا ہے جب سے عملہ جوڈیشل کی رشوت ستانیوں کے متعلق تحقیقات کا کام اسکے سپرد ہوا ہے۔ پولیس کا عملہ جوڈیشل کو اپنا غلام بنا لینا ایسی کارروائی ہے جو لوگوں کے لئے سخت تشویش کا باعث ہے اور مفاد عامہ سے اس کو بالکل کوئی سروکار نہیں ہے۔

* یور آنر اس امر کی مثال کے طور پر کہ پولیس لوگوں کی نظروں میں اپنا وقار کھو بیٹھی ہے میں اوس تبدیلی کا ذکر کردینا چاہتا ہوں جو اون پولیس افسروں کے متعلق لوگوں کے خیالات میں واقع ہوگئی ہے جنکا کسی طرح عوام سے واسطہ ہے اس کے اختیاری غیر سرکاری معاونوں سے اور ذیلداروں و نمبرداروں سے تعلق ہے نمبردار اب کسی طرح گاؤں کا افسر نہیں ہے اور اب دیہاتیوں کے دلوں میں اوسکا کوئی اعتبار یا عزت نہیں ہے بلکہ وہ پولیس کا ایسا ملازم ہے جس سے لوگ بہت خائف ہیں اور اوس پر کوئی اعتبار نہیں رکھتے۔

* ہم اس بے اعتباری کے واسطے نمبرداروں و نیز ذیلداروں کو الزام نہیں دے سکتے اون کے تقرر کا طریقہ ہی ایسا ہے کہ اونکو عوام الناس کا ملازم بننے کی بجائے انتظامیہ افسروں کا کارندہ بننا پڑتا ہے۔ ہم سب کی یہہ خواہش ہے کہ مجرموں کو سزائیں دیجائیں اور جرائم کا انکشاف ہو اور یہہ اسی خواہش کا نتیجہ ہے کہ میں لوگوں و پولیس کو آپس میں بہتر طور پر ملکر کام کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں میری رائے میں اوسکی امداد حاصل کرنے کا واحد طریق صرف یہہ ہے کہ اوس بنیادی اصول کو پھر رائج کردیا جائے کہ گاؤں و پولیس کے ایسے عہدہ داروں کو لوگوں کا افسر سمجھنے کی بجائے اون کا ملازم سمجھنا چاہئے۔ ذیلداروں و نمبرداروں کے تقرر کے طریقوں میں یہہ تبدیلی ہونی چاہئے کہ اون کے تقرر کا اختیار انتظامیہ افسروں کو نہیں ہونا چاہئے بلکہ وہ لوگوں کے منتخب شدہ نمائندے ہونے چاہئیں۔ ذیلداروں کے متعلق اس تجویز پر عمل کرتے وقت ہم جزواً اوس قدیم طریق کو پھر اختیار کرا دینگے جس کے مطابق ذیلدار کو نمبرداروں کی کثرت رائے سے منتخب کیا جاتا تھا۔

* پولیس کے تقررات بھی کم از کم انسپکٹروں کے درجہ تک اگر براہ راست مقامی جماعتوں کی طرف سے نہیں تو اون کے مشورہ سے ضرور عمل میں لانے چاہئیں۔ اس تجویز کا بڑا فائدہ یہہ ہوگا کہ لوگوں کو اپنے محافظوں کے انتخاب میں دسترس و دخل ہوگا اور اگر اونکا انتخاب برا ثابت ہوگا تو اس کے لئے وہ خود ہی مورد الزام ٹھہرینگے۔ اس طرح گورنمنٹ اوس بہت سے الزام سے بچ جائیگی جو پولیس کے تنزل کی وجہ سے اوس پر عاید ہو رہا ہے۔ میں یہہ تجویز پیش کرنے کی جرات کرتا ہوں کہ سرکاری عہدہ داران و غیر سرکاری عہدہ داروں کی ایک مخلوط کمیٹی مقرر کردی جائے جو موجودہ طریق کے نقائص کے متعلق تحقیقات کرکے اون کے دفاع کا علاج تجویز کرے۔

" یور آنر اب میں اس کے متعلق دیگر مسائل کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ ہمارے لئے یہہ بڑی تسلی کا باعث ہے کہ جرائم کی حالت میں صوبہ ہذا میں بتدریج کمی ہو رہی ہے۔ لیکن کیا آپ مجھے معاف کرینگے اگر میں ملاحظہ اون ایسی ہی مجبوریوں کے جو کسی شخص کو تجویز مقدمہ کے دوران میں پیش آتی ہیں " مجبوریوں کی طرف آپکی توجہ دلاؤں۔ کچھہ عرصہ پیشتر پنجاب میں یہہ دستور تھا اور میرا خیال ہے کہ وہ دستور صوبجات متحدہ میں اب بھی موجود ہے کہ ضمنیاں ایک باقاعدہ رجسٹر میں جو تھانہ میں رکھا جاتا تھا نقل کی جاتی تھیں۔ ملزم کی بدقسمتی سے اب یہہ دستور موجود نہیں ہے۔

" ضمنیاں اب کسی ایسے رجسٹر میں نقل نہیں کی جاتیں اور وہ کاغذ کے علیحدہ علیحدہ ٹکڑوں پر نقل کی جاتی ہیں مقدمہ کے مابعد مراحل میں تحریف و اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ کیا میں یہہ تجویز پیش کر سکتا ہوں کہ ضمنیوں کی نقل رکھنے کا پرانا دستور بحال کر دیا جائے۔

" دوسری مجبوری جس سے فریق صفائی کو نقصان پہونچتا ہے وہ ہے جو گورنمنٹ کے اس حال کے حکم سے عاید ہوئی ہے جسکے مطابق ایک طبابت پیشہ کا سرکاری ملازم کو بطور گواہ اوس بیان کی تردید کرنے کے لئے عدالت میں پیش ہونے کی ممانعت ہے جو کسی دوسرے طبابت پیشہ سرکاری ملازم نے عدالت میں دیا ہو۔ چونکہ غیر سرکاری طبابت پیشہ اشخاص کی کوئی بڑی تعداد موجود نہیں ہے اس واسطے اس حکم کی رو سے فریق صفائی کو اون غلط بیانات کی تردید کے لئے مشکل پیش آتی ہے جو سرکاری ملازم ڈاکٹر نے ناواقفیت یا دیگر اغراض کو مد نظر رکھکر دئے ہوں کیا مجھے یہہ درخواست کرنے کی اجازت ہے کہ اس حکم پر اس نکتہ چینی کے لحاظ سے مکرر غور کی جائے۔

" اب میں یور آنر کے عہدہ کی میعاد کی توسیع پر یور آنر اور صوبہ کو مبارکباد دینے کے خوشگوار فرض کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ ہمارے لئے یور آنر کے مشیروں کے طور پر کام کرنا باعث مسرت و افتخار ہے اور ہمارے لئے یہہ خوشی کا مقام ہے کہ ہمارے باہم ملکر کام کرنے کی میعاد میں توسیع ہو گئی ہے۔ نیز ہم اس توسیع کی بابت شکر گذار ہیں کہ لیڈی اوڈوائر کچھہ مزید عرصہ کے لئے یہاں موجود رہینگی اور کہ پنجاب کو لیڈی موصوف کی فیاضانہ و مخلصانہ کوششوں سے فائدہ پہونچیگا "۔

آنریبل مسٹر مینارڈ

" یور آنر۔ آبکاری کے موضوع کے متعلق کونسل ہذا کو مخاطب کرنے کے لئے کھڑا ہوتے وقت مجھے کچھہ مشکل سی نظر آتی ہے۔ میری حالت اوس ملزم شخص کی طرح ہو جاتی ہے جو اوس جج کے روبرو پیش ہوتا ہے جس نے اوس کے مجرم ہونے کے متعلق پہلے ہی سے فیصلہ کر لیا ہوتا ہے جسکی وجہ سے ملزم کی براءت کا امید ہی خفیف موقع ہوتا ہے۔ جب میں نے چند ماہ پیشتر آنریبل رائے زادہ بھگت رام کی اوس تقریر کو سنا جو انہوں نے اون خاص معاملات میں جن میں ملازموں کو تجویز مقدمہ کے لئے فوجداری عدالتوں میں حاضر ہونا پڑتا ہے ملازموں کی حمایت میں کی تھی تو میرے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا کہ کاشکے جو ہمدردی دیگر مجرموں کے ساتھہ ظاہر کی گئی ہے اوس کا کچھہ حصہ میرے لئے وقف کر دیا جاتا۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے مجھے یہہ موقع نہیں ہے کہ میں عدالت کے حکم کو بدل سکونگا لیکن میں سزا کو گھٹانے کے متعلق ایک یا دو امور کو پیش کرنے کی جراءت کرونگا۔ انتظام و نسق آبکاری کے بر خلاف کونسل ہذا کے روبرو جو بڑا الزام لگایا گیا ہے وہ جیسا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے یہہ ہے کہ اس سے کثرت مے نوشی کو کم کرنے میں امداد نہیں ملتی۔ حضرات اس الزام کے جواب میں میں صرف یہی عرض کرنے پر اکتفا کرونگا کہ رعایا کی آزادی کو بالکل سلب کر دینے کے سوا جو ایک ایسا اصول ہے جسکی طرف سے میں یقیناً اپنے آپ کو حامی کے طور پر پیش کرونگا نہایت ہی کارگر طریقہ جو پنجاب کے نظم و نسق آبکاری کی طرف سے اختیار کیا جا رہا ہے وہ تدابیر ہیں جن میں میرے خیال میں میں اچھا طور پر یہہ کہہ سکتا ہوں کہ کثرت مے نوشی کو کم کرنے کے لئے بہت ہی نمایاں رجحان موجود ہے۔ میری مراد اس حد سے خصوصیت کے ساتھہ اون تدابیر سے ہے جو اب بہت سے اضلاع میں بدیں غرض اختیار کی جا رہی ہیں کہ شراب خانوں میں شراب پینے کے لئے شراب کی فروخت کی قطعی ممانعت کر دی جائے اور خریدار کو یہہ حکم دیا جائے کہ وہ اپنی شراب کو ایک خاص مقررہ اقل ترین مقدار میں ایک مہر دار بوتل میں بند کر کے لیجائے اوس کو شراب خانے سے باہر لیجا کر استعمال کرے ٹمپرنس کے حامیوں کے نکتہ خیال سے اس طریق کا فائدہ یہہ ہے کہ اس کی رو سے دوکان میں بیٹھے

رہنے اور ایک دوسرے کی شراب سے آواضع کرنے کا دستور جاتا رہیگا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کرتا ہے کہ لوگ شراب اوس مقدار سے قدرے زیادہ پی لیتے ہیں جتنی مقدار میں وہ در حقیقت پینا چاہتے ہیں یا جتنی مقدار میں در اصل پینے کا اون کا ارادہ ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو اوس ترقی کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں جو طریق مذکور کے نفاذ میں ہوئی ہے وہ ممنون یہہ کہ سکتے ہیں کہ ہم اس خاص طریق کو ترویج دینے میں کافی سرعت کے ساتھہ پیش قدمی نہیں کر رہے۔ اس کے متعلق میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ اوس سال میں جو اب شروع ہو رہا ہے طریق زیر بحث کو چار جدید مکمل اضلاع میں رائج کیا گیا ہے جن میں راولپنڈی و شاہ پور کے آہم نوآبادی کے اضلاع اور نیز قسمت جالندھر کے دو اضلاع شامل ہیں۔ دوسرے خیال میں میں یہہ کہنے میں راستی پر ہوں کہ یہہ دو اضلاع جالندھر و لدھیانہ کے ہیں طریق مذکور کو زیادہ سرعت کے ساتھہ رواج دینے کی واحد وجہ یہہ ہے کہ مانگ کی وجہ سے کافی مقدار میں بوتلیں حاصل کرنے میں سخت مشکل پیش آتی ہے۔ جب ہم کو اسبات کا یقین ہو جائیگا کہ مانگ کو پورا کرنے کے لئے بوتلیں کافی مقدار میں مہیا ہو جائینگی تو اوس وقت حکام آبکاری کا یہہ ارادہ ہے کہ اس اصلاحی طریق کو اور بھی زیادہ وسعت کے ساتھہ نافذ کیا جائے۔ بادکان عالی یہاں تک جو کچھہ میں نے عرض کیا ہے وہ شراب کی کھپت کے متعلق حکام آبکاری کے طرز عمل کی بابت ہے۔

" چرس کے متعلق جو خصوصیت کے ساتھہ مضر صحت چیز ہے موجودہ مالی سال کے آغاز میں حسب ذیل کارروائی کی گئی ہے۔ دوکانوں کی تعداد کو جس میں دس یا بارہ سال پیشتر قبل ازیں قرار واقعی تخفیف کی جا چکی ہے ۲۳ فیصدی کی مزید کمی کردی گئی ہے۔ ساتھہ ہی اسکے چرس کی درآمد کے محصول کو فی سیر ۱۴ روپیہ سے بڑھا کر ۱۸ روپیہ فی سیر کر دیا گیا ہے۔ اس سے جیسا کہ آپکو معلوم ہو جائیگا تقریباً ۲۱ فیصدی کا اضافہ ہو جائیگا۔ یہہ ایک عجیب بات ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تخفیف کی جان توڑ کوشش کرنے کے باوجود بھی مطلوبہ نتائج پیدا کرنا کس قدر سخت مشکل ہے کیونکہ اوس عظیم الشان تخفیف کے باوجود جو دوکانوں کی تعداد میں کی گئی ہے اور چرس کے براہ راست محصول میں بہت بڑا اضافہ کرنے کے باوجود رسوم فروخت کی مقدار میں بھی بہت بڑی حقیقی بیشی ہوئی ہے۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ چرس جتنی زیادہ مہنگی ہوگئی ہے اور دوکانوں کی تعداد میں جتنی زیادہ تخفیف کی گئی ہے اوتنا ہی زیادہ ہمیں زر مد ہذا رسوم فروخت سے بہت آمدنی اور بیش از پیش آمدنی ہورہی ہے۔ بادکان عالی سزا کے کم کرنے کے متعلق موجودہ حکام آبکاری کی طرف سے یہہ دلیل پیش کی جاتی ہیں۔ جب بادکان عالی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھہ میں کہنے والا ہوں وہ یہہ ہے کہ ہم اوس مثال اوس شخص کی طرح ہے جو مجرموں کے زمرہ سے عارضی طور پر نیچے اتر کر کھڑا ہو جائے مگر پھر بھی اپنے آپکو عدالت کے سامنے کھڑا پائے اور جسکی حالت اگرچہ عدالت کے قیدی کی طرح نہیں بلکہ مقدمہ دیوانی کے مدعاعلیہ کی طرح ہو۔

" میں اب حفظان صحت کے معاملہ کے متعلق اختصار کے ساتھہ کچھہ عرض کرنے لگا ہوں جسکے متعلق مجھے کونسل کو حال میں کسی قدر شرح و بسط کے ساتھہ خطاب کرنے کا موقع ملا تھا۔ آج کی بحث کے دوران میں ایک آنریبل ممبر نے یہہ فرمایا ہے کہ بورڈ حفظ صحت کے لئے یہہ نہایت موزوں موقع ہے کہ وہ اوس روپیہ کے کسی قدر حصہ کو صرف کرنا سوچے جو اوس کے اهتمام میں رکھا جاتا ہے جناب عالی بورڈ حفظان صحت کو حفظان صحت کے متعلق کل خرچ کرنے کا اختیار نہیں ہے اگرچہ وہ اس کا نوا نقد حصہ خرچ کیا کرتا ہے۔ بورڈ حفظان صحت کے حوالہ ۴ لاکھہ روپیہ کیا گیا تھا۔ ہم نے ۳ لاکھہ کی اوس رقم کو خرچ کر ڈالا۔ ہم نے ایک لاکھہ اور طلب کیا اور وہ ہمکو مل گیا۔ ہمنے اس ایک لاکھہ کو بھی خرچ کرنے کی از حد کوشش کی لیکن ہم صرف ۷۰۰۰۰ روپیہ خرچ کر سکے۔ تاہم ہمنے اصل رقم سے جو ہم کو عطا ہوئی تھی ۷۰۰۰۰ روپیہ زیادہ خرچ کیا۔ ہم باقی ۳۰۰۰۰ روپیہ بھی خوشی سے خرچ کر ڈالتے لیکن ہمیں مطلقاً کوئی ایسی اسکیم نہ ملی جس پر ہم اس رقم کو صرف کرتے لہذا ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ جناب والا میں نے اپنے آنریبل دوست مسٹر رام سرنداس کی زبان سے یہہ الفاظ سنے ہیں۔

" امسال بھی بورڈ حفظان صحت کو وہی چار لاکھہ کی پرانی رقم ملی ہے۔

" میں اپنے آنریبل دوست کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہہ ۴ لاکھہ روپیہ کی وہی پرانی رقم نہیں ہے۔ ۴ لاکھہ روپیہ کی یہہ رقم اور اوس کے علاوہ اور روپیہ ابھی صرف کیا گیا ہے۔ اب ہمارے پاس چار لاکھہ کی

بالفعل ایسی رقم موجود ہے۔ اور اگر بورڈ حفظان صحت مالی سال کے اختتام سے پہلے اس ساری رقم کو صرف کرنے میں کامیاب ہو گیا تو مجھے اپنے سابقہ تجربہ کی بناء پر ذرا بھی شک نہیں ہے کہ گورنمنٹ روپیہ کے موجود ہونے کی صورت میں اور بھی زیادہ رقم ضرور عطا کریگی۔

"حفظان صحت کے معاملہ کے متعلق میں ایک اور خیال ظاہر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ چند ہفتہ پیشتر حفظان صحت کے موضوع پر جو بحث و مباحثہ ہوا تھا اور اوس سے وہ نتیجہ مرتب ہوا تھا جسکو میں ہمیشہ پسند کرتا ہوں یعنی اوس کی وجہ سے مجھے اس معاملہ پر غور کرنے اور یہہ معلوم کرنے کا موقع ملا ہے کہ آیا میں اور وہ اصحاب جو میرے ساتھ فی الواقع کام کرتے ہیں دراصل اپنے فرائض کی بجا آوری میں ایسے ہی سست اور غافل رہتے ہیں جیسا کہ میرے آنریبل دوست نے فرمایا ہے کہ ہم رہتے ہیں۔ میں نے اپنے دل سے یہہ سوال کیا کہ کیا ہم واقعی حفظان صحت کے متعلق اپنے فرض کی ادائیگی سے ہر حالت بالکل ہی غافل رہے ہیں؟ کیا یہہ سچ ہے کہ ملک کے بڑے بڑے اقطاع میں نکاس آب کے انتظام کے واسطے عطیہ جات دینے کے متعلق گورنمنٹ نے مطلقاً کوئی امداد نہیں دی؟ جب میں نے اس معاملہ پر توجہ دی تو مجھے اس عقدہ کا صحیح حل معلوم ہو گیا۔ صحیح حل یہہ ہے کہ ایک بہت بڑے پیمانہ پر خرچ ہمیشہ غلط مد میں درج ہوتا رہا ہے۔ محکمہ آبپاشی نے ملک کے بہت بڑے اقطاع کے نکاس آب کے کام پر بہت بڑی بڑی رقوم صرف کی ہیں اور صرف کر رہا ہے اور صرف کریگا۔ اس خرچ کی کوئی رقم حفظان صحت کے خرچ کی مد میں درج شدہ دکھائی نہیں دیتی حالانکہ یہہ سارا روپیہ درحقیقت حفظان صحت پر ہی خرچ ہوا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مناسب ہوگا اگر ہم یہہ تسلیم کرلیں کہ یہہ خرچ حفظان صحت پر ہوا ہے۔ اور اب میں بورڈ حفظان صحت سے یہہ سفارش کر رہا ہوں کہ وہ اس امر کا خیال رکھے کہ روپیہ کا اندراج آئندہ درست مد کی ذیل میں ہوا کرے۔

"والاگان عالی اس کے بعد میں نوآبادیوں کی زمین کے مسئلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یہہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق مجھے اون اصحاب کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے جنہوں نے اس موضوع پر تقریریں کی ہیں۔ ہم کو یہہ بتلایا گیا ہے کہ سپاہیوں کو صلہ دینے کے لئے عطا شدہ رقبہ اگرچہ کافی ہے مگر اوس کو بشرطیکہ امکان ہو اور بھی زیادہ بڑھا دینا چاہئے۔ والاگان عالی اون کوششوں کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہے جو گورنمنٹ نے کی ہیں یا اوس سے عمل میں آنیکی توقع ہے۔ اوس اراضی کا رقبہ جو فوجی خدمت کے صلہ میں عطیہ جات دینے کے لئے ابتدا میں مخصوص کی گئی تھی میرے خیال میں یہہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ٹھیک ۱۰۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔ یہہ رقبہ اپر لوئر باری دوآب کے کل رقبہ کا تقریباً دسواں حصہ تھا۔ لیکن گورنمنٹ نے اس رقبہ کو اور بھی بڑھا کر ۱۷۸۰۰۰ ایکڑ کر دیا تھا یا بالفاظ دیگر ۷۸۰۰۰ ایکڑ کا مزید اضافہ کر دیا تھا"۔

ہز آنر پریذیڈنٹ بہادر—

"۷۵۰۰۰ ایکڑ"۔

آنریبل مسٹر میننارڈ—

"اس خاص صورت میں گورنمنٹ کی اوس فیاضی کی بھی داستان نہیں ہے جس کو میں اون عظیم الشان خدمات کے مناسب اعتراف کے نام سے پکارونگا جو ملک کے لئے کی گئی ہیں۔ ہم نے نہر لوئر باری دوآب کی تاریخ کے ایک خاص مرحلہ پر یہہ معلوم کیا کہ فی الواقع قابل کاشت رقبہ کا اندازہ لگانے میں بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ اس غلط اندازہ کی وجہ یہہ تھی کہ بڑے بڑے رقبہ جات کی اصلی قسم کو سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی تھی اور اونکا کاغذات میں غلط اندراج کیا گیا تھا۔ موازی اراضی کا اصل رقبہ اوس رقبہ سے پورے ۲۵ فیصدی کم ثابت ہوا جسکا ابتدا میں اندازہ لگایا گیا تھا۔ عام طور پر جب ایک شخص کو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰۰ ایکڑوں کی بجائے صرف ۷۵ ایکڑ قابل استفادہ ہیں تو وہ اپنی تقسیم میں مناسب تخفیف کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس امر واقع کے باوجود فوجی خدمت کے لئے عطا ہونے والی اراضی کے رقبہ میں کوئی تخفیف نہیں کی گئی۔ اس اراضی کا رقبہ اب بھی ۱۷۸۰۰۰ ایکڑ ہے حالانکہ تقسیم ہونے کے لئے مجموعی قابل استفادہ رقبہ میں بہت بڑی حقیقی تخفیف ہو چکی ہے۔

"علاوہ ازیں بلدکان عالی میں نے اوس رقبہ کے متعلق ایک چٹھی سنی ہے جو نیلام کی اغراض کے لئے مخصوص رکھا گیا ہے۔میری گذارش ہے کہ رقبہ مذکور ۱۲۵۰۰۰-ایکڑ یعنی کل رقبہ کا تخمیناً دسواں حصہ تھا جب اراضی کی قسم بندی کی غلطی معلوم ہوگئی تو مختلف مدات کے لئے مخصوص شدہ اراضی میں تخفیف کردینا ضروری معلوم ہوا اور نیلام کے لئے قابل استفادہ رقبہ میں ابھی اتنی تخفیف کردی گئی۔ٹھیک تعداد اراضی جو اب باقی ہے ابھی ایک ایسا معاملہ ہے جو پنجاب گورنمنٹ و گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے۔لیکن اس بات کو ضرور سمجھہ لینا چاہئے کہ وہ مدعا کیا تھا جس کے لئے اراضی ہذا نیلام کی اغراض کے لئے مخصوص کی گئی تھی۔نیلام کا انتظام صرف اس غرض سے نہیں کیا جاتا کہ گورنمنٹ کو مالی فائدہ پہونچے اس سے یہہ بھی مقصود ہے کہ مختلف اقوام کے حقوق کے ساتھہ مساوات کا سلوک کیا جاوے صوبہ میں ایسے زراعت پیشہ اشخاص بھی ہیں جو معمولی طور پر اراضی کی عطائیگی کی امید کرسکتے ہیں۔یہہ خیال کیا گیا تھا کہ کچھہ اراضی ان اشخاص کے لئے بھی رکھنی مناسب ہے جو زراعت پیشہ اشخاص کے زمرہ میں شامل نہیں اراضی کو بذریعہ نیلام فروخت کرنے کا ایک مدعا کم از کم منجملہ دیگر مقاصد کے یہہ تھا کہ ان دیگر اقوام کو بھی اراضی حاصل کرنے کا موقع دیا جائے۔بلدکان عالی یہہ خیال کرنا غلطی ہے کہ صرف خاص مسلمہ قانون کے لوگ ہی کامیابی کے ساتھہ زراعت کا کام کرسکتے ہیں ایک بڑے پیمانہ پر بہترین زراعت پیشہ شخص جسکو میں جانتا ہوں اوس قوم کا رکن ہے جو بطور زراعت پیشہ قوم کے بالکل مشتہر نہیں ہوئی۔اس کے علاوہ جناب والا ایک اور کسی قدر دلچسپ امر بھی ہے جسکو میں اپنی تقریر کو ختم کرنے سے پہلے بیان کردینا چاہتا ہوں۔میرے دوست آنریبل بخشی سوہن لعل نے بلا شبہ بہت افسوس کے ساتھہ فرمایا ہے جس میں ہر ایک شخص کو اور مجھے ان کے ساتھہ ہمدردی ہے کہ یہہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ نے فوج تحفظ ہند کے دیسی حصہ میں بھرتی کرنے کا کام ابھی تک شروع نہیں کیا۔صاحب موصوف کو اس خیال کے ظاہر کرنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔۳۰-اپریل کو گورنمنٹ ہند کی طرف سے حسب ذیل اشتہار شایع ہوا تھا:—

"ایکٹ فوج تحفظ ہند سنہ ۱۹۱۷ع (نمبر ۳-مصدرہ سنہ ۱۹۱۷ع) کی دفعہ ۱۲ کے مطابق (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ نمبر ۸-مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع سے ہوئی ہے) معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اعلان فرماتے ہیں کہ مقامی رقبہ جات مصرحہ خانہ اول نقشہ ذیل میں انگریزی برطانوی رعایا کے سوائے دیگر اشخاص جو مجوزہ شرائط کی تعمیل کردیں اور عام فوجی کام کے لئے بھرتی ہونے پر آمادگی ظاہر کریں وہ مجاز ہونگے کہ اشتہار ہذا کے نافذالعمل رہنے تک عدد مندرجہ خانہ ۳ کی جمعیت تک پلٹن ہائے مصرحہ خانہ ۲ میں بھرتی ہوجائیں'۔اس کے بعد وہ ضمیمہ درج ہیں جن صوبجات پنجاب و سرحد شمال مغربی کے وہ مقامی رقبہ جات شامل ہیں جن میں نمبر ۳ لاہور انڈین انفنٹری و فوج تحفظ ہند کے دیسی حصہ فوج میں لوگوں کو بھرتی ہونے کا اختیار ہے۔عملہ ۱۰۰۰ سپاہیوں کا ہوگا"۔

آنریبل بخشی سوہن لعل—

"شاید یہہ اشتہار پنجاب گزٹ میں شایع نہیں ہوا - میں نے اس کو نہیں دیکھا"۔

آنریبل مسٹر مینارڈ—

"میں نے آنریبل ممبر کو ملامت کرنے کے طور پر کچھہ نہیں کہا۔یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جسپر ہم سبکو اپنے آپ کو مبارکباد دینی چاہئے اور جس کے متعلق اپنی غلطی کو درست ہوتے دیکھکر ہم سب کو خوش ہونا چاہئے"۔

آنریبل مسٹر لمسڈن—

یور آنر—آنریبل مسٹر مینارڈ نے اپنی حالت کو کونسل ہذا کے روبرو ایک مجرم سے تشبیہ دی ہے لیکن بصورت ایک اشد مجرم کے میری حالت میرے آنریبل دوست کے مقابلہ میں بہت ہی کم خوشگوار ہے میری حالت بلکہ اوس شخص کی مانند ہے جسکو مسلسل سابقہ سزایابیوں کے بعد جبکہ وہ ایک قابل تعزیر جرم کی پاداش میں اوسکو سزا مل چکی ہو دفعتاً بلا توقف اپنی عزت کا ثبوت پیش کرنے کا حکم دیا جاوے۔

" جہاں تک میں سمجھتا ہوں مجھے ہر ایک چیز کا ذمہ دار گردانا گیا ہے یعنی ملیریا کے نمودار ہونے سے لیکر سال رواں کے عطیہ کو صدر سے کی تخفیف و حالات ترقی کی اصلاح یا خرچ کرنے سے قاصر رہنے کی وجوہات بتانے کی ذمہ داری مجھپر عاید ہوتی ہے۔ میں اپنی یادداشت میں جسکی بابت مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ اوسکو عام طور پر پڑھا گیا ہے قبل ازیں بیان کرچکا ہوں کہ خرچ کے معاملہ میں ناکام رہنے کی ذمہ داری میری ذات پر بہت کم عاید ہوتی ہے۔ میں جو کچھہ کر سکتا ہوں وہ صرف یہی ہے کہ جتنا روپیہ دستیاب ہوسکے اوسکو مختلف مدات میں تقسیم کردوں اور اوسکو بہترین طریق میں استعمال کرنے کا کام اون پر چھوڑ دوں۔"

" اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے حالت پاس اتنا ہے لیکن میں اون بعض دیگر ضروری امور کے متعلق جو آج کی بحث میں پیدا ہوگئے ہیں چند ایک الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ پہلے میں اون ممبر صاحبان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے کونسل ہذا کی کارروائی کو امپیریل کونسل کے جدید ضابطہ کے مطابق التوا دینے کے سوال پر غور کرنے کے متعلق میری دعوت کو قبول کیا ہے۔ اونہوں نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں اونکو احتیاط کے ساتھہ ملحوظ رکھا جائیگا۔ میں پہلے ہی یہہ عرض کرچکا ہوں کہ کسی قسم کی تبدیلیاں کرنا لوکل گورنمنٹ کے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن میں اون ممبر صاحبان کو جنہوں نے اس موضوع پر تقریریں کی ہیں یقین دلا سکتا ہوں کہ اونکی آراء پر پوری پوری توجہ صرف کی جائیگی۔

" آمدنی کا حد سے کم اندازہ لگانے اور خرچ کا حد سے زیادہ اندازہ لگانے کے متعلق جو عام شکایت ہے اوسکے متعلق میں نے اپنی سابقہ تقریر میں اس امر کی تشریح کرنے کی اپنے مقدور بھر سخت کوشش کی ہے کہ مشکل کس طرح پیش آتی ہے اور مجھے خوف ہے کہ میں تشریح کے طور پر جو کچھہ عرض کرچکا ہوں اوس میں کوئی اضافہ نہیں کرسکتا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آنریبل ممبروں کو معلوم ہوجائیگا کہ دیگر صوبوں میں بھی ایک بڑی حد تک یہی واقعات پیش آ رہے ہیں۔ بڑے بڑے فاضلہ بقایا جات کے متعلق میں پھر صرف اسی قدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے بقایا جات ایک نازک موقع پر جیسا کہ اسوقت ہے گورنمنٹ ہند کے لئے نہایت ہی مفید ہوتے ہیں اور اون سے بعض ایسی سخت مالی مشکلات کو حل کرنے میں قدرے امداد ملتی ہے جو گورنمنٹ ہند کو پیش آتی ہیں۔

" ہمیں کم از کم اس حد تک ضرور خوش ہونا چاہئے کہ ہم اس طریق میں امپیریل گورنمنٹ کی تھوڑی سی امداد کرنے کے قابل ہیں خواہ ایسی امداد کے لئے ہمیں کچھہ عرصہ کے لئے بعض ایسے دعاوی کو ملتوی کرنا پڑے جو صوبہ کی مزید ترقی کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں اور خواہ ہمارے بقایا جات فاضل خرچ کے سمندر میں بمنزلہ ایک قطرہ کے ہیں۔

" آنریبل چوہدری لال چند نے جنکی بابت مجھے افسوس ہے کہ وہ آج یہاں موجود نہیں ہیں ورنہ وہ شاید اپنا مقدمہ صاف طور پر بیان کر دیتے اس بات پر سرزنش کی تھی کہ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کو جو عطیہ جات دئے جاتے ہیں اونکا تناسب ٹھیک نہیں ہوتا۔ مجھے اوس وقت یہہ سنکر حیرانی ہوئی تھی اور میں نے یہہ ثابت کرنے کے لئے اعداد و شمار حاصل کرلئے ہیں کہ آیا جملہ مراعات کا بیشتر حصہ میونسپلٹیوں کے حصہ میں آ رہا ہے جسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ مجھے ابھی تک آنریبل ممبر موصوف کے مفہوم کا بالکل پتہ نہیں لگا۔

میرے سامنے اس وقت ایک نقشہ موجود ہے جس میں سنہ ۱۹۱۶—۱۷ع کے اعداد درج ہیں (اور سنہ ۱۹۱۷—۱۸ع کے اعداد ابھی قابل استفادہ نہیں ہیں) اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر کا دعوے صحیح نہیں ہے۔ بلحاظ بورڈ حفظان صحت کے متعلق میں یہہ تسلیم کرتا ہوں کہ اکثر صورتوں میں عطیہ جات میونسپلٹیوں کو دئے جاتے ہیں لیکن جیسا کہ کونسل ہذا میں سوالات کے جواب میں قبل ازیں بارہا بیان کیا جا چکا ہے دیہی رقبہ جات کے لئے کوئی تجاویز حاصل کرنا بورڈ حفظان صحت کے لئے قریباً ناممکن ہے۔ جیسا کہ آپکو معلوم ہے بورڈ مذکور دیہی رقبہ جات کی درخواستوں کے ساتھہ میونسپل رقبہ جات کی درخواستوں کی نسبت بہت زیادہ نرمی کا سلوک کرتا ہے اور اونکی صورت میں ہم نصفا نصف روپیہ مہیا کرنے کے قاعدہ پر عمل کرنے پر بھی زور نہیں دیتے۔ انفرادی حالات اگر دیہی رقبہ جات کو اونکا واجبی حصہ نہ ملے تو اسکے لئے وہ خود مورد الزام ٹھہرتے ہیں۔ ایسے عطیہ جات کے علاوہ اون مجموعی عطیہ جات کی

مقدار جو سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دئے گئے تھے ۷۳۸۰۰۰ روپئے کے مجموعی عطیہ جات کے مقابلہ میں جو میونسپلٹیوں کو دئے گئے ۲۴۹۳۰۰۰ تک پہونچ گئی تھی - ان اعداد کی موجودگی میں مجھے یہہ بالکل سمجھ میں نہیں آتا کہ آنریبل ممبر کا بیان کس امر پر مبنی تھا - اونہوں نے یہہ شکایت بھی کی ہے کہ تعلیمی اعداد کو تسلی بخش طریق میں درج نہیں کیا گیا - میں اس امر کا خوشی کے ساتھ اظہار کرتا ہوں کہ گورنمنٹ ھند کی عرضداشتوں کے جواب میں ہم کو یہہ اجازت دے دی گئی ہے کہ ہم اپنے عطیہ جات کو دکہانے کے متعلق اپنے پرانے طریق کو دوبارہ اختیار کرلیں ہم اب عطیہ جات متعلقہ تعلیم کو ریو مدات - عطیہ جات قائمی و عطیہ جات عمارات و عطیہ جات آرائشی اسباب اور عطیہ جات فرنیچر جماعت ھائے دکہا سکونگے - زیر مد عطیہ جات قائمی ہم اون عطیہ جات کو تفصیل کے ساتھ دکہا سکینگے جو کالجوں و مدادی سکولوں کو اور ثانوی مدارس کے لئے مقامی جماعتوں کو اور دیسی زبانوں کی تعلیم کے لئے مقامی جماعتوں کو دئے جاتے ہیں - یعنی

(الف) پرائمری مدارس کے لئے۔

(ب) مڈل سکولوں کے لئے۔

(ج) یورپین بچوں کی تعلیم کے لئے عطیہ جات۔

(د) متفرق عطیہ جات۔

" اس تجویز سے اوس موجودہ طریق میں بڑی اصلاح ہو جائیگی جس کو اختیار کرنے پر اکونٹنٹ جنرل نے زور دیا تہا اور جس کے مطابق ہم مقامی جماعتوں کے عطیہ جات کو زیر مد " گورنمنٹ مدارس عام " دکہاتے ہیں - اس سے دراصل بہت سا فرق پڑ جائیگا - ہم زیر مد " امدادی عطیہ جات " صرف ۸۲۴۰۰۰ روپیہ دکہا سکتے تھے اور کم از کم ۲۳۲۸۰۰۰ روپئے زیر مد " سرکاری مدارس عام " دکہایا دیا گیا تہا۔ ۲۳۲۸۰۰۰ روپیہ کی اس رقم میں سے کم از کم ۱۴۵۴۰۰۰ روپئے اون عطیہ جات کی بابت تہا جو میونسپل سکولوں و بورڈ سکولوں کو دئے گئے تھے۔

" میرے آنریبل دوست رائے بہادر رامسرنداس نے ۲ لاکہہ روپیہ کی اوس رقم کے متعلق اعتراض کی ہے جو ہم پختہ سڑکوں کی اصلاح کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دے رہے ہیں - اون کا خیال ہے کہ یہہ روپیہ جو رکہا گیا ہے ناکافی ہے - میں اس نکتہ چینی کا مطلب نہیں سمجھ سکا - بلا شبہ ہم نے اپنے اس عام اصول سے اختلاف کیا تہا کہ محفوظ شدہ عطیہ جات کو ممبر موصوف کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے نہیں دیا جاتے لیکن روپیہ کو خرچ کی مناسب مد " یعنی ۴۵ - تعمیرات سول باہتمام سول افسران " میں دکہایا جاتا - اگر ہم ایسا نہ کرتے تو اکونٹنٹ جنرل ضرور اعتراض کرتا - عطیہ مذکور معمولی عطیہ کا جزو نہیں ہے بلکہ وہ خاص عطیہ ہے جو اون خاص حالات کی وجہ سے دیا جاتا ہے جن کا مجھے جناب نے اوپر ازاں بیان کیا ہے کم و بیش براہ راست موجودہ جنگ ہے - ریلوے کی قیود سے سڑکوں پر غیر معمولی بوجھ پڑ گیا ہے جس کی وجہ سے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ان قائمی پر فالتو خرچ کرنا پڑا ہے - میں اس موقع پر اوس خیال کی بہی تصحیح کر دینا چاہتا ہوں جو آنریبل ممبر نے ریزولیوشن کو پیش کرتے وقت ظاہر کیا تہا - اونہوں نے یہہ ثابت کیا تہا یا کم از کم ظاہر کیا تہا کہ سڑکوں کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو جو عطیہ جات دئے گئے ہیں وہ بہت ہی حقیر اور غیر فیاضانہ ہیں اور قائمی کے مناسب نرخوں کے مقابلہ میں کافی نہیں ہیں - میں نے ریزولیوشن مذکور کے پیش ہونے کے بعد ایک نقشہ تیار کروایا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سڑکوں کی قائمی کے لئے ہمارا مجموعی عطیہ ان عطیہ جات سے عین پہلے تین سالوں کے اوسط خرچ سے ۳۵۲۶۲۹ روپئے زیادہ ہے - لیکن اعداد مذکور در حقیقت اوس سے زیادہ امید افزا ہیں چونکہ کہ وہ معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اوس تین سالہ عرصہ زاد بجٹ کے خرچ میں جس کی بنا پر اوسط نکالی گئی ہے وہ خرچ شامل تہا جو اون خاص عطیہ جات کی امداد سے پورا کیا گیا تہا جو گورنمنٹ نے اس غرض کے لئے دئے تھے " اگر ہم جنگ کے آغاز سے عین پہلے سال کو لیں تو جدید طریق کے مطابق ڈسٹرکٹ بورڈوں کے کم از کم ۱۷۹۷۶۶ روپئے زائد ملا ہے - آنریبل ممبر نے یہہ مشورہ بہی دیا کہ مطبوعہ سول تخمینہ جات کی نقول جملہ ممبروں کو ارسال کرنی چاہئیں - میں نے اس بارہ میں ایک سوال کے جواب میں یہہ بیان کیا کہ ہم نے کاغذ قلم دوات وغیرہ کے استعمال میں کفایت شعاری سے کام لینے کے متعلق سخت ہدایات جاری کی ہیں لہذا ہم جنگ کے ختم ہونے تک کوئی تبدیلی کرنا نہیں چاہتے - اس کی وجوہات جو بتائی گئی ہیں وہ میرے

خیال میں بالکل جائز ہیں - لیکن ہاں اثنا میں کونسل ہذا کے کسی ممبر کو جو اس مضمون کے ساتھ کافی دلچسپی رکھنے کی وجہ سے تخمینہ جات مذکور کی نقل حاصل کرنا چاہئیں بڑی خوشی سے نقل مہیا کرونگا۔لیکن اجلاس کے ختم ہونے تک ہم ایسی نقول کو ممبر صاحبان عام طور پر تقسیم نہیں کر سکتے۔

" آنریبل دیوان دولت رام نے تسلیم کیا کہ اوس خرچ کی مد کے متعلق جس کی وجہ نہیں بتائی گئی کچھ رائے زنی کی ہے مجھے خوف ہے کہ مجھے ٹھیک طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اونکی مشکل کیا ہے۔اون کو شکایت ہے کہ فنانشل سیکریٹری نے اپنی یاد داشت میں اس تخفیف کا کوئی ذکر نہیں کیا۔میں نے یاد داشت کو دیکھا ہے جو میرے پاس موجود ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں نے فقرہ ۱۱ میں نہایت احتیاط کے ساتھ یہ بیان کر دیا ہے کہ تخفیف زیر مد 'تعلیم' کی وجہ یہ تھی کہ مدرسوں کی عمارات و فرنیچر کی اصلاح کے لئے ۱۲ لاکھ روپیہ کا خاص عطیہ موصول ہو گیا ہے اور اس روپیہ کو سال گذشتہ کے دوران میں خرچ کرنا ممکن معلوم نہیں ہوا۔مجھے آنریبل ممبر کا اعتراض جائز معلوم نہیں ہوتا۔

" اس کے بعد آنریبل ممبر ملک شیو نرائن نے اوس رقم کے متعلق کچھ خوف کا اظہار کیا ہے جو زیر مد 'قانون و عدالت کچہری' مہیا کی گئی ہے۔میں اون کی عین تشویش کو فی الفور دور کرنے کے لئے یہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ اختلافات بعض برائے نام ہیں۔ایک صورت میں ۱۴۰۰۰ روپیہ کی تخفیف زیر مد 'تنخواہ' واقع ہوئی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ قائم مقام چیف جج نے اپنے عہدہ کا اہتمام تعطیلات کے شروع میں دے دیا تھا لیکن موجودہ چیف جج تعطیلات کے ختم ہونے سے پہلے لاہور میں نہیں پہونچے تھے۔لہذا یہاں چیف جج کو تعطیلات کے دوران میں کوئی تنخواہ نہیں ملی تھی۔تنخواہوں کے متعلق باقی ماندہ فرق کی وجہ وہ تخفیف ہے جو تبادلہ کے مراجب معاوضہ میں ہوئی ہے۔عملہ پیادگان عدالت کے متعلق ۲۸۰۰۰ روپیہ کی تخفیف محض اوسکا دوسری مد میں انتقال ہے قدیم طریق کے مطابق سول و ضلع کی نظارت متحدہ تھی۔لیکن حال میں رائج شدہ اسکیم کے مطابق اون کو علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ۲۸۰۰۰ روپیہ کو جو کہ خرچ عملہ پیادگان عدالت کی وجہ سے مد 'قانون و عدالت کچہری' میں ڈال دیا جاتا تھا اب اسکی مناسب مد '۳۔متعلقہ زمین عام نظم و نسق' میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

" میرے خیال میں مجھے بجٹ کے متعلق مزید تقریر کر کے کونسل کو زیادہ ٹھہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔میں اون آنریبل ممبروں کا مکرر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے از راہ عنایت میری کوششوں کو بنظر استحسان دیکھا ہے میں پھر ممبر صاحبان کو یہ یاد دلا دینا چاہتا ہوں کہ فنانشل سیکریٹری کا کام زیادہ تر اوس کے انڈر سیکریٹری پر منحصر ہوتا ہے۔اس ملک میں کثیر التعداد اشیاء کے منتظم مقرر ہیں لیکن اس جنس کے لئے جس کو شب بیداری یا حد سے زیادہ کام کرنا کہتے ہیں اسوقت تک کوئی منتظم مقرر نہیں ہے۔جس کی وجہ سے انڈر سیکریٹری خزانہ کو ابھی تک اس قدر کام کرنے کی اجازت ہے جس کی منتظم مذکور کا تقرر عمل میں آنے کے بعد ممانعت کر دی جائیگی میں صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ میں اوس کی ان بے غرضانہ و متواتر کوششوں کے بدلے بہت ممنون احسان ہوں جو وہ اوس کام کا مقابلہ کرنے کے لئے کرتا ہے جو جنگ کی وجہ سے بہت بڑھ گیا ہے اور جو بہت سی صورتوں میں نہایت ہی پیچیدہ و دقت طلب ثابت ہوا ہے۔اور مجھے یہ امر بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ دفتر نے نہایت تپاک کے ساتھ امداد دی ہے۔موسم سرما میں وہ شاذ و نادر ہی کسی چھٹی کا لطف اٹھا سکے ہیں۔اون کو اکثر بڑی دیر تک کام کرنا پڑتا ہے بلکہ اونکو اتوار کے دن بھی دفتر میں آنا پڑتا ہے۔اپنی ذات کے متعلق میں صرف چند ایک الفاظ عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ غالباً یہ آخری موقع ہے جبکہ مجھے بجٹ کی بحث کا جواب دینے کی خوشی و فخر حاصل ہوگا۔

فنانشل سیکریٹری کا عہدہ پھولوں کی سیج نہیں ہے۔وہ ہر ایک قسم کے طعن و تشنیع کا ہدف ہوتا ہے اور اوسکو نظم و نسق کی ہر ایک غلطی کے الزام کو اپنے سر پر لینے کے لئے تیار رہنا چاہئے خواہ وہ اس الزام کے کسی حصہ کا سزا وار ہو یا نہ۔میں گذشتہ سال کی افتتاحی تقریر کے متعلق ایک نہایت عمدہ مثال پیش کر کے یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ فنانشل سیکریٹری کو کس طرح ہر ایک صورت میں مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔میں نے اپنی دانست میں بہت ہی واجبی تقریر کی تھی اور ایسی مبالغہ روی اختیار کرنے پر میں اپنے آپ پر ناز کر رہا تھا۔جلسہ کے اختتام پر میرے ایک رفیق کونسل نے جنکی طبیعت کو بظاہر خزانہ کے کام سے لگاؤ معلوم نہیں ہوتا مجھے آڑے ہاتھوں سے لیا اور اس

بات کی سخت مخالفت کی کہ میں نے اپنی تقریر میں کونسل کا کیوں اتنا وقت لیا ہے۔میں نے اونکو یہہ دھمکی دیکر چپ کرا دیا کہ میں آئندہ موقع پر اوس ساری مہیب دستاویز کو پڑھ دونگا جس کو مالی یاداشت کہتے ہیں۔لیکن اسکے چند روز بعد مجھے ایک مقامی اخبار کو پڑھکر ہنسی آئی جس نے واقعات کے لحاظ کو ایک عجیب انداز میں پس پشت ڈالکر اس امر کی سختی کے ساتھہ شکایت کی کہ صوبہ ھذا کے فنانشل سیکریٹری نے کبھی کوئی خاص لمبی تقریر نہیں کی بلکہ وہ صرف یہی کرتا ہے کہ کونسل میں آکر بجٹ کی اون مدات کو پیش کر دیتا ہے جو اوسکے نام کے مقابل درج ہوتی ہیں اور بیٹھ جاتا ہے۔میں اون خوش قسمت اشخاص میں سے نہیں ہوں۔" جو اپنی جادو بیانی اور لسانی کے زور سے ہر ایک قسم کی دلیلوں اور جھگڑوں پر غالب آجاتے ہیں "

اور اگر مجھے امر شیکسپیئر کے الفاظ استعمال کرنے کی اجازت دیجائے تو میں یہہ عرض کرونگا کہ میں نے اپنی پابندیوں کو جانکر ہمیشہ اس امر کی کوشش کی ہے کہ—

' کام کرتے وقت باتیں نہ بناؤں اور باتوں میں اپنے کام کا ذکر نہ کروں '

" میرے خیال میں سادہ زبان کا استعمال فنانشل سکریٹری کی خدمت میں چنداں کسی نقص پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ جو کام اوسکے سپرد ہوتا ہے وہ کسی قدر پیچیدہ نوعیت کا ہوتا ہے اور یہہ مناسب ہوتا ہے کہ معاملہ کو سیدھے سادے اور صاف الفاظ میں بیان کر دیا جائے خواہ ہمیں فصاحت و بلاغت کا لطف نہ بھی حاصل ہو۔ میرے خیال میں مجھے کچھہ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں نے اپنے عہدہ کی میعاد کے دوران میں تا حد امکان سب کے ساتھہ منصفانہ و یکساں برتاؤ کرنے کی کوشش کی ہے اگر میں نے زیادہ تقاضا کرنے والے محکمہ جات کے بعض مطالبات کو پورا کرنے کی مخالفت کی ہے تو اوسکے جواب میں آپکو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں اون محکمہ جات کی حالت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے جو لوگوں کی نظروں میں گو زیادہ وقعت نہیں رکھتے مگر گورنمنٹ کے حق میں اونکا وجود نہایت ہی مفید ہے۔میں مطمئن ہو جاؤنگا اگر مجھے معاوضہ کے طور پر میری استدعا کے بغیر وہ سند دے دی جائے جو نادانی سے ایک مشہور انگریزی جج کو دی گئی تھی۔ مسٹر جسٹس ہاکنز متوفی جج کو ایک مقدمہ میں جس سے دو کاریگروں کا تعلق تھا حکم سنائے ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا۔ مقدمہ کاریگروں کے بر خلاف فیصل ہوا جس میں حکم عدالت کے عین برخواست ہونے کے وقت سنایا گیا اور جج نے جسکو بہت جلدی تھی جھٹ پٹ عدالت کی قبا اتار کر بازار کی راہ لی اور وہ ہارے ہوئے کاریگروں کے عین پیچھے پیچھے چل دیا۔پس اوسنے کاریگروں کو حسب ذیل باتیں کرتے ہوئے سنا :—

' بل—میں کہتا ہوں کہ تمہارا جج تو ایک بیوقوف آدمی ہے '

' بل نے جواب دیا—" یار وہ تو پکا بیوقوف ہے۔ پھر بل نے اوسکے جواب میں کہا۔

وہ تو واقعی بڑا پکا بیوقوف ہے مگر اوسنے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے "۔

(باقی آئندہ)

۹۷۲ سی ایس—۵۱۰—۲۸-۶-۱۹۱۸—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۶] لاہور ۲۸ جون (مجریہ ۵ جولائی) سنہ ۱۹۱۸ع - یوم جمعہ [جلد ۵۶

پانچواں حصہ

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو آئین و قوانین وضع کرنے کی غرض سے منعقد ہوگی-

پنجاب گورنمنٹ

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب وضع آئین و قوانین کی غرض سے بموجب احکام ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ ع منعقد کی گئی-

گذشتہ سے پیوستہ

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر —

"حضرات — یہہ خوشی کی بات ہے کہ پانچویں سال متواتر میں آپکو اس قابل پاتا ہوں کہ میں فنانشل سیکریٹری - سیکریٹری کونسل اور صوبہ ھذا کو امید افزا بجٹ پر مبارکباد دے سکوں-

" گذشتہ ۵ سالوں کے دوران میں جہاں ہمارا خرچ بقدر ... بڑھ گیا ہے وہاں ہماری آمدنی اس سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے - جنگ سے ہماری مالی حالت کو کوئی ضعف نہیں پہنچا بلکہ در حقیقت الٹی طرح سے اسکو تقویت پہنچی ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ اوس تمام مصالحہ کی مانگ بڑھ گئی ہے اور [illegible]

او انکی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے جسکی پیداوار ابھی تک ہماری اوپری ملکیت ہے۔ ساتھہ ہی اوسکا گورنمنٹ ہند کی عام پالیسی کے مطابق ہم نے سال حال میں اوس جملہ قلیل خرچ کو کاٹ دیا ہے جو ایک ضروری قسم کا نہیں تھا اور اسکی وجہ سے جو بقایا جمع ہو گیا ہے اوس سے شاید ہماری مالی خوشحالی اصل سے زیادہ ثابت ہوتی ہے۔ اس تمہید کے بعد میں گذشتہ سالوں کی حالت کا حسب ذیل الفاظ میں تبصرہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری آمدنی تخمینہ جات سے بقدر ۲۶ لاکھہ بڑھ گئی اور خرچ میں ۳۸ لاکھہ کی کمی ہو گئی جسکی وجہ سے ہمارا تخمینہ شدہ بقایا ۱۹۰ لاکھہ تک بڑھ گیا۔ فنانشل سکریٹری نے مالی رونداد پیش کرنے وقت تفاوت کی واضح او رصحیح اسباب کہ قابل کو دیکھنے والی وجوہات بتلائی ہیں۔ فاضلہ رقم جس حد تک اسکی وجہ ہمارا جنگ کی قیود کی وجہ سے روپیہ کو اپنے تخمینہ جات کے برابر خرچ کرنے سے قاصر رہنا و مصالحہ کے متعلق مشکلات کا پیش آنا او ر مہندہ داروں کا فوجی کام پر چلا جانا ہے محض ایک عارضی و مصنوعی اضافہ جس سے ہمیں حالات کے اجازت دینے کے ساتھہ ہی دست بردار ہونا پڑیگا۔ لیکن تقریباً ہر ایک مد کی ذیل میں ہماری آمدنی کی روز افزوں ترقی (بالخصوص ایسی حالت میں جب اس میں سے سرمایہ کا حصہ الگ لیا جائے) اس بات کی جائز دلیل ہے کہ ہم خرچ کے متعلق زیادہ فیاض پالیسی کو اختیار کریں۔

۲—چنانچہ آئندہ سال کے لئے ہم نے ۵۵۰ لاکھہ کی آمدنی کا تخمینہ کیا ہے جو ہمارے گذشتہ سال کے تخمینہ سے ۳۱ لاکھہ زیادہ ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہم ۵۳۹ لاکھہ یا اوس رقم سے جسکے خرچ کرنے کا ہم نے انتظام کیا تھا ۳۱ لاکھہ زیادہ یا اوس رقم سے ۹۹ لاکھہ روپیہ زیادہ خرچ کر سکینگے جسکو ہم نے غالباً گذشتہ سال خرچ کیا ہوتا۔

۳—اگر ان تخمینہ جات کا پورا پورا روپیہ خرچ کر دیا گیا (اور صحیح اوس آخر ایک صوبوں کے ساتھہ پورا پورا اتفاق ہے جو اصحاب اس پر زور دیتے ہیں کہ صوبہ اپنی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے اور منظور شدہ روپیہ کو صرف کر ڈالنے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہئے اور روپیہ کو غیر صرف شدہ نہیں رہنے دینا چاہئے) تو ہمارے پاس سال کے اختتام پر ۱۲ لاکھہ کا بقایا موجود ہوگا جو بہت تسلی بخش حالت ہے لیکن اسکے ساتھ ہی ہم کو یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس بقایا کا قریباً نصف حصہ سرکاری اراضی کی فروخت یا بالفاظ دیگر ہماری املاک کے بعض ایک کروڑ روپیہ کے داخل خزانہ ہو جانے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہہ مقابلہ صحیح اصول خزانہ کے مطابق ہے کہ ہم اپنے بقایا کو کم از کم اس رقم کو محفوظ رکھیں تا کہ اس سے باز گشت آمدنی حاصل ہو سکے اور اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس بارہ میں ہر ممکن کارروائی کی جائے۔ ہمارے آئندہ سال کی آمدنی کے تخمینہ جات پر اگرچہ اون سے گذشتہ سال کے ترمیم شدہ تخمینہ جات کے مقابلہ میں تقریباً ہر ایک مد کی ذیل میں بھی ظاہر ہوتی ہے بعض حالتوں میں حد سے زیادہ محتاط ہونے کا اعتراض کیا گیا ہے۔ گذشتہ سالوں میں میں نے مخالف فنانشل سکریٹریوں کی نسبت اکثر زیادہ امید افزا رائیں قائم کی ہیں لیکن اس دفعہ معلوم ہوتا ہے کہ فنانشل سکریٹری اس حد تک آگے بڑھ گیا ہے جو دور اندیشی کی آخری حد ہے۔ مثال کے طور پر میں اپنی آمدنی کے ایک ذریعہ یعنی محصولات کلاں آبپاشی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس مد کی ذیل میں ہم نے ۱۳۱ لاکھہ کا یعنی گذشتہ سال کے ترمیمہ کے مقابلہ میں ۵ لاکھہ زیادہ تخمینہ تیار کیا ہے۔ یہہ تخمینہ کچھہ تو اس امر پر کہ گذشتہ سالوں میں محاصل آبپاشی حد سے زیادہ واجبی تخمینہ جات تیار کرتا رہا ہے اور کچھہ اس قیاس پر (جو اوس وقت بالکل بجا اور معقول تھا) مبنی قرار دیا گیا تھا کہ اس سال و آئندہ سال کی فصل میں آبپاشی میں روز افزوں اضافہ ہو جائیگا۔ لیکن موجودہ فصل ربیع کے لئے آبپاش شدہ رقبہ جات کے اصلی اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیادہ تر انہار میں خشک و جزوی طور پر جہاں کافی موسمی بارش سے پانی کی مانگ کم ہو گئی تھی گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۵ لاکھہ ایکڑ کی کمی ہوئی ہے۔ جسکا یہہ مطلب ہے کہ آبیانہ میں اندازاً ۲۰ لاکھہ کی کمی ہوئی ہے جس میں سے صوبہ کا حصہ ۱۰ لاکھہ روپیہ ہوگا۔ لہذا میری یہہ رائے ہے کہ ہمیں سال کے اختتام پر آمدنی [illegible] میں بہت بڑا نقصان ہو اور مجھے خوشی ہوگی اگر یہہ کمی دیگر مدات کی ذیل میں غیر متوقع بیشیوں سے پوری ہو جائے۔

۴—خرچ کے لحاظ سے ہماری روز افزوں خوشحالی کی وجہ سے تقریباً ہر ایک مد کو فائدہ پہنچا ہے۔ بلوقلہ جدید خرچ کے لئے پورے ۴۴ لاکھہ روپیہ مہیا کیا گیا ہے جس میں سے ۱۱ لاکھہ باز گشت ہے اور کونسل کی طرف سے میں کمیٹی خزانہ کا جواب ایک مضبوط قائم مقام جماعت ہے اوس تکالیف کے بدلے خاص

طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے غیر تقسیم شدہ خرچ کو بذریعہ رعایت تقدیم کرنے میں برداشت کی ہیں

۴۔ گذشتہ سال کے بجٹ کے اعداد کے مقابلہ میں سب سے بڑی بیشیاں زیر مدات معاملہ زمین (۴ ½ لاکھ) جنگلات (۴ ½ لاکھ) و تعلیم (۸ ½ لاکھ جس میں ۲ لاکھ کا وہ امپیریل عطیہ شامل ہے اور ۵ لاکھ کا وہ زائد عطیہ شامل نہیں ہے جو عمارات تعلیم کے لئے دیا گیا ہے) و زراعت (ترمیم شدہ تخمینہ کے مقابلہ میں ۵ لاکھ) اور تعمیرات سول (۷ لاکھ) ہوئی ہیں۔ ان افزوں شدہ رقوم سے مجھے امید ہے کہ ہم ان محکمہ جات کی استعداد کی عام طور پر اصلاح کر سکینگے و بعض قابل المشاہدہ اعتراضات حال کی تخفیفوں کو پورا سکینگے و محکمہ جات جنگل اور زراعت کے عمل کو جو جیسا کہ آنریبل ممبروں نے اپنے دل کے معاملہ کے بعد شہادت دی ہے کہ صوبہ کی ترقی میں اکثر از بیش اہمیت حاصل کر رہے ہیں) وسعت دے سکینگے و تعلیم بالخصوص ابتدائی تعلیم کے متعلق جسکی ترقی کے لئے علیحدہ قانون وضع کیا گیا ہے اپنے عطیہ جات کو بتدریج بڑھا سکینگے اور تعمیرات سول بالخصوص سڑکوں کے متعلق نہایت خرچ کا انتظام کر سکینگے۔

۵۔ اغراض مذکورہ ایسی اغراض ہیں جس سے کہ صرف ان آنریبل ممبروں کو ہی ہمدردی ہے جنہوں نے آج کی بحث میں اپنے مطالبات پر زور دیا ہے بلکہ ان سے ان لوگوں کو بھی ہمدردی ہے جو صوبہ ہذا کی ترقی و فلاح کے خواہاں ہیں سڑکوں کے متعلق میں خاص طور پر کچھ کہنا چاہتا ہوں سڑکیں ایسی چیز ہیں جن کی ضرورت کو ہم میں سے اکثر تسلیم کرتے ہیں اگر وہ عمدہ حالت میں ہوں تو ہم انکی بابت کچھ نہیں کہتے اور اگر وہ بری حالت میں ہوں تو ہم صیغہ تعمیرات سرکاری یا ڈسٹرکٹ بورڈ پر عتاب ظاہر کرنے سے تامل نہیں کرتے پانچ سال پیشتر جب میں پنجاب میں واپس آیا تو یہہ خیال جو میرے دل میں آیا یہہ تھا کہ جہاں دیگر بہت سے پہلوؤں میں ہم دوسرے صوبوں سے آگے بڑھے ہوئے ہیں وہاں سڑکوں کے معاملہ میں ہم ان سے کم درجہ پر ہیں۔ اس وقت سے اکثر سڑکوں کی اصلاح کی بابت خواہ وہ صیغہ تعمیرات سرکاری کی تحویل میں ہوں یا ڈسٹرکٹ بورڈوں کی نگرانی میں لگاتار طور پر جاری رکھا گیا ہے۔ اور نہ صرف پختہ سڑکوں کی تعمیر میں ہی مسلسل ترقی کر گئی ہے بلکہ انکی حالت میں بھی نہایت قابل ذکر اصلاح ہوئی۔ آنریبل ممبر صاحبان اور بالخصوص ممبر ایکزمین یہہ سنکر خوش ہونگے کہ ہندوستان کے دیگر حصص سے آنے والے اصحاب جن میں سے اکثروں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے اب ہماری پنجاب کی سڑکوں کی عمدگی کی شہادت دیتے ہیں۔ ہمیں اس اعلی معیار کو قایم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اپنا ہم نے نو آبادی کی سڑکوں کیلئے ۳ لاکھ روپیہ دینے کے علاوہ صوبہ کی سڑکوں کیلئے ۷ لاکھ روپیہ زائد بچایا گیا ہے اور جیسا کہ پچھلے اجلاس میں وعدہ کیا گیا تھا ۳ لاکھ کی وہ فالتو رقم اسکے علاوہ ہے جو ہم جدید پختہ سڑکوں کو بنانے کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دیتے ہیں اور اگرچہ اس قسم کے خرچ سے کوئی معاوضہ نہیں ملتا کیونکہ یکم جولائی سے ہم صرف چند سوائے باقی سب سڑکوں کا محصول راہداری معاف کردینگے مگر جملہ آنریبل ممبر صاحبان اس بارہ میں متفق ہونگے کہ یہہ ملک کے لئے بہت کار آمد ہے۔ لیکن میں یہہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ ہم اپنے صیغہ تعمیرات سرکاری کی تجاویز کو جس میں سڑکیں شامل ہیں اس صورت میں عملی جامہ پہنا سکینگے جب ہمیں مصالحہ بالخصوص کوئلہ و لوہے کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانے کے لئے موجودہ کی نسبت زیادہ بہتر رفت و آمد کی سہولتیں حاصل ہوجائینگی۔ لیکن میں یہہ گوارہ نہیں کرسکتا کہ محکمہ تعمیرات سرکاری یا ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے اس خیال کے قریب رہیں کہ سڑکوں کے معاملہ میں وہ اپنا کل فرض ادا کرچکے ہیں۔ صورت معاملہ بالکل مختلف ہے۔ بر لب سڑک درخت لگانے کا کام کسی مکمل انتظام کار روائی کی عدم موجودگی میں جسکی تکمیل یکساں طور پر ماہر کی مدد کے ذریعہ ہونی چاہئے بہت سی صورتوں میں ابھی تک قابل افسوس حالت میں ہے۔ میں اسکے حوالہ اور کچھ نہیں کہونگا کہ اس ملک میں سڑکوں کیلئے عمدہ سایہ تقریباً ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ عمدہ سطح ضروری ہے۔

۶۔ میں صرف دو اور پہلوؤں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن میں ہم مقامی جماعتوں کو لوگوں کے فرائض ادا کرنے میں امداد دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گذشتہ دو سالوں سے گورنمنٹ اور زیادہ دیہی شفا خانوں کے کھولنے کی ضرورت کی طرف ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اصرار کے ساتھ متوجہ کر رہی ہے اور انکی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے ہم عمارتی عطیہ جات کے علاوہ ایک لاکھ کا خاص عطیہ مہیا

کر رہے ہیں۔ اگر یہہ تجویز کامیاب ثابت ہوگئی تو یہہ ایک ایسی تجویز ہے جسکو آئندہ سالوں میں وسعت دی جاسکتی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اس کی توسیع ایسی ہی ضروری ہے جیسی کہ تعلیم کی اشاعت ضروری ہے اگرچہ مقامی جماعتیں اس پر ہمیشہ یکساں حوصلہ مندی اور فیاضی کیا کرتی ہیں۔

۷— آخیر میں (لیکن کم اہمیت نہیں) متفرق ہمارے یہ جامع مطبوعہ جات درج ہیں جو بقیہ ۱۰۷ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دئے جاتے ہیں۔ بعض آنریبل ممبروں نے اکثر یہہ شبہہ کیا ہے کہ گورنمنٹ مالی معاملات میں ہمیشہ مقامی جماعتوں سے حتی الامکان فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہے جنکی حد تک ان مطبوعہ جات پر نظر ڈالنے سے بھی فراست کی نسبت خوش سے کام لیا ہے۔ موجودہ حال میں وہ جدید طریق جو اب اختیار کیا گیا ہے اور جسکی ابتدا ہم نے کمشنر راولپنڈی کے مشورہ سے کی تھی منجملہ ان ہدایات ہی کار آمد ترمیموں کے ہے جو لوکل سلف گورنمنٹ کے متعلق اس وقت تک صوبہ ھذا میں کی گئی ہیں۔ مالی آزادی کا ایک بڑے پیمانہ پر حاصل ہونا مقامی جماعتوں کی حکومت خود اختیاری کے لئے ایسا ہی لازمی ہے جیسا کہ وہ لوکل گورنمنٹوں کے لئے ضروری ہے۔ اور ہم یہہ دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ جب گورنمنٹ ھند نے لوکل گورنمنٹوں کا سوال اٹھایا تھا تو ہماری لوکل گورنمنٹ نے مقامی جماعتوں کا سوال اوس سے بھی پہلے شروع کیا ہوا تھا۔ اگر میں مقامی جماعتوں کے انتظام کے چھوٹے چھوٹے امور کے متعلق کونسل ھذا میں سوالات کرنے کو ناپسند کرتا ہوں تو اسکی وجہ یہہ ہے کہ میں مقامی جماعتوں کے کام میں جنکو ہم ذمہ واری کی تعلیم دینے کی کوشش کر رہے ہیں فضول دست اندازی کرنے سے گریز کرنا چاہتا ہوں۔ ایسی تحقیقات کرنے کا مناسب مقام بورڈ ہے نہ کہ یہہ کونسل جس کے پاس مقامی دلچسپی کے خفیف معاملات پر غور کرنے کے لئے کوئی وقت نہیں ہے۔

۸— بجٹ کے متعلق میں صرف ایک لفظ اور کہنا چاہتا ہوں۔ ہم نے اپنے مباحثات میں فروعی معاملات کے متعلق جن سے کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوا کرتا کبھی بہت بڑی تعداد میں رزولیوشن پاس نہیں کئے۔ لیکن اسکی وجہ یہہ ہے کہ آنریبل ممبروں نے میری مراد ان سے خصوصیت کے ساتھ غیر سرکاری ممبروں سے ہے کمیٹی ھذا کی وساطت سے اور کونسل میں سوالات و رزولیوشن پیش کرکے اور بحث مباحثہ کرکے ہمارے مالی معاملات کی حالت کا معقول علم حاصل کر لیا ہے اور اس بات کو محسوس کر لیا ہے کہ گورنمنٹ معلومات بہم پہنچانے کے متعلق جملہ معقول مطالبات کو پورا کرتی ہے اور ہمارے ذرائع کے بہتر استعمال کے متعلق جملہ عملی تجاویز کو عمل میں لانے پر ہمیشہ خوشی سے تیار و کمر بستہ ہے۔ گورنمنٹ ان تجاویز کو خوشی سے قبول کرتی ہے جو بجٹ پر بحث کے لئے اور زیادہ سہولتیں پیدا کرنے کے متعلق آنریبل ممبروں نے اب پیش کی ہیں اور وہ اس امر پر احتیاط کے ساتھہ غور کریگی کہ آئندہ سال کے بجٹ کے اجلاس سے پہلے ان تجاویز کو کس حد تک اختیار کیا جاسکتا ہے۔

دوم— اقتصادی حالت

۹— اوس سال کے دوران میں جو ابھی ختم ہوا ہے غیر معمولی موسمی تغیرات ظہور میں آئے ہیں جو صوبہ کی زراعتی و اقتصادی حالت پر اپنا اثر چھوڑ گئے ہیں۔ غیر معمولی خشک سالی کی وجہ سے گذشتہ سال کی مقابلتاً ادنے فصل بہار کی وجہ سے نرخ بدستور بڑھا رہا اور غلہ کی فاضلہ مقدار میں جو برآمد کے لئے قابل استفادہ تھی تخفیف ہو گئی۔ اس کے بعد قبل از وقت اور بکثرت بارش شروع ہو گئی جس کی وجہ سے مالیہاں فصل خریف کی امید بندھ گئی لیکن صوبہ کے اکثر حصہ میں ستمبر و اکتوبر میں حد سے زیادہ بارشیں ہونے سے انکا صرف مکئی باجرہ پر ہی بلکہ کپاس پر اور جوار و چاول اور نیشکر کے سوائے باقی جملہ اجناس پر مخالف اثر ہوا۔ غلہ کی پیداوار کمی و گرانی رہی اور کپاس کی فصل معمولی فصل کے نصف سے بھی کم تھی۔ لیکن غیر معمولی اعلے نرخ کی وجہ سے تلافی ہو گئی۔ معاملہ زمین کا التوا جہاں لوگوں نے طلب کیا بلا تامل منظور کیا گیا۔ اور ان اقطاع میں جنکو حد سے زیادہ سیل سے نقصان پہنچا تھا کم از کم ۲۵۰۰۰ ایکڑ رقبہ میں نہر کا محصول معاف کردیا گیا۔ لیکن اس سیل کی وجہ سے اس فصل ربیع میں غیر معمولی طور پر بڑا رقبہ کاشت کرنے میں امداد ملی۔ اور اگرچہ بارشیں اختتام فروری تک نہ ہوئیں مگر اوس کے بعد وہ کثرت سے ہوتی رہی ہیں اور استفادہ فصل کی امید آرام کی جاتی ہے کہ اگر اوس

کاٹنے و جمع کرنے کے لئے موسم اچھا رہا تو وہ گذشتہ کئی سالوں کی نسبت بہت زیادہ ہوگی - نرخ کل موسم سرما کے دوران میں بدستور گران رہا ہے لیکن وہ اس سے بھی زیادہ گران ہو جاتا اگر گورنمنٹ کئی ماہ پیشتر گیہوں کو مقرر بھاؤ پر آمد کرنے کا نہ صرف نہیں بلکہ دوسرے صوبوں کو بھی برآمد کرنے کی ممانعت نہ کر دیتی - نرخ سٹ کر اب کم ہونا شروع ہو گیا ہے اور اگرچہ گورنمنٹ اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے کہ پنجاب کا کاشتکار نرخ کی عالم گیر بیشی میں حصہ لینے کا حقدار ہے تاہم وہ اس غلہ استعمال کرنیوالوں کی آسائش کے لئے جو اب فصلات کے بافراط ہونے کی وجہ سے قدرتاً کسی قدر ارزانی کے متوقع ہیں بدستور مناسب اختیار کو قائم رکھیگی -

" جنگ کی وجہ سے بڑی مانگ پیدا ہو جانیکے باعث اجرتوں کا نرخ غیر معمولی طور پر بڑھ گیا ہے - یہہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ صوبہ ہذا کے ۳۰۰۰۰۰ سے زیادہ آدمی اس وقت فوج اور اوس کی متعلقہ شاخوں میں ملازم ہیں اور قریبا سا مہر احتیاط کے ساتھ تخمینہ لگانے سے اونکی آمدنی کا اندازہ ۶۰ لاکھ روپیہ ماہوار لگایا گیا ہے جس میں سے یہہ خیال ہے کہ وہ قریباً ۳۵ لاکھ روپیہ ماہوار بچا لیتے ہیں یا اپنے گھروں کو بھیج دیتے ہیں - شمالی پنجاب کی ایک چھوٹی اور دور افتادہ پہاڑی تحصیل میں مجھے چند ہفتے پیشتر یہہ بتایا گیا ہے کہ اس تحصیل کے لوگ جو باہر فوج میں ملازم ہیں اوس کی طرف سے ڈاکخانہ کی معرفت جو روپیہ گھروں کو ارسال کیا جاتا ہے اوس کی ماہوار مقدار ۸۰۰۰۰ و ۹۰۰۰۰ روپیہ کے درمیان ہے - پس اس جنگ کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو امراض ہی نہیں بلکہ دولت و ثروت حاصل ہوئی ہے -

" ۱۰ - لیکن قصبات کے متوسط درجہ کے لوگوں پر بالخصوص ان لوگوں پر جنکی آمدنی مقررہ ہے غلہ جات کے مہنگائی کے اصلی نرخوں کا ہی نہیں بلکہ دیگر ضروریات زندگی مثلاً نمک و کپڑا اور مٹی کے تیل کے نرخوں کا بھی سخت مضر اثر ہوا ہے الٹی جزواً وجہ بار برداری بذریعہ ریل کی کمی ہے - ہم اس قلت اشیاء کا انسداد کے لئے جس حد تک جنگ کے اثرات اوس کی اجازت دیں ریلوے حکام سے لگاتار خط و کتابت کر رہے ہیں اور میں اس امر کا خوشی کے ساتھہ اظہار کرتا ہوں کہ گذشتہ چند ہفتوں کے اندر صوبہ ہذا میں ریلوے کا کل سلسلہ عام تجارت کیلئے کھولدیا گیا ہے - لیکن بعض صورتوں میں نرخ کو اوس عمل کے ذریعہ خود بڑھا دیا گیا ہے جو " حد سے زیادہ نفع حاصل کرنے " کے عمل سے مشہور ہے - ہم اس عمل کے تدارک کے لئے یہہ کوشش کر رہے ہیں کہ مقامی جماعتوں کے لئے ایسی سہولتیں پیدا کی جائیں جنکی بدولت وہ ضروریات زندگی مثلاً ایندھن ، نمک اور مٹی کا تیل خرید و فروخت کرسکیں - ان تدابیر سے قبل ازیں بعض بڑے بڑے قصبات میں قوموں کو آسائش حاصل ہوچکی ہے لیکن اب ہم نے آنریبل مسٹر ٹاؤنزنڈ ڈائرکٹر معلومات کو اس غرض سے کام پر لگایا ہے تاکہ وہ گورنمنٹ و مقامی جماعتوں کو اس کارروائی کا مشورہ دیں جو کوئی مناسب ہو اور جیسا کہ اونہوں نے بعض سوالات کے جواب بیان کیا ہے اگر ضروری معلوم ہوا تو گورنمنٹ ایسی مزید تجاویز کو اختیار کرنے سے تساہل نہیں کریگی جو اوس قانون جنگ کی رو سے مناسب معلوم ہو جسکے بموجب گورنمنٹ کو خاص تجارتی اشیاء کے نرخوں کا انتظام کرنے کا اختیار حاصل ہے ساتھ ہی اسکے قلیل تنخواہ دار سرکاری ملازموں کی صورت میں ہم اوس حد تک جس حد تک اوس گرانی کی وجہ سے عائد شدہ مالی قیود اجازت دیتی ہیں اونکی تنخواہ کو بڑھانیکی تجاویز کو جلدی جلدی منظور کر دیے اور اس اجلاس میں سوالات کے جو جواب دئے گئے ہیں اونسے مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبران و عوام کو اس امر کا اطمینان ہو جائیگا کہ گورنمنٹ اپنے ملازموں کے حقوق سے غافل نہیں ہے -

" دو سال تک مقابلتاً امن و امان رہنے کے بعد موسم خزاں و بہار میں بارشیں ہونے کی وجہ سے طاعون پھر صوبہ کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہے - مجھے خوف ہے کہ یہہ وبا اوسطی اضلاع و شہر ملتان میں بڑی شدت کے ساتھہ پھیلی ہوئی ہے لیکن سال کی پہلی سہ ماہی کی شرح موت جو ۳۹۰۰۰ ہے اگرچہ خطرناک ہے لیکن سنہ ۱۹۱۵ع کی شرح سے جو ۱۰۰۰۰۰ تک پہنچ گئی تھی بہت ہی کم ہے - اور ہم صرف یہہ امید اور دعا کرتے ہیں کہ یہہ موسمی بارشوں کے شروع ہونے سے پہلے اپنا دور ختم کرلے مجھے اون آنریبل ممبروں کے ساتھہ پورے طور پر اتفاق ہے جنہوں نے یہہ بیان کیا ہے کہ طاعون

و ملیریا نے جو ہمارے ملک کی لاکھوں جانیں لی ہیں اون سے اس بات کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ حفظان صحت پر زیادہ فیاضانہ خرچ کیا جائے اور اگر اورنہ حفظان صحت اپنے آپ کو اچھے موجودہ عطیہ سے زیادہ روپیہ فالتو مدّی کے ساتھ خرچ کرنے کے قابل خیال کرے تو گورنمنٹ زائد روپیہ بہم پہونچانے کی بارہی کوشش کریگی۔

سوم — صنعتی ترقی

"۱۱— بہت سے آنریبل ممبروں نے ہمارے صنعتی پالسی میں دلچسپ ہونے پر نکتہ چینی کی ہے۔ جیسا کہ آپکو معلوم ہے صنعتی کمیشن نے گذشتہ موسم سرما کے دوران میں صوبہ کی موجودہ صنعتی حالات اور آئندہ امکانات کے متعلق مبسوط تحقیقات کی تھی۔ اور ہمیں اوسکی رپورٹ سے جو اب زیر غور ہے قابل قدر امداد ملنے کی توقع ہے۔ اوسکے نتائج کو قبل از وقت نکالنے کی کوشش کرنا میری طرف سے مناسب نہیں ہوگا لیکن میں چند ایک بڑے بڑے قابل غور امور کو پیش کرتا ہوں

"صوبہ ہذا در اصل اراضی صوبہ ہے۔ گذشتہ ۲۶ سالوں کے دوران میں اسکی آبادی میں صرف ۵ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے حالانکہ زیادہ تر محکمہ آبپاشی کی کوششوں کی وجہ سے رقبہ زیر کاشت میں ۴۰ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے (نہری آبپاشی ۳۰ لاکھ ایکڑ سے بڑھکر ایک کروڑ ایکڑ تک پہونچ گئی ہے) اور پیداوار اغلباً مقدار میں اور نیز قیمت میں دوچند ہو گئی ہے۔ زمین کی اوسط قیمت جو سنه ۱۸۷۰ع میں ۱۰ روپیہ فی ایکڑ سے کم تھی اب ۲۲۷ روپیہ فی ایکڑ ہے اور بتدریج بڑھ رہی ہے (یہاں گذشتہ ۱۰ سالوں کے اندر دوگنی ہو گئی ہے) جس کی وجہ یہہ ہے کہ پیداوار میں اضافہ ہو گیا ہے رستوں کی اصلاح ہو گئی ہے زراعت کے بہتر طریقے ایجاد ہو گئے ہیں اور معاملہ بہت ہلکا تشخیص کیا جاتا ہے۔ سنه ۱۸۷۰ع میں اراضی جو اوسوقت کے معاملہ زمین کے ۵ گنا سے ۱۰ گنا کے درمیان قیمت پر فروخت ہوتی تھی اب موجودہ معاملہ زمین کے ۱۵۰ گنا قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور پھر بھی اسکو وہ لوگ جو اوسکو خریدنے کے قابل ہیں سرمایہ کو منافع پر لگانے کا نہایت محفوظ اور منافع بخش ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ بعض ظاہی لکتہ چین ہماری زرعی خوشحالی کی عظمت کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہہ مشورہ دیتے ہیں کہ صنعتی ترقی کا یہہ بہت حقیر بدل ہے۔ مجھے اس خیال سے اتفاق نہیں ہے اور نہ ہی میرا خیال ہے کہ اس سے صوبہ کی رائے ظاہر ہوتی ہے۔ خواہ مجھے جذبہ انواز ہونے کا طعن دیا جائے مگر میں یہہ ضرور کہونگا کہ مجھے اوس شاعر سے اتفاق ہے جس نے کہا ہے—

"مگر دلیر کسان جو اوسکے ملک کا فخر ہے
جب ایک دفعہ تباہ ہو جائے تو دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا "

اور جب تک ہمارے ملک کے لوگ اپنی زمینوں سے پر آسائش روزی حاصل کر سکتے ہیں میں یہہ زیادہ پسند کرونگا کہ وہ قصبوں کے بڑے بڑے کارخانوں میں کام کرنے کی بجائے اپنی زمینوں پر ہی کام کرتے رہیں۔

"صنعتی ترقی فی الحال رک گئی ہے جسکی وجہ صرف یہہ نہیں ہے کہ زمین کی قیمت میں مقابلہ ہو گیا ہے بلکہ اوسکی وجہ یہہ بھی ہے کہ دستکار مزدوروں کی قلت ہے (کیونکہ ہماری آہستہ آہستہ بڑھنے والی آبادی کیلئے زمین سے کافی کام مل جاتا ہے اور میں آنریبل پنڈت جواہر لال کو یقین دلاتا ہوں کہ آبپاشی کے متعلق بعض ایسی بڑی بڑی تجاویز ہمارے زیر غور ہیں جن میں سے پہلے جنوب مشرقی پنجاب کے خشک اضلاع کو فائدہ پہونچیگا) جس کی وجہ سے اجرتوں کی شرح بڑھ گئی ہے اور دستکاری کے بڑے بڑے مشاغل موجود نہیں ہیں۔ کاروبار کی صلاحیت بہت کم ہے جیسا کہ اون بہت سے بنکوں کی مثال سے ثابت ہوا ہے جو ڈائرکٹروں و مینیجروں کے تغلب یا عدم استعداد سے ٹوٹ گئے ہیں اور اسمیں اچھی قسم کا لوہا اور دیگر معدنیات دستیاب نہیں ہوتیں۔

"۱۲— ساتھہ ہی اسکے میں یہہ محسوس کرتا ہوں کہ بالخصوص اون تبدیل شدہ حالات کی وجہ سے جو لڑائی کے باعث پیدا ہو گئے ہیں یہہ مناسب ہے کہ قدیم دستکاریوں کی حوصلہ افزائی اور جدید دستکاریوں کو فروغ دینے کیلئے اون مقامات میں زیادہ عملی پالسی اختیار کیجائے جہاں ان میں کامیابی اوسکا

ہو کیونکہ اول تو جنگل و معدنی حقوق کے مالک ہونے کی حیثیت میں خام مصالحہ کی اہم رسائی کا انتظام زیادہ تر گورنمنٹ کے ہاتھوں میں ہے دوسرے ہماری اہم سی مقامی پیداوار مثلاً غلہ و کپاس و روغن دار تخم و کھالوں، ہڈیاں وغیرہ اس وقت بطور خام مصالحہ کے برآمد کی جاتی ہیں جنکو مقامی طور پر بنایا جا سکتا ہے اور اونکو یا تو مقامی طور پر استعمال میں لایا جا سکتا یا برآمد کیا جا سکتا ہے اور دوسرے ہمارے قوانین اراضی کی وجہ سے سرمایہ کی ایک بہت بڑی مقدار ایسی ہے جس کو زمین کے متعلق مقاصد پر لگانا معلوم ہے اور جس کو منافع پر لگانے کا کوئی اور ذریعہ تلاش کیا جاتا ہے - میں نے ان قابل غور امور کو اور نیز دیگر ایسے امور کو صنعتی کمیشن کے روبرو پیش کیا ہے اور اگرچہ اون قدرتی قیود کی وجہ سے جن کا میں نے ذکر کیا ہے ہم کوئی لمبی چوڑی توقعات کو تو دل میں جگہ نہیں دے سکتے تاہم مجھے اعتماد ہے کہ اون کے کامل مشورہ سے ہمیں مسلسل صنعتی ترقی کے شاہراہ پر چلنے میں امداد ملیگی اس کے متعلق میں آپکو یقین دلا سکتا ہوں کہ گورنمنٹ مفید صنعتی کاموں کی خواہ وہ جدید ہوں یا موجودہ اوسی طرح حوصلہ افزائی و امداد کریگی جس طرح اوس نے صوبہ کی زرعی ترقی میں کی ہے اور جس کی بدولت سلسلہ حال میں اس میں بہت بڑا اضافہ ہوا ہے ساتھ ہی اس کے میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ اشخاص جو اب سرکاری امداد نہ ملنے کے شاکی ہیں وہ اکثر اون مواقع سے فائدہ اٹھانے سے قاصر رہتے ہیں جو اونکو ملتے ہیں مثلاً معدنی تیل کو لیجئے جسکی تجارت کی شمالی پنجاب میں اہم بڑی گنجائش ہے فی الحال ایسی کمپنیاں ہیں جو قسمت آزمائی میں تیل نکالنے کے کام پر لاکھوں روپے صرف کر رہی ہیں لیکن یہ سب کمپنیاں صوبہ کے باہر سے آئی ہیں اور جہاں تک مجھے معلوم ہے اون کے سرمایہ میں مقامی لوگوں کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

چہارم — اندرونی امن

"۱۳ — پچھلے سال میں کونسل ہذا و صوبہ کو جرائم کی اوس نمایاں کمی پر مبارک باد دے سکا تھا جو سنہ ۱۹۱۶ع میں ہوئی تھی امسال سنہ ۱۹۱۷ع میں اور بھی کمی ہوئی ہے اون جرائم کی تعداد میں جن کی پولیس میں رپورٹ کی گئی مجموعی طور پر ۴۰۴۰۰ ہے بابت سنہ ۱۹۱۶ع سے کم ہو کر ۳۳۹۰۰ رہ گئی یعنی سنہ ۱۹۱۲ع و سنہ ۱۹۱۳ع و سنہ ۱۹۱۴ع و سنہ ۱۹۱۵ع کی اوسط ۴۷۵۷۰ تھی پس گذشتہ دو سالوں کے اندر قریباً ۳۰ فیصدی کی کمی ہوئی ہے۔ کمی ہر ایک قسم کے شدید جرائم میں ہوئی ہے وارداتہائے قتل میں بتدریج کمی ہوئی ہے جو ۶۷۰ بابت سنہ ۱۹۱۲ع سے کم ہو کر سنہ ۱۹۱۷ع میں ۵۱۱ رہ گئی ڈکیتی کی وارداتوں میں جو کمی ہوئی ہے وہ اتنی عجیب ہے کہ میں اعداد کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہوں:-

۱۹۱۲	۱۹۱۳	۱۹۱۴	۱۹۱۵	۱۹۱۶	اوسط	۱۹۱۷
۱۲۸	۱۳۲	۱۳۰	۲۸۷	۱۱۰	۱۶۱	۴۷

(غالباً موجودہ پشت کے اندر ڈکیتی کی وارداتوں کی تعداد کبھی بھی اتنی کم نہیں ہوئی۔ اور امسال اس کی تعداد میں اور بھی کمی ہونے کی اُمید ہے کیونکہ پہلی سہ ماہی میں ڈکیتی کی وارداتوں کی تعداد صرف ۹ ہے۔ ۴ سالہ عرصہ سنہ ۱۹۱۲ع لغایت سنہ ۱۹۱۵ع میں نقب زنی کی وارداتوں کی اوسط ۱۷۷۱۴ تھی سنہ ۱۹۱۶ع میں یہ تعداد کم ہو کر ۱۳۸۷۳ رہ گئی اور سنہ ۱۹۱۷ع میں یہ اور بھی کم ہو کر ۱۱۸۷۵ رہ گئی۔ پس گذشتہ چند سالوں کے دوران میں ایک ثلث جرائم کی کمی ہوئی ہے۔

"۱۴ — خیال کیجیئے کہ جان و مال کی حفاظت میں جو نمایاں اصلاح ہوئی ہے وہ اوسط درجہ کی اطاعت گذار رعایا کے حق میں کیا باعث ہوگی اور مجھے یقین ہے کہ آپ پنجاب پولیس کو اوس عظیم و روز افزوں کامیابی پر مبارک باد دینے میں میرے ساتھ شریک ہونگے جو اوسکو جرائم و مجرمان کا قلع و قمع کرنے میں ہوئی ہے۔ جیسا کہ میں مکرر و سہ کرر بیان کر چکا ہوں یہ کامیابی ہرگز حاصل نہ ہوتی اگر حکام نظم و نسق جس میں میں پولیس کو بھی شامل کرنے کی جرأت کرتا ہوں لوگوں کی حفاظت کی تدابیر میں اونکی امداد و عملی تائید حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوتے۔ لوگوں کی امداد کا ایک نتیجہ ہی موثر طریق دیہات کی گشت کا وہ اختیاری طریق ہے جسکو اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اوس مسودہ کی رو سے جواب قانون

بن گیا ہے اسکے ضرورت کے وقت قانوناً نافذ کر سکینگے۔ مسودہ مذکور جس کونسل ھذا میں پاس ہونے کے وقت جو ترمیمات کیگئی ہیں اونکی موجودگی میں اسکے احکام کا نا جائز استعمال نہیں ہو سکیگا اور اسکے ذریعہ ایک تو دیسی اقوام کی آزادی کو تقویت پہونچیگی دوسرے اون لوگوں کو جوالذو رقی امن کے ذمہ وار ہیں ضرورت کے وقت استعمال کرنے کے لئے کارآمد حربہ مل جائیگا۔

"۱۵۔ میں اس امرکا خوشی سے اقرار کرتا ہوں کہ کوئی تازہ خطرناک ملکی جرائم ظہور میں نہیں آئے۔ اون مقدمات جن میں ۸ ملزم اشخاص ماخوذ تھے گذشتہ سال کے دوران میں خاص عدالتوں میں پیش ہوئے لیکن ان میں سے دو مقدمات سنہ ۱۵—۱۹۱۴ء والی تحریک غدر کے سرغنہ اشخاص جوانہ ملکہ و متھرا سنگھ کے متعلق تھے جو اوسوقت روپوش ہو گئے تھے لیکن جو بعد میں گرفتار ہو کر کیفر کردار کو پہونچ گئے اور اونکو قانون کی انتہائی سزا دی گئی۔ اور تیسرا مقدمہ لاہور کے مفسدہ پردازوں کے ایک چھوٹے سے گروہ کے متعلق تھا۔

"صوبہ ھذا اوس مستعدی و کمال کے بدلے شکریہ کا مستحق ہے جو اوس نے اپنے جسم سے شورش و انقلاب کے اوس زہریلے مادہ کو دور کرنے میں ظاہر کیا ہے جس کے ساتھ اسکو چند سال پیشتر ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور لوگوں کا امن و سکون اب اس درجہ بحال ہو گیا ہے کہ گورنمنٹ نے نظر بندی و بندش نقل و حرکت کے اون احکام کو لوم کرنے کی پالیسی پر بتدریج عمل کیا ہے جو زیادہ پر آشوب زمانہ میں درکار تھے۔ ہماری کونسل کے گذشتہ اجلاس میں مختلف سوالات کے جو جواب دئے گئے ہیں اون سے مجھے امید ہے کہ آنریبل ممبروں کو یہہ معلوم ہو جائیگا کہ چند نظر بند یا محدود شدہ اشخاص کے معاملہ پر باضابطہ و با قاعدہ طور پر مکرر غور کی جاتی ہے اور کہ احکام مذکور کو منسوخ یا لوم کرتے وقت گورنمنٹ نے عام الناس کی وفاداری و خیر سگالی پر بھروسہ کرکے بہت بڑے خطرہ کا کام کرنے میں تامل نہیں کیا۔ آنریبل مسٹر بھگت رام نے کونسل کے اوس اجلاس میں جو مارچ میں منعقد ہوا تھا بعض اون سخت سزاؤں کا ذکر کیا تھا جو نظر بندی کے احکام کی عدول حکمی کی پاداش میں دی گئی تھیں۔ تحقیقات سے ظاہر ہوا ہے کہ آنریبل ممبر نے جن واقعات کا ذکر کیا تھا وہ درحقیقت درست تھے۔ سزائیں مذکور اوس وقت دی گئی تھیں جب حالات موجودہ کی نسبت زیادہ پر آشوب تھے اور جب احکام کی عدول حکمی جالندھر میں ایک معمولی بات تھی۔ اب چونکہ حالات ایک بڑی حد تک سدھر چکے ہیں اسواسطے یہہ ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ سخت سزائیں نہ دی جائیں۔

"میں اس موقع پر آپکو یاد دلا دینا چاہتا ہوں کہ امریکہ و کینیڈا اور مشرق بعید سے اون اشخاص کی لگاتار واپسی جو یقیناً ایک وقت میں تحریک غدر کی تعلیم سے خطرناک طور پر رنگے ہوئے تھے بدستور جاری ہے اون میں سے بعض اپنی مرضی سے واپس آ گئے ہیں اور بعض کو ممالک مذکور کی گورنمنٹ نے خطرناک یا مشتبہ اشخاص سمجھکر شہر بدر کر دیا ہے اور اضلاع متحدہ امریکہ کی گورنمنٹ کا تحریک غدر کے سرغنہ اشخاص کو گرفتار کرکے اون پر مقدمات چلانا ایسے واقعات ہیں جن سے اون کے بہت سے مقلدوں کو یہہ معلوم ہو گیا ہے کہ اضلاع متحدہ مذکور اب اون اشخاص کے لئے محفوظ جائے پناہ نہیں ہے جو انگریزی حکومت کے برخلاف سازشیں کرتے ہیں۔ اگرچہ اس طرح بہت سے خطرناک مجرم گذشتہ سال کے دوران میں ہمارے قابو میں آ گئے ہیں مگر ہم نے بہت ساروں کو ضمانت لیکر یا ضمانت لئے کے بغیر اپنے گھروں کو چلے جانے کی اجازت دیدی ہے اور صرف اون اشخاص کو جو فی الواقع خطرناک تھے اور جنکی نسبت ہمیں یقین تھا کہ وہ ابھی تک اپنے باغیانہ خیالات پر قائم ہیں جیل خانوں میں نظر بند رکھا ہے۔

"جب گذشتہ سال میں نے آپ سے خطاب کیا تھا تو اوسوقت صرف ۵۱ ایسے آدمی قانون داخلہ املاک ہندوستان کے مطابق نظر بند تھے۔ سال کے دوران میں ہم نے ۵۱ اور آدمیوں کو نظر بند کیا اور اسوقت تک ہم ۷۳ اشخاص کو رہا کر چکے ہیں۔ جیل خانہ میں نظر بند شدہ اشخاص کی تعداد اسوقت صرف ۲۹ ہے اسی طرح گذشتہ سال اون اشخاص کی تعداد ۹۳۵ کے قریب تھی جنکو قانون داخلہ املاک ہندوستان کے مطابق اونکے مواضعات میں نظر بند کیا گیا تھا۔ سال کے دوران میں ۱۰۳ اور اشخاص نظر بند کئے گئے اور کم از کم ۶۳۷ اشخاص کو نظر بندی سے رہا کیا گیا ہے اس باقی نظر بند شدہ اشخاص کی تعداد صرف ۴۰۰ کے قریب ہے۔

"ایک اعتقاد کے مطابق ایک سال پیشتر ۹۸ اشخاص کو اون کے اپنے یا دیگر مواضعات میں نظربند کیا گیا-۷ اور اشخاص کو اخراج بلد کیا گیا ہے اور ۳۰ کو رہا کیا گیا ہے اسطرح نظربند شدہ اشخاص کی تعداد اسوقت ۸۴ ہے اور ان میں سے کوئی بھی جیل خانہ میں محبوس نہیں ہے اور وہ ۹ مقدمات اس کے علاوہ ہیں جن میں مطابع چھاپنے کے متعلق خاص احکام صادر کئے گئے ہیں میں ان اعداد کو اون ناواجب الزامات کی تردید کیلئے سنا رہا ہوں جو پنجاب کے باہر یہہ ظاہر کرنے کے لئے لگائے جارہے ہیں کہ صوبہ ھذا کو جابرانہ حکومت کے ذریعہ زیر دستی حاکم کیا گیا ہے اس الزام کی مثال کے طور پر میں یہہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک عام جلسہ میں جو گذشتہ دسمبر میں الہ آباد میں منعقد ہوا تھا صوبجات متحدہ کے ایک آنریبل ممبر نے حاضرین جلسہ کو پنجاب کی صرف ایک سال پہلے کی حالت کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ وہاں کم از کم ۷۰۰۰ اشخاص کو نظربند کیا گیا ہے مجھے یہہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ایسا مبالغہ صرف گورنمنٹ کے حق میں ہی نہیں بلکہ صوبہ ھذا کے لوگوں کے حق میں بھی سخت نامناسب تھا جب اسکی صحت پر اعتراض کیا گیا تو مقرر نے اس پر افسوس ظاہر کیا اور اپنی غلطی کا علی الاعلان اپنے الفاظ کو واپس لینا میرے لئے خوشی کا باعث ہوگا لیکن درحقیقت اگرچہ صوبہ ھذا کے خاص خاطر میں واقعات کو بیان کرتا ہوں-

"۱۶—جن اعداد کو میں نے ابھی روبرو پیش کیا ہے اون میں وہ احکام شامل نہیں ہیں جو مستقل طور پر صوبہ ھذا میں داخل ہونے سے روکنے کے متعلق زائد از ایک سال قبل صادر کئے گئے تھے اور جائزہ میں گورنمنٹ تبدیل یا ترمیم کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتی ایک سال پیشتر میں نے اس کارروائی کی وجوہات بیان کردی تھیں اور وہ وجوہات ابھی تک ویسی ہی وقیع اور وزن دار ہیں ہم گورنمنٹ نے ایک سال کے حکم کی رو سے مسٹر تلک و پال وغیرہ کو انگلستان میں جاکر ہوم رول کا پرچار شروع کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا ہے-ہوم الکا خیال ہے کہ "ایسی کارروائی ہر حالت میں نامناسب ہوگی-موجودہ حالات کے اندر جبکہ ملک ایک معرکہ عظیم میں مبتلا ہے اور اوسکو ایسا سخت نازک وقت پیش آیا ہوا ہے جسکے لئے یہہ امر ضروری ہے کہ تمام قومی کوششوں کو ایک مرکز پر اکٹھا کردیا جائے اور خالص ملکی حقوق طلبی کی جدوجہد اور متنازعہ فیہ تقاریر کو تا اختتام جنگ ملتوی کردیا جائے یہہ ایک ایسی کارروائی ہے جسکو گورنمنٹ کبھی گوارا نہیں کریگی"- دلائل مذکور پنجاب پر خاص طور پر عاید ہوسکتی ہیں جہاں لوگوں کی وفاداری و حب الوطنی کسی قسم کی قیود یا شرائط سے محدود نہیں ہے اور جہاں سلطنت کی معروضہ پریشانیوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنے کی چال بازانہ پالیسی کو وہ بہادرانہ و الزام لوگ مطلقاً پسند نہیں کرینگے جنکو اپنی گورنمنٹ کی نسبت بے اعتباری ظاہر کرنا کبھی نہیں سکھایا گیا-

پنجم—اندرونی نظم و نسق

"۱۷—جیسا کہ آپکو معلوم ہے بحیثیت مجموعی کل ہندوستان کی اور اسکے مختلف حصص کی آئندہ آئینی ترقیات کے مسئلہ پر اوس وقت سے عملی بحث ہوتی رہی ہے جب سے حضرت ملک معظم کی گورنمنٹ کی طرف سے گذشتہ اگست میں سنجیدہ اعلان ہوچکا ہے اور بالخصوص جب سے رائٹ آنریبل سیکریٹری آف اسٹیٹ (والیٔ ہند) ہندوستان کا دورہ فرما چکے ہیں چونکہ بحث مذکور میں بہت سے امور فیصلہ طلب ہیں اس واسطے میرے لئے اولکے متعلق اس موقع پر کچھہ کہنے کی کوشش کرنا نامناسب ہوگا آپ کو مجھے اور صوبہ ہذا کی مختلف عوام کی جماعتوں یا انجمنوں کو امور مذکور کے متعلق اپنے خیالات کا آزادانہ اظہار کرنے کا موقع دیا گیا ہے جب موجودہ معرکہ عظیم کی پریشانیاں اجازت دینگی تو حضرت ملک معظم کی گورنمنٹ کی تجاویز کا اعلان کیا جائیگا اور مجھے اعتماد ہے کہ ہم یہاں پنجاب میں اون پر کشادہ دلی اور معقول آزادی کے ساتھہ صرف اس واحد و پاک غرض کو مدنظر رکھکر غور کرینگے کہ بحیثیت مجموعی اپنے صوبہ کو بہترین فوائد پہونچا سکیں-

"لیکن اعلے آئینی امور مذکور کے علاوہ ایسے امور بھی ہیں جو ہماری رعایا کی بہبودی کے لئے کم ضروری نہیں ہیں اور جن سے میری مراد سرکاری ملازمین کا آئندہ انضباط و اوکل ملک گورنمنٹ کی ترقی اور جمہور کی ایسی تعلیم ہے جس سے وہ اپنی اون ذمہ واریوں کے قابل ہوسکیں جو زمانہ مستقبل میں اون پر عاید ہونے والی ہیں-میں ان میں سے ہر ایک امر کے متعلق چند ایک الفاظ عرض کرونگا-

"۱۸۔ ملازمتوں کے سوال کا پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ کے متعلق علیحدہ فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ اس ملک کے لوگوں کو ملازمتوں کے اعلیٰ درجوں میں زیادہ تعداد میں داخل کرانے کا ارادہ کا اعلان کر چکی ہوئی ہے۔ میں اس امر کی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس ملک کے آدمی جو ملازمتوں میں بھرتی کئے گئے ہیں وہ اپنی صلاحیت و دیانتداری میں لائق احترام ترقی کر رہے ہیں اور میں ان کی مناصب و ترقیوں وغیرہ کی اصلاح کے لئے جو کچھ بن پڑیگا کرونگا۔

"مالیہ بھی اس کے اس امر کو مدنظر رکھنا بے فائدہ ہوگا کہ ملازمت ہائے سرکار میں حالت حالی کے استعداد اور دیانتداری و لوگوں کے فرائض کو ادا کرنے کے معیار کو اس غرض سے بڑھانے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے کہ لوگ اونچے عہدوں پر پورا پورا اعتماد کر سکیں۔ میں گورنمنٹ اس مقصد کے حصول کے لئے مسلسل اور کامیاب ... کوشش کر رہی ہے ... سال کے دوران میں پولیس سروس کے کم از کم چار اراکین جو اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اوس معزز ملازمت کے لئے جس سے ان کا تعلق تھا باعث ننگ تھے عدالتوں میں اپنے کردار کو پہنچ چکے ہیں۔ دوسرے محکموں میں بھی ... کے برخلاف اسی قسم کی تادیبی اختیار کی گئی ہیں لیکن ان کے معاملات نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے کیونکہ ماخوذ شدہ اشخاص چنداں مشہور نہیں تھے۔ مجھے امید ہے کہ لوگ اب اس حقیقت کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں کہ گورنمنٹ اس نقص کی بیخ کنی کے لئے اپنے عزم میں بالکل راسخ ہے اور وہ ذات یا مذہب معاشرتی یا سرکاری مناصب کے اثرات سے بالکل متاثر نہیں ہوگی۔ عام رائے بیدار ہونی شروع ہو گئی ہے لیکن اس کی بیداری کی رفتار بہت سست ہے اور ابھی بعض مجرم کی صورت میں بعض اوقات اوس کو جرم کے بدلے ملازمت کرنے کی نسبت لوگوں سے ہمدردی کا اظہار زیادہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے گذشتہ سال بیان کیا تھا یہ ایک ایسا کام ہے جس کے متعلق عوام الناس و ملازمت ہائے متعلقہ کی پوری اور خاص امداد کی ضرورت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ راشی و مرتشی سے کنارہ کشی کریں اور ان کے ماتھے پر بدنامی کا ٹیکہ لگا دیں کیونکہ وہ نہ صرف انصاف کا سرچشمہ ہی گدلا کر دیتے ہیں اور ناظم و نسق کو بدنام کرتے ہیں بلکہ وہ اپنے ملک کے نیک نام کو بھی بٹہ لگاتے ہیں اور اپنے اہل ملک کی ترقی کو روکتے ہیں۔

۱۹۔ لوکل سلف گورنمنٹ کی ترقی نہ صرف بجائے خود ایک نہایت ہی اہم مقصد ہے بلکہ وہ لوگوں کو شہری فرائض و ذمہ واری کی تعلیم دینے کا ایک قابل قدر ذریعہ بھی ہے۔ بہت سے لوگ اس طرح باتیں کرتے اور خیال کرتے ہیں کہ گویا لوکل سلف گورنمنٹ کی ترقی اور عام ملکی ترقی یقیناً حق انتخاب اور ... کے مشورہ پر ہی منحصر ہے۔ یہ خیال ترقی یافتہ مغربی ممالک پر صادق آ سکتا ہے جہاں تعلیم عام ہو رہی ہے اور سیاسی بیداری کی تحریک خاص ابتدائی ہوتی ہے اگرچہ ان ممالک میں بھی اس خیال پر اعتراض کرنے کا زبردست میلان موجود ہے۔ لیکن ان حالات کی موجودگی میں جو ابھی تک اس صوبہ میں موجود ہیں وہ اصول جو ... انتخاب و رائے دینے والوں کے زمرہ میں بلند ہے خواہ ہم اوس کی تقویت و رواج دینے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں فی الحال وہ محدود طور پر ہی اطلاق پذیر ہو سکتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ انگلستانی نظم و نسق کی جو ... میں اصول مشاورت کا اون اکثر قصبات میں تسلط ہو گیا ہے جہاں تعلیم کا معیار بہت اعلیٰ ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی زبردست دیسی طریق موجود نہیں ہے۔ لیکن قصبات میں بھی اس کا ناجائز استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ مجھے آنریبل مولوی اکرام اللہ خان سے ... کر خوشی ہوتی ہے کہ انتخاب کے جدید قواعد کی رو سے ان ناجائز کارروائیوں کا انسداد ہو جائیگا اور خواہ ہم کچھ ہی کیوں نہ کہیں ہم اپنے دلوں میں جانتے ہیں کہ اصول مذکور کی رو سے لوگوں کے نمائندہ ... کسی قسم کے حاصل نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ہم ... کمزور جماعتوں کی حفاظت اور مقامی رائے کے احترام کی وجہ سے قصبات میں عام حق انتخاب کی جگہ مختص الفرقہ انتخاب کے طریق کو رائج کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ ... حال میں مقبول عام انتخاب خواہ وہ عام رایوں کے ذریعہ عمل میں آئے یا مختص الفرقہ رایوں کے ذریعہ قصبات کیلئے نہایت ہی سادہ اور قابل عمل طریق ہے لہذا ہم اس کو ان مقامات میں بتدریج رواج دے رہے ہیں جہاں مقامی حالات و مقامی رائے قطعی طور پر اس کے خلاف نہیں ہیں۔ اون دیہی رقبہ

ہات میں جہاں گاؤں یا فرقہ یا قبیلہ یا برادری ایسی قدیم جماعتیں موجود ہیں جنہوں نے صدہا
بد عملی کے تفرقہ انداز اثرات کا صدیوں تک کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے وہاں اس
را کے نام انتخابی طریق کو ایک طرح کی عجوبہ اور غیر چیز سمجھکر نفرت یا بے اعتنائی کی نظروں
ے دیکھا جاتا ہے۔ یہی جماعتیں ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کام کرنے اور اپنے خیالات کا متفقہ اظہار
کرنے کی اچھی طرح سے عادی ہیں۔ لیکن اون کو انتخاب کے ذریعہ اپنے قائم مقام منتخب کرنے کا کبھی
خیال نہیں آتا۔ اون کے لمبردار اون کے موروثی نمائندے ہوتے ہیں اور اگر اون کو اپنے مزید ترجمان

کی ضرورت ہوتی ہے تو اون کے انتخاب کا یہہ طریق ہے کہ وہ انتخاب عمل میں لانے کی بجائے
ہم ملکر اعلان کر دیتے ہیں۔ پس گو سرکلر پر رقوں کے متعلق موجودہ انتخابی طریق میں بہت محدود
کامیابی ہوئی ہے اور وہ اصلاح جس میں یہہ طریق ابھی تک رائج نہیں ہوا اس کو اختیار کرنے کے
برخلاف ہیں۔ لہذا ہمارے لئے یہہ قابل غور امر ہے کہ نا رضامند یا بے پرواہ لوگوں کو ایک اجنبی
طریق کو اختیار کرنے پر مجبور کرنے کی بجائے یہہ مناسب نہیں ہوگا کہ ہم اپنی دیہی نیابت کے پرانے طریق
کو اون لوگوں کے خیالات و روایات کے حسب حال بنائیں جن کی موثر نیابت کا انتظام کرنے کے ہم
خواہشمند ہیں۔

"۲۰۔ لوگوں میں اشاعت تعلیم کے مقصد کو ہم اون کی اخلاقی و مادی ترقی کو فروغ دینے
کا نہایت ہی زبردست ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ اس کے متعلق ہم صرف دل آویز مقولوں کا غلام نہیں ہونا
چاہئے۔ ایسی تعلیم جو عوام کے لئے حقیقی فائدہ کی چیز ہو اون کی دیہاتی تہذیب و اخلاق پر مبنی ہونی
چاہئے اور اس کا مقصد لازمی طور پر یہہ ہونا چاہئے کہ وہ اوسے حاصل کرکے اپنے حالات گرد و پیش کے
موزوں ہوجائیں۔ میں مسودہ جبریہ ابتدائی تعلیم کو جو اب کونسل کے زیر بحث ہے کونسل میں پیش
کرنے کی منظوری دینے سے تامل کرتا اگر مجھے یہہ یقین نہ دلایا جاتا کہ مقامی جماعتوں کو یہہ حکم دینے
سے پہلے کہ وہ ایسے حالات ثابت کریں جن سے اونہیں اور نیز گورنمنٹ کو جبریہ تعلیم کے اصول کو منظور
کرنے کی ضرورت ثابت ہو اس بارہ میں تدابیر عمل میں لائی جائینگی کہ ابتدائی تعلیم کو لوگوں کی ضروریات
و خواہشات کے مطابق بنایا جائے۔ نیز یہہ تجویز کی گئی ہے اور اس تجویز کو اونکے نمائندوں نے خوشی کے
ساتھ قبول کیا ہے کہ مسودہ مذکور کو دیہی رقبہ جات پر اطلاق پذیر قرار دیا جائے کیونکہ اون کو قصبات
کی نسبت جہاں آگے ہی بہت معقول سہولتیں موجود ہیں ایک سادہ و موزوں طریقہ تعلیم کی اور بھی زیادہ
ضرورت ہے۔ قانون مذکور اگر کامیاب ہوگیا تو اس سے بڑے بڑے نتائج پیدا ہونگے لیکن کامیابی کے لئے
یہہ ضروری ہے کہ لوگ ہمارا ساتھ دیں اور ہم اون کی امداد کا اوس وقت تک دعوےٰ نہیں کرسکتے جبتک
ہم اون کو یقین نہ دلا دیں کہ قانون مذکور عملی و مفید قانون ہے۔

ششم۔۔۔قانون سازی

"۲۱۔۔۔سال مذکور کے دوران میں قانون سازی کے کام میں بہت سی سرگرمی ظاہر کی گئی ہے
ہم نے ایکٹ لینڈ ریونیو پنجاب و مسودہ بل ایکٹ پنجاب کی ترمیم کی ہے اور مسودہ میکانات شملہ ۔ مسودہ گھٹ
دیہات اور مسودہ عادی مجرمان کو قانون کی صورت میں پاس کردیا ہے۔ آخر الذکر دو قوانین
کے کونسل میں سے گزرنے کے دوران میں اون میں بہت سی ترمیمات کرکے اونکی اصلاح کردی گئی ہے۔
اور مجھے یقین کامل ہے کہ بحیثیت موجودہ اونکے وجود سے امن عامہ کے قیام میں بہت حقیقی امداد ملیگی۔

"نو عمر اشخاص کو تمباکو نوشی کے روکنے کے متعلق ایک غیر سرکاری مسودہ پر بہت سی بحث کی
گئی ہے اور اوس کی لوگوں نے بڑے زور سے تائید کی ہے۔ ایک قسم کی معاشرتی قانون سازی کا یہہ
دلچسپ آغاز ہے اور آزمائشی و تجرباتی نوعیت کا ہونے کی وجہ سے اوس کی کارروائی کو خاص دلچسپی
کے ساتھ ملاحظہ کیا جائیگا۔ دو اور اہم قوانین یعنی مسودہ انسداد آمیزش خوراک و مسودہ لازمی تعلیم جو
آج کے اجلاس میں پیش ہونے ہیں اون پر لوگوں و منتخب کمیٹیوں نے ایک طویل عرصہ تک سنجیدہ توجہ
کام ہوئی۔ اور ہر دو صورتوں میں گورنمنٹ سرکاری جماعتوں اور تمام عوام کی آراء و تنقیدات سے بہت

امداد حاصل کرنے کی توقع ہے - علیحدہ دیگر قوانین کے حسب ذیل قوانین ابھی زیر غور ہیں :-

• (۱) چھوٹے چھوٹے قصبات کا مسودہ جو گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے اوس کی رائے کا انتظار ہے -

• (۲) و (۳) مسودہ قانون زواجی انتقال و میعاد پنجاب جو سنہ ۱۹۲۶ع کی کانفرنس سفارشوں کی تکمیل کے لئے تیار کیا گیا ہے اور

• (۴) مسودہ جیلخانجات بورسٹل جس کی غرض یہ ہے کہ نوجوان مجرموں کی اصلاح و تربیت کے متعلق اپنی پالسی کو عملی جامہ پہنایا جائے -

" ۲۲—اس موقع پر میں یہ کہدینا چاہتا ہوں کہ اقوام جرائم پیشہ کی نظربندی و اصلاح قوانین کو بتدریج نافذ کیا جا رہا ہے - اور کہ کامیابی کی اُمیدیں یقیناً حوصلہ افزا ہیں - مونتسر میں ایک بڑی آبادی بستی بنانے کے علاوہ ہم نے اب صنعتی بستیاں لاہور میں (دومغل پورہ اور ایک قلعہ پورہ) و شاہدرہ و دھاریوال و بھوانی و پالم پور و منٹگمری و چاوا میں قائم کردی ہیں جن میں کام ہو رہا ہے - اب لوئر نہر لوئر باری دوآب میں پہلی زراعتی بستی قائم کی جا رہی ہے - اس طریق میں ہم اس وقت براہ راست اقوام مذکور کے زائد از ۵۰۰۰ نفوس کا انتظام کر رہے ہیں و اونکی مجموعانہ کوششوں کو رہے ہیں و اونکو مختلف تجارتیں سکھا رہے ہیں و اون میں سے اون اشخاص کو جو کام کے قابل ہیں دیانتداری کی روزی کمانے کے ذرائع بہم پہنچا رہے ہیں اور اونکو بالخصوص اونکے بچوں کو یہ امر ذہن نشین کرا رہے ہیں کہ دیانتداری سب سے عمدہ چیز ہے - ان لاوارث راندہ اشخاص کی اصلاح کے کام سے بڑھکر کوئی شریفانہ مقصد نہیں ہوسکتا جن کے دلوں میں انسانیت کی الہی جھلک اگرچہ ماند پڑ گئی ہے مگر اوس کی لوٹ بجھ تک کبھی نہیں آئی - اور جو گذشتہ زمانہ میں انسانی برادری سے صرف اس وجہ سے اپنا جائز شمار نہ کرتے رہے ہیں کہ اونکو اکثر انسانیت کے دائرہ سے خارج سمجھا گیا ہے میں اس امداد و معاونت کا خوشی سے اعتراف کرتا ہوں جو ہمیں اس کام میں مختلف مسلمان و سکھ و ہندو انجمنوں و سیواسمتی و آریہ سماج و دیوسماج سے مل رہی ہے -

ماہر جنگ

" ۲۳—میں نے یہاں تک آپکو گورنمنٹ کی اون کوششوں و پالیسی کی کچھ مختصر سی کیفیت بتانے کی کوشش کی ہے جو اوس نے مختلف پہلوؤں میں کی ہیں اور جو عوام الناس کے لئے خاص دلچسپی کا باعث ہیں - مجھے امید ہے کہ آپ میرے ساتھ اسبارہ میں اتفاق کرینگے کہ جنگ کی اہم مصروفیات کے باوجود ہم باقاعدہ انتظامیہ ترقی کی پالسی سے غافل نہیں ہیں -

۲۴—وزیر اعظم نے حال ہی میں جو قابل عزت و احترام اور اہم پیغام ملک ہندوستان کو بھیجا اور حضور والسرائے کا جواب صاف ظاہر کر رہے ہیں - کہ اب ہم اس جنگ کے جس میں ہمیں مجبوراً تلوار اٹھانی پڑی ایسے نازک زمانہ میں داخل ہو چکے ہیں - جب جنگی ضروریات کو دیگر تمام امور پر ترجیح دی جارہی ہے - ہندوستان سلطنت برطانیہ کا ایک اہم جزو ہے - جو اس سے جدا نہیں ہوسکتا - جو خود جنگ میں اس سلطنت کی مجموعی ہستی اور اس کے ساتھ ان تمام جذبات کی ہستی جس کی یہ سلطنت حامی و ضامن ہے معرض خطر میں اپنے گھر بار کی سلامتی اور سلطنت اور خود ہندوستان کی حفاظت کے لئے لازم ہے کہ اہالیان ملک ان سر توڑ کوشش اور قربانیاں کریں - جو ان کے عظیم فرائض اور مسلمہ وفاداری کے شان کے شایان ہوں -

۲۵—اس غرض کے لئے حضور والسرائے نے ۲۷-اپریل کو دہلی میں (جنگ . کے مختلف حصص کی) عالی المقام طلب فرمائی تاکہ اس نازک وقت میں یکدلی اور یکجہتی سے تمام خانگی جھگڑوں اور سیاسی تنازعوں کو بالائے طاق رکھدیں اور ان تمام امور میں جو اس جنگ کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے ضروری ہیں عملی امداد دیں - اور نیز حاصل کرنے کے لئے جن قربانیوں کی ضرورت ہے خندہ پیشانی سے برداشت کریں اس شاندار مجلس میں پنجاب سے بڑا اور زبردست قائم مقام شامل ہونگے - اور آپ کے لئے یہ عزت کا باعث ہوگا - اس کونسل کے تین موجودہ اور تین سابقہ ممبر بھی شامل ہونگے - جب دہلی کی مجلس ...

بچار کر چکے ہیں۔ تو ان تجاویز کو عمل میں لانے کے لئے ہر ایک صوبہ میں اجلاس ہونگے۔ چنانچہ ہم نے ۳ مئی کو لاہور میں ایک اجلاس مقرر کیا ہے جس میں صوبہ کے چیدہ و قائم مقام اصحاب شامل ہونگے۔ لیکن اس سے پہلے ہم نے پنجاب کی طرف سے حضور والسرائے کو یقین دلا دیا ہے کہ وہ ہماری طرف سے پورے طور پر مطمئن رہیں کہ ہم یک دلی و یک جہتی سے کانفرنس کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے اور اس کی تجاویز پر عمل کرنے کے لئے بدل و جان حاضر ہیں۔

۲۵—آنریبل ممبران کو یاد ہوگا۔ کہ اس جنگ کے چھڑنے کے بعد جلد ہی شملہ میں جو ایک خاص اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے ایک رزولیوشن پاس کر کے ملک معظم کو عاجزی کے ساتھ یقین دلا دیا تھا۔ کہ اس صوبہ کے لوگ ہر وقت اور ہر صورت میں شہنشاہ معظم کی خدمت کے لئے کمربستہ رہینگے اور ان کی سلطنت کے دشمنوں کے برخلاف جس قدر مدد درکار ہوگی اس سے کبھی دریغ نہ کرینگے۔ یہ صرف زبانی جمع خرچ ہی نہ تھا۔ گذشتہ ساڑھے تین سالوں پر نظر ڈالنے سے ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ صوبہ اپنے وعدہ میں پورا اترا۔ بعض حلقوں میں ہم پر یہ شکایت رہی ہے۔ کہ ہم ہر وقت اور ہمارے نکتہ چینوں کے قول کے مطابق بے وقت پنجاب کی شاندار جنگی خدمات پر زور دیتے رہے۔ ان کا یہ خیال ہے۔ کہ دوسرے صوبوں اور ہماری تحریکوں کے ساتھ اس قسم کا مقابلہ کرنا ناگوار الزام پیدا کرتا ہے۔ اس وقت والیو اعظم کے پیغام کو مدنظر رکھتے ہوئے اور دہلی کے اجلاس پر خیال کرتے ہوئے ہم اس امر کو پبلک کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ کہ ہم کہاں تک حق بجانب تھے۔ بہر حال مجھے یہ اندیشہ نہیں ہے۔ کہ اگر ہم ان خدمات کا مختصراً ذکر کریں۔ جو اس صوبہ نے اس وقت تک سر انجام دی ہیں مگر اس سے حاضرین کونسل میں سے کسی کے جذبات کو صدمہ ہوگا۔ بلکہ اس سے صوبہ کے لوگوں کو مزید کوششوں اور قربانیوں کی تحریک ہوگی۔ جن کا اشارہ حضور والسرائے کے پیغام میں ہے۔ اور یہی کانفرنس دہلی کا منشاء ہے۔ سب سے پہلے جنگی بھرتی کو لیجئے۔ ایک سال ہوا۔ جب ہم نے ناز و فخر سے یہ ذکر کیا کہ پنجاب نے اڑھائی سال کے عرصہ میں (۱۲۳۰۰۰) ایک لاکھ چوبیس ہزار جوان مہیا کئے۔ اب دیکھیں کہ ہم نے گذشتہ سال میں کیا کیا۔ ہم نے ۱۲۷۰۱۵ ایک لاکھ ستائیس ہزار پنجابی جوان بھرتی کئے۔ جو گذشتہ اڑھائی سال کی تعداد سے زیادہ ہے۔ اگر باقی تمام ہندوستان کو شامل کریں۔ اور اس میں ہندوستانی ریاستیں نہیں ملاتیں۔ جن کی آبادی ہمارے صوبہ سے بارہ گنا زیادہ ہے تو اس کی بھرتی کی تعداد ۱۳۷۰۰۰ ایک لاکھ سینتیس ہزار ہوتی ہے۔ جو ہمارے تنہا صوبہ کی بھرتی سے کچھ ہی بڑھ کر ہے۔ آغاز جنگ سے ہم نے شہنشاہ کے معظم جنگ کے لئے (۲۵۰۰۰۰) دو لاکھ پچاس ہزار سپاہی لاکر کھڑے کردئے۔ اور علاوہ اس کے سات یا آٹھ ہزار غیر لڑاکا جوان بند اور شاگرد پیشہ وغیرہ بھی دئے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اگر ہم پنجاب کا مقابلہ برطانیہ کلاں اور اس کی نوآبادیوں کے ساتھ کریں۔ تو یہ کچھ بڑی بات نہ ہو۔ معلوم ہوتی ہے۔ جہاں تقریباً ہر ایک آدمی جو قابل بھرتی تھا اس وقت یا تو سپاہیوں کی صف میں کھڑا ہے۔ یا جنگ کے دیگر متعلقہ کاموں میں مصروف ہے۔ لیکن تاہم ہندوستان کے ایک صوبہ کے واسطے یہ نتائج بلاشبہ قابل تعریف ہیں۔ ہمارے اڑھائی لاکھ جوانوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:—

شمالی پنجاب کے مسلمان۔ جن کی قابل بھرتی مردانہ آبادی ۱۰ء۵ فی صدی ہے } ۸۰۰۰۰

جنوبی پنجاب کے مسلمان جن کی قابل بھرتی مردانہ آبادی ۷ء۳ ۱۹۰۰۰

جنوبی پنجاب کے سکھ قابل بھرتی جن کی مردانہ آبادی ۱۴ فی صدی ہے ۶۵۰۰۰

جنوبی پنجاب کے ہندو جاٹ جن کی قابل بھرتی مردانہ آبادی ۱۱ء۳ فیصدی ہے ۲۲۰۰۰

جنوبی پنجاب کے ہندو ڈوگرے جن کی قابل بھرتی مردانہ آبادی ۹ فی صدی ہے ۱۸۰۰۰

دوسرے ہندو راجپوت جن کی قابل بھرتی مردانہ آبادی ۱۱ فی صدی ہے ۷۰۰۰

ہندو اہیر جن کی قابل بھرتی مردانہ آبادی ۱۸ فی صدی ہے ۷۰۰۰

ہندو گوجر جن کی قابل بھرتی مردانہ آبادی ۶ فی صدی ہے ۵۰۰۰

ہندو برہمن خاص کر گوڑ جن کی قابل بھرتی مردانہ آبادی ۶ فیصدی ہے ۴۰۰۰

عیسائی جن کی قابل بھرتی مردانہ آبادی ۹ فیصدی ہے ۳۰۰۰

لکھنوپ ۱۰۰۰

دوسرے ۱۰۰

مجموعہ امداد حسب ذیل ہیں

مسلمان	... ایک لاکھ اٹھارہ ہزار	ہندو	... ترپسٹھ ہزار
سکھ	... پینسٹھ ہزار	عیسائی	... تین ہزار
دیگر اقوام	... ۱۰۰۰		

ہم ان بڑے جنگجو قوموں کی توجہ صرف مذکورہ بالا تعداد کی طرف ہی نہیں دلاتے بلکہ اوس نسبت کی طرف بھی دلاتے ہیں۔ جس سے ان کی بہادری ہوئی۔ میدان کارزار میں جو کارنامے انہوں نے دکھائے وہ اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ کہ ہمارے ان سورماؤں نے کم از کم ۱۰۳۸۔ اعزاز جوہر سردانگی دکھا کر حاصل کئے۔ ان میں ۳ وکٹوریا کراس شامل ہیں۔ جن میں سے دو تو جہلم اور راولپنڈی کے مسلمانوں اور ایک کانگڑہ کے ایک ڈوگرے کے حصے میں آئے۔ ۱۸ ملٹری کراس ۸۸ آرڈر آف برٹش انڈیا ۳۰۵ انڈین آرڈر آف میرٹ ۲۹۰ ڈسٹنگوشڈ سروس میڈل ۹۸ میری ٹوریس سروس میڈل اور ۱۲۶ غیر ممالک کے آرڈر اور تمغے ہیں۔ ان امتیازات میں سے ۷۰۰ یا تقریباً نصف تو سکھوں کے حصے میں آئے۔ ۳۷۱ پنجابی مسلمانوں۔ ۱۲۱ ڈوگروں۔ ۱۱۰ جاٹوں۔ ۲۵ راجپوتوں۔ ۱۱ برہمنوں۔ ۴ گورکھوں اور ۶ افسروں اور دوسرے ہندوؤں کے حصے میں آئے۔ ان اعزازوں کی ضلعوار تفصیل حسب ذیل ہے :—

لدھیانہ	... ۱۴۲	کانگڑہ	... ۸۶
جہلم	... ۱۳۶	امرتسر	... ۷۷
راولپنڈی	... ۱۲۰	[illegible]	... ۶۷
رہتک	... ۹۹		... ۶۳
ہوشیارپور	... ۹۳	گوجرانوالہ	... ۴۶

ریاستوں میں پٹیالہ۔ نابھہ اور جیند بھی ہوئی ہیں۔ جنہوں نے ۶۸۔۲۲۔اور ۱۹۔ اعزاز حاصل کئے۔ یہ وہ جنگی امتیازات ہیں جو افسروں اور سپاہیوں نے میدان جنگ میں جاکر حاصل کئے۔ ایکیں ہم پنجاب میں اس امر کا دعوے کرسکتے ہیں۔ کہ ہم نے فوجی جانبازوں کے حقوق و بہبودی کو جن میں سے ہم نے یہ بہادر سپاہی حاصل کئے نہیں بھلایا ہے ہم کو یہاں ان عطایات اراضی و خدمت و خطابات اور دوسرے اعزازوں کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے جو اکثر ان لوگوں کو عطا ہوئے جنہوں نے اپنا وقت اور روپیہ اس مقصد عظیم میں صرف کیا تا ہم ہم ان دونوں اور خاص اعزازوں کا ذکر کرینگے جو اس جنگ کے متعلق صرف خاندانی یا ذاتی خدمت کے صلہ میں عطا ہوئے ہیں اول انہی بڑی جاگیروں اور انعام کے ۲۰۰ آنریری کمیشنوں کا جو حضور ملک معظم کی بری فوجوں میں گیارہ عارضی کمیشن دئے گئے۔ اور دوام اچھی خدمات اور خاص کر جنگ کے متعلقہ خدمات کے صلہ میں جاگیریں عطا کی گئیں۔ گذشتہ سال ہم نے دس ہزار کی مالیت کی جاگیروں کے عطیہ کا اعلان کیا تھا جو ایسے اشخاص کو عطا ہوئیں اور اب ایک تہائی پیش ہونے والی ہے۔ جس کے بموجب ۵۰۰۰ (پانچ ہزار) روپیہ کی جاگیریں جو ۲۵۰ سو سے ساڑھے سات سو (۷۵۰) روپیہ سال کی ہیں۔ عطا ہونگی۔ یہ جاگیریں چند ہ اشخاص کے حصے میں آئیں گی جن میں ۹ مسلمان۔ ۵ ہندو اور ۳ سکھ ہیں۔ جو بھرتی گذشتہ حلقوں میں ہوئی اس میں ابھی تک نمایاں بیشی ہوئی ہے۔ چنانچہ مارچ کے اعداد سابقہ اعداد سے کہیں بڑھ گئے ہیں۔ یعنی اس مہینہ میں ۱۲۷۱۳ ہتھیار بند۔ اور ۴۹۲۳ غیر ہتھیار بند یعنی کل ۸۶۶۳۲ جوان بھرتی ہوئے۔ جو نقشہ جات ماہ بماہ چھپتے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ صوبہ پنجاب کے ہر ضلع اور ریاست میں بھرتی برابر ہورہی ہے۔ اور مندرجہ ذیل اضلاع اپنی مردانہ آبادی سے دس فیصدی سے زیادہ دے چکے ہیں۔—

راولپنڈی اور جہلم	... تیس فیصدی	گجرات	... تیرہ فیصدی
اٹک	... سولہ فیصدی	امرتسر	... گیارہ فیصدی
رہتک	... پندرہ فیصدی	شاہ پور	... دس فیصدی
لدھیانہ	... چودہ فیصدی		

برخلاف اس کے قسمت [illegible] نے باوجود اس ترقی کے دو فیصدی سے بھی کم کرنال نے تین فیصدی سے کم-لاہور نے ۴ فیصدی سے کم اور انبالہ نے پانچ فیصدی سے کم آدمی دئے ہیں جنگ کا فیصلہ سپاہیوں کی تعداد پر ہے-روس اور امریکہ کی وجہ سے رومانیا کے ہاتھ سے جانے سے ہمارے دشمنوں کی فوجیں عارضی طور پر فراغت پا گئی ہیں مغربی محاذ پر دشمن کی پیش قدمی کو روکا گیا ہے- علاوہ ازیں سلطنت برطانیہ اور اس کے اتحادی سپاہی اور جوان اکٹھے کر رہے ہیں تا کہ دشمن کی ایسی سرکوبی کی جائے جس سے دنیا کو امن و امان نصیب ہو- برطانیہ کلاں نے جس کی آبادی ہمارے صوبہ کی آبادی کے دوگنا سے کچھ کم ہے سات لاکھ جوان صرف آج کے لئے بھرتی کر لئے ہیں- اور اب وہ اس کوشش میں ہے کہ سال حال میں کم از کم دس لاکھ فوج تیار کر دے-اور امداد اب بھی اسی قسم کی قربانیاں کر رہی ہیں- سوال یہ ہے کہ پنجاب کو اس بار عظیم کے برداشت کرنے میں کس قدر حصہ لینا چاہئے- ہماری رائے میں ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ گذشتہ سال سے دو گنا آدمی مہیا کرنے چاہئیں اور سال آئندہ میں اڑھائی لاکھ جوان اور بھرتی کریں اس سے ہمارا کل حصہ پانچ لاکھ ہو جائیگا یعنی ہر آٹھ قابل بھرتی آدمیوں میں سے ایک جوان فوج میں ہوگا اگر ہم ایسا کریں اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ کر سکیں تو گویا ہم ایک آنریبل ممبر کے اس دعوے کی پوری حد تک تصدیق کرینگے کہ پنجاب نہ صرف داد و ستائش کی حفاظت بلکہ سلطنت کے بچانے کے لئے بہت کچھ کر رہا ہے گذشتہ چند ہفتوں میں والیان ریاست پٹیالہ-جیند-نابھہ-بہاولپور-کپورتھلہ-فرید کوٹ-مالیر کوٹلہ اور چمبہ نے عملی اور فیاضانہ امداد کا ثبوت دیا ہے بالعموم سب ہی اپنے جنگی جوانوں کی تعداد کو دوگنا کرنے پر آمادہ ہوگئے ہیں اس طرح انہوں نے ایک شاندار مثال قائم کی ہے اور ہم پنجابیوں کو اس بات کا فخر ہے کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو امپیریل وار کانفرنس میں ہندوستانی والیان ریاست کا قائم مقام منتخب کیا گیا ہے یہ اس خدمت کا مناسب اعتراف ہے جو پنجاب کی سب سے بڑی ریاست اور صوبہ نے سرانجام دی ہے آدمی تو ہم نے بہت دئے ہیں لیکن جب اس کا مقابلہ باقی ملک کے ساتھ کیا جاوے تو یہ تعداد بہت کم ہے اور وہ اعداد جو ہم نے اوپر بتائے ہیں ثابت کرتے ہیں - کہ ابھی اور کیا کچھ ہو سکتا ہے- ملک معظم نے اپنے وزیر اعظم کی معرفت ارشاد فرمایا ہے کہ اس نازک وقت پر ہمیں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے- مجھے یقین ہے- کہ ہم اس بات کا مزید ثبوت دینگے کہ وہ وعدہ جو ہم نے ستمبر ۱۹۱۴ع میں کیا ایک مقدس فرض ہے- جس کے پورا کرنے کے واسطے ہمیں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں ہوگا-

(۲۶) لیکن ہم یہ جتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے صوبہ میں ان قربانیوں کا بوجھ یکساں طور پر نہیں بانٹا گیا اڑھائی لاکھ ہتھیار بندوں سے تمام میں اور ساٹھ ہزار غیر ہتھیار بندوں سے زیادہ تر دیہاتی زراعت پیشہ اقوام نے دئے ہیں-یہ معلوم ہے کہ صوبہ کی شہری آبادی کل آبادی کا صرف دسواں حصہ ہے لیکن آدمی مہیا کرنے میں اس نے یقیناً وہ حصہ نہیں لیا جو اس کی تعداد یا اپنے فرائض کے لحاظ سے لینا مناسب تھا جیسا کہ آپ کو علم ہے- گذشتہ سال میں خاص کوششیں کی گئی تھیں کہ یونیورسٹی کے موجودہ اور سابقہ طالبعلموں کی ایک ڈبل کمپنی اور Indian Defence Force (انڈین ڈیفنس فورس) کے لئے شہریوں کی ایک ہزار جوانوں کی پلٹن بھرتی کی جائے ان مشکلات کو مد نظر رکھکر جو کہ ہمیشہ ایک نئے کام میں پیش آتی ہیں-ہم یہ کہینگے کہ ان کوششوں کا نتیجہ ایسا ہے جو مایوس کرنے والا ہے-یونیورسٹی کمپنی کے لئے ۱۰۰ سے بھی کم جوان بھرتی ہوئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صرف ایک Signalling section (سگنلنگ سیکشن) ہی بن سکا- ان جوانوں نے اپنے کام میں قابل تعریف قابلیت اور ذہانت دکھائی-اور اب انہیں میدان جنگ میں بھیج دیا گیا ہے ہمیں امید ہے کہ وہ اپنے آپ کو پنجاب کے بہادر سپوت ثابت کرینگے-انڈین ڈیفنس فورس میں جہاں ایک ہزار آدمیوں کی امید تھی صرف ڈیڑھ سو جوان بھرتی ہوئے-اب وہ قواعد وغیرہ سیکھ رہے ہیں- اور ان کے افسر ان کے جوش اور سرگرمی کی بہت تعریف کرتے ہیں- لیکن موجودہ نازک وقت میں کیا پنجاب کی تعلیم یافتہ جماعتیں یہ کہہ سکتی ہیں کہ وہ صرف چند سو جوان دیکر اپنا فرض ادا کر رہی ہیں- ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسا خیال نہ کرینگی اور اب چونکہ ان کو آدمیوں کی اشد ضرورت جتا دی گئی ہے- وہ اب آگے بڑھینگی اور اپنے دیہاتی بھائیوں سے پیچھے نہ ہونگی- ہمیں ان سے توقع ہے کہ وہ ہتھیار بند جوانوں میں ایک معقول اضافہ کر دینگی اور انڈین ڈیفنس فورس میں جسے اب دوبارہ کھول دیا گیا ہے- ہزاروں کی تعداد میں بھرتی ہونگے-

(۲۷) اب تک ہم نے صرف آدمیوں کی تعداد کا ذکر کیا اب دوسرے وسائل کا ذکر کرتے ہیں۔گذشتہ سال پنجاب نے قرضہ جنگ میں جس فراخ دلی سے حصہ لیا اوس نے اون کو بھی حیرت میں ڈال دیا جنکا خیال تھا کہ وہ پنجاب کی زبردست حب الوطنی سے بخوبی واقف ہیں ہماری مجموعی امداد تقریباً چھ کروڑ روپیہ تھی۔عام صیغہ میں صرف بمبئی اور بنگال جس میں کلکتہ بھی شامل ہے ہم سے بڑھے ہوئے ہیں۔صیغہ ڈاک خانہ میں ہم صرف بمبئی سے دوسرے درجہ پر رہے جب نیا قرضہ جنگ شروع ہوگا ہم یہ توقع نہیں کر سکتے کہ ہمارے چندہ کی رقم اتنی ہی شاندار ہو جتنی کہ پہلے تھی۔لیکن موجودہ فصل اعلے ہے۔فوجی خدمت کے عوض صوبہ کو بہت سی مالی امداد ملی ہے۔جو دن بدن بڑھ رہی ہے۔بہت سی کمپنیاں فوجی ٹھیکوں سے نفع حاصل کر رہی ہیں۔علاوہ ازیں شہر کے امیر سرمایہ دار جو کسی نہ کسی وجہ سے اپنے ملک کی حفاظت میں عملی حصہ نہیں لے سکتے۔سامان جنگ کے ذرائع بہم پہنچا کر کافی طور پر امداد دے سکتے ہیں۔ کئی جگہہ اٹھایا گیا کہ سرمایہ داروں نے بہ حیثیت جماعت کے گذشتہ سال کے قرضہ میں معقول حصہ نہیں لیا۔اگر اس بیان میں کچھ بھی صداقت ہے۔تو ہم امید کرتے ہیں کہ جب نیا قرضہ شروع ہوگا تو اب وہ اس دھبہ کو دور کر دینگے۔اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ہم اوس اعلے فیاضی کا اعتراف ضروری سمجھتے ہیں۔جس سے کہ صوبہ نے مختلف جنگی فنڈوں میں چندہ دیا ہے۔مبلغ ۲۸ لاکھ روپیہ کی رقم صرف *Our day* (اور ڈے) کے موقع پر جمع ہو گئی۔پنجاب نے دوبارہ ثابت کر دیا ہے۔کہ اسے اپنے اور بہادر سپوتوں کی بہتری اور آسائش کا جو کہ میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں کس قدر خیال ہے۔ہمیں امید ہے۔کہ سال رواں میں اس قسم کی کسی خاص اپیل کی ضرورت نہ ہوگی لیکن اگر ایسی ضرورت آپڑی تو ہم جانتے ہیں۔کہ اہل پنجاب اپنا فرض ادا کرینگے۔

(۲۸) اس نازک وقت میں تیسرا پہلو جہاں ہماری امداد کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم تمام خانگی تنازعوں اور سیاسی جھگڑوں کو چھوڑ کر اپنی تمام کوششیں اوس خطرہ کو دور کرنے کے لئے خرچ کر دیں جو ہماری قومی ہستی کو مٹانے کی دھمکی دے رہا ہے۔اس بارہ میں مجھے قوی امید ہے۔کہ پہلے کی طرح پنجاب اب بھی اپنی روایات کو قائم رکھے گا۔آغاز جنگ سے اہل پنجاب نے بحیثیت مجموعی کوئی ایسی بات نہیں کی جو گورنمنٹ کی پریشانی کا باعث ہوئی ہو۔بلکہ وہ نہایت جوش و خروش سے گورنمنٹ کو مدد دینے کیلئے آمادہ ہو گئے۔گو وقتاً فوقتاً ہمیں مجبوراً چند اردو اخباروں کے خلاف کارروائی کرنی پڑی۔لیکن اس پر خطر زمانہ میں عام طور پر ان اخباروں کا رویہ وفادارانہ رہا جسکا ہم خوشی سے اعتراف کرتے ہیں۔اون اخبارات نے جو انتہا پسند ورنیکولر کے نام سے موسوم ہیں۔وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کی طرف بدگمانی اور دلخراش نکتہ چینی کا میلان دکھلایا ہے لیکن عام طور سے جب کبھی ان اخبارات نے قومی تحفظ کے اہم مسئلہ پر بحث کی ہے۔تو اون کی روش کے متعلق کسی شکایت کا موقعہ نہیں ملا ساتھ ہی اس صوبہ کی مختلف سیاسی اور دوسری انجمنوں نے اپنے جلسوں کی کارروائی اور اغراض کی اشاعت کرنے میں ایسی سنجیدگی اور ضبط سے کام لیا ہے۔جو اس افکار آمیز زمانہ کے شایاں ہے۔اب جبکہ موجودہ تشویشناک حالت سب پر واضح ہو چکی ہے۔ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ تمام جماعتیں خواہ قومی یا پولیٹکل یک جان ہو کر اپنے شہنشاہ اور ملک کی خاطر ایک متفقہ اور عظیم قومی کوشش کرینگے۔آنریبل ممبران کی تسلی بخش تقریروں نے جو انہوں نے دوران بحث میں کی ہیں۔اس امید کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔جب اس متفقہ کوشش سے موجودہ خطرہ دور ہو جائیگا۔تب ہم ان اہم لیکن موجودہ صورت میں غیر ضروری سوالات کا حوصلہ اور باہمی سمجھوتہ سے حل کرینگے۔اور اوس وقت ہم اس بات کا احساس کرینگے۔کہ ہم نے اس نازک وقت میں ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوکر اور متفقہ کوشش سے اوس بڑے خطرے کو کامیابی کے ساتھ دور کر دیا ہے۔جس سے تمام بنی نوع انسان کو ڈر تھا۔اس طرح ہم نے ایک سچے اور قائم رہنے والے امن کی بنیاد ڈالی۔

التواء

کونسل بروز شنبہ مورخہ ۴ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع کو منعقد ہونے کیلئے ملتوی ہوئی۔

مقام لاہور
مورخہ یکم مئی سنہ ۱۹۱۸ ع

دستخط۔ ایس ڈبلیو گریسی۔
سیکرٹری کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب۔

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو قوانین و ضوابط مرتب کرنے کی غرض سے ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کے احکام کے مطابق منعقد ہوئی۔

اجلاس ہذا کا اجلاس سیکرٹریٹ ہال لاہور میں بروز شنبہ بتاریخ ۴ مئی سنہ ۱۹۱۸ع دن کے ۵۵—۱۱ بجے منعقد ہوئی۔

حاضرین جلسہ

ہز آنر سر مائیکل فرانسس او ڈوائر بہادر جی-سی-آئی-ای و کے-سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس لفٹننٹ گورنر—میر مجلس۔
آنریبل مسٹر جان پیرونٹ طامسن آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر جیمز الگزانڈر رچی۔
آنریبل مسٹر اسولڈ فو کوہو لمسکی آئی-سی-ایس۔
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ۔
آنریبل راؤ بہادر چودھری لال چند۔
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ۔
آنریبل پنڈت جواہر لال بھارگو۔
آنریبل رائے بہادر رامسرن داس سی-آئی-ای۔
آنریبل رائے بہادر پنڈت شو نرائن۔
آنریبل مسٹر [illegible] ایلمیس۔
آنریبل مسٹر جیمز کوی۔
آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال۔
آنریبل رائے بہادر لالہ بھگت رام۔
آنریبل سید مخدوم راجن شاہ۔
آنریبل مسٹر کریو آرماگ ہملٹن آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر چارلس جوزف ہالیفکس آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان۔
آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے۔
آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین۔
آنریبل مسٹر ہنری فینلک کرک آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان۔
آنریبل کرنل ڈیولڈ ہیملر ایم-ڈی و آئی-ایم-ایس۔
آنریبل مسٹر سڈنی ولیم گریسی آئی-سی-ایس۔

مسودہ عدالتہائے پنجاب

آنریبل مسٹر طامسن—

" یور آنر—گذشتہ اجلاس میں میں نے کونسل کو ان ترمیمات کی بابت سے آگاہ کر دیا تھا جو منتخب کمیٹی نے مسودہ مذکور میں کی تھیں۔ میں نے جو کچھ اوس وقت کہا تھا اوس میں کچھ اضافہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ میں محض یہ تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ عدالتہائے پنجاب کے متعلق منتخب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کی جائے۔"

تحریک پیش ہوکر منظور کی گئی۔

آنریبل مسٹر ٹامسن—

" جو ترمیمات میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ سب لفظی ترمیمات کی ہیں۔ اولاً میں یہہ تجویز کرتا ہوں :—

" (۱) کہ ذیلی خط سرخی میں الفاظ " جس کے جواز پر اعتراض نہیں ہوسکیگا " کی جگہہ مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کئے جائینگے ' جو اس نقص سے مبرا ہو جو تمہید میں بیان کیا گیا ہے '۔

" (۲) تمہید میں الفاظ ' جس کے جواز پر اعتراض نہیں ہوسکیگا ' کی جگہ مندرجہ ذیل الفاظ ثبت کئے جائینگے ' جو نقص مذکورۃ الصدر سے مبرا ہو '۔

" (۳) کہ دفعہ ۳ (۱) کا نمبر ۳ (۱) (الف) ہوگا اور ایک جدید ضمن موسومہ ضمن (ب) جو اب مسودہ کی آخری ضمن ہے حسب ذیل الفاظ میں ایزاد کی جائیگی :—

" (ب) ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۳ء جو ایکٹ پنجاب نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۱۳ء اولاً اس قدر حصہ جو جائز ہو یکم اگست سنہ ۱۹۱۲ء کو اور اس تاریخ سے منسوخ کیا جاتا ہے '۔

" یہہ آخری ترمیم محض مکرر ترتیب ہے۔

" (۴) کہ دفعہ ۳ (۲) کی آخری سے پہلی سطر میں الفاظ ' سے ' سے پہلے ' کو اور اوس سے ' ایزاد کئے جائینگے۔ پس یہہ عبارت ' یکم اگست سنہ ۱۹۱۳ء سے ' کی بجائے ' یکم اگست سنہ ۱۹۱۳ء ' کو اور اس تاریخ سے ' پڑھی جائیگی۔ اور

" (۵) دفعہ ۴ حذف کی جائیگی۔ دفعہ ۴ کو اب دفعہ ۳ (۱) (ب) میں ڈال دیا گیا ہے۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

" کیا کوئی ممبران ترمیمات کے متعلق کچھہ کہنا چاہتے ہیں۔ یہہ سب ترمیمات لفظی ہیں "۔

ترمیمات پیش ہوکر منظور کی گئیں۔

آنریبل پنڈت شیو نرائن—

" یور آنر میں اوس ترمیم کو جو میرے نام کے مقابل درج ہے پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

آنریبل مسٹر ٹامسن—

" میں ضابطہ کے سوال کے متعلق کھڑا ہوتا ہوں۔

" آنریبل ممبر جو ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں وہ ٹھیک وہی ترمیم ہے جسکو جب آنریبل مسٹر محمد شفیع نے سنہ ۱۹۱۳ء میں پیش کیا تھا تو اسکو نامنظور کردیا گیا تھا "۔

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

" بہتر ہوگا اگر آنریبل ممبر اپنی ترمیم کو پڑھکر سنا دیں تا کہ میں یہہ فیصلہ کرسکوں کہ آیا وہ خلاف ضابطہ تو نہیں ہے "۔

آنریبل پنڈت شیو نرائن—

" یور آنر—میں یہہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ترمیم عملی طور پر یا بعینہ اوس ترمیم کو دوبارہ عمل میں لانے کی غرض سے تجویز کی جاتی ہے جو آنریبل مسٹر محمد شفیع نے پیش کی تھی اور خلاف ضابطہ سمجھکر نامنظور کردی گئی تھی اور جو غلطی سے اونہی الفاظ میں گورنمنٹ ایکٹ میں درج ہوگئی تھی ترمیم حسب ذیل ہے :—

کہ دفعہ ۳۹ (۱) (ب) میں الفاظ " چیف کورٹ میں کسی دیگر صورت میں " کی جگہ الفاظ " چیف کورٹ میں کسی ایسے ابتدائی مقدمہ میں جسکی مالیت پانچ ہزار سے زیادہ ہو یا جس میں اسی قسم کی مالیت کی جائداد کے متعلق کوئی دعوے یا سوالات پیش ہوں " ثبت کئے جائیں۔

یا یہہ کہ اوس ترمیم کو جسے سنہ ۱۹۱۳ع میں آنریبل محمد شفیع نے تجویز کیا تھا اور جو نامنظور کردی گئی تھی منظور کرایا جائے "۔

آنریبل مسٹر طامسن۔

" یور آنر — جیسا کہ آنریبل پاکٹ نے فرمایا ہے جو ترمیم وہ پیش کرنا چاہتے ہیں وہ بعینہ وہی ترمیم ہے جو غلطی سے مسودہ کی اول القول میں درج ہوگئی تھی جسکے متعلق یور آنر اور معلے القاب جناب نواب والسرائے بہادر کی منظوری حاصل ہوئی تھی اور جو اوسکی درستی کا باعث ثابت ہوئی ہے۔ اب یلدگان عالی میں اپنی تقریر سے پہلے یور آنر کا وہ فیصلہ پڑھکر سنانا چاہتا ہوں جو یور آنر نے مسٹر شفیع کی مجوزہ ترمیم پر صادر کیا تھا "۔

یور آنر نے اوس وقت فرمایا تھا :—

" مجھے مشورہ دیا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل ترمیمات (اسکے بعد چار ترمیمات درج ہیں) جو آنریبل میاں محمد شفیع کے نام کے مقابل درج ہیں خلاف قاعدہ ہیں۔ چونکہ ان ترمیمات کی رو سے قانون اپیل میں وسیع تبدیلیاں کرنا مقصود ہے اور یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکا موجودہ مسودہ میں ذکر تک نہیں کیا گیا اور مسودہ ہذا صرف اونہی تبدیلیوں تک محدود ہے جنکا ڈسٹرکٹ و سشن ججوں کی اسکیم کے رائج کرنے کے باعث عمل میں لانا ضروری ہے۔ اس مسودہ کا منشا سابق ایکٹ عدالتہائے پنجاب کا اجتماع ہے اور اس کے علاوہ صرف چند جاری تعزیرات اور بعض عبارت کی اصلاحات ہیں۔ ہمارے قانون اپیل کی ترمیم کا سوال بہت وسیع ہے اور وہ اسوقت کونسل کے سامنے پیش نہیں ہے جیسا کہ آنریبل ممبر مسودہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں بیان کردیا ہے۔ اسلئے میں ان ترمیمات کو خلاف قاعدہ قرار دیتا ہوں "۔

" اب یلدگان عالی میرا یہہ دعوے ہے کہ اس ترمیم کے متعلق حالت بالکل وہی ہے جو سنہ ۱۹۱۳ع میں تھی۔ اگر مجھے یہہ الفاظ استعمال کرنے کی اجازت دی جائے تو میں کہونگا کہ ہم اس مسودہ کو دوبارہ قانون بنا رہے ہیں جو سنہ ۱۹۱۳ع میں پاس ہوا تھا لیکن جو نافذ العمل نہیں ہوا۔ مسودہ مذکور کو کونسل میں پیش کرنے کی غرض یہہ تھی کہ ڈویژنل و سشن جج کی جگہ ڈسٹرکٹ و سشن جج کے الفاظ ثبت کرکے اس صوبہ کے نظام جوڈیشل (عدالتی) کو بدل دیا جائے۔ اور اس مسودہ کا مدعا قانون کو یکجا کرنا بھی تھا۔ ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۴ع میں بہت سی ترمیمات کی گئی تہیں اور حوالہ کی سہولت کی غرض سے یہہ مناسب معلوم ہوا تھا کہ اس قانون کو ایک ایکٹ کی صورت میں پاس کردیا جائے۔ یہہ ایکٹ اون تجاویز کا کوئی حصہ نہیں تھا جو قانون متعلقہ اپیلات کے احکام پر غور کرنے کے لئے اوس وقت مرتب کی گئی تہیں۔ اور یہہ اوس وقت قرار دیا گیا تھا کہ آنریبل مسٹر شفیع کی مجوزہ ترمیم کو اوس قانون کی غرض سے کوئی تعلق ہے جو اوس وقت کونسل کے روبرو پیش تھا۔ میرا یہہ دعوے ہے کہ آنریبل ممبر کی ترمیم موجودہ مسودہ کی اغراض کے لئے ابھی ویسے ہی بے موقع ہے جیسا کہ وہ اوس مسودہ کی اغراض کیلئے بے موقع تھی جو اوس وقت کونسل کے روبرو پیش تھا۔

" لیکن یلدگان عالی یور آنر کے فیصلہ مذکور کی صحت کے متعلق صاحب کمیٹی میں بعض شکوک ظاہر کئے گئے ہیں اور یور آنر نے مجھ سے یہہ خواہش کی ہے کہ میں اون کے شکوک کا ذرا تفصیل کے ساتھ جواب دوں اور اس فیصلہ کی صحت کے حق میں جو اوس وقت دیا گیا تھا کچھ صوبہ کے باہر کے چند اصحاب کی رائے پیش کروں۔ پہلی رائے جو میں پیش کرونگا امپیریل کونسل کی رائے ہے۔ سنہ ۱۹۱۰ع میں ایکٹ چہاونی ہائے سنہ ۱۹۱۰ع کونسل مذکور میں پیش تھا یہہ ایک قانون کو یکجا کرنے والا ایکٹ تھا اور بحث کے اثنا میں ایک آنریبل ممبر نے بعض ایسے خیالات کا اظہار کیا تھا جن سے آنریبل مسٹر سنہا نے جو اوس وقت ممبر قانون تھے یہہ نتیجہ

اختلاف کیا تھا کہ ممبر مذکور کوئی ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں آنریبل ممبر مذکور نے فرمایا کہ اون کا ارادہ کوئی ترمیم پیش کرنے کا نہیں ہے بلکہ وہ محض بعض امور سے کونسل کو مطلع کرنا چاہتے تھے - صدر جلسہ نے اون کے جواب کو تسلیم کر لیا لیکن یہہ فیصلہ صادر فرمایا کہ اگر وہ کوئی ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں تو ضابطہ کی رو سے اون کو اجازت نہیں ہوسکتی - آنریبل ممبر کو اپنی تقریر ختم کرنے کی اجازت دی گئی اور اجلاس کے اختتام پر آنریبل مسٹر سنہا نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ اون وجوہات کا ذکر کیا جن کے باعث انہوں نے اوس ترمیم کی مخالفت کی تھی جسکی بابت اونہیں خیال ہوا تھا لیکن پیش کی جانے والی ہے - اون کے الفاظ حسب ذیل ہیں -

" صاحب صدر جلسہ — میرا خیال ہے کہ مجھے آنریبل ممبروں کو یہہ بتا دینا چاہئے کہ جب کونسل کے روبرو کوئی ایسا قانون کو پکا کرنے والا مسودہ پیش ہو جس کو مناسب طور پر اس نام سے پکار سکیں تو یہہ کونسل ہذا یا کسی دیگر کونسل واضع آئین و قوانین کا جہاں تک مجھے علم ہے قاعدہ نہیں ہے کہ اوس کے متعلق کوئی ترمیمات پیش کرے یا عام طور پر ایکٹ پر اعتراض کرے اور واقع یہہ ہے کہ اگر ہم اجتماع قانون کا کام شروع کرتے وقت ہر دفعہ کل ایکٹ کو ممبروں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اون کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ اس کی عام پالیسی پر جس طرح چاہیں نکتہ چینی کریں تو اس سے اجتماع قانون کا کام بالکل ناممکن ہوجائیگا۔

" میں اون کی تقریر کے باقی ماندہ حصہ کو پڑھکر سنانا ضروری خیال نہیں کرتا کیونکہ مذکورہ بالا فقرات سے اوس اصول کی تشریح ہو گئی ہے جس پر اون کے اعتراضات مبنی تھے -

" دوسری رائے جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں شاید کونسلوں کی کارروائی پر ٹھیک طور پر اطلاق پذیر نہیں ہوسکتی - لیکن یہہ وہ فیصلہ ہے جو ایک بہت بڑے حاکم نے جن سے یہہ میری مراد خود حضور ویسرائے بہادر ہے اون اصولوں کے متعلق جو عام طور پر پبلک جلسوں میں ترمیمات کو پیش کرنے پر حاوی ہوتے ہیں دہلی کی حال کی کانفرس میں صادر فرمایا تھا - آنریبل ممبروں کو یاد ہوگا کہ ایک شخص نے ایک خاص رزولیوشن جسکو پڑھ کر سنانے کی ضرورت نہیں پیش کرنا چاہا تھا - حضور والیسرائے بہادر نے رزولیوشن مذکور کو خلاف ضابطہ قرار دیتے ہوئے فرمایا -

" پہلی وجہ تو یہہ ہے کہ کانفرنس ہذا جنگی کانفرنس ہے - یہہ کانفرنس اس امر پر بحث کرنے کی غرض سے منعقد کی گئی ہے کہ ہندوستانی آدمیوں و روپیہ وغیرہ سے کس طرح سلطنت کی بہترین امداد کرسکتا ہے حضرات میرے خیال میں یہہ انتہائی اصول ہے جو جملہ پبلک جلسوں پر حاوی ہے کہ ایک پبلک جلسہ میں صرف اوس معاملہ پر بحث ہونی چاہئے جس پر بحث کرنے کے لئے وہ منعقد کیا گیا ہو اور اس بنیادی وجہ کی بنا پر میں کہنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ رزولیوشن ہذا اس کانفرنس کے دائرہ بحث میں نہیں آسکتی "-

" بلحاظ عالی میرا خیال ہے کہ ان دو مثالوں کی موجودگی جو میں نے پیش کی ہیں کونسل ہذا متفق ہوگی کہ اوس فیصلہ کی صحت کے حق میں جو یوار آنر نے ۱۹ سال پیشتر صادر فرمایا تھا کافی تائید موجود ہے -

" اسکے علاوہ عملی اہمیت کا ایک اور سوال بھی ہے - اور وہ یہہ ہے - میں نے اپنی افتتاحی تقریر میں یہہ بیان کیا تھا کہ وہ مسودہ جسکو میں پیش کر رہا ہوں نہایت ہی اشد ضروری مسودہ ہے - اگر اس ترمیم کو پیش کرنے کی اجازت دیدی گئی تو مسودہ ہذا کئی مہینوں تک قانون کی صورت میں پاس نہیں ہوسکیگا کیونکہ گورنمنٹ آنریبل ججوں اور اون دیگر اشخاص کی رائے کا استصواب کئے بغیر جو صوبہ بھر کے اندر رائے دینے کے اہل ہیں ترمیم مذکور کے حسن و قبح کے لحاظ سے اوس پر بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی " -

ہز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

" میرے خیال میں اس موقع پر یہہ ضروری ہے کہ میں امر ضابطہ کا فیصلہ کردوں - اس امر کا آنریبل مسٹر شفیع کی ترمیم کے متعلق سنہ ۱۹۱۳ع کی بحث میں فیصلہ ہو چکا ہے اور میں اوس فیصلہ سے

اعتراف کرنا نہیں چاہتا موجودہ ترمیم بالکل وہی ترمیم ہے جو سنہ ۱۹۱۳ع میں پیش کی گئی تھی اور یہہ صاف طور پر خلاف ضابطہ ہے۔ میرے خیال میں ایک ایسے مسودہ میں جو موجودہ قانون کے بعض اصطلاحی نقائص کے انسداد کے لئے مقصود ہے ضمناً اپیل کے ضابطہ کا سوال اٹھا دینا بہت نا مناسب ہے۔ لہذا میں اون وجوہات کی بنا پر جو میں نے سنہ ۱۹۱۳ع میں بیان کی تہیں اور نیز اون وجوہات کی بنا پر جو صاحب چیف سیکرٹری نے ابھی بیان کی ہیں اور جو قانون اور اوز الانتظامیہ سہولت کے لحاظ سے بہت وزن دار ہیں یہہ فیصلہ صادر کرتا ہوں کہ ترمیم مذکور خلاف ضابطہ ہے"۔

آنریبل پنڈت شو نرائن—

"یور آنر—مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع نہیں دیا گیا"۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

"یہہ صرف ایک ضابطہ کا سوال ہے۔ ضابطہ کے سوال پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی۔

"لیکن میں آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اونکا خیال ہو کہ قانون اپیل کی ترمیم بہت ضروری ہے تو وہ ہر طرح سے مجاز ہیں کہ ایکٹ عدالتہا ئے پنجاب کے متعلق ایک علیحدہ ترمیم کا نوٹس دیویں۔ اوس صورت میں کل سوال پر فیصلہ کی بحث کی جائیگی اور اوسکا ایک جدید امر تنقیح کے طور پر اوسکے حسن و قبح کے لحاظ سے فیصلہ کیا جائیگا۔ اسکو مختلف پبلک جماعتوں و مختلف جوڈیشل حکام کے پاس بغرض رائے بہیجا جائیگا اور اسطرح اس امر اپر پوری پوری غور ہو جائیگی جو اسپر اسوقت کونسل ہذا میں نہیں ہو سکتی"۔

آنریبل مسٹر طامسن—

"یور آنر—میں اب تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ (جیسا کہ اوس کی ترمیم کی گئی ہے) پاس کیا جائے"۔

آنریبل مسٹر فضل حسین—

"میں اس تحریک کی تائید کرتا ہوں"۔

تحریک پیش ہو کر منظور کی گئی۔

هز آنر پریزیڈنٹ بہادر—

"میں اس موقع پر منتخب کمیٹی کی معتمدوں کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں۔ اوسکو ایک بڑے مشکل معاملہ کے متعلق تحقیقات اور فیصلہ کرنا پڑا۔ اوسکے پاس وقت بہت کم تھا۔ اوسکو سخت کٹھن فرائض انجام دینے پڑے۔ اوس نے کونسل ہذا کو ہی نہیں بلکہ لوگوں کو بھی بہت بڑی امداد دی ہے جو اوسکی اوس امداد کا تہہ دل سے اعتراف کرینگے جو اوس نے اس بہت ہی پیچیدہ معاملہ کو نہایت ہی قلیل وقفہ میں سلجہانے میں دی ہے۔

"برخاست سے پہلے میں صرف ایک لفظ اور کہنا چاہتا ہوں۔ گذشتہ اجلاس کے بعد مجھے ہمارے ایک ممبر یعنی آنریبل سردار بہادر رسالدار پرتاپ سنگھ کی طرف سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں اونہوں نے لکھا ہے کہ بعض خانگی وجوہات کی بناء پر اور اونکی بیوی کے انتقال کی وجہ سے وہ کونسل کے عہدہ ممبری سے مستعفی ہونے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ہم سب کو یقیناً اس بات کا افسوس ہے کہ وہ کونسل ہذا کے ممبر نہیں رہینگے اور اس سے بہی زیادہ افسوس اوس سبب کا ہے جو اونکے استعفیٰ کا باعث ہوا ہے۔

التوا

کونسل بلا تعین تاریخ ملتوی ہو گئی۔

مقام لاہور } دستخط—ایس۔ڈبلیو گریسی
مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۲۸ع } سیکرٹری کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۷] لاہور ــ ۵ جولائی (مجریہ ۱۲ جولائی) سنہ ۱۹۱۸ع ــ یوم جمعہ [جلد ۵۶

پانچواں حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو معلی القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے منظور ہوگئے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب
صیغہ وضع آئین و قوانین

[طبع اول]

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو جناب ممدوح کی پیشگاہ سے ۶ جون سنہ ۱۹۱۸ ع کو اور معلی القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۲۵ جون سنہ ۱۹۱۸ ع کو منظور ہو چکا ہے تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

۲۱۳ پی جی جی۔

ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۸ ع

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ پنجاب میں بچوں کو تمباکو نوشی کی ممانعت کر دی جائے۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں بچوں کو تمباکو نوشی کی ممانعت کر دی جائے اور ہرگاہ زیر

دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ ع جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری اوس قانون کی تعمیل کے لئے حاصل کر لی گئی جس پر ایکٹ ہذا کی دفعہ ۷ اثر ہوتا ہے - لہذا ان ذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں -

مختصر نام و وسعت نفاذ.

دفعہ ۱ (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ تمباکو نوشی نو عمر اشخاص سنہ ۱۹۱۶ ع کے نام سے موسوم کیا جائے -

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا -

تعریفات

دفعہ ۲ — ایکٹ ہذا میں " تمباکو " سے مراد ہر ایک قسم کا تمباکو ہے اور اس میں ہر طور تمباکو پینے کے قابل ہر ایک ایسا مرکب شامل ہے جسکو تمباکو کے بدل کے طور پر ظاہر کرنا مقصود ہو -

" شارع عام " سے مراد ایسی جگہہ ہے جہاں پبلک کو موجودہ الوقت کے لئے آنے کی اجازت ہو خواہ کچھ ادا کرکے یا دیئے بغیر ہو اور اوس میں ریلوے اسٹیشن اور ریلوے گاڑی شامل ہے -

بچوں کے پاس تمباکو فروخت کرنے کی پاداش میں سزا -

دفعہ ۳ — جو شخص کسی ایسے بچے کے ہاتھہ جو بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر کا ہو کسی قسم کا تمباکو خواہ وہ اوس کے ذاتی استعمال کے لئے ہو یا نہ ہو فروخت کریگا یا اوسکو دیگا یا اوس کے ہاتھہ فروخت کرنے یا اوس کو دینے کا اقدام کریگا وہ کسی مجسٹریٹ کے روبرو الزام جرم ہو اول جرم کی صورت میں ایسی سزاء جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور دوسرے جرم کی صورت میں ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو بیس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور تیسرے جرم یا بعد کے جرم کی صورت میں ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو -

اوس تمباکو کی گرفتاری جسکو کوئی نوعمر شخص شارع عام میں پیتا ہو -

۴ — اگر کوئی لڑکا جو بظاہر سولہ سال سے کم عمر کا ہو کسی شارع عام میں تمباکو نوشی کرتا دیکھا جائے تو یہہ ہر لمبردار و ذیلدار و ممبر میونسپل کمیٹی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ممبر کمیٹی رقبہ مشتہرہ قانون پیشہ شخص درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص یا ہر مجسٹریٹ کے لئے جائز ہوگا کہ وہ ایسے تمباکو کو لیکر تلف کر دے -

سرسری اختیار سماعت

دفعہ ۵ — جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجسٹریٹوں کی کسی جماعت کو جسے مجسٹریٹ درجہ دوم یا سوم کے اختیارات حاصل ہوں زیر ایکٹ ہذا کسی جرم کے سرسری طور پر تجویز کرنے کا اختیار تفویض کرے -

دستخط — ایس - ڈبلیو گریسی

سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین -

۷۹۳ سی ایس — ۱۰ — ۱۲ — ۷ — ۱۹۱۸ — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۸] لاہور ـــ ۱۲ جولائی (مجریہ ۱۹ جولائی) سنہ ۱۹۱۸ع ـــ یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچوان حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو بپیشگاہ معلی القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر سے منظور ہو چکے ہین۔

گورنمنٹ پنجاب

[طبع اول]

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو بپیشگاہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو اور بپیشگاہ معلی القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر سے ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہو چکا ہے تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایم جی جی۔

ایکٹ نمبر ۶ سنہ 1918 ع

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ اون جملہ کامون کو جو زیر ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ ع سے ہوئی تھی) انجام پا چکے ہین جائز قرار دیا جائے اور ایکٹ ہائے مذکور کو کلّا یا اون کے اس قدر حصہ

کو منسوخ قرار دیا جائے جو جائز ہو اور پنجاب کی عدالتوں کے متعلق ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جو اوس نقص سے مبرا ہو جو تمہید میں بیان کیا گیا ہے۔

ہرگاہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع میں جیسا کہ اوس کے متعلق جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی منظوری ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع کو اور معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۱۴ع کو حاصل ہوئی تھی اور جیسا کہ وہ پنجاب گزٹ میں بتاریخ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۴ع مشتہر ہوا تھا ایک دفعہ یعنی دفعہ ۳۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کی ضمن (ب) شامل تھی جسکو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین نے پاس نہیں کیا تھا اور ہرگاہ اون کاموں کے جواز کے متعلق شکوک پیدا ہوگئے ہیں جو ایکٹ مذکور اور ترمیمی ایکٹ پنجاب نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۴ع کے مطابق سر انجام پا چکے ہیں۔

اور ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ اون جملہ کاموں کو جائز قرار دیا جائے جو زیر ایکٹ ہائے مذکور انجام پا چکے ہیں اور ایکٹ ہائے مذکور کو کلاً یا اونکے اس قدر حصہ کو منسوخ قرار دیا جائے جو جائز ہو اور پنجاب کی عدالتوں کے متعلق ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جو مذکورۃ الصدر نقص سے مبرا ہو۔ لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں:—

حصہ اول

مختصر نام و وسعت نفاذ۔

دفعہ ۱۔— جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ عدالت ہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) ایکٹ ہذا کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا۔

تعریفات۔

دفعہ ۲۔— ایکٹ ہذا میں۔
اصطلاح "ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع" سے وہ تحریر مراد ہوگی جو ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع کے طور پر پنجاب گزٹ مورخہ ۱۹ جون مجریہ ۲۵ جون سنہ ۱۹۱۴ع کے حصہ پنجم میں مشتہر ہوئی تھی۔ اور اصطلاح "ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع" سے وہ تحریر مراد ہوگی جو بطور ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع پنجاب گزٹ مورخہ ۱۸ دسمبر مجریہ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ع کے حصہ پنجم میں مشتہر ہوئی تھی۔

پنجاب کی عدالتوں کے متعلق حکم کا وضع کرنا۔

دفعہ ۳ (۱) (الف) احکام مندرجہ حصہ دوم ایکٹ ہذا بذریعہ تحریر ہذا وضع کئے جاتے ہیں اور اون کی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ من ابتدائے یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع نافذ العمل ہو چکے ہیں۔

سر انجام پائے ہوئے کاموں کا جواز۔

(۲) (ب) ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع و ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع یا اونکا اسقدر حصہ جو جائز ہے من ابتدائے یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع منسوخ کیا جاتا ہے جملہ افعال جو زیر ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع سے ہوئی ہے) سر انجام پا چکے ہیں اونکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ ہرایک صورت میں اوس طرح جائز ہیں گویا کہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم پنجاب ایکٹ نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع سے ہوئی ہے) یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع سے پورے طور پر نافذ العمل و رائج رہا ہے۔

شرائط۔

مگر شرط یہہ کہ اول کوئی اپیل جسکو چیف کورٹ نے اوس اختیار سماعت کی رو سے سماعت و فیصل کیا ہو جسکی نسبت یہہ متصور ہو کہ وہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع کی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) کے مطابق استعمال کیا گیا ہے اوسکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ جائز طور پر فیصل کی گئی ہے اور محض اس ایکٹ میں مندرجہ کسی امر کی وجہ سے اوس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائیگا۔

اور دوم کہ کوئی اپیل جو ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے زیر دفعہ ۳۹ (۱) (ب) ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع چیف کورٹ میں پیش ہو چکی ہو اور جو اس طریق میں پیش نہ ہوئی چاہئے تھی اگر اصلی دفعہ مذکور اون الفاظ میں موجود ہوتی جن الفاظ میں کہ وہ ایکٹ ہذا کے حصہ دوم کی دفعہ ۳۹ میں درج ہے اوسکو عدالت مذکور تصفیہ کی غرض سے اوس عدالت ضلع میں منتقل کر کے بھیج دیگی جسکو اسکی تجویز کا اختیار سماعت حاصل ہو بشرطیکہ اوسکا فیصلہ نہ ہو چکا ہو۔

...سوم کہ کوئی اپیل جو ایکٹ عدالتہائے پنجاب ۱۹۱۸ء کی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) کے مطابق چیف ... میں رجوع ہونی چاہئے تھی لیکن جو ایکٹ ھذا ... احکام کے مطابق عدالت ضلع میں دائر ہونی چاہئے ... اگر ایکٹ ھذا کے آغاز کے وقت چیف کورٹ ... پیش کی جاتی تو میعاد کے اندر ہوتی۔ اس کی ... یہہ متصور ہوگا کہ وہ میعاد کے اندر پیش کی ... بشرطیکہ وہ عدالت ضلع میں ایکٹ ھذا کے ... ساٹھہ دن کے اندر پیش کردی جاوے۔

حصہ دوم

فہرست مضامین

باب ۱

مراتب ابتدائی

دفعات

باب ۲

چیف کورٹ

دفعات

باب ۳

ماتحت عدالتہائے دیوانی

اقسام عدالت

باب ۴

مقدمات دیوانی میں اختیارات صیغہ اپیل و نگرانی

۴۰—منصفوں کے احکام کے اپیلوں کو ماتحت ججوں کے پاس منتقل کرنے کا اختیار۔

۴۱—اپیل ثانی۔

۴۲—(۱) کسی اور وجہ پر اپیل ثانی نہ ہوگا۔

(۲) بعض نالشات میں اپیل ثانی نہیں ہوگا۔

۴۳—واقعات کے امور تنقیح کے فیصلہ کرنے کی بابت چیف کورٹ کے اختیارات۔

۴۴—نگرانی۔

۴۴—الف میعاد کا عرصہ۔

باب ۵

ضمنی احکام

۴۵—تقرر اور عطائے اختیارات کا طریق۔

۴۶—عہدہ داروں کے اختیار کا جاری رہنا۔

۴۷—تعطیلات۔

۴۸—کارروائی کا منتقل کرنا۔

۴۹—ایکٹ معاملہ زمین پنجاب، ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب اور ایکٹ رسوم عدالت کی ترمیم۔

۵۰—ایکٹ عبارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء میں ڈسٹرکٹ جج کی تعریف کی ترمیم۔

ضمیمہ

باب ۱

مراتب ابتدائی

دفعہ ۱— * * * * *

دفعہ ۲—ایکٹ ہائے مندرجہ ضمیمہ کی دفعہ ہذا کے ذریعہ سے اوس حد تک تنسیخ کی جاتی ہے جو ضمیمہ مذکور کے خانہ چہارم میں مندرج ہے۔ [تنسیخ۔]

دفعہ ۳—اس حصہ میں اگر مضمون یا سیاق عبارت کے کوئی امر متناقض نہو تو— [تعریفات۔]

(۱) الفاظ "مطالبہ خفیفہ" سے مراد اس قسم کا مقدمہ ہے جو زیر ایکٹ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء کسی عدالت مطالبہ خفیفہ کے قابل سماعت ہو۔ [ایکٹ نمبر ۹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء۔]

(۲) الفاظ "مقدمہ اراضی" سے مراد اوس قسم کا مقدمہ ہے جو زمین سے جو کہ اوس کی تعریف ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۴ (۱) میں کی گئی ہے متعلق ہو یا جو ایسی زمین کے کسی حق یا مفاد سے متعلق ہو۔

(۳) الفاظ "غیر منقسمہ مقدمہ" سے مراد اوس قسم کا مقدمہ ہے جو نہ تو مطالبہ خفیفہ ہو اور نہ مقدمہ اراضی ہو۔ اور

(۴) لفظ "مالیت" سے جب وہ کسی مقدمہ کے متعلق استعمال کیا جائے مراد اوس مقدمہ کی بنائے دعویٰ کی رقم یا مالیت ہے۔

باب ۲

چیف کورٹ

دفعہ ۴—عدالت چیف کورٹ بدستور قائم رہیگی جس میں پانچ یا زیادہ جج ہونگے جو جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حضور سے مقرر کئے جاوینگے اور اوس وقت تک اپنے عہدہ پر مامور رہینگے جبتک کہ جناب ممدوح کو منظور ہو—اور اون میں سے کم از کم ایک ایسا جج ہوگا جو اقل درجہ پانچ برس تک بیرسٹر رہ چکا ہو اور ایک ایسا جج ہوگا جو عرصہ مذکورہ تک بیرسٹر یا پلیڈر رہ چکا ہو یا جو چیف کورٹ کا ایڈوکیٹ ہو۔ [چیف کورٹ کا انضباط اور ججوں کا تقرر اور اونکی میعاد عہدہ۔]

جائز ہے کہ جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً اپنے انتخاب رائے سے عدالت مذکور کے ججوں میں سے ایک کو چیف جج مقرر کریں اور چیف جج کے عہدہ کے خالی ہونے کے ایام میں یا چیف جج کی غیر حاضری کے ایام میں عدالت مذکور کے دیگر ججوں میں سے ایک کو چیف جج کے فرائض اوس وقت تک انجام دینے کے لئے مقرر کریں جب تک کہ جدید چیف جج مقرر نہ کیا جائے اور وہ اپنے عہدہ کے فرائض کی انجام دہی کا اہتمام نہ لے یا جب تک کہ چیف جج غیر حاضری سے واپس نہ آجائے—جیسی کہ صورت ہو۔

چیف کورٹ کے چیف جج اور ججوں کا درجہ اور رتبہ

دفعہ ۵—(۱) چیف جج (اگر کوئی ہو) کا خواہ وہ مستقل ہو یا قائم مقام درجہ اور رتبہ عدالت مذکور کے دیگر ججوں سے مقدم ہوگا۔

(۲) بجز متذکرہ بالا صورت کے اور تابتاریخ کسی عام یا خاص ہدایت جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے ججوں کا درجہ اور رتبہ ان کے تقرر بطور ججان کی تقدیم و تاخیر کے مطابق ہوگا۔ بجز اس کے کہ مستقل طور پر مقرر شدہ جج ایک قائم مقام جج سے مقدم سمجھا جائیگا اور اوس کا درجہ اور رتبہ بھی آخرالذکر جج سے مقدم ہوگا۔

(۳) ایکٹ ھذا کی ترکیب میں الفاظ "سینیئر جج" سے مراد وہ جج ہے جو موجودہ وقت کے لئے درجہ اور رتبہ میں اول ہو۔

اختیارات سماعت اپیل دیوانی۔

دفعہ ۶—چیف کورٹ تمام قوانین نافذہ وقت کی اغراض کے لئے صیغہ دیوانی کی اعلیٰ ترین عدالت اپیل یا نگرانی سمجھی جائیگی۔

اختیارات فوجداری۔

دفعہ ۷—چیف کورٹ صیغہ فوجداری کی اعلیٰ ترین عدالت اپیل یا نگرانی ہوگی اوسکو بہ حیثیت عدالت مجاز سماعت ابتدائی اختیار ہوگا کہ جو جو رعایائے برطانیہ عدالت موصوف میں تجویز کے لئے سپرد کیجائیں اوسکی نسبت تجویز کرے۔

کورٹ کے ممبروں کو اختیارات کا تفویض کرنا۔

دفعہ ۸—(۱) اگر اس ایکٹ یا کسی دیگر قانون نافذہ وقت میں کسی اور طرح پر حکم نہ ہو تو جائز ہے کہ چیف کورٹ قواعد منضبط کرکے جنمیں کہ اوس کے نزدیک مناسب ہو یہ تجویز کرے کہ اوسکے عطا شدہ اختیارات میں سے کسی کو اوسکا ایک یا زیادہ جج استعمال کریں۔

اجلاس کامل۔

(۲) جائز ہے کہ چیف کورٹ قواعد مرتب کرکے یہ اعلان کرے کہ کس قدر ججوں کا اجلاس جو تین سے کم نہ ہو عدالت مذکور کا اجلاس کامل تصور ہوگا اور نیز ان قواعد کے ذریعہ اس امر کے فیصل کرنے کا طریق تجویز کرے کہ جب کسی کامل اجلاس کی ضرورت ہو تو کون سے جج بطور کامل اجلاس نشست کرینگے۔

(۳) جائز ہے کہ بہ پابندی احکام ضمن (۲) سینیئر جج اس امر کا فیصلہ کرے کہ ہر صورت میں کونسا جج اجلاس واحد کریگا اور عدالت کے کون سے ججوں کا اجلاس کوئی اجلاس یکجائی تصور ہوگا۔

چیف کورٹ کے احکام ابتدائی کے اپیل۔

دفعہ ۹—اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور طرح پر حکم نہ ہو تو چیف کورٹ کے کسی حکم یا ڈگری کا اپیل جیسا کہ ہے—

(الف) بہ تعمیل اختیارات سماعت ابتدائی ان مقدمات میں صادر کیا گیا ہو جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۴ یا حصہ ھذا کی دفعہ ۳۸ کے بموجب اور عدالتوں سے طلب کئے گئے ہوں۔ یا

(ب) بہ تعمیل بعض دیگر اختیارات سماعت ابتدائی بہ صیغہ دیوانی جن سے چیف کورٹ قاعدہ کے ذریعہ اس دفعہ کو متعلق کرے صادر کیا گیا ہو۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں اور حسب طریق ذیل ہوسکیگا۔ (یعنی)۔

(۱) اگر ڈگری یا حکم ایک جج نے صادر کیا ہو تو اوس کا اپیل دیگر دو ججوں کے اجلاس یکجائی میں یا اجلاس کامل میں جیسے کہ کورٹ موصوف کسی عام قاعدہ یا خاص حکم کے ذریعہ ہدایت کرے—ہوگا۔

(۲) اگر ڈگری یا حکم ججوں کے ایک ایسے اجلاس یکجائی نے جو اجلاس کامل نہ ہو صادر کیا ہو اور ان ججوں کی رائے میں اختلاف ہو تو اوس کا اپیل اجلاس کامل میں ہوگا۔

ججوں میں اختلاف ہونے کی صورت میں فیصلہ کرنے کا قاعدہ۔

دفعہ ۱۰—اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور طرح پر حکم نہ ہو تو—

(۱) جب ان ججوں میں اختلاف رائے ہو جن کا چیف کورٹ کا کوئی اجلاس یکجائی مشتمل ہو تو فیصلہ ان ججوں کی کثرت رائے کے مطابق ہوگا۔

(۲) اگر کوئی ایسی کثرت رائے نہ ہو تو —

(الف) اگر وہ اجلاس یکجائی اجلاس کامل ہے یا اجلاس مذکور میں اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی عمل میں لائے جا رہے ہیں تو فیصلہ سینئر جج کی رائے کے مطابق ہوگا۔

(ب) دیگر صورتوں میں وہ اجلاس یکجائی جس کے روبرو امر بحث طلب پیدا ہوا ہو امر (استصواباً) اجلاس کامل میں بھیجیگا اور اوس کا فیصلہ اجلاس کامل کے فیصلہ کے مطابق کریگا۔

کامل اجلاس سے استصواب کرنیکا اختیار۔

دفعہ ۱۱ — عدالت چیف کورٹ کا کوئی واحد جج یا اوس کے ججوں کا کوئی اجلاس یکجائی جو اجلاس کامل نہ ہو مجاز ہے کہ کسی مقدمہ میں کسی امر قانونی یا کسی امر متعلقہ رواج کو جو حکم قانون رکھتا ہو یا کسی دستاویز کی تعبیر یا کسی شہادت کے جواز کے متعلقہ امور کو جنکی بابت امور اوس حاکم یا اجلاس یکجائی کے روبرو پیدا ہوں اجلاس کامل کے فیصلہ کے لئے رجوع کرے اور وہ اوس مقدمہ کا فیصلہ اوس فیصلہ کے مطابق کریگا جو امر مذکور کی نسبت اجلاس کامل میں صادر ہو۔

بعض فوجداری مقدمات میں نظر ثانی۔

دفعہ ۱۲ — جب کسی مقدمہ میں کسی ایسے سوال کا جسکا حصہ ہذا کے دفعہ ۱۱ میں ذکر کیا گیا ہے عدالت چیف کورٹ کے کسی ایسے جج نے فیصلہ کیا ہو جو عدالت چیف کورٹ کے اختیارات سماعت ابتدائی یا حیثیت ایک ایسی عدالت کے استعمال کرتا ہو جس کو کسی یورپین رعایائے برطانیہ کی اپیلیں جو اوس عدالت میں تجویز کے لئے پیش کیا جائے تجویز کرنیکا اختیار ہو یا غیر معمولی فوجداری اختیارات سماعت ابتدائی زیر دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع استعمال کرتا ہو اور دفعہ مذکور یا دفعہ ۴۳۴ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع کے احکام کے بموجب کوئی استصواب نہ کیا گیا ہو تو عدالت چیف کورٹ مجاز ہے کہ گورنمنٹ ایڈووکیٹ کے اس امر کی تصدیق کرنے پر کہ اوسکی رائے میں فیصلہ مذکور پر مزید غور ہونی چاہئے مقدمہ مذکور کی یا اوس کے ایسے حصہ کی جو ضروری ہو نظر ثانی کرکے سوال

مذکورہ کا قطعی فیصلہ کرے اور وہ جج مذکور کے صادر کردہ فیصلہ یا حکم یا سزا کو تبدیل کرے اور ایسا فیصلہ یا حکم یا سزا صادر کرے جو وہ مناسب خیال کرے۔

اہلکاران عدالت۔

دفعہ ۱۳ — (۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ ایک رجسٹرار اور ایک ڈپٹی رجسٹرار اور دیگر ایسے اہلکاران سررشتہ مقرر کرے جو کورٹ مذکور کے انتظام دادگستری اور اون اختیارات و فرائض کے استعمال اور بجا آوری کے لئے ضروری ہوں جو ایکٹ ہذا کے بموجب اوسکو تفویض یا اوس پر عائد کی گئی ہوں۔

(۲) رجسٹرار کا تقرر تابع منظوری لوکل گورنمنٹ ہوگا۔

(۳) جو عہدہ داران اس دفعہ کے بموجب مقرر کئے جاویں وہ اون غیر جوڈیشل اور اون جوڈیشل قسم کے اختیارات اور فرائض کو استعمال کرینگے اور انجام دینگے جنکی چیف کورٹ ہدایت کرے۔

(۴) جائز ہے کہ ہر ایسا عہدہ دار چیف کورٹ کے حکم سے اپنے عہدہ سے معطل یا معزول کیا جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ رجسٹرار یا ڈپٹی رجسٹرار لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری کے بغیر موقوف نہ کیا جائے۔

عدالت ہائے ماتحت کی نگرانی اور اہتمام۔

دفعہ ۱۴ — (۱) تمام دیگر عدالت ہائے دیوانی کی عام نگرانی و اہتمام چیف کورٹ کے سپرد ہوگا اور یہ سب عدالتیں چیف کورٹ مذکور کے ماتحت ہونگی۔

(۲) چیف جج عدالت چیف کورٹ یا کوئی جج چیف کورٹ مذکور جس کو چیف جج نے مقرر کیا ہو وقتاً فوقتاً چیف کورٹ کے ماتحت عدالتوں کا ملاحظہ اور اونکی کارروائی کا معائنہ کریگا اور اون معاملات کے متعلق جن کے بارے میں قانون میں کوئی تجویز نہیں کی گئی ایسی ہدایات صادر فرمائینگے جو باقاعدہ دادگستری کے لئے مناسب ہوں۔

قواعد مرتب کرنیکا اختیار

دفعہ ۱۵ — (۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ حسب ذیل امور کی نسبت ایسے قواعد مرتب کرے جو اس حصہ اور کسی دیگر قانون نافذہ وقت کے مطابق ہوں: —

(الف) کاغذات متخلفہ چیف کے ترجمے اور ایسے کاغذات یا ترجموں کی نقل یا چھپائی کا بندوبست اور نیز جن شخصوں کی درخواست پر یا جنکی طرف سے وہ داخل کئے جائیں اون سے اونکی بابت عاید شدہ مصارف کی رقم طلب کر سکنے کا انتظام۔

(ب) جن اشخاص کو عدالتہاے ماتحت میں عرضی نویسی کرنے کی اجازت ہونی چاہئے اونکا اعلان اور جو شخص عرضی نویسی کرتے ہوں اون کی کارگذاری کے طریق کا انصرام اور اس امر کا فیصلہ کہ کون حاکم قواعد ایزضمن ہذا کی خلاف ورزی کی تجویز کریگا۔

(ج) اس امر کی تجویز کہ جو لوگ اون عدالتوں میں وکالت کرتے ہوں اون کو کن مقدمات میں عدالت میں بزبان انگریزی تقریر کرنے کی اجازت ہوگی۔

(د) جو عرضیاں اون عدالتوں میں استعمال ہونی چاہئیں اون کے نمونوں کی تجویز۔

(ہ) جن مقدمات میں کوئی شخص کسی ایسی عدالت کی کسی مثل کے معائنہ یا اوس کی نقل حاصل کرنے کا مستحق ہو اون میں ضابطہ مقرر کرنا اور اون رسوم کی تجویز جو ایسے اشخاص سے کاغذات کی تلاش و معائنہ اور نقول کی بابت واجب الوصول ہو۔

(و) عدالتہاے ماتحت کے اہلکاران عملہ کو غیر جوڈیشل یا نیم جوڈیشل قسم کے ایسے اختیارات اور فرائض کا تفویض اور عاید کرنا جو اوس کو مناسب معلوم ہوں اور اسطرح پر تفویض اور عاید کردہ اختیارات اور فرائض کے استعمال اور بجا آوری کے طریق کا انتظام کرنا۔

(ز) جو کتابیں اور اندراجات اور نقشے اور حساب کی کتاب اوس کے نزدیک اون عدالتوں میں رکھنا یا مرتب ہونے یا تالیف کرنے یا کسی حاکم کو بھیجنے ضروری ہوں اون کے نمونوں کا تجویز کرنا۔

(ح) اون عدالتوں کے معائنہ اور اون کی کارروائی کی نگرانی کا انتظام۔

(ط) جو اختیارات چیف کورٹ کو بروئے دفعہ ۳۵ (۴) سپرد کئے گئے ہیں اونکے استعمال کا انتظام۔ اور

(ی) اون عدالتوں کے جوڈیشل عہدہ داروں اور اہلکاروں کی استعداد بڑھانے اور ایسے عہدہ داروں کا مناسب انتظام رکھنے کی غرض سے تمام ایسے امور کا بندوبست جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

(۲) کوئی قاعدہ جو ضمن (الف) یا (ب) یا (ج) (و) یا (ز) یا (ح) یا (ط) یا (ی) کے بموجب مرتب کیا جائیگا وہ اوس وقت تک نافذ نہ ہوگا جبتک کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگاہ سے منظور ہو کر سرکاری گزٹ میں مشتہر نہ کیا جائے۔

(۳) جو شخص کسی قاعدہ مرتبہ ایزضمن (ب) سے انحراف کریگا اوسے جرمانہ کی سزا دیجائیگی جس کی تعداد ۵۰ روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

رجسٹر-کتابیں و حساب کتاب اور نقشہ جات جو چیف کورٹ رکھیگی اور ارسال کریگی۔

دفعہ ۱۲—(۱) چیف کورٹ ایسے رجسٹر اور کتابیں اور حساب و کتاب رکھیگی جو اوس کی کارروائی کے انصرام کے لئے ضروری ہوں اور اون میں سے ایسے رجسٹر اور کتابیں اور حساب کتاب اور کورٹ موصوف کی کارگذاری کے ایسے نقشے لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کریگی جو گورنمنٹ مذکور طلب کرے۔

(۲) نیز چیف کورٹ اون تمام فرمایشوں کی تعمیل کریگی جو اوسکو اپنے یا اوس کے ماتحت عدالتوں کے کاغذات کی مصدقہ نقول یا انتخاب کے لئے منجانب جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا منجانب لوکل گورنمنٹ کی جائیں۔

دفعہ ۱۷ — (۱) چیف کورٹ جب کہ وہ عدالت صیغہ دیوانی کی حیثیت سے اجلاس کرتی ہو تو ایسے طریق پر شہادت لیگی اور فیصلہ اور احکام قلمبند کریگی جیسے کہ وہ قاعدہ کے ذریعہ ہدایت کرے اور اوسے جائز ہوگا کہ اپنے اختیارات دیوانی کے اخذ کے متعلق کورٹ کسی کار روائی کے نمونے تجویز کرے۔

اختیارات دیوانی کے استعمال میں ضابطہ چیف کورٹ۔

(۲) مجوزہ ضابطہ دیوانی کے مندرجہ ذیل احکام چیف کورٹ سے بصورت استعمال اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی متعلق نہ ہونگے یعنی قاعدہ ۳ حکم نمبر ۱۰ اور قواعد ۵ تا ۹ (بشمول ہر دو) و قاعدہ ۱۱ اور قواعد ۱۳ تا ۱۵ (بشمول ہر دو) اور قاعدہ ۱۶ — حکم نمبر ۱۸ (جہاں تک کہ وہ شہادت لینے کے طریق سے متعلق ہے) اور قواعد ۱ و ۳ و ۴ و ۵ حکم نمبر ۲۰ اور قاعدہ ۷ حکم نمبر ۳۳ کا اسقدر حصہ جو یادداشت مرتب کرنے کے متعلق ہے۔

(۳) مجموعہ مذکور کا قاعدہ ۳۵ — حکم نمبر ۴۱ چیف کورٹ سے بصورت استعمال اختیارات صیغہ اپیل متعلق نہ ہوگا۔

باب ۳

دیوانی کی عدالت ہائے ماتحت

عدالتوں کے اقسام

دفعہ ۱۸ — عدالت چیف کورٹ اور عدالتہائے مطالبہ خفیفہ جو زیر ایکٹ عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع قائم ہوئی ہوں اور عدالت ہائے جو کسی اور قانون نافذہ وقت کے بموجب قائم ہوئی ہوں اون کے علاوہ عدالت ہائے دیوانی کے مندرجہ ذیل اقسام ہونگے یعنی :—

عدالتہائے کے اقسام

(۱) عدالت ڈسٹرکٹ جج۔
(۲) عدالت زائد جج۔
(۳) عدالت جج ماتحت۔ اور
(۴) عدالت منصف۔

دفعہ ۱۹ — (۱) اس حصہ کی اغراض کے لئے گورنمنٹ اپنے ماتحت ممالک کو ضلع ہائے دیوانی میں تقسیم کریگی۔

اضلاع دیوانی۔

(۲) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ان اضلاع کی حدود یا تعداد تبدیل کرے۔

دفعہ ۲۰ — لوکل گورنمنٹ جس قدر اشخاص کو ضروری خیال کرے ڈسٹرکٹ جج مقرر کریگی اور اون میں سے ایک ایک شخص کو ہر ایک ضلع میں بطور ڈسٹرکٹ جج ضلع مذکور تعینات کریگی۔

ڈسٹرکٹ جج۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر لوکل گورنمنٹ مناسب خیال کرے تو ایک ہی شخص دو یا زیادہ اضلاع کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ ۲۱ — (۱) جب کسی ڈسٹرکٹ جج کے روبرو زیر تجویز کام کے بعجلت تصفیہ کے لئے زائد جج یا ججوں کی مدد مطلوب ہو تو لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ایسے زائد جج مقرر کرے جو ضروری ہوں۔

زائد جج۔

(۲) اس طرح پر مقرر کردہ زائد جج ڈسٹرکٹ جج کے ایسے فرائض انجام دیگا جو ڈسٹرکٹ جج مذکور اوس کے سپرد کرے اور ان فرائض کی انجام دہی میں وہ ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات استعمال کریگا۔

دفعہ ۲۲ — لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جس قدر اشخاص وہ ضروری خیال کرے اون کو ماتحت جج مقرر کرے۔

جج ہائے ماتحت۔

دفعہ ۲۳ — لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جس قدر منصف مقرر کرنے ہوں اون کی تعداد کا تعین کرے اور جب اس تعداد میں کوئی جگہ خالی ہو تو چیف کورٹ مجاز ہے کہ اوس پر بپابندی قواعد موضوعہ زیر ضمن ۲ — اگر کوئی ہوں کسی ایسے شخص کو مقرر کرے جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

منصف۔

(۲) چیف کورٹ مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے اون شخصوں کی لیاقت کے باب میں قواعد مرتب کرے جو منصف مقرر کرنے ہوں۔

دفعہ ۲۴ — عدالت ڈسٹرکٹ جج عدالت ضلع یا ضلع میں اختیار سماعت ابتدائی کی اعلیٰ عدالت متصور ہوگی۔

عدالت ضلع اختیارات سماعت ابتدائی کی اعلیٰ عدالت دیوانی ہوگی۔

دفعہ ۲۵ــ اگر کسی قانون نافذ وقت میں کسی اور امر پر حکم نہ ہو تو عدالت ڈسٹرکٹ جج کو دیوانی کے ابتدائی مقدمات بلا لحاظ قید مالیت اختیار ات سماعت حاصل ہونگے۔

مقدمات میں ڈسٹرکٹ کے اختیارات سماعت دیوانی۔

دفعہ ۲۶ــ(۱) دیوانی کے ابتدائی مقدمات میں جو اختیارات باعتبار مالیت کوئی ایسا شخص استعمال کریگا جو جج ماتحت یا منصف ... کیا جائے اوس کا تعین بصورت جج ماتحت لوکل گورنمنٹ کریگی اور بصورت منصف اوسکا تعین چیف کورٹ یا تو شخص مذکور کو کسی خاص ... یا درجہ میں داخل کرکے یا اور ایسے طریق پر جو اوس کے نزدیک مناسب ہو کریگی۔

جج ماتحت اور منصف کے اختیارات مالی محدود۔

(۲) ماتحت جج کی صورت میں جائز ہے کہ یہہ اختیارات غیر محدود ہوں مگر منصف کی صورت میں اون مقدمات سے متعلق ہونگے جنکی مالیت ایکہزار روپیہ سے زیادہ ہو۔

... شرط یہہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ چیف کورٹ کی سفارش پر اشتہار مندرجہ سرکاری گزٹ کے ذریعہ کسی منصف کی نسبت جس کا نام اشتہار مذکور میں درج ہو یہہ ہدایت کرے کہ اوس کے اختیارات مطالبات خفیفہ سے اور ایسے غیر منقسمہ مقدمات سے متعلق ہونگے جنکی مالیت دو ہزار روپیہ سے زاید نہ ہو اور جن کی اشتہار مذکورہ میں توضیح کی گئی ہو۔

دفعہ ۲۷ــ(۱) کسی ماتحت جج کے اختیارات کی مقامی حدود وہ ہونگی جو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے۔

اختیارات کی مقامی حدود۔

(۲) کسی منصف کے اختیارات کی مقامی حدود وہ ہونگی جو چیف کورٹ مقرر کرے۔

(۳) جب لوکل گورنمنٹ کسی جج ماتحت یا چیف کورٹ کسی منصف کو کسی ضلع میں تعینات کرے تو اوس ضلع کی مقامی حدود بجز اسکے کہ ... کوئی اور ہدایت ہو اوسکے اختیارات کی مقامی حدود متصور ہونگی۔

دفعہ ۲۸ــ(۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ کسی شخص کو تمام یا بعض ایسے اختیارات تفویض کرے جو اس حصہ کے بموجب کسی ماتحت جج یا منصف کو خاص اقسام کے مقدمات کی نسبت یا کسی مقامی رقبہ میں مقدمات کی نسبت عموماً تفویض کئے جاسکتے ہیں۔

خاص جج اور پنچائتیں۔

(۲) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ وہ ہدایت کرے کہ جن اشخاص کو اس دفعہ کے بموجب ایک ہی قسم کے اختیارات جن کا استعمال ایک ہی مقامی رقبہ کے اندر ہوسکتا ہو تفویض ہوئے ہوں اور اون کی تعداد طاق ہو بطور پنچ اجلاس بکھائی کریں۔ وہ اختیارات اس طرح پر قایم کی ہوئی پنچ میں اوسوقت تک استعمال کئے جائینگے جب تک ایسی ہدایت نافذ رہے اور کسی اور طریق پر نہیں۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب قایم کردہ پنچ کے ممبروں کی کثرت رائے کا فیصلہ پنچ مذکور کا فیصلہ سمجھا جائیگا۔

(۴) جن اشخاص کو اس دفعہ کے بموجب اختیارات تفویض کئے جائینگے اور اس دفعہ کے بموجب قائم کی ہوئی پنچیں اس حصہ کی اغراض کے لئے ماتحت جج یا منصف ایسے جیسے کہ لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے سمجھی جائینگی۔

دفعہ ۲۹ــ لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ اشتہار مندرجہ سرکاری گزٹ کے ذریعہ ایسی مقامی حدود کے اندر جو اوس کے نزدیک مناسب ہوں کسی جج ماتحت یا منصف کو

ایکٹ نمبر ۹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء۔

ماتحت جج اور منصف کو عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیارات عطا کرنے کا اختیار۔

ایکٹ عدالہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء کے بموجب جج عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیارات اون مقدمات کی تجویز کے لئے جو ایسی عدالتوں کی سماعت کے قابل ہوں اوسقدر مالیت تک جو جج ماتحت کی صورت میں پانچسو روپیہ سے اور منصف کی صورت میں ازقاں ... سو روپیہ سے زاید نہو جیسے کہ اوس کے نزدیک مناسب ہو تفویض کرے اور نیز وہ مجاز ہے کہ اس طرح پر تفویض کئے ہوئے اختیارات واپس لے۔

دفعہ ۳۰ــ(۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ بذریعہ عام یا خاص حکم کسی جج ماتحت کو یہہ اختیار دے کہ وہ مندرجہ ذیل کار روائیوں میں سے کسی کی یا ایسی کارروائی میں سے کسی قسم

بعض کار روائیوں میں ماتحت جج یا منصف کا مقدمہ کو رد کرنے کے اختیارات سماعت کا استعمال کرنا۔

مصرحه حکم مذکور کی تجویز کرے یا کسی ڈسٹرکٹ جج کو اختیار دے که وہ مندرجه ذیل کا روائیوں میں سے کسی کو یا ایسی کار روائی میں سے کسی قسم مصرحه حکم مذکور کو اپنے زیر نگرانی کسی جج ماتحت کے محکمه میں منتقل کرے۔

(۲) ضمن (۱) میں محوله کار روائیاں حسب ذیل هیں-یعنی:—

(الف) کار روائی زیر ایکٹ وارڈس هلد مصدره سنه ۱۸۹۵ع اور زیر ایکٹ پروبیٹ و اڈ منسٹریشن-مصدره سنه ۱۸۸۱ع جن کا فیصله ڈیلیگیٹ ضلع نهیں کر سکتے- ایکٹ ۵ بابت سنه ۱۸۹۵ع و نمبر ۵ مصدره سنه ۱۸۸۱ع—

(ب) کار روائی زیر ایکٹ گارڈین و وارڈ هائے مصدره سنه ۱۸۹۰ع— ایکٹ ۸ نمبر سنه ۱۸۹۰ع—

(۳) ڈسٹرکٹ جج مجاز هے که ایسی کار روائیوں کو جو جج ماتحت کے زیر تجویز هوں یا جو کسی جج ماتحت کے محکمه میں منتقل کیگئی هوں واپس منگالے اور خواہ اون کو خود فیصل کرے یا اون کو اپنے ماتحت کسی ایسی عدالت میں منتقل کردے جو اون کے فیصل کرنے کی مجاز هو۔

(۴) ایسی کار روائیوں کو جو اس دفعه کے بموجب کسی ماتحت جج کے زیر تجویز هوں یا اوس کے محکمه میں منتقل کیگئی هوں اوں کو جج ماتحت اون قواعد کی پابندی کے ساتھ فیصله کریگا جو ایسی کارروائیوں سے اوس صورت میں متعلق هوں جب اونکو ڈسٹرکٹ جج فیصل کرے۔

دفعه ۳۱—(۱) لوکل گورنمنٹ مجاز هے که ایسے مقام یا مقامات مقرر کرے جہاں اس حصه کے بموجب قایم کردہ کسی عدالت کا اجلاس هونا چاهئے۔ عدالت کے اجلاس کا مقام-

(۲) جائز هے که اس طرح پر مقرر کردہ مقام یا مقامات عدالت کے اختیارات کی مقامی حدود کے باهر هوں۔

(۳) اگر اس دفعه کے بموجب صادر کئے هوئے کسی حکم میں کسی اور نهج پر حکم نهو تو اس حصه کے بموجب منضبط شدہ کسی عدالت کا اجلاس اوس کے اختیارات کی مقامی حدود کے اندر کسی مقام پر کیا جا سکتا هے۔

دفعه ۳۲—(۱) جائز هے که کسی ڈسٹرکٹ جج یا جج ماتحت کو لوکل گورنمنٹ اوس کے عہدہ سے معطل یا معزول کرے۔ معطلی اور معزولی-

(۲) جائز هے که کسی منصف کو چیف کورٹ زیر نگرانی لوکل گورنمنٹ اوس کے عہدہ سے معطل یا معزول کرے۔

دفعه ۳۳—بالتباع عام نگرانی و اهتمام چیف کورٹ ڈسٹرکٹ جج اپنے اختیارات کی مقامی حدود کے اندر جمله عدالت هائے دیوانی منضبط شدہ زیر حصه هذا پر نگرانی رکھیگا۔ نگرانی عدالتهائے-

دفعه ۳۴—باوجود کسی حکم مندرجه مجموعه ضابطه دیوانی کے هر ایک ڈسٹرکٹ جج مجاز هے که بذریعه تحریری حکم هدایت کرے که صیغه دیوانی کا کوئی کام جو اوس کی اپنی اور اوسکی ماتحت عدالتوں کے قابل تجویز هو وہ اون عدالتوں میں ایسے طریق پر تقسیم کیا جائے جو اوس کے نزدیک مناسب هو۔ کام تقسیم کرنیکا اختیار-

مگر شرط یہه هے که جو هدایت اس دفعه کے بموجب جاری کی جائیگی اوسکی رو سے کسی عدالت کو اوسکے اختیارات سے باهر کسی اختیار کے استعمال کرنے یا کسی کام کو کرنے کا اختیار نه دیا جائیگا۔

دفعه ۳۵—(۱) عدالت هائے ضلع اور عدالت هائے مطالبه خفیفه کے اهلکاران عمله کا تقرر علی الترتیب اون عدالتوں کے جج کرینگے اور وہ مجاز هونگے که اون کو معطل اور معزول کریں۔ عدالت هائے ماتحت کے اهلکاران عمله-

(۲) عدالت ضلع کے ماتحت عدالت هائے بجز عدالت هائے مطالبه خفیفه کے اهلکاران عمله کا تقرر عدالت ضلع کریگی اور وہ مجاز هوگی که اون کو معطل اور معزول کرے۔

(۳) اس دفعه کے بموجب جو تقرر هوگا وہ اون قواعد کی پابندی سے هوگا جو لوکل گورنمنٹ اس باب میں تجویز کرے اور کسی امر زیر دفعه هذا کے متعلق کار روائی کرتے وقت عدالت مطالبه خفیفه کا جج عدالت ضلع کی زیر نگرانی عمل کریگا۔

(۴) جو حکم کوئی ڈسٹرکٹ جج زیر دفعه هذا صادر کریگا وہ زیر نگرانی چیف کورٹ هوگا۔

دفعه ۳۶—(۱) عدالت ضلع یا کوئی عدالت ماتحت عدالت ضلع جوز کے اوس عدالت کے اهلکاران عمله پر بد عملی یا اپنی خدمات کی بجا آوری میں غفلت کرنے کے سبب کسقدر جرمانه کرے جو ایک ماہ تنخواہ سے زیادہ نهو۔ اهلکاران عمله پر جرمانه کرنیکا اختیار-

(۲) عدالت ضلع مجاز ہے کہ اپنے ماتحت کسی عدالت کے کسی حکم کو جو ضمن (۱) کے بموجب صادر کیا جائے - اپیل ہو یا اور نہج پر ملتوی یا ترمیم کرے اور نیز مجاز ہے کہ با تحریک خود اپنے ماتحت عدالت کے کسی اہلکار پر ایک ماہ کی تنخواہ تک جرمانہ کرے۔

ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات کا تفویض کرنا

دفعہ ۳۷ - عدالت ضلع مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے ضلع کے کسی جج ماتحت کو عدالت ضلع کے اختیارات متعلقہ از روئے دفعات ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ حصہ ہذا اور دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی تفویض کرے اور یہہ اختیارات وہ جج ماتحت اوس عدالت ضلع کی زیر نگرانی ضلع کے کل مصرحہ حصہ میں استعمال کریگا۔

باب ۴

مقدمات دیوانی میں اختیارات اپیل و نگرانی

ڈسٹرکٹ جج اور زائد ججوں کے احکام کے اپیل

دفعہ ۳۸ - (۱) اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور نہج پر حکم نہ ہو تو کسی ایسے ڈسٹرکٹ جج یا زائد جج کے جو اختیارات سماعت ابتدائی استعمال کرتا ہو صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل چیف کورٹ میں رجوع ہوگا۔

(۲) کسی زائد جج کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل کسی ایسی صورت میں چیف کورٹ میں رجوع نہ ہوگا جب کہ اوس ڈگری یا حکم کے از پیشگاہ ڈسٹرکٹ جج صادر ہونے کی صورت میں اوس کا اپیل عدالت مذکور میں نہ ہو سکتا ہو۔

ماتحت ججوں اور منصفوں کے احکام کے اپیل

دفعہ ۳۹ - (۱) بجز صورت ماسبق کے کسی جج ماتحت کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل مندرجہ ذیل عدالتوں میں ہوگا —

(الف) عدالت ڈسٹرکٹ جج میں جب کہ ابتدائی مقدمہ کی مالیت جس میں حکم یا ڈگری مذکور صادر کی گئی ہو پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہو اور

(ب) چیف کورٹ میں کسی اور صورت میں۔

(۲) بجز صورت ماسبق کے کسی منصف کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل عدالت ڈسٹرکٹ جج میں ہوگا۔

(۳) جب ایسے اپیلوں کے موصول کرنے کا کام جو ضمن (۱) یا ضمن (۲) کے بموجب عدالت ڈسٹرکٹ جج میں رجوع ہو سکتے ہیں کسی زائد جج کو تفویض کیا گیا ہو تو جائز ہے کہ وہ اپیل اوس زائد جج کے روبرو پیش کئے جائیں۔

(۴) چیف کورٹ مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے بذریعہ اشتہار مندرجہ مقامی سرکاری گزٹ ہدایت کرے کہ کسی منصف کے کسی ابتدائی مقدمہ صادر کردہ کل یا بعض ڈگریوں یا احکام کے اپیل جو زیر ضمن (۲) عدالت ضلع میں قابل رجوع ہوں کسی جج ماتحت کے روبرو دائر کئے جائینگے جو اشتہار مذکور میں مندرج ہو اور اوس ہدایت کے جاری ہونے پر اپیل مذکور اوسی طریق پر دائر کئے جائینگے اور ایسے جج ماتحت کی عدالت اوس طریق پر دائر کردہ کل اپیلوں کی اغراض کیلئے عدالت ضلع متصور ہوگی۔

منصفوں کے احکام کی اپیلوں کو ماتحت ججوں کی عدالتوں میں منتقل کرنے کا اختیار

دفعہ ۴۰ - (۱) ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ منصفوں کے احکام اور ڈگریوں کے اپیلوں کو جو اوسکے روبرو زیر تجویز ہوں ایسے ماتحت جج کی عدالت میں منتقل کر جو اوسکے انتظامی اہتمام کے ماتحت ہو اور جو اونکے فیصلہ کرنے کا مجاز ہو۔

(۲) ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ اس طرح پر منتقل کردہ کسی اپیل کو واپس منگا لے اور خواہ اوسکو خود سماعت کرکے فیصل کرے یا اوسکو ایسی عدالت میں منتقل کرے جو اوسکے انتظامی اہتمام کے ماتحت ہو اور اوس اپیل کے فیصل کرنے کی مجاز ہو۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب منتقل کردہ اپیل بپابندی ان قواعد کے فیصل کئے جائینگے جو اوس قسم کے اپیلوں سے ایسی صورت میں متعلق ہوں جبکہ وہ از پیشگاہ ڈسٹرکٹ جج فیصل ہوں۔

(۴) اس دفعہ کی رو سے عطا کردہ اختیارات بپابندی کسی ایسے عام یا خاص احکام کے استعمال کئے جائینگے جو چیف کورٹ وقتاً فوقتاً اس باب میں جاری کرے۔

دفعہ ۴۱—(۱) کسی عدالت ماتحت چیف کورٹ کی ہر ایک ایسی ڈگری کا اپیل جو بصیغہ اپیل صادر کی گئی ہو مندرجہ ذیل وجوہات میں سے کسی وجہ پر عدالت چیف کورٹ میں ہوگا۔ یعنی اگر—

اپیل ثانی۔

(الف) فیصلہ قانون یا کسی ایسے رواج یا رسم کے خلاف ہو جو قانون کا حکم رکھتا ہو۔

(ب) فیصلہ میں کسی ایسے امر متنازعہ کا فیصلہ نہ کیا گیا ہو جو قانون یا ایسے رواج یا رسم کے متعلق ہو جو قانون کا حکم رکھتا ہو۔

(ج) اوس ضابطہ میں کوئی اہم غلطی یا نقص ہو جو مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ سنہ ۱۹۰۸ع یا کسی اور نافذ الوقت قانون میں تجویز کیا گیا ہو اور جسکی وجہ سے مقدمہ کے فیصلہ جو بنائے روئداد میں کوئی غلطی یا نقص عاید ہو گیا ہو۔

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع۔

(۲) صیغہ اپیل میں صادر کردہ کسی یکطرفہ ڈگری کا اپیل اس دفعہ کے بموجب ہوسکتا ہے۔

(۳) دفعہ ہذا کی ضمن (۱) میں کوئی حکم درج ہونے کے باوجود کسی دستور یا رواج کے وجود یا جواز کی نسبت کسی عدالت ماتحت چیف کورٹ کی ڈگری بصیغہ اپیل کا اپیل چیف کورٹ میں رجوع نہوگا تاوقتیکہ ماتحت عدالت اپیل کے جج نے اس امر کی تصدیق نہ کی ہو کہ رواج یا رسم مذکور کافی اہمیت رکھتا ہے اور کہ اوس کے متعلق شہادت ایسی متضاد اور غیر یقینی ہے کہ اس کے جواز اور وجود کی نسبت اس قدر مضبوط شک ہے کہ اپیل مذکور واجب ٹھہرتا ہے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ اوس تاریخ سے جس پر ماتحت عدالت اپیل کی ڈگری صادر کی گئی ہو ۳۰ دن گذرنے کے بعد کوئی درخواست زیر ضمن (۳) دفعہ ہذا موصول نہیں کی جائیگی تاوقتیکہ درخواست کنندہ جج کا اطمینان نہ کرا دے کہ اوس کے پاس عرصہ مذکور کے اندر درخواست دائر نہ کرسکنے کی کافی وجہ ہے۔

نیز شرط یہہ ہے کہ کسی اپیل زیر ضمن (۱) دفعہ ہذا کی میعاد محسوب کرتے وقت وہ عرصہ جس کے اندر درخواست زیر ضمن ہذا زیر تجویز رہی ہو حساب میں نہ لیا جائیگا۔

دیگر وجوہات پر اپیل ثانی نہیں ہوگا۔

دفعہ ۴۲ (۱) کوئی اپیل ثانی رجوع نہیں کیا جائیگا۔ الا وجوہات مذکورہ دفعہ ۴۱ پر۔

بعض نالشات میں کوئی اپیل ثانی نہ ہوگا۔

(۲) کوئی اپیل ثانی کسی اس قسم کی نالش میں رجوع نہ کیا جائیگا۔ جو عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ میں قابل سماعت ہو جب کہ نالش ابتدائی کی بناء کے دعوے کی مالیت یا رقم پانسو روپیہ سے زاید نہو۔

واقع کے امر تنقیح کے فیصل کرنیکی بابت چیف کورٹ کا اختیار۔

دفعہ ۴۳—چیف کورٹ مجاز ہے کہ کسی اپیل ثانی میں اگر شہادت موجودہ مثل کافی ہو کسی ایسے واقع کے امر تنقیح کا فیصلہ کرے جو اپیل کے تصفیہ کے لئے ضروری ہو۔ لیکن جس کا ماتحت عدالت اپیل نے فیصلہ نہ کیا ہو۔

نگرانی۔

دفعہ ۴۴—چیف کورٹ مجاز ہے کہ کسی ایسے مقدمہ کی مثل طلب کرے جسکا کسی عدالت ماتحت نے فیصلہ کیا ہو اور جسکا اپیل چیف کورٹ میں رجوع نہ ہوسکتا ہو اور اگر عدالت ماتحت مذکور

کی نسبت ظاہر ہو کہ:—

(الف) اوس نے ایسے اختیارات سماعت کا استعمال کیا ہے جو اوس کو قانوناً تفویض نہیں کئے گئے۔

(ب) اس طرح پر تفویض شدہ اختیارات سماعت کے استعمال میں وہ قاصر رہی ہے یا

(ج) اوس نے اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں خلاف قانون طریق پر یا امر بیقاعدگی کے ساتھ عمل کیا ہے۔

تو چیف کورٹ مجاز ہے کہ ایسا حکم صادر کرے جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

میعاد کا عرصہ۔

دفعہ ۴۴—(الف) (۱) کسی اپیل زیر دفعہ ۴۱ حصہ ہذا کی میعاد اوس تاریخ سے جس کے خلاف اپیل کیا جائے ۹۰ یوم ہوگی۔

(۲) اس عرصہ کو محسوب کرنے میں اور جملہ دیگر ایسے امور کے متعلق جنکی اس دفعہ میں تصریح نہیں کی گئی کسی اپیل زیر دفعہ مذکور کی میعاد احکام ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ع کے تابع متصور ہوگی۔

باب ۵

احکام ضمنی

تقررات عمل میں لانے و اختیارات تفویض کرنیکا طریق۔

دفعہ ۴۵—اگر اس حصہ میں کسی اور تقرر یا تجویز نہ کی گئی ہو تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جب اوس کو حصہ ہذا کی رو سے کسی تقرر کے عمل میں لانے یا بعض اختیارات تفویض کرنیکا اختیار دیا گیا ہو کسی شخص کو بالخصوص نام سے یا اوس کے عہدہ کے اعتبار سے مقرر کرے یا اختیارات تفویض کرے۔

عہدہ داروں کے اختیارات کا جاری رہنا۔

دفعہ ۴۶—جب کبھی کسی ایسے شخص کو جو سرکاری ملازمت میں کسی عہدہ پر مقرر ہو اور جس کو کسی مقامی حدود کے اندر کوئی اختیارات زیر حصہ ہذا تفویض کئے گئے ہوں بعد میں کسی وقت کسی ہمچو قسم مقامی رقبہ کے اندر اوسی قسم کے مساوی عہدہ پر یا اعلی عہدہ پر تبدیل یا تعینات کیا جائے تو وہ بجز اس کے کہ لوکل گورنمنٹ کسی اور نہج پر ہدایت کرے یا اوسنے کسی اور نہج پر ہدایت کردی ہو اوس مقامی رقبہ میں جس میں وہ اس طرح پر تبدیل یا تعینات کیا گیا ہو وہی اختیارات استعمال کریگا۔

تعطیلات۔

دفعہ ۴۷—(۱) باپابندی منظوری لوکل گورنمنٹ چیف کورٹ اون ایام کی ایک فہرست مرتب کرے گی جن پر چیف کورٹ میں اور اوس کے ماتحت عدالتہائے دیوانی میں ہر سال تعطیل منائی جائیگی۔

(۲) ہر ایک ایسی فہرست سرکاری گزٹ میں شائع کی جائیگی۔

کارروائی کا منتقل کرنا۔

دفعہ ۴۸—چیف کورٹ مجاز ہے کہ کسی قانون نافذہ وقت کے احکام کی پابندی کے ساتھ اپنی تحریک پر یا کسی فریق مقدمہ کی درخواست پر کسی کارروائی کو جو اوس کے ماتحت کسی عدالت میں زیر تجویز ہو اور جس کے واپس طلب کرنے کے متعلق مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات ۲۴ و ۱۴۱ میں یا مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۵۲۶ میں تصریح نہ کی گئی ہو واپس طلب کرے اور خواہ اوس کارروائی کو خود فیصل کرے یا بغرض فیصلہ کسی دیگر عدالت ماتحت میں منتقل کرے۔

ایکٹ ہذا نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع
ایکٹ ہذا نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع

ایکٹ معاملہ زمین پنجاب اور ایکٹ [illegible] پنجاب اور ایکٹ رسوم عدالت ہند کی ترمیم۔

دفعہ ۴۹—(الف) ایکٹ معاملہ زمین پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کی دفعہ ۱۱۷ (۲) کی ضمن (ج) میں الفاظ "ڈسٹرکٹ جج" کی بجائے الفاظ "جج ماتحت" ثبت کئے جائینگے اور ضمن ہائے (د) و (ہ) میں الفاظ "عدالت قسمت" کی بجائے الفاظ "عدالت ضلع" ثبت کئے جائینگے۔

ایکٹ ہذا نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ع

(ب) ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۹۹ (۱) میں الفاظ "ڈویژنل جج" کی بجائے الفاظ "ڈسٹرکٹ جج" ثبت کئے جائینگے۔

(ج) ایکٹ رسوم عدالت ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۰ء کی دفعہ ۷ (پنجم) (ب) میں لفظ "پانچ" کی بجائے لفظ "دس" ثبت کیا جائیگا۔

دفعہ ۵۰ — "ڈسٹرکٹ جج" کی تعریف مندرجہ دفعہ ۲ (۱۵) ایکٹ عمارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء کی بجائے مندرجہ ذیل تعریف ثبت کیجائیگی —

ایکٹ عمارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء میں مندرجہ تعریف ڈسٹرکٹ جج کی ترمیم۔

"ڈسٹرکٹ جج" سے اختیارات سماعت ابتدائی کی کسی اعلیٰ عدالت دیوانی کا جج مراد ہوگی لیکن اوس میں عدالت چیف کورٹ بصورت نفاذ اپنے معمولی یا غیر معمولی اختیارات سماعت ابتدائی بصیغہ دیوانی شامل نہوگی"

ضمیمہ

(دیکھو دفعہ ۲ حصہ ہذا)

۱	۲	۳	۴
سال	نمبر	مضمون یا مختصر نام	حد تنسیخ
		ایکٹ ہائے جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل۔	
سنہ ۱۸۸۴ء ...	۱۸	ایکٹ عدالتہائے پنجاب ...	کل۔
سنہ ۱۸۸۸ء ...	۱۴	ایضاً ایضاً ...	کل۔
سنہ ۱۸۹۵ء ...	۱۹	ایضاً ایضاً ...	کل۔
سنہ ۱۸۹۹ء ...	۲۵	ایضاً ایضاً ...	کل۔
		ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل۔	
سنہ ۱۹۰۹ء ...	۱	ترمیمی ایکٹ عدالتہائے پنجاب۔	کل۔
سنہ ۱۹۱۲ء ...	۱	ایضاً ایضاً ...	کل۔
سنہ ۱۹۱۲ء ...	۳	ایضاً ایضاً ...	کل۔

دستخط — ایس۔ ڈبلیو کوہسی
سیکرٹری کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب۔

گورنمنٹ پنجاب

[طبع دوم]

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو جناب ممدوح کی پیشگاہ سے ۶ جون سنہ ۱۹۱۸ء کو اور معلے القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۲۵ جون سنہ ۱۹۱۸ء کو منظور ہو چکا ہے تصور ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۸ ع

ایکٹ بموجب اس امر کے کہ پنجاب میں نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی کی ممانعت کی جائے۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی کی ممانعت کیجائے اور ہرگاہ

زیر دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ء جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری اوس قانون کی تبدیلی کے لئے حاصل کر لی گئی جس پر ایکٹ ہذا کی دفعہ ۵ کا اثر پڑتا ہے - لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں-

مختصر نام و وسعت نفاذ۔

دفعہ ۱ (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ تمباکو نوشی نوعمر اشخاص سنہ ۱۹۱۶ء کے نام سے موسوم کیا جائے -

(۲) یہ ایکٹ کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا۔

تعریفیں۔

دفعہ ۲ — ایکٹ ہذا میں " تمباکو " سے مراد ہر ایک قسم کا تمباکو ہے اور اس میں چلم و تمباکو پینے کے قابل ہر ایک ایسا مرکب شامل ہے جسکو تمباکو کے بدل کے طور پر ظاہر کرنا مقصود ہو۔

" شارع عام " سے مراد ایسی جگہ ہے جہاں پبلک کو موجودہ الوقت کے لئے آنے کی اجازت ہو خواہ کچھ ادا کرکے یا دیکر نہ ہو اور اوس میں ریلوے اسٹیشن اور ریلوے گاڑی بھی شامل ہے-

بچوں کے پاس تمباکو فروخت کرنے کی پاداش میں سزا -

دفعہ ۳ — جو شخص کسی ایسے بچے کے ساتھ جو بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر کا ہو کسی قسم کا تمباکو خواہ وہ اس کے ذاتی استعمال کے لئے ہو یا نہ ہو فروخت کریگا یا اوسکو دیگا یا اوس کے عالیہ فروخت کرنے یا اوس کو دینے کا اقدام کریگا وہ کسی مجسٹریٹ کے روبرو الزام جرم پر اول جرم کی صورت میں ایسی سزاء جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور دوسرے جرم کی صورت میں ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پچیس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور تیسرے جرم یا بعد کے جرم کی صورت میں ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

اوس تمباکو کی گرفتاری جسکو کوئی نوعمر شخص شارع عام میں پیتا ہو۔

۴ — اگر کوئی لڑکا جو بظاہر سولہ سال سے کم عمر کا ہو کسی شارع عام میں تمباکو نوشی کرتا ہوا دیکھا جائے تو ہر کانسٹبل اور ذیلدار ہر کسی منظور شدہ سکول یا یونیورسٹی سے ملحقہ کالج کے مدرس ، ممبر میونسپل کمیٹی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ممبر کمیٹی رقبہ مشتہرہ قانون پیشہ شخص اور رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص یا ہر مجسٹریٹ کے لئے جائز ہوگا کہ وہ ایسے تمباکو کو لیکر تلف کر دے۔

دوسرے اختیارات سماعت -

دفعہ ۵ — جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجسٹریٹوں کی کسی بنچ کو جسے مجسٹریٹ درجہ دوم یا سوم کے اختیارات حاصل ہوں زیر ایکٹ ہذا کسی جرم کے سرسری طور پر تجویز کرنے کا اختیار تفویض کرے۔

دستخط — ایس - ڈی ملھو گریسی

سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین-

گورنمنٹ پنجاب

طبع اول

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی پیشگاہ سے ۷ جون سنہ ۱۹۱۸ء کو اور جناب معلی القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۲۱ جون سنہ ۱۹۱۸ء کو منظور ہوا تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے-

ایکٹ نمبر ۸ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ء

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ پنجاب کے مواضعات اور چھوٹے چھوٹے قصبات کے باشندوں کے اشد ضرورت کے موقع پر رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے-

ہر گاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ اشد ضرورت کی صورت میں پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کے باشندوں کے رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :—

دفعه ۱—(۱) جائز ہے که اس ایکٹ کو پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کے گشت کے ایکٹ سنه ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

نام و وسعت نفاذ۔

(۲) یہه ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا

۲—ایکٹ هذا میں :—

تعریفات۔

" موضع " میں کوئی ایسا قصبه شامل ہے جسکی آبادی گذشته مردم شماری کے مطابق دس هزار نفوس سے زیادہ نه ہو لیکن کسی موضع یا قصبه مذکور کا کوئی حصه سب ڈویژن بھی شامل ہے۔

" نمبردار " سے وہ شخص مراد ہے جس کو موضع کے نمبردار کے فرائض بجا لانے کے لئے باضابطه مقرر کیا گیا ہو۔

" دیہی پنچائت " سے کسی میونسپلٹی کی صورت میں میونسپل کمیٹی اور کسی دیگر موضع کی صورت میں کل نمبرداران اور ایسے دیگر اشخاص مراد ہونگے جنکو ڈپٹی کمشنر نے یا اوس دیگر شخص کی جس کو ڈپٹی کمشنر نے اس کام پر لگایا ہو اوس رپورٹ پر جو اوس نے دیہی آبادی متعلقه سے مشورہ لینے کے بعد پیش کی ہو مقرر کرے مگر شرط یہه ہے که ایسے مقرر کردہ اشخاص کی تعداد نمبرداران کی تعداد کے دو چند سے زیادہ نه ہو گی۔

دفعه ۳—(۱) جب ڈپٹی کمشنر کی یہه رائے ہو که اوس کے ضلع کے اندر کسی گاؤں میں (الف) حفظ عامه کے لئے خاص تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور (ب) اوس کے باشندوں نے خود بخود یا ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایسا کرنیکا حکم ملنے پر چوکی پہرہ کا کافی انتظام نہیں کیا تو وہ مجاز ہوگا که اس امر کا تحریری حکم دے که ایسی تاریخ سے جو وہ حکم مذکور میں مقرر کرے موضع مذکور کے جمله تندرست بالغ مرد کو گشت کا کام انجام دینا ہوگا۔

گشت کا کام انجام دینے کا حکم۔

(۲)—زیر تعمیل دفعه (۱) صادر شدہ حکم ایسے عرصه کے لئے نافذالعمل رہیگا جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے اور جو ایک سال سے زائد نه ہو

حکم مذکور کے نافذالعمل رہنے کی میعاد۔

لیکن اس کی میعاد وقتاً فوقتاً ڈپٹی کمشنر کی هدایت کے مطابق ہو سکتی ہے۔

(۳)—زیر تعمیل دفعه (۱) یا (۲) صادر شدہ حکم کو ڈپٹی کمشنر کسی وقت منسوخ کر سکتا ہے۔

حکم کی تنسیخ۔

دفعه ۴—(۱) جب ڈپٹی کمشنر زیر دفعه ۳ حکم صادر کر چکے تو وہ موضع کے لئے اگر وہ موضع میونسپلٹی نه ہو ایک دیہی پنچائت مقرر کریگا۔

دیہی پنچائت کا تقرر۔

(۲) کسی ایسے موضع کی دیہی پنچائت جسکے متعلق زیر دفعه ۳ حکم صادر کیا گیا ہو حسب ذیل امور کے متعلق ڈپٹی کمشنر کو رپورٹ کریگی—

گشت کیلئے آدمیوں کی تعداد اور اونکا انتخاب

(الف) موضع کے تمام بالغ مرد باشندوں کی تعداد

(ب) اون اشخاص کی تعداد جو اونکی رائے میں هر رات گشت کے کام کیلئے مطلوب ہونگے۔

(ج) وہ طریق جس میں اونکی رائے میں ایسے اشخاص منتخب کئے جائینگے یعنی آیا باریوں یا قرعه اندازی کے ذریعه یا کسی اور طریق سے۔

(۳) دیہی پنچائت کی رپورٹ کے موصول ہونے پر ڈپٹی کمشنر اون اشخاص کی تعداد مقرر کریگا جو گشت کے کام کے لئے مطلوب ہونگے اور اونکے انتخاب کا طریق تجویز کریگا اور دیہی پنچائت کو اپنے فیصله سے مطلع کریگا۔

(۴) گشت کے کام کے لئے لوگوں کا انتخاب دیہی پنچائت ایسی تعداد میں اور ایسے طریق کے مطابق عمل میں لائیگی جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے۔

(۵) جہاں انتخاب قرعه اندازی کے ذریعه عمل میں لایا جائے وہاں ایک دفعه جو نام نکال لئے جائیں وہ اوس وقت تک دوبارہ نہیں نکالے جائینگے جبتک که باقی ماندہ سارے نام مندرجه فہرست نه نکال لئے جائیں۔

(۶) دیہی پنچائت ایک فہرست مشتہر کرکے یا کسی اور ذریعه سے اون اشخاص کو جن پر گشت کا کام فرض ہو ایسے کام کی تاریخ وقت و رقبه اور نوبت سے مطلع کریگی۔

دفعہ ۵—جس شخص پر گشت کا کام فرض ہو اوس کو لازم ہوگا کہ وہ خود یہہ کام انجام دے یا اپنی جگہ کوئی ایسا لائق شخص مہیا کرے جسکو دیہی پنچایت نے منظور کر لیا ہو۔

عوضی پہرہ دار۔

دفعہ ۶—ماتحت درجہ ذیل اشخاص گشت کے کام سے معافی عطا کر سکتے ہیں —

مستثنیات۔

(الف) ڈپٹی کمشنر—اور

(ب) دیہی پنچایت بہ تصدیق منظوری ڈپٹی کمشنر۔

دفعہ ۷—ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہوگا کہ وہ گشت کے کام کے لئے مطلوبہ اشخاص کی تعداد اور اون کے انتخاب کے طریق کو بدل دے اور یہہ ہدایت کرے کہ گشت کا کام کل موضع کے رقبہ میں یا اوس کے کسی حصہ میں انجام دیا جائے — اور عام طور پر گشت کے کام کے متعلق جملہ امور کا انتظام و نگرانی کریگا۔

عام نگرانی کے متعلق ڈپٹی کمشنر کا اختیار۔

مگر شرط یہہ ہے کہ انتخاب کا طریق تبدیل کرنے سے پیشتر ڈپٹی کمشنر پنچایت سے مشورہ کرایگا۔

دفعہ ۸—جائز ہے کہ ڈپٹی کمشنر کسی سب ڈویژنل افسر یا کسی مجسٹریٹ درجہ اول کو اپنے بعض یا جملہ اختیارات زیر دفعات ۳ یا ۶ یا ۷ ایکٹ ہذا تفویض کر دے۔

تفویضی اختیارات۔

دفعہ ۹—(۱) جائز ہے کہ دیہی پنچایت اوس شخص کو جو کافی وجہ کے بغیر بذات خود یا قائمقام کے ذریعہ گشت کا کام انجام دینے سے قاصر رہے ایسا جرمانہ کرے جو پانچروپیہ سے زیادہ نہو مگر شرط یہہ ہے کہ جرمانہ ایسی عدم تعمیل کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر کیا جائیگا۔

عدم تعمیل کرنے والے اشخاص کے لئے سزا جرمانہ۔

(۲) جائز ہے کہ ضمن (۱) عاید شدہ جملہ جرمانوں کو کلکٹر دیہی پنچایت کی درخواست پر معاملہ اراضی کے بقایا کے طور پر وصول کرے۔

(۳) دیہی پنچایت کے صادر کردہ حکم سزائے جرمانہ کے خلاف کوئی اپیل نہ ہو سکیگا لیکن کلکٹر حسب الاقتضائے رائے خود مجاز ہوگا کہ جرمانہ کی وصولی کا حکم دینے سے انکار کرے۔

(۴) زیر دفعہ ہذا وصول شدہ جملہ جرمانہ کا روپیہ ایسے طریق میں صرف کیا جائیگا جو دیہی پنچایت تجویز کرے۔

دفعہ ۱۰—دیہی پنچایت کے کسی اجلاس میں حاضر ممبروں کے جزو غالب کا فیصلہ پنچایت کا فیصلہ سمجھا جائیگا۔

جزو غالب کا فیصلہ ناطق ہوگا۔

دفعہ ۱۱—(۱) جب ڈپٹی کمشنر کی رائے میں کوئی موضع یا اوس کا کوئی حصہ جس کے متعلق حکم زیر دفعہ ۳ (۱) صادر کیا گیا ہو گشت کے کام کی مناسب انجام دہی کا انتظام کرنے سے رہ گیا ہو تو جائز ہے کہ وہ تحریری حکم کے ذریعہ موضع مذکور یا اوس کے کسی حصہ پر ایسا جرمانہ عاید کرے جو کسی ایک صورت میں ایک سو روپیہ تک ہو سکتا ہے۔

احکام کی عدم تعمیل کرنے والے موضع کے لئے سزائے جرمانہ۔

مگر شرط یہہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر زیر دفعہ ہذا جرمانہ عاید کرنے سے پہلے منادی کے ذریعہ یا کسی اور طریق میں موضع کو دس دن کا نوٹس دیگا اور اون اعتراضات پر غور کریگا جو اوس کو موصول ہوں۔

(۲) ڈپٹی کمشنر ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جو وہ ضروری خیال کرے جرمانہ مذکور کو موضع کے باشندوں پر ایسی نسبت سے منقسم کریگا جو وہ فرداً فرداً اونکی بساط کے لحاظ سے مناسب خیال کرے۔

(۳) جرمانہ زیر دفعہ ہذا بطور زمین کے بقایا کے طور پر وصول کیا جائیگا اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حساب میں جمع کیا جائیگا اور ایسے اشخاص یا دیہات کو انعام دینے پر صرف کیا جاسکتا ہے جنہوں نے زیر ایکٹ ہذا ممتاز خدمات انجام دی ہوں یا کسی ایسے طریق میں صرف کیا جا سکتا ہے جسکی بورڈ ہدایت کرے۔

اپیل۔

دفعہ ۱۲ — ڈپٹی کمشنر کے حکم زیر دفعہ ۳ یا دفعہ ۱۱ کے خلاف اپیل کمشنر کی عدالت میں ہوگی۔

گشت کرنے والوں کے اختیارات و حقوق۔

دفعہ ۱۳ — (۱) زیر ایکٹ ہذا گشت کا کام کرنے والے جملہ اشخاص وہی اختیارات استعمال کرینگے اور انکو وہی رعایتیں و حقوق حاصل ہونگے جو گاؤں کے چوکیدار استعمال کرتے ہیں اور انکو حاصل ہوتے ہیں۔

(۲) ہر شخص کا فرض ہوگا کہ وہ گشت کا کام کرنے والے شخص کو ہر ایسی امداد دے جس کا پولیس افسر کو دینا اوس پر فرض ہے۔

(۳) گشت کے کام پر متعینہ ہر ایک شخص مجموعہ تعزیرات ہند کی اغراض کے لئے سرکاری عہدہ دار متصور ہوگا۔

دستخط — ایس۔ ڈبلیو گریسی،

سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۹] لاہور — ۱۹ جولائی (مجریہ ۲۶ جولائی) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو پیشگاہ معلے القاب جناب نواب وایسرائے و گورنر جنرل بہادر سے منظور ہوچکے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب

[طبع اول]

صیغۂ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل حضور پیشگاہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے ۳۰ مئی سنہ ۱۹۱۸ع کو اور پیشگاہ معلے القاب جناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر سے ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہو چکا ہے تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

[illegible] جی۔

ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۹۱۸ ع

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ ان جملہ کارروائیوں کو جو زیر ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع سے ہوئی تھی) انجام پا چکے ہیں جائز قرار دیا جائے اور ایکٹ ہائے مذکور کو کلًا یا اون کے اس قدر حصہ

کو منسوخ قرار دیا جائے جو جائز ہو اور پنجاب کی عدالتون کے متعلق ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جو اوس نقص سے مبرا ہو جو تمہید میں بیان کیا گیا ہے۔

ہرگاہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ١٩١٤ع میں جیسا کہ اوس کے متعلق جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی منظوری ١٥ جنوری سنہ ١٩١٤ع کو اور معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری ٢٧ اپریل سنہ ١٩١٤ع کو حاصل ہوئی تھی اور جیسا کہ وہ پنجاب گزٹ میں بتاریخ ٢٢ مئی سنہ ١٩١٤ع مشتہر ہوا تھا ایک دفعہ یعنی دفعہ ٣٩ کی ذیلی دفعہ (١) کی ضمن (ب) شامل تھی جسکو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین کے پاس نہین کیا تھا اور ہرگاہ اون کامون کے جواز کے متعلق شک پیدا ہوگئے ہیں جو ایکٹ مذکور اور ترمیمی ایکٹ پنجاب نمبر ٣ سنہ ١٩١٤ع کے مطابق سرانجام پا چکے ہیں۔

اور ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ اون جملہ کامون کو جائز قرار دیا جائے جو زیر ایکٹ ہائے مذکور انجام پا چکے ہیں اور ایکٹ ہائے مذکور کو کلاً یا اوسکے اس قدر حصہ کو منسوخ قرار دیا جائے جو جائز ہو اور پنجاب کی عدالتون کے متعلق ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جو مذکورۃ الصدر نقص سے مبرا ہو۔ لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں:—

حصہ اول

مختصر نام و وسعت اطلاق

دفعہ ١۔ جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ١٩١٨ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(٢) ایکٹ ہذا کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا۔

دفعہ ٢—ایکٹ ہذا میں—

تعریفات

اصطلاح "ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ١٩١٤ع" سے وہ تحریر مراد ہوگی جو ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ١٩١٤ع کے طور پر پنجاب گزٹ مورخہ ١٩ جون مجریہ ٢٥ جون سنہ ١٩١٤ع کے حصہ پنجم میں مشتہر ہوئی تھی۔ اور اصطلاح "ایکٹ پنجاب نمبر ٣ مصدرہ سنہ ١٩١٤ع" سے وہ تحریر مراد ہوگی جو بطور ایکٹ پنجاب نمبر ٣ مصدرہ سنہ ١٩١٤ع پنجاب گزٹ مورخہ ١٨ دسمبر مجریہ ٢٥ دسمبر سنہ ١٩١٤ع کے حصہ پانچم میں مشتہر ہوئی تھی۔

پنجاب کی عدالتون کے متعلق حکم کا وضع کرنا

دفعہ ٣ (١) (الف) احکام مندرجہ حصہ دوم ایکٹ ہذا بذریعہ تحریر ہذا وضع کئے جاتے ہیں اور اون کی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ من ابتدائے یکم اگست سنہ ١٩١٤ع نافذ العمل ہو چکے ہیں۔

سرانجام پائے ہوئے کامون کا جواز

(٢) (ب) ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ١٩١٤ع و ایکٹ پنجاب نمبر ٣ مصدرہ سنہ ١٩١٤ع یا اونکا اسقدر حصہ جو جائز ہے من ابتدائے یکم اگست سنہ ١٩١٤ع منسوخ کیا جاتا ہے جملہ افعال جو زیر ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ١٩١٤ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ٣ مصدرہ سنہ ١٩١٤ع سے ہوئی ہے) سرانجام پا چکے ہیں اونکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ ہر ایک صورت مین اوس طرح جائز ہین گویا کہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ١٩١٤ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم پنجاب ایکٹ نمبر ٣ مصدرہ سنہ ١٩١٤ع سے ہوئی ہے) یکم اگست سنہ ١٩١٤ع سے پورے طور پر نافذ العمل و رائج رہا ہے۔

شرائط

مگر شرط یہہ ہے کہ اول کوئی اپیل جسکو چیف کورٹ نے اوس اختیار سماعت کی رو سے سماعت و فیصلہ کیا ہو جسکی نسبت یہہ متصور ہو کہ وہ ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ١٩١٤ع کی دفعہ ٣٩ (١) (ب) کے مطابق استعمال کیا گیا ہے اوسکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ جائز طور پر فیصل کی گئی ہے اور اس ایکٹ مین مندرجہ کسی امر کی وجہ سے اوس پر کوئی اعتراض نہین کیا جاویگا

اور دوم کہ کوئی اپیل جو ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے زیر دفعہ ٣٩ (١) (ب) ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ١٩١٤ع چیف کورٹ مین پیش ہو چکی ہو اور جو اس طریق مین داخل نہ ہوئی جاتی تھی اگر ذیلی دفعہ مذکور اون الفاظ مین موجود ہوتی جن الفاظ مین کہ وہ ایکٹ ہذا کے حصہ دوم کی دفعہ ٣٩ مین درج ہے اوسکو عدالت مذکور تصفیہ کی غرض سے اوس عدالت ضلع مین منتقل کرے جہان کہ جسکو اسکی تجویز کا اختیار سماعت حاصل ہو بشرطیکہ اوسکا فیصلہ نہ ہو چکا ہو۔

اور سوم کہ کوئی اپیل جو ایکٹ عدالتہائے پنجاب ۱۹۱۴ء کی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) کے مطابق چیف کورٹ میں رجوع ہونی چاہئے تھی ایکن جو ایکٹ ھذا کے احکام کے مطابق عدالت ضلع میں دائر ہونی چاہئے ہو اگر ایکٹ ھذا کے آغاز کے وقت چیف کورٹ میں پیش کی جاتی تو میعاد کے اندر ہوتی۔اس کی بابت یہ متصور ہوگا کہ وہ میعاد کے اندر پیش کی گئی ہے بشرطیکہ وہ عدالت ضلع میں ایکٹ ھذا کے آغاز سے ساٹھ دن کے اندر پیش کر دی جاوے۔

حصہ دوم

فہرست مضامین

باب ۱

ابتدائی مراتب

باب ۲

چیف کورٹ

باب ۳

ماتحت عدالت ہائے دیوانی

اقسام عدالت

باب ۴

مقدمات دیوانی میں اختیارات صیغہ اپیل و نگرانی

۴۰—ماتحت منصفون کے احکام کے اپیلون کو ماتحت ججون کے پاس منتقل کرنے کا اختیار۔

۴۱—اپیل ثانی۔

۴۲—(۱) کسی اور وجہ پر اپیل ثانی نہ ہوگا۔

(۲) بعض نالشات مین اپیل ثانی نہین ہوگا۔

۴۳—واقعات کے امور تنقیح کے فیصلہ کرنے کی بابت چیف کورٹ کے اختیارات۔

۴۴—نگرانی۔

۴۴—الف میعاد کا عرصہ۔

باب ۵

ضمنی احکام

۴۵—تقرر اور عطائے اختیارات کا طریق۔

۴۶—عہدہ دارون کے اختیار کا جاری رہنا۔

۴۷—تعطیلات۔

۴۸—کارروائی کا منتقل کرنا۔

۴۹—ایکٹ معاملہ زمین پنجاب, ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب اور ایکٹ رسوم عدالت ہند کی ترمیم۔

۵۰—ایکٹ عبارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع مین ڈسٹرکٹ جج کی تعریف کی ترمیم۔

ضمیمہ

باب ۱

مراتب ابتدائی

دفعہ ۱—* * * * * *

تنسیخ۔ — دفعہ ۲—ایکٹ ہائے مندرجہ ضمیمہ کی دفعہ ہذا کے ذریعہ سے اوس حد تک تنسیخ کی جاتی ہے جو ضمیمہ مذکور کے خانہ چہارم مین مندرج ہے۔

تعریفات۔ — دفعہ ۳—اس حصہ مین اگر مضمون یا سیاق عبارت کے کوئی امر متناقض نہ ہو تو—

ایکٹ نمبر ۹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع۔ — (۱) الفاظ "مطالبہ خفیفہ" سے مراد اس قسم کا مقدمہ ہے جو زیر ایکٹ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کسی عدالت مطالبہ خفیفہ کے قابل سماعت ہو۔

(۲) الفاظ "مقدمہ اراضی" سے مراد اوس قسم کا مقدمہ ہے جو زمین سے جیسا کہ اوس کی تعریف ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کی دفعہ ۴ (۱) میں کی گئی ہے متعلق ہو یا جو ایسی زمین کے کسی حق یا مفاد سے متعلق ہو۔

(۳) الفاظ "غیر منقسمہ مقدمہ" سے مراد اوس قسم کا مقدمہ ہے جو نہ تو مطالبہ خفیفہ ہو اور نہ مقدمہ اراضی ہو—اور

(۴) لفظ "مالیت" سے جب وہ کسی مقدمہ کے متعلق استعمال کیا جائے مراد اوس مقدمہ کی ابتدائی دعوے کی رقم یا مالیت ہے۔

باب ۲

چیف کورٹ

چیف کورٹ کا انضباط اور ججون کا تقرر اور اونکی عہدہ داری۔ — دفعہ ۴—عدالت چیف کورٹ بدستور قائم رہیگی جس میں پانچ یا زیادہ جج ہونگے جو جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حضور سے مقرر کئے جائینگے اور اوس وقت تک اپنے عہدہ پر مامور رہینگے جبتک کہ جناب ممدوح کو منظور ہو—اور اون میں ہمیشہ کم از کم ایک ایسا جج ہوگا جو اقل درجہ پانچ برس تک بیرسٹر رہ چکا ہو اور ایک ایسا جج ہوگا جو عرصہ مذکورہ تک بیرسٹر یا پلیڈر رہ چکا ہو یا جو چیف کورٹ کا ایڈوکیٹ ہو۔

جائز ہے کہ جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً اپنے الفضلے رائے سے عدالت مذکور کے ججون میں سے ایک کو چیف جج مقرر کریں اور چیف جج کے عہدہ کے خالی ہونے کے ایام مین یا چیف جج کی غیر حاضری کے ایام مین عدالت مذکور کے دیگر ججون میں سے ایک کو چیف جج کے فرائض اوس وقت تک انجام دینے کے لئے مقرر کریں جب تک کہ جدید چیف جج مقرر نہ کیا جائے اور وہ اپنے عہدہ کے فرائض کی انجام دہی کا اہتمام نہ لے یا جب تک کہ چیف جج غیر حاضری سے واپس نہ آجائے—جیسی کہ صورت ہو۔

چیف کورٹ کے چیف جج اور ججوں کا درجہ اور رتبہ۔

دفعہ ۵۔ (۱) چیف جج (اگر کوئی ہو) کا خواہ وہ مستقل ہو یا قائم مقام درجہ اور رتبہ عدالت مذکور کے دیگر ججوں سے مقدم ہوگا۔

(۲) بجز متذکرہ بالا صورت کے اور باقتباع کسی عام یا خاص ہدایت جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے ججوں کا درجہ اور رتبہ اون کے تقرر بطور ججان کی تقدیم و تاخیر کے مطابق ہوگا۔ بجز اس کے کہ مستقل طور پر مقرر شدہ جج ایک قائم مقام جج سے مقدم سمجھا جائیگا اور اوس کا درجہ اور رتبہ اسی آخرالذکر جج سے مقدم ہوگا۔

(۳) ایکٹ ھذا کی ترکیب میں الفاظ "سینیئر جج" سے مراد وہ جج ہے جو موجودہ وقت کے لئے درجہ اور رتبہ میں اول ہو۔

اختیارات سماعت اپیل دیوانی۔

دفعہ ۶۔ چیف کورٹ تمام قوانین نافذہ وقت کی اغراض کے لئے صیغہ دیوانی کی اعلیٰ ترین عدالت اپیل یا نگرانی سمجھی جائیگی۔

اختیارات فوجداری۔

دفعہ ۷۔ چیف کورٹ صیغہ فوجداری کی اعلیٰ ترین عدالت اپیل یا نگرانی ہوگی اوسکو بہ حیثیت عدالت مجاز سماعت ابتدائی اختیار ہوگا کہ جو مقدمہ رعایائے برطانیہ عدالت موصوف میں تجویز کے لئے سپرد کیجائے اوسکی نسبت تجویز کرے۔

کورٹ کے ممبروں کو اختیارات کا تفویض کرنا۔

دفعہ ۸۔ (۱) اگر اس ایکٹ یا کسی دیگر قانون نافذہ وقت میں کسی اور نہج پر حکم نہ ہو تو جائز ہے کہ چیف کورٹ قواعد منضبط کرکے حسب کہ اوس کے نزدیک مناسب ہو یہ تجویز کرے کہ اوسکے عطا شدہ اختیارات میں سے کسی کو اون کا ایک یا زیادہ جج استعمال کریں۔

اجلاس کامل

(۲) جائز ہے کہ چیف کورٹ قواعد مرتب کرکے یہ اعلان کرے کہ کس قدر ججوں کا اجلاس جو تین سے کم نہ ہو عدالت مذکور کا اجلاس کامل تصور ہوگا اور نیز ان قواعد کے ذریعہ اس امر کے فیصل کرنے کا طریق تجویز کرے کہ جب کسی کامل اجلاس کی ضرورت ہو تو کون سے جج بطور کامل اجلاس نشست کرینگے۔

(۳) جائز ہے کہ بپابندی احکام ضمن (۲) سینیئر جج اس امر کا فیصلہ کرے کہ ہر صورت میں کونسا جج اجلاس واحد کریگا اور عدالت کے کون سے ججوں کا اجلاس کوئی اجلاس یک جائی تصور ہوگا۔

چیف کورٹ کے احکام ابتدائی کے اپیل۔

دفعہ ۹۔ اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور نہج پر حکم نہ ہو تو چیف کورٹ کے کسی حکم یا ڈگری کا اپیل جبکہ وہ—

(الف) بہ تعمیل اختیارات سماعت ابتدائی اون مقدمات میں صادر کیا گیا ہو جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۴ یا حصہ ھذا کی دفعہ ۳۸ کے بموجب اور عدالتوں سے طلب کئے گئے ہوں۔ یا

(ب) بہ تعمیل بعض دیگر اختیارات سماعت ابتدائی بہ صیغہ دیوانی جن سے چیف کورٹ قاعدہ کے ذریعہ اس دفعہ کو متعلق کرے صادر کیا گیا ہو۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں اور حسب طریق ذیل ہوسکیگا۔ (یعنی)۔

(۱) اگر ڈگری یا حکم ایک جج نے صادر کیا ہو تو اوس کا اپیل دیگر دو ججوں کے اجلاس یک جائی میں یا اجلاس کامل میں جاسکے کہ کورٹ موصوف کسی عام قاعدہ یا خاص حکم کے ذریعہ ہدایت کرے۔ ہوگا۔

(۲) اگر ڈگری یا حکم ججوں کے ایک ایسے اجلاس یکجائی نے جو اجلاس کامل نہ ہو صادر کیا ہو اور اون ججوں کی رائے میں اختلاف ہو تو اوس کا اپیل اجلاس کامل میں ہوگا۔

ججوں میں اختلاف ہونے کی صورت میں فیصلہ کرنے کا قاعدہ

دفعہ ۱۰۔ اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور نہج پر حکم نہ ہو تو—

(۱) جب اون ججوں میں اختلاف رائے ہو جن کا چیف کورٹ کا کوئی اجلاس یکجائی مکمل ہو تو فیصلہ اون ججوں کی کثرت رائے کے مطابق ہوگا۔

(۲) اگر کوئی ایسی کثرت رائے نہ ہو تو—

(الف) اگر اجلاس یکجائی اجلاس کامل ہے یا اجلاس مذکور میں اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی عمل میں لائے جا رہے ہیں تو فیصلہ سینیئر جج کی رائے کے مطابق ہوگا۔

(ب) دیگر صورتوں میں وہ اجلاس یکجائی جس کے روبرو امر بحث طلب پیدا ہوا ہو اسکو استصواباً اجلاس کامل میں بھیجیگا اور اوس کا فیصلہ اجلاس کامل کے فیصلہ کے مطابق کریگا۔

کامل اجلاس سے استصواب کرانیکا اختیار۔

دفعہ ۱۱—عدالت چیف کورٹ کا کوئی واحد جج یا اوس کے حضور کا کوئی اجلاس یکجائی جو اجلاس کامل نہ ہو مجاز ہے کہ کسی مقدمہ میں کسی امر قانونی یا کسی امر متعلقہ رواج کو جو حکم قانون رکھتا ہو یا کسی دستاویز کی تعبیر یا کسی شہادت کے جواز کے متعلق امر کو جسکے بابت امور اوس حاکم یا اجلاس یکجائی کے روبرو پیدا ہوں اجلاس کامل کے فیصلہ کے لئے رجوع کرے اور وہ اوس مقدمہ کا فیصلہ اوس فیصلہ کے مطابق کریگا جو امر مذکور کی نسبت اجلاس کامل میں صادر ہو۔

بعض فوجداری مقدمات میں نظر ثانی۔

دفعہ ۱۲—جب کسی مقدمہ میں کسی ایسے سوال کا فیصلہ جو دفعہ ۱۱ میں ذکر کیا گیا ہے عدالت چیف کورٹ کے کسی ایسے جج نے فیصلہ کیا ہو جو عدالت چیف کورٹ کے اختیارات سماعت ابتدائی بہ حیثیت ایک ایسی عدالت کے استعمال کرتا ہو جس کی کارروائی پر اپیل دائر نہیں ہو سکتی اور اوس عدالت میں تجویز کے لئے پیش کیا جا چکا ہو یا کرانیکا اختیار ہو یا غیر معمولی فوجداری اختیارات سماعت ابتدائی زیر دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع استعمال کرتا ہو اور دفعہ مذکور یا دفعہ ۴۳۳ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع کے احکام کے بموجب کوئی استصواب نہ کیا گیا ہو تو عدالت چیف کورٹ مجاز ہے کہ گورنمنٹ ایڈووکیٹ کے اس امر کی تصدیق کرنے پر کہ ایسی رائے میں فیصلہ مذکور پر دوبارہ غور ہونی چاہئے مقدمہ مذکور کی یا اوس کے ایسے حصہ کی جو ضروری ہو نظر ثانی کرکے سوال مقدمہ کا قطعی فیصلہ کرے اور پھر جج مذکور کے صادر کردہ فیصلہ یا حکم یا سزا کو تبدیل کرے اور ایسا فیصلہ یا حکم یا سزا صادر کرے جو وہ مناسب خیال کرے۔

اہلکاران عدالت۔

دفعہ ۱۳—(۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ ایک رجسٹرار اور ایک ڈپٹی رجسٹرار اور دیگر ایسے اہلکاران سرشتہ مقرر کرے جو کورٹ مذکور کے انتظام خانگی دفتری اور اون اختیارات و فرائض کے استعمال اور بجا آوری کے لئے ضروری ہوں جو ایکٹ ہذا کے بموجب اوسکو تفویض یا اوس پر عاید کئے گئے ہیں۔

(۲) رجسٹرار کا تقرر تابع منظوری لوکل گورنمنٹ ہوگا۔

(۳) جو عہدہ داران اس دفعہ کے بموجب مقرر کئے جاویں وہ اون غیر جوڈیشل اور نیم جوڈیشل قسم کے اختیارات اور فرائض کو استعمال کرینگے اور انجام دینگے جنکی چیف کورٹ ہدایت کرے۔

(۴) جائز ہے کہ ہر ایسا عہدہ دار چیف کورٹ کے حکم سے اپنے عہدہ سے معطل یا معزول کیا جاوے۔

مگر شرط یہ ہے کہ رجسٹرار یا ڈپٹی رجسٹرار لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری کے بغیر موقوف نہ کیا جاوے۔

عدالت ہائے ماتحت کی نگرانی اور انتظام۔

دفعہ ۱۴—(۱) تمام دیگر عدالت ہائے دیوانی کی عام نگرانی و انتظام چیف کورٹ کے سپرد ہوگا اور یہ سب عدالتیں چیف کورٹ مذکور کے ماتحت ہونگی۔

(۲) چیف جج عدالت چیف کورٹ یا کوئی جج جسکو چیف جج نے مقرر کیا ہو وقتاً فوقتاً چیف کورٹ کے ماتحت عدالتوں کا ملاحظہ اور اونکی کارروائی کا معائنہ کریگا اور اون معاملات کے متعلق جن کے بارے میں قانون میں کوئی تجویز نہیں کیگئی ایسے ہدایات صادر کریگا جو عدالتوں کے لئے مناسب ہوں۔

قواعد مرتب کرانیکا اختیار۔

دفعہ ۱۵—(۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ مندرجہ ذیل امور کی نسبت ایسے قواعد مرتب کرے جو اس ایکٹ اور کسی دیگر قانون نافذہ وقت کے مطابق ہوں:—

(الف) کاغذات متعلقہ چیف کورٹ کے ترجمے اور ایسے کاغذات یا ترجموں کی نقل یا چھپائی کا بندوبست اور نیز جن شخصوں کی درخواست پر یا جنکی طرف سے وہ داخل کئے جائیں اون سے اونکی بابت عاید شدہ مصارف کی رقم طلب کر سکنے کا انتظام۔

(ب) جن اشخاص کو عدالتہائے پنجاب میں عرضی نویسی کرنے کی اجازت ہونی چاہئے اونکا اعلان اور جو شخص عرضی نویسی کرتے ہوں اون کی کارگذاری کے طریق کا انصرام اور اس امر کا فیصلہ کہ کن حاکم قواعد زیر ضمن ہذا کی خلاف ورزی کی تجویز کریگا۔

(ج) اس امر کی تجویز کہ جو لوگ اون عدالتوں میں وکالت کرتے ہوں اون کو کن مقدمات میں عدالت میں بزبان انگریزی تقریر کرنے کی اجازت ہوگی۔

(د) جو رجسٹر اون عدالتوں میں استعمال ہونی چاہئیں اون کے نمونوں کی تجویز۔

(ہ) جن مقدمات میں کوئی شخص کسی ایسی عدالت کی کسی مثل کے معائنہ یا اوس کی نقل حاصل کرنے کا مستحق ہو اون میں ضابطہ مقرر کرنا اور اون رسوم کی تجویز جو ایسے اشخاص سے کاغذات کی تلاش و معائنہ اور نقول کی بابت واجب الوصول ہو۔

(و) عدالتہائے ماتحت کے اہلکاران عملہ کو غیر جوڈیشل یا نیم جوڈیشل قسم کے ایسے اختیارات اور فرائض کا تفویض اور عاید کرنا جو اس کو مناسب معلوم ہوں اور اسطرح پر تفویض اور عاید کردہ اختیارات اور فرائض کے استعمال اور بجاآوری کے طریق کا انتظام کرنا۔

(ز) جو کتابیں اور اندراجات اور نقشے اور حساب کی کتاب اوس کے نزدیک اون عدالتوں میں رکھنے یا مرتب ہونے یا تالیف کرنے یا کسی حاکم کو بھیجنے ضروری ہوں اون کے نمونوں کا تجویز کرنا۔

(ح) اون عدالتوں کے معائنہ اور اون کی کارروائی کی نگرانی کا انتظام۔

(ط) جو اختیارات چیف کورٹ کو بموجب دفعہ ۳۵ (۴) سپرد کئے گئے ہیں اونکے استعمال کا انتظام۔ اور

(ی) اون عدالتوں کے جوڈیشل عہدہ داران اور اہلکاروں کی استعداد بڑھانے اور ایسے عہدہ داروں کا مناسب انتظام رکھنے کی غرض سے تمام ایسے امور کا بندوبست جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

(۲) کوئی قاعدہ جو ضمن (الف) یا (ب) یا (ج) (د) یا (ز) یا (ح) یا (ط) یا (ی) کے بموجب مرتب کیا جائیگا وہ اوس وقت تک نافذ نہ ہوگا جبتک کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگاہ سے منظور ہوکر سرکاری گزٹ میں مشتہر نہ کیا جائے۔

(۳) جو شخص کسی قاعدہ مرتبہ زیر ضمن (ب) سے انحراف کریگا اوسے جرمانہ کی سزا دی جائیگی جس کی تعداد ۵۰ روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

رجسٹر۔ کتابیں و حساب کتاب اور نقشہ جات جو چیف کورٹ رکھیگی اور ارسال کریگی۔

دفعہ ۱۶ - (۱) چیف کورٹ ایسے رجسٹر اور کتابیں اور حساب و کتاب رکھیگی جو اوس کی کارروائی کے انصرام کے لئے ضروری ہوں اور اون میں سے ایسے رجسٹر اور کتابیں اور حساب کتاب اور کورٹ موصوف کی کارگذاری کے ایسے نقشے لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کریگی جو گورنمنٹ مذکور طلب کرے۔

(۲) نیز چیف کورٹ اون تمام فرمائشوں کی تعمیل کریگی جو اوسکو اپنے یا اوس کے ماتحت عدالتوں کے کاغذات کی مصدقہ نقول یا انتخاب کے لئے منجانب جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا منجانب لوکل گورنمنٹ کی جائیں۔

اختیارات دیوانی کے استعمال میں ضابطہ چیف کورٹ۔

دفعہ ۱۷ - (۱) چیف کورٹ جب کہ وہ عدالت صیغہ دیوانی کی حیثیت سے اجلاس کرتی ہو تو ایسے طریق پر شہادات لیگی اور فیصلہ اور احکام قلمبند کریگی جیسے کہ وہ قاعدہ کے ذریعہ ہدایت کرے اور اوسے جائز ہوگا کہ اپنے اختیارات دیوانی کے افعال کے متعلق کورٹ کسی کارروائی کے نمونے تجویز کرے۔

(۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مندرجہ ذیل احکام چیف کورٹ سے بصورت استعمال اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی متعلق نہ ہونگے۔یعنی قاعدہ ۳ حکم نمبر ۱۰ اور قواعد ۵ تا ۹ (بشمول ہر دو) و قاعدہ ۱۱ اور قواعد ۱۳ تا ۱۵ (بشمول ہر دو) اور قاعدہ ۱۶ - حکم نمبر ۱۸ (جہاں تک کہ وہ شہادت لینے کے طریق سے متعلق ہے) اور قواعد ۱ و ۳ و ۴ و ۵ حکم نمبر ۲۰ اور قاعدہ ۷ حکم نمبر ۳۳ کا اسقدر حصہ جو یادداشت مرتب کرنے کے متعلق ہے۔

(۳) مجموعہ مذکور کا قاعدہ ۳۵ - حکم نمبر ۴۱ چیف کورٹ سے بصورت استعمال اختیارات صیغہ اپیل متعلق نہ ہوگا۔

باب ۳

دیوانی کی عدالت ہائے ماتحت

عدالتوں کے اقسام

عدالتہائے کے اقسام

دفعہ ۱۸ - عدالت چیف کورٹ اور عدالتہائے مطالبہ خفیفہ جو زیر ایکٹ عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء قائم ہوئی ہوں اور عدالت ہائے جو کسی اور قانون نافذہ وقت کے بموجب قائم ہوئی ہوں اون کے علاوہ عدالت ہائے دیوانی کے مندرجہ ذیل اقسام ہونگے۔یعنی :-

(۱) عدالت ڈسٹرکٹ جج۔
(۲) عدالت زائد جج۔
(۳) عدالت جج ماتحت۔ اور
(۴) عدالت منصف۔

اضلاع دیوانی۔

دفعہ ۱۹ - (۱) اس حصہ کی اغراض کے لئے گورنمنٹ اپنے ماتحت ممالک کو ضلع ہائے دیوانی میں تقسیم کریگی۔

(۲) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ان اضلاع کی حدود یا تعداد تبدیل کرے۔

ڈسٹرکٹ جج۔

دفعہ ۲۰ - لوکل گورنمنٹ جس قدر اشخاص کو ضروری خیال کرے ڈسٹرکٹ جج مقرر کریگی اور اون میں سے ایک ایک شخص کو ہر ایک ضلع میں بطور ڈسٹرکٹ جج ضلع مذکور تعینات کریگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر لوکل گورنمنٹ مناسب خیال کرے تو ایک ہی شخص دو یا زیادہ اضلاع کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا جاسکتا ہے۔

زائد ججان۔

دفعہ ۲۱ - (۱) جب کسی ڈسٹرکٹ جج کے روبرو زیر تجویز کام کے بوجہ تصفیہ کے لئے زائد جج یا ججون کی مدد مطلوب ہو تو لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ایسے زائد جج مقرر کرے جو ضروری ہوں۔

(۲) اس طرح پر مقرر کردہ زائد جج ڈسٹرکٹ جج کے ایسے فرائض انجام دیگا جو ڈسٹرکٹ جج مذکور اوس کے سپرد کرے اور ان فرائض کی انجام دہی میں وہ ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات استعمال کریگا۔

جج ہائے ماتحت۔

دفعہ ۲۲ - لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جس قدر اشخاص وہ ضروری خیال کرے اون کو ماتحت جج مقرر کرے۔

منصف۔

دفعہ ۲۳ - لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جس قدر منصف مقرر کرنے ہوں اون کی تعداد کا تعین کرے اور جب اس تعداد میں کوئی جگہہ خالی ہو تو چیف کورٹ مجاز ہے کہ اوس پر بپابندی قواعد مرتبہ زیر ضمن ۲ - اگر کوئی ہوں کسی ایسے شخص کو مقرر کرے جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

(۲) چیف کورٹ مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے اون شخصوں کی لیاقت کے باب میں قواعد مرتب کرے جو منصف مقرر کرنے ہوں۔

عدالت ضلع اختیارات سماعت ابتدائی کی اعلیٰ عدالت دیوانی ہوگی۔

دفعہ ۲۴ - عدالت ڈسٹرکٹ جج عدالت ضلع یا ضلع میں اختیارات سماعت ابتدائی کی اعلیٰ عدالت متصور ہوگی۔

مقدمات میں تسفرکٹ جج کے اختیارات سماعت ابتدائی۔

دفعہ ۲۵۔—اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور امر پر حکم نہ ہو تو ڈسٹرکٹ جج کو دیوانی کے ابتدائی مقدمات میں بلا لحاظ قیمت مالیت اختیارات سماعت حاصل ہونگے۔

ماتحت ججوں اور منصفوں کے اختیارات کی مالی حدود۔

دفعہ ۲۶—(۱) دیوانی کے ابتدائی مقدمات میں جو اختیارات باعتبار مالیت کوئی ایسا شخص استعمال کریگا جو جج ماتحت یا منصف مقرر کیا جائے اون کا تعین بصورت جج ماتحت لوکل گورنمنٹ کریگی اور بصورت منصف اونکا تعین چیف کورٹ یا تو شخص مذکور کو کسی جماعت یا درجہ میں داخل کرکے یا اور ایسے طریق پر جو اوس کے نزدیک مناسب ہو کریگی۔

(۲) ماتحت جج کی صورت میں جائز ہے کہ یہہ اختیارات غیر محدود ہوں مگر منصف کی صورت میں وہ اون مقدمات سے متعلق ہونگے جنکی مالیت ایکہزار روپیہ سے زیادہ ہے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ چیف کورٹ کی سفارش پر اشتہار مندرجہ سرکاری گزٹ کے ذریعہ کسی منصف کی نسبت جس کا نام اشتہار مذکور میں درج ہو یہہ ہدایت کرے کہ اوس کے اختیارات مطالبات خفیفہ سے اور ایسے غیر منقسمہ مقدمات سے متعلق ہونگے جنکی مالیت دو ہزار روپیہ سے زائد نہ ہو اور جن کی اشتہار مذکورہ میں توضیح کی گئی ہو۔

اختیارات کی مقامی حدود۔

دفعہ ۲۷—(۱) کسی ماتحت جج کے اختیارات کی مقامی حدود وہ ہونگی جو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے۔

(۲) کسی منصف کے اختیارات کی مقامی حدود وہ ہونگی جو چیف کورٹ مقرر کرے۔

(۳) جب لوکل گورنمنٹ کسی جج ماتحت یا چیف کورٹ کسی منصف کو کسی ضلع میں تعینات کرے تو اوس ضلع کی مقامی حدود بشرطیکہ اوس کے خلاف کوئی اور ہدایت نہو اوسکے اختیارات کی مقامی حدود سمجھی جائینگی۔

خاص جج اور بنچوں۔

دفعہ ۲۸—(۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ کسی شخص کو تمام یا بعض ایسے اختیارات تفویض کرے جو اس حصہ کے بموجب کسی ماتحت جج یا منصف کو خاص اقسام کے مقدمات کی نسبت یا کسی مقامی رقبہ میں مقدمات کی نسبت عموماً تفویض کئے جاسکتے ہوں۔

(۲) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ وہ ہدایت کرے کہ جن شخصوں کو اس دفعہ کے بموجب ایک ہی قسم کے اختیارات جن کا استعمال ایک ہی مقامی رقبہ کے اندر ہوسکتا ہو تفویض ہوئے ہوں اور اون کی تعداد طاق ہو بطور بنچ اجلاس یکجائی کرے۔ وہ اختیارات اس طرح پر قایم کی ہوئی بنچ میں اوسوقت تک استعمال کئے جائینگے جب تک ایسی ہدایت نافذ رہے اور کسی اور طریق پر نہیں۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب قایم کردہ بنچ کے ممبروں کی کثرت رائے کا فیصلہ بنچ مذکور کا فیصلہ سمجھا جائیگا۔

(۴) جن شخصوں کو اس دفعہ کے بموجب اختیارات تفویض کئے جائینگے اور اس دفعہ کے بموجب قائم کی ہوئی بنچیں اس حصہ کی اغراض کے لئے ماتحت جج یا منصف جیسے کہ لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے سمجھی جائینگی۔

ماتحت جج اور منصف کو عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیارات عطا کرنے کا اختیار۔

ایکٹ نمبر ۹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع۔

دفعہ ۲۹—لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ اشتہار مندرجہ سرکاری گزٹ کے ذریعہ ایسی مقامی حدود کے اندر جو اوس کے نزدیک مناسب ہوں کسی جج ماتحت یا منصف کو ایکٹ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کے بموجب جج عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیارات اون مقدمات کی تجویز کے لئے جو ایسی عدالتوں کی سماعت کے قابل ہوں اوسقدر مالیت تک جو جج ماتحت کی صورت میں پانچسو روپیہ سے اور منصف کی صورت میں اڑھائی سو روپیہ سے زائد نہو جیسے کہ اوس کے نزدیک مناسب ہو تفویض کرے اور نیز وہ مجاز ہے کہ اس طرح پر تفویض کئے ہوئے اختیارات واپس لے۔

بعض کار روائیوں میں ماتحت جج یا منصف کا ڈسٹرکٹ کورٹ کے اختیارات سماعت کا استعمال کرنا۔

دفعہ ۳۰—(۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ بذریعہ عام یا خاص حکم کسی جج ماتحت کو یہہ اختیار دے کہ وہ مندرجہ ذیل کار روائیوں میں سے کسی کی یا ایسی کار روائی میں سے کسی قسم

وہ حکم مذکور کی تجویز کرے یا کسی ڈسٹرکٹ جج کو اختیار دے کہ وہ مندرجہ ذیل کارروائیون مین سے کسی کو یا ایسی کارروائی مین سے کسی قسم مصرحہ حکم مذکور کو اپنے زیر نگرانی کسی جج ماتحت کے محکمہ مین منتقل کرے۔

(۲) ضمن (۱) مین محولہ کارروائیان حسب ذیل هین۔یعنی:—

(الف) کارروائی زیر ایکٹ وراثت هند مصدرہ سنہ ۱۸۶۵ ع اور زیر ایکٹ پروبیٹ و ایڈمنسٹریشن۔مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ع جن کا فیصلہ ڈسٹرکٹ ڈیلیگیٹ ضلع نہین کر سکتے۔

(ب) کارروائی زیر ایکٹ گارڈین و وارڈ هائے مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ ع۔

...ت هائے هند نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع نمبر ۵ مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ع۔ ...ٹ هند نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۰ع۔

(۳) ڈسٹرکٹ جج مجاز هے کہ ایسی کارروائیون کو جو جج ماتحت کے زیر تجویز هون یا جو کسی جج ماتحت کے محکمہ مین منتقل کیگئی هون واپس منگا لے اور خواہ اون کو خود فیصل کرے یا اون کو اپنے ماتحت کسی ایسی عدالت مین منتقل کر دے جو اون کے فیصل کرنے کی مجاز هو۔

(۴) ایسی کارروائیون کو جو اس دفعہ کے بموجب کسی ماتحت جج کے زیر تجویز هون یا اوس کے محکمہ مین منتقل کیگئی هون اون کو جج ماتحت اون قواعد کی پابندی کے ساتھ فیصلہ کریگا جو ایسی کارروائیون سے اوس صورت مین متعلق هون جب اونکو ڈسٹرکٹ جج فیصل کرے۔

عدالت کے اجلاس کا مقام۔

دفعہ ۳۱—(۱) لوکل گورنمنٹ مجاز هے کہ ایسے مقام یا مقامات مقرر کرے جہان اس حصہ کے بموجب قایم کردہ کسی عدالت کا اجلاس هونا چاهئے۔

(۲) جائز هے کہ اس طرح پر مقرر کردہ مقام یا مقامات عدالت کے اختیارات کی مقامی حدود کے باهر هون۔

(۳) اگر اس دفعہ کے بموجب صادر کئے هوئے کسی حکم مین کسی اور طرح پر حکم نہو تو اس حصہ کے بموجب منضبط شدہ کسی عدالت کا اجلاس اوس کے اختیارات کی مقامی حدود کے اندر کسی مقام پر کیا جا سکتا هے۔

معطلی اور معزولی۔

دفعہ ۳۲—(۱) جائز هے کہ کسی ڈسٹرکٹ جج یا جج ماتحت کو لوکل گورنمنٹ اوس کے عہدہ سے معطل یا معزول کرے۔

(۲) جائز هے کہ کسی منصف کو چیف کورٹ زیر نگرانی لوکل گورنمنٹ اوس کے عہدہ سے معطل یا معزول کرے۔

نگرانی عدالتہائے۔

دفعہ ۳۳—باتباع عام نگرانی و اهتمام چیف کورٹ ڈسٹرکٹ جج اپنے اختیارات کی مقامی حدود کے اندر جملہ عدالت هائے دیوانی منضبط شدہ زیر حصہ هذا پر نگرانی رکھیگا۔

کام تقسیم کرنیکا اختیار۔

دفعہ ۳۴—باوجود کسی حکم مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے هر ایک ڈسٹرکٹ جج مجاز هے کہ بذریعہ تحریری حکم هدایت کرے کہ صیغہ دیوانی کا کوئی کام جو اوس کی اپنی اور اوسکی ماتحت عدالتون کے قابل تجویز هو وہ اون عدالتون مین ایسے طریق پر تقسیم کیا جائے جو اوس کے نزدیک مناسب هو۔

مگر شرط یہ هے کہ جو هدایت اس دفعہ کے بموجب جاری کی جائیگی اوسکی رو سے کسی عدالت کو اسکے اختیارات سے باهر کسی اختیار کے استعمال کرنے یا کسی کام کو کرنے کا اختیار نہ دیا جائیگا۔

عدالت هائے ماتحت کے اهلکاران عملہ۔

دفعہ ۳۵—(۱) عدالت هائے ضلع اور عدالت هائے مطالبہ خفیفہ کے اهلکاران عملہ کا تقرر علی الترتیب اون عدالتون کے جج کرینگے اور وہ مجاز هونگے کہ اون کو معطل اور معزول کرین۔

(۲) عدالت ضلع کے ماتحت عدالت هائے بجز عدالت هائے مطالبہ خفیفہ کے اهلکاران عملہ کا تقرر عدالت ضلع کریگی اور وہ مجاز هوگی کہ اون کو معطل اور معزول کرے۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب جو تقرر هوگا وہ اون قواعد کی پابندی سے هوگا جو لوکل گورنمنٹ اس باب مین تجویز کرے اور کسی امر زیر دفعہ هذا کے متعلق کارروائی کرتے وقت عدالت مطالبہ خفیفہ کا جج عدالت ضلع کی زیر نگرانی عمل کریگا۔

(۴) جو حکم کوئی ڈسٹرکٹ جج زیر دفعہ هذا صادر کریگا وہ زیر نگرانی چیف کورٹ هوگا۔

اهلکاران عملہ پر جرمانہ کرنیکا اختیار۔

دفعہ ۳۶—(۱) عدالت ضلع یا کوئی عدالت ماتحت عدالت ضلع مجاز هے کہ اوس عدالت کے اهلکاران عملہ پر بد عملی یا اپنی خدمات کی بجا آوری مین غفلت کرنے کے سبب کسیقدر جرمانہ کرے جو ایک ماہ تنخواہ سے زیادہ نہو۔

(۲) عدالت ضلع مجاز ہے کہ اپنے ماتحت کسی عدالت کے کسی حکم کو جو ضمن (۱) کے بموجب صادر کیا جائے اپیل پر یا اور نہج پر منسوخ یا ترمیم کرے اور نیز مجاز ہے کہ بہ تعزیک خود اپنے ماتحت عدالت کے کسی اہلکار پر ایک ماہ کی تنخواہ تک جرمانہ کرے۔

ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات کا تفویض کرنا۔

دفعہ ۳۷۔ عدالت ضلع مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے ضلع کے کسی جج ماتحت کو عدالت ضلع کے اختیارات عطیہ از روئے دفعات ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ حصہ ہذا اور دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی تفویض کرے اور یہہ اختیارات وہ جج ماتحت اوس عدالت ضلع کی زیر نگرانی ضلع کے کسی مصرحہ حصہ میں استعمال کریگا۔

باب ۴

مقدمات دیوانی میں اختیارات اپیل و نگرانی

ڈسٹرکٹ جج اور زائد ججوں کے احکام کے اپیل

دفعہ ۳۸۔ (۱) اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور نہج پر حکم نہ ہو تو کسی ایسے ڈسٹرکٹ جج یا زائد جج کے جو اختیارات سماعت ابتدائی استعمال کرتا ہو صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل چیف کورٹ میں رجوع ہوگا۔

(۲) کسی زائد جج کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل کسی ایسی صورت میں چیف کورٹ میں رجوع نہ ہوگا جب کہ اوس ڈگری یا حکم کے از پیشگاہ ڈسٹرکٹ جج صادر ہونے کی صورت میں اوس کا اپیل عدالت مذکور میں نہ ہو سکتا ہو۔

ماتحت ججوں اور منصفوں کے احکام کے اپیل۔

دفعہ ۳۹۔ (۱) بجز صورت ماسبق کے کسی جج ماتحت کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل مندرجہ ذیل عدالتوں میں ہوگا۔

(الف) عدالت ڈسٹرکٹ جج میں جب کہ ابتدائی مقدمہ کی مالیت جس میں حکم یا ڈگری مذکور صادر کی گئی ہو پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہو اور

(ب) چیف کورٹ میں کسی اور صورت میں۔

(۲) بجز صورت ماسبق کے کسی منصف کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل عدالت ڈسٹرکٹ جج میں ہوگا۔

(۳) جب ایسے اپیلوں کے موصول کرنے کا کام جو ضمن (۱) یا ضمن (۲) کے بموجب عدالت ڈسٹرکٹ جج میں رجوع ہو سکتی ہیں کسی زائد جج کو تفویض کیا گیا ہو تو جائز ہے کہ وہ اپیل اوس زائد جج کے روبرو پیش کئے جائیں۔

(۴) چیف کورٹ مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے بذریعہ اشتہار مندرجہ مقامی سرکاری گزٹ ہدایت کرے کہ کسی منصف کے کسی ابتدائی مقدمہ صادر کردہ کل یا بعض ڈگریوں یا احکام کے اپیل جو زیر ضمن (۲) عدالت ضلع میں قابل رجوع ہوں کسی جج ماتحت کے روبرو دائر کئے جائینگے جو اشتہار مذکور میں مندرج ہو اور اوس ہدایت کے جاری ہونے پر اپیل مذکور اوسی طریق پر دائر کئے جائینگے اور ایسے جج ماتحت کی عدالت اوس طریق پر دائر کردہ کل اپیلوں کی اغراض کیلئے عدالت ضلع متصور ہوگی۔

منصفوں کے احکام کی اپیلوں کو ماتحت ججوں کی عدالتوں میں منتقل کرنے کا اختیار۔

دفعہ ۴۰۔ (۱) ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ منصفوں کے احکام اور ڈگریوں کے اپیلوں کو جو اوسکے روبرو زیر تجویز ہوں ایسے ماتحت جج کی عدالت میں منتقل کرے جو اوسکے انتظامی اہتمام کے ماتحت ہو۔ اور جو اونکے فیصلہ کرنے کا مجاز ہو۔

(۲) ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ اس طرح پر منتقل کردہ کسی اپیل کو واپس منگا لے اور خواہ اوسکو خود سماعت کرکے فیصل کرے یا اوسکو ایسی عدالت میں منتقل کرے جو اوسکے انتظامی اہتمام کے ماتحت ہو اور اوس اپیل کے فیصل کرنے کی مجاز ہو۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب منتقل کردہ اپیل بپابندی اون قواعد کے فیصل کئے جائینگے جو اوسی قسم کے اپیلوں سے ایسی صورت میں متعلق ہیں جبکہ وہ از پیشگاہ ڈسٹرکٹ جج فیصل ہوں۔

(۴) اس دفعہ کی رو سے عطا کردہ اختیارات بپابندی کسی ایسے عام یا خاص احکام کے استعمال کئے جائینگے جو چیف کورٹ وقتاً فوقتاً اس باب میں جاری کرے۔

دفعہ ۴۱—(۱) کسی عدالت ماتحت چیف کورٹ کی ہر ایک ایسی ڈگری کا اپیل جو بصیغہ اپیل صادر کی گئی ہو ماسوا جہ فیل وجوہات میں سے کسی وجہ پر عدالت چیف کورٹ میں ہوگا۔یعنی اگر—

اپیل ثانی۔

(الف) فیصلہ قانون یا کسی ایسے رواج یا رسم کے خلاف ہو جو قانون کا حکم رکھتا ہو۔

(ب) فیصلہ میں کسی ایسے اہم امر تنقیح کا فیصلہ نہ کیا گیا ہو جو قانون یا ایسے رواج یا رسم کے متعلق ہو جو قانون کا حکم رکھتا ہو۔

(ج) اوس ضابطہ میں کوئی اہم غلطی یا نقص ہو جو مجموعہ ضابطہ دیوانی مصدرہ سنہ ۱۹۰۸ع یا کسی اور نافذہ وقت قانون میں تجویز کیا گیا ہو اور جسکی وجہ سے مقدمہ کے فیصلہ پر بنائے روئداد میں کوئی غلطی یا نقص عاید ہو گیا ہو۔

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع

(۲) صیغہ اپیل میں صادر کردہ کسی یکطرفہ ڈگری کا اپیل اس دفعہ کے بموجب ہوسکتا ہے۔

(۳) دفعہ ہذا کی ضمن (۱) میں کوئی حکم درج ہونے کے باوجود کسی دستور یا رواج کے وجود یا جواز کی نسبت کسی عدالت ماتحت چیف کورٹ کی ڈگری بصیغہ اپیل کا اپیل چیف کورٹ میں رجوع نہوگا تا وقتیکہ ماتحت عدالت اپیل کے جج نے اس امر کی تصدیق نہ کی ہو کہ رواج یا رسم مذکور کافی اہمیت رکھتا ہے اور کہ اوس کے متعلق شہادت ایسی متضاد اور غیر یقینی ہے کہ اس کے جواز اور وجود کی نسبت اس قدر مضبوط شک ہے کہ اپیل مذکور واجب ٹھہرتا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اوس تاریخ سے جس پر ماتحت عدالت اپیل کی ڈگری صادر کی گئی ہو ۴۰ دن گذرنے کے بعد کوئی درخواست زیر ضمن (۳) دفعہ ہذا موصول نہیں کی جائیگی تا وقتیکہ درخواست کنندہ عدالت کا اطمینان نہ کرا دے کہ اوس کے پاس عرصہ مذکورہ کے اندر درخواست داخل نہ کرنے کی کافی وجہ ہے۔

نیز شرط یہ ہے کہ کسی اپیل زیر ضمن (۱) دفعہ ہذا کی میعاد محسوب کرتے وقت وہ عرصہ جس کے اندر درخواست زیر ضمن ہذا زیر تجویز رہی ہو حساب میں نہ لیا جائیگا۔

دفعہ ۴۲ (۱) کوئی اپیل ثانی رجوع نہیں کیا جائیگا۔الا وجوہات مذکورہ دفعہ ۴۱ پر۔

دیگر وجوہات پر اپیل ثانی نہیں ہو گا۔

(۲) کوئی اپیل ثانی کسی اس قسم کی نالش میں رجوع نہ کیا جائیگا۔جو عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ میں قابل سماعت ہو جب کہ نالش ابتدائی کی بنائے دعوے کی مالیت یا رقم پانچسو روپیہ سے زاید نہو۔

بعض نالشات میں کوئی اپیل ثانی نہ ہوگا۔

دفعہ ۴۳—چیف کورٹ مجاز ہے کہ کسی اپیل ثانی میں اگر شہادت موجودہ مثل کافی ہو کسی ایسے واقع کے امر تنقیح کا فیصلہ کرے جو اپیل کے تصفیہ کے لئے ضروری ہو۔لیکن جس کا ماتحت عدالت اپیل نے فیصلہ نہ کیا ہو۔

واقع کے امر تنقیح کے فیصل کرنیکی بابت چیف کورٹ کا اختیار۔

دفعہ ۴۴—چیف کورٹ مجاز ہے کہ کسی ایسے مقدمہ کی مثل طلب کرے جسکا کسی عدالت ماتحت نے فیصلہ کیا ہو اور جسکا اپیل چیف کورٹ میں رجوع نہ ہو سکتا ہو اور اگر عدالت ماتحت مذکور

نگرانی۔

کی نسبت ظاہر ہو کہ:—

(الف) اوس نے ایسے اختیارات سماعت کا استعمال کیا ہے جو اوس کو قانوناً تفویض نہیں کئے گئے۔

(ب) اس طرح پر تفویض شدہ اختیارات سماعت کے استعمال میں وہ قاصر رہی ہے یا

(ج) اوس نے اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں خلاف قانون طریق پر یا اہم بیقاعدگی کے ساتھ عمل کیا ہے۔

تو چیف کورٹ مجاز ہے کہ ایسا حکم صادر کرے جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

میعاد کا عرصہ۔

دفعہ ۴۴—(الف) (۱) کسی اپیل زیر دفعہ ۴۱ حصہ ہذا کی میعاد اوس ڈگری کی تاریخ سے جس کے خلاف اپیل کیا جائے ۹۰ یوم ہوگی۔

(۲) اس عرصہ کو محسوب کرنے میں اور جملہ دیگر ایسے امور کے متعلق جنکی اس دفعہ میں تصریح نہیں کی گئی کسی اپیل زیر دفعہ مذکور کی میعاد احکام ایکٹ میعاد ہذہ سنہ ۱۹۰۸ع کے تابع متصور ہوگی۔

باب ۵

احکام ضمنی

تقررات عمل میں لانے و اختیارات تفویض کرنیکا طریق۔

دفعہ ۴۵—اگر اس حصہ میں کسی اور طرح پر تجویز نہ کی گئی ہو تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جب اوس کو حصہ ہذا کی رو سے کسی تقرر کے عمل میں لانے یا بعض اختیارات تفویض کرنیکا اختیار دیا گیا ہو کسی شخص کو بالخصوص نام سے یا اوس کے عہدہ کے اعتبار سے مقرر کرے یا اختیارات تفویض کرے۔

عہدہ دوران کے اختیارات کا جاری رہنا۔

دفعہ ۴۶—جب کبھی کسی ایسے شخص کو جو سرکاری ملازمت میں کسی عہدہ پر مقرر ہو اور جس کو کسی مقامی حدود کے اندر کوئی اختیارات زیر حصہ ہذا تفویض کئے گئے ہوں بعد میں کسی وقت کسی دیگر قسم مقامی رقبہ کے اندر اوسی قسم کے مساوی عہدہ پر یا اعلیٰ عہدہ پر تبدیل یا تعینات کیا جائے تو وہ بجز اس کے کہ لوکل گورنمنٹ کسی اور امر پر ہدایت کرے یا ارشاد کسی اور قسم پر ہدایت کر دی ہو اوس مقامی رقبہ میں جس میں وہ اس طرح پر تبدیل یا تعینات کیا گیا ہو وہی اختیارات استعمال کریگا۔

تعطیلات۔

دفعہ ۴۷—(۱) بپابندی منظوری لوکل گورنمنٹ چیف کورٹ ایام کی ایک فہرست مرتب کرے گی جن پر چیف کورٹ میں اور اوس کے ماتحت عدالہائے دیوانی میں ہر سال تعطیل منائی جائیگی۔

(۲) ہر ایک ایسی فہرست سرکاری گزٹ میں شائع کی جائیگی۔

کارروائی کا منتقل کرنا۔

دفعہ ۴۸—چیف کورٹ مجاز ہے کہ کسی قانون نافذہ وقت کے احکام کی پابندی کے ساتھ اپنی تحریک پر یا کسی فریق مقدمہ کی درخواست پر کسی کارروائی کو جو اوس کے ماتحت کسی عدالت میں زیر تجویز ہو اور جس کے واپس طلب کرنے کے متعلق مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات ۲۴ و ۱۳۱ میں یا مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع کی دفعہ ۵۲۶ میں تجویز نہ کی گئی ہو واپس طلب کرے اور خواہ اوس کارروائی کو خود فیصل کرے یا بغرض فیصلہ کسی دیگر عدالت ماتحت میں منتقل کرے۔

ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ع۔ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ع۔

ایکٹ معاملہ زمین پنجاب اور ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب اور ایکٹ رسوم عدالت ہذا کی ترمیم

دفعہ ۴۹—(الف) ایکٹ معاملہ زمین پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کی دفعہ ۱۱۷ (۲) کی ضمن (ج) میں الفاظ "ڈسٹرکٹ جج" کی بجائے الفاظ "جج ماتحت" ثبت کئے جائینگے اور ضمن ہائے (د) و (ہ) میں الفاظ "عدالت قسمت" کی بجائے الفاظ "عدالت ضلع" ثبت کئے جائینگے۔

ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ع۔

ایکٹ نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ع۔

(ب) ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کی دفعہ ۹۹ (۱) میں الفاظ "ڈویژنل جج" کی بجائے الفاظ "ڈسٹرکٹ جج" ثبت کئے جائینگے۔

ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ع۔

(ج) ایکٹ رسوم عدالت ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۰ع کی دفعہ ۷ (پنجم) (ب) میں لفظ "پانچ" کی بجائے لفظ "دس" ثبت کیا جائیگا۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۸ع۔

دفعہ ۵۰ — "ڈسٹرکٹ جج" کی تعریف مندرجہ

ایکٹ عبارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع میں مندرجہ تعریف ڈسٹرکٹ جج کی ترمیم۔

دفعہ ۲ (۱۵) ایکٹ عبارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع کی بجائے مندرجہ ذیل تعریف ثبت کیجائیگی —

"ڈسٹرکٹ جج" سے اختیارات سماعت ابتدائی کی کسی اعلے عدالت دیوانی کا جج مراد ہوگی لیکن اوس میں عدالت چیف کورٹ بصورت نفاذ اپنے معمولی یا غیر معمولی اختیارات سماعت ابتدائی بصیغہ دیوانی شامل نہوگی"

ضمیمہ ۸

(دیکھو دفعہ ۲ حصہ ہذا)

۱	۲	۳	۴
سال	نمبر	مضمون یا مختصر نام	حد منسوخی
		ایکٹ ہائے جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل۔	
سنہ ۱۸۸۴ع ...	۱۸	ایکٹ عدالتہائے پنجاب ...	کل
سنہ ۱۸۸۸ع ...	۱۳	ایضاً ایضاً ...	کل
سنہ ۱۸۹۵ع ...	۱۹	ایضاً ایضاً ...	کل
سنہ ۱۸۹۹ع ...	۲۵	ایضاً ایضاً ...	کل
		ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل۔	
سنہ ۱۹۰۹ع ...	۱	ترمیمی ایکٹ عدالتہائے پنجاب۔	کل
سنہ ۱۹۱۲ع ...	۱	ایضاً ایضاً ...	کل
سنہ ۱۹۱۲ع ...	۳	ایضاً ایضاً ...	کل

دستخط — اس۔ ڈبلیو کریسی

سیکرٹری کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب۔

گورنمنٹ پنجاب

[طبع سوم]

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو جناب ممدوح کی پیشگاہ سے ۶ جون سنہ ۱۹۱۸ع کو اور معلے القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۲۵ جون سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہو چکا ہے تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۸ع

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ پنجاب میں نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی کی ممانعت کر دی جائے۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی کی ممانعت کر دی جائے اور ہرگاہ

زیر دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری اوس قانون کی تبدیلی کے لئے حاصل کر لی گئی جس پر ایکٹ ہذا کی دفعہ ۵ کا اثر ہوتا ہے۔ لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

مختصر نام و وسعت نفاذ۔

دفعہ ۱ (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ تمباکو نوشی نو عمر اشخاص سنہ ۱۹۱۶ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا۔

تعریف۔

دفعہ ۲—ایکٹ ہذا میں "تمباکو" سے مراد ہر ایک قسم کا تمباکو ہے اور اس میں بطور تمباکو پینے کے قابل ہر ایک ایسا مرکب شامل ہے جسکو تمباکو کے بدل کے طور پر ظاہر کرنا مقصود ہو۔

"شارع عام" سے مراد ایسی جگہہ ہے جہاں پبلک کو موجودہ الوقت کے لئے آنے کی اجازت ہو خواہ کچھ ادا کر کے یا دیکر بغیر اور اوس میں ریلوے اسٹیشن اور ریلوے گاڑی شامل ہے۔

بچوں کے پاس تمباکو فروخت کرنے کی پاداش میں سزا۔

دفعہ ۳—جو شخص کسی ایسے بچے کے ہاتھ جو بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر کا ہو کسی قسم کا تمباکو خواہ وہ ان کے ذاتی استعمال کے لئے ہو یا نہ ہو فروخت کریگا یا اوسکو دیگا یا اوس کے ہاتھہ فروخت کرنے یا اوس کو دینے کا اقدام کریگا وہ کسی مجسٹریٹ کے روبرو اثبات جرم پر اول جرم کی صورت میں ایسی سزاء جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور دوسرے جرم کی صورت میں ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو بیس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور تیسرے جرم یا بعد کے جرم کی صورت میں ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

اوس تمباکو کی گرفتاری جسکو کوئی نوعمر شخص شارع عام میں پیتا ہو۔

۴—اگر کوئی لڑکا جو بظاہر سولہ سال سے کم عمر کا ہو کسی شارع عام میں تمباکو نوشی کرتا دیکھا جائے تو ہر لمبردار و ذیلدار ہر کسی منظور شدہ سکول یا یونیورسٹی سے ملحقہ کالج کے مدرس ممبر میونسپل کمیٹی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ۔ ممبر کمیٹی رقبہ مشتہرہ قانون پیشہ شخص درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص یا ہر مجسٹریٹ کے لئے جائز ہوگا کہ وہ ایسے تمباکو کو لیکر تلف کر دے۔

سرسری اختیارات سماعت

دفعہ ۵—جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجسٹریٹوں کی کسی ایسی کو جسے مجسٹریٹ درجہ دوم یا سوم کے اختیارات حاصل ہوں زیر ایکٹ ہذا کسی جرم کے سرسری طور پر تجویز کرنے کا اختیار تفویض کرے۔

دستخط—ایس۔ ڈ بلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین

گورنمنٹ پنجاب

طبع دوم

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی پیشگاہ سے ۷ جون سنہ ۱۹۱۸ع کو اور جناب معلے القاب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۲۱ جون سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہوا تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۸ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ پنجاب کے مواضعات اور چھوٹے چھوٹے قصبات کے باشندوں کے اشد ضرورت کے موقع پر رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ اشد ضرورت کی صورت میں پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات میں وہاں کے باشندوں کے رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :—

دفعہ ۱۔ (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کے گشت کے ایکٹ سنہ ۱۹۱۸ع کے نام کے موسوم کیا جائے۔

[نام و وسعت نفاذ۔]

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا

[تعریفات۔]

۲۔ ایکٹ ہذا میں :—

"موضع" میں کوئی ایسا قصبہ شامل ہے جسکی آبادی گذشتہ مردم شماری کے مطابق دس ہزار نفوس سے زیادہ نہ ہو نیز کسی موضع یا قصبہ مذکور کا کوئی مسلمہ سب ڈویژن بھی شامل ہے۔

"نمبر دار" سے وہ شخص مراد ہے جس کو موضع کے نمبر دار کے فرائض بجا لانے کے لئے با ضابطہ مقرر کیا گیا ہو۔

"دیہی پنچائت" سے کسی میونسپلٹی کی صورت میں میونسپل کمیٹی اور کسی دیگر موضع کی صورت میں کل نمبر داران اور ایسے دیگر اشخاص مراد ہونگے جنکو ڈپٹی کمشنر ذیلدار یا اوس دیگر شخص کی جس کو ڈپٹی کمشنر نے اس کام پر لگایا ہو اوس رپورٹ پر جو اوس نے دیہی آبادی متعلقہ سے مشورہ لینے کے بعد پیش کی ہو مقرر کرے مگر شرط یہہ ہے کہ ایسے مقرر کردہ اشخاص کی تعداد نمبر دارانکی تعداد کے دو چند سے زیادہ نہو گی۔

دفعہ ۳۔ (۱) جب ڈپٹی کمشنر کی یہہ رائے ہو کہ اوس کے ضلع کے اندر کسی گاؤں میں (الف) تحفظ عامہ کے لئے خاص تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور (ب) اوس کے باشندوں نے خود بخود یا ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایسا کرنیکا حکم ملنے پر چوکی پہرہ کا کافی انتظام نہیں کیا تو وہ مجاز ہوگا کہ اس امر کا تحریری حکم دے کہ ایسی تاریخ سے جو وہ حکم مذکور میں مقرر کرے موضع مذکور کے جملہ تناور بالغ مرد کو گشت کا کام انجام دینا پڑیگا۔

[گشت کا کام انجام دینے کا حکم۔]

(۲) زیر تعلی دفعہ (۱) صادر شدہ حکم ایسے عرصہ کے لئے نافذالعمل رہیگا جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے اور جو ایک سال سے زائد نہو

[حکم مذکور کے نافذالعمل رہنے کی میعاد۔]

لیکن اس کی تجدید وقتاً فوقتاً ڈپٹی کمشنر کی ہدایت کے مطابق ہوسکتی ہے۔

(۳) زیر تعلی دفعہ (۱) یا (۲) صادر شدہ حکم کو ڈپٹی کمشنر کسی وقت منسوخ کر سکتا ہے۔

[حکم کی تنسیخ۔]

دفعہ ۴۔ (۱) جب ڈپٹی کمشنر زیر دفعہ ۳ حکم صادر کر چکے تو وہ موضع کے لئے اگر وہ موضع میونسپلٹی نہ ہو ایک دیہی پنچایت مقرر کریگا۔

[دیہی پنچائت کا تقرر۔]

(۲) کسی ایسے موضع کی دیہی پنچایت جسکے متعلق زیر دفعہ ۳ حکم صادر کیا گیا ہو حسب ذیل امور کے متعلق فی الفور رپورٹ کریگی—

[گشت کیلئے آدمیونکی تعداد اور اونکا انتخاب]

(الف) موضع کے تناور بالغ مرد باشندوں کی تعداد۔

(ب) اون اشخاص کی تعداد جو اونکی رائے میں ہر رات گشت کے کام کیلئے مطلوب ہونگے۔

(ج) وہ طریق جس میں اونکی رائے میں ایسے اشخاص منتخب کئے جائینگے یعنی آیا باریوں یا قرعہ اندازی کے ذریعہ یا کسی اور طریق میں۔

(۳) دیہی پنچائت کی رپورٹ کے موصول ہونے پر ڈپٹی کمشنر اون اشخاص کی تعداد مقرر کریگا جو گشت کے کام کے لئے مطلوب ہونگے اور اونکے انتخاب کا طریق تجویز کریگا اور دیہی پنچائت کو اپنے فیصلہ سے مطلع کریگا۔

(۴) گشت کے کام کے لئے لوگوں کا انتخاب دیہی پنچائت ایسی تعداد میں اور ایسے طریق کے مطابق عمل میں لائیگی جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے۔

(۵) جہاں انتخاب قرعہ اندازی کے ذریعہ عمل میں لایا جائے وہاں ایک دفعہ جو نام نکال لئے جائیں وہ اوس وقت تک دوبارہ نہیں نکالے جائینگے جبتک کہ باقی ماندہ سارے نام مندرجہ فہرست نہ نکال لئے جائیں۔

(۶) دیہی پنچائت ایک فہرست مشتہر کرکے یا کسی اور طریق پر اون اشخاص کو جن پر گشت کا کام فرض ہو ایسے کام کی تاریخ و وقت و رقبہ اور نوعیت سے مطلع کریگی۔

فرضی پہرہ دار۔

دفعہ ۵—جس شخص پر گشت کا کام فرض ہو اوس کو لازم ہوگا کہ وہ خود یہہ کام انجام دے یا اپنی جگہہ کوئی ایسا تنآور شخص مہیا کرے جسکو دیہی پنچایت نے منظور کر لیا ہو۔

مستثنیات۔

دفعہ ۶—مندرجہ ذیل اشخاص گشت کے کام سے معافی عطا کر سکتے ہیں :—

(الف) ڈپٹی کمشنر- اور

(ب) دیہی پنچایت بہ تابعیت منظوری ڈپٹی کمشنر۔

عام نگرانی کے متعلق ڈپٹی کمشنر کا اختیار۔

دفعہ ۷—ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہوگا کہ وہ گشت کے کام کے لئے مطلوبہ اشخاص کی تعداد اور اون کے انتخاب کے طریق کو بدل دے اور یہہ ہدایت کرے کہ گشت کا کام کل موضع کے رقبہ میں یا اس کے کسی حصہ میں انجام دیا جائے - اور عام طور پر گشت کے کام کے متعلق جملہ امور کا انتظام و نگرانی کریگا۔

مگر شرط یہہ ہے کہ انتخاب کا طریق تبدیل کرنے سے پیشتر ڈپٹی کمشنر پنچایت سے مشورہ کرایگا۔

تفویضگی اختیارات۔

دفعہ ۸—جائز ہے کہ ڈپٹی کمشنر کسی سب ڈویژنل افسر یا کسی مجسٹریٹ درجہ اول کو اپنے بعض یا جملہ اختیارات زیر دفعات ۴ یا ۶ یا ۷ ایکٹ ہذا تفویض کر دے۔

عدم تعمیل کرنے والے اشخاص کے لئے سزا جرمانہ۔

دفعہ ۹—(۱) جائز ہے کہ دیہی پنچایت اوس شخص کو جو کافی وجہ بغیر بذات خود یا قائمقام کے ذریعہ گشت کا کام انجام دینے سے قاصر رہے ایسا جرمانہ کرے جو پانچروپیہ سے زیادہ نہو مگر شرط یہہ ہے کہ جرمانہ ایسی عدم تعمیل کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر کیا جائیگا۔

(۲) جائز ہے کہ زیر ضمن (۱) عاید شدہ جملہ جرمانون کو کلکٹر دیہی پنچایت کی درخواست پر معاملہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کرے۔

(۳) دیہی پنچایت کے صادر کردہ حکم سزا کے جرمانہ کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکیگا لیکن کلکٹر حسب اقتضائے رائے خود مجاز ہوگا کہ جرمانہ کی وصولی کا حکم دینے سے انکار کر دے۔

(۴) زیر دفعہ ہذا وصول شدہ جملہ جرمانہ کا روپیہ ایسے طریق میں صرف کیا جائیگا جو دیہی پنچایت تجویز کرے۔

جزو غالب کا فیصلہ ناطق ہوگا۔

دفعہ ۱۰—دیہی پنچایت کے کسی اجلاس میں حاضر ممبرون کے جزو غالب کا فیصلہ پنچایت کا فیصلہ سمجھا جائیگا۔

احکام کی عدم تعمیل کرنے والے موضع کے لئے سزائے جرمانہ۔

دفعہ ۱۱—(۱) جب ڈپٹی کمشنر کی رائے میں کوئی موضع یا اوس کا کوئی حصہ جس کے متعلق حکم زیر دفعہ ۳ (۱) صادر کیا گیا ہو گشت کے کام کی مناسب انجام دہی کا انتظام کرنے سے قاصر رہا ہو تو جائز ہے کہ وہ تحریری حکم کے ذریعہ موضع مذکور یا اوس کے کسی حصہ پر ایسا جرمانہ عاید کرے جو کسی ایک صورت میں ایک سو روپیہ تک ہو سکتا ہے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر زیر دفعہ ہذا جرمانہ عاید کرنے سے پہلے منادی کے ذریعہ یا کسی اور طریق میں موضع کو دس دن کا نوٹس دیگا اور اون اعتراضات پر غور کریگا جو اوس کو موصول ہون۔

(۲) ڈپٹی کمشنر ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جو وہ ضروری خیال کرے جرمانہ مذکور کو موضع کے باشندوں پر ایسی نسبت سے منقسم کریگا جو وہ فرداً فرداً اونکی بساط کے لحاظ سے مناسب خیال کرے۔

(۳) جو مالیہ زیر دفعہ ہذا بطور مالیہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کیا جائیگا اور گورنمنٹ پنجاب کے حساب میں جمع کیا جائیگا اور ایسے اشخاص یا دیہات کو انعام دینے پر صرف کیا جاسکتا ہے جنہوں نے زیر ایکٹ ہذا ممتاز خدمات انجام دی ہوں۔یا ایسے طریق میں صرف کیا جا سکتا ہے جسکی بورڈ ہدایت کرے۔

اپیل۔	دفعہ ۱۲۔ ڈپٹی کمشنر کے حکم زیر دفعہ ۳ یا دفعہ ۱۱ کے خلاف اپیل کمشنر کی عدالت میں ہوگا۔
کشت کرنیوالوں کے اختیارات و حقوق۔	دفعہ ۱۳—(۱) زیر ایکٹ ہذا کشت کا کام کرنے والے جملہ اشخاص وہی اختیارات استعمال کرینگے اور انکو وہی رعایتیں و حقوق حاصل ہونگے

جو گاؤں کے چوکیدار استعمال کرتے ہیں ا
حاصل ہوتے ہیں۔

(۲) ہر شخص کا فرض ہوگا کہ وہ کشت کا
والے شخص کو ہر ایسی امداد دے جس کا پہنچانا
کو دینا اوس پر فرض ہے۔

(۳) گشت کے کام پر متعینہ ہر ایک شخص
تعزیرات ہند کی اغراض کے لئے سرکاری عہدہ دار
ہوگا۔

دستخط—ایس۔ ڈبلیو گریسی

سیکرٹری کونسل واضع آئین و قوا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۰] لاہور ۲۶ جولائی (مجریہ ۲ اگست) سنہ ۱۹۱۸ع—یوم جمعہ [جلد ۵۶

پانچواں حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو پیشگاہ معلے القاب جناب نواب وایسرائے و گورنر جنرل بہادر سے منظور ہو چکے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب

[طبع سوم]

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو پیشگاہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے ۳۰ مئی سنہ ۱۹۱۸ء کو اور پیشگاہ معلے القاب جناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر سے ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۸ ع کو منظور ہو چکا ہے تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

۹۲۵ سی جی جی۔

ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۹۱۸ ع

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ اون جملہ کاموں کو جو زیر ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ ع سے ہوئی تھی) انجام پا چکے ہیں جائز قرار دیا جائے اور ایکٹ ہائے مذکور کو کلاً یا اون کے اس قدر حصہ

کو منسوخ قرار دیا جائے جو جائز ہو اور پنجاب کی عدالتوں کے متعلق ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جو اوس نقص سے مبرا ہو جو تمہید میں بیان کیا گیا ہے۔

ہرگاہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹ عدالہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع میں جیسا کہ اوس کے متعلق جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی منظوری ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع کو اور معلے القاب جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۱۴ع کو حاصل ہوئی تھی اور جیسا کہ وہ پنجاب گزٹ میں بتاریخ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۴ع مشتہر ہوا تھا ایک دفعہ یعنی دفعہ ۳۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کی ضمن (ب) شامل تھی جسکو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین کے پاس آجانے کیا تھا اور ہرگاہ اون کاموں کے جواز کے متعلق شکوک پیدا ہوگئے ہیں جو ایکٹ مذکور اور ترمیمی ایکٹ پنجاب نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۴ع کے مطابق سرانجام پا چکے ہیں۔

اور ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ اون جملہ کاموں کو جائز قرار دیا جائے جو زیر ایکٹ ہائے مذکور انجام پا چکے ہیں اور ایکٹ ہائے مذکور کو کلاً یا اونکے اس قدر حصہ کو منسوخ قرار دیا جائے جو جائز ہو اور پنجاب کی عدالتوں کے متعلق ایک ایسا قانون وضع کیا جائے جو متذکرۃ الصدر نقص سے مبرا ہو۔ لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں:—

حصہ اول

مختصر نام و وسعت اطلاق

دفعہ ۱۔ جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ عدالت ہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) ایکٹ ہذا کل پنجاب پر نفاذ پذیر ہوگا۔

تعریفات۔

دفعہ ۲—ایکٹ ہذا میں۔

اصطلاح "ایکٹ عدالہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع" سے وہ تحریر مراد ہوگی جو ایکٹ عدالہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع کے طور پر پنجاب گزٹ مورخہ ۱۹ جون مجریہ ۲۵ جون سنہ ۱۹۱۴ع کے حصہ پنجم میں مشتہر ہوئی تھی۔ اور اصطلاح "ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع" سے وہ تحریر مراد ہوگی جو بطور ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع پنجاب گزٹ مورخہ ۱۸ دسمبر مجریہ ۲۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ع کے حصہ پنجم میں مشتہر ہوئی تھی۔

پنجاب کی عدالتوں کے متعلق حکم کا وضع کرنا

دفعہ ۳ (۱) (الف) احکام مندرجہ حصہ دوم ایکٹ ہذا بذریعہ تحریر ہذا وضع کئے جاتے ہیں اور اون کی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ من ابتدائے یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع نافذالعمل ہو چکے ہیں۔

سرانجام پائے ہوئے کاموں کا جواز

(۲) (ب) ایکٹ عدالہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع و ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع یا اونکا اسقدر حصہ جو جائز ہے من ابتدائے یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع منسوخ کیا جاتا ہے جملہ افعال جو زیر ایکٹ عدالہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم ایکٹ پنجاب نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع سے ہوئی ہے) سرانجام پا چکے ہیں اونکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ ہرایک صورت میں اوس طرح جائز ہیں گویا کہ ایکٹ عدالہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع (جیسا کہ اوسکی ترمیم پنجاب ایکٹ نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع سے ہوئی ہے) یکم اگست سنہ ۱۹۱۴ع سے پورے طور پر نافذالعمل و رائج رہا ہے۔

شرائط۔

مگر شرط یہہ کہ اول کوئی اپیل جسکو چیف کورٹ نے اوس اختیار سماعت کی رو سے سماعت و فیصل کیا ہو جس کی نسبت یہہ متصور ہو کہ وہ ایکٹ عدالہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع کی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) کے مطابق استعمال کیا گیا ہے اوسکی نسبت یہہ متصور ہوگا کہ وہ جائز طور پر فیصل کی گئی ہے اور محض اس ایکٹ میں مندرجہ کسی امر کی وجہ سے اوس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائیگا۔

اور دوم کہ کوئی اپیل جو ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے زیر دفعہ ۳۹ (۱) (ب) ایکٹ عدالہائے پنجاب سنہ ۱۹۱۴ع چیف کورٹ میں پیش ہو چکی ہو اور جو اس طریق میں پیش نہ ہونی چاہئے تھی اگر اصلی دفعہ مذکور اون الفاظ میں موجود ہوتی جن الفاظ میں کہ وہ ایکٹ ہذا کے حصہ دوم کی دفعہ ۳۹ میں درج ہے اوسکو عدالت مذکور تصفیہ کی غرض سے اوس عدالت ضلع میں منتقل کر کے بھیج دیگی جسکو اسکی تجویز کا اختیار سماعت حاصل ہو بشرطیکہ اوسکا فیصلہ نہ ہو چکا ہو۔

اور صرف یہ کہ کوئی اپیل جو ایکٹ عدالت عالیہ پنجاب سنہ ۱۹۱۴ء کی دفعہ ۳۹ (۱) (ب) کے مطابق چیف کورٹ میں رجوع ہونی چاہئے تھی لیکن جو ایکٹ ہذا کے احکام کے مطابق عدالت ضلع میں دائر ہونی چاہئے

اور جو اگر ایکٹ ہذا کے آغاز کے وقت چیف کورٹ میں پیش کی جاتی تو میعاد کے اندر ہوتی۔اس کی نسبت یہ متصور ہوگا کہ وہ میعاد کے اندر پیش کی گئی ہے بشرطیکہ وہ عدالت ضلع میں ایکٹ ہذا کے آغاز سے ساٹھ دن کے اندر پیش کر دی جاوے

حصہ دوم

فہرست مضامین

باب ۱

مراتب ابتدائی

دفعات

باب ۲

چیف کورٹ

دفعات

باب ۳

ماتحت عدالت ہائے دیوانی

اقسام عدالت

باب ۴

مقدمات دیوانی میں اختیارات صیغہ اپیل و نگرانی

۴۰—مصفین کے احکام کے اپیلوں کو ماتحت ججوں کے پاس منتقل کرنے کا اختیار۔

۴۱—اپیل ثانی۔

۴۲—(۱) کسی اور وجہ پر اپیل ثانی نہ ہوگا۔

(۲) بعض نالشات میں اپیل ثانی نہیں ہوگا۔

۴۳—واقعات کے امور تنقیح کے فیصلہ کرنے کی بابت چیف کورٹ کے اختیارات۔

۴۴—نگرانی۔

۴۴—الف میعاد کا عرصہ۔

باب ۵

ضمنی احکام

۴۵—تقرر اور عطائے اختیارات کا طریق۔

۴۶—عہدہ داروں کے اختیار کا جاری رہنا۔

۴۷—تعطیلات۔

۴۸—کارروائی کا منتقل کرنا۔

۴۹—ایکٹ معاملہ زمین پنجاب، ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب اور ایکٹ رسوم عدالتی ہند کی ترمیم۔

۵۰—ایکٹ عبارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع میں ڈسٹرکٹ جج کی تعریف کی ترمیم۔

ضمیمہ

باب ۱

مراتب ابتدائی

دفعہ ۱—* * * * * *

دفعہ ۲—ایکٹ ہائے مندرجہ ضمیمہ کی دفعہ ہذا کے ذریعہ — اوس حد تک تنسیخ کی جاتی ہے جو ضمیمہ مذکور کے خانہ چہارم میں مندرج ہے۔

تنسیخ۔

دفعہ ۳—اس حصہ میں اگر مضمون یا سیاق عبارت کے کوئی امر متناقض نہ ہو تو—

تعریفات۔

(۱) الفاظ "مطالبہ خفیفہ" سے مراد اس قسم کا مقدمہ ہے جو زیر ایکٹ عدالہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کسی عدالت مطالبہ خفیفہ کے قابل سماعت ہو۔

ایکٹ نمبر ۹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع۔

(۲) الفاظ "مقدمہ اراضی" سے مراد اوس قسم کا مقدمہ ہے جو زمین سے جیسا کہ اوس کی تعریف ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کی دفعہ ۴ (۱) میں کی گئی ہے متعلق ہو یا جو ایسی زمین کے کسی حق یا مفاد سے متعلق ہو۔

(۳) الفاظ "غیر منقسمہ مقدمہ" سے مراد اوس قسم کا مقدمہ ہے جو نہ تو مطالبہ خفیفہ ہو اور نہ مقدمہ اراضی ہو۔ اور

(۴) لفظ "مالیت" سے جب وہ کسی مقدمہ کے متعلق استعمال کیا جائے مراد اوس مقدمہ کی بنائے دعوے کی رقم یا مالیت ہے۔

باب ۲

چیف کورٹ

دفعہ ۴—عدالت چیف کورٹ بدستور قائم رہیگی جس میں پانچ یا زیادہ جج ہونگے جو جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حضور سے مقرر کئے جائینگے اور اوس وقت تک اپنے عہدہ پر مامور رہینگے جبتک کہ جناب ممدوح کو منظور ہو۔ اور اون میں ہمیشہ کم از کم ایک ایسا جج ہوگا جو اقل درجہ پانچ برس تک بیرسٹر رہ چکا ہو اور ایک ایسا جج ہوگا جو عرصہ مذکورہ تک بیرسٹر یا پلیڈر رہ چکا ہو یا جو چیف کورٹ کا ایڈوکیٹ ہو۔

چیف کورٹ کا انضباط اور ججوں کا تقرر اور اونکی میعاد عہدہ۔

جائز ہے کہ جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً اپنے انتظامی رائے سے عدالت مذکور کے ججوں میں سے ایک کو چیف جج مقرر کریں اور چیف جج کے عہدہ کے خالی ہونے کے ایام میں یا چیف جج کی غیر حاضری کے ایام میں عدالت مذکور کے دیگر ججوں میں سے ایک کو چیف جج کے فرائض اوس وقت تک انجام دینے کے لئے مقرر کریں جب تک کہ جدید چیف جج مقرر نہ کیا جائے اور وہ اپنے عہدہ کے فرائض کی انجام دہی کا اہتمام نہ لے یا جب تک کہ چیف جج غیر حاضری سے واپس نہ آجائے—جیسی کہ صورت ہو۔

چیف کورٹ کے چیف جج اور ججوں کا درجہ ور رتبہ۔

دفعہ ۵۔ (۱) چیف جج (اگر کوئی ہو) کا خواہ وہ مستقل ہو یا قائم مقام درجہ اور رتبہ عدالت مذکور کے دیگر ججوں سے مقدم ہوگا۔

(۲) بجز مذکرہ بالا صورت کے اور باقتضاء کسی عام یا خاص ہدایت جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے ججوں کا درجہ اور رتبہ اون کے تقرر بطور ججان کی تقدیم و تاخیر کے مطابق ہوگا۔بجز اس کے کہ مستقل طور پر مقرر شدہ جج ایک قائمقام جج سے مقدم سمجھا جائیگا اور اوس کا درجہ اور رتبہ بھی آخرالذکر جج سے مقدم ہوگا۔

(۳) ایکٹ ھذا کی ترکیب مین الفاظ "سینئر جج" سے مراد وہ جج ہے جو "موجودہ" وقت کے لئے درجہ اور رتبہ مین اول ہو۔

اختیارات سماعت اپیل دیوانی۔

دفعہ ۶۔ چیف کورٹ تمام قوانین نافذہ وقت کی اغراض کے لئے صیغہ دیوانی کی اعلے ترین عدالت اپیل یا نگرانی سمجھی جائیگی۔

اختیارات فوجداری۔

دفعہ ۷۔ چیف کورٹ صیغہ فوجداری کی اعلے ترین عدالت اپیل یا نگرانی ہوگی اوسکو بہ حیثیت عدالت مجاز سماعت ابتدائی اختیار ہوگا کہ جو مقدمہ یورپین رعایائے برطانیہ عدالت موصوف میں تجویز کے لئے سپرد کیجائے اوسکی نسبت تجویز کرے۔

کورٹ کے ممبروں کو اختیارات کا تفویض کرنا۔

دفعہ ۸۔ (۱) اگر اس ایکٹ یا کسی دیگر قانون نافذہ وقت میں کسی اور طرح پر حکم نہ ہو تو جائز ہے کہ چیف کورٹ قواعد منضبط کرکے جیسے کہ اوس کے نزدیک مناسب ہو یہہ تجویز کرے کہ اوسکے عطا شدہ اختیارات میں سے کسی کو اوسکا ایک یا زیادہ جج استعمال کریں۔

اجلاس کامل۔

(۲) جائز ہے کہ چیف کورٹ قواعد مرتب کرکے یہہ اعلان کرے کہ کس قدر ججوں کا اجلاس جو تین سے کم نہ ہو عدالت مذکور کا اجلاس کامل تصور ہوگا اور نیز ان قواعد کے ذریعہ اس امر کے فیصل کرنے کا طریق تجویز کرے کہ جب کسی کامل اجلاس کی ضرورت ہو تو کون سے جج بطور کامل اجلاس نشست کرینگے۔

(۳) جائز ہے کہ بپابندی احکام ضمن (۲) سینئر جج اس امر کا فیصلہ کرے کہ ہر صورت مین کونسا جج اجلاس واحد کریگا اور عدالت کے کون سے ججوں کا اجلاس کوئی اجلاس یکجائی تصور ہوگا۔

چیف کورٹ کے احکام ابتدائی کے اپیل۔

دفعہ ۹۔ اگر کسی قانون نافذہ وقت مین کسی اور طرح پر حکم نہ ہو تو چیف کورٹ کے کسی حکم یا ڈگری کا اپیل جبکہ وہ۔

(الف) بہ تعمیل اختیارات سماعت ابتدائی اون مقدمات مین صادر کیا گیا ہو جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۴ یا حصہ ھذا کی دفعہ ۴۸ کے بموجب اور عدالتوں سے طلب کئے گئے ہوں۔ یا

(ب) بہ تعمیل بعض دیگر اختیارات سماعت ابتدائی بہ صیغہ دیوانی جن سے چیف کورٹ قاعدہ کے ذریعہ اس دفعہ کو متعلق کرے صادر کیا گیا ہو۔

مندرجہ ذیل صورتوں مین اور حسب طریق ذیل ہوسکیگا۔(یعنی)۔

(۱) اگر ڈگری یا حکم ایک جج نے صادر کیا ہو تو اوس کا اپیل دیگر دو ججوں کے اجلاس یکجائی میں یا اجلاس کامل میں جیسے کہ کورٹ موصوف کسی عام قاعدہ یا خاص حکم کے ذریعہ ہدایت کرے ہوگا۔

(۲) اگر ڈگری یا حکم ججوں کے ایک ایسے اجلاس یکجائی نے جو اجلاس کامل نہ ہو صادر کیا ہو اور اون ججوں کی رائے میں اختلاف ہو تو اوس کا اپیل اجلاس کامل میں ہوگا۔

ججوں میں اختلاف ہونے کی صورت مین فیصلہ کرنے کا قاعدہ۔

دفعہ ۱۰۔ اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور طرح پر حکم نہ ہو۔ تو۔

(۱) جب اون ججوں میں اختلاف رائے ہو جن پر چیف کورٹ کا کوئی اجلاس یکجائی مشتمل ہو تو فیصلہ اون ججوں کی کثرت رائے کے مطابق ہوگا۔

(۲) اگر کوئی ایسی کثرت رائے نہ ہو تو—

(الف) اگر وہ اجلاس یکجائی اجلاس کامل ہے یا اجلاس مذکور میں اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی عمل میں لائے جا رہے ہیں تو فیصلہ سینیئر جج کی رائے کے مطابق ہوگا۔

(ب) دیگر صورتوں میں وہ اجلاس یکجائی جس کے روبرو امر بحث طلب پیدا ہوا ہو اسکو استصواباً اجلاس کامل میں بھیجیگا اور اوس کا فیصلہ اجلاس کامل کے فیصلہ کے مطابق کریگا۔

کامل اجلاس سے استصواب کرنیکا اختیار۔

دفعہ ۱۱—عدالت چیف کورٹ کا کوئی واحد جج یا اوس کے ججوں کا کوئی اجلاس یکجائی جو اجلاس کامل نہ ہو مجاز ہے کہ کسی مقدمہ میں کسی امر قانونی یا کسی امر متعلقہ رواج کو جو حکم قانون رکھتا ہو یا کسی دستاویز کی تعبیر یا کسی شہادت کے جواز کے متعلقہ امر کو جبکہ یہ امور اوس حاکم یا اجلاس یکجائی کے روبرو پیدا ہوں اجلاس کامل کے فیصلہ کے لئے رجوع کرے اور وہ اوس مقدمہ کا فیصلہ اوس فیصلہ کے مطابق کریگا جو امر مذکور کی نسبت اجلاس کامل میں صادر ہو۔

بعض فوجداری مقدمات میں نظر ثانی۔

دفعہ ۱۲—جب کسی مقدمہ میں کوئی ایسا سوال کہ جسکا حصہ ہذا کے دفعہ ۱۱ میں ذکر کیا گیا ہے عدالت چیف کورٹ کے کسی ایسے جج نے فیصلہ کیا ہو جو عدالت چیف کورٹ کے اختیارات سماعت ابتدائی بہ حیثیت ایک ایسی عدالت کے استعمال کرتا ہو جس کو کسی یورپین رعایائے برطانیہ کی نسبت جو اوس عدالت میں تجویز کے لئے پیش کیا جائے تجویز کرنیکا اختیار ہو یا غیر معمولی فوجداری اختیارات سماعت ابتدائی زیر دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء استعمال کرتا ہو اور دفعہ مذکور یا دفعہ ۴۳۴ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء کے احکام کے بموجب کوئی استصواب نہ کیا گیا ہو تو عدالت چیف کورٹ مجاز ہے کہ گورنمنٹ ایڈووکیٹ کے اس امر کی تصدیق کرنے پر کہ اوسکی رائے میں فیصلہ مذکور پر مزید غور ہونی چاہئے مقدمہ مذکور کی یا اوس کے کسی حصہ کی جو ضروری ہو نظر ثانی کرکے سوال مذکورہ کا قطعی فیصلہ کرے اور پھر جج مذکور کے صادر کردہ فیصلہ یا حکم یا سزا کو تبدیل کرے اور ایسا فیصلہ یا حکم یا سزا صادر کرے جو وہ مناسب خیال کرے۔

اہلکاران عملہ

دفعہ ۱۳—(۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ ایک رجسٹرار اور ایک ڈپٹی رجسٹرار اور دیگر ایسے اہلکاران سرشتہ مقرر کرے جو کورٹ مذکور کے انتظام داد گستری اور اوس کے اختیارات و فرائض کے استعمال اور بجا آوری کے لئے ضروری ہوں جو ایکٹ ہذا کے بموجب اوسکو تفویض یا اوس پر عاید کی گئی ہوں۔

(۲) رجسٹرار کا تقرر تابع منظوری لوکل گورنمنٹ ہوگا۔

(۳) جو عہدہ داران اس دفعہ کے بموجب مقرر کئے جائیں وہ اون غیر جوڈیشل اور نیم جوڈیشل قسم کے اختیارات اور فرائض کو استعمال کرینگے اور انجام دینگے جنکی چیف کورٹ ہدایت کرے۔

(۴) جائز ہے کہ ہر ایسا عہدہ دار چیف کورٹ کے حکم سے اپنے عہدہ سے معطل یا معزول کیا جائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ رجسٹرار یا ڈپٹی رجسٹرار لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری کے بغیر موقوف نہ کیا جائے۔

عدالت ہائے ماتحت کی نگرانی اور اہتمام۔

دفعہ ۱۴—(۱) تمام دیگر عدالت ہائے دیوانی کی عام نگرانی و اہتمام چیف کورٹ کے سپرد ہوگا اور یہ سب عدالتیں چیف کورٹ مذکور کے ماتحت ہونگی۔

(۲) چیف جج عدالت چیف کورٹ یا کوئی جج چیف کورٹ مذکور جس کو چیف جج نے مقرر کیا ہو وقتاً فوقتاً چیف کورٹ کے ماتحت عدالتوں کا ملاحظہ اور اونکی کارروائی کا معائنہ کرینگے اور اون معاملات کے متعلق جن کے بارے میں قانون میں کوئی تجویز نہیں کیگئی ایسی ہدایات صادر فرمائینگے جو با قاعدہ داد گستری کے لئے مناسب ہیں۔

قواعد مرتب کرنیکا اختیار

دفعہ ۱۵—(۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ مفصلہ ذیل امور کی نسبت ایسے قواعد مرتب کرے جو اس حصہ اور کسی دیگر قانون نافذہ وقت کے مطابق ہوں:—

(الف) کاغذات مختلفہ چیف کے ترجمے اور ایسے کاغذات یا ترجموں کی نقل یا چھپائی کا بند وبست اور نیز جن شخصوں کی درخواست پر یا جنکی طرف سے وہ داخل کئے جاویں اون سے اونکی بابت عاید شدہ مصارف کی رقم طلب کرنے کا انتظام۔

(ب) جن اشخاص کو عدالتہا ئے پنجاب میں عرضی نویسی کرنے کی اجازت ہونی چاہئے اونکا اعلان اور جو شخص عرضی نویسی کرتے ہوں اون کی کارگذاری کے طریق کا انصرام اور اس امر کا فیصلہ کہ کون حاکم قواعد زیر ضمن ہذا کی خلاف ورزی کی تجویز کریگا۔

(ج) اس امر کی تجویز کہ جو لوگ اون عدالتوں میں وکالت کرتے ہوں اون کو کن مقدمات میں عدالت میں بزبان انگریزی تقریر کرنے کی اجازت ہوگی۔

(د) جو مہریں اون عدالتوں میں استعمال ہونی چاہئیں اون کے نمونوں کی تجویز۔

(ہ) جن مقدمات میں کوئی شخص کسی ایسی عدالت کی کسی مثل کے معائنہ یا اوس کی نقل حاصل کرنے کا مستحق ہو اون میں ضابطہ مقرر کرنا اور اون رسوم کی تجویز جو ایسے اشخاص سے کاغذات کی تلاش و معائنہ اور نقول کی بابت واجب الوصول ہو۔

(و) عدالتہا ئے ماتحت کے اہلکاران عملہ کو غیر جوڈیشل یا نیم جوڈیشل قسم کے ایسے اختیارات اور فرائض کا تفویض اور عاید کرنا جو اوس کو مناسب معلوم ہوں اور اسطرح پر تفویض اور عاید کردہ اختیارات اور فرائض کے استعمال اور بجا آوری کے طریق کا انتظام کرنا۔

(ز) جو کتابیں اور اندراجات اور نقشے اور حساب کی کتاب اوس کے نزدیک اون عدالتوں میں رکھنے یا مرتب ہونے یا تالیف کرنے یا کسی حاکم کو بھیجنے ضروری ہوں اون کے نمونوں کا تجویز کرنا۔

(ح) اون عدالتوں کے معائنہ اور اون کی کارروائی کی نگرانی کا انتظام۔

(ط) جو اختیارات چیف کورٹ کو بروئے دفعہ ۳۵ (۴) سپرد کئے گئے ہیں اونکے استعمال کا انتظام۔اور

(ی) اون عدالتوں کے جوڈیشل عہدہ داروں اور اہلکاروں کی استعداد بڑھانے اور ایسے عہدہ داروں کا مناسب انتظام رکھنے کی غرض سے تمام ایسے امور کا بندوبست جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

(۲) کوئی قاعدہ جو ضمن (الف) یا (ب) یا (ج) (و) یا (ز) یا (ح) یا (ط) یا (ی) کے بموجب مرتب کیا جائیگا وہ اوس وقت تک نافذ نہ ہوگا جبتک کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگاہ سے منظور ہوکر سرکاری گزٹ میں مشتہر نہ کیا جائے۔

(۳) جو شخص کسی قاعدہ مرتبہ زیر ضمن (ب) سے انحراف کریگا اوسے جرمانہ کی سزا دی جائیگی جس کی تعداد ۵۰ روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

رجسٹر۔کتابیں و حساب کتاب اور نقشہ جات جو چیف کورٹ رکھیگی اور ارسال کریگی۔

دفعہ ۱۲—(۱) چیف کورٹ ایسے رجسٹر اور کتابیں اور حساب و کتاب رکھیگی جو اوس کی کارروائی کے انصرام کے لئے ضروری ہوں اور ان میں سے ایسے رجسٹر اور کتابیں اور حساب کتاب اور کورٹ موصوف کی کارگذاری کے ایسے نقشے لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کریگی جو گورنمنٹ مذکور طلب کرے۔

(۲) نیز چیف کورٹ اون تمام فرمائشوں کی تعمیل کریگی جو اوسکو اپنے یا اوس کے ماتحت عدالتوں کے کاغذات کی مصدقہ نقول یا انتخاب کے لئے منجانب جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا منجانب لوکل گورنمنٹ کی جاویں۔

دفعہ ۱۷ - (۱) چیف کورٹ جب کہ وہ عدالت صیغہ دیوانی کی حیثیت سے اجلاس کرتی ہو تو ایسے طریق پر شہادت لیگی اور فیصلہ اور احکام قلمبند کریگی جیسے کہ وہ قاعدہ کے ذریعہ ہدایت کرے اور اوسے جائز ہوگا کہ اپنے اختیارات دیوانی کے اتفاق کے متعلق کورٹ کسی کارروائی کے فوری تجویز کرے۔

اختیارات دیوانی کے استعمال میں ضابطہ چیف کورٹ۔

(۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مندرجہ ذیل احکام چیف کورٹ سے بصورت استعمال اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی متعلق نہ ہونگے یعنی قاعدہ ۳ حکم نمبر ۱۰ اور قواعد ۵ تا ۹ (بشمول ہر دو) و قاعدہ ۱۱ اور قواعد ۱۳ تا ۱۵ (بشمول ہر دو) اور قاعدہ ۱۶ - حکم نمبر ۱۸ (جہاں تک کہ وہ شہادت لینے کے طریق سے متعلق ہے) اور قواعد ۱ و ۳ و ۴ و ۵ حکم نمبر ۲۰ اور قاعدہ ۷ حکم نمبر ۳۳ کا اسقدر حصہ جو یادداشت مرتب کرنے کے متعلق ہے۔

مبر ۵ مصدرہ سنہ ۱۹۰۸ع-

(۳) مجموعہ مذکور کا قاعدہ ۳۵ - حکم نمبر ۴۱ چیف کورٹ سے بصورت استعمال اختیارات صیغہ اپیل متعلق نہ ہوگا۔

باب ۳

دیوانی کی عدالت ہائے ماتحت

عدالتوں کے اقسام

دفعہ ۱۸ - عدالت چیف کورٹ اور عدالتہائے مطالبہ خفیفہ جو زیر ایکٹ عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع قائم ہوئی ہوں اور عدالت ہائے جو کسی اور قانون نافذہ وقت کے بموجب قائم ہوائی ہوں اون کے علاوہ عدالت ہائے دیوانی کے مندرجہ ذیل اقسام ہونگے - یعنی :-

عدالتہائے کے اقسام

(۱) عدالت ڈسٹرکٹ جج۔
(۲) عدالت زاید جج۔
(۳) عدالت جج ماتحت - اور
(۴) عدالت منصف۔

دفعہ ۱۹ - (۱) اس حصہ کی اغراض کے لئے گورنمنٹ اپنے ماتحت ممالک کو ضلع ہائے دیوانی میں تقسیم کریگی۔

اضلاع دیوانی۔

(۲) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ ان اضلاع کی حدود یا تعداد تبدیل کرے۔

دفعہ ۲۰ - لوکل گورنمنٹ جس قدر اشخاص کو ضروری خیال کرے ڈسٹرکٹ جج مقرر کریگی اور اون میں سے ایک ایک شخص کو ہر ایک ضلع میں بطور ڈسٹرکٹ جج ضلع مذکور تعینات کریگی۔

ڈسٹرکٹ جج۔

مگر شرط یہہ ہے کہ اگر لوکل گورنمنٹ مناسب خیال کرے تو ایک ہی شخص دو یا زیادہ اضلاع کا ڈسٹرکٹ جج مقرر کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ ۲۱ - (۱) جب کسی ڈسٹرکٹ جج کے روبرو زیر تجویز کام کے بجلت تصفیہ کے لئے زاید جج یا ججوں کی مدد مطلوب ہو تو لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ایسے زائد جج مقرر کرے جو ضروری ہوں۔

زاید ججان۔

(۲) اس طرح پر مقرر کردہ زاید جج ڈسٹرکٹ جج کے ایسے فرائض انجام دیگا جو ڈسٹرکٹ جج مذکور اوس کے سپرد کرے اور ان فرائض کی انجام دہی میں وہ ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات استعمال کریگا۔

دفعہ ۲۲ - لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جس قدر اشخاص وہ ضروری خیال کرے اون کو ماتحت جج مقرر کرے۔

جج ہائے ماتحت۔

دفعہ ۲۳ - لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جس قدر منصف مقرر کرنے ہوں اون کی تعداد کا تعین کرے اور جب اس تعداد میں کوئی جگہہ خالی ہو تو چیف کورٹ مجاز ہے کہ اوس پر پابندی قواعد مرتبہ زیر ضمن ۲ - اگر کوئی ہوں کسی ایسے شخص کو مقرر کرے جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

منصف۔

(۲) چیف کورٹ مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے اون شخصوں کی لیاقت کے باب میں قواعد مرتب کرے جو منصف مقرر کرنے ہوں۔

دفعہ ۲۴ - عدالت ڈسٹرکٹ جج عدالت ضلع یا ضلع میں اختیار سماعت ابتدائی کی اعلی عدالت متصور ہوگی۔

عدالت ضلع اختیارات سماعت ابتدائی کی اعلی عدالت دیوانی ہوگی۔

مقدمات مین ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات سماعت ابتدائی۔

دفعہ ۲۵ — اگر کسی قانون نافذہ وقت مین کسی اور نہج پر حکم نہ ہو تو عدالت ڈسٹرکٹ جج کو دیوانی کے ابتدائی مقدمات مین بلا لحاظ قید مالیت اختیارات سماعت حاصل ہونگے۔

ماتحت ججون اور منصفون کے اختیارات کی مالی حدود۔

دفعہ ۲۶ — (۱) دیوانی کے ابتدائی مقدمات مین جو اختیارات باعتبار مالیت کوئی ایسا شخص استعمال کریگا جو جج ماتحت یا منصف مقرر کیا جائے اون کا تعین بصورت جج ماتحت لوکل گورنمنٹ کریگی اور بصورت منصف اونکا تعین چیف کورٹ یا تو شخص مذکور کو کسی جماعت یا درجہ مین داخل کرکے یا اور ایسے نہج پر جو اوس کے نزدیک مناسب ہو کریگی۔

(۲) ماتحت جج کی صورت مین جائز ہے کہ یہہ اختیارات غیر محدود ہون مگر منصف کی صورت مین وہ اون مقدمات سے متعلق نہونگے جنکی مالیت ایکہزار روپیہ سے زیادہ ہو۔

مگر شرط یہہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ چیف کورٹ کی سفارش پر اشتہار مندرجہ سرکاری گزٹ کے ذریعہ کسی منصف کی نسبت جس کا نام اشتہار مذکور مین درج ہو یہہ ہدایت کرے کہ اوس کے اختیارات مطالبات خفیفہ سے اور ایسے غیر منقسمہ مقدمات سے متعلق ہونگے جنکی مالیت دو ہزار روپیہ سے زاید نہ ہو اور جن کی اشتہار مذکورہ مین توضیح کی گئی ہو۔

اختیارات کی مقامی حدود

دفعہ ۲۷ — (۱) کسی ماتحت جج کے اختیارات کی مقامی حدود وہ ہونگی جو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے۔

(۲) کسی منصف کے اختیارات کی مقامی حدود وہ ہونگی جو چیف کورٹ مقرر کرے۔

(۳) جب لوکل گورنمنٹ کسی جج ماتحت یا چیف کورٹ کسی منصف کو کسی ضلع مین تعینات کرے تو اوس ضلع کی مقامی حدود بشرطیکہ اوس کے خلاف کوئی اور ہدایت نہو اوسکے اختیارات کی مقامی حدود سمجھی جائینگی۔

خاص جج اور بنچین۔

دفعہ ۲۸ — (۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ کسی شخص کو تمام یا بعض ایسے اختیارات تفویض کرے جو اس حصہ کے بموجب کسی ماتحت جج یا منصف کو خاص اقسام کے مقدمات کی نسبت یا کسی مقامی رقبہ مین مقدمات کی نسبت عموماً تفویض کئے جاسکتے ہین۔

(۲) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ وہ ہدایت کرے کہ جن شخصون کو اس دفعہ کے بموجب ایک ہی قسم کے اختیارات جن کا استعمال ایک ہی مقامی رقبہ کے اندر ہوسکتا ہو تفویض ہوئے ہون اور اون کی تعداد طاق ہو بطور بنچ اجلاس یکجائی کرے۔ وہ اختیارات اس طرح پر قایم کی ہوئی بنچ مین اوسوقت تک استعمال کئے جائینگے جب تک ایسی ہدایت نافذ رہے اور کسی نہج پر نہین۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب قایم کردہ بنچ کے ممبرون کی کثرت رائے کا فیصلہ بنچ مذکور کا فیصلہ سمجھا جائیگا۔

(۴) جن شخصون کو اس دفعہ کے بموجب اختیارات تفویض کئے جائینگے اور اس دفعہ کے بموجب قائم کی ہوئی بنچین اس حصہ کی اغراض کے لئے ماتحت جج یا منصف جیسے کہ لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے سمجھی جائینگی۔

ماتحت جج اور منصف کو عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیارات عطا کرنے کا اختیار۔

ایکٹ ۹ نمبر مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع۔

دفعہ ۲۹ — لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ اشتہار مندرجہ سرکاری گزٹ کے ذریعہ ایسی مقامی حدود کے اندر جو اوس کے نزدیک مناسب ہون کسی جج ماتحت یا منصف کو ایکٹ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ صوبہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کے بموجب جج عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیارات اون مقدمات کی تجویز کے لئے جو ایسی عدالتون کی سماعت کے قابل ہون اوسقدر مالیت تک جو جج ماتحت کی صورت مین پانچ سو روپیہ سے اور منصف کی صورت مین اڑھائی سو روپیہ سے زاید نہو جیسے کہ اوس کے نزدیک مناسب ہو تفویض کرے اور نیز وہ مجاز ہے کہ اس طرح پر تفویض کئے ہوئے اختیارات واپس لے۔

بعض کار روائیون مین ماتحت جج یا منصف کا ڈسٹرکٹ کورٹ کے اختیارات سماعت کا استعمال کرنا۔

دفعہ ۳۰ — (۱) چیف کورٹ مجاز ہے کہ بذریعہ عام یا خاص حکم کسی جج ماتحت کو یہہ اختیار دے کہ وہ مندرجہ ذیل کار روائیون مین سے کسی کی یا ایسی کار روائی مین سے کسی قسم

مصرحه حکم مذکور کی تجویز کرے یا کسی ڈسٹرکٹ جج کو اختیار دے که وه مندرجه ذیل کارروائیوں میں سے کسی کو یا ایسی کارروائی میں سے کسی قسم مصرحه حکم مذکور کو اپنے زیر نگرانی کسی جج ماتحت کے محکمه میں منتقل کرے۔

(۲) ضمن (۱) میں محوله کارروائیاں حسب ذیل هیں۔یعنی:

ایکٹ هائے هند نمبر ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع و نمبر ۵ مصدره سنه ۱۸۸۱ع۔

(الف) کارروائی زیر ایکٹ وراثت هند مصدره سنه ۱۸۶۵ع اور زیر ایکٹ پروبیٹ و ایڈمنسٹریشن مصدره سنه ۱۸۸۱ع جن کا فیصله ڈسٹرکٹ ضلع نهیں کر سکتے۔

ایکٹ هند نمبر ۸ سنه ۱۸۹۰ع۔

(ب) کارروائی زیر ایکٹ گارڈین و وارڈ هائے مصدره سنه ۱۸۹۰ع۔

(۳) ڈسٹرکٹ جج مجاز هے که ایسی کارروائیوں کو جو جج ماتحت کے زیر تجویز هوں یا جو کسی جج ماتحت کے محکمه میں منتقل کیگئی هوں واپس منگا لے اور خواه اون کو خود فیصل کرے یا اون کو اپنے ماتحت کسی ایسی عدالت میں منتقل کر دے جو اون کے فیصل کرنے کی مجاز هو۔

(۴) ایسی کارروائیوں کو جو اس دفعه کے بموجب کسی ماتحت جج کے زیر تجویز هوں یا اوس کے محکمه میں منتقل کیگئی هوں اون کو جج ماتحت اون قواعد کی پابندی کے ساتھ فیصله کریگا جو ایسی کارروائیوں سے اوس صورت میں متعلق هوں جب اونکو ڈسٹرکٹ جج فیصل کرے۔

عدالت کے اجلاس کا مقام۔

دفعه ۳۱—(۱) لوکل گورنمنٹ مجاز هے که ایسے مقام یا مقامات مقرر کرے جہاں اس حصه کے بموجب قایم کردہ کسی عدالت کا اجلاس هونا چاهئے۔

(۲) جائز هے که اس طرح پر مقرر کرده مقام یا مقامات عدالت کے اختیارات کی مقامی حدود کے باهر هوں۔

(۳) اگر اس دفعه کے بموجب صادر کئے هوئے کسی حکم میں کسی اور فہم پر حکم نهو تو اس حصه کے بموجب منضبط شده کسی عدالت کا اجلاس اوس کے اختیارات کی مقامی حدود کے اندر کسی مقام پر کیا جا سکتا هے۔

معطلی اور معزولی۔

دفعه ۳۲—(۱) جائز هے که کسی ڈسٹرکٹ جج یا جج ماتحت کو لوکل گورنمنٹ اوس کے عہده سے معطل یا معزول کرے۔

(۲) جائز هے که کسی منصف کو چیف کورٹ زیر نگرانی لوکل گورنمنٹ اوس کے عہده سے معطل معزول کرے۔

نگرانی عدالتهائے۔

دفعه ۳۳—باتباع عام نگرانی و اهتمام چیف کورٹ ڈسٹرکٹ جج اپنے اختیارات کی مقامی حدود کے اند جمله عدالت هائے دیوانی منضبط شده زیر حصه هذ پر نگرانی رکھیگا۔

کام تقسیم کرنیکا اختیار۔

دفعه ۳۴—باوجود کسی حکم مندرجه مجموع ضابطه دیوانی کے هر ایک ڈسٹرکٹ جج مجاز هے که بذریعه تحریری حکم هدایت کرے که صیغه دیوانی کا کوئی کا جو اوس کی اپنی اور اوسکی ماتحت عدالتوں کے قابل تجویز هو وه اون عدالتوں میں ایسے طریق پ تقسیم کیا جائے جو اوس کے نزدیک مناسب هو۔

مگر شرط یهه هے که جو هدایت اس دفعه کے بموجب جاری کی جائیگی اوسکی رو سے کسی عدالت کو ایسک اختیارات سے باهر کسی اختیار کے استعمال کرنے کسی کام کو کرنے کا اختیار نه دیا جائیگا۔

عدالت هائے ماتحت کے اهلکاران عمله۔

دفعه ۳۵—(۱) عدالت هائے ضلع اور عدالت هائے مطالبه خفیفه کے اهلکاران عمله کا تقرر علی الترتیب اون عدالتوں کے جج کرینگے اور وه مجاز هونگے که اون کو معطل او معزول کریں۔

(۲) عدالت ضلع کے ماتحت عدالت هائے بعض عدالت هائے مطالبه خفیفه کے اهلکاران عمله کا تقرر عدالت ضلع کریگی اور وه مجاز هوگی که اون کو معطل اور معزول کرے۔

(۳) اس دفعه کے بموجب جو تقرر هوگا وه اون قواعد کی پابندی سے هوگا جو لوکل گورنمنٹ اس باب میں تجویز کرے اور کسی امر زیر دفعه هذا کے متعلق کارروائی کرتے وقت عدالت مطالبه خفیفه کا جج عدالت ضلع کی زیر نگرانی عمل کریگا۔

(۴) جو حکم کوئی ڈسٹرکٹ جج زیر دفعه هذا صادر کریگا وه زیر نگرانی چیف کورٹ هوگا۔

اهلکاران عمله پر جرمانه کرنیکا اختیار۔

دفعه ۳۶—(۱) عدالت ضلع یا کوئی عدالت ماتحت عدالت ضلع مجاز هے که اوس عدالت کے اهلکاران ء له پر بد عملی یا اپنی خدمات کی بجا آوری میں غفلت کرنے کے سبب کسیقدر جرمانه کرے جو ایک تنخواه سے زیاده نهو۔

(۲) عدالت ضلع مجاز ہے کہ اپنے ماتحت کسی عدالت کے کسی حکم کو جو ضمن (۱) کے بموجب صادر کیا جائے اپیل ہو یا اور نہج پر منسوخ یا ترمیم کرے اور نیز مجاز ہے کہ با تحریک خود اپنے ماتحت عدالت کے کسی اہلکار پر ایک ماہ کی تنخواہ تک جرمانہ کرے۔

ڈسٹرکٹ جج کے اختیارات کا تفویض کرنا۔

دفعہ ۳۷۔ عدالت ضلع مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے ضلع کے کسی جج ماتحت کو عدالت ضلع کے اختیارات عطیہ از روئے دفعات ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ حصہ ھذا اور دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی تفویض کرے اور ایسے اختیارات وہ جج ماتحت اوس عدالت ضلع کی زیر نگرانی ضلع کے کسی مصرحہ حصہ میں استعمال کریگا۔

باب ۴

مقدمات دیوانی میں اختیارات اپیل و نگرانی

ڈسٹرکٹ جج اور زائد ججوں کے احکام کے اپیل

دفعہ ۳۸ ـ (۱) اگر کسی قانون نافذہ وقت میں کسی اور نہج پر حکم نہ ہو تو کسی ایسے ڈسٹرکٹ جج یا زائد جج کے جو اختیارات سماعت ابتدائی استعمال کرتا ہو صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل چیف کورٹ میں رجوع ہوگا۔

(۲) کسی زائد جج کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل کسی ایسی صورت میں چیف کورٹ میں رجوع نہ ہوگا جب کہ اوس ڈگری یا حکم کے از پیشگاہ ڈسٹرکٹ جج صادر ہونے کی صورت میں اوس کا اپیل عدالت مذکور میں نہ ہو سکتا ہو۔

ماتحت ججوں اور منصفوں کے احکام کے اپیل۔

دفعہ ۳۹ـ(۱) بجز صورت ماسبق کے کسی جج ماتحت کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل مندرجہ ذیل عدالتوں میں ہوگا —

(الف) عدالت ڈسٹرکٹ جج میں جب کہ ابتدائی مقدمہ کی مالیت جس میں حکم یا ڈگری مذکور صادر کی گئی ہو پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہو اور

(ب) چیف کورٹ میں کسی اور صورت میں۔

(۲) بجز صورت ماسبق کے کسی منصف کے صادر کردہ ڈگری یا حکم کا اپیل عدالت ڈسٹرکٹ جج میں ہوگا۔

(۳) جب ایسے اپیلوں کے موصول کرنے کا کام جو ضمن (۱) یا ضمن (۲) کے بموجب عدالت ڈسٹرکٹ جج میں رجوع ہو سکتی ہیں کسی زائد جج کو تفویض کیا گیا ہو تو جائز ہے کہ وہ اپیل اوس زائد جج کے روبرو پیش کئے جائیں۔

(۴) چیف کورٹ مجاز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی پیشگی منظوری سے بذریعہ اشتہار مندرجہ مقامی سرکاری گزٹ ہدایت کرے کہ کسی منصف کے کسی ابتدائی مقدمہ صادر کردہ کل یا بعض ڈگریوں یا احکام کے اپیل جو زیر ضمن (۲) عدالت ضلع میں قابل رجوع ہوں کسی جج ماتحت کے روبرو دائر کئے جائینگے جو اشتہار مذکور میں مندرج ہو اور اوس ہدایت کے جاری ہونے پر اپیل مذکور اوسی طریق پر دائر کئے جائینگے اور ایسے جج ماتحت کی عدالت اوس طریق پر دائر کردہ کل اپیلوں کی اغراض کیلئے عدالت ضلع متصور ہوگی۔

منصفوں کے احکام کی اپیلوں کو ماتحت ججوں کی عدالتوں میں منتقل کرنے کا اختیار۔

دفعہ ۴۰ ـ (۱) ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ منصفوں کے احکام اور ڈگریوں کے اپیلوں کو جو اوسکے روبرو زیر تجویز ہوں ایسے ماتحت جج کی عدالت میں منتقل کرے جو اوسکے انتظامی اہتمام کے ماتحت ہو اور جو اونکے فیصلہ کرنے کا مجاز ہو۔

(۲) ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ اس طرح پر منتقل کردہ کسی اپیل کو واپس منگا لے اور خواہ اوسکو خود سماعت کرکے فیصل کرے یا اوسکو ایسی عدالت میں منتقل کرے جو اوسکے انتظامی اہتمام کے ماتحت ہو اور اوس اپیل کے فیصل کرنے کی مجاز ہو۔

(۳) اس دفعہ کے بموجب منتقل کردہ اپیل بپابندی اون قواعد کے فیصل کئے جائینگے جو اوسی قسم کے اپیلوں سے ایسی صورت میں متعلق ہوں جبکہ وہ از پیشگاہ ڈسٹرکٹ جج فیصل ہوں۔

(۴) اس دفعہ کی رو سے عطا کردہ اختیارات بپابندی کسی ایسے عام یا خاص احکام کے استعمال کئے جائینگے جو چیف کورٹ وقتاً فوقتاً اس باب میں جاری کرے۔

اپیل ثانی۔

دفعه ٤١—(١) کسی عدالت ماتحت چیف کورٹ کی هر ایک ایسی ڈگری کا اپیل جو بصیغه اپیل صادر کی گئی هو مندرجه ذیل وجوهات میں سے کسی وجه پر عدالت چیف کورٹ میں هوگا۔ یعنی اگر—

(الف) فیصله قانون یا کسی ایسے رواج یا رسم کے خلاف هو جو قانون کا حکم رکھتا هو۔

(ب) فیصله میں کسی ایسے امر تنقیح کا فیصله نه کیا گیا هو جو قانون یا ایسے رواج یا رسم کے متعلق هو جو قانون کا حکم رکھتا هو۔

(ج) اوس ضابطه میں کوئی اهم غلطی یا نقص هو جو مجموعه ضابطه دیوانی مصدره سنه ١٩٠٨ع یا کسی اور نافذه وقت قانون میں تجویز کیا گیا هو اور جسکی وجه سے مقدمه کے فیصله پر بنائے روئداد میں کوئی غلطی یا نقص عاید هو گیا هو۔

(٢) صیغه اپیل میں صادر کرده کسی یکطرفه ڈگری کا اپیل اس دفعه کے بموجب هوسکتا هے۔

(٣) دفعه هذا کی ضمن (١) میں کوئی حکم درج هونے کے باوجود کسی دستور یا رواج کے وجود یا جواز کی نسبت کسی عدالت ماتحت چیف کورٹ کی ڈگری بصیغه اپیل کا اپیل چیف کورٹ میں رجوع نهوگا تا وقتیکه ماتحت عدالت اپیل کے جج نے اس امر کی تصدیق نه کی هو که رواج یا رسم مذکور کافی اهمیت رکھتا هے اور که اوس کے متعلق شهادت ایسی متضاد اور غیر یقینی هے که اس کے جواز اور وجود کی نسبت اس قدر مضبوط شک هے که اپیل مذکور واجب ٹهرتا هے۔

مگر شرط یهه هے که اوس تاریخ سے جس پر ماتحت عدالت اپیل کی ڈگری صادر کی گئی هو ٩٠ دن گذرنے کے بعد کوئی درخواست زیر ضمن (٣) دفعه هذا موصول نهین کی جائیگی تا وقتیکه درخواست کننده جج کا اطمینان نه کرا دے که اوس کے پاس عرصه مذکور کے اندر درخواست داخل نه کرنے کی کافی وجه هے۔

نیز شرط یهه هے که کسی اپیل زیر ضمن (١) دفعه هذا کی میعاد محسوب کرتے وقت وه عرصه جس کے اندر درخواست زیر ضمن هذا زیر تجویز رهی هو حساب مین نه لیا جائیگا۔

دیگر وجوهات پر اپیل ثانی نهین هو گا۔

دفعه ٤٢ (١) کوئی اپیل ثانی رجوع نهین کیا جائیگا۔ الا وجوهات مذکوره دفعه ٤١ پر۔

بعض نالشات مین کوئی اپیل ثانی نه هوگا۔

(٢) کوئی اپیل ثانی کسی اس قسم کی نالش مین رجوع نه کیا جائیگا۔ جو عدالت ها ئے مطالبه خفیفه مین قابل سماعت هو جب که نالش ابتدائی کی بنائے دعوے کی مالیت یا رقم پانچسو روپیه سے زاید نهو۔

واقع کے امر تنقیح کے فیصل کرنیکی بابت چیف کورٹ کا اختیار۔

دفعه ٤٣—چیف کورٹ مجاز هے که کسی اپیل ثانی مین اگر شهادت موجوده مثل کافی هو کسی ایسے واقع کے امر تنقیح کا فیصله کرے جو اپیل کے تصفیه کے لئے ضروری هو۔ لیکن جس کا ماتحت عدالت اپیل نے فیصله نه کیا هو۔

نگرانی۔

دفعه ٤٤—چیف کورٹ مجاز هے که کسی ایسے مقدمه کی امثله طلب کرے جسکا کسی عدالت ماتحت نے فیصله کیا هو اور جسکا اپیل چیف کورٹ مین رجوع نه هوسکتا هو اور اگر عدالت ماتحت مذکور

ی نسبت ظاہر ہو کہ :—

(الف) اوس نے ایسے اختیارات سماعت کا استعمال کیا ہے جو اوس کو قانوناً تفویض نہیں کیے گئے۔

(ب) اس طرح پر تفویض شدہ اختیارات سماعت کے استعمال میں وہ قاصر رہی ہے یا

(ج) اوس نے اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں خلاف قانون طریق پر یا اہم بیقاعدگی کے ساتھہ عمل کیا ہے۔

تو چیف کورٹ مجاز ہے کہ ایسا حکم صادر کرے جو اوس کے نزدیک مناسب ہو۔

میعاد کا عرصہ۔

دفعہ ۴۴۔ (الف) (۱) کسی اپیل زیر دفعہ ۴۱ حصہ ہذا کی میعاد اوس ڈگری کی تاریخ سے جس کے خلاف اپیل کیا جاے ۹۰ یوم ہوگی۔

(۲) اس عرصہ کو محسوب کرنے میں اور جملہ دیگر ایسے امور کے متعلق جو اس دفعہ میں تشریح نہیں کی گئی کسی اپیل زیر دفعہ مذکور کی میعاد احکام ایکٹ میعاد ہند سنہ ۱۹۰۸ء کے تابع متصور ہوگی۔

باب ۵

احکام ضمنی

تقررات عمل میں لانے واختیارات تفویض کرنیکا طریق۔

دفعہ ۴۵—اگر اس حصہ میں کسی اور نہج پر تجویز نہ کی گئی ہو تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ جب اوس کو حصہ ہذا کی رو سے کسی تقرر کے عمل میں لانے یا بعض اختیارات تفویض کرنیکا اختیار دیا گیا ہو کسی شخص کو بالخصوص نام سے یا اوس کے عہدہ کے اعتبار سے مقرر کرے یا اختیارات تفویض کرے۔

عہدہ داروں کے اختیارات کا جاری رہنا۔

دفعہ ۴۶—جب کبھی کسی ایسے شخص کو جو سرکاری ملازمت میں کسی عہدہ پر مقرر ہو اور جس کو کسی مقامی حدود کے اندر کوئی اختیارات زیر حصہ ہذا تفویض کیے گئے ہوں بعد میں کسی وقت کسی ویسے ہی قسم مقامی رقبہ کے اندر اوسی قسم کے مساوی عہدہ پر یا اعلی عہدہ پر تبدیل یا تعینات کیا جاے تو وہ بجز اس کے کہ لوکل گورنمنٹ کسی اور نہج پر ہدایت کرے یا اوسنے کسی اور نہج پر ہدایت کر دی ہو اوس مقامی رقبہ میں جس میں وہ اس طرح پر تبدیل یا تعینات کیا گیا ہو وہی اختیارات استعمال کریگا۔

تعطیلات۔

دفعہ ۴۷—(۱) بپابندی منظوری لوکل گورنمنٹ چیف کورٹ ایام کی ایک فہرست مرتب کرے گی جن پر چیف کورٹ میں اور اوس کے ماتحت عدالتہاے دیوانی میں ہر سال تعطیل منائی جائیگی۔

(۲) ہر ایک ایسی فہرست سرکاری گزٹ میں شایع کی جائیگی۔

کارروائی کا منتقل کرنا۔

ایکٹ ملکی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء
ایکٹ ملکی نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء

دفعہ ۴۸—چیف کورٹ مجاز ہے کہ کسی قانون نافذہ وقت کے احکام کی پابندی کے ساتھہ اپنی تحریک پر یا کسی فریق مقدمہ کی درخواست پر کسی کارروائی کو جو اوس کے ماتحت کسی عدالت میں زیر تجویز ہو اور جس کے واپس طلب کرنے کے متعلق مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات ۲۴ و ۱۳۱ میں یا مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۵۲۶ میں تجویز نہ کی گئی ہو واپس طلب کرے اور خواہ اوس کارروائی کو خود فیصل کرے یا بغرض فیصلہ کسی دیگر عدالت ماتحت میں منتقل کرے۔

ایکٹ معاملہ زمین پنجاب اور ایکٹ ذیل رعیتانہ پنجاب اور ایکٹ رسوم عدالت ہذا کی ترمیم

ایکٹ مقامی نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء

دفعہ ۴۹ (الف) ایکٹ معاملہ زمین پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۱۱۷ (۲) کی ضمن (ج) میں الفاظ " ڈسٹرکٹ جج " کی بجاے الفاظ " جج ماتحت " ثبت کئے جائینگے اور ضمن ہاے (د) و (ہ) میں الفاظ " عدالت قسمت " کی بجاے الفاظ " عدالت ضلع " ثبت کئے جائینگے۔

ایکٹ ہند نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ع۔

(ب) ایکٹ دخل رعیتانہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کی دفعہ ۹۹ (۱) میں الفاظ "ڈویژنل جج" کی بجائے الفاظ "ڈسٹرکٹ جج" ثبت کئے جائینگے۔

ایکٹ ہند نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ع

(ج) ایکٹ رسوم عدالت ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۰ع کی دفعہ ۷ (پنجم) (ب) میں لفظ "پانچ" کی بجائے لفظ "دس" ثبت کیا جائیگا۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۸ع۔

دفعہ ۵۰ — "ڈسٹرکٹ جج" کی تعریف مندرجہ دفعہ ۲ (۱۵) ایکٹ عبارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع کی بجائے مندرجہ ذیل تعریف ثبت کیجائیگی —

ایکٹ عبارات عامہ پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ع میں مندرجہ تعریف ڈسٹرکٹ جج کی ترمیم۔

"ڈسٹرکٹ جج" سے اختیارات سماعت ابتدائی کی کسی اعلیٰ عدالت دیوانی کا جج مراد ہوگی لیکن اوس میں عدالت چیف کورٹ بصورت اعمال اپنے معمولی یا غیر معمولی اختیارات سماعت ابتدائی بصیغہ دیوانی شامل نہوگی"

ضمیمہ الف

(دیکھو دفعہ ۲ حصہ ھذا)

۱	۲	۳	۴
سال	نمبر	مضمون یا مختصر نام	وسعت تنسیخ۔
		ایکٹہائے جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل۔	
سنہ ۱۸۸۴ع ...	۱۸	ایکٹ عدالتہائے پنجاب ...	کل۔
سنہ ۱۸۸۸ع ...	۱۳	ایضاً ایضاً ...	کل۔
سنہ ۱۸۹۵ع ...	۱۹	ایضاً ایضاً ...	کل۔
سنہ ۱۸۹۹ع ...	۲۵	ایضاً ایضاً ...	کل۔
		ایکٹہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل۔	
سنہ ۱۹۰۹ع ...	۱	ترمیمی ایکٹ عدالتہائے پنجاب۔	کل۔
سنہ ۱۹۱۲ع ...	۱	ایضاً ایضاً ...	کل۔
سنہ ۱۹۱۲ع ...	۳	ایضاً ایضاً ...	کل۔

دستخط ـ اس۔ ڈبلیو گریسی

سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین پنجاب۔

گورنمنٹ پنجاب

طبع سوم

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی پیشگاہ سے ۷ جون سنہ ۱۹۱۸ع کو اور جناب معلے القاب نواب والسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۲۱ جون سنہ ۱۹۱۸ع کو منظور ہوا تصریح ھذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۸ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ پنجاب کے مواضعات اور چھوٹے چھوٹے قصبات کے باشندوں کے اشد ضرورت کے موقع پر رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے۔

ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ اشد ضرورت کی صورت میں پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات میں وہاں کے باشندوں کے رات کے وقت گشت کا کام انجام دینے کا انتظام کیا جائے لہذا بذریعہ تصریح ھذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں :—

دفعہ ۱۔(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو پنجاب کے مواضعات و چھوٹے چھوٹے قصبات کے گشت کے ایکٹ سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

نام و وسعت نفاذ۔

(۲) یہہ ایکٹ کل پنجاب سے متعلق ہوگا

۲—ایکٹ هذا میں :—

تعریفات۔

" موضع " میں کوئی ایسا قصبہ شامل ہے جسکی آبادی گذشتہ مردم شماری کے مطابق دس هزار نفوس سے زیادہ نہ ہو لیکن کسی موضع یا قصبہ مذکور کا کوئی محلہ سب ڈویژن بھی شامل ہے۔

" نمبر دار " سے وہ شخص مراد ہے جس کو موضع کے نمبر دار کے فرائض بجا لانے کے لئے با ضابطہ مقرر کیا گیا ہو۔

" دیہی پنچایت " سے کسی میونسپلٹی کی صورت میں میونسپل کمیٹی اور کسی دیگر موضع کی صورت میں کل نمبر داران اور ایسے دیگر اشخاص مراد ہونگے جنکو ڈپٹی کمشنر ذیلدار یا اوس دیگر شخص کی جس کو ڈپٹی کمشنر نے اس کام پر لگا یا ہو اوس رپورٹ پر جو اوس نے دیہی آبادی متعلقہ سے مشورہ لینے کے بعد پیش کی ہو مقرر کرے مگر شرط یہہ ہے کہ ایسے مقرر کردہ اشخاص کی تعداد نمبر داران کی تعداد کے دو چند سے زیادہ نہو گی۔

دفعہ ۳—(۱) جب ڈپٹی کمشنر کی یہہ رائے ہو کہ اوس کے ضلع کے اندر کسی گاؤں میں (الف) تحفظ عامہ کے لئے خاص تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور (ب) اوس کے باشندوں نے خود بخود یا ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایسا کرنیکا حکم ملنے پر چوکی پہرہ کا کافی انتظام نہیں کیا تو وہ بحکم تحریری اس امر کا تحریری حکم دے کہ ایسی تاریخ سے جو وہ حکم مذکور میں مقرر کرے موضع مذکور کے جملہ تندرست بالغ مرد کو گشت کا کام انجام دینا ہوگا۔

گشت کا کام انجام دینے کا حکم۔

(۲)—زیر تحتی دفعہ (۱) صادر شدہ حکم ایسے عرصہ کے لئے نافذالعمل رہیگا جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے اور جو ایک سال سے زائد نہو

حکم مذکور کے نافذالعمل رہنے کی میعاد۔

لیکن اس کی تجدید وقتاً فوقتاً ڈپٹی کمشنر کی هدایت کے مطابق ہو سکتی ہے۔

(۳)—زیر تحتی دفعہ (۱) یا (۲) صادر شدہ حکم کو ڈپٹی کمشنر کسی وقت منسوخ کر سکتا ہے۔

حکم کی تنسیخ۔

دفعہ ۴—(۱) جب ڈپٹی کمشنر زیر دفعہ ۳ حکم صادر کر چکے تو وہ موضع کے لئے اگر وہ موضع میونسپلٹی نہ ہو ایک دیہی پنچایت مقرر کریگا۔

دیہی پنچایت کا تقرر۔

(۲) کسی ایسے موضع کی دیہی پنچایت جسکے متعلق زیر دفعہ ۳ حکم صادر کیا گیا ہو حسب ذیل امور کے متعلق فوراً رپورٹ کریگی —

گشت کنندہ آدمیوں کی تعداد اور انکا انتخاب

(الف) موضع کے تندرست بالغ مرد باشندوں کی تعداد —

(ب) اون اشخاص کی تعداد جو اونکی رائے میں ہر رات گشت کے کام کیلئے مطلوب ہونگے۔

(ج) وہ طریق جس میں اونکی رائے میں ایسے اشخاص منتخب کئے جائینگے یعنی آیا باریوں یا قرعہ اندازی کے ذریعہ یا کسی اور طریق میں۔

(۳) دیہی پنچایت کی رپورٹ کے موصول ہونے پر ڈپٹی کمشنر اون اشخاص کی تعداد مقرر کریگا جو گشت کے کام کے لئے مطلوب ہونگے اور اونکے انتخاب کا طریق تجویز کریگا اور دیہی پنچایت کو اپنے فیصلہ سے مطلع کریگا۔

(۴) گشت کے کام کے لئے لوگوں کا انتخاب دیہی پنچایت اسی تعداد میں اور اسی طریق کے مطابق عمل میں لائیگی جو ڈپٹی کمشنر مقرر کرے۔

(۵) جہاں انتخاب قرعہ اندازی کے ذریعہ عمل میں لایا جائے وہاں ایک دفعہ جو نام نکال لئے جائیں وہ اوس وقت تک دوبارہ نہیں نکالے جائینگے جبتک کہ باقی ماندہ سارے نام مندرجہ فہرست نہ نکال لئے جائیں۔

(۶) دیہی پنچایت ایک فہرست مشتہر کرکے یا کسی اور طریق پر اون اشخاص کو جن پر گشت کا کام فرض ہو ایسے کام کی تاریخ و وقت و رقبہ اور نوعیت سے مطلع کریگی۔

عوضی پہرہ دار۔

دفعہ ۵—جس شخص پر گشت کا کام فرض ہو اوس کو لازم ہوگا کہ وہ خود یہہ کام انجام دے یا اپنی جگہہ کوئی ایسا قابل شخص مہیا کرے جسکو دیہی پنچایت نے منظور کر لیا ہو۔

مستثنیات۔

دفعہ ۶—مندرجہ ذیل اشخاص گشت کے کام سے معافی عطا کر سکتے ہیں:—

(الف) ڈپٹی کمشنر- اور

(ب) دیہی پنچایت بہ تبعیت منظوری ڈپٹی کمشنر۔

عام نگرانی کے متعلق ڈپٹی کمشنر کا اختیار۔

دفعہ ۷—ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہوگا کہ وہ گشت کے کام کے لئے مطلوبہ اشخاص کی تعداد اور اون کے انتخاب کے طریق کو بدل دے اور یہہ ہدایت کرے کہ گشت کا کام کل موضع کے رقبہ میں یا اوس کے کسی حصہ میں انجام دیا جائے - اور عام طور پر گشت کے کام کے متعلق جملہ امور کا انتظام و نگرانی کریگا۔

مگر شرط یہہ ہے کہ انتخاب کا طریق تبدیل کرنے سے پیشتر ڈپٹی کمشنر پنچایت سے مشورہ کرایگا۔

تفویضگی اختیارات۔

دفعہ ۸—جائز ہے کہ ڈپٹی کمشنر کسی سب ڈویژنل افسر یا کسی مجسٹریٹ درجہ اول کو اپنے بعض یا جملہ اختیارات زیر دفعات ۴ یا ۶ یا ۷ ایکٹ ہذا تفویض کر دے۔

عدم تعمیل کرنے والے اشخاص کے لئے سزا جرمانہ۔

دفعہ ۹—(۱) جائز ہے کہ دیہی پنچایت اوس شخص کو جو کافی وجہ بغیر بذات خود یا قائمقام کے ذریعہ گشت کا کام انجام دینے سے قاصر رہے ایسا جرمانہ کرے جو پانچروپیہ سے زیادہ نہو مگر شرط یہہ ہے کہ جرمانہ ایسی عدم تعمیل کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر کیا جائیگا۔

(۲) جائز ہے کہ زیر ضمنی (۱) عاید شدہ جملہ جرمانوں کو کلکٹر دیہی پنچایت کی درخواست پر معاملہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کرے۔

(۳) دیہی پنچایت کے صادرہ حکم سزائے جرمانہ کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہو سکیگا لیکن کلکٹر حسب اقتضائے رائے خود مجاز ہوگا کہ جرمانہ کی وصولی کا حکم دینے سے انکار کر دے۔

(۴) زیر دفعہ ہذا وصول شدہ جملہ جرمانہ کا روپیہ ایسے طریق میں صرف کیا جائیگا جو دیہی پنچایت تجویز کرے۔

جزو غالب کا فیصلہ ناطق ہوگا۔

دفعہ ۱۰—دیہی پنچایت کے کسی اجلاس میں حاضر ممبروں کے جزو غالب کا فیصلہ پنچایت کا فیصلہ سمجھا جائیگا۔

احکام کی عدم تعمیل کرنے والے موضع کے لئے سزائے جرمانہ۔

دفعہ ۱۱—(۱) جب ڈپٹی کمشنر کی رائے میں کوئی موضع یا اوس کا کوئی حصہ جس کے متعلق حکم زیر دفعہ ۳ (۱) صادر کیا گیا ہو گشت کے کام کی مناسب انجام دہی کا انتظام کرنے سے قاصر رہا ہو تو جائز ہے کہ وہ تحریری حکم کے ذریعہ موضع مذکور یا اوس کے کسی حصہ پر ایسا جرمانہ عاید کرے جو کسی ایک صورت میں ایک سو روپیہ تک ہو سکتا ہے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر زیر دفعہ ہذا جرمانہ عاید کرنے سے پہلے منادی کے ذریعہ یا کسی اور طریق میں موضع کو دس دن کا نوٹس دیگا اور اون اعتراضات پر غور کریگا جو اوس کو موصول ہوں۔

(۲) ڈپٹی کمشنر ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جو وہ ضروری خیال کرے جرمانہ مذکور کو موضع کے باشندوں پر اسی نسبت سے منقسم کریگا جو وہ فرداً فرداً اونکی بساط کے لحاظ سے مناسب خیال کرے۔

(۳) جو مالیہ زیر دفعہ ہذا معاملہ زمین کے بقایا کے طور پر وصول کیا جائیگا اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حساب میں جمع کیا جائیگا اور ایسے اشخاص یا دیہات کو انعام دینے پر صرف کیا جاسکتا ہے جنہوں نے زیر ایکٹ ہذا ممتاز خدمات انجام دی ہوں-یا ایسے طریق میں صرف کیا جا سکتا ہے جسکی بورڈ ہدایت کرے-

دفعہ ۱۲—ڈپٹی کمشنر کے حکم زیر دفعہ ۳ یا دفعہ ۱۱ کے خلاف اپیل کمشنر کی عدالت میں ہوگا۔ — اپیل۔

دفعہ ۱۳—(۱) زیر ایکٹ ہذا گشت کا کام کرنےوالے جملہ اشخاص وہی اختیارات استعمال کرینگے اور اونکو وہی رعایتیں و حقوق حاصل ہونگے جو گاؤں کے چوکیدار استعمال کرتے ہیں اور اونکو حاصل ہوتے ہیں۔ — گشت کرنیوالوں کے اختیارات و حقوق-

(۲) ہر شخص کا فرض ہوگا کہ وہ گشت کا کام کرنے والے شخص کو ہر ایک امداد دے جس کا پولیس افسر کو دینا اوس پر فرض ہے۔

(۳) گشت کے کام پر متعینہ ہر ایک شخص مجموعہ تعزیرات ہند کی اغراض کے لئے سرکاری عہدہ دار متصور ہوگا۔

دستخط—ایس-ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین-

۹۳۵ سی ایس—۵۱۰—۲—۸—۱۹۱۸ لاہور پی پی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

پنجاب

... ہر دو صفحات پنجاب گزٹ مورخہ ۵ جولائی
... ۱۲ جولائی) سنہ ۱۹۱۸ ع کے صفحات ۵۶۵ و
... کی جگہ لگاؤ۔

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۰] لاہور—۳-اکتوبر مجریہ ۱۱-اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع-یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچوان حصہ

ایکٹ ہائے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر باجلاس کونسل جو معلے القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے منظور ہو گئے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب

[طبع اول]

صیغہ وضع آئین و قوانین

مندرجہ ذیل ایکٹ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل جو جناب ممدوح کی پیشگاہ سے ۶ جون سنہ ۱۹۱۸ ع کو اور معلے القاب جناب نواب وائسرائے و گورنر جنرل بہادر کی پیشگاہ سے ۲۵ جون سنہ ۱۹۱۸ ع کو منظور ہو چکا ہے تحریر ہذا کے ذریعہ اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔

ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۸ ع

ایکٹ بمراد اس امر کے کہ پنجاب میں نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی کی ممانعت کر دی جائے۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ پنجاب میں نوجوان اشخاص کو تمباکو نوشی کی ممانعت کردی جائے اور ہرگاہ زیر دفعہ ۷۹ (۲) ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع جناب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری اوس قانون کی تبدیلی کے لئے حاصل کرلی گئی جس پر ایکٹ ہذا کی دفعہ ۵ کا اثر پڑتا ہے۔لہذا بذریعہ تحریر ہذا حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

مختصر نام و وسعت نفاذ۔ دفعہ ۱ (۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ تمباکو نوشی نو عمر اشخاص سنہ ۱۹۱۹ ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

اعلی جی جی۔

۲ یہہ ایکٹ کل پنجاب پر اطلاق پذیر ہوگا۔

تعریفیں

دفعہ ۲ - ایکٹ ھذا میں "تمباکو" سے مراد ہر ایک قسم کا تمباکو ہے اور اس میں بطور تمباکو پینے کے قابل ہر ایک ایسا مرکب شامل ہے جسکو تمباکو کے بدلے کے طور پر ظاہر کرنا مقصود ہو۔

"شارع عام" سے مراد ایسی جگہہ ہے جہاں پبلک کو موجودالوقت کے اندر آنے کی اجازت ہو خواہ کچھہ ادا کر کے یا بغیر ادا کئے اور اوس میں ریلوے اسٹیشن اور ریلوے گاڑی شامل ہے۔

بچوں کے پاس تمباکو فروخت کرنے کی پاداش میں سزا

دفعہ ۳ - جو شخص کسی ایسے بچے کے ہاتھہ جو بظاہر ۱۶ سال سے کم عمر کا ہو کسی قسم کا تمباکو خواہ وہ اوسکے ذاتی استعمال کے لئے ہو یا نہ ہو فروخت کریگا یا اوسکو دیگا یا اوس کے ہاتھہ فروخت کرنے یا اوس کے دینے کا اقدام کریگا وہ کسی مجسٹریٹ کے روبرو اثبات جرم پر اول جرم کی صورت میں ایسی سزاء جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو دس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور دوسرے جرم کی صورت میں ایسی سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو بیس روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور تیسرے جرم یا بعد کے جرم کی صورت میں ایسی سزا جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

اوس تمباکو کی کرفتاری جسکو کوئی نو عمر شخص شارع عام میں پیتا ہو۔

۴ - اگر کوئی لڑکا جو بظاہر سولہ سال سے کم عمر کا ہو کسی شارع عام میں تمباکو نوشی کرتا دیکھا جائے تو ہر نمبردار ذیلدار اور کسی منظور شدہ سکول یا یونیورسٹی سے ملحقہ کالج کے مدرس-ممبر میونسپل کمیٹی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ-ممبر نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی یا مشہورہ قانون پیشہ شخص درج رجسٹر شدہ طبابت پیشہ شخص یا کسی مجسٹریٹ کے لئے جائز ہوگا کہ وہ ایسے تمباکو کو لیکر تلف کردے۔

سرسری اختیارات سماعت

دفعہ ۵ - جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجسٹریٹوں میں سے کسی پنچ کو جسے مجسٹریٹ درجہ دوم یا سوم کے اختیارات حاصل ہوں زیر ایکٹ ھذا کسی جرم کے سرسری طور پر تجویز کرنے کا اختیار تفویض کرے۔

دستخط - ایس- ڈبلیو گریسی
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۹] لاہور — ۶ دسمبر (مجریہ ۱۳ دسمبر) سنہ ۱۹۱۸ع - یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

مسودات ایکٹ جو کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بغرض وضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے اور رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل مذکور کے روبرو پیش ہوئیں اور مسودات ایکٹ جو قواعد کار روائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب شائع ہوئے۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۸ع کو کونسل میں پیش ہوا

مسودہ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۱۸ع

مسودہ ایکٹ ترمیم کنندہ میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ع

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ع کو ترمیم کیا جائے۔ لہذا تحریر ہذا کے ذریعہ حسب ذیل حکم صادر کیا جاتا ہے—

۲۰۵۱ پی سی جی۔

مختصر نام و وسعت۔

۱—(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو میونسپل ایکٹ (ترمیم ... پنجاب سنہ ۱۹۱۸ء کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہہ پنجاب سے متعلق ہوگا۔

میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ء کی دفعہ ۱۹۸ (ج) (سوم) کی ترمیم۔

(۲) دفعہ ۱۹۸ (ج) (سوم) میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ء میں سے لفظ "ایسی" حذف کیا جائیگا۔

دستخط—او-ایف لمسڈن
ممبر

دستخط—ٹی-پی ایلس
سیکرٹری کونسل وضع آئین و قوانین

بیان اغراض و وجوہات

میونسپل ایکٹ پنجاب سنہ ۱۹۱۱ء کی رو سے جیسا کہ وہ اب ہے بعض بڑی میونسپلٹیوں کمیٹیوں کو ان لوگوں کے لئے لائیسنس جاری کرنیکے ضوابط مرتب کرنیکا اختیار دیا گیا ہے جو ایسی گاڑیوں کو کھینچتے یا دھکیلتے ہوں جو دن بھر کے لئے یا اوس کے جزو کے لئے کرایہ پر دی جاتی ہیں۔ اب کی گاڑیوں کو کھینچنے یا دھکیلنے والے لوگوں کے لئے لائیسنس جاری کرنیکا کوئی اختیار حاصل نہیں۔ اب ایکٹ مذکور کی دفعہ (ج) (سوم) میں سے لفظ "ایسی" حذف کرکے اختیار مذکور حاصل کرانیکی تجویز کی جاتی ہے۔

دستخط—او-ایف لمسڈن
ممبر

دستخط—ٹی-پی ایلس
سیکرٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

۰ نومبر سنہ ۱۹۱۸ء کو کونسل میں پیش ہوا

مسودہ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۸ ع

مسودہ ایکٹ بغرض مزید ترمیم ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب

سنہ ۱۸۸۳ء۔

ایکٹ ھذا نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ء—

تمہید—

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہا ... سنہ ۱۸۸۳ع کی مزید ترمیم کیجائے—لہذا تحریر ہذا کے ذریعہ حسب احکام صادر کئے جاتے ہیں—

مختصر نام۔

۲—جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ایکٹ ترمیم کنندہ ڈسٹرکٹ ... پنجاب سنہ ۱۹۱۸ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

۲—دفعہ ۱۲ تعلق دفعہ (۲) کے بعد مندرجہ ذیل تعلق دفعہ ایزاد کی جائیگی۔

(۳)" تعلق دفعہ (۲) میں یا لوکل گورنمنٹ کے مرتبہ کسی قواعد زیر تعلق دفعہ مذکور میں ... کسی حکم کے باوجود اپنے عہدہ سے دست کش ہوا ہوا کوئی ممبر تاوقتیکہ لوکل گورنمنٹ اسکے خلاف ... دے اس وقت تک اپنے عہدہ پر بدستور رہیگا جب تک کہ اوس کے جانشین کا انتخاب یا تقرر ... نہ ہو جائے "

۳—دفعہ ۱۴ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کی جائیگی یعنی—

۱۴—الف—باوجود ہذا کی دفعات ما قبل میں یا قواعد مرتبہ زیر دفعات مذکور میں ... حکم کے باوجود جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کسی وقت کسی ایسی وجہ کی بنا پر جسکی اسبت ... تصور ...

کہ وہ فوائد عامہ پر متاثر ہوتی ہے یا منتخب کنندگان کے جزو غالب کی درخواست پر اشتہار کے ذریعہ ہدایت کرے کہ کسی مصرحہ ممبر کا (خواہ وہ منتخب شدہ ہو یا مقرر شدہ) عہدہ ایک معینہ تاریخ پر خالی کر دیا جائے اور ایسی صورت میں عہدہ مذکور خالی کر دیا جائیگا۔

دستخط—ٹی-پی ایلس
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین

دستخط—او-ایف لمسڈن
ممبر-

بیان اغراض و وجوہات

انتخاب کے جدید قواعد زیر ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب (نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ع) مرتب کرنیکے متعلق ایکٹ مذکور میں ایک سقم پایا گیا ہے جسکی اصلاح قرین مصلحت معلوم ہوتی ہے۔ایکٹ مذکور میں جیسا کہ وہ اب موجودہ ہے اس بات کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا کہ قانون میں مقرر کردہ تین سال کی میعاد گذرنے کے بعد ڈسٹرکٹ بورڈ کا کوئی ممبر اپنے عہدہ پر رہ سکے اور نہ ہی اس بات کا کوئی انتظام ہے کہ میعاد مذکور کے گذرنے سے پہلے کسی ممبر کی میعاد عہدہ کو کم کیا جاسکے۔یہہ ظاہر ہے کہ مجوزہ تبدیلیاں جن میں منجملہ دیگر باتوں کے ایک ہی وقت پر انتخاب کرنا بھی شامل ہے صرف ایک عام تاریخ سے عمل میں لائی جاسکتی ہیں اور چونکہ موجودہ ممبروں کی میعاد ہائے عہدہ مختلف تاریخوں پر منقضی ہوتی ہیں اسلئے یہہ لازمی ہے کہ کوئی ایسا انتظام کیا جائے کہ کل موجودہ ممبران اپنے عہدے ایک ہی وقت پر خالی کریں۔جو نئی دفعات اب تجویز کی گئی ہیں اون سے یہہ انتظام ہوجاتا ہے۔دفعات مذکور میونسپل ایکٹ پنجاب (نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۱ع) سے اخذ کی گئی ہیں یہہ باسانی سمجھہ میں آسکتا ہے کہ جن وجوہات کی بنا پر ان دفعات کو میونسپل ایکٹ میں شامل کیا گیا تھا وہی ان کے ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ میں بھی داخل کرانیکی موئد ہیں-

دستخط—ٹی-پی ایلس
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین

دستخط—او-ایف لمسڈن
ممبر-

گورنمنٹ پنجاب
صیغۂ وضع آئین و قوانین
۲۰ نومبر ۱۹۱۸ع کو کونسل میں پیش ہوا
مسودہ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۱۸ع

عرصہ جنگ کے دوران میں شملہ میں مکانات کے کرایہ اور اون پر قبضہ کرنیکا انصرام کرنیوالے ایکٹ کے ترمیمی ایکٹ کا مسودہ۔

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع کو جیسا کہ اوسکی ایکٹ ترمیم ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۸ع سے ترمیم ہوئی ہے ترمیم کیا جائے۔لہذا بذریعہ ہذا کی رو سے حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں—

مختصر نام اور ابتدا- ۱—(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ترمیمی ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱ ع کے نام سے موسوم کیا جائے-

(۲) یہہ فی الفور نافذ العمل ہوگا-

دفعہ ۲ - ایکٹ پنجاب نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع کی ترمیم- ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع جیسا کہ وہ ایکٹ ترمیم ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۸ع کے ذریعہ ترمیم ہوا ہے کی دفعہ ۲ کی بجائے مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کیجائیگی -یعنی—

" ایکٹ ہذا میں بجز اس کے مضمون یا سیاق عبارت میں کوئی امر نقیض ہو"

تعریف۔

مکان سے مراد کوئی ایسا مکان یا حصہ مکان ہے جو بطور ایک علیحدہ رہائش گاہ کے کرایہ پر دیا جائے اور اوس میں سامان رہائش و باغ و احاطہ اور جملہ بیرونی مکانات متعلقہ مکانات مذکور شامل ہیں اور اس میں ایسے احاطے یا کوٹھیاں وغیرہ بھی شامل ہیں جو بطور دکانوں یا میونسپل دفتر کے زیر قبضہ ہوں یا بطور فلیٹ (یعنی حصہ مکان جو ایک کنبہ کی رہائش کے قابل ہو) زیر قبضہ ہو لیکن اوس میں کسی ہوٹل یا کلب کا کوئی کمرہ شامل نہیں۔

لینڈ لارڈ (صاحب مکان) سے مراد ایسا شخص ہے جو موجود الوقت کے لئے خواہ اپنی طرف سے یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے یا اوس کے فایدہ کے لئے یا کسی دوسرے شخص امین یا گارڈین یا ریسیور کے طور پر کسی مکان وغیرہ کا کرایہ حاصل کرنیکا مستحق ہو۔ اوس میں ایسا کرایہ دار بھی شامل ہے جو کسی مکان کو مکرر کرایہ پر دیتا ہو اور اوس میں ایسا شخص بھی شامل ہے جسے وقتاً فوقتاً کسی صاحب مکان سے استحقاق حاصل ہو۔

اصطلاح "کرایہ دار" سے مراد ایسا شخص ہے جس سے یا جس کی طرف سے کسی مکان وغیرہ کی بابت کرایہ واجب الادا ہو۔ اور اوس میں ہر ایسا شخص شامل ہے جسے وقتاً فوقتاً کسی کرایہ دار سے استحقاق حاصل ہو۔

۳۔ ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۴ کی بجائے مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی۔ یعنی۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۴ کی ترمیم۔

"۴۔(۱) بجز اوس کے جیسا کہ ایکٹ ھذا میں بعد ازیں انتظام کیا گیا ہے شملہ میونسپلٹی کی حدود کے اندر کے کسی مکان کا سالانہ یا ماہوار کرایہ اوس سالانہ یا ماہوار کرایہ سے زاید نہوگا جو اوس مکان کے لئے تقریبی سال سنہ ۱۹۱۷ع کی بابت واجب الادا ہو اور اوس سے زاید کرایہ کی ادائیگی کا ہر ایک معاہدہ ایسی افزادی کے متعلق کالعدم ہوگا اور اس سے یہہ متصور ہوگا کہ وہ معاہدہ کرایہ کی اوتنی ہی رقم یا اوسی شرح سے کرایہ کی ادائیگی کے متعلق ہے جو سنہ ۱۹۱۷ع کے لئے واجب الادا تھی اور اوس کے خلاف کسی معاہدہ کے باوجود کوئی ایسی افزادی قابل وصول نہیں ہوگی۔

دیکھو ایکٹ کرایہ بمبئی۔

(۲) کسی ایسے مکان کی صورت میں۔

(الف) جو سنہ ۱۹۱۷ع میں کرایہ پر نہ دیا گیا ہو۔ یا

(ب) جو سال مذکور میں اوس کرایہ سے زیادہ کرایہ پر شکمی کرایہ دار کو دیا جائے جو اصل کرایہ دار ادا کرتا ہو تو کمیٹی رہایشی مکانات شملہ قابل ادا کرایہ مقرر کریگی۔ اور ایسا کرنے میں ان کرایوں کا مناسب لحاظ رکھیگی جو شملہ میں اوسی حیثیت کے مکانوں کے لئے سنہ ۱۹۱۷ع میں ادا کیا گیا ہو۔

(۳) متنازعہ صورتوں میں کمیٹی رہایشی مکانات اس بات کا فیصلہ کریگی کہ ایکٹ ھذا کی اغراض کے لئے سنہ ۱۹۱۷ع میں کرایہ پر دئے ہوئے مکان کا کرایہ سنہ ۱۹۱۷ع کا کرایہ متصور ہوگا۔

مگر شرط یہہ ہے کہ جب تک اس کے خلاف ثابت نہ کیا جائے جو رقم میونسپل کمیٹی شملہ نے بطور کرایہ سنہ ۱۹۱۷ع کے لئے تشخیص کی ہو وہی سال مذکور کا کرایہ متصور ہوگی۔

۴۔ ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۴ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کی جائیگی۔ یعنی۔

بعض حالتوں میں کرایہ تعین کرنیکا اختیار۔

"۴۔ الف۔ کسی ایسی صورت میں جبکہ کوئی مکان جو کہ سنہ ۱۹۱۷ع میں ایک ہی کرایہ دار کو کرایہ پر دیا گیا ہو کسی مابعد سال میں حصوں میں منقسم کرکے کرایہ پر دیا جائے یا کوئی مکان جو سنہ ۱۹۱۷ع میں حصوں میں منقسم کرکے کرایہ پر دیا گیا ہو اور کسی مابعد سال میں ایک واحد کرایہ دار کو دیا جائے یا ایسے حصوں میں منقسم کرکے کرایہ پر دیا جائے جو پہلے حصوں سے مختلف ہوں تو متنازعہ صورتوں میں کمیٹی رہایشی مکانات اس بات کا تعین کریگی کہ مکان یا حصہ مکان مذکور کا (جیسی کہ صورت ہو) سنہ ۱۹۱۷ع میں قابل ادا کرایہ کیا ہونا چاہئے۔

دفعہ ۵—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ء کی دفعہ ۵ میں—

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ء کی دفعہ ۵ کی ترمیم۔

(۱) الفاظ "کسی مالک مکان نے اپنے خرچ پر" کی جگہہ الفاظ "کسی (لینڈ لارڈ) صاحب مکان نے اپنے خرچ پر" ثبت کیا جائیگا۔

(۲) دوسرے فقرہ کی بجائے مندرجہ ذیل فقرہ ثبت کیا جائیگا :—

"صاحب مکان اور کرایہ یا کرایہ داروں کے مابین ایزادی کرایہ متذکرہ زیر دفعہ ھذا کے متعلق یا ایسی ایزادی کی کرایہ داروں کے مابین تقسیم کے متعلق تنازعہ کا فیصلہ کمیٹی رہائشی مکانات کریگی۔

"جب آرائشی اسباب کی علیحدگی یا تبدیلی سے یا مکان کے کسی حصہ کو اوس سے مختلف طریق میں جس میں وہ سنہ ۱۹۱۷ء میں کرایہ پر دیا گیا ہو کرایہ پر دینے سے شرائط کرایہ داری میں کوئی تبدیلی ہو جائے اور کمیٹی رہائشی مکانات کی رائے ہو کہ کرایہ داری کی جدید شرائط سابقہ شرائط کی نسبت کرایہ دار کے حق میں کم مفید ہیں تو کرایہ کو ایکٹ ھذا کی اغراض کے لئے سنہ ۱۹۱۷ء میں واجب الادا کرایہ کی نسبت زیادہ سمجھا جائیگا خواہ واجب الادا کرایہ کی رقم میں کوئی اضافہ کیا گیا ہو یا نہ اور کمیٹی مذکور اس امر کا فیصلہ کریگی کہ زیادتی کی مقدار کیا سمجھی جائے۔

دفعہ ۶—ایکٹ مذکور کی دفعہ ۵ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کی جائیگی یعنی :—

نمبر متعلق نالشات بے دخلی کرایہ داران۔

"۵—(الف) کسی قانون میں اسکے خلاف احکام موجود ہونیکے باوجود کسی سرکاری یا میونسپل ملازم کی جو شملہ میں فرض منصبی پر مامور ہو اوس مکان کی بے دخلی کیلئے جو اوسکے زیر تصرف ہو اور نہ کسی ایسے مکان کی دخل یابی کے لئے جو بطور سرکاری یا میونسپل دفتر کے تصرف میں لایا گیا ہو کوئی نالش کمیٹی رہائشی مکانات کی تحریری منظوری حاصل کئے بغیر دائر نہیں ہوسکیگی"۔

دفعہ ۷—دفعہ ۶ ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ء میں الفاظ "شملہ میں" کی جگہہ الفاظ "میونسپلٹی شملہ کی حدود کے اندر" ثبت کئے جائینگے۔

دفعہ ۶ ایکٹ پنجاب نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ء کی ترمیم۔

دفعہ ۸—دفعہ ۷ ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ء میں "مالک" کی جگہہ الفاظ "لینڈ لارڈ (صاحب مکان)" ثبت کئے جائینگے۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ء کی دفعہ ۷ کی ترمیم۔

دفعہ ۹—دفعہ ۸ ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ء کی بجائے مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی۔ یعنی—

دفعہ ۸—"دفعہ ۶ کی رو سے عاید شدہ ذمہ داری کسی ایسے مکان کے متعلق عمل میں لائی جائیگی—

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ء کی دفعہ ۸ کی ترمیم۔

(الف) جو کسی ایسے سرکاری یا میونسپل ملازم کے تصرف میں ہو یا اوسکے تصرف کے لئے کرایہ پر یا مکرر کرایہ پر دیا گیا ہو جو شملہ میں کار منصبی پر مامور ہو۔

(ب) جس میں صاحب مکان یا اوسکا کنبہ سنہ ۱۹۱۷ء میں اور مابعد ملیں میں مسلسل سکونت پذیر رہا ہو۔

(ج) جس میں ایک ہی کرایہ دار یا اوسکا کنبہ سنہ ۱۹۱۷ع میں اور مابعد سنوں میں مسلسل سکونت پذیر رہا ہو۔

(د) جو زیادہ تر بطور اسپتال۔بنک۔ہوٹل۔دوکان یا سکول یا اغراض عامہ یا مذہبی اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہو اور سنہ ۱۹۱۷ع میں اور مابعد سنین میں لگاتار اسی طرح استعمال ہوتا رہا ہو (ح) جسکو کمیٹی رہائشی مکانات کے تحریری حکم سے اس بارہ میں خاص طور پر مستثنی کیا گیا ہو۔

شب باش یا کرایہ ادا کرنے والے مہمانوں کے متعلق احکام۔

دفعہ ۱۰—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۸ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کی جائیگی۔ یعنی :—

"۸—الف—کسی شب باش یا کرایہ ادا کرنے والے مہمان کی نسبت ایکٹ ہذا کی اغراض کے لئے یہ تصور نہیں کیا جائیگا کہ وہ کسی مکان کو تصرف میں لایا ہوا ہے یا اوس میں رہائش پذیر ہے"۔

ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۹ کی ترمیم۔

دفعہ ۱۱—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۹ میں الفاظ "ہر سال ۱۵ فروری کے بعد" کی جگہہ الفاظ "کسی سال کے متعلق اوس سال کے ماہ اپریل کی ۱۵ تاریخ کے بعد" ثبت کئے جائینگے۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۰ کی ترمیم۔

دفعہ ۱۲—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۰ میں لفظ "فروری" کی جگہہ لفظ "اپریل" ثبت کیا جائیگا۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۱ کی ترمیم۔

دفعہ ۱۳—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۱ میں :—

(۱) الفاظ "کرایہ دار" کے بعد الفاظ "جسکی بے دخلی کے لئے نالش دائر کرنے کی اجازت دینے سے کمیٹی رہائشی مکانات نے زیر دفعہ ۵-الف انکار کردیا ہو یا کوئی کرایہ دار" ثبت کئے جائینگے۔اور

(۲) لفظ "مالک مکان" کی جگہہ جہاں کہاں یہ واقع ہو الفاظ "(صاحب مکان)" ثبت کئے جائینگے۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۲ کی ترمیم۔

دفعہ ۱۴—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۲ میں لفظ "مالک" کی جگہ الفاظ "صاحب مکان" اور الفاظ "مجاز ہوگا" کی جگہ الفاظ "کو لازم ہوگا" ثبت کرو۔

دفعہ ۱۵—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۴ کےبعد مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی یعنی:—

کمیٹی رہائشی مکانات کے افعال کا جواز

"۱۵—کوئی فعل یا حکم جو ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے سے پہلے کمیٹی رہائشی مکانات مقررہ زیر ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع نے انجام دیا ہو یا اوسکی طرف سے صادر ہوا ہو اور جو ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے کی صورت میں اختیارات مفوضہ بروئے ایکٹ مذکور کی رو سے اوس طور پر انجام دیا جا سکتا یا صادر ہو سکتا جائز متصور ہوگا۔"

دستخط۔ جی-پی-ایلس

سیکریٹری کونسل و واضع آئین و قوانین۔

دستخط او۔ ایف لمسڈن۔ ممبر۔

بیان اغراض و وجوہات

ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کے اطلاق میں بعض نقائص و مشکلات ظہور میں آئی ہیں اور ایکٹ مذکور کی اغراض کو زیادہ عمدگی کے ساتھہ عمل میں لانے کے متعلق تحقیقات و سفارش کرنے کی غرض سے ایک کانفرنس مقرر کی گئی تھی موجودہ ترمیمی ایکٹ اون سفارشات میں سے بعض کو نافذ پذیر کرنے کیلئے مقصود ہے-

دفعہ ۲ میں مکان و صاحب مکان اور کرایہ دار کی جدید تعریفات درج کی گئی ہیں "مکان" کی جدید تعریف سے اس ابہام کو دور کرنا مقصود ہے کہ یا کسی مکرر کرایہ پر دئے ہوئے مکان پر قدیم تعریف حاوی ہو سکتی ہے اور اس میں وہ مکانات جو سرکاری یا میونسپل دفاتر کے تصرف میں ہیں اور شامل ہیں —

ایکٹ ہذا میں دفعہ ۳ کے سوائے باقی سب جگہ اصطلاح "مالک" کی جگہ اصطلاح "صاحب مکان" درج کر دی گئی ہے اور اس میں وہ کرایہ دار شامل ہے جو اپنے مکان کو "مکرر کرایہ" پر دے —
اصطلاح "کرایہ دار" کی تعریف ایکٹ کرایہ - بمبئی کے مطابق کی گئی ہے-

دفعہ ۳ میں یہہ حکم درج ہے کہ مقررہ کرایہ کے علاوہ کرایہ ادا کرنیکے متعلق عہد نامہ قانوناً قابل نفاذ نہیں ہوگا اور نیز اوس میں یہہ حکم درج ہے کہ کمیٹی رہائشی مکانات کو اوس صورت میں کرایہ مقرر کرنیکا اختیار حاصل ہوگا جب کہ کرایہ دار نے اپنے مکان کو سنہ ۱۹۱۷ع میں اضافہ شدہ کرایہ پر مکرر کرایہ پر دیا ہو-

اور اس میں سنہ ۱۹۱۷ ع کی میونسپل تشخیصات کو مکانات کی قیاسی مالیت متصور کیا گیا ہے-

دفعہ ۴ میں کمیٹی رہائشی مکانات کو اوس صورت میں کرایہ مقرر کرنیکا اختیار تفویض کیا گیا ہے جب جائداد کو حصوں میں منقسم کرکے کرایہ پر دیا گیا ہو-

دفعہ ۵ میں کمیٹی رہائشی مکانات کو اوس صورت میں کرایہ مقرر کرنیکا اختیار دیا گیا ہے جب آرائشی اسباب کو نکال لینے یا اوس میں تبدیلی کردینے یا مکان کے کسی چھوٹے حصہ کو اوسی یا دیگر کرایہ پر دیدینے کی وجہ سے سنہ ۱۹۱۷ع کے بعد کسی مکان کی مالیت کرایہ بدل گئی ہو-

دفعہ ۶ کی رو سے یہہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ کسی سرکاری یا میونسپل ملازم کو جو شملہ میں کار منصبی پر مامور ہو بے دخل کرنے یا کسی سرکاری یا میونسپل دفتر کے زیر تصرف کسی مکان کی دخل یابی کیلئے نالش دائر کرنے سے پیشتر کمیٹی رہائشی مکانات کی تحریری منظوری حاصل کرلینی چاہئے-

دفعہ ۹ میں پرانی دفعہ ۸ کو از سر نو مرتب کیا گیا ہے-

دفعہ ۱۰ کی رو سے شب باش اشخاص اور کرایہ ادا کرنیوالے مہمانوں کو ایکٹ ہذا کے عمل سے مستثنیٰ کیا گیا ہے-

دفعہ ۱۱ و ۱۲ میں ۱۵ فروری کی جگہہ ۱۵-اپریل بطور ایسی تاریخ کے مقرر کی گئی ہے جس تک مکان کے نام کرایہ پر دینے کا نوٹس جاری ہوسکتا ہے-

دفعہ ۱۳ کی رو سے دفعہ ۱۱ کو اس غرض سے تبدیل کیا گیا ہے کہ وہ ایکٹ ہذا کے دیگر احکام کے مطابق ہو جائے-

دفعہ ۱۵ کی رو سے اون افعال کو جائز قرار دیا گیا ہے جو ایکٹ ہذا کے پاس ہونے سے پہلے کمیٹی رہائشی مکانات نے انجام دئے ہوں اور جو موجودہ ایکٹ کی رو سے جائز ہوں-

دستخط — او-ایف-لامسڈن
مہر-

دستخط — ٹی پی ایلس
سیکوٹری کونسل واضع آئین و قوانین-

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۰] لاہور—۱۳ دسمبر مجریہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ع—یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

مسودات ایکٹ جو کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بغرض وضع آئین و قوانین میں پیش ہوئے اور رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل مذکور کے روبرو پیش ہوئیں اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب شایع ہوئے۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

ملفوفہ رپورٹ منتخب کمیٹی

الفاظ زیر خط سے وہ ترمیمات مراد ہیں جو منتخب کمیٹی نے کی ہیں

مسودہ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۱۸ع جیسا کہ اوسکو منتخب کمیٹی نے ترمیم کیا۔

عرصہ جنگ کے دوران میں شملہ میں مکانات کے کرایہ اور اون پر قبضہ کرنیکا انصرام کرنیوالے ایکٹ کی ترمیمی ایکٹ کا مسودہ۔

۲۱۴۴ بی جی جی۔

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع کو جیسا کہ اوس کی ایکٹ ترمیم ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۸ع سے ترمیم ہوئی ہے ترمیم کیا جائے لہٰذا تحریر ہذا کی رو سے حسب ذیل احکام صادر کئے جاتے ہیں۔

مختصر نام اور ابتدا۔

۱۔(۱) جائز ہے کہ اس ایکٹ کو ترمیمی ایکٹ مکانات شملہ سنہ ۱۹۱۹ع کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

دفعہ ۲ - ایکٹ پنجاب نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع کی ترمیم۔

ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع جیسا کہ وہ ایکٹ ترمیم ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۸ع کے ذریعہ ترمیم ہوا ہے کی دفعہ ۲ کی بجائے مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کیجائیگی۔یعنی۔

" ایکٹ ہذا میں بجز اس کے مضمون یا سیاق عبارت میں کوئی امر نقیض اوس کے ہو۔

تعریف۔

مکان سے مراد کوئی ایسا مکان یا حصہ مکان ہے جو بطور ایک علیحدہ رہائش گاہ کے کرایہ پر دیا جائے یا مکرر کرایہ پر دیا جائے اور اوس میں سامان آرائش و باغ، احاطہ اور جملہ بیرونی مکانات متعلقہ مکان مذکور شامل ہیں اور اوس میں ایسے احاطے یا کوٹھیاں وغیرہ بھی شامل ہیں جو بطور سرکاری یا میونسپل دفتر کے زیر قبضہ ہوں یا بطور فلیٹ (حصہ مکان جو ایک کنبہ کی رہائش کے قابل ہو) زیر قبضہ ہو لیکن اوس میں کسی ہوٹل یا کلب کا کوئی کمرہ شامل نہیں۔

لینڈ لارڈ (صاحب مکان) سے مراد ایسا شخص ہے جو موجود الوقت کے لئے خواہ اپنی طرف سے یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے یا اوس کے فائدہ کے لئے یا کسی دوسرے شخص کے امین یا گارڈین یا ریسیور کے طور پر کسی مکان وغیرہ کا کرایہ حاصل کرنیکا مستحق ہو۔اوس میں ایسا کرایہ دار بھی شامل ہے جو کسی مکان کو مکرر کرایہ پر دے اور لفظ اوسر میں ایسا شخص بھی شامل ہے جسے وقتاً فوقتاً کسی صاحب مکان سے استحقاق حاصل ہو۔

اصطلاح " کرایہ دار " سے مراد ایسا شخص ہے جس سے یا جس کی طرف سے کسی مکان وغیرہ کی بابت کرایہ واجب الادا ہو۔اور اوس میں ہر ایسا شخص شامل ہے جسے وقتاً فوقتاً کسی کرایہ دار سے استحقاق حاصل ہو۔

۳۔ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۴ کی بجائے مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی۔یعنی۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۴ کی ترمیم۔

" ۴۔(۱) بجز اوس طریق کے جسکا ایکٹ ہذا میں بعد ازیں انتظام کیا گیا ہے شملہ میونسپلٹی کی حدود کے اندر کے کسی مکان کا سالانہ یا ماہوار کرایہ اوس سالانہ یا ماہوار کرایہ سے زائد نہوگا جو اوس مکان کے لئے تقویمی سال سنہ ۱۹۱۷ع کی بابت واجب الادا ہوا اور اوس سے زائد کرایہ کی ادائیگی کا ہر ایک معاہدہ ایسی ایزادی کے متعلق کالعدم ہوگا اور اس سے یہ متصور ہوگا کہ وہ معاہدہ کرایہ کی اوتنی ہی رقم

دیکھو ایکٹ کرایہ بمبئی۔

یا اوسی شرح سے کرایہ کی ادائیگی کے متعلق ہے جو سنہ ۱۹۱۷ع کے لئے واجب الادا تھی اور اوس کے خلاف کسی معاہدہ کے باوجود کوئی ایسی ایزادی قابل وصول نہیں ہوگی۔

(۲) کسی ایسے مکان کی صورت میں۔

(الف) جو سنہ ۱۹۱۷ع میں کرایہ پر نہ دیا گیا ہو۔یا

(ب) جو سال مذکور میں اوس کرایہ سے زیادہ کرایہ پر مکرر کرایہ پر دیا جائے جو اصل کرایہ دار ادا کرتا ہو تو کمیٹی رہایشی مکانات شملہ قابل ادا کرایہ مقرر کریگی۔اور ایسا کرنے میں اون کرایوں کا مناسب لحاظ رکھیگی جو شملہ میں اوسی حیثیت کے مکانوں کے لئے سنہ ۱۹۱۷ع میں ادا کیا گیا ہو۔

(۳) متنازعہ صورتوں میں کمیٹی رہایشی مکانات اس بات کا فیصلہ کریگی کہ ایکٹ ہذا کی اغراض کے لئے سنہ ۱۹۱۷ع میں کرایہ پر دئے ہوئے مکان کا کیا کرایہ سنہ ۱۹۱۷ع کا کرایہ متصور ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب تک اس امر کے خلاف ثابت نہ کیا جائے جو رقم میونسپل کمیٹی شملہ نے بطور کرایہ سنہ ۱۹۱۷ع کے لئے تشخیص کی ہو وہی سال مذکور کا کرایہ متصور ہوگی۔

۴—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۴ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کی جائیگی۔یعنی —

بعض حالتوں میں کرایہ تعین کرنیکا اختیار۔

"۴ - الف — کسی ایسی صورت میں جبکہ کوئی مکان جو کہ سنہ ۱۹۱۷ع میں ایک واحد کرایہ دار کو کرایہ پر دیا گیا ہو کسی مابعد سال میں حصوں میں منقسم کرکے کرایہ پر دیا جائے یا کوئی مکان جو سنہ ۱۹۱۷ع میں حصوں میں منقسم کرکے کرایہ پر دیا گیا ہو اور کسی مابعد سال میں ایک واحد کرایہ دار کو دیا جائے یا ایسے حصوں میں منقسم کرکے کرایہ پر دیا جائے جو پہلے حصوں سے مختلف ہوں تو متنازعہ صورتوں میں کمیٹی رہائشی مکانات اس بات کا تعین کریگی کہ مکان یا حصہ مکان مذکور کا (جیسی کہ صورت ہو) سنہ ۱۹۱۷ع میں قابل ادا کرایہ کیا ہونا چاہئے۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱-مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۵ کی ترمیم۔

دفعہ ۵—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱-مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۵ میں۔

(۱) الفاظ "کسی مالک مکان نے اپنے خرچ پر" کی جگہ الفاظ "کسی (لانڈ لارڈ) صاحب مکان نے اپنے خرچ پر" ثبت کیا جائیگا۔

(۲) دوسرے فقرہ کی بجائے مندرجہ ذیل فقرہ ثبت کیا جائیگا۔—

"صاحب مکان اور کرایہ دار یا کرایہ داروں کے مابین ایزادی کرایہ متذکرہ زیر دفعہ ہذا کے متعلق یا ایسی ایزادی کی کرایہ داروں کے مابین تقسیم کے متعلق تنازعہ کا فیصلہ کمیٹی رہائشی مکانات کریگی۔

جب آرائشی اسباب کی علیحدگی یا تبدیلی سے یا مکان کے کسی حصہ کو اوس سے مختلف طریق میں جس میں وہ سنہ ۱۹۱۷ع میں کرایہ پر دیا گیا ہو کرایہ پر دینے سے شرائط کرایہ داری میں کوئی تبدیلی ہو جائے اور کمیٹی رہائشی مکانات کی رائے ہو کہ کرایہ داری کی جدید شرائط سابقہ شرائط کی نسبت کرایہ دار کے حق میں کم مفید ہیں تو کرایہ کی ایزادی ہذا کی اغراض کے لئے سنہ ۱۹۱۷ع میں واجب الادا کرایہ کی تعداد زیادہ سمجھی جائیگی خواہ واجب الادا کرایہ کی رقم میں کوئی اضافہ کیا گیا ہو یا نہ اور کمیٹی مذکور اس امر کا فیصلہ کریگی کہ زیادتی کی مقدار کیا سمجھی جائے۔

نوٹس متعلق تلاشات بے دخلی کرایہ داران۔

دفعہ ۶—ایکٹ مذکور کی دفعہ ۵ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کی جائیگی یعنی :—

"۵—(الف) کسی قانون میں اسکے خلاف احکام موجود ہونیکے باوجود کسی سرکاری یا میونسپل ملازم کی جو شملہ میں فرضی منصبی پر مامور ہو اوس مکان سے بے دخلی کیلئے جو اوسکے زیر تصرف ہو اور نہ کسی ایسے مکان کی دخل یابی کے لئے جو بطور سرکاری یا میونسپل دفتر کے تصرف میں لایا گیا ہو کوئی نالش کمیٹی رہائشی مکانات کی تحریری منظوری حاصل کئے بغیر دائر نہیں ہوسکیگی"۔

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں کمیٹی رہائشی مکانات ایسی منظوری دینے سے انکار کرے اوسے ایسے انکار کی وجوہات تحریری طور پر بیان کرنی ہونگی۔

دفعہ ۶-ایکٹ پنجاب نمبر ۱-سنہ ۱۹۱۸ع کی ترمیم۔

دفعہ ۷—دفعہ ۶ ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع میں الفاظ "شملہ میں" کی جگہ الفاظ "میونسپالٹی شملہ کی حدود کے اندر" ثبت کئے جائینگے۔

ایکٹ پنجاب نمبر ۱-مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۷ کی ترمیم-

دفعہ ۸ دفعہ ۷ ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع میں "مالک" کی جگہہ الفاظ "لینڈ لارڈ (صاحب مکان)" ثبت کئے جاوینگے-

دفعہ ۹—دفعہ ۸ ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی بجائے مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جاویگی- یعنی—

ایکٹ پنجاب نمبر ۱-مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۸ کی ترمیم-

دفعہ ۸—"دفعہ ۶ کی رو سے عاید شدہ ذمہ واری کسی ایسے مکان کے متعلق عمل میں لائی جاویگی—

(الف) جو کسی ایسے سرکاری یا میونسپل ملازم کے تصرف میں ہو یا اوسکے تصرف کے لئے کرایہ پر یا مکرر کرایہ پر دیا گیا ہو جو شملہ میں کار منصبی پر مامور ہو-

(ب) جو لینڈ لارڈ (صاحب مکان) در حقیقت اپنے یا اپنے کنبہ کی رہائش کیلئے درکار ہو-

(ج) جس میں ایک ہی کرایہ دار یا اوسکا کنبہ سنہ ۱۹۱۷ع میں اور مابعد سنوں میں مسلسل سکونت پذیر رہا ہو-

(د) جو زیادہ تر بطور اسپتال-بنک-ہوٹل-دوکان یا سکول یا اغراض عامہ یا مذہبی اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہو اور سنہ ۱۹۱۷ع میں اور مابعد سنین میں لگاتار اسی طرح استعمال ہوتا رہا ہو-

(ہ) جسکو کمیٹی رہائشی مکانات کے تحریری حکم سے اجارہ میں خاص طور پر مستثنی کیا گیا ہو-

شب باش یا کرایہ ادا کرنے والے مہمانوں کے متعلق احکام-

دفعہ ۱۰—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۸ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ایزاد کی جاویگی- یعنی :—

"۸—الف—کسی شب باش یا کرایہ ادا کرنے والے مہمان کی نسبت ایکٹ ھذا کی اغراض کے لئے یہ تصور نہیں کیا جاویگا کہ وہ کسی مکان کو تصرف میں لایا ہوا ہے یا اوس میں رہائش پذیر ہے"-

ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۹ کی ترمیم-

دفعہ ۱۱—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۹ میں الفاظ "ہر سال ۱۵ فروری کے بعد" کی جگہہ الفاظ "کسی سال کے متعلق اوس سال کے ماہ اپریل کی ۱۵ تاریخ کے بعد" ثبت کئے جاوینگے-

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۷ع کی دفعہ ۱۰ کی ترمیم-

دفعہ ۱۲-ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۰ میں لفظ "فروری" کی جگہہ لفظ "اپریل" ثبت کیا جاویگا-

ایکٹ پنجاب نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۱ کی ترمیم-

دفعہ ۱۳-ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۱ میں—

(۱) الفاظ "کرایہ دار" کے بعد جہاں وہ پہلی دفعہ آئے ہوں الفاظ "جسکی بے دخلی کے لئے نالش دائر کرنے کی اجازت دینے سے کمیٹی رہائشی مکانات نے زیر دفعہ ۵-الف انکار کردیا ہو یا کوئی کرایہ دار" ثبت کئے جاوینگے-اور

(۲) لفظ "مالک مکان" کی جگہہ جہاں کہیں بھی واقع ہو الفاظ "صاحب مکان" ثبت کئے جاوینگے-

ایکٹ پنجاب نمبر ۱-مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۲ کی ترمیم-

دفعہ ۱۴—ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ع کی دفعہ ۱۲ میں لفظ "مالک" کی جگہ الفاظ "صاحب مکان" اور الفاظ "مجاز ہوگا" کی جگہ الفاظ "کو لازم ہوگا" ثبت کرو-

دفعہ ۱۵— ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ء کی دفعہ ۱۴ کے بعد مندرجہ ذیل دفعہ ثبت کی جائیگی یعنی:—

پہلی رہائشی مکانات کے افعال کا جواز

۱۵ — کوئی فعل یا حکم جو ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے سے پہلے کمیٹی رہائشی مکانات مقررہ زیر ایکٹ مکانات شملہ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۸ء نے انجام دیا ہو یا اوسکی طرف سے صادر ہوا ہو اور جو ایکٹ ہذا کے نافذ العمل ہونے کی صورت میں اختیارات مفوضہ بروئے ایکٹ مذکور کی رو سے جائز طور پر انجام دیا جا سکتا یا صادر ہو سکتا جائز متصور ہوگا۔

دستخط — ٹی-پی-ایلس
سیکریٹری کونسل واضع آئین و قوانین۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

شملہ میں مکانات کے کرایہ اور ان پر قبضہ کرنیکا انصرام کرنیوالے ایکٹ کے ترمیمی ایکٹ کے مسودہ کے متعلقہ صاحب کمیٹی کی مندرجہ ذیل رپورٹ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء کو جناب نواب الملک گورنر بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین کے روبرو پیش کی گئی —

رپورٹ متعلقہ صاحب کمیٹی دربارہ ایکٹ ترمیم مکانات شملہ سنہ ۱۹۱ ء۔

ہم نے مسودہ ترمیم مکانات شملہ پر غور کی ہے اور ہم رپورٹ کرتے ہیں کہ ہماری رائے میں مندرجہ ذیل ترمیمات عمل میں لائی جانی چاہئیں:—

(۱) دفعہ ۵ (۲)-میں لفظ "متعلق" کے بعد لفظ "یا" ثبت کیا جائے جو مطبوعہ مسودہ میں محض سہواً حذف ہو گیا تھا۔

(۲) دفعہ ۶-

جدید دفعہ ۵ (الف) میں مندرجہ ذیل الفاظ ایزاد کرنے چاہئیں—

"مگر شرط یہ ہے کہ جہاں کمیٹی رہائش مکانات ایسی منظوری دینے سے انکار کردے اوسے ایسے انکار کی وجوہات تحریری طور پر بیان کرنی ہونگی۔

اس ایزادی کا منشا اس بات کا انتظام کرنا ہے کہ صاحب مکان کو معلوم ہو جائے کہ اوسکی منظوری کی درخواست کن وجوہات پر نا منظور کر دی گئی ہے۔

(۳) دفعہ ۹

مجوزہ دفعہ ۸ (ب) کی جگہ مندرجہ ذیل ثبت کیا جانا چاہئے۔

"جو صاحب مکان کو فی الواقع اپنی یا اپنے کنبہ کی رہائش کیلئے درکار ہو"۔

ہمارے خیال میں جہاں کوئی صاحب مکان فی الواقع اپنی ملکیت کے مکان میں رہنا چاہے اوسے ایسا کرنے کی اجازت دے دینی چاہئے اس مستثنیٰ سے جیسا کہ وہ اب مرتب کی گئی ہے کوئی صاحب مکان کسی مکان میں خود سکونت پذیر ہونے کے بہانے پر کسی کرایہ دار کو بے دخل کرکے کسی غیر حقدار کرایہ دار کو مکان کا قبضہ نہیں دے سکیگا۔

ایچ فرایچ صاحب
او-ایف لمسڈن صاحب
گجن سنگھ صاحب
رام سرن داس صاحب
فضل حسین صاحب
ٹی-پی ایلس صاحب

مقام لاہور
مورخہ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۱] لاہور — ۲۰ دسمبر (ھجریہ ۲۷ قسمار) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

پانچواں حصہ

مسودات ایکٹ جو کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب میں بغرض وضع آئین و قوانین پیش ہوئے اور رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل مذکور کے روبرو پیش ہوئیں اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب شایع ہوئے۔

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو قانون اور قواعد وضع کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۱۵ع کے احکام کے مطابق آئین و قوانین وضع کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی۔

۱۱۶۲ پی جی پی۔

کونسل کا اجلاس گورنمنٹ ہوس لاہور میں بروز چہار شنبہ مورخہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۸ع کو دن کے ۱۰½ بجے منعقد ہوا۔

پریذیڈنٹ

ہز آنر سر مائیکل او ڈوائر بہادر جی-سی-آئی-ای و کے-سی ایس-آئی و آئی-سی-ایس۔ لفٹننٹ گورنر صدر جلسہ :—

آنریبل مسٹر لیوئس فرنچ صاحب سی-آئی-ای و آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر جیمس الگزینڈر رچی صاحب۔
آنریبل کپتان گوپال سنگھ صاحب۔
آنریبل مسٹر ہربرٹ جان مینارڈ صاحب سی-ایس-آئی و آئی-سی-ایس۔
آنریبل مسٹر اوسولڈ فرکوہر لمسڈن صاحب آئی-سی-ایس۔
آنریبل نواب سر بہرام خان صاحب مزاری کے-سی-آئی-ای۔
آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ صاحب۔
آنریبل راؤ بہادر چوھدری لعل چند صاحب۔
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ صاحب۔
آنریبل رائے بہادر پنڈت شو نرائن صاحب۔
آنریبل رائے بہادر رام سرن داس صاحب سی-آئی-ای۔
آنریبل مسٹر ڈیوڈ وان ایکمن صاحب سی-آئی-ای۔
آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب۔
آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل صاحب۔
آنریبل پنڈت جواہر لعل صاحب بھارگو۔
آنریبل سید مخدوم راجن شاہ صاحب۔
آنریبل دیوان بہادر دیوان دولت رائے صاحب۔
آنریبل مسٹر کریو آر منڈ ہملٹن ٹولنزینڈ صاحب آئی-سی-ایس۔
آنریبل خان بہادر میاں فضل حسین صاحب۔
آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان صاحب۔
آنریبل مسٹر ایڈون وڈال پارکر صاحب۔
آنریبل مسٹر ہنری ڈیفیلڈ کریک صاحب آئی-سی-ایس۔
آنریبل ملک خان بہادر ملک محمد امین خان صاحب۔
آنریبل کرنل آر چارلس میکوات صاحب سی-آئی-ای و ایم-بی و ایف-آر-سی-ایس و آئی-ایم-ایس
آنریبل مسٹر تھامس پیرایلس صاحب آئی-سی-ایس۔

حلف عہدہ

آنریبل مسٹر فرنچ-آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ صاحب آنریبل کرنل میکوات صاحب اور آنریبل مسٹر ایلس نے تاج کی مجوزہ حلف عہدہ اٹھائی۔

کاغذات جو میز پر رکھے گئے

۱—جواب سوال نمبر ۲۳ جو آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل صاحب نے اجلاس کونسل منعقدہ *۲۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع میں پوچھا تھا۔

۲—جواب سوال نمبر ۲۴ جو آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل صاحب نے اجلاس کونسل منعقدہ *۲۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع میں پوچھا تھا۔

۳—جواب سوال نمبر ۲۵ جو آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لعل صاحب نے اجلاس کونسل منعقدہ *۲۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع میں پوچھا تھا۔

* ضمیمہ جات الف-ب اور ج-

آخری فتحیابی پر اعلیٰ حضرت ملک معظم دام اقبالہ کی خدمت بابرکت میں عقیدتمندانہ نہایت و مبارک بادی کا رزولیوشن۔

هز آنر پریذیڈنٹ بہادر —" سات ماہ گذرے کہ ہم نے جنگ کے نہایت تیرہ و تاریک زمانہ میں اجلاس کیا تھا جبکہ غنیم نے مغربی محاذ پر اپنی کثیر التعداد فوجوں کے کس بل پر ہماری اتحادی فوج کو پیچھے ہٹا دیا تھا اور ایسا معلوم ہوتا کہ گویا وہ عنقریب فرانس اٹلی اور بلجیم کی سرزمین میں داخل ہوجائیگا اور جبکہ پیرس ایمنس اور بندر ہائے رودبار انگلستان معرض خطر میں تھے جبکہ فارس اور وسط ایشیا سے ہوکر حملہ کرنے کا خدشہ یہاں ہندوستان میں خطرہ جنگ کو ہمارے گھروں کے بہت قریب لے آیا تھا اور جب اعلیٰ حضرت ملک معظم دام اقبالہ اور جناب وزیر اعظم کے بلند آہنگ پیغاموں نے سلطنت اور ہندوستان سے بنی نوع انسان کی ہستی کو بچانے کے لئے اپنی اعلیٰ ترین کوششیں عمل میں لانے کی استدعا کی تھی۔

" ان ایام کی تاریکی و ظلمت کافور ہوگئی ہے۔ صبح کی وہ پہلی دھندلی سی روشنی جو ۳ ماہ ہوئے افق پر نمودار ہوئی تھی اب قطعی فتحیابی اور ایک عظیم الشان اور دیرپا صلح و امن کے شاندار وعدوں کے ساتھ یک لخت اپنی پوری آب و تاب سے چمکنے لگ گئی ہے آج ہم اسجگہ اس کامل سکون و اطمینان کے ساتھ اکٹھے ہوئے ہیں کہ ہم ناعاقبت اندیش ظلم و تعدی کے پنجہ ستم سے بچکر نکل گئے ہیں اور ہمارے دل ان اصحاب کی شکر گذاری سے لبریز ہیں جنہوں نے ہماری نجات اور خلاصی میں حصہ لیا ہے میں نے اپنے صوبہ کی خدمات کے متعلق اوس پبلک پیغام میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی کوشش کی ہے جو باشندگان پنجاب کے نام تھا اور جواب میں کونسل کو دوبارہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

" گذشتہ چار سالوں کا معاربہ عظیم اب اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند اور ذات شاہانہ کے اتحادیوں کے حق میں کامل فتح و نصرت کے ساتھ ختم ہوگیا ہے۔ ہمارے دشمنوں نے یکے بعد دیگرے ہتھیار ڈال دئے ہیں اور صلح کی التجا کی ہے۔ ہمیں اپنے مقصد میں آخر کار فتح و ظفر حاصل ہوگئی ہے۔ میں وفاداری اور قربانی کے اوس غیر متزلزل جذبہ (سپرٹ) کا اعتراف کرتا ہوں جس کا پنجاب نے اس جنگ کے کل عرصہ کے دوران میں بلکہ تیرہ و تار اور تشویش کے دنوں میں بھی اظہار کیا گیا ہے۔

" جنگ کے آغاز سے پنجاب نے حضرت ملک معظم قیصر ہند کی خاطر جنگ میں ۴۰۰۰۰۰ آدمی بھیجے ہیں۔

" فرانس و بلجیم و افریقہ و ایران میں اور اس سے بھی زیادہ مصر و فلسطین و شام اور عراق عرب میں ان آدمیوں نے اپنے صوبہ کی شاندار روائتوں کو بہادری کے ساتھ قائم رکھا ہے اور ہندوستان کی سرحدوں کی کامیابی کے ساتھ حفاظت کی ہے اور آخری فتح حاصل کرنے میں قابل تعریف حصہ لیا ہے۔

" پنجاب ان تمام آدمیوں کی یادگار کو ہمیشہ دل میں جگہ دیگا جنہوں نے اس جنگ میں لڑکر جانیں دی ہیں وہ اون اشخاص کی تکلیف کو کم کرنے کے لئے حتی الامکان پوری کوشش کریگا جو زخمی ہوچکے ہوں وہ ان اشخاص کا عزت کے ساتھ خیر مقدم کریگا جو اب واپس آئینگے اور وہ ان اشخاص کو بھی فراموش نہیں کریگا جو اگرچہ اپنے گھروں میں رہ کر جنگ کے خطرات میں حصہ نہیں لے سکے مگر جنہوں نے صوبہ میں امن قائم رکھنے اور ہماری فوجوں کو میدان کارزار میں برقرار رکھنے اور مجروحین و مصیبت زدگان کی دستگیری کرنے میں امداد دی ہے میرے لئے یہہ قابل فخر امر ہے کہ پنجاب نے میرے عہد میں اپنے فرض کو نہایت عالی حوصلگی کے ساتھ پورا کیا ہے اور میں صوبہ ہذا کا اعلیٰ حاکم ہونے کی حیثیت میں ان جملہ اصحاب کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہندوستان اور سلطنت میں پنجاب کے پر افتخار درجہ کو قائم رکھنے میں حصہ لیا ہے "

" فوج کیلئے ہمارے نوجوانوں کا مطالبہ خاص طور پر بھاری رہا ہے اور کونسل یہہ سن کر خوش ہوگی کہ ابھی یہہ احکام موصول ہوئے ہیں کہ کل سے تمام خاص بھرتی کا کام بند کردیا جائیگا اور آئندہ بھرتی اوسی طرح کی جایا کریگی جیسی کہ معمولی حالات میں قبل از جنگ کی جایا کرتی تھی۔ اب میں کونسل کو اعلیٰ حضرت ملک معظم دام اقبالہ کا وہ پیغام گرامی پڑہ کر سناتا ہوں جو آں بدولت نے حضور وائسرائے کی وساطت سے باشندگان ہند کے نام بھیجا ہے۔

" جرمنی کے ساتھ عارضی صلح نامہ پر دستخط ہونے پر جو اتحادیوں کے اپنے آخری دشمن پر قطعی فتح پانے کا ثبوت ہے ما بدولت و اقبال یورٔ ایکسیلنسی و والیان ریاست اور باشندگان ہند کو اوس کامیابی پر

مبارکباد دیتے هین جو همین اپنی متعدده کوششون مین حاصل هوئي هے-اس جنگ مین جواب نهایت ظفرمندي کے ساتهه ختم هوگئي هے هم سب کو عدیم النظیر قربانیان کرني پڑي هين اور هندوستان نے اوس مطالبه کا جواب دیتے وقت جو آدمیون اور لوازمات جنگ کے متعلق اس سے کیا گیا هے وه شاندار حصه لیا هے جو اسکي جنگي صفات اور شاندار روائتون کے شایان شان هے هندوستان نے مابدولت و اقبال نے اوس اعتقاد کو پورا کر دیا هے جو این جانب کو اپنی ذات و سلطنت کے متعلق اوس کی مخلصانه عقیدت پر هے اور اوس نے مابدولت و اقبال کے اوس اعتماد کو قائم رکها هے جو این جانب کو اوسکي وفاداري پر هے یقیناً وه رابطه اخوت جو مشترکه آزمائشون و فتوحات نے مضبوط کر دیا هے آئنده زمانه مین قایم رهیگا جبکه دربارہ عدل و انصاف کا دور دوره هوگا کهر آباد هو جائینگے اور امن کي برکات عود کر آئینگي "

مین کونسل هذا سے استدعا کرتا هون که وه حضور ملک معظم کے پیغام کے جواب مین مندرجه ذیل ریزولیوشن پاس کرے جو میرے خیال مین اون تمام جذبات و احساسات سے مملو هے جو اس وقت همارے دلون مین موجزن هین :—

" که کونسل هذا کے پریذیڈنٹ اور ممبر باشندگان پنجاب کي طرف سے بوساطت هز ایکسیلنسي جناب وائسرائے اعلے حضرت ملک معظم دام اقباله کو اون کے حق و صداقت کے مقصد عظیم کي آخري فتح پر عقید تمندانه مبارکبادی دیتے هین اونکے دشمنون کي شکست فاش پر کمال خوشي و مسرت کا اظهار کرتے هین-اونکي اور اونکے بهادر اتحادیون کي مسلح افواج کي جانبازانه سر فروشیون اور شاندار کامیابیون کو استحسان کي نگاه سے دیکهتے هین-آئنده پیس کانفرس (مجلس صلح) مین ایک هندوستاني نمایندے کو شامل کرنے پر شکریه کا اظهار کرتے هین اور اوس کمال اراد تمندي اور غیر متزلزل عقیدتمندي کي تجدید کرتے هین جو اونهین تخت برطانیه اور ذات شاهانه سے هے "-

آنویبل دیوان بهادر دیوان دولت رائے—

" یور آنر-مین حضور انور کے اوس ریزولیوشن کی تائید کرتا هون جسکي حضور نے ابهي تحریک کي هے-اس جنگ عظیم کے خوشگوار اختتام پر پنجاب جسقدر بهي شادماني و مسرت کا اظهار کرے بجا هے اور اسبات کا فخر حاصل هے که اوسکے سپوتون نے سلطنت کے دوسرے حصون اور ملک معظم کے اتحادیون کے جوانمرد سپاهیون کے دوش بدوش مردانه وار اپنا حصه ادا کیا هے اور که اوس نے وفاداري اور جانبازي اور سلطنت کے ساتهه عقیدتمندي کي اعلی ترین روایات کو آزمائش کے وقت مین بر قرار رکها هے مزید برآن یهه بات بهي همارے لئے مایهٔ ناز هے کهیهه صوبه مقصد عظیم کي حمایت مین جان و مال دینے کے لحاظ سے هي ممتاز نهین رها هے بلکه جس صبر و استقلال کے ساتهه اوس نے اس عدیم المثال هیجان کیوجه سے پیدا شده اقتصادي حالات کے دباؤ کو برداشت کیا هے اوس مین اسے خاص امتیاز حاصل هے اس قسم کے موقعون پر کسر نفسي سے کام لینا اور اوس کے ساتهه راستباز رهنا کارے دارم هے-چونکه پنجاب کو اپنے اوس حصه کي اهمیت کا احساس هے جو اوس نے اس شاندار نتیجه کے حصول مین لیا هے اسلئے آج اوسکی مسرت و شادماني کي کوئي انتها نهین-

" حضور عالي ! هم سب یهه بات بخوبي جانتے هین که آپ کي رهنمائي-آپکا مقصد وحید اور آپکي هدایت هي ایک ایسا ذریعه ترغیب تهي جنکي بدولت هماري غیر متزلزل وفاداری-جوانمردي اور عقیدتمندي کا آفتاب اپني پوري آب و تاب سے چمکا اور حضور انور نے صوبه هذا کے کار هائے نمایان مین ایک معقول حصه لیا هے-همارے پیارے شهنشاه کو اونکے مقصد عظیم کي فتح اور اونکے دشمنون کي تباهي پر هماري طرف سے مبارکباد دیتے هوئے هم التماس کرتے هین که یور آنر هز ایکسیلنسي جناب وائسرائے کي وساطت سے حضور ملک معظم دام اقباله کو هماری اوس گهري اور غیر متزلزل عقیدتمندي کا از سر نو یقین دلادینگے جو همین تخت برطانیه اور ذات شاهانه سے هے-یور آنر اب جبکه خسته حال دنیا پر پهر امن و امان کا دور دوره هوا هے هم اس قابل هوگئے هین که هم ملکي اصلاحات کے مسائل کیطرف خوش آئند توقعات کے ساتهه توجه کرین - آئنده مجلس صلح مین ایک هندوستاني نمایندے کي شرکت سے تمام ملک حکومت کا شکر گذار هے اور همین اس مین ذرا بهي شک نهین که اس ملک کے مفاد کے ساتهه عموماً اور پنجاب کے مفاد کے ساتهه خصوصاً وه مشفقانه سلوک کیا جائیگا جس کے هم اپني وفاداري اور عقیدتمندي کي وجه سے مستحق هین جنگ کي فتحیابیون کے حاصل کرچکنے کے بعد همین اُمید هے که اب هماري آنکهین امن و امان کي ویسي هي رفیع القدر ظفر مندیون

کي طرف لگي هوئي هين- جنگجوئي اور ظلم- نفرت اور طمع و حوص کے جذبه کے استيصال کے بعد همين اُميد واثق هے که هم نے اوس زمانه مين قدم رکها هے جبکه حريت اور روشن خيالي کا جذبه همين ارفع و اعلے مقاصد کي تعليم کي طرف متوجه کريگا۔

" يور آنر -مين اس ريزوليوشن کي دلي تائيد کرتا هون "۔

آنريبل رائے بهادر رام سرن داس—" حضور انور- مين نے بهي اوسي قسم کے ريزوليوشن کي تحريک کي اطلاع دي تهي جو ابهي پيش کيا گيا هے ليکن جونهي که مجهه معلوم هوا هے که جناب کا ايک ايسا ريزوليوشن پيش کرنے کا اراده هے تو مين نے اپنا ريزوليوشن في الفور واپس لے ليا يهه بالکل مناسب اور موزون هے که اس معامله مين هماري کونسل کے پريذيڈنٹ هماري سرکردگي کرين ۔ ملک کے هر ايک محب وطن کا دل شهنشاه معظم کے دشمنون پر هماري شاندار اور قطعي فتحيابي کي خوش خبري سنکر مسرت و شادماني سے بهرا هوا هے پنجاب نے حضور انور کي قابلانه رهنمائي مين جرمني کے جذبهٔ جنگجوئي کے استيصال مين کوئي معمولي حصه نهين ليا هے اور پنجاب کو اس شهرهٔ آفاق جنگ مين اپنے کارنامون پر واقعي فخر و ناز هے ۔ تمام بني نوع انسان کو برطانيه اور اوسکے جوانمرد اتحاديون کا شکر گذار هونا چاهئے جنهون نے اونهين جرمني کي ايک زبردست دهمکي سے بچايا هے ۔ يور آنر اس ريزوليوشن کي تائيد کرنے مين مين دل و جان سے شريک هون "۔

آنريبل راؤ بهادر چودهري لال چند—" يور آنر—وه تباه کن جنگ جو کامل چار سال سے تمام مهذب دنيا کے غنچه دل کو پژ مرده کئے هوئے تهي اب خوش قسمتي سے ختم هوئي هے- يهه سچ هے که ابهي باقاعده طور پر اوسکا اختتام نهين هوا ليکن جنگ کے دوباره چهڑنے کے بهي اب کوئي آثار نهين رهے ۔ همارے زمانه کي مجسم بدي يعني قيصر وليم هالينڈ کو بهاگ گيا هے- ظلم و تشدد کي ۸۰ فوجين جنکے ساتهه اوس نے سربسالگي پر چڑهائي کي اب آخر کار تباه و برباد هوگئي هين ۔ تهذيب کے خطرات اور بني نوع انسان کي باقاعده ترقي اور امن کے خوف هميشه کے لئے نيست و نابود هوگئے هين ۔ وه تلوار جو حضور ملک معظم نے دنيا کي آزادي کي حمايت اور يهه امر واضح کرنے کيلئے نکالي تهي که چهوٹي اور کمزور قومون کو ايک خود مختارانه زندگي بسر کرنے کا حق حاصل هے اب نيام مين ڈالي جا سکتي هے خداوند تعالے کا کمال شکر اور احسان هے که اون بهادرانه اور بے دريغ قربانيون کي بدولت جو اتحادي فوجون نے حق- انصاف اور صداقت کے مقصد عظيم کي حمايت مين کي هين اون مقدس اصولون مين کامل فتح حاصل هوئي هے جنکے لئے وه پيکار آزما هوئي تهين- پنجاب نے حضور والا کي قابلانه رهنمائي مين اس جنگ مين ايک ممتاز حصه ليا هے اور يهه کونسل بلا شبه اوس رزوليوشن کے اختيار کرنے مين جسکي يور آنر نے تحريک کي هے جائز خوشي فخر اور اطمينان کا اظهار کريگي- مين بهي پنجاب کي بڑي بڑي جنگي اقوام کا ايک عاجز نمايندہ هونے کي حيثيت سے اس رزوليوشن کي بڑي خوشي سے تائيد کرتا هون "۔

آنريبل سردار بهادر سردار گجن سنگه—" يور آنر—جرمني کے کامل اطاعت قبول کرنے کي خوشخبري جس کيلئے آنکهين ترس رهي تهين ۱۲ نومبر سنه ۱۹۱۸ ع کو ملي- اس خبر کے سننے سے خوشي اور اطمينان کي کوئي انتها نه رهي ۔ سچ تو يهه هے که اس نهايت هي مبارک موقع کي خوشي کي صحيح صحيح کيفيت بيان کرنے سے الفاظ قاصر هين- حضور ملک معظم کے دشمنون نے هتهيار ڈالدئے اور يکے بعد ديگرے بلا شرط اطاعت قبول کر لي اور آخر کار سلطنت کے نهايت زبردست اور طاقتور دشمن نے بهي اطاعت قبول کي اور هماري فوجون نے اوسے ايک کامل اور سخت شکست دي-

"يهه فتحيابي ويسي هي شاندار اور رفيع القدر هے جيسي که سلطنت برطانيه اور اوسکے اتحاديون کے شايان شان هوني چاهئے تهي- عدل و صداقت کے مقصد عظيم کو فتح حاصل هوئي هے اور ظلم اور تشدد کي طاقتين پامال هو گئي هين قيصر جو اگلے دن تمام دنيا پر حکومت راني کے خيالي پلاؤ پکا رها تها اب اپنے پڑوس کي ايک چهوٹي سي غير جانبدار طاقت کے پاس پناه گزين هے اور اوسکا عمله نظر بند هے-

"یور آنر۔ اجلاس کونسل منعقدہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۴ع بمقام شملہ اوس رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے جو یور آنر نے پنجاب کی دلی اطاعت اور غیر متزلزل وفاداری اور موجودہ جنگ میں حضور ملک معظم کو اون کے دشمنوں کے خلاف مدد دے کر پنجاب کی فخرانہ جنگی روایات کو برقرار رکھنے کے عزم بالجزم کے متعلق پیش کیا تھا میں نے حسب ذیل الفاظ کہے تھے —

" میں اس موقعہ پر یور آنر کو ایک دفعہ پھر یقین دلاتا ہوں کہ میرے ابنائے وطن سلطنت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہیں اور کہ وہ سخت ضرورت کے وقت کئی رجمنٹوں کیلئے عمدہ عمدہ لڑائی کے سامان بہم پہنچا سکتے ہیں اور جب تک دم میں دم اور جسم میں گرم رہیگا گورنمنٹ کی خاطر لڑینگے۔ اونہیں پوری طرح معلوم ہے کہ اونکے مفاد سلطنت کے ساتھ اس طرح وابستہ ہیں کہ وہ کبھی طرح ٹوٹ نہیں سکتے اور کہ اونکی زندگی اور موت اکٹھی ہے "۔

" میں یہہ دیکھکر خوش ہوں کہ بعد کے واقعات نے قطعی طور پر یہہ ثابت کردیا کہ یہہ وعدے عملی طور پر پورے کئے گئے اور صرف زبانی باتیں نہیں تھیں۔ میری قوم نے سکھوں کے تقریباً ہر ایک ضلع میں اوس سے بہت زیادہ رنگروٹ دئے جو مسلمانوں اور ہندوں کی ہمسایہ قوموں نے بہم پہنچائے۔

" یور آنر نے اپنے دربار ہائے بھرتی میں جو لودھیانہ، انبالہ، فیروز پور، قصور، گوجرانوالہ اور دیگر مقامات میں منعقد ہوئے اس بات کا اعتراف کیا تھا۔ میرے پاس صحیح اعداد تو نہیں ہیں لیکن میرے خیال میں پنجاب کے اون تقریباً چار لاکھ جانباز سپوتوں میں سے جو حضور ملک معظم کی خاطر لڑائیوں میں گئے تقریباً ایک تہائی میری قوم کے افراد تھے۔ ہم سکھوں کو اس کارگذاری کا بہت بھاری فخر حاصل ہے یہہ امر واقعی تسلی بخش ہے کہ پنجاب نے یور آنر کی عمدہ رہنمائی کے ذریعہ اس خوفناک جنگ میں سلطنت کی آخری فتح میں معقول حصہ لیا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھہ میں اوس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں جسکی یور آنر نے اسقدر قابلیت کے ساتھہ تحریک کی ہے"۔

آنریبل ڈی۔ بی سر بہرام خان نے اس ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے حسب ذیل تقریر کی—

" مجھے اس رزولیوشن سے پورا پورا اتفاق ہے۔ یہہ رزولیوشن جو پنجاب کے لوگوں کی طرف سے تجویز کیا گیا ہے بہت ہی موزون ہے۔ جو کچھہ پنجاب نے اور بالخصوص زمیندار طبقہ نے اس نازک موقعہ پر کیا ہے وہ اُنکا عین فرض تھا اور یقیناً یہہ پہلا موقعہ نہ تھا کہ پنجاب نے ایسی اہم خدمات سرانجام دی ہوں اس سے پہلے سال سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر میں پنجاب نے بھی برطانوی حکومت کو ہندوستان میں قائم رکھنے میں کامیابی سے سعی بلیغ کی تھی اور اب اس کامیابی عظیم پر جو برطانیہ عظمیٰ کے سنہرے اصولوں کی بھی فتح ہے ہم سب اظہار مسرت کرتے ہیں اور اس لئے ۲۷ نومبر کو پنجاب بھر میں ہر طرف خوشی کا اظہار ہوگا خداوند ذو الجلال والاکرام کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ظالم۔ جابر۔ قاہر شاہنشاہوں کو یکے بعد دیگرے اپنے ظلم و جبر سے ہاتھہ اٹھانا پڑا ہے اور برطانیہ عظمےٰ و اتحادیوں نے اونکے ملکوں کو انکے ہاتھہ سے نجات دیکر اونمیں بھی اپنے زرین اصولوں سے لوگوں کے دلوں کو منور کیا۔ قیصر جرمن بھی برطانیہ و اتحادیوں کے زیر دست ہاتھوں سے مغلوب ہوا اور ایسا پائمال ہوا کہ اب اوس ملک سے بھی بھاگ نکلا۔ پس میں ضلع ڈیرہ غازیخان کے باشندگان و تمام تمنداران و خصوصاً بلوچ قوم کی طرف سے دلی مبارکباد دیتا ہوں اور صدق دل سے اس تجویز کی تائید کرتا ہوں کہ یہہ بحضور جناب شہنشاہ معظم بوساطت جناب وائسرائے ہند بھیجا جاوے۔

آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ—

" بوجہ علالت مجھے افسوس ہے کہ میں زیادہ تقریر نہیں کر سکتا۔ میں اس ریزولیوشن کی تہ دل سے تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل پنڈت شیو نرائن—

" حضور والا!— طبیعت کے ناساز ہونے کی وجہ سے میں اس موقعہ پر کوئی طویل بلکہ متوسط درجہ کی تقریر بھی نہیں کر سکتا۔ مجھے اگرچہ بولنے کی سخت ممانعت ہے لیکن یہہ ایسا موقعہ ہے کہ میں چند الفاظ کہے بغیر رہ نہیں سکتا۔ میں اس ریزولیوشن کی نہایت تسلی۔ خوشی اور مبارکبادی کے ساتھہ تائید کرتا ہوں۔ مجھے زبان اُردو کے جلیل القدر شاعر داغ مرحوم کا ایک شعر یاد آیا ہے —

آغاز شوق میں نہیں انجام کی خبر
اس مبتدا کی دیکھئے نکلے خبر کہاں

" وہ شخص جو تمام دنیا کو اپنے قبضہ قدرت میں لانا چاہتا تھا اب ایک چھوٹی سی ریاست میں پناہ گزین ہے یہہ اسکی حرص و ہوا کا نتیجہ ہے۔ راون کی ایک برائی کے عوض اوسکا مجسمہ (بت) ہر سال اس ملک میں جلایا جاتا ہے کیونکہ وہ تہذیب و شائستگی کا دشمن تھا۔ میں نہیں جانتا کہ اوس شخص کی کیا حالت

ہوئی جسکا اعمال نامہ بد کرداریوں سے سیاہ ہے۔تاریخ عالم کے کسی باب میں نہ تو ایسی بھاری جنگ کی کوئی مثال ملتی ہے اور نہ ہی جرمنی کے معزول شدہ شہنشاہ کے افعال کی کوئی نظیر موجود ہے۔ان چند الفاظ کے ساتھ میں اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوہن لال۔۔حضور والا۔۔پنجاب کے ہندو باشندگان کی طرف سے میں جنگ کے کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہونے کے اس ریزولیوشن تہنیت کی تہ دل سے تائید کرتا ہوں جسکی تحریک اس کونسل کے صدر جلسہ کی طرف سے ہوئی ہے۔اور ایسا کرتے ہوئے میں صرف اپنے حلقہ جات انتخاب کے دلی احساسات و جذبات کی ترجمانی نہیں کر رہا بلکہ باقی تمام برٹش انڈیا اور دیسی ریاستوں کے ہمراہ پنجاب کی سب قوموں اور جماعتوں کے خیالات کی ترجمانی کر رہا ہوں۔ہم سب اعلی حضرت ملک معظم قیصر ہند جارج خامس دام اللہ ملکہ اور اونکے اتحادیوں کی اوس شاندار کامیابی پر نہایت ہی شاد و خرم ہیں جو اونہیں کل دنیا کے اندر دائمی صلح و امن کے قیام اور روح وسطی کے جذبہ جنگجوئی اور کینہ توزی کے خلاف حق و عدل کی حمایت کے اس معارکہ عظیم میں حاصل ہوئی ہے۔ہم گذشتہ ۵۲ مہینوں کے دوران میں حضور ملک معظم کی (برطانوی اور ہندوستانی) مسلحہ افواج اور اونکے نبرد آزما اتحادیوں کی اون مردانہ قربانیوں اور رفیع الشان کارناموں کے ظفرمندانہ نتائج کا اور نیز اس شاندار فتحیابی کے اوس جشن کا نہایت شوق کے ساتھ انتظار کر رہے تھے جو خوشقسمتی سے ہم نے اس فتحیابی کی خبر سننے کے بعد فی الفور منایا۔ہم اب یہہ دیکھنے کے خواہشمند ہیں کہ دنیا کے سب سے بڑے مجرم قیصر اور اوسکے بھائی بندوں کی جو عرصہ جنگ کے دوران میں دنیا کے تمام حصوں اکی قتل و خونریزی اور تباہی کے ذمہ وار ہیں تمام متمدن اقوام کی عدالت میں تجویز کی جائے اور اوسے کیفر کردار کو پہنچایا جائے۔

" ہم سب کو یہہ فخر حاصل ہے کہ پنجاب اپنے آدمیوں کا حصہ دینے یا جنگ کو جاری رکھنے کے ضروری سامان و مصالحہ کے مہیا کرنے کے لحاظ سے جنگ کے شاندار اختتام میں حصہ لینے میں سلطنت برطانیہ کے کسی دوسرے حصہ سے پیچھے نہیں رہا۔ہم سب نہایت ہی خوش ہیں کہ ہم نے "اعلے درجہ کی تعلیم اور قدیم تہذیب و شائستگی کے شریف النفس اشخاص" ہونے کی بہادرانہ روایات کو قائم رکھا ہے اور کہ ہم نے یہہ ثابت کر دکھایا ہے کہ ہم زمانہ سلف کے شریف اور شیر دل آریوں کے حقیقی فرزند ہیں جو مہابھارت اور رامائن کی مشہور و معروف معرکہ میں بنی نوع انسان کی عزت۔حفاظت اور آزادی اور حضور ملک معظم جارج خامس دام اقبالہ کی طرح حق و صداقت کے مقصد عظیم کی خاطر صف آرا ہوئے تھے۔

" جہاں تک کہ قابل استفادہ نقشہ جات سے میں رائے قائم کر سکا ہوں میں یہہ فخریہ طور پر بیان کرتا ہوں کہ اوس امداد کے مجموعی لحاظ سے جو ہندوستان نے مع دیسی ریاستوں کے اس جنگ میں دی ہے یہہ صرف پنجاب ہی ہے جس نے یورپ ایشیا اور افریقہ کی مختلف رزمگاہوں کی نبرد آزما فوجوں کے لئے اور نیز ممالک مفتوحہ میں امن و امان قائم کرنے کے لئے سب سے زیادہ آدمی۔عمدہ سے عمدہ جنگجو بہادر اور غلہ و دیگر مصالحہ کی سب سے زیادہ مقدار بہم پہنچائی۔اسی ذیل میں میں اس موقع پر یہہ بھی کہونگا۔کہ کام کے زور اور دباؤ کے ان چار سالوں میں جس صداقت و جانفشانی سے حضور والا نے کام کیا ہے شاید ہی کسی اور نے کیا ہوگا اور یہہ بالکل صحیح ہے کہ اگر یور آنر اس مقصد عالیہ میں اپنی کمال دلچسپی اور دلی توجہ سے کام نہ لیتے تو پنجاب کی وہ مدد جو اوس نے جان و مال اور لوازمات جنگ کی صورت میں دی اسقدر عظیم الشان نہ ہوتی جتنی کہ وہ فی الواقعہ ہوئی ہے۔ہم سب کے لئے یہہ امر بھی کمال خوشی کا باعث ہے کہ وہ جنگ عظیم جسکو کامیابی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے حضور عالی نے اسقدر کوشش کی تھی حضور کے اپنے جلیل القدر عہدہ سے سبکدوش ہونے سے پہلے پہلے فتحمندی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی ہے۔ہم نہایت خوشی کے ساتھ یور آنر کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ یور آنر نے جاگیرین۔زمینیں۔خلعتیں سندیں۔خطابات اور دیگر اعزاز جنکا ذکر اس جگہ نہیں ہو سکتا عطا کر کے پنجاب کی خدمات اور قربانیوں کا وقتاً فوقتاً قدردانی کےساتھ اعتراف کیا ہے۔

ہمین یہہ بھي اُمید ہے کہ اون اصلاحات مین جو غالباً نظم و نسق مین کي جائینگي پنجاب کسي دوسرے صوبہ سے پیچھے نہین رهیگا۔

" هم بہت خوش هین کہ همارے دشمن بالکل پائمال هو گئے هین اور کہ هم اون بیرونی حملون اور خطرون سے بالکل محفوظ هو گئے هین جو سال رواں کے پہلے نصف حصہ مین هم پر لاحق تھے۔

" اپني تقریر کو ختم کرنے سے پیشتر مین حضور ملک معظم کا اوس عزت کیلئے شکریہ ادا کئے بغیر نہین رہ سکتا جو اونہون نے آئندہ مجلس صلح مین ایک هندوستاني نمائندے کو شامل کرکے اس ملک کو بخشي ہے اور اس طرح همین سلطنت کے دوسرے حصون کا هم پایہ بنا دیا ہے۔

" لہذا گذارش ہے کہ باشندگان پنجاب کي طرف سے حق و صداقت کے مقصد عظیم مین حضور ملک معظم کي افواج قاهرہ کو آخري فتح حاصل هونے پر بندگان عالي کو مبارک دینے اور یہہ یقین دلانے کے لئے کہ همارے دلون مین تخت برطانیہ اور ذات شاهانہ کي وهي قدیم عقیدتمندی اور غیر متزلزل وفاداري موجود ہے یور آنر کے تجویز کردہ الفاظ مین ایک رزو لیوشن کونسل هذا مین پاس کیا جائے"۔

آنریبل سید مخدوم راجن شاہ نے اس ریز رلیوشن کي تائید کي

آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان۔

" حضور عالي۔آپ مجھے اجازت عطا فرمائین کہ مین اس ریز و لیوشن کي پوري پوری تائید کرون جسکي تحریک آپ نے ایسے موزون اور فصیح الفاظ مین کي ہے وہ رفیع القدر بے نظیر اور قابل یادگار فتحیابي جو حضور ملک معظم هند کي افواج قاهرہ اور اونکے جو نمونہ اتحادیون کو حاصل هوئي ہے اور جس نے جرمني کے جذبہ جنگجوئي کو بالکل ملیامیٹ کرکے عظیم الشان قربانیون کے بعد حقوق عامہ اور بین الاقوامي معاهدات کي حرمت کے خیال کو دلون مین پھر جلوہ افروز کیا ہے ویسي هي ارفع واعلے ہے جیسا کہ وہ مقصد عالیہ تھا جسکے لئے تلوار نیام سے نکالي گئي تھی اور اس مین کوئي شک نہین کہ وہ نئی دنیا جو پراني دنیا کے کھنڈرات پر قائم کي جائیگي انصاف رحمدلي اور آزادي کي دیرپاء و پختہ بنیادون پر کھڑي هوگي۔ اوس ممتاز مدبر نے جسکي ذات تگ ودو اور ان تھک کوششون سے سلطنت کو یہہ فتح زیادہ تر حاصل هوئي ہے اپنے عظیم الشان اور جذبہ زیر اعلان مین " کہ هم هرگز کوئي بے انصافی نہین کرینگے مگر هم اپنے حقوق کا تقاضا ضرور کرینگے " موزون سرالایري ہے اور دنیا کو مطمئن رهنا چاهئے کہ برطانوی سیاست کي اتحاد آفرین خصوصیت اور لیک دلي جو اوسکي روح رواں ہے مجلس صلح مین تمام مشکلون اور پیچیدگیون پر غالب آئیگي۔مناسب یہي ہے کہ هم نمائندگان پنجاب جنہون نے حضور انور کي رفع الشان سرکردگي مین کامیابی کے اتنے بہرے حاصل کئے هین اس جنگ کے ظفرمندانہ انجام پر جشن و شادماني مین حصہ لین اور حضور والا کے ریز ولیوشن مین همارے جذبات کي ایسي صحیح اور مناسب ترجماني کیگئی ہے کہ مین فی الفور نہایت دلي خوشي کے ساتھہ بلا چون و چران اسکي تائید کرتا هون "۔

آنریبل کپتان گوپال سنگھ

یور آنر پیشتر اس کے کہ مین اوس ریزولیوشن کي تائید کرون جس کي حضور انور نے تحریک کی ہے مین کونسل کو یہہ یاد دلانا چاهتاهون کہ اس اجلاس کا دن ایسا مبارک دن ہے کہ هندوستان کي تاریخ مین اس کی مثال مشکل سے ملیگي اوس معاربہ عظیم مین جسکي نظیر کبھي دیکھنے مین نہین آئي تھي شاندار فتحیابي هونے کے بعدیہہ پہلا اجلاس ہے برٹش گورنمنٹ اور اتحادیون کي ایک زبردست اور ظالم دشمن کے ساتھہ ۴½ سال کي طویل جنگ کے بعد همین ایک شاندار کامیابي نصیب هوئي ہے جو همین آئندہ کئي صدیون تک اس قسم کے خطرے سے محفوظ رکھیگي هم برٹش قوم اور برٹش بحری بیڑے کو مبارک باد دیتے هین جس نے هندوستان کے گھر بار کو خطرہ سے بچایا ہے اور جنکے بہادرانہ کارنامون کي بدولت همین یہہ فتح حاصل هوئي ہے اس زمانہ مین کئی واقعات ظہور پذیر هوئے هین اور هم باشندگان پنجاب کو یہہ فخر حاصل ہے کہ هم نے سرمائیکل فرانسس اوڈوائر کے زیر سایہ ایسے پر آشوب زمانہ مین امن پسند زندگی بسر کی ہے هندوستان کے دروازے برطانوي مدبرون اور وفادار هندوستانی رعایا کی دور اندیشی کے ذریعہ تمام قسم کی تکلیفون سے مامون مصئون رہے هین اونہون نے هندوستان کو دشمن سے بچانے اور محفوظ رکھنے اور جنگ کو فتحمندی کے ساتھہ انجام پذیر کرنے مین جو کوششین کی هین هم اس کے لئے هم اونکے شکر گذار هین۔هم گورنمنٹ کے اون افسرون کے بھی ممنون احسان هین جنکے عمدہ کام تدبر اور حسن انتظام سے ملک کے اندر کوئي فساد اور

...امنی نهین پهیلی-یهه زمانه پر امن رها هے اور اب هم ویسی هی عمده حالت مین هین جیسے که هم جنگ سے ...ار سال پیشتر تهے-

"هم اون بهادرون کے بهی احسان مند هین جو میدان کارزار مین جاکر لڑے هین اور جنهون نے اپنے ...شهنشاه اور ملک کي خاطر اپنی جانین قربان کردین هین اور نیز وه کنبے بهی همارے شکریه کے مستحق هین ...جنهون نے اپنے بیٹون اور رشته دارون کو لڑائی کے میدانون مین بهیجا هے افواج هند جن سے تعلق رکهنے کا مجهے ...فخر حاصل هے جنگ کے ابتدائي سالون مین فرانس مین غنیم کی پیشقدمی کو روکنے کے لئے هماری تعریف کی ...مستحق هین اور نیز فرانس فلسطین اور پلسٹائن مین اونکے کارنامے بهی جنکی وجه سے آخري فتح حاصل هوئی ...قابل تعریف هین مجهے ایک ایسے ضلع کا باشنده هونے کا فخر حاصل هے جس ؛ اندر جنگ پر آشوب و مخدوش ...زمانه مین کوئی هنگامه و فساد نهین هوا-دنیا کی ایک سب سے بڑي سلطنت کے جزو هونے کا هم سبکو کسقدر ...فخر حاصل هے-

"سب سے زیاده خوشی کی بات یهه هے که یهه عالمگیر جنگ آپ کے زمانه مین هی شروع هوئی اور آپ کے ...عهد حکومت مین هي فتح و نصرت کے ساتهه اوسکا انجام هوا مین حضور ملک معظم کي عمردرازي - آپ کی آئنده ...زندگی کی خوشحالي اور اپنے ملک کی بهبودی کیلئے دعا کرتا هون اور اس دعا کے ساتهه مین اس رزولیوشن ...کی تائید کرتا هون"-

أذ بل خان بهادر خوجه یوسف شاه—"یور آنر—مین اس ریزولیوشن کی تائید ...کرتا هون جسکي حضور انور نے ابهی تحریک کي هے اور جسکے ذریعه اس معاربه عظیم کے ختم هونے پر حضور ...ملک معظم کی خدمت مین اس کونسل کي طرف سے مبارک باد بهیجی جائیگي اور اوس کے وفادارانه جذبات ...کا اظهار کیا جائیگا یور آنر هم حق و صداقت کی حمایت کر رهے تهے هم راستبازي صداقت اور انصاف کي خاطر ...پیکار آزما هوئے تهے اور مجهے کامل یقین تها که دیر و زود اس حق و صداقت کي فتح هوگی نتیجه یهه نکلا هے که همارے ...دشمنون نے یکے بعد دیگرے بلاشرط هتهیار ڈالدئے هین اور دو زانون هوکر هم سے صلح کی درخواست کي هے پنجاب ...نے جو کچهه کیا هے اوس پر زیاده زور دینے کی مجهے ضرورت نهین هے پنجاب همیشه وفادار چلا آیا هے اور جو کچهه ...پنجاب نے کیا هے وه اوس نے حضور انور کے زیر سایه اپني قدیم روایات کو قائم رکهنے کے لئے کیا هے اور مجهے ...یقین هے که پنجاب همیشه گورنمنٹ کو ضرورت کے وقت اوسی طرح مدد دینے کے لئے مستعد هوگا جس طرح اوس ...نے موجوده موقع پر آمادگي ظاهر کي هے-

"ان چند الفاظ کے ساتهه مین اس رزولیوشن کي بڑے زور سے تائید کرتا هون"-

آنریبل مسٹر ہمفارک—"یور آنر سرکاري ممبرون کا یهه قاعده نهین هے که وه اس قسم کے ...رزولیوشنون کے متعلق غیر سرکاري ممبرون کي تقریرون مین کچهه اضافه کرین لیکن اس مبارک اور تاریخي موقع کا ...تقاضا هے که نئی مثالین قائم هون چار سال سے زیاده عرصه سے هم نے ایسي حالت مین که همارے دلون پر خوف ...طاري رها هے اور جبکه همین معلوم هوتا تها که گویا دشمن اپني زور انگیز کوشش کے حصول مین کامیاب هو رها هے ...دنیا کو سخت مصیبت و تکالیف مین گرفتار دیکها هے هم نے دیکها هے که مقدس معاهدات کو پرزے پرزے کردیا ...گیا هے کمزورون کو پاؤن کے نیچے روندا گیا هے اور اونکے ساتهه سخت بدسلوکي کی گئي هے هم نے یهه سب ...واقعات دیکهے هین اور ایسے وقت بهی آئے هین جب همین یهه معلوم هوتا تها که گویا جبرو تشدد حق و صداقت ...کی هستي کو مٹا دینگے لیکن اس تمام قتل و خونریزي اور آه و زاري مین همین یهه کامل بهروسه رها هے که آخر حق ...و انصاف اور اوس ولوله و جوش کا بول بالا هوگا جو اس حق و انصاف کي وجه سے لوگون کے دلون مین پیدا هوگیا تها ...اب هم دیکهتے هین که همارا یهه توکل اور هماري یهه امیدین پوري هوگئي هین اور هم جانتے هین که انجام کار ...همین فتحیابي حاصل هوئی هے اس قسم کے موقعون پر سلطنت کے لوگون مین تمام قسم کي امتیازات اٹهه ...جاتي هین، سرکاري یا غیر سرکاري انگریزي یا هندوستاني کا کوئي سوال نهین رهتا - هم سب باهم مل گئے هین ...اور هم یکدل و یکزبان هو کر اپنا پیغام حضور ملک معظم کي خدمت مین بهیجنا چاهتے جنکي ذات شاهانه ...سلطنت کے جوش و ولوله اور اوس جذبه کی ایک مجسم تصویر هے جس نے اب همارے دشمنون کو پامال و خسته ...حال کیا هے (نعره هائے تحسین)

"حضور والا—اس ریزولیوشن میں اعلی حضرت ملک معظم کو ہماری طرف سے مبارکباد دینے کی تجویز کی گئی ہے اور اس سے ہمارے دلوں میں ایک نہایت عجیب و غریب اور بڑے نادرالوجود واقعہ کی یاد تازہ ہوتی ہے جو نہ صرف اپنے پیشتر واقعات سے مختلف ہے بلکہ اون تمام واقعات سے مختلف ہے جو زمانہ حال میں دیگر ممالک میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ فی زمانہ تمام سرزمین یورپ میں جمہوریت کی ایک لہر دوڑ رہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اقوام یورپ کا ایک کثیر حصہ اون مصیبتوں۔ عقوبتوں اور تکلیفوں سے تنگ آکر جو اولکے تاجداروں اور بادشاہوں کیوجہ سے اون پر نازل ہوئی ہیں اپنے حکمرانوں کو تاج و تخت سے محروم کر رہا ہے۔ لیکن ایسے وقت میں جب کہ یہہ تحریک جاری ہے بخلاف اس کے یہہ ایک تعجب خیز اور قابل ذکر واقع ہے کہ سلطنت متحدہ اور برٹش امپائر کے لوگ اپنے بادشاہ کو فتحمندی میں آکر حصہ لینے کی دعوت دے رہے ہیں تاکہ وہ سلطنت کے جذبہ و جوش کی ایک حقیقی مجسم تصویر تسلیم کیا جائے (نعرہ ہائے تحسین)۔

یہہ سب کچھہ اوس وجہ سے ہے کہ حضور ملک معظم کا تخت اون کی رعایا کی خوشنودی پر قائم ہے۔ اس کی وجہ یہہ ہے۔ آن بدولت فتح حق کے کار ہائے نمایاں میں اپنی رعایا کی خوشی کا اظہار کرتے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمارے خیالات اون دیگر اقوام سے اس قدر مختلف ہیں جنکے پاس اپنے بادشاہوں کی مخالفت کرنے کی وجوہات ہیں اور اوس کے لئے یہہ ایک خاص اور نہایت معنی خیز امر ہے کہ ہم مبارک بادی اور شکرگزاری کا یہہ پیغام حضور ملک معظم کی خدمت با برکت میں بھیج رہے ہیں۔ حضور انور—اب میں زیادہ کہنے کی کوشش نہیں کرونگا لیکن چند الفاظ کے ساتھہ میں نہ صرف سرکاری انتخاب بلکہ تمام پنجاب کی طرف سے اس ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں جس کی یوئر آنر نے تحریک کی ہے"

کونسل نے کھڑے ہو کر یہہ ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا

سوالات و جوابات

آنریبل خان صاحب مرزا اکرام اللہ خان نے سوال کیا۔

میونسپلٹی پسرور میں قومی نیابت۔

"۱—کیا گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ کہ گذشتہ مردم شماری کے مطابق قصبہ پسرور ضلع سیالکوٹ کی آبادی ۷۵۶۴ ہے جس میں ۵۱۳۵ مسلمان ہیں اور باقی آبادی ہندوؤں اور سکھوں جینیوں اور عیسائیوں پر مشتمل ہے ؟۔

"۲—کیا گورنمنٹ اس امر سے آگاہ ہے کہ میونسپلٹی پسرور کے کچھہ منتخب شدہ ممبروں میں سے صرف ایک مسلمان ہے اور کہ یہہ صورت معاملات کئی سالوں سے اس طرح چلی آتی ہے ؟

"۳—کیا گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ پسرور کے مسلمان باشندگان نے اپنے حقوق کی حفاظت کی غرض سے ایک عرضداشت جس پر ہزاروں مسلمانوں کے دستخط تھے ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ کی وساطت سے گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کی تھی جس میں اون کی آبادی کے تناسب کے مطابق علیحدہ قومی نیابت کی التجا کی گئی تھی ؟

"۴ کیا یہہ امر واقع ہے کہ گورنمنٹ وقتاً فوقتاً میونسپلٹی ہائے سیالکوٹ۔ ایمن آباد۔ وزیر آباد۔ گجرات۔ سونی پت لاہور اور کئی دیگر میونسپلٹیوں کو علیحدہ علیحدہ حلقہ جات انتخاب عطا کرتی رہی ہے ؟۔

"۵—کیا گورنمنٹ از راہ شفقت مسلمانان پسرور کی عرضداشت پر ہمدردانہ غور فرماکر اونہیں اونکی تعدادی تناسب کے مطابق منتخب شدہ نشستوں میں ۴ عطا فرماویگی ؟۔"

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا۔

"آنریبل ممبر کے پہلے دو سوالوں کے بیانات صحیح ہیں میونسپلٹی پسرور میں انتخاب کے جدید قواعد جاری کرنے کا سوال فی الحال گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبری ۱۳۰۷۴۔ مورخہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۱۸ع کے ذریعہ اون قواعد کے متعلق جنکے جاری کرنے کی تجویز ہے پبلک کے اعتراضات طلب کئے گئے تھے۔ کوئی ایسی قسم کی عرضداشت جس کا آنریبل ممبر نے ذکر کیا ہے گورنمنٹ کو ابھی تک موصول نہیں ہوئی لیکن پسرور میں قومی نیابت کی مصلحت کے متعلق ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ سے ایک رپورٹ

کی گئی ہے اور گورنمنٹ اوس عرضداشت پر پوری طرح غور کریگی جو قواعد کے منظور ہونے سے پہلے ادسے ول ہو۔ مگر آنریبل ممبر کو بلا شبہ معلوم ہے کہ صرف آبادی کے اعداد و شمار ہی معیار نہین جاتے۔

" کئی میونسپلٹیوں کی صورت مین جداگانہ حلقہ جات انتخاب عطا کئے گئے ہین جن مین سوائے گجرات اور وٹ کے وہ میونسپلٹیان بھی شامل ہین جنکا آنریبل ممبر نے ذکر کیا ہے"۔

آنریبل خان صاحب مرزا محمد اکرام اللہ خان —

ہندوستانی سب انسپکٹران کی موسم سرما کی وردی۔

"۶—کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا پنجاب پولیس کے سب انسپکٹرون کو موسم سرما کے لئے گرم وردی دی جاتی ہے اگر ایسا ہے تو کون کون سے گرم کپڑے دئے جاتے ہین ؟"

"۷—کیا یہہ امر واقع ہے کہ پنجاب پولیس کے سب انسپکٹرون کو تمام سال جودھپور بریچز (تنگ پائچون پاجامہ) پہننا پڑتا ہے کیا گورنمنٹ اس بات پر غور فرمائیگی کہ موسم گرما مین اونکی جگہ پتلون یا نکرین نے کی اجازت دی جائے ؟

چھوے کے لیگ کارڈون کا استعمال۔

"۸—کیا یہہ امر واقع ہے کہ ہندوستانی سب انسپکٹران پولیس کو سواری کے وقت چھوے کے لیگ کارڈ ستعمال کرنے کی اجازت نہین ہے حالانکہ یورپین پولیس سارجنٹون کو اس قسم کے لیگ کارڈ بہم پہنچائے تے ہین ؟

ستارہ نما نشانون کے پہننے کا طریق۔

۹—کیا گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ پنجاب کے ہندوستانی سب انسپکٹران پولیس کو کندھون کی بجائے اچکن ون کے اگلے حصہ پر ستارہ نما نشان لگانے مین کس قدر دقت ہوتی ہے اور کیا گورنمنٹ از راہ عنایت ان ارون کو کندھون پر لگانے کے احکام صادر فرمانے کی مصلحت پر غور فرمائیگی ؟

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا—

" ۶—ہندوستانی سب انسپکٹرون کو موسم سرما کے لئے گرم وردی نہین دی جاتی —ہندوستانی اور ین تمام درجون کی خاکی وردی زین کی ہوتی ہے اور وہ سال بھر پہنی جاتی ہے اور اوس کے نیچے جوتے ے چاہین پہن لئے جاتے ہین۔

" ۷—ہندوستانی سب انسپکٹران کو سال بھر خاکی زین کے تنگ پائچون والے (جودھپور بریچز) جامے پہننے پڑتے ہین وہ خاکی پتلین ہندوستانی نان گزیٹڈ افسرون کے لئے موزون نہین ہین اور افواج ہند ہندوستانی افسر انہین نہین پہنتے خاکی شارٹون کا استعمال جمعیت پولیس کے گزیٹڈ یا نان گزیٹڈ عہدہ دارون لئے مقرر نہین ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی نان گزیٹڈ عہدہ دار شارٹین پہننے کے حکم کو پسندید کی ی نگاہ سے نہین دیکھینگے۔

" ۸—ہندوستانی سب انسپکٹرون کو سواری کی اغراض کے لئے پٹیان یا چھوے کی پٹیان پہننے کی اجازت ہے۔ ان سے ٹانگین خوب محفوظ رہتی ہین اور جہان تک معلوم ہے پہننے والے اسے عام طور پر پسند کرتے ہین۔ یورپین سارجنٹون کو جو زیادہ تر رسومات اور آمد و رفت کے کامون پر لگائے جاتے ہین چھوے کے گیٹر پہننے ی اجازت ہے جو کہ آرام دہ ہین مگر زیادہ باقاعدہ (formal) سمجھے جاتے ہین لیکن ہندوستانی سب انسپکٹرون کیلئے انگون کا یہہ لباس مقرر کرنے کی کوئی ضرورت معلوم نہین ہوتی جنکا کام زیادہ تر انکشاف جرائم سے متعلق ہے۔

"۹- جہاں تک معلوم ہے سب انسپکٹروں نے اپنے عہدہ کے نشانوں کے لگانے کے متعلق کبھی عرضداشت نہیں کی۔ نان گزیٹڈ عہدہ داروں کو اپنے کالروں پر ستارہ نما نشان پہننے کا حکم اسوجہ سے دیا جاتا ہے کہ اون میں اور گزیٹڈ عہدہ داروں میں تمیز ہوسکے جو اپنے عہدہ کے نشان اپنے کندھوں پر لگاتے ہیں"۔

آنریبل خان صاحب مرزا اکرام الله خان نے دریافت کیا—

"۱۰—کیا یہہ امر واقعہ ہے کہ وبائے انفلوئنزا کی شدت کے باعث صرف باستثناء میڈیکل کالج لاہور کے تمام کالج بند کردئے گئے تھے :— وبائے انفلوئنزا (انفلوئنزا) کے دوران میں میڈیکل کالج کا بند کیا جانا۔

(ب) اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ طبی طلبا کو انفلوئنزا کے خطرات سے محفوظ خیال کرتی ہے؟

"(ج) کیا اون طلبا کی وجہ سے جن کے لئے کوئی بورڈنگ ہوس نہیں ہیں کالج میں وبا کے پھیلنے کا احتمال نہیں ہے؟

(د) کیا گورنمنٹ براہ شفقت اس خاص کالج کو بند نہ کرنے کی وجوہات بیان کریگی؟

آنریبل کرنل میکواٹ نے جواب دیا—

"یہہ صحیح ہے کہ ایچیسن کالج کے سوا وبائے انفلوئنزا کے باعث لاہور کے تمام کالج بند کردئے گئے تھے یہہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ تقریباً تمام مدارس بند رہے۔ لاہور میڈیکل کالج اور سکول ۴ نومبر سنه ۱۹۱۸ء کو بند کردئے گئے تھے۔ بعض طلبا کو تو لاہور میں اور باقی کو اپنے اپنے ضلعوں میں سول سرجنوں کے احکام کے تابع طبی کام پر لگا دیا گیا تھا۔

"(ب) گورنمنٹ طبی طلبا کو انفلوئنزا کے خطرات سے محفوظ خیال نہیں کرتی لیکن یہہ مناسب ہے کہ وہ اون خطرات کا مقابلہ کرنا اب سے سیکھیں جو اونہیں اپنے پیشہ کے دوران میں باقاعدہ پیش آئینگے۔

"(ج) جواب نفی میں ہے میو اسپتال کے وارڈوں میں انفلوئنزا کے کئی مریضوں کو جگہہ دی گئی جو شہر سے علاج کے لئے لائے گئے ایک دفعہ یہہ تعداد ۲۰۰ تک چلی گئی۔ اور اون طلبا کی موجودگی جو ان مریضوں کے علاج اور تیمارداری میں مدد کرتے رہے وبا کے پھیلنے کا ذریعہ خیال نہیں کی جاسکتی۔

"(د) اون ایام میں جب شہر لاہور میں وباء کا بڑا زور تھا۔ جب اسپتال میں اس قدر مریض زیر علاج تھے اور تیمارداری کرنے والے اور دیگر عملہ کے کئی ممبر خود گرفتار وبا تھے کالج مذکور کو بند کرنا مناسب نہیں خیال کیا گیا تھا کیونکہ وباء کے متعلقہ کام کیلئے طبی طلباء کی ضرورت تھی جس سے اونہیں اپنے پیشہ ور کام میں بھی امداد ملتی تھی یہہ معلوم ہونے پر کہ وبا تمام صوبہ میں پھیلی ہوئی ہے میڈیکل کالج اور سکول دونوں کو بند کر دیا گیا اور طلبا کو اپنے اپنے ضلع میں وہاں کے طبی عملہ کی مدد کے لئے جہاں کام اوسکی بساط سے بڑھ گیا تھا بھیجدیا گیا"۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے دریافت کیا—

"۱۱—کیا گورنمنٹ برائے مہربانی بیان فرمائیگی کہ— پنجاب میں انفلوئنزا کا نمودار ہونا۔

(الف) پنجاب میں انفلوئنزا کے نمودار ہونے کے وقت سے ۲۵۔ اکتوبر سنه ۱۹۱۸ء تک کتنی اموات ہوئیں۔

(ب) اس مرض کے تدارک کیلئے گورنمنٹ نے کیا تدابیر اختیار کی ہیں

(ج) گورنمنٹ اس وباء کی کی مزید ترقی کو روکنے کیلئے کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟"۔

آنریبل مسٹر میکواٹ نے جواب دیا—

"(الف) پنجاب میں انفلوئنزا کے نمودار ہونے سے ۲۵ اکتوبر سنه ۱۹۱۸ء تک جو موتیں واقع ہوئیں اونکی صحیح تعداد بتانا ناممکن ہے کیونکہ کئی موتیں زیر عنوان "بخارات" اور "نمونیا" وغیرہ قلمبند کی گئی ہیں اسلئے مکمل اطلاع دستیاب نہیں ہوسکتی تخمیناً یہہ تعداد حسب ذیل بتائی جاسکتی ہے—

مریض	...	...	...	۸۰۵۰۰۶ ...
اموات	...	...	...	۱۰۸۳۱۱ ...

" (ب) صوبہ میں انفلوئنزا کے نمودار ہونے کی پہلی اطلاع موصول ہونے پر سول سرجن صاحبان کو یہہ ہدایت کی گئی کہ وہ ملیریا میڈیکل سٹاف کی خدمات سے حتی المقدور فائدہ اٹھاویں اور ساتھہ اوسکے یہہ بھی بتاویں کہ اونکے ضلعوں میں یہہ وباء کس حد تک پھیلی ہے اور اوسکے تدارک کے لئے کیا کارروائی کی گئی ہے طاعون و ٹیکہ چیچک کے عملوں اور تمام زائد کمپونڈروں کو بھی کام پر لگا دیا گیا سول سرجنوں نے اپنے اپنے ضلعوں میں اس بیماری کے نمودار ہوتے ہی بلا تاخیر عوام الناس کو حفاظتی تدابیر کے متعلق ہدایت جاری کیں اور اچھے ممکن ذرائع کے ساتھہ ادویات کی تقسیم کا بھی انتظام کیا اور بعض صورتوں میں شہروں کے باہر سفری کمپ اور اسپتال جاری کردئے انہوں نے ایک طرف شہروں او رقصبوں میں گھر بہ گھر پھرنے کیلئے سفری شفا خانہ بھیجدئے اور دوسری طرف اون سب اسسٹنٹ سرجنوں نے جو شفا خانوں کے اہتمام پر تھے آس پاس کے مواضعات میں دورے لگا کر مریضوں کا علاج کیا مقامی جماعتوں نے ادویات کی تقسیم اور طبی آسائش خوراک اور دیگر امداد کیلئے عطیہ جات دئے اور عوام الناس نے بھی آگے بڑہ کر روپے سے مدد کی لوکل گورنمنٹ نے بھی معقول مالی امداد کا وعدہ کیا ہے اکتوبر کے تیسرے ہفتہ تک اس وباء نے ایک عالمگیر اور شدید صورت اختیار کر لی اور کام طبی عملہ کی طاقت سے تجاوز کرگیا کیونکہ اسوقت کئی طبی عہدہ دار اور اسسٹنٹ سرجن خود مبتلا وبا ہو گئے بلکہ کئی صورتوں میں جانیں ضائع ہوگئیں اور اونکی جگہوں پر کرنے کا انتظام کرنے میں بڑی سخت دقت پیش آئی جنگ کی وجہ سے محکمہ ڈاکٹری کی کمی اور نقصانات کے باعث میڈیکل افسروں یا سب اسسٹنٹ سرجنوں کی کوئی ریزرو (محفوظ جماعت) کام کرنے کے لئے نہیں تھی چنانچہ گورنمنٹ ہند کو ۵۰ سب اسسٹنٹ سرجنان پنجاب واپس کر دینے کے لئے کہا گیا سول سرجن صاحبان کو یہہ ہدایت کی گئی کہ وہ ڈپٹی کمشنروں لوکل بورڈوں کے پریذیڈنٹوں میونسپل کمشنروں اور شہروں کے سرکردہ اصحاب کی مدد سے پنشن یافتہ طبی اشخاص اور کمپونڈروں کو کام پر لگائیں اور نیز دیسی عملہ مثلاً بید حکیم اور ممبران سینٹ جون ایمبولانس اور اون جملہ اشخاص کو جو فسٹ ایڈ کی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہوں ادویات طبی آسائش خوراک کملوں اور کپڑوں کی تقسیم کیلئے سفری شفا خانوں اور امدادی مرکزوں کیواسطے مقرر کریں۔

" میڈیکل کالج اور میڈیکل سکول کو فی الحال بند کر دیا گیا ہے اور طلبا کو اپنے اپنے ضلعوں میں بھیجدیا گیا ہے کہ وہ وہاں جاکر کام امداد انفلوئنزا کے لئے اپنے آپ کو سول سرجنوں کے پاس حاضر کریں اسطرح کالج کے ۲۸۰ اور سکول کے ۲۸۸ طلبا قابل استفادہ ہوگئے ہیں۔

" سول سرجنوں کو ہدایت کی گئی ہے وہ طبی طلبا اور دیگر اشخاص کو انسپکٹر جنرل سول اسپتال ہائے کے تجویز کردہ نسخہ کے مطابق (الف) انفلوئنزا مکسچر (ب) ڈونیہ مکسچر کی صورت میں ادویات کی بڑی بڑی بوتلیں دیں جنہیں موخر الذکر اپنے دوروں میں تقسیم کریں۔

" خاص لاہور کے اندر میو اسپتال میں انفلوئنزا کے مریضوں کے لئے ۱۰۰ زائد بستروں کا انتظام کیا گیا ہے میونسپل کمیٹی کے قائم کردہ ۷ سفری شفا خانے انفلوئنزا کے نمودار ہونے کے وقت سے طبی اشخاص ادویات اور طبی آسائشوں کے تقسیم کرنے میں مصروف رہے ہیں لاہور کے چار موجودہ میونسپل شفاخانے انفلوئنزا کے مریضوں کا علاج کرتے کرتے تھک گئے ہیں میونسپل کمیٹی نے مقررہ مقامات میں دودھ کی ۳۰ دوکانیں ۲۰ شہر کے اندر اور ۱۰ باہر کھولی ہیں جہاں سے غریب آدمیوں کو دودھ کا ٹکٹ دکھانے پر مفت دودھ مل سکتا ہے اب تک شہر میں ۷ دودھ کی دوکانیں کھولی گئی ہیں جہاں لوگوں کو دودھ ۳ آنے فی سیر کی مقررہ شرح کے مطابق دیا جاتا ہے

" میونسپل کمیٹی کے مختلف وارڈ ممبروں نے سب کمیٹیاں قائم کی ہیں جو ادویات اور دودھ کی تقسیم میں مدد دیتی ہیں کالج کے طلبا نے بطیب خاطر اپنی خدمات پیش کیں ہیں وہ سفری شفاخانوں کے مہتمم اشخاص کے ماتحت کام کرتے ہیں اور اونہیں غریب مریضوں کی حالت بتاتے ہیں۔

پبلک جماعتیں مثلاً انجمن ترقی علوم آریہ سماج ہند و سبھا اور ہندو سوشل کلب بھی بہت مفید کام انجام دے رہی ہیں محلہ سرین کے رہنے والوں نے مندر بسنت رام کے پاس ایک عارضی خیراتی شفا خانہ کھولا ہے جہاں غریبوں کا علاج کیا جاتا ہے

سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس حسب ایماء و بہ صدارت لیڈی اور ڈاکٹر صاحبہ گورنمنٹ ہوس میں غریب پردہ دار عورتوں کے امدادی کام کے انضباط کیلئے منعقد ہوا اس ایسوسی ایشن نے

دوائی پذیر نمونیا کی قمیصیں اور کپڑے اور دیگر طبی آسائشوں کی مفت تقسیم کے لئے روپیہ کی ایک معقول رقم منظور کی ہے۔ اور کئی یورپین اور ہندوستانی خواتین نے بھی اپنی خدمات پیش کی ہیں جو ڈاکٹر مس سکاٹ صاحبہ کی سرکردگی میں ٹولیاں بناکر میونسپل سفری شفاخانہ جات کے ہمراہ ہر صبح شہر اور سول سٹیشن کا چکر لگا کر پردہ دار عورتوں کو دیکھتی پھرتی ہیں اور ادویات دودھ کے ٹکٹ۔ نمونیہ جیکٹس اور دیگر طبی آسائش مفت تقسیم کرتی پھرتی ہیں

" مفت دودھ کے ٹکٹ ہیلتھ افسر۔ جملہ طبی اشخاص اور تمام میونسپل کمشنروں کیطرف سے بھی جاری کئے جاتے ہیں اسی قسم کے انتظام صوبہ کے مختلف شہروں اور قصبوں میں پائے جاتے ہیں

" تمام مقامی حکام مقامی جلسوں۔ جماعتوں بائیسکوپوں اور تفریح و تماشہ کے مقامات میں اکٹھے ہونے کی ممانعت کر رہے ہیں اور انفلوئنزا کے مریضوں کو لیٹے رہنے سردی اور آب و ہوا کے ناگہانی تغیرات سے بچنے۔ تازہ ہوا لینے اور ہلکی طاقت بخش غذا کھانے کا مشورہ دے رہے ہیں وہ تندرست اشخاص کو بند اور کم ہوا دار کمروں سے بچنے اور حتی المقدار مریض اشخاص سے علیحدہ رہنے کی تاکید کر رہے ہیں۔ یہہ وبا جو اپنی وسعت کے لحاظ سے عالمگیر عدیم المثال اور بے نظیر رہی ہے اور اوس باقاعدہ طبی عملہ کی طاقت سے بڑھ گئی ہے جو صورت حالات میں اپنی حتی المقدور کوشش کر رہا ہے اب بسرعت رو بزوال ہے گورنمنٹ اس خوفناک امر کے انسداد کے لئے اپنے تمام ذرائع کے ساتھہ لوگوں کی امداد میں ہر ممکن کوشش کر رہی ہے "۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا —

" ۱۲- کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ ایک دوسرا گورنمنٹ کالج اور دوسرا ٹریننگ کالج قائم کرنے کی تجاویز نے کس حد تک ترقی کی ہے "۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا —

" (الف) گورنمنٹ کی رائے ہے کہ لاہور کے باہر ایک مکمل کالج کھولنے کی بجائے ایف۔اے کی جماعت تک دو کالج کھولنے سے یونیورسٹی تعلیم کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا کیونکہ یونیورسٹی کی یہہ مسلمہ پالیسی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو یونیورسٹی کی تمام اعلے تعلیم کو ایک مرکز پر لایا جائے قسمت ہائے ملتان اور انبالہ ہی ایسی ڈویژنیں ہیں جہاں کوئی یونیورسٹی کالج نہیں ہے اور یہہ تجویز کی گئی ہے کہ ان جدید کالجوں میں سے ایک ملتان میں واقع ہوگا اور دوسرا یا انبالہ میں یا لودھیانہ میں۔ لوکل گورنمنٹ نے پہلے ہی سے کمشنر صاحبان ملتان و انبالہ اور جالندھر کو ضروری ابتدائی امور پر غور کرنے کے لئے مقامی کمیٹیاں قائم کرنے کے واسطے کہا ہے اور یونیورسٹی نے بھی صاحب رجسٹرار کی خدمات مستعار دی ہیں جو صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج اور میرے ہمراہ ماہ حال میں ان تینوں مقامات کا ملاحظہ کرینگے اور گورنمنٹ کی منظوری کے لئے سکیمیں ارسال کرینگے۔

" (ب) ایک دوسرے ٹریننگ کالج کے لئے جالندھر میں جگہہ حاصل کرلی گئی ہے اور صیغہ تعمیرات سرکاری کے اس سال کے تخمینہ جات میں عمارت کی تعمیر کے لئے روپے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر مصالحہ و سامان کی موجودہ گران قیمت کے باعث اس سکیم کو عارضی طور پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس اثناء میں زرعی تعلیم کی ایک کانفرنس نے جسکا اجلاس جولائی میں بمقام شملہ منعقد ہوا تھا یہہ سفارش کی تھی کہ انگریزی و ورنیکولر مدرسین کے واسطے لائلپور میں ایک ٹریننگ کالج جاری کیا جائے جہاں لائلپور کے زرعی کالج سے اوسکا گہرا تعلق رہیگا میں بخوشی یہہ بیان کرتا ہوں کہ گورنمنٹ ہند نے ابھی اس تجویز کو منظور فرمالیا ہے اور جدید کالج کی تعمیر کے لئے صوبہ کو ایک لاکھہ روپے کا خاص عطیہ دیا ہے سینیئر ورنیکولر جماعتوں کے لائلپور میں منتقل ہونے سے سنٹرل ٹریننگ کالج میں سینیئر انگلش مدرسین کے لئے زائد جگہہ ہو جائیگی لیکن ٹریننگ کالج جالندھر کے دوسرے کالج کی جگہہ نہیں ہوگا بلکہ اوسکے علاوہ ہوگا۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا

حفظان صحت کا خرچ

" ۱۳ - کیا گورنمنٹ براۓ مہربانی بیان فرمائیگی کہ اوس رقم مین سے جو سال روان کی بابت حفظان صحت کے لئے مخصوص کی گئی تھی اب تک کتنی خرچ ہو چکی ہے اور بقایا رقم کس طرح صرف کی جائیگی " ۔

آنریبل مسٹر اسمتھ نے جواب دیا—

" اوس چار لاکھہ کے عطیہ مین سے جو سال سنہ ۱۹—۱۹۱۸ع کی بابت بورڈ حفظان صحت پنجاب کے سپرد کیا گیا تھا ۱۲۱۳۹۳ روپیہ کی رقم تعمیرات حفظان صحت کے امدادی عطیہ جات کے لئے مخصوص کی جا چکی ہے اسلئے قابل استفادہ بقایا ۲۷۸٦۰۷ روپے ہے ۔

" مزید عطیہ جات کی درخواستین زیر تجویز ہین۔ان پر بورڈ حفظان صحت اپنے آئندہ اجلاس مین غور کریگی۔

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا—

اشیاء خوردنی کی قیمتین۔

" ۱۴ — کیا گورنمنٹ براۓ مہربانی بیان فرمائیگی کہ وہ اشیاء خوردنی اور کپڑے کی موجودہ غیر معمولی قیمتون کو ارزان کرنے کے متعلق کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

آنریبل مسٹر کوننگھم نے جواب دیا—

" گورنمنٹ اس موقع پر بخوشی یہہ بتانے کے لئے تیار ہے کہ ان اہم معاملات مین کیا کچھہ کارروائی کی جا چکی ہے۔اور کیا کچھہ زیر غور ہے

" اشیاء خوردنی کے متعلق گورنمنٹ ہند نے حال ہی مین صاحب وزیر ہند کی رضامندی کے ساتھہ اشیاء خوردنی کے باستثنے عراق عرب جنگی ضروریات کے لئے سمندر پار برآمد کرنے کی ممانعت کردی ہے اور ان ضروریات کا ملاحظہ کرکے اونہین حتے الامکان کم کرنے کے متعلق کارروائی کی جا رہی ہے

" تمام قابل استفادہ شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صوبہ مین گندم اور چنے بکثرت موجود ہین۔گندم تو نو آبادیات نہر اور دیگر آبپاش شدہ علاقون مین اور چنے جنوب مشرقی پنجاب تحصیل سندہ ساگر مین۔ان ہر دو علاقون مین گذشتہ فصل ربیع نہایت عمدہ ہوئی تھی ۔ بد قسمتی سے حال ہی کی موسمی بارشون کے نہونے سے اور اوسکے ماقبل کی امساک باران کیوجہہ سے جوار اور فصل خریف کے دیگر غلہ جات خوردنی کی بہت قلت رہی ہے ۔لیکن اونکی کمی گندم اور چنون کے موجودہ ذخیرون سے جزواً پوری ہو سکتی ہے

" مگر یہہ حالت تمام ہندوستان مین بارشون کے نہونے کے باعث بدتر ہو گئی ہے ۔ ہندوستان کے لئے بہیثت مجموعی حال ہی کی موسمی بارشین اسقدر خراب تہین کہ سنہ ۱۸۷۷ع کے بعد ایسی بارشین کبھی دیکھنے مین نہین آئی تہین۔اسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ دوسرے صوبون کو جو ہمیشہ اشیاء خوردنی علی الخصوص گندم اور چنے کے لئے کم و بیش پنجاب کے محتاج رہتے ہین آئندہ چند مہینون مین معمول کی نسبت اشیاء خوردنی کی بہت زیادہ مقدار درکار ہوگی۔ان ضروریات کو پورا کرنے اور جہان تک ممکن ہو اون قیمتون کا انصرام کرنے کے لئے جن پر یہہ غلے دیگر صوبجات مین بہیجنے کے لئے خریدے جاتے ہین گورنمنٹ ہند نے حال ہی مین ایک کمشنر غلہ جات خوردنی مقرر کیا ہے ۔ فی الحال صرف وہ غلہ جات جن سے اونکا تعلق ہوگا گندم اور چاول ہین لیکن گمان غالب ہے کہ اس نگرانی کو حتے المقدور دیگر اہم غلہ جات خوردنی تک وسعت دی جائیگی۔

اس صوبہ سے اشیاء خوردنی کے اوسوقت تک برآمد کرنے کی اجازت نہین ہوگی (بجز اسکے کہ جہان تک فوجی ضروریات کا تعلق ہو) جب تک کہ ایسے سرٹیفکیٹ حاصل نہ کر لئے گئے ہون جو صوبہ ہذا کے ڈائرکٹر آف سول سپلائز کی طرف سے جاری کئے گئے ہین یا اون پر دستخطی ہون بشرطیکہ وہ ایسے سرٹیفکیٹ جاری کرین یا اون پر دستخط کرین اوس صوبہ کے ڈائرکٹر آف سول سپلائز کا مشورہ ہمیشہ ضروری ہوگا جس مین وہ درآمد کی جائین اس طریق سے اس بات کا اہتمام ہو جائیگا کہ یہہ غلہ جات صرف اونہین مقامات مین جاتے ہین جنہان اونکی واقعی ضرورت ہے۔ہر ایک ضلع کے غلہ کے ذخیرون کا اس غرض سے باحتیاط معائنہ ہو رہا ہے کہ کہین وہ غلہ جات جن کی اپنے صوبہ مین ضرورت ہے باہر برآمد تو نہین کئے جاتے

" اب ہندوستان کي بحیثیت مجموعي لیجئے۔ معلوم ہوتا ہے۔کہ آئندہ فصل ربیع کے موجودہ غیر خوش آئندہ حالات کے باوجود کسی سخت کمی یا قلت کا خدشہ کرنے کي کوئي وجہ نہیں ہے ایک لحاظ سے برما چاول کي آئندہ فصل جو جنوری میں پک کر تیار ہو جاتي ہے اُمید افزا بیان کي جاتي ہے اور گورنمنٹ ہند ہندوستان کي ضروریات کیلئے اور صوبہ مذکور میں اسکا اور چاولوں کي موجودہ فصل کا جزو کثیر لے لینے کے متعلق کارروائي کر رهي ہے۔ اس صوبہ کو لیجئے۔اس میں شک نہیں کہ یہاں بڑے بڑے غلہ جات خوردني کي قیمتیں بہت گران ہیں گورنمنٹ کے خیال میں یہہ تمام ہندوستان میں عام طور پر موسمي بارشوں کے نہونے کا ایک قدرتي نتیجہ ہے لیکن گورنمنٹ کي یہہ بھي رائے ہے کہ غلہ جات خوردني کي قیمتوں کي موجودہ گراني ان اُمور کا خیال رکھکر بھي بہت زیادہ ہے۔

اس ناواجب بیشي کے دو بڑے اسباب آئندہ مناسب حد سے زیادہ منافع حاصل کرنے کے خیال سے غلہ کا ذخیرہ کرنا اور بہت زیادہ نفع حاصل کرنا ہیں جنہیں اب ایک غیرمعمولي حد تک کام میں لایاجارہا ہے ان خرابیوں کا انسداد کرنے کے لئے گورنمنٹ نے حال هی میں صوبہ کے نہایت مشہور غلہ پیدا کرنے والے اضلاع میں گندم اور چنے کے ایسے ذخیرہ داروں کو جن کے پاس ان کی مقدار ۵۰۰ من سے زیادہ ہو اپنے ذخیرے دکھانے کے لئے کہا ہے اور اون کے فروخت نہ کرنے کی وجہ طلب کي ہے اور گورنمنٹ بشرط ضرورت قاعدہ ۹ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع کے مطابق ان گندم کے ذخیروں کو ایک معقول قیمت پر لینے کے لئے تیار ہے جو گورنمنٹ کی رائے میں مناسب حد سے زیادہ منافع حاصل کرنے اور حد سے زیادہ منافع کي غرض سے روپیہ صرف کرنے کے خیال سے منڈیوں میں بھیجے جاتے اگر یہہ تدابیر حصول مدعا میں ناکام رهیں تو گورنمنٹ گورنمنٹ ہند کي منظوري حاصل کر کے زیر ایکٹ تحفظ ہند بڑے بڑے غلہ جات خوردني کے زیادہ سے زیادہ نرخ مقرر کر دینے کي پالیسي پر غور کریگي پھر اوسکے بعد جو شخص گورنمنٹ کے مجوزہ زیادہ سے زیادہ شرحوں سے گران فروخت کریگا فوجداري مواخذہ کا مستوجب ہوگا۔شہروں میں غریب جماعتوں پردہ نشین عورتوں اور همچو قسم کے لوگوں کے لئے کئي میونسپلٹیوں نے غلے کو ارزان فروخت کرنے کیلئے دوکانیں کھول رکھي هیں اور ان دوکانوں کي مالي حالت میں مدد دینے کیلئے گورنمنٹ نے ایک لاکھ روپیہ کی رقم امپیریئل انڈین ریلیف فنڈ کی اوس شاخ صوبہ کي وساطت سے ان میونسپلیوں کے سپرد کي ہے جس نے پہلے بھي ایک لاکھ روپیہ میونسپل کمیٹیوں کو دیا ہے اور اب اور ۲ لاکھ دینے کا انتظام کر رهي ہے۔

" دوسرا معاملہ جسکا آنریبل ممبر نے ذکر کیا ہے کپڑے کي نسبت ہے جسکے اسباب کسیقدر مختلف هیں- میرے خیال میں اونکي مراد روئي دار کپڑے سے ہے بلا شبہ اسکي قیمت بہت زیادہ بڑھی ہوئي ہے مگر ابتدائے جنگ سے تو اسکي قیمت میں بہت بھاری اضافہ ہو گیا ہے

" میں یہہ بیان کئے دیتا ہوں کہ روئي کي قیمت اور ساتھہ هي اوسکے روئي دار کپڑے کي قیمت جنگ سے پہلے هي بتدریج مگر برابر بڑھتی چلی جاتی تھی جسکی وجہ یہہ ہے کہ دنیا میں روئی کی مانگ اوسکي بہم رسانی کے مقابلہ میں دن بدن بڑھ رهی ہے۔تمام دنیا میں جس میں ہندوستان بھی شامل ہے اس روز افزوں مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے تدابیر سوچي جا رهي هیں۔ مثلاً یہہ دریافت کرنے کیلئے کہ اس ملک میں لمبے ریشے والي روئی کے رقبہ کاشت کو بڑھانے کیلئے بہترین کارروائي کیا ہو سکتی ہے حال هی میں هندوستان کے اندر ایک کاٹن کمیٹی (کمیٹی روئي) مقرر کي گئي تھي—آنریبل ممبر کو بلا شبہ معلوم ہے کہ اس صوبہ میں مقابلتاً لمبے ریشے والي امریکن روئي کے رقبہ کاشت میں ہر سال بڑا اضافہ ہو رہا ہے جس بیشي قیمت کا آنریبل ممبر نے ذکر کیا ہے وہ درآمد کردہ اور ہندوستان کی ساختہ دونوں قسم کے تھانوں میں ہوئی ہے-زیادہ تر پہلی کي وجہ ایک بڑی حد تک یہہ ہے کہ زیادہ تر جنگ کے باعث لنکاشائر کے کارخانوں کي مقدار ساخت کم ہو گئي ہے لنکاشائر کي اس کم مقدار ساخت کی ایک اور وجہ یہہ بھی ہے کہ جہاز رانی کي دقتوں کے باعث اوس خام روئي کي مقدار میں بہت کمی ہو گئي ہے جو وهاں امریکہ اور مصر سے آتی ہے

" ان وجوهات میں مزدوروں کے قحط کے باعث انگلستان میں مزدوری کی نہایت اضافہ شدہ شرحوں اور روز افزوں خرچ معیشت کو بھي شامل کر لینا چاهئے لنکا شائر ہندوستان سے وهي قیمتیں لے رہا ہے جو وہ دنیا

کے دوسرے حصوں سے لیتا ہے۔مین یہہ واضح کئے دیتا ہون کہ حال ہي مین اخبارات مین جو یہہ تجویز پیش کي گئي تھی کہ لنکا شائر کے ہندوستان سے کپڑے کی بڑی قیمتین لینے کا علاج صرف یہي ہو سکتا ہے کہ ہندوستان اپنی بر آمد کو بند کر کے اوسے ہوش مین لاوے قطعي غلط ہے۔

" ہندوستاني کارخانون نے اپني کپڑے کي قیمتین تقریباً اوسي قدر بڑھا دي ہین جتني لنکا شائر کے کارخانون نے اور اسمین کوئي شک نہین کہ اس سے اونہون نے حال ہي مین بہت بڑا فائدہ اُٹھایا ہے۔کپڑے کي گران قیمت کے متعلق اخبارات مین جو علاج اکثر بتایا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ ہندوستان سے خام روئی کي برآمد کي قطعي ممانعت کر دی جائے۔گورنمنٹ کي رائے مین اس قسم کي ممانعت سے مطلب حل نہین ہوگا۔ہندوستان کے کرگے اور تکلے اسوقت اپني زیادہ سے زیادہ طاقت کام کر رہے ہین۔اسلئے ہندوستان سے خام روئی کی برآمد کي قطعي ممانعت کا صرف یہہ نتیجہ ہوگا کہ ہندوستان کي روئی کا بہت ساحصہ بغیر کاتے اور بنے کے رہ جائیگا۔اس سوال کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ امر کہ اس صوبہ کے کاشتکار اچھے روئي کیلئے اون قیمتون سے کم از کم تگني قیمتین وصول کر رہے ہین جو وہ ایام قبل از جنگ مین وصول کرتے تھے فرا موش نہین کرنا چاہئے۔

" اوس تمام دقت کو رفع کرنے کیلئے جو کپڑے کے گران نرخون کے سبب محسوس ہو رہي ہے گورنمنٹ ہند نے حال ہي مین کارخانون کے ذریعہ اعلے قسم کا کپڑا ساخت کرنے کا قانوني اختیار حاصل کیا ہے امید کي جاتي ہے کہ یہہ کپڑا موجودہ مروجہ قیمتون سے بہت ارزان نرخون پر غربا کے پاس فروخت کیا جائیگا جن کے لئے اصل مین وہ تیار کیا گیا ہے۔اس کپڑے کي تقسیم کا ذریعہ فی الحال گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور امید کیجاتي ہے کہ اوائل جنوری سے یہہ فروخت ہونا شروع ہو جائیگا۔حال ہی مین تھانون کی قیمت مین معقول کمی ہو گئی ہے اور اس سے کسي حد تک صورت حال مین افاقہ ہو جائیگا۔

" بالعموم گران نرخون کے اس مضمون کو چھوڑنے سے پہلے مین یہہ کہے دیتا ہون کہ اگر اس صوبہ مین روپیہ کي بڑي بڑي رقوم جو جنگ یا اوس سے متعلقہ حالات کی وجہ سے آ رہي ہین نہ آتین اور تمام قسم کے کاروبار کي جس کیلئے اجرت کي ویسي عمدہ شرحین ملتي رہي ہین بھاري مانگ نہ ہوتي تو حالات اور بھي زیادہ تشویشناک ہوتي۔مگر یہہ معلوم امر ہے کہ ان سے قصبون مین مقررہ آمدني والے متوسط الحال غریب طبقہ کو کوئي فائدہ نہین پہنچا جنہین مذکورہ بالا (سرمایہ جات) فنڈون سے کسیقدر امداد لینے کا ایک زبردست حق حاصل ہے "۔

[باقي آئندہ]

Dieu et mon droit

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۲] لاہور — ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء مجریہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۱۹ع — یوم جمعہ [جلد ۳۶

پانچواں حصہ

مسودات ایکٹ جو کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب میں بغرض وضع آئین و قوانین پیش ہوئے اور رپورٹ ہائے منتخب کمیٹی جو کونسل مذکور کے روبرو پیش ہوئیں اور مسودات ایکٹ جو قواعد کارروائی جلسہ ہائے کونسل کے قاعدہ ۸ کے بموجب شایع ہوئے۔

کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو قانون اور قواعد وضع کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی۔

گورنمنٹ پنجاب

صیغہ وضع آئین و قوانین

خلاصہ کارروائی کونسل جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب جو ایکٹ گورنمنٹ ہند سنہ ۱۹۰۵ع کے احکام کے مطابق آئین و قوانین وضع کرنے کی غرض سے منعقد ہوئی۔

گذشتہ سے پیوستہ

۲۲۰۲ بی جی جی

آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے سوال کیا:—

" ۱۵— (الف) کیا گورنمنٹ اس امر سے آگاہ ہے کہ عمارتی لکڑی شہتیریاں اور دیگر سامان چوب پانی کے ذریعہ نہر جمن غربی میں سے بواسطہ جینڈ ہانسی واقع ضلع حصار میں لایا جاتا تھا اور کہ کچھہ عرصہ سے حکام نہر کے احکام سے یہہ ذریعہ آمد و رفت بند کر دیا گیا ہے جسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ سوداگروں کو نقصان پہنچنے کے ساتھہ عوام‌الناس کو بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے؟

"(ب) چونکہ ضلع حصار میں عمارتی لکڑی اور دیگر سامان چوب کی موجودہ قیمتیں بہت گران ہیں اور اونہیں ریل کے ذریعہ لانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے اس لئے کیا گورنمنٹ برائے مہربانی اس بندش کو اٹھانے اور نہر کے راستے کو از سر نو کھولنے کی مصلحت پر غور فرمائیگی؟ "۔

آنریبل مسٹر ایکنہین نے جواب دیا—

" (الف) نہر جمن غربی کی شاخ ہانسی اوس قدیم نہر کا ایک حصہ ہے جو خاندان افغان کے شہنشاہ فیروز شاہ نے سنہ ۱۳۵۰ ع کے قریب بنوائی تھی اور چونکہ اوس کا پاٹ بہت بڑا ہے اس لئے کسی زمانہ میں ہانسی تک قابل کشتی رانی تھی۔ آبپاشی کو عمدہ بنانے اور دیگر مقامات میں جدید شاخوں اور ڈسٹری بیوٹریوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے شاخ مذکور کا پانی وقتاً فوقتاً کم کیا جاتا رہا ہے۔ کیونکہ یہہ معلوم ہوا ہے کہ شاخ ہانسی میں جواب محض ایک ڈسٹری بیوٹری رہ گئی ہے جینڈ کے نیچے کشتی رانی کرنے سے نہ صرف قیمتی پانی ضائع ہوتا ہے بلکہ دیگر عملی دقتیں بھی پیش آتی ہیں اور ساتھہ ہی اس کے اس نہر کو کشتی رانی کے لئے بھی فی‌الحقیقت بہت کم استعمال کیا جاتا ہے اس لئے گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ پنجاب کی اس تجویز کو کہ نہر مذکور یکم اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع سے کشتی رانی کے لئے بند کردی جائے فی‌الفور منظور فرما لیا اور یہہ امر اشتہار پنجاب گزٹ نمبری ۱۹۱۷ ڈبلیو ای مورخہ ۱۳- اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ ع میں مشتہر کیا گیا تھا۔"

" (ب) گورنمنٹ آنریبل ممبر کی مجوزہ کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ اس سے سلسلہ آبپاشی کے لازمی طور پر درہم برہم ہو جانے کے ساتھہ جس پر زائد از ۱۰۰۰۰۰ ایکڑ کی سالانہ آبپاشی کا انحصار ہے پانی کا بھی نقصان ہوگا جو ہمیشہ اور خاص کر موجودہ نازک وقت میں قابل افسوس ہے اور جس کی کافی تلافی حصار میں عمارتی لکڑی کی قیمتوں میں کسی ممکن خفیف کمی سے نہیں ہوسکتی"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام کی طرف سے سوال کیا—

" ۱۶— کیا گورنمنٹ برائے مہربانی بیان فرمائیگی کہ اوس بیقاعدگی کو رفع کرنے کے لئے کیا کارروائی کی گئی ہے جو آنریبل مسٹر گارڈ لے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے اوس سوال کے جواب میں تسلیم کی تھی جو آنریبل سردار بہادر گجن سنگھ نے ماتحت ملازمت تعلیم کی جماعت اول کے عہدہ داروں کے متعلق ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کے اجلاس کونسل میں دریافت کیا تھا؟۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

" مجھے افسوس ہے کہ میں مسٹر گارڈ لے کے اوس جواب میں جو اونہوں نے سنہ ۱۹۱۴ ع میں آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ کو دیا تھا کچھہ اضافہ نہیں کرسکتا۔ ملازمت تعلیم صوبہ کی مکرر تنظیم کا سوال ابھی گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے ماتحت ملازمت تعلیم کی جماعت اس قسم کی مکرر تنظیم یافتہ ملازمت میں جذب ہوجائیگی "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام کی طرف سے سوال کیا—

" ۱۷— کیا گورنمنٹ برائے مہربانی اوس بیقاعدگی کو رفع کرتے وقت جماعت اول کے اون عہدہ داروں کے حقوق پر ہمدردانہ غور فرمائیگی جنکی ترقی ان ۴½ سالوں کے دوران میں رکی رہی ہے؟ "۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"ماتحت ملازمت تعلیم کی جماعت اول کی ترقی کی رفتار فی‌الواقع ماتحت تعلیم صوبہ کی نسبت بہت زیادہ تیز ہے۔اس لئے سوال میں تجویز کردہ مسئلہ پیدا نہیں ہوتا"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام کی طرف سے سوال کیا—

اسسٹنٹ انسپکٹران مدارس۔

"۱۸۔۔کیا یہہ امر واقعہ ہے کہ تمام موجودہ اسسٹنٹ انسپکٹران مدارس اس عہدہ پر مقرر ہونے سے پہلے ماتحت ملازمت تعلیم کے درجہ دوئم میں تھے اور اس واسطے وہ ملازمت مذکور کی جماعت اول کے موجودہ عہدہ‌داروں سے جونیئر ہیں ؟"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا—

"یقیناً ایسا ہی ہے۔تمام اسسٹنٹ انسپکٹران مدارس ماتحت ملازمت تعلیم کی جماعت دوم سے لئے گئے ہیں۔ اس لئے ماتحت ملازمت تعلیم کی جماعت اول میں کچھہ عہدہ دار ایسے ہیں جو حال ہی میں مقرر کردہ اسسٹنٹ انسپکٹروں سے زیادہ پہلے کے سرکاری ملازمت میں ہیں۔ بے شک ملازمت تعلیم صوبہ کے تغیرات صرف قدامت ملازمت کے اعتبار سے ہی عمل میں نہیں آتے بلکہ خالی عہدہ کے لئے عہدہ دار کی خاص قابلیت کا لحاظ بھی رکھا جاتا ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام کی طرف سے سوال کیا—

اسسٹنٹ انسپکٹران مدارس اپنے سے زیادہ تنخواہ دار ہیڈ ماسٹروں کا لحاظ کئے بغیر قائم مقام انسپکٹران مدارس مقرر کئے گئے ہیں۔

"۱۹۔— کیا یہہ بھی امر واقعہ ہے کہ جب کوئی انسپکٹر مدارس رخصت پر جاتا ہے تو ایک اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس (اگرچہ ماتحت ملازمت تعلیم کی جماعت اول کے عہدہ دار بمشاہرہ ۲۰۰ روپیہ سے کم رتبہ کا ہوتا ہے) گورنمنٹ ہائی سکولوں کے ۲۵۰ روپیہ سے ۴۰۰ روپیہ تک تنخواہ لینے والے ہیڈ ماسٹروں کے اوپر بطور مہتمم دفتر یا قائم‌مقام انسپکٹر مدارس مقرر کردیا جاتا ہے ؟"۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا

"واقعی یہہ صحیح ہے ملازمت تعلیم صوبہ کا عہدہ دار گزیٹڈ افسر ہوتا ہے اور ملازمت تعلیم کے ہر عہدہ دار سے اعلےٰ رتبہ رکھتا ہے"۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام کی طرف سے سوال کیا—

"۲۰۔ سلسلہ سوالات نمبر ۲۲ لغایت ۴۸ کے جواب میں جو میں نے اجلاس منعقدہ ۲۳۔اپریل سنہ ۱۹۱۸ع میں شملہ کی بعض گلیوں سے فاحشہ عورتوں کے اٹھائے جانے کے متعلق پوچھے تھے آنریبل مسٹر لمسڈن نے فرمایا تھا کہ معاملات مذکورہ کے متعلق گورنمنٹ کے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے۔ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا اس معاملہ کے متعلق کوئی تحقیقات عمل میں لائی گئی۔ اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ ازراہ شفقت اوس تحقیقات کا نتیجہ بتائیگی ؟"۔

" ۲۱ - میرے سال نمبر ۳۹ کے متعلق جو میں نے اجلاس مذکور میں دریافت کیا تھا گورنمنٹ نے بیان فرمایا تھا کہ یہہ معاملہ میونسپل کمیٹی شملہ کے نوٹس من میں لایا جائیگا - کیا گورنمنٹ براہ مہرباني بتائیگي کہ ایسا کیا گیا ہے - اگر کیا گیا ہے تو اوس کا کیا نتیجہ ہوا ہے ؟ " -

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا -

" آنریبل ممبر کي اجازت سے میں سوالات نمبر ۲۰ و ۲۱ کا اکٹھا جواب دونگا - اوس وعدہ کے ایفا کے لئے جو اجلاس مذکورہ بالا میں کیا گیا تھا گورنمنٹ نے قسمت کے کمشنر صاحب کي وساطت سے اون سوالات کي اقول بھیجدي تھین جو آنریبل ممبر نے اس معاملہ کے متعلق پوچھے تھے - صورت حالات کے متعلق بیان موصول ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۵ ع میں کمیٹي نے میونسپلٹي کی حدود کے اندر کوٹھي خانون کے رکھنے اور فاحشہ عورتون کي رہائش کی مخالفت کرنے کي کوشش کي تھي - اگلے سال چیف کورٹ نے یہہ فیصلہ کر دیا کہ جس مکان میں کوئي فاحشہ عورت پیشہ کرے وہ میونسپل ایکٹ پنجاب کي دفعہ ۱۵۳ کے معنون میں کوٹھي خانہ نہین ہے -

اس فیصلہ کي وجہ سے کمیٹي کوئي عام کار روائی عمل میں نہین لاسکتي لیکن وہ کسي ایسي پیشہ ور عورت کے خلاف کار روائي کرنے کے لئے بالکل تیار ہے جس کے متعلق معقول اور صحیح شکایات موصول ہوں - مگر اطلاع ملی ہے کہ اب شملہ میں فاحشہ عورتون کے متعلق کوئي شکایات موصول نہین ہوئین - یہہ ایک ایسا معاملہ معلوم ہوتا ہے جس کے متعلق ہم بھروسہ کرسکتے ہیں کہ مقامی جماعت تمام ضروري کار روائي کریگي اور گورنمنٹ اس معاملہ کے متعلق کوئي احکام صادر کرنے کا ارادہ نہین رکھتی " -

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے آنریبل رائے بہادر رائے زادہ بھگت رام کي طرف سے سوال کیا -

" ۲۲ کیا گورنمنٹ براہ مہرباني میو اسپتال کے لئے ایک کمیٹي اسپتال کے انضباط کي مصلحت پر غور فرمائیگي جس میں غیر سرکاري آنریري انڈین وزیٹران کا کافي عنصر ہو جو حکام کو اپنی تجاویز سے مدد دین عوام الناس کي حقیقي ضروریات اون کے گوش گزار کردین اور عام طور پر اون کے ساتھہ مل کر کام کرین ؟ " -

میو اسپتال کے لئے ایک کمیٹی اسپتال کے انضباط کي تجاویز -

آنریبل کرنل مکوانٹ نے جواب دیا -

" یہہ معاملہ صاحب پرنسپل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج و صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہاے پنجاب کے زیر غور ہے " -

آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ نے سوال کیا -

" ۲۳ - الف - چونکہ نمبر دارون کو تحصیلون میں معاملہ زمین ادا کرتے وقت ادنے عملہ کلرکان کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھاني پڑتی ہے - اور چونکہ معاملہ کي ادائیگي کا وقت اور فصل کا موسم جبکہ زمینداروں کا اپنے کھیتون میں رہنا ضروري ہوتا ہے ایک وقت میں آجاتے ہیں کیا گورنمنٹ براہ مہرباني سرکاري معاملہ زمین کے بذریعہ ڈاکخانہ ایسی رعائتون کے ساتھ جو سکول مدرسین کي تنخواہ کو بذریعہ محکمہ مذکور تقسیم کرنے میں حاصل ہوں ادا کئے جانے کي اجازت دینے کي مصلحت پر غور فرمائیگي " -

(ب) اگر یہہ ممکن نہو تو کیا گورنمنٹ اس امر کي اجازت دیگي کہ مني آرڈر کی کمشن گورنمنٹ کے ذمے ہو ؟ " -

ڈاکخانہ کی معرفت معاملہ زمین کی ادائیگی -

آنریبل مسٹر مینارڈ نے جواب دیا -

" (الف) معلوم ہوتا ہے کہ آنریبل ممبر کو یہہ کہنے میں غلط فہمی ہوئي ہے کہ معاملہ زمین کي

...یگی کا وقت اور فصل کاٹنے کا موسم ایک وقت پر آتے ہین - معاملہ زمین کی ادائگی کی تاریخین فصل کے
...کمی سہولیت بخش وقت مین مقرر کی جاتی ہین   آنریبل ممبر کی توجہ دستور العمل انتظام اراضی
...اب کے فقرہ ۵۰۲ اور دستور العمل بندوبست پنجاب کے فقرہ جات ۵۵۷ - ۵۵۹ کیطرف منعطف کرائی جاتی
...منی آرڈر کے ذریعہ معاملہ زمین کی ادائگی کا طریقہ کئی سالون تک جاری رہا ہے اور زرعی سال
...۱۷ ۱۹۱۶ء مین قریباً ۱۵ لاکھ روپیہ معاملہ زمین اسیطرح ادا کیا گیا تھا. مدرسین سکول کی تنخواہون کی
...یم کی صورت مین ڈاکخانہ کیطرف سے کوئی رعایت نہین کیجاتی بلکہ عام طور پر مقامی جماعتین کمشن کا
...ج اٹھاتی ہین-

* سنہ ۱۹۰۲ع اور پھر سنہ ۱۹۱۲ء مین حکام ڈاکخانہ سے مشورہ کیا گیا تھا اور دونون دفعہ اونہون نے
...ہ جواب دیا کہ وہ اوس شرح کمشن کو جو معاملہ زمین کے بذریعہ منی آرڈر بھیجنے کے لئے لی جاتی ہے
...نہین کر سکتے-بہت سے مقامات مثلاً ضلعون اور تحصیلون کے صدر مقامات مین معاملہ زمین کے بذریعہ ڈاکخانہ
...سال کرنے کی کوئی خاص سہولتین درکار نہین ہین چھوٹے چھوٹے مقامات مین فیس کم کرنے کا یہہ نتیجہ ہوگا
...ڈاکخانون مین بڑی بڑی رقمین بھیجی جائینگی جنکے پاس نہ تو اونہین رکھنے کے ذرائع ہین اور نہ اونکی
...فاظت کے لئے کوئی عملہ ہے-اور دوسری طرف ان رقوم کے صدر مین پہونچانے مین بھی دقت پیش آئیگی
...نی آرڈر کے ذریعہ ادا کرنے کا طریق اون اشخاص کو سہولتین بہم پہونچانے کے لئے مقصود ہے" جنہین تھوڑی
...نین ادا کرنی ہون اور جنہین ذاتی طور پر معاملہ زمین ادا کرنے کے لئے سفر کرنا پڑے اور ایسے اخراجات
...داشت کرنے پڑین جو اوس معاملہ زمین کے مقابلہ مین بہت زیادہ ہون - اس طریق کا ہرگز یہہ مدعا نہ تھا
...ایسے اشخاص کیلئے روپیہ بھیجنے کا کوئی کم خرچ ذریعہ مہیا کیا جائے جنہین اسقدر بڑی بڑی رقوم ادا کرنی
...رتی ہین کہ ایک فیصدی کا کمشن بھی اون کے لئے سفر - بار برداری اور دیگر اخراجات سے زیادہ
...علوم ہوتا ہے۔

(ب) گورنمنٹ نہ تو حکام ڈاکخانہ کو منی آرڈر کے ذریعہ معاملہ زمین کی ادائگی پر کمشن کے
...رچ مین کمی کرنے کے لئے کہنے کو تیار ہے اور نہ خود ایسی کمی کا خرچ اوٹھانے کیلئے آمادہ ہے"۔

آنریبل سردار گوپال سنگھ نے سوال کیا —

نقشہ جس سے بلحاظ مذہب ایسے اشخاص ظاہر ہونے ہوں جنکی عہدہ منصفی یا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے لئے سفارش کیگئی ہو-

۲۴ -. کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ایک ایسا نقشہ میز پر رکھیگی جس سے بلحاظ مذہب (ہندو-
...مسلمان - سکھ اور عیسائی) ایسے اشخاص کی تعداد ظاہر ہوتی ہو جنہین چیف کورٹ نے گذشتہ دس سالون کے
...دوران مین (الف) بعہدہ منصفی اور (ب) عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری پر مقرر کیا ہو یا اوسکے لئے سفارش
...کی ہو - نیز ایک ایسا نقشہ رکھیگی جس سے زمیندار جماعتون کے ایسے اشخاص کی تعداد معلوم ہوتی ہو جو عرصہ
...مذکور مین ان عہدون پر رہے ہون ؟"۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا —

* مین میز پر ایک نقشہ رکھتا ہون جس مین مطلوبہ اطلاع درج ہے "

آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ نے سوال کیا —

عدالتہائے سشن وار مذہب وار عملہ کلرکی

" ۲۵ — کیا گورنمنٹ میز پر ایک ایسا نقشہ رکھیگی جس سے پنجاب کی عدالت ہائے ڈسٹرکٹ و سشن
...جج کے مستقل عملہ کلرکان کی تعداد بلحاظ مذہب (ہندو - مسلمان - سکھ - عیسائی) ظاہر ہوتی ہو ؟ "۔

* دیکھو ضمیمہ *

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا —

" مطلوبہ اطلاع فراہم کي جاري ہے "

آنریبل کپتان سردار گوپال سنگھ نے سوال کیا —

" ۲۶ - کیا گورنمنٹ براہ مہربانی میز پر ایک نقشہ رکھیگي جس سے حسب ذیل امور ظاہر ہوتے ہوں — حصار کیٹل فارم کا محکمہ

(الف) محکمہ سول وٹیرینري بشمول حصار کیٹل فارم کے قائم مقام یا مستقل ڈپٹی سپرنٹنڈنٹوں کي تعداد ؟ ۔

(ب) ان میں سے کتنے ہندو ۔ مسلمان یا سکھ ہیں ؟ ۔

(ج) محکمہ مذکور کے اون انسپکٹروں اور اسسٹنٹوں (ہندو ۔ مسلمان یا سکھ) کی تعداد جو ڈپٹي سپرنٹنڈنٹ سے کم رتبہ کے نہوں ؟ "۔

آنریبل مسٹر کریک نے جواب دیا —

" نقشہ میز پر رکھا جاتا ہے "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا —

" ۲۷ — کیا گورنمنٹ کي توجہ اخبار لائل گزٹ لاہور مورخہ ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع کے ایک مضمون بعنوان " گدري کا واقعہ " اور ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع کے مضمون بعنوان " واقعہ ہائلہ گدري " کي طرف منعطف کيگئي ہے ؟ "۔ گدري کا واقعہ

آنریبل مسٹر فونچ نے جواب دیا

" جواب اثبات میں ہے "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے سوال کیا —

" ۲۸ - کیا گورنمنٹ براہ مہرباني بیان فرمائیگي کہ مذکورہ بالا مضامین میں مندرجہ واقعات متعلق سری گرو گرنتھ صاحب کو آگ لگا کر تلف کرنے کے متعلق صحیح ہیں ؟ " ۔

" ۲۹ - اگر مذکورہ بالا سوال کا جواب اثبات میں ہے تو مجرموں کے خلاف کیا کارروائي کيگئي ہے "۔

آنریبل مسٹر فونچ نے جواب دیا —

" اوس رپورٹ سے جو حال ہي میں موصول ہوئي ہے معلوم ہوتا ہے کہ گدري واقع ضلع جہلم کے مظہرہ واقعہ کے متعلق اب قانوني کارروائي ہو رہي ہے ۔ حالات حاضرہ میں گورنمنٹ کیلئے اون خاص بیانات کي صحت یا عدم صحت کے متعلق کوئي خاص رائے قائم کرنا نامناسب ہوگا جو مستغیثوں یا ملزموں نے دئے ہیں۔

" گذشتہ مہینہ میں اس واقعہ کے مطبوعہ حالات سے تمام صوبہ میں بہت جوش پھیل گیا تھا اور اس جوش کیوجہ سے گورنمنٹ نے في الفور اس معاملہ کے متعلق تحقیقات کي - پولیس کي تحقیقات سے جو واقعات معلوم ہوئے وہ اوس سرکاري اطلاع میں شائع کئے گئے تھے جو اس مہینہ کے شروع میں جاري کيگئي تھي (جسکي ایک نقل میز پر رکھي ہے) لیکن معلوم ہوا ہے کہ مستغیث اس معاملہ کے اوس بیان کو قبول نہیں کرتے جسکي رپورٹ مقامي حکام نے دي ہے اسلئے یہہ معاملہ اب فوجداری عدالت کے غیر جانبدارانہ فیصلہ پر چھوڑ دینا چاہئے "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے مندرجہ ذیل ضمني سوال کیا —

" چونکہ یہہ معاملہ زیر غور ہے اسلئے کیا گورنمنٹ اپني سرکاري اطلاع کو منسوخ فرمائیگي کیونکہ اوس سے مقدمہ کي تجویز پر مضر اثر کا احتمال ہے "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا—

" مین آنریبل ممبر کو بتائے دیتا هون که یهه سوالات اور جوابات شائع کئے جائینگے اور که یهه امر تو ...ب بیان کیا گیا هے که سرکاری اطلاع اون واقعات پر مبنی هے جو پولیس کی تحقیقات سے معلوم هوئے هین اور که یهه معامله فوجداری عدالتون کے آزادانه فیصله پر چهوڑا جا رها هے اور اسلئے اس معامله مین مزید کارروائی ...ے سود هوگا "۔

آنریبل سردار بهادر سردار گجن سنگه نے سوال کیا —

۳۰—" کیا گورنمنٹ کی توجه خالصه ایڈووکیٹ مورخه ۲۴ ستمبر سنه ۱۹۱۸ ع کے مضمون بعنوان ...پس کی دراز دستی " کیطرف دلائی گئی هے "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا —

" جواب اثبات مین هے "۔

آنریبل سردار بهادر سردار گجن سنگه نے سوال کیا —

۳۱—" کیا گورنمنٹ براے مهربانی بیان فرمائیگی که آیا وه واقعات جو مضمون مذکور مین کنگهے اور ...ے کے زبردستی اُتارے جانے کے متعلق بیان کئے گئے هین صحیح هین ؟ "

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا —

" ڈهڈیال واقع ضلع جهلم مین کنگهون اور کڑون کے جبراً اُتارے جانیکا جو حال خالصه ایڈووکیٹ نے درج کیا ...وه صحیح هے - تین کهتری سکهون پر بمقام چکوال تحصیلدار کی عدالت مین گندم کی بوری چرانے کا الزام لگایا ...تها چونکه جوڈیشل حوالات بهری هوئی تهی اسلئے سب ڈویژنل افسر نے اونهین ضمانت پر چهوڑ دیا ۱۱ ستمبر ...تحصیلدار نے ڈهڈیال مین شهادت استغاثه لیکر تین ملزمون کے خلاف فرد جرم لگایا اور حکم دیا که وه گرفتار ...ے جوڈیشل حوالات مین رکهے جائین - اسلئے اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹر نے جو ایک کنسٹیبل تها اونهین هتهکڑی ...ی اور حوالات مین داخل کرنے سے پہلے حسب معمول اونکی تلاشی لی۔ اون کی اس درخواست پر که اونکے ...ے اور کڑے اونکے پاس رهنے دئے جائین یهه جواب دیا گیا که وه اونهین رکهنے کی اجازت کے لئے تحصیلدار کے ...ں درخواست کرین جس نے کنسٹیبل کو حسب معمول کارروائی کرنے کیلئے هدایت کی پولیس سٹیشن ...کے سب انسپکٹر نے جو اوسوقت موجود تها کها که پولیس کے قواعد کے مطابق کوئی ملزم اپنے هاتهه مین کوئی ...حوالات کے اندر نهین لیجا سکتا اسلئے اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹر نے اون کے کنگهے اور کڑے اون سے لیلئے "۔

آنریبل سردار بهادر سردار گجن سنگه نے سوال کیا —

۳۲—" کیا گورنمنٹ براے مهربانی محکمه پولیس کو اس امر کے متعلق ضروری هدایات جاری کریگی ...وه آئنده سکهون کے اپنے پاس اپنے مذهبی نشانات رکهنے مین مخل نهو ؟ "۔

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا —

" قانون کا وه حکم جس مین یهه درج هے که قیدی کی اوس کے گرفتار هونے پر تلاشی لی جائیگی ...۵۱ مجموعه ضابطه فوجداری هے جسکے مطابق اوس پولیس عهده دار کو جو گرفتاری عمل مین لائے یهه اختیار ...ل هے که وه ایسے قیدی کی جمله اشیاء کو سوائے اوس کے ضروری لباس کے جو اوسکے بدن پر هو حفاظت سے ...- بالعموم کنگها اور کڑے کی قسم کی چیزون کے اتارنے کی ضرورت نهین هوتی - (خاصکر اگر مقدم الذکر لکڑی کی ...هو اور دهات کی نه هون) اور نه هی صوبه کی حوالاتون مین عام طور پر ان کے اُتارنے کا طریق جاری هے ...ت یهه ایک ایسا معامله هے جو عهده داران باهتمام کی انفرادی رائے پر چهوڑ دینا چاهئے۔ کیونکه ایک خطرناک

یا بے باک مجرم کے ھاتھون مین اس قسم کی نشانیان خود کشی* کے اقدام کے کوشش کرنے یا بچ کر نکل جانے یا پولیس کی بد سلوکی کے الزامات قائم کرنے کی غرض سے ضربات لگانے مین استعمال کی جا سکتی ھین۔ موجودہ صورت مین ملزمون کے بدن سے ان نشانیون کے اُتارنے کی بظاھر کوئی چندان ضرورت معلوم نہین ھوتی تھی اور اگرچہ گورنمنٹ کسی حالت مین بھی کنگون اور کڑون کے اُتارنے کی ممانعت کے احکام صادر کرنے کے لئے تیار نہین ھے تاھم صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی ھے کہ وہ عہدہ داران پولیس کو معاملات مین کافی عقل و تمیز سے کام لینے کی تاکید کرین "۔

آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ نے مندرجہ ذیل سوال کیا۔

" کیا گورنمنٹ برائے مہربانی بیان فرمائیگی کہ جب سے پنجاب مین برٹش راج قائم ھوا ھے کتنی مونوں مین کسی زیر تجویز قیدی نے کنگھے اور کڑے کو ارتکاب خود کشی یا دیگر ضربات لگانے مین استعمال کیا ھے ؟ "۔

آنریبل مسٹر فرانچ نے جواب دیا۔

" مجھے اس سوال کا نوٹس دیا جانا چاھئے "۔

آنریبل رائے بہادر بخشی سوھن لعل نے سوال کیا۔

" ۳۳۔ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل کی میز پر ایک ایسا مفصل نسخہ رکھیگی جس مین پنجاب کے ھر ایک ضلع مین مندرجہ ذیل قابلیتون مین سے کوئی ایک قابلیت رکھنے والے مرد باشندون کی تعداد درج ھو۔

(الف) ھر ایک جاگیر دار یا کم از کم ۲۵۰ روپیہ سالانہ کا معاملہ زمین ادا کرنے والا۔

(ب) ھر ایک شخص جو کم از کم ۶۰۰ روپیہ سالانہ کرایہ مکان یا معاملہ زمین ادا کرتا ھو۔

(ج) ھر ایک انکم ٹیکس ادا کرنے والا۔

(د) ھر ایک شخص جو ایسی سکنی جائداد کا مالک ھو جسکی مالیت ۲۰۰۰۰ روپیہ ھو۔

(ہ) ھر ایک انٹرنس پاس شدہ شخص جو طالبعلم نہ ھو یا ایسا شخص جسکے پاس پنجاب یونیورسٹی کا ڈپلومہ زمرہ مشرقی ھو۔

(و) ھر ایک شخص جو کوئی ایسا خطاب یا اعزاز رکھتا ھو جو گورنمنٹ نے عطا کیا ھو اور فہرست اعزازات مین شائع کیا گیا ھو۔

آنریبل مسٹر فرانچ نے جواب دیا۔

" میز پر جو نقشہ* رکھا گیا ھے۔ اس مین وہ اطلاع درج ھے جو آنریبل ممبر کے سوالات کے جواب مین فراھم کی جا سکی ھے "۔

" ایسے کوئی نقشہ جات قابل استفادہ نہین ھین جن سے پتہ معلوم ھو کہ اون اشخاص کی تعداد کتنی ھے جو ۶۰۰ روپیہ سالانہ کرایہ مکان یا معاملہ زمین ادا کرتے ھین یا جن سے اون انٹرنس پاس شدہ اشخاص کی جو طالبعلم نہ ھون یا ایسے اشخاص کی تعداد ظاھر ھوتی ھو جن کے پاس پنجاب یونیورسٹی کا ڈپلومہ زمرہ مشرقیہ ھو "۔

" معلوم ھوگا کہ نقشہ بعض ادنے اُمور کے لحاظ سے مکمل نہین ھے جیسا کہ نقشہ کے نیچے درج کئے ھوئے نوٹون مین اوسکی تشریح کی گئی ھے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرن داس نے سوال کیا۔

پرائمری کی لازمی تعلیم کا خرچ۔

" ۳۴۔ کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ھذا کی اطلاع کے لئے بیان فرمائیگی کہ پرائمری کی مجوزہ لازمی تعلیم کی مجوزہ سکیم کے مطابق گورنمنٹ لازمی تعلیم کے خرچ کا کسقدر حصہ ادا کرنے کے لئے تیار ھے ؟ "۔

* دیکھو ضمیمہ ۲۔

آنربل مسٹر رچي نے جواب دیا—

* گورنمنٹ کے لئے یہہ بیان کرنا ناممکن ہے کہ وہ لازمی تعلیم کے خرچ کا کسقدر حصہ ہر ایک ایسی جماعت کي صورت مین ادا کرنیکا ارادہ رکہتي ہے جو لازمي تعلیم جاري کرنا پسند کرے-یہہ حصہ ہر ایک مقامی ت کي مالي حالت کے مطابق ہوگا-في الحال گورنمنٹ کے پاس پنجاب کے کسي رقبہ مین لازمي تعلیم کرنے کے خرچ کا کوئی صحیح اندازہ نہین ہے اوس سکیم کے مطابق- جو حال ہي مین ڈسٹرکٹ بورڈون کے جویز کي گئي ہے گورنمنٹ پنجسالہ پروگرام کے خرچ باز گشت کا تقریباً دوتہائي زیادہ سے زیادہ ۸ لاکہہ ور غیر باز گشت خرچ پر ۲ لاکہہ سالانہ تک خرچ کرنے پر رضامند ہے"-

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے سوال کیا—

پرائمري مدارس کے لئے تربیت یافتہ اُستادون کے بہم پہنچانے کی سکیم-

* ۳۵ کیا گورنمنٹ براہ مہرباني کونسل ہذا کی اطلاع کے لئے وہ سکیم بتائیگي جو پرائمري سکولون کے یافتہ اوستادون کي ایک کافي تعداد بہم پہنچانے کیلئے تجویز کي گئي ہے جو یقیناً لازمي پرائمري تعلیم کي سکیم کي رو سے تعداد مین بہت زیادہ ہو جائیگي ؟"

آنریبل مسٹر رچي نے جواب دیا—

* في الحال ۱۱ نارمل مدارس ہین-اُمید کي جاتی ہے کہ ہر ایک قسمت مین ایک اور جدید نارمل قائم کیا جائیگا-ایک سکول امسال گوجرانوالہ مین کہولا گیا تہا نارمل مدارس کي تعداد اون مین داخل ہونے اُمید وارون کي تعداد کے تناسب سے بڑہ جائیگي اسلئے یہہ تعداد بتدریج بڑہیگي-

آنریبل رائے بہادر رامسرن داس نے سوال کیا—

نارمل مدارس کا خرچ-

* ۳۶ -کیا گورنمنٹ براہ مہرباني کونسل ہذا کی اطلاع کے لئے حسب ذیل اُمور بیان فرمائیگی ؟

(الف) وہ رقم جو وہ گذشتہ پانچ سالون مین سے ہر ایک کے دوران مین نارمل مدارس کي غور و پرداخت پر صرف کرتي رہي ہے-

(ب) وہ رقم جو وہ آئندہ لازمي پرائمری تعلیم کي سکیم کے مطابق خرچ کرنے کا ارادہ رکہتي ہے ؟"-

آنریبل مسٹر رچي نے جواب دیا—

* (الف) پنجاب کي سالانہ رپورٹ ہائے تعلیم کو دیکہنے سے یہہ اعداد مل سکتے ہین وہ حسب ذیل ہین :—

سنہ ۱۴-۱۹۱۳ع	...	...	۹۵۲۹۵ روپیہ-
سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع	...	...	۱۱۵۹۰۱ روپیہ-
سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع	...	...	۱۳۰۹۵۵ روپیہ
سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع	...	...	۱۴۵۶۵۳ روپیہ
سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع	...	...	۱۵۰۶۶۵ روپیہ-

* (ب) ابہي کوئي تخمینہ نہین لگایا گیا نارمل سکول کي غور و پرداخت کا خرچ تقریباً ۱۵۰۰۰ یہ ہے-اوس پنج سالہ پروگرام مین جسکا گورنمنٹ کے جواب مین ذکر کیا گیا ہے ۵ نارمل مدارس کے اضافہ کي تجویز ہے"-

* دیکھو صفحہ ۲-

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا۔

اون ورنیکولر طلباء کی تعداد جو اینگلو ورنیکولر تعلیم شروع کر دیتے ہیں۔

" ۳۷ - کیا گورنمنٹ برائے مہربانی کونسل ہذا کی اطلاع کے لئے اون طلباء کی تعداد بتائیگی جنھون گذشتہ پانچ سالون مین ایسے ہر ایک کے دوران مین اپنی تعلیم ورنیکولر مدرسون مین شروع کی اور بعد اینگلو ورنیکولر مدرسون مین چلے گئے برائے مہربانی اون طلباء کی تعداد بھی بتائی جائے جو پرائمری تعلیم کے اخ پر اپنا نصاب تعلیم بدلتے ہین اور جو مڈل کی تعلیم کے اختتام پر بدلتے ہین ؟ "۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

" یہہ اطلاع طلب کی گئی ہے اور موصول ہونے پر بہم پہنچائی جائیگی "

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا۔

لازمی پرائمری تعلیم کے اجراء پر عملہ معائنہ مین اضافہ۔

" ۳۸ — کیا گورنمنٹ برائے مہربانی کونسل ہذا کی آگاہی کے لئے بیان فرمائیگی کہ آیا صوبہ ہذا م لازمی پرائمری تعلیم کے اجراء کو مد نظر رکھتے ہوئے یہہ امر زیر غور ہے کہ صیغہ تعلیم کے عملہ معائنہ مین اض کر دیا جائے۔ اگر ایسا اضافہ اور اوس زاید خرچ کی مقدار بتائی جائے جو اس غرض کے لئے درکار ہوگا ؟ "

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

" اُمید نہین کہ لازمی تعلیم کے بل کے اجراء سے کچھہ سالون تک عملہ معائنہ کو مستحکم بنانے کی ضرورت پڑے۔ اور بہر حال جب تک یہہ مسودہ قانون نہ بن جائے اور جب تک یہہ معلوم نہ ہو جائے کہ گورنمنٹ کی اجازت سے مقامی جماعتین اس کے احکام کا کس حد تک فائدہ اُٹھانے کے لئے تیار ہین اوسوقت تک کسی قسم اندازہ لگانے کی کوشش کرنا قبل از وقت ہوگا "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا۔

پرائمری تعلیم کی اشاعت کا پروگرام۔

" ۳۹ - کیا گورنمنٹ برائے مہربانی بیان فرمائیگی کہ آیا صوبہ ہذا مین پرائمری تعلیم کی اشاعت کے پنجسالہ پروگرام ابھی پایۂ تکمیل کو پہنچے ہین یا نہین اگر ایسا ہے تو کیا وہ برائے مہربانی میز پر رکھے جائینگے ؟ "۔

آنریبل مسٹر رچی نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ سرکلر نمبر ۲۶۱ ایس مورخہ ۲۴-اگست سنہ ۱۹۱۸ع کی نقول میز پر رکھی گئی ہین جس مین ضمیمہ (و) مین صوبہ کے آئندہ پرائمری تعلیم کی اشاعت کے پنجسالہ پروگرام درج ہین واضح رہے کہ ان پروگرامون کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈون کی منظوری حاصل کرنی باقی ہے اون جوابات سے جو موصول ہوچکے ہین اغلب معلوم ہوتا ہے کہ اونہین عام طور پر منظور کیا جائیگا۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا۔

دیہی اور شہری رقبہ جات مین ناخواندہ اشخاص کی تعداد۔

" ۴۰ — کیا گورنمنٹ برائے مہربانی کونسل ہذا کی اطلاع کے لئے اون جملہ ناخواندہ اشخاص کی تعداد بتائیگی جو دیہی اور شہری رقبہ جات مین رہتے ہین ؟ "۔

آنریبل مسٹر فرنیچ نے جواب دیا۔

" کوئی ایسے اعداد نہین ہین جن سے یہہ معلوم ہو کہ (الف) دیہی رقبہ جات مین اور (ب) شہری رقبہ جات مین رہنے والے ناخواندہ اشخاص کی تعداد کیا ہے۔

اگر آنریبل ممبر رپورٹ مردم شماري بابت سنہ ۱۹۱۱ع کی جلد چهاردهم مین ضمني نقشہ ۱۱ کا ...کرین تو اونهین اون اشخاص کي تعداد في هزار معلوم هو جائيگي جو (۱) هر ایک ضلع (۲) شهرون اور ...قصبون مین خواندہ هین انهین اعداد سے وہ ناخواندہ اشخاص کا ویسا هی تناسب دریافت کرسکینگے۔

ان وجوهات کے لئے کہ مذکورہ بالا نقشہ مین مندرجہ تناسب سے اون خواندہ اشخاص کي تعداد جو ...واقع دیهی اور شهری قبہ جات مین رهتے هین صحیح تعداد کیون ظاهر نهین هوتي مین آنریبل ممبر کي ...جلد مذکور کے فقرہ ۳۰۷ کیطرف منعطف کرونگا اور مزید بران وہ اعداد اب سے بهي سال پهلے ...متعلق هین "۔

آنریبل رائے بہادر رام سوندداس نے سوال کیا۔

صنعتي تعلیم کی سکیم۔

" ۴۱ - کیا گورنمنٹ براہ مهرباني بیان فرمائیگي کہ اب اس صوبہ مین ایسي صنعتي تعلیم کي کسي ...سکیم کے جاری کرنے کا معاملہ زیر غور ہے جو ایک علیحدہ ڈائرکٹر صنعتي تعلیم کے اهتمام مین هو؛ ...گورنمنٹ کسی ایسي سکیم کي نوعیت بتائیگي جو اوس نے اس کے متعلق بنائي هو "۔

آنریبل مسٹر رچي نے جواب دیا۔

" گورنمنٹ نے صوبہ کے صنعتي مدراس کے موجودہ نظام کي نظر ثاني کے لئے ٹیکنیکل اور صنعتي تعلیم ...متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹي کي بعض سفارشات کو حال هي مین منظور کیا ہے کوئي اور زیادہ اوسي سکیمون پر ...تک غور نهین کیجا سکتي جب تک صنعتي کمشن کي رپورٹ اور سفارشون پر غور ...ہے "۔

آنریبل رائے بهادر رام سرنداس نے سوال کیا —

پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ مین انتخاب کا عنصر۔

" ۴۲ - کیا گورنمنٹ براہ مهرباني کونسل هذا کي اطلاع کیلئے بیان فرمائیگي کہ آیا گورنمنٹ ...پنجاب یونیورسٹي سنڈیکٹ کے انتخابي عنصر مین اضافہ کرنا مناسب خیال کرتي ہے "۔

آنریبل مسٹر رچي نے جواب دیا —

" اس سوال پر حال هي مین گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ هند کے درمیان گفت و شنید هوئي ...آنریبل گورنمنٹ کا فیصلہ ابهي موصول نهین هوا "۔

آنریبل رائے بهادر رام سرنداس نے سوال کیا —

عطیات بجٹ کے متعلق مالي کمیٹي کي طرف سے تجاویز۔

۴۳ - " کیا گورنمنٹ براہ مهرباني غور فرمائیگي کہ آیا گورنمنٹ کے صیغہ خزانہ کے لئے یہ ...مناسب نهین هوگا کہ وہ اپني تجاویز بجٹ مرتب کرنے سے پہلے آئندہ بجٹ کے عطیہ جات کے متعلق کونسل ...کی کمیٹي خزانہ کے ممبرون کی تجاویز طلب کرے "؟

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا —

" گورنمنٹ غیر مخصوص شدہ خرچ کی تقسیم کے متعلق آنریبل ممبر کی تجویز کو قبول کرنے کے ...تیار نهین ہے جو ضابطہ بجٹ کي غلط فهمي پر مبني معلوم هوتي ہے غیر مخصوص شدہ خرچ کی مشروط ...عام طور پر مختلف محکمہ جات کي تجاویز پر مبني هوتي ہے اور کمیٹي خزانہ کے ممبرون کو لوکل ...گورنمنٹ کي مشروط تقسیم خرچ مین تغیر و تبدل کرنے کي سفارش کرنے کا اختیار حاصل ہے اس تقسیم

میں گورنمنٹ سرمایہ جات کے ایسی سکیموں پر صرف کرنے کی تجویز سے احتراز کرتی ہے جن پر با
نہ ہو چکا ہو یا جنکے قریب مستقبل میں جاری ہونے کی کوئی اُمید نہ ہو اس موقع پر ایسی دیگر
شامل کرنا جنپر محکمہ جات متعلقہ نے با احتیاط غور نہ کیا ہو بظاہر سخت قابل اعتراض ہوگا اور
معلوم ہے آنریبل ممبر کی تجویز ایسی ہے جسکی کوئی مثال نہیں ملی میں یہہ کہونگا کہ محکمہ
مختلف اعلیٰ افسران کو ان سکیموں کی تجاویز بنانے میں کوئی بات آنریبل ممبر کو مانع نہیں ہوگی
میں ضروری ملاحظہ کے بعد اپنی سکیمیں عام طریق میں ارسال کر سکتے ہیں ؟ "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا —

" ۴۴ (الف) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ہذا کی اطلاع کیلئے بیان فرمائیگی کہ آیا
عمارتوں اور سڑکوں کو انتظام تعمیر اور غور و پرداخت کیلئے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے سپرد کر دینے
زیر غور ہے ؟"۔ صوبہ کے عمارت و سڑک ہائے کا ڈسٹرکٹ بورڈوں میں منتقل کیا جانا۔

" (ب) اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ از راہ شفقت بیان فرمائیگی کہ اس غرض کیلئے ان
کو کیا ذرائع سپرد کئے جا رہے ہیں "۔

" (ج) کیا گورنمنٹ سڑکوں اور عمارتوں کے انتظام تعمیر اور غور و پرداخت کے لئے ایک
دائمشت رقم دیگی یا کسی روز افزوں آمدنی والی مثلاً آبکاری کا ایک مقررہ حصہ دینے کا ارادہ ہے "

آنریبل مسٹر لہ‌ٹن نے جواب دیا —

" صیغہ تعمیرات سرکاری کی کمیٹی مکرر تنظیم کی سفارشات پر جہاں تک وہ صوبہ ہذا پر اطلاق
غور کرنے کیلئے ایک چھوٹی سی کمیٹی مقرر کیگئی ہے گورنمنٹ کو ابھی کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی
معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ایک نقل موصول ہوگی "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا —

" ۴۵ — کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ہذا کی آگاہی کیلئے وہ رقم بتائیگی جو سال رواں
نصف حصہ میں زیر مد ۲۶ الف وزراعت (الف) مد ہذا کے کل خرچ پر (ب) تجرباتی فارموں
(ج) انجمن ہائے امداد باہمی پر صرف کیگئی "۔ خرچ زیر مد زراعت۔

آنریبل مسٹر میکلاگ نے جواب دیا —

" مجھے افسوس ہے کہ میں یہہ اعداد نہیں بتا سکتا "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا —

" ۴۶ — کیا گورنمنٹ کونسل ہذا کی اطلاع کیلئے بیان فرمائیگی کہ آیا سال رواں میں زیر ۲۶
زراعت کوئی بچت ہونے کی اُمید ہے اگر ہے تو کس قدر ؟ "۔ خرچ زیر مد زراعت کی بچتیں۔

آنریبل مسٹر میکلاگ نے جواب دیا —

" اس کا جواب بھی میں مفصل نہیں دے سکتا لیکن میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ بہت تھوڑے ایسے بقا
اُمید ہے جو خرچ نہیں ہو سکیگا "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا —

" ۴۷ — کیا گورنمنٹ کونسل ہذا کی اطلاع کیلئے بیان فرمائیگی کہ آیا ۳۴۰۰۰ روپیہ کے اوس
بجٹ میں سے جو ترقی مصنوعات کیلئے دیا گیا تھا کچھہ خرچ کیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو ان مصنوعات
بنایا جائے جنکی حوصلہ افزائی کی گئی ہے اور نیز وہ طریقہ بتایا جائے جس میں یہہ رقم
کی گئی ہے ؟ "۔ ترقی مصنوعات کا خرچ۔

آنریبل مسٹر تھامپسن نے جواب دیا

* ایک نقشہ جس مین اطلاع مذکور درج ہے میز پر رکھا گیا ہے*۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا:-

حفظان صحت کی اغراض کے لئے عطیہ۔

* ۴۸- کیا گورنمنٹ کونسل ہذا کی میز پر ایک ایسا نقشہ رکھیگی جس سے بدوران سال، دوران مندرجہ ذیل امور ظاہر ہوتے ہون:-

(الف) عطیہ جو اب تک مقامی جماعتون کو حفظان صحت کی اغراض کے لئے دیا گیا۔

(ب) وہ درخواستین جو مقامی جماعتون نے عطیہ جات حفظان صحت کیلئے کمشنر صاحبان سے کی ہون اور جنکو بورڈ حفظان صحت نے منظور یا نامنظور کیا ہو یا وہ زیر تجویز ہون۔

(ج) وہ درخواستین جو مقامی جماعتون نے عطیہ جات حفظان صحت کیلئے کمشنر صاحبان سے کی ہون اور جو اونہین کمشنر صاحبان نے بورڈ حفظان صحت کے پاس بھیجا ہو یا نہ بھیجا ہو*۔

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا:-

* نقشہ مطلوبہ میز پر رکھا ہے سوائے اون درخواستون کے متعلقہ نقشہ کے جو صاحبان کمشنر نے نہین بھیجین ہین کیونکہ اون کے متعلق کوئی اطلاع دستیاب نہین ہو سکتی۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا:-

پنجاب مین انفلوئنزا کا امر واقع ہونا۔

* ۴۹- فی الحال صوبہ مین وبا ئے انفلوئنزا بڑی شدت سے پھیلی ہوئی ہے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی بیان فرمائیگی کہ اوس نے دیہی اور شہری رقبہ جات مین اس معاملہ کے متعلق کیا کارروائی (اگر کوئی ہو) کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے*۔

آنریبل کرنل میکرائٹ نے جواب دیا:-

* آنریبل ممبر کی توجہ سوال نمبر ۱۱ کے جواب کی طرف منعطف کی جاتی ہے جو آنریبل پنڈت جواہر لعل بھارگو نے دریافت کیا تھا*۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا:-

گندم کی پیداوار اور صوبہ سے برآمد۔

* ۵۰- کیا گورنمنٹ براہ مہربانی کونسل ہذا کی اطلاع کے لئے بیان فرمائیگی —

(الف) اوس گندم کی مقدار جو گذشتہ فصل بہار مین صوبہ کے اندر پیدا ہوئی۔

(ب) وہ مقدار جو اب تک مالی سال کے دوران مین صوبہ سے برآمد کی گئی ہے۔

(ج) آیا مالی سال کے باقی عرصہ مین گندم کی برآمد کی اجازت دینے کا ارادہ ہے اگر اب ہے تو وہ مقدار بتائی جائے جسکے برآمد کرنے کی اجازت دینے کا ارادہ ہے؟*

آنریبل مسٹر لمسڈن نے جواب دیا:-

(الف) اوس گندم کا مرممہ تخمینہ جو اس صوبہ مین (بشمول دیسی ریاست ہائے) گذشتہ بہار مین پیدا ہوئی ۳۴۱۵۰۰۰ ٹن ہے

(ب) یکم اپریل سے ۳۱ جون تک (صرف اسی سہ ماہی کیلئے ابھی تک مکمل نقشہ جات ریلوے ہائے کی طرف سے موصول ہوئے ہین) گندم (جسمین گندم کا آٹا گندم کی شکل مین اس طرح محسوب کیا گیا ہے کہ ۷۰ ٹن آٹا ۱۰۰ ٹن گندم ظاہر کرتا ہے) کی خالص برآمد (یعنی درآمد منہا کرنے کے بعد) بذریعہ ریلوے اس صوبہ مین ۱۸۸۹۸۰

* دیکھو ضمیمہ۔

* دیکھو ضمیمہ (۱) اور (۲)

ٹن رہ ہے اس مین سے کچھ مقدار غالباً ایک چوتھائی کے قریب سال ماسبق کی فصل کی تھی کمشنر گندم کی طرف سے موصول شدہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ یکم جولائی سے ۲۵ ستمبر تک اوس نے تخمیناً ۱۰۰۰۰۰ ٹن بغرض برآمد اس صوبہ سے اور خرید ــ

" اس مقدار مین وہ ۲۰۰۰۰ ٹن بھی شامل کر لئے جاوین جو صوبہ ہذا سے نئی فصل آنے کے بعد بذریعہ کشتی دریائے اٹک کے ذریعہ سندھ کو بھیجے گئے اور نیز ۱۸۲۰۰ ٹن کی وہ مقدار بھی ایزاد کر لینی چاہئے جسکی برآمد کے سرٹیفکیٹ ۲۶ اکتوبر تک جاری کئے گئے یا جن سرٹیفکٹون پر عبارت ظہری دی گئی ہے موجودہ مالی سال مین گندم کی کل مقدار برآمد جہان تک کہ قابل استفادہ اعداد سے معلوم ہوسکتا ہے تقریباً ۳۲۸۰۰۰ ٹن یا گذشتہ فصل کی تخمینہ شدہ پیداوار کے ۱/۸ سے کم ہے۔

(ج) فی الحال سوائے فوجی ضروریات کے کوئی گندم اون سرٹیفکٹون کے بغیر جن پر ڈائرکٹر سول سپلائز دستخط ہون اور جو صرف دوسرے صوبون (جہان موسمی بارشون کے نہ ہونے کے باعث گندم کی واقعی اور ضروری مانگ ہے) کے ڈائرکٹر سپلائز کی درخواست پر جاری کئے جاتے ہین صوبہ سے باہر نہین بھیجی جاتی اس مضمون کے متعلق آج صبح آنریبل لالہ جواہر لعل کے اسی قسم کے ایک سوال کا جو جواب دیا گیا ہے اس مین اوس طریق کے متعلق پوری پوری اطلاع موجود ہے جس مین گورنمنٹ آئندہ چندمہینون کےلئے اس صوبہ سے گندم کی برآمد کی نگرانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

" یہہ ٹھیک طور پر بتانا ناممکن ہے کہ گندم کی کسقدر مقدار آئندہ مہینون مین اس صوبہ سے برآمد کی جائیگی لیکن آنریبل ممبر کو یقین رکھنا چاہئے کہ گورنمنٹ حتے المقدور اس بات کا خیال رکھیگی کہ اوس سے زیادہ گندم ہرگز برآمد نہ کی جائے جتنی واقعی فالتو سمجھ کر دی جاسکے۔اس مین کوئی شک نہین کہ پنجاب کا حق اپنی گندم پر مقدم ہے "۔

آنریبل رائے بہادر رام سرنداس نے سوال کیا ــ

" ۵۱ــ کیا گورنمنٹ کی توجہ چیف کورٹ کے فیصلہ نمبر ۱۰۰ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۱۷ع کیطرف دلائی گئی ہے جس مین چیف کورٹ باوجود اسبات کو تسلیم کرنے کے ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ غلط ہے اون احکام کی وجہ سے مداخلت نہ کر سکا جو ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ ۱۹۱۴ع کی دفعہ ۴۱ (۳) مین درج ہین۔ اگر ایسا ہے تو گورنمنٹ اس قسم کی بے انصافی کو دور کرنے کے لئے کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ "۔

آنریبل مسٹر فرلیچ نے جواب دیا ــ

"گورنمنٹ نے فیصلہ مذکور (پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۰۰ مصدرہ سنہ ۱۹۱۷ع) کا ملاحظہ کیا ہے سوال مین یہہ بیان کرنا کہ چیف کورٹ نے تسلیم کر لیا کہ ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ غلط ہے بالکل صحیح نہین ہے وہ عنوان جس سے آنریبل نے بظاہر یہہ لیا ہے بالکل صحیح نہین ہے۔

" چیف کورٹ نے یہہ قرار دیا ہے " کہ اوس قاعدہٴ رواج کے متعلق جو مقدمہ پر اطلاق پذیر ہے ڈسٹرکٹ جج کا خیال بادی النظر مین غلط ہے اور کہا کہ " خواہ ڈسٹرکٹ جج کا فیصلہ صحیح ہو یا غلط اوس نے مقدمہ کا فیصلہ ایک ایسے معاملہ کے متعلق کیا ہے جسکی اپیل ثانی بغیر سرٹیفکیٹ کے نہین ہو سکتی "۔

آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند نے سوال کیا ــ

" ۵۲ــ کیا گورنمنٹ کونسل ہذا کی اطلاع کے لئے بیان فرمائیگی کہ ــ

(اول) اون درخواستون کی تعداد کیا ہے جو زیر دفعہ ۴۱ (۳) ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۴ع پنجاب کے ڈسٹرکٹ ججون کے پاس سالہائے سنہ ۱۹۱۴ع و سنہ ۱۹۱۵ع و سنہ ۱۹۱۶ع و سنہ ۱۹۱۷ع اور سنہ ۱۹۱۸ع مین علے الترتیب عطائے سرٹیفکیٹ کے لئے کی گئین۔

" (دوم) کہ ان درخواستوں میں سے کتنی ہر سال منظور کی گئیں ؟ "

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا—

" گورنمنٹ یہہ بیان نہیں کر سکتی کہ عطائے سرٹیفکیٹ کی کتنی درخواستیں سنہ ۱۹۰۴ع سے سنہ ۱۹۱۸ع تک کی گئیں اور نہ ہی یہہ کہ کتنی منظور ہوئیں۔یہہ اعداد فی الفور ستیاب نہیں ہوسکتے لیکن چیف کورٹ کو کہا گیا ہے۔اگر ممکن ہو تو وہ یہہ اعداد بہم پہنچائے

آنریبل رائے بہادر چوہدری لال چند نے سوال کیا—

مقدمات رواج میں پہل ذاتی - سرٹیفکیٹ کی عطائیگی

" ۵۳—کیا گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ رواج کی پابند جماعتوں میں اس بات کا احساس پیدا ہوا ہے کہ سرٹیفکیٹ کا طریق تکلیف دہ ہے اور سب سے بڑی عدالت میں داد رسی کے لئے پہنچنے کے خواہشمند لوگوں کے راستے میں بیجا رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔اور اون اشخاص کے لئے کوئی ایسی رکاوٹ موجودہ نہیں ہے جو ہندو شاستر یا شرع کے پابند ہیں ؟ "

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا—

" گورنمنٹ کو اسبات کا کوئی علم نہیں ہے کہ کوئی ایسا عام احساس موجود ہے جس کا آنریبل ممبر نے ذکر کیا ہے اور گورنمنٹ کی رائے میں کسی خاص رواج کے وجود کے متعلقہ سوال امر واقع اور کسی شرع یا شاستر کے معاملہ کی مناسب تعبیر کے متعلقہ سوال قانون کے مابین کوئی مشابہت نہیں ہے "

آنریبل چوہدری لال چند نے سوال کیا—

مقدمات رواج میں اپیل ثانی کے سرٹیفکیٹ کی عطائیگی -

" ۵۴ - کیا گورنمنٹ برائے مہربانی قانون کے اس حکم کے عملدرآمد کے متعلق تحقیقات کرنے اور اوسکے متعلق رپورٹ کرنے اور نیز اوس میں تبدیلی تجویز کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی مقرر کریگی ؟ "

آنریبل مسٹر فرنچ نے جواب دیا—

" گورنمنٹ کے خیال میں جیسا کہ فی الحال اوسے مشورہ دیا گیا ہے آنریبل ممبر کی تجویز کردہ سب کمیٹی کے مقرر کرنے یا قانون میں کوئی تغیر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے "

آنریبل مسٹر گریسی مرحوم کا ذکر خیر—

ہز آنر پریزیڈنٹ—

مجھے یقین ہے کہ آج کی کارروائی توضیع قانون کے شروع کرنے سے پیشتر یہہ کونسل اس بات کی خواہشمند ہوگی کہ میں اپنے معززم سیکریٹری اور ممبر آنریبل مسٹر گریسی مرحوم کی وفات حسرت آیات پر کونسل کی طرف سے اظہار تاسف کروں مسٹر گریسی مرحوم دس سال تک اس کونسل کے سیکریٹری رہے اور کئی سال تک اوسکے ممبر رہے۔اون کی ناگہانی اور بے موقع موت سے ہم سب کو صدمہ پہنچا ہے۔اور اونکا انتقال ہم سب کے لئے باعث رنج و قلق ہے۔مجھے یقین ہے اس کونسل کے ممبر مجھہ سے یہہ التماس کرینگے کہ میں اونکے خیالات کا اظہار کروں مرحوم کی بے موقع موت پر اظہار افسوس کروں۔اون خدمات کا اعتراف کروں جو اونہوں نے اس کونسل میں سر انجام دیں اور مرحوم کی بیوہ اور اوس کے خویش و اقارب سے ہمدردی کا اظہار کروں "

مسودہ لازمی تعلیم پنجاب

آنریبل مسٹر رچی نے یہہ تحریک پیش کی کہ آنریبل کرنل هنڈلے اور آنریبل مسٹر گریھمی مرحوم کی جگہہ آنریبل کرنل میکواٹ اور آنریبل مسٹر ایلاس علے الترتیب منتخب کمیٹی مین شامل کئے جائین۔
یہہ تحریک پیش ہوکر منظور ہوگئی

[باقی آئندہ]

۲۲۰۴—سی ڈاس—۵۱۰—۳-۱-۱۹۱۹—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱] لاہور — ۴ جنوری (مجریہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع) — یوم جمعہ [جلد ۴٦

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								اکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۱	۱۰	۲۱	۹	۲	۷	...	...	...	۱	...	۲	...	۶	۱	۱	۲	۹۳	۲۷
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۳	۱۲	۲۰	۱۰	۱۰	...	...	...	۱۰	۲	۲	...	۶	۲	۳	۵	۳۳	۷۱
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۳	۱۶	۳۹	۳۹	۱۸	۲۱	...		...	۱۵	۲	۷	...	۱۵	۳	۵	۸	٦۹	٦٦
	سرسہ ...	۱۴٦۲۹	۸	۷	۱۵	۱۴	۳	۱۱	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۳	...	...	...	۵۳	۵۰
رہتک	رہتک ...	۱۹۸٦۲	۱۳	۱۱	۲۴	۲۳	۱۴	۹	...	۴	...	۵	۲	۳	...	۹	۷	۲	۹	٦۳	٦۱
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۸	٦	۱۴	۱۰	۵	۵	...	...	...	٦	۱	۱	...	۲	...	۲	۲	٦٦	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے اطفال			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرر	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل	
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22
7	روهتک ...	سونی پت ...	12013	11	9	20	5	3	2	...	...	...	3	1	...	...	...	...	1	1	87
8	گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	24780	9	15	24	18	7	11	...	...	...	...	5	8	...	5	...	2	2	50
9	کرنال ...	کرنال ...	21018	11	10	21	6	2	4	...	...	...	1	...	2	...	3	1	1	2	52
10		کیتهل ...	12912	6	14	18	6	3	3	...	...	...	3	...	...	...	3	1	1	2	73
11		پانی پت ...	26332	21	16	37	19	9	10	...	5	...	6	...	3	...	5	6	3	9	73
12		شاه آباد ..	11053	5	5	10	7	1	6	...	...	1	3	...	1	...	;	...	...	...	38
13	انباله ...	انباله ...	23393	17	12	29	19	13	6	...	...	1	6	...	9	...	3	3	1	5	62
14		جگادهری ...	12045	3	4	8	12	10	7	...	...	...	9	...	3	...	6	6	4	10	35
15	هوشیارپور	هوشیارپور	19980	نقشه نہیں آیا۔																	
16	جالندهر ..	جالندهر ...	55354	30	38	68	32	19	13	...	...	...	14	2	10	...	6	5	3	9	63
17	لودهیانه	لودهیانه ...	33152	17	24	41	28	17	10	...	...	1	12	1	3	:	6	3	2	5	50
18		جگراؤں ...	15039	6	9	15	13	5	8	...	...	...	4	2	2	...	5	3	1	4	52
19	فیروزپور	فیروزپور	24678	17	5	22	17	7	10	..	...	...	9	1	4	...	3	1	2	3	36
20		فاضلکا ...	10985	10	5	14	11	7	4	..	...	...	4	3	1	...	3	...	2	2	71
21	لاهور	لاهور ...	210271	83	65	148	302	176	126	..	...	37	155	18	36	5	41	17	16	33	37
22		قصور ...	23784	16	7	22	12	6	6	...	...	...	5	2	3	...	2	2	2	3	48
23	امرتسر ...	امرتسر ...	151339	66	70	136	193	100	93	...	...	3	76	20	78	...	13	6	9	15	37
24	گورداسپور	بٹاله ...	26330	11	12	23	32	12	20	...	...	7	13	2	8	...	2	2	3	5	46
25	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	38595	27	19	46	28	15	13	...	...	...	41	3	8	...	6	7	4	11	49
26	گوجرانواله	گوجرانواله ...	28937	12	12	24	26	13	13	...	...	1	13	...	3	...	6	5	3	8	44
27		وزیرآباد ...	17146	4	5	9	20	9	11	...	...	...	17	1	1	...	1	2	2	4	27
28	گجرات	گجرات ...	18692	9	11	20	8	6	2	..	...	...	6	1	...	..	1	2	2	4	56
29		جلالپور ...	11915	6	7	13	10	6	4	..	...	...	6	1	1	...	2	...	...	...	58
30	شاهپور	بهیره ...	15202	11	4	15	8	6	2	..	...	...	4	...	2	...	2	2	...	2	51
31		خوشاب	10159	3	4	7	14	7	7	...	...	...	9	1	2	...	2	1	1	2	36
32	جهلم ...	جهلم ...	12298	3	2	5	8	5	3	...	...	...	6	1	...	...	1	2	...	2	21
33		پنڈ دادنخان	10590	6	4	10	12	6	6	..	...	...	7	1	1	...	4	2	1	3	41

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش – مرد	پیدائش – عورتیں	پیدائش – کل	اموات – کل	اموات – مرد	اموات – عورتیں	باعث موت – ہیضہ	باعث موت – چیچک	باعث موت – طاعون	باعث موت – بخار	باعث موت – اسہال و پیچش	باعث موت – امراض متعلقہ سانس	باعث موت – ضرر ت	باعث موت – تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے – لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے – کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۹	۱۶	۳۵	۳۱	۱۷	۲۳	...	...	۵	۹	۳	۱۱	...	۱۲	۶	۱۰	۱۶	۳۹	۳۶
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	نقشہ نہیں آیا۔																		
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۲	۱۷	۲۹	۲۹	۱۱	۸	..	..	...	۲۰	...	...	...	۹	۳	۳	۶	۵۸	۵۸
جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۳	۹	۲۲	۱۳	۷	۶	...		...	۳	۱	...	...	۸	۳	۱	۵	۸۱	۳۸
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۷	۳۵	۸۲	۱۰۳	۵۲	۵۱	.	...	۱	۵۸	۹	۱۱	...	۲۳	۱۷	۱۶	۳۳	۵۰	۶۳
میزان کل ...		۱۱۹۶۶۱۵	۵۸۲	۵۱۸	۱۱۰۰	۱۱۷۳	۶۱۰	۵۶۳	...	۹	۵۷	۵۳۱	۸۷	۲۳۶	۶	۲۲۹	۱۲۳	۱۱۰	۲۳۳	۳۹	۵۳
پہاڑی تفرج گاہ																					
شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا۔																		
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۰۰ پیدائشیں (۵۸۲ لڑکے اور ۵۱۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۹ ہے۔ اور ۱۱۷۳ اموات (۶۱۰ مرد اور ۵۶۳ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۳ ہے۔ ان بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:۔ لاہور میں ۷۵ بمقابلہ ۳۵ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوا تھا اور امرتسر میں ۶۷ بمقابلہ ۳۴ اور ملتان میں ۶۳ بمقابلہ ۳۲

۵ اموات چیچک سے پانی پت میں اور ۴ رہتک میں درج رجسٹر ہوئیں۔ ۵۷ اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۰ رہتک اور ۳۷ انبالہ میں ۲ راولپنڈی میں ۵ امرتسر میں ۳ شاہ آباد۔ انبالہ۔ لودھیانہ۔ گوجرانوالہ اور ملتان ہر ایک میں ایک۔

دستخط ۔ ڈبلیو ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
پنجاب کمشنر حفظان صحت پنجاب

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
۲ جنوری سنہ ۱۹۱۸ء

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط ۔ خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط ۔ لالہ بھگوان چند
میر مترجم

۲۰۴۸ — سی اس — ۵۱۰ — ۱۱-۱-۱۹۱۸ — جی پی بی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸٦۴۰

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱] لاهور — ۴ جنوری (مجریه ۱۱ جنوری سنه ۱۹۱۸ع) — یوم جمعه [جلد ۴٦

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس هفته کے جو بروز شنبه ۲۲ دسمبر سنه ۱۹۱۷ع کو ختم هوا

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسهال و پیچش	امراض متعلقه تنفس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	٦	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱٦	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱٦۲	۱۱	۱۰	۲۱	۹	۲	۷	...	...	...	۱	...	۲	...	٦	۱	۱	۲	٦۳	۲۷
	هانسی ...	۱۳۵۷۹	۸	۴	۱۲	۲۰	۱۰	۱۰	...	...	...	۱۰	۲	۴	...	٦	۲	۳	۵	۴۳	۷۱
	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۳	۱٦	۳۹	۳۹	۱۸	۲۱	...		...	۱۵	۲	۷	...	۱۵	۳	۵	۸	٦٦	٦٦
	سرسه ...	۱۴٦۲۹	۸	۷	۱۵	۱۴	۳	۱۱	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۳	...	...	...	۵۴	۵۰
روهتک	روهتک ...	۱۹۸۹۲	۱۳	۱۱	۲۴	۲۳	۱۴	۹	...	۴	...	۵	۲	۳	...	۹	۷	۲	۹	٦۳	٦۱
	جهجر ...	۱۰۹۱۷	۸	٦	۱۴	۱۰	۵	۵	...	...	...	٦	۱	۱	...	۲	...	۲	۲	٦٦	۴۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے اطفال: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے اطفال: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے اطفال: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۱	۹	۲۰	۵	۳	۲	...	...	...	۳	۱	...	...	...	...	۱	۱	۸۷	۲۲
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۹	۱۵	۲۴	۱۸	۷	۱۱	...	...	...	...	۵	۸	...	۵	...	۲	۲	۵۰	۲۸
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۱۰	۲۱	۶	۲	۴	...	...	...	۱	...	۲	...	۳	۱	۱	۲	۵۲	۱۵
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۶	۱۲	۱۸	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۱	۱	۲	۷۳	۲۳
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۲۱	۱۶	۳۷	۱۹	۹	۱۰	...	۵	...	۹	...	۳	...	۵	۶	۳	۹	۷۳	۳۸
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۵	۵	۱۰	۷	۱	۶	...	...	۱	۴	...	۱	...	;	...	...	...	۴۸	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۱۷	۱۲	۲۹	۱۹	۱۳	۵	...	..	۱	۲	...	۹	...	۳	۴	۱	۵	۹۲	۴۱
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۴	۴	۸	۱۲	۱۰	۷	...	...	...	۹	...	۲	...	۶	۶	۴	۱۰	۳۵	۷۴
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۹۹۸۰	نقشہ نہیں آیا۔																		
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۹۳	۳۰	۳۸	۶۸	۳۲	۱۹	۱۳	...	...	...	۱۳	۲	۱۰	...	۹	۵	۴	۹	۶۳	۳۰
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۷	۲۴	۴۱	۲۸	۱۷	۱۰	...	...	۱	۱۲	۱	۳	۱	۶	۳	۲	۵	۵۰	۲۴
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۶	۹	۱۵	۱۳	۵	۸	...	...	...	۴	۲	۲	...	۵	۳	۱	۴	۵۲	۴۵
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۴۶۷۸	۱۷	۵	۲۲	۱۷	۷	۱۰	..	...	...	۹	۱	۴	...	۳	۱	۲	۳	۴۶	۳۶
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۰	۵	۱۵	۱۱	۷	۴	..	...	...	۴	۳	۱	...	۳	...	۲	۲	۷۱	۵۲
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۳	۶۵	۱۴۸	۳۰۲	۱۷۶	۱۲۶	..	...	۳۷	۱۵۵	۱۸	۴۶	۵	۴۱	۱۷	۱۶	۳۳	۳۷	۵۷
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۶	۷	۲۲	۱۲	۹	۶	...	...	...	۵	۲	۴	...	۲	۲	۲	۴	۴۸	۲۵
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۶	۷۰	۱۳۶	۱۹۳	۱۰۰	۹۳	...	...	۳	۷۶	۲۰	۷۸	...	۱۴	۶	۹	۱۵	۴۷	۶۸
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۱	۱۲	۲۳	۳۲	۱۲	۲۰	...	...	۷	۱۳	۲	۸	...	۲	۲	۳	۵	۴۶	۶۳
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۷	۱۹	۴۶	۲۸	۱۵	۱۳	...	...	...	۱۱	۳	۸	...	۶	۷	۴	۱۱	۴۹	۲۰
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۲	۱۲	۲۴	۲۶	۱۳	۱۳	...	...	۱	۱۳	...	۳	...	۹	۵	۳	۸	۴۴	۳۸
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۴	۵	۹	۲۰	۹	۱۱	...	...	...	۱۷	۱	۱	...	۱	۲	۲	۴	۲۷	۹۱
۲۸	گجرات	گجرات ..	۱۸۶۹۲	۹	۱۱	۲۰	۸	۶	۲	...	...	...	۶	۱	...	..	۱	۲	۲	۴	۵۶	۲۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۷	۱۲	۱۰	۶	۴	...	...	...	۶	۱	۱	...	۲	...	...	...	۵۸	۴۵
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۴	۱۵	۸	۶	۲	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	۲	...	۲	۵۱	۲۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۳	۷	۱۴	۷	۷	...	...	...	۹	۱	۲	...	۲	۱	۱	۲	۳۶	۷۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۵	۸	۵	۳	...	...	...	۶	۱	...	...	۱	۲	...	۲	۲۱	۳۴
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۶	۴	۱۰	۱۲	۶	۶	..	...	...	۷	۱	۱	...	۳	۲	۱	۳	۳۹	۶۳

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۹	۱۶	۳۵	۳۱	۱۷	۲۳	...	...	۵	۹	۳	۱۱	...	۱۲	۶	۱۰	۱۶	۳۹	۳۶
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	نقشہ نہیں آیا۔																		
جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۲	۱۷	۲۹	۲۹	۱۱	۸	...	..	...	۲۰	...	...	...	۹	۳	۳	۶	۵۸	۵۸
جھنگ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۳	۹	۲۲	۱۳	۷	۶	...		...	۳	۱	...	...	۸	۳	۱	۵	۸۱	۳۸
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۷	۳۵	۸۲	۱۰۳	۵۲	۵۱	.	...	۱	۵۸	۹	۱۱	...	۲۳	۱۷	۱۶	۳۳	۵۰	۹۳
میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۵۸۲	۵۱۸	۱۱۰۰	۱۱۷۳	۶۱۰	۵۶۳	...	۹	۵۷	۵۳۹	۸۷	۲۳۹	۶	۲۲۹	۱۲۳	۱۱۰	۲۲۳	۳۹	۵۳
پہاڑی تفرج گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا۔																		
ڈلہوزی ساله ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۰۰ پیدائش (۵۸۲ لڑکے اور ۵۱۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے اور ۱۱۷۳ اموات (۶۱۰ مرد اور ۵۶۳ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۳ ہے جن بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی ہے۔ لاہور میں ۷۵ بمقابلہ ۳۵ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۶۲ بمقابلہ ۳۴ اور ملتان میں ۹۳ بمقابلہ ۳۲

۵ اموات چیچک سے پانی پت میں اور ۴ رہتک میں درج رجسٹر ہوئیں۔ ۵۷ اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۰، ۲۰، ۳۷ انبالہ میں ۷ راولپنڈی میں ۵ امرتسر میں ۳ شاہ آباد۔ انبالہ۔ لودھیانہ۔ گوجرانوالہ اور ملتان ہر ایک میں ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲ جنوری سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط — ڈبلیو ایچ ملز سیزلانڈ
قائم مقام کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط — خان مظفر خان
اول اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط — لالہ بھگوان چند
میر مترجم

۲۰۴۸ — سی اس — ۵۱۰ — ۱۱-۱-۱۹۱۸ — جی ای پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱] لاهور — ۱۱ جنوری (مجریه ۱۸ جنوری سنه ۱۹۱۸ع) — یوم جمعه [جلد ۵۶

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۲۹ دسمبر سنه ۱۹۱۷ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرب و	باعث موت: تمام دیگر بیماریوں سے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	
۱	حصار	حصار ...	۱۷۴۶۲	۸	...	۱۶	۱۹	۷	۹	...	...	...	۴	۱	۳	...	۸	۲	۴	۹	۴۹	۳۹
۲	حصار	هانسی ...	۱۳۵۷۶	نقشه نہیں آیا																		
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۳۰	۲۶	۵۹	۳۲	۱۴	۱۸	...		...	۷	۳	۴	...	۱۸	۲	۷	۹	۹۳	۵۳
۴	حصار	سرسه ...	۱۳۹۲۹	۷	۴	۱۱	۲۹	۱۴	۱۵	...	...	...	۲۰	۲	۹	...	۱	۲	۲	۴	۳۹	۱۰۳
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۹۲	۱۴	۱۰	۲۴	۱۵	۷	۸	...	...	...	۵	۲	۳	...	۵	۵	۳	۸	۹۳	۴۰
۶	روهتک	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۹	۵	۱۴	۸	۵	۳	...	۱	...	۶	...	...	...	۱	...	...	...	۹۹	۳۹

۲۱۲۰ سی جی پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرر	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۱	۴	۱۵	۳	۲	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۱	۲	۱	۳	۶۵	۱۳
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۴	۱۶	۳۰	۱۴	۷	۷	...	...	...	...	۲	۳	...	۹	۲	۲	۴	۶۶	۳۱
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۶	۹	۲۵	۱۴	۱۰	۴	...	...	...	۲	۲	۵	...	۵	۵	۱	۶	۶۲	۳۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳	۵	۸	۶	۲	۴	...	...	...	۲	...	۲	...	۲	...	۲	۲	۳۲	۲۴
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۱۲	۱۵	۲۷	۱۶	۶	۱۰	...	۱	...	۵	۱	۲	...	۷	۳	۱	۴	۵۴	۳۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۴	۸	۱۲	۴	۲	۲	...	...	...	...	...	...	...	۴	...	۲	۲	۵۷	۱۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۲	۱۰	۹	۱۹	۱۷	۹	۸	...	...	۲	۳	۲	۷	...	۳	۳	...	۳	۴۱	۳۶
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۷	۸	۱۵	۱۲	۸	۴	...	۱	...	[illegible]	۱	۴	...	۵	۴	...	۴	۶۵	۵۲
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۹۹۸۰	۴	۵	۹	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	۲۳	۵
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۰	۲۶	۴۶	۲۹	۱۵	۱۴	...	...	۱	۱۴	۱	۱۰	۱	۹	۳	۲	۵	۴۳	۲۷
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۲۱	۱۷	۳۸	۲۶	۱۰	۱۶	...	...	...	۱۶	۱	۳	...	۷	۴	۱	۵	۴۶	۳۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۱۴	۲۴	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۳	...	۲	...	۱۲	۵	۴	۹	۸۳	۵۹
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۶۷۸	۷	۵	۱۲	۱۱	۳	۸	...	...	...	۷	۱	۲	...	۱	۱	۱	۲	۲۵	۲۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۳	۹	۷	۴	۳	...	...	...	۵	...	۲	...	۱	...	۲	۲	۴۳	۳۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۲	۶۳	۱۴۵	۲۷۱	۱۳۵	۱۳۶	...	...	۳۸	۱۴۳	۷	۴۷	۵	۳۵	۱۹	۱۸	۳۷	۳۶	۶۷
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۲	۱۴	۱۸	۳۲	۱۹	۵	۱۴	...	...	۱	۶	...	۶	...	۲	۵	۷	۱۲	۷۰	۴۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۴	۴۸	۱۱۲	۱۸۶	۹۰	۹۶	...	...	۱	۸۱	۱۳	۷۰	۴	۱۹	۱۶	۱۵	۳۱	۳۹	۶۴
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۷	۲۰	۲۷	۳۵	۲۳	۱۲	...	...	۱۲	۱۳	۱	۷	...	۱	۲	۱	۳	۵۴	۶۹
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۹۹۵	۲۲	۲۰	۴۲	۱۹	۱۱	۸	...	...	...	۶	۱	۴	...	۵	۴	۱	۵	۵۶	۲۵
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۲	۱۶	۳	۱۹	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱	۱	...	۱	۳۵	۴
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۵	۶	۱۱	۱۶	۹	۷	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۲	۱	...	۱	۳۳	۴۹
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۲۹۲	۱۱	۱۰	۲۱	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۱۲	۱	۵	...	۲	...	۴	۴	۶۰	۴۵
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۶	۳	۵	۸	۳	۲	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۳۶	۱۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۱۰	۲۱	۱۰	۴	۶	...	...	...	...	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۷۱	۳۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۱	۲	۳	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۷	۲	۴	۱	۵	۳	۳	۶	۱۵	۹۷
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۹	۷	۱۶	۷	۲	۵	...	...	۱	۴	۱	...	...	۱	...	۱	۱	۶۸	۲۹
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۶	۹	۱۵	۷	۸	...	...	...	۹	۱	۵	...	۴	...	۲	۴	۴۴	۷۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی سالانہ	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی سالانہ
				لڑکے	لڑکیاں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	زخم و ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۴۶۰۳۲	۱۶	۱۶	۳۲	۳۳	۱۰	۲۳	...	...	۱	۱۲	۲	۱۳	...	۱۴	۷	۷	۱۴	۳۶	۳۸
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	نقشہ نہیں آیا۔																		
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۶	۱۰	۲۶	۲۹	۱۷	۱۲	..		..	۱۶	۳	...	...	۱۰	۹	۳	۱۲	۵۲	۵۸
۳۷	جھنگ...	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۵	۱۳	۱۸	۱۲	۵	۷	..		...	۴	۱	...	...	۷	۳	۳	۶	۶۶	۴۴
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۷	۳۸	۷۵	۸۹	۴۶	۴۳	.	...	۱	۴۶	۶	۱۴	...	۲۲	۱۵	۱۸	۳۳	۴۶	۵۴
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۵۳۴	۵۰۲	۱۰۳۶	۱۰۶۷	۵۲۴	۵۴۳	...	۳	۵۸	۳۶۹	۹۹	۲۲۵	۳	۲۲۹	۱۲۶	۱۲۱	۲۴۷	۴۶	۴۸
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...		۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا۔																		
	دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...		۹۳۸	۱	...	۱	۱	۱	...	...	...	..	...	..	...	..	۱	۱	...	...	...	...
	مری ...		۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کرنیل صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۳۶ پیدائش (۵۳۴ لڑکے اور ۵۰۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۶ ہے اور ۱۰۶۷ اموات (۵۲۴ مرد اور ۵۴۳ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۸ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:۔ لاہور میں ۶۷ بمقابلہ ۳۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۶۳ بمقابلہ ۳۰ اور ملتان میں ۵۴ بمقابلہ ۳۲۔

۳ اموات چیچک سے جھنگ - پانی پت اور جگادھری ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئیں - ۳۸ اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں جو اضلاع ذیل سے ۱۵ و ۱۰ و ۱۲ - رہتک ۱۰ ہیں ۲ - انبالہ - جالندھر - قصور امرتسر - جہلم - راولپنڈی اور ملتان ہر ایک میں ایک -

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۹ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط - ڈبلیو ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط - علی مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط - لالہ بھگوان چند
میر مترجم

۲۱۲۰ - سی ایس - ۵۱۰ - ۱۸-۱-۱۹۱۸ - جی پی سی لاہور

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲] لاہور — ۱۸ جنوری (مجریہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع) — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۸ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: مری	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب و	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	
	حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۲	۹	۱۹	۱۰	۶	۳	...	...	...	۲	۲	۲	...	۳	۲	...	۲	۳۹	۳۰
		ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۵	۳	۹	۸	۵	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	...	...	...	۳۲	۲۹
		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۱۱	۲۹	۱۴	۸	۶	...		...	۲	۲	۵	...	۳	۱	۱	۱	۳۳	۲۲
		سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۳	۳	۹	۱۰	۶	۳	...	...	...	۸	...	...	...	۲	۳	۱	۳	۲۱	۲۹
	رہتک	رہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۰	۸	۱۸	۱۵	۸	۷	...	۲	...	۷	...	۲	...	۳	۳	۱	۳	۲۸	۳۰
		جھجھر ...	۱۰۹۱۷	۶	۵	۱۱	۳	۲	۱	...	...	...	...	۱	۱	...	۱	...	...	...	۵۲	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر اسباب	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۶	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۷	۳	۱۰	۳	۱	۳	...	...	...	۳	----	۱	...	...	...	...	...	۴۳	۱۷
	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۸	۱۳	۲۱	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	..	۱	۷	...	۹	۲	۲	۳	۴۴	۳۶
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۱۴	۲۶	۱۴	۷	۷	...	...		۹	۱	۳	...	...	۱	...	۱	۶۴	۳۴
		کیتھل ...	۱۲۰۱۲	۳	۷	۱۰	۷	۲	۶	...	...	...	۳	...	۳	...	۱	...	۳	۳	۳۱	۲۹
		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۳	۸	۲۱	۲۰	۱۳	۷	...	۵	...	۹	...	۱	..	۸	۴	۳	۷	۴۲	۴۰
		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۲	۳	۹	۵	۲	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۳	...	۲	۲	۲۹	۲۴
	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۵	۲۰	۳۵	۲۰	۸	۱۲	...	...	۱	۴	۳	۵	...	۷	...	۱	۱	۷۸	۳۳
۱۲		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۴	۷	۱۲	۵	۷	...	..	۲	۴	۲	۱	...	۳	۱	۴	۳	۳۰	۶۲
	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۷۹۸۰	۵	۷	۱۲	۹	۹	...	...	...	...	۲	...	۲	..	۳	۲	...	۲	۳۶	۲۷
	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۹	۲۱	۵۰	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۲	۱	۱۳	۳	۴	...	۹	۹	۳۷	۲۲
	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۲	۲۴	۱۶	۳۸	۳۵	۱۴	۲۱	...	...	...	۱۱	۳	۶۳	...	۸	۴	۵	۹	۴۹	۴۲
		جگراؤں ...	۱۵۰۲۹	۵	۶	۱۱	۱۲	۵	۷	...	...	...	۴	...	۵	...	۳	۳	۳	۹	۳۸	۴۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۴۴۶۷۸	۱۳	۷	۲۰	۱۳	[illegible]	۳	..	...	...	۴	۴	۳	...	۴	۱	۱	۲	۴۲	۲۷
		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۲	۸	۱۰	۱۱	۷	۴	..	...	..	۹	...	۴	...	۱	۲	۱	۳	۴۸	۵۲
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۹	۹۸	۱۹۷	۲۶۸	۱۶۲	۱۰۶	..	...	۱۹	۱۳۸	۵	۵۹	۳	۵۰	۱۵	۲۵	۴۰	۳۱	۶۲
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۹	۱۳	۲۹	۱۹	۱۱	۸	...	...	...	۱۰	۱	۴	...	۴	۳	۲	۵	۹۱	۳۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۸	۶۵	۱۲۳	۱۹۷	۹۷	۷۰	...	...	۱	۶۶	۱۳	۷۰	۱	۱۰	۱۴	۱۱	۲۵	۳۲	۵۷
	گورداسپور	بٹالہ	۲۹۴۳۰	۲۴	۹	۳۲	۳۳	۱۷	۱۶	...	...	۱۴	۱۱	۷	...	...	۱	...	۱	۱	۶۵	۶۵
	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۱۵۹۵	۲۶	۲۵	۵۱	۲۷	۱۸	۹	...	...	...	۱۴	...	۱۰	...	۳	۵	۳	۷	۵۸	۲۹
	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۰	۹	۲۵	۳۸	۱۸	۲۰	...	...	...	۲۲	...	۷	...	۹	۳	۶	۹	۵۳	۷۰
		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۵	۳	۸	۱۱	۷	۴	...	...	...	۷	۱	۳	...	...	...	۱	۱	۲۴	۳۳
۲۰	گجرات	گجرات ..	۱۸۹۹۴	۱۹	۹	۲۸	۲۱	۹	۲	...	...	۱	۵	...	۴	..	۱	...	...	...	۷۸	۳۱
۲۱		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۹	۷	۱۶	۲	۲	۱	...	...	..	۱	...	۲	...	...	۱	...	۱	۷۱	۱۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۷۰۲	۹	۷	۱۶	۳	۲	۱	...	...	..	۳	...	..	...	...	۱	...	۲	۵۴	۱۰
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۱	...	۱	۱۰	۳	۸	...	...	...	۵	۲	۱	...	۲	۱	۱	۲	۵	۵۹
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۴	۹	۹	۲	۳	...	...	...	۲	۱	۲	...	۱	...	...	...	۳۸	۲۵
		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۵	۴	۹	۱۵	۶	۹	..	...	...	۷	۲	۲	...	۳	۳	۲	۲	۳۴	۷۴

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش - مرد	پیدائش - عورتیں	پیدائش - کل	اموات - کل	اموات - مرد	اموات - عورتیں	باعث موت - ہیضہ	باعث موت - چیچک	باعث موت - طاعون	باعث موت - بخار	باعث موت - اسہال و پیچش	باعث موت - امراض متعلقہ تنفس	باعث موت - ضربات	باعث موت - تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے - لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے - لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے - کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۱۶	۳۳	۲۵	۱۱	۱۳	...	...	۳	۷	...	۵	۱	۸	۲	۵	۷	۳۷	۲۸
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۱۱	۱۲	۲۳	۱۳	۹	۵	...	...	...	۵	...	۳	...	۵	۲	۳	۵	۹۱	۳۷
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۲۰	۱۸	۳۸	۲۹	۱۶	۱۳	..	..	...	۱۱	...	...	...	۱۳	۵	۳	۹	۷۶	۵۸
جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۳	۱۱	۲۴	۱۵	۷	۸	...		...	۵	۳	...	...	۷	۲	۳	۹	۸۸	۵۵
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۳	۳۵	۷۸	۸۹	۵۴	۳۵	.	...	..	۳۱	۷	۹	...	۳۲	۱۷	۱۱	۲۸	۳۷	۵۳
میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۵۸۸	۴۹۳	۱۰۸۱	۱۰۳۶	۵۸۹	۴۵۷	...	۷	۳۹	۴۳۹	۹۲	۲۵۳	۸	۴۲۸	۱۰۳	۱۱۰	۲۱۳	۳۷	۳۶
پہاڑی تفریح گاہیں																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۴	۶	۱۰	۱۴	۷	۷	...	...	...	۵	...	۲	...	۷	۱	۲	۳	۲۷	۳۸
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۵	...	۳	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	۸۲	...
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۱	...	۱	...	...	..	۱	...	...	..	...	...	...	..	...	۳۱
مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۸ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۸۱ پیدائش (۵۸۸ لڑکے اور ۴۹۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ ہے اور ۱۰۳۶ اموات (۵۸۹ مرد اور ۴۵۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۶ ہے حقیقی بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل ... ہوئی :- لاہور میں ۶۶ بمقابلہ ۲۵ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۵۷ ... زیادہ ۳۳ اور ملتان میں ۵۳ بمقابلہ ۳۵

۵ اموات چونک سے پانی پت میں اور ۲ روہتک میں درج رجسٹر ہوئیں۔۳۹ اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں جالندھر سے ۱۰ اور ۱۰ میں ۱۶۔بٹالہ میں ۱۴ ۔ راولپنڈی میں ۴۔جگادھری میں ۲ اور انبالہ ۔ امرتسر ۔ اور گجرات ہر ایک میں ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط ــ قبلاو ایم ملز میجر آئی ایم ایس
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط ــ علی مظفر خان
اسسٹنٹ سیکرٹری کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط ــ لالہ بھگوان چند
مہر مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴] لاہور ــ ۲۵ جنوری (مجریہ یکم فروری سنہ ۱۹۱۸ع) ــ یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۱۸ ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر اسباب	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۶	۹	۱۵	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۵	۲	۵	...	۵	۲	۱	۳	۳۶	۵۲
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۴	۶	۱۰	۸	۵	۳	...	...	...	۳	...	۳	...	۲	۲	...	۲	۳۶	۲۶
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۶	۳۳	۲۱	۱۰	۱۱	...		...	۹	...	۹	...	۹	...	۱	۱	۵۵	۳۵
۴		سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۳	۸	۱۱	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۳	۲	۹	...	۲	۳	۲	۹	۳۹	۸۴
۵	رہتک	رہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۷	۱۶	۳۳	۲۰	۳	۱۷	...	۸	...	۴	...	۳	...	۵	...	۲	۹	۸۷	۵۳
۶		جھجھر ...	۱۰۹۱۷	۵	۶	۱۱	۳	۲	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۵۳	۱۵

۲۲۳۹ پی جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۱۰	۷	۱۷	۳	۲	۲	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۲	...	۲	۷۴
۸	گوڑ گانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۱۰	۲۰	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	...	...	۲	۹	...	۱۱	۳	۱	۵	۴۲
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۸	۷	۲۵	۱۸	۶	۱۲	...	...	...	۷	۵	۹	...	...	۲	۲	۳	۹۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۱	۵	۱۶	۱۴	۷	۷	...	...	...	۹	۱	۲	...	۲	۳	۱	۳	۹۵
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۵	۱۹	۳۴	۲۵	۱۳	۱۲	...	۱۰	...	۸	...	۳	...	۴	۳	۷	۱۰	۶۷
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۶	۹	۱۵	۱۱	۵	۶	...	...	۱	۱	۱	۳	...	۵	۱	۱	۲	۷۱
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۸	۱۸	۲۶	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	۱	۸	۲	۹	...	۳	۱	۳	۴	۵۸
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۸	۱۱	۱۵	۷	۸	...	...	...	۶	۳	۲	...	۴	۱	۱	۲	۳۷
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۹۹۸۰	۳	۴	۷	۶	۲	۴	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	...	...	۲۱
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۱	۲۰	۴۱	۳۳	۱۷	۱۶	...	...	۳	۱۰	۲	۱۹	...	۲	۲	۷	۹	۳۹
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۹	۱۵	۳۴	۴۸	۲۴	۲۳	...	...	۸	۲۶	۲	۷	...	۵	۳	۳	۹	۳۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۶	۱۳	۱۰	۴	۶	...	...	...	۴	...	۱	...	۵	...	۳	۳	۳۵
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۸	۸	۱۲	۱۹	۸	۸	...	...	...	۳	۳	۲	...	۴	...	۴	۴	۳۴
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۶	۱۲	۹	۳	۶	...	...	...	۴	...	۲	...	۳	...	۲	۲	۵۷
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۲	۸۵	۱۶۷	۲۲۱	۱۲۸	۹۳	..	...	۳۱	۱۱۸	۵	۴۰	۳	۲۴	۱۸	۱۳	۳۱	۳۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۲۰	۱۰	۳۰	۱۵	۷	۸	...	...	...	۸	۱	۴	۱	۱	۱	۲	۳	۹۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۵	۴۷	۱۰۲	۱۱۵	۶۱	۵۴	...	...	۲	۴۸	۵	۳۲	...	۱۸	۵	۱۰	۱۵	۳۵
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۸	۱۳	۲۱	۴۳	۲۷	۱۶	...	۱	۲۰	۱۶	۱	۵	...	...	۲	...	۲	۴۲
	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۴	۲۷	۵۱	۳۲	۱۲	۲۰	...	...	...	۱۲	...	۱۱	...	۹	۴	۶	۱۰	۵۵
	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۲	۱۳	۳۵	۳۲	۱۷	۱۵	...	...	۱	۱۹	...	۶	...	۲	۵	۶	۱۱	۶۴
		وزیر آباد ...	۱۷۱۳۶	۳	۴	۷	۱۳	۹	۴	...	...	...	۷	...	۵	...	۱	...	۱	۱	۲۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۴	۸	۵	۱۳	۱۲	۷	۵	...	...	...	۸	...	۲	..	۲	۱	...	۱	۳۶
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۴	۷	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۲	...	...	۱	۱	۲	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۷	۶	۱۳	۹	۳	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۱	۲	۳	۴۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۳	۵	۷	۴	۳	...	...	...	۴	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۲۶
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۶	۲	۸	۱۱	۴	۷	...	...	۱	۵	...	۴	...	۱	...	۳	۳	۳۴
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۱۱	۱۴	۱۳	۶	۷	...	...	...	۷	۲	۱	...	۳	...	۱	۱	۶۶

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر باعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٣	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
٣٢	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	٣٦٦٣٢	١٣	١٦	٢٩	٢٣	١٥	٩	...	...	١	٨	٢	٩	...	٣	١	١	٢	٣٢	٢٧
٣٥	لائل پور ...	لائل پور ...	١٩٥٧٨	٦	٩	١٥	٧	٥	٢	...	...	...	٥	...	٢	...	...	١	...	١	٣٠	١٩
٣٦	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	٢٥٩١٣	١٤	١٢	٢٦	٢١	١٠	١١	...	...	...	٩	٢	...	...	١٣	٥	٦	١١	٥٢	٣٢
٣٧		چنیوٹ ...	١٣٠٨٥	٨	١٠	١٨	٨	٥	٣	...	..	...	٣	١	...	...	٣	٢	١	٣	٦٦	٢٩
٣٨	ملتان ...	ملتان ...	٨٥٧٣٧	٣٢	٣٣	٦٥	٨٥	٣٨	٣٧	..	...	٣	٣٠	٧	١١	...	٢٣	١٠	١٠	٢٠	٣٠	٥٢
	میزان کل ...		١١٩٦٥١٥	٥١٣	٥١٣	١٠٢٦	١٠١٣	٥٢٩	٤٨٥	...	١٩	٧٢	٤٤٣	٥١	٢٣٦	٣	١٨٩	٨٩	١١٠	١٩٩	٣٥	٤٣
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	١٨٩٣٤	٤	١	٥	٧	٥	٢	...	...	...	٢	...	٣	...	١	...	١	١	١٣	١٩
	ڈھرم سالہ ...	...	٢٥٠٩٨	...	١	١	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٢٠	...
	ڈلہوزی ...	...	٩٣٨	...	...	...	...	..	...	...	...	..	...	..	...	..	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	١٣٦١	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ١٢ جنوری سنہ ١٩١٨ع میں ٣٨ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ١٠٢٦ پیدائش (٥١٣ لڑکے اور ٥١٣ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ٣٥ کے۔اور ١٠١٣ اموات (٥٢٩ مرد اور ٤٨٥ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ٤٣ کے۔تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:۔لاہور میں ٥٥ بمقابلہ ٣٥ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ٣٠ بمقابلہ ٣٦ اور ملتان میں ٥٢ بمقابلہ ٣٨

۱۰ اموات چیچک سے یانی پت میں۔ ۸ روھتک میں اور ایک بنگالہ میں وقوع پذیر رجسٹر ہوئیں۔ ۷۲ اموات طاعو
رجسٹر ہوئیں جنمیں سے لاہور میں ۳۱۔ بنگالہ میں ۲۰ ۔ لدھیانہ میں ۱۰۔ جالندھر او ر ملتان ہر ایک میں تین۔ امرتسر
شاہ آباد انبالہ۔گوجرانوالہ۔جہلم او ر راولپنڈی ہر ایک میں ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط۔ قبلیو ایچ ملز میجر
پنجاب کمشنر حفظان صحت

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط۔ لالہ بھگوان
مہر

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵] لاہور — یکم فروری (مجریہ ۸ فروری سنہ ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۱۸ ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	نقشہ نہیں آیا۔																			
۲		ہانسی ...																				
۳		بھوانی ...																				
۴		سرسہ ...																				
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۹	۱	۱۰	۱۰	۴	۶	...	۲	...	۲	۱	۲	...	۳	۲	۳	۵	۳۶	۲۶
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۳	۳	۶	۵	۴	۱	...	۱	...	۱	...	...	...	۳	۲	...	۲	۳۰	۲۵

۲۲۷۳ ایس جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: [illegible]	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۷	۶	۱۳	۹	۳	۲	...	...	...	۲	۱	۱	...	۲	۲	۱	۳
	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۷	۱۰	۱۷	۷	۱۰	۷	...	...	...	...	۳	۴	...	۱۰	۳	۱	۴
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۳	۸	۱۲	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	...	...	...
		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۶	۶	۱۲	۷	۵	۲	...	...	...	۴	...	۲	...	۱	۳	۱	۴
		پانی پت ...	۲۹۳۵۲	۱۱	۱۲	۲۳	۲۰	۹	۱۱	...	۹	...	۲	...	...	...	۴	۴	۵	۹
		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	...	۳	۳	۷	۵	۲	...	...	...	...	...	۴	...	۳	۱	...	۱
	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۳	۸	۲۱	۱۷	۶	۱۱	...	...	۲	۹	...	۸	...	۱	...	...	...
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۱۰	۱۲	۱۱	۵	۶	...	...	۲	۵	...	۲	...	۲	...	۱	۱
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	[illegible]	۱۳	۱۰	۲۳	۷	۲	۵	...	...	...	۲	...	۴	...	۱	...	۳	۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۹۳	۲۸	۱۶	۴۴	۲۷	۱۴	۱۱	...	...	۷	۱۱	۲	۶	...	۷	۵	۳	۸
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۶	۱۹	۳۴	۳۸	۲۰	۱۸	...	...	۴	۲۸	۲	۱	...	۴	۳	۲	۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۸	۱۳	۴	۱	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۱	...	...	...
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۶	۱۱	۱۷	۹	۵	۴	...	...	...	۹	...	۲	...	۱	...	۳	۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۰	۶	۱۶	۱۰	۶	۴	...	...	...	۵	...	۳	...	۲	۱	۳	۴
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۴	۵۹	۱۳۳	۱۸۵	۹۹	۸۶	...	...	۱۸	۹۳	۶	۲۷	۵	۳۶	۱۵	۱۸	۳۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۱۰	۱۰	۲۰	۲۰	۱۰	۱۰	...	...	۱	۱۱	...	۱	۳	۴	۲	۲	۴
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۳	۵۹	۱۲۲	۱۳۰	۶۷	۶۳	...	۱	...	۶۰	۱۰	۳۹	۱	۹	۱۰	۶	۱۶
۲۴	گورداسپور	بٹالہ	۲۹۴۳۰	۱۰	۱۲	۲۲	۴۰	۲۳	۱۷	...	...	۱۹	۱۱	...	۹	...	۱	۲	۲	۴
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۱	۲۱	۴۲	۱۷	۱۱	۶	...	...	...	۷	...	۸	...	۲	۲	۳	۵
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۶	۹	۲۵	۱۹	۱۴	۵	...	...	...	۱۸	...	...	...	۱	۳	...	۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۴	۹	۱۳	۱۲	۵	۷	...	...	...	۶	...	۳	...	...	...	۳	۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۴	۷	۸	۱۵	۸	۵	۳	...	...	...	۴	۱	۲	...	۱	۱	...	۱
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۶	۱۱	۸	۷	۱	...	...	...	۵	...	۳	...	...	۱	...	۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۵	۱۴	۱۹	۱۲	۷	۵	...	...	...	۵	۲	...	۱	۴	۳	۲	۵
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۱	۳	۴	۹	۵	۴	...	...	...	۲	۱	۴	...	۲	۲	...	۲
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۶	۱۰	۶	۴	...	...	...	۸	...	۱	...	۱	۲	...	۲
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱۰	۵	۱۵	۱۶	۱۰	۶	...	...	...	۶	۳	۵	...	۲	۳	۳	۶

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۲	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۳۲	۲۶	۱۸	۴۴	۲۴	۱۲	۱۲	...	...	۲	۹	۱	۵	...	۷	۳	۲	۶	۳۹	۲۷
۳۰	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۹	۶	۱۵	۶	۳	۳	...	...	...	۳	۱	...	...	۱	...	۲	۲	۴۰	۱۶
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۶	۱۴	۳۰	۱۸	۹	۹	...	...	...	۴	۱	...	...	۱۳	۱	۵	۶	۶۰	۳۶
۳۷		چنیوٹ ..	۱۳۰۸۵	۸	۸	۱۶	۱۲	۵	۷	...	...	...	۵	..	...	...	۷	۱	۳	۴	۵۹	۴۳
۳۸	ملتان ..	ملتان ..	۸۵۷۳۷	۴۳	۴۱	۸۴	۸۳	۴۱	۴۲	...	...	۵	۴۱	۴	۷	...	۲۵	۹	۱۲	۲۱	۵۱	۵۱
		میزان کل ...	۱۱۱۹۰۴۹	۳۷۲	۵۳۸	۹۱۰	۸۳۱	۴۴۳	۳۸۸	...	۱۳	۵۴	۳۸۱	۳۰	۱۷۰	۱۰	۱۹۳	۸۷	۸۹	۱۷۶	۴۲	۳۹
		پہاڑی تفریح گاہ																				
		شملہ	۱۸۹۳۴	۳	...	۳	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	۲	...	۲	۸	۱۶
		دھرم سالہ	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
		ڈلہوزی	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
		مری	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع میں ۳۴ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۱۰ پیدائشیں (۳۷۲ لڑکے اور ۵۳۸ زنانہ) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۲ ہے اور ۸۳۱ اموات (۴۴۳ مرد اور ۳۸۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے - تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۴۶ بمقابلہ ۳۶ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۵ بمقابلہ ۲۹ اور ملتان میں ۵۱ بمقابلہ ۳۶-

۹ اموات چیچک سے پانی پت میں۔ ۲ روہتک میں جھجر اور امرتسر ہر ایک میں ایک درج رجسٹر ہوئیں۔ ۶۴ اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے بنگالہ میں ۱۹۔ لاہور ۱۸۔ ملتان میں ۸۔ لدھیانہ میں ۴۔ انبالہ۔ جگادھری اور راولپنڈی ہر ایک میں ۲۔ جالندھر اور قصور ہر ایک میں ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط۔ ڈبلیو ایچ ملز میجر آئی۔ ایم۔ ایس۔
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔ خان مظفر خان
رجسٹرار اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط۔ لالہ بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹر نمبر ایل ۸۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۶] لاہور — ۸ فروری (مجریہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۸ع) — یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۸ء کو ختم ہوا

	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے				
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب و چوٹ	تمام دیگر بوجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۶	۷	۱۳	۵	۲	۳	...	...	...	۲	۱	۱	...	۱	...	۱	۱	۳۰	۱۵
	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۷	۱۵	۱۰	۹	۱۱	...	...	...	۶	۲	۷	...	۵	۲	۱	۳	۵۳	۷۱
	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۳	۱۲	۲۶	۳۰	۱۷	۱۳	...	...	...	۶	۲	۲	...	۱۸	۴	۱	۵	۴۴	۵۰
	حصار	سرسہ ...	۱۳۹۲۶		۳	۸	۸	۵	۳	...	...	...	۱	۳	۲	...	۲	۳	...	۳	۲۹	۲۹
	رہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۰	۱۳	۱۳	۲۶	۱۸	۶	۱۲	...	۹	...	۶	...	۱	...	۵	۱	۶	۷	۹۱	۳۸
	رہتک	جھجر ...	۱۵۹۱۶	۵	۶	۱۱	۸	۲	۲	...	...	...	۲	...	۲	...	۳	۱	...	۱	۵۴	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وبا	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۷	۴	۱۱	۴	۳	...	...	...	...	...	...	۲	...	۲	۴	...	۴
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۵	۱۱	۱۶	۴	۸	۲	...	...	...	...	۳	۴	...	۷	۲	۱	۳
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۶	۱۰	۱۶	۱۴	۵	۹	...	...	...	۵	۹	۴	...	۴	۱	۲	۳
۱۰		کیتھل ...	۱۲۰۴۲	۶	۵	۱۱	۹	...	۹	...	...	...	۲	...	۲	...	۵	...	۵	۵
۱۱		پانی پت	۲۹۳۴۲	۱۶	۱۲	۲۸	۲۵	۱۴	۱۱	...	۱۳	...	۳	...	۳	...	۵	۴	۴	۸
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۷	۷	۱۴	۱	۱	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۹۷
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۹	۹	۱۸	۱۶	۸	۸	...	...	۴	۴	...	۴	...	۴	۲	۲	۴
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۳	۲	۵	۱۸	۱۰	[illegible]	...	...	۲	۵	۲	۹	...	۳	...	۲	۲
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	[illegible]	۲	۲	[illegible]	۹	۲	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۵	۱	...	۱
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۴	۲۴	۴۸	۳۰	۱۰	۱۰	...	...	۱	۴	۴	۸	۱	۲	۲	۱	۳
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۷	۹	۲۶	۳۳	۲۱	۱۲	...	...	۱۲	۷	۳	۵	...	۹	۳	۲	۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۸	۱۳	۱۵	۸	۷	...	...	...	۴	...	۵	...	۹	۱	۶	۷
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۹۷۸	۱۲	۷	۱۹	۱۱	۷	۴	...	...	...	۴	...	۵	...	۲	۲	...	۲
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۲	۹	۸	۲	۶	...	...	...	۲	...	۳	...	۳	...	۳	۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۶	[illegible]	۱۵۱	۲۲۱	۱۲۵	۹۶	...	...	۲۵	۱۱۸	۹	۴۴	۳	۲۲	۹	۱۱	۲۹
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۸	۱۰	۱۸	۱۴	۸	۶	...	...	...	۷	۲	...	...	۴	۲	۲	۴
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۲	۷۰	۱۴۲	۱۲۴	۹۲	۹۲	...	...	۴	۹۳	۵	۴۶	...	۱۹	۵	۱۲	۱۷
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۲	۸	۲۰	۳۰	۱۳	[illegible]	...	...	۲۰	۵	...	۳	۱	۲	۱	۱	۲
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۳	۲۰	۴۳	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۷	...	۹	...	۳	۱	۶	۷
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۴۷	۷	۱۰	۱۷	۱۸	۹	۹	...	...	...	۱۲	...	۵	...	۱	۱	...	۱
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۴	۷	۱۱	۱۰	۶	۴	...	...	...	۶	...	۳	...	۱	۲	۱	۳
۲۸	گجرات	گجرات	۱۸۹۹۲	۷	۹	۱۶	۱۳	۶	۷	...	...	...	۷	...	۴	...	۲	۲	۲	۴
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۳	۸	۵	۵	...	...	...	...	۲	...	۱	۲	۳	۱	...	۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۷	۸	۷	۱۵	۱۰	[illegible]	۵	...	...	...	۷	...	۱	...	۲	...	۲	۲
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۷	...	۷	۱۱	۷	۴	...	...	...	۳	۲	۴	...	۲	...	۲	۲
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۹	۴	۱۰	۱۱	۸	۳	...	...	۱	۳	...	۹	...	۱	۱	۲	۳
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۴	۹	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۴	۴	۹	...	۴	۲	...	۲

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی قصبہ مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
	٢	٣	٣	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
٣[illegible]	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	٣٦٦٣٢	١٩	٢٠	٣٩	٣٢	[illegible]	٢١	...	...	١	٨	١	١٩	١	١٢	٣	٩	٩	٣٣	٣٧
٣[illegible]	لائل پور ...	لائل پور ...	١٩٥٧٨	١٠	٨	١٨	٥	٣	١	...	...	...	٢	...	٢	...	١	١	...	١	٣٨	١٣
٣[illegible]	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	٢٥٩١٣	١٢	١٣	٢٦	١٩	٩	١٠	...	..	...	٥	٢	...	...	١٢	٢	٧	٩	٥٢	٣٨
٣[illegible]		چنیوٹ ...	١٣٠٨٤	١٣	٨	١٢	٨	٢	٦	...		...	..	١	...	...	٧	٢	٣	٥	٧٧	٢٩
٣[illegible]	ملتان ...	ملتان ...	٨٥٧٣٧	٣٩	٣٠	٧٩	٥٨	٣٢	٢٦	..	...	٥	٢٩	٢	٥	..	٢٠	٥	٧	١٢	٣٧	٣٥
		میزان کل ...	١١١٦٠٣٩	٥٠٣	٤٩٥	٩٩٨	٩١٩	٣٨٣	٣٣٦	...	٢٠	٧٥	٣٣٤	٣٩	٢٢٧	٩	٢٠١	٧٩	١٠١	١٨٠	٣٣	٣٠
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...	...	١٨٩٣٥	٣	٢	٥	١٠	٧	٣	...	...	...	٩	...	٣	...	١	٣	...	٢	١٣	٢٧
	دھرم سالہ ...	...	٢٥١٨	...	...	...	١	١	...	...	...	...	١	...	...	...	...	...	...	...	...	٢٠
	ڈلہوزی ...	...	٩٣٨	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	..	...	...	...	...	...
	مری ...	...	١٣٦١	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ٢٦ جنوری سنہ ١٩١٨ع میں ٣٨ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ٩٩٨ پیدائش (٥٠٣ لڑکے اور ٤٩٥ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ٣٣ ہے اور ٩١٩ اموات (٣٨٣ مرد اور ٣٣٦ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ٣٠ ہے ان بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل بلحاظ ٣٣ رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ٥٥ بمقابلہ ٢٩ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ٣٣ بمقابلہ ٢٧ اور ملتان میں ٣٥ بمقابلہ ٢٧ -

۱۳ اموات چیچک سے پانی پت میں-۶ روہتک اور ایک شاہ آباد میں درج رجسٹر ہوئیں-۷۵ اموات طاعون سے درج
رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۵ ... ۲۵-بٹالہ میں ۲۰ ۔ لدھیانہ میں ۱۲-ملتان میں ۵ - انبالہ اور امرتسر ہر ایک میں ۳
جگادھری میں ۲-جالندھر جہلم اور راولپنڈی ہر ایک میں ایک-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۵ فروری سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط—ڈبلیو ایچ ولز میجر آئی ایم ایس
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط—علی مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط—لالہ بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و شائع کردہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹر نمبر ایل ۸۴۵

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۷] لاہور — ۱۵ فروری (مجریہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۱۸ع) — یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲ فروری سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر اسباب	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۶	۱	۷	۳	...	۳	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	...	۲	۲	۲۱	۱۲
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۵	۵	۱۰	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۲	...	...	۱	۱	۲	۳۶	۱۱
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۲	۱۸	۳۰	۳۵	۱۹	۱۶	...	...	۲	۹	...	۵	...	۱۹	۵	۴	۹	۵۰	۵
	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۲	۱	۳	۱۶	۱۳	۳	...	...	...	۳	۳	۹	---	۳	۳	۱	۴	۱۱	۶
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۸	۱۱	۱۹	۱۲	۷	۵	...	۱	۱	۳	...	۴	...	۲	---	۲	۲	۵	۳
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۱	۱۱	۱۲	۷	۳	۳	---	...	...	۲	۱	۲	...	۲	۱	۱	۲	۱	۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۵	۴	۹	۳	۳	...	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۸	۱۴	۲۲	۱۶	۹	۷	...	...	۹	...	۳	۸	...	۴	۲	۲	۴
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۳	۹	۱۲	۱۶	۵	۱۱	...	...	...	۸	۲	۴	...	۲	؛	۳	۳
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳	۱۱	۱۴	۱۳	۸	۴	...	...	...	۷	...	۱	...	۴	۱	...	۱
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۲	۱۲	۲۴	۲۳	۱۵	۸	...	۹	...	۱۰	...	۳	...	۴	۹	۲	۱۱
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۳	۹	۱۱	۹	۵	...	۳	...	۱	...	۷	...	...	...	۱	۱
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۱	۱۷	۲۸	۳۶	۲۲	۱۴	...	...	۹	۴	۲	۱۲	...	۹	۲	۲	۴
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۲	۵	۱۳	۸	۵	...	...	۴	۳	...	۵	...	۱	۱	...	۱
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۰۵	۹	۳	۱۰	۷	۴	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۳	۱	...	۱
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۳	۲۰	۴۴	۲۸	۱۷	۱۱	...	...	۲	۱۳	۳	۸	۱	۱	۲	۲	۳
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۰	۲۲	۴۲	۴۳	۲۵	۱۸	...	...	۱۴	۱۲	۳	۸	۱	۵	۳	۲	۹
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۶	۱۲	۷	۲	۵	...	...	...	۲	...	۱	...	۴	۲	۳	۵
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۵	۷	۱۲	۱۶	۹	۱۰	...	...	...	۹	...	۱	...	۹	۲	۷	۹
۲۰		فاضلکا ...	۹۰۹۸۵	۸	۵	۱۳	۱۳	۹	۷	...	...	۱	۳	۱	۳	...	۴	...	۳	۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۹	۸۱	۱۵۷	۱۷۵	۱۰۳	۷۲	...	...	۲۰	۸۷	۳	۳۳	۱	۳۱	۲۲	۱۲	۳۴
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۱۰	۲۳	۱۳	۸	۵	...	...	۱	۸	...	۱	...	۳	...	۱	۱
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۵	۹۲	۱۱۷	۱۳۵	۷۱	۶۴	...	...	۴	۹۳	۸	۴۸	۲	۱۹	۹	۱۲	۲۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۲۰	۱۴	۳۴	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	۱۳	۵	...	۲	...	۲	...	...	...
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۰	۳۲	۵۲	۱۷	۹	۸	...	...	...	۳	؟	۳	۱	۷	...	۳	۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۴	۱۷	۴۱	۱۸	۸	۱۰	...	...	...	۹	...	۴	...	۵	۳	۱	۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۷	۵	۱۲	۱۱	۴	۷	...	...	...	۵	...	۲	...	۳	...	۳	۲
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۸	۱۰	۱۸	۱۶	۹	۱۰	...	...	...	۱۰	...	۳	...	۳	۱	۳	۴
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۹	۴	۱۰	۵	۴	۱	...	...	...	۴	...	۱	...	...	...	۱	۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۱۲	۲۰	۱۹	۷	۴	...	...	...	۷	۱	۳	...	...	۱	...	۱
۳۱		خوشاب ..	۱۰۱۵۹	۳	۳	۹	۱۴	۹	۸	...	...	...	۹	۲	۲	...	۴	۱	۳	۴
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۴۲۹۸	۲	۷	۹	۴	۱	۳	...	...	...	۴	...	۱	...	۱	...	...	...
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۴	۵	۹	۸	۴	۵	...	...	...	۲	۲	۱	...	۳	...	۱	۱

	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی گذشتہ پانچ سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی گذشتہ پانچ سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	پیچش و اسہال	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۹	۱۸	۳۷	۲۷	۱۰	۱۷	...	...	...	۷	۲	۹	۱	۸	۱	۶	۷	۳۱	۳۰
۳	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۴	۱۱	۸	۴	۴	...	...	...	۴	۱	۲	...	۱	۲	۱	۳	۲۹	۲۱
۳	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۵	۲۰	۳۵	۲۵	۱۵	۱۰	...	...	...	۶	۱	...	...	۱۸	۶	۶	۱۲	۷۰	۵۰
۳		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۹	۱۱	۲۰	۱۱	۶	۵	...	...	...	۲	۱	...	...	۸	۲	۲	۴	۷۳	۳۰
۳	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۹	۴۲	۸۱	۸۶	۴۹	۳۷	...	...	۷	۳۶	۶	۸	...	۲۹	۹	۸	۱۷	۳۹	۵۲
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۳۸۷	۶۴۱	۱۰۲۸	۹۲۷	۵۰۶	۴۲۱	...	۱۰	۷۹	۳۳۹	۴۸	۲۰۹	۸	۲۴۳	۹۳	۱۰۲	۱۹۶	۳۵	۳۰
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...		۱۸۹۳۴ ...	۵	۳	۹	۳	...	۳	...	...	...	..	...	۳	...	۱	..	...	...	۲۵	۱۱
	دھرم سالہ ...		۲۵۱۸ ...	۳	۲	۵	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	۱۰۲	۲۰
	ڈلہوزی ...		۹۳۸ ...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...		۴۳۶۱ ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲ فروری سنہ ۱۹۱۸ء میں ۲۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۲۸ پیدائش، (۳۸۷ لڑکے اور ۶۴۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ تھی اور ۹۲۷ اموات (۵۰۶ مرد اور ۴۲۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۰ تھی—تین بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:—لاہور میں ۳۳ بمقابلہ ۳۳ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۶ بمقابلہ ۲۵ اور ملتان میں ۵۲ بمقابلہ ۲۶—

۶-اموات چیچک سے پانی پت میں-۱ روہتک اور ۳ شاہ آباد میں درج رجسٹر ہوئیں-۷۹ اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے لاہور ۱۰ اور ۲۰-بٹالہ میں ۱۳۔ لدھیانہ میں ۱۴-۹ انبالہ-۷ ملتان میں-امرتسر اور جگادھری ہر ایک میں ۴-بھوانی اور جالندھر ہر ایک میں ۲-روہتک ریواڑی فاضلکا اور قصور ہر ایک میں ۲-

دفتر صاحب امشار حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط ... ایم ملز میجر ...
... امشار حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط ... مظفر ...

... کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط ... ترجمہ

... ہے

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹر نمبر ایل ۸۴

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۸] لاہور — ۲۲ فروری (مجریه یکم مارچ سنه ۱۹۱۸ع) — یوم جمعه [جلد ۴۶

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۹ فروری سنه ۱۹۱۸ع کو ختم هوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۹	۶	۱۵	۱۰	۳	۶	...	...	...	۲	۱	۱	...	۶	۱	۳	۳	۳۳	۳۰
۲	حصار	هانسی ...	۱۳۵۷۹	۳	۷	۱۱	۱۲	۶	۶	...	...	...	۶	...	۳	...	۳	۱	۱	۲	۳۹	۳۳
۳	حصار	بهوانی ...	۳۱۱۰۰	۹	۱۸	۲۷	۲۳	۱۲	۱۱	...	...	۳	۶	...	۲	...	۱۲	۲	۳	۵	۳۵	۲۹
۴	حصار	سرسه ...	۱۳۹۲۹	۶	۸	۱۳	۱۳	۳	۹	...	...	...	۷	۱	۵	...	...	...	۱	۱	۵۰	۳۶
۵	روهتک	روهتک ...	۱۹۸۶۲	۱۱	۵	۱۹	۱۱	۳	۷	...	...	...	۸	...	۱	...	۲	۲	۱	۳	۳۲	۳۹
۶	روهتک	جهجهر ...	۱۰۹۱۷	۲	۳	۶	۹	۳	۵	...	...	...	۲	...	۳	...	۳	...	۱	۱	۳۰	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضررات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۶	۸	۱۴	۷	۴	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۶	۲	۱	۳	۹۱	[illegible]
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۱۳	۲۳	۲۰	۱۳	۷	...	...	۴	...	۲	۴	...	۱۲	۲	۱	۳	۳۸	[illegible]
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۰	۱۱	۲۱	۹	۶	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۴	...	۱	۲	۵۲	[illegible]
۱۰	کرنال ...	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۵	۳	۸	۷	۲	۵	...	...	...	۴	...	۲	...	۱	...	۲	۲	۳۳	[illegible]
۱۱	کرنال ...	پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۴	۱۸	۳۲	۳۷	۲۲	۱۵	...	۱۰	...	۷	...	۳	...	۷	۴	۸	۱۲	۹۳	[illegible]
۱۲	کرنال ...	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۴	۶	۱۰	۴	۱	۳	...	۲	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۸	[illegible]
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۱۷	۱۴	۳۱	۱۴	۶	۸	...	...	۱	۴	...	۸	...	۱	...	۲	۲	۶۶	[illegible]
۱۴	انبالہ ...	جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۳	۹	۱۸	۱۲	۶	...	...	۳	۵	...	۶	...	۴	۱	...	۱	۲۶	[illegible]
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۹۹۸۰	۶	۹	۱۵	۱۲	۵	۷	...	...	۱	۸	...	...	...	۳	...	۱	۱	۴۹	[illegible]
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۶۹۳۶۴	۲۵	۲۰	۴۵	۲۰	۱۳	۷	...	...	۱	۵	۱	۸	...	۵	۲	۲	۴	۳۲	[illegible]
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۹۲	۱۲	۱۹	۳۱	۶۴	۳۳	۳۱	...	...	۳	۵	...	۴	...	۵	۲	۱	۳	۶۶	[illegible]
۱۸	لودھیانہ	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹	۱۰	۱۹	۱۷	۱۱	۶	...	...	۳	۵	...	۳	...	۶	۲	۱	۳	۶۶	[illegible]
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۴۳۶۷۸	۶	۹	۱۵	۱۳	۱۱	۲	...	...	۱	۶	...	۳	...	۳	۴	...	۴	۳۲	[illegible]
۲۰	فیروزپور	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۳	۸	۲۱	۸	۴	۴	...	...	...	۴	...	۲	...	۲	۳	۱	۴	۱۰۰	[illegible]
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۲	۶۱	۱۳۳	۲۰۶	۱۰۹	۹۷	...	...	۱۱	۸۹	۵	۴۷	...	۳۴	۱۹	۱۰	۲۹	۳۳	[illegible]
۲۲	لاہور	قصور ...	۲۳۷۸۳	۵	۸	۱۳	۱۴	۵	۹	...	...	۱	۸	...	۱	...	۳	...	۱	۱	۵۰	[illegible]
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۲	۵۲	۱۰۴	۱۵۴	۹۲	۶۲	...	...	۴	۴۷	۳	۵۹	۱	۱۰	۸	۱۱	۱۹	۳۶	[illegible]
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۱	۱۵	۲۶	۲۵	۱۵	۱۰	...	...	۱۰	۹	...	۳	...	۳	...	۲	۲	۵۲	[illegible]
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۵	۱۹	۴۴	۱۴	۱۳	۱	...	...	۲	۴	...	۷	...	۱	۱	...	۱	۳۷	[illegible]
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	نقشہ نہیں آیا۔																		
۲۷	گوجرانوالہ	وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶																			
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۵	۷	۲۲	۱۱	۴	۷	...	...	...	۵	...	۶	...	...	...	۲	۱	۶۲	[illegible]
۲۹	گجرات	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۲	۹	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۲۷	[illegible]
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۹	۱۰	۱۹	۱۲	۶	۶	...	...	...	۶	۱	۲	...	۳	۴	۱	۵	۹۵	[illegible]
۳۱	شاہپور	خوشاب	۱۰۱۵۹	۶	۶	۱۲	۷	۳	۴	...	...	...	۳	...	۲	...	۱	...	۲	۲	۹۱	[illegible]
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۳۹۸	۹	۱۳	۲۲	۷	۳	۴	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	...	۲	۲	۵۲	[illegible]
۳۳	جہلم ...	پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۸	۴	۱۲	۹	۲		...	...	...	۳	۱	۲	...	۳	۳	...	۳	۵۹	[illegible]

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۳۲	۱۴	۱۹	۳۳	۳۱	۱۷	۱۴	...	...	...	۱۲	۱	۹	...	۹	۵	۳	۸	۳۵	۳۰
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۹	۸	۱۷	۷	۳	۴	...	...	...	۲	...	۳	...	۲	۲	۱	۳	۳۵	۲۱
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۶	۲۹	۳۵	۲۳	۱۵	۸	...	...	...	۱۰	۱	...	...	۱۲	۷	۴	۱۱	۷۰	۳۶
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۳	۶	۱۹	۱۵	۶	۹	...	.	...	۳	۱	...	...	۱۱	۳	۵	۸	۷۰	۵۵
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۲	۴۱	۷۷	۷۵	۳۱	۴۴	.	...	۲۲	۲۲	۶	۱۰	...	۱۹	۱	۹	۱۰	۳۷	۴۶
		میزان کل ...	۱۹۹۵۱۵	۴۸۳	۴۹۱	۹۷۴	۸۷۰	۴۶۸	۴۰۲	...	۱۲	۹۳	۳۲۹	۲۲	۲۱۸	۳	۱۹۳	۷۴	۹۰	۱۷۳	۳۴	۳۹
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۴	۵	۹	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۲۵	۸
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	۱	..	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۰	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	۲	۲	...	...	...	..	...	۱	...	...	۱	...	...	...	۳۸	۳۵
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۹ فروری سنہ ۱۹۱۸ء میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۷۴ پیدائش (۴۸۳ لڑکے اور ۴۹۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے اور ۸۷۰ اموات (۴۶۸ مرد اور ۴۰۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے — تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی :— لاہور میں ۴۳ بمقابلہ ۲۵ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۳ بمقابلہ ۲۳ اور ملتان میں ۴۶ بمقابلہ ۳۶ —

۱۰-اموات چیچک سے پانی پت میں-شاہ آباد اور لودھیانہ ہرایک میں ۱ درج رجسٹر ہوئیں-۹۳ اموات طاعون سے درج
رجسٹر ہوئیں جنمیں سے لودھیانہ میں ۲۹-ملتان میں ۲۲-۱۱ لاہور میں-۱۰ انبالہ میں-۴-امرتسر اور جگادھری-بھوال
اور جگراؤں ہر ایک میں ۳-۲-سیالکوٹ ریواڑی ہرایک میں-اور انبالہ ہوشیارپور جالندھر فیروز پور ہر ایک میں ۱-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط-کیپٹن ایچ ملز میرٹنکلانڈ-
بجائی کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-خان مظفر خان
رجسٹرار سکریٹریٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط-لالہ بہگوان چند
میر مترجم

۲۳۶۰ سی-ایس ۵۱۰-۱-۳-۱۹۱۸ع ایس جی پی پی لاہور-

رجسٹر نمبر ایل ۸۴۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۹] لاہور — یکم مارچ (مجریہ ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع) — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								یکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۰	۶	۱۶	۹	۵	۳	...	...	...	۱	۲	۳	...	۲	۲	۱	۳	۴۹	۲۷
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۹	۹	۱۸	۹	۲	۷	...	...	...	۳	۱	۱	...	۳	...	۱	۲	۶۹	۳۴
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۴	۹	۲۳	۲۶	۹	۱۷	...	۱	۷	۳	۱	۵	...	۹	۱	۴	۵	۳۹	۴۳
	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۷	۸	۱۵	۱۶	۸	۱۱	...	...	...	۱۶	۱	۸	...	۵	۲	۱	۳	۵۴	۶۸
رہتک	رہتک ...	۱۹۸۹۲	۶	۷	۱۳	۱۵	۸	۷	...	۱	...	۷	...	۶	...	۵	۳	۲	۶	۳۴	۴۰
	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۲	۷	۹	۹	۶	۳	...	...	۳	۱	...	۱	...	۳	۲	۲	۳	۴۴	۴۴

ایس جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضررات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	۳	۱۳	۵	۳	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۳	۲	...	۲	۵۶
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۸	۱۰	۱۸	۲۱	۱۱	۱۰	...	...	...	۱	۵	۸	۱	۶	۲	۲	۳	۳۸
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۵	۹	۲۳	۵	۳	۱	...	...	...	۲	۱	۲	...	...	:	...	۲	۵۹
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۶	۱۳	۳	...	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۲	...	۲	۲	۵۳
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۴۲	۱۰	۱۲	۲۲	۲۰	۱۰	۱۰	...	۱۲	...	۲	...	۱	...	۵	۴	۴	۸	۴۴
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۱	۳	۵	۹	۳	۲	...	۱	۱	...	...	۳	...	۱	...	۱	۱	۲۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۱۳	۱۳	۲۷	۲۲	۹	۱۳	...	...	۴	۵	۳	۳	...	۷	۱	۱	۲	۵۸
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۳	۷	۱۲	۶	۶	...	...	۱	۳	۳	۳	...	۱	۲	۱	۳	۳۰
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	[illegible]	۳	۶	۰	۶	۴	۵	...	...	.	۲	...	۱	۱	۵	۲	...	۲	۲۷
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۹	۱۹	۳۸	۵۶	۱۰	۶	...	...	۱	۵	۱	۸	...	۱	۱	۲	۳	۳۶
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۶	۱۹	۳۶	۵۸	۲۹	۲۹	...	...	۱۷	۲۰	۳	۹	...	۹	۳	۲	۶	۳۳
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۳	۷	۱۰	۱۲	۵	۷	...	۱	۳	۵	...	۲	...	۱	...	۱	۱	۳۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۸	۶	۱۴	۱۱	۹	۲	..	...	...	۵	...	۵	...	۱	...	۱	۱	۲۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۲	۴	۸	۷	۳	۳	..	...	...	۳	۱	۳	...	...	۱	۲	۳	۳۸
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۷	۹۰	۱۲۷	۱۳۳	۷۵	۵۹	..	...	۱۸	۹۲	۱	۳۷	۱	۱۵	۱۲	۹	۲۱	۳۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۸	۱۱	۱۹	۲۵	۱۶	۹	...	...	۳	۶	..	۶	...	۱۰	۶	۳	۹	۳۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۵	۵۲	۱۰۷	۱۰۵	۵۶	۴۹	...	...	۱	۴۸	۲	۳	۳	۸	۳	۱	۵	۳۷
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۱۰	۵	۱۵	۱۷	۸	۹	...	...	۵	۶	۱	۵	...	۱	۲	۱	۳	۳۰
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۸۰	۲۶	۵۶	۲۳	۹	۱۳	...	...	۸	۱	...	۳	...	۱۱	۲	۵	۷	۶۰
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۲۱	۹	۳۰	۲۰	۸	۱۲	...	...	...	۱۳	۱	۳	...	۲	...	۳	۳	۵۵
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۹	۱۲	۲۱	۹	۳	۶	...	...	...	۳	...	۳	...	۲	...	۱	۱	۶۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۳	۵	۹	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	..	۱	...	...	...	۲۵
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۳	۵	۹	۵	۳	۱	...	...	...	۳	...	...	...	۱	...		...	۴۰
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۳	۷	۱۱	۵	۲	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۳	۱	۳	۳	۳۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۸۹	۳	۲	۵	۶	۲	۳	...	...	...	...	...	۲	...	۳	۱	۳	۳	۳۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۱	۷	۸	۳	۱	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۳۳
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۵	۹	۱۳	۶		..	...	...	۱۰	۲	...	...	۲	۱	۲	۳	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: لڑکے	پیدائش: لڑکیاں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: پیچش و اسہال	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۳۲	۲۰	۱۷	۳۷	۳۳	۱۵	۱۸	...	...	...	۵	۱	۹	...	۹	۳	۶	۱۰	۳۱	۳۷
۳۱	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۱۰	۵	۱۵	۹	۴	۵	...	۱	...	۱	۲	۲	...	۱	...	۲	۲	۳۰	۱۹
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۵	۱۳	۲۸	۱۵	۸	۷	...		...	۳	۱	...	...	۱۰	۱	۱	۲	۵۶	۳۰
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۹	۶	۱۵	۱۳	۱۰	۳	...		...	۵	۱	...	...	۸	۳	۲	۵	۵۵	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۷	۲۰	۵۷	۸۰	۳۷	۴۳	.	...	۲۹	۱۹	۳	۱۲	...	۲۰	۸	۶	۱۲	۳۵	۴۹
		میزان کل ...	۱۱۵۰۷۳۴	۳۸۰	۵۳۷	۹۱۷	۸۱۲	۴۱۷	۳۹۵	...	۱۷	۹۷	۲۷۳	۳۵	۲۰۳	۹	۱۸۰	۷۷	۷۹	۱۵۹	۳۰	۳۵
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...		۱۸۹۳۴	۲	...	۲	۹	۲	۴	...	...	...	۳	...	۲	...	۱	...	۱	۱	۵	۱۶
	دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	..	۱	۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	۱	۱	۲۰	۲۰
	ڈلہوزی ...		۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...		۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۸ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۱۷ پیدائشیں (۳۸۰ لڑکے اور [illegible] ۴۳۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۰ ہے۔ اور ۸۱۲ اموات (۴۱۷ مرد اور ۳۹۵ عورتیں [illegible] درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے۔ قصبات [illegible] میں شرح اموات حسب ذیل [illegible] رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۳۳ بمقابلہ ۲۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ اور امرتسر میں [illegible] بمقابلہ ۲۹ اور ملتان میں ۴۹ بمقابلہ ۴۰ ۔

۱۴- اموات چیچک سے پانی پت میں۔ بھوانی و رو هتک و شاہ آباد و جھجر اور لائل پور هر ایک میں ۱ درج رجسٹر ہوئیں۔ ۹۷ اموات زکاموں سے درج رجسٹر دوران ماہ ہوئیں جن میں ۲۶ ملتان میں۔ ۱۸ لاہور میں ۱۷ لودھیانہ میں۔ بھوانی اور سیالکوٹ هر ایک میں ۷۔ بٹالہ میں ۶۔ ۵ انبالہ میں۔ ۴ جھجر دو گوجرانوالہ اور قصور هر ایک میں ۳۔ شاہ آباد و جگادھری جالندھر اور امرتسر هر ایک میں ۱۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۸ع۔

دستخط — کپتان ایچ ملز میوٹلاکی۔
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

— حسب الحکم توجمہ کیا گیا

دستخط — علی مظفر خان
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط — لالہ بھگوان چند
میر مترجم

۳۶۳۸ سی-ایس ۵۱۰ — ۸-۳-۱۸ — ۱۹۱۸ ام ایس جی پی پی لاہور۔

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۰] لاہور — ۸ مارچ (مجریہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع) — یوم جمعہ [جلد ۶ ۴

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۱۸ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	یکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	یکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	یکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی کے سالانہ	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۵	۸	۱۳	۵	۱	۳	...	...	...	۱	۱	...	...	۳	...	۲	۲	۳۰	۱۵
۲	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۱	۷	۱۸	۸	۶	۲	...	...	...	۲	۱	۱	...	۴	۲	...	۲	۶۳	۲۹
۳	حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۹	۱۲	۲۱	۳۹	۲۶	۲۵	...	۳	۱۲	۱۳	...	۳	...	۱۳	۲	۳	۶	۳۵	۷۷
۴	حصار	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۹	۱	۷	۱۰	۵	۵	...	۱	...	۳	...	۵	...	۱	۱	۳	۳	۲۵	۳۶
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۱	۱۲	۲۳	۱۱	۷	۳	...	۱	...	۳	...	...	۱	۵	۱	۲	۳	۶۱	۲۹
۶	روہتک	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۸	۵	۱۳	۱۵	۸	۷	...	۱	۹	...	...	۲	۱	۲	۱	...	۱	۶۳	۷۵

۵۹۸۸ ایم ایس جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے		
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۳	۶	۳	۳	...	...	...	...	۱	...	...	...	۳	۲	...	۱
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۶	۱۲	۱۸	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	۳	۱	۱	۹	...	۱۱	۲	۱	۳
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۸	۱۵	۹	۵	۴	...	...	...	۵	...	۱	...	۳	:	۲	۳
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۵	۴	۹	۷	۳	۴	...	...	...	۵	...	۲	...	...	...	...	...
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۰	۱۳	۲۳	۲۲	۷	۱۵	...	۱	...	۵	...	۵	...	۹	۲	۴	۹
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۲	۳	۵	۶	۲	۴	...	۱	۲	...	...	۳	...	...	...	...	...
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۶	۱۰	۱۶	۲۴	۱۳	۱۱	...	...	۳	۷	...	۸	...	۹	۱	۲	۳
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۴	۳	۷	۱۹	۹	۱۰	...	...	۴	۴	۱	۴	...	۹	...	۱	۱
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور		۷	۱	۸	۸	۳	۳	...	...	۲	۳	...	۱	...	۲	۱	۱	۲
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۸	۱۶	۳۴	۲۴	۹	۱۵	...	...	۱	۹	۲	۵	...	۷	۱	۳	۴
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۱	۱۶	۳۷	۷۰	۳۶	۳۴	...	...	۳۸	۱۵	...	۶	۱	۱۰	۲	۲	۳
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۱۰	۱۷	۲۲	۱۶	۶	...	...	۱۱	۲	...	۴	...	۳	۴	۱	۵
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۱۰	۱۱	۲۱	۱۴	۶	۸	...	...	...	۷	۱	۵	...	۱	۱	...	۱
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۶	۱۲	۷	۲	۵	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	...	...	...
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۷	۶۵	۱۲۲	۱۵۳	۷۸	۷۵	...	...	۱۳	۷۴	۳	۳۹	۲	۲۲	۱۲	۷	۱۹
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۴	۹	۱۳	۲۷	۱۵	۱۲	...	...	۱۶	۱۰	...	...	۱	...	...	...	—
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۶۰	۵۷	۱۱۷	۱۰۹	۶۴	۴۵	...	...	۱	۴۳	۱	۵۰	...	۱۳	۱۱	۷	۱۸
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۲	۹	۲۱	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	۱۰	۵	...	۹	...	...	۱	۲	۳
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۸	۲۴	۴۲	۱۴	۷	۷	...	...	...	۵	...	۴	...	۵	۲	۱	۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۹	۱۳	۲۲	۱۳	۵	۸	...	...	...	۷	...	۲	...	۴	۱	۲	۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۹۳۶	۶	۱	۷	۱۰	۷	۳	...	...	...	۹	...	۴	...	...	۱	۱	۲
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۹	۳	۱۲	۵	۲	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۱	...	۱	۱
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۷	۱۲	۵	۴	۱	...	...	...	۳	...	۲	...	...	۱	۱	۲
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۶	۸	۱۴	۵	۴	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	۲	...	۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۲	۵	۶	۱	۵	...	...	...	۱	...	...	...	۲	۱	۱	۲
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۶	۶	۱۲	۹	۷	۲	...	...	...	۲	...	۲	...	۵	۲	۱	۳
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۷	۱۰	۱۲	۸	۴	...	...	...	۹	۱	۳	...	۲	...	۲	۲

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی کے سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی کے سال
۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۱۱	۲۸	۲۵	۱۹	۶	...	...	...	۹	۳	۸	۱	۷	۵	۳	۷	۳۱	۲۸
کیمل پور ...	کیمل پور ...	۱۹۵۷۸	۸	۲	۱۰	۳	۳	...	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۲	...	۲	۲۶	۱۱
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۶	۱۳	۲۹	۲۲	۱۶	۶	...	...	...	۷	۲	...	...	۱۳	۱۰	۳	۱۳	۵۸	۳۳
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۹	۶	۱۵	۱۱	۸	۳	...	..	...	۳	۲	...	...	۵	۵	۳	۸	۵۵	۳۰
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۷	۲۵	۵۲	۷۱	۳۵	۳۶	..	...	۱۰	۳۲	۱	۹	...	۱۸	۳	۳	۸	۳۲	۳۳
میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۳۳۶	۳۲۹	۸۶۵	۸۷۳	۳۷۳	۳۰۰	...	۱۳	۱۳۵	۳۱۱	۳۰	۱۹۵	۷	۱۹۲	۸۲	۶۷	۱۳۹	۳۸	۳۸
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ..	...	۱۸۹۳۴			دفعہ نہیں آیا-																
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	۲	۲	...	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۳۵	۹۵
مری ...	...	۱۳۶۱	۱	۱	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۷۱	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۱۸ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۶۵ پیدائشیں (۳۳۶ لڑکے اور ۲۹ ۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ کے اور ۸۷۴ اموات (۳۷۳ مرد اور ۳۰۰ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ کے تھی - بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوائی :- لاہور میں ۳۸ بمقابلہ ۳۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۸ بمقابلہ ۲۲ اور ملتان میں ۳۳ بمقابلہ ۲۶-

۶- اموات چیچک سے پانی پت میں- ۴ ہوا ئی ہیں سونیپت رہتک و جہجر اور شاہ آباد ہر ایک میں ۱ درج رجسٹر ہوئیں- ۱۳۵- اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۳۸ لودھیانہ میں- ۱۹ قصور میں- ۱۳ لاہور میں- ۱۲ بھوانی میں- ۱۱ گوجرانوالہ میں- بٹالہ اور ملتان ہر ایک میں ۱۰- ۹ جہجر میں- ۴ جگادھری میں- ریواڑی اور انبالہ ہر ایک میں ۳- شاہ آباد اور ہوشیارپور ہر ایک میں ۲- جالندھر اور امرتسر ہر ایک میں ۱-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع-

دستخط ـــ کپتان ایچ ملز میرنگ ٹنڈ
قائم مقام کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم توجہ کیا گیا

دستخط ـــ علی مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط ـــ لالہ بھگوان چند
میر ملازم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۵

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا.

نمبر ۱۱] لاہور — ۱۵ مارچ (مجریہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع) — یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر اسباب	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۹	۶	۱۵	۹	۳	۶	...	...	...	۱	...	۲	...	۵	۱	...	۱	۳۶	۲۷
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۹	۶	۱۵	۹	۶	۳	...	...	...	۳	...	۳	...	۲	۲	۲	۳	۴۳	۳۲
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۴	۱۲	۱۶	۵۳	۲۵	۲۸	...	۹	۱۵	۱۰	۳	۳	---	۱۲	۹	۳	۱۰	۲۷	۸۹
۴		سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۴	۵	۹	۲۰	۱۴	۶	..	...	...	۵	۳	۷	...	۳	۳	۱	۳	۳۲	۷۱
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۹	۷	۱۶	۶	۳	۳	...	۱	...	۵	---	...	---	...	...	...	...	۳۲	۱۶
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۴	۵	۹	۱۰	۳	۷	---	۲	۲	...	۱	۲	...	۳	...	۲	۲	۳۳	۳۹

۲۶۶۲ پی جی جی

نمبر	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۷	۶	۱۳	۵	...	۵	...	...	...	...	...	...	۱	۳	...	۲	۲	۵۶	۲۲
	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۸	۸	۱۶	۱۴	۵	۹	...	...	۴	...	۱	۴	...	۵	۱	۱	۲	۳۴	۲۹
	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۸	۹	۱۷	۸	۶	۲	...	...	...	۴	...	۱	...	۳	۳	...	۳	۳۲	۲۰
		کیتھل ...	۱۲۹۹۲	۴	۸	۱۲	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	۱	۱	۳۹	۸
		پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۴	۱۴	۲۸	۲۳	۹	۱۴	...	۴	...	۸	۲	۶	...	۳	۲	۲	۴	۵۶	۴۶
		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۸	۴	۱۲	۸	۶	۲	...	۱	۲	۱	...	...	...	۴	۲	...	۲	۵۷	۳۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۷	۹	۱۶	۳۰	۱۹	۱۱	...	...	۱۱	۱۱	۳	۳	...	۲	...	۱	۱	۳۴	۶۴
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۷	۵	۱۲	۱۹	۱۰	۹	...	...	۷	۷	...	۱	...	۴	۲	۴	۶	۵۲	۸۲
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۔	۱۰	۶	۱۶	۹	۵	۴	...	...	۲	۵	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۹	۲۷
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۰	۲۹	۵۰	۳۶	۲۳	۱۳	...	...	۸	۱۰	۲	۱۳	۱	۲	۷	۱	۸	۳۷	۳۴
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۸	۱۵	۳۳	۷۲	۳۹	۳۳	...	...	۳۴	۱۹	...	۹	...	۱۰	۵	۳	۸	۴۰	۸۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۷	۱۴	۲۶	۱۵	۱۱	...	...	۱۶	۷	...	...	...	۳	...	۲	۲	۳۹	۹۱
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۴۳۶۷۸	۴	۸	۱۲	۵	۱	۴	...	...	...	۱	...	۳	...	۱	۱	...	۱	۲۵	۱۰
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۲	۵	۷	۱۱	۶	۵	...	...	۳	۶	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۳۳	۵۲
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۷	۶۹	۱۲۶	۱۷۵	۷۷	۹۸	...	...	۱۲	۳۸	۳	۳۶	...	۲۶	۱۷	۱۳	۳۰	۳۱	۳۶
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۸	۷	۱۵	۲۷	۱۴	۱۳	...	...	۱۰	۶	...	۳	۲	۶	۱	۴	۵	۳۲	۵۷
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۰	۵۵	۱۱۵	۲۰۳	۹۷	۳۹	...	...	۶	۴۷	۳	۴۰	...	۸	۱۵	۸	۲۳	۴۰	۳۶
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۸	۹	۱۷	۱۷	۸	۹	...	...	۳	۷	...	۵	...	۲	۱	...	۱	۳۴	۳۴
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۲۴	۱۶	۴۰	۱۶	۱۲	۴	...	...	...	۵	۱	۳	...	۷	۳	-	۵	۴۳	۱۷
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۲	۱۹	۳۱	۲۲	۹	۱۳	...	...	...	۱۰	...	۳	...	۶	۲	۳	۵	۵۷	۴۰
۲۷		وزیر آباد ...	۱۷۹۳۶	۸	۷	۱۵	۶	۲	۴	...	...	...	۶	...	...	...	...	...	۲	۲	۳۶	۱۸
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۷	۹	۱۶	۱۳	۶	۷	...	...	...	۶	۱	۳	...	۳	...	۱	۱	۴۵	۳۶
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۳	۵	۳	۲	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	...	۲	...	۲	۲۰	۱۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۹	۱۳	۲۲	۸	۴	۴	...	...	...	۴	۱	۳	...	۱	۱	...	۱	۷۵	۲۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۶۹	۲	۲	۴	۱۰	۵	۵	...	...	...	۲	۲	۳	...	۳	...	۲	۲	۲۰	۵۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۵	۸	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	۲	۲	۳۴	۸
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۵	۵	۱۰	۵	۳	۲	...	...	۲	۳	۱	...	...	...	...	...	...	۳۹	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۱	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۴۹۹۳۴	۱۰	۱۸	۲۸	۲۲	۱۵	۷	...	...	...	۷	۱	۶	...	۸	۵	۲	۷	۳۱	۲۵
[illegible]	کیمل پور ...	کیمل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۳	۱۰	۷	۵	۲	...	...	۱	۱	...	۲	...	۳	۲	۱	۳	۲۹	۱۹
[illegible]	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۵	۱۵	۳۰	۱۸	۶	۱۲	...	...	...	۹	۳	...	...	۶	۱	۳	۴	۶۰	۳۶
[illegible]	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۹	۵	۱۴	۱۰	۶	۴	...	...	...	۳	۱	۳	...	۳	۲	۱	۳	۵۱	۳۷
[illegible]	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۹	۵۴	۹۳	۹۶	۵۸	۳۸	..	...	۲۹	۲۹	۹	۱۳	...	۱۶	۲	۵	۷	۳۸	۵۸
	میزان کل ...		۱۱۹۹۶۵	۳۵۸	۵۵۰	۹۰۸	۹۰۶	۳۹۴	۳۱۲	...	۱۷	۱۹۹	۳۱۸	۳۹	۱۸۳	۳	۱۷۸	۹۰	۷۵	۱۶۵	۳۰	۳۹
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...		۱۸۹۳۴	۱	۵	۶	۸	۳	۵	...	...	...	۳	...	۲	...	۳	۱	۵	۶	۱۶	۲۲
	ڈھرم سالہ ...		۲۵۱۸	..	۲	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۳۱	۲۰
	ڈلہوزی ...		۹۳۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...		۱۳۶۴	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۰۸ پیدائشیں (۳۵۸ لڑکے اور ۵۵۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۰ ہے۔ اور ۹۰۶ اموات (۳۹۴ مرد اور ۳۱۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:۔ لاہور میں ۳۶ بمقابلہ ۳۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۲۶ بمقابلہ ۳۰ اور ملتان میں ۵۸ بمقابلہ ۳۲۔

۹-اموات چیچک سے-بہوانی میں-۴ پانی پت میں-۲ جہجر میں-روہتک اور شاہ آباد ہر ایک میں ۱ درج رجسٹر ہوئیں-۱۶۶- اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۳۴ لودھیانہ میں-۲۹ ملتان میں-۱۶ جگراؤں میں-۱۵ بہوال ۱۲ لاہور میں-۱۱ انبالہ میں-۱۰ قصور میں-۸ جالندھر میں-۷ جگادھری میں-۶ امرتسر میں-۴ راہوں میں-فاضلکا اور بٹالہ ہر ایک میں ۳-جہجر و شاہ آباد اور ہوشیارپور ہر ایک میں ۲- پنڈ دادنخاں اور لائل پور ایک میں ۱-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط ڈبلیو ایچ ملز میجر ائی ایم ایس
بجائی کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

صحیح ترجمہ کیا گیا

دستخط علی مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و مترجم گورنمنٹ پنجاب

دستخط لالہ بھگوان چند
ہیڈ مترجم۔

۲۶۶۲ سی-ایس ۵۱۰-۲۲-۳-۱۹۱۸ ام ایس جی پی پی لاہور-

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۲] لاہور — ۲۲ مارچ (مجریہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع) — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اُس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: چیچک	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر وجوہ	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۷	۳	۱۱	۱۱	۶	۵	...	...	۲	۲	۱	۳	...	۳	۲	۱	۳	۳۳	۳۳
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۷	۸	۱۵	۱۰	۷	۳	...	...	۱	۱	...	-	...	۵	۱	...	۱	۵۳	۳۶
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۲	۱۳	۲۵	۳۸	۳۰	۲۸	...	۲	۲	۸	۲	۳	...	۱۲	۴	۲	۶	۳۲	۸۱
	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۶	۳	۹	۹	۷	۲	...	...	...	۳	۱	۲	...	۲	...	۱	۱	۳۲	۳۲
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۴	۹	۱۳	۱۳	۶	۷	...	...	...	۸	۱	۲	...	۲	۱	۲	۳	۳۴	۳۳
	جہجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۶	۱۲	۵	۳	۱	...	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۵۶	۴۵

۲۷۳۰ پی۔جی۔پی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۴	۶	۱۰	۴	۲	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۴۳	۱۷
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۵	۹	۱۴	۲۰	۱۰	۱۰	...	...	۶	...	...	۵	۱	۸	۱	۳	۴	۳۰	۴۲
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۱۰	۱۷	۱۰	۲	۸	...	...	...	۵	...	۳	...	۲	۱	...	۱	۴۲	۲۵
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۲	۵	۷	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۲	۲۹	۱۲
۱۱		پانی ...	۲۹۳۳۲	۱۳	۱۰	۱۳	۱۸	۱۰	۸	...	۲	...	۱۱	۱	۲	...	۲	۴	۲	۶	۳۶	۳۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۳	۸	۱۳	۸	۵	...	۳	۳	...	...	۳	...	۴	۱	۲	۳	۳۸	۶۲
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۱۱	۹	۲۰	۲۵	۱۴	۱۱	...	...	۴	۲	۴	۹	...	۳	۲	۱	۳	۴۴	۵۶
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۹	۱۰	۱۹	۱۳	۶	۷	...	...	۴	۴	...	۲	...	۳	...	...	...	۸۲	۵۶
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	[illegible]	۵	۵	۱۰	۹	۴	۵	...	...	۱	۴	...	۳	...	۱	۱	...	۱	۳۰	۲۷
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۲۰	۱۸	۳۸	۲۵	۱۴	۱۱	...	...	۷	۶	...	۶	...	۶	۳	۳	۶	۳۶	۲۴
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۳	۱۹	۴۲	۹۲	۳۲	۵۱	...	...	۵۰	۲۹	۳	۸	...	۹	۳	۴	۷	۵۱	۱۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۱	۸	۳۹	۲۱	۱۸	...	...	۲۷	۷	...	...	...	۵	۴	...	۴	۲۸	۲۶
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۴	۵	۹	۴	۱	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	...	...	...	...	۱۹	۸
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۲	۹	۱۱	۷	۱	۶	...	...	۱	۳	...	۲	...	۱	...	۳	۳	۵۲	۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۸	۵۱	۱۴۹	۱۳۵	۸۸	۴۷	...	...	۱۳	۹۹	۲	۴۱	۲	۱۷	۲۱	۵	۲۶	۳۰	۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۸	۱۱	۱۹	۳۶	۱۴	۲۲	...	...	۱۴	۱۳	۱	۳	۱	۴	۱	۳	۴	۴۰	۹
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۶۲	۳۷	۹۹	۱۲۷	۶۸	۵۹	...	...	۸	۹۰	۱	۱۳	۱	۱۴	۳	۶	۸	۳۴	۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۲	۹	۲۱	۱۱	۸	۳	...	...	۳	۵	...	۳	...	...	۱	...	۱	۴۱	۴
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۲	۲۳	۲۲	۴۵	۱۳	۷	۶	...	...	...	۲	...	۴	...	۷	۲	۱	۳	۴۸	۴
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۲	۱۷	۲۹	۲۸	۸	۲۰	...	...	...	۲۲	...	۲	...	۴	۳	۴	۷	۵۰	۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۳	۵	۸	۱۰	۶	۴	...	...	...	۸	...	...	...	۲	[illegible]	...	۲	۲۴	.
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۴	۷	۸	۱۵	۷	۴	۳	...	...	...	۱	...	۴	...	۲	۲	۱	۳	۴۲	.
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۶	۷	۷	۱۴	۷	۷	۱۴	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۶۱	۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۴۰۲	۳	۴	۷	۱۳	۹	۴	...	...	...	۸	...	۲	...	۳	۲	...	۲	۲۴	۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	...	۲	۸	۳	۵	...	...	...	۳	...	۴	...	۱	۱	...	۱	۱۰	[illegible]
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۶۸	۳	۳	۶	۴	۲	۲	...	...	۱	۲	۱	...	...	...	...	...	...	۲۵	۷
		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۶	۳	۹	۱۳	۸	۵	...	۳	۵	۲	۱	...	...	۲	۲	۱	۲	۴۴	۶

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بوجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۰۹۹۳۲	۱۸	۱۲	۳۰	۱۸	۸	۱۰	...	...	...	۵	...	۸	۱	۳	۱	۱	۲	۳۳	۲۰
۳۵	لائلپور ...	لائلپور ...	۱۹۴۷۸	۵	۵	۱۰	۹	۲	۳	...	...	...	۳	۱	...	..	۲	...	۲	۲	۲۹	۱۹
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۲	۵	۱۷	۱۷	۹	۸	..	..	...	۹	۱	۲	...	۸	-	۵	۸	۳۳	۳۳
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۲	۱۱	۲۳	۶	۲	۳	..	..	...	...	...	...	...	۶	...	۱	۱	۸۲	۲۲
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۰	۳۳	۵۳	۱۵۸	۹۷	۶۱	.	...	۹۲	۳۶	۲	۱۶	...	۳۲	۸	۵	۱۳	۳۲	۹۶
	میزان کل ...		۱۱۹۹۶۵ ۵	۴۳۴	۴۱۴	۸۴۸	۹۸۲	۵۲۸	۳۵۴	--	۹	۲۳۳	۳۳۷	۴۳	۱۸۵	۹	۱۸۸	۷۸	۶۰	۱۳۸	۳۷	۳۳
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...		۱۸۹۳۴	...	...	...	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۱	...	۱	۱	...	۸
	دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	..	۲	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	۳۰	...
	ڈلہوزی ...		۹۳۸	...	...	...	..	...	...	...	...	...	...	...	...	...	..	...	...	...	...	..
	مری ...		۱۳۶۹	..	۲	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	..	...	...	...	...	۷۱	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے شہروں اور قصبات میں ۸۴۸ پیدائشیں (۴۳۴ لڑکے اور ۴۱۴ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ ہے اور ۹۸۲ اموات (مرد ۵۲۸ اور ۳۵۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۳ ہے۔ ستین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:۔ لاہور میں ۳۳ بمقابلہ ۳۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۳ بمقابلہ ۳۵ اور ملتان میں ۹۶ بمقابلہ ۲۸۔

۳- اموات بذریعہ ـــ شاہ آباد میں- بھوانی و جگادھری اور پانی پت ہر ایک میں ۲ درج رجسٹر ہوئیں- ۲۳ اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۲ ملتان میں- ۵ لودھراں میں- ۲۷ گوجرانوالہ میں- ۲۱ بھوانی لاہور اور قصور ہر ایک میں ۹- ۸ امرتسر میں- ۷ جالندھر میں- ۶ راولپنڈی میں- انبالہ اور جگادھری ہر ایک میں ۴- شاہ آباد و بٹالہ اور پنڈ دادنخان ہر ایک میں ۳- ۲ حصار میں- ہانسی و جگادھری و ہوشیار پور و فاضلکا اور جہلم ہر ایک میں ۱-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء-

دستخط ـــ کیپٹن ایچ ملز میڈیکل آفیسر-
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط ـــ علی مظفر خان
ہیڈ ٹرانسلیٹر کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

دستخط ـــ لالہ بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ بذریعہ ... برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور-

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۳] لاہور — ۲۹ مارچ (مجریہ ۵ اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعہ [جلد ۳۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب و [illegible]	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۸	۴	۱۲	۹	۶	۳	...	...	...	۵	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۳۹	۲۷
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۹	۵	۱۴	۱۳	۳	۱۰	...	...	۹	۱	۱	...	۱	۳	۱	۱	۲	۵۰	۳۶
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۰	۹	۱۹	۸۱	۳۹	۳۵	...	۲	۳۵	۳	۲	۹	...	۲۲	۵	۳	۸	۳۲	۱۳۶
	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۲	۲	۳	۱۱	۸	۳	...	...	...	۶	...	۲	...	۳	۲	۱	۳	۱۳	۳۹
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۵	۴	۹	۸	۲	۶	...	۱	...	۳	...	۲	—	۱	...	۱	۱	۲۳	۲۱
	جھجھر ...	۱۰۹۱۷	۲	۵	۷	۷	۱	۶	—	۲	۱	...	...	۲	...	۱	...	۲	۲	۳۳	۳۳

۸ ایس جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے اطفال			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب ...
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۳	۵	۹	۴	۴	...	...	...	...	۱	۱	...	...	۲	۱	...	۱	۳۹	۱۷
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۴۷۸۰	۵	۱۲	۱۷	۲۳	۱۱	۱۱	...	...	۸	۱	۳	۵	...	۵	۱	...	۱	۳۹	۲۲
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۹	۱۶	۹	۴	۵	...	...	...	۴	۱	۱	...	۳	۲	۳	۵	۳۹	۲۵
۱۰		کیتھل ...	۱۴۹۹۲	۶	۶	۱۲	۲	۱	۱	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۴۹	۸
۱۱		پانی پت ...	۲۶۴۴۲	۶	۱۲	۱۸	۱۱	۷	۴	...	۲	...	۵	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۳۶	۲۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۷	۳	۱۰	۸	۴	۳	...	۴	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	۳۸	۳۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۳	۸	۱۱	۲۰	۸	۱۲	...	...	۱۰	۲	...	۵	...	۳	...	۱	۱	۲۳	۴۳
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۴	۳	۷	۱۱	۷	۴	...	...	...	۲	...	۴	...	۵	...	...	...	۳۰	۴۸
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۔	۷	۶	۱۳	۸	۴	۴	...	...	۱	۴	...	۲	...	۱	...	...	...	۴۰	۲۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۹	۱۷	۳۰	۲۴	۱۶	۱۸	...	...	۷	۱۲	۲	۷	۱۱	۵	۹	۴	۱۰	۳۴	۳۲
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۵	۱۷	۳۲	۸۰	۳۷	۴۳	...	...	۳۳	۲۷	۳	۹	...	۸	۳	۵	۷	۳۹	۹۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۹	۱۹	۵۷	۳۵	۲۲	...	...	۴۵	۷	...	۲	...	۳	۳	...	۳	۵۹	۹۹
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۴	۷	۱۱	۹	۵	۴	...	...	...	۲	...	۴	...	۳	۱	۱	۲	۲۳	۱۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۸	۶	۱۴	۱۵	۵	۱۰	...	...	۲	۷	...	۳	...	۳	۲	۲	۴	۶۷	۷۱
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۹	۶۳	۱۲۲	۱۲۳	۷۹	۶۴	...	...	۴۱	۶۶	۵	۳۰	۲	۱۶	۱۴	۱۳	۲۷	۳۰	۳۵
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۴	۸	۱۴	۲۲	۲۰	۱۴	۶	...	...	۹	۹	...	۲	...	۳	۱	۱	۲	۴۶	۴۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۷	۴۵	۱۰۲	۱۳۱	۷۱	۶۰	...	...	۳۱	۳۷	۹	۴۴	۲	۱۱	۴	۴	۸	۳۵	۴۶
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۹	۱۲	۲۳	۲۳	۱۵	۸	...	...	۹	۸	...	۴	...	۲	۱	۱	۲	۳۹	۳۹
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۲	۱۳	۲۵	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۷	...	۳	...	۹	۲	۳	۵	۴۷	۲۰
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷			نقشہ	نہیں	آیا														
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶																			
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۶	۷	۱۳	۹	۲	۴	...	...	۱	۲	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۳۹	۱۷
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۳	۷	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۳۱	۱۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۴۰۲	۹	۵	۱۴	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۴۸	۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۹۹	۲	۲	۴	۸	۳	۵	...	...	...	۲	...	۲	...	۴	۳	...	۲	۲۰	۳۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۵	۲	۱	۱	...	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۱	۸
		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۴	۲	۶	۱۶	۱۲	۴	...	...	۷	۳	...	۱	...	۵	۳	۱	۴	۳۰	۲۹

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۶	۱۷	۳۳	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۷	۱	۳	...	۵	۹	۳	۹	۳۷	۱۹
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	...	۳	۲	۲	...	...	...	...	...	...	۲	...	۱	۱	...	۱	۸	۵
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۳	۱۲	۲۹	۱۹	۱۲	۳	...	...	...	۸	۲	..	...	۳	۹	۱	۷	۵۲	۳۲
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۳	۱۱	۲۴	۹	۵	۳	...	...	...	۳	۱	...	...	۳	۱	۳	۳	۸۸	۳۳
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۶	۲۷	۴۳	۲۵۷	۱۴۶	۱۱۱	.	۱	۵۵	۳۰	۲	۱۳	...	۴۶	۵	۷	۱۲	۲۹	۱۵۶
میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۳۷۶	۳۸۳	۷۵۹	۱۰۹۲	۵۸۳	۵۰۹	...	۱۳	۳۹۱	۲۰۲	۳۲	۱۹۹	۹	۱۹۱	۷۶	۹۳	۱۳۰	۳۴	۴۱
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴			نقشہ	نہیں	آیا-														
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۵۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۵۹ پیدائش (۳۷۶ لڑکے اور ۳۸۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ کے اور ۱۰۹۲ اموات (مرد ۵۸۳ اور ۵۰۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں—جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۹ کے—تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:—لاہور میں ۳۵ بمقابلہ ۳۳ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۲۵ بمقابلہ ۳۴ اور ملتان میں ۵۶ بمقابلہ ۳۳-

۴۔ اموات چیچک سے شاہ آباد میں ۳ جہلم میں ۔ بہوانی اور پانی پت ہر ایک میں ۲ ۔ روہتک اور ملتان ہر ایک
میں ۱ درج رجسٹر ہوئیں ۔ ۳۹۱ اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۵۵ ملتان میں ۔ بہوانی اور جگراؤں
ہر ایک میں ۳۵ ۔ ۳۳ لودھیانہ میں ۔ ۳۱ امرتسر میں ۔ ۲۱ لاہور میں ۔ ۱۰ انبالہ میں ۔ قصور اور بٹالہ ہر ایک میں ۹ ۔ ۸ ریواڑی
میں ۔ جالندھر اور پلک دانشاں ہر ایک میں ۷ ۔ ۶ ہانسی میں ۔ ۳ ڈاسکا میں ۔ جہلم و ہوشیار پور اور گجرات ہر ایک میں ۱ ۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط ۔ ڈبلیو ایچ ملز میجر آئی ۔ ایم ۔ ایس ۔
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب ۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط ۔ علی مظفر خاں
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط ۔ [illegible] چند
میر مترجم

رجسٹر نمبر ایل ۸۴۰

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۴] لاہور — ۵-اپریل (مجریہ ۱۲-اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع)—یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت							ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	چیچک	ہیضہ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۳	۹	۱۳	۹	۵	۱	...	...	۲	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۳۰	۱۸
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۵	۳	۹	۲۱	۸	۱۳	...	۷	۲	۱	۲	...	۹	۱	۲	۳	۳۲	۷۵
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۰	۵	۱۵	۷۱	۳۲	۳۹	۳	۳۶	۵	...	۳	...	۱۳	۳	۳	۷	۲۰	۱۱۹
	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۳	۵	۹	۱۰	۵	۵	...	...	۳	۲	۲	...	۳	۱	۱	۲	۳۲	۳۶
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۷	۱۰	۱۷	۱۳	۵	۸	۱	...	۷	۱	۱	...	۳	۲	۱	۳	۳۵	۳۳
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۲	۳	۵	۳	۳	...	...	۲	...	...	...	...	۱	...	...	...	۲۵	۱۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات	اموات: شرح فی ہزار	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۷	۷	۱۴	۷	-	۳	...	...	...	۵	...	۱	...	۱	۳	۱	۳	۹۱
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۱	۹	۲۰	۳۹	۸	۲۱	...	...	۲۳	...	۲	۹	...	۷	۲	۱	۳	۳۲
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۰	۷	۱۷	۹	-	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۲	۱	...	۱	۳۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۶	۱۳	۶		۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	...	...	۵۳
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۷	۱۲	۱۹	۱۰		۵	...	...	...	۲	...	۱	...	۵	۱	۳	۵	۳۸
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۴	۷	۱۷		۱۰	...	۳	۵	۳	...	۳	...	۲	۲	۲	۳	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۹	۵	۱۴	۱۶		۸	...	...	۷	۵	...	۲	...	۲	...	...	...	۳۰
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۴	۶	۹		۳	...	...	۲	۲	...	۲	...	۳	۳	...	۳	۲۶
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور		۹	۶	۱۵	۲۰	۱	۹	...	...	۳	۱۰	...	۱	۱	۳	۲	...	۲	۳۶
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۱۶	۱۷	۳۳	۳۶	۱	۱۷	...	...	۸	۱۲	۲	۸	۳	۳	۳	۳	۹	۳۱
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۱	۹	۲۰	۸۳	۳	۳۵	...	...	۵۱	۱۶	۳	۵	...	۹	۳	۳	۶	۲۳
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۷	۹	۱۴	۵۸	۲	۳۰	...	...	۳۱	۹	...	۲	...	۹	۲	۳	۵	۳۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۵	۳	۸	۵		۳	..	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۱۷
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۴	۷	۲۱	۱۷	۳	..	...	۶	۸	۲	۳	---	۲	۳	۱	۳	۳۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۴۲	۵۳	۹۶	۳۹	۷۳	۶۹	..	...	۱۵	۶۵	۹	۳۳	۳	۱۳	۱۲	۹	۲۱	۲۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۷	۷	۱۴	۳۳	۱۵	۱۹	..	...	۱۱	۱۶	...	۲	۱	۳	۲	۵	۷	۲۹
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۱	۳۶	۹۷	۱۰۰	۸۱	۵۹	...	...	۲۷	۵۳	۱	۳۵	۲	۱۲	۱۰	۷	۱۷	۳۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۲	۵	۱۷	۱۱	۳	۷	...	...	۷	۳	...	۱	...	...	۱	...	۱	۳۳
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۲	۲۳	۴۵	۱۹	۱۱	۸	...	...	...	۲	..	۶	...	۱۱	۳	۳	۱۰	۳۸
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۹	۵	۱۴	۸	۹	۹	..	...	۱	۸	۲	۳	...	۳	۱	۳	۳	۲۶
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۵	۲	۷	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۱	...	۱	۲۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۵	۷	۱۲	۹		۵	...	...	...	۵	...	۳	..	۳	۱	...	۱	۳۳
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۹	۳	۱۲	۳		۳	--	...	...	۵	...	...	...	۱	...	۱	۱	۵۹
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۴	۵	۹	۷		۲	...	...	...	۳	۱	۱	۱	۲	۲	...	۲	۳۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۴	۶	۱		۱	...	...	...	...	۱	۱٪	...	...	...	...	...	۳۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۵	۹	۵		۳	...	...	...	۳	...	۱	---	۳	۱	۱	۲	۳۸
۳۳		پنڈدادنخان	۱۰۵۹۰	۲	۳	۵	۸		۱۰	..	...	۹	۸	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۲۵

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی تعداد مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۷	۲۴	۱۹	۱۰	۹	...	...	...	۹	۱	۹	۱	۵	۲	۳	۷	۲۷	۲۱
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۸	۸	۱۶	۱۲	۹	۳	...	۱	...	۹	...	...	..	۲	۵	...	۵	۳۲	۳۲
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۳	۱۷	۳۰	۱۷	۹	۸	..	..	...	۲	۳	۲	...	۱۰	۴	۵	۹	۹۰	۲۳
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۵	۶	۱۱	۸	۳	۵	...	.	...	۳	۱	...	...	۳	۱	۲	۳	۳۰	۲۹
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۵	۱۷	۳۲	۳۰۲	۱۷۴	۱۲۸	.	...	۲۰۳	۵۳	۵	۹	...	۳۰	۹	۷	۱۳	۱۹	۱۸۳
میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۳۷۲	۳۵۷	۷۳۰	۱۲۳۹	۶۵۵	۵۸۱	...	۹	۳۷۷	۳۵۳	۳۷	۱۰۳	۱۲	۱۸۵	۹۲	۷۶	۱۶۸	۳۲	۵۴
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...		۱۸۹۳۴ ...	۳	۳	۶	۱۱	۸	۳	...	...	...	۵	...	۲	...	۳	۲	...	۱	۱۶	۳۰
دھرم سالہ ...		۲۵۱۸ ...	نقشہ نہیں آیا																		
ڈلہوزی ...		۹۳۸ ...	...	...	...	...	..	..	...	...	..	...	...	...	..	...	...	...	.	...	...
مری ...		۱۳۶۱ ...	۱	...	۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۳۰ پیدائش (۳۷۲ لڑکے اور ۳۵۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے۔ اور ۱۲۳۹ اموات (۶۵۵ مرد اور ۵۸۱ عورتیں) رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۴ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:- لاہور میں ۳۴ بمقابلہ ۳۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۸ بمقابلہ ۳۱ اور ملتان میں ۱۸۳ بمقابلہ ۳۳۔

۴۷۷- موتیں رجسٹر درج ہوئیں ۱ میں فرائیک ولبھ پور اور رہتک میں بہوانی میں ۳- شاہ آباد میں چیچک سے ۴۰۳ اموات علاقہ سے ۲۰۳ ملتان میں ۵۱- لودھیانہ میں ۳۹- بھوانی میں ۳۱- جگراؤں میں اموات ... درج ۲-۳ ہوئیں ... ۲۷ امرتسر میں ۲۳- راولپنڈی میں ۱۵- لاہور میں ۱۱- قصور میں ۹- پنڈ دادنخاں میں ۸- جالندھر میں - ہانسی و انبالہ اور بٹالہ فرائیک میں ۶-۷ فاضلکا میں ۹ شاہ آباد میں ۴ ہوشیارپور میں ۳۳- و جگادھری فرائیک میں ۲- اور گوجرانوالہ میں ایک

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط۔ [illegible] ایم ملز [illegible]
بعہدہ کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط۔ علی مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و مترجم گورنمنٹ پنجاب

دستخط۔ لالہ [illegible]
[illegible]

رجسٹر نمبر ایل ۸۴

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۵] لاہور — ۱۲- اپریل (مجریہ ۱۹- اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۲	۱۲	۲۴	۱۲	۷	۵	...	...	۱	۲	...	۴	...	۹	۱	۲	۳	۳۷	۳۶
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۷	۱۱	۱۸	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	۲۱	۱	۱	...	...	۸	۲	۲	۴	۹۴	۷۵
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۵	۲۲	۱۱۸	۶۱	۵۷	...	۵	۸۶	۶	۱	۵	...	۱۵	۸	...	۸	۳۷	۱۹۸
	سرسہ ...	۱۳۶۲۶	...	۲	۲	۶	۳	۳	...	...	...	۲	۱	...	...	۳	۱	۲	۳	۷	۲۱
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۵	۲	۷	۸	۶	۲	...	...	...	۷	...	...	...	۱	۲	۲	۴	۱۹	۲۱
	جھجھر ...	۱۰۶۱۷	۳	۱	۵	۶	۳	۳	...	۳	...	...	...	...	...	۲	۲	...	۲	۲۵	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۱	۵	۸	۵	۳	...	۱	...	۲	...	۲	...	۳	۳	...	۳	۲۲	۳۵
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۷	۳	۲۱	۳۶	۱۷	۱۹	...	...	۲۰	۱	...	۳	۱	۱	۲	...	۲	۲۳	۷۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۳	۱۱	۹	۷	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۴۷	۲۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳	۸	۱۲	۵	۲	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۳	۱	۳	۴	۳۰	۲۰
۱۱		پلا ...	۲۶۳۳۲	۱۰	۶	۱۹	۱۱	۲	۹	...	۲	...	۵	...	۲	...	۲	...	۲	۲	۳۲	۲۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۵۵۳	۲	۱	۵	۳	...	۳	...	۲	...	۱	...	...	...	۱	...	۱	۱	۳۱	۱۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۹	۲	۱۱	۱۸	۱۳	۵	...	...	۸	۱	...	۳	...	۵	۳	۱	۳	۲۳	۳۸
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۱	۳	۳	۵	۳	۲	...	...	۱	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۱۷	۲۲
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	.	۲	۶	۸	۹	۲	۳	...	...	۲	۳	...	۱	...	...	...	...	..	۲۴	۱۸
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۱۷	۱۹	۳۹	۵۳	۳۳	۳۰	...	...	۲۸	۱۲	۱	۱۷	...	۶	۸	۳	۱۱	۳۰	۵۱
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۸	۱۱	۲۹	۷۹	۳۳	۴۳	...	...	۴۲	۲۰	۳	۶	...	۵	...	۹	۶	۲۵	۹۲
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۵	۱۲	۸۷	۴۵	۴۲	...	...	۷۱	۸	۱	۲	...	۵	۱	۱	۲	۴۲	۳۰۳
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۸	۱	۶	۵	۳	۱	...	...	...	۲	۱	۱	...	۱	۲	...	۲	۱۹	۱۰
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۳	۸	۱۷	۷	۱۰	...	...	۵	۸	۲	۲	...	۱	۱	۴	۵	۳۳	۸۱
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۷۱	۴۶	۱۱۷	۱۳۳	۷۲	۶۱	..	...	۱۱	۷۰	۶	۲۶	۳	۱۷	۱۱	۱۲	۲۳	۲۹	۳۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۳	۶	۱۰	۵۷	۳۵	۲۲	...	...	۴۰	۸	...	...	...	۹	۳	۲	۵	۲۱	۱۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۵۰	۳۹	۹۹	۱۷۲	۹۶	۷۶	...	۲	۲۲	۴۳	۲	۳۴	۴۷	۱۱	۹	۹	۱۸	۳۴	۱۹
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۸	۱۵	۱۸	۱۸	۱۶	۱۲	...	۱	۱۱	۷	۱	۷	...	۱	۱	۴	۵	۳۶	۵۹
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۳	۲۳	۳۶	۲۳	۱۱	۱۲	...	...	...	۸	۱	۵	...	۹	۵	۳	۸	۳۹	۲۵
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۳۷	۳	۹	۱۳	۷	۴	۳	...	...	..	۴	...	۱	...	۲	۲	...	۲	۲۴	۱۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۹	۳	۱۴	۷	۳	۳	...	...	...	۵	...	۱	...	۱	...	۲	۲	۳۶	۲۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۵	۷	۱۲	۱۱	۷	۴	...	...	۱	۵	...	۲	..	۲	۳	۱	۴	۳۴	۳۱
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۵	۹	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	۳۰	۹
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۵	۱۲	۱۷	۸	۵	۳	..	...	...	۵	...	۳	...	...	۱	...	۱	۵۳	۲۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	...	۲	۵	۵	...	...	...	...	۳	۱	۱	...	...	...	...	...	۱۵	۲۶
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	نقشہ نہیں آیا																		
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۶۰																			

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۷	۲۱	۳۸	۴۱	۱۹	۲۲	...	...	۱	۸	۴	۱۲	۳	۱۳	۹	۸	۱۴	۳۲	۳۹
۳۱	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۶	۱۰	۵	۳	۲	...	...	...	۲	...	۳	...	...	۱	...	۱	۲۶	۱۳
۳۱	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۸	۱۰	۲۸	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۱۲	۲	...	...	۵	۲	۳	۵	۵۶	۳۸
۳۱	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۹	۶	۱۵	۷	۳	۳	...	..	...	۲	۱	...	...	۴	۲	۲	۴	۵۵	۲۹
۳۱	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۱۸	۱۱	۲۹	۴۱۲	۲۲۲	۱۹۰	...	...	۲۸۹	۷۸	۲	۷	...	۳۶	۹	۹	۱۸	۱۸	۲۵۰
		میزان کل ...	۱۱۹۹۵۱۵	۳۸۹	۳۳۲	۷۲۱	۱۴۵۰	۷۷۷	۹۷۳	...	۱۷	۹۳۰	۳۵۳	۳۰	۱۲۲	۵۵	۱۹۳	۹۳	۸۴	۱۷۸	۳۲	۹۳
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۴	۴	۸	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	...	..	۲	...	...	...	۲۲	۸
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	۱	...	۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۲۱ پیدائش (۳۸۹ لڑکے اور ۳۳۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے۔ اور ۱۴۵۰ اموات (۷۷۷ مرد اور ۹۷۳ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۶۴ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:- لاہور میں ۳۳ بمقابلہ ۳۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۵۹ بمقابلہ ۲۰ اور ملتان میں ۲۵ بمقابلہ ۲۹۔

۵-اموات چیچک سے ہوا نی میں ۳ [illegible] میں-پانی پت و شاہ آباد اور امرتسر ہر ایک میں ۲-سوائی [illegible] اور بٹالہ ہر ایک میں ۱ [illegible] ۶۳۰ اموات [illegible] سے [illegible] ۲۸۹ ملتان میں-۸۹ [illegible] میں-۷۱ جگراؤں میں-۳۲ لودھیانہ میں-۳۰ قصور میں-۲۲ امرتسر میں-۲۰ [illegible] میں-۱۸ جالندھر میں-[illegible] لاہور اور بٹالہ ہر ایک میں ۱۱-۸ انبالہ میں-۵ [illegible] میں-۲ ہوشیارپور میں-حصار، جگادھری و گجرات اور راولپنڈی ہر ایک میں ۱-

دفتر صاحب ڈائریکٹر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۰-اپریل سنہ ۱۹۲۸ء

دستخط-[illegible] ڈائریکٹر
[illegible] حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا۔

دستخط-[illegible] مظفر خان
[illegible] گورنمنٹ پنجاب۔

دستخط [illegible]
[illegible]

رجسٹر نمبر ایل ۸۴۵

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۶] لاہور – ۱۹ - اپریل (مجریہ ۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۶ - اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۳	۷	۱۰	۹	۴	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۴	...	...	...	۳۰	۱۸
	ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۹	۷	۱۲	۲۸	۱۳	۱۵	...	...	۱۴	۵	۱	۱	...	۷	۲	۲	۴	۳۹	۱۰۰
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۴	۸	۲۰	۱۲۲	۶۵	۵۷	...	۴	۱۰۰	۲	۴	۲	...	۱۰	۵	۲	۷	۳۳	۲۰۵
	سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۳	۲	۶	۸	۶	۲	...	...	...	۴	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۲۱	۲۹
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۹	۸	۱۷	۹	۴	۵	...	...	۱	۱	...	۳	...	۱	...	۱	۱	۳۵	۱۹
	جہجر ...	۱۰۹۱۷	۶	۴	۱۰	۴	...	۴	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱	۱	۳۹	۱۰

۱۹۱ پی جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۲	۳	۵	۵	۳	۲	...	...	...	۱	۱	...	...	۳	۳	...	۳	۲۲	۲۲
۸	گورگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۱	۱۰	۲۱	۷۵	۳۸	۳۷	...	...	۳۷	۳	۳	۱۷	...	۱۳	...	...	...	۳۳	۱۵۸
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۵	۵	۲۰	۱۵	۸	۷	...	...	...	۷	۱	۳	...	۳	...	۱	۱	۳۹	۳۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۵	۱۳	۸	۵	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۲	۲	۳	۵۷	۳۳
۱۱		پا [illegible]	۲۶۳۳۲	۱۴	۱۸	۳۲	۱۲	۵	۷	...	۱	...	۸	...	...	...	۳	۲	۳	۹	۹۳	۲۴
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۲	۲	۳	۸	۳	۳	...	۳	۱	۱	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۱۹	۳۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۷	۱۶	۲۳	۱۸	۶	۱۲	...	...	۸	۱	۱	۷	...	۱	...	...	...	۳۹	۳۸
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۵	۱۰	۱۵	۱۱	[illegible]	۲	...	...	...	۱	۳	...	۴	...	۳	۲	۱	۳	۶۵	۴۸
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور		۷	۷	۱۳	۱۸	۶	۱۲	...	...	۲	[illegible]	...	۱	...	۶	...	۱	۱	۳۳	۵۵
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۲۱	۱۶	۳۷	۵۳	۲۹	۲۵	...	...	۲۱	۱۳	۳	۱۰	۱	۶	۸	۲	۱۰	۳۵	۵۱
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۴	۱۸	۳۲	۷۵	۳۰	۳۵	...	...	۲۷	۱۳	۳	۳	...	۴	۲	۲	۳	۳۹	۹۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۵	۱۲	۱۰۸	۵۳	۵۵	...	...	۹۳	۹	...	۱	...	۳	۱	۲	۳	۳۲	۳۷۹
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۹	۵	۱۳	۸	۵	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۲۹	۱۷
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱	۳	۳	۳۳	۱۹	۱۳	...	...	۲۰	۵	۲	۲	...	۳	۱	۱	۲	۱۹	۱۵۷
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۹	۴۷	۱۰۶	۱۰۸	۷۱	۵۷	...	...	۸	۶۰	۶	۳۱	۲	۲۲	۱۳	۱۲	۲۵	۳۶	۳۲
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۲	۷	۶	۱۲	۳۷	۲۰	۱۷	...	...	۲۸	۶	...	۱	...	۲	۲	۳	۳	۲۷	۷۸
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۶	۴۹	۵۷	۱۰۶	۱۳۳	۸۶	۴۷	...	...	۳۳	۴۸	۶	۳۵	۲	۱۹	۵	۷	۱۲	۳۶	۳۹
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۸	۶	۱۲	۱۳	۸	۶	...	...	۵	۳	...	۵	...	...	۱	۱	۲	۲۸	۲۸
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۳	۱۸	۴۱	۲۱	۱۱	۱۰	...	...	...	۸	...	۷	...	۶	۲	۲	۴	۳۳	۳۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۴	۵	۱۹	۲۶	۱۲	۱۳	...	...	..	۸	...	۳	...	...	۱	۱	۲	۴۴	۳۶
۲۷		وزیر آباد ...	۱۷۱۳۶	۲	۶	۸	۱۲	۸	۲	...	...	...	۵	...	۱	...	۱	...	۲	۲	۳۶	۴۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۲	۱۰	۲۲	۸	۳	۳	..	...	...	۳	...	۷	..	۳	[illegible]	۱	۲	۹۲	۲۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۳	۶	۴	۲	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۲	۱	...	۱	۲۷	۱۸
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۴	۴	۸	۱۰	۲	۷	...	...	۲	۲	۱	۱	...	۳	...	۲	۲	۳۷	۳۵
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۴	۱	۵	۱۰	۳	۷	...	...	۱	۲	۱	۵	...	۱	...	...	...	۲۹	۵۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۲	۷	۸	۵	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳	...	۲	۴	۲۹	۳۳
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۴	۲	۶	۵۵	۳۱	۲۴	...	...	۵۱	۲	..	...	...	۲	۱	...	۱	۳۰	۷۱

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر باعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۴	۱۳	۲۷	۲۱	۸	۱۳	...	...	...	۱۰	۱	۵	...	۵	۲	۷	۹	۳۰	۲۳
۳	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۵	۱۲	۸	۳	۳	...	...	...	۵	...	۱	...	۲	۲	۱	۳	۳۲	۲۱
۳	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۹	۹	۱۸	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	...	۷	۲	۲	...	۱۰	۳	۷	۱۱	۳۶	۴۲
۳		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۳	۱۱	۱۴	۳	۱	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۳	...	۲	۲	۵۱	۱۵
۳	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۲۰	۱۸	۳۸	۴۲۰	۲۳۱	۱۸۹	..	...	۲۳۶	۱۱۶	...	۸	...	۵۹	۸	۹	۱۳	۲۳	۲۵۵
		میزان کل ...	۱۱۹۹۶۵۵	۴۱۰	۳۸۳	۷۹۳	۱۵۷۰	۸۳۷	۷۳۳	...	۱۰	۲۱۰	۴۰۰	۳۰	۱۷۲	۴	۲۳۴	۷۴	۷۸	۱۵۲	۳۵	۹۸
	بیماری تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۳	۴	۳	۷	۱۰	۶	۴	...	...	...	۵	...	۳	..	۲	۲	...	۲	۱۹	۲۷
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	کسولی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	۱	...	۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۹۳ پیدائشیں (۴۱۰ لڑکے اور ۳۸۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ ہے۔اور ۱۵۷۰ اموات (۸۳۷ مرد اور ۷۳۳ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۹۸ ہے۔تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوائی:- لاہور میں ۳۲ بمقابلہ ۲۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۶ بمقابلہ ۳۰ اور ملتان میں ۲۵۵ بمقابلہ ۳۰۔

۲۰ امرتسر جو ہنگ سے دو ج رجسٹر ہونے والی حالتوں سے بھوانی اور شاہ آباد ہر ایک میں ۴- جہجر اور پانی پت ہر ایک میں ۱- ۲۳۹- امرتسر لاہور سے ملتان درج رجسٹر ہوئیں- ۱۰۰ بھوانی میں- ۹۴ جہجر میں- ۵۱ پنڈ دادنخان میں ۴۷ گوجرانوالہ میں- ۳۷ ازہی میں- ۳۳ امرتسر میں- ۲۸ قصور میں- ۲۱ جالندھر میں- ۲۰ فاضلکا میں- ۱۴ ھانسی میں- انبالہ اور لاہور ہر ایک میں ۸- ۵ بٹالہ میں- ہوشیار پور اور بھیرہ ہر ایک میں ۲- روہتک و شاہ آباد و جگادھری اور خوشاب ہر ایک میں ۱-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱- اپریل سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط— قبلدار ایچ ملز میجر لنگ کمشنر
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط— علی مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط— عبداللہ بھگوان چاند
میر مترجم

مطبوعہ و شائع بروائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹر نمبر ایل ۸۴۰

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری هوا

۱۷] لاهور — ۲۶ - اپریل (مجریه ۳ مئی سنه ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعه [جلد ۴۱

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۱۳-اپریل سنه ۱۹۱۸ ع کو ختم هوا

ضلع	نام قصبه		آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
	۳		۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...ار	حصار	...	۱۷۱۹۲	۵	۶	۱۱	۱۵	۷	۸	...	۱	۲	۴	...	۲	...	۶	۱	۱	۲	۳۳	۴۶
	هانسی	...	۱۳۵۷۶	۲	۴	۶	۵۵	۲۹	۲۶	...	...	۴۱	۳	...	۳	...	۸	۱	۳	۴	۲۱	۱۹۶
	بهوانی	...	۳۱۱۰۰	۹	۸	۱۷	۱۵۶	۶۹	۸۷	...	۴	۱۳۳	۶	۳	۴	...	۶	۵	۱	۶	۲۹	۲۶۲
	سرسه	...	۱۳۶۲۹	۳	۳	۶	۷	۶	۱	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	...	...	...	۲۱	۲۵
...تک	رهتک	...	۱۹۸۹۲	۹	۱۰	۱۹	۸	۵	۳	...	...	۱	...	...	۱	...	۶	۲	۲	۴	۵۰	۲۱
	جهجر	...	۱۰۹۱۷	۴	۸	۱۲	۶	۴	۲	...	۱	...	۱	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۵۹	۳۰

۲۴ بی جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے		
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۵	۹	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	۱	...	...	۱	...	۱
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۵	۱۵	۸۱	۳۸	۳۳	...	...	۳۲	۱	۱۱	۹	...	۸۱	۱	۱	۲
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۶	۲	۸	۱۸	۹	۹	...	...	...	۹	...	۲	...	۷	۶	۳	۹
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۸	۱۱	۱۹	۷	۳	۴	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	۱	۳	۳
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۸	۱۳	۳۲	۱۴	۱۰	۲	...	۲	...	۲	...	۲	...	۹	۶	۱	۷
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۲	۶	۸	۹	۲	۷	...	۳	۱	۲	...	۲	...	۱	...	۱	۱
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۸	۳	۱۲	۳۱	۱۶	۱۵	...	...	۱۳	۷	۱	۹	...	۳	۱	...	۱
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۳	۸	۱۳	۳	۹	...	...	۱	۵	...	۴	...	۳	۱	۲	۳
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۰	۸	۳	۱۲	۱۰	۷	۳	...	...	۲	۳	...	۲	...	۲	...	...	...
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۷۵۳۵۳	۱۳	۱۳	۲۷	۹۷	۳۱	۳۶	...	...	۳۰	۱۶	۳	۱۱	۱	۶	۳	۳	۶
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۲	۱۳	۲۵	۸۲	۳۶	۴۶	...	...	۳۵	۱۳	۳	۱۳	۱	۷	۳	۷	۱۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۳	۸	۱۱	۹۲	۴۵	۴۷	...	...	۷۱	۱۱	۱	...	...	۹	۲	۲	۳
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۹	۷	۱۳	۱۰	۷	۳	...	...	...	۵	...	۱	...	۳	۳	...	۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۱	۸	۳۱	۱۳	۱۷	...	...	۲۰	۲	۲	۲	...	۵	۱	۳	۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۶	۵۶	۱۱۲	۱۲۱	۶۷	۵۴	..	...	۵	۵۳	۵	۲۸	۲	۲۸	۱۸	۱۹	۳۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۹	۱۱	۲۰	۳۶	۲۵	۲۱	...	...	۳۹	۲	...	۱	...	۳	...	۲	۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۵۳	۳۸	۹۱	۱۴۲	۸۶	۵۶	...	..	۲۷	۹۰	۳	۳۵	۴	۱۳	۸	۹	۱۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۱	۵	۱۶	۲۵	۱۳	۱۲	...	...	۱۱	۱۰	۱	۱	۱	۱	...	...	...
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۲	۱۳	۲۵	۲۳	۱۵	۸	...	...	...	۷	۱	۷	...	۸	۵	۴	۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۵	۱۱	۱۶	۹	۶	۳	...	...	...	۹	...	۲	...	۱	۲	۱	۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۲	۳	۵	۹	۶	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	۲	...	۲
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۳	۸	۱۲	۹	۳	۵	...	...	...	۷	...	۲	..	...	۲	...	۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۱	۵	۳	۲	۲	...	...	...	۱	۱	۱	...	۱	...	۱	۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۷	۱۷	۱۱	۷	۴	...	...	...	۶	۱	۱	...	۴	۳	۱	۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۵	۹	۳	۳	...	...	...	۱	۲	...	...	...	۱	۱	...	۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۳۲۹۸	۲	۳	۶	۸	۳	۵	...	...	۲	۴	...	...	...	۲	۲	۵	۶
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۱	۳		۸۵	۳۹	۳۶	...	...		...	..	۱	...	۲	...	۲	۲

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۲	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۸	۱۴	۲۲	۲۳	۱۳	۱۱	...	...	...	۷	...	۱۰	۱	۹	۲	۳	۹	۲۵	۲۷
۳۱	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۱	۳	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۸	۵
۳۹	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۳	۵	۸	۲	۱۰	۱۲	...	...	۳	۵	۷	...	...	۹	۳	۱	۴	۱۶	۳۳
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۹	۸	۱۷	۱۰	۳	۹	...	.	...	۲	۲	۱	...	۵	۱	۳	۵	۹۲	۳۷
۲۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۲	۱۰	۲۲	۳۳۳	۱۷۴	۱۵۹	.	...	۲۲۲	۹۹	۱	۳	...	۱۰	۳	۵	۸	۱۳	۲۰۲
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۳۴۷	۳۴۱	۶۸۸	۱۵۹۹	۸۴۲	۷۵۷	...	۱۱	۷۹۹	۳۷۰	۳۹	۱۹۳	۱۰	۲۰۳	۹۳	۸۵	۱۷۹	۳۰	۷۰
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۴	۷	۱۱	۱۰	۵	۵	...	...	...	۵	۱	۱	..	۳	۲	۲	۴	۳۰	۲۷
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	۱	...	۱	...	..	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	۴۰
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۸	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	۳	...	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱۰۷	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۸۸ پیدائش (۳۴۷ لڑکے اور ۳۴۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۰ ہے۔اور ۱۵۹۹ اموات (۸۴۲ مرد اور ۷۵۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۷۰ ہے۔تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۳۰ بمقابلہ ۳۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ اور امرتسر میں ۴۹ بمقابلہ ۳۴ اور ملتان میں ۲۰۲ بمقابلہ ۲۳۔

* اموات چیچک بے درج رجسٹر دولاں جلدوں سے بھوانی میں ۳ شاہ آباد میں ۲ پانی پت حصار اور
ہر ایک میں ۱- ۷۹۶-اموات ہیضہ کہ درج رجسٹر ہو ان-۲۲۳ ملتان میں-۳۳ بھوانی میں-۸۲ پنڈ دادنخان
۷۱-جگراؤں میں-۴۵ لودھیانہ میں-۴۲ ریواڑی میں-۴۱ ہانسی میں-۳۹ قصور میں-۳۰ جالندھر میں-۲۷ امرتسر
۲۰ فاضلکا میں-۳۱ انبالہ میں-۱۱ بٹالہ میں-۵ لاہور میں-۱۳-جھنگ مگھیانہ میں-حصار ہوشیارپور اور جہلم ہرایک
روہتک-شاہ آباد و جگادھری اور خوشاب ہر ایک میں ۱-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۳-اپریل سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط-ڈبلیو ایچ ملز میجر آئی
بجائے کمشنر حفظان صحت پن

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط-علی مظفر خاں
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

دستخط-لالہ بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہر بوالے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹر نمبر ایل ۸۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

جلد ۱۸] لاہور — ۳ مئی (مجریہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعہ [اعداد ۱۰

نقشہ ہفتہ وار متعلقہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۰-اپریل سنہ ۱۹۱۸ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۱	۳	۱۴	۱۴	۶	۸	...	۱	---	۳	..	۲	...	۷	۱	۳	۴	۳۳	۴۳
	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۸	۸	۱۶	۹۲	۳۶	۳۶	...	...	۷۵	۱	۱	۳	...	۱۱	۳	۵	۹	۵۷	۳۳۹
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۷	۳	۱۱	۱۳۳	۶۱	۷۲	...	...	۱۱۵	۳	...	۲	...	۱۲	۵	۴	۹	۱۸	۲۲۳
	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۲	۵	۷	۱۱	۷	۴	..	...	...	۳	...	۵	...	۲	...	...	...	۲۵	۳۹
رہتک	رہتک ...	۱۹۸۶۲	۷	۷	۱۴	۱۸	۸	۱۰	...	...	...	۹	۱	۵	...	۹	۱	۳	۴	۳۷	۴۸
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۶	۳	۱۰	۱۴	۷	۷	...	۱	۳	۳	۱	—	...	۳	۱	۲	۳	۳۹	۶۹

نمبر	نام ضلع	نام قصبہ	تعداد آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	چیچک	ہیضہ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	اطفال ایک سال سے کم عمر کی اموات: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش فی ہزار آبادی فی سال	
	۱	۲	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۲	۳	۱۶	۹	۲	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۲	...	۲	۶۹	۴۰
	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۷	۸	۱۵	۸۹	۳۸	۳۱	...	...	۹۱	۹	۵	۹	...	۸	۲	...	۲	۳۲	۸۷
		کرنال ...	۲۱۰۱۸	۸	۱۱	۱۹	۱۳	۷	۷	...	...	...	۵	۲	۵	...	۲	۲	۳	۵	۳۷	۳۴
	کرنال ...	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۵	۳	۹	۶	۲	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۳۷	۲۳
		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۳	۹	۲۲	۱۳	۵	۹	...	...	...	۵	۲	۱	...	۶	۱	۳	۵	۳۳	۲۸
		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۱	۲	۳	۱۱	۵	۶	...	...	۳	...	...	۱	...	۶	۲	۱	۳	۱۳	۴۲
	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۹	۱۳	۲۲	۲۹	۱۵	۱۱	...	...	۱۱	۳	۱	۸	...	۳	۲	۲	۳	۳۷	۵۵
		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۳	۹	۸	۳	۳	...	...	۲	۳	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۱۲	۳۵
	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۰	۵	۳	۸	۱۶	۸	۸	...	...	۹	۹	...	...	...	۵	۱	۱	۲	۲۳	۳۹
	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۳	۱۲	۳۶	۵۹	۳۲	۲۷	...	...	۲۳	۱۳	۳	۱۵	...	-	۶	۳	۹	۲۳	۵۵
	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۴	۱۵	۱۷	۳۲	۶۶	۳۴	۳۲	...	...	۳۹	۱۶	۲	۸	...	۲۱	۳	۸	۱۲	۳۹	۸۰
		جگراؤں ...	۱۹۰۳۹	۲	۶	۸	۶۰	۲۹	۳۱	...	...	۳۹	۲	...	۱	...	۸	۱	۲	۳	۲۸	۲۰۰
	فیروزپور	فیروزپور ...	۲۳۶۷۸	۷	۳	۱۱	۷	۷	...	۱	...	۱	۳	...	...	...	۱	۲	...	۲	۲۳	۱۵
		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۱	۵	۳۳	۱۶	۱۷	...	...	۳۲	۱	۲	...	...	۳	...	۱	۱	۲۴	۱۷۵
	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۵	۵۶	۱۲۱	۱۳۵	۷۰	۶۵	...	...	۷	۷۲	۹	۲۶	۵	۱۲	۹	۱۰	۱۹	۳۰	۳۳
		قصور ...	۲۳۷۸۲	۱۱	۳	۱۲	۵۸	۲۸	۳۰	...	...	۳۸	۱	۱	۲	...	۹	۲	۳	۶	۲۹	۱۲۲
۲۲	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۴۳	۵۰	۹۳	۱۹۵	۹۲	۱۰۳	...	...	۳۹	۷۰	۹	۵۱	۱	۳۲	۱۵	۲۳	۳۷	۳۲	۹۷
۲۳	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۷۳۳۰	۲	۷	۹	۱۸	۱۱	۷	...	...	۷	۲	۲	۱	...	۲	۳	۱	۳	۱۸	۳۶
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۹	۲۳	۴۲	۳۳	۱۹	۱۳	...	...	...	۱۳	...	۹	...	۱۰	۶	۳	۱۰	۳۵	۲۵
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۳۳۷	۱۱	۶	۱۷	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۱۳	...	۳	...	۱	۱	۱	۲	۳۱	۲۱
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	۹	۳	۱۲	۱۱	۸	۳	...	...	...	۱۰	...	۱	...	...	۲	...	۲	۳۶	۳۳
	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۳	۸	۱۲	۷	۳	۳	...	...	۱	۲	...	۱	...	۳	۳	۲	۵	۲۳	۲۰
		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۷	۳	۱۰	۷	۳	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۱	۱	:	۲	۳۵	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۴۰۲	۸	۶	۱۴	۸	۲	۳	...	---	۱	۲	۱	۲	...	۲	۱	۱	۲	۳۴	۲۷
		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۳	۵	۳	۲	۱	...	...	...	...	۱	۱	...	۱	...	...	...	۲۹	۱۵
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۰	۵	۳	۹	۸	۲	۳	...	...	۱	۲	...	...	...	۳	۲	...	۲	۳۸	۳۴
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۶۹۰	۱	۲	۳	۵۰	۲۷	۳۲	...	...	۵۹	...	...	...	...	...	۱	۲	۳	۱۵	۲۹

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								اطفال کی عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۲	۱۷	۳۹	۳۵	۱۵	۲۰	...	...	۱	۱۲	۳	۷	۳	۸	۴	۶	۱۰	۲۳	۳۹
لائلپور ...	لائلپور ...	۱۹۵۷۸	۹	۶	۱۵	۹	۴	۵	...	...	...	۶	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۳۰	۲۳
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۸۹۱۴	۱۰	۹	۱۹	۲۵	۱۰	۱۵	..	..	۳	۷		۱	...	۱۲	۲	۳	۵	۳۸	۵۰
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۲	۲	۱۴	۵	۲	۳	...		...	۲	...	...	...	۳	۲	۱	۳	۵۱	۱۸
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۸	۱۴	۳۲	۴۰۴	۲۱۹	۱۸۵	.	...	۲۵۰	۱۱۲	۳	۷	...	۲۲	۹	۵	۱۴	۱۹	۲۳۹
میزان کل ...		۱۱۹۹۶۵۵	۴۱۳	۳۵۰	۷۶۳	۱۷۳۴	۸۸۲	۸۵۲	۱	۲	۱۲۰	۳۳۱	۹۲	۱۹	۱۰	۲۲۷	۱۰۱	۱۰۹	۲۱۰	۲۳	۷۹
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۳	۵	۳	۸	۷	۴	۱	...	...	...	۱	...	۳		۲	۲	...	۲	۲۲	۱۹
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	...	...	...	...	..	...	...		..	...	...	...	...	..	۲۰	...
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	..	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۱۸ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۶۲ پیدائشیں (۴۱۳ لڑکے اور ۳۵۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے۔ اور ۱۷۳۴ اموات (۸۸۲ مرد اور ۸۵۲ عورتیں) رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۷۹ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:۔ لاہور میں ۴۴ بمقابلہ ۳۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ اور امرتسر میں ۹۷ بمقابلہ ۲۷ اور ملتان میں ۲۳۶ بمقابلہ ۲۸۔

۲۵۰ اموات ضلع ... ملتان میں - ۱۵ بھوانی میں - ۷۵ ہانسی میں - ۶۱ ریواڑی میں - ۵۹ پنگ دادنخان میں ۹ گوجرانوالہ میں ۳۸ ... میں - ۹ امرتسر میں - ۲۹ لودھیانہ میں - ۲۷ فاضلکا میں - ۳۳ جالندھر میں - ۱۱ انبالہ میں - لاہور اور بٹالہ ہر ایک میں - ۷ - ۱ شاہ آباد میں - چوچھر اور جھنگ مگھیانہ ہر ایک میں ۳ - جگادھری ہوشیار پور اور جہلم ہر ایک میں ۲ - فیروز پور - گجرات ... اور راولپنڈی ہر ایک میں ۱ درج رجسٹر ہوئیں - ۲ اموات چیچک سے دو رجسٹر ہوئیں ضلعوں سے حصار اور ... ہر ایک میں ۱ - ہیضہ سے صرف ۱ موت فیروز پور میں درج رجسٹر ہوئی -

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط - ... ایچ ... میجر آئی ایم ایس
ہمالی کمشنر حفظان صحت پنجاب -

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

دستخط - علی مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و مہتمم مترجم گورنمنٹ پنجاب

دستخط - ... والہ ... ترجمہ ...
... مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹر نمبر ایل ۷۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۹] لاہور — ۱۰ مئی (مجریہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۷-اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۰۳	۶	۹	۱۲	۳۰	۶۵	۵	...	۱	۱	۳	...	۳	..	۹	۶	۲	۸	۳۶	۶۱
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱۳	۷	۱۹	۱۰۰	۵۲	۳۸	...	...	۸۵	۲	...	...	...	۹	۳	...	۳	۹۸	۳۵۷
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۰	۷	۱۷	۱۳۹	۹۵	۷۵	...	۳	۱۱۷	۳	۱	۱	...	۱۴	۴	۷	۱۱	۲۹	۲۳۴
	سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۱۱	۲	۱۳	۴	۳	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۲	...	۱	۱	۳۶	۱۴
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۲۲	۳	۱۱	۱۴	۲۰	۱۳	۷	...	...	...	۱۱	۳	۲	...	۵	۲	۲	۴	۳۷	۵۴
	جھجر ...	۱۰۶۸۷	۲	۶	۸	۲۲	۹	۱۳	...	۳	۱۰	۳	۱	...	...	۳	۱	۲	۳	۵۴	۱۰۸

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	۳	۱۲	۱۳	۸	۵	...	...	...	۵	۱	...	...	۷	۳	۳	۶	۵۲	۱۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۹	۱۸	۱۰۷	۵۶	۵۱	...	...	۲۳	۳	۵	۹	...	۱۵	۳	۲	۵	۲۸	۱۱۵
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۱۲	۲۳	۱۲	۷	۵	...	...	۱	۵	۱	۱	...	۴	۲	...	۲	۶۲	۳۰
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۶۲	۵	۱۱	۱۶	۵	۳	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۳	۲	...	۲	۶۵	۲۰
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۹	۱۳	۳۲	۱۳	۶	۷	...	۳	...	۶	...	۱	...	۳	۱	۲	۳	۶۵	۱۹
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۵	۲	۷	۱۳	۸	۵	...	۳	۶	۳	...	۱	...	...	...	۲	۲	۳۳	۱۲
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۷	۶	۱۳	۲۳	۱۶	۵	...	۱	۱۰	۴	...	۷	...	۲	...	۲	۲	۲۸	۵۱
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۷	۱۰	۱۳	۷	۶	...	...	۳	۳	...	۳	...	۱	...	۱	۱	۳۳	۱۶
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۰	۸	۳	۱۱	۱۷	۴	۱۳	...	...	۱۰	۵	...	...	...	۲	...	...	...	۳۳	۱۲
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۷۵۳۵۳	۲۱	۲۳	۴۴	۸۷	۴۶	۴۱	...	...	۵۶	۹	۱	۹	...	۱۲	۵	۴	۹	۴۱	۴۲
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۸	۱۳	۲۱	۳۷	۱۸	۱۹	...	...	۱۵	۱۰	...	۵	...	۷	۲	۱	۳	۲۵	۳۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۸	۷	۱۵	۳۹	۲۵	۱۴	...	...	۳۷	۳	...	۳	۵	۵	۲	۲	۴	۵۲	۱۲۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۰	۶	۱۶	۱۳	۵	۸	...	...	۲	۷	...	۴	...	...	...	...	...	۲۴	۲۷
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۲	۲	۴	۳۶	۱۷	۱۹	...	...	۳۴	...	...	۱	...	۱	...	...	...	۱۹	۱۱۶
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۳۹	۶۳	۱۰۲	۱۳۵	۷۵	۶۰	..	...	۱۳	۸۱	۹	۲۳	۲	۱۹	۱۷	۱۱	۲۸	۲۵	۳۶
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۲	۹	۷	۱۶	۳۶	۱۹	۱۷	...	...	۲۷	۲	...	۱	...	۶	۲	۱	۳	۳۴	۱۷
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۳۸	۳۴	۷۲	۲۰۴	۱۱۷	۸۷	...	..	۲۸	۸۷	۷	۵۷	۳	۲۲	۱۱	۶	۱۷	۲۵	۳۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۳	۸	۲۱	۸	۳	۵	...	...	۴	۱	...	۱	...	۲	...	...	...	۳۴	۱۶
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۰	۱۲	۳۲	۲۶	۱۰	۱۶	...	...	۱	۱۲	۲	۳	...	۷	۲	۵	۸	۳۳	۲۸
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۰	۶	۱۶	۱۳	۸	۵	...	...	...	۶	۱	۲	...	۴	۲	...	۲	۲۹	۱۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۳	۳	۷	۵	۲	۳	...	...	...	۴	۱	...	...	...	۲	...	۲	۲۱	۱۵
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۱۲	۹	۷	۱۶	۷	۴	۳	...	...	...	۴	۱	۱	..	۲	۲	۲	۴	۳۵	۲۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۳	۵	۹	۶	۲	۳	...	...	...	۴	...	۲	...	...	۱	۲	۳	۳۰	۲۷
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۷	۵	۹	۱۴	۱۵	۶	۹	...	...	۱	۴	...	۳	...	۸	۳	۲	۵	۴۸	۳۵
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	...	۱	۱	۷	۵	۲	...	...	۴	...	...	۲	...	۱	...	...	...	۵	۳۶
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۱	۲	۳	۸	۳	۵	...	...	۵	۱	۱	...	...	۱	...	۲	۲	۱۷	۳۳
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	..	۱	۱	۱۰۷	۵۱	۵۶	..	...	۱۰۶	...	..	...	...	۱	...	...	...	۵	۲۷

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۰	۱۰	۲۰	۲۳	۱۳	۱۰	...	...	...	۹	...	۷	۱	۷	۱	۳	۳	۲۲	۲۷
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۱	۸	۹	۱۱	۹	۲	...	...	۱	۳	۱	...	...	۹	۱	...	۱	۲۳	۲۹
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۹	۹	۱۸	۲۴	۱۳	۱۱	...	...	۱۱	۷	۱	...	...	۴	۳	۱	۰	۳۶	۳۸
	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۶	۵	۲۱	۸	۷	۱	...	..	...	۴	...	...	...	۴	۲	۱	۳	۶۷	۲۹
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۱	۱۵	۲۶	۲۷۸	۱۵۶	۱۲۲	...	...	۲۳۹	۳۴	...	...	...	۸	۳	۵	۹	۱۶	۱۶۹
میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۳۸۲	۳۵۵	۷۳۷	۱۶۹۶	۸۸۷	۸۰۹	...	۱۳	۹۱۹	۳۵۹	۳۴	۱۵۶	۷	۲۰۷	۹۰	۱۰۳	۱۹۳	۳۲	۷۳
پہاڑی تفرج گاہ																					
شملہ ...		۱۸۹۳۴	۵	۳	۸	۶	۳	۲	...	...	...	...	...	۳	..	۲	...	...	...	۲۲	۱۹
دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۵	...
ڈلہوزی ...		۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...		۱۳۹۱	۱	...	۱	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	۱	...	۱	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۳۷ پیدائشیں (۳۸۲ لڑکے اور ۳۵۵ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے اور ۱۶۹۶ اموات (۸۸۷ مرد اور ۸۰۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۷۳ ہے تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۳۶ بمقابلہ ۳۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۷۰ بمقابلہ ۲۸ اور ملتان میں ۱۶۹ بمقابلہ ۲۷ -

۱۴— اموات جو جنگ سے ... میں سے بھوانی اور پانی پت اور شاہ آباد ہر ایک میں ۳ فرج رجسٹر ہوئیں اور ایک حصار اور انبالہ ہر ایک میں ۲ — ۲۳۲ — اموات ... سے ملتان میں — ۱۱۷ بھوانی میں — ۱۶۰ پنڈ دادنخان — ۸۵ ہانسی راولپنڈی میں ۵۶ جالندھر میں ... ۴۹ گجرانوالہ میں — ۳۷ قصور میں — ۲۸ — امرتسر میں — ۱۵ لودھیانہ میں لاہور جھنگ مگھیانہ میں ۱۱ ... اور انبالہ اور ہوشیارپور ہر ایک میں ۳ — ۱۰ شاہ آباد میں — ۶ جہلم میں ۳ — جگادھری بٹالہ اور خوشاب ہر ایک میں ۴ — فیروزپور میں اور حصار — کرنال — سیالکوٹ — بھیرہ اور لائلپور ہر ایک میں ایک —

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط — ... میجر آئی ایم ایس
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب —

— صحیح ترجمہ کیا گیا

دستخط — ... مترجم
اسسٹنٹ ... گورنمنٹ پنجاب

دستخط — لالہ ...

مطبوعہ و مشتہرہ برائے پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹر نمبر ایل ۸۴۵

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۰] لاہور — ۱۷ مئی (مجریہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بوجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۸	۴	۱۲	۱۷	۷	۱۰	...	۱	۴	۳	...	...	...	۹	۱	۵	۶	۳۶	۵۲
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۴	۵	۹	۱۱۰	۵۵	۵۵	...	...	۸۶	۴	...	۴	...	۱۶	۹	۳	۱۲	۳۲	۹۳
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۰	۱۰	۲۰	۶۹	۳۰	۳۹	...	...	۵۵	۳	...	۱	...	۱۰	۴	۱	۵	۳۴	۱۶
۴		سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۵	۳	۸	۹	۱	۸	...	...	...	۶	۱	...	...	۲	...	۳	۳	۲۹	۳۲
۵	رہتک	رہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۴	۵	۱۹	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۳	۴	۳	...	۶	۴	۲	۶	۵۰	۴۲
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۵	۳	۸	۲۸	۱۳	۱۵	...	۱	۱۰	۶	...	۲	...	۹	۲	۵	۷	۳۹	۳۸

۳۸۷ پی جی پی

	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۶	۱۲	۱۸	۱۳	۸	۵	...	۱	...	۲	۲	۲	...	۹	۳	۱	۳	۷۸	۵۶
	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۵	۵	۱۰	۹۰	۳۰	۵۰	...	...	۵۲	۱	۵	۹	...	۲۳	۲	۲	۳	۲۱	۵۸۹
	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۱۱	۱۸	۱۶	۷	۹	...	...	...	۸	...	۲	...	۶	۳	۵	۸	۳۳	۳۹
		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۸	۵	۱۳	۱۴	۸	۶	...	...	...	۷	۱	...	...	۶	۴	۲	۶	۵۳	۵۷
		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۵	۱۱	۲۶	۱۳	۷	۶	...	...	...	۵	۲	۳	...	۳	۵	...	۵	۵۴	۲۶
		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۷	۱	۸	۱۴	۸	۶	...	۳	...	۹	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۳۸	۹۷
	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۹	۱۳	۲۲	۳۳	۱۷	۱۶	...	...	۱۲	۱۲	...	۹	...	۳	۲	۳	۵	۳۷	۷۰
		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۴	۷	۱۷	۱۱	۶	...	...	۱	۷	۳	۳	...	۳	۳	۱	۴	۳۰	۷۳
	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۹۹۰	۹	۷	۱۶	۲۰	۱۱	۹	...	...	۹	۵	...	۲	...	۴	۱	۲	۳	۳۹	۶۱
	جالندھر ...	جالندھر ...	۷۵۳۵۳	۲۱	۲۱	۴۲	۱۰۳	۴۹	۵۳	...	...	۵۹	۲۳	۱	۱۳	...	۹	۱۰	۵	۱۵	۳۹	۹۷
	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۵	۹	۲۴	۴۱	۲۰	۲۱	...	...	۲۰	۷	...	۴	...	۷	۲	۱	۳	۲۹	۵۰
		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۶	۱۱	۳۷	۲۱	۲۵	...	...	۲۴	۲	۱	۲	...	۸	۳	۱	۴	۳۸	۱۲۹
	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۷	۴	۱۱	۱۸	۹	۹	...	...	...	۷	...	۳	...	۷	۳	۱	۳	۲۳	۳۸
		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱	...	۱	۴۲	۱۹	۲۳	...	...	۳۳	...	۱	۲	...	۶	۲	...	۲	۵	۲۰۰
	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۲	۴۸	۱۱۰	۱۶۵	۹۰	۷۵	..	...	۱۱	۸۹	۳	۳۸	۴	۲۰	۱۳	۱۲	۲۶	۲۷	۳۱
		قصور ...	۲۳۷۸۳	۹	۸	۱۷	۴۶	۲۳	۲۳	...	...	۳۵	۳	...	...	...	۸	۱	۴	۵	۳۶	۹۷
[illegible]	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۴	۳۷	۸۳	۲۵۱	۱۳۵	۱۱۶	...	..	۲۶	۱۱۱	۱۲	۷۱	۱	۲۷	۱۲	۷	۱۹	۲۹	۸۶
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۳	۹	۲۰	۲۱	۹	۱۲	...	...	...	۱۰	۱	۱۰	...	...	۲	۲	۴	۳۰	۳۲
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۱	۲۲	۴۳	۳۸	۲۰	۱۸	...	...	۲	۱۷	۱	۵	...	۲۳	۷	۳	۱۰	۳۶	۳۱
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۳۷	۱۶	۳	۱۹	۱۶	۱۱	۵	...	...	...	۲	...	۲	...	۲	...	....	۱	۳۵	۲۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۲	۳	۵	۱۰	۹	۴	...	...	...	۸	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۱۵	۳۰
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۱	۹	۲۰	۱۵	۵	۱۰	...	...	۲	۸	...	۲	...	۳	۱	۵	۶	۵۶	۳۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۷	۱	۸	۶	۲	۴	...	...	...	۴	...	۲	...	...	۱	۱	۲	۳۶	۲۷
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۷	۱۸	۱۹	۹	۱۰	...	...	۴	۵	۳	۳	۱	۳	۳	۱	۴	۶۱	۶۵
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۳	۵	۸	۲	۶	...	...	۲	...	...	۱	...	۵	۱	...	۱	۲۶	۴۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۴۹۸	۳	۴	۸	۱۳	۵	۷	...	...	۷	۲	...	۲	۱	۱	۱	۱	۲	۳۳	۵۰
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱	۲	۳	۷۸	۴۵	۳۳	...	...	۷۹	...	..	...	...	۲	۱	...	۱	۱۵	۳۸۴

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متنفسہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۳	۲۳	۳۶	۳۰	۱۷	۱۲	...	...	۳	۷	۳	۹	۱	۷	۱	۵	۶	۳۰	۳۳
وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۱	۴	۷	۴	۳	...	...	...	۶	...	...	...	۱	۱	...	۱	۱۱	۱۹
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۷	۱۰	۱۷	۱۸	۱۳	۵	...	...	۷	۱	۲	...	...	۸	۳	...	۳	۳۳	۳۶
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۵	۱۶	۱۰	۵	۵	...	...	...	۳	...	...	...	۷	۳	۲	۵	۵۹	۳۷
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۱	۱۰	۲۱	۲۵۴	۱۲۵	۱۲۹	...	...	۱۸۱	۵۷	...	...	...	۱۶	۴	۳	۷	۱۳	۱۵۴
میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۴۱۴	۳۴۲	۷۵۶	۱۷۲۴	۸۷۳	۸۵۱	...	۶	۷۳۴	۳۹۴	۳۶	۲۱۲	۷	۲۹۶	۱۲۳	۸۹	۲۱۲	۳۳	۷۵
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...		۱۸۹۳۴	فقط نوٹس آیا۔																		
دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	۲	۲	۴	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۸۲	...
ڈلہوزی ...		۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...		۱۳۶۱	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۴ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۵۶ پیدائش (۴۱۴ لڑکے اور ۳۴۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۱ کے - اور ۱۷۲۴ اموات (۸۷۳ مرد اور ۸۵۱ عورتیں) رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۷۵ کے - تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوئی :- لاہور میں ۴۱ بمقابلہ ۲۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ امرتسر میں ۸۶ بمقابلہ ۲۸ اور ملتان میں ۱۶۹ بمقابلہ ۲۷۔

۳—اموات چیچک سے شاہ آباد میں اور حصار جھجر اور رہتک میں ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئی

۷۲۴—اموات طاعون سے درج ہوئیں یعنی ملتان میں ۱۸۱—ہانسی میں ۸۶ پنڈ دادنخان میں—۷۶ جالندھر میں—۵۱ میں ۵۵ ریواڑی میں ۵۲—قصور میں ۵۰—فاضلکا میں ۳۳—امرتسر میں ۲۹—جگراؤں میں ۲۴—لودھیانہ میں ۲۰—انبالہ میں ۱۲—لاہور میں ۱۱—جھجر میں ۱۰—فیروزپور اور میں ۹—جہلم اور جھنگ مگھیانہ ہر ایک میں ۷—حصار اور بھیرہ ہر ایک میں ۴—راولپنڈی میں ۳—سیالکوٹ و گجرات اور خوشاب ہر ایک میں ۲ اور جگادھری میں ایک—ریواڑی میں ۵۶۔ جالندھر میں ۴۳—فاضلکا میں—۴۹—جگراؤں میں—۳۷ قصور میں—۲۸—امرتسر میں ۱۵۰ لودھیانہ میں لاہور جھنگ مگھیانہ میں ۱۱ جھجر اور انبالہ اور فیروزپور ہر ایک میں ۳—۱۰ شاہ آباد میں—۶ جہلم میں ۳—جگادھری بٹالہ اور خوشاب ہر ایک میں ۳۔ فیروزپور میں اور حصار—کرنال—سیالکوٹ—بھیرہ اور لائلپور ہر ایک میں ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۱۸ء

ڈبلیو ایچ سی ملز میجر آئی ایم ایس۔
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اسسٹنٹ ٹرانسلیٹر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مورخہ ...

مطبوعہ و مشتہرہ والی پنجاب گورنمنٹ در مطبع پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹر نمبر ایل ۸۴۰

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۱] لاہور — ۲۴ مئی (مجریه ۳۱ مئی سنه ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعه [جلد ۵۶

ہفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفته کے جو بروز شنبه ۱۱ مئی سنه ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۳	۴	۷	۲۳	۱۴	۹	...	۵	...	۷	۲	۱	...	۸	۳	۱	۵	۲۱	۵۰
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۹	۳	۱۲	۱۰۴	۳۷	۶۷	...	...	۹۵	۱	...	۲	...	۹	۱	۳	۴	۴۳	۳۷۱
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۰	۹	۱۹	۲۳	۱۸	۶	...	...	۲۳	۴	...	۱	...	۶	۵	۱	۶	۳۲	۵۷
	سرسه ...	۱۳۹۲۶	۲	۵	۷	۱۶	۹	۷	...	...	...	۹	۳	۲	...	۲	۲	۳	۶	۲۵	۵۷
ہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۷	۱۰	۱۷	۲۳	۱۳	۱۰	...	۱	...	۱۰	۲	۱	...	۹	۷	۲	۶	۳۵	۶۱
	جھجر ...	۲۰۶۱۷	۲	۵	۷	۲۰	۱۱	۹	...	۲	۱۱	...	...	۲	...	۵	۳	۱	۴	۳۴	۹۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۵	۵	۱۰	۱۳	۸	۵	...	۱	...	۳	۲	...	...	۹	۶	۳	۸	۳۳	۵۰
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۳	۷	۱۰	۵۴	۲۲	۳۲	...	...	۲۸	۲	۳	۸	..	۱۲	۱	۱	۲	۲۱	۱۱۳
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۶	۱۷	۱۲	۴	۸	...	...	...	۳	...	۵	...	۳	۲	۳	۶	۳۲	۳۰
۱۰		کیتھل ...	۱۲۰۱۲	۳	۴	۷	۵	۲	۳	...	..	...	۲	...	...	۱	۲	۱	۱	۲	۲۹	۲۰
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۲۰	۱۵	۳۵	۱۳	۱	۱۲	...	...	...	۶	۱	۳	۱	۳	۲	۲	۳	۶۹	۲۸
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۳	۶	۸	۱	۷	..	...	۲	۱	۱	...	...	۳	۱	۳	۵	۳۳	۳۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۸	۸	۱۶	۸	۳	۵	...	...	۱	۳	۲	۱	...	۱	...	...	...	۳۴	۱۷
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۳	۶	۵	۵	...	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۲	...	۲	۲۲	۲۲
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۱۱	۹	۲۰	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	۳	۳	...	۷	...	۹	۳	۱	۳	۶۱	۷۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۲۲	۲۲	۴۴	۷۶	۳۳	۴۳	...	...	۳۲	۱۲	۲	۱۳	۲	۵	۲	۸	۱۰	۳۱	۷۱
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۱	۱۰	۲۱	۳۶	۱۹	۱۷	...	...	۵	۱۸	۱	۶	...	۹	۴	۴	۸	۲۵	۴۳
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۱	۶	۲۰	۱۳	۶	...	...	۸	۴	...	۳	...	۴	...	...	...	۲۱	۷۰
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۳	۸	۱۱	۱۷	۹	۸	...	...	۲	۷	...	۷	...	۱	...	۱	۱	۲۳	۳۶
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱	...	۱	۳۲	۱۶	۱۶	..	...	۲۳	...	...	...	...	۹	..	...	...	۵	۱۵۲
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۹	۵۷	۱۱۶	۱۳۹	۷۹	۷۰	..	...	۱۱	۷۰	۸	۳۱	...	۲۳	۱۸	۲۱	۳۹	۲۹	۳۷
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۷	۱۷	۴۳	۲۲	۲۱	...	...	۲۰	۱۲	...	۳	...	۷	۲	۱	۳	۳۶	۹۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۲۸	۱۹	۴۷	۲۱۶	۱۱۷	۹۹	...	۱	۱۲	۷۹	۱۲	۸۱	۳	۲۸	۱۵	۸	۲۳	۱۶	۷۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	نقشہ نہیں آیا۔																		
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۸	۱۵	۳۳	۴۴	۱۸	۲۶	...	...	۳	۱۴	۲	۱۳	...	۱۱	۳	۷	۱۰	۳۵	۳۷
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۲	۱۰	۵	۱۵	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۴	۲	۲	...	۵	۴	۲	۶	۲۷	۴۲
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۲	۱	۳	۱۲	۹	۳	...	...	...	۹	۱	۱	...	۱	۳	۱	۳	۹	۳۶
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۷	۴	۱۱	۹	۸	۱	...	...	...	۷	...	۲	..	...	۳	...	۳	۳۱	۲۵
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۶	۲	۱	۳	۸	۱	۷	...	...	...	۶	...	۲	...	...	...	۲	۲	۱۳	۳۶
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۸	۱۸	۱۹	۱۰	۹	...	...	۶	۲	...	۳	...	۶	۲	۳	۵	۶۱	۶۵
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۱	۳	۸	۵	۳	...	...	۳	۲	...	۳	...	...	...	...	...	۱۵	۴۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۸	۷	۱۵	۱۳	۶	۷	...	...	۷	۲	...	۳	...	۱	۱	۲	۳	۶۳	۵۵
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱	۱	۲	۳۵	۱۹	۱۶	...	...	۴۳	...	..	...	...	۲	...	۱	۱	۱۰	۲۲۲

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
٢	٣	٣	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	٣٦٦٣٢	٢١	١٢	٣٣	٢٨	١٦	١٢	...	...	١	١٢	٣	٣	...	٨	٩	٢	١٣	٣٧	٣١
لائل پور ...	لائل پور ...	١٩٥٧٨	٢	٣	٩	٧	٣	٣	...	...	...	٦	...	...	...	١	...	٣	٣	١٦	١٩
جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	٢٥٩١٣	٨	٣	١٢	٣٣	١٨	١٥	...	...	١٧	٦	٣	١	...	٦	٣	١	٥	٢٣	٩٦
	چنیوٹ ...	١٣٠٨٥	١٠	٦	١٦	١٢	٩	٣	...	...	...	٦	٢	...	...	٣	٥	١	٦	٥٩	٣٣
ملتان ...	ملتان ...	٨٥٧٣٧	١٦	٨	٢٤	١٢٢	٥٣	٦٩	...	...	٩٣	٣٥	...	...	...	١٣	٣	٦	٩	١٥	٧٣
میزان کل ...		١١٧٠٠٨٥	٣٥٣	٣٠٠	٦٥٣	١٣٣٢	٦٥٤	٦٧٨	...	١٠	٣٣١	٣٩٥	٥٣	٢١٣	١٢	٢١٧	١١٧	١٠٣	٢٢١	٢٩	٥٩
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ..	...	١٨٩٣٣	٣	٤	٧	٣	٣	١	...	...	...	٣	...	...	...	١	١	...	١	١٩	١١
دھرم سالہ ...	...	٢٥١٨	٢	٢	٤	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
ڈلہوزی ...	...	...				نقشہ نہیں آیا۔															
مری ...	...	١٣٦١	١	١	٢	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	٧١	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۵۳ پیدائشیں (۳۵۳ لڑکے اور ۳۰۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۲۹ ہے۔اور ۱۳۳۲ اموات (۶۵۴ مرد اور ۶۷۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۹ ہے۔تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:۔لاہور میں ۳۷ بمقابلہ ۳۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۷۴ بمقابلہ ۳۰ اور ملتان ۷۴ میں بمقابلہ ۲۷۔

۵—اموات چیچک سے حصار میں ۲ جہجر میں روہتک و سونی پت اور امرتسر ہر ایک میں ۱—سرج رحصار ہوئی—۳۱ اموات ... سے درج ہوئی ہیں ان میں سے ۹۵ ہانسی میں ۶۳ ملتان میں ۴۳ پنڈ دادنخان میں ۴۲ جالندھر میں ۲۸ ... میں ... اور فاضلکاہ ہر ایک میں ۲۳—۲۰ قصور میں ۱۷ جہنگ مگھیانہ میں ۱۲ امرتسر میں جہجر ۱۰ اور لاہور ہر ایک میں ۱۱—۸ گوجرانوالہ میں ۷ جہلم میں ۶ بہیرہ میں ۵ لودھیانہ میں ہوشیارپور اور سیالکوٹ ہر ایک میں ۴—۳ خوشاب میں—شاہ آباد اور فیروزپور ہر ایک میں ۲—انبالہ اور راولپنڈی ہر ایک میں ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط ... میجر ... ...
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

—

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان

... مترجم گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مہتمم

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۲] لاہور — ۳۱ مئی (مجریہ ۷ جون سنہ ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مردم شماری مطابق سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۷	۴	۱۱	۲۵	۹	۱۶	...	۳	۲	۱۱	۱	...	...	۸	۳	۳	۶	۳۴	۷۶
حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶			نقشہ نہیں آیا۔																
حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۱	۶	۱۷	۳۷	۲۳	۲۴	...	...	۱۳	۸	۲	۳	...	۲۱	۵	۷	۱۲	۳۹	۷۸
حصار	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۲	۵	۷	۴	۱	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۲۵	۱۳
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۰	۸	۱۸	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	۱	۱۰	۱	۱	...	۹	۵	۳	۸	۴۸	۵۸
روہتک	جہجر ...	۱۰۶۲۷	۳	۶	۹	۲۳	۱۰	۱۳	...	۲	۷	۳	۱	۱	...	۱۰	۳	۶	۱۰	۳۰	۱۱۸

ایس جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	یکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	یکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	یکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۰	۱۱	۲۱	۲۰	۱۱	[illegible]	...	...	...	۸	۲	...	...	۱۰	۳	۵	۹	۹۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۵	۳	۸	۴۸	۲۲	۲۶	...	...	۱۲	۱	۳	۹	...	۲۳	۲	...	۲	۱۷
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۵	۱۲	۱۷	[illegible]	[illegible]	۱۳	...	...	...	۱۹	۲	۳	...	۴	۲	۳	۵	۴۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۵	۱۲	۹	۶	۳	...	...	..	۵	...	...	...	۴	۲	۳	۵	۳۹
۱۱		پا[illegible] ...	۲۶۳۳۲	۱۲	۱۵	۲۷	۱۳	۹	۴	...	...	...	۴	۲	...	...	۷	۹	...	۹	۵۳
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۷	۲	۹	۷	۳	۴	...	۱	۱	...	۲	۱	...	۲	...	...	...	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۱۲	۶	۱۸	۱۸	۱۱	۷	...	...	۳	۱۲	...	۳	...	...	۳	۵	۸	۳۸
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۱	۳	۴	۷	۴	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۴	۳	۲	۵	۱۷
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۹	۱۰	۱۹	۲۷	۱۲	۱۵	...	...	۲	۱۱	...	۷	...	۷	۳	۹	۹	۵۸
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۱۲	۲۵	۳۷	۶۳	۲۵	۳۹	...	۱	۲۹	۱۳	۱	۱۲	۱	۹	۵	۸	۱۳	۳۵
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۳	۲۰	۳۳	۳۷	۱۸	۱۹	...	...	...	۱۹	۲	۵	۱	۲۰	۸	۷	۱۵	۳۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۵	۶	۱۱	۱۶	۸	۸	...	...	۳	۵	۱	۲	...	۵	۱	۳	۳	۳۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۶	۶	۱۲	۱۹	۱۰	۹	...	...	...	۱۰	...	۲	...	۷	۵	...	۵	۲۵
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۲	۲	۴	۱۲	۴	۸	...	...	۳	۱	...	۱	...	۷	۲	۳	۶	۱۹
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۳۶	۵۶	۱۰۲	۱۵۳	۸۰	۷۳	..	...	۲	۸۶	۳	۳۳	۳	۲۳	۲۳	۲۱	۴۴	۲۵
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۹	۳	۱۲	۳۴	۱۷	۱۷	...	...	۱۲	۱۳	۱	۳	۲	۴	۲	۱	۳	۲۵
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۱	۳۴	۷۵	۱۷۱	۹۰	۸۱	...	...	۱۸	۹۲	۶	۵۷	۱	۲۷	۱۳	۸	۲۲	۲۶
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۹	۶	۱۵	۱۳	۳	۱۰	...	..	...	۸	...	۹	...	...	۲	۳	۵	۳۰
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۲	۱۵	۳۷	۳۸	۱۶	۲۲	...	...	۳	۱۱	۱	۷	...	۱۹	۷	۷	۱۳	۳۰
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۹	۶	۱۵	۳۲	۱۱	۲۱	..	...	...	۱۹	۳	۴	...	۹	۲	۲	۳	۲۷
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۳	۴	۷	۹	۵	۳	...	...	...	۷	۱	...	...	۱	...	۱	۱	۲۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۲	۸	۱۰	۱۶	۹	۷	...	...	...	۱۲	۱	۲	..	۱	۳	۱	۳	۳۹
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۵	۸	۱۲	۳	۹	...	...	...	۹	...	۱	...	۲	۳	۴	۷	۳۶
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۹	۲۰	۲۴	۸	۱۶	...	۱	۷	۵	۱	۱	...	۹	۵	۶	۱۱	۶۸
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۱	۳	۷	۵	۲	...	...	۳	۱	...	۲	...	۱	...	...	...	۱۵
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۴۲۹۸	۸	۸	۱۶	۸	۴	۴	..	...	۲	۲	...	۱	...	۳	...	۱	۱	۶۷
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱	۱	۲	۱۸	۱۰	۸	..	...	۱۵	...	..	۲	...	۱	...	...	...	۱۰

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر باعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۸	۱۱	۲۹	۲۸	۲۷	۱۱	۱	...	...	۱۴	۷	۱۰	...	۹	۹	۲	۱۱	۳۲	۳۲
وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۶	۵	۱۱	۷	۳	۴	...	...	...	۳	۱	...	...	۳	...	۱	۱	۲۹	۱۹
جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۶	۹	۱۵	۲۳	۱۱	۱۲	...	...	۴	۵	۳	...	...	۱۱	۴	۴	۸	۳۰	۳۹
جھنگ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۳	۱۴	۱۲	۶	۶	...	...	...	۶	۲	...	...	۴	۴	۲	۶	۵۱	۴۳
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۲۰	۹	۲۹	۶۶	۳۱	۳۵	...	۱	۱۹	۱۲	۱	۹	...	۷	۲	۵	۷	۱۸	۴۰
میزان کل ...		۱۱۸۱۹۳۹	۳۶۹	۳۵۰	۷۱۹	۱۱۴۱	۵۵۵	۵۸۶	۱	۹	۱۹۱	۴۳۹	۹۳	۱۸۷	۹	۲۸۲	۱۴۴	۱۳۵	۲۷۹	۳۲	۵۰
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا۔																		
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
ڈلہوزی ...	...	۹۴۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۱۳۹۱	۲	...	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۷۱	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۱۹ پیدائش (۳۶۹ لڑکے اور لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے۔ اور ۱۱۴۱ اموات (۵۵۵ مرد اور ۵۸۶ عورتیں) رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۰ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:۔ لاہور میں ۳۸ بمقابلہ ۳۳ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۵۵ بمقابلہ ۳۰ اور ملتان میں ۴۰ بمقابلہ ۳۰۔

۳—اموات چیچک سے حصار میں ۲ جہلم میں۔ شاہ آباد و جالندھر و پشاور اور ملتان هر ایک میں ۱-درج رجسٹر هوئیں— ۱۹۱-اموات طاعون سے درج هوئیں جن میں سے ۴۹ جالندھر میں-۱۹ ملتان میں- ۱۸ امرتسر میں-۱۵ پنڈ دادنخاں میں-۱۳ بهوانی میں-(بدواڑی) اور قصور هر ایک میں ۱۲-جہلم اور پشاور هر ایک میں ۷-۴ جهنگ-مهگیانہ میں-اجهال جگراؤں و فاضلکا و سیالکوٹ اور خوشاب هر ایک میں ۳-حصار و هوشیارپور و لاهور اور جہلم هر ایک میں ۲-روهتک اور شاہ آباد هر ایک میں ایک-صرف ایک موت هیضہ سے راولپنڈی میں درج رجسٹر هوئی-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاهور
مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط—کیپٹن ایچ ملز میڈیکل افسر
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر - میر منشی گورنمنٹ پنجاب-

بهگوان چند
میر مترجم

رجسٹر نمبر ایل ۸۴۰

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۳] لاہور — ۷ جون (مجریہ ۱۴ جون سنہ ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اُس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۰	۳	۱۳	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۹	۲	۱	...	۷	۳	۲	۵	۴۰	۵۸
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۵	۷	۱۲	۲۹	۱۲	۱۷	...	...	۱۳	۳	۱	۲	...	۹	۴	۴	۸	۴۳	۱۰۳
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۸	۱۱	۱۹	۲۷	۱۱	۱۶	...	...	۲	۱۰	۱	...	...	۱۴	۳	۱	۵	۳۲	۴۵
	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۵	۸	۱۳	۱۲	۴	۸	...	...	...	۸	...	۲	...	۲	۳	۳	۶	۴۶	۴۳
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۰	۹	۱۹	۱۸	۸	۱۰	...	...	...	۷	۳	۲	...	۷	۳	۷	۱۰	۵۰	۴۸
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۶	۳	۹	۱۷	۵	۱۲	...	۲	...	۳	...	...	...	۱۲	۱	۵	۶	۴۳	۸۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	۳	۱۲	۲۶	۱۱	۱۵	...	...	...	۱۰	۲	۲	...	۱۲	۷	۷	۱۴	۵۰	۱۱۳
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۷	۴	۱۱	۳۳	۱۹	۱۵	...	...	۶	۵	۱	۳	...	۱۸	۳	...	۳	۲۳	۷۱
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۱۰	۱۹	۲۳	۱۳	۱۰	...	...	...	۱۱	۴	...	...	۸	۶	۴	۱۰	۴۷	۵۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۲	۶	۸	۸	۵	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۶	۴	۱	۵	۳۳	۳۳
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۵	۱۵	۳۰	۱۵	۸	۷	...	۱	...	۱۰	...	۱	...	۳	۴	۴	۸	۶۰	۳۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۷	۶	۱۳	۱۰	۶	۴	...	۱	۲	...	۳	۱	...	۳	۱	...	۱	۹۲	۴۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۰	۷	۱۷	۵	۳	۲	...	...	...	۲	۱	...	...	۲	۱	...	۱	۳۶	۱۱
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۴	۳	۷	۷	۳	۴	...	...	...	۴	۱	۲	...	...	۱	۳	۴	۳۰	۳۰
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۲	۷	۹	۸	۴	۴	...	...	...	۵	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۲۷	۲۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۷۵۳۵۴	۲۰	۱۴	۳۴	۳۸	۲۷	۲۱	...	...	۱۳	۱۲	۲	۱۷	...	۴	۳	۸	۱۱	۳۲	۴۵
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۴	۱۴	۲۸	۳۷	۲۱	۱۶	...	...	۱	۲۰	۴	۲	...	۱۰	۴	۴	۸	۳۴	۴۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۵	۱۰	۱۱	۷	۴	...	...	۳	۳	...	۱	...	۴	۲	۲	۴	۳۵	۳۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۴۹۷۸	۳	۶	۹	۱۴	۸	۶	...	...	...	۱۲	...	...	...	۲	۱	۲	۳	۱۳	۲۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۲	۵	۱۲	۳	۹	...	...	۱	۴	...	۲	...	۵	...	۳	۳	۲۴	۱۷
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۱	۴۹	۱۰۰	۱۳۶	۷۴	۶۲	...	...	...	۸۱	۸	۲۴	۴	۱۹	۳۰	۱۶	۴۶	۲۵	۳۴
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۴	۸	۵	۱۳	۱۷	۸	۹	...	...	۴	۴	...	۳	۱	۶	...	۴	۴	۲۷	۳۶
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۶	۳۵	۳۰	۶۵	۱۴۴	۸۱	۶۳	...	...	۷	۴۹	۷	۵۸	۴	۱۹	۱۲	۶	۱۸	۲۲	۵۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۸	۷	۱۵	۱۵	۷	۸	...	..	...	۹	۲	۱	..	۳	...	۲	۲	۳۰	۳۰
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۲	۱۰	۲۲	۳۰	۱۵	۱۵	...	...	۲	۶	...	۹	...	۱۰	۸	۶	۱۴	۲۴	۳۲
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۸۷	۵	۸	۱۳	۲۴	۱۸	۶	...	...	...	۱۰	۱	۶	...	۱۰	۶	۱	۷	۲۴	۳۱
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۵	۱	۶	۶	۲	۴	...	...	...	۴	۱	۱	...	...	...	...	...	۱۸	۱۸
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱	۴	۵	۱۰	۴	۶	...	...	...	۶	...	۴	..	۱	۱	۳	۴	۱۴	۲۸
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۳	۷	۷	۴	۳	...	...	...	۴	...	۳	...	...	۳	۱	۴	۳۱	۳۱
۳۰	شاہ پور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	...	..	...	۱۶	۹	۷	...	...	۴	۱	۲	۳	...	۶	۱	۳	۴	...	۵۴
۳۱		خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۲	۴	۶	۴	۲	۲	...	...	۴	...	۲	...	...	...	...	...	...	۳۱	۲۰
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۳	۸	۹	۶	۳	...	...	...	۱	۱	۳	...	۱	...	۱	۱	۳۴	۲۵
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۱	۲	۳	۷	۵	۲	...	...	۲	۴	..	۱	...	...	...	...	...	۱۵	۳۴

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی تعداد مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۳۲	۱۴	۱۵	۲۹	۲۱	۱۱	۱۰	...	...	۱	۸	۱	۴	۱	۹	۲	۶	۸	۳۲	۲۳
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۱	۳	۲	...	۲	...	...	...	...	۱	...	...	۱	...	۲	۲	۸	۵
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۹	۱۲	۲۱	۲۰	۱۰	۱۰	...	...	۴	۵	۳	...	...	۸	۴	۲	۵	۳۲	۳۰
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۷	۱۲	۱۹	۷	۳	۴	...	...	...	۱	۱	...	...	۵	۱	۲	۳	۷۰	۲۶
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۱۱	۱۳	۲۴	۴۳	۱۳	۳۰	...	...	۷	۱۴	۳	۷	...	۱۲	۲	۶	۸	۱۵	۲۶
میزان کل ...		۱۱۸۱۹۳۹	۳۳۲	۳۲۱	۶۵۳	۸۹۸	۴۵۴	۴۴۴	...	۴	۷۵	۳۵۱	۵۹	۱۹۶	۱۰	۲۳۶	۱۳۰	۱۱۷	۲۴۷	۲۸	۳۹
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۳	۵	۱۰	۸	۲	...	...	...	۹	...	۳	...	۱	۱	...	۱	۱۴	۲۷
دھرم سالہ ...	...	۴۵۱۸	...	...	...	۴	۳	۱	...	...	...	۳	...	۱	...	...	...	۱	۱	...	۸۴
ڈلہوزی ...	...	۹۲۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۶۳۹۲	۱	۲	۳	۲	...	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	۱	۱	۱۰۷	۷۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۵ - مئی سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۵۳ پیدائش (۳۳۲ لڑکے اور ۳۲۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں - جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ کے - اور ۸۹۸ اموات (۴۵۴ مرد اور ۴۴۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں - جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۹ کے - ستائیں بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۳۴ بمقابلہ ۳۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں [illegible] اور امرتسر میں ۵۰ بمقابلہ ۴۰ اور ملتان میں ۲۶ بمقابلہ ۴۳ -

۲ اموات چیچک سے جہلم میں اور پانی پت اور شاہ آباد میں ایک ایک - علاوہ ازیں - ۷۲ اموات طاعون سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۴ حصار میں - ۱۳ جالندھر میں - امرتسر اور ملتان ہر ایک میں ۷ - ۹ میں - لاہور اور جھنگ مگھیانہ ہر ایک میں ۴ - گوجرانوالہ و قصور اور خوشاب ہر ایک میں ۳ - لاہور چھاؤنی و شاہ آباد سیالکوٹ اور پنڈ دادنخان ہر ایک میں ۲ - لودھیانہ و فاضلکا اور راولپنڈی میں ایک ایک میں ۱ -

دستخط - ڈبلیو ایچ ملز میجر آئی ایم ایس

قائم مقام صاحب سنیٹری کمشنر حفظان صحت پنجاب

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۴ جون سنہ ۱۹۱۸ ع

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا -

مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر - میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹر نمبر ایل نمبر ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۴] لاہور — ۱۴ جون (مجریہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۱۸ع) — یوم جمعہ [جلد ۶۰

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۸ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — چیچک	باعث موت — طاعون	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ تنفس	باعث موت — ضربات	باعث موت — تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۶	۴	۱۰	۱۸	۸	۱۰	...	۵	...	۷	...	۱	...	۵	۲	۱	۳	۲۰	۵۵
حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۵	...	۵	۲۰	۸	۱۲	...	...	۵	۸	۱	...	...	۶	۳	۱	۴	۱۵	۷۱
حصار	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۹	۴	۱۳	۲۷	۱۳	۱۴	...	...	...	۹	۱	۲	...	۱۵	۴	۳	۷	۲۲	۳۵
حصار	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۱	۵	۶	۱۱	۵	۳	...	...	...	۶	...	۳	...	۲	۱	۱	۲	۲۱	۳۹
رہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۰	۶	۱۶	۲۵	۱۳	۱۲	...	...	...	۸	۱	۱	...	۱۵	۷	۸	۱۵	۴۲	۶۶
رہتک	جھجھر ...	۱۰۹۱۷	۳	۳	۶	۱۳	۸	۶	...	...	۱	۳	۳	...	...	۷	۲	۱	۳	۳۰	۶۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۷	۱۱	۲۲	۹	۱۳	...	...	...	۱۳	...	۱	...	۸	۶	۷	۱۳	۴۸	۱۵
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۷	۲	۹	۲۱	۸	۱۳	...	...	...	۲	۳	۳	...	۱۳	...	۱	۱	۱۹	۴۴
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۳	۸	۱۲	۱۷	۸	۹	...	...	...	۷	۳	۱	...	۵	۱	۱	۲	۳۰	۴۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۸۹۲	۱۰	۳	۱۳	۲۲	۱۳	۹	...	...	...	۱۲	۱	...	...	۹	۷	۶	۱۳	۵۷	۱۰
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۴	۱۶	۳۰	۳۲	۱۶	۱۶	...	...	...	۲۳	۱	۲	...	۶	۷	۹	۱۶	۹۰	۴۳
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۱	۵	۱۳	۱	۶	...	...	...	۴	...	۳	...	۶	۱	۳	۳	۲۳	۴۲
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۹	۱۰	۲۹	۲۸	۱۸	۱۰	...	...	۵	۱۴	...	۳	...	۶	۵	۱	۶	۶۲	۱۰
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۱	۳	۲۰	۹	۱۱	...	...	...	۸	۱	۳	...	۸	۵	۶	۱۱	۱۷	۸۲
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۸	۸	۱۶	۲۵	۱۲	۱۳	...	...	۱	۱۴	...	۱	۲	۷	۵	۳	۹	۳۹	۲۹
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۹	۱۵	۳۴	۴۳	۳۰	۱۴	...	...	۵	۱۶	۴	۱۲	...	۷	۹	۳	۱۲	۳۲	۴۱
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۳	۲۲	۳۵	۳۹	۱۷	۲۲	...	...	...	۱۸	۵	۴	...	۱۲	۶	۶	۱۲	۳۲	۴۴
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۱	۴	۱۵	۱۱	۵	۶	...	...	...	۵	...	۱	...	۵	۱	۳	۴	۵۲	۲۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۳	۷	۱۰	۹	۵	۴	...	...	...	۷	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۲۱	۱۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۲	۵	۷	۴	۲	۲	...	...	...	...	...	۱	...	۳	...	...	...	۳۳	۱۱
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۳۹	۴۴	۸۳	۱۸۶	۱۰۸	۷۸	...	۵	۲	۱۰۶	۷	۳۳	۵	۲۹	۳۳	۲۰	۵۳	۲۱	۴۹
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۶	۱۶	۲۶	۱۲	۱۴	...	...	...	۹	...	۴	...	۱۳	۵	۷	۱۲	۳۴	۱۱
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۳۲	۳۵	۶۷	۱۳۸	۸۹	۵۹	...	...	۱	۳۶	۳	۸۳	۲	۲۳	۲۵		۳۳	۲۳	۱۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۰	۵	۱۵	۱۴	۹		...	...	...	۷	۱	۳	۱	۲	۵	۲	۷	۳۰	۲۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۰	۲۰	۳۰	۲۸	۱۱	۱۷	...	...	۱	۷	...	۷	...	۱۳	۴	۸	۱۲	۳۳	۲۰
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۳	۱۰	۱۴	۲۰	۱۳	۷	...	...	...	۹	...	۵	...	۶		۲	۶	۲۶	۳۷
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۳	۳	۶	۱۲	۶	۶	...	...	...	۱۰	...	...	...	۲	۱	۲	۳	۱۸	۲۹
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۵	۱۰	۱۵	۱۵	۹	۶	...	...	...	۱۲	...	۱	...	۲	۲	۲	۴	۴۲	۴۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۱	۵	۷	۴	۳	...	...	...	۴	...	۱	...	۲	۲	...	۲	۲۲	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۲	۱۲	۲۲	۸	۱۴	...	...	۸	۶	۱	۲	...	۵	۲	۲	۴	۴۱	۲۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۲	۶	۴	۲	۲	...	...	...	۱	...	۳	...	...	...	...	...	۳۱	۲۰
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۳	۱۰	۹	۳	۶	...	...	...	۵	۱	۲	...	۱	...	...	...	۴۲	۴۸
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۳	۱	۴	۷	۲	۴	...	...	...	۷	...	...	...	...	...	۲	۲	۲۰	۲۴

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی تعداد مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۴۹۶۴۲	۱۴	۸	۲۲	۳۰	۲۳	۷	...	...	۱	۱۰	۳	۶	...	۱۰	۹	۳	۱۳	۲۵	۳۳
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۶	۴	۱۰	۸	۴	۴	...	۱	۱	۲	...	...	...	۴	۳	۲	۵	۳۶	۲۱
جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۹	۶	۱۵	۱۵	۶	۹	...	..	۱	۷	۳	...	...	۴	۱	۳	۵	۳۰	۳۰
	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۸	۷	۱۵	۱۹	۱۰	۹	...		...	۹		۲	...	۷	۳	۵	۸	۵۵	۵۹
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۲۱	۸	۲۹	۴۷	۲۶	۲۱	..	...	۲	۲۹	۲	۳	...	۱۴	۹	۳	۱۲	۱۷	۲۹
میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۳۹۴	۳۰۷	۶۷۱	۱۰۳۶	۵۶۰	۴۷۶	...	۱۱	۳۴	۴۵۲	۳۷	۱۹۷	۱۰	۲۸۴	۱۸۱	۱۴۰	۳۲۱	۲۹	۴۵
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۶	۸	۱۴	۸	۷	۱	...	۱	...	۳	۱	۱	...	۲	۲	۱	۳	۳۸	۲۲
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۱	۲	...	۲	...	..	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	۲۰	۴۱
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۲	۱	۳	۳	۱	۲	...	...	...	...	...	۲	...	...	۱	۱	۲	۱۴۳	۱۳۳
مری ...	...	۱۳۶۱	۲	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۷۱	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ یکم جون سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۷۱ پیدائش (۳۹۳ لڑکے اور ۳۰۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۲۹ ہے اور ۱۰۳۶ اموات (۵۶۰ مرد اور ۴۷۶ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۵ ہے تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:- لاہور میں ۳۶ بمقابلہ ۴۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۵۱ بمقابلہ ۲۵ اور ملتان میں ۲۹ بمقابلہ ۴۲۔

۸ اموات طاعون سے بحصہ میں حانسی و انبالہ اور جالندھر ہر ایک میں ۵ — لاہور اور ملتان ہر ایک میں ۲ جہلم و ہوشیارپور و امرتسر و سیالکوٹ و راولپنڈی و لائلپور اور جھنگ مگھیانہ ہر ایک میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئیں — ۱۱ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے حصار اور لاہور ہر ایک میں ۵ - اور لائلپور میں ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۱ جون سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط — ڈبلیو ایچ ملز میجر آئی ایم ایس
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظہر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

۹۰۳ — سی اے پی — ۵۰۰ — ۲۱-۶-۱۹۱۸ء — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹر نمبر ایل نمبر ۸۴۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۵] لاہور — ۲۱ جون (مجریہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۱۸ ع) — یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۵ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۳	۳	۶	۱۳	۸	۵	...	۳	...	۳	۲	۱	...	۴	۲	۱	۳	۱۸	۴۰
۲		ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۳	۴	۷	۷	۴	۳	...	...	۱	۲	...	...	...	۴	۲	۲	۴	۲۵	۲۵
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۶	۸	۱۴	۲۳	۱۱	۱۲	...	...	...	۵	۱	۲	...	۱۵	۳	۲	۵	۲۳	۳۹
۴		سرسہ ...	۱۳۹۴۹	۲	...	۲	۹	۵	۴	...	...	...	۴	۲	۱	...	۲	۱	۱	۲	۷	۳۴
۵	رہتک	رہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۶	۱۴	۳۰	۳۰	۱۹	۱۱	...	۱	...	۹	...	۵	...	۱۵	۱۰	۳	۱۳	۷۹	۷۹
۶		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۶	۵	۱۱	۱۱	۴	۷	...	...	...	۴	۱	...	...	۶	۱	۳	۴	۵۴	۵۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار [illegible]
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	طاعون	چیچک	وباء	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۵	۹	۱۱	۱۱	۲	۹	...	...	...	۷	...	...	...	۴	۱	۹	۷	۳۵
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۱	۳	۱۳	۲۵	۱۳	۱۱	...	...	...	۲	۴	۲	...	۱۷	۳	۲	۵	۲۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۷	۱۰	۱۷	۱۷	۹	۸	...	...	...	۱۱	۱	۱	...	۴	۲	۴	۶	۳۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۸	۷	۱۵	۹	۳	۹	...	...	...	۶	...	۱	...	۲	۲	۳	۵	۶۱
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۲	۱۹	۳۱	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۲	...	۱	...	۱۰	۵	۹	۱۱	۶۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۲	۵	۷	۸	۲	۳	...	...	۱	۲	...	۲	...	۳	۱	۲	۳	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۶	۳	۹	۱۸	۱۳	۵	...	...	...	۸	۶	۱	...	۳	۷	۱	۸	۱۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۵	۲	۷	۱۵	۹	۶	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۳	۲	۲	۳	۳۰
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۸	۳	۱۱	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۳	...	۳	...	۷	۲	۱	۳	۳۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۷۵۳۵۴	۱۷	۲۰	۳۷	۳۱	۱۲	۱۹	...	...	۲	۲۰	۴	۳	...	۲	۳	۴	۷	۳۵
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۳	۱۳	۲۶	۳۸	۱۷	۲۱	...	...	...	۲۳	۴	۳	...	۷	۶	۹	۱۵	۳۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۵	۵	۱۰	۹	۳	۶	...	...	...	۲	۱	۱	...	۵	۲	۲	۴	۳۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۳۴۶۷۸	۵	۶	۱۱	۱۱	۴	۷	...	...	...	۵	۲	[illegible]	...	۳	۲	۲	۴	۲۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۵	۴	۹	۵	۲	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	۲	۲	۴۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۳۶	۳۸	۸۴	۱۴۳	۸۷	۵۷	...	۱	...	۹۱	۴	۱۱	۴	۳۳	۳۳	۱۷	۵۰	۲۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۷	۹	۱۶	۹	۹	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۴	۳	۱	۴	۳۴
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۲۵	۳۲	۵۷	۱۲۱	۶۰	۶۱	...	...	...	۴۷	۸	۵۱	...	۱۵	۹	۱۰	۱۹	۲۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۸	۷	۱۵	۱۵	۶	۹	...	...	...	۱۲	...	۲	...	۱	۲	۱	۳	۳۰
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۷	۱۳	۳۱	۲۰	۱۲	۸	...	...	۱	۵	۲	۷	...	۵	۴	۱	۵	۳۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۲	۸	۲۰	۲۷	۱۶	۱۱	...	...	...	۱۱	۲	۲	...	۱۲	۴	۴	۸	۳۷
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۶	۳	۱۰	۶	۳	۲	...	...	...	۴	...	...	...	۲	۱	۱	۲	۳۰
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۹	۹	۱۸	۱۷	۷	۱۰	...	...	...	۱۱	۱	۳	...	۲	۳	۳	۲	۵۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۷	۲	۹	۱۶	۷	۹	...	...	...	۶	۳	۴	...	۳	۲	۳	۵	۴۰
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۹	۱۲	۱۶	۹	۷	...	...	۱	۶	۲	...	...	۷	۷	۴	۱۱	۳۸
۳۱		خوشاب .	۱۰۱۵۹	۳	...	۳	۵	۳	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۲	...		۱	۱۵
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۱	۳	۵	۱۱	۳	۷	...	...	...	۵	...	۳	...	۳	۲	۲	۴	۲۱
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۹۰	۳	-	۷	۳	۲	۲	...	...	⋮	۱			...	۱	...	...	...	۳۵

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی جس پر شرح فی ہزار مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۱۳	۲۳	۳۶	۴۳	۲۸	۱۵	...	...	...	۱۰	۱۰	۱۳	۱	۹	۱۱	۵	۱۶	۴۰	۳۸
کیمل پور ...	کیمل پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۲	۶	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	...	...	۲	۲	...	۲	۱۶	۱۶
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۱	۳	۱۴	۱۵	۱۰	...	...	...	...	۱۰	۱	...	...	۳	۴	۲	۶	۲۸	۳۰
	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۸	۳	۱۱	۹	۵	۴	...	...	...	۵	...	...	...	۴	..	۲	۵	۴۰	۳۳
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۱۶	۱۴	۳۰	۴۴	۲۵	۱۹	۱	...	..	۱۹	۱	۷	...	۱۶	۹	۳	۱۲	۱۸	۲۷
میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۶۵۰	۳۲۱	۹۷۱	۸۵۴	۱	۳۹۷	۱	۵	۹	۳۹۱	۹۲	۱۳۸	۵	۲۴۹	۱۵۷	۱۱۸	۲۷۵	۲۹	۳۷
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا																		
دھرم سالہ ...	...	۴۵۱۸	۱	۱	۲	۴	۳	۱	...	...	...	۳	...	۱	...	...	۱	۱	۲	۳۱	۸۲
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۵۳۹۱	۱	...	۱	۲	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	۵۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۸ جون سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے شہروں و قصبات میں ۹۷۱ پیدائش (۶۵۰ لڑکے اور ۳۲۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۲۹ ہے۔ اور ۸۵۴ اموات (۴۵۷ مرد اور ۳۹۷ عورتیں) ہوئیں۔ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۷ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوا:- لاہور میں ۳۶ بمقابلہ ۴۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ امرتسر میں ۴۲ ... ۲۹ اور ملتان میں ۲۷ بمقابلہ ۲۱۔

۲ اموات طاعون سے جالندھر میں ہانسی وشاہ آباد و سیالکوٹ اور بہارہ ہر ایک میں ۱ ۔ ۵ درج رجسٹر ہوئیں۔
۵ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے حصار میں ۳ ـ اور رہتک اور لاہور میں ایک ایک ـ ملتان میں ہیضہ صرف ۱ موت درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۱ جون سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط ـ جی اے ایچ ملز میجر آئی ایم ایس
ڈپٹی کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
(ای۔ اے۔) اسسٹنٹ کمشنر ـ میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۶] لاہور — ۲۸ جون (مجریه ۵ جولائی) سنه ۱۹۱۸ ع — یوم جمعه [جلد ۴۶

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۱۵ جون سنه ۱۹۱۸ ع کو ختم هوا

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: وبائی	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۸	۱	۹	۹	۵	۴	...	۱	...	۳	...	...	...	۵	۱	۱	۲	۲۷	۴۷
	هانسی ...	۱۳۵۷۶	۱	۱	۲	۱۳	۵	۸	...	...	۱	۱	۱	۱	۱	۹	۱	...	۱	۷	۳۹
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۸	۴	۱۲	۱۶	۱۰	۹	...	...	...	۵	۱	۳	...	۱۰	۳	۲	۵	۲۰	۳۲
	سرسه ...	۱۳۶۴۹	۲	۲	۴	۳	۲	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۱	۱	...	۱	۱۴	۱۱
روهتک	روهتک ...	۱۹۸۹۲	۶	۱۱	۱۷	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۶	۱	۲	...	۸	۹	۹	۱۲	۴۵	۳۵
	جهجر ...	۱۰۹۱۷	۱	۴	۵	۹	۳	۹	...	...	...	...	...	۲	...	۷	۱	۲	۳	۲۵	۴۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے اطفال			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرر	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۷	۶	۱۳	۱۲	۹	۳	...	...	...	۶	---	...	...	۶	۵	۱	۶	۵۶
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۴	۲	۹	۱۳	۷	۶	...	...	...	۲	۲	۳	...	۶	۱	۱	۲	۱۳
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۳	۹	۲۲	۲۳	۹	۱۵	...	...	...	۱۳	...	۱	...	۹	۴	۸	۱۲	۵۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳	۱۴	۱۶	۱۵	۷	۸	...	...	...	۱۱	۱	...	...	۳	۲	۲	۴	۶۵
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۷	۲۰	۳۷	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۷	۴	۱	...	۶	۴	۳	۷	۷۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۶	۹	۶	۴	۲	...	...	...	...	۲	۱	...	۳	۱	...	۱	۴۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۲	۵	۱۷	۱۳	۷	۶	...	...	...	...	۶	۱	...	۳	۷	۱	۸	۱۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۹	۳	۱۲	۱۰	۵	۵	...	...	...	۲	۱	۲	...	۵	۳	۲	۵	۵۲
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۳	۹	۱۲	۱۵	۷	۸	...	...	...	۴	...	۲	...	۹	۳	۲	۵	۳۶
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۰	۱۶	۳۶	۲۸	۱۲	۱۶	...	...	...	۱۵	...	۷	...	۶	۶	۵	۱۱	۳۳
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۹	۱۶	۳۵	۲۳	۱۳	۱۰	...	...	...	۷	۱	۶	۱	۸	۳	۴	۷	۴۲
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۶	۱۳	۱۰	۷	۳	...	...	...	۴	۱	۱	...	۶	۳	۲	۵	۴۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۳۲۶۷۸	۸	۳	۱۱	۹	۵	۴	...	۱	...	۴	۱	۲	...	۱	۱	۱	۲	۲۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۱	۸	۸	۶	۲	..	...	...	۶	...	---	---	۲	۴	۱	۵	۳۸
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۸	۳۳	۱۱۱	۱۳۱	۷۲	۷۳	..	..	...	۸۹	۱۱	۲۸	۲	۱۵	۱۲	۱۸	۳۰	۲۸
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۲	۸	۱۱	۱۶	۱۹	۱۶	۸	...	۱	...	۸	...	۱	۱	۵	۲	۵	۷	۴۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۲۷	۲۵	۵۲	۹۱	۴۳	۴۸	...	...	...	۳۶	۵	۴۳	...	۱۶	۳	۶	۱۰	۱۸
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۰	۱۲	۲۲	۱۸	۶	۱۲	...	..	...	۱۰	...	۸	...	...	۳	۲	۶	۳۵
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۶	۲۰	۳۶	۲۳	۱۳	۹	...	...	...	۷	۳	۵	...	۷	۶	۳	۹	۳۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۶۸۷	۸	۶	۱۴	۹	۹	...	...	...	...	۵	...	۲	...	۲	۳	...	۳	۲۶
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۹	...	۲	۳	۱۱	۶	۵	...	...	...	۹	...	...	...	۲	...	۱	۱	۱۲
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۵	۹	۱۴	۱۲	۷	۵	...	...	...	۷	۲	۱	...	۲	۲	۳	۵	۳۹
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۱	۷	۷	۲	۵	...	...	...	۴	---	۱	...	۲	۲	۲	۴	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۱	۷	۱۸	۱۰	۵	۳	...	...	۱	۳	۱	۲	---	۳	۲	۲	۴	۶۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	...	...	...	۱	..	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۵	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۲۱
۳۳		پنڈ دادنخاں	۵۹۰	۱	۲	۳	۲	۱	۱	...	...	...	۲	..	...	...	...	...	...	...	۱۵

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: چیچک	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۱۲	۲۹	۴۵	۲۴	۲۱	...	...	...	۱۹	۷	۷	...	۱۲	۷	۹	۱۶	۳۲	۵۰
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۴	...	۴	۹	۴	۵	۱	...	...	۳	۱	...	...	۴	...	...	...	۱۱	۲۴
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۴	۵	۱۹	۹	۷	۲	...	...	۱	۴	...	...	...	۴	۲	...	۲	۳۸	۱۸
	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۹	۸	۱۷	۷	۴	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	۲	...	۲	۵۱	۲۶
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۱۷	۱۲	۲۹	۴۳	۲۰	۲۳	...	...	...	۱۹	...	۷	...	۱۷	۹	۵	۱۴	۱۸	۲۶
میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۳۷۰	۳۲۹	۶۹۹	۷۸۳	۳۷۸	۳۹۰	۱	۳	۳	۳۴۰	۵۰	۱۳۶	۴	۲۱۱	۱۱۳	۹۸	۲۱۱	۳۰	۳۲
پہاڑی تفرج گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۴	۶	۲۰	۱۱	۹	...	...	...	۱۲	۱	۴	...	۳	۱	۴	۵	۱۹	۵۵
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۲	...	۲	۱		...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۴۱	۲۰
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۲	...	۲	۳	۲	۱	...	...	...	۱	۱	۱	...	...	۱	...	۱	۹۵	۱۴۳
مری ...	...	۱۳۹۱	...	۱	۱	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۳۶	۱۰۷

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۹۹ پیدائشیں (۳۷۰ لڑکے اور لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۰ ہے۔ اور ۷۳۸ اموات (۳۷۸ مرد اور ۳۹۰ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے۔ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوئی:— لاہور میں ۳۶ بمقابلہ ۴۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۱ بمقابلہ ۴۳ اور ملتان میں ۲۹ بمقابلہ ۴۳۔

۳ اموات طاعون سے حانسی ... انبالہ ہر ایک میں ا درج رجسٹر ہوئیں۔ ۳ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے حصار فیروزپور اور قصور ہر ایک میں ایک ایک۔ ایک اموات ہیضہ سے لائلپور میں درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۵ جون سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط۔ قبلو ایچ ملز میرٹنگٹیل۔
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
ای۔ اے۔ اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

پنجاب گورنمنٹ کے مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

۲۷] لاہور — ۵ جولائی (مجریہ ۱۲ جولائی) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۲

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۳	۹	۱۰	۱۱	۷	۴	...	...	...	۵	۱	...	...	۵	۵	۲	۷	۳۰	۳۳
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۷	۱	۸	۱۱	۶	۵	...	...	...	۱	۱	۵	...	۴	۲	۲	۴	۲۹	۳۹
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۷	۱۴	۲۱	۲۱	۸	۱۳	...	...	...	۶	...	۲	...	۱۳	۵	۳	۸	۳۵	۳۴
	سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۳	۱	۴	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱۴	۷
رہتک	رہتک ...	۱۹۸۹۲	۶	۸	۱۴	۱۹	۱۰	۹	...	...	...	۶	...	۲	۱	۱۰	۵	۲	۷	۳۷	۵۰
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۴	۳	۷	۵	۳	۲	...	...	...	...	[illegible]	۱	...	۲	۱	...	۱	۳۴	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط …
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر باعث	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک …	سونی پت …	۱۲۰۱۳	۵	۸	۱۳	۱۲	۶	۶	…	…	…	۲	…	۲	…	۷	۳	۵	۸	۶۶
۸	گوڑگانوہ …	ریواڑی …	۲۳۷۸۰	۸	۱	۹	۹	۱	۵	…	…	…	…	…	۲	…	۳	۱	۱	۲	۳۹
۹	کرنال …	کرنال …	۲۱۰۱۸	۱۳	۵	۱۸	۱۳	۶	۷	…	…	…	۹	۱	۱	…	۲	۳	۱	۳	۴۳
۱۰		کیتھل …	۱۲۹۱۲	۷	۳	۱۰	۱۰	۳	۶	…	۲	…	۵	…	…	…	۳	۱	…	۱	۵۱
۱۱		پانی پت …	۲۹۳۳۲	۱۳	۲۲	۳۵	۲۳	۷	۱۶	…	…	…	۹	۱	۳	…	۱۰	۳	۸	۱۱	۶۱
۱۲		شاہ آباد …	۱۱۰۵۳	۲	۳	۵	۵	۳	۲	…	…	..	۱	..	۱	…	۳	۲	۲	۳	۱۹
۱۳	انبالہ …	انبالہ …	۲۳۳۹۳	۴	۹	۱۳	۸	۴	۴	…	…	…	۳	…	۳	…	۱	۳	۱	۳	۲۸
۱۴		جگادھری …	۱۲۰۳۵	۳	۵	۸	۷	۳	۳	…	…	…	۲	…	۱	…	۳	۱	۱	۲	۳۵
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۵	۵	۱۰	۱۳	۱۲	۲	..	…	…	۱۰	…	..	۱	۳	۳	۱	۵	۳۰
۱۶	جالندھر…	جالندھر …	۵۵۳۵۴	۱۹	۱۷	۳۳	۳۶	۱۶	۲۰	…	…	…	۲۰	۳	۱۰	…	۶	۷	۷	۱۴	۳۱
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ …	۳۳۱۵۲	۱۲	۱۶	۲۸	۲۴	۱۰	۱۴	…	…	…	۱۲	۵	…	…	۷	۳	۳	۷	۲۴
۱۸		جگراؤں …	۱۵۰۳۹	۸	۸	۱۶	۷	۳	۳	…	..	…	۵	…	۱	…	۱	۱	۱	۲	۵۶
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۷	۶	۱۳	۹	۵	۳	…	۱	…	۵	…	۲	…	۱	۲	۱	۳	۲۷
۲۰		فاضلکا …	۱۰۹۸۵	۳	۳	۸	۷	۳	۴	..	…	۱	…	…	…	…	۹	۲	۴	۶	۳۸
۲۱	لاہور	لاہور …	۲۱۰۲۷۱	۵۳	۵۷	۱۱۰	۱۳۵	۷۸	۹۷	..	..	…	۱۲	۹	۱۸	۳	۲۶	۲۱	۱۷	۳۸	۲۷
۲۲		قصور …	۲۳۷۸۳	۹	۷	۱۶	۱۴	۳	۱۰	..	۱	…	۷	…	…	…	۶	۱	۳	۴	۳۴
۲۳	امرتسر …	امرتسر …	۱۵۱۳۳۹	۲۷	۱۶	۴۳	۱۳۳	۸۰	۵۳	۱	…	۱	۴۴	۹	۶۱	…	۱۸	۱۲	۶	۱۸	۱۵
۲۴	گورداسپور	بٹالہ …	۲۶۳۳۰	۷	۹	۱۶	۱۰	۵	۵	…	..	…	۳	۔	۶	…	۱	۲	۴	۶	۲۲
۲۵	سیالکوٹ…	سیالکوٹ …	۳۸۵۹۵	۱۳	۱۱	۲۴	۲۷	۱۴	۱۳	…	…	…	۱۴	…	۱	…	۱۲	۷	۳	۹	۲۶
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ …	۲۸۹۸۷	۹	۸	۱۷	۲۹	۱۶	۱۳	..	…	…	۱۵	۳	۲	…	۹	۷	…	۷	۳۱
۲۷		وزیرآباد …	۱۷۱۳۶	۳	۲	۵	۵	۲	۳	…	…	…	۳	۱	…	…	۴	۱	۲	۳	۱۵
۲۸	گجرات	گجرات …	۱۸۶۹۲	۹	۴	۱۳	۲۶	۸	۱۸	…	…	…	۱۸	۲	۳	..	۳	۱	۵	۶	۳۶
۲۹		جلالپور …	۱۱۹۱۵	۷	…	۷	۷	۳	۳	—	…	..	۱	…	۲	…	۴	۲	…	۲	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ …	۱۵۲۰۲	۸	۳	۱۱	۲۰	۱۲	۸	…	…	…	۸	…	…	…	۱۲	۹	۳	۱۲	۳۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۱	۲	۳	۲	۲	…	…	…	…	۱	…	…	…	۱	…	…	…	۲۰
۳۲	جہلم …	جہلم …	۱۲۲۹۸	۲	۳	۷	۴	۲	۲	—	…	…	۲	…	…	…	۲	…	۱	۱	۲۹
۳۳		پنڈ دادنخان	۵۹۰	۱	۱	۲	۸	۵	۳	…	…	۲	۱	۲	…	…	۳	۱	۱	۲	۱۵

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	انتقال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	انتقال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	انتقال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۴۶۹۳۲	۷	۱۲	۱۹	۲۹	۱۵	۱۴	...	...	...	۱۲	۲	۹	۲	۷	۴	۲	۷	۲۱	۳۲
وزل پور ...	وزل پور ...	۱۹۵۷۸	۴	۱	۵	۹	۶	۳	...	...	...	۹	...	...	...	۳	۲	۲	۴	۱۳	۲۴
جہلم ... }	جہلم مکھیالہ	۲۵۹۱۴	۷	۸	۱۵	۱۱	۴	۷	...	..	..	۴	...	..	...	۸	۴	۴	۹	۳۰	۲۲
	چلوٹہ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۱۱	۲۲	۱۰	۸	۲	...	..	...	۴	۱	...	...	۵	۲	...	۲	۸۱	۳۷
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۱۸	۱۷	۳۰	۴۲	۱۷	۲۵	...	...	۲	۲۲	۴	۴	...	۹	۴	۷	۱۱	۱۸	۲۶
میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۲۳۰	۳۱۹	۹۴۹	۷۸۲	۳۹۸	۳۸۴	۱	۴	۴	۳۶۱	۴۴	۱۳۱	۷	۲۲۰	۱۲۴	۱۰۴	۲۳۸	۲۸	۳۴
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...		۱۸۶۳۴ ...	نقشہ نہیں آیا۔																		
دھرم سالہ ...		۲۵۱۸ ...	۲	...	۲	۲	۱	۱	...	...	...	۲	..	...	...	...	۱	...	۱	۳۱	۳۱
ڈلہوزی ...		۹۳۸ ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...		۱۳۶۱ ...	۲	۱	۳	۳	۲	۲	...	...	...	...	...	۲	۱	...	۲	...	۱	۱۰۷	۷

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

ہفتہ مختتمہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۴۹ پیدائشیں (۲۳۰ لڑکے اور ۳۱۹ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے۔ اور ۷۸۲ اموات (۳۹۸ مرد اور ۳۸۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۴ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوئی:- لاہور میں ۳۶ بمقابلہ ۳۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۶ ۴۱ اور ملتان میں ۲۹ بمقابلہ ۳۲۔

۳ اموات طاعون سے ملتان میں اور ایک امرتسر میں درج رجسٹر ہوئی۔ ۴ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے دو کیتھل میں اور فیروزپور اور ... ہر ایک میں ایک ایک۔ ایک مرض ہیضہ سے امرتسر میں درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط ایچ ملز میجر آئی ایم ایس
بعہدہ کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر۔ میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

۲۸] لاہور — ۱۲ جولائی (مجریہ ۱۹ جولائی) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو روز شنبہ ۲۹ جون سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہ	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۵	۹	۱۱	۸	۳	۵	...	۱	...	۳	...	۲	...	۲	۱	۴	۵	۳۳	۲۴
	ہانسی ...	نقشہ تصحیح کے لئے واپس بھیجا گیا ہے																			
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۱	۵	۱۶	۱۴	۸	۶	...	...	...	۳	۱	۱	...	۸	۲	...	۲	۲۷	۲۴
	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۱	۱	۲	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۷	۴
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۸	۹	۱۷	۲۲	۹	۱۳	...	...	...	۸	۴	۳	...	۷	۳	۵	۸	۴۵	۵۸
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۳	۲	۵	۷	۴	۳	...	...	...	...	۱	...	...	۹	۱	۲	۳	۲۵	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے		
				شرح		کل	کل	شرح	مردہ پیدائش	طاعون	چیچک	ہیضہ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل
۱	۲	۳	۴	۵		۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۶		۱۱	۹	۵	۴	...	...	...	۴	۱	...	...	۴	۳	۲	۵
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹		۱۲	۹	۴	۲	...	...	...	...	۱	۱	...	۴	۴	۲	۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۵		۱۴	۲۶	۱۴	۱۳	...	...	...	۱۷	۱	۳	...	۹	۵	۴	۹
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳		۵	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۱۱	...	...	...	۳	۱	۱	۲
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۵		۲۷	۲۸	۱۳	۱۵	...	...	...	۱۳	...	۳	...	۱۱	۹	۵	۱۱
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۲		۹	۳	۲	۲	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۱	۲
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۹		۱۹	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۴	۱	۵	...	۳	۳	۲	۵
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۴		۷	۹	۵	۴	...	...	...	۳	۲	۱	...	۳	۱	۱	۳
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۱۶۹۸۰	۷		۱۱	۱۱	۵	۹	...	...	...	۷	...	۲	...	۲	۳	۴	۷
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۷۵۳۵۴	۱۹		۳۶	۳۳	۱۶	۱۷	...	۱	...	۱۴	۴	۹	۱	۷	۵	۵	۱۰
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۲	۱۴		۲۴	۲۴	۱۰	۱۴	...	...	...	۱۸	...	۱	...	۵	۵	۹	۱۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۹		۱۹	۱۲	۷	۵	...	...	...	۸	۱	...	...	۳	۱	۱	۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۴۴۹۷۸	۱۱	۳	۱۴	۱۱	۵	۹	...	...	...	۹	...	۱	...	۲	...	۲	۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۳	۸	۷	۲	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۹	۲	۳	۹
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۱	۴۳	۹۵	۱۲۰	۵۶	۹۳	..	۱	...	۷۹	۲	۱۴	۴	۲۳	۱۵	۲۴	۳۸
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۹	۷	۱۶	۱۲	۳	۹	...	...	...	۸	...	۱	...	۳	۱	۲	۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۲	۲۱	۴۴	۹۳	۳۶	۵۷	...	...	...	۳۶	۵	۴۸	۲	۷	۱	۴	۵
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۳	۵	۱۹	۱	۹	۹	...	..	...	۹	۲	...	...	۱	۱	۱	۲
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۴۸۵۹۵	۱۹	۱۲	۳۱	۳۵	۱۵	۲۰	...	...	...	۱۳	۲	۸	...	۱۱	۹	۵	۱۱
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۴	۸	۱۲	۲۰	۱۵	۵	۱	...	...	۱۲	...	۲	...		۲	۲	۴
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۲	۳	۵	۲	۳	۲	...	...	...	۵	۱	۱	...	...	...	...	...
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۴	۱۰	۱۰	۲۰	۱۷	۸	۹	...	...	...	۱۱	۱	۱	...	۳	۱	۲	۳
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۴	۱۰	۱۳	۸	۵	...	...	...	۶	...	۴	...	۳	۳	...	۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۴	۷	۱۱	۹	۳	۲	...	...	...	۳	...	۱	۱	۱	۱	۱	۲
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	...	۲	۲	۴	۲	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	...	۱	...	۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	...	۲	۲	۹	۲	۲	...	...	...	۲	۱	...	...	۳	۲	...	۲
۳۳		پنڈ دادنخان	۵۹۰	...	۱	۱	۸	۲	۵	...	...	...	۵	...	۱	...	۲	۱	۲	۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی تعداد مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
[illegible]	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۱	۱۰	۲۱	۳۰	۱۲	۱۸	...	...	...	۸	۸	۷	۱	۹	۳	۳	۷	۲۲	۳۳
[illegible]	کیمبل پور ...	کیمبل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۲	۵	۸	۲	۹	...	...	...	۷	...	...	...	۱	۱	...	۱	۱۳	۲۱
[illegible]	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۵	۷	۱۲	۴	۲	۲	...	...	...	...	...	...	...	۴	۱	۱	۲	۲۴	۸
[illegible]		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۲	۸	۲۰	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۷	۲	...	۱	۹	۳	۵	۸	۷۳	۵۹
[illegible]	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۰	۹	۲۹	۳۶	۱۷	۱۹	۱	۱	۱	۲۵	۲	۲	...	۴	۶	۸	۱۴	۱۸	۲۲
	میزان کل ...		۱۱۸۱۹۳۹	۳۳۱	۲۸۳	۶۱۵	۷۰۹	۳۳۶	۳۷۳	۲	۳	۱	۳۹۴	۴۴	۱۲۳	۱۰	۱۹۱	۹۵	۱۰۹	۲۰۴	۲۷	۳۱
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...		۱۸۹۳۴	۲	۴	۶	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۴	...	۴	۴	۱۹	۲۵
	دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	۱	۱	۲	...	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۳۱	۲۰
	ڈلہوزی ...		۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...		۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۹ جون سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۱۵ پیدائش (۳۳۱ لڑکے اور ۲۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۲۷ ہے۔اور ۷۰۹ اموات (۳۳۶ مرد اور ۳۷۳ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۱ ہے۔تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:۔لاہور میں ۳۰ بمقابلہ ۲۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۲ بمقابلہ ۳۹ اور ملتان میں ۲۲ بمقابلہ ۲۳۔

۲ اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں - گجرانوالہ اور ملتان ہر ایک میں ایک ۳ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جانوں سے حصار و جالندھر و لاہور اور ملتان ہر ایک میں ایک ایک - ایک موت طاعون سے ملتان میں درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط — ڈبلیو ایچ ملز میجر آئی ایم ایس
ڈپٹی کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

بھگوان چند
مورخہ ۱۵ جولائی

مظفر خان
اسسٹنٹ سکریٹری و مہتمم دفتر ترجمہ گورنمنٹ پنجاب

مطبوعہ و مشتہرہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۹] لاہور — ۱۹ جولائی (مجریہ ۲۶ جولائی) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۶ جولائی سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مردم شماری مطابق سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۸	۳	۱۱	۶	۲	۴	...	...	...	۲	...	...	...	۴	۱	۳	۴	۳۳	۱۸
	ہانسی ...	۱۴۵۷۹	۳	۴	۷	۴	۲	۲	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۱	۲	۲۵	۱۴
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۶	۹	۱۵	۱۷	۹	۸	...	...	...	۳	...	۱	...	۱۳	۵	...	۵	۲۵	۲۹
	سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۱	۳	۴	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	...	...	۱۴	۱۱
رہتک	رہتک ...	۱۹۸۶۲	۹	۷	۱۶	۱۳	۶	۷	...	...	...	۵	...	۱	...	۷	۴	۱	۵	۳۲	۳۳
	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۴	۵	۹	۶	۳	۳	...	...	...	...	...	...	...	۶	۱	۱	۲	۴۵	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۵	۸	۹	۷	۲	...	...	...	۴	...	۱	۱	۳	۲	...	۲	۳۵	۲۹
۸	گورگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۱۰	۱۹	۹	۷	۲	...	...	...	۱	۱	۲	...	۵	۱	...	۱	۴۰	۱۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۳	۱۲	۲۵	۳۳	۱۵	۱۸	...	...	...	۲۳	۲	۲	...	۶	۵	...	۵	۹۲	۴۱
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳	۷	۱۰	۱۲	۵	۷	...	...	...	۷	۱	۲	...	۲	۱	۲	۳	۴۱	۳۱
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۳	۱۸	۳۱	۱۷	۱۱	۶	...	...	...	۹	۱	۲	...	۵	۷	۱	۸	۹۲	۳۳
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۳	۶	۹	۷	۲	...	...	...	۳	۲	۱	...	۳	۴	۱	۵	۲۹	۳۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۷	۶	۱۳	۹	۸	۱	...	...	...	۳	...	۱	...	۵	۳	...	۴	۲۸	۱۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۲	۱	۳	۹	۶	۳	...	...	...	...	۳	۱	...	۵	۱	...	۱	۱۳	۳۱
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۱۶۹۸۰	۵	۱	۶	۸	۳	۵	...	...	...	۲	...	۵	...	۱	۲	۲	۳	۱۸	۱۴
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۷۵۳۵۴	۲۱	۲۵	۴۶	۴۰	۱۷	۲۳	...	...	...	۱۸	۳	۱۳	...	۶	۴	۱۱	۱۵	۴۳	۲۸
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۴	۷	۲۱	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۷	۱	۱	۱	۳	۳	۱	۴	۲۵	۲۸
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۷	۱۷	۱۰	۶	۴	...	...	...	۱	...	۴	...	۵	۲	۲	۴	۵۹	۳۱
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۸	۵	۱۳	۱۲	۱۱	۱	...	...	...	۸	۱	۱	...	۲	۴	...	۴	۲۷	۱۵
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	...	۳	۴	۳	۱	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۱	...	۱	۱۹	۱۹
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۵	۴۰	۹۵	۱۵۰	۷۲	۷۸	...	۲	...	۱۰۰	۹	۱۴	۲	۲۵	۱۱	۲۵	۳۶	۲۴	۳۷
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۷	۴	۱۱	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۳		۲	۲	۲۳	۱۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۲۷	۱۶	۴۳	۹۳	۴۴	۴۹	...	...	...	۳۴	۷	۳۸	۲	۱۲	۸	۸	۱۶	۱۵	۳۲
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۴	۵	۹	۱	۸	۴	...	..	...	۴	...	۹	...	۲	۱	...	۱	۱۸	۲۹
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۶	۲۰	۳۶	۲۴	۱۳	۱۱	...	...	...	۹	...	۹	...	۶	۶	۴	۱۰	۳۹	۲۶
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۰	۶	۱۶	۲۰	۱۲	۸	...	...	...	۱۳	۱	...	...	۶	۴	۱	۵	۲۹	۲۷
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۷	۲	۹	۷	۲	۳	...	...	...	۵	۲	...	...	...	۱	...	۱	۲۷	۲۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۹	۹	۱۸	۱۱	۸	۳	...	...	...	۸	۱	۱	..	۱	۳	...	۳	۵۰	۳۱
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۱	۹	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۲۷	۲۷
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۴	۷	۱۱	۶	۴	۲	...	...	...	۳	...	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۲۴	۷۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	...	۲	۲	۴	۲	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	...	۱	...	۱	۵	۵۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	...	۲	۲	۵	۲	۳	...	...	...	۲	۱	...	...	۳	۳	...	۲	۵۹	۵۹
۳۳		پنڈ دادنخان	۵۹۰	...	۱	۱	۸	۳	۵	...	...	...	۵	...	...	...	۲	۱	۲			

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۲	۱۰	۳۲	۲۴	۱۲	۱۲	...	...	...	۷	۲	۴	۲	۹	۲	۳	۵	۳۶	۲۷
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۷	۱۰	۸	۴	۴	...	...	...	۴	۱	۱	...	۲	۱	۱	۲	۲۶	۲۱
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۰	۱۰	۲۰	۱۵	۸	۷	...	...	...	۹	۲	...	...	۷	۳	۳	۶	۴۰	۳۰
جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۴	۷	۱۱	۴	۳	۱	...	...	...	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۴۰	۱۵
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۱۶	۱۰	۲۶	۴۳	۱۹	۲۴	...	۲	...	۱۹	۶	۵	...	۱۱	۸	۱۱	۱۹	۱۶	۲۶
	میزان کل ...	۱۱۹۹۵۱۵	۳۵۱	۲۹۸	۶۴۹	۷۲۵	۳۸۳	۳۴۲	...	۴	...	۳۵۳	۴۹	۱۲۱	۸	۱۹۰	۱۰۸	۹۱	۱۹۹	۲۸	۳۲
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	۲	۵	۷	۶	۳	۳	...	...	...	۴	...	—	...	۲	...	۲	۲	۱۹	۱۹
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	نقشہ نہیں آیا																		
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	۲	...	۲	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	۹۵
مری ...	...	۱۳۹۲	۱	...	۱	۴	۴	...	...	...	...	۲	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۳۹	۱۴۳

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۶ جولائی سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۴۹ پیدائش (۳۵۱ لڑکے اور ۲۹۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے۔ اور ۷۲۵ اموات (۳۸۳ مرد اور ۳۴۲ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوئی :- لاہور میں ۳۷ بمقابلہ ۳۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۲ بمقابلہ ۳۱ اور ملتان میں ۲۶ بمقابلہ ۲۸ -

۴ اموات جو چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں۔ لاہور اور ملتان ہر ایک میں ۴ درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط۔ میجر ایچ ملز عہدہ کارگزار
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مہتمم مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۰] لاہور — ۲۶ جولائی (مجریہ ۲-اگست) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اُس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								یکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی سالانہ
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	خسرہ	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار ...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۵	۲	۷	۱۱	۴	۷	...	۲	...	۴	...	...	...	۵	۱	۳	۳	۲۱	۳۳
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۱	۲	۳	۶	۴	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۴	۱	...	۱	۱۱	۲۱
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۸	۱۴	۲۲	۱۸	۹	۹	...	...	...	۹	...	...	...	۱۲	۲	۳	۵	۳۷	۳۰
	سرسہ ...	۱۳۶۴۹	۴	۴	۸	۴	۲	۲	...	...	...	۲	۱	...	...	۱	۱	...	۱	۲۹	۱۳
رہتک	رہتک ...	۱۹۸۶۲	۷	۵	۱۲	۹	۴	۵	...	...	...	۵	...	...	...	۴	...	...	...	۳۲	۲۳
	جھجھر ...	۱۰۶۴۷	۴	۴	۸	۹	۴	۵	...	...	...	۱	...	۲	...	۹	۳	...	۳	۳۹	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: وباء	باعث موت: بخار	باعث موت: اسهال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۵	۵	۱۰	۷	۴	۳	...	...	...	۶	...	...	۱	...	۲	۲	۴	۳۳
۸	گوڑگانوه ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۵	۵	۱۰	۷	۴	۳	...	...	...	۶	...	...	۱	...	۲	۲	۴	۲۱
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۳	۷	۲۰	۲۰	۱۴	۶	...	...	...	۱۲	۲	۳	...	۳	۴	۴	۸	۳۹
۱۰		کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۹	۸	۱۷	۱۵	۴	۱۱	...	...	...	۱۴	...	...	...	۱	۱	۴	۵	۶۹
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۲	۱۹	۳۱	۲۷	۱۵	۱۲	۱	...	...	۱۲	...	۱	...	۱۳	۶	۵	۱۱	۶۲
۱۲		شاه آباد ...	۱۱۰۵۳	۲	۳	۵	۷	۲	۵	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	۱	...	۱	۲۳
۱۳	انباله ...	انباله ...	۲۳۳۹۳	۴	۶	۱۰	۲۰	۱۳	۷	...	...	...	۶	...	۴	...	۱۰	۴	۲	۶	۲۱
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۳۵	۵	۴	۹	۱۲	۴	۸	...	...	...	۳	۱	۲	...	۶	۳	۳	۶	۳۹
۱۵	هوشیارپور	هوشیارپور	۱۶۹۸۰	۷	۶	۱۳	۱۱	۴	۷	...	...	...	۴	...	۵	...	۲	۱	۳	۴	۴۰
۱۶	جالندهر ...	جالندهر ...	۷۵۳۵۴	۲۴	۱۹	۴۳	۳۲	۱۵	۱۷	...	...	...	۱۶	۲	۵	...	۹	۶	۳	۹	۴۰
۱۷	لودهیانه	لودهیانه ...	۳۳۱۵۲	۲۰	۱۹	۳۹	۳۴	۲۰	۱۴	...	...	...	۲۴	۲	۱	...	۷	۶	۶	۱۲	۴۴
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۳	۱۲	۱۵	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۷	۱	۱	...	۷	۳	۴	۷	۵۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۶	۴	۱۰	۱۷	۸	۹	...	...	...	۹	۱	۲	...	۴	۳	۲	۵	۲۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۴	۱۰	۱۷	۸	۹	...	...	...	۶	...	...	...	۲	۲	۲	۴	۳۳
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۲	۳۸	۱۰۰	۱۸۰	۱۰۲	۷۸	...	۱۲	...	۹۷	۵	۲۵	۴	۳۷	۳۵	۱۸	۵۳	۲۵
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۲	۱۴	۱۳	۲۳	۱۳	۵	۸	...	...	...	۵	...	۳	...	۵	۲	۱	۳	۵۰
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۳۰	۲۱	۵۱	۱۲۶	۷۰	۵۶	...	...	...	۵۱	۸	۵۳	۲	۱۲	۶	۴	۱۰	۱۸
۲۴	گورداسپور	بٹاله ...	۲۶۳۳۰	۹	۶	۱۵	۱۳	۷	۶	...	...	...	۸	...	۴	...	۱	۱	۲	۳	۳۰
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۹	۸	۲۷	۲۷	۹	۱۸	...	...	...	۱۳	۳	۲	...	۹	۴	۸	۱۲	۲۶
۲۶	گوجرانواله	گوجرانواله ...	۲۸۹۸۷	۱۰	۱۲	۲۲	۲۳	۱۳	۱۰	...	...	...	۱۳	۲	۳	۱	۳	۳	۲	۵	۴۰
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۴۳۶	۶	۲	۸	۹	۴	۵	...	...	...	۹	...	...	...	...	۱	۱	۲	۲۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۶	۲	۸	۹	۴	۵	...	...	...	۹	...	...	...	...	۱	۱	۲	۲۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۷	۴	۱۱	۸	۴	۴	...	...	...	۵	۱	۱	...	۱	۱	۲	۳	۳۹
۳۰	شاهپور	بهیره ...	۱۵۷۰۲	۱۰	۶	۱۶	۶	۴	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	۱	...	۱	۵۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	...	۱	۱	۴	۴	...	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	۱	...	۱	۵
۳۲	جهلم ...	جهلم ...	۱۴۲۹۸	۵	۵	۱۰	۵	۴	۱	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	...	...	۳۲
۳۳		پنڈ دادنخان	۹۹۰	۵	۴	۹	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	۲	...	۱	۱	...	۱	۳۴

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ١٩١١ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: هیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی فی سال
٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	٣٦٩٣٢	٢٣	٩	٣٢	٢٥	٢٠	٥	...	...	...	٧	٣	٤	٢	٨	٥	١	٦	٣٦	٢٨
لائل پور ...	لائل پور ...	١٩٥٧٨	٢	٧	٩	١١	٦	٥	...	١	...	٥	١	...	...	[illegible]	٢	٣	٥	٢٣	٢٩
جھنگ...	جھنگ مگھیانه	٢٥٩١٣	١٠	٩	١٩	١٢	٦	٦	...	...	...	٤	...	...	...	٨	١	٢	٣	٣٢	٢٤
	چنیوٹ ...	١٣٠٨٥	٦	٦	١٢	٩	٦	٣	...	...	...	٣	١	...	...	٥	٣	...	٣	٣٣	٣٢
ملتان ...	ملتان ...	٨٥٧٤٧	١٦	١٣	٢٩	٣٥	١٨	١٧	...	...	...	١٨	٤	٥	...	٨	٧	٦	١٣	١٨	٤١
میزان کل ...		١١٩٩٥١٥	٣٧٤	٣٢٢	٦٩٦	٨٠٨	٤٣٣	٣٧٥	١	١٥	...	٣٩٤	٣٠	١٣٨	١١	٢٠٩	١٢٦	١٠١	٢٢٧	٣٠	٣٥
پہاڑی تفریح گاہ																					
شمله ..	...	١٨٩٣٤	٤	٦	١٠	٦	٤	٢	...	...	...	٢	١	٣	...	...	...	—	...	٢٧	١٩
دهرم ساله ...	...	٢٥١٨	...	...	...	١	١	...				١	...		...	...	١	...	١	...	٢٠
ڈلهوزی ...	...	٩٣٨	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	١٣٩١	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفته مختتمه ۱۳ جولائی سنه ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۹۶ پیدائش (۳۷۴ لڑکے او[ر] ۳[۲۲] لڑکیاں) درج رجسٹر هوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی هزار آبادی ۳۰ هے اور ۸۰۸ اموات (۴۳۳ مرد اور ۳۷۵ عورتیں) رجسٹر هوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی هزار آبادی ۳۵ هے ــ ذیل کے بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات سب سے زیادہ درج رجسٹر هوئی :ــ لاهور میں ۴۵ بمقابله ۳۶ کے جو سال گذشته کے اسی هفته میں هوئی تهی اور امرتسر میں ۴۳ [بمقابله] ۳۵ اور ملتان میں ۴۱ بمقابله ۲۹ ـ

۱۲ اموات چیچک سے شہر میں - حصار میں ۳ - اور لائلپور میں ایک درج رجسٹر ہوئیں - صرف ایک اموات ہیضہ سے پانی پت میں درج رجسٹر ہوئی -

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط - [illegible] ایچ ملز [illegible]
[illegible] کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
ہیڈ مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۱] لاہور — ۲ اگست (مجریہ ۹ اگست) سنہ ۱۹۱۸ ع بروز جمعہ [جلد ۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۵	۵	۱۰	۸	۳	۵	...	...	..	۳	...	۳	...	۲	۱	۲	۲	۳۰	۲۴
	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۴	۳	۷	۸	۳	۵	...	...	...	۲	...	۴	...	۲	۱	۲	۳	۲۵	۲۹
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۵	۳۲	۲۲	۱۰	۱۲	...	...	...	۵	...	۸	...	۹	۳	۳	۶	۵۴	۳۷
	سرسہ ...	۱۴۰۲۹	۲	...	۲	۵	۳	۲	...	...	...	۱	۱	۱	...	۲	...	...	...	۷	۱۸
روہتک	روہتک ...	۱۶۸۹۲	۵	۷	۱۲	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	۱	۱	۲	۳۲	۱۶
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۹	۱۲	۱۸	۷	۴	۳	...	...	...	۱	...	۳	...	۳	۱	۱	۲	۸۹	۳۳

جاری

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضررات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
	1	2	3	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23
7	رہتک ...	سونی پت ...	12013	7	9	19	16	8	8	...	...	...	5	1	1	...	9	2	3	5	99	29
8	گوڑگاؤں ...	ریواڑی ...	23780	5	6	11	11	5	6	...	...	...	2	...	2	...	7	2	3	5	23	23
9	کرنال ...	کرنال ...	21018	7	10	17	22	13	8	3	...	...	8		3	...	8	1	1	2	42	14
10		کیتھل ...	12912	9	9	18	16	10	9	...	...	...	9	...	...	1	6	4	5	9	73	25
11		پانی پت	26332	16	11	27	10	3	15	...	1	...	[illegible]	...	1	...	11	3	8	10	53	29
12		شاہ آباد ..	11053	2	1	3	3	...	3	...	...	...	2	...		...	2	..	1	1	13	19
13	انبالہ ...	انبالہ ...	23393	6	8	12	10	6	3	...	...	...	2	2		...	4	5	..	5	30	21
14		جگادھری ...	12035	3	3	7	5	2	2	...	...	...	2	1	2	...	...	1	1	2	30	22
15	ہوشیارپور	ہوشیارپور	نقشہ موصول نہیں ہوا																			
16	جالندھر ...	جالندھر ..	55353	22	27	49	25	13	11	1	...	...	5	3	10	3	3	4	5	9	39	24
17	لودھیانہ	لودھیانہ ...	33152	22	10	32	28	1	19	...	...	...	19	...	3	...	6	4	6	10	31	34
18		جگراؤں ...	15039	5	7	12	15	7	8	...	..	...	5	1	4	...	5	1	3	4	42	52
19	فیروزپور	فیروزپور	23678	8	5	12	6	3	3	...	..	...	2	...	1	...	3	2	...	3	27	13
20		فاضلکا ...	10985	2	3	6	3	1	2	..	...	...	1	...	...	...	2	...	2	3	29	14
21	لاہور	لاہور ...	210271	51	53	104	163	98	96	..	1	...	10	2	19	10	23	23	14	37	26	41
22		قصور ...	23783	8	9	17	7	1	6	...	...	...	4	..	...	...	3	...	1	1	36	15
23	امرتسر ...	امرتسر ...	151339	28	32	50	101	62	39	..	...	...	31	8	39	2	14	6	3	9	17	35
24	گورداسپور	بٹالہ	26330	6	8	14	10	5	5	...	..	...	6	1	3	...	...	2	1	3	28	20
25	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	38595	22	20	32	23	16	7	...	...	...	6	...	3	...	14	4	1	5	35	25
26	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	28987	14	11	25	21	12	9	...	...	...	13	1	2	...	4	5	4	9	39	28
27		وزیرآباد ...	17136	5	3	9	11	9	2	...	...	...	7	...	1	...	3	3	،	4	27	33
28	گجرات	گجرات ...	18692	5	2	7	13	7	6	...	...	...	8	1	2	..	2	1	1	2	20	36
29		جلالپور ...	11915	3	3	6	11	6	5	...	...	...	4	1	2	...	...	2	1	3	27	49
30	شاہپور	بھیرہ ...	15202	13	9	20	12	6	6	...	..	...	3	2	...	...	8	2	2	4	68	41
31		خوشاب	10159	1	.	3	3	2	1	...	...	...	2	...	...	...	2	1	1	2	10	20
32	جہلم ...	جہلم ...	12298	3	2	7	6	2	4	..	...	...	2	...	...	...	3	...	2	2	39	25
33		پنڈ دادنخان	10560	1	..	1	5	.	3	..	...	...	3	...	...	...	2	1	...	1	5	25

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۱۴	۳۱	۳۵	۲۰	۱۵	...	...	...	۹	۴	۸	۱	۱۳	۸	۵	۱۳	۳۵	۳۹
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۲	۷	۹	۱۲	۳	۹	...	..	...	۹	۱	...	...	۵	...	۳	۳	۲۴	۳۲
جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۹	۸	۱۷	۱۴	۸	۶	...	..	...	۷	...	...	...	۷	۵	۲	۷	۳۴	۲۸
جھنگ...	چنیوٹ ...	۱۰۰۸۵	۸	۱۱	۱۹	۴	۳	۱	...		...	۳	...	۱	...	...	...	...	...	۷۰	۱۵
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۵۷	۱۴	۱۳	۲۷	۳۹	۱۶	۲۳	...	...	...	۲۳	۳	۳	...	۱۰	۶	۷	۱۳	۱۶	۲۳
میزان کل ...		۱۱۷۹۵۳۵	۳۶۶	۳۵۰	۷۱۶	۷۲۷	۳۹۰	۳۳۷	۴	۱۱	...	۳۲۰	۳۲	۱۴۳	۱۷	۲۰۰	۱۰۵	۹۷	۲۰۲	۳۲	۳۲
پہاڑی تفرج گاہ																					
شملہ ...		۱۸۹۳۴	۵	۲	۷	۱۹	۱۲	۷	...	...	...	۷	۱	۷	...	۴	۳	۲	۵	۱۹	۵۲
دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	۱	۱	۲	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۴۱	۲۰
ڈلہوزی ...		۹۳۸	...	...	...	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۸
مری ...		۱۳۹۱	۳	۱	۴	۳	...	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	۱	۱	۱۳۳	۱۰۷

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۷۱۶ پیدائش (۳۶۶ لڑکے اور ۳۵۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے اور ۷۲۷ اموات (۳۹۰ مرد اور ۳۳۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے – تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوئی :- لاہور میں ۴۱ بمقابلہ ۳۱ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۵ بمقابلہ ۳۳ اور ملتان میں ۲۴ بمقابلہ ۲۳۔

۳ اموات ہیضہ سے کرنال میں اور جالندھر میں ایک درج رجسٹر ہوئیں - ۱۱ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۰ لاہور میں اور پانی پت میں ایک۔

دفتر صاحب ڈائرکٹر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط — کرنل ایچ ملز میرلگائٹ
ڈائرکٹر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خاں
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مہتمم مترجم

مطبوعہ و مشتہرہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

نمبر ۳۲] لاہور — ۹ـ اگست (مجریہ ۱٦ـ اگست) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ٦۰

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادي مطابق مردم شماري سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادي فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادي فی سال
۲	۳	۴	۵	٦	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱٦	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۲	۹	۲۱	۱۱	۳	۸	...	...	...	۵	۱	۱	...	۴	...	...	...	٦۴	۳۳
	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۳	۴	۷	۱۴	٦	۸	...	...	...	۳	۱	۱	...	۹	۲	۳	۵	۲۵	۵۰
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۲	۷	۱۹	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۵	۲	۱	...	۱۰	۳	۳	٦	۳۲	۳۰
	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۱	۱	۲	۳	۲	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۷	۱۱
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۷	۵	۱۲	۱۱	٦	۵	...	...	...	۵	...	۲	...	۴	۳	۱	۴	۳۲	۲۹
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۷	۳	۱۰	۱۰	۴	٦	...	...	...	۲	۱	...	...	۷	۱	...	۱	۴۹	۴۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے اطفال			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۲	۵	۱۴	۷	۷	...	...	...	۷	۱	۱	...	۵	۲	۳	۵	۲۲
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۶	۹	۱۲	۱۱	۸	۳	...	...	...	۱	۲	۲	...	۹	۲	۲	۳	۲۵
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۸	۱۶	۱۵	۱۲	۳	۲	...	...	۹	...	...	...	۳	۳	۱	۳	۴۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۵	۱۲	۹	۵	۳	...	...	...	۲	۲	۲	...	۱	...	۲	۲	۴۹
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۵	۱۳	۲۸	۱۹	۱۲	۳	...	...	...	۹	۱	۱	...	۸	۹	۳	۸	۵۹
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۲	۹	۲	۱	۱	...	...	...	...	۱	...	...	۱	۱	...	۱	۲۹
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۹	۹	۱۵	۷	۳	۳	...	...	...	۳	۱	...	...	۲	۱	۱	۲	۳۲
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۵	۹	۹	۳	۶	...	...	...	۳	۲	۱	...	۳	۱	۵	۶	۳۹
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۲۶۹۸۰	۳	۵	۸	۹	۳	۶	...	...	...	۳	...	۲	...	۳	...		...	۲۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۱۶	۱۹	۳۴	۲۲	۱۳	۹	...	...	...	۱۳	۱	۵	...	۳	۷	۴	۱۱	۳۲
۱۷	لودھیانہ ...	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۰	۱۶	۳۶	۲۲	۱۰	۱۲	...	...	...	۱۴	۱	۲	...	۷	۲	۲	۳	۳۴
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۹	۹	۱۸	۱۰	۳	۷	...	...	...	۳	۲	۲	...	۲	۱	...	۱	۶۳
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۵	۵	۱۰	۱۲	۵	۷	...	۵	...	۳	...	۱	...	۲	...	۱	۱	۲۱
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱	۲	۲	۵	۲	۱	...	...	...	۳	۱	۱	...	...	۱	...	۲	۱۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۱	۵۳	۱۰۳	۱۳۱	۳۶	۹۵	..	۱۳	...	۹۸	۱۱	۱۶	۲	۲۱	۱۶	۱۷	۳۳	۲۶
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۷	۱۱	۱۸	۱۱	۴	۷	...	...	...	۴	...	۲	...	۵	۲	۴	۹	۲۸
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۲۱	۲۷	۴۸	۷۷	۴۳	۳۴	...	...	...	۳۸	۲	۲۹	۳	۴	۳	۵	۸	۱۷
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۹	۹	۱۵	۱۲	۸	۴	...	..	...	۹	۱	...	...	۵	۲	...	۲	۳۰
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۱۹	۱۲	۳۱	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۲	۹	۱	...	۱۱	۹	۲	۸	۳۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۹	۱۱	۲۰	۱۳	۶	۷	...	...	...	۷	...	۲	...	۴	...	۲	۲	۳۷
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱	۳	۵	۱۹	۱۱	۸	...	...	...	۱۶	۲	...	...	۱	۳	۴	۷	۱۵
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۸	۲	۹	۱۸	۷	۱۱	...	...	...	۱۳	...	۳	...	۲	۱	۴	۵	۲۵
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۱	۳	۵	۳	۳	...	...	...	...	۱	...	۳	...	...	۱	...	۱	۲۲
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۵	۸	۱۳	۱۱	۳	۸	...	...	...	۲	۳	۲	...	۳	۱	۳	۴	۳۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	...	۱	۱	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۵
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	...	۹	۱۰	۸	۵	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۹	۳	۲	۵	۳۲
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۱۰	...	۱	۳	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۴۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	ہیضہ	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۱۳۲	...	۱۵	۲۹	۲۲	۸	۱۴	...	...	...	۸	۲	۷	...	۵	۱	۶	۷	۳۲	۲۵
۳	لائل پور ...	لائل پور ...		نقشہ موصول نہیں ہوا																		
۳	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۰	۴	۱۴	۱۴	۷	۷	...	...	...	۳	۲	...	...	۹	۲	۲	۴	۲۸	۲۸
۳		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۹	۱۲	۲۱	۶	۱	۵	...	...	...	۲	۱	۱	...	۲	...	۱	۱	۷۷	۲۲
۳	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۹	۱۶	۲۵	۳۰	۱۷	۱۳	...	...	...	۱۵	۲	۴	...	۸	۶	۱	۷	۱۵	۱۸
	میزان کل ...		۱۱۷۶۹۳۷	۳۳۱	۳۲۷	۶۵۸	۶۲۷	۳۲۵	۳۰۲	۲	۱۸	...	۲۸۸	۴۷	۹۶	۹	۱۷۰	۸۵	۸۵	۱۷۰	۳۹	۲۸
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ...	...		نقشہ نہیں آیا																		
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	۲	۳	۳	۱	۲	...	...	...	...	۱	...	...	...	۲	...	...	۶۱	۶۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	۲	۲	...	...	...	...	۱	...	۱	...	...	۱	...	۱	...	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۷ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۶۵۸ پیدائشیں (۳۳۱ لڑکے اور ۳۲۷ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۲۹ ہے۔اور ۶۲۷ اموات (۳۲۵ مرد اور ۳۰۲ عورتیں) رجسٹر ہوئیں۔جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے۔تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:- لاہور میں ۳۲ بمقابلہ ۳۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں اور امرتسر میں ۲۷ بمقابلہ ۳۴ اور ملتان میں ۱۸ بمقابلہ ۲۳۔

۲ اموات دیگر سے کرنال میں درج رجسٹر ہوئیں- ۱۸ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۳ لاہور میں اور ۵ فیروزپور میں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۶- اگست سنہ ۱۹۱۸ع۔

دستخط ڈبلیو ایچ ملز میجر آئی ایم ایس۔
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و اوّل منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مترجم دوم۔

مطبوعہ و مشتہرہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۳] لاہور — ۱۶ — اگست (مجریہ ۲۳ — اگست) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۳ — اگست سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضررات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۸	۴	۱۲	۸	۵	۳	...	۱	...	...	۱	۱	...	۵	۲	۱	۳	۳۶	۲۴
	ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۳	۴	۷	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۵	...
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۸	۷	۱۵	۱۰	۳	۷	...	...	...	۲	۱	۲	...	۵	...	۳	۳	۲۵	۱۷
	سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۱	۱	۲	۵	...	۵	...	...	...	۴	...	...	...	۱	...	۲	۲	۷	۱۸
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۴	۱۰	۲۴	۱۲	۶	۶	...	...	...	۵	...	۲	...	۵	...	۵	۵	۶۳	۳۲
	جھجھر ...	۱۰۶۱۷	۲	۵	۷	۶	۳	۳	...	...	...	۱	..	...	...	۵	۱	...	۱	۲۳	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۳	۵	۱۸	۳	...	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۷۸	۱۳
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۶	۵	۱۱	۹	۶	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۶	...	...	—	۲۳	۱۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۷	۱۶	۱۴	۷	۷	...	...	...	۱۰	...	۲	...	۲	۳	۲	۶	۳۹	۳۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳	۵	۸	۱۱	۷	...	...	...	...	۲	۱	...	...	۶	۴	۳	۷	۳۳	۳۵
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۹	۱۰	۱۹	۲۰	۸	۱۲	...	...	...	۷	۱	۴	...	۸	۱	۵	۹	۳۸	۴۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۱	۵	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...	۲۳	۱۴
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۹	۱۰	۱۹	۹	۳	۵	...	...	...	۲	...	۵	...	۲	...	۲	۲	۳۱	۱۶
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۳	۳	۶	۹	۳	۵	...	...	...	۲	۱	۳	...	۲	۲	۲	۳	۲۶	۳۱
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۶۹۸۰	۵	۷	۱۲	۱۱	۶	۵	...	...	...	۲	...	۷	...	۲	۵	۱	۶	۳۶	۳۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۳۲	۱۹	۵۱	۳۱	۱۲	۱۹	...	...	...	۱۲	...	۱۳	...	۶	۳	۳	۶	۳۸	۲۹
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۲	۱۲	۳۴	۱۹	۱۱	۸	...	...	...	۱۳	...	۱	...	۳	۵	۷	۱۲	۳۱	۲۳
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱	۹	۱۰	۳	۲	۱	...	...	...	۱		۱	...	۱	...	...	...	۳۵	۱۰
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۴	۵	۹	۱۳	۹	۵	...	۱	...	۷	۱	۳	...	۱	۲	۱	۳	۱۹	۲۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۵	۸	۹	۳	۶	...	...	...	۴	۲	...	...	۳	۱	۴	۵	۳۸	۴۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۵۶	۶۵	۱۲۱	۱۳۸	۸۲	۵۶	...	۱۰	...	۸۶	۸	۱۳	...	۳۳	۱۶	۱۹	۳۵	۳۰	۳۷
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۵	۱۳	۱۸	۱۳	۱۱	۲	...	...	...	۷	...	[illegible]	...	۶	۶	...	۶	۳۸	۲۷
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۳۳	۲۱	۹۴	۱۱۶	۶۷	۴۹	...	...	...	۳۷	۷	۳۴	۲	۱۹	۶	...	۶	۲۲	۳۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۳۳۰	۱۱	۷	۱۸	۱۳	۷	۶	...	...	...	۹	...	۲	...	۲	۱	۱	۲	۳۶	۲۶
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۲	۱۵	۳۷	۲۵	۹	۱۶	...	...	...	۶	۲	۷	...	۱۰	۱	۳	۵	۳۰	۲۷
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۳	۴	۱۸	۳	۲	۱	...	...	...	۳	...	...	...	...	۲	...	۲	۳۳	۵
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۶	۲	۸	۳	...	۲	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	۱	۱	۲۳	۹
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۰	۱۱	۲۱	۱۲	۶	۶	...	۱	...	۷	...	۴	...	۱	۳	...	۳	۵۹	۳۴
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۷	۲	۱۰	۸	۳	۵	...	...	...	۲	۲	۱	...	۳	۱	...	۱	۳۵	۳۶
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۱۰	۱۸	۱۲	۸	۴	...	...	...	۲	...	۱	...	۸	۴	۱	۵	۹۱	۴۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	...	۱	۱	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۵	۱۰
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۶	۶	۱۲	۸	۶	۲	...	...	...	۵	۱	۱	...	۱	۲	۱	۳	۵۰	۳۴
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۱	...	۱	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۵	۱۰

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی کے سالانہ	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی کے سالانہ
٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	٣٩٦٣٢	١٣	١٠	٢٣	٢٧	١٨	٩	...	...	...	١٥	...	٣	١	٧	٣	...	٣	٢٩	٣٠
وال پور ...	وال پور ...		٢	٧	٦	٥	٤	١	...	...	...	٣	...	١	...	...	...	...	...	٢٣	٤٣
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	٢٥٩١٣	١٤	٨	٢٢	١٤	٩	٥	...	...	...	٨	...	...	...	٩	٥	٢	٧	٣٤	٢٨
	چنیوٹ ...	١٤٠٨٥	١٤	١٠	٢٤	١٥	٧	٨	...	...	...	٩	...	...	...	٩	٣	٧	١٠	٨٨	٥٥
ملتان ...	ملتان ...	٨٥٧٣٧	١٣	١٩	٣٢	٣٦	١٩	١٧	...	...	...	١٦	١	٨	...	١٥	٣	٤	١٠	١٩	٢٢
میزان کل ...		١١٧٦٩٣٧	٤٠٣	٣٤٧	٧٥٠	٦٦٨	٣٥٧	٣١١	...	٢٢	...	٣١٣	٢٦	١٣٦	٣	١٧٨	٨٩	٨٥	١٧١	٣٣	٢٩
پہاڑی تفرج گاہ																					
شملہ ...	...		٤	٨	١٢	٩	٣	٣	...	...	...	٥	...	...	...	١	١	٢	٣	٣٣	١٩
دھرم سالہ ...	...	٢٥١٨	١	٤	٥	٣	...	٣	...	...	...	١	...	...	...	١	...	...	...	١٠٢	٣١
ڈلہوزی ...	...	٩٣٨	٤	...	٤	٤	٢	٢	...	...	...	٢	...	٢	...	...	٢	١	٣	١٩٠	١٩٠
مری ...	...	١٣٩١	١	٣	٤	٢	٢	...	...	...	...	١	١	...	...	...	١	...	١	١٤٣	٧١

١

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ٣- اگست سنہ ١٩١٨ ع میں ٣٨ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ٧٥٠ پیدائش (٤٠٣ لڑکے اور ٣٤٧ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ٣٣ کے اور ٦٦٨ اموات (٣٥٧ مرد اور ٣١١ عورتیں) رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ٢٩ کے تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رہی :- لاہور میں ٣٧ بمقابلہ ٢٨ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ٣٠ ... ٣٧ اور ملتان میں ٢٢ بمقابلہ ٢٧ -

۱۲ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۰ لاہور میں اور ۲ حصار و فیروزپور میں ایک ایک.

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۳-اگست سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط ـ ڈبلیو ایچ ملز میجر آئی ایم ایس۔
جوائنٹ کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - اور مترجم گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مددگار مترجم.

مطبوعہ و مشتہرہ پنجاب گورنمنٹ مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

۳۵] لاہور — ۲۳ — اگست (مجریہ ۳۰ — اگست) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۰ ـ اگست سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل		
	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
	حصار ...	۱۷۱۹۲	۸	۹	۱۷	۱۲	۶	۶	...	..		۷	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۵۲	۳۶
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۳	۲	۵	۶	۴	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۲	...	۲	۱۸	۲۱
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۱۸	۳۳	۱۵	۷	۸	...	...	...	۸	...	۱	...	۶	۲	۳	۶	۵۵	۲۵
	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۵	۱	۶	۷	۳	۴	..	...	...	۵	...	...	۱	۱	...	۱	۱	۲۱	۲۵
	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۹	۹	۱۵	۱۴	۴	۱۰	...	...	...	۴	...	۳	...	۷	۱	۱	۲	۳۰	۳۷
	جھجھر ...	۱۰۹۶۷	۶	۷	۱۳	۶	۳	۳	...	...	...	...	..	۲	...	۳	۱	۱	۲	۶۳	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے اطفال: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے اطفال: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے اطفال: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	۶	۱۵	۱۴	۴	۱۰	...	...	...	۴	...	۳	...	۷	۱	۱	۲	۵۲
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۸	۱۸	۱۱	۷	۴	...	...	...	۲	۱	۳	...	۵	۱	۱	۲	۳۸
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۵	۱۶	۹	۶	۳	...	...	...	۵	۱	۱	...	۲	۲	۱	۳	۳۹
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۴	۵	۹	۱۲	۸	۴	...	...	...	۵	۱	...	...	۶	۴	۳	۷	۳۷
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۷	۱۴	۳۱	۱۴	۵	۹	...	...	...	۸	.	۲	...	۴	۳	۱	۴	۹۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۶	۳	۹	۵	۴	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۴۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۵	۴	۹	۱۱	۵	۶	...	...	...	۳	۱	۲	...	۵	۱	۱	۲	۱۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۷	۳	۱۰	۸	۲	۶	...	...	...	...	۱	۳	...	۴	۱	۳	[illegible]	۴۳
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۲۶۹۸۰	۱۳	۷	۲۰	۱۰	۵	۵	...	...	...	۴	...	۲	۱	۳	۱	۲	۳	۶۱
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۳۳	۲۳	۵۶	۳۲	۲۰	۱۲	...	۱	...	۱۱	۲	۱۰	...	۸	۴	۲	۶	۵۳
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۸	۱۲	۳۰	۱۹	۱۲	۷	...	...	...	۸	۱	۱	...	۹	۵	۴	۹	۳۶
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۱۰	۱۷	۹	۱	۸	...	...	...	۱		۲	...	۶	...	۶	۶	۵۹
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۳	۴	۷	۵	۲	۳	...	۱	...	۳	...	...	...	۱	۲	...	۲	۱۵
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۳	۶	۹	۱۰	۵	۵	...	...	...	۴	...	...	...	۶	...	۱	۱	۴۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۳	۶۸	۱۳۱	۱۶۳	۸۹	۷۴	...	۱۲	...	۱۰۲	۴	۱۵	۱	۲۹	۲۰	۲۸	۴۸	۳۰
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۹	۸	۱۷	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۴	۶	۱	۷	۳۹
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۲۳۹	۳۲	۳۵	۶۷	۱۲۹	۷۸	۵۱	...	...	...	۶۸	۵	۴۴	۱	۱۱	۹	۷	۱۶	۲۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۱	۷	۱۸	۱۰	۴	۶	...	...	...	۶	...	۴	...	...	۲	۲	۴	۳۹
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۵	۱۵	۴۰	۲۸	۱۳	۱۵	...	...	...	۱۳	۲	۵	...	۸	۴	۴	۸	۴۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۲	۱۶	۲۸	۳۲	۱۶	۱۶	...	...	...	۲۳	...	۴	...	۵	۴	۲	۶	۶۱
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۷	۷	۱۴	۶	۳	۳	...	...	...	۵	۱	...	...	...	۱	۱	۲	۵۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۸	۱۰	۱۸	۱۴	۹	۵	...	...	...	۸	۱	۱	...	۴	۲	...	۲	۵۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۴	۵	۹	۵	۳	۲	...	...	...	...	...	۲	...	۳	...	۲	۲	۳۰
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۵	۱۵	۸	۶	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۶	۲	۱	۳	۵۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۱	۱	۲	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	۱	۱	۱۰
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۶	۱۱	۱۱	۶	۵	...	...	...	۴	...	۲	...	۵	۲	۲	۴	۱۳۶
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۶۰	۱	۱	۲	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۱۰

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ء	پیدائش - مرد	پیدائش - عورتیں	پیدائش - کل	اموات - کل	اموات - مرد	اموات - عورتیں	باعث موت - ہیضہ	باعث موت - طاعون	باعث موت - چیچک	باعث موت - بخار	باعث موت - اسہال و پیچش	باعث موت - امراض متعلقہ سانس	باعث موت - ضربات	باعث موت - تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے - لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے - لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے - کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۰	۱۴	۲۴	۲۹	۱۹	۱۰	..	...	...	۱۹	...	۹	...	۳	۳	۱	۳	۳۷	۳۲
وال پور ...	وال پور ...		۴	۶	۱۰	۴	۱	۳	...	.	...	۳	...	...	...	۱	...	۲	۲	۲۶	۱۱
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۴	۵	۱	۱۵	۷	۸	..	...	...	۳	۲	..	...	۱۰	۳	۵	۸	۳۸	۳۰
	چنیوٹ ...	۲۳۰۸۵	۵	۹	۱۴	۱۰	۵	۵	...		...	۵	۱	۱	..	۳	۲	۱	۳	۵۱	۳۷
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۱۹	۱۴	۳۳	۵۴	۲۳	۳۱	۲	...	۲	...	۲۲	۲	۵	...	۲۳	۱۲	۸	۲۰	۳۳
میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۴۳۱	۳۸۳	۸۱۴	۷۵۶	۴۰۳	۳۵۳	...	۱۶	..	۳۷۵	۲۷	۱۲۸	۴	۲۰۹	۱۰۶	۱۰۳	۲۰۹	۳۵	۳۳
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ..		...	نقشہ نہیں آیا																		
دھرم سالہ ...		۲۵۱۸ ...	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۰	...
ڈلہوزی ...		۹۳۸ ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...		۱۳۶۱ ...	۲	۲	۴	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	۱۳۳	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۰-اگست سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۱۴ پیدائش (۴۳۱ لڑکے اور لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۵ کے اور ۷۵۶ اموات (۴۰۳ مرد اور ۳۵۳ عورتیں) رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ کے تھی بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوئی :- لاہور میں ۴۰ بمقابلہ ۳۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۳ ۳۲ اور ملتان میں ۳۳ بمقابلہ ۱۹-

۱۲ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۲ ملتان میں جالندھر اور فیروز پور میں ایک ایک۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۰-اگست سنہ ۱۹۱۸ع۔

دستخط — کیپٹن ایچ ملر میرنلاکاٹ
قائم مقام کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا۔

مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و اول مترجم گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
سپرنٹنڈنٹ

مطبوعہ و مشتہرہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۵] لاہور — ۳۰ اگست (مجریہ ۶ ستمبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۷ اگست سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سالانہ	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سالانہ
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار	۱۷۱۹۲	۱۵	۳	۱۸	۱۳	۲	۱۱	...	...	...	۴	...	۲	...	۷	۲	۱	۳	۵۵	۴۰
	ہانسی	۱۴۵۷۹	۵	۷	۱۲	۷	۱	۶	...	...	...	۲	...	۲	...	۳	...	۱	۱	۴۳	۲۵
	بھوانی	۳۱۱۰۰	۱۰	۱۴	۲۴	۸	۳	۵	...	...	...	۴	۱	۲	...	۱	...	۱	۱	۵۷	۱۳
	سرسہ	۱۴۹۲۹	۵	۳	۸	۷	۴	۳	...	...	...	۲	۱	۲	...	۲	...	...	...	۲۹	۲۵
رہتک	روہتک	۱۹۸۹۲	۱۰	۱۳	۳	۵	...	۵	...	...	...	۳	...	...	...	۲	...	۲	۲	۶۱	۱۳
	جھجر	۱۰۹۱۷	۳	۶	۹	۷	۳	۳	...	...	...	۵	...	...	۱	۱	۱	...	۱	۴۴	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۱۰	۵	۱۵	۶	۱	۵	...	...	...	۳	...	...	...	۳	۱	۲	۳
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۲	۱۲	۲۴	۱۱	۶	۵	...	...	...	۱	۱	۲	...	۷	۴	۲	۶
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۱۱	۲۲	۵	۳	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	۱	۱	۲
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۵	۷	۱۲	۴	۲	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۱	۱	۱	۲
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۷	۱۷	۳۴	۱۶	۶	۱۰	...	...	...	۸	۲	۳	...	۳	۱	۱	۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۴	۷	۱۲	۸	۴	...	...	...	۵	...	۱	...	۶	۲	۲	۴
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۴۹۳	۱۰	۱۲	۲۲	۸	۵	۳	...	...	...	۴	...	۲	...	۲	...	۱	۱
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۱	۴	۱۳	۹	۴	...	...	...	۹	۱	۲	...	۴	۳	۱	۴
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۲۶۹۸۰	۸	۷	۱۵	۱۲	۳	۹	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۱	۱	۱	۲
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۸	۲۳	۵۱	۳۰	۱۵	۱۵	...	...	...	۱۴	۱	۱۳	...	۲	۷	۳	۱۰
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۱۱	۱۲	۲۳	۱۷	۷	۱۰	...	...	...	۱۴	...	۲	...	۱	۱	۳	۴
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۵	۷	۲۲	۱۲	۶	۶	...	...	...	۲	۱	۱	...	۸	۳	۲	۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۴۳۶۷۸	۱۳	۵	۱۸	۱۴	۸	۶	...	۲	...	۷	...	۱	...	۴	۳	۲	۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۲	۷	۷	۹	۴	۵	...	...	...	۶	۱	۱	...	۲	۱	۲	۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۵	۹۳	۱۲۸	۱۸۰	۹۳	۸۷	۳	۲۸	...	۸۱	۹	۲۲	۳	۳۴	۲۲	۲۱	۴۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۶	۶	۱۲	۱۶	۳	۱۳	...	...	...	۹	۲	...	...	۵	...	۲	۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۱	۳۶	۸۷	۱۳۶	۷۸	۵۸	..	...	...	۶۴	۳	۵۳	...	۱۴	۳	۴	۷
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۹	۱۷	۳۳	۱۷	۶	۱۱	...	..	...	۷	...	۸	...	۲	۳	۵	۸
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۴	۳۱	۵۵	۲۰	[illegible]	۱۳	...	...	...	۷	...	۵	...	۱۳	۴	۳	۸
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۷	۸	۲۵	۱۷	۱۲	۵	...	...	...	۱۳	...	۲	۱	۱	۲	۲	۴
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۴	۳	۷	۶	۲	۳	...	...	...	۶	...	...	...	...	...		...
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۷	۷	۱۴	۱۳	۳	۹	...	...	...	۱۰	...	۱	..	۲	...	۲	۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۳	۶	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۱	۱	۲	۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	نقشہ ملوہن آیا																
۳۱		خوشاب ..	۱۰۱۵۶																	
۳۲	جہلم	جہلم ...	۱۲۴۹۸	۷	۲	۹	۸	۶	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	۴	...	۱	۱
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۲	...	۲	۵	۲	۳	...	...	...	۱	۱	۱	...	۲	...	...	...

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت ہیضہ	باعث موت چیچک	باعث موت طاعون	باعث موت بخار	باعث موت اسہال و پیچش	باعث موت امراض متعلقہ تنفس	باعث موت ضرب	باعث موت تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۷	۱۳	۳۰	۲۹	۱۵	۱۴	...	...	...	۹	۳	۸	۲	۳	۲	۱	۲	۳۳	۲۹
وال پور ...	وال پور ...		۵	۶	۱۱	۳	۲	...	...	...	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	۲۹	۵
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۱	۱۱	۲۲	۱۷	۹	۸	...	...	...	۱۱	۲	...	...	۳	۵	۵	۱۰	۳۳	۳۴
جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۱۲	۲۰	۷	۳	۴	...	...	...	۳	۳	...	...	۱	۱	۲	۳	۷۳	۲۹
ملتان ...	ملتان ...	۸۹۷۴۷	۲۶	۱۷	۴۳	۴۵	۲۱	۲۴	...	...	...	۱۸	۵	۹	۱	۱۲	۸	۴	۱۲	۲۶	۲۷
میزان کل ...		۱۱۷۱۱۵۴	۴۷۶	۴۰۸	۸۸۴	۷۴۲	۳۶۸	۳۷۴	۳	۳۵	...	۳۵۱	۳۸	۱۲۰	۴	۲۰۶	۸۲	۸۸	۱۷۰	۳۹	۳۳
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	نقشہ نہیں آیا																			
ڈلہوزی ...	...	۲۵۱۸	۲	۱	۲	۲	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	۲	۲	—	۲	۹۱	۴۱
قصولی ...	...	۹۳۸	...	...	۱	...	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	...	۴۸
مری ...	...	۱۳۶۹	۲	...	۲	۱	۱	۱	...	...	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	۷۱	۷۱

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۷-اگست سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۸۸۴ پیدائش (۴۷۶ لڑکے اور ۴۰۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جس کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۹ ہے اور ۷۴۲ اموات (۳۶۸ مرد اور ۳۷۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جس کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے۔ ان بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں:- لاہور میں ۳۵ بمقابلہ ۳۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی آبادی اور امرتسر میں ۳۷ بمقابلہ ۴۴ اور ملتان میں ۲۷ بمقابلہ ۲۶-

۳-اموات ہیضہ سے لاہور میں درج رجسٹر ہوئیں۔

۳۰ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۲۸ لاہور میں اور فیروزپور میں دو۔

دفتر صاحب ڈائرکٹر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۰-اگست سنہ ۱۹۵۸ء

دستخط ـــ [illegible]
ڈپٹی کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خاں
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی، گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

۱۱۹۳ سی ایس ــ ۵۱۰ ــ ۶-۹-۱۹۵۸ ــ ایس جی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۴

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۶] لاہور ۔ ۶ ستمبر (مجریہ ۱۳ ستمبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۲۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اُس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۴۔اگست سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۸	۸	۱۶	۱۰	۶	۴	...	...	...	۲	...	۲	...	۶	۲	۲	۴	۴۹	۳۰
	ہانسی ...	۱۴۵۷۹	۵	۶	۱۱	۴	۱	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۲	...	۲	۴	۳۹	۱۴
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۵	۳۲	۱۱	۸	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۹	۳	۲	۵	۵۴	۱۸
	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۱	۲	۳	۷	۴	۳	...	...	...	۵	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۱۱	۲۵
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۱	۱۲	۲۳	۴	۲	۲	...	...	...	...	...	۱	...	۳	۱	...	۱	۹۱	۱۱
	جہجر ...	۱۰۹۱۷	۴	۱۲	۱۶	۴	۳	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۳	۱	۱	۲	۷۹	۲۰

۱۱ ای جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۸	۶	۱۴	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۹۱
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۸	۱۷	۱۰	۸	۲	...	...	...	...	...	۱	...	۹	۲	...	۲	۳۶
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۸	۱۸	۳۶	۱۶	۷	۹	...	...	...	۷	...	...	...	۹	۵	۵	۱۰	۸۹
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۶	۴	۱۰	۵	۲	۳	...	...	...	۱	...	۱	...	۳	۱	...	۱	۴۱
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۸	۲۱	۳۹	۱۲	۷	۵	...	...	...	۵	...	۱	...	۶	۲	۲	۴	۷۷
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۴	۴	۸	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	۲	۲	۳۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۱۲	۵	۱۷	۹	۳	۶	...	...	...	۲	-	۵	...	۲	...	۲	۲	۳۶
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۳	۲	۶	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۲۶
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۶۹۸۰	۹	۵	۱۴	۱۲	۹	۳	...	...	...	۸	...	۲	...	۲	۳	...	۳	۴۳
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۴	۲۵	۴۹	۲۲	۱۱	۱۱	...	...	...	۱۱	۱	۷	۲	۱	۲	۹	۸	۳۶
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۰	۱۳	۳۳	۳۱	۱۷	۱۴	...	۱	...	۲۲	...	۳	...	۶	۶	۳	۹	۳۱
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۰	۶	۱۶	۵	۳	۱	...	...	...	۲	...	۲	...	۱	۲	...	۲	۵۶
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۶	۴	۱۰	۶	۶	...	...	۲	...	۴	...	...	...	...	۱	..	۱	۲۱
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۴	۵	۹	۳	۳	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	۱	۲	...	۲	۴۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۶۹	۸۲	۱۵۱	۱۴۶	۷۳	۷۳	...	۱۹	...	۸۰	۵	۱۸	۴	۱۸	۱۶	۱۷	۳۳	۳۷
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۱۳	۱۰	۲۳	۹	۶	۳	...	...	...	۵	...	۲	...	۲	...	۲	۲	۳۸
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۴۰	۴۳	۸۳	۱۱۴	۵۸	۵۶	..	...	...	۴۷	۸	۳۲	۲	۱۵	۶	۶	۱۲	۲۹
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۸	۹	۲۷	۱۴	۸	۶	...	..	...	۷	...	۹	...	۱	۱	۲	۳	۵۴
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۴	۲۹	۵۳	۲۲	۱۰	۱۲	...	...	...	۷	۱	۲	...	۱۲	۵	۶	۱۱	۵۷
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۸	۷	۲۵	۱۹	۱۱	۸	...	...	...	۱۲	...	۳	...	۳	۳	۱	۴	۳۶
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۶	۸	۱۴	۶	۵	۱	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۴۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۳	۱۱	۲۴	۷	۴	۳	...	...	...	۵	...	۱	..	۱	۱	...	۱	۹۷
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۵	۷	۷	۴	۳	...	...	...	۴	۱	۲	...	...	۱	۱	۲	۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۳	۵	۱۸	۱۰	۶	۴	...	...	...	۴	...	۱	...	۵	...	۳	۳	۶۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۴	۱	۵	۲	۱	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۱	...	۱	۱	۲۶
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۳	۷	۷	۲	۵	...	...	...	۲	...	...	...	۳	...	۲	۲	۲۹
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵۱۰	۳	۱	۴	۱۱	۳	۸	...	...	...	۶	...	۲	...	۳	...	...	...	۲۰

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۲	۲۰	۴۲	۲۸	۱۴	۱۴	۱	...	...	۱۰	...	۹	...	۱۲	۲	۵	۷	۳۷	۳۱
وال پور ...	وال پور ...		۵	۴	۹	۹	۳	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۱	...	۱	۱	۲۳	۱۹
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۳	۱۳	۲۶	۹	۵	۴	...	...	...	۱	...	...	...	۸	۳	۱	۴	۵۲	۱۸
	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۹	۸	۱۷	۶	۲	۴	...	...	...	۲	...	...	...	۴	۱	۲	۳	۹۲	۲۲
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۳	۱۹	۵۲	۴۲	۲۴	۱۸	...	...	...	۱۶	۳	۹	...	۱۷	۱۳	۷	۲۰	۳۲	۲۶
میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۵۰۷	۴۹۱	۹۹۸	۶۴۹	۳۴۲	۳۰۳	۱	۲۲	...	۲۹۸	۱۹	۱۲۰	۱۱	۱۷۵	۸۷	۸۶	۱۷۳	۳۲	۲۸
پہاڑی تفریح گاہیں																					
شملہ ...	...	نقشہ نہیں آیا																			
دھرم سالہ ...	...	نقشہ نہیں آیا																			
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	۳	۲	۱	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۰۷

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۴-اگست سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۹۹۸ پیدائش (۵۰۷ لڑکے اور لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۲ ہے اور ۶۴۹ اموات (۳۴۱ مرد اور ۳۰۳ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۸ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوئی ہے۔ لاہور میں ۳۶ بمقابلہ ۳۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۹ ۴۲ اور ملتان میں ۲۶ بمقابلہ ۳۸۔

۱۹- اموات چیچک سے لاہور میں درج رجسٹر ہوئیں۔ دو فیروزپور میں اور ایک لودھیانہ میں ایک موت ہیضہ سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب ڈائرکٹر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط - کیلور ایچ ماز میجر آئی۔ ایم۔ ایس۔
قائم مقام کمشنر حفظان صحت صوبہ پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی، گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مورخہ ۲۵ع

۱۲۳۸ سی پی اس - ۵۱۰ - ۱۳-۹-۱۹۱۸ - ایس جی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۷] لاہور — ۱۳ ستمبر (مجریہ ۲۰ ستمبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد [illegible]

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: پلیگ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر اسباب	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۷	۶	۱۳	۹	۴	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۵	۲	...	۲	۴۰	۱۸
	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۴	۷	۱۱	۶	۴	۲	...	...	...	۱	۱	...	۱	۲	...	...	۱	۳۹	۲۱
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۱	۱۳	۳۴	۷	۳	۴	...	...	...	۱	...	۴	...	۳	۱	...	۱	۵۷	۱۲
	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۵	۱	۶	۷	۶	۱	...	...	...	۲	۱	۲	...	۲	۲	...	۲	۲۱	۲۵
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۴	۱۹	۳۳	۲۷	۷	۲۰	...	...	...	۹	...	۵	...	۱۳	...	۱	۱	۸۷	۷۱
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۵	۸	۱۳	۵	۱	۳	...	...	...	...	...	۱	...	۳	۱	۲	۳	۹۳	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے		
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۲۳	۸	۴	۱۲	۵	۴	۱	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	۲	...	۲
۸	گورگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۱	۹	۲۰	۱۰	۶	۴	...	...	...	۱	۱	۲	...	۶	۳	۱	۴
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۹	۲۱	۹	۲	۷	...	...	...	۲	۲	۱	...	۴	۲	۲	۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۲۲	۱۱	۱۴	۲۵	۵	۲	۳	...	...	...	۲	...	...	...	۳	۲	۱	۳
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۲۶	۱۹	۴۴	۱۴	۵	۹	...	...	...	۱	...	۴	...	۹	۲	۳	۵
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۷	۲	۹	۲	۱	۱	...	...	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	۱
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۰	۷	۱۷	۱۰	۶	۴	...	...	...	۲	...	۲	...	۶	۱	۱	۲
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۲	۳	۵	۹	۴	۵	...	...	...	۳	۱	۱	...	۴	...	۲	۲
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۹۹۸۰	۵	۲	۷	۷	۴	۳	...	...	...	۵	...	۱	...	۱	...	۱	۱
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۲۰	۴۷	۴۳	۲۹	۱۴	...	...	...	۱۵	۲	۱۵	۱	۱۰	۹	۴	۱۳
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۳	۲۳	۴۶	۲۸	۱۱	۱۷	...	...	...	۱۶	...	۲	۱	۹	۶	۴	۱۰
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۶	۷	۲۳	۱۱	۷	۴	...	...	...	۵	...	۱	...	۵	۱	۱	۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۷	۶	۱۳	۱۱	۸	۳	...	۲	...	۶	...	...	...	۳	...	۱	۱
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۹	۱۰	۱۹	۴	۱	۳	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	...	۱	۱
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۴	۹۲	۱۸۶	۱۶۴	۹۱	۷۳	...	۲۵	...	۷۷	۳	۲۶	۵	۲۸	۲۱	۱۷	۳۸
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۴	۱۳	۲۷	۱۹	۱۳	۶	...	...	...	۱۱	۲	۲	...	۷	۳	۴	۱۱
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۲۵	۴۰	۹۲	۱۷۴	۸۳	۹۱	...	...	...	۷۲	۶	۳۸	۱	۲۰	۱۲	۱۶	۲۸
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۷	۱۱	۲۸	۱۳	۶	۷	...	۱	...	۱	۱	۷	...	۳	۳	۲	۵
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۷	۲۷	۶۴	۱۴	۵	۹	...	...	...	۸	...	۴	...	۲	۱	۲	۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۹	۲۱	۴۰	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	۸	...	۱	...	۴	۷	۲	۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۴۳۶	۳	۵	۸	۷	۵	۲	...	...	...	۵	...	...	...	۲	۲	۱	۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۷	۵	۱۲	۱۶	۷	۹	...	...	...	۸	۲	۱	...	۵	۲	۱	۳
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۷	۱۳	۴	۳	۱	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	...	...	...
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۸	۱۶	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۳	۲	۱	۳
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۴	۲	۶	۴	۲	۲	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	...	...	...
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۴	۸	۱۲	۱۰	۶	۴	...	...	...	۲	۳	۲	...	۳	۱	۱	۲
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	۴	۳	۷	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	۱	۱	...	۱

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: کل دیگر وجوہات	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۴	۱۴	۲۸	۲۷	۱۶	۱۱	...	...	...	۱۲	۲	۹	...	۳	۴	۱	۵	۳۱	۳۰
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۶	۵	۱۱	۳	۱	۲	...	...	...	...	۱	۱	...	۱	۱	۱	۲	۲۹	۸
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۱	۱۴	۲۵	۱۱	۴	۷	...	...	...	۳	۳	...	...	۵	۲	۶	۸	۵۰	۲۲
۳۷	جھنگ...	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۸	۱۲	۲۰	۷	۳	۴	...	...	...	۱	...	۱	...	۵	۳	۲	۵	۷۳	۲۶
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۳۲	۲۷	۵۹	۵۶	۲۵	۳۱	...	...	...	۲۴	۲	۱۳	...	۱۷	۸	۹	۱۷	۳۶	۳۴
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۵۵۷	۵۰۳	۱۰۶۰	۷۴۸	۴۰۳	۳۴۵	...	۴۸	...	۳۱۵	۳۶	۱۹۳	۸	۱۴۸	۱۱۱	۹۲	۲۰۳	۴۶	۳۲
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	نقشہ نہیں آیا																			
	دھرم سالہ ...	...	۴۵۱۸	...	...	...	۳	۳	...	...	...	...	...	...	...	...	۳	۱	...	۱	...	۹۱
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۲	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۵۵	...
	مری ...	...	۱۳۹۲	۳	۱	۴	...	...	...	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	...	...	۱۴۳	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۳۱-اگست سنہ ۱۹۱۸ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۶۰ پیدائش (۵۵۷ لڑکے اور ۵۰۳ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۶ ہے اور ۷۴۸ اموات (۴۰۳ مرد اور ۳۴۵ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۲ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:- لاہور میں ۴۲ بمقابلہ ۳۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۵۱ بمقابلہ ۶۴ اور ملتان میں ۳۴ بمقابلہ ۴۶۔

۲۵-اموات چیچک سے واقعہ میں درج رجسٹر ہوئیں-دو فیروز پور میں اور ایک بٹالہ میں۔

دفتر صاحب انسپکٹر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط—کیپٹن ایچ ملز میجر آئی ایم ایس۔
ڈپٹی کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
مترجم فنانشل کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

۱۳۹۵ سی ایس—۵۱۰—۲۰-۹-۱۹۱۸—ایس جی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۸] لاہور — ۲۰ ستمبر (مجریہ ۲۷ ستمبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — بیوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۴	۷	۲۱	۹	۴	۵	...	...	...	...	...	۱	...	۸	۳	۲	۴	۶۳	۲۷
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۸	۶	۱۴	۷	۱	۶	...	...	...	۱	...	...	...	۶	...	۱	۱	۵۰	۲۵
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۴	۱۶	۴۰	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۵	۱	۴	...	۸	۵	۳	۸	۶۷	۳۰
	سرسہ ...	۱۴۶۲۶	۱۰	۲	۱۲	۱۱	۶	۵	...	۱	...	۶	...	۲	...	۲	۱	۱	۲	۴۳	۳۹
رہتک	رہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۸	۱۹	۳۷	۱۲	۷	۵	...	...	...	۵	...	۲	...	۵	۳	...	۳	۹۸	۳۲
	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۴	۱۰	۱۴	۵	۳	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	۲	...	...	...	۶۹	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۵	۳	۸	۱۰	۶	۴	...	...	...	۵	۱	...	۱	۳	۱	۲	۳	۳۵	۴۳
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۱۳	۲۳	۱۳	۹	۴	...	...	...	...	...	۹	...	۲	۱	۱	۲	۴۸	۱۲
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۱۷	۲۹	۱۸	۸	۱۰	...	...	...	۳	۳	۲	...	۱۵	۲	۳	۵	۷۱	۳۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۷	۱۳	۲۰	۵	۳	۲	...	...	...	۱	...	۳	...	۲	۱	...	۱	۸۲	۲۰
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۳۳	۱۶	۴۹	۱۲	۱۰	۲	...	...	...	۲	...	...	...	۱۰	۱	۴	۵	۹۷	۲۴
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۶	۹	۱۵	۵	۲	۳	...	...	...	۴	...	۳	...	۱	...	...	...	۷۱	۲۴
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۱۵	۱۱	۲۶	۷	۴	۳	...	...	...	۱	...	۳	...	۳	۱	۱	۲	۵۵	۱۵
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۹	۷	۱۶	۴	۲	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	...	۱	۱	۲	۹۹	۱۷
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۲۶۹۸۰	۱۰	۱۶	۲۶	۸	۱	۷	...	...	...	۵	...	۱	...	۲	...	۳	۳	۷۹	۲۴
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۸	۲۷	۵۵	۲۶	۹	۱۷	...	۱	...	۱۱	...	۸	...	۲	۳	۵	۸	۵۲	۲۴
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۲	۳۱	۲۱	۵۲	۲۲	۱۳	۹	...	...	...	۲۰	...	...	...	۲	۳	۳	۹	۹۳	۲۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۴	۱۱	۱۷	۱۴	۳	...	...	...	۵	۲	۵	...	۵	۴	۱	۵	۳۸	۵۱
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۷	۱۰	۱۷	۱۲	۸	۴	...	۳	...	۴	۱	۴	...	...	...	...	...	۳۶	۲۵
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۷	۸	۱۵	۴	۴	...	...	...	...	...	...	۱	...	۳	۲	...	۲	۷۱	۱۹
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۱۰	۹۰	۲۰۰	۱۸۶	۱۱۴	۷۲	...	۲۱	...	۸۶	۵	۱۸	۴	۳۲	۲۷	۲۴	۵۱	۵۰	۳۶
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۱۰	۱۳	۲۳	۱۶	۱۰	۶	...	۱	...	۱۳	...	۲	...	...	۱	۳	۴	۳۸	۳۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۶	۷۹	۳۱	۱۰۰	۱۰۵	۶۰	۴۵	۱	...	...	۳۱	۵	۳۰	۶	۱۴	۶	۷	۱۳	۳۴	۳۶
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۶	۱۵	۳۱	۱۴	۶	۸	...	...	...	۸	...	۵	...	۱	...	...	...	۹۲	۲۸
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۷	۳۰	۶۷	۴۲	۲۳	۱۸	...	...	...	۱۷	۱	۷	...	۱۷	۶	۳	۹	۸۶	۴۵
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۱	۹	۲۰	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	...	۹	۲	۳	...	۷	۱	۴	۵	۳۷	۳۸
۲۷		وزیر آباد ...	۱۷۱۴۶	۱۳	۴	۱۷	۸	۵	۳	...	...	...	۷	...	۱	...	...	...	۱	۱	۵۲	۲۴
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۴	۱۳	۲۷	۱۰	۵	۵	...	...	...	۶	...	۲	..	۲	...	۱	۱	۷۶	۲۸
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۴	۷	۳	۲	۱	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	...	...	۳۱	۱۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۱۰	۱۸	۱۰	۶	۴	...	...	...	۴	۱	۲	...	۳	۴	۱	۵	۹۱	۳۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۵	۲	۷	۳	۱	۲	...	...	...	۲	...	۱	...	...	...	۱	۱	۳۶	۱۵
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۸	۵	۱۳	۳	۲	۱	...	...	...	۱	...	..	...	۲	۱	۱	۲	۵۵	۱۳
		پنڈ دادنخان	۱۰۵۱۰	۳	۵	۹	۹	۴	۵	...	...	...	۵	...	۱	...	۳	۱	...	۱	۴۳	۴۴

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	طاعون	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۳۲	۱۷	۱۵	۳۲	۲۸	۱۷	۱۱	...	...	...	۱۲	...	۹	۲	۵	۲	۲	۴	۳۹	۳۱
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۸	۳	۱۲	۲	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...	۱	...	...	...	۳۲	۵
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۱	۱۴	۲۵	۱۸	۱۲	۶	...	...	...	۵	۵	۱	...	۷	۳	۲	۵	۵۰	۳۶
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۷	۱۶	۲۳	۱۰	۶	۴	...	...	...	۳	...	۱	...	۹	۲	۳	۵	۸۵	۳۷
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۳۶	۳۵	۷۱	۵۱	۲۷	۲۴	...	...	...	۳۱	۱	۲	...	۱۷	۱۰	۷	۱۷	۴۳	۳۱
میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۹۵۲	۵۵۰	۱۲۰۲	۷۹۳	۴۳۵	۳۲۹	۱	۳۷	...	۳۳۱	۲۸	۱۴۰	۱۳	۲۱۴	۹۵	۹۲	۱۸۷	۵۲	۳۳
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	نقشہ نہیں آیا																			
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۱	۲	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	۱	۱	۲۰	۲۰
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۱۳۹۱	۳	۱	۴	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۴۳	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۲۰۲ پیدائش (۹۵۲ لڑکے اور ۵۵۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۲ ہے اور ۷۹۳ اموات (۴۳۵ مرد اور ۳۲۹ عورتیں) رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۳ ہے ان بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوئی ہے۔ لاہور میں ۳۶ بمقابلہ ۴۶ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۳۶ بمقابلہ ۷۴ ملتان میں ۳۱ بمقابلہ ۹۹۔

۳۱- اموات چیچک سے لاہور میں درج رجسٹر ہوئیں - ۳ فیروز پور میں - سوسہ وجالندھر اور قصور ہر ایک میں ایک صرف ۱ - موت ہیضہ سے امرتسر میں درج رجسٹر ہوئی -

ڈاکٹر صاحب ڈپٹی کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط ـ ڈبلیو ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ ـ
ڈپٹی کمشنر حفظان صحت پنجاب -

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خاں
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی ، گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
[illegible]

۱۳۳۷ - سی ایس - ۵۱۰ - ۲۷-۹-۱۹۱۸ - ایس جی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۹] لاہور — ۲۷ ستمبر (مجریہ ۴ اکتوبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۶۲	۱۰	۱۰	۲۰	۹	۹	...	..	...	..	۳	۱	۱	...	۱	۱	...	۱	۶۲	۱۸
	ہانسی ...	۱۴۵۷۶	۶	۲	۸	۴	۲	۲	...	...	...	۱	...	۲	...	۱	...	...	...	۲۹	۱۴
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۷	۱۲	۲۹	۳۰	۱۸	۱۲	...	...	...	۱۷	...	۲	...	۱۱	۴	۵	۹	۴۹	۵۰
	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۳	۴	۷	۱۴	۱۰	۴	..	۱	...	۶	۲	...	...	۵	۲	۱	۳	۲۵	۳۶
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۷	۱۳	۳۰	۱۷	۱۰	۷	...	...	...	۸	...	۴	...	۵	۳	۱	۴	۷۹	۴۵
	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۶	۱۰	۱۶	۱۰	۸	۲	...	...	...	۱	۱	۳	...	۵	۳	...	۳	۷۹	۳۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے		
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۸	۹	۱۷	۶	۳	۳	...	...	...	۳	...	۲	...	۱	۱	۱	۳
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۵	۱۱	۲۶	۱۳	۴	۹	...	...	...	۲	۳	۲	...	۶	...	۳	۳
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۴	۱۴	۲۸	۲۰	۸	۱۲	...	...	...	۱۱	۱	۲	۱	۵	۲	۲	۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۸	۱۷	۳	۱	۲	...	...	...	۱	...	۱	...	۱	...	...	...
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۴	۱۶	۱۴	۳۰	۲۱	۱۵	۶	...	...	...	۹	...	۵	۲	۵	۵	۱	۶
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۲	۶	۸	۳	۲	۱	...	...	...	...	...	...	۳	...	...	...	...
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۹	۱۰	۱۹	۱۵	۱۳	۲	...	...	...	۴	-	۲	...	۹	۳	۱	۴
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۷	۲	۹	۱۰	۸	۸	...	...	...	۹	...	۴	...	۹	۳	۱	۴
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۲۶۹۸۰	۶	۱۲	۱۸	۶	۲	۴	...	...	...	۲	...	۲	...	۲	...	۱	۱
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۶	۲۷	۵۳	۲۶	۱۵	۱۱	...	...	...	۱۵	۱	۲	...	۸	۳	۴	۷
۱۷	لدھیانہ	لدھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۷	۱۵	۳۲	۲۵	۱۴	۱۱	...	...	...	۲۲	...	۱	...	۲	۴	۳	۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۵	۱۶	۲۱	۱۵	۶	۹	...	...	...	۶	...	۲	...	۷	۱	۳	۴
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۳۴۶۷۸	۱۱	۷	۱۸	۱۸	۱۲	۶	...	۲	...	۹	۱	۴	...	۲	۱	۱	۲
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۸	۳	۱۱	۱۰	۷	۳	...	...	...	۶	...	۱	...	۳	۲	۱	۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۳۷۱	۹۷	۸۲	۱۷۹	۲۱۵	۱۱۶	۹۹	...	۲۲	...	۱۲۶	۳	۲۶	۲	۳۵	۲۹	۲۴	۵۳
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۲	۱۵	۲۷	۱۹	۱۲	۷	...	...	...	۱۲	۲	۱	۱	۳	۱	۲	۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۹۲	۹۳	۱۸۵	۱۲۴	۸۴	۴۰	...	...	...	۵۴	۲	۵۲	۲	۱۴	۱۰	۳	۱۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۹	۱۱	۲۰	۱۷	۶	۱۱	...	...	...	۱۰	...	۶	...	۱	...	...	...
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۲	۲۹	۶۱	۵۷	۲۸	۲۹	...	...	...	۲۳	۲	۱۶	...	۱۶	۷	۶	۱۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۴	۱۱	۲۵	۱۹	۱۱	۸	...	...	...	۹	...	۳	...	۷	۳	...	۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۴۳۹	۹	۴	۱۳	۸	۶	۲	...	...	...	۷	...	...	...	۱	...	۱	۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۳	۱۳	۲۶	۱۱	۴	۷	...	...	...	۹	...	۱	..	۱	۲	۱	۳
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۳	۹	۶	۳	۳	...	...	...	۵	...	۱	...	...	...	۲	۲
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۹	۹	۱۸	۳	۲	۱	...	...	...	۲	...	...	...	۱	...	...	...
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۵	۸	۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۱	...	۱	۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۳۹۸	۷	۱	۸	۶	۱	۵	...	...	...	۳	۱	۱	...	۱	...	..	...
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۹۰	...	۲	۲	۶	۳	۳	...	...	...		...	۱	...	۲	۱	۲	۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۹۹۳۲	۲۰	۱۷	۳۷	۳۰	۱۸	۱۲	...	...	...	۱۰	۱	۵	۳	۱۱	۴	۹	۱۰	۴۱	۳۴
۳۵	وال پور ...	وال پور ...	۱۹۸۷۸	۴	۹	۱۳	۶	۱	۵	...	...	...	۴	۱	...	...	۱	...	۲	۲	۳۳	۵۹
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۵	۱۵	۳۰	۲۷	۱۵	۱۲	...	...	...	۱۲	...	۲	...	۱۳	۴	۵	۹	۶۰	۵۴
۳۷		چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۷	۱۰	۲۷	۱۴	۹	۵	...	...	...	۸	...	...	...	۶	۳	۲	۵	۹۹	۵۱
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۲۴	۳۳	۵۷	۶۱	۲۸	۳۳	...	...	...	۲۹	۹	۵	...	۲۱	۷	۸	۱۵	۳۵	۳۷
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۵۶۲	۵۴۰	۱۱۰۲	۹۰۷	۵۰۹	۳۹۸	...	۲۱۵	...	۲۵۹	۴۸	۱۹۲	۱۴	۲۲۰	۱۰۹	۹۴	۲۰۳	۳۸	۴۰
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۰۴	نقشہ نہیں آیا																		
	ڈھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	نقشہ نہیں آیا																		
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۱۴۳	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۰۲ پیدائشیں (۵۶۲ لڑکے اور ۵۴۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ ہے اور ۹۰۷ اموات (۵۰۹ مرد اور ۳۹۸ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۰ ہے ان بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- لاہور میں ۵۳ بمقابلہ ۵۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۴۳ بمقابلہ ۹۵ ملتان میں ۳۷ بمقابلہ ۱۰۱ -

۲۲-اموات جو چوک سے لاہور میں درج رجسٹر ہوئیں-۳ فیروز پور روڈ ملتان

دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۵۸ء

دستخط — ڈاکٹر ایچ ایل سپرنٹنڈنٹ —
ڈپٹی کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
مترجم۔

۱۵۰ - پی ایس - ۹۱۰ - ۳-۱۰-۱۹۵۸ - ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۔ ۸۶۳



ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۰] لاہور ۔ ۴ ۔ اکتوبر (مجریہ ۱۱ ۔ اکتوبر) سنہ ۱۹۱۸ ع ۔ یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر اسباب	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۵	۱۰	۲۵	۱۸	۱۰	۸	...	...	...	۸	۱	۲	...	۷	۲	۲	۴	۷۶	۵۵
	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۶	۷	۱۳	۱۲	۲	۱۰	...	...	...	۵	۱	...	...	۶	۱	۱	۲	۴۶	۴۳
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۶	۲۲	۴۸	۲۳	۱۳	۱۰	...	...	...	۱۳	۱	۲	...	۷	۳	۱	۵	۸۱	۳۰
	سرسہ ...	۱۳۹۴۹	نقشہ موصول نہیں آیا۔																		
رہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۲	۸	۲۰	۱۶	۸	۸	...	...	...	۷	۱	۲	...	۶	۳	۴	۷	۵۳	۴۲
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۷	۹	۱۶	۶	۳	۳	...	...	...	...	...	۳	...	۳	...	۱	۱	۷۹	۳۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۸	۱۰	۱۸	۲	...	۲	...	...	...	...	...	...	...	۲	...	۱	۱
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۹	۱۸	۱۱	۶	۵	...	...	...	...	۳	۲	...	۶	...	...	...
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۱۲	۲۳	۲۲	۱۴	۸	...	...	...	۱۳	۱	۲	...	۶	۵	۱	۶
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۱۲	۲۱	۹	۷	۲	...	...	...	۳	۲	۱	۱	۲	۲	...	۲
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۳۲	۱۱	۲۰	۳۱	۱۲	۷	۵	...	...	...	۸	...	...	...	۴	۲	۲	۴
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۱۰	۱۳	۵	۳	۲	...	...	...	۲	۱	...	...	۲	...	...	...
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۳	۱۰	۲۳	۵	۳	۲	...	...	...	۱	...	۴	...	...	...	...	...
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۱۰	۱۳	۱۰	۵	۵	...	...	...	۳	۱	۱	...	۵	۲	۲	۴
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۶۹۸۰	۶	۱۱	۱۷	۹	۶	۳	...	...	...	۳	...	۲	۱	۳	۳	۱	۴
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۲۵	۵۲	۳۱	۲۲	۹	...	...	...	۱۵	۳	۸	...	۴	۸	۴	۱۲
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۳۵	۲۷	۶۲	۲۸	۱۶	۱۲	...	...	...	۲۱	...	۱	...	۶	۵	۳	۸
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۶	۱۳	۱۲	۲	۱۰	...	...	...	۶	...	۱	...	۵	...	۳	۳
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۴	۷	۲۱	۱۱	۸	۳	...	۱	...	۳	...	۲	...	۵	۴	۱	۵
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۳	۸	۲۱	۱۷	۱۱	۶	...	...	...	۸	...	۳	...	۶	۷	۴	۱۱
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۹	۸۸	۱۷۷	۲۱۷	۱۱۲	۱۰۵	...	۱۰	...	۱۴۱	۱۲	۲۱	۲	۳۱	۲۱	۲۱	۴۲
۲۲		قصور ...	۲۳۵۸۳	۱۷	۱۰	۲۷	۲۰	۱۱	۹	...	...	...	۱۰	...	۳	۱	۶	۲	۱	۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۵۹	۶۲	۱۲۱	۱۶۴	۹۹	۶۵	...	...	...	۷۸	۱	۶۹	۳	۱۳	۱۲	۹	۲۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۷	۱۵	۳۲	۲۴	۱۴	۱۰	...	...	...	۱۵	۲	۶	...	۱	۱	۲	۳
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۰	۳۰	۶۰	۴۴	۳۱	۱۳	...	...	...	۱۳	۳	۱۵	...	۱۳	۸	۵	۱۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۳	۵	۱۸	۱۳	۳	۱۰	...	...	...	۱۰	...	...	...	۳	۲	۴	۶
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۸	۵	۱۳	۸	۵	۳	...	...	...	۴	...	۲	...	۲	۲	۱	۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۸	۱۵	۲۳	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۹	۱	۳	...	۶	۱	۱	۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۵	۱۱	۶	۴	۲	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	۱	...	۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۷	۹	۶	۱۵	۱۲	۱۰	۲	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۱	...	۱	۱
۳۱		خوشاب ...	۱۰۱۵۹	۵	۳	۸	۷	۴	۳	...	...	...	۲	...	۱	...	۴	۳	۲	۵
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۶	۶	۱۲	۸	۴	۴	...	...	...	۴	۱	۱	...	۲	...	۱	۱
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۰۰	۴	۳	۷	۱۲	۹	۳	...	...	...	۱۱	...	...	...	۱	۲	...	۲

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: [illegible]	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۳	۱۹	۴۲	۱۹	۱۰	۹	...	...	...	۹	...	۹	...	۷	۲	۲	۴	۴۷	۳۱
وال پور ...	ولل پور ...	۱۹۵۷۸	۹	۷	۱۵	۵	۳	۲	...	...	...	۳	...	...	...	۲	۲	...	۲	۴۰	۱۳
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۳	۲۶	۳۹	۲۷	۱۷	۱۰	...	...	...	۹	۷	۳	...	۸	۹	۲	۱۲	۷۸	۵۳
	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۷	۸	۱۵	۱۳	۷	۹	...	...	...	۷	...	...	...	۹	۵	۳	۸	۵۵	۳۸
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۵۱	۴۱	۹۲	۸۶	۴۴	۴۲	...	...	...	۳۹	۵	۵	...	۳۷	۱۷	۱۷	۳۴	۵۶	۵۲
میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۶۱۰	۵۸۷	۱۱۹۷	۹۶۵	۵۴۴	۴۲۱	...	۱۹	...	۴۹۹	۴۷	۱۷۴	۸	۲۳۱	۱۳۸	۱۰۳	۲۴۱	۵۳	۴۳
پہاڑی تفرج گاہ																					
شملہ ..	...	۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا																		
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...		۱	...	۱	...	...	...	...	...	...	..	۱	...	۱	۱	...	۲۰
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۱۳۹۱	۱	۲	۳	۳	۱	۳	...	...	...	۱	...	۳	...	...	...	۲	۲	۱۰۷	۱۳۳

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

دفعہ مختتمہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۹۷ پیدائش (۶۱۰ لڑکے اور لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۳ ہے اور ۹۶۵ اموات (۵۴۴ مرد ۴۲۱ اور عورتیں) رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۳ ہے تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوئیں :- لاہور میں ۵۴ بمقابلہ ۵۷ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور امرتسر میں ۵۶ بمقابلہ ۱۳۳ ملتان میں ۵۲ بمقابلہ ۱۰۴-

۱۰-اموات چیچک سے ذکور میں درج رجسٹر ہوئیں-۱ ذکور زنور میں

دفتر صاحب کمشنر حفظانِ صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳-اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء

دستخط- ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظانِ صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی، گورنمنٹ پنجاب.

بھگوان چند
میر مترجم

۱۵۸۱ سی ایس-۱۰-۳-۱۰۰-۱۹۱۸-ایس جی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

[۳۱] لاہور — ۱۱ اکتوبر (مجریہ ۱۰ اکتوبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۹	۱۳	۲۲	۲۳	۱۳	۱۰	...	...	...	۱۳	...	۱	...	۹	۲	۲	۴	۶۷	۷۰
	ہانسی ...	۱۴۵۷۹	۵	۵	۱۰	۱۵	۷	۸	...	...	...	۹	...	۲	...	۴	۲	...	۲	۳۶	۵۴
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۸۸	۱۹	۳۷	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۱	۱	۱	...	۹	۲	۴	۶	۶۲	۳۹
	سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۱۱	۵	۱۶	۲۹	۲۱	۸	...	...	...	۲۰	۱	۳	...	۵	...	...	...	۵۷	۱۰۳
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۴	۱۰	۲۴	۹	۳	۶	...	...	...	۳	...	۱	۱	۴	۱	۳	۴	۶۳	۲۴
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۹	۵	۱۴	۹	۵	۴	...	...	...	۲	...	۱	...	۶	۱	۲	۳	۶۶	۴۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۴۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے		
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۷	۱۰	۲۳	۹	۷	۲	...	...	...	۴	۱	۲	...	۲	۱	...	۱
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۹	۱۸	۱۴	۱۱	۳	...	...	...	...	۱	...	...	۱۳	۵	۱	۶
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۱	۱۰	۲۱	۱۳	۹	۴	...	...	...	۸	...	۱	...	۴	۲	۲	۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۴	۸	۲۲	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۴	...	۲	...	۷	۲	۵	۷
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۳۴	۲۰	۲۰	۴۰	۲۵	۱۷	۸	...	...	...	۱۰	۲	۲	...	۱۱	۵	۵	۱۰
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۴	۸	۱۲	۶	۲	۴	...	...	...	۶	...	...	...	...	...	...	...
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۳۹۲	۱۴	۱۵	۲۹	۱۲	۹	۳	...	...	...	۴	۲	۳	...	۴	۲	...	۲
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۱۸	۱۱	۲۹	۱۶	۸	۸	...	...	...	۳	۲	۳	...	۸	۱	۳	۴
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۹۹۸۰	۷	۱۵	۲۲	۱۳	۷	۶	...	...	...	۸	...	۳	...	۲	۱	۲	۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۹۹۳۵۴	۳۵	۲۷	۶۲	۳۰	۱۷	۱۳	...	...	...	۱۲	۲	۱۲	...	۴	۴	۳	۷
۱۷	لدھیانہ	لدھیانہ ...	۴۲۱۵۲	۱۸	۲۴	۴۲	۲۳	۹	۱۴	...	...	...	۱۵	۲	۳	...	۳	۳	۴	۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۸	۸	۱۶	۱۶	۸	۸	...	...	...	۷	...	۱	...	۸	۳	۲	۵
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۶۴۶۷۸	۸	۸	۱۶	۲۶	۱۵	۱۱	...	...	...	۱۰	۴	۵	...	۷	۲	۲	۴
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۹	۵	۱۴	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۴	۱	...	...	۱۴	۳	۲	۵
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۵	۸۹	۱۹۴	۲۱۷	۱۲۳	۹۴	...	۱۲	..	۱۲۷	۵	۳۳	۴	۳۵	۳۵	۲۶	۶۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۱۳	۲۶	۱۰	۴	۶	...	..	...	۷	...	۲	۱	...	...	...	...
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۰	۶۸	۱۳۸	۱۲۹	۶۲	۶۷	...	...	...	۶۲	۶	۳۷	۱	۲۰	۹	۱۱	۲۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۲۰	۱۷	۳۷	۲۰	۹	۱۱	...	...	...	۱۱	۲	۶	...	۱	۱	۲	۳
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۸	۲۷	۶۵	۴۲	۲۳	۱۹	...	...	۱	۲۱	...	۶	...	۱۵	۶	۳	۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۸۴۹۸۷	۱۹	۱۵	۳۴	۴۳	۲۳	۲۰	...	...	...	۲۸	...	۳	...	۱۳	۵	۴	۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۶	۴	۱۰	۱۴	۷	۷	...	...	...	۱۰	۱	۱	...	۲	۱	۲	۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۹	۱۱	۲۰	۲۲	۱۴	۸	...	...	...	۱۴	۱	۳	..	۴	۴	۲	۶
۲۹		جلالپور ...	۱۱۶۱۵	۷	۲	۹	۹	۴	۵	...	...	...	۶	...	۱	...	۲	۳	...	۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۴۰۱	۷	۶	۱۳	۸	۲	۳	...	...	...	۶	...	...	...	۲	...	...	...
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۷	۷	۱۴	۱۲	۱۲	۲	...	...	...	۷	...	...	...	۷	۳	۱	۴
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۴۴۹۸	۸	۵	۱۳	۶	۵	۱	...	...	...	۳	...	۱	...	۲	۲	...	۲
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵۵۰	۵	۳	۸	۷	۲	۵	...	...	...	۷	...	...	...	...	...	...	...

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرر	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۳	۲۵	۲۹	۲۱	۹	۱۲	...	...	...	۱۰	۱	۳	۱	۶	۳	۳	۶	۳۳	۴۳
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۱۵	۶	۲۱	۱۲	۶	۶	...	...	...	۸	...	۱	...	۳	۱	۳	۴	۵۶	۳۴
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۱۴	۱۳	۲۷	۲۳	۱۲	۱۲	...	...	...	۸	۳	۳	...	۹	۳	۸	۱۲	۸۳	۳۸
۳۷		چنیوٹ ...	۱۰۰۸۵	۱۱	۸	۱۹	۱۱	۶	۵	...	...	...	۶	۱	...	...	۳	۱	۲	۳	۷۰	۳۰
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۵۷	۴۲	۴۳	۸۵	۱۰۴	۵۵	۴۹	...	...	...	۹۱	۱	۶	...	۳۵	۱۵	۱۳	۲۸	۵۲	۹۳
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۶۵۹	۹۰۱	۱۲۹۰	۱۰۶۵	۵۷۶	۳۸۹	...	۱۳	۱	۵۶۶	۳۰	۱۴۳	۸	۲۸۳	۱۳۵	۱۲۲	۲۵۷	۵۵	۴۶
	پہاڑی تفریح گاہیں																					
	شملہ ...	...	۸۹۰۴	نقشہ نہیں آیا																		
	دھرم سالہ ...	...	۴۵۹۸	۱	...	۱		...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۰	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۴۳۶۲	...	۱	۱	۱	...	۱	...	...	...	۱	...	۳	...	...	...	...	...	۳۶	۳۶

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپلٹی قصبات میں ۱۲۹۰ پیدائش (۵۶۹ لڑکے اور ۹۰۱ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۵ ہے اور ۱۰۶۵ اموات (۵۷۶ مرد ۳۸۹ اور عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۶ ہے تین بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- لاہور میں ۵۴ بمقابلہ ۳۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ کی اوسط تھی اور امرتسر میں ۴۳ مقابلہ ۵۶ ملتان میں ۹۳ بمقابلہ ۱۱۰ -

۱۳-اموات چیچک سے لاہور میں درج رجسٹر ہوئیں-اور ۱ پلیگ کی سیالکوٹ میں درج رجسٹر ہوئیں-

دفتر صاحب ڈائرکٹر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲-اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ ع-

دستخط ـــ ڈبلیو ایچ ملز [illegible]-
ڈپٹی کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی، گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
مہتمم ترجمہ-

۱۶۰۱-پی ایس-۵۱۰-۱۸-۱۰-۱۹۱۸-سول ایس جی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۲] لاہور — ۱۸ اکتوبر (مجریہ ۲۵ اکتوبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۲۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۶	۱۲	۲۸	۶۲	۲۹	۳۳	...	...	...	۳۴	...	۳	...	۱۵	۹	۳	۱۲	۸۵	۱۸۸
	ہانسی ...	۱۳۵۷۶	۳	۹	۱۲	۲۲	۸	۱۴	...	...	...	۱۷	...	۱	...	۴	۱	۱	۲	۴۳	۷۹
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۰	۲۳	۴۳	۷۳	۲۳	۵۰	...	...	...	۵۰	۱	۷	...	۱۵	۲	۹	۱۱	۷۲	۱۲۳
	سرسہ ...	۱۳۶۲۹	۷	۷	۱۴	۳۶	۱۷	۱۹	...	...	...	۳۵	...	...	...	۱	۴	۱	۵	۵۰	۱۳۹
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۷	۱۵	۳۲	۲۸	۱۱	۱۷	...	...	...	۲۱	...	۱	...	۶	۱	۳	۴	۸۵	۷۳
	جھجر ...	۱۰۶۱۷	۱۰	۹	۱۹	۱۱	۴	۷	...	...	...	۲	...	۲	...	۷	...	۱	۱	۹۳	۵۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط بچوں کی اموات بحساب فی ہزار فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	هیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	رهتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	[illegible]	۱۲	۷	۳	۳	...	...	...	۴	...	...	...	۳	...	...	...	۵۲
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۵	۸	۱۳	۲۳	۱۵	۸	...	...	...	۳	۲	۲	...	۱۳	۳	۳	۶	۴۷
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۹	۱۹	۳۵	۲۶	۱۶	۱۰	...	...	...	۱۸	۱	۲	...	۵	۳	۲	۵	۸۹
۱۰		کیتهل ...	۱۲۹۱۲	۱۲	۱۲	۲۴	۲۳	۷	۱۶	...	...	...	۲۰	...	...	...	۳	...	۴	۴	۹۸
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۳	۱۷	۳۱	۲۰	۹	۱۱	...	...	...	۸	۱	۱	...	۱۰	۵	۳	۸	۹۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۵	۳	۸	۸	۵	۳	...	...	...	۴	...	۲	...	۲	...	۱	۱	۳۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۲۰	۸	۲۸	۲۲	۱۳	۹	...	...	...	۱۴	۲	۴	...	۳	۴	۲	۶	۶۰
۱۴		جگادهری ...	۱۲۰۳۵	۲	۴	۶	۶	۳	۳	...	...	...	۲	...	۲	...	۴	...	۱	۱	۲۶
۱۵	هوشیارپور	هوشیارپور	۲۶۹۸۰	۹	۱	۱۸	۱۰	۶	۴	...	...	...	۴	...	۲	...	۴	۱	...	۱	۵۵
۱۶	جالندهر ...	جالندهر ...	۵۵۳۵۲	۴۶	۳۰	۷۶	۳۸	۲۲	۱۶	...	...	...	۱۷	۲	۱	...	۹	۱۲	۳	۱۵	۷۱
۱۷	لودهیانہ	لودهیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۰	۲۶	۴۶	۳۵	۱۴	۲۱	...	...	...	۳۳	...	...	...	۲	۵	۴	۹	۵۹
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۷	۱۳	۲۰	۷	۴	۳	...	...	...	۳	...	۴	...	۲	۲	۱	۳	۷۰
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۱۲	۱۳	۲۵	۲۹	۱۶	۱۳	...	...	...	۱۳	۲	۹	...	۵	۳	۲	۵	۵۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۰	۵	۱۵	۲۳	۱۵	۸	...	...	...	۱۹	۱	...	...	۳	۳	۱	۴	۷۱
۲۱	لاهور	لاهور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۵	۱۰۹	۲۱۴	۲۵۷	۱۳۶	۱۲۱	...	۲۰	..	۱۵۱	۳۴	۴۹	۲	۳۱	۳۹	۲۳	۶۲	۵۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۵	۱۴	۲۹	۱۸	۱۱	۷	...	..	...	۷	...	۱	۱	۹	۴	۴	۷	۹۱
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۹	۸۳	۱۷۲	۲۳۶	۱۲۵	۱۱۱	...	...	...	۱۴۶	۹	۵۳	۴	۲۳	۱۴	۱۱	۲۵	۶۰
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۲۸	۲۳	۵۱	۴۹	۲۱	۲۸	...	...	...	۳۹	۱	۶	...	۳	۲	۲	۴	۱۰۱
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۴	۳۱	۶۵	۴۱	۲۱	۲۰	...	...	...	۲۱	...	۲	...	۱۸	۷	۷	۱۴	۷۰
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۲۴	۱۹	۴۳	۲۷	۱۳	۱۴	...	...	...	۱۷	۲	۱	...	۷	۲	۳	۵	۷۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۵	۱۰	۲۵	۱۱	۷	۴	...	...	...	۷	...	۲	...	۲	۱	۱	۲	۷۶
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۸	۱۰	۱۸	۱۹	۸	۱۱	...	...	...	۱۱	...	۱	...	۷	۴	۱	۴	۵۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۹	۳	۹	۱۶	۸	۸	...	...	...	۹	۱	۳	...	۳	۳	۱	۴	۴۰
۳۰	شاہپور	بهیرہ ...	۱۵۲۰۲	-	۱۲	۲۳	۸	۴	۴	...	...	...	۴	۱	...	...	۲	...	...	...	۷۸
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۲	۴	۱۲	۷	۴	...	...	...	۶	۱	۲	...	۳	۱	۲	۳	۶۶
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۷	۱۲	۱۲	۶	۵	...	...	۱	۴	۱	۲	...	۴	۲	۱	۳	۵۰
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵	۲	۵	۷	۱۵	۸	۷	...	...	...	۱۰	...	۲	...	۳	۲	۲	۴	۳۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: لڑکے	پیدائش: لڑکیاں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر باعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
[illegible]	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۷	۱۶	۴۳	۳۶	۲۳	۱۳	...	...	۱	۱۹	۲	۱	۷	۳	۳	۵	۸	۳۸	۳۰
[illegible]	وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۹	۱۲	۱۰	۳	۷	...	...	...	۷	...	۱	...	۳	۱	۳	۴	۳۲	۲۹
[illegible]	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۰	۲۰	۳۰	۲۷	۱۵	۱۲	...	...	...	۱۱	۱	۹	...	۶	۵	۳	۸	۹۰	۵۳
[illegible]	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۱۵	۲۶	۲۰	۸	۱۲	...	...	...	۳	۱	۱	...	۱۵	۶	۳	۹	۹	۷۳
[illegible]	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۵۷	۴۸	۴۳	۹۱	۱۴۴	۸۹	۵۵	...	...	...	۸۴	۱	۹	[illegible]	۴۳	۸	۱۰	۱۸	۵۵	۷۵
	میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۷۰۲	۶۷۹	۱۳۸۱	۱۴۴۵	۷۲۶	۷۱۹	..	۴۰	۲	۸۸۷	۴۲	۱۹۱	۸	۲۹۵	۱۶۳	۱۲۷	۲۹۰	۶۰	۹۳
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۲۴	نقشہ نہیں آیا																		
	دھرم سالہ ...	...	۴۵۱۸	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۲۰	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۲	۱	۳	۵	۳	۳	...	...	...	۲	...	۳	...	...	...	...	۲	۱۳۳	۴۳۸
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۶	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

هفتہ مختتمہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۸۱ پیدائش (۷۰۲ لڑکے اور ۶۷۹ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۶۰ ہے۔ اور ۱۴۴۵ اموات (۷۲۶ مرد اور ۷۱۹ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۹۳ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں۔ لاہور میں ۹۳ بمقابلہ ۵۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی آبادی۔ اور امرتسر میں ۸۱ بمقابلہ ۱۷۶ کے ملتان میں ۷۵ بمقابلہ ۱۰۵ کے۔

۳۰- اموات چیچک سے ڈھور میں درج رجسٹر ہوئیں۔ اور پلیگ کی دو اموات میں سے و جہلم راولپنڈی میں ایک ایک درج رجسٹر ہوئی۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ ع

دستخط — کپتان ایچ ملز میونسپلٹی۔
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
سپرنٹنڈنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

۱۶۱۰ سی ایس — ۵۱۰ — ۲۵-۱۰-۱۹۱۸ع — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۳] لاہور — ۲۵ - اکتوبر (مطابق یکم ذوالحجہ) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اُس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۲	۱۶	۲۸	۱۰۹	۴۶	۶۳	..	...	..	۸۳	...	۳	...	۲۲	۳	۹	۱۰	۸۵	۳۳۱
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۹	۱۲	۱۱	۲۳	۶۳	۲۸	۳۵	...	...	...	۸۳	...	۳	...	۶	۲	۳	۶	۸۲	۲۲۵
۳		بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۲۱	۳	۲۴	۱۳۸	۵۷	۸۱	...	...	...	۱۰۳	۲	۹	...	۲۴	۵	۹	۱۴	۷۲	۲۳۲
۴		سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۱۴	۹	۲۳	۱۱۴	۹۵	۱۹	...	...	...	۱۱۷	۱	۲	...	۲۴	۹	۵	۱۴	۸۲	۵۰۳
۱	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۲۳	۹	۳۲	۱۲۰	۴۹	۷۱	...	...	...	۱۰۴	...	۳	...	۱۲	۷	۲	۹	۸۵	۳۱۷
۲		جھجر ...	۱۰۹۱۷	۱۵	۱۴	۲۹	۵۴	۲۳	۳۱	...	...	...	۲۸	...	۸	...	۱۸	۲	۳	۹	۱۳۳	۲۶۹

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۸	۸	۲۰	۳۱	۲۲	۱۸	...	...	...	۲۸	۱	...	...	۱۲	۹	...	۹	۱۱۳	۱۷۷
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۳	۹	۲۲	۷۱	۳۶	۴۳	...	...	...	۳۷	۳	۹	...	۱۹	۳	۵	۹	۳۶	۱۹۶
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۹	۱۷	۳۶	۳۵	۲۴	۲۱	...	...	...	۳۳	۱	۹	...	۵	۹	۲	۸	۸۹	۱۱۱
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۳	۸	۲۲	۳۶	۲۱	۱۵	...	...	...	۲۸	...	۹	...	۲	۴	۲	۹	۹۰	۱۳۷
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۴	۲۵	۲۲	۳۷	۵۰	۲۵	۲۵	...	...	...	۳۳	...	۵	...	۱۲	۷	۳	۱۰	۹۳	۹۹
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۷	۹	۱۳		۳	۹	...	...	...	۳	...	۲	...	۴	...	۱	۱	۹۲	۴۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۳	۴۲	۴۴	۱۷	۸	۹	...	...	...	۱۰	۱	۳	...	۳	۱	...	۱	۵۱	۳۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۹	۱۰	۹	۴	۵	...	...	...	۹	...	...	...	۳	۱	۱	۲	۴۳	۳۹
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۶۹۸۰			نقشہ	نہیں	آیا														
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۲۶	۱۶	۳۲	۵۲	۲۵	۲۷	...	...	...	۲۵	...	۱۳	...	۱۴	۱۰	۹	۱۶	۳۹	۳۹
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲			نقشہ	نہیں	آیا														
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹																			
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۲۰	۷	۲۷	۱۵	۱۰	۵	...	۱	...	۹	...	۵	...	...	۴	۱	۵	۵۷	۳۲
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۹	۵	۱۲	۵۲	۲۳	۲۸	...	...	...	۳۶	...	۳	...	۱۰	۵	۲	۷	۹۷	۲۴۸
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۲۲	۱۱۵	۲۳۷	۲۸۵	۲۰۷	۱۷۸	...	۱۴	..	۲۶	۹	۵۵	۳	۴۷	۴۰	۲۹	۹۹	۵۹	۹۵
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۶	۱۵	۳۱	۳۰	۱۹	۱۱	...	..	...	۱۷	...	۴	۲	۷	۳	۲	۹	۹۵	۹۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۱۱۵	۸۴	۱۹۹	۳۰۹	۱۹۷	۲۱۲	...	...	...	۳۰۱	۹	۷۲	۱	۲۹	۱۵	۱۳	۲۸	۶۸	۱۳۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۲۴	۱۹	۴۳	۱۱۷	۵۵	۶۲	...	...	...	۹۱	۷	۱۸	...	۱	۳	۹	۹	۸۵	۱۳۲
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۴	۳۶	۶۰	۴۲	۲۲	۲۰	...	...	...	۲۲	۱	۹	...	۱۳	۴	۹	۱۰	۹۴	۴۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۲۱	۱۵	۳۶	۲۹	۱۹	۱۰	...	...	...	۱۹	۳	۷	...	...	۸	۱	۹	۶۶	۵۲
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۷	۷	۱۴	۱۴	۹	۵	...	...	...	۷	...	۷	...	...	۲	...	۲	۴۳	۴۲
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۱۶	۱۳	۲۹	۷۶	۴۰	۳۶	...	...	...	۶۳	۱	۹	..	۳	۵	۲	۷	۸۱	۲۱۳
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۴	۱۰	۲۷	۱۵	۱۲	...	...	...	۱۲	۷	۳	...	۱	۳	۳	۵	۴۵	۱۳۱
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۱	۹	۸	[illegible]	۳۳	۱۳	۲۰	...	...	...	۱۵	۲	۳	۱	۳	۲	۲	۴	۵۸	۱۱۹
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۸	۶	۱۴	۳۱	۱۹	۱۱	...	...	...	۱۹	۲	۵	...	۴	۳	...	۳	۷۱	۱۵۳
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۳	۲	۶	۱۴	۵	۹	...	...	۲	۱۱	۱	...	...	...	...	۱	۱	۲۵	۵۹
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵	۹	۳	۱۲	۲۹	۱۴	۱۵	...	...	...	۲۷	...	...	۳	...	۱	۱	۱	۵۹	۱۳۳

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	اطفال ایک سال سے کم عمر کے: لڑکے	اطفال ایک سال سے کم عمر کے: لڑکیاں	اطفال ایک سال سے کم عمر کے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
...لپنڈی ...	راولپنڈی ...	۴۶۹۴۲	۲۸	۲۸	۵۶	۴۷	۲۷	۲۰	...	...	...	۲۵	۵	۸	۱	۸	۶	۸	۱۴	۹۳	۵۲
...ل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۵	۲	۷	۲۲	۱۴	۸	...	...	...	۱۹	۱	۱	...	۱	۲	۱	۳	۱۹	۵۸
جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۸	۱۶	۳۴	۴۳	۲۳	۲۰	...	...	...	۲۲	۲	...	...	۱۹	۷	۵	۱۲	۶۸	۸۷
	چنیوٹ ...	۱۱۰۰۸۵	۱۲	۸	۲۰	۲۰	۱۳	۷	...	...	...	۸	...	...	...	۱۲	۲	۳	۹	۷۳	۷۳
...تان ...	ملتان ...	۸۵۷۰۷	۵۱	۵۱	۱۰۲	۱۷۰	۱۰۲	۶۸	...	...	...	۱۸	...	۱۰	...	۳۲	۱۵	۱۰	۲۵	۹۲	۱۰۳
میزان کل ...		۱۲۱۳۴۴	۷۵۸	۶۳۱	۱۳۸۹	۲۵۷۲	۱۲۸۵	۱۲۸۷	...	۱۵		۱۸۲۷	۳۷	۲۹۱	۸	۳۸۲	۱۹۷	۱۳۸	۳۳۵	۹۵	۱۲۰
...ان قصبوں کی تفصیل جو ...																					
...لہ ...	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا																		
...زم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
...ڑی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
...ری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۵ بڑے بڑے شہروں کی اطلاعات میں ۱۳۸۹ پیدائشیں (۷۵۸ لڑکے اور
...یاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۹۵ ہے۔ اور ۲۵۷۲ اموات (۱۲۸۵ مرد اور ۱۲۸۷ عورتیں)
...مار ہوئیں۔ جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۱۲۰ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج
ہوئیں:- لاہور میں ۹۵ بمقابلہ ۹۴ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں۔ اور امرتسر میں ۱۳۱
...۱۱۹ کے۔ ملتان میں ۱۰۳ بمقابلہ ۱۰۹ کے۔

۲-۱اموات پلیگ سے جہلم میں درج رجسٹر ہوئیں-اور ۱۵ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ۱۴ دھ...
میں اور ایک فیروز پور میں

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۳-اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط- میجر ایچ ملز میونسپلٹ...
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خاں
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۴] لاہور — یکم نومبر (مجریہ ۸ نومبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار	۱۷۱۹۲	۱۸	۱۱	۲۹	۱۷۹	۸۰	۹۹	...	...		۱۵۹	۱	۳	...	۱۶	۱۲	۷	۱۹	۸۸	۵۴۳
	ہانسی	۱۴۵۷۹	۱۸	۱۴	۳۲	۲۳۲	۸۶	۱۴۶	...	...	...	۲۱۸	۱	۲	...	۱۱	۹	۹	۱۸	۱۱۳	۸۲۹
	بھوانی	۳۱۱۰۰	۲۱	۱۸	۳۹	۳۰۴	۱۲۲	۱۸۲	...	...	...	۲۶۱	۵	۹	...	۲۹	۱۳	۱۰	۲۳	۶۶	۵۰۹
	سرسہ	۱۳۹۲۹	۱۶	۱۰	۲۶	۲۴۴	۱۰۵	۱۳۹	...	...	...	۲۲۳	۱	۳	...	۱۴	۹	۴	۱۳	۹۳	۸۹۱
روہتک	روہتک	۱۹۸۹۲	۲۰	۱۰	۳۰	۴۰۳	۱۶۱	۲۴۲	...	...	...	۳۸۱	۴	۱۰	...	۱۰	۸	۸	۱۶	۷۹	۱۰۹۶
	جھجر	۱۰۵۹۱	۱۲	۱۷	۲۹	۲۳۰	۸۳	۱۴۷	...	...	...	۲۱۱	...	۲	...	۱۷	۱۰	۸	۱۸	۱۴۳	۱۱۳۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے		
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۳	۱۳	۲۰	۱۲۰	۴۹	۷۱	...	...	...	۱۰۵	۱	۲	...	۱۴	۳	۵	۸
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۷	۱۶	۱۳۲	۴۶	۸۶	...	...	...	۱۰۸	۵	۷	...	۱۴	...	...	...
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۲۳	۲۰	۴۳	۱۱۸	۳۸	۷۹	...	...	...	۱۰۰	...	۵	...	۱۳	۴	۴	۸
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۳	۱۰	۲۳	۴۹	۲۲	۲۷	...	...	...	۳۱	...	۲	...	۹	۴	۱	۵
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۴	۲۷	۲۸	۵۵	۱۸۵	۸۲	۱۰۳	...	...	...	۱۵۶	...	۱۱	...	۱۸	۱۵	۷	۲۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۵	۵	۱۰	۲۱	۹	۱۲	...	...	...	۱۳	...	۲	...	۵	...	۳	۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۴۴۹۳	۱۱	۱۳	۲۴	۳۸	۲۳	۱۵	...	...	...	۲۵	...	۱۰	...	۳	۱	۲	۳
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۷	۸	۱۵	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۱۰	۱	...	...	۵	۲	۳	۵
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۲۶۹۸۰	نقشہ نہیں آیا																
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۳۹	۳۱	۷۰	۱۰۵	۹۴	۳۱	...	...	...	۸۱	...	۱۶	...	۳	۹	۴	۱۰
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۴۱۵۲	۲۳	۲۵	۴۸	۱۲۸	۵	۷۳	...	۱	...	۱۱۶	...	۳	...	۸	۳	۴	۷
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۵	۱۳	۲۸	۵۵	۳۱	۲۴	...	...	...	۳۵	...	۲	...	۱۸	۴	۴	۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۴	۱۰	۲۵	۵۱	۲۶	۲۵	...	...	...	۳۹	۲	۵	...	۶	۵	۳	۸
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۹	۱۰	۲۹	۱۱۱	۵۴	۵۷	...	۱	...	۶۴	...	۳	...	۱۴	۱۱	۳	۱۴
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	نقشہ نہیں آیا																
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۸	۷	۲۵	۷۷	۴۲	۳۵	...	...	...	۷۰	...	۳	...	۵	۷	۱	۸
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۱۱۹	۱۲۷	۲۴۶	۸۳۰	۴۰۸	۴۲۲	...	...	...	۷۰۷	۳	۷۹	۱	۳۹	۲۵	۱۶	۴۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۲۴	۲۶	۵۰	۱۸۲	۷۱	۱۱۱	...	...	...	۱۲۳	...	۴۷	...	۱۲	۴	۴	۸
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۲	۳۳	۶۵	۱۰۶	۵۲	۵۴	...	...	...	۵۸	۱	۲۹	...	۱۸	۸	۱۱	۱۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۹	۱۴	۳۳	۱۴۳	۸۷	۵۶	...	...	...	۱۰۶	...	۴۱	...	۶	۱۳	۷	۲۰
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۰	۱۰	۲۰	۴۷	۲۵	۲۲	...	...	...	۴۰	۱	۶	...	...	...	۱	۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۴	۸	۹	۱۷	۱۳۸	۶۲	۷۶	...	...	...	۱۲۳	...	۱۱	...	۴	۷	۳	۱۰
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۳	۹	۶۱	۲۸	۳۳	...	...	...	۴۹	۷	...	...	۵	۳	۳	۶
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۴	۹	۱۶	۲۵	۹۷	۴۴	۵۳	...	...	...	۸۳	۱	۴	...	۹	۳	۴	۷
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۳	۸	۳۸	۱۵	۲۳	...	...	...	۳۰	...	۵	...	۹	...	۲	۲
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۴۹۸	۵	۴	۹	۴۱	۲۶	۱۵	...	...	...	۳۷	۱	۱	...	۲	۳	۳	۵
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵	۶	۲	۸	۵۴	۲۵	۲۹	...	...	...	۵۱	...	۱	...	۴	۳	۴	۵

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت ہیضہ	باعث موت چیچک	باعث موت طاعون	باعث موت بخار	باعث موت اسہال و پیچش	باعث موت امراض متعلقہ سانس	باعث موت ضربات	باعث موت تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۴۶۶۴۲	۳۴	۲۰	۵۴	۷۶	۴۳	۳۳	...	...	۲	۳۹	۵	۱۳	۲	۱۵	۳	۶	۱۰	۹۰	۸۵
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۸	۸	۱۶	۳۵	۲۰	۱۵	...	...	...	۳۴	۱	...	...	...	۲	۱	۳	۴۲	۹۳
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۲۴	۲۳	۴۷	۱۰۱	۵۶	۴۵	...	...	...	۵۷	۳	...	...	۴۱	۹	۶	۱۵	۹۵	۲۰۵
جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۴۰۸۵	۱۳	۱۴	۲۷	۱۶	۵	۱۱	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۵	۱	۳	۴	۹۹	۵۹
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۵	۵۳	۹۸	۲۱۷	۱۱۲	۱۰۵	...	...	...	۱۷۰	۴	۲	...	۳۱	۱۵	۲۱	۳۶	۹۰	۱۳۲
میزان کل ...		۹۰۹۲۹۴	۷۰۵	۶۴۶	۱۳۵۱	۴۹۷۷	۲۲۷۳	۲۷۰۴	...	۲	۴	۴۱۷۰	۴۶	۳۲۴	۳	۴۲۷	۲۲۷	۱۸۶	۴۱۳	۷۳	۲۶۸
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	نقشہ	نہیں	آیا																
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	نقشہ	نہیں	آیا																
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	۲	۱	۳	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۱	...	...	...	...	...	۱۳۳	[illegible]
مری ...	...	۱۳۹۱	...	۱	۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۳۹	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۹-اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۳۵۱ پیدائش (۷۰۵ لڑکے اور ۶۴۶ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۷۳ ہے اور ۴۹۷۷ اموات (۲۲۷۳ مرد اور ۲۷۰۴ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۶۸ ہے تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- امرتسر میں ۲۸۶ بمقابلہ ۲۰۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی اور ملتان میں ۱۳۲ بمقابلہ ۱۲۵ کے۔

۲-۱۰ اموات بارگ سے راولپنڈی میں درج رجسٹر ہوئیں- اور ۲ اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جن میں سے ایک لودھیانہ میں اور ایک فاضلکا میں-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ ع

دستخط— فیلو ایچ ملز میجر آئی ایم ایس
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی، گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

۲۳۰۶ سی ایس—۵۱۰—۸-۱۰-۱۹۱۸—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۵] لاہور — ۸ نومبر (مجریہ ۱۵ نومبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۳	۱۵	۱۹	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ... ہانسی ... بھوانی ... سرسہ ...	نقشے موصول نہیں ہوئے۔																			
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۵	۸	۲۳	۲۳۶ (۴۳۶?)	۱۸۳	۲۵۳	...	...	...	۳۲۵ (۴۲۵?)	...	۸	...	۳	۹ (۶?)	۱	۷	۹۱	۱۱۶۳
	جہجر ...	۱۰۹۱۷	۱۳	۶	۱۹	۳۷۱	۱۳۴	۲۳۷	...	...	...	۳۹۲ (۳۶۲?)	...	۲	...	۷	۷	۵	۱۲	۹۳	۱۸۲۸

ایس جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	یکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	یکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	یکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۱۲	۱۱	۲۳	۳۱۶	۱۳۳	۱۸۳	...	...	...	۲۹۴	...	۵	...	۱۷	۱۱	۱۰	۲۱	۱۰۰	۳۰۸
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۱۲	۲۱	۳۵۶	۱۳۷	۲۱۹	...	...	...	۳۲۹	...	۱۳	...	۱۴	۲	۱	۳	۳۳	۱۴۸
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۹	۱۸	۳۹	۲۵۱	۱۳۰	۱۲۳	...	...	...	۲۴۴	...	۳	...	۱۱	۱۵	۹	۲۴	۸۹	۳
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۲	۱۷	۳۵	۱۸۷	۸۸	۹۹	...	...	...	۱۷۳	...	۳	...	۹	۹	۹	۱۵	۱۴۳	۷۹۳
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۴	۳۵	۲۱	۵۶	۳۸۸	۱۹۵	۱۹۳	...	...	...	۳۶۰	—	۳	...	۲۳	۱۳	۱۷	۳۱	۱۱۱	۱۹۸
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۸	۵	۱۳	۴۸	۲۱	۲۷	...	...	...	۴۳	...	۲	...	۲	۱	۴	۵	۶۲	۲۲۱
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۸	۱۱	۲۹	۱۱۹	۷۳	۴۶	...	...	...	۹۶	۱	۱۱	...	۱۱	۴	۵	۹	۹۲	۲۵۴
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۶	۳	۹	۹۰	۵۱	۳۹	...	...	...	۴۷	۲	۳	...	۷	۳	۲	۵	۳۹	۴۹۰
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۶۹۸۰				اطلاع نہیں آیا															
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۶۵۳۵۳	۴۳	۵۲	۹۵	۳۹۳	۲۱۵	۱۷۸	...	...	...	۳۶۵	۱	۱۶	...	۱۱	۱۳	۱۲	۲۶	۸۹	۳۲۱
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۴۱	۲۳	۸۰	۳۸۲	۱۳۷	۲۴۵	...	...	...	۳۶۳	...	۹	...	۱۰	۲۱	۱۸	۳۹	۹۷	۱۸۴
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۵	۸	۲۳	۱۷۹	۸۵	۹۴	...	...	...	۱۵۷	۲	۹	...	۱۱	۷	۵	۱۳	۸۰	۶۲۴
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۹۷۸	۱۳	۹	۲۲	۱۱۲	۴۸	۶۴	...	۲	...	۸۵	۲	۱۸	...	۵	۳	۲	۵	۳۹	۱۳۵
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۵	۵	۲۰	۱۵۴	۸۱	۷۳	...	...	...	۱۴۲	...	۹	...	۳	۸	۴	۱۲	۹۵	۳۳۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۲۲	۱۰۱	۲۲۳	۱۰۰۶	۵۰۳	۵۰۳	...	۲۶	...	۸۱	۳	۳۱۳	...	۳۵	۴۷	۳۷	۸۴	۵۵	۲۵۰
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۲۶	۲۱	۴۷	۱۸۳	۸۸	۹۵	...	..	...	۱۷۱	...	۳	...	۸	۸	۵	۱۳	۹۹	۳۸۴
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۱۲۳	۱۱۹	۲۴۲	۱۱۹۹	۵۷۳	۶۲۶	...	...	...	۱۰۷۳	۵	۸۱	۱	۳۹	۲۷	۱۶	۴۳	۸۳	۴۱۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۹	۱۳	۳۲	۲۵۴	۱۱۴	۱۴۰	...	...	...	۲۳۴	۵	۱۳	...	...	۱۸	۲۴	۴۲	۹۳	۵۰۲
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۲	۴۳	۳۶	۷۹	۲۱۶	۱۰۶	۱۱۰	...	...	...	۲۹	۱	۱۶۶	...	۲۰	۱۲	۸	۲۰	۹۷	۲۲۲
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۰	۸	۱۸	۲۱۴	۱۰۷	۱۰۷	...	...	...	۱۹۸	...	۵	...	۱۱	۱۳	۱۵	۲۸	۳۳	۳۹۲
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۴۶	۱۷	۱۴	۳۱	۱۲۵	۶۵	۶۰	...	...	...	۱۱۵	...	۳	...	۶	۳	۳	۶	۹۴	۳۸۰
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۷	۱۲	۲۹	۱۹۲	۹۱	۱۰۱	...	...	...	۱۸۵	۲	۳	...	۲	۹	۶	۱۵	۸۱	۳۲۸
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۵	۱۰	۹۳	۳۱	۶۲	...	...	...	۹۱	۱	۲	...	...	۱	۳	۴	۴۵	۲۸۹
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۱	۱۱	۱۲	۲۳	۱۷۴	۸۱	۹۳	...	...	...	۱۶۹	...	۴	۱	۳	۴	۹	۱۳	۷۸	۴۱۲
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۴	۳	۷	۹۲	۲۹	۶۳	...	...	...	۵۵	...	۲	...	۵	۱	۳	۴	۳۱	۳۱۹
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۴۳۹۸	۵	۶	۱۱	۹۸	۳۶	۶۲	...	...	...	۹۵	...	۱	...	۲	۲	۱	۳	۳۶	۲۸۶
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵	۷	۳	۱۰	۸۸	۳۹	۴۹	...	...	...	۸۳	...	۳	...	۲	۱	۱	۲	۳۹	۴۳۳

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی قصبہ مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			لڑکے	لڑکیاں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۳۴	۲۸	۹۲	۲۰۳	۱۰۰	۱۰۳	...	...	...	۱۶۸	۱	۱۵	...	۳۰	۱۴	۱۲	۲۴	۶۹	۴۲۸
وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	نقشہ نہیں آیا																		
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	۲۰	۲۲	۴۲	۱۷۹	۷۹	۱۰۰	...	...	...	۸۱	۲	۹۰	...	۹	۹	۸	۱۳	۵	۳۹۰
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۹	۲۳	۴۲	۵۴	۲۵	۲۹	...	...	...	۳۴	۳	۱۳	...	۳	۲	۲	۴	۱۵۴	۱۹۸
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۹۴	۳۵	۹۴	۲۸۳	۱۵۲	۱۳۱	...	...	...	۲۹۰	۱	۲	...	۲۰	۱۶	۱۵	۳۱	۴۷	۱۷۲
میزان کل ...		۱۰۸۴۳۹۰	۸۱۳	۷۰۳	۱۵۱۶	۸۵۲۳	۳۰۰۷	۳۵۱۷	..	۲۸	...	۷۳۸۱	۳۳	۹۴	۲	۳۲۳	۳۰۷	۲۹۹	۵۷۶	۷۳	۳۱۱
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا																		
مھوم سالہ ...	...	۲۵۱۸	نقشہ نہیں آیا																		
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۱۳۹۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۲ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۵۱۶ پیدائش (۸۱۴ لڑکے اور ۷۰۲ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۷۳ ہے اور ۸۵۲۴ اموات (۳۰۰۷ مرد اور ۵۵۱۷ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۳۱۱ ہے تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ملاحظہ ہوئیں :- لاہور میں ۲۵۰ بمقابلہ ۵۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں امرتسر میں ۴۱۳ بمقابلہ ۲۰۰ کے اور ملتان میں ۱۷۲ بمقابلہ ۴۳۱ کے۔

۳۔ ۲ اموات لاہور میں چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں اور ۲ فیروز پور میں۔]

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۵۸ء

دستخط۔ ڈاکٹر ایچ ملک، سپرنٹنڈنٹ،
برائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

۱۷۹۹ سی ایس—۱۰۵۰—۱۵-۱-۱۹۵۹—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۴

ضمیمہ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۶] لاہور — ۱۵ نومبر (مطابق ۲۲ نومبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۲ نومبر سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۴	۷	۲۱	۱۶۷	۶۹	۹۸	...	...	...	۱۳۹	...	۳	...	۱۵	۶	۱۳	۱۹	۹۳	۵۰۸
	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۱۳	۶	۱۹	۲۳۰	۹۳	۱۳۶	...	...	...	۲۲۲	۱	۱	...	۶	۹	۱۲	۲۱	۶۸	۸۲۱
	بھیوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۸	۱۳	۳۱	۳۴۵	۱۹۵	۱۵۰	...	...	...	۳۲۸	...	۲	...	۱۵	۱۵	۱۴	۲۹	۵۲	۵۸۰
	سرسہ ...	۱۴۶۲۹	۴	۳	۷	۱۲۲	۵۷	۶۵	...	...	...	۱۲۱	...	...	...	۱	۳	۳	۸	۲۵	۴۳۶
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۴	۹	۱۳	۱۹۶	۹۱	۱۰۵	...	...	...	۱۹۰	۱	۲	...	۳	۹	۱	۱۰	۳۷	۵۱۹
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۶	۵	۱۱	۱۹۰	۶۹	۱۲۱	...	...	...	۱۸۲	...	۱	...	۷	۵	۹	۱۴	۵۳	۹۳۶

ایس جی سی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۸	۱۱	۱۹	۱۷۰	۷۶	۹۳	...	...	...	۱۵۸	۱	...	...	۱۱	۴	۹	۱۰	۸۲
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۷	۷	۱۴	۲۰۴	۹۳	۱۱۱	...	...	...	۲۰۰	...	۴	...	...	...	...	...	۴۹
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۸	۱۵	۲۳	۳۱۰	۱۴۸	۱۶۲	...	...	...	۲۸۰	۱	۵	...	۲۰	۱۱	۱۱	۲۲	۵۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۸	۱۱	۱۹	۱۸۰	۹۶	۸۸	...	...	...	۱۴۵	۱	۵	...	۱۹	۹	۷	۱۶	۸۸
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۴۴	۱۷	۱۹	۳۶	۵۰۵	۲۲۵	۲۸۰	...	...	...	۴۷۳	...	۵	۱	۲۶	۳۱	۱۸	۴۹	۷۱
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۹	۷	۱۶	۷۰	۳۳	۳۷	...	...	...	۶۶	...	۱	...	۳	...	۲	۲	۷۶
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۱۷	۲۴	۴۱	۲۹۳	۱۳۶	۱۵۷	...	...	...	۲۵۳	...	۳۰	...	۱۹	۹	۱۰	۱۹	۷۷
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۶	۷	۱۳	۱۹۱	۸۱	۸۰	...	...	...	۱۵۰	...	۳	...	۸	۹	۱۰	۱۹	۵۶
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۲۶۹۸۰	۱۶	۹	۲۵	۱۶۹	۸۷	۸۲			...	۱۵۳	۱	۷	۱	۷	۶	۱	۷	۷۶
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۷۵۳۵۴	۳۷	۳۶	۷۳	۶۰۴	۲۸۹	۳۱۵	...	...	...	۵۵۹	۱	۲۸	...	۱۶	۲۷	۳۳	۲۰	۹۶
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۲۹	۳۴	۹۳	۵۷۱	۲۷۰	۳۰۱	...	...	...	۵۶۸	...	۳	...	...	۱۷	۱۵	۳۲	۷۹
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۲	۷	۱۹	۲۰۲	۱۰۴	۹۸	...	...	...	۱۸۳	۱	۵	...	۱۳	۸	۹	۱۴	۶۶
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۳	۱۰	۲۳	۲۷۸	۱۳۵	۱۴۳	...	۵	...	۲۳۷	...	۳۱	...	۵	۱۴	۱۱	۲۵	۴۸
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۴	۸	۱۲	۱۴۷	۹۰	۸۴	...	...	...	۱۴۲	...	۴	...	۱	۴	۲	۱۱	۵۷
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۲	۸۴	۱۷۶	۱۵۸۲	۷۸۸	۷۹۴	...	۲۶	...	۱۳۷۵	۳	۵۳۱	۳	۳۷	۷۳	۵۹	۱۳۲	۴۲
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۲۰	۱۷	۳۷	۲۵۹	۱۲۶	۱۳۳	...	...	...	۲۴۳	۲	...	...	۱۴	۱۱	۱۰	۲۱	۷۸
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۵	۷۶	۱۶۱	۹۵۱	۴۴۸	۵۰۳	...	...	...	۸۴۹	۴	۹۹	۴	۳۵	۳۲	۴۲	۷۴	۵۵
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۴	۱۱	۲۵	۱۹۸	۹۵	۱۰۳	...	۱	...	۱۸۶	...	۱۱	...	...	۱۸	۲۴	۴۲	۵۰
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵			نقشہ	نہیں	آیا													
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۲۹	۳۳	۶۲	۲۸۴	[illegible]	۱۰۷	...	...	...	۲۸۰	...	۲	...	۱	۱۵	۱۲	۲۷	۱۱۴
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۸	۱۹	۲۷	۱۷۳	۹۵	۹۰	...	...	...	۱۵۵	...	۳	...	۱۶	۳	۸	۱۱	۸۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۴	۹	۱۳	۲۲	۱۳۲	۹۱	۱۰۱	...	...	...	۱۲۴	...	۳	..	۷	۸	۷	۱۵	۶۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۵	۱۱	۵۱	۳۱	۲۲	...	...	...	۴۷	...	۳	...	۱	۲	۸	۱۰	۴۹
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۴۰۲	۴	۵	۱۷	۱۲۷	۶۵	۶۲	...	...	...	۱۱۷	...	۲	...	۸	۴	۱۱	۱۵	۵۸
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۹	۷	۱۶	۹۷	۳۱	۳۶	...	...	...	۵۷	...	...	...	۱۰	۵	۴	۹	۸۲
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۳۹۸	۷	۸	۱۵	۱۰۴	۴۷	۵۷	...	...	...	۱۰۳	...	...	...	۱	۱	۳	۴	۹۳
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵	۶	۳	۰	۵۵	۲	۲۸	...	...	...	۵۰	...	۱	...	۳	۲	۳	۵	۳۹

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی تعداد بموجب مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: کل دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۶	۲۰	۴۶	۳۱۲	۱۶۰	۱۵۲	...	...	...	۲۶۶	۲	۲۶	...	۱۸	۱۷	۱۳	۳۱	۵۱	۳۳۹
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	نقشہ نہیں آیا																		
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۸	۱۷	۳۵	۱۶۸	۱۰۶	۶۲	...	...	...	۱۳۴	۳	۲۰	...	۱۱	۹	۶	۱۵	۷۰	۳۳۸
	چنیوٹ ...	۱۵۰۸۵	۱۶	۱۷	۳۳	۱۴۵	۷۹	۶۶	...	...	...	۱۲۹	...	۶	...	۱۰	۱۲	...	۱۵	۱۲۱	۵۳۱
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۸	۴۶	۹۴	۳۰۱	۱۴۹	۱۵۲	...	...	...	۲۳۶	...	۵۳	...	۱۲	۲۸	۱۷	۴۵	۵۷	۱۸۳
میزان کل ...		۱۱۲۸۳۲	۶۵۶	۶۲۸	۱۲۸۴	۱۰۰۲۲	۴۸۲۹	۵۱۹۳	...	۴۰	...	۹۱۱۳	۲۱	۴۶۹	۹	۳۷۰	۴۳۳	۴۱۲	۸۴۵	۵۹	۴۶۳
پہاڑی تفرج گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا																		
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	نقشہ نہیں آیا																		
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	۱	۱	۱۷	۱۲	۵	...	...	...	۷	...	۹	...	۱	۲	...	۲	۳۸	۸۱۰
مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲ نومبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۲۸۴ پیدائش (۶۵۶ لڑکے اور [۶۲۸] لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۹ ہے۔ اور ۱۰۰۲۲ اموات (۴۸۲۹ مرد اور ۵۱۹۳ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۶۳ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل ہوئی:- لاہور میں ۳۹۴ بمقابلہ ۸۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں [illegible] امرتسر میں ۳۲۷ بمقابلہ ۲۰۴ کے اور ملتان میں ۱۸۳ بمقابلہ ۱۷۳ کے۔

۳۴ اموات لاہور میں جو چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں اور ۵ فیروز پور میں ایک ایک بقالہ میں ۔

دستخط — ڈبلیو ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
ڈپٹی کمشنر حفظان صحت پنجاب

ڈاکٹر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۱۸ ء

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
کمشنر اسسٹنٹ ہیڈ ترجمان و ممبر ماتحتی کورٹ فنانشل کمشنر پنجاب

بھگوان چند
ہیڈ مترجم

۱۸۳۵ سی ایس — ۵۱۰ — ۲۲-۱۱-۱۹۱۸ — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۷] لاہور — ۲۲ نومبر (مجریه ۲۹ نومبر) سنه ۱۹۱۸ ع — یوم جمعه [جلد ۳۱

هفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس هفته کے جو بروز شنبه ۹ نومبر سنه ۱۹۱۸ ع کو ختم هوا

نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضه	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقه تنفس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۴	۱۱	۷	۱۸	۹۴	۴۴	۳۸	...	...	..	۷۶	...	...	...	۱۹	۱۱	۹	۲۰	۵۵	۲۸۰
	ہانسی ...	۳۴۷۷۹	۹	۵	۱۴	۸۸	۴۳	۴۵	...	...	...	۸۸	...	...	...	۳	۵	۵	۱۰	۵۰	۳۱۳
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۵	۸	۲۳	۱۳۳	۷۵	۷۱	...	...	...	۱۲۳	...	۳	...	۱۹	۱	۱۰	۲۱	۳۹	۲۳۵
	سرسه ...	۱۴۹۲۹	۵	۷	۱۳	۴۲	۱۸	۲۴	...	...	...	۳۰	...	...	...	۲	۶	۲	۸	۳۳	۱۵۰
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۹	۹	۱۸	۹۹	۵۰	۴۹	...	...	...	۹۴	۱	...	...	۴	۱۰	۴	۱۴	۴۸	۲۹۲
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۴	۴	۸	۴۷	۱۵	۹۲	...	...	...	۴۲	۱	۱	۱	۲	۲	۳	۵	۳۹	۲۳۲

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	چیچک	پلیگ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	لڑکیاں	کل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۳	۳	۷	۹۲	۳۲	۳۰	...	...	...	۵۴	...	۲	...	۹	۳	۹	۹
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۶	۳	۱۰	۸۰	۳۲	۴۶	...	...	...	۷۱	...	۸	...	۱	۱	...	۱
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۳	۱۰	۲۳	۱۶۹	۷۸	۹۱	...	...	...	۱۶۰	۱	...	...	۸	۱۳	۱۱	۲۴
۱۰	کرنال ...	کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۷	۱۶	۱۰۶	۳۶	۷۰	...	...	...	۹۳	۱	۳	...	۱۰	۲	۷	۹
۱۱	کرنال ...	پانی پت ...	۲۶۳۳۳	۱۳	۱۱	۲۴	۱۷۸	۷۷	۱۰۲	...	...	...	۱۶۱	...	۱	...	۱۶	۲۳	۱۶	۳۹
۱۲	کرنال ...	شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۸	۳	۱۲	۵۵	۲۸	۲۷	...	...	...	۳۶	۱	۱۶	...	۲	...	۱	۱
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۱۳	۹	۲۲	۱۸۱	۸۷	۹۴	...	...	...	۱۶۲	...	۷	...	۱۲	۹	۱۱	۲۰
۱۴	انبالہ ...	جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۲	۱۰	۱۲	۱۰۶	۴۴	۶۲	...	...	...	۱۰۳	...	...	...	۳	۶	۷	۱۳
۱۵	ہوشیار پور	ہوشیار پور	۲۶۹۸۰	۱۴	۱۴	۲۸	۱۲۳	۶۶	۶۸	...	...	...	۱۲۰	...	۱۰	۱	۳	۹	۹	۱۵
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۸	۱۷	۴۵	۲۴۲	۱۲۷	۱۱۵	...	...	...	۲۱۹	۲	۱۲	۱	۹	۱۵	۱۷	۳۲
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۸	۱۶	۳۴	۳۰۴	۱۵۱	۱۵۳	...	...	...	۲۹۷	۲	۵	...	...	۲۳	۱۴	۳۷
۱۸	لودھیانہ	جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۱۱	۴	۱۵	۹۶	۵۹	۳۷	...	...	...	۸۷	...	...	...	۹	۸	۱	۹
۱۹	فیروز پور	فیروز پور	۲۳۶۷۸	۹	۷	۱۳	۱۲۱	۵۳	۶۸	...	...	...	۱۱۳	۴	۱	...	۳	۹	۴	۱۰
۲۰	فیروز پور	فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۹	۴	۱۳	۷۷	۳۲	۳	...	...	...	۷۵	...	...	...	۲	۳	۱	۴
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۸	۸۸	۱۹۶	۹۷۰	۴۵۹	۵۱۱	...	۳۵	...	۷۹۸	۱۱	۲۷	۳	۳۶	۹۱	۹۱	۱۸۲
۲۲	لاہور	قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۵	۱۲	۲۷	۱۵۰	۷۰	۸۰	...	۱	...	۱۳۶	..	۳	..	۱۰	۹	۴	۱۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۸۰	۸۴	۱۶۳	۴۵۴	۲۳۱	۲۲۳	...	...	...	۳۷۲	۳	۵۶	۳	۱۶	۱۵	۲۴	۳۹
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۹	۲۶	۳۵	۱۰۰	۵۳	۴۷	...	...	...	۸۴	۱	۱۳	...	۲	۱۰	۹	۱۹
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۷	۳۱	۶۸	۲۴۰	۱۳۰	۱۱۰	...	...	...	۷	۳	۱۹۹	۱	۳۰	۱۸	۲۱	۳۹
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۸	۱۲	۳۰	۱۳۸	۷۱	۶۷	...	...	...	۱۳۶	...	۱	...	۹	۱۲	۸	۲۰
۲۷	گوجرانوالہ	وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۸	۸	۱۶	۱۰۱	۵۱	۵۰	...	...	...	۹۲	...	۳	...	۳	۱۶	۱	۱۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۴	۱۵	۱۹	۴۰	۲۱	۱۹	...	۱	...	۳۲	..	۴	..	۳	۲	۳	۵
۲۹	گجرات	جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۸	۴	۱۲	۴۲	۲۴	۱۸	...	...	...	۳۷	...	۴	...	۱	۲	۱	۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۷	۱۵	۹۳	۳۹	۲۴	...	...	...	۵۷	...	۴	...	۲	۷	۵	۱۲
۳۱	شاہپور	خوشاب ..	۱۰۱۵۹	۴	۲	۶	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	...	۲۰	...	۱	...	۱	۱	...	۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۳۹۸	۱۰	۳	۱۳	۵۴	۲۶	۲۸	...	...	...	۵۳	...	...	...	۱	۲	۲	۴
۳۳	جہلم ...	پنڈ دادنخاں	۱۰۵	۵	۳	۹	۳۸	۱۸	۲۰	...	...	...	۳۵	۲	...	...	۱	۱	۳	۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی کی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	طاعون	چیچک	ہیضہ	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۳	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۳۰	۱۶	۳۶	۲۲۸	۱۱۵	۱۱۳	...	...	۱	۱۹۲	۳	۱۶	...	۱۶	۱۸	۱۸	۳۶	۵۱	۲۵۳
۳۱	وال پور ...	وال پور ...	۱۹۵۷۸	۸	۱۲	۲۰	۹۷	۵۵	۴۲	...	...	...	۹۱	۲	۱	...	۳	۵	۵	۱۰	۴۳	۲۵۷
۳۱	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	نقشہ نہیں آیا																		
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵																			
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۵۸	۴۰	۹۸	۲۰۸	۹۷	۱۱۱	...	...	...	۱۹۰	...	۳۸	...	۱۰	۱۹	۲۱	۴۰	۶۰	۱۲۶
	میزان کل ...		۱۱۵۹۵۱۹	۶۱۳	۵۲۸	۱۱۴۲	۵۳۷۰	۲۶۰۹	۲۷۶۱	...	۳۷	۱	۳۵۱۵	۳۹	۳۸۹	۱۰	۲۷۹	۳۵۵	۳۲۳	۶۷۸	۵	۲۳۲
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا																		
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	...	۲	۲	۷	۴	۳	...	...	...	۵	...	۲	...	...	...	...	...	۴۱	۱۴۳
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۹ نومبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۴۲ پیدائش (۶۱۳ لڑکے اور ۵۲۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۵۱ ہے۔ اور ۵۳۷۰ اموات (۲۶۰۹ مرد اور ۲۷۶۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۲۳۲ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی ہیں:۔ لاہور میں ۲۳۱ بمقابلہ ۷۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں امرتسر میں ۴۵۶ بمقابلہ ۱۷۲ کے۔ اور ملتان میں ۱۲۶ بمقابلہ ۱۳۷ کے۔

۳۵ اموات لاہور میں چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں اور گجرات اور قصور میں ہر ایک میں ایک راولپنڈی میں صرف ایک موت طاعون سے درج رجسٹر ہوئی۔

دفاتر صاحب کمشنر حفظان صحت
پنجاب، لاہور
مورخہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۸ ع

دستخط — کیپٹن ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ۔
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

مظفر خان
دوسرا اسسٹنٹ ٹرانسلیٹر و ہیڈ منشی گورنمنٹ پنجاب [illegible]

بھگوان چند
ہیڈ مترجم

۱۹۲۷ سی ایس — ۳۱۰ — ۲۹-۱۱-۱۹۱۸ — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۸] لاہور — ۲۹ نومبر (مجریہ ۶ دسمبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۳۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۹ نومبر سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر امراض	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار...	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۰	۱	۲۲	۴۷	۱۹	۲۸	...	...	..	۲۶	۳	۱	...	۷	۵	۷	۱۲	۶۷	۱۴۳
	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۹	۵	۱۴	۴۱	۱۹	۲۲	...	...	...	۳۹	...	...	...	۲	۸	۶	۱۴	۵۰	۱۴۶
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۹	۱۳	۳۲	۸۸	۳۸	۵۰	...	...	...	۹۲	...	۹	...	۲۰	۸	۶	۱۴	۸۳	۱۴۸
	سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۴	۵	۹	۳۵	۱۸	۱۷	...	...	...	۲۰	۱	۱	...	۳	۳	۲	۵	۳۲	۱۲۵
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۸	۸	۱۶	۴۲	۲۷	۱۵	...	...	...	۲۵	۱	۲	...	۴	۷	۴	۱۱	۳۲	۱۱۱
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۴	۳	۷	۲۹	۱۸	۱۱	...	...	...	۱۱	۱	...	...	۱۷	۶	۶	۱۲	۲۴	۱۴۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے		
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضربات	تمام دیگر وجوہات	لڑکے	لڑکیاں	کل
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۳۰۱۳	۳	۵	۹	۲۳	۱۰	۱۳	...	...	...	۱۵	۱	۱	...	۹	۳	۴	۷
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۹	۱	۱۰	۵۰	۲۷	۲۳	...	...	...	۳۲	...	۲	...	۹	۳	۱	۳
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۸	۲۰	۵۶	۳۳	۲۲	...	...	...	۴۴	۱	...	...	۱۱	۹	۸	۱۳
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۰	۶	۱۶	۳۴	۱۵	۱۹	...	...	...	۲۴	...	...	...	۱۰	۳	۸	۱۲
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۳	۱۷	۳۰	۷۳	۵۱	۳۲	...	...	...	۹۲	...	۱	...	۱۰	۹	۸	۱۷
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۳	۳	۷	۳۲	۱۹	۱۳	...	...	...	۲۶	...	۵	...	۱	۲	۱	۳
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۸	۸	۱۶	۸۹	۴۳	۴۶	...	...	...	۷۶	...	۴	...	۹	۹	۷	۱۶
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۴	۳	۸	۳۲	۵	۲۷	...	...	...	۲۷	...	۲	...	۳	...	۳	۳
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۳۶۹۸۰	۱۱	۱۰	۲۱	۴۰	۱۸	۲۲	...	...	...	۳۱	...	۳	...	۹	۳	۴	۷
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۶۹۳۵۳	۱۵	۱۹	۳۴	۱۲۴	۸۱	۴۳	...	...	...	۹۳	...	۲۱	...	۱۰	۱۶	۱۲	۲۸
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۴۳۱۵۲	۲۰	۱۲	۳۲	۸۹	۳۷	۵۲	...	...	...	۷۹	...	۸	...	۲	۷	۱۲	۱۹
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۷	۱	۸	۴۲	۳۸	۱۹	...	...	...	۳۸	۱	۵	...	۲	۱	۳	۴
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۹	۷	۱۳	۶۱	۲۸	۳۳	...	۱	...	۳۵	۱	۳	...	۲	۵	۵	۱۰
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۸	۴	۱۲	۲۵	۱۴	۱۱	...	...	...	۲۲	۱	...	...	۲	۲	۱	۳
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۷	۸۹	۱۷۶	۴۸۶	۲۲۸	۲۵۸	...	۴۵	...	۳۵۳	۹	۴۵	...	۴۴	۴۸	۷۲	۱۲۰
۲۲		قصور ...	۲۴۷۸۳	۱۳	۱۷	۳۰	۹۳	۴۶	۴۷	...	۱	...	۴۸	..	۳	...	۵۱	۸	۵	۱۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۳	۸۱	۱۵۴	۲۵۰	۱۲۹	۱۲۱	...	۱۴	...	۱۵۹	۳	۵۸	...	۱۶	۳۰	۲۱	۵۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۴	۱۰	۲۴	۵۰	۳۱	۱۹	...	۲	...	۳۷	۱	۷	۱	۲	۷	۴	۱۱
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۱	۳۰	۶۱	۱۴۶	۶۸	۷۸	...	...	...	۱۵	۱	۱۰۹	...	۲۱	۱۱	۱۱	۲۲
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۳	۱۱	۲۴	۵۵	۲۹	۲۶	...	...	...	۴۷	...	۷	...	۱	۵	۳	۸
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۹	۷	۱۶	۳۲	۱۴	۱۸	...	...	...	۲۶	۱	...	...	۵	...	۱	۱
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۱۰	۵	۱۵	۳۲	۱۷	۱۵	...	۱	...	۲۴	۲	۴	...	۱	۶	۵	۱۱
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۲	۱۰	۱۲	۱۳	۵	۸	...	...	...	۱۲	...	۱	...	...	...	۳	۳
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۸	۱۸	۴۷	۲۲	۲۵	...	...	...	۴۳	۱	۱	...	۲	۴	۷	۱۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۵	۸	۱۳	۶	۷	...	...	...	۱۲	...	...	...	۱	...	۱	۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۹	۱۱	۲۹	۱۳	۱۶	...	...	۳	۱۲	...	۲	...	۳	۱	۵	۶
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵	۶	۳	۱۰	۱۲	۸	۴	...	...	...	۱۱	...	...	...	۱	۱	...	۲

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								اطفال کی عمر کے ایک سال سے کم			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	طاعون	ہیضہ	چیچک	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضربات	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۲۱	۲۱	۴۲	۱۲۲	۹۱	۹۱	...	...	۱۰	۷۳	۹	۱۵	...	۱۷	۸	۱۲	۲۰	۳۷	۱۳۹
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۳	۸	۱۲	۲۸	۱۶	۱۲	...	...	...	۲۵	۲	...	...	۱	۵	...	۵	۳۲	۷۳
۳۶	جھنگ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۳	نقشہ نہیں آیا																		
۳۷		چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵																			
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۲	۳۲	۷۴	۱۳۹	۶۳	۷۶	...	...	...	۱۳۳	...	۳	...	۳	۹	۱۸	۲۷	۳۵	۸۵
	میزان کل ...		۱۱۵۹۵۱۶	۵۲۵	۳۹۸	۱۰۲۳	۲۵۶۹	۱۲۶۰	۱۳۰۹	...	۹۴	۱۳	۱۸۸۵	۳۷	۱۳۱۷		۲۵۲	۲۵۰	۲۷۷	۵۲۷	۴۶	۱۱۹
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	نقشہ نہیں آیا																		
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸																			
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	۱	۱	۱۱	۸	۳	...	...	...	۱۰	...	۱	...	...	...	...	...	۳۸	۵۲۳
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۶ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۰۲۳ پیدائش (۵۲۵ لڑکے اور ۳۹۸ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۶ ہے اور ۲۵۶۹ اموات (۱۲۶۰ مرد اور ۱۳۰۹ عورتیں درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۱۱۹ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں ہے۔ لاہور میں ۱۲۱ بمقابلہ ۷۹ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھیں امرتسر میں ۸۶ بمقابلہ ۱۳۵ کے اور ملتان ۸۵ میں بمقابلہ ۹۵ کے۔

۳۵ اموات لاہور میں چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں اور ۱۴ امرتسر میں اور ۲ بٹالہ میں فیروزپور و قصور اور گجرات ہر ایک میں ایک ایک ۱۲ موت طاعون سے گجرات میں اور ۱۰ اموات راولپنڈی اور ۳ جہلم میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ۔
دفتر کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان مظفر خاں
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

میونسپل گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۹] لاہور — ۶ دسمبر / مطبوعہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
			مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر بواعث	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۱۲	۸	۲۰	۲۵	۱۹	۶	...	...	...	۱۸	...	۱	...	۶	۵	۱	۶	۶۱	۷۹
	ہانسی ...	۱۳۴۷۹	۶	۲	۸	۲۴	۹	۱۵	...	...	...	۲۱	...	۱	...	۲	۳	۳	۶	۲۹	۸۶
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۳	۱۱	۲۴	۴۱	۱۵	۲۶	...	...	...	۲۳	۱	۲	...	۱۵	۶	۱۱	۱۷	۴۰	۶۹
	سرسہ ...	۱۴۹۲۹	۸	۱	۹	۱۴	۷	۷	...	...	...	۹	۳	۲	...	...	۲	۲	۴	۳۲	۵۰
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۰	۵	۱۵	۲۲	۱۲	۱۰	...	...	...	۱۶	۱	...	...	۵	۹	۴	۱۳	۴۲	۵۸
	جھجر ...	۱۰۹۱۷	۶	۲	۸	۱۳	۷	۶	...	...	...	۹	...	۳	...	۴	۲	۲	۴	۳۹	۶۴

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرر	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱		۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۴	۶	۵	۱	۲۵	۱۶	۹	...	...	...	۱۴	۱	۱	...	۹	۷	۵	۱۲	۳۸	۱۰۸
۸	گورگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۵	۶	۱۱	۲۹	۱۲	۱۷	...	...	...	۷	۱	۷	...	۱۴	۱	۱	۲	۲۳	۹۱
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۱۲	۱۰	۲۲	۴۳	۱۷	۲۲	...	...	...	۳۵	...	...	...	۹	۵	۷	۱۲	۵۴	۱۰۸
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۳	۵	۱۸	۱۷	۷	۱۰	...	...	...	۱۰	۱	۱	...	۵	۲	۵	۷	۷۳	۹۹
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۵	۱۱	۲۶	۴۳	۲۴	۱۹	...	...	...	۲۲	۱	۵	...	۱۵	۷	۹	۱۶	۵۲	۸۵
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۴	۵	۹	۱۰	۴	۶	...	...	...	۷	...	...	...	۳	۱	...	۱	۳۳	۴۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۳۳۳۹۳	۱۴	۱۳	۲۷	۲۵	۱۱	۱۴	...	...	...	۱۷	۱	۵	...	۲	۴	۴	۸	۵۸	۵۳
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۴۵	۸	۱۰	۱۸	۲۸	۱۴	۱۴	...	...	...	۱۹	۱	۱	۵	...	۳	۱	۴	۷۸	۱۲۱
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۹۹۸۰	۱۱	۴	۱۵	۳۷	۳۱	۶	...	...	...	۲۴	...	۸	...	۵	۴	۱	۵	۴۶	۱۱۲
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۱	۲۵	۴۶	۴۷	۲۳	۲۴	...	...	...	۳۴	...	۷	...	۹	۷	۵	۱۲	۳۳	۸۵
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۷	۲۲	۳۹	۶۹	۳۰	۳۹	...	۳	...	۳۹	۴	۹	...	۳	۱۴	۱۴	۲۸	۴۷	۸۴
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۳	۸	۱۱	۱۷	۹	۸	...	...	...	۹	...	۴	...	۴	۲	...	۲	۳۸	۵۹
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۵	۷	۱۲	۴۳	۲۷	۱۶	...	...	...	۳۸	۱	...	...	۴	۶	۳	۹	۲۵	۹۰
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۱۲	۲	۱۴	۲۱	۱۰	۱۱	...	...	...	۱۸	...	۱	...	۲	۲	۲	۳	۶۷	۱۰۰
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۹۳	۸۳	۱۷۵	۳۱۹	۱۶۰	۱۵۶	...	۴۰	...	۱۸۰	۷	۳۸	۲	۴۹	۳۲	۳۹	۸۱	۴۳	۷۳
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۰	۱۳	۲۲	۲۵	۱۴	۱۱	...	۲	...	۱۷	۲	...	...	۴	۳	۲	۹	۵۰	۵۳
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۹۲	۹۰	۱۸۲	۱۷۹	۹۳	۸۶	...	۲۹	...	۹۲	۵	۳۵	۵	۱۰	۱۳	۱۹	۳۲	۹۳	۹۱
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۳	۱۶	۲۹	۳۵	۱۲	۲۳	...	۱	...	۳۰	۲	۲	...	۱	۲	۶	۸	۵۸	۷۱
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۲	۲۷	۴۹	۵۹	۳۴	۲۵	...	...	...	۱۳	۱	۲۷	...	۱۸	۱۰	۴	۱۴	۵۳	۶۳
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۶	۱۲	۲۸	۱۴	۱۰	۴	...	...	...	۱۲	...	...	...	۲	۱	۲	۳	۵۱	۲۶
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۰	۶	۱۶	۱۵	۶	۹	...	...	...	۸	۵	۱	...	۱	۳	۴	۸	۴۹	۴۶
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۵	۱۱	۶	۱۳	۷	۶	...	...	...	۱۳	...	...	...	...	۴	۱	۵	۳۵	۳۹
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۵	۱۱	۹	۲	۳	...	...	...	۴	...	۱	...	۱	۱	...	۱	۴۹	۳۷
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۶	۱۴	۱۷	۵	۱۲	...	...	...	۱۲	...	۱	...	۳	۱	۱	۲	۳۸	۵۸
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۲	۵	۷	۸	۳	۵	...	...	...	۳	...	۱	...	۴	...	۳	۳	۳۶	۳۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۲	۵	۷	۱۳	۱۰	۳	...	...	۳	۱۰	...	...	...	۱	۳	...	۳	۲۹	۵۹
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵	۶	۵	۱۱	۸	۳	۴	...	...	...	۷	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۵۳	۳۹

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضربات	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۹۳۲	۲۱	۹	۳۰	۷۹	۳۹	۳۷	...	...	۸	۲۳	...	۱۲	...	۹	۳	۷	۱۰	۳۲	۸۵
لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	...	۳	۱۱	۹	۵	۴	...	۱	...	۸	...	...	...	...	...	...	...	۲۹	۲۴
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۲۱	۱۳	۳۴	۳۹	۲۲	۱۷	...	...	...	۲۹	۳	...	...	۵	۷	۴	۱۱	۹۸	۷۸
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۷	۱۵	۳۰	۱۰	۲۰	...	۱	...	۲۳	...	۲	...	۴	۲	۲	۴	۵۵	۱۱۰
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۳	۴۲	۸۵	۸۹	۵۳	۳۶	...	۱	...	۵۸	۶	۱۹	...	۸	۱۷	۸	۲۵	۵۲	۴۳
میزان کل ...		۱۱۹۶۵۱۵	۵۸۷	۵۲۱	۱۱۰۸	۱۵۳۴	۷۹۳	۷۶۰	...	۷۹	۱۱	۹۹۱	۵۱	۱۹۹	۷	۲۳۸	۲۰۵	۱۸۰	۳۸۵	۳۸	۹۳
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...	...	۱۸۹۲۴	۲	۳	۶	۲۱	۱۳	۸	...	...	...	۱۱	...	۷	...	...	۳	۳	۷	۱۹	۵۸
دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۱	...	۱	۹	۸	...	...	...	...	۸	...	۱	...	...	...	...	...	۲۰	۱۸۳
ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...	...	۱۳۹۱	۳	۳	۶	۷	۷	...	...	...	...	۷	...	...	...	...	۳	...	۳	۲۱۴	۲۵۰

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۳ نومبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۰۸ پیدائش (۵۸۷ لڑکے اور لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں - جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۳۸ کے اور ۱۵۳۴ اموات (۷۹۳ مرد اور ۷۶۰ عورتیں درج رجسٹر ہوئیں - جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۹۸ کے - تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج ہوئیں :- لاہور میں ۷۸ بمقابلہ ۷۸ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی ۔ امرتسر میں ۹۱ بمقابلہ ۱۲۸ کے - اور ملتان میں ۹۳ بمقابلہ ۱۱۰ کے۔

۰ ۳۰ اموات لاہور میں چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں اور ۲۹۔امرتسر میں اور ۴ لدھیانہ میں اور ۲ قصور میں
بٹالہ۔شالیپور۔چونیوٹ اور ملتان ہر ایک میں ایک ایک (۱) مرت طاعون میں، سے ۸ اموات راولپنڈی اور ۳ جہلم میں درج رجسٹر

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط۔ڈبلیو ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان مظفر خان
(اکسٹرا) اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۰] لاہور — ۲۱ دسمبر (مجریہ ۲۰ دسمبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۳۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ سانس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۶۹۲	۹	۱۰	۱۹	۲۱	۱۱	۱۰	...	...	...	۱۲	۱	۴	...	۴	۵	۳	۸	۵۸	۶۴
۲	حصار	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۳	۱	۵	۲۵	۱۲	۱۳	—	...	...	۱۲	...	۵	...	۸	۴	۲	۶	۱۸	۸۹
۳	حصار	بھیوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۲	۱۷	۲۹	۲۸	۱۸	۱۰	...	...	...	۲۰	...	۳	...	۵	۵	۴	۹	۴۹	۴۷
۴	حصار	سرسہ ...	۱۳۹۲۹	۱۰	۱	۱۱	۱۱	۴	۷	...	...	...	۹	...	۱	...	۴	۲	۱	۳	۳۹	۳۹
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۱	۶	۱۷	۱۳	۷	۶	...	...	...	۵	۱	۱	...	۶	۴	۳	۷	۴۵	۳۴
۶	روہتک	جھجر ...	۲۰۹۱۷	۳	۳	۷	۱۳	۸	۵	...	...	...	۲	۱	۹	...	۴	۲	۱	۳	۳۳	۳۲

۱۲۳ ایس پی جی ۷

	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش			اموات			باعث موت								ایک سال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ تنفس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل	
	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۷	۳	۱۰	۱۱	۷	۴	...	...	...	۶	۱	...	...	۴	۶	۳	۹	۴۳
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۸	۷	۱۵	۱۳	۱۰	۳	...	...	...	...	۲	۶	...	۶	...	۱	۱	۴۲
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۶	۱۰	۱۶	۱۷	۸	۹	...	...	...	۱۶	...	...	...	۱	۱	۱	۲	۳۹
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۱۴	۱۱	۲۵	۱۱	۶	۵	...	...	...	۸	...	۱	...	۲	۱	۲	۳	۱۰۲
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۳	۱۰	۲۳	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۱۰	...	...	...	۹	۲	۴	۶	۴۶
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۲	۵	۲	۱	۱	...	...	...	۱	...	۱	...	...	...	...	...	۲۴
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۹	۶	۱۵	۱۹	۹	۱۰	...	...	...	۱۱	۱	۳	...	۴	۱	۳	۴	۳۲
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۳	۶	۹	۹	۴	۵	...	...	...	۴	..	۳	...	۲	۱	۲	۳	۳۹
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۶۹۸۰	۸	۱۲	۲۰	۷	۲	۵	...	...	...	۶	...	۱	...	...	۱	۲	۳	۹۱
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۴	۲۷	۱۹	۴۶	۳۳	۱۵	۱۸	...	...	...	۱۷	۲	۷	...	۷	۵	۷	۱۲	۴۳
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۴	۱۷	۱۴	۳۱	۵۱	۲۴	۲۷	...	۱۰	...	۳۴	۲	۳	...	۲	۳	۳	۶	۳۸
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۸	۱۱	۱۹	۱۶	۷	۹	...	۱	...	۱۰	...	۱	...	۴	۳	...	۳	۹۹
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۸	۳	۱۱	۴۱	۲۴	۱۷	...	۵	...	۲۸	۲	۱	...	۵	۵	۲	۷	۳۳
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۹	۵	۱۴	۱۳	۶	۷	...	...	...	۱۲	...	...	...	۱	۴	۲	۶	۶۷
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۰	۷۲	۱۵۲	۲۷۱	۱۳۴	۱۳۷	...	۵۲	...	۱۱۲	۱۱	۴۳	۹	۴۴	۴۲	۴۶	۸۸	۳۸
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۸	۱۲	۲۰	۲۴	۱۵	۹	...	۲	...	۱۶	...	۱	..	۵	۱	۳	۴	۴۲
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۱	۸۲	۱۵۳	۲۱۵	۱۰۷	۱۰۸	...	۹۳	...	۹۲	۳	۴۲	...	۱۴	۲۱	۱۹	۴۰	۵۳
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۴۳۰	۱۴	۱۵	۲۹	۱۹	۷	۱۲	...	...	...	۱۱	۱	۶	...	۱	۳	۲	۵	۵۸
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۰	۲۷	۵۷	۴۳	۲۳	۲۰	...	۱	...	۱۴	۲	۱۳	...	۱۳	۶	۷	۱۳	۹۱
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۶	۱۶	۳۲	۳۷	۱۶	۲۱	...	۴	...	۲۹	...	۱	...	۳	۶	۵	۱۱	۵۹
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۲	۶	۱۸	۱۲	۷	۵	...	...	...	۹	...	۱	...	۲	۲	۲	۴	۵۵
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۹۹۲	۸	۷	۱۵	۱۴	۷	۷	...	...	...	۱۱	...	۱	..	۲	۲	۲	۴	۳۲
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۳	۱	۴	۵	۱	۴	...	...	...	۵	...	...	...	...	...	۱	۱	۱۸
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۸	۵	۱۳	۹	۵	۴	...	...	...	۷	...	...	...	۲	۲	۲	۴	۴۴
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۶	۴	۱۰	۳	۲	۱	...	...	...	۱	۱	۱	...	...	...	...	...	۵۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۵	۱	۶	۸	۶	۲	...	...	۱	۴	...	...	...	۳	۲	...	۲	۲۵
۳۳		پنڈ دادنخاں	۱۰۵	۶	۳	۹	۱۱	۵	۶	...	...	...	۱۰	...	۱	...	۱	...	...	۱	۳۳

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ١٩١١ء	پیدائش مرد	پیدائش عورتیں	پیدائش کل	اموات کل	اموات مرد	اموات عورتیں	باعث موت طاعون	باعث موت چیچک	باعث موت ہیضہ	باعث موت بخار	باعث موت اسہال و پیچش	باعث موت امراض متعلقہ تنفس	باعث موت ضربات	باعث موت کل دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣
٣٤	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	٣٦٦٣٢	١٤	١٨	٣٢	٥٣	٢٧	٢٦	...	...	٥	٢٤	١	١٢	...	١١	٣	٣	٦	٣٦	٥٩
٣٥	وال پور ...	وال پور ...	١٩٥٧٨	٦	٥	١١	٧	٣	٤	...	١	...	٤	...	١	...	١	...	١	...	٢٩	١٩
٣٦	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	٢٥٩١٣	١٤	١١	٢٥	١٩	١١	٨	...	...	...	٩	١	...	...	٩	٩	٣	١٢	٥٠	٣٨
٣٧		چنیوٹ ...	١٥٠٨٥	١٢	١١	٢٣	١٧	٦	١١	...	...	...	٩	١	١	...	٦	١	٤	٥	٨٤	٩٢
٣٨	ملتان ...	ملتان ...	٨٥٧٤٧	٤٩	٣٨	٨٧	٥٦	٢٦	٣٠	...	...	...	٣٦	٤	٤	١	١١	٦	٩	١٥	٥٣	٣٥
	میزان کل ...		١١٩٩٦٥١٥	٥٥٢	٤٩١	١٠٤٣	١١٩٧	٥٩٠	٦٠٧	...	١٤٠	٩	٩٢٣	٣٩	١٧٥	٧	٢٠٧	١٩٢	١٥٥	٣١٧	٣٥	٥٢
	پہاڑی تفریح گاہ																					
	شملہ ...		١٨٩٣٤ ...	٢	١	٣	٢	...	٢	...	...	...	١	...	١	...	...	...	...	...	٨	٥
	دھرم سالہ ...		٢٥١٨ ...	نقشہ نہیں آیا																		
	ڈلہوزی ...		٩٣٨ ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...		١٣٦١ ...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ٣٠ نومبر سنہ ١٩٢٨ ع میں ٣٨ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ١٠٤٣ پیدائش (٥٥٢ لڑکے اور ٤٩١ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ٤٥ ہوا اور ١١٩٧ اموات (٥٩٠ مرد اور ٦٠٧ عورتیں درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ٥٢ ہے۔ بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئیں :- لاہور میں ٦٧ بمقابلہ ٧٥ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی۔ امرتسر میں ٧٣ بمقابلہ ١٠٩ کے۔ اور ملتان میں ٣٤ بمقابلہ ٩٣ کے۔

۹۳-اموات امرتسر میں چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں اور ۵۳- لاہور میں اور ۱۰ لدھیانہ میں اور ۵ فیروزپور میں اور ۴ گوجرانوالہ اور ۳-قصور اور جگراوں سیالکوٹ -لائلپور-ہر ایک میں ایک ایک ۲ اموات طاعون میں، سے ۵ اموات راولپنڈی اور ۱ جہلم میں درج رجسٹر ہوئیں

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۳ دسمبر سنہ ۱۹۲۸ء

دستخط—میجر ایچ ملز میجر آئی ایم ایس۔
پبلک کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان مظفر خان
اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
میر مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۱] لاہور — ۲۰ دسمبر (مجریه ۲۸ دسمبر) سنه ۱۹۱۸ ع — یوم جمعه [جلد ۳۶

ہفته وار نقشه پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفته کے جو بروز شنبه ۷ دسمبر سنه ۱۹۱۸ ع کو ختم ہوا

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبه	آبادی مطابق مردم شماری سنه ۱۹۱۱ ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضه	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقه سانس	ضرب	تمام دیگر بیماریاں	لڑکے	لڑکیاں	کل		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱	حصار	حصار ...	۱۷۱۹۲	۶	۸	۱۴	۱۶	۸	۸	...	...	...	۹	...	۴	...	۹	۱	۵	۶	۴۳	۴۹
۲		ہانسی ...	۱۴۵۷۹	۱	۳	۴	۱۴	۹	۵	...	...	...	۹	...	۱	...	۴	۴	۱	۵	۱۴	۵۰
۳		بہوانی ...	۳۱۱۰۰	۱۳	۱۰	۲۳	۲۲	۱۳	۹	...	...	...	۱۰	۱	۲	...	۹	۲	۴	۶	۳۹	۳۴
۴		سرسه ...	۱۳۹۲۹	۳	۱۱	۱۴	۷	۴	۳	...	...	...	۳	۱	...	...	۳	۲	۱	۳	۵۰	۲۵
۵	روہتک	روہتک ...	۱۹۸۶۲	۱۳	۲۲	۳۵	۲۸	۱۳	۱۵	...	...	...	۱۰	۱	۵	...	۱۲	۴	۵	۹	۹۳	۷۴
۶		جہجر ...	۱۰۹۱۷	۳	۳	۶	۱۲	۳	۹	...	...	...	۶	۱	...	...	۵	۱	۱	۲	۳۰	۵۹

۲۱۲۲ ایس جی جی

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: چیچک	باعث موت: طاعون	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر وجوہات	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	رہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۳	۹	۳	۰	۱۵	۱۰	۵	...	...	...	۹	۱	۱	...	۳	۳	۱	۵	۵۲
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۱۰	۸	۱۸	۱۰	۵	۵	...	...	...	...	۱	۳	...	۵	...	۳	۳	۳۸
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۹	۱۳	۲۲	۲۱	۱۳	۸	...	...	...	۱۵	۱	۳	...	۲	۲	۳	۵	۵۷
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۳	۱۰	۱۳	۱۳	۶	۷	...	...	...	۷	۱	...	...	۵	۴	۲	۶	۵۷
۱۱		پانی پت ...	۲۶۳۳۲	۱۶	۱۹	۳۵	۳۱	۱۱	۲۰	...	...	...	۹	۲	۲	...	۱۸	۹	۶	۱۲	۶۶
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۳	۸	۳	۱۱	۱۲	۷	۵	...	...	...	۲	...	۳	...	۶	۳	۲	۵	۵۲
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۲	۸	۱۶	۲۴	۱۰	۳	۷	...	...	...	۷	...	۲	...	۱	...	۱	۱	۵۱
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۱۱	۷	۱۸	۲۳	۱۳	۱۰	...	...	...	۱۷	..	۳	...	۲	۲	۲	۴	۷۸
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۶۹۸۰	۵	۵	۱۰	۱۳	۸	۵	...	...	...	۸	...	۱	...	۳	۳	...	۳	۳۰
۱۶	جالندھر...	جالندھر ...	۵۵۳۵۲	۱۴	۱۶	۳۰	۲۶	۱۶	۱۰	...	...	...	۱۷	۳	۳	...	۳	۵	۴	۹	۲۸
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۱	۱۸	۲۹	۴۹	۲۴	۲۵	...	۷	...	۲۰	۳	۳	...	۵	۱	۱۲	۱۳	۳۵
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۶	۱۰	۶	۱۶	۱۷	۷	۱۰	...	...	...	۶	۲	۳	...	۹	۵	۳	۸	۵۸
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۳	۵	۹	۳۲	۱۸	۱۶	...	...	...	۲۶	۱	۲	...	۱	۱	۳	۵	۱۹
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۵	۶	۱	۹	۳	۳	...	...	...	۱	...	...	...	۵	۳	۲	۵	۵۲
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۸۹	۱۰۶	۱۹۹	۲۳۷	۱۳۲	۱۱۳	...	۶۵	...	۱۰۴	۷	۲۵	۵	۳۹	۳۵	۵۱	۹۶	۳۷
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۳	۱۳	۱۳	۲۶	۱۵	۱۰	۵	...	۳	...	۷	...	۱	...	۳	۳	۱	۳	۵۵
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۷۸	۷۳	۱۵۲	۲۱۸	۱۱۰	۱۰۸	...	۷۹	...	۶۶	۳	۴۷	۹	۲۲	۱۷	۲۶	۳۳	۵۲
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۶۳۳۰	۱۵	۱۵	۳۰	۲۷	۱۴	۱۳	...	۶	...	۱۵	...	۵	...	۱	۳	۳	۶	۶۰
۲۵	سیالکوٹ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۳۴	۲۶	۶۰	۳۷	۱۲	۲۵	...	۱	...	۸	۱	۳	...	۲۴	۸	۱۲	۲۰	۶۴
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۲۲	۱۸	۴۰	۲۱	۶	۱۵	...	۹	...	۱۲	...	...	...	۲	۱	۴	۵	۷۳
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۱۰	۸	۱۸	۱۷	۱۱	۶	...	...	...	۱۳	...	۱	...	۳	۲	۱	۳	۵۵
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۸	۸	۱۶	۷	۳	۴	...	...	...	۷	...	...	...	...	...	...	...	۴۵
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۵	۱	۶	۳	...	۳	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	...	...	۲۷
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۳	۴	۱۷	۱۲	۷	۵	...	...	...	۵	...	۱	...	۹	۱	۲	۳	۵۸
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۳	۶	۹	۳	۲	۱	...	...	...	۱	۱	...	...	۲	۲	...	۱	۳۳
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۷	۱۲	۱۹	۱۱	۶	۵	...	...	۱	۷	...	۱	...	۲	۱	۲	۳	۸۰
۳۳		پنڈ دادنخان	۱۰۵	۲	...	۲	۱۰	۷	۳	...	...	...	۸	...	۱	...	۱	۱	۱	۲	۱۰

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ع	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بیماریاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی سالانہ	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی سالانہ
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۶	۱۶	۳۲	۳۹	۲۱	۱۸	...	...	۳	۲۲	۲	۸	...	۳	۵	۶	۱۱	۳۶	۴۳
لائلپور ...	لائلپور ...	۱۹۵۷۸	۹	۷	۱۳	۹	۲	۷	...	...	...	۶	۱	۲	...	...	...	۵	۵	۳۳	۴۳
جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۲۱	۸	۲۹	۱۴	۷	۷	...	...	...	۳	۳	۱	...	۶	۳	۳	۷	۵۸	۲۸
	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۸	۱۴	۲۲	۹	۳	۶	...	...	...	۳	۲	...	...	۳	...	۳	۳	۸۱	۳۳
ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۳۷	۴۱	۴۳	۸۴	۹۴	۳۳	۴۱	...	۲	...	۳۳	۳	۱	۱	۲۴	۱۱	۱۱	۲۴	۵۱	۳۹
میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۵۵۵	۵۶۶	۱۱۲۱	۱۱۳۲	۵۸۱	۵۶۱	...	۱۷۹	۳	۵۲۰	۳۲	۱۴۲	۷	۲۴۸	۱۵۹	۱۹۳	۳۳۹	۳۹	۵۰
پہاڑی تفریح گاہ																					
شملہ ...		۱۸۹۳۴	۲	۳	۵	۱۰	۳	۶	...	...	...	۶	...	۲	...	۲	...	۳	۳	۱۴	۲۷
دھرم سالہ ...		۲۵۱۸	نقشہ نہیں آیا																		
ڈلہوزی ...		۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
مری ...		۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۲۱ پیدائش (۵۵۵ لڑکے اور ۵۶۶ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جن کی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۹ ہے اور ۱۱۴۳ اموات (۵۸۲ مرد اور ۵۶۱ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں۔ جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۵۰ ہے۔ تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی:۔ لاہور میں ۶۱ بمقابلہ ۷۰ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی۔ امرتسر میں ۷۵ بمقابلہ ۱۰۳ کے۔ اور ملتان میں ۳۹ بمقابلہ ۷۹ کے۔

۷۹-اموات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۲۷-امرتسر میں ۹-لاہور میں ۷ گوجرانوالہ میں ۶-لدھیانہ میں جہلم میں فیروز پور اور قصور ہر ایک میں ۳-۲-ملتان میں اور ایک سیالکوٹ میں، -۱۹ اموات طاعون سے ۳-راولپنڈی میں اور ۱ جہلم میں درج رجسٹر ہوئیں۔

دستخط—ڈبلیو ایچ ملز میجرآئی-ایم-ایس-
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
ضلع لاہور
مورخہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ع

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان مظفر خان
ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

بھگوان چند
مترجم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

۵۲] لاہور — ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ع (مجریہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۱۹ع) — یوم جمعہ [جلد ۴۶

ہفتہ وار نقشہ پیدائش و اموات میونسپل قصبات پنجاب بابت اوس ہفتہ کے جو بروز شنبہ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ع کو ختم ہوا

نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش — مرد	پیدائش — عورتیں	پیدائش — کل	اموات — کل	اموات — مرد	اموات — عورتیں	باعث موت — طاعون	باعث موت — چیچک	باعث موت — ہیضہ	باعث موت — بخار	باعث موت — اسہال و پیچش	باعث موت — امراض متعلقہ سانس	باعث موت — ضربات	باعث موت — تمام دیگر بواعث	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکے	ایکسال سے کم عمر کے بچے — لڑکیاں	ایکسال سے کم عمر کے بچے — کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
حصار	حصار ...	۱۷۶۹۲	۱۳	۸	۲۱	۲۳	۱۲	۱۱	...	...	...	۱۰	۱	۲	...	۱۰	۳	۴	۷	۶۳	۷۰
	ہانسی ...	۱۳۵۷۹	۹	۶	۱۵	۱۵	۶	۹	...	...	...	۹	...	۱	...	۵	۲	۳	۵	۵۷	۵۷
	بھوانی ...	۳۱۱۰۰	۹	۱۳	۲۲	۲۲	۹	۱۳	...	...	...	۸	...	۱	...	۱۳	۱	۶	۷	۳۷	۳۷
	سرسہ ...	۱۵۶۲۹	۷	۹	۱۶	۱۱	۵	۶	...	۱	...	۶	۱	۲	...	۱	...	۴	۴	۵۷	۳۹
روہتک	روہتک ...	۱۹۸۹۲	۱۱	۷	۱۸	۱۲	۵	۷	...	...	...	۲	۱	۱	...	۸	۲	۲	۴	۴۸	۳۲
	جھجر ...	[illegible]	۴	۴	۸	۵	۳	۲	...	...	...	...	...	۲	...	۳	۲	...	۲	۳۹	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع	پیدائش			اموات			باعث موت								ایکسال سے کم عمر کے بچے			اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی
				مرد	عورتیں	کل	کل	مرد	عورتیں	ہیضہ	چیچک	طاعون	بخار	اسہال و پیچش	امراض متعلقہ سانس	ضرب	تمام دیگر امراض	لڑکے	لڑکیاں	کل	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۷	روہتک ...	سونی پت ...	۱۲۰۱۲	۷	۶	۳	۷	۳	۳	...	...	...	۳	...	۱	...	۳	۳	۳	۶	۵۶
۸	گوڑگانوہ ...	ریواڑی ...	۲۳۷۸۰	۸	۵	۱۳	۱۳	۲	۱۱	...	...	...	...	۳	۶	...	۵	۱	۲	۳	۲۷
۹	کرنال ...	کرنال ...	۲۱۰۱۸	۸	۶	۱۳	۱۷	۸	۹	...	...	...	۱۰	...	...	...	۷	۳	۵	۸	۳۴
۱۰		کیتھل ...	۱۲۹۱۲	۹	۹	۱۸	۱۵	۷	۸	...	...	...	۴	۱	...	...	۱۰	۴	۶	۱۰	۷۳
۱۱		پانی پت ...	۲۹۳۳۴	۱۵	۱۶	۳۱	۱۹	۱۰	۹	...	...	...	۴	...	۱	...	۱۴	۵	۳	۸	۹۲
۱۲		شاہ آباد ...	۱۱۰۵۴	۳	۴	۸	۲	۲	...	...	...	...	...	...	۴	...	...	۱	...	۱	۳۸
۱۳	انبالہ ...	انبالہ ...	۲۳۳۹۳	۷	۱۶	۲۳	۲۱	۹	۱۲	...	۱	...	۷	۱	۵	...	۷	۲	۵	۷	۴۹
۱۴		جگادھری ...	۱۲۰۳۵	۱	۲	۳	۷	۳	۳	...	...	...	۴	...	۳	...	...	...	۱	۱	۱۳
۱۵	ہوشیارپور	ہوشیارپور	۲۶۹۸۰	۵	۹	۱۱	۷	۱	۶	...	...	...	۳	...	۲	...	۲	...	۲	۲	۳۳
۱۶	جالندھر ...	جالندھر ...	۵۵۳۵۳	۲۲	۱۹	۴۱	۳۰	۱۷	۱۳	...	۱	...	۱۳	۱	۹	...	۹	۷	۹	۱۳	۳۹
۱۷	لودھیانہ	لودھیانہ ...	۳۳۱۵۲	۱۸	۱۴	۳۲	۴۲	۲۱	۲۱	...	۹	...	۱۹	۵	۲	...	۹	۹	۷	۱۳	۳۹
۱۸		جگراؤں ...	۱۵۰۳۹	۶	۶	۱۲	۱۴	۱۰	۴	...	۱	...	۹	...	۴	...	۴	...	...	...	۴۲
۱۹	فیروزپور	فیروزپور	۲۳۶۷۸	۱۴	۶	۲۰	۱۸	۱۴	۴	...	۲	...	۱۳	۱	...	...	۲	۱	...	۱	۴۲
۲۰		فاضلکا ...	۱۰۹۸۵	۶	۷	۱۲	۱۴	۸	۵	...	...	...	۸	۲	۱	...	۲	۲	۲	۳	۶۷
۲۱	لاہور	لاہور ...	۲۱۰۲۷۱	۱۰۹	۸۸	۱۹۷	۲۳۴	۱۲۵	۱۰۹	...	۵۵	...	۱۰۷	۷	۹	۲۹	۹	۳۳	۳۵	۷۰	۴۱
۲۲		قصور ...	۲۳۷۸۴	۱۴	۱۰	۲۴	۱۶	۷	۹	...	۳	...	۷	...	...	...	۹	۵	۳	۸	۴۶
۲۳	امرتسر ...	امرتسر ...	۱۵۱۳۳۹	۹۲	[illegible]	۱۷۰	۲۱۳	۱۱۶	۹۷	...	۹۳	...	۷۲	۷	۵۰	۹	۲۰	۲۷	۲۳	۵	۵۹
۲۴	گورداسپور	بٹالہ ...	۲۹۴۳۰	۱۴	۹	۲۷	۲۰	۱۱	۹	...	۳	...	۷	...	۱۰	...	...	۵	۴	۹	۵۴
۲۵	سیالکوٹ ...	سیالکوٹ ...	۳۸۵۹۵	۲۹	۲۷	۵۶	۳۲	۱۷	۱۵	...	...	...	۱۰	۱	۸	...	۱۳	۹	۹	۱۲	۶۰
۲۶	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ ...	۲۸۹۸۷	۱۵	۲۳	۳۸	۲۷	۱۳	۱۴	...	۱۰	...	۱۴	...	۳	...	...	۵	۲	۷	۷۰
۲۷		وزیرآباد ...	۱۷۱۳۶	۷	۲	۱۱	۱۱	۸	۳	...	...	...	۸	...	۲	...	۱	...	۱	۱	۳۳
۲۸	گجرات	گجرات ...	۱۸۶۹۲	۷	۷	۱۴	۸	۳	۵	...	...	...	۶	...	۱	...	۱	۱	۱	۲	۳۹
۲۹		جلالپور ...	۱۱۹۱۵	۶	۲	۸	۷	۴	۳	...	...	...	۷	...	...	...	...	...	...	...	۳۶
۳۰	شاہپور	بھیرہ ...	۱۵۲۰۲	۱۰	۸	۱۸	۵	۰	۲	...	...	...		...	...	...	۲	۲	۳	۴	۶۱
۳۱		خوشاب	۱۰۱۵۹	۶	...	۹	۴	۲	۱	...	...	...	۲	۱	۱	...	...	۱	...	۱	۳۱
۳۲	جہلم ...	جہلم ...	۱۲۲۹۸	۸	۸	۱۶	۱۱	۸	۲	...	...	۱	۴	۱	...	...	۵	۵	...	۵	۶۷
۳۳		پنڈدادنخان	۱۰۵	۲	۲	۵	۳	۱	۲	...	...	...	۳	...	...	...	...	...	...	...	۲۵

نمبر شمار	نام ضلع	نام قصبہ	آبادی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: کل	اموات: کل	اموات: مرد	اموات: عورتیں	باعث موت: ہیضہ	باعث موت: طاعون	باعث موت: چیچک	باعث موت: بخار	باعث موت: اسہال و پیچش	باعث موت: امراض متعلقہ تنفس	باعث موت: ضرب	باعث موت: تمام دیگر بواعث	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکے	ایک سال سے کم عمر کے بچے: لڑکیاں	ایک سال سے کم عمر کے بچے: کل	اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی فی سال	اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی فی سال
۱	۲	۳	۳	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۳۴	راولپنڈی ...	راولپنڈی ...	۳۶۶۳۲	۱۴	۹	۲۳	۳۳	۱۴	۱۹	...	...	۱	۱۲	۲	۸	۲	۸	۲	۷	۹	۲۶	۳۷
۳۵	لائل پور ...	لائل پور ...	۱۹۵۷۸	۷	۶	۱۳	۱	...	۱	...	..	...	۱	...	...	...	...	...	...	...	۳۳	۳
۳۶	جھنگ ...	جھنگ مگھیانہ	۲۵۹۱۴	۱۶	۱۹	۳۵	۱۳	۸	۵	...	...	...	۶	...	...	...	۷	۳	۱	۴	۷۰	۲۶
۳۷	جھنگ ...	چنیوٹ ...	۱۳۰۸۵	۱۱	۱۲	۲۳	۹	۵	۴	...	...	...	۴	۱	...	...	۴	۳	۱	۴	۸۳	۳۳
۳۸	ملتان ...	ملتان ...	۸۵۷۴۷	۴۲	۳۹	۸۱	۶۳	۳۱	۳۲	...	۲	...	۲۲	۲	۵	۱	۳۰	۱۲	۱۱	۲۳	۳۹	۳۸
	میزان کل ...		۱۱۹۹۵۱۵	۵۹۴	۵۲۰	۱۱۱۴	۱۰۲۳	۵۳۳	۴۹۰	...	۱۵۲	۱	۳۲۲	۳۰	۱۶۰	۵	۲۳۳	۱۵۸	۱۵۸	۳۱۶	۳۹	۳۵
	پہاڑی تفرج گاہ																					
	شملہ ..	...	۱۸۹۳۴	۲	...	۲	۵	۳	۲	...	...	...	۳	...	۲	...	...	...	۱	۱	۵	۱۳
	دھرم سالہ ...	...	۲۵۱۸	۳	...	۳	...	...	.	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	۹۱	...
	ڈلہوزی ...	...	۹۳۸	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...
	مری ...	...	۱۳۶۱	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...	...

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ ع میں ۳۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں ۱۱۱۴ پیدائش (۵۹۴ لڑکے اور ۵۲۰ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط پیدائش بحساب فی ہزار آبادی ۴۹ کے اور ۱۰۲۳ اموات (۵۳۳ مرد اور ۴۹۰ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات بحساب فی ہزار آبادی ۴۵ کے - تین بڑے بڑے قصبات میں شرح اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئی :- لاہور میں ۵۸ بمقابلہ ۷۲ کے جو سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ہوئی تھی امرتسر میں ۷۳ بمقابلہ ۸۸ کے اور ملتان میں ۳۸ بمقابلہ ۷۵ کے۔

۹۳-۱موات چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں جنمیں سے ۵۵امرتسر مین ۱۰-لاہور میں ۹ گوجرانوالہ مین ۳-لدھیانہ میں قصور اور بٹالہ-ہر ایک میں ۳ فیروزپور اور ملتان ہر ایک مین ۲-اور ہوشیارپور-انبالہ-جالندھر-گجرانوالہ-راولپنڈی-ہر ایک مین ۱ اور ۱ جہلم مین درج رجسٹر ہوئیں

دفتر صاحب کمشنر حفظان صحت
مقام لاہور
مورخہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ع

دستخط—میجر ایچ ملز سپرنٹنڈنٹ
بجائے کمشنر حفظان صحت پنجاب-

حسب الحکم ترجمہ کیا گیا

خان مظفر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و مترجم گورنمنٹ پنجاب-

بھگوان چند
مترجم دوم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۶] لاهور — ۸ فروری (مجریہ ۱۵ فروری) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۲۶

حصہ دوم

عام

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ بورڈ ہائے و کمیٹیاں (بورڈ ہائے) نمبری ۲۷۱ — مورخہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع —

ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے نظم و نسق اور حسابات کی رپورٹ ہائے ضلع بابت سنہ ۱۷ — ۱۹۱۶ع ملاحظہ سے گذری۔

پہلا حصہ

آرائے — سال مذکور کے دوران میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انضباط میں صرف یہی تبدیلی ہوئی کہ امرتسر میں لوکل بورڈیں منسوخ کر دی گئی ہیں اور اس کا بورڈ جدید حلقہ جات انتخاب کے ساتھ مکرر منضبط کیا گیا - نہ تو کسی ضلع سے طریق انتخاب کو توسیع دینے کے متعلق کوئی تجاویز موصول ہوئیں اور

۲۳۳۰ جی ایس جی

نہ تھی۔ اون مقامات کی رپورٹوں سے جہاں وہ پہلے سے رائج ہے زیادہ تر گرمی یا بیش از بیش مقابلہ ظاہر ہوا۔ کانگڑہ اور گجرات میں علی الترتیب ۱۰ اور ۲۷ عہدوں کے خالی ہونے کے باوجود کوئی مقابلہ نہیں ہوا گوجرانوالہ میں ۸ خالی عہدوں میں سے صرف ۳ اور ہوشیارپور میں ۲۵ میں سے ۲ اور حصار میں ۲۹ میں سے ۵ کیلئے مقابلہ کیا گیا۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی رائے میں اس حقیقت کو چھپانا بے سود ہوگا کہ دیہات کے رہنے والے راؤں کے ذریعہ منتخب کرنے کے طریق سے رغبت نہیں رکھتے اور کہ دیہاتی انتخابات میں شوق پیدا کرنے کی کوششیں عام طور پر رائگاں ثابت ہوئی ہیں اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود نہیں ہے کہ دیہات کے باشندے کسی ایسے شخص کو منتخب کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے جو محض مقامی معاملات میں بھی اون کی نیابت نہ کرسکے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ عام لوگ اکثر اچھے آپ کو مناسب شخص کے منتخب کرنے کے قابل ثابت کرتے ہیں اور (جیسا کہ یورپ میں مقامی حکومت خود اختیاری کے ابتدائی مراحل میں ہوتا تھا) یہہ بات ہندوستان میں عوام الناس کے باعث مباحثہ اور باہمی رضامندی سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ رائے دینے کے رجسٹر اور پرچیاں ڈالنے کے صندوق کے جدید اور غیر معمولی طریق سے فی الحال انتخاب کنندگان کے غیر ہمدردانہ طرز عمل کی وجہ اکثر طور پر صرف یہی نہیں ہے کہ اونکو طریق انتخاب کے ساتھ مصنوعی تحریک کے سوا کوئی حقیقی دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ یہہ بھی ہے کہ وہ مقامی نمایندہ کی قابلیت کا خیال بھی رکھتے ہیں اور اوسکی جگہ اونہیں کوئی موزوں آدمی نہیں ملتا ایک اور قابل افسوس امر یہہ ہے کہ کئی خالی عہدوں کے لئے امیدوار نہیں ملتے جنہیں یا تو خالی چھوڑ دینا پڑتا ہے یا بذریعہ نامزدگی پر کیا جاتا ہے۔ اسلئے بہتسے معمولی دیہات کے باشندے انتخابات کو ابھی بے اعتنائی یا اشتباہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ نے گوڑگانوں میں جہاں طریق انتخاب کو تنازعات ہونے کی وجہ سے رد کر دیا گیا تھا پھر بحال کر کے اور لائلپور میں جہاں عوام الناس کے جذبہ بہبودی عامہ اور فہم و فراست کا معیار خاطر خواہ طور پر بڑھا ہوا ہے اوسے بر سبیل تجربہ رائج کر کے اور قسمت ہائے ملتان و راولپنڈی کو جہاں یہ طریق ابھی تک رائج نہیں ہوا اسپر ہمدردانہ غور کرنے کیلئے مجبور کر کے اختتام سال سے اس طریق کی توسیع کی تحریک کی کوشش کی ہے۔ مقامی حکومت خود اختیاری کو توسیع دینے کی پالسی کے سلسلہ میں غالباً اس تمام سوال کا جلد تبصرہ کیا جائیگا۔

۲۔ اون اجلاس کی تعداد جو منعقد کئے گئے عام طور پر تسلی بخش رہی۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ اور شاہ پور کا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہے جن میں سے ہر ایک میں بارہ جلسے منعقد ہوئے برخلاف اسکے امرتسر اور کانگڑہ نے جلسوں کے منعقد کرنے میں سخت کوتاہی سے کام لیا ہے جنہوں نے علی الترتیب ۵ اور ۴ اجلاس منعقد کئے اور امرتسر کی صورت میں کارروائی میں دلچسپی نہ لینے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ وہاں اجلاس بہت کم تعداد میں منعقد کئے گئے حاضری میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اون ممبروں کی اوسط فیصدی جو ہر ایک جلسہ میں حاضر ہوئے امرتسر میں ۸۱ تھی۔ لائلپور اور کرنال میں ۷۷ اور گوڑگانوں میں ۷۳ حالانکہ کانگڑہ میں یہہ صرف ۵۵ تھی۔ میانوالی میں ۵۳ اور ڈیرہ غازیخان میں ۳۹۔ اجلاس کی تعداد کے کم ہونے کی صورت میں حاضری کی فیصدی اکثر زیادہ ہوتی ہے اور فیصدی کے کم ہونے کی وجہ عام طور پر ناقص خط و کتابت ہے۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بورڈوں اور اونکے صدر مجلسوں کو پھر اسبات کیطرف متوجہ کرتے ہیں کہ اجلاس کا کثرت کے ساتھ باقاعدہ طور پر منعقد کرنا اور ممبروں کا باقاعدہ حاضر ہونا نہ صرف کاروبار کے مناسب طور پر سر انجام دینے کیلئے ضروری ہے بلکہ ممبروں کو اونکے فرائض کی انجام دہی کا شوق دلانے اور اونہیں اہم تر ذمہ واریوں کے لئے تیار کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

۳۔ اون اضلاع میں جہاں معیار تعلیم پست ہے ممبر بورڈ کے کاروبار میں بدستور کم دلچسپی لیتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ بیان کرتے ہیں کہ صرف نصف درجن ممبر ایسے ہیں جو عملی کام کرتے ہیں اور کئی دیگر بورڈوں کی نسبت بھی غالباً یہی رائے قائم کی جا سکتی ہے۔

اکثر اضلاع میں ممبروں کا طرز عمل بظاہر تسلی بخش بیان کیا گیا ہے ۔ بہت تھوڑے بورڈ ایسے ہیں جن میں حقیقی اور گہری دلچسپی لی جاتی ہے ۔ ہز آنر یہ دیکھ کر خوش ہیں کہ رہتک میں اجلاس پر رونق بیان کئے جاتے ہیں اور بحث مباحثہ آزادانہ کیا جاتا ہے اور کہ گورداسپور میں کار روائی نہایت توجہ سے کی جاتی ہے ۔ ملتان میں ابھی تک اس بارہ میں بدستور بڑھا ہوا ہے ۔ سب کمیٹیوں کا کما حقہ فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور صاحب ڈپٹی کمشنر لکھتے ہیں کہ عام الناس کے فائدہ کے معاملات ہمیشہ ان کمیٹیوں کے روبرو پیش ہوتے ہیں اور ان پر بحث کی جاتی ہے ۔ ان پر عمدہ آزادی کے ساتھ نکتہ چینی ہوتی ہے اور مفید نتیجے مرتب ہوتے ہیں ۔

ہر جگہ سب کمیٹیوں کی تعداد اور مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے اور سوائے چند ایک مستثنیات کے ان کا کام عمدہ بتایا گیا ہے ۔ مال اور تعلیم کی معمولی سب کمیٹیوں کے علاوہ مقامی اور خاص سب کمیٹیاں بدستور بڑھ رہی ہیں ۔ انبالہ میں تحصیل کی سب کمیٹیاں قائم ہیں جنہیں خرچ کی معمولی رقموں کی منظوری دینے اور روز مرہ کے کاروبار کا تصفیہ کرنے کا اختیار حاصل ہے ۔ اس قسم کی سب کمیٹیاں ملتان میں بھی عملہ انجینیری کی مدد کے بغیر زیادہ سے زیادہ پچاس روپے کی مالیت تک سول تعمیرات کی تکمیل کی نگرانی کرتی ہیں اور ان سب کمیٹیوں میں جو جہلم میں قائم ہوئی ہیں اس غرض کیلئے ۱۰۰ روپیہ کی حد مقرر کی گئی ہے ۔ دیگر اضلاع میں مدارس کی مرمت کا کام اکثر سکول ماسٹر کی وساطت سے مقامی نگرانی کے تابع سر انجام دیا جاتا ہے اور اس طریق پر عملدرآمد کرنے سے ان مقامات میں جہاں حالات موافق ہیں ماہر فن عملہ بہت سے غیر ضروری کام سے سبکدوش ہو جائیگا اور نیز اس سے مقامی انتظام میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لینے کے لئے ممبروں کو ترغیب ملیگی ۔ جہاں ایک طرف عام سب کمیٹیاں غیر تسلی بخش ثابت ہوتی ہیں وہاں دوسری طرف وہ دیگر کمیٹیاں جو خاص اغراض کے لئے مقرر کی جاتی ہیں اکثر عمدہ کام کرتی ہیں اور شاہپور میں صرف ایک ہی باقاعدہ کمیٹی ہے مگر خاص سب کمیٹیوں نے چار اجلاس کئے اور رہتک اور گوڑگانوہ میں ایسی سب کمیٹیاں ہیں یعنی حفظان صحت ۔ پھاٹک ہائے مویشی او میلوں کے لئے بنائی گئی ہیں ۔ بڑے بڑے قصبوں کی جگہ مقامی اور خاص سب کمیٹیوں کے مقرر کرنے کی خواہش گروہوں میں بعض پائی جاتی ہے جہاں سرگودھا اور حفظان صحت کی سب کمیٹی ہائے ضلع جدید سب کمیٹی ہائے تحصیل کی خاطر توڑ دی گئی ہیں اور رجسٹری ازدواج ۔ مویشی فارم کے متعلقہ معاملات کے لئے خاص سب کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ۔ ہز آنر کو یقین ہے کہ ان مقامات میں جہاں میدان مباحثہ ممبروں کے دماغی افق تک محدود ہو یا ان سے کوئی ایسا خاص کام لیا جائے جو ان کے تجربہ کے دائرہ کے اندر ہو وہاں ممبر ضرور عام طور پر مقامی معاملات کے انتظام میں دلچسپی لیتے ہیں اور کہ انہیں حدود کے اندر ترقی حقیقی اور امید افزا ہوتی ہے موجودہ حالات کے مطابق بورڈوں کی ترقی کا یقینی راستہ یہی ہے کہ وہ اچھے ممبروں کی قابلیت کا اندازہ لگا کر اوس کے مطابق ان سے کام لیں ساتھ ہی اس کے صاحبان ڈپٹی کمشنر میر مجلس ہونے کی حیثیت سے ممبروں کو انتظامی معاملات میں دلچسپی لینے اور ان کا شوق دلانے کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے بسا اوقات قانون وضع کرنے اور پالیسی وغیرہ کے متعلقہ کئی ایک معاملات پر جنکے متعلق ان سے استصواب رائے کیا جائے بورڈوں کے ساتھ آزادانہ مشورہ کرکے قابل قدر امداد حاصل کرسکتے ہیں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو معلوم ہے کہ کئی اضلاع میں اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور اس سے عمدہ نتائج مرتب ہو رہے ہیں اور وہ خوش ہونگے اگر تمام اضلاع اسی اصول پر کاربند ہوں ۔

۴ ۔ امید ہے کہ ان تدابیر پر عمل کرانے سے جو مالی قیود کو رفع کرنے کے اختیارات کو تقسیم کرنے اور بورڈوں کے ذرائع کو بڑھانے کے لئے حال میں اختیار کی گئی ہیں وہ دلچسپی بڑھ جائیگی جو بڑے بڑے امور میں لی جاتی ہے جن کا فیصلہ بحیثیت مجموعی صرف ڈسٹرکٹ بورڈ ہی کرسکتے ہیں اب تک بورڈوں کے مختلف کاروبار کے متعلق عام پالیسی زیادہ تر سرکاری ہدایت پر موقوف رہی ہے اور اس کا فیصلہ زیادہ تر قابل غور مالی امور کے لحاظ سے کیا جاتا رہا ہے بہت سے بورڈوں کے ذرائع اسقدر محدود اور تنگ ہیں کہ وہ سوائے اسکے کہ ادھر آیا اور اُدھر خرچ کر دیا اور کچھ نہیں کرسکے اور جن بورڈوں کو گورنمنٹ کی

طرف سے عطیہ جات ملے ہیں اونہوں نے ان عطیہ جات کو خاص اغراض کے لئے مخصوص کردیا ہے ایسے حالات میں ممبروں سے یہ توقع نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ بورڈ کے کام میں کوئی حقیقی دلچسپی لیتے اور وہ عام طور پر دفتر میں تیار شدہ بجٹ کو بغیر کسی زبردست نکتہ چینی کے پاس کرنے پر اکتفا کرتے رہے ہیں۔ لائلپور بورڈ کی قابل ذکر ترقی کی وجہ زیادہ تر یہی تھی کہ اوسکے پاس ذرائع آمدنی بہت کافی تھے جن سے وہ اپنے کئی مطالبات کو پورا کرتا رہا۔ یہ صحیح ہے کہ بورڈوں کو گورنمنٹ کی منظوری کے تابع تازہ ٹیکسوں کے ذریعہ اپنے ذرائع آمدنی میں اضافہ کرنے کا اختیار حاصل ہے مگر ابھی تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ اس قسم کے ٹیکس کے متعلقہ تجاویز کو سخت غیر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور ہر ایسی ترقی کی تجویز جس کے واسطے ٹیکس ادا کرنے والوں کو روپیہ ادا کرنا ہوتا ہو عام طور پر نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور اب بھی دیکھا جاتا ہے لہذا ہز آنر یہ دیکھ کر خوش ہیں کہ گذشتہ سال کے ریویو کے شایع ہونے کے بعد کئی بورڈوں نے مقامی شرح کو سالانہ مالیت کے حساب سے ۱۰ پائی فی روپیہ کی قانونی حد تک بڑھا دیا ہے۔ (جو ہر ایسے دوسرے ملک کے مقابلہ میں جسے مقامی حکومت خود اختیاری حاصل ہو غیر معمولی طور پر تھوڑی ہے) اور عام ترقی کے نقطۂ خیال سے زائد آمدنی کو نہایت ہی غنیمت سمجھنا چاہئے۔ اب تک بورڈیں عام طور پر یہ خیال کرتی رہی ہیں کہ ٹیکس لگانے کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ صرف مقامی شرح ہی ہے مگر یہ امر تسلی بخش ہے کہ بعض بورڈیں اب دوسری قسم کے ٹیکس تجویز کر رہی ہیں جو ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے کی دفعات ۳۰ اور ۳۱ کے بموجب عائد ہو سکتے ہیں اور جسکی رو سے دوسری جماعتیں بورڈوں کی آمدنی میں روپیہ سے امداد دینگی جن کے کار و بار سے وہ اوتنا ہی فائدہ اٹھاتی ہیں جتنا کہ وہ جماعتیں جو اب مقامی شرح ادا کرتی ہیں۔

تعلیمی عطیہ جات سے قطع نظر کر کے گورنمنٹ نے اوس طریق کو جس کے مطابق وہ خاص اغراض کے لئے بہت سے عطیے دیا کرتی تھی سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع سے بالکل بند کر دیا گیا ہے اور اوس کی جگہہ بقدر ۷۷۴۰۰۰ روپیہ کے مجتمع عطیہ جات دے دئے ہیں اور ساتھہ ہی اسکے ۲۶۰۰۰۰ روپے کا زائد عطیہ ترقی کمشنروں کے سپرد کر دیا ہے۔ اس اصلاح سے نہ صرف مقامی آمدنی کے ذرائع میں خوشگوار اضافہ ہو سکیگا اور ممبروں کو اپنے کام میں زیادہ گہری دلچسپی لینے کی ترغیب ملیگی بلکہ ممبروں کے دلوں میں پہلے سے زیادہ شوق پیدا ہو، عطیات کو زیادہ مساوی طریق میں تقسیم کرنے سے کمزور بورڈوں کی معقول مدد کی جائے گی۔ آئندہ بجٹ کی یہ خصوصیت ہونی چاہئے کہ اوس میں پہلے سے زیادہ مختلف امور کا انتظام کیا جائے اور اوس سے ایک باقاعدہ مالی پالسی کے آثار نمایاں ہوں اور امید ہے کہ اون کو کسیقدر روکھی پھیکی رپورٹوں میں بھی جنھیں بہت سے اضلاع فی الحال کافی و شافی سمجھے بیٹھے ہیں اس کے مطابق اصلاح کی جائیگی بورڈوں کے پاس تعلیم حفظان صحت اور آمد و رفت کو وسعت دینے کیلئے بہی کافی میدان نہیں ہے بلکہ اونہیں طبی اصلاح کے معاملہ کو ترقی دینے اور زراعتی و ویٹرنری (متعلقہ علاج حیوانات) امور کی اصلاحات میں امداد دینے اور دیہاتی آبادی کی بہبودی کیلئے تدابیر اختیار کرنے کے بہی بہت سے موقع مل سکتے ہیں اور انکی ذمہ داریوں کو وسیع الظرفی سے دیکھتے ہیں اونکی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

۵۔ مسلمانوں کی شادیوں کو برضا و رغبت خود درج رجسٹر کرانے کا طریق بہت سے اضلاع میں اب رائج ہو گیا ہے۔ جہاں کہیں یہ تجربہ کیا گیا ہے کامیاب ثابت ہوا ہے اور اسکا بسرعت پھیلنا فی نفسہ اوسکی مقبولیت کا ایک کافی ثبوت ہے بہت سی صورتوں میں ڈسٹرکٹ بورڈ نے اس کی نگرانی اپنے ہاتھہ میں لی ہے اور اسے اپنے بائی لاز پر کھڑا کرنے کے لئے وصولی فیس کو قانونی طور پر جائز قرار دینے کا سوال اب زیر غور ہے۔ کرنال اور ضلع رہتک کی تحصیل سونی پت میں ہندوؤں کی کرائی شادیوں کے درج رجسٹر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سونی پت میں گو ابھی اس طریق کو مقبولیت حاصل نہیں ہوئی مگر وہ آزمائش کا ہر طرح سے مستحق ہے۔ اور ہز آنر کو امید ہے کہ آئندہ سال زیادہ تسلی بخش ترقی ہوگی۔

دوسرا حصہ حسابات

۶۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں کی مجموعی آمدنی ۷۸¾ لاکھ تھی۔ سنہ ۱۹۱۱-۱۲ع کے اعداد سے ۲۵ لاکھ زیادہ اور گذشتہ سال کے اعداد سے ۳½ لاکھ روپیہ زیادہ۔ کل آمدنی میں سے تقریباً نصف روپیہ مقامی شرح سے حاصل ہوا جو ۳۳¼ لاکھ سے بڑھ کر ۳۶¼ لاکھ ہو گئی۔ گورنمنٹ کے عطیہ جات کی کل رقم ۲۳۹۲۹۶۱ روپیہ تھی جو گذشتہ

سال کے اعداد سے تھوڑی سی زیادہ ہے اور زیر مدات " سول " " سکولوں کی فیس " " ہسپتال ہائے " " باغات " " میلہ " - " شفاخانہ جات حیوانات " - اور " فروخت عمارات " بہی بیشیاں ہوئیں - وہ مدات جن میں کوئی قابل ذکر کمی ہوئی ہے " پھاٹکہائے مویشی " " محصول معبر اور محصول راہداری " - " کرایہ جات " اور مختلف متفرق محاصلات " ہے - خرچ ۸۳۸۳۴۶۹ روپیہ سے کم ہو کر ۷۶۲۴۴۷۳ روپیہ رہ گیا جسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ جنگ اور اوسکی وجہ سے قلت مصالحہ کے باعث تعمیرات سول کا کام سرانجام نہیں دیا جا سکا سنہ ۱۲-۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں خرچ میں ۲½ لاکھہ کی بیشی ہوئی - بورڈوں کی مالی حالت اب بتدریج رو بہ ترقی ہے اور وہ اپنے زیر انتظام کاموں کا پورا پورا اندازہ لگانے اور اوسمیں خرچ مساوی طور پر تقسیم کرنے کے قابل ہو جائینگے - سنہ ۱۲-۱۹۱۱ء سے تعلیم کا کل خرچ ۱۳ لاکھہ سے بڑھ کر ۲۳ لاکھہ اور امداد طب کا ۵۸۵۰۰۰ روپیہ سے بڑھ کر ۷۷۷۰۰۰ روپیہ اور وٹیرینری امور کا ۶۷۰۰۰ روپیہ سے ۷۳۰۰۰ روپیہ ہو گیا -

۷- زیر مد " تعلیم " ۱۵۹۵۴۶۷ روپیہ کی آمدنی ہوئی اور اوسکے مقابلہ میں گذشتہ سال ۱۴۶۰۸۹۷ روپیہ تھی - اس بڑھتی میں سکولوں کی فیسوں کا ۲۸۶۶۵ روپیہ شامل ہے - اور جو روپیہ گورنمنٹ نے دیا وہ بقدر ۱۰۴۲۳۶ کے ہے - خرچ ۲۳۱۴۷۴۰ روپیہ سے بڑھ کر ۲۴۰۹۲۲۷ روپیہ ہو گیا - اسطرح بورڈوں کا خالص تعلیمی خرچ ۸۱۳۷۷۰ روپیہ ہوا یعنی گذشتہ سال سے تقریباً ایک لاکھہ روپیہ زیادہ - دوران سال میں جو ترقی ہوئی وہ واقعی عمدہ ہے مگر رپورٹوں میں ہمیشہ اس مضمون پر کافی تفصیل سے بحث نہیں کی جاتی اور ترقی کو ظاہر کرنے کیلئے مکمل اعداد مرتب نہیں ہو سکتے لائلپور میں اسوقت ۱۹۵ پرائمری اور ۱۴ ثانوی مدارس ہیں اور ۴۲ دیسی پرائمری اور ۳ ثانوی مدارس کو امدادی عطیہ جات دئے جاتے ہیں - تمام بورڈ جدید درسگاہوں کے کھولنے کی مناسبت کو محسوس کرتے ہیں مگر اس بات میں شک ہے کہ آیا بعد میں اونکی ترقی کیطرف پوری پوری توجہ کی جائیگی اور کہ جدید آلات ٹرینڈ (تربیت یافتہ) مدرسین اور مناسب عمارات کیلئے کافی انتظام کیا جائیگا - بعض بورڈ اس امر کو محسوس کرنے لگے ہیں - ڈیرہ غازیخان میں کوئی مدارس جاری نہیں کئے گئے کیونکہ بورڈ اونکی آئندہ ترقی کی ذمہ واری نہیں اٹھا سکتا تھا اور کئی بورڈ ٹرینڈ (تربیت یافتہ) مدرسین کو ملازم رکھنے کے تسلی بخش انتظامات کر رہے ہیں - لودھیانہ اور بوہتر ضلع روہتک میں زنانہ مدرسین کیلئے ٹریننگ سکولوں کا جاری کرنا بہی ایک حوصلہ افزا امر ہے - اور گورنمنٹ آئندہ سال اسے مزید توسیع دینے کا انتظام کر رہی ہے - عمارات مدرسہ کے متعلق لائلپور بورڈ کا یہہ طریق (جو اوس طریق کے مطابق ہے جو کچھہ سال ہوئے فیروزپور میں جاری کیا گیا تھا) کہ کسی گاؤں میں سکول بنانے سے پہلے اوس سے کسی قدر روپیہ طلب کیا جاتا ہے قابل تقلید ہے - اسلئے کہ اس سے گاؤں والوں کی سرگرمی اور مدرسے کی کامیابی کے موقعوں کا اندازہ لگ سکتا ہے اب تک پرائمری تعلیم کی اشاعت اکثر بے قاعدہ رہی ہے اور کسی خاص طریق عمل کی عدم موجودگی اسکی ترقی کی سد راہ رہی ہے اس نقص کو اب پورے طور پر تسلیم کرلیا گیا ہے اور حکام تعلیم مدارس کی جائے وقوع کے لئے ایک مستقل اور پختہ پالیسی اختیار کرنے کی باقاعدہ تدابیر کر رہے ہیں اون جگہوں میں پرائمری تعلیم کو لازمی قرار دینے کے لئے جہاں لڑکوں کی تعداد کثیر اسکی خواہشمند ہو اور جہاں مناسب سہولتیں بہم پہنچائی جائیں مجوزہ ترضیع قانون کے متعلق ان تدابیر کے نتائج اور بہی خاص طور ضروری ہونگے -

۸ــــ آمدنی زیر مد " طب " ۹۷۱۴۲ روپیہ سے بڑھکر ۱۰۷۵۱۰ روپیہ ہوگئی یہہ خاص طور پر تسلی بخش ہے کیونکہ سرکاری عطیہ جات ۳۳۷۹۰ روپیہ سے کم ہوکر ۱۲۳۳۹ روپیہ رہ گئے یہہ بیشی مختلف چھوٹی چھوٹی مدات میں ہوئی ہے اور نہایت قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ کرنال اور فیروزپور کے عطیہ جات اور فیروزپور اور مظفر گڑہ کے محاصلات ہسپتال کے اعداد بہت بڑھے ہوئے ہیں پبلک اور عملہ طب متمول اشخاص سے فیس لینے کو بدستور ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہہ ایک معنی خیز امر ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ نے اس طریق کو ترک کردیا ہے کیونکہ حاصل شدہ روپیہ اوس کے تحصیل کے خرچ کو بہی پورا کرنے کے لئے کافی نہیں تھا خرچ ۷۸۴۰۳۷ روپیہ سے کم ہوکر ۷۷۶۹۰۱ روپیہ رہ گیا جس کی بڑی وجہ یہہ ہے کہ اخراجات طاعون میں ایک بڑی اور دل خوش کن کمی واقع ہوئی ہے کرنال بدستور اول درجہ پر ہے جہاں ۶۱۴۳۳ روپے خرچ ہوئے اور اوس کے بعد گوجرانوالہ فیروزپور اور گوڑگانوہ کا نمبر ہے جن میں علی الترتیب ۴۸۲۹۵ اور ۳۷۵۷۹ روپے اور ۳۰۵۰۳ خرچ روپے ہوئے بہت سی بورڈوں کا خرچ ابہی ناکافی معلوم ہوتا ہے - امید ہے کہ اب تک

اونہوں نے گذشتہ سال کے رپورٹ میں مجوزہ طریق کے مطابق کام ابتدائی کاروائی شروع کردی ہوگی اور گورنمنٹ کو اُمید ہے کہ وہ آئندہ سال جدید عمارات کیلئے امدادی عطیہ جات کے طور پر ایک لاکھ روپیہ دیگر اونکی کوششوں میں اونکو تحریک دیگی ہسپتالوں کا خرچ ۳۳۱۷۷۲ روپیہ سے بڑھکر ۳۸۳۴۹۷ روپیہ ہوگیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بورڈوں نے طبی امداد کی قیمتوں کی گرانی کو بخوشی قبول کیا ہے مگر طبی فنڈوں کی تقسیم زیادہ توجہ کی محتاج ہے۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اپنے حال ہی کے دورہ میں نو آبادیات میں ایک ہسپتال میں پہنچے جو تپ زدہ علاقہ میں واقع تھا اور اوس میں صرف ۲ اونس کونین موجود تھی حالانکہ اوسکے پڑوس ہی کے شفا خانہ میں ۱۷ پونڈ کونین موجود تھی۔ هز آنر بہادر کو یہہ پڑھکر بڑی خوشی ہوئی کہ ڈسٹرکٹ بورڈ شاہ پور نے ملٹری سب اسسٹنٹ سرجنوں اور کمپونڈروں کے لئے ایک ٹریننگ کلاس کھولی اور آٹھ ایکس رے فوجی حکام کو بطور تحفہ کے دیا۔ لالہ موہن لعل صاحب نے کولی واقع ضلع کانگڑہ میں ایک زنانہ ہسپتال کی تعمیر کے لئے ۱۰،۰۰۰ روپیہ کا فیاضانہ عطیہ دیا ہے سردار جیون سنگھ صاحب نے دیولتال ضلع راولپنڈی میں شفا خانہ کے لئے زمین اور ۶۰۰۰ روپیہ عطا کیا ہے اونکی فیاضی کی یہہ مثالیں بڑے اعتراف کی مستحق ہیں۔

۹۔ لوکل بورڈیں اب ترقی زراعت میں عملی دلچسپی اور امداد سے کام لے رہی ہیں سیالکوٹ اور امرتسر کے پاس تجرباتی فارم پہلے سے موجود ہیں اور گجرات روہتک اور ملتان اونکی مثال کی تقلید کر رہے ہیں ہوشیار پور لودھیانہ جالندھر اور گوجرانوالہ میں بھی یہہ سوال زیر غور ہے فی الحال ان فارموں کی کامیابی زیادہ تر محکمہ زراعت کے ماہرین اشخاص کی امداد پر موقوف ہے اسلئے اس تحریک کو اسقدر وسعت نہیں دینی چاہئے کہ اوس کیلئے منتظمین مہیا نہ ہوسکیں۔ هز آنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ ڈسٹرکٹ بورڈ جہلم لائل پور کالج میں داخل ہونے والے طلبا کو ۵۰ روپیہ ماہوار کے دو وظائف عطا کر رہا ہے اور لائل پور ورنیکلر نصاب کے لئے ۲ مستقل وظائف دے رہی ہے۔ دوران سال میں ۱۴۰ سانڈ خریدے گئے اور حصار فارم اب اون مطالبات کو پورا نہیں کرسکتا جو اوس سے کئے جا رہے ہیں مگر اشخاص مہتمم کی بے پرواہی کی وجہ سے بڑے بھاری نقصانات کی تصدیق شدہ رپورٹیں موجود ہیں اور اون زمینداروں سے جنکو کوئی سانڈ دیا جائے اوسکی قیمت کے کچھ حصہ کی ادائیگی کا مطالبہ کرنے کا جو دستور لاہور میں رائج ہے اوسکی مفید طور پر تقلید کی جاسکتی ہے یہہ طریق لائلپور گوجرانوالہ اور حصار میں اختیار کیا جا چکا ہے۔

مرزا شجاع بیگ صاحب نے اپنی ضلع لاہور میں ایک شفا خانہ حیوانات ساز و سامان سے آراستہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے واسطے تعمیر کیا هز آنر بہادر اس موقع پر اون کے اس پبلک سپرٹ (بہبودی عامہ کے کام) کے لئے اونکا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۱۰۔ گورنمنٹ عطیہ جات میں کمی ہونے کے باعث "تعمیرات سول" کی مد کی آمدنی میں ایک لاکھ کی کمی ہوئی۔ خرچ ۳۳۱۹۷۳۱ روپیہ سے کم ہوکر ۳۳۹۳۹۷۹ روپیہ" کیا بہت سی تعمیرات کو ملتوی کرنا پڑا اور یہہ کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے کہ جدید عمارات پر ۳½ لاکھ روپیہ جدید سڑکوں پر ۱½ لاکھ روپیہ اور سڑکوں کی مرمتوں پر اور ½ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے ریلوے چھکڑوں کی کمی اور رعایتی شرحوں کی منسوخی کے باعث پتھر کے بمشکل دستیاب ہونے کی عام شکایت ہے اور اگر صورت حالات یہی رہی تو سڑکیں بد سے بد تر ہوجائینگی۔ مزید برآں اونہیں سنہ ۱۹۱۷ء کی موسلا دھار بارشوں سے نقصان پہنچ چکا ہے اور حالات کے روبہ اصلاح ہونے پر بورڈوں کو سڑکوں کی مرمت کے لئے کھلے دل سے روپیہ صرف کرنا پڑیگا۔

۱۱۔ رپورٹوں میں پرورش درختاں کے مضمون کو کہیں تفصیل کے ساتھہ اور کہیں مختصراً بیان کیا گیا ہے اور بعض میں تو اس مضمون کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔ گوجرانوالہ میں ۱۸ میلوں سیالکوٹ میں ۱۷ اور لاہور میں ۱۳ میلوں میں درخت نصب کئے گئے مگر انہی ضلعوں کے متعلق اعداد نہیں ملتے۔ سیالکوٹ میں سو درختوں سے

جو آمدنی ہوئی وہ ۴۳۰۰۰ روپیہ کی عظیم رقم تھی جس میں سے ۲۴۰۰۰ روپیہ خالص نفع کی بابت تھا اور گورداسپور میں کل آمدنی ۲۱۰۰۰ روپیہ تھی اور خرچ ۱۱۰۰۰ روپے۔کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ دوسرے اضلاع میں بھی جہاں بارش کافی ہوتی ہے درختوں کے نصب کرنے سے اتنا ہی فائدہ کیوں نہ حاصل ہو۔ڈسٹرکٹ بورڈ اس معاملہ کی اہمیت کو دن بدن تسلیم کر رہے ہیں اور عمدہ قابلیت والے سپرنٹنڈنٹوں کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔امرتسر گورداسپور اور ملتان نے ایسے اشخاص ملازم رکھے ہیں جنھوں نے لاہور کے باغوں میں تعلیم و ترتیب پائی ہے اور کرنال اور گوجرانوالہ کے داروغہ زرعی کالج لائلپور کے تعلیم یافتہ ہیں۔

۱۲ ۔ مواضعات کے حالات صحت کو ترقی دینے کی حقیقی خواہش بہت کم ضلعوں میں پائی جاتی ہے اور کئی صورتوں میں عملی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔انبالہ کے تین گاؤں میں پکے فرش بنوائے گئے جن کی نصف لاگت مقامی طور پر چندہ کے طور پر جمع کی گئی اور روہتک میں ہر تحصیل کے ایک گاؤں میں فرش بنوانے اور نالی نکاس کی سکیمیں زیر غور ہیں۔میلسی واقع ملتان میں حفظان صحت کے ٹیکس پر بڑی اچھی طرح عملدرآمد ہو رہا ہے اور ایک سکیم حفظان صحت جس میں کرنال کے سات گاؤں شامل ہیں ابھی تک تسلی بخش طور پر کام کر رہی ہے جن تجاویز پر ایکٹ دفعہ عمل درآمد شروع کیا جا چکا ہے اون کی کامیابی یا ناکامیابی کے متعلق رپورٹوں میں عموماً کوئی ذکر نہیں ہوتا اور چونکہ چھوٹے چھوٹے قصبات کے متعلق قانون وضع کرنے کا سوال زیر غور ہے اسلئے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی رائے میں اس مضمون پر زیادہ توجہ منعطف کرنی چاہئے تھی۔

۱۳—ہز آنر بہادر کے خیال میں امرتسر کی رپورٹ پھر اسدفعہ تعجب خیز طور پر غیر مفصل ہے اور اوس میں بورڈ کی کارگذاری اور اوس کے خاص امور کے متعلق بہت کم اطلاع درج ہے اور کہ راولپنڈی۔مظفرگڑھ اور گڑگاؤں کی رپورٹوں میں بہت سی مفید مطلب باتیں چھوڑدی گئیں ہیں۔لائلپور۔سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کی رپورٹیں بہت جامع اور دلچسپ ہیں اور صاحبان کمشنر اون سے دوسرے اضلاع کے متعلق اچھی طرح فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔ اخیر میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بورڈوں سے متعلقہ جملہ اصحاب پر عام اس سے کہ وہ سرکاری ہیں یا غیر سرکاری یہہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہہ اونکا فرض ہے کہ وہ اپنے کار و بار کے ساتھہ دیہاتی لوگوں کی دلچسپی پیدا کریں اور اسطرح بورڈوں کی استعداد میں اضافہ کریں اور پبلک سپرٹ کو بڑھائیں کیونکہ یہہ ہر دو امور دیہاتی حکومت خود اختیاری کی حقیقی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

حکم—حکم ہوا کہ آرائے متذکرہ کی نقول پنجاب کی قسمت ہائے کے صاحبان کمشنر اور اضلاع کے صاحبان ڈپٹی کمشنر و صاحب اکونٹنٹ جنرل پنجاب و صاحب سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری شعبہ عمارات و سڑکہا کے پاس ارسال کی جائیں اور گورنمنٹ ہند کے صیغہ تعلیم میں بھی بھیجی جائیں۔یہہ بھی حکم ہوا کہ آرائے مذکور اور اون کا ترجمہ پنجاب گزٹ انگریزی و اردو میں علی الترتیب شائع کیا جائے اور کہ اردو ترجمہ کی نقول صاحبان ڈپٹی کمشنر کو ڈسٹرکٹ اور لوکل بورڈوں کی اطلاع کے لئے بھیجی جائیں۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط۔ [illegible]

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

میونسپل نظم ونسق کی سالانہ رپورٹ ہائے بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ ہیلتھ ہال و کمیٹیاں (میونسپلٹیاں) نمبر ۲۸۷-مورخہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۸ ع۔

سالانہ رپورٹ ہائے انتظام میونسپل بابت سال سنہ ۱۷-۱۹۱۶ ع ملاحظہ سے گذری۔

حصہ اول

۱۔ سال سنہ ۱۷-۱۹۱۶ ع کے دوران میں میونسپلٹیوں کی تعداد میں کوئی تبدیلی واقعہ نہیں ہوئی لیکن باغبانپورہ و بھوگیوال۔ اچھرہ اور سمندری میں مشتہرہ رقبے قائم کئے گئے۔ انتخاب کے طریق کو متعدد میونسپلٹی ہائے میں جہانکہ وہ اب تک رائج نہیں تھا جاری کرنیکا سوال زیر غور ہے۔ اور طریق مذکور کو ایسی میونسپلٹیوں میں جاری کر دیا جائیگا جہاں اوس کی کامیابی کی معقول امید ہوگی انتخابات کے متعلق رپورٹیں تسلی بخش نہیں ہیں اور ان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بہت سے قصبوں میں اس طریق پر یا تو لاپرواہی سے عمل در آمد کیا جاتا ہے یا سخت مقابلہ کی صورت میں جہاں یہ مقابلہ عام طور پر کسی خاص اصول یا پالیسی کی بجائے شخصی یا قومی احساسات پر مبنی ہوتا ہے اس سے اکثر رشوت ستانی اور بد دیانتی سے کام لیا جاتا ہے۔ قسمت انبالہ میں شملہ کو چھوڑ کر ۳۹ خالی اسامیوں کے لئے صرف ۲۵ امیدوار تھے۔ قسمت ملتان میں کوئی مقابلہ نہیں ہوا اور تین اسامیوں کے لئے جو مظفر گڑھ میں خالی ہوئیں دو ممبر بلا مقابلہ منتخب ہوئے اور تیسری خالی رہ گئی۔ قصور میں بھی جہانکہ سات امیدواروں کی کوششوں نے انتخاب میں زیادہ دلچسپی پیدا کر دی تھی ۳۲۰ رائے دھندگان میں سے صرف ۲۴۸ رائے دینے کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے آئے اور ان میں سے بھی صرف ۱۹۰ نے رائیں دیں۔ برخلاف اس کے رہتک اپنی ناجائز کارروائیوں کے لئے بدستور مشہور ہے جس کی وجہ سے وہاں سب سے قابل آدمی انتخاب کے لئے اپنے آپکو پیش نہیں کرتے۔ جگادھری میں سنا گیا ہے کہ ایک پرچی کی قیمت ۲۰ روپیہ تک بڑھ گئی تھی۔ اور فاضلکا کے انتخاب کے متعلق جس میں یہ کہا گیا تھا کہ امیدواروں کا ۳۰۰۰۰ روپیہ خرچ ہوا ایک طویل تحقیقات کرنی پڑی جس سے دونوں فریق رشوت کے مجرم پائے گئے۔ صاحب کمشنر انبالہ نے رائے ظاہر کی ہے کہ انتخابوں میں بہت سا قیمتی وقت صرف ہوتا ہے۔ اور ان قصبوں میں جہاں انتخاب ہو رہا ہو ایک تہلکہ مچ جاتا ہے اور صاحب کمشنر جالندھر ظاہر کرتے ہیں کہ لوگوں میں ان امور کے متعلق جو ان سے تعلق رکھتے ہیں اپنے خیالات یا خواہشات کو بذریعہ انتخاب ظاہر کرنے کی کوئی عام قدر نہیں پائی جاتی اور ایک جائز کھلے مقابلہ کے حق میں یا رشوت اور بد دیانتی کے استعمال کے خلاف کوئی عام احساس نہیں پایا جاتا گو یہ الفاظ کسی قدر سخت ہیں لیکن جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس بات کے ساتھ اتفاق ظاہر کرنے پر مجبور ہیں کہ انتخاب کے متعلق عوام کی رائے ایسی اچھی نہیں ہے جیسی کہ ہونی چاہئے اور یہ امر جتلانا چاہتے ہیں کہ اب چونکہ نیابت بذریعہ انتخاب کو دن بدن اہمیت دی جا رہی ہے یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ ہر طرح کی کوشش کرکے اوس کے متعلق لوگوں کی رائے میں اصلاح کی جائے اس کا کسی قدر علاج تو قواعد اور نمونہ کے ضوابط سے جو حال ہی میں جاری کئے گئے ہیں ہو جائیگا اور اس سے بھی زیادہ رائے دھندگان کی قابلیت بڑھا دینے سے لیکن طریق انتخاب میں پوری کامیابی اول تو عوام کی صائب رائے پر منحصر ہے اور دوسرے امیدواروں اور اونکے کارندوں کی سیرت اور طرز عمل اور اونکے اس ارادہ پر منحصر ہے کہ وہ اون قابل نفرین پر عمل نہ کریں جو عام طور پر آجکل رائج ہیں۔

۲۔ جبکہ انتخابات کے متعلق حالات ایسے غیر تسلی بخش ہیں تو ساتھ ہی یہ معلوم کرکے خوشی بھی ہوتی ہے کہ لوکل انتظام کے واسطہ میں چند دیگر امور کے متعلق رفتہ رفتہ ترقی ہو رہی ہے۔ اجلاس کی تعداد جو میونسپل کمیٹیوں نے منعقد کئے عام طور پر کافی اور بہت صورتوں میں نہایت عمدہ رہی ہے فاضلکا کا نمبر سب سے اول ہے جس نے ۶۷ مفید اجلاس منعقد کئے ۶۱ امرتسر میں ۵۵ انبالہ اور شملہ میں ۳۵ ملتان میں۔ اور ملتان میں ۳۰ و ۳۵ فیروزپور و جلالپور جٹاں اور کنجاہ میں۔ صرف چند مشتہرہ رقبوں میں اجلاس اول تعداد سے بھی کم رہے اور اس بارہ میں ناکامی بھی اوس سادہ قسم کی گورنمنٹ کی ضرورت کی علامت سمجھنی

چاہئے جسکا چھوٹے قصبوں کے مجوزہ مسودہ میں انتظام کیا جا رہا ہے اجلاس میں ممبروں کی حاضریوں کی رپورٹ عام طور پر تسلی بخش ہے یہہ کہدینا کرن میں ۹۷ فیصدی تک پہونچ گئی تہی شاہ آباد میں ۹۵ جالندھر میں ۹۰ فیصدی اور بہادر گڑہ و گوہانا اور سولی پت میں ۸۵ فیصدی سے اوپر مگر ہز آنر بہادر دیکھتے ہیں کہ حصار-کرنال جگادہری - انبالہ - فاضلکا و چونیاں - راولپنڈی - عیسیٰ خیل - دینا نگر - راجنپور اور گوجرانوالہ نیز دہرمسالہ اور مری کے پہاڑی مقاموں میں غیر سرکاری ممبروں کی حاضری ۷۰ فیصدی سے کم تہی اور اون اجلاس کی تعداد جو ممبروں کے غیر حاضر ہونے کے باعث بے سود ثابت ہوئے ہانسی بہوانی - کرنال - فیروز پور - میانی اور راولپنڈی میں بہت زیادہ تہی۔

۳—میونسپل سوالات کے متعلق ممبروں کے طرز عمل کی بہت سی صورتوں میں اب بہی اصلاح کی گنجائش ہے مثال کے طور پر صاحب کمشنر انبالہ لکہتے ہیں کہ اونکی قسمت میں میونسپلٹیوں کے ممبران چہوٹے چہوٹے معاملات کے متعلق بہت جہگڑا اور تنازعہ کرتے ہیں اور کہ اس سے اونکو میونسپلٹی کے عام کام میں اصلی دلچسپی لینے میں رکاوٹ ہوتی ہے صاحب کمشنر جالندھر نے میونسپلٹی جالندھر میں رفاہیت عامہ کا حقیقی خیال پایا ہے لیکن چہوٹے قصبوں میں بالکل نہیں اور بہت سے صدر مقامات میں اگرچہ بڑے بڑے سوالات عام طور پر رفاہ عام کی اغراض کو مد نظر رکھکر فیصل کئے جاتے ہیں لیکن چہوٹے معاملات میں جہاں ذاتی فوائد کا تعلق ہوتا ہے ذاتی خیال یا تعصب پیدا ہو جاتا ہے ہز آنر یہہ معلوم کرکے خوش ہیں کہ صاحب کمشنر لاہور میونسپلٹی ہائے لاہور و امرتسر کی پبلک سپرٹ اور اوس یک جہتی کی تعریف کرتے ہیں جس سے وہ اپنا کام چلاتی ہیں اور کہ صاحب کمشنر ملتان کو ملتان میں بڑی اصلاح معلوم ہوئی ہے جہانکہ ایک ہوشیار تنخواہ دار سیکریٹری مقرر کرنے سے میونسپلٹی کے انتظام میں جان پڑ گئی ہے اور ممبر اون سوالات کے بارہ میں جو اونکے سامنے پیش ہوتے ہیں عوام کے فوائد کو زیادہ مد نظر رکہتے ہیں بیشک یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ کے بڑے قصبوں میں جہاں تعلیم کافی ہے اور بیرونی معاملات کی عام واقفیت زیادہ ہے ممبران رفتہ رفتہ فرائض عامہ کو بخوبی سمجھنے لگ گئے ہیں جس کے بغیر شہری حکومت خود اختیاری ناممکن ہوتی ہے لیکن بہت سے چہوٹے قصبوں میں مقامی عناد اور قومی تعصب ترقی کر رہا ہے اور یہہ اعلیٰ اور باتعریف انتظام کے راستہ میں ایک بہاری رکاوٹ ہیں بڑے اور چہوٹے قصبہ کے درمیان صدر مقاموں کی میونسپلٹیاں ہیں جہاں بقول صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ ممبر بحیثیت اپنے ذاتی اور قومی مفاد پر اوس وقت تک مفاد عامہ کو ترجیح دیتے ہیں جبتک کہ ذاتی اغراض وغیرہ کا اون کے ساتھہ کوئی تعلق نہو اور مفاد عامہ بالکل صریح نہ ہو۔

۴—کمیٹیاں عام طور اپنے قانونی فرائض کو تسلی بخش طریق میں سر انجام دے رہی ہیں لیکن گذشتہ سال کی رپورٹ کی طرح اب بہی انپر مفصل نکتہ چینی نہیں کی گئی تاہم دو باتیں ایسی ہیں جن کا تدارک ضروری ہے یعنی غیر سرکاری ممبران چہوٹے چہوٹے امور کے متعلق انتظامی اختیار اپنے ہاتھہ میں رکھنا چاہتے ہیں اور اصلی اہم معاملات میں دلچسپی لینے سے جی چراتے ہیں اول الذکر کا اظہار اوس حد سے زیادہ دلچسپی سے ہوتا ہے جو فرداً فرداً عمارتوں کی درخواستوں اور دیگر چہوٹے چہوٹے ذاتی سوالوں کے متعلق ظاہر کی جاتی ہے جس سے بسا اوقات کمیٹی کے انتظامی افسروں میں وہ حسد پیدا ہو جاتا ہے جس کے خلاف گذشتہ سال کے ریویو میں رائے زنی کی گئی تہی اور ان باتوں پر جو وقت صرف ہوتا ہے اور توجہ دی جاتی ہے اگر اوس کا تہوڑا سا عرصہ بڑے بڑے معاملات کے متعلق صرف کیا جائے تو بہت جلد ترقی ہوسکتی ہے میونسپلٹیوں کی غالب تعداد میں کثرت آبادی اور خوراک اور دودھ کی بہمرسانی کا انتظام کرنے کے لئے کوئی حقیقی کوشش نہیں کی گئی ہے جہنگ اور ملتان میں قصبہ بسانیکی سکیمیں منظور ہوچکی ہیں لیکن ایکٹ کی دفعہ ۱۹۳ کی شرط پر کمیٹیوں کی زیادہ توجہ درکار ہے خوراک اور دودھ کی نگرانی اکثر کسی اسسٹنٹ سرجن کے وقتاً فوقتاً معائنوں تک ہی محدود رکھی جاتی ہے اور ضوابط کو بے دلی سے نافذ کیا جاتا ہے تاہم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس امر کو اطمینان سے دیکھتے ہیں کہ کئی میونسپلٹیوں میں ان سوالات پر سنجیدگی سے توجہ دی جا رہی ہے اور کہ جدید ضوابط زیر غور ہیں میونسپلٹیوں کی امداد کی غرض سے گورنمنٹ نے حال ہی میں نمونے کے ضوابط مرتب کئے ہیں جو اگرچہ جامع نہیں لیکن مقامی جماعتوں کو مفید رہنمائی کا کام دے سکتے ہیں۔

تعلیم اور طبی امداد ایسے امور ہیں جنمیں تقریباً تمام کمیٹیاں قابل بخش دلچسپی ظاہر کر رہی ہیں۔ لیکن یہہ معلوم کرکے افسوس ہوتا ہے کہ سال بھر میں خوش حیثیت اشخاص سے طبی امداد کیلئے فیس کے فراہم کرنے میں بہت کم ترقی کی گئی ہے یا کوئی ترقی نہیں کی گئی اور یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر مزید توجہ درکار ہے ہز آنر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ بنگا میں ایک جدید شفا خانہ کی تعمیر کے لئے ۹۷۴۵ روپیہ کی رقم ایسے چندوں سے فراہم ہوئی جو لوگوں نے اپنی خوشی سے دئے اور راولپنڈی میں اسی قسم کی غرض کے لئے ۴۰۰۰۰ روپیہ جمع کیا گیا۔

۵—رپورٹوں میں بہت سے غیر سرکاری ممبروں کی عمدہ کار گذاری کا ذکر کیا گیا ہے صدر مقامات کی صورت میں رائے صاحب لالہ گنگا رام اور دی اکبر محمد (انبالہ) رائے بہادر لالہ شامداس (ہوشیارپور) رائے بہادر پنڈت دیوی چند (جالندھر) آنریبل سردار بہادر سردار گجن سنگھ (لودھیانہ) خان بہادر محمد علی خان قزلباش اور رائے بہادر ملکھی رام (لاہور) رائے بہادر لالہ گوپالداس اور خان بہادر شیخ غلام صادق (امرتسر) لالہ رادھا کشن (منٹگمری) رائے بہادر دیوان گنپت رائے سی-آئی-ای (ڈیرہ غازیخان) رائے بہادر بوٹا سنگھ سی-آئی-ای (راولپنڈی) کا ذکر کیا گیا ہے اور چھوٹے قصبوں کے متعلق مسٹر جے سٹوارٹ (کالکا) رائے بہادر لالہ تارک چند آئی-ایس-او (لیہ) مسٹر جے پاول (مری) پادری کینن گلفورڈ (ترنتارن) اور لالہ ٹیک چند (جگادھری) کی ہمت کی خاص طور پر داد دی گئی ہے۔

دوسرا حصہ—محصولات

۶—سال کے دوران میں محصولات کی آمدنی گذشتہ سال سے بقدر ۲ لاکھ کے زیادہ تھی اس بیشی میں محصول چونگی کی بابت ۱½ لاکھ روپیہ ہے اور اوسکی کل آمدنی ۳۰ لاکھ کے قریب ہوتی ہے جو گذشتہ سالوں کی آمدنی سے زیادہ ہے قسمت انبالہ کے سوائے یہہ افزادی عام طور پر ہوئی ہے سب سے زیادہ قابل ذکر آمدنی راولپنڈی (۴۷۰۰۰ روپیہ) لاہور (۳۵۰۰۰ روپیہ) گوجرانوالہ (۲۶۰۰۰ روپیہ) امرتسر (۱۹۰۰۰ روپیہ) اور سیالکوٹ (۱۲۰۰۰ روپیہ) میں ہوئی اور اسکی وجہ زیادہ تر قیمتوں کا بڑہ جانا ہے جس سے شرحیں بلحاظ مالیت نفع بخش ہو گئیں اور اوس کمی کی بھی کافی سے زیادہ تلافی ہوگئی جو عمارتی مصالحہ اور دیگر اشیاء کی درآمد میں واقع ہوگئی تھی جن کا استعمال جنگ کیوجہ سے کم ہوگیا ہے۔ راولپنڈی میں بیشی کی زیادہ تر وجہ وہ درآمد ہے جو حکام فوج کے غیر معمولی مطالبات کو پورا کرنیکیلئے ہوئی گوجرانوالہ میں واپسیاں ۳۰ سے زیادہ ہوئیں جہاں وہ ۳۸ فیصدی تک پہنچ گئیں اور قصور میں ان واپسیوں کی تعداد ۳۵ فیصدی۔ کیمبلپور میں ۲۹ فی صدی امرتسر میں ۲۴ فی صدی اور لودھیانہ میں ۲۱ فیصدی تھی ہز آنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ گوجرانوالہ میں چونگی کی بجائے ٹرمینل ٹیکس عائد کرنے کے متعلقہ تجاویز اب گورنمنٹ کی خدمت میں ارسال کردی گئی ہیں اور کہ صاحب کمشنر جالندھر میونسپلٹی لودھیانہ کے سامنے اسی قسم کی اصلاح پیش کرنے والے ہیں—فاضلکا اور مکتسر میں تو محصول چونگی کی بجائے ٹرمینل ٹیکس عائد ہوچکا ہے اور پاکپتن میں اوسکے عاید کرنے کو صرف اسوجہ سے ملتوی کرنا پڑا ہے کہ وہاں سے ریلوے عارضی طور بند کردی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پہلی دو میونسپلٹیوں میں تبدیلی نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہے اور اگرچہ دیگر مقامات میں اوسکے عملی نتائج کے متعلق رائے ظاہر کرنے کا ابھی کوئی موقع نہیں ہے۔ مگر ہز آنر بہادر کو امید ہے کہ آئندہ سال کی رپورٹ میں اس معاملہ کے متعلق مفصل کیفیت درج ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آخر کار اس قسم کے ٹیکس نے لوگوں کی کماحقہ توجہ اپنی طرف ملتفت کرلی ہے اور جالندھر جگراؤں حصار بھوانی ریواڑی پلول روہتک کرنال انبالہ شہر لاہور اور امرتسر میں اس پر غور کیا جا رہا ہے ایسے قانون وضع کرنے کا سوال جن سے لوکل گورنمنٹ کو بعض صورتوں میں محصول چونگی کی جگہہ ٹرمینل ٹیکس عائد کرنے کی تجاویز کے منظور کرنے کا اختیار حاصل ہو جائے اب زیر غور ہے اور اگر پاس ہوگیا تو اوس سے اس ٹیکس کو زیادہ وسیع پیمانے پر عاید کرنے میں سہولت ہوجائیگی۔

۷—سال ہذا کی رپورٹوں میں خاص ٹیکسوں کے اثر کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے ٹیکس ملکی سب سے زیادہ عام ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی زیادہ مقبولیت حاصل نہیں کر رہا۔ تشخیص کا کام پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اور جب وہ ایک دفعہ تشخیص کر دیا جاتا ہے تو مشہور اوس کی نظر ثانی

کرنا پسند نہیں کرتے ۔ انبالہ میں اس ٹیکس کی آمدنی جوں کی توں ہے ۔ لیکن اگرچہ پڑتال کرنے والوں نے مکرر تشخیص کی رائے دی ہے مگر میونسپل کمیٹی نے ابھی تک اس سوال کو ہاتھ میں نہیں لیا۔

برخلاف اس کے میونسپل کمیٹی سرگودہ نے ٹیکس مکان کی شرح کو دوگنا کر دیا ہے گورنمنٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی عمارتوں کو محصول سے مستثنٰی کرنے کا سوال حال ہی میں اٹھایا گیا ہے اور اوس اطلاع سے جو فراہم کی گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوس طریق کے متعلق عملی طور پر بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔

دراں حالیکہ ہر ایک معاملہ کا فیصلہ اوس کے حالات مطابق کیا جائے گورنمنٹ اس قسم کی عام مستثنیات سے میونسپل خزانوں کی آزادانہ ترقی کو روکنا نہیں چاہتی اور اوس نے اس معاملہ کو مقامی جماعتوں کے اقتضائے رائے پر چھوڑ دینے کا فیصلہ کر دیا ہے کلی رقبہ جات مشتہرہ میں ٹیکس رہائشی عائد کیا گیا ہے اور گمان غالب ہے کہ رقبہ جات مشتہرہ میں یہ ٹیکس عام طور پر ٹیکس پیشہ کی جگہ عائد کیا جائیگا کیونکہ موخر الذکر ٹیکس کے متعلق قانونی دقتیں پیش آتی رہی ہیں ــــ سال کے دوران میں کوئی جدید ٹیکس اب یا محصول آب عائد نہیں کیا گیا اگرچہ ریواڑی میں راہداری ٹیکس کا سوال زیر غور ہے اور راوں آرائے کے لحاظ سے جو جناب ممدوح نے اپنے گذشتہ سال کے ریویو میں ظاہر کی تھیں اس بارہ میں ترقی نہ ہونا مایوس کن ہے۔

تیسرا حصہ حسابات

۸ ـ میونسپلٹیوں کی کل آمدنی ۷۴۳۵۰۶۲ روپیہ سے بڑھکر ۸۲۰۰۴۱۸ روپیہ ہوگئی اور اس طرح تقریباً سنہ ۱۵-۱۹۱۴ع کے اعداد کے برابر ہوگئی گورنمنٹ عطیہ جات کو نظر انداز کرکے پہلے پیشی سنہ ۱۲-۱۹۱۱ع اور اور سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع کے درمیان ۶۸ لاکھ سے بڑھکر ۷۴ لاکھ ہو گئی یعنی صرف ۱۰ فیصدی بڑھی اور اتنا ہی عرصہ میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کی آمدنی میں ۴۰ فیصدی سے زیادہ کا اضافہ ہوا ٹیکس کا چونکہ سال ملا کی بابت ۲ روپیہ ۱۲ آنہ ۶ پائی فی کس ہوتا ہے سو محصول چونگی میں جو بیشی ہوئی ہے وہ پہلے بیان کی جا چکی ہے کئی دیگر مدات میں بھی کچھ ترقی ظاہر ہوتی ہے ٹیکس پیشہ کی توسیع کی وجہ سے ۱۹۷۷ روپیہ کے مقابلہ میں ۱۵۳۹۱ روپیہ وصول ہوا اور شرح ۶۰۰۷۴ روپیہ سے بڑھکر ۶۳۶۰۷ روپیہ ہو گئی ٹرمونل ٹیکس پہلی دفعہ ہی حسابات میں شامل کئے گئے ہیں اور اس سے ۳۴۰۷۵ روپیہ وصول ہوئے فروخت اراضی کی آمدنی گذشتہ سال کی ۲۱۲۴۸۳ روپیہ آمدنی کے مقابلہ میں (جو ایک غیر معمولی طور پر تھی) ۳۳۹۲۰۵ روپیہ آمدنی ہوئی فروخت آب کی فیسیں ۲۸۰۰۴۳ روپیہ سے بڑھکر ۲۹۴۲۴۴ روپیہ ہو گئیں اور ضلع شملہ کی اضافہ شدہ محاصلات اور امرتسر کی سکیم کے جاری ہونے سے محکمہ جات بجلی کی فیسیں ۱۶۴۵۸۰ روپیہ سے بڑھکر ۴۷۴۲۱۹ روپیہ ہو گئیں۔

فنڈ کے عطیہ جات کی رقم ۲۵۱۵۳۴ سے کم ہوکر ۲۲۲۶۸۵ روپیہ رہ گئی۔

سال کا مجموعی خرچ عملی طور پر اوتنا ہی تھا جتنا کہ ۱۶-۱۹۱۵ کا یعنی ۷۰۵۵۱۳۶ روپیہ یعنی بمقابلہ ۷۰۲۹۸۶۱ روپیہ اور کہ اختتام سال پر میزان بقایا ۳۰ سے بڑھکر ۴۰ لاکھ ہو گئی زیر مد بہم رسانی آب خرچ ۶۴۵۲۲۶ روپیہ سے کم ہو کر ۶۳۹۰۲۰ روپیہ رہ گیا زیر نالی ہائے نکاس ۱۳۴۵۴۶۰ روپیہ سے کم ہو کر ۱۲۳۴۳۷۲ روپیہ رہ گیا اور زیر طاعون ۵۰۷۳۶ روپیہ سے ۲۶۷۰۹ روپیہ زیر تعمیرات سرکاری عمارات خرچ ۱۴۷۹۰۵ روپیہ سے کم ہوکر ۱۳۹۸۶۷ روپیہ رہ گیا لیکن زیر مد سڑکہائے خرچ ۵۶۰۸۸۹ روپیہ سے بڑھکر ۶۶۰۴۰۶ روپیہ ہو گیا طبی احتیاجات ۶۸۹۸۳۱ روپیہ سے بڑھکر ۷۱۸۶۲۴ روپیہ ہو گئے سررشتہ تعلیم کا خرچ ۵۷۵۹۰۶ روپیہ سے بڑھکر ۶۰۷۸۵۸ ہو گیا اور اگرچہ ان فنڈوں محکموں کی طرف سے شکائتیں موصول ہوتی رہتی ہیں کہ ان کو کافی روپیہ نہیں ملتا تاہم کمیٹیاں اون کے مطالبات کا پورا حساب خیال رکھتی ہیں اور اپنی طاقت کے مطابق حتی الوسع اون کے پورا کرنیکی کوشش کرتی ہیں۔

۹ــــ عام اصلاحات کی بڑی سکیموں کی ایک تعداد زیر غور ہے ۔ ان میں غالب تعداد نکاس کی سکیموں کی ہے۔ لاہور میں زمیں دوز بدر رو کی سکیم گورنمنٹ کو ارسال کر دی گئی ہے اور اوسکے علاوہ

کمیٹی بہم رسانی آب میں اضافہ کرنے کے لئے امداد کرنے اور ذخیرہ کے ذرائع کے تیار کرنے کے متعلق بھی غور کر رہی ہے۔ اسپر واٹر ورکس کی توسیع کرنیکی نسبت کم خرچ ہوگا اور غالباً امرتسر میونسپلٹی بھی اس طریق پر عملدرآمد کریگی۔ جالندھر میں نالی نکاس کی ایک سکیم کو جسپر پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوگا گورنمنٹ نے منظور فرما لیا ہے اور اوس کے لئے روپیہ بہم پہنچانے کے واسطے دو لاکھ روپیہ کے قرضہ کی درخواست کردی گئی ہے۔ لائلپور کے لئے برقی سکیم جسپر تین لاکھ روپیہ صرف ہونا ہے تا حال زیر غور ہے۔ ملتان کے لئے واٹر ورکس و برقی اور بدر رو کی سکیمیں زیر غور ہیں۔ کمیٹی کو گورنمنٹ سے واٹر ورکس کیلئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور بدر رو کے لئے ایک لاکھ روپیہ ملا ہے۔ نیز جھنگ مگھیانہ کیلئے ایک بڑے خرچ والی بدر رو کی سکیم مکمل ہو گئی ہے اور اوس کے علاوہ انبالہ میں واٹر ورکس کی اصلاح کیلئے بورڈ حفظان صحت نے ۹۰۰۰۰ روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔ میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ نے ایک مفید تجویز تیار کی ہے جسمیں ایک جدید اسپتال بدر رو واٹر ورکس اور برقی سکیمیں شامل ہیں۔ اوس کے لئے روپیہ کا انتظام کیا جارہا ہے۔ بڑی بڑی سکیمیں بہت کم ایسی ہیں جنکو میونسپلٹیاں گورنمنٹ کے عطیہ کے بغیر شروع کر سکتی ہیں تاہم جناب نواب افٹننٹ گورنر بہادر اولمیں یہہ خوش آئند علامات دیکھتے ہیں کہ کمیٹیاں بہتر حالات کی ضرورت کو محسوس کرتی ہیں۔ خاصکر کہ حفظان صحت کے متعلق اور اونکے حاصل کرنے کیلئے عملی کارروائی کرنیکو تیار ہیں۔

۱۰۔ کئی میونسپلٹیوں نے اختتام سال پر ایسے بقایا دکھائے جو پہلی نظر میں غیر ضروری طور پر بڑے معلوم ہوتے ہیں لیکن تقریباً ہر ایک صورت میں وہ ایسی رقم ظاہر کرتے ہیں جو کسی زیر غور سکیم پر خرچ کرنے کیلئے درکار ہے۔ امرتسر کمیٹی کا جو دو لاکھ روپیہ جمع ہے اوس میں سے ۶۹۰۰۰ روپیہ سرکاری عطیات کی بابت ہے اور ۶۲۰۰۰ روپیہ پہلے ہی خاص کاموں کے لئے مختص کر دیا گیا تھا۔ ملتان کے ۳¾ لاکھ کے بقایا اختتام سال میں سے ۲½ لاکھ گورنمنٹ عطیہ کی بابت ہے اور قیدہ غالباً ۱۳۷۴۵۷ کا روپیہ نقد جاری ہی آئندہ ابتدائی تعمیرات پر صرف کرنے کے لئے درکار ہوگا۔ انبالہ کے پاس اختتام سال پر ۱۰۳۳۳ روپیہ کا بقایا تھا لیکن اسمیں سے ۹۰۷۱۰ روپیہ واٹر ورکس کے عطیہ کی بابت ہے اور بقایا اسقدر بھی نہ تھا کہ اوس سے غیر ادا شدہ قرضہ اتر سکے۔ راولپنڈی۔ ادن خن۔ ڈنگا اور ساہیوال میں بقایا جات اختتام سال مجوزہ اقل مقدار سے کم تھے۔ جسکی حسب معمول وجہ یہہ ہوگی کہ محصول چنگی کی آمدنی میں غیر متوقع کمی ہوگئی۔

۱۱۔ لوکل فنڈوں کے متعلق صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کی رپورٹ پنجاب گزٹ مورخہ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ء میں شایع ہوچکی ہے۔ اور رپورٹ مذکور کے اعداد میں کوئی تفاوت ہو تو موجودہ رپورٹ میں شایع کردہ اعداد کو جنکا مقابلہ تازہ ترین اطلاع سے کر لیا ہے درست سمجھنا چاہئے۔

چہارم — عام

۱۲۔ مجموعی طور پر یہہ سال صحت کے لحاظ سے اچھا رہا اور جہلم اور راولپنڈی میں طاعون کے سوا کوئی سخت وبائی بیماری نہیں ہوئی۔ ان دونوں مقامات میں بیماری کے انسداد کیلئے سرگرمی سے انتظامات کئے گئے اور اگرچہ وہاں کے باشندگان نے بہت کم امداد دی تاہم ان انتظاموں میں کامیابی ہوئی راولپنڈی میں مسلسل طور پر بار بار طاعون پر جانیکا معاملہ ابھی تک زیر تحقیقات ہے اور اناج کے ذخیرہ رکھنے کے طریق میں مکمل اصلاح کرنیکی سفارش کی گئی ہے۔

جولائی سنہ ۱۹۱۷ء میں پانچ گھنٹوں میں ۹ انچ بارش ہونیسے قصبہ مکذر کا بہت سا حصہ تباہ ہو گیا وہاں مکرر تعمیر ایک باقاعدہ سکیم کے مطابق عمل میں آرہی ہے جس سے قصبہ کی بڑی حد تک اصلاح ہوجائیگی اور اس کو آئندہ طغیانی سے بچانیکے خیال کو مد نظر رکھکر تجاویز کی گئی ہیں۔ قصبہ جھجر میں بھی بہت سے مکانات طغیانی سے بہ گئے اور میونسپل کمیٹی کو مصیبت زدگان کی مالی امداد کرنی پڑی۔

بعض میونسپلٹیاں دائیاں ملازم رکھکر بچوں کی اموات کی تعداد میں کمی کرنیکی کوشش کر رہی ہیں اور گورنمنٹ نے حال ہی میں اسبارہ میں ایک گشتی چٹھی جاری کی ہے۔ جو امید ہے کہ اس اہم ترین معاملہ میں مزید ترقی کرنے میں امداد دیگی۔

حکم — حکم ہوا کہ مذکورہ بالا آرائے کی نقول صاحبان کمشنر قسمت ہائے و ڈپٹی کمشنران پنجاب و صاحب سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری شعبہ عمارات سڑکہائے کو ارسال کی جائیں - اور گورنمنٹ ہند صیغہ تعلیم کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

علاوہ ازیں حکم ہوا کہ آرائے مذکور اور اون کے ترجمہ کو پنجاب گورنمنٹ گزٹ انگریزی و اردو علی الترتیب میں شایع کیا جائے۔ اور کہ اردو ترجمہ کی نقول صاحبان ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں میونسپل کمیٹیوں اطلاع کیلئے ارسال کی جائیں۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر .
دستخط او-ایف-ایم-کین
فنانشل سکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۲۳۳۰ - سی ایس — ۴۰۰ — ۱۵-۲-۱۹۱۸ — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

نمبر ۷] لاہور ــ ۱۵ فروري (مطابق ۲۲ فروري) سنہ ۱۹۱۸ع ــ یوم جمعہ [جلد ۲۶

حصہ دویم

عام

نظم و نسق جنگلات پنجاب کي کار گذاري کي رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۷ ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ جنگل نمبري ۲۸۲ مورخہ ۵ جنوري سنہ ۱۹۱۸ع۔

نظم و نسق جنگلات پنجاب کي کار گذاری کي رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۷ ع مرسلہ صاحب کنسر ویٹر جنگلات پنجاب ہمراہ چٹھي صاحب موصوف نمبری ۲۲۰۱۔الف مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ ع۔

ملاحظہ سے گذري۔

۲۔ سال زیر ریویو کے دوران میں رقبہ زیر اہتمام محکمہ جنگل میں ۵۸۴،۳۴ مربع میلوں کي خالص کمي ہوئي۔ اسکي وجہ تقریباً تمامتر یہ ہے کہ ملتان کي بنجر اراضیات کو آبادي کي اغراض کے لئے ۲۲۱۰ ... ۔

گئی۔ لیکن رقبہ زیر کاشت جنگل میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ کیونکہ سرکار کی یہہ پالیسی نہیں ہے کہ میدانوں کے ایسے رقبوں کو جنگل سے خارج کر دے جو بعد ازاں ایندھن کی رکھہ کے طور پر استعمال ہو سکتے ہوں۔ اون رقبہ جات کا بندوبست اب مکمل ہو چکا ہے جو چوہنا وطانی کے آبپاش شدہ ذخیرہ کیلئے اور منٹگمری میں ماہداری اداکرن کی چرائی کے واسطے مخصوص ہیں اور بندوبست کانگڑہ کی پیچیدہ گیوں کو اس طریق میں حل کرنے کے متعلق مزید کارروائی کی گئی ہے جو گذشتہ سال کے ریویو میں تجویز کیا گیا تھا۔ اگرچہ ابھی تک اون رقبہ جات کے انتخاب کا کام ختم کرنا ممکن نہیں ہو سکا جنکو محکمہ جنگل مقررہ عرصوں کے بعد بند کو دینے کے طریق کے مطابق اپنے قبضہ میں رکھیگا اور قرق جنگلو انتظام کیلئے ڈپٹی کمشنر کے سپرد کیا جائیگا۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر امید کرتے ہیں کہ رقبہ جات جنگل کو انتظام کی غرض سے افسران ضلع کے سپرد کرنے کے متعلق مزید کارروائی جہانتک ممکن ہو جلد کی جائیگی۔ کیونکہ اس سے لوگوں کو سرکار کی اوس خواہش کا عملی ثبوت مل جائیگا کہ وہ جہانتک ممکن ہو سکے بندشوں کو رفع کرنا چاہتی ہے۔ اور اسطرح وہ اون رقبہ جات کو جو حفاظت اور مکرر پود کیلئے منتخب کئے جاویں مقررہ میعاد کے بعد بند کر دینے کی سکیم کو اختیار کرنے پر رضامند ہو جائینگے۔ ضلع کانگڑہ میں گورنمنٹ نے چانے کاشت کرنے والوں کے اون حقوق کا جو وہ انکی معاوت اور اونکے ملحقہ بنجر اراضیات پر استفادہ درختوں کے متعلق طلب کرتے ہیں فیصلہ کرنے میں نہایت کشادہ دلی اور عملی سرگرمی کا ثبوت دیا ہے۔ ریاست بشہر میں ستلج ویلی کے جنگلات کے بندوبست کی ترمیم کا کام بہت سارا ختم ہو چکا ہے اور وہ سال رواں کے اختتام تک مکمل ہو جانا چاہئے۔ سارس الانظام کی میعاد جسکی رو سے یہ جنگلات کٹائی کے لئے ٹھیکہ پر دئے جاتے ہیں مارچ سنہ ۱۹۱۸ع میں ختم ہوگی۔ اور اوسکے بعد محکمہ جنگل خود وہاں کٹائی کا کام کیا کریگا۔

۲۔ دو جدید آبپاش شدہ ذخیرے ایک قیرانہ واقع نہر اپر باری دوآب میں اور دوسرا ظفر واقعہ نہر اپر جہلم میں سال زیر ریویو کے دوران میں منظور کئے گئے۔ چھانگا مانگا آبادیوں میں ۷۰۰۰۰ ایکڑ کا آبپاش شدہ ذخیرہ رکھنے کی سکیم اب مکمل ہو گئی ہے اور نہر لوئر باری دوآب پر خانیوال اور چیچہ وطنی کے ذخیروں کے متعلق قبل ازیں بہت بڑی حقیقی ترقی کی جا چکی ہے جب یہ ذخیرے پورے طور پر نشو و نما پا جائینگے تو یہہ ایندھن کی نہایت کار آمد رکھیں بن جائینگی اور گورنمنٹ کو ان سے خاصہ فائدہ ہوا کریگا۔ پودوں کا پالے سے تلف ہو جانا ایک ایسا نقص ہے جس کی وجہ سے ایک بڑی حد تک اس بات کا فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ لگانے کے لئے کس قسم کے درختوں کو منتخب کرنا چاہئے۔

لیکن ہز آنر کو امید ہے کہ صرف اس وجہ سے مختلف اقسام کے درختوں کو کافی تعداد میں لگانے کے کام میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوگی اور اس بارہ میں عملی تجربے جاری رکھے جائینگے۔ اون رقبہ جات میں جہان درختوں کے لگانیکا کام شروع کرنا ممکن نہیں ہو سکا زمین عارضی کاشت کے لئے دے دی گئی ہے جس سے ایک تو معقول آمدنی ہو جاویگی اور دوسرے یہہ کہ بعد ازاں درخت بڑی اچھی طرح لگ سکینگے۔

۳۔ ایسے مقدمات کی تعداد میں جو عدالت میں پیش ہوئے یا جن میں طرفین نے خود ہی فیصلہ کر لیا اور نیز نا جائز چرائی اور آتش زدگی کی وارداتوں کی تعداد میں نمایاں کمی ہو جانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں اور محکمہ جنگل کے باہمی تعلقات رفتہ رفتہ اچھے ہو رہے ہیں

سال زیر ریویو کے دوران میں جنگل کے جرائم ۱۰۵۱۲ سے گھٹکر ۹۳۵۷ رہ گئے یہہ تخفیف شدہ تعداد گذشتہ تین سالوں کی اوسط تعداد سے ۱۳۷۶ کم ہے اس کمی میں ہر قسم کے جنگل کے جرائم شامل ہیں اور اسکی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ سنہ ۱۹۱۶ع کے موسم برسات میں بہت اچھی بارشیں ہوئیں اور سنہ ۱۹۱۷ع کے موسم بہار میں بھی خاص طور پر زیادہ بارشیں ہوئیں جس کے باعث جنگلات کے باہر بھی ہر ایک قسم کا چارہ بکثرت پیدا ہوا۔ اسلئے سال زیر ریویو کے دوران میں جنگل آگ سے محفوظ رہے۔ آگ کی صرف ۱۹۰ وارداتیں ہوئیں جن سے ۳۹۹۹ ایکڑ جنگل کو نقصان پہنچا۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ دو سالوں کے آتش زدہ ایکڑوں کی تعداد ۱۸۵۱۱ اور ۴۱۵۷۸ ہے۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ معلوم کرکے خوش ہوئے ہیں کہ امسال آتشزدگی کی صرف دس ایسی وارداتیں ہوئیں ہیں جنکو

صحیح طور پر دشمنی والی کہا جا سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جہلم اور راولپنڈی میں جہاں ایسی واردات صرف ایک ظہور میں آئی ہے امسال جرائم کی حالت میں خوش آئندہ اصلاح ہوئی ہے جسکی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ محفوظ رقبہ جات میں حال میں مفت چرائی کی اجازت دیدی گئی ہے اسلئے اب اسبارہ میں کچھ امید ہو سکتی ہے کہ فراخدلی کی پالیسی سے جسپر اب عمل در آمد کیا جا رہا ہے لوگ جنگلات کو آگ سے محفوظ رکھنے کے متعلق مشترکہ ذمہ واری کے اصول کا خیر مقدم کرنے لگ جائینگے اور یہہ ایک ایسا اصول ہے جو صرف اوسی حالت میں رائج ہو سکتا ہے جب قانون میں ایسی ترمیم کردی جائے کہ اوسکی رو سے آتش زدگی کی ایسی وارداتوں کے لئے جو عداوت پر مبنی ثابت ہوں مارے علاقہ کو سزا مل سکے۔

اس قسم کی ترمیم کی ایک تجویز گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کیگئی ہے درینا ثنا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب کنسرویٹر کے ساتھ اسبارہ میں اتفاق کرتے ہیں کہ لوگوں کو محکمہ کی کارگذاری میں اسطرح شریک کرنے کی بہت کچھہ گنجائش ہے کہ دیہاتیوں کو محکمہ جنگل میں معقول اسامیاں اوس طریق میں دیدی جائیں جو تحصیل ہالے مری اور کوہالہ میں کامیاب ثابت ہوا ہے جیسا کہ صاحب کنسرویٹر نے بیان کیا ہے کہ لوگ حفاظت جنگل کی جو مخالفت کرتے ہیں وہ در اصل زیادہ تر اپنی بہبود کے خیال سے کرتے ہیں اور یہہ ایک ایسا امر واقع ہے جسکو محکمہ والے بھی تسلیم کرتے ہیں۔

۴۔سال کے دوران میں چرائی کے لئے کھولے ہوئے رقبہ میں خفیف کمی ہوئی ہے۔جس سے سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کی غیر معمولی حالت سے کمی ظاہر ہوتی ہے جبکہ خشک سالی کی وجہ سے رکھوں کو مفت چرائی کے لئے کھولنا ضروری ہوا تھا۔ لیکن یہہ امر غور کرنے کے قابل ہے کہ اس سال کے دوران میں ۸۱ فیصدی رقبہ جنگل جملہ قسم کی چرائی کے لئے کھولا گیا تھا۔چرائی اور چارہ کے گھاس کی آمدنی ۱۷۹۰۳۵ روپیہ سے بڑھکر ۱۹۲۸۷۹ روپیہ تک پہونچ گئی اور گھاس اور جملہ اقسام کی چرائی کی کل قیمت میں ۲۲½ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوگیا۔ یا بالفاظ دیگر پنجاب کے ذخیرہ رکھنے والوں کو براہ راست زائد از ۲۰ لاکھہ کا مالی منافع ہوا۔حالانکہ سال کے دوران میں بہت کافی بارش ہوگئی تھی قطع نظر اوس آمدنی کے جو گورنمنٹ کو جنگلات سے ہوتی ہے منافع مذکور بذات خود اس بات کی خوش کن دلیل ہے کہ لوگوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ جنگلات کو قائم رکھا جائے کیونکہ اگر یہہ رقبہ جات محکمہ جنگل کے زیر اہتمام نہ ہوتے تو لوگوں کے دلوں میں انکی قدر بطور ایندھن اور چارہ کی رکھوں کے بہت ہی کم ہوتی۔

۵۔عمارتی لکڑی کی مقدار جو نکالی گئی ۹۵ لاکھہ مکعب فٹ سے کم ہوکر تقریباً ساڑھے ۸۷ لاکھہ رہ گئی اور ایندھن کی مقدار ۳ کروڑ سے ۲ کروڑ ۹۰ لاکھہ ہوگئی جو لکڑی خود محکمہ کیطرف سے نکالی گئی اوسکی مقدار میں خفیف کمی ہوئی۔لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب کنسرویٹر سے اسبارہ میں اتفاق رائے ظاہر ظاہر کرتے ہیں کہ محکمہ نے کام کی اس شاخ کو آئندہ جاری ہی بہت وسعت دینی پڑیگی جنگ کے باعث عمارتی لکڑی کی مانگ بہت بڑھی ہوئی ہے اور یہہ بالکل یقینی ہے کہ صلح ہونے پر ہندوستان کی ریلوں کے واسطے سلیپر بنانے کیلئے لکڑی کی بہت بڑی مقدار درکار ہوگی۔سرمالکم او ڈوائر بہادر کو معلوم ہے کہ ماہر فن اصحاب کی رائے عام طور پر اب اس بات کے حق میں ہے کہ اون پہاڑی جنگلوں میں جو بہت دور ہیں اور جن میں سے لکڑی نکالنے کا کام بہت مشکل ہے محکمہ کے براہ راست اہتمام سے گورنمنٹ کو زیادہ فائدہ ہوگا بہ نسبت اس طریق کے کہ بڑے بڑے رقبہ جات ٹھیکہ داروں کو اجارہ پر دے دئے جائیں اور جناب ممدوح نے زیادہ تر اسی خیال سے اعلیٰ عملہ نگران کی مکرر تنظیم اور افزادی کے لئے سفارش کی جسکو اب صاحب سیکریٹری آف سٹیٹ نے منظور کرلیا ہے پنجاب کی موجودہ صنعتی حالات کی موجودگی میں درختوں کو نکالنے و ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پہچانے کے وقت طلب عقدوں کو محکمہ کا ماہر فن عملہ ہی صرف خوش اسلوبی کے ساتھہ حل کرسکتا ہے اور کوہستان ہمالیہ کے جنگلات کے عظیم الشان امکانی ذرائع سے پورا پورا استفادہ کرنے کا مدار زیادہ تر اسی بات پر ہے کہ عقدہ جات مذکور حل ہو جائیں۔اس کی ابتداء تو اس طرح ہوگئی ہے کہ بیل گاڑیوں اور اونٹوں کی بجائے مشین کے ذریعہ لکڑی لائی جاتی ہے اور جب سب سامان بہم

پہنچ سکے گا تو اس بارہ میں بسرعت ترقی کی اُمید ہو سکتی ہے۔ اسکے متعلق عنقریب باقاعدہ طور پر بعض اہم مقدمے پیش آوینگے چنانچہ پنجاب کے واسطے دو تجربہ کار فارسٹ انجینئران کی خدمات حاصل کرنے کا انتظام کرلیا گیا ہے۔

۶—بروزے کا کام محکمہ کی کامیاب کارگذاری کی ایک نہایت ہی عالی شان مثال ہے۔سال کے اختتام سے پہلے پانچ لاکھ سے زیادہ لکڑیوں میں سے بروزہ نکالا جا رہا تھا جنمیں سے چوتھا حصہ کانگڑہ میں تھا جہاں بروزہ نکالنے کا کام پہلی دفعہ شروع کیا گیا ہے کارخانہ واقعہ جلو میں مسلسل طور پر تمام موسم سرما میں کام ہوتا رہا اور مشین نے پوری طرح تسلی بخش کام کیا۔ ماہواری پیداوار ۴۰۰۰۰ گیلن تارپین کے علاوہ ۲۰۰۰ من بروزے کی قابل تعریف اوسط تک پہنچ گئی ہے اور اسکی قسم بھی اب یورپ میں فروخت ہونے کے قابل قرار دیدی گئی ہے ساتھ ہی اس کے ممالک غیر سے درآمد کی بندش کے باعث قیمت میں بہت اضافہ ہوگیا ہے اس لئے سال مالی لحاظ سے بہت کامیاب رہا ہے یعنی ۱۳۱۵۲۴ روپیہ منافع ہوا ہے جو سلسلہ کشید بروزہ کی کل لاگت سے بھی زیادہ ہے۔

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر محکمہ کو اس ترقی پر مبارکباد دیتے ہیں لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی اُمید کرتے ہیں کہ وہ خرچ کرنے میں اعتدال سے بڑھکر موجودہ اختیارات سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھائیگا۔جیسا کہ حال میں اونکو مشورہ دیا گیا ہے جناب ممدوح اوس تجویز سے اتفاق کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جو حال ہی میں پیش کی گئی ہے کہ جلو کے کارخانہ کو اُٹھالیا جائے اور اسکو صوبجات متحدہ اور پنجاب کے لئے ایک مشترکہ کارخانہ میں جو بریلی میں قائم کیا جائیگا شامل کردیا جائے ایسی تبدیلی سے پنجاب حال کی اوس نہایت ہی کامیاب دستکاری کے فوائد سے محروم رہ جائیگا جسکی بابت اُمید ہے کہ اوسکو صوبہ ہذا کی آئندہ صنعتی ترقی میں نمایاں دخل ہوگا۔

۷—سال کی کل آمدنی ۱۷۱۸۳۷۳ روپیہ سے کم ہوکر ۱۶۹۴۸۲۴ روپیہ رہ گئی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ زیر مد پیداوار جنگل کمی ہوگئی ہے۔کیونکہ سنہ ۱۶-۱۹۱۵ء میں بہت سے ڈویژنوں کی آمدنی غیر معمولی طور پر بڑھ گئی تھی تو آبادیوں کی ترقی کے باعث اون رقبہ جات کی جو ذیر لوکر باری ہوکر صاف کئے گئے تھے پیداوار کی فروخت کی آمدنی میں خاص طور پر تخفیف ہوگئی ہے جنگل کی چھوٹی پیداوار کی آمدنی ۳۳۹۱۳۲ روپیہ سے ۵۷۶۹۳۹ روپیہ تک بڑھ گئی ہے کیونکہ بروزے اور تارپین کی فروخت کی آمدنی میں ۲۱۳۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔کل خرچ میں تقریباً ۴۳۰۰۰ روپیہ کی بیشی ہوئی ہے جسکی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ محکمہ نے جنگ کی اغراض کیلئے راولپنڈی ڈویژن سے بہت وسیع پیمانہ پر لکڑی نکالی اور دوسرے یہ کہ بروزہ کے کام کو بہت وسعت دیگئی۔فاضلہ نقد آمدنی ۱۲٬۲۴۷ یا کل آمدنی کا ۴۲ء۹۱ فیصدی تھی اسکے مقابلہ میں سال گذشتہ کی آمدنی ۷۹۵۲۲۹ روپیہ یا ۴۶٫۲۸ فیصدی ہے اور گذشتہ تین سالوں کی اوسط ۳۶٫۷۳ ہے۔اعلیٰ سال حال کا اوسط سے گذشتہ سال کی نسبت کم کامیاب رہا ہے لیکن جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اوس امر کے ماننے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتے کہ آئندہ جوں جوں غیر کوہی علاقہ کے آبپاش شدہ ذخیرہ پختہ ہوتے جائینگے اور کوہی جنگلات کی لکڑی زیادہ علمی اصولوں پر نکالی جائیگی ویسے ہی اس کے دوش بدوش محکمہ کی آمدنی میں لازمی طور پر بتدریج اضافہ ہوتا جائیگا۔

۸—تخفیف شدہ عملہ کی وجہ سے محکمہ کے کام میں روکاوٹ پیش آئی ہے۔ امپیریل سروس کے ۱۵ افسروں میں سے ۷ افسر رخصت یا ڈیپوٹیشن پر ہیں جن میں وہ تین افسر شامل ہیں جو فوجی کام پر مامور ہیں اور بعض نہایت تجربہ کار پراونشل افسر پنشن پر چلے گئے ہیں۔ساتھ ہی اسکے محکمہ فوج کی طرف سے عمارتی لکڑی کے متعلق ضروری مطالبات نے انتظامیہ افسروں پر کام کا ایک خاص بھاری بوجھ ڈالدیا ہے اور جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے محکمہ کا کام لازمی طور پر بڑھ جائیگا۔مثلاً اون مشکلات کی وجہ سے جو بوسے بوسے قصبہ جات میں ایندھن بہم پہنچانے میں پیش آتی ہیں اور جو اس سال بہت سخت تھیں شاید یہ مناسب معلوم ہو کہ مقامی ڈپو کے طریق کو جو راولپنڈی میں اختیار کیا جاچکا ہے دوسرے مقامات میں بھی

رائج کیا جاوے۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو حال ہی میں دوبارہ اون بڑے بڑے رقبہ جات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو صیغہ عمارات و سڑکہائے اور محکمہ آبپاشی کے زیر اہتمام ہیں اور جنکا انتظام ماہر و تجربہ کار افسران جنگل کے ہاتہوں میں ہونے سے یہہ اُمید ہوسکتی ہے کہ ایندھن و چوب عمارتی وہاں سے اور بہی زیادہ بہت بڑی مقدار میں پیدا ہونے لگ جائیگی اور جناب ممدوح کو اُمید ہے کہ صاحب کنسرویٹر صیغہ جات مذکور کے افسران اعلیٰ سے خط و کتابت کرکے رقبہ جات مذکور سے بیش از بیش فائدہ اٹہانے کیلئے کوئی سکیم تیار کرینگے۔صوبہ کی صنعتی ترقی کی اون سکیموں میں جو صنعتی کمیشن کی تحقیقات کے بعد تیار ہوں اغلباً محکمہ مذکور کو بہی بہت کچہہ حصہ لینا پڑیگا اسلئے یہہ ضروری ہے کہ وہ تجارتی اور صنعتی ترقیوں کے ساتہہ گہرا تعلق رکہے۔محکمہ ہذا کے عملہ کی تعداد فی الحال اتنی قلیل ہے کہ وہ بڑی بڑی ذمہ واریوں کو اپنے ذمہ نہیں لے سکتا۔لیکن اعلیٰ عملہ کی مکرر تنظیم کیلئے ایک سکیم صاحب سیکریٹری آف سٹیٹ نے منظور فرمالی ہے اور اوس پر اوس وقت رفتہ رفتہ عمل درآمد شروع کیا جائیگا جبکہ مالی حالات اسکی اجازت دینگے اور ضروری قابلیتوں والے افسر دستیاب ہوسکینگے۔سنہ ۱۹۱۸—۱۹ع کے بجٹ میں ایک دوسرے کنسرویٹر اور اوسکے کلرکوں اور مددگاروں کے عملہ کے لئے روپیہ کا انتظام کیا گیا ہے۔رینجروں کی تنخواہوں کے لئے تنخواہ کا ایک اصلاح شدہ معیار حال ہی میں جاری کردیا گیا ہے اور فارسٹ گارڈوں کی تعلیم کے لئے پنجاب فارسٹ سکول میں جگہہ کا انتظام کر دیا گیا ہے۔رینجروں اور گارڈوں کی تعداد میں بہی اضافہ کرنیکی غالباً ضرورت ہوگی اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اسبارہ میں موصول شدہ تجاویز پر ہمدردانہ غور کرنے کو تیار ہیں۔

۹—جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سال زیر ریویو کے دوران میں محکمہ کی احسن کارگذاری کا اعتراف فرماتے ہیں اور مسٹر میک این ٹوش کا اوس تن دہی کے بدلے جس سے اونہوں نے کنسرویٹر کے بہاری فرائض کو سر انجام دیا اور اونکی جامع دلچسپ رپورٹ کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

حکم—حکم ہوا کہ مذکورہ بالا آرائے کو پنجاب گزٹ میں شایع کیا جاوے اور اونکو صاحب کنسرویٹر جنگلات پنجاب کی خدمت میں اطلاع اور رہنمائی کے لئے ارسال کیا جاوے اور نیز اونکو رپورٹ کی نقول کے ہمراہ گورنمنٹ ہذا کے صیغہ مال و زراعت (جنگلات) میں ارسال کیا جاوے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب۔

دستخط—ایچ-ڈی کریک

ریوینیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۲۳۱۰ سی اینس—۱۰۰—۲۲-۲-۱۹۱۸—ایس جی اینڈ بی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۸] لاہور — ۲۲ فروری (مجریہ یکم مارچ) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

حصہ دویم

عام

ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کی رپورٹ پنجسالہ مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۷ ع کا ریویو۔

اَحکم ہز آنر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ دوم (عام) نمبر ۱۶۰۷ مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۱۸ ع۔

ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کی رپورٹ پنجسالہ مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۷ ع ملاحظہ سے گذری۔

آراء — موجودہ رپورٹ کی بعض نمایاں خصوصیتوں کا ذکر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اپنی اوس ایڈریس (تقریر) میں کر چکے ہیں جو اونہوں نے گذشتہ دسمبر میں کنووکیشن کے موقع پر کیا تھا۔ سنہ ۱۹۱۶-۱۷ ع کا کل خرچ ۱۹۱۱-۱۲ ع کے ۶۹ لاکھ کے مقابلہ میں ۱۰۹ لاکھ روپیہ ہے اور تمام قسم کے طلبا کی تعداد ۳۸۱۰۰۰ کے مقابلہ میں ۴۷۷۰۰۰ ہے۔ اور تعلیمی درسگاہوں کی تعداد ۷۴۰۰ سے بڑھ کر

۲۳۹۰ ای جی جی۔

۹۴۰۰ لگ گئی ہے۔ گورنمنٹ اور مقامی یا قومی جماعتوں نے جنہیں گورنمنٹ کیطرف سے عمارتی عطیہ جات ملنے میں بہت سی جدید عمارتیں بنوائی ہیں۔ ثانویتاً (ترتیب بالقاعدہ) مدرسوں کی تعداد تقریباً دگنی ہو گئی ہے اور مدرسوں کی تنخواہ اور الاؤنس ترقی میں الگ زیادہ نمایاں اصلاح کر دی گئی ہے کہ ان کے درجوں میں بہرحال پیشہ تعلیم کے لئے اب اوتنی ہی تنخواہیں ملنے لگ گئی ہیں جتنی دوسری جگہوں میں ملتی ہیں یہ ترقی زیادہ تر ان فیاضانہ عطیہ جات کی بدولت حاصل ہوئی ہے جو گورنمنٹ ہند نے عطا کئے تھے اور جن کی مجموعی مقدار نصف کروڑ روپیہ سے قدرے زیادہ تھی جس میں سے ۲ لاکھ بار گشت رقم تھی۔

۲۔ برخلاف اس کے عرصہ زیر رپورٹ کے گذشتہ دو سالوں کے دوران میں ترقی کی رفتار جنگ کی وجہ سے سست ہو گئی ہے۔ امپیریل عطیہ جات گھٹا دیئے گئے ہیں۔ لاہور سے باہر ایک اور گورنمنٹ کالج کھولنے کی سکیم معرض التوا میں رکھی گئی ہے۔ کئی اسامیاں جنکی منظوری جنگ سے پہلے حاصل ہو گئی تھی پر نہیں کی گئیں اور گورنمنٹ کالج لاہور کے عملہ میں سے ایک سے زیادہ اراکین انڈین آرمی ریزرو آف آفیسرز میں شامل ہو گئے ہیں علاوہ ٹریننگ کلاس کے نصف ممبر رہ گئے ہیں اور جالندھر میں ایک اور ٹریننگ کالج کھولنے کی تجویز ملتوی کر دی گئی ہے۔

۳۔ پرائمری تعلیم کی اشاعت کے متعلق میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں بڑا نمایاں فرق رہا ہے گورنمنٹ ہند کے ریزولیوشن مورخہ ۲۱ فروری سنہ ۱۹۱۳ء میں جو ہندوستان میں تعلیمی پالیسی کے متعلق ہے اس امر کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے "کہ لوگوں کی رضا و رغبت سے جہاں تک ممکن ہو وسیع پیمانہ پر تعلیم کی اشاعت کی جائے" صاحب ڈائرکٹر کو افسوس ہے کہ میونسپل کمیٹیوں کو اعتبارہ میں اپنے فرائض کا احساس نہیں ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کا خیال ہے کہ جن میونسپلٹیوں کی استعدادوں میں ناراضگی کا موقع ملا ہے ان میں امرتسر لودھیانہ اور جالندھر جیسی صوبہ کی بڑی بڑی ضروری میونسپلٹیاں بھی شامل ہیں۔ مسٹر رچی کا بیان ہے کہ عام طور پر میونسپل کمشنر زیادہ تر ایسی تعلیم کا انتظام کرنے کے خیال میں رہتے ہیں جو ان متمول جماعتوں کو درکار ہو جس سے وہ خود تعلق رکھتے ہیں اور اس طرح پرائمری تعلیم کے مطالبات کی پرواہ نہیں کرتے۔ اگر واقعی یہ صحیح امر ہے تو یہ ایک بڑا بھاری الزام ہے اور مذکورہ میونسپلٹیوں کو حتے المقدور اس بد نما دھبے کے مٹانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ دل خوش کن امر ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کا خالص خرچ امپیریل عطیہ جات کو چھوڑ کر گذشتہ پانچ سالوں کے دوران میں ۸ لاکھ سے بڑھ کر ۱۳ لاکھ ہو گیا ہے جس کا زیادہ تر حصہ پرائمری اور ورنیکلر تعلیم میں صرف کیا گیا ہے۔ ہر ایک سکول کو ورنیکلر تعلیم کے لئے مقررہ عطیہ جات دینے کے طریق پر جو اس بناء پر نکتہ چینی کی گئی ہے کہ پہلے سے قائم شدہ مدارس کے خرچ کے بڑھ جانے کا اس میں کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ اس خرابی کا انسداد کوئی مشکل امر نہیں ہوگا اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہ سن کر خوش ہونگے کہ اوس کمیٹی نے جو اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی تھی اس کے لئے کیا علاج تجویز کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ لاہور جہلم اور فیروز پور کی ان کے پرائمری مدارس کو عملی طور پر وسعت دینے کے لئے خاص طور پر تعریف کی گئی ہے۔

۴۔ عرصہ پنجسالہ کے دوران میں کالجوں میں تعلیم کی بڑی اشاعت ہوئی ہے۔ چنانچہ متعلمین کی تعداد ۲۳۶۲ سے بڑھکر ۳۲۲۱ ہو گئی ہے۔ کالجوں کی جدید عمارات کا خرچ ½۶ لاکھ کے قریب ہوا اور خرچ بازگشت بڑھکر ½۶ لاکھ ہو گیا یعنی اوسطاً ۷۸ فیصدی کی بیشی ہوئی یہ تسلی بخش امر ہے کہ کل خرچ کا ۳۸ فیصدی فیسوں سے ادا ہوا۔ صوبہ کے دس آرٹ کالجوں میں سے ۷ کالج لاہور میں ہیں جہاں اعلیٰ تعلیم کے حاصل کرنے کے بہتر وسائل موجود ہیں اور یہ کالج ایک دوسرے کے قریب قریب واقع ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ شہر کا تعلیمی حصہ ہیں۔ صاحب ڈائرکٹر کالجوں کے باہمی تعلقات اور طلبا کے عام چال چلن کی نسبت عمدہ رائے ظاہر کرتے ہیں شاید یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ آیا صوبہ ہذا کا دار الخلافہ ایک بڑی رہائشی یونیورسٹی کے لئے بہترین مقام ہے یا نہیں مگر پنجاب میں ہم نے کم از کم یہ فیصلہ کر لیا ہے اور ہمیں اس پر کاربند رہنا چاہئے۔ جس طرح حال ہی میں گوجرانوالہ میں کالج کھولا گیا ہے اسی طرح دور افتادہ ضلعوں میں درجہ دوم کے کالج جاری کرنے سے لاہور میں اچھے مناسب واجب پر انکی رہائش کا علاج ہو جائیگا۔

رپورٹ میں یونیورسٹی کے گریجوایٹوں کے دائرہ ملازمت کی وسعت کے سوال کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ڈاکٹر یونیک صاحب نے اپنی اون لکچروں (لکچروں) میں جو انہوں نے کانووکیشن کے موقع پر دیئے ایک سے زیادہ مرتبہ پیشوں کی کمی کے سوال پر بحث کی ہے۔اور یہہ معلوم کرنا خالی از لطف نہیں ہوگا کہ ہمارے ملک کے اندر موجودہ ترقی کی حالت میں یونیورسٹی کے فارغ التحصیل اصحاب کی اسقدر کھپت ہو سکتی ہے۔یہہ سوال کسیقدر اقتصادی اہمیت کا پہلو لئے ہوئے ہے اور یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد کی تحقیقات سے از بس مفید مطلب واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔

کالجوں کے ہوسٹلوں میں اضافہ ہونا مرحلہ پنجسالہ کا ایک تسلی بخش خواص ہے رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ آرٹس کالجوں میں کل ۴۲۲۱ طلبا میں سے ۲۳۹۹ طلبا اون مکانوں میں رہتے ہیں جو کالجوں کے زیر اہتمام ہیں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا کہ اون میں سے کتنے طالبعلم پرائیویٹ بورڈنگ ہوسوں میں اور کتنے رہائیشی مکانات اور پرائیویٹ گھروں میں رہتے ہیں۔ان سوالات کے جواب سے ہوسٹلوں کے ناکافی ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے لیکن اس ناکافی رہائش کے باوجود یہہ صاف ظاہر ہے کہ کالجوں کے آپس کے میل جول اور ارتباط باہمی میں ترقی ہرگئي ہے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس بات کو نہایت ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ کالجوں کا مقصد یہہ ہونا چاہئے کہ وہ طلبا کو عامۃ الخلائق کی بہبودی میں حصہ لینے کی تعلیم دیں اور اونہیں ایسی وسیع ترتیب دیں جو نہ صرف اوقات فرصت سے معقول لطف حاصل کرنے کیلئے بلکہ اپنے تعلیمي کار و بار کو پوری طور پر سر انجام دینے کے لئے بھی ضروری ہے سنہ ۱۹۱۷ء کے موسم بہار میں میدان جنگ کیلئے ۲۲۷ گریجوایٹوں اور انڈر گریجوایٹوں کی ایک کمپنی دینے کی کوشش کی گئی تھی۔یہہ قابل افسوس امر ہے کہ صرف ۵۶ قابل بھرتی رنگروٹ دستیاب ہوئے۔ان رنگروٹوں کا بڑا حصہ جنگی جماعتوں کے تعلیم یافتہ اصحاب تھے اور ان میں سے تقریباً نصف خالصہ کالج کے تھے۔ان سے ایک پریکٹیکل سگنل سیکشن تیار کیا گیا۔اونکی فوجی تربیت اب پوری ہو گئی ہے اور وہ تہوڑے عرصہ کے بعد میدان جنگ کو چلے جائینگے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دلسے اونکی کامیابی کے خواہاں ہیں اور اونہیں یقین ہے کہ وہ اپنے آپ کو صوبہ پنجاب کے فرزندان رشید ثابت کرینگے مگر افسوس ہے کہ اون کے ہم مکتبوں کی ناکافی امداد کے باعث جن سے توقع تھی کہ وہ یہہ ثابت کر دینگے کہ جنگ پیشہ سپاہگری صرف پنجاب کی دیہی جماعتوں تک ہی محدود نہیں ہے اس پلٹن کا دوران جنگ میں یونیورسٹی کور ہونے کے امتیاز خاص سے محروم ہو جانا تقریباً نا گزیر ہے۔

۵۔اگرچہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ثانوی تعلیم کے خرچ کا انتظام زیادہ تر غیر سرکاری اصحاب کے ذمہ ہے تاہم ۲۸ لاکھ کے مجموعی خرچ کا تقریباً ۲/۷ سرکاری سرمایہ جات سے ادا کیا گیا ہے۔سنہ ۱۲-۱۹۱۱ء میں کل خرچ صرف ۱۶ لاکھ ہوا تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عرصہ پنجسالہ میں ۷۵ فیصدی کی بیشی ہوگئي ہے اتنے ہی عرصہ میں ایسے طلبا کی تعداد جو فی الواقع ثانوی تعلیم پاتے رہے ۵۰۰۰۰ سے بڑھ کر تقریباً ۶۸۰۰۰ ہو گئی اور لڑکوں کے ثانوی مدارس کی تعداد ۳۰۹ سے بڑھ کر ۴۱۳ ہوگئی۔کئی جدید عمارات تعمیر ہو گئي ہیں۔تنخواہوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور باقاعدہ طبی معائینہ کا طریق رائج ہو گیا ہے۔ برخلاف اس کے اون اشخاص کی انگریزی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش جنکی آواز کی گورنمنٹ کے نزدیک شنوائي ہو سکتی ہے ورنیکولر مڈل سکولوں کی جو غربا کیلئے سستی ثانوی تعلیم بہم پہنچاتے ہیں تعداد کو محدود رکھتی ہے۔جو نہصلہ قسمت جالندھر میں (دیکھو رپورٹ کا فقرہ نمبر ۳۰) ہوا ہے صوبہ کے دیگر حصہ جات کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے غور کے قابل ہے ثانوی تعلیم جن خطرات سے گہری ہوئی ہے اون میں سے ایک یہہ ہے کہ بعض سکولوں میں اچھے تعلیم نصاب کو یونیورسٹی کے نصاب کے تابع رکھنے کی خواہش پیدا ہوتی جاتی ہے۔اور مسٹر رچی اصلاحوں کی بہبودگی کے متعلق شکایت کرتے ہیں یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر نہایت احتیاط سے غور کی جانی چاہئے۔سال ہی میں ایک معنی خیز مضمون مطبوعہ محکمہ تعلیم ہند ہز آنر کی نظر سے گذرا جو مسٹر والٹ اسسٹنٹ مدارس قسمت راولپنڈی نے " انگلستان میں معائنہ مدارس کے طریق" پر لکھا تھا۔مصنف نے بتایا ہے کہ انگلستان میں مدارس نے اوس منزل کو کسطرح طے کیا جو اب ہم اب ہندوستان میں طے کر رہے ہیں یعنی وہ منزل جسمیں سکول میں صرف محدود مضامین کا امتحان لینا ہی مقدم سمجھا جاتا ہے اونہوں نے اس طریق کی خرابیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اب امتحان کی صورت کیسی بدل گئي ہے۔جو اصحاب پنجاب میں تعلیمی اصلاح کے خواہاں ہیں انہیں چاہئے اس تمام

مضمون کا مطالعہ کریں۔ اضلاع میں مدارس اور طلبا کے طبی معائنہ کا طریق خاطر خواہ طور پر قائم ہو گیا ہے لیکن اگر والدین چاہیں کہ انکے بچے اس طریق سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں تو اونہیں چاہئے کہ وہ اسے سمجھ کے ساتھہ ملکر کام کریں۔ جسمانی ورزش کی طرف پیش از پیش توجہ دی جا رہی ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر کو امید ہے کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر ورزش کاموں کے بہم پہنچانے میں حتی الوسع کوشش کرینگے۔ صاحب ڈائرکٹر نے ٹورنمنٹ کے مضر اثرات کا ذکر بھی کیا ہے اور دیگر طلباء نظر انداز کر کے اونکی طرف ساری زیادہ توجہ دی جاتی جو کھیلوں میں ہوشیار ہوں۔ سکولوں میں کھیلوں اور ورزش جسمانی کا اصلی منشا یہہ نہیں ہے کہ ہنر مندی کے انفرادی معیار کو بڑھایا جائے بلکہ اصلی منشا یہہ ہے کہ عام طور پر صحت کا معیار بڑھایا جاوے۔ ایک حال کے مصنف نے بہت کچھہ درست کہا ہے "جب کسی قوم میں ایسی باتوں کی طرف حد سے زیادہ رغبت ہو جائے تو یہہ ایک علامت ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کے سب لوگ ان پر عمل پیرا نہیں"۔

عرصہ پنجسالہ کے دوران میں طریقہ تعلیم میں اصلاح کرنے کی جو کوششیں کی گئی تھیں وہ بار آور ثابت ہوئی ہیں اور صاحب ڈائرکٹر بیان کرتے ہیں کہ مضامین انگریزی سائنس ڈرائنگ اور مینوئل ٹریننگ میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

رپورٹ میں اوس اخلاقی تعلیم کا جو مدارس میں دی گئی مختصر ذکر کیا گیا ہے مگر سب سے با اثر عملی مثال کا ہوا کرتا ہے اور ایسا اوقات خاموش ناپسندیدگی کی فصیح ملامت سے زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے۔ اور پیشہ تعلیم کی عجیب و غریب ذمہ واریاں اسی میں مضمر ہیں۔

صوبہ کے ثانوی مدارس اپنی جنگ کے متعلقہ کارگذاری پر بجا ناز کرسکتے ہیں اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ نسل نے اپنے آباء اجداد کی وفادارانہ اور جنگی روایات کو پوری طرح قائم رکھا ہے۔ صرف قسمت راولپنڈی میں قریبا ایک ہزار اوستاد اور شاگرد فوج میں بھرتی ہوئے ہیں اور بعض اوستادوں نے بھرتی کرانے میں بڑی گرمجوشی سے کام لیا ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول گجرات کے ہیڈ ماسٹر کی مثال ایک قابل ذکر مثال ہے جس نے پہلے اپنے تین لڑکے فوجی خدمت کے لئے دئے اور کئی اور رنگروٹ بھرتی کرائے۔ مختلف فنڈوں میں بہت سا روپیہ دیا گیا ہے کئی صورتوں میں لڑکوں نے انعام لینے سے انکار کر دیا ہے تاکہ وہ روپیہ صلیب احمر یا میدان جنگ کی فوجوں کے آرام و آسائش کے کام میں لایا جائے۔ سنٹرل ماڈل سکول کے طلبا نے قرضہ جنگ میں تقریبا دس ہزار روپیہ دیا۔

۴۔ پرائمری تعلیم کی اشاعت کا ذکر پہلے آچکا ہے سنہ ۱۲-۱۹۱۱ع کے اختتام پر لڑکوں کے پرائمری مدارس کی تعداد ۳۳۱۷ تھی جن میں ۱۷۹۳۱۰ طلبا تھے صاحب ڈائرکٹر نے جو اعداد بہم پہنچائے ہیں اونکے مطابق ایسے سکولوں کی تعداد اب ۳۹۱۳ ہے جن میں ۲۳۵۹۲۸ طلبا تعلیم پاتے ہیں پچاس سال ہوئے کہ دس گاؤں کے لئے ایک مدرسہ ہوتا تھا اب ہر دیہات کے لئے ایک مدرسہ ہے۔ لیکن ترقی کی رفتار اتنی تیز نہیں ہے جتنی امید کی جاتی تھی اوس پنجسالہ پروگرام کے مطابق جو سنہ ۱۹۱۲ع میں مرتب کیا تھا ۲۷۵۰ مدارس قائم کرنے کا ارادہ تھا فی الواقع ۱۵۰۰ مدارس قائم ہوئے ہیں مگر گذشتہ عرصہ پنجسالہ میں جو ۳۶۳ کی بیشی ہوئی تھی اوس کے مقابلہ میں یہہ بیشی خاطر خواہ ہے۔ اوسط حاضری سے معلوم ہوتا ہے کہ خفیف سی کمی واقع ہوئی ہے یعنی یہ مقدار ۵۲ سے کم ہوکر ۵۰ رہ گئی ہے یہہ محض قدرتی امر ہے کیونکہ مدارس پہلے اونہیں مقامات میں جاری کئے جاتے ہیں جہاں اون کا سب سے زیادہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔

مگر جو کچھہ صاحب ڈائرکٹر بیان فرماتے ہیں اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ سکول جانے والے طلبا کا ایک بڑا حصہ ابتدائی تعلیم سے کچھہ فائدہ نہیں اوٹھاتا زندگی کا جو حصہ سکول میں گذارا جاتا ہے اوسکی اوسط میعاد ۴ سال سے کم ہوتی ہے اور سکولوں کے کل طلباء میں سے نصف سے زیادہ سب سے چھوٹی دو جماعتوں سے تعلیم پاتے ہیں کسی بچہ کی زندگی کے ایک یا دو سال جو چھوٹی جماعت میں ایسے بچوں کے ساتھہ گذارے جاتے ہیں جنکی ترقی کی منزلیں بدلتی رہتی ہیں دل پر کوئی گہرا اثر نہیں ڈالسکتے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ جیسا کہ مسٹر رچی نے بیان کیا ہے اس سے دیہی رقبہ جات میں تعلیم بدنام ہوجاتی ہے اس کا علاج یہی ہے کہ عملہ مدرسین میں اضافہ کیا جاوے اور طریق تعلیم میں اصلاح کی جائے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو

تو ہے کہ ان ملازمین کے ایم پہنچانے میں ہو رہی پوری کوشش کی جاویگی جیسا کہ ہز آنر بہادر نے وزیر تعلیم کے بل کے متعلق اپنی کلو وکیشن کی تقریر میں فرمایا تھا " پیشتر اس کے کہ ہم لوگوں کو ایسا عطیہ قبول کرنے پر مجبور کریں ہمیں اس بات میں اپنی تسلی کر لینی چاہئے کہ آیا وہ عطیہ ایسا ہے جس سے وہ فائدہ اٹھا سکینگے "۔

ان پانچ سالوں کے دوران میں جو بڑھے ہوئے عطیہ جات گورنمنٹ نے دئے ان سے مقامی جماعتیں تنخواہوں میں اضافہ کرنے کی ضروری اصلاح کو سر انجام دینے کے قابل ہوگئیں اور پیشہ تعلیم اب دوسرے پیشوں کے مقابل میں خاصہ اچھا ہوگیا ہے کسی بورڈ پرائمری سکول میں سرٹیفکیٹ رکھنے والے مدرس کو اب ۱۲ روپے اور ہیڈ ماسٹر کو ۱۵ روپیہ سے کم تنخواہ نہیں دیجاتی اس کا فائدہ اس سے ظاہر ہے کہ نارمل مدارس میں درخواست طلبا کی تعداد سے بڑھ رہی ہے نارمل مدارس کی تعداد ۵ بڑھ کر ۱۰ ہوگئی ہے اور ان میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی تعداد ۴۵۲ سے بڑھکر ۹۱۲ ہوگئی ہے ٹرینڈ مدرسین اب پرائمری مدارس کے استادوں کی کل تعداد کے ۵۲ فیصدی ہیں حالانکہ پانچ سال ہوئے اس کے مقابل میں یہی تعداد ۴۱ فیصدی تھی اور کل تعداد ۶۴۹۸ کے مقابل میں ۹۸۶۸ ہے۔

قواعد امدادی عطیہ جات کی ترمیم سے امدادی پرائمری مدارس کی تعداد ۷۴۴ سے بڑھکر ۱۲۲۵ ہوگئی ہے ارادہ یہ تھا کہ ان مکتبوں اور دیگر درسگاہوں کے منتظمین کو جن میں مذہبی تعلیم دی جاتی ہے اس بات کی ترغیب دلاکر کہ وہ کسیقدر عام تعلیم بھی دیا کریں ان میں اصلاح کی جائے۔ مگر یہ ارادہ پورا نہیں ہوا اور امدادی عطیہ جات حاصل کرنے والے مدارس کی تعداد میں اضافہ ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بہت سے جدید مدارس اس امید پر جاری ہوگئے ہیں کہ انہیں عطیہ جات آسان شرائط پر ملے جائینگے۔

۷۔ ثانوی مدارس میں ٹرینڈ مدرسوں کی فیصدی گذشتہ ۵ سالوں کے دوران میں ۵۴ سے بڑھکر ۹۲ ہوگئی ہے اور تنخواہوں کی شرح میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔

سنٹرل ٹریننگ کالج ہی جسکا انتظام گذشتہ دس سالوں سے مسٹر ڈراکن جیسے قابل شخص کے ہاتھوں میں رہا ہے صرف ایک ذریعہ ہے جہاں سے انگریزی میں ٹریننگ یافتہ مدرسین دستیاب ہوسکتے ہیں ماہ ۱۷۔۱۹۱۶ء میں ۲۸۱ امیدوار بی۔ ٹی اور سینئر و جونیئر اینگلو ورنیکلر جماعتوں میں داخل ہونے کے لئے آئے جن میں ۱۴۹ سے زیادہ کو داخل نہیں کیا جاسکا۔ یعنی کل تعداد میں سے ۳ کے پیچھے ایک سے بھی کم۔ مسٹر رچی نے مختلف نصاب تعلیم اور ان قابلیتوں کا جو ٹریننگ درسگاہوں میں ہر ایک قسم کے طلبا میں ہونی چاہئیں دلچسپ تذکرہ کیا ہے انہوں نے بیان کیا ہے " نارمل مدارس اور لڑکوں اور لڑکیوں میں سے جو اب صوبہ میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں تین چوتھائی کے لئے معلمین بہم پہنچائینگے اور انکے اس کام کی اہمیت فی الواقع قابل قدر ہے " اگر مقامی جماعتیں ان قانونوں کا جواب وضع کئے جا رہے ہیں پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں تو ضروری ہے کہ ٹرینڈ مدرسوں کی مانگ بڑھ جائے اور صاحب ڈائرکٹر کو بہت جلد اس مانگ کے پورا کرنے کا انتظام کرنا چاہئے۔

اگرچہ زنانہ مدارس میں استانیوں کے تعلیم بہم پہنچانے کی سہولتیں ابھی بہت کم ہیں تاہم عرصہ پنجسالہ میں زیر تعلیم عورتوں کی تعداد ۳۸ سے بڑھکر ۲۲۵ ہوگئی ہے کینیرڈ ہائی سکول لاہور ثانوی مدارس کے لئے عورتوں کو تعلیم دینے کا سب سے بڑا مرکز ہے اور زنانہ نارمل سکول لاہور اور یو۔ پی۔ امریکن مشن سیالکوٹ اور اسی قسم دوسری درسگاہیں پنجاب کے زنانہ ورنیکلر مدارس کی خدمت کرتی ہیں ہر ایک قسمت میں کم از کم ایک مدرسہ قائم کرکے زنانہ نارمل سکولوں میں ایک بڑا اضافہ کرنے کا سوال زیر غور ہے۔

۸۔ عرصہ پنجسالہ میں ان عمارات میں جو تعلیم پیشہ کے لئے مخصوص ہیں قابل ذکر اضافہ ہوا ہے جدید میڈیکل کالج جس کا افتتاح نومبر سنہ ۱۹۱۶ء میں لارڈ ہارڈنگ بہادر نے کیا تھا ہندوستان کے دوسرے مصوں کی اسی قسم کی درسگاہوں کے مقابل میں کسی طرح کم نہیں ہے اور ویٹرنری کالج لاہور جسکا افتتاح بھی لارڈ ہارڈنگ بالقابہ نے کیا تھا سلطنت کے سب سے بڑے اور نہایت عمدہ طور پر آراستہ کالجوں میں سے ہے میڈیکل کالج میں داخل ہونے والے طلبا کی تعداد دوگنی ہوگئی ہے اور صاحب پرنسپل و

صاحب انسپکٹر جنرل نے بالاتفاق ظاہر کیا ہے کہ "اس روز افزوں تعداد کا صاف یہی علاج ہے کہ مدرسہ سکول کو کسی دیگر جگہ منتقل کر دیا جائے"۔ ڈگلپور کے چار سالہ نصاب کے لئے ۲۰۰ طلبا کے داخلہ کی گنجائش ہے مگر گذشتہ پانچ سال میں ۳۸ تھی مختصر و رنیکلر نصاب کے لئے صرف ۳۵ طلبا کی گنجائش ہے مگر داخل ہونے والے طلبا کی عرضیاں ۱۰۱ تھیں۔

رپورٹ سے ہماری پیشہ ور درسگاہوں کے تعلیم یافتہ اشخاص کی مانگ کی حیرت انگیز طور پر تصدیق ہوتی ہے۔ "سکول سے پاس ہو کر نکلنے والے طلبا اشخاص کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے۔

جو طلبا گذشتہ سالوں میں پاس ہو کر نکلے وہ گورنمنٹ کے اپنے مطالبات کو پورا کرنے کیلئے کافی نہیں تھے عوام الناس کے مطالبات کا کیا ذکر" ونیورسٹی گریجویٹوں کی مانگ حد سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے جس کو پورا کرنے کے لئے آدمی کافی طور پر بہم نہیں پہنچائے جا سکے۔ "ان ۳۳ طلبا میں سے جو گذشتہ انجینیرنگ سکول رسول سے پاس ہو کر نکلے ۳۳ صیغہ تعمیرات سرکاری میں ملازم ہو گئے ۲ صیغہ تعمیرات فوجی میں اور ۳ بہاولپور ریاست میں" آرٹ سکول کی ڈرائنگ کی جماعتوں کے متعلق مسٹر ہوپ لکھتے ہیں "دوسرے صوبوں سے ٹوینڈ مدرسین کیلئے ۳۷ درخواستیں موصول ہوئی ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کے اوستادوں کی بہت ضرورت ہے" "اس مدرسہ (وکٹوریا ڈائمنڈ جوبلی ہندو صنعتی مدرسہ کے فارغ التحصیل طلبا کو عام طور پر جلد نفع بخش جگہیں ملجاتی ہیں"۔

مندرجہ بالا اقتباسات رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیشہ ور صنعتی تعلیم کی مانگ کافی زیادہ ہے اور ان اشخاص کیلئے جنہوں نے یہ تعلیم حاصل کی ہے دائرہ ملازمت کافی وسیع ہے یہ نہایت ضروری ہے کہ ان درسگاہوں میں جو اس قسم کی تعلیم بہم پہنچاتی ہیں ملازمت کے روز افزوں مطالبات کے برابر اضافہ کیا جاوے یہ مطالبات انکے مفید ہونے کی اعلیٰ ترین آزمائش اور ان میں اضافہ کرنے کی ضرورت کا حقیقی معیار ہیں۔

۱۰۔ لڑکیوں میں ہندوستانی عورتوں کو تعلیم دینے کا خیال بتدریج بڑھ رہا ہے اور رپورٹ میں اس قابل ذکر ترقی کا بیان کیا گیا ہے جو گذشتہ پانچ سالوں میں ہوئی گرسچین مشن ہائی آریہ سماج خالصہ دیوان۔ دیو سماج اور تعلیمی تحریک کے دیگر علم بردار وں نے قدیم متعصبانہ خیالات کا قلع قمع کرنے میں حتی الوسع کوشش کی ہے گذشتہ پانچ سالوں میں زنانہ مدارس کی تعداد ۶۶۹ سے بڑھکر ۹۹۰ اور طلبا کی تعداد ۳۳۲۶۰ سے بڑھکر ۴۱۳۹۶ اور ان عورتوں کی تعداد جو پیشہ تعلیم کے لئے تعلیم حاصل کر رہی ہیں ۵ گنا ہو گئی ہے قانونی تعلیم کے سلسلہ میں کنیرڈ ہائی سکول کا ذکر لازمی ہے جس میں پنجاب یونیورسٹی کی تسلیم شدہ کالج کی جماعتیں ہیں اور جس میں جونیر اینگلو ورنیکولر ٹیچرز سرٹیفکیٹ امتحان کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اسی سلسلہ میں کوئین میریز کالج کا ذکر بھی ضروری ہے جو معزز گھرانوں کی لڑکیوں کی تعلیم کے لئے پانچ سال سے قائم ہے اور جسکے پاس ساز و سامان سے پوری طرح آراستہ عمدہ عمارت اور زنانہ معلمات کا ایک زبردست عملہ بھی موجود ہے۔ ایسی مدارس کے انتظام میں ہندوستانی عورتوں کی باہمی امداد حاصل کرنے میں دقت پیش آتی ہے مگر جب تک کہ وہ خود کام کے لئے تیار نہ ہوں مردوں کی موجودہ کمیٹی کو رکھنا پڑیگا۔

۱۱۔ صوبہ میں یورپین طلبا کی تعلیم کے لئے ۴۳ سرکاری مدارس قائم ہیں جن میں سے ۳ براہ راست گورنمنٹ کے زیر انتظام ہیں۔ ان میں طلبا کی کل تعداد ۲۸۹۰ ہے۔ تعلیم ہمیشہ ضروریات وقت کے مطابق نہیں ہوئی۔ سائنس کی تعلیم بہت کم ہے اور زنانہ مدارس میں خانگی امور کی تعلیم اکثر نہیں دیجاتی اس عجیب و غریب صورت واقعات کی وجہ قابل معلموں کی کمی ہے۔

مسٹر لارنس مالکری اسالیلم واقع سناور و لارنس سکول گھوڑا گلی شملہ کا صحیح سنہ ۱۹۱۳-۱۴ء میں صوبہ ہذا کے حساب میں ڈالا گیا تھا ہی صوبہ کے ایسے دو مدارس ہیں جو اپنی عام قابلیت اچھے طلبا کے عام چال چلن وغیرہ اور اعلیٰ ضروریات کی وسیع النظری اور اچھے پرنسپلوں و عملہ کے کمال احساس ذمہ داری کے لئے ممتاز ہیں یہ درسگاہیں بعض لحاظ سے برطانیہ کبیر کے پبلک مدارس کے نمونہ پر قائم ہیں اور ان دونوں کو وسیع

مقبولیت حاصل ہے جو ایک مدرسہ عمدہ اور عام فہم اصول پر قائم ہے اور یہ بات ایک بڑی حد تک کامیابی کی دال ہے پادری جی-ڈی-بارن و پادری ایچ-ٹی-والش وک پرنسپل صاحبان سیالکوٹ و گوجرانوالہ اور اونکے ماتحت مدرسین تعریف کے مستحق ہیں عرصہ پنجسالہ کے دوران میں دونوں مقامات میں عمارات کی اصلاح پر بہت روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔

۱۲—رپورٹ کا وہ حصہ جسمیں خاص جماعتوں کی تعلیم پر بحث کی گئی ہے زیادہ تر مسلمان قوم کی تعلیمی پستی کے مضمون کے لئے وقف کیا گیا ہے اس بات کا ذکر گذشتہ پہلی رپورٹوں میں بھی ہو چکا ہے اور رپورٹ پنجسالہ زیر ریویو کے اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان جو صوبہ کی آبادی کے ۵۵ فیصدی ہیں پرائمری و ورنیکولر مڈل سکولوں میں تو خاطر خواہ طور پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں مگر دوسری عام تعلیمی درسگاہوں میں اونکی تعداد دوسری قوموں کے مقابلہ میں کم ہے۔

رپورٹ کے فقرہ ۱۰ میں جو اعداد درج ہیں وہ اون اعداد سے لئے گئے ہیں جو عام نقشہ پنجم الف میں ہیں - اگر اونہیں صحیح مان لیا جائے تو تعلیم کی ہر ایک منزل میں ہندو، مسلمان اور سکھ طلبا کی تعداد میں جو بیشی ہوئی ہے اوسکی فیصدی حسب ذیل ہے:—

	مسلمان	ہندو	سکھ
آرٹس کالج	۵۶	۹۳	۶۱
میڈیکل	۶	۳۷	۱۰۰
ثانوی مدارس { اینگلو ورنیکلر ...	۵	۱۹	۳۵
ثانوی مدارس { ورنیکلر ...	۳۶	۱۹	۳۸
صنعتی و حرفتی مدارس ...	۶۰	۱۱۲	۵
پرائمری مدارس	۳۶	۳۷	۳۶
میزان ...	۲۹	۳۰	۴۱

ورنیکولر مڈل سکولوں کے آخری امتحان میں کامیاب طلبہ کا ½ حصہ مسلمان تھے اور امتحان انٹرنس میں ⅓ سے کم اور ڈگری کے امتحانوں میں ⅕ سے کم صرف زراعتی کالج لائلپور و تعریفیوں کلم اور میول سکول آف آرٹ اور عموماً صنعتی سکولوں میں اونکی تعداد خاصی ہے نہایت کے لحاظ سے اس کمی کے بواعث اتنے بدیہہ ہیں کہ اون کے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور تلافی مافات کی کوشش جو فیس کی معافی اور خاص وظائف کے مقرر کرنے پر مشتمل تھیں کوئی خاص طور پر موثر ثابت نہیں ہوئی ہیں۔ جو تجویزات صاحب ڈائرکٹر نے اب پیش کی ہیں اوس میں زراعتی آبادی کے لئے تعلیم لکوں کو زیادہ سہل الحصول اور دیہاتی قطعات کے معلم اور مخصوص عملہ میں مسلمانوں کا زیادہ عنصر داخل کرنے کی تجویز بھی شامل ہے لیکن ہم اس میں یہ بات فرض کرلی گئی ہے کہ مسلمان طلبا پیشہ معلمی میں اعلے شعبوں میں آگے سے زیادہ تعداد میں داخل ہوں اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس نتیجہ کو پیدا کرنے کے متعلق مختلف انجمن ہائے اسلامی کی تعداد کو خوش آمدید کہینگے اس بارہ میں اسلامی درسگاہوں کی تعداد میں ترقی اور مسلمان شرفاء کی اپنے ہم مذہب اشخاص کی تعلیم کے لئے مقامی سب سے زیادہ حوصلہ افزا علامات کرسچین مشنوں اور آریہ سماج نے صوبہ کی نیچ ذاتوں میں قابل تحسین کام کیا ہے اور جماعات بھی اب اس بارہ میں ذمہ واری کو محسوس کرنے لگ پڑی ہیں اور آئندہ ۵ سالوں میں ان ذاتوں کی تعلیم میں بڑی ترقی نظر آئیگی کیونکہ اون کی اصلاح بڑے عظیم اور وسیع طریقوں میں ہاتھ میں لی گئی ہے۔

۱۳—ٹکسٹ بک کمیٹی بدستور مفید کام کرتی رہی ہے سرکاری کتابوں کا انتخاب زیادہ غور سے ہوتا ہے اور کمیٹی کا ایک بڑا مدعا طلبا کے مفاد کی حفاظت کے لئے قیمتوں کا حتی الامکان کم رکھنا ہے۔

۱۴—عرصہ پنجسالہ میں زیادہ عرصہ کیلئے جے-سی گاڈلی صاحب سی-ایس-آئی ڈائرکٹر رہے مسٹر کراس انسپکٹر مدارس

لاہور، سنہ ۱۹۱۲ع میں ۷ ہفتہ تک اہتمام پر رہے اور ریچرڈ صاحب ڈائرکٹر ۲۱ ماہ کیلئے قایمقام رہے گاڈلی صاحب نے صوبہ ہذا میں تعلیم کے بارہ میں جو خدمات کی تھیں - سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کے ریویو میں اونکی تعریف کی گئی تھی ریچرڈ صاحب اون کے قابل جانشین تھے او جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس موقعہ پر گذشتہ عرصہ پنجسالہ کے دوران میں تعلیمی ترقی کی دلچسپ اور مبسوط رپورٹ کے لئے شکریہادا کرتے ہیں سررشتہ کے افسران کو بالعموم اون کی کوششوں میں کامیابی کے لئے مبارکباد دینی چاہئے - یہہ کامیابی زیادہ تر اون کی لیاقت ہمت جوش اور محنت کی بدولت ہوئی -

ڈاکٹر یوانگ صاحب فروری سنہ ۱۹۱۷ع میں یونیورسٹی کے عہدہ وایس چانسلری سے علیحدہ ہوئے آپ سات سال اس عہدہ کے اہتمام پر رہے اور اس عرصہ کے دوران میں یونیورسٹی کے معاملات میں اون کی شخصیت کا اثر بہت نمایاں رہا - تعلیم کے بارہ میں اونکی خدمات کا اعتراف سنہ ۱۹۱۵ع میں اون کو سی-آئی-ای کا امتیازی خطاب دے کر کیا گیا تھا -

حکم - حکم ہوا کہ ملاحظہ بالا آراء رپورٹ کے ساتھ طبع اور متداول کی جائیں اور وہ پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں شائع کی جاویں اور ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کے پاس بغرض آگاہی بھیجی جاویں اور نیز اون کو بمعہ رپورٹ گورنمنٹ ہند کے صیغہ تعلیم کی خدمت میں ارسال کیا جاوے -

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط - جے - پی طامسن

چیف سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

۲۳۶۰ - سی ایس - ۵۱۰ - ۱ - ۳ - ۱۹۱۸ - ایس - جی - پی - پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۱] لاہور ۱۵ مارچ (مجریہ ۲۲ مارچ) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

حصہ دویم

عام

محکمہ کاغذات زمین کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع کا ریویو

مندرجہ ذیل چٹھی بغرض اطلاع عام مشتہر کی جاتی ہے :—

نمبر ۷۷-م (مال و زراعت-مال) لاہور مورخہ ۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۸ع

منجانب— آنریبل مسٹر ایچ-جی کریک آئی-سی-ایس ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

بنام— مینجنگ سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپ کو محکمہ کاغذات زمین کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع کے موصول ہونے کی اطلاع دوں جو آپکی چٹھی نمبری ۴۹۱-۵۴-ای مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع کے ہمراہ ارسال کی گئی تھی—

۲۶۹۴ ای جی جی—

۲—سال ہذا کے دوران میں منظور شدہ امیدواران پٹوار کی تعداد میں جو کمی ہوئی ہے وہ موجب تشویش نہیں ہونی چاہئے - اگر یہہ محض اتفاقیہ امر نہیں ہے تو غالباً اس کی وجہ مزدوروں کی عام مانگ اور اجرت کا بڑھ جانا ہے جس سے حال ہی میں گورنمنٹ کے دوسرے محکمہ جات کو بھرتی کے معاملہ میں دقت پیش آئی ہے - یہہ امر موجب طمانیت ہے کہ ان نئے امیدواروں میں سے ۶۹ فیصدی زراعت پیشہ اقوام کے ہیں - گذشتہ تین سالوں سے اس فیصدی میں عملی طور پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور امید کامل ہے کہ دیہی رقبہ جات میں تعلیمی سہولتوں و آسائشوں کے بڑھ جانے سے عنقریب اس میں اضافہ ہو جائیگا مگر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دیکھتے ہیں کہ چار اضلاع کی صورت میں یہہ فیصدی ۵۰ سے کم رہی ہے اور جناب ممدوح کو امید ہے کہ آئندہ اسبارہ میں پیش از پیش احتیاط سے کام لیا جائیگا کہ یہہ اقل فیصدی کم نہ ہونے پائے -

۳—پٹواریوں کے کام کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ اچھا ہے باوجودیکہ کئی اضلاع میں پٹواریوں اور افسران نگران کو اپنا بہت سا وقت جنگ کے متعلقہ کام میں صرف کرنا پڑا - پٹواریان نہر اور مال کے کام کو جزواً ملا دینے کا جو تجربہ ضلع لائلپور اور نوآبادی لوئر جہلم میں کیا گیا تھا وہ ابھی تک سب فیصلہ کی منزل پر نہیں پہنچا اور صاحبان فنانشل کمشنر کی قطعی رائے کا دلچسپی کے ساتھہ انتظار کیا جائیگا - ہز آنر بہادر مسٹر مونکن سے اسبارہ میں متفق ہیں کہ صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی اس تجویز پر فی الحال غور کرنے کی ضرورت نہیں کہ رسوم داخل خارج میں سے حصۂ پٹواریان کو یکجا جمع کر کے تقسیم کیا جائے مگر صاحب فنانشل کمشنر نے پٹواریوں کی تنخواہ پر نظر ثانی کرنے کے متعلقہ تجویز پر غور کرنے کا ذمہ اٹھا لیا ہے جس کی نسبت جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اتفاق ہے کہ وہ اب مزید معرض التوا میں نہیں ڈالا جا سکتا - واقعی کوئی وجہ نہیں کہ اب ان تجاویز کو کیوں مرتب نہ کیا جائے تا کہ وہ منظور کی جائیں اور انہیں موجودہ مالی تنگی کے رفع ہونے پر رائج کیا جائے -

۴—ہز آنر بہادر یہہ معلوم کر کے خوش ہیں کہ قانونگوؤں کے تقرر کے متعلقہ قواعد پر نظر ثانی ہو رہی ہے - اور جناب ممدوح ان تجاویز پر جو عنقریب انکی آئندہ امید ترقی اور حیثیت کی اصلاح کرنے کی غرض سے (جنہیں سنین حال میں بندوبستوں کی تعداد میں کمی ہونے سے سخت نقصان پہنچا ہے) پیش ہونے والی ہیں ہمدردانہ غور فرمائینگے وہ خیال کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں قانونگوؤں کو عملہ جات ضلع و صوبہ کی اسامیوں پر ترقی دینے کے لئے بہت کچھہ کیا جاسکتا ہے جس کے وہ اپنی تعلیم اور تجربہ کے لحاظ سے اہل ہوں -

۵—یہہ تسلی بخش امر ہے کہ مقامی مشکلات کے باوجود انتظام کاغذات کی عمدگی کار اس دفعہ بھی عام طور پر روبہ ترقی ہے - مگر انتقال اور تقسیم کی زیر تجویز امثلہ میں بیشی ہو جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ حالات کے پھر حسب معمول ہونے پر بقایا جات کو صاف کرنے کے لئے خاص کوششیں کرنی پڑینگی ہز آنر یہہ دیکھہ کر خوش ہیں کہ "نقشہ شجرہ جات" کی تہ وزن کے متعلقہ قواعد کی تمام طور پر پابندی کی جاتی ہے کیونکہ ان کی صحت سے بندوبست کے موقع پر جب شجرہ ہائے کشت وار کی بہت مجموعی نظر ثانی کی جائیگی تو اس سے بہت سا وقت بچ جائیگا - جناب ممدوح کو گذشتہ سال کے رپورٹوں میں بندوبستوں کے عرصہ مابین میں کاغذات کو تا تاریخ رکھنے کی ضرورت پر زور دینے کا موقع ملا تھا اور اسلئے وہ ان افسران مال کی کوششوں پر قدر دانی کا اظہار کرتے ہیں جنہوں نے بھرتی اور جنگ کے متعلقہ دیگر کاموں کے زائد بوجھہ کو اٹھانے کے باوجود نظم و نسق ضلع کے اس اہم شعبہ کیلئے کسی نہ کسی طرح وقت نکال لیا ہے -

انتقال کے کام کے متعلق صاحب ڈائرکٹر کی آراء دلچسپ ہیں اور بہت سے افسران مال جنہیں بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے موجودہ پیچیدہ ضابطہ کی ضرورت کے متعلقہ شکوک میں انکے ساتھہ شریک ہونگے - ہز آنر بہادر ان تجاویز کو جو وہ اسبارہ میں پیش کرنی چاہیں بخوشی موصول فرمائینگے -

۹—جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس موقع پر صدر بورڈ کا ارکان معاونہ دفتر کے سرگرم اور کامیاب انتظام کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں - خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب نے اپنا کام بڑی سرگرمی سے شروع کر دیا ہے اور انہوں نے ایک دلچسپ اور معلومات خیز رپورٹ لکھی ہے -

دستخط—ایچ-ڈی کریک
ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب.

۲۶۹۴—سی ڈی س—۵۱—۲۲-۳-۱۹۱۸—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

پنجاب گورنمنٹ گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۳] لاہور — ۲۹ مارچ (مجریہ ۵-اپریل) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

حصہ دویم

عام

نو آبادی ہائے پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ع کا ریویو

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بصیغہ مال و زراعت (آبپاشی) نمبری ۵۵۸۹-مر رخہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع

چٹھی نمبری ۲۰۱-۳۲۵-ایل ۱۶-مو رخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع منجانب جوائنٹ سیکرٹری صاحب فنانشل کمشنر پنجاب جس کے ساتھ نو آبادی ہائے پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ع معہ آراء صاحبان فنانشل کمشنر موصول ہوئی ملاحظہ سے گذری۔

آراضی — سال ہذا کے زرعی حالات نو آبادی اور جہلم میں بحالت مجموعی خاطر خواہ طور پر فصلی بخش رہے۔ سنہ ۱۹۱۶ع کی فصل خریف کثرت باراں کے باعث سال ماسبق کی فصل سے بہت اچھی رہی اور اگرچہ سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع کے موسم سرما میں بارش کم ہوئی اور اپر جہلم میں پانی کی بہم رسانی محدود رہی تاہم کاشت ربیع کا رقبہ زائد از ۳۹۵۰۰۰ ایکڑ تھا اور اس میں سے صرف ۵ فیصدی فصلیں نا کام رہیں-اناج اور روغنی کی پیداوار اوسط کے برابر نہیں ہوئی مگر قیمتوں کے غیر معمولی طور پر بڑھ جانے سے اس کمی کی کافی سے زیادہ

۸ ای جی جی-

تلافی ہو گئی۔ چونکہ کہاٹہ رعیتی کی شرائط میں حقوق مالکانہ کے حصول کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے اس لئے اس نو آبادی کے انتظام میں خاص خصوصیتیں پائی جاتی ہیں جس سے دوسری نو آبادیات مبرا ہیں اور نیز اس سے عملہ ضلع پر کام کا بھاری بوجھ پڑتا ہے۔ صاحب فنانشل کمشنر نے حال ہی میں حقوق مالکانہ کی عطائیگی کے متعلقہ تجویز کو پھر اٹھایا ہے اور یہہ رائے دی ہے کہ کہاٹہ جات رعیتی در اصل زیر ایکٹ نو آبادیات کو مشروط عطیہ جات زیر ایکٹ عطیہ جات شاہی قرار دیا جائے۔ یہہ سوال گورنمنٹ کے زیر غور ہے مگر چونکہ تقریباً اسی قسم کی ایک تجویز سنہ ۱۹۱۴ع میں کمال غور کے بعد نا منظور کر دی گئی تھی اور نیز شرائط نسل کشی اسپان کا کہاٹہ رعیتی کی قیمت فروخت پر کوئی معتدبہ اثر نہیں پڑتا اور حال کے دوران میں کوئی خاطیاں نہیں ہوئیں اور جرمانوں کی رقم صرف ۱۳۵۰ روپیہ تھی۔ اس لئے پالیسی کے بدلنے کے لئے زبردست وجوہات درکار ہونگی۔ دیگر پہلووں میں نو آبادی کے کام کو گھٹانے اور ضلع مذکور کے انتظام کو دوسرے اضلاع کے انتظام کے ہم پلہ بنانے کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کی اس تجویز پر کہ عطیہ جات ذخیرہ دار کو منسوخ کر دیا جائے ابھی کوئی قطعی احکام صادر نہیں ہوئے اور ہز آنر بہادر کو امید ہے کہ مہذا جنگل کے ماہرانہ صلاح و مشورہ کے ساتھہ اصلاح یافتہ انتظام کے ذریعہ موجودہ چھوٹے چھوٹے پودوں کی حفاظت کی جا سکیگی اور اسی طرح نو آبادی کی بہمرسانی چوب عمارتی اور ایندھن میں اس سے جو اضافہ ہوا ہے اوسکا پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکیگا۔ نا بالغ اشخاص کے عطیہ جات نسل کشی (جس کا گذشتہ سال سے ابتدا میں ذکر کیا گیا تھا) کے انتظام کے متعلق قانون وضع کرنے کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوئی۔

ان ادن صورتوں میں جہاں شرائط کی خلاف ورزی ایکٹ نو آبادیات کی دفعہ ۲۴ کی رو سے کہاٹہ رعیتی کے کلاً ضبط کرنے کو حق بجانب قرار دینے کیلئے نا کافی ثابت ہوگی ہے یہہ فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ کلکٹر کو موجودہ آئینی شرائط کی رو سے یہہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اوسے عارضی طور پر یا جزواً ضبط کر لے اور اوسے ایسی شرائط پر اجارے پر دیدے جس سے شرائط نسل کشی اسپان کی مناسب تعمیل ہو سکے۔

۲—اگر اس امر کا لحاظ بھی رکھ لیا جائے کہ وہ رقبہ جس پر اس نو آبادی کی ہر ایک منڈی کا انحصار ہے لوئر چناب میں واقع منڈیوں کے رقبہ سے کمتر ہے اور کہ اوس قدیم طریق کی جگہ جس کے بموجب دوکانوں وغیرہ کی سفید زمین کی قیمت فروخت کا ایک حصہ مقامی اصلاحات پر صرف کیا جاتا تھا اغراض مذکور کے لئے ایک خاص رقم کے عطیہ جات دینے کا طریق رائج کر دیا گیا ہے پھر بھی اس نو آبادی میں منڈیوں کی ترقی کی رفتار ابھی تک افسوسناک ہے۔ ان تمام قصبہ جات میں سب سے بڑا مسئلہ بہمرسانی آب کا ہے۔ اگرچہ یہہ امر موجب طمانیت ہے کہ بہم رسانی آب کی وسیع سکیموں زیر تجویز ہیں تاہم احداث چاہات کو بہمرسانی آب کا ایک واحد ذریعہ تسلیم کر کے اوسکی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کیجانی چاہئے۔ مگر مقامی جماعت کو بہمرسانی آب اور نالی نکاس کی سکیموں کے بھاری اخراجات بازگشت کا متحمل ہونا پڑتا ہے اور اکثر جہاں ٹیکس عائد کرنے کی ضرورت ہے۔ ترمیمشدہ ٹیکس اب قصبہ جات نو آبادی کی صورت میں عام طور پر نہایت مناسب تسلیم کیا گیا ہے۔ سر گودھا میں تو یہہ پہلے ہی سے نافذالعمل ہے اور ٹلونوالی میں اوسے عائد کرنے کیلئے حال ہی میں منظوری حاصل ہو گئی ہے اور امید ہے کہ اسے وسیع پیمانے پر عائد کرنے سے منڈیوں کو ترقی دینے میں بہت سہولت ہو جائیگی۔

۳۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صاحب فنانشل کمشنر کے اسبارہ میں متفق ہیں کہ نو آبادیوں کے ذرائع آمد و رفت کے موضوع پر کافی توجہ نہیں کی گئی اور جناب ممدوح کو امید ہے کہ اون اضافہ شدہ عطیہ جات کی مدد سے جو اب گورنمنٹ نے اس غرض کے لئے مہیا کئے ہیں ذرائع مذکور کی حالت تسلی بخش ہو جائیگی۔ وہ صاحب فنانشل کمشنر کے ریلوے کی سہولتوں کے متعلقہ الفاظ سے بھی اتفاق ظاہر فرماتے ہیں جانکا تعلق صرف لوئر جہلم سے ہی نہیں ہے بلکہ دیگر نو آبادیات نہر سے بھی ہے۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے حال ہی میں وانٹیہر کی منڈیوں کے دورہ کے موقع پر اسبات کی کئی شکایات سنیں کہ حکام ریلوے نے مال برداری کی سہولتوں کے کم کرنے یا منسوخ کرنے کے متعلق کوئی اطلاع جاری نہیں کی اور کہ گئی بوسے اوسے سٹیشن مال کی آمد پر مال کے لئے شیڈ یا دیگر انتظام حفاظت کافی طور پر مہیا نہیں کئے جاتے۔

اوس کثیر آمدنی کو مد نظر رکھتے ہوئے جو محکمہ ریلوے کو اوس زرعی پیداوار سے ہوتی ہے جو ان منڈیوں سے باہر بھیجی جاتی ہے جن میں سے بعض اسقدر کثیر آمد کی ہے ہوں جتنی کہ سلطنت کے کسی

دیگر مقام سے نہیں ہوتی۔ نظم و نسق رسالہ کے لئے یہ امر قابل افسوس ہے کہ غلہ بھوسا اور روئی کے انبار
کے انبار مقبوضوں تک باہر کھلی جگہہ میں پڑے رہتے اور کہ بڑے بڑے عطیہ دار پختہ میگزین اچھے
طرح سے تعمیر کروائیں ۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ فوجی ضروریات سے فی الحال ایک خاص دقت پیدا
ہو گئی ہے مگر حکام رسالہ کی توجہ اس بات کی طرف منعطف کرائی گئی ہے اور جناب سر مائیکل اوڈوائر
کو امید واثق ہے کہ اسبارہ میں حتی المقدور جلد بیش از بیش فراخدلانہ پالیسی سے کام لیا جائیگا۔

۴۔افسران مال و افسران آبپاشی کے درمیان تمام ایسے معاملات میں جن سے آباد کاروں کے مفاد
وابستہ ہیں جو کامل یکجہتی پائی جاتی ہے اوسکے متعلق مسٹر کیسن کی دلچسپ رپورٹ میں مندرجہ
رائے کو پڑھکر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو خوشی حاصل ہوئی ہے اور اونہیں یقین ہے
کہ دیگر نوآبادیوں میں بھی ان دو بڑے محکمہ جات کے تعلقات ویسے ہی دوستدارانہ ہیں۔
نوآبادی شاہ پور نے فوج کے لئے رنگروٹوں کے مطالبہ کا جو شاندار جواب دیا ہے اوسکا گورنمنٹ نے
کسی دوسری جگہ اعتراف کیا ہے۔ اس لحاظ سے نوآبادی مذکور نے اپنے آپ کو اپنے سے زیادہ خوشحال ہمسایہ
نوآبادی لائلپور کے مقابلہ میں گورنمنٹ کے لئے بہتر ذریعہ کاشت ثابت کیا ہے اور یہ اختلاف زیادہ تر
...انہ رکھنے اور کئی پنشن یافتہ ہندوستانی عہدہ داروں کے اقتدارانہ رسوخ اور مثال کی وجہ سے ہے۔

۵۔حال ہی کی پیمائش زمین سے نوآبادی نہر لوئر باری دوآب میں اسقدر تبدیلی واقع ہوگئی
...کہ نقشہ جات رقبہ جات اور نوآبادی کے اعداد اب مغالطہ انگیز ہوگئے ہیں اور آئندہ سال
...اوسکی صورت مسٹر کاسن کی تجویز کے مطابق بدل دینی چاہئے ۔ پیمائش کے ذریعہ رقبہ قابل کاشت
میں ۳ لاکھ ایکڑ سے زیادہ کی جو کمی معلوم ہوئی ہے اوس سے سکیم نوآبادی میں بہت سی ترمیمات
...پڑی ہیں اور اسلئے کسی دوسری جگہہ زمین بہم پہونچانے یا زائد رقبہ جات کو زیر کاشت لانے کی
تجاویز کو خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔نہر لوئر جہلم کا باقی ماندہ غیر تقسیم شدہ رقبہ اس غرض کیلئے
...مند ہوگا اور قسمت راولپنڈی کے معطی الیہم کو اس رقبہ میں منتقل کرنے کی تجویز ایک
...تجویز ہے۔ مگر اس کمی کو پورا کرنے کی زیادہ تر امید ہائیڈرو الیکٹرک پروجکٹ اور مسٹر باولس مرحوم
کی سکیم دربارہ اصلاح اراضی "باڑا" پر موقوف ہے جواب گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ارسال کر دی
گئی ہے اور اگر وہ منظور ہو گئی تو امید ہے کہ بہت جلد اوسپر عملدرآمد شروع ہو جائیگا اس اثناء میں
...بڑے بڑے رقبہ جات کے (جو فوجی انعامات کے عطیہ جات کیلئے مخصوص ہیں) اور "سرکاری" مربعوں
...تقسیم ہونے میں جو تاخیر واقع ہوئی ہے اوس سے اراضی قابل زراعت و اراضی قابل آبپاشی کی ترقی
...حد تک رکی رہی ہے۔مالی اور انجینئری مقتضیات کے لحاظ سے اب نہایت مناسب خیال کیا گیا ہے کہ
...تقسیم کے کام کو جس قدر جلد ممکن ہو شروع کر دیا جائے۔اور گورنمنٹ ہند نے ان رقبہ جات کی
...کاشت کے متعلقہ تجاویز کو منظور فرما لیا ہے۔حال ہی میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ فوجی عطیہ جات
...تقسیم کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔

۶۔سال کے دوران میں فروختوں کا نتیجہ قابل ذکر طور پر تسلی بخش رہا ہے۔۸۵۷۰ ایکڑ بذریعہ
...اور ۶۱۷۲ بذریعہ پرائیویٹ (نیم کے) معاملہ ۲۲۹ روپے و ۲۱۹ روپے فی ایکڑ کی اوسط قیمت پر
بالترتیب فروخت ہوئے۔قیمت نیلام سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کی قیمت سے بقدر ۵۰ روپیہ فی ایکڑ کے زیادہ ہے۔
...پھر بھی یہ سنہ ۱۹۱۳ع کے پہلے نیلام کی کسیقدر افزاد شدہ قیمتوں سے کم ہے۔اس بات کا دلچسپی
...انتظار ہے کہ آیا سرمایہ داروں کے قرضہ جنگ میں بڑی بڑی رقوم دینے کے باوجود اس اعلیٰ معیار کو
...موجودہ مہینہ (مارچ سنہ ۱۹۱۸ع) کے آئندہ نیلاموں میں قائم رکھا جاتا ہے۔

فروخت شدہ رقبہ سے قطع نظر کر کے تقسیم اراضی سال کے دوران میں عملی طور پر عطیہ جات
...دار شرفا تک محدود رہی۔ان معطی علیہم میں سے اکثر کو خوش کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ قبضہ لینے
...بھی بہت تکلیف دیتے رہتے ہیں۔مگر یاد رہے کہ بورتی میں مدد دینے کے فرض کے باعث اون میں سے
...اپنے اصلی ضلعوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور نہ ہی وہ اپنے عطیہ جات نوآبادی کی طرف ذاتی طور پر
...ہو سکتے ہیں ۔میں حیثیت الجماعت زمیندار شرفا نے موجودہ پر آشوب سالوں میں گورنمنٹ کو
...امداد دی ہے اور ہز آنر معتبر مینارۃ سے اشہارہ میں متفق ہوں کہ فی الحال اسبات پر سختی سے
...کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کسی رشتہ دار کو رہائشی ملازم مقرر کریں۔

مسٹر ٹامسن کا یہہ بیان کہ تعمیل شرائط میں عام طور پر ترقی ہوئی ہے ایک حوصلہ افزا امر ہے اور یہہ تسلی بخش ہے کہ زمینداروں کے اون مربعوں کی کل تعداد جو عدم تعمیل کی وجہ سے ضبط ہوئے صرف ۱۵۸ ہے حالانکہ اسکے مقابلہ میں گذشتہ سال یہہ تعداد ۵۸۱ تھی - امید ہے کہ آئندہ جب جدید مواصلات مستحکم طور پر قائم ہو جاوینگے اور زرعی حالات میں اصلاح ہو جائیگی تو امین اور بھی کمی واقع ہوگی - اور اهو کار بهتو ین معطی علیهم کے خارج ہو جانے سے اس بارہ میں کوئی تکلیف باقی نہیں رہیگی -

۷ - دیگر مقامات کیطرح لوئر باری دوآب میں زرعی سال کسیقدر ناموافق رہا ہے - خریف سنہ ۱۹۱۶ع میں مستقل طور پر تقسیم شدہ اراضیات میں جو رقبہ ناکام رہا اوس کی فیصدی سال گذشتہ کی ۵ء۱۳ کے مقابلہ میں ۲ء۷ تھی اور امریکہ کی روئی کی کاشت میں بیشی حوصلہ افزا ہے اس فصل کی مقبولیت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور خریف سنہ ۱۹۱۷ع کے اعداد - امریکہ کی کپاس ۸۱۴۴۰ ایکڑ اور ہندوستانی روئی ۵۳۳۸۰ ایکڑ حیرت انگیز ہیں - اگرچہ اختتام دسمبر میں دونو قسموں کو بھاری اور بے وقت بارش سے نقصان پہنچا پھر بھی امریکہ کی کپاس کو اس آفت سے ہندوستانی کی کپاس کی نسبت کم نقصان پہنچا - بد قسمتی سے ربیع سنہ ۱۹۱۷ع کی فصل کم تسلی بخش تھی چونکہ نہروں میں پانی کی مقدار موسم سرما کے امساک باران کی تلافی کیلئے ناکافی تھی اس لئے خراب شدہ فصل کی فیصدی گذشتہ سال کی ۶ء۱۱ کے مقابلہ میں ۱۳ رہی - پنجاب نمبر ۲ گندم کی روز افزوں مقبولیت ایک امید افزا علامت ہے اور ۹۰۰۰ من بیج کا آئندہ فصل ربیع میں بونے کے لئے تقسیم ہونا محکمہ زراعت کی کوششوں اور آباد کاروں کی خوش فہمی کے لئے قابل تعریف امر ہے -

۸ - نو آبادی کے جدید تجارتی قصبات کی حالت امید افزا ہے اور سال مذکور میں ایسے قصبات میں سے ہر ایک قصبہ میں مختلف قسم کی فروخت شدہ سفید زمین کی تعداد اور وصول شدہ اعلے قیمتوں سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کو نو آبادی کی خوشحالی پر اعتماد ہے - میاں چنوں میں مقابلہ نہایت سخت ہوا تھا جہاں بازار میں سفید زمین کی قیمت اوسطاً ۲۰۲۰ روپیہ اور منڈی میں دوکان کی زمین کی قیمت ۱۷۴۱ روپیہ وصول ہوئی تھی - معلوم ہوتا ہے کہ صرف جہانیاں میں قیمتیں اوس درجہ پر ساکن رہی ہیں لیکن نو آبادی کے جنوبی حصہ میں کاشت میں ترقی ہونے سے اس مقام کے حالات بھی سدھر جاوینگے - اب خانیوال کی اہمیت بھی بڑہ جاوی چاہئے کیونکہ سرکاری عمارات اب عملی طور پر مکمل ہو گئی ہیں جدید تحصیل کا انضباط عنقریب مشتہر کیا جاویگا - میاں چنوں اور اکاڑہ کے روئی کے جدید کار خانے اون نقشوں کے مطابق تعمیر ہو گئے ہیں جو محکمہ زراعت نے منظور کر لئے ہیں - آئندہ کار خانوں کی زمینوں کی فروخت کی یہہ شرط ہوگی کہ نقشہ منظوری کے لئے ضرور صاحب ڈائرکٹر زراعت کی خدمت میں ارسال کئے جاویں - اس سے مختلف اقسام کی کپاس کے آپس میں ملنے کا احتمال نہیں رہیگا اور نو آبادی کی کپاس کی عمدہ قیمتیں مل سکینگی -

۹ - معلوم ہوتا ہے کہ سڑکیں بالخصوص ضلع منٹگمری میں نو آبادی کی عام ترقی کے لحاظ سے اس کی ضروریات کی کفیل نہیں ہیں - ہمیں امید ہے کہ اون گرانقدر عطیوں سے جو گورنمنٹ نے اس غرض کے لئے منظور کئے ہیں آئندہ مالی سال کے دوران میں نمایاں ترقی ہو جائیگی - دیپالپور سے اکاڑہ کو اور پاکپٹن سے منٹگمری کو جانے والی سڑکوں کو پختہ بنانے کے لئے خاص عطیات دئیے گئے ہیں جو ملک کے اوس حصہ میں سے گزرتی ہیں جہاں پہلے ستلج دیلی ریلوے گزرتی تھی جو اب بند کر دی گئی ہے -

جیسا کہ گذشتہ سال کے ریویو میں بیان کیا گیا تھا سڑکوں پر دو رویہ درخت لگانے کے مسئلہ پر ساری نو آبادی میں بیش از پیش توجہ درکار ہے - اور گورنمنٹ اون تجاویز پر ہمدردانہ غور کرنے کے لئے آمادہ ہوگی جو افسر نو آبادی کی امداد کے لئے سر درختی کے کام میں ماہر اشخاص کے تقرر کے متعلق ارسال کی جاویں -

۱۰ - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے نو آبادی کی ترقی کی متعلقہ مالی مشکلات کے بارہ میں مسٹر مینارڈ کے قابلانہ ریویو کو دلچسپی سے پڑھا ہے - اس تجویز پر کہ راستوں و سر درختی و تعمیرات قصبات و

مدارس اور اسپتال ہائے کے جملہ خرچ کے متعلق نو آبادیوں کا ایک با قاعدہ بحث فنانشل کمشنر کو تیار کرنا ہے مفصل تجاویز موصول ہونے کی صورت میں احتیاط کے ساتھ غور کی جائیگی بادی النظر میں اس تجویز کو منظور کرنے سے ایک با قاعدہ و جامع مالی پالیسی (طرز عمل) اختیار کرنے میں سہولت ہو جائیگی اور ایک تجویز کے لئے فرداً فرداً بحث تیار کرنے کے موجودہ تکلیف دہ طریق کا خاتمہ ہوجائیگا - نیز جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس خیال سے بھی متفق ہیں کہ دیگر محکمہ جات مثلاً پولیس و ڈاکخانہ اور ریلوے کو بھی نو آبادیوں کے بسرعت روز افزوں مطالبات کے لئے روپیہ کا زیادہ باقاعدہ انتظام کرنا چاہئے اس بارہ میں شک نہیں ہوسکتا کہ گذشتہ زمانہ میں ان مطالبات کا خیال کرنے کی ذرا پرواہ نہیں کی گئی اور یہہ تجویز کہ عمل ہائے کو شروع کرنے کی ابتدائی حالت میں بڑے بڑے محکمہ جات کے نمائندوں کو ایک جگہ جمع ہوکر اون اصولوں پر غور کرنی چاہئے جن پر ترقی کا ہونا اغلب ہے ایسی تجویز ہے جس کو نو آبادیوں کی آئندہ سکیم کو مرتب کرنے وقت نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

مسٹر طامسن کی رپورٹ دلچسپی سے مملو ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اون الفاظ کی پورے طور پر تائید کرتے ہیں جن میں صاحبان کمشنر و فنانشل کمشنر نے مسٹر طامسن کے کام کی تعریف کی ہے۔

۱۱ - گذشتہ سال کے ریویو میں نو آبادی اپر چناب کی نسبت یہہ کہا گیا تھا کہ سب نو آبادیوں سے اوس کے ساتھ بیگانگی و حقارت کا سلوک کیا گیا ہے - ابتدائی غلطیوں و آبپاشی کی مشکلات کی وجہ سے اس کی ترقی رک گئی تھی لیکن یہہ امید ہے کہ فصل خریف میں آبپاش ہونے والی اراضی کے عطیہ جات کے متعلق ترمیم شدہ شرائط سے معاملات کراب سدھار دیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ ان عطیہ جات کو اب جملہ صورتوں میں کم از کم دو مستطیلوں تک بڑھا دیا گیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تبدیلی بلا کسی مزاحمت کے مسٹر سالسبری نے کی ہے اگرچہ اون کی رپورٹ سے یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ترک سکونت کی وجہ سے کس قدر عطیات واپس لے لئے گئے تھے - نو آبادی مذکور میں دیہی سفید زمین اور راستوں کی حالت ابھی تک ناقص ہے اور گذشتہ خزاں میں حد سے زیادہ بارشیں ہونے سے ان پہلوؤں میں اور دیگر صورتوں میں ترقی کی رفتار کم ہو گئی تھی۔

تحصیل شرقپور میں ۲۰۰۰۰ ایکڑ کے قریب اراضی ابھی تک غیر تقسیم شدہ باقی ہے - اور یہہ صاف ظاہر ہے کہ نو آبادی کے اس حصہ پر کچھ عرصہ کے لئے خاص توجہ مبذول کرنی چاہئے - تحصیل گوجرانوالہ میں دریائے راوی کے زمینداروں کو عطائے معاوضہ کے عطیات کے لئے ۱۶۹۵-ایکڑ اراضی تقسیم کرکے عطائے اراضی کے کام کو عملی طور پر ختم کر دیا گیا ہے - اور یہہ امید ہے کہ نو آبادی کا جنوبی حصہ بہت جلد آباد ہوجائیگا لیکن حالات اوس وقت تک تسلی بخش نہیں ہونگے جب تک کہ نو آبادی جو اب دو اضلاع میں پھیلی ہوائی ہے شیخوپورہ کے جدید واحد ضلع میں شامل نہ کر دی جائے جس کے متعلق تجاویز گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ پانی کی قلت فصل ربیع نہ ہونے کی ذمہ دار ہے اور قریباً نصف فصل تحصیل شرقپور کے مستقل طور پر عطا شدہ رقبہ جات میں ناکام رہی ہے لیکن دوامی آبپاشی کا انتظام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور فصل ربیع کے لئے پانی بہم پہنچانے کے واسطے فصل خریف کے ایک ضروری اصول اختیار کیا گیا ہے - فصل موسم خریف میں چاول کی فصل جس کے واسطے زمین بہت موزوں ہے نہایت ہی قابل قدر فصل ہوتی ہے اور کالا شاہ کاکو میں تجرباتی فارم کے مجوزہ قیام سے لوگوں کو چاول کی کاشت کی ترغیب ملنی چاہئے اور وہ زیادہ اعلے قسم کے پیدا ہونے چاہئیں - تحصیل شرقپور کی زمین کے سخت ہونے کا پھر ذکر کیا جاتا ہے اور عہدہ داران آبپاشی کو چاہئے کہ وہ اون نہروں کو جن میں انہار ثلاثہ (ٹرپل پروجکٹ) جس سے پانی آتا ہے پانی تقسیم کرنے کا فیصلہ کرتے وقت اس نقص کا مناسب لحاظ کر لیا کریں - انہار ثلاثہ کے پانی کو موسم سرما میں تقسیم کرنے کا سوال زیادہ تر اصطلاحی ہے لیکن یہہ ایسا ضروری ہے کہ صاحب چیف انجینئر کو چاہئے کہ وہ کسی فیصلہ پر پہنچنے سے پہلے صاحبان فنانشل کمشنر بہادر سے مشورہ کرلیا کریں۔

۱۲—اپر جہلم کی چھوٹی نوآبادی میں ۳۳۰۰۰ ایکڑ کے کل قابل استفادہ رقبہ میں سے ۳۲۰۰۰ ایکڑ اراضی تقسیم ہو چکی ہے اور باقی اراضی میں صرف ۷۰۰۰ ایکڑ اراضی بذریعہ نہر سیراب ہوتی ہے۔لیکن تقسیم شدہ اراضی کا ایک چوتھائی سے بھی کم حصہ اسوقت تک زیر کاشت آچکا ہے کیونکہ آبپاشی کا انتظام مکمل نہیں ہو چکا تھا۔ یہہ تاخیر قابل افسوس ہے اور یہہ مناسب تھا کہ رپورٹ میں اسکی وجہہ ذرا کھول کر بیان کر دی جاتی۔پولیس کے انتظام کے ناکافی ہونے کے متعلق صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی آرا سے ظاہر ہوتا ہے کہ محکمہ کے روزانہ کار و بار کی کے دستور کی حد سے زیادہ سختی کے ساتھہ پابندی کرنے سے اس ضروری سوال کا تصفیہ کیا گیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ راستوں کی اصلاح کے کام میں بھی بیجا تاخیر کر دی گئی ہے اور تلافی ما فات کی خاص کوشش کرنی چاہئے - بمقام بہاؤالدین ایک منڈی بنانے کی سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے اور صاف ضوابط کی عدم تعمیل کے باوجود گورنمنٹ باضابطہ درخواست کے موصول ہونے پراس غرض کے لئے ضروری روپیہ مہیا کرنے کے واسطے حتی الامکان پوری کوشش کریگی۔

حکم—حکم ہوا کہ آرائے مذکور چھاپکر رپورٹ کے ہمراہ متداول کی جائیں نیز وہ پنجاب گزٹ میں مشتہر کی جائیں اور وہ صاحبان فنانشل کمشنر و صاحب چیف انجینئر تعمیرات سرکاری پنجاب و ایجنٹ نارتھہ ویسٹرن ریلوے اور صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کی خدمت میں ارسال کی جائیں اور رپورٹ کی معمولی نقول کے ہمراہ گورنمنٹ ہند کے محکمہ مال و زراعت میں ارسال کی جائیں۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط—ایچ ڈی کریک

ڈپٹی سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۱۵] لاهور ـــ ۱۲ ـ اپريل (مجريه ۱۹ ـ اپريل) سنه ۱۹۱۸ع ـــ يوم جمعه [جلد ۳۶

حصه دويم

عام

پنجاب میں بھرتی بدوران سنه ۱۹۱۷ع کے نتائج کا ريويو

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصيغه ہوم-فوج نمبر ۲۱۵۶-م مورخه ۲۶ مارچ سنه ۱۹۱۸ع۔

آراکی ـــ جنگ کے آغاز سے پہلے ايسی هندوستانی فوج کا تناسب جو صوبه کے اندر بھرتی ہونے والی ۵۰ فيصدی سے زیادہ تھا - ۳½ سال کے اوس کل عرصه کے دوران میں جس کے اندر موجودہ جنگ جاری رہی ہے ۱۲۰ فيصدی ...

مطالبات مذکور کو نہ صرف قائم ہی رکھا گیا ہے بلکہ اوس میں اضافہ بھی ہو گیا ہے - پنجاب اون وسیع تر ذمہ داریوں سے شروع ہی سے باخبر رہا ہے جو اوس پر موجودہ جنگ کی وجہ سے عاید ہوتی رہی ہیں - اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپریل سنہ ۱۹۱۵ع میں ہی بھرتی کے اون نتائج کا اعتراف فرمایا تھا جو جنگ کے آغاز سے حاصل ہوئے تھے - یہہ نتائج سنہ ۱۹۱۵ع و سنہ ۱۹۱۶ع کے کل عرصہ کے دوران میں بالخصوص اون اکثر اضلاع میں برابر جاری رہے جنکو فوج "سے مدت سے گہرا تعلق رہا ہے - لیکن یہہ واقعہ کہیں آوائل سنہ ۱۹۱۷ع کا ہے" جب گورنمنٹ ہند نے بھرتی کے اوس طریق میں بڑی تبدیلیاں کرنے کا فیصلہ کیا تھا جو اگرچہ اوس فوج کی محدود ضروریات کیلئے بالکل موزوں تھا جو ہندوستان کی بری سرحدوں کی حفاظت کیلئے قائم رکھی گئی تھی لیکن وہ ایک طویل جنگ کے نقصان کی تلافی اور اوس فوج کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں تھا جس میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا ہے اور جو تین براعظموں میں غنیم کے ساتھہ سرگرمی سے مصروف پیکار ہے -

۲—بھرتی کے طریق میں سب سے بڑی تبدیلی یہہ کی گئی تھی کہ مختص الفرقہ بھرتی کے اوس طریق کو منسوخ کرکے جو فوجی افسروں کے التزام میں تھا اوس کی جگہہ علاقہ وار بھرتی کی اسکیم کو رائج کیا گیا تھا - منسوخ شدہ طریق کے مطابق چار بھرتی کرنے والے عہدہ دار ضروری ماتحت عملہ کے ساتھہ اون مقامات میں مقیم رہتے تھے جو پنجابی مسلمانوں و سکھوں و ڈوگروں اور جاٹوں کی بھرتی کے لئے نہایت ہی سہولت بخش ہوتا تھا - بھرتی کا کام تمام و کمال وہ بھرتی کرنے والی جماعتیں انجام دیتی تھیں جنکو رجمنٹوں میں سے بھیجا جاتا تھا - لڑائی کے آغاز میں ان بھرتی کرنے والے عہدہ داران کو افزون شدہ مطالبات کو پورا کرنے کے لئے زیادہ تر سول عہدہ داران کی امداد پر بھروسہ کرنا پڑا - لیکن اون مشکلات کی وجہ سے جو بے شمار سول عہدہ داروں اور اون دور تک منتشر اقوام کے ساتھہ قدم بقدم چلنے میں پیش آتی تھیں جنکی بھرتی کا کام بھرتی کرنے والے عہدہ داران کے سپرد تھا اس طریق کو ترک کر کے اوسکی جگہہ علاقہ وار بھرتی کے طریق کو اختیار کرنا پڑا - آخر الذکر طریق کی بڑی بڑی خصوصیتیں یہہ ہیں کہ ایک خاص مقررہ رقبہ کے اندر جملہ بھرتی کرنے والی جماعتوں کے باہمی تعلقات باقاعدہ کر دئے گئے ہیں سول و فوجی عہدہ داروں کے درمیان کامل ارتباط ہو گیا ہے اور خاص رقبہ جات یا خاص ضرورتوں کے لئے خاص عہدہ دار مہیا کر دئے گئے ہیں - بھرتی کرنے والے عہدہ دار خاص متعینہ رقبوں کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں (جو پنجاب میں ڈیویژنی قسمتوں اور اضلاع کے مطابق ہیں) اور وہ بلا لحاظ اوس قوم یا فرقہ کے جس سے رنگروٹ کا تعلق ہو اپنے اپنے علاقوں کے اندر ہر ایک قسم کی بھرتی کے ذمہ دار ہیں - یہہ طریق جسکی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اوس دیر سے حمایت کر رہے تھے - فروری سنہ ۱۹۱۷ع میں رائج کیا گیا - اور اسکے بعد جون گذشتہ میں گورنمنٹ ہند کی طرف سے کل ہندوستان کے لئے ایک "سنٹرل ریکروٹنگ بورڈ (صدر بورڈ مہتمم بھرتی) منضبط ہونے پر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی زیر صدارت ایک پراونشل ریکروائٹنگ بورڈ وں (بورڈ مہتمم بھرتی صوبہ) قائم کیا گیا - اس بورڈ کے دیگر اراکین میں ایک فنانشل کمشنر و کمشنران قسمت و اڈیشنل سیکریٹری گورنمنٹ و ڈویژنل ریکروٹنگ افسر (قسمت وار بھرتی کرنے والے افسر) اور صوبہ کے دو بہت سے سر برآوردہ اصحاب * شامل تھے - جنہوں نے مصافی و غیر مصافی فوج کے لئے بھرتی کا کام شروع کرنے و اوسکو ترقی دینے میں اپنے رسوخ کو کامیاب طور پر استعمال کیا تھا - پراونشل ریکروٹنگ بورڈ نے بھرتی کے متعلق اون بے شمار مسائل پر بحث کرنے و اونکو حل کرنے کے لئے جو پیش آئے ہیں متعدد اجلاس کئے ہیں - اور صدر بورڈ بھرتی کے دوش بدوش چل رہا ہے -

آنریبل سردار بہادر رگھبیر سنگھ رئیس لودھیانہ -
آنریبل خان بہادر ملک محمد امین خان رئیس شمس آباد -
آنریبل رائے بہادر چودھری لال چند رئیس روہتک -
آنریبل خان بہادر سید مہدی شاہ رئیس گوجرہ -
میجر ملک سر عمر حیات خان ٹوانہ ایم - وی - او - کے - سی - آئی - ای رئیس کالرہ -
سردار رگھبیر سنگھ سندھانوالہ رئیس راجہ سانسی -

بورڈ مذکور کی کارروائی کی روئیداد پوری طور پر قلمبند ہو چکی ہے اور اوسکو افسران ضلع کے پاس اس غرض سے ارسال کیا گیا ہے تا کہ وہ حال ہی کی ترقیوں اور اوس پالسی سے باخبر رہیں جس پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

۳-زیر رپورٹ سال سنہ ۱۹۱۷ع کے دوران میں حاصل شدہ نتائج کے کوائف پر بحث کرتے وقت فی الفور ایک مشکل پیش آ جاتی ہے-لوکل گورنمنٹ کو ہر مہینہ دو قسم کے نقشے مہیا کئے جاتے ہیں-جو نقشے سنٹرل ریکروٹنگ بورڈ کی طرف سے موصول ہوتے ہیں اون میں صرف فوج کے مختلف شعبوں میں بھرتی شدہ آدمیوں کی صوبہ وار میزان درج ہوتی ہے یہہ میزان صحیح معلومات پر مبنی ہوتی ہے اور مکمل ہوتی ہے-جو نقشے قسمتوں کے بھرتی کرنے والے عہدہ دار ارسال کرتے ہیں اون سے اضلاع و قسمت ہائے اور دیسی ریاستوں کے اون جملہ بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد ظاہر ہوتی ہے جنکو ان عہدہ داروں نے بھرتی کیا ہوتا ہے اور نیز ایسے دیگر بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد ظاہر ہوتی ہے جو یونٹوں و ڈپو ہائے کے صدر مقام میں براہ راست درج رجسٹر ہوتے ہیں اور جنکی ان کو اطلاع ملتی ہے-سال کے ابتدائی مہینوں میں اون براہ راست بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد سے جو قسمت راولپنڈی میں خصوصیت کے ساتھ بے شمار ہوتی ہے ان عہدہ داروں کو بالکل مطلع نہیں کیا گیا بلکہ اونکی پوری پوری رپورٹ اس وقت بھی اون کو موصول نہیں ہوتی-دیسی ریاستوں میں بھرتی شدہ اشخاص کے متعلق خاص طور پر یہہ کہا جاسکتا ہے-لیکن قسمتوں کے نقشوں کی صحت میں بتدریج اصلاح ہونے کا ثبوت اوس اختلاف کی مسلسل کمی سے ملتا ہے جو نقشہ ہائے مذکور اور سنٹرل ریکروٹنگ بورڈ کے میزان میں ابھی تک پایا جاتا ہے یہہ کمی جولائی میں ۵۰۰۰ کے قریب تھی لیکن دسمبر میں ۵۰۰ رہ گئی-

اس سال کے پہلے چھہ مہینوں کے قابل استفادہ کوائف جو قسمتوں کے بھرتی کرنے والے عہدہ داروں نے مہیا کئے ہیں اور جن سے جملہ اقسام کے رنگروٹوں کی کل تعداد ۷۹۳۰۲ ظاہر ہوتی ہے نامکمل ہیں اور اون سے فی الواقع بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد سے کم تعداد ظاہر ہوتی ہے-دوسری ششماہی کے متعلق صرف سنٹرل ریکروٹنگ بورڈ کی طرف سے درست نقشے مہیا کئے گئے ہیں جن سے مجموعی تعداد ۷۶۳۵۶ ظاہر ہوتی ہے-

مندرجہ الصدر اعداد سے سنہ ۱۹۱۷ع میں جملہ اقسام کے بھرتی شدہ اشخاص کی کل میزان ۱۰۳۲۸۶ ظاہر ہوتی ہے جو (جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے) فی الواقع بھرتی شدہ تعداد سے کم ہے لیکن جو اوس تعداد سے جو سال مذکور کے متعلق ڈویژنل ریکروٹنگ افسروں کی طرف سے ارسال کردہ نقشوں میں درج ہے ۱۲۸۳۷ یا زائد از ۱۴ فیصدی زیادہ ہے-

۴-ان اعداد کے نتائج اور ان کوائف کو مد نظر رکھتے ہوئے جو اوس ضمیمہ میں درج ہوتے ہیں جو قسمت وار بھرتی کرنے والے عہدہ داروں کے نقشوں سے تیار کیا جاتا ہے یہہ واضح رہے کہ جماعت وار بھرتی کے پرانے طریق کے مطابق سنہ ۱۹۱۷ع کے آغاز میں بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد سے کمی ظاہر ہونی شروع ہو گئی تھی-جدید طریق کے آغاز کے ساتھ ہی بیشی یکلخت شروع ہو گئی اور چونکہ بھرتی کا طریق مکمل ہو چکا تھا اس واسطے بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد میں نمایاں ترقی ظاہر ہوئی ہے-یہہ نتائج اون قیود کے باوجود ظاہر ہوتے ہیں جنکو غیر ہتھیار بند اشخاص کی بھرتی کے متعلق عاید کرنا ضروری خیال کیا تھا کہ یورپ کو بھیجی جانے والی مختلف لیبر کوروں کے لئے پنجاب میں بھرتی کی ممانعت کردی جائے اور اوسی سال اوس کے کچھہ عرصہ بعد اقتصادی و زراعتی وجوہات کی بنا پر قسمت ہائے راولپنڈی و انبالہ میں رجمنٹل فالوورز (بلو اپرنز) کے سوائے باقی جملہ اقسام کے غیر ہتھیار بند اشخاص کی بھرتی کی قطعی ممانعت کردی گئی تھی اور اون کمین اقوام کی بھرتی جو عام طور

بزور دبایا چھوڑ دیا گیا ہے جو محض مزدوری کے لئے دیہی آبادی کا زیادہ تر انحصار ہے۔ ۹۱۴۴۹ درج رجسٹر رنگروٹوں میں سے کم از کم ۷۶۱۴۲ یا ۸۳ فیصدی رنگروٹ ہتھیار بند ہیں باقی ۱۵۳۰۷ یا صرف ۱۷ فیصدی غیر ہتھیار بند ہیں۔

۵۔سول ڈویژنوں کے علاقہ جات کو دیکھنے سے حسب ذیل اعداد ظاہر ہوتے ہیں:—

قسمت	میزان اون ہتھیار بند اشخاص کی جو سنہ ۱۹۱۷ء میں بھرتی ہوئے۔	میزان اون ہتھیار بند و غیر ہتھیار بند اشخاص کی جو سنہ ۱۹۱۷ء میں بھرتی ہوئے۔	اون کل تشخیص شدہ آدمیوں کی تعداد کے لحاظ سے جو ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء کو فوج میں ملازم تھے کل قابل بھرتی آبادی کے ساتھ ایک اور حسب ذیل کی نسبت ہے
راولپنڈی	۲۲۵۳۹	۲۴۷۸۳	۶
انبالہ	۲۰۲۴۲	۲۳۷۳۵	۱۴
لاہور	۱۲۳۹۹	۱۷۵۲۸	۱۹
جالندھر	۱۱۸۷۵	۱۳۷۹۱	۱۴
ملتان	۲۲۱۷	۲۸۳۶	۱۱۰

۶۔قسمت راولپنڈی۔قسمت راولپنڈی کے شاندار اقدام لوگوں کے جوش کی بین دلیل ہیں۔ جنگ کے آغاز سے اس قسمت میں سے مسلسل طور پر آدمی بھرتی کئے گئے تھے اور سنہ ۱۹۱۷ء کے آغاز کے وقت اس قسمت کے کم از کم ۵۸۰۲۰ آدمی فوج میں ملازم تھے۔یہ قسمت اکثر کوئے پنجابی مسلمانوں کا وطن ہے۔جنکی نسل میں سے آوان و گکھڑ و کھیپا و جنجوعہ و ٹوانہ اور دیگر بے شمار قبیلوں کے آدمیوں کو دیسی فوج کی پلٹنوں رجمنٹوں میں بڑی خوشی سے بھرتی کیا جاتا ہے۔قسمت مذکور میں بھرتی شدہ اشخاص میں سے کم از کم ۹۱ فیصدی اشخاص ہتھیار بند فوج میں بھرتی کئے گئے تھے۔قسمت ھذا کے چھ میں سے چار اضلاع کے لوگ فوج میں بھرتی ہونے کو مدت سے باعث افتخار خیال کرتے رہے ہیں اور یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اضلاع راولپنڈی و جہلم میں فوجی خدمت کے لائق عمر کے ہر چہار اشخاص میں سے ایک شخص فوج میں بھرتی ہو چکا ہے۔جہلم میں سے ہتھیار بند فوج میں بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد صوبہ ھذا میں ہی نہیں بلکہ کل ہندوستان میں سب سے زیادہ ہے اور راولپنڈی کا نمبر دوسرے درجہ پر ہے جس کے فوج میں بھرتی شدہ اشخاص کی مجموعی تعداد سب سے زیادہ ہے۔اٹک و گجرات اور شاہپور میں سے ہر ایک ضلع کے بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد ۳۰۰۰ سے زیادہ ہے۔پہلے دو اضلاع نے مسلسل و لگاتار شاندار بھرتی دی ہے۔شاہپور نے اگرچہ بیدار ہونے میں سستی ظاہر کی ہے مگر اوسطے پچھلے مہینوں کے دوران میں زیادہ تر ٹوانہ سرداروں کی ذاتی کوشش سے بصورت تمام ترقی کی ہے اور ۳۰۳۰ رنگروٹوں کی مجموعی تعداد میں سے کم از کم ۲۲۵۹ رنگروٹ اس عرصہ کے دوران میں بھرتی ہوئے۔قسمت ھذا کا کمزور حصہ جو سب سے پیچھے رہا ہے اور اب تک پیچھے ہے وہ میانوالی کا ضلع ٭ دور افتادہ ضلع ہے جس کی بھرتی کی تعداد ایک ہزار سے بھی کم ہے۔

لیکن اس ضلع میں بھی بیداری کی وہ علامتیں پیدا ہو گئی ہیں جن سے موجودہ سال میں بہت کچھ ترقی کی امید ہے۔

قسمت انبالہ۔سال کے آغاز میں اس قسمت کے رنگروٹوں کی تعداد فوج میں ۲۷۱۲۹ تھی جو دسمبر کے اخیر تک بڑھ کر قریباً دو چند ہو گئی۔اس نتائج کی وجہ زیادہ تر اضلاع روہتک و گوڑگانوہ اور

حصار کی کوششیں ہیں جنکو صوبہ اور کل ہندوستان میں سال کے دوران میں بھرتی شدہ اشخاص کی مجموعی تعداد کے لحاظ سے اول و دوم اور سوم اور فوجی خدمت کے قابل عمر کے ان مردوں کی نسبت کے لحاظ سے جو سنہ ۱۹۱۷ء میں فوج میں بھرتی ہوئے تھے سوم و چہارم اور ششم درجہ پر ہونے کا افتخار حاصل ہے جنوب مشرقی پنجاب کے مشہور جاٹ قبیلوں نے جو لگاتار گرمجوشی و سرگرمی ظاہر کی ہے اوس سے زیادہ ہندوستان کی بھرتی کی تاریخ میں اور کوئی واقعہ قابل تعریف نہیں ہے۔

گوڑگاؤں کی کی جفاکش قوم آہیر کی مسلسل حب الوطنی کی خدمات بھی ہی قابل قدر ہیں اور جنوب مشرقی پنجاب کے گوڑ برہمنوں کی خدمات بھی قریباً قریباً اونکے برابر ہیں جنہوں نے اپنی گذشتہ حال کی جنگی روایات موجود نہ ہونے کے باوجود فوج میں بھرتی ہونے میں شاندار سرگرمی دکھا کر اپنا نام پیدا کیا ہے۔

رہتک و حصار اور گوڑگاؤں کے مسلمان راجپوتوں نے اپنی وفاداری اور جنگی روایات کا بھی بہت نمایاں ثبوت دیا ہے اور اضلاع مذکور کے دیگر مسلمان قبائل مثلاً میو و جاٹ و پچادے وغیرہ نے اب اپنے راجپوت بھائیوں کی مثال کی تقلید کرنی شروع کر دی ہے اضلاع کرنال و انبالہ اپنی دیرینہ جنگی تاریخ کے برخلاف اپنے ہمسایوں سے بہت پیچھے رہے ہیں اور اگر قسمت انبالہ کی بھرتی کے قابل آبادی کی تعداد کی طرف دیکھا جاوے تو قسمت ملتان کو چھوڑ کر قسمت انبالہ کا نام فہرست میں سب سے نیچے رہتا ہے۔

انبالہ میں ترقی کی امید افزا علامات پائی جاتی ہیں لیکن ضلع کرنال نے ستمبر میں بھرتی دوگنی کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ اب اوس سے بالکل جھوٹا ثابت ہوا ہے اور اگر یہ اپنے ہمسایہ اضلاع کی نظروں میں سبک ہونا نہیں چاہتا۔ تو اوس کو لازم ہے کہ وہ اپنے نیک نام کو قائم رکھنے کے لئے پوری تندہی کے ساتھ کوشش کرے۔

قسمت جالندھر—سنہ ۱۹۱۶ء کے اختتام پر قسمت جالندھر نے قسمت انبالہ کی نسبت فوج میں ۳۰۰۰ آدمی زیادہ بھرتی کرا دئے لیکن سنہ ۱۹۱۷ء کے اختتام کے قریب حالت بالکل دگرگوں ہو گئی باوجود اس امر کے کہ جالندھر سے آدمی زیادہ مل سکتے تھے سکھ و ہندو راجپوتوں کی رضاکارانہ وطن پرستی کی بدولت ہوشیارپور کا ضلع قسمت میں اول درجہ پر ہے اس کے بعد فیروزپور کے عظیم الشان سکھ ضلع کا نمبر ہے جس نے سال کے گذشتہ چند مہینوں کے دوران میں نہایت ہی نمایاں ترقی کی ہے اس ضلع کی عمدہ کارگزاری کا ایک تازہ واقعہ یہ ہے کہ قوم باوریہ نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ امداد دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے یہ وہ قوم ہے جسکی جسمانی حالت بہت عمدہ ہے اور جو گذشتہ زمانہ میں مجرمانہ خواہشات کی وجہ سے بہت بدنام تھی لیکن جو اب باعزاز خدمات انجام دیکر اپنی شہرت کو بحال کرنا چاہتی ہے لودھیانہ کے جنگی کارنامے ایک مدت سے نہایت ہی ممتاز چلے آتے ہیں اور فیروزپور کے ساتھ ملکر یہ اوس شہرۂ آفاق سکھ رجمنٹوں کی بھرتی کا مقام ہے جنکی شجاعت نے مختلف رزم گاہوں میں اون کے لئے لازوال شہرت حاصل کی ہے لودھیانہ کا نمبر قسمت میں اول درجہ پر ہے اور وہ لڑائی کے قابل عمر کے بھرتی شدہ اشخاص کے تناسب کے لحاظ سے صوبہ میں ساتویں درجہ پر ہونے کا امتیاز حاصل کرنے میں گجرات کے ساتھ برابری کا دعویدار ہے جالندھر کے اگرچہ سنہ ۱۹۱۷ء کے شروع میں فوج میں زائد از ۵۰۰۰ اشخاص موجود تھے مگر اوس کی سال کی بھرتی کے نتائج واجبی ہیں جس کی وجہ شاید زیادہ تر یہ ہے کہ تو مر برآوردہ اشخاص غیر حاضر تھے۔ سال کے دوران میں بھرتی شدہ اشخاص کی تعداد کے لحاظ سے کانگڑہ کا نمبر قسمت میں سب سے نیچے ہے، اگرچہ جانباز و جفاجو ڈوگرہ قوم نے حکومت کے بوجھہ میں اپنی حیثیت سے زیادہ مردانہ وار حصہ لیا ہے اس قسمت کے مسلمان قبائل میں نہایت عمدہ جنگجو عناصر موجود ہیں لیکن اون کو فوجی نقشوں میں ہندوستانی مسلمان دکھانے سے اور اون کو جنوبی ہندوستان کی رجمنٹوں میں بھرتی کرنے سے وہ پنجابی [illegible] سے فوجی خدمت کو نا پسند کرنے لگے تھے وہ مصنوعی تمیز اب دور کر دی گئی ہے اور مسلمان جاٹ و گوجر و آرائیں اور راجپوت اب زیادہ آزادی کے ساتھ بھرتی ہو رہے ہیں۔

قسمت لاهور۔ قسمت لاهور میں امرتسر جو سکھوں کا مذهبی و تاریخی دارالسلطنت هے تاج برطانیه کے ساتهه اپنی وفاداری کی شاندار روایات کا حامل اور خالصه کے افتخار و شان کو قائم رکهنے میں سچا ثابت هوا هے صرف تین اضلاع اور ایسے هیں جهاں آدمیوں کی تعداد فوج میں اس ضلع کی تعداد سے زیاده هے یا جنهوں نے سال کے دوران میں کنٹنجنٹ فوج کے لئے زیاده بهرتی دی هے۔ قسمت هذا کے دیگر اضلاع میں سے صرف اکیلے گورداسپور نے سنه ۱۹۱۷ع کی بهرتی میں ۴۰۰۰ آدمی زیاده دئے هیں۔ جاٹوں و راجپوتوں اور رسیلیوں نے خصوصیت کے ساتهه سلطنت کی کمر بستگی سے امداد کی هے۔ لاهور و گوجرانواله کی سال بهر کی کارگذاری ادنی رهی هے۔ لیکن هر دو صورتوں میں علاقه وار بهرتی کے طریق کو رائج کرکے جو کوششیں کی گئی هیں وه بار آور هونی شروع هوگئی هیں۔ سنه ۱۹۱۷ع میں لاهور و گوجرانواله میں کل بهرتی شده رنگروٹوں میں سے تخمیناً ۸۰ فیصدی رنگروٹ سال کی آخری ششماهی میں بهرتی هوئے۔ اصلاح شده بهرتی کے طریق کی بدولت گوجرانواله میں دسمبر کے اکیلے مهینه میں ۱۰۰۰ سے زیاده آدمی بهرتی هوئے تهے اور ضلع کے مشهور و معروف مسلمان و سکهه قبائل کی بیداری کی بدولت اگلے سال میں اور بهی زیاده شاندار نتائج مترتب هونگے هیں۔ سیالکوٹ کا نمبر ابهی تک قسمت لاهور میں سب سے نیچے هے جس کے رنگروٹوں کی تعداد سال زیر ریویو کے لئے صرف ۲۰۷۵ هے۔ فوجی تعلقات کے مضبوط طور پر قائم نه هونے اور با رسوخ سر برآورده اشخاص کی عدم موجودگی کی وجه سے لوگوں کو نقصان پهنچ رها هے مگر هر ایک جگهه نهایت زور کے ساتهه بهرتی کا پرچار کرنے سے اب بهتر نتائج پیدا هو رهے هیں اور سیالکوٹ کے حال کے اعداد لاهور کے اعداد سے بهتر هیں جسکو صوبه کا سب سے زیاده آباد ضلع و دارالخلافه هونے کی حیثیت میں ابهی تک اپنے اس رتبه کو حق بجانب ثابت نهیں کیا۔

قسمت ملتان۔ قسمت ملتان کا امر فضیلت کے درجه کے لحاظ سے طویل وقفه کے بعد آخیر پر هے۔ گو دو اوائل کی قسمت هائے راولپنڈی و ملتان کے اعداد میں جو موازنه پایا جاتا هے اوس سے زیاده بین موازنه اور کسی قسمت کے اعداد میں نهیں ملتا۔ هر دو قسمتوں میں دیهی آبادی فقط مسلمانوں کی هے لیکن اگرچه سنه ۱۹۱۷ع کے آخیر پر قسمت راولپنڈی کے فوج کے لائق عمر کے هر ۶ آدمیوں میں سے ایک آدمی فوج میں موجود تها مگر ملتان کی طرف سے ۱۱۰ میں صرف ایک آدمی دیا گیا تها۔ اور ان میں سے بهی نصف سے زیاده صرف لائل پور کے واحد ضلع میں سے بهرتی هوئے تهے لیکن لائل پور کے نتائج بهی (اس امر کے باوجود که وهاں کے دیسی عیسائیوں نے دیگر نو آبادکاران کیلئے عمده مثال قائم کی هے) شاه پور کے نتائج سے کوئی لگا نهیں کها سکتے کیونکه شاه پور میں نو آبادی موجود هے وهاں بهرتی کے ذرائع بهت هی قابل هیں۔ سال کے بیشتر حصه کے دوران میں جنوب مغربی پنجاب کے مسلمان قبائل کو خاص جماعت دار کمپنیوں میں بهرتی هونے کا موقع دینے کے لئے سخت کوششیں کی گئی هیں۔ لیکن یهه کام سخت مشکل و کٹهن تها اسواسطے اسوقت تک صرف جزوی کامیابی هوتی هے۔ مظفرگڑه نے مشکل سے زائد از ۱۰۰۰ آدمی مهیا کئے هیں لیکن مشهور اقوام نے جن سے وفاداری کے عملی اظهار کی توقع تهی عدم دلچسپی کو اختیار کی هے۔ ملتان نے اچهی ریلویوں و بے شمار آبادی کے باوجود صوبه کے هر ایک ضلع کی نسبت فوج میں کم حصه دیا اور بلند آدمی بهرتی کرانے میں نا قابل رشک امتیاز حاصل کیا هے اور مظفرگڑه و جهنگ میں بهرتی شده آدمیوں کی تعداد حقیر اور پنجاب کی شان کے شایان نهیں هے۔ قوی دل اقوام کے آدمی جو خدمات انجام دے سکتے هیں اوس کی توضیح جهنگ کی اون دو چهوٹی چهوٹی اقوام کی کارگزاری سے هوتی هے جنکی گذشته کارگزاری چنداں صاف نهیں هے - لیکن جنهوں نے اب اوس سرگرمی کی بدولت جس سے اونهوں نے فوجی خدمت اپنے ذمه لی هے اپنا نیک نام پیدا کرنے کا موقع حاصل کر لیا هے دریائے سنده سے پار ڈیره غازیخاں کے ضلع میں بلوچوں اور دیگر اقوام کا گهر بار کو چهوڑ کر فوج میں بهرتی هونے سے جی چرانا ایسا واقعه هے جو کامیاب بهرتی کے راسته میں ویسے هی زبردست رکاوٹ ثابت هوا هے لیکن سال مذکور کے آخری چند مهینوں کے دوران میں ساری قسمت کے کچهه اندر جنگی جوش پیدا هو گیا تها۔ اور اگرچه دوسری قسمتوں کے مقابله میں اس کے نتائج کے ویسے هی اچها هونے کی توقع نهیں هو سکتی لیکن یهه امید هے که اب بیداری پیدا هو گئی هے اور قابل قدر ترقی هوگی۔

۷- گذشتہ سال کے نتائج کا ریویو نا مکمل رہیگا اگر اس میں دیسی ریاستوں کی عالی شان امداد کا ذکر نہ کیا گیا - پٹیالہ و بہاولپور و جیند و کپور تھلہ و فریدکوٹ و مالیر کوٹلہ اور سرمور کی امپیریل سروس ٹروپس نے مختلف رزم گاہوں میں جو نمایاں خدمات انجام دی ہیں اونکا صاحبان جنرل افسر کمانڈنگ اور ہز ایکسیلنسی وائسرا ئے بہادر نے اعتراف فرمایا ہے - لیکن ان فوجوں کا قایم رکھنا ہی محض ایک ایسی خدمت نہیں ہے جو ان ریاستوں کو سلطنت کی کرنی پڑتی ہے - ان ریاستوں اور پنجاب کی دیگر ریاستوں کے والیوں نے دیسی فوج کے لئے بھرتی کا از سر نو انتظام کرنے کی درخواست کو گرمجوشی سے لبیک کہا ہے سال کے اختتام پر درج کاغذات بھرتی شدہ آدمیوں کی تعداد ۷۸۰۰ سے زیادہ تھی جس میں سے ۲۸۰۰ آدمی بھرتی کر انیکا فخر پٹیالہ کو حاصل ہے جس کی فوجی اہمیت کو تسلیم کرنے کے لئے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر کو سنٹرل ریکروٹنگ بورڈ (صدر بورڈ بھرتی) کا ممبر مقرر کیا گیا ہے - کپور تھلہ نے جس کی آبادی پٹیالہ کی آبادی کے پانچویں حصہ سے بھی کم ہے قریباً ۱۵۰۰ - آدمی دئیے ہیں-

جیند نے جسکی آبادی کپور تھلہ کی آبادی کے برابر ہے ۱۳۰۰ - آدمی بھرتی کرائے ہیں اور نابھہ نے جسکی آبادی قدرے کم ہے ۱۰۰۰ سے زیادہ رنگروٹ دئے ہیں- ان جملہ ریاستوں کی نسبت پورے وثوق کے ساتھہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ موجودہ سال میں اور بھی زیادہ امداد دینگی- ان ریاستوں میں سے جن کی آبادی مذکورہ بالا ریاستوں سے کم ہے فریدکوٹ و مالیر کوٹلہ اور بلاسپور نے بہترین امداد دی ہے- نقشہ جو ضمیمہ منسلکہ رزولیوشن ہذا میں درج ہیں وہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ایسی ریاستوں کی صورت میں ایسے مکمل نہیں ہیں جیسے کہ انگریزی اضلاع کے نقشے ہیں- لیکن وہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی رائے میں اوس جوش کا پورا ثبوت ہیں جو اون قربانیوں کے کرنے کیلئے خاص و عام میں ساری و طاری ہے جس کا موجودہ محاربہ عظیم سلطنت کے اطراف و اکناف سے متقاضی ہے-

۸- خاتمہ پر وہ سول و فوجی عہدہ دار اور وہ اصحاب جنھوں نے فاتحانہ و عالیشان کامیابی کے لئے فوج کے واسطے آدمی مہیا کرنے کی کوشش کرنے میں صوبہ کے لوگوں کے جزو غالب کے ساتھہ دل سے ملکر کام کیا ہے دلی تعریف کے مستحق ہیں - ایک ایسے صوبہ میں جسکو باہمی امداد کے زور کے تعلقات پر بجا طور پر فخر حاصل ہے جو افسران ضلع و لوگوں کے درمیان موجود ہیں ان عہدہ داروں کے ذاتی رسوخ کا زبردست ثبوت کسی اور طریق میں اتنا اچھا نہیں مل سکتا تھا جتنا کہ بھرتی کے نتائج سے ملا ہے - کیا بلحاظ اون اضلاع کے جن کی جنگی روایات بہت پرانی ہیں اور کیا بلحاظ اون اضلاع کے جہاں خوابیدہ جنگی جوش کو بیدار کرنا ضروری معلوم ہوا تھا- جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اطمینان ہے کہ لوگ و عہدہ دار (سول و فوجی) ہر دو جو اعلی درجہ کی اہمیت کے اس عظیم الشان کام پر مامور ہیں ہندوستان کے صوبوں میں اوس پر افتخار نصیبات کو برقرار رکھنے کے لئے برابر جانفشانی سے ملکر کام کرتے رہینگے جو پنجاب نے گذشتہ سالوں دوران میں حاصل کی ہے-

حکم — حکم ہوا کہ آرائہ مذکور پنجاب گزٹ میں شائع کی جاوے اور صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر و صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ ریاست ہائے پھلکیاں و بہاولپور ایجلسی و ڈویژنل ریکروٹنگ افسران دہلی و جالندھر و لاہور اور راولپنڈی اور اراکین پراونشل ریکروٹنگ بورڈ کی خدمت میں ارسال کی جاوے اور اونکی ایک نقل بغرض اطلاع صاحب ایجوٹنٹ جنرل ہند و سیکریٹری . سنٹرل ریکروٹنگ بورڈ کی خدمت میں ارسال کی جاوے

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط - ایل فرینچ

ایڈیشنل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

ضمیمه

اوسط بهرتی کا نقشه جو پنجاب میں افواج هند کیلئے هوئی جیسا که وه سنه ۱۹۱۷ ع میں ڈویژنل ریکروٹنگ افسروں کے درج رجسٹر کی

ضلع	مردانه آبادی ۱۸ اور ۳۵ سال کے مابین۔	هتهیار بند رنگروٹ جو حال کے دوران میں بهرتی کئے گئے۔	قابل بهرتی آبادی کا تناسب مندرجه ذیل میں سے ایک	خانه نمبر ۳ کے اعداد کے مطابق فهرست صوبه میں درجه	رنگروٹوں کی کل تعداد جو سال کے دوران میں بهرتی هوئے۔	قابل بهرتی آبادی کا تناسب	خانه نمبر ۶ کے اعداد کے مطابق فهرست صوبه میں درجه	۳۱ دسمبر سنه ۱۹۱۷ ع کو فوج میں بهرتی شده اشخاص کی تخمینا تعداد۔	قابل بهرتی آبادی کا تناسب مندرجه ذیل میں سے ایک۔	خانه نمبر ۹ کے اعداد کے مطابق فهرست صوبه میں درجه
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
حصار	۱۳۳۰۰۰	۵۳۳۲	۲۵	۲	۶۰۲۷	۲۲	۳	۱۱۷۳۳	۱۱	۸
روهتک	۱۱۸۱۷۰	۵۲۹۲	۲۲	۳	۶۶۷۵	۱۸	۱	۱۷۰۹۵	۷	۳
گوڑگانوه	۱۳۳۲۹۰	۵۳۰۶	۲۳	۳	۶۲۸۳	۲۰	۲	۱۲۶۳۳	۱۰	۹
کرنال	۱۳۳۲۰۰	۱۷۳۰	۷۷	۱۶	۲۰۹۸	۶۳	۱۷	۳۱۳۱	۳۲	۲۰
انباله — ...	۱۲۰۸۰۰	۱۳۲۹	۹۱	۲۰	۱۳۷۱	۸۲	۲۱	۳۳۲۵	۲۷	۱۹
شمله بمعه ریاستهای شمله ...	۷۲۵۰۰	۱۰۵۳	۶۹	۲۸	۱۱۷۵	۶۲	۲۸	۱۹۳۵	۳۷	۲۸
میزان قسمت انباله ...	۶۳۱۳۰۰	۲۰۲۳۲	۳۵	۲	۲۳۷۲۵	۳۰	۲	۵۰۸۵۳	۱۳	۲
کانگره	۱۲۳۰۰۰	۱۶۰۶	۷۷	۱۸	۱۸۷۶	۶۲	۱۹	۹۲۲۳	۱۳	۱۱
هوشیارپور	۱۵۳۰۰۰	۳۱۳۱	۳۹	۱۰	۳۱۳۹	۳۹	۱۱	۱۲۲۲۹	۱۲	۷
جالندهر	۱۳۸۰۰۰	۱۶۳۰	۸۴	۱۷	۲۳۹۹	۵۷	۱۹	۷۷۴۳	۱۹	۱۴
لودهیانه	۹۰۰۰۰	۲۵۵۲	۳۵	۱۳	۲۹۵۲	۳۰	۱۳	۱۱۱۹۰	۸	۱۰
فیروزپور ... —	۱۶۵۰۰۰	۲۹۳۶	۵۶	۱۱	۳۵۹۸	۳۶	۱۲	۷۳۱۵	۲۲	۱۵
میزان جالندهر قسمت ...	۶۶۹۰۰۰	۱۱۸۷۵	۵۶	۳	۱۴۷۶۱	۳۵	۳	۴۷۷۱۷	۱۳	۳

لاہور	۱۸۲۵۰۰۰	۱۹۸۸	۹۲	۱۵	۲۷۱۱	۹۷	۱۳	۶۷۲۲	۳۱	۱۳
امرتسر	۱۵۲۳۰۰۰	۳۱۶۰	۳۷	۹	۵۹۶۶	۴۵	۳	۱۳۸۰۰	۱۰	۳
گورداسپور	۱۳۳۹۰۰۰	۴۹۰۴	۵۵	۱۲	۳۱۱۰	۳۵	۸	۸۷۷۶	۱۶	۴۲
سیالکوٹ	۱۱۶۹۰۰۰	۱۵۷۸	۱۰۵	۱۹	۲۰۷۵	۸۰	۱۸	۷۱۰۸	۲۳	۱۶
گوجرانوالہ	۱۵۸۰۰۰۰	۲۱۶۶	۷۳	۱۳	۲۶۶۳	۵۹	۱۵	۵۳۷۳	۲۸	۱۸
میزان لاہور قسمت ...	۸۰۴۷۰۰۰	۱۲۲۹۶	۹۳	۳	۱۷۵۴۸	۳۶	۳	۳۱۸۶۶	۱۹	۳
گجرات	۱۲۲۰۰۰۰	۳۷۲۸	۳۳	۸	۳۰۹۲	۳۰	۹	۱۳۹۱۸	۸	۵
شاہپور	۱۱۵۰۰۰۰	۳۹۵۰	۳۲	۹	۳۰۳۰	۲۸	۱۰	۸۲۶۹	۱۳	۱۳
جہلم	۸۲۳۰۰۰	۵۵۶۴	۱۵	۱	۵۸۷۷	۱۳	۵	۴۱۸۳۴	—	۲
راولپنڈی	۹۰۳۰۰۰	۴۹۹۷	۱۸	۵	۵۶۱۵	۱۶	۶	۲۳۵۸۳	۳	۱
اٹک	۸۳۷۰۰۰	۳۷۹۹	۲۲	۷	۳۲۸۱	۲۰	۷	۱۱۴۵۱	۷	۹
میانوالی	۵۵۹۰۰۰	۸۰۳	۹۹	۲۲	۸۷۸	۹۳	۲۲	۲۹۵۰	۱۸	۲۱
میزان قسمت راولپنڈی ...	۵۴۹۰۰۰۰	۲۲۵۳۹	۲۳	۱	۲۴۷۸۳	۲۲	۱	۸۴۸۰۳	۶	۱
منٹگمری	۸۹۰۰۰۰	۲۹۲	۳۰۳	۲۳	۲۹۷	۳۰۰	۲۳	۱۰۱۳	۸۷	۲۳
لائلپور	۱۳۹۰۰۰۰	۹۱۳	۱۶۳	۲۱	۱۳۹۳	۱۰۰	۲۰	۳۷۹۰	۵۳	۲۲
جھنگ	۸۵۰۰۰۰	۲۲۱	۳۸۵	۲۶	۲۲۴	۳۸۰	۲۶	۳۶۹	۲۳۲	۲۷
ملتان	۱۳۹۳۰۰۰	۱۵۸	۸۹۳	۲۷	۱۶۸	۸۱۲	۲۷	۷۵۹	۱۷۷	۳۳
مظفرگڑھ	۹۳۵۰۰۰	۲۵۶	۳۶۹	۲۵	۲۷۸	۳۳۹	۲۵	۳۸۷	۲۴۲	۲۶
ڈیرہ غازیخان ...	۸۸۵۰۰۰	۳۷۷	۲۳۵	۲۳	۳۷۸	۲۳۳	۲۳	۳۱۸	۲۱۱	۲۵
میزان قسمت ملتان ...	۶۳۲۳۰۰۰	۲۲۱۷	۲۹۰	۵	۲۸۳۶	۲۲۷	۵	۵۷۲۳	۱۱۰	۵
میزان اضلاع سرکار انگلشیہ	۲۳۶۷۰۶۰	۶۸۳۶۹	۳۹	...	۸۳۶۴۳	۳۰	...	۲۲۹۰۸۸	۱۴	...

ضلع	مردوں کی آبادی ۱۸ اور ۴۵ سال کے مابین	ہتھیار بند ریکروٹ جو سال کے دوران میں بھرتی کئے گئے	قابل بھرتی آبادی کا تناسب ملحوظہ ذیل میں سے ایک	خانہ نمبر ۳ کے اعداد کے مطابق فہرست صوبہ میں درجہ	ریکروٹوں کی کل تعداد جو سال کے دوران میں لئے گئے	قابل بھرتی کا تناسب	خانہ ۹ کے اعداد کے مطابق فہرست صوبہ میں درجہ	۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء کو فوج میں بھرتی شدہ اشخاص کی تخمیناً تعداد	قابل بھرتی آبادی کا تناسب ملحوظہ ذیل میں سے ایک	خانہ نمبر ۱۰ کے اعداد کے مطابق فہرست صوبہ میں درجہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
دیسی ریاست ہائے										
پٹیالہ	۲۲۳۰۰۰	۲۵۹۳	۹۵	...	۲۸۰۹	۸۶	...	۱۰۲۶۹	۲۳	...
بہاولپور	۱۳۱۹۰۰	۹۶	۱۵۸۲	...	۱۱۹	۱۱۰۸	...	۱۸۲	۷۲۴	...
کپورتھلہ	۳۹۰۰۰	۱۱۱۲	۴۲	...	۱۴۹۵	۳۲	...	۱۸۱۱	۲۴	...
جیند	۳۵۹۰۰	۱۱۰۳	۴۱	...	۱۲۹۰	۳۶	...	۳۴۶۹	۱۳	...
نابھہ	۳۲۷۰۰	۹۰۱	۴۷	...	۱۰۰۳	۴۳	...	۲۸۸۹	۱۴	...
منڈی	۲۸۷۰۰	۹۹	۳۸۷	...	۹۹	۳۸۷	...	۹۹	۳۸۷	...
سرمور	۲۳۳۰۰	۱۰	۲۳۳۸	...	۱۰	۲۳۳۰	...	۱۰	۲۳۳۰	...
فریدکوٹ	۲۲۶۰۰	۳۷۷	۹۰	...	۴۳۲	۵۲	...	۷۰۲	۳۲	
چمبہ	۲۱۶۰۰	۲۸	۷۷۱	...	۳۲	۶۷۵	...	۴۹	۴۴۰	...
مالیر کوٹلہ ...	۱۲۴۰۰	۳۰۷	۴۰	...	۳۳۸	۳۰	...	۶۲۷	۲۰	...
کلسیہ	۹۹۰۰	۴۸	۲۰۰	...	۵۳	۱۸۳	...	۵۳	۱۸۳	...
سکیت	۸۹۰۹	۳۸	۲۳۳	...	۴۳	۲۱۹	...	۴۰	۲۱۹	...
دوجانہ	۴۱۰۰	۷	۵۸۵	...	۸	۵۰۲	...	۸	۵۱۲	...
پٹودی	۳۱۰۰	۵۰	۶۲	...	۵۰	۹۲	...	۵۰	۹۲	...
لوہارو	۳۰۹۰	۹۳	۴۸	...	۸۵	۳۶	...	۸۹	۳۵	...
میزان دیسی ریاست ہائے ...	۹۴۹۸۶۰	۹۷۷۳	۹۶	...	۷۸۰۹	۸۳	...	۲۰۳۱۷	۳۱	...
میزان کل صوبہ پنجاب ...	۴۰۱۳۹۲۰	۷۶۱۴۲	۵۳	...	۹۱۴۴۹	[illegible]	...	۲۴۹۴۰۴	۱۶	...

دستخط — ایل فرنچ
ایڈیشنل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۱۲۰ سی ایس — ۵۱۰ — ۱۹-۳-۱۹۱۸ء — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۱] لاہور — ۲۳ مئی (ہجریہ ۳۱ مئی) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۳۶

حصہ دویم

عام

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ مال و زراعت (معافیات) نمبری ۹۸۵۹ - آر مورخہ ۲۹-اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع

ریزولیوشن — پنجاب گورنمنٹ ریزولیوشن نمبری ۸۳۹۷ مورخہ ۵-اپریل سنہ ۱۹۱۷ ع کے ذریعہ اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ حضور ملک معظم دام اقبالہ کے دہلی دربار [illegible] نے اون بعض تجاویز کو منظور فرما لیا ہے جو گورنمنٹ پنجاب نے بہت سی جدید جاگیریں بقدر [illegible] عطا کرنے کے لئے پیش کی تہیں جن میں سے ہر ایک کے ساتھہ یہہ خاص شرط لگائی گئی ہے - کہ مسلسل مخلصانہ طرز عمل اور حضور ملک معظم قیصر ہند کی ذات شاہانہ کے ساتھہ غیر متزلزل وفاداری اور عمدہ خدمت جو جاگیردار نے اپنی تمام طاقت و قدرت کے مطابق عوام الناس یا اوس گورنمنٹ کے متعلق سر انجام دی ہو جو برٹش ہندوستان میں بروئے قانون قائم ہے " - ہر ایسی جاگیر اصلی جاگیردار کو تمام عمر کے لئے عطا کی جاتی ہے اور عطا شدہ رقم میں سے نصف اصلی جاگیردار کی وفات کے بعد ایک پشت تک جاری رہیگی - لوکل گورنمنٹ کو اختیار دیا

۳۸۳ صفحہ پر

گیا تھا که وه پہلے سال جب یه سکیم نفاذ پذیر ہوئی زیاده سے زیاده ۱۰۰۰۰ روپیه تک اور کسی ما بعد سال میں ۵۰۰۰ روپیه تک کی مالیت کے ایسے عطیات منظور کرے۔چنانچه ۱۰۰۰۰ روپیه کی مجموعی رقم کے عطیات بابت مالی سال سنه ۱۹۱۷-۱۸ ع کا ریزولیوشن مورخه ۵-اپریل سنه ۱۹۱۷ ع کے ذریعه اعلان کیا گیا تھا۔

مالی سال سنه ۱۹۱۸-۱۹ ع کے لئے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے موصوفه ذیل اشخاص کو عطائے جاگیر کیلئے منتخب کیا ہے —

۷۵۰ روپیه سالانه کے عطیه کیلئے

(اول) پیر سید غلام عباس شاه سجاده نشین مکھڈ ضلع اٹک —

مشہور و معروف مزار مکھڈ کے پیر صاحب کو شمالی پنجاب اور صوبه شمال مغربی سرحدی میں کمال مذہبی رسوخ حاصل ہے۔ابتدائی جنگ سے یه رسوخ دلی خلوص کے ساتھه گورنمنٹ کی امداد میں استعمال کیا گیا ہے جسکا نتیجه یه ہوا که آپ کے مریدان خاص کو ضلع اٹک کے خٹک پٹھان ایک کثیر تعداد میں فوج میں بھرتی ہوئے۔پیر صاحب نے نظم و نسق سول میں بھی اکثر طریق پر بڑی امداد دی ہے۔

۵۰۰ روپیه سالانه کے عطیات کے لئے

(دوم) سید عطا محمد شاه ساکن موضع ڈھیر امید علیشاه ضلع میانوالی —

آپنے دوران جنگ میں بھرتی کے کام میں عمده خدمت انجام دی ہے اور اس لحاظ سے آپ اپنے ضلع کے چوٹی کے چند اصحاب میں سے ہیں۔آپ نے اپنے کئی رشته داروں اور مزارعان کو فوج میں بھرتی ہونے کی ترغیب دی ہے۔آپ نے دیگر طریق میں خاصکر آبپاشی کی ایک اہم تعمیر بنا کر عوام الناس کی بھی خدمت کی ہے۔

(سوم) رائے صاحب رام گوپال ساکن سرسه ضلع حصار —

سنه ۱۸۹۶ ع سے رائے صاحب رام گوپال نے میونسپلٹی سرسه کے پریزیڈنٹ ۔ پانچ آنریری مجسٹریٹان کے ممبر اور آنریری منصف کی حیثیت میں بیش بہا کام انجام دیا ہے ۔ آپ عملی طور پر اپنا سارا وقت عوام الناس کی خدمت میں صرف کرتے ہیں۔تحصیل سرسه سے ۷ لاکھه روپیه کی جو شاندار رقم قرضه جنگ میں وصول ہوئی وه زیاده تر آپ ہی کی کوششوں کا نتیجه ہے۔آپ نے فوج میں بھرتی کرانے میں بھی مدد دی ہے۔

(چہارم) رسالدار (پنشن یافته) رائے صاحب تیجا سنگه جاٹ سکھه ساکن سانگله ضلع گوجرانواله —

یه پنشن یافته عہده دار ضلع امرتسر کے مشہور و معروف خاندان رسولپور کے رکن ہیں۔آپ آجکل نہر لوئر چناب میں رہائش پذیر ہیں جہاں آپ بمقام سانگله مجسٹریٹوں کی آنریری بنچ کے ممبر ہیں آپکو رائے صاحب کا خطاب فوجی ملازمت میں ملا۔بھرتی کے کام اور سرمایه جات جنگ کی فراہمی میں آپ نے بڑی سرگرمجوشی ظاہر کی ہے۔رقبه نوآبادی متصل سانگله نے رنگروٹوں کی ایک بڑی کثیر تعداد بہم پہنچائی ہے اور اسکا سہره زیاده تر رائے صاحب تیجا سنگه کے سر ہی ہے۔آپ کے نور چشم رسالدار مول سنگه میدان جنگ میں زخمی ہونے کے باعث فوج کے کام کے قابل نہیں رہے اور اب وه سول ملازمت میں ہیں۔

۲۵۰ روپیه سالانه کے عطیات کے لئے

(پنجم) چوہدری رام گوپال اہیر ذیلدار قطب پور ضلع گوڑگاؤں —

آپ نے اہیروں اور دیگر اشخاص کو بھرتی کرانے میں قابل قدر کام کیا ہے اور سال ہا سال سے نظم و نسق کی عمده خدمت کی ہے۔

(ششم) چودھری بوگا بشنوئی ذیلدار فتح آباد ضلع حصار—

آپ ضلع کے سربرآوردہ بشنوئی هین اور بطور ذیلدار آپکا کام همیشه عمده رها هے اور بشنوئیوں کی بهرتی اور عام طور پر تحصیل فتح آباد کی بهرتی مین جو کامیابی حاصل هوئی هے اوس میں آپ کو بهت بهاری دخل هے-آپ کا ایک فرزند فوج مین جمعدار هے-

(هفتم) چوهدری سیف خان مسلمان راجپوت-ذیلدار کلانور ضلع روهتک-

موضع کلانور نے اپنے قابل بهرتی آدمیوں میں سے کم از کم ۹۷ فیصدی فوج مین داخل هین ضلع روهتک کے مسلمان راجپوتون نے من حیث الجماعت رنگروٹون کے مطالبه کا شاندار جواب دیا هے اس کامیابی مین چوهدری سیف خان نے بهت حصه لیا هے-

(هشتم) صوبیدار (پنشن یافته) شیو سنگه جاٹ سکه ذیلدار چک نمبر ۱۱۰-ایس-بی ضلع شاهپور

ذیلدار اور آنریری بنچ سرگودها اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر کے طور پر اور سنٹرل بنک کے ڈائرکٹر کی حیثیت مین اس پنشن یافته عهده دار نے نوآبادی لوئر جهلم کے نظم و نسق کو بهت مدد دی هے-

آپ اپنی ذیل کے آباد کارون کو فوج مین بهرتی هونے کی ترغیب دینے کا ذریعه بنے رهے هیں اور آپ نے حال هی کے بلوہ تک مین قابل قدر خدمت انجام دی هے-

(نهم) صوبیدار (پنشن یافته) هاشم خان ساکنه روپو چک تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ—

اس پنشن یافته افسر نے ضلع سیالکوٹ میں راجپوتون کے بهرتی کرانے مین نهایت قابل قدر کام انجام دیا هے اس لحاظ سے آپکی خدمات ضلع کے جمله دیگر اشخاص کی خدمات سے بڑھ گئی هیں-

(دهم) چوهدری غلام قادر ذیلدار کوٹ بهاگا ضلع گوجرانواله—

اس ذیلدار نے ۱۵ وین سکهوں کی وزیر آباد کمپنی کے قائم کرنے میں بڑی سرگرمی سے کام لیا آپکا فرزند اور بهت سے دوسرے خویش و اقارب اس کمپنی مین ملازم هین زیادہ تر آپ کے رسوخ کی بدولت عملی طور پر آپکی ذیل کے هر ایک موضع نے فوج مین آدمیوں کا اپنا پورا حصه دیا هے-

(یازدهم) چوهدری منشی رام ذیلدار کوهاله تحصیل دسوها ضلع هوشیارپور—

آپ نے ابتدا ہی جنگ سے اور اوس سے پہلے بهرتی کے کام کو عمدگی کے ساتھ امداد دی هے اور خود بهی بهت سے رنگروٹ بهم پهونچائے هیں-آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر-اسیسر اور ایک ابتدائی انجمن امداد باهمی کے پریذیڈنٹ کی حیثیت مین رفاہ عام کا قابل قدر کام انجام دیا هے-

(دوازدهم) پنڈت وزیرا ذیلدار لورا تحصیل پالم پور ضلع کانگڑه—

یه برهمن ذیلدار ضلع کانگڑه کے نهایت هی با رسوخ اصحاب سے هیں اور تمام لوگ انکو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے هیں-آپ لوکل و ڈسٹرکٹ بورڈون کے ممبر هین-ایک سال سے زیادہ کا عرصه گذرا جب یه اطلاع موصول هوئی تهی که آپکی ذیل مین زیادہ تر آپکے رسوخ سے ۲۰۰ سے زیادہ رنگروٹ بهرتی هوئے هین اور گذشته سال مین یه اعلی اعداد کامل طور پر بدستور قائم رکھے گئے هیں-

(سیزدهم) مهر جلال دین آرائین ساکنه کاریان ضلع فیروزپور—

آپ نے فیروزپور کی صدر ذیل کے ذیلدار کے طور پر قابل قدر کام انجام دیا هے-اور خاص کر اپنے پڑوس مین مسلمانون کی بهرتی کو بڑے زور سے ترقی دی هے-

(چہار دہم) جمعدار (پنشن یافتہ) اجیت سنگھ جاٹ سکھ موضع حصدار تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور —

آپ سنٹرل انڈیا ہارس کے پنشن یافتہ افسر ہیں اور انہوں نے خاص کر جاٹ سکھوں کے بھرتی کرانے میں بہت مدد دی ہے۔ اگرچہ آپ خود معمولی آدمی نہیں ہیں تاہم آپ نے اس کام میں اپنا بہت سا روپیہ اور وقت صرف کیا ہے جس سے نہایت کامیاب نتائج مترتب ہوئے ہیں۔

(پانزدہم) چودھری مہان سنگھ جاٹ سکھ سکنہ باغھور ضلع لودھیانہ —

گذشتہ تین سالوں کے دوران میں اپنے عملی طور پر اپنا تمام وقت بھرتی کے کام میں صرف کیا اور خود بھی ۲۵۰ رنگروٹ دئے۔ آپ نے مختلف سرمایہ جات جنگ میں بھی بہت روپیہ دیا ہے اور آپ کے پاس نظم و نسق کے مختلف شعبوں کو مدد دینے کے بہت سے سرٹیفکیٹ ہیں۔

حکم — حکم ہوا کہ مندرجہ بالا آرا کے گورنمنٹ گزٹ میں شائع کی جاوین اور کہ ایک نقل مرحومہ بالا اصحاب میں سے ہر ایک کو بھیجی جاوے اور نیز ایک نقل چیف سکریٹری صاحبان ذی شان کمشنر کو صاحبان موصوف کی اطلاع کے لئے اور پنجاب کے ہر ایک کمشنر کو بغرض اطلاع و آگاہی ارسال کیجائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

دستخط ایچ سی کریک

ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۳۸۳ سی ایس — ۵۱۰ — ۳۱-۵-۱۹۱۸ — ایس جی پی پی ایل ۱۹۵۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۲] لاہور — ۳۱ مئی (مجریہ ۷ جون) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۶

حصہ دوم

عام

انتظام معاملہ زمین پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ ع کا ریویو

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ مال و زراعت (مال) نمبر ۷۹۷۹ — مورخہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع۔

انتظام معاملہ زمین پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ ع مرسلہ ہمراہ چٹھی نمبری ۳۹۱ [illegible] مورخہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۱۸ ع جناب [illegible] صاحبان فنانشل کمشنر پنجاب ملاحظہ کئے گئے۔

اراضی — عرصہ پنجسالہ مختتمہ ستمبر ۱۹۱۷ ع میں صوبہ دہلی پنجاب سے علحدہ ہوا اور سنہ ۱۹۱۲ ع میں نہر لوئر باری دوآب اور سنہ ۱۹۱۹ ع میں نہر اپر جہلم کے افتتاح سے انہار [illegible] کا عظیم الشان سلسلہ بھی پایۂ تکمیل کو پہنچا — مجموعی رقبہ میں کسی قدر تخفیف ہونے کے باوجود کاشت اراضی میں زیادہ از ۱۰ لاکھ ایکڑ کی افزائش ہوئی۔ [illegible] تعداد و [illegible] کی آبادی [illegible] اراضی کاشت [illegible]

میں بظاہر ۶۰۰۰۰۰ ایکڑ کی جو بیشی ہوئی ہے وہ محض برائے نام ہے کیونکہ سیلاب اور آبی اراضیات میں بھی اس قدر ہی تخفیف ہوئی ہے - ۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ایکڑ اراضی یا صوبہ کے کل رقبہ کے نصف سے قدرے زیادہ اس وقت زیر کاشت ہے جس میں سے ۳۵ لاکھ ایکڑ زمین چاہی ہے اور ۹۰ لاکھ ایکڑ زمین کو نہریں اور کوئیں مل کر آبپاشی کرتے ہیں - اور اخراجات نہر کو خارج کر کے کل لگان مالیہ زائد از چار کروڑ روپیہ ہوتا ہے - ان اعداد سے صریح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ اعداد زراعت حکومت اور رعایا دونوں کے لئے کس قدر اہمیت رکھتی ہے اب معاملہ زمین پرتہ سنہ ۱۹۱۲ کے ۱ روپیہ ۳ آنہ کے مقابلہ میں ۱ روپیہ ۹ آنہ ۱۰ پائی فی ایکڑ کاشت شدہ اراضی ہے یا بالفاظ دیگر ۲۰ فی صدی کی بیشی ہوئی ہے جس کی وجہ یہہ ہے کہ عرصہ پنجسالہ کے دوران میں کم از کم ۱۲ اضلاع کی جن میں صوبہ کے بعض نہایت زرخیز اضلاع شامل ہیں مکرر تشخیص کی گئی ہے جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے کہ ایک ایکڑ کی اوسط پیداوار کی قیمت کم از کم ۲۵ روپیہ لگائی جاسکتی ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ حال ہی میں قیمتوں میں اضافہ ہو جانے کے باعث زراعت کے اضافہ شدہ منافع کے کثیر حصہ سے زمیندار بہرہ اندوز ہوئے ہیں -

۲ - غیر معمولی طور پر ناقابل تسلی فصلوں کے بعد سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع کی ابتداء ایسے حالات سے ہوئی جو زراعت کے حق میں خصوصیت سے خوش آئند تھے - سنہ ۱۹۱۶ع میں موسمی بارشوں سے صوبہ کے ایک بڑے حصہ میں موسمی بارشیں بافراط ہوئیں جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ سنہ ۱۹۱۴ع کے اعداد کے مقابلہ میں فصل خریف کے کاشت شدہ رقبہ میں ۳۵ فیصدی اور پختہ رقبہ میں کم از کم ۷۹ فیصدی کی بیشی ہوئی - پیداوار خاص کر چاول - باجرا اور دھنکر کی صورت میں تسلی بخش رہی اور اگرچہ چاول اور گڑ کا بھاؤ کسیقدر کم گیا تاہم کپاس کی قیمت ۹ روپیہ ۹ آنہ فی من سے بڑھکر ۸ روپیہ ۱۰ آنہ فی من ہو گئی یعنی ۱۹۱۵ع کے اعداد سے دو چند - اکتوبر کی بھاری بارشوں اور ساتھہ ہی اوس کے گراں نرخوں اور ممالک غیر سے غلہ جات خوردنی کی بیش از بیش مانگ کے باعث فصل ربیع کے کاشت شدہ رقبہ میں ۱۱ فیصدی کا اضافہ ہوا - موسم سرما کے مہینے غیر معمولی طور پر خشک رہے اور اس کا اثر میں پانی کی بہمرسانی پر بہت ضرر رساں اثر ہوا - ان حالات کی اپریل کی اوس بارش سے قدرے اصلاح ہوگئی جو اگرچہ مشرقی اضلاع کے لئے بہت بعد از وقت تھی مگر صوبہ کے شمالی اور مغربی حصص کے حق میں بڑی مفید ثابت ہوئی - موسم کی نوعیت کے لحاظ سے سنہ ۱۹۱۶ کی فصل ربیع کے مقابلہ میں ۲۳ فیصدی کی جو بیشی پختہ رقبہ میں ہوئی وہ اطمینان بخش ہے - پیداوار معمول سے قدرے کم تھی اور سوائے گندم کے جسکی قیمت ۳ روپیہ ۵ آنہ ۰ پائی فی من سے بڑھ کر ۳ روپیہ ۱۰ آنے فی من ہوگئی اگرچہ قیمتیں سنہ ۱۹۱۵ع کی نسبت قدرے کم تھیں لیکن پھر بھی وہ گراں ہی رہیں - پختہ فصلوں کا رقبہ تشخیص کردہ حسب معمول رقبہ سے ۱۵ فیصدی زائد تھا - اسلئے پہلک مجموعی سال خاطر خواہ طور پر کامیاب رہا - اور اوسکی نسبت یہہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سال فصل خریف نہایت عمدہ تھی اور کہ فصل ربیع کا رقبہ گو گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھا لیکن اوس کی پیداوار کسی قدر یاس انگیز تھی -

۳ - مستقل معاملہ اراضی کا مطالبہ ۲۲۹۶۲۹ لاکھ سے بڑھکر ۲۳۷۵۱ ہو گیا - ۸۶۵۱ لاکھ کی مجموعی بیشی کی زیادہ تر وجہ اضافہ شدہ تشخیصات ہیں برخلاف اس کے ۲۶۸ لاکھ کی سب سے بڑی کمی کی وجہ یہہ ہے کہ مقررہ تشخیصات کو بدل کر غیر مستقل تشخیصات کر دیا گیا کوئیں کا استعمال ترک کر دیا گیا ہے اور مستقل جمع کو غیر مستقل بنا دیا گیا ہے -

اگر التوا شدہ رقوم اور غیر معاف اور نا قابل وصول بقایات کو نظر انداز کر دیا جائے تو کل جمع ۲ ۹۹۶۹ فیصدی وصول ہوا اور صرف ۸ ہزار روپیہ (یہہ رقم سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع کی رقم کے برابر ہی ہے) اختتام سال پر قابل وصول رہا - آبپاشی اضلاع کی توسیع اور بر وقت بارشوں کیوجہ سے غیر مستقل جمع کی وصول شدہ رقم ۱۲۱۶۹۳ سے بڑھ کر ۱۳۸۶۳۲ لاکھ ہو گئی اور واجب الوصول بقایا صرف ۲۸۰۰۰ روپیہ رہگیا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحبان فنانشل کمشنر سے اس بارہ میں متفق ہیں کہ دیگر امور میں ژالہ باری سے نقصان رسیدہ فصلوں کی بابت معافیات عطا کرتے ہیں جو تا حدود واقع ہوئی اوس کی تحقیقات ہونی چاہئے اور جناب ممدوح خوش ہونگے اگر صاحبان فنانشل کمشنر اور چیف انجینئر ملکر اون کے روکنے کی تدابیر سوچیں - اگر معافیات ضروری ہوں تو وہ فی الفور دی جائیں چاہئیں - معافیات کو جمع کے وصول ہو چکنے تک ملتوی رکھنا گورنمنٹ کی پالیسی

کے مطابق ہے۔ایسی تاخیروں سے ناجائز کارروائیوں کے عمل میں لانے کا موقع ملجاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں ماتحت عہدہ داران نہر کے برخلاف رشوت ستانی کی شکایات کی گئی تہیں اور یہہ اصلی باعث امر ہے کہ عہدہ داران متعلقہ میں سے بعض اتہامات جرم پر عدالتوں سے سزایاب ہو گئے ہیں۔ • دیگر معاملہ اراضی • کے واصلات زائد از ۳۰ لاکہ ہوئے مگر یہہ امر یاد رکہنے کے قابل ہے کہ اسمیں ۲۱ لاکہ روپیہ سرکاری اراضی کی فروخت کی بابت ہے اور اوسے بازگشت آمدنی کی بجائے سرمایہ کی وصولی خیال کرنا چاہئے۔

۴۔سال ہذا کے خوش آئند حالات کا ثبوت دستکوں کی تعداد سے ظاہر ہے یہہ دستکیں ۱۹۱۲۹ سے کم ہو کر ۱۲۳۳۰ رہ گئیں اور کم از کم ۹۰۰۵ قصبی واجب الوصول بتایا جاتا تہا کم ہو گئے۔کسی ایک صورت میں بہی قید کی نوبت نہیں آئی اور صرف ایک صورت میں جائداد غیر منقولہ کی فروخت عمل میں آئی اور اوسکی قرقی کا صرف ایک وارنٹ جاری کرنا پڑا۔قسمت ملتان میں اضافہ پر سب سے زیادہ دستکیں جاری ہوئیں۔ان اعداد سے گذشتہ سال کے مقابلہ میں کمی ظاہر ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاص کوششیں جو پابندی وقت کے لئے کی گئیں ایک اچہی حد تک بار آور ثابت ہوئیں۔معاملہ آبیانہ کے متعلق دستکوں کے ڈاک کے ذریعہ تعمیل کرانے کے تجربہ کو گوجرانوالہ میں بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خوش ہیں کہ صاحبان ڈپٹی کمشنر اس طریق کو بر سبیل تجربہ دوسرے اضلاع میں بہی جاری کر رہے ہیں۔تحصیل کے چپراسیوں کی تعداد میں تخفیف اور اوسکے ساتھ ہی رشوت ستانی کے موقعوں کی کمی اس طریق کی نہایت مبارک خصوصیتیں ہیں۔

۵۔بیان کیا جاتا ہے کہ کاغذات معاملہ زمین یا اونکے اقتباسات کو دیوانی عدالتوں کے روبرو پیش کرنے کیلئے ایک خاص عہدہ دار کے تقرر کی تجویز کو اون چار ضلعوں میں جہاں اوسکی آزمائش کی گئی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور آنریبل صاحبان جج کی سفارش پر عنقریب تمام اضلاع میں توسیع دیجائیگی۔اوسی تک زائد خرچ اون رسومات سے پورا کیا گیا ہے جو فریقین ادا کرتے ہیں اور اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سکیم اپنا خرچ آپ برداشت کر سکتی ہے۔امید کیجاتی ہے کہ امر مذکور کے ذریعہ میں مذکورہ میں نا جائز استعمال کو دور کرنے کیلئے کوئی تدارک کیا جائیگا اور کہ اس سے اہل مقدمہ کو کاغذات مال کی باضابطہ بہمرسانی کا مقصد بہی حاصل ہو جائیگا۔

کراسی نوٹوں کے ذریعہ معاملہ زمین کی ادائیگی کو ابہی مقبولیت حاصل نہیں ہوئی جسکی وجہ جزواً یہہ ہے کہ اصلی دہوکے کا امکان ہے اور جزواً یہہ کہ دیہاتی اضلاع میں نوٹ حاصل کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔گورنمنٹ کی پالیسی یہہ ہے کہ وہ اچہے بڑے کراسی (نوٹوں) کے استعمال کو مقبول عام بنائے اور اگر مناسب احتیاط سے کام لیا گیا تو نوٹوں کا ڈاک کے ذریعہ روانہ کرنا بڑی رقوم کی ادائیگی کے لئے منی آرڈر کی نسبت زیادہ سہولت آمیز اور کفایت شعارانہ ہو جائیگا۔

۶۔انہار صوبجاتی کی کارروائی کا چلانا اس سال بہی پہر بہت تکلیف دہ ثابت ہوا اور صیغہ آبپاشی کو اپنی تمام طاقت اور ہنر سے کام لینا پڑا۔فصل خریف کے لئے پانی کی بہمرسانی بکثرت رہی مگر موسم سرما میں امساک باران کیوجہ سے دریاؤں میں پانی کی مقدار نا گہانی طور پر کم ہو گئی اور اوس سے فصل ربیع کے لئے پانی کی بہمرسانی ایسے وقت کم ہو گئی جبکہ آبپاش شدہ و غیر آبپاش شدہ رقبوں کے لئے اوسکی مانگ اتنی زیادہ تہی کہ اس سے پیشتر کبہی ایسی مانگ نہیں ہوئی۔قابل استفادہ پانی کو اون پانچ بڑی بڑی نہروں میں جنہیں انہار ثلاثہ یا نیچے ملاتے مساوی طورپر تقسیم کرنے کے سوال میں غیر معمولی طور پر دقت ہوئی اور یہہ معاملہ اس وجہ سے اور بہی پیچیدہ ہوگیا کہ اپر چناب سے آبپاشی ابہی جزو رہی ہے اور اپر جہلم سے آبپاشی کا کام حال ہی میں شروع کیا گیا ہے۔مزید براں نہر لوئر چناب کو اس تقسیم کی غرض سے پہلی دفعہ ہی انہار ثلاثہ کی انہار میں شامل کیا گیا تہا۔اور اس وجہ سے وادیہور کے آبنوشان کی بہمرسانی میں کسیقدر کمی ہوگئی۔اسی طرح اپر جہلم پر فصل ربیع کی آبپاشی شروع کرنیکے باعث نہر لوئر جہلم کی بہمرسانی آب میں اماداں کمی ہوگی اور ان ہر دو نہروں کو باری باری بند کرنیکا طریق جاری

کرنے کی ضرورت ہوئی۔ اس بنا پر اضلاع بندی کے طریق کو کافی اثر انداز اپنا رہا ہے گی کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے نو آبادیوں کی سالانہ رپورٹ کا تبصرہ کرتے ہوئے حال ہی میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے فرمایا تھا کہ یہ مضمون اگرچہ زیادہ تر اصطلاحی نوعیت کا ہے تاہم اوسے اسقدر اہمیت حاصل ہے کہ آئندہ تقسیم کے عمل میں آنے سے پہلے صاحبان فنانشل کمشنر سے مشورہ کرلینا چاہئے۔ اور جناب ممدوح کو اُمید ہے کہ اس سے مختلف انہار کی ضروریات پر زیادہ احتیاط کے ساتھ غور ہوا کریگی۔

نمبر ۷۔ نہر اپر چناب کے کار و بار میں نہ صرف جدید نو آبادیوں میں حصہ بائیں کی ابتدائی غلطیوں سے نقصان پہنچا ہے بعض اوقات مشکلات پیدا ہو رہی ہیں بلکہ یہی مشکلات آباد شدہ مواضعات میں بھی پیش آ رہی ہیں جن کے مختلف حالات تمام صورتوں میں آبپاشی کے مقررہ اصولوں سے فی الفور منطبق نہیں ہوسکتے۔ اگر سیلاب کے پانی کے روک کر جمع ہو جانے اور چک بندی کے پیچیدہ طریق کی غیر مساوی کارروائی اور آبیانہ کی تشخیص میں غلطیوں کے متعلق شکایات صحیح ہیں تو اوس کے اسباب کو بلا تاخیر رفع کر دینا چاہئے سیم کے خطرہ کا سوال جو پنجاب کی زراعت کا نہایت ہی ضروری مقدمہ ہے ایسا سوال ہے جس سے گورنمنٹ پہلے ہی سے باخبر ہے اور اپریل سنہ ۱۹۱۷ع کی کانفرنس کی سفارشوں پر جن کا صاحبان فنانشل کمشنر نے ذکر کیا ہے احتیاط کے ساتھ غور کی جا رہی ہے۔ اون آفت انگیز طغیانیوں کی وجہ سے جو گذشتہ ستمبر کی عدیم المثال بارشوں کی وجہ سے بعض اضلاع میں واقع ہوئی تھیں مقدمہ مذکور حال میں اور بھی زیادہ اشد ضروری ہوگیا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کا یہ خیال ہے کہ اس مقدمہ کا نہایت ہی تسلی بخش حل یہ ہوگا کہ بڑے بڑے دوآبوں میں سے ہر ایک دوآبہ کے متعلق علیحدہ علیحدہ کارروائی کی جائے اور اوس مقام سے لیکر جہاں آبپاشی شروع ہوتی ہے دریاؤں کے مقام اتصال تک سیم کا انسداد کر دیا جائے۔ نہر لوئر چناب پر قریباً اسی قسم کی کارروائی پہلے ہی سے جاری ہے اور یہ یقین کرنے کی وجہ موجود ہے کہ باری دوآب میں اسی قسم کی انسدادی کارروائیوں کی اشد ضرورت ہے۔

سفید نمک کی روز افزوں کا مسئلہ نسلی بحث ہے اور اس سے اون شمال مغربی خشک اضلاع میں بھی اسی قسم کی تعمیرات بنانے کی کوشش کرنا جائز ٹھہرتا ہے جہاں اس قسم کے بندوں کے لئے موزوں مقامات موجود ہوں۔ اسی قسم کی ایک تجویز تحصیل عیسی خیل میں بھی اب زیر تحقیقات ہے لیکن بہتر ہوگا کہ آئندہ رپورٹوں میں آبپاش شدہ رقبہ اور آمدنی کی کچھ مختصر کیفیت بھی درج کر دی جایا کرے۔

امپیریل و پراونشل انہار سے آبپاش شدہ اراضی کا کل رقبہ یعنی تخم ریزی کردہ اراضی کا رقبہ ۹۰ لاکھ ایکڑ ہے اور پختہ شدہ زمین کا رقبہ ۸۳ لاکھ آٹھتیس ہزار تین سو تیئیس ایکڑ بہت ہی حیرت انگیز ہے بالخصوص ایک ایسے سال میں جو موسم سرما میں بارشوں کے بالکل نہ ہونے کی وجہ سے نمایاں خصوصیت رکھتا ہے۔ نہری آبپاشی سے پیدا شدہ فصلات اغلباً صوبہ کی اصل زرعی دولت کے برابر ہیں اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع میں نہروں نے اس صوبہ کو سخت قحط کی آفت سے بچا لیا۔ آبپاشی کی مزید توسیع کی تجاویز پہلے ہی سے زیر غور ہیں اونکی بابت پنجاب کا نہری انتظام بہیئت موجودہ بھی ایسا کارنامہ ہے جس پر صوبہ ہذا بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔

۸۔ ایکٹ قرضہ جات ترقی اراضی کی کارروائیوں سے جس پر گذشتہ سال کے ریویو میں مفصل بحث کی گئی تھی یہ کم اضلاع ظاہر ہوتی ہے تقاوی رقوم کی مقدار وہی ہے اور قرضہ جات کی امداد سے تعمیر کردہ چاہات کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے۔ صاحبان فنانشل کمشنر بہادر نے نہایت دانشمندی سے اوس طریق کی ظاہرہ غیر مقبولیت کے متعلق کمشنروں کی آرا طلب کی ہیں جو زمینداروں کے لئے نہایت ہی مفید طریق ثابت ہونا چاہئے تھا۔ اور اونکے فیصلہ کا دلچسپی سے اظہار کیا جائیگا۔ گوجرانوالہ کے اعداد مندرجہ فقرہ ۳۴ رپورٹ مذکور سے ظاہر ہے کہ ایک سرگرم افسر ضلع احداث چاہات کے کام میں لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنے میں کیا کچھ کر سکتا ہے۔ قرضہ جات زیر ایکٹ قرضہ زمینداران کی مقدار میں بہت اوس کمی ہوئی ہے یعنی وہ ۸ لاکھ سے کم ہوکر ۱۱۶ ہزار رہ گئی ہے لیکن اس کی وجہ بلا شبہ یہ امر ہے کہ ایکٹ مذکور کسی طرح مقبول عام

نہیں رہا بلکہ اس کی وجہ یہہ ہے کہ مہاجنوں کی حالت بہت خراب ہو رہی اور اس طریق کی زیادہ احتیاط کے ساتھہ پڑتال کرنے سے جس میں روپیہ استعمال کیا جاتا ہے اور قرضہ جات کو مہاجنوں کے میعادوں اور دیگر مجبوریوں میں تصفیہ کرنے سے موجودہ طریق کی بلا شبہ اصلاح ہو سکتی ہے کھلے بازار میں سود کے نرخ میں بااضافہ بھی ہونے کے باوجود گورنمنٹ نے اوس تعداد میں سے ہر ایک قسم کے قرضہ کے متعلق واجب الاخذ سود کی شرح کو بڑھانے سے انکار کر دیا ہے۔

۹۔سرکاری بنجر اراضی کے اجارہ کے قواعد کو نرم کرکے غلہ والے پودوں کی کاشت کی حوصلہ افزائی کرنے کی غرض سے ایک ضروری تجربہ کیا گیا ہے اور ایسی فصلوں کی کاشت کے لئے اجارہ داروں کو ایک بہت رقبہ دو سالوں کے لئے نرم شرائط پر دیا گیا ہے - اس جدید تجربہ کے نتیجہ کا اندازہ لگانا بہت قبل از وقت ہے۔لیکن اس بات کا دلچسپی سے انتظار کیا جائیگا کہ موجودہ فصل کے کاشت شدہ رقبہ پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے لیکن جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اون موثر تدابیر کو نگاہ اطمینان سے دیکھتے ہیں جو مسٹر کیچی نے وقتی پور میں اختیار کی ہیں جہاں ہر ایک موضع سے متعلقہ بنجر اراضی کی اصل تقسیم کا کام نو آباد کاروں کے اختیار پر چھوڑنے کے طریق کو اختیار کرنے سے یہہ توقع ہے کہ زائد از ۹۳۰۰۰ ایکڑ زائد اراضی زیر کاشت آجائیگی - اگر دیگر موزوں مقامات میں جہاں اس قسم کے مواقع حاصل ہیں ایسے ہی نتائج حاصل ہوئے ہیں تو تجربہ مذکور کی کامیابی یقینی ہے۔

۱۰۔مالی حالت مزید کار روائی زیر انفکاک چوہانے کے راستہ میں پیچ حائل ہوئی ہے - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صاحباں فنانشل کمشنر بہادر کے ساتھ اس بارہ میں متفق ہیں کہ اس سے پہلے جو نتائج حاصل ہو چکے ہیں وہ امید افزا ہیں اور کہ مزید کار روائی کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے - عمل والے زیر ایکٹ مذکور کو وسعت دینے کی تجاویز اب مرتب کرکے اونکو عملی جامہ پہنانے کیلئے حتی المکان بہت جلد انتظام کرنا چاہئے دریں اثنا ہر ایسی غیر سرکاری کار روائی کی عاقلانہ طور پر حوصلہ افزائی کرنی چاہئے جس سے مل کر جنگل لگانیکی مطلوبہ تجویز میں امداد ملنیکی امید ہو - اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر جو کی اصلاح کے لئے دیہات کو عطیہ جات اراضی دینے کے دستور کو وسعت دینے کے سوال پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ عطیہ جات مذکور کی نسبت یہہ یقین ہو جائے کہ اونکو مناسب طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۱۔زرعی اراضی کی فروخت کم رہی ہے اور فک شدہ رہنوں کی تعداد سال گذشتہ کی تعداد سے بھی کم ہے۔اسکی وجہ بلا شبہ جزو اً وہ غیر طبعی حالات ہو سکتے ہیں جو لڑائی کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں لیکن حال کے گراں نرخوں اور فوجی ملازمت کی اصلاح شدہ حالات کی بدولت زراعت پیشہ اقوام کے ہاتھہ بہت سا روپیہ آ گیا ہے اسلئے اس امر کی بخوبی توقع ہو سکتی تھی کہ لوگ اپنی رہن شدہ اراضیات کو زیادہ وسیع پیمانہ پر فک کرالینگے۔اس بارہ میں صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی تحقیقات کے نتائج کا دلچسپی کے ساتھہ انتظار کیا جائیگا۔ممکن ہے کہ اوس روپیہ کے کچھہ حصہ کو جسے قرضہ وغیرہ اتارنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا تھا مختلف قرضہ جات جنگ میں منافع پر لگا دیا گیا ہو۔زمین کی قیمت بدستور سرعت کے ساتھہ بڑھ رہی ہے اور سال زیر رپورٹ میں اوسط قیمت فی ایکڑ ۲۲۷ روپیہ تھی جسکے مقابلہ میں سنہ ۱۶—۱۹۱۵ع کی اوسط ۲۱۹ روپیہ تھی۔سنہ ۱۹۱۷ع کے موسم بہار میں نہر لوئر باری دوآب پر نیلام کے موقع پر اوسط قیمت ۲۲۹ روپیہ فی ایکڑ وصول ہوئی حالانکہ مارچ سنہ ۱۹۱۸ع کے نیلام میں یہہ اوسط تقریباً ۸۰۰۰ ایکڑ کی صورت میں ۵۳۱ روپیہ فی ایکڑ کی عظیم المثال رقم تک پہونچ گئی۔ایک قابل ذکر بات یہہ ہے کہ زمین کا بہت سا حصہ زراعت پیشہ اشخاص نے خریدا۔صوبہ میں بحیثیت مجموعی اراضی کی قیمت فروخت سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع کے اعداد کے مطابق اب معاملہ زمین کے ۱۵۷ گنا کے برابر ہے اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۹—۱۹۱۵ع میں یہہ ۱۵۱ گنا اور ۲۰ سال پیشتر ۹۶ گنا تھی۔معاملہ زمین کے مطالبہ کے نرم ہونے اور عام خوشحالی کی اوس قابل تعریف ترقی کا جو انتظام ایام کے اندر ہوئی ہے اس سے بہتر ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

۱۲۔ایکٹ انتقال اراضی کا عملدرآمد بطور اصلی بخش ہے کوئی جدید مشکلات پیدا نہیں ہوئیں اور نہ اسکی وجہ سے کوئی زائد کام کا بوجھ پڑا ہے۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو صاحبان فنانشل کمشنر بہادر کے ساتھہ اس بارہ میں پورا اتفاق ہے کہ ایکٹ مذکور پر مناسب نگرانی کو انتظام ہے اور وہ اوسکو پسند کرتے ہیں

اور کہ اسکا مدعا ایک بڑی حد تک حاصل ہو گیا ہے۔تقریباً ہر ایک گاوں میں ایکٹ انتقال کو زمینداروں کا مکمل چارٹر خیال کیا جاتا ہے۔گورنمنٹ کی یہہ مسلمہ پالسی ہے کہ معاملہ زمین کی تشخیص میں نرمی سے کام لیکر لوگوں کا اونکے آبائی کھاتوں پر قبضہ مستحکم کرکے اور اونکے لئے بڑی بڑی نہری نو آبادیوں میں روز افزوں منافع کے جدید مواقع پیدا کرکے مالکان زمین کو خوشحال و قائم بنایا جائے۔اس امر کا ثبوت کہ لوگ اس پالسی کی قدر دانی کرتے ہیں اوس قابل تعریف امداد سے ملتا ہے جو اونہوں نے موجودہ جنگ میں سلطنت کو دی ہے سال سنہ ۱۹۱۷ ع کے دوران میں پنجاب سے ۱۰۰۰۰۰ سے زیادہ رنگروٹ فوج میں بھرتی ہوئے ہیں اور یہ رنگروٹ تقریباً کلھم دیہی آبادی سے لئے گئے ہیں۔

۱۳—سال زیر ریویو کے دوران میں فیصل شدہ مقدمات مال کی تعداد میں جو خفیف کمی ہوئی ہے وہ معقول تنقید نہیں۔صاحبان کمشنر و فنانشل کمشنر کے دفاتر وعدالتوں میں اپیلوں کا کام کچھ بقایا میں نہیں لیکن نصف سے زیادہ مقدمات زیر تجویز کمشنر جالندھر کے دفتر سے تعلق رکھتے ہیں رپورٹ میں اون بہت سی عرضیوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے جو میدان جنگ سے سپاہیوں کی طرف سے آئی ہیں اور جنکی تعداد اکیلے ضلع ہوشیارپور میں ۲۱۹۵ سے کم نہیں۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کا خیال ہے کہ افسران ضلع ان عرضیوں کا اپنے دائرہ اختیار کے اندر مستعدی اور ہمدردی کے ساتھہ فیصلہ کرنے کی اہمیت سے پورے طور پر با خبر ہیں اور اس امر کی اطلاع اون کمان افسروں کو کردینی چاہئے جو اگر اونکے ماتحتوں کے بعض اوقات نا قابل تعمیل مطالبات پر فوری توجہ نہ دی جائے تو فوراً شکایت کرنے لگ جاتے ہیں اور اون قیود کو نہیں سمجھتے جو ایسے معاملات میں انتظامیہ افسران کے اختیارات پر عاید ہوتی ہیں۔

خاتمہ پر سرمالکم ہیلی و قواعد بہادر دونوں فنانشل کمشنروں کا محکمہ مال کے قابلانہ انتظام اور اونکی نہایت ہی دلچسپ و عملی رپورٹ کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں موجودہ جنگ نے افسران مال کے کندھوں پر گونا گوں فرائض کا بوجھہ ڈال دیا ہے جنکی وجہ سے اونکے معمولی کام میں بہت بڑا اضافہ ہوگیا ہے مگر اونکو اونہوں نے خندہ پیشانی اور قابلیت کے ساتھہ انجام دیا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اوس غیر متزلزل سرگرمی وفادارانہ جوش کا خوشی سے اعتراف فرماتے ہیں جس سے محکمہ مال کے اعلے سے لیکر ادنے عہدہ دار نے گذشتہ تین سالوں کے بوجھہ کو برداشت کیا ہے اور ہر ایک تازہ مطالبہ کو پورا کیا ہے۔

حکم—حکم ہوا کہ ریویو مذکور کی ایک نقل بغرض اطلاع و آگاہی سپرنٹنڈنٹ سکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائے اور نیز یہ گورنمنٹ گزٹ پنجاب میں شایع کیا جائے اور حسب معمول رپورٹ کے ہمراہ متداول کیا جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب
دستخط—ایچ ڈی کریک
چیف سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۳۸۳ سی ایس—۵۱۰—۷-۶-۱۹۱۸ ع—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

نمبر ۲۴] لاہور — ۱۴ جون (مجریہ ۲۱ جون) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۳

حصہ دویم

عام

کیمیکل ایگزیمینر گورنمنٹ پنجاب کي رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ع کا ریویو

احکام ہز آنر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ جرم (میڈیکل) نمبر ۱۰۹۲۲ مورخہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع–

چٹھي منجانب صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتال ہائے پنجاب نمبر ۲۹۳۰ (عام) مورخہ ۱۲-اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع جس کے ہمراہ انہوں نے بدمہ اپني آرائے کیمیکل ایگزیمینر گورنمنٹ پنجاب کي رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ ع ارسال کي– ملاحظہ سے گذري

آرائے—باوجود یکہ سال کے دوران میں فوجي حکام کے لئے زاید کام کرنا پڑا تاہم وقوعہ جات اور ایسی اشیاء کي تعداد میں جنکا معائنہ ملازمین نے معائنہ کیا بدستور کمي ہو رہي ہے–سب سے زیادہ نمایاں کمي زہر "بہک سے اڑ جانے والے مادے" واقع ہوئي–اس مد کے اعداد جو گذشتہ چند سالوں میں اتفاقي جرائم کي وجہ سے بڑھ گئے تھے سنہ ۱۹۱۶ ع میں ۱۸۶ سے کم ہو کر ۴۳ رہ گئے - زہر خوراني انسان و مویشي اور خون وغیرہ کے دھبوں کے وقوعہ جات میں بھي کمي ہوئي ہے اور یہہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کمي کي وجہ یہہ ہے کہ کام امپیریل سیرو لوجسٹ مقیم کلکتہ سے کروایا گیا ہے کیونکہ اوسکے اعداد سے بھي ۹۰۳ ابواب ہیں–

۲۷ وقوعہ جات کی اور ۱۹۲ چیزوں کی جنکا امتحان کیا گیا کمی ظاہر ہوتی ہے۔ان صفات میں کمی کی بظاہر وجہ جرم کی عام تخفیف ہے اور صرف جزو اسکا ازالہ اوس بیشی سے ہوگیا ہے جو اون اشیاء کی تعداد میں ہوا جنکا تجزیہ کیا گیا۔مع الذکر مد کی تحت میں ۲۸۶ اشیاء شامل ہیں جنکا امتحان محکمہ فوج کیلئے کیا گیا اور کرنل بلیک صاحب نے بیان کیا ہے کہ چونکہ ان اشیاء میں زیادہ تر تجزیہ بلحاظ مقدار درکار تھا اسلئے زائد محنت اوس سے بھی زیادہ تھی جو اعداد سے ظاہر ہوتی ہے۔مسودہ آمیزش خوراک کو جو حال ہی میں کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش ہوا ہے مد نظر رکھتے ہوئے امید ہے کہ کام کے اس شعبہ میں عنقریب مزید ترقی ہوگی۔

۲۔طبی کام متعلقہ عدالت ہائے کے ۸۰۸ مقدمات میں سے ۳۹۵ زہر خورانی انسان کی بابت تھے اور ان میں سے ۲۹۰ میں زہر پایا گیا۔اب زہر خورانی کا سب سے بڑا ذریعہ سنکھیا کی بجائے افیون بن گیا ہے اور اون مقدمات میں سے جن میں تجزیہ کی رو سے زہر کا سراغ ملا ۸ء۳۴ فیصدی مقدمات میں افیون اور اوسکے مقابلہ میں ۶ء۲۷ فیصدی مقدمات میں سنکھیا استعمال کیا گیا۔اب پارہ صرف ۲ء۱۰ فیصدی میں پایا گیا۔زہر خورانی مویشی کے قریباً سب وقوعہ جات میں سنکھیا استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔زہر کی سوا خورانی کی فیصدی گذشتہ سال کے مقابلہ میں خاصکر زہر خورانی مویشیان کی صورت میں کسیقدر کم ہے جو ۰۲ء۸۶ سے کم ہو کر ۶۷ء۵۱ رہ گئی۔یہ ایک ایسی کمی ہے جسکی تشریح کرنل بلیک صاحب نے اپنے اون الفاظ میں نہیں کی جو اونہوں نے منفی شہادت کی قدر و وقعت کے متعلق بیان کئے تھے۔مگر انسانی لاشوں کی راکھ کے امتحان کے ۱۲ مقدموں میں سے ۵ میں زہر کا پتہ لگا۔ایک قابل ذکر امر ہے اگرچہ صاحب کیمیکل اگزیمینر کے کام پر تمام متعلقہ اشخاص کو کامل اعتماد ہے تاہم یہہ ظاہر ہے کہ جس طریق میں مقدمات پیش کئے جاتے ہیں اسمیں ابھی بہت کچھہ کیا جانا باقی ہے اگر معائنہ سے پہلے تمام ممکن الحصول واقفیت فراہم کر کے بھیجی نہ جائے تو ضروری ہے کہ صاحب اگزامینر کے دفتر میں بہت سا وقت ضائع ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہائے پنجاب سول سرجنوں کی توجہ رپورٹ کے ضمیمہ ۳ کی یادداشتوں کی اہمیت کیطرف مبذول کرائینگے۔

۴۔مری کی چھوٹی سی لیبوریٹری (تجربہ گاہ) سے موسم گرما کے دوران میں عملہ محکمہ ہذا کے کام میں بہت سہولت پیدا ہو جائیگی۔اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ معلوم کر کے خوش ہیں کہ وہ اب عنقریب پایہ تکمیل کو پہنچ جائیگی۔لاہور میں چیف ملٹری میڈیکل افسر کی لیبوریٹری کے ساتھہ لارنس روڈ و جیل روڈ کے درمیان ایک حاصل کردہ قطعہ زمین پر جدید لیبوریٹری عنقریب بننے والی ہے۔بڑی دیر سے اسکی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور اسکی تعمیر میں صرف مالی تنگی کیوجہ سے دیر ہوتی رہی ہے مگر اب اسے شروع کر دیا جائیگا بشرطیکہ مطلوبہ سامان و مصالحہ دستیاب ہو سکا اور ہر دو تجربہ گاہوں کے لئے ترمیم شدہ نقشہ اور تخمینے جنکی لاگت ۱۳۱۶۷۰ روپیہ ہے منظور ہو چکے ہیں۔

۵۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر لفٹننٹ کرنل بلیک اور اونکے ماتحتوں کی خدمات کا دوبارہ اعتراف فرمانا چاہتے ہیں اور لفٹننٹ کرنل ہاروے صدر اونکے امپیریل سیرولوجسٹ کی امداد پر بھی قدر دانی کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

حکم۔حکم ہوا کہ مذکورہ بالا آراء کی ایک نقل صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہائے پنجاب کو بغرض اطلاع بھیجی جائے۔

نیز یہہ حکم ہوا کہ رپورٹ و انسپکٹر جنرل سول اسپتالہائے کی مرسلہ چٹھی اور مذکورہ بالا آراء کی ایک نقل مندرجہ ذیل کو ارسال کی جائے۔

(۱) گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم بغرض اطلاع۔

(۲) رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب بغرض اطلاع آنریبل صاحبان جج۔

(۳) جملہ صاحبان کمشنر قسمت ہائے ۔ڈپٹی کمشنران و کرنیل سرجن بغرض اطلاع۔

(۴) انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب بغرض اطلاع۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط ایڈورڈ ...

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۵] لاہور — ۲۱ جون (مجریہ ۲۸ جون) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۳۶

حصہ دویم

عام

پاگل خانہ پنجاب کی رپورٹ بابت عرصہ سہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۱۷ ع کا ریویو۔

کارروائی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ ہوم (طب حفظان صحت) نمبری ۳۹۶-ایس-مورخہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۱۸ ع۔

چٹھی نمبری ۲۹۲۹-جنرل-مورخہ ۱۲—۱۹ اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع منجانب صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتال ہائے پنجاب جس کے ہمراہ رپورٹ پاگل خانہ پنجاب بابت عرصہ سہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۱۷ ع معہ نوٹ صاحب موصوف ارسال ہوئی۔ ملاحظہ سے گذری۔

آرڈر — رپورٹ عرصہ سہ سالہ سنہ ۱۹۱۵ لغایت سنہ ۱۹۱۷ ع کی بابت ہے۔ اس عرصہ کے دوران میں پاگل خانہ کے مجنونوں کی تعداد میں برابر بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اور یہ بڑھتی یا اضافہ پاگل خانہ کی روز افزوں مقبولیت کا ایک کافی ثبوت ہے۔ ایک خاص قابل ذکر امر ان جنگی مریضوں کی تعداد ہے جو مختلف فوجی محاذوں سے آئے تھے۔ سنہ ۱۹۱۷ ع میں انکی تعداد ۱۲۳ تھی لیکن رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے بہتوں پر گولہ کے صدمے یا جنگ کی تکلیفات کے باعث معمولی سا اثر ہوا تھا اور وہ بسرعت صحتیاب ہو گئے۔ سول آبادی میں داخلہ مریضوں کی فیصدی سے جنہوں شفایاب ہو جانے کی وجہ سے علاج معالجہ سے آزاد کر دیا گیا کمی ظاہر ہوتی ہے مگر ان مریضوں کی تعداد میں جو روبصحت ہونے کی وجہ سے پاگل خانہ سے رہا کر دئے گئے بڑھتی ہو گئی۔

۲۷۹ ایس۔جی۔

۲—سنہ ۱۹۱۷ع میں مریضوں کی روزانہ اوسط تعداد ۸۳۷ تھی۔ چونکہ پاگل خانہ میں ۵۰ سطحی فٹ فی کس کے حساب سے ۸۳۶ آدمی سما سکتے ہیں اسلئے صاف ظاہر ہے کہ باوجودیکہ حال ہی میں قرنطینہ کے بلاک میں اضافہ کیا گیا ہے اور ابھی وقتاً فوقتاً پاگلوں کی تعداد گنجائش سے بڑھ جاتی ہے پاگل خانہ بمقام رانچی اب یوروپینوں کے لئے کھولدیا گیا ہے۔ مگر اس سے لاہور کے پاگل خانہ میں نہ کوئی جگہ کی کفایت ہو سکتی ہے اور نہ اوس کے عملہ میں تخفیف ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ابھی اور مریضوں کی عارضی رہائش کا انتظام ضروری ہے جو بالآخر رانچی میں چلے جائینگے۔

لاہور کے پاگل خانہ کی توسیع کے لئے زمین کے حاصل کرنے کا سوال زیر غور ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب سپرنٹنڈنٹ اور صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہائے سے اس بارہ میں متفق ہیں کہ کسی زائد زمین سے فائدہ اُٹھانے کا بہترین طریق یہ ہوگا کہ جرائم پیشہ مجنونوں کے لئے ایک بالکل علیحدہ چار دیواری بنائی جائے۔

۳—یہ کوئی تعجب بات نہیں ہے کہ مزدوروں کی موجودہ قحط سالی میں صاحب سپرنٹنڈنٹ کو خدمتگاروں کے مناسب و موزوں عملہ کے حاصل کرنے میں بہت سخت دقت پیش آئی ہے۔ اور جہاں صحیح قسم کے آدمیوں کی دلآویزی کا سامان ہی اسقدر کم ہو وہاں یہ امر موجب اطمینان ہے کہ فراریاں اور خود کشیاں پہلے کی نسبت کثرت سے نہیں ہوئیں۔ یہ بات اب تسلیم کیجا چکی ہے کہ اس ملازمت کو زیادہ مرغوب بنانے کے لئے میں کچھ نہ کچھ ضرور کیا جانا چاہئے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اون تجاویز پر جو اس غرض سے پیش کی جاویں ہمدردانہ غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس اثناء میں جناب ممدوح کی رائے ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کو چاہئے کہ وہ فوج کے ایسے پنشن یافتہ یا معذور الخدمت نان کمیشنڈ افسروں یا سپاہیوں کی خدمات حاصل کرنے کے لئے اپنی کوششوں میں استقلال اور ثبات قدم سے کام لیں جنکے ملازم ہونے سے استعداد اور انتظام کا معیار بڑھ جائیگا۔

۴—مریضوں کو مصروف کار رکھنے کے انتظام کے لئے ہر طرح کی کوششیں بدستور جاری ہیں اور جنگی مریضوں کے آنے سے ورزش وغیرہ کی مقداروں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ تسلی بخش امر ہے کہ مریضوں میں سے ۵۰ فیصدی اب باقاعدہ کاروبار کر رہے ہیں۔ اور کہ باغ کی پیداوار خاص طور پر اس انسٹیٹیوشن کے لئے باعث سرمایہ ناز ہے۔

۵—ہز آنر بہادر یہ دیکھ کر خوش ہیں کہ عرصہ سال کے دوران میں کوئی عوارض وبائی نمودار نہیں ہوئے اور نہ مریضوں کی عام صحت اچھی بتائی گئی ہے۔ بیماروں کی روزانہ تعداد (ابتدائی کا تقریباً ۱۰ فیصدی) تقریباً اوتنی ہی ہے جتنی کہ سالہائے سابق میں رہی ہے۔ اور اگر پاگلوں کے ایک کثیر تناسب کی عادات اوسط نظر رکھا جائے تو یہ تعداد قابل تعریف طور پر کم ہے۔ ایک اور زیادہ تشویشناک خصوصیت یہ ہے کہ شرح اموات میں اضافہ ہو گیا جس کی وجہ خاص طور پر سل اور نمونیا ہے۔ مگر سنہ ۱۹۱۶ع اور سنہ ۱۹۱۷ع کے موسم خزاں ہر دوں خاص طور پر صحت کے لحاظ سے برے تھے۔ سل کی بیماری کے علاج کے متعلق میجر فارمر صاحب کی کامل تحقیقات کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجموعی اموات گھٹ گئی ہے اور اون کے علاج و معالجہ پر باضابطہ غور کی جا رہی ہے۔

۶—جنگ کے باعث عرصہ سہ سالہ کے دوران میں ملازمت طب ہند کے کسی افسر کو تمام وقت کے لئے پاگل خانہ میں تعینات نہیں کیا جا سکا اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر میجر وارڈ صاحب کی خدمات کا جو سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل کے اہم فرائض کے علاوہ سنہ ۱۹۱۵ع کے دوران میں پاگل خانہ کے انتظام پر رہے اور کپتان فلیمنگ صاحب کی خدمات کا اعتراف فرماتے ہیں جنہوں نے گذشتہ دو سالوں سے بہت نمایاں قابلیت اور کامیابی کیساتھ کام سر انجام دیا ہے۔ پاگل خانہ کا زنانہ حصہ ابھی تک برادر فرانسس سٹورز کے انتظام میں ہے جنکی مستعدی و ایثار کسی قسم کی تعریف سے مستغنی ہے۔

حکم—حکم ہوا کہ رپورٹ اور آرائے مذکورہ کی ایک نقل گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بصیغہ ہوم برائے اطلاع مرسل ہو اور کہ رپورٹ پنجاب گزٹ میں شائع کیا جاوے نیز یہ حکم ہوا کہ آرائے مذکور کی نقل صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتالہائے پنجاب کو برائے اطلاع مرسل ہو۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
دستخط—ایچ ڈی کریک
ریونیو سکریٹری گورنمنٹ پنجاب

۱۷۶ سی اس—۵۱۰—۲۸-۶-۱۹۲۸—سول اینڈ ملٹری پریس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۲۹] لاہور — ۱۹ جولائی (مجریہ ۲۶ جولائی) - سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۵۲

حصہ دویم

عام

رپورٹ نظم و نسق جیلخانہجات پنجاب بدوران سال سنہ ۱۹۱۷ ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ ہوم (جیلخانہ جات) نمبری ۷۷۲-ایس جیلخانہجات مورخہ شملہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۱۸ ع -

رپورٹ بابت نظم و نسق جیلخانہجات پنجاب بدوران سنہ ۱۹۱۷ ع ملاحظہ گذری -

آبادی — سال ہذا کا قابل ذکر امر یہہ ہے کہ جرائم میں عام طور پر کمی رہی جس کی وجوہات پر رپورٹ ہائے بابت نظم و نسق پولیس و معدلت گستری فوجداری کے ریویوؤں میں بحث کی جائیگی - آبادی جیلخانہ پر اس کمی کا یہہ اثر ہوا کہ سنہ ۱۹۱۶ ع کے مقابلہ میں ۴۰۰۰ قیدی کم داخل ہوئے ۲۰۰۰ سے زیادہ قیدی اون جیل کوروں میں بھیجے گئے جو عراق عرب میں کام پر لگائی گئی تہیں اور اس لئے اوسط روزانہ ابادی سنہ ۱۹۱۶ ع میں زائد از ۱۷۰۰۰ سے کم ہوکر سنہ ۱۹۱۷ ع میں ۱۳۴۶۳ رہ گئی موخرالذکر میزان اون قیدیوں کی تعداد سے ذرا سا کم ہے جن کے لئے قیاسی طور پر رہائش کا انتظام ہوسکتا ہے

۸۷۸ بی جی جی -

مگر یہہ امید نہیں ہوسکتی کہ یہہ اعداد ہمیشہ اپنی موجودہ تخفیف شدہ حالت میں رہینگے - اور اسلئے ایک پانچویں مرکزی جیلخانہ کا (جس کا ذکر گذشتہ سال کے ریویو میں کیا گیا تھا) تیار کرنا بالآخر ضروری ہوگا مگر حالات حاضرہ میں اس جیلخانہ کی تعمیر صاف طور پر ایک فضول کفایت شعاری ہوگی-

۲- رپورٹ کے نہایت دلچسپ فقرے وہ ہیں جن میں اوس امداد کا ذکر کیا گیا ہے جو محکمہ ہذا نے جنگ کے جاری رکھنے میں دی ہے - سنہ ۱۹۱۶ ع میں عراق عرب میں کام کرنے کے لئے صوبہ کے جیلخانوں سے جو دو لیبر کور (دستہ ہائے مزدوران) قائم کی گئی تھیں اون کی تعداد ۲۱۱۱ مزید آدمی بھیج کر قائم رکھی گئی - اور اون قیدیوں کی تعداد جو اب تک سمندر پار بھیجے جا چکے ہیں ۵۰۰۰ سے خاصی زیادہ ہوگی یا جیلخانہ کی کل اوسط آبادی کے ایک تہائی سے زیادہ اس طرح محکمہ ہذا مزدوروں کی دو مکمل کوروں (دستوں) کی بہم رسانی اور انتظام کی ذمہ واری سے نہ صرف عہدہ بر آ نہیں ہوا بلکہ اوس نے دوسرے صوبہ کی ایک کور کی کمی کو بھی پورا کیا ہے - اس کثیر جماعت کی بھرتی- ساز و سامان سے آراستگی اور روانگی سے عملہ جیل پر کام کا زائد بھاری بوجھ پڑا - اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر میجر وارڈ اور اون کے افسروں کو اوس عمدہ امداد کے لئے جو اون کی کوششوں سے سلطنت کے ذرائع کو ملی اور اوس تعریف کے لئے جو اعلی ترین فوجی حکام نے خصوصیت سے جیلخانہ پنجاب کے کام اور کارگذاری کی ہے مبارکباد دیتے ہیں جناب ممدوح اس امداد کا بھی اعتراف فرماتے ہیں جو فرید کوٹ- بہاولپور اور کپور تھلہ دربارون سے ملی جنہوں نے اپنی ریاستوں کے جیل خانجات میں سے قیدیوں کے دستے بہم پہنچائے کانہائے نمک بمقام کھیوڑا و کارخانجات اون واقع ڈھاریوال کے متعلق کیمپ جیل خانوں کے جاری کرنے سے محکمہ ہذا نے صوبہ کے اندر قابل قدر کام انجام دیا ہے جن میں سے آخر الذکر محض فوج کے کپڑے اور سامان کے ٹھیکوں میں مصروف رہا ہے راولپنڈی- سیالکوٹ اور فیروزپور میں فوجی حکام کو جیل خانہ سے باہر کام کرنے کے لئے روزانہ ایک ہزار مزدور بہم پہنچائے گئے - اور کارخانجات جیل خیموں- کمبلوں رسوں اور فوجی سامان کی دیگر اشیاء کے بنانے میں مصروف رہے ہیں- ان مطالبات کے پورا کرنے میں ایک اہم حد تک مکرر انضباط کی ضرورت پڑی. چھوٹے جیلخانجات اضلاع میں سے چار کو عارضی جیل بنا دیا گیا ہے اور مزدوروں کو اوس جگہ جمع کیا گیا جہاں وہ نہایت مفید طور پر کام پر لگائے جاسکتے ہیں - اس طرح اون مشکلات کے باوجود جو آبادی کے کم ہونے اور چوکیداروں کی قلت کے باعث پیدا ہو گئی ہیں محکمہ ہذا اون کئی ایک مطالبات کے پورا کرنے میں کامیاب ہوا جو اس پر لگائے گئے-

۳- اگرچہ جیل خانہ میں قیدیوں کا اتنا ہجوم نہیں تھا تاہم صحت کے لحاظ سے سال غیر معمولی طور پر برا رہا - اسپتال میں داخل کردہ اشخاص کی تعداد ۱۳۰۷۲ سے بڑھکر ۱۴۲۹۹ ہوگئی اور اموات ۳۴۵ سے بڑھ کر ۳۸۲ ہوگئیں - اسطرح شرح اموات (یعنی ۲۶٫۶۹۵ فی ہزار) سے صرف دو مرتبہ تجاوز ہوا مگر پھر بھی یہہ شرح اوس شرح سے خاصی کم ہے جو غیر مقید آبادی میں پائی جاتی ہے- بیماری میں زیادہ ترقی ہونے کی وجہ موسمی بخار ہے جو ملیریا اور انفلوئنزا کی کثرت بارش کا براہ راست نتیجہ ہے - مگر اس سے صرف ۱۴ اموات واقع ہوئیں اور کل اموات میں سے نصف کے قریب نمونیا (۸۸) اور سل (۹۱) سے ہوئیں- سنٹرل جیل منٹگمری میں موسمی بخار کے اعداد (جو رپورٹ کے فقرہ ۴۸ میں درج ہیں) سے ایک بڑی تشویشناک صورت حالات کا انکشاف ہوتا ہے - اس مقام کی قدرتی صحت کی ہمہ گیر تجاویز بورڈ حفظان صحت نے ارسال کی ہیں جو اب گورنمنٹ کے زیر غور ہیں مگر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ صاحب انسپکٹر جنرل اس بات کا خیال رکھینگے کہ سنہ ۱۹۱۸ ع کے موسم خزاں میں جیل خانہ کے اندر موسمی بخار کے اسی طرح نمودار ہونے کو روکنے کیلئے ہر ممکن احتیاط سے کام لیا جائیگا۔

رپورٹ میں کئی جگہہ اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ انڈین میڈیکل سروس کے تقریباً تمام ماہر افسروں کے فوجی کام پر واپس بلائے جانے سے طبی نگرانی کی استعداد و قابلیت میں بڑی بھاری کمی ہو گئی ہے اسپتال کے داخلوں میں تقریباً ۷۰ فیصدی اور سل کی اموات میں ۲۳ فیصدی کی بہت زیادہ بیشی کی زیادہ تر وجہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ نہ تو بیماری کی تشخیص اچھی طرح ہوئی اور نہ وباء سے پاک و صاف کرنے کے درست طریقوں پر عملدرآمد ہوا اس امر سے کہ شاہ پور کے جیل خانہ سل میں اگلے مرضوں کو بیماری کے آخری

مرحلوں میں ہی داخل کیا گیا صرف اسی ایک نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں - جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہہ معلوم کرکے خوش ہوئے ہیں کہ میجر فارمر صاحب اس معاملہ میں خاص تحقیقات کرینگے اور جناب ممدوح کو یقین ہے کہ اون عہدہ داروں کے خلاف جو روادار تھے اس قابل افسوس صورت حالات کے ذمہ دار پائے جاوین مناسب کارروائی کی جائیگی -

۴—۱۷۲۲۲ قیدیوں میں سے جو جیل خانہ میں داخل کئے گئے صرف ۳۲ کی عمر ۱۶ سال سے کم تھی اور یہہ صاف ظاہر ہے کہ اب مجسٹریٹ نوجوان مجرموں کو سزا دینے میں پہلے کی نسبت زیادہ احتیاط سے کام لیتے ہیں - سال کے دوران میں بورسٹل طریقون کو فروغ دینے میں معقول ترقی کی گئی ہے - دماری وال کیمپ جیل کے قیام اور اوس سکیم میں جس کی رو سے لڑکون کو غیر سرکاری ملازم رکھنے والوں کے پاس لاہور میں کام کے لئے بھیجا جاتا ہے بہوت انگیز کامیابی حاصل ہوئی ہے - لڑکوں کا طرز عمل برابر اچھا رہا ہے اور جو روپیہ وہ اس طرح کما سکے ہیں وہ اونکو رہائی پر کاروبار جاری کرنے میں نہایت ہی مفید ثابت ہوگا طریق بورسٹل کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ یہہ ہے کہ مجسٹریٹ کافی لمبی سزائین نہیں دیتے جن سے کامل اصلاح کا موقع مل سکے - ایک مسودہ جو انگلش بورسٹل ایکٹ کے طریق پر وضع کیا گیا ہے اور جس میں کم سے کم سزا دو سال تجویز کی گئی ہے بغرض استصواب رائے وسیع پیمانہ پر متداول کیا گیا ہے اور اب وہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے امید ہے کہ آئندہ موسم سرما میں اسے کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش کیا جائیگا - لاہور بورسٹل جیل کے عملہ معلمین کی تنخواہ اور تعداد میں معقول بیشیاں منظور ہوگئی ہیں کرنل فارمر صاحب کی مہربانی سے ابتدائی وانڈسٹریل تعلیم کا انتظام کیا جارہا ہے اور زائد زمین حاصل کرنے اور زراعت میں عملی تعلیم بہم پہنچانے کے واسطے کارروائی جاری ہے - یہہ ظاہر ہے کہ نوجوان مجرموں کی حالت کی اصلاح کرنے اور اونہیں پیشہ ور مجرموں کی زندگی اختیار کرنے سے روکنے کے لئے حال ہی کے سالوں میں بہت کچھہ کیا گیا ہے -

۵—جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اوس سے یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا بورسٹل جیل کے علاوہ دیگر جیلخانوں میں سزا قید کے اصلاحی پہلو پر زیادہ توجہ نہیں دی جانی چاہئے - بادی النظر میں یہہ بات ممکن معلوم ہوگی کہ جملہ ایسے قیدیوں کو جن کا چال چلن اچھا رہے انکے کام کی مزدوری کا کچھہ حصہ دیدیا جائے اس طریق سے ان اشخاص میں محنت کی عادت پیدا ہو جانے کے علاوہ رہا ہونے پر اونکے پاس وہ سرمایہ بھی ہو جائیگا جو اونہیں اوسوقت تک ارتکاب جرم سے باز رکھیگا جب تک کہ اونہیں کوئی باقاعدہ نوکری وغیرہ نہ ملجائے - جزائر فلپائن میں قید خانوں کی اصلاح کے متعلق کمشنر پنجاب کو اور اونکی اطلاع کے ایک دلچسپ ارٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ طریق وہان نافذ العمل ہے اور پنجاب میں اسکے جاری کرنے میں کوئی انتہا درجہ کی دقتیں پیدا نہیں ہونگی - عمدہ چال چلن کے عوض کسی مجرم کی سزائے قید کے آخری حصہ کو کسیقدر ہلکا کیا جا سکتا ہے - جزائر فلپائن کے تعزیری فارموں کی ہندوستان میں ہو بہو مثال نہیں ہو سکتی - موجودہ قواعد کی رو سے سزائے حبس بعبور دریائے شور کے سزا یافتہ قیدیوں کو انڈمان میں بھیجنے کی مشکلات سے یہہ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں ایک جیل خانہ اس غرض کے لئے علیحدہ کیا جاسکتا ہے جس میں اوہر سے کم سخت قسم کا تعزیری سلوک کیا جا سکے جسکی قید با مشقت کے معمولی قواعد کی رو سے اجازت ہے -

۶—جیل خانہ میں خطرناک اور شوریدہ پشت قیدیوں کی کثیر تعداد - کئی تجربہ کار سپرنٹنڈنٹون کی عدم موجودگی اور عملہ ماتحت کی کمی کو ملاحظہ رکھتے ہوئے انتظام بخوبی قایم رکھا گیا سنہ ۱۹۱۶ کی ۱۸ فراریون کے مقابلہ میں سال ہذا کے دوران میں صرف ۹ قیدی فرار ہوئے اور سوائے ایک کے جملہ صورتون میں یہہ فراریاں جیل خانہ سے باہر کے قیدیوں میں ہوئیں اور سوائے دو کے کل فرار شدہ قیدی پھر گرفتار ہو گئے منٹگمری کا وہ باقاعدہ واقع (جسکا رپورٹ کے فقرہ ۲۰ میں ذکر کیا گیا ہے) جس میں ۱۵ بے باک قیدیوں نے دن دھاڑے بھاگنے کی متحدہ کوشش کی تھی خاص طور پر برا تھا اور اس صورت حالات کا انسداد مجرم عہدہ داروں کے عمدہ طرز عمل کی بدولت ہو گیا - مثال مذکور اور دیگر مثالوں سے جو اب تک گورنمنٹ کے نوٹس میں آئی ہیں اون خطروں کا پتہ چلتا ہے جو اوس صورت میں پیدا ہوتے ہیں جبکہ بے باک اشخاص کے گروہوں کو ایک ہی جیل خانہ میں قید کیا جاتا ہے اور خاص کر اوسوقت جبکہ وہ اپنے وارڈروں (پہرہ داروں)

کو اپنے زیر اثر لانے اور اولیٰ رشوت دہی کا انتظام کر سکتے ہیں - خطرات مذکورہ ایک قابل عملہ کی ہوشیاری و مستعدی اور ان قواعد کی کڑی پابندی اور نگرانی کی بدولت رفع ہو گئے ہیں - جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ایک کافی اور ماہر عملہ کے رکھنے کی ضرورت تسلیم کرتے ہیں اور گراں فرضوں اور فوجی ملازمت کی اعلیٰ دل آویزوں کشش سے عملہ وارڈران کو پوری طاقت میں رکھنے کی روز افزوں دقت کو محسوس کرتے ہوئے جناب ممدوح نے حال ہی میں علاوہ اس مراعات شہر کے جو ملازمان مقیم لاہور کو دیا جائیگا تمام قسم کے وارڈروں کی شرح المخواہ میں ایک معقول اضافہ منظور فرمایا ہے -

۷ - ان غیر معمولی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو جنگ کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں آمدنی اور خرچ کے اعداد کا سال ماسبق کے اعداد سے مقابلہ کرنا تحصیل حاصل ہوگا - خرچ ۱۳۶۲۷۱۱ روپیہ سے کم ہو کر ۱۲۴۳۲۹۰ روپیہ ہو گیا جسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ قیدیوں کی تعداد کم ہو گئی اور فی کس خرچ ۸۰ روپیہ ۱۱ آنے ۹ پائی سے بڑھکر ۸۹ روپیہ ۱۳ آنہ ۴ پائی ہو گیا جسکی وجہ جزاً تو ہے جو بیان کی گئی ہے اور جزاً یہ کہ تمام ضروریات زندگی کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں واقعی درج حساب کردہ آمدنی میں قابل ذکر کمی واقع ہوئی ہے یعنی وہ ۳۳۶۸۷۶ سے کم ہو کر ۸۵۸۳۸ رہ گئی - مگر میجر وارڈ صاحب نے اس کی اتنی زبردست وجوہات بیان کی ہیں جن میں سے سب سے اہم یہ ہے کہ محکمہ فوج کے بل ادا نہ کرنے کی وجہ سے اتنی بڑی رقوم واجب الوصول رہ گئیں - امید ہے کہ ضابطہ حساب فوج کی پیچیدگیوں سے زیر تجویز بلوں کے تصفیہ میں کوئی مزید تاخیر نہیں ہوگی کیونکہ اس طریق سے صوبہ کے جیلخانوں کی کار گذاری ٹھیک طور پر ظاہر نہیں ہوتی -

۸ - اسدفعہ پھر محکمہ ہذا کو سال کے دوران میں نہایت کار آزمودہ سپرنٹنڈنٹوں کے فوجی کام پر چلے جانے کے باعث نقصان اٹھانا پڑا ہے جن میں سے انہوں نے محکمہ فوج میں اعلیٰ اعزاز حاصل کئے ہیں لفٹننٹ کرنل فنلیسن اور کپتان ھیبک دونو اصحاب کو ڈی۔ایس۔او کا اعزاز عطا کیا گیا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو نہایت ہی افسوس ہے کہ مؤخر الذکر صاحب کی موت سے محکمہ ہذا ایک قابل اور محنتی افسر سے محروم ہو گیا - مگر باوجود کئی ایک مشکلات کے محکمہ ہذا نے ان جدید مسائل کو کامیابی کے ساتھ حل کیا ہے اور ان غیر معمولی مطالبات کے پورا کرنے جو اوس سے کئے گئے بڑی مستعدی کا ثبوت دیا ہے -

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دوبارہ میجر وارڈ صاحب کے حسن انتظام اور اوس وفادارانہ امداد کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو ان سپرنٹنڈنٹوں اور جیلروں نے دی جنکی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ میجر کرنلی صاحب کو جنہوں نے کیمبلپور اور منٹگمری کے جیل خانوں میں نہایت عمدہ کام کیا ہے ان کے امپیریل سروس آرڈر کا اعزاز ملنے پر خوشی کے ساتھ مبارکباد دیتے ہیں -

---

حکم - حکم ہوا کہ رپورٹ کی ایک نقل مع ریویو کے گورنمنٹ ہذا کے صیغہ ہوم میں موصل ہو اور کہ ریویو کی ایک نقل رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب کو بغرض اگاہی آنریبل صاحبان جج و صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانجات پنجاب کو بغرض اطلاع و اگاہی ارسال کی جاوے نیز یہ بھی حکم ہوا کہ ریویو پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں شائع کیا جائے اور حسب معمول رپورٹ کے ہمراہ متداول کیا جاوے -

حسب الحکم هز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

دستخط — ایچ۔ڈی۔کریک

ڈپٹی سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب -

۸۷۸ سی ایس — ۵۱۰ — ۲۹-۷-۱۹۱۸ع — ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري ہوا

نمبر ۳۱] لاہور ــ ۲-اگست (مجریہ ۹- اگست) سنہ ۱۹۱۸ع ــ یوم جمعہ [جلد ۴۶

حصہ دویم

عام

ضلع جالندھر کي آخری رپورٹ بندوبست کا ریویو

ـــــ

مندرجہ ذیل چٹھی بغرض اطلاع عام مشتہر کی جاتی ہے –

نمبر ۱۳۵۰-۱۵س (مال) مقام شملہ مورخہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۱۸ع

منجانب آنریبل مسٹر-ایچ-ڈی کریک آئی-سي-ایس-ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

بنام ـــ سینیئر سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب-

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپکی چٹھی نمبر ۹۱ـــ۷۶۰-۱-مورخہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۱۸ع کا حوالہ دون جسکے ہمراہ ضلع جالندھر کی آخري رپورٹ بندوبست مرتبہ رائے بہادر بھائی ہوتو سنگھ صاحب و ریویو صاحبان کمشنر و فنانشل کمشنر ارسال کئے گئے تھے-

۲ـــ ضلع مذکور جس میں چھوٹے چھوٹے کھاتے ہیں گنجان آباد ہے اور یہاں کے لوگ من چلے اور محنتی ہیں - زمین کے عام طور پر زرخیز ہونے کے ساتھ خاصي بکثرت اور یقیني بارش اور چاہات کے ایک وسیع نظام آبپاشی کا ہونا (جس سے رقبہ مزروعہ کا ۴۴ فیصدي آبپاش ہے) اس کی زراعت کو بڑی حد تک ترقی دی ہے-

محفوظ کر دیتا ہے ۔ زراعت کی وسیع نوعیت کا اندازہ اس بات پر ہو سکتا ہے کہ ۱۰۰ ایکڑوں میں ۱۲۳ ایکڑ فصلیں ہر سال بوئی جاتی ہیں جن میں سے ۱۰ خراب ہوجاتی ہیں اور ۱۲۳ پک کر تیار ہو جاتی ہیں سنہ ۱۸۸۰ع سے ۱۸۸۵ع تک سابقہ بندوبست کا کام انجام دیتے ہوئے مسٹر پرسر نے اس ضلع کے مستقل اور خاص کر آبادی کی بیشی کے امکانی اثرات و قیمتوں کی متوقع تخفیف اور بھاری لگانوں کے اثر سے زمین کے انحطاط کے متعلق ایسے یاس افزا خیالات کا اظہار کیا تھا کہ زراعت اور چاہی آبپاشی میں معتدبہ اضافہ ہونے اور قیمتوں میں حقیقی او ربڑی افزائش ہونے کے باوجود اونہوں نے ایک ایسی تشخیص تجویز کی تھی جو سنہ ۱۸۹۱ع کی مقرر کردہ سابقہ تشخیص سے صرف ۷ فیصدی زیادہ تھی اوکل گورنمنٹ نے اس اضافہ تشخیص کی فیصدی کو بڑھاکر ۱۷ کردیا۔تاہم جدید تشخیص کی نوعیت پر رائے زنی کرتے ہوئے گورنمنٹ ہند نے اس بات کے متعلق سخت شک کا اظہار کیا تھا کہ آیا لوکل گورنمنٹ کی توقع عام ٹکس ادا کنندہ کے حق میں نا انصافی نہیں ہے اور اس لئے اونہوں نے ۳۰ سال کی میعاد کے بندوبست کو کسیقدر بادل ناخواستہ منظور کیا۔ واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ اون کے شکوک کی بنیاد بہت پختہ تھی اور کہ مسٹر پرسر کے یاس خیز خیالات سرا پا غلط تھے سنہ ۱۸۸۵ع میں منظور شدہ معاملہ نہایت آسانی کے ساتھ ادا کیا جاتا رہا ہے اور اس احتیاط کی بہت بڑی دلیل کو (یعنی یہہ امید کہ آبادی اتنی سرعت سے بڑہ جائیگی کہ ضلع کے ذرائع کی امکانی ترقی اوسکا مقابلہ بالکل نہ کر سکیگی) باطل ثابت ہو گئی ہے جس کی وجہ جزواً لوگوں کی وہ کوششیں ہیں جو اونہوں نے جدید چاہات کہود کر پیداوار کے بڑہانے میں کی ہیں اور نو آبادی انہار یا دیگر مقامات میں رہائش پذیر ہو گئے ہیں اور جزواً وہ پامالیاں جو بد قسمتی سے طاعون کیوجہ سے ہوئیں۔سنہ ۱۸۸۱ع اور سنہ ۱۹۰۱ع کے درمیان ضلع کی آبادی میں بسرعت اضافہ ہو گیا مگر اس کے بعد کے دس سالوں میں کبھی زیادہ تیزی کے ساتھ ہوئی اور اگرچہ سنہ ۱۹۱۱ع میں ضلع کے اعداد سنہ ۱۸۸۱ع کے اعداد کی نسبت بقدر ۲½ فیصدی کے زیادہ تھے تاہم سوائے جالندہر کے تمام تحصیلوں میں کمی ہوئی ۔ اتنے چھوٹے چھوٹے کھاتوں والے ضلع میں یہہ کمی ایک خفیف اقتصادی امر خیال نہیں کیا جا سکتا اور موجودہ آبادی جس کی اوسط زیر کاشت فی مربع میل ۸۰۰ سے زیادہ ہے زرعی ضروریات کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔

۳۔جب سے بندوبست ہوا ہے دوسرے پہلوؤں میں ذرائع میں حیرت انگیز وسعت ہوئی ہے۔کاشت تقریباً جوں کی توں رہی ہے مگر چاہات میں ۳۲ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے اور اوس رقبہ میں جو اونکے ذریعہ آبپاشی کیا گیا ۴۳ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔قیمتوں کی بیشی جسمیں جنگ کی وجہ سے اضافہ شدہ قیمتوں کا لحاظ نہیں رکھا گیا ۵۰ فیصدی سے بڑہ گئی ہے اور تارک الوطن اشخاص کے پس انداز شدہ روپیہ نے ایک ایسے علاقہ میں جہاں خرید اراضی پر قیود عائد ہیں خرید اراضی پر صرف کرنے کے باعث زمین کی قیمت فروخت چہار گنا سے زیادہ ہو گئی ہے۔نقد لگان دوگنا ہو گیا ہے ضلع کے اندر ریلوے لائن کی لمبائی ۳۰ میل سے بڑہ کر ۱۶۳ میل ہو گئی ہے اور ضلع میں پکی سڑکوں کا ایک نہایت عمدہ نظام موجود ہے اور منڈیوں تک باربرداری کے ذرائع میں ایک نمایاں اصلاح ہو گئی ہے۔خوشحالی کی مزید علامتیں اون اعداد سے ملتی ہیں جو [illegible] اعداد باہمی کی رپورٹ کے فقرہ ۸ (ح) اور فقرہ ۲۶ دربارہ مویشی میں درج ہیں۔ [illegible] ۱۲۰۰۰۰ ایکڑ یعنی تقریباً ۵۰۰۰ مربعوں کے عطا ہونے سے اس اشخاص کی دولت میں یقیناً ایک بھاری اضافہ ہوا ہوگا جو ابھی تک اچھے آبائی کھاتوں کو [illegible] اراضیات نہر کے منافع میں حصہ دار ہیں۔

یہہ تمام امور معاملہ زمین میں اضافہ کئے جانے کے حق میں ہیں۔ بخلاف اسکے یہہ ایک تشویشناک امر ہے کہ حالیہ سالوں میں چاہات میں پانی کی گہرائی میں معلوم کمی ہو گئی ہے مخصوصاً متصل حالیہ [illegible] اور [illegible] کمی کی [illegible] کے متعلق کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اس کمی کا جو بھاری [illegible] ایک اہم [illegible] آبپاشی کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حاصل کیا جا سکتا ہے اور زیادہ [illegible] [illegible] [illegible] ایکڑ تک ہے ۔

کم ہونا اوس زمین کا جو روز افزوں تناسب جو کنوئں کے مویشیوں کے لئے چارہ پیدا کرنے کے لئے زیر کاشت دیا جاتی ہے-اور کثرت آبادی کی وجہ سے لگان کا انتہائی حد تک بڑھ جانا ایسی دیگر خصوصیتیں ہیں جو تشخیص کی رقم کے مقرر کرنے میں نظر انداز نہیں کی جا سکتیں۔

۴- اصلی معاملہ زمین جو اب عاید کیا گیا ہے ۱۹۶۲۳۱۳ روپے ہے لیکن اوس میں سے کم از کم ۱۲۸۰۷۵ روپیہ ملتوی کیا گیا ہے جو جزواً چاہات کی معافی اور جزواً ان مواضعات کی بتدریج بڑھنے والی جمع کی بابت ہے جنکے معاملہ میں ایک تہائی سے زیادہ کا اضافہ کیا گیا ہے -۱۸۳۴۲۳۸ روپے کا ابتدائی جدید مطالبہ سابقہ بندوبست کے مطالبہ کے مقابلہ میں ۰۱ ء ۲۴ فیصدی کی بیشی ظاہر کرتا ہے اور آخری بیشی ۸ ء ۳۲ فیصدی ہوگی-آخری مطالبہ اوس کل تخمینہ شدہ رقم (۴۶۰۰۰۰۰ روپے) کے صرف ۴۲۰۷ کے برابر ہوگا جسکی گورنمنٹ قیاسی طور پر حقدار ہے اور اسکے مقابلہ میں گوجرانوالہ میں ۷۳ فیصدی-سیالکوٹ میں ۶۱ فیصدی- امرتسر میں ۵۱ فیصدی اور لاہور میں ۴۴ فیصدی لیا جاتا ہے-اگر اس معیار سے دیکھا جائے تو جالندھر کی تشخیص صوبہ بھر میں سب سے زیادہ ہلکی ہے اگرچہ پرتہ فی مزروعہ و پختہ ایکڑ لاہور کے مقابلہ میں خاصہ زیادہ ہے- اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یہہ پیداوار کی مجموعی قیمت کے ½ کے برابر ہے اور اس کا عام طور پر ہلکا تسلیم کیا جانا اون نقشوں سے ظاہر ہوتا ہے جو اعتراضات مندرجہ فقرہ ۳۲ (ج) رپورٹ مذکور کے متعلق ہیں- شاید تشخیص کے ہلکا ہونے کی ایک بین ترین علامت یہہ ہے کہ جہاں ایکطرف معمولی نقد لگان کی اوسط ۱۶ روپیہ ۶ آنہ فی ایکڑ ہے (جس سے ۸ روپیہ ۳ آنہ کی اوسط شرح حق بجانب معلوم ہوتی ہے) وہاں دوسری طرف تشخیص کی اوسط شرح صرف ۲-۱۵-فی مزروعہ ایکڑ اور ۲ روپے ۹ آنے ۳ پائی فی ایکڑ پختہ ہے)-- صاحب فنانشل کمشنر کے ساتھ اس بات میں اتفاق رائے کرتے ہوئے کہ تشخیص میں زیادہ بیشی کرنا صرف حق بجانب ہی نہ ہوتا بلکہ اوسے کوئی زیادہ تامل کئے بغیر منظور کر لیا جاتا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا خیال ہے کہ جو تشخیص فی الحقیقت مشتہر کیگئی ہے اوسے ضلع کے مناسب حال اور ان چھوٹے چھوٹے زراعت پیشہ مالکان اراضی کے ساتھ خاص ترقی کرنے کی قدیم پالیسی کے مطابق تسلیم کیا جا سکتا ہے جو نہ صرف صوبہ کی خوشحالی کی بنیاد ہیں بلکہ ہندوستانی فوج کا دار و مدار اونہیں پر ہے- اس سلسلہ میں یہہ امر قابل ذکر ہے کہ اگرچہ جالندھر کی جنگی روایات ایسی شاندار نہیں ہیں جتنی اوس کے ہمسایہ اضلاع ہوشیارپور اور لودھیانہ کی ہیں تاہم یکم مئی کو اوس کے ۹۰۰۰ سے زیادہ آدمی فوج میں تھے جن میں سے تقریباً ۴۰۰۰ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۷ع کے بعد بھرتی ہوئے ہیں۔

۵- معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ زمین کے محالوں اور منفرد کھاتوں پر تقسیم کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیا گیا ہے مندرجہ بالا امور کو مد نظر رکھتے ہوئے اور نیز اس بات کا خیال کرتے ہوئے کہ اس ضلع نے تقریباً ہر ایک لحاظ سے کامل ترقی کی ہے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب فنانشل کمشنر و کمشنر اور افسر بندوبست کے اس خیال کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہمسایہ اضلاع ہوشیارپور اور فیروزپور کی طرح میعاد بندوبست تیس سال مقرر کرنی چاہئے۔

۶- یہہ بندوبست مقابلتاً سادہ تھا کیونکہ ایک ایسے ضلع میں جہاں نہری آبپاشی نہ ہو اور جو موسمی تبدیلیوں اور زرعی آفتوں سے محفوظ ہو تشخیص کے متعلق ایسے عقدے بہت کم ہوتے ہیں جن کے حل کی ضرورت ہو-مسٹر پرسر کے مرتبہ نقشہ جات بلحاظ صحت نہایت عمدہ تھے اور صرف چند دیہات میں جدید نقشہ جات کے مرتب کرنے کی ضرورت پڑی - ایک عمدہ اور کافی عملہ کی مدد سے بندوبست کے کام کو ۳½ سالوں میں ۴۸۵۰۰۰ روپیہ کی لاگت کے ساتھہ سر انجام دیا گیا ہے - رائے بہادر موتو سنگھ صاحب نے اچھے کار مفوضہ کے انجام دینے میں کمال تجربہ- معاملہ و معاملہ فہمی اور حسن انضباط سے کام لیا اور وہ اسے کامیابی کے ساتھ بروقت پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مبارکبادی کے مستحق ہیں- اصابت رائے اونکی تجاویز تشخیص کی ایک نمایاں خصوصیت ہے جو وضاحت کے ساتھ اور صحیح طور پر پیش کی گئیں- مگر آخری رپورٹ ضرورت سے زیادہ طویل

خاصکر باب سوام اور چہارم میں تخفیف سے اصلاح ہو سکتی تھی - فقرہ ۹۷ میں اونہوں نے اچھے ماتحت اہلکاروں کی جو تعریف کی ہے اوس میں فیاضی بلکہ حد سے زیادہ فیاضی سے کام لیا گیا ہے

دیگر رپورٹوں کی طرح جو حال ہی میں گورنمنٹ کے پیش کی گئی ہیں اس رپورٹ میں بھی ایک زیادہ بڑے اور واضح تر نقشہ کی ایزادی سے اصلاح ہو سکتی تھی-

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے اون کے مفصل اور جامع تبصروں کے لئے اونکے مشکور ہیں-

حسب الحکم هز آنر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر

دستخط—ایچ-ڈی-کریک

ریوینیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

۹۷۲ سی اے سی—۱۰۵—۹-۸-۱۹۱۸ ع—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۳] لاہور—۱۶-اگست (مجریہ ۲۳-اگست) سنہ ۱۹۱۸ع—یوم جمعہ [جلد ۴۶

حصہ دوئم

عام

نظم و نسق معالات زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس پنجاب کی رپورٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ع کا ریویو

مندرجہ ذیل چٹھی بغرض اطلاع عام مشتہر کی جاتی ہے :—

نمبر ۱۳۳۳۰ (مال و زراعت عام) لاہور مورخہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۸ ع

منجانب—آنریبل مسٹر ایچ-ڈی کریک ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب،

بنام—سکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ مال و زراعت۔

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں گورنمنٹ ہند کی آگاہی کے لئے رپورٹ نظم و نسق معالات زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس پنجاب بابت سال مختتمہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ع کی ایک نقل ارسال خدمت کروں۔

۲—ان معالات کی تعداد جو اختتام سال پر کورٹ آف وارڈس کے زیر نگرانی تھیں ۳۱ تھی جنکا رقبہ ۳۳۵۰۶۱ ایکڑ ہے اور جنمیں ۳۲۴۴۳۵ روپیہ کی مالیت کی جاگیریں شامل ہیں اور جنکی کل آمدنی ۲ کروڑ ۶۲ لاکھ سے زیادہ کی ہے۔ جس کامیابی کیساتھ ان معالات کا انتظام کیا گیا ہے وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ اگرچہ ۱۴ ۱۰ ہی جی ہو۔

اون مین سے اکثر اوس وقت جب کہ اون کو زیر انتظام لایا گیا قرض سے گرانبار تھین مگر اب صرف ایک محال ایسی رہ گئی ہے (محال اٹاری واقع امرتسر) جس کی آمدنی اوس کے اخراجات سے کوئی بہت زیادہ نہین ہے۔ یہہ امر باعث طمانیت ہے کہ سال کے دوران مین تقریباً ۵½ لاکھ روپیہ کی رقم یا کل علاقہ آمدنی کے ایک چوتھائی سے زیادہ رقم ہندوستانی قرضۂ جنگ مین دی گئی ہے۔ علاقہ نواب صاحب ممدوٹ نے جو کورٹ آف وارڈس کے زیر نگرانی محالون مین سب سے بڑی ہے سب سے پہلے ۲ لاکھ روپیہ قرضۂ جنگ مین دیا اور علاقہ کوٹ نے ایک لاکھ روپیہ دیا۔

۳۔ سال کے دوران مین کورٹ آف وارڈس ۳ محالون کی کامیاب نگرانی سے دست بردار ہوئی۔ ان مین سب سے بڑی محال سدھوال واقع کرنال تھی جسے ۷ سال کے عرصہ مین تقریباً ایک لاکھ کے قرض سے سبکدوش کر کے ایک عمدہ مالی حالت مین لایا گیا۔ یہہ نتیجہ اور بھی زیادہ تسلی بخش ہے کیونکہ خود مالک نے تمام عرصہ بطور منیجر کے کام کیا اور اس لئے وہ آزاد ہوکر اپنی جائداد کا انتظام نہایت عمدہ طریق مین کرسکا۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اُمید ہے کہ جہان کہین ممکن ہوسکیگا وارڈون کو اپنی محلات کے انتظام مین شریک کر لیا جائیگا کیونکہ وارڈ کے تجربہ واقفیت کی تعلیمی قدر و قیمت اور اچھے مزارعان کے ساتھہ اوس کا براہ راست تعلق پیدا کرنے کے فائدہ سے کسی ممکن نقصان کی کافی سے زیادہ تلافی ہو جاتی ہے۔

۴۔ سال ماسبق کی رپورٹ کا تبصرہ کرتے ہوئے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خود کاشت نہ کرنے والے اشخاص کو اجارہ پر زمین دینے کی بری رسم پر رائے زنی کرنے کا موقع ملا تھا۔ اور اب یہہ امر بالکل عیان ہے کہ محال شیرشاہ کی صورت مین اس طریق سے سخت ناگوار نتائج مترتب ہوئے ہین جہان لگان کے بقایا جات صوبہ کے بقایا جات کے کل میزان کے ½ کے برابر ہین۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ہر جگہ اب اس رسم کو ترک کردیا گیا ہے اور اون بقایا جات کے کم کرنے کی ہر طرح کوشش کرنی چاہئے۔ جو اس طریق کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہین۔

۵۔ قرضہ جنگ مین بڑی بڑی رقوم دینے کی وجہ سے مقابلتاً قلیل رقم زمین کے خریدنے مین صرف کی جا سکی۔ مدامی ترقیات کا خرچ بھی معمول سے بہت کم رہا لیکن جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہین کہ ممدوٹ کی صورت مین محال مذکور مین واقع دو قصبون کے وسائل آرام و آسائش کی اصلاح مین ایک معقول رقم صرف کی گئی ہے۔ اس محال مین اور دیگر بڑی بڑی محالون مین تعمیر باغی کھیتون کی طرف دن بدن زیادہ توجہ دینا بھی ایک تسلی بخش امر ہے کیونکہ ان کے ذریعہ کورٹ آف وارڈ عام طور پر صوبہ کے بڑے بڑے مالکان اراضی کیلئے اعلے اور کفایت شعارانہ انتظام کی ایک مثال قائم کر سکتی ہے۔ یہہ امر کہ دو وارڈ بمقام لائلپور ورنیکلر نصاب مین تعلیم حاصل کر رہے ہین آئندہ کیلئے ایک نیک فال ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ اس حیثیت کے نوجوانون کی رہائش کے لئے جو جدید عمارتین بنائی گئی ہین اون سے کئی اور وارڈون کے دل مین زرعی کالج مین اکو زیادہ عرصہ تک تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو جائیگا۔ لائلپور مین دو سال کا عرصہ گذارنا اوس نوجوان کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوگا جسے آخر کار ایک بڑی محال کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔

۶۔ اون وارڈون کی ترقی کے متعلق جو ایچیسن چیفس کالج مین تعلیم حاصل کررہے ہین کالج مذکور کے پرنسپل صاحب کی رپورٹ کا ہز آنر بہادر نے دلچسپی کے ساتھہ مطالعہ کیا ہے۔ اس سے عام طور پر مسٹر مینارڈ کے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ گذشتہ سالون کے اندر اس طبقہ کے لڑکون مین حقیقی ترقی ہوئی ہے اور یہہ ایک ایسا خیال ہے جس سے سر مائیکل اوڈوائر بہادر کو بھی جو کئی ایک وارڈون سے ذاتی طور پر واقف ہین پورا اتفاق ہے۔ جناب ممدوح کو یقین ہے کہ کوٹ فتح خان کے نوجوان سردار صاحب نے جنگ مین دریا دلی کے ساتھہ مالی مدد دینے اور اپنے مزارعان کے درمیان بھرتی کے کام مین سرگرمی ظاہر کرنے مین جس شوق اور مستعدی سے کام لیا ہے سردار صاحب موصوف کے کئی ایک ہمعصرون نے بھی ویسے ہی شوق کا اظہار کیا ہے اور کہ وارڈ من حیث الجماعت گورنمنٹ کے احسانات کو مانتے ہین۔ گورنمنٹ بھی اپنی جگہہ ان نوجوانون کی عمدہ تعلیم کی ذمہ واری کو کامل طور پر محسوس کرتی ہے جن مین بہت سے پنجاب کے زراعت پیشہ اشخاص کے قدرتی لیڈر ہونگے تعطیلات مدرسہ کے دوران مین ان نوجوان وارڈون کی

نگرانی ایک نہایت ہی اہم معاملہ ہے کیونکہ صرف اسی موقع پر اون کے لواحقین اور نیز اصولی متعلقین اونپر ناجائز اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں - جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ صاحب فنانشل کمشنر اس معاملہ میں خاص توجہ سے کام لینگے - فی الحال اون وارڈوں کو جو ابھی تک بہت کم سن نہیں ہیں اپنی علاقوں میں بھرتی کے کام میں مدد دینے سردار صاحب کوٹ کی مثال کی تقلید کرنے کا شوق دلانا چاہئیے - کنگز کمشن کی عطائیگی کے متعلقہ گورنمنٹ کے حال ہی کے احکام سے اون زمیندار شرفاء کے لئے ایک جدید اور باعزت زندگی کا دروازہ کھل گیا ہے جو اپنے آپ کو مجوزہ شرائط کے پورا کرنے کے قابل ثابت کریں اور اون پر رضا مند ہوں - اور کیڈٹ کے انتخاب کے لئے ایک قابلیت یہہ بھی ہے کہ موجودہ جنگ کے دوران میں اوس نے بھرتی کے کام میں بڑی تن دہی سے مدد کی ہو

دستخط—ایچ-ڈی-کریک
ریوینیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

نظم و نسق حفظان صحت پنجاب کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۷ء کا ریویو-

کارروائی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بصیغہ ہوم (طب و حفظان صحت) نمبر ۱۶۳۲ - ایس مقام شملہ مورخہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۱۸ ء-

رپورٹ نظم و نسق حفظان صحت پنجاب بابت سال ۱۹۱۷ ء

آر قے---سال ہذا کی صحت پر غیر معمولی موسمی حالات کا سخت نامواقف اثر پڑا- پہلے تین مہینوں کے موسم میں کوئی خاص قابل ذکر امور پیش نہیں آئے- مگر اپریل اور مئی کی یہہ خصوصیت رہی کہ اون میں غیر معمولی طور پر بھاری بارشیں ہوئیں اور اوائل جون میں موسلا دھار اور قبل از وقت بارشیں شروع ہو گئیں جو ستمبر تک اور صوبہ کے بعض حصوں میں اکتوبر کے آخیر تک بدستور جاری رہیں- اس کثرت باراں کا یہہ نتیجہ ہوا کہ ماہ ستمبر سے موسمی بخار کی شدید وبا صوبہ میں پھیل گئی اور سال ہذا کے آخری چار مہینوں کے دوران میں تعداد اموات ابتدائی آٹھ مہینوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ رہی-

غلہ خوردنی کی قیمتیں اگرچہ گراں رہیں مگر سال ماسبق کی نسبت اونمیں کوئی معقول کمی بیشی نہیں ہوئی-

۲- سال کی شرح پیدائش ۴ و ۳۵ فی ہزار تھی جو اگرچہ سال ماسبق کی نسبت خفیف سی کم ہے مگر گذشتہ پانچ سالوں کی اوسط سے ۱ و فی ہزار زیادہ ہے اور اسلئے اسے تسلی بخش خیال کیا جا سکتا ہے- سب سے زیادہ شرح پیدائش (۴و۵۵ فی ہزار) ضلع رہتک میں درج رجسٹر ہوئی اور دیگر اضلاع جن میں شرح پیدائش ۵۰ فی ہزار سے زیادہ تھی-

گوڑگاؤں (۵و۵۴)-لودھیانہ (۵۳) کرنال (۲و۵۳) - امرتسر (۱و۵۲) اور فیروزپور (۵۱) تھے بخلاف اسکے شملہ میں حسب معمول سب سے کم شرح (۲و۲۴) قلمبند کی گئی اور اس سے کم شرح ڈیرہ غازیخان (۱و۲۸) - مظفر گڑھ (۶و۳۳) اور جہلم (۹و۳۴) میں قلمبند کیگئی رہتک گوڑگاؤں اور لودھیانہ کے اعداد سے اندازہ لگاتے ہوئے یہہ دیکھکر حیرت سی ہوتی ہے کہ کثیر التعداد قابل بھرتی رنگروٹوں کی عدم موجودگی سے شرح پیدائش پر کوئی معتدبہ اثر نہیں ہوا-

ہر ایک ضلع کی پنجسالہ اوسطوں کا سنہ ۱۹۱۷ء کی شرح ہائے پیدائش کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۸ ضلعوں میں سے ۱۵ میں پنجسالہ اوسط سے تجاوز ہو گیا ہے-مزید جہاں بین کرنے سے یہہ عجیب و غریب حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ وہ اضلاع جن میں کمی واقع ہوئی ہے سوائے ایک کے سب کے سب صوبہ کے مغربی نصف تک محدود ہیں اور بخلاف اسکے بیشی اسطرح صوبہ کے مشرقی حصہ کے اضلاع میں ہوئی ہے صرف ضلع کانگڑہ ہی ایک ایسا ضلع ہے جہاں شرح پیدائش میں کمی ہوئی ہے- اور یہہ کمی بہت معمولی ہے-اگر ضلع کانگڑہ کو نظر انداز کر دیا جائے اور اضلاع سیالکوٹ - گوجرانوالہ

جھنگ اور ملتان کی مغربی حدوں کے ساتھ ساتھ صوبہ پنجاب کے آر پار ایک خط کھینچا جائے تو یہہ صوبہ ایسے دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے جن میں سے ایک حصہ کی شرح پیدائش میں زیادتی اور دوسرے کی شرح پیدائش میں کمی ہوئی ہے۔

اس عجیب امر کی کوئی صریح وجہ معلوم نہیں ہوتی اور یہہ معلوم کرنا خالی از لطف نہیں ہوگا کہ یہہ محض اتفاقیہ امر ہی ہے یا اسکی کوئی اور وجہ ہے۔ وہ اضلاع جن میں پنجسالہ اوسط کے مقابلہ میں سب سے بڑی بیشی ہوئی ہے لدھیانہ (۹ فی ہزار) گوڑگاؤں (۵ ء ۴) اور منٹگمری (۵) ہیں۔ بخلاف اسکے وہ اضلاع جنمیں نہایت نمایاں کمی ہوئی ہے میانوالی (۵ ء ۴) اور مظفر گڑھ (۵ ء ۲) کے دو اضلاع سندہ ہیں۔ مگر منٹگمری جیسے ضلعوں کے اعداد کسی قدر مغالطہ انگیز ہیں جہاں نو آبادی کے باعث سنہ ۱۹۱۱ع کی مردم شماری کے بعد آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔

تمام اضلاع میں سوائے شملہ، گوجرانوالہ، شاہ پور، میانوالی، ملتان، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخاں کے پیدائشیں اموات سے زیادہ ہوئیں۔ پیدائشوں کی زیادتی روہتک میں (۲ ء ۲۴ فی ہزار) سب سے زیادہ تھی اور اموات کی ڈیرہ غازیخاں میں (۶ ء ۱۷ فی ہزار)۔

۳۔ سال کی شرح اموات ۹ ء ۳۷ فی ہزار تھی۔ یہہ شرح سال ماسبق کی شرح سے بقدر ۲ ء ۷ کے اور گذشتہ عرصہ پنجسالہ کی اوسط سے بقدر ۷ ء ۶ کے زیادہ ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے ان غیر تسلی بخش نتائج کے پیدا کرنے میں سال کے آخری چار مہینوں کے موسمی بخار کی وباء کو بہت کچھہ دخل ہے چنانچہ کل تعداد میں سے کم از کم ۷۰ فیصدی اموات بخاروں سے واقع ہوئیں۔ ۲۸ میں سے ۲۱ ضلعوں میں شرح اموات پنجسالہ اوسط سے تجاوز کر گئی اور ۲۵ میں یہہ شرح سال ماسبق کے اعداد سے بڑھ گئی۔ سب سے زیادہ شرح اموات (۵۲ فی ہزار) گوڑگاؤں میں تھی اور سب سے کم شملہ (۳ ء ۲۶) جالندھر (۷ ء ۲۸) اور ہوشیارپور (۹ ء ۲۸) میں قلمبند کی گئی۔ بڑے بڑے قصبوں میں سے امرتسر میں اعداد بہت بڑھے ہوئے تھے (۸ ء ۶۶) مگر لاہور اور ملتان دونوں میں اعداد اضلاع مذکور کی پنجسالہ اوسط سے بہت زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔

چھوٹے قصبات میں سے راجن پور میں شرح ۶۶ ء ۱۱۳ تھی اور اون دیگر آٹھہ قصبوں میں سے جن میں شرح ۷۰ فی ہزار سے تجاوز کر گئی کم از کم چھہ پنجاب کے جنوب مغربی گوشہ میں واقع ہیں یہہ بھاری شرح اموات غیر معمولی بارشوں اور اون کی وجہ سے موسمی بخار کی شدید وباء کا نتیجہ ہے۔

بخلاف اوس کے بعض قصبوں نے گذشتہ عرصہ پنجسالہ کی اوسطوں کے مقابلہ میں بہت ترقی کی ہے۔ مثلاً کہنہ سے ۳۳ ء ۲۶ کی ترقی ظاہر ہوتی ہے اور مری (۸۷ ء ۱۵) اور کوہاٹ (۸۱ ء ۱۵) کی حالت بھی بہتر ہے مری کی شرح اموات (۲۷ ء ۱۸) اوس شرح کے مقابلہ میں حیرت انگیز ہے جو دو سال پہلے ۶۶ ء ۹۴ تھی۔ بھیرہ کی شرح اموات گذشتہ سال کی شرح سے ۲۳ فیصدی زیادہ تھی اور یہہ بیشی عام شرح اموات کی بیشی کے عین مطابق ہے۔

۴۔ ہیضہ کی وجہ سے سال ماسبق کی ۱۶۵۱ موتوں کے مقابلہ میں ۱۳۶۵ موتیں ہوئیں موتوں کا تناسب فی ہزار گذشتہ پانچ سالوں کے اوسط تناسب کی ایک چوتھائی سے کم تھا۔ یہہ بیماری اگست سے نومبر تک بڑے زوروں پر رہی اور سب سے زیادہ موتیں ماہ ستمبر میں ہوئیں اور کل موتوں میں سے ۴۹ فیصدی اسی ماہ میں واقع ہوئیں اضلاع سیالکوٹ۔ انبالہ۔ گورداسپور اور گجرات اور قصبہ جات ہوشیارپور۔ ملتان اور امرتسر اور لاہور چھاؤنی میں بیماری بڑی شدید صورت میں نمودار ہوئی۔ گجرات میں بیماری کے پیدا ہونے کی وجہ روڑکی سے ایک بیمار کی آمد تھی اور ضلع انبالہ میں بھی غالباً یہہ بیماری صوبہ کے باہر سے آئی۔

جو نقصانات ملک کے ذریعہ بہم رسانی آب کے نہ ہونے کیوجہ ہوتے ہیں اونکی تصدیق ملتان اور جگادھری میں بیماری کے نمودار ہونے سے حیرت انگیز طور پر ہوتی ہے اور یہہ امر تسلی بخش ہے کہ اس نقص کو دور کرنے کے لئے بہت سے قصبہ جات میں سکیمیں زیر تجویز ہیں۔

۵۔ رپورٹ کا ایک تسلی بخش خاص یہہ ہے کہ چیچک سے جان کے نقصانات میں کمی ہوئی ہے اس بیماری کی تعداد اموات صرف ۱۴۱۷ تھی یعنی سال ماسبق کی کل تعداد کے نصف سے کم۔ اور تناسب

فی ہزار یعنی ۷۰۰ء۵ اس قدر کم ہے کہ اس سے پیشتر کبھی اتنا کم ہوا ہی نہیں - یہہ مرض ملک کے مہینہ میں پورے زوروں پر تھی جبکہ ۲۰۱ اموات درج رجسٹر ہوئیں - ضلع گوڑگاؤں ۱۳ء۰ فی ہزار کی مقابلتاً بہاری شرح کے لحاظ سے بہت نمایاں تھا - ایک ہی شہر میں موتوں کی سب سے بڑی تعداد یعنی ۴۸ ریواڑی میں واقع ہوئی -

۶- پلیگ سے جو اموات ہوئیں وہ اگرچہ سال ماسبق کے دو چند سے زیادہ تھیں (۹۷۴۳ اموات) لیکن پھر بھی غیر معمولی طور پر تھوڑی تھیں - یہہ مرض نومبر اور دسمبر میں نہایت شدت سے نمودار ہوئی وہ رقبہ جات جن میں یہہ مرض زیادہ تر پھیلی رہی اضلاع راولپنڈی اور جہلم اور وسطی پنجاب گوجرانوالہ سے انبالہ تک تھے - مغربی پنجاب اور عین جنوب مشرقی حصہ ختتام سال تک مقابلتاً محفوظ رہے - یہہ بیماری راولپنڈی میں جو اسدفعہ پھر اس کے پھیلنے کا ایک زبردست مرکز بنا رہا اکتوبر اور نومبر میں بدترین حالت میں تھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شہر میں ملک بھر کی اس بیماری کا گھر ہے اور اس کے نقصان رسانی اثر کو زائل کر لیکی لائلپور کی جاری رہی دیگر انبالہ میں بہت ابتدائی اپریل اور مئی میں اور جالندھر - لدھیانہ اور لاہور میں ماہ دسمبر میں زوروں پر تھی -

۷- بخار سے جو اموات واقع ہوئیں اون کی کل تعداد ۵۱۰۸۱۲ تھی سنہ ۱۹۰۸ع کے بعد جب کہ کل اموات ۶۹۷۰۵۸ تہاری - سب سے بڑی تعداد یہی ہے ۲۱۶۶۲ کی شرح موت اوسط پنجسالہ سے تقریباً ۱۰ فی ہزار زیادہ تھی - وہ وبا جو ستمبر سے شروع ہو کر ماہ نومبر میں کمال شدت پذیر ہوگئی اتنا سے زیادہ موسمی بارشوں کا نتیجہ تھی - مظفرگڑھ کو جس کی شرح اموات ۸۵ء۳۴ فی ہزار تھی کسی دیگر ضلع کی اموات زیادہ نقصان پہنچا - مظفرگڑھ - گوجرانوالہ - شاہ پور - منٹگمری - جھنگ - ملتان اور ڈیرہ غازیخان میں شرح اموات گذشتہ عرصہ پنجسالہ کی اوسط دوچند یا دو چند سے بھی زیادہ تھی - سال کے دوران میں قسمت ملتان میں اتنی بارش ہوئی کہ تقریباً تقریباً اس سے پیشتر کبھی بھی اتنی بارش نہیں ہوئی تھی اور اس قسمت کے تمام ضلعوں سے بہت ہی ایزاد شدہ شرح اموات ظاہر ہوتی ہے - گوڑگاؤں میں شدت وباء کا باعث وسیع طغیانیاں ہیں -

۸- وہ رقم جو بورڈ حفظان صحت نے مختلف تعمیرات حفظان صحت کی امداد کے لئے تقسیم کی ۱۷۰۲۷۴ روپیہ کے برابر تھی - مگر بڑے بڑے عطیے تقریباً سال کے اختتام کے بعد اور مالی سال کے اختتام (جس کے مطابق روپیہ تقسیم کیا جاتا ہے) سے قبل دئے گئے - کئی سکیموں کی انتظامی منظوری بھی دی گئی اور بورڈ مذکور اصلاح حفظان صحت سے متعلقہ مختلف معاملات میں ابتداء کرنے کے علاوہ گورنمنٹ کو اون معاملات میں بھی وقتاً فوقتاً قابل قدر صلاح و مشورہ دیتی رہی ہے جو اوسکے روبرو بغرض استصواب رائے پیش کئے گئے سال کے دوران میں انجینئر حفظان صحت اور اون کا عملہ تمام صوبہ کے اندر کئی ایک تجاویز نکاس آب اور دیگر تجاویز کو ترقی دینے میں ہمہ تن مصروف رہا - مسٹر اے - آر ایسگبری تمام سال انجینئر حفظان صحت کے عہدہ پر ممتاز رہے اور اون کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان سے ضروری مصالحہ کے دستیاب ہونے کی مشکلات کے باوجود سکیم ہائے نکاس آب و بہم رسانی آب میں بحیثیت مجموعی تسلی بخش ترقی ہوئی ہے بورڈ حفظان صحت کی رائے میں ایک قابل مبارکباد خصوصیت یہہ ہے کہ آخر دیہی رقبہ جات میں بھی حفظان صحت کی مقبولیت میں اضافہ ہونے کے آثار نمودار ہو رہے ہیں - وہ مقامی افسر اور ضلع سیالکوٹ کے وہ باشندے جنہوں نے تجاویز پیش کرکے اور مقامی ذرایع سے سرمایہ جات کی جزوی فراہمی کا انتظام کرکے اس پہلو میں رہنمائی کی ہے بہت تعریف کے مستحق ہیں - ضلع سیالکوٹ میں ان سکیموں کی مزید اصلاح وترقی کا نہایت دلچسپی کے ساتھہ انتظار کیا جائیگا -

ہز آنر بہادر کرنل منقلے صاحب کے اونکی اوس تن دہی کے لئے مشکور ہیں جس سے اونہوں نے عہدہ کمشنر حفظان صحت (جس عہدہ پر وہ تمام سال عہدہ انسپکٹر جنرل سول اسپتال ہائے پنجاب کے علاوہ متمکن رہے) کے فرائض کے بجالانے میں کام لیا - جناب ممدوح اون کی دلچسپ رپورٹ کے لئے بھی اون کا

شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں میجر ڈبلیو - ایچ - سی فاسٹر صاحب آئی-ایم-ایس اور ڈاکٹر خواجہ عبدالرحمان صاحب تمام سال ڈپٹی سینیٹری کمشنر اور ایڈیشنل ڈپٹی سینیٹری کمشنر کے عہدون پر علی الترتیب ممتاز رہے اور ہز آنر بہادر اون کے قابل قدر کام کا اعتراف فرماتے ہین-

---

حکم—حکم ہوا کہ مذکورہ بالا آرائے کی ایک نقل رپورٹ کے ہمراہ متداول کی جائے اور حسب معمول رپورٹ کی نقلون کے ہمرا گورنمنٹ ہند کی خدمت مین ارسال کی جائے نیز یہہ رپورٹ پنجاب گورنمنٹ گزٹ مین شایع کیا جائے-

نیز یہہ بھی حکم ہوا کہ ایک نقل صاحب کمشنر حفظان صحت کو بغرض اطلاع بھیجی جائے-

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط—او-ایف لمسڈن

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

۱۰۹۴ پی - سی—۵۱۰—۲۳—۸—۱۹۱۸ ع—ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۳۵] لاهور — ۳۰ - اگست (مجریه ٦ ستمبر) سنه ۱۹۱۸ع — یوم جمعه [جلد ۴٦

حصه دویم

عام

میونسپلٹي هاۓ پنجاب میں طریق انتخاب کي توسیع کے متعلق اوس خط و کتابت کا ریویو جو گورنمنٹ پنجاب کي چٹھیات نمبري ٦۳۲۳ مورخه ۱۸ مارچ سنه ۱۹۱۸ع و نمبري ٦۳۲۴ مورخه ۱۸ مارچ سنه ۱۹۱۸ع و نمبري ۱۱۱٦۵ - مورخه ۱۴ مئي سنه ۱۹۱۸ع اسمي علي الترتیب صاحبان کمشنر هاۓ ملتان راولپنڈی-انباله پر ختم هوتي هے-

کارروائي جناب نواب لفٹنٹ گورنر بهادر پنجاب بصیغه بورڈ هاۓ و کمیٹیاں نمبر ۱۳٦۸۴ مقام شمله مورخه ۸ جولائي سنه ۱۹۰۳ع-

میونسپلٹی هاۓ پنجاب میں طریق انتخاب کی توسیع کے متعلق خط و کتابت جو گورنمنٹ پنجاب کی چٹھیات نمبری ٦۳۲۳ مورخه ۱۸ مارچ سنه ۱۹۱۸ع و نمبري ٦۳۲۴ مورخه ۱۸ مارچ سنه ۱۹۱۸ع و نمبري ۱۱۱٦۵ مورخه ۱۴ مئي سنه ۱۹۱۸ع اسمي علی الترتیب صاحبان کمشنر قسمت هاۓ ملتان-راولپنڈي اور انباله پر ختم هوتی هے ملاحظه سے گذري-

۱۱۹۳ پي جي جي-

ریزولیوشن ـــ مقامی حکومت خود اختیاری کے اصولوں کی توسیع کے متعلق گورنمنٹ ہند کے حال ہی کے ریزولیوشن کو عملی صورت میں لانے کیلئے جو کار روائی کی جاتی ہے اوسپر گورنمنٹ جداگانہ غور کر رہی ہے۔

دریں اثناء یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اوس تحقیقات کے نتیجہ کو مشتہر کر دیا جائے جو گذشتہ چند سالوں کے اندر طریق انتخاب کو میونسپلٹیوں میں جاری کرنے کی غرض سے کیگئی تھی سالانہ میونسپل رپورٹ ہائے بابت سال ۱۹۱۴-۱۵ء کا تبصرہ کرتے ہوئے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی نظر سے یہہ بات گذری تھی کہ ۱۰۰ میونسپلٹیوں میں سے صوبہ کے مغرب میں ابھی تقریباً ۳۰ ایسے چھوٹے چھوٹے قصبے ہیں جہاں طریق انتخاب کو میونسپل کمیٹیوں کو منتخب کرنے کے ذریعہ کے طور پر تا حال رائج نہیں کیا گیا۔ اور آپ نے بیان فرمایا تھا کہ آپ اون قصبات میں جہاں ایسی کارروائی کے لئے کوئی عام خواہش پائی جائے اور جہاں اس سے باشندوں کے درمیان مقامی تنازعات یا دھڑا بندی پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اس طریق کو جاری کرنے کی تجاویز پر غور فرمانے کو تیار ہیں۔

مگر اس دعوت کے جواب میں کوئی از خود تجاویز موصول نہ ہوئیں اور اس لئے گورنمنٹ نے آخرکار مجبوراً اس معاملہ کیطرف کمشنر صاحبان کو خاص توجہ دلائی اور اونہیں ہدایت کی کہ اون میونسپلٹیوں میں جہاں یہہ طریق ابھی تک رائج نہیں ہوا وہاں کے باشندوں کی رائے احتیاط سے معلوم کرکے اس کے رائج کرنے کی تجاویز پیش کریں۔ اس تحقیقات کا یہہ نتیجہ ہوا کہ گورنمنٹ نے ہر ایک میونسپلٹی کے معاملہ پر جداگانہ غور کی اور اگرچہ ریورٹوں سے کہیں بھی یہہ بات ظاہر نہیں ہوئی کہ طریق نامزدگی کی کوئی سخت مخالفت ہوتی ہے یا اوسکے بدلنے کی کوئی عام خواہش پائی جاتی ہے تاہم یہہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ طریق انتخاب کو ہر اوس صورت میں جہاں اس سے کامیابی کی معقول امید ہو رائج کر دیا جائے۔

۲ ـــ قسمت جالندھر میں تو طریق انتخاب ہر ایک میونسپلٹی میں پہلے ہی سے جاری تھا قسمت لاہور میں نامزدگی صرف ڈلہوزی اور ڈینانگر میں تھی۔ ڈلہوزی میں آبادی کی یہہ حالت ہے کہ وہاں حلقہ انتخاب کوئی مستحکم بنیاد قائم نہیں ہو سکتی اور ڈینانگر میں تو سنہ ۱۹۰۸ع میں طریق انتخاب کو موقوف کرنا پڑا تھا اور مقامی رائے اسکے مکرر رائج کرنے کے حق میں نہیں۔ اسلئے ان ہر دو قصبوں میں طریق مذکور کی توسیع ممکن نہیں ہوسکتی۔

۳ ـــ قسمت ملتان میں اضلاع جھنگ اور ملتان کی تمام میونسپلٹیوں میں انتخابات پہلے ہی سے موجود ہیں۔ اضلاع لائلپور اور منٹگمری میں میونسپل کمیٹی ہا گوجرہ اور پاک پٹن کا تقرر ابھی تک بذریعہ نامزدگی عمل میں آتا ہے مگر گوجرہ جیسے جدید قصبہ کیلئے یہہ طریق خوب موزوں ہے اور وہاں اسے نمایاں کامیابی حاصل ہوتی رہی ہے۔ پاکپٹن میں انتخابات کو سنہ ۱۹۰۶ع میں بند کرنا پڑا کیونکہ وہاں دھڑا بندی کا بڑا زور و شور ہو گیا تھا مگر اون کے مکرر رائج کرنے کی کسی نے بھی تائید نہیں کی۔ ضلع ڈیرہ غازیخان کی چار میونسپلٹیاں دور اور پس افتادہ ہیں اور طریق نامزدگی سے کبھی بھی کوئی مقامی مخالفت ظاہر نہیں ہوئی مگر گورنمنٹ کے خیال میں خاص ڈیرہ غازیخان میں جو ایک ترقی پذیر صدر مقامی قصبہ ہے اور جسکی آبادی بھی ۱۷۰۰۰ ہے بادی النظر میں طریق انتخاب جاری ہونا چاہئے۔ ضلع مظفر گڑھ کی نسبت بھی یہہ تجویز پیش کی گئی تھی (اگرچہ کسی قدر تامل کے ساتھ) کہ لیہ اور علی پور میں جو سب ڈویژنوں کے صدر مقامات ہیں یہی کار روائی کی جائے۔ چنانچہ ڈیرہ غازیخان اور مظفر گڑھ کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو یہہ اعلان کرنے کی ہدایت کی گئی تھی کہ تاوقتیکہ اس کے خلاف کوئی کافی وجوہات بیان نہ کی جائیں گورنمنٹ ڈیرہ غازیخان لیہ اور علی پور میں طریق انتخاب کے جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اونہیں یہہ بھی ہدایت کردی گئی تھی کہ اس اثناء میں وہ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تجاویز مرتب کریں مگر ڈیرہ غازیخان کے ہندو اور مسلمان سرکردہ باشندوں نے اوس کی سخت مخالفت کی کہ ہر دو نے طریق نامزدگی سے کامل اطمینان ظاہر کیا اور بیان کیا اسکی وجہ سے میونسپلٹی میں موجودہ اتفاق اور

پیچیدگی قائم ہے بلکہ اگر طریق مذکور کو ترک کر دیا گیا تو اس سے فرقہ بندی اور عداوت کی آگ کے دوبارہ مشتعل ہونے کا اندیشہ ہے۔ مقامی افسروں نے بھی اس مخالفت کی پورے زور سے تائید کی ہے اور گورنمنٹ نے یہہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اس معاملہ میں اوس وقت تک کوئی مزید کارروائی نہیں کی جاویگی جب تک کہ ایسی تبدیلی کے متعلق کسی عام مقامی رائے کا اظہار نہ ہو علی پور اور لیہ میں کوئی اعتراض نہیں ہوا اور اون میونسپلٹیوں میں طریق انتخاب کو رائج کرنیکا انتظام کیا جا رہا ہے۔

۴ قسمت راولپنڈی میں طریق نامزدگی میانوالی - بھکر - کالا باغ - عیسی خیل - سرگودھا - خوشاب - ساہی وال - پنڈی گھیپ اور حضرو میں مروج تھا - اس سے سب نے اتفاق رائے کیا کہ کالا باغ اور عیسی خیل کے قصبہ جات آن رو کے دریائے سندھ کے لوگوں نے ابھی اتنی ترقی نہیں کی کہ وہاں کوئی تبدیلی کیجائے۔ اور اگرچہ بھکر اور میانوالی کی صورت میں بھی طریق انتخاب کے متعلق بالکل کوئی مقامی خواہش نہیں پائی جاتی تاہم چونکہ وہ علی الترتیب ایک ضلع اور سب ڈویژن کے صدر مقامی قصبات ہیں اس لئے وہاں تبدیلی کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے - ضلع شاہ پور میں ساہی وال کے نہایت قدیم قصبہ میں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں ظاہر کی گئی مگر خوشاب میں جہاں طریق انتخاب سنہ ۱۸۸۷ء میں بوجہ دعوا بندی کے موقوف کردیا گیا تھا لوگوں میں یہہ خواہش پائی جاتی ہے کہ وہاں طریق انتخاب کا ایک دفعہ پھر تجربہ کیا جائے اور اگرچہ قصبہ مذکور کی گذشتہ تواریخ سے وہاں کسی حقیقی حسنہ شہری کے پھیلنے کی کوئی چنداں امید نہیں ہوسکتی پھر بھی گورنمنٹ نے یہہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ایک دفعہ اور آزمائش کی جائے - سرگودھا میں باشندوں کے جزو غالب نے تبدیلی کی مخالفت کی لیکن چونکہ نو آبادی نہر لوئر جہلم کے اس مرکز (جو اب ضلع شاہ پور کا صدر مقام ہے) کی اہمیت دن بدن بڑھ رہی ہے اس لئے طریق نامزدگی کو خیرباد کہنے کی کافی وجوہات پائی جاتی ہیں - ضلع اٹک میں پنڈی گھیپ کی صورت میں کوئی سفارش نہیں کی جا سکی - حضرو میں جہاں طریق انتخاب سنہ ۱۹۰۲ء میں بند کر دیا گیا تھا معلوم ہوتا تھا کہ لوگ کمیٹی کے موجودہ انتظام ترکیبی سے کسی قدر غیر مطمئن ہیں مگر باحتیاط تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کی خاص وجوہات ہیں اور تبدیلی نظام کے متعلق کوئی عام خواہش نہیں پائی جاتی اور کہ آبادی کی بوقلمونی طریق انتخاب کو اوس وقت تک قائم رکھنے کے لئے بدستور ایک کافی زبردست دلیل رہیگی جب تک کہ مقامی رائے کسی تبدیلی کی مقتضی نہ ہو۔ اس لئے گورنمنٹ نے میانوالی - بھکر - سرگودھا اور خوشاب میں طریق انتخاب کو جاری کرنے کی تجویز کی اور چونکہ قصبہ جات مذکورہ میں کوئی مزید اعتراضات نہیں کئے گئے اس لئے حتی المقدور اس فیصلہ کو جلد عملی صورت میں لایا جائیگا

۵ — قسمت انبالہ میں طریق نامزدگی شملہ - کسولی - بلب گڑھ - ہوڈل - بھوانی - بوریا - بیری - شاہ آباد اور تھانیسر میں نافذ العمل تھا - شملہ کا معاملہ خاص ہے اور وہاں اس سے پیشتر انتخابات کا تجربہ کیا گیا ہے مگر اوس میں ناکامی ہوئی ہے - بلب گڑھ - ہوڈل اور شاہ آباد کے چھوٹے چھوٹے قصبوں میں بھی تجربات کئے گئے مگر ان سے سخت نقصان دہ نتائج پیدا ہوئے - بوریا میں کسی تبدیلی کی خواہش نہیں کی گئی اور کسولی میں بھی تبدیلی ممکن نہیں ہو سکتی - باقی میونسپلٹیوں میں اگرچہ انتخاب کے حق میں کوئی مقامی خواہش نہیں پائی گئی - تاہم گورنمنٹ نے ان کے خلاف کافی عمدہ وجوہات نہ ہونے کے باعث وہاں انکا تجربہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے - تھانیسر کی صورت میں کوئی اعتراضات نہیں اوٹھائے گئے اور اسلئے وہاں یہہ طریق جاری کیا جائیگا - مگر میونسپل کمیٹی بیری اور وہاں کے باشندوں کے جزو غالب نے اس تجویز کی بڑے زور سے مخالفت کی ہے اور اس معاملہ کو اوسوقت تک ملتوی کر دیا گیا جب تک کہ عام رائے اس کی تائید میں نہ ہو - بھوانی کی صورت میں عجیب و غریب مشکلات کا سامنا ہوا - طریق انتخاب کی پہلے آزمائش کی گئی تھی مگر اسمیں ناکامیابی ہوئی اور اگرچہ میونسپل کمیٹی نے اسکے مکرر جاری کرنے کی تائید کی مگر کمیٹی کے جدید انضباط کے متعلق کوئی ایسی عملی تجاویز مرتب نہ کی جاسکیں جن سے حلقہ انتخاب میں تمام مختلف فرقوں کی تسلی ہو سکے - مگر چونکہ قصبہ مذکور قسمت انبالہ میں سب سے بڑا اور دولتمند قصبہ ہے گورنمنٹ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ کچھ کارروائی کرنی چاہئے چنانچہ انتخاب کے مسودہ قواعد مرتب ہو کر بغرض اطلاع عام مشتہر کئے گئے ہیں -

۶—تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ قصبہ جات متذکرۂ الصدر میں اصول انتخاب کو توسیع دینے کی بہت کم خواہش پائی گئی ہے۔ ہر ایک میونسپلٹی کے حال پر نظر ثانی کرنے کے بعد گورنمنٹ صرف ۸ قصبون میں اس طریق کو جاری کر سکی ہے اور ان میں بھی اس طریق کے لئے کوئی از خود یا عام مطالبہ نہیں کیا گیا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس پہلو میں گورنمنٹ کو بعض اوقات عوام الناس کی رائے کے خلاف کارروائی کرکے ایسی تجاویز جاری کرنے میں پیشدستی کرنی چاہئے جن سے مقامی حکومت خود اختیاری کے زیادہ حقیقی ہونے کی امید ہو۔ مگر ایسی تجاویز تجربون کی قسم کی ہونی چاہئین اور اگرچہ وہ قواعد جن سے ہر ایک میونسپلٹی کے انتخابات کا انصرام ہوتا ہے مقامی ضروریات کا پورا پورا لحاظ رکھکر مرتب کئے جاتے ہیں اور اسلئے اکثر صورتون میں قومی نیابت کا (جسکے متعلقہ زبردست احساس کو گورنمنٹ میونسپل ترقی کے اس مرحلہ پر نظر انداز نہیں کر سکتی) اون میں انتظام کیا جاتا ہے تاہم ڈپٹی کمشنر صاحبان بدستور عام نگرانی کرینگے اور ایسی تبدیلیان تجویز کیا کرینگے جو مناسب معلوم ہون۔ آخر میں ہز آنر بہادر انتخابات کے متعلق اپنی اون آراء کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں جو سالانہ رپورٹ میونسپل نظم و نسق بابت سال سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع کے ریویو کے فقرہ ۱ میں درج ہیں اور جناب ممدوح کو اعتماد ہے کہ اون قصبہ جات میں جہان یہہ طریق اب جاری کیا جا رہا ہے ایک معقول اور مناسب عام رائے پیدا کرنے اور اون ناجائز طریقون کے رفع کرنے کی ہر طرح سے کوشش کی جائیگی جن سے صوبہ کی بعض میونسپلٹیون میں اب تک طریق مذکور کے دامن شہرت پر بدنامی کا دھبہ لگا رہا ہے۔

حکم ہوا کہ اس رزولیوشن کی نقل پنجاب کے جملہ ڈپٹی کمشنر و کمشنر صاحبان کو ارسال کی جاوین اور نیز یہہ رزولیوشن اور اوسکا ترجمہ گورنمنٹ گزٹ پنجاب اردو اور انگریزی دونو میں شائع کیا جائے۔

پنجاب کے شفاخانجات اور خیراتی دوا خانون کے سالانہ نقشہ جات بابت سنہ ۱۹۱۷ع کا ریویو۔

کارروائی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ ہوم (طب و حفظان صحت) نمبر ۳۰۰۹ ایس مورخہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۱۸ع

پنجاب کے شفا خانجات و خیراتی دواخانون کے سالانہ نقشہ جات بابت سنہ ۱۹۱۷ع کے زیر ملاحظہ سے گذرے۔

آرائے—سال سنہ ۱۹۱۷ع میں ۶ جدید شفا خانے ایزاد ہوئے اور سال کے اختتام پر کل شفاخانون کی تعداد ۴۱۰ تھی۔ اس حساب تخمیناً ۴۱۰۰۰ اشخاص کے لئے ایک شفا خانہ ہوتا ہے اور اون شفا خانون کی تعداد تا حال بعض اضلاع میں صریحاً کم ہے نادار مقامی جماعتون کو عطیات دینے کے لئے سال رواں میں خزانہ صوبہ میں سے ایک لاکھ روپیہ کی رقم مہیا کیگئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اوس سے مقامی جماعتین ایسے رقبون میں نئے شفا خانے کھولنے کے قابل ہو جائینگی جو طبی امداد سے دور دراز فاصلہ پر ہون۔ خرچ ۱۳۵۰۲۷۹ روپیہ سے بڑھکر ۱۴۶۹۴۹۲ روپیہ تک پہونچ گیا ہے اور آمدنی ماسوائے ابتدائی بقایا کے سال گذشتہ کی آمدنی سے بقدر ۳۲۳۷ روپیہ کے کم ہوگئی ہے مقامی جماعتون کا برداشت کردہ خرچ یعنی ۱۰۶۱۲۱۷ روپیہ سنہ ۱۹۱۶ع کے خرچ سے قدرے زیادہ ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے عطا کردہ رقوم ۱۲۲۶۲۳ روپیہ سے بڑھکر ۱۵۳۷۴۴ روپیہ ہوگئی ہین اس کی زیادہ تر وجہ انگریزی ادویات اور عمارتی مصالح کی قیمت میں اضافہ ہے چندون کی آمدنی ۱۱۰۶۲۲ روپیہ ہوئی اس میں سے ۶۰ فی صدی تو اہل یورپ اور ۴۰ فیصدی اہل ہند کے چندون کی بابت ہے اس کے مقابلہ میں گذشتہ سال چندون سے ۸۶۶۰۸ روپیہ وصول ہوا تھا۔ لیکن اس اضافہ کی وجہ جزاً یہہ ہے کہ بعض مشن کے شفا خانون کے نقشے پہلی ہی دفعہ شامل حساب کئے گئے ہین۔ یہہ امر مایوس کن ہے کہ فارغ البال لوگون سے فیس وصول کرنیکا طریق تا حال کچھ کامیاب نہین ہوا۔ اس ذریعہ سے وصول شدہ رقم ۱۱۸۵۹ روپیہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ مقامی جماعتین اس طریق کے جاری رکھنے کے سوال کے متعلق لاپرواہی کا سلوک کرتی ہین۔ کوائف سے ظاہر نہین ہوتا کہ کونسی مقامی جماعتین

اس بارہ میں کوشش کرتی رہی ہیں۔ اگر آئندہ اس کے متعلق کچھہ واقفیت بہم پہونچائی جاسکے تو بہتر ہوگا کیونکہ اس طرح ان مقامی جماعتوں کی تمثیل سے باقی ماندہ جماعتوں کو ترغیب ملسکیگی۔

۲۔ اسپتالوں میں داخل ہوکر علاج کروانے والے مریضوں کی تعداد ۹۶۰۱۹ اور باہر رہکر علاج کروانے والے مریضوں کی تعداد ۵۳۴۴۶۷۷ ہے یعنی ہر دو صورتوں میں گذشتہ سال کی نسبت دو فیصدی کی زیادتی ہوئی ہے مگر ان اعداد میں وہ مریض شامل نہیں جنکا سفری اسپتالوں نے علاج کیا ہے اور اون کی تعداد بعض ملیریا بخار کی صورت میں ۹۷۳۳۷ ہے سال مذکور کے آخری نصف حصہ میں ایک شدید قسم کا ملیریا نمودار ہونے کے باعث ۲۶ سفری شفاخانے تیار رکھے گئے تھے اور اونہوں نے سب سے زیادہ وبا زدہ علاقہ میں کونین تقسیم کرنیکا کام بخوبی انجام دیا۔ اون کی کامیابی کے باعث آئندہ سالوں میں ان سے کام لینے کی تجویز کی جاتی ہے۔ اور جناب لفٹننٹ گورنر بہادر خوش ہونگے اگر آئندہ سالانہ رپورٹوں میں اون مریضوں کی کسقدر تفصیل بیان کردی جایا کرے جنکا سفری شفا خانے علاج کرتے ہیں۔ ملیریا کی وجہ سے شفا خانہ میں سنہ ۱۹۱۶ء کے مقابلہ میں ۲۷۰۳ اشخاص کا اسپتالوں کے اندر رہکر علاج کرانے والوں کی تعداد میں اور ۴۵۷۷۰۲ اشخاص کا باہر رہکر علاج کرانیوالونکی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن گوڑگانوں اور دیگر مقامات میں طغیانی کے بکثرت آنے کے باعث غالباً بہت سے مریض نہ تو شفا خانوں میں علاج کے لئے آسکے اور نہ سفری شفا خانے ہی اون تک پہونچ سکے۔ پلیگ اور ہیضہ کے مریضوں کی تعداد سال گذشتہ کی نسبت کم ہے تپدق کے مریضوں کی تعداد یکساں ہے۔ امراض تنفس ماسوائے تپدق اور امراض جلد کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے آخرالذکر دو اقسام کی امراض کی صورت میں اغلب ہے کہ تشخیص کے اختلاف کے باعث تعداد میں کمی بیشی ہوئی ہو۔

۳۔ سال ہذا میں عمل ہائے جراحی کی تعداد ۲۵۰۶۹۱ تھی اور اسکے مقابلہ میں گذشتہ سال انکی تعداد ۲۶۶۷۵ تھی۔ ان میں چیدہ عمل ہائے کی تعداد ۳۹۰۴۶ بمقابلہ ۴۰۶۴۲ کے تھی۔ اگر اوس بھاری بوجھ کو دیکھا جائے جو سال ہذا کے اندر ملیریا کی شدت نیز بھرتی اور دیگر زائد کام کے باعث طبی افسران پر پڑا تو یہہ خفیف کمی کوئی تعجب خیز نہیں معلوم ہوتی۔ یہہ امر اسلی بخش ہے کہ ۱۱۱۹۴ مریضوں میں سے جن پر موتیا بند کے لئے عمل جراحی کیا گیا ۹۵ فیصدی کی نظر درست ہو گئی چیدہ عمل ہائے کی سب سے زیادہ تعداد امسال بھی اسسٹنٹ سرجن متھرا داس کے حصہ میں آئی یعنی اونہوں نے کل ۸۰۲۴ عمل کئے جن میں سے ۵۰۰۸ موتیا بند کے لئے تھے۔ لفٹننٹ کرنل سمتھ صاحب سی۔ آئی۔ ای جنہوں نے کل ۴۳۳۳ عمل ہائے کئے ہندوستان سول سرجنوں میں اول نمبر پر ہیں۔

۴۔ جیسا کہ کرنل ہینڈلے صاحب بجا طور پر تحریر کرتے ہیں جب تک مستورات میں تعلیم اور زیادہ نہیں پھیلتی ایسی عورتوں کی کمی جاری رہیگی جو طبی تعلیم حاصل کرنیکے قابل اور خواہشمند ہیں اور اسلئے زنانہ مریضوں کے لئے طبی امداد کی توسیع کے راستہ میں اس بڑی رکاوٹ کے دور ہونیکی جلدی توقع نہیں ہوسکتی۔ زنانہ سب اسسٹنٹ سرجنوں کے حساب صوبہ میں شامل کرنیکی تجویز سے جو صاحب انسپکٹر جنرل تیار کر رہے ہیں مزید ترقی ہونیکی توقع ہے لیکن جب تک کمپونڈروں اور دایوں کے ماتحت عہدوں کے متعلق اسی قسم کی کوئی تجویز عمل میں نہ لائی جائے کچھہ زیادہ ترقی کی امید کرنا فضول ہے زنانہ اسسٹنٹوں کی تربیت کے بارہ میں عورتوں کا پنجاب میڈیکل سکول واقع لدھیانہ نہایت عمدہ کام کر رہا ہے اور امید ہے کہ آہستہ آہستہ بہت سی غیر عیسائی عورتیں بھی اس سکول کی تعلیم سے مستفید ہونگی۔

گورنمنٹ نے اس سکول میں عمدہ تعلیم کے لئے مزید سہولتوں کی بہم رسانی کیلئے حال ہی میں بہت سی امداد دی ہے۔ اس بارہ میں ایک اور اہم ترقی کی گئی یعنی امرتسر اور دیگر مقامات میں دایوں کے لئے سنٹرل ٹریننگ سکول اور جماعتیں قائم کرنیکی تجویز تیار کی گئی ہے۔ اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کرنل ہینڈلے کے ساتھہ اس امید میں متفق ہیں کہ ان ذرائع سے بچوں اور زچہ عورتوں کی اموات میں خاصی کمی ہو جائیگی اس بارہ میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اوس قابل تعریف کام کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو سوسائٹی برائے ترقی علوم یعنی (Society for Promoting Scientific knowledge)

مریضوں کی عیادت میں ذاتی صفائی (Hygiene) کی واقفیت پھیلانے کے متعلق کر رہی ہے - یہہ سوسائٹی اب لاہور میں مستحکم طور پر قائم ہو گئی ہے اور اسکی کئی شاخیں بیرونجات میں بھی قائم ہو گئی ہیں-

۵- میو اسپتال سال کے اختتام پر قریباً مکمل ہو چکا تھا اور اوسکی عام مقبولیت اس امر سے ظاہر ہے کہ اس میں زیر علاج مریضوں کی تعداد گذشتہ کل سالوں سے تجاوز کر گئی ہے - جنگی اغراض کیلئے مخصوص بستروں کی تعداد میں ۱۱۰ کا اضافہ کیا گیا ہے اور اب ایسے بستروں کی کل تعداد ۲۱۰ ہو گئی ہے دیگر اسپتال جن میں جنگی اغراض کیلئے بستر مخصوص ہیں حسب ذیل ہیں - امرتسر ۱۹۰ - جالندھر ۱۰۰ کرنال ۹۰ - گورداسپور ۳۰ اور لائلپور ۲۵ - کل ایسے بستروں کی تعداد گذشتہ سال کے ۳۴۰ بستروں کے مقابلہ میں ۶۱۵ ہے - اور مختلف مہینوں کے تین ہزار بیماروں اور زخمی سپاہیوں اور ملاوہ پیشہ اشخاص کا علاج ان اسپتالوں میں ہوا - بہت سے اضلاع میں قریب قریب (ہر ہم پلی لگانیوالوں) کی تواضع کے متعلق بہت عمدہ کام انجام دیا گیا ہے اور جناب سرجن میڈیکل او قوائد بہادر اوس تعریف میں صاحب انسپکٹر جنرل کے متفق اللسان ہیں جو صاحب موصوف ایسے سول سرجنوں اور دیگر اصحاب کی کرتے ہیں جنکی برضا و رغبت کام کی بدولت اسقدر عمدہ نتائج مترتب ہوئے ہیں-

۶- محکمہ طب کو جسکے عہدہ داروں کی تعداد پہلے ہی کم تھی سال حال کے دوران میں فوجی کام کے لئے بہت سے اور عہدہ دار مہیا کرنے پڑے تاہم اسکے افسروں نے اس شدید وبا ملیریا کا مقابلہ کرنے میں کوئی کسر نہیں رکھی جو سال کی آخری حصہ میں پھیلی رہی اور اسکے علاوہ اونہوں نے اوس زاید کام کو بھی بخوشی انجام دیا جو حالت جنگ کے باعث اونکو کرنا پڑا یعنی ملازمت کے لئے مانگ کو پورا کرنے میں اسسٹنٹ سرجنوں نے جو سرگرمی کا اظہار کیا ہے لیکن فوجوں سے دیکھا جاتا ہے کہ سب اسسٹنٹ سرجنوں نے ویسی سرگرمی نہیں دکھالی اور سب اسسٹنٹ سرجنوں نے فوجی ملازمت کے لئے ہندوستان کے باہر جانیکے متعلق جس عام نا رضامندی کا اظہار کیا ہے وہ اونکے نام پر بمنزلہ ایک مستقل کلنک کے ٹیکہ کے ہے-

۷- کرنیل هینکلے صاحب اپنے بہت سے دیگر فرایض کے علاوہ عہدہ انسپکٹر جنرل سول اسپتال ہائے کا کام نہایت سرگرمی اور عمدگی کے ساتھہ سال بھر انجام دیتے رہے ہیں صاحب موصوف اب ایک اعلے تر کام پر ترقی پا کر اس صوبہ سے علحدہ ہونے والے ہیں اور نہایت اچھے ساتھہ گورنمنٹ اور لوگوں کے جن کی اونہوں نے اسقدر عرصہ دراز تک نہایت عمدگی کے ساتھہ خدمت کی ہے دلی اعتراف اور شکریہ لیجائینگے-

حکم- حکم ہوا کہ مذکرہ صدر آرائے کی ایک نقل صاحب انسپکٹر جنرل سول اسپتال ہائے پنجاب کو آگاہی کے لئے ارسال کی جائے-

نیز حکم ہوا کہ ریویو مذکور پنجاب گزٹ میں شایع کیا جائے اور کہ رپورٹ کے ہمراہ متداول کیا جائے اور ریویو اور رپورٹ کی نقول کی حسب معمول تعداد گورنمنٹ ہند کے صیغہ ہوم میں ارسال کی جائے-

حسب الحکم وغیرہ

دستخط - او- ایف لمسڈن

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

مطبوعہ و مشتہرہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاري هوا

نمبر ۳۶] لاهور — ۶ ستمبر (مجریه ۱۳ ستمبر) سنه ۱۹۱۸ع — یوم جمعه [جلد ۵۶

حصه دویم

عام

حسابات پنجاب بابت سال ۱۷—۱۹۱۶ع کي پڑتال و تصرف کي رپورٹ کا ریویو۔

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر پنجاب بصیغه خزانه نمبر ۱۵۰۱۸ - مورخه ۸-اگست سنه ۱۹۱۸ ع۔

حسابات پنجاب بابت سال سنه ۱۷—۱۹۱۶ع کی پڑتال و تصرف کی رپورٹ ملاحظه سے گذری۔

آرائے — صوبه کي پڑتال و تصرف کي رپورٹ کي تیاری کے عمل کو سهل بنانیکے متعلق شرطیه هدایات کا گذشته سال کے ریویو میں ذکر کیا گیا تها۔ گورنمنٹ هند صیغه خزانه کے ریزولیوشن نمبر ۲۱۱۴ — الف مورخه ۲۲ مئي سنه ۱۹۱۷ ع کے ذریعه هدایات مذکور منظور هوچکي هیں اور حال هي کے ان احکام کی رو سے که ابتدائی رپورٹ کا اجرا بند کر دیا جائے اس رپورٹ کي تیاري کا کام اور بهی سهل هوگیا هے - چنانچه اس رپورٹ کا دائره اب صریح طور پر ایسے معاملات تک محدود کر دیا گیا هے جن کا تعلق پڑتال (آڈٹ) سے هے بحث کے مقابلے اور ریویو اس رپورٹ کے دائره اثر سے بالکل خارج کر دئے گئے هیں - یه تبدیلیاں جن سے ایک هي کام کے بلا وجه دوباره کرنیکي ضرورت نهیں رهتي نهایت مفید هیں۔

۱۲۳۸ بي جي جي۔

۲۔گزشتہ سال کے مقابلہ میں زیر اعتراض اخراجات سول کی فیصدی میں ۱۰ء۱ سے ۸ء۸ کی مزید کمی ہوئی ۔ اخراجات زیر اعتراض کا بقایا ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۷ع کو بقدر ۱۸۰۰۰ روپیہ کے زائد تھا یہ کمی جو سابقہ کمی کے علاوہ ہے قابل تعریف ہے اور چونکہ قواعد خزانہ کی حقیقی خلاف ورزی کی فیصدی دیگر صوبجات کے اعداد کے مقابلہ میں زیادہ نہیں اس لئے یہ نتائج تسلی بخش تصور کئے جاسکتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اخراجات کنٹنجنٹ کے لئے مقررہ رقوم دینے کے طریق کے باعث ان گذشتہ سالوں میں نمایاں اصلاح ہوئی ہے اور غالباً اس طریق کے مزید تجربہ سے اعتراضات زیر مد ہذا میں اور بھی زیادہ تخفیف عمل میں آئیگی۔

۳۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صیغہ تعمیرات سرکاری کے ہر دو شعبوں کے حسابات میں لگاتار اصلاح دیکھکر خوش ہیں ۔ اور جناب ممدوح کے خیال میں شعبہ ابپاشی جو کثیر المقدار روپیہ صرف کرتا ہے کے متعلق اعتراضات کی کمی (جو ہندوستان میں سب سے کمترین میں) نہایت تسلی بخش ہے گو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اعتراضات کی قطعی عدم موجودگی کی توقع نہیں ہو سکتی اور کہ اشد ضرورت کی صورتوں میں بعض اوقات کام منظوری کی امید پر بھی شروع کرنا پڑتا ہے تاہم یہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ اگر تخمینوں میں مزید صحت سے کام کیا جائے اور حسابات کے معاملہ میں زیادہ نگرانی کی جائے اور ذمہ وار افسر بیش از بیش احتیاط سے کام لیں تو اس سے بھی بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔

۴۔قواعد خزانہ کی جن بے قاعدگیوں کا صاحب اکونٹنٹ جنرل نے ذکر کیا ہے ان میں سے بہت سی مقررہ قسم کی کہی جاسکتی ہیں جن کی نسبت گورنمنٹ پیشتر ہی ہدایات جاری کر چکی ہے ۔ ان کی صورت میں ناواقفیت کا عذر پیش نہیں کیا جاسکتا اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر افسران مذکور کی خاص توجہ مبذول کرنا چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ کے صریح احکام کی دیدہ دانستہ خلاف ورزی کرنے کی صورت میں عبرت ناک کارروائی کرنی چاہئے۔

حکم۔۔۔حکم ہوا کہ آرائے متذکرہ کی ایک نقل گورنمنٹ ہند کے صیغہ خزانہ کی خدمت میں ارسال کی جائے اور ایک نقل صاحب کمپٹرولر و آڈیٹر جنرل و اکونٹنٹ جنرل پنجاب و جملہ اعلی افسران محکمہ جات پنجاب کو بھیجی جائے ۔ نیز حکم ہوا کہ آرائے مذکور پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں اطلاع عام کے لئے شایع کی جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

دستخط ۔ او ۔ ایف لمسڈن

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۱۲۳۷ سی ایس ۔۔ ۵۱۰ ۔۔ ۱۳ ۔ ۹ ۔ ۱۹۱۸ ۔۔ ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۵] لاہور ۸ نومبر (مجریہ ۱۵ نومبر) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۱۴٦

حصہ دویم

عام

پنجاب میں نظم و نسق کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ ہوم (پولیس) نمبر ۳۸۵۵-ایس (ہوم-پولیس) (مورخہ ... ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع-

پنجاب میں نظم و نسق پولیس کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ ع ملاحظہ سے گذری-

۱ ارائے—حال کے ان احکام کے مطابق جو عرصہ جنگ پر حاوی ہونے کے لئے مقصود ہیں نظم و نسق پولیس کی سالانہ رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ ع اپنی معمولی طوالت کے نصف حصہ تک محدود کر دی گئی ہے-لہذا یہ ریویو بھی مختصر ہوگا-

جرائم کے نقطہ خیال سے گذشتہ سال میں مقابلتاً کوئی قابل ذکر واقعات پیش نہیں آئے- ... ایسا کہ سابقہ سال کے ریویو میں توقع ظاہر کی گئی تھی حالت مذکورہ ریویو مذکور میں جو اصلاح ہوئی ہے ... نہ صرف سنہ ۱۹۱۷ ع میں بلکہ (کسی قدر کم درجہ میں) سنہ ۱۹۱۸ ع میں بھی بدستور قائم رہی ہے- ... ۱۷۱ ... ہیں-

جملہ اقسام کے سچے قابل دست اندازی پولیس مقدمات کی کل تعداد میں بدستور کمی ہوتی رہی ہے اور وہ سال کے اختتام پر ۳۴۸۷۴ تھی یعنی سنہ ۱۹۱۶ ع کے مقابلہ میں ۵۵۸۵ مقدمات یا ۱۴ فیصدی کی کمی ہوئی ہے۔اگر موازنہ کی غرض سے سنہ ۱۹۱۲ع کا سال منتخب کیا جائے جس میں صوبہ کے اندر جرائم کی تعداد انتہائے کمال کو پہنچ چکی تھی تو یہہ کمی ۲۸ فیصدی تک پہونچ جاتی ہے - جرائم زیر قوانین مقامی و خاص کو نکال کر سال کی مجموعی تعداد سے جو ۲۴۲۷۹ ہے سنہ ۱۹۱۶ ع کے مقابلہ میں زائد از ۱۶ فی صدی یا ۲۸۹۳۷ جرائم کی اور سنہ ۱۹۱۲ ع کے مقابلہ میں ۳۲ فیصدی یا ۳۵۳۲۰ جرائم کی اور پانچ سالہ سنہ ۱۶ ۱۹۱۲ ع کی اوسط کے مقابلہ میں ۲۶ فیصدی یا ۳۳۶۱۴ جرائم کی کمی ظاہر ہوتی ہے-

۲- جن حالات کی وجہ سے سنہ ۱۹۱۶ ع میں کمی ہوئی تھی اونکا اثر سنہ ۱۹۱۷ ع کی حالت جرائم پر ابھی بدستور پڑتا رہا ہے سیاسی انتظامی خیال سے صوبہ میں بالکل سکون رہا ہے اور اقتصادی نکتہ خیال سے ان اقوام کو جن میں سے جرائم پیشہ لوگ زیادہ تر تعلق رکھتے ہیں گرانی نرخ کا معاوضہ مزدوری کی اعلے تر شرحوں سے اور جملہ اقسام کے مزدوروں کی روز افزوں مانگ سے جو بسا اوقات پوری نہیں ہوتی مل گیا ہے-بھرتی کی سخت کوششوں سے جنکی بدولت زیادہ باحوصلہ لوگوں میں سے زائد از ۱۲۰۰۰۰ - افراد فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں اور اقوام جرائم پیشہ کی نگرانی کی تجاویز کو مزید ترقی دینے اور اوس کے ساتھہ لوگوں کا پولیس پر دن بدن زیادہ اعتماد ہونے اور دیہی رقبہ جات میں دیہاتی گشت کا انتظام کر دینے سے جرائم کی تخفیف میں حقیقی امداد ملی ہے - ان اسباب میں بلاشبہ اون مانع جرم نتائج کو بھی مستزاد کر دینا چاہئے جو عام طور پر اوس کامیابی سے جو نظم ونسق کو مجرموں کو گرفتار کرکے اون کو پہنچانے میں ہوئی ہے اور صوبہ کے مغربی حصہ میں جہاں جنگلی اقوام کا غلبہ ہے جہاں پہلے لوگوں کو عراق عرب میں بھیجنے سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ ان قبائل کے سزا یافتہ اشخاص نے ان کو رہا کئے الگے عملی طور پر کوئی والنٹیر مہیا نہیں کئے تھے مگر اس پر بھی اون اضلاع کے متعلق جن میں یہہ قبائل آباد ہیں صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے خاص طور پر یہہ بیان کیا ہے کہ وہاں جرائم میں سب سے زیادہ حد تک تخفیف ہوئی ہے- ساتھہ ہی اس کے اگرچہ جنگ کی وجہ سے توجہ اور کوشش نئے نئے عجیب مشاغل کی طرف منعطف ہوگئی ہے مگر اوس کا بلاشبہ حالت جرم پر بہت گہرا اثر ہوا ہے یہہ واضح رہے کہ پنجاب میں شدید جرائم جنگ کے آغاز سے زائد از ۱۲ ماہ پہلے رو بزوال تھے - تخفیف کی لہر سنہ ۱۹۱۵ ع میں رک گئی تھی جبکہ جانب مغربی پنجاب میں سیاسی خلل پیدا ہوئے اور امریکہ و مشرق بعید سے ہزارہا تارکان وطن کے وسطی اضلاع کو واپس آجانے کی وجہ سے جن میں اکثر باغیانہ مفسدانہ خیالات سے رنگے ہوئے تھے خاص قسم کی بد امنی مثلاً ڈکیتی و نقب زنی کی وارداتوں میں غیر معمولی بیشی ہو گئی تھی - لیکن یہہ تغیر صرف عارضی تھا اور گذشتہ دو سالوں کے دوران میں حالت جرائم میں نہایت سرعت کے ساتھہ کمی ہوئی ہے-اس عجیب و غریب کمی کی ایک ظاہرہ و معقول وجہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ جنگ کی وجہ سے ملک کی جملہ اقوام کو جملہ اقسام کی منافع بخش ملازمت کے وسیع تر مواقع مل گئے ہیں اگرچہ ان اقتصادی مشکلات کا جو جنگ کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہیں قصبات کی غریب سفید پوش جماعتوں پر سخت اثر پڑا ہے مگر یہہ بلا خوف کہا جاسکتا ہے کہ کام کرنے کے لائق و رضامند اشخاص کو معاوضہ بخش ملازمت کے مواقع اس کثرت سے کبھی نہیں ملے - سنہ ۱۹۱۲ ع کے بعد کل جرائم میں مسلسل کمی ہونے کا ایک اور ثبوت یہہ ہے کہ آبادی کے فی ۱۰۰۰۰۰ لاکھہ کی نسبت کے سچے قابل دست اندازی پولیس مقدمات کی تعداد سنہ ۱۹۱۲ ع میں ۲۳۱ و سنہ ۱۹۱۳ ع میں ۲۲۹ و ۱۹۱۴ع میں ۲۳۹ و ۱۹۱۵ع میں ۲۳۳ و ۱۹۱۶ع میں ۲۰۲ اور ۱۹۱۷ ع میں ۱۷۴ تھی-

۳- اب اوپر جرائم کی اقسام کا معاملہ-وارداتہائے قتل میں سنہ ۱۹۱۶ع کے مقابلہ میں ۱۳ وارداتوں کی خفیف کمی ہوئی ہے اور یہہ اور بھی زیادہ ہوتی اگر شاہ پور میں وہ غیر معمولی بیشی نہ ہوجاتی جو عرصہ تسلسل سے سال رواں کے دوران میں قائم نہیں رہی لیکن صوبہ میں اقدام قتل و قتل انسان مستلزم بسزا وارداتوں میں خفیف بیشی پائی جاتی ہے یہہ امر قابل غور ہے کہ قتل کی ۵۱۱ وارداتوں میں سے ۱۹۵ وارداتیں براہ راست عورتوں و مردوں کے باہمی تعلقات کا موجب ہوسکتی ہیں صاحب انسپکٹر جنرل نے یہہ خیال ظاہر کیا ہے کہ حالات جنگ کا خاوندوں کے متعلق عورتوں کی وفاداری پر اچھا اثر نہیں پڑا اس بارہ میں یہہ قابل ذکر امر ہے کہ سنہ ۱۹۱۶ع میں جب کہ فوج کے مختلف شعبوں میں

آجکل کی نسبت کم آدمی تھے قتل کی ایسی وارداتوں کی مقدار جنکو مردوں عورتوں کے باہمی تعلقات سے منسوب کیا جاسکے نسبتاً زیادہ تھی۔ اور سنہ ۱۹۱۳ع کے مقابلہ میں جرائم متعلقہ شادی کے استغاثوں میں جو عدالتوں میں دائر کئے گئے گذشتہ سال ۸۷۹ استغاثوں کی یا قریباً ۸ فیصدی کی کمی ہوئی ہے۔ تین ماسبق سالوں کے دوران میں اس قسم کی مقدمات کے کوائف عملی طور پر وہی رہے ہیں۔ اس بات کا تخمینہ لگانا ممکنات میں سے نہیں ہے کہ ان استغاثوں کو سپاہیوں کے گھرانوں سے کیا نسبت ہے۔ لیکن اس معاملہ پر ملکی و فوجی ہر دو قسم کے احکام کی توجہ مبذول رہی ہے اور یہ امید کی جاسکتی ہے کہ کام پر گئے ہوئے اشخاص کے خانگی مفاد کی حفاظت کرنے کے متعلق مختلف جنگی انجمنوں و ایسوسی ایشنوں کی وساطت سے لوگوں سے جو امداد کی درخواست کی گئی ہے وہ بار ور ہورہی ہے یہ بھی واضح رہے کہ غیر حاضر سپاہیوں کے گھر بار کی مزید حفاظت کرنے کی غرض سے منجملہ دیگر تجاویز کے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۹۹ کی ترمیم کا سوال بھی اسوقت زیر غور ہے۔

۴۔ آوارہ گرد قزاقوں وطن پٹھانوں کی گرفتاری اور شمال مغربی سرحد کے پار سے جرائموں کی عدم واردات اور وہ تدابیر کامیابی جو پولیس و اون لوگوں کو سنہ حال میں ہوئی ہے جنکا متعدد ڈاکوؤں کے گروہوں کو گرفتار کرنے و کیفر کردار کو پہنچانے سے متعلق تھا اور مسلمہ جرائم کے برخلاف انسدادی تجاویز کی عام ترقی ایسے اسباب ہیں جنکی وجہ سے ڈکیتی کی وارداتوں کی تعداد کم ہوکر ۵۳ رہ گئی ہے۔ یعنی سنہ ۱۹۱۶ع کے اعداد کے مقابلہ میں ۳۹ فیصدی کی کمی ہوئی ہے اس قسم کے جرائم کی تعداد جس سے امن عامہ کی عام حالت کی پورے طور پر تشریح ہوتی ہے اس وقت سنہ ۱۹۱۰ع کے بعد ہر ایک سال کی تعداد سے کم ہے اور یہ ہر طرح سے امید ہے کہ یہ تعداد موجودہ ۱۲ مہینوں کے دوران میں اور بھی کم ہوجائیگی یہ طمانیت بخش امر ہے کہ رپورٹ مرتب ہوچکنے کے بعد ڈاکوؤں کے گروہ موسومہ دیپا کے دو سرغنہ و باقی ماندہ افراد کفشا سنگھ و بھگتا سنگھ جو ابھی مدت تک گرفتار نہیں ہوئے تھے حال میں حصار گرفتار ہوگئے ہیں اور اونکو اون متعدد وارداتِ ہائے قتل میں سے ایک کی پاداش میں موت کی سزا دی گئی ہے جن سے اونکا تعلق تھا۔ اونکے بہت سے ہمراہیوں کو قبل ازیں قانون کی انتہائی سزا دی گئی ہے اور ان ہر دو مجرموں کے کیفر کردار کو پہنچنے کے ساتھ ڈاکوؤں کے اوس نہایت ہی خوفناک گروہ کا خاتمہ ہوگیا ہے جس نے صوبہ ہذا میں اپنی دست درازیوں سے تہلکہ مچا رکھا تھا۔

سال ماسبق کے مقابلہ میں بلوہ کی وارداتوں میں ۲۱ فیصدی و سرقہ بالجبر کی وارداتوں میں ۲۵ فیصدی و نقب زنی کی وارداتوں میں ۱۸ فیصدی و معمولی چوری کی وارداتوں میں ۱۵ فیصدی و چوری مویشیاں کی وارداتوں میں ۱۷ فیصدی کی کمی ہوئی ہے سرقہ بالجبر کی وارداتوں میں سنہ ۱۹۱۳ع کے بعد بتدریج کمی ہوتی رہی ہے حالانکہ اسوقت اونکی تعداد سال مذکور کی تعداد کی ۵۰ فیصدی سے کچھ زیادہ ہے۔ سنہ ۱۹۱۵ع میں نقب زنی کی وارداتیں جیسا کہ فقرہ ۲ مذکور میں بیان کیا گیا ہے خاص طور پر زیادہ تھیں اور وہ سنہ ۱۹۱۲ع کی تعداد سے تجاوز کرگئی تھیں لیکن وہ بصورت دیگر سال مذکور کے بعد مسلسل طور پر کم ہوتی رہی ہیں معمولی و چوری کی وارداتوں میں اسی قسم کی کمی ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ عادی مجرموں کی دن بدن زیادہ کارگر طور پر نگرانی ہونے اور لوگوں کی عام خوشحالی سے ان اقسام کے جرائم کے کوائف پر گہرا اثر ہوا ہے۔ درحقیقت ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جسکے ضلع میں جرائم پیشہ اقوام بے شمار ہیں حال میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اوسکے ضلع کے وہ تھانے جن کے علاقہ میں جرائم کی تعداد میں سب سے زیادہ کمی ظاہر ہوئی ہے وہ تھانے ہیں جن میں اس قسم کے جرائم پیشہ اشخاص کی تعداد زیادہ ہے۔

۵۔ سزایابیوں کے متعلق یہ واضح رہے کہ سزایاب شدہ مقدمات کی نسبت رپورٹ شدہ مقدمات کے ساتھ و سزایاب شدہ مقدمات کی تجویز شدہ مقدمات کے ساتھ اور سزایاب شدہ اشخاص کی تجویز شدہ اشخاص کے ساتھ عام فیصدیاں عملی طور پر گذشتہ سال کی عام فیصدیوں کے برابر ہیں یعنی علی الترتیب ۴۳ ، ۴ و ۷۴ اور ۳ و ۵۷ رہی ہیں اور سنہ ۱۹۱۳ع کے بعد آہستہ مگر مسلسل اصلاح ہوتی ہے۔ پولیس کی عمدہ کارگذاری کے ضمن میں گذشتہ سال جن اقدام کا ذکر کیا گیا تھا اون میں سے بعض اقدام نے اپنی حسن کارگذاری میں اور بھی

ترقی کی ہے لیکن سیالکوٹ کے نتائج بدستور کمزور رہیں باوجودیکہ اوسکی کارگذاری سے خفیف ترقی ظاہر ہوتی ہے - اور ہوشیارپور و انبالہ و روہتک کے نتائج بدستور غیر تسلی بخش ہیں - جرم کی قریباً ہر ایک ضروری مد کی ذیل میں سزایاب شدہ مقدمات کی اوس نسبت سے جو اوسکو سچے مقدمات سے ہے کچھہ اصلاح ظاہر ہوتی ہے مگر نقب زنی و چوری اور چوری مویشیان جیسے مشکل اقسام کے جرائم میں کوئی اصلاح نہیں ہوئی مقدمات کی تجویز کے عرصہ کی میعاد میں کچھہ اضافہ ہوگیا ہے جسکی وجہ اپنے ہے کہ مجسٹریٹ صاحبان نہرتی کے افزون شدہ فرائض میں مشغول رہتے ہیں -

۲ — برائے مجرمون میں سے سزایاب شدہ اشخاص کی تعداد بہت ہی کم ہے اگرچہ فیصدی سنہ ۱۹۱۰ع کی فیصدی سے زیادہ ہے جو ایک ایسی حقیقت ہے جسکی تشریح محکمہ تحقیقات جرائم کی کارگذاری کی کامیاب ترقی سے ہوسکتی ہے - اون اشخاص کی تعداد میں جن سے ضمانت طلب کی گئی گذشتہ سال کے بعد ۲۱ فیصدی کی کمی ہوتی ہے لیکن حکام فوجداری کے اختیارات میں جلدی حال میں ایکٹ انسداد جرائم پنجہ کا حربہ عطا کیا گیا ہے گذشتہ سال کے بعد ایکٹ کشت دیہات پنجاب و ایکٹ انسداد عادی مجرمان کو قانون کی شکل میں پاس کرکے انسدادی کارروائی کے لئے اور بھی اضافہ کردیا گیا ہے - سال مذکور کے دوران میں تعزیری چوکیون کی تعداد میں ۹ کی کمی ہوئی - یعنی اون کی تعداد ۳۱ رہ گئی -

یہہ تسلی بخش امر ہے کہ فوجی مفرورون کی گرفتاریوں میں زائد از ۳۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے لیکن ابھی تک اس بارہ میں بہت کچھہ اصلاح کی گنجائش ہے اور اون مفرورون کی گرفتاری اونکے جلدی اسباب خیال ہے کہ عام طور پر اپنے رشتہ دارون کے ہاں پناہ گزین ہوجاتے ہیں موثر و کارگر تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت کی طرف جملہ افسران ضلع کی توجہ حال میں مبذول کرائی گئی ہے -

۱۰ — آنریبل جج صاحبان چیف کورٹ کو اون ناقابل دست اندازی پولیس مقدمات میں جنکی تعداد میں سابق حال میں مسلسل بڑھتی ظاہر ہوئی ہاں جاری شدہ عدالتی احکام کی تعمیل کے کوائف کی پڑتال کرنے کی بابت لکھا گیا تھا - ایسی تحقیقات کے نتیجہ سے ابھی گورنمنٹ کو مطلع نہیں کیا گیا - لیکن یہہ قابل ذکر امر ہے کہ ایسے عدالتی احکام کی تعداد میں امسال اور بھی اضافہ ہوگیا ہے اگرچہ اون ناقابل دست اندازی پولیس مقدمات کی کل تعداد میں جنکی تجویز کی گئی ۷۵۲۵ کی کمی ہوکر ۶۸۸۸۰ رہ گئی یا قریباً ۱۰ فیصدی کی کمی ہوئی اور اون اشخاص کی تعداد میں جو عدالتون میں پیش ہوئے ۲۰۹۷۸ کی کمی ہوکر ۱۶۳۸۱۰ رہ گئی یا سنہ ۱۹۱۷ع کے اعداد کے مقابلہ میں زائد از ۱۱ فیصدی کی کمی ہوئی - اس میں کچھہ شک نہیں کہ بہرتی کے کام کے بوجھہ نے مجسٹریٹون کی فرصت کے وقت کو کم کردیا ہے لیکن یہہ عدم تعمیل احکام کی اوس غیر متناسب بیشی کی مناسب وجہ معلوم نہیں ہوتا جو کئی سالون سے دیکھنے میں آتی رہی ہے -

۸ — جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یہہ دیکھکر اطمینان ہے کہ اون اشخاص کو جنہون نے حکام فوجداری کو امداد دی ہے فیاضانہ انعامات اور خاص صورتون میں عطیات اراضی دینے کے طریق پر مسلسل عمل درآمد کیا جا رہا ہے - طریق مذکور سے سابق حال میں قابل تعریف نتائج برآمد ہوئے ہیں اور اوسکو اس امر کے اظہار کا ایک ذریعہ سمجھکر قائم رکھنا ضروری ہے کہ حکام و لوگون کو قانون و انتظام کے قائم رکھنے میں یکسان دلچسپی ہے -

۹ — چند ایک سیاسی گرفتاریاں جو سال مذکور کے دوران میں عمل میں آئیں وہ سنہ ۱۹۱۵ع و سنہ ۱۹۱۶ع کے اہم سازشی مقدمات کا جزو تہین اور وہ کامیابی کے ساتھہ ختم ہوگئیں - اس معاملہ میں محکمہ تفتیش جرائم کی کوششین زیادہ تر واپس آمدہ تارکان وطن کی نگرانی پر صرف ہوتی رہی ہیں - ان میں سے سینکڑون اشخاص سال زیر رپورٹ کے دوران میں واپس آئے اور تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اون میں سے بہت سے اشخاص کو کم و بیش امریکہ و مشرق بعید کی تحریک غدر سے براہ راست تعلق تھا - چنانچہ ۲۷ اشخاص کو عارضی طور پر نظر بند کر دیا گیا اور ۷۸ اشخاص کی نقل و حرکت کو زیر ایکٹ داخلہ ممالک ہندوستان اون کے گاؤن میں محدود کر دیا گیا - برخلاف اس کے ۲۸ نظر بند شدہ اشخاص کو رہا کر دیا گیا اور ان اشخاص میں سے جن کو اون کے مواضعات میں نظر بند کیا گیا تھا ان اشخاص کو نیک چالنی کی بنا پر ہر قسم کی

قید سے آزاد کر دیا گیا ہے اون اشخاص کی تعداد جنکو اونکے موضع مسکن میں احتیاطاً نظر بند کیا گیا تھا سنہ ۱۹۱۷ء کے اختتام پر سال ما سبق کی تعداد سے ۳۶۹ کم تھی۔ ڈاکوؤں کے گروہوں کو منتشر کرنے اور سرکاری ملازموں کے برخلاف رشوت ستانی کے اہم الزامات کی پیروی کرنے میں صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل مسٹر ٹامکنس اور اونکے ہمراہیوں نے مفید و ضروری کام انجام دیا ہے جس میں سے سردار بہادر مکھا سنگھ کا نام اوس فہم و فراست اور کمال کے لئے خاص طور پر ذکر کے قابل ہے جو اونہوں نے واپس آمدہ تارکان وطن کے تدارک میں ظاہر کیا ہے۔

۱۰۔ سال کے اختتام پر لوکل گورنمنٹ نے ایک چھوٹی سی کمیٹی اس غرض سے مقرر کی کہ ریلوے پولیس کے انضباط و کار روائی کی پڑتال کرے جو سنہ ۱۹۱۳ء و ۱۹۱۵ء میں زیر پڑتال نہیں آئی تھی جبکہ محکمہ تفتیش جرائم و عام پولیس کی مکرر تنظیم عمل میں آئی تھی۔ کمیٹی مذکور کی رپورٹ سال رواں میں پیش ہوئی تھی اور ریلوے پولیس کو محکمہ تفتیش جرائم سے جو بذات خود مشکل اور ذمہ وار فرائض انجام دے رہی ہے علیحدہ کر دینے کے متعلق اب احکام صادر ہوئے ہیں۔ پرانے طریق کو دوبارہ اختیار کیا گیا ہے جسکے مطابق محکمہ ہذا کو ایک واحد اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل کے ماتحت کر دیا گیا ہے اور اسکی امداد کے لئے ایک سپیشل اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر کر دیا گیا ہے۔ نیز کل عملہ کی مکرر تنظیم و ترتیب کے لئے کارروائی کی گئی ہے۔

۱۱۔ اون مختلف ضروری اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے جو کرنل ڈینس کے پانچ سالہ کامیاب عہد میں عمل میں آئی ہیں صاحب موصوف نے اس فالتو کام کا بھی تذکرہ کیا ہے جو حالات جنگ کی وجہ سے جمعیت پولیس پر پڑ گیا ہے۔ ان فالتو فرائض کو سرگرمی اور وفاداری کے ساتھ انجام دیا گیا ہے مصیبت کا زمانہ کرنل ڈینس صاحب کی میعاد عہدہ بحیثیت انسپکٹر جنرل کے زمانہ کے منطبق ہے اور سنہ ۱۹۱۳ء کے بعد ہر ایک سال کی رپورٹوں کا تبصرہ کرتے ہوئے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اوس مسلسل ترقی کی جو جمعیت پولیس کے اخلاق و استعداد میں ہوئی ہے اور لوگوں کی روز افزوں امداد کی اور اسکی وجہ سے صوبہ کے امن و انتظام میں اصلاح ہونے کا اعتراف کرتے رہتے ہیں جو چند سال پیشتر بد امنی و جرائم کی کثرت سے سخت معرض خطر میں تھے۔ کرنل ڈینس صاحب اون نتائج پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں جو اون کے پر مغز و قابلانہ عہد میں حاصل ہوئے ہیں۔ پنجاب پولیس کے اوس اعلیٰ جذبہ کی جو اون میں پیدا ہو گیا ہے شاید اس سے بہتر شہادت پیش نہیں کی جا سکتی کہ اسکے زاید از ۲۵۰۰ افراد نے (یعنی کل جمعیت کے $\frac{1}{8}$ حصہ نے) اون دو فوجی پلٹنوں میں جو عام خدمت و مقیم فوج کے فرائض انجام دینے کے لئے منضبط کیگئی تھیں بطور والنٹیر بھرتی ہونے کے واسطے حال میں قابل تعریف آمادگی ظاہر کی ہے۔ تیزی و جوش جو فوج میں بھرتی ہونے کے واسطے تقریباً ہر ایک ضلع کی پولیس کے آدمیوں نے ظاہر کیا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی تعریف کے قابل ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس موقع پر کرنل ڈینس اور اون کے انگریزی و ہندوستانی اہلکاروں کو مبارکباد دیتے ہیں جو اپنی انتھک کوششوں کی بدولت جمعیت پولیس میں حب الوطنی و عقیدت فرض منصبی کا ایسا عمدہ جذبہ پیدا کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔

حکم۔۔ حکم ہوا کہ ریویو کی ایک نقل اطلاع و آگاہی کے لئے صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کی خدمت میں ارسال کیجائے اور کہ رپورٹ و ریویو حسب معمول گورنمنٹ ہذا کے صیغہ ہوم میں اور پیرا گراف ۷ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلا کر آنریبل صاحبان جج کی اطلاع کے لئے رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب کی خدمت میں ارسال کیا جائے۔

نیز حکم ہوا کہ ریویو ہذا گورنمنٹ گزٹ پنجاب میں شائع کیا جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط۔ ایل۔ فرنچ

ایڈیشنل سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

کانفرنس متعلق انسداد و سیم زدگی منعقدہ لاہور ۱۷ و ۱۸- اپریل سنہ ۱۹۱۷ ع اور نہر اپر باری دوآب پر شروع قابضان کی نظر ثانی کے مسئلہ کے متعلق مسٹر جی-ایف ڈی مونٹمورنسی-سی-آئی ای کی رپورٹ مورخہ ۱۱-اپریل ۱۹۱۸ ع کے فقرہ ۱۰۹ کا ریویو-

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ مال و زراعت (آبپاشی) نمبر ۱۷۰۳۹-مورخہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع-

چٹھی نمبری ۱-۵۲۲---۲۵۱-م مورخہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۷ ع - منجانب صاحب سولڈر سیکرٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب جس کے ہمراہ کانفرنس متعلق انسداد سیم منعقدہ لاہور ۱۷ و ۱۸-اپریل سنہ ۱۹۱۷ ع کی کارروائی اور نہر اپر باری دوآب پر شروع قابضان کی ترمیم کے مسئلہ کے متعلق مسٹر جی - ایف - ڈی مونٹمورنسی سی-آئی-ای کی رپورٹ مورخہ ۱۱-اپریل سنہ ۱۹۱۸ ع کا فقرہ ۱۰۹ ارسال کیا گیا ہے ملاحظہ سے گذری-

آراضی ۱—صوبہ ہذا کے نہروں سے آبپاشی شدہ اور دیگر اقطاع میں سیم کے مقدمہ پر گورنمنٹ پنجاب کچھ عرصہ سے توجہ مبذول کرتی رہی ہے۔ اس مسئلہ کا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی رزولیوشن نمبری ۱-آر- ۱۷۱ مورخہ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۵ ع کے فقرہ ۶ میں خاص طور پر ذکر کیا گیا تھا - اور اپریل سنہ ۱۹۱۷ ع میں اس غرض سے ایک کانفرنس منعقد کی گئی تھی منجملہ دیگر امور کے پنجاب کے نہری آبپاشی اقطاع کی سیم کے کل مسئلہ پر بحث کرنا تھی-

۲—کانفرنس مذکور نے اس معاملہ پر غور کی کہ آیا فی الحقیقت سیم کس حد تک فی الواقع موجود ہے اور کہ اسکے بڑے بڑے اسباب کیا ہیں - کانفرنس مذکور نے اس ضرورت پر زور دیا کہ جن محکمہ جات کو مسئلہ سیم سے تعلق ہے اون کے باہمی کل کام کرنے کے متعلق ایک قطعی اور مسلسلہ سکیم از سر نو ترتیب دیکر تیار کی جاوے اور اوس نے منجملہ دیگر معاملات یہہ سفارش کی ہے پانی رسنے کے انسداد کے متعلق ایک بورڈ قائم کیا جاوے جو مقامی کمیٹیوں کی وساطت سے سکیم پانی رسنے کے مسئلہ کے جملہ پہلوؤں پر غور کیا کرے - نیز کانفرنس مذکور نے پانی رسنے کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک سند یافتہ ماہر علم طبعیات مقرر کرنیکی سفارش کی ہے-

۳—اب جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کانفرنس مذکور کی مرقومہ تجاویز پر اور نیز نہر اپر باری دوآب سے آبپاشی شدہ رقبہ میں انسداد سیم زدگی کے متعلق مسٹر ڈی مونٹمورنسی کی بعد کی رپورٹ پر بالتفصیل غور کی ہے اور جناب ممدوح مندرجہ ذیل نتائج پر پہونچے ہیں-

۴—سکیم کا مسئلہ محض آبپاشی ہی سے تعلق نہیں رکھتا گو آبپاشی شدہ اقطاع میں سیم اکثر زیادہ شدت سے پایا جاتا ہے اور ایسی صورتوں میں انسدادی تدابیر سب سے زیادہ موزونیت کے ساتھ محکمہ آبپاشی ہی عمل میں لا سکتا ہے جس کے پاس ضروری نقشہ جات معلمہ موجود ہے پانی کے رس کر نکلنے یا حد سے زیادہ نہری آبپاشی کے علاوہ دیگر اسباب بھی سیم کا موجب ہیں مثلاً نکاس آب کے قدرتی وسائل کا ناکافی ہونا یا سڑکوں و ریلوے جات و آبپاشی کے کھالوں اور زمینداروں کے پشتوں کی وجہ سے نکاس آب کے قدرتی راستوں میں رکاوٹ کا ہونا یہہ نقص صوبہ کے بعض حصص میں بتدریج بڑھتا جاتا ہے اور بعض مقامات میں یہہ نہ صرف دیہی آبادی کی صحت کیلئے ہی نہیں بلکہ اونکی خوشحالی کیلئے بھی خطرہ کا باعث ہوتا جاتا ہے اور نیز اس میں گورنمنٹ کا مالی نقصان بھی مضمر ہے اس واسطے گو اس نقص کے انسداد کے متعلق صرف دفع الوقتی کے طور پر کارروائی کی گئی ہے اس نقص کے متعلق تحقیقات یا کارروائی کرنے کی کوئی فیصلہ شدہ پالیسی اختیار نہیں کی گئی-

۵۔ لہذا اس مسئلہ پر اب اہمیت مخصوصی کل صوبہ کیلئے زیادہ وسعت نظری کے ساتھ غور کرنا چاہئے اور پانی کے نکاس کے انسداد کے متعلق مجوزہ بورڈ کی جگہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے صوبہ کیلئے ایک بورڈ متعلق انتظام نکاس آب کے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسکے ممبر حسب ذیل ہونے چاہئیں۔

(۱) ہر دو صاحبان فنانشل کمشنر بہادر جن میں سے ایک بورڈ حفظان صحت کا ممبر مجلس ہے

(۲) صاحبان چیف انجینئر شعبہ آبپاشی ہر ایک اپنے اپنے رقبہ کے اندر۔

(۳) صاحب چیف انجینئر شعبہ عمارات و سڑکہائے۔

(۴) صاحب ڈائرکٹر زراعت۔

(۵) صاحب پرنسپل زرعی کالج

بورڈ مذکور مجاز ہوگا کہ حسب ضرورت مندرجہ ذیل اصحاب کو اپنی امداد کیلئے ممبر بنا لے۔

(الف) اوس قسمت کا کمشنر یا اوس ضلع کا ڈپٹی کمشنر جس میں تحقیقات کی جارہی ہو

(ب) محکمہ ریلوے متعلقہ کا ایک قائم مقام۔

(ج) جماعت مقامی متعلقہ کا ایک یا ایک سے زیادہ قائمقام۔

(د) صاحب کمشنر حفظان صحت یا انجینئر حفظان صحت اون مقامات میں جہاں صحت عامہ کے مسائل ضروری ہوں۔

صاحب فنانشل کمشنر مہتمم مال معاملہ زمین بورڈ کے میر مجلس اور اونکا سکریٹری بورڈ کا سکریٹری ہوگا یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دیہی رقبہ جات میں موجودہ بورڈ حفظان صحت کی جگہ بورڈ متعلق انتظام نکاس آب مذکور کام کرلے اور اول الذکر بورڈ کا دائرہ عمل شہرہات و رقبہ جات مختلطہ اور بڑے بڑے مواضعات کی حفظان صحت کے معاملہ تک محدود رکھا جائے بعض اوقات ایسے سوالات پیدا ہوسکتے ہیں مثلاً شہر امرتسر اور اوسکے گردو نواح کے پانی کے نکاس کا سوال جن سے دونوں بورڈوں کو تعلق ہے اور صرف اسی خیال سے پبلک ہیلتھ بورڈ حفظان صحت کو بورڈ متعلق انتظام نکاس آب کا ممبر مقرر کیا گیا ہے کہ ایسے مسائل کے تصفیہ میں سہولت ہو اور جہاں ایسی ضرورت پیش نہ آئے وہاں بورڈ میں اونکی حاضری کے بغیر کام کیاجا سکتا ہے۔

۶۔ مجوزہ بورڈ کے فرائض حسب ذیل ہونگے۔

ایسے وسیع علاقوں میں سیم پیدا ہونیکے اسباب و اثرات کے بارہ میں تحقیقات کرنا جن سے دیہی آبادی کی صحت اور سرکاری جمع پر مضر اثر پڑتا ہو۔

(۲) انسدادی تجاویز کا مرتب کرنا جو عام طور پر حسب ذیل نوعیت کی ہونگی یعنی نکاس آب کے قدرتی وسائل کو کھولنا سطحی یا تحت الارض نکاس آب کی تجاویز یا ایسے مقامات میں آبپاشی کو کم کرنا جہاں اوس کی زیادتی ہی شورہ اتھاط کا باعث ہو وغیرہ وغیرہ۔

(۳) تجاویز مندرجہ ذیل شق (۲) مذکور کو عمل میں لانے کیلئے ضروری تدابیر تیار کرنا۔

(۴) تدابیر مذکور کی تعمیل کیلئے ذریعہ کا فیصلہ کرنا جو عام طور پر نہری قطعات کی صورت میں شعبہ آبپاشی اور دیگر صورتوں میں شعبہ عمارات و سڑکہائے یا ریلوے یا مقامی جماعت متعلقہ ہوگی۔ اور

(۵) خرچ کی مساوی تقسیم کے متعلق گورنمنٹ کو مشورہ دینا

۷۔ خرچ کی تقسیم کا سوال بہت ہی ضروری معاملہ ہے کیونکہ اس امر کے باور کرنے کی کچھ وجہ ہے کہ شعبہ آبپاشی کے بعض صورتوں میں انسدادی تدابیر اختیار کرنے سے جی چرانے کی وجہ یہہ ہے کہ محکمہ مذکور کو خوف ہو کہ ایسی صورتوں میں بھی جہاں وہ اس نقص کے لئے صرف جزواً ذمہ وار ہے اوسے نقص مذکور کے انسداد کے پورے خرچ کا ذمہ دار گردانا جائیگا۔عموماً بجٹ میں روپیہ کا انتظام محکمہ متعلقہ کی مدات بجٹ کی ذیل میں کیا جائیگا لیکن اگر بورڈ سفارش کریگا تو مشتبہہ صورتوں کیلئے روپیہ کا خاص انتظام زیر مد "۳۰ تعمیرات سول۔متفرق اصلاحات عامہ" یا "(۳۳ تعمیرات خورد و جہاز رانی۔تعمیرات زراعت") کیاجائیگا اس معاملہ میں بورڈ کی تجاویز کا انتظار کیا جائیگا۔

۸۔ اختیار کردہ انسدادی کارروائی کا ایک مجمل خلاصہ معاملہ زمین کی سالانہ رپورٹ میں انحطاط کے موضوع کی ذیل میں درج کرنا چاہئے اور شعبہ عمارات و سڑکہائے کی سالانہ رپورٹوں میں اوس کارروائی کا کسی قدر تفصیل کے ساتھ ذکر کرنا چاہئے۔جو محکمہ جات مذکور میں عمل میں لائی جائے۔ شعبہ آبپاشی میں بلا شبہ قبل ازاں ایسا کیا جارہا ہے۔آبپاشی کے بعض حلقہ جات بالخصوص لوئر چناب میں اس موضوع پر سال ہائے سال سے خاص توجہ مبذول ہوتی رہی ہے۔اور محکمہ مذکور میں حاصل شدہ کارآمد تجربہ سے جو اس وقت تک عام طور پر قابل استفادہ نہیں بنایا گیا۔بورڈ مذکور کی وساطت سے دیگر مقامات میں بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔شعبہ آبپاشی اب اضلاع گورداسپور و امرتسر اور لاہور میں نہر اپر باری دوآب پر نکاس آب کے حالات کی اصلاح کے لئے کارروائی کررہا ہے اور اس غرض کے لئے ایک اگزکٹو انجینئر کے زیر اہتمام نکاس آب کا ایک علیحدہ ڈویژن قائم کیا جارہا ہے۔گورنمنٹ حسب ضرورت اس طریق عمل کو دیگر نہری علاقوں میں بھی رائج کرنے پر بالکل آمادہ ہے۔

۹۔ جیسا کہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر قبل ازیں ظاہر کرچکے ہیں۔کام کرنے کا مناسب ترین طریق یہہ ہے کہ شمال سے لیکر دریاؤں کے مقامات اتصال تک بڑے بڑے دوآبوں میں سے ہر ایک دوآبہ کے حالات کے متعلق علیحدہ علیحدہ تحقیقات کی جائے ایسی اطلاع منجملہ دیگر ذرائع کے بندوبست کی رپورٹوں اور شروع قابل کی ترمیم کی خاص رپورٹوں مثلاً مسٹر ڈی مونٹمورنسی کی رپورٹ متعلقہ نہر اپر باری دوآب سے حاصل ہوسکتی ہے۔جہاں ضرورت ہو صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر کو ہدایت کرنی چاہئے کہ وہ سکیم کی شدید صورتوں کی اطلاع دیا کریں اور اون کے انسداد کے لئے تجاویز پیش کیا کریں۔ان تجاویز سے مفصل تحقیقات کے کام میں امدادی ملیگی۔

۱۰۔ شعبہ آبپاشی اور شعبہ عمارات و سڑکہائے میں افسران کی عارضی قلت کے باعث قدرتی طور پر کچھہ عرصہ تک کارروائی کا دائرہ محدود رہیگا۔لیکن عرصہ اثناء بورڈ مذکور ابتدائی تحقیقات کے کام کو اور جہاں تک عملہ قابل استفادہ ہے اسکیم ہائے کی تیاری کے کام کو شروع کرسکتا ہے۔

۱۱۔ مزید عملہ مثلاً ماہر علم طبعیات کے تقرر کے متعلق جسکی سفارش کانفرنس مسولہ فقرہ ۲ مذکور نے کی تھی۔جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے خیال میں بہتر ہے کہ اوس بورڈ کی مزید کارگذاری کے نتیجہ کا انتظار کیا جائے۔جواب منضبط ہوا ہے۔

حکم۔۔۔حکم ہوا کہ مذکور الصدر ریزولیوشن پنجاب گزٹ میں شائع کیا جائے اور کہ اوسکی ایک نقل۔

(۱) سپرنٹنڈنٹ سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب۔

(۲) صاحبان چیف انجینئر صیغہ تعمیرات سرکاری ہردو شعبہ ہائے۔

(۳) صاحب ڈائرکٹر زراعت پنجاب۔

(۴) جملہ صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر پنجاب۔

(۵) صاحب ایجنٹ نارتھہ ویسٹرن ریلوے۔

(۶) صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب۔

(۷) صاحب انجینئر حفظان صحت پنجاب کی خدمت میں ارسال کی جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط۔۔۔ایچ۔ڈی کریک

ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۱۷۹۶ سی ایس۔۔۔۵۱۰۔۔۔۱۵۔۔۔۱۱۔۔۔۱۹۱۸۔۔۔ایس جی پی پی لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۶] لاہور — ۱۵ نومبر (مجریہ ۲۳ نومبر) سنہ ۱۹۱۸ ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

حصہ دویم

عام

نظم و نسق آبکاری پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال سنہ ۱۸-۱۹۱۷ ع کا ریویو۔

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ تجارت و صنعت و حرفت نمبری ۵۳۵۵-ایس (تجارت صنعت و حرفت) مورخہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع۔

چٹھی نمبری ۵۵۱-۲۳-ایکس ۸۰ مورخہ ۱۹-اگست سنہ ۱۹۱۸ ع۔
منجانب — صاحب جوائنٹ سیکریٹری صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب جس کے ہمراہ نظم و نسق آبکاری پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۸—۱۹۱۷ ع ارسال کی گئی تھی ملاحظہ کی گئی۔

کیفیت — سال زیر ریویو کے دوران میں نظم و نسق آبکاری پر مختلف اسباب کا اثر پڑا جنکا ذکر ساری رپورٹ کے اندر کیا گیا ہے جو کہ منجملہ شیرہ کے ارزان نرخ پر بہم نہ پہونچ سکنا ان میں سے ایک ہے اور یہہ ایک بڑا اہم امر ہے جسکی وجہ سے کشید شراب کے کارخانوں کو مصالحہ کشید کے طور پر دیسی گڑ و شیرہ کو استعمال کرنا پڑا اور یہہ تبدیلی جس حد تک کہ اس سے دیسی پیداوار کے استعمال کو ۱۸۲۵ ہی جس جی۔

آوری ملتی ہے ایسی ہے جسکی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ حالات جنگ کا اثر کئی طرح محسوس کیا گیا ہے
ریلوے گاڑیون کی قلت کی وجہ سے بعض اوقات کشید شرا۔ کے کارخانون کو ہر قسم کا مصالحہ کشید شراب
حاصل کرنے مین مشکل کا سامنا ہوا اور ایسے مواقع بھی پیش آئے جن مین جلانے کی لکڑی کو کوئلہ کا
کام دینا پڑا در آمد شدہ شرابون کے نرخ کے بڑھ جانے اور اونکی محدود بہم رسانی سے دیسی و
مصالحہ دار شراب کا استعمال بڑھ گیا اور فوجون کے اجتماع سے ہندوستان مین بنی ہوئی بیئر (شراب جو)
کے مصرف مین اور بھی اضافہ ہو گیا۔ ایک اور سبب جسکے اثرات کا اوس وقت پورے طور پر اندازہ لگایا
جا سکتا تھا وہ ٹھیکہ ہے جو امرتسر کے کارخانہ کشید شراب نے نومبر گذشتہ مین صوبہ سرحد کو آئندہ
۱۲ مہینون کے دوران مین دو لاکھ گیلن دیسی شراب مہیا کرنے کے متعلق کیا۔ ٹھیکہ مذکور ایسے وقت مین
منظور کرا گیا تھا جبکہ کارخانہ کشید شراب مذکور مین شراب مانگ سے زیادہ تیار ہوتی تھی لیکن تبدیل شدہ
حالات منتقل ہو گئے اور اوس وقت سے کارخانہ مذکور کو معمولی مطالبات پورا کرنے مین مشکل پیش آتی
ہے۔ سال کے اختتام پر ایک اور اہم واقعہ پیش آیا یعنی اون حلقہ جات فروخت شراب کے طریق کو
منسوخ کر دیا گیا جس مین صوبہ کے پانچ کارخانہ جات کشید شراب کو فروخت کا حق حاصل تھا۔ طریق
مذکور سنہ ۱۹۱۵ع مین تین سالون کے عرصہ کے لئے آزمائشی طور پر اس غرض سے منظور کیا گیا تھا کہ
اونکو آپسمین شدید مقابلہ کی ضرورت نہ رہے اور علاوہ ازین کارخانجات مذکور آپسمین اتحاد نہ کر سکین
لیکن سندھ کے ساتھ معاہدہ ہو جانے سے اور ایسے ایام مین جبکہ مصالحہ کشید کی قیمتون مین بہت سی
کمی و بیشی ہونی لازمی ہے کسی خاص نرخ کا مقرر کرنا مشکل ہونے کے باعث طریق مذکور کے فوائد بعد ازان
کم ہو گئے ہین۔

۲۔ سال مذکور کل آمدنی آبکاری مین ایک اور بڑی بیشی ہونے کے لئے قابل ذکر ہے رقم مذکور
۸۵ لاکھ کی عدیم النظیر اعداد تک پہونچ گئی یعنی اوسمین سال ماسبق کی آمدنی کے مقابلہ مین
۹½ لاکھ کی اور اعداد قبل از عرصہ جنگ کے مقابلہ مین ۱۵ لاکھ کی بیشی ہوئی یہ پچاسی لاکھ کی رقم
مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے ۵۷٫۵ لاکھ بابت شراب و ۱۸٫۳ لاکھ بابت افیون اور ۹٫۳ لاکھ بابت مسکرات
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل آبادی کا فی کس پڑتہ قریباً ۴¾ آنہ ہے جس کے مقابلہ مین سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع
مین صوبجات متحدہ کا پڑتہ فی کس ۳½ آنہ اور بمبئی مین ۱ روپیہ ۵ آنہ تھا۔ در آمد شدہ شراب کے
لائیسنسون کی فیس کی مد کے سوائے باقی جملہ بڑی بڑی مدات نے کم و بیش اس بیشی مین حصہ لیا
ہے۔ عرصہ مذکور مین محکمہ مذکور کا کل خرچ ۲۴۲۹۸۷ روپیہ سے بڑھکر ۲۵۳۳۸۳ روپیہ ہو گیا اور اب
وہ کل مجموعی آمدنی کے ۹۸٫ ۲ فیصدی کے برابر ہے اسکے بالمقابل سال سنہ ۱۷-۱۹۱۶ع کی بابت
صوبجات متحدہ و بمبئی کی فیصدیاں علی الترتیب ۴٫۱۲ و ۴٫۵۴ ہیں اور ان اعداد کا موازنہ اور دیگر
اس سے بھی زیادہ وزن دار وجوہات اوس تجویز کی جائز ٹھہراتی ہین جو عملہ آبکاری کے عہدہ داران
کی تنخواہ و آئندہ امید ترقی کی اصلاح کیلئے صاحبان فنانشل کمشنر نے حال مین گورنمنٹ کی خدمت
مین ارسال کی ہے۔

۳۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف سادہ و مصالحہ دار دیسی شرابون اور ہندوستان مین بنی
ہوئی بیئر کے مصرف مین ہی نہین بلکہ چرس و بھنگ کی کھپت مین بھی بیشی ہوئی ہے۔ اور اگر کوئی
کمی ہوئی ہے تو صرف در آمد شدہ شرابون اور افیون کی کھپت مین ہوئی ہے مسٹر ہیلیفکس اس بیشی
کو دیسی شرابون کی صورت مین حسب ذیل وجوہات سے منسوب کرتے ہین عمدہ فصلات اور گرانی
باعث زراعت پیشہ اقوام کی خوشحالی اور فوجی ملازمون کا اچھے گھرون کو بہت سا روپیہ بھیجنا اور
عمدہ کامون کے ملنے اور اجرتون کے بڑھ جانے کے باعث مزدوری پیشہ لوگون کا بیش از پیش روپیہ صرف کر سکنا
و شادیون کی تعداد مین اضافہ ہونا و نا جائز کشید شراب و ملحقہ ریاستون سے شراب کی نا جائز در آمد مین
کمی کا ہونا اور در آمد شدہ شرابون کے نرخ مین انتہائی بیشی کا ہونا جسکی وجہ سے دیسی شراب کے استعمال
کو ترقی ملی ہے۔ ان مین سے بعض وجوہات بلا شبہ غیر معمولی ہین اور حالات جنگ کا نتیجہ ہین
اس جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سال کی اس بیشی کو خوف کی نگاہ سے نہین دیکھتے یہ بیشی
۴۰۰۰۰ گیلن (یعنی ۳۵۸۰۰۰ گیلن سے بڑھکر ۳۹۸۰۰۰ گیلن تک) کے برابر ہے۔ دیسی شراب کی کل کھپت آنا [illegible]

جنگ سے پہلے سال یعنی سنہ ۱۴ - ۱۹۱۳ع کی مقدار سے (جو ۳۱۸۰۰۰ گیلن تھی) ابھی تک خاصی کم ہے اور یہہ متغیر حالات کے ساتھ ساتھ سال بسال ضرور کم و بیش ہوتی رہیگی وجوہات مصرحالصدر میں سے ایک وجہ کی تشریح کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ایک نہایت ہی واجبی تخمینہ کے مطابق اس زیادہ کی مقدار جو اون لاکھوں پنجابیوں کو جو اس وقت فوج میں ملازم ہیں تنخواہ کے طور پر دیا جاتا ہے زائد از ۵۰ لاکھ روپیہ ماہوار ملک پہونچتی ہے اور اون اشخاص کی صورت میں جو ملازمت میں ہیں اس روپیہ کا بیشتر حصہ اون کے گہروں میں پہونچ جاتا ہے - شراب نوشی کی بابت میں سزایاب شدہ اشخاص کی تعداد سال ماسبق کی تعداد سے قدرے زیادہ ہے لیکن دیگر سالوں کی تعداد سے خاصی کم ہے - غالباً ناجائز کشید شراب کی تخفیف سے اس زائد کھپت کی صرف ایک طول حد تک تلافی ہوتی ہے اور افسوس ہے کہ جنگ کی وجہ سے پیداشدہ مصروفیتوں کے باعث جو شاید زیادہ ضروری تہیں مختلف تمبر نس ایسو ایشنوں کی کارگذاری میں کمی ہوگئی ہے جو صوبہ کے اطراف و اکناف میں بہت ہی عمدہ کام کر رہی تہیں - خریداروں کو اپنی شراب سر بمہر بوتلوں میں دوکانوں سے لیجانے پر مجبور کرنے کے طریق کو جس حد تک فی الحال حالات اجازت دیتے ہیں وسعت دی جا رہی ہے لیکن ملک میں بوتلوں کی ناکافی بہم رسانی اس بارہ میں سد راہ ہو رہی ہے - اس طریق کو وسعت دینے اور ساتھ رہنے ذیل تجویز پہلی جو قبل ازیں اختیار کی جا چکی ہیں گنجان جگہوں سے دوکانوں کو اوٹھا دینا و بعض مقامات میں دوکانوں کو بند کرنا اور مذہبی میلوں کے موقع پر دوکانوں کے کھولنے کی اجازت نہ دینا وغیرہ کو عمل میں لانیکی پالیسی پر عملدرآمد کرنے سے امید ہے کہ صوبہ میں شراب نوشی کی روز افزوں کھپت میں روکاوٹ اور ممکن ہے کہ کمی ہوجائیگی - رپورٹ کے فقرہ ۲۲ سے آبکاری کی پالیسی پر مقامی جماعتوں کا روز افزوں اثر اور نیز وہ امداد ظاہر ہوتی ہے جو اون کی معاونت سے حاصل ہوتی ہے - نیز اوس سے وہ مشکلات بہی مترشح ہوتی ہیں جو اون مقامات میں (جنکی مقدار وسطی اضلاع میں کم نہیں ہے) لوگوں کو اختیار تمیزی دینے سے پیدا ہونگی جہاں مقامی رائے ناجائز کشید اور شراب کو ارزاں نرخ پر فروخت کرنے کے حق میں ہے - یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ شراب پینے والے لوگوں کی روز افزوں خوشحالی اور خرید شراب کی طاقت کہپت میں اضافہ ہونے کا بڑا سبب ہے - اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صاحبان فنانشل کمشنر بہادر کے ساتھ اس خیال میں متفق ہیں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ شراب کی کھپت میں تخفیف کرنے کی ایک اور تجویز یعنی محصول کشید شراب کا اضافہ پر غور کیا جائے -

۴ - دیسی شراب کی خوردہ فروشی کے لائیسنس مقررہ فیسوں پر عطا کرنے اور اون کو نیلام کرنے کے طریق کی علیحدہ علیحدہ خوبیوں کے متعلق دیرینہ اختلاف ایک ایسا معمہ ہے جو اکثر پاش کیا جاتا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو رپورٹ کے فقرہ ۳۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض افسران ضلع نے پھر یہہ [illegible] صاحبان فنانشل کمشنر بہادر کی رائے اس بارہ میں حاصل کی گئی تہی اور یہہ فیصلہ کیا گیا تہا کہ جنگ کے دوران میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے - اس فیصلہ کے بعد جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے بمبئی گورنمنٹ کے رزولیوشن (۱۵۰۷۹ - مورخہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۱۷ع) کو ملاحظہ کیا ہے جس میں ان ہر دو طریقوں کے حسن و قبح پر مفصل بحث کی گئی ہے - جناب ممدوح کو معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ بمبئی مدت دراز سے مقررہ فیس کے طریق کی حامی تہی اور گورنمنٹ مذکور کے حال رزولیوشن سے جس میں سہ سالہ عرصوں کے لئے نیلام کے طریق کی طرف عام طور پر رجعت کرنے کی تجویز مضمر ہے مقررہ فیس کے اوس طریق کو اختیار کرنے کے برخلاف ایک مزید دلیل ملتی ہے جس کے اون اضلاع میں جہاں اوس کو آزمائشی طور پر رائج کیا گیا تہا شراب کی کھپت میں اضافہ ہونے میں امداد ملی ہے اور جو بمبئی میں نہایت شدید ناجائز کارروائیوں کا موجب ہوا ہے -

۵ - شراب ممالک غیر کی فروخت کی فیس کی آمدنی میں بقدر ۳۹۵۰۰ روپیہ کے کمی ہوئی ہے اور وہ اب ۱۴۵۰۰۰ روپیہ رہ گئی ہے اور اس کے مصرف میں خاصی تخفیف ہوگئی ہے مگر سال مذکور کے دوران میں مصالحہ دار دیسی شراب کے مصرف میں نمایاں بیشی ہوئی ہے - (یعنی وہ ۹۹۷۱۵ - ایل - پی - گیلن سے بڑھکر ۱۳۱۱۶ گیلن ہوگئی ہے) [illegible]

مصالحہ دار شراب کے محدود علاقوں کے اندر فروخت کے طریق کی قیود سے بری ہونا اور ممالک غیر کی شراب کی عارضی تخفیف کے باعث اوس کا باسانی فروخت ہونا اس کے حق میں مفید ثابت ہوتے ہیں اور (اگر موجودہ حالات جاری رہے تو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی رائے میں مصالحہ دار شراب اور سادہ دیسی شراب کے محصولوں میں تفاوت پیدا کرنا کسی حد تک جائز ہوگا۔ ہندوستان میں بنی ہوئی بیر کی بکثرت فروخت بیپوں کی قلت کے باوجود قائم رہی - چالیس ہزار گیلن کے قریب بیر عراق عرب میں اور دیگر رزم گاہوں کو بھیجی گئی لیکن سال میں تیار شدہ بیر کا بہت سا حصہ پنجاب اور اوس کے ملحقہ صوبہ سرحد شمال مغربی کی چھاونیوں میں خرچ ہوا کیونکہ تو برطانوی افواج میں اضافہ ہوجانے اور کچھہ ممالک غیر کی بیر کی عملی طور پر نہ دستیاب ہوسکنے کے باعث پانچ بیرہ خانوں سے جاری شدہ بیر کی مقدار گذشتہ تین سالوں میں سہ گنا ہوگئی اور عرصہ مذکور میں وصول شدہ محصول پانچ گنا ہوگیا۔ صوبہ کے اندر بیر کی کھپت میں ۱۷–۱۹۱۶ع کے مقابلہ میں قریباً ۳۲ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے لیکن یہہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ پنجاب کی عام آبادی دیسی شراب کے مقابلہ میں بیر کو ترجیح نہیں دیتی۔

۶- جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ جہاں افیون کی اجرا کو فی سیر ۲۵ روپیہ سے بڑھا کر ۰-۸-۲۷ کردینے سے افیون کی آمدنی قریباً $18\frac{1}{2}$ لاکھ تک پہنچ گئی ہے (یعنی دو سابقہ سالوں میں سے ہر ایک کے مقابلہ میں $1\frac{1}{2}$ لاکھ کی اور آغاز جنگ سے ماقبل کی آمدنی کے مقابلہ میں $5\frac{1}{2}$ لاکھ کی بیشی ہوئی ہے) مگر صوبہ کے تقریباً جملہ اضلاع میں افیون کی کھپت میں کمی ہوتی ہے۔ اس امر کا اکثر اعلان کیا جاچکا ہے کہ گورنمنٹ کی آبکاری کی پالیسی کا سب سے بڑا مدعا یہہ ہے کہ آمدنی زیادہ سے زیادہ اور ناجائز وجائز کھپت افیون کی صورت میں اس مقصد کے حاصل ہوجانے کی کسی قدر امید معلوم ہوتی ہے۔ قطع النظر اوس عارضی و خفیف کمی کے جو سنہ ۱۷–۱۹۱۶ع میں ہوئی تھی جنگ کے آغاز کے بعد کھپت میں آہستہ مگر مسلسل کمی ہوئی ہے۔ لیکن رپورٹ میں کچھہ اس بات کا کسیقدر جو بظاہر بجا معلوم ہوتا ہے ظاہر کیا گیا ہے کہ نا جائز فروخت میں ترقی ہوئی ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو صاحبان فنانشل کمشنر بہادر کے اس خیال سے اتفاق ہے کہ کامیابی کے لئے پہلی لازمی شرط یہہ ہے کہ پنجاب کی اور بیرونی افیون پر پوری اور کارگر نگرانی ہو لہذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اُمید ہے کہ اون تدابیر کو جو اب کئی سالوں سے زیر غور ہیں اور جو جناب ممدوح کی رائے میں قطعی صورت اختیار کر چکی ہیں حتی الامکان بہت جلد قوت سے فعل میں لایا جائیگا ان تدابیر کو جلدی رائج کرنے کی ضرورت بدیں وجہ اور بھی زیادہ ہے کہ افیون کی قیمت اجرا کو مزید بڑھا کر فی سیر ۰-۸-۳۲ کردینے کے متعلق یکم اپریل سنہ ۱۹۱۸ سے منظوری دی گئی ہے اور اضافہ مذکور کے عمل میں آجانے کی اُمید کے باوجود ماہ فروری گذشتہ کے نیلاموں کے موقع پر رسوم فروخت کی آمدنی کا بیشی کی طرف رجحان پایا گیا۔

۷- پنجاب میں چرس کے استعمال کو کم کرنے کے لئے گورنمنٹ نے گذشتہ دس سالوں سے خاص تدابیر اختیار کی ہیں ان تدابیر کا منشا یہ تھا کہ دو یا تین سالوں کے وقفہ پر محصول درآمد کو بتدریج بڑھایا جائے اور ہر دفعہ محصول بڑھاتے وقت فی سیر دو روپیہ سے زیادہ اضافہ نہ کیا جائے - یہہ واضح رہے کہ چرس جزواً وسط ایشیا کی تجارت میں ذریعہ تبادلہ کا کام دیتی ہے اور پہلے دنوں میں یہ خدشہ تھا کہ محصول میں خاصہ و اچانک اضافہ کردینے سے تجارت مذکور کو سخت نقصان پہونچیگا۔ لیکن تجارت کی گذشتہ حالت سے یہہ خطرات بے بنیاد ہوئے ہیں۔ لہذا سب سے آخری اضافہ پہلے سے نسبتاً زیادہ کیا گیا ہے یعنی محصول درآمد کو یکم اپریل سنہ ۱۹۱۸ع سے فی سیر ۱۴ روپیہ سے بڑھا کر ۱۸ روپیہ کردیا گیا ہے۔

اب چرس افیون سے بہت سستی ہے- یہ بات کہ پنجاب میں چرس کے محصول کا اضافہ تا حال غایت حد تک نہیں پہونچا اس امر سے ظاہر ہے کہ بمبئی میں گورنمنٹ نے گذشتہ سال چرس کے محصول کو ۲۰ روپیہ فی سیر سے ۳۰ روپیہ فی سیر تک بڑھا دیا ہے۔

اس سوال کے متعلق کہ آیا پنجاب میں اتنا بڑا اضافہ کرنا ممکن ہوگا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر چاہتے ہیں کہ آئندہ سال جبکہ موجودہ اضافہ کا اثر معلوم ہوجائیگا صاحبان فنانشل کمشنر بہادر اپنی رائے ظاہر کریں۔

۸- یہ تسلی بخش امر ہے کہ سال زیر رپورٹ کے دوران میں جرائم آبکاری کی تعداد میں نمایاں تخفیف ہوئی ہے اور شاید سزایاب شدہ اشخاص کا تناسب گرفتار شدہ اشخاص کے مقابلہ میں اور بھی زیادہ ہوتا اگر ان مقدمات کی بھی تجویز کی جاتی جن میں ملزموں پر مقدمہ چلانے کی بجائے ان کو فوج میں بھرتی ہونے کی اجازت دیدی گئی۔ نا جائز کشید شراب کے معاملہ میں پنجاب کے وسطی اضلاع کا بدستور اول نمبر پر ہیں۔

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صاحبان فنانشل کمشنر بہادر کی اس رائے سے متفق ہیں کہ مخبروں کو زیادہ فیاضانہ انعامات دینے چاہئیں اور چونکہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض افسران ضلع جن مخبری کے لئے بدستور ناکافی انعامات دے رہے ہیں اس واسطے اسحاورہ میں خاص ہدایت جاری کرنی چاہئے۔ دیسی ریاستوں سے شراب کی خفیہ برآمد کے اب کم ہوجانے کی اُمید ہے کہ کیونکہ اب ان میں سے بہت سی ریاستوں نے اپنا محصول کشید شراب فی گیلن ۹ روپیہ ۴ آنہ تک بڑھا دینا منظور کرلیا ہے۔ لیکن افیون کی نا جائز تجارت بدستور ترقی پر ہے اور عراق عرب کی تجارت کھل جانے سے بظاہر افیون کی نا جائز خرید و فروخت کے لئے ایک جدید موقع پیدا ہوگیا ہے۔ ان حالات میں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس رائے سے متفق ہیں کہ خاص انسدادی تدابیر جاری رہنی چاہئیں۔

۹- خاتمہ پر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر مسٹر میناری کا متواتر تین سال تک صوبہ کی آبکاری کے قابلانہ و کارگر انتظام کے بدلے اور مسٹر ہملیکس کا ان کی دلچسپ رپورٹ کے بدلے شکریہ ادا کرنا چاہئے ہیں۔ نیز جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے شکریہ کے مستحق وہ سرکاری و غیر سرکاری اصحاب بھی ہیں جنکا ذکر رپورٹ کے ضمیمہ الف اور فقرہ ۵۳ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ بذات خود قریباً ایک مہینہ دیر سے موصول ہوئی ہے اور اوس کے ساتھہ فہرست مضامین بھی موجود نہیں۔ اُمید ہے کہ ان ہردو نقائص کی آئندہ سالوں میں اصلاح کردی جائیگی۔ نا جائز کشید شراب کے متعلق خاص رپورٹ بھی آبکاری کی رپورٹ کے ہمراہ ارسال کرنی چاہئے تاکہ دونوں کا ایک ساتھہ تبصرہ کیا جاسکے۔

حکم—حکم ہوا کہ آرائے مذکور پنجاب گزٹ میں شائع کی جائیں اور وہ صاحبان فنانشل کمشنر بہادر اور صاحب انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو ارسال کی جائیں نیز یہہ کہ وہ رپورٹ کی نقول کے ہمراہ گورنمنٹ ہند کے صیغہ تجارت و صنعت و حرفت میں ارسال کی جائیں۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب
دستخط- ار ایف لمسڈن
فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

معدلت گستری دیوانی پنجاب کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ع کا ریویو-

احکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ جوم (جوڈیشل)-

نمبر ۵۵۱۳- ایس- جوڈیشل مورخہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع- معدلت گستری دیوانی پنجاب کے انتظام کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ ع ملاحظہ سے گذری-

آرائے—دائر شدہ نالشات کی مجموعی تعداد میں زائد از ۲ فیصدی کی کمی جو کوائف سنہ ۱۹۱۶ ع کا تسلی بخش خواص تھی موجودہ سال کے دوران میں قائم نہیں رہی سال زیر رپورٹ کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ نالشات کی تعداد ۴ فیصدی کے قریب بڑھکر قریب ۲۰۳۰۰۰ ہوگئی ہے- سابقہ ۱۵ سالوں کی اوسط ۱۹۳۰۰۰ کے قریب رہی ہے- آنریبل جج صاحبان نے صوبہ کے مختلف حصص میں متدائرہ نالشات کی تعداد میں کمی و بیشی کے مختلف اسباب بیان کئے ہیں- ان میں سے کسی ایک کے اثر کا بھی صحت کے ساتھہ اندازہ لگانا یا ان میں سے ایک کو دوسرے کے مقابلہ میں وزن کرنا نا ممکن ہے- پس ایک طرف تو فوج میں بھرتی کی سرگرمی کے باعث قرضخواہ رنگروٹوں کی روانگی سے پہلے اپنے دعاوی پیش کرنے میں شاید عجلت کرتے ہیں برخلاف اس کے دوسری طرف جنگ پر گئے ہوئے اشخاص پر نالش دائر نہیں ہوسکتی- سب سے بڑی بیشی (۳۲۳۸) کی رپورٹ ضلع مظفرگڑھ سے موصول ہوئی ہے اور اس کی وجہ بیان کرنی بہت مشکل ہے

کیونکہ ضلع مذکور بھرتی کے معاملہ میں صوبہ کا بہترین ضلع ہے اور ساتھ اس کے ملحقہ اور بہت سب صورتوں میں ہمچو قسم کے اضلاع جھنگ و ملتان اور منٹگمری میں نالشات کی تعداد میں بڑی کمی ہوئی ہے - اوس دور افتادہ علاقہ میں جنگ کی وجہ سے قرضخواہوں کا اضطراب اور قرضداروں کا مقابلتاً افلاس اغلباً اس زیادتی کی جزوی وجوہات ہیں لیکن اس معاملہ کے متعلق معائنہ کنندہ جج آئندہ موسم سرما کے دوران میں زیادہ پورے طور پر تحقیقات کرینگے۔

۲- دائر شدہ نالشات کی بیشی کا زیادہ تر حصہ ایسی نالشات میں جو روپیہ جائداد منقولہ کے متعلق ہیں اور اسی قسم کی نالشات میں ۴۳۰۳ کا اضافہ ہوا ہے اس میں سے ۳۸۳۷ نالشات سے بیشی ظاہر ہوتی ہے جو ساہوکاروں و دوکانداروں نے زراعت پیشہ اشخاص کے برخلاف دائر کی ہیں- رپورٹ میں مختلف اضلاع کے باہمی قابل ذکر تفاوت کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے- پس گوجرانوالہ و گورداسپور اور ڈیرہ غازیخان میں کل تعداد کے مقابلہ میں ایسی نالشات کی فیصدی علی الترتیب ۵۸ و ۵۷ اور ۵۶ ہے حالانکہ لاہور و لدھیانہ میں یہہ فیصدی صرف ۱۹ و ۱۷ ہے ان اختلافات کی وجوہات صریحاً تاریکی میں ہیں اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر جج معائنہ کنندہ کی تحقیقات کے نتیجہ کا دلچسپی کے ساتھہ انتظار کرینگے۔

۳- ایک اور قابل ذکر بیشی اون نالشات میں ہوئی ہے جو حق شفع کے ثابت کرنے کیلئے دائر ہوئیں اور جن میں سنہ ۱۹۱۲ع سے تخفیف کے نمایاں آثار ظاہر ہونے کے بعد قریباً ۱۳ فیصدی کا اضافہ ہوگیا ہے- جیسا کہ رپورٹ میں ظاہر کیا گیا ہے ممکن ہے کہ اس بیشی کی وجہ وہ بڑی بڑی رقوم ہوں جو ہندوستانی افواج کی تنخواہ و پنشن کی بابت صوبہ ہذا میں آئی ہیں اور جن کی مدد سے بیش از بیش تعداد میں اراضیات خریدی گئی ہیں اور شفع کی نالشات دائر ہوئی ہیں -لیکن یہہ وجہ سنہ ۱۹۱۶ع میں بھی کسی حد تک ضرور موجود ہوگی جبکہ اس قسم کی نالشات میں بڑی کمی ہوگئی تھی اور ان ناجائز کارروائیوں کے لحاظ سے جو قانون شفع کی آڑ میں کیجاتی ہیں اور جنکا آنریبل جج صاحبان اکثر ذکر کرتے رہے ہیں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر موجودہ بیشی کو کسی قدر تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حق شفع کو اون قصبات کے نواح میں منسوخ یا ترمیم کرنے کے متعلق زیر دفعہ ۸ (۲) ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۹۱۳ع کارروائی کی گئی ہے جہاں یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا استعمال تجارتی و صنعتی ترقی کے راستہ میں ناواجب طور پر خارج ہوتا ہے یا حفظان صحت کے حق میں مضرت رساں ہے- امرتسر کے متصل اراضی میں حق شفع کو منسوخ کرنے کے متعلقہ تجویز کو جسکا ریویو سال گذشتہ کے فقرہ ۷ میں ذکر ہے کو منظور کر لیا گیا ہے اور اسکے متعلق ایک اشتہار جاری کردیا گیا ہے -

۴- نالشات متعلقہ شادی میں کمی ہوئی ہے بالخصوص تنسیخ نکاح کی نالشات میں تخفیف ہوئی ہے لیکن اعداد تا حال زیادہ ہیں اور یہہ تجویز زیر غور ہے کہ ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے کی دفعہ ۲۰ تحتی دفعہ (۲) (ل) کے ذریعہ شادیوں کی اختیاری رجسٹری کے طریق کو مناسب قانونی بنیادوں پر قائم کرکے اوسکو باقاعدہ بنا دیا جائے اور دفعہ ۳۴ کو ترمیم کر کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو شادیوں کی رجسٹری کی بابت فیس اخذ کرنے کا اختیار دیا جائے- گذشتہ سال کے روئداد میں اس رواج کی طرف توجہ دلائی گئی تھی جسکا ذکر ڈسٹرکٹ جج ڈلہل پور نے کیا تھا اور جس کے مطابق کوئی عورت جو اپنے خاوند سے خوش نہ ہو عیسائی مذہب اختیار کر لینے کی بناء پر تنسیخ نکاح کی نالش کر دیتی ہے اور یہہ بھی خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ ایسی صورتوں میں- مجوزہ تبدیلی مذہب اکثر حقیقی کی بجائے فرضی ہوتی ہے- تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ صورت معاملہ ایسی ہی ہے- "تبدیل مذہب" کرنیوالی جملہ عورتیں مسلمان تھیں اور وہ زیادہ تر اون دو دیسی عیسائیوں کی ترغیب سے مذہب تبدیل کرتی تھیں جن کا کسی مسلمہ چرچ سے تعلق نہ تھا اور جنکو اغلباً روپیہ کے لالچ نے اس بات پر آمادہ کیا تھا- یہہ تسلی بخش امر ہے کہ ان میں سے اکثر مقدمات کے خارج کر دینے اور تبدیل مذہب کی درخواستوں کو ناقابل اعتبار سمجھنے کے باعث تنسیخ نکاح کی نالشات کی تعداد میں کمی ہوگئی ہے۔

۵ - درخواست ہائے زیر ایکٹ گارڈین و وارڈس نمبر ۸ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ ع ۱۰ فیصدی کی کمی ہوئی ہے۔ حال کی اون ہدایتوں کی وجہ سے مزید کمی ہونے کی توقع ہے جو ایسی درخواستوں کے خارج کر دیئے کے خیال سے چیف کورٹ نے جاری کی ہیں جن میں معاملہ متعلقہ چھوٹی سی ہو یا جن میں (جیسا کہ اکثر واقع ہوتا ہے) درخواست نابالغ کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ درخواست کنندہ کے فائدہ کے لئے کی جاتی ہے۔

۶ - زیر ایکٹ نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۹۰۷ ع دیوالیہ قرار دئے جانے کے متعلق درخواستوں کی تعداد کی مسلسل بیشی ابھی تک تھمنے میں نہیں آئی اور عرضیوں کی تعداد بڑھکر ۲۹۷۶ یا سنہ ۱۹۱۴ع کی تعداد سے دو چند سے زیادہ ہو گئی ہے۔ یہ ایک بدیہی امر ہے کہ درخواستوں کی بہت بڑی تعداد معقول وجہ کے بغیر گذرانی جاتی ہے اور کہ بعض اضلاع کے زراعت پیشہ اشخاص کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ ایکٹ مذکور کی رو سے بد دیانت قرضداروں کو اپنے قانونی ذمہ واریوں سے گریز کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ لیکن ایکٹ مذکور کے انسدادی احکام کو سختی سے استعمال کر کے ایسی فریب آمیز درخواستوں کو کم کرنے کیلئے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے اور اوس ترمیمی قانون کے پاس ہونے تک جو ہندوستانی کونسل واضع آئین و قوانین میں حال میں پیش ہو چکا ہے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اعتماد ہے کہ اون زبردست تدابیر کو جو سنہ ۱۹۱۴ ع میں جھنگ میں اور سال زیر رپورٹ میں گوجرانوالہ میں عمل میں لائی گئی ہیں موقع پیش آنے پر صوبہ کے دیگر اضلاع میں بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔

۷ - متدائرہ نالشات کی اوسط مالیت ۱۸۰ روپیہ سے بڑھکر ۱۹۶ روپیہ ہو گئی ہے جو اگرچہ سنہ ۱۹۱۴ ع کے غیر معمولی اعداد سے بہت ہی کم ہے مگر سنین سنہ ۱۹۱۳ ع، سنہ ۱۹۱۵ ع و سنہ ۱۹۱۶ع کی اوسط سے زائد از ۸ فیصدی زیادہ ہے۔ ۵۰ روپیہ سے کم مالیت کی نالشات کی تعداد میں کمی ہونے کا مسلسل میلان پایا جاتا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر آنریبل جج صاحبان کے ساتھہ اس بارہ میں متفق ہیں کہ کم از کم جہاں تک اس سے اعتبار کی توسیع ظاہر ہوتی ہے یہہ صوبہ کی روز افزوں حالت کا سچا مرقع ہے۔ قرضوں و مالیتوں کی عام بیشی بھی ایک کارگر سبب ہے اور اراضی کی بوسعت رو بہ ترقی مالیت میں بھی اقتصادی خوشحالی کی زبردست شہادت پائی جاتی ہے۔

۸ - دائر شدہ نالشات کی بیش از بیش تعداد کی وجہ سے زیر تجویز مقدمات کی تعداد میں ۱۲۲۴ کا اضافہ ہو گیا ہے لیکن ابتدائی فیصل شدہ نالشات کی تعداد سال ما سبق کی تعداد سے ۹۸۷۵ زیادہ ہے بد قسمتی سے مقدمات کی اوسط میعاد فیصلہ میں پھر اضافہ ہو گیا ہے اور اب وہ متنازعہ مقدمات کی صورت میں ۸۰ اور غیر متنازعہ مقدمات کی صورت میں ۴۰ دن ہے۔ یہہ اعداد بلا شبہہ بہت سے دیگر صوبجات کے اعداد کے مقابلہ میں بہت اچھے ہیں لیکن جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو معلوم ہوتا ہے کہ صوبجات متحدہ کے ہمچو قسم کے اعداد جسکے حالات غالبا پنجاب کے حالات کے بہت مشابہ ہیں متنازعہ مقدمات کی صورت میں ۵۰ دن اور غیر متنازعہ مقدمات کی صورت میں ۳۷ دن ہیں۔

لہذا جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہ دیکھکر خوش ہیں کہ آنریبل جج صاحبان قانون کی زبان زد تاخیر کو کم کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ سال زیر رپورٹ کے دوران میں ایڈیشنل جج نے ۲۰ اضلاع کے ۹ سب ڈویژنوں کے صدر مقامات کی عدالتوں کا معائنہ کیا اور ایک چٹھی کے ذریعہ جو ان معائنوں کے نتائج پر مبنی ہے غیر ضروری و طویل عرصوں کے لئے مقدمات کے ملتوی کرنیکی سخت ممانعت کیگئی ہے اور جیسا کہ گذشتہ سال کے ریویو میں مشورہ دیا گیا تھا ماتحت عدالتوں کے نام یہہ ہدایات بھی جاری کی گئی ہیں کہ اونکے لئے مسلمہ رپورٹوں کے سوائے باقی رپورٹوں کا منگانا لازمی نہیں ہے ڈسٹرکٹ ججوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اون ماتحت ججوں اور منصفوں کی عدالتوں کا معائنہ کیا کریں جنکا معائنہ کنندہ جج نے نہ دیکھا ہو اور ہر سال ماہ مئی کی پہلی تاریخ تک اپنی رپورٹ چیف کورٹ میں بھیج دیا کریں تجاویز ہذا اور دیگر تدابیر کی بدولت مثلاً عدالتی احکام کی تعمیل کے طریقوں کی اصلاح ہوجانے سے امید ہے

کہ ابتدائی نالشات کے فیصلہ کی میعاد میں خاصی تخفیف ہو جائیگی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کیلئے یہہ تسلی بخش امر ہے کہ آنریبل جج صاحبان کے استفسار کے جواب میں ایوان تجارت پنجاب نے رپورٹ کی ہے کہ لاہور و امرتسر میں تحقیقات کر گئی ہے لیکن کسی تجارتی مقدمہ کے تصفیہ میں تاخیر ہونے کے متعلق کوئی شکایات آشکارا نہیں ہوئی-

عدالت عالیہ اپیل میں اپیلون کی اوسط میعاد فیصلہ ۱۳۶ ایام سے کم ہوکر ۱۲۷ ایام رہ گئی اور یہہ تسلی بخش کمی ہے۔ خود چیف کورٹ میں کام کی زیادتی میں تخفیف ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی-اگرچہ ملتوی اپیلات کی تعداد ۳۰۳۹ سے کم ہوکر ۲۸۵۰ رہ گئی مگر زیر تجویز اپیلات کی تعداد ۲۰۳۴ سے بڑھکر ۲۳۳۴ ہوگئی اور پہلی یا دوسری اپیل کو ڈویژنل بنچ کے روبرو سماعت کی غرض سے پیش ہونے میں قریباً تین سال لگتے ہیں۔ زیر تجویز مقدمات کی اس بیشی کی وجہ زیادہ تر وہ خاص حالات ہیں جنکا ذکر رپورٹ کے فقرہ ۲۶ میں کیا گیا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر مطمئن ہیں کہ آنریبل جج صاحبان نے اپنے بھاری و ذمہ واری کے کام کے دوش بدوش چلنے کے لئے جملہ ممکن کوششیں کی ہیں-

۹- عدالت گستری کے نظم ونسق کی کامیابی یا ناکامیابی کا اندازہ لگانے کے سب سے ضروری تین معیار حسب ذیل ہیں - مقدمات کا بر وقت تصفیہ و قانون اور واقعات کی درست تعبیر اور صادرہ ڈگریات کی مناسب تعمیل - بالفاظ دیگر داد گستری بسرعت و یقینی اور موثر ہونی چاہئے - اگرچہ تعمیل کے معاملہ میں کچھہ بہت بہتری کی گنجائش ہے مگر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کا خیال ہے کہ تعبیر کے معاملہ میں صوبہ کی عدالتون نے اعلے معیار کو قائم رکھا ہے - سال زیر رپورٹ میں ۷۰ و ۷ فیصدی ابتدائی نالشات کا یا تو بغیر تجویز کے فیصلہ کر دیا گیا یا ان میں کوئی مقابلہ نہیں کیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگ اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ کسی مقدمہ میں کسی معقول وجہ کے بغیر جھگڑا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں قریباً ۹۰۰۰۰ مقدمات مقابلہ کے بعد فیصل ہوئے اور اپیلین تعداد مذکور کے ایک ثلث سے کم دائر ہوئیں - ان اپیلون میں سے ۹ میں سے دو کلاً اور ۹ میں سے ایک جزواً کامیاب ہوئی - کیونکہ پنجابی بآسانی جھگڑالو ہو گئے ہیں اور وہ بسہولت اپیلین دائر کر سکتے ہیں اس لئے ان نتائج سے عدالت ہائے ابتدائی بالخصوص منصفون کی عدالتون کی (جہان ۷۳ فیصدی ابتدائی مقدمات فیصل ہوتے ہیں) روز افزون استعداد کی داد ملتی ہے-

۱۰- صادرہ ڈگریات کے موثر ہونے کے متعلق واضح رہے کہ اجراء کی کارروائی کے متعلق اعداد مندرجہ رپورٹ بذات خود بہت حوصلہ افزا نہیں ہیں -اجراء کی کل ۷۱۰۰۰ درخواستون میں سے ۳۷۱۷۵ میں پوری تعمیل ہوئی اور ۲۸۵۲۰ میں جزوی اور ۱۰۹۷۶ درخواستون میں کلاً ناکامی ہوئی -ان اعداد کا سنہ ۱۹۱۶ء کے اعداد سے کوئی قابل ذکر اختلاف ظاہر نہیں ہوتا لیکن یہ واضح رہے کہ ان درخواستون کی وجہ سے کثیر التعداد ڈگریون کا فیصلہ بلاشبہ عدالت سے باہر ہوا ہوگا- جسکی تصدیق عدالت میں نہین ہوئی اور باقی درخواستین صرف ڈگری کی میعاد کو قائم رکھنے کے واسطے دائر کیگئی ہونگی -عام طور پر یہہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر ڈگریات غیر موثر ہون تو لوگ صرف خالی فتح حاصل کرنے کی غرض سے عدالتون میں اس طرح دوڑے نہ آتے جس طرح کہ وہ اب آتے ہیں-

۱۱- جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ بنکون کے حساب کے تصفیہ کے کام کو جلدی ختم کرنے کے متعلق ہدایات جاری کی گئی ہیں اور کہ ایسے معاملہ کی طرف اب خاص توجہ مبذول کی جا رہی ہے- جو اس وقت خاص اہمیت رکھتا ہے -ان ۳۸ بنکون و کمپنیون میں سے جن کے حساب کا تصفیہ دیوانی سرکار کی طرف سے ایک عدالت کی زیر نگرانی ہو رہی ہے- جزو غالب کا کام ایک ڈسٹرکٹ جج کے سپرد ہے جنکا صدر مقام لاہور میں ہے اور پیپلز بنک و امرتسر بنک کے تصفیہ کا کام چیف کورٹ میں منتقل کر دیا گیا ہے-

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو ان مشکلات کا پورے طور پر اعتراف ہے- جنکا ماتحت عدالتون کو اس قسم کے کام کا عام طور پر تجربہ نہ ہونے اور عدالتون کو امداد دینے کے لئے تجربہ کار و مستند لیکوئیڈیٹرون

(پڑتال کرنے والوں) کی کافی تعداد دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا ہے۔لیکن اُمید ہے کہ جوں جوں ان بلکوں کے مقدمات جو چند سال پیشتر ہوئے تھے۔فیصل ہوتے جائینگے۔تصفیہ حساب کا کام کم ہوتا جائیگا اور اوسکو فی الحال قابل استفادہ عملہ فیصل کرنے کے قابل ہو جائیگا۔

۱۲—جب سے یہہ عام طور پر معلوم ہوگیا ہے کہ پنچایتوں کو اون مقدمات کو جو ایک فریق کی طرف سے اون کے موجود کئے گئے ہوں۔دوسرے فریق کی رضامندی کے بغیر فیصل کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔تب سے ایکٹ پنچایت اون چند ایک اضلاع میں بھی کالعدم ہو گیا ہے۔جن میں اس نے مقبول عام ہونے کے کچھہ آثار ظاہر کئے تھے۔جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نتائج برآمدہ کا ملاحظہ کرنے کے بعد گذشتہ سال کے ریویو میں بادل نا خواستہ اس نتیجہ پر پہونچے تھے کہ ایکٹ مذکور بہیئت موجودہ محض اس وجہ سے ناکام ثابت ہوا ہے کہ فریقین کی رضامندی لازمی ہے۔اور اس تجویز کے متعلق آنریبل جج صاحبان سے مشورہ لیا گیا تھا کہ آیا پنچایتوں کی جگہ دو آنریری سول ججوں کی بنچیں مقرر کردی جائیں جن کو منصف درجہ سوم کے اختیارات حاصل ہوں اور جو اپنا اجلاس تحصیل کے صدر مقام میں کیا کریں اور اون کو منصف کی مداخلت کے بغیر عرضی دعوں کے براہ راست وصول و فیصل کرنے کا اختیار حاصل ہو۔لیکن آنریبل جج صاحبان کی یہہ رائے ہے کہ اس تجویز کے لئے ابھی وقت نہیں آیا اور اون کا خیال ہے کہ پنچایت ایکٹ کو منسوخ کردینا چاہئے۔ آنریبل جج صاحبان نے کام جاری رکھنے کا صحیح طریق ظاہر نہیں کیا۔پنچایت ایکٹ کا اصول بلا شبہ صحیح ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی رائے میں محض پہلے تجربہ میں ناکامی کے باعث اصول کو ہی ترک نہیں کردینا چاہئے۔لہذا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی رائے ہے کہ جب زیادہ ضروری مصروفیتیں اجازت دیں تو اس مشکل کا کوئی تسلی بخش حل دریافت کرنے کی کوشش کرنے کی غرض سے آئندہ موسم کے دوران میں کونسل واضع آئین و قوانین صوبہ کے ممبروں کی ایک کمیٹی منضبط کی جائے۔

۱۳—سنہ ۱۹۱۶ع میں چار اضلاع میں تجربہ کے طور پر خاص قانونگو مقرر کئے گئے تھے جنکا کام یہہ تھا کہ مقدمات اراضی میں تنقیح طلب امور کے متعلقہ کاغذات مال میں سے عدالتوں کے عندالحکم خلاصے تیار کرائیں — یہہ خاص قانونگو ان خلاصوں کو عدالتوں میں پیش کرکے اون کی صحت کے متعلق تصدیق کرتے ہیں اور ضروری سوالات کا جواب دینے کی غرض سے اصلی کاغذات بھی ساتھہ لاتے ہیں۔ یہہ تجربہ جس سے مقدمات زیادہ درست طور پر سمجھہ میں آتے اور زیادہ سرعت کے ساتھہ فیصل ہوتے ہیں کامیاب ثابت ہوا ہے اور شملہ کے سوائے باقی ہر ایک ضلع میں ایک ایسا خاص قانونگو ملازم رکھنے کی منظوری دیدی گئی ہے ـ صاحب فنانشل کمشنر نے صاحبان ڈپٹی کمشنر کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایک سال گذرنے کے بعد نتائج برآمدہ کی رپورٹ ارسال کریں اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہونگے اگر آنریبل جج صاحبان بھی طریق مذکور کی عام کارروائی کے مزید تجربہ کے بعد اپنی آراء سے مطلع کرینگے۔

۱۴—یہہ صاف ظاہر ہے کہ جنگ کی مصروفیتوں کے با وجود صوبہ ہذا کی معدلت گستری دیوانی کا انتظام مستعدی کے ساتھہ قائم رکھا جا رہا ہے اور آنریبل جج صاحبان اوسکی گہری و متواتر نگرانی کر رہے ہیں جناب ممدوح آنریبل جج صاحبان کا اون کی دلچسپ رپورٹ کے بدلے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

حکم—حکم ہوا کہ ریویو مذکور آنریبل جج صاحبان کی اطلاع کے لئے رجسٹرار چیف کورٹ کو ارسال کیا جائے نیز حکم ہوا کہ رپورٹ ریویو گورنمنٹ ہند کے صیغہ ہوم میں ارسال کیا جائے اور کہ ریویو گورنمنٹ گزٹ پنجاب میں شائع کیا جائے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب۔
دستخط—ایچ۔ڈی کریک
ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۱۴۲۶—سی سی—۵۱۰—۲۲—۱۱—۱۹۱۸—سپر سنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۴۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۸] لاہور — ۲۹ نومبر (مجریہ ۶ دسمبر) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۳۶

حصہ دویم

عام

اقوام جرائم پیشہ کے انتظام کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ ع مرتبہ صاحب ڈپٹی کمشنر — اقوام جرائم پیشہ کا ریویو -

نمبر ۵۳۵۵ - ایس (ہوم - - پولیس) — مقام شملہ - مورخہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ ع

منجانب — آنریبل مسٹر ایچ - ڈی - کریک - آئی - سی - ایس - ریونیو سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب -

بنام — انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب -

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپکی چٹھی نمبری ۶۳ - ایس - مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۱۸ ع کی موصولی کی اطلاع دوں جس کے ہمراہ اقوام جرائم پیشہ کے انتظام کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ ع مرتبہ صاحب ڈپٹی کمشنر اقوام جرائم پیشہ ارسال کی گئی ہے اور آپ کو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے مندرجہ ذیل آراء سے مطلع کروں -

۲ — اس رپورٹ میں جو اپنی قسم کی پہلی رپورٹ ہے معاشرتی اصلاح کے اوس اہم ترین تجربہ کی دلچسپ اور جامع کیفیت درج ہے جو پنجاب میں عمل میں لایا گیا ہے - اقوام جرائم پیشہ کی اصلاح کے سلسلہ کو ۲۰۰۰ [illegible] -

سنہ ۱۹۱۶ ع کے اختتام تک فقط ایک پولیس کا معاملہ خیال کیا جاتا تھا اور اس کو نظم و نسق پولیس کے معمولی روز مرہ کام کا ایک حصہ سمجھا جاتا تھا مگر اس حیثیت میں بھی اس کا بری طرح تدارک کیا جاتا تھا کیونکہ رجسٹری کی عدم موجودگی میں زیادہ جرائم پیشہ اقوام کے آوارہ گرد ہونے پر پولیس کی نگرانی کارگر و موثر نہیں ہوتی تھی اور ہر ایک پولیس کا عہدہ دار اس بات کا سخت خواہشمند ہوتا تھا کہ گروہ ہائے مذکور اوس کے علاقہ سے ملحقہ تھانہ کے علاقہ میں چلے جائیں۔قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو انکشاف جرم پر سخت سزائیں دی جاتی تھیں لیکن اقوام مذکور کے اون افراد کو اصلاح کے بہت کم مواقع دیے جاتے تھے جو فی الواقع دیانتداری کی زندگی بسر کرنا چاہتے تھے۔اون مختلف علاقہ جات پر غور و خوض کرنے کے لئے کوئی مرکزی ایجنسی قائم نہیں تھی جو بحیثیت محافظ خلائق حکومت وقت اور اون اقوام کے ۱۲۵۰۰۰ یا ۱۵۰۰۰۰ افراد کے درمیان لازمی طور پر پیدا ہونے چاہئیں جنہوں نے اپنی وراثت و روایات کی رو سے اور بہت سی صورتوں میں اپنی عملی زندگی سے دنیا کو اپنا قدرتی شکار تصور کرنا سیکھا ہوا ہے۔

۳ لیکن سال سنہ ۱۹۱۷ ع میں طریق مذکور میں مکمل تبدیلی عمل میں آئی — اور جہاں ایک طرف رجسٹری اور نظر بندی کی تجویز مکمل طور پر اختیار کی گئی تھی وہاں دوسری طرف بتدریج اصلاح و آبادی کی باقاعدہ پالیسی بھی جاری کی گئی صاحب سکریٹری آف سٹیٹ (وزیر ہند) کی منظوری سے بہت سی اصلاحی و صنعتی اور زرعی بستیاں کھولی گئیں اور اون کے قیام و کارگذاری کی نگرانی کے لئے اور نیز اقوام مذکور کے متعلقہ جملہ معاملات پر افسران ضلع و محکمہ پولیس کو مشورات دینے کے لئے بسر کردگی رائے بہادر پنڈت ہری کشن صاحب کول ایک مرکزی ایجنسی قائم کی گئی۔رپورٹ زیر ریویو میں جدید پالیسی کی ابتدا کا بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے اور اوس سے اوس کامیابی کی کافی شہادت ملتی ہے جو اس وقت تک پالیسی مذکور میں حاصل ہوئی ہے۔رپورٹ کے فقرہ ۳ میں پالیسی ہذا کے اون عام اصولوں کا مجمل ذکر کیا گیا ہے جو کمیٹی نے سنہ ۱۹۱۳ ع میں وضع کئے تھے اور اون کو برابر مد نظر رکھا جاتا رہا ہے۔

۴—اون آوارہ گرد گروہوں کو قابو میں لانے کے لئے افراد کی تعداد صوبجات متحدہ و راجپوتانہ جرائم پیشہ لوگوں کے پنجاب میں آجانے کے باعث حال میں بہت بڑھ گئی تھی۔ جنوری سنہ ۱۹۱۷ ع میں ایسے جملہ گروہوں کی جدید رجسٹری عمل میں لائی گئی اور زیر ایکٹ سنہ ۱۹۱۱ ع اشتہارات شایع کرکے ہر ایک کی نقل و حرکت کو اوسی تھانہ کی حدود کے اندر محدود کر دیا گیا جس میں وہ رجسٹری کے وقت موجود تھا یہ کام پوری کامیابی کے ساتھ عمل میں لایا گیا خانہ بدوش گروہوں کے تقریباً ۱۱۰۰۰ بالغ مرد درج رجسٹر کئے گئے اور خیال کیا جاتا ہے کہ خال خال اشخاص ہی اس کارروائی کی زد سے بچ سکے ہونگے اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ آبادی کے اس طبقہ پر گورنمنٹ کا قابو اور بھی مضبوط ہو گیا ہے اور رپورٹ کے فقرات ۱۶ و ۱۸ میں مندرجہ اعداد سے اس بارہ میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ جدید عاید کردہ قیود کی وجہ سے بھی صوبہ ہذا میں جانوران کے خلاف جرایم میں خاصی کمی ہوگئی ہے۔

۵—سال زیر ریویو میں ذرا آگے چل کر آباد شدہ اقوام کے متعلق اسی قسم کی تدابیر اختیار کی گئیں پرانے رجسٹروں کی جن میں بہت سے ادھورے یا نا مکمل تھے نظر ثانی کی گئی اور زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۹۱۱ ع درج رجسٹر شدہ اشخاص کی نقل و حرکت کو محدود کرنے کے متعلق بہت سے اشتہارات شایع کئے گئے آباد شدہ اقوام کے قریباً ۲۳۰۰۰ مرد جو پرانے رجسٹروں میں درج شدہ تعداد سے دو چند کے قریب ہیں درج رجسٹر کئے گئے اور درج رجسٹر شدہ لوگوں میں سے ۸۲۰ کے سوائے سب کی نقل و حرکت محدود کردی گئی۔اون کی نقل و حرکت کو عام طور پر اون مواضعات تک محدود کیا گیا جہاں وہ رہائش پذیر تھے۔ساتھ ہی اسکے جملہ رجسٹر شدہ اشخاص کی صاحب ڈپٹی کمشنر کی نگرانی میں باقاعدہ جماعت بندی کی گئی ناقابل اصلاح اشخاص کو تا حد امکان ڈیلی بستی واقع امرتسر میں بھیجدیا گیا اور کبھی کبھی جرم کا ارتکاب کرنے والے اشخاص کو جدید قائم شدہ صنعتی بستی میں سے کسی ایک میں بھیجدیا گیا چند ایک بہتر چال چلن والے اشخاص کو جن کے عمدہ آباد کار ہونے کی امید تھی اون کو زرعی بستیوں میں سے ایک میں بھیجدیا گیا جو اب نو آبادی لوئر باری دواب میں کھولی جا رہی ہیں۔اوس کل آبادی میں سے جس کا تخمینہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے ۱۰۰۰۰۰ و ۱۲۵۰۰۰ کے درمیان لگایا ہے مختلف بستیوں میں موجودہ

مرد و عورتوں ہر دو کی کل تعداد اب ۵۰۰ سے متجاوز ہے جو قالب کوانوں کی نقل و حرکت کی بندش معمولہ صدر کے احکام کے تابع اپنے گھروں میں ہی رہنے کی اجازت دی گئی ہے یا خاص خاص حالتوں میں اون کے ساتھہ اس سے بھی زیادہ نرم سلوک کیا گیا ہے یعنی اون کو مقررہ وقفوں پر تھانوں میں اپنی حاضری کی اطلاع دینے کا حکم دیا گیا ہے لیکن غیر حاضر اشخاص کی قلیل تعداد سے جو (۸ فی ۳۳ فی صد رجسٹر شدہ اشخاص کی کل تعداد میں سے صرف ۸۱۱ ہے) ظاہر ہوتا ہے کہ اب پولیس کی نگرانی کس درجہ کارگر ہے۔ اس امر کا احساس کہ شدید بد چلنی کی صداقت میں اون کو فی الفور تا دیبی بستی یا کسی صنعتی بستی میں بھیجدیا جائیگا اون اشخاص پر خوشگوار اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا جن کو نہایت نرم قسم کی قیود کے تابع نظر بند رکھا جاتا ہے۔

۶—قدیم و جدید ہر دو قسم کی مختلف بستیوں کی توضیح رپورٹ کے فقرہ ۱۰ و ۱۲ میں کی گئی ہے اور ہر ایک بستی کے کام کی نہایت ہی دلچسپ کیفیت فقرہ ۱۳ میں درج ہے اس وقت کلہم ۱۴ بستیاں موجود ہیں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو سال کے دوران میں دو اہم ترین بستیوں یعنی امرتسر کی تادیبی بستی و دھاریوال کی صنعتی بستی کو ایک سے زیادہ دفعہ ملاحظہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ یہ ہر دو بستیاں صاحب ڈپٹی کمشنر کے براہ راست انتظام میں ہیں اور کہ دھاریوال کی بستی ... سب سے زیادہ بڑی ہے۔ دونوں بستیوں میں خوفناک ابتدائی مشکلات کا سامنا ہوا اور ... جو ان بستیوں میں آباد ہوئے صفائی و شائستگی و تربیت کے ابتدائی خیالات کی تعلیم دینے کیلئے عملہ نگران کو اعلےٰ درجہ کی فراست و استقلال سے کام لینا پڑا حالانکہ امرتسر کی تادیبی بستی میں وہاں کے باشندوں کیلئے ملکا اور خاصہ معاوضہ بخش کام مہیا کیا گیا مگر ایک گروہ اوس وقت تک مزدوری کرنے سے انکار کرتا رہا جبتک کہ مگر مچھہ کا گرفتہ جو وہ گئی ہیں اپنے ہمراہ لائے تھے ختم نہ ہو گیا ان مشکلات کے کامیابی کے ساتھہ رفع ہو جانے کے بعد بھی دونوں بستیوں کو گذشتہ موسم خزاں کی مضر صحت حالات کی وجہ سے ہجوم میں تکلیف پائش آئی ملیریا و پیچش کے بار بار شدت سے پھوٹنے کے باعث ان جاہل و وہم پرست لوگوں میں ... اموات ہوت ہوہ گئی ان میں سے اکثر نہ صرف حفظان صحت کی نہایت ہی ابتدائی احتیاط طرز سے نابلد تھے بلکہ اونکو ولایتی ادویات سے بھی سخت نفرت تھی بچوں کی اموات کی شرح خصوصیت کے ساتھہ افسوسناک طور پر زیادہ تھی لیکن جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا اطمینان ہو گیا ہے کہ جب صورت حالات کی اہمیت اور اسکے انسداد کیلئے گورنمنٹ کی خواہش کا علم ہو گیا تو ان لوگوں کی صحت کیلئے جو کچھہ انسانی طاقت میں تھا وہ ہر طرح عمل میں لایا گیا اب طبی انتظامات مکمل کر دئے گئے ہیں اور اس سیلاب کے مکرر ظہور کے انسداد کے متعلق احتیاطیں عمل میں لائی گئی ہیں جو ہر دو بستیوں میں ملیریا کے نمودار ہونے کا ابتدائی سبب تھا۔ سال زیر رپورٹ کے ماہ فروری میں اپنے دوروں کے موقع پر سر مائیکل اوڈوائر بہادر امرتسر و دھاریوال کی ہر دو بستیوں کی صفائی و عام اصلاح کو دیکھکر حیران رہ گئے ان کے اکثر باشندوں کی خوراک و لباس اچھا معلوم ہوتا تھا اور بہت کم اشخاص سے شکایات سننے میں آئیں ان بستیوں کے مکانات بالخصوص دھاریوال کے مکانات بےفراخ و پر آسائش ہیں جہاں کار پرداز ان کار خانہ نے بستی کی سود و بہبود کے متعلق ہر ایک کام میں نمایاں دلچسپی لی ہے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دونوں جگہوں کے بچوں کے بشرہ پر ذکاوت و ہوشیاری کے آثار دیکھکر خصوصیت کے ساتھہ متاثر ہوئے ہیں۔جن میں سے اکثر بچوں نے دھاریوال کے کارخانہ میں مشینوں کے کام میں غیر متوقع صلاحیت ظاہر کی ہے۔اصلاح کا کام قدرتی طور پر بچوں کی نسبت بالغ اشخاص کی صورت میں کہیں زیادہ مشکل ہوتا ہے اور یہہ صاف ظاہر ہے کہ ان اقوام کو اون کے چوری مو روثی پیشہ سے بچانے کے لئے ہمیں سب سے زیادہ امید اونکی نوخیز نسل سے کرنی چاہئے۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی رائے ہے کہ والدین کی مخالفت کے باوجود دماغی و جسمانی ہر دو قسم کی ابتدائی تعلیم لازمی ہونی چاہئے اور دونوں کی قسم کی جملہ بستیوں میں خواہ وہ براہ راست انتظام میں ہوں یا اختیاری انجمنوں کی نگرانی میں زندگی کے تعلیمی پہلو کو فروغ دینے کے لئے ہر ایک کوشش عمل میں لانی چاہئے۔

۷—اون پانچ جدید بستیوں کو جو سال زیر رپورٹ کے اندر قائم کی گئی ہیں جاری کرنے اور لغو

سنہ ۱۹۱۸ ع میں قائم کردہ ۴ بستیوں کے کام کی وجہ سے صاحب ڈپٹی کمشنر اور اون کے عملہ کو بہت سی محنت اور وقت صرف کرنا پڑا اور اُنکا عملہ اِس کامیابی کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں جس کے ساتھہ اونہوں نے اس کام کو سر انجام دیا اِن بستیوں کے باشندوں کے عام طور پر ایک چلن رہنا و فراری کی مقابلتاً کم کوشش کرنا اور اونکی آمدنی میں مسلسل بیشی ہونی اس کامیابی کا ثبوت ہیں۔ صاحب ڈپٹی کمشنر کو چاھئے کہ وہ مختلف صنعتی جماعتوں کو جو بستیوں کے باشندوں کو ملازم رکھتی ہیں اس امر کی تاکید کریں کہ وہ اون کو معقول اُجرت دیا کریں - یہہ ضروری ہے کہ یہہ خیال عام طور پر ترقی نہ پکڑنے پائے کہ یہہ مزدور ارزاں اُجرت پر گورنمنٹ کی طرف سے مل سکتے ہیں اور مالک اون سے جیسا کام چاہیں لے سکتے ہیں پنجاب میں موجودہ حالات کے اندر ہر ایک شخص کو جو کام کرنے پر رضامند ہو خواہ مرد ہو یا عورت یا بچہ معقول اُجرت ملنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آنی چاھئے۔ وہ ہمدرد خلائق جماعتیں گورنمنٹ کی خاص شکریہ کی مستحق ہیں جنہوں نے ایک یا زیادہ بستیوں کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہوا ہے اور جس سے مراد مکتی فوج و احمدیہ انجمن اشاعت اسلام و هندو سبھا و آریہ سماج و دیو سماج و انجمن اسلامیہ و چیف خالصہ دیوان ہیں۔ یہہ تسلی بخش امر ہے کہ صوبہ هذا کے چار بڑے بڑے مذاہب یعنی عیسائیت و اسلام و هندو اور سکھہ مذہب کی نمایندہ جماعتیں اس فیاضانہ کام میں حصہ لے رہی ہیں اس بات کے علم سے کہ گورنمنٹ ان بستیوں کے انتظام کے جملہ جائز اخراجات پورا کرنیکے لئے تیار ہے ان جماعتوں کو بستیوں کی تعداد میں اضافہ ہونے پر اپنے کام کے دائرہ کو وسیع کرنیکی ترغیب ملنی چاھئے۔

۸—پالیسی مذکورہ فقرات ماسبق اختیار کرنے میں گورنمنٹ کو ایسے وقت میں بہت سا خرچ کرنا پڑا ہے جبکہ اون پر دیگر بڑے بڑے مطالبات کا بوجھہ بھی تھا۔ مالی سال مختتمہ ۳۱ مارچ گذشتہ کے دوران میں کل خرچ ۱۰۷۰۰۰ روپیہ کے قریب ہوا ہے اور کام کے بڑھنے کے ساتھہ اور بھی بھاری بیشی ہونے کی توقع ہے نقد امدادی تقریباً بالکل خفیف تھی لیکن بجا طور پر یہہ دعوے کیا جاسکتا ہے کہ خرچ شدہ روپیہ کا بالواسطہ ایک معقول معاوضہ مل گیا ہے۔ اقوام جرائم پیشہ کی سابق سے زیادہ نگرانی اور رہزنی سے بد ترین مجرموں کو بستیوں میں نظر بندی جرائم کی تخفیف مذکورہ فقرہ ۱۸ رپورٹ مذکور کا بڑا ایک خاص حد تک موجب ہے علاوہ ازیں اقوام مذکور کی اخلاقی اصلاح ہوگئی ہے جو اس امر سے ظاہر ہے کہ جو درج رجسٹر شدہ سزایافتہ اشخاص کی فیصدی ۸ و ۱۰ بابت سنہ ۱۹۱۶ء سے کم ہوکر سنہ ۱۹۱۷ء میں ۳ و ۲ رہ گئی ہے اگر یہہ اصلاح جاری رہی تو گورنمنٹ بہت جلد اپنے عمدہ نتائج کو دیکھنے کے قابل ہوجائیگی۔ مزید برآں صاحب ڈپٹی کمشنر اور اونکے جنرل اسسٹنٹ کی عملی دلچسپی کی وجہ سے مکتی فوج کو اقوام جرائم پیشہ میں سے ۱۰۰۰ رنگروٹ مل گئے ہیں۔ ان میں سے اکثر سپاہی و قرابینی ہیں کو رہا تو پخانہ میں بھرتی ہوئے ہیں لیکن انکی کثیر التعداد پیادہ پلٹنوں میں بھرتی ہوئی ہے اور اس وقت تک اونکے متعلق عمدہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں یہہ اُمید ہے کہ فوجی ملازمت کی خواہش ترقی پکڑ جائیگی۔ سوشل ترقی کے لئے اس سے زیادہ اور کوئی باعزت طریقہ نہیں ہوسکتا۔

۹—جو کانفرنس اوائل نومبر میں بمقام لاہور منعقد ہوئی تھی اوس میں پنجاب کی بڑی بڑی دیسی ریاستوں اور پنجاب سے ملحقہ ریاستوں کے نمائندے شامل ہوئے تھے اور اوسکی کارروائی سے اہم نتائج پیدا ہوئے ہیں - جملہ ریاستوں نے اس خیال کو تسلیم کر لیا ہے کہ اقوام جرائم پیشہ کے ساتھہ یکساں سلوک کرنا مناسب ہے اور اونہوں نے اون عام اصولوں پر عمل کرنا منظور کر لیا ہے جو پنجاب میں اختیار کئے گئے ہیں اس فیصلہ کا ایک نتیجہ یہہ ہونا چاھئے کہ یہہ خیال دور ہو جانا چاھئے کہ مفرورین بعض ریاستوں کے علاقوں میں پناہ گزین ہو جاتے ہیں جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس موقع میں دربار ہائے متعلقہ کا اپنے نمائندے کانفرنس مذکور میں بھیجنے اور اس بارہ میں تپاک کے ساتھہ امداد دینے کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۱۰—رپورٹ مذکور اوس کام کا نہایت ہی دلچسپ نوشتہ ہے جسپر یہہ جدید محکمہ بجا طور پر ناز کر سکتا ہے۔پنڈت ہری کشن صاحب کول کو اس محکمہ کا افسر اعلے اسلئے منتخب کیا گیا تھا کہ اونکو اقوام مذکور کے حالات کی خاص طور پر واقفیت تھی اور اصلاح کے متعلق اونکی فراست و محنت و سرگرمی کی بدولت ہی "جدید" پالیسی کامیابی کے ساتھہ جاری کی جا سکتی ہے۔اونکو خوش قسمتی سے ماتحت عہدہداران بھی اچھے مل گئے ہیں خصوصاً خان بہادر سردار لیاقت حیات خان صاحب اور اونکو آپ نے اور ٹامکنس صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل محکمہ تفتیش جرائم سے بھی قیمتی مشورہ و امداد ملی ہے۔جدید رجسٹر تیار کرنے اور نظر بندی کے احکام کو نافذ کرنے کے کام سے بہت سے اضلاع کی پولیس پر فالتو کام کا سخت بوجھ پڑا ہوگا اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اوس تعریف کو پڑھکر خوش ہوتے ہیں جو پنڈت ہری کشن صاحب کول نے پولیس کی اونکی سرگرم امداد کے متعلق کی ہے۔

دستخط—ایچ-ڈی کریک
چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۶۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۴۹] لاہور — ۶ دسمبر (مجریہ ۳ دسمبر) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

حصہ دوویم

عام

ویٹرنری کالج پنجاب- صیغہ سول ویٹرینری و گورنمنٹ کیٹل فارم (فارم مویشیان) واقع حصار کی سالانہ رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع کا ریویو-

---

نمبر ۵۸۲۸—ایس (مال و زراعت- عام) مقام شملہ مورخہ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ع

منجانب — آنریبل ایچ- ڈی کریک آئی سی ایس ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب-

بخدمت — صاحب سیکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ مال و زراعت

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں گورنمنٹ ہند کی اطلاع کیلئے ویٹرنری کالج پنجاب صیغہ سول ویٹرنری و گورنمنٹ کیٹل فارم (فارم مویشیان) واقع حصار کی سالانہ رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع کی ایک نقل ارسال خدمت کروں-

۲—مطالبات جنگ کے باعث کالج کے عملہ کی تعداد تمام سال بدستور کم رہی- سال ماسبق کیطرح کالج میں داخل شدہ طلبا کی تعداد ۸۵ تھی جن میں سے گذشتہ سال کے ۳۲ کے مقابلہ میں صرف ۲۶ طلبا پنجاب کے تھے ۲۹ فوج کے اور ۴۴ دیگر صوبجات اور دیسی ریاستوں کے- اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ صوبہ کے روز افزوں مطالبات کافی طور پر پورے نہیں کئے جا سکتے اور حالات امن کے عود کرنے پر پنجاب گورنمنٹ کو اسے پورا کرنا ہوگا جسکی ابھی سے فکر ہے اسی وجہ سے ۲۰۵۱ بھی جس جی-

کالج واقع لاہور کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے شمالی ہند میں ایک اور وٹرنیری کالج کے قیام پر بہت زور دیگی جماعت طلبا کا معیار قابلیت بھی تسلی بخش رہا ہے مختلف سالانہ امتحانات میں ۲۱۴ طلبا شامل ہوا جو سال ماسبق کی تعداد سے ۱۱ زیادہ تھے ان امتحانات کے نتائج از بس تسلی بخش رہے جسکے لئے کرنل اینز صاحب اور اونکے ماتحت نہایت تعریف کے مستحق ہیں پوسٹ گریجویٹ جماعت جسمیں جنگ کی وجہ سے تمام ہندوستان میں تربیت یافتہ وٹرنری افسروں کی خدمات کی سخت ضرورت کے باعث گذشتہ سال صرف ۲ طلبا رہ گئے تھے بند کر دی گئی اور پوسٹ گریجویٹ پروفیسروں کو فوجی کام پر جانے کی اجازت دیدی گئی۔ گریجوایٹوں کی مانگ میں کسی قسم کی کمی کے آثار نمایاں نہیں ہوئے اور اسمیں شک نہیں کہ اوس اضافہ شدہ تنخواہ اور پنشن آئندہ حالات ترقی کے باعث جو اب مختلف محکمہ جات میں مہیا کئے گئے ہیں اس مانگ میں اور بھی زیادہ اضافہ ہونے کی امید ہے سال کے دوران میں لیبورٹری (تجربہ گاہ) میں بہت سا مفید کام انجام دیا گیا ہے خصوصاً ڈورین (گھوڑوں کی آتشک) اور سرا کی کیفیت ماہیت کو دریافت کرنے کے متعلق تجربات کے بارے میں جہانتک معلوم ہو سکا ہے اونٹوں اور گھوڑوں کو تپ مالیہ دیوانہ پن میں کامیابی حاصل ہوئی ہے مگر ابھی تک کوئی قطعی نتائج مرتب نہیں ہوئے۔ کالج نے فوجی حکام کیلئے فراسیروں (مرہم پٹی لگانے والے) اور نعل بندوں کو تعلیم دینے کا کام بدستور جاری رکھا۔

۳۔ایسے جانوروں کی تعداد میں جنکا کالج سے ملحقہ ہسپتال کے اندر رکھ کر اور اسکے باہر علاج کیا گیا گذشتہ سال کے مقابلہ میں بہت کم تفاوت معلوم ہوتا ہے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ میونسپل ہسپتال واقع لاہور جسکی متعلقہ سکیم کے پایہ تکمیل کو پہنچنے سے زیر علاج جانوروں کی تعداد میں بہت بہاری اضافہ ہو جائیگا اور جناب ممدوح کو اعتماد ہے کہ میونسپل کمیٹی ہسپتال مذکور کو بہت جلد کھول دیگی۔

۴۔یہہ سال گذشتہ سال کیطرح موسمی بارشوں کی کثرت اور اونکی وجہ سے مویشیوں کی بیماری سے اموات کے لحاظ سے قابل ذکر رہا ہے گھوڑوں میں سرا کے پھیلنے اور [illegible] اور گایوں میں گلگھوٹو اور گولی Blackquarter کے پھیلنے سے محکمہ سول وٹرنری پر بہت بہاری بوجھ پڑا رہا جسمیں افسروں کے صیغہ فوج میں بلائے جانے کے باعث پہلے ہی سے آدمیوں کی کمی تہی متعدی امراض کی رپورٹ شدہ اموات کی تعداد ۳۰۰۸۵ تہی یعنی سال ماقبل سے خفیف سی کم لیکن صاحب چیف سپرنٹنڈنٹ کا یہہ خیال کہ متعدد صورتوں میں سرا کی اموات کی اطلاع نہیں دی گئی غالباً صحیح ہے باوجود اسکے گھوڑوں میں سرا کی کم از کم ۱۳۶۲ اموات کی رپورٹ کی گئی حالانکہ اسکے مقابل میں سنہ ۱۹۱۶ع میں یہہ تعداد ۱۲۸ تہی اس بیماری کے انسداد کیلئے اور نیز اس امر کا انتظام کرنے کیلئے کہ اسکی موجودگی کی فی الفور اطلاع مل سکے جو تدابیر اختیار کی گئی ہیں اون پر حال ہی میں اون کانفرنسوں نے غور کی ہے جو اس غرض کیلئے منعقد کی گئی تہیں۔اور اونکی سفارشیں اب زیر غور ہیں اون جانوروں کا امتحان کرنے سے جن پر ڈورین (گھوڑوں کی آتشک) کا شبہ ہوا ۱۰ کی صورت میں یہہ بیماری پائی گئی اس سخت خطرناک بیماری کی عالمگیر وسعت کیوجہ سے ڈورین ایکٹ کو تمام صوبہ میں توسیع دی گئی ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے حال ہی میں ڈورین ایکٹ میں یہہ ترمیم کرنے کی سفارش کی ہے کہ وٹرنری پروفیسروں اور وٹرنری اسسٹنٹوں کو زیادہ سخت اختیارات عطا کئے جائیں۔مگر جناب ممدوح کرنل فارمر صاحب کی اوس تجویز کی جو فقرہ ۸ میں درج ہے اوسوقت تک تائید کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں جب تک کہ مزید اطلاع دستیاب نہ ہو گایوں اور بیلوں میں متعدی امراض کی رپورٹ شدہ اموات کی کل تعداد سال ماسبق سے کم تہی جسکی زیادہ تر وجہ یہہ ہے کہ Render Pest کی اموات میں کمی واقع ہوئی ہے لیکن منہ کھر اور Black quarter کی اموات سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع کی اموات کے دو چند سے بھی زیادہ تہیں۔

۵۔صوبہ میں وٹرنری ہسپتالوں کی تعداد میں ۵ کا اضافہ ہوا اور اب یہہ تعداد ۱۲۷ ہے ان ہسپتالوں کی روز افزوں قدر و قیمت اور مقبولیت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اون جانوروں کی کل تعداد جنکا سال کے دوران میں علاج کیا گیا عرصہ پنجسالہ مختتمہ سنہ ۱۹۱۰ع کی ۱۳۶۰۰۰ کی اوسط اور عرصہ پنجسالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۵ع کی صرف ۳۰۰۰۰ کی تعداد کے مقابلہ میں زائد از ۳۶۰۰۰۰ تہی ایک وٹرنری ہسپتال کا قائم کرنا غیر سرکاری اصحاب کی فیاضی کیلئے ایک موزوں مصرف ہے اور سرمایہ کل اوقاف والو

بہادر کے خیال میں لالہ لچھمی نرائن صاحب کی مثال جنہوں نے بمقام بیری ایک جدید ہسپتال تعمیر کروایا ہے اور نیز آدم پور کے ترقی پذیر باشندوں کی مثال جو اپنے گاؤں کیلئے خود ایک ہسپتال تعمیر کروا رہے ہیں بہبودی عامہ کے جذبہ سے متاثر ہونے والے دیگر اصحاب کیلئے قابل رشک ہے۔

۶۔ محکمہ ہذا نسل کشی مویشیان کی ترقی کیلئے بتدریج کام کر رہا ہے اور اس وقت صوبہ میں ۱۰۸۷ سرکاری سانڈ نسل کشی کیلئے موجود ہیں یعنی گذشتہ سال کے اعداد میں ۱۰ فیصدی اضافہ ہوا ہے سال کے دوران میں جسقدر سانڈوں کا اضافہ ہوا ان میں سے زیادہ تر حصاری سانڈ تھے کیونکہ علاقہ دکھنی کے سانڈوں کو کم و بیش ان اضلاع میں مقبولیت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو اونکے وطن سے نزدیک ترین ہیں۔

۷۔ گورنمنٹ فارم (فارم مویشیان) واقع حصار کو سنہ ۱۹۱۷ع کی غیر موسمی بارشوں اور اونکی وجہ سے Black quarter مثلاً کھر گل گھونٹو اور Linder Post بیماریوں کے نمودار ہونے سے سخت نقصان پہنچا ہوا فارم مذکور میں پہلی دفعہ نمودار ہوئی اور گمان کیا جاتا ہے کہ یہہ بیماری دام سرکاری [illegible] کے بعض اونٹوں کیوجہ سے پھیلی۔ صاحب چیف سپرنٹنڈنٹ نے فارم مذکور کے انتظام کے متعلق مسٹر [illegible] صاحب کی جو تعریف کی ہے اوس سے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اتفاق ہے فارم کو سال میں ۳۳۱۸۱ روپیہ کا منافع ہوا اس نمایاں ترقی کی وجہ یہہ ہے کہ سال کے دوران میں جانور کثرت سے پیدا ہوئے اور چارہ اور جانور اعلیٰ نرخوں پر فروخت ہوئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر اس عدیم النظیر بیماری سے نقصان نہ ہوتا تو یہہ ترقی اور بھی زیادہ ہوتی۔ سال کی کارگزاری کی نہایت قابل ذکر خصوصیتوں میں مفصلہ ذیل کا ذکر ضروری ہے گورنمنٹ برازیل کے ایک نمائندہ کے پاس ۱۰۰ گائیوں کا بشرح ۳۰۰ روپیہ فی گاؤ فروخت کیا جانا ۲۰۶ بیلوں کا ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب میں تقسیم کیا جانا (یہہ تعداد گذشتہ سال سے زیادہ ہے) اون کی بابت ۱۲۳ روپیہ کا وصول ہونا جس کی عمدگی کی کاپنرز و ولن ملز لدھیانہ نے خاص طور پر تعریف کی چارہ کے محفوظ ذخیرہ میں جو معقول اضافہ ہوا ہے وہ بھی تسلی بخش ہے بخصوصاً جبکہ موجودہ سال کی قلت چارہ کو مد نظر رکھا جائے۔

۸۔ کرنل فارمر صاحب سی۔ آئی۔ ای نے تمام سال محکمہ ہذا کا انتظام اپنی حسب معمول مستعدی اور قابلیت کے ساتھ کیا صیغہ ویٹرنری نے اونکی قابلانہ اور ہمدردانہ نگرانی میں سال بسال نمایاں ترقی کی ہے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کرنل فارمر صاحب اور صیغہ ہذا کے دیگر افسروں کی عمدہ خدمت کا جو اونہوں نے عملہ کی کمی اور تمام سال بیماری کے غیر معمولی زور و شور کیساتھ پھیلنے کے باعث کام کے زائد بوجھ کے باوجود انجام دیا ہے اعتراف فرمانا چاہتے ہیں۔

دستخط۔ ایچ۔ ڈی۔ کریک
ریونیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

معدلت گستری فوجداری پنجاب کے نظم و نسق کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ع کا ریویو۔

احکام ہزآنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ ہوم (جوڈیشل) نمبر ۵۹۴۶ ایس مقام ڈلہوزی مورخہ ۲۶ [illegible] سنہ ۱۹۱۸ع۔

معدلت گستری فوجداری پنجاب کے نظم و نسق کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۷ع ملاحظہ سے گذری۔

آرائے۔ سال سنہ ۱۹۱۷ع سال ماسبق کی نسبت جرائم میں اور بھی زیادہ [illegible] تخفیف ہونے کے لحاظ سے قابل ذکر رہا یہہ تخفیف کسی عارضی کمی بیشی کا نتیجہ نہیں ہو سکتی کیونکہ سنہ ۱۹۱۳ع سے لگاتار ایسا ہوتا رہا ہے رپورٹ نظم و نسق پولیس کے تازہ ریویو میں اسکے اسباب پر اسقدر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے سال ہذا کے نظم و نسق فوجداری کا کوئی تصور اوسوقت تک مکمل نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اس مضمون کا ذکر نہ کیا جائے عدالتوں کی کارگزاری پر اس تخفیف کا (جو تمام قسم کے واقعی قابل سماعت مقدمات میں سنہ ۱۹۱۶ع کے مقابلہ میں ۱۳ فیصدی تھی) جو اثر ہوا ہے اوسکا اندازہ اوس

مندرجہ ذیل اعداد سے ہو سکتا ہے جو آنریبل صاحبان جج کی رپورٹ سے اقتباس کئے گئے ہیں۔

(الف) اون مقدمات کی تعداد جنکی تجویز کی گئی ۱۲۱۰۰۰ سے کم ہو کر ۱۰۹۰۰۰ رہ
گئی یا اون میں تقریباً ۱۰ فیصدی کمی ہوئی سنہ ۱۹۱۲ع میں یہہ تعداد ۱۲۸۵۰۷
اشخاص زیر تجویز کی تعداد سنہ ۱۹۱۶ع کے ۲۸۳۰۰۰ اور سنہ ۱۹۱۲ع کے ۲۴۳
کے مقابلہ میں ۲۵۰۰۰۰ تھی۔

(ب) "حقیقی" جرائم زیر ...... تعزیرات ہند ۸۸۶۰۰ سے کم ہوکر ۷۷۰۰۰ رہ گئے یعنی تق
۱۱ فیصدی کی تخفیف ہوئی سنہ ۱۹۱۲ع میں یہہ تعداد ۹۲۶۵۵ تھی قتل یا ڈاکہ
مع قتل کے "حقیقی" مقدمات میں خفیف سی بیشی ہوئی جو ۴۹۶ سے بڑھکر ۵۰۳
گئی لیکن جرم خلاف جائداد - چوری - رہزنی - نقب زنی - ڈکیتی اور چوری مال
لینے کی قسم کے اہم تر جرائم میں ایک معقول تخفیف ہوئی۔

(ج) اون اشخاص کی تعداد جنکو بطور آوارہ گرد یا عادی مجرموں کے ضمانت پر رکھا
۳۱۳۷ سے کم ہو کر ۲۹۷۶ رہ گئی گمان غالب ہے کہ اب جبکہ جدید ایکٹ عا
مجرمان میں پیشہ ور مجرموں کے انسداد کے لئے ایک زیادہ نرم اور موثر ذر
کا انتظام کیا گیا ہے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ضمانت کا آئندہ اور بھی
استعمال کیا جائیگا۔

(د) ایسے اشخاص کی تعداد جنکی تجویز معمولی قسم کے جرائم (یعنی جرائم زیر قوان
خاص اور مقامی) کیلئے کی گئی ۹۷۴۰۰ سے کم ہو کر ۸۹۰۰۰ رہ گئی۔

۲۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اپنے پولیس رپورٹ کے ریویو میں بد امنی کی عام تخفیف کے اسبا
کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جو عام طور پر صاحبان جج کے اون خیالات سے ملتے ہیں جو اونکی رپور
کے فقرہ جات ۳۰ اور ۳۱ میں بیان کئے گئے ہیں اور سالِ مذا کے نظم و نسق فوجداری کی اس نہایت
تسلی بخش خصوصیت پر مزید بحث کرنا تحصیل حاصل ہوگا۔

انسداد و انکشاف جرائم میں لوگوں کی بیش از پیش متحدہ کار روائی اون اسباب میں شامل
جنکا ذکر آنریبل صاحبان جج نے کیا ہے اور جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ آنریبل
صاحبان جج بھی مواضعات کے پہرہ کے طریق کی جو اب قانونی بناء پر قائم کیا گیا ہے تعریف کرتے ہیں مز
بہادر یہہ دیکھکر بھی خوش ہیں کہ امن و قانون کے احترام کے ساتھہ جھوٹی اور تکلیف دہ مقدمہ بازی ک
کمی کا رجحان پایا جاتا ہے جسکا پنجاب میں اسقدر زور ہے اون جرائم کی کل تعداد جنکی عدالتوں میں
اطلاع دی گئی ۱۹۹۰۰۰ سے کم ہوکر ۱۸۱۰۰۰ رہ گئی اور اون جرائم کی تعداد جو ضابطہ مذکور کی دفع
۲۰۳ کی رو سے مسترد کئے گئے یا جھوٹے ہونے کی وجہ سے قلم زن کر دئے گئے ۶۷۲۹۳ سے کم ہوکر ۶۲۱۰۹ رہ گ
مزید بر آں اون اشخاص کے مقابلہ میں جنکی تجویز کی گئی سزا یافتہ اشخاص کی فیصدی ۲۳٫۶۹ سے بڑ
کر ۲۶٫۰۲ ہو گئی اور رہا شدہ یا بری شدہ اشخاص کی فیصدی میں بھی اسی تناسب سے کمی واقع ہوئی

۳۔ مگر جھوٹی اور فضول مقدمہ بازی کے متعلق عدالتوں کے طرز عمل میں کسی قسم کی اصلاح کی
شہادت نہیں ملتی۔ ایسے مقدمات کی تعداد جن میں ضابطہ مذکور کی دفعہ ۲۵۰ کی رو سے اون اشخاص
کو جن پر جھوٹے الزام لگائے گئے معاوضہ دلایا گیا سنہ ۱۹۱۷ع میں صرف ۷۲۷ تھی بخلاف اسکے یہہ تعداد
سنہ ۱۹۱۶ع میں ۸۵۰ سنہ ۱۹۱۵ع میں ۸۷۰ اور سنہ ۱۹۱۴ع میں ۹۴۰ تھی۔ سنہ ۱۹۱۳ع سے پیشتر
یہہ معاوضہ اور بھی زیادہ کثرت کے ساتھہ دیا جاتا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ قانون کے پیچیدہ
احکام زیادہ تر ان یاس خیز اعداد کے ذمہ وار ہیں امید کی جاتی ہے کہ اس کے مقابل کی اوس زیادہ
ممکن العمل دفعہ کا بیش از بیش آزادی کے ساتھہ استعمال کیا جائیگا جو ترمیم شدہ ضابطہ میں درج کی
جانے والی ہے۔ اور کہ دفعہ مذکور کارروائی زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ مذکور پر اطلاق پذیر ہوگی۔ رپورٹ کے فقرہ ۱۴۰
میں مندرجہ کوائف سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کی بے سود کارروائی میں کسقدر وقت ضائع ہوتا ہے اور
ان کوائف سے اس سفارش کی بھی بڑی قدر سے تائید ہوتی ہے جو لوکل گورنمنٹ نے کئی مرتبہ گورنمنٹ
ہند کے پاس کی ہے کہ عدالتوں کو ایسے اشخاص کو معاوضہ دلانے کے اختیارات حاصل ہو نے چاہئیں جن پر
امن میں خلل ڈالنے کے ارادہ کا جھوٹا الزام لگایا جائے۔

۴—آنریبل صاحبان جج نے فقرہ ۳۳ میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بہت سے استغاثے شروع ہی میں دو خاست ہو جائیں اگر ابتداً اونکی سماعت تجربه کار مجسٹریٹان درجه اول کرین۔اور فقرہ ۱۷ میں وہ اوس طریق کو نا پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو بعض اضلاع میں رائج ہے اور جس کے ذریعہ مقدمات کا ایک کثیر تناسب ایسے آنریری مجسٹریٹ فیصل کرتے ہیں جنکا کام با ہدایات مجموعی زیادہ اعلی تعلیم یافتہ تنخواہ دار مجسٹریٹوں کے مقابلہ میں غیر تسلی بخش ہوتا ہے-اس معاملہ کے متعلق گورنمنٹ اور چیف کورٹ کے درمیان جدا گانہ خط و کتابت ہو رہی ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اس سوال کے متعلق بعض کوائف کے ملاحظہ کرنے کا موقعہ ملا ہے گذشتہ دس سالوں کے دوران میں آنریری مجسٹریٹوں کے کام کی مقدار میں معقول بیشي ہوئي ہے جنکی تعداد سنه ۱۹۰۷ ع میں ۲۳۱ سے بڑھ کر سنه ۱۹۱۶ ع میں ۳۴۳۰ ہو گئی اور سنه ۱۹۱۲ ع سے تنخواہ دار عملہ کے کام میں تخفیف ہو گئي ہے-بخلاف اسکے عملہ ضلع کے تنخواہ دار مجسٹریٹان درجه اول کی تعداد جو ماہ مئی سنه ۱۹۰۷ ع میں ۱۷۱ تھي-مئي سنه ۱۹۱۸ ع میں بڑھ کر ۲۰۱ ہو گئی-اسلئے صاف ظاہر ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ گورنمنٹ چوٹی کے آدمیون کی خدمات سے جنکو بحالت دیگر نظم و نسق کے کام سے کوئی رابطہ پیدا کرنے کا موقع نہیں ملیگا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے نہ کہ گورنمنٹ اپنے باقاعدہ عملہ میں کسي قسم کی کفایت شعاري کی خواہشمند ہے-جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو معلوم ہوا ہے کہ کئی اضلاع میں تخفیف جرائم اور توسیع عملہ جات سے اب مجسٹریٹوں کا کام مقابلتاً ہلکا ہو گیا ہے اور اگر آنریری مجسٹریٹ اہم فوجداری مقدمات کو خوش اسلوبی سے نہ سلجھا سکیں تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے لئے اوسکا یہی علاج یہہ ہے کہ وہ ایسے مقدمات کو اچھے تنخواہ دار افسروں کے پاس بھیجدے جن کے پاس عام طور پر کام بہت زیادہ نہیں ہوتا لیکن هز آنر بہادر کو آنریبل صاحبان جج کے خیالات سے اتفاق کرنے میں بہت کچھ تامل ہے جن کا بظاہر یہہ مقصد ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کی تعداد میں یا کم از کم اون کے کار مفوضہ کی مقدار میں سرا پا تخفیف کر دی جائے-اس قسم کی تخفیف سے بعض مقامات میں دادرسی نہیں ہو سکیگی اور اس سے آنریري مجسٹریٹوں کے وقار میں لازمي طور پر من حیث الجماعت فرق آئیگا-ان بجوہات کی بناء پر زمینداروں اور اعلی جماعتوں کے مالکان اراضی غالباً برا منائینگے جنہوں نے ابتداء جنگ سے بحیثیت مجموعی حکومت کي قابل ذکر خدمت کی ہے-گورنمنٹ کو هر ایک آنریري مجسٹریٹ کے کام کی سالانہ رپورٹ موصول ہوتي ہے اور اون مجسٹریٹوں کے اختیارات سلب کرنے میں اوسے کوئی تامل نہیں ہوگا جو نا قابل ثابت ہوں-

۵—چونکہ مقدمات بغرض انفصال کی تعداد قلیل تھی اسلئے جوڈیشل محکمہ کی رفتار میں بڑا طور پر اصلاح کی توقع ہو سکتی تھی خصوصاً اسلئے کہ آنریبل صاحبان جج نے حال ہی کے سالون میں اس سوال کیطرف بہت توجہ کی ہے لیکن مقدمات کے زیر تجویز رہنے کی اوسط میعاد بہ نسبت مجموعي سنه ۱۹۱۶ ع کی نسبت سنه ۱۹۱۷ ع میں خفیف سی زیادہ تھی۔ غالباً اسکی ایک وجہ یہہ تھی کہ بھرتي کے کام اور جنگ کے متعلقہ دیگر ضروري فرائض سے متعدد مجسٹریٹوں پر کام کا زائد بوجھہ پڑا رہا-اس کی ایک وجہ غالباً یہہ تھی کہ ایسے گواہوں کي تعداد میں جنکے بیانات لئے گئے تقریباً ۳۴۰۰۰ کا بھاری اضافہ ہوا جسکی کوئی وجہ بیان نہیں کي جا سکتی اون مجسٹریٹوں (سوائے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے) کی عدالتوں میں جو اسقدر کثرت سے اختیار استعمال کرتے ہیں کا روائي میں خاص طور پر سہل انگاری سے کام لیا جاتا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اون ہدایات سے اصلاح ہو جائیگی جو چیف کورٹ نے حال ہی میں بدین مضمون جاری کی ہیں کہ پولیس کے جملہ چالانوں کے ہمراہ گواہ ضرور آنے چاہئیں فقرہ ۳۲ میں مذکورہ طریق جس کے ذریعہ پولیس کی تحقیقات کے خاتمہ تکمیل تک پہونچانے کے قریب ہونے کے وقت مجسٹریٹ کو اس امر کی اطلاع دیتی ہے کہ چالان غالباً فلان یوم کو پیش کر دیا جائیگا ایک عمدہ طریق معلوم ہوتا ہے اور معائنہ کرنے والے صاحبان جج بقیناً اچھے موسم سرما کے دوران میں اس بات پر غور کرینگے کہ آیا یہ طریق تمام اضلاع میں اختیار کیا جا سکتا ہے-

سشن عدالتوں میں فوجداري کام سنه ۱۹۱۶ ع کی نسبت بہت ہلکا تھا-چنانچہ گذشتہ سال کے ۸۰۶ ابتدائی مقدمات کے مقابلہ میں صرف ۶۶۱ مقدمات فیصل ہوئے اور اپیلون کی تعداد ۷۱۶۳ سے کم ہو کر ۵۶۴۰ رہ گئي-لیکن پھر بھی سشن مقدمات کی اوسط میعاد میں ایک یوم کی-اور اپیلون کی میعاد میں ۲ یوم

کی کمی ہوگی۔ان مفید ہدایات سے جو آنریبل صاحبان جج نے مقدمات سشن کے بسرعت انفصال کے لئے جاری کی ہیں اور جو رپورٹ کے ضمیمہ ا میں طبع کی گئی ہیں صوبہ بھر میں اس اوسط میعاد میں معقول کمی ہو جائیگی۔بہت سے سشن ججوں کو اب مختصر نویس مل گئے ہیں جسکا مطلب یہہ ہے کہ فیصلوں کے لکھنے کے کام میں بہت سا وقت اور محنت بچ جائیگی۔

ایک اور اصلاح جس سے انفصال مقدمات میں مدد مل سکتی ہے عملہ بیوپارگان کی مکرر تنظیم ہے اس عملہ کی تنخواہ اور قابلیت میں اصلاح کرنے کے متعلق جو تجاویز صاحبان جج نے ارسال کی ہیں وہ اب گورنمنٹ کے زیر غور ہیں۔

۶—قتل کی وارداتوں کی تعداد میں جو قلیل سی بیشی ہوئی ہے اسکا پیشتر ازیں ذکر کیا جا چکا ہے مگر یہہ واضح رہے کہ چیف کورٹ کے اعداد صاحب انسپکٹر جنرل کے اعداد سے مختلف ہیں جن کے مطابق وارداتہائے قتل سنہ ۱۹۱۶ ع میں ۵۲۳ تھیں اور سنہ ۱۹۱۷ ع میں ۵۱۱ رہ گئیں۔صاحبان جج کی رپورٹ کے نقشہ ۲ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قتل کی "حقیقی" وارداتیں جنکی سال کے دوران میں اطلاع دی گئی ۳۹۵ تھیں (اس میں ڈکیتی مع قتل کی ۸ وارداتیں شامل نہیں ہیں)۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
سال	قتل کی حقیقی وارداتیں۔	گرفتار کردہ اشخاص۔	سزا یافتہ اشخاص۔	خانہ ۳ کے مقابلہ میں خانہ ۴ کی فی صدی۔	سزائے موت جس کو چیف کورٹ نے منظور کیا۔	خانہ ۴ کے مقابلہ میں خانہ ۶ کی فیصدی۔
سنہ ۱۹۱۲ ع ...	۵۱۵	۷۹۳	۴۲۷	۵۴	۸۱	۱۹
سنہ ۱۹۱۳ ع ...	۵۰۹	۹۷۳	۳۵۹	۳۷	۱۳۷	۳۲
سنہ ۱۹۱۴ ع ...	۳۸۹	۹۴۹	۳۹۵	۴۱	۱۵۰	۳۲
سنہ ۱۹۱۵ ع ...	۳۵۶	۸۰۹	۳۸۱	۴۷	۱۴۴	۳۸
سنہ ۱۹۱۶ ع ...	۳۸۵	۱۰۱۱	۴۳۵	۴۳	۴۸	۳۴
سنہ ۱۹۱۷ ع ...	۳۹۵	۱۰۱۳	۳۸۷	۳۸	۱۲۰	۳۱

اُمید نہیں تھی کہ قتل کی وارداتیں (جن میں سے اکثر کا ارتکاب زن و مرد باہمی رقابت یا انتقام کی غرض سے کیا جاتا ہے) کم سنگین قسم کے جرائم میں عام تخفیف ہونے کے ساتھہ کم ہو جائینگی—اولاً کوائف سے معلوم ہوتا ہے کہ حال ہی کے سالوں میں زراعت پیشہ اشخاص کی روزافزوں مادی خوشحالی کے ساتھہ تہذیب و تمدن کے اخلاقی معیار میں ویسی ہی ترقی نہیں ہوئی۔زمانۂ قدیم کا ابتدائی خیال کہ "سر کے بدلے سر لینا چاہئے" اسی طرح مضبوط ہے اور انسانی جان کو اسی طرح ناچیز سمجھا جاتا ہے—دوم یہہ صاف ظاہر ہے کہ جمعیت پولیس کی قابلیت میں یقینی ترقی ہونے اور لوگوں اور پولیس کے درمیان زیادہ گہری متفقہ کارروائی پائے جانے کے باوجود قاتلوں کیلئے بچ کر نکل جانے کے مواقع سال بسال بڑھ رہے ہیں ابھی تک عام رائے زنیوں یا حد سے زیادہ سود لینے والوں کے قتل کو قابل معافی سمجھتی ہے اور قاتل کو کیفر کردار تک پہنچانے میں مدد دینے میں تامل کرتی ہے۔سوم حال ہی کے سالوں کے اعداد سے اس امر کا شبہہ ہوتا ہے کہ آیا سزایابیوں اور سزاء موت کی فیصدیوں کی کمی اور قتل کی وارداتوں کی بیشی میں کوئی تعلق ہے یہہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ جس میں خاص اضلاع کے اعداد کی باحتیاط چھان بین کرنے کے بغیر کوئی خاص نتیجہ اخذ کیا جاسکے۔لیکن یہہ امر معنی خیز ہے کہ ایک خاص ضلع میں جہاں سنہ ۱۹۱۶ ع میں گورنمنٹ کو ایک سے زیادہ حکم رہائی کے خلاف اپیل دائر کرنا پڑا اور دیگر مقدمات میں انتہائی سزا دینے کیلئے درخواست کرنی پڑی وارداتہ

والے قتل کی تعداد میں سنہ ۱۹۱۷ع میں کم از کم ۵ فیصدی کی بیشی ہوئی۔ خلاف اسکے رپورٹ کے فقرہ ۹ میں مندرجہ اعداد کافی طور پر ثابت کرتے ہیں کہ جس صورت میں قتل کے مقدمہ میں جرم ثابت ہوگیا ہو وہاں آنریبل صاحبان جج قانون کی پوری پوری سزاء دینے میں کوئی تامل نہیں کرتے۔

۷—ایک ایسے سال میں (جبکہ بقول صاحب انسپکٹر جنرل پولیس حالات جنگ وناداری زمین کے ناموافق تھے) جرائم متعلقہ شادی میں تقریباً ۱۴ فیصدی کی کمی ایک تسلی بخش امر ہے خصوصاً اسلئے کہ اسکے ساتھ شادی کی نالشات دیوانی کی تعداد میں بھی ویسی ہی تخفیف ہوئی ہے جیسا کہ معدلت گستری دیوانی کی رپورٹ کے ریویو میں بیان کیا جاچکا ہے رجسٹری شادی کے اختیاری طریق کو باقاعدہ بنانے کی غرض سے توضیع قانون کا کام عنقریب شروع ہونیوالا ہے۔ عام طور پر اس بات سے اتفاق ظاہر کیا گیا ہے کہ شادیوں کی رجسٹری فوجداری اور دیوانی دونوں قسم کے مقدمات شادی کے انسداد میں کارگر ثابت ہوئی ہے۔

۸—حلف دروغی اور اسی قسم کے جرائم کے مقدمات کی قلیل تعداد پر گذشتہ سال کے ریویو میں رائے زنی کرتے ہوئے ہز آنر بہادر نے فرمایا تھا کہ کئی ایسی صورتوں میں جہاں حلف دروغی ثابت ہوسکتی تھی مقدمات اس وجہ سے نہیں چلائے گئے کہ بہت سے مجسٹریٹوں پر کام کا بوجھہ بہت زیادہ تھا سنہ ۱۹۱۷ع کے اعداد سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے اون اشخاص کی تعداد جن پر جرائم زیر دفعات ۱۹۳ لغایت ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی پاداش میں مقدمات چلائے گئے ۴۸۹ تھی یا تقریباً سنہ ۱۹۱۶ع کے تعداد کے برابر تھی مگر سزا یافتہ اشخاص کی تعداد ۲۱۲ سے کم ہوکر ۱۷۲ رہ گئی۔ ساتھہ ہی اسکے سر مائیکل اوڈوائر آنریبل صاحبان جج کے ساتھہ اس بارہ میں اتفاق کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ عدالتوں میں راستبازی کے اعلیٰ معیار کے حصول کیلئے یہہ ضروری ہے کہ عام احساس زیادہ زبردست اور اخلاقی معیار زیادہ اعلیٰ ہوجائے جو لازمی طور پر آہستہ آہستہ عمل میں آئیگا۔ لیکن یہہ خیال کرنے کی کچھہ وجہ موجود ہے کہ پبلک سروس میں رشوت ستانی کے خلاف حال ہی میں جو کارروائی کی گئی ہے اوسے عوام الناس نے پسندیدگی اور استحسان کی نگاہ سے دیکھا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ بتدریج جھوٹے گواہ اور رشوت کو بھی لوگ ویسی ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھینگے جیسے کہ وہ رشوت کو دیکھتے ہیں۔ دریں اثناء ہز آنر بہادر یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ صاحبان جج نے حلف دروغی کے مرتکب اشخاص کو عبرتناک سزائیں دینے کی ضرورت ماتحت عدالتوں کے ذہن نشین کردی ہے۔

۹—چیف کورٹ میں فوجداری کام سنہ ۱۹۱۶ع کی نسبت کسیقدر ہلکا رہا۔ لیکن بھاری گروہوں کے متعدد مقدمات کے انفصال کی وجہ سے انفصال مقدمات کی شرح میں اصلاح نہیں ہوسکی۔ ہز آنر بہادر نے اوس خاص انتظام کا دلچسپی کے ساتھہ مطالعہ کیا ہے جو حال ہی میں بری شدہ مجرموں کے خلاف اپیلوں کے انفصال اور سزاء موت کے مقدمات میں سزا کے بڑھانے کی درخواستوں کے انفصال کے لئے کیا گیا ہے اور جناب ممدوح یہہ دیکھکر خوش ہیں کہ اب قتل کے مقدمات کی سماعت اون کے موصول ہونے کی تاریخ سے چھہ ہفتوں کے اندر ہوجاتی ہے۔

۱۰—گورنمنٹ آنریبل صاحبان جج اور قانونی افسران اور آنریری دونوں قسم کے مجسٹریٹوں کی اون کے اوس کام کے لئے مشکور ہے جو اونہوں نے سال کے دوران میں انجام دیا۔ عدالتیں اور پولیس اور انتظامی حکام جرائم کی اوس بڑی تخفیف کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں جو گذشتہ دو سالوں کی تاریخ صوبہ کا ایک نہایت تسلی بخش خاصہ ہے اور اوس مفصل اور جامع رپورٹ سے جو آنریبل صاحبان جج نے ارسال کی ہے اون کی اون کوششوں کی پوری تصدیق ہوتی ہے جو اونہوں نے اپنے زیر انتظام اہم محکمہ کے تمام شعبوں کی قابلیت کے بڑھانے کے متعلق کی ہیں۔

حکم—حکم ہوا کہ مندرجہ بالا آراء کی ایک نقل صاحب رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب کو آنریبل جج صاحبان کی اطلاع کے لئے بھیجی جاوے اور کہ رپورٹ اور ریویو حسب معمول متداول کیاجاوے اور اوسکی نقول گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجی جاویں۔

نیز یہہ بھی حکم ہوا کہ ریویو ہذا پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں شائع کیا جاوے۔

حسب الحکم جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

دستخط—ایچ۔ڈی کریک

قائم مقام ایڈیشنل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

عدالت ہائے دیوانی پنجاب کے انتظام کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۱۷ع کا ریویو

نمبر ۶۳۱۰ ایس — (ہوم جوڈیشل) مقام شملہ — مورخہ ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ع۔

منجانب — آنریبل مسٹر ایچ ڈی کریک آئی سی ایس ریوینیو سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

بنام سیکریٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم۔

مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپکی توجہ عدالت ہائے دیوانی کے انتظام کی رپورٹ بابت سال سنہ ۱۹۱۷ع کی طرف دلاؤں جو میری چٹھی نمبری ۵۶۱۷-ایس (ہوم — جوڈیشل) مورخہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ع کے ہمراہ ارسال کی گئی تھی۔

۲— ریویو کے فقرہ ۸ میں یہہ بیان کیا گیا تھا کہ پنجاب میں مقدمات کی اوسط میعاد فیصلہ صوبجات متحدہ کے اوسط میعاد کے مقابلہ میں امید افزا نہیں ہے جہاں متنازعہ مقدمات کی صورت میں اوسط میعاد ۵۰ دن اور غیر متنازعہ مقدمات کی صورت میں ۳۷ دن ہے۔ یہہ خیال ان اعداد پر مبنی تھا جو رپورٹ کے صفحہ ۵ کے فٹ نوٹ میں درج ہیں۔ صحیح اعداد جو عدالت ہائے دیوانی صوبجات متحدہ کے انتظام کی یادداشت بابت سنہ ۱۹۱۷ع کے پیراگراف ۴ میں درج ہیں۔ متنازعہ مقدمات کی صورت میں ۵۰ دن اور غیر متنازعہ مقدمات کی صورت میں ۳۹ دن ہیں۔ یہہ غلطی بد قسمتی سے اس سے پہلے معلوم نہیں ہوسکی کیونکہ صوبجات متحدہ کی رپورٹ کی ایک نقل پنجاب گورنمنٹ کے ریویو کے بھیجے جانے کے بعد موصول ہوئی تھی۔

دستخط — ایچ ڈی کریک
قائم مقام ایڈیشنل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

۲۰۵۱ سی ایس — ۱۰۰۰ — ۱۳-۱۲-۱۹۱۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ پنجاب گزٹ

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۰] لاہور ۱۳ دسمبر (مجریہ ۲۰ دسمبر) سنہ ۱۹۱۸ع — یوم جمعہ [جلد ۴۶

حصہ دوم

عام

آخری حسابات مارچ بابت سال سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع کا ریویو۔

احکام ہز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ خزانہ نمبری ۱۹۵۶۹ مورخہ
۶ نومبر سنہ ۱۹۱۸ع

آخری حسابات مارچ بابت سال سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع۔

...لحظہ سے گذرے۔

اس سال زیر ریویو یعنی جنگ کے چوتھے سال میں مادی خوشحالی کا بہت دور دورہ رہا۔ موسم سرما
...ن بارشوں کے تقریباً بالکل نہ ہونے اور مارچ اور اپریل میں سرد ہواؤں کے چلنے سے سنہ ۱۹۱۷ع کی فصل
...ار کے حالات ابتداء میں خوش آئند نہیں تھے۔ مگر آخر میں پیداوار زائد از توقع ہوئی۔ فصل مذکور کے بعد کا
...سم گرما نہایت ہی مرطوب تھا۔ اور اگرچہ بعض اضلاع خاص کر وسط پنجاب میں طغیانی اور کثیر رطوبت کی
...ہ سے فصل خریف کو بھاری نقصان پہنچا۔ لیکن زرعی پیداوار بحصول بہرہ کے گراں نرخوں سے زمینداروں
...ا پہنچی۔

کے اس نقصان کی کافی سے زیادہ تلافی ہو گئی۔ وہ رقبہ جس میں گندم اور چنے بوئے گئے تھے کی موسمی بارشوں کی کثرت اون کے دیر تک رہنے کے باعث معمول سے بہت زیادہ تھا۔اور سنہ ۱۹۱۸ع میں عمدہ فصل بہار کی عام توقع نے زراعتی جماعتوں کی حالت کو اور بھی زیادہ تقویت پہنچا کر دیا۔دیگر پہلوؤں میں بہی بہت خوشحالی برقرار رہی۔فوجی ضروریات کے وسیع مطالبات کی وجہ سے ٹھیکہ داروں اور سوداگروں کو بڑے بھاری منافع ہوئے۔جنکا دائرہ اثر کسی حد تک ادنے مصنوعات تک بھی پہونچ رہا۔ریلوے بار برداری کی قیود نے تجارت کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کر دی۔مگر ان سے ایک طرف تو کئی اشخاص کو غیر متوقع منافع ہوئے۔اور دوسری طرف اون کے بیوپاریون کو نقصان پہونچا مزدوریوں میں بدستور بیشی ہوتی رہی اور اگر جنگ کی وجہ سے کسی جماعت کو تکلیف برداشت کرنی پڑی تو وہ صرف وہی جماعتیں تہیں جن کی آمدنیاں مقرر رہ ہیں۔

۲—جن حالات میں سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع کی خوشحالی کا بجٹ مرتب کیا گیا تھا۔اوس کا تذکرہ صاحب معتمد خزانہ نے اپنی اوس یاد داشت میں کر دیا تہا جو مارچ میں کونسل واضع آئین و قوانین میں پیش کی گئی تہی۔کہاتہ آمدنی میں بہاری بیشیون اور کہاتہ خرچ میں بہاری کمیون کی ترقیات کا حق بجانب ہونا مندرجہ ذیل اعداد سے ثابت ہوتاہے:—

(ہزاروں میں)

	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع	بجٹ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	ترمیمہ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع	اصل رقوم سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع اور سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع کا فرق	سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع کی اصلی رقوم اور ترمیمہ رقوم میں فرق
...	روپئے	روپئے	روپئے	روپئے	روپئے	روپئے
بقایا ابتدائی سال	۹۳۵۵	۱۰۳۰۸	۱۲۲۷۵	۱۲۲۷۵	+۵۹۲۰	...
آمدنی	۵۱۷۸۹	۵۱۹۳۰	۵۳۶۸۶	۵۵۰۰۹	+۳۲۲۰	+۳۲۳
خرچ	۳۵۸۹۹	۵۱۷۳۹	۳۷۹۸۳	۳۷۸۵۰	—۱۹۸۱	+۱۳۳
بقایا اختتام سال	۱۲۲۷۵	۱۰۵۰۹	۱۸۹۷۸	۱۹۰۳۳	+۷۱۵۵	+۳۵۶

آمدنی میں بیشیوں کی عام وجوہات وہی ہیں جنکا ذکر ریویو کے فقرہ ۱ میں کیا گیا ہے۔خاص وجوہات کا جو ذکر کرنے کے لائق ہیں بعد میں دیکہا جائیگا۔ کہاتہ خرچ میں سخت کفایت شعاری کی ضرورت۔فوج میں بہت سے افسروں کے لئے جانے کے باعث تنخواہوں کی ذیل میں بچتیں۔مصالحہ و سامان کے دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے سکیموں کا مجبوراً ملتوی رکہا جانا اور زیر مد امداد فقط کسی معقول خرچ کا نہ ہونا ایسے بڑے بڑے اسباب ہیں جو خرچ کے کم کرنے میں برسرکار رہے ہیں۔

۳۔ بقایا جات کے مسلسل اجتماع کی زیادہ تر وجہ وہ عام حالات ہیں جنکا بیان ریویو کے پہلے دو فقروں میں آ چکا ہے۔مگر ایک اہم امر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔سال زیر ریویو کے حسابات میں ۳۳۳۸۰۰۰ روپیہ بنجر اراضیات اور سرکاری مسلات کی قیمت فروخت کی بابت جمع کئے ہیں جنمیں سے اصف رقم (حصہ صوبہ) داد وستد کے معمولی اصولوں کے مطابق حساب کلاں میں داخل ہونی چاہئے۔گذشتہ پانچ سالوں کے دوران میں کم از کم ۸۰ لاکہہ روپیہ اس مد میں وصول ہو چکا ہے اور اسلئے عرصہ مذکور کی بابت خرچ کے مقابل کے بقایا آمدنی کو محسوب کرتے وقت اس رقم کو خارج کر دینا چاہئے۔بقایا جات صوبہ پر خاص اغراض کے امپیریل عطیات کے بعض حصوں کا بہی اثر ہوا ہے جنہیں حالات جنگ کی وجہ سے خرچ نہیں کیا جا سکا

مذکورہ بالا امور کا پورا پورا خیال رکھنے کے بعد بھی سال سنہ ۱۸—۱۹۱۷ء کے اختتام کی حالت کو تسلی بخش کہا جا سکتا ہے لیکن خرچ کی معمولی ترقی کی عارضی رکاوٹ کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

م۔ سنہ ۱۸—۱۹۱۷ع کے حسابات سے آمدنی کی تمام مدات میں ایک سرے سے دوسرے تک سنہ ۱۷—۱۹۱۶ع کے حسابات کے مقابلہ میں بیشی ظاہر ہوتی ہے۔ قابل ذکر تفاوتیں درج ذیل ہیں —

(+ اچھی — خراب)

				ہزاروں میں
اول — معاملہ زمین ...	...	...	..	+ ۱۳۲۴ روپے
پنجم — آبکاری ...	...	...	...	+ ۳۸۹
ہفتم — انکم ٹیکس ...	...	...	...	+ ۳۸۷
نہم — جنگلات ...	...	...	...	+ ۳۳۰
شانزدہم — ب۔ قانون و عدالت گستری (جیلخانہ جات)			...	+ ۱۹۱
بست و یکم — الف — زراعت	...	...	...	+ ۸۲
بست و پنجم متفرق ...	...	...	...	+ ۱۵۸
بست و نہم — تعمیرات کلاں آبپاشی —				
بالواسطہ	...	...	...	— ۲۸۲
بلا واسطہ	...	...	...	— ۹۱۹
سوم — تعمیرات خورد آبپاشی ...	...	...	...	... ۶۳
اتفاقات	...	...	...	... ۹۷۳

صیغہ حوالہ کی پانچ فہرست میں ان تفاوتوں کی وجوہات پر بحث کی گئی تھی اور اس ریویو (تبصرہ) کی غرض سے ان کا خلاصہ اعادہ کافی ہوگا۔ زیر معاملہ زمین بیشی گذشتہ سالوں کی علاوہ شدہ آمدنی کی وصولی اور علاوہ شدہ رقوم کے معمولی پرو گرام میں تخفیف ہونے کی وجہ ہوئی ہے۔ خوش آئند حالات فصل اور نرخوں کی بدولت زمیندار اچھے بقایا جات اور پورا معاملہ ادا کرنے کے قابل ہو گئے اور مطالبہ مذکور آبپاشی کی تدریجی ترقی اور توسیع کی وجہ سے دن بدن بڑھ رہا ہے۔

معاملات آبکاری سے صوبہ کی عام خوشحالی ظاہر ہوتی ہے۔ صوبہ میں کثیر التعداد فوجوں کے قیام سے مصالحہ دار شراب کے استعمال میں اضافہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اور نیز اس وجہ سے کہ محصول میں اضافہ ہو گیا ہے اور بھورلی شراب کی درآمد میں تخفیف ہو گئی ہے اور آمدنی میں ۸۹۶۰۰۰ روپیہ کی بیشی ہوئی ہے۔ انکم ٹیکس کی معمولی ترقی میں مدد ملی ہے جو کہ خاص عملہ (ایجنسی) تشخیص کی کوششوں سے دھندکاں کا قرار واقعی انتظام کرنے کے ساتھ ان اشخاص سے جو اب تک اس بوجہ میں اپنا پورا حصہ لینے سے پہلو تہی کرتے رہے ہیں واجبی رقم وصول کر رہا ہے۔ لکڑی اور دیگر پیداوار جنگلات کے کرایہ لرخ اور اونکی بھاری مانگ درختوں کو کرانے کے پرو گراموں کا بسرعت انجام پذیر ہونا عارضی کاشت کے ٹھیکوں کی توسیع آمدنی زائد مد جنگلات کی بیشی کی بڑی بڑی وجوہات ہیں آمدنی زیر مد "جیلخانہ جات" زیادہ تر کھلوں کی اون بقایا ادائیگیوں پر مشتمل ہے جو سنہ ۱۷-۱۹۱۶ ع میں تمام نہ ہو سکی۔ جنگلات کی قیمت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع تک ادا نہیں کی گئی اضافہ آمدنی زیر مد "بست و یکم الف زراعت" جزوی طور پر اہم ہے کیونکہ یہ غلہ کی خرید و فروخت کے متعلق کاروباری لین دین کو ظاہر کرتے ہیں تفاوت زیر مد "بست و پنجم متفرق" اوس ایک لاکھ روپیہ کی رقم کی طرف ادائیگی سے جو امپیریل سرمایہ امداد میں میونسپلٹیوں کی طرف سے غلہ کی ارزاں دوکانوں کھولنے کے متعلق دی گئی اور نیز اوس آمدنی سے واضح ہوتا ہے جو جدید حکام عملہ نقل نویساں کے اجراء سے ہوئی سنہ ۱۹۱۷ ع کی بھاری موسمی بارشوں کی وجہ سے سنہ ۱۸-۱۹۱۷ ع کی فصل بہار کو کسی حد تک نوری آبپاشی کی ضرورت نہ پڑی اور بعض آبپاشی شدہ رقبہ جات میں سیم کی وجہ سے کاشت میں رکاوٹیں پیدا ہو گئیں اس طرح معاملات بلا واسطہ زیر مد "بست و نہم تعمیرات کلاں آبپاشی" میں تخفیف اور کمی ظاہر ہوئی ہے معاملات بالواسطہ کی کمی کی وجہ بھی غالباً اسی قسم کے اسباب ہیں (زیر تعمیرات خورد آبپاشی اضافہ آمدنی کی وجوہات نہر کچھی "روڈکے" اور دیگر چھوٹی نہروں کی آبپاشی کی توسیع

میں مضمر ہوں۔ انتقالات کی بابت پیش کی تلافی ۱۱۹۷ ہزار کے خاص عطیہ مذکور کالم سے ہو جاتی ہے۔

۵۔ مالی حالت زیر مدات خرچ مندرجہ ذیل اعداد سے ظاہر ہوتی ہے:-

		ہزاروں میں
۳۔ معاملہ زمین	+	۱۱۹
۔ جنگل	—	۲۲۳
۱۹۔ الف۔ قانون و معدلت گستری	+	۴۴
۱۹۔ ب۔ جیلخانہ جات	—	۱۸۱
۲۰۔ پولیس	—	۱۷۴
۲۲۔ تعلیم	—	۱۶۹
۲۴۔ الف۔ میڈیکل	—	۱۲۱
۲۴۔ ب۔ حفظان صحت	—	۱۰۶
۲۶۔ الف زراعت	—	۱۲۱
۲۹۔ پیرانہ سالی	—	۱۵۳
۳۰۔ کاغذ قلم دوات وغیرہ و چھپائی	—	۵۹
۳۲۔ متفرق	—	۹۹۳
۳۳۔ امداد قحط	+	۵۵۷
۳۴۔ آبپاشی کلاں	—	۴۷۸
۴۳۔ آبپاشی خورد سول	+	۳۰
صیغہ تعمیرات سرکاری	—	۹۹
۴۵۔ تعمیرات سول۔		
سول	+	۹۷۷
صیغہ تعمیرات سرکاری	—	۷۲۹

پیمائش اور بندوبست کی بچتوں (جو پیمائش شدہ علاقہ کی لاگت کا کافی سے زیادہ تخمینہ لگانے کے باعث ہوئیں) مواجب معاوضہ فاقہ اور اجلاس کی بچتوں اور جدید ضلع شیخوپورہ کے انضباط کے اخراجات سے خرچ زیر مد "۳۔ معاملہ زمین" پر اثر ہوا ہے۔ "۱۹۔ الف۔ قانون و معدلت گستری" کے اخراجات کی تخفیف کی وجہ یہ ہے کہ متفرق اخراجات۔ تنخواہوں گواہوں کے زر خوراک میں کفایت شعاری سے کام لیا گیا ہے اور عملہ پیادگان کے متعلقہ بعض اخراجات کو ۳ معاملہ زمین میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ دیگر مدات جن سے خرچ میں تخفیف ظاہر ہوتی ہے صرف "۳۳ امداد قحط۔" "۴۳ تعمیرات آبپاشی خورد باہتمام سول افسران" اور "۴۵ تعمیرات سول باہتمام سول افسران" ہیں۔ امداد قحط کے تخفیف شدہ خرچ کی وجوہات صاف طور پر ظاہر ہیں کیونکہ کثرت باراں کے باعث چارہ میں کسی قسم کی قلت نہیں ہوئی۔ چونکہ تعمیرات خورد کی غور و پرداخت کے عطیہ جات ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے جدید مجتمع عطیہ جات میں شامل ہوگئے ہیں اسلئے خرچ زیر مد ۴۳ میں اوسی تناسب سے تخفیف کردی گئی ہے اور اسیطرح زیر مد "۴۵ تعمیرات سول باہتمام سول افسران" تقریباً ۷ لاکھ کی بچت کی وجہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے عطیہ جات کا روپیہ مد مذکور سے مد "۳۲ متفرق" میں منتقل کردیا گیا ہے کئی دیگر مدات خرچ میں بچتیں ہوئی ہیں۔

جنگلات کی صورت میں بوشہر ڈویژن میں محکمانہ طور پر لکڑی نکالنے کا کام شروع کرنے اور راولپنڈی ڈویژن میں موج کی لکڑی کی بہم رسانی میں اضافہ کرنے کے ضروری زائد خرچ کارخانہ گندہ بروزہ جلو کے زائد ذخیروں اور آبپاشی شدہ ذخیروں کے ابیانہ کی بابت از پیش ادائیگیوں سے اون افسروں وغیرہ کی تنخواہوں میں جو قیود لیشن پر تھے کفایت شعاری کرنے کے باوجود اعداد زیر مد ۱۹ ب میں اضافہ ہوگیا ہے قیمتوں کی گرانی اوس زائد خرچ کی ذمہ وار ہے جو قیدیوں کے کپڑوں اور بستروں پر ہوا حالانکہ جیلخانہ کی ساختہ اشیاء میں فوجی

مطالبات کو پورا کرنے کے لئے بدستور بڑھ رہے ہیں زیر مد " ۲۰ پولیس " کی اصف سے زیادہ بیشی کی وجہ ڈسٹرکٹ اگزکٹو فورس کا بھاری خرچ ہے اور اس خرچ میں جرائم پیشہ اقوام جرائم پیشہ کی اصلاح کا خرچ بھی شامل ہے۔ عملہ چوکیداروں کے کوارٹروں (مکانوں) کے کرایہ کی بابت ایسٹ انڈیا ریلوے کو بعض بقایا جات کی ادائیگی ریلوے پولیس کے اضافہ شدہ خرچ کا باعث ہے زیر مد " ۲۲ ـ تعلیم " امدادی عطیہ جات کی ایک لاکھ کی دوہی جو کل بیشی کا ایک جزو کلان ہے اوس تبدیلی سے کسیقدر مبہم سی ہوگئی ہے جو طریق حسابات میں کی گئی ہے جسکے مطابق میونسپل یا لوکل بورڈ کی امدادی رقم (جو مد عطیہ جات امدادی منقسم کی جاتی ہے ہسپتالوں اور شفاخانوں میں ۹۸۰۰۰ کی بیشی مد " ۲۴ ـ الف میڈیکل " کے بھاری اعداد کا باعث ہے " ۲۴ ـ ب حفظان صحت " کے اعداد پر " لاکھ روپیہ کے اوس زائد عطیہ کا جو بورڈ حفظان کو دیا گیا اور ۴۰۰۰۰ روپے کی اوس رقم کا اثر پڑا ہے جو کمیٹی شملہ سکیم بجزو بہاو کے متعلق دی گئی ہے لازم کے غیر مترقبہ منافع سے گورنمنٹ کو زراعت پر بیش از بیش روپیہ صرف کرنے کا موقع مل گیا اور سال زیر رپورٹ کے اعداد صیغہ وٹیرنری کیلئے موسم کی تحویل میں اضافہ ہونے سے اور بھی اوپر گئے ہیں فرضہ جنگ کی موجودہ نے پیشی خواری کو منافع پر روپیہ لگانے کے خیال سے اپنی لیکھوں کے حصوں کی بابت وصولی کی ترغیب دی ہے جس سے مواجب پیرانہ سالی اور پنشنوں کے اعداد میں کچھ اضافہ ہوا ہے ایسے ہی زیر مد " ۳۰ ـ کاغذ قلم دوات وغیرہ اور چھپائی " کی وجہ اضافہ شدہ قیمتیں ہیں مد " ۳۲ متفرق " کے بھاری فرق کی اصلی بجٹ زیر " ۴۵ ـ تعمیرات سول " سے ہو جاتی ہے جو ڈسٹرکٹ بورڈوں کے عطیہ جات کی قسم بندی میں تبدیلی ہونے سے ہوئی ہے قرض کے سود کی طرح میں اس دفعہ پھر بڑھ گئی ہے جس سے اون اخراجات میں تقریباً ۲ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے جو صوبہ ہذا کے ذمہ اس ذیل میں واجب الادا ہیں طغیانیوں کے باعث مرمتوں کے بھاری خرچ اور بعض تصفیہ جات حسابات سے بڑی کل خرچ زیر مد " ۴۲ تعمیرات کلان آبپاشی " میں سنہ ۱۹۱۶-۱۷ع کی نسبت زیادتی ہوگئی ہے زیر مد " ۴۴ ـ تعمیرات آبپاشی خورد باہتمام صیغہ تعمیرات سرکاری " سکیم بند بھکرا تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں ایک چھوٹی سی نہر بنانے کی تجویز کی تحقیقات اور نہر کہون اور ونگ اور نہر وہلہ ڈاں کے اخراجات کے اس مد میں منتقل ہونے سے خرچ میں اضافہ ہو گیا ہے اور مد " ۴۵ تعمیرات سول باہتمام افسران صیغہ تعمیرات سرکاری " کے اعداد پر شملہ میں افسران کیلئے مکانات خریدنے اور دھرمسالہ میں بھونچال کے نقصانات کی تلافی کرنے کے خرچ کا اثر پڑا ہے

۶ ـ اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ع اور مرتبہ بجٹ کے نمایاں فرق زیر مدات آمدنی حسب ذیل ہیں ـ

آمدنی

				ہزاروں میں
اول ـ معاملہ زمین	...	...	...	+ ۷۶۴
ہشتم ـ انکم ٹیکس	...	...	...	× ۳۹
نہم ـ جنگلات	...	...	...	+ ۱۴۴
سیزدہم ـ الف ـ قانون اور عدالت دیوانی		...	...	— ۴۹
ہفتدہم ب ـ جیلخانہ جات	...	...	...	× ۷۰
بست و یکم الف ـ زراعت	...	...	...	— ۵۴
بست و پنجم ـ متفرق	...	...	...	+ ۴۴
بست و نہم ـ آبپاشی (معاملات بالواسطہ)		...	...	— ۷۳۱
القاوات	...	...	...	+ ۱۸۰

"معاملہ زمین" کا نمایاں فرق بڑائے نام ہے کیونکہ آمدنی زیر "آبپاشی معاملات بالواسطہ" کی کمی سے عملی طور پر اسکی تلافی ہوجاتی ہے کیونکہ اسکا اندازہ ہمیشہ ایک غیر یقینی امر معلوم ہوتا ہے تقریباً ۳۳۰۰۰ روپیہ کی بقایا رقم اون اداگیوں پر مشتمل ہے جو اضلاع لاہور لائلپور اور جھنگ میں سرکاری معاملات کی فروخت کی بابت بطیب خاطر پیشگی کی گئی تھیں ان اداگیوں کی پیشی ۲۴۰۰۰ روپیہ سے آمدنی زیر مد فروخت باہمہ اراضیات کی تخفیف کی (۱۷۰۰۰ روپیہ) در معمولی معاملۂ اصلی میں ۳۷۰۰۰ روپیہ کی تخفیف کی کافی سے زیادہ تلافی ہوجاتی ہے۔خاص عملہ انکم ٹیکس کی کوششوں کی کامیابی اون معلوم توقعات سے بڑھ گئی جو موجودہ تخمینہ کے وقت کی گئی تھیں۔اسی ذیل میں یہہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ زائد ٹیکس کی کل میزان موجودہ کے ۱۰۰۰۰۰ روپیہ کے مقابلہ میں ۱۶۷۰۰۰ روپیہ تھی اور میزان نظر ثانی کے کم تخمینہ کی وجہ وہ انتہا درجہ کی احتیاط تھی جو صاحبان ڈپٹی کمشنر نے اپنے اعداد ابتدائی میں کی۔ مد جنگلات سے موجودہ کے مقابلہ میں بہت سی بیشی ظاہر ہوتی ہے جو زیادہ تر ریزن ڈویژن (گلہ بروا) میں واقع ہوئی ہے جہاں تاریخی اور ملکہ بروزے کی پیش از پیش مانگ اور بڑے عالیٰ کلمہ بروزے صوبجات متحدہ واقع بھوالی میں القادگی کے باعث معکوس ہذا اسامی کے ساتھ اپنی تمام پیدا وار فروخت کرنے میں معمولی بھاری طغیانیوں کے باعث آوارہ لکڑی کی بڑی فروخت ہوئی۔عام رسوم۔جرمانوں اور ضبطیوں میں ۱۶۰۰۰ روپیہ کی تخفیف زیر مد "سیز دہم"۔"قانون معدنی کسٹری" کا جزو غالب ہے۔ گراس فارم اور اسلحہ خانوں میں پہلے سے زیادہ فیتوں کے کام پر لگانے سے موجودہ تخمینہ بابت مولشیات میں ۱۹۰۰۰ روپیہ اور فوج کے کمبلوں کے پیش از پیش ساخت سے ۵۸۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ زیر مد "پ۔ مت و یکم۔زراعت" ۱۱۵۰۰۰۰ روپیہ کی رقم کے متعلق صاحب ڈائرکٹر زراعت نے یہہ تخمینہ لگایا تھا کہ وہ تخم کے فروخت ہونے پر وصول ہوجائیگی۔ اس مد کی اصل رقم صرف ۲۱۰۰۰ روپیہ ہوئی اور اس طرح وقتیہ بلوی معاملات کی بیشی کے باوجود اس میں کمی ہوئی ہے۔بیشی زیر مد "متفرق" زیادہ تر معاملات عملہ نقل نویساں میں واقع ہوئی ہے۔زیر مد "انتقالات" قیمت فروخت دو کانات و مکانات کے حصہ میں ۴۸۰۰۰ روپیہ کی بیشی ہوئی ہے اور انکم ٹیکس کی اضافہ شدہ آمدنی کے پراونشل اور امپیریل حصہ کے تصفیہ میں حصہ صوبہ اوس رقم سے زائد ہے جس کی ہم نے توقع کی تھی۔

۷—کہاں خرچ کی بڑی بڑی تفاوتیں حسب ذیل ہیں:—

					ہزاروں میں
۳—معاملہ زمین	...	...	...	+	۲۰۰۰ روپیہ
۱۱—جنگلات ...	...	...	...	—	۵۹
۲۰—پولیس ...	...	...	...	—	۳۹
۲۴—(الف) طب	...	...	...	—	۳۵
۲۴—(ب) حفظان صحت		...	...	—	۳۱
۳۲—متفرق ...	...	...	...	—	۴۴
۴۳—آبپاشی کلاں اخراجات...		...	...	—	۳۱
قرض کا سود ...	...	...	...	—	۱۸۳
۴۳—آبپاشی تعمیرات خورد تعمیرات سرکاری...			...	—	۳۷
۴۵—سول تعمیرات صیغہ تعمیرات سرکاری ...			...	+	۲۸۹

تفاوت زیر مد معاملہ زمین محض ظاہری ہے اسکی وجہ زیادہ تر تبدیلی حسابات ہے پیمائش نہل کے خرچ کو مد "۴۳—تعمیرات خورد و کھاتے زائی" میں شامل کیا گیا ہے لیکن کاغذات زمین اور رجسٹری کے متعلق ابھی تصفیہ باقی ہے۔ مزار پیمائش اور بندوبست میں بچتیں ہوئی ہیں۔جنگلات کے خرچ کے اعداد جو گورنمنٹ کے ابتداء میں اعتبار گئے تھے ۱۱۶۷۰۰۰ روپیہ تھے لیکن گورنمنٹ ہند نے اون میں تخفیف

کردی تھی اور خط و کتابت کے اخیر میں وہ ۱۰۹۹۰۰۰ روپیہ رہ گئی۔ حفاظت اور تعمیرات ہر دو کا خرچ اور عملہ کا خرچ اس طرح تخفیف شدہ مرمدہ تخمینہ سے بڑھ گیا ہے اور اسکی وجہ محکمہ مذکورہ کی غیر معمولی توسیع ہے اور اسطرح ابتدائی اعداد عملی طور پر درست ثابت ہوئے۔ ریلوے کے عملہ جوکہ دارہ کے کوارٹروں کے کرایہ کی بابت بقایا رقوم کی ادائیگی سے پولیس کے اعداد میں تخمینہ کے مقابلہ میں خفیف سی بیشی ہوئی ہے۔ مد میڈیکل کی بیشی معمولی سی ہے اور زیر مد اسپتالہائے۔ شفاخانجات اور میڈیکل کالجات واقع ہوئی ہے۔ خرچ حفظان صحت کی زیادتی کی کماحقہ وجہ یہہ ہے کہ مالی سال کے اختتام میں طاعون کسقدر شدت کے ساتھہ مکرر نمودار ہوا تھا۔ مدات خورد زیر "کاغذ-قلم-دوات وغیرہ اور چھپائی کی اون تفاوتوں سے (جنکی وجہ ایک طرف تو مشینوں کی عدم وصولی ہے اور دوسری طرف قیمتوں کی گرانی ہے) ایک دوسری کی اس طرح تلافی ہوجاتی ہے کہ اخیر میں فرق بہت کم رہ جاتا ہے مد متفرق کے کھاتہ آمدنی میں ابتدائی قیاس سے زیادہ آمدنی ہوئی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں حساب کے کھاتہ بالمقابل میں زیادہ خرچ ہوا ہے گورنمنٹ ملتے کام چلانے کے اخراجات زیر مد "۳۲-آبپاشی" کے اوس تخمینہ میں جو اس گورنمنٹ نے کیا تھا۔ ۵۰۰۰۰ روپیہ کی کمی کردی اور اس رقم سے تجاویز کی ہجرہ کی اصل رقوم کا مقابلہ کرتے وقت با تشریح بیان کردی گئی ہیں۔ سال ہذا میں قرض کا سود بڑھکر ۳۰۷۳۰۰۰ فیصدی ہوگیا جس سے وہ یہ کی کل ادائیگی اوس ادائیگی سے ۱۵۸۳ زیادہ ہوگئی جس کی مرمدہ تخمینہ کے وقت امید لگائی گئی تھی بیشی زیر مد "۴۳ تعمیرات خورد آبپاشی" کی تشریح اعداد معاملہ زمین پر بحث کرتے وقت کی جاچکی ہے ریلوے سے بار برداری کی روکاوٹ سے کوئلہ کی قلت کے باعث ایندھن پکانے کا کام بند رہا اور اسامی و مصالحہ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجایا جا سکا۔ اسلئے صیغہ تعمیرات سرکاری اوس تخفیف شدہ رقم کو بھی خرچ نہ کرسکا جسکا تخمینہ مرمدہ میں لگایا گیا تھا۔

حکم——حکم ہوا کہ مذکورہ بالا رپورٹ کی ایک نقل معہ روئداد آمدنی و خرچ صوبہ پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں شائع کی جائے اور نیز یہہ کہ اسکی ایک نقل صاحب اکونٹنٹ جنرل پنجاب کو بغرض اطلاع ارسال کی جائے۔

حسب الحکم ہز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط——ایچ-ایم-کوون

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

ترمیم شده مالی روئیداد مشعر اعداد زیر مدات کلاں بابت
روپیه کے اعداد هزاروں میں هیں -

مدات حساب	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۶-۱۷ء	بجٹ بابت سنه ۱۹۱۷-۱۸ء	ترمیم شده بابت سنه ۱۹۱۷-۱۸ء	اصل رقوم بابت سنه ۱۹۱۷-۱۸ء
بقایا ابتداء سال	۶۳۵۵	۱۰۳۰۸	۱۲۲۷۵	۱۲۲۷۵
محاصل و آمدنی صوبه				
اول—معامله زمین	۱۳۲۶۰	۱۳۰۳۱	۱۳۸۲۰	۱۵۵۸۴
چهارم—اسٹامپ	۲۹۹۱	۳۰۵۰	۳۰۳۷	۳۰۰۰
پنجم—آبکاري	۳۷۹۳	۳۸۹۷	۳۲۶۳	۳۲۸۴
ششم—[illegible] صوبه	۳۲	۳۰	۳۴	۲۱
هفتم—انکم ٹیکس	۱۲۳۱	۱۲۹۰	۱۶۷۲	۱۷۱۸
نهم—جنگل	۱۹۸۸	۱۵۷۳	۱۹۷۳	۲۱۱۸
دهم—رجسٹري	۳۷۱	۳۵۸	۳۸۳	۳۸۱
دوازدهم—سود	۲۷۲	۲۴۳	۲۵۵	۲۳۷
شانزدهم—(الف) قانون و داد گستري—عدالت هاے قانون ...	۶۹۰	۷۰۰	۷۳۰	۹۸۱
شانزدهم—(ب) قانون و داد گستري—جیلخانه جات ...	۳۱۶	۳۳۸	۹۰۳	۹۷۷
هفدهم—پولیس	۲۷۱	۲۱۸	۲۲۸	۲۲۰
نوزدهم—تعلیم	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۳	۵۲۵
بستم (الف)—طب	۳۹	۴۰	۴۳	۴۵
بستم (ب)—حفظان صحت	۱۱۶	۸۱	۱۲۶	۱۲۷
بست و یکم (الف)—زراعت	۲۵۰	۲۳۱	۳۵۶	۳۳۴
بست و یکم (ب)—سائنس و محکمه جات متفرق	۳۱	۳۰	۳۴	۴۹
بست و دوم—آمدني باعداد پنواله سالي	۹۰	۸۰	۹۰	۹۸
بست و سوم—کاغذ قلم دوات و چهپائي	۱۱۳	۱۱۳	۸۵	۹۷
بست و پنجم—متفرق	۵۵۰	۵۳۶	۶۶۳	۷۰۸
بست و نهم—آبپاشي—تعمیرات کلاں — محاصل بلا واسطه—				
سول	۴	۱	۳	۴
تعمیرات سرکاري ...	۱۳۸۵۴	۱۳۵۵۰	۱۳۶۰۰	۱۳۵۶۸
محاصل بالواسطه—				
حصه معامله زمین بابت آبپاشي	۵۱۶۶	۶۱۰۰	۶۰۷۸	۵۳۳۷
سی ام—آبپاشي—تعمیرات خورد و کهلی والی— سول	۲۵	۳۶	۱۹	۲۴
تعمیرات سرکاري ...	۳۹	۵۰	۱۰۵	۱۰۲
سی و یکم—تعمیرات سول ... — سول	۱۸۱	۱۷۵	۱۵۷	۱۳۴
تعمیرات سرکاري ...	۲۳۱	۲۱۰	۲۳۲	۲۳۲
امپیریل و پراونشل مدات کے مابین انتقالات (دیکهو ضمیمه الف) ...	۳۷۳۸	۳۳۵۴	۳۵۴۱	۳۷۲۱
کل آمدني و محاصل صوبه	۵۱۷۸۹	۵۱۹۳۰	۵۳۶۸۶	۵۵۰۰۹
میزان کل	۵۸۱۴۴	۶۲۲۳۸	۶۵۹۶۱	۶۷۲۸۴

سالہائے ۱۷—۱۹۱۶ء لغایت ۱۸—۱۹۱۷ء —

مدات حساب		اصل رقوم بابت سنہ ۱۷-۱۹۱۶ء	بجٹ بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء	ترمیمہ بابت سنہ ۱۸ ۱۹۱۷ء	اصل رقوم بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ء
اخراجات صوبہ					
۱—واپسی و کمی		۱۰۷	۹۲	۱۲۳	۱۲۴
۲—تفویضات و معاوضہ جات	...	۳۵	۳۹	۳۵	۳۴
۳—معاملہ زمین	...	۳۷۲۹	۵۱۱۳	۳۸۱۰	۳۶۱۰
۶—اسٹامپ	...	۸۸	۸۹	۹۵	۹۳
۷—آبکاری...	...	۱۱۶	۱۲۹	۱۲۱	۱۱۸
۱۰—انکم ٹیکس	...	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۱—جنگل	...	۹۳۵	۱۱۳۴	۱۰۹۹	۱۱۵۸
۱۲—رجسٹری	...	۱۲۴	۱۳۰	۱۲۵	۱۲۷
۱۴—معمولی قرضہ پر سود	...	۱۹۴	۲۰۵	۱۹۵	۱۸۷
۱۸—عام نظم و نسق	.	۱۲۳۹	۱۲۹۹	۱۲۲۱	۱۲۳۰
۱۹—(الف) قانون و داد گستری—عدالت ہائے قانون	.	۳۳۹۵	۳۹۷۴	۳۳۸۵	۳۳۵۱
۱۹—(ب) قانون و داد گستری—جیل خانہ جات ...	...	۱۷۹۱	۱۹۳۹	۱۹۱۴	۱۹۳۲
۲۰—پولیس	..	۹۳۵۲	۷۰۱۴	۹۵۹۰	۹۹۲۹
۲۲—تعلیم	...	۴۲۷۸	۳۹۳۲	۳۳۹۱	۳۳۳۷
۲۴—(الف) طب	...	۸۰۴	۱۱۰۵	۸۹۰	۹۲۵
۲۴—(ب) حفظان صحت	...	۸۲۹	۷۶۷	۹۵۰	۹۸۱
۲۶—(الف) زراعت	...	۱۲۳۱	۲۳۳۵	۱۳۳۹	۱۳۹۲
۲۶—(ب) سائنس و محکمہ جات متفرق ...	...	۱۳۸	۱۷۵	۱۵۵	۱۳۵
۲۹—مواجب بہراہ سالی و پنشن	...	۲۳۲۵	۲۹۹۸	۲۵۸۰	۲۵۷۸
۳۰—کاغذ قلم۔ دوات و چھپائی	..	۷۰۳	۸۳۷	۷۷۷	۷۶۲
۳۲—متفرق	..	۵۲۷	۱۱۷۵	۱۳۷۹	۱۵۲۰
۳۳—امداد قحط	...	۵۵۶	۱۸۵	۱۳	۱
۳۴—قرضہ کی تخفیف یا روک	...	۱۳۰	...	...	...
۴۱—آبپاشی—تعمیرات کلاں .. اخراجات کارروائی —					
سول ...	..	۱	...	...	...
تعمیرات سرکاری		۵۱۷۳	۵۰۳۸	۵۱۸۰	۵۲۱۱
قرضہ پر سود	...	۳۵۰۲	۳۷۹۲	۳۵۵۹	۳۷۲۲
۴۲—تعمیرات خورد و کھیتی باڑی — سول ...	...	۹۷	۷۸	۳۴	۳۷
تعمیرات سرکاری	...	۱۹۷	۲۷۷	۲۵۹	۲۹۹
۴۵—تعمیرات سول ... — سول ...	...	۱۱۱۵	۱۲۷۲	۳۹۲	۳۳۸
تعمیرات سرکاری	...	۳۸۶۵	۵۳۵۸	۳۹۸۰	۳۹۹۱
میزان خرچ ...	...	۳۵۸۶۹	۵۱۷۳۹	۳۷۹۸۳	۳۷۸۵۰
بقایا اختتام سال...		۱۲۲۷۵	۱۰۵۰۹	۱۸۹۷۸	۱۹۳۳۳
میزان کل		۵۸۱۴۴	۹۲۲۴۸	۹۶۹۶۱	۹۷۲۸۴

ضمیمہ الف

انتقالات مابین متعلقات امپیریل و پراونشل

(روپیہ کی تعداد ہزاروں میں ہے)

	حسابات سنہ ۱۹۱۶-۱۷ ع	بجٹ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ ع	ترمیم شدہ بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ ع	اصل رقوم بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۸ ع
انتقالات امپیریل متعلقات سے پراونشل متعلقات میں				
بازگشت :—				
۱—مقررہ رقم بدلے معاہدہ متعلقہ ضربہ	۳۸۶	۳۸۶	۳۸۶	۳۸۶
۲—بقایاجات ضربہ میں سے ایک کروڑ روپیہ کے لوکل گورنمنٹ کی طرف سے گورنمنٹ ہند کے حوالے کئے جانے کے متعلق عطیہ۔	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰
۳—پنجاب کے قصبات میں دوکانوں و رہائشی مکانوں کی زمین کی آمدنی فروخت کے امپیریل حصہ کی بابت۔	۳۸۰	۸۶	۱۴۸	۱۰۶
۴—عطیہ برائے تعلیم	۸۳۸	۸۳۸	۸۳۸	۸۳۸
۵—اسلامیہ کالج لاہور کی لیبوریٹری سائنس کی قلمی و سازو سامان کے لئے۔	۳۰	...	۳۰	۳۰
۶—عطیہ برائے یونیورسٹی	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۷—پرنس ملٹری اسکول جالندھر کے عطیہ کی بابت ...	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۸—لارنس میموریل رائل ملٹری اسکول مری کے لئے عطیہ ..	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۹—مدرسوں کی تنخواہ کی اصلاح و ارلی گریڈنگ کے لئے ...	...	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵
۱۰—حفظان صحت کے لئے عطیہ ...	۳۰۵	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰
۱۱—تعمیرات حفظان صحت کی اصلاح کے لئے عطیہ	۲۲	۲۰	۲۲	۲۲
۱۲—اخراجات از مد جنگ کی معافی کے لئے عطیہ ..	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸	۲۰۸
۱۳—معاملہ اسٹامپ جات کی فیس اسٹامپ میں وصول کرنے کی بابت محاصل صوبہ کا نقصان کے لئے۔	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۴—مقامی جماعتوں سے بعض واجب الوصول رقوم کی معافی کی بابت۔	۳۰۴	۳۰۴	۳۰۴	۳۰۴
۱۵—میونسپلٹیوں کی اخراجات پولیس سے سبکدوش کرنے کیلئے	۵۲۲	۵۲۲	۵۲۲	۵۲۲
۱۶—بازگشت عطیہ جو مہامہوپادھیائے و شمس العلماء کے خطاب داروں کو ۱۰۰ روپیہ سالانہ عطیہ دینے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے دیا گیا۔	۲	۱	۱	۱
۱۷—محکمہ سول ویٹرنری کے افسروں کی تنخواہوں اور عاملہ شامل کے اخراجات کو صوبہ کے حساب میں درج کرنے کے لئے۔	۱۳۱	۱۳۱	۱۱۳	۱۰۰
۱۸—جدید صوبہ دہلی کے منضبط ہونے کے متعلق ..	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۹—چرس و بھنگ کو زیر بندش پنجاب سے دہلی میں درآمد کرنیکی اسکیم کے متعلق۔	...	۱۳	۱۳	۱۳
۲۰—بابت تجویز امداد قحط	۱۳۰	...	...	...
۲۱—اس روپیہ کی بابت جو والیان ریاستوں و ... کو ادا کیا گیا	...	...	۱۱	۲
	۳۹۲۲	۳۹۳۹	۳۷۱۱	۳۷۳۷

	حسابات بابت سنہ ۱۹۱۷-۱۹۱۶ء	بجٹ تخمینہ بابت ۱۹۱۸-۱۹۱۷ء	ترمیم شدہ تخمینہ بابت ۱۹۱۸-۱۹۱۷ء	بجٹ تخمینہ بابت ۱۹۱۹-۱۹۱۸ء	کیفیت
غیر باز گشت—					
۲۲—حصہ جو اسکول کام کے منافع میں سے دیا گیا ...	...	۱۹۷۰	۱۱۷۰	۱۱۷۰	
۲۳—سواکرا-ہال شفاخانہ کے چندہ کے حصہ مرہ بل کی بابت ...	۹	...	۹	۹	
۲۴—آرکیولوجیکل (آثار قدیمہ) کے خرچ کے لیے ...	۵	۵	۵	۵	
۲۵—خالص امدادی صوبہ از ۵۰ آبپاشی کو ۳ لاکھ تک پہنچانے کے لیے۔	...	...	...	...	
۲۶—بہالم سلاور سرکاری نرسنگ جماعت کی عمارتوں کی تعمیر کے لیے۔	...	...	۵۰	۵۰	
۲۷—سوماروا میں ماہر شفاخانوں کی اسامی کے خرچ کو حساب صوبہ میں درج کرنے کے مطابق غیر باز گشت خرچ کو پورا کرنے کے لیے۔	۲	...	...	۹	
۲۸—مزار واہ زم واقع حسن ابدال میں واٹر رام (Water Ram) بنانے کے لیے۔	۱	..	...	...	
۲۹—دھار ما ؤ سنگ سکیم کے لیے (تعمیر ۱۰ کا ۱ت ہ دھار) کے لیے۔	۱۹۱	...	...	...	
	.	..	۳۰	۳۰	
۳۰—بہاول ...ہیڈ (مع مال) کی کالج بانی کی سکیم واقع شملہ کے لیے۔	...	...	...	...	
۳۱—ڈالہوزی کے پراونشل سکول واقعہ اموتہ کی ڈالہوزی کے کوارٹروں کی تعمیر کے لیے۔	۹	...	...	...	
۳۲—ان طلبا کو وظائف دینے کے لیے جو مٹی کے برتن بنانے کا کام سیکھنا چاہیں۔	...	...	۱	...	
۳۳—میونسپلٹی ہائے امرتسر و راولپنڈی کو حفظان صحت عطیات دینے کے لیے۔	...	...	۸۰	۸۰	
	۱۸۱	۱۰۷۰	۱۲۵۲	۱۳۵۷	
کل عطیہ جات در مد امپیریل سے مد پراونشل میں دیے گئے	۳۱۰۳	۳۲۰۶	۵۰۹۳	۵۰۹۳	
وہ چندہ جات جو مد پراونشل سے مد امپیریل میں دیے گئے۔					
باز گشت۔					
۳۴—دفتر حساب کے حصہ تعمیرات سرکاری کے اخراجات کی تقسیم میں تبدیلی کرنے کے باعث۔	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	
۳۵—اضافہ شدہ واصلات از مد آبکاری کے پراونشل حصہ کی بابت	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	
۳۶—اضافہ شدہ واصلات از مد انکم ٹیکس کے پراونشل حصہ کی بابت۔	۲۲۵	۲۲۵	۳۱۳	۲۴۳	
۳۷—پہرہ داران خزانہ (پولیس یا برق انداز) کے خرچ کی بابت جو صیغہ تعمیرات سرکاری میں ملازم رکھے گئے۔	۵۲	۵۱	۵۱	۵۲	
کل انتقالات جو مد پراونشل سے مد امپیریل میں کیے گئے۔	۳۵۵	۳۵۳	۵۲۲	۲۷۳	
خالص انتقالات جو مد امپیریل سے مد مد پراونشل میں کیے گئے	۳۷۴۸	۳۳۵۲	۳۵۳۱	۳۷۲۱	

۱۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ کے حکم سے جاری ہوا

نمبر ۵۲] لاہور — ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ع (مجریہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۱۹ع) — یوم جمعہ [جلد ۵۶

حصہ دویم

عام

ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے انتظام و حسابات کی رپورٹ ہائے ضلع بابت سال سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع کا ریویو۔

کارروائی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب بصیغہ بورڈ ہائے و کمیٹیان (بورڈ ہائے) نمبر ۲۱۷۶۳ مورخہ ۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ع ڈسٹرکٹ بورڈ ہائے پنجاب کے انتظام و حسابات کی رپورٹ ہائے اضلاع بابت سنہ ۱۸-۱۹۱۷ع ملاحظہ سے گذری۔

حصہ اول

اس سال زیر ریویو کے دوران میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انضباط میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی گوڑگانوں و لائلپور میں طریق انتخاب معمولہ ریویو سال گذشتہ کے نفاذ کے لئے حلقہ جات منتخب و معاونین اور رائے دہندگان کی قابلیتوں کے لئے قواعد وضع کرنے اور ان قواعد اور قانون کے مطابق منظور کرنے کا انتظار کیا جا رہا ہے شملہ کے سوا جس میں عام معنوں میں کوئی بورڈ نہیں ہے صوبہ کے مغرب میں دس اضلاع ایسے باقی ہیں جہاں انتخاب کا طریق ابھی تک منظور نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ گذشتہ سال کے ریویو میں بیان کیا گیا تھا گورنمنٹ طریق مذکور کے نفاذ پر اکثر زور دیتی رہی ہے لیکن مقامی افسران کی رائے ابھی تک ایک ایسے طریق کے سخت مخالف ہے جس سے اوڈنی ذات میں ایسے علاقہ میں علاوہ جنگلیان اور

۲۲۰۲ ای جی جی۔

دھڑا بندیاں زیادہ ہو جائینگی جہاں یہہ قبل ازیں موجود ہیں اون پندرہ ڈسٹرکٹ بورڈوں میں سے جن میں انتخابی طریق رائج ہے آٹھ گذشتہ سال کے دوران میں تازہ عام انتخابات عمل میں آئے کل آٹھ ایکسو پھتر آسامیاں خالی ہوئیں جن میں سے ۲۷ متنازعہ تھیں اور ۱۴۹ آسامیوں کو جن میں سے کم از کم ۱۰ روہتک میں تھیں انتخاب کے لئے کوئی امیدوار پیش نہ ہونے کی وجہ سے بذریعہ نامزدگی پر کرنا پڑا۔ رپورٹوں میں اوس سرگرمی و جوش کی مختلف کیفیت درج ہے جو ان انتخابات میں ظاہر کیا گیا۔ لدھیانہ میں جہاں ۱۴ آسامیوں میں سے پانچ متنازعہ تھیں یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ انتخاب میں بڑی سرگرمی ظاہر کی گئی تھی۔ یعنی ووٹروں کی تعداد جنہوں نے رائیں دیں حلقہ جات متعلقہ میں منتخب کنندگان کی کل تعداد کی قریبا دو ثلث تھی اور بعض متنازعہ آسامیوں کی صورت میں بلند رائیں لی گئیں برخلاف اس کے انبالہ میں انتخاب میں دلچسپی صرف تحصیل روپڑ میں ہی لی گئی امرتسر سے رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ وہاں بالکل کوئی دلچسپی نہیں لی گئی۔ مگر گوجرانوالہ میں اگر کسی آسامی کے لئے جوش و خروش سے مقابلہ کیا گیا تھا تو اوس کی وجہ مخاص الفرقہ دھڑہ بندی معلوم ہوتی ہے۔ گورداسپور کی رپورٹ میں متنازعہ آسامیوں کی قلت تعداد کی وجہ بتاتے ہوئے یہہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ چونکہ بورڈ کی ممبری کو نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اسلئے بہترین اور عمدہ ترین اشخاص جنکی مخالفت میں کامیابی کی امید نہیں ہوسکتی آسامیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ یہہ کیفیت جس میں صداقت کا شائبہ یقینا موجود ہے بہت سے دیگر اضلاع پر بھی اطلاق پذیر ہوسکتی ہے اور اس کی تائید اس امر واقع سے بھی ہوتی ہے کہ مخالف امیدوار بسا اوقات انتخاب سے تھوڑی دیر پہلے امیدواری سے پیچھے ہٹ جاتے اور آسامی کو بغیر مقابلہ چھوڑ دینے کا فیصلہ کرلیتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے آسامیوں کے گاہے بگاہے خالی ہوجانے سے جن کے واسطے کوئی امیدوار دستیاب نہیں ہوتا اور جن کو بذریعہ نامزدگی پر کرنا پڑتا ہے اوس رائے کی شہادت ملتی ہے جو گذشتہ سال کے رپورٹ میں بمراد اس امر کے ظاہر کی گئی تھی کہ انتخاب کے متعلق جوش کہ وہ اس وقت عمل میں آتا ہے دیہاتی باشندوں کے طرز عمل سے مردہ دلی اور بد ظنی ظاہر ہوتی ہے۔ یہہ ممکن ہے کہ بعض صورتوں میں حلقہ جات انتخاب کا غیر موزوں انتظام اس کا ذمہ دار ہو۔ سال کے اختتام سے بہت سے اضلاع میں یہہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بورڈوں میں منتخب شدہ و غیر سرکاری ممبروں کی تعداد میں نمایاں اضافہ کردیا جائے اور ساتھ ہی اس کے سرکاری ممبروں کی تعداد میں حقیقی تخفیف کردی جائے۔ اسی طرح موجودہ حلقہ جات انتخاب کی ترمیم کا موقع مل جائیگا اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو امید ہے کہ ایسے حلقہ جات انتخاب کو جن کے واسطے کوئی امیدوار دستیاب نہیں ہوسکتے تا حد امکان بہو تنو کی کوشش کی جائیگی۔ اس امید پر کہ بعض زیادہ ترقی یافتہ اضلاع کو اس امر کی ترغیب دی جاسکیگی کہ وہ کم از کم آزمائش کے طور پر اپنے بورڈوں کے میر مجلس غیر سرکاری اشخاص کو تسلیم کرلیں سال کے اختتام کے قریب جملہ کمشنر صاحبان کو لکھا گیا تھا اور ان سے یہہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنی قسمتوں کے بورڈوں کے خیالات معلوم کریں لیکن بورڈوں کے غیر سرکاری ممبروں نے عملی طور پر ہر ایک جگہ موجودہ انتظام کو بدستور جاری رکھنے کی متفقہ خواہش ظاہر کی تھی جسکی رو سے ڈپٹی کمشنر منتخب شدہ یا مقرر شدہ میر مجلس ہوتا ہے اس تجویز کی بھی بہت کم تائید ہوتی ہے کہ تحصیلداروں کو نکال کر بورڈوں کے سرکاری عنصر کو کم کر دیا جائے اگرچہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بورڈوں کو کسی ایسے طریق کے اختیار کرنے پر مجبور کرنے کیلئے رضامند نہیں ہیں جسکو وہ اختیار کرنا نہ چاہیں مگر جناب ممدوح کو اعتماد ہے کہ وہ وقت دور نہیں ہے جب کم از کم زیادہ ترقی یافتہ اضلاع کے غیر سرکاری ممبر ایک زیادہ خود اختیاری پالیسی اختیار کرنا پسند کرینگے۔

۲—اون اجلاس کی مجموعی تعداد جو بورڈوں نے سال مذکور کے دوران میں منعقد کئے ٹھیک سال ماسبق کی تعداد کے برابر یعنی ۳۰۲ تھی گوجرانوالہ کے بورڈ کا درجہ سب سے اول ہے جسکے منعقد شدہ اجلاسوں کی تعداد ۱۳ ہے اور سیالکوٹ و شاہ پور کے اجلاسوں کی تعداد ۱۲ اور روہتک کی تعداد ۱۰ ہے لیکن بورڈوں کے جزو غالب نے صرف ۶ سے ۸ تک اجلاس منعقد کئے۔ چونکہ ایک ضلع میں اجلاس صدر مقام سے دور اور وہ بھی صرف خاص مواقع پر مثلاً مقامی میلوں پر منعقد ہوئے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اکثر اس امر پر زور دیا ہے کہ ممبروں کو بورڈ کے معاملات میں دلچسپی لینے کی ترغیب دینے کیلئے

یہ ضروری ہے کہ اجلاس کثرت کے ساتھ منعقد کئے جاویں اور جناب ممدوح کو توصیہ چونکہ میں ایک اجلاس منعقد کرنے کے طریق کو موجودہ زمانہ میں تسلی بخش معیار خیال نہیں کرتے چونکہ بورڈوں کے اجلاس زیادہ کثرت کے ساتھ منعقد کرنے سے نہ صرف کاروبار کا زیادہ سرعت کے ساتھ فیصلہ کرنے میں سہولت ملتی ہے بلکہ اس سے ڈپٹی کمشنروں کو مقامی مفاد یا وسیع تر پالسی کے دیگر مسائل کے متعلق ممبروں کے ساتھ غیر رسمی مشورہ کرنے کا موقع دینے میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ غیر سرکاری ممبروں کی حاضری امرتسر میں سب سے اچھی تھی جہاں اوسط فیصدی ۹۱٫۷ رہی کرنال کا نمبر دوسرے درجہ پر ہے جسکی اوسط فیصدی ۸۰ ہے برخلاف اسکے بورڈوں کے غیر معمولی طور پر بہت بڑے حصہ کی فیصدی ۵۰ سے کم ہے ان اضلاع میں کانگڑہ و شاہ پور و ملتان و مظفر گڑھ و منٹگمری اور ڈیرہ غازی خان شامل ہیں آخر الذکر دو اضلاع کی فیصدی صرف ۳۳ ہے قلیل حاضری کی اکثر عام طور پر حسب ذیل وجوہات بتائی جاتی ہیں یعنی ملیریا اور موسمی بخار کی موجودگی اور زراعتی کے کام میں مصروفیت لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ اون اضلاع میں جہاں فاصلے زیادہ ہیں اور ذرائع آمد و رفت کم وہاں اجلاس کی حاضری کے متعلق ممبروں کی نفرت کو دور کرنے کیلئے کسی نہ کسی ترغیب کی ضرورت ہے فیروز پور و لائل پور جیسے بعض بورڈوں میں اجلاس میں حاضر ہونے والے ممبران کو سفر خرچ دیا جاتا ہے اور یہہ ایک ایسی رعایت ہے جو اون دیگر بورڈوں میں بھی بخوشی منظور کی جا سکتی ہے جو اسکا خرچ برداشت کر سکتے ہیں۔

۳—بہت سی رپورٹوں میں اوس روز افزوں دلچسپی کی جو ممبروں نے بورڈوں کی کارروائی میں لی ہے اور اوس بحث و مباحثہ کی قدر و منزلت پر جو ہو رہا ہے تعریف کی ہے لیکن سب کمیٹیوں کی قدر و منزلت کے متعلق کم اتفاق رائے ہے اگرچہ بہت سی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عمدہ کام کر رہی ہیں اور سب کمیٹیوں اور نیز اونکے ذمہ سپرد شدہ مضامین کی تعداد سال مذکور کے دوران میں بڑھ گئی ہے مگر ابھی تک چند ایک اضلاع ایسے باقی ہیں جہاں اونہوں نے ابھی تک اپنی استعداد کو ثابت نہیں کیا مثلاً شاہ پور میں ۱۹۱۷ء میں سب کمیٹیاں قائم کی گئی تھیں لیکن اونکو توڑ دینا پڑا کیونکہ وہ ناکام ثابت ہوئیں اور جہلم اب مقامی سب کمیٹیوں کی آزمائش کی جا رہی ہے کرنال کی رپورٹ میں سب کمیٹیوں کو بے سود بیان کیا گیا ہے اور ملتان کی رپورٹوں میں اون کو مردہ دل اور سرگرمی سے معرا بیان کیا گیا ہے راولپنڈی کی سب کمیٹیوں کا بھی اسی قسم کی رائے عائد ہوسکتی ہے جہاں ہر ایک سب کمیٹی نے سال کے دوران میں صرف ایک ایک اجلاس منعقد کیا۔ لیکن دوسری جگہوں میں ترقی زیادہ حوصلہ افزا ہے گجرات بورڈ کی سب کمیٹیوں نے کم از کم ۱۹۶ اجلاس منعقد کئے اور جالندھر میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ جملہ باضابطہ روز مرہ کے کاروبار کا فیصلہ کرتی ہیں۔ مختلف صورتوں میں ضروری نوعیت یا خاص دلچسپی کے معاملات پر نگرانی بورڈ کی طرف سے اون کے سپرد کیا گیا ہے جن میں سے مثال کے طور پر اون تجاویز کا جو منٹگمری میں ملیریا بخار کے انسداد کے لئے اختیار کی گئی ہیں و گجرات میں پہاڑی نالوں کی دست برد کے مسئلہ کا اور اٹک میں سڑکوں کی تقسیم اور دو ایجوں کی فیس اخذ کرنے کے طریق کو مقبول عام بنانے کی پالسی کا ذکر کیا جا سکتا ہے بہت سے اضلاع میں ہر ایک تحصیل کے لئے ایک تعلیمی سب کمیٹی ہے جو سکولوں کی عمارتوں کا معائنہ کرتی یا اون کی مرمتوں کا کام انجام دیتی ہے اور تعلیمی معاملات پر مشورات دیتی ہے حصار و کانگڑہ میں ہر ایک پرائمری سکول کے لئے اس قسم کی چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں قائم کی ہوئی ہیں۔ نسل کشی مویشیاں کی حوصلہ افزائی سانڈوں کی تقسیم کے کام کے لئے بھی مقامی سب کمیٹیاں بہت عام ہیں۔ انبالہ و دیگر مقامات میں بورڈ کی طرف سے ادائیگی روپیہ کا اختیار مقامی سب کمیٹیوں کو سپرد کیا گیا ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ امرتسر میں سب کمیٹیوں کے اچھے مناسب حسابات کو پیش کرنے سے قاصر رہنے کی وجہ سے چھوٹے کاموں و مرمتوں کی تکمیل کے معاملہ میں اون کی کارگزاری کم ہو گئی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ درست حساب پیش کرنے کا معاملہ ایسا ہے جس میں سب کمیٹیوں کو ایک خاص مشکل پیش آتی ہے لیکن ممبران متعلقہ کو معاملات کے سمجھانے پر تھوڑا سا وقت صرف کرنے اور تحمل سے کام لینے سے اس مشکل کا ایک بڑی حد تک سد باب ہوجائیگا۔ مثلاً روہتک بورڈ نے سب کمیٹیوں کی رہنمائی کے لئے قواعد وضع کئے ہیں اور اس مثال کی اون دیگر اضلاع میں بھی اچھی تقلید کی جا سکتی ہے جہاں اس قسم کی مشکلات پیش آ چکی ہیں۔

۴—سال گذشته کا ایک تسلی بخش خواص یہ ہے کہ کم از کم ۹ اضلاع میں مقامی شرح کو اس کی غایت مقدار تک بڑھا دیا گیا ہے جس کے بعد اب صوبہ میں صرف ۵ اضلاع یعنی اٹک و شمله و روهتک و کرنال و گورداسپور ایسے باقی رہ گئے ہیں جن میں غایت شرح (لوکل ریٹ) نافذ نہیں ہے روهتک میں شرح مذکور سال مذکور کے دوران میں معاملہ زمین پر فی روپیہ ۴ پائی سے بڑھا کر ۷ پائی کر دی گئی ہے اور غایت مقدار ۲۰ پائی ہے اس بارہ میں احتیاط سے کام لینے کی شاید اس خیال سے ضرورت پڑی ہے کہ زراعت کا ٹکس غیر زرعی کاموں کے اوس ٹکس سے بڑہ نہ جائے جو بورڈ ٹکس حیثیت کی صورت میں عاید کرنا چاہتی ہے سال کے اختتام سے اس قسم کا ایک ٹکس ضلع اٹک میں عاید کیا گیا ہے اور اس قسم کا ٹکس عاید کرنے کا مسئلہ دیگر بورڈوں کے بہی زیر غور ہے اس قسم کے ٹکس کو عاید کرنے کا تقاضا صرف اس اصول کو تسلیم کرنے سے ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ملک کے جملہ طبقات کے لوگ جو بورڈ کی خدمات سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اس کے سرمایہ میں بہی امداد دیں بلکہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کا افزون خرچ بہی اون کو اس بات پر مجبور کر رہا ہے کہ وہ آمدنی کے لئے ذرائع تلاش کریں متعدد بورڈوں کے مطالعہ سے اس امر کی ہوصلہ افزا شہادت ملتی ہے کہ بورڈ اون روز افزون مطالبات کو پورا کرنے کے لئے جن کا بوجھہ اون کے سرمایہ جات پر پڑتا ہے اپنے ذرائع آمدنی کو ترقی دینے کی ضرورت کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں جیسا کہ سیالکوٹ کی رپورٹ میں مذکور ہے روپیہ ترقی درختوں کا جہاں بورڈ کے خرچ پر اثر پڑتا ہے وہاں اوس سے اس کی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا لیکن یہہ ایک ایسی رائے ہے جو سیالکوٹ کی نسبت دیگر بورڈوں پر اس سے زیادہ وسعت کے ساتھ عاید ہو سکتی ہے کیونکہ سیالکوٹ بورڈ نے اپنے ضلع کی چوب عمارتی کی افزون شدہ قیمت سے بہت سا فائدہ اوٹھایا ہے۔ مقامی شرح کو اس کی غایت مقدار تک بڑھا دینے سے اور معاملہ زمین کی عنقریب مکرر تشخیص ہونے کی کوئی امید نہ ہونے کی صورت میں بہت سے بورڈوں کو اس کی بجائے جدید قسم کے ٹکس عاید کرنے یا اپنے موجودہ ذرائع آمدنی سے زیادہ باقاعدہ طریق میں فائدہ اُٹھانے کا انتظام کرنا چاہئے۔ سود رکھنی و زراعتی فارم ہائے اور ہانک مویشی جیسے ادنیٰ معاملہ پر جس سے بہت سے اضلاع میں بورڈ کو کوئی کم فائدہ حاصل نہیں ہوتا بیش از پیش توجہ مبذول کی جا رہی ہے مثلاً امرتسر میں ہانک ہائے مویشی کی مد سے ۳۳۹۲ روپیہ کی آمدنی ہوئی اور خرچ صرف ۱۳۷۱ روپیہ تک ہوا تہا سود رکھنی کی مد بورڈوں کے حق میں بہت بڑی نشو نما پانے والی ملکیت ہے بشرطیکہ اس کو علمی اصولوں پر چلایا جائے اس بارہ میں سیالکوٹ میں تسلی بخش ترقی ظاہر ہوئی ہے جہاں سود رکھنی کے کام سے زائد از ۲۳۰۰۰ روپیہ کا خالص فائدہ ہوا ہے۔

سال گذشته پہلا سال تہا جس میں اون مجموع عطیہ جات کا طریق پورے طور پر قائم ہوا جو آمدنی و ضروری خرچ کی باہمی معمولی کمی و بیشی کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ نے دئے ہیں یہہ عطیہ جات خاص خدمات کے متعلقہ سابقہ عطیہ جات کی جگہ دئے گئے ہیں اور اون میں اون عطیہ جات ترقی کے ذریعہ اضافہ کر دیا گیا ہے جو ہر ایک ضلع کی عام ترقی کے خرچ کے لئے کھلم دیا ہے اگرچہ چند ایک اضلاع خصوصاً اٹک و کرنال و فیروزپور اور گوجرانوالہ مجموعی عطیہ کے وسعت سے مطمئن نہیں ہیں جو آئندہ پانچ سالوں کیلئے اون کو دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاہم اس میں کچھہ شک نہیں کہ جملہ بورڈوں کو کچھہ مالی آزادی حاصل ہوگئی ہے اور آئندہ ضروریات کا انتظام کرنے کے مسئلہ کے متعلق اونکا احساس ذمہ داری بڑہ گیا ہے مزید برآں روپیہ کی تقسیم کا کام بہت زیادہ مساوی اصولوں پر شروع کیا گیا ہے۔

۵—بہت سے بورڈوں نے اون سرمایہ جات دور اندیشی کے بقایاجات میں سے جس میں وہ خود اور اون کے ملازم چندہ دیتے ہیں بڑی بڑی رقوم قرضہ جنگ میں منافع پر دی ہیں اور بورڈ سال کے اختتام پر پرسنٹ اوفس سیونگ بنک کی شرح پر سود سرمایہ مذکور میں ادا کرتا ہے اور بورڈ کے سرمایہ کو سود کی اوس اعلیٰ شرح کے فاصلہ زربعہ سے جو تمسکات جنگ کی بابت وصول ہوتا ہے فائدہ پہنچتا ہے—اس انتظام سے اون ملازموں کو فائدہ نہیں پہنچتا جنہوں نے سرمایہ مذکور میں چندہ دیا ہے اور بورڈ سیالکوٹ کی رپورٹ میں جس کو اس طریق سے سال مذکور کے دوران میں ۱۷۰۰ روپیہ کے قریب فائدہ ہوا تہا یہہ مذکور ہے کہ اس وجہ سے چندہ دہندگان کے درمیان شکایت پائی جاتی ہے الوالہ کی رپورٹ میں

یہہ تجویز درج ہے کہ اون رقوم میں سے جو بورڈ کو اس طرح وصول ہوں جو پانچ سال کے بعد چندہ دہندگان کو تھوڑا سا بونس دیا جائے اس تجویز کے متعلق مزید پڑتال کی ضرورت ہے لیکن گو بورڈ کوئی ایسی تسلی بخش تجویز (اسکیم) تیار کر سکے جس کے مطابق ایسا منافع فرداً فرداً چندہ دہندگان کے حساب میں جمع کرایا جا سکے تو گورنمنٹ اسپر ہمدردانہ غور کرنے پر تیار ہوگی-

حصۂ سوم ــ حسابات

۶ــ ڈسٹرکٹ بورڈوں کی مجموعی آمدنی ۸۳۱۲۶۰۰ روپیہ ہے جو سال ماسبق کی آمدنی سے ۴ لاکھ متجاوز ہے اور یہہ جملہ سنین ماسبق کی آمدنی سے زیادہ ہے اس بیشی میں سے صرف ۱½ لاکھ لوکل ریٹ کی بیشی کی بابت ہے کیونکہ شرح مذکور کا اضافہ سال مذکور کے دوران میں پورے طور پر عمل میں نہیں آیا تھا - باقی بیشی کی ذمہ وار زیادہ تر مد سود و پونڈ ہائے مویشی اور سرکاری عطیہ جات ہیں ڈسٹرکٹ بورڈوں کا کل مجموعی خرچ بعد منہائی ۹۵۰۰۰ روپیہ کی اوس رقم کے جو بورڈ ہائے روہتک و جہلم نے قرضہ جنگ میں دی ہے اور جس کو اونہوں نے غلطی سے خرچ کی مد میں درج کر دیا ہے کم ہوکر ۷۲۰۰۳۰۰ روپیہ رہ گیا جو سال ماسبق کے خرچ سے قریباً ۵½ لاکھ کم ہے-اس کمی کی بڑی وجہ یہہ ہے کہ جنگ کے باعث مصالحہ عمارتی کی بہم رسانی میں مشکل پیش آئی اور اونکی لاگت کی گرانی کی وجہ سے عمارتیں و پختہ سڑکیں بنانے کا کام کم ہو گیا - تعلیم کے مجموعی خرچ میں ۱½ لاکھ سے قدرے زیادہ بیشی ہوئی ہے اور اب اوس کی مقدار ۲۵۳۹۸۳۰ روپیہ ہے - نیز زیر مدات ڈاکٹری و حفظان صحت بھی خفیف بیشیاں ہوکر خرچ ۷۸۶۹۹۸ روپیہ تک و زیر مد اخراجات ویٹرنری ۷۷۹۵۳ روپیہ تک پہنچ گیا ہے-

۷ــ آمدنی زیر مد تعلیم ۱۶۶۹۷۷۳ روپیہ ہوئی ہے جس کے مقابلہ میں سال گذشتہ کی آمدنی ۱۵۹۵۰۶۷ روپیہ ہے - سرکاری عطیہ جات جن میں زائد از ۳۸۰۰۰ روپیہ کا اضافہ ہوا ۱۲۵۴۹۴۷ روپیہ ہے اور سکولوں کی آمدنی میں جن میں زائد از ۲۱۰۰۰ کا اضافہ ہوا ہے ۳۵۲۷۶۱ روپیہ ہے - تعلیم کا خرچ ۲۳۰۹۲۴۷ روپیہ سے بڑھکر ۲۵۳۹۸۳۰ روپیہ ہو گیا پس بورڈوں کا خالص خرچ ۸۶۷۰۵۶ روپیہ یا سال گذشتہ کے خرچ سے ۵۳۲۹۶ روپیہ زیادہ ہے - جدید مدارس کے کھولنے میں سال مذکور کے دوران میں اچھی ترقی ہوئی ہے اس بارہ میں حصار کا درجہ سب سے فائق ہے جسنے ۳۲ جدید مدارس جاری کئے اور جسکے طلبا کی تعداد میں ۴۸۵ کا اضافہ ہوا-

دیگر اضلاع میں سے حسب ذیل اضلاع کا ذکر کیا جا سکتا ہے- ڈیرہ اسمٰعیل خان نے ۱۵ و ڈیرہ غازیخان نے ۱۲ (جن میں ۹ زنانہ مدارس شامل ہیں) و کانگڑہ نے ۱۰ و لاہور اور ہوشیارپور میں سے ہر ایک نے ۹ اور اٹک نے ۸ جدید مدارس قائم کئے اور سیالکوٹ نے جسکا تعلیم پر خالص خرچ تخمیناً ¾ لاکھ اور مجموعی خرچ بورڈ کی کل آمدنی کی کم از کم ۳۰ فیصدی تک ہوا یہہ قرار دیا ہے کہ ٹرینڈ مدرسین کا حاصل کرنا اور اچھے موجودہ مدارس کو مناسب سامان سے مزین کرنا جدید سکولوں کے قائم کرنے کی نسبت بہت زیادہ ضروری امور ہیں لہذا مدرسین کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے ایک نارمل سکول جاری کیا جا رہا ہے دیگر بورڈوں کی رپورٹوں سے بھی اس قسم کی کیفیت معلوم ہوتی ہے قسمت راولپنڈی کے جملہ بورڈوں نے اچھے مدرسین کے لئے ترقی پذیر تنخواہوں کا طریق جاری کیا ہے اور ساتھ ہی اسکے تنخواہ کی موجودہ شرحوں کی اصلاح کردی ہے اور شاہپور میں کرایہ کی عمارتوں کے طریق کو منسوخ کرنے اور مناسب آرائشی اسباب کے مہیا کرنے کے مسئلہ پر توجہ مبذول کی جارہی ہے لائلپور میں ڈسٹرکٹ بورڈ ورکشاپ مدارس کے لئے آرائشی اسباب (فرنیچر) اوس اسباب سے بہتر قسم کا مہیا کرتا ہے جو اوسی قیمت پر عام طور پر بازار میں مل سکتا ہے اور یہہ ایک ایسی مثال ہے جسکی دوسرے بورڈ بھی پیروی کر سکتے ہیں تعلیم نسواں پر بہت سے اضلاع میں توجہ مبذول کی جا رہی ہے اٹک کا بورڈ اون امکانی کوششوں کا خاص طور پر اندازہ کر رہا ہے جو اسبارہ میں ہوسکتی ہیں لیکن لائق مدرسین کی کمی ایک ایسا معاملہ ہے جسکی وجہ سے بہت سے بورڈوں کو ایک باقاعدہ پروگرام مرتب کرنے میں روکاوٹ پیش آتی ہے صنعتی مدارس کے متعلق ([illegible] میں) مختلف بیانات درج ہیں جہاں ایک طرف کرنال کا سکول عملہ معلمین کی کاہلی اور عدم استعداد کی وجہ سے بند ہونے سے

بال بال بچا ہے وہاں دوسری طرف فیروزپور کے سکول کو بڑھا کر مڈل سکول بنا دیا گیا ہے اور اوسکے طلبا کی تعداد بہت زیادہ ہے قصور کے سکول کی نسبت بھی یہہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ وہ عمدہ کام کر رہا ہے۔

۸—آمدنی زیر مد تعلیم ۱۰۷۵۱۰ روپیہ سے بڑھکر ۱۱۰۸۷۵ روپیہ ہو گئی ہے باوجود اس امر کے کہ اسپتالوں و شفاخانوں کی آمدنی میں زائد از ۶۰۰۰ روپیہ کی کمی ہوئی ہے جو اون کوششوں کے لحاظ سے جو صاحب استطاعت آدمیوں سے فیس لینے کے طریق کو معقول عام بنانے کے متعلق کی گئی ہیں ایک مایوس کن خواص ہے خرچ جو زیادہ تر اخراجات طاعون میں تخفیف ہونے کے باعث گذشتہ سال ۷۸۳۰۴۲ روپیہ سے کم ہوکر ۷۷۶۹۰۱ روپیہ رہ گیا تھا (سال زیر رپورٹ میں) ۷۸۶۹۹۸ روپیہ تک بڑھ گیا جو عالمگیر ملیریا و دیگر وبائی امراض کے سال کا قدرتی نتیجہ ہے سال مذکور کے حالات در اصل ایسی حالت میں جبکا صوبہ کے قابل استفادہ طبی ذرایع پر غیر معمولی بوجھ پڑا اور کونین کی فیاضانہ تقسیم اور عارضی سفری شفاخانوں کے لئے سامان مہیا کرنے کی قسم کی زیادہ فوری ضرورتوں کی وجہ سے بہت سی نئی تجاویز کو ملتوی کردینا پڑا۔

اسپر بھی چند ایک اضلاع ایسے ہیں جہاں نے اپنی مستقل شفا خانوں کی تعداد میں اضافہ کیا ہے لیکن ایک لاکھ کے اوس خاص عطیہ کی بدولت جو اون اضلاع میں طبی سہولتوں کی توسیع کے لئے جہاں یہہ فی الحال موجود نہیں ہیں گورنمنٹ نے سال کے اختتام پر دیا ڈسٹرکٹ بورڈوں کی سرگرمی اسبارہ میں بلا شبہہ عنقریب مکرر شروع ہوجائیگی۔ کرنال نے جس نے اسوقت تک دوسرے بورڈوں کی نسبت طبی ضروریات پر اپنے سرمایہ کا بہت بڑا حصہ صرف کیا ہے اون انتظامات کی نظر ثانی کرنے میں عقلمندی سے کام لیا ہے جنکے مطابق وہ اون تعلیمی درسگاہوں کو قائم رکھتا رہا ہے جنکا خرچ میونسپلٹیوں کو ادا کرنا چاہئے۔ ملتان بورڈ کی رپورٹ میں مذکور ہے کہ اس کے شفا خانے عام طور پر آدمیوں و ساز و سامان سے بخوبی آراستہ ہیں لیکن اونکی عمارتیں اچھی نہیں ہیں۔ یہی رائے اغلباً بہت سے دیگر اضلاع پر بھی عاید ہوسکتی ہے۔

۹—زراعت کی اصلاح کے کام میں بورڈوں کی دلچسپی سال بسال بڑھتی جاتی ہے اور بہت سے بورڈوں کی رپورٹوں سے زرعی ایسوسی ایشنوں کے انضباط کی شہادت ملتی ہے جو بورڈ کے ساتھہ ملکر کام کر رہی ہیں اور نیز اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ وہاں بڑے بڑے میلوں کے مواقع پر اصلاح شدہ آلات کی نمائشیں ہوتی ہیں۔ فارم ہائے مظاہرہ کا جو کئی ایک اضلاع نے قائم کئے ہیں ایک مایوس کن خواص وہ مالی نقصان ہے جسکا اسوقت اونکو سامنا ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گجرات کے ماڈل فارم پر بورڈ کا ۳۰۶۲ روپیہ خرچ ہوا ہے لیکن اوسکی آمدنی صرف ۱۵ روپیہ ہوئی ہے۔ امرتسر بورڈ نے بیاس میں ایک فارم قائم کیا ہے اور نیز اجنالہ میں ایک نالی دار چاہ لگوا دیا ہے۔ ان ہر دو کاموں پر اسکو نقصان اٹھانا پڑا ہے یہی حشر اوس فارم کا ہوا ہے جو ضلع سیالکوٹ میں بمقام بدرالہ قایم ہے — ابتدائی مشکلات و مناسب طور پر ٹرینڈ شدہ مینیجروں کی قلت اور اس امر کا بلا شبہہ کچھہ لحاظ رکھنا چاہئے کہ ان فارم ہائے کا مدعا منافع پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ اصلاح شدہ بیج و طریقوں اور آلات کا مظاہرہ ہے۔ ساتھہ ہی اس کے یہہ امر ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ وہ فارم جو اپنا خرچ خود برداشت نہیں کرتی وہ اون طریقوں کی زندہ مثال ہے جو محدود ذرائع کے کاشتکاروں کو نقصان دہ دیکھتے ہیں۔

سانڈوں کی سالہائے سابقہ سے زیادہ تعداد یعنی قریباً ۲۰۶ سانڈ حصار فارم نے سال مذکور کے دوران میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کو مہیا کئے اور اسکے علاوہ دہلی و داجل کے سانڈ بھی بعض بورڈوں نے خریدے۔ حصار نے ۲۰ لاہور و جالندھر اور شاہ پور نے ۱۵—۱۵ کرنال گوجرانوالہ اور ہوشیار پور نے ۱۲—۱۲ اور بہت سے دیگر بورڈوں نے دس دس سانڈ خریدے ہیں اور صوبہ کے صرف ۳ اضلاع سال کے دوران میں جدید سانڈ خریدنے سے قاصر رہے ان بڑی بڑی خریداریوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اصل کشی مویشیان کے کام میں حقیقی ترقی ہوئی ہے اور بہت سے اضلاع کی رپورٹ میں مذکور ہے کہ اچھے جانوروں کے حاصل کرنے میں بھی زیادہ سرگرمی ظاہر کی گئی ہے۔ شاہ پور میں عوام نے خرید شدہ ۱۵ بیلوں کے کل خرچ سے زیادہ چندہ دیا اور بہت سے اضلاع میں اس تجویز پر عمل کرنا ممکن ہو گیا ہے کہ اون اشخاص کو جو سانڈوں کا اہتمام اپنے ہیں اچھے عمدہ شدہ

مالکوں کی لاگت کا خرچ ادا کیا کریں۔ اسکا نتیجہ اچھا ہوا ہے کہ دو اچھے مالکوں کی بھیڑ از خود حفاظت کرنے لگ جائینگے لیکن امرتسر جیسے مقامات میں جہاں چراگاہوں کی قلت ہے کسی مالک کی حفاظت کا پورا اٹھانے سے زمیندار بدستور جی چرا رہے ہیں Three quarter bred Merino Rams (یعنی تین چوتھائی اصل نسل کے چھترے) کو بعض ضلعوں بالخصوص میانوالی نے حصار فارم سے خرید کر اپنے پالنے والوں میں تقسیم کیا ہے جن میں سے بعض نے اصف خرچ ادا کیا ہے ایک قابل ذکر امر ہے کہ ان ۱۲ چھتروں میں سے جو بورڈ گوجرانوالہ نے سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء میں خریدے اس وقت صرف آٹھ جانوروں کے زندہ ہونے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے لہذا ضلع مذکور میں بھیڑوں کی نسل کشی کے کام میں لوگوں کی دلچسپی کو زیادہ رکھنے کے متعلق اس کوشش کو فی الحال ناکام تصور کرنا چاہئے ہیں۔

۱۰۔ یہ قدرتی امر ہے کہ تعمیرات سول کے متعلق بورڈ کے خرچ میں سال مذکور کے دوران میں نمایاں کمی ہو گئی ہے تقریباً جملہ رپورٹوں میں موجودہ سڑکوں و عمارتی مصالحہ کی اعلیٰ لاگت اور اسکی وجہ سے ضروری مرمتوں کے سوائے جملہ عمارتی کاموں کے التوا کا ذکر درج ہے ریلوے بار برداری کی قلت کی وجہ سے سڑکوں کو پختہ بنانے کیلئے پتھر حاصل کرنے میں بھی مشکل پیش آئی ہے اس کا اثر ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمارات کا خرچ ۸۰۵۳۸۹ روپیہ سے کم ہو کر ۶۲۷۵۰۵ روپیہ اور راستوں کا خرچ ۱۸۹۱۲۵۰ روپیہ سے کم ہو کر ۱۴۶۴۲۳۷ روپیہ رہ گیا ہے ہر دو صورتوں میں یہ اعداد گذشتہ پانچ سالوں کے اعداد سے ادنے ترین اعداد ہیں۔ مختلف بارشوں سے بہت سے اضلاع میں بہت نقصان ہوا ہے اور اگر یہ اصراف نہ ہوتا تو مرمتوں کا خرچ اور بھی کم ہوتا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض رقوم کفایت سے بہت کچھ کرنا باقی ہے اور رپورٹ سر رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ پختہ سڑکوں کی موجودہ حالت ابھی بہت کچھ اصلاح کے قابل ہے لیکن کچھ اصلاح ہو چکی ہے گوڑ گاؤں بورڈ نے اپنے علاقہ کی حد تک گوڑ گاؤں دہلی سڑک کو مکمل کر دیا ہے اور کرنال اور رہتک دونوں نے اپنی سڑکوں کا بہت سا حصہ پختہ کر دیا ہے اور جہلم و شاہ پور اپنی کچی سڑکوں کے معاملہ پر خاص توجہ مبذول کر رہے ہیں۔

۱۱۔ سودر خلی کا تقریباً جملہ رپورٹوں میں خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور بعض بورڈوں کو اسبارہ میں اپنی کوششوں سے خوش آئند فاضلہ رقوم حاصل ہوئی ہیں۔ گجرات ہشیارپور انبالہ و فیروزپور و جالندھر اور قسمت لاہور کے پانچ اضلاع میں سب سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے ان میں سے ہر ایک ضلع میں آمدنی ۱۰۰۰۰ روپیہ سے تجاوز کر گئی ہے۔ زیادہ خشک اضلاع میں ترقی کم ہوئی ہے لیکن یہاں بھی اچھی ترتیب شدہ عملہ کی مدد سے اصلاح کا ہونا بدیہی ہے۔ لیکن نہ تو جملہ اضلاع ایک با قاعدہ پروگرام (نظام الاوقات) کا مناسب لحاظ رکھکر اپنے کاموں کو انجام دیتے ہیں اور نہ ہی اس مصلحت کو ہمیشہ محسوس کیا جاتا ہے کہ جونہی درخت پختہ عمر کو پہنچ جائیں ان کو فروخت کر کے ان کی بجائے فی الفور نئے درخت لگائے جائیں۔ بلکہ درختوں کو مردہ اور افتادہ چوب عمارتی سمجھکر کم قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں۔

۱۲۔ چند ایک اضلاع میں مواضعات کی حالت حفظان صحت میں اصلاح ہونے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اسبارہ میں سیالکوٹ و لاہور میں سب سے زیادہ ترقی ہوئی ہے۔ اول الذکر ضلع نے دیہات کی نالی ہائے نکاس اور فرش بنانے پر کم از کم ۱۱۳۴۲ روپیہ خرچ کیا ہے اور لاہور بورڈ نے بعض اچھی حالت کے دیہوں میں چاہات اور ان کے ساتھ پکی صفائیاں اور نالیاں بنائی ہیں۔ امرتسر میں عمدہ کام کیا گیا ہے لیکن یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مقامی دیہی کمیٹیاں ان انتظامات کے استعمال میں جو دیہات کے باشندوں کے لئے مہیا کئے گئے ہیں ٹھیک طریقہ نہیں سکھاتے۔ جہلم بورڈ نے ایک موضع کے لئے ۲۰۰۰ روپیہ کے خرچ پر نالی ہائے نکاس تعمیر کی ہیں جس میں سے اصف خرچ بورڈ حفظان صحت نے دیا ہے اور ایسی سکیم ہائے میں امداد دینے کے متعلق بورڈ حفظان صحت کی آمادگی کو شاید سارے بورڈوں نے پوری طرح محسوس نہیں کیا۔ جھنگ سے بھی ترقی ہونے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے اور قسمت ملتان کے اضلاع کے بہت مواضعات اور نیز گوجرانوالہ میں محصول صفائی عائد کیا گیا ہے اور گوڑ گاؤں و انبالہ و لدھیانہ کے دیہی حفظان صحت کے متعلق قواعد وضع کئے گئے ہیں لیکن دو آخرالذکر اضلاع سے معلوم ہوا تھا کہ کوئی بھی گاؤں قواعد مذکور کو اختیار کرنے پر رضامند نہیں ہے اور اسی قسم کی بے اطمینانی شاہپور میں بھی پائی جاتی ہے جہاں بورڈ نے حفظان صحت کے متعلق

قابل تقلید انتظامات کرنے والے موضع کو انعامات دینے کا اعلان کیا تھا کوئی موضع اون انعامات کو وصول کرنے کا حقدار ثابت نہیں ہوا۔ اگرچہ یہہ ایک ایسا معاملہ ہے جسپر بورڈ بیش از بیش توجہ مبذول کر رہے ہیں لیکن یہہ دعوے نہیں کیا جا سکتا کہ اکثر صورتوں میں کوئی قابل تعریف کامیابی ابھی تک حاصل ہوئی ہے۔

۱۳۔ سال مذکور کے دوران میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کی دیگر کارگذاریوں میں دو بورڈوں کا میدان صحافت میں قدم رکھنا ایسا واقعہ نہیں ہے جس کو بلا تذکرہ چھوڑ دیا جائے۔ جالندھر گزٹ ایک ماہوار گزٹ ہے جو جالندھر ڈسٹرکٹ بورڈ کے خرچ پر مقامی مجلس بورڈ کی اگیزری میں بامداد سیکریٹری شائع ہوتا ہے اس کی اشاعت ۱۸۰۰ تک پہونچ گئی ہے لائلپور کا ڈسٹرکٹ بورڈ پلیٹفارم مجموعہ و سکولوں کو پہونچانے کے لئے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے معلوم خبروں کے مشتہر کرنے اور جھوٹی افواہوں کی تردید کرنے میں یہہ دونو اخبارات عمدہ کام کر رہے ہیں اور اس کام کی ابتدا کرنے والے اصحاب بہت تعریف کے قابل ہیں۔ سال کا ایک اور قابل بحث معاملہ وہ فیاضانہ امداد ہے جو ڈسٹرکٹ بورڈوں نے قرضہ جنگ میں دی ہے بہت سی رپورٹوں میں مفاد و دلچسپ ہیں اور قدیما اور سب سے زیادہ ملائی ہے کہ بورڈوں کے ممبر اور وہ لوگ جنکے وہ قائم مقام ہیں اب دیہات کی اقتصادی حالت اور انتظام میں زیادہ سرگرمی سے دلچسپی لے رہے ہیں اس دلچسپی کو بتدریج بڑھانے سے ہی دیہی آبادی میں یہہ صلاحیت پیدا ہوسکتی ہے کہ وہ اون ذمہ واریوں کا بوجھ اٹھا سکے جو لوکل سلف گورنمنٹ کی طرف سے اون پر عاید ہوتی ہیں اور جنکے استعمال کے لئے اون آئینی اصلاحات سے جو اب زیر غور ہیں زیادہ وسیع اور بیش از بیش گنجائش حاصل ہو جائیگی۔

حکم۔ حکم ہوا کہ مذکرۃ الصدر آرا کی ایک نقل جملہ صاحبان کمشنر قسمت ہا کے و صاحبان ڈپٹی کمشنر اضلاع پنجاب و صاحب اکونٹنٹ جنرل پنجاب اور سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعمیرات سرکاری شعبہ عمارات و سڑکہا کے کی خدمت میں ارسال کی جاوے اور گورنمنٹ ہند کے صیغہ تعلیم میں ارسال کی جائے۔

نیز حکم ہوا کہ آراء مذکور اور اون کا ترجمہ پنجاب گزٹ میں بزبان اردو و انگریزی شائع کیا جائے اور کہ اردو ترجمہ کی نقول ڈسٹرکٹ و لوکل بورڈوں کی اطلاع کے لئے صاحبان ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

حسب الحکم هز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب

دستخط۔ او۔ ایف۔ لمسڈن

فنانشل سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب۔

مطبوعہ و مشتہرہ پنجاب گورنمنٹ در مطبع گورنمنٹ پرنٹنگ آفس لاہور

1918